اردو لغت

(تاریخی اصول پر)

جلد ہشتم

(ح ، خ ، د ، دھا)

اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی

اردو لغت

(تاریخی اصول پر)

جلد ہشتم

(ح، خ، د تا دانا)

اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی

سالِ اشاعت ... ... دسمبر ۱۹۸۷ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... دو ہزار دو سو (۲۲۰۰)

قیمت ... ... تین سو ساٹھ (۳۶۰) روپے

مدیرِ اعلیٰ

۱. ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) . . . . (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء)

۲. ڈاکٹر ابواللیث صدیقی . . . . (۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۳ء)

۳. ڈاکٹر فرمان فتح پوری . . . . (۱۹۸۵ء تا حال)

مدیرِ اوّل

۱. ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) . . . . (۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۳ء)

۲. جناب نسیم امروہوی (مرحوم) . . . . (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء)

****

پریس کاپی

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

معاونین

۱. شاہدہ تسنیم صدیقی

۲. مرزا نسیم بیگ

عملۂ اِدارت

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۸۷ - ۱۹۸۶

(۱)	جناب نسیم احمد آہیر صاحب	مرکزی وزیرِ تعلیم ۔ چیئرمین
(۲)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم (جناب سعید احمد قریشی صاحب)	رکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات (جناب انعام الحق صاحب)	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی (جناب شاہ بلیغ الدین صاحب)	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی (جناب علامہ مصطفیٰ الازہری صاحب)	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر وحید قریشی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو (جناب قدرت اللہ شہاب صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ (جناب اشفاق احمد صاحب)	رکن
(۱۱)	ریکٹر بین الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکاڈمی (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ (جناب سجاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ (مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیرِ اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	افسر امور انتظامی اردو لغت بورڈ (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

مجلسِ انتظامیہ اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۲)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
(۳)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربانی اگرو صاحب)	رکن
(۴)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۵)	مدیرِ اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۶)	پریس منیجر اُردو لغت بورڈ	رکن
(۷)	افسر امور انتظامی ، اُردو لغت بورڈ (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۸۸ - ۱۹۸۷

(۱)	جناب سجّاد حیدر صاحب	مرکزی وزیرِ تعلیم - چیئرمین
(۲)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم (ڈاکٹر ایس - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات (جناب انعام الحق صاحب)	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی (جناب شاہ بلیغ الدین صاحب)	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی (جناب علّامہ مصطفےٰ الازہری صاحب)	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ (جناب اشفاق احمد صاحب)	رکن
(۱۱)	ریکٹر بین الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکاڈمی (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ (مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیرِ اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	افسر امور انتظامی اردو لغت بورڈ (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

مجلسِ انتظامیہ اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۲)	مشیر انتظامی و مالی امور (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۳)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۴)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۵)	مدیرِ اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۶)	پریس منیجر اُردو لغت بورڈ	رکن
(۷)	افسر امور انتظامی ، اُردو لغت بورڈ (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد ہشتم

حمد و شکر اللّٰہ کا اور درود و سلام اللّٰہ کے حبیبؐ پر کہ اُردو لُغت کی آٹھویں جلد کمپیوٹر کمپوزنگ اور جدید تر مشینی طباعت کے ذریعے منظرِ عام پر آ گئی.

ساتویں جلد کی اشاعت کے بعد ، جیسا کہ ہر نئے کام کے آغاز کے وقت عموماً ہوتا ہے ، جب لُغت کے مسوّدے کی کمپوزنگ کا کام کمپیوٹر کے ذریعے شروع کرایا گیا تو بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن اِن دشواریوں پر بتدریج قابو پا لیا گیا اور مجلسِ انتظامیہ اور پشتو حا کمہ کے فیصلے کے مطابق آٹھویں جلد کا مسوّدہ کمپیوٹر پر پوری صحت کے ساتھ کمپوز کیا جانے لگا.

کمپوز شدہ مسوّدے کا پرنٹ نکلوانے اور اُس کی فلم اور پلیٹ بنوانے کے مرحلے بھی آسان نہ تھے. وجہ یہ تھی کہ بورڈ کے پاس کمپیوٹر ٹرمینل یعنی اِن پُٹ (In put) یونٹ تو موجود ہیں مگر وہ لیزر مشین نہیں ہے جو اِن پُٹ (In put) کو آؤٹ پُٹ (Out put) کی صورت میں کمپوز کئے ہوئے مواد کو برومائیڈ پیپر پر پروف ریڈنگ اور فلم بنانے کی منزل میں لے آتی ہے. چنانچہ یہ کام ، پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان اسلام آباد سے کرایا گیا. ظاہر ہے کہ مسوّدات کی ارسال و تحصیل کا کام زحمت طلب تھا. بایں ہمہ مقامِ شکر ہے کہ چار مہینے کے اندر اندر آٹھویں جلد کے ایک ہزار صفحات ، ہر منزل سے گزر کر مجلّد لُغت کی صورت میں سامنے آ گئے.

کمپیوٹر کمپوزنگ کے ذریعے نسخ میں شائع ہونے والی کتابوں میں اُردو لُغت کی آٹھویں جلد ، پاکستان میں پہلی کتاب ہے جو سارے ضروری اعراب و نشانات کے ساتھ منظرِعام پر آئی ہے. اس میں صرف ۱۸ اور ۱۰ پوائنٹ کا ٹائپ استعمال کیا گیا ہے اور چھپائی میں بہت صاف سُتھرا آیا ہے. اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ نسخ پروگرامنگ کے ذریعے کمپیوٹر پر پیچیدہ سے پیچیدہ اردو مسوّدہ کمپوز کیا جا سکتا ہے.

نسخ کی اس پروگرامنگ کو سنوارنے ، بنانے اور کامیابی کی منزلوں سے گزارنے میں یقیناً کمپیوٹر ساز اداروں اور ماہرینِ فن نے خاص کردار ادا کیا ہے لیکن اس کی کمزوریوں کی نشان دہی کرنے ، بار بار یاد دہانی کے ذریعے اس کی پروگرامنگ کو درست کروانے اور اسے بہتر سے بہتر بنوانے میں اُردو لُغت بورڈ کو ، خصوصاً اس کے ادارتی اور کمپیوٹر سیکشن کو بھی خاصا دخل ہے ورنہ شاید ، کمپیوٹر کمپوزنگ کا ایسا کامیاب تجربہ ابھی جلد منظرِ عام پر نہ آتا. بہرحال ہم مونو ٹائپ کے کارپردازوں اور پاکستان پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ارکان ، دونوں کے شکر گزار ہیں کہ اُن کے مخلصانہ تعاون سے اُردو نسخ میں طباعت و اشاعت کا یہ نیا تجربہ ہر طرح کامیاب رہا.

بایں ہمہ اِس سلسلے میں مونو ٹائپ والوں سے ہمارا مستقل رابطہ ہے اور وہ جس طرح ہماری گزارشات و ضروریات پر توجّہ دے رہے ہیں اس سے یقین ہے کہ موجودہ کمپیوٹر کی «نسخ پروگرامنگ» بہتر سے بہتر ہوتی جائے گی اور اُردو کی ترقی و اشاعت میں غیر معمولی کردار ادا کرے گی.

یہ بات خوش آئند ہے کہ آٹھویں جلد کی طباعت ، اس سے پہلے کی طباعتوں سے روشن تر ہے. اس کے ہر صفحے میں ساتویں جلد کی بہ‌نسبت مواد بھی کچھ زیادہ سما گیا ہے اور سابقہ مجلّدات کے مقابلے میں آٹھویں جلد زیادہ نظرگیر اور صاف ستھری بھی ہو گئی ہے. اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی کمپوزنگ نہ تو کمپیوٹر کمپوزنگ کی روشِ عام کے مطابق چار انچی یا چھے انچی کالموں میں کی گئی ہے اور نہ اس کا صفحہ ، کالموں کو کاٹ کاٹ کر یا جوڑ جوڑ کر پیسٹنگ کے پیچیدہ مرحلے کے ذریعے تیّار کیا گیا ہے بلکہ لُغت کے سائز کا پورا دوکالمی صفحہ ، جُملہ حاشیائی ضرورتوں کے ساتھ ، بیک وقت کمپیوٹر پر نکالا گیا ہے. اگرچہ یہ کام مشکل تھا لیکن اُردو لغت بورڈ کے کمپیوٹر سیکشن نے پوری لگن اور محنت سے کام کر کے اسے بھی آسان بنا دیا.

آٹھویں جلد کی کمپوزنگ اور طباعت کی بعض مشکلات کا ذکر مختصراً اوپر آ چکا ہے لیکن لُغت نویسی کا کام ، بذات خود بھی ایک بہت مشکل کام ہے اس کے مسوّدے کی تیاری میں بڑی کٹھن منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے ، خصوصاً اُردو زبان کے ایک ایسے لغت کی ترتیب و تدوین کا کام ، جو انگریزی زبان کی عظیم آکسفورڈ ڈکشنری کے طرز پر مرتّب کیا جا رہا ہو ، اور بھی مشکل ہے ، وجہ یہ ہے کہ اردو کے حروف تہجّی اور اصوات کی تعداد انگریزی سے تقریباً دوگنی ہے۔ ذخیرۂ الفاظ کی نوعیت یہ ہے کہ علاقائی اور بعض دوسری زبانوں کے علاوہ اس میں عربی ، فارسی ، ترکی ، انگریزی اور سنسکرت کے ہزاروں الفاظ شامل ہیں۔ کہیں یہ الفاظ اپنی اصلی حالت میں ہیں اور کہیں بدلی ہوئی صورت میں۔ یہی کیفیت ان کے تلفظ اور معنی کی ہے۔ ایسی حالت میں اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اُردو لُغت کے سلسلے میں کسی لفظ کے مأخذ کی تلاش اور اس کی اشتقاق نگاری کا کام کتنا مشکل ہے۔ اردو ٹائپ ، کمپوزنگ اور طباعت کی مشکلات بھی انگریزی کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں۔

پھر بھی بفضلہٖ آٹھویں جلد پورے لوازم و شرائط کے ساتھ بحسن و خوبی تکمیل کو پہنچی۔ اس کے تکملے میں لغت بورڈ کے پورے عملے نے جو توجہ صرف کی ہے خصوصاً ادارتی عملے اور کمپیوٹر سیکشن کے ارکان نے جس محنت اور لگن سے کام لیا ہے وہ میرے لیے ہر طرح باعثِ اطمینان و مسرت ہے ، لیکن اس کام کو آسان بنانے میں میری شکر گزاری کے اصل مستحق زبان و ادب کے وہ بزرگ نبض شناس و اہل علم ہیں جنھوں نے الفاظ و محاورات کے سلسلے میں اسناد کی تلاش اور ہر لفظ کے تلفظ و معنی سے لے کر اس کی قواعدی حیثیت اور اشتقاق نگاری تک ، قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی ، مسوّدے کو ایک بار نہیں دو دو بار دیکھا اور قیمتی مشوروں سے لغت کی تدوین کے کام کو آسان بنانے میں مدد فرمائی۔

اس سلسلے میں مسوّداتی ادارتی بورڈ کے ارکان ، ڈاکٹر وحید قریشی صاحب ، ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، جناب اشفاق احمد صاحب ، پروفیسر کرار حسین صاحب ، جناب شان الحق حقی صاحب ، جناب محمد نواز طائر صاحب کا بطور خاص شکرگزار ہوں کہ ان کی اعانت و رہنمائی مجھے ہمہ وقت حاصل رہی۔ جناب شان الحق حقی صاحب ، جناب سیّد انوارالحق جیلانی صاحب ، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب اور جناب رفیق خاور صاحب کا یوں احسان مند ہوں کہ انھوں نے لُغت کے ابتدائی مسوّدوں سے لے کر اُس کے اتمامی و حتمی مسوّدوں تک سب پر ایک نگاہ ڈالی اور بہت مفید مشورے دیے۔ پشتو ما کمہ کے رکن جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب ، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب ، جناب سجّاد حیدر صاحب ، جناب بشیر احمد بلوچ صاحب ، جناب غلام ربانی آگرو صاحب کا بھی دل سے شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ہر کام میں اور ہر مرحلے میں اُردو لُغت بورڈ کی مستقلاً مدد فرمائی۔ وزارت تعلیم و وزارت مالیات ، حکومت پاکستان کے معتمدین و نمائندگان بھی دلی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے کام کی تکمیل میں ہر طرح تعاون کیا اور مدد فرمائی۔ ڈاکٹر شمس الدین صدیقی صاحب، ڈاکٹر سخی احمد ہاشمی صاحب ، جناب محمد احسن خان صاحب ، جناب محمد سلیم الرحمٰن صاحب اور جناب سراج احمد علوی صاحب کا بھی ، میں سپاس گزار ہوں کہ مسوّدے کی تیاری میں ان کی رہنمائی بورڈ کو برابر حاصل رہی۔

اس ساری گفتگو کا اجمال یہ ہے کہ آٹھویں جلد کے تکملے میں اُردو لغت بورڈ کے ارکان و کارکنان کے ساتھ ، زبان و لغت کے رمز آشنا بیرونی اسکالر اور بزرگ ادیب برابر کے شریک ہیں۔ میں ان کی نوازشات کا ممنون ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ ان کا یہ التفات و احسان اُردو لغت بورڈ کے حق میں آئندہ بھی ارزاں رہے گا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مدیر اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱. اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد.
۲. تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا).
۳. مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد.
۴. اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے.
۵. اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان.
۶. اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد.

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱. اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے.
۲. قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے.
۳. ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے).
۴. تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں.
۵. اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے.
۶. ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے.

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱. تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے.
۲. مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷).

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے.

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے).

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) ( ) :

۱. لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے.
۲. لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے.
۳. ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے.
۴. مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد).
۵. اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے.
۶. لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم).
۷. اشتقاق میں لغت کا مادہ درج کرنے کے لیے.
۸. سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے.
۹. کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے.
۱۰. اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸).

(ز) عمودی بریکٹ **Bracket (large) [ ]** :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط **Dash (—)** :

۱۔ تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲۔ جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (ــ نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)۔
۳۔ تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط **Oblique (/)** :

۱۔ لفظِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لفظِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲۔ اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳۔ تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴۔ جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱۔ عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲۔ اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذبہ **Derived from** (< یا >) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ **Alternate (~)** :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ **Plus (+)** :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ **Equal to (=)** :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو = تعلق ، یا نسبت)۔

(س) تین نقطے **Three dots (...)** :

۱۔ لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲۔ امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اشارات

۱۔ اعراب و حرکات :

فت	۔	فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .
فت مج	۔	فتحۂ مجہول (جیسے : «زہر» کی «ز» کا فتحہ) .
کس	۔	کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .
کس مج	۔	کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتِمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .
ضم	۔	ضمہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمہ) .
ضم مج	۔	ضمۂ مجہول (جیسے : «عُہْدہ» کے «ع» کا ضمہ) .
سک	۔	سکون (جیسے : «سبْز» کی «ب» کا سکون) .
شد	۔	تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .
تن	۔	تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباًعن جدٍ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین) .
مخ	۔	مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .
غنہ	۔	نون غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .
مغ	۔	مغنونہ (جیسے : «منگایا» کا «ن») .
معد	۔	واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .
لف	۔	الف ملفوف (جیسے : «... انّہٗ»(لاحقہ) کا «ا») .
غم ا	۔	غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .
غم ال	۔	غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .
غم و	۔	غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس ۔ اُس کا «و») .
غم ی	۔	غیر ملفوظ یے (جیسے: «ایدھر ۔ ادھر کی «ی») .
خف	۔	خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲۔ قواعد :

ج — جمع عربی ۔
جج — جمع الجمع عربی ۔
مج — مجہول ۔
مع — معروف ۔
امذ — اسم مذکر ۔
امث — اسم مؤنث ۔
صف — صفت ۔
مذ — مذکر ۔
مث — مؤنث ۔
م ف — متعلق فعل ۔
ف ل — فعل لازم ۔
ف م — فعل متعدی ۔
ف مر — فعل مرکب ۔

۳۔ زبانیں :

ا — اردو ۔
انگ — انگریزی ۔
اوستا — اوستائی ۔
بنگ — بنگلہ ۔
پ — پراکرت ۔
پا — پالی ۔
پر — پرتگالی ۔
پن — پنجابی ۔
تر — ترکی ۔
س — سنسکرت ۔
سر — سریانی ۔
ع — عربی ۔
عبر — عبرانی ۔
ف — فارسی ۔
فر — فرانسیسی ۔
گج — گجراتی ۔
لاط — لاطینی ۔
مر — مرہٹی ۔
ہ — ہندی ۔
یو — یونانی ۔

۴۔ متفرق :

ا پ و — اصطلاحات پیشہ وران ۔
اف — افعال ۔
د — دیوان ۔
رک — رجوع کیجیے ۔
عو — عوام ۔
عور — عورات ۔
ف — فعل ۔
ق — قلمی ۔
قب — مقابلہ کیجیے ۔
ک — کلیات ۔
ہندو — ہنود کی بول چال ۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ح

ح امث.
بہ اعتبار اصوات اردو کا پندرھواں ، عربی حروفِ تہجی کا چھٹا اور فارسی کا آٹھواں حرف جو عربی سے براہِ فارسی اردو میں داخل ہوا. اسے حائے حُطّی ، حائے مہملہ ، حائے غیرمنقوطہ اور بڑی حے بھی کہتے ہیں. اس کا شمار حروفِ حلقیہ میں ہوتا ہے کہ اس کا صحیح مخرج حلق کی جڑ سے ہے. عربی و فارسی میں حا اور اردو میں حے ، تلفظ کرتے ہیں. ابجد کی ترتیب میں آٹھواں حرف ہے. جُمل کے حساب سے اس کی قیمت آٹھ ہوتی ہے. عموماً عربی الاصل الفاظ میں آتا ہے. یہ حرفِ صحیح (مصمتہ) ہے اور کسی حرفِ علّت (مصوّتہ) کے ساتھ مل کر آواز دیتا ہے. عربی حروف کی تقسیم کے مطابق یہ قمری حروف میں شامل ہے یعنی اگر اس سے پہلے «ال» آئے تو لام اپنی آواز دیتا ہے ، مثلاً: الحاکم. علمِ نجوم میں بُرج قوس کی علامت ہے. خ اور ہ کے بدل کے طور پر بھی آتا ہے. ریاضی و سائنس کی ترقیمات میں یونانی بڑے حرف **H (Eta)** کا بدل قرار دیا گیا ہے. انگریزی میں **H** اس کی نمائندگی کرتا ہے. گاہے **H** کے نیچے نقطہ لگا کر بھی اسے ظاہر کرتے ہیں.

ح ، نام میں ہے حق کی حمایت کے لیے
اور سین ہے سائل سے سخاوت کے لیے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۲۳). حرف ح کے عددِ جمل ۸ ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۹۸). خاص عربی حروف یہ ہیں- ث ، ح ، ذ ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع . (۱۹۱۳ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۷). چنانچہ ح مقدار (H.Quantity)... ناقابلِ تقسیم مقدار ہے توانائی کی. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۶۸۳). جلیل مانک پوری نے لغتِ تذکیر و تانیث میں امیر مینائی کے حوالے سے ب اور اس کے ہم آواز حرفوں کو مونث بتایا ہے- اس لحاظ سے ب ، بھ ... ح ، خ ... اور ی مونث ہیں. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۱۵). [عبر : حیط ؛ ع : حائط (ح و ط) - دیوار کی شکل کا اظہار].

حا (۱) امث.
ح (رک) کا عربی و فارسی میں نام و تلفّظ ، بیشتر اضافت کے ساتھ مستعمل ، جیسے: حائے حُطّی ، حائے مہملہ ، حائے حُطّی یعنی وہ ح جو لفظ حطی میں آتی ہے اس کو حائے مہملہ یا غیرمنقوطہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۱). حروف صحیح میں بعض حروف حلقی ہیں جو حلق سے ادا ہوتے ہیں جیسے ہا ، خا ، غ ، حا. (۱۹۳۷ ، بنیادی اسالیبِ بیان ، ۸۱). ح کو چھوٹی ہ سے ممتاز کرنے کے لیے بڑی ح یا حائے حطی بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۱۶).

حا سے حبیبِ خاص خدا کا ملا لقب
پھر میم ہے معارفِ اسرار کا سبب

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۷۸).

حا (۲) امث.
بلند قد اور تیز زبان عورت (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۲۰). [ع : (ح ی ی) حایاہ - شرم و غیرت دلانا سے ماخوذ].

حااِقْطی (کس ا ، سک ق) امث.
نباتات کی نوع سے ہے جس کی دو قسمیں ہیں: (۱) اس کا پیڑ بڑا ہوتا ہے ، ایک پیڑ میں چار شاخوں سے زیادہ نہیں ہوتیں. شاخیں پتلی پتلی اور پتے کنگرے دار ہوتے ہیں اور اخروٹ کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں (۲) چھوٹا پیڑ ہوتا ہے. طول میں ایک بالشت کے برابر ، شاخیں نہایت باریک ہوتی ہیں. پتے اس کے بھی کنگرے دار اور مقدار میں بادام کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں. پھول دونوں کا سفید ہوتا ہے اور پھل مقدار میں حب البطم کے برابر ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۱). [نو].

حابِس (کس ب) صف.
۱. قید کرنے والا ، روکنے والا ، بند کرنے والا ، حبس میں رکھنے والا ، حبس پیدا کرنے والا.

نظر ہو مجرم و بے جرم پر نہ حابس کو
تہی ہے نورِ بصارت سے چشمِ حلقۂ دام

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۷۶). ٹوکیو میں تو موسم بہت ہی خوشگوار تھا ... لیکن ہانگ کانگ کا موسم گرم اور حابس. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۱۳۰). ۲. (طب) وہ دوا جو رطوبات یا فضلاتِ جسم کو نکلنے سے روکے. افیون کی دو خاصیتیں ہیں ... وہ حابس و قابض ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۱۴).

تمام سرخ دوائیں حابس اور مغلظ خون ہیں مثلاً دم الاخوین بھیتھ. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۳۰۰). ۳. کسی چیز کے نکلنے اور خارج ہونے سے مانع ، باز رکھنے والا، خلا کرنا ... مانع اور حابس رُعاف ہے. (۱۸۹۲ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۳۰). [ع : (ح ب س)].

حابِط (کس ب) صف.
ثواب یا عمل کو ضائع یا برباد کرنے والا. ارتداد اور کفر کو حابط اعمال کہا گیا ہے. (۱۹۶۳ ، کنایتیں ، ۳ : ۳۵). [ع : (ح ب ط)].

حابِل (کس ب) صف.
صیّاد ، جال بچھانے والا ، شکاری ، جادوگر

کہیا بعدازاں پھر خردمند او
کہ حابل ہوا لے سبب میں فرزند او

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروزشاہ (ق) ، عاجز ، ۷). [ع : (ح ب ل)].

حاتِم (کس نیز فت ت). (الف) امذ.
۱. **عرب کے ایک مشہور سخی کا نام جسے حاتم طائی بھی کہتے ہیں. اواخر دور جاہلیت میں تھا اور قبیلۂ طے کے عبداللہ بن سعد کا بیٹا تھا. اس کی سخاوت و جوانمردی ضرب المثل ہے. یہ نام بطور تلمیح مستعمل ہے.**

حاتم کی بخشش چھپ گیا ہے تیری بخشش کے اگے
گنجاں گھرے گھر بھر دیا ہے آج دوراں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳). فیض و بخشش میں حاتم طے معفر و افشین سے زیادہ مشہور تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). ان کی داد و دہش کے آگے حاتم کی فیاضی ہیچ معلوم ہوتی تھی. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۷۵). ۲. **ایک نوع کا کالا کوا ، خیال ہے کہ اس کے بولنے سے جُدائی یا روانگی ہوتی ہے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) صف. ۱. **وہ شخص جو فیصلہ دے ، قاضی ، جج ، حاکم ؛ وہ شخص یا چیز جو کسی چیز کو ضروری کر دے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **بڑا سخی ، فیّاض ، کریم ، بلند حوصلہ شخص.**

پہنچ کر خدمتِ پیرِ مغاں میں دل یہ کہتا ہے
کمی کس چیز کی سمجھاں ہوئے میں ایسے حاتم کا

(۱۸۸۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۵۵). دل کی حاتم اور طبیعت کی نرم تھیں ادھر آیا اور ادھر لٹا دیا. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۷). [ع : (ح ت م)].

ــــِ دوراں کس اضا (ـــــ و نیز) امذ.
رک : **حاتمِ زمانہ.**

حاتمِ دوراں منتظرِ نعماں رستمِ عمنال شیرِ نیستاں
ہو یہ سخاوت تو یہ عنایت ہو یہ جرات تو سر پیچا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۰). [حاتم + ف : دوراں (رک)].

ــــِ زمانہ/وقت کس اضا (ـــــ فت ز ، نیز فت و ، سک ق) امذ.
اپنے زمانہ کا بہت بڑا سخی ، سخاوت میں مشہور شخص (جامع اللغات). [حاتم + زمانہ/وقت (رک)].

ــــ طائی/طے (ـــــ / ی لین) امذ.
رک : **حاتم معنی نمبر ۱.**

محبت میں جیا دیتے نکر سوں کیج بخیلی میں
کہ میرا دل غواصی ہوں ہے جیوں کہ حاتم طے کا

(۱۶۳۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۸).

باپ اوسکا تھا رشک حاتم طے
فیض جوں مہر اوسکا روشن ہے

(۱۸۱۰ ، مثنوی بشت گلزار ، ۵). حاتم طائی ... غیر معمولی شجاعت و سخاوت کی وجہ سے مشہور ہوا. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۸۳). [حاتم + طائی/طے (عَلَم)].

ــــ کی گور (تُربَت/قبر) پر لات مارنا محاورہ.
حاتم سے بڑھ کر سخاوت کرنا ؛ کسی بخیل سے اتفاقیہ معمولی درجے کی سخاوت ہو جانے پر طنزیہ بھی بولتے ہیں. حاتم کی گور پر لات مارنا مفلس اور مفلوک شخص کی سخاوت کا ذکر کرتے وقت بولتے ہیں. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۹).

ہوئے اک بوسۂ پائے حنائی دے کے یہ نازاں
کہ گویا لات ماری آپ نے تربت پہ حاتم کی

(۱۸۷۳ ، دیوان بیخود (ہادی علی) ، ۹۵). واقعی ... دو شالے دینا حاتم کی قبر پر لات مارنا ہے. (۱۹۰۹ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۲۳۲).

ارماں لٹاتا کر خلوت کی رات دل نے
حاتم کی گور پر بھی ماری ہے لات دل نے

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر (نارائن پرشاد ورما مہر) ، ۳۲۲). پھر تم نے کون سی حاتم کی گور پر لات ماری ، سات روپے میں تو مردہ اتنی دیر قبر میں رہتا ہے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۵۹).

حاتِمانہ (کس نیز فت ت ، فت ن) صف ؛ م ف.
حاتم جیسا ؛ فیاضانہ ؛ پُرسخاوت. سلطان سنجر کی قدردانی اور حاتمانہ فیاضی نے پھر وہی محمودی دربار قائم کر دیا. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۹۰). اس کی بیوہ ماں دربدر طلبی کے لئے ماری ماری پھرنے لگی جس کا علم ہوتے ہی حاجی صاحب نے اپنی حاتمانہ ہمدردی سے ہاتھ اٹھا لیا. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۷). [حاتم (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

حاتِمی (کس نیز فت ت) امث.
حاتم جیسی فیاضی ، بخشش ، سخاوت.

ہوا ہوں شرمسار اپنے گناہاں تھے سدا میں
کرو تم حاتمی تاناتوں جاوے حاتمی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳).

حاتمی ختم ہے عدو کے لیے یعنی بوسہ ملتا ہے عارض

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۵). اف : کرنا ، ہونا. [حاتم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حاج (۱) صف.
فریضۂ حج ادا کرنے والا ، حاجی (بطور اسم جمع بھی مستعمل اور ال لگا کر بھی).

دیدۂ تر کو نہیں تجربۂ سرمہ کا خیال
چشمۂ زمزم پہ گویا قافلہ ہے حاج کا
(۱۸۵۹ ، دفترِ بے مثال ، ۳۶).
رہِ عشق میں جو رکھا قدم ، چلے اس طرح سے بہ شوق ہم
چلیں حاج جیسے سوئے حرم مُشاعیاً شُہرولا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷). ساری حقیقت اس قدر ہے کہ عربی زبان میں حج کرنے والے کو حاجی نہیں کہتے ... صرف حاج کہتے ہیں. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۱). [ع : حاج (ح ج ج)].

حاج (۳) امث.
ایک پودا ہے خراسان میں اس پر ترنجبیں جمتی ہے. کانٹے اس میں بہت اور نوکدار ہوتے ہیں ، پھول سُرخ و سفید اور زرد ہوتا ہے ، بیج کڑھ کی طرح اور گول ہوتے ہیں ، عاقول ، خارشتر ، شوک الجمال ، لاط : Algi Hedysarum . برہان نے عاقول کو ساج لکھ دیا ہے یہ غلطی ہے حاج چاہیے. (۱۹۳۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۳). عرب کی حاج اور شام اور مصر کی عاقول ایک ہی چیز ہے. (۱۹۷۱ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۷۵۵). [ع : (ح ی ج) : (عَلَم)].

حاجات امث.
حاجت (رک) کی جمع.
مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹).
کعبہ ہو یا کنشت ہو اس سے غرض نہیں
مجھ کو تو ایک قبلۂ حاجات چاہیے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۳۵). موجودہ نظام میں شخصی حاجات کے لیے فراہمیٔ قرض کی صرف ایک ہی صورت ہے ... بینک سے سودی قرض حاصل کرے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۱۹۹). [ع].

حاجِب (کس ج). (الف) صف.
۱. دربان ، پہرہ دار ، ڈیوڑھی کا نگہبان ؛ چپراسی.
سو فرماں جب آن حاجب دیا
تسے شاہ سن تب تبسّم کیا
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۸۷).
خبر سو بھاگ کا بھیجو تس کے حاجب سوں
ہماری یاد تھی جیتا ہوں سب خطا و ختن
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۱).
اسے بہت دُرمنعم سے اخذ مشکل ہے
مزاج جس کے ہوں غیور حاجباں ، گستاخ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۴).
پھر گیا اک دن درِ دستور پر حاجبِ درگاہ نے کی جا خبر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۶). ادب ان کا بندہ بے دام اور خطابت ان کی حاجب حاضر باش ہے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳).
۲. بادشاہوں کے دربار کا ایک عہدہ دار ، وزیرِ مملکت. حاجب جو اس عہد میں وزیراعظم کی جگہ پر ہوا کرتا تھا تخت شاہی کے برابر آ کے کھڑا ہو گیا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۵۲). مسجد کے اندر عیسیٰ خاں کی قبر ہے ، عیسیٰ خاں شیرشاہ بادشاہ کا ایک حاجب (مقرب امیر) تھا. (۱۹۰۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۶۵).
۳. وکیل ؛ پردہ دار ؛ قاصد ؛ سفیر.
نیں کوی الہ باج اللہ حاجب ہے محمد اس کون واللہ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳). **۴. (فقہ) وہ شخص جس کی موجودگی دوسرے کو (میت کی) میراث پانے سے روکے یا حصّۂ مقررہ میں کمی پیدا کر دے.** حاجب اوس کو کہتے ہیں جو غیر کو میراث سے روک دیوے اور محجوب جو روکا گیا ہووے جیسا کہ بیٹا حاجب ہے پوتے کا اور باپ دادا کا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۸). حجب میں حسب ذیل تین بنیادی اُصولوں کا اعتبار کیا جاتا ہے: (۱) حاجب کی میت سے بلاواسطہ قرابت داری. (۲) حاجب کا محجوب کے مقابلے میں میت سے اقرب ہونا اور (۳) میت سے حاجب کی قرابت کا بمقابلہ محجوب قوی تر ہونا. (۱۹۷۸ ، مجموعہ قوانین اسلام ، تنزیل الرحمٰن ، ۵ : ۱۹۳). **۵. روک ، پردہ ، حائل.**
شمع چھپ سکتی ہے کوئی پوشش فانوس میں
کب ہو قائم حاجب اس کے پردۂ حائل کی تہ
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۷۸). عقل ہمیشہ بدی کی طرف دیکھتی رہتی ہے جبکہ کہ غضب یا شہوت اوس کی حاجب نہیں ہوتی ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۴۳).
جیتے تھے اس امید پہ مشتاق مہرِ عید
حاجب نہ ہو بادل کوئی چشمِ نگراں کا
(۱۹۱۰ ، بہارستان ، ۶۰۴). اف : ہونا. **۶. (طبیعات) منفصل کرنے والی غیر موصل شے جس سے آواز ، حرارت یا بجلی نہ گزر سکے.** سلیکون ڈھانچہ ... گرمی ، سردی اور آواز کو حاجب (Insulation) کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۹۳). **۷. (حیوانات) معدے کا نیچے والا سرا جو چھوٹی آنت سے ملحق ہوتا ہے اور اوقات معینّہ پر غذا کو معدے سے آنت میں جانے دیتا ہے ، بواب.** اس کے علاوہ معدہ کا کام خوراک کو بلونا ... اور اسے حاجب (Pylorus) کے ذریعے آنت میں بڑھانا ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۳۷). (ب) امذ. **ابرو** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (ح ج ب)].

ـــــِ حِرْمان کس صف (ـــــ کس ح ، سک ر) صف.
(فقہ) وہ حاجب جو دوسروں کو میراث پانے سے قطعی محروم کر دے (ماخوذ : قانون وراثت ، ۴). [حاجب + حرمان (رک)].

ـــــِ نُقصان کس صف (ـــــ ضم ن ، سک ق) صف.
(فقہ) وہ حاجب جو (میت کے) دوسرے وارثوں کے حصے کو کم کر دے (ماخوذ : قانون وراثت ، ۴). [حاجب + نقصان (رک)].

حاجِبی (کس ج). (الف) امث.
حاجب کا کام یا عہدہ.

سناتے ہیں مژدۂ وصل خویش

دیا حق تجھے حاجبی یاہی

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۱). (ب) صف. حاجب (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ چھپانے والا. اذنی بطینی نوڈ ...سائی نس کے دہانے کے قریب دائیں اٹریم کے حلقی اور حاجبی (Septed) ریشوں میں ہوتا ہے. (۱۹۳۵ء ، عروقیات ، ۳۵). اساسی بارتھ بنانے کا موجودہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے براہ راست فولادی چادروں پر حاجبی سیمنٹ کی تہ تقریباً ۸ انچ جما دی جاتی ہے. (۱۹۷۳ء ، فولادسازی ، ۱۹۷). [حاجب + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

--- اینٹ (---ی مع ، مع) امث.
(سائنس) منفصل کرنے والی اینٹ عموماً فولادی چادروں پر آتشی مٹی یا حاجبی اینٹیں (Insulating Bricks) چن دی جاتی ہیں. (۱۹۷۳ء ، فولادسازی ، ۱۹۵). [حاجبی + اینٹ (رک)].

حاجَت (فت ت) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. ضرورت ، مراد ، آرزو. عشق ذاتی کوں گوشہ ہور چلہ حاجت نیں (۱۴۲۱ء ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۶۲ ع).

دل جمع جم ہے شاہ کا شوق تکر پھر عرض توں

ایسے شہے عارف کنے حاجت نہیں اظہار کا

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۰).

لٹ میں کیا ہوں ادھر جانے کا نہیں حاجت اب سکلانے کا

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۳).

جنونِ عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت

اگر میری خبر لینے کوں وو زلفِ دراز آوے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۰). ان کو فتوحات سلاطین کی طرف سے ... اس قدر پہنچتی تھیں جو ان کی حاجت اور ضرورت سے بہت زیادہ تھیں. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مضامین ، ۱۱).

عرض حاجت کی تجھے اب کوئی حاجت نہ رہی

مدعا آپ یہ کہتا ہے کہ میں بر آیا

(۱۹۰۷ء ، معراج سخن ، ۹۶).

اب عمر کی نقدی ختم ہوئی اب ہم کو ادھار کی حاجت ہے

(۱۹۵۸ء ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۱). ۲. **پیشاب ، پاخانہ (کی ضرورت)**.

ہوا جب توں حاجت تی فارغ بزاں

پھر سو بیچ کر آبدست کر خوب رواں

(۱۶۸۸ء ، ہدایات ہندی (ق) ضعیفی ، ۱۷).

حاجت کو ذرا گئی جو باہر

بہرام نے پشتِ آئنہ پر

تحریر کیا کہ بے مروّت

آئینہ ہے تجھ پہ میری صورت

(۱۸۳۸ء ، گلزارِ نسیم ، ۳۵). قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا میں جائے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۹۰). ۳. **(نفسیات)** عضویے کے اندر کا وہ تناؤ جو خواہش اور اکساوا پیدا کرے. حاجت عضویے کے اندر کا ایک تناؤ ہوتی ہے جو مخصوص محرکات یا مقاصد کے بارے میں عضویے کے میلانوں کو منظم کرنے اور ان کے حصول کی طرف فعلیت کو اُکسانے کا رجحان رکھتی ہے. (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۳۱). [ع : (ح و ج)].

--- بَرار (---فت ب) صف.
حاجت پوری کرنے والا ؛ مراد برلانے والا (بیشتر). [حاجت + ف : برار ، برآوردن - برلانا].

--- بَراری/بَرآری (---فت ب ، سک ر) امث.
۱. ضرورت یا آرزو پوری کرنے کا عمل ؛ مراد برلانے کا عمل. اوسکو ... محتاجوں کی حاجت براری میں صرف کرے. (۱۸۹۵ء ، آیات بینات ، ۲ : ۲ ، ۱۷). شہر اور قصبے کے رہنے والوں کی حاجت برآری روپے سے ہوتی ہے. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵). ۲. قضائے حاجت ، پاخانہ ہونے یا آنے کا عمل. مرزا جی نے کہا حضرات اگر حاجت براری نہ ہو رہی ہو تو حاجتی رکھوا دوں. (۱۹۷۵ء ، اچھے مرزا ، ۲۷). اف : کرنا ، ہونا. [حاجت + برار/ برآر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَرآنا ف ل ؛ محاورہ.
مراد پوری ہونا ، مقصود حاصل ہو جانا ، آرزو پوری ہو جانا.

عاریت جو شے ہے حاجت اوس سے برآتی نہیں

پر تو ہیں پر کب اوڑا جاتا ہے از خود تیر سے

(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۰). مجھے الہام ہوا کہ اے بایزید اس نور کی ... حاجت برآئی. (۱۹۲۳ء ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۳۰).

--- بَرلانا ف م ؛ محاورہ.
مراد پوری کرنا ؛ ضرورت پوری کرنا.

تو اب خدمت میں اوس کی اس گھڑی جا

کہے وو جو کہ حاجت اپنی برلا

(۱۷۷۳ء ، تصویر جاناں ، ۶۵). مرادیں پوری کرتی ، حاجتیں برلاتی ، بلائیں ٹالنی ... یہ سب اللہ ہی کی شان ہے. (۱۸۳۰ء ، تقویۃ الایمان ، ۱۷).

--- پَڑْنا ف ل ؛ محاورہ.
ضرورت پیش آنا. اوس کو کونسی حاجت پڑی تھی جو یہ فریب کرتا (۱۸۳۷ء ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۳).

--- پُوری کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
رک : حاجت برلانا. دعا کرو خدا اس کی حاجت پوری کرے (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۲۹). تیری خدمت کرتی میرے اوپر فرض ہے اور تیری حاجت پوری کرتی. (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۱۰).

--- پُوری ہونا ف ل ؛ محاورہ.
رک : حاجت برآنا. اس کے وسیلہ سے دعا کی تو اس کی حاجت پوری ہوئی. (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۳۷). بے فکر ہو جاؤ کہ تمھاری حاجت پوری ہو گئی. (۱۹۳۵ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۹ : ۵).

--- پھِرْنا محاورہ.
پیشاب پاخانہ کرنا.

اسے سب کے سامنے حاجت پھرنے میں کوئی عار محسوس نہ ہوتی تھی۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما ، ۲۶۳)۔

---خواہ (---و سعد) صف۔
سائل ؛ فقیر ؛ محتاج (جامع اللغات)۔ [حاجت + ف : خواہ، خواستن - چاہنا ، مانگنا]۔

---رَفَع کَرْنا ف م ؛ محاورہ۔
۱۔ **ضرورت پوری کرنا ، کسی کا کوئی کام نکالنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۲۔ **پاخانے جانا**۔ تو حاجت رفع کرنے گیا تھا اور اب واپس آیا ہے۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۳۸)۔

---رَکھنا ف م ؛ محاورہ۔
۱۔ **خواہش رکھنا ؛ ضرورت مند ہونا**۔ پیر مرد نے فرمایا اے عزیز تو حاجت رکھتا ہے۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۳۴)۔ منصور نے کہا کہ آپ کیا حاجت رکھتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۵)۔ ۲۔ **توقع کرنا ، اُمیدوار ہونا ، تعلق رکھنا**۔

سر اوٹھانا اسے زیبا نہیں شعلے کی طرح
خس و خاشاک سے دنیا میں جو حاجت رکھتے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰)۔

---رَوا (---فت ر) صف۔
ضرورت احتیاج یا آرزو پوری کرنے والا۔

صاحب ہمت کون ت ہے دست گیر
مرشد حاجت روا شمشیر ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۷)۔

ہوتی امیر انجام پر کچھ بھی اگر ان کو نظر
آنکھوں سے جاتے دوڑ کر حاجت روا سائل کے پاس
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۶)۔

گرچہ مدحت پر نہیں حاجت روائی منحصر
پھر بھی حیلہ چاہیے حاجت روا کے واسطے
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۸)۔

مصائب کے سیلِ عَرَم کو تو روکے
اور آفت کے ماروں کا حاجت روا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۸)۔ [حاجت + روا (رک)]۔

---رَوا کَرْنا ف م ؛ محاورہ۔
خواہش پُوری کرنا ؛ ضرورت پوری کرنا۔

کر تو اوّل خلق کی حاجت روا   تا رہے خوشنود تیرے سے خدا
(۱۶۸۸ ، پندنامہ لقمان ، ۱۵)۔

زلیخا یار کو پہلے مزوں سے آشنا کرتی
پھر اس سے سو طرح پر اپنی حاجت کو روا کرتی
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۶)۔

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند   کس کی حاجت روا کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۱)۔ کتّا جب کھوپڑے سے اپنی حاجت روا کر لیتا ہے اور سیر ہو جاتا ہے ، لوٹ آتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۵۳)۔

---رَوائی (---فت ر) امث۔
ضرورت احتیاج یا آرزو پُوری کرنے کا عمل ؛ مطلب برآری ؛ مراد کا حصول۔ ہر قطعہ میں اپنی اپنی بولی عام لوگوں کی حاجت روائی کرتی تھی۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۰)۔

گرچہ مدحت پر نہیں حاجت روائی منحصر
پھر بھی حیلہ چاہیے حاجت روا کے واسطے
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۸)۔ حویلی گاؤں والوں کے لیے ایک پراسرار محل کی طرح تھی جہاں سے ان کی حاجت روائی بھی ہوتی تھی اور خوشحالی کے احکام بھی جاری کیے جاتے تھے۔ (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۲۰)۔ ف : کرنا ، ہونا۔ [حاجت روا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ضَرُوری/ضَرُورِیہ (---کس حف ---فت ض ، و مع / فت ض ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت) امث۔
قضائے حاجت ؛ پیشاب پاخانہ۔ اگر خاوند اپنا حاجتِ ضروری کو جاوے ... بیت الخلا سے بہت دور ہٹ کر کھڑا رہے (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰)۔ حاجتِ ضروریہ کے لیے بھی اسے دو قیدیوں کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، مشرق ، ایوننگ اسپیشل ، کراچی ، ۲۰ نومبر ، ۱)۔ [حاجت + ضروری / ضروریہ (رک)]۔

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف۔
رک : حاجت مند۔

کیوں مجکو دیکھتے ہی دریچے سے ہٹ گئے
عاشق فقیر تھا کوئی حاجت طلب نہ تھا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۱)۔ [حاجت + طلب (رک)]۔

---طَلَب کَرْنا ف م ؛ محاورہ۔
خواہش مند ہونا ، غرض ظاہر کرنا ؛ مراد مانگنا۔ لوگ ... منتظر ہوں گے کہ وہ ان تک آوے تو اوس سے اپنی حاجت طلب کریں۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۰۴)۔

---کَہْنا ف م ؛ محاورہ۔
خواہش کا اظہار کرنا ، ضرورت بتلانا۔

طاق ابرو کے نظارے کے تھے خواہاں سو ملا
اور کیا حاجت اب اے قبلۂ حاجات کہوں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۰)۔ کب تو نے مجھ سے کوئی حاجت کہی ہے اور میں نے اسے پورا نہیں کیا۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۶۹)۔

---گاہ امث۔
ضرورت پوری ہونے کی جگہ ؛ پاخانہ ، جائے ضرور ، بیت الخلا (جامع اللغات)۔ [حاجت + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرف]۔

---لے جانا محاورہ۔
کسی کے پاس جا کر اپنی ضرورت یا احتیاج بیان کرنا۔

غیر سے اپنی کو نہ کر کچھ التجا
پھر کسی کے پاس حاجت مت لیجا

(١٦٨٨ ، پندنامہ لقمان (ترجمہ) ، ٢). ان کی عادت تھی کہ جب کوئی اپنی حاجت لے جاتا تو سب حاضرین سے کہتے کہ دعا کرو. (١٨٩٦ ، حیات جاوید ، ٢٩).

---مانگنا ف م ؛ محاورہ.
حاجت طلب کرنا ؛ مراد مانگنا. رات کو خدا کی درگہ میں فقیر ہو کر اپنی حاجت مانگ. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ١٣). میں تیس برس سے خداوند تعالٰی سے ایک حاجت مانگ رہا تھا پوری نہ ہوتی تھی. (١٩٢٣ ، تذکرۃ الاولیا ، ١٣٠).

---مشاطہ نیست رُوئے دل آرام را فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
خوبصورت کو آرائش کی ضرورت نہیں ، فضائل حمیدہ محتاج ثنا و صفت نہیں (نوراللغات).

---ملنا ف م ؛ محاورہ.
ضرورت پوری ہونا ؛ مراد برآنا. عاشق کو اس سے حاجت مل گئی تو مغالطہ کھایا اور سرکشی کی. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٥٣).

---مند (---فت م ، سک ن) صف (امص حاجتمندی).
صاحب احتیاج ، محتاج ، ضرورتمند ، پریشان حال.

کون ہے جو نہیں ہے حاجتمند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٠٣). تمھارا یقین کرنا ... ایک حاجتمند کو خوش سرور کرتا ہے مگر ... میں تمھاری توجہ کا قائل نہیں (١٨٩٨ ، مکاتیب امیرمینائی ، ١٢٠). پہلے اپنے عزیزوں کی خدمت کیجیے اگر حاجتمند عزیز موجود ہیں تو ان کی خبر لیجیے (١٩٣٢ ، قرآنی قصے ، ١٣١). وہ ناخوشی جو ایک بندہ زور افسر اپنے ماتحت کو دیتا ہے ، ایک سنگ دل صاحب اختیار حاجتمند کو. (١٩٨٠ ، بزم آرائیاں ، ٢٠٦). [حاجت + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

---مندی (---فت م ، سک ن) امث.
ضرورت ، احتیاج (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حاجت + ف : مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا محاورہ.
پیخانہ لگنا ، پکّسا ہونا ، رفعِ حاجت کی ضرورت پڑنا (ماخوذ : [illegible]).

حاجتی (فت ج) (الف) صف.
حاجت (رک) سے منسوب یا متعلق ، حاجت مند.

بن گیا تو حاجتیِ مخلوق کا
اور سمجھا تجھ کو حاجت روا

(١٨٢٨ ، راحت افزا ، ٣٩). سب حاجتی دعا کر کے قنات کے اندر پلٹ کر سرا پردہ شاہی میں داخل ہو گئے (١٩٢٣ ، عراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ١٦). (ب) امث. پیشاب کرنے کا برتن جس میں مریض چارپائی پر پڑے پڑے پیشاب کرتے ہیں یا امرا رفعِ حاجت کے لیے شب میں اپنے پلنگ کے نیچے یا پاس رکھ لیتے ہیں. پلنگ کے پاس حاجتی لگی رہتی ہے ، اٹھا اور حاجتی میں پیشاب کیا اور پڑ رہا. (١٨٦٣ ، خطوط غالب ، ٣٩٩). وہ بچھونے میں لیٹے ہی لیٹے پیشاب حاجتی میں کر لیتے تھے. (١٩٢٣ ، عصائے پیری ، ٩٥). مرزا جی نے کہا حضرت اگر حاجت برآری نہ ہو رہی ہو تو حاجتی رکھوا دوں. (١٩٧٥ ، اچھے مرزا ، ٢٧). [رک : حاجت + ی ، لاحقۂ نسبت].

حاجِر (کس ج) صف.
پتھر جیسا ، سخت ؛ پتھریلا. تین بار ما کم حامد اس کافر حاجر کے گرد پھرا. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٢٦٥). [ع : (ح ج ر)].

حاجِز (کس ج) امذ ؛ صف.
١. روک ، پردہ ؛ حائل.

جہل کے پردے میں تھے پوشیدہ یزداں کے علوم
حاجز رویت تھا رخسار حقیقت کا مجاز

(١٩١٩ ، رعب ، ک ، ٢٩٩). اسے حجاز اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ نجد اور تہامہ کے درمیان حاجز (حائل) ہے. (١٩٦٦ ، طلوعِ الادب (ترجمہ) ، ١ : ١٠٨). ٢. (**طبیعیات**) رک : حاجب معنی نمبر ٥ ، بیرونی الیکٹروڈ ... اس میں دو حاجز یعنی انسولیٹنگ پلگ (Insulating Plug) لگے ہوتے ہیں. (١٩٨٠ ، جدید طبیعیات ، ٦٣٥). ٣. کٹھوا. حاجز عربی میں باڑہ یا کٹھہرے کو کہتے ہیں. (١٩١٦ ، طبقات الارض ، ٥٧). [ع : (ح ج ز)].

حاجِزی (کس ج) صف.
حاجز (رک) سے متعلق یا منسوب. زمین کی سطح کا میلان ... تقریباً سطح ہے ہو وہاں اتال حاجزی کنارے سے بہت دور واقع ہوتے ہیں. (١٩١٦ ، طبقات الارض ، ٥٧). [رک : حاجز + ی ، لاحقۂ نسبت].

حاجِزِیَت (کس ج ، ز ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
حائل و مانع ہونے کی کیفیت یا حالت ، رکاوٹ ، پردہ داری ، کثافت. اس مقصد اور روح میں ایسی حاجزیت (کثافت) ہے کہ وہ نور کو قبول کر لیتا ہے. (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٣٩٠). [رک : حاجز + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حاجی صف.
فریضۂ حج ادا کرنے والا ، وہ شخص جس نے حج کیا ہو.

اپنے حاجی بیابان پھر ہیں مد مانگے بھیک
لنک جوگی سنیاسی کوں ترت گرداوری کا ہے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٦٩).

مکھ کعبہ کوں طواف قطب شہ کرتے سدا
سب حاجیاں میں میں حج اکبر کیا تمام

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٦٤).

پوچھیں خبر سے کعبے سے پھر آئے حاجی
تیرے در سے نہ سرکتا تھا نہ سرکے عاشق

(١٨٤٩ ، مراۃ الغیب ، ١٦٠).

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے ، کعبے کا کعبہ دیکھو

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۳۵). جب وہ حاجی بن کر لوٹتے ہیں تو ان کی آنکھ میں ایک فاتحانہ چمک ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۲۹۰). [رک : حاج (۱) + ف : ی ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ الحرمین (حاجی حرمین) (۔۔۔ ضم ی ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر ، ی لین) امذ.
وہ شخص جس نے حج کیا ہو اور مدینہ منوّرہ میں روضۂ مبارک آنحضرتؐ کی زیارت بھی کی ہو (نوراللغات). [حاجی + رک : ال (۱) + ع : حرم (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

۔۔۔ بغلول (۔۔۔ فت ب ، سک غ ، و مع) صف.
(**بطور پھبتی**) **خبطی بوڑھا ؛ ایک افسانوی کردار ؛ احمق ، بدھو.** ان مورتوں کو جاننے والے ان کے آرٹ پر مرنے والے اب وقت کے ہاتھوں حاجی بغلول بن چکے تھے یا دنیا سے ہی رخصت ہو گئے تھے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۸۲). [حاجی + بغلول (رک)].

۔۔۔ کیمپ (۔۔۔ ی لین ، سک م) امذ.
وہ جگہ جہاں (مختلف شہروں سے آئے ہوئے) عازمین حج کو حج پر جانے سے پہلے ٹھہرایا جاتا ہے. قدرت نے مجھے قول کیا کہ آج شام کو فلاں وقت حاجی کیمپ میں پہنچ جاتیں. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۵۱). [حاجی + انگ : کیمپ].

۔۔۔ لق لق (۔۔۔ فت ل ، سک ق ، فت ل) امذ.
۱. رک : **حاجی لک لک/لگ لگ.** ان (لق لق) کا سفر حج سے منسوب کیا گیا ہے اسی لیے ایران میں ان کو حاجی لق لق کا لقب دے دیا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، انوکھے پرندے ، ۷). ۲. **اردو کا ایک مشہور مزاح نگار ادیب عطا محمد نام ، ابوالعلم چشتی تخلص ، مزاحیہ ادبی نام حاجی لق لق.** مزاحیہ تقلید حاجی لق لق کے نام سے شائع ہوتی تھیں. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۲۳۲). [حاجی + لق لق (رک)].

۔۔۔ لک لک/لگ لگ (۔۔۔ فت ل ، سک ک ، فت ل/ فت ل ، سک گ ، فت ل) امذ.
ایک پرند جس کی پیٹھ سیاہ سینہ سفید چونچ کدال کی طرح لمبی موٹی بھاری اور زرد رنگ کی ، ٹانگیں بہت لمبی لمبی سفید سفید پنجہ مرغ یا کونج کی طرح کا ہوتا ہے ، ڈھینک یا ڈھینگ مسافر خربلی ، سارس (ماخوذ : سیرپرند ، ۲۳۷ ؛ جامع اللغات). [حاجی + ف : لک لک/لگ لگ (رک)].

حاخام امذ.
یہودیوں کے پیشواؤں کا لقب. یہودیوں کی طرح ان میں نہ ربی ہیں نہ حاخام ہیں. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبی ، ۵ : ۲۷). [عبر].

حادّ (شد د، سک د) صف.
۱. (**طب**) **تند و تیز (دوا) ، لگنے یا کاٹنے والی (دوا).** سلطنت ایسے امراض میں مبتلا ہے جن کی دوا بجز مطلق العنانی ہے اور جو اس سے کمتر حاد دوا سے نہیں دفع ہو سکتی. (۱۸۹۰ ، علم السیاست ، ۵۶). آمونیا جو بڑی حاد اور تیز چیز ہے خالص بلا آمیزش نکلتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۱۹۲). ۲. (**طب**) **وہ مرض جس میں کرب اور بے چینی رہے اور کسی کروٹ چین نہ پڑے ، تیز اور شدید (مرض).**

کہا عابد نے حسرت ہے جہاد یا کہ کی مجکو
نہیں اٹھ سکتا میں امراض حار و حاد نے مارا

(۱۸۷۱ ، ایمان ، واجد علی شاہ اختر ، ۱۸). خاص طور پر زبردست قسم کے دردوں میں جو حاد اور تپکن والے ہوں کمی کرنے میں تاخیر نہ کرنا چاہیے. (۱۹۰۷ ، جراحیات زہراوی ، ۸). ۳. **تیزی سے (نتیجے یا اصل مفہوم پر) پہنچنے والا ، رسا ، تیز.** اگر قوائے عقلیہ بہت حاد اور سریع ہوں اور زبان میں یہ باتیں کم ہوں تو لکنت زبان اس کا اکثر نتیجہ ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، فزیالوجی ، ۱۲۳). ۴. **چھوٹا سر** یعنی نغمہ کی دو بڑی قسموں میں سے ایک ، کومل جس کا ذکر اوپر گزرا عربی میں اس کو حاد کہتے ہیں یعنی نرم آہستہ جو سب سے چھوٹا ہو. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ۵۷). ۵. **کڑوا ، چرپرا ، کھٹا ، تیز مزاج ، جوشیلا** (جامع اللغات). [ع : حاد (ح د د)].

۔۔۔ الزاویہ (۔۔۔ شد د بضم ، غم ا ، ل ، شد ز ، کس و ، فت ی) صف.
(**ہندسہ**) **چھوٹا زاویہ ، ایسا زاویہ جو زاویۂ قائمہ سے چھوٹا ہو.** حاد الزاویہ کہ سب زاویہ اس (مثلث) کے تنگ ہوں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۰۴). [حاد + رک : ال (۱) + زاویہ (رک)].

۔۔۔ الزوایا (۔۔۔ شد د بضم ، غم ا ، ل ، شد ز بفت) صف ؛ ج.
(**ہندسہ**) **چھوٹے زاویے ، ایسے زاویے جو قائمہ زاویے سے چھوٹے ہوں.** طریقہ خاص مساحت مثلث حاد الزوایا کا یہ ہے. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۶۰). [حاد + رکہ : ال (۱) + زوایا ، زاویہ (رک) کی جمع].

حادۃ الزوایا (۔۔۔ شد د بفت ، ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ز بفت) صف.
رک : **حاد الزوایا.** حادۃ الزوایا جس کے تینوں زاویے حادے ہوں. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۶۹). [رک : حاد + ۃ ، لاحقۂ تانیث + رکہ : ال (۱) + زوایا ، زاویہ (رک) کی جمع].

حادث (کس د) صف.
۱. **نیا (قدیم کی ضد) ، نو پیدا شدہ مخلوق.**

وجود حادث کیوں محدث ہی ہے یہ جگ الہیں انھوں کیا رے
جیوبری ہوئے جھولاں کر کر تاتی نتی ال ہیں انا رے

(۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرار اللہ ، ۴۷).

ٹک دیدۂ دل کھول کے تو دیکھ کہ رخشاں
ہر ذرۂ حادث میں ہے خورشید قدم کا

(۱۹۳۰ ، بیدار ، د ، ۹۰).

قطرے اسی کے ہیں جسے دریا سمجھتے ہو
حادث اسی کی ذات سے ہے جو قدیم ہے
(۱۸۳۹ ، دیوانِ مہر ، ۳۶۷).
یا رب وہ مستقیم معلوم نہیں حادث کو دز قدمِ معنوی نہیں
(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۸۵). **۲. پیدا ، ظاہر ، موجود ، وقوع پذیر.** دیکھوں تو سہی زمانے سے کیا حادث ہوتا ہے۔ (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۲۵). اشتعال کا سبب وہ حرکت شدید ہے جو بخارات میں طلب خروج کے لیے حادث ہوتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۶۵). ف : ہونا. **۳. زوال قبول کرنے والا ، فنا ہونے والا ، فانی** (نوراللغات). **۴. (فقہ) چھ سے کم قضا نمازیں.** پانچ نمازوں سے زیادہ اگر فوت ہو جاویں تو بھی ترتیب ساقط ہوتی ہے اگرچہ اگلی ہوں یعنی چھ سے زیادہ ہوں یا حادث ہوں یعنی چھ سے کم ہوں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳۶). [ع : (ح د ث)].

حادِثات (۱) (کس د) امذ.
حادث بمعنی نمبر۱ کی جمع ، حوادث.
ہیں داخلی مراتبِ حق میں قدیم اور
خارج میں حادثات ہیں اعیانِ ثابتہ
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۸۳). [حادث (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

حادِثات (۲) (کس د) امذ.
حادثہ (رک) کی جمع.
حادثاتِ دہر سے کس شے نے پایا ہے فراغ
جامۂ آبی خطوطِ موج سے اُتّو نہیں
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۷). شہر کے مختلف مقامات پر ٹریفک کے حادثات میں ۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ستمبر ، ۱). [حادثہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

حادِثَہ (کس د ، فت ث) امذ.
نئی بات ، سانحہ ، **افسوسناک امر ، غم انگیز واقعہ ، مصیبت یا آفت ، آفتِ ناگہانی ، خلافِ توقع واقعہ.**
ای حادثے فراق کے دیکھے نہ تھے کبھی
ہجرت کی اب لگی ہے مگر بارھویں صدی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۸). الٰہی اس پر کیا حادثہ پڑا ہے جو ایسا حال ہو گیا۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۸). ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے آپ پر حادثہ گزر جائے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۷۰).
صیّاد کیا چمن میں نیا حادثہ ہوا
آتا ہے تو جو شاخِ نشیمن لیے ہوئے
(۱۹۳۵ ، ضیائے سخن ، ۱۳۸). پولیس نے حادثہ کے ذمہ دار ڈرائیور ... کو گرفتار کر لیا. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ستمبر ، ۲). ف : پڑنا ، گزرنا ، ہونا. [رک : حادث + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

ـــ پیش آنا ف مر ؛ محاورہ.
افسوسناک امر یا واقعہ ہو جانا ، مصیبت پڑنا.
مبادا حادثہ گر پیش آئے بنے کا کچھ نہ پھر اپنا بنائے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایان ، ۲ : ۵۳۱). حادثہ ٹائی راڈ ٹوٹنے یا بریک فیل ہونے کی وجہ سے پیش آیا۔ (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ نومبر ، ۱۰).

ـــ ڈالنا محاورہ.
مصیبت ڈالنا ، آفت نازل کرنا. پھولوں پہ عجب حادثہ تقدیر نے ڈالا. (۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات).

حادّہ (شد د ، بفت) صف.
۱. تنگ ، سکڑا ہوا ، وسیع کی ضد ، چھوٹا ، (اقلیدس) قائمہ (زاویہ) سے چھوٹا. جو دونوں زاویے کم و بیش ہوں تو جو فراخ ہے اس کو منفرجہ اور جو تنگ ہے اس کو حادہ کہیں گے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹۵). آپ ہندسی عمل میں اسے منفرجہ ، حادہ یا کسی اور قسم کا مثلث نہیں سمجھتے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۲۳). **۲. رک : حاد.** اس لیے ج (زاویہ) کی دو قسمیں ہیں ایک حادہ اور ایک منفرجہ ... اس ج (زاویہ) کو حادہ ہونا چاہیے. (۱۹۳۶ ، علم مثلث مستوی ، ۲۸۲). [رک : حاد + ع : ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

حادی صف.
حدی (رک) کا گانے والا ، حدی خواں. اب دیکھنا یہ ہے کہ صدائے مذکور صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے یا صدائے حادی. (۱۹۳۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۹۱). [ع : (ح د ا)].

حاذِق (کس ذ) صف.
ہوشیار ، ماہر ، کامل ، فن اور تجربے میں کامل.
مجھ دیکھ کر حاذق کہیں اس درد کوں دارو نہیں
اتا مُلّا نے جو بکس ابجھر ستی اوچٹ ہوا
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۷).
سمجھتا ہوں میں اس کوں دل کا طبیب
ملیا حاذق ایسا بڑے منج نصیب
(۱۶۳۸ ، مرآۃ الحشر ، ۱۳).
کہنے لگا سن کے وہ حاذق طبیب
مجھکو یہی کام رہے ہے مدام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۷). انشا کے والد ... ایک حاذق طبیب ، خوش بیان شاعر اور مرد میدان تھے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۵). [ع : (ح ذ ق)].

ـــ الْمُلک (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل) امذ.
ایک خطاب جو غیر منقسم ہندوستان میں حکومت کی طرف سے مشہور اور ماہر اطبّا کو دیا جاتا تھا. یہ نظم حکیم عبدالمجید خان صاحب کے عطائے خطاب حاذق الملک کی تقریب پر ... پڑھی گئی. (۱۸۹۸ ، نظیرِ بے نظیر ، ۱۱۵).

حاذق الملک اس غطریف ترخ و مسعود پر
ایک عالم آپ کو دیتا مبارک باد ہے
(۱۹۰۸ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۵۳). [حاذق + رک : ال (۱) + ملک (رک)].

ـــــِ دَوراں (کس اضا (ـــــ و لین) صف.
اپنے زمانے کا ماہرِ فن (طبیب). نامور معالج ، مشہورِ زمانہ ماہرِفن. اس کو لوگ ... حاذق دوراں اور مسیحائے زماں کہتے تھے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰). [حاذق + دوراں (رک)].

حاذِقانَہ (کس ذ ، فت ن) صف.
ماہرانہ ، کمالِ مہارت کے ساتھ ، مکمل فنکاری کے ساتھ. وہ اس زمانے کے نامور طبیب انتونیوس موسا کی حاذقانہ تدبیر سے تندرست ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما ، ۴۷). [رک : حاذق + انہ ، لاحقۂ صفت].

حار صف.
۱. بہت گرم ، سخت تپا ہوا ، شدید تپش رکھنے والا.
سکل بھویں جو دستی اتھی حارّ کے
جتے خار اس خنجراں سار کے
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۳۹). تڑپ تڑپ کر سب جان دیں گے کہ نوع ان کی از بس حار مزاج ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۶۸). یہ حیوانات حار (سخت گرم) فضا کو بھی برداشت نہیں کر سکتے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۲۳). **۲. گرم تاثیر رکھنے والا ، حرارت اور حدّت پیدا کرنے والا.** حار چیزوں کے ذریعے سے اس کی رطوبت کو جلا دیا جاتا ہے. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۱). **۳. حرارت زدہ ، تپیدہ ، گرم ، تپا ہوا.**
آخر جلا جلا کے تپِ حارِ عشق نے
شعلہ جگر کو سینے کو مجمر بنا دیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ واسطی ، ۱ : ۳۹). انسان دوسرے جسم کو چھونے کے بعد ... اگر گرم محسوس کرتا ہے تو اسے حار کہتا ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۳). **۴. مشکل ، سخت ، تکلیف دہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (ح ر ر)].

ـــــ یابِس (ـــــ کس ب) صف.
گرم و خشک ، جس کا مزاج گرم و خشک ہو (انسان ، دوا یا غذا). کیونکہ یہ حار یابس ہے اور یہ بارد یابس ہے یبوست میں دونوں جمع ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۵). میری ناقص رائے میں آپ کا مزاج مبارک صفراوی اور حار یابس ہے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۰۸). [حار + یابس (رک)].

حارِث (کس ر) امذ.
کسان ، کاشتکار ، کھیتی باڑی کرنے والا.
جسم مزرع ہے روح حارث ہے — جسم میراث ، روح وارث ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳۶). [ع : (ح ر ث)].

حارِثَہ (کس ر ، فت ث) امذ.
ایک فرقہ جس کا تعلق امامیہ سے ہے اور اس کے بانی کا نام اسحاق بن زید بن حارث انصاری ہے. (ماخوذ : فرقے اور مسالک ، ۱۳۱). [ع : حارث (عَلَم) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

حارِج (کس ر) صف.
رکاوٹ ڈالنے والا ، خلل انداز ، مزاحم ، مانع.
وہ سب مصنوع وہ ان کا ہے صانع
صناعت میں کوئی حارج نہ مانع
(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۱۱). دن کا کھانا طبیعت میں گرانی پیدا کرتا ہے اور یہ گرانی روزانہ کے کام میں حارج ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۷۵). [ع : (ح ر ج)].

حارِس (کس ر) صف.
رکھوالا ، چوکیدار ، محافظ ، نگہبان.
تو شیر ہے دلاور حارس کئے غضنفر
مج پر رحم کرم کر یا مظہرالعجائب
(۱۶۸۶ ، دیوانِ معظم (ق) ، ۳۳). دروازے کو آراستہ کرنا اور اس پر حارس و چوکیدار معین کرنا ... تو زکِ پادشاہی کے مطابق تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰).
لکھیے اس کو حارسِ شرع میں عبدالعزیز
کہئے اس کو حامیٔ دیں میں ابنِ سعود
(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۳۹).
یہ اندھیر یہ غدر یہ انتشار — کہ حارس ہی اَغلاقنا یکسِروُن
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۳). [ع : (ح ر س)].

حارِص (کس ر) صف.
حریص ، لالچی.
مخنث طالبِ دنیا ستم کار — مونّث خواہش و حارص طمع دار
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۲۵۷).
حارص چھٹے نہ دامِ حلاوت سے حرص کے
پرواز ہو مکس سے نہ طعمِ شکر کے وقت
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۱۰۹).
حروفِ سکّہ اک اندرز ہے پردے میں حارص کو
تبسّم ریز گویا حرص پر ہے نقشِ درہم کا
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۳). [ع : (ح ر ص)].

حارِصَہ (کس ر ، فت ص) امذ.
وہ چوٹ جس سے کھال پھٹ جائے ، کھرونچ حارصہ یعنی کھرونچا جس سے کھال فقط چھل جائے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۱۳). [ع : (ح ر ص)].

حارِق (کس ر) صف.
جلتا ہُوا ، سوزاں.
ضد شے کا عین شے ہے بس اپنی اعتبار سے
حارق علیحدہ ہے نہ غارق علیحدہ
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۹۲). [ع : (ح ر ق)].

حارُونی (و مع) صف.
شریر ، **نافرمان** ، سرکش. اس موئے حارونی نے میری بات کبھی نہیں مانی. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۵۸). [ع : حَرُون = سرکش خچر یا گھوڑا ، سے مشتق].

حارّہ (شد ر بفت) صف مث.
رک : حار. حاصلات بھی اس میں ہر قسم کے کبھی بطور بلادِ حارہ اور کبھی مثل سطح برفیلہ کے پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۴ : ۳۸). ظاہر ہے کہ ممالکِ حارہ کے رہنے والے وحشی اقوام میں مردوں کی طرح عورتیں بھی بالکل آزاد اور مستقل ہیں. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۳۸). [رک : حار + ع : ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ٔ یابِسَہ کس صفت (--- کس ب ، فت س) صف مث.
رک : حار یابس. غلیظ آوازیں ... کیموسات حارہ یابسہ کے مزاج اخلاط میں رطوبت پیدا کرتی ہیں. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ۶۸). [رک : حار یابس + ع : ہ ، لاحقۂ تانیث و جمع].

حارّی (شد ر) صف.
منطقۂ حارّہ کا ، گرم ملکوں کا ، گرم خطّے کا. حاری اور ذیل حاری سمندروں میں ... ہواؤں کے دھارے کا غالب رخ قطبین سے خطِ استوا کی طرف ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۷۶۲). [رک : حار + ی ، لاحقۂ نسبت].

حارِیَہ (کس ر ، فت ی) امذ.
ایک سانپ ، اس میں اتنا زہر بھرا ہوتا ہے کہ جتنا پرانا پڑتا جاتا ہے اتنا ہی اس کے جسم میں نقصان آتا جاتا ہے کیونکہ اس کے زہر کی تیزی اس کے گوشت کو گھلاتی ہے اس لیے اس کو حاریہ کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۳). [رک : حار].

حازِم (کس ز) صف.
محتاط ، عقلمند ، زیرک ، دانا. مچھلیوں میں ... دوسری (مچھلی) حازم یعنی صاحبِ احتیاط اور تیسری کم عقل. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰۴).

بجان عزوم و مصمّم ، بدل اخوّتِ
حلیم و عازم و حازم ، معاون و محتشم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۰). [ع : (ح ز م)].

حاسِب (کس س) صف.
حساب لینے والا ، شمار کرنے والا ، کمپیوٹر. حاسب مشینیں کاریوں کی درجہ بندی کر دیتی ہیں اور ان کو الگ کر دیتی ہیں. (۱۹۶۷ ، برقیات ، ۸۵). درختوں کی آرائش کی پیش گوئی کے لیے حاسبوں کو استعمال کیا جانے والا ہے. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۷۶). [ع : (ح س ب)].

حاسِد (کس س) صف.
حسد کرنے والا ، کسی کی نعمت یا دولت وغیرہ سے جلنے والا ؛ بدخواہ ، دُشمن.

سزاوارِ تحسیں ہے ہو شعر آج
نہ کوئی رکھ سکے بات حاسد کے باج

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۸۰).

کیوں کر وہ کرے سلوک ہم سے
خاطر ہے عزیز حاسدوں کی

(۱۸۸۱ ، جوشش ، د ، ۱۸۱). مرد پیر نے قضا پائی ... تو ان دونوں حاسد بھائیوں نے فساد کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷۳). ان کے چند دشمن حاسد اور نکتہ چیں بھی پیدا ہو گئے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۹۳). [ع : (ح س د)].

--- کا مُنْھ کالا فقرہ.
حاسد ہمیشہ بے عزت رہتا ہے (جامع اللغات).

حاسِدَہ (کس س ، فت د) صف مث.
رک : حاسد ، حسد کرنے والی.

پکاریں مجھے بادِ دُوکِ الشباب مری حاسدہ پر زدِ خیرِ اُوف

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۰۰). [رک : حاسد + ع : ہ ، لاحقۂ تانیث].

حاسِر (کس س) صف.
ننگا ، بے لباس ، زِرّہ بکتر ، خود یا سپر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آنند راج). [ع : (ح س ر)].

حاسَّہ (شد س بفت) امذ.
احساس کی قوت ، حواسِ خمسہ میں سے کوئی ایک حس. دونوں سوراخ ناک کے کھول دیے اور اس کے اندر حاسۂ شم یعنی سونگھنے کا رکھا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹). ذوق اور سماع کا حاسہ بھی عورت سے مرد کا زیادہ قوی ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۴۴). [ع : (ح س س)].

---ٔ عامَّہ کس صف (--- شد م بفت) امذ.
عقلِ سلیم ، سمجھ (روزمرّہ کے معمولات کی) (جامع اللغات). [حاسّہ + عامّہ (رک)].

حاسّی (شد س) صف.
حاسہ (رک) سے متعلق یا منسوب. چیونٹی کے لگاتار کاٹنے سے جو ردعمل پیدا ہوتا ہے ... یہ اسی حاسی کیفیت کو بیدار کر دیتا ہے جسے تکلیف کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۷۶). [رک : حاسہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

حاشَ (بسک ثیر فت ش) کلمۂ تعجّبیہ.
۱. حاشا (رک) کی تخفیف. حاش کہ میں ایسی بات کا گمان کرتا ہوں. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۶). ۲. برائے استثنا ؛ علاوہ ، سوائے ، ماسوائے (جامع اللغات). [رک : حاشا].

--- لِلّٰہ (--- کس ل ، شد ل بمد) کلمۂ تعجّبیہ.

رک : حاشاللہ.

ناقص کمالؔ تیرا مدحت تمام کامل
کہنے کو حاش للہ ہووے جدیر صاحب
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۱ : ۷۰).

مجھ ایسے کب ہیں حاش للہ
کہ دم بھر ہوئیں وہ راغب عن اللہ
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۸۰).

ہو خاش مجھے کسی سے حاش للہ
سُن اِنّی لا اَقُولُ اِلّا حقا
(۱۹۶۴ ، لحن صریر ، ۱۲). [حاش + ع : ل - برائے (رک) + اللہ (رک)].

حاشا (۱) کلمۂ نجائیہ. (الف) قسم (انکاری).
۱. ہرگز نہیں

ہم تو حاشا نہیں کسی سے بُرے
کوئی ہم سے بھلا نہیں تو نہ ہو
(۱۷۵۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۳۰).

کس طرح حکم بھائی کا دل سے بھلاؤں گی
تُربت کو اس کی چھوڑ کے حاشا نہ جاؤں گی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۱۶۰). مخطوط نے قسمیہ کہا حاشا ہمیں اس حال سے مطلق آگاہی نہیں. (۱۹۳۲ ، مضامین فرحت ، ۳ : ۲۷۹). ۲. دُور پار ، خدا نہ کرے ، خدا نخواستہ. کیلہ نے کہا حاشا کہ میں بار دیگر تجھ سے صحبت رکھوں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۰). جو کتابیں میں لکھ کر شائع کرتا ہوں حاشا کہ ان میں کفر و ضلالت ہو. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۷۵). (ب) حرفِ استثنا. مگر ، سوا (فرہنگ آصفیہ). [ع : (ح ش ی)].

---ثُمَّ حاشا (---ضم ث ، شد م بفت) کلمۂ نجائیہ.
ہرگز نہیں ، ہرگز ہرگز نہیں. حاشا ثم حاشا اگر یہ غزل میری ہو. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۴۳۳). حاشا ثم حاشا یہ اسلامی تصوف نہیں. (۱۹۲۳ ، تصوف اسلام ، ۳). [حاشا + ثم (رک) + حاشا].

---رَحْمان (---فت خف ر ، سک ح) کلمۂ نجائیہ.
رک : حاشا للہ (فرہنگ آصفیہ). [حاشا + رحمان ، رحمٰن (رک)].

--- کَ/لَکَ (---فت ک/فت ل ، فت ک) کلمۂ نجائیہ.
تم سے دور ، دور پار (جامع اللغات). [حاشا + ع : ک (ضمیر مخاطب مذ کر) / ع : لک - تیرے لیے].

--- کَلّا (---فت ک ، شد ل) کلمۂ نجائیہ.
رک : حاشا و کلّا.

جب کہ میں دیکھتا ہوں اوروں کو
حاشا کلّا کہیں اگر مجھے ہو
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۱۰۵).

کہتے ہیں شرع محمدؐ کا تو کیا منکر ہے
شرع کیوں ایسی ہوئی تھی کبھی حاشا کلّا
(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۷۲). [حاشا + کلّا (رک)].

---لِلّٰہ (---کس ل ، شد ل بمد) کلمۂ نجائیہ.
رک : حاشا (۱) (الف).

میں کہاں سکوں کہ ہرگز میں ندھی
حاشاللہ دیکھیا ہے اس ندھی
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۷۲). حاشاللہ یا نبیّ اللہ ہم نے ہرگز آپ کے فرزند نورالعین کو تکلیف نہیں دی ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۲).

کام رُکتا نہیں پروین کوئی حاشاللہ
غیب سے آپ پہونچ جاتی ہے امداد مجھے
(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۱۳۶). [حاشا + ع : لِہ - برائے + اللہ (رک)].

---وَ کَلّا (---فت و ، ک ، شد ل) کلمۂ نجائیہ.
۱. رک : حاشا (۱) (الف) جس کی یہ تاکید ہے. حاشا و کلا میری غرض اس تقریر سے ان مدرسوں کی ہجو کرنا نہیں ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۲۶). حاشا و کلا جو میں نے صلاح الدین سے تکٹ زدہ لفافہ بھیجنے کو کہا ہو. (۱۹۳۳ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۵۲). ۲. خدا اس سے بچائے ، کسی بری بات پر تعجب ظاہر کرنے کے لیے بھی بولا جاتا ہے. حاشا و کلا اس سے بڑھ کر ہوشیاری کیا ہو گی. (۱۸۱۳ ، اُم الانبیہ ، ۷۶). حاشا و کلا یہ تو بڑا بھاری بہتان ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۶۲). [حاشا + و (عطف) + کلا (رک)].

حاشا (۲) امذ.
(طب) ۱. ایک پہاڑی پودینا جس کا پودا تخمیناً ایک بالشت ، شاخیں باریک ، پتے چھوٹے جن پر روئی کی مانند باریک رُواں چسپاں اور پھول بنفشئی ہوتے ہیں ، اس کے پتے مصالحے کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۰ ؛ جامع اللغات). ۲. عفونت و گندگی دُور کرنے والی دوا. حاشا ایک دافع تعفن دوا ہے اور اکثر امراض جلدی میں بطور دافع تعفن مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۶۶). [ع : حاشاہ (عَلَم)].

حاشتی (فت ش) امث.
رک : حاجتی (ب). لوگ اپنے اپنے ساتھ حاشتیاں اور ہونٹی اسی واسطے لیکر چلے تھے کیونکہ وہاں سے نہ اٹھ سکتے تھے اور نہ انہیں حاجتوں سے فارغ ہونے کی جگہ ہی تھی (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۳۶). [حاجتی (رک) کا ایک تلفظ].

حاشر (کس ش) امذ.
۱. جمع کرنے والا ، پیغمبر صلعم کا ایک نام. آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں ... حاشر ہوں کہ خدا میرے پیچھے سب کو جمع کرے گا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۸۵).

تو حاشر بھی عاقب بھی شافع زمن بھی
ترے گرد سارا جہاں گھومتا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۹۳). ۲. حشر سے نسبت رکھنے والا. حشر میں مجھ کو حاشر کہیں گے کہ زمانہ اُمت میری کا حشر سے متصل ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵). [ع : (ح ش ر)].

حاشِک (کس ش) امذ.

کھجور کا درخت جس میں بہت پھل آئیں. جس درخت خرما کے پھل زیادہ آتے ہیں اس کو اہلِ عرب نے حاشک کہا. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۵۷). [ع : (ح ش ک)].

حاشیائی (کس ش) صف.

۱. **حاشیہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، حاشیے کا ، بطور حاشیہ لکھا ہوا.** ان کے حاشیائی نوٹ کے سامنے علمائے فن کی تمام تصانیف کو بے معنی قرار دینا کسی طرح درست نہیں ہے. (۱۹۵۸ ، تحقیق و تنقید ، ۱۰۶). ۲. **کنارے کا ، کنارے پر واقع.** ولید ہمیں ایک حاشیائی ہوٹل بنام سیارا میز میں لے گئے۔ جس پر کسی خانقاہ کا گمان ہوتا تھا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۵۳). [رک : حاشیہ + ا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ شَرح (ـــ فت ش ، سک ر) امث.

حاشیے پر لکھی ہوئی تشریح یا توضیح ، انگ : Marginal Notes. (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۷۶). [رک : حاشیائی + شرح (رک)]

حاشِیَہ (کس ش ، فت ی) امذ.

۱. **کپڑے یا کاغذ وغیرہ کے کنارے کی پٹی یا چھپے ہوئے صفحے ، ورق یا سطح کے چاروں طرف چھوڑی ہوئی سادہ جگہ.**

بھی کرتا تھا اسوقت وہ کی دعا
میں یہاں حاشیہ پر اسے کچھ لکھا

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۸۶). شاگرد (جن میں اکثر امیر زادے شرفا ہوتے تھے) باادب بچھونے کے حاشیہ پر بیٹھتے جاتے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۵۰). اس بیان کو اسی صفحے کے حاشیہ پر درج فرمائیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۶۰). مہر کے حاشیے پر گزشتہ سلاطین مغلیہ کے نام تحریر ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۳۰). ۲. **متن کتاب کے کسی حصّے سے متعلق شرح ، یادداشت یا نوٹ جو کتاب میں اس کے حاشیے پر یا کسی اور جگہ درج کیا جائے ، فٹ نوٹ.**

ہر خط کا حاشیہ گرچہ ولی ہے مختصر لیکن
مطول کے معانی کا تمامی مدعا دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).

تری چشمِ سخن داں پر نہیں سطریں یہ پلکوں کی
نظر آتا ہے ہم کو حاشیہ شرحِ مقاصد کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۰). ابتلا لے دیکھا ... کتاب کے متن اور حاشیے میں بڑا فرق ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۶۰). ۳. **بیل بوٹے ، جدول یا گوٹ جو کپڑے یا قالین وغیرہ کے کناروں پر ہو.** ایک دفعہ چادر اوڑھ کر نماز ادا فرمائی ، جس میں دونوں طرف حاشیے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۵۵). ۴. **کسی عمارت کی دیواروں سے ملحق یا فرش کے چوطرفہ بنی ہوئی پٹی.** صحن کے دوسری طرف ... حاشیے اور ستونوں کے نقش بنے ہوئے تھے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر ، ۲۶). ۵. **درختوں یا جھاڑیوں کی باڑھ جو باغوں کے اردگرد ان کی حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے.**

بیٹھے ہیں کنارے ہی اس گل کے فرش پر
اس بوستان کے واسطے ہم حاشیے ہوئے

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۲۱). اف : ہونا ، دینا. ۶. **کسی بات میں اپنی طرف سے اضافہ ، نقلِ قول کے موقع پر مبالغہ آرائی.**

لکھا تھا یار کو تو میں نے خط صاف
رقیبوں کے یہ اوس پر حاشیے ہیں

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۳۱). حضرت عمر نے کہا کہ مجھے یقین کامل ہے کہ یہ منافقوں کا حاشیہ ہے اور ام المومنین اس الزام سے پاک ہیں. (۱۹۰۸ ، اُمت کی مائیں ، ۷۵). ۷. (سائنس) **سورج کی فضا کی سب سے اوپری تہ** (روشنی کیا ہے ، ۱۳). ۸. (ریاضی) **کسی عدد کے اوّل یا آخر کا عدد.** عدد وہ چیز ہے کہ اپنے مجموعۂ حاشیین کا نصف ہو چنانچہ پانچ کہ اس کا حاشیہ اوّل چار ہے اور حاشیہ دوم چھے. (۱۸۵۶ ، مجموعۂ فوائد الصبیان ، ۱۰). ۹. **شرح کی شرح** (نوراللغات). ۱۰. **کنارہ ، سرحد ، سرا ، چوطرفہ پٹی.** کھیت کے حاشیوں پر لوبیا کہ جس کو رونسا بھی کہتے ہیں بویا جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۳). اگر آپ کا ہوٹل جنت کے مرکز کے بجائے جنت کے حاشیے پر واقع ہو تو آپ کو اعتراض تو نہیں ہوگا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۵۳). [ع : (ح ش ا) ؛ (ح ش ی)].

ـــ آرائی امث.

کسی بات کے بیان میں حقیقت کے خلاف اپنی طرف سے اضافہ یا رنگ آمیزی. غالب پر حاشیہ آرائی کرنے والے فارسی لٹریچر کو ... پس پشت ڈال دیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، غالب شکن ، ۱۰۷). رات کو خان صاحب کے ہاں محفل آراستہ ہوئی اور شیخا کی ہارنی کے ذکر چھڑ گئے حاشیہ نشینوں نے حاشیہ آرائیاں شروع کیں. (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۵۶). اف : کرنا ، ہونا. [حاشیہ + ف : آرا ، آراستن = سجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسم مصدر].

ـــ باندْھنا محاورہ.

(عو) **بات کو بڑھا چڑھا کے بیان کرنا** (مہذب اللغات).

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.

حاضر باش ، حالی موالی ، درباری ، نوکر چاکر ، حاشیہ نشین.

جم اس کے حاشیہ بردار حبشی و رومی
جم اس کے حلقہ بگوش ازبکی و ترک و مغل

(۱۸۷۶ ، غواصی ، ک ، ۹۴). اس فیصلے نے خدیو کے حاشیہ برداروں میں سخت غیظ و غضب پیدا کر دیا. (۱۹۱۸ ، مسئلۂ شرقیہ ، ۱۰۲). تم جیسے سرکاری حاشیہ برداروں نے انہوں نے

زیادہ فلسطینیوں پر جبر و ستم کئے ہیں. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۸۶). [حاشیہ + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---بنانا ف س ؛ محاورہ.
رومال اور چادر وغیرہ کے کناروں پر بیل بوٹے کاڑھے جانا ، عمارتوں پر نقش و نگار بنانا. ان کے سرے پر خوشنما کنگوروں کا حاشیہ بنا دیا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۱۰۳).

---بوس (---و مج) امذ.
خوشامدی ، حاشیہ نشین. سید علی امام کو سب چاہتے ہیں لیکن حاشیہ بوسان بارگہ ... سخت مخالف ہیں. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۲۸۷). [حاشیہ + ف : بوس ، بوسیدن - چومنا].

---بوسی (---و مج) امث.
حاشیہ نشینی ، خوشامد. ہر روز نعمت ہم کلامی حاشیہ بوسی بساط گرامی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵). [حاشیہ + بوس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر حاشیَہ چَڑھانا محاورہ.
اپنی طرف سے کسی اضافہ کی ہوئی بات میں اور اضافہ کرنا ، کسی بات کو مزید بڑھا چڑھا کر بیان کرنا. یہ بات وزیروں کبیروں نے اخذ کر لی اور اس معاملہ کو خوب رنگ آمیزی سے بڑھایا ، حاشیہ پر حاشیہ چڑھایا. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۴۵).

---چَڑھانا محاورہ.
۱. **متنِ کتاب کی تشریح توضیح یا تنقید وغیرہ کے لیے نوٹ لکھنا.** جو کچھ مسٹر گبن صاحب نے لکھا حاشیہ چڑھانے کے قابل ہے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲۰۸). ولی کا کلیات ایم گارسن ڈی ٹیسی نے ... پیرس میں طبع کرایا تھا اور اس کے بے نظیر اشعار پر حاشیے بھی چڑھائے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۱۷). ۲. **کسی کے کلام کی تفسیر بالرائے کرنا ، ذاتی غرض کے تحت کسی کی بات کا مطلب کچھ سے کچھ بیان کرنا.** ہمارے دوستوں کے نزدیک اللہ کے حکموں کی کچھ قدر نہ رہی اس کے فرض و واجب پر بھی حاشیہ چڑھایا. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۲۰). انھوں نے بھی ... اس پر حاشیہ چڑھایا کہ صور میں بقدر تعداد ارواحوں کے چھید ہیں جیسے بانسلی میں ہوتے ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۵۴). ۳. **اصل کی زیبائش کے لیے اس میں کچھ اضافہ کرنا.** خدا نے تم کو چہرا دیا ہے تم اس پہ حاشیے چڑھاتی ہو. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، اسرارِ علی ، ۳۵). ۴. **گوٹ لگانا ، نئے سرے سے سنجاف چڑھانا** (نوراللغات). ۵. **کسی بات کو حقیقت کے خلاف اضافہ کرکے بیان کرنا ، اپنی طرف سے کسی بات میں نمک مرچ لگانا ، مبالغہ آمیزی کرنا.** ادھر ذرا سی بھن کی کسی کے کان میں پہنچی اوس نے مناسبات کو ملا کر اور حاشیے چڑھا کر دوسرے سے بیان کیا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۱۵). تم نے جو مجھ سے کہا ہے سب حرف بحرف کہہ دیتا ... مگر دیکھو اتنا حاشیہ اور چڑھانا کہ میں تو دیر تک بیٹھی ، اچھی طرح بکھلاتی ، باتوں میں لگاتی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۸۳).

حاشیے کیا کیا چڑھاتے ہیں قفس میں زندہ دل
مردہ دل کہتے ہیں بے معنی ہے فرمانِ بہار
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۹).

---چَڑھنا محاورہ.
حاشیہ چڑھانا (رک) کا لازم.

تہمتِ بد سے بچو رونے کتابی والو !
حاشیے چڑھتے ہیں اس دور میں قرآنوں پر
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۰).

سمجھی گئی جنوں کی زٹل سرگزشتِ عشق
کیا حاشیہ چڑھا ہے مری داستان پر
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۷).

---چھوڑْنا محاورہ.
سطح کے چاروں کناروں یا کسی کنارے کو تحریر یا نقش و نگار وغیرہ کے لیے یا ویسے ہی خالی چھوڑنا ، خالی جگہ چھوڑ کر لکھنا. خط کے ہر صفحے پر اوپر نیچے کافی حاشیہ چھوڑنا ضرور ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۴).

ترے رُخ پہ چاند بھی درج ہے ترا اس میں کونسا حرج ہے
تو اگر یہ حاشیہ چھوڑ دے تو اگر یہ بال سمیٹ لے
(۱۹۸۵ ، پیڑ اور پتے ، ۱۲۳).

---ئے خَیال میں آنا محاورہ.
وہم و گمان میں آنا ، یاد آنا ، ذہن میں آنا (عموماً نفی میں مستعمل). اپنی طبیعت اور قلم کے زور سے وہ بات دکھائی کہ کسی کے حاشیۂ خیال میں نہ آئی. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۵۵). ایک جاہل بالغ کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں آ سکتا. (۱۹۳۲ ، روحِ تہذیب ، ۳۴).

---ئے خَیال میں گُزَرْنا محاورہ.
رک : حاشیۂ خیال میں آنا (عموماً بطور نفی مستعمل). حضرت یہ بات میرے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں گزری. (۱۸۳۳ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۲۵). کوئی ایسا ترستی نہیں ہے جس کے حاشیۂ خیال میں بھی سید محمود کی علحدگی کا خیال گزرتا. (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۲۱۹).

---ئے خَیال میں ہونا محاورہ.
وہم و گمان میں ہونا ، ذہن میں ہونا (عموماً بطور نفی مستعمل). یہ بات میرے حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھی کہ یہ رنجش اتنی بڑھ سکتی ہے. (۱۹۵۴ ، گلکدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۹۴). میرے حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھا کہ میں کوریا کے بارے میں اپنے محسوسات قلمبند کروں گا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۳۱).

---(حاشیے) دار صف.
۱. **کناروں والا ، جس میں حاشیہ ہو.** حاشیہ دار گڑھوں کے منظروں

کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ ساتھی تالیاں چہار جانبی ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، مبادی نباتات ، ۰ : ۹۳۳)۔ ۲. جس کے کنارے پر شرح لکھی ہو ؛ گوٹ دار ، سنجاف لگا ہوا ، جس کے کنارے پر بیل بوٹے بنے ہوں (جامع اللغات)۔ [حاشیہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دان صف.
کسی کلام کی تشریح سے واقف ، شرح جاننے والا۔

رخ سے قرآں کا سبق سیکھے تہ خاک تو
ہے سخن حاشیہ دان خط سے نیا عالم تو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۳۶)۔ [حاشیہ + ف : دان ، دانستن - جاننا]۔

---(حاشیے) کا گواہ (---فت ک) امذ.
وہ گواہ جو کسی دستاویز کے حاشیہ پر اپنا نام درج کرتا ہے ، وہ شخص جو کسی دستاویز پر گواہی کے دستخط کرے (نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری)۔

---کَرنا محاورہ.
تک پر حرف کھودنے سے قبل کناروں پر جدول بنانا (اب و ۱ ، ۳ : ۱۲۶)۔

---گُنبد (---ضم گ ، سک ن ، شکل ن ، فت ب) امذ.
(معماری) گنبد کی چنائی کا نچلا حصہ جو ایک مقررہ حد تک استوار یعنی سیدھا اٹھواں (عمودی) چُنا جاتا ہے ، پیٹا بُرج (اب و ۱ ، ۱ : ۱۰۶)۔ [حاشیہ + ف : گنبد (رک)]۔

---لِکھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. رک : **حاشیہ چڑھانا**

تیر سے ماتھے پہ کر دیجے نشان
حاشیہ لکھیے خط تقدیر پر

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۹۳)۔

کہیں اب ہو تجھ ایسے شعر مرزا جس میں جدت ہو
کہاں تک حاشیے لکھا کریں غالب کے دیوان پر

(۱۹۳۱ ، رُسوا (مرزا رسوا کے تنقیدی مراسلات ، ۱۱۷))۔ ۲.
سبقت لے جانا ، اضافہ کرنا۔

سخت جانی پر لکھا دورانِ سر نے حاشیہ
کاسۂ سر بھی مجھے سنگِ فلاخن ہو گیا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

---لگانا محاورہ.
۱. رک : **حاشیہ چڑھانا معنی نمبر۲**۔ اس قول پر اپنی طرف سے زیادہ حاشیے لگائے کہ آسمان پر فرشتے رہتے ہیں اس لیے ... ہے کہ ... سخت وسعت ہو کہ فرشتے اس ... تک ... جس ... بہت ... ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۸)۔ اس واقعے کی خبر مجھی رہنے والی نہ تھی بیلڈکلرک صاحب کو حاشیہ لگانے کا خوب موقع ملا۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۰)۔ ۲. رک : **حاشیہ چڑھانا معنی نمبر۳**۔

دور عالم کے دوشالے کو ملی ہرگز نہ زیبائش
لگایا حاشیہ جب تک نہ اس میں اس کی مسند کا

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۹)۔

---موڑنا ف م ؛ محاورہ.
کاغذ کا کنارا موڑنا تاکہ نوٹ کے طور پر کچھ لکھنے کی جگہ باقی رہے اور خط خوبصورت لگے ، کاغذ کو موڑ کر حاشیہ چھوڑنا۔ اب حاشیہ موڑنے کا دستور جاتا رہا صرف بائیں طرف تھوڑا سا حاشیہ چھوڑ کر لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، انشائے بشیر ، ۲۰)۔

---نَشِین (---کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
حاضر باش ، درباری ، مصاحب ، شریک صحبت ، پاس بیٹھنے والا ، خوشامدی۔ انہیں ناشد نی حاشیہ نشینوں کے تو یہ سارے کانٹے بوئے ہوئے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، راج دلاری ، ۸۰)۔ ابوالفضل آیت الکرسی کی تفسیر نذر لایا اور حاشیہ نشینوں میں بٹھایا گیا۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۹۱)۔ ۲.
وہ شخص جسے کسی صحبت میں کناروں پر بیٹھنے کی جگہ ملے یا دی جائے ، شریکِ مجلس۔ کسی نے عرضی لکھی کہ ... حاشیہ نشینان بساط ظرافت میں ہمیں بھی جگہ عنایت ہو فوراً قبول ہوئی۔ (۱۹۰۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۶)۔ [حاشیہ + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا]۔

---نَشِینانِ مَحکَمَہ (---کس نیز فت ن ، ی مع ، کسر ن ، فت حف م ، سک ح ، فت ک ، م) امذ ، ج.
امرائِ عدالت (جامع اللغات)۔ [حاشیہ + نشین (رک) + ف : ان ، لاحقۂ جمع + محکمہ (رک)]۔

---نَشِینی (---کس نیز فت ن ، ی مع) امث.
حاشیہ نشین (رک) کا اسم کیفیت ؛ صحبت ، خدمت۔ شاعروں میں پیشہ وری کی روایت تو ضرور ملتی ہے اور اسکے معنی کبھی کبھی امرا کی حاشیہ نشینی اور وظیفہ خواری بھی ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، نکتۂ راز ، ۲۱)۔ [حاشیہ + نشین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نِگار (---کس ن) صف.
حاشیہ لکھنے والا ، کتابوں پر جدول بنانے والا ؛ آرائش کرنیوالا ؛ رک : **حاشیہ نگاری**۔ [حاشیہ + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا]۔

---نِگاری (---کس ن) امث.
حاشیہ لکھنا ، کتابوں وغیرہ کے حاشیے کی آرائش۔ مغل نقاشی کی ایک نمایاں خصوصیت پرتکلف حاشیہ نگاری بھی ہے۔ (۱۹۳۳ ، آجکل ، دہلی ، یکم جون ، ۷)۔ [حاشیہ + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

حاشِیئی (کس ش ، فت ی) صف.

حاشیہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، حاشیے کا ، کنارے کا. سمود کے مرکزی اور حاشیئی فاصلوں کا تفاوت نصف طول موج کے برابر ہو. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۸۶). [رک : حاشیہ + ئی ، لاحقۂ نسبت].

حاصِر (کسر ص) (الف) صف مذ.

۱. **احاطہ کرنے والا ، گھیرنے والا ، وہ باڑ یا چار دیواری وغیرہ جو کسی جگہ کو محدود کرے ، قابض ، قبضے میں رکھنے والا.** شہر کے گردا گرد بجر شمال اور مغرب کی طرف کے سوائے کئی وادی محیط و حاصر ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالۂ علم جغرافیہ ، ۳ : ۹۸). حالانکہ ان کے دونوں طرف دو حاصر (یعنی گھیرنے والے) موجود ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۳۱). اس تردید حاصر کے بعد میرے مجموعی اموال میں غور کر کے یہ سوچو کہ آیا مجھ کو جنون ہے یا نہیں. (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۳۰۸). (ب) امذ. **بوریا ، چٹائی.**

ہور اس وقت لیٹا تھا حاصر اپر
اٹھا اس کے پہلو ہو اس کا اثر

(۱۷۷۱ ، پشت بہشت ، ۵ : ۸۳). [ع : ح ص ر].

حاصِرَہ (کسر ص ، فت ر) صف مث.

حاصِر (رک) کی تانیث. حاصرۂ کلیہ کو ہم قضیۂ محیط کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۰). [رک : حاصر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حاصِل (کسر ص) امذ.

۱. **پیداوار (کھیتی کی).**

ہے عشق کے آنے کی خبر خرمنِ دل پر
پیغام لکھا برق نے حاصل کوں ہمارے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۲).

ایک سے ہے خرمنِ غم دانۂ اشک ایک سے
دیدہ و دل الغرض دونوں کا حاصل ایک ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹).

فیض سے تیرے رہی وابستہ حاصل کی اُمید
تشنہ لب کھیتی نہ چھائے ابرِ نیساں چھوڑ کر

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۷۷). ۲. **فائدہ ، نفع ، نتیجہ.** تنہائی میں دانا کوں بہوت حاصل ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷).

طے شام تلک ہو گی کہیں آج کی منزل
رخصت کرو لوگوں کو بس اب رونے سے حاصل

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۱). اب تسوے بہانے سے کیا حاصل. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۹). ۳. **ماحصل ، خلاصہ ، مقصد.** حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بدبخت ذرا ہوش میں آ. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۷۸).

یہ ہے حاصل داستانِ دکن کہ آصف ہے صاحب قرانِ دکن

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۳۷). ۴. (ریاضی) **وہ عدد یا رقم جو مختلف عددوں کی تقسیم ضرب جمع یا تفریق سے پیدا ہو.** ایک آنہ حاصل ہوا اب اس ایک آنہ کو آنوں میں جوڑو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۵). ۵. **نتیجہ ، پھل.**

پراگندہ جوں زلف تھا دل مرا
پریشانی باج نئیں تھا حاصل مرا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ (ق) ، ۷۵۲).

گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
ایک دل تجھ لب ستی مقصود رکھتا ہے ہنوز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۶).

مل گئے خاک میں دانے کی طرح آخر کار
کشتکاریِ محبت کا یہ حاصل دیکھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۰).

اے مسلماں ملّتِ اسلام کا دل ہے یہ شہر
سینکڑوں صدیوں کی کشت و خوں کا حاصل ہے یہ شہر

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۵۷). ۶. **کسی چیز کا بقیہ (نوراللغات).** ۷. **نقدی ، آمدنی ، وصول شدہ رقم.** ان سب کا حاصل دو کرور دام یعنی ۸۵ لاکھ روپیہ ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۵). اوقاف کا حاصل پوری جماعت کے مفاد پر خرچ کر دیا جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، مشاہدات ، سیماب ، ۲۳). [ع : ح ص ل].

---اِحْتِراق (--- کس مع ا ، سک ح ، کس ت) امذ.
سوختہ ، جلا ہوا ، جل جانے کے بعد کا بقیہ ، جلنے کا نتیجہ. وہ حرارت ... حاصل احتراق کو دی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۳۶۳). [حاصل + احتراق (رک)].

---اُلْاَمْر (--- ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) م ف.
الغرض ، خلاصۂ کلام یہ کہ. حاصل الامر شہزادہ بو انتظار یار میں بیقراریاں کرتا ہے لیکن اب طرف ثانی کی کیفیت سنیئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۰۳). [حاصل + رک : ال (۱) + امر (رک)].

---بازار/ بازاری امذ.
آمدنی جو کسی منڈی یا میلے کی دوکانوں سے بطور ٹیکس کے ہو (جامع اللغات). [حاصل + بازار/ بازاری (رک)].

---بِالْمَصْدَر (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ص ، فت د) امذ.
رک : **حاصلِ مصدر.** بعض الفاظ حاصل بالمصدر کے معنی بھی دے جاتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۳۸). [حاصل + ع : ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + مصدر (رک)].

---ِ تَصَوُّر کس اضا (--- فت ت ، ص ، شد و بضم) امذ.
(منطق) **تصور کرنے کے عمل ، عمل کا نتیجہ.** فعل تصور اور حاصل تصور میں فرق ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۲۰). [حاصل + تصور (رک)].

---ِ تَفاعُل کسر اضا نیز بلا اضا (--- فت ت ، ضم ع) امذ.
(ریاضی) **تفاعل یعنی سیرہ (رک) کا نتیجہ یا اثر.** اکثر قابل ملاپ تفاعلوں اور ان کے حاصل تفاعل کو نکوں کے اصلاع سے ظاہر کر کے آسان بنایا جاسکتا ہے. (۱۹۶۹ ، نظریۂ سیٹ ، ۶۸). [حاصل + تفاعل (رک)].

---تفریق کس اضا نیز بلا اضا (---فت ت ، سک ف ، ی مع) امذ.
(ریاضی) وہ رقم جو منہائی کے بعد باقی رہے.
حاصلِ تفریق اطراف لے پسر منقسم کراس کے فرقِ عام پر (۱۸۲۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۹۰). کل آبادی میں سے تفریق کرو تو حاصل تفریق اور مفروق منہ میں فرق بہت ہی کم ہوگا (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۵). [حاصل + تفریق (رک)].

---تقسیم کس اضا نیز بلا اضا (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
(ریاضی) خارج قسمت ، وہ عدد جو مقسوم کو مقسوم علیہ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہو. حاصل تقسیم جو ہوتا ہے اس کو خارج قسمت کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، مجموعہ فوائد الصبیان ، ۱۲). حاصلِ تقسیم کو پھر ۶ پر تقسیم کرتے ہیں. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۲). [حاصل + تقسیم (رک)].

---جمع کس اضا نیز بلا اضا (---فت ج ، سک م) امذ.
(ریاضی) جمع کیے ہوئے اعداد کا مجموعہ ، میزان ، مجموعہ. ...م میل تقریبی تو ارتفاع کوہ کے ساتھ جو ۲ میل ہے جمع کریں حاصل جمع ۳...۸ میل تقریبی ہوں گے. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۳۹). اس نے ان سے کہا کہ ہر جوڑے کا حاصلِ جمع بتائیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۲۹). [حاصل + جمع (رک)].

---خیز (---ی مع) صف.
زرخیز ، نفع بخش ، مفید ، پیداوار بڑھانے والا.
ایسے حاصل خیز دنیا میں نہ ہوں گے کشت زار
جیسے مردم خیز تھے اسلام کے شہر و دیار
(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۹۰). البصان ... یہ جگہ جنگی اعتبار سے اہم ہے اور حاصل خیز وادی اشتوبیں ... کی نگہبان ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۰). [حاصل + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا ، پیدا ہونا].

---دار صف.
اُگھنّا کرنے والا شخص ، افسر مال ، کلکٹر (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [حاصل + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دعویٰ کس اضا نیز بلا اضا (---فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
دعوے کی صداقت ، دعوے کی سچائی. قسم دلائی جاوے مدعیٰ علیہ کو حاصل دعویٰ پر. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۸). [حاصل + دعویٰ (رک)].

---رہنا ف ل ؛ محاورہ.
میسّر رہنا. جب تک عباسی حکومت کا نام رہا اس وقت تک اسلامی حکومتوں میں مرکزی حیثیت اسی کو حاصل رہی. (۱۹۴۵ ، تاریخ اسلام ، معین الدین ندوی ، ۳ : ۱۲).

---زمین (---فت ز ، ی مع) امث.
وہ زمین جس پر مالگزاری دی جائے ، وہ زمین جس سے پیداوار یا آمد نی ہو (جامع اللغات). [حاصل + زمین (رک)].

---ضرب کس اضا نیز بلا اضا (---فت ض ، سک ر) امذ.
۱. (ریاضی) وہ رقم یا عدد جو ضرب دینے سے حاصل ہو. مضروب کو جذر اور حاصل ضرب کو مجذور کہتے ہیں (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۱۸). حاصل ضرب کو ... زوج الزوج سے ضرب دیں تو عدد اقل حاصل ہو گا. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۲۰). ۲. نتیجہ ، مجموعہ ، حاصل. مضبوط ارادہ دراصل شدت اور مدت کا حاصلِ ضرب ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ڈا کٹر ذا کر حسین ، ۲۰۹). [حاصل + ضرب (رک)].

---طرح کس اضا (---فت ط ، ر) امذ.
(شاعری) وہ شعر جو طرحی مشاعرے میں سب سے اچھا ہو. (مہذب اللغات). [حاصل + طرح (رک)].

---غزل کس اضا (---فت غ ، ز) امذ.
(شاعری) وہ شعر جو پوری غزل میں سب سے اچھا ہو. (مہذب اللغات). [حاصل + غزل (رک)].

---کار کس اضا ؛ امذ ؛ م ف.
کام کا نتیجہ ؛ آخر کار ، بالآخر. مگر ہاں حاصلِ کار بے دفع ہوئے غبار خاطر ملکہ کے ایک امر دشوار ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۸۰). [حاصل + ف : کار ، لاحقۂ صفت].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. بہم پہنچانا ، دستیاب بنانا.
کہاں عشق اتنا جو حاصل کرے کرے تن فنا جو واصل کرے
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار : ۱۰۹).
چشمۂ آبِ بقا جگ میں کیا ہے حاصل
یوسفِ حسن ترے چاہِ زنخداں میں آ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲). ۲. سیکھنا ، استفادہ کرنا.
رونا مری آنکھوں سے کرے حاصل ابر
دریا مرے اشکوں کی روانی سیکھے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۴). غرضیکہ علم اس قدر حاصل کرنا ضروری ہے جس سے حوائج شرعیہ پورے ہو سکیں. (۱۹۲۳ ، کلام المرغوب ، ۸۳). ۳. عمل و ثبوت کے ساتھ نتیجہ نکالنا. اب ہم یہ بتائیں گے کہ دوسرا مسئلہ پہلے مسئلے سے مکافات کے ذریعے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری ، ۳۳۲).

---کرنہار (---فت ک ، ر ، سک ن) صف.
فائدہ پہنچانے والا ؛ مراد بر لانے والا ، مقصد تک پہنچانے والا
تو معبود سگتیاں کا موجود ہے یوں حاصل کرنہار مقصود ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۱). [حاصل + کرن + کرنا (رک)].

ے + ہار ، لاحقۂ صفت].

ـــِ کَلام کس اضا نیز بلا اضا(ـــ فت ک) م ف.
القصہ ، الغرض ، خلاصۂ مفہوم یہ کہ. حاصل کلام عدل شاہ اور انصاف قاضی یادگار رہا. (۱۸۴۳ ، سیرعشرت ، ۱۳). حاصل کلام یہ ہے کہ ملک کا شاعر جو اپنی تشبیہیں اور استعارے کام میں لاتا ہے اسے اس کا قصداً ارادہ نہ سمجھو. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۷۵). حاصلِ کلام میں ایک دفعہ پھر اپنے ناظرین اور ناقدین کی ... قوت فیصلہ سے مرافعہ کرنا چاہتا ہوں. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (تمہید) ، ۲). [حاصل + کلام (رک)].

ـــ کی تَحْصِیل (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
موجود چیز کی تلاش ؛ بےفائدہ بات یا کام ، تحصیلِ حاصل ، لاحاصل ، غیرضروری. اگر ایجاد زمانہ وجود میں ہے تو وجود حاصل ہی تھا ایجاد بےسود ہے اور حاصل کی تحصیل ہے جو محال ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر اثری ، ۲۷).

ـــِ گَرْدِش کس اضا(ـــ فت گ ، سک ر ، کس د) امذ.
(حرکیات) **گھماؤ کا ماحصل یا نتیجہ ، چکّر لگانے یا گھومنے کا اثر یا قیمت.** پس حاصل محور و ج کا مقام اور حاصل گردش کی مقدار ، دونوں کسی صورت میں حاصل ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، ذرّہ اور استوار اجسام کا علم حرکت ، ۹۶۳). [حاصل + گردش (رک)].

ـــ گُرُوپ (ـــ ضم گ ، و مع) امذ.
(ریاضی) **خارج قسمت گروپ یا گروہ ، انگ : Quotient Group** کا ترجمہ G/H ایک گروپ ہے جسے G کا بلحاظ H حاصل گروپ ... کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نظریۂ سٹ ، ۱۲۶). [حاصل + انگ : گروپ Group].

ـــِ مُخْتَتَم کس صف(ـــ ضم م ، سک خ ، فت ت ، کس نیز فت ت) امذ.
آخری پیداوار. آخری جرعہ اصطلاحاً جرعۂ مختتم اور اس کی پیداوار حاصلِ مختتم کہلائے گی. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۵۸). [حاصل + مختتم (رک)].

ـــِ مَرام کس اضا(ـــ فت م) م ف.
حاصل الامر ، غرضیکہ ، مقصد یہ کہ. حاصل مرام اب جو برق اس سڑک پر روانہ ہوا ... دور تک صحرائے قلب تھا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۶۰). [حاصل + مرام (رک)].

ـــِ مَساحَت کس اضا(ـــ فت م ، ح) امذ.
لمبائی ، چوڑائی اور اونچائی یا گہرائی کی ضرب کا نتیجہ ، مکعب. ہر جسم میں طول و عرض و عمق ہے ان تینوں کو باہم ضرب دینا حاصل مساحت جسم ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۶). [حاصل + مساحت (رک)].

ـــِ مُشاعَرَہ کس اضا(ـــ ضم م ، فت مج ع ، فت ر)امذ.
(شاعری) **وہ شعر یا غزل یا نظم جو مشاعرے میں بہت مقبول اور سب سے اچھی قرار پائے** (مہذب اللغات). [حاصل + مشاعرہ (رک)].

ـــِ مَصْدَر کس اضا نیز بلا اضا(ـــ فت م ، سک ص ، فت د) امذ.
(قواعد) وہ اسم ، **جو فعل کی کیفیت یا اثر کو ظاہر کرے اور کسی مصدر سے نکلا ہو.** لاگ ، لگنا کا حاصل مصدر اردو میں بجائے دشمنی و فریب کے ... مستعمل ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۳۷). حاصل مصدر فعل سے بھی بنتا ہے اور اسم (صفت) سے بھی. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۲۲۰). [حاصل + مصدر (رک)].

ـــِ مَطْلَب کس اضا(ـــ فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.
مفہوم کا خلاصہ ، مقصود ، تلخیص معنی. ان مصنفین نے اناجیل کے جو حوالے دیے ہیں وہ بیشتر حاصل مطلب کے طور پر ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۸). [حاصل + مطلب (رک)].

ـــِ مَطْلُوب کس اضا(ـــ فت م ، سک ط ، و مع) امذ.
(مساحت) **مستطیل کے عرض و طول کی ضرب کا نتیجہ.** عرض مقدار کو ضلع اطول کی مقدار میں یعنی طول میں ضرب دینا حاصلِ مطلوب ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۴۴). [حاصل + مطلوب (رک)].

ـــ نہ حُصُول فقرہ ؛ روزمرہ.
لاحاصل ، بےفائدہ ، کچھ فائدہ نہ ملا ، کوئی نتیجہ نہیں نکلا.

چھن گیا مفت میں دل خاک نہ حاصل نہ حصول
واہ کیا نفع ہوا آپ کے بازار سے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۰۵).

ـــ نہ حُصُول فائدَہ نہ وُصُول فقرہ ؛ روزمرہ.
رک : حاصل نہ حصول. بچے کے گلے میں تو وبال ہو جائیں گے حاصل نہ حصول فائدہ نہ وصول بیوی کس کا روپیہ ایسا مفت کا ہے کہ صرف کا صرف کرو اور بےوقوف کے بےوقوف بنو. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹).

ـــ ہونا ف مر ؛ محاورہ.
حاصل کرنا (رک) کا لازم.

انجام کی مقصود اگر آغاز میں حاصل ہوئی
مقصود کی آغاز کوں انجام سیتی کام کیا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶).

ترا مقصد اے نار حاصل ہوا
پیارا پیا تجسوں واصل ہوا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۲).

پرت کی بزم میں تا سرخ روئی مجھ کوں ہو حاصل
پیا سوں اپنے دے ساغر شرابِ ارغوانی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

کچھ بھی دیوانوں کے ٹھیکے سے جو حاصل ہوتا
لے جنوں کوہ و بیاباں کے اجارے ہوتے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۲). طبع اول کو بعض اہل دل بزرگوں کی پیشگاہ سے خلعت قبول حاصل ہوا۔ (۱۹۲۸ ، تصوف اسلام (دیباچہ طبع ثانی)). یہ ہے وہ کمال خاص جو عارف کامل کو حاصل ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ، ۱۹۳).

حاصلات (کس ص) امذ.
حاصل (رک) کی جمع. حاصلات یہاں کے بھنگ تما کو افیون ... اور بعض قسم کے گوند خوشبودار ہیں. (۱۸۷۱ ، رسالۂ علم جغرافیہ ، ۳ : ۲۶). وہی سارے حاصلات اس کے پیدا کر کے لوگوں میں تقسیم کرتا ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۲۰). تاکہ حاصلات پر اپنے ملک کی ضروریات کے لحاظ سے تجربات کر کے ان کے مفید استعمال کی شکل نکال سکیں گے. (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ : ۳ : ۱۰۹). [رک : حاصل + ات ، لاحقۂ جمع].

حاصلی (کس ص) امث.
حاصل (رک) کا اسم کیفیت ؛ مقصد ، فائدہ ، نتیجہ.
موج تیوں کہ خموش و کہ در جوش نالہ بے حاصلی سو ہم آغوش
(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۳۲).

بن عرف کی نئیں مجھے اب حاصلی
اس سبب جاتا ہے جاہل بوعلی

(۱۸۳۵ ، میر محمد حیات ، مصباح الحیات (رسائل حیات) ، ۱۱۳). قاتل آب و ہوا اور زمین کی کم حاصلی نے اقوام فاتح کو قدم آگے نہ بڑھانے دیا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۸۵). [رک : حاصل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حاضر (کس ض) صف.
۱. **موجود ، جو سامنے ہو (غائب کی ضد) ؛ آمادہ ، تیار.**
بعد ہی بعضے حاضر یار بیٹھے تھے جیوں صدر سنوار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۲)).

ہے پھول کا ہنگام مد سوں یاراں حاضر
پھولاں کے تمن سارے ہیں یاراں حاضر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۶). بھوک کے مارے بے تاب تھا ہی اپنے ہم جنس کی صورت دیکھی اور آب و دانہ حاضر فوراً اتر پڑا. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۲).

حاضر ہیں کلیسا میں کباب و مئے گل گوں
مسجد میں دھرا کیا ہے بجز موعظہ و پند

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۳). ۲. **(قواعد) وہ ضمیر شخصی جو موجود کے لیے استعمال کی جائے ، ضمیر مخاطب.** اہل زبان نظم میں ضمیر غائب اور حاضر اور واحد اور متکلم کا را حذف کر کے عجب تکین کلام پیدا کرتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۵۸). ضمیر۔ ایک مختصر سا نام ہے جس سے متکلم حاضر یا غائب تعبیر کیا جاتا ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۲۵). مضارع واحد غائب واحد حاضر۔ جیسے ، آئے ، جائے ، کھائے ، لائے ، گائے وغیرہ. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۳۷). [ع : (ح ض ر)].

--- **الذہن** (--- ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ذ بکسر نیز فت ، سک نیز فت ہ) صف.
رک : حاضر دماغ. اکثر فنون عربیہ مکہ معظمہ میں اپنے فاضل والد سے پڑھے حاضر الذہن ذکی الطبع ...بامذاق عالم تھے (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۱۰۸). [حاضر + رک : الـ (۱) + ذہن (رک)].

--- **الوقت** (--- ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) صف.
موجود ؛ مہیا ، میسر.
جو کچھ سرفائی کے سامان ہیں وہاں حاضر الوقت ہر آن ہیں
(۱۷۳۹ ، مثنویات سراج ، ۵۰). انھوں نے ... سید وحید الدین احمد صاحب بیخود حاضر الوقت سے یہ سطریں لکھوائیں. (۱۹۱۱ ، تذکرۂ کنند گزاردو ، ۲۱). [حاضر + رک : ال (۱) + وقت (رک)].

--- **امام** (--- کس ا) امذ.
زندہ امام ، موجودہ امام. آغا خاں جن کو ان کی جماعت حاضر امام تصور کرتی اور صاحب کے لفظ سے یاد کرتی ہے ، حقیقت میں ایک غیر معمولی قابلیت کے انسان ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر ، ۱۶). [حاضر + امام (رک)].

--- **آنا** محاورہ.
حاضر ہونا.
شہید ہووا سید شاہ حاضر آئے فرشتے ارواح
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۸۵)). بعد ازاں خوش نویس حاضر آئے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۷۱). فخر اس میں تھا کہ ہر موقع پر ایک نیازمند حاضر آتا تھا. (۱۹۴۳ ، کاروان خیال ، ۶۰).

--- **بازی** امث.
(شطرنج) وہ بازی جو آمنے سامنے بیٹھ کر بساط بچھا کر مہروں کی چال چل کر کھیلی جائے (غائب بازی کے بالمقابل کہ وہ نقشوں کی مدد سے کھیلی جاتی ہے). اس کی نسبت بات مشہور تھی کہ وہ حاضر بازی میں تو مات بھی ہو جاتا ہے مگر غائب بازی میں کبھی مغلوب نہیں ہوتا. (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۸۰). [حاضر + بازی (رک)].

--- **باش** (الف) امذ ؛ صف.
ہر وقت موجود رہنے والا ، مصاحب. جہت گری اور بادشاہ مع چند حاضر باشوں کے دب کر مر گیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۷). ۲. **پابندی کے ساتھ حاضر رہنے والا ، حاضری کا پابند ، باقاعدگی سے آنیوالا ، موجود.** وہ ... شاہی کتب خانوں اور اخباروں کے واسطے مطبع سلطانی کے بلاناغہ حاضر باشوں میں تھا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۶). لکچر ... لوگ اس کے شوق میں سشن بھر حاضر باش رہتے تھے (۱۹۱۸ ، دیباچہ لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۲). ٹائم کی کلاسوں میں حاضر باش رہنے والیوں سے کئی بار میرا ٹاکرا ہوا.

(۱۹۸۱ ، راحت کدہ ، ۱۶۳). اف : رہنا. (ب) کلمۂ تنبیہ. تیار رہو ، ہوشیار رہو. لشکروں میں ہنگامہ صدائے حاضرباش و ناظرباش بلند چار پہر رات اسی ہنگامہ میں گزری. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۲ : ۶۷۵). [حاضر + ف : باش ، باشیدن - ہونا ، رہنا].

---باش کرنا محاورہ.
سامنے لانا ، حاضر کرنا ، موجود بنا دینا. شاعر فاعل کو حاضر باش کر کے اس کے اقوال نقل کر دیتا ہے. (۱۹۰۸ ، مقامات ناصری ، ۲۹۱).

---باشی امث.
پابندی کے ساتھ آنا ، موجودگی ، حاضری ، مصاحبت. تمہیں امیروں اور حاکموں کی... صحبت میں حاضرباشی کا اتفاق بہت پڑتا ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بیخزاں ، ۶۵). مشاعروں میں ان کی حاضرباشی ضروری تھی. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۸۵). [حاضر + باش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَواب (---فت ج) صف.
وہ شخص جو فوراً برمحل اور موزوں بات کہے ، بلا تامل معقول جواب دینے والا ، فی البدیہہ جواب دینے والا. ارکان دولت ، ندیم ، شاعر ... لطیفہ گویاں ، حاضر جواباں ... سب حاضر مجلس تھے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵). میں نے ایسی ایسی حاضر جواب رنڈیاں دیکھی ہیں ... کہ اپنے تئیں ایک طفل مکتب اون کا جانتا ہوں. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۹). آدمی تھا حاضر جواب بولا حضور میں ... تو اپنی جان ہی سے چلا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۳). [حاضر + جواب (رک)].

---جَوابی (---فت ج) امث.
حاضر جواب (رک) کا اسم کیفیت. اگر شائستہ قوموں کی انشا پردازی سوال کرے کہ اردو کی انشا کیوں اس حالت میں مبتلا رہی ؟ تو حاضر جوابی فوراً بول اٹھے گی. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۴۹). ان کی ذکاوت اور حاضر جوابی کی بہت سی مثالیں ادب کی کتابوں میں موجود ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۷). [حاضر + جواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِماغ (---کس نیز فت د) صف.
تیز ذہن رکھنے والا ، طباع ، حاضر جواب. وہ حاضر دماغ بولا ـ عالیجاہ شہنشاہ موسیقی ہیں ، لحنِ داؤدی پائی ہے اس فن کے پیغمبر ہیں. (۱۹۳۱ ، ناکام ، ۷۷). [حاضر + دماغ (رک)].

---دِماغی (---کس نیز فت د) امث.
حاضر دماغ (رک) کا اسم کیفیت ، ذہانت ، توجّہ ، یکسوئی. حاضر دماغی و فطرت شناسی کی اس سے بھی زیادہ واضح و مؤثر مثال پیمبرؐ اسلام کی زندگی میں ملتی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۷). بے شک ... تمہاری حاضر دماغی کا میں قائل ہو گیا. (۱۹۶۱ ، پالہ ، ۲۰۹). [حاضر + دماغ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَہْنا ف ل ؛ محاورہ.
فرض ادا کرنے کے لیے موجود رہنا ، تعمیل حُکم کے لیے آمادہ رہنا ، موجود رہنا.

ایک بوسہ بھی تو ملتا نہیں کہیے ملیے
کیوں میں حاضر رہوں کیا آپ کا نوکر میں ہوں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۸). برصغیر کے سارے موسیقار بن بلائے ان کی مجلسوں میں حاضر رہتے ہیں. (۱۹۵۷ ، تحقیق و تنقید ، ۲۸).

---شُمار (---ضم ش) صف.
شکل کے استعمال سے سوالات حل کرنے کی ترسیم. ترسیمات میں ایسے بے شمار سوالات بغیر شکل کو استعمال کرنے سے حل ہو سکتے ہیں ایسی ترسیم کو حاضر شمار کے نام سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۲۱ ، ترسیمات ، ۱۰۵). [حاضر + شمار (رک)].

---ضامِن (---کس م) صف.
وہ شخص جو کسی کے حاضر رہنے کی ضمانت دے ، کسی کو حاضر کرنے کی ذمہ داری لینے والا ، جو دوسرے کو عدالت میں موجود کرنے کا ذمہ دار ہو. اگر کوئی مدعی اوس کا حاضر نہ ہووے تو اوس کو حاضر ضامن لے کر چھوڑ دیوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۳). [حاضر + ضامن (رک)].

---ضامِنی (---کس م) امث.
۱. **کسی کو عدالت میں موجود یا حاضر کرنے کی ذمہ داری.** سررشتۂ مال ضامنی کا تحصیلدار سے لینا رواج ہے یا صرف حاضر ضامنی پر ملتوی رہتا ہے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۰۸). جب ان کو حوالات میں پڑے پڑے بہت سے دن ہو گئے اور محلے والوں کو ترس آیا تو وہ حاضر ضامنی دے کر لے آئے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۰۷). ۲. **وہ کاغذ جس پر کسی کو حاضر کرنے کی ضمانت لکھی جائے.** علی الخصوص تمسک ، رہن نامہ ... حاضر ضامنی ، مختارنامہ ، عرضی ، پروانہ یہ چیزیں زیادہ مشق کرائی جائیں. (۱۸۸۹ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۸). [حاضر + ضامن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ضَمانَت (---فت ض ، ن) امث.
رک : حاضر ضامنی. اگر کوئی مدعی اوس کا حاضر نہ ہووے تو اوس کو حاضر ضامن لے کر چھوڑ دیوے اور اگر حاضر ضمانت نہ دے سکے تو ایک مہینے تک اور منادی کرائے اور بعد اوسکے اگر کوئی نہ آوے تو اوس کو چھوڑ دے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۳). [حاضر + ضمانت (رک)].

---طَبْع (---فت ط ، سکب) صف.
ذہین ، طباع ، جس کا ذہن ہر وقت کام کرتا رہے ، حاضر دماغ. مزاج شناس و حاضر طبع وزیر سعداللہ خاں نے مسکرا کے دست بستہ عرض کیا. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۷). [حاضر + طبع (رک)].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
کسی کو بُلا کر لانا ، خدمت میں پیش کرنا ، پیش کرنا ، سامنے لانا ، لانا.
صبا جوں بزرگاں کریں انجمن حاضر کر اے توں بدرگہ من
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ (ق) ، ۹۸۸). ایک ٹکڑا کاغذ اور قلم دوات حاضر کر. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۹). یہ وہی زینبؑ ہیں جن کو ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ نے نکاح کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر کر دیا. (۱۹۱۸ ، امت کی مائیں ، ۹۹).

---کو حُجّت نَہیں غَیر کی تَلاش نَہیں کہاوت.
جو موجود ہے لیجئے یا جو ملے اس کو غنیمت سمجھنا چاہیے (نجم الامثال ، ۱۹۳).

---کو لُقمَہ غائِب کو تکْبِیر کہاوت.
نیک آدمی کی تعریف ہے کہ موجود اشخاص کو کھانا کھلاتا ہے اور مُردوں کے نام پر فاتحہ پڑھتا ہے (جامع اللغات).

---گیری دُور جَہنّمی کہاوت.
بُرے آدمی کی نسبت کہتے ہیں جو حاضر غائب سب کو گالیاں دیے (جامع اللغات).

---لانا ف م ؛ محاورہ.
رک : حاضر کرنا. نمبرداراں کو تحصیل میں حاضر لاؤ. (۱۸۹۸ ، اردو خط و کتابت ، ۵۹). زید کے خیال کو اپنی قوت متخیلہ کے مرکز میں حاضر لانا ، اس مفہوم کے لئے صرف زید کا خیال کرنا کتنا کافی و شافی فقرہ ہے. (۱۹۶۱ ، افعال مرکبہ ، ۸).

---سارے غافِل رونے کہاوت.
موجود آدمی کو کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے غیر حاضر کو کچھ نہیں ملتا (جامع اللغات).

---مال امذ.
جو مال منڈی میں موجود ہو ، اسٹاک میں موجود مال ، فروخت کے لیے تیار مال. منڈیوں میں اس کی لکڑی کی مانگ حاضر مال سے بہت زیادہ ہے. (؟ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱ ، ۴ : ۱۷). [حاضر + مال (رک)].

---مُساوات (---ضم م) امث.
(ریاضی) ٹھیک ٹھیک مساوات ، اٹل: Exact Equation Static
ذیل کے مسئلہ ابتدائی یا تمہیدیہ کی مدد سے ہم اکثر جلدی دیکھ سکتے ہیں کہ مساوات معلومہ حاضر مساوات ہے یا نہیں. (۱۹۲۳ ، تفرقی مساواتیں ، ۴۰). [حاضر + مساوات (رک)].

---میں حُجّت کرنا محاورہ.
موجود چیز دینے سے انکار کرنا.
دل تو ہے ان کی نظر میں کیا بہانہ چل سکے
دوستو حاضر میں حجت میں کروں تو کیا کروں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۲).

---میں حُجّت نَہیں کہاوت.
جو کچھ موجود ہے اس کے دے دینے میں انکار نہیں ، جو میسر ہے اسے پیش کرنے کے لیے تیار ہیں.
یہاں بھی تو حاضر میں حجت نہیں
یہ دل ہو جو حضرت سلامت پسند
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، بیاض سحر ، ۳۸).
یہ دل ہے یہ حسرت یہ ارمان ہے
مری جان حاضر میں حجت نہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۹).

---میں حُجّت نَہیں غائِب/ غَیر کی تَلاش نَہیں کہاوت.
جو موجود ہے اس کے دینے میں انکار نہیں ، نذر ہے ، جو چیز موجود نہیں اسے لا کر دینے کا اقرار نہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۰۸ ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---(و)ناظِر (---(و مج) کس ظ) صف.
جو ہر جگہ پر موجود ہو اور ہر جگہ نظر رکھتا ہو ، موجود و نگراں خدا کے لیے بطور صفت مستعمل). اللہ حاضر و ناظر ہے. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۳۲). عشق ہم باطن ہم ظاہر عشق سب جاگا حاضر ناظر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳). ہر جگہ پر حاضر ناظر رہنا ، لوگوں کی مدد کرنا ، جلانا ، مارنا یہ سب اللہ کے اختیار میں ہے. (۱۸۲۲ ، نصیحت المسلمین (ق) ، ۳). چھوٹی عمر میں نصیحت اور تعلیم کا گہرا اثر دل پر ہوتا ہے ... مثلاً خدا کو حاضر و ناظر جاننا. (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۱۰۵). [حاضر + و (عطف) + ناظر (رک)].

---و غائِب (---و مج ، کس ء). (الف) م ف.
ہر وقت ، ہر موقع پر ، موجودگی اور غیرموجودگی میں. والد مرحوم کے ہاتھ کی بہت تحریریں ہیں بہت کچھ میری قسمت کے نوشتے ہیں کہ حاضر و غائب لکھتا اور جمع کرتا تھا. (۱۹۱۰ ، آزاد (دیباچۂ دیوان ذوق ، ۱)) شریف ہیں تو اسے بھائی سمجھتے ہیں اور بدبختی سے حاضر و غائب دور رہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجام عیش ، ۵۳). (ب) صف. (سامنے) موجود و غیرموجود ؛ تمام ، سب ، کُل کے کُل.
مشکل کشائے حاضر و غائب حُسین ہے
خورشید و ماہ نگہ و یثرب حُسین ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۷).
رسول شاہد و مشہود و حاضر و غائب
نشانِ راہِ ہدایت ہیں جس کے نقشِ قدم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۷). [حاضر + و (عطف) + غائب (رک)].

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. آموجود ہونا ، پیش ہونا ، سامنے آنا ، آنا.
ستارے کوں حاضر ہو نوبت چکائے
لقر چاکری چور کیا کام آئے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷). اگر اپنے پر آپ حاضر نہیں تھا اور

آپس سوں آپ غائب تھا اور بعد ازاں حاضر ہوا تو تغیر تبدیل اس کی ذات اورصفات پر کسالاں کہاں رہا. (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ ، تجلیّات ستۂ نوریہ ، ۵۲). حسن بصری کہتے ہیں کہ یعقوب کی صورت حاضر ہوئی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶۱). لاہور میں چند بار ان کی خدمت میں حاضر ہوا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۸۵). ۲. آمادہ ہونا ، تیار ہونا. افضال کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا میں ہر طرح حاضر ہوں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳).

حاضِرات (کس ض). (الف) امث.
(عملیات) دعائیں یا منتر پڑھ کر جن ، بھوت ، پریت اور روحوں یا بدروحوں کو بلانے اور حاضر کرنے کا عمل یا جلسہ جو عموماً سیانے لوگ کرتے ہیں ، کہا جاتا ہے کہ اس طرح وہ ان دیکھے حالات ان کے ذریعے جان لیتے ہیں اور غرضمندوں کی حاجتیں پوری کرتے ہیں.

اے قلم عامل ہو توں اب یا ک ذات
شاہ جنیاں کی کر اول حاضرات

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳۹).

حاضرات اب نہ کرو بس نہ پڑھو سورۂ جن
دوستو چُپ رہو جانے بھی دو کس کا تعویذ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۰). کئی ہزار روپے حاضرات اور نذر و نیاز کے نام سے لئے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنرو پیشہ ندان اودھ ، ۲۲۱). ف : کرنا ، ہونا. (ب) امذ. ارواح جن بھوت پریت یا بدروحیں وغیرہ جنہیں عملیات کے ذریعے حاضر کیا جائے. جب حاضرات بلائے جاتے ہیں یا روحیں حاضر کی جاتی ہیں تو بہی ہمزاد حاضر ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۵۱۲). ف : بلانا. [رک : حاضر + ات ، لاحقۂ جمع].

حاضِرا تی (کس ض) امذ.
حاضرات کرنے والا ، عامل (نوراللغات ؛ پلیٹس). [رک : حاضرات + ی ، لاحقۂ صفت].

حاضِران (کس ض) امذ ؛ ج.
حاضر (رک) کی جمع ، (کسی محفل وغیرہ میں) موجود لوگ. حاضران محفل میں اس خط کے پڑھنے کی مہارت کوئی نہ رکھتا تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۶). [رک : حاضر + ان ، لاحقۂ جمع].

حاضِرَہ (کس ض ، فت ر) صف.
موجودہ. ایک سیاح دور حاضرہ کی پیچیدہ وادیوں میں پہنچتا ہے. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۶۳). اصطلاح حاضرہ میں یہ نام (الاندلس) محفوظ رہ گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۳). [رک : حاضر + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

حاضِری (سک ض) امث.
۱. حاضر ہونے کا عمل یا کیفیت ، موجودگی ، پیشی.

سر جُھکا کر یاد کر لیتا ہوں اپنی موت کو
حاضری ہو جاتی ہے اللہ کے دربار کی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶۵). طالب علموں کی تعداد بہت کم ہے... حاضری بے قاعدہ ہے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۳). یہ اس کے دفتر میں میری آخری حاضری تھی. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۸۶). ۲. وہ کھانا جو دن میں پہلی مرتبہ کھایا جائے ، ناشتا.

حسن کے مہمان خاطر لا رکھے ہیں حاضری
سبز خط لب کے نمکدان پر پڑیا ہے دیکھو

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (رونق) ، ۵۲۲). حاضری قسم بہ قسم کی تیار کر کل سیر کو چلیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۶). ایسا بے فکر آدمی میں نے نہیں دیکھا نہ حاضری کا خیال نہ ڈنر کا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۳). ۳. وہ کھانا جو بعد دفن میت مرنے والے کے گھر بھیجا جاتا ہے

لازم ہے گھر میں ہجر کے بھجواؤ حاضری
بھوکا تمہاری دید کا کچھ کھا کے مر گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰). غمی میں حاضری ، پھول ، دسواں بیسواں وغیرہ یہ سب کچھ اس کے ہاں ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، احیاء ملت ، ۵۴). ۴. وہ نقد روپیہ جو میت والے کو دیا جائے (فرہنگ آصفیہ). ۵. حضرت عباس یا شہدائے کربلا کی نذر کا کھانا جو عموماً محرم کی آٹھویں کو کھلایا جاتا ہے.

خبر آئے گریباں ترے پاس کی کروں حاضری حضرت عباس کی

(۱۸۳۹ ، لذت عشق ، ۲۸). غفران منزل میں محرم بڑے زور و شور سے منایا جاتا تھا اور ساتویں تاریخ کی مہندی آٹھویں کی حاضری ... کرتی تھی. (۱۹۵۲ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۷۲). ف : کرنا. [رک : حاضر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔اَصالَتاً (۔۔۔فت ا ، ل ، تن ت بفت) امث.
(قانون) عدالت میں متعلقین مقدمہ کا خود حاضر ہونا (اردو قانونی ڈکشنری ؛ علمی اردو لغت). [حاضری + اصالتاً (رک)].

۔۔۔بَنْد (۔۔۔فت ب ، سک ن) امذ.
حاضری کا رجسٹر ، وہ روزنامچہ جس میں موجودگی کا اندراج کیا جائے. حاضری بند طلب کر کے دیکھیے کہ ماہ متعلق میں ... پورے دن حاضر ہیں. (۱۹۲۳ ، اُصول تنقیح حسابات ، ۳). [حاضری + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

۔۔۔بَہی (۔۔۔فت ب) امث.
رک : حاضری کا رجسٹر (پلیٹس). [حاضری + بَہی (رک)].

۔۔۔بَھرْنا محاورہ.
رک : حاضری لگانا ؛ رجسٹر کے مقرّرہ خانے میں موجودگی کا اندراج کرنا. اسکول میں حاضری بھرنا ماسٹر کے فرائض میں داخل ہے. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۲۹۸).

۔۔۔پُکارْنا محاورہ.
گننا ، شُمار کرنا ، موجودات کا لینا ، جائزہ لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ گلزار ہند ی).

۔۔۔چڑھانا محاورہ.
کسی درگاہ یا مزار پر نذر و نیاز کا کھانا پہنچانا.

حاضری اس نے چڑھائی مرا مرنا جو کُھلا
پھول سُن پائے تو تابوت میں سہرا باندھا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۳). کسی نے میر دیدار کا کونڈا کیا کسی نے حاضری چڑھائی. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۵۱).

۔۔۔چُننا محاورہ.
ناشتہ لگانا ، دسترخوان پر صبح کا کھانا رکھنا. یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خدمتگار نے آ کر صاحب سے تنہا حضور (حاضری) چنی گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۳).

۔۔۔دیکھنا محاورہ.
موجودات دیکھنا (مہذب اللغات).

۔۔۔دینا محاورہ.
۱. موجود ہو جانا (خصوصاً کارِ منصبی پر) ، حاضر ہونا ، پیش ہونا.

اے بول ہو تو اپے سر سری
دیا بھیج کر تجھ کنں حاضری

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۷۶۲). خانقاہ میں جلسۂ سماع مرتب ہوتا دور دور کے قوالوں کا یہاں حاضری دینا ... یہ تھی وہ فضا جس میں خواجہ مسرور کی نشو و نما ہوئی. (۱۹۳۱ ، نقاب اُٹھ جانے کے بعد ، ۳۰). ایک مدرسۃ القرآن میں گیارہ سال تک حاضری دیتا رہا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۶۰). ۲. اپنے حاضر ہونے کی اطلاع دینا ؛ صاحب لوگوں کو صبح کا کھانا کھلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. میت کے گھر کھانا یا اس کی بجائے کچھ نقدی دینا. سمدھیانے والے کھانے کی حاضری اور نقدی دونوں چیزیں دیتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۱۲).

۔۔۔کا رَجسٹر (۔۔۔ف ر ، کس ج ، سک س ، فت ٹ) امذ.
اسمی بیاض ، کاپی یا رجسٹر جس میں کام پر آنے والوں یا طالب علموں کے نام اور آنے کی یادداشت تاریخ وار درج کی جاتی ہے. ہر سلسلہ ... ہر لڑکے کے نام کے سامنے حاضری کے رجسٹروں میں جو جاری ہیں لکھا ہوا ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲). کوئی حاضری کا رجسٹر تو تھا نہیں اور نہ غیر حاضری کا جرمانہ دینا پڑتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۹۳).

۔۔۔کا کھانا امذ.
حاضری معنی نمبر ۲ ، ۳ ، ۵ (رک) کا کھانا. ایک گھڑی پیشتر حاضری کے کھانے سے میز پر حاضر رہا کرو. (۱۸۵۹ ، رسالہ علم النفس ، ۲ : ۱۱). گھر میں چولھا بٹ پڑا تھا لیکن حاضری کا کھانا نصیرالدین کے ہاں سے آ گیا تھا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۰۶).

۔۔۔کَرْنا محاورہ.
برائے شیرمال وغیرہ پر جناب عبّاس کی نذر دلانا (مہذب اللغات).

۔۔۔کے میلے میں کوئی ہو کہاوت.
وہاں سب برابر ہیں (جامع اللغات).

۔۔۔کھانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. ناشتہ کرنا ، صبح کا کھانا کھانا.

حاضری ہی محل نہیں کھانا   تنگی ہے ہنر منعم کا

(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا (مرزا گرامی) ، ۸). چچا کو کون پر رخصت کیا ہم نے حاضری کھائی. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۵۳۰). ۲. بعد دفن میت ، فاتحہ خوانی کا کھانا کھانا. گھر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد حاضری کھاتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۱۲).

۔۔۔لَگانا محاورہ.
(دفتر وغیرہ میں) موجودہ اشخاص کے نام کے سامنے موجودگی کا نشان کرنا ؛ موجودگی میں شمار کرنا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔لینا محاورہ.
۱. جائزہ لینا ، موجود اشیا کو شمار کرنا اور فہرست موجودات سے ملانا. میں نے بذاتِ خود جائزہ خزانے کا لیا بس ازاں حاضری زیور و ملبوسات تو شک خانہ خلد نشیں کی لی. (۱۸۳۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۸). ۲. گنتی کرنا ؛ نام پکارنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔میں کَھڑا رَہْنا محاورہ.
خدمت کے لیے ہر وقت موجود رہنا ، خدمت گُزاری کے لیے تیار رہنا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۲۰۳).

۔۔۔وُصُول (۔۔۔ضم و ، و مع) امذ.
کسی کے حاضر یا موجود ہونے کی اطلاع یا تصدیق ؛ موجودگی اور وصول کرنے کی رسید لکھنا. بوجہ تبادلہ اس وقت تک برآورد خارج نہیں جائے گا جب تک کہ دوسرا شخص آ کر جائزہ نہ لے لے اور یا دوسرے متبادلہ شخص کا حاضری وصول نہ آ جائے. (۱۹۲۳ ، اصول تنقیح حسابات ، ۲۰۹). [حاضری + وُصُول (رک)].

۔۔۔ہونا ف مر ؛ محاورہ.
پیشی ہونا ؛ باریابی ہونا ، رسائی ہونا.

مجسا جہاں میں راندۂ درگاہ کون ہے
مرنے کے بعد بھی نہ مری حاضری ہوئی

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۶۷). حاضری اس پاکیزہ ترین شہر اور رسولِ خدا کے اس محبوب ترین شہر میں ہو رہی تھی. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، عبدالماجد دریابادی ، ۹۸).

حاضِرِین (کس ض ، ی مع) امذ ، ج.
(کسی جلسے وغیرہ میں) موجود اشخاص ، مجمع ، اہل مجلس ؛

شرکائے انجمن۔

سب حاضریں کے مطلب شاہا شتاب برلا
آسی کہوں عیاں اب فیض کا تما ہے

(؟ ، غلامی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۳۰۰)۔ حاضرین سے آفرین و مرحبا کے نعرے لگائے (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۹)۔ کل عید ہے یہ بات میں نے حاضرینِ مجلس سے کہی۔ (۱۹۷۳ ، اتقاسی العارفین (ترجمہ) ، ۱۲۰)۔ [رک : حاضر + ع : ین (ی مع) ، لاحقۂ جمع]۔

ـــِ جَلْسَہ کس اضا (ـــ فت ج ، سک ل ، فت س) امذ ، ج۔
جلسے میں شریک لوگ ، شرکائے محفل (پلیٹس)۔ [حاضرین + جلسہ (رک)]۔

حاضِرِیَّہ (کس ض ، ر ، شد ی بفت) امذ۔
ایک گروہ (فرقہ) جو امام محمد باقر کے بعد ان کے لڑکے زکریا کی امامت کا قائل ہے اور زکریا کے بعد سلسلۂ امامت ختم ہے (ماخوذ : فرقے اور مسالک ، ۱۵۰)۔ [رک : حاضر + ی ، لاحقۂ کیفیت + ہ ، لاحقۂ تانیث و جمع]۔

حاطِبُ اللَّیل/حاطِبِ لَیل (کس ط ، ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ل ، ی لین/کس ط ، ب ، ی لین) صف۔
رات کے وقت لکڑیاں چُننے والا ؛ (اصطلاحاً) رطب و یابس کا ملانے والا ، صحیح اور غلط کو خلط ملط کرنے والا۔ حاطب اللیل مورخین ایک طرف ، بعض محدثین نے بھی مخالفت کے جوش میں تحقیق حق کی پروا نہ کی۔ (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۳۰۰)۔ حیرت ہے کہ ایسے معزز محدثین اس قسم کی جھوٹی حدیثیں کیوں کر اپنی کتابوں میں نقل کرتے تھے اور جلال الدین سیوطی تو حاطب اللیل ہیں ہی (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵)۔ جو طالب علم کرتا ہے بغیر اس کے کہ اس پر وثوق ہو ... وہ مثل حاطب اللیل کے ہے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۶)۔ [ع : حاطب = لکڑی چننے والا (ح ط ب) + رک : ال (۱) + لیل (رک)]۔

حاطَہ (فت ط) امذ۔
رک : احاطہ۔ اس نے ایک حاطے میں ایک کوٹھری کرائے پر لے لی۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۳ : ۴۸۱)۔ [احاطہ (رک) کی تخفیف]۔

حاقَت (فت ق) امث۔
کنارہ ، ساحل ؛ تکلیف ، مصیبت ، غُربت (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ع : حاقۃ (ح و ق)]۔

حافِد (کس ف) امذ۔
دوست ؛ خدمتگار ؛ نواسا ؛ خُسر ؛ داماد (گلزارِ معانی)۔ [ع : (ح ف د)]۔

حافِر (کس ف) صف ؛ امذ۔
کھودنے والا شخص ، مزدور ؛ سُم ، ناخنِ پنجہ (جامع اللغات)۔

[ع : (ح ف ر)]۔

حافِرَت (کس ف ، فت ر) امث۔
کسی چیز کا شروع ، آغاز (جامع اللغات)۔ [رک : حافر + ت (ۃ) ، لاحقۂ کیفیت]۔

حافِظ (کس ف) صف۔
۱. نگہبان ، محافظ ، حفاظت کرنے والا ، پاسبان ، خبرگیر۔

ہمن میں تو نیں نیک و بد کی تمیز
توں حافظ ہر ہر حال میں اے عزیز

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹)۔

سجن کی خُرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ
رقیباں کی ملامت سوں محمد مصطفیٰ حافظ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۴)۔

اب دل میں نہ اپنے ڈر توں شوق سے سویا کر
حافظ ہے مرا نالہ ہر رات ترے در کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۶)۔

الحذر آئینِ پیغمبرؐ سے سو بار الحذر
حافظِ ناموس زن ، مرد آزما مرد آفریں

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۵)۔ ۲. خدا کے ننانوے ناموں میں سے ایک نام۔

تہیں حافظ ہے ہور توتہیں حبیب
تہیں حق لے ہور توتہیں منیب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱)۔

یہ وقت دعا کا ہے انیس اب نہ ہو غافل
یا رازق و یا حافظ و یا خالق و عادل

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۵)۔

یا لطیف و خبیر یا حافظ   یا سمیع و بصیر یا حافظ

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۴۰)۔

حیّ و حافظ و حنّان و مانع و منّان
تری ہی قدرت و تقدیر سے تشور ہم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۹۲)۔ ۳. وہ شخص جسے قرآن زبانی یاد ہو (گاہے بطور لقب نام کے ساتھ) ؛ کسی علم یا کتاب کو ازبر کرنے والا (اس علم یا کتاب کی نسبت کے ساتھ)۔

دل کو رہتی ہے جو یادِ روئے جاناں رات بھر
ہم بھی حافظ کی طرح پڑھتے ہیں قرآں رات بھر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۰)۔ مولوی حافظ محمد نذیر احمد خاں ... پرانے مولوی اور نئے حافظ ہیں۔ (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ) ، ۱ : ۲)۔ ان کا دیوان یاد کر لے تو محاوروں کا تو حافظ ہو ہی جائے۔ (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۲۰۵)۔ حافظ سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جسے قرآن حکیم زبانی یاد ہو۔ (۱۹۷۱ ، دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۸۰۰)۔ ۴. اندھا ، اندھوں کا لقب (فرہنگ آصفیہ)۔ ۵. اہلِ فارس قوّال کو بھی کہتے ہیں (گلزار معانی)۔ ۶. ایران کے مشہور صوفی شاعر شمس الدین محمد شیرازی کا تخلص

وصل کا جب نام لیتا ہوں وہ کہتا ہے اسیر
فال دیکھوں لاؤ دیوان حافظِ شیراز کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۲). حافظ کے کلام میں جابجا واقعات کے اشارے ہیں. (۱۹۲۳ ، حیات حافظ ، ۱). اس کے احاطے میں وہ نہر رکنا باد گزرتی ہے جس کا ذکر کلام حافظ میں ملے گا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۱۶). [ع : (ح ف ظ)].

---ِ برحق کسرِ صف (---فت ب ، سک ر ، فت ح) صف ، امذ.
رک : **حافظِ حقیقی ، خدائے تعالیٰ.** اپنے کلیجہ کے ٹکڑے کو ایک پارچہ میں لپیٹ کر حافظ برحق کو سپرد کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ۱۰۹ : ۱۷). [حافظ + ف : بر (رک) + حق (رک)].

---جی صف ، امذ.
۱. (مجازاً) **نابینا.** آنکھیں اگر نعمت ہیں تو حافظ جی کس جرم میں اندھے ہو گئے. (۱۹۰۹ ، مخزن ، جون : ۲۹). ۲. **حافظِ قرآن ؛ بچوں کو قرآن شریف پڑھانے والا ؛ معلم.** حافظ جی ہوش میں آؤ ... تمہیں اپنے پڑھانے لکھانے کی پڑ رہی ہے. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۳). گھر پر ایک حافظ جی رکھ لیے گئے. انہوں نے قرآن شریف سے تعلیم کا آغاز کیا. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۱۳). [حافظ + جی (۱)].

---ِ حدیث کسرِ اضا (---فت ح ، ی مع) صف.
(حدیث) **وہ شخص جس کا علم ایک لاکھ حدیثوں پر محیط ہو** (نزہۃ النظر ، حاشیہ نمبر ۲). [حافظ + حدیث (رک)].

---ِ حقیقی کسرِ صف (---فت ح ، ی مع) صف ، امذ.
اصلی نگہبان ؛ خدائے تعالیٰ. شکر کو سر جھکایا کہ حافظ حقیقی نے بڑی آفت سے بچایا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۳۱). دشمن ہرچند ہم شہزادوں کی فکر میں تھے مگر اس حافظ حقیقی نے بچا لیا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۹). [حافظ + حقیقی (رک)].

---ِ قرآن کسرِ اضا (---ضم ق ، سک ر) صف ، امذ.
وہ شخص جس نے قرآن شریف حفظ کیا ہو.

> خالِ رخسار ترا حافظِ قرآں ٹھہرا
> للہ الحمد یہ ہندو بھی مسلماں ٹھہرا

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۶). ان میں جو سب سے زیادہ حافظِ قرآن ہوتے تھے ان کو اس کا امیر مقرر فرماتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۲). [حافظ + قرآن (رک)].

حافظا (کسر ف) امذ (قدیم).
رک : **حافظہ.**

> کیوں نہ ابتر ہوئی (ہوں) دل کے سپیہارے
> حافظِ جاں کا حافظا ہے غلط

(۱۶۷۲ ، دیوان قاسم ، ۹۱). [حافظہ (رک) کا ایک املا].

حافظہ (کسر ف ، فت ظ). (الف) صف مث.
حافظ (رک) **کی تانیث.** کسی نث کو سافیہ کہتے ... اور کسی کو حافظہ بولتے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۶۹). (ب) امذ. **یاد رکھنے کی قوت ، وہ قوت جو حواس ظاہری و باطنی کے افعال کو دماغ میں محفوظ رکھتی ہے ، یادداشت ، یاد.** میری قوتِ حافظہ اور زود فہمی کو دیکھ کر بارہا کہتا تھا کہ کسی وقت ولایت حبش میں تو سب سے بڑا دولت مند ہو گا. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادۂ حبش کی ، ۳۱). پانچ قوائے دماغی بھی ہیں جن کے نام حس مشترک ، خیال ، واہمہ ، حافظہ اور متخیلہ ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۹). [رک : حافظ + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---اچھا ہونا محاورہ.
یادداشت قوی ہونا ، یاد رکھنے کی قوت زیادہ ہونا. ان کا حافظہ اچھا نہیں ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲۶). میرا حافظہ اچھا نہیں ، میرا قول سچا نہیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۸۶).

---تیز ہونا محاورہ.
رک : **حافظہ اچھا ہونا.** حافظہ تیز تھا اس لیے ... تقاریر کو از بر یاد کر لیتا تھا. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۱۲۳۳).

---جاگ اٹھنا/جاگنا محاورہ.
یادداشت لوٹ آنا ، یاد آ جانا.

> حافظہ رفتہ رفتہ جاگ اٹھا اور اس کو معاً یہ دھیان آیا

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۰).

---عظیمہ کسرِ صف (---فت ع ، ی مع ، فت م) امذ.
کائنات کے پیچھے کارفرما نامعلوم قوت کی مفروضہ کلی معلومات. ڈبلیو۔ بی۔ ییٹس (W.B.Yeats) ایک حافظہ عظیمہ کا معتقد تھا جس میں ازلی و ابدی تمثالیں محفوظ رہتی ہیں اور وقتاً فوقتاً منصۂ شہود پر آ کر ہمیں یہ توفیق بخشتی ہیں کہ ہم حقیقت کے قدیم اور اصلی منبع سے اپنی روح کی پیاس بجھا سکیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۰۱). [حافظہ + عظیم (رک) + ہ ، لاحقۂ کیفیت].

---کا کچا (---فت ک ، شد چ) صف.
وہ شخص جس کا حافظہ کمزور ہو ؛ بھلکڑ. میں حافظہ کا کچا ہوں لیکن تاثرات دیر تک قائم رہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، گنجہائے گراں مایہ ، ۱۳۳).

---کمزور ہونا محاورہ.
یادداشت خراب ہونا ، کچھ یاد نہ رہنا ، بھول جانے کی عادت ہونا. اکثر یہ عذر کر دیتے تھے کہ میرا حافظہ کمزور ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۰).

---میں رکھنا محاورہ.
دھیان میں رکھنا ، یاد رکھنا ، ذہن میں محفوظ کر لینا. جو دیکھتے سنتے ہیں اس کو حافظہ میں رکھتے جاتے ہیں. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲).

حافظی (کسر ف). (الف) امث.
قوت حافظہ ، اچھی یادداشت (پلیٹس). (ب) صف. **حافظہ (رک)**

سے منسوب یا متعلق ، حافظے میں موجود. ایسے الفاظ کسی بالکل ہی سیدھے سادے حافظی اعتقاد کی بھی صحیح صحیح ترجمانی سے بہت دور ہوں گے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲ : ۵۰). [رک : حافظہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---تمثالچَہ (--- کس ت ، سک م ، ل ، فت چ) امذ.
(نفسیات) حافظے میں موجود صورت یا شبیہ ، یادوں کا ہیولا ، یادوں کی تصوریت. حافظی تمثالچہ کا اصل نمونہ تو مادّی سیاق و سباق پر پورا اترا لیکن ہمارا حافظی تمثالچہ یوں پورا نہیں اترتا. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲۰۳). [حافظی + تمثال (رک) + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---مابَعْد تِمثال (---فت ب ، سک ع ، کس ت ، سک م) امث.
(نفسیات) حافظے میں آنے والی آخری صورت یا شبیہ ، یادوں کا بعد میں آنے والا ہیولا. آخری صورت وہ ہے جس کو تکنر ، حافظی مابعدی تمثال کہتا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۲۳۵). [حافظی + مابعد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + تمثال (رک)].

حافّہ (شد ف بفت) امذ.
(تجوید و قرأت) زبان کی نوک. نوبی حافہ زبان اور مقابل اس کے کہ مخرج ضاد سے ہو مخرج لام کا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳). حافہ کنارہ زبان ہے. (۱۹۰۶ ، معین القرآء ، ۷). [ع : حافہ (ح و ف)].

حافّی (شد ف) صف.
حافہ (رک) سے منسوب. ض کو ضرسی اور حافی کہتے ہیں کیونکہ حافہ کنارہ زبان ہے. (۱۹۰۶ ، معین القراء ، ۷). [حافہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حاق امذ ؛ م ف.
بیچ ، درمیان ، عین. اس ظرف کے حاق وسط میں مرکز مقرر کر کے نصف دائرہ کھینچا ہو جس کا قطر ارتفاع ظرف کے برابر ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۶۱). [ع : (ح ق ق)].

حاقّہ (شد ق بفت) امث ؛ صف.
مصیبت ، آفت ، قیامت ؛ عذاب ؛ حق و باطل میں تمیز کرنے والا. تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حادثہ حاقہ تھا نہ ابتلا ، والا جامع و مانع نہ ہوتا اور کفر و ایمان میں تمیز نہ ہوتی ... اور جو مومن تھے صاف بچ رہے حادثۂ حاقہ اسی کا نام ہے کہ حق کو باطل سے جدا کرے کہ ہرگز التباس باقی نہ رہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸۵). [رک : حاق + ہ ، لاحقۂ نسبت].

حاکِم (کس ک) امذ.
۱. حکومت کرنے والا ، حکمران ، سردار ، عامل ، ناظم ، افسر.

تو سلطان سلاطین رعیت تجے   تو حاکم کہ جگ پر حکومت تجے

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ ، قطب الدین فیروز (اردو ادب ، ۹۹)).

ہے یاں کی حاکم تونیچ ہور کس کے انگے کرنا فریاد
سب رو دیا کرتے ہیں یاں پھر کون ہے جو دے گا داد

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۳). نائب اور حاکم تمہارے خلق اللہ پر ظلم کرتے ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۷). اتفاق سے اسی وقت شہر کا حاکم مع پیشکار اور پیادوں کے داخل ہوا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۷۵). حاکموں کی مصلحتوں کا جواب میرے پاس نہ تھا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۳۳). ۲. مالک ، آقا ؛ نمبردار ، مقدم ، زمیندار (فرہنگ آصفیہ). ۳. (حدیث) جس کا علم تین لاکھ حدیثوں پر محیط ہو (نزہۃ النظر ، ۳ ، حاشیہ نمبر۲). ۴. (تصوف) جو اوامرِ شرع سالک پر جاری رکھے (مصباح التعرف ، ۹۹). ۵. (مشین) وہ پرزہ جو مشین میں حرارت اور اس کے عوامل کی تقسیم کرتا اور قابو رکھتا ہے. حاکم انجن ... میں داخل ہونے والے ایندھن کی مقدار میں تبدیلی کر دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۲۹۱). [ع : (ح ک م)].

---اَعْلیٰ کس صف (---فت بخف ا ، سک ع ، ا بشکل ی) صف ؛ امذ.
خدا ، خداوند تعالیٰ ؛ افسر اعلیٰ ، بڑا حاکم ؛ رک : حکام اعلیٰ (ماخوذ : نوراللغات). [حاکم + اعلیٰ (رک)].

---بااِخْتیار کس صف (--- کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
قاضی ، جج وغیرہ جسے تمام اختیارات حاصل ہوں ، بااختیار عہدہ دار حاکم۔ وہ شخص جو فیصلہ کرے ، حاکم بااختیار. (۱۹۷۱ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۸۱۷). [حاکم + با (حرف جار) + اختیار (رک)].

---بالا کس صف ، صف ؛ امذ.
رک : حاکم اعلیٰ ؛ رک : حکام بالا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [حاکم + ف : بالا (۳)].

---چُون کا بھی بُرا کہاوت.
ادنیٰ حاکم سے بھی ڈرنا چاہیے (نوراللغات).

---دو جاننے والوں میں اَنْجان کہاوت.
اصل واقعات مدعی اور مدعا علیہ کو معلوم ہوتے ہیں حاکم کو کچھ معلوم نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دیوانی کس صف نیز امثا (---ی مع) صف ؛ امذ.
منصف ، سب جج ، سول عدالت کا افسر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حاکم + دیوانی (رک)].

---رَس (---فت ر) صف.
حاکم تک رسائی رکھنے والا. کسی مقلد حاکم رس نے غیر مقلدوں کی نسبت کہہ دیا کہ یہ لوگ ... فاتحہ کو منع کرتے ہیں. (۱۸۹۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۰۵). [حاکم + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

---فَوْجْداری کس صف نیز امثا (---و لین ، سک ج) صف ؛ امذ.

مجسٹریٹ ، جج جو جرائم کی تشخیص کرے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[حا کم + فوجداری (رک)]

---قلمی کسرِ صفر(---فت ق ، ل) صف ؛ امذ.
عامل ، ناظم ، گورنر (جامع اللغات). [حا کم + قلم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---کی اگاڑی اور گھوڑے کی پچھاڑی (سے ڈرنا چاہیے) نہ کھڑا ہو کہاوت.
دونوں طرح سخت نقصان ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے آنکھ نہیں ہوتی کان ہوتے ہیں کہاوت.
حا کم دیکھتے نہیں خوشامدیوں کی سنا کرتے ہیں (آئینۂ محاورات اردو ، ۱۶۹).

---کے تین اور شحنہ کے نو کہاوت.
اس وقت بولتے ہیں جب کسی حا کم کے ماتحت اس سے زیادہ رعیت کو لوٹیں (نوراللغات).

---کے کُتّے (---ضم ک ، شد ت) امذ.
حا کم کے نوکر جو بغیر نذرانہ لیے کسی کو حا کم کے پاس نہ لے جائیں ، حا کم کے چپراسی یا کارندے.

حا کم کے جو کتّے کھڑے ہو جائیں گے آ کے
ٹھکریاں پھینکیں گے ابھی صدر میں جا کے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۷۲).

---کے مارے اور کیچڑ کے پھسلے کا کس نے بُرا منایا ہے کہاوت.
حا کم کسی کو زد و کوب کرے تو اس کی تسلّی کے لیے کہتے ہیں (جامع اللغات).

---مجاز کسرِ صفر(---فت م) امذ.
وہ افسر جسے کسی معاملے کے متعلق اختیار حاصل ہو ، بااختیار افسر نالش اس وقت پیش شدہ سمجھی جانے کی جبکہ حا کم مجاز کے رو برو گزرے (۱۹۱۰ ، میعاد سماعت ایکٹ نمبر ۹ (ترجمہ) ، ۲۸). [حا کم + مجاز (رک)]

---محکوم کی لڑائی کیا کہاوت.
حا کم اور ماتحت کا جھگڑا ہو تو ماتحت کو نقصان پہنچتا ہے (جامع اللغات).

---نشین (---فت نیز کسر ن ، ی مع) امذ.
حا کم کے بیٹھنے کی جگہ ، وہ شہر یا مقام جہاں حا کم یا والی رہتا ہو ، دارالحکومت کلکتہ میں حا کم نشین محل میں شہر مقابل قلعہ کے اپنا تعمیر فرمایا (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳). اس خبر کو سن کر اودے پور کو کہ حا کم نشین تھا ویران کیا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۰۸). سرکار بدایوں سلطنت مغلیہ کے بہترین صوبہ اور بلدہ بدایوں حا کم نشین شہر تھا (۱۹۳۹ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۸٦). [حا کم + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

---وقت کسر اضا(---فت و ، سک ق) امذ.
حکمران ، موجودہ حا کم ، فرمانروائے حال.

حا کم وقت ہے تجھ گھر میں رقیبِ بدخُو
دیو مختار ہوا ملکِ سلیمان میں آ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲). حا کم وقت... ولزلی مارکوییس گورنر جنرل مارنگٹن کا وصف جو کچھ زبان یاری کر سکے کہوں (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲).

---ہارے اور منہ ہی منہ مارے کہاوت.
حا کم کی کسی بات کی تردید نہیں ہو سکتی ، افسر کی غلطی بھی ہو تو ماتحت کو ہی نقصان اٹھانا پڑتا ہے (نجم الامثال ، ۱۹۳ ؛ جامع اللغات).

---ہارے منہ پر/میں مارے کہاوت.
حا کم ہمیشہ زبردست ہے ، اس کی ہار بھی جیت ہوتی ہے (آئینۂ محاورات اردو ، ۱۷٦). وہ بولا کہ بھکوے ! ... تیں نے اس مثل کو نہیں سنا۔ حا کم ہارے منہ میں مارے (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱٦۰).

حا کمانہ (کسر ک ، فت ن) صف ؛ م ف.
۱. **حا کم کے مانند ، حا کم کی طرح ، حا کم جیسا ، تحکمانہ.** زید نے پیسہ دیتے وقت حا کمانہ وضع اختیار کی تھی (۱۹۲۳ ، اساس نفسیات ، ۱۵٦). چائے کی دعوت میں درخواست کی بجائے صریحاً حا کمانہ رویہ تھا (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۳۳). ۲. **سب سے زبردست ، غالب (اثر وغیرہ).** وہ (دودھ) ہماری رغبت پر ہرگز حا کمانہ اثر نہیں پیدا کرے گا (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۵۸). مرکزہ خلیہ مایہ کی متعدد فعلیتوں پر حا کمانہ اثر رکھتا ہے (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۳۰). [حا کم + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

حا کِمَہ (کسر ک ، فت م) صف مث.
حکومت کرنے والی ، حا کم (رک) کی تانیث. قانون بین الممالک کے لیے اس بات کی ضرورت نہیں کہ کوئی قوّتِ حا کمہ پائی جائے (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۲). [رک : حا کم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حا کِمی (کسر ک) (الف) امث.
۱. **حکومت ، فرمانروائی ، سرداری ، حکم ، فرمان.**

دنیا و دیں کی یا خدا برحق تجھی کو ہے روا
فرمانروائی ، حا کمی ، شاہی ، خدائی ، سروری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ٦). مجھے نا گپور کی حا کمی دلا دو (۱۸۹۸ ، یادگار مراد علی ، ۲٦۰).

لحظہ لحظہ شام کی سرخی ظلمتِ شب میں ڈوب چلی
حا کمیٔ تقدیر یہی ہے دن کو یونہی شب گیر کریں

(۱۹۷۳ ، مختارصدیقی ، سہ حرفی ، ۳۹). ۲. قانونی اختیار ؛ قوت ، طاقت ؛ حاکم کا کام یا منصب ، حاکم کا فرض منصبی (پلیٹس). (ب) صف. سرکار کا ، حکومت کا (پلیٹس). [حاکم + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

حاکِمِیَّت (کس ک ، م ، شد ی بفت نیز بلا شد) اِمث.
حکمرانی ؛ سرداری ؛ تسلط. اس شہر کا میئر ایک اُنّی ہے اور سب اس کی حاکمیت میں ہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۶۹). [حاکم + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حاکی صف.
بیان یا روایت کرنے والا ؛ حکایت کرنے والا. راویانِ اخبار و حاکیانِ آثار متفق ہیں. (۱۸۳۹ ، سرور سلطانی ، ۸). حاکیانِ حکایات ... نے ... افسانہائے کہن کو یوں بر ہفت آرائشی سے مزیّن کیا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱). [ع : (ح ک ی)].

حال (الف) اِمذ.
۱. (اً) **موجودہ زمانہ.** سوال: یہ طاقت مج میں نہیں ہے جے کچھ ماضی و حال و مستقبل سب اس ٹھیر وہی جائے. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۳). ماضی مستقبل حال ، ایک کا ایک بوجھے احوال. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۸۵).

شاعرانِ حال کو دیکھا سوا اوستاد کے
اب محبّت ہے سخن پر ایک سے تیرا بلند
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۶۸).

کیا ترے کشف بیان کرنے کی کہیے تاثیر
طبعِ گوبندہ بہ بیانِ حال ہوا مستقبل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸).

تربت پہ وہ کھڑے ہیں ہم ہیں کہ محوِ غفلت
اے کاش عہدِ ماضی اس وقت حال ہوتا
(۱۹۲۳ ، انجم کدہ ، ۷۳). (اا) (قواعد) **فعل کی وہ صورت جس سے زمانۂ موجودہ کا اظہار ہوتا ہے.** مصدر سے ماضی ، مضارع اور حال ... مشتق ہوتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۴۵). کتاب کا موضوع حال ، ماضی اور مستقبل کے صیغوں کا نحوی استعمال ہے. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۸۲). (ااا) (قواعد) **وہ لفظ جو فاعل یا مفعول کی ہیئت یا حالت ظاہر کرے ، ذوالحال کی حالت و کیفیت بتانے والا لفظ.** حال کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع بلحاظ ذوالحال کے ہوتی ہے. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۱۴). حالیہ کی اپنی خاص حیثیت حال کی ہے یعنی کسی مسند الیہ کی حالت بیان کرنے کے لیے وضع کیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۹۰). (iv) **ماضی قریب ، وہ زمانہ جس کو گزرے تھوڑا وقت ہوا ہو.** حال کی تصنیف ہے شعرا کا کلام نہایت کثرت سے جمع کیا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۶). ۲. **حالت ، کیفیت ، گت.**

خلاصی دے مُنج جگ کے جنجال تے
توں غافل نکو اچھ مرے حال تے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

سراج اے شعلہ رُو ہے کون سا سو میں نہیں واقف
مجھے کیا پوچھتا ہے پوچھ پروانے سیں حال اس کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹). انسان کا ساق القصیر دو حال سے خالی نہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۵). طبعاً سیدھے تھے اس لئے حالِ دل زبان پر ہی رہتا تھا. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۵۶). ۳. **دم خم ، طاقت ، سکت ، تاب و تواں.**

کہیا شاہ اب حال نیں منج منے
بھلا ہے جو کنج ہو اچھو کنج منے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۹).

اپنا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت جگر میں حال کہاں
(۱۸۶۶ ، غالب ، د ، ۱۰۲).

جو کچھ ہوا سو ہوا اب سوال ہی کیا ہے
بیانِ حال کروں مجھ میں حال ہی کیا ہے
(۱۹۷۴ ، سہاؔ ، کلام سہا (ق) ، ۳۰). ۴. **سرگزشت ، وہ حالت جو گزری یا گزر رہی ہے ، ماجرا ، واقعہ.**

سو باتاں اول کیاں سبھیں بول کر
کہے حال اپنا سونو کھول کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۵). نزدیک ہوائیں تو یہ لونڈی کچھ حال اپنی واردات کا ظاہر کرے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۹). میں نے اس سفر کا کچھ حال پرانے چراغ کے مضمون ... میں لکھا ہے. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۱۸۰). ۵. **ذاتی و واقعی تجربہ ، حقیقی حالت ، درونی کیفیت ، واردات قلبی ، انسان پر بیتنے والی کیفیت.** قال حال ہوتا ہے فراق وصال ہوتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰). ان کا کلام قال نہ تھا حال تھا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۲۸).

عظمتِ تنزیہہ دیکھی شوکتِ تشبیہ بھی
ایک حالِ مصطفیٰ ہے ایک قالِ مصطفیٰ
(۱۹۲۵ ، نشاط روح ، ۹۲). ۶. **طور ، طرح.**

صابر ہوں کہ آغوش میں صابر کے پلا ہوں
جس چال سے آیا تھا اسی طرح چلا ہوں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۳). عارضی بندوبست کے موجودہ طریق کسی حال مکمل نہیں ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۶۹). ۷. **ایک قسم کی بےخودی ، اضطرابی کیفیت جو محفلِ سماع یا مجلس میں صوفیانہ کلام سن کر اہلِ دل پر طاری ہوتی ہے ، عارفانہ کلام سنتے وقت مشائخ کا وجد.** درویشاں کو حال آتا ہے ہزار ہزار دل میں خیال آتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵۱).

چوٹ دل کی ہے جسے کب ہے اسے وجد و سماع
بے اثر درد کے کم ہوتے کا حالوں کے بیچ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۴).

دامن کہیں پڑا ہے گریباں کسی جگہ
میرے جنوں میں جوش ہے سوق کے حال کا
(۱۸۷۱ ، کلیات تسلیم ، ۵۰). زخمی شیر کو دیکھتے ہی وہ خود قوّالی کے حال کی صورت اختیار کر لیتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۵۷). ۸. (تصوف) **وہ جوش و سرور کی کیفیت جس کا تعلق استغراق یادِ الٰہی یا لطفِ الٰہی سے ہو.** یادِ الٰہی میں جو جوش

آتا ہے اور سُرور حاصل ہوتا ہے اس کو حال کہتے ہیں۔ (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۱۵)۔ جو کچھ بن قبیل کیفیات قلب میں وارد ہو محض موہبت الٰہی سے بغیر تامل کے اس کو حال کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۹۹)۔ ۹. (کلام) وجود کی وہ صفت جو نہ موجود ہے نہ معدوم یعنی وجود اور عدم کی درمیانی کیفیت (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۸۲۸)۔ ۱۰. برتاؤ ، سلوک۔ جتنا ادب تم استانی جی کا کرتی ہو اور جتنی ان سے دبتی ہو اور ان کا لحاظ کرتی ہو کسی اور سے بھی تمہارا یہ حال ہے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۹)۔ (ب) م ف۔ اب ، اسی وقت ، اس گھڑی ، ابھی۔

منتر سوں کروں سرمہ پہاڑاں کو حال
دریا میں کے پانی کو لاؤں ابال
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۰)۔

ہو دفن گر زمین میں بھی تو نکال دو
کل پرسوں کا نہ وعدہ کرو مجھ کو حال دو
(۱۸۸۲ ، (طلسمِ عمرانِ روسیاہ) رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲۱۲)۔
[ع : (ح و ل)]۔

---اَبتر ہونا ف ل ؛ محاورہ۔
رک : حال غیر ہونا۔

میں اس فصل کو دیکھ مضطر ہوا
مرا حال سخت آہ ابتر ہوا
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۳)۔

---اَچھا ہونا ف ل ؛ محاورہ۔
خیریت سے ہونا ، رُو بہ صحت ہونا ، باعافیت ہونا۔

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے رونق منہ پر
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹)۔

آپ پچھتاتے نہیں جور سے توبہ نہ کریں
آپ گھبرائیں نہیں داغ کا حال اچھا ہے
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰۳)۔

---اَحْوال (---فت ا ، سک ح) امذ۔
خیریت ، خیروعافیت ، ماجرا ، سرگذشت۔

لگے حال احوال سب پوچھنے
جو تھے دیکھے تھے سو کہے ان کنے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳)۔ دروازے کے باہر ... انھوں نے حال احوال دریافت کیا۔ (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۶)۔ [حال + احوال (رک)]۔

---اَور ہونا محاورہ۔
حالت دِگرگوں ہونا ، حالت خراب یا مختلف ہونا (جامع اللغات)۔

---آبادی امث۔
وہ زمین جو ابھی ابھی زراعت کے قابل بنائی گئی ہو ، وہ علاقہ جو ابھی ابھی آباد ہوا ہو (اردو قانونی ڈکشنری ؛ علمی اردو لغت)۔
[حال + آبادی (رک)]۔

---آنا محاورہ۔
وجد آنا ؛ رقّت طاری ہونا ؛ کیفیت طاری ہونا ؛ مست ہو جانا۔

جو مطرب وو صحرا میں اس دھات گانے
تو پھر ان کوں اس شوق تے حال آنے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۵)۔ ابوالعباس ... اپنی مجلس میں کچھ فرما رہے تھے کہ ایک عورت کو حال آیا اور چیخ ماری۔ (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۲۱)۔

انھیں غزلوں پہ حال آتے ہیں میخانے میں رندوں کو
انھیں شعروں کو میکش نعرۂ مستانہ کہتے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۸)۔

---آنکہ (---مغ) م ف ؛ مستعمل حالانکہ۔
باوجودیکہ ، درحالیکہ ، بااین ہمہ ، اگرچہ۔ ہندوستان میں ایک قوم ایسی ہے جو پانی کی طلبگار ہے حال آنکہ اسے پیاس نہیں۔ (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۲)۔ حالانکہ ... ہم ہزاروں اشعار میں سے غزل کے شعر کو فی الفور پہچان لیتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۱۵)۔ [حال + رک : آن (۳) + کہ (رک)]۔

---آئِینَہ ہونا محاورہ۔
حالت ظاہر ہونا ، حالت واضح یا روشن ہونا۔ زبانی آپ کا سارا حال آئینہ ہوا۔ (۱۸۴۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۶۸)۔

---باقی امث۔
(مالیات) موجودہ یا رواں بقایا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [حال + باقی (رک)]۔

---بَدَلْنا محاورہ۔
رُو بصحت ہونا ، مرض میں کمی ہونا۔

بدلتا نہیں حال بیمار کا — بدل کر دوا پر دوا مل رہی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۶۸)۔

---بُرا ہونا ف ل ؛ محاورہ۔
۱. بُری حالت ہونا ، پریشان ہونا ، اُلجھن میں ہونا ، خستہ و خراب ہونا۔

اچھے ہونے کا حال معلوم — یعنی کہ بُرا ہے حال اپنا
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۵۳)۔

پیاس کے مارے حال بُرا تھا
سامنے تھا چشمے کا دھارا
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۳۵)۔ ۲. صحت خراب ہونا (جامع اللغات)۔

---بَنانا محاورہ۔
بُری حالت کر لینا۔

احوال پرسی آن کے کس روز تم نے کی
میں نے یہ حال اپنا بنایا تو کیا ہوا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۷).

خود کو دیکھا تو نہ پہچان سکے
ہم بھی کیا حال بنا بیٹھے ہیں

(۱۹۵۹ ، زخم بہار ، ۸۳).

---بِٹنا محاورہ.
حال بنانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---بے حال ہونا محاورہ.
حالت غیر ہونا ، خراب خستہ ہونا ، آپے سے باہر ہو جانا ، ہوش و حواس باختہ ہونا (مخزن المحاورات ، ۳۰۳ ؛ نوراللغات).

---بِھڑنا محاورہ.
رک : حال کھیلنا.

مجلس میں دیکھو وعظ کی رندانِ بے حجاب
آمادہ ہیں کہ حال بھڑیں ہاؤ ہو کریں

(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۷۲).

---پانا محاورہ.
اصل حالت یا کیفیت کا معلوم کر لینا ، حقیقت تک رسائی ہونا.

طبیبوں نے نبض اور سیانوں نے فال
بہوت دیکھی لیکن نہ پائے وو حال

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲).

---پَتلا کَرنا محاورہ.
پریشان کر دینا ؛ مارنا پیٹنا ؛ تنگ کرنا ، ستانا ؛ بُری حالت کر دینا.

شدّتِ گریہ نے میرا حال کیا پتلا کیا
جسمِ خاکی بھیگ کر اشکوں میں دلدل ہو گیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۰).

مضطر اس بحرِ جہاں نے رنگو عبرت کھول کر
رنج کے ہاتھوں ہمارا حال پتلا کر دیا

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۷).

---پَتلا ہونا محاورہ.
۱. **حالت خراب ہونا ، حال غیر ہونا ؛ حالتِ نزع میں ہونا ، خستہ و خراب ہونا.**

اٹھا جلدی میں وہ بجلی سے اگلا
ہوا حال اس کا اس کوں دیکھ پتلا

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۳۰). اس گھوڑے کا حال پتلا ہو کر اس حد کو پہنچ گیا ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲۳۱). یہ موقع ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کے لیے بہترین ہے ہر طرف ان لوگوں کا حال پتلا ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۹۸). ۲. **مالی حالت خراب ہونا ، غریب ہونا** (جامع اللغات).

---پَر چھوڑنا محاورہ.
(کسی کو) تنہا چھوڑ دینا ، لا تعلق ہو جانا ؛ نظر انداز کرنا. مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۷). عبداللہ خان تو ان کے حال پر چھوڑ دوں کہ ... چین کرتے رہیں. (۱۹۳۳ ، ابرائی افسانے ، ۲۷۱). مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیے۔ جائیے. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۸۵).

---پَر (---پَہ) رونا محاورہ.
کسی کی خراب حالت پر افسوس ظاہر کرنا ، رحم کرنا ، ترس کھانا.

اگر دیو پوجنا اہے کافری ولے رونا اس حال پر بہتری

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰).

ایسی ہوا میں پاس نہ ساقی نہ جام ہے
رونا بجا ہے حال پہ میرے سحاب کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳).

ہیں نظر ہے کس کا رخِ آئینہ گداز
روتے ہیں اپنے حال پہ حیرانیوں میں ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱۱).

---پَر رونا آنا محاورہ.
حالت پر افسوس ہونا ، رقّت طاری ہونا ، رحم آنا ، ترس آنا.

خدا ہے بے نیاز اور بت بھی بے پروا ہیں شفقت سے
مجھے آتا ہے رونا حال پر گبر و مسلماں کے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۰).

---پُرسان (---ضم پ ، سک ر) صف.
حال پوچھنے والا ، خیریت دریافت کرنے والا ؛ پرسانِ حال.

حال پرساں بھی نہیں یاروں کے ہونے یار حیف
کیا زمانے کی ہوا سے مٹ رہی ہے آپ دھاب

(۱۷۹۲ ، دیوان محب (ق) ، ۱۰۳). [حال + ف : پرسان ، پرسیدن ۔ پوچھنا].

---پُرسی (---ضم پ ، سک ر) امث.
عیادت ، دریافتِ حال ، پرسشِ احوال ، خیریت پوچھنا.

جب سے سمجھا کہ ہم چلاؤ ہیں
حال پرسی تک آ کے کر جا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۷). ریل یا راستے یا سرا میں ایک آدھ مل گیا حال پرسی ہوئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۲۳). [حال + ف : پرس ، پرسیدن ۔ پوچھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر (---پَہ) ہنسنا محاورہ.
خستہ حالی کا مذاق اڑانا ، طنز کرنا ، دل آزاری کرنا.

رونے کی جا ہے بس میں کسی کے نہ ہو کوئی
ہنستا ہے میرے حال پہ صیّاد کس لیے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۲).

---ِ پَریشان کس صف (---فت پ ، ی مج نیز مع) امذ.
بُری حالت ، خراب حالت. کیا سبب ہے کہ اس قدر تو حالِ پریشان پر شفقت کرتا ہے. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۹).

نظر شوہر پہ جب آنکھوں نے ڈالی
ہوا حالِ پریشان اس کا حالی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نوسنقوم ، ۳ : ۷۳۰)۔ [حال + پریشان (رک)]۔

ـــ پڑنا محاورہ۔
مصیبت گزرنا ، بُرا وقت آنا۔

دیکھو تو حال برا کیسے ہیں سب اے حسرت
کیا ہوا جیب یہ مگر وقت پڑا حال پڑا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی (جعفر علی) ، ک ، ۱۲۴)۔

ـــ پُوچھنا ف م ؛ محاورہ۔
خیریت پُوچھنا ، سرگزشت دریافت کرنا ، مزاج پُرسی کرنا۔

عاشق مسیح بھی نہیں کہتے ہیں مہربان
حال اس کا پوچھیے جیسے بیمار دیکھیے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۸۷)۔

کچھ ان کا حال پُوچھو رہگزر سے
جو طوفاں میں نکل آئے بھنور سے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۳۸)۔

ـــ پہنچنا محاورہ۔
۱. نوبت آ جانا ، منزل آ جانا ، حد آخر کو پہنچنا۔

دعا بھی اب تو عاشق کی نہیں مقبول ہوتی ہے
بتو اللہ اکبر حال یہ پہنچا تکبّر کا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۳)۔ ۲. حالت خراب ہو جانا۔

ترے بیمار کا اے جانِ جاں یہ حال پہنچا ہے
مسیحا نے جو دیکھی نبض مُردے کا یقیں آیا

(۱۸۶۷ ، عرش (میرٹھی) ، د ، ۳)۔

ـــ پیدا کرنا محاورہ۔
خوشی محسوس کرنا ، سرور لانا۔

لے جب حال خوش مکر کا بات میں
کریں حال پیدا اپی ذات میں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۶)۔

ـــ تال امذ۔
رک : حال چال۔

جانوں نا کچھ حال تال سور کا سنگیت ودیا ذرا
جانوں تالیہ کلا نہ چھند رچنا تیرا ہی ہے آسرا

(۱۹۲۱ ، بنسی پرتاپ ، ۳)۔ [حال + رک : تال (۲)]۔

ـــ تباہ کس صف (ـــ فت ت) امذ۔
بُری حالت ، خستہ حالی۔

جانے دے چارہ گر شبِ ہجراں میں مت بُلا
وہ کیوں شریک ہو مرے حالِ تباہ میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱۸)۔

نہ اہلِ درد بھی جب ہوں شریکِ حالِ تباہ
سیاہ پوش ہے نوحہ گروں کا شعلۂ آہ

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۹۹)۔ [حال + تباہ (رک)]۔

ـــ تباہ ہونا محاورہ۔
۱. غریب ہونا ، مفلس ہونا ، تنگ دستی میں بسر کرنا ، اقتصادی طور پر خستہ ہونا۔ تو رنگ رلیاں اڑا رہا ہے اور وہاں تیرے ماں باپ کے حال تباہ ہو رہا ہے۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۸)۔
۲. حالت غیر ہونا ، ابتر حالت میں ہونا۔

تو اس حجرے میں جو رہا چند ماہ
سو کیفی سا ہے حالِ حجرہ تباہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۰)۔ بھوک سے میرا حال تباہ ہو رہا ہے توجہ فرمائی جائے۔ (۱۹۰۳ ، تاریخ الحکما ، ۲۲۳)۔

ـــ تنگ ہونا محاورہ۔
بُری حالت ہونا ، خراب کیفیت ہونا۔

حال اب تنگ ہے زمانے کا	رنگ بے رنگ ہے زمانے کا

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۵)۔

فرقت سے ہے تنگ حال اپنا	کیونکر نہ ہو اب وصال اپنا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۵۳)۔

ـــ ٹھار تھی رہنا محاورہ (قدیم)۔
حال ٹھکانے ہونا۔

میرا حال رہ سے نہ کچ ٹھار تھی
گزر سے نہ وو میرے آزار سے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۳)۔

ـــ جاننا ف م ؛ محاورہ۔
حالت و کیفیت سے واقف ہونا ، رازداں ہونا۔

پتّا پتّا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۷)۔

ـــ جمع (ـــ فت ج ، سک م) امث۔
(مالیات) جو حال لگان قابل ادائیگی ہو ، موجودہ معاملہ جو قابل ادائے گورنمنٹ ہو (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۰۳)۔ [حال + جمع (رک)]۔

ـــ چال امذ۔
حالت ، کیفیت ، رنگ ڈھنگ ، طور طریق۔

میاں سن کیے جیوں سخن پر خیال
بریاں بہشتاں کے ہوا حال چال

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۳۸)۔ جب میرے بھائی نے یہ حال چال دیکھا تو وہ وہاں سے نوک دم بھاگا۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۳۳)۔ وہ ... اپنے پرانے ساتھیوں سے برابر حال چال دریافت کرتے رہتے۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۲۳۷)۔ [حال + چال (۱)]۔

ـــ حال م ف۔
تیزی سے ، جلدی سے ، پُھرتی سے ، فوراً۔

قدم اپنے حجروں سے باہر نکال
کیا سب نے آ پیشوا حال حال

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۸).

کنّی اشرفی اور جواہر نکال
اچوبنے میں اس کے دیے حال حال

(۱۸۰۲ ، بہاردانش ، مرزا جان طپش ، ۱۸). [حال + حال (رک)].

---حال چلنا محاورہ.
تیزی سے چلنا ، جلدی جلدی چلنا.
کہ اتنے میں دروازے پر کوتوال   بہ تعجیل آیا چلا حال حال
(۱۸۰۲ ، بہاردانش ، مرزا جان طپش ، ۶۶).

---حال میں م ف.
ابھی ابھی ، حال ہی میں. ریشم کاشتکاری کی کلیں حال حال میں تمام و کمال بن کر تیار ہوئیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۳۵).

---خراب ہونا ف مر ؛ محاورہ.
زبوں حالی کو پہونچنا (عورت اور اردو زبان ، ۲۶۷).

---خستہ ہونا ف مر ؛ محاورہ.
پریشانی کا عالم ہونا ، بہت برا حال ہونا ، لبوں پر دم آنا ، نہایت تنگ ہونا. گرانی غلہ ... لشکر کا حال خستہ ہو رہا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۹۸).

---داری امث.
بنگال میں ایک قسم کا ٹیکس تھا جو شادی پر ادا کرنا ہوتا تھا (نوراللغات). [حال + ف : دار، داشتن = رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دگرگوں ہونا محاورہ.
رک : حال غیر ہونا.
وحشتِ طبع اب تو افزوں ہے   حال جی کا مرے دگرگوں ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۲).

روز کے صدموں سے حال اپنا دگرگوں ہو گیا
دردِ فرقت بڑھ گیا اتنا کہ دل خوں ہو گیا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۳۳). بادشاہ کا حال جو یکایک دگرگوں ہوا تو کیوں ہوا. (۱۹۲۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۹۱). حال دگرگوں ہو جاتا ہے اور کوئی لشکر ایسا نہیں ہوتا جو ... مقابلہ کر سکے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ، ۵۷).

---دینا محاورہ (قدیم).
۱. تاب و تواں بخشنا ، حال اچھا کرنا. یہ اپنے سنیاسی کو دعا کر کر جز بیرے میں داخل ہو کر ہر برخ کو حال دیا سو بیان. (۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۵). ۲. کیفیت طاری کرنا ، دیوانہ کرنا (ماخوذ : دکھنی اردو کی لغت).

---دھرنا محاورہ (قدیم).
وجد میں آنا ، مست ہونا.

چاروں رنگ رنگ رس بھرے پر بحالت باجے یوں بجیں
ناشی فلک کا حال دھر پروا سٹا دستار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳).

---ڈالنا محاورہ.
حالت یا صفت قرار دینا. اس تفسیر پر قائما حال ہے شہداللہ کا بعضے اس کو اولوالعلم کا حال ڈالتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۵۹).

---رَدّی ہونا محاورہ.
حالت بگڑنا. خانم صاحبہ کا حال نہایت ردی ہو گیا تھا صورت و زندگی نہیں تھی. (۱۸۸۱ ، انشائے داغ ، ۲۷).

---روشن ہونا محاورہ.
حالت ظاہر ہونا ، حقیقت کھل جانا.

گئے یوں شمع اس مجلس میں جلتے
سبھوں پر حال ہے روشن ہمارا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳). کھانا اور کھلانا سب بیکار ہے اگر ... حال دنیا پر روشن نہ ہو جائے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۸).

---رہنا محاورہ.
۱. طاقت باقی ہونا ، سکت یا قوت باقی رہنا.

اتا ہج میں مطلق رہیا نیں ہے حال
دے ہج کو دیدار شہ کا بحال

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۹).

کچھ حال نہیں رہا ہے ہم میں
احوال یہ ہے تمہارے غم میں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۶۶). ۲. وجد کی کیفیت طاری رہنا.

لیک کے حضرتِ صوفی کے پاؤں لے لیجے
ہر ایک شعر پہ برسوں ہی حال رہتا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۹۵).

---زار کس صف ؛ امذ.
روئے کی حالت ، بری حالت ، حالِ زبوں. شہزادہ نے کہا او موئے تو نے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا دیکھ تو تجھے کس حال زار سے قتل کرتی ہوں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶).

یا مصطفٰے یا مجتبٰی ہو رحم حالِ زار پر
غرقِ معاصی ہیں شہا فرمائیے چشمِ کرم

(۱۹۶۱ ، صد رنگ ، ۲۰). [حال + زار (رک)].

---زَبُوں کس صف (---فت ز ، و مع) صف.
بری حالت ، خراب کیفیت ، قابل رحم حالت.

ہمدم دکھا اب اس کو کسی ڈھب کہ رحم آئے
ناصح کو میرے حالِ زبوں نے رلا دیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۷). [حال + زبوں (رک)].

---سال امذ.
موجودہ سال ، سال حال (جامع اللغات). [حال + سال (رک)].

---سُنانا ف مر ؛ محاورہ.
ماجرا بیان کرنا ، حالت ظاہر کرنا ، کیفیت بتانا.

بے دھڑک آج اسے حال سنایا ہم نے
کارِ دُشوار جو آساں نہ ہوا تھا سو ہوا
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۴۴).

---سُنْنا ف م ، محاورہ.
ماجرا سُننا ، حالت جاننا ، کیفیت معلوم ہونا ، خبر پانا.
حال مجھ غمزدے کا جس جس نے
جب سنا ہو گا رو دیا ہو گا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۲۵).
خوب روئے حال پر اپنے وطن کا سن کے حال
کوئی غربت میں جو آ نکلا ہمارے شہر سے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۱۷۷).
سن کے یہ حال خیمے میں ماتم ہوا بپا
زینب نے سر سے اپنے وہیں کھینچ لی رِدا
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۳۹).

---سے بے حال ہو جانا/ہونا محاورہ.
اچھی حالت سے بُری حالت ہو جانا ، حیثیت بگڑ جانا ، پریشان ہونا ، خستہ حال ہونا (نوراللغات ؛ عورت اور اردو زبان ، ۲۹۷).

---شِکَسْتَہ کس صف(---کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
تباہ و برباد ، خستہ حال (جامع اللغات). [حال + ف : شکستہ ، شکستن ـ ٹوٹنا ، توڑنا].

---غیر ہونا محاورہ.
۱. **سکون برقرار نہ رہنا ، (مصیبت یا پریشانی سے) حالت بگڑ جانا ، خستہ یا شکستہ حال ہو جانا.**
جلد یوسف سے الٰہی ہو وصالِ یعقوب
غیر ہے فرقتِ فرزند میں حالِ یعقوب
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۸).
جب گیا پاس غیر کے وہ گئے گھٹتے ہی میرا غیر حال ہوا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۷). ۲. **(بیمار وغیرہ کا) قریب مرگ ہونا ، نزع کی کیفیت طاری ہونا.** وکلائے شیخ یوسف نے واثے کا حال دیکھا کہ غیر ہے تو اس کے خویشوں اور قرابتیوں کے آنے کے مانع نہ ہوئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۶۶).
حال ہے غیر مرا سب کو بتاتے جاؤ
گھیرے جو بیٹھے ہیں ان کو تو اُٹھاتے جاؤ
(۱۹۱۲ ، کلکدۂ عزیز ، ۸۱).

---(و) قال (و مع) امذ.
۱. **حالت اور بیان ، قول اور عمل.** تذکرہ نویس اپنے ہی حال و قال میں مست تھے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۰۷). ۲. **رک : حال معنی نمبر ۹.** کیفیت اس کے حال قال کی اور حقیقت کرامات و کمالات کی اظہر من الشمس ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۴۷). انہیں تصوف کے حال و قال کے ساتھ فن موسیقی سے بھی خاص لگاؤ تھا. (۱۹۶۲ ، تحقیق وتنقید ، ۴۴). [حال + و (عطف) + قال (رک)].

---کا نہ روزگار کا کہاوت.
رک : حال کا نہ قال کا الخ (جامع اللغات).

---کا نہ قال کا روٹی چَنْجَہ (بھر) دال کا کہاوت.
نکمے آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو کام کے وقت تو ٹل جائے اور کھانے کے وقت موجود ہو (نوراللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۰۹).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **مست ہونا ، وجد میں آنا.**
کا مجھکو مطرب اُٹھایا ساز بزم آخر ہوئی
حال کرتے ہیں مرے شعروں پہ اہلِ دل ہنوز
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۶). ۲. **بُرا سلوک کرنا ، بُری حالت بنانا ، حالت خراب کرنا.**
کھینچا تھا وہ بہت قامتِ جاناں کی شبیہ
حال آخر کو کیا دار نے کیا مانی کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۹).
اندازۂ الم نے یہ کیا حال کر دیا
یعنی کہ بیقراریٔ فرقت بھی چھین لی
(۱۹۳۸ ، صد رنگ ، ۱۱۰).
رو رو کے اپنا آپ نے کیا حال کر لیا
ہم سے کہیں جو آپ کے دل کا ہے مدّعا
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۳۳).

---کو پَہونْچنا محاورہ.
بُری حالت کو پہنچنا ، بُری حالت بننا ، حالت خراب ہونا.
ہر ایک کرتا ہے احوال پر مرے افسوس
غمِ فراق سے میں ایسے حال کو پہونچا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶۰).

---کُھلْنا محاورہ.
حالت ظاہر ہو جانا ، راز افشا ہو جانا ، آگاہی ہونا ، واقفیت ہونا ، حقیقت معلوم ہو جانا. دل کا حال ایک بات میں کھل جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۹۹).
آنکھیں تا عمر رہیں بند ترے کوچے میں
حال کھلنے نہ دیا دل کی گرفتاری کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۱).

---کھولْنا محاورہ.
حال کھلنا (رک) کا تعدیہ.
یوں ان پہ حال کھولیے رنج و ملال کا
افسانہ کہیے اور کسی خستہ حال کا
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۷). یہودیوں نے اپنے مذہب میں جو کچھ تحریف کر دی تھی اور جو نئے عقیدے پیدا

کر لیے تھے ان کا حال حضرت عیسیٰ نے خود ہی کھول دیا تھا۔ (۱۹۱۷ء ، مسیح اور مسیحیت ، ۹۲)۔

ـــ کھیلنا محاورہ۔
۱. وجد لانا ، وجد میں آنا ، کلام یا قوالی سُن کر ہُو حق کرنا ، لوٹ لوٹ جانا۔ اوہو! وہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۵۲)۔

اب کوئی دم میں ساغر و مینا ہوئے شہید
ہی لی جناب شیخ نے کھیلیں گے حال اب

(۱۹۱۹ء ، درِ شہوار ، ۳۵)۔ ۲. خوشی سے جُھومنا ، رقص کرنا۔

دھوم سے کھیلو حال کہ آیا اور اک روشن سال

(۱۹۵۸ء ، تارِ پیراہن ، ۱۸۳)۔

ـــ گُزَرنا محاورہ۔
کیفیت طاری ہونا ، حالت (اچھی یا بُری) ہونا ، واقعہ پیش آنا۔

پھر وہی دل کا قلق ہے وہی بیتابی ہے
رات کو حال جو گزرا تھا وہی حال ہے آج

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۱)۔ اوس کی زندگی ہی میں یہ غدر بپا ہرچند کہ اس کو خبر کی گئی کہ اس طرح کا حال آپ کے فرزند ارجمند پر گزرا۔ (۱۸۴۷ء ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵)۔

ـــ گیا اَحْوال گیا (پَر) دِل کا خَیال نَہ گَیا کہاوت۔
تباہ و برباد ہو گئے مگر عادت بد نہ گئی ، صحت خراب ہوئی دولت جاتی رہی لیکن بری عادتیں نہ گئیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

ـــ لانا محاورہ۔
رک : حال کھیلنا۔ عرسں اور قبروں پر مراقبہ اور باجا راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا۔ (۱۸۳۰ء ، تقویۃ الایمان ، ۷۷)۔

دکھایا پیرِ مغاں نے وہ جام میں جلوہ
کہ جس پہ حضرتِ موسیٰ ہیں حال لائے ہوئے

(۱۹۳۳ء ، صوتِ تغزل ، ۲۱۲)۔

ـــ لُٹا ہونا محاورہ۔
(عو) حالت خراب ہونا (نور اللغات)۔

ـــ لے لینا محاورہ۔
عندیہ معلوم کرنا ، مطلب تاڑ جانا ، ارادہ بھانپ لینا۔ ایسے سیدھے بھولے ریبر کے جی کا حال نپولین نے لے لیا۔ (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم ، ۲ : ۲۷۵)۔

ـــ مال امتد۔
رک : حال چال۔

لاریب فتح جنگ کا یونہی تھا حال مال
اور ہجرِ جسم و جان سے یوں تھا دلوں کا حال

(۱۷۶۱ء ، جنگ نامہ پانی پت منظوم ، ۱۰)۔ [حال + مال (تابع)]۔

ـــ میں م ف۔
موجودہ زمانے میں ، اِن دنوں ، ابھی۔

حال میں شاعری کا ہے یہ ڈھنگ
اپنا جو شعر ہے وہ حالی ہے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۳۳۷)۔

ـــ میں آنا محاورہ۔
وجد میں آنا ، کیفیت طاری ہونا۔

ملائک سبھیں آئے تھے حال میں
سو ویسے پڑے پھر کو غلغال میں

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۰)۔

حال آئے نہ آئے کبھی تم حال میں آؤ
جو دیکھتے ہو آنکھ سے شاعر کی دکھاؤ

(۱۹۳۶ء ، جگ بیتی ، ۲)۔

آواز سن کے دشت و جبل آئے حال میں
اکبر اذان دیتے تھے لحنِ بلال میں

(۱۹۸۱ء ، شہادت ، ۱۶۱)۔

ـــ میں فال دہی میں مُوسَل کہاوت۔
اسیری کی حالت میں فال نکلوانا اس طرح ہے جس طرح دہی میں موسل یعنی فضول بات ہے۔ اول میں چول دہی میں موسل۔ حالانکہ مثل یوں ہے۔ حال میں فال دہی میں موسل۔ (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳۱ : ۳)۔

ـــ میں قال دَہی میں مُوسَل کہاوت۔
(عو) کسی بےموقع و بےمحل دخل دینے والی کی نسبت بولتی ہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۰۹ ؛ نور اللغات)۔

ـــ میں لانا محاورہ۔
وجد طاری کرنا ، مست کرنا۔ ہوا آتی ہے مگر عاشق مزاج بھیروں سے گستاخی نہیں کر سکتی بھیر آئے ہیں گانے ہیں حال میں لاتے ہیں۔ (۱۹۱۲ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۲)۔

ـــ میں مَسْت ہونا محاورہ۔
اپنی حیثیت میں خوش رہنا۔

سودا تو اپنے حال میں مدت سے مست ہے
قائم رہا تھا ایک سو اپنے وطن گیا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۲۳)۔

ـــ وارِد (ـــ کس ر) صف۔
تھوڑی دیر پہلے آیا ہوا ، زمانہ حال میں آیا ہوا ، تازہ وارد ، نو وارِد۔ فقیروں کے جتھے اکثر حال وارد اکثر پیشتر سے مقیم تھے (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۷۹)۔ [حال + وارِد (رک)]۔

ـــ ہونا محاورہ۔
۱. حالت یا نوبت ہونا۔

کیا کہیں ہم عشق میں ہم پر مصیبت کیا ہوئی
ہو گیا یہ حال اپنا تم سے فرقت کیا ہوئی

(۱۸۷۵ء ، آئینۂ ناظرین ، ۲۰۲)۔ ۲. ممکن ہونا ، موجود ہونا۔ محال ہے

سو حال ہوتا ہے ، عجیب تماشے دستے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۱). ۳. **طاقت ہونا ، سکت ہونا ، تاب و توان ہونا ، ہوش ہونا (عموماً نفی میں مستعمل).**

ولے جب جو دیکھی میں شہ کا جمال
مرا حسن بسری ہوں نیں منج میں حال
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۶).

تپِ فراق سے باقی بدن میں حال نہیں
وصال ہی سہی اس سے اگر وصال نہیں
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۶۳).

تیغوں سے قاتلوں کی اماں پائیں کس طرح
حال اب نہیں فرس سے اتر آئیں کس طرح
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۱).

حال کچھ دستِ جنوں سے مرے داماں میں نہیں
تار جا کِ دل کے سیے کو گریباں میں نہیں
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۶۶).

---ہی میں م ف.
اِن ہی دنوں ، ابھی ابھی. آگرے سے چھپ کر حال ہی میں شائع ہوا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۰۵).

حال (۲) صف.
بسنے والا ، اترا ہوا ، موجود جب محل قابل انقسام ہوتا ہے تو جو چیز اس میں حال ہوتی ہے وہ بھی قابل انقسام ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، سوانح مولانا روم ، ۱۷۶).

یری حال و محل سے بھی ہے پھر سب میں وہی وہ ہے
وہ ہے واحد شمار اعداد میں اس کا نہیں اصلا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲). [ع : (ح ل ل)].

حالا (۱) امذ (قدیم).
حالت ، گت ، کیفیت.

پرت والے تری بالی انکھڑ والی ہوں میں آلی
تپس کہالے اپس جاتی ہوں دیکھ حالی مرا حالا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۰). [حال (رک) کا ایک تلفظ].

حالا (۲) م ف.
ابھی ، اسی وقت (نوراللغات). [رک : حال + ع : ا ، لاحقۂ تمیز].

---حال م ف.
فی الحال ، اب ، اس وقت.

کب تک یہ غمِ جہاں کی ہے قالا قال
الھم عیش منا بین اِذا حالا حال
(۱۹۲۷ ، میخانۂ خیام ، ۳۳۹). [حالا + حال (رک)].

حالات امذ (قدیم : امث).
حالت (رک) کی جمع.

ہیں کی سودائیوں کی حالاتیں
شورشِ عشق کی خرافاتیں
(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۱). اس بادشاہ کے **حالات اور واقعات** کو ... مسلسل بیان کیا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱). جنگ فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکی تھی اور حالات ... قابو سے باہر ہو چکے تھے. (۱۹۸۳ ، جدید اردو غزل ؛ ایک مطالعہ ، ۱۹۵). [حالت (رک) کی جمع].

حالا بے صف.
(عوام) چوڑے چکلے ، بڑے بڑے ، گول گول (صرف روپے کے ساتھ مخصوص). خیر اوپر کا سامان میں اپنا دے دوں گی تو بھی اس وقت حالا سے دس ہزار چاہیے ہیں. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۷۹). [مقامی].

حالانکہ (مغ ، کس ک) م ف.
رک : **حال آنکہ.** میں نے اس چیز کو ... آنکھوں کے سامنے رکھ لیا حالانکہ اوس کی آنکھیں بالکل بند ہوتی ہیں. (۱۸۷۷ ، تاثیر الانظار ، ۱۷). حالانکہ اخلاقاً یہ رسم پہلے ہی ادا ہونی چاہیے تھی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۹۳).

حالب (کس ل) امذ.
۱. **وہ نالی جس کے راستے سے پیشاب گردے سے مثانے میں پہنچتا ہے ، پیشاب کی نالی.** عروق دمویہ اور حالب اس درز یا سوراخ میں سے باہر نکلتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۲۳۱). ۲. **دودھ دوہنے والا ؛ ران کی ایک رگ** (اسٹین گاس ؛ فرہنگ آنند راج ؛ لغات کشوری). [ع : (ح ل ب)].

حالبہ (کس ل ، فت ب) امث.
وہ نالی جس کے ذریعے سے پیشاب مثانے سے خارج ہوتا ہے ، مجری البول. حالبہ ... مادہ میں الگ لیکن نر میں تناسلی نلی کے ساتھ ملی ہوتی ہے. (۱۹۶۰ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۷۰۵). [رک : حالب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حالبی (کس ل) صف.
حالب (رک) سے منسوب یا متعلق ، تراکیب میں مستعمل. [رک : حالب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ثُنیات (---فت ث ، سک ن) امذ.
(طب و جراحت) حالبی نُمرق (رک) کے جانبی حصے یا تہیں. حید (میڈ) کے جانبی حصے حالبیں کے فتحوں سے آگے تک پھیلتے ہیں ان کو حالبی ثنیات کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اعشائیات ، ۲۳۳). [حالبی + ع : ثنیہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---نُمرُق (---ضم ن ، سک م ، ضم ر) امذ.
(طب و جراحت) حالبوں کے فتحوں کے درمیان پھیلا ہوا عضلات کا قدرے خمدار اُبھار یا گومڑا. مثانہ کی متور حالت میں حالبی نُمرق ایک پھیکے زرد بند کی طرح نظر آتا ہے. (۱۹۳۳ ، اعشائیات ، ۲۳۳). [حالبی + ع : نُمرُق ـ چھوٹا تکیہ].

حالَت (فت ل) امث.

۱. حال ، کیفیت. پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت اور دو حالت تھی جے کچھ میں کہتا ہوں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳).

بار بار اس کے دَر پہ جاتا ہوں
حالت اب اضطراب کی سی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۲). جب تک شخصیتِ انسان قائم ہے ، ہر حالت میں آدابِ متابعت اس پر جاری ہیں. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ، ۵۳۲). ۲. وجد کا عالم ، وجد کی کیفیت ، کیف و سرور ، عالمِ استغراق و محویت. ایک رات بایزید اپنی حالت میں خدا کون کہے الٰہی تیری بات کیوں پایا جائے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۸). حالت درویشوں کی کمالِ سرور سے مبدل ہو جاتی ہے ان کی اصطلاح میں یہ حالت یا حال کہلاتا ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ (ترجمہ) ، ۲۶۵). ۳. سکت ، قوّت ، دم خم ، تاب و تواں.

جلتا ہوں درس رہن اب حالت نہیں ہے مجھ میں
ہو سب مری مصیبت عیار میں کہو جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸).
تند ہی آتی کسی صورت نہیں　نکلی ہے جان میں حالت نہیں
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۸). ابھی لیٹی رہو ، تم میں بیٹھنے کی حالت کہاں ہے. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۵۹). [ع : (ح و ل)].

---اَبتَر ہونا ف س.
بری حالت ہونا ؛ گت بننا ؛ خستہ و خراب ہو جانا ؛ ظاہری ہیئت یا کوائف میں بگاڑ پیدا ہونا. تیری حالت ابتر کیوں ہو گئی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۰۹).

---اِستِغلاظ کس اضا (--- کس ا ، سک س ، کس ت ، سک غ) امث.
گاڑھا ہو جانے کی حالت ؛ (طب) یہ خلیے کی ایک ایسی فسادی تبدیلی ہوتی ہے جس میں حیات بخش مائع گاڑھا اور غلیظ یا منجمد ہو جاتا ہے ساتھ ہی خلیہ جسامت میں سکڑ جاتا ہے (ماخوذ : نہایت الامراض ، ۱ : ۷۹). [حالت + ع : استغلاظ (غ ل ظ) - گاڑھا ہونا ، موٹا ہونا].

---اِضافَت کس اضا (--- کس ا ، فت ف) امث.
(قواعد) کسی لفظ کی وہ حالت جو اس لفظ کے تعلق کو دوسرے لفظ سے ظاہر کرتی ہے ، مضاف ہونے کی حالت. حالت اضافت یعنی جبکہ کسی چیز کو ضمیر سے کسی طرح کا لگاؤ ہو. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۵۸). بحالت اضافت ضمائر اضافی ، اپنے ، اپنا ، اپنی کا استعمال ضمائر غائب و حاضر و متکلم کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۵۰). [حالت + اضافت (رک)].

---اِضافی کس صف (--- کس ا) امث.
حالت اضافت ، اضافت سے تعلق رکھنے والی حالت. عمود کا گھوڑا۔ یہاں گھوڑا حالتِ اضافی میں ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۱۹). [حالت + اضافی (رک)].

---اَعلٰی کس صف (--- فت ا ، سک ع ، ا بہ شکل ی) امث.
(مسمریزم) معمول کی وہ حالت جس میں آثارِ غائب بینی پائے جاتے ہیں. جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اس پر خود بخود حالت اعلٰی گزر جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، تاثیر الانظار ، ۳۹). [حالت + اعلٰی (رک)].

---آنا محاورہ.
رک : حال آنا. ایلو! مشائخوں میں سے کسی کو حالت آئی ، کیا پنخنیاں کھا رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۲).

---بِگَڑنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ؛ مرض کا شدید ہو جانا ؛ حالت غیر ہونا. رات سے اس کی حالت بہت ہی بگڑ گئی. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۱۵).

الٰہا درد بیٹھی طبیعت کچھ ایسی
بنی جان پر بگڑی حالت کچھ ایسی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۰۵).

---بَنانا محاورہ.
بُرا حال کر دینا یا کر لینا ، دُرگت بنانا. وہ اپنی کیا حالت بنائیں گے ... ہماری آنکھیں کیوں کر ان کے سامنے ہوں گی. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۸). اس نے میری یہ حالت بنا دی ، اس میں میرا کیا قصور تھا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۵۰).

---پانا محاورہ.
ضعف رفع ہونا ، کمزوری دُور ہونا ، طبیعت کا معمول پر آنا ، طاقت آنا. تین خط آئے مگر مبتلائے زکام و بخار تھا جواب کیوں کر لکھتا. ذرا حالت پاؤں تو لکھوں. (۱۹۱۵ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۶۱).

---پَتلی ہونا محاورہ.
تنگدستی ہونا ، عُسرت ہونا ، صورتِ احوال بگڑنا. پچاس پچاس سہیتہ کر کے مجھے دیتا جا ... تیری حالت ذرا پتلی ہے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۷۶).

---پُوچھنا ف س ، محاورہ.
رک : حال پوچھنا.

پوچھ حالت نہ مرے اشک کی طغیانی کی
کشتیٔ نوح اسی سیل نے طوفانی کی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۲).

---تاریک کس صف (--- ی مج) امث.
(مسمریزم) وہ حالت جس میں غائب بینی کے آثار نہ ہوں (ماخوذ : تاثیر الانظار ، ۳۹). [حالت + تاریک (رک)].

---تباہ ہونا ف مر ؛ محاورہ.
برباد ہو جانا ، غریب ہو جانا ، حالت بگڑنا ، خراب و خستہ ہونا.

صدمہ کچھ دل پہ نہ ہو اوس کے خدا خیر کرے
حالت اس وقت تو شدت سے تباہ اپنی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۵۸).

سایہ کسی جگہ ہے نہ چشمہ نہ چاہ ہے
تم تو ہوا میں ہو مری حالت تباہ ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲).

---تکاثف کس امذ (---فت ت ، ضم ث) امث.
(طب) حالتِ استغلاظ ، کثیف ہونے کی کیفیت. یہ جسم یکساں طور پر اور بہت زیادہ کثیف ہوتا ہے اس کو حالتِ تکاثف ... کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۹). [حالت + تکاثف (رک)].

---توازُن کس امذ (---فت ت ، ضم ز) امث.
(طبیعات) کسی جسم کی وہ حالت جس میں جھلاؤ یا جُھکاؤ نہ ہو بلکہ ٹھیری ہوئی ہو ہوا کے ذرات نہ تو جھلاؤ کے آخری سرے پر پہنچے ہیں اور نہ ہی حالت توازن سے گزر رہے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۸۳). [حالت + توازن (رک)].

---ثالثہ کس صف (---کس ل ، فت ث) امث.
(طب) صحت اور مرض کے بیچ کی حالت ، سنبھالا. حالتِ ثالثہ ایک ایسی درمیانی حالت ہے جسے نہ پورے طور پر تندرستی کہا جا سکتا ہے اور نہ پورے طور پر بیماری. (۱۹۰۹ ، افادۂ کبیر محمل ، ۱۲۸). [حالت + ثالثہ (رک)].

---جذب کس امذ (---فت ج ، سک ذ) امث.
محو ہو جانے کی کیفیت ؛ (تصوف) بیخودی کی حالت ، ایسی حالت جس میں بلا ارادہ خالق کی محبت کی کشش پیدا ہوتی ہے ؛ استغراق کی حالت. حضرت شیخ بدیع الدین ... شہر برمر سے اجمیر شریف تشریف لائے اس وقت حضرت پر حالتِ جذب طاری تھی. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۲۲۹). [حالت + جذب (رک)].

---جرّی کس صف (---فت ج ، شد ر) امث.
(قواعد) اسم کی وہ حالت جب اس پر حرفِ جار داخل ہو (عربی میں اس حالت میں اسم کے آخر عموماً کسرہ ہوتا ہے). حالت رفعی میں اسم کے آخر ضمہ ہوتا ہے حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جرّی میں زیادہ تر کسرہ ہوتا ہے. (۱۹۰۹ ، آئینۂ اخلاق ، ۲ : ۶۶). [حالت + جر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خبری کس صف (---فت خ ، ب) امث
(قواعد) جملۂ اسمیہ میں جب کوئی اسم مبتدا کی خبر دے. حالت خبری - جو بطور خبر واقع ہو - جیسے وہ بیمار ہے. حامد اس شہر کا حاکم ہے. (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۹۳). [حالت + خبر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خراب ہونا ف مر ؛ محاورہ.
رک : حالت بگڑنا.

ہے رنگ زرد ، چشم ہیں تر ، کیوں ہیں خشک لب
بتلا دے کس لیے ہوئی حالت تری خراب

(۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر (رونق کے ڈرامے) ، ۵ : ۲). سلطنت بھی بد سے بدتر ہو جاتی ہے اور تمام منقسمہ مملکت کی حالت خراب. (۱۹۰۴ ، مقدمہ ابن خلدون ، ۲ : ۲۱۶). اختر کی حالت خراب ہے اور اس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں. (۱۹۸۳ ، سفرینا ، ۳۸۳).

---خستہ ہونا ف مر.
بُرا حال ہونا ، مفلسی ہونا ، برباد ہو جانا. مسلمانوں کی مالی حالت ... خستہ اور شکستہ ہو گئی ہے کہ ان کو جود و سخا کی تربیت دینا خلافِ مصلحت ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۹۱).

---خوابِ بیداری کس امذ (---و معد ، کس ب ، ی مج) امث
(مسمریزم) ایسی حالت جس میں انسان کو جاگتے ہوئے نیند میں مبتلا کر دیا جائے ، وہ کیفیت جس میں معمول پر نیند طاری کر کے اس کے حواس معطل کر دیے جائیں مگر ذہن و ادراک بروئے کار رہیں. میں نے ایسے شخص کو جس پر حالت خواب بیداری خود بخود واقع ہوتی ہو آج تک نہیں دیکھا ہے. (۱۸۷۷ ، تاثیر الانظار ، ۳۰). [حالت + خواب (رک) + بیداری (رک)].

---خوابِ مقناطیسی کس امذ (---و معد ، کس ب ، کس نیز فت م ، سک ق ، ی مج) امث.
(مسمریزم) عامل کے عمل سے معمول پر طاری ہونے والی نیند کی کیفیت جس میں اس کا ذہن کارفرما رہتا ہے. باتیں سب اوس کو حالت خواب مقناطیسی میں بچوں کی طرح سکھائی پڑتی ہیں. (۱۸۷۷ ، تاثیر الانظار ، ۳۸). [حالت + خواب (رک) + مقناطیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دُرُست ہونا ف مر ؛ محاورہ.
حالت معمول پر آنا ؛ طبیعت ٹھیک ہونا ، صحت یاب ہونا. بیوی اور بہن دونوں رو پیٹ کر صبر کر چکیں مگر نہ درست ہوئی تو حالت تسیمہ کی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲).

---دگرگوں ہونا محاورہ.
رک : حالت بگڑنا ؛ موت کے آثار نمایاں ہونا. اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور حالت دگرگوں ہو گئی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۰۹).

---ردّی ہونا محاورہ.
رک : حالت بگڑنا. روز بروز اس کی حالت ردّی ہوتی گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۷).

---رَسیدہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
(تصوف) وہ شخص جسے حال آیا ہو ، وہ شخص جس پر وجد طاری ہوا ہو. فرقہ پاک میں یہ رسم ہے کہ بوقت سماع شخص حالت رسیدہ کو اٹھا کر الٹا لٹکا دیتے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۲۵۱). [حالت + ف : رسیدہ ، رسیدن - پہنچنا]

--- رفعی کس صف (--- فت ر ، سک ف) امث.
(قواعد) فاعلی حالت ، عربی میں اس حالت میں اسم کے آخر ضمہ ہوتا ہے. حالتِ رفعی میں اسم کے آخر ضمہ ہوتا ہے. (١٩٠٩ ، آئینۂ اخلاق ، ٢ : ٦٦). [حالت + رفع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- روشن کس صف (--- و لین ، فت ش) امث.
(مسمریزم) وہ حالت جس میں معمول سب کچھ سنتا اور پوچھنے پر حاضر و غائب کا حال بتاتا ہے. ایک معمول تو میں نے دیکھا کہ پہلے حالتِ روشن میں پسِ پشت یا دوسرے کمرے کا حال یا ہم ربط کے جسم کا حال صحیح صحیح بتا دیتا تھا اور جو شخص جس طرح کا سوال اوس سے کرے اوس کو سن لیتا تھا. (١٨٧٧ ، تاثیرالانظار ، ٦٩ ، ٧٠). [حالت + روشن (رک)].

--- رہنا محاورہ.
١. حال رہنا (رک) ، مستی ہونا ، وجد رہنا

بھولتی تھی نہ کوئی دم تری صورت مجھ کو
تیری حالت یہ رہا کرتی تھی حالت مجھ کو

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٢٣٦). ٢. طاقت ہونا ، توانائی ہونا.

ہائے یاراں دل سیں باہر کیونکہ اب نکلے یہ تیر
ضعف سیں حالت رہی نہیں (نیں) نالہ و افغاں کی

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٨٦).

--- زار کس صف ; امث.
رک : حال زار. وہ پردے میں رونے والیوں کی حالتِ زار سے متاثر ہو کر ان کی ہمدردی اور حمایت میں کھڑے ہوئے. (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم ، ١٨). [حالت + زار (رک)].

--- سکون کس اضا (--- ضم س ، و مع) امث.
ٹھہراؤ کی حالت ; (حیاتیات) وہ زمانہ جب جراثیم کی نشو و نما رک جاتی ہے. جراثیمی بذرے جراثیم کی حالتِ سکون کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ اس زمانے میں ان کی تیز خلوی تقسیم کم ہو جاتی ہے اور عمل تنفس بھی بالکل محدود ہو جاتا ہے. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٩٧). [حالت + سکون (رک)].

--- سلبِ حواس کس اضا (--- فت س ، سک ل ، کس ب ، فت ح) امث.
(مسمریزم) معمول کی وہ کیفیت جب عمل سے اس کی احساسی قوت ختم کر کے ذہنی و ادراکی قوت کو بروئے کار لایا جاتا ہے. عمل مقناطیسی کے اوس اثر ... سے حالت سلب حواس یعنی حالت سکوت ... واقع ہوتی ہے. (١٨٧٧ ، تاثیرالانظار ، ٩١). [حالت + سلب (رک) + حواس (رک)].

--- سنبھالنا ف م ; محاورہ.
حالت درست کرنا ، تسلی دینا ، صحت کی کوشش کرنا.

وہ سنبھالیں کے مری حالتِ دل کیا کہنا
ان سے پہلو بھی اپنا تو سنبھالا نہ گیا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٥).

--- سنبھل جانا / سنبھلنا ف ل ; محاورہ.
طبیعت بحال ہونا ، طبیعت ٹھیک ہونا ، حالت بہتر ہو جانا ، رُو بصحت ہونا. جبتک بادشاہ کی حالت سنبھل نہ جائے تم سب گھر جا کر آرام کرو. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٣).

--- طفلی کس اضا (--- کس ط ، سک ف) امث.
بچپن کی حالت ، نشو و نما کی ابتدائی حالت. یہ بچوں کا سا خیال جب تک دنیا حالتِ طفلی میں رہی بوڑھوں کے دلوں میں جما رہا. (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبیعی ، ١ : ١٠١). [حالت + طفل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- طوری کس صف (--- و لین) امث.
(قواعد) اسم کی وہ حالت جس سے طور ، طریقہ ، ذریعہ یا سبب معلوم ہو. حالتِ طوری. جس سے طور طریقہ ذریعہ سبب معلوم ہو ، جیسے شوق سے پڑھا ، تلوار سے مارا. (١٩٣٢ ، اساس اردو ، ٩٣). [حالت + طور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ظرفی کس صف (--- فت ظ ، سک ر) امث.
(قواعد) وہ حالت جب کسی اسم کا تعلق زمان یا مکان سے پایا جائے. حالتِ ظرفی ... جیسے وہ گھر میں ہے. وہ شام سے غائب ہے. (١٩٣٢ ، اساس اردو ، ٩٣). [حالت + ظرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- غائب بینی کس اضا (--- کس ء ، ی مع) امث.
(مسمریزم) رک : حالت روشن. حالتِ غائب بینی کو میں حالت روشن اصطلاحاً قرار دیتا ہوں. (١٨٧٧ ، تاثیرالانظار ، ٣٩). [حالت + غائب (رک) + ف : بین ، دیدن - دیکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- غیر کرنا محاورہ.
بُرا حال کر دینا یا کر لینا ، حالت تباہ کرنا.

اس گلِ رعنا کی بھی اس مکر سے آ جائے بُو
بلبلوں نے باغ میں دانستہ حالت غیر کی

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٦٩١).

--- غیر ہونا محاورہ.
رک : حالت بگڑنا.

ناتوانی سے ہے حالت غیر ہجرِ یار میں
دم نکل جاتا ہے اپنا ساتھ ہر اک آہ کے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢ : ٣٠٨). مجلس میں ... خاص کر عورتوں کی حالت شدتِ گریہ سے غیر ہو گئی. (١٩٦٧ ، تحریر، دہلی ، ١ ، ٢ : ٢١).

--- فاعلی کس صف (--- کس ع) امث.
(قواعد) کسی اسم کی وہ حالت جب وہ فاعل کی حیثیت سے کام کرے ، فاعل ہونے کی حالت. جو کے ساتھ حالتِ فاعلی میں علامت فاعل "نے" نہیں آتی. (١٩٧٣ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ٧٠). [حالت + فاعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ فاعِلیّت کس اضا (---کس ع ، شد ی بفت) امث.
(قواعد) رک : حالتِ فاعلی. حالتِ فاعلیت۔ جس کو فعل سے فاعلیت کا تعلق ہو (۱۹۰۳ء ، مصباح القواعد ، ۱۲۵). [حالت + فاعل (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---کی مُساوات (---ضم م) امث.
(طبیعیات) گیس یا سیال اشیا کے دباؤ حجم اور حرارت کی باہمی نسبت کا ریاضی ضابطہ و قاعدہ. جب کوئی گیس یا سیال شے سکون کی Static حالت میں ہو تو اس کے نظام کو دباؤ ، حجم اور ٹمپریچر سے مکمل طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے. دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے نظام کے لیے دباؤ ، حجم اور ٹمپریچر کے درمیان ایک واضح تعلق ہوتا ہے جس کو حالت کی مساوات (Equation of State) کہا جاتاہے.
(۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۱۷).

---گِرنا محاورہ.
اقتصادی حالت کمزور ہو جانا ؛ صحت کا خراب ہو جانا ، بیماری کا بڑھ جانا. بمبئی میں پہنچ کر وہ کچھ دن ہوٹلوں میں رہتا ہے پھر جب حالت گرنے لگتی ہے تو وہ سامان کسی کے گھر میں ڈال کر مفت خوروں کے ساتھ کھانے لگتا ہے. (۱۹۶۲ ، معشوقہ ، ۶۸).

---گُزرنا محاورہ.
صدمے سے دوچار ہونا ، بُری حالت ہونا ، کیفیت طاری ہونا.

چھڑ یا ں میں جو حالت کہ مچھلی کے اوپر گزرے
مرے دل پر جدا ہو تم سیتی اے جان وہ گزری
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸).

دیکھ کے حال مریضِ فرقت حالت ہم پہ یہ مسیحا گزری
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۸).

---ِ مابَعْد کس اضا (---فت ب ، سک ع) امث.
بعد کی حالت ؛ (نسجیات) وہ حالت جب کروموسومس یعنی چھوٹا لونیہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں. کروموسومس کے انشقاق و افتراق (Meta-Kinesis) کو اکثر میٹافیز (Meta-Phase) یا حالت مابعد ... کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۹). [حالت + مابعد (رک)].

---ِ مُتَوسِّطَہ کس صف (---ضم م ، فت ت ، و ، شد س بکس ، فت ط) امث.
رک : حالتِ ثالثہ. حالت ثالثہ (تیسری حالت) کو متوسطہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۲۸). [حالت + متوسط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ مَجْرُوری کس صف (---فت م ، سک ج ، ومع) امث.
(قواعد) رک : حالت جری. حالت مجروری میں استعمال کی مثالیں : ایسے سے کیا کام ہو سکتا ہے ، ایسوں سے نباہ ممکن نہیں. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۶۸). [حالت + مجرور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ مَسْکُوت کس صف (---فت م ، سک س ، و مع) امث.
(مسمریزم) معمول کی وہ حالت جس میں اس کا بدن ساکت ہو جائے اور بے خودی طاری ہو کر چت لیٹ جائے ، سکتے کی حالت ، رک : حالت سلب حواس. حالتِ مسکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کے نمایاں ہوتے ہیں. (۱۸۷۷ ، تاثیرالانظار ، ۹۲). [حالت + مسکوت (رک)].

---ِ مَسْکُوتِ اَعْلٰی کس صف (---فت م ، سک س ، و مع ، کس ت ، فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی) امث.
(مسمریزم) معمول کی وہ حالت مسکوت (رک) جس میں وہ عالم ارواح کی سیر کرے. حقیقت یہ ہے کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص اثر حالتِ مسکوت اعلیٰ کا ہے. (۱۸۷۷ ، تاثیرالانظار ، ۹۸). [حالت + مسکوت (رک) + اعلیٰ (رک)].

---ِ مُغَیَّرَہ کس صف (---ضم م ، فت غ ، شد ی بفت ، فت ر) امث.
(قواعد) اسم کی وہ حالت جب اس پر حروف عاملہ (مغیّرہ) میں سے کسی حرف کے آنے کی وجہ سے اس میں تغیر واقع ہو ، الف اور ہائے مختفی یا (ے) سے بدل جائے. گھوڑے نے گھاس کھائی اس میں گھوڑے مغیّرہ حالت میں ہے. (۱۹۷۳ ، اردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۸۱). [حالت + مغیرہ (رک)].

---ِ مَفْعُولی کس صف (---فت م ، سک ف ، و مع) امث.
(قواعد) ترکیب نحوی میں کسی لفظ کے مفعول ہونے کی حالت. دو ضمائرِ شخصی بحالتِ مفعولی کبھی ایک ساتھ اس طرح آ جاتے ہیں کہ مفعول قائم مقام فاعل اور اصل مفعولی کلمے کے تعین میں سننے والے کو دشواری ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۰۰). [حالت + مفعول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ مَفْعُولِیَّت کس اضا (---فت م ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
رک : حالت مفعولی. حالتِ مفعولیت۔ اوراً (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۵۸). حالتِ مفعولیت۔ جس کو فعل سے مفعولیت کا تعلق ہو. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۲۹). [حالت + مفعول (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ مَوجُودَہ کس صف (---و لین ، و مع ، فت د) امث.
اِس وقت کی حقیقت ، موجودہ حیثیت (نوراللغات). [حالت + موجود (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---میں م ف.
کیفیت میں ، حال میں ، صورت میں (پلیٹس).

---ِ ناداری کس اضا ، امث.
مفلسی کی حالت ، تہی دستی کی حالت ، بے چارگی اور غریبی کی حالت (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۰۳). [حالت + ناداری (رک)].

ـــــ نازُک ہو جانا محاورہ.
واقعات و معاملات میں حالت کا خراب ہو جانا ، جسمانی صحت کا بہت بگڑ جانا ، حالت بگڑنا. بعض اوقات ایسی نازک حالت ہو جاتی ہے کہ حکومت تو رہی ایک طرف جان کے لالے پڑ جاتے ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۰۹).

ـــــ ندائی کس صف (ـــــ کس ن) امث.
(قواعد) اسم کی وہ حالت جب اُسے پکارا جائے. حالتِ ندائی- وہ جسے پکارا جائے ، جیسے اے لڑکے. (۱۹۳۲ ، اساس اردو ، ۹۳). [حالت + ندا ، ندا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نزع کس اضا (ـــــ فت ن ، سک ز) امث.
جاں کنی کی حالت ، دم توڑنے کی کیفیت. حالتِ نزع میں اس نے یہ کہا کہ خدا سے امید رکھتا ہوں کہ تجھکو بھی اسی حالت میں موت آوے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۲). آپ کی ایک نواسی حالتِ نزع میں تھی ... آپ نے اس کی حالت دیکھی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹۹). [حالت + نزع (رک)].

ـــــ نصبی کس صف (ـــــ فت ن ، سک ص) امث.
(قواعد) مفعولی حالت ، عربی میں اس حالت میں اسم کے آخر فتحہ ہوتا ہے. حالتِ رفعی میں اسم کے آخر ضمہ ہوتا ہے حالتِ نصبی میں فتحہ. (۱۹۰۹ ، آئینۂ اخلاق ، ۲ : ۶۶). [حالت + نصب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ہونا ف ل ؛ محاورہ.
۱. وجد میں ہونا ، عارفانہ کلام نغمہ یا قوالی وغیرہ سُن کر بیخودی طاری ہونا. بروز میلہ حسب دستور نوشاہیاں قوالی کرتا ہے اس میں تمام خدام اس کے حاضر ہوتے ہیں اور ہر ایک کو حالت ہوتی ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۵۷). ۲. کیفیت ہونا. حالت یہ تھی کہ ... بہرحال انہوں نے مرثیہ پڑھا. (۱۹۶۷ ، تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۲۰).

حالتی (فت ل) صف.
حالت (رک) سے منسوب یا متعلق ، رک : حالتی فعل. [رک : حالت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ فِعل (ـــــ کس ف ، سک ع) امذ.
فعل کا مسلسل جاری رہنا ، فعل کی حالت کا لگاتار قائم رہنا ، فعلِ حالیہ ، عملِ جاری. اس طرح کا حرکی سلسلہ فعل کی اس مستقل تیاری ... کا نفسیاتی مقابل ہے جس کو قدیم ماہرین عضویات حالتی فعل کہتے تھے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۷۸). [حالتی + فعل (رک)].

حالِف (کس ل) صف ، امذ.
حلف اٹھانے والا. اگر مدعی علیہ گونگا ہو ... تو جب وہ اپنے سر سے اشارہ کرے کہ ہاں تو وہ حالف ہو جائے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۸). [ع : (ح ل ف)].

حالِق (کس ل) صف.
بال مونڈنے والا ، بال صاف کرنے والی (دوا). حالق ... بسبب تیزی کے بالوں کو کمزور کر کے اکھاڑنے یا اکھڑنے پر آمادہ کر دیتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۱۱۰). [ع : (ح ل ق)].

حالِقہ (کس ل ، فت ق) صف مث.
سر صاف کرنے والی ، بال مونڈنے والی. پہلی امتوں کا مرض آہستہ آہستہ تمہاری طرف چلا آ رہا ہے اور وہ ایک حسد ہے اور دوسری دشمنی اور ان میں سے ہر ایک حالقہ (صاف کرنے والی ، مونڈنے والی) ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۵۰). [رک : حالق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حالی (الف) صف.
۱. ظاہر ، روشن ، واضح.

> ہوا کیا وو کہہ کیوں حالی منجے
> کہ دستا ہے پنجرا سو خالی منجے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۰). اس پر حالی ہو گیا کہ سات دن کے بعد یہ امر مقرر ہو گیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۸۱).

> اثر ہو یا نہ ہو یہ فائدہ کیا کم ہے نالوں سے
> ہماری حالتِ دل ان پہ حالی ہوتی جاتی ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۸۹). ۲. وجد میں لانے والا ، حال میں لانے والا.

> ہمیشہ جیوں سنو بر راست بازاں وجد کرتے ہیں
> مگر قدِ پری رو مصرعِ برجستہ حالی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴۸).

> غزل میں کر مری کیونکر نہ صاحب دل کو حال آئے
> ہر اک مضمون درد آمیز ہے ہر بیت حالی ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاض سحر ، ۳۳۵). ۳. موافق حال ، حالت کے مطابق ، کیفیت سے معمور ، (کسی پر) بیتا یا گزرا ہوا.

> یہی چرچا ہے مجلس میں سخن کی ہر زبان اوپر
> مرا قصہ گویا مضمون ہوا ہے شعر حالی کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۲). ایسے مضامین اور شعراء کے لئے خیالی تھے ان کے حالی تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۱۲). ۴. (وہ کیفیت) جو حالت و آثار سے ظاہر ہو. جو کیفیت میں بیان کرتی ہوں وہ حالی ہے بغیر اپنے اوپر گزرے معلوم نہیں ہو سکتی. (۱۸۶۳ ، گلشن جاں فزا ، ۱۱۱). یہ شہادت زبانی نہیں بلکہ حالی ہے. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۷۶). ۵. واقف.

> جو کوئی شغل کثرت میں حالی ہوا
> وہ اسرار وحدت کا حالی ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۸). ۹. حال سے منسوب ، زمانۂ حال کا ، موجودہ.

> خمخانۂ جاوید ہے یا بزمِ سخن ہے
> ہیں اس میں ہزاروں شُعرا ماضی و حالی

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، مہر (نارائن پرشاد ورما) ، ۲۰۷). بجھلی

تصویریں جو فنا ہو تی رہی تھیں ان کی جگہ اگلی حالی تصویریں بغیر کسی توقف کے لیتی رہتی ہیں۔ (۱۹۵۹ ، تجدد امثال ، ۲۷)۔ ۷۔ ہم صحبت ، ساتھی ، ہمنشیں ؛ معاون ، مددگار۔ جو لوگ چودھری صاحبوں کے ساتھ ان لڑائیوں میں شریک تھے اپنے تئیں چودھری صاحبوں کا حالی اور مددگار سمجھتے تھے۔ (۱۸۵۸ ، مقالاتِ سرسید ، ۶ : ۳۶۲)۔ (ب) م ف۔ **اِسی وقت ، فوراً۔**

صدقے نبیؐ کے حالی شاہ عبدلا وصالی
عاشق ہے تیرا بالی ہم جیو کا ہے پیارا
(۱۹۷۰ ، عبداللہ شاہ ، د ، ۲۵)۔

سن کے دوڑے یہ نقیباں اور وزیر
لے چلے حالی گدا کو کر اسیر
(۱۶۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۰۱)۔ (ج) امذ۔ ۱۔ **رائج سکّہ ، جس کا چلن ہو ، موجودہ سکّہ۔**

نقد جان اپنی کو تیرے کان کی بالی کروں
اشرفی ناقص ہے یہ یوں اس کو میں حالی کروں
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۲۰۰)۔ دام یہ ایک حالی سکّہ تانبہ کا تھا اکبر شاہ کے عہد میں ایک روپیہ چالیس دام کا شمار ہوتا تھا۔ (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دسمبر ، ۳۸)۔ ۲۔ **روپیہ جو ریاست حیدر آباد دکن میں رائج تھا اور برطانیہ کے روپے (کلدار) سے کچھ کم قیمت رکھتا تھا ، ایسے برطانوی سکّے سے ممیّز کرنے کے لیے حالی روپیہ کہتے تھے۔** انجمن کی امداد (چالیس ہزار سکّہ حالی) دوامی منظور ہو گئی۔ (۱۹۳۲ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۱۸۶)۔ [رک : حال + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حالی مَوالی (فت م) امذ۔

ہمنشیں ، ساتھی ، ہم صحبت ؛ مصاحب ، درباری ، خوشامدی۔ دنیا میں بادشاہوں کا طریقہ اپنی عظمت و جلال دکھانے کا یہی ہے کہ تخت پر بیٹھے ہیں ، تخت کے چاروں طرف حالی موالی کھڑے ہیں۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۷۳)۔ شریف صاحب کے حالی موالی کہتے ہیں کہ شریف خاص الخاص عربی ہے۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲ : ۱۰)۔ [حالی (اہالی) + موالی (رک)]۔

حالِیَت (کس ل ، فت ی) امث۔

(عو) رک : **حالت۔** میں نے کیا ونی آج کل تو سب جگہ یہی حالیت ہے۔ (۱۹۲۷ ، نرالی اردو ، ۱۰۳)۔ [حالت (رک) کا عوامی تلفظ]۔

حالِیَّت (کس ل ، شد ی بفت) امث۔

۱۔ (قواعد) **زمانۂ حال میں ہونے کی کیفیت۔** اصل صیغہ اسم حالیہ ، جو حالیت کے مفہوم کے لیے وضع ہی کیا گیا ہے۔ (۱۹۶۱ ، افعالِ مرکبہ ، ۲۶)۔ ۲۔ (نفسیات) **تاخّر ، قریب العہدی ، حداثت۔** حالیت کا اصول یہ ہے کہ تازہ تجربات پہلے تجربوں کے مقابلے میں زیادہ واضح طور پر یاد رہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۸۳)۔ [رک : حال + ی ، لاحقۂ نسبت + یَّت ، لاحقۂ کیفیت]۔

حالِیَہ (کس ل ، فت ی)۔ (الف) صف۔

۱۔ **حال کا ، موجودہ ، (کوئی واقعہ یا مسئلہ) جو حال ہی میں پیش** آیا ہو۔ ہم تنقید کر کے معلوم کر سکیں گے کہ سابقہ اور حالیہ رنگ میں کیا فرق پیدا ہوا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱)۔ ۲۔ **قصیدے کی ایک قسم جس میں گردشِ زمانہ کی شکایت ہو تی ہے۔** قصیدے میں کبھی بہار اور گلزار کی تعریف ہو تی ہے تو اس کو بہاریہ ... اور گردشِ زمانے کی شکایت ہو تو حالیہ ... کہتے ہیں۔ (۱۸۶۶ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۵)۔ ۳۔ **وہ نظم جس میں بیتی ہوئی کیفیت و حالت بیان کی جائے ، حالات و واقعات پر مبنی نظم یا ترکیب بند وغیرہ۔** یہ ترکیب بند مرزا کی عمدہ ترین حالیہ نظموں میں سے ہے۔ (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۳۲)۔ (ب) امذ۔ (قواعد) **وہ اسم (صفت) جو فعل کے اختتام پذیر ہونے یا جاری رہنے پر دلالت کرے اور فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر کرے۔** امر اور نہی اور حالیہ مشتق ہوتے ہیں۔ (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۳۵)۔ حالیہ میں بیک وقت تین کلموں یعنی اسم ، فعل ، صفت ، کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۱/۲۷)۔ [رک : حالی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ تَمام (ـــــ فت ت) امذ۔

(قواعد) **وہ حالیہ جس سے فعل کا ختم ہونا پایا جاتا ہے ، جیسے مرا ہوا جانور۔** اگر وہ فعل جس سے حالیہ بنا ہے ، متعدی ہے اور اس کے ساتھ کوئی اسم مفعول کی حالت میں ہے تو حالیہ تمام بلالحاظ جنس و تعداد یائے مجہول کے ساتھ آئے گا۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۴۸)۔ "مرنا" کا حالیہ تمام "مرا" یا "موا" (مثیا)۔ (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۳۷)۔ [حالیہ + تمام (رک)]۔

ـــــ مَعْطُوفَہ (ـــــ فت م ، سک ع ، و مع ، فت ف) امذ۔

(قواعد) **فعل کی وہ صورت جو اپنے وقوع کے بعد دوسرے فعل کے وقوع پر دلالت کرے ، اردو میں فعل اول کے بعد علامت کر یا کے لگا کر دوسرے فعل سے سلسلہ قائم کر دیتے ہیں۔ پہلا معطوف علیہ کہلاتا ہے دوسرا معطوف اور کر یا کے حرفِ عطف۔** اردو میں حالیہ معطوفہ کا استعمال بکثرت ہوتا ہے ، اس کا تعلق ہمیشہ جملے کے اصل فعل سے ہوتا ہے۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۵۰)۔ [حالیہ + معطوف (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ نا تَمام (ـــــ فت ت) امذ۔

(قواعد) **وہ حالیہ جس سے فعل کا جاری رہنا پایا جائے ، جیسے ؛ بہتا ہوا پانی۔** اگر اصل فعل متعدی طور پر معروف میں ہے تو حالیہ ناتمام یائے مجہول کے ساتھ آئے گا ، خواہ تعداد جنس کچھ ہی ہو۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۴۸)۔ حالیہ ناتمام سے مراد وہ حالیہ ہے جس میں فعل ختم نہ ہو۔ (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۸۸)۔ [حالیہ + نا (سابقۂ نفی) + تمام (رک)]۔

حام امذ۔

نوح علیہ السّلام کے ایک بیٹے کا نام۔ اولادِ حام میں اس قدر قلیل عرصہ میں نام و نشان سچے مذہب کا باقی نہ رہا تھا۔ (۱۸۷۳ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۹)۔ حضرت نوح علیہ السّلام ... کے دوسرے

لیے عام تھے. (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۳۳۳). [ع (عَلَم)].

حٰمٓ (حا ، میم) امث ؛ امذ.
قرآن کریم کی حسبِ ذیل سات مکّی سورتوں کے شروع میں واقع ہونے والے حروفِ مقطعات: (۱) المومن (۲) سورۃ فصلت (جسے حٰمٓ السجدہ بھی کہا جاتا ہے) (۳) الشوریٰ (۴) الزخرف (۵) الدخان (۶) الجاثیہ (۷) الاحقاف یہ ساتوں سورتیں اسی لفظ (حٰمٓ - حامیم) سے شروع ہونے کی وجہ سے الحوامیم ، آل حٰمٓ یا ذوات حم کہلاتی ہیں (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۸۳۵). [ع].

حاما سُوقی (و مع) امث.
ایک روئیدگی ہے کہ زمین پر بچھی ہوتی ہے ہر شاخ انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے ، پھول سفید اور ننھے چھوٹے ہوتے ہیں شاخوں میں پھل سیاہ مرچ کے دانوں کے برابر نکلتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳). [ع : ے یو].

حامِد (کس م) صف.
تعریف کرنے والا ، حمد کرنے والا.

> اس کے حامد ہوں اگر ہژدہ ہزار عالم سب
> اور ہوں ایک زبان جن و بنی آدم سب

(۱۸۵۴ ، داستانِ صادقاں ، ۲).

> حمود و حامد و احمد ، محمد و محمود
> کریم و سیر کرام ، و مکرم و اکرم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰). [ع : (ح م د)].

---کی پگڑی مَحمُود کے سَر کہاوت.
ایسے موقع پر مستعمل جب کسی کام یا بات کی ذمہ داری دوسرے پر ڈالی جائے ، کام کوئی کرے اور ذمہ دار کسی اور کو ٹھہرایا جائے یا کسی کی چیز کسی اور کو دی جائے ہمارے ہاں حامد کی پگڑی محمود کے سر رکھنے کا محاورہ بھی ہے اور روایت بھی. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مئی ، ۳).

حامِداً وَ مُصَلِّیاً (کس م ، تن د بفت ، فت و ، ضم م ، فت ص ، شد ل بکس ، تن ی بفت) م ف.
حمد کرتے ہوئے اور صلوٰۃ پڑھتے ہوئے ، وہ کلمہ جو عموماً کاتب اور خوش نویس اپنی تحریر کے آغاز میں لکھتے ہیں. پیشانی پر بڑے ٹھاٹھ سے حامداً و مصلیاً لکھ کر نیچے مختصر سا خطبہ اس کے بعد اسم بندہ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۷). [رک : حامد + اً ، لاحقۂ تمیز + و (عطف) + مُصَلّی (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

حامِدِیَّت (کس م ، د ، شد ی بفت) امث.
حامد (رک) کا اسمِ کیفیت ، حامد ہونے کی صفت یا حالت و کیفیت. ساتھ صفت حامدیت اور محمودیت کے اور برانگیختہ کرنے اس پروردگار اوپر کا مقام محمود میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰۴). حامدیت و محمودیت اللہ سے مختص ہے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۳۲۲). [رک : حامد + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حامِض (کس م) صف ؛ امذ.
۱. **تُرش ، کھٹّا.** حامض اور عفص ... باعتبار بدل جانے اس کے ذائقہ کے طبعی ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۹۴). اگر اس بخار کا مادہ بلغم زجاجی یا حامض (ترش) ہو تو سردی بہت زیادہ لگتی ہے. (۱۹۳۳ ، حیات اجامیہ ، ۳۲). ۲. **تیزاب ، ترشہ ، ایسڈ.** کاربیٹ میں کوئی حامض (ایسڈ) ملانے سے بھی کاربن ڈائی آکسائیڈ بن سکتی ہے. (۱۹۰۵ ، رموز فطرت ، ۹۱). [ع : (ح م ض)].

حامِل (کس م) صف ؛ امذ.
۱. **اُٹھانے والا ، بوجھ اُٹھانے والا ، (اُٹھا کر) کسی چیز کا لے جانے اور لانے والا.**

> مطیع اوس کے سب حاملاں عرش کے
> ہواسیاں فلک اوس کے ہیں فرش کے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵).

> پامال اسے کیا جو فلک اس طرح سے تیں
> تھا حامل اس جفا کا تن و توش نقش پا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۷).

> طوبیٰ ہو تو ایسا مہ کامل ہو تو ایسا
> ایسے عَلَمِ نور کا حامل ہو تو ایسا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۰).

> ڈھلے نہ گر عمل و معرفت میں علم کتاب
> ہیں ایک حاملِ اسفار و حاملانِ حُزم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۵۵). ۲. **کوئی چیز یا صفت رکھنے والا ، صاحب.** دنیا کا ہر پیغمبر بلکہ روحانیت کا ہر حامل اپنی پراسرار زندگی کے اندر ایک دنیا رکھتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳). یہ حضرت واقعی ایک رخ ذہن کے حامل ہیں. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۳). ۳. (طب) **ایسا شخص یا جانور جو خواہ خود بیمار نہ ہو لیکن دوسروں کو مرض منتقل کرے یعنی بیماری کے جراثیم دوسروں تک پہنچاتا رہے.** میعادی بخار کی ابتدا ان اشخاص سے ہوتی ہے جو حامل کہلاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۲۵۰). ۴. (ہیئت) **سیّاروں کے ایک فلک کا نام جو بجائے خارج المرکز کے ہے اور اس کی سطح میں ایک تدویر پھرتی ہے اور اس کے اندر کوکب منصوب رہتا ہے.** ان چاروں سیاروں کو بھی فلک ہیں ایک ممثل اور ایک حامل کہ بجائے خارج المرکز کے ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۷۷). ۵. حاملہ[ع] **(کوئی خصوصیت) رکھنے والی.**

> ہوتی کھانے سے اس کے ترت حامل
> اٹھا پھر درد زہ کا اس کو کامل

(۱۸۳۱ ، معجزۂ نبوی ، ۱۳). شوہر اس سے صحبت کرنے لگے اس صورت میں اگر وہ حامل ہوگی تو کیا جاوے گا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۰). [ع : (ح م ل)].

---ِ اَمْر کس اضا (---فت ا ، سک م) امذ.
(تصوف) **حاملِ امر ، عالم ارواح کو کہتے ہیں** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۹۹). [حامل + امر (رک)].

ـــــ اَمْواج (ـــــ فت ا ، سک م) امث.
(برقیات) ریڈیو براڈ کاسٹنگ میں عام ریڈیائی لہروں کو لے جانے والی لہریں . وہ ریڈیائی لہریں جو بصری اور صوتی اشارے لے جاتی ہیں. ٹرانسسٹر ایک وقت میں دو کام کرتا ہے ... متلویہ فریکوینسی کی حامل امواج بناتا ہے.(۱۹۷۰ ، ٹرانسسٹر کے تجربات ، ۶۱). [حامل + امواج (رک)].

ـــــ حَدِیث کس اضا(ـــــ فت ح ، ی مع) امذ.
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول ، تقریر یا بیان کا ایسا راوی یا محدث جسے بہت سی حدیثیں یاد ہوں ، حدیثوں کا حافظ ، جیسے بے شمار حدیثیں ازبر ہوں. علامہ ذہبی نے اسلام کے دوسرے تیسرے دور میں جن لوگوں کو حاملینِ حدیث کا لقب دیا ہے اور اون کے مستقل ترجمے لکھے ہیں ... انہیں دونوں شہروں کے رہنے والے یا قریبی تھے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۴۴). حاملین و حافظِ حدیث بھی سب کے سب عجمی تھے. (۱۹۶۶ ، عہد اسلامی میں سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶۷). [حامل + حدیث (رک)].

ـــــ خَط / رُقْعَہ کس اضا(ـــــ فت ح / ضم ر ، سک ق ، فت ع) امذ ؛ صف.
خط لے جانے والا ، جسے خط دے کر بھیجا گیا ہو ، قاصد ، پیغامبر. حامل ... لے جانے والا کسی چیز کا جیسے حامل رقعہ. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۵۸۳). [حامل + خط (رک)/رقعہ(رک)].

ـــــ مَتْن کس اضا(ـــــ فت م ، سک ت) امذ.
اصل مع شرح (نوراللغات). [حامل + متن (رک)].

ـــــ وَحْی کس اضا(ـــــ فت و ، سک ح) امذ.
حضرت جبرئیل علیہ السلام (جامع اللغات) [حامل + وحی (رک)].

حامِلَہ (کس م ، فت ل) صف مث.
۱. اٹھانے والی ، بوجھ برداشت کرنے والی ، بوجھ اُٹھانے والی ، سامان ڈھونے والی.

بردا نہیں معلوم بجز یاس تو زاید
ہے آج شبِ ہجر کذب حاملۂ درد
(۱۷۹۳ ، محب دہلوی ، د ، ۱۵۳).

عرصۂ قافلۂ داغ جگر — ہے یہ حاملۂ حالِ سحر
(۱۸۷۳ ، گلزار چین ، ۱۰۵). ۲. جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو ، پیٹ والی. جب وہ حاملہ ہو گئی اور بچہ ہوا تو اس کو مار ڈالنے کا حکم کیا (۱۸۹۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۰). عبدالوحید اپنی حاملہ بیوی کو قتل دے رہا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۳۸). اف : ہونا [رک : حامل ، ۲ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ کَرْنا ف م ، محاورہ.
بار آور کرنا ، پھل دینے کے لائق بنانا ، نُطفہ ٹھہرانا ، حمل ٹھہرانا. نر کھجور ، مادہ کھجور کو حاملہ کرتی ہے جیسا کہ حیوانات کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مقالاتِ شبلی ، ۷ : ۵۹).

حامُود (و مع) صف.
حمد کرنے والا ، مدّاح ، تعریف کرنے والا.
حمّاد و محمود و حامود و حمدا — وہ الہام و اخلاق کا تکملہ ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۵۶). [ع : (ح م د)].

حامی (۱) صف ؛ امذ.
۱. حمایت کرنے والا ، مددگار ، طرف دار ، بچانے والا.

حکوئی عاشق نہیں تیرا یقیں کر جان دو جگ میں
نہ کوئی عاقل ہے اس حامی نہ کوئی فرزانہ ہے باعث
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۳).

تری انکھیاں ہیں خوبی ست حمایت کر اپنی پیارے
کوئی انسان نہ کا اس قدر ہوتا نہیں حامی
(۱۷۱۸ ، شاہ کرناٹکی ، د ، ۲۹۲).

وہ حامی لطف سے ہو تو کچھ اپنا کام اچھا ہو
وگرنہ زشتیٔ اعمال سے کیا جانیے کیا ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۸). مسلمان حامیانِ اردو اپنے ... نظریہ پر سختی سے قائم تھے. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۸). ۲. وہ اونٹ جس کی پشت سے دو یا دس بچے ہو چکے ہوں. نہیں ٹھہرایا اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۰۳). [ع : (ح م ی)].

ـــــ کار صف.
حمایت کرنے والا ، مدد کرنے والا.

کون اپنا اور حامی کار ہے
جس کا ہو وہ اس کا بیڑا پار ہے
(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۵). [حامی + کار ، لاحقۂ صفت].

حامی (۲) صف ؛ امذ.
۱. بہت گرم ، جلتا ہوا ، سوزاں (لغات کشوری). ۲. ایک پتھر جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے. حامی ، ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ سنگ شدید الحمرۃ نقطہ ہائے سیاہ رکھتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۹). [ع : (ح م م)].

حامی (۳) امث.
اقرار ، ہامی ، ضمانت ؛ رک : حامی بھرانا ، بھرنا [رک : ہامی - ہاں + میاں (رک) کی تخفیف کا غلط املا].

ـــــ بَھرانا محاورہ.
حمایت پر مجبور کرنا ، زبردستی اقرار پر راضی کرنا. کوئی کبھی ہلالوں واری جاؤں انجانیوں کو حامی بھراتی ہوں (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۰).

ـــــ بَھرْنا محاورہ.
۱. کسی عمل کے لیے ہاں کرنا ، اقرار کرنا ، دم بھرنا ، ساتھ دینا ، حوصلہ بڑھانا. سبھوں سے بہ سختی و ملائمت استفسار کیا ، لیکن کسو نے حامی نہ بھری. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۹).

کھانے جوڑنے کے روپوں کی بھی اپا جان نے حامی بھری ہے. (۱۸۷۳ ، انشاء ہادی النسا ، ۷۸). اس دور کے لیڈروں نے خانصاحب کے بھلے داروں کے لتّے سے لے ڈالے مگر کسی نے اس منافق ٹاپے کی حامی نہیں بھری. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۵۵).

حامی (۴) صف ؛ امث.

حام (عَلَم) سے منسوب ؛ (لسانیات) وہ زبانیں جن کا رشتہ تو السنۂ سامیہ سے ہے مگر سامی سے ممیّز کرنے کے لیے حامی کہا جاتا تھا ، اب لسانیات میں «حامی - سامی» گروہ کے نام سے مروّج ہے. اس سلسلے میں «حامی سامی» گروہ کی اصطلاح ۱۸۸۷ء سے مروج ہوئی. عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گروہ سامی زبانوں کے مقابلے میں حامی زبانوں پر مشتمل ہے. (۱۹۶۶ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۸۳۰). ازمنۂ قدیم میں سامی ، حامی ، تورانی ... خاندان ہائے السنہ کا تصور ابھی نہیں کیا جا سکتا تھا. (۱۹۷۱ ، اردونامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۳). [رک : حام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حامیمیّہ (ی مع ، کس م ، شد ی بفت) امذ.

ایک فرقہ جس کا بانی ابو محمد حامیم بن من اللہ عکسی تھا (ماخوذ : فرقے اور مسالک ، ۲۳۶). [حامیم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ اسمیّت].

حامِیَہ (۱) (کس م ، فت ی) صف مث.

بہت زیادہ گرم اور جلتی ہوئی (شے). حامیہ ، دہکتی ہوئی ، جلتی ہوئی (۱۹۳۳ ، لغات القرآن ، ۲ : ۲۶۹). [رک : حامی (۲) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حامِیَہ (۲) (کس م ، فت ی) صف ؛ امذ.

بہت حمایت کرنے والا ؛ حفاظت کرنے والا گروہ ؛ (معاشیات) ایک طریقہ جس میں غیر ملکی مصنوعات کی درآمد پر محصول مقرّر کیا جاتا جس کی وجہ سے ملکی مصنوعات کے مقابلہ میں غیر ملکی چیزیں گراں ہو جاتیں. اس طریقہ سے ملکی مصنوعات کی حمایت ہوتی. اس طریقہ سے دو فائدے تھے ایک یہ کہ محصول کی آمدنی سے خزانۂ سلطنت کی مقدار میں زیادتی ہوتی دوسرے یہ کہ ملکی مصنوعات کی حمایت ہوتی دوسرے مقامات میں اس طریقہ کا نام حامیہ ... رکھا گیا. (۱۹۳۲ ، نگار ، ستمبر ، ۱۶۵). [رک : حامی (۱) + ہ ، لاحقۂ تانیث و مبالغہ].

حانِث (کس ن) صف.

۱. قسم توڑنے والا. اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ پانی نہیں سے نہ پیوں گا اور اس کو توڑنے میں لے کر پی جائے تو وہ شخص حانث نہیں ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۷۸). ایلاء کہتے ہیں مرد کے قسم کھانے کو کہ میں عورة کے پاس نہ جاؤں گا تو اگر وہ چار مہینے کے اندر اندر عورة کے پاس چلا گیا تو حانث ہو جائے گا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲۳۰). ۲. گنہگار.

روح تکیف حق کو باعث ہے ... روح بانی مطیع و حانث ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴م). [ع : (ح ن ث)].

حانْسا (مغ) امذ (قدیم).

ہنسی ، مذاق.

عجب ابلا کوں اپنا کیا جھانسا ... میرا سرتاں ہو تیرا حانسا

(۱۵۳۳ ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۳۲). [ہانسا ، ہنسی (رک) کی تکبیر یا ہنسنا (رک) سے مشتق ، کا غلط املا].

حانُوت (و مع) امذ.

شراب کی دکان ، شراب بیچنے والا (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات فارسی ، اسٹین گاس). [ع].

حاوِی صف.

۱. (ا)احاطہ کرنے والا ، گھیر لینے والا ، استیعاب کرنے والا ، محیط. ذرہ پر آفتاب محیط آفتاب پر ذرہ حاوی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۴). اس موضوع پر انگریزی میں ... ایک نہایت مبسوط اور حاوی کارنامہ ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۶). (ا)عام ، جس کا اطلاق وسیع ہو. ایسے حاوی الفاظ میں مدح کی جاتی ہے کہ ... عدالت میں ماخوذ ہو جائے تو قصیدے میں کوئی لفظ ایسا نہ ملے جس سے اس کا جرم ثابت ہو سکے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۸۳). ۲. غالب ، چھایا ہوا ، قابو پانے والا ؛ قابض. یہ شہر اپنی قدیم خو بصورتی پر بطور حاوی تھا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۸۲). معاویہ سبھوں پر اتنا حاوی تھا کہ وہ کسی معاملہ میں اس کی مخالفت نہ کرتا تھا. (۱۹۴۵ ، تاریخ اسلام (شاہ معین الدین ندوی) ، ۳ : ۵۵). ۳. جامع. شیخ نے ایسا حاوی نتیجہ نکالا ہے جو تمام مخلوق کو شامل ہے. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۹۰). اردو میں کسی مستند اور حاوی کتاب کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے بعض وقت ... سرگزشت الفاظ جیسی کتابوں کے مطالعے کی سفارش کی جاتی ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۶). ۴. وہ جسے دسترس ، قدرت یا عبور حاصل ہو. کسی مصنّف پر تنقید کرنے سے پہلے یہ لازمی ہے کہ نقاد ... تمام لٹریچر پر ہر طرح حاوی ہو. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۰۲). اف : ہونا. [ع : (ح و ی)].

حاوِیَہ (کس و ، فت ی). (الف) امث.

انڑیاں ، انتڑیوں کی جھلّی (جامع اللغات ؛ المنجد). (ب) صف. حاوی (رک) کی تانیث ، وہ عورت جو کسی چیز پر حاوی ہو ، گھیرنے والی (لغات کشوری ؛ فیروزاللغات فارسی). [رک : حاوی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حائِر (کس ء) صف ؛ امذ.

حیران ، حیرت زدہ ، دُبلا پتلا ؛ گرداب ؛ وہ جگہ جہاں حضرت امام حسین کا مقبرہ ہے ؛ احاطہ ، چار دیواری (فیروزاللغات فارسی ؛ جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (ح ی ر)].

حائِض / حایِض (کس ء/ی) امث.

جو حیض آنے کی عمر کو پہنچے ، بالغہ ، حیض والی.

ہے روا حائض سے ان کوں اختلاط
وطی سے اس کی کریں گر احتیاط

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۹۵). اگر عورت حیض میں نہ ہو اور

خواب میں اپنے تئیں حائض دیکھے تو اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۰).

یہ لوگ نہیں شہرِ نصیبین کے جن ہیں
موقع لگے تو حائض و مرضع کو نہ چھوڑیں

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۳۰). [ع : (ح ا ض)].

حائضہ / حایضہ (کس ء ، فت ض / کس ی ، فت ض) امث.
وہ عورت جس کو حیض آتا ہو. بعضے آدمی کو یہ عارضہ یوں بھی ہوتا ہے کہ عورت حائضہ ہوئی اور ملاقات کی. (۱۸۴۳ ، مفید الاجسام ، ۴۴). یطیقون میں تمام بوڑھے ، فطری کمزور اور حائضہ عورتیں شامل ہیں. (۱۹۰۶ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۰). وہ یوں سست اور زرد دکھائی دیتی جیسے وہ حایضہ ہے. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۱۶۹). [رک : حائض + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

حائط / حایط (کس ء / ی). (الف) صف.
احاطہ کرنے والا ، گھیرنے والا ، محیط. چاند کی سطح کے انحنا کی وجہ سے اس بلند حائط دیوار کی چوٹی اس کے افق سے بالکل نیچے رہے گی. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت ، ۱۷۸). نسل کا تعقل ، اپنے سادہ ترین مفہوم میں ایسی عام طبعی خصوصیات پر حائط ہے جو کسی مماثل توارث سے ماخوذ ہوں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۴۸۳). (ب) امذ. ۱. **دیوار ، احاطہ ، چہار دیواری.**

جیل سے لوگ دوڑے کرتے شور
کہ نہ حایط میں کچھ رہا تھا زور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۰). ۲. **باغ** (المنجد). [ع : (ح و ط)].

---دائرہ (---کس ء ، فت ر) امذ.
(ریاضی) **ایک مثلث کا وہ دائرہ جو اس کے راسوں میں سے گزرتا ہے.** اگر ایک مثلث کا حائط دائرہ اور اس کے دو راس دئے گئے ہوں تو ثابت کرو کہ مثلث کے مرکز عمودی ، مرکز ہندسی اور نو نقطی مرکز کے طریق دائرے ہیں. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری ، ۱۰۶). [حائط + دائرہ (رک)].

---مرکز (---فت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
(ریاضی) **مثلث کے حائط دائرہ (رک) کا مرکز.** مرکز عمودی سے ہر راس کا فاصلہ اس عمودی فاصلہ کا دوچند ہوتا ہے جو اس راس کے مقابل کے ضلع سے حائط مرکز کا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری ، ۲). [حائط + مرکز (رک)].

حائطیہ (کس ء ، ط ، شد ی بفت) امذ.
ایک مذہبی فرقہ جس کا بانی احمد بن حائط ہے جو بصرہ کے اعتزالیوں میں بہت مشہور تھا (ماخوذ : فرقے اور مسالک ، ۶۳).
[حائط (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حائک (کس ء) امذ ؛ اسم حایک.
کپڑا بُننے والا ، جولاہا.

یوں ہیں مرے ناخن میں ہرا ک تارِ گریباں
حایک کی گرفتار ہو جوں سُوت میں انگلی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳ : ۳۵۲).

نہ ہر غمزہ کو ہیں غمزہ میں حایک
ہے ہر سلخ کو قصاب تواّب

(۱۸۵۱ ، احسان (حافظ عبدالرحمن خاں) (مضامین فرحت ، ۶ : ۱۸۰). [ع : (ح و ک)].

حائل (کس ء) صف ؛ اسم حایل.
بیچ میں آنے والا ، باز رکھنے والا ، روکنے والا ، آڑ ، روک.

کہ یہ تجکوں جو عذر حائل ہے پیش
سو باطل ہے اور عذر دیک توں اندیش

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۹).

دوانے دل کوں سمجھاتا ہوں لیکن
کہاں لگ ہوئے کوئی حائل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۱). میری تو مجال نہیں کہ آپ پر معترض ہو کر حائل ہوں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۶۰). اس کے درمیان زمانہ اور زمین دونوں حائل ہو گئے ہیں. (۱۹۷۹ ، ہستی ، ۱۹۳). ف : ہونا. [ع : (ح و ل)].

---فاصلہ (---کس ص ، فت ل) امذ.
(ریاضی) **خط کا وہ حصہ جو دوسرے خطوط کے ساتھ تقاطع کے دو نقطوں کے درمیان ہو.** ایک پلین کے یہ انڈکس ... حائل فاصلوں کے بالعکس متناسب ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۱۷). [حائل + فاصلہ (رک)].

حائلات (کس ء) امذ ؛ ج.
حائل (رک) کی جمع ، رکاوٹیں. ریل کے زمین دوز راستے کھودنے حائلات کو اڑانے ... میں اگر یہ صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو ایک مفید چیز ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۳۳). پرانے راستے کب اور کن حائلات و مزاحم کے درمیان سے نکالے گئے. (۱۹۷۳ ، غالب ، شخص اور شاعر ، ۱۷). [رک : حائل + ات ، لاحقۂ جمع].

حائلہ (کس ء ، فت ل) امث ؛ امذ ؛ اسم حایلہ.
حائل ہونے والی چیز ، روک ، آڑ. آواز کا پلٹنا ایک خط مستقیم انعکاسی پر ہو یعنی جس خط پر یہاں سے جا کر کسو حایلہ پر ٹکراتی ہے اسی خط پر پھر پلٹتی ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۶). یہ چیز شاگردوں کی روِ ترقی میں رفتہ رفتہ ایک حائلہ بن جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، دستور الاصلاح ، ۳۳). [رک : حائل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حائلیت (کس ء ، ل ، شد ی بفت) امث ؛ اسم حایلیت.
حائل (رک) کا اسم کیفیت ، رکاوٹ. اس کی حرکت ہر روزہ میں کوئی چیز حائل نہیں کہ اس کی حایلیت سے ہم کچھ اس کی جنبش معلوم کریں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۵۴). [رک : حائل + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حایل (کس ی). (الف) صف.
رک : حائل. خدا کی ذات بغیر جس شے کا مطلب ہے وہ طلبیج

دیدار کا حایل ہے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲). آئینہ بے قلعی شعاع روشنی کا حایل نہیں ہو سکتا (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۱۲). (ب) امذ. **کھجور کے درخت کی ایک بیماری جس کی وجہ سے پھل لگنے بند ہو جاتے ہیں.** امراض درختِ خرما سے ایک مرض حایل ہے جس کے لاحق ہونے سے بار آوری مُرک جاتی ہے (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۶۹). [ع : (ح و ل)].

حَب (فت ح) امذ ؛ امث.
دانہ ، بیج ، گولی ، چھوٹی ٹکیہ.

مدن بد کا مٹا ہے کرتوت تیری نقل کی خاطر
کراست کے حبان شکر لباں اپنے لبان پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۸). کرم کو لیکر خشک کرلے پھر پیس کر ... برابر دانہ مونگ کے حب بناویں (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۰۱). مریضِ محبت پہ رحم اے طبیبو کہاں تک یہ حب و سفوف و جوارش (۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۱۱۳). [ع : حبّ - گولی ، بیج ، دانہ].

---اَفیُون کس ا فتا (---شد ب ، فت ا ، سک ف ، و مع) امث
افیون کی گولی ، وہ گولی جس میں افیون جزوِ غالب ہو.

نظر آتا ہے زہد خشک اس مسک کے چہرے سے
کہ خال روئے زاہد بھی برنگ حبِّ افیوں ہے

(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۷۷).

آنکھ ہے جامِ ہلاہل حبِّ افیون خالِ لب
ایک کیفیت ہے قاتل زہر اور تریاک میں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۲۲۵). [حب + افیون (رک)].

---الْاَصْل (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) امث.
املی کا بیج جو تلی کے لیے مفید ہے (جامع اللغات). [حب + رک : ال (۱) + اصل ؟ (رک)].

---الْاَیارِج (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت نیز کس ا ، کس ر) امث.
ایارج (رک) کی گولی (ایک مسہل و مُنقّیِ دماغ دوا).

سنگریزے گور کے حب الایارج ہیں اگر
خاکِ جسمِ جم مگر سرمہ ہے چشمِ کور کا

(۱۸۴۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۳). [حب + رک : ال (۱) + ایارج].

---الْآس (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، مد ا) امذ.
درختِ آس (رک) کا پھل جو بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے. حب الآس دودھ کے ساتھ پیس کر آنکھ پر لیپ کرنے سے آنکھ کا ورم تحلیل ہوتا ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵). [حب + رک : ال (۱) + آس (۲) (رک)].

---الْبُطْم (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، سک نیز ضم ط) امذ.
درختِ بطم کا پھل ، حبۃ الخضرا. بطم کا تازہ اور کم خشک پھل حب بہت خشک ہو جاتا ہے اسے حب البطم بولتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۹). [حب + رک : ال (۱) + بطم (رک)].

---الرّاسَن (---شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد ر ، فت س) امذ.
ایک درخت کا بیج زرد رنگ تلخ مزہ اس کا پھول سوسن سے مشابہت رکھتا ہے کہتے ہیں کہ اس کا پتا جنگلی انگور کے پتے سے مشابہت رکھتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۸). [حب + رک : ال (۱) + ف : راسن (ایک درخت کا نام)].

---الرَّشاد (---شد ب بضم ، غم ال ، شد ر بفت) امذ.
رائی ، ہالون ، ہالون بُستانی کی ایک قسم. ہالون ایک نبات کے بیج ہیں یہ نبات باغوں اور جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے ... بُستانی میں سے بعض کا بیج سفید ہوتا ہے یہی حرف بابلی ہے بعض کا بیج طولانی اور سرخی و زردی و سیاہی مائل ، اسے حب الرشاد کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۱۳). حرف ... اس کو حب الرشاد اور سپندان کہتے ہیں (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۱). کسیلا ... اس کے بیج حب الرشاد کی طرح ہوتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۵۵). [حب + رک : ال (۱) + ع : رشاد (ایک پودا ، رائی ، ہالون) (رک)].

---الزَّلَم (---شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد ز بفت ، فت ل) امذ.
چنے کے دانے سے ذرا سا بڑا چپٹا خوشبودار خوش مزہ میٹھا دانہ ، اس کا چھلکا سیاہی مائل اور اس کے اندر سفید مغز ہوتا ہے مصر میں پیدا ہوتا ہے ، دوسرے درجے میں گرم و تر ، باہ کا محرک ، بدن کو فربہ کرتا ہے اور جگر کو قوت دیتا ہے ، لاط : Cyperus Comosus حب الزلم کو زیادہ تر تقویت باہ کے لیے مقوی باہ معاجین میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۶۸). [حب + رک : ال (۱) + ع : زلم (ایک نبات کا نام)].

---السَّلاطِین (---شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، ی مع) امذ.
ایک درخت جو پندرہ بیس فٹ اونچا ہوتا ہے ، اس کے پتے بینگن کے پتوں کی طرح ، پھول سفید زردی مائل ، پھل جمالگوٹہ پھلیوں میں ہوتا ہے ، خام حالت میں اس کے اوپر کا چھلکا سبز اور پک کر سیاہ رنگ کا ہوتا ہے ، مغز کی دو پھانکیں جن کے درمیان ایک پتلا سا پردہ ہوتا ہے ، دست آور ہے ، آتشک ، کوڑھ اور امراض جلدی کو نافع ہے ، جیپال جمال گوٹا ، لاط : Corton Tiglium . شباب ... کو حب السلاطین یعنی جمال گوٹہ کہتے ہیں (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۶). حب السلاطین ارنڈ کے بیجوں کے مشابہ و رنگت میں بھورے سیاہی مائل ہوتے ہیں (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۶۸). [حب + رک : ال (۱) + سلاطین (رک)].

---السِّمْنَہ (---شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد س بکس نیز بضم ، سک م ، فت ن) امذ.

سیاہ مرچ کے برابر ایک دانہ جو اوپر سے سیاہ اور مغز سفید و شیریں ہوتا ہے ، نقل خواجہ ؛ چرونجی. حب السمنہ کے دانے کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور چنے کے دانے سے چھوٹا ہوتا ہے ... حب السمنہ کو فارسی میں نقل خواجہ کہتے ہیں۔ (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰)۔ [حب + رک : ال (۱) + ف : سمنہ (ایک تخم از قسم میوہ)]۔

ـــُّ السُّودان (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد س ، و مع) اسث.
مصری اطفاس کا بیج جو آشوبِ چشم کے لیے مفید ہے (جامع اللغات)۔ [حب + رک : ال + سودان (علَم)]۔

ـــُّ الشِّفا (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد ش بکس) اسث ؛ صحـ حبِّ شِفا.
ایک دوا جو زہر مہرہ دو جز اور موتی ایک جز کو پیس کر بناتے ہیں گرم صفراوی علتوں اور لے صفراوی کے لیے مجرّب ہے (ماخوذ : قرابادینِ دکانی اردو ، ۲۳۰)۔

تیرے دندان اس دلِ بیمار کو حبِّ الشفا
تیرے لب اس ناتوان و زار کو یاقوتیاں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ٦۵)۔

مر گئے پر نہ اثر حبِّ شفا کا دیکھا
دردمندوں نے ترے شہ نہ دوا کا دیکھا

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳۰)۔ [حب + رک : ال (۱) + شفا (رک)]۔

ـــُّ الطّاہِر (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد ط ، کس ہ) امذ.
رک : حب القلقل (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۹)۔ [حب + رک : ال (۱) + طاہر (رک)]۔

ـــُ العُرُوس (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، و مع) اسث.
ایک درخت کا کباچ کی جڑ ، لاط : Piper Cubeba (جامع اللغات ؛ پالی کالنگ ڈکشنری)۔ [حب + رک : ال (۱) + عروس (رک)]۔

ـــُ العَزِیز (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) امذ.
رک : حب الزلم. حب العزیز ... انطاکی وغیرہ کہتے ہیں کہ حب الزلم کا نام ہے۔ (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱)۔ [حب + رک : ال (۱) + عزیز (رک)]۔

ـــُ الغار (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل) امذ.
درختِ غار کا پھل جو فندق سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے ، پوست نازک ، رنگ سیاہی مائل اس کی مینگ زرد چکنی اور تھوڑی سی خوشبودار ہوتی ہے. طبیعت کے اعتبار سے گرم و خشک تیسرے درجے میں صداع بلغمی کو نافع ذہن و فہم کو قوی کرتا ہے وسواس کو کھوتا ہے ، مرگی کو دور کرتا ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲)۔ سرطان کی آنکھ کو حب الغار کے ہمراہ کسی سوتے ہوئے آدمی کے باندھیں تو وہ ... اچھے اچھے خواب ملاحظہ کرے گا۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۳)۔ روغن حب الغار ... جنوبی یورپ میں آج تک بطور محرک اعصاب استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲)۔ [حب + رک : ال (۱) + غار (علَم)]۔

ـــُ الفَقد (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، سک ق) امذ.
سنبھالو (درخت) کے بیج جو سیاہ مرچ کی طرح مگر اس سے چھوٹے ہوتے ہیں بعض کا رنگ سفید اور بعض کا سیاہ ہوتا ہے باہ کو نقصان اور جذام کو فائدہ پہنچاتے ہیں. ان بیجوں کو حب الفقد اس لیے کہتے ہیں کہ باہ کو نہایت نقصان پہونچاتے ہیں۔ (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۹)۔ [حب + رک : ال (۱) + فقد (علَم)]۔

ـــُ الفَہم (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، سک ہ) امذ.
رک : حب القلب. بلادر کو عربی میں حب الفہم ، حب القلب اور ہندی میں بھلانوہ کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۷۵)۔ [حب + رک : ال (۱) + فہم (رک)]۔

ـــُ القَرع (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ر) امذ.
(طب) کدو دانے ؛ پیٹ کے کیڑے جو کدو کے بیج کی طرح ہوتے ہیں اور انسان کی انتڑیوں میں پیدا ہو کر براز میں خارج ہوتے ہیں ، دودۂ شریطیہ ، دودۂ وحیدہ (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ۲۸۸ ، ۳۷۳)۔ اس کے گوشت کو سیاہ نخود کے ساتھ پکا کر کھاویں تو شکم کو حب القرع سے پاک کرتا ہے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۳۰۲)۔ [حب + رک : ال (۱) + ع : قرع - کدو]۔

ـــُ القَلب (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امذ.
ایک درخت کا پھل ہے جو کہ بیر سے چھوٹا صنوبری شکل کا اور رنگت میں سیاہ ہوتا ہے اس کے سر پر ایک چھلکا ہوتا ہے اس پھل کو دبانے سے شہد کے مانند غلیظ سیاہ رنگ کی رطوبت نکلتی ہے اس کے جسم پر لگنے سے سوزش اور ورم ہو جاتا ہے ، بلادر ، بھلانوہ. بلادر کو عربی میں حب الفہم ، حب القلب اور ہندی میں بھلانوہ کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۷۵)۔ [حب + رک : ال (۱) + قلب (رک)]۔

ـــُ القُلت (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ل) امذ.
ایک غلے کا دانہ جو مسور کے دانے کے برابر مگر گولائی کے ساتھ بعض شیریں اور بعض تلخ ، مزہ پکسا اور شیریں ، امراضِ چشم کو مفید اور بھوک کو بڑھاتا ہے ، کلتھی ، کلتھ ، سنگ شکن. حب القلت کے دانے سیاہ نیلاہٹ لیے ہوئے اور چمکدار تخم

کے مشابہ ... کسی قدر گول ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتابِ الادویہ ، ۲ : ۱۶۹). [حب + رک : ال (ا) + ف : قلت ـ ماش، اُڑد].

---ُّ القُلقُل (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم نیز کس ق ، سک ل ، ضم نیز کس ق) امذ.
(طب) اناردانہ دشتی ، ایک درخت کا پھل جو سفید مرچ یا لوبیے یا باقلے کے دانے کے برابر ہوتا ہے ، اس کی وضع ذرا گول اور طولانی ہوتی ہے ، اس کا مغز گول اور ذرا طولانی ہوتا ہے اور ہلکا سا کڑوا ہوتا ہے ، مقوّیٔ باہ ہے ، بدن کو فربہ کرتا ہے مثانے اور گردے کی اصلاح کرتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲). حب القلقل کو بالعموم مقوی باہ معاجین میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۶۹). [حب + رک : ال (۱) + قلقل (رک)].

---ُّ الکُلیٰ (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، ا بشکل ی) امذ.
اناغورس کا بیج ہے شکل اور وضع اس کی گردے کی سی ہوتی ہے باقلا کے دانے سے ذرا بڑا ہوتا ہے اور طولانی ہوتا ہے یعنی بالکل گول نہیں ہوتا ، پیڑ اس کا سوتی کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے پتے چھوٹے اور نارنگ کے پھول کی طرح اور پھول زرد اور چھوٹا ہوتا ہے ، یہ بیج پھلی میں آتا ہے ، ہندوستان میں اسے کونچ کا بیج اور کنچ کا بیج کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳). [حب + رک : ال (۱) + کُلیٰ (رک)].

---ُّ المَحْلَب (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت نیز خف م ، سک ح ، فت ل) امذ.
ایک درخت کا پھل جو کابلی مٹر کے برابر ہوتا ہے نہایت خوشبودار اور قدرے تلخ ، شاخ کے سرے پر لگتا ہے فارسی میں پیوندِ مریم اور ہندی میں گھوتی کہتے ہیں. حب المحلب کا چھلکا سردی کے لئے نافع ہے ... نزلات اور زکام کو مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۶). ایسا جوشاندہ جس میں ملٹھی ، گل بنفشہ ، حب المحلب وغیرہ شریک ہوں تو ان ادویہ کے اثرات حاصل کرنے کے لیے بہت احتیاط رکھنا چاہیے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۵۹). [حب + رک : ال (۱) + محلب (رک)].

---ُّ المُشک (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ش) امث.
مشک دانہ ، کستوری بھنڈی ، ایک پودہ جس کا بیج خوشبو کے واسطے استعمال ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حب + رک : ال (۱) + ف : مشک (رک)].

---ُّ المُلوک (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، و مع) امذ.
رک : **حب السلاطین**. حب الملوک ... ضماد کرنے سے اسپ بےچین اور بیمار ہو جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۱). [حب + رک : ال (۱) + ملوک (رک)].

---ُّ المُنْشَم (---شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، کس نیز فت م ، سک ن ، فت ش) امذ.
خوشبودار اور خوش مزہ تخم جو سیاہ مرچ کے برابر بہت چکنا اور آسانی سے ٹوٹ جانے والا ہوتا ہے. اس کا درخت شمشاد کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے ، پھول پھرنگ ، عطرمنشم. حب المنشم ... ایک دانہ ہے خوشبودار اور خوش مزہ حب البلسم سے مشابہت رکھتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۶). حب المنشم اپنے مزاج کی گرمی خشکی کے باعث تسخین تجفیف اور تحریک پیدا کرتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۰). [حب + رک : ال (۱) + منشم / منسم (رک)].

---ُّ النَّسْل (---شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک س) امذ.
رک : **حب القلد** (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۹). [حب + رک : ال (۱) + نسل (رک)].

---ُّ النُّعمان (---شد ب بضم ، غم ا ، ل ، شد ن بضم ، سک ع) امذ.
اولا ، ژالہ. یہ مرض عموماً ... اپنی شکل و صورت کے اعتبار سے بالکل بردہ یعنی حب النعمان (اولہ) کے مشابہ ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، ترجمۂ شرح اسباب ، ۲ : ۷۹). [حب + رک : ال (۱) + نعمان (رک)].

---ُّ بَلَسان کس اضا (---فت ب ، فت نیز سک ل) امذ.
درختِ بلسان کا بیج جو شکل میں کالی مرچ کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے بڑا اور تھوڑا سا لمبا ، رنگ اوپر سے سرخ زردی و سیاہی مائل ہوتا ہے ، مزہ کڑوا اور اندر سے سفید مینگ نکلتی ہے ، لاط. Amyris Gileadensis . حب بلسان کو بعض دماغی امراض اور تقویت معدہ کے لئے استعمال کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۹۷). [حب + بلسان (رک)].

---ِّ قاقُلَہ کس اضا (---ضم ق ، فت ل) امث.
الاچی کا دانہ (اسٹین گاس). [حب + قاقلہ (رک)].

---ِّ کاکُنْج کس اضا (---سک ک ، فت ن) امذ.
کاکنج کا پھل جو ایک تھیلی کے اندر ہوتا ہے اس تھیلی کی وضع ستانے یعنی بھکے کی سی ہوتی ہے پھل مکو کے دانے کے برابر مگر اس سے بڑا ہوتا ہے سارے دانے گرم ہوتے ہیں سوائے حب الآس اور حب کاکنج کے. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۲۰۱). [حب + کاکنج (رک)].

---ِّ نَبات کس اضا (---فت ن) امث.
مصری کی ڈلی ، شاخِ نبات.

> کہ معشوق کا لب ہے آبِ حیات
> میٹھا موں ہے ناری کا حبِ نبات

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، قریشی ، ۹۱). [حب + نبات (رک)].

---ِّ نِگار کس اضا (---کس ن) امث.

گھوڑے کے علاج کے لیے ایک دوا جو مختلف دواؤں کو کوٹ کر اور پیس کر گولی کی طرح بنائی جاتی ہے۔
نام جس کا لکھا ہے حبِّ نگار   ہے یہ گولی کا ایک نسخہ یار
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۷۷)۔ [حب + نگار (رک)]۔

حُب (ضم ح) امث ؛ امذ (قدیم)۔
۱۔ چاہت ، لگاؤ ، محبت ، اُلفت ، پسندیدگی۔

اماماں کی دعا ورد ہے دعا کا کوٹ جوگرد ہے
معانی قطب تج برد ہے علی کا حب حصاری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۳)۔

ساقی باطن عطا ہے بس کہ حب شاہ سیں
دل مرا آئینۂ عکس پئے دلدل ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۶)۔

جذبۂ دل میں جہاں تاثیر ہے
بس وہیں حب ہے وہیں اکسیر ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۳)۔

خرد سے کہہ دو کہ حُبِّ رسول سے بہلے
سمجھ میں آ نہ سکے گا کہ کبریا کیا ہے

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۳۵)۔ **۲۔ (تصوف) علمِ حق اور مرتبۂ وحدت اور حقیقتِ محمدی اور حُبِّ حقیقی اور حُبِّ ذاتی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۹۹)۔ **۳۔ توفیق ، مرضی ، اِچّھا ، جیسے جو** تیری حب ہو سو دے جا (فرہنگ آصفیہ)۔ [ع : (ح ب ب)]۔

ــــ الوَطَن (ـــــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ط) امث ؛ حُبِّ وطن۔
وطن کی محبت ، اپنے ملک کی محبت ، وطن دوستی۔
عزیزاں جو دہر آئے حب الوطن   سکے کرتے یارانہ سک انجمن
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰)۔

غنیمت جان اس نی کے قفس میں مرغِ دم اپنا
نہ پہنچے گا بغیر از شوق تا حبّ الوطن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲)۔ میں نے اس شہر کے لوگوں کو حال لکھا ہے وہ بہ نظر حب الوطن ہو گا۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۰)۔ حبِ وطن اور ثقافتی روایات کو بھی مناسب مقام حاصل ہے۔ (؟ ، ملی ترانے (دیباچہ))۔ [حب + رک : ال (۱) + وطن (رک)]۔

ــــ الوَطَن مِنَ الاِیمان عربی فقرہ اردو میں مستعمل۔
وطن کی محبت ایمان کا حصّہ ہے۔ ایک حدیث کے مطابق حبّ الوطن من الایمان ہے۔ (۱۹۸۳ ، گردراہ ، ۳۱۱)۔

ــــ الوَطَنی (ـــــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ط) امث ؛ حُبِّ وطنی۔
رک : حب الوطن۔

ہند کی زلف میں ناجی کا نکلنا نہ ہوا
باندہ زنجیر ہوئی مجھ کوں یہ حبّ الوطنی

(۱۷۳۱ ، ناجی ، د ، ۲۲۸)۔ آپ نے حبّ الوطنی کو ہاتھ سے نہ دیا (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۲۲۷)۔ اہل جاپان میں حبِ وطنی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۲)۔ لوگ اب حب الوطنی سے گریز کرنے لگے بلکہ ایک گروہ تو اسے "اسلام کے منافی" جتلانے لگا۔ (۱۹۸۳ ، گردراہ ، ۳۱۱)۔ [حب + الوطن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ ذات کس اضا امث۔
اپنی ذات سے محبت ، اپنے وجود سے لگاؤ ، خود پرستی ، نرگسیت۔ ایک قسم کی بہجت اس عاطفہ کی خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے جسے بالعموم حبِ ذات کہا جاتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۳۶۷)۔ [حب + ذات (رک)]۔

ــــ کا تَعْوِیذ (ـــــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ۔
وہ تعویذ جو محبت پیدا کرنے کے لیے ہو۔

یہ کس پر آئی طبیعت کہو تو اے زاہد
لکھاتے پھرتے ہو حُب کے ادھر ادھر تعویذ

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۳۳)۔

میں نے باندھا نہیں حُب کا اسی ڈر سے تعویذ
کہ چھپے گا نہ ستمگر کی نظر سے تعویذ

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۹۰)۔

ــــ کا عَمَل / مَنْتَر (ـــــ فت ع ، م / فت م ، سک ن ، فت ت) امذ۔
وہ دعا ، عمل یا منتر جس کے ذریعے سے باہم محبت و الفت پیدا کرنا مقصود ہو۔ میں ایک طلسم جانتا ہوں اور حب کا منتر بھی مجھے یاد ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۶)۔

دم بھرنے لگا جس سے کہا مرتے ہیں تم پر
پایا اثر اس ٹوٹکے میں حُب کے عمل کا

(۱۸۷۳ ، بیخود ، د ، ۷۲)۔ جو کچھ ان کے منہ سے نکلتا ہے ہو کر رہتا ہے حُب کا عمل ان کے پاس لاجواب ہے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸۶)۔

حِبا (کس ح) امذ۔
کسی کو کوئی چیز عطیہ کر دینا ، بخشش ، دان ، نذر (جامع اللغات ؛ المنجد)۔ ف : کرنا ، ہونا۔ [ع : حِباء (ح ب و)]۔

حَبّا (فت ح ، شد ب) امذ۔
(کانٹا سازی) دو جو یا ایک رتّی کے وزن کا باٹ (بٹ) (ا ب و ، ۷ : ۱۱)۔ [رک : حبہ]۔

حَباب (فت ح) امذ۔
۱۔ پانی کا وہ قطرہ جو ہوا بھرنے سے پھول کر اوپر اُبھر آتا ہے اور الٹے پیالے کی شکل کا ہوتا ہے ، بلبلا۔

برہ کا نگرتی میں ہو تیز آب
او جایا اتھا پک یہ اگ کے حباب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۱)۔
زندگی ہے سراب کی سی طرح   یاد بندی حباب کی سی طرح
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۸)۔

بستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۱).

نہیں ہے ہم میں بصیرت کہ ہم بھی دیکھ سکیں
درخت بیج میں پنہاں ، حباب میں دریا
(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۲۸). ۲. ایک زیور کا نام جو ہاتھوں میں پہنا جاتا ہے. پہونچیاں کنگن ... موتی ہا کے حباب ... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). ۳. باریک شیشے کے کنول ، وہ گولے جو باریک شیشے کے مختلف سائز کے مختلف رنگوں میں ہوتے ہیں اور آرائش کے لیے مکانوں کی چھتوں یا طاقوں میں لگائے جاتے ہیں. قمقمہ. دالانوں میں قالینِ ایرانی کا فرش اور روشنی کا سامان ، جھاڑ فرشی ، بلوری ... حباب ... مبارک سلامت کا غل. (۱۹۰۲ ، خلیل خاں فاختہ ، ۶۰). ۴. شراب رکھنے کا شیشہ جو حباب کی شکل کا ہوتا ہے. جوں ہی رنگ بہ رنگ کے حباب اور کابیاں طاقوں پر چنی ہوئی نظر پڑیں دل للچایا کہ ایک گھونٹ لوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۰). ۵. شیشے کے گول کھلونے جن میں بچوں کے لیے رنگدار پانی بھرے ہیں (جامع اللغات). ۶. وہ بلبلہ سا جو شیشے میں رہ جاتا ہے ، وہ حباب کی شکل جو ہوا بند ہو جانے سے جرم میں شیشے کے رہ جاتی ہے. (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۷. سفوف سے بھرا ہوا قمقمہ. ملکہ اس کے کہنے سے اس درے میں آئیں عمرو نے باتوں میں لگا کے حباب مار دیا ملکہ بیہوش ہوئیں. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۳۶). میں نے حباب مار کر عمرو کو بے ہوش کیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۸۳). ۸. معمل میں تجربات کے لیے مستعمل شیشے کا گول ظرف. حباب کے اندر کے باقی ماندہ گیس کا اثر ساقط کرنے کے لیے ... قرص لگائے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۸۰). [رک : حب + آب (رک)].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
بلبلے پیدا ہونا ، بلبلے بننا (پلیٹس).

ـــ آسا صف ؛ م ف.
کمزور ، بہت ناپائدار ، بلبلے کی طرح.

حباب آسا خیالِ یار کرنے
دل اوس کا کم ہو جاتا سانس بھرنے
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۴).

حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲).

بحرِ آزادی میں ساحل کی تمنّا ہے اگر
ڈوبیے اور پھر حباب آسا ابھرنا سیکھیے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳۶). ماہر پیرا کی ... روس کے دریائے والگا میں پیرتے ہوئے غرقاب ہوئے. ایک حباب آسا زندگی. (۱۹۷۸ ، کاروبارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۲۹۰). [حباب + رک : آسا (۳)].

ـــ سا صف.
۱. ذرا سا ، بہت تھوڑا.

بیٹا غلام بھائی تو بیجان ہے پڑا
آنکھوں میں گرگی دم ہے ولیکن حباب سا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۳۱). حباب سا چوٹا لگانا. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۵۸۳). ۲. باریک ، پتلا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [حباب + سا ـ جیسا].

حُباب / حُبّابہ (ضم ح / ضم ح ، شد ب ، فت ب) امذ.
بچھو سے مشابہ ایک چھوٹا سا اور سیاہ کیڑا جو گبرولے سے پتلا ہوتا ہے ، اکثر ارنڈ کے پیڑ پر پایا جاتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۸). [ع : (ح ب ب)].

حَبابی (فت ح). (الف) صف.
حباب کی طرح ، حباب کے مانند ، حباب جیسا.

ٹوٹ کر پھر نہیں پیوند کسی سے ہوتا
دل نہیں پہلوئے عاشق میں حبابی ہے زجاج
(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۱۲۸).

میں تو اس روئے حبابی کا ہوں نازک گھائل
پنبۂ سخت سے جرّاح یہ دل ٹھیس میں ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۷۱). (ب) امث. (خانہ داری) ایک تلن جو میدے ، گھی ، شکر ، زعفران اور دودھ کو ملا کر کڑھائی میں تلتے ہیں ، اور جس کی شکل گول حباب کے مانند ہوتی ہے ، اور تیار ہونے کے بعد اس پر چاشنی ڈالی جاتی ہے. برابر چاشنی چمچہ سے حبابیوں پر ڈالتے رہیں. (۱۹۶۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۳۳). [رک : حباب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ آئینہ (ـــ ی مع ، فت ن) امذ.
لٹّی کے شیشے کا آئینہ جس میں دَل نہیں ہوتا ، باریک اور نازک آئینہ.

عرق اوس رخ پہ جو دیکھا کہا یہ حبابی آئینہ ہے ظاہرا یہ
(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۱۸). [حبابی + آئینہ (رک)].

ـــ کرنا محاورہ.
بلبلے کی طرح ابھرنا ؛ تیرنا ؛ غوطے لگانا.

نگہ دیکھے سے بھرے جامہ آبی
فلک اس بحر میں کرتا حبابی
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۳).

حُبارا / حُباریٰ (ضم ح / ا بشکل ی) امذ.
مرغابی کے برابر ایک پرند ، رنگ سیاہ و زرد ہوتا ہے گردن خاکی ہوتی ہے ، چرز ، تغدری ، شاہ پسند ، سرخاب. حباریٰ ایک جانور (پرندہ) ہے بزرگ دراز گردن ہندی میں نام اوس کا نہیں ہے تمام مذاہب میں حلال ہے مگر مذہب امامیہ میں مکروہ ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۸۳). الفاظ الادویہ میں بھی حبارا کا نام چرز بتایا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۰). [ع : حباریٰ].

حِبال (کس ح) امذ ؛ ج.
حبل (رک) کی جمع ، رسیاں. کہتے ہیں کہ حبال اور عصی کہ اوپر

ہاتھ ساحروں فرعون کے حرکت کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السّلام اوسکو سعی خیال کرتے تھے سحر نہ تھا۔ (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۷)۔ [ع : (ح ب ل)]۔

حَبّال (فت ح ، شد ب) امذ۔
رسّی بٹنے والا ، رسّی بیچنے والا۔ حبال رسی بٹنے والے کو کہتے ہیں۔ (۱۸۳۲ء ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۴۰۹)۔ [ع : (ح ب ل)]۔

حِبالہ (کس ح ، فت ل) امذ۔
رسّی ، جال ، پھندا ؛ (مجازاً) رشتہ ، عقد۔ اپنے دل میں معقول ہو کر کہو کہ یہ ازروئے شرع سوا میرے اور کسی کے صیغے اور حبالے میں جا سکتی ہے۔ (۱۸۳۵ء ، حکایت سخن سنج ، ۷۰)۔ بادشاہ ٹرائے کہ بیٹی اس کے حبالۂ نکاح میں درآئی تھی۔ (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱۶۲)۔ قطب الدین ایبک نے اپنی ایک لڑکی کو اس کے حبالۂ عقد میں بھی دیا۔ (۱۹۵۸ء ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۹۸)۔ حضرت علی کی وصیت کے مطابق امامہ المغیرہ بن نوفل بن الحارث کے حبالۂ نکاح میں چلی گئیں۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۲۷)۔ [ع : (ح ب ل)]۔

حُبالیٰ (ضم ح ، ا بشکل ی) امث ؛ ج۔
حاملہ عورتیں۔ بعض اس غرض سے کہ اس حدیث ... کو جو اپنے مفہوم پر واضح الدلالت ہے صرف وطی حبالیٰ سے مخصوص کریں دو روایتیں پیش کی ہیں۔ (۱۸۹۵ء ، چراغ علی ، رسائل ، ۱ : ۱۹۷)۔ [حُبلیٰ (رک) کی جمع]۔

حَبَّۃ (فت ح ، شد ب بفت) امذ۔
رک : حبّہ ، تراکیب میں بضم ۃ مستعمل۔

ـــُ الْباقِلاءِ الْمِصْری (۔۔۔ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، کس ق ، ء ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ص) امذ۔
(طب) **بارہ قیراط (وزن)** (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲)۔ [حبۃ + رک : ال (۱) + باقلاء ، باقلا (رک) + رک : ال (۱) + مصر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــُ الْباقِلاءِ الْیُونانی (۔۔۔ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، کس ء ، غم ا ، سک ل ، و مع) امذ۔
(طب) **چھ قیراط (وزن)** (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲)۔ [حبۃ + رک : ال (۱) + باقلاء ، باقلا (رک) + رک : ال (۱) + یونان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــُ الْخَرْنُوب (۔۔۔ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت نیز ضم خ ، سک ر ، و مع) امذ۔
(طب) **ایک قیراط (وزن)** (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲)۔ [حبۃ + رک : ال (۱) + خرنوب (رک)]۔

ـــُ الْخَضْراء (۔۔۔ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت نیز کس خ ، سک ض) امذ۔
سبز رنگ کا دانہ جو درختِ بطم میں لگتا ہے اس کے توڑنے پر اندر سے پستئی رنگ کا چپٹا سا مغز نکلتا ہے جو کہ کھانے میں لذیذ ہوتا ہے۔ حبۃ الخضرا کو زیادہ تر مقوّیٔ باہ معاجین میں شامل کر کے ضعف باہ کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۷۰)۔ [حبۃ + رک : ال (۱) + خضراً ، خضرا (رک)]۔

ـــُ الْمَساکین (۔۔۔ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع) امث
بھنگ۔ اصطلاح میں بھنگ کے بہت سے نام ہیں ... فلک تاز ، عرش نما ، حبۃ المساکین ، شہوت انگیز۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۶۲)۔ [حبۃ + رک : ال (۱) + مساکین (رک)]۔

ـــُ النَّبات (۔۔۔ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امث ؛ امذ۔
رک : حبِّ نبات۔

لب بند ہو گئے ہیں کہوں کیونکہ اوس کی بات
لونڈا نہیں مزے کا ہے یہ حبّۃ النبات

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۵)۔ [حبۃ + رک : ال (۱) + نبات (رک)]۔

حَبْ حَبُو (فت ح ، سک ب ، فت ح ، و مع) امذ۔
ناریل کے درخت سے مشابہ ایک درخت کا پھل ، یہ پھل ناریل سے بڑا ہوتا ہے، اس کا چھلکا کمزور ہوتا ہے، توڑتے ہیں تو اندر سے دانے چنے کے دانوں کے برابر اور ان سے بڑے بھی نکلتے ہیں اور خاکی رنگ کی ایک چیز آٹے کی طرح کی نکلتی ہے ، مزہ اس کا تند اور ترش ہوتا ہے اور نہایت لذع پیدا کرتی ہے اور اس سے زبان پر بہت قبض اور کھجاوٹ پیدا ہوتی ہے جب تک یہ پھل ثابت رہتا ہے سات برس تک قوّت کے ساتھ باقی رہ سکتا ہے، توڑنے کے بعد اجزائے اندرونی کی قوّت صرف ایک سال تک باقی رہتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۴)۔ [ع]۔

حَبَّذا (فت ح ، شد ب بفت) کلمۂ تحسین و آفرین۔
واہ واہ ، سبحان اللہ ، لائقِ داد و مبارکباد ہے ، آفرین۔

حبذا! قومے کہ ذکر حق کریں بعد از نماز
قائمین و قاعدین و مستقرین بر جنوب

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۶۸)۔

سید احمد خان کو ان کے ضبط و استقلال پر
آفرین و حبذا و مرحبا کہتے کو ہیں

(۱۸۹۶ء ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۹۶)۔

حبذا! رشحۂ کاسات کرام
شاہ کی شوکتِ شاہانہ جہانگیر ہے

(۱۹۶۲ء ، برگ خزاں ، ۲۰۶)۔ [ع : حَبَّ - پیارا ہونا ، محبوب ہونا + ع : ذا ، اسم اشارہ]۔

حَبْر (فت نیز کس ح ، سک ب) امذ۔
۱. **یہودیوں کا عالم ، مطلق عالم۔** وہ (اسد) ایک مسیحی کلیسہ کے پاس سے گزرا اور وہاں ایک راہب یا حبر سے ملا۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۰)۔ ۲. **دانا ، عقل مند ، نیکوکار شخص** نیز ان مختلف فوائد سے بھی مستفید ہونے کا مجھے موقعہ ملا جنہیں اس سمندر بے کراں حبر علام رئیس الجامعہ نے

ظاہر فرمایا ہے ، جو شیخ اکبر کے نام سے دنیا میں مشہور ہیں. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳). [ع : (ج ب ر)].

جِبَرَہ (فت نیز کس ج ، فت ب ، ر) امذ.
ایک قسم کی دھاری دار یمنی چادر. لباس میں سب سے زیادہ یمن کی دھاری دار چادریں پسند تھیں جن کو عربی میں حبرہ کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۰). [ع : حبرۃ (ح ب ر)].

حَبْس (فت ح ، سک ب) امذ.
۱. **زندان یا خرابے میں سزا کے طور پر بند یا نظر بند رہنے کی حالت ، قید ، اسیری.** جو شخص اون قیدیوں میں سے اقرار کرے کسی حق کا یا اوس پر گواہ قائم ہوں تو اوس کا حبس قائم رکھے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۹۳). میں نے سوچا کہ شاید قیدیوں ... کی اشیا مدتِ حبس تک سرکار میں رکھ لی جاتی ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۲۳). ۲. **قیدخانہ ، زندان ، جیل.**

حبسِ بدن ہے نہ تفریح یہاں ڈھونڈ اے روح
حکم اس گھر میں ہوا کو نہیں چلنے کے لئے

(۱۸۶۶ ، ہزبر ، د ، ۱۱۱). ۳. **وہ کیفیت جو موسم گرما یا برسات میں ہوا کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے ، اُمس ، گھٹن ، گھمس.**

بنتی ہے آگ آ کے وہاں سوزشِ زغال
گرمی کے ساتھ حبس وہ بیت الحزن میں ہے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۱۱). گرمیوں کے موسم کی ایک شام تھی ، اور فضا میں بڑا حبس ہو رہا تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۸۵). ۴. **رُکنا ، باز رہنا (کسی کام کے کرنے سے).** قاضی کا خرچ بیت المال میں سے دیا جاویگا اور یہ خرچ جزا ہے حبس کی یعنی قاضی جو اپنے حوائج ضروریہ وغیرہ چھوڑ کر رکا بیٹھا رہتا ہے اوس کا عوض ہے نہ اجرت قضا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۸). ۵. (طب) **رطوبات جسم کا بند کرنا یا ہونا ، خون پیشاب وغیرہ کی بندش اور رُکاوٹ** (مخزن الجواہر ، ۲۸۹). ۶. **سانس روکنے یا سانس روک کر وظیفہ پڑھنے کا کام یا مدت.** الا اللہ ... ایک ہی حبس میں ... دوسری بار محمد رسول اللہ ملائے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۴۰). [ع : (ح ب س)].

ـــُـ البَول (ـــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
رک : **حبسِ بول.** کوئی مورخ اس کو حبس البول کی بیماری بتاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۵). [حبس + رک : ال (۱) + بول (رک)].

ـــِ بَول کس اضا (ـــ و لین) امذ.
(طب) **پیشاب کا بند ہونا ، کوشش کے باوجود پیشاب کا نہ اُترنا.** آنحضرت صلی اللہ وسلم رقیہ اور دعا فرماتے تھے واسطے جمیع امراض جسمانی کے مثل ... درد دندان اور حبس بول. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۵). نہ صرف قرحہ اور حبس بول اس کے نتائج بد ہیں بلکہ اس کی وجہ سے گردوں میں یا دوسرے بعض حصص جسم میں ناسور پڑ جانے کا بھی اندیشہ ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۸۳). [حبس + بول (رک)].

ـــِ بےجا کس صف؛ امذ.
(قانون) **کسی شخص کو زبردستی ان حدود کے اندر رکھنا جس سے وہ باہر ہو جانا چاہتا ہو اور باہر ہو جانے کا استحقاق رکھتا ہو ، قید ناجائز ، زبردستی کسی کو کہیں بند کر دینا ، ناحق اسیری.** ان پر دو جرم قائم ہوں گے ایک یہ کہ جھوٹ موٹ تم کو پھانس لیا ، دوسرے حبس بیجا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷). اس میں ہم حبس بےجا کے خلاف خصوصی دادرسی کے حق کو بھی شامل کر سکتے ہیں. (۱۹۷۰ ، قانون اور اخلاق ، ۱۲۳). [حبس + رک : بے (۳) + جا (رک)].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
قیدخانہ ، جیل. بعد اخراج درجن سال کے ہر ترابن بروہت و چرنجی چوبہ نے حبس خانہ سے باہر آ کر چوبرجہ کا دروازہ بند کیا. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۰۲). [حبس + خانہ (رک)].

ـــِ دائِمی کس صف نیز اضا (ـــ کس ء) امذ.
رک : **حبسِ دوام.**

قناعت ہے جس کا نام وہ ہے حبسِ دائمی
چھٹتا ہے بعدِ مرگ؛ مقیّد نماز کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶). [حبس + دائم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــِ دَم کس اضا (ـــ فت د) امذ.
۱. **دم روکنا ، سانس کو قابو میں کرنا ، سانس کو دیر تک روکنے کا ایک طریقہ جس سے خیال ہے کہ عمر بڑھ جاتی ہے ، سادھوؤں وغیرہ میں سانس روکنے کی ایک طرح کی عبادت.** مجھے حبسِ دم اور یہ منتر تعلیم کر گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۵). جو غاروں میں بیٹھ کر اشراق اور حبسِ دم کے سوانگ بھرتے ہیں وہ بزدل ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۲). میر نورالعلیٰ حبسِ دم کے ساتھ ذکر نفی و اثبات کثرت سے کرتے تھے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۷۰). ۲. **ضیق النفس ، دمہ** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [حبس + دم (رک)].

ـــِ دَمی کس اضا (ـــ فت د) امث.
حبس دم (رک) کی کیفیت حبس دمی جسکو ہندی زبان میں پرتایام کہتے ہیں اور جو مسلمان صوفی اور ہندو سادھو عبادت الٰہی کے سلسلے میں اس ترکیب کو کام میں لاتے ہیں. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۲۳). [حبس + دم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ دَوام کس اضا (ـــ فت د) امذ.
زندگی بھر قید میں رکھے جانے کی سزا ، عمر قید. تجارت غلامی کی سزا حبس دوام مع جلاوطنی قرار دی گئی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۷ : ۶۸).

عاشقِ گیسو کو فرماتے ہیں وہ حبسِ دوام
جرم اتنا سخت و سنگیں اور سزا کچھ بھی نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۹۸). [حبس + دوام (رک)].

ـــِ دوام بعُبور دریائے شور (ـــ فت د ، ب ، ضم ع ، و مع ، فت د ، سک ر ، و مج) امذ.
(قانون) برطانوی حکومت ہند کے دور کی ایک سزا جس میں سنگین جرائم (قتل و بغاوت وغیرہ) کے مجرموں کو ہمیشہ کے لیے کالے پانی (عبرآباد جزائر انڈمان) بھیج کر وہیں رکھا جاتا تھا. عموماً ایسے مقدمات میں قصاص کے عوض میں حبسِ دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جاتی ہے. (۱۸۹۲ء ، مبادئ قانون پروڈلنس ، ۲۳). ان پر بغاوت اور سازش کے الزام میں مقدمہ چلا جائداد ضبط اور حبسِ دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی. (۱۹۶۲ء ، تواریخ عجیب (مقدمہ) ، ۳۰). [حبس + دوام (رک) + ب (حرف جار) + عبور (رک) + دریائے شور (رک)].

ـــِ قلیل کس اضا (ـــ فت ق ، ی مع) امذ.
تھوڑی مدّت کی قید. ان کو ضرب خفیف اور حبس قلیل سے اکراہ نہ ہو گا. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۴ : ۲۳). [حبس + قلیل (رک)].

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
تسخیر کرنا ، مقیّد کرنا ، گھیرے میں لینا. بار دیگر اوپر اوس کے قدرت نپاوے گا تو حبس کر اور اوس سے بیعت لے. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۵). وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہے گا. (۱۹۰۳ء ، علامات قیامت ، ۱۱).

ـــِ مدید کس صف (ـــ فت م ، ی مع) امذ.
لمبی مدت کی قید. ان کو ضربِ خفیف اور حبسِ قلیل سے اکراہ نہ ہو گا بلکہ ضربِ شدید سے اور حبسِ مدید سے. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۴ : ۴۴). [حبس + مدید (رک)].

ـــِ ناجائز کس صف (ـــ کس ء) امذ.
رک : حبسِ بے جا (نوراللغات). [حبس + نا (سابقۂ نفی) + جائز (رک)].

ـــِ نفس کس اضا (ـــ فت ن ، ف) امذ.
رک : حبسِ دم.

چاہیے جو بقا تُعلّق سے بہتر ہے خموشی
ہے طولِ حیاتِ ہزا حبسِ نفس میں

(۱۸۶۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶۳). ایک اکیلے پہر تک حبسِ نفس کر سکتا تھا. (۱۹۰۵ء ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۰۳). [حبس + نفس (رک)].

حُبسَہ (ضم ح ، سک ب ، فت س) امذ.
فتورِ نُطق ، فتورِ گویائی (جو دماغ پر کسی اثر کی وجہ سے پیدا ہوا ہو). ان ہی میں ایک عارضہ حبسہ ہوتا ہے جس میں مریض الفاظ کو بنانے یا بولنے کی قابلیت کھو بیٹھتا ہے. (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۹۱). [ع : حُبسَہ (ح ب س)].

حَبسِیّات (فت ح ، سک ب ، کس س ، شد ی لیز بلا شد) امث.
قید سے متعلق باتیں اور واقعات ، وہ کلام جس میں قید اور قید خانے کے حالات و کیفیات بیان کی گئی ہوں. اس نے اپنی زندانی کیفیت حبسیات میں بیان کی ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۸۰). [رک : حبس + یات ، لاحقۂ جمع].

حَبسِیَّہ (فت ح ، سک ب ، کس س ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
قید و بند کے حالات و واقعات سے متعلق نظم. اگر قماربازی کی وجہ سے قید کا واقعہ نظرانداز کر دیا جاتا تو حبسیہ جیسی نادر نظم کا پتہ چلانا دشوار تھا. (۱۹۶۵ء ، غالب کون ہے ، ۶۰). [حبس + یہ ، لاحقۂ صفت].

حَبَش (فت ح ، ب) امذ ؛ صحبشہ.
۱. مشرق افریقہ کا ایک مُلک جو سوڈان اور صومالیہ کے درمیان واقع ہے. عدیس ابابا اس کا صدر مقام ہے ، یہ ایک قدیم سلطنت ہے ، ابی سینیا ، ایتھوپیا ؛ (ادب) تاریک مُلک ، تاریکی ، سیاہی.

حبش میں سکر کے کیا چند روپ حبشی جنت آ حبشی سروپ

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۹).

اطرافِ حبش میں جو رنی ہو انگورِ سیاہ کی جنی ہو

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۴۷).

اب چین ، عرب ، ہند ، حبش ، خطۂ ایران
تیئے ہوئے افریقہ کے وہ شہر و بیابان

(۱۹۵۹ء ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۲۸۴). [ع : (ح ب ش)].

حَبَشِستان (فت ح ، ب ، کس ش ، سک س) امذ.
رک : حبش ، جہاں حبشی بستے ہوں. پادری صاحب بولے حبشستان جائیے گا تو اسی ملک کی طرف سے گزر ہو گا. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۱۲). [رک : حبش + ف : ستان ، لاحقۂ ظرف].

حَبَشَن (فت ح ، سک ب ، فت ش) صف مث ؛ امث.
۱. مُلکِ حبش کی رہنے والی ، حبشی (رک) کی تانیث ؛ شاہی محل کی چوکیدارنی.

چھچے ہرنے سفید لکھو دیکھ یوں بھیجی پلٹ جشن کے
فلک سوں نیس پٹ بھیجا جیوں چندنی کا چندر کا غذا

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۵۸). ابراہیم نظام شاہ جس کی ماں حبشن تھی بادشاہ ہوا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۸۰). ۲. کالی کلوٹی (نوراللغات). [رک : حبش + ن ، لاحقۂ تانیث].

حَبشَنی (فت ح ، سک نیز فت ب ، فت نیز سک ش) صف مث.
رک : حبشن.

حبش میں سکر کے کیا چند روپ حبشنی جنت آ حبشنی سروپ

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۹).

حبشنی بھوئیں چیر سر پر لیا ترک دیکھ پر تار سر تل کیا

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۷۶).

سروپ ات گوریاں نار انگیاں نرمل
حبشنیاں تیوں دسیاں کالیاں نظرتل

(۱۶۸۸ء ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۲۳۱). اندر حبشنیاں ، ترکنیاں ، قلماقنیاں پھرتے رہی ہیں. (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۹). حبشنیاں ،

ترکنیاں اور قلماقنیاں اپنے اپنے شوخ رنگ لباسوں کی وجہ سے امتیاز کی جا سکتی ہیں۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۳)۔ [رک : حبش + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

حَبَشَہ (فت ح ، فت نیز سک ب ، فت ش) امذ۔
رک : حبش۔ جو منجنیق چلا رہا تھا حبشہ کے کافروں میں کا ایک سپاہی تھا۔ (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۴۳)۔ دسویں صدی عیسوی کے اختتام پر مسلمان حبشہ کی سرحدوں پر چھائے چلے جا رہے تھے۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۹)۔ [ع : (علم)]

حَبَشی (فت ح ، فت نیز سک ب)۔ (الف) صف مذ۔
۱. **حبش سے منسوب ، حبش کا باشندہ ، افریقہ کا سیاہ فام باشندہ۔**

دے یوں تل اس مکھ کے میدان میں
کہ حبشی بچے ہے گلستان میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳)۔

جم اس کے حاشیہ بردار حبشی و رومی
جم اس کے حلقہ بگوش از بکی و ترک و مغل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۷)۔ تو برس کی راہ یہاں سے حبشیوں کا ملک ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۱۲)۔ حبشی قبیلوں کے اس وہم کی صداقت کا احساس ہونے لگتا کہ جب انسان سو جاتے ہیں تو ان کی روحیں سمندروں اور پہاڑوں میں ... نکل آتی ہیں۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۷)۔ ۲. **سیاہ فام ، کالا۔**

خالِ حبشی کیوں لبِ شیریں پہ رہتا ہے سدا
کنج کے شکر کا پارو یہ کڑوڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۹)۔ تم بڑا کام کرو اگر اس حبشی ... کلموہے کو پکڑ لاؤ۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۹۷)۔ ۳. **سیاہ فام غلام۔** باہر حبشی ، قلاور ، دربان ، مرد ھے ، پیادے ، سپاہی پہرے چوکی سے ہوشیار ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹)۔ ۴. **کالو** (ہلبشی)۔ (ب) امذ۔ ۱. **خط کی ایک قسم۔** خط ہندی و سریانی ... کشمیری و حبشی ... میں اختلاف ہے۔ (۱۸۷۳ ، اورنگ چین ، ۳)۔ خط کے اقسام یہ ہیں ہندی ، سریانی ، یونانی ... حبشی ... فارسی ... وغیرہ جن کا قدیم کتابوں میں ذکر ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۶)۔ ۲. **کالا ہیرا ، سیاہ الماس ، زاغی الماس** ... اس کی کئی قسمیں ہیں ... پانچویں سیاہ ہوتا ہے اس کو حبشی یا زاغی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۸)۔ (ج) امث۔ **حبشیوں کی زبان جو السنۂ سامیہ میں شامل ہے۔** ابیہ عربی کے علاوہ غالباً سریانی ، عبرانی اور حبشی زبانوں سے بھی کسی قدر واقف تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۱)۔ سبائی ، حمیری اور حبشی بنوقحطان کی زبانیں ہیں۔ (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰)۔ [رک : حبش + ی ، لاحقۂ نسبت]

---حَلْوا / حَلْوَہ (فت ح ، سک ل / فت و) امذ۔
(حلوائی) **سوہن حلوے کی ایک قسم جو دودھ ، رفے اور سمنک کو ترکیب دے کر بنایا جاتا ہے ، اس کا رنگ لاکھی ہوتا ہے ، اس لیے حبشی ، جوزی گونڈے کا حلوا سون (سوہن) کہلاتا ہے** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۲۰۱)۔ حلوا سوہن گری کا ، پپڑی کا ، گونڈے کا ، حبشی ... وغیرہ یہ سب چیزیں ... قرینے قرینے سے چنی گئیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳)۔ باہر جائیے تو ہمارے یہ تحائف ساتھ لے جائیے حبشی حلوہ ... اور دیگر مقوّیٔ دل و دماغ شھائیاں حاضر ہیں۔ (۱۹۸۳ ، روحانی ڈائجسٹ ، مئی ، ۱۳)۔ [حبشی + حلوا (رک)]۔

---غُلام (---ضم غ) امذ۔
اگلے زمانے میں لوگ افریقہ کے آدمیوں کو پکڑ کر بیچ ڈالتے تھے اور ان سے غلاموں کا کام لیتے تھے یہ حبشی غلام کہلاتے تھے۔ میں تمھیں خدا سے ڈرنے اور حاکم وقت کی بات گوش دل سے سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۷)۔ [حبشی + غلام (رک)]۔

حَبَشِیَّہ (فت ح ، فت نیز سک ب ، کس ش ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
حبش سے منسوب یا متعلق ؛ حبشن۔ ایک دختر حبشیہ بدصورت مثل کجلی۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۹۷)۔ [حبشی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

حَبَط (فت ح ، ب) امذ۔
زخم کا انگور بھرنا ؛ سُوجن ؛ جانور کو قبض ہونا خراب خوراک کی وجہ سے ؛ زخم کا نشان (جامع اللغات)۔ [ع : (ح ب ط)]۔

حَبْط (فت ح ، سک ب) امذ۔
باطل ہونا ، اکارت ، برباد یا ضائع ہونا ، ثواب جاتا رہنا۔ سب اعمال صالحہ اسکے حبط اور باطل ہو جاویں۔ (۱۸۳۳ ، سعادت دارین ، ۴۸)۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمھارے سر پر ہو اور تمھارے عمل حبط ہو جائیں۔ (۱۹۳۳ ، قادیانی مذہب ، ۱۱۰۰)۔ ف : کرنا ، ہونا۔ [ع : (ح ب ط)]۔

---اَعْمال کس اضا (---فت ا ، سک ع) امذ۔
اعمال کا اکارت ہونا ، نیک کاموں کا ثواب جاتا رہنا ، اچھے اعمال کا اجر ضائع ہونا۔ جہاں حبط اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ پر آسان ہے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۵۱)۔ مرتد کے حبط اعمال کے سلسلہ میں اس آیت میں موت علی الکفر کی قید ہے۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳ : ۳۵)۔ [حبط + اعمال (رک)]۔

حَبَق (فت ح ، ب) امذ۔
ناز بُو ، پودینہ (جامع اللغات ؛ المنجد)۔ [ع : (ح ب ق)]۔

---اُلْبَقَر (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ق) امذ۔
بابونہ (جامع اللغات)۔ [حبق + رک : ال (۱) + بقر (رک)]۔

---اُلرّاعی (---ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ر) امذ۔
مروا ، افسنطین (جامع اللغات)۔ [حبق + رک : ال (۱) + راعی (رک)]۔

--- الشیوخ (---ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، و مع) امذ.
ایک بودہ جو مسالے کے طور پر استعمال ہوتا ہے (جامع اللغات).
[حبق + رک : ال (۱) + شیوخ (رک)].

--- بستانی کسی صف (--- ضم ب ، سک بی) امذ.
ایک درخت ہے جس کے پتے جوڑے جوڑے سبز و سرخ رنگ کے ہوتے ہیں، شاخیں اور پھول بھی سرخ ہوتے ہیں ، بیج باریک اور سیاہ اور براق ہوتے ہیں ، کلفہ ، بستان افروز. صحیح یہ ہے کہ حبق بستانی خود کلفے کا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶). [حبق + بستان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- قرنفلی کسی صف (--- فت ق ، ر ، سک ن ، ضم ف) امذ.
نازبو ، کالی تلسی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حبق + قرنفل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کرمانی کسی صف (--- کس ک ، سک ر) امذ.
اس کے پتے سداب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان میں خوشبو آتی ہے اور پھول گرمی و سردی میں بنا رہتا ہے ، شاہ سفرم سلیمان (خزائن الادویہ ، ۵ : ۸). [حبق + کرمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- نبطی کسی صف (--- فت ن ، سک ب) امذ.
رک : حبقِ قرنفلی. تحقیقی بات یہ ہے کہ کلفہ نہیں ... حبق نبطی کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶). [حبق + نبط (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَبَق (ضم ح ، شد ب بفت) صف.
جاہل ، گنوار ، کم عقل.

کمال یہ ہے کہ ہیں جوش بھی شریک اس میں
ہیں ہوئے فن میں خوبی تو وضع میں حبق
(۱۹۳۸ ؟ ، کلیات عریاں ، ۲۰). [ع : حبق - کم عقل].

حَبل (فت ح ، سک ب) امث.
۱. رسّی ، موٹا دھاگا ، ڈورا.

ہے حبلِ خدا ہے عین ایماں — نہ ہو ہرگز پراگندہ پریشاں
(۱۸۵۵ ، ریاض السالکین ، ۵۹).

جو حکم واعتصموا ہم کو ہے بحبل اللّٰہ
بتائیے کہ کہاں ہے وہ حبل عالم میں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۵۶). ۲. (طب) رگ ، نالی ، ورید. مری کی حسی عصبی رسد زیادہ تر حبل کے پانچویں ظہری قطعہ سے آتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۲۲۳). ۳. اتحاد ، عہد (جامع اللغات). [ع : (ح ب ل)].

--- الذّراع (---ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس) امث.
ایک رگ جو کلائی کے نیچے اور بائیں طرف پھیلی ہوتی ہے اور پہونچے پر انگوٹھے کے مقابل اس کی فصد کھولی جاتی ہے حبل الذراع بعضے ہاتھوں میں رگ یا سلیق سے ملی ہوئی ہے اور بعض شخصوں کے ہاتھ میں رگ اکحل میں ملی ہوئی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۳). یا اس کی جگہ حبل الذرع (کذا) کی فصد کھولنا چاہیے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۷۷).
[حبل + رک : ال (۱) + ذراع (رک)].

--- المتین (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع) امث.
۱. مضبوط رسّی ، محکم سلسلہ یا وسیلہ (کسی بات یا کام کا).
بسبب اسی علم و کمال کے حبل المتین عفت و عصمت حسن آرا کے ہاتھ سے کسی طرح نہیں چھوٹی. (۱۸۲۳ ، فسانۂ معقول ، ۲۰). عشق ہی وہ قوت ہے جو ایک حبل المتین کی طرح عالم وجود کو مربوط کیے ہوئے ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۰۶). ۲. (مجازاً) کتاب اللّٰہ ، قرآن پاک.

چاہِ خودی سے مجھکو باہر نکال ، تجھکو
حبل المتیں کی سوگند اے دستگیر صاحب
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۹).

حشر کے دن تک نہیں ہے جس کو خوف انفصام
ہے اسی حبل المتیں سے اعتصام الگوہ کا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۵۷).

تھے مسلماں جب تک اس حبل المتیں کے حلقہ بند
سب نے دیکھا ان کو میدانِ عمل میں فتح مند
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۳۰). [حبل + رک : ال (۱) + متین (رک)].

--- المساکین (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع) امث.
عشق پیچاں. لبلاب اس کو حبل المساکین اور عشقہ طموس بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۶). [حبل + رک : ال (۱) + مساکین (رک)].

--- الورید (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ی مع) امث.
شاہ رگ ، رگِ جاں.

نورِ جاں فانوسِ جسمی سے جدا کب ہے سراج
شعلہ تارِ شمع سے کہتا ہے من حبل الورید
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۸).

گردن مری کٹی تھی ادھر یہ ادھر چھُٹی
رشتہ تھا زلفِ یار سے حبل الورید کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۷). حق تعالٰی کلیۃ و جزئیت سے مبّرا و منزّہ ہے اسی اعتبار سے حبل الورید (شہ رگ) سے بھی زیادہ قرب کی مثال دی گئی ہے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۵۲). [حبل + رک : ال (۱) + ورید].

--- شوکی کسی صف (--- و لین) امث.
نخاع ، حرام مغز جو فضا حبل شوکی کے اردگرد موجود ہوتی ہے اس کا دماغ کے زیر عنکبوتی فضاؤں سے بلاواسطہ تسلسل قائم ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۱ : ۴۴). [حبل + ع : شوک - ریڑھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طبلی کسر صف(---فت ط ، سک ب) امذ.
(طب) کان کے پردے کا ایک چھوٹا عصب اس کے اندر سے ... عصب حبل طبلی (Chorda Tympani) نکلتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی نعلیات ، ۲۲۷). [حبل + رک : طبل + ی ، لاحقۂ نسبت].

---متین کسر صف(---فت م ، ی مع) امث.
رک : حبل المتین. رسوائیاں جھیلیں مگر خدا ان کو جزائے خیر دے ، کیسے سچے بندے تھے کہ رضا و تسلیم کی حبل متین کو ہاتھ سے نہ دیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۹).

یہ حبلِ متیں ہے کہ سونے معُقد
کہ برغولۂ ریشم تافتہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶). [حبل + متین (رک)].

---منوی کسر صف(---فت م ، ن) امث.
منی کی نالی. خصیے کی قناۃ اور سکے عروق و اعصاب وغیرہ کو مجموعی طور پر سپرمیٹک کارڈ (Speramatic Cord) حبل منوی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، مبادیٔ جنسیات ، ۱۵۹). [حبل + رک : منی + وی ، لاحقۂ نسبت].

---نما (---ضم ن) صف.
رسی جیسا ، رسی کی مانند. ہونٹوں کو جانبی طرف کھینچو اور اس نمایاں حبل نما(رسی جیسے)بند کو دیکھو. (۱۹۲۱ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۸). [حبل + ف : نما ، نمودن - دیکھنا].

---ورید کسر اضا(---فت و ، ی مع) امث.
رک : حبل الورید.

تن و روح کی مثل ملا ہی رہا — مری حبل ورید میں آ ہی رہا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۳۶).

اے شہرِ ریاحین و بساتین و حدائق
اے یوروشلم ، حبلِ ورید تنِ سینا

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۳۳). [حبل + ورید (رک)].

حُبلیٰ (ضم ح ، سک ب ، ا بشکل ی) امث.
حاملہ ، پیٹ والی عورت.

برضیع و مطفل و حبلیٰ مو آوارہ چند
کامجو تشنہ و سیراب ہوس لذت یاب

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۸۸). [ع : (ح ب ل)].

حَبَنّق (فت ح ، ب ، شد ن بفت) امذ.
بدقطع ، بدہیئت ، وحشی ، رک : ہنق ، ہونق.

ہے کشوں کو نارِ دوزخ سے ڈرا مت واعظا
خود ترے شعلے کی صورت ہے حبنّق سانپ کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۲۴). چوتھی بولی کہ میرا شوہر بڑا حبنق اور خطرناک ہے. (۱۹۰۶ ، خاتون ، علی گڑھ ، مئی ، ۲۱۱). [ع : ہنق (رک) کا ایک روپ].

حبو آنی فقرہ.
ایک کلمہ جو بچوں کو ڈرانے کے لیے بولا جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

حُبُوب (ضم ح ، و مع) امث ؛ امذ ؛ ج.
۱. حب (رک) کی جمع. جب جنگل میں دانے بک جاتے ہیں تو آخر موسم گرما میں اپنے مکان سے نکلتا ہوں اور کسی قدر حبوب لے کر جمع کر رکھتا ہوں کہ زمستان میں کام آتے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۵۹). ۲. غلہ ، اناج ، گھاس. زر سرخ اور سفید اور مسکوک کو مبلغ اور عدد لکھتے ہیں ... اور غلہ اور گھاس وغیرہ حبوب کو من اور آثار. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۷). ۳. گاؤں کے مشترکہ اخراجات کا محصول جو لگان کے ساتھ گھر یا کھیت پیچھے لیا جائے جس میں نذرانہ ، سربراہی ، چوکی دارہ ، خیرات اور پٹواری کے اخراجات شامل ہوتے ہیں (ا ب و ، ۶ : ۶۱). [ع : حب (ح ب ب) کی جمع].

حُبُوبات (ضم ح ، و مع) امذ ؛ امث ؛ جج.
۱. غلے ، اناج. حبوبات میں گندم افسر ہے ، میوجات میں انگور سردار ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۳). ۲. سبزیاں جو کھانے میں استعمال ہوتی ہیں ، ساگ (پلیٹس). ۳. وہ اشیائے ضرورت جو امراً کو نذرانے کے طور پر دی جاتی تھیں. باغات اور اشجار... وغیرہ میں کل حبوبات حقوق زمینداری ... نیلام ہونے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۹۵). اشٹ تک کا کرایہ ... تو آج دے دیا مگر حبوبات اور کرایہ اسباب و انعام راہ ملا کر میزان زیادہ ہو گی. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۲ : ۲۵۳). [رک : حبوب + ات ، لاحقۂ جمع].

حُبُور (ضم ح ، و مع) امذ.
خوش کرنا ، خوش ہونا ؛ خوشی ، مسرت.

ہیں عہد و امانت ہی ایمان و دیں
حُبور و سُرور و ثُبات و سُکوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میرمغنی ، ۱۶۱). [ع : (ح ب ر)].

حَبّہ (فت ح ، شد ب بفت) امذ.
۱. ذرّہ بھر ، قلیل سے قلیل مقدار (بیشتر نقد یا جنس) دیکھا کہ ایک حبہ خزانے میں موجود نہیں. (۱۸۳۵ ، بستان حکمت ، ۵۸). زرنقد و اسباب و غلّہ سے ایک حبہ کسی کے پاس باقی نہ رہا. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۰۹). ۲. (وزن) ایک جو متوسط ، بعض کے نزدیک ایک دانگ کا آٹھواں حصہ ؛ فقہا کے نزدیک مثقال کے چھپنیں جزوں میں سے ایک جزو ؛ رتی. نیم حبہ سونا ڈیڑھ آنہ کا ہوتا ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۸). طسوج کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو حبہ کہتے ہیں. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۱۷۳). ۳. رک : حب

دیدۂ عاشق ہے مصنع خالِ لب کا آپ کے
مل گیا بادام گویا حبّۂ تریاک میں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۷۵). [ع : (ح ب ب)].

---بھر (---فت بھ) صف.
رتی بھر ، ذرا سا ، چاول بھر (نوراللغات). [حبہ + بھر (رک)].

---حبّہ (---فت ح ، شد ب بفت) م ف.
کوڑی کوڑی ، سب ، تمام ، کُل (نقد و جنس). اگر انصاف سے دیکھیے تو دربار رام پور میں حبہ حبہ ... سود درسود ادا کر دیا. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکربلیغ ، ۵۹). اہل کمال کے بہترین دماغ ریزہ ریزہ ، حبہ حبہ ، نقطہ نقطہ چن چن کر پھر اپنے مقام پر لگا دیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، عہداسلامی میں سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۲۶). [حبّہ + حبّہ].

---ذَہَبی کس صف(---فت ذ ، ہ) امذ.
ایک وزن جو دو جَو یا چار چاول کے برابر ہے. اس سے سونا تولا جاتا ہے(خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲). [حبہ + ذہب (عَلَم) + ی ، لاحقہ نسبت].

---فِضّی کس صف(--- کس ف ، شد ض) امذ.
ایک وزن جو تخمیناً اڑھائی جو کے برابر ہے ، اس سے چاندی تولی جاتی ہے (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۰). [حبہ + فضہ (عَلَم) + ی ، لاحقہ نسبت].

---قلب کس اضا(---فت ق ، سک ل) امذ.
دل کا دانہ ، مراد : دل کی گہرائی ؛ نفس ، ضمیر ، حافظہ. ایک قصہ بیان کرتا ہوں جس کو میرے استاد نے مجھ سے بیان کیا ہے ... اور مجھ سے کہا تھا کہ تو اس کو اپنے حبۂ قلب میں رکھ چھوڑ. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۵). [حبہ + قلب (رک)].

حبیب (فت ح ، ی مع) امذ.
۱. **جس سے محبت کی جائے ، محبوب ، دوست ، پیارا.**
خدا کہیا پیمبر کوں حبیب اپنا دو جگ میں
محبت سوں کیا داماد حیدر کوں نبی کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۱).
جس کا تجھ سا حبیب ہووے گا کون اوس کا رقیب ہووے گا
(۱۷۹۸ ، میرسوز ، د (ق) ، ۸۵). حبیب سے دروغ اور بہتان بکے ... تو نفور خدا کی امانت میں دیدہ و دانستہ ان نے خیانت کی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۳).
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۲). خلیل کو جو کچھ ملے وہ مانگنے پر اور حبیب وہ ہے کہ جو کچھ عطا ہو بغیر مانگے عطا ہو. (۱۹۲۰ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۹۶). ۲. **رسول اکرم صلعم کا اسم وصفی.** جبرائیل عرض کیا اے حبیب میرا حد شجرۃ المنتہیٰ کے جھاڑ تلک (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۲۸).
حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلّ علیٰ
زبان غیب سے آئی ندا کہ صلّ علیٰ
(۱۸۸۲ ، عابد خاتم النبیین ، ۳۶).
اسی سے کہیے الدارِ وقارِ حبیب
جلی ہے عرش پہ بھی شمع انتظارِ حبیب
(۱۹۶۳ ، میرے آقا ، ۸۹). [ع : (ح ب ب)].

---اللہ (---غم ا ، ل ، شد ل بفت) امذ.
رک : حبیب خدا. قرآن میں ان کو بخطاب حبیب اللہ نامزد کیا. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ (ترجمہ) ، ۱۳۲).
تو موکّل بھی ہے وکیل بھی ہے یا صفی اللہ یا حبیب اللہ
(۱۹۲۶ ، حطایا ، ۳۹). [حبیب + اللہ (رک)].

---خدا کس اضا(---ضم خ) امذ.
خدا کا دوست ، خدا کا پیارا ، حضرت رسول اکرمؐ کا لقب.
کلید در درگہِ کبریا حبیب خدا اشرف انبیا
(۱۸۹۳ ، کلیات نعت ، محسن ، ۱۶۸).
دعائے خلیل ابن مریم کا مژدہ وہ محبوبِ خلق و حبیب خدا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۰۳). [حبیب + خدا (رک)].

---کبریا کس اضا(--- کس ک ، سک ب ، کس ر) امذ.
رک : حبیبِ خدا.
نگہِ لطف اور ہم سے سیہ کار کرم دیکھو حبیبِ کبریا کا
(۱۹۳۸ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۶۹). [حبیب + کبریا (رک)].

حَبیبَہ (فت ح ، ی مع ، فت ب) امث.
دوست ، چہیتی.
نظر آئی جب فاطمہ نیک نام کہا اے خدا کی حبیبہ سلام
(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۳۰). [رک : حبیب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حِتار (کس ح) امذ.
سُپاری (سرِ ذکر) کے اوپر کا غلاف یا گھونگھٹ یا ٹوپی ؛ آلۂ تناسُل کے نیچے کی سیون (جامع اللغات). [ع : (ح ت ر)].

حَتف (فت ح ، سک ت) امث.
ہلاکت ، موت ، تباہی. آگے فصول حتف ہے فصول جمع فصل کی ہے یعنی موسم اور حتف یعنی ہلاکت ہے یعنی وہ زمانہ کفار کے لئے ہلاکت کا زمانہ تھا. (۱۹۳۰ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۳۴۹). [ع : (ح ت ف)].

---اَنف کس اضا(---فت ا ، سک ن) امث.
طبعی موت ، فطری وفات. سلطان دانیال کا بیٹا بایسنغر خاں ... حتف انف ... سے مر گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۲۱). [حتف + ع : انف ، انفہ (ا ن ف)].

حَتم (فت ح ، سک ت) امذ.
۱. **پکا ارادہ کرنا ، مضبوط کرنا ، آخری فیصلہ.** جس سے تو راضی ہو اور تو نے ان کے قبول کرنے پر حتم و حزم کر لیا ہو. (۱۹۲۰ ، دعائے مشلول ، ۶۵). ۲. **قانونی حکم** (جامع اللغات). [ع : (ح ت م)].

حتماً (فت ح ، سک ت ، تن م بفت) م ف.
قطعی طور پر ، یقینی طور پر. فقیر بھی حزماً و حتماً ایک علت کسی حکم کے کیوں کر عرض کر سکتا ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲۰). علم الاعضا کے متعلق ہم حتماً نہیں کہہ سکتے (۱۹۶۳ ، تاریخ الحکما ، ۱۰). [حتم (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

حَتْمی (فت ح ، سک ت) صف.
لازمی ، یقینی ، مضبوط ، پُختہ ، قطعی ، مستقل. جو رائے ہے حتمی و اذعانی ، جو حکم ہے دودھ کا دودھ پانی کا پانی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۳). بش دہائیے اور مشکل سے مشکل سوال کا حتمی جواب فوری طور پر حاضر ہے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۴۴). [رک : حتم + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَتّیٰ (فت ح ، شد ت ، ا بشکل ی) حرفِ جار.
۱. **جہاں تک ، اِس حد تک ، اس درجہ (افراط یا تفریط کی حد تک پہنچ جانے کا اظہار کرنے کے لیے "کہ" کے ساتھ مستعمل).** حتیٰ کہ فقہ میں لکھا ہے کہ آدمی مسلمان کو مول لے کر خوش ہوتا ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۹). حتیٰ کہ سعدیہ کو اپنے ہوٹل اور اپنے ڈرائیور تک کا نام خوب یاد تھا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۲). ۲. **تک ، جہاں تک ، جس قدر (ترکیب میں مستعمل).**
[ع].

ـــ اَلْاِمْکان (ـــ غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک م) م ف.
جس قدر ممکن ہو ، جہاں تک ہو سکے.

غصّہ یعنی اپنے شرِّنفس اور
ظالماں پر حتی الامکاں ہے بجا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۷). آپ بھی حتی الامکان اس کے روکنے کی کوشش کیجیے. (۱۸۹۶ ، فلورافلورنڈا ، ۲۳۳). اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ حتی الامکان کوشش کرے گا اور مجھے ایک ماہ کے اندر جواب دے گا. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۰۰). [حتی + رک : ال (۱) + امکان (رک)].

ـــ اَلْباب (ـــ غم ا ، سک ل) م ف.
دروازے تک (کسی کو رخصت کرتے وقت کہتے ہیں).

کھونٹی کے وارثوں کی کیا ہے تاب
کہ قدم کو رکھیں وہ حتی الباب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۷).

حُسین بولے نہ رو کر کہ روح ہے بیتاب
عرب کی رسم ہے اے نورِعین حتی الباب

(۱۹۱۴ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزارِ رشید ، ۱ : ۵۷). [حتی + رک : ال (۱) + باب (رک)].

ـــ اَلْعِلْم (ـــ غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل) م ف.
جہاں تک علم ہو ، واقفیت کی حد تک ، معلومات کے مطابق. اب میں حتی العلم خود زیورات کی خرابیاں بیان کرتا ہوں. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، دسمبر ، ۴۸۴). [حتی + رک : ال (۱) + علم (رک)].

ـــ اَلْمَقْدُور (ـــ غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ق ، ومع) م ف.
طاقت بھر ، جہاں تک بن پڑے ، جس قدر استطاعت یا استعداد ہو. میں حتی المقدور کوشش کروں گا اور امانت حضور تک لے آؤں گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۶). شہر کے خوبصورت علاقے میں فلیٹ لے کر اور اسے حتی المقدور سجا کر ... گاؤں پہنچا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۶۵). [حتی + رک : ال (۱) + مقدور (رک)].

ـــ اَلْوُسْع (ـــ غم ا ، سک ل ، فت و ، سک س) م ف.
رک : **حتی المقدور.** ان سے حتی الوسع سلوک اور رعایت سے پیش آنا چاہیے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۲). ساقی کی اشاعت کا یہی مقصد رہا ہے جسے وہ گذشتہ پچیس سال سے حتی الوسع پورا کر رہا ہے. (۱۹۸۵ ، بزم خوش نفساں ، ۲۲). [حتی + رک : ال (۱) + وسع ، ع : (و س ع)].

حَثّ (فت ح ، شد ث) امث.
اُکسانے یا برانگیختہ کرنے کا عمل ، تحریض. تاسی مطلق مفید ترغیب و حث کی شکر پر نہیں ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۵۶). اس کو حث و ترغیب کی کہ ہمارے ساتھ چل کر مختار سے جنگ و پیکار کرو. (۱۹۰۸ ، جلاالعیون فی سیرۃ علی ابن الحسین ، ۳۲۹). [ع : (ح ث ث)].

حَجّ (فت ح ، شد ج بحالت ترکیب) امذ.
۱. **ارادہ کرنا ، قصد کرنا ؛ (شریعت) ذوالحجہ کے ایام معیّن میں مکّۂ مکرّمہ میں بیت اللہ کی زیارت و طواف ، وقوفِ عرفات اور دیگر مناسک ادا کرنا (حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رُکن ہے).** کعبے کوں نیت باندنا میرا حج ، ہو فعل کرے تو مسلمان ہوتا ہے. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۳۳). جان تو کہ حج فرض ہے اور منکر اس کا کافر ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱). حج اسلام کے ارکان خمسہ یعنی پانچ بنیادی ارکان میں سے اہم اور آخری رکن ہے. (۱۹۶۹ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۰۸). ۲. **(تصوّف) سلوک الی اللہ اس سے مراد ہے** (مصباح التعرف ، ۹۹). ۳. **قرآن مجید کی ۲۲ ویں سورت کا نام (الحج).** سورت حج مکی ہے اٹھتر آیت کی. (۱۷۹۰ ، قرآن مجید (ترجمہ) ، شاہ عبدالقادر ، ۳۱۷). سورۂ حج مکے میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں اور دس رکوع. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیراحمد ، ۴۷۴). سورۃالحج کے فضائل کے ضمن میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۲۶). ۴. رک : **حجاز معنی نمبر ۲.** عربوں نے موسیقی کی بہت سی اصطلاحات ایرانی اور ہندوستانی زبانوں سے حاصل کیں خود ہندوستانی موسیقی نے ایرانی عربی ... راگ سے بعض چیزیں مثلاً یمن ، حج ... لیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۳). [ع : (ح ج ج)].

ـــ ِ اَصْغَر کس صف (ـــ فت ا ، سک ص ، فت غ) امذ.
۱. **چھوٹا حج ، معمولی حج جو جمعہ کے علاوہ دنوں میں واقع ہو** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **خاص ایّامِ حج کے علاوہ اور دنوں میں احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنا ، عمرہ.** قرآن مجید میں حج اکبر سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ عین حج مراد ہے اور احتراز ہے حج اصغر سے کہ عمرہ کو کہتے ہیں. (؟ ، مرج البحرین فی فضائل الحرمین ، ۴۳). [حج + اصغر (رک)].

ـــ ِ اِفْراد کس صف (ـــ کس ا ، سک ف) امذ.
رک : **حج مفرد.** حج افراد کے ایام میں صرف حج کا احرام باندھا جائے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳ : ۲۵). [حج + افراد (رک)].

---ِ اَکْبَر کس صف (---فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
۱. **بڑا حج ، وہ حج جو جمعہ کے دن واقع ہو یعنی یوم العرفہ (نویں ذوالحجہ) کو جمعہ ہو.**

مکھ کعبہ کو طوافِ قطب شہ کرے سدا
سب حاجیاں میں میں حجِ اکبر کیا تمام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۷).

حجِ اکبر دوست کا دیدار ہے وصل اس کا عید قربان کی مثال
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۳).

کیوں مارے ہے لاف حجِ اکبر اپنے کیے پر بھی کچھ نظر ہے
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۹۲).

بہ ایمائے گورنر قصد بیت اللہ جو رکھتے ہیں
ثواب ان کو ملے گا اب کے حج میں حجِ اکبر کا

(۱۹۰۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵). ۲. **مطلق حج (کیونکہ عمرہ کو حجِ اصغر بھی کہتے ہیں).** قرآن مجید میں حج اکبر سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ عین حج مراد ہے. (۱۹۶۲ ، مرج البحرین فی فضائل الحرمین ، ۳۳). شرع میں مطلق حج کو حجِ اکبر بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۵۸۵). ۳. **(تصوّف) جذبِ قلوب** (فرہنگ آصفیہ). [حج + اکبر (رک)].

---بِالنّاس (---کس ب ، غم ا ، ل ، شد ن) امذ.
لوگوں کے مجمعے کے ساتھ حج کی ادائگی ؛ حاجیوں کا اجتماع. حاجیوں کے عظیم الشان اجتماع (حجِ بالناس) کی قیادت اسی کو حاصل ہوتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۶). [حج + رک : بہ (۱) + رک : ال (۱) + ناس (رک)].

---بجا لانا محاورہ.
فریضۂ حج سے فارغ ہونا.

رہے جہاں میں جب تک کہ رسمِ قربانی
ہمیشہ تا کہ بجا لاویں حجّ و عمرہ عباد

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹).

---بَدَل (---فت ب ، د) امذ.
وہ حج جو دوسرے شخص کے بدلے میں ادا کیا جائے. اگر شوہر یا محرم خیر بھر نہ ملے تو پھر حج کو جانا درست نہیں ، ہاں مرتے وقت حجِ بدل کی وصیت ضرور کر دے. (۱۹۰۶ ، معلمہ ، ۵۶). شیخ الحدیث نے ... اپنی مرحومہ صاحبزادی (اہلیہ مولوی احمد حسن کاندھلوی) کے حجِ بدل کے لیے میرا انتخاب فرمایا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۵۳). [حج + بدل (رک)].

---ِ تَمَتُّع کس اضا (---فت ت ، م ، شد ت بضم) امذ.
(فقہ) **وہ حج جس میں عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور حج کے لیے ازسرِ نو احرام باندھا جائے.** قران افضل ہے حجِ مفرد اور تمتع سے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲۷). حجِ تمتع ، حج اور عمرہ دو الگ الگ احراموں کے ساتھ ایک ہی زمانۂ حج میں ادا کیے جائیں. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳ : ۲۵). [حج + تمتع (رک)].

---ِ خاص کس صف ؛ امذ.
(تصوّف) **حجِ خاص یہ ہے کہ اپنے دل کو لوث ماسوی اللہ اور کدورات اور غیریت اور کثرت سے پاک کرے** (مصباح التعرف ، ۹۹). [حج + خاص (رک)].

---ِ خاصُ الْخاص کس صف (---ضم ص ، غم ا ، سک ل) امذ.
(تصوّف) **حجِ خاص الخاص یہ ہے کہ رب البیت یعنی حق کا مشاہدہ کرے** (مصباح التعرف ، ۹۹). [حج + خاص (رک) + رک : ال (۱) + خاص (رک)].

---ِ عام کس صف ؛ امذ.
(تصوّف) **حجِ عام یہ ہے کہ طواف کعبہ کا کرے اور مناسکِ حج ادا کرے** (مصباح التعرف ، ۹۹). [حج + عام (رک)].

---ِ قِران کس اضا (---کس ق) امذ.
(فقہ) **وہ حج جس میں عمرہ اور حج دونوں ایک ہی احرام سے ادا کیے جائیں.** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حجِ مفرد اور قران اور تمتع سب منقول ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲۸). حجِ قران کا ذکر اوپر آ چکا ہے جو لوگ قارن تھے ان کے احرام ... بندھے ہوئے تھے. (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، ۲۵۳). حجِ قران یہ ہے کہ انسان احرام باندھتے وقت حج و عمرہ دونوں کی اکھٹی نیت کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۱۲). [حج + قِران (رک)].

---کا حج بَنَج کا بَنَج کہاوت.
نیک کام بھی اور فائدہ بھی (جامع اللغات).

---کَرْنا ف م.
خانۂ کعبہ کا طواف اور دیگر مناسکِ حج ادا کرنا. جو شخص حج کرے اور بعد اس کے جہاد کرے اس کے لیے اس جہاد کے عوض میں چار سو حج کا ثواب لکھا جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸). وہ ایک سے زائد حج کر لے تو وہ اس کا نفلی حج ہو گا. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۱۰).

---ِ مَبْرُور کس صف (---فت م ، سک ب ، و مع) امذ.
حجِ مقبول اور اس کی علامت یہ ہے کہ حاجی اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے اور حج اس کا محض خدا کے واسطے ہو. باقی عمر درود شریف اور ... امورِ خیر میں مصروف رہے اور یہ علامت ہے حجِ مبرور کی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۳۳). سرور کائنات علیہ الصلوت نے اصلی اور صحیح حج کا نام صرف حج نہیں بلکہ "حج مبرور" رکھا ہے. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۸۸). [حج + مبرور (رک)].

---ِ مُصْمَت کس صف (---ضم م ، فت ص ، شدم بکس) امذ.
زمانۂ جاہلیت میں رائج ایسا حج جس میں حاجی آغازِ حج سے اخیر تک منھ سے کچھ بولتا نہ تھا. حضرت ابو بکر نے قریش کی ایک عورت کو جس کا نام زینب تھا دیکھا کہ کسی سے بات چیت نہیں کرتی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حجِ مصمت کی نیت کی ہے.

(۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲۵). [حج + رک : مُتَمَتِّع : (ص م م)].

---مُفْرَد کس صف (---ضم م ، سک ف ، فت ر) امذ.
(فقہ) وہ حج جو بِلا عمرہ ادا کیا جائے ، صرف حج ، مطلقِ حج. حج مفرد اس کو کہتے ہیں کہ تنہا کرنا حج کا اس طرح ہو کہ اوس سال میں عمرہ نہ کرے یا بعد ایام حج یا قبل شوال کے کرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲۷). حجِ مفرد ... کی نیت کر لینے کے بعد اسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۱۲). [حج + مفرد (رک)].

---وِداع کس اضا (--- کس و) امذ.
رک : حجۃ الوداع. روایت کی نسائی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے میں رات کو اور دن کو ، داخل ہوئے تھے حجِ وداع میں رات کو اور دن کو عمرے میں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۶). [حج + وداع (رک)].

حِجاب (کس ح) امذ.
۱. نقاب ، پردہ ، اوٹ ، آڑ ؛ وہ پردہ جس کے پیچھے کوئی شے چھپی ہوئی ہو.

او کی بنت حیا کا نہ سک سے دیکھیں سو کوئی
او شرم سو کا اس رخ چند پر حجاب تھا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸).

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵).

حد کوئی قائم نہ تھی اب تک قریب و دُور میں
نورِ مطلق جلوہ گستر تھا حجابِ نور میں

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۵). **۲. ایک تِکونا رومال جو بطور نقاب استعمال کیا جاتا ہے.** یہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ سر پہ باندھنے کے تکونے رومال کو بھی حجاب کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جنوری ، ۳). **۳. حیا ، شرم ، لحاظ.**

دھریا پردہ سوزِ جہاں جب حجاب
ہوئی حجلۂ راز کوں نس نقاب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳).

جو عاشق ہیں انہیں میں شرم کرانکھیاں چراتا ہے
وگرنہ غیر سیتی کچھ نہیں ہرگز حجاب اوس کوں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۳). مجھ کو ایک حجاب سا پیدا ہوا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۸). اللہ کو مثالیں بیان کرنے میں کوئی حجاب نہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۲). **۴. (تصوف) حجاب اُن مراسِم کو کہتے ہیں جو عاشق و معشوق کے وصل سے مانع ہوں ، وہ چیز جو کہ تجلیات کے قبول سے مانع ہو.** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۹۹).

اوٹھ جائے گر یہ بیچ سے پردہ حجاب کا
دریا ہی پھر تو نام ہے ہر اک حباب کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲). فرمایا جیسے حضورِ قلب کا ملکہ باہی طور حاصل ہو جیسے آنکھ میں بشارت تو اسے علوم و فنون کے شغف سے بھی کوئی حجاب واقع نہیں ہو گا. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۱۲). **۵. کعبہ شریف کی محافظت و نگرانی کا منصب.** کعبہ کے متعلق پانچ بڑی خدمتیں تھیں ... چہارم حجابہ۔ یعنی کعبہ کی حفاظت کا عہدہ. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۳۳). **۶. (i) (طب) جسم کا کوئی پردہ یا جھلی** (مخزن الجواہر). **(ii) رک : حجاب حاجز.** حجاب سے مراد وہ پردہ ہے جو سانس اور خوراک کی نالی کے درمیان حائل ہوتا ہے اور جسے اصطلاح میں ڈیافرغما کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۲۲۰). **۷. وفاتؑ رحلت ، موت.** ایک حدیث میں موت کو بھی حجاب قرار دیا گیا ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۵۹). [ع : (ح ج ب) ـ چھپنا].

---اُٹھانا محاورہ ؛ ف س.
بے پردہ ہونا ، پردہ ہٹانا.

صاحب حجاب چہرۂ روشن اوٹھائیے
بے پردہ منھ دکھائیے چلمن اوٹھائیے

(۱۸۸۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۱).

چراغ طور جلے آئینہ در آئینہ
حجاب برقِ ادا نے اٹھائے ہیں کیا کیا

(۱۹۳۷ ، رمز و کنایات ، ۳).

---اُٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. پردہ ہٹنا ، بے پردہ ہو جانا. اس حالت میں پردہ حجاب کا میری آنکھوں سے اوٹھ گیا. (۱۸۵۷ ، مولود شریف ، ۳۱).

سارے حجاب اٹھ گئے فاصلے خود سمٹ گئے
میں نے اُمید جب لکھا ، صلی علی محمدؐ

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۴۴). **۲. روک نہ رہنا ، لاج نہ رہنا ، غیرت کا جاتا رہنا ، بے شرم ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---اَعْظَم کس صف (---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
سب سے بڑا پردہ جو درمیان میں حائل ہو ، گہرا پردہ ؛ سب سے بڑی رُکاوٹ ؛ قطعی خلوت. لازم ہے کہ تنہائی میں اپنے رب کے ساتھ نیک معاملہ اس سے زیادہ رکھا جائے جتنا علانیہ لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے کہ وہ حجابِ اعظم ہے حق تعالیٰ سے اور وہ مشغول ہے دل کے ساتھ مخلوق میں ... اس بحث کو اوّل اسی کتاب میں لکھ دیا ہے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۳۴۷). [حجاب + اعظم (رک)].

---اَکْبَر کس صف (---فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
رک : حجابِ اعظم.

بے علم اگر حجاب اکبر بہتر ہے یہی کہ رہیے جاہل

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳). بندگی ہی بندہ کے لیے حجابِ اکبر ہے (جو جہنم سے اسے بچائے گی). (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۹۹). [حجاب + اکبر (رک)].

---العِزَّت (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، شد ز بفت) امث.
(تصوف) کوری اور سراسیمگی کو کہتے ہیں کیونکہ ادراک کنبہ

کنہ ذات میں مؤثر نہیں ہوتے ہیں (مصباح التعرف ، ۹۹). [حجاب + رک : ال (۱) + عزت (رک)].

---آلودہ (---و مع ، فت د) صف.
شرم میں ڈوبا ، سراپا حیا ، شرمیلا ، محجوب.
بہت ہی کم نگہ و کم سخن وہ حجاب آلودہ تمکیں جملہ تن وہ
(۱۸۲۲ ، واسخ عظیم آبادی ، مثنوی گنجینۂ حسن ، ۵).

نہ ابرو نے نہ مژگاں حجاب آلودہ نے مارا
ہمیں ساقی تری چشمان خواب آلودہ نے مارا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۴۳). [حجاب + ف : آلودہ ، آلودن - لتھڑنا].

---آمیز (---ی مج) صف.
حجاب آلودہ ، جس میں شرمیلا پن پایا جائے ، شرمگیں.

یہ کم کم دیکھنا بھی اک ادا ہے
حجاب آمیز شوخی خوش نما ہے

(۱۸۲۲ ، واسخ عظیم آبادی ، مثنوی گنجینۂ حسن ، ۵). [حجاب + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---آنا محاورہ.
لجانا ، حیا آنا ، لحاظ اور خیال ہونا.
مسکرا کر کہا کہ تیری طرف کیونکہ دیکھوں مجھے حجاب آتا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۵).

وہ بے حجاب جو کل ہی کے ہاں شراب آیا
اگرچہ مست تھا میں؛ پر مجھے حجاب آیا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹).

اپنے دوچار گناہوں سے یہی آتا ہے حجاب
ہم خطا کار ، دعاؤں سے بہل جاتے ہیں

(۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۵۸).

---ٹوٹنا محاورہ.
شرم دور ہونا ، بے تکلّف ہو جانا ، بے حجاب ہونا.

جو کُھل کے بات نہ کی تو ز مت دلا اس سے
وہ شرمگیں ہے ابھی ٹوٹنے حجاب تو دے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۰).

دکھا کُھل کے آنکھیں کہ چھوٹے حجاب
مرا دل نہ ٹوٹے جو ٹوٹے حجاب

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵۷).

ابھی ٹوٹا نہیں سورج کی کرنوں سے حجاب ان کا
ابھی رُسوا نہیں ہے گل فروشوں میں شباب ان کا

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۲۰).

---جانا محاورہ.
رک : **حجاب ٹوٹنا**

وصل کا دن ہو چکا اون کا نہیں جاتا حجاب
لے کبوتر باز جوڑے کے کبوتر کھول دے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۶).

---چھوٹنا ف ل ، محاورہ.
رک : **حجاب ٹوٹنا.**

دکھا کُھل کے آنکھیں کہ چھوٹے حجاب
مرا دل نہ ٹوٹے جو ٹوٹے حجاب

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵۷).

---ِ حاجز کس صف (--- کس ج) امذ.
۱. (طب) **ایک غشائی اور عضلاتی پردہ جو شکم و سینہ کے درمیان آڑے طور پر واقع ہے اور آلات غذا مثلاً معدہ و جگر کو اور آلات تنفّس مثلاً پھیپھڑوں وغیرہ کو اعضا صدر سے جُدا کرتا ہے اور تنفّس میں مدد دیتا ہے.** (مخزن الجواہر ، ۲۹۰). حجابِ حاجز میں کئی سوراخ ہوتے ہیں جن کی راہ سے کئی چیزیں سینہ اور شکم دونوں سے ہو کر گزرتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳). پھیپھڑوں کے غلاف یا سحاب (محجاب) حاجز میں ورم پایا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، باگھ ، ۵۶). ۲. **جھلی یا پردہ ، سولا گردہ جس میں مدور سوراخ ہوں عدسے کے سامنے ایک سوراخ دار ڈایا فرام یا حجابِ حاجز (پُتلی) اور ایک عدسہ ہوشر (پلک) ہوتا ہے.** (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۳۰). [حجاب + حاجز (رک)].

---ڈالنا ف م ، محاورہ.
پردہ ڈالنا ، نقاب اوڑھانا یا اوڑھنا ، روپ اختیار کرنا. جن کتّے کی صورت میں ظاہر ہو... تو وہ جن اس صورت سے باہر نہیں جا سکتا. مگر کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ کتّے کی شکل پر بکری کی صورت کا حجاب ڈال لیتا ہے... توجہ منتشر ہو جانے کی اور جن کسی دوسرے روپ میں قرار ہو جائے گا. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۳۸).

---ِ رَینی کس صف (---ی لین) امذ.
(تصوف) **ایسا حجاب جو کبھی دور نہیں ہوتا اور جس سے ہم اللہ کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں.** حجاب دو قسم کا ہوتا ہے ایک حجاب رینی ، یہ وہ حجاب ہے جس سے ہم اللہ کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۱۷). [حجاب + ع : رین (ر ی ن) - غالب آنا ، زنگار چڑھنا ، گناہگار ہونا + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ ظُلُمانی کس صف (--- ضم ظ ، فت نیز سک ل) امذ.
(تصوف) **بُری صفات ، صفاتِ ذمیمہ** (ماخوذ : مصباح التعرف). [حجاب + ع : ظلمت - اندھیرا + نی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ غَینی کس صف (---ی لین) امذ.
(تصوف) **جلد دور ہونے والا حجاب (بہ خلاف حجاب رینی).** حجاب دو قسم کا ہوتا ہے ایک حجاب رینی ، یہ وہ حجاب ہے جس سے ہم اللہ کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں دوسرا حجاب غینی ہے یہ جلد دفع ہو جاتا ہے اسکی تصریح یوں ہے کہ ایک انسان وہ ہے کہ اسکی ذات تصدیق حق کے لیے جب حجاب ہو جاتی ہے تو اس کے نزدیک حق و باطل برابر ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ، ۱۷). [حجاب + ع : غین - ابر ، تیرگی + ی ، لاحقۂ نسبت].

---فرمانا محاورہ۔
انتقال فرمانا ، وفات پانا۔

دنیا سے شاہ دیں نے جو فرما لیا حجاب
مقتولِ تیغ کس ہوئے کوفے میں بوتراب

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۲۱)۔

---کُحلی کس صف(---ضم ک ، سک ح) امذ۔
آسمان ؛ سیاہ بادل ؛ غبار (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔
[حجاب + کحل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- کھانا محاورہ۔
شرم کرنا ، شرمانا ، جھجھکنا۔

سخن بے ساختہ یہ لب پر آیا
حجاب اصلا نہ اس نے دل میں کھایا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۰۹)۔ بھائی کہتے زبان حجاب کھاتی ہے۔ (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ۷)۔

--- کھونا محاورہ۔
آنکھوں کا لحاظ کھونا (مہذب اللغات)۔

---نشیں (--- کس ن ، ی مع) صف۔
پردہ نشیں ، حیادار ، شرمیلا۔ کوئی آنکھ کھول کر دیکھتا بھی تو دلِ حجاب نشیں کے معاملات کو کیا سمجھتا۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی، نثر ریاض، ۱۲۲)۔ [حجاب + ف: نشیں، نشستن - بیٹھنا]۔

---نکالنا محاورہ۔
شرم ترک کرنا ، تکلّف یا لحاظ ختم کرنا۔

بات کر دل ستی حجاب نکال   غنچۂ لب ستی گلاب نکال

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۸)۔

---نکلنا محاورہ۔
شرم یا لحاظ دور ہونا ، تکلّف ختم ہونا۔

اِدھر کو جو سکرا کے دیکھا   کچھ تو جی سے حجاب نکلا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۷)۔

صاحب سے ملا وہ بے تکلّف   کیا کچھ جی سے حجاب نکلا

(۱۸۰۵ ، کلیات صاحب ، ۱۵۷)۔

حُجّاب (ضم ح ، شد ج) امذ ، ج۔
حاجب (رک) کی جمع ، دربان ، چوبدار۔ وہی حجّاب جو ابتداءً خود اختیار رکھتے تھے آخرکار ذریعہ استیلائے اولیائے سلطنت ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۹) حجّاب درحقیقت سلطان اور دوسرے لوگوں کے درمیان واسطہ تھے۔ (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروزشاہی (معین الحق) ، ۷۸)۔ [حاجب (رک) کی جمع]۔

حِجابات (کس ح) امذ ، ج۔
حجاب (رک) کی جمع۔ آپ کو مقاماتِ آسمانی حجاباتِ نورانی کی سیر دکھاتا ہوا عرشِ عظیم تک لے گیا۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۸۳)۔

صدیوں کے حجابات اٹھا دو مرے آقا
تعبیر کو خوابوں سے ملا دو مرے آقا

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۰۳)۔ [رک : حجاب + ات ، لاحقۂ جمع]۔

حِجابت (کس ح ، فت ب) امث ، نیز حِجابہ۔
۱. حاجب کا عہدہ ، دربانی ، دربان کا منصب ، حاجبی۔ وہ لوگ ... اندر داخل نہ ہو (سکیں) اور حاجب اونہیں روکے اوس وقت سے منصب حجابت کی بنیاد پڑتی ہے۔ (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۷)۔ عہدہ حجابت پر ان کا آزاد کردہ غلام سعد مقرر تھا۔ (۱۹۶۵ ، خلافت بنوامیہ ، ۱ : ۱۰۷)۔ **۲. کعبہ کی دربانی ، خانہ کعبہ کی کنجیوں کی پاسبانی۔** حجابہ تو کعبے کی دربانی تھی کہ کعبے کی کنجی حاجب کے پاس رہتی اور اس کو کعبے کے کھولنے اور بند کرنے کا اختیار ہوتا۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۳۹)۔ **۳. سفارت ، ایلچی گری۔**

کہ شہ مصر کے مُلک کا بے نظیر
حجابت کوں بھیجا ہے اپنا وزیر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴۸)۔ شہاب الدین محمد غوری کے سفیر قوام الملک رکن الدین حمزہ حجابت کے لیے اجمیر پہنچے اور تمام حالات بتا کر پیغام دیا۔ (۱۹۶۱ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۶۰)۔ [رک : حجاب + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

حِجابہ (کس ح ، فت ب) امث۔
رک : **حجابت۔** حجابہ بمعنی خانہ کعبہ کی کنجیوں کی داروغگی یہ خدمت فتح مکّہ کے وقت حضرت عثمان بن طلحہ کے سپرد تھی اور اسی خاندان میں رہی۔ (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفٰے ، ۱۶۰)۔

حِجابی (کس ح) صف۔
۱. (أ) حجاب (رک) سے متعلق ، پردے یا آڑ کا۔ صحن کے غربی سرے پر حجابی دیوار آٹھ فٹ آثار کی ہے۔ (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۷۰)۔ **(أأ) پردۂ شکم یا جھلی کا۔** عصبی تجہیز ... کے ساتھ عصب حجابی (Phrenic Nerve) جو اسے رسد پہنچاتا ہے موجود ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات، ۳۳)۔ **۲. چھپا ہوا ، روپوش ، پوشیدہ۔**

قالبِ خاکی کے ذرّوں میں ہے کس کی روشنی
کس کی تصویرِ حجابی پردہ ہائے دل میں ہے

(۱۹۳۶ ، حرف ناتمام ، ۹۸)۔ **۳. پردہ (کھڑکیوں یا دروازوں کا)۔**

گھونٹ دوں گھنٹے کی بے ہنگام ٹک ٹک کا گلا
کرسیاں اوٹوں میں الجھا کر حجابی نوچ لوں

(۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۶۶)۔ [رک : حجاب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حِجابِیّہ (کس ح ، ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ۔
پردہ یا جھلی۔ اتفاقی ردعمل کے لئے وہ صوتی کلیہ کو استعمال کرتا ہے جس میں ایک پتلا سا حجابیہ ہوتا ہے جو آواز کے ٹکرانے سے تھرتھراتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۹۶)۔ [رک : حجاب + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

حُجّاج (ضم ح ، شد ج) امذ ؛ ج.
حاج (رک) کی جمع ، حج کرنے والے ، حاجی لوگ. ناظرین کو خیال ہو گا کہ حجاج و زائرین کے لئے جدہ کا راستہ قریب ہوتے ہوئے سوئز کا راستہ کیوں اختیار کیا گیا. (۱۹۲۳ ، سفرحج ، افسرالملک ، ۲). حجاج کو بہت ہلکا اور مختصر سامان ساتھ لینا چاہیے. (۱۹٦۸ ، سفرنامہ حجازِقدس ، شریفی ، ۵). [حاج (رک) کی جمع].

حَجّار (فت ح ، شد ج) امذ.
سنگتراش ، حکاک (جامع اللغات). [ع : (ح ج ر) - پتھر].

حَجّاری (فت ح ، شد ج) امث.
سنگ تراشی. طاق بستاں میں جس صنعت اور دقیق النظری سے تصویریں اور مجسمے بنائے گئے ہیں وہ فن حجاری کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہے. (۱۸۹۹ ، معمار ، ۱ : ۲۰۵). [رک : حجّار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حِجاز (کس ح) امذ.
۱. روکنا ، الگ رکھنا ، کوئی چیز جو بیچ میں آکر دو چیزوں کو جُدا کر دے ، رسّی (جامع اللغات). **۲. جزیرۃ العرب کا شمال مغربی حصّہ جس میں مکۂ معظمہ ، مدینہ منوّرہ اور طائف وغیرہ واقع ہیں (جو بالعموم سعودی عرب کی موجودہ سلطنت کا مغربی صوبہ ہے).**

غم شریک مختارِ عربی　　　　حرمتِ کعبہ آبروئے حجاز
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۲).

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

(۱۹۲۸ ، بانگِ درا ، ۱۷۳). ایسا لگتا تھا جیسے ہم سرزمینِ حجاز کو نہیں جا رہے تھے بلکہ ہمارا طیارہ بانی جنگ ہوچکا تھا. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۵۸). **۳. (موسیقی) ایرانی موسیقی میں ایک راگ اور بارہ مقاموں میں سے ایک مقام کا نام.** زہانی اور حسینی اور حجاز سے ذوق و شوق زیادہ ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۸۳). حجاز کا پہلا شعبہ سہ گاہ ہے جس کی تین راگنیاں ہیں اور دوسرا شعبہ عشار ہے جس کی ۸ راگنیاں ہیں. (۱۹۲٦ ، شرر ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۱۳). ایران کی موسیقی میں جو بارہ مقام مقرر کئے گئے ہیں وہ گویا بروج فلکی کی تعداد کے مطابق ہیں ان مقامات میں حجاز ، عراق ... شامل ہیں. (۱۹٦۱ ، ہماری موسیقی ، ۷). [ع : (ح ج ز)].

حِجازی (کس ح) صف.
۱. حجاز معنی نمبر ۲ (رک) سے منسوب یا متعلق ، حجاز کا باشندہ. صدقہ اس گیسوؤں والے حجازی کا جس کی یاد واللیل کے پیارے لفظ میں کی جاتی ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۸).

باندھی تھی جو نیت تو نمازی تھے بہتر
اس مقتل شامی میں حجازی تھے بہتر

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۱۸). **۲. (موسیقی) حجاز ، ایرانی موسیقی میں ایک راگ یا اس سے منسوب.** غرض یہ تھی کہ عربی و ایرانی موسیقی کو ہندی موسیقی سے ملایا جائے ان تینوں طرز کی موسیقی کے ملاپ کے بعد ... جو راگنیاں پیدا ہوئیں ... یہ ہیں زلف ، نوروز ، عراق ، یمن ... حجازی ، کھماچ وغیرہ. (۱۹۳۰ ، گلشن ترنم ، ۱۵۰). [حجاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حِجال (کس ح) امذ ؛ ج.
حجلہ (رک) کی جمع.

روکشِ قاف کریں دشت کی رنگینیاں حِجال
روشنی اروشی کی جیسے سرِ استاچل

(۱۹٦۲ ، برگِ خزاں ، ۱۳۳). [ع : (ح ج ل)].

حِجام (کس ح) امث.
لگام ، جالی جو اونٹ کے منھ پر اس غرض سے چڑھا دی جاتی ہے تاکہ وہ اونٹ کاٹنے سے باز رہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ المنجد). [ع : (ح ج م)].

حَجّام (فت ح ، شد ج) صف.
۱. وہ شخص جو بعد پچھنا لگانے کے سینگ سے خون کھینچتا ہے ، پچھنے لگانے والا ، فصد کھولنے والا ؛ جرّاح. حجّام عربی لفظ ہے یعنی حجامت کرنے والا اور حجامت ورم پر زخم لگانے کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵٦). مریض کی شریان کو ایک ناتجربہ کار حجام (جرّاح) نے کھول دیا. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۲۷). **۲. نائی ، بال کاٹنے والا.**
او فرمایا حجّام کوں تاجور　　　　ترا شو عیاں کے تمام موتے سر
(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۰).

کہ حجّام شہروں کی خدمت کریں
شتابی سے سب غسلِ صحت کریں

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷۸). ایک حجّام اپنی کسبیت لئے جاتا تھا ، اس نے اوس نائی کو بلا کر اپنا سر منڈوایا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۱۹). اور پندرہ دن بعد جب اس نے حجّام کو بلوا کر شیو کرائی تو نرس کی طرف دیکھ کر مسکرایا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۱٦۰). [ع : (ح ج م)]

--- کا اُسترہ میرے سر پر بھی پھرتا ہے ، تُمھارے سَر پر بھی کہاوت.
میں اور تم ایک جیسے ہیں ، سب لوگ ایک جیسے ہیں ، یکساں برتاؤ کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : جامع اللغات).

--- کے آگے سَب کا سَر جُھکتا ہے کہاوت.
بعض کام پر ایک کو مجبوراً کرنے پڑتے ہیں (جامع اللغات).

حَجامَت (فت ح ، م) امث.
۱. سر یا داڑھی اور مونچھوں کے بالوں کی صفائی اور درستی جو نائی سے کرائی جائے ، مُونتراشی ، اصلاحِ گیسو.

کہے یوں جو حجّام میں اس لیجاؤ
حجامت کرو خوب اوس کوں نہلاؤ

(۱۹۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۵۲). حجاموں کو کسی چیز کی

رعایت لازم ہے ؛ جو شخص ان مراتب کا لحاظ رکھے گا ، فن حجامت میں کامل ہو گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۵). جمعہ کو ان کو غسل اور حجامت کرنے کی اجازت دیتا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۲۰). ۲. سر ، **داڑھی اور مونچھوں کے قابلِ اصلاح بال.** دیکھا کہ پھٹے کپڑے پہنے ہے ، حجامت بہت بڑھی ہوئی ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، مرزا جان ، ۳۳۲). ۳. **پچھنے لگانے کا کام.**

یہ ہو گری ہیں تدبیرات تے اور منضج و مسہل
تبارید و حجامت فصد و ارسال علق ساتوں

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۶۷). اس نے رگ زنی ، حجامت اور ارسال علق کا مطالعہ کیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۸۲). [ع : حجامت (ح ج م) - پچھنے لگانا].

ـــــ بنانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **سر مونڈنا ، بال کاٹنا.** دوپہر میں دو گھڑی کی کسر ہے حجامت جلد بناؤں گا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۳۱). لو میاں! ایسی حجامت بنا دی ہے کہ یاد کرو گے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۵). ۲. **لوٹنا ، کھسوٹنا ، ٹھگنا یا اور کسی تدبیر سے (کسی کا) مال اینٹھنا ، مُوسنا.**

کہے کون ابھی خود بھی منڈتا ہے تم کو
بہت خوش ہیں میری حجامت بنا کر

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۹۰).

ـــــ بننا ف م ؛ محاورہ.
حجامت بنانا (رک) کا لازم.

ہر کسی کا مونڈتے تھے سر میاں حجّام بھی
شوخ کے کوچے میں ان کی بھی حجامت بن گئی

(؟ ، ۹ (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ بنوانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **حجام سے داڑھی منڈوانا یا سر کے بال اُتروانا.** نائی کو یہاں سے نکال ہم حجامت بنوائیں گے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۳۱). جب محلے میں کسی کو حجامت بنوانا ہوتی تو کلّو کے مکان پر جا دھمکتا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۳). ۲. **لُٹنا ، نقصان اٹھانا.**

اور کوئی نہ سہی آپ سہی بسم اللہ
کہیں بنوانی ہی ہے وہ تو حجامت مجھ کو

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۲۳۸).

ـــــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
رک : **حجامت بنانا.** سب سے پہلے دودھ والا پانی ملا دودھ یا دودھ ملا پانی دے کر پہلی حجامت کر جاتا ہے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، یکم ستمبر ، ۲).

ـــــ کروانا ف م ؛ محاورہ.
حجامت کرنا (رک) کا تعدیہ ؛ پچھنے لگوانا ، بھری سینگی کھنچوانا (مہذب اللغات).

ـــــ گھر (ـــــ فت گ) امذ.
وہ جگہ جہاں حجامت بنائی جائے ، اصلاح خانہ.

ہر اک ادارہ ملی ہے اک حجامت گھر
کہ ہو رہی ہے جہاں ملک و قوم کی اصلاح

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۷۷). [حجامت + گھر (رک)].

ـــــ لینا محاورہ.
رک : حجامت بنوانا.

لے چکا دلبر حجامت جب تمام وہ اسیر و مبتلائے عشق دام

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۹۰).

ـــــ ہونا محاورہ.
حجامت کرنا (رک) کا لازم ؛ حجامت بننا ، سر پر جُوتے کھانا.

دیکھیے داڑھی کی کیا گت ہو گئی
شیخ صاحب کی حجامت ہو گئی

(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

حَجّامَنی (فت ح ، شد ج ، سک م) صف مث.
حجام (رک) کی بیوی. ہور موچی مجامنی کی نا کہ نیں کاٹیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۸۱). جوئے کا تھاپا اپنے اور اپنی برادری کے دروازوں پر حجامنی کی معرفت جھاڑو سے لگواتے ہیں. (۱۸۳۳ ، سعادت دارین ، ۵۸). [حجام (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

حَجّامی (فت ح ، شد ج). (الف) امذ.
حجام ، حجامت بنانے والا ؛ نقصان پہنچانے والا.

یہ داو کیا بندے کا لگتا ہے لالچی منا
حجامیوں سے مل مل انگل رہا ہے کھیسا

(۱۷۳۱ ، ناجی (مخزن نکات ، ۱۰۹)).

معتبر ان کے جو حجامی ہیں اب پند میں وہ تیرہ رو شامی ہیں اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). (ب) امث. ۱. **پچھنے لگانے کا پیشہ.** ہندوستان میں مسلمان عورتوں کا ایک گروہ ہے کہ پیشہ حجامی کا رکھتی ہیں ... اس کو سینگی والیاں کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۶). ۲. **سر مونڈنے کا کام ، پیشۂ مُوتراشی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [حجام (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

حَجْب (فت ح ، سک ج) امذ.
چُھپانا ، پردہ کرنا ، اندر آنے سے روکنا ؛ (قانون) کسی وارث کے وجود سے دوسرے وارث کی کُل یا جزوِ ترکہ سے محرومی. حجب دو طرح کا ہے یعنی ایک حجب حرمان اور دوسرا نقصان. (۱۸۹۲ ، اصول نظائر شرع محمدی ، ۳۰). کسی شخص وجود کی وجہ سے دوسرے شخص کا میراث پانے سے رک جانا حجب کہلاتا ہے جس کے سبب وہ کل میراث سے یا میراث کے جزو سے روک دیا جاتا ہے. (۱۹۷۸ ، مجموعۂ قوانین اسلام ، تنزیل الرحمن ، ۵ : ۱۹۳۱). [ع : (ح ج ب)].

ـــــ حِرْمان کس اضا (ـــــ کس ح ، سک ر) امذ.
(قانون) کسی وارث کے وجود سے دوسرے وارث کی کُل ترکے

سے محرومی. حجب حرمان سے استحقاق بالکل زائل ہو جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، اصول فقاثر شرع محمدی ، ۳۰). حجب حرمان یہ ہے کہ کوئی وارث کسی دوسرے وارث کے موجود ہونے کی وجہ سے ورثہ سے بالکل محروم ہو جائے اور کچھ بھی نہ پائے. (۱۹۷۸ ، مجموعۂ قوانین اسلام ، تنزیل الرحمٰن ، ۵ : ۱۹۴۲). [حجب + حرمان (رک)].

ـــــِ نُقْصان کس اضا(ـــــ ضم ن ، سک ق) امذ.
(قانون) **کسی وارث کے وجود سے دوسرے وارث کی جزوِ ترکہ سے محرومی.** حجب نقصان سے یہ مراد ہے کہ جو حصہ مل سکتا ہے اس میں کسی قدر نقصان عائد ہو. (۱۸۹۲ ، اصول فقاثر شرع محمدی ، ۳۰). حجب نقصان یہ ہے کہ وارث حاجب کی وجہ سے زائد حصے سے ... کم حصے کی طرف منتقل ہو جائے اور اپنے بڑے حصے کے بجائے چھوٹے حصے کا مستحق قرار پائے. (۱۹۷۸ ، مجموعۂ قوانین اسلام ، تنزیل الرحمٰن ، ۵ : ۱۹۴۳). [حجب + نقصان (رک)].

حُجُب (ضم ح ، ج) امذ.
حجاب (رک) کی جمع. اور جب حجب میں گیا تو جبریل نے ہاتھ میرا پکڑ کر مجھ کو داخل بہشت کیا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۶۱۲).

الله ری شوخی تری اک چشم زدن میں
طے تو نے کیے ہیں حجبِ عرش و سماوات

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۹). [ع : (ح ج ب)].

ـــــِ اِمْکانِیَّہ کس صف(ـــــ کس ا ، سک م ، کس ن ، شد ی بفت) امذ ؛ ج.
(تصوف) **غفلت کی تاریکیاں (بغضہ ، حسد ، بخل وغیرہ اوصافِ ذمیمہ).** سالک ... خدا کے فضل سے ان تمام حجب امکانیہ کو قطع کر لیتا ہے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۲۹). [حجب + امکانی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ ظُلْمانی کس صف(ـــــ ضم ظ ، سک ل) امذ ؛ ج.
۱. (تصوف) **صفاتِ ذمیمہ ،** رک : **حجابِ ظلمانی.**

کفر رہتا ہے اسیرِ حجبِ ظلمانی
مدت العمر کے احسان فراموش کرے

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۲۰). ۲. (تصوف) **اجسام طبعی ، مخلوقات.** حق تعالیٰ نے اپنے نفس کو حجبِ ظلمانی سے موصوف کیا ہے اور وہ حجبِ اجسام طبعی ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۹). [حُجُب + رک : ظلما = اندھیرا + نی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ نُورانی کس صف(ـــــ و مع) امذ.
(تصوف) **ارواح لطیفہ.** حجب نورانی وہ ارواح لطیفہ ہی ہیں عالم درمیان لطیف و کثیف ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۹). [حجب + نور (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ وُجُوبِیَّہ کس صف(ـــــ ضم و ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(تصوف) **صفاتِ واجبہ.** سالک کے لیے حُجب وُجوبیہ مشاہدۂ ذات سے مانع نہیں ہوتے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۲۹). [حجب + وجوبی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

حُجَّت (ضم ح ، شد ج بفت) امث ؛ ع : حُجَّۃ.
۱. **دلیل ، برہان ، ثبوت ، سند.**

اوّل کے سارے بزرگاں — جنہ لک دھریں حجّت خبر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۹).

اس لیے اُمّی پر بھیجا یہ کلام — تا کہ حجّت ہو نبوت پر مدام

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۳). فرمایا کہ قبالہ بیع کا جو میرے بھائیوں نے لکھ کر دیا ہے عنایت کر کہ وقتِ حاجت حجت ہو گا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۴۶). قرابا دین Grabadin سینکڑوں سال تک تمام یورپ میں حجت مانی جاتی رہی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۰). ۲. **بحث ، جھگڑا ، رد و کد.**

دنیا سوں کام نیں ہمنا یہاں آرام نیں ہمنا
ہمارا قام نیں ہمنا کسی سوں حجتاں کیا کام

(۱۹۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۶).

مجلسِ شوخ میں مجھے کچھ بھی
حجّتِ وصل کوں جواب نہ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶). تم سے اور پنڈت موتی لال نہرو سے جو حجت ہوئی وہ میری شامت کہ میں نے اخبار کے کاغذات میں دیکھ لی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۱ : ۶). ۳. (منطق) **معلوماتِ تصدیقی جو مجہولِ تصدیقی کے جاننے کا ذریعہ ہوں.** معلومات تصدیقی جن کے ذریعہ سے کسی مجہول تصدیقی کو معلوم کریں اس مجہول کی حجت بولے جاتے ہیں ... گویا مجہول تصدیقی دعویٰ تھا اور معلومات تصدیقی اس کی دلیل. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۲). حجت وہ معلوماتِ تصدیقیہ ہیں جن سے مجہولاتِ تصدیقیہ حاصل ہوں. (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۳). ۴. **ضروری لوازم ، لازمی شرط.** میں نے فوراً ایک نفیس اور عمدہ پوشاک خریدی اور سیدھا حمام کی طرف چلا جہاں میں نے ساری ضروریات اور پاکی کی حجّتوں کو پورا کیا ... اعلیٰ درجے کے آدمی کی طرح اپنی تزئین کی. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۰۶). [ع : حجۃ (ح ج ج)].

ـــــِ اُسْتُوار کس صف(ـــــ ضم ا ، سک س ، ضم ت) امث.
سچی دلیل ؛ (کنایۃً) **قرآن شریف** (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [حجت + استوار (رک)].

ـــــِ اِلٰہِیَّہ کس صف(ـــــ کس ا ، ل بمد ، کس ہ ، شد ی بفت) امث.
صفاتِ خداوندی ؛ نیابتِ الٰہی ؛ الٰہیات کا شاہد و مظہر اللہ تعالیٰ نے کبھی زمین کو بے حجت الٰہیہ نہیں چھوڑا. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۳۱۷). [حجت + الٰہیہ (رک)].

ـــــِ اِلْزامی کس صف(ـــــ کس ا ، سک ل) امث.
دلیل جو ایسے مقدمات سے مرکب ہوتی ہے جو فریقِ مقابل کے نزدیک بھی مسلّم ہوتے ہیں اور ان کا مقصد معارض کو اس کی اپنی مسلّم دلیلوں سے چپ کرنا ہوتا ہے. افادیّین ... بطور حجت الزامی کے یہ دعویٰ بھی پیش کرتے ہیں کہ تم لوگ خود اپنے

مسلمات پر قائم نہیں رہتے ہو۔ (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاق یورپ ، ۱ : ۳۲)۔ یہاں تک تو بہ طریق حجت الزامی عرض کیا گیا ، اب بہ طریق تحقیق بھی سنیے۔ (۱۹۳۸ ، تبرکات آزاد (ابوالکلام) ، ۳۰۶)۔ [حجت + الزام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- اللہ (--- ضم ت ، غم ا ل ، شد ل بمد) امذ۔
دلالتِ الٰہیہ ، برہانِ خداوندی ؛ وہ جسے خدا نے اپنی دلیل قرار دیا ہو۔

کوئی پوشیدہ نہیں حال ہے جو ظاہر ہے
حجت اللہ ہوں حُجّت یہ بری آخر ہے

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزارِ رشید ، ۱۰۳)۔ [حجت + اللہ (رک)]۔

--- باز صف۔
جسے زبانی بحث اور جھگڑے کی عادت ہو ، جھگڑالو ، لڑاکو۔ اُن میں ایک حجت باز نے بہت دیر تک روح کی حقیقت پر جھگڑا کیا ، کیا اچھی بات منہ سے نکلی۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچہ حسن نظامی ، ۶)۔ ابلیس ملعون حجت باز کی حیلہ جوئی نہ کرو۔ (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۹ اگست ، ۳)۔ [حجت + ف : باز ، بازیدن = کھیلنا]۔

--- بازی امث۔
جھگڑا ، تکرار ؛ بحثا بحثی۔ بڑی دیر تک حجت بازی رہی۔ (۱۹۳۲ ، دل کی جال کنی ، ۳۴)۔ یہ چیزیں سو فسطائی حجت بازی کی خصوصیات ہیں۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۱۸۸)۔ [حجت + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ِ بالغہ کسِ صف(--- کس ل ، فت غ) امث۔
کامل دلیل یا بُرہان۔ اللہ تعالیٰ ہر قوم کے لیے آپ حجتِ بالغہ تھے اور کفار اور مخالفین کے حق میں آپ سیفِ برّاں۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳۰)۔ نت نئے انداز میں یونہیں اسے وہ نور بصیرت ملے گا اور یونہیں وہ حجتِ بالغہ ہاتھ آئے گی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۷۴)۔ [حجت + بالغ (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- پکڑنا محاورہ۔
ثبوت حاصل کرنا ، سند ماننا ، دلیل اختیار کرنا۔ حجت پکڑی ہے اوس سے بخاری و مسلم نے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲)۔ ابوزرعہ اوس کی حدیث کو لکھنے کے قابل نہیں مانتا اور نہ اوس سے حجت پکڑتا ہے۔ (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون ، ۲ : ۲۴۳)۔

--- تمام کرنا محاورہ۔
بحث ختم کر دینا ، آخری دلیل دینا ؛ فیصلہ کُن بات کہنا ، اتمامِ حجت۔ جس طرح صاحب نے کہا ہے کہ چندے اس پر عمل کیجیے ، حجت تمام کرنے کو یہ بھی دیکھ لیجیے۔ (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۵۸)۔ اصل انجیل ... اس میں سے صرف چند ایک حصے ہی باقی ہیں انھیں کی روشنی میں ان پر حجت تمام کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۷)۔

--- ختم کرنا محاورہ۔
رک : **حجت تمام کرنا۔** سوچا کہ کل لشکرِ اسلام کو غارت کرنا ضرور ہے آج حجت ختم کرنا چاہیے یہ تجویز کر کے ایک نامہ لکھ کر خدمتِ امیر میں بھیجا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۰۹)۔

گو اماں دے گا نہ ظالم کسی صورت مجھ کو
ختم کرنی ہے ستمگار سے حجت مجھ کو

(۱۹۳۳ ، عروج (دولہا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۷۲)۔

---ِ ساطع کسِ صف(--- کس ط) امث۔
صاف اور واضح دلیل۔

یہ حجتِ ساطع کراماتِ حُسین
افزوں ہوئی تیرہ روزئ لشکرِ شام

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۳)۔ متکلمین نے جو امر اختیار کیا ہے اس کے لئے حجتِ ساطع اور برہانِ قاطع نہیں ہے۔ (۱۸۹۲ ، مکتوباتِ سرسید ، ۴۴)۔ [حجت + ساطع (ساطعہ کی تخفیف)]۔

---ِ قاطع / قاطِعَہ کسِ صف(--- کس ط / فت ع) امث۔
کافی دلیل ، مضبوط دلیل ؛ وہ شخص جس کا قول سند ہو۔ بسبب اس بات کے کہ اس پر اجماع ہے اور اجماع حجتِ قاطع ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۹)۔ تمام بزرگ ان کو معتبر و صاحبِ عزت سمجھتے تھے اور اہلِ زمانہ کے لیے حجتِ قاطعہ تھیں۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۷)۔ [حجت + رک : قاطع + ہ ، لاحقۂ تانیث]

--- کرنا ف م ؛ محاورہ۔
بحث کرنا ، جھگڑا کرنا ؛ ضد کرنا ، ہٹ دھرمی کرنا۔

اوست کہیں تو ملا رو میں حجت کر کر آویں
کہیں اوست تو ہمہ اوستی ہمہ اوست مناویں

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۰۹)۔

نامراد آیا ہوں جاؤں تیرے در سے بامراد
جلوہ دکھلانے میں حجّت کر کے میرا دل نہ توڑ

(۱۸۹۶ ، دیوان شرف ، ۱۲۱)۔ اس سے ہم حجت کر سکتے ہیں کہ بابا کہاں منہ اٹھائے چلے آ رہے ہو ، یہ نہ عمارت ہے ، نہ موٹر گاڑی۔ (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۲۹۶)۔

---ِ گویا کسِ صف(--- و مج) امث۔
دلیلِ ناطق ، قوی سند (نوراللغات)۔ [حجت + گویا (رک)]۔

---ِ لاطائل کسِ صف(--- کس ء) امث۔
فضول دلیل یا اعتراض ، فضول جھگڑا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [حجت + لا (سابقۂ نفی) + ع : طائل = نفع]۔

--- لانا ف م ؛ محاورہ۔
دلیل پیش کرنا ، استدلال کرنا۔ بہت خوب ہوا کہ وہ حجت لایا میں ضرور جاؤنگا کوہ کا حال دریافت کرونگا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۶)۔

---ِ مُحکَم کسِ صف(--- ضم م ، سک ح ، فت ک) امث۔
مضبوط دلیل (نوراللغات)۔ [حجت + محکم (رک)]۔

ـــــ مُوَجَّہ کس صف (ــــ ضم م ، فت و ، شد ج بفت) امث.
صریح دلیل ، محکم سند ؛ روشن حقیقت ، سامنے کی بات. جنگل کا قانون جس کے تمام قاعدے حجت موجّہ پر مبنی ہیں. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲). شہابِ ثاقب کا ... انکھیلیاں کرنا ان کے اس دعوے کے لیے بمنزلہ حجت موجّہ کے سمجھا جاتا ہو گا. (۱۹۳۳ ، سید محفوظ علی بدایونی ، مضامین و مقالات ، ۳۸۱). [حجّت + ع : موجہ (و ج ہ ـ جہرہ)].

ـــــ نکالْنا ف م.
رک : **حجّت کرنا.** اب تو حجتیں نہ نکال اور بات کو تعویق میں نہ ڈال. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۳).

نیچے کبھی تو اپنی کوئی بات ڈالیے
یہ کیا کہ بات بات میں حجت نکالیے

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۲۳).

ـــــ ہونا ف م ، محاورہ
۱. **دلیل یا سند بن جانا.** اس کا انکار جمال آرا اور حسن آرا کو حجّت ہو گیا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۶۰). شارح صحیح مسلم نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ کا یہ قول حجّت نہیں ہو سکتا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۸۲). ۲. **جھگڑا ہونا ، لڑائی ہونا ، بحث و تکرار ہونا.** اگر سڑک پر دو آدمیوں میں حجت یا لڑائی ہو رہی ہو تو ... بیچ بچاؤ کریں. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۶۵).

حَجَّۃ (فت نیز کسر ح ، شد ج بفت) امذ.
رک : **حج ، تراکیب میں مستعمل جیسے ذی الحجہ.** [ع : حِجّۃ ـ سال ، سالانہ تقریب حج].

ـــــ البَلاغ (ــــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امذ.
رسول مقبول صلعم کا آخری حج جس میں تبلیغ کا کام تکمیل کو پہنچا ؛ حجۃ الوداع. انہیں اسباب سے لوگوں نے اس حج کا نام حجۃ البلاغ رکھ دیا اس لئے کہ آپ نے باقی ماندہ احکام دین کی اسی حج کے موقع پر تبلیغ فرما دی. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۷). [حجّۃ + رک : ال (۱) + بلاغ (رک)].

ـــــ الوَداع (ــــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت و) امذ.
رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا آخری حج جو آپ نے سن ۱۰ ہجری میں کیا تھا. حجۃ الوداع میں کوئی کہتا مجھ سے فلاں رکن فوت ہو گیا آپ فرماتے ''لا بأس''. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۱۸). حجۃ الوداع میں آپ نے علالت کے باوجود آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ حج کیا ... آپ کا خیال رکھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۹). [حجّۃ + رک : ال (۱) + وداع (رک)].

حُجَّۃ (ضم ح ، شد ج بفت) امث.
رک : **حُجّت ، تراکیب میں مستعمل.**

ـــــ الاِسْلام (ــــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س) امذ.
امام غزالی کا لقب. عبدالمالک ... امام شافعی کے بھتیجے بھائی اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی کے استاد ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۰۷). ابو حامد محمد بن حامد غزالی حجۃ الاسلام طوس میں ... پیدا ہوئے. (۱۹۳۷ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۳۱۱). [حجّۃ + رک : ال (۱) + اسلام (رک)].

ـــــ الحَق (ــــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امث.
(تصوف) انسانِ کامل یعنی صاحبِ مقام محمدی کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۹۹). حجۃ الحق انسان کامل کو بولتے ہیں. (۱۸۳۵ ، میر محمد حیات ، کلید معرفت (رسائل حیات ، ۱۵۶)). [حجّۃ + رک : ال (۱) + حق (رک)].

حُجَّتی (ضم ح ، شد ج بفت) صف.
لڑاکا ، جھگڑالو ؛ غیر ضروری اعتراض کرنے والا ، کج بحثی کرنے والا. بھیڑیے نے یہ جواب سن کر کہا ... تمہاری ذات بڑی حجتی ہے. (۱۸۹۸ ، منتخب الحکایات ، ۱ : ۵). اگر وہ بھی حجتی ہو تو بے شک جھولداری اور قناتیں ضبط کر لے. (۱۹۴۷ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۲۶۷). [حُجّت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ لا اُمَّتی عربی فقرہ اردو میں مستعمل.
جو مذہب پر اعتراض کرے وہ کافر ہو جاتا ہے ؛ جھگڑالو تکراری بُرا ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

حِجَج (کس ح ، فت ج) امث.
دلیلیں ، حُجّتیں.

تو ہے سرمایۂ دلیل و حجج   راستی پر تجھی سے طبع کج

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک (مثنوی سبیل نجات) ، ۲). [حجّت (رک) کی جمع].

حَجَر (فت ح ، ج) امذ.
۱. **پتھر ، سنگ ، چٹان.**

فرہاد لکھا صورتِ معشوق حجر پر
بس صورتِ دلبر دلِ شیدا پہ لکھا ہوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۲).

یہ صانعے کہ یہ تماشیاں ہیں سب اس کی
زمیں ہو یا ہو فلک یا حَجَر ہوں یا اشجار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۰). تمام چرند و پرند بلکہ شجر و حجر کسی کو چین اور آرام نہ تھا. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۹۳). اس چٹان کو بھی حجر کہا گیا ہے جہاں سے حضرت موسیٰ نے پانی حاصل کیا تھا. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۳۱).
۲. **مراد : حجر اسود.**

تا کر طوافاں در حرم   چومّیں ادب سوں اوحَجَر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۸).

سنتے تھے کعبہ جا کے حَجَر چومتے ہیں سب
جا کر جو دیکھا صاف ترے در کا سنگ ہے

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۹۸۰).

دم طوافِ حرم کیا کمی تھی بوسوں کی
کبھی غلافِ سیہ کے کبھی حجر کے لیے
(١٩١٣ ، بیاض نعت ، ١٥١). [ع : (ح ج ر)].

ـــِـ اَحْمَر کس صف (ـــ ف ت نیز خف ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سرخ پتھر ، سنگ سرخ. حجر احمر۔ ارسطو نے لکھا ہے یہ سنگ سرخ ہے اسکو بھی تراشتے ہیں اگر تراشہ اسکا سفید رنگ ہو تو جو شخص اسکو اپنے پاس رکھے جو کام کرے وہ پورا ہو ... خلق خدا کی نگاہوں میں عزیز کرتا ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٨١). [حجر + احمر (رک)].

ـــِـ اَخْضَر کس صف (ـــ فت ا ، سک خ ، فت ض) امذ
سبز رنگ کا پتھر ، ایک پتھر. حجر اخضر۔ ارسطو نے لکھا ہے کہ اگر اس پتھر کو تراشیں پس اگر اسکا تراشہ سفید برآمد ہو ، اپنے پاس رکھے اور جو درخت بوئے یا زراعت کا شغل کرے اس کی بیخ میں اس پتھر کو پارچہ میں باندھ کر اس زمین میں دفن کریں تو نبات پوری ہو گی. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٨٦). [حجر + اخضر (رک)].

ـــِـ اَرْمَنی کس صف (ـــ فت نیز کس ا ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک پتھر جس میں تھوڑی سی لاجوردیت ہے ، نہ زیادہ سخت ہوتا ہے نہ نرم ، رنگ خاکی اور کچھ نیلا ہوتا ہے ، ملک ارمن سے لاتے ہیں اسی واسطے ارمنی کہلاتا ہے ، اسکو رنگ ساز لاجورد کی جگہ استعمال میں لاتے ہیں. حجر ارمنی۔ اس پتھر میں کسی قدر لاجوردیت ہوتی ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٨٧). سارے حجریات سرد ہیں سوائے حجرالیہود ، حجرارمنی حجرلاجورد کے. (١٩٥١ ، یونانی دواسازی ، ٢٣). [حجر + ارمنی (رک)].

ـــِـ اَسْوَد کس صف (ـــ فت ا ، سک س ، فت و) امذ.
١. **ایک سیاہ پتھر جو کعبے کی اس دیوار میں باہر کی طرف نصب ہے جو دروازے کی طرف منھ کر کے کھڑے ہوں تو بائیں طرف ہے اور طواف کرتے وقت حاجی اسے بوسہ دیتے ہیں.** حضرت عمرؓ آئے حجر اسود پاس اور چوما اس کو. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٢١٦). تسبیح کے پدانوں کو طنزاً حجر اسود کہنا ، مجھے تو یہ سب سے بڑی معنی خیز علامتیں نظر آتی ہیں. (١٩٦٣ ، انداز نظر ، ٣٠). ٢. **ایک کالا پتھر جو سانپ اور بچھو کے زہر کے لیے مفید خیال کیا جاتا ہے.** حجر اسود۔ ارسطو لکھتا ہے کہ یہ سیاہ پتھر ہے جس وقت اس کو تراشیں پس اگر تراشہ سفید ہو تو زہر مار و کژدم کو نہایت نافع ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ ، ٢٨٧). [حجر + اسود (رک)].

ـــِـ اَسْیُوس کس اضا (ـــ فت ا ، سک س ، و مع) امذ.
قلمی شورا (جامع اللغات). [حجر + یو : اسیوس = شورہ]

ـــُـ الْاَسْوَد (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک س ، فت و) امذ.
رک : حجرِ اسود.
سپے تل حجرالاسود ہور ذقن جو چاہ زمزم ہے
سو مرا ڈول جوں پانی سے بند موتی چو آئے ہیں
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٩٢).
بوسہ صنم کی آنکھ کا لیتے ہی جان دی
مومن کو یاد کیا حجرالاسود آ گیا
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٩٣). [حجر + ع : رک : ال (١) + اسود (رک)]

ـــُـ الْاَعْرابی (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
ایک سفید پتھر ، سنگ جراحت (جامع اللغات). [حجر + رک : ال (١) + اعرابی (رک)].

ـــُـ الْباہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل) امذ.
قوتِ باہ کے لیے مُفید سمجھا جانے والا ایک پتھر. حجرالباہ۔ ارسطو نے لکھا ہے کہ اسکندر رومی نے افریقہ کی کان میں اس پتھر کو پایا اس کے خواص میں لکھا ہے کہ اگر اس کو لیے کسی انسان اور حیوان کے باندھ دیں تو فوراً اسکو قوتِ باہ بشدت ہو گی. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٨٨). [حجر + رک : ال (١) + باہ (رک)].

ـــُـ الْبَحْر / الْبَحْری (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ح) امذ.
ایک سفید گول اور سخت پتھر جس کے اندر ایک دانہ ہوتا ہے کہ ہلانے سے حرکت کرتا ہے ، سمندروں کے کناروں پر ملتا ہے ہلکا ہونے کے سبب پانی میں نہیں ڈوبتا ، پتھری کے لیے مفید ہوتا ہے. حجرالیہود۔ ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر دریا کے کنارے ہوتا ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٨٨). حجرالبحری کی شکل ہرن کے سینے کی ہڈی کی طرح ہوتی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٩١). [حجر + رک : ال (١) + بحر (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــُـ الْبَقَر (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ق) امذ.
پتھری جو گائے کے پتے میں ہوتی ہے ، سنگ گاؤ (جامع اللغات). [حجر + رک : ال (١) + بقر (رک)].

ـــُـ التَّیس (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ت ، ی لین) امذ.
بکرے کے پتے کی پتھری جو ہر طرح کے زہر کا علاج ہے. کہتے ہیں کہ حجرالتیس سب سے بہتر ہے ... بزکوہی کے پیٹ میں سے نکلتا ہے. (١٨٧٣ ، تریاق مسموم ، ٥٦). بازہر پتھر (حجرالتیس جو فاد زہر حیوانی ہے) بازہر بکرے سے نکلتا ہے ... یہ اس کے پتے کی پتھری ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٩٢٣). [حجر + رک : ال (١) + تیس (رک)].

ـــُـ الْحَبَش (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ب) امذ.
ملک حبش میں پایا جانے والا ایک زردی مائل پتھر جو بعض امراض چشم کے لیے مفید مانا گیا ہے. حجرالحبش یہ پتھر بلادِ حبش میں پایا جاتا ہے زردی مائل ہوتا ہے اسکی خاصیت یہ

ہے کہ شبکوری اور آنکھوں کے ورم اور تیز درد چشم کو نافع ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۸)۔ [حجر + رک : ال (۱) + جیش (رک)]۔

ـــــ الحَدید (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع) امذ۔
سیاہ مائل بہ سرخی ایک پتّھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے ، سنگِ مقناطیس ، سنگِ آہن ربا۔ جاننا چاہیے کہ مقناطیس ایک پتھر ہے اور آہن ربا ہوتا ہے ... اس کو حجرالحدید بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۸)۔ حجر مقناطیس عربی میں حجرالحدید ... کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۷)۔ [حجر + رک : ال (۱) + حدید (رک)]۔

ـــــ الحُوت (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، و مع) امذ۔
ایک پتّھر جو مچھلی کے سر میں سے نکلتا ہے(جامع اللغات)۔ [حجر + رک : ال (۱) + حوت (رک)]۔

ـــــ الخُطّاف (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم خ ، شد ط) امذ۔
ابابیل کے گھونسلے میں پایا جانے والا پتّھر جو سفید اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ حجرالخطاف یعنی سنگِ ابابیل یہ دو پتھر ہیں جو آشیانۂ ابابیل میں پائے جاتے ہیں۔ ایک سفید اور دوسرا سرخ۔ سفید کو مصروع کے گلے میں لٹکا دیں تو صرع کو زائل کرتا ہے اور قوت باہ زیادہ کرتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۹)۔ [حجر + رک : ال (۱) + خطاف (رک)]۔

ـــــ الدَّم (ـــــضم ر ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امذ۔
ایک سبز پتّھر جس میں سرخ چتّیاں یا ڈورے ہوتے ہیں ، سنگِ ستارہ۔ شادنج۔ اسے حجرالدم اور دوجنت میں بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۲)۔ [حجر + رک : ال (۱) + دم = خون]۔

ـــــ الرَّمْل (ـــــضم ر ، غم ال ، شد ر بفت ، سک م) امذ۔
ریتلا پتّھر ، بھر بھرا پتّھر حجرالرمل (سینڈ اسٹون) : یہ ایک عام نام ہے جس کا اطلاق ان تمام صخور پر ہوتا ہے جو ریت سے بنتے ہیں اور کسی دباؤ یا کسی فطری چپکانے والے مادہ سے ملصق ہو کر پتھر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس ، ۱۰۹)۔ [حجر + رک : ال (۱) + رمل (رک)]۔

ـــــ السَّمَک (ـــــضم ر ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، فت م) امذ۔
رک : **حجرالحُوت** (جامع اللغات)۔ [حجر + رک : ال (۱) + سمک (رک)]

ـــــ الصَّنَوبَر (ـــــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بفت ، و لین ، فت ب) امذ۔
ابابیل کے آشیانے میں پایا جانے والا ایک پتّھر جو یرقان کے لیے مفید ہے۔ ارسطو نے حجرالصنوبر کو یرقان کے دفع کرنے میں نہایت نیک لکھا ہے اس پتھر کو آشیانۂ ابابیل میں پاتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۲)۔ [حجر + رک : ال (۱) + صنوبر (رک)]۔

ـــــ الفار (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل) امذ۔
سر زمینِ مغرب میں پایا جانے والا چوہے کی شکل کا ایک پتّھر۔ حجرالفار۔ سر زمین مغرب میں مانند چوہے کے ایک پتھر ہوتا ہے اکثر لوگ اسکو اپنے مکان میں رکھتے ہیں پس فوراً تمام اس گھر کے چوہے اسکے پاس جمع ہوتے ہیں اور آدمی کے پاس آنے سے بھی بھاگتے نہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۳)۔ [حجر + رک : ال (۱) ع : فار (رک)]۔

ـــــ الفَلاسِفَه (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، کسر س ، فت ف) امذ۔
وہ پتّھر جس سے کیمیا گروں کے عقیدے کے مطابق ادنیٰ دھاتوں کو سونے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، اکسیر، پارس پتّھر۔
معلوم ہوا خضر سے ہم کو عنقا حجرالفلاسفہ ہے
(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۲۳)۔ [حجر + رک : ال (۱) + فلسفہ (رک)]۔

ـــــ القَمَر (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، م) امذ۔
ایک سفید اور شفّاف پتّھر جس کے اندر کی سفیدی چاند کے عروج و زوال کے مطابق بڑھتی اور گھٹتی ہے۔ حجرالقمر اسکو بذاق القمر اور زبدالبحر بھی کہتے ہیں ... یہ پتھر سفید رنگ اور نہایت شفاف ہوتا ہے اسکے اندر بھی سفیدی پائی جاتی ہے اور وہ سفیدی بنگام ترقیٔ ماہ کے ترقی پکڑتی ہے اور بروقتِ تنزل کے گھٹتی جاتی ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۳)۔ [حجر + رک : ال (۱) + قمر (رک)]۔

ـــــ المَطَر (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ط) امذ۔
ایک پتّھر جس کی خاصیّت یہ ہے کہ اگر اس کو کچھ دیر پانی میں رکھ دیں تو ابر آئے گا اور بارش ہونے لگے گی ، جدہ تاش ، سنگِ یدہ۔ ایسے پتھر ترکوں میں بہت ہیں اس کہ جدہ تاش کہتے ہیں ، اہلِ فارس اس کو سنگ یدہ اور اہل عرب اس کو حجرالمطر کہتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳)۔ [حجر + رک : ال (۱) + مطر (رک)]۔

ـــــ النّار (ـــــضم ر ، غم ا ل ، شد ن) امذ۔
چقماق (جامع اللغات)۔ [حجر + رک : ال (۱) + نار (رک)]۔

ـــــ الیَہُود (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، و مع) امذ۔
گول اور قدرے لمبوترہ پتّھر جو پانی میں جلد پس جاتا ہے اس میں نر اور مادہ ہوتے ہیں ، نر کا رنگ سفیدی مائل اور مادہ کا رنگ سرخی و تیرگی مائل ہوتا ہے ، اسے پتھری کے عارضہ میں استعمال کرتے ہیں اور زخموں کے التیام کے واسطے بھی مفید سمجھا جاتا ہے۔

کسی رنج کش کو دیتا تو کچھ اس کو سود ہوتا
دل سخت کاش کافر حجرالیہود ہوتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۷)۔ حجرالیہود کا پتھری کو توڑنا جو اس کے مزاج کی کیفیت کے لوازم سے ہے ، کیونکہ گرمی اخلاط کو کاٹتی

ہے اور اخلاط کا کثنا پتھری کے ٹوٹنے کا سبب ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۹۱). [حجر + رک : ال (۱) + یہود (رک)].

---ِ اناغاطُوس کس اسا(---فت ا ، و مع) امذ.
ایک پتھر جس کو پانی میں رگڑنے سے سرخ رنگ نکلتا ہے اور اسے عورت کے دودھ کے ساتھ ملا کر آشوبِ چشم میں بطور دوا استعمال کرتے ہیں (اسٹین گاس). [حجر + یو : اناغاطوس].

---ِ تَفْتَه کس صف(---فت ت ، سک ف ، فت ت) امذ.
لاوا. وادیوں میں حجر تفتہ(لاوا) کے سنگریزے اور کثل معدنیات کے منجمد پرت نظرآتے ہیں. (۱۹۳۱ ، القمر ، ۰۷). [حجر + تفتہ(رک)].

---ِ حَدیدی کس صف(---فت ح ، ی مع) امذ.
رک : **حجرالحدید ؛ سنگ مقناطیس ، سنگ آہن ربا** (جامع اللغات). [حجر + رک : حدید + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ شَفّاف کس صف(---فت ش ، شد ف) امذ.
جھاواں پتھر (جامع اللغات). [حجر + شفّاف (رک)].

---ِ صَفْراوی کس صف(---فت ص ، سک ف) امذ.
پتھری ، سنگ دانہ (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حجر + رک : صفرا + وی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ کُلْیَه کس اسا(---ضم ک ، سک ل ، فت ی) امذ.
پتھری ، سنگِ گردہ (اسٹین گاس). [حجر + ع : کلیہ (رک)].

---ِ لاجَوَرْد کس اسا(---فت ج ، و ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا نیلگوں پتھر جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے. سارے حجریات سرد ہیں سوائے حجرالیہود ، حجر ارمنی ، حجرِ لاجورد کے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۳۳). [حجر + لاجورد (رک)].

---ِ لُحاغیطُوس کس اسا(---ضم ل ، ی مع ، ومع)امذ.
ایک سیاہ پتھر جس میں رال کی سی بُو آتی ہے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حجر + یو : لحاغیطوس].

---ِ مَثانَه کس اسا(---فت م ، ن) امذ.
مثانے کی پتھری(جامع اللغات؛اسٹین گاس). [حجر + مثانہ(رک

---ِ مِقْناطیس کس اسا(--- کس نیزفتم ، سک ق،ی مع)امذ
رک : **حجرالحدید.** حجر مقناطیس- عربی میں حجرالحدید ، فارسی میں سنگ آہن ربا ، اور ہندی میں چُمک پتھر کہتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۷). [حجر + مقناطیس (رک)].

---ِ یہُودی کس صف(---فت ی ، و مع) امذ.
رک : **حجرالیہود.** حجر یہودی۔اس پتھر کو سنگ یہود کہتے ہیں اخروٹ سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے اور اس پر بہت خطوط ہوتے ہیں ... سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۵).[حجر + یہود (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَجْر (فت ح ، سک ج) امذ.
۱. **ممانعت ، رُکاوٹ ، پابندی ؛** (فقہ) **کسی حق یا شے کے مصرف میں لانے کے اختیار پر پابندی ، تصرّفات سے روکنا** حجر کہتے ہیں تصرف قولی کے نفاذ کو روک دینا ... تصرفات قولی جو زبان سے متعلق ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۲). حجر جن پر عائد ہو سکتا ہے وہ یہ ہیں ، نابالغ ، غیر عاقل ، غیر ذمےدار اور بالخصوص فضول خرچ ، دیوالیہ ، غلام. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۶۶۲). ۲. **خانۂ چشم** (جامع اللغات). [ع : (ح ج ر)].

حِجْر(۱) (کس ح ، سک ج) امذ.
وہ نصف دائرے کی شکل کی جگہ جو حطیم اور کعبے کے درمیان ہے. آپ ... مقام حجر میں تشریف فرما تھے ... آپ نے ان سے اس واقعہ کو بیان کیا تو ان کو سخت اچنبھا ہوا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۷۶). [ع : حجر (ح ج ر) - پتھر].

---ِ اِسْماعِیل/اِسْمٰعیل کس اسا(---سک س ، ی مع / م بمد ، ی مع) امذ.
رک : **حجر.** حاجی مکہ معظمہ میں جس جگہ بھی ہو ... مستحب یہ ہے کہ مقام ابراہیم یا حجر اسماعیل سے احرام باندھا جائے. (۱۹۷۲ ، مناسک حج (ترجمہ) ، ۵۵). [حجر + اسمٰعیل (رک)].

حِجْر(۲) (کس ح ، سک ج) امث ؛ سم الحِجْر.
قرآنِ کریم کی ایک مکّی سورت ، ترتیبِ تلاوت ۱۵ ، ترتیبِ نزول ۵۴ ، اس میں چھے رکوع اور ننانوے آیات ہیں (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۳۳). [ع : حِجر (ح ج ر) - پتھر].

حُجْرا (ضم ح ، سک ج) امذ.
رک : **حُجرہ.**

چڑیا دیس اپنی جا کو اوس باڑ پر
وہاں ایک حجرا پڑیا مجھ نظر

(۱۹۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، ۷۰). [رک : حجرہ].

---بھی مُجْرا بھی کہاوت.
تنہائی بھی عزّت بھی (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۰۸).

حُجُرات (ضم ح ، فت نیز ضم ج) امذ و امث.
حجرہ کی جمع ؛ قرآن شریف کی سورت نمبر ۴۹ کا نام (الحُجُرات). سورت حجرات مدینے میں نازل ہوئی اٹھارہ آیت کی. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۶۹۳). سورۂ حجرات مدینے میں اتری اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۷۶۸). سورۃ الحجرات میں اسلامی معاشرے کو عمدہ نظام پر چلانے اور افراد ملت اسلامیہ میں اخوت و مساوات اور محبت و خلوص پیدا کرنے کے اصول بیان کیے گئے ہیں. (۱۹۶۹ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۳۸). [ع : حجرۃ ، حجرہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

حَجَران (فت ح ، ج) امذ.

(حجر کا تثنیہ) سونا اور چاندی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ المنجد). [ع : حَجَر (رک) + ان ، لاحقۂ تثنیہ].

حَجَرِسْتان (فت ح ، ج ، کس ر ، سک س) امذ.
پتھریلا علاقہ.

کہسار میں جھرنے حجرستان میں چشمے
خشکی میں تری کس کے لیے ؟ میرے لیے ہے
(۱۹۲۱ ، فردوس تخیل ، ۱۸۳). [رک : حجر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

حُجْرَہ (ضم ح ، سک ج ، فت ر) امذ.
۱. **کمرہ ، کوٹھری (بیشتر مسجد وغیرہ کسی متبرک مقام کی) وہ خلوت خانہ جس میں بیٹھ کر عبادت کریں.**

ہر ایکس میں حجرے کئی طرح کے
تجھل تخت ، بوتے گھراؤ فرح کے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷۹).

تو اس حجرے میں جو رہا چند ماہ
سو گلخن سا ہے حال حجرہ تباہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۰). آفتاب ... سر برہنہ حجرۂ مشرق سے نکلتا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۵). درویش؟ تمہارے لیے یہاں ایک بہت شاندار حجرہ ہے گا جس میں تم بڑے آرام سے رہنا اور مسجد کی خدمت کرنا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۰). ۲. **دیوان خانہ ، عام نشست گاہ ، بیٹھک ، چوپال.** ان کی زندگی میں حجرہ کو خاص دخل ہے. جہاں گاؤں اور قبیلوں کے لوگ اکٹھے اٹھتے بیٹھتے بات چیت کرتے اور دنیا بھر کے معاملے طے کرتے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۳۹). ۳. **کٹیا ، جھونپڑی ؛ تھیٹر کا بکس (بالکونی) جس میں چند آدمی بیٹھتے ہیں** (ماخوذ : جامع اللغات). [ع : حجرۃ (ح ج ر)].

---گیر (---ی مع) صف.
رک : حُجرہ نشیں ، **خلوت گزیں.**

ملانے حجرہ گیر نے حجرے سے دی صدا
مسجد کی ہے تلاش تو لاہور جائیے
(۱۹۸۸ ، قطعات ، رئیس امروہوی ، ۱ : ۲۲). [حجرہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا)].

---مخصوص کس صف (---فت م ، سک خ ، و مع) امذ.
تھیٹر کا بکس (بالکونی) جو ریزرو کرایا گیا ہو (جامع اللغات).
[حجرہ + مخصوص (رک)].

---مشغولی کس اضا (---فت م ، سک ش ، و مع) امذ.
وہ چھوٹا کمرہ جو مراقبہ و مکاشفہ کے لیے مخصوص ہو. ایک روز میں حضرت قطب عالم کے حجرۂ مشغولی میں جا پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ سخت بے چین اور مضطرب ہیں اور دیوار پکڑے سارے حجرے میں پھر رہے ہیں. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما ، ۲۰). [حجرہ + مشغول (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نشیں (--- کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
گوشہ نشین ، خلوت میں بیٹھنے والا.

عابد حجرہ نشیں دیکھ کیا سجدۂ عشق
طاق ابرو کو ترے حسن کے ایواں کے بیچ
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ : ۸۲). [حجرہ + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا]

حَجَری (فت ح ، ج) صف.
پتھر سے متعلق ؛ پتھر کا بنا ہوا ؛ پتھریلا ؛ حجری دور یا پتھر کے زمانے کا. جیسا کہ گاؤوں کے بہت سے یادگاری حجری کتبوں سے جو شجاعانہ موتوں کی یاد میں نصب کئے گئے تھے ظاہر ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، امپیریل گزیٹیر آف انڈیا (ترجمہ) ، ۳۰). [حجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِنْسان (--- کس ا ، سک ن) امذ.
حجری دور کا یا پتھر کے زمانے کا انسان. حجری انسان کا تخلیقی شعور بیدار ہو چکا تھا اس کا عزم جوان تھا. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۹). [حجری + انسان (رک)].

---اَوزار (---و لین) امذ.
پتھر کے زمانے سے تعلق رکھنے والے آلات و ہتھیار. جو حجری اوزار یا آلات ان کے پاس تھے وہ ان کی ضروریات کے لحاظ سے ناقص تھے اور وہ ان کے نقص کو محسوس کرتے تھے. (۱۹۰۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۰۷). [حجری + اوزار (رک)].

---پَھل (---فت پھ) امذ.
گٹھلی دار پھل (بیر ، شفتالو وغیرہ). سیب کی خارش حجری پھلوں کی بھوری سڑانی اور پاوڈری ملڈیو وغیرہ جیسی بیماریاں انہی سے پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۲۰۲). [حجری + پھل (رک)].

---دَور/عَہْد (---و لین / فت نیز کس ع ، سک ہ) امذ.
انسانی تہذیب کا وہ قدیم عہد جب آلات و اوزار پتھر کے بنائے جاتے تھے. اس کو زمانۂ ماقبل تاریخ بھی کہتے ہیں ، پتھر کا زمانہ. آرے کی ابتدا حجری دور کے بعد کے زمانے میں ہوئی. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۹۷). قدیم حجری دور کا ماحول سخت برفانی تھا اسی لئے اس دور کو برفانی دور بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۹۳). برصغیر کی آب و ہوا میں حجری عہد کا انسان زیادہ تر شکاری تھا. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۵۵). [حجری + دور / عہد (رک)].

--- کَنال/نالی (---فت ک) امذ ؛ امث.
(حیوانیات) حیوان کے جسم میں جھلی نما ماسماسی تختی کے نیچے فرش میں واقع ہونے والی حرف C کی شکل کی ایک نالی. ان سوراخوں کی موجودگی کی وجہ سے ماسماسی تختی ... ایک چھلنی کی حیثیت رکھتی ہے جو حجری کنال ... نامی ایک نالی میں کھلتی ہے ... حیوان کے فرش میں عموماً واقع ہوتی ہے ... یہ حجری نالی بالکل سیدھی نہیں ہوتی. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۹۳). [حجری + انگ : کنال (Canal) / نالی (رک)].

ـــ نقوش (ـــ ضم ن ، و مع) امذ.
پتھر پر پڑ جانے والے نشان جو پائیدار ہوتے ہیں ، پتھر کی لکیر؛ دائمی اثرات. یہ چند لمحات ہماری لوح دماغ پر حجری نقوش بن کر رہ گئے ہیں . (۱۹۲۰ ، مقتل قریب : مغربی تمدن خانے ، ۱۵). [حجری + نقوش (نقش (رک) کی جمع)].

ـــ نمونہ (ـــ فت ن ، و مع ، فت ن) امذ.
کوئی چیز جو امتداد زمانہ سے پتھر میں بدل گئی ہو ؛ کوئی چیز جو زمین کے طبقوں میں دبی ہوئی ملے اور جس کی بناوٹ میں کم و بیش کوئی کیمیائی تغیر پیدا ہو گیا ہو اور جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ کسی اگلے زمانے کے (خصوصاً اس زمانے کے جس کی تاریخ موجود نہیں) درخت یا جانور وغیرہ کے بقیہ آثار ہیں. ان کے حجری نمونے یعنی فوسل (Fossil) بہت پرانے زمانے ... میں ملتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۱۵). [حجری + نمونہ (رک)].

ـــ ہڈی (ـــ فت ہ ، شد ڈ) امث.
(تشریح) **کنپٹی کی ہڈی کا وہ جزو جو کان کے اندرونی حصے کے گرد واقع ہے.** عظمیٰ نیم دائری قنالوں میں سے (جو اس پردے میں حجری ہڈی (Petrous Bone) کی سطح سے اوپر ابھری ہوئی ہوتی ہیں) ایک قنال مل جائے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۲۸۶). [حجری + ہڈی (رک)].

حَجَرِیات (فت ح ، ج ، کس ر ، شد ی نیز بلا شد) امذ ؛ امث.
۱. **پتھریلی چیزیں ، چٹانیں.** یہ عجائب خانہ ایک وسیع عمارت ہے جس کے اندر نباتات و حجریات کا مجموعۂ عجائبات ہے. (۱۹۲۰ ، بزیدفرنگ ، ۹۳). شہاب ثاقب انھیں اجزا سے مرکب ہیں جن سے ہمارے کرۂ زمین کے عام حجریات نے ترکیب پائی ہے. (۱۹۳۳ ، عضوظ علی بدایونی ، ظنزیات و مقالات ، ۳۸۱). ۲. **جمادات؛ مختلف نوع کے پتھر ، پتھر.** حیات حجریات میں سوتی ہے ، پھولوں میں خواب دیکھتی اور انسانوں میں جاگتی ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، (مقدمہ) ، ۱۰). سارے حجریات سرد ہیں سوائے حجرالیہود ، حجرارمنی ، حجرلاجورد کے. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۲۲). ۳. **محجر اشیا مثلاً جانوروں اور پودوں کے پتھریلی حالت میں بدل جانے کا علم ، رکازیات کا علم.** One اون ایک انگریزی لاحقہ ہے جس کے معنی کیمیا اور حجریات میں مختلف ہیں. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۹۳). ان ، ماہرین کا تعلق ارضیات (Geologi) سے ہوتا ہے جو زمین کی ساخت چٹانوں کی ترتیب ، حجریات (Petrology) ... وغیرہ کا مطالعہ کر کے اندازہ لگاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۱۵). [حجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ داں امذ.
ماہر رکازیات ، متحجر اجسام کے علم کا ماہر ، پتھر بن جانے والے پودوں اور حیوانوں کا علم رکھنے والا. ارضیات داں (Geologist) حجریات داں (Palaeontologists) نے مسلسل تحقیقات کرنے کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ ہماری زمین پر جو حیوانات رہتے ہیں تو ان سے مشابہت رکھنے والے حیوانات کروڑوں سال پہلے دنیا کے مختلف حصوں میں وجود میں آئے ، اس کا ثبوت حیوانی فوسل سے ملتا ہے. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۳). [حجریات + ف : داں ، دانستن - جاننا].

حَجَرِیَت (فت ح ، ج ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
۱. **سنگینی ، پتھریلا پن ، سختی ، پتھر کی خاصیت.** کوئی چیز ایسی نہیں ہو سکتی کہ اس پر پتھر اور درخت دونوں کا اطلاق ہو سکے. درخت میں قوت بالیدگی شرط ہے کہ وہ حجریت کے خلاف ہے. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۲۳). وہ ایک نئی حجریت کی تلاش میں ہیں جو فکر کو عمل میں اور آہن کو زر کی کیمیا میں بدل دیں. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۲۰۸). [حجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حَجْز (فت ح ، سک ج) امذ.
دور کرنا ، باز رکھنا ، دو چیزوں کے درمیان آنا ؛ (طبیعیات) **حاجز (رک) ہونے کا وصف یا کیفیت.** ان پر بہت اونچے پوٹنشل (Potential) مثلاً ... ۵ ہزار وولٹ کے پوٹنشل کو عمل کرنے دیا جائے تو گیس کا حجز یعنی انسولیشن (Insulation) ٹوٹ جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱). [ع : (ح ج ز)].

حَجْلَہ (فت ح ، فت نیز سک ج ، فت ل) امذ.
۱. **چھپر کھٹ جو دلہن کے لیے سجایا جاتا ہے ، پردے دار مسہری ، سیج ، دلہن کے بیٹھنے کا آراستہ کمرہ.**

دھریا پردہ سوز جہاں جب حجاب
ہوئی حجلۂ راز کول نس نقاب
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳).

ہے ہے کا غل ہوا کہ سکینہ اچھل پڑی
حجلے سے بال کھولے دلہن بھی نکل پڑی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۳).

بے نام و بے چراغاں جلوس میں ہے
وہ حجلۂ نو عروس میں ہے
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۱۶). ۲. (تصوف) **حق کا متصف ہونا صفات کے ساتھ** (مصباح التعرف). [ع : حجلۃ کی تخفیف].

ـــ ساز صف.
وہ جو حجلہ سجائے (جامع اللغات ؛ فرہنگ آنند راج). [حجلہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــ سرا (ـــ فت س) امذ.
رک : **حجلہ گاہ.**

آیا نہ راہ پر قدم طالبان تاب
نکلا نہ پاؤں حجلہ سرا سے دلیل کا
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، ۲۰). [حجلہ + سرا (رک)].

ـــ عروس / عروسی کس اضا / کس صف (ـــ فت ع ، و مع) امذ.

دلہن کے لیے آراستہ کیا ہوا کمرہ۔ شب کو نوشہ میاں دلہن کے حجلۂ عروس میں داخل ہوئے۔ (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۱۲)۔ ایسی صورت میں میاں زاہد کا حجلۂ عروسی کو اپنی دنیا بنا لینا کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۰)۔ [حجلہ + عروس (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ غَیبی کس صف (ـــ ی لین) امذ۔
سراپردۂ اسرار ، مقامِ غیب ، پوشیدہ جگہ ، عالمِ وجوب و صفات۔

حجلۂ غیبی کے شاہد کو کئے
رخ سے اپنے جلوہ گر خیرالبشر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ ، ۸۹)۔ [حجلہ + غیب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ کَش (ـــ فت ک) صف۔
رک : **حجلہ ساز** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آنندراج)۔ [حجلہ + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا]۔

ـــ گاہ امذ۔
خلوت کدہ ، آرام گاہ ، دلہن کے لیے آراستہ کمرہ۔ اس وقت سے کہ وہ اپنے حجلہ گاہ سے نکلی اس لمحہ تک کہ پھر وہ سمٹی ہوئی سی اندر داخل ہوئی۔ (۱۹۳۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۹)۔ [حجلہ + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرف (رک)]۔

ـــ نِشیں (ـــ کس ن ، ی مع) صف۔
پردے میں رہنے والا ، خلوت نشیں ، گوشہ گیر ؛ (کنایۃً) محبوب۔

تصور تجھ کو اے حجلہ نشیں کس طرح سے دیکھے
کہ دامن پاک ہے لوث نظر سے پارسائی کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۹)۔ وہ مختلف ... امور پر گفتگو کرتی تھیں میں سوچتا تھا کہ کیا مخدرات اور حجلہ نشیں بھی اس قدر معلومات حاصل کر سکتی ہیں۔ (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۰۴)۔

اے حجلہ نشیں ذرا اٹھا دے پردے
دامانِ نظر تجلیوں سے بھر دے

(۱۹۳۷ ، رباعیات امجد ، ۲ : ۱۲)۔ [حجلہ + ف : نشیں ، نشستن ـ بیٹھنا]۔

حَجْم (فت ح ، سک ج) امذ۔
۱. **(طبیعیات) وہ جگہ جو کوئی جسم تینوں ابعاد (طول ، عرض اور ارتفاع) میں گھیرے ، کسی چیز سے گھری ہوئی جگہ۔** گلاس میں آدھی دور تک پانی بھرا ہوا ہے ، اس لئے پانی آدھے گلاس کی اتنی جگہ گھیرتا ہے یا یوں کہو اس کا حجم اتنا ہے۔ (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۲۳)۔ آکسیجن کی ضرورت جانوروں کے سطحی رقبہ (Surface Area) اور ان کے حجم (Volume) کے تناسب سے ہوتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ، ۱۴۷)۔ ۲. **موٹائی ، ضخامت۔** یہ کتاب حجم میں ۱۰۰ صفحہ کی ہے ... حکایتیں اور منظومات اس میں سے لئے گئے ہیں۔ (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۰۹)۔ حیات جاوید کے پہلے ایڈیشن میں حالی نے اسے بطور ضمیمہ کے شامل کیا تھا ، لیکن کتاب کا حجم کم کرنے کی غرض سے دوسرے ایڈیشن سے خارج کر دیا۔ (۱۹۷۵ ، ڈاکٹر محمود حسین ، خطبات محمود ، ۳۵)۔ ۳. **جسامت ، جُثّہ۔** سیٹھ سکندی لال باوجود حجم کے اچھل پڑے ، اسے جلدی سے خط آگ میں پھینکو اور سول سرجن کو فون کرو۔ (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۵۶)۔ [ع : (ح ج م)]۔

ـــ بڑھانا محاورہ۔
(کسی داستان یا قصے کو) طول دینا ، ضخامت زیادہ کرنا۔ فضول باتوں سے کسی داستان کا حجم بڑھانا اس کی اصلی خوبی کو ضائع کر دیتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۳۹)۔

ـــ پَیما (ـــ ی لین) امذ۔
حجم ناپنے کا آلہ (قب : حجم نگار)۔ موسو کے اصلی آلہ میں اور رائے کے حجم پیما (Ray's Oncometer) میں جو مشابہ اصول پر کام کرتا ہے ، آلہ کو سیال (پانی یا تیل) سے بھر دیا جاتا تھا۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۹۵)۔ [حجم + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا]۔

ـــ پَیمائی صُراحی (ـــ ی لین ، ضم ص) امث۔
گیس وغیرہ کا حجم ناپنے کا ظرف نما آلہ۔ ایک حجم پیمائی صراحی (Volometric Flask) کے اندر دھو کر سو ڈگری سے چند منٹ تک جوش دے لیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۲۹۳)۔ [حجم + پیما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت + صراحی (رک)]۔

ـــ نِگار (ـــ کس ن) امذ۔
(طب) عضو میں تغیّراتِ حجم کی پیمائش کرنے والا آلہ جس کے ذریعے عروق کے انقباض یا انبساط کی تخمین کی جاتی ہے ، انگ : Plethysmograph کا ترجمہ۔ حجم نگار کے ذریعہ جوارح میں سے خون کے بہاؤ کی تعین کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۹۳)۔ [حجم + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا]۔

ـــ نِگاری (ـــ کس ن) امث۔
حجم نگار (رک) کا کام یا عمل ، انگ : Plethysmography کا ترجمہ۔ حجم نگاری ... عروق کے انقباض یا انبساط کے تخمین عضو میں تغیرات حجم کی پیمائش کے ذریعہ۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۹۳)۔ [حجم + نگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

حَجْماً (فت ح ، سک ج ، تن م بفت) م ف۔
حجم کے مطابق ، جسامت کے لحاظ سے۔ پانچواں سیارہ اور سب سیاروں سے حجماً بڑا سیارہ ہے۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۲۹)۔ [حجم (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

حَجْمی (فت ح ، سک ج) صف۔
حجم (رک) سے منسوب یا متعلق ، حجم کا۔ جسم کے اندرون میں ... الیکٹرانوں کی ایک اندرونی (Inner) حجمی (Volume) جدائیگی شروع ہو جاتی ہے۔ (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۱۸۸)۔ [حجم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ اِستِعْداد (ـــــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ع) امث.
حجم تمائی یا حجم برداری کی صلاحیت ، وہ صلاحیت جس کا تعلق حجم سے ہو. ہوا فشارندہ کی حجمی استعداد کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ یہ وہ نسبت ہے جو طبعی حرارت اور دباؤ پر تحویل کئے ہوئے حقیقی خارج شدہ ہوا کے حجم اور فشارہ کے طے کیے ہوئے حجم کے درمیان ہے. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۳۸۳). [حجمی + استعداد (رک)].

ـــــ مِقیاس (ـــــ کس م ، سک ق) امذ.
(طبعیات) حجم کی پیمائش یا تخمینہ ، حجم ناپنے کا ذریعہ یا پیمانہ. مائع اجسام کے حجمی مقیاس دریافت کرنے میں بڑی دقتیں پیش آتی ہیں. (۱۹۳۱ ، عملی طبعیات ، ۱۷۳). حجمی مقیاس وہ ہے جو تین باہم علی القوائم اور مساوی راست زوروں سے پیدا ہونے والے حجمی فساد کے متناظر ہے مثلاً کوئی جسم ایک سیال کے اندر ڈبو دیا جائے جو دباؤ کے تحت ہو تو اس جسم کے حجم میں خفیف سی کمی واقع ہو گی. (۱۹۰۷ ، مضبوطیٔ اشیا ، ۱۵۰). [حجمی + مقیاس (رک)].

حَجَّن (فت ح ، شد ج بفت) امث.
وہ عورت جس نے حج کیا ہو ، حج کرنے والی عورت.

مفت دنیا کے مزے میں نہ کرو دین خراب
اے بی حجّن تُو ذرا دیکھ نصیحت کی کتاب

(۱۸۶۸ ، واسوخت ، جان صاحب (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۶۸). زاہدہ پہلے ہی وظیفہ اور تسبیح کی اتنی دلدادہ تھی کہ بچپن ہی سے کنبہ بھر حجّن حجّن کہتا تھا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۷). [ع : حاج (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

حُجُور (ضم ح ، و مع) امث ؛ ج.
آغوش ، گود.

کلاب و رخام و طلا و قصب
کشوح و خصور و حُجُور و حقوق

(۱۹۶۹ ، مزمورمیرمغنی ، ۲۰۵). [ع : حِجْر (ح ج ر) - آغوش کی جمع].

حَجْیا نی (فت ح ، سک ج) امث.
رک : حجّن. شاہین صرف شادی کرتے ہیں ، خواہ وہ انٹلکچوئل ہو یا نکٹی حجیانی. (۱۹۵۶ ، خالہ ابوا کے نام ، ۹۰). [حجی ، حاجی (رک) سے + انی ، لاحقۂ تانیث].

حُجِّیَّت (ضم ح ، شد ج بکس ، شد ی بفت) امث.
(کسی شے میں) دلیل بنائے جانے کی صلاحیت کا وجود یا اثبات. سوال کیا میں نے ... جمع نہ ہووے میری اُمت اوپر گمراہی کے پس سوال میرا مجھے دیا یہ دلیل ہے اوپر حجّیت اجماع کے اور اجماع حجت ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۹). خبر واحد کے مقابلے میں اجماع کو ترجیح دینا اجماع کی حجّیت ... کو ثابت کرتا ہے. (۱۹۷۲ ، فکرونظر ، اسلام آباد ، مارچ ، ۶۰۳). [حجت (ع : ح ج ج) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حَجِیج (فت ح ، ی مع) صف.
استدلال پیش کرنے والا ، حجت لانے والا ، بحث کرنے والا ، وکیل. انشاء اللہ قیامت کے دن سرسید احمد خاں کے مقابلے میں دلی کی طرف سے حجیج ہوں گا. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیراحمد ، ۱ : ۳۳۹).

لجوج و لدود و حجیج و خصیم — وہ الذین ھُمْ لا یَتَفَقَّھون

(۱۹۶۹ ، مزمورمیرمغنی ، ۱۱). [ع : (ح ج ج)].

حُجَیرَہ (ضم ح ، ی لین ، فت ر) امذ.
چھوٹا حجرہ ؛ (نباتیات) بیضۂ خلیہ جو بارور نہ ہوا ہو ، بیض کرہ ، بیضۂ کرہ ، انگ: (Oosphere) کا ترجمہ. آرکیگونیم جب وا ہوتا ہے تو اس میں ایک چھوٹا سا حجرہ معلوم ہوتا ہے جہاں ایک لہرنے دار ریشہ یا تاگا بھی نظر آتا ہے اس حجرے سے ایک نالی سی نکل کر دوسرے حجرے میں جاتی ہے ... اس آخرالذکر حجرے کو حجیرہ (اوسفیر) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس ، ۱۸۶). [حجرہ (رک) کی تصغیر].

حَجِیز (فت ح ، ی مع) امذ.
حجاز (رک) کا امالہ.

مولا وہ کون حامیٔ کونین عسکری
شاہِ عراش بادشۂ کشور حجیز

(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۸۳). [ع].

حَجِیم (فت ح ، ی مع) صف.
موٹا ، ضخیم. اگر اس قسم کے حالات لکھے جائیں تو بہت بڑی حجیم کتاب ... تیار ہو جائے. (۱۸۹۰ ، رسالہ معجزات انسانی ، ۱۵۹). اگر وہ جلسہ قائم رہتا تو شاید ہندوستان کی ایک حجیم سندی تاریخ مرتب ہو جاتی. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۰۲). [ع : (ح ج م)].

حَدّ (فت ح ، شد د نیز بلا شد). (الف) امث.
۱. انتہا ، آخر ، اختتام. وہ بے حد ، اس کی صفت کون کہاں ہے حد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

تری وو انتظاری ہے جیسے حد ہور نہایت نئیں
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷).

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گناہ گار ہوں کافر نہیں ہوں میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

کیا حمد ہو خدا کی — حد ہی نہیں ثنا کی

(۱۹۸۰ ، حدرنگ ، ۱۶). **۲. طرف ، کنارہ.**

برخاش پیادوں سے ، سواروں سے لڑائی
لشکر کی حدیں چار ہیں چاروں سے لڑائی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۳). رنگوں کی حدوں کو ایک دوسری میں اترتے دیکھا تو میں نے انہیں یکجا کر دیا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۶). **۳. مجال ، طاقت ، قدرت.**

تری تعریف کرنے کس کوں حد ہے
نوں ہی ارواحِ آدم کا سو جد ہے

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٦) . ٣. **دو چیزوں یا مقامات کے درمیان کی روک ، آڑ ، دیوار ، خطِ فاصل**. دکھن کی طرف ہندوستان کی حد بحر محیط ہے. (١٨٣٧ ، حملات حیدری ، ١١) .

نہ آگے گئی اس سے وہ چشم خود بیں
یکر آئنہ حدِ اسکندری ہے

(١٨٤٨ ، گلزار داغ ، ٥٠) . ٹیمز کا طاس .... گویا جنوبی انگلستان کی حد ہے جس کے اوپر وسط انگلستان اور دریائے سیورن کی وادی شروع ہو جاتی ہے. (١٩٣٣ ، جغرافیۂ عالم ، ١ : ٩٧) . ٥. (منطق) **وہ تعریف جس میں کسی شے کی حقیقت و ماہیّت بیان کرنے کے لیے اسکے دو قسم کے ذاتیات یا اوصاف بیان کیے جائیں ، ایک وہ جو اوروں میں بھی پائے جاتے ہوں اور دوسرے وہ جو خاص اور مختص ہوں**. کیا نبوت کی حد اور حقیقت بیان کی جا سکتی ہے. (١٩٠٦ ، الکلام ، ٢ : ٢٩٥) . کسی شے کی حد (تعریف) اس کی ذات کا بیان ہے. (١٩٢٣ ، مفتاح المنطق ، ١ : ٨٣) . ٦. **مقرّرہ مقام یا درجہ ، طے شدہ حیثیّت یا مرتبہ**. توں اپنی حد پر چل جو دوسرے بھی اپنی حد پر آویں. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣١) .

نخوت کا ذکر تھا نہ کہیں کبر کا تھا نام
مذہب کی حد یہ ایک وہ آقا ہو یا غلام

(١٩٨١ ، شہادت ، ١٢٣) . ٧. **مقرّرہ مدّت ، میعاد**. ان بزرگ نے یہ بھی فرمایا کہ اس عمل کی حد تو ایک چلّے کی ہے. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ١٩) . ٨. **دائرۂ اختیار**. دونوں عیسائی حکام کے درمیان حد کی کاروائی جاری تھی. (١٩٠٨ ، تذکرۃ الکرام ، ٨٧) . ٩. (تصوّف) **صوفیوں کی زبان میں حد سے مراد خدا اور بندے کے درمیان وہ فصل ہے جو زمان و مکان کی قید کی بنا پر قائم ہے** (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٥٦) . ١٠. (منطق) **الفاظ جو کسی قضیے کے مبتدا یا خبر ہوں**. جس طرح تصوّر جب الفاظ کا جامہ پہن لے تو حد کہلاتا ہے اسی طرح حکم کو جب الفاظ کا جامہ پہنایا جائے تو وہ قضیہ کہلاتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٢٩١) . ١١. **قرآن پاک کی اصطلاح میں وہ احکام (امر و نہی) جن کے مطابق مسلمانوں کو عمل کرنا چاہیے**.

حکمِ شریعت بھی اس لازم جیوں فرمایا حد
زہد تقوا کارِ صلاحت نفس کو کیتا رد

(١٥٩١ ، جانم ، (شاہ برہان الدین) ، وصیت الہادی (ق) ، ١٣) . جو حدیں ہیں اللہ کی اور اللہ کے رسول کی ان کی بھی محافظت کرے. (١٧٢٣ ، ہدایت المومنین ، ٣٥) . کلام مجید میں آیا ہے کہ جو شخص خدا کی حدوں سے تجاوز کرے پس تحقیق اس نے اپنے اوپر ظلم کیا (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق ، ٣٠٥) . حد کی جمع حدود ہے حدود اللہ کی ترکیب قرآن مجید میں ایک سے زائد مرتبہ آتی ہے. (١٩٧١ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٥٢) . ١٢. **اصول ، ضابطے نغمہ صحیح حدوں اور سروں سے ادا کرایا جائے**. (١٩٠٦ ، ہندوستان کی موسیقی ، ٢٩) .

ہر نظر محرمِ جمال کہاں
دید کی کچھ حدیں مقرر ہیں

(١٩٧٩ ، زخمِ ہنر ، ١٥٣) . ١٣. **وہ سزا جو شریعتِ اسلام کے مطابق دی جائے ، حد میں سزا مقرر شدہ ہے اور قاضی یا حاکم کی رائے کا اس میں دخل نہیں (تعزیر وہ سزا ہے جس کی تعین قاضی یا حاکم حسبِ حالات خود کرتا ہے)**.

ہور سرے یاروں کو جو بولے گا یہ
تازیانے مارنا اس کا ہے حد

(١٦٩٢ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ٣٣) . مقصود اصل حد کے شروع کرنے سے زجر اور تنبیہ ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٢ : ١٠٣) . قانونی صورتیں کئی ہیں۔ ان میں ایک نمایاں صورت حد ہے اور دوسری تعزیر. (١٩٧١ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٥٢) . ١٤. (علمِ ہندسہ) **مہندسین کے نزدیک حد کے معنی ہیں ،نہایۃ المقدار، یعنی خط ، سطح ، جسمِ تعلیمی میں ، جب کسی خط کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان کے مابین حدِ مشترک نقطہ ہو گا اور جب سطح کو تقسیم کیا جائے تو ان کے مابین خط حدِ مشترک قرار پائے گا اور جسمِ تعلیمی میں سطح حدِ مشترک ہو گی** (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٥٥) . ١٥. **روانہ ہونے کی جگہ ، احاطہ ، باڑا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ١٦. **دفعۂ قانونی** (اردو قانونی ڈکشنری) . ١٧. (علم الافلاک) **بُرج کے ساتھ ملحقہ علاقہ** (اردو انسائیکلوپیڈیا) . منجمین ہر برج کو پانچ غیر مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ، جن کو آگے کئی اقسام میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ پانچ سیاروں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتا ہے ان میں سے ہر ایک کو حد کہتے ہیں. (١٩٧١ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٥٥) . ١٨. (کلام و فلسفہ) **تعیین (کسی شے کے جوہر یا کسی لفظ کے معنی کو متعیّن کرنا)**. علم کلام و فلسفہ میں حد کی اصطلاح تعیین کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے. (١٩٧١ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٥٥) . (ب) م ف. **بہت زیادہ ، بے انتہا**.

کھول تک زلف تُو کہ سنّبل آج
اپنی خوبی پہ حد اکڑتی ہے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٢٥) .

ابی انشا کو حد تم نے ستایا
یہی تھی منتظی اللہ اللہ

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٥) . شہر کے لوگ ان کے گانے کے حد مشتاق تھے. (١٩٠٧ ، انتخاب فتنہ ، ١٨٩) . [ع : (ح د د)] .

ـــِ اَدَب کس اضا (ـــ فت ا ، د) امث.
ادب کی انتہا ، مقام ادب ، جائے ادب. تم نے بہت قدم حد ادب سے آگے بڑھایا ہے. (١٨٨٨ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ٦٠٧) .

زلفیں بل کھانے لگیں غصے میں یوں کہنے لگا
بس خموش اے عشق بس ، ملحوظ رکھ حدِ ادب

(١٩٣٢ ، نقوش مانی ، ٣٩) .

دیارِ شوق میں لازم ہے پاسِ حرف و نگاہ
بڑھا جو حدِ ادب سے ہوا سر اس کا قلم!

(١٩٦٦ ، منحمنا ، ٨٥) . [حد + ادب (رک)] .

ـــِ اَصْغَر کس صف (ـــ فت ا ، سک ص ، فت غ) امث.

(منطق) ہر قیاس میں تین حدیں ہوتی ہیں دو وہ جو نتیجے کا موضوع اور محمول ہوتی ہیں اور ایک وہ جس سے ان دونوں کو ربط دیتے ہیں موضوع اور محمول کے طریق سے ہر ایک مقدمے میں موضوع نتیجہ کو حدِّ اصغر کہتے ہیں (ماخوذ : مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۰۱)۔ خواہ... حدِّ اصغر حدِّ اکبر کے حکم میں داخل ہو جاوے اور نتیجہ صحیح دیوے۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۸۶)۔ قیاس تین حدود پر مشتمل ہوتا ہے ، حدِّ اکبر ، حدِّ اصغر اور حدِّ اوسط ۔ (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۵)۔ [حد + اصغر (رک)]۔

ـــــِ اَکْبَر کسرِ صف (ـــــ فت ا ، سک ک ، فت ب) امث۔
(منطق) **موضوع اور محمول کے طریق سے ہر ایک مقدمے میں محمول نتیجہ کو حدّ اکبر کہتے ہیں** (مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۰۱)۔ خواہ... حد اصغر حد اکبر کے حکم میں داخل ہو جاوے اور نتیجہ صحیح دیوے۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۸۶)۔ قیاس تین حدود پر مشتمل ہوتا ہے ، حدِّ اکبر ، حدِّ اصغر اور حدِّ اوسط ۔ (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۵)۔ [حد + اکبر (رک)]۔

ـــــُ الثَّلْج (ـــــ شد د بضم ، غم ا ل ، شد ث بفت ، سک ل) امث۔
حدِّ برف ، وہ سطح جس سے اوپر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے۔ استوائی علاقوں میں یہ حد اٹھارہ ہزار فٹ سے شروع ہوتی ہے ... قطبین پر سطحِ سمندر ہی حد الثلج ہوتی ہے۔ (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۹۳)۔ [حد + رک : ال (۱) + ثلج = برف]۔

ـــــُ الْجَمْع (ـــــ شد د بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک م) امث۔
(منطق) **اسم جمع پر دلالت کرنے والا لفظ جیسے: خاندان ، قبیلہ ، فوج، کلب وغیرہ۔** ہر حد جو ایک مجموعۂ اشیا پر دلالت کرے جن میں باہم خاص مشابہت یا نسبتیں ہوں حدالجمع ہے ، حدالجمع جزئی بھی ہوتی ہے کلی بھی ... مثلاً خاندان یا رسالہ (فوج)۔ (۱۹۲۲ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۵)۔ [حد + رک : ال (۱) + جمع (رک)]۔

ـــــُ الزِّنَا (ـــــ شد د بضم ، غم ا ، ل ، شد ز بکسر) امث۔
(شریعت) **زنا کی سزا جو شریعت کے مطابق دی جائے۔** عقوبات میں وہ سزائیں شامل ہیں جو قرآن و حدیث کے موافق مجرموں کو دی جاتی ہیں ، مثلاً قصاص ... حدالسریقہ (حدالسرقہ) ، حدالزنا ، حدالقذف ، حدالشرب۔ (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۰۵)۔ [حد + رک : ال (۱) + زنا (رک)]۔

ـــــُ السَّرِقَہ (ـــــ شد د بضم ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، کسر ر ، فت ق) امث۔
(شریعت) **چوری کی سزا جو شریعت کے مطابق دی جائے۔** عقوبات میں وہ سزائیں شامل ہیں جو قرآن و حدیث کے موافق مجرموں کو دی جاتی ہیں ، مثلاً قصاص حدالسریقہ (حدالسرقہ) ، حدالزنا ، حدالقذف ، حدالشرب۔ (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۰۵)۔ [حد + رک : ال (۱) + سرقہ (رک)]۔

ـــــُ الشُّرْب (ـــــ شد د بضم ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، سک ر) امث
(شریعت) **شراب خواری کی سزا جو شریعت کے مطابق دی جائے۔** عقوبات میں وہ سزائیں شامل ہیں جو قرآن و حدیث کے موافق مجرموں کو دی جاتی ہیں ، مثلاً قصاص ، حدالسریقہ (حدالسرقہ) حدالزنا ، حدالقذف ، حدالشرب۔ (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۰۵)۔ [حد + رک : ال (۱) + شرب (رک)]۔

ـــــُ الْعَیْن (ـــــ شد د بضم ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امث۔
(منطق) **کسی شخص یا شے کا نام** بمعنیٰ شے کے مفہوم میں دو عنصر ہیں جس سے ایک ذاتی تشبیہ مزید حدالعین کی مہیا ہوتی ہے۔ (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۲۰۳)۔ [حد + رک : ال (۱) + عین = ذات ، نفس]۔

ـــــُ الْقَذْف (ـــــ شد د بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ذ) امث۔
(شریعت) **زنا کی تہمت کی سزا جو شریعت کے مطابق دی جائے۔** عقوبات میں وہ سزائیں شامل ہیں جو قرآن و حدیث کے موافق مجرموں کو دی جاتی ہیں ، مثلاً قصاص ، حدالسریقہ (حدالسرقہ) ، حدالزنا ، حدالقذف ، حدالشرب۔ (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۰۵)۔ [حد + رک : ال (۱) + قذف (رک)]۔

ـــــِ اَوْسَط کسرِ صف (ـــــ و لین ، فت س) امذ۔
(منطق) **اشکال میں صغریٰ و کبریٰ کا وہ مشترک جزو جس پر قیاس یا نتیجے کا دارومدار ہوتا ہے۔** فرشتۂ رحمت اپنے دعوی پر دلیلیں لاتے ہیں پر اکبر و اصغر سے حدِّ اوسط کی طرح مکرر کہتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۲ : ۵)۔ حد اوسط اس نسبت کو کہتے ہیں جو اکبر اور اصغر ... میں پائی جاتی ہے۔ (۱۹۷۱ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۶)۔ [حد + اوسط (رک)]۔

ـــــ باندْھنا محاورہ۔
۱. **حد و انتہا مقرّر کرنا۔** عارفان خدا کون پہچان کے اس کی ذات اور صفات کا اور تنزیہ کا بیان جاں لگ لکھنے میں آتا ہے سو لکھے اور حد باندھے ہیں۔ (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۴۴)۔ ۲. **سرحد مقرّر کرنا۔** ایسی سرحدیں جو سدِ سکندری کے مانند مستحکم ہیں ... نئے سرے سے حد باندھنے کی احتیاج نہیں۔ (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۱۴)۔ ۳. **درمیان میں آڑ یا دیوار کھڑی کرنا۔**

سکندر و ذوالقرن نے دیکھ سد
جن یاجوج و ماجوج کے باندیا ہے حد
(۱۵۶۴ ، فتح نامہ نظام شاہ ، ۷۲)۔

تھنے ہور بڑے میں تُہیں حد بندیا
دونوں میں توں شمشیر کا سد بندیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱)۔

ـــــ بَسْت (ـــــ فت ب ، سک س) امث۔
حدبندی (رک) ؛ زمین یا کھیت کی حد مقرّر کرنا ، نشان لگانا۔

خود سنٹرسیرل کچھ مساحت سے بھی واقف تھے اور حدبست اور نقشہ کشی کے کام سے خوب ماہر تھے. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۲ ، ۳ : ۲۶). [حد + ف : بست ، بستن ـ باندھنا].

ـــِ بَشَر کس اضا(ـــ فت ب ، ش) امث.
انسان کی پہنچ ، انسانی مقدرت یا رسائی.

پڑھتے ہیں ولی شعر ترا عرش پہ قُدسی
باہر ہے تری فکرِ رسا حدِّ بشر سوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱).

ایک سودا کی تو قائم نہ کہوں ہوں ورنہ
ہے مرا طورِ سخن حدِّ بشر سے باہر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۸). [حد + بشر (رک)].

ـــِ بُلُوغ کس اضا(ـــ ضم ب ، و مع) امث.
بالغ ہونے کی عمر ، زمانۂ بلوغت ، سیانا پن (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [حد + بلوغ (رک)].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
۱. **کسی جگہ کے چاروں طرف باڑ لگانے یا احاطہ وغیرہ بنانے یا اس کے چوطرفہ سرے متعین کرنے کا عمل.** کمیٹی نے یہ تجویز کی کہ ایک عمدہ پتھر کا جالی دار احاطہ ... کالج کی زمین کی حد بندی کے لئے بنایا جاوے. (۱۸۷۴ ، مکاتیب سرسید احمد خان ، ۱۱۵). لوہے کے تاروں سے حد بندی کر کے ریلوے کمپنی نے یہاں ایک ...آبادی قائم کر دی تھی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۲). ۲. **سرحد کا تعین.** پورب کی طرف حد بندی ہندوستان کی بہت مشکل ہے. (۱۸۷۴ ، حملات حیدری ، ۴). یہ علاقہ بنجر اور تقریباً بیدا نی ہے جس کی حد بندی کوہ تسلی نے کر دی ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۵). ۳. **رسائی ، دسترس یا دائرۂ کار کا تعین.** ہم ممکنات فطرت کی حد بندی نہیں کر سکتے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۲۷). ۴. **ایک دوسرے سے الگ ہونے کی کیفیت ، تفریق ، امتیاز.** قومی اور نسلی حد بندیوں سے بے نیاز ایک عالمگیر ہم خیالی اور ہمدردی کا ڈول ڈال رہی ہیں. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (دیباچہ)، ۱). زمانے دو نہیں تین ہیں اور ... ان کی حد بندی نہیں کی جا سکتی. (۱۹۶۳ ، علامتوں کا زوال ، ۹۷). ف : کرنا ، ہونا. ۵. **باڑا ، احاطہ ، باڑ.** حکم دینا مالکوں کو واسطے تعمیر یا مرمت حد بندی کے ... اور مرمت کرانا. (۱۸۹۴ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۲۲). لان کی نیم بیضوی حد بندی پر ... بے شمار رنگوں کے پھول کھلے تھے. (۱۹۷۳ ، کپاس کا پھول ، ۳۰۹). [حد + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَھر م ف.
حد درجہ ، بہت زیادہ ، حتی الامکان ، مقدور بھر ، حتی المقدور. ذرا دریافت تو کرو یار حد بھر کاہل ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۳). شیر پہاڑ سے اتھے ہیں ... گول بر کا جنور ، حد بھر کا شرمیلا. (۱۹۵۸ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۲۲).

ـــ پر رَکْھنا محاورہ.
حیثیت کے مطابق لحاظ کرنا ، حیثیت سے بڑھنے نہ دینا ؛ مرتبے کے مطابق جگہ دینا یا خیال رکھنا. چٹھی نویس کے اطوار اون کو کچھ اچھے نہیں معلوم ہوتے تھے اس لیے بیگم صاحب نے اون کو نوکروں کی حد پر رکھا تھا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۴۹).

ـــِ تام کس صف ؛ امث.
(منطق) حدِّ تام وہ معرّف ہے جو جنسِ قریب اور فصلِ قریب سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف حیوان اور ناطق ہے (المنطق ، ۱۰). معرّف یا تو تام ہو گا (جسے بعض منطقی حد تام کہتے ہیں) ... یا ناقص ہو گا، جسے حد ناقص کہا جا سکتا ہے. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۶). [حد + تام (رک)].

ـــ جاری کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
شرعی حد نافذ کرنا ، شرعی احکام کے مطابق سزا دینا. آپ نے غضب آلود ہو کر فرمایا بنی اسرائیل اسی کی بدولت تباہ ہوئے کہ وہ غربا پر حد جاری کرتے اور امراء سے درگذر کرتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۳).

ـــ جاری ہونا ف م ؛ محاورہ.
حد جاری کرنا (رک) کا لازم. فضیحتی ہو گی اور حد شراب اور زنا کی مجھ پر جاری ہو گی. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابر کرم ، ۱۹۵).

ـــِ جُزْئی کس صف(ـــ ضم ج ، سک ز) امث ؛ امذ.
(منطق) ایسا نام جو کہ اسی معنی میں ایک ہی فرد کے لیے مستعمل ہو سکے. حد جزئی ایک فرد پر دلالت کرتا ہے. (۱۹۲۲ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۱). [حد + جزئی (رک)].

ـــِ جَواب کس اضا(ـــ فت ج) امث.
جواب کی انتہا ؛ جوابِ مسکت. مناظرہ کے بے مزہ ردّ و بدل اور جواب اور ردّ جواب و کدّ جواب و حدِّ جواب کے ناگوار تسلسل سے وہ بالکل پاک تھا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۷۰). [حد + جواب].

ـــ چَکَلْنا محاورہ (قدیم).
حد پار کرنا. ہو اپنی جھوڑ پر حد چکلیا. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــِ حَقِیقی کس صف(ـــ فت ح ، ی مع) امث.
(کلام و فلسفہ) کسی شے کے جوہر کو متعین کرنے والی حد (تعیین). یہ لوگ ... حدِّ حقیقی اور حد رسمی سے بحث کرتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۵). [حد + حقیقی (رک)].

ـــ دَرْجَہ (ـــ فت د ، سک ر ، فت ج) صف ؛ م ف.
انتہائی درجہ ، نہایت ، بہت زیادہ. وہ حد درجہ سادگی اور نفاست پسند تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۵).

دو خانگی سیاہ کی ٹکر ہے آ پڑی
پھیلی ہے جس سے ملک میں حد درجہ ابتری
(۱۹۸۳ ، مہر عشق ، ۹۱). [حد + درجہ (رک)].

ـــِ رَسْمی کس صف(ـــ فت ر ، سک س) امث.
(کلام و فلسفہ) حدِ حقیقی کی ضد ، ایسی تعریف جس میں تعرّف کی صفت بھی ہو. ان دونوں کے درمیان امتیاز زیادہ واضح نہیں اس لیے حدِّ رسمی کی اصطلاح استعمال کی جا سکتی ہے.(۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۵). [حد + رسم = امتیازی نشان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ رَفْتار کس اضا(ـــ فت ر ، سک ف) امث.
رفتار کی انتہا ، رفتار کی وہ حد جس سے تجاوز پر گاڑی کا چالان ہو جاتا ہے ، گاڑیوں کی مقرّرہ رفتار. چالان کی کتاب ... نکالتے ہوئے کہا ، تم نے بورڈ نہیں دیکھا جس پر لکھا ہے کہ حدِّ رفتار پچیس میل. (۱۹۸۰ ، خمار گندم ، ۲۹۱). [حد + رفتار (رک)].

ـــِ زِنا کس اضا(ـــ کس ز) امث.
رک : حدالزّنا. حد زنا مشروع ہے اس واسطے کہ مسلمانوں کا فراش فساد سے محفوظ رہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۱۳). [حد + زنا (رک)].

ـــستی بہار م ف (قدیم).
رک : حد سے باہر.

اختیار ہیں ایسے حد ستی بہار
سب لکھنے وہ دفتراں ہیں درکار
(۱۷۹۲ ، بہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۱۶۷).

ـــِ سَرِقَہ کس اضا(ـــ فت س ، کس نیز سک ر ، فت ق) امث.
رک : حدالسرقہ. حدِ سرقہ اس واسطے کہ مال کی محافظت ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۱۳). [حد + سرقہ (رک)].

ـــِ سَماعَت کس اضا(ـــ فت س ، ع) امث.
اختیار مقدمہ سننے کا (جامع اللغات). [حد + سماعت (رک)].

ـــسوں اُٹھ جانا محاورہ (قدیم).
رک : حد سے بڑھ جانا. حد سوں زاہد اٹھ گیا یا رب توں کر بدنام اسے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــسے آگے بڑھنا محاورہ.
اپنی جگہ سے باہر قدم رکھنا ، اختیارات سے تجاوز کرنا. صف اعدا کی اپنی حد سے آگے بڑھے بارش باران تیر سے دور ہٹا دو. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۱۰).

ـــسے باہَر م ف.
بےحد ، بہت زیادہ.

ہیں اب حد سے باہر ستانے لگی
ہوا بے قراری سے بیزار دل
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، ۶۹).

ـــسے باہَر جانا محاورہ.
مقرّرہ دائرۂ عمل سے بڑھ جانا ؛ درجے یا مقام سے تجاوز کرنا.

تیری جلوہ کو عارض تک پہنچنا ہے محال
جا نہیں سکتا ہے اپنی حد سے باہر آفتاب
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۴۴).

ـــسے باہَر ہونا محاورہ.
بہت زیادہ ہونا ، بکثرت ہونا.

جُرم میرے حد سے باہر ہیں تو ہوں
رحمت ان سے بڑھ کے ہے غفّار کی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۰).

ـــسے بڑھ جانا/چلنا محاورہ.
رک : حد سے باہر جانا.

بڑھ نہیں چلتا ہے کوئی حد سے اپنی پیش یار
اوس کے پاؤں میں سیہ رنگ حنا ہوتا نہیں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۳). ہر ایک شخص دوسرے کے منہ پر ملامت کرنے لگا" افسوس ہم حد سے بڑھ گئے تھے. ۱۹۵۸ ، ابوالکلام ، مضامین ، ۸۳).

ـــسے بڑھ کر م ف.
بے انتہا ، بہت زیادہ. باوصف ایسی قدرتی بخششوں کے کاہلی اور جہالت اور جور و ستم وہاں حد سے بڑھ کر ہے. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۶۸).

ـــسے بڑھنا محاورہ.
اپنی جگہ سے باہر قدم رکھنا ، بساط سے باہر پانو رکھنا.

انداز سے زیادہ نپٹ ناز خوش نہیں
جو خال اپنی حد سیں بڑا (بڑھا) سو مسّا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

بڑھی جو حد سے تو سارے طلسم توڑ گئی
وہ خوش دلی جو دلوں کو دلوں سے جوڑ گئی
(۱۹۶۸ ، طاق ابد ، ۱۰۵).

ـــسے بے حَد م ف.
بہت زیادہ ، بے انتہا.

کہوں کیا وصف ان کا حد سیں بے حد
کہ جن کا نام ہے حقیں محمّد
(۱۸۳۰؟ ، نورنامہ (ق) ، میاں احمد ، ۳۲). شاہی محلوں میں ہر وقت رہتے سہنے سے سُتھرائی ان کے اندر حد سے بے حد آ گئی تھی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۵).

ـــسے بے حَد ہونا محاورہ.
آپے سے باہر ہونا. مجھے اتنی خوشی حاصل ہوئی کہ حد سے بے حد ہو گیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۸۱).

سے پَرے م ف.
حد سے بے حد ؛ بے شمار ، لا تعداد.

جانور تھے بے شمار اوس میں پرند
اور تھے حد سے بڑے لا کھوں چرند
(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۳۰).

ـــــ بے حد م ف.
زیادہ سے زیادہ ، بالآخر. حد سے حد یہی تو ہو گا کہ ہاری بھاری ایک آدمی کو گاڑی کے پیچھے بھاگنا پڑے گا. (۱۹۸۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۸۹).

ـــــ بے زیادہ م ف.
حد سے بے حد ، بہت زیادہ.
تہمت رکھ مستی کی مجھ پر شیخ شہر کئے لایا
وہ بھی بگڑا حد سے زیادہ سن کر بات بنائی ہوئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۲). وہ جزیرے کیسے زرخیز ہیں جن میں آفتاب کی حدت حد سے زیادہ ہوتی ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۹۹). ہمارے ہاں حد سے زیادہ تخیل پرستی اور رومانی پسندی بھی ایسی صورتِ حال کا نتیجہ ہے. (۱۹۸۰ ، اوراق ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۵۱).

ـــــ بے سوا م ف.
حد سے بے حد ، حد سے بڑھ کر.
مشتاق ہیں وہ حد سے سوا میرے حال کے
کیسے جگر کو تھام کے دل کو سنبھال کے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۹۹).

ـــــ بے سوا ہونا محاورہ.
رک : حد سے گزرنا.
او بھرا جو روسیۂ تنگ ظرف کیا ہوا
حد سے سوا جو حال ہوا وہ سنا ہوا
(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۲۰).
درد الفت کا اگر حد سے سوا ہو جائے گا
دل یہ کہتا ہے کہ ہر دکھ کی دوا ہو جائے گا
(۱۹۸۰ ، صدرنگ ، ۹۹).

ـــــ سے گزرنا محاورہ.
انتہا سے تجاوز کرنا ، بہت آگے بڑھ جانا ، بہت زیادہ ہو جانا. ایک روایت ہے کہ جب ظلم اور ستم حد سے گزرے گا تو اُن کے منہ میں پھوڑا نکلے گا. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۸۸).
بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حالِ دل ، اور آپ فرمائیں گے کیا ؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵).
ہر تغیّر کا جُدا ہوتا ہے اک اپنا مزاج
جب ہنسی حد سے گزرتی ہے فغاں ہوتی ہے
(۱۹۶۹ ، زخم ہنر ، ۹۵).

ـــــ شُرب کس اضا (ــــ ضم ش ، سک ر) امث.
رک : حدالشرب. حدِ شرب اس واسطے کہ بقول مسلمانوں کے محفوظ رہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۱۳). [حد + ع : (ش ر ب)].

ـــــ شرع / شرعی کس اضا / صف (ــــ فت ش ، سک ر) امث.
وہ سزا جو شریعت کے مطابق دی جائے؛ رک : حد ، معنی نمبر ۱۳.
میں خوفِ حدِّ شرع سے بدمست ہی رہا
قاضی کو میرے جرم کی تعزیر چاہیے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۲). خود ہی قاضی بن کر خود ہی حدِ شرعی بھی مجرم پر قائم کر دی. (۱۹۰۹ ، مسئلۂ حجاز ، ۱۰۲).
[حد + شرع (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــــ شکنی (ــــ کس ش ، فت نیز سک ک) امث.
ہمسایہ کی حد کا نشان توڑ دینا ، مداخلتِ بیجا ، دست اندازی (کرنا ، ہونا کے ساتھ) (جامع اللغات). [حد + ف : شکن ، شکستن - توڑنا ، ٹوٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ طبعی کس صف (ــــ فت ط ، سک ب) امث.
فطری طور پر متعیّن دائرۂ عمل. چوہا اگر حدِ طبعی سے زیادہ سخت اور گستاخ ہو تو اس کو لاٹھی کے ذریعہ سے گھر سے باہر نکال دیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، ایرانی افسانے (ترجمہ) ، ۵۶).
[حد + طبع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ عام کس صف ، امث.
(منطق) ایسا نام جو ایک ہی معنی سے متعدد افراد کے لیے محمول ہو سکے. لُہار مثلاً ایک ایسا شخص جو فلزات کا کام کرتا ہے حد عام ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۴۲). [حد + عام (رک)].

ـــــ فاصل کس صف (ــــ کس ص) امث.
وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان آ کر انہیں جدا کر دے ، خطِ فاصل.
زُلفیں وو چشم ہیں خونی و قاتل
رکھی قدرت نے اون میں حدِّ فاصل
(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۲۹). دوری بہت تھی جو ہماری راہ میں حدِ فاصل تھی. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۹۰). دیہات اور ریلوے آبادی کے درمیان حدِ فاصل کھنچی ہوئی تھی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۴۳). [حد + فاصل (رک)].

ـــــ قائم کرنا محاورہ.
رک : حد جاری کرنا. دلیل ہماری قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا ہے کہ نہ قائم کی جاویں حدیں دارالحرب میں اور اس حدیث کا نشان معلوم نہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۱۸).

ـــــ قذف کس اضا (ــــ فت ق ، سک ذ) امث.
رک : حدالقذف. حد زنا مشروع ہے ... حد قذف اس واسطے کہ لوگوں کی عزت اوس میں باقی رہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۱۳). واقعۂ افک میں جو لوگ شریک تھے جن پر حد قذف پڑی ... وہ بھی مسلمان کہے جاتے تھے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۴۳).
[حد + قذف (رک)].

ـــــ کا صف.
بہت زیادہ ، انتہا درجے کا.

لے شاد مر گئے یہ کسی نے دیا نہ ساتھ
جو حد کا یار غار ہوا گور تک گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۸). مگر یہ لوگ سونے حد کے حاسد ہیں کسی کو کھاتا پیتا اور اپنے سے بڑھ کر نہیں دیکھ سکتے. (۱۹۱۸ ، راج دلاری ، ۱).

ـــــِ کامِل کس صف (ـــــ کس م) امث.
(کلام و فلسفہ) **مکمل تعین ، جامع و مانع تعریف.** ایک مکمل تعین (حدِ کامل) کو لازمی طور پر جامع و مانع ہونا چاہیے (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۵). [حد + کامل (رک)].

ـــــ کرنا محاورہ.
انتہا کو پہنچا دینا ؛ (کسی کام میں) بہت مبالغہ کرنا ؛ ایسی بات کرنا کہ اس سے آگے ناممکن ہو. یہ اذن یہاں چلے آنے یہ بھی نہ سمجھے کہ نہیں معلوم یہ باغ کس کا ہے کون اس میں رہتا ہے بے تکلفی کی حد کر دی. (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳). ہمیشہ کی طرح آج بھی آپ نے حد کر دی .. اپنے بھائی کھانے کو ماریئے گولی ، کھانا سب لوگ کھا چکے ہیں. (۱۹۷۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۳۹).

ـــــِ کَفاف کس امذ (ـــــ فت ک) امث.
معاوضے ، اجرت وغیرہ کی وہ کم سے کم مقدار جو معاش کے لیے کافی ہو ، کم سے کم اجرت. جہاں تک ان مزدوروں کا تعلق ہے جن کی اجرتیں بالکل «حدِ کفاف» تک پہنچ چکی ہیں ٹیکس کا منتقل ہونا ضروری ہے ، کیونکہ ہمارے مفروضے کے مطابق ان کی اجرتوں میں مزید تخفیف کی گنجائش ہی نہیں ہے. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱۰۶). [حد + کفاف (رک)].

ـــــ کے اَنْدَر م ف.
احاطہ میں ، سرحد میں ؛ طاقت میں ، اختیار میں. نہیں آپ حد کے اندر ہی شرمندہ رہیے. (۱۹۷۲ ، گلدستۂ نگارش ، ۸۳).

ـــــ کے اَنْدَر رَہْنا محاورہ.
حد میں رہنا ، تجاوز سے بچنا ، اعتدال یا کفایت سے کام لینا. پھر اپنی حد کے اندر رہ کر خرچ کرنے کے بھی یہ معنی نہیں ہیں کہ اگر وہ اچھی آمدنی رکھتا ہے تو اپنی ساری کمائی صرف اپنے عیش و آرام ... پر صرف کر ڈالے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۴۹).

ـــــِ لَفْظی کس صف (ـــــ فت ل ، سک ف) امث.
(کلام و فلسفہ) **لفظ کے معنی کو متعین کرنے والی حد ، حد تعین.** یہ لوگ حدِ لفظی ، حدِ ذہنی ، حدِ حقیقی اور حدِ رسمی سے بحث کرتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۵). [حد + لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ لگانا محاورہ.
رک : حد جاری کرنا. مسجد میں ... گنہگاروں پر حد نہ لگائیں تلوار برچھا ساتھ لے کر نہ جائیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰۳).

ـــــ مارْنا محاورہ.
رک : حد جاری کرنا.

دوجے روز جا کر علی کون کہے
او حد مارے باج اس کون بھی نا بہے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳). جو ضرورت سے زیادہ ہے کا تو اس پر حد ماری جاوے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۲).

ـــــِ مُجَرَّد کس صف (ـــــ ضم م ، فت ج ، شد ر بفت) امث.
افراد کثیر میں مشترک امر پر دلالت کرنے والے نام یا الفاظ. حد مجرد ایک ایسے امر پر دلالت کرتا ہے کہ افراد کثیر میں مشترک ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۱). [حد + مجرد (رک)].

ـــــ مَحْدُود کس صف (ـــــ فت مف م ، سک ح ، و مع) امث.
قانونی اصطلاح جو ٹھیکے کے اقرار ناموں میں استعمال ہوتی ہے جس سے کاشتکار کا اختیار زمین اور فصل کے متعلق تسلیم کیا جاتا ہے (جامع اللغات). [حد + محدود (رک)].

ـــــ میں رَہْنا محاورہ.
مقررہ مقام پر رہنا ، قابو میں رہنا ، اختیار کے مطابق عمل کرنا ، حیثیت کے مطابق کام کرنا.

کی سب نے سعی اس کی کہ حد میں رہے بشر
لیکن ہر ایک قوم رہی مائلِ ضرر

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۳۹).

ـــــِ ناقِص کس صف (ـــــ کس ق) امث.
حدِ ناقص وہ معرف ہے جو جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق سے (المنطق ، ۱ : ۱). معرف یا تو تام ہو گا ... یا ناقص ہو گا (جیسے حد ناقص کہا جا سکتا ہے) یعنی مانع نہ ہو. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۶). [حد + ناقص (رک)].

ـــــِ نِسا کس امذ (ـــــ کس ن) امث.
عورت کی جوان یا بالغ ہونے کی عمر.

ہے روایت میں کہ جب حدِ نسا کو پہنچیں
دخترِ ختمِ رُسُل فاطمۂ طاہر جبیں

(۱۸۸۱ ، امیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۷ : ۲۰). [حد + نسا (رک)].

ـــــِ نَظَر کس امذ (ـــــ فت ن ، ظ) امث.
جہاں تک نگاہ کام کرے ، جہاں تک نظر آئے. تفاوت حدِ نظر اُن تین شخصوں کا چھ سات آٹھ انچ ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۱۲۰). کیکروں کے گنجان ذخیرے کا موڑ کاٹتے ہی حدِ نظر تک پھیلا ہوا ایک چٹیل ویرانہ تھا جس میں ... کیکر اگے ہوئے تھے. (۱۹۷۳ ، کپاس کا پھول ، ۲۰۹). [حد + نظر (رک)].

ـــــِ نِگاہ کس امذ (ـــــ کس ن) امث.

رک : حدِ نظر.

سقف بھی ملۂ نظر ہے صحن بھی حدِّ نگاہ
پک پک پردے حیا والوں کے اٹھ جانے لگے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۸۹).

حدِّ نگاہ تک روشنی نہیں ہے
اور اب تو اُمید بھی نہیں ہے

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۱۱۲). [حد + نگاہ (رک)].

ـــ نِہایَت کس اضا(ـــ کس ن ، فت ی) امث.
درجۂ کمال (نوراللغات). [حد + نہایت (رک)].

ـــ و حِساب (ـــ و مج ، کس ح) امذ ؛ امث.
انتہا ؛ اندازہ ، تخمینہ ؛ اخیر ، کنارہ ، احاطہ.

یہاں دردِ فراق سے تاب نہیں مرے شوق کا حدّ و حساب نہیں
وہاں خط جو گیا تو جواب نہیں مرا یار وہ عہد شکن نہ رہا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲).

اک اشارہ اُس کا دنیا کے سوالوں کا جواب
اُس کی معلومات کی کوئی نہیں حدّ و حساب

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۱). [حد + و (عطف) + حساب (رک)].

ـــ و حَصْر (ـــ و مج ، فت ح ، سکن ص) امث ؛ امذ.
رک : حد و حساب.

بے حد و حصر گردش اپنی ہے عاشقی میں
رُسوائے شہر و دیہ و دشت و دیار ہیں ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۵). مال و اسباب بھی حد و حصر سے زیادہ ہاتھ آ چکا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۳). [حد + و (عطف) + حصر (رک)].

ـــ و حَصْر کَرْنا محاورہ.
احاطہ کرنا ، اندازہ لگانا ، تعین کرنا ، تخمینہ لگانا. ان کلمات کا جن کے زبان سے نکلتے ہی ایمان باقی نہیں رہتا ... کوئی حدّ و حصر نہیں کر سکتا. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۶۳).

ـــ وَصْفی کس صف(ـــ فت و ، سکن ص) امث.
(منطق) **وہ لفظ یا اسم جو کسی شے یا شخص کی وصفیت پر دلالت کرتا ہو ؛ اسم صفت.** نودم کانوٹیشوم (جدید و سفیت) یعنے حدِّ وصفی (اسم صفت) اور لفظ ونیوٹیشن اور اکسٹینشن میں فرق کر دیا جائے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱۹۲). [حد + وصف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ہو گئی فقرہ.
زیادتیٔ تعجب حیرت اور تاسف کے موقع پر کہتے ہیں ، انتہائی حیرت تعجب زیادتی یا افسوس کی بات ہے. حد ہو گئی وعارف مسکرانے لگا، یعنی میں پاگل ہو چکا ہوں اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا. (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۳۶).

ـــ ہے فقرہ.
رک : حد ہو گئی. مجھے بتایا نہیں کہ یہ کیسی صورت ہے ... حد ہے ہماری فوج کی یہ حالت ہو گئی ہے. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۲۰۲).

حُدا (ضم ح) امث.
رک : حُدی.

ملے ہر کسی کو نہ توفیقِ نغمہ
یہ تخصیص فیضانِ شعر و حُدا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۰۳). [رک : حُدی].

حِداۃ (کس ح) امث.
چیل (پرندہ). حداۃ یعنی چیل نہایت خسیس ہے اکثر طائر اس پر غالب رہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۸).
[ع : حِداۃ].

حَداثَت (فت ح ، ث) امث.
آغاز ، شروع ، ابتدا ، آغازِ جوانی ، ریعانِ شباب. اے عزیز جاننا ہے کہ سن کے درجے چار ہیں ، اوّل سن نمو ہے اسکو حداثت کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۲).

حداثت کے ناظر قدامت بھی دیکھ
حدوث و قدم کی قرابت بھی دیکھ

(۱۹۵۰ ، سرود و خروش ، ۱۷۵). [ع : (ح د ث)].

ـــ سِن کس اضا(ـــ کس س) امث.
عمر کا ابتدائی زمانہ ، بچپن ، کم سِنی ؛ نوعمری ، نوجوانی. حداثت سن یہ کب اجازت دیتی تھی کہ شاہدِ رعنائے سخن کا نظارہ ایک پیر زال کی صورت میں کیا جائے اور شرابِ ارغوانی کی جگہ سرکۂ بے تنک سے ضیافتِ طبع کی جائے. (۱۸۹۲ ، دیوان حالی (دیباچہ) ، ۳). حداثت سن ، علما سے دو بدو گفتگو کرنے میں مانع نہ ہوئی. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، آزاد کی کہانی خود ان کی زبانی ، ۳۱۱). [حداثت + سن (رک)].

حَدّاد (فت ح ، شد د) امذ.
۱. لوہے کا کام کرنے والا ، آہن گر ، لوہار ؛ ہتھوڑا چلانے والا ؛ لوہا کاٹنے پیٹنے والا.

زنجیر اس بہار میں ہلکی اگر کڑھی
ہاتھ اپنا طوقِ گردنِ حدّاد ہو گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۱۸).

بڑھ کے لے حلقۂ آغوش میں اے دستِ جنوں
بیڑیاں کاٹنے کس لطف سے حدّاد آیا

(۱۹۳۲ ، ریاض رضواں ، ۱۶). **۲. بیڑیاں پہنانے والا ، زنجیر میں جکڑ دینے والا ؛ آہنی گرفت میں لینے والا.**

میرا سودا نہ گیا قید میں بے سر کاٹے
اوٹھ گیا پاس سے حدّاد تو جلاد آیا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۲۰).

جبکہ حدّاد تمہیں طوق گراں پہنائے
لطف جب ہے کہ نہ ابرو پہ شکن تک آئے

(۱۹۳۱ ، محب (محمد علی محمد خان) مراثی ، ۱۰۱). [ع : (ح د د)].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
لوہے کے کام کا کارخانہ ، لوہار خانہ. مرزا ... ملازمین اور مزدوروں کو فرصت دے کر خود حدّاد خانے یا نجار خانے میں چلے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۲)۔ [حدّاد + خانہ (رک)]۔

حَدّادی (۱) (فت ح ، شد د) امث.
لوہار کا کام یا پیشہ ، لوہاری ، آہنگری. ایسے اوزار نجاری اور حدّادی وغیرہ پیشوں کے جو محتاج علیہ ہیں بہم پہنچانے پڑتا (کذا)۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۳۵)۔ زنانہ مکان سے ملا ہوا ایک اور مختصر سا مکان تھا یہ اُن کی لیبورٹری تھا اِسی میں حدّادی اور نجاری کے آلات ... رہتے تھے۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۶۰)۔ [حدّاد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

حَدّادی (۲) (فت ح ، شد د) امث.
کھجور کی ایک قسم. حدادی ایک قسم ہے خرما کی ... برنی کی ایک بگڑی ہوئی قسم ہے۔ (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۰)۔ [ع : حدّادۃ (عَلَم ؛ بحذف ۃ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَدائِق (فت ح ، کس ء) امذ ؛ ج.
چار دیواری والے باغ ، باغ ، گلزار ، گلستان ، چمن ، پھل دینے والے درختوں کا باغ. قضائے زبانی کے تقاضے سے گلگشت حدائق کشمیر سے سیر ہو کر سیرِ گلستانِ جناں کے واسطے راہی عالم باقی ہوئے۔ (۱۸۸۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۴۶)۔

اے شہرِ ریاحین و بساتین و حدائق !
اے یورشلم ! خلیر وریلر تن سینا

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۲۳۴)۔ [ع : (ح د ق) ، واحد : حدیقہ]۔

حَدَب (فت ح ، د) امذ.
۱. **بیچ میں سے اُبھری ہوئی جگہ ، ٹیلا.** پل کے سامنے ایک حدب کی ڈھال پر چالیس ہزار سپاہی جنگ کی صفیں قائم کئے ہوئے تھے۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۵۳۶)۔ ۲. **سطح مرتفع ، بلند زمین.** گورے رنگ کے آریہ وسطی ایشیا کے حدب سے آئے۔ (۱۹۲۷ ، خطبۂ صدارت جشن ڈاکٹر محمد سلیمان ، ۵)۔ ۳. **کُبڑا پن** (فرہنگِ عامرہ)۔ [ع : (ح د ب)]۔

حَدَبَہ (فت ح ، د ، ب) امذ.
۱. **اُبھری ہوئی جگہ ، اُبھار ، گول اُبھار ، اونچی زمین ، اونچائی.** اس نلی کو استوانۂ شکل پنجم میں تھوڑا دباؤ تم دیکھو گے حدبہ جھلّی کا ویسا ہی رہے گا۔ (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۴)۔ وہ پیدا کیا گیا ہے مدور اس واسطے کہ مقابلہ کرے اپنے حدبہ سے جہات بیشمار کو۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (اردو) ، ۳۳۹)۔ ۲. **کُبڑا پن ، اعضا بالخصوص ہڈیوں کی بلندی یا اُبھار.** حدبہ ... اکثر یہ بیماری چھوٹے بچوں کو ہو جاتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۹)۔ [حدب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ ورکی کس صف (ـــــ فت نیز کس و ، سک نیز کس ر) امذ.
کولھے کی ہڈی کا گول اُبھار. بستر پر کی آڑی سلاخ ... سے وہ ڈوری لگی ہوئی ہوتی ہے جو جبیرہ لاس کے حلقہ کو کھینچتی ہے اور اسے حدبۂ ورکی سے لگا ہوا رکھتی ہے۔ (۱۹۴۱ ، جبیریات ، ۹۸)۔ [حدبہ + ع : وَرِک ـ جوڑ ، کولا + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَدَبی (فت ح ، د) صف.
اُبھرا ہوا ، محدّب. اس نے سیسے کی نلی کے ایک سرے پر حدبی عدسہ اور دوسرے سرے پر جوف عدسہ استعمال کر کے اپنی پہلی دوربین بنائی۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۱۸۸)۔ [حدب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَدَبِیَّت (فت ح ، د ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
اُبھار ، گولائی ، اُتھلاپن. سطح دریا کی گول ہے پس حدبیّت اس کی درمیان ناظر اور جسم جہاز کے بعد نظر آنے بھربرے کے چند عرصہ تک مانع ہوتی ہے۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۳۸)۔ [حدب + ی ، لاحقۂ نسبت (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

حِدَّت (کس ح ، شد د بفت) امث.
۱. **تیزی ، شدّت ، گرمی کی شدّت ، گرمی ، حرارت ، تمازت ، تپش ، سوزش.** معدے میں حدت ہوئی تشنگی بشدت ہوئی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۷۲)۔ لڑائی کی تیزی کے ساتھ گرمی کی حدت بھی بڑھتی جاتی تھی۔ (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۵۵)۔ شکار ... جو لکڑی یا پتھر یا اس چیز سے مار ڈالا جائے جس میں تیزی و حدت نہ ہو اسے مت کھاؤ۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۵۹)۔

صبح کے قدموں کی آہٹ سے کچل جاتے ہیں
آبگینے ہیں کہ حدّت سے پگھل جاتے ہیں

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۸۳)۔ ۲. **زور ، قوّت ، جوش ، تیزی و تندی.** سپاہ دار اسلام کو ہمارے لشکر کی عدت اور حدت پر اطلاع ہوئی ہو گی سوائے اس کے کہ اور راجاؤں کے لشکر برابر چلے آتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۵۸)۔ تخلیق کار جو افکار کی حدت اور جذبات کے کہرام کو محسوس تو کرتے ہیں مگر ان سے مغلوب نہیں ہوتے۔ (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۷)۔ [ع : (ح د د)]۔

ـــــ ذِہْن کس اضا (ـــــ کس ذ ، سک ہ) امث.
قوّتِ فکر ، ذہانت ، عقلمندی ، ذکاوت. خدا تم کو اس سے زیادہ قوت حافظہ اور حدتِ ذہن ... عنایت کرے۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۹۵)۔ [حدت + ذہن (رک)]۔

ـــــ طَبْع کس اضا (ـــــ فت ط ، سک ب) امث.
آتش نفسی ، شعلہ مزاجی ، طبیعت کی تیزی. حدتِ طبع نے اس کی سحر بیانی کو آتش بیانی کے درجے تک پہنچا دیا تھا۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱۵)۔ [حدت + طبع (رک)]۔

ـــــ نَظَر کس اضا (ـــــ فت ن ، ظ) امث.
نگاہ کی تیزی ، باریک بینی ، قوّتِ مشاہدہ. آئینِ اکبری معلومات کا لازوال خزانہ اور مصنف علّام کی وسعت اور حدتِ نظر ، جدتِ فکر کا بے مثال آئینہ ہے۔ (۱۹۵۱ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۳۳)۔ [حدت + نظر (رک)]۔

حَدَث (فت ح ، د) امذ.
۱. (فقہ) **ناپاکی ازروے شرع بے وضو ہو جانا ؛ بول و براز وغیرہ جن کے اخراج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے.** ابتدا میں وضو فرض تھا مطلقاً نماز پڑھنے کے وقت پھر آخر میں منسوخ ہو گیا اور حدث کے پائے جانے کے ساتھ مقید ہوا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۸). کوئی مسلمان جو حالتِ حدث میں ہو مقررہ شرعی طریقے پر اپنے بدن کو دھونے سے طہارت حاصل کر سکتا ہے. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۰). ۲. **کوئی چیز جو پہلی دفعہ ہو ، نئی چیز ، ایجاد ، عجوبہ.** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [ع : (ح د ث)].

ــِ اَصْغَر کس صف (ـــ فت ا ، سک ص ، فت غ) امذ.
(فقہ) **چھوٹی نجاست حکمیہ ، بے وضو ہونے کی حالت ، بول و براز و ریح کے اخراج سے وضو ٹوٹ جانے کی حالت.** نجاست حکمیہ کی ... دو قسمیں ہیں ایک چھوٹی نجاست حکمیہ ، اسے حدثِ اصغر کہتے ہیں اور دوسری بڑی نجاست حکمیہ ، اسے حدثِ اکبر اور جنابت کہتے ہیں. (۱۹۵۳ ، مفتی کفایت اللہ ، تعلیم الاسلام ، ۲ : ۲). [حدث + اصغر (رک)].

ــِ اَکْبَر کس صف (ـــ فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
(فقہ) **بڑی نجاستِ حکمیہ ، غُسل کی حاجت ، حالتِ جنابت.** ہاں حدثِ اکبر یعنی جنابت احیاناً پیش آتی ہے ... اس کے ازالہ کے لئے تمام بدن کا دھونا فرض کیا. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن (حاشیہ ، شبیر احمد عثمانی) ، ۱۸۹). حدثِ اکبر یا جنابت سے بدن غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے. (۱۹۵۳ ، مفتی کفایت اللہ ، تعلیم الاسلام ، ۲ : ۲۵). [حدث + اکبر (رک)].

حَدْث (فت ح ، سک د) امذ.
نئی چیز ، نیا پن.

صاحبِ حدث و قدم مالکِ اکلیل و علم
ہے ترے زیرِ نگیں مملکتِ لوح و قلم

(۱۹۷۰ ، چٹان ، لاہور ، ۲۶ ، جولائی ، ۱۸). [ع : (ح د ث)].

حَدْر (فت ح ، سک د) امذ.
(تجوید) **تیز قرات جو واضح ہو ، جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے** (ماخوذ : علم التجوید ، ۱۵). [ع : (ح د ر)].

حَدْس (فت ح ، سک د) امذ.
۱. **دانائی ، زیرکی ، ذہانت ، فراست.** اہلِ ہند قوتِ حدس یعنی سرعت ذہنی اور چستی و چالاکی میں مشہور لیکن بسبب عجب و پندار ... مشہور ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۳۱).

دل ذکی ہے کہ ذکاوت ہے خصوصیتِ دل
حدس و اشراق و فراست بھی اسی کا شعبہ

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۱۳۸). ۲. **گمان ، قیاس ، ظن و تخمین.** یہی حدس و گمان سے ایک غیر محسوس طریقے پر یہ یقین سا ہو گیا. (۱۹۳۰ ، ادبستان ، ۳۷).

متاع ان کی کیا حدس و تخمین و ظن
لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میرمغنی ، ۳۱). ۳. (کلام و منطق) **کسی معلوم بات سے آدمی کو کسی مجہول اور نا معلوم حقیقت کا دفعةً علم ہو جانا ، جس بات کا دریافت کرنا مطلوب ہو اس کا بے دلیل و ثبوت یک دم ذہن میں آ جانا.** قوتِ عاقلہ ... ایک روحانی قوت ہے ... اس کا نورِ قدسی نام ہے اور حدس اسی کے نور کی چمک سے ہوتا ہے. (۱۸۸۷ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵۸). فکر اور حدس کے مختلف مراتب کے دو انتہائی نقطے قرار پانے ضروری ہیں. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۱). ۴. (جراحی) **ورم کے آپریشن میں استعمال ہونے والا ایک آلہ ، یہ فولاد سے بنایا جاتا ہے اور اس کے اطراف مضبوط اور مربع ہوتے ہیں.** اس میں صلیب کی طرح چوڑا شگاف دو. اگر حدس نکالنے کے بعد کوئی رطوبت نہ نکلے تو تم اس کو شحمی خیال کر لو. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۸۷). [ع : (ح د س)].

حَدْسی (فت ح ، د) صف.
حدس (رک) **سے منسوب یا متعلق.** دانش حدسی تعقّل اور علم (سائنس) کا اتحاد ہے. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس ، ۲۰۲). [حدس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَدْسِیات (فت ح ، سک د ، کس س ، شد ی) امذ.
فراست سے معلوم کی ہوئی باتیں ؛ (منطق) وہ قضایا جن کی تصدیق ایسے قیاس سے حاصل ہو جو موضوع محمول کے تصور کو لازم تو نہیں ہیں لیکن اس قیاس کا سمجھ میں آنا بہت ہی آسان ہو ، جیسے ، آئینہ جو آفتاب کے مقابل ہے اس کا نور آفتاب سے حاصل ہے (المنطق ، ۲۳). قیاس ... کے اصول چھ ہیں اولیات ، مشاہدات ، تجربیات ، حدسیات ، متواترات ، فطریات. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۶۱). [حدسی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

حَدْسِیَّہ (فت ح ، سک د ، کس س ، شد ی بفت) صف.
رک : حدسی. حکماء کی اصطلاح میں اس طرف کمال کا نام قوتِ حدسیہ ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۱). [حدسی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَدَق (فت ح ، د) امذ ؛ امث ؛ ج.
حدقہ (رک) کی جمع.

وہ بہادر شہؑ غازی کہ دمِ معرکہ ہوں
اس کے تیروں کی ہدف اسکے حسودوں کی حدق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۱).

آپس میں رشتہ ہم میں ہے گویا
عین و حدق کا روح و جسد کا

(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۸۳). [ع : (ح د ق)].

حَدَق مارنا محاورہ.
تیر مارنا ، کارنامہ انجام دینا. پھر انھوں نے برسوں سے شادی کیوں نہیں کی ، اور تم نے کی تو کون سے حدق مارے.

(۱۹۳۰ ، عظیم بیگ چغتائی ، لفٹینٹ ، ۳۰).

حَدَقَہ (فت ح ، فت نیز سک د ، فت ق) امذ.
۱. **کاسۂ چشم ، آنکھ کا ڈھیلا ، آنکھ کی سیاہی ، آنکھ کی پُتلی.** یہ سب بیان حدقہ اور شکل اور ہیأت حضرت کی آنکھوں کا تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۳) حدقہ (یعنی آنکھ کے ڈھیلے) میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کانٹا چبھ رہا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب ، ۲ : ۱۱). [ع : حَدَقۃٌ (ح د ق - گھیرنا)].

ـــِ چَشْم کس اضا (ـــ فت چ ، سک ش) امذ.
رک : حدقہ. میں تمہارے حدقۂ چشم کو دباتا ہوں دیکھو تمہارے بھائی کو کہ وہ کیسے نظر آتے ہیں ... مجھ کو ... دو بڑے بھائی نظر آتے ہیں. (۱۸۳۳ ، سنۂ شمسیہ ، ۵ : ۹۳). ایک ایک کڑی حدقۂ چشم اسی وقت ہو سکتی ہے کہ زرہ پر ہزاروں ٹڈیاں جمع ہوں. (۱۹۲۳ ، مراۃ الشعر ، ۹۵). [حدقہ + چشم (رک)].

حَدَقِی (فت ح ، د) صف.
(طبیعات) حدقہ (رک) سے متعلق یا منسوب. حدقی معکوسات (Pupil Reflexes) (الف) روشنی کا تعامل ، اور (ب) کے ساتھ قریبی بصارت کے لیے توفیق (Accommodation) واقع ہوتی ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات ، ۲۵۸). [حدقہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حُدُوث (ضم ح ، و مع) امذ.
۱. **عدم سے وجود میں آنا ، نیا نیا پیدا ہونا.**

او نور قدیم میں قدیم عیاں   حادث میں حدوث ہیں تو پہچان
(۱۶۶۳ ، میراں جی ، نورتن ، ۶۶).

جیوں عدم کو وجود ہے لاحق   جیوں قدم کو حدوث لازب ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۰). علم الٰہی کے لحاظ سے استقبال نہیں جو اس کے علم میں حدوث کا وہم ہو. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن (حاشیہ ، شبیر احمد عثمانی) ، ۳۷). دقیق فلسفیانہ مسائل مثلاً کون و ظہور ، قدم و حدوث ... پر بحث ہوتی تھی. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۷۰). ۲. **نو پیدا شدہ (چیزیں یا واقعات).** عقل نے کل حدوث دیکھ کر محدث اور شکل صنعت دیکھ کر صانع کا تعقّل کیا. (۱۹۷۳ ، تفسیر سورۂ والتین اور والعصر ، ۱۶). ۳. **واقع ہونا ، صادر ہونا.** بعد از حدوث اس واقعہ ہائلہ کے ایک فرزند پیدا ہوا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰). واقعہ کے حدوث کے بعد دانشمند بننا آسان ہے. (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۹). فعل سے ماخوذ اسم کی اولین قسم مصدر ہے یہ حدوث یا صدور فعل پر دلالت کرتا ہے. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۱۹). [ع : (ح د ث)].

ـــُ الْعالَم (ـــ ضم ث ، غم ا ، سک ل ، فت ل) امذ.
(کلام) آغاز عالم ، متکلمین کے ہاں حدوث العالم کے معنی آغاز وقت کے لیے جاتے ہیں وہ ہستی باری تعالٰی کے اثبات کے لیے آغاز عالم کو بنیاد مانتے ہیں (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۷). [حدوث + ال (۱) (رک) + عالم (رک)].

ـــِ عالَم کس اضا (ـــ فت ل) امذ.
رک : حدوث العالم. البغدادی نے مزید یہ لکھا ہے کہ جو شخص حدوث عالم ، خالق کائنات کی وحدانیت تشبیہ و تجسیم سے پاک ہونے ... اور حضرت محمد کی نبوت ... پر ایمان رکھتا ہو. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۹). [حدوث + عالم (رک)].

ـــ و (اَور) قِدَم (ـــ و مج (و لین) ، کس ق ، فت د) امذ.
(کلام و فلسفہ) **نو پیدا شدہ ہونا اور قدیم ہونا ، حداثت و قدامت ، نیا پن اور پُرانا پن.**

ہستی ترا جلوہ ہے ترا شور عدم میں
تیرا ہی تصرّف ہے حدوث اور قدم میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۳).

پہچانیں کس طرح سے حدوث و قدم طبیب
اپنا ہی خود نہ سمجھے وجود و عدم طبیب
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۰۹).

حداثت کے ناظر قدامت بھی دیکھ
حدوث و قدم کی قرابت بھی دیکھ
(۱۹۵۰ ، سرود و خروش ، ۱۷۵). [حدوث + و (حرف عطف) + قدم (رک)].

حُدُوثی (ضم ح ، و مع) صف.
حدوث (رک) سے منسوب یا متعلق.

تم نور نبی وہ نور خدا کیا لطف نرالا ہے آیا
اس شکلِ حدوثی میں ہے قدم محبوبِ خدا معشوقِ خدا
(۱۹۱۰ ، کلیات شائق ، ۷). [حدوث (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حُدُود (ضم ح ، و مع) امذ ، امث.
حد (رک) کی جمع. یہ لشکر اُجیّن میں ... مقیم ہو کر اس کے قلعوں اور حدود کی حفاظت کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۹).

غافل کشتۂ مُحسن سے بچنا ہے سود
کھنچتے آتے ہیں بزم امکاں کے حدود
(۱۹۳۶ ، روپ ، ۱۲۵). شریعتِ اسلامی میں جو حدود رکھی گئی ہیں ، ان کا مقصد گناہ گاروں سے انتقام لینا نہیں. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۵).

ـــِ اَرْبَعَہ کس صف (ـــ فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ ؛ امث.
۱. **چاروں سمتیں (شمال ، مغرب ، جنوب ، مشرق) ، کسی علاقے کی چاروں طرف کی حدیں ، وہ اطراف و جوانب جو کسی جگہ یا شے کی شناخت و تعارف کے لیے ضروری ہوں ، محلِ وقوع.** چاروں سمت ، مشرق ، مغرب ، جنوب ، شمال ، اس کے حدود اربعہ یہ ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۶). یمامہ کے حدود اربعہ یہ ہیں. (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۸۹). ۲. **حالت و کیفیت ، پشت گذائی ، ظاہری حالت ، اتا پتا ، گرد و پیش کی حالت و کیفیت ،** (بطور طنز). ان کی پشت یا حدود اربعہ کو یک نظر دیکھ کر جو وسوسہ دل میں پیدا ہوا تھا ، اس پر نظر ثانی کرنا انہوں نے ... اپنا ہاتھ اٹھا کر پیشانی

سے چپکا لیا ... میں نے ان کے سلام کا جواب اسی طرح دبا جس طرح ... بوڑھے دبا کرتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، ماہ نو ، کراچی ، جون ، ۳۵)۔ [حدود + اربعہ (رک)]۔

---ِ اِضافی کس صف(--- کس ا) امذ ؛ امث.
(منطق) **ایسے حدود کو جو کہ ایک شے یا صفت کی معینہ نسبت سے موصوف کریں** حدودِ اضافی کہتے ہیں(مفتاح المنطق ، ۳۶)۔ [حدود + اضافی (رک)]۔

---ِ اَللّٰہ (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
اللہ کے احکام (اوامر و نواہی) ، حقائق معانی ، احکامِ الٰہی. آپ حدود اللہ میں نفسانیت کو دخل نہیں دیتے تھے۔(۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۳۳۲)۔ حدود اللہ کی ترکیب قرآن مجید میں ایک سے زائد مرتبہ آئی ہے۔(۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۲)۔ [حدود + اللہ (رک)]۔

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
رک : حد بندی. اکثر تنازعات حدود بندی میں اِس واقفیت سے اُن کو بہت مدد ملتی تھی۔ (۱۹۰۱ ، سینا ، ۲ ، ۳ : ۲۶)۔ [حدود + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ِ جَمع کس اضا(---فت ج ، سک م) امذ ؛ امث.
(منطق) **رک : حدالجمع.** نام اِن مجموعی فرقوں کے اسمائے جمع یا حدود جمع ہیں۔(۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق، ۳۵)۔ [حدود + جمع (رک)]۔

---ِ شَرعی/شَرعِیَّہ کس صف(---فت ش ، سک ر / کس ع ، شد ی بفت) امذ ؛ امث.
شرعی سزائیں ، **وہ سزائیں جو قانون اسلام کے مطابق ہوں ؛ رک : حد معنی نمبر۳.** البتہ حدود شرعی کے جاری کرنے میں شفاعت کا دخل نہیں۔(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۹)۔ شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں قتل وغیرہ کو مظالم میں شمار کیا ہے ، لیکن یہ حدودِ شرعیہ میں بھی ضمناً اس کا ذکر کیا ہے۔(۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۵۳)۔ [حدود + شرعی (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

---ِ عَمَل کس اضا(---فت ع ، م) امذ ؛ امث.
دائرۂ کار ؛ (شماریات) **فوائد اور خامیاں ، کوتاہیاں.** حیاتی شماریات کے فوائد اور حدود عمل (Limitations) تحریر کیجیے۔(۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۱۷۹)۔ [حدود + عمل (رک)]۔

---ِ مُجَرَّد/مُجَرَّدَہ کس صف(---ضم م ، فت ج ، شد ر بفت / فت د) امذ ؛ امث.
(منطق) **اسمائے صفات یا اسمائے خواص** ہیں حدودِ مجردہ اسمائے صفات اسمائے خواص ہیں۔ مگر اس تعریف میں وسعت زیادہ ہے یہ صرف مخصوص صفات نہیں ہیں جیسے مزا اور بو ، جن کے اسما حدودِ مجردہ ہیں (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۳۰)۔ [حدود + مجرد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---ِ مَکانی کس صف(---فت م) امذ ؛ امث.
جگہ کی حدیں ، قیود مقام. کیونکہ انسان کا قلب اکثر حدودِ مکانی کو پار کر جاتا ہے۔ (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۱۶۸)۔ [حدود + مکان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---وَصفی کس صف(---فت و ، سک ص) امذ ؛ امث.
(منطق) **اسمائے وصفی.** علاوہ مجرد اور عین کے ایک قسم حدود کی اور ہے ... یعنی صفت اور حدود وصفی. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۲)۔ [حدود + وصف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَدُور (فت ح ، و مع) امذ.
نشیب ، ڈھلوان ، اُتار (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ)۔[ع :(ح د ر)]۔

حُدیٰ/حُدی (ضم ح ، ا بشکل ی نیز ی مع) امث.
وہ گیت جو شتربان اونٹ ہانکتے ہوئے گاتے ہیں تا کہ اونٹ تیز چلیں.

لیلیٰ کا ناقہ دشت میں دکھلاتا ذوق و شوق
سُن کر فغانِ قیس بجائے حدی چلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۰)۔

مسافر ہیں ، تھکے ہیں ، جا رہے ہیں
حُدی کے مست نغمے گا رہے ہیں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۱۲)۔ [ع : (ح د و)]۔

---خوان (---و معد) امذ.
حُدی گانے والا.

وادیٔ نجد میں کیا منتظرِ لیلیٰ ہے
کان مجنوں کے ہیں آوازِ حدی خواں کی طرف

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۱۰۳)۔

منزلِ دہر سے اونٹوں کے حدی خواں گئے
اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآں گئے

(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۱)۔ میرے حلق میں حدی خوانوں کے نغمے ہیں۔(۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۳)۔ [حدی + ف : خواں ، خواندن = پڑھنا ، گانا]۔

---خوانی (---و معد) امث.
حُدی خواں (رک) کا اسم کیفیت. شیطان پر لاحول ، دیوانے پر ہو اونٹ پر۔حدی خوانی کا کیا اثر ہو گا۔(۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۳۰)۔ حسین ایسے شخص نہ تھے کہ قرآن کے بدلے غنا میں مصروف ہوں اور خوفِ خدا سے رونے کی جگہ حدی خوانی کریں۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۱۳۷)۔ [حدی + خوان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سَرا (---فت س) امذ.
رک : حُدی خواں.

کیا گا رہا ہے اپنی اونچ لے حدا سرا
جس سے کہ قیس لوٹ ہوا اوس صدا کو چھوڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۰۱)۔ [حدی + ف : سرا ، سرائیدن = گانا]۔

حَدِیبات (فت ح ، ی مع) امذ.
حدیبہ (رک) کی جمع. جبیرہ کے حلقۂ کو عظم ورکی کے حدیبات اوپر جمائے رکھتے ہیں. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۹۰). [ع : (ح د ب)]

حَدِیبَہ (فت ح ، ی مع ، فت ب) امذ.
اُبھرا ہوا ، اُبھار ، بالخصوص ہڈیوں کی بلندی یا اُبھار ، (رک : حدبہ). عضلے کا وسطانی حصّہ جو زیادہ تر اسکیم کے حدیبہ سے برآمدشدہ ریشوں سے مرکب ہوتا ہے ایک موٹا لحمی پوٹ بناتا ہے. (۱۹۳۳ ، تشریح عضلیات ، ۲۰۲). [ع : (ح د ب)].

حُدَیبِیَّہ (ضم ح ، ی لین ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
حرمِ مکّہ کی مغربی حد جو مکّے سے کوئی دس میل اور جدّے سے تقریباً تیس میل کے فاصلے پر واقع ہے اور وہ پہاڑ جو مکّہ کو گھیرے ہوئے ہیں یہاں ختم ہو جاتے ہیں. اس جگہ سنہ ۶ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے ایک صلحنامہ طے فرمایا تھا ، یہ صلح حدیبیہ کے نام سے تاریخ میں مشہور ہے. آنحضرت صلعم نے بیت‌اللہ شریف کا مقابلہ چھوڑ کر میدان حدیبیہ میں لشکر اسلام اُتارا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۲۳). حدیبیہ کے مقام پر قریش نے مسلمانوں کا راستہ روک لیا. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۶۵). [ع : (علَم)].

حَدِیث (فت ح ، ی مع) امث.
۱. **بات ، بیان ، ذکر ، حکایت.**

دلاور دیا جواب اس کوں بھی باز
کہ کوتاہ کرتوں حدیثِ دراز
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۴۴).

بیان کیوں کر بھلا ہووے حدیث اس زلفِ پیچاں کی
کہ جب تک چل کے کیجے سیر یکسر سنبلستان کی
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۳). حدیث کے لفظی معنی اس کلام یا قصے کے ہیں جو بیان کیا جاتا ہے. (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۵۵). ۲. (حدیث) **آنحضرتؐ کا قول فعل یا تقریر یعنی جو کچھ جناب رسولِ خداؐ نے اپنی زبان مُبارک سے ارشاد فرمایا یا خود کیا یا جو فعل آپکے سامنے ہوا اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا.**

انچا ں میں جوا ں کیا پند نا منیا
قرآں ہور حدیث سوں ترکیب کر کلام
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۶). جہاں حدیث سنتے یاد کر لیتے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کا لفظ اپنے کلام کے لیے خود پسند فرمایا. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۲). ۳. **نئی چیز، نئی بات.** حدیث کے بنیادی معنی ہیں کوئی خبر یا کوئی بیان (یا کوئی نئی بات). (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۲). ۴. **خبر.**

کی حدیث آنے کی اس کے جو کیا شادی مرگ
نامہ بر کیا چلی تھی ہم کو خبر کرنے کی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۲). لفظ حدیث کے بنیادی معنی ہیں کوئی خبر یا کوئی بیان ... خواہ مذہب سے متعلق ہو یا دنیاوی معاملات سے. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۲). ۵. **حدیث کا علم ، علم الحدیث.** یہ کوئی علمِ تفسیر و حدیث تو ہے نہیں فن شاعری ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲۵). فقہ ، حدیث ، تفسیر ... اور قانون کوئی ایسا علم و فن ہے جو اردو میں نہیں ہے. (۱۹۶۱ ، البرامکہ ، ۲۷). [ع : (ح د ث)].

ــــِ اَحاد کس صف (ــــ فت ا) امث.
رک : **حدیث آحاد.** حدیثِ مشہور ... یہ حدیث احاد کی ایک قسم ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۷۶۹). [حدیث + احاد (رک)]

ــــِ اِلٰہی کس صف (ــــ کس ا ، ل بمد) امث.
(حدیث) **ایسی حدیث جس کا آغاز قال اللّٰہ (خدا نے کہا) سے ہوتا ہے : حدیث قُدسی** (رک). علما نے ان کا نام حدیثِ قدسی (یا حدیث الٰہی یعنی خدائی احادیث) رکھا ہے. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۳). [حدیث + الٰہی (رک)].

ــــُ السِّن (ــــ ضم ث ، غم ا ل ، شد س بکس) صف.
نو عمر ، کم سِن ، نوجوان ، کچّے ذہن کا. عوام چونکہ ابھی بالکل حدیث السن تھے پھر بہک گئے. (۱۹۳۸ ، تراجم علمائے حدیث ہند ، ۳۱۷). [حدیث = نوجوان + رک : ال (۱) + سن (رک)].

ــــُ العَہْد (ــــ ضم ث ، غم ا ، سک ل ، فت نیز ع ، سک ہ) صف.
حدیث السن. عمر ابھی تیس برس سے زیادہ نہ ہو گی ... تو ایسے حدیث العہد لوگوں کے ہاتھ میں اتنی بڑی ذمہ داری کا کام کیوں کر چھوڑا جا سکتا ہے. (۱۸۹۴ ، مفتوح فاتح ، ۳۰). [حدیث = نوجوان + رک : ال (۱) + عہد (رک)].

ــــِ آحاد کس صف ؛ امث.
(حدیث) **وہ حدیث نبویؐ جس کی روایت شخصِ واحد سے شخصِ واحد تک ہوتی ہوئی پہنچی ہو ، برخلاف ایسی حدیثوں کے جنھیں ایک راوی نے کئی آدمیوں سے بیان کیا ہو.** حدیث دو قسم کی ہوتی ہے ، متواتر اور آحاد ... جس کی روایت میں اس قدر کثرت نہ ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۴). [حدیث + آحاد (رک)].

ــــِ تَقْرِیری کس صف (ــــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
(حدیث) **اس فعل کی حدیث جو پیغمبر صلعم کے سامنے ہوا اور آپ نے اس سے منع نہ کیا ہو.** جو آپ کے سامنے ہوا اوس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۴). [حدیث + تقریر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــِ حَسَن کس صف (ــــ فت ح ، س) امث.
(حدیث) **وہ حدیث جس کے راوی صدق و امانت میں مشہور ہوں لیکن حدیثِ صحیح کے راوی سے درجۂ حفظ و یاد میں کم ہوں.** کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حَسَن صحیح ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲). حدیثِ حَسَن احاد مقبول کی ایک قسم ہے. (۱۸۶۷ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۷۷). [حدیث + حسن (رک)].

---ِ خُرافَہ کس اضا (---ضم خ ، فت ف) امث.
بے حقیقت اور جُھوٹی بات (خرافہ عرب کا ایک بڑا جھوٹا شخص گذرا ہے جس نے ایک عجیب و غریب حدیث بیان کی تھی جو حدیث خرافہ کہلاتی ہے)۔ وہ امور جن کا ذکر آپ بھی اسی طور پر کیا کرتے تھے جس طرح آپ کی قوم ... جیسے حدیث ام ذرع اور حدیث خرافہ۔ (١٨٧٩ ، مقالاتِ حالی ، ١ : ٣٠)۔ اہلِ عرب ایک بے حقیقت اور جھوٹی بات کو حدیثِ خرافہ کہتے ہیں۔ (١٩٦٩ ، مزمورِ میر مغنی ، ١٩٨)۔ [حدیث + خرافہ (علَم)]۔

---خواں (---و معد) امذ.
(اثنا عشری) نثر میں مجلس پڑھنے والا۔ سعادت گنج سے مخاس تک اور وہاں سے امین آباد تک اس کی دھاک تھی ... ان کی پھوپھی کے دو بیٹوں میں ایک سوز خواں تھا ، ایک حدیث خواں۔ (١٩٠٠ ، شریف زادہ ، ٥٨)۔ مجلس میں مرثیہ خواں ، سوز خواں اور حدیث خواں ، روضہ خواں ، کتاب خواں وغیرہ کو نقد روپیہ ، دوشالے اور رومال تقسیم ہوتے تھے۔ (١٩٣٥ ، بیگمات شاہان اودھ ، ٣٣)۔ [حدیث + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا]۔

---خوانی (---و معد) امث.
حدیث خواں (رک) کا اسم کیفیت ، صرف آواز اور طرز اور طریقہ اس قرِ اَتری میں جسے عرفاً حدیث خوانی کہتے ہیں کافی نہیں ہے۔ (١٨٨٧ ، سیر المصائب ، ٣ : ١)۔ ایک وہ جس میں صرف مرثیے تحت اللفظ پڑھے جاتے ہیں اور دوسری وہ جس میں حدیث خوانی ہوتی ہے۔ (١٩٢٣ ، صدا کرات نیاز فتح پوری ، ١٠٦)۔ [حدیث + خواں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سُننا محاورہ (قدیم).
بات کہنا ، گفتار میں آنا۔

بیٹھ کر کوئی نہ یہی ہرگز اُٹھا سکتی نہ آج
تج طرف ہو میں سنوں مجلس کے منانے جب حدیث
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ١١٠)۔

---ِ شاذ کس صف ، امث.
(حدیث) وہ حدیث جو معتمد لوگوں کی روایت کے خلاف ہو۔ نہیں پونہچا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث میں ... مگر ایک حدیث شاذ میں کہ نہیں تمسک کیا جاوے گا ساتھ اوس کے۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ١٠٣)۔ [حدیث + شاذ (رک)]۔

---ِ شاہِد کس صف (---کس ہ) امث.
(حدیث) اگر ایک راوی نے ایک حدیث دوسرے راوی کے موافق روایت کی تو اس کو حدیث شاہد کہتے ہیں (ماخوذ : نورالہدایہ ، ١ : ٦)۔ [حدیث + شاہد (رک)]۔

---ِ صَحِیح کس صف (---فت ص ، ی مع) امث.
(حدیث) وہ حدیث جس کے اسناد متصل ہوں اور عادل و ضابط راوی نقل کریں ، اس میں کوئی علّت (کمزوری) نہ ہو۔ اور وہ جمہور محدثین کے خلاف نہ ہو۔ کہا حاکم نے کہ یہ حدیثِ صحیح ہے۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٢٢)۔ حسن : وہ حدیث ہے جس کے راوی صدق و امانت میں مشہور ہوں ... لیکن حدیثِ صحیح کے رجال کے درجۂ اتقان و حفظ تک نہ پہنچتے ہوں۔ (١٩٧١ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٦٥)۔ [حدیث + صحیح (رک)]۔

---ِ ضَعِیف کس صف (---فت ض ، ی مع) امث.
(حدیث) کمزور اور ناقابل اعتماد و اعتبار حدیث۔ وہ حدیث جس کے راوی میں ضعف کی کوئی وجہ مثلاً نقصان حفظ یا فسق یا جہالت یا بدعت وغیرہ پائی جاتی ہو یا اس کا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا اس کے راوی پر لوگ طعن کرتے ہوں۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٥)۔ حدیث منکر وہ حدیث ضعیف ہے جس کا راوی بہت غلطی کرتا ہو۔ (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ٧٦٠)۔ [حدیث + ضعیف (رک)]۔

---ِ عالی کس صف ، امث.
(حدیث) وہ حدیث جس میں اسناد مکمل ہوں لیکن بہت مختصر ہو ، اس لیے کہ آخری راوی نے اس روایت کو ابتدائی راوی سے صرف چند اشخاص کے واسطے سے حاصل کیا ہے (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٦٦)۔ [حدیث + عالی (رک)]۔

---ِ عَزِیز کس صف (---فت ع ، ی مع) امث.
(حدیث) وہ حدیث جو (روایت کے ہر مرحلے میں) کم از کم دو راویوں سے منقول ہو لیکن ایسے متواتر یا مشہور احادیث کی طرح رواج عام حاصل نہ ہو (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٦٧)۔ حدیث عزیز ... جس کو ہر زمانے میں دو راویوں نے روایت کیا ہو یہ حدیث کی ایک قسم ہے۔ (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ٧٦٧)۔ [حدیث + عزیز (رک)]۔

---ِ غَرِیب کس صف (---فت غ ، ی مع) امث.
(حدیث) ١. آحاد کی ایک قسم ، وہ حدیث جس کی روایت کسی زمانے میں ایک ہی راوی سے ہو (ماخوذ : نورالہدایہ ، ١ : ٥)۔ حدیثِ مشہور جسے ہر زمانے میں تین یا تین سے زیادہ راویوں نے روایت کیا ہو یہ حدیثِ آحاد کی ایک قسم ہے۔ (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ٧٦٧)۔ ٢. وہ حدیث جس کے متن میں کسی غیر زبان کے الفاظ یا نادر (غیر مانوس) عبارتیں (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٧ : ٩٦٧)۔ [حدیث + غریب (رک)]۔

---ِ فِعْلی کس صف (---کس ف ، سک ع) امث.
(حدیث) وہ حدیث جس میں پیغمبر صلعم کے کسی قول کی نہیں بلکہ عمل کی روایت کی گئی ہو۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ... جو کیا ہے اس کو حدیثِ فعلی کہتے ہیں۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٣)۔ [حدیث + فعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ِ قُدْسی کس صف (---ضم ق ، سکِ د) امث.
(حدیث) ایسی حدیث جس میں الفاظ اللہ تعالی کے ہوتے ہیں لیکن وہ آنحضرت کی زبانِ مبارک سے ادا ہوتے ہیں یا (اکثر علما کے نزدیک) الفاظ بعینہٖ اللہ تعالی کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کے الفاظ کا جامہ پہنایا ہے (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۸۰)۔
آیا ہیچ حدیثِ قدسی أنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بی
(۱۶۵۴ ، گنج بخش قادری ، گنج شریف ، ۱۹۷)۔ بخاری نے ابوہریرہ سے ایک حدیثِ قدسی روایت کی ہے۔ (۱۹۰۴ ، حقوق الاسلام ، ۲۲)۔ حدیثِ قدسی ... اگر تمہاری ذات نہ ہوتی تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ، کی طرف اشارہ ہے (۱۹۶۵ ، کربل کتھا (حاشیہ) ۱۹)۔ حدیثِ قدسی کو نماز میں تلاوت نہیں کیا جا سکتا۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۹۸)۔ [حدیث + قدس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ قولی کس صف (ـــــ و لین) امث۔
(حدیث) اس کام یا بات کا بیان یا ذکر جو پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مُبارک سے ارشاد فرمایا ہو۔ جو زبان سے فرمایا اس کو حدیثِ قولی کہتے ہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳)۔ [حدیث + قول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ کھینچنا محاورہ۔
(عو) توبہ کرنا ، کسی بات کو ترک کرنا (نوراللغات)۔

ـــــ متروک کس صف (ـــــ فت م ، سک ت ، و مع) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جسے صرف ایک راوی نے نقل کیا ہو اور علاوہ بریں وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا کثیرالغلط ہو یا کثیرالوہم ہو۔ (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۶)۔ حدیثِ متروک وہ موضوع حدیث ہے جس کے راوی پر جھوٹی تہمت لگی ہو۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۹۸)۔ [حدیث + متروک (رک)]۔

ـــــ متّصِل کس صف (ـــــ ضم م ، شد ت بفت ، کس ص) امث
(حدیث) وہ حدیث جس میں روایت کا سلسلہ غیر منقطع اور مکمل ہو۔ (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۶)۔ اگر درمیان سے کوئی راوی ساقط نہ ہوا ہو تو حدیثِ متصل ہے۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف مترجم (مقدمہ) ، ۱ : ۸)۔ [حدیث + متّصل (رک)]

ـــــ مُتواتر کس صف (ـــــ ضم م ، فت ت ، کس ت) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جو (روایت کے ہر مرجع میں) کئی اسناد سے منقول ہو (اور راویوں کی تعداد ہر مرحلے میں اتنی رہے جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو) اور بہت قدیم زمانے سے معروف ہو اور اس کی صحت کے متعلق کبھی کوئی اعتراض نہ اٹھایا گیا ہو (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۷)۔ حدیث متواتر وہ حدیث جس میں ... یہ صفات ہوں۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۹۷)۔ [حدیث + متواتر (رک)]۔

ـــــ مُدرَج کس صف (ـــــ ضم م ، سک د ، فت ر) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جس میں راوی کے اپنے الفاظ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے درمیان داخل ہو گئے ہوں اور متن کے ان دونوں حصّوں کو صحیح طور پر الگ کرنا ممکن نہ ہو (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۶)۔ [حدیث + مدرج (رک)]۔

ـــــ مُدلَّس کس صف (ـــــ ضم م ، فت د ، شد ل بفت) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جس میں راوی اپنے شیخ کا جس سے اس نے حدیث سُنی ہے ، نام نہ لے بلکہ اس کے اوپر کے راوی سے ان الفاظ میں روایت کرے جس سے وہم پیدا ہوتا ہو کہ اس نے اسی اوپر والے راوی سے سُنا ہے (ماخوذ : مشکوٰۃ شریف مترجم ، ۱ (مقدمہ) : ۸)۔ [حدیث + مدلّس (رک)]۔

ـــــ مُرسَل کس صف (ـــــ ضم م ، سک ر ، فت س) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جس میں تابعی سے اوپر راوی کا نام نہ ملتا ہو۔ کہا اکثر محدثین نے کہ یہ حدیث مرسل ہے صحیح ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۰)۔ اگر سقوط آخر سند سے ہو اور تابعی کے بعد ہو تو وہ حدیثِ مرسل ہے۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف مترجم ، ۱ (مقدمہ) : ۸)۔ حدیث مرسل : اگر انتہائے سند میں یعنی تابعی کے بعد سکوت واقع ہو تو ایسی حدیثِ مرسل کہلاتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، ۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۶۶)۔ [حدیث + مُرسل (رک)]۔

ـــــ مَرفوع کس صف (ـــــ فت م ، سک ر ، و مع) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جس کا سلسلۂ اسناد آنحضرت صلعم تک پہنچے۔ رافعی نے کہا ہے کہ سنت جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہی تو وہ مانند حدیثِ مرفوع کے ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۶)۔ مرفوع جس کی سند متصل ہو وہ مسند ہے۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف مترجم ، ۱ (مقدمہ) : ۹)۔ حدیث مرفوع اگر سلسلہ اسناد آنحضرت تک پہنچے تو یہ حدیثِ مرفوع کہلائے گی۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۹۷)۔ [حدیث + مرفوع (رک)]

ـــــ مُسلسَل کس صف (ـــــ ضم م ، فت س ، سک ل فت س) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جس کی سند میں اوّل سے آخر تک ایک راوی بھی ساقط نہ ہوا ہو اور سب کے سب راویوں کے متعلق اس میں خاص ملاحظات ہوں (مثلاً روایت کرتے وقت سب راویوں نے قسم کھائی ہو)۔ حدیثِ مسلسل سے مراد یہ ہے کہ حدیث کی سند کے روایت کرنے والوں کی روایت کے وقت ایک صفت یا ایک حالت مسلسل قائم رہی ہو۔ (۱۸۹۳ ، انفاس العارفین ، ۳۰۲)۔ [حدیث + مسلسل (رک)]۔

ـــــ مُسنَد کس صف (ـــــ ضم م ، سک س ، فت ن) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جو ثِقہ راویوں کے غیر منقطع سلسلے کے ذریعے رسول اللہ تک پہنچائی جا سکے (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۶)۔ [حدیث + مسند (رک)]۔

ـــــ مَشہُور کس صف (ـــــ فت م ، سک ش ، و مع) امث۔
(حدیث) وہ حدیث جسے ہر زمانے میں تین یا تین سے زیادہ راویوں نے روایت کیا ہو یہ حدیثِ احاد کی ایک قسم ہے (ماخوذ : اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۹۷)۔ حدیثِ مشہور جسے ہر زمانے میں تین یا تین سے زیادہ راویوں نے روایت کیا ہو (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۹۷)۔ [حدیث + مشہور (رک)]

---ِ مُضطَرِب کس صف (---ضم م ، سک ض ، فت ط ، کس ر) امث.
(حدیث) وہ حدیث جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں (ماخوذ : نورالہدایہ ، ۱ : ۹). [حدیث + مضطرب (رک)].

---ِ مُعْضَل کس صف (---ضم م ، سک ع ، فت ض) امث.
(حدیث) وہ حدیث جس کے سلسلۂ روایت میں دو یا دو سے زیادہ راوی غائب ہوں یا بعض علما کے نزدیک مسلسل دو راوی غائب ہوں (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۶). اگر سقوط درمیان سند سے ہو اور پے درپے دو آدمی درمیان سے ساقط ہوں تو وہ حدیثِ معضل. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف مترجم ، ۱ (مقدمہ) : ۸). [حدیث + معضل (رک)].

---ِ مُعَنْعَن کس صف (---ضم م ، فت ع ، سک ن ، فت ع) امث
(حدیث) وہ حدیث جو ایسے لوگوں سے سُنی گئی ہو جن کا سلسلۂ روایت میں مذکور نہ ہو ، اور اس سلسلۂ روایت کو عن لگا کر نقل کیا گیا ہو. اس حدیث کو محض دوسرے لوگوں کی وساطت سے سنا ہو... اس شکل میں یہ حدیث معنعن کہلاتی ہے. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۷). [حدیث + معنعن (رک)].

---ِ مَقْطُوع کس صف (---فت م ، سک ق ، و مع) امث.
(حدیث) وہ حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مسلمانوں کی پہلی نسل سے آگے نہ جاتی ہو یعنی جس کا اسناد صرف کسی تابعی تک پہنچتا ہو یا جس میں صرف تابعین کے اقوال و افعال کا ذکر ہو (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۶). حدیثِ مقطوع اگر سلسلہ اسناد تابعی یا تبع تابعی تک پہنچ کر ختم ہو جائے تو وہ حدیثِ مقطوع کہلاتی ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۷۷). [حدیث + مقطوع (رک)].

---ِ مَقْلُوبُ الْمَتَن کس صف (---فت م ، سک ق ، و مع ، ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ت) امث.
وہ حدیث جس کی عبارت اُلٹ پلٹ کر دی گئی ہو. حدیث مقلوب المتن وہ حدیث جس کے متن میں تقدیم و تاخیر ہو جائے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۷۷). [حدیث + مقلوب (رک) + رک : ال (۱) + متن (رک)].

---ِ مُنْقَطِع کس صف (---ضم م ، سک ن ، فت ق ، کس ط
(حدیث) وہ حدیث جس میں روایت کا سلسلہ مقطوع اور نامکمل ہو. کہا انہوں نے کہ یہ حدیثِ منقطع ہے اور زیادہ تحقیق اس کی شرح ابو داؤد میں ہے. اس جگہ بسبب خوف درازیٔ کتاب کے اختصار کیا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۲). [حدیث + منقطع (رک)].

---ِ مُنْکَر کس صف (---ضم م ، سک ن ، فت ک) امث.
(حدیث) وہ حدیث جس کا راوی بہت غلطی کرتا ہو ، غافل ہو یا اس کو وہم ہو یا اس کی روایت سچے لوگوں کی روایت کے مخالف ہو یا فاسق ہو یا بدعتی. کہا صاحب تنقیح نے کہ یہ حدیثِ منکر ہے بلکہ موضوع ہے اور اسکی اسناد میں ایک جماعت ہے کہ ان سے حجت پکڑنا جائز نہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۳). حدیثِ منکر... وہ حدیث ضعیف ہے جس کا راوی بہت غلطی کرتا ہو. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۷۷). [حدیث + منکر (رک)].

---ِ مَوْضُوع کس صف (---و لین ، و مع) امث.
(حدیث) گھڑی ہوئی یا وضع کی ہوئی حدیث ، ایسی حدیث جس کا راوی جھوٹا ہو. اتفاق ہے محدثین کا اس بات پر کہ حدیث موضوع کا لکھنا جائز نہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳). [حدیث + موضوع (رک)].

---ِ مَوْقُوف کس صف (---و لین ، و مع) امث.
وہ حدیث جس میں محض صحابہ کرام کے اقوال اور افعال کا بیان ہو (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۶). حدیثِ موقوف اگر سلسلہ اسناد صحابی تک پہنچے تو وہ روایت موقوف کہلائے گی ، جیسے کہا جائے قال او فعل ابن عمر. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۶۷۷). [حدیث + موقوف (رک)].

---ِ ناطِق کس صف (--- کس ط) امذ.
(اصطلاحاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم. سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس زمانہ میں خود حدیثِ ناطق موجود تھی یعنی سرکار رسالت کا وجود با جود ، جب تک رسالت مآب رونق بخش کار گاہِ حیات رہے اس وقت تک حدیثیں منضبط نہیں ہو سکیں. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۰۰). [حدیث + ناطق (رک)

---ِ نَفْس کس اسٔا (---فت ن ، سک ف) امث.
وہ چیز جو قلب پر اوّل وارد ہوتی ہے ؛ ایسا خیال جو صرف دل میں پیدا ہو اور اس کے کرنے کا عزم نہ ہو. حدیث نفس اُسی کو کہتے ہیں کہ صرف دل میں گزرے اور اُس کے کرنے کا عزم نہ ہو اور عزم اور ارادہ کو حدیثِ نفس نہیں کہتے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۷). احوال مثل بجلیوں کے ہے جو نظر آتا ہے اور ٹھہرتا نہیں اور جو باقی رہتا ہے وہ حال نہیں ہے بلکہ وہ حدیثِ نفس ہے جو محض ہوس طبع ہے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۳۳۳). [حدیث + نفس (رک)].

حَدِید (فت ح ، ی مع) امذ.
۱. لوہا ، آہن ، فولاد.

ہو سنگ و حدید کا اگر کاخ   کر دوں اک پشت پا میں سوراخ
(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۹۰)

دل ان کے حدید و حجر سے بھی سخت
وَلٰکِنَّ   اَکْثَرَھُمْ   کَارِھُوْنَ
(۱۹۶۹ ، مزمورمیرمغنی ، ۲۲).

۲. قرآن مجید کی ۵۷ ویں سورت کا نام (الحدید). سورت حدید مدینے میں نازل ہوئی انتیس آیت کی. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۵۱۹). سورۂ حدید مدینے میں اُتری اور اس کی انتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۸۰۹).

ہاتھوں سے قدسیوں کے پلا اس نے پانی ہے
یہ سورۂ حدید کے ہمراہ آئی ہے

(۱۹۸۱ء ، شہادت ، ۱۲۰). [ع : (ح د د)].

ــــِ الذِّہن (ـــــضم د ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ہ) صف.
ذہین ، عقلمند. طلب حق کے سوا ان کی اور کچھ غرض نہ ہو ان سب باتوں کے ساتھ ذکی الطبع خوش فہم حدید الذہن سلیم الطبع ہوں. (۱۹۰۶ء ، الکلام ، ۲ : ۵). [حدید + رک : ال (۱) + ذہن (رک)].

ــــِ صِینی کس صف (ـــــ ی مع) امذ.
ایک قسم کا بھاری پتھر ہے چکنا اور نرم ہوتا ہے رنگ سرخ اور سیاہی مائل ہوتا ہے ، صندل حدیدی ، سنگ خمار (خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۴). [حدید + ع : صین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَدِیدَہ (فت ح ، ی مع ، فت د) امذ.
ایک اوزار جس سے تار کھینچتے ہیں ؛ ایک مضبوط چھڑی جس کے سرے پر لوہا لگا ہوتا ہے اور فقیر اپنے سر چھاتی یا اور کسی عضو میں مارتے اور بددعا دیتے ہیں جب تک انہیں خیرات نہ دی جائے (جامع اللغات ، فرہنگ آنند راج). [ع : (ح د د)].

حَدِیدی (فت ح ، ی مع) صف.
۱. حدید (رک) سے منسوب یا متعلق ، لوہے کا ، آہنی. جب ... صرف لوہے سے کام لیا جانے لگا تو وہ عہد حدیدی کہلایا. (۱۹۲۳ء ، نگار ، اگست ، ۱۳۹). ۲. رک : حدیدِ صینی ، صندلِ حدیدی. نحاسی یا حدیدی ، زنگار قبرسی سیندھا نمک ... دوپہر تک خوب کوٹیں. (۱۸۷۳ء ، ارژنگ چین ، ۱۳). [حدید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَدِیقَۃُ الْحَیوانات (فت ح ، ی مع ، فت ق ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی نیز ی لین) امذ.
حیوانات کا باغ ، چڑیا گھر. اب ہر جگہ عربی حروف تھے ہوٹل فندق بن چکے تھے ... چڑیا گھر حدیقۃ الحیوانات تھا. (۱۹۸۰ء ، دجلہ ، ۱۷). [ع : حدیقۃ ، حدیقہ (رک) + رک : ال (۱) + حیوان (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

حَدِیقَہ (فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
باغ ، چار دیواری والا باغ ، پھلدار درختوں کا باغ ، گلستان ، چمن.

کل دستۂ حدیقۂ جاں ہے تو یک قلم
ہر عضو پر فدا ہے ترے صد ہزار شاخ
(۱۷۹۳ء ، بیدار ، د ، ۴۴).

اس حدیقے کے عیش پر مت جا
مے نہیں ہے ایاغ میں گل کے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۹۱).

شہسوارِ طریقۂ انصاف   نو بہارِ حدیقۂ اسلام
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۷).

ہم ہیں سیاحِ عہدِ بہاراں کے پیش رو
ہاں اے حدیقۂ گل و گلزار السلام
(۱۹۷۵ء ، حکایت نے ، ۹۴). [ع : (ح د ق)].

ــــِ حَیوانات کس اضا (ـــــ ی لین) امذ.
رک : حدیقۃ الحیوانات. ہماری دنیا درحقیقت ایک حدیقۂ حیوانات یا بڑا چڑیا گھر ہے. (۱۹۳۲ء ، حیوانیات (دیباچہ) ، ۱). [حدیقہ + حیوان (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

حُذّاق (ضم ح ، شد ذ) صف ؛ ج.
حاذق لوگ ، ماہرین ، اہل نظر ، صاحبانِ فکر و تامل ، زیرک لوگ. اور یہ حذاقِ حکمت یہ نہ سمجھے کہ یہ حصر جب صحیح ہو گا کہ جب شے میں وجود اور عدم کی قابلیت اور استعداد ہو. (۱۹۷۳ء ، مقالات ابن رشد ، ۲۸). [حاذق (رک) کی جمع].

حَذاقَت (فت ح ، ق) امث.
ذہن کی تیزی ، فراست ، دانائی ، مہارت (خصوصاً علمِ طب میں).

کوئی دوا مجھ سے کی کرتا ہے لیک
اب کے طبیبوں میں حذاقت نہیں
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۱۲).

نہ صرف ایک مشرق میں تھی اُن کی شہرت
مُسلّم تھی مغرب تک ان کی حذاقت
(۱۸۷۹ء ، مسدسِ حالی ، ۴۴). اُس سے اس کی طبی حذاقت یا فنی قابلیت پر کیا حرف آ سکتا ہے. (۱۹۳۵ء ، حکیم الامت ، ۱۷). معالجات کا یہ بیان تشنہ رہے گا اگر تشخیص میں ابن سینا کی حذاقت کا کوئی نمونہ نہ پیش کیا جائے. (۱۹۸۶ء ، اخبار الطب ، کراچی ، اپریل ، ۹). [ع : (ح ذ ق)].

حَذَذ (فت ح ، ذ) امذ.
دُم کا چھوٹا ہونا ؛ (عروض) زحافات کی ایک قسم : وتد مجموع کو جو آخر رُکن میں ہو ، ساقط کر دینا. حذذ جس رُکن میں ہو اوسکو احذ کہتے ہیں. (۱۸۷۱ء ، قواعد العروض ، ۴۶). [ع : (ح ذ ذ)].

حَذَر (فت ح ، ذ) امذ.
پرہیز ، اجتناب ، بچاؤ ، احتیاط ، خوف ، ڈر. اس بات تی پرہیز حذر کر. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۵۴).

تجھ کوں کچھ میری خبر ہے یا نہیں
روزِ محشر میں حذر ہے یا نہیں
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۴۸).

تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پُوچھو
حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۰۵).

تعاقب حسینوں کا اِحرام میں بھی
عفاف و حذر کا تو کیا پُوچھنا ہے
(۱۹۶۳ء ، فارقلیط ، ۲۹۷). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ح ذ ر)].

ــــ آنا محاورہ.
اجتناب ہونا ، پرہیز ہونا ، خوف ہونا ، ڈر لگنا.

اس دل کے تفِ آہ سے کب شعلہ بر آوے
بجلی کو دمِ سرد سے جس کے حذر آوے
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۸).

مت دشتِ محبت میں قدم رکھ کہ خضر کو
ہر گام پہ اس رہ میں سفر سے حذر آوے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۲).

ـــــ نا ک صف.
ڈرنے والا ، احتیاط کرنے والا ، محتاط ، پرہیزگار. تیرہ نے کہا ... عاقل اسے جانتا ہوں جو ہمیشہ حذر نا ک رہے.(۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۵۷). [حذر + ف : نا ک ، لاحقۂ صفت].

حَذْف (فت ح ، سک ذ) امذ.
۱. نکال دینا ، دور کر دینا ، الگ کر دینا ، گرا دینا ، ساقط کر دینا ، لفظ سے کسی حرف کو یا عبارت سے کسی لفظ یا فقرے کو خارج کر دینا. اکثر فقرات کہ ... طول دیئے گئے تھے سو حذف کرنا اس کا ضرور تھا.(۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰) ایسا مقدر یا محذوف جس پر قرینہ دال ہو اور محذوف دونوں مصرعوں میں بولا جاتا ہوں محسنات شعر میں شمار ہوتے ہیں.(۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۰). ایک گروپ میں ایک مقدار مثبت ہو اور دوسرے میں منفی تو یہ مقدار حذف کر دکھا جاتی ہے.(۱۹۸۳ ، مبادیٔ کمپیوٹر سائنس ، ۳۳). ۲. (عروض) زحافات میں سے ایک زحاف ، رکن کے آخر سے سببِ خفیف گرا دینا. حذف... یہ بھی عروض و ضرب ہی میں آتا ہے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۵). بعد جحف و نقص و جدع و حذف و قطف ... ایکنہ نئے زحاف کی سوجھی.(۱۹۰۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۴ : ۱۰). ۳. (قواعد) خصوصاً کسی حرفِ علت کو گرا دینا ، مثلاً وَہَبَ سے یَہَبُ میں (واؤ حذف ہو گئی) یَقُوم سے قُم میں (واؤ حذف ہو گئی) (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۷ : ۹۸۷). حروف علت تین ہیں ... پس ایسے کلمہ کی کسی صرف نے ایسی تعلیل نہیں کی کہ تینوں بدل یا حذف ہوئے.(۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳۰۰). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ح ذ ف)].

حَذْو (فت ح ، سک ذ) امذ.
دو چیزوں کا باہم برابر کرنا ، قافیہ ردف اور قید کے ماقبل کی حرکت کا نام. شاق اور مشتاق میں الف ردف ہے اور شین و تا کے ضموں کا نام حذو ہے.(۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۲۳). الاقوا ... عیوب قافیہ میں سے ایک کا نام ، توجیہ یا حذو میں اختلاف کو اقوا کہتے ہیں.(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۸). [ع : (ح ذ و)].

حَرّ (فت ح ، سک نیز شد ر) امث ، امذ.
گرمی ، حرارت ، جوش.

گئے جل حرِ عشق سے جگر دل
وہی تھی جان سو پرسوں جلا کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۶). اوس کے سبب سے رات دن ، شتاء ، صف ، حر ، برد مختلف ہو جاتا ہے.(۱۸۸۳ ، مطالع الطلوع ، ۳).

کہیں ہے کڑاکے کا جاڑا ہنوز
کہیں فصلِ گرما و حرِ تموز

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۱). [ع : (ح ر ر)].

ـــــ اَنْبار (ـــــ فت ا ، سک م بشکل ن) امذ.
(طبیعیات) حر برقی شناع پیما جس سے شعاعی حرارت کی چھوٹی سی مقدار بھی ناپی جا سکتی ہے ، انگ : Thermopile لیوبالڈ نوبلی فلارنس کے پروفیسر نے حر انبار ایجاد کیا.(۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۱۷). [حر + انبار (رک)].

ـــــ بَرْقی (ـــــ فت ب ، سک ر) صف.
(طبیعیات) حر برقیات (رک) سے منسوب یا متعلق. حر برقی حرارت پیما کو ایک سر پوش کے نیچے رکھ دو.(۱۹۰۱ ، تجربی عملیات ، ۷۹). [حر + برق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بَرْقِیات (ـــــ فت ب ، سک ر ، کس ق ، شد ی نیز بلا شد) امث.
(طبیعیات) وہ برقی رو جو تپش سے پیدا ہوتی ہے. پروفیسر ڈیبک نے حر برقیات کا انکشاف کیا.(۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۵۱۵).[حر + برق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ جُفْتہ غُوطی (ـــــ ضم ج ، سک ف ، فت ت ، و مع) امذ.
مائع فولاد کا درجۂ حرارت ناپنے کا آلہ ، یہ مختلف دھاتوں کا جوڑا ہوتا ہے جو ایک نقطے پر مل کر حر برقی وولٹیج پیدا کرتا ہے ، انگ : Immersion Thermocoople مائع فولاد کا درجۂ حرارت حر جفتہ غوطی سے ناپا جا سکتا ہے.(۱۹۷۳ ، فولادسازی ، ۲۰۸). [حر + جُفت (رک) ہ ، لاحقۂ صفت و نسبت + غوطہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ حَرکِیات (ـــــ فت ح ، فت نیز سک ر ، کس ک ، شد ی) امث.
طبیعیات کی وہ شاخ جس میں حرارت اور توانائی کی دوسری شکلوں مثلاً میکانی توانائی یا برقی توانائی کے باہمی تعلق کا مطالعہ کیا جاتا ہے ، انگ : Thermodynamics. جب کیمیائی حقائق کی تفہیم توانائی کی اساس پر کی جانے لگی تو حر حرکیات کا نفسِ مضمون وجود میں آیا.(۱۹۶۹ ، حر حرکیات (دیباچہ) ، ہ). [حر + حرک ، حرکت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ شُعاعیں (ـــــ ضم ش ، ی مع) امث.
(طبیعیات) حرارت پیدا کرنے والی شعاعیں ، انگ : Thermal Rays زیریں سرخ شعاعوں کو ہم حر شعاعیں اس لئے کہتے ہیں کہ ان کا نمایاں ترین اثر حرارت کی پیدائش ہے.(۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۲۵۷). [حر + شعاع (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ گُزاری (ـــــ ضم گ) امث.
(طبیعیات) اشیاء حرارت گزارنے کی خاصیت Diathermancy کا اردو ترجمہ. میلونی نے ٹھوسوں اور مائعوں میں اشعاعی حرارت کے انجذاب پر بہت کچھ تجربے کئے اس نے حر گزاری کی اصطلاح وضع کی.(۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۰۸). بلاپوتروں ... طب میں اس کے استعمال کو حر گزاری یا حراری علاج کہتے ہیں.(۱۹۶۷ ، برقیات ، ۱۰۰). [حر + ف : گزار ، گزاردن سے گزارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مرکزی تعامل (ـــــ فت م ، سک ر ، فت ک ، ت ، ضم م) امذ.
(طبیعیات) وہ عمل جس میں دو ہلکے مرکزے (نیوکلس) آپس میں مل کر ایک نسبتاً بھاری مرکزہ بناتے ہیں ، اس کے ذریعے بہت زیادہ توانائی خارج ہوتی ہے ، یہ عمل بہت اونچے ٹمپریچر پر ہوتا ہے اور اس کے لیے حرارت کی بہت بڑی مقدار درکار ہوتی ہے ، انگ : Thermo-Nuclear Reaction ۔ انسان خود بھی حر مرکزی تعامل پیدا کر سکتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۲۱)۔ [حر + مرکزہ (و ت) + ی ، لاحقۂ نسبت + تعامل (رک)]۔

ـــــ میلان (ـــــ ی لین) امذ.
وہ نقطہ یا مقام جہاں پانی کی گہرائی میں حرارت کم ہو جائے ۔ پانی کی سطح پر جو حرارت ہوتی ہے وہ پانی کی گہرائی کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے اور آخر کار ایک ایسا حصہ آتا ہے جہاں حرارت یکایک کم ہو جاتی ہے اس نقطہ کو حرمیلان (Thermo clyne) کہتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۲۲)۔ [حر + میلان (رک)]۔

ـــــ ناگزار (ـــــ ضم گ) صف.
(طبیعیات) مزاحم حرارت ، یکساں درجۂ حرارت والا۔ ذیل میں مثالی گیس کے سالمات کے حر ناگزار پھیلاؤ میں اس کی تپش دباؤ حجم اور سالمی قابلیت حرارت کے درمیان پائے جانے والے رابطوں سے بحث کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، حر حرکیات ، ۵۵)۔ [حر + ف : نا (سابقۂ نفی) + گزار ، گزاردن ـ گزارنا]۔

ـــــ نگار (ـــــ کس ن) امذ.
حرارت معلوم کر کے اس کا اندراج کرنے والا آلہ ، انگ : Thermo graph ۔ اس آلہ کو عمیق حرنگار (Bath Thermography) کہتے ہیں اس سے مختلف گہرائیوں میں درجۂ حرارت معلوم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۴۳)۔ [حر + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا]۔

حُر (ضم ح) امث.
چراغ کے گل ہونے کے وقت اس میں سے پیدا ہونے والی آواز۔ تیل ختم ہونے کے بعد چراغ کیونکر گل ہوتا ہے ، روشنی سکرات میں تھی ، وہ لرز رہی تھی ، اس میں سے حُر۔ حُر۔ حُر کی آوازیں آ رہی تھیں۔ (۱۹۳۳ ، روزنامچہ ، خواجہ حسن نظامی ، ۲۱۰)۔ [حکایت الصّوت]۔

حُرّ (ضم ح ، سک نیز شد ر) امذ.
آزاد ، خود مختار ، جو کسی کا غلام نہ ہو۔

یہ شرف کس میں جمع ہوتے ہیں
اشرف و حُرّ و سیّد و سردار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷)۔ ہر آزاد (حُر) مسلمان مرد یا عورت ... کسی فرد واحد یا حربیوں کی ایک محدود تعداد کو امان دینے کا حق رکھتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۰۹)۔ [ع]۔

حِرا (کس نیز فت ح) امذ.
مکۂ معظمہ سے شمال مشرق کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ جس کے غار میں پیغمبر صلعم عبادت کے لیے جایا کرتے تھے اور اسی غار میں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔

حرا متّاں کو یہ امر کی نگاہ تھی
تھا وحی کا سبق تو حرا درس گاہ تھی

(۱۹۷۶ ، شاد عظیم آبادی ، ظہور رحمت ، ۳۰)۔

مانگ سے کوئی پوچھے سنے نور و حرا سے
سچ کیسے گزرتا ہے رہ عشق و وفا سے

(۱۹۸۳ ، صریرِ آگاہ ، ۵۹)۔ [ع : حراء (علَم)]۔

حِراب (کس ح) امذ.
نیزے ، برچھے ، برچھیاں ؛ ایک ہتھیار ، چھوٹا نیزہ جو حبشی اپنے پاس رکھتے ہیں اور اس سے کھیلتے ہیں۔ حبشی ایک چھوٹا نیزہ رکھتے ہیں جس کو حراب کہتے ہیں اور جس طرح ہمارے ملک میں بنہ ہلاتے ہیں حبشی اس سے کھیلتے ہیں۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۳۸)۔ [ع : حَرْبَہ (رک) کی جمع]۔

حَرّاث (فت ح ، شد ر) امذ.
کھیتی باڑی کرنے والا ، بڑا کاشتکار ، کسان۔ حضرت آدم علیہ السلام حراث تھے یعنی زراعت میں مشغول رہتے تھے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۶)۔ [ع : (ح ر ث)]۔

حِراثت (کس ح ، فت ث) امث.
کھیتی باڑی ، کاشتکاری۔ بیل نے کلام کیا ... واسطے حراثت یعنی زمین جوتنے کے لئے مخلوق ہوا ہوں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۴)۔ [ع : (ح ر ث)]۔

حَرارا (فت ح) امذ.
رک : حرارہ۔

کیجیے برقِ تجلّی کو اشارا اپنا
لا چکا حسنِ جہاں سوز حرارا اپنا

(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۲۱)۔ پھر یکایک اسے کچھ حرارا سا اٹھا۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۹۳)۔ [رک : حرارہ]۔

حَرارت (فت ح ، ر) امث.
۱. گرمی ، آنچ ، تپش۔ پانی کا درجہ سن سردی میں آگ کا درد تیر حرارت تھی ... سب میں کہنا سنا۔ (۱۵۹۱ ، جانم ، رسالہ وجودیہ ، ۵)۔

کیا تھا دھنواں تس سیہ آسماں
حرارت میں تھا سب زمین و زماں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹)۔ علاج اوس کا ضد کے ساتھ کرتا ہے ، چنانچہ برودت کے لئے حرارت اور حرارت کے لئے برودت۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۲)۔ حرارت توانائی کی ایک قسم ہے یہ صرف محسوس کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۳۸)۔ ۲. **بخار کی ابتدائی کیفیت ، ہلکا بخار۔**

حرارت ہے نہ درد سر یہ سب کہنے کی باتیں ہیں
بہانہ ہے نہ آنے کا ، جتاتا ہے نزاکت کا

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۳۳)۔ لڑکی آج بہت تھکی ہوئی ہے اسے حرارت بھی ہے۔ (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۲۰)۔ ۳. گرمی

کا درجۂ اعتدال ، جسمانی گرمی۔ بخار کی حالت ... یہی عموماً صبح کے وقت حرارت ایک ڈیڑھ درجے کم ہو جایا کرتی ہے۔ (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۲۳)۔ ۴. غصّہ ، طبیعت کا کھولاؤ ، طیش۔ مسلمان کے لیے یہ بات ناممکن تھی کہ وہ اپنا کچھ وقت کسی غیر مسلم بے ایمان کے حالات پڑھنے میں صرف کرے جسکے لئے اس کا نام ہی سخت حرارت کا باعث ہوتا تھا۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۱۰)۔ ۵. جذبہ ، جوش و ولولہ ، سرگرمی۔ اس قول کی روشنی میں بھی اس حرارت کی وجہ سمجھ میں آ گئی جو دل مسلم میں ۱۹۳۰ع اور ۱۹۳۷ء کے درمیان پیدا ہوئی تھی۔ (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۲۰)۔ اف ; آنا ، ہونا۔ [ع : (ح ر ر)]۔

---پیما (---ی لین) امذ.
درجۂ حرارت معلوم کرنے کا آلہ (شیشے کی ایک نلی جس میں پارہ وغیرہ بھرا ہوتا ہے) ، مقیاس الحرارت ، تپش پیما ، تھرمامیٹر۔ سرما صرف ایام کی ایک تعداد کا نام ہے ... ممکن ہے کہ حرارت پیما کا پارہ ۷۰ سے ۹۷ تک چڑھ جائے۔ (۱۹۳۷ ، فلسفۂ تانیثیت ، ۱۳۵)۔ [حرارت + ف : پیما ، پیمودن ۔ ناپنا]۔

---تبخیر کس اضا(---فت ت ، سک ب ، ی مع) امث.
(کیمیا) حرارت کی وہ مقدار جو کسی مائع شے کے ایک گرام کو اس شے کے ٹمپریچر میں اضافے کے بغیر بھاپ میں تبدیل کرنے کے لیے درکار ہو۔ برف کی ... حرارت تبخیر ۵۴۰ کلوری فی گرام ہے۔ (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۵۰۰)۔ [حرارت + تبخیر (رک)]۔

---حُمیٰ کس اضا(---ضم ح ، شدم ، ابشکل ی) امث.
(طب) بخار کی حالت میں ہونے والی حرارت۔ مثلاً لرزہ سردی سے بخار کا شروع ہونا ، حرارت حمیٰ کا چوٹی تک پہنچنا۔ (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۷)۔ [حرارت + ع : حُمّٰی (رک)]۔

---روک (---و مع) صف.
حرارت کو روکنے والا ، حرارت سے متاثر نہ ہونے والا۔ گول یا مستطیل برتن ... حرارت روک اسٹیل کے بنائے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۵۳)۔ [حرارت + روک ، روکنا (رک)]۔

---زا صف.
تپش پیدا کرنے والا ، (کیمیا) مادّے میں وہ تبدیلی یا کیمیائی تعامل جس میں توانائی (حرارت) خارج ہو ، انگ : **Exothermic**
اگر توانائی خارج ہو تو اس تبدیلی کو حرارت زا کہتے ہیں مثلاً قدرتی گیس کا جلنا۔ (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۳)۔ [حرارت + ف : زا ، زادن ۔ پیدا کرنا]۔

---زا قیمت (---ی مع ، فت م) امث.
(کیمیا) کسی ایندھن کی ایک گرام کمیت کے جلنے سے حرارت کی جو مقدار (کلوریوں میں) پیدا ہوتی ہے وہ اس کی حرارت زا قیمت کہلاتی ہے ، انگ : **Calorfic Value** ۔ موردی شے کی حرارت زا قیمت عام طور پر بیجر کلوری فی پونڈ میں ظاہر کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۰۲)۔ [حرارت + زا (رک) + قیمت (رک)]۔

---شکن (--- کس ش ، فت ک) صف.
رک : حرارت روک۔ نمک کو پگھلانے کے لیے کاسٹ سٹیل یا حرارت شکن مرکب سٹیل کے برتن استعمال کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۲۱۶)۔ [حرارت + ف : شکن ، شکستن ۔ توڑنا ، ٹوٹنا]۔

---غریبی / غریبَہ کس صف(---فت غ ، ی مع / فت ب) امث.
(طب) بڑھی ہوئی غیر طبعی حرارت جس میں بدن کی حرارت درجۂ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے (ضد حرارت غریزی)۔ بڑھی ہوئی غیر طبعی حرارت کو اصطلاحاً حرارت غریبہ کہا جاتا ہے جس میں بدن کی حرارت درجۂ اعتدال سے متجاوز ہو جاتی ہے۔ (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۰)۔ اس مرض میں حرارت غریزی پر حرارت غریبی غالب آ جاتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، اخبارالطب ، کراچی ، اپریل ، ۱۲)۔ [حرارت + غریب + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---غریزی / غریزیَّہ کس صف(---فت غ ، ی مع / کس ز ، شد ی بفت) امث.
(طب) جسم کی طبعی گرمی جس کی اساس پر حیات قائم ہے۔ ہنسی زیبا نہیں کہ ہیبت و وقار لوگوں کے دل سے جاتا ہے اور حرارت غریزی میں ضعف آتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۴)۔ اعضاء کی حرارت درجۂ اعتدال سے کم و بیش نہیں ہونے پاتی ... جسے حرارت غریزیہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۵)۔ حرارت غریزی کے ناقص و ضعیف ہو جانے سے بدن کا تغذیہ کامل نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۸۶ ، اخبارالطب ، کراچی ، اپریل ، ۱۲)۔ [حرارت + غریز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت / + یہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

---گیر (---ی مع) صف.
(کیمیا) مادّے میں وہ تبدیلی یا کیمیائی تعامل جس میں توانائی (حرارت) جذب ہو ، انگ : **Endothermic** مادے میں ... اگر توانائی جذب ہو تو اس تبدیلی کو حرارت گیر کہتے ہیں مثلاً برف کا پگھلنا۔ (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۳)۔ [حرارت + ف : گیر ، گرفتن ۔ پکڑنا]۔

---مخصُوصَہ کس صف(---فت م ، سک خ ، و مع ، فت ص) امث.
(طبیعات) حرارت کی وہ مقدار جو کسی شے کے ایک گرام کو ایک درجہ سینٹی گریڈ تک گرم کرنے کے لیے درکار ہو ، اس شے کی حرارتِ مخصوصہ کہلاتی ہے ، انگ : **Specific Heat** ۔ ٹھوس حالت میں کسی شے کی جو حرارت مخصوصہ ہوتی ہے وہ مائع حالت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور بالعموم بڑھ جاتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۱۶۳)۔ [حرارت + مخصوص (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---مخفی کس صف(---فت م ، سک خ) امث.
(طبیعات) حرارت کی وہ مقدار جو کسی ٹھوس شے کو اس کے پگھلاؤ کے نقطے پر مائع میں تبدیل کرنے یا کسی مائع شے کو اس کے نقطۂ جوش پر بخارات میں تبدیل کرنے کے لیے درکار ہو ، انگ : **Latent Heat** ۔ حرارت مخفی پانی کو بھاپ کی شکل میں

منتقل کرنے میں صرف ہوتی ہے. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۳۲). [حرارت + مخفی (رک)].

ـــِ مَذْہَبی کس صف (ـــ فت م ، سک ذ ، فت ہ) امث.
مذہب کا جوش و جذبہ ، مذہبی ولولہ. متشرع مسلمان تھا اور حرارت مذہبی شدت سے رکھتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۶).
[حرارت + مذہب (رک) ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ ناری / نارِیَہ کس صف (ـــ / کس ر ، شد ی بفت) امث.
آگ کی گرمی ، (طب) وہ حرارت جو انسان و حیوان میں آتشی جزو سے پیدا ہوتی ہے. قلب تک سرد نسیم نہ پہونچنے سے حرارت غریزی گھٹ جاتی ہے. حرارت ناری مشتعل ہو جاتی اور حلق کے قریب و جوار ... کی رطوبات پگھلنے لگتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۷). عضو اس قدر خراب ہو گیا ہے کہ اس میں حرارت غریزی عمل نہیں کرتی نیز روح حیوانی کی امداد اس سے منقطع ہو کر حرارت ناریہ غالب آ گئی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۹). [حرارت + نار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت / + یہ ، لاحقۂ نسبت تانیث].

ـــ نا گُزار (ـــ ضم گ) صف.
رک : حرِّ نا گزار. بہاں دباؤ او حجم میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں حرارت ناگزار ... حالات کی تابع ہوتی ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۸۱). [حرارت + ف : نا (سابقۂ نفی) + گزار ، گزاردن ـ گزارنا].

ـــ نا گُزار تَبْدِیلی (ـــ ضم گ ، فت ت ، سک ب ، ی مع) امث.
وہ تبدیلی جس کے دوران گیس کے کسی حصے سے بھی نہ اندر کی حرارت باہر نکلتی ہے اور نہ باہر کی حرارت اندر داخل ہوتی ہے. حرارت ناگزار تبدیلی میں کسی گیس کے دباؤ اور حجم کے درمیان یہ تعلق پایا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۸۱). [حرارت + نا (سابقۂ نفی) + گزار (رک) + تبدیل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ نِگار (ـــ کس ن) امذ.
رک : حرّ نگار. تھرمو گراف کو جو محکمۂ آب و ہوا میں استعمال ہوتا ہے حرارت نگار کہنا چاہیے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۶۸).
[حرارت + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــِ نوعی کس صف (ـــ و لین) امث.
رک : حرارتِ مخصوصہ. تجرباتی طور پر معلوم کردہ حرارت نوعی کے تغیرات حسابات کے ذریعے معلوم کردہ قیمتوں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، گیارہویں جماعت کیلئے ، ۱۰۰). [حرارت + نوع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَرارَتی (فت ح ، فت نیز سک ر) صف.
حرارت کا ، حرارت سے منسوب یا متعلق. حرارتی اور نوری شعاعوں کے بارے میں فرض کیا جاتا ہے کہ وہ لامحدود چھوٹے ذروں پر مشتمل ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۴۸۸). [حرارت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ اِسْتِعْداد (ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ع) امث.
رک : حرارت زا قیمت. اس گیس کی حرارتی استعداد ... فی مکعب فٹ ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۸۳). [حرارتی + استعداد (رک)].

ـــ تُوانائی (ـــ ضم نیز فت ت) امث.
(طبیعیات) توانائی کی وہ قسم جو حرارت سے پیدا ہوتی ہے ، حرارت کی توانائی ، انگ: Heat Energy . روشنی توانائی کی ایک قسم ہے جو حرارتی توانائی کے مشابہ ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۳۳). [حرارتی + توانائی (رک)].

ـــ حَرَکِیات (ـــ فت ح ، فت نیز سک ر ، کس ک ، شد ی) امث.
رک : حر حرکیات. ۱۸۹۳ء میں ایک سائنس دان وین (**Wein**) نے حرارتی حرکیات یعنی تھرموڈ نامیکس کی رو سے ثابت کیا. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۶۸). [حرارتی + حرک ، حرکت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یات ، لاحقۂ جمع].

ـــ گُنجائش (ـــ ضم گ ، سک ن ، کس ء) امث.
(طبیعیات) حرارت کی وہ مقدار جو کسی جسم کو ایک درجہ سنٹی گریڈ تک گرم کرنے کے لیے درکار ہوتی ہے ، انگ: Thermal Capacity . اس نے پانی اور دھات (ظرف) کی حرارتی گنجائش کو ۲۰۰۵۸ پونڈ پانی کے مساوی سمجھا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۹۷). [حرارتی + گنجائش (رک)].

ـــ مُوصِلِیَّت (ـــ و مع ، کس ص ، ل ، شد ی بفت) امث.
(طبیعیات) موصّلِ حرارت ہونے کی صلاحیّت. فوریے کے نزدیک کسی شے کی حرارتی موصلیت تمام تپشوں پر مستقل تھی. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۰۶). [حرارتی + موصل + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَظَرِیَّہ (ـــ فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
(طبیعیات) حرارت کا پُرانا نظریہ کہ حرارت ایک لطیف لچکدار سیّال ہے جو اجسام کے چھوٹے چھوٹے ذروں کی درمیانی جگہوں میں بھرا رہتا ہے (ماخوذ : طبیعیات کی داستان ، ۱۸۷). [حرارتی + نظریہ (رک)].

ـــ نِکْلِیائی تَعامُل (ـــ کس ن ، سک نیز فت ک ، کس نیز سک ل ، فت ت ، ضم م) امذ.
(طبیعیات) **رک : حر مرکزی تعامل.** حرارت کی بہت بڑی مقدار درکار ہوتی ہے اس لیے فیوژن کے اس عمل کو حرارتی نکلیائی تعامل ... کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۷۰۳). [حرارتی + نکلیائی (انگ: Nuclear کا ترجمہ) + تعامل (رک)].

حَرارَہ (فت ح ، ر) امذ ؛ ج حرارا.
۱. **وہ گرمی جو غلبۂ شوق یا غضب میں پیدا ہوتی ہے ، تیزی ، جوش ، غضب ، غصّہ.**

حرارہ لاتی ہے روزِ فراق کی گرمی
قریب ہے تپِ دوری سے ہو مجھے سرسام

(۱۸۷۳ ، بیخود ، د ، ۱۲۱). مگر میر صاحب انگریز سے بالکل دب کر نہیں رہ گئے تھے کبھی کبھی انہیں حرارہ بھی آ جاتا تھا. (۱۹۶۰ ، گنجینۂ گوہر ، ۴۷). اف : آنا ، لانا. ۲. (طبیعیات) حرارت کی اکائی ، حرارت کی وہ مقدار جو ایک گرام پانی کو ایک درجہ سینٹی گریڈ تک (یا بہ الفاظ دیگر ۱۴.۵ سے ۱۵.۵ سینٹی گریڈ تک) گرم کرنے کے لیے درکار ہوتی ہے انگ: **Calorie** انجن کو مہیا کیے ہوئے ہر چار حراروں میں سے ایک حرارہ کے معادل کام حاصل ہوتا ہے اور تین حرارے ادنیٰ تپش والے ذخیرہ کو دے دیے جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، حر حرکیات ، ۱۲۱). عشق شاقہ اس کی توانائیوں کو زیادہ جلا کر ختم کرتی ہے ... اسے زیادہ حرارے درکار ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اخبارالطب ، کراچی ، فروری ، ۲۲). [ع : حرارۃ (ح ر ر)].

---پیما (---ی لین) امذ.
حرارہ (رک) ناپنے کا آلہ ، وہ آلہ جس سے حرارتِ مخصوصہ (رک) معلوم کی جاتی ہے ، انگ: **Calorimeter** کسی حرارہ پیما میں رکھے ہوئے برفاب (برف اور پانی **0°c** پر) کو میکانی توانائی کے صرفہ سے بلورنے پر نظام کی تپش مستقل رہتی ہے. (۱۹۶۹ ، حر حرکیات ، ۲۰). [حرارہ + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا].

---دینا محاورہ.
جال چلنا ، جُل دینا (نوراللغات).

---لینا محاورہ.
تیزی دکھانا ، جوش میں آنا ، جذبہ دکھانا ، **انگڑائی لینا**.

کیا حرارہ لیا ہے پیری نے
لے جوانی تری دہائی ہے

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۲۹).

حَراری (فت ح) صف.
حرارت کا ، حرارت (رک) سے متعلق یا منسوب. حراری یا نیم حراری منطقوں میں سامن سے مشابہ بعض سمندری افزائش کرنے کے لئے ندیوں میں چڑھنے والی مچھلیاں موجود ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۲۰). [رک : حرارۃ (بحذف ۃ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِستِعداد (---کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ع) امث.
رک : حرارتی استعداد. اس کی حراری استعداد بلاسٹ فرنیس سے دوگنی ہوتی ہے اور اس میں نائٹروجن بھی کم ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۱۵). [حراری + استعداد (رک)].

---تحریک (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
حرارت کے ذریعے عصب وغیرہ کو متہیج کرنے کا عمل یا طریقہ ، سکائی یا کسی آلے کے ذریعہ گرمائی پہنچا کر حساس کرنا یا حرکت میں لانا. حراری تحریک. اگر عصب کو ایک گرم تار سے چھوا جائے یا تار کو ۵ درجہ سینٹی گریڈ سے نیچے تک ٹھنڈا کر کے اس سے چھوا جائے تو عصب متہیج کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۰ ، تجربی نفسیات ، ۴۷). [حراری + تحریک (رک)].

---تَوافُق (---فت ت ، ضم ف) امذ.
گرمی یا سردی کی حساسیت کا حراری یے گرمی کے منطقے میں تبدیل ہو جانا. مکمل حراری توافق ... تپشوں کی صرف محدود وسعت کے اندر ہی واقع ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۰۳). [حراری + توافق (رک)].

---تُوانائی (---ضم نیز فت ت) امث.
رک : حرارتی توانائی. ساتھ ہی کافی مقدار میں حراری توانائی بھی پیدا ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۴). [حراری + توانائی (رک)].

---عِلاج (--- کس ع) امذ.
(طب) ایک علاج جس میں مریض کے جسم کو گرم کیا جاتا ہے (ملیریا کے جراثیم داخل کر کے اور بخار میں مبتلا کر کے یا برقی طور پر گرم کئے ہوئے کمرے میں ریڈیائی لہروں سے یا گرم بھاپ سے) تا کہ جراثیم مر جائیں. جنون کی یہ کیفیات چوں کہ آتشک کے جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے ان کے علاج کے لئے آتشک کا علاج ہونا ضروری ہے ، آج کل اس مقصد کے لئے حراری علاج (**Fevertherapy**) کا استعمال عام ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۲۲). [حراری + علاج (رک)].

---قِیمت (---ی مع ، فت م) امث.
رک : حرارت زا قیمت. دونوں کی حراری قیمت اور ہوا کے پلاسٹک کی حراری قیمت تقریباً ایک سی تھی یعنی حرارت کا اثر ایک جیسا تھا. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۵۸). [حراری + قیمت (رک)].

---کِیمیا (---ی مع ، سک م) امث.
طبعی کیمیا کا وہ پہلو جو مختلف تپشوں پر تعاملات کے دوران واقع ہونے والے حرارتی تغیّرات کی پیمائش یا انہیں محسوب کرنے سے بحث کرتا ہے ، اس کے نفسِ مضمون کی بنیاد بہت بڑی حد تک حر حرکیات کے پہلے قانون بقائے توانائی ، پر ہے ، انگ: **Thermochemistry** (ماخوذ : حر حرکیات ، ۴۳). طبعی کیمیا کے دیگر ابواب ... کے مطالعے کا آغاز حر حرکیات کے پہلے ، دوسرے ، تیسرے قانون اور حراری کیمیا سے کریں. (۱۹۶۹ ، حر حرکیات ، ۷). [حراری + کیمیا (رک)].

---مِنطَقہ (--- کس م ، سک ن ، فت ط ، ق) امذ.
گرم خِطّہ ، گرم علاقہ. سامن (**Salmon**) ٹھنڈے پانی میں ہوتی ہے اور حراری منطقہ میں نہیں پائی جاتی. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۲۲). [حراری + منطقہ (رک)].

حَرارِیَہ (فت ح ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
رک : حرارتی نظریہ ، انگ: **Caloric** . جس شے کو حراریہ کہتے تھے اس کا دور بھی ختم ہوا اور حرارت کو سالمی حرکت کا نتیجہ

سمجھا جانے لگا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۸۲). عرصۂ دراز تک سائنسدان ایتھر کے تصور کو بالکل اسی طرح تسلیم کرتے رہے جس طرح کہ فلوجسٹن اور حراریہ (کیلرک) کے تصور کو تسلیم کر لیا تھا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۳۰۳). [حراری + یہ ، لاحقۂ نسبت]

حِراسَت (کس ح ، فت س) امث.
۱. **محافظت** ، **نگہبانی** ، **نگرانی** ، **پاسبانی**. آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کہ حراست و پاسبانی فرماتے تھے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ۲ ، ۳۳۷). ان کو لازم ہے کہ ان کی حراست میں از حد کوشش کریں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۱۷). ۲. **گرفتاری** ، **حوالات** ، **نظربندی**. جمعدار نے آگے بڑھ کر وارنٹ دکھایا اور کہا بس اب آپ ہماری حراست میں ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۷). صاحب نے خفا ہو کر کہا کہ اپنے آدمی کا نام بتاؤ نہیں تو تمہیں حراست میں رکھیں گے. (۱۹۱۷ ، سواری دادا ، ۴۴). [ع : حراسۃ (ح ر س) = پہرہ].

ـــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **حفاظت کرنا** ، **نگہبانی کرنا**. زمیندار اپنے کھیت پر کھڑا تھا حراستو زراعت کر رہا تھا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۸۵۲). ۲. **گرفتار کرنا** ؛ **حکومت کرنا** (جامع اللغات).

ـــ میں دینا ف م ؛ محاورہ.
پولیس کے حوالے کرنا ، **گرفتار کرانا**. اس نے متواتر تاریں دیں کہ ایک معزز افسر کو بغیر منظوری شملہ کیوں حراست میں دیا گیا ہے. (۱۹۳۸ ، اقبال ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۹۸).

ـــ میں لینا ف م ؛ محاورہ.
گرفتار کرنا ، **نگرانی یا حفاظت کرنا**. قسطنطین نے حکم دیا کہ فوج کا ایک دستہ شہزادی کو اپنی حراست میں لے لے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۲۰).

حَرّاف (فت ح ، شد ر) صف.
چالاک ، **عیّار** ، **مکّار** ؛ **شوخ دیدہ** ؛ **پیشہ ور** ، **صاحبِ حرفت**.

جو حرّاف صرّاف آسمان کا
گرہ باندھ لے سُن تکا بھان کا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۶۶).

معلوم ہوئے وو چشم سخن گو کے بھید کوں رمز
ہر گز چھپی رہی نہیں حرّاف کی نظر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۶۱). اب مجھے اس کی صورت زہر لگتی ہے ، خدا ایسی حرّاف دیدہ دھوئی چھوکری سے پالا نہ ڈالے. (۱۸۷۵ ، انشائے ہادی النسا ، ۲۰۲). ایسی بدکار و حرّاف ہیں کہ خدا ان کی صحبت سے اشراف زادیوں کو بچائے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۱۷). چند سال کے بعد اس کو ایک حرّاف ، سخن ساز ، باہوش ، کارآمد ، تربیت شدہ جوان دے دیا. (۱۹۴۴ ، ایرانی افسانے ، ۱۴۳). یاروں میں سے دو بھائی واقعی ان کے ہمدرد نکلے ، تھے بھی وہ دنیا بھر کے فتی ،

بڑے حرّاف. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۳). [ع : (ح ر ف)]

حَرافَت (فت ح ، ف) امث.
تیزی ؛ **چالاکی** ، **عیاری** ، **مکّاری**.

ستا ہوں گئے غیر گھر اوس شوخ کے شب کو۔ کچھ روپ بدل کر
تدبیر کوئی مجھ کو بھی بتلاؤ خدارا۔ ہو جس میں حرافت

(۱۸۶۴ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۰۹). [ع : (ح ر ف)].

حَرّافَہ (فت ح ، شد ر ، فت ف) صف مث.
حرّاف (رک) کی تانیث. آرام دل نے سفید دیو سے تنہا کھڑا کیا دیکھتا ہے جا اور میری انگشتری اس حرافہ سے چھین لا. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۹۹). وہ چیختے ہوئے بولیں ، اگر تو اتنا ہی بھولا ہے تو کیوں گئی تھی وہ حرافہ تیرے پاس ؟. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۲۰). [حراف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَرّافی (فت ح ، شد ر) امث.
حرّاف (رک) **کا اسم کیفیت**.

خوب ہی گھات تمہیں آتی ہے حرّافی کی
کس نے سکھلائی ہے سیکھے ہو یہ تدبیر کہاں

(۱۸۹۶ ، دیوان شرف ، ۱۷۹). تم نے بھی اس کی حرافی کی بہت سی باتیں سنی ہوں گی. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنو ، ۱ : ۶۷). [حرّاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَرّاق (فت ح ، شد ر) صف.
جلانے والی چیز ، **جس کی گرمی سے دُوسری شے جل جائے**.

نکلے اس کے لب پر زخم سے آوازِ حزیں
کسوتِ آب میں ہے وائے یہ حرّاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۲).

تو عجب کیا ہے کہ اس کشورِ برفانی میں
شعلۂ تیغ شرر بار ہو برقِ حرّاق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۰). [ع : (ح ر ق)].

حَرّاقَہ (فت ح ، شد ر ، فت ق) امذ.
آگ پھینکنے والی کشتی یا جہاز ، **فائر شپ** ؛ **تارپیڈو** ، **ایک آلہ جس کے ذریعہ جلتا ہوا مٹی کا تیل پھینکا جائے**. (جامع اللغات ؛ المنجد) [ع : (ح ر ق)].

حَرّاکَہ (فت ح ، شد ر ، فت ک) صف.
متحرک کرنے والا ، **حرکت دینے والا** ، **موٹر (مشین کا)**. آلات کو ... ایک حرّاکہ کے ذریعہ جو آلات کے ساتھ لگا ہوا ہو چلایا جا سکتا ہو. (۱۹۶۱ ، تجزیی عملیات ، ۳). [ع : حرّاک (ح ر ک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

حَرام (فت ح). (الف) صف.
۱. (أ) **نامناسب** ، **ناشائستہ** ، **ناروا** ، **ممنوع**.

اے ہند کو معانی کوں کیا ہند کہتے ہیں
ایں کام باج آپ یہ کیا ہے سبھی حرام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹)۔

شیشا نہ شراب جام جانے   حق باج سبی حرام جانے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۰)۔ مجھ کو تو اس کے ساتھ کھانا حرام ہے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۹)۔ وطن تو وطن ان پر تو خاندا نی حقوق کے سلسلہ میں بھی قومی غداری حرام ہے۔ (۱۹۶۱ ، سود ، ۳۰۷)۔ (آآ) ناجائز (اولاد بال وغیرہ) آج کل ... ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو ... حرام روزی پر بسر کرتے ہیں۔ (۱۸۹۸ ، معارف (رسالہ)، ستمبر ، ۴۷)۔ حرام بچی کی ماں کی حیثیت سے وہ خود کو بے انتہا انقلابی سمجھتی تھیں۔ (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۲۳)۔ ۲۔ حُرمت والا ، بزرگ ، محترم ، قابلِ تعظیم۔ ان مہینوں کو اس سبب سے حرام کہتے ہیں کہ ان مہینوں کی طاعت کا ثواب زیادہ تر ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ لوگو! اللہ تعالیٰ نے جس دن سے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اسی دن سے اسے (مکّہ کو) حرام قرار دیا ہے۔ (۱۹۶۲ ، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۱ : ۵۱۳)۔ ۳۔ شرعی طور پر ناجائز ، خلافِ شرع ، حلال کی ضد۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام کیا ، اسے حرام جاننا۔ (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۸)۔ گزشتہ را صلوٰۃ۔ آیندہ ہمارے شعراء کو حرام اور ممنوع اشیا کے متعلق شعر نہ کہنے چاہیں۔ (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمارِ گندم ، ۲۰۰)۔ ۴۔ ناپاک ، نجس ، پلید۔ گدھ پہلے طیب رزق کھاتا تھا ، پھر یہ اپنی عقل سے حرام کی طرف راغب ہوا۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۶۹)۔ (ب) امذ۔ زنا ، بدکاری ، بُرے کام، ناجائز کام ، ایسے کام جن کا کرنا گناہ ہے۔ مجھے اپنا ڈر نہیں میں کبھی حرام کی طرف رُخ کر ہی نہیں سکتا۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۲۵)۔ میرے جنازے کا امام وہ شخص ہو جس نے کبھی ازار بند کو حرام کے واسطے نہ کھولا ہو۔ (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۳۰)۔ [ع : (ح ر م)]۔

---توشہ (---و مج ، فت ش) صف۔

حرام کی کمائی پر اوقات بسر کرنے والا ، حرام خور۔ حرام توشہ یعنی جو شخص مالِ حرام میں اپنی اوقات بسر کرے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۸۷)۔ [حرام + توشہ (رک)]۔

---جتانا ف مر ، محاورہ۔

حرام کہہ دینا ، حرام قرار دینا ، حرام سے باخبر کر دینا۔ جو خدا نے منع کیا ہے اور حرام جتا دیا ہے اوس کے عمل میں لانے اور ڈرنے ہونے سے منع کرے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰۵)۔

---چالیس گھر لے ڈوبتا ہے کہاوت۔

بدکاری کا اثر دور دور پہنچتا ہے (نوراللغات)۔

---حدیث لگانا محاورہ۔

تہمت لگانا ، الزام دینا ، بہتان جوڑنا۔ میاں نے بڑی بڑی باتیں کہیں بہت کچھ حرام حدیث لگایا کیے۔ (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۶)۔

---خوار / خور (---و معد / ضم خ ومعد نیز ومج) صف۔

۱۔ حرام سے کھانے والا ، رشوت کھانے والا ، ناجائز طریقے پر حاصل کر کے کھانے والا۔ یکھا دے وقت چار حرام خوراں حرام خوری پر آتے ہیں تو پادشاہاں ہی آزار پاتے ہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۳)۔

بحرِ کُتاں میں تجھ کو ہے مومن تلاشِ زہر
غم پر حرام خوار توکل نہ ہو سکا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸)۔ جو کچھ غصہ آپ کا مجھ حرام خور پر دربابِ گردن مروڑی ہوئی مرغی کے ہے وہ میری گردن پر ، مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ علمائے عربی ترکستان نے بلا کسی تامل کے اس کو جائز کیا ہے۔ (۱۸۷۰ ، خطوط سرسید ، ۱۰۵)۔ خسرو خاں ... نے سلطان قطب الدین کو قتل کرنے کے لیے بہاء الدین دبیر حرام خوار کو اپنے ساتھ کر لیا۔ (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۵۷۸)۔ ۲۔ نمک حرام ، بے مرّوت ، بدذات ، مُفت خورہ۔

حرام خور رقیبوں سے کیا اشارے ہیں
ادھر کو دیکھیے حاضر نمک حلال بھی ہے

(۱۸۷۸ ، آغا (اکبرآبادی) ، د ، ۱۲۸)۔ خلیفن زندہ باد ! اے چپ رہو حرام خورو! خلیفن شرما شرما کر انھیں کچھوریں اور نان خطائیاں بانٹ رہی تھیں۔ (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۲۳)۔ [حرام + ف : خوار / خور ، خوردن - کھانا]۔

---خواری / خُوری (---و معد / ضم خ ، ومعد نیز ومج) امث۔

حرام خوار / خور (رک) کا اسم کیفیت۔ یو ہی ایک چوری ہے یو ہی ایک حرام خوری ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳)۔ حال ، آں کہ یہ حرام خوری مردار اور خنزیر کے کھانے سے بھی بدتر ہے۔ (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن (حاشیہ ، شبیر احمد عثمانی) ، ۳۵)۔ جس غیبت اور فحش اور حرام خوری کی طرف طبیعت مائل ہو اس کا نام بدل کے سمجھ لیجیے کہ اس کی حقیقت بدل گئی۔ (۱۹۶۱ ، سود ، ۳۳۶)۔ ان دیانت دار لوگوں ... نے خسرو خاں کی حرام خوری اور دوسرے امراء کی نمک حلالی کے متعلق گواہی دی تھی۔ (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ)، ۵۷۸)۔ [حرام + خوار / خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خوری مُشکل سے چُھوٹتی ہے کہاوت۔

رشوت یا سستی کی عادت نہیں جاتی (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت)۔

---داڑھ لگنا محاورہ۔

مُفت خواری کی عادت ہونا (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷ : ۷)۔

---ڈِیل (---ی مج) صف۔

مُفت خورہ ، کام چور ، نکما ، کاہل ، حرام ہڈ۔ انھیں تو ٹاٹ کمبل چاہیے جو زنان ہی نکلے اور یہ حرام ڈیل محنت کا خوگر ہو۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۷)۔ [حرام + ڈیل (رک)]۔

---زادہ (فت د) صف۔

جو بغیر نکاح کے پیدا ہوا ہو ، ولدالزنا ، بدذات ، شریر (بطور گالی مستعمل) اپنی فوج سمیت جا کر ان حرامزادوں کی تلاش کرو۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۹۰)۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ بڑا حرام زادہ ہے اس کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (۱۸۹۷ ،

(۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۵۰). لیلٰی اس حرامزادے ، کتے ، کمینے کو فوراً نکال دیجیئے. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۲۹). [حرام + ف : زادہ ، زادن - جننا].

---زادی امث.
حرام زادہ (رک) کی تانیث. اس حرام زادی شرارہ جادو کو قتل کرو. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۲). جگہ جگہ موت مانگتی پھرتی تھی اب ہوائی جہاز میں موت ممکن ہے تو اس سے ڈرنے لگی ہے حرامزادی. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۳۹). [حرام + زادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---زادے حلال زادے والی کہاوت.
شریر اور نیک کا قصہ ، اس کہاوت سے ایک کہانی وابستہ ہے شریرالنفس آقا نیک خادم کا ناک میں دم کر دیتا ہے اور شریر خادم آقا کو ناک چنے چبوا دیتا ہے. ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کے ساتھ بہت خباثت برتے یا بہت ستائے. (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۳۲).

---زادے کی رسّی دراز ہے کہاوت.
شریر مدت تک جیتا ہے اور اسے چھوٹ ملتی رہتی ہے ؛ بدمعاش ہمیشہ مزے میں رہتا ہے اور پکڑا نہیں جاتا.

پہنچا ہے شب کمند لگا کر کہاں رقیب
دیکھو حرام زادے کی رسّی دراز ہے

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۹۷). بولا ابھی وہ کیا مرے ہے حرام زادے کی رسّی دراز ، وہ تو قیامت کے دن اوربہ سسکے گی. (۱۹۵۸ء ، شمع خرابات ، ۷۶).

---زدگی (---فت ز ، فت نیز سک د) امث ؛ پر حرم زدگی.
شرارت ، خباثت ، کمینہ پن ، بدذاتی. سرکشی اور بدی کرنے والے حرام زدگی اور بدذاتی نہ چھوڑیں گے. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۳۰). وہ اگر حرام زادہ تھا تو تم نے اس کی حرام زدگی کو نہیں بلکہ خود اس کو مار ڈالا ہے. (۱۹۵۵ء ، منٹو ، خالی بوتلیں خالی ڈبے ، ۲۸). آپ نے حرامزدگی لکھا ہے حرمزدگی ہونا چاہیے. (۱۹۷۶ء ، زرگزشت ، ۱۶). [حرام + زدہ / زادہ (رک) کی تخفیف + (کے بدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا صف.
رک : حرام زادہ. اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیوں بے حرامکے تجھے کیا سستی ہے ، جورو تیرے گھر میں رہے تو تجھے کھجلی ہوتی ہے. (۱۹۷۱ء ، ذکر یار چلے ، ۱۰۴).

---کا بول اٹھتا ہے حلال کا جھک جاتا ہے کہاوت.
رذیل اکڑتا ہے شریف نرمی اختیار کرتا ہے (جامع اللغات).

---کا پلا (---کس پ ، شد ل) امذ.
رک : حرام زادہ. حرام کے پلے نے تین چار مہینے ہی پھر کے عیش لوٹا اور پھر دھکا دے دیا. (۱۹۷۵ء ، ادب لطیف ، لاہور ، شمارہ خاص ، ۹۷).

---کا پیٹ (---ی مج) امذ.
حرام کا تخم ، ناجائز حمل ، نطفۂ حرام ، حمل جو ناجائز طریقے پر قرار پائے. اور یہ سالا حرام کا پیٹ نہ جانے اتنی جلدی کیوں رہ جاتا ہے. (۱۹۵۳ء ، محل سرا ، ۱۰۹).

---کا تخم (---ضم ت ، سک خ) امذ.
رک : حرام زادہ. سالوں کو کام بھی سکھلاؤ اور اوپر سے تنخواہ بھی دو اور یہ حرام کے تخم اس کا یہ صلہ دیتے ہیں. (۱۹۵۷ء ، خدا کی بستی ، ۱۵).

---کا تکا (---کس ت ، شد ک) امذ.
رک : حرام کا تخم.

ہے محتسب حرام کا تکّا حلال خور
دو سوت کو ملا کے شراب و کباب میں

(۱۸۳۶ء ، چرکین ، د ، ۳۸).

---کا جنا (---فت ج) امذ.
رک : حرام زادہ. عبداللہ نے اس لڑکے کی جانب اشارہ کر کے کہا دیکھو جی آج کی اس حرام کے جنے کی تنخواہ نہیں لگے گی. (۱۹۵۷ء ، خدا کی بستی ، ۱۹). کون ہے حرام کا جنا ، بولتا کیوں نہیں. (۱۹۸۵ء ، اوراق ، لاہور ، نومبر ، ۳۹۹).

---کار صف.
زانی ، بدکار. خدا حرام کاروں اور زانیوں کو سزا دے گا. (۱۸۷۰ء ، خطبات احمدیہ ، ۲۶۳). حرام کاروں کے سروں پر زندہ آرے چلا دے. (۱۹۳۹ء ، افسانۂ پدمنی ، ۹۳). الغرض حرام خور ہوں یا حرام کار ، میں سب کو شکاری ہی خیال کرتا ہوں. (۱۹۵۸ء ، عمر رفتہ ، ۲۲۵). [حرام + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
زنا ، بدکاری ، بدفعلی. چوکیدار کے ہاتھ سے تلوار لیکے بچے کو مار ڈالا اور عورت سے حرام کاری کی. (۱۸۳۴ء ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۷۶). کافر عورتوں کو حرام کاری پر مجبور کرنا اور ان کی خرچی کھانا جائز ہے؟. کیا اس طرح کی تاویل کر کے کسی مسلمان کے لیے حلال ہو گا کہ پیرس میں ... قحبہ خانہ کھول دے؟. (۱۹۶۱ء ، سود ، ۳۳۳). [حرام کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا مال امذ.
وہ مال جو ناجائز طور پر حاصل ہوا ہو ؛ رشوت (جامع اللغات).

---کا مال گلے میں اٹکے کہاوت.
حرام کھانے والوں کا انجام برا ہوتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۰۸ ؛ جامع اللغات).

---کرنا محاورہ.
۱. **ناجائز ٹھہرانا ، ممنوع قرار دینا.** خدا اس پر بہشت کو حرام کر دیتا

ہے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۳۹). اہلِ ایمان صرف اس بنا پر سود سے باز رہے کہ خدا نے اس کو مطلقاً حرام کیا ہے. (۱۹٦۱ ، سود ، ۳۰۷). ۲. بدکاری کرنا ، زنا کرنا. جو آدمی ایک لونڈی کو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ تو نے حرام کیا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۷). ۳. بدمزہ کرنا ، تلخ کرنا ، ناگوار بنانا ، دشوار کرنا.

کمر بند آئی شمامہ رقام
رُتی کھانا ہوں سونا مجھ پر حرام

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۸). روم میں جا کے بت پرستوں کا کھانا بالکل حرام کیا. (۱۸۹۳ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۳۰). وہ کسی دوسرے شخص کی بہبودی کے لیے تمام دنیاوی منافع اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۲۸۳).

---کوٹھے پر (چڑھ کر) پکارتا ہے کہاوت.
بُرا کام مشہور ہو کر بدنام کرتا ہے ، بُری بات مشہور ہو کر رہتی ہے. وہ بڑا احمق ہے جو جان بوجھ کر جھک مارتا ہے حرام کوٹھے پر چڑھ کر پکارتا ہے. (۱۸٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۰).

---کی کمائی (---فت ک) امث.
رک : حرام کا مال. تو کیا اس طریقے کو چھوڑ کر تمہاری طرح حرام کی کمائی کھانے لگوں. (۱۹۰۲ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۵٦).

---کی کمائی حرام میں گنوائی کہاوت.
حرام کا مال ضائع جاتا ہے : مالِ حرام بُود بجائے حرام رفت (ماخوذ : جامع اللغات).

---کے حریرے (---فت ح ، ی مع) امذ.
ایک مکروہ گالی جو حرامی اولاد کے لیے استعمال ہوتی ہے (قاموس الفصاحت ، ۱۰۹).

---کھانا (۱) صف مذ.
حرام خوار ؛ بدذات ، شریر بے ایمان تجھے خدا کی مار موت بھی تو نہیں آ کر پکارتی حرام کھانے کو ، کہاں سے آ گیا ہمارے ستانے کو. (۱۹۱۰ ، قتلِ نظیر ، ۲۰). [حرام + کھا (کھانا) سے + نا ، لاحقۂ فاعلی].

---کھانا (۲) ف م ؛ محاورہ.
ناجائز آمدنی پر گزر کرنا ؛ رشوت کھانا ؛ ناجائز کمائی کھانا ؛ مفت خوری کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---کھانا اور شلغم فقرہ.
بُرا کام بھی کرنا اور تھوڑے لالچ پر ؛ رشوت لینا اور تھوڑی سی ؛ گناہِ بے لذت (مجم الامثال ، ۱۹۹۵ ؛ علمی اردو لغت و فرہنگ امثال).

---کھانی صف مث.
حرام خوار ، شریر ، بدذات. یار وہ لڑی حرام کھانی ہے میں ایک کہتا ہوں تو وہ چار سناتی ہے. (۱۹۰۷ ، ترقی اردو ، ۷۱). [حرام + کھا (کھانا) سے + نی ، لاحقۂ تانیث].

---مغز (---فت م ، سک غ) امذ.
دماغ یعنی بھیجے کے مانند ایک نرم اور سفید گودا جو دماغ سے لے کر ریڑھ میں گردن سے کمر تک ہوتا ہے یہ درحقیقت دماغ ہی کا بڑھاؤ یا ایک حصہ ہے. حرام ہے اس طرح سخت ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جاوے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۳). شکر کی کچھ اقسام دماغ ، حرام مغز اور نظام اعصاب کو قوت فراہم کرتی ہیں. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۳۸). [حرام + مغز (رک)].

---موت (---و لین) امث.
خود کشی ، اپنی جان خود لینا ، خود کو جان سے مارنا ، ایسی ہلاکت جو ناجائز کام کرتے ہوئے واقع ہو.

ستم ہے کہتے ہیں خود کاٹ لو گا اپنا
حرام موت وہ ہم پر حلال کرتے ہیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۷۰). باہی حرام موت! جو خدا دکھائے ہم کوئی باؤا جان پر حا کم ہیں. (۱۹۳۱ ، رُسوا ، اختری بیگم ، ۱۸). [حرام + موت (رک)].

---موت مرنا ف ل ؛ محاورہ.
(مُفت میں) اپنی جان دینا ، خود کُشی کرنا ، ناجائز کام کرتے ہوئے مر جانا.

حرام موت نہ مرنے دیا جُدائی میں
حلال کر چلے تم کو بڑا ثواب ہوا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۸).

---میں برکت ہے کہاوت.
حرام خور پھلتے پھولتے ہیں (جامع اللغات).

---میں بڑا مزہ ہے کہاوت.
ممنوع بات کے کرنے میں بہت لطف آتا ہے ، چوری کا گڑ میٹھا (رک) (ماخوذ : جامع اللغات).

---میں جانا محاورہ.
ضائع ہونا ، رائیگاں جانا. مستی کی حالت میں جو پیسہ میں نے اوس کو دیا سو سب حرام میں گیا. (۱۸۳۸ ، گلستان ، ۱۳۳).

---پلّہ (---فت ہ) صف.
رک : حرام خور ، حرام ڈبل. تم جیسے کاہل اور حرام پلّہ کو بھیک دینی جائز نہیں. (۱۹٦٦ ، دلہن کی سیج ، ٦۹). [حرام + پلّہ (رک)].

---ہو جانا / ہونا ف ل ؛ محاورہ.
۱. ناجائز ہونا ، ممنوع ہونا.

دخترِ رز تو ہے بیٹی سی تری تجھ پر (یہ) حرام
رند تیرے سب اسی رشتے سے داماد ہیں شیخ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د (ق) ، ۵۰).

کچھ زہر نہ تھی شرابِ انگور کیا چیز حرام ہو گئی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۲۶۹). میں ابوسفیان کے مال سے دو چار آنے چوری سے لیا کرتی تھی کیا یہ بھی حرام ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۴). ہمارے مذہب میں تو شراب کا نام لینا بھی حرام ہے آپ پینے کو کہہ رہی ہیں. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۳۱۲). ۲. **زندگی تلخ ہونا ، گزارا مشکل ہونا ، دُشوار ہونا.**

کے پی بھر کیوں نہ میں بے جاؤں
غم سے جب ہو گئی ہو زیست حرام

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۷). آدھی رات کے بعد پلک سے پلک جھپکانی حرام تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۰). وہ آرزوئیں جن کی خاطر کھانا پینا اور سونا حرام ہو گیا ... مکڑی کے جالے سے زیادہ بودی تھیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۹۱).

حَرامان (فت ح) امذ.
دو مُقدس مقام یعنی مکّہ اور مدینہ (جامع اللغات). [رک : حرام (الف) معنی نمبر ۲ + ان ، لاحقۂ تثنیہ].

حَرامی (فت ح) صف مذ.
۱. **رک : حرام زادہ.**

جھوٹے تی کام نہ آسی بڑا نکامی ہے
جکوئی جھوٹ کتا بھوت وو حرامی ہے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۵). سرصر نے جو یہ حال اپنا دیکھا کہا موئے حرامیو تم بڑے غضب کے ہو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۳). بڑھیا بیٹے کی صورت سے لرزتی تھی بہت حرامی تھا یہ بیٹا. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۹۰). ۲. **چور ، ڈاکو ، قزاق.**

پری رُویاں کے کوچے میں خبرداری سوں جا اے دل
کہ اطرافو حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰). حرامیوں نے اس میدان میں ہمارے بھائی کو شہید کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۷). تلنگ کی ولایت چوروں اور حرامیوں کا جنگل ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۴۳۷). آج رات کو سویرے ہی یہ شور ہوا کہ حرامی (یعنی چور) آ گئے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲۵). ۳. **مُفت خور ، کام چور.** جب پیسے بجنے کی آواز پڑنے کو آ جائے تو حرامی ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۶۲). [حرام + (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بچّہ (ـــ فت ب ، شد چ بفت) امذ.
ناجائز اولاد. اس نے مجھے حرامی بچے کی طرح اگل کر پھینک دیا ہے اور میرے نسب سے منحرف ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے بیچھے ، ۲۷۶). [حرامی + بچّہ (رک)].

ـــ پِلّا (ـــ کس پ ، شد ل) امذ.
رک : حرام زادہ.

حرامی پلوں کی کیسی ہوتی ہے لینڈی تر
جڑے ہیں یار سے جا کر گلاب کی مانند

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۳۴). نیلوفر ... بات بات پر منہ بھر کے گدھا ، پاجی ، حرامی پلا کہہ دیتی. (۱۹۹۲ ، معصومہ ، ۷۳). [حرامی + پلّا (رک)].

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ.
بدذاتی ، شرارت ، کائیاں پن. سالے حرامی پن کرتا ہے ، ابھی ساری بدمعاشی نکال کر رکھ دوں گا. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۲۱). [حرامی + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تِکّا (ـــ کس ت ، شد ک) امذ.
حرام زادہ ، حرام کا تکا. یہ حرامی تکا مادر بخطا کام چور نوالہ حاضر بیس سے بیٹھا بھنگ پی پتا رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۷). [حرامی + تکّا (رک)].

ـــ حلالی کا قصّہ ہے فقرہ.
(عو) ایک کام دو کے سپرد ہو اور ہر ایک اس خیال سے انجام نہ دے کہ دوسرا انجام دے دے گا ، تو مالک غصے میں ملازموں سے کہتا ہے کہ یہ حرامی حلالی کا قصّہ ہے نہ تم نے انجام دیا نہ تم نے (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــ مُوت (ـــ و مع) امذ.
رک : حرامی تِکّا (نوراللغات). [حرامی + مُوت (رک)].

ـــ مُوت بُھلے کا پُوت کہاوت.
نیک کی بد اولاد (جامع اللغات).

حَرائِر (فت ح ، کس ء) امث ، ج.
حُرہ (رک) کی جمع ، آزاد عورتیں ، وہ عورتیں جو کسی کی لونڈی نہ ہوں یا لونڈی سے آزاد ہو گئی ہوں. محصنات سے آزاد عورتیں مراد ہیں اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ حرائر میں سے چار سے زیادہ عورتیں حرام ہیں. (۱۸۷۵ ، رسائل چراغ علی ، ۱ : ۲۰). منافقین کے عوام اور آوارہ قسم کے لوگ مسلمانوں کی باندیوں کنیزوں کو جب وہ کام کاج کے لیے باہر نکلتیں چھیڑا کرتے تھے ، اور کبھی کنیزوں کے شبہ میں حرائر کو ستاتے تھے. (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۲۳۲). [ع : (ح ر ر)].

حَرّانی (فت ح ، شد ر) صف.
گرم مُلکوں کا ، منطقۂ حارہ. پاکستان کی تراب ... آب و ہوا نیم خشک اور خشک ہونے کے باعث تراب حرّانی خصوصیات کی حامل ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۶۲). [حرّ (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

حَرْب (فت ح ، سک ر) امث. (قدیم : حَرَب).
لڑائی جو دو مسلح جماعتوں یا فوجوں کے درمیان ہو ، جنگ.

تو پر لکھیا ات حرب کھول کنبی میں کتھا سب

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۹۹).

اٹھا یک زباں ہور ہوا حرب گرم
جو پولاد اس بات تھے ہووے نرم

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۷۹). شتر نے کہا ... سوائے جنگ و جدال حرب و قتال کے اور چارہ نہیں دیکھتا ہوں. (۱۸۳۵ ، گلستانِ حکمت ، ۱۲۳). حرب و قتال کے چھوٹے چھوٹے واقعات اکثر ہوتے

رہے تھے۔ (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۹۳)۔ [ع : (ح ر ب)]۔

ــــ الفجار (ــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ف) امث۔
آغاز اسلام سے پہلے عرب کی مشہور جنگ جو قریش اور قیس کے قبیلے میں ہوئی۔ اس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی۔ اس لڑائی کو فجار اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایام الحرام میں یعنی ان مہینوں میں پیش آئی تھی جن میں لڑنا ناجائز تھا۔ دو قبائلی لڑائیاں جنہیں اسی لئے حرب الفجار کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس مہینے کی حُرمت شکنی کی جس میں تمام لڑائی جھگڑے ممنوع تھے۔ (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ)، ۸۵)۔ حرب + رک : ال (۱) + فجار (رک)]۔

ــــ فجار کس اضا (ــــ کس ف) امث۔
رک : حرب الفجار۔ حرب فجار کی شرکت ، عرب میں اسلام کے آغاز تک لڑائیوں کا جو متواتر سلسلہ چلا آتا ہے ، ان میں یہ جنگ سب سے زیادہ مشہور اور خطرناک تھی۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۶۹)۔ [حرب + فجار (رک)]۔

ــــ گاہ امث۔
میدان جنگ ، مقام کارزار ، لڑائی کی جگہ۔

گلشن فراق میں نظر آتا ہے حرب گہ
غنچوں کی ساری رات چٹکتی ہیں گولیاں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۷)۔ ایک پہلوان بیلاق کوہ پیکر نامی پُر مکر و زور حرب گاہ میں آیا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۲ : ۵۳)۔ [حرب + گہ (رک)]۔

ــــ و ضَرْب (ــــ و مع ، فت ض ، سک ر) امث۔
جنگ و جدال ، مار کٹائی ، لڑائی بھڑائی۔ فصیلیں اتنی چوڑی کہ فوج کے لوگ مع سامان حرب و ضرب ان پر رہا کرتے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۸۳)۔ جب اسے معلوم ہوا کہ الشین ابھی برسر پیکار ہے تو وہ بھی دوبارہ حرب و ضرب میں مصروف ہو گیا۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۳)۔ [حرب + و (عطف) + ضرب (رک)]۔

حِرْبا (کس ح ، سک ر) امذ۔
۱. **چھپکلی کی شکل کا ایک جانور جو کئی کئی رنگ بدلتا ہے اس کا منھ آفتاب کی طرف رہتا ہے اور اسی طرف پھرا کرتا ہے جب تک کہ غروب نہ ہو ، آفتاب پرست ، گرگٹ۔**

تجھ کو خورشید سمجھکر میں ہوا تھا عاشق
میں تلوں نہ دکھا صورت حربا مجھکو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۷)۔ حربا اس کو فارسی میں آفتاب پرست کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۹)۔

خجل اس سے خناس و سیماب و حربا
بشر اپنی فطرت میں بہروپیا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۴۳)۔ ۲. (فلکیات) **جنوبی کرۂ آسمان میں واقع ستاروں کی صورتوں میں سے ایک صورت کا نام۔** حربا یعنی بوقلمون ، تعداد کوا کب ۱۰ ۔ (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۶۶)۔ [ع : حربا (ح ر ب)]۔

حُرُبُت (ضم ح ، سک ر ، ضم ب) امث۔
ایک روئیدگی جو زمین پر بچھی ہوتی ہے ، پتے چھوٹے اور لمبے ہوتے ہیں لمبے پتوں کے اندر اور چھوٹے چھوٹے خوشبو دینے والے پتے ہوتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۰)۔ [ع]۔

حُرُبُث (ضم ح ، سک ر ، ضم ب) امث۔
رک : حربت (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۰ ؛ فرہنگ آنند راج)۔ [ع]۔

حَرْبَہ (فت ح ، سک ر ، فت ب) امذ۔
۱. (i) **لڑائی کا ہتھیار ، نیزہ ، برچھی ، بھالا۔** بنکری میں سوائے حربوں کی ورزش اور ایام صلح میں شکار کرنے کے تیسری صورت صرف اوقات کی نہ تھی۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۲۵۶)۔ پھر عبدالملک نے ایک حربہ اٹھا کر دو مرتبہ عمرو پر پھینک کر مارا۔ (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ ، ۱ : ۳۰۶)۔ ۲. **چوب دستی ، تازیانہ ؛ حملہ ، چڑھائی ، دھاوا ، چست ، جھپٹنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. **داؤ ، تدبیر ، حیلہ ، بہانہ۔** اس نے ایک اور آخری حربہ استعمال کیا تمہارے باپ کو یقین ہے کہ تم کسی خاندانی رئیس زادے کی بی بی بننا چاہو گی۔ (۱۹۵۸ ، پس چراغ پس پروانے ، ۳۵۷)۔ عورت اس حربے کی وجہ سے کئی تنازعات سے دور رہ سکتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، دائروں میں دائرے ، ۵۶)۔ ۴. **ایک درخت جس کے بیج مثلث حربے کی طرح ہوتے ہیں ، اس کے پتے اور چھال خارشت ، پیشاب اور بڑھتی ہوئی تلّی کو نافع ہیں** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۱)۔ [ع : حَرْبَۃ (ح ر ب)]۔

ــــ پڑنا محاورہ۔
حملہ ہونا ، وار ہونا ، ضرب پڑنا۔ سعد لڑ رہے ہیں اب زخمی ہونے لگے ہزار ہا حربہ پڑ رہا ہے کس کس سے اپنے کو بچائیں۔ (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت کشور ، ۲ : ۲۳۹)۔

ــــ ضَرْبَہ (ــــ فت ض ، سک ر ، فت ب) م ف۔
رک : حربے ضربے۔ یہ فرمائیے ہم میں سے کون کہا گیا ... جو حربہ ضربہ ہم پر آفت آتی ہے۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۰)۔

ــــ کَرْنا محاورہ۔
وار کرنا ، ضرب لگانا ، حملہ کرنا۔

حربے میں کس طرح سے کروں جسم پاک پر
کیوں کر گراؤں عرش کے تارے کو خاک پر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۸)۔ اُس سے حربہ کرنے کی تعریف یہ تھی کہ جب چاہیں تو حربہ کریں مگر دشمن کے جسم میں کہیں خراش بھی نہ آئے اور جب چاہیں تو قیمے تک تیار ہو جائے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۹)۔

حِرْبَہ (کس ح ، سک ر ، فت ب) امذ۔
رک : حربا۔

مثلِ حربہ ڈھونڈھتا ہے کیا مکانِ بوتراب
صورتِ خورشید ہے برپا نشانِ بوتراب
(۱۸۶۷ء، عرش (میر کلّو)، ۵ : ۲۵).

حُرْبَہ (ضم ح، سک ر، فت ب) امذ.
برتن، کوزہ، سُبُو، خُم. ود: یہ بت دومۃ الجندل میں تھا ... اس کی شکل ایک بلند و بالا انسان کی سی تھی ... تلوار حمائل کی ہوتی، کمان لٹکائی ہوتی، سامنے ایک حُرْبہ (= برتن جس میں جھنڈا رکھا ہوتا) اور تیروں کا ترکش دھرا رہتا (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۹۱۳). [ع :].

حَرْبی (۱) (فت ح، سک ر) صف.
۱. **دارالحرب کا رہنے والا، ایسے ملک کا کافر باشندہ جو علانیہ اسلام کا دشمن اور حریفِ جنگ ہو، وہ کافر جو بادشاہِ اسلام کو جزیہ نہ دیتا ہو.** اگر کوئی حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا اور دارالحرب میں اس کی بی بی اور بچہ اور کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی یا حربی کے پاس ہے ... تو اس کی تمام اشیاء مذکورہ داخل غنیمت ہوں گی. (۱۸۶۷ء، نورالہدایہ، ۲ : ۱۳۷). اور اس ملک کے کفار حربی ہیں اس لئے کہ حربی اس کافر کو کہتے ہیں جو بادشاہ اسلام کو جزیہ نہ دیتا ہو اور یہاں کے کفار جزیہ نہیں دیتے. (۱۸۵۵ء، ضمان الفردوس، ۳۷). ہر کافر حربی ہے یا ذمی؟. (۱۹۰۱ء، حیاتِ جاوید، ۲ : ۳۶۲). یہ کافر حربی خود ہمارے دیے ہوئے ہتھیار سے مسلمانوں کو ذبح کرتا ہے. (۱۹۶۱ء، سود، ۳۰۶).
۲. **حرب (رک) سے متعلق یا منسوب، جنگی** تمام ممالک اسلامیہ میں حربی تعلیم کا یہی انداز تھا .. مدرسہ حربیہ خاصۃً قابلِ ذکر ہے. (۱۹۱۳ء، شبلی، مقالات، ۳ : ۷۵).

گھیرا ہے فوق و تحت و تر و خشکِ دہر کو
اجسامِ خاک و آب کے حربی نظام نے
(۱۹۲۲ء، ز، خ، ش، فردوسِ تخیل، ۴۷). اسی حربی صلاحیت کی بنا پر اودھ کے تعلقہ دار اور زمیندار ہمیشہ ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہے. (۱۹۷۵ء، لکھنؤ کی تہذیبی میراث، ۲۲۲). [حرب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

حَرْبی (۲) (فت ح، سک ر) امث.
چھوٹا حربہ، چھوٹا نیزہ. لشکر اسمر پری زاد مثل شیر و شکر کے لشکر حریف میں مل گیا ہے حربی چلنے لگی. (۱۹۰۱ء، آفتابِ شجاعت، ۱ : ۶۳۵). [حربہ (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ تصغیر].

حَرْبِیّات (فت ح، سک ر، کس ب، شد ی نیز بلا شد) امث.
جنگ سے متعلق، علم و فن، فنونِ جنگ. حربیات میں جو ترقی یونانیوں نے ان کی وجہ سے کی وہ ... فنون علمی کے اون دارالعلموں کے قیام کا باعث ہوئی. (۱۹۱۰ء، معرکۂ مذہب و سائنس، ۱۶). اے نیاس ٹاکٹ کی کوس حربیات اور فن محاصرہ میں سب سے پہلا یونانی مصنف ہے. (۱۹۵۷ء، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱ : ۲۳۰). [حرب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + یات، لاحقۂ جمع].

حَرْبِیانی (فت ح، سک ر، کس ب، شد ی نیز بلا شد) صف.
حربیات (رک) سے متعلق یا منسوب، جنگی. جنگی چالوں اور حربیانی کاروائیوں کے جواز کے مسئلے میں پوپ گرانیان نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ جائز ہیں. (۱۹۳۵ء، جدید قانون بین الممالک کا آغاز، ۳۶۶). [حربیات + ی، لاحقۂ نسبت].

حَرْبِیَّت (فت ح، سک ر، کس ب، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **جنگ کرنے کا عمل، جنگجوئی.** صرف جائز جنگ ہی سے حقوق حربیت حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ء، جدید قانون بین الممالک کا آغاز، ۲۹۰). ۲. **فنِ جنگ، جنگی گُر.** راجپوتوں کی آبادی کی کثرت کے باعث اودھ میں حربیت کا مذاق بہت پہلے سے چلا آ رہا تھا. (۱۹۷۵ء، لکھنؤ کی تہذیبی میراث، ۲۲۲). [حرب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + یت، لاحقۂ کیفیت].

حَرْبے ضَرْبے (فت ح، سک ر، فت ض، سک ر) م ف.
کھڑی کھڑی، بار بار، ہر وقت، اُٹھتے بیٹھتے. اس خیال سے انھیں حربے ضربے ٹوکنا شروع کر دیا. (۱۸۱۳ء، ام الائمہ، ۱۳۳). حربے ضربے یہ ہی ہر آفت آتی ہے. (۱۹۲۷ء، نوراللغات، ۲ : ۵۸۸). چونکہ گمراہ اپنے دین پر پختہ نہیں ہوتا اس لئے حربے ضربے قسم توڑ دیتا ہے. (۱۹۳۹ء، حکایاتِ رومی، ۱ : ۹۰).

حَرْبِیَہ (فت ح، سک ر، کس ب، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
۱. **وزارتِ جنگ، محکمۂ جنگ.** عسکریہ کے پرانے نام کی جگہ اسے وزارت جنگ (حربیہ) کا نام دے دیا گیا. (۱۹۶۸ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۷۹۳). ۲. **جنگی رقص، عربی جنگجوؤں کا ایک رقص.** یہ خنجر کی بجائے بندوق کو اپنا قومی نشان سمجھتے ہیں ان کا پسندیدہ رقص حربیہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۳ء، رفیق طبعی جغرافیہ، ۹۰۵). ۳. **جنگ سے متعلق، فوجی، عسکری.** انور استانبول کے مکتبۂ حربیہ میں داخل ہو گیا. (۱۹۷۸ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۷۰۹). [حرب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + ہ، لاحقۂ تانیث].

حَرْث (فت ح، سک ر) امذ.
کاشت، زراعت، قلبہ رانی، کھیتی. حکمران ہیں کہ جہاں داری و جہاں بانی کے دعوے کے باوجود حرث و نسل کو ہلاک کر رہے ہیں. (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۱۹۱). [ع : (ح ر ث)].

حَرَج (فت ح، ر نیز سک ر) امذ.
۱. **نقصان، ضرر، تضییعِ اوقات، ہرج، کمی.** اس میں کیا حرج تھا کہ بھنگی کو یا اون لوگوں کو دوسرے جوہڑے میں نہلا دیتے. (۱۸۷۳ء، اخبار مفید عام، یکم اگست، ۹). بڑی لڑکیاں جو گھر کے کارو بار کرتی ہیں ان کا بڑا حرج ہوتا ہے. (۱۸۹۵ء، مکتوباتِ حالی، ۲ : ۲۰۲). میں اس کی تصویر بنا رہا ہوں اس میں کوئی حرج نہیں ہے. (۱۹۷۵ء، خاک کا شہر، ۷۰). ۲. **تنگی، سختی.** تیرے رب کی قسم یہ لوگ ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک یہ اختلاف میں آپ سے فیصلہ نہ چاہیں پھر آپ کے فیصلہ پر اپنے دلوں سے کوئی حرج (تنگی) نہ پائیں اور نیاز مندی کے ساتھ تسلیم کریں. (۱۹۷۳ء، مقامِ عدالت، ۱۰). ۳. **وہ جگہ جہاں اسقدر درخت ہوں کہ**

وہاں جانا مشکل ہو ، نخلستان ، درختوں کا جھنڈ (جامع اللغات).
[ع : (ح ر ج)].

ـــ ڈالنا محاورہ.
رُکاوٹ پیدا کرنا ، خلل ڈالنا ، نقصان پہنچانا. یہ دیکھ لو کہ محبت اس کی تعلیم میں حرج نہ ڈالے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۱۹).

ـــِ کار کس اضا ؛ امذ.
کام کا نقصان ، تضیعِ اوقات ، مضائقہ.
کہہ دیا ہے جو حرجِ کار نہ ہو دیکھنا ہم کو ناگوار نہ ہو
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۳). [حرج + کار (رک)].

ـــ کرنا ف مر ؛ محاورہ.
ترک کرنا ، چھوڑنا ، ہاتھ سے جانے دینا ؛ نقصان کرنا ، ضرر اٹھانا ؛ تنگی یا سختی برداشت کرنا. جس طرح بن پڑے اپنے سو کام حرج کرو اور بہت جلد آؤ. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۲۸).

ـــ مَرَج (سفت م ، ر) امذ ؛ سہ ہرج مرج.
۱. **شورش ، ہنگامہ ، بدنظمی ؛ جھگڑا ، بکھیڑا.** محمود شاہ بہمنی کی وفات کے بعد بہمنیہ تخت گاہ میں بہت زیادہ حرج مرج ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۱۰). سو طرح کا حرج مرج لگا ہوا ہے. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۱۸۵). ۲. **رک : حرج معنی نمبر ۱ ؛ رک : حرجہ.** اگر قانون کا نفاذ ان باتوں کا کفیل نہیں ہوتا تو ... حرج مرج کا معاوضہ کہاں ہوتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۵۶). ۳. **اوپر سوپر ، نفع نقصان ، روک راک** (فرہنگ آصفیہ). [حرج + ع : مَرَج (رک)].

حَرَجَہ (فت ح ، سک ر ، فت ج) امذ ؛ سہ ہرجہ.
۱. **نقصان کا تدارک ، نقصان کا معاوضہ (جو کوئی شخص کسی کو دے) ؛ ہرجانہ.** پچاس روپے کی پینگ کڑھیا میں کھل گئی ... اس کا ہرجہ (= حرجہ) بھی دو. کوئی پھر بہت نہیں دو دو روپیہ جرمانہ دو. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۵۵). آٹھ آنے تمہاری بات ٹھہرانے کے اور ایک آنہ آنے جانے کا اور ایک آنہ حرجہ کا ... تم کو دیا جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۳۰). ۲. **خلل ، نقصان ، رُکاوٹ.** افسوس صرف اس بات کا ہے کہ کام میں حرجہ پڑتا ہے ورنہ تکلیف تو بہت ضروری چیز ہے. (۱۹۲۳ ، روزنامچہ خواجہ حسن نظامی ، ۱۲۳). [ع : (ح ر ج)].

ـــ خَرچَہ (ـــ فت خ ، سک ر ، فت ج) امذ.
نقصان کا بدلہ اور اس سے متعلق صرف ہونے والی رقم ، نقصان اور کل صرفہ ؛ مکمل ذمہ داری. اگر آپ کی مہم ناکام رہی تو حرجے خرچے کا کون ذمہ دار ہو گا ؟ (۱۹۶۶ ، الشجاع ، کراچی ، مارچ ، ۹۰). [حرجہ + خرچہ (رک)].

حِرذَون / حِرذُون (کس ح ، سک ر ، و مع) امذ.
چھپکلی سے مشابہ لیکن بڑا جانور ، بامنی ، سوسمار ، گوہ. بعض نے ورل اور حرذون دونوں ایک بتاتے ہیں حالانکہ حرذون بامنی کا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۴۹۰). اور زمین پر کے رینگنے والے جانوروں میں سے جو تمہارے لئے ناپاک ہیں وہ یہ ہیں یعنی نیولا اور چوہا اور ہر قسم کی بڑی چھپکلی اور حرذون اور گوہ. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۱۰۳). [ع : حرذون].

حَرَّرَہ (فت ح ، شد ر بفت ، فت ر) صف ؛ فقرہ.
(لفظاً) اسے لکھا ؛ کاتب اپنے نام سے پہلے تحریر کے خاتمے پر اکثر یہ عربی کلمہ لکھتے ہیں. حرّرہ ننگ انام نواب برائے نام. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۰۳). ایک مولوی فتوے پر دستخط کرتا ہے حررہ محمد عبدالعلام الحنفی الہروی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۱۰). [ع : حررہ (ح ر ر)].

حِرْز (کس ح ، سک ر) امذ.
۱. **پناہ گاہ ، مامن** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **دعائیں جو ضرر سے بچنے کے لیے کی جائیں ؛ تعویذ.**
نام اس کا ہے حرزِ ہر مومن یاد اس کی ہے دافعِ کلول
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۴).
حرز و تعویذ و فسوں کر کے تھکے سب لیکن
اس پری شکل کا سر سے مرے سایا نہ گیا
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۰).
بسترِ عالی سے ہیں دِلہائے عالم مُطمئن
ہے عصائے پیر حرزِ طفل شمشیرِ جوان
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۷). عام طور پر روسی حرز ایک گلے پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱۰ : ۳۸۳). [ع : (ح ر ز)].

ـــ پڑھنا ف مر ؛ محاورہ.
دعاؤں کا ورد کرنا (کسی مصیبت سے بچنے کے لیے).
صحبت مری تری کا تو اتنا ہی رہا ڈول
تیں دیکھ مجھے حرز پڑھا میں پڑھا لاحول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۵۸).

ـــِ جان کس اضا ؛ امذ.
بہت عزیز ، جان سے زیادہ بڑھ کر پیارا.
حسن و حسین ہے بن علی دونو نبی کے حرزِ جاں
(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۱۷). یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان عالم اور ہر مسلمان طالب علم اسکو حرزِ جان بنائے. (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۹). مولانا کا یہ سرٹیفکیٹ جو اُن کے خلوص و محبت کی منہ بولتی تصویر ہے اس وقت بھی حرزِ جان کی طرح میرے پاس ہے. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۲۸). [حرز + جان (رک)].

ـــِ یمانی کس صف (ـــ فت ی) امذ.
وہ دعائیں جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ کو یمن جاتے ہوئے تلقین فرمائی تھیں.
حرزِ یمانی کے جان نانو کوں اس کے صریح
ورد کریں قدسیاں عرش کے لیل و نہار
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۰).
شغل یک حرزِ یمانی اس کا نام
جس کوں سیف اللہ کہیں عارف تمام

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۶۴).

اسی معجون سے طبعیت نے بشاشت پائی
دل کی اس حرزِ یمانی سے گئی گھبراہٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۲). [حرز + یمانی (یمن (علَم) + ی)].

حَرَس (فت ح ، ر) امذ ؛ ج.
نگہبانی کرنے والے ، محافظ (جمع). پانچ سو سوار حرس (باڈی گارڈ) کے اس کے قریب حاضر رہتے تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۹۴). امیر معاویہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے حرس مقرر کیے ، عہدہ حجابت پر ان کا آزاد کردہ غلام سعد مقرر تھا. (۱۹۶۵ ، خلافت بنواُمیہ ، ۱ : ۱۰۷). [ع : (ح ر س) ، حارس (رک) کی جمع].

حَرْس (فت ح ، سک ر) امذ.
نگہبانی ، پہرہ ، حفاظت ، احتیاط ؛ وقت ؛ صَدی (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [ع : (ح ر س)].

حَرْشَف (فت ح ، سک ر ، فت ش) امث.
ایک روئیدگی جو پتھریلی زمین اور پانی والی جگہوں میں ہوتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں بُستانی اور جنگلی بستانی کی ڈالیاں کاہو کی ڈالیوں کی طرح ہوتی ہیں پتوں کی شکل بھی کاہو کے پتوں کی سی ہوتی ہے اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے ساق دو ہاتھ کے قریب دراز اور انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے. پتوں کو پکا کر کھاتے ہیں حرشف جنگلی کی کئی قسمیں ہوتی ہیں ، جیسے حرشف صغیر ، حرشف کبیر (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱). حرشف ... ایک گھاس خار دار ہے فارسی میں اس کو کنگر (کذا) کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۱). عکرب ... بعض لوگ اس کو جنگلی حرشف کی قسم سے جانتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۰). [ع].

ـــِ صَغیر کس صف (ــــفت ص ، ی مع) امث.
حرشف (رک) کی جنگلی قسم اس کا پودا زمین پر بچھا ہوا ہوتا ہے اس کی ساق نہیں ہوتی (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲). [حرشف + صغیر (رک)].

ـــِ کَبیر کس صف (ــــفت ک ، ی مع) امث.
حرشف (رک) کی جنگلی قسم اس کے پتے چھوٹے اور بہت سیاہ ہوتے ہیں ساق لمبی اور اس پر بہت سے پتے اور تیز کانٹے ہوتے ہیں ساق کے سر پر ایک چیز ہوتی ہے بڑے انار کے برابر جس کا رنگ زرد ہوتا ہے بیج طولانی اور جو سے بڑے ہوتے ہیں جڑ میں سرخی کی جھلک ہوتی ہے اور یہ چیپ دار ہوتی ہے مطلق حرشف سے یہی مراد ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱). [حرشف + کبیر (رک)].

حِرْص (کس ح ، سک ر) امث.
۱. **طمع ، لالچ ، ہَوَس.** جیسے چیڑ تایا ک دیوانگی کے یہ جیتا اس تن سوں شہوت ، حرص ہوا حسن کا موریا اس کی صحبت سب اسی آزار ہوتا ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۵).

ہوا حرص جو دور کرتے اہیں بڑا مرتبہ سب میں دھرتے اہیں

(۱۶۹۰ ، قطب مشتری ، ۷).

بس حرص و ہوا سے میر اب تم بھاگو
غفلت کب تک کبھی ہمارے لاگو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۸). شکم پروری اور کھانے کی حرص سے وہ اپنی ہوشیاری کو بھول جاتے ہیں اور بے دھڑک یہاں آ جاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۴۳).

دماغوں میں جالے ، زبانوں پہ تالے
انھیں حرص کی علّتِ مُزْمِنہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۲۸). ۲. **نقالی ، رِیس ، تقلید.** ماہرلوں کا دل مہذب اقوام کی حرص کرنے کو چاہتا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۱۵). ف : کرنا ، ہونا. [ع : (ح ر ص)].

حِرْصا حِرْصی (کس ح ، سک ر ، کس ح ، سک ر) م ف.
لالچ سے ، طمع سے ، لدبدے پن سے ، دیکھا دیکھی ، اوروں کو دیکھ کر خود بھی وہی کام کرنے لگنا (نوراللغات ؛ پلیٹس). [حرص + ا ، لاحقۂ اتصال + حرصی (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]

حِرْصاہا (کس ح ، سک ر) صف مذ ؛ نیز حرصاہا.
بہت لالچ کرنے والا ، لالچی ، حریص ، لوبی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حرص (رک) + ا : اہا ، لاحقۂ صفت].

حِرْصی (کس ح ، سک ر) صف.
حریص ، لالچی.

اگرچہ اسس ڈہر وو حرصی پرنگ کیا تھا ہوس دل کے پتر ترنگ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۶).

ایک فاقے کی ہوا میں اڑ گئے مکّھی کی طرح
سب رکابی مذہب و حرصی پلاؤ نان کے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۱۲). [حرص (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ ٹَٹُّو (ــــفت ٹ ، شد ٹ ، و مع) امذ.
ایسا لالچی جسے دوسروں کے دیکھا دیکھی لالچ آ جائے (جامع اللغات). [حرصی + ٹٹو (رک)].

حَرَض (فت ح ، ر) امث.
۱. (طب) **مرض کا طول کھینچنا ، بیماری کا طُول پکڑنا ، غم و عشق سے لاغر و نحیف ہو جانا** (مخزن الجواہر ، ۲۹۳). ۲. **جسم کی گداختگی ، مذہب کا بگاڑ ، عقل یا رائے کی بربادی ؛ کمزوری و ناتوانی** (فرہنگ آنند راج). [ع : (ح ر ض)].

حَرَضی (فت ح ، ر) صف.
حرض (رک) سے منسوب یا متعلق ، اضطراری. نرض کیجئے آپکی محبوبہ آپ کو اس طرح دغا دے گئی ... لازمی طور پر آپکی حرضی خواہش اس قسم کی ہو گی. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۷۹). [حرض (رک) + ی ، لاحقۂ ـــــ].

حَرْف (فت ح ، سک ر) امذ. (قدیم : حرف)

۱. انسان کے منھ سے جو آوازیں نکلتی ہیں ان آوازوں کو تحریر میں لانے کے لیے مقرّر علامات اور نشانات ، حروفِ تہجّی. حاصل بالمصدر ... کبھی ماضی واحد مذکر کے ساتھ حرف نون لاتے ہیں ، جیسے ، لگاں ، نکاں. (۱۸۴۰ ، قواعد زبان اردو ، گل کرسٹ ، ۲). تعریف کا مستحق ابوالضیا ایک ترک ہے ، جس نے یہ حرف ایجاد کیے ہیں. (۱۸۹۴ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۳۷). الف اپنے بعد والے حرف سے مل کر کبھی نہیں آتا. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۱۷). ۲. لفظ.

جیسے شغل ہے نحو اور صرف کا
کہاں ہوش ہے عشق کے حرف کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۳).

سرکار یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا
ہونٹوں پہ کبھی حرف نہیں کا نہیں آیا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰).

میرے ہی خدّ و خال ہیں میرے تمام حرف
میں نے کیا خود اپنا تماشا کتاب میں
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۲۸). ۳. بات ، سخن ، کلام.

او سجاں مرداں کوں دیتا شرف
لکھیا ہے بُرا عورتاں کا حرف
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۶)).

وہی ہے مرے حرف کا قدرداں — کہ جوہر نہ بوجھے بجز جوہری
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۸). تحیب الدولہ اس حرف سے ایسا برہم ہوا کہ مارے غصہ کے چہرہ اوس کا سرخ ہو گیا. (۱۸۹۵ ، تحیب التواریخ ، ۱۰۰).

کہیں پیام زبانی خطوں سے بہتر ہے
یہ حرف کان میں قاصد کے میں نے ڈال دیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۵). ۴. (اَ) نقص ، عیب ، اعتراض ، نُکتہ چینی.

لکھنے پر اس کے کس کی زباں پر ہے جائے حرف
شکوہ کریں عبث ہیں جو لوح و قلم سے ہم
(۱۷۸۴ ، حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۱۲۸). (اَاَ) شک ، شبہ ، کلام کی گنجائش.

تو حق اس کا ہے کچھ نہیں اس میں حرف
حقیقت میں سب اس کے ہے حق بہ طرف
(۱۸۰۲ ، نہار دانش ، طپش ، ۶۲).

ہے حرف کمیابیِ دشمن میں پیشتر
مت کہہ درست وہم غلط کار ہے غلط
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۳۷). ۴. حیف ، افسوس ، حسرت.

پیری میں ہے حرف زندگی پر — جو قد خمیدہ ہے وہ لا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). ۵. (قواعد) وہ کلمہ جو تنہا کچھ معنی نہیں دیتا جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی اور کلمہ نہ ملے، جیسے «میں» ، «پر» ، «تک» ، «کو» وغیرہ حرف ہیں.

ہوا تحصیل فارغ شیخ اوس کے دام میں آیا
جہاں جس قسم کا تھا اسم فعل و حرف کا جوڑا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۳). حرف ، الفاظ میں صرف ربط اور تعلق کے لیے آتا ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۰۳). عربی زبان کے قواعد نویسوں نے اسم ، فعل ، حرف ، کلمہ کی صرف تین قسمیں کی ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۸). ۶. قرات یعنی نازل ہوئی قرآن سات حرفاں سوں ، ہوجیا تو تحصیل تمام ہوا. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۳۲).

کیتے نظر مجہ رحمت سوں — دیئے سات حرف نعمت سوں
(۱۷۶۵ ، جہا سرہار (ق) ، ۳). رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے فرمایا مجکو جبرئیل نے قرآن پڑھایا ایک حرف پر پھر میں نے ان سے دوہرا کر پڑھوایا پس میں برابر زیادہ پڑھواتا رہا اور وہ زیادہ کرتے گئے یہاں تک کہ سات حرف یعنی (قراۃ) تک پہنچے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۳۶). ۷. (تصوف) اوسکو کہتے ہیں جس سے خداوند تعالیٰ خطاب فرمائے (مصباح التعرف ، ۱۰۰). ۸. کنارہ ، سرا ، پہاڑ کا بالائی حصہ ، چٹان ، چوٹی ؛ قلم کا سرا جس میں ٹیڑھا قط ہو ، ٹیڑھا لکھنا (جامع اللغات). [ع : (ح ر ف)]

---- اُٹھانا محاورہ.

۱. حرف کو قلم زد کر دینا ، لفظ کو مٹا دینا.

اب تو وفا کہیں بھی نہیں ہے جہان میں
وہ حرف اس ورق سے خدایا اوٹھا لیا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۹). ۲. الف ، بے ، تے ، کے مبتدی کا حرف کو پہچان کر اپنی زبان سے ادا کرنا. اللہ رکھے اب تمہاری چھوٹی بہن بھی اردو فارسی کے حرف خاصی طرح اٹھانے لگی ہو گی. (۱۸۷۵ ، انشاء ہادی النساء ، ۷۲). اس پر جھنجھلا کر وہ کتاب میرے سر سے ماری اور کہا ... چار برس پڑھتے ہوئے اور آج تک حرف اٹھانا نہ آیا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۷).

---- اُٹھنا محاورہ.

۱. پڑھا جانا ، پڑھنے میں آنا ، شناخت میں آنا.

ہمارے خط میں وہ مضمونِ سرگرانی تھا
کہ ایک حرف نہ اس کمعذار سے اُٹھا
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۲۵). ۲. (طباعت) چھپائی میں حرف کا اُبھرنا. جو مسودہ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس میں اور جو چھپا ہے اس میں کچھ فرق نہیں ہے بجز اس کے کہ چھپنے میں کوئی حرف اچھی طرح نہیں اٹھایا کوئی حرف رہ گیا. (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۸۸). ۳. حرف دُور ہونا ، اس طرح حرف کا الگ ہونا کہ کاغذ پر نشان نہ رہے.

ہر داغِ معاصی مرا اُس دامنِ تر سے
جوں حرف سرِ کاغذِ نم اٹھ نہیں سکتا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲).

---- اُڑانا محاورہ.

۱. حرف مٹانا ، حرف قلم زد کرنا ، حرف دُور کرنا یا نکال دینا.

اگر دوسرا حرف دیجے اُڑا
تو سر اور آنکھوں یہ ہے اس کی جا
(۱۹۳۱ ، گرفتارِ قفس ، ۲۳). ۲. (طباعت) چھاپے کے ہتھّر پر سے غلط یا زائد لفظ کو مٹانا (ا ب و ، ۲ ، ۲ : ۲۲۳).

ـــ اُڑ جانا محاورہ.
حرف کا مِٹ جانا (نوراللغات).

ـــ اِستِثنا کسرِ ا مذ (ـــ کسرِ ا ، سک س ، کسرِ ت ، سک ث) امذ.
(قواعد) **وہ لفظ جو ایک چیز کو دوسری چیز سے علیحدہ کرے ، مثلاً جز ، سِوا وغیرہ.** جس چیز کو اوروں سے جُدا کرتے ہیں اس کو مستثنیٰ کہتے ہیں ... اور جو لفظ مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ سے علیحدہ کرتا ہے اس کو حرف استثنا. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۰۵). [حرف + استثنا (رک)].

ـــ اِستِدرا ک کسرِ ا مذ (ـــ کسرِ ا ، سک س ، کسرِ ت ، سک د) امذ.
(قواعد) **وہ لفظ جو پہلے جملے کے شبہ کو دُور کرے مثلاً: مگر ، لیکن ، البتہ ، سو ، پر ، وغیرہ.** پہلے جملے سے جو شبہ پڑتا ہے ، حرف استدرا ک اسے دور کر دیتا ہے. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۲۲۲). یوں نہیں کہا البتہ یوں کہا تھا ، محاورے میں کبھی اور بھی حرف استدرا ک کا کام دیتا ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۳۷). [حرف + استدرا ک (رک)].

ـــ اِستِفہام کسرِ ا مذ (ـــ کسرِ ا ، سک س ، کسرِ ت ، سک ف) امذ.
(قواعد) **وہ لفظ جو پُوچھنے کے موقع پر استعمال ہوتا ہے ، جیسے: کیا ، کیوں ، کیسے ، وغیرہ.** کبھی حرف استفہام سے تعجب مقصود ہوتا ہے ... کبھی حرف استفہام سے تفصیل مطلوب ہوتی ہے. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۲۱۰). حرف استفہام۔ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندیہ ہوا. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۳۱). [حرف + استفہام (رک)].

ـــ اَصلی کسر صف (ـــ فت ا ، سک ص) امذ.
(قواعد) **وہ حرف جو کسی لفظ کے مادّے کا جزو ہو اور جملہ تغیّرات میں باقی رہے.** عربی کے جن الفاظ کے آخر میں ہمزہ بطور حرف اصلی آتا ہے وہ اردو املا میں ہمزہ کے بغیر لکھے جائیں گے. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۶۳). [حرف + اصلی (رک)].

ـــ اِضافت کسرِ امذ (ـــ کسرِ ا ، فت ف) امذ.
(قواعد) **وہ لفظ جو ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ لگاؤ بتائے ، کا ، کی ، کے ، حروفِ اضافت ہیں.** حرفِ اضافت کی تذکیر و تانیث وحدت و جمعیت عموماً مضاف کے مطابق ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، اساس اردو ۱۸۴). [حرف + اضافت (رک)].

ـــ اِضراب کسرِ امذ (ـــ کسرِ ا ، سک ض) امذ.
(قواعد) **وہ لفظ جو کسی کو اعلیٰ سے ادنیٰ اور ادنیٰ سے اعلیٰ بنانے کے لیے استعمال ہو ؛ "بلکہ" حرفِ اضراب ہے.** کبھی ایک بات سے ترقی دے کر اسفل کو اعلیٰ یا اعلیٰ کو اسفل بناتے ہیں اور ایسے مقام میں دو جملے استعمال کرتے ہیں اور دونوں کے بیچ "بلکہ" لگاتے ہیں اس کا نام حرفِ اضراب ہے جیسے زید آدمی نہیں بلکہ فرشتہ ہے یا عمرو انسان نہیں بلکہ حیوان ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۴۳). حرفِ اضراب۔ یہ ایسا حرف ہے جس کے ذریعے سے اعلیٰ کو ادنیٰ اور ادنیٰ کو اعلیٰ ظاہر کیا جاتا ہے ، یہ کلمہ بلکہ ہے. (۱۹۳۷ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۷۳). [حرف + اضراب (رک)].

ـــ اَنداز (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
فریبی ، مکّار ، چالاک (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [حرف + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــ اَندازی (ـــ فت ا ، سک ن) امث.
مکر و فریب ، چالاکی ، مکّاری (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [حرف + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اِنکار کسرِ اضا (ـــ کسرِ ا ، سک ن) امذ.
(قواعد) **وہ لفظ جو کسی بات سے انکار کے لیے بولا جائے.** کبھی کبھی حرفِ بیان اور حرفِ انکار سے نفی استفسار یہ انداز پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۷۱). [حرف + انکار (رک)].

ـــ اَوّل کسرِ صف (ـــ فت ا ، شد و بفت) امذ.
پہلا حرف ؛ تعارف کی عبارت جو کتاب کے آغاز میں اصل مضمون یا متن سے پہلے لکھی جاتی ہے ، پیش لفظ ، مقدمہ ، دیباچہ.

سنو کہ شاید یہ نورِ صیقل
ہے اُس صحیفے کا حرفِ اوّل

(۱۹۶۷ ، سروادیٔ سینا ، ۷۶). [حرف + اوّل (رک)].

ـــ آخِر کسرِ صف (ـــ کسر خ) امذ.
خاتمے کی بات (جس کے بعد مزید کچھ کہنے کی گنجائش نہ ہو) ، آخری بات ، قطعی بات. اسلام کے متعلق قرآن کریم حرف آخر کا حکم رکھتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات گارساں دتاسی (ترجمہ) ۲ : ۳۲۲). ادب میں کوئی چیز حرفِ آخر نہیں ہوا کرتی. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۹). [حرف + آخر (رک)].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
وہ شخص جو حروف کی شناخت کر سکے ، معمولی تعلیم یافتہ ، بہت کم پڑھا لکھا ، وہ شخص جو تھوڑا سا پڑھ سکے.

دادا کو دیکھا عالم و فاضل تھے مستند
پوتے سے پوچھتے ہیں تو حرف آشنا نہیں

(۱۸۹۶ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۲). اکبر باپ کے تربیت یار سایہ سے جُدا ہو کر حرف آشنا بھی نہ ہو سکا. (۱۹۱۲ ، خیالات عزیز ، ۲۲). [حرف + آشنا (رک)].

ـــ آشنائی (ـــ سک ش) امث.
حروف کو پہچاننا ، پڑھنے کی صلاحیّت.

کہاں فرصتِ شوقِ حرف آشنائی
نظر کے اشارات میں کھو گیا ہوں

(۱۹۳۳ ، صد رنگ ، ۸۱). [حرف + آشنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔آنا محاورہ.
۱. کچھ لکھنا پڑھنا آنا ، حرف شناس ہونا. دو چار حرف جو آئے تھے اس کے بتانے میں کبھی دریغ نہ کیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۷). ۲. اعتراض کیا جانا ، عیب لگنا ، الزام آنا. سب کے نزدیک الزام پاوے گا اور اس پر حرف آویگا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۹). شاہ قلی عرم دامن پکڑ کر رونے لگا کہ ایسا نہ ہو ، جان جائے اور عزت پر حرف آئے. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۲۳۰).

ضبطِ الم پہ حرف نہ آنے دیا کبھی
آنکھوں سے ایک اشک بھی اب تک گرا نہیں
(۱۹۷۳ ، صد رنگ ، ۹۶).

۔۔۔ِ باطِل کس صف(۔۔۔ کس ط) امذ.
رک : حرف غلط.

صفحۂ دہر سے پھر گردشِ افلاک اے
حرفِ باطل کی طرح دھوئے جہاں سے ازہاق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۱). [حرف + باطل (رک)].

۔۔۔بِٹھالنا / بِٹھانا محاورہ.
(طباعت) چھاپے کے لیے حرف جمانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

۔۔۔بَحَرْف (۔۔۔فت ب ، ح ، سک ر) م ف ؛ مِحرف بہ حرف
ایک ایک حرف کرکے ، ہر لفظ ؛ کُل کا کُل ؛ بعینہٖ ، بجنسہٖ ، ہوبہو ، من و عن. پیغامبر کو چاہیے کہ جو کچھ مالک نے کہا ہو اُسے حرف بحرف ادا کرے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۴۲). رستے میں جو کچھ دیکھے حرف بہ حرف مجھ سے آ کر بیان کیجیو. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۷). کمپیوٹر کا اعلان حرف بہ حرف نقطہ بہ نقطہ درست تھا. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۱۵). حرف + ب (حرفِ جار) + حرف (رک)].

۔۔۔ِ بَحْری کس صف(۔۔۔فت ب ، سک ح) امذ.
(تجوید) وہ حروف جن کا مخرج ہونٹوں کی تری ہے. حرفِ بحری وہ حرف جو ہونٹوں کی تری سے نکلے جیسے ب. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۰۳). [حرف + بحر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بَد بَر زُبانِ بَد باشَد فارسی مقولہ اردو میں مستعمل.
بُرے کے منھ سے بُری بات نکلتی ہے (جامع اللغات).

۔۔۔ِ بَرّی کس صف(۔۔۔فت ب ، شد ر) امذ.
(تجوید) وہ حرف جو ہونٹوں کی خشکی سے نکلے. حرفِ برّی ... جیسے م. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۰۳). [حرف + بر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بِگَڑ جانا ف ل ؛ محاورہ.
حرف ہٹ جانا ، حرف خراب ہو جانا ، ترتیب قائم نہ رہنا ؛ تحریر یا چھاپے میں حرفوں کا بگڑ جانا.

ایسے بگڑے ہیں وہ مجھ سے کہ اگر نام ان کا
خط میں لکھتا ہوں تو سب حرف بگڑ جاتے ہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۶).

۔۔۔بَنانا ف م ؛ محاورہ.
حرف کو دُرست کرنا یا باقاعدہ بنانا ، چھاپے کے پتھر یا پلیٹ پر حرف کی شکل کو درست کرنا ؛ حرف کھودنا ؛ (نگینے یا پتھر وغیرہ پر) ؛ حرف بدلنا ، تحریف کرنا ، غلط کو صحیح کرنا ؛ خوشخط لکھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ِ بَیان / بَیانِیَہ کس اضا / کس صف(۔۔۔فت ب / کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو دوسرے جُملے کی ابتدا میں آ کر پہلے جُملے کی وضاحت کرتا ہے ، جیسے : کہ. بعض اوقات لفظ «یعنی» بھی حرف بیان کا کام دیتا ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۵۲). «کہ» حرف بیانیہ ہے اور ہمیشہ دو جملوں کے ملانے کے لیئے آتا ہے. (۱۹۱۴ ، قواعد اردو ، عبدالحق ، ۲۹۲). کبھی کبھی حرفِ بیان اور حرفِ انکار سے بھی استفساریہ انداز پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۷). [حرف + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + یہ ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بَھرْنا محاورہ.
(طباعت) پتھر کے اُوپر کاپی کے اُترے ہوئے کٹے مٹے حُروف میں سیاہی بھر کر درست کرنا ، بنانا (ا پ و ، ۳ : ۲۰۳).

۔۔۔پَر (پہ) اَنْگُشْت (اُنْگلی) رَکْھنا محاورہ.
تحریر یا عبارت میں نقص نکالنا یا اس پر اعتراض کرنا.

لکھتا ہوں اسد سوزشِ دل سے سخن گرم
تا رکھ نہ سکے کوئی مِرے حرف پر انگشت
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳)

میں بھلا کون ، کسی حرف پہ اُنگلی رکھوں
تُو مِرا کاتب مختار ہے جو تو لکھے
(۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ۲ ، ۱ : ۳۳۹).

۔۔۔پَکّا کَرْنا محاورہ
(مُہرکنی) مُہر کے نگ پر قلم سے لکھے ہوئے حُروف کو برمے سے کھود کر کٹاؤ بنانا (ا پ و ، ۳ : ۱۷۷).

۔۔۔پَکَڑْنا محاورہ.
عبارت یا بیان میں غلطی پکڑنا ؛ ٹوکنا ، نُکتہ چینی کرنا (نوراللغات).

۔۔۔پَہْچاننا ف م ؛ محاورہ.
حرف شناس ہونا ، حرف کو شناخت کرنا ، معمولی پڑھا لکھا ہونا.

کیا چیز ہے ادب یہ کوئی جانتا نہیں
جانے وہ کیا جو حرف بھی پہچانتا نہیں
(۱۹۴۷ ، سرود و خروش ، ۵۲).

۔۔۔پُھوٹْنا محاورہ.
حرف کا کاغذ کی دوسری طرف آ جانا.

رونا یہ نصیب میں ہے ترقیم — لکھنے میں حروف پھوٹتے ہیں
(۱۸۸۳ ، شاد ، سخنِ بے مثال ، ۹۰).

ـــــِ تاسیس کس اضا(ـــــ ی مع) امذ.
(عروض) وہ الف ساکن جو روی سے پہلے ہو اور اس کے اور روی کے درمیان ایک متحرّک فاصل ہو ، جیسے جاہل اور عاقل. مقید موسس یعنی روی ساکن کے ساتھ حرف تاسیس و دخیل ہو. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۱۰). [حرف + تاسیس (رک)].

ـــــِ تا کید کس اضا(ـــــ ی مع) امذ.
(قواعد) وہ حرف جن سے کلام میں زور آتا ہے ، مثلاً ضرور ، ضرور بالضرور ، مقرّر ، ہرگز ، کبھی وغیرہ (ماخوذ : مصباح القواعد ، ۲۶۱). بیان حرفِ تا کید کے ساتھ صرف میں لکھا جا چکا ہے. (۱۹۳۳ ، اساس اردو ، ۱۷۳). [حرف + تا کید (رک)].

ـــــِ تخصیص کس اضا(ـــــ فت ت ، سک خ ، ی مع) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو کسی اسم یا فعل کی خصوصیت یا حصر ظاہر کرنے کے لیے آئے مثلاً: ہی ، صرف ، محض ، بس ، خالی ، نرا ، اکیلا ، فقط ، تنہا. گھر کے بعد (ہی) حرف تخصیص ہے اس میں سے شاعر نے بانے ملفوظ نکال ڈالی یہ غلط ہے. (۱۸۷۲ ، عطرمجموعہ ، ۱ : ۴۴). [حرف + تخصیص (رک)].

ـــــ تراش (ـــــ فت ت) امذ.
وہ چھری جس سے حرف پتّھر یا پلیٹ سے چھیلا جاتا ہے (مہذب اللغات). [حرف + ف : تراش ، تراشیدن ـ چھیلنا ، کاٹنا].

ـــــِ تردید کس اضا(ـــــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو ایک بات کو رد کر کے اس کی بجائے دوسری بات لائے ، مثلاً خواہ ، چاہے ، یا ، یا تو ، کہ (یہ دو چیزوں کے اجتماع کو روکنے اور دو میں سے ایک کی تعین کے لیے آتا ہے). ہم نے اس مقام پر حرفِ تردید کو اس لیے استعمال کیا ہے کہ ہم کو اس بات میں شبہ ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۳). جن جملوں میں حرفِ تردید آتے ہیں ان میں سے پہلا معطوف علیہ کہلاتا ہے. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۴۶). «یا» حرفِ تردید جب دو انشائیہ جملوں کے درمیان واقع ہو تو... پہلا جملہ بحال رہتا ہے. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصہ نحو) ، ۱۶۴). [حرف + تردید (رک)].

ـــــِ تشبیہ کس اضا(ـــــ فت ت ، سک ش ، ی مع) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو کسی چیز کو دوسری چیز کے مانند ظاہر کرے مثلاً:جیسے ، ایسا ، سا ، ویسا ، جوں ، مانند ، طرح وغیرہ. گویا بجائے حرفِ تشبیہ آتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطرمجموعہ ، ۱ : ۱۵۴). بعینہٖ اور ہو بہو جب کسی حرفِ تشبیہ کے ساتھ آتے ہیں تو تا کید کا کام دیتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۶۵). جو حرف تشبیہ کو بتائے اسے حرفِ تشبیہ ... کہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۲۳۵). [حرف + تشبیہ (رک)].

ـــــِ تعریف کس اضا(ـــــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
(قواعد) وہ حرف جو اسمِ نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے استعمال ہو. الی اور مہری: ابالی ، دونوں کو حرف تعریف اور ضمیر اضافت سے دو بار متعین کیا گیا ہے. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۹۲). [حرف + تعریف (رک)].

ـــــِ تفسیر کس اضا(ـــــ فت ت ، سک ف ، ی مع) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جس سے کسی لفظ کے معنی یا کلام کا مطلب واضح کریں ، مثلاً یعنی ، مراداً ، مرادیکہ ، مطلب وغیرہ. حرفِ تفسیر... جس سے کسی لفظ کے معنے یا کسی کلام کا مطلب کھول کر بیان کریں. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۷۴). اردو میں حرفِ تفسیر «یعنی» آتا ہے جو عربی کا لفظ ہے. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد ، حصۂ نحو) ، ۱۵۴). [حرف + تفسیر (رک)].

ـــــِ تمنّا کس اضا(ـــــ فت ت ، م ، شد ن) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جس میں تمنا کا اظہار پایا جائے مثلاً کاشکے ، کاش ، اے کاش. فارسی کے دو کلمات «کاش» اور «کاشکے» اردو میں بھی بطور حرف تمنا مستعمل ہیں. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد ، (حصۂ نحو) ، ۱۵۵). [حرف + تمنّا (رک)].

ـــــِ تنکیر کس اضا(ـــــ فت ت ، سک ن ، ی مع) امذ.
(قواعد) وہ حرف یا لفظ جو کسی اسم کے ساتھ آ کر نکرہ کے معنی پیدا کرے. پھل کچھ اے نخلِ وفا تجھ میں نہیں ... ترکیب: نخلِ وفا ... پھل اسم ، کچھ حرف تنکیر. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۳۴). [حرف + تنکیر (رک)].

ـــــ ٹوٹنا محاورہ.
(خوش نویسی) حرف کے جوڑ کا کھلا رہنا جو عیب سمجھا جاتا ہے (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــــِ جار/جر کس اضا(ـــــ فت ج) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو اسم کو فعل یا مشابہ فعل سے ملانے ، مثلاً: سے ، پر ، میں ، تک ، من ، حاشا ، جو ، (پہچو اور پنجوں) وغیرہ ان حرفوں کے ہم معنی حرف عربی میں حرفِ جر کہلاتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۱۵۰).

علی سے کیوں کہ نہ ہو زیر لشکرِ کفّار
علی ہے شکل علیٰ اور علیٰ ہے حرفِ جار

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۲۷۶). سلی علیٰ یہ عربی لفظ ہیں اور ان میں علیٰ حرفِ جر ہے. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۸۲). [حرف + جار / جر (رک)].

ـــــ جاننا ف م : محاورہ.
رک : حرف پہچاننا. اکثر پہاڑی لوگ عربی کا ایک حرف جانے بغیر قرآن کے صفحے پلٹتے ہیں. (۱۹۸۰ ، تحقیقی ادب ، ۱ : ۳۲۳).

ـــــ جُڑنا ف م.
(طباعت) حرف جوڑنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

ـــــِ جزا کس اضا(ـــــ فت ج) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو جملۂ شرطیہ کے جواب میں آنے والے جملے

کی ابتدا میں آتا ہے ، جیسے ، تو ، بس وغیرہ. حرف «تو» «و» «بس» ، حرفِ جزا. (۱۸۴۰ ، قواعد زبان اردو ، گلکرسٹ ، ۴۷). تب اور تو شرطیہ جملوں میں شرط کے جواب میں آتے ہیں اس لیے ان کو حرفِ جزا کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۹۰). شرط کے جملے کے شروع میں حرفِ شرط آتا ہے جزا کے جملے کے شروع میں حرفِ جزا آتا ہے. (۱۹۳۸ ، اساس اردو ، ۱۹۰). [حرف + جزا (رک)].

---جمانا ف م ؛ محاورہ.
(طباعت) حرف جمنا (رک) کا تعدیہ (جامع اللغات).

---جمنا ف ل ؛ محاورہ.
(طباعت) چھاپے کے ٹھپّہ یا پلیٹ پر حرف کا اُثر آنا یا پکّا ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات).

---جوڑنا ف م ؛ محاورہ.
(طباعت) ٹائپ کے حروف چھاپنے کے لیے ترتیب دینا ، کمپوز کرنا (جامع اللغات).

---چبانا محاورہ.
اسل مطلب کو چُھپانے کے لیے رُک رُک کر بات کرنا.

مدعا جو ہو زباں سے کہو صاف
حرفِ مطلب کو چبایا نہ کرو
(۱۸۸۳ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۴).

---چیں (--ی مع) صف ؛ امذ.
نکتہ چیں ، حرف شناس ، ابجد خواں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[حرف + ف : چیں ، چیدن - چُنا].

---چھیلنا محاورہ.
(خوش نویسی) چاقو کی نوک سے حرف مٹانا (جامع اللغات).

---حَرف (---فت ح ، سک ر). (الف) امذ.
ایک ایک حرف ، ہر ایک حرف ، ایک ایک لفظ ، شروع سے آخر تک ، ابتدا تا اختتام.

کیا کہی تعریفِ دل ، ہے بےنظیر
حرف حرف اس مخزنِ اسرار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

نامہ امید سنگھ کو فوراً رقم کیا
جس کا تھا حرف حرف اک عنوانِ انتظار
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۸۶).

ہو گئی لوحِ آرزو سادہ
ہو گیا حرف حرف کا ستھراؤ
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۲). (ب) م ف. رک : حرف بحرف. پیغمبر کی جو نشانیاں بتائی گئی تھیں وہ حرف حرف آپ میں صحیح نظر آتی تھیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۰۹). [حرف + حرف (رک) بطور تاکید اردو کا تصرف].

---حَصْر کس اضا (---فت ح ، سک ص) امذ.
(قواعد) رک : حرفِ تخصیص. ہی : یہ حرف حصر بہت سے کلمات کا جزو بھی بن کر آتا ہے ، مثلاً کبھی ، جبھی ... جونہی ، یونہی (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۴۴۳). [حرف + حصر (رک)].

---حَق کس اضا (---فت ح) امذ.
سچی بات.

حرفِ حق دل میں کھٹکتا ہے جو کانٹے کی طرح
آج اظہار کریں اور خلش مٹ جائے
(۱۹۶۷ ، سروادیٔ سینا ، ۸۱). [حرف + حق (رک)].

---حَق بَر زُباں شَوَد جاری فارسی کہاوت.
سچی بات زبان سے نکل ہی جاتی ہے (جامع اللغات).

---خُرُوج کس اضا (---ضم خ ، و مع) امذ.
(علم قافیہ) وہ حرف جو حرف وصل کے بعد پہلا فاصلہ آئے ، جیسے آنا اور جانا میں آخری الف (خروج کے بعد کا حرف «مزید» اور مزید کے بعد کا حرف «نائرہ» کہلاتا ہے). مطلق مردف موصول غیر مخرج یعنے روی متحرک کے ساتھ ردف و وصل ہو مگر حرف خروج نہ ہو شادی اور آزادی اور فریادی میں دال روی مطلق ہے. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۱۱). [حرف + خروج (رک)].

---دَبنا محاورہ.
حرف ساقط ہونا ، شعر میں کسی حرف کا وزن سے گرنا.

چُست بندش ہو ، نہ ہو سست یہی خوبی ہے
وہ فصاحت سے گرا شعر میں جو حرف دبا
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۹۳).

---دَخِیل کس صف (---فت د ، ی مع) امذ.
(علم قافیہ) حرفِ متحرک جو تاسیس اور روی کے درمیان حائل ہوتا ہے ، جیسے : جاہل اور عاقل میں ہائے ہوز اور قاف. اگر حرف دخیل مختلف ہو تو کچھ قباحت نہیں اس کی موافقت مستحسن ہے. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۰). [حرف + دخیل (رک)].

---دَھرنا محاورہ.
رک : حرف رکھنا.

میں جس کام کو اُس کے کرتا اتھا
نہ کچھ حرف اُپر اُس کے دھرتا اتھا
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۳).
مگر حرف آتا ہے ہم پر دھرا — کہ ہے کسب کیا کنچنوں کا بُرا
(۱۹۰۳ ، تیجۂ رنڈی بازی ، ۷).

---رَبْط کس اضا (---فت ر ، سک ب) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو ایک لفظ کا علاقہ دوسرے لفظ سے ظاہر کرے (حروفِ ربط میں سے وہ حروف جو اضافت یا فاعل یا مفعول کے ربط کا کام دیتے ہیں ان کے علاوہ سب حروفِ جار کہلاتے ہیں). دوست مبتدا اور جانی اس کی خبر اور ہیں حرفِ ربط ہے (۱۸۷۲ ،

نظر مجموعہ ، ۱ : ۳۵). حرف ربط یا جار ہے مع اس کے اسم کے جیسے ، سب کے سب اس کے پاس حاضر ہوئے. (۱۹۳۳ ، اساس اردو ، ۱۸۱). [حرف + ربط (رک)].

--- ردف کس اضا (--- کس ر ، سک د) امذ.
(علمِ قافیہ) وہ ساکن حرف جو حرف روی کے قبل بلا فاصلہ واقع ہو اور اس کے اور روی کے درمیان کوئی اور حرفِ واسطہ نہ ہو اور وہ حرفِ ساکن حروفِ مدہ میں سے ہوتا ہے ، جیسے یار ، نور ، تیر میں ا ، و ، ی (اسے ردفِ مطلق کہتے ہیں) ؛ ۲. وہ ساکن حرف جو ردف مطلق اور روی کے درمیان واقع ہو ، جیسے دوست کا سین (اسے ردفِ زائد کہتے ہیں). حرف ردف کا اختلاف اشعار عرب میں جائز اور شائع ہے. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۳۸). [حرف + ردف (رک)].

--- رَکھنا محاورہ.
(کسی پر) عیب رکھنا ، نقص نکالنا ، الزام لگانا ، اعتراض کرنا.

رکھا دل نے لبِ جاں بخش پر حرف
مسیحا سے ہوا بیمار گستاخ

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۳). بہت سی کراستیں ایسے اشخاص کو حکم یا ثالث بنا کر ان کے رو برو ثابت کر دکھائی گئی ہیں جنکی دیانت پر حرف رکھنا ناممکن ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۳۵).

--- روی کس اضا (--- فت ر) امذ.
(علمِ قافیہ) وہ آخری حرف جس کی تکرار قوافی میں لازمی ہو کیونکہ قافیے کی بنیاد اسی پر ہوتی ہے. حرف روی جب ساکن ہو جیسے دہن اور ذقن میں نون تو اس کو روی مقید کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۰۲). غالباً وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ ان قوافی میں "یاء" (ی) حرف روی ہے. (۱۹۸۳ ، سنگِ خانہ شکستم من ، ۱۳۱). [حرف + روی (رک)].

--- زُبان پَر لانا محاورہ.
بات منھ سے نکالنا ؛ دل کی بات کا اظہار کرنا ، گلہ شکوہ کرنا.
بادشاہ عالیجاہ سے رو رو کر یہ حرف زبان پر لائیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۹). اگر ام المومنین کو ناگوار ہوتا تو کوئی بڑی بات نہ تھی مگر نہیں ، بالکل خاموش ہو گئیں اور ایک حرف زبان پر نہ لائیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۸).

--- زد ہونا محاورہ.
تعجب میں پڑنا ، حیرت زدہ ہونا ، مسحور ہو جانا. اتفاقیہ معائنہ لوح کا یک قلم خاطر سے بھلایا ، حرف زد ہو کر دیکھنے لگا. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۵۰۸).

--- زَن (--- فت ز) صف.
۱. بولنے والا ، باتیں کرنے والا ، گویا.

زباں مجھ دل کی سوزش کے بیاں کرنے سے جل جاوے
زباں کیا حرف زن جوں شمع سر تا پا پگھل جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۱).

حرف زن مت ہو کسی سے تو کہ اے آفتِ شہر !
جاتے رہتے ہیں ہزاروں کے سر اک بات کے بیچ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۸۲). ساحر کے پاس پہونچا او حرف زن ہوا کہ اے بھائی تم کون ہو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۷۳). ۲. **اعتراض کرنے والا ، نکتہ چیں.** اس مقدمہ میں حضور ضرور کوئی تدبیر ایسی فرمائیں ... ورنہ سلاطین عالم حرف زن ہونگے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸۵۳).

خواب میں بھی جو کسی پر حرف زن ہوتا نہیں
عیب جو کی گفتگو جس کا سخن ہوتا نہیں

(۱۹۵۳ ، دھم پد (ترجمہ) ، ۸۰). [حرف + ف : زن ، زدن - مارنا].

--- زَنی (--- فت ز) امث.
حرف زن (رک) کا اسم کیفیت ، اعتراض ، نکتہ چینی. روس میں رفتہ رفتہ اخباروں نے جرمن پالیسی پر حرف زنی شروع کر دی. (۱۸۸۹ ، حسن ، جنوری ، ۵۸). کوئی آپ کی سیرت و کردار پر ... حرف زنی نہ کر سکا. (۱۹۶۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۷۵۰). اف : کرنا. [حرف + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- زیرِ لَب کس صف (--- ی مع ، کس ر ، فت ل) امذ.
وہ بات جو منھ ہی منھ میں کہی ہو ، وہ بات جو اتنی آہستہ ہو کہ سنائی نہ دے.

مری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی
میں حرف زیرِ لب شرمندۂ گوشِ سماعت ہوں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۶۳). [حرف + زیر (رک) + لب (رک)].

--- ساکِن کس صف (--- کس ک) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جس کا تلفظ بلا حرکت کیا جائے ، وہ حرف جس پر حرکت کی علامت زبر ، زیر ، پیش یا اس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو. حرفِ ساکن بعد دو ساکن ، متوالی تین ساکن زبان فارسی و اردو میں اکثر اور زبان ہندی میں نادر اور زبان تازی میں مفقود ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۱۰۸). حرفِ ساکن کے بعد غیر متحرک آنے کو وقف کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اساس اردو ، ۱۵). [حرف + ساکن (رک)].

--- سَرائی (--- فت س) امث.
چرب زبانی ، میٹھی میٹھی باتیں کرنا. محمد قلی کی حرف سرائی اور افسانہ طرازی سے مصالحت کی گفتگو درمیان آئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۶۹). [حرف + ف : سرا ، سرائیدن - گانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سَرزد ہونا محاورہ.
کوئی بات منھ سے نکل جانا.

معاذاللہ یہ حرف بے موقع ہوا سرزد
جو اسکو پھر کہوں تو ہوں میں مردود سلطانی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۴).

--- سَر کَرنا محاورہ (قدیم).
لفظ منھ سے نکالنا ، بولنا.

ان نے اک حرف آج سر نہ کیا
عجز نے میرے کچھ اثر نہ کیا
(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۶۰).

ــــِ شَرْط کس اضا(ـــ فت ش ، سک ر) امذ.
(قواعد) جب کسی کام کو موقوف کرتے ہیں تو موقوف علیہ کے آغاز میں جو لفظ لاتے ہیں وہ حرف شرط ہے مثلاً اگر ، جو ، ہرچند وغیرہ. لفظ «اگر» و «جو» حرف شرط ہیں. (۱۸۲۰ ، قواعد زبان اردو ، ۷۳). اگر علم پڑھو گے تو عزت پاؤ گے. اس فقرے میں ... «اگر» حرف شرط ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۵۹). قضیہ کے دونوں جزوں سے جس کے ساتھ حرفِ شرط «اگر» یا «جب کبھی» لگایا جائے اس کو مقدم کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۷). [حرف + شرط (رک)].

ــــِ شِکایَت کس اضا(ـــ کس ش ، فت ی) امذ.
ایسی بات جس سے گلہ شکوہ ، ناگواری یا ناپسندیدگی ظاہر ہو. مُردے حرفِ شکایت ادا کرنے کے لیے خدا کے سامنے دربار قیامت ہی میں لب کھول سکیں گے. (۱۹۰۰ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳ : ۱۶۵). وہ دن یاد آتے ہیں تو اپنے آپ کو کوستا ہوں ، وہ واقعی بے زبان تھیں ، ان کے لبوں پر کبھی حرفِ شکایت نہیں آیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۳۰). [حرف + شکایت (رک)].

ــــ شَناس (ـــ فت نیز کس ش) صف.
حروف کو پہچاننے والا ، وہ شخص جو تھوڑا سا پڑھ سکے ، نوآموز ، معمولی پڑھا لکھا. جو لوگ صرف حرف شناس اور کم مایہ ہیں اس کے فائدہ سے محروم رہیں گے. (۱۸۷۴ ، مقالات حیدری ، ۸۰). (اسی) فیصدی آبادی کا حرف شناس نہ ہونا کس قدر عیب کی بات ہے. (۱۹۵۷ ، اردو رسم الخط اور طباعت ، ۹۱). [حرف + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

ــــ شَناسی (ـــ فت نیز کس ش) امث.
حروف کو پہچاننا ، حروف پڑھنے کی استعداد. ممکن نہیں کہ حرف شناسی کے بعد اس کا پہلا سبق یہ نہ ہو. (۱۸۸۵ ، محسنات ، ۵). [حرف + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ شُنو (ـــ کس نیز ضم ش ، ولین) صف.
بات سننے والا ، نصیحت پر کان دھرنے والا (پلیٹس). [حرف + ف : شنو ، شنودن نیز شنیدن - سننا].

ــــِ صَحِیح / صَحِیحَہ کس صف(ـــ فت ص ، ی مع / فت ح) امذ.
(قواعد) وہ حرف جو حروفِ علّت (ا ، و ، ی) یا اعراب کے بغیر آپس میں مل کر آواز پیدا نہیں کر سکتے ، مُصمتہ.

جو تُو ہے سو وہ ہے اور جو وہ ہے سو تُو
ہیں حرفِ صحیح جھوڑ علتِ معلول
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۸۹). [حرف + صحیح (رک) / + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ــــِ عَطْف کس اضا(ـــ فت ع ، سک ط) امذ.
(قواعد) وہ کلمہ جو دو کلموں یا جملوں کو باہم ملائے مثلاً اور ، و ، پھر. حرف عطف کے قبل جو لفظ ہو اس کا نام معطوف علیہ اور بعد حرفِ عطف کے جو ہو اس کا نام معطوف ہے. (۱۸۲۰ ، قواعد زبان اردو ، گلکرسٹ ، ۵۵). وہ مرکب ہے جو بغیر حرفِ عطف کے ترتیب دیا جائے. (۱۹۳۳ ، اساس اردو ، ۱۷۳). جملۂ معطوفہ یا جملۂ عاطفہ وہ جملہ ہے جس میں حرف عطف ہو ، مذکور یا محذوف. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۹۲). [حرف + عطف (رک)].

ــــِ عِلَّت کس اضا(ـــ کس ع ، شد ل بفت) امذ.
۱. (قواعد) وہ حرف جو کسی حرف صحیح کو متحرّک کرے ، ا ، و ، ی میں سے کوئی ایک ؛ مصوتہ ، (ا ، و ، ی ، جب کسی لفظ میں دوسرے حرف کے مابعد آئیں تو حرفِ علت ہو جاتے ہیں). حرف علت وہ ہے جس کے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۵). ۲. (قواعد) وہ لفظ جو کسی امر کا سبب ظاہر کرے ، جیسے : کیونکہ ، اس لیے کہ ، تا کہ وغیرہ. کبھی «یعنی» بھی حرفِ علت کا کام دیتا ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۵۹). کبھی حرفِ علت محذوف ہو جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، اساس اردو ، ۱۹۱). [حرف + علّت (رک)].

ــــِ غَلَط کس صف(ـــ فت غ ، ل) امذ.
وہ حرف جو تحریر میں غلط لکھا گیا ہو اور اُسے مِٹا دیا جائے.

گو کہ ہم صفحۂ ہستی پہ تھے اِک حرفِ غلط
لیک اٹھّے بھی تو اِک نقش بٹھا کے اٹھّے
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۲۰۳). ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسلمانوں کا نام ہی صفحۂ ہستی سے نہیں تو کم از کم صفحۂ ہند سے حرفِ غلط کی طرح مٹایا جانے والا ہے. (۱۹۷۵ ، ڈاکٹر محمود حسین ، خطبات محمود ، ۵۰). [حرف + غلط (رک)].

ــــِ غَیرِمُتَحَرِّک کس صف(ـــ ی لین ، ضم م ، فت ت ، ح ، شد ر بکس) امذ.
(قواعد) وہ حرف جس پر تینوں حرکتوں (زبر ، زیر ، پیش) میں سے کوئی حرکت نہ ہو ، جیسے شناخت میں خ ، ت. حرف ساکن کے بعد حرف غیر متحرک آنے کو وقف کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اساس اردو ، ۱۵). [حرف + غیر (رک) + متحرک (رک)].

ــــِ غَیرمَنْقُوطَہ کس صف(ـــ ی لین ، فت م ، سک ن ، و مع ، فت ط) امذ.
(قواعد) وہ حرف جس پر نقطہ نہ لکھا جائے ، بغیر نقطے والا حرف (اپ و ، ۳ : ۱۹۶). [حرف + غیر (رک) + منقوط (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ــــِ فاعِلی کس صف(ـــ کس ع) امذ.
وہ حرف جو مصدر متعدی میں بطور علامتِ فاعل استعمال ہوتا ہے ، یہ حرف «نے» ہے ، علامت فاعل. اس قواعد میں قابلِ لحاظ یہ ہے کہ حرفِ فاعلی «نے» کا کہیں ذکر نہیں ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۹۱). [حرف + فاعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ قَید کس اضا(ـــ ی لین) امذ.
(علمِ قافیہ) ردف (حروفِ مدّہ) کے سوا اور کوئی حرفِ ساکن جو روی سے پہلے بلا فاصلہ واقع ہو ، جیسے ابر کی ب، تخت کی خ. بعض شعرا حرفِ قید کے مقابل قافیے میں غلطی کا خیال نہیں کرتے ناجائز الفاظ لے آتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۲۹۸). [حرف + قید (رک)].

ـــــ گرانا محاورہ.
(عروض) کسی حرف کو بذریعۂ زحاف دور کرنا ؛ تقطیع میں کسی حرف کو ساقط کرنا یا خارج کر دینا. اسی طرح سیکڑوں لے دھوکے کھاتے ہیں اور عین و ہائے ملفوظہ کے سوا اور حرف بھی گراتے ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۳۷). رکن کے اول میں سببِ خفیف ہو تو اس کا دوسرا حرف گرانا جیسے فاعلن سے الف گرایا فعلن رہا. (۱۹۱۳ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۶۳).

ـــــ گرم کس صف(ـــ فت گ ، سک ر) امذ.
تند و تیز گفتگو ، حرارت افروز کلمات ، پُر جوش الفاظ.

اک حرفِ گرم سنتے ہی لو دے اٹھیں دماغ
ہندوستان میں وہ حرارت کہاں ہے جوش

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۰). ان کے گھر والوں یا ملنے والوں نے کبھی ان کے منہ سے حرفِ گرم نہیں سنا. (۱۹۸۵ ، نقد و نگارش ، ۱۵۳). [حرف + گرم (رک)].

ـــــ گرنا محاورہ.
(عروض) کسی مصرعے کی تقطیع میں کسی حرف کا خارج ہو جانا جیسے "عجب عالم میں مریضِ شبِ تنہائی ہے" اس مصرع میں "ع" وزن سے ساقط ہو گیا ہے (مہذب اللغات).

ـــــ گو (ـــ و مج) صف.
شکوہ و شکایت کرنے والا ؛ شاعر ، سخن گو.

سہر لیہاں ہوا حلاوت سوں
حرف گویاں کوں نام تجھ لب کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۱). [حرف + ف : گو ، گفتن ـ کہنا ، بولنا]

ـــــ گوئی (ـــ و مج) امث.
گفتگو ، بات چیت.

اک دم نہ شبِ قتل کو سوئی زینب
تھی دل سے شریکِ حرف گوئی زینب

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۳۲). حرف + گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گیر (ـــ ی مع) صف.
نکتہ چیں ، معترض ، عیب جو.

خلش تھی مدِ نظر ہم سے حرف گیروں کو
سو ہم نے ہاتھ ہی لکھنے سے یک قلم کھینچا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷). اگر مارا کی جگہ ماریا بولو تو صرفی حرف گیر ہو گا. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۲). یوں تو امرتسری عام آدمیوں کے مقابلے میں بہت حرف گیر ہیں یعنی ہر شخص دوسروں کے عیب ٹٹولنے اور کرداروں میں سوراخ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا رہتا ہے. (۱۹۵۵ ، منٹو ، نمرود کی خدائی ، ۱۰۹). [حرف + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا].

ـــــ گیری (ـــ ی مع) امث.
نکتہ چینی ، اعتراض ؛ عیب جوئی. مولف کو قدما کی حرف گیری اور نکتہ چینی مقصود نہیں. (۱۸۶۳ ، تلخیص معلیٰ ، ۳۸). اس مقالے پر میری حرف گیری انہیں خوش نہیں آئی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۷). [حرف + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لانا محاورہ.
اعتراض کرنا ، عیب نکالنا ، نکتہ چینی کرنا.

رقعہ لکھ کر کسی جاہل نے اسے بھجوایا
حرف یوں میری ملاقات پہ کوئی لایا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۶۱). کیا یہ آپ کی عزتِ نفس پر حرف لانے والی بات نہیں. (۱۹۱۸ ، افاداتِ مہدی ، ۲۹۳).

ـــــ لگانا محاورہ.
رک : حرف لانا. جو مستند عالم ہیں ... ان پر تو ابا جان بھی کوئی حرف نہیں لگا سکتے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۹).

ـــــ مُتَحَرِّک کس صف(ـــ ضم م ، فتت ، ح ، شد ر بکس) امذ.
(قواعد) وہ حرف جس پر تینوں حرکتوں (زبر ، زیر ، پیش) میں سے کوئی حرکت ہو. وقف: کسی کلمے کے آخری حرف پر سانس اور آواز دونوں کو روک کر ٹھہر جانا اور اگر وہ حرفِ متحرک ہے تو اس کو ساکن کر دینا. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۳۱). [حرف + متحرک (رک)].

ـــــ مُتَشابِہ / مُتَشابِہَہ کس صف(ـــ ضم م ، فت ت ، کس ب / فت ہ) امذ.
(قواعد) وہ حروفِ تہجی جو بناوٹ میں ہم شکل ہوتے ہیں لیکن اپنے نقطوں کے فرق سے پہچانے جاتے ہیں جیسے ب ، پ ، ت ، ث اور ج ، چ ، ح ، خ وغیرہ (ا پ و ، ۳ : ۹۸۰). بہت سے حرف ایسے ہیں جن کی صورت ایک دوسرے سے نہایت مشابہ ہے اور ان میں صرف نقطوں سے فرق ظاہر ہوتا ہے ایسے حروف کو بعض اہلِ قواعد حروفِ متشابہہ کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۰). حروفِ متشابہ : جن کی شکل ملتی جلتی ہو صرف نقطے کا فرق ہو جیسے ب ـ ت وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حرف + متشابہ / متشابہہ (رک)].

ـــــ مُجَوَّف کس صف(ـــ ضم م ، فت ج ، شد و بفت) امذ.
چشم دار حرف جیسے ص ، ط ، ہ (یک چشمی) ، بھ ، جھ ، کھ : (دو چشمی) (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۲۱۰). [حرف + مجوّف (رک)]

ـــــ مُحَرَّف کس صف(ـــ ضم م ، فت ح ، شد ر بفت) امذ.
(خوش نویسی) ترچھا لکھا ہوا حرف ؛ ترچھی کشش کا لکھا ہوا حرف (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۲۱۰). [حرف + محرّف (رک)].

---مخلُوط کس صف(---فت م ، سک خ ، و مع) امذ.
(قواعد) حرفِ مخلوط جو دوسرے سے مل کر ادا ہو، جیسے : کیا کی «ی» اور گھر کی «ہ» کیا کی جگہ «کا» اور گھر کی جگہ «گر» تقطیع میں آئے گا (اردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۶۷). [حرف + مخلوط (رک)].

---مُدّعا کس اضا(---ضم م ، شد د بفت) امذ.
حرفِ مطلب ، غرض ، مقصود.

کوئی جو اس کو پڑھ کر عاشق کا خط سُنائے
اک حرفِ مدعا پر سو بے نقط سُنائے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۷).

آ سکا نہ ہونٹوں پر حرفِ مدعا اب تک
مرحلہ محبت کا طے نہ ہو سکا اب تک

(۱۹۸۵ ، آئینے کے اس طرف ، ۵۵). [حرف + مدعا (رک)].

---مُرَکَّب کس صف(---ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ.
(قواعد) دو یا دو سے زیادہ ملا کر لکھے ہوئے حروف، جیسے: جا ، جب ، گھر (ا ب و ، م ؛ ۱۹۷). [حرف + مرکب (رک)].

---مَزِید کس صف(---فت م ، ی مع) امذ.
حروفِ خروج (رک) کے بعد کا حرف (ماخوذ : بحرالفصاحت ، ۲۰۳). [حرف + مزید (رک)].

---مَشرُوق کس صف(---فت م ، سک س ، و مع) امذ.
(قواعد) وہ حرف جو لکھا جائے لیکن پڑھا یا بولا نہ جائے جیسے : خواب ، خواجہ یا خواہش میں واو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آنندراج). [حرف + مسروق (رک)].

---مُشَدَّد کس صف(---ضم م ، فت ش ، شد د بفت) امذ.
(قواعد) تشدید والا حرف ، جس پر تشدید ہو، جو دو دفعہ پڑھا جاتا ہے. تشدید اصطلاحاً ایک حرف کا دو مرتبہ پڑھا جانا ؛ پہلے تلفظ میں وہی حرف مشدد زبان سے ساکن نکلتا ہے اور دوسرے تلفظ میں متحرک ادا ہوتا ہے (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۷). حرف مشدد پر علاوہ تشدید کے زبر یا زیر یا پیش بھی ضرور ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، اساس اردو ، ۱۶). [حرف + مشدد (رک)].

---مَضمُوم کس صف(---فت م ، سک ض ، و مع) امذ.
وہ حرف جس پر پیش کی علامت لگی ہو ذوالجناح ... یہ واو تلفظ میں آتا اور اس کے ماقبل کا حرف مضموم واو و الف کو چھوڑ کر لام سے جا ملتا ہے اور واو و الف دونوں تقطیع میں غیر مکتوب ہوتے ہیں (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۸۰). [حرف + مضموم (رک)].

---مَطلَب کس اضا(---فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.
مطلب کی بات ؛ درخواست ، مدعا.

حرف مطلب اپنے دیوانے کا بھی سن جا ذرا
ہو تجھے جلدی جو اے ظالم دیسالہ آج کل

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸۰). [حرف + مطلب (رک)].

---مَطلَب زُبان پر لانا محاورہ.
درخواست کرنا ؛ مطلب بتانا (جامع اللغات).

---مُعجَمَہ کس صف(---ضم م ، سک ع ، فت ج ، م) امذ.
(قواعد) وہ حرف جس پر نقطہ یا نقطے ہوں ، نقطہ دار حرف ، حرف معجم. چونکہ حرف زا (ز) حرف معجمہ ہے لہٰذا علمائے فارس نے اسے مستثنیات میں شمار کیا ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۴۴). [حرف + معجم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَعنَوی کس صف(---فت م ، سک ع ، فت ن) امذ.
(قواعد) وہ حرف جو صرف ربط کے لیے آئے (جامع اللغات). اسمائے موصول کے دو لفظ ہیں ، «جو» اور «جون» ... لیکن ان کی تبدیلی حرفِ معنوی یا اسمائے ظروف کے سبب حالت وحدت میں ساتھ حرف «سے» کے ہوتی ہے ، جیسا: جس کو ، جس کا ، جس نے ، جس پاس وغیرہ (۱۸۲۰ ، قواعد زبان اردو (ترجمہ) ، ۹۰). [حرف + معنوی (رک)].

---مَفتُوح کس صف(---فت م ، سک ف ، و مع) امذ.
(قواعد) وہ حرف جس پر زبر ہو. الف ماقبل نون غنۂ ہندی ... جب یہ گرتا ہے تو اس کے ماقبل کا حرف مفتوح فقط بحال رہ جاتا ہے. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۷۶). [حرف + مفتوح (رک)].

---مُفرَد کس صف(---ضم م ، سک ف ، فت ر) امذ.
(قواعد) منفرد آواز کی شکل جیسے: ا ، ب ، ج ، د وغیرہ (ا ب و ، م ؛ ۱۹۷). [حرف + مفرد (رک)].

---مَکتُوبی کس صف(---فت م ، سک ک ، و مع) امذ.
(قواعد ؛ جفر) وہ حرف جس کے تلفظ میں اول آخر ایک ہی حرف کی آواز ظاہر ہو جیسے: میم ، نون (ا ب و ، م ؛ ۱۹۷). [حرف + مکتوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُکَرَّر کس صف(---ضم م ، فت ک ، شد ر بفت) امذ.
وہ حرف جو غلطی سے دو بارہ لکھا گیا ہو.

یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لئے
لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرّر نہیں ہوں میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). انکی شاعرانہ عظمت اور ہمہ دانی کے وہ نقوش جو سامعین کے اذہان پر مرتسم ہو چکے تھے حرفِ مکرر کی طرح مٹ گئے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۱۵). [حرف + مکرر (رک)].

---مَکسُور کس صف(---فت م ، سک ک ، و مع) امذ.
(قواعد) وہ حرف جس کے نیچے کسرہ (زیر) ہو. یائے عربی ماقبل الف و لام ... اس کے ماقبل کا حرف مکسور قمری میں لام سے اور شمسی میں مابعد لام سے جا ملتا ہے (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۸۳). [حرف + مکسور (رک)]

---مَلفُوظی کس صف(---فت م ، سک ل ، و مع) امذ.

(قواعد : جفر) وہ حرف جس کے تلفظ میں اوّل آخر دو مختلف حروف کی آواز نکلے ، جیسے: جیم ، دال (ا پ و ، ۳ : ۱۹۸). [حرف + ملفوظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ مَمدُودَہ کس صف (---فت م ، سک م ، و مع ، فت د) امذ.
(قواعد) وہ حرف جس پر علامتِ مد لکھی ہو (ا پ و ، ۳ : ۱۹۸).
[حرف + ع : ممدودہ (رک)].

---ِ مَنقُوطَہ کس صف (---فت م ، سک ن ، و مع ، فت ط) امذ.
نقطے والا حرف (ا پ و ، ۳ : ۱۹۸). [حرف + منقوطہ (رک)].

---ِ مَوصُول کس صف (---و لین ، و مع) امذ.
رک : اسم موصول. بعض حرف جیسے جہاں ، جہاں جہاں ، جدھر اور جب حرف موصول و حرف شرط بھی ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۷۳). [حرف + موصول (رک)].

---ِ مَوقُوف کس صف (---و لین ، و مع) امذ.
رک : حرف ساکن (ا پ و ، ۳ : ۱۹۸). [حرف + موقوف (رک)].

---ِ مُہمَلَہ کس صف (---ضم م ، سک ہ ، فت م ، ل) امذ.
وہ حرف جس پر نقطہ نہ ہو ، حرفِ غیر منقوطہ (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۹۸)
[حرف + مہملہ (رک)].

---ِ ناشُنَو (--- کس نیز ضم ش ، و لین) صف.
بات نہ سننے والا ، ضدی (پلیٹس). [حرف + ف : نا (سابقۂ نفی) + شنو ، شنودن نیز شنیدن - سننا].

---ِ ناشُنَوی (--- کس نیز ضم ش ، فت ن) امث.
نصیحت کی پروا نہ کرنا ، ضد (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حرف + ف : نا (رک) + شنو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ نائرَہ کس صف (--- کس ء ، فت ر) امذ.
(قافیہ) حرف مزید (رک) کے بعد بلا فاصلہ آنے والا حرف (ماخوذ : بحرالفصاحت ، ۳۰۵). [حرف + نائرہ (رک)].

---ِ ندا کس اضا (--- کس ن) امذ.
(قواعد) وہ حرف جو بلانے یا پکارنے کے لیے استعمال ہو مثلاً: اے ، او. حرفِ ندا جو نکرہ کو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے او آدمی کیونکہ جو سامنے ہوتا ہے اس کو پکارتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷۳). حرفِ ندا اور منادی بھی جملۂ فعلیہ کے قایم مقام ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۱۶). فارسی میں بعض اوقات اسم کے آگے ایک الف کا اضافہ کر کے حرفِ ندا کا کام لیتے ہیں مثلاً خسروا اور کبھی یا لگا کر مثلاً خدایا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصۂ صرف) ، ۵۰۳). [حرف + ندا (رک)].

---ِ نُدبَہ کس اضا (---ضم ن ، سک د ، فت ب) امذ.
(قواعد) وہ حرف جو افسوس ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہو مثلاً: ہائے ، وائے ، آہ ، افسوس ، حیف. ہائے زید .... ہائے حرفِ ندبہ زید مندوب ، ندبہ و مندوب مل کر قائم مقام جملہ فعلیہ ہو کر ندبہ ہوا. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۳۱). [حرف + ندبہ (رک)].

---ِ نِسبَت کس اضا (--- کس ن ، سک س ، فت ب) امذ.
وہ حرف جو نسبت ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں مثلاً: شام سے شامی میں ی حرفِ نسبت ہے اسی طرح ان ، انہ ، زہ ، ہ ، ین وغیرہ بھی حروف نسبت ہیں. ی اکثر زبانوں میں حرف نسبت ہے. مثلاً ہند ، آدم ، عرب ، فارس سے ہندی ، آدمی ، عربی ، فارسی ، ناموں میں اکثر جب ی لگاتے ہیں تو ہ گر پڑتی ہے ، مثلاً کوفہ ، کوفی. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۸۹). [حرف + نسبت (رک)].

---ِ نَفی کس اضا (---فت ن) امذ.
وہ حرف جو کسی بات کی نفی یا انکار کے لیے استعمال ہو ، مثلاً: نہ ، نہیں. نکھٹو ... وہ شخص جس کے گھر کھاٹ یعنی پلنگ تک نہ ہو ، (ن) حرفِ نفی ہندی جیسے نکما. (۱۸۷۲ ، ؟ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۹۳). نے فارسی لفظ ہے اور جس جملے میں یہ آتا ہے اس کے ساتھ ہمیشہ ایک اور جملہ ہوتا ہے جس میں نہ حرفِ نفی آتا ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۰۹). فعل جب مفرد ہوتا ہے تو حرفِ نفی ہمیشہ اول میں آتا ہے. (۱۹۳۴ ، اساسِ اردو ، ۲۰۳). [حرف + نفی (رک)].

---و حِکایَت (---و مع ، کس ح ، فت ی) امث.
بات چیت ، گفتگو. تنہائی سے نہ ملول ہو گے حرف و حکایت میں مشغول رہو گے. (۱۸۶۴ ، خطوط غالب ، ۴۸).

نہیں ہے وصل و ملاقات کا مقام کوئی
نہیں ہے حرف و حکایات کا کوئی موسم

(۱۹۶۶ ، منحنا ، ۳۹). [حرف + و (حرفِ عطف) + حکایت (رک)].

---ِ وَصل کس اضا (---فت و ، سک ص) امذ.
(علمِ قافیہ) وہ حرف جو روی کے بعد بلا فاصلہ آئے. خفتہ اور نہفتہ میں تے حرف روی ہے اور ہا حرفِ وصل مگر بہ قول محقق کے خلاف ہے. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۰۶). اگر حرفِ روی متحرک ہو یعنی اس کے بعد حرفِ وصل واقع ہو تو حروف ماقبل روی میں ... اختلاف حرکت بھی جائز ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۳۱). [حرف + وصل (رک)].

---ِ ہِجا کس اضا (--- کس ہ) امذ.
رک : حرف معنی نمبر ۱

دے ذاتِ خدا بامصطفےٰ ہوں عین ہر شے مجھ
کہ نقطہ یا الف جیوں عین ہر حرف ہجا دستا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۵). حرف ہجا دیکھو حرف. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۹۸). [حرف + ہجا (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. شبہ ہونا ، ناقابل یقین ہونا. میری دانست میں تو نوع انسانی میں ایسا شخص کمتر ہو گا بلکہ پریوں میں بھی حرف ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۹۰). ۲. نقصان دہ ہونا ، ہتک آمیز ہونا (جامع اللغات).

حُرف (ضم ح ، سک ر) امذ.
ایک بُوٹی کے تخم جو سفید مائل بہ زردی اور مزہ میں تیز و تُند ہوتے ہیں ، تخم سپندان ، ہالون ، ہالم. حرف۔ اس کو حب الرشاد اور سپندان کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۱). تخم حرف کو مُنفث بلغم ہونے کی وجہ سے دمہ اور کھانسی میں دیتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۹۷). [ع : (ح ر ف)].

---السُّطُوح (---ضم ف ، غم ا ، ل ، شد س بضم ، و مع) امث.
ایک روئیدگی ہے جو سطح زمین پر بچھی ہوتی ہے' پتے اس کے پتلے اور لانبے ایک انگلی کے برابر ہوتے ہیں' کنارے ان کے کٹواں اور کنگرہ دار ہوتے ہیں اور اس میں تھوڑی سی چیپ دار رطوبت بھی ہوتی ہے ' پھول سفید اور پھلوں میں ہالون کی شکل کے بیج بھرے ہوتے ہیں یہ بُوٹی دیواروں اور مکانوں کی چھتوں اور راستوں میں پیدا ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳). [حُرف + رک : ال (۱) + سطوح (سطح (رک) کی جمع)].

---الماء (---ضم ف ، غم ا ، سک ل) امث.
بطور دوا ایک روئیدگی ہے کہ پانی کے کناروں پر اُگتی ہے اس کے پتے ابتدائے ظہور میں گول ہوتے ہیں ، بڑھ کر دبیز ترہ تیزک کے پتوں کی طرح ہو جاتے ہیں اس میں تھوڑی سی حدت اور تیزی ہوتی ہے اور یہ جرجیرالماء سے غیر ہے اس لیے کہ جرجیرالماء کھڑے ہوئے پانی کے اندر پیدا ہوتا ہے اور اس کا پتہ دبیز نہیں ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲). [حرف + رک : ال (۱) + ماء ، ما (رک)].

---المشرق (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ش ، کس ر) امث.
گرفو بُستانی کی ایک قسم ، اس کا پودا ایک گز کے برابر ہوتا ہے ، شاخیں پتلی پتلی ہوتی ہیں ، شاخوں کے دونوں جانب پتے لگے ہوئے ہیں. پھول سفید اور پھل چھوٹی سی تکیہ کی طرح ہوتا ہے ، بیج رائی کے دانے کے برابر ہوتا ہے اور تیزی میں سیاہ مرچ کی جگہ ڈالتے ہیں. سرد نزلات ریح اور سینے کے اخلاط دفع کرتا ہے. حرف المشرق ... حرف بستانی کی ایک قسم ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲). [حرف + رک : ال (۱) + مشرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بابلی کس صف (---کس ب) امث.
ایک روئیدگی ہے. ایک بالشت کے قریب اونچی ہوتی ہے. پتے مول کے پتوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور ذرا کُھردرے ہوتے ہیں ، پھول زرد اور بیج سفید اور گول ہوتا ہے سردی کے امراض اور عرق النسا کو نافع ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳). [حُرف + ع : بابل (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مشرقی کس صف (---فت م ، سک ش ، کس ر) امث.
رک : حرف المشرق. اس کے پھول میں سرخ رنگ اور تیز مزہ بیج ہوتا ہے اور یہی مستعمل ہے ... صاحب تحفۃ المومنین نے اسے حرف مشرقی جانا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳). [حُرف + مشرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَرفاً (فت ح ، سک ر ، تن ف بفت) م ف.
لفظاً ، لفظ کے اعتبار سے ، عبارت کی رُو سے ، حقیقتاً ، اصلاً. مطلب اس (کذا) سطور کا حرفاً یہ ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۷). [رک : حرف + اً ، لاحقۂ تمیز].

---حَرفاً (---فت ح ، سک ر ، تن ف بفت) م ف.
ایک ایک حرف کر کے ، لفظاً لفظاً ، حرف بہ حرف ، لفظ بہ لفظ ، اول تا آخر. حرفاً حرفاً اس مضمون سربستہ کو ملاحظہ فرمایا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۳۸). فارابی نے کسب علم کیا اور منطق کا فن حاصل کر لیا پھر ... اس نے علوم فلسفہ میں مزید مہارت حاصل کی اور ارسطو کی تمام کتابیں حرفاً حرفاً اور سبقاً سبقاً پڑھ ڈالیں. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۱۸). [حرفاً + حرفاً].

حَرفا ریوڑی (فت ح ، سک ر ، ی مج ، سک و) امث.
ہرے رنگ کا چھوٹا سا گول پھل جس کا مزا کھٹ مٹھا ہوتا ہے ، اسے گجرات میں کھٹّی املی کہتے ہیں. ہکارے کہ اسے لیموں راؤ... جامن راؤ ، دیومنی و حرفا ریوڑی راؤ (ایک پھل دکنی) ...وغیرہ آ او تو. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنگ شاہ ہوستی (اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۵)). [پرہمارپوڑی (رک) کا ایک تلفظ].

حِرفت (کس ح ، سک ر ، فت ف) امث.
۱. **پیشہ ، ہُنر ، دست کاری.**

ٹوٹ جا تب کیا کرے حرفت کے کام
تھا بڑا عاشق کے اوزاروں میں دل

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۳۲). اس کی معاش میں برکت ہونے لگی یعنی فائدہ حرفت کا دو چند سہ چند ہونے لگا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۳). گاہک اپنے صحیح مذاق سے پیشہ ور کی حرفت میں اصلاح کیا کرتا ہے. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۳۸). ۲. **چالاکی ، عیاری ، مکاری ، فنکاری.**

اونی وا کی ساری چُلبل کر بات یک دو ناز کی
دل کوں چُرا لے گئے سہے کیسی ہو حرفت سوں حریف

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۹). تمہاری حرفت کو میں ہی خوب جانتی ہوں. (۱۸۷۴ ، انشاء ہادی النسا ، ۶۳).

تری حرفت نے بنایا افسوس
بھولپن سے مجھے نخچیر فریب و سالوس

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۰۷). [ع : حِرفۃ (ح ر ف)].

---باز صف.
چالاک ، عیار ، مکار.

تُو دوا ایک ہے اللہ ری او حرفت باز
قادری مانگی تھی تو دوڑ کے لائی پشواز

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۴۳)). [حرفت + ف : باز ، باختن ، نیز بازیدن ـ کھیلنا].

---بازی اث.
حرفت باز (رک) کا اسم کیفیت ، جادو گری ، سحر کاری (ماخوذ : جامع اللغات). [حرفت + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کھیلْنا محاورہ.
چالاکی کرنا ، مکاری کرنا.

اوہری دل سے نہ مِل اون سے جو کھیلیں حرفت
جیسے منھ ویسی تھپیڑ ایسے کو ویسا اخلاص
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۷).

حِرْفَتی (کس ح ، سک ر ، فت ف) صف.
حرفت (رک) سے منسوب یا متعلق. ہم کو اپنی قوت صنعتی و حرفتی ترقی کی جانب صرف کرنی چاہیئے. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۷). بلاسی کی لڑائی ساہتی اور حرفتی تہذیبوں کی ٹکر تھی ، اس کے بعد پورے ایک سو سال تک ہندوستانی سماج کا شیرازہ منتشر رہا. (۱۹۴۳ ، ادب اور انقلاب ، ۳۷). [حرفت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَعْلیم (---فت ت ، سک ع ، ی مع) اث.
حرفت کی تعلیم ، مشینوں سے متعلق تعلیم. علوم ریاضیہ (سائنس) اور حرفتی تعلیم (میکینکل ایجوکیشن) کے بارہ میں بھی مجھ کو بہت کچھ کہنا ہے. (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ، لکھنو ، ۵۱). [حرفتی + تعلیم (رک)].

---کام صف.
ایسا کام جس میں کوئی ہُنر سکھایا جائے ، پیشہ ورانہ کام ، دستکاری کا کام. اشغالی و حرفتی کام سکھانے میں کارکن کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ ان کاموں کے ذریعہ مریضوں کو مصروف رکھا جائے. (۱۹۶۹ ، طبّی سماجی بہبود ، ۷۹). [حرفتی + کام (رک)].

---مُعالَجَہ (---ضم م ، فت ل ، ج) امذ.
ایسا علاج جس میں کوئی ہُنر سکھا کر مریض کا علاج کیا جاتا ہے تا کہ وہ ہر وقت اپنی بیماری کے متعلق سوچتا نہ رہے ، اور عام طور پر ان ہنر یا پیشوں کو سیکھنے میں مریض کے دماغ پر خوشگوار اثر ہوتا ہے اور اس کی توجہ بےمعنی سوچ بچار کی طرف سے ہٹ جاتی ہے. طبی سماجی کارکن کے گوناگوں فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ان مریضوں کو کسی مفید کام کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرے ... اس کے لئے اشغالی و حرفتی معالجہ استعمال کیا جاتا ہے تا کہ مریضوں کے ذہنی ہیجان میں کمی ہو سکے. (۱۹۶۹ ، طبّی سماجی بہبود ، ۷۷). [حرفتی + معالجہ (رک)].

حَرفوں کا بَنا ہُوا صف (مث : حرفوں کی بنی ہوئی).
چالاک ، مکار ، عیار ، باتونی ، باتیں بنانے والا. نادرہ بانو ... حرفوں کی بنی ہوئی عورت تھی. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ : ۵۳). میں نے اپنی زندگی میں ایسا حرفوں کا بنا ہوا آدمی نہیں دیکھا ، جو پانسہ پھینکتے ہو بازی جیت کر ہی رہتے ہو. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۵۸).

حَرْفَہ ریوڑی (فت ح ، سک ر ، فت ف ، ی مع ، سک و) اث.
رک : حرفا ریوڑی. یہاں جن درختوں کا ذکر آتا ہے ان میں شریفہ ، لونگ ، حرفہ ریوڑی ، کروندا کسوندی ، کیلا ، ممکوی اور تاڑ کا حوالہ ملتا ہے. (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۴).

حِرْفَہ (کس ح ، سک ر ، فت ف) امذ.
۱. **رک : حرفت معنی نمبر۱.**

اہل حرفہ چلا ہے سب اقسام
آج سب کا بنے گا اس جا کام
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۱۵). ہنر و حرفہ عقلمند کے سامان دولت کا وسیلہ ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۳۱۱). لوگوں کو ایسی پٹی پڑھائی جاتی ہے کہ موروثی اور آبائی پیشوں اور حرفوں سے گریز اور نفرت کرتے ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۵۱). آدمی دنیا سے زیادہ ہمارے گروہ میں ہیں خواہ ظاہر میں وہ کیسا ہی عہدہ پیشہ یا حرفہ کرتے ہوں. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۷۳). دوکانداروں اور اہل حرفہ اور سوداگروں وغیرہ کے کاروبار اپنے اختیار میں ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تلاش غالب ، ۱۸۳). ۲. **مخصوص ساخت ، ٹریڈ مارک.** ایسے اسباب کا فروخت کرنا جس پر ملکیت یا حرفہ کا ملتبس نشان ثبت ہو. (۱۹۳۲ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری (ضمیمہ) ، ۵۶). [ع : حرفة (ح ر ف)].

---گَر (---فت گ) صف.
دستکار ، ہُنرمند ، حرفت کرنے والا ، صنعت ساز ، صناع. حرفہ گروں نے جو مشکل صنعتیں سیکھی تھیں وہ دکھائیں اور موزد تحسین ہوئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۲). [حرفہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلیت].

حَرْفی (فت ح ، سک ر) صف.
حرف سے متعلق ، حرف والا ، حرف سے منسلک. اگر مصدر چار حرفی ہو اور دوسرا حرف حرف علت ہو تو حرف علت کو ساقط کر کے اس کی جگہ لام اور الف (لا) زیادہ کر دیتے ہیں ، جیسے رونا ، رلانا. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۴۳). پھر دو حرفی ، سہ حرفی اور چہار حرفی الفاظ بتدریج لکھائے جاتے ہیں. (۱۹۶۲ ، تدریس اردو ، ۱۴۴). پھر تجوری سے تین چار فریم لے آیا جن میں لیلیٰ کے چند حرفی نوٹ محفوظ تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۳۰). [حرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حِرْفی (کس ح ، سک ر) اث.
رک : حرفتی. کالج کے نصاب انفرادی طلبہ کے لئے اکثر ایسی مشکلات پیش کرتے ہیں جو ان کے تعلیمی اور حرفی دونوں مقاصد کو اور ان کی بعض بنیادی معاشرتی حاجتوں کو ... ناکامی سے دوچار کرتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۷۳). [حرفہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حِرْفِیّاتی (کس ح ، سک ر ، کس ف ، شد ی لیز بلا شد) صف.
حرفت سے متعلق ، حرفت کا. بطلیموسی نظام فلکیات ... نے عظیم دور جہاز رانی کی حرفیاتی اساس فراہم کی ، اب تک شمس و قمر اور

ثوابت کی ظاہری حرکتوں کا سادہ ترین خاکہ پیش کرتا ہے۔ (۱۹۵۷ء، سائنس سب کے لیے، ۱ : ۱۶۵)۔ [حرق (رک) + یات، لاحقۂ جمع + ی، لاحقۂ نسبت]۔

حَرْقِیَّت (فت ح، سک ر، کس ق، شد ی بفت) امث.
حرق (رک) کا اسم کیفیت، حرف ہونے کی حالت. تجنیس تام یا تجنیس مماثل وہ دو الفاظ جو اسمیت و فعلیت و حرفیت ... میں باہم موافق ہوں اور معنی میں علحدہ. (۱۸۷۰ء، عطر مجموعہ، ۱ : ۳۰)۔ [حرق (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

حَرْقِیَّہ (فت ح، سک ر، کس ق، شد ی بفت) صف.
حرفی، حروف سے متعلق. مقتضی حال و زمان اور مناسب عہد و آوان یہ ہے کہ وظیفہ حرفیہ اس روز کا وصف شب معراج میں پڑھا جائے۔ (۱۸۵۱ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۲۶۵)۔ [حرق (رک) + یہ، لاحقۂ تانیث]۔

حَرْق (فت ح، سک ر) امذ.
۱. **جلنے کا عمل، جلنا.** غرق و حرق اور اس کے مانند بلائیں پیش آئیں. (۱۸۳۸ء، بستان حکمت، ۹۰)۔ ۲. (**تصوف**) **تجلیات متوسطہ کو کہتے ہیں کہ جو فنا کی طرف جاذب ہیں تجلیات اولیہ کو برق اور تجلیات آخریہ کو طمس فی الذات کہتے ہیں اور بعض حرق سے سوز عشقی مراد لیتے ہیں** (مصباح التعرف، ۱۰۰)۔ [ع : ح ر ق]

حُرْقَت (ضم ح، سک ر، فت ق) امث.
گرمی، حرارت، سوزش، جلن. دوسرے (درجے) میں وہ لوگ کہ بہ سبب حرقت خون کے اون کے دماغ میں فساد آیا. (۱۸۳۷ء، تاریخ یوسفی، ۵۳)۔ سانپ کا کاٹنا، آگ کا جلانا، آگ کی حرقت سر کا اوپر سے نیچے کی طرف آنا یہ سب خاصے ہیں. (۱۹۰۱ء، اساس الاخلاق، ۳۴۵)۔ طریقت خرقہ پوشی سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ حرقت سے حاصل ہوتی ہے یعنی آتش عشق میں جلنے کا نام طریقت ہے. (۱۹۷۳ء، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب، ۱۳۲)۔ [ع : ح ر ق]

--- **بَوْل** کس اضا (--- و لین) امث.
(طب) **پیشاب میں سوزش و جلن ہونا**، انگ : (**Urethritis**) (مخزن الجواہر، ۳۹۲)۔ [حرقت + بول (رک)]۔

--- **مِعْدَہ** کس اضا (--- کس م، سک ع، فت د) امث.
(طب) **معدہ کی سوزش، معدہ کی جلن.** پودینہ ... اگر پیس کر سرکہ ملا کر کھاویں تو حرقت معدہ کو تسکین دے. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۲ : ۹۱)۔ [حرقت + معدہ (رک)]۔

حَرْقَلَہ (کس نیز فت ح، سک ر، فت نیز کس ق) امث
زبان کی جڑ، بن زبان (مخزن الجواہر، ۳۹۰ ؛ المنجد)۔ [ع]

حَرْقَدَہ (فت ح، سک ر، فت ق، د) امث.
حلق کی گرہ، حنجرہ کی وہ ابھری ہوئی کری جو لاغر اندام اشخاص کے گلے میں دکھائی دیتی ہے، گلے کا کنٹھ (مخزن الجواہر، ۲۹۳ ؛ المنجد)۔ [ع : حرقدۃ]۔

حَرْقَفَہ (فت ح، سک ر، فت ق، ف) امذ.
(طب) **کولھے کی ہڈی، کولھے کی ہڈی کا بالائی ابھرا ہوا کنارہ یا کولھے اور ران کی ہڈی کا جوڑ**، انگ : **Coxa**۔ حرقفہ کا لفظ عظم الورک (چوتڑ کی ہڈی) یا عظم العصعص (دمچی کی ہڈی) ... لیکن ڈاکٹری لفظ کا کسا صرف کولھے یا کولھے کے جوڑ کے لئے بولا جاتا ہے. (مخزن الجواہر، ۲۹۳)۔ [ع]۔

حَرْقَفی (فت ح، سک ر، فت ق) امث.
حرقفہ (رک) سے منسوب یا متعلق، حرقفہ کا. ہر عضلے کو اس کے حرقفی ارتباط تک صاف کر کے الگ کر دیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ء، تجربی فعلیات، ۳۳)۔ [حرقفہ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

--- **ہَڈّی** (--- فت ہ، شد ڈ) امث.
کولھے کی ہڈی. اس عضلہ کا بالائی سرا حرقفی ہڈی (ایلیئم) سے لگا ہوا چھوڑ دیا جائے. (۱۹۳۱ء، تجربی فعلیات، ۳۲)۔ [حرقفی + ہڈی (رک)]۔

حَرْقَفِیَّہ (فت ح، سک ر، فت ق، کس ف، شد ی بفت) صف.
رک : **حرقفی.** مینڈک کی ٹانگ کے عضلات، بطنی رخ ... عرقوب (وترا خیل)، حرقفیہ. (۱۹۳۱ء، تجربی فعلیات، ۳۱)۔ [حرقفی (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث یا اسمیت]۔

--- **خَصْرِیَّہ** (--- فت خ، سک ص، کس ر، شد ی بفت) امذ.
کولھے اور کمر کا عضلہ. حرقفیہ خصریہ کو رباط پوپارٹ کے لبول کے قریب عرضاً کاٹ دیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ء، تجربی فعلیات، ۲۵۱)۔ [حرقفیہ + ع : خصر۔ کمر + ی، لاحقۂ نسبت + ہ، لاحقۂ تانیث]۔

--- **داخِلَہ** کس صف (--- کس خ، فت ل) صف.
کولھے کی اندرونی جانب. مینڈک کی ٹانگ کے عضلات، بطنی رخ ... حماری مقدم، حرقفیۂ داخلہ، مقربہ بطنیہ. (۱۹۳۱ء، تجربی فعلیات، ۳۱)۔ [حرقفیہ + ع : داخلہ (رک)]۔

حُرْقُوس (ضم ح، سک ر، و مع) امذ.
پسو کے مانند ایک کیڑا، حرقوص. یہ جانور چھوٹا ہوتا ہے مگر کیک سے کچھ بڑا ہوتا ہے، اس کے جسم پر نکلتے ہیں تو موت کا پیام ... آتا ہے. (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۷۰)۔ [ع]

حَرْقُوَہ (فت ح، سک ر، ضم ق، فت و) امذ، امث.
حلق کے کوّے کا اوپر والا حصہ، کوّے کی ہڈی (مخزن الجواہر، ۲۹۰)۔ [ع]۔

حُرْقَہ (ضم ح، سک ر، فت ق) امذ.
رک : **حرقت.** لفظ شیطان کا ماخوذ ہے شیط الشی حرقہ سے کیونکہ شیطان جلانے والا ہے دنیا میں فرقت کی آگ سے اور

عقبیٰ میں عقوبت کی جنکاری ہے اس تقدیر پر لفظ شیطان غیر منصرف ہے۔ (۱۸۳۵ء، احوال الانبیا، ۱ : ۸۳)۔ [ع : حرقہ (ح رق)]

حَرَّک (فت ح، سک نیز فت ر) امث۔
حرکت، ہلنا (اسٹین گیس؛ مخزن الجواہر، ۲۹۰)۔ [ع : (ح ر ک)]

--- آلہ (---فت ل) امذ۔
حرکت کرنے والا آلہ، متحرک آلہ. اس کے بنائے ہوئے ... حرک آلے میں مختلف قطروں کی گراریوں جیسے پہیے لگے ہوئے تھے۔ (۱۹۷۰ء، وضعائے سائنس، ۴۴)۔ [حرک + آلہ (رک)]

--- پیما (--- ی لین) امذ۔
دور بین کی قوتِ مکبرہ ناپنے کا آلہ، قوت ناپنے کا آلہ، انگ: Dynamometer. آپ گرفت کی طاقت کو ایک دستی حرک پیما سے ناپ سکتے ہیں۔ (۱۹۶۹ء، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۵۲۰)۔ [حرک + ف : پیما، پیمودن = ناپنا]

--- حَسّاسی (---فت ح، شد س) امث۔
(نفسیات) جسم و اعضا کی حرکت کے احساس ہونے کا عمل یا علم، حرکتی حسیّت، انگ: Kinesthetic. حرک حساسی سے آپ زیادہ سے زیادہ یہ کام لے سکتے ہیں کہ بیانیہ الفاظ یاد کر لیں۔ (۱۹۶۹ء، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲۲۰)۔ [حرک + حساس (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]

حَرَکات (فت ح، فت نیز سک ر) امذ۔
حرکت (رک) کی جمع. یہ نکتہ قرار رکھ کر جیتا رمز ہونا و اشارات و فعل و حرکات و سکنات تیرے وجود میں جتنے فعل ہر اس کا محاسبہ لیں۔ (۱۵۸۲ء، کلمۃ الحقائق، ۳۳)۔ اوقات آپ کی بہت خوب اور حرکات آپ کے نہایت محبوب۔ (۱۸۴۹ء، تذکرۂ اہل دہلی، ۲۶)۔ لاہور آ کر غلام محمد نے پھر وہی پرانی حرکات شروع کر دیں۔ (۱۹۸۷ء، ابراہیم جلیس، الٹی قبر، ۱۳۷)۔

--- ثَلاثَہ/ثَلٰثَہ کس صف (---فت ث، ث/مد ل، فت ث) امث۔
تین حرکتیں (زبر، زیر، پیش)، اعراب، اعرابی علامات. حرکاتِ ثلثہ پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں۔ (۱۸۶۳ء، تلخیص معلّیٰ، ۹۵)۔ حرکات ثلاثہ (زبر، زیر، پیش) کا ظہور ہوا قریب کے لیے زیر بعید کے لیے پیش مستعمل ہوا۔ (۱۹۶۱ء، تین ہندوستانی زبانیں، ۳۲)۔ [حرکات + ثلاثہ / ثلثہ (رک)]

--- دُودِیَّہ کس صف (---و مع، کس د، شد ی بفت) امث۔
کیڑے کی حرکات، (طب) کیچوے جیسی حرکات، امعائی حرکات. اگر آنت کا درونہ پھولا ہوا ہو تو ممکن ہے کہ حرکات دودیہ بھی واقع ہوں۔ (۱۹۳۱ء، تجربی فعلیات، ۱۱۸)۔ [حرکات + ع : دود = کیڑے + ی، لاحقۂ نسبت + ہ، لاحقۂ تانیث]

--- رَجْعی کس صف (---فت ر، سک ج) امث۔
(نفسیات) وہ غیرشعوری اور غیرارادی حرکات یا عامل جو مناسب ہیج ملنے پر خود بخود صادر ہوتے ہیں، اضطراری یا انعکاسی حرکات، جیسے پلک کا جھپکنا. آنکھ کی پتلی کے پھیلنے اور سکڑنے (کم اور زیادہ روشنی میں) ہاتھ یا انگلی کے ہٹانے (برق رو، حرارت، چبھن وغیرہ سے) اور اسی طرح کی بعض دوسری حرکات رجعی کے سلسلے میں بھی مشروط ردعمل کے اختبارات کئے گئے ہیں۔ (۱۹۶۹ء، نفسیات اور ہماری زندگی، ۲۶۹)۔ [حرکات + رجع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]

--- شَنِیعَہ کس صف (---فت ش، ی مع، فت ع) امث۔
بُری حرکتیں، بُرے کام. شعر حسن تعلیل کا ایک اچھا نمونہ ہے یہاں خطاؤں سے مراد گناو کبیرہ، افعالِ قبیح اور حرکاتِ شنیعہ نہیں۔ (۱۹۸۳ء، بت خانہ شکستم من، ۱۳۰)۔ [حرکات + شنیع (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث]

--- قیمت کس اضا (--- ی مع، فت م) امث۔
ازسرِ نو قیمت کا تعین، قیمت کا اتار چڑھاؤ. قیمتیں جہاں اس ترکیب کے عناصر ہوتی ہیں اور نام نہاد حرکات قیمت (یعنی ازسرنو تسعیر یا بازتسعیر) اس کی ترقی کو ظاہر کرتی ہیں۔ (۱۹۳۱ء، نفسانی اصول، ۵۲۶)۔ [حرکات + قیمت (رک)]

--- مَذْبُوحی کس صف (---فت م، سک ذ، و مع) امث۔
حرکت مذبوحی (رک) کی جمع. حرکات مذبوحی اور تپش بسملانہ سے اب تک اس قدر ہوا ہے کہ اس احاطے کی چاردیواری خام بن گئی ہے۔ (۱۸۹۶ء، مکاتیب امیرمینائی، ۳۰۹)۔ مسلمانوں کے اقوال و اعمال اس موقع پر حرکات مذبوحی کا حکم رکھتے ہیں ... ان کا ٹوٹنا نہ کسی شریعت کے تابع ہو سکتا ہے۔ (۱۹۲۹ء، شرر، مضامین، ۳۱۱:۱۶۵)۔ [حرکات + مذبوح (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]

--- نَفْسانِیَّہ کس اضا (---فت ن، سک ف، کس ن، شد ی بفت) امث۔
نفسانی حرکات جن میں روح کو حرکت ہوتی ہے جیسے رنج و غم، خوف، غصہ، لذت، خوشی وغیرہ (مخزن الجواہر، ۲۹۰)۔ [حرکات + نفسانی (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث]

--- و سَکَنات (---فت س، فت نیز سک ک) امث؛ امذ۔
۱. **اٹھنا بیٹھنا، نقل و حرکت، طور و طریق، عادت و اطوار، اعمال و افعال.** ایک فرشتۂ رحمت آسمان سے نازل ہوا، اس کی حرکات و سکنات نہایت معقول و باوقار تھیں۔ (۱۸۸۰ء، نیرنگ خیال، ۴۲)۔ اس کا الزام سراسر والدین کے سر پر ہے کہ یہ اولاد کو اپنے برے نمونے دکھاتے ان کو باتوں سے، حرکات و سکنات سے ... یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ وہ جا کم ہیں۔ (۱۹۰۶ء، الحقوق و الفرائض، ۲ : ۱۸۵)۔ ۲. **تینوں حرکتیں اور سکون (زبر، زیر، پیش؛ جزم) اعراب.** ہر زبان کی ساخت اور اس کے لفظوں کی حرکات و سکنات ... قدرت نے ایسی رکھی ہے کہ ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں مسلسل کریں تو منہ میں کنکر سا کھٹکتا معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸۸۷ء، سخندانِ فارس، ۲ : ۲۲۲)۔ [حرکات + و (عطف) + سکنات (رک)]

حَرَکاتی (فت ح ، فت نیز سک ر) صف.
حرکت (رک) سے منسوب ، حرکت والا ، متحرک ، **زبر ، زیر اور پیش سے متعلق**. ان حرکاتی حروف کے عام استعمال کے متعلق جو میں نے طریق وضع کیے ہیں ان پر اگر پوری طرح عمل کیا جائے تو صحیح تلفظ کے لیے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی. (١٩٧٣ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ٧ فروری ، ١٠). [حرکات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَرَکَت (فت ح ، فت نیز سک ر ، فت ک) امث (قدیم : امذ بھی).
١. **جنبش ، ہلنا (سکون کی ضد)**. ہو حرکت سب باؤ کا تن میں کہ شناس جزدم جیو کون ہے.؟ (١٥٨٢ ، کلمۃ الحقائق ، ٣١).

لگا کرنے کو منھ اپ کا حرکت
ہی مٹکانا تھا آنکھ اوپے سعادت

(١٧٩١ ، ہشت بہشت ، ٧ : ١٥٣).

سکوں ہو یا حرکت خامشی کہ گویائی
خدا کی یاد میں مصروف صبح سے تا شام

(١٨٨١ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ٢ : ٧٤). میڈوسا کی حرکت نظام اعصاب کے تحت ہوتی ہے. (١٩٨٣ ، معیاری حیوانیات ، ٢ : ٣٨).
٢. **چلت پھرت ، آمد و رفت ، ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقالِ مکان (قیام و ثبات کی ضد)**. لیڈی ڈاکٹر کی رائے ہے کہ موٹر تک کی حرکت تمھارے لیے مضر ہے. (١٩٣٩ ، شمع ، ١٣). حرکت کا مطلب ہے کسی شئے کا اپنی جگہ تبدیل کرنا. اس کے معنی یہ ہوئے کہ حرکت مکاں میں ہوتی ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٢٠). ٣. **سرگرمی ، عمل (جمود اور بے عملی کی ضد)**.

وہ بھولے ہوئے ہیں یہ عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

(١٨٧٩ ، مسدس حالی ، ١٠١). میں ہندوستان کے مسلمانوں میں ترقی کی جو حرکت پاتا ہوں اس سے مجھے امید ہے کہ وہ ترکوں سے پہلے منزل پر پہنچ جائیں گے. (١٩١١ ، روزنامچہ ، سفر مصر و شام و حجاز ، ٣٣). ٤. **ناپسندیدہ بات ، ناشائستہ فعل اور عمل**.

ہر کام میں کر حرکتاں بیشک وو لیتے رشوتاں
ہیں ہول بڑے بے دولتاں جم راج کر اے راج توں

(١٦٥٨ ، غواصی ، ک ، ٥٧). حق تعالیٰ کوں اپنا وکیل کیا تو اپنا حرکت ترک کر. (١٧٧٢ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ٥٨). ایسی ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ حضور میں بادشاہ کے کیا کیا عرض کریں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٦٧). اس لڑکی کی یہ حرکت میرے لیے بڑی باعث حیرت تھی. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٧٣). ٥. **کام ، فعل ، امر ، عمل**.

عشق حرکتاں میں سو حرکت اہے
خوشی پھول چادر میں جمشید اہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٠٢). ہر شخص اس وزیر کے نام اور اوس حرکت کو یاد رکھے اور زبان آفرین و تحسین سے اس نقل کو بیان کرے. (١٨٨٨ ، تاریخ ممالک چین ، ٢ : ٣٠). عالمگیر جو اپنے بیٹوں کی ایک ایک حرکت سے خبر رکھتا تھا. (١٩١١ ، مقالات شبلی ، ٢ : ٩٣). ٦. **اعراب ، زبر ، زیر یا پیش**. پس ایسے ہمزہ کو بجائے حرکت تصور کریں اور اس کا کوئی عدد نہ لیں. (١٨٩٦ ، تکمین تاریخ ، ٦). واو ، یا ، کو گرا کر ماقبل کی حرکت کو کھینچ دیتے ہیں یا حرف کو مشدد کر دیتے ہیں. (١٩٨٢ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ٣٢). ٧. **گردش ، چال**. آفتاب کو اپنے محور پر مغرب سے مشرق تک ایک حرکت ہے جو ٢٥ دن میں پوری ہوتی ہے اور یہ اس کی حرکت ظاہری سے دو دن کم ہے. (١٨٣٧ ، ستہ شمسیہ ، ٢ : ١٢).

قدرت نے بنا دیے وہ منہج وقفِ حرکت ہیں چاند سورج

(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٥). ٨. **قصور ، جرم ، زنا ، بدفعلی ، روک ، مزاحمت ، نقصان ، ضرر ، گناہ ، کھوٹ ، سفر ، کوچ** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ع : حَرَکَت (ح ر ک)].

---اُفُقی / اُفُقِیَّہ کس صف (---ضم ا ، ف / کس ق ، شد ی بفت) امث.
ایک سمت سے دوسری سمت افقی طور پر چلنا ، رکوع جیسی حالت میں چلنا ، جھک چال ؛ وہ حرکت جس میں آگا ایک سمت اور پیچھا دوسری سمت ہو ، سمتی حرکت. انسان کو حرکت مستقیمہ ہے اور حیوان کو حرکتِ افقیہ ہے. (١٨٨٧ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ٢٣٨). بار برداری ... ایک جگہ سے دوسری جگہ چیزیں پہنچاتی ہے گویا حرکت افقی ہوتی ہے. (١٩١٧ ، علم المعیشت ، ١٧). [حرکت + افق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یہ ، لاحقۂ تانیث].

---اِنْتِقالی کس صف (--- کس ا ، سک ن ، کس ت) امث.
ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ، نقلِ مکان. مخصوص کار دستانہ جوابی اعمال نے حرکت انتقالی کو ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے ذریعے کی حیثیت سے بڑی حد تک ختم کر دیا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٣٧). [حرکت + انتقال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَیْنِیَّہ کس صف (--- ی لین ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
وہ حرکت جس میں متحرک شے کی جگہ بدل جائے ، جیسے کسی جسم کا ایک مقام سے دوسرے مقام پر چلا جانا یا جیسے آبخورے کی حرکت سے پانی کا اندر ہی اندر اپنا مقام بدلنا. حرکت اینیہ سے مراد حرکت مکانیہ ہے جس میں حرکت کے ساتھ جسم متحرک کا مکان اور اس کی جگہ بدلتی رہتی ہے ، مثلاً: چلنے پھرنے کی حرکت. (١٩٣٢ ، رسالۂ فیض ، ٣). [حرکت + رک : این (ا) + ی ، لاحقۂ نسبت + یہ ، لاحقۂ تانیث].

---بَطْی کس صف (---فت ب) امث.
دھیمی جنبش ، سست چال. شاقول جسقدر خط استوا کے قریب ہوں گے اس قدر بہلی نسبت سے حرکت بطی کریں گے. (١٨٣٧ ، ستہ شمسیہ ، ١ : ١٢٠). [حرکت + بطی (رک)].

---بَہِیمی کس صف (---فت ب ، ی مع) امث.
حیوانی کام (جامع اللغات). [حرکت + بہیمی (رک)].

---پَذِیر / پَزِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
حرکت قبول کرنے والا ، حرکت میں آنے والا ، جنبش کرنے والا. جب وہ متحرک ہوں گے اور کسی حرکت پذیر شئی سے ٹکرائیں

گے تو اس پر ایک ہی اثر پیدا کریں گے. (۱۹۰۰ء، تجربی طبیعیات کی ابجد، ۵۵). [حرکت + ف: پذیر، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پذیری / پزیری (---فت نیز کس پ، ی مع) امث.
حرکت پذیر (رک) کا اسم کیفیت. قوت کی دو حیثیت ہوتی ہے ایک تو اسراع جو کسی شے کی حرکت پذیری کی نمائش کرتی ہے اور دوسری کمیت. (۱۹۵۷ء، سائنس سب کے لیے، ۱: ۳۸۸). [حرکت + پذیر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---توسطیہ کس صف(---فت ت، و، شد س بضم، کس نیز سک ط، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
متحرک جسم کی وہ حالت جو اپنے مبدیٔ اور منتہیٰ کے درمیان ہونے ہی کے وقت حاصل ہوتی ہے. بالجملہ یہ حالت اپنی ذات کے اعتبار سے تو دائم اور ہمیشہ ہے اور مسافت کی حدود کی طرف نسبت کے اعتبار سے غیر دائم اور غیر مستمر اور ایسی حالت کا نام حرکت توسطیہ ہے. (۱۹۰۰ء، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد، ۳۰). [حرکت + توسط (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + یہ، لاحقۂ تانیث].

---دوّاری / دوری کس صف(---فت د، شد و / ولین) امث.
وہ گردش جو کسی مرکز کے گرد ہوتی ہے، (ہیئت) اپنے مرکز کے گرد ستاروں کی گردش. جب تجلیٔ الٰہی نے منقطع ہو کر راستہ کو ان پر تاریک کر دیا تو وہ لوگ ٹھہر گئے پس حیرت والے کو حرکت دوری ہے اور حرکت دوری قطب کے ہر چہار طرف ہوتی ہے. (۱۸۸۷ء، خصوص الحکم (ترجمہ)، ۲۰۸). قوانین حرکات و حیل کا ... اس اثر نے اس کے قطبین کی تسطیح اس کی بیضویت اور اس کی حرکت دواری ہی میں حصہ نہیں لیا بلکہ اگر ان اجزا کا معائنہ کیا جائے گا جن سے زمین مرکب ہے تو یہی اثر ان میں بھی نظر آئے گا. (۱۹۱۰ء، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ)، ۲۶۰). [حرکت + دوّار / دور (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---دولابی کس صف(---و مع نیز مج) امث.
وہ گردش جو کوئی چیز اپنے محور پر کرتی ہے، (ہیئت) ستاروں کی محوری گردش. کیسے کیسے عجیب اختلافات ستاروں کی حالتوں میں ہیں - حرکت دولابی اور وہ حرکت دوری جو مرکز مشترک کے گرد ہوتی ہے (۱۹۱۲ء، حیات النذیر، ۱۷). [حرکت + دولاب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---دینا ف م، محاورہ.
۱. جنبش دینا، ہلانا، متحرک کرنا، چلنے کے لیے تیار کرنا، چلانا، برانگیختہ کرنا. ارابے کو کسی ایک جانب حرکت دو تو اس وقت لامحالہ ظرف بھی حرکت ارابے کے تابع ہو گا. (۱۸۳۷ء، ستۂ شمسیہ، ۱: ۵۹). اگر ہم ان آدمیوں کے بڑے گروہوں کو حرکت دیں ... تو اس کی جوابدہی ہمارے ذمے ہونی چاہیے. (۱۹۰۷ء، کرزن نامہ، ۳۲). گروگن نے تار کی مشین کو حرکت دی اور الفاظ دہرانے لگا. (۱۹۸۲ء، انسانی تماشا، ۱۰۳). ۲. الفاظ پر اعراب لگانا (ماخوذ: نوراللغات). ۳. (قدیم) ظلم و جور کرنا، پریشان کرنا، تکلیف دینا، بے چین کرنا.

پکڑ رہیا یوں نیت حسین علی کوں دیوں حرکت
(۱۵۰۳ء، نوسرہار (اردو ادب، ۲، ۲: ۶۳)).

---راست کس صف(---سک س) امث.
(ہیئت) جب کوئی ستارہ اسی سمت میں حرکت کرتا ہوا معلوم ہو جس میں کہ سورج اپنے طریق پر حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے تو ستارے کی اس حرکت کو حرکت راست کہتے ہیں. اس حرکت کو جو مخالف سمت ساعت معلوم ہو حرکت راست کہیں گے. (۱۹۳۰ء، علم ہیئت (ترجمہ)، ۹۷). [حرکت + راست (رک)].

---رَجعی کس صف(---فت ر، سک ج) امث.
۱. (ہیئت) جب کوئی ستارہ سورج کی مخالف سمت میں حرکت کرتا ہوا معلوم ہو تو اس کی حرکت کو حرکت رجعی کہتے ہیں (حرکت راست کی ضد). اس حرکت کو ... جو سمت ساعت کے موافق معلوم ہو اس کو حرکت رجعی سے موسوم کریں گے. (۱۹۳۰ء، علم ہیئت (ترجمہ)، ۹۷). ۲. (نفسیات) رک: حرکات رجعی (جس کا یہ واحد ہے). ہوا کے تیز جھونکے یا پھونک سے ہماری آنکھ فوری طور پر بلا اختیار بند ہو جاتی ہے یا پلکیں جھپک جاتی ہیں - یہ ایک ... قدرتی حرکت رجعی ہے. (۱۹۶۹ء، نفسیات اور ہماری زندگی، ۲۶۹). [حرکت + رجع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---روزانہ کس صف(---و مع، فت ن) امث.
(ہیئت) کسی ستارے کی اپنے محور پر ایک پوری گردش جو اس کا ایک مکمل روز شمار ہو. زمین کے سب باشندوں کو اس کی حرکت روزانہ محسوس نہیں ہوتی. (۱۸۳۷ء، ستۂ شمسیہ، ۲: ۹). [حرکت + روز (رک) + انہ، لاحقۂ نسبت].

---سالانہ کس صف(---فت ن) امث.
(ہیئت) سورج کے گرد کسی ستارے کی سال بھر میں پوری ہونے والی گردش. حرکت سالانہ زمین اور اس کے محور کی مایلیت کے سبب دن رات کا گھٹاؤ اور انواع و اقسام کا اختلاف موسم پیدا ہوتا ہے. (۱۸۳۷ء، ستۂ شمسیہ، ۲: ۶). [حرکت + سال (رک) + انہ، لاحقۂ نسبت].

---عِلّت کس اضا(---کس ع، شد ل بفت) امث.
اعراب، زبر، زیر، پیش. الف کو ہم اپنی اصطلاحوں میں حرف علت اور زیر زبر کو اعراب یا حرکت علت کہتے ہیں. (۱۹۷۰ء، ادب و لسانیات، ۲۵۳). [حرکت + علت (رک)].

---عَمودی کس صف(---فت ع، و مع) امث.
وہ حرکت جو نیچے سے اوپر کی طرف ہو. کان کنی ... معدنیات کو غار سے سطح زمین پر لاتی ہے گویا حرکت عمودی ہوتی ہے. (۱۹۱۷ء، علم المعیشت، ۱۷). [حرکت + عمود (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---قَسْری کس صف(---فت ق، سک س) امث.
کسی بیرونی قوت سے متحرک ہونا جس میں ارادے یا طبیعت کا دخل نہ ہو، جبری حرکت. علم ہندسہ سے واضح ہے کہ آفتاب

حرکت قسری سے متحرک ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸۳)۔ متحرک کے ارادے یا طبیعت سے اس میں حرکت اگر نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ بیرونی قوت سے متحرک ہو تو ایسی حرکت کو حرکت قسری کہتے ہیں (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۰۹)۔ [حرکت + قسر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

--- قطعیہ کس صف (--- فت ق ، سک ط ، کس ع ، شد ی بفت) امذ
(فلسفہ) **وہ حرکت جو ممتد اور متصل ہے اور مسافت اور زمانے پر منطبق ہے۔** خارج میں حرکت قطعیہ اپنے پورے زمانے میں موجود ہے۔ (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۳۰)۔ [حرکت + قطعی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- قلب / قلبی کس اضا / صف (--- فت ق ، سک ل) امث
دل کی حرکت ، جس کی بدولت خون جسم میں گردش کرتا ہے۔ دیکھیے لیجیے کا ابھی ابھی دوران خون میں کمی اور حرکت قلب میں سستی آ جاتی ہے۔ (۱۹۲۰ ، مقتل غریب ، ۵۶)۔ اور پھر تین برقی رو حرکت قلب زندگی کی نشانی ہے ، اگر یہ برقی رو پیدا ہونا بند ہو جائے تو حرکت قلب بند ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۱ ، قلب ، ۷۷)۔ [حرکت + قلب (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- کرنا ف مر ؛ محاورہ
۱. **جنبش کرنا ، ہلنا جلنا۔** ایک جسم ثقیل کو تاگے سے یا تار سے لٹکاتے ہیں اور وہ مرکز پر حرکت کرتا ہے (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۹)۔ ہم اس کی داہنی ٹانگ کو پکڑ لیں کہ وہ حرکت نہ کر سکے (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۸۹)۔ ۲. **حائل ہونا ، دخل دینا ، روکنا ، رکاوٹ پیدا کرنا۔** اے نادان تو کیوں کر کار خیر میں حرکت کرتی ہے۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۱۶)۔ ۳. **کوچ کرنا ، روانہ ہونا ، چلنا۔** جان زماں نے دریائے جمونہ سے جنیر میں حرکت کی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۰۰)۔ یہاں سے دھاوا واپس ہوتا ہے اور پھر باہر مجرہ کی طرف حرکت کرتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۶۱)۔ ۴. **گردش کرنا۔** چاند اور سیارے اپنی کلیے سے خط مستدیر پر حرکت کرتے ہیں۔ (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۳۶)۔ چاند اپنے محور کے گرد حرکت کرتا ہے (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۶۷)۔ ۵. **برا کام کرنا ، غیر شائستہ عمل کرنا ، شرارت کرنا۔** بھی گلے لگانا اور میرا منہ چومنا ہے اور بس ... وہ میرے ساتھ اور کوئی حرکت نہیں کرتا (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۰)۔ ۶. **جماع کرنا ، ہم بستر ہونا۔** یہ میری بیوی ہے اور مجھ سے وہ حرکت کرتی ہی ہے۔ (۱۹۰۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۰)۔ ۷. **زنا کرنا ، وقفہ کرنا** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۸. **کوئی ایسا کام کرنا جو اپنی شان کے خلاف ہو** (جامع اللغات)۔

--- کمیہ کس صف (--- فت ک ، شد م بکس ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث
مقداری گردش ، جسم کی مقدار میں تغیر لانے والی حرکت ، جسامت پر اثر انداز ہونے والی حرکت۔ حرکت کمیہ میں جسم کی مقدار بدلتی رہتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۳)۔ [حرکت + کم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- کیفیہ کس صف (--- ی لین ، کس ف ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ
گردش صفاتی ، جسمانی کیفیت پر اثر انداز ہونے والی حرکت ، کیفیت کو بدل دینے والی حرکت۔ حرکت کیفیہ میں محض جسم کی کیفیت بدل جاتی ہے مثلاً کسی چیز کا گرم ہو جانا ... نبض کی حرکت ، حرکت کیفیہ کے قبیلے سے نہیں ہے۔ (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۳)۔ [حرکت + کیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یہ ، لاحقۂ تانیث]

--- مذبوحی کس صف (--- فت م ، سک ذ ، و مع) امث
۱. **ذبح کیے ہوئے جانور کی حرکت** (نور اللغات)۔ ۲. **لاحاصل جد و جہد جو بے اختیاری کی حالت میں کی جائے ، اضطراری حرکت ، بے فائدہ ہاتھ پاؤں مارنا۔** بدنامی کے دفع کرنے کے لیے دکنیوں نے حرکت مذبوحی کی مگر ... افسردہ ہو کر الٹے چلے گئے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۶۱)۔ اس بنا پر بطور حرکت مذبوحی کے یہ ارادہ ہوتا ہے کہ دو مہینہ کی رخصت لے کر لکھنؤ آؤں۔ (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۳۹۹)۔ [حرکت + مذبوح (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

--- مستقیمہ کس صف (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع ، فت م) امث
سیدھی حرکت ؛ کھڑے ہوئے کی حالت میں حرکت کا عمل ، کھڑے ہو کر چلنا ، کھڑی چال۔ انسان کو حرکت مستقیمہ ہے اور حیوان کو حرکت افقیہ۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۳۸)۔ [حرکت + مستقیم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- معکوسہ / منعکسہ کس صف (--- فت م ، سک ع ، و مع ، فت س / ضم م ، سک ن ، فت ع ، کس ک ، فت س) امث
رک : **حرکت رجعی** (معنی نمبر ۲)۔ کوئی عمل یا حرکت جو بغیر کسی ارادہ کے کسی محرک ردعمل کے نتیجہ میں ظاہر ہو حرکت منعکسہ یا معکوسہ کہلاتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۰۰)۔ [حرکت + معکوس / منعکس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- منکوسہ کس صف (--- فت م ، سک ن ، و مع ، فت س) امث
سرنگوں ہونے کی حرکت ؛ سجدے کی حالت۔ دوسرے حرکت افقیہ ... تیسرے حرکت منکوسہ اور وہ اوس کے سجدہ کے وقت ہوتی ہے۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۳۸)۔ [حرکت + منکوس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- میں آنا ف مر ؛ محاورہ
متحرک ہونا ، حرکت کرنا ، چلنا ، ہلنا جلنا ، آمادۂ عمل ہونا ، (کوئی کام انجام دینے کے لیے) روانہ ہونا۔ آسام میں مسلم کش فسادات روکنے کے لیے فوج حرکت میں آ گئی۔ (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اپریل ، ۱)۔

--- میں برکت ہے فقرہ
بے کاری کی مذمت اور کام کی تعریف میں مستعمل۔ حرکت میں برکت ہے بچوں کو ذرا ہاتھ پیر چلانے کا موقع دو ... کچھ بنے یا نہ بنے۔

(١٩٣٠ ، تعلیمی خطبات ، ١٠٠).

ـــــ میں لانا ف م ، محاورہ.
جنبش دینا ، متحرک کرنا ، برانگیختہ کرنا. لیکن اس میں شک نہیں کہ لٹریچر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ جذبات انسانی کو حرکت میں لائے. (١٩٦٥ ، تنقیدی نظریات ، ٣٨).

ـــــِ ناشائستہ کس صف (ـــــ کس ہ ، سک س ، فت ت) امث.
نامناسب فعل ، بُرا کام. دقیقی شاعر نے ہزار شعر کہے تھے کہ بسبب کسی حرکت ناشائستہ کے اپنے غلام کے ہاتھ سے مارا گیا. (١٩١٠ ، آزاد ، نگارستان فارس ، ٣٢). [حرکت + ف : نا (سابقۂ نفی) + شائستہ ، شائستن = لائق ہونا].

ـــــِ ناملائم کس صف (ـــــ ضم م ، کس ء) امث.
نامناسب فعل. میں بد وضع آدمی تو ہوں نہیں کہ کوئی حرکت ناملائم مجھ سے سرزد ہو. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٥٩٩). [حرکت + نا (سابقۂ نفی) + ملائم (رک)].

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف (قدیم).
متحرک ، ہلنے والا.

اسی وضع کا باغ زریں اتھا
ہوئے باد تھے او حرکت نما

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٤٨١). [حرکت + ف : نما ، نمودن = دکھانا].

ـــــِ وابہیں کس صف (ـــــ فت نیز سک ب ، ی مع) امث.
(ہیئت) رک : **حرکت رجعی** (معنی نمبر ١). یہ حرکت وابہیں اُسی قسم کی ہے جیسے اعتدالین ... کی حرکت ہے. (١٩٣٠ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ٣٤١). [حرکت + ف : وابہیں (رک)].

ـــــ و سکُون (ـــــ و مج ، ضم س ، و مع) امذ.
جنبش اور ٹھہراؤ ، حرکات و سکنات. ہرنس سے شناسائی پیدا کر لو مگر پاؤلاف کے حرکت و سکون پر نگہ رہے. (١٩٢٣ ، شوق راز ، ٩٢). [حرکت + و (عطف) + سکون (رک)].

ـــــِ وَضعِیَّہ کس صف (ـــــ فت و ، سک ض ، کس ع ، شد ی بفت) امث.
وہ حرکت جس میں جسم متحرک کی وضع بدلتی رہے لیکن مقام نہ بدلے. حرکت وضعیہ میں جسم متحرک (حرکت کرنے والا جسم) اپنی جگہ قائم رہتا ہے مگر اس کی وضع بدلتی رہتی ہے مثلاً چکی کے گھومنے کی حرکت. (١٩٣٢ ، رسالۂ نبض ، ٣). [حرکت + وضع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ ہونا محاورہ.
١. **ہلنا ، جنبش ہونا ، چلنا.** جھلی کے دباؤ سے فاقلہ کی رطوبت میں حرکت ہوتی ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ١٦٠). ٢. **قصور ہونا ، شرارت ہونا ، دیر ہونا ، حرجہ ہونا ، کسل ہونا ، ہلکا سا بخار ہونا** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

حَرکْتانا (فت ح ، سک ر ، فت ک) ف م.
حرکت دینا ، جنبش دینا. سہیج ... عطولی مادوں سے جو ایک ہوائی حس ہوتی ہے اسے ہوا میں منتشر مادوں کے چھوٹے چھوٹے ذرے حرکتاتے ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٢٨٥). [حرکت + ا : انا ، لاحقۂ مصدر].

حَرکْتی (فت ح ، سک ر ، فت ک) صف.
١. **حرکت (رک) سے منسوب یا متعلق.** ان کی حرکتی طاقت کا اندازہ لگانے کے لیے آپ کسی معمولی متحرک جسم کی طاقت کا خیال کریں. (١٩١٨ ، تحفۂ سائنس ، ١٠٨). ٢. **رکنے والا ؛ شرارتی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حرکت + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــــ تُوانائی (ـــــ ضم نیز فت ت) امث.
رک : **حرکی توانائی ، حرکت کے باعث پیدا ہونے والی توانائی.** اس تصادم میں پوری مقدار حرارت اور پوری حرکتی توانائی قائم رہتی ہے. (١٩٤٠ ، جدید طبیعیات ، ٩). [حرکتی + توانائی (رک)].

حَرَکی (فت ح ، ر) صف.
١. **حرکت سے متعلق یا منسوب ، حرکت پذیر ، قوتِ محرکہ رکھنے والا ، قوتِ عمل رکھنے والا ، متحرک.** حافظ کی شاعری میں بھی اگر تلاش کیا جائے تو حرکی (ڈائی نیمک) عنصر موجود ہے. (١٩٣٢ ، روح اقبال ، ٩٠). یہ عموماً سیلیادار (Ciliated) چھوٹا اور حرکی (Motile) ہوتا ہے. (١٩٤٠ ، پرائیوفائیٹا ، ٨). ٢. **ماہر علم حرکیات.** پر فلیطس اور دوسرے حرکیین جس انرجی کو قدیم مانتے ہیں وہ متحرک انرجی ہے. (١٩٤٨ ، تاریخ اور کائنات ؛ میرا نظریہ ، ١٤٣). [ع : حرک ، حرکت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اِحْساس (ـــــ کس ا ، سک ح) امذ.
حرکت کا احساس. ایسی تمام ساختوں میں جن کا تعلق جسمانی حرکات سے ہوتا ہے. عضلات ، ان سے منسلک وتر اور ہڈیوں کے درمیان جوڑ (مفصل). حسی اعصاب اسی طرح مہیا ہوتے ہیں اور وہی حسیت کے نمونے پیدا کرتے ہیں ان نمونوں کو حرکی احساس ... کے نام سے موسوم کیا گیا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٣١٥). [حرکی + احساس (رک)].

ـــــ اَعْصاب (ـــــ فت ا ، سک ع) امذ.
(حیاتیات) **حرکت دلانے والے یا کرنے والے اعصاب ، وہ اعصاب جو دماغ یا حرام مغز سے عضلات یا غدود تک جاتے ہیں اور جن کے ذریعے اختیاری عضلات وغیرہ کو حرکت دی جاتی ہے.** یہاں کے حرکی اعصاب سارے بدن میں پھیلے ہوئے ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٨٣). دماغ یا حرام مغز حرکی اعصاب کے ذریعے سے عضلات یا غدود کو ہدایات بھیجتے ہیں. (١٩٨٥ ، حیاتیات ، ٢١١). [حرکی + اعصاب (رک)].

ـــــ اَعْضاء (ـــــ فت ا ، سک ع) امذ.
حرکت کرنے کے اعضاء ، جیسے عضلات و اعصاب وغیرہ. چونکہ جانوروں میں حرکی اعضاء ہوتے ہیں ، اس لیے ان میں ٹیکٹک

حرکات زیادہ واضح ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات (نویں دسویں جماعتوں کے لیے ، ۱۹۱)۔ [حرکی + اعضاء (رک)]۔

---برق (---فت ب ، سک ر) امث.
(برقیات) متحرک بجلی ، رواں برق. کامیابی سے کام نہیں ہوا البتہ تحقیقاتی کام ۱۷۹۰ء تک سکونی برق تک محدود رہا اس کے بعد سے حرکی برق کا مطالعہ شروع ہوا۔ (۱۹۸۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۲۵۹)۔ [حرکی + برق (رک)]۔

---تطابق (---فت ت ، ضم ب) امذ.
حرکات کی باہمی مطابقت یا ہم آہنگی. خاص تمثال ، اس میں نہ تو وہ حرکی تطابق ہوتا ہے نہ حیثیتو حسی جو ارتسامات کی وصولی کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۲۳۶)۔ [حرکی + تطابق (رک)]۔

---توازن (---فت ت ، ضم ز) امذ.
(طبیعیات) کسی جسم کی حرکت جو یکساں رفتار سے ہو. حرکتی توازن ، انگ: Dynamic Equilibrium. اگر کوئی جسم یکساں ولاسٹی سے حرکت کر رہا ہو یا یکساں زاویائی ولاسٹی سے گھوم رہا ہو تو ہم کہتے ہیں کہ وہ حرکی توازن میں ہے۔ (۱۹۸۳ ، مبادیات طبیعیات ، ۶۵)۔ [حرکی + توازن (رک)]۔

---توانائی (---ضم نیز فت ت) امث.
(طبیعیات) حرکت کے باعث پیدا ہونے والی قوت و توانائی. بتایئے اس کی حرکی توانائی (Kinetic Energy) اس وقت کیا ہو گی جب وہ جسم اہتزاز (Oscillation) کے بیچ میں ہو۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۱)۔ [حرکی + توانائی (رک)]۔

---دفاع (---کس د) امذ.
(فوج) جنگ میں ایسا دفاع جس میں آسانی اور تیزی سے نقل و حرکت ہو سکے ، انگ: Mobile Defence کا اردو ترجمہ (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۱۲۲)۔ [حرکی + دفاع (رک)]۔

---رقبہ (---فت ر ، سک ق ، فت ب) امذ.
(حیوانیات) دماغ کے سامنے کے فص کا وہ حصہ جس کا تعلق عضلاتی حرکت کی ابتدا سے ہے ، انگ: Motor Area کا اردو ترجمہ. ہم دیکھتے ہیں کہ مقابل کے حرکی رقبہ کی بیماری کی وجہ سے جسم کا ایک حصہ مفلوج ہو جاتا ہے۔ اس میں کبھی تو بےحسی اعضا میں بھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۷۰)۔ [حرکی + رقبہ (رک)]۔

---ریشہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
(حیوانات) وہ ریشہ جو نخاعی ڈور سے جسم کے مختلف حصوں تک تحریک لے جاتا ہے ، بطنی ریشہ. بطنی ریشے نخاعی ڈور سے جسم کے مختلف حصوں تک تحریک لے جاتے ہیں اور حرکی یا برآرندہ ریشے کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۹۳)۔ [حرکی + ریشہ (رک)]

---سپاہ (---کس س) امث.
(فوج) نقل و حرکت کے لیے تیار فوج ، ایسی فوج جو آسانی اور تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے ، انگ: Mobile Troops کا اردو ترجمہ (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۱۲۲)۔ [حرکی + سپاہ (رک)]۔

---قسم (---کس ق ، سک س) امث.
(حیاتیات) نوات خلیہ مایہ کا خاصہ جو تمام لونی اجسام کی نوع سے معین ہو ، لونی اجسام کا منظم نقشہ ، انگ: Karyotype. حرکی قسم ... میں لونی اجسام کا ایک زائد جوڑا شریک ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۱۸)۔ [حرکی + قسم (رک)]۔

---قوت (---ضم ق ، شد و بفت) امث.
متحرک کرنے والی قوت ، حرکت میں لانے والی طاقت. ان میں حرکی قوت یعنی کشتی کو حرکت دینے والی قوت کی کمی تھی۔ (۱۹۳۰ ، آبدوز کشتیاں و سرنگ ، ۱۳)۔ [حرکی + قوت (رک)]۔

---نظام (---کس ن) امذ.
(نفسیات) ان اعصاب و عضلات وغیرہ کا مجموعہ جن کا تعلق جسمانی حرکت سے ہوتا ہے ، متحرک نظام ، انگ: Motor System. علم الابدان سے متعلق بہت چیزیں نفسیات کا بھی موضوع گفتگو ہیں ان میں قابل ذکر اعصابی نظام ، حرکی نظام ، حواس اور غدود اور ان کے وظائف ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۶)۔ [حرکی + نظام (رک)]۔

---نفسیات (---فت ن ، سک ف ، کس س ، شد ی نیز بلا شد) امث.
(نفسیات) نفسیات کی وہ شاخ جس میں عیاری (نارمل) تحرک کا مطالعہ کیا جاتا ہے. یہ نتیجہ ہے عیار خلاق نفسیات کی اس تعبیر کا جو تحلیل نفسی نے کی ہے اور دوسری علمی تحقیقاتوں کا جنہوں نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ تحرک کس قدر کثرت سے لاشعوری ہوتا ہے ، انگ: Dynamic Psychlogy کا اردو ترجمہ. حرکی نفسیات کی تعریف یہ کی جا سکتی ہے کہ وہ عیاری تحریک کا نفسیات ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۵)۔ [حرکی + نفسیات (رک)]۔

---نہادہ (---کس ن ، فت د) امذ.
(نفسیات) جوابی حرکت کے لیے آمادگی. حرکی نہادے کی ایک اور اچھی مثال فٹ بال کے کھلاڑی کی ہے جس کے ذہن میں پہلے سے یہ بات ہوتی ہے کہ اسے اپنے مخالف کے کھیل کے جواب میں کیا کرنا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ۵۶)۔ [حرکی + نہادہ (رک)]

حرکیات (فت ح ، فت نیز سک ر ، کس ک ، شد ی نیز بلا شد) امث.
۱. (طبیعیات) علم حرکت اجسام ، وہ علم جس میں اجسام کی حرکات اور ان پر عمل کرنے والی قوتوں کے باہمی تعلق کا مطالعہ کیا جاتا ہے. سولھویں صدی میں سکونیات کا احیا اور حرکیات کی تخلیق

عمل میں آئی۔ (۱۹۳۵ء ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۹۵)۔ ۲۔ سُروں کو ادا کرتے وقت جو قوت درکار ہوتی ہے اس کی کمی یا بیشی۔ موسیقی میں اصطلاحی طور پر حرکیات سے سروں کو ادا کرتے وقت جو قوت درکار ہوتی ہے اس کی کمی یا بیشی یعنی شدت مراد لی جاتی ہے۔ (۱۹۶۱ء ، ہماری موسیقی ، ۱۷۷)۔ [حرکی + یات ، لاحقۂ جمع]۔

حَرَکِیَائی (فت ح ، فت نیز سک ر ، کس ک ، شد ی نیز بلا شد) صف۔

۱۔ (رک) : حرکی۔ یہ (کیمیا) ایک ... حرکیائی قوت اور عالمگیر تبدیلی کا نام ہے۔ (۱۹۶۸ء ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۴۶)۔ ۲۔ **حرکیات** معنی نمبر ۲۔ (رک) **سے متعلق یا منسوب۔** چاگا نے اپنی دھن کے لئے حرکیائی علامتوں سے بڑا کام لیا ہے۔ (۱۹۶۱ء ، ہماری موسیقی ، ۱۷۷)۔ [حرکیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَرَکِیَّت (فت ح ، ر ، کس ک ، شد ی بفت) امث۔

۱۔ **(فوج) نقل و حرکت کی صلاحیت ، ہر حالت میں تیز رفتاری برقرار رکھنے کا عمل یا کیفیت؛ انگ : Mobility**۔ جب تک فن سپاہ گری قائم ہے ”حرکیت“ ایک ایسی فوجی اصطلاح ہے جو بہت عام ہے اور اکثر استعمال ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی۔ (۱۹۷۶ء ، بلوچستان ، ۱۰۹)۔ ۲۔ (فلسفہ) **فلسفہ کا ایک نظریہ کہ مادہ اور روح دونوں فطری قوتوں کی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں ، اصل جوہر قوت ہے ؛ متحرک ہونے کی کیفیت یا حالت ؛ قوت ، حرکت۔** خودی کی حرکیت کا کائنات کی حرکیت سے براہ راست تعلق ہے۔ (۱۹۷۷ء ، اقبال نئی تشکیل ، ۹۴)۔ بعض تطابقی (مطابقتی) عادتیں اس قدر وسعت کے ساتھ ... استعمال ہوتی ہیں کہ ان کا نام رکھ دیا گیا ہے اور ان کی تعریف کر دی گئی ہے انہیں مطابقتی میکانیتیں یا بعض اوقات حرکیتیں کہا جاتا ہے (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۷۵)۔ [حرکی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

حَرَکِیَّہ (فت ح ، فت نیز سک ر ، کس ک ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف۔ (رک) : حرکی۔ ایسے اشخاص بعض سمعیہ ، بصریہ یا حرکیہ صنف سے کہلاتے ہیں۔ (۱۹۳۱ء ، نفسیاتی اصول (حاشیہ) ، ۲۷۶)۔ [حرکی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

حَرَم (فت ح ، ر)۔ (الف) امذ۔

۱۔ **قابلِ عزت شے ، مقدس چیز ، احترام کے لائق ، محترم۔** لفظ حرم عربی میں عموماً کل ان چیزوں پر مشتمل ہے جن کی حرمت کی جاتی ہے۔ (۱۸۹۷ء ، تمدن عرب ، ۳۷۹)۔ ۲۔ (أ) **مکے مدینے اور ان کے گرداگرد کے چند میل کا علاقہ حرم کہلاتا ہے اسے حرم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے ان کی عزت قائم کی ہے اور ان مقامات پر بعض افعال اور اقدامات ممنوع ہیں مثال کے طور پر یہاں جنگ نہیں ہو سکتی درختوں کو نہیں کاٹا جا سکتا نیز اس میں داخل ہونے والا ہر گزند سے محفوظ ہو جاتا ہے (جب دونوں حرم مراد ہوں تو انہیں عموماً ”حرمین“ کہتے ہیں)۔** اسلامی اصطلاح میں مکے مدینے اور ان کے گرداگرد کے چند میل کے علاقے کو حرم کہتے ہیں۔ (۱۹۸۴ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۲)۔ (أأ) **خانۂ کعبہ کے گرداگرد کا علاقہ جہاں جنگ وغیرہ ممنوع ہے ، خانۂ کعبہ کی چاردیواری یا احاطہ ، خانۂ کعبہ۔**

حرم کبریا کا سو اوس کا مقام
یہدا شمس ہو بدر اوس کا غلام

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴)۔ علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ سے علَم لے کر بہت نرمی سے داخل حرم ہو۔ (۱۸۸۵ء ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۷۰)۔
بظاہر دکھائی بھی دے رہا ہے کہ یہ لوگ جو طواف حرم ہیں مگر میں کیوں گا کہ یہ الجزائر کی جانب کروڑوں کے اٹھتے قدم ہیں (۱۹۶۲ء ، ہفت کشور ، ۳۳۴)۔ (أأأ) **اسلام ، مرکز اسلام۔**

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر

(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۳۰۱)۔ ۳۔ (أ) **زنان خانہ ، گھر کا وہ حصّہ جس میں عورتیں رہتی ہیں۔**

جو آیا محل میں اسے ساتھ لے
حرم میں چلا ہاتھ میں ہاتھ لے

(۱۶۳۸ء ، چندربدن و مہیار ، ۹۳)۔ سلطان نے جام صلاح الدین کی عم کی بیٹی سے نکاح کیا تھا ... اکثر اوقات حرم میں پڑا رہتا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱)۔ بابک خرمی اپنے حرم کی بیشمار عورتوں کے ساتھ سے نوشی اور راگ رنگ کی مجلس منعقد کیا کرتا تھا۔ (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۵)
حرم کا لفظ زنان خانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جہاں غیر مرد نہ جا سکیں۔ (۱۹۸۴ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۲)۔ (أأ) **اشراف کے گھر کی عورتیں۔** سلطان صلاح الدین نے حرم شاہی کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۵۳)۔ ۴۔ **حضرت امام حسین کے اہل بیت۔**

یہ کی حرم کی انہوں نے یہ تشنگی پہ نظر
کہ قطرۂ آب سے ہو حلق خشک ان کا تر

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۳)۔

جس وقت صحن میں نظر آیا ہجوم عام
سر پیٹنے لگے حرم سید الانام

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۳۱)۔

سنتے بھی نہ پائے تھے حرم یہ خبر یاس
ناگاہ بپا شور کہ مارے گئے عباس

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷۶)۔ (ب) امث۔ ۱۔ **بیوی**
لکھا ہے ہمارا سو ہندو جنم ... مسلمان کو کیوں ہو ہندو حرم
(۱۶۳۸ء ، چندربدن و مہیار ، ۱۰۲)۔ جب میں نے اپنا حال کہا کہ میں بادشاہ کی حرم ہوں وہ دست بستہ عذر کرنے لگا۔ (۱۸۶۴ء ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۱)۔ یہ نسخہ حضرت حفصہ (آنحضرت صلعم کی حرم محترم اور حضرت عمر کی صاحبزادی) کے گھر میں رکھوا دیا گیا۔ (۱۹۰۴ء ، مقالات شبلی ، ۱ : ۷۳)۔ ۲۔ **لونڈی ، باندی جس کو بیوی بنا لیا گیا ہو۔**

سہیلی ہے یا کنی حرم یا خواص
کہ جس کا ہے وو بات مقصود خاص

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۴)۔ حرم پر لازم ہوتا ہے کہ ہر امر و نہی میں بیاہتا بی بی کی تابع داری کرے۔ (۱۸۳۸ء ، تاریخ ممالک چین ،

۱ : ۵۰۱). قبطی عورتیں عین میدان جنگ میں حرم بنا لی جاتی ہیں حالانکہ قرآن مجید میں ان دعووں کے ثبوت میں ایک جملہ بھی موجود نہیں ہے. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۲۰۳). [ع : (ح ر م)].

ـــِ ابراہیم کس اضا(ـــ کس ا ، سک ب ، ی مع)امذ.
کعبہ شریف اور ہر خطۂ لاہوت کے مسافروں کے لیے مخصوص ہے حرم ابراہیم (کعبہ) میں لیکر حاضر ہو.(۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی، ۳ : ۳۶۶). [حرم + ابراہیم (رک)].

ـــِ دِماغ کس اضا(ـــ کس نیز فت د) امذ.
وہ مقام جہاں اعصاب دماغ سے باہر نکلتے ہیں ، مبدءِ عصب ؛ وہ عصبہ جو دماغ تک پیغامات کی ترسیل کرتا ہے ، وہ حصۂ دماغ جو حسی حرکتوں کا نتیجہ یا پیغام دماغ کے مختلف اعصاب کو پہنچاتا ہے ، انگ : Thalamus . حرم دماغ بھی ایک نہایت نازک اور حیرت انگیز سوئچ بورڈ ہے مختلف اعضائے حس سے آنے والے پیغامات کو یہ دماغ کے متعلقہ حصوں کی طرف موڑ دیتا ہے.(۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی، ۸۸)[حرم + دماغ(رک)

ـــ سَرا (ـــ فت س) امث ؛ امذ.
زنان خانہ، امرا کی بیگموں اور لونڈیوں کے رہنے کا مکان. بادشاہ حرم سرا سے باہر تشریف لائے تو ایک سیڑھی... تخت کے پہلو میں لگائی گئی. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۲).

حرم سرا کی حفاظت کو تیغ ہی نہ رہی
تو کام دیں گی یہ چلمن کی تیلیاں کب تک

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۹۵). [حرم + سرا (رک)].

ـــِ شَرِیف کس صف(ـــ فت ش ، ی مع) امذ.
رک : حرم معنی نمبر. اللہ تعالٰی ان کو مکۂ معظمہ میں حرم شریف کی نگہبانی کے واسطے پھیر لایا. (۱۸۷۴ ، خیابان آفرینش ، ۸). میں نے حرم شریف میں اور دربار نبویؐ میں ... عقیدت ، خلوص ، عشق الٰہی اور سیر وصول کا نقشہ دیکھا. (۱۹۷۲ ، ضد رنگ (مقدمہ)، ۱۰). [حرم + شریف (رک)].

ـــ کا جَنا (ـــ فت ج) امذ.
حرام زادہ ، لونڈی بچہ ؛ کمینہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــ کَرنا محاورہ.
لونڈی بنانا ، بیوی بنانا ؛ داشتہ رکھنا.

واہ پیر مغاں واہ کہ اب دختر رز کو حرم کیجیے گا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۰).

ـــِ کَعبَہ کس اضا(ـــ فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ.
کعبہ شریف کی چار دیواری ، کعبہ شریف کے اردگرد کا احاطہ.

حرم کعبہ کا نہ پایا بھید
نہ ملا واں کا ایک محرم بھی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۷). ماں سے رخصت ہو کر حرم کعبہ میں آئے ، ساتھیوں سے کہا کہ تم سے جو بن آئے کرو.(۱۹۱۰ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳). [حرم + کعبہ (رک)].

ـــ گاہ امذ ؛ امث.
رک : حرم سرا.

اے سرنگا پٹم! اے غالیہ بو! غالیہ شم
ہند کے بتکدے میں اے کہ حرم گاہ صنم

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۱۳). [حرم + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ نَبَوی کس صف(ـــ فت ن ، ب) امذ.
روضۂ نبیؐ اور اردگرد کا مقام ، مسجد نبوی. حرم نبوی کی زیارت کے لیے جاؤں گا تو وہ میرے ہم عنان ہوں گے. (۱۹۳۰ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۹۷). [حرم + نبی (ی متبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ہُمایُوں کس صف(ـــ ضم ہ ، و مع) امث.
بادشاہ کی حرم ، حرم سرا(ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [حرم + ہمایوں (رک)].

حِرْم (کس ح ، سک ر) امث.
ایسا واجبی کام جس کا ترک کرنا ناجائز ہو ، حرام ؛ حرام چیز ؛ ممانعت؛ پھٹکار(جامع اللغات؛ المنجد ؛ فرہنگ عامرہ). [ع : (ح ر م)].

حُرُم (ضم ح ، ر) امذ.
احرام باندھے ہوئے لوگ ، حُرمت اور عزّت والے لوگ (لغات کشوری). [ع : (ح ر م)].

حِرْماں (کس ح ، سک ر) امذ.
مایوسی ، محرومی ، غم و اندوہ.

جیکوئی محمد دین کا دشمن ہے آیا ہجر اس
دندہاں کے دل ہور جیو کوں لا گیا ہے حرماں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۹).

دیروحرم کو بھول گئے ہو یاد کرو تو بہتر ہے
غم حرماں کا کب تک کھینچو شاد کرو تو بہتر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷).

شدت حرماں کا باعث کم نگاہی ہے تری
تجھ سے آنکھیں چار ہوں تو پیاس بجھتی ہے ابھی

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۳). [ع : (ح ر م)].

ـــ نَصِیب (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
بدقسمت ، بدبخت ، مایوس و محروم ، غم رسیدہ.

محروم ! کیوں ترے دل حرماں نصیب کو
یہ وہم ہو گیا ہے کہ اقبال مر گیا

(۱۹۶۶ ، محروم (تلوچند) (آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۲۰۷)). [حرماں + نصیب (رک)].

ـــ نَصِیبی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
حرماں نصیب(رک) کا اسم کیفیت ، بدقسمتی ؛ مایوسی ، محرومی. وہ تیرا ایک جھونکا سن سے نکل گیا تھا جس پر اکثر حرماں

نصیبی کی راتوں میں ہمیں پریوں کے تخت کا دھوکا ہوا ہے ... تو نے ہمیشہ ہماری مدد کی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۸۸).
[حرماں + نصیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حِرمانی (کس ح ، سک ر) امث.
بدقسمتی ، بدنصیبی. مایوسی اس کی محیط ہو رہی تھی حرمانی نے اسے اپنا شکار بنا لیا تھا. (۱۹۱۴ ، معلم ثانی ، ۲۳).
[حرماں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

حُرمَت (ضم ح ، سک ر ، فت م) امث.
۱. **عزّت آبرو ، بڑائی ، عظمت ، پاکیزگی.**

عبداللہ کون پاس بلاؤ — دیتے عزت حرمت چاؤ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۰)).

رکھیا کچھ نہ حرمت حرم کا تیری
نہ کچھ یاد دلایا کرم کا تیری
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲۵).

بتاں کے ربط سے قائم خلل ہے حرمت میں
خدا کے واسطے اس قوم کو نہ کر گستاخ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۱).

حرمت سے شریک شہدا کیجیو یارب
تو حوصلۂ صبر عطا کیجیو یارب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۵).

اے ارض پاک تیری حرمت پہ کٹ مرے ہم
ہے خوں تری رگوں میں اب تک رواں ہمارا
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۷۳). واحدی صاحب کے نزدیک تحریر کی بڑی حرمت تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۹). ۲. **حرام ہونا (حلت کی ضد)؛ ناپاکی.**

حرمت میں مے کی کہنے سے واعظ کے ہے فتور
کیا اعتبار رکھتی ہے اس ہیچ گو کی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۳).

یہ وہ عالمانِ دیں ہیں جو ہمیں بتا رہے ہیں
کہ سماجیوں کی حرمت ہے مجازیوں کی حلّت
(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۳۸). [ع : (ح ر م)].

ـــــ اُتارنا محاورہ.
بے آبرو کرنا ، ذلیل و خوار کرنا ، رسوا کرنا ، بے عزت کرنا.
اتاروں گا سر بازار حرمت — نہیں بچتی ہے اب زنہار حرمت
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نوسنظوم ، ۲ : ۳۷۵).

ـــــ بڑھانا محاورہ.
درجہ بڑھانا ، ممتاز کرنا ، توقیر بڑھانا. حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ان کی حرمت بڑھائی کہ اپنی چادر ان کے لیے بچھائی. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۹).

ـــــ بنانا محاورہ.
(عو) آبرو بنانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ بَہا (ـــــ فت ب) امذ.
ہرجانہ جو ازالۂ حیثیت عرفی کے لیے لیا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حرمت + بہا (رک)].

ـــــ توڑنا محاورہ.
بے عزّت کرنا ، بدنام کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــــ جانا محاورہ.
عزّت جانا ، عظمت اور عفت میں فرق آنا (نوراللغات).

ـــــ رَضاع کس اضا (ـــــ فت ر) امث.
(شرع) جب کوئی بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ پیتا ہے تو وہ عورت اس کی ماں بن جاتی ہے اس عورت کے ساتھ اور اس کی بیٹیوں ، بہنوں وغیرہ کے ساتھ نکاح اس لڑکے کے لیے حرام ہو جاتا ہے شرعی اصطلاح میں اس کو حرمت رضاع کہتے ہیں (اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۲). [حرمت + رضاع (رک)].

ـــــ کا لاگو ہونا محاورہ.
آبرو لینے کی فکر میں رہنا (جامع اللغات).

ـــــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
عزّت کرنا ، آؤ بھگت کرنا ، تعظیم کرنا ، تکریم سے پیش آنا. اس نے کلاونت کو فن موسیقی میں طاق دیکھا حرمت کر کے بلا کر بٹھایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۲۵).

ـــــ کھونا محاورہ.
عورت کا زنا کرانا.

کھوؤں کیوں میں اپنی حرمت دو پہر کے واسطے
رونی کپڑا لکھ دیں مجھ کو عمر بھر کے واسطے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۲۰۷).

ـــــ گنْوانا محاورہ.
رک : **حرمت کھونا.** کیا خوب غیر مرد کے گھر جاؤگی اور اس سے دوستی کر کے اپنے شوہر کی حرمت گنواؤگی یہ بڑا عیب ہے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۹۰).

ـــــ لینا محاورہ.
عفت میں خلل ڈالنا ، بے عزّتی کرنا ، آبرو لوٹنا ، زنا بالجبر کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــــ میں بَٹّہ لَگانا محاورہ.
بے عزّت کرنا ، ذلیل کرنا. ناحق میری حرمت میں بٹہ لگایا مکار دغا باز بنایا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۵۰).

ـــــ میں خَلَل آنا محاورہ.
عزّت میں فرق آنا ، وقار میں کمی آ جانا.

حرمت میں سب طرح سے غرض آ چکا خلل
باقی ہے سار کہانی اب آگے سو آج کل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۸).

---والا صف.
شریف ، معزز ، رئیس ، باعزت شخص (نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[حرمت + والا (رک)].

حَرمزَدگی (فت ح ، ر ، سک م ، فت ز ، فت نیز سک د) امث.
حرام زدگی. میرا ملک اور قلعہ جو تمہارے ہاتھ آیا ہے صرف اس کوے کی بدذاتی اور حرم زدگی سے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۸۰). او بے حیا تیری حرمزدگی جانتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۰). آپ نے حرامزدگی لکھا ہے ، حرمزدگی ہونا چاہیے. (۱۹۷۶ ، زورگزشت ، ۱۹). [حرام زدگی (رک) کی تخفیف]

حَرمَل (فت ح ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک قسم کی بوٹی جو دھونی کے کام آتی ہے ، **کالا دانہ** ، **اسپند**، لاط : **Peganum Harmala**حرمل :- ایک مشہور گھاس ہے اس کو فارسی میں سپند کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات اردو ، ۳۸۱). کڑوے درخت مثلاً حرمل اور حنظل بھی اسی سال پہلی بار یہاں دکھائی دیے. (۱۹۶۷ ، بلوغ الارب(ترجمہ) ، ۵۳۵). [ع].

حَرمُلَہ (فت ح ، سک ر ، ضم نیز فت م ، فت ل) امذ.
ملک حجاز میں پیدا ہونے والا ایک درخت جو قد آدم ہوتا ہے پتے لمبے اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں بید سادہ کے پتوں سے چھوٹے ، اتنا گرم اور تیز ہوتا ہے کہ سمیات کی قسم سے شمار ہوتا ہے اس میں دودھ بہت نکلتا ہے. لاط : **Sarcostemma Viminale** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲). [ع].

حَرَمی (فت ح ، ر) صف.
حرم(رک) سے متعلق یا منسوب ؛ **رازدار** ؛ **رفیق** ؛ **جاں نثار**. عیاض بن حمار ... زمانہ جاہلیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا دوست اور حرمی تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس مبارک پہن کر طواف کعبہ کیا کرتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۲). [حرم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

حَرَمَین (فت ح ، ر ، ی لین) امذ.
ہر دو حرم ؛ کعبہ شریف اور روضۂ رسول ؛ مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ. سند حاصل کرنے کے لیے حرمین جانا ضروری تھا. (۱۸۹۲ ، سیرۃ النعمان ، ۳۰). امرائے حاج اپنی اپنی جماعت کی امارت کے لیے حرمین میں وارد ہو جاتے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۶). [حرم (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ]

---الشَّرِیفَین / شَرِیفَین (---ضم ن ، غمرا ل ، شد ش بفت ، ی مع ، ی لین) امذ.
رک : حرمین. ۹ لاکھ روپیہ نقد و جنس حرمین الشریفین کے مستحقوں میں تقسیم کرنے کے لیے ... بھیجے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۱). ان نظموں میں ... حرمین شریفین والی نظم ان کے دلی جذبات کی ترجمان ہے. (۱۹۰۹ ، ضد رنگ (مقدمہ) ، ۲۲). [حرمین + رک : ال (۱) + شریف (رک) + ین (ی لین) ، لاحقۂ تثنیہ].

حُرُوب (ضم ح ، و مع) امث.
حرب (رک) کی جمع ، **جنگیں**. ان کے سامنے حروب قبائل کے منظر پیش ہوئے... تمام استعماری حملوں کی تصویر دکھائی گئی. (۱۹۲۳ ، نگار ، بھوپال ، ۳۳۸). چارلس پنجم نے بحر متوسط میں صلیبی حروب کی کاروائیاں جاری کر دی تھیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۰). [ع : (ح ر ب)].

حُرُور (فت ح ، و مع) امث.
گرم ہوا ، لو. حرور ہوائے گرم جو رات کے وقت چلتی ہے اور سموم دن کو. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۲۱).

تبستان و زندان و ظلّ و حرور
نشیب و فراز و سہول و حزون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۲۳). [ع : (ح ر ر)].

حُرُوف (ضم ح ، و مع) امذ.
۱. حرف (رک) کی جمع.

ہیں جو بہ عرصۂ کاغذ یہ حروف و حرکات
یہی لشکر ہے یہی فوج ، یہی خیل و خدم

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲). عرب کے مختلف قبائل میں الفاظ ، مخارج حروف ، اعراب ، اوزان میں اختلاف تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۷). معمولاً ربط کلام پیدا کرنے کے علاوہ حروف ایک معنوی پہلو بھی رکھتے ہیں اور استعمال کے لحاظ سے ایک ہی حرف کئی کئی مفہوم ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے مثلاً ، پر. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۲۲۱). ۲. **(تصوف) اعیان کے حقایق بسیطہ کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۰۰).

---اَبجَد کس اضا(---فت ا ، سک ب ، فت ج) امذ.
(قواعد) رک : **حروفِ تہجی**. حروف ابجد کی ترتیب اور اس کے اعداد یہ ہیں. (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۱۲). اصطلاح میں حروف تہجی کو حروف ابجد بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۳۲)
[حروف + ابجد (رک)].

---اِستِثنا کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ث) امذ.
رک : **حرف استثنا**. اس طریق پر حروف نسبت ... اور حروف استثنا کہ جو مستثنی اور مستثنی منہ میں آتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۳). جو الفاظ ایک چیز کو دوسری چیز سے علیحدہ کریں وہ حروف استثنا ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۷۳). وہ ان حروف استثنا کے بغیر کام کرتا ہے جو منطق کا جوہر ہیں. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۳۳). [حروف + استثنا (رک)].

---اِستِدْراک کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت ، سک د) امذ.
حرف استدراک (رک) کی جمع ؛ مثلاً مگر ، لیکن ، البتہ ، سو ، پر وغیرہ. جب پہلے جملے میں کسی طرح کا شبہ واقع ہو تو دوسرے جملے پر جن الفاظ کو لا کر اس شبہے کو دور کرتے ہیں وہ حروف استدراک ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۳۶). حروف استدراک یہ ہیں ، لیکن ، لیک ، ول ، ولیک ، البتہ ، بلکہ ، کہ ، گو ، اگرچہ ،

مگر ، جیسے یہ تو صحیح ہے پھر وہ کیا پائے گا. (۱۹۳۲ ، اساس اردو ، ۱۳۵). [حروف + استدرا ک (رک)].

--ِ استِفہام کس اضا (--- کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ف) امذ.
رک : **حرف استفہام**. حروف استفہام کہ جو سمجھنے اور سمجھانے سے متعلق ہیں ... اردو میں کیا اور کیوں ... وغیرہ مقرر ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲). حروف استفہام کے علاوہ اسمائے استفہام بھی آتے ہیں ، جن کا ذکر حصّہ اوّل میں گزر چکا. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۶۷). [حروف + استفہام (رک)].

--ِ اَسلَیَہ کس صف (--- فت ا ، سک ، کس ل ، شد ی بفت) امذ
(تجوید) **زبان کی نوک سے ادا ہونے والے حروف**. حروف اسلیہ: وہ حروف جو زبان کی نوک سے ادا ہوتے ہیں ، ز ، س ، ص. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + ع : اسلۃ - زبان کی نوک + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--ِ اَصلی کس صف (--- فت ا ، سک ص) امذ.
رک : **حرف اصلی ؛ کسی لفظ کے وہ بنیادی حرف جو مادّے کے لازمی اجزا ہیں**. ثلاثی مجرد وہ فعل ہے جس کے ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب میں صرف تین حروف اصلی ہوں. (۱۹۱۰ ، آئینۂ اخلاق ، ۱ : ۳). [حرف + اصلی (رک)].

--ِ اِضافَت کس اضا (--- کس ا ، فت ف) امذ.
رک : **حرف اضافت**. حروف ربط میں سے حروف اضافت ، حروف فاعل و مفعول کا ذکر مفصل اپنی اپنی جگہ پر کر دیا گیا ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۸۱). [حروف + اضافت (رک)].

--ِ اِضراب کس اضا (--- کس ا ، سک ض) امذ.
رک : **حرف اضراب**. جب پہلے مضمون سے ترق دے کر دوسرا جملہ لگاتے ہیں تو بیچ میں بل یا بلکہ لگاتے ہیں انہیں حروف اضراب کہتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۲۲۶). [حروف + اضراب (رک)].

--ِ اِعرابی کس صف (--- کس ا ، سک ع) امذ.
رک : **حروف اصلی**. (ماخوذ : علمی اردو لغت). [حروف + اعراب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--ِ اِنبِساط کس اضا (--- کس ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
وہ حروف جو خوشی کے موقع پر منْھ سے بیساختہ نکلتے ہیں. حروف انبساط فرط لذت یا خوشی میں زبان پر آتے ہیں ، اہاہا ، اہوہو ، واہ وا ، سبحان اللہ ، چشم بدور... اہاہا کیا بہار ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۸۹). [حروف + انبساط (رک)].

--ِ اِیجاب کس اضا (--- ی مع) امذ.
(قواعد) **وہ الفاظ جو کسی بات کے اقرار کرنے میں اور کسی انکار یا سوال کے جواب میں بولے جائیں جیسے : ہاں ، جی ، بھلا ، اچھا ، ٹھیک ، درست ، بجا ، کیوں ، نہیں ، واقعی وغیرہ**. اسی طرح پر حروف نسبت ... اور حروف ایجاب اور حروف تفسیر اور حرف تردید ... آتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲). [حروف + ایجاب (رک)].

--ِ آبی کس صف ، امذ.
(جفر) **عنصر آب سے متعلق حروف: ج ، ز ، ک ، س ، ق ، ث ، ظ**. حروف آبی یعنی کلمہ سباعیہ جز کس قثظ. (۱۸۹۰ ، جواہر الحروف ، ۷). حروف آبی ج ، ز ، ک ، س ، ق ، ث ، ظ. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۱۸۵). [حروف + آبی (رک)].

--ِ آتِشی کس صف (--- کس ت) امذ.
(جفر) **عنصر آتش سے متعلق حروف: ا ، ہ ، ط ، م ، ف ، ش ، ذ ؛ حروف ناری**. حروف آتشی یعنی کلمہ سباعیہ اہطم فشذ. (۱۸۹۰ ، جواہر الحروف ، ۷). حروف آتشی ان کا مجموعہ ا ، ہ ، ط ، ف ، ش ، ذ ، م ہے. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۹۶). [حروف + آتش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--ِ بادی کس صف ، امذ.
(جفر) **عنصر باد سے متعلق حروف: ب ، و ، ی ، ن ، ص ، ت ، ض**. حروف بادی یعنی کلمہ سباعیہ بوین صتض. (۱۸۹۰ ، جواہر الحروف ، ۷). حروف بادی ب ، و ، ی ، ن ، ص ، ت ، ض. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۱۸۵). [حروف + باد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--ِ بَعیدُالصَّوت کس صف (--- فت ب ، ی مع ، ضم د ، غم ا ل ، شد ص ، و لین) امذ.
(تجوید) **وہ حروف جن کی آوازیں ایک دوسرے سے الگ ہوں جن کے مخارج بالکل مختلف ہوں ، مثلاً ح ، ج ، د**. حروف بعیدالصوت: جن کی آواز دوسرے حرف سے نہ ملتی ہو ، جیسے ح ، د ، ج وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + بعید (رک) + رک : ال (۱) + صوت (رک)].

--ِ تاکید کس اضا (--- ی مع) امذ.
رک : **حرف تاکید ؛ بھر ، ہاں ، ہی ، ضرور ، بے شک**. حروف تاکید: بھر جیسے دن بھر ، گھر بھر ، روپیہ بھر وغیرہ. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۴۷). [حروف + تاکید (رک)].

--ِ تحتانی کس صف (--- فت ت ، سک ح) امذ.
(تجوید) **وہ نقطہ دار حروف جن کا نقطہ یا نقطے ان کے نیچے لکھے جاتے ہیں ، مثلاً ب ، پ وغیرہ**. حروف تحتانی: جن کے نیچے نقطہ ہو مثلاً ب وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + تحت (رک) + انی ، لاحقۂ صفت].

--ِ تحسِین (و آفرِین) کس اضا (--- فت ت ، سک ح ، ی مع (و مع ، کس نیز سک ف ، ی مع)) امذ.
(قواعد) **وہ حروف جو تعریف یا حوصلہ افزائی کے موقع پر منْھ سے نکلتے ہیں ، جیسے : آفرین ، شاباش ، خوب ، واہ وا ،**

سبحان اللہ ، کیا خوب وغیرہ تو حسن اللہ کی مثال حروف تحسین میں ہے۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۳۰۳)۔ [حروف + تحسین (رک) + و (عطف) + آفرین (رک)]۔

ـــِ تَخْصِیص کس اضا (ـــ فت ت ، سک خ ، ی مع) امذ۔
رک : **حرف تخصیص**۔ حروف تخصیص یا حصر میں "ہی" کا مفصل ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۹۳)۔ [حروف + تخصیص (رک)]۔

ـــِ تَرْدِید کس اضا (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امذ
رک : **حرف تردید**۔ غرضکہ اسی طریق پر حروف نسبت ... اور حروف اور حروفِ تفسیر اور حروف تردید اور حروف ندا آتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲)۔ [حروف + تردید (رک)]۔

ـــِ تَرَقّی کس اضا (ـــ فت ت ، ر ، شد ق) امذ
رک : **حروف اضراب**۔ حروف ترقّی (یا اضراب) وہ حروف ہیں جو ایک بات کو ترقّی دے کر ادنیٰ سے اعلیٰ یا اعلیٰ سے ادنیٰ بناتے ہیں۔ (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۱۳۶)۔ [حروف + ترقّی (رک)]۔

ـــِ تَزْئینِ کَلام کس اضا (ـــ فت ت ، سک ز ، ی مع ، کس ن ، فت ک) امذ۔
(قواعد) **وہ حروف یا کلمات جو کلام ، تقریر یا تحریر میں ربط ، روانی اور زور پیدا کرنے یا توجہ کو کھینچنے کے لیے یا کلام کو بامزہ بنانے کے لیے لائے جائیں ، حاصل کلام ان کے بغیر بھی پورا ہو۔** جتنے حروف تزئین کلام ، کلام میں آتے ہیں سب زاید ہوتے ہیں اور کچھ معنی نہیں دیتے۔ (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۸۵)۔ حروف تزئین کلام ایسے کلمے جن کے معنی کلام میں مقصود نہیں ہوتے ، البتہ کلام میں زینت اور خوبصورتی پیدا کرتے ہیں ، یعنی بھلا ، اچھا ، بارے ، ہاں ، آ خر ..... (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۵۶)۔ [حروف + تزئین (رک) + کلام (رک)]۔

ـــِ تَشْبِیہ کس اضا (ـــ فت ت ، سک ش ، ی مع) امذ۔
رک : **حرف تشبیہ**۔ حروف تشبیہ جیسے ... سا اور ایسا اور جیسا اور ویسا ... وغیرہ۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲)۔ [حروف + تشبیہ (رک)]۔

ـــِ تَصْغِیر و تَحْقِیر کس اضا (ـــ فت ت ، سک ص ، ی مع ، و مع ، فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ۔
(قواعد) **وہ کلمات جو حقارت کے اظہار کے لیے بولتے ہیں۔ جیسے: چھی ، ئے ، پھٹ ، دھت ترے کی۔** غرضکہ اسی طریق پر حروف نسبت اور ... حروف تصغیر و تحقیر ... آتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲)۔ [حروف + تصغیر (رک) + و (عطف) + تحقیر (رک)]۔

ـــِ تَعَجُّب کس اضا (ـــ فت ت ، ع ، شد ج بضم) امذ۔
(قواعد) **وہ کلمات جو حیرت و تعجب کے موقع پر بولتے ہیں ، مثلاً ابی لبس ، ہائیں ، ایں ، اوہو وغیرہ۔** غرضکہ اسی طریق پر حروف نسبت اور ... حروف تعجب اور حروف استثنا ... آتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲)۔ [حروف + تعجب (رک)]۔

ـــِ تَعْظِیم کس اضا (ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ۔
(قواعد) **وہ کلمات جن سے کسی کی بڑائی یا بزرگی کا پاس و اظہار مقصود ہو ، جیسے: حضرت ، قبلہ ، حضور ، عالی جاہ وغیرہ۔** اسی طریق پر حروف نسبت ... اور حروف تعظیم اور حروف تصغیر و تحقیر ... آتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۳)۔ [حروف + تعظیم (رک)]

ـــِ تَفْرِیع کس اضا (ـــ فت ت ، سک ف ، ی مع) امذ۔
(قواعد) **جب کلام سابق سے کوئی امر مستنبط کریں یا نتیجہ نکالیں یا فیصلہ دیا جائے تو اصل بیان اور فیصلہ یا نتیجے دونوں اجزا کو مربوط کرنے والے درمیانی کلمے کو حرف تفریع کہتے ہیں ، حروف اس کی جمع ہے۔ جیسے: پس ، لہذا ، چنانچہ وغیرہ۔** پس ثابت ہوا کہ ... حروف تفریع جملے کے شروع میں آتے ہیں۔ (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۷۵)۔ [حروف + تفریع (رک)]۔

ـــِ تَفْسِیر کس اضا (ـــ فت ت ، سک ف ، ی مع) امذ۔
رک : **حرف تفسیر**۔ غرض اسی طریق پر حروف تفسیر اور حروف کنایہ ... آتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲)۔ [حروف + تفسیر (رک)]۔

ـــِ تَمَنّا کس اضا (ـــ فت ت ، م ، شد ن) امذ۔
رک : **حرف تمنا**۔ حروف تمنا ، کاش ، کاشکے ، اے کاش۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۳۰۳)۔ [حروف + تمنّا (رک)]۔

ـــِ تَنْبِیہ کس اضا (ـــ فت ت ، غنہ ، ی مع) امذ۔
(قواعد) **وہ حروف جو دھمکانے اور خبردار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں جیسے: دیکھو ، دیکھوں گا ، ٹھہر تو سہی ، اچھا بچہ وغیرہ۔** اسی طریق پر حروف نسبت ... اور حروف تنبیہ اور حروف ندا ... آتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲)۔ حروف تنبیہ جو دھمکانے اور خبردار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۱۵۷)۔ حروف تنبیہ ایسے حروف ہیں جو دھمکانے ڈرانے ، خبردار کرنے اور تنبیہ کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصۂ صرف) ، ۵۱۰)۔ [حرف + تنبیہ (رک)]۔

ـــِ تَہَجّی کس اضا (ـــ فت ت ، ہ ، شد ج) امذ۔
کسی رسم تحریر کے بنیادی اجزا جو اصوات و حرکات کے ترجمان ہوتے ہیں اور جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ فارسی حروف تہجی کے ردیف وار سب موضعوں کے نام مع ان کی جمع اور آدمیوں کی تعداد کے درج کراؤ۔ (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیہی ، ۱۳۰)۔ اردو میں حروف تہجی ۳۷ ہیں مگر بعض اہل قواعد نے ۱۵ حروف ہندی کو ... شامل کر لیا ہے اگر ان کو شامل کر لیں تو ۵۲ حروف ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۱۳)۔ اہل عرب اپنے حروف تہجی کو عددی قیمتوں کے لئے بھی استعمال کرتے تھے۔ (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۱۳)۔ [حروف + تہجی (رک)]۔

ـــِ جار/جَر کس اضا (ـــ /فت ج) امذ۔
رک : **حرف جار/جر**۔ ان میں سے وہ حروف جو اضافت یا فاعل یا مفعول کے ربط کا کام دیتے ہیں ان کے علاوہ سب حروف جار کہلاتے ہیں۔ (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۱۳۷)۔ عربی کے بعض

ایسے حروفِ جر بھی اردو میں مستعمل ہیں جن پر الف مقصورہ آتا ہے یعنی ی پر الف لکھا جاتا ہے ، جیسے: اعلیٰ ، الیٰ ، اور حتّیٰ ، ان کو اسی طرح لکھا جائے گا. (۱۹۷۷ء ، اردو املا اور رسم الخط ، ۳۰). [حروف + جار/جر (رک)].

ـــِــجزا کس اضا(ـــفت ج) امذ.
رک : **حرف جزا**. کبھی کلام میں سے حروف شرط ، کبھی حروف جزا ، اور کبھی دونوں حذف کر دیے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۷۹). [حروف + جزا (رک)].

ـــِــجُمَّل کس اضا(ـــضم ج ، شدم بفت لیزبلاشد)امذ.
حروفِ تہجّی بہ ترتیبِ ابجد کہ اس ترتیب سے حروف کی قیمت مقرر ہے. مدرس علوم نے اپنی رائے کے مطابق تعلیم شروع کی اول حروف مفردہ کہ جن کو حروف تہجی اور حروفِ جُمّل اور حروف ابجد بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۴۲).[حروف + ع : جُمّل (رک)].

ـــــچیں (ـــی مع) صف.
حروف چُننے والا ، ٹائپو گرافی کے چھاپہ خانے میں حروف جوڑ کر الفاظ بنانے والا ، حروف ترتیب دینے ، انگ. Composer (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فیروز اللغات اردو). [حروف + ف : چیں ، چیدن ـ چُننا ، ترتیب دینا].

ـــــچینی (ـــی مع) امث.
ٹائپ کے حروف کو جوڑ کر الفاظ بنانے کا کام ، انگ: Composing (فرہنگِ آموزگار) [ع : حروف + ف : چیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِــحَصْر کس اضا(ـــفت ح ، سک ص) امذ.
رک : **حرف حصر**. حروف تخصیص یا حصر میں «ہی» کا مفصل ذکر پہلے ہو چکا ہے ، «تو» کے متعلق البتہ یہاں کسی قدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے. (۱۹۱۴ء ، اردو قواعد ،عبدالحق ، ۲۹۳). [حروف + حصر(رک)].

ـــِــحِفاظَت کس اضا(ـــکس ح ، فت ظ) امذ.
(قواعد) وہ حروف جو بطور لاحقہ مستعمل اور محافظت کے معنی دیتے ہیں ، مثلاً ، دار ، بان ، وان سے پردہ دار ، رازدار ، جان دار ، فیل بان ، دربان ، پہلوان ، بندی وان وغیرہ. غرضیکہ اسی طریق پر حروف نسبت اور حروف ایجاب اور حروف تنبیہ اور حروف ندا اور حروف تفسیر ... حروف حفاظت ... آتے ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۸۲). [حروف + حفاظت (رک)].

ـــِــحَلْقی کس صف(ـــفت ح ، سک ل) امذ.
(تجوید) حلق سے ادا ہونے والی آوازوں کے ترجمان حروف. جیسے: ح ، خ ، ع ، غ. عربی زبان کا تلفظ بھی ایک خاص وقعت رکھتا ہے اس کے حروف حلقی بولنے میں شاندار معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۹۵ء ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۰). حروف حلقی : وہ حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں ء ، ہ ، ع ، ح ، غ ، خ. (۱۹۶۷ء ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + حلق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِــحَیّ کس اضا(ـــفت ح ، شد ی) امذ.
وہ اٹھارہ اشخاص جو علی محمد باب کے اولین ماننے والے تھے (حساب جمل کے مطابق لفظ «حی» کے عدد اٹھارہ ہیں). طاہرہ کو یقین ہو گیا کہ وہی باب موعودہ نہیں ، مرزا علی محمد باب نے طاہرہ کو ۱۸ حروف حَیّ میں شامل کر لیا. (۱۹۷۳ء ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۵). [حروف + ع : حَیّ ـ زندہ (علم)].

ـــِــخاکی کس صف ، امذ.
(جفر) عنصر خاک سے متعلق حروف: د ، ح ، ل ، ع ، ر ، خ ، غ (علم جفر میں ان حروف کی علامت جزم قرار دی جاتی ہے). حروف خاکی یعنی کلمہ ساعیہ دحلعر خغ واسطے خرابی اعدا و عمارت و فرقت و عداوت ... نافع ہیں. (۱۸۹۰ء ، جواہر الحروف ، ۸). حروف خاکی: د ، ح ، ل ، ع ، ر ، خ ، غ. (۱۹۵۱ء ، مفتاح الجفر ، ۱۸۵). [حروف + خاکی (رک)].

ـــِــرَبْط کس اضا(ـــفت ر ، سک ب) امذ.
رک : **حرفِ ربط**. یہاں بعض حروف ربط کا صرف استعمال بتایا جائے گا. حرف ربط (جار) متصلہ ذیل اسما کے بعد آتے ہیں. (۱۹۱۴ء ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۸۰). حروف ربط عموماً کسی اسم یا ضمیر یا تمیز کے ساتھ آتے ہیں. (۱۹۷۱ء ، جامع القواعد (حصۂ صرف) ، ۴۷۳). [حروف + ربط (رک)].

ـــِــرِخْوَہ کس صف(ـــکس ر ، سک خ ، فت و) امذ.
(تجوید) **ایسے حروف جن کی آواز کو ادا کرنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی بلکہ سانس بآسانی خارج ہوتا ہے ، جیسے: ا ، ہ ، ح وغیرہ**. حروف رخوہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں نرمی اور ضعف پایا جاتا ہے. (۱۹۶۷ء ، علم التجوید ، ۲۷). [حروف + ع : رِخْوَۃ ـ نرم ہونا].

ـــــریزی (ـــی مع ، ی مع) امث.
ٹائپ کے حروف کی ڈھلائی ، حروف ڈھالنے کا کام (فارسی انگریزی ڈکشنری ـ حیّم ؛ فرہنگ آموزگار). [حروف + ریزی ؛ ریختن ـ پگھلی ہوئی دھات سانچے میں انڈیلنا یا ڈالنا].

ـــِــزِیادَت کس اضا(ـــکس ز ، فت د) امذ.
(قواعد) وہ حروف جو کلام کی زینت اور خوبصورتی کے لیے آتے ہیں ، مثلاً بگو اور بگفت میں «ب» یا دربرگیر میں «بر» وغیرہ. حروف زیادت ... زینت کلام کے لیے آتے ہیں. (۱۸۸۹ء ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۲۴۰). [حروف + زیادت (رک)].

ـــِــشَجْرِیَّہ کس صف(ـــفت ش ، کس ج ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(تجوید) زبان کے وسط اور مقابل کے تالو سے ادا کیے جانے والے حروف. حروف شجریہ: وہ حروف جو وسط زبان اور مقابل کے تالو سے ادا ہوتے ہیں ، ج ، ش ، ی. (۱۹۶۷ء ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + ع : شجر ـ تھوڑی یا دونوں جبڑوں کے درمیان کا حصہ + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ شَرْط کس اضا(ـــ فت ش ، سک ر) امذ.
رک : **حرفِ شرط**. اکثر حروف کی مثالیں حروف شرط میں بیان ہوئیں. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۵۷). کبھی کلام میں سے حروفِ شرط ، کبھی حروف جزا اور کبھی دونوں حذف کر دیے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۹۷). [حروف + شرط (رک)].

ـــِ شَفَوِیَّہ کس صف(ـــ فت ش ، ف ، کس و ، شدی بفت) امذ
(تجوید) **وہ حروف جن کا مخرج ہونٹ ہیں ، ہونٹوں سے ادا کیے جانے والے حروف**. حروفِ شفویہ: جو حروف ہونٹوں سے ادا ہوں ، ب ، م ، و ، ف. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۳). [حروف + ع : شَفَة = ہونٹ (بحذف ۃ) + وی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ شَکّ (وظَن) کس اضا(ـــ فت ش ، شد ک (وسع فت ظ)) امذ.
(قواعد) **ایسے حروف جن سے کسی بات کے ہونے یا نہ ہونے میں شک ظاہر ہو مثلاً: شاید ، مگر**. حروفِ شک جیسے باشد اور آیا اور بود اور شاید فارسی میں اور خدا جانے ، دیکھیے ، دیکھا چاہیے ... اردو میں آتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲) ، شاید ، اور ، مگر ، اردو میں بطور حروفِ شک و ظن آتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۵۵). [حروف + شک (رک) + و (عطف) + ظن (رک)].

ـــِ شَمْسی کس صف(ـــ فت ش ، سک م) امذ.
(قواعد) **وہ حروف جن سے پہلے ، ال ، آئے تو لام پڑھنے میں نہیں آتا اور وہ حروف مشدّد ہو جاتے ہیں** ، جیسے: الرّحیم میں ، ر ، اور الشّمس میں ، ش ،. حروف شمسی یہ ہیں: ت ، ث ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ل ، ن. حروفِ شمسی میں دو حروف چھوٹ کر وصل ہوتا ہے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۷۶). وہ حرف مشدّد ہو جاتا ہے ایسے حرفوں کو حروفِ شمسی کہتے ہیں اور وہ چودہ ہیں. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۹). حروف شمسی: جن پر الف لام ہو اور پڑھا نہ جائے ... جیسے الشمس وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۳۰). [حروف + شمس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ صامِت کس صف(ـــ کس م) امذ.
(جفر) **وہ حروف جو بغیر نقطے کے ہوتے ہیں جیسے: ا ، د ، و ، ح وغیرہ** (مفتاح الجفر ، ۹۱). [حروف + صامت (رک)].

ـــِ صَحِیح / صَحِیحَہ کس صف(ـــ فت ص ، ی مع / فت ح) امذ.
رک : **حرفِ صحیح / صحیحہ**. ا ، و ، ی حروفِ صحیح بھی ہوتے ہیں. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۵۴). ا ، و ، ی کا استعمال حروف صحیحہ کے طور پر بھی ہوتا ہے اور حروفِ علّت کے طور پر بھی ... ابتدائی آواز کے ساتھ ... صحیحہ کہلائیں گے. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۴۰). [حروف + صحیح / صحیحہ (رک)].

ـــِ صِفَت کس اضا(ـــ کس ص ، فت ف) امذ
(قواعد) **وہ الفاظ جو دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر وصفی معنی دیتے ہیں ، وصفی لاحقے اور سابقے** ، جیسے: **ذی ، ہتی ، الو ، وان ، وَن وغیرہ**. حروفِ صفت جیسے ، مند ، اور ، ور ، اور ، ناک ، خردمند ہنرور طربناک وغیرہ میں آتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲). [حروف + صفت (رک)].

ـــِ طَرْفِیَّہ کس صف(ـــ فت ط ، سک نیز فت ر ، کس ف ، شد ی بفت) امذ.
(تجوید) **وہ حروف جن کا مخرج زبان کا کنارہ ہے ، زبان کے کنارے سے ادا ہونے والے حروف**. حروفِ طرفیہ: وہ حروف جو زبان کے کنارے سے نکلتے ہیں ، ل ، ن ، ر. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + طرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ ظَلْمانی کس صف(ـــ فت ظ ، ل) امذ.
(جفر) **وہ حروف جو حروفِ نورانی (رک) سے باہر اور اوّل سُورتوں میں نازل نہیں ہوئے یہ ۱۴ ، حروف ہیں: ب ، ت ، ث ، ج ، خ ، د ، ذ ، ر ، ز ، ش ، ض ، ظ ، غ ، ف ، و** (ماخوذ : مفتاح الجفر ، ۱۹۱ ، ۱۸۵). [حروف + ظلمانی (رک)].

ـــِ عالِیات کس اضا(ـــ کس ل) امذ.
(تصوف) **شیون ذاتیہ اور اعیان ثابتہ کو کہتے ہیں کہ جو غیب الغیب میں پوشیدہ ہیں جیسے کہ درخت گٹھلی میں** (مصباح التعرف ، ۱۰۰). [حروف + ع : عالی + یات ، لاحقۂ جمع].

ـــِ عامِلَہ کس صف(ـــ کس م ، فت ل) امذ.
رک : **حروفِ مغیّرہ**. بعض حروف متعلقہ کلموں میں تغیر پیدا کر دیتے ہیں ، انھیں حروفِ عاملہ یا حروفِ مغیّرہ کہتے ہیں ، مثلاً: علامت فاعل نے ، علامت مفعول کو ، علامات اضافت. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۲۳). [حروف + عامل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ عَطْف کس اضا(ـــ فت ع ، سک ط) امذ.
رک : **حرفِ عطف**. غرضیکہ اسی طریق پر حروف نسبت ... حروف تنبیہ او حروف عطف ... آتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۳). حروفِ عطف جو استثنا کے لیے آتے ہیں یہ ہیں ، الّا ، مگر. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۹۱). حروف عطف اور ، کہ ، یا ، پر ، لیکن ، بھی ، اگر ، اگرچہ ، ... جملے کے شروع میں آتے ہیں. (۱۹۳۴ ، اساس اردو ، ۲۰۳). [حروف + عطف (رک)].

ـــِ عِلَّت کس اضا(ـــ کس ع ، شد ل بفت) امذ.
رک : **حرفِ علّت**. جن جملوں پر حروف علت واقع ہوتے ہیں وہ علت کہلاتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۲۵۲). حروف علّت: یہ ایسے حروف ہیں جو سبب اور علت ظاہر کرنے کے لیے بولے جاتے ہیں: کیوں کہ ، اس لیے کہ ... تا کہ ، کہ ، لہذا. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۸۰). [حروف + علّت (رک)].

ـــِ غَیر مُتَشابِہ کس صف(ـــ ی لین ، ضم م ، فت ت ، کس ب) امذ.
(قواعد ، تجوید) **وہ حروف جن کی شکل ایک دوسرے سے ملتی**

جلتی نہ ہو جیسے: ب ، ج وغیرہ (ماخوذ : علم التجوید ، ۱۲). [حروف + غیر (رک) + متشابہ (رک)].

---ِ فُجائِیّہ کس صف(--- کس نیز ضم ف ، کس ء ، شد ی بفت) امذ.
(قواعد) **وہ الفاظ جو جوش یا جذبے میں بے ساختہ زبان سے نکل جاتے ہیں جیسے: ہیں ہیں ، واہ ، اوہو ، ہائے وغیرہ. مختلف جذبات و تاثرات کے لیے الگ الگ حروف مستعمل ہیں.** (مسٹر کیمبل کی تقریر سے اقتباس) ... بگڑی ہوئی عربی اور بگڑی ہوئی فارسی کے میل سے جو زبان تیار کی گئی ہے جس میں ہندوستانی کے کچھ تھوڑے سے افعال و حروف فجائیہ شامل کر لیے گئے ہیں جسے اردو کہتے ہیں ...". (۱۹۴۳ ، مقالات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۷). [حروف + ع : فُجائۃ ـ اچانک + ی ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ فَوقانی کس صف(--- و لین) امذ.
(قواعد) **وہ نقطہ دار حروف جن کے نقطے ان کے اُوپر لکھے جاتے ہیں ، مثلاً: ت ، ث ، خ ، ذ ، ز ، ش ، ض ، ظ ، غ ، ف ، ق.** حروف فوقانی: جن کے اوپر نقطہ ہو ، جیسے ت ، خ وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + فوق (رک) + انی ، لاحقۂ صفت].

---ِ قَرِیبُ الصَّوت کس صف(--- فت ق ، ی مع ، ضم ب غم ال ، شد ص ، و لین) امذ.
(تجوید) **وہ حروف جن کی آواز ایک جیسی ہو ، ہم آواز حروف.** حروف قریب الصوت: جن کی آواز دوسرے حرف سے ملتی ہو جیسے ت، ط وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + قریب (رک) + ال (۱) + صوت (رک)].

---ِ قَمری کس صف(--- فت ق ، م) امذ.
(قواعد) **وہ حروف جن سے پہلے اگر الف لام آئے تو وہاں حرف لام پڑھا جائے گا جیسے: القمر ، الفاروق وغیرہ میں. قمری حروف یہ ہیں: ا ، ب ، ج ، ح ، خ ، ع ، غ ، ف ، ق ، ک ، م ، و ، ہ ، ی.** حروفِ قمری کی تقسیم چند مثالوں کے ذریعے طلبا کو سمجھا دی جائے تو پھر یہ دقت خود بخود دور ہو جائے گی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۵۳). [حروف + قمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ کِنایَہ کس اضا(--- کس ک ، فت ی) امذ.
(قواعد) **اشارہ و کنایہ کے لیے استعمال ہونے والے حروف.** غرضکہ اسی طریق پر ... حروفِ کنایہ اور حروفِ اصوات ... آتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲). [حروف + کنایہ (رک)].

---ِ لِثَوِیَّہ کس صف(--- کس ل ، سک ث ، کس و ، شد ی بفت) امذ.
(تجوید) **دانتوں کے سروں سے ادا ہونے والے حروف.** حروف لثویہ ... ث ، ذ ، ظ (علم التجوید ، ۱۲). [حروف + ع : لثویہ (لِثۃ ـ مسوڑھا) سے منسوب].

---ِ لَہاتِیَّہ کس صف(--- فت ل ، کس ت ، شد ی بفت) امذ.
(تجوید) **وہ حروف جو کوّے کے متصل زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوں.** حروف لہاتیہ ... ق ، ک. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + ع : لہاۃ ـ حلق کا کوّا + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ لِیاقَت کس اضا(--- کس ل ، فت ق) امذ.
وہ حروف جو دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر لائق اور قابل کے معنی دیتے ہیں ، جیسے شاہوار میں وار ، کشتنی میں ی. غرضکہ اسی طریق پر حروفِ نسبت اور ... حروفِ لیاقت اور حروفِ اشارات ... آتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲). [حروف + لیاقت (رک)].

---ِ لِین / لَیِّن کس اضا(--- ی مع / فت ل ، شد ی بفت) امذ.
(تجوید) **وہ حروف ہیں جو نرمی سے ادا ہوں جیسے واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح** (علم التجوید ، ۱۳). [حروف + لین ، لیّن ـ نرم].

---ِ مُتَّحِدُ المَخرَج کس صف(--- ضم م ، شد ت بفت ، کس ح ، ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک خ ، فت ر) امذ.
(تجوید) **ہم مخرج حروف ، ایک ہی مخرج سے نکلنے والے حروف ، حروف قریب الصوت.** حروفِ متحد المخرج: وہ حروف جن کا مخرج ایک ہو جیسے ت ، د ، ط ، وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۳). [حروف + متحد رک : ال (۱) + مخرج (رک)].

---ِ مُتَشابِہ / مُتَشابِہَہ کس صف(--- ضم م ، فت ت، کس ب / فت ہ) امذ.
رک : حرفِ متشابہ / متشابہہ ، مثلاً: ب ، پ ، ت ، ٹ ، ث یا ج ، چ ، ح خ. بہت سے حرف ایسے ہیں جن کی صورت ایک دوسرے سے نہایت مشابہ ہے اور ان میں صرف نقطوں سے فرق ظاہر ہوتا ہے ایسے حروف کو بعض اہلِ قواعد حروفِ متشابہہ کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱). حروفِ متشابہ: جن کی شکل ملتی جلتی ہو صرف نقطے کا فرق ہو جیسے: ب ، ت وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + متشابہ / متشابہہ (رک)].

---ِ مُتَوَسِّطَہ کس صف(--- ضم م ، فت ت ، و ، شد س بکس ، فت ط) امذ.
(تجوید) **وسط میں نقطہ رکھنے والے حروف ، درمیانی نقطہ کے حروف ، مثلاً: ج ، خ ، ن.** حروف متوسطہ: جن کے درمیان نقطہ ہو جیسے ج وغیرہ. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲). [حروف + متوسط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ مَجْہُورَہ کس صف(--- فت م ، سک ج ، و مع ، فت ر) امذ.
(تجوید) **وہ حروف جن کو ادا کرتے وقت آواز بلند ہو جاتی ہے.** حروف مجہورہ کو ادا کرتے وقت سانس رک جاتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں بلندی اور قوت پائی جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۲۷). [حروف + مجہور (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---ِ مُختَلِفُ المَخرَج کس صف(--- ضم م ، سک خ ، فت ت ، کس ل ، ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک خ ، فت ر) امذ.
(تجوید) **الگ الگ مخرج رکھنے والے حروف جیسے: ح (حلقی)**

اور م (شفوی). حروف مختلف المخرج: وہ حروف جن کے مخرج الگ الگ ہوں جیسے: ب ، ج. (۱۹٦۷ء ، علم التجوید ، ۱۳). [حروف + مختلف (رک) + رک : ال (۱) + مخرج (رک)].

---مَدّہ کس اضا (---فت م ، شد د بفت) امذ.
(قواعد) وہ حروف جو دوسرے حروف کی آوازوں کو لمبا کر دیں: ا ، و ، ی ، ماقبل مفتوح ، مضموم ، مکسور ، علی الترتیب. و ، ا ، ی ، کے ماقبل پر جب ان کے موافق حرکت ہو تو حروف مدہ کہتے ہیں. (۱۸۸۹ء ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ٦). جوفِ دہن۔ یہ حروفِ مدہ کا مخرج ہے. حروفِ مدہ تین ہیں ، ا ، و ، ی. (۱۹٦۷ء ، علم التجوید ، ۲۳) [حروف + مدّ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سَرُوری کس صف (---فت م ، سک س ، و مع) امذ.
(جفر ، جفر) ایسے حروف جن کے تلفظ کے آخر میں عربی و فارسی کے مطابق الف آتا ہے ، جیسے ب (با) ، ت (تا) ث (ثا) وغیرہ. حروف سروری با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا. (۱۹۵۱ء ، مفتاح الجفر ، ۹). [حروف + سروری (رک)].

---مُعْجَم / مُعْجَمَہ کس صف (---ضم م ، سک ع ، فت ج / فت م) امذ.
رک : حرفِ معجم / معجمہ. پس رفع التباس کے واسطے نقطہ دینا حروفِ معجمہ پر ضرور ہے. (۱۸۹۸ء ، تنظم پروین ، ۱۵). [حروف + معجم / معجمہ (رک)].

---مُغَیِّرہ کس صف (---ضم م ، فت غ ، شد ی بکس) امذ.
(قواعد) وہ حروف جن کے پہلے قابلِ امالہ (الف یا ہائے مختفی پر ختم ہونے والے) اسماء اور صفات میں امالہ واقع ہو جاتا ہے ، جیسے: سے ، تک ، پر ، کا ، کو ، کے ، لے ، میں. حروف مغیّرہ یا عاملہ یعنی نے ، کو ، کے ، کا ، سے ، تک ، پر ، میں ، کے علاوہ کچھ اور ایسے حروف یا الفاظ ہیں جو قابلِ امالہ الفاظ کے بعد استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۷۷ء ، اردو املا اور رسم الخط ، ۳۴). [حروف + مغیّر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---مُفاجات کس اضا (---ضم م) امذ.
(قواعد) وہ حروف جن سے کسی امر یا واقعہ کا اتفاقاً اور غیر متوقع طور پر ہونا ظاہر ہو مثلاً: ناگہاں ، اچانک ، ایک دم ، اتفاقاً ، یک بیک ، یک لخت ، کہ ، جو وغیرہ. غرضکہ اسی طریق پر حروفِ نسبت ... حروفِ تنبیہ اور حروفِ عطف اور حروف مفاجات ... آتے ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۸۲). جن حروف سے کسی امر کا ناگہاں اور ایکبارگی اور اتفاقاً واقع ہونا ظاہر ہو وہ حروفِ مفاجات ہیں. (۱۹۰۹ء ، مصباح القواعد ، ۲۷۸). [حروف + مفاجات (رک)].

---مِقْدار کس اضا (---کس م ، سک ق) امذ.
(قواعد) وہ حروف جو اندازہ و مقدار کے لیے استعمال کیے جائیں جیسے اتنا ، اُتنا ، کتنا ، جتنا ، اس قدر ، جس قدر وغیرہ ؛ مقدار کے حروف. اتنا سبق پڑھو جتنا یاد کر سکو یہاں اتنا اور جتنا حروف مقدار ہیں. (۱۹۰۹ء ، مصباح القواعد ، ۲۹۸). حروف مقدار حسب ذیل ہیں: اِتنا/اُتنا ، کتنا ، جتنا ، اِس قدر ، اُس قدر. (۱۹۷۱ء ، جامع القواعد (حصہ صرف) ، ۵۰۷). [حروف + مقدار (رک)].

---مُقَطَّعات کس اضا (---ضم م ، فت ق ، شد ط بفت) امذ.
وہ حروف جو قرآن شریف کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں اور جن کے معنی معلوم نہیں ، جیسے الٓمٓ حٰمٓ وغیرہ ایسے حروف ملا کر نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھے جاتے ہیں. الف قرآن مجید کے حروفِ مقطعات میں بھی ہے اور بعض کے نزدیک اس کے مستقل معنی ہیں. (۱۹٦۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۳). بعض علما کے نزدیک ان حروف کے اعداد سے اقوام عالم کی مدت اور زندگی مقصود ہے جبکہ دوسرے علما کا خیال ہے کہ حروف مقطعات اللہ اور اس کے رسول کے درمیان ایک راز ہیں جو کسی کو معلوم نہیں. (۱۹۸۴ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۳). [حروف + مقطعات (رک)].

---مَکْتُوبی کس صف (---فت م ، سک ک ، و مع) امذ.
رک : حرفِ مکتوبی. حروف مکتوبی میم نون واو. (۱۹۵۱ء ، مفتاح الجفر ، ۹). [حروف + مکتوبی (رک)].

---مَلْفُوظی کس صف (---فت م ، سک ل ، و مع) امذ.
رک : حرفِ ملفوظی. حروفِ ملفوظی یہ ہیں: الف ، جیم ، ... ، کاف ، لام. (۱۹۵۱ء ، مفتاح الجفر ، ۹). [حروف + ملفوظی (رک)].

---مَنْقُوط / مَنْقُوطَہ کس صف (---فت م ، سک ن ، و مع / فت ط) امذ.
(قواعد) نقطے والے حروف ، حروفِ معجمہ. حروفِ منقوطہ کو ذوات ناطقہ کہتے ہیں. (۱۸۹۰ء ، جواہر الحروف ، ۸). نقطے والے حروف مثلاً ب ـ پ ـ ج ـ خ وغیرہ حروفِ منقوطہ یا حروفِ معجمہ کہلاتے ہیں. (۱۹۷۷ء ، اردو املا اور رسم الخط ، ۱۵). [حروف + منقوط (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---مُنَوَّن کس صف (---ضم م ، فت ن ، شد و بفت) امذ.
(قواعد) وہ حروف جن پر تنوین ہو ، جیسے تقریباً کی ب. الف تنوین۔ یہ الف حروفِ منون کے بعد زبان عربی میں واقع ہوتا ہے. (۱۸۷۱ء ، قواعد العروض ، ۷٦). [حروف + منوّن (رک)].

---مَواضِع کس اضا (---فت م ، کس ض) امذ.
(قواعد) وہ حروف جو کثرت اور ظرفیت کے واسطے مستعمل ہیں جیسے: لاخ (سنگلاخ) ، زار (لالہ زار) ، سار (کوہسار) ، دان (اوگالدان) ، خانہ (بگھی خانہ) ، سالہ (دھرم سالہ) وغیرہ (ماخوذ: عقل و شعور ، ۸۲). [حروف + مواضع (رک)].

---مُہْمَل / مُہْمَلَہ کس صف (---ضم م ، سک ہ ، فت م / فت ل) امذ.
(قواعد) وہ حروف جن پر نقطہ نہ ہو. حروفِ مہمل یا غیر منقوطہ: جن پر نقطہ نہ ہو جیسے ح ، د ، ر وغیرہ. (۱۹٦۷ء ، علم التجوید ، ۲). بغیر نقطوں والے حروف غیر منقوط یا حروفِ مہملہ کہلاتے ہیں جیسے: ا ، ح ،

د ، ز وغیرہ۔ (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۲۰)۔ بغیر نقطوں والے حروف غیر منقوط یا حروفِ مہملہ کہلاتے ہیں جیسے ا ، ح ، د ، ر ، س اور ص وغیرہ۔ (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۱۵)۔ [حروف + مہمل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- مہموسہ کس صف (--- فت م ، سک ہ ، و مع ، فت س) امذ۔
(تجوید) وہ حروف جن کو ادا کرتے وقت آواز میں پستی یعنی پستی اور کمزوری پائی جاتی ہے ، یہ دس ہیں اور ان کا مجموعہ فحثہ ، شخص ، سکت ہے۔ حروفِ مہموسہ کو ادا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے جس سے آواز میں پستی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۲۶)۔ [حروف + مہموسہ = نرم ، دھیمی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- ناری کس صف ؛ امذ۔
رک : **حروفِ آتشی**۔ حروفِ ناری ا ، ہ ، ط ، م ، ف ، ش ، ذ ہے۔ (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۱۸۵)۔ [حروف + نار = آگ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- ناطقہ کس صف (--- کس ط ، فت ق) امذ۔
(جفر) ایسے حروف جن کے اوپر یا نیچے نقطے ہوں (ماخوذ : مفتاح الجفر)۔ [حروف + ناطق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- ندا کس اسا (--- کس ن) امذ۔
رک : **حرفِ ندا**۔ حروفِ ندا : وہ حروف جو پکارنے کے لیے بولے جاتی۔ (۱۹۳۳ ، اساسِ اردو ، ۱۵۳)۔ [حروف + ندا (رک)]۔

--- نسبت کس اسا (--- کس ن ، سک س ، فت ب) امذ۔
رک : **حرفِ نسبت**۔ غرضکہ اسی طریق پر حروفِ نسبت ... اور حروفِ تنبیہ اور حروفِ تفسیر اور حروفِ تردید اور حروفِ ندا آتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۲)۔ [حروف + نسبت (رک)]۔

--- نطعیہ کس صف (--- کس ن ، سک ط ، کس ع ، شد ی بفت) امث۔
(تجوید) تالو کے اگلے حصے سے ادا ہونے والے حروف۔ حروفِ نطعیہ : وہ حروف جو تالو کے اگلے حصے سے نکلتے ہیں ت ، د ، ط۔ (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۲)۔ [حروف + ع : نطع = تالو کا اگلا حصہ + یہ ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

--- نفرت / نفرین کس صف (--- فت ن ، سک ف ، فت ر / فت ن ، سک ف ، ی مع) امذ۔
(قواعد) وہ الفاظ جو بیزاری اور ناپسندیدگی کے اظہار اور دھتکار یا پھٹکار کے موقع پر بولے جائیں ، جیسے : چھی ، تھو دُر دُر ، لعنت ، استغفراللہ ، لاحول ولا وغیرہ۔ حروفِ نفرت و نفرین : جو نفرت دلانے یا پھٹکار کے موقع پر بولتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، اساسِ اردو ، ۱۵۶)۔ [حروف + نفرت / نفرین (رک)]۔

--- نفی کس اسا (--- فت ن) امذ۔
رک : **حرفِ نفی**۔ کبھی ہندی فارسی اور عربی کے حروفِ نفی بڑھا کر جیسے : نڈر ، انمول ، ان جان ، اٹل ، نرمل ، نراس ... لابحی۔ (۱۹۳۳ ، اساسِ اردو ، ۹۷)۔ [حروف + نفی (رک)]۔

--- نورانی کس صف (--- و مع) امذ۔
(جفر) وہ حروف جو قرآن شریف کی اول سورتوں میں نازل ہوئے ہیں ، یہ ۱۴ حروف ہیں : ا ، ح ، ر ، س ، ص ، ط ، ع ، ق ، ک ، ل ، م ، ن ، ہ ، ی (ماخوذ : مفتاح الجفر ، ۹ ، ۱۸۵)۔ [حروف + نور (رک) + انی ، لاحقۂ صفت]۔

--- وتر کس صف (--- کس و ، سک ت) امذ۔
(جفر) وہ حروف جن کے اعداد ... طاق آتے ہیں ان کو حروفِ وتر کہتے ہیں (مفتاح الجفر ، ۱۰۹)۔ [حروف + وتر (رک)]۔

حروفی (ضم ح ، و مع) صف ؛ امذ۔
۱. **حدیث بیان کرنے والا ، محدث** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔
۲. **باطنی ، قبلائی رجحانات کا حامل ایک بدعتی اسلامی فرقہ جس کی بنیاد آٹھویں صدی ہجری / چودھویں صدی عیسوی میں ایران میں فضل اللہ استرابادی نے رکھی تھی ، حروفیہ** (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۸ : ۲۷۱)۔ حروفیوں کے نزدیک کائنات قدیم ہے کیونکہ تخلیق کا عمل دائمی ہے ، خدا کی صفات ذاتِ خداوندی کی مترادف ہیں۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۳)۔ [حروف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حروفیہ (ضم ح ، و مع ، کس ف ، شد ی بفت) صف ؛ امذ۔
رک : **حروفی معنی نمبر ۲**۔ حروفیہ : ایک بدعتی فرقہ جس کی ابتدا آٹھویں صدی ہجری / چودھویں صدی عیسوی میں ایران میں ہوئی ، اس فرقے کا بانی فضل اللہ استرابادی تھا۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۳)۔ [حروف + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

حرون (فت ح ، و مع) صف۔
سرکش (بیشتر گھوڑے کے ساتھ) ، اڑیل ، ضدی۔

کبھی اس ایسے دیو سرکش حرون
نہ تھی چھوڑتی تجھ ولے کیا کروں
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۵۰)۔

جو تو کمند کشائی پہ آئے میدان میں
تو ہو حرونِ فلک پائے بند پالا پلنگ
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۳۱۷)۔

لکھے شعر خبّ و پیام و غرام
قلم ہے طموح و جموح و حرون
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۸۲)۔ [ع : (ح ر ن)]۔

حرہ (ضم ح ، شد ر بفت) امث۔
حر (رک) کی تانیث ، آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔ عزل امۃ میں جائز ہے اور حرہ میں جائز نہیں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۲)۔ اس آیت میں حرہ عورتوں کو ایک خاص طرح کے پردے کی ہدایت فرمائی کہ چادر کو سر کے اوپر سے لٹکا کر چہرے کو چھپا لیں۔ (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۲۳۳)۔ [حُر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

حَرّی (فت ح ، شد ر) صف.
حَرّ (رک) سے **منسوب یا متعلق**۔ مناسب حرّی عمل سے فولاد اتنا سخت بنایا جا سکتا ہے کہ کانچ کو تراش سکے۔ (۱۹۳۱ء، فلزیات ، ۲)۔ [حَرّ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

حَرّیان (فت ح ، سک ر) صف.
(عو) رک : حیران۔ میں حیران صاحب کی غزل سن کر حریان ہو گیا ہوں۔ (۱۹۸۲ء ، میری داستان حیات ، ۵۷)۔ [حیران (رک) کا بگاڑ]۔

حَرّیا نی (فت ح ، سک ر) امث.
(عو) رک : حیرانی۔ نرالی نسل کی کچھ نہ کہیں آنکھیں پھاڑے منہ کھولے حریانی سے دیکھ رہے ہیں۔ (۱۹۷۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ ستمبر ، ۳)۔ [حیرانی (رک) کا بگاڑ]۔

حُرِّیّت (ضم ح ، شد ر بکس ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **آزادی (عکوسی اور غلامی کی ضد) ، خود مختاری**۔ یورپ کی جدوجہد ، سعی و کوشش اور حریت و آزادی کا دور ، اسی عہد سے شروع ہوتا ہے۔ (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۸۳)۔ حریت کا صحیح مفہوم مجھے دوسرے دن معلوم ہوا (۱۹۸۳ء ، گرد راہ ، ۶۳)۔ ۲. (تصوف) **خلاص ہونا سالک کا قیود اغیار سے**۔ حریت تصوف کی ایک اصطلاح بھی ہے ، صوفیوں کے نزدیک حریت نام ہے خدا اور اس کی بندگی کے سوا ہر چیز سے چھٹکارا پانے کا۔ (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۳)۔ [حُرّ (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
آزادی کو پسند کرنے والا ، آزادی چاہنے والا ، آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والا۔ آج کے حریت پسند ۱۹۰۷ء تک جنگ میں مصروف ہیں۔ (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۲)۔ [حریت (رک) + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا]۔

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
حریت پسند (رک) کا **اسم کیفیت**۔ کم از کم جس انداز سے یہ بنجی کو اپنی گرفت میں لیے ہیں اس سے تو ان کی حریت پسندی کا خوب پتہ چلتا ہے۔ (۱۹۵۸ء ، پس چراغ پس پروانے (ترجمہ) ، ۱۸)۔ [حریت + ف : پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خواہ (---و معد) صف.
رک : **حریت پسند**۔ یہ انقلاب فرانس کی مہذب ، شائستہ ، حریت خواہ ، مشورت دوست ... جماعت کا خاص کارنامہ تھا۔ (۱۹۰۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰۰)۔ [حریت (رک) + ف : خواہ ، خواستن - چاہنا]۔

حَرِیر (فت ح ، ی مع) امذ ، (شاذ : امث)
۱. **ریشم ، ریشمی کپڑا**۔

اٹھا کوئی پانچوں بکھائے دبیر
کرے مشک افشاں بروئے حریر

(۱۵۶۳ء ، حسن شوقی ، د ، ۸۲)۔

عطارد ترے بارگہ کا دبیر
لکھے تجھ ثنا پر زر افشاں حریر

(۱۶۳۵ء ، قصۂ بے نظیر ، ۸)۔

لگا کے خاک بدن پر جو کوئی لیا بیراگ
وہ اپنے بر میں عجب جامۂ حریر کیا

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۸۱)۔

تھی حریر ایسی ملایم اور رقاق
آ گیا اوس سے حریرہ اتفاق

(۱۸۳۷ء ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷)۔ کوئی ریشمی کپڑا اور حریر آپ کے دست شریف سے نرم و ملائم زیادہ نہیں دیکھا ... کوئی آپ سے مصافحہ کرتا ... خوشبو آتی۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۰)۔

مصاف زندگی میں سیرت فولاد پیدا کر
شبستان محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا

(۱۹۲۳ء ، بانگ درا ، ۳۰۲)۔ عورتوں کے لیے حریر کا استعمال جائز ہے۔ (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۷۷۳)۔ ۲. **بہت باریک چکنا اور شفاف کاغذ** (ا ب و ، ۳ : ۱۸۸)۔ ۳. **عکاسیۂ چشم**۔ یہ تشریح کی آنکھ کی عکاسیہ چشم یا حریر (**Tapetum**) کی تشکیل کرتا ہے۔ (۱۹۶۹ء ، تشریح ، ۲۷)۔ [ع]۔

حَرِیرَہ (فت ح ، ی مع ، فت ر) امذ ، اسم حَریرا.
۱. **ایک پتلی غذا جو بالعموم آٹے یا سوجی کو گھی میں بھون کر اور شکر اور پانی ڈال کر بنائی جاتی ہے**۔

حریرا گرم کر پلانے لگے بلا دور اسپند جلانے لگے

(۱۶۸۱ء ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۸۲)۔

کوئی کھائے حریرہ اور ملیدہ
کوئی حسرت سے بیٹھی آب دیدہ

(۱۸۷۳ء ، تیرہ ماسہ ، ۱۳)۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سرور کائنات کے واسطے عائشہ صدیقہ تھوڑا سا حریرہ پکا کر لائیں۔ (۱۹۱۸ء ، امت کی مائیں ، ۶۳)۔ ۲. (طب) **پسے ہوئے مغزیات وغیرہ کا شربت یا شیرہ جسے پکا کر گھی سے بگھار لیتے ہیں**۔

آنکھیں لڑتے ہی ہماری ان کے آنسو بہہ چلے
جوش زن بادام تو آم کا حریرا ہو گیا

(۱۸۷۳ء ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۸۳)۔ مریض کو ورزش اور جماع سے قطعی پرہیز کرائیں اور حریرہ پلائیں۔ (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۷)۔ [ع : حریرۃ]۔

حَرِیری (فت ح ، ی مع) (الف) صف.
۱. **حریر معنی نمبر ۱** (رک) سے **منسوب ، ریشمی**۔ تمام شہر میں فرش حریری و زربفتی بچھایا گیا۔ (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۵)۔
۲. رک : **حریر معنی ۲**۔ کاغذ بھی شہر مذکور میں خوب بنتا ہے ، خصوصاً سنگی اور حریری۔ (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۷)۔ ۳. (مجازاً) **دبلا پتلا آدمی ، نحیف آدمی** (نوراللغات)۔
(ب) امث. حریر (رک) کا **اسم کیفیت ، نرمی ، نرماہٹ**۔

فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لایق
پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری

(۱۹۳۶ء ، ضرب کلیم ، ۱۷۸)۔ [حریر + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

حَرِیرِیَہ (فت ح ، ی مع ، کس ر ، فت ی) امذ.
ایک فرقہ ' علاقہ دمشق میں جو فرقہ رفاعیہ کی شاخ ہے اس کا بانی علی بن ابی الحسن الحریری المروزی تھا (جامع اللغات).
[حریری (عَلم) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

حَرِیز (فت ح ، ی مع) صف.
محفوظ (مقام) ، مستحکم (جگہ).

اے شفیع و شافع و حرز حریز و مجتبیٰ
نام لیوا تیرے رنجور و سقیم و مبتلا

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۳۸). [ع : (ح ر ز)].

حَرِیسَہ (فت ح ، ی مع ، فت س) امذ ؛ اسم ہریسہ
ایک پکوان جو گیہوں کے آٹے ، گوشت کی بوٹی اور دودھ کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے.

حریسے کے بدل ممدے کا گر ٹکڑا نہ ہو صاحب
تو کیا کمخواب کا ٹکڑا ہو دھلے کی نہاری میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۰). بختک کو خواجہ عمرو نے جھلا کر مار ڈالا ، حریسہ پکا کر شاہ کو اور اس کے بیٹے بختیارک کو کھلا دیا. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۰). [رک : ہریسہ].

حَرِیش (فت ح ، ی مع) امذ.
۱. **ایک مفروضہ جانور جو بکری کے بچے کی مانند ہوتا ہے اس کے سر پر ایک سینگ ہوتا ہے ، گینڈا ، کرگدن.** حریش ... حیوان ہے مانند بزغالہ کے اوس کو دوڑنے کی طاقت خوب ہوتی ہے اس کے سر پر ایک سینگ ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۱۳). ۲. **کوڑیالا سانپ جس کی جلد سیاہ ہو اور اس پر سفید داغ اور نقطے ہوں یا جلد سفید اور اس پر سیاہ نقطے ہوں.** حریش ارقط ہے یعنی اس کے جسم پر نقطہ سیاہ و سفید بہت ہوتے ہیں اور کبھی زمین سیاہ اور نقطے سفید بھی دیکھے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۱۴). ۳. **ہزارپا ، کنکھجورا ، کن کھجیا ، ایک کیڑا جس کی نسبت خیال ہے کہ کان میں گھس کر سر میں جا پہنچتا ہے** (اسٹین گاس). [ع : (ح ر ش)].

حَرِیص (فت ح ، ی مع) صف.
۱. **لالچی ، لالچ کرنے والا ، لوبھی ، نیت خراب.**

خود بخود دل نہیں ہوا ہے حریص
بوسۂ یار نے کیا ہے حریص

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۹). جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا سعدی ... حریص ... بنتا گیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۴). ممکن ہے آپ مجھے انتہا درجہ خود پرور کمینہ حریص سمجھیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۳۵).

بس اک جھلک پہ قناعت نہیں مرا ایماں
حریصِ جلوہ کو کچھ غیب سے مزید ملے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۵۱). ۲. **بہت خواہش کرنے والا جو کسی بات پر ادھار کھائے بیٹھا ہو.** میں تو ہمیشہ اس بات پر حریص تھا کہ کسی طرح ایک دفعہ تو ابو بکر صدیق پر سبقت لے جاؤں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۶). ۳. **پیٹو ، کھاؤ ، دیکھا دیکھی کوئی کام کرنے والا** (نوراللغات). [ع : (ح ر ص)].

حَرِیصَانَہ (فت ح ، ی مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
حریص کی مانند ، حریص کی طرح. ہماری نا کردہ عشقوں کی خیالی حکایتیں جو تساہل کے لمحات میں بدن کا برعمال تھیں ، سرعت کے ساتھ ایک حریصانہ اشتہاء کی طرح ایک انجام کی انتہا کی طرح رجوع کر رہی ہیں. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۲۳۴). [حریص (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

حَرِیف (فت ح ، ی مع) صف.
۱. **مقابل ، مدمقابل ، دشمن ، رقیب.**

درست بات کتا ہوں نہ جا سے منجہ تے دیکھیا
شراب پیویں حریفاں و میں نظارہ کروں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۵).

آئینہ ہوتا ہے اس روئے درخشاں کا حریف
ماہ ہی اور کون ہو خورشید تاباں کا حریف

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۴۲). دل میں یہ تھا کہ اپنے حریف کو خوار اور بے عزت کرے اور اس کے ناموس اور جان و مال پر دست تعرض دراز کرے. (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۳۰۲). ایک مرنجاں مرنج قلمکار کو مشتعل کر کے جناب صدر کے لئے ایک اور حریف پیدا کر دیا. (۱۹۶۷ ، بزم آرائیاں ، ۱۱۲). ۲. **ساتھی ، دوست ، رفیق.**

حریفاں نوجواں میرا سراپا
ادا ہے ، ناز ہے ، سج ہے ، اکڑ ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۴).

انیس خلوت ، جلیس جلوت ، حریف حکمت ، ظریف صحبت
نہ بزم یاراں بدل نہاراں نابِل عزت گلے ندامان

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۳).

سراپا درد ہوں ابرار لیکن حریف شوق حرف غم نہیں ہے

(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۱۲۲). ۳. **چالاک ، مکّار ، ہشیار** (نوراللغات). ۴. **گستاخ ، شوخ ، خوش مزاج ، زندہ دل** (جامع اللغات). ۵. **کسی بوجھ ، ذمہ داری وغیرہ کو اٹھانے کے لائق یا اس پر آمادہ ، دعوے دار ، سزاوار.**

حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز
دعا قبول ہو یارب کہ عمرِ خضر دراز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۱).

کج فہمیوں نے خلق کی دیکھا کہ کیا ہوا
منصور کو حریف نہ ہونا تھا راز کا

(۱۹۲۸ ، (آخری شمع ، (عبدالعزیز) ، ۵۷)).

ـــــ دَغَل کس اضا (ـــــ فت د ، غ) امذ.
کشتی کا ایک داؤ جس میں کشتی لڑنے والا اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کے داہنے ہاتھ کو لپیٹ کر حریف کے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑتا ہے اور اپنا بایاں ہاتھ زمین پر ٹیک کر فوراً اپنے بائیں پیر کا پنجہ حریف کے بائیں پیر کے گٹے کے اوپر جما کر ایک دم اپنی داہنی طرف مڑتا ہے (ماخوذ : رموزِ فن کشتی ، ۱۲۲).
[حریف (رک) + دغل (رک)].

حِرِّیف (کس ح ، شد ر ، ی مع) صف.
تیز مزہ شے جو زبان کو کاٹے ، **چرپری**. بھیکی غذا کی مضرت تکیں یا حریف (چرپری) غذا سے دفع کی جائے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیرجمل ، ۲۳۲). [ع : (ح ر ف)].

حَرِیفانَہ (فت ح ، ی مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
حریف کا جیسا ، حریف کی طرح ، مخالفانہ.

بیٹھنا اون سے مل حریفانہ   بیچ میں رہتا دور پیمانہ

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۴۴).

عجز و نیاز سے تو نہ آیا وہ راہ پر
دامن کو اس کے آج حریفانہ کھینچیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۵).

ہوشیار او مستِ صہبائے تغافل ہوشیار
عشق کی فطرت میں اک شانِ حریفانہ بھی ہے

(۱۹۵۳ ، آتش گل ، ۱۶۸). [حریف (رک) + انہ ، **لاحقۂ صفت**].

حَرِیفی (فت ح ، ی مع) امث.
۱. **ہمسری ، مقابلہ.**

حریفی انہوں سے ہو اژدر کی کب
وہ کھینچے جو یک دم تو بھنکایں سب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۷). ۲. **چالاکی ، ہوشیاری ، مکاری ، عیاری** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : حریف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَرِیق (فت ح ، ی مع). (الف) صف.
سوختہ ، جلا ہوا.

باوجود آتش زبانی کے یہ خوفِ حرق ہے
کہہ نہیں سکتی حریقِ عشق کا افسانہ شمع

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۰).

غریق بحرِ بلا و حریق نارِ و لا
زمانہ سوختہ جانوں کو زندہ یاد کرے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۳۰). (ب) امث. **بھڑکی ہوئی آگ ، شعلہ.** حریق وہ آگ جو آسمان سے علی الاتصال ارتق دکھائی دیتی ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۷). [ع : (ح ر ق)].

حَرِیم (فت ح ، ی مع) امذ.
۱. **حُرمت والی جگہ ، خانۂ کعبہ کے اردگرد کی جگہ.**

حاضر مقرّبانِ حریمِ خدا تمام
کہتا تھا الصّلوٰۃ کوئی ، کوئی والسّلام

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترماتم ، ۲ : ۸۶). خانہ کعبہ کے اردگرد چار دیواری کے اندر کے حصے نیز ہر مقدس مقام کو بھی حریم کہتے ہیں. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۷۷۵). ۲. (مجازاً) **روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد کا علاقہ ، حرمِ نبوی.**

یہاں کی ریت ہے سونا ، یہاں کی خاک عبیر
حریمِ گنبدِ خضرا ہے ہمقرانِ حرم

(۱۹۶۶ ، سحنیا ، ۱۶). ۳. **گھر کی چاردیواری ، احاطہ ، رہنے کا مقام ، مکان ، گھر.**

جوڑے جنت کے سو چھپ بچے اس کے
چہار رکن سو اس کے حریم کی دیوار

(۱۹۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۴).

حریمِ حرمت و عفّت کی ہے وہ حجلہ نشین
جہانِ پاک کی ہے بانوے ستودہ شعار

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۹۱).

حریمِ حضرتِ سلمیٰ کی سمت جاتا ہوں
ہوا نہ ضبط تو چپکے سے آہ کر لوں گا

(۱۹۳۶ ، طیورآوارہ ، ۱۵). فارسی میں حریم عام مکان ، احاطے اور مکان کی چاردیواری کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۷۷۵). ۴. **کنویں کا گردا گرد.** فرمایا حضرت نے حریم کنویں کا چالیس گز ہے ہر طرف سے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۷۹). ۵. **حرام شے جس کو بسبب حُرمت چھُو نہ سکیں.** حریم ... جسے چھونا منع ہو اور جس کے قریب جانے کی اجازت نہ ہو. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۷۷۵). ۶. **محرم کے کپڑوں کو بھی حریم کہتے ہیں جنھیں ایام جاہلیت میں ، عرب طواف کرتے وقت اُتار دیا کرتے تھے** (اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۷۷۵). ۷. **اہلیہ ، بیوی ، زوجہ.** بیوی کو بھی حریم کہتے ہیں ، کیونکہ خاوند اس کی مدافعت و حفاظت کرتا ہے. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۷۷۵). ۸. **حق ؛ منصب ؛ موافق ؛ احرام ؛ حاجی کا لباس** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [ع : (ح ر م)].

ـــِ قُدْس کس اضا (ـــ ضم ق ، سک د) امذ.
مقدّس مقام ، بارگاہِ الٰہی.

ڈر آہِ خستگاں سے تو کہ ہنگام دعا ان کے
حریم قدس میں لا کھوں ملائک عو آتی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۶۶).

جب اس کے بعد ہوا انتظارِ بانگ درا
حریم قدس سے دل نے سنی اک اور صدا

(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۶۹). [حریم + قُدس (رک)].

ـــِ کِبْرِیا کس اضا (ـــ کس ک ، سک ب ، کس ر) امذ.
(**تصوف**) اس سے مراد ذاتِ الٰہی ہے بعض کے نزدیک عالم امر کو کہتے ہیں جو بے مادہ و بے مدت ہے اور یہ آستانہ ہے مرتبہ واحدیت کا جس کو جبروت کہتے ہیں اور وہ اعیان ثابت ہیں علمِ قدیم حقؒ میں (مصباح التعرف ، ۱۰۰).

دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر
حریمِ کبریا سے آشنا کر

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۹۰). [حریم + کبریا (رک)].

ـــِ لامَکاں کس اضا (ـــ فت م) امذ.
(**تصوف**) وہ مقام جہاں ذاتِ باری کے سوا کوئی نہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۰۰). [حریم + لا (رک) + مکاں (رک)]

ـــِ لَمْ یَزَلی کس صف (ـــ فت ل ، سک م ، فت ی ، ز) امذ.
رک : **حریمِ قدس.**

جو اپنے رب سے کرے بالمشافہہ باتیں
حریم لم یزلی کا مقرب و محرم
(۱۹۶۶ ، منحنا ، ۳۵۱). [حریم + لم یزل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ ناز کس اضا ، امذ ؛ امث.
محبوب کا گھر ، دوست کی قیام گاہ ، شبستان محبوب.
کون ستم نصیب تھا کون ستم شعار تھا
کس کا نیاز لٹ گیا کس کی حریم ناز میں
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۱۵۷).
ان کی حریم ناز کہاں اور ہم کہاں
نقش و نگار پردۂ در دیکھتے ہے
(۱۹۵۳ ، آتش گل ، ۱۳۷). [حریم + ناز (رک)].

حَزاز (۱) (فت ح) امذ.
دل کا درد ، دل کی سوزش ، غصّہ وغیرہ سے دل جلنا.
لازم ہے میرے سینے پہ رخسارِ ماہ وش
کافور کی ہو ترس سے کیا چارۂ حزاز
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۱). [ع : حزازۃ (ح ز ز)].

حَزاز (۲) (فت ح) امذ.
بھوسی کی شکل کے چھوٹے چھوٹے چھلکے جو سر کی جلد سے جدا ہوتے ہیں ، سر کی بھوسی ، بفا ، خشکی. حزاز بقول جالینوس بدن کے ہر ایک حصّے میں عارض ہو سکتا ہے لیکن سر اور بھوؤں میں عموماً واقع ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، مخزن الجواہر ، ۲۹۹). [ع : (ح ز ز)].

حِزْب (کس ح ، سک ز) امذ.
۱. **گروہ ، جماعت ، پارٹی ، جتھا.** ہندوستان میں حزب الاحناف کے نام سے ایک تحریک شروع کی. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۷).
ہم حزب محمّد ہیں ہم اللہ کے سپاہی
ہر غیر خدا کے لیے اُردوئے تباہی
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۵۶). ۲. **وظیفہ یا ورد کا حصّہ ، تقسیم : قرآن شریف کا ساٹھواں حصّہ** (جامع اللغات ، نور اللغات). [ع : (ح ز ب)].

ـــِ اِختِلاف کس اضا (ـــِ کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
پارلیمنٹ یا اسمبلی میں حزب اقتدار کی مخالف جماعت ، اپوزیشن پارٹی ، حزب مخالف. کسی متنازعہ مسئلے پر حزب اختلاف کے مقررین کو تقریر کرنے کا موقعہ ، متناوب اندازہ میں فراہم کیجیے. (۱۹۷۰ ، پارلیمانی طریق کار ، ۵۱). [حزب + اختلاف (رک)].

ـــِ اِقْتِدار کس اضا (ـــِ کس ا ، سک ق ، کس ت) امث.
اسمبلی میں وہ جماعت جس کی حکومت میں اکثریت ہو ، حکمران پارٹی. ہر تحریک پر اظہار خیال کا موقع حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کو فراہم کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، پارلیمانی طریق کار ، ۳۶). [حزب + اقتدار (رک)].

ـــُ الْاَحْرار (ـــُ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت مع ا ، سک ح) امث.
لبرل پارٹی ، آزاد لوگوں کی جماعت ، ایک سیاسی پارٹی کا نام. حزب الاحرار کے بعض چلتے ہوئے پرزے عامۃ الناس کی سادگی سے کئی مرتبہ فائدہ اٹھا چکے ہیں. (۱۹۰۳ ، ملفوظات ناظر ، ۹). [حزب + رک : ال (۱) + احرار (رک)].

ـــُ الْاَعْظَم (ـــُ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
ایک خاص وظیفہ اور ورد کا نام.
دیتی نہیں زیب گفتگو یہ تم کو
پڑھتے ہو جناب تم تو حزب الاعظم
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۰۳). [حزب + رک : ال (۱) + اعظم].

ـــُ الْبَحْر (ـــُ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت مع ب ، سک ح) امذ.
ایک دعا اور خاص وظیفہ اور ورد کا نام. تہجد اور اشراق کے علاوہ تحیۃ المسجد ، صلوٰۃ التسبیح ... حزب البحر اور غدا جانے اور کتنے وظائف ... داخل معمولات تھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۷۷). نماز فجر کے بعد درگاہ شریف میں حاضر ہوا ایک بھائی کے لئے حزب البحر کا ختم پڑھتا تھا. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۳). [حزب + رک : ال (۱) + بحر (رک)].

ـــُ الْبِرّ (ـــُ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ب ، شد ر) امذ.
ایک خاص وظیفہ اور ورد کا نام. عمل اسما الرجال تعلیم کیا تھا ، انہیں مہموں کے لیے وہ نقش حزب البر لکھ دیا تھا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۰۷). [حزب + رک : ال (۱) + بِرّ (رک)].

ـــُ اللّٰہ (ـــُ ضم ب ، غم ا ، شد ل بفت) امذ ؛ امث.
اللہ والوں کی جماعت ، نیک لوگوں کا گروہ.
رکھتا سخت حزب اللہ خوشدھات
چلنا حزب الشیاطین پر غضب سات
(۱۹۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۳۰۲). حضرت والا جب سفر پر روانہ ہوئے تو مدعا نہ صرف حزب اللہ میں بھرتی کرنے کا تھا بلکہ حرمین شریفین پہنچ کر نعمت خداوندی کا شکریہ ادا کرنا اور توفیق طلب کرنا بھی تھا. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۹). [حزب + اللہ (رک)].

ـــِ مُخالِف کس صفت (ـــِ ضم م ، کس ل) امث.
رک : حزبِ اختلاف. اس کے بعد حزب مخالف کا لیڈر کچھ کہنا چاہے تو میں اسے موقع دینے کے لیے تیار ہوں. (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۲۴۳). حزب مخالف میں ... سابقہ سیاسی پارٹیوں کی بحالی کے مسئلے پر سخت اختلاف تھا. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۴۸). [حزب + مخالف (رک)].

حَزْم (فت ح ، سک ز) امذ.
دانائی کے ساتھ احتیاط ، دُور اندیشی ، ہوشیاری. آج تک کسو بادشاہ نے بغیر حزم درست کے کوئی ملک عمل میں نہیں کیا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۳). ہم سب بہت ہی حزم و احتیاط کے

ساتھ دبے پاؤں مکان میں داخل ہوئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار، ۱ : ۲۶۶). میں نے اندازہ کیا کہ ٹانگانیکا اپنی مشکلات کا حل دانشمندی اور حزم سے تلاش کر رہا ہے. (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۶۵۸) [ع : (ح ز م)].

حَزْمَہ (فت ح ، سک ز ، فت م) امذ.
(طب) ہتھیلی بھر یا چُٹکی بھر وزن جو ڈیڑھ تولہ کے برابر ہوتا ہے (مخزن الجواہر ، ۲۹۶). حزمہ: اس قدر مقدار سے عبارت ہے جو انگوٹھے اور اس کے برابر کی اس انگلی سے جسے شہادت کی انگلی کہتے ہیں اٹھے یا ان دونوں کی چٹکی میں سما سکے ، اور بعض نے کہا ہے کہ جس قدر ہتھیلی کو بھر سکے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲). [حزم + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ــــ لَطِیفَہ (ـــ کس اضا ، ـــ فت ل ، ی مع ، فت ف) امذ.
(طب) تین درم یا چار مثقال یا ایک ماشہ چار رتی یا ڈیڑھ یا سوا دو تولہ (مخزن الجواہر). حزمہ لطیفہ: سدیدی نے کہا ہے کہ تین درم کے قریب ہے اور ابوالفرج نے چار مثقال ... اور صاحب نے قریب چھ مثقال کے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲). [حزمہ + لطیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

حُزْمَہ (ضم ح ، سک ز ، فت م) امذ.
بستہ ، بقچہ ، گٹھڑی ، مُٹھا ؛ (نباتیات) گُچھا. حزمہ کی عرضی تراش کا خاکہ کم و بیش بیضوی یا ناقص ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۷۵). [ع : (ح ز م)].

حَزْن (فت ح ، سک ز) امث.
سخت پتھریلی زمین. حزن بالفتح کے معنی عربی میں سخت زمین کے ہیں. (۱۹۶۰ ، کشکول ، ۲۰). [ع : (ح ز ن)].

حُزْن (ضم ح ، سک ز) امذ.
اندوہ ، غم ، رنج.

میری ازل سے ہے گراؤ حُزن زندگی
جن نے دیا ہے نالہ بجائے نفس مجھے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۶). اگر (حرکت) بوجہ داخل کے ہو دفعۃً حرکت کرے خوف اور فزع ہے اور اگر بتدریج ہو غم اور حزن ہے. (۱۸۸۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۱). کسی مصیبت پر ... اس کے واقع ہو چکنے کے بعد جو غم ہوتا ہے اس کو حزن کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن (حاشیہ ، شبیر احمد عثمانی) ، ۱۰). ان کی آواز میں کبھی ملال ہے کبھی حزن ہے کبھی جلال ہے. (۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۵). [ع : (ح ز ن)].

ــــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
دردوغم سے لذت لینے والا ، غم سے لگاؤ رکھنے والا ، قنوطیت پسند ، غمگین مزاج. فانی اپنے جذبات کے اظہار میں اس قدر حزن پرست تھے کہ بعض دفعہ ان کی شاعری پر عزاداری کا گمان ہوتا تھا. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۰۴). [حزن + ف : پرست ، پرستیدن = پوجنا].

حُزْنِیَّت (ضم ح ، سک ز ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
غمگینی ، درد و غم ، دردناکی ، قنوطیت. جہاں حزنیت یا منافقت کا دور دورہ ہے وہاں کسی ادیب کی حالت کیا ہو گی. (۱۹۴۳ ، ادب اور انقلاب ، ۹۹). [حزن + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حُزْنِیَّہ (ضم ح ، سک ز ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
غم انگیز واقعہ خصوصاً وہ نظم یا نثر جس میں غم انگیز واقعہ کا بیان درد ناک انداز میں ہوتا ہے ، المیہ. ارسطو نے بھی تاثیر کو نظرانداز نہیں کیا ہے لیکن ... اس کی نظر ڈرامے کی مخصوص اور مشہور صنف حزنیہ تک محدود رہی. (۱۹۴۳ ، نقد الادب ، ۶۴). اکبر کی زبان سے سنیے تو یہی ٹریجڈی کامیڈی بن جائے اور حزنیہ گھڑی بھر کے لیے طربیہ میں تبدیل ہو جائے. (۱۹۵۷ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۱۳۹). [حزن + یہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

حُزُون (ضم ح ، و مع) امث.
سخت اور اونچی زمینیں ، اونچائی ، بلندی. تو گناہ کا پیڑ لگائے تو اس کو توبہ کا پانی دے ، جس سے حزون ندامت کا پھل آئے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۲۸).

شبستان و زندان و ظلّ و حرور
نشیب و فراز و سہول و حزون

(۱۹۶۹ ، مزمور میرمغنی ، ۲۰۳). [ع : (ح ز ن)].

حَزِیران (فت ح ، ی مع) امذ.
رومیوں کا نواں مہینہ جو جون کے مقابل آتا ہے. پنجمہ ... نہم حزیران کو طلوع کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۷). ماہ تموز و حزیران میں باد سموم چلا کرتی ہے. (۱۹۰۲ ، سفرنامۂ ابن بطوطہ ، ۱ : ۲۸۶). [ع : حزیران (علم)].

حَزِین (فت ح ، ی مع) صف.
غمگین ، رنجیدہ ، ملول.

مج قد حزین و خستہ تج آبرو کا گوشہ
ذرہ رہا نہ کر کے اس دور میں کون فائق

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، (الف) ، ۶۰).

ہوئی نصیب کہاں سے اسے گرفتاری
دلِ حزیں مرا آخر کے تئیں پھنسا ہے پھنسا

(۱۷۸۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۹۹).

۰ آ جاتا ہے غش ہر کشش آہ حزیں میں
کھاتا ہے جو ٹھیس آبلۂ دل کئی دن سے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۳).

حزیں ہے بیکس و رنجور ہے دل محبت پر مگر مجبور ہے دل

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۲۹). [ع : (ح ز ن)].

حَزِینَہ (فت ح ، ی مع ، فت ن) صف مث.
حزیں (رک) کی تانیث.

جھک کر جو نظر کی تو حزینہ نظر آئی
دیوار کے قدموں پہ سکینہ نظر آئی

(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض (ق) ، ۷). [حزیں + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَزِینی (فت ح ، ی مع) امث.
حزیں (رک) کا اسم کیفیت ، رنج و ملال ، حزن.

نالۂ دل میں حزینی اس کے
خاطر میں غمگینی اس کے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۱). [حزیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حِس (کس ح) امث ؛ امذ (ترا کیب میں شد س).
۱. حواس خمسہ میں سے کوئی حس ، محسوس کر لینے کی جبلّت ، احساس کی طاقت.

وہ آئینہ رخسار دمِ باز پس آیا
جب حس نہ رہا ہم کو تو دیدار دکھایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۲). اس وقت نہ ماں کی تمیز رہتی ہے نہ بیٹی کی نہ بہن کی حس ہوتی ہے نہ کسی اور رشتہ دار کی. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۱۱). ہماری ہر حس کے لیے مخصوص آخذات (Receptors) یا اعضائے حس ہیں ... ان کا ٹھیک حالت میں ہونا ... ضروری ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات او ہماری زندگی ، ۱۲۶). ۲. **جنبش ، حرکت** (فرہنگ آصفیہ). [ع : (ح س س)].

ـــِّ باصِرَہ کس صف(ـــ کس ص ، فت ر) امث ؛ امذ.
دیکھنے کی قوّت یا حس ، بصارت ، قوّت بصارت ، بینائی. ایک عنصر لطیف ہے کہ بالفعل خارج میں حس لامسہ اور باصرہ سے پنہاں ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۲۲). آپ کو کسی بالکل تاریک اور خاموش کمرے میں تنہا دیا جائے تو آپ کی نہ تو حس باصرہ بیدار ہو سکے گی اور نہ حس سماعت. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۲۶). [حس + باصرہ (رک)].

ـــِّ باطِنی کس صف(ـــ کس ط) امث.
محسوس کرنے کی اندرونی قوّت (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حسّ + باطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــِّ بَصَر کس اضا(ـــ فت ب ، ص) امث ؛ امذ.
رک : حسِّ باصرہ. سب سے پہلے جس قوت کے ذریعے اشیاء کی شبیہ دماغ تک پہنچتی ہے وہ حس بصر ہے. (۱۹۴۳ ، نقدالادب ، ۶۷). [حس + بصر (رک)].

ـــِّ بَسِیس کس صف(ـــ فت ب ، ی مع) امث ؛ امذ.
(نفسیات) وہ کیفیت یا حالت جس میں مسلسل کسی ایک رنگ کا کچھ دیر مشاہدہ کرنے کے بعد ہماری آنکھوں میں خود بخود اس کا متضاد یا مقابل کا رنگ دکھائی دیتا ہے. اکثر تیز روشنی کی "حس پسیس" منفی نہیں بلکہ مثبت ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۵۰). [حس + پسیس (رک)].

ـــِّ حافِظَہ کس صف(ـــ کس ف ، فت ظ) امث ؛ امذ.
حافظے کی قوّت ، یاد رکھنے کی قوّت ، ذہن میں محفوظ کر لینے کی طاقت. حواس خمسۂ ظاہری کے علاوہ قدیم علما نے حواس خمسۂ باطنی تسلیم کیے ہیں :- حسِ مشترک ، حسِ خیال ، حسِ متصرفہ ، حسِ واہمہ ، حسِ حافظہ. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۸). [حس + حافظہ (رک)].

ـــِّ خَیال کس اضا(ـــ فت خ) امث ؛ امذ.
حافظہ جس میں محسوسات کی صورتیں جمع ہوتی ہیں ، حس مشترک کا خزانہ ہوتی ہے. حواس خمسۂ ظاہری کے علاوہ قدیم علما نے حواس خمسۂ باطنی تسلیم کیے ہیں :- حس مشترک ، حس خیال ، حس متصرفہ ، حس واہمہ ، حس حافظہ. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۸). [حس + خیال (رک)].

ـــِّ ذائِقَہ کس اضا(ـــ کس ء ، فت ق) امث ؛ امذ.
ذائقے کی حس ، چکھ کر مزا معلوم کرنے کی قوّت. ایک حس ایسا ہے جو کھانے پینے کی چیزوں کا مزا بتاتا ہے ، اوس کا نام حس ذائقہ ہے. (۱۹۱۶ ، مبادی فلسفہ ، ۳۷). بہت سے بودار مادے حس ذائقہ کو متحرک کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۹۵). [حس + ذائقہ (رک)].

ـــِّ سامِعَہ کس صف(ـــ کس م ، فت ع) امث ؛ امذ.
سننے کی قوّت. ایک حس ایسا ہے جس سے آواز شعور میں آتی ہے ، اسے حس سامعہ سے موسوم کرتے ہیں ، ایک حس ... خوشبو بدبو کی تمیز کر سکے. (۱۹۱۶ ، مبادی فلسفہ ، ۳۷). اس کی حس باصرہ اور حس سامعہ بھی اس کی شامہ لامسہ اور ذائقہ کی گوندھی ہوئی حسیات میں ... غرق ہو چکی ہیں. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر - اکتوبر ، ۱۲۵). [حس + سامعہ (رک)].

ـــِّ سَماعَت کس اضا(ـــ فت س ، ع) امث ؛ امذ.
رک : حس سامعہ. آپ کو کسی بالکل تاریک اور خاموش کمرے میں تنہا دیا جائے تو آپ کی نہ تو حس باصرہ بیدار ہو سکے گی اور نہ حس سماعت. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۲۶). [حس + سماعت (رک)].

ـــِّ شامَّہ کس صف(ـــ شد م بفت) امث ؛ امذ.
سونگھنے کی حس ، سونگھ کر بو معلوم کرنے کی قوّت. ایک حس اس کام کے لیے ہے کہ خوشبو و بدبو کی تمیز کر سکے ، اسے حس شامہ کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، مبادی فلسفہ ، ۳۷). جنگلی جانوروں کی تو زندگی کی بقا کا انحصار ہی حس شامہ پر ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۴۱). [حس + شامّہ (رک)].

ـــِّ ظاہِری کس صف(ـــ کس ہ) امث ؛ امذ.
حواس خمسہ میں سے کوئی حس ، حسِ باطنی ، حافظہ تخیّل وغیرہ کے مقابل؛ جیسے: باصرہ ، سامعہ (ماخوذ: علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حِسّ + ظاہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِّ لامِسَہ کس صف(ـــ کس م ، فت س) امث ؛ امذ.
چھو کر معلوم کرنے یا جلد کے کسی شے سے مس ہونے سے اس چیز کی کیفیت کا پتہ چلنے کی حس ، خارجی ماحول کے اثرات کو جلد پر محسوس کرنے کی صلاحیت. اور یہ بھی قسم عناصر سے ایک عنصر لطیف ہے کہ بالفعل خارج میں حس لامسہ اور باصرہ

سے پنہاں ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۲۲). ایک حس اون کیفیات کے لئے ہے جن کا تعلق اجسام کو چُھونے یا مس کرنے سے ہے ، اسے حسِ لامسہ کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، مبادی فلسفہ ، ۳۷). [حس + لامسہ (رک)].

ـــِ مُتَصَرِّفَہ کس صف (ـــِ ضم م ، فت ت ، ص ، شد ر بکس ، فت ف) امث ؛ امذ.
محسوسات کی صُورتوں میں تصرّف کرنے والی قوّت ، قوّت متخیّلہ. حواس خمسۂ ظاہری کے علاوہ قدیم علما نے حواس خمسۂ باطنی تسلیم کئے ہیں۔ حسِ مشترک ، حسِ خیال ، حسِ متصرفہ ، حسِ واہمہ ، حسِ حافظہ. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۸). [حس + متصرف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ مُدْرِک کس صف (ـــِ ضم م ، سک د ، کس ر) امث ؛ امذ.
دریافت کرنے کی قوّت ، ادرا ک کرنے کی طاقت و صلاحیت.

جیسے تعبیر کرتا ہے زمانہ حسِ مدرک سے
اسے یادی فقط ہم اک فریبِ دل سمجھتے ہیں

(۱۹۸۷ ، نوائے دل ، ۱۳۸). [حس + مُدرک (رک)].

ـــِ مِزاج کس اضا (ـــِ ضم نیز کس م) امث ؛ امذ.
ظرافت کی حس ، ہنسی مذاق کا ذوق ، خوش طبعی. قدرت حسِ مزاج سے خالی نہیں ہے. کبھی کبھی کیسے خوبصورت مذاق کرتی ہے. (۱۹۸۳ ، بے سمت مسافر ، ۱۳۸). [حس + مزاج (رک)]

ـــِ مُشْتَرَک/ مُشْتَرَکَہ کس صف (ـــِ ضم م ، سک ش ، فت ت ، ر / فت ک) امث ؛ امذ.
حواس خمسہ کی مُشترک قوّت ، عام عقل ، عام قوّت ادرا ک.

حافظہ حسِ مشترک وہم و خیال
اور ہے متصرفہ اے میرے لال

(۱۸۰۲ ، رموزالعاشقین ، ۲۷). اول حسِ مشترکہ جو بات حواس خمسۂ ظاہری میں کُھل جاتی ہے وہ اُنھیں قبول کر لیتا ہے. (۱۸۸۲ ، ظفرمجموعہ ، ۱ : ۹۰). ہمارا حسِ مشترک ، ہمیشہ خارج سے آلات حواس کے بھیجے ہوئے محسوسات کی تحصیل و وصول میں مصروف رہتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰). حرکہ ہی کے ذیل میں حسِ مشترک اپنے پانچوں حواس کے ساتھ داخل ہے. (۱۹۵۶ ، مناظراحسن ، عبقات (ترجمہ) ، ۳۳۰). [حس + مشترک / مشترکہ (رک)].

ـــِ واہِمَہ کس صف (ـــِ کس ہ ، فت م) امث ؛ امذ.
وہ قوّت جس سے محسوسات کے جزئی معانی دریافت ہوتے ہیں ، یہ قوّت خیال میں محفوظ خزانہ مدرکات کا بار بار جائزہ لیتی اور ان پر احکام جاری کرتی رہتی ہے. حواس خمسۂ ظاہری کے علاوہ قدیم علما نے حواس خمسۂ باطنی تسلیم کیے ہیں: حسِ مشترکہ ، حسِ خیال ، حسِ متصرفہ ، حسِ واہمہ ، حسِ حافظہ. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۸). [حس + واہمہ (رک)].

ـــُ و حَرَکَت (ـــُ و مع ، فت ح ، سک ر ، فت ک) امث.
ہلنے جُلنے کی قوّت ، جُنبش. صرف ایک بات ... نے عیسائیوں کو اس مفلوج حالت میں حس و حرکت دے رکھی تھی. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۷۷). رکی تک نے جب آنکھیں کھولیں تو ٹانگ کو بالکل مردہ پایا کیونکہ اب اوس میں ذرا حس و حرکت نہ تھی. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۷۷). اجسام بے جان کہ حس و حرکت کچھ نہ تھی. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمودالحسن ، (حاشیہ ، شبیراحمد عثمانی) ، ۸). [حس + و (عطف) + حرکت (رک)].

ـــُ و مَس (ـــُ شد س ، و مع ، فت م) امذ.
محسوس کرنے کی قوّت ، احساس ، تعلق ، شعور ، حس و حرکت.

زاہد کسے وصالِ صنم کی ہوس نہیں
پتھر کا بت ہے تو کہ تجھے حسّ و مس نہیں

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۳۶). ایسے شخص سے ہم کلام ہونا میں تضیع اوقات خیال کرتا تھا ، اس کو انسانیت سے حس و مس نہیں ہے. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۵). [حس + و (حرف عطف) + مس (رک)].

حِسّاً (کس ح ، شد س ، تن س بفت) م ف.
حسّی طور پر ، احساس کے لحاظ سے. یہ ایک شاعر تھا ، حسّاً و فکراً شاعر اگرچہ لساناً نہ ہو. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، خیالستان ، ۱۹۸). [حس (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

حِساب (کس ح) امذ.
۱. گنتی ، شُمار ، میزان ، جوڑ.

آہ پر آہ کھینچتا تھا میں آج کی رات کچھ حساب نہ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی ، کہ ، ۹).

اصلِ شہود و شاہد و مشہور ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹). موٹے حساب سے بھی دو ہزار ملنا چاہئیے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۲). میں شام کو تین چار گھنٹے دفتر میں لگاتا ... کچے حساب کی فردیں اپنے ہاتھ سے کیش بک اور کھاتے میں منتقل کرتا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۵۳). **۲. علم ریاضی کی ایک شاخ ، علم الحساب ، ارتھمیٹک.**

کتنا تھا خوب آپ کو علمِ حساب میں
لیکن بیان وہ کرتا ، نہیں جو کتاب میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). لکھنا اور حساب ، یہ زیادہ سکھانا چاہیے بہ نسبت پڑھنے کے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱۰). فنون ریاضیہ یعنی اقلیدس اور حساب کا تمام تر مدار محقق طوسی کی تصنیفات پر ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳۷). حساب کے پروفیسر چارلس بے بیج نے ۱۸۲۲ میں ایک ایسی مشین بنائی جو ۶ درجے اعشاریہ تک کام کرتی تھی. (۱۹۸۳ ، سادل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۱). **۳. نرخ ، بھاؤ ، قیمت.** اوڑھنیوں کا تھان پونے چار آنے کے حساب سے ، یہ بھی اسی طرح نکالو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۳). منشی ... دو روپے فی کانے کے حساب سے گوجروں سے چرائی کی اجرت لے رہا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۸). **۴. انداز ، سمجھ ، رائے ، خیال.**

بیرے تو حساب چھوڑنا نہیں یہ چھوڑ کر اور لوٹنا نہیں
(۱۸۰۰ء ، من لگن ، ۶۱). اس حساب سے شاید جنگ مغلوبہ میں بھی دامن مقصود تک ہاتھ نہ پہنچے . (۱۸۷۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۹۴۳). جمع حدیث پر اختلاف ہوا فقہ کی تدوین ایک دوسرے سے مختلف ہو گئی تاریخ کو اپنے اپنے حساب سے مرتب کیا گیا. (۱۹۷۳ ، فرق اور مسالک ، ۱۰۰). **۵. لین دین ، کھاتا**. گورنمنٹ کو کسی وقت پر اور کسی طریقہ میں کالج کے حسابات کے جانچنے ... کا اختیار حاصل ہو گا. (۱۸۸۹ ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ۱۹۷). قرض ملتا نہیں بنک میں حساب نہیں. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۳). **۶. طور و طریقہ ، قاعدہ ، ڈھنگ**.

جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب
عیشِ سلطانی کا ہے فیضِ قدح نوشی مجھے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۰).

یا جوش کو یا خواجہ کو خط لکھتا ہوں دہلی
کو آپ کو معلوم ہے ، ہے ان کا حساب اور
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲ : ۷۴). **۷. معاملہ ، تعلق ، سلسلہ ، ربط ، لگاؤ ، لگاوٹ**. دوزخ و بہشت کا حساب سب اس سوں تعلق دھرتا ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶).

پلا مجھ محبت کا ایسا شراب
کہ ہو مست بسروں دو جگ کا حساب
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۸).

دیوان میں ازل کے ملے جب سوں حسن و عشق
تب سوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۹).

چوبہ حرف ہیں الف بے میں نہیں پہچانتا
ہوں میں ابجد خواں ، شناسائی کو مجھ سے کیا حساب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۷).

نہ سمجھا کبھی ہائے اپنا حساب
کہ ہم موج ہیں ، بحر ہیں ، یا حباب
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۱). **۸. مقدار ، تناسب ، نسبت**. قیمے میں کچھ اس حساب سے مسالے ملاتے تھے کہ جو بات ان کے کبابوں میں ہوتی تھی سارے دلی کے کبابیوں کے یہاں نہیں ہوتی تھی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، جولائی ، ۴۹). **۹. محاسبہ ، پوچھ گچھ ، احتساب ، جزا و سزا کا تعین**.

ہر دم اگر حساب میں بارہ امام ہیں
پھر ڈر حساب کا ہے نہ روزِ حساب کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۰). اللہ جلدی حساب کرنے والا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۷۷). **۱۰. فرد عمل**.

جو چاہیں لکھ لیں کاتبِ اعمال چار دن
دیکھوں گا روزِ حشر میں کاغذ حساب کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۵۳).

جائے جب جنت میں اختر ، یا علی تم ساتھ ہو
ٹھیک ٹھیک اللہ کو بتلائے یہ اپنا حساب
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۹۷). **۱۱. حالت ، کیفیت**.

آیا جو موسمِ گل تو یہ حساب ہو گا
ہم ہوں گے ، یار ہو گا ، جامِ شراب ہو گا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵). [ع : (ح س ب)].

---اُلجھنا محاورہ.
حساب کا گھپلک ہو جانا.

یوں تو سلجھے گا نہ الجھا ہوا برسوں کا حساب
سہل سا گُر میں بتا دوں تجھے تو گن ہی نہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۳).

---بَرابَر کَرنا محاورہ.
فیصلہ کرنا ، جمع خرچ نکالنا ؛ کام ختم کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---بَرابَر ہونا محاورہ.
حساب برابر کرنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---بَنانا محاورہ.
آمد و خرچ کا حساب تیار کرنا ، کام ختم کرنا (علمی اردو لغت).

---بَنْد کَرنا محاورہ.
لین دین ختم کرنا. جیسے ہی ایک قطعہ کی لکڑی فروخت ہو جائے اس کا حساب بند کر دیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۳۹).

---بَنْدھا ہونا محاورہ.
لین دین کا حساب رجسٹر میں درج ہونا یا تحریر میں ہونا. جس چیز کی ضرورت ہوئی دوکانداروں سے حساب بندھا ہوا ہے. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۱۰۳).

---بَہی (---فت ب) امث.
رجسٹر جس میں حساب لکھا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[حساب + بہی (رک)].

---بے باق کَرنا ف م ؛ محاورہ.
لین دین کا فیصلہ کرنا ، حساب چکانا ، قرضہ ادا کرنا ، حساب صاف کرنا ؛ معاملہ ختم کرنا.

سب باتوں سے کی توبہ نہیں کچھ غمِ پرسش
بے باق کیا پاک کیا ہم نے حساب آج
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۳۹). اگر ہندوستان کو آزادی سے محروم رکھا گیا تو اگلا پچھلا سارا حساب بے باق نہ کرنا پڑ جائے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۱).

---بے باق ہونا ف م.
حساب بیباق کرنا (رک) کا لازم.

دم شماری میں ہے رنجِ قلب سے
اب حسابِ زندگی بیباق ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۵۵).

---بَھرنا محاورہ.
رک : حساب پاک کرنا.

قرض ہوا ہے امر خدا کا ، سنت نبی کا کیا ہوں تج کو
اسے اور لوگ کے تو پوچھ کر سیا حشر میں حساب بھرنا
(۱۶۸۸ ، دیوان معظم (ق) ۱۲).

---پاک رہنا محاورہ.
حساب چکنا ، لین دین کا فیصلہ ہونا ، قرضہ ادا ہونا ، حساب میں کمی بیشی نہ ہونا.

ہر ایک خار کو ہر تار جیب سمجھایا
جنوں میں پاک مرا دامن حساب رہا

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳). اگر بیت المال اور نائبین بیت المال کے ذریعہ سے ادا کرو تو ظاہر کر دے دو کہ دینے والے اور وصول کرنے والے دونوں کا حساب پاک رہے اور تہمت اور بدگمانی کا موقع نہ ملے. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبی ، ۵ : ۲۷۳).

---پاک کرنا محاورہ.
حساب چکانا ، لین دین کا فیصلہ کرنا ، قرضہ ادا کرنا.

سب باتوں سے کی توبہ نہیں کچھ غمِ پرسش
بے باق کیا ، پاک کیا ہم نے حساب آج

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۹). غرض جو کچھ ہو واپس دے کے حساب پاک کر دینا ہو گا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۱۲).

---پاک نکلنا محاورہ.
حساب میں کمی بیشی نہ ہونا ؛ فردِ عمل صاف ہونا.
ہماری سادہ لوحی کام آئی   حسابِ روزِ محشر پاک نکلا
(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۹).

---پاک ہونا محاورہ.
حساب پاک کرنا (رک) کا لازم.

صرف بہانے سے ہوئے آلاتِ میکشی
تھے یہ ہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۹).

---پر چڑھانا محاورہ.
حساب پر چڑھنا (رک) کا متعدی (جامع اللغات).

---پر چڑھنا محاورہ.
بہی میں درج ہونا ، کسی کے نام لکھا جانا (جامع اللغات).

---پڑتال کرنا ف م.
جانچ پڑتال کر کے یہ معلوم کرنا کہ آیا حساب کتاب درست ہے یا نہیں ، آڈٹ کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---پوچھنا ف م.
محاسبہ کرنا ؛ حساب کتاب کرنا ؛ پُرسش کرنا.

حساب اسلا نہ پوچھے مجھ سے میرے دل کے زخموں کا
حساب دوستاں در دل اگر وہ دلربا سمجھے

(۱۸۹۰ ، ذوق ، د ، ۱۸۶).

---پھیلانا محاورہ.
شمار کرنا ، خرچ و نفع کو چیزوں کی تعداد پر برابر تقسیم کرنا. میرے نزدیک یوں حساب پھیلا لو تو اور بھی اچھا ہے کہ چھ گھنٹے ... تعلیم کے مقرر کر لو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۵۰).

---ٹھیک آنا / بیٹھنا محاورہ.
حساب میں کوئی غلطی نہ ہونا (جامع اللغات).

---جانچنا / دیکھنا ف م.
رک : حساب پڑتال کرنا (جامع اللغات).

---جُمَّل کس اضا (--- ضمرج ، شدم ، بفت نیز بلا تشدید) امذ.
حروفِ ابجد کے اعداد کا حساب. حساب جمل میں اس کی (یعنی الف کی) قیمت ایک فرض کی گئی ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۳). [حساب + جمل (رک)].

---جَو جَو بَخشِش سَو سَو کہاوت.
معاملے میں کوڑی کوڑی کا حساب ہونا چاہیے ، حساب میں ذرا سا فرق بھی نہ ہونا چاہیے اور انعام کا اختیار ہے جاہے جس قدر دے دو (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). حساب جو جو بخشش سو سو. حکمت بلقمان آموختن. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۶).

---جوڑنا ف م.
حساب کرنا ، جوڑ لگانا ، میزان کرنا.

گھر کا حساب سیکھ لے خود آپ جوڑنا
اچھا نہیں ہے غیر پہ یہ کام چھوڑنا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، کلیات ، ۳ : ۳۳۳).

---جُوں کا تُوں (جوں کا تیوں) کُنبَہ ڈُوبا کیوں کہاوت.
جہاں حساب کا سب کچھ نہ معلوم ہو ، پھر ضرور ضرر ہونا ہے (نجم الامثال ، ۱۹۵ ؛ جامع اللغات).

---چکانا ف م.
حساب بیباق کرنا ، قرضہ ادا کرنا. آخرش حساب چکانے پر آمادہ ہو گیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۴۴). آج ہی ان کا حساب چکا کر قصہ ختم کروں. (۱۹۷۳ ، ماہم ، ۵۲۵).

---چُکتا کَرنا ف م.
رک : حساب چکانا. خدا بخش قصاب دیر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ میرا ... حساب چکتا کر دو. (۱۹۰۵ ، معاشرت ، ظفر علی ، ۱۰۹). اشفاق نے بیس روپے ادھار لے کر اقامت جانے کی غرض جانے کا حساب چکتا کیا تھا. (۱۹۷۱ ، لڈ تر پار چلے ، ۲۰۸).

---چلنا محاورہ.
سودے کا لین دین ہونا ، حساب کتاب کا سلسلہ قائم رہنا ، داد و ستد کا حساب رکھنا.

جو پچھلے ہوئے ہیں تو روز میں انہیں نہ گنو
شروع سال ہوا پھر نیا حساب چلے

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳۹۹).

---چور (---و مج) صف.
جو حساب میں بے ایمانی ظاہر کرے ، باقی دار(جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حساب + چور (رک)].

---دار صف.
کسی دکان یا بینک کا حساب رکھنے والا ، بینک میں روپیہ جمع کرنے والا ، وہ شخص جس نے بینک میں اپنا حساب کھولا ہوا ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ انگلش اردو ملٹری کلاسری). [حساب + ف : دار / داشتن ـ رکھنا].

---داری امث.
حساب دار (رک) کا اسم کیفیت. اہل روما ... کے یہاں ریاضی سے مقصود صرف یہ تھا کہ حساب داری یا مساحت کی ضروریات پوری ہوتی رہیں. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱ : ۵۵۴). [حساب + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داں صف.
حساب کا ماہر، ریاضی جاننے والا ، ریاضی کا ماہر.

فوج کا تیری کر سکے نہ شمار
گو عطارد حساب داں ہووے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۱). یہ بات حساب داں کو ظاہر ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۴۳). سکاٹ لینڈ کا رہنے والا جان نیپئر پہلا حساب داں تھا. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۱). [حساب + ف : داں ، دانستن ـ جاننا].

---دانی امث.
حساب داں (رک) کا اسم کیفیت ، حساب جاننا ، حساب کا علم ہونا. دوسری وہ جو علم و ادب سے متعلق ہو جیسے کتابت اور لیاقت اور نجومی ، طبابت ، حساب دانی ، پیمائش کا ہنر. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۰۱). انسان کو زیادہ نہ ہو تو اس قدر حساب دانی بھی کافی ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۲). [حساب + داں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دوستاں دَر دِل فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
دوستوں میں آپس کا حساب فقط دل ہی دل میں سمجھ لیا جاتا ہے ، دوستوں کے سلوک کا حساب کتاب نہیں رکھا جاتا ، ایک دوسرے کا دل جانتا ہے.

بھلا تم نقدِ دل لے کر ہمیں دشمن گنو اب تو
کبھو کچھ ہم بھی کر لیں گے حسابِ دوستاں در دل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۲). آپ چاہیں دیں تکا نہیں؟ ... «حساب دوستاں در دل» لیکن صلاح حضور ہی نے دی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۹).

وہ ہدیہ سر یہ رکھ لینے کے ہم قابل سمجھتے ہیں
اسے تو ہم حسابِ دوستاں در دل سمجھتے ہیں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۵۷). بنابریں کہ انتظام درہم برہم اور حسابِ دوستاں در دل کا معاملہ تھا. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۹۹).

---دِہ (---کس د) صف.
حساب دینے کے قابل ، جواب دہ ، ذمّہ دار(ماخوذ: پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حساب + ف : دہ ، دادن ـ دینا].

---دینا محاورہ.
حساب سمجھانا ، حساب سپرد کرنا ؛ کارگزاری سے آگاہ کرنا.

عرفی و انوری و خاقانی
مجکوں دیتے ہیں سب حسابِ سخن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳).

ایک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب
خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۴). جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ کا اہتمام اس عدالت میں ہو اور مقدمہ پیش ہو ... حساب دیا جائے. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۱۷۸).

---رَفْع کَرْنا محاورہ.
معاملہ طے کرنا ، قرضہ ادا کرنا (جامع اللغات).

---رَکْھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. اندازہ رکھنا ، یادداشت رکھنا ، کیفیت کو نظر میں رکھنا. فر ہزار ہزار بڑا ہو تو بی صاحب نے اپنا داب رکھنا اپنا حساب رکھنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵). ۲. لین دین رکھنا ، کھاتے میں درج کرنا ، آمد و خرچ کی تفصیل لکھنا. جس قدر روپیہ اوسکے ہاتھ میں آئے اوس کا مکمل حساب رکھے. (۱۹۱۶ ، معیشت (خانہ داری) ، ۲۲۷). کروڑ پتیوں کی دولت کا حساب رکھتے رکھتے آٹھ ہندسوں سے کم کی رقم آنکھوں میں جچتی ہی نہیں. (۱۹۲۶ ، زرگزشت ، ۱۷۹). ۳. آشنائی رکھنا ، ربط رکھنا (جامع اللغات).

---سُلَجْھنا محاورہ.
حساب سمجھ میں آنا.

یوں تو سلجھے گا نہ الجھا ہوا بوسوں کا حساب
سہل سا گر میں بتا دوں تجھے تو گن ہی نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۴).

---سے م ف.
لیکھے ، حسابوں ، نزدیک (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---سے باہَر م ف.
بے شمار ، لا انتہا ، بیحد. فوج ظفر موج دریا کی لہروں کی مانند حساب سے باہر. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۶).

---غُبار کس اضا(---ضم غ) امذ.
گنتی کی ترتیب اور ہندسوں کے استعمال کا طریقہ یا علم گنتی کی ترتیب اور تو ہندسوں کے استعمال یعنی اکائی ، دہائی ، سینکڑا ... تا سہاسنکھ کو اہل عرب «حساب غبار» بھی کہتے ہیں. (۱۹۴۷ ،

ہمارا قدیم سماج ، ۱۰)۔ [حساب + ع : مجاز (رک)]۔

---فہمی (---فت ف ، سک ہ) امث۔
لین دین وغیرہ کے متعلق **حساب سمجھنا**۔ چونھے روز حساب فہمی کرا دی۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۳۱)۔ [حساب + ف : فہم ؛ فہمیدن ۔ سمجھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا دن (---کس د) امذ۔
روز قیامت ، حساب کتاب کا دن ، روز حشر ، روز آخرت۔

کہتے ہیں جسے حساب کا دن
یہ شب ہے اسی حساب سے آج
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۲۰۳)۔

شب تمہارے ہجر اور دن حساب کا ایک
مجھے ہے سوچ یہی کس طرح حساب ہوا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲)۔

---(و) کتاب (---(و)سح ، کس ک) امذ۔
۱. **لین دین ، لکھا جوکھا ، جمع و اصل باق ، گنتی**۔ مجھے بوجہ عدیم الفرصتی اپنا خانگی روزنامچہ حساب و کتاب دیکھنے کی مہلت نہیں ملتی۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳)۔ ۲. **قیامت کے دن اچھے برے اعمال کی پڑتال ، محاسبہ**۔ روز قیامت کے حساب و کتاب سے ڈرو۔ (۱۸۰۰ ، اخوان الصفا ، ۷۰)۔ نیکی بدی کا حساب کتاب ہو کر نیکوں کو جنت میں جگہ دی جائے گی۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۰)۔ یعنی لیروں سے نکل کر اللہ تعالٰی کے رو برو حساب و کتاب کے واسطے کھڑے کیے جاؤ گے۔ (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، عمدۃ الحسبر (حاشیہ ، شبیر احمد عثمانی)، ۸)۔ ۳. (أ) **حساب کو تحریر میں لانا ، حساب کا اندراج**۔ اگر کسی سبب سے تم کو براہ راست مستحقین کو دینا پڑے جس میں حساب کتاب کی ضرورت نہیں۔ (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبی ، ۵ : ۲۷۳)۔ گھروں میں حساب کتاب کی ضرورت بھی محسوس ہوئی۔ (۱۹۶۰ ، عین ہندوستانی زبانیں ، ۳۶)۔ (ب) **حساب کا کام ، حساب کا عمل**۔ یہاں... حساب کتاب سب کمپیوٹر کے ذریعے ہوتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، اردو نامہ ، ۲ : ۹۰)۔ ۴. **حساب کا طریقہ ، حساب کا علم**۔ آپ ایسی کوشش کریں کہ ان لڑکوں کو کچھ لکھنا پڑھنا اور ضروری کارروائی کے موافق حساب کتاب آ جاوے۔ (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۹)۔ اس مسئلے کی قیمت تجرباتی مشاہدات اور نظری حساب کتاب سے... اڑگ سیکنڈ نکلتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، جدید طبعیات ، ۳۲۹)۔ ۵. **محاسبہ ، حساب کی جانچ پڑتال**۔ اس سے حساب کتاب کیا جاوے اور اگر کوئی خیانت پاوے تو اس سے روک دیا جاوے۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۹۳)۔ کبھی آ کر ہم سے حساب کتاب کیجئے تو حال کھلے کہ ہم صحیح کہتے ہیں یا آپ۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۳)۔ ۶. **میل جول ، ربط ضبط** (جامع اللغات)۔ ۷. **معاملہ ، طور طریقہ ، ڈھنگ**۔

وہاں (واں) ایک ستم تو یہاں (یاں) ہمہ تن ہے زبانِ شکر
اپنا جدا جہاں سے حساب و کتاب ہے

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۲۱)۔ [حساب + (و ، حرف عطف) + کتاب (رک)]۔

---(و) کتاب برابر ہونا محاورہ۔
کام تمام ہونا ، خاتمہ ہونا۔ چند مردم مضطرب الحال و پریشان خاطر زخمی و بے دل ہو گئے ہیں اب کوئی دم میں ان کا حساب و کتاب بھی برابر ہوا جاتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۹ : ۵۵)۔

---کتاب رکھنا ف م۔
لین دین اور آمد و خرچ کی تفصیل لکھنا۔ تو میری دکان کا حساب کتاب رکھا کیجیو۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۹۶)۔

---کتاب صاف کرنا محاورہ۔
معاملات درست کرنا ؛ حساب بے باق کرنا۔ انہیں اس کا حساب کتاب صاف کرنے میں بڑے امتحان سے گزرنا پڑے گا۔ (۱۹۸۵ ، صورت گر کچھ خوابوں کے ، ۶۳)۔

---(و) کتاب میں رہنا محاورہ۔
آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرنا ، حد سے نہ بڑھنا ؛ پس و پیش کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

---کرنا ف م۔
۱. **جوڑنا ، میزان کرنا**۔

حساب کر کے شبِ وصل وضع کر لینا
اب آج تو کوئی بوسہ علی الحساب ملے
(۱۸۳۰ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۳)۔

یعنی اب تم حساب کرو کتنے کا سب کیڑا ہوا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۲)۔ اس زمانے میں (چار ہزار سے تین ہزار سال قبل مسیح) ... سنگریزوں کو آگے پیچھے کر کے حساب کیا جاتا تھا۔ (۱۹۸۳ ، مائل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۰)۔ ۲. **حساب سمجھنا ، قرضہ ادا کرنا ؛ حساب بے باق کرنا**۔

جان باقی ہے اسے لے اور کر اپنا حساب
عشق کے دفتر میں کچھ میرا ہی فاضل ہوئے گا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۱)۔

سیحوں کا مری حساب کر دے واپس مرے آفتاب کر دے
(۱۹۳۵ ، نبض دوراں ، ۵۶)۔ ۳. **آمد و خرچ کا حساب مرتب کرنا** (جامع اللغات)۔ ۴. **شمار کرنا ، سمجھنا ، خیال کرنا**۔ اماموں نے تصریح کی ہے کہ جس گناہ کو صغیرہ حساب کرتے ہیں بنظر شخص کے وہ کبیرہ ہو سکتا ہے۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۵)۔ ۵. **جانچ پڑتال کرنا ، گن کر اندازہ کرنا ، محاسبہ کرنا**۔ بعد خط آنے کے حساب کیا تو میرے خواب دیکھنے کا وہ دن تھا جس دن آپ نے مجھے خط لکھا۔ (۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۳۰)۔ ۶. **محاسبہ کرنا ، حساب پوچھنا**۔ اگر ظاہر کرو گے تم جو کچھ کہ بیچ نفوس یعنی بیچ دلوں تمہارے کے ہے یا چھپاؤ گے حساب کرے گا اللہ تم سے۔ (۱۸۹۲ ، فوائد النساء ، ۳۹)۔

---کوڑی کا بخشش لاکھوں کی کہاوت۔
حساب پورا کیا جائے پھر بخشش چاہے لاکھوں کی کرے ،

حساب جو جو بخشش سو سو (ماخوذ : جامع اللغات).

---کی رُو سے م ف.
ازروئے حساب ، حساب کے بموجب (نوراللغات).

---کُھلنا محاورہ.
بینک وغیرہ میں روپیہ جمع کرنا (مہذب اللغات).

---لَڑنا محاورہ.
(بازاری) آشنائی ہونا ، آنکھ لڑنا ، ربط ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---لَگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. شُمار کرنا ، اعداد و شُمار کی پڑتال کرنا ، میزان کرنا ، جائزہ لینا. پہلے خود ہی بیٹھ کر حساب لگا لو. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۶). اگر سیٹھ ... اپنی پونجی کا حساب لگا کر اس تیری کتاب کی طرح سامنے میز پر رکھ لیں تو کارو بار کی لگن ختم ہو جائے. (۱۹۸۳ ، ستمگر میناء ، ۲۹۲). ۲. آشنائی کرنا ، دوستی گانٹھنا ، آنکھ لڑانا ، ربط پیدا کرنا ؛ لشکر میں نوکری کرنا ؛ سازش کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---لَگنا ف م ؛ محاورہ.
۱. حساب لگانا (رک) کا لازم. اس میں اول تو یہ فائدہ ہے کہ حساب زبانی اور جلد لگ سکتا ہے. (۱۸۸۹ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۲). ۲. رک : حساب لڑنا (جامع اللغات).

---لے کہ بَنیے کی جان لے کہاوت.
حساب کرتا ہے کہ لُوٹتا ہے (جامع اللغات).

---لینا محاورہ.
حساب پُوچھنا، حساب کی پڑتال کرنا، محاسبہ کرنا. جو بادشاہاں کوں یہاں اپنے عہدے داراں پاس تی حساب لینا ہے تیوں وہاں ہی ... جواب دینا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۹).

ہے جلوہ گر صنم میں بہارِ عتاب آج
لینا ہے اس کے ناز و ادا کا حساب آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

ہاں قدم چاہیے رکھیں گن کر
میر لے ہے کوئی حساب شتاب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۷۳). لڑکے کو خیرات پر بھیجا جب وہ آیا تو اس سے حساب لیا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵۱).

قطرے قطرے کا لیا ہے تری نظروں نے حساب
ٹُوٹنے پُوٹنے سے تری شوخ ادا جا لپٹی

(۱۹۵۵ ، دونیم ، ۵۲).

---مانگنا محاورہ.
جمع خرچ یا قرضے کا حساب طلب کرنا ، محاسبہ کرنا.

آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شُمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۶).

خورشید کی روسیاہیوں سے کرنوں کا حساب مانگتا ہوں

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۸۲).

---میں اُٹھنا محاورہ.
حساب میں شامل ہونا ، خرچ میں داخل ہونا. جو کچھ میرے حساب میں اٹھے اس کو لکھتے جانا. جب تنخواہ بھیجوں ... مطلع کر دینا (۱۸۹۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۱).

---میں آنا/ہونا محاورہ.
گنتی میں شامل ہونا ، نام لکھا جانا ، شُمار ہونا.

تیرے بندے دل پر گنت جو کوں کیوں
حساباں میں آیا ہوں میں تج قلم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹). پڑھنے لائق عمر کے لڑکوں میں سے فیصدی صرف چار تعلیم پانے حساب میں آئے. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیسی (دیباچہ) ، ۳). یہ شرط ہے کہ زور کا معرکہ ہے جنگ نیزہ و شمشیر ، خنجر و تیر حساب میں نہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۳).

---میں جَمع کَرنا ف م.
بہی میں درج کرنا ، کھاتے میں چڑھانا ، آمدنی میں ڈالنا ، جس نے ادا کیے ہیں اس کے نام لکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں رَکھنا محاورہ.
شاملِ حساب کرنا ؛ شُمار کرنا ، نظر میں رکھنا.

کب سے ہوں کیا بتاؤں جہانِ خراب میں
شبہائے ہجر کو بھی رکھوں گر حساب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۸).

---میں فَرق آنا/ہونا ف م.
حساب ٹھیک نہ بیٹھنا ، حساب غلط ہو جانا (جامع اللغات).

---میں لگانا محاورہ.
لین دین یا حساب میں شامل کرنا ، نام لکھنا ؛ ذمّہ ڈالنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---میں لینا محاورہ.
حساب میں درج کرنا ؛ معاملے کو سوچنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---نِت نَیا فقرہ.
پچھلا حساب بیباق کر کے نیا شروع کرنا چاہیے ، حساب چلنے نہ دینا چاہیے (جامع اللغات).

---نَقدی کس صف (---فت ن ، سک ق) امذ.
کیش اکاؤنٹ ، نقد کا حساب. حساب نقدی (کیش اکونٹ) ... درج کیا جاویگا. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر۹ (ترجمہ) ، ۱۵۶). [حساب + نقد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نویس (---فت ن ، ی مع) صف.
حساب رکھنے والا ، اکاؤنٹنٹ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حساب + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---نویسی (---فت ن ، ی مع) امث.
حساب نویس (رک) کا **اسم کیفیت** (علمی اردو لغت). [حساب + نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و کتاب (---و مع ، کس ک) امذ.
رک: **حساب کتاب**. روزِ قیامت کے حساب و کتاب سے ڈریں. (۱۸۱۰ء ، اخوان الصفا ، ۷۰). [حساب + و (عطف) + کتاب (رک)].

---ہلکا ہونا محاورہ.
محاسبہ آسان ہونا ، نرمی کا برتاؤ کرنا (اعمال کی جانچ کے وقت). قیامت کے روز انہیں لوگوں (مومن) پر حساب ہلکا ہو گا. (۱۸۹۹ء ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۹۲).

---ہو جانا / ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **بقایا نکلنا ، از روئے شمار یہ معلوم ہونا کہ کس قدر دینا لینا ہے یا کس قدر باقی یا فاضل ہے** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. **قیامت کے دن اچھے برے اعمال کی جانچ ہونا ، محاسبہ ہونا**. وعدہ ہے کتاب ہے وہاں ذرے ذرے کا حساب ہے. (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۱۲۵).

دیکھتا ہے کیوں جفا کوں مجھ پر روا اے ظالم
محشر میں تجھ سوں میرا آخر حساب ہونے گا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۳).

ظالم سمجھ کے تک ستمِ بے حساب کر
آخر حساب ہونا ہے روزِ حساب کو
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱۱۵).

ہجومِ حشر میں کہتا ہوں سر جھکا کے یہ میں
کھڑا ہوا ہوں مرا بھی حساب ہو جائے
(۱۸۹۵ء ، خزینۂ خیال ، ۲۶۳). ۳. **تعلق ہونا ، معاملہ ہونا ، سلسلہ ہونا ، لین دین کا معاملہ ہونا**.

دیوان میں ازل کے ملے جب سے حسن و عشق
تب سوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۱۹).

آیا جو موسمِ گل تو یہ حساب ہو گا
ہم ہوں گے یار ہو گا جامِ شراب ہو گا
(۱۸۵۳ء ، غنچۂ آرزو ، ۵). ۴. **موقوف ہو جانا ، نوکری سے برخاست ہو جانا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

حسابوں (کس ح ، و مع) م ف.
اندازے سے ، حساب سے ، رائے میں، گمان میں.

لے پانی کیا لگوں تجھے میں زباں سے
تو اٹھ گیا ہے میرے حسابوں جہاں سے
(۱۸۰۵ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۶ : ۹). چیزیں دریافت ہونے سے پہلے عجیب ہی سمجھی جاتی تھیں ، اور ہمارے حسابوں تو اب بھی عجیب ہی ہیں. (۱۹۰۷ء ، اجتہاد ، ۷۰). سفارش میں لپٹی ہوئی یہ ڈھنگی ہمارے کام نہ آئی اس لئے کہ ہمارے بعد آنے والے ملاقاتی جو ہمارے حسابوں ہم سے زیادہ خوش پوش اور حیثیت دار نہ تھے ... باریابی حاصل کر کے رخصت ہو گئے. (۱۹۷۶ء ، زرگزشت ، ۲۳). [حساب + وں ، لاحقۂ تمیز].

حسابی (کس ح) (الف) صف.
۱. **حساب (رک) سے منسوب یا متعلق ، حساب کا**. تمام مالی اور حسابی دفتروں میں آج تک انھیں سے (کتابوں سے) کام چلتا ہے. (۱۹۰۹ء ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۸۹). کمپیوٹر ... کے حسابی حصہ میں ریلے اور الکٹرومیگنیٹک کلچ استعمال کیے گئے تھے. (۱۹۸۳ء ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۲). ۲. **حساب داں ، ماہرِ حساب**. ہمارا دل ہے ہی بہت حسابی. (۱۹۷۱ء ، صلیبیں مرے دریچے میں ، ۱۹۰). (ب) امث. **حساب کی بات ، قاعدے کی بات** (نوراللغات). [حساب + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---اوسط (---و لین ، فت س) امذ ؛ امث.
(ریاضی) **سلسلہ حسابیہ میں ان تین مقداروں کا اوسط جن کے آخری جوڑے کا فرق پہلے جوڑے کے فرق کے مساوی ہو ، حساب کے طریقے سے نکالا ہوا اوسط**. دو خطوط مستقیم کے درمیان جو ہندسی اوسط ہو وہ ان کے حسابی اور موسیقی اوسطوں کا وسط تناسب ہوتا ہے. (۱۹۳۰ء ، علم ہندسہ مستوی ، ۵ : ۱۱۳). اشاری اعداد معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے جسے اضافی اعداد کی حسابی اوسط کا طریقہ کہتے ہیں. (۱۹۶۸ء ، اطلاقی شماریات ، ۴۹). [حسابی + اوسط (رک)].

---چھڑیاں (---فت چھ ، کس نیز سک ڑ) امث.
مختلف رنگوں کی چھڑیاں جو حساب کے لیے استعمال ہوتی تھیں. لیو ہوئی نے مثبت (ینگ) مقادیر کے لئے سرخ اور منفی (فو) مقادیر کے لئے سیاہ رنگ کی حسابی چھڑیاں استعمال کیں. (۱۹۵۹ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۷۰۹). [حسابی + چھڑیاں ، چھڑی (رک) کی جمع].

---دستور (---فت د ، سک س ، و مع) امذ.
حساب کرنے کا قاعدہ ، وہ کلیہ جس کے تحت حساب کا کوئی مسئلہ حل کیا جائے. ان فاصلوں کی سمتوں کو تعبیر کرنے کے لئے ہم ان حسابی دستوروں کو ملحوظ رکھیں گے جو ہم پہلے مقرر کر چکے ہیں. (۱۹۲۱ء ، ترسیمات ، ۱۶). [حسابی + دستور (رک)].

---سال امذ.
بارہ مہینے کی وہ مدت جو حسابات رکھنے کی غرض سے مقرر کر لی جائے اور ضروری نہیں کہ عام یا کیلنڈری سال کے مطابق ہو. (ماخوذ : جامع اللغات). [حسابی + سال (رک)].

---مشین (---فت م ، ی مع) امث.
حساب کرنے کی مشین ، کیلکولیٹر ، حسابی کل. بلیس پاسکل نے جو ایک فرانسیسی سائنسداں تھا ۱۶۴۲ء میں ایک -----.

حسابی مشین بنائی. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۱).
[حسابی + مشین (رک)].

ــــ نظام (ـــ کس ن) امذ.
حساب کتاب یا ریاضی کے مسائل حل کرنے کے لیے بنائی ہوئی کل کی ترتیب و طریقِ عمل. کمپیوٹر کا حسابی نظام تمام حسابی عمل انجام دیتا ہے. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۳۰).
[حسابی + نظام (رک)].

حِسابِیّات (کس ح ، ب ، شد ی نیز بلا تشدید) امذ.
علمِ حساب ؛ حساب کتاب ، اکاؤنٹس. میرا دورہ ہے بھی حسابیات کے شعبے کا بے ضرر سا مطالعاتی دورہ. (۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۲۷). [حسابی (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

حِسابِیَہ (کس ح ، ب ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) صف.
حساب (رک) سے منسوب ، حساب کا ، ریاضی سے تعلق رکھنے والا ، حسابی. یہ امر قواعد حسابیہ سے بہت آسان ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۴۳). اشاری اعداد کے فوائد، حسابیہ اعداد کو بصد اشاری اعداد کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں تو ایک ہی سلسلۂ اعداد کی مختلف رقوم کا مقابلہ نسبۃً آسان ہو جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۱۸). [حساب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یہ ، لاحقۂ نسبت].

حُسّاد (ضم ح ، شد س) صف.
حاسد (رک) کی جمع.

تیرے احباب مُطاع اور توابع رہیں شاد
تیرے حسّاد خراب اور ترے اعداد مغموم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۸). بعض حسّاد نے محکمۂ مال گزاری میں یہ شکایت کر دی کہ مولوی سید علی ایک نایاب کتاب ، کتب خانے سے لے گئے ہیں ، ان کو لکھا جائے ... کتاب واپس کریں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۸۳). [ع : (ح س د)].

حَسّاس (فت ح ، شد س) صف.
۱. **بہت محسوس کرنے والا ، جس کی قوّتِ حس بہت تیز ہو ، تیزی سے عمل کرنے والا ، سریع العمل.** اسفنج بھی اس کام کے واسطے بس ہے لیکن اس ترکیب آئندہ سے اس کو زیادہ حساس بناؤ. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۱۳۶). ان تمام امور کا اثر سرسید کی حسّاس طبیعت پر سخت پڑتا ہے ... تفسیر لکھنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، مقالات شروانی ، ۵۸).

ہمنشیں شاعرِ فطرت ہوں میں
ہوتی ہے فطرتِ شاعر حسّاس

(۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۱۵۸). ۲. **وہ جس کے حواس کام کرتے ہوں، جس میں زندگی کے آثار ہوں ، حواس خمسہ سے متصف.**

ہے وہ جاں داروئے بے نافع اعضاء و حواس
کہ دلِ مردہ ہو زندہ تنِ بے حس حسّاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۸). اس مثال میں انسان کا حسّاس ثابت کرنا مقصود ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۷ : ۲۲/۷). ۳. جس کی طبیعت کسی بات کا زیادہ اثر قبول کرے ، سریع التاثر. علمی معمل میں جو نازک اور حساس (کیمیائی) ترازو استعمال کئے جاتے ہیں ان کے لئے کلوگرام فی الحقیقت بہت زیادہ وزن ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۸۹). علاوہ ازیں یہ دھات مختلف طریقوں سے حساس بنائی ہوئی ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، جدید طبیعیات ، ۳۲۵).
[ع : (ح س س)].

حَسّاسِیے (فت ح ، شد س) امذ ؛ ج.
وہ حسّاس آلے جو کیڑوں اور قشریوں وغیرہ کے سروں پر پائے جاتے ہیں اور جن سے وہ ٹٹولتے ہیں ، محاس ، قرن ، انگ: Antennae. اگر ایک ٹڈی ... کا مشاہدہ کیا جائے تو اس میں دو جوڑے پر ، تین جوڑے پیر اور ایک نمایاں سر ، نظر آئیں گے ، سر پر ایک جوڑا مرکب آنکھیں اور ایک جوڑا حسّاسیے (Antennae) ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۷). [حساس (رک) + ۱ : ے ، لاحقۂ جمع].

حَسّاسِیَّت (فت ح ، شد س ، کس س ، شد ی بفت) امث.
حساس (رک) کا اسم کیفیت ، حواس یا طبیعت پر اثر انداز ہونے کی غیرمعمولی خصوصیت جو کسی شے میں پائی جائے. انڈے کی الرجی یا حساسیت یہ کہ انڈا کھانے سے میرے جسم پر آبلے پڑ جاتے ہیں ... گرم اور بادی چیزیں نہ کھایا کریں. (۱۹۷۳ ، ہپناٹزم ، ۴۷). [حساس + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حُسام (ضم ح) امث.
تیز تلوار ، شمشیرِ بُراں.

دشمنِ بددیں کو آبِ خضر بھی زہراب ہے
اور دمِ عیسیٰ گلے میں تیغِ آبِ حسام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۶).

ادھر ترانۂ مطرب سے بزم زیر و زبر
ادھر حسام کی جھنکار سے ہے رن بیتاب

(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۲۲).

یوں لڑ رہا تھا آج بھتیجا امام کا
کوندا لپک رہا تھا وغا میں حسام کا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۸۰). [ع : (ح س م)].

حُسامی (ضم ح ، ی مع) صف.
تلوار چلانے والا ، شمشیرزن (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ المنجد).
[حُسام + ی ، لاحقۂ صفت فاعلی].

حَسّان (فت ح ، شد س) صف ؛ امذ.
بڑا عقلمند ، بہت اچھا ؛ ایک مشہور شاعر حسان بن ثابت انصاری جو مدّاحِ رسولِ خدا تھے.

بسارہا فصاحت کی حسّان کوں
چھپایا بلاغت کی سحبان کوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰۹).

گرچہ کہتا ہے زبانِ ہند میں یہ منقبت
لیک حسّانِ عرب سے کم نہیں کچھ میرا نام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۲).

ہے یہ زیبا جو کہوں دعبل و حسان ہوں میں
کہ سخن فہم و سخن سنج و سخندان ہوں میں

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزار رشید ، ۱۰).

ورثۂ حضرت حساں ہے شعر
شاعری دل کی زباں ہے یارو

(۱۹۷۵ ، شعر و سخن ، ۲۳). [ع : (ح س ن)].

حِسانَت کس ح ، فت ن) امث.
۱. **خوبصورتی ، حُسن ، جمال.** حسانت اور خوبصورتی کے آثار ان کے چہرے اور قد و قامت اور ڈیل ڈول سے نمایاں نظر آتے تھے. (۱۸۹۷ ، یادگارغالب ، ۱۷). عالی شان عمارتوں کی حسانت کی شوکت جب ہی نمایاں ہوتی ہے کہ وہ چاروں طرف سے کھلے میدانوں میں ہوں. (۱۹۰۹ ، مخزن ، ستمبر ، ۲۹). ۲. **صناعی ، صنعت گری ، حُسن کاری.** سرکاری عہدہ داروں کے دلوں میں تن حصول حسانت پر بڑی مستحکم وحشت طاری رہی جو ان سانحات سے کہ وقتاً فوقتاً وقوع میں آئیں ظاہری ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷۳). [ع : (ح س ن)].

حَسَب (فت ح ، س) امذ.
۱. **خاندانی سلسلہ ؛ ماں کی طرف کا سلسلہ ؛ خاندانی شرف ؛ دینی بُزرگی ؛ جاہ و جلال کا شرف.**

کس کو تھی یہ بزرگی و کس کا تھا یہ حسب
یہ قدر تھی تری مرے مولیٰ ہوا تو جب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶۰).

ترے دیکھنے والے دل دیکھتے ہیں
حسب پوچھتا ہے نہ کوئی نسب کچھ

(۱۹۳۲ ، بےنظیرشاہ ، کلام بےنظیر ، ۱۵۸). ان کے حسب میں ساری خوبیاں ہیں اور نسب قبیلہ معافر ہے. (۱۹۶۸ ، اندلس تاریخ و ادب ، ۸۲). ۲. **عربوں کی ایک رسم جس میں مجمع عام میں کسی کو عمامہ یا ٹوپی دی جاتی جس کا مطلب یہ ہوتا کہ جس کو یہ ٹوپی یا پگڑی دی گئی وہ دینے والے کی پناہ میں آ جاتا تھا ، جب تک کہ وہ اس دینے والے کے ساتھ رہتا تب تک اس کی عزت و آبرو کا وہ دینے والا ذمہ دار ہو جاتا تھا.** حسب تقی الدین کے حق میں امیرین مکہ رمیثہ اور عطیفہ کی جانب سے سر حسبہ ادا ہو چکی تھی. (۱۹۰۱ ، سفرنامہ ابن بطوطہ ، ۱ : ۱۶۳). ۳. **شمار کرنا ، گننا ، شمار میں لینا ، پیش بندی کرنا ، عدد جو شمار کیا جائے ، مقدار ، مجموعی تعداد ، حالت ، کیفیت ، حال ، طریقہ ، صورت** (جامع اللغات). [ع : (ح س ب)].

---(و) نَسَب (---و مع ، فت ن ، س) امذ.
ماں باپ کا خاندانی سلسلہ. شاہ زادے نے حسب و نسب بیان کر کے اپنے حالات اور پری کا واردات کو ابتدا سے انتہا تک کہا. (۱۸۰۲ ، نثر بےنظیر ، ۹۹). میرا حسب نسب پوچھا نام دریافت کیا. (۱۹۹۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۳۱). میر انیس نے اپنے ذاتی حالات مثلاً حسب نسب مزاج اور انداز شاعرانہ کا ذکر کیا ہے. (۱۹۷۶ ، میرانیس ، حیات اور شاعری ، ۹۱). [حسب + و (حرف عطف) + نسب (رک)].

حَسْبِ (فت ح ، سک س) م ف.
بموجب ، موافق ، مطابق (بیشتر تراکیب میں مستعمل).

---اِتِّفاق کس اضا(---کس ا ، شد ت بکس) م ف.
اِتفاقاً ، اتفاق سے. اس نے کہا میں رہنے والا طلسم باطن کا ہوں حسب اتفاق ایک کام کو جاتا تھا ادھر آ نکلا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۶۸). [حسب + اتفاق (رک)].

---اِرْشاد کس اضا(---کس ا ، سک ر) م ف.
بموجب حکم (نوراللغات). [حسب + ارشاد (رک)].

---اِقْرار کس اضا(---کس ا ، سک ق) امذ.
عہد کے مطابق ، وعدے کے مُطابق. اچھا تو حسب اقرار آدھا روپیہ ابھی لیجئے اور آدھا جس وقت روپیہ وصول ہو اس وقت لیجئے. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنو ، ۱۳).

---ُالْاِرْشاد (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ر) م ف.
رک : حسبِ ارشاد.

عمل کی طرف حکم اس کو ہوا
کہ تا حسب الارشاد لاوے بجا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳). حسب الارشاد والا و شرائط مقررہ اس سودائی کے سر کے بال کاٹ لائی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۱۸). [حسب + رک : ال (۱) + ارشاد (رک)].

---ُالْاِسْتِصْواب (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ص) م ف.
مشورے کے مُطابق ، رائے کے مُطابق. استدعا ہے کہ ... وہاں کے معاملہ کو عادل خاں کے حسبُ الاستصواب صورت پذیر کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۶). [حسب + رک : ال (۱) + استصواب (رک)].

---ُالْاَمْر (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) م ف
حکم کے مُطابق (نوراللغات). [حسب + رک : ال (۱) + امر].

---ُالْحُکْم (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، سک ک) (الف) م ف.
حکم کے مُطابق. حسب الحکم نوشیروان کے واسطے تلاش اس کتاب کے ... آیا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵). حسب الحکم عدالت سشن یا ہائی کورٹ بقصور عدم ادخال ضمانت قید کیا گیا ہے. (۱۸۸۲ ، مجموعہ ضابطہ فوجداری ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۷۵). اب حسب الحکم رسالت ابوبکر گئے اور نماز پڑھانے میں مصروف ہوئے. (۱۹۲۰ ، جوہانے حق ، ۳ : ۴۳). (ب) امذ. **وہ فرمان جس کو ارکان سلطنت بادشاہ کے حکم سے لکھیں** (نوراللغات

[حسب + رک : ال (۱) + حکم (رک)]۔

ــــ الطلب (ـــ ضم ب ، ضم ال ، شد ط بفت ، فت ل) م ف۔
طلب کے مطابق ، بلانے پر۔ قلعہ دار خدمت حضرت ظلِ سبحانی میں حسب الطلب حاضر ہوا۔ (۱۸۵۷ ، دہلی اردو اخبار ، ۱۷ مئی ، ۱۸۵): لوگوں نے چند کاملوں کے نام بتائے اُن میں مرزا کا نام بھی آیا مرزا صاحب حسب الطلب تشریف لائے۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۰۷)۔ دو تین بار کم کم وقت میں حسب الطلب شرف حضوری حاصل کرنا پڑا۔ (۱۹۳۶ ، ریاض ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۲۸)۔ [حسب + رک : ال (۱) + طلب (رک)]۔

ــــ اُمّید کس اضا (ـــ ضم ا ، شد م نیز بلا تشدید ، ی مج) م ف۔
اُمید کے مطابق ، توقع کے مطابق۔ ہمارے حسب امید پچکاری کے بعد فی دقیقہ دو قطرے کی رفتار ہو جانی چاہیے تھی۔ (۱۹۲۰ ، مقتل ترہیب ، ۵۶)۔ [حسب + امید (رک)]۔

ــــ اِیما کس اضا (ـــ ی مع) م ف۔
اشارے یا حکم کے مطابق۔ حسب ایما نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ... تمہارے پاس چھ چھ نسخے اور کتابوں کے ... بھیجتا ہوں۔ (۱۸۵۰ ، فوائد تعلیم ذہنی ، ۲۰)۔ بادشاہ حبشہ نے حسب ایمائے نبویؐ ام حبیبہ اور تمام مہاجرین کو دو کشتیوں میں سوار کرا کے ... بھیجدیا۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۷)۔ [حسب + ایما (رک)]۔

ــــ بَیان کس اضا (ـــ فت ب) م ف۔
کہنے کے مطابق ، ارشاد کے بموجب۔ اس محنت سے کوئی امید نفع ہے اور نہ (حسب بیان آپ کے) ان سب کے چھوٹنے ہی کا سامان ہے۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۱)۔ [حسب + بیان (رک)]۔

ــــ توفِیق کس اضا (ـــ و لین ، ی مع) م ف۔
حیثیت یا استطاعت یا مقدور کے مطابق۔ ابن سینا کا ہزار سالہ جشن ولادت منایا جائے گا تو مجھے یقین ہے کہ حکومت پاکستان اس میں حسبِ توفیق حصہ لے گی۔ (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۳۰۱)۔ [حسب + توفیق (رک)]۔

ــــ حال کس اضا، م ف۔
حال کے مطابق ، موقع کے مناسب ، ٹھیک موقع سے۔

وگرنہ نہ تھا مجھ ہو کسبِ کمال
کتا ہوں اتا ہو سخن حسبِ حال

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۹)۔

حسبِ حال اپنے کے چل تحریر کر
سوزِ جاں سوں درد دل تقریر کر

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۵)۔ سید موصوف نے فوراً عرض کی جناب عالی مطلع تو نہیں ہوا مگر شعر حسب حال ہو گیا ہے۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۸۸)۔ حتی الامکان میں نے اصل متن کو حسب حال بحال رکھا ہے۔ (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (دیباچہ) ، ۱ : ۳)۔

اس تکلف کا اہتمام میزبان اعلیٰ کی طرف سے رکھا جاتا ہے جو مہمانوں کے ساتھ سلوک بھی حسب حال کرتا ہے۔ (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۲)۔ [حسب + حال (رک)]۔

ــــ خواہش کس اضا (ـــ و معد ، کس ہ) م ف۔
مرضی کے مطابق ، پسند کے بموجب۔ فاصلے کو بدلنے سے رولے ... نفوذ کا وقت حسب خواہش بدلا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات ، ۱۰۵)۔ [حسب + خواہش (رک)]۔

ــــ دَستُور کس اضا (ـــ فت د ، سک س ، و مع) م ف۔
قاعدے کے مطابق ، رسم و رواج کے بموجب ، معمول کے مُطابق۔ جرائم کی تعداد اضعافاً مضاعفۃً بڑھ گئی۔ سلک سے برکۃ سلب ہو گئی تو ہار کر پھر چاہتے ہیں کہ حسب دستور سابق مذہب کو رواج دیں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۹۱)۔

پہونچاتا ہے جو حرارت و نور　　دنیا والوں کو حسبِ دستور

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۳)۔ [حسب + دستور (رک)]۔

ــــ دِلخواہ کس اضا (ـــ کس د ، سک ل ، و معد) م ف۔
دلی خواہش کے مطابق ، پسند کے مطابق۔ جتنے امور سلطنت کے ہیں حسب دلخواہ سرانجام پائے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۸)۔ مشاعرہ میں اس بلند نظر کے حسبِ دلخواہ اس کے کلام کی عزت نہ ہوئی۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۶۱)۔ باوجود ان حلیفوں کی جرأت و ہمت کے حسب دلخواہ کامیابی نہیں ہوئی ... دشمن کا پانی بند کر دیا۔ (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۱۰۳)۔ [حسب + دل (رک) + ف : خواہ ، خواستن ـ چاہنا]۔

ــــ ذَیل کس اضا (ـــ ی لین) م ف۔
نیچے لکھے ہونے کے مطابق ، تفصیلِ زیریں کے مطابق۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت عمرؓ کی تحریک سے قرآن کے تمام اجزا یکجا لکھوائے جس کی تفصیلی کیفیت حسب ذیل ہے۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۹)۔ ذیل کے سات مضامین ... جانسن کے حسب ذیل مضامین کے ترتیب وار ترجمے اور جریے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۰۳)۔ [حسب + ذیل (رک)]۔

ــــ رِوایَت کس اضا (ـــ کس ر ، فت ی) م ف۔
روایت کے مطابق ، حکایت کے بموجب ، مشہور بیان کے مطابق۔ حسب روایت آپ کے بزرگ بخارا سے ہندوستان تشریف لائے ... قصبہ موہان متصل لکھنؤ میں قیام کیا۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۸)۔ [حسب + روایت (رک)]۔

ــــ سابِق کس اضا (ـــ کس ب) م ف۔
پہلے کی طرح۔ میں حسبِ سابق اس لال بجھکڑ کی باتیں سن کر پھنا گیا۔ (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۷۰)۔ [حسب + سابق (رک)]۔

ــــ ضابِطَہ کس اضا (ـــ کس ب ، فت ط) م ف۔
قاعدے کے تحت ، دستور کے مطابق۔ حسبِ ضابطہ قانون وارنٹ گرفتاری آپ کے پاس لائے ہیں۔ (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۲۷)۔

کمیٹی مذکور کی رجسٹری حسبِ ضابطہ عمل میں آئی۔ (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۷۰)۔ ہر وہ شخص یا اس کا حسبِ ضابطہ مجاز کارندہ جو باقاعدہ برآمد شدہ مال پر محصول کی باز ادائیگی کا مطالبہ کرے ، ایک اظہار تحریر کرے گا ... کہ ایسا مال واقعی برآمد کر دیا گیا ہے۔ (۱۹۶۹ ، کسٹمز ایکٹ ۱۹۶۹ ، ۲ : ۱۷)۔ [حسب + ضابطہ (رک)]۔

ـــــِ ضَرُورَت کس اضا (ـــــ فت ض ، و مع ، فت ر) م ف۔
ضرورت کے لحاظ سے ، بقدر حاجت ، ضرورت پر نظر کرتے ہوئے۔ جو ڈاک دلی سے آتی اس میں سے حسبِ ضرورت کاغذات لے کر تین بجے سپیشل ہوٹل سیکرٹری کے پاس جاتا۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۷۵)۔ [حسب + ضرورت (رک)]۔

ـــــِ ظاہِر کس اضا (ـــــ کس ہ) م ف۔
بظاہر ، ظاہری طور پر۔

مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے
ہرچند حسبِ ظاہر ظالم ہے سراپا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳)۔ [حسب + ظاہر (رک)]۔

ـــــِ عادَت کس اضا (ـــــ فت د) م ف۔
عادت کے مطابق ، عادتاً ، جیسا کہ ہوتا آیا ہو۔ وہ حسبِ عادت میز پر جھکا اور بولا بڑا صاحب ٹھیکیداروں سے ... تاوان نہیں لیتا۔ (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۷۰)۔ [حسب + عادت (رک)]۔

ـــــِ فَرمائِش کس اضا (ـــــ فت ف ، سک ر ، کس ء) م ف۔
تعمیل ارشاد کے طور پر ، کہنے کے مطابق ، فرمائش کے مطابق (ماخوذ : نوراللغات)۔ [حسب + فرمائش (رک)]۔

ـــــِ قاعِدَہ کس اضا (ـــــ کس ع ، فت د) م ف۔
عام طریقے کے اتباع میں ، رواجاً۔ دل اب بھی اس ناکامیاب کوشش میں پھڑک رہا ہے کہ مصنوعی خون منجمد و مخلوط حسبِ قاعدہ فطرت حصص جسم میں رواں دواں کر سکے۔ (۱۹۲۰ ، مقتل فریب ، ۱۷)۔ [حسب + قاعدہ (رک)]۔

ـــــِ قَرار کس اضا (ـــــ فت ق) م ف۔
وعدے کے مطابق ، عہد کے بموجب۔ ایک رات کو میں حسبِ قرار وہاں بیٹھا الفانسو کا انتظار کر رہا تھا۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۳۳)۔ [حسب + قرار (رک)]۔

ـــــِ مُدَّعا کس اضا (ـــــ ضم م ، شد د بفت) م ف۔
خواہش کے مطابق ، مطلب کے مطابق

یہ کیا نشہ تھا طلب مدعا کی دی ہم کو
جو جام دل نے فلک حسبِ مدعا نہ دیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱)۔ [حسب + مدعا (رک)]۔

ـــــِ مُراد کس اضا (ـــــ ضم م) م ف۔
خواہش کے مطابق ، منشا کے مطابق۔ المختصر اس داستان میں میر حسن نے ایک حسبِ مراد ایشیائی بادشاہ کی پوری تصویر کھینچی ہے۔ اجزائے داستان پر از تناسب ہیں۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۵۰)۔ [حسب + مراد (رک)]۔

ـــــِ مَعْمُول کس اضا (ـــــ فت م ، سک ع ، و مع) م ف۔
جیسا کہ ہوتا آیا ہے ، رواج کے مطابق ، روزمرّہ یا عام طور پر ہونے والے عمل کے مطابق۔ حسبِ معمول اس طوفان کی نسبت بھی یہی ادعا ہے کہ صرف ودیکالیون، اور اس کے گھر والے بچ نکلے تھے۔ (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۸)۔ قیس نے اس قبر کی مٹی بھی حسبِ معمول اٹھا کے سونگھی۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۶۵)۔ [حسب + معمول (رک)]۔

ـــــِ مَقْدُور کس اضا (ـــــ فت م ، سک ق ، و مع) م ف۔
مقدور بھر ، اپنی حیثیت اور بساط کے موافق ، طاقت کے مطابق۔ اسیر حسبِ مقدور تڑپا کرتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، مقتل فریب ، ۳۶)۔ منت خوشامد کی کہ آپ مہتاب کو اپنے پاس ہی رکھیں میں حسبِ مقدور کچھ نہ کچھ خرچ بھیجتا رہوں گا۔ (۱۹۸۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۵۹۰)۔ [حسب + مقدور (رک)]۔

ـــــِ مَنْشا کس اضا (ـــــ فت م ، سک ن) م ف۔
مرضی کا لحاظ کرتے ہوئے ، پاس خاطر سے۔ اپنے استاد کے حسبِ منشا میں نے وعدہ کر لیا۔ (۱۸۹۸ ، دعوت اسلام ، ۳۸۶)۔ مودبانہ عرض کرتا ہوں کہ حضور مقبرہ تیار ہے اور حسبِ منشا ذرا سے نوٹس پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۹)۔ [حسب + منشا (رک)]۔

ـــــِ وَعْدَہ کس اضا (ـــــ فت و ، سک ع ، فت د) م ف۔
اقرار کے مطابق ، عہد کے بموجب ، جیسا کہ اقرار تھا۔ پروفیسر عاصوف صاحب کی اعانت بھی حسبِ وعدہ کی جائے گی۔ (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱ ، ۳۰)۔ [حسب + وعدہ (رک)]۔

ـــــِ ہِدایَت کس اضا (ـــــ کس ہ ، فت ی) م ف۔
حکم کی تعمیل میں ، کہنے کے مطابق۔ تاجدار نے جمائی لی اور زبان سیاہ باہر نکلی صاحقران قدر انداز نے حسبِ ہدایت لوح ایک تیر جاں گداز اس انداز سے اس کی زبان پر مارا کہ زبان اور تالو کو سوراخ کرتا ہوا پشت سر سے نکل گیا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۳۹)۔ [حسب + ہدایت (رک)]۔

جِسْبان (کس ج ، سک س) امذ۔
خیال ، گمان ، فکر و شعور ، زاویۂ نظر۔ کیا عاشق اس خیال و حسبان میں ہے کہ اس کی محبت اور سرِعشق پوشیدہ رہ جائے گا۔ (۱۹۷۳ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۴۵)۔ [ع : (ح س ب)]۔

جِسْبانِیَّہ (کس ج ، سک س ، کس ن ، شد ی بفت) امذ۔
حکما کا وہ گروہ جس کے اُصولوں کی بنیاد وہم پر ہے اور جو حقائق کو نہیں مانتا ، سوفسطائیہ۔ اور سوفسطائیہ (حسبانیہ) نے تمام کائنات کو تو ہر لحظہ متبدل سمجھا مگر (کسی حقیقت

غیر متبدل و قائم بالذات کا اعتراف نہ کرنے کی وجہ سے) تمام اہل نظر ان کو نیتلانے جہل سمجھتے ہیں۔ (۱۹۵۹ ، تجدد امثال، ۱۱۳)۔ [جسبان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]

حِسْبَۃً لِلّٰہ (کس ح ، سک س ، فت ب ، تن ت بفت ، کس ل ، شد ل بمد) م ف۔ ـــ حسبتاً للّٰہ
اللّٰہ کے واسطے ، محض خدا کی خوشنودی کے لیے۔
جز ترے در کے یا رسول اللّٰہ سخت مضطر ہوں حسبتاً للّٰہ
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۱۶)۔ میں بھی چند قدم ساتھ چلا حاملین جنازہ نے کہا حسبۃً للّٰہ اس جنازے پر نماز پڑھ دے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۸)۔ وہ ضرورت کے وقت اپنے کم استطاعت بھائیوں کو نہ صرف قرض دیں بلکہ قرض ادا کرنے میں بھی حسبۃً للّٰہ ان کی مدد کریں۔ (۱۹۶۱ ، سود ، ۳۸)۔ [ع : حسبۃ ـ اجر و ثواب + ل ـ لیے + اللّٰہ (رک)]۔

حَسْبِہٖ (فت ح ، سک س ، کس ب ، ی بشکل ا) م ف۔
اس کے مطابق ، اسی طرح۔ طریق شمس پر خط استوا کی اسی حرکت سے قطب سماوی کے مقام میں بھی حسبہٖ خفیف سا تغیر ہوتا رہتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۳۷)۔ [حسب (رک) + ع : ہ ـ اس (مذکر) کے]۔

حِسْبَہ (کس ح ، سک س ، فت ب) امذ۔
گننے کا عمل ؛ محتسب کا دفتر ؛ وہ دفتر جہاں اموات و پیدائش کا اندراج ہوتا تھا اور یتیموں کی جائدادوں کا انتظام ہوتا تھا (جامع اللغات)۔ [ع : (ح س ب)]۔

حَسْبِیَ اللّٰہ (فت ح ، سک س ، کس ب ، فت ی ، غم ال ، شد ل بمد) م ف۔
میرے لیے خدا کافی ہے۔
مرا حسبی اللّٰہ حصار ہو مرا لاتخف پہ قرار ہو
ہو مرا مقام بلندتر جو کمند فتنہ دراز ہو !
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲۱)۔ [ع : حسبی ـ میرے لیے کافی ہے + اللّٰہ (رک)]۔

حَسَد (فت ح ، س) امذ۔
کسی کی نعمت کا زوال چاہنا ، جلن ، کینہ ، بدخواہی۔
دوتن سو حسد کیوں نہ کرے نت پنا ہو
ہے تاج سرے سیں منور جھمکارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶)۔
رہ دل میں ندے توں اس حسد کوں
جوں حشر گرا حسد کے سد کوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۶)۔
رشک شہرت سے مری مرنے لگا
میری عزت کا حسد کرنے لگا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۵)۔ حاکم کو ان کی نام آوری ... سے حسد ہونے لگتا ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۷۳)۔ یہ چپقلش پیشہ ورانہ حسد کا نتیجہ تھی۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۸۵)۔ اف : رکھنا ، کرنا ، ہونا۔ [ع : (ح س د)]۔

ـــ پیشہ (ـــ ی مج ، فت ش) صف۔
حاسد ، کینہ ور (جامع اللغات)۔ [حسد + پیشہ (رک)]۔

ـــ کوشی (ـــ و مج) امث۔
جلاپا ، حسد کرنے کا عمل ، بدخواہی ، کلسنا۔
جب حریفوں کی حسد کوشی کو پا جاتا تھا میں
چوٹ کھائے اژدہے کی طرح بل کھاتا تھا میں
(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۱۲)۔ [حسد + ف : کوش ، کوشیدن ـ عمل کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کھانا محاورہ (قدیم)۔
حسد کرنا ، جلنا۔
بدھاوا دیس کا دیکھت مہابت دل میں پکڑ
دیکھ یو رات حسد کھا جاتی ہے جلد نکل
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۵)۔
وہ جاہ جس پہ حسد کھائے خسرو پرویز
وہ پست جس سے خجل طالع سکندر ہو
(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی) ، ک ، ۲۵۹)۔

حَسَدی (فت ح ، س) صف۔
حاسد ، بدخواہ ، کینہ پرور۔
کیوں کر وہ موافق ہو کہ صحبت ہے مخالف
میں مصلح گزیں فرقۂ اعدا حسدی ہے
(۱۸۹۵ ، دیوان رزکی ، ۱۶۳)۔ [حسد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

حَسْرات (فت ح ، سک س) امث۔
حسرت (رک) کی جمع۔
زندانیٔ افکار و ہموم و حسرات
سَتُغْنِیْھُم قُلْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیا
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۲۷)۔ [ع : (ح س ر)]۔

حَسْرَت (فت ح ، سک س ، فت ر) امث۔
۱. افسوس ، پشیمانی ، احساس محرومی ، مایوسی۔
ہو توں سج پہ گوہر فشانی پہ آئے
فلک میرے دامن کا حسرت لے جائے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۹)۔
کل پھلا کچھ تو بہاریں اے صبا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۰)۔ جس حق دار کو بے حق کیا تھا وہ چل بسی جس نے لاکھ کی جان تمھارے پیچھے خاک کی وہ حسرت سے ایک کا منہ تکتی گئی۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۲)۔
چاند تاروں پہ نہ حسرت سے اٹھیں کی نظریں
پیکر خاک میں اب جرأت پرواز بھی ہے
(۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۴۹)۔ **۲. آرزو ، ارمان ، شوق ، تمنا ، ہوس۔**
اس کے دیدار کی حسرت نگہ شوق کو ہے
جس کی طلعت ہے فروغ نظر حور و پری
(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۳)۔

نہ ٹھکرانے آئے وہ تُربت ہماری
ملی خاک میں یہ بھی حسرت ہماری

(۱۹۰۳ ، دیوانِ جلال ، ۳ : ۱۰۳). اپنی حسرتوں اور تمناؤں کا مرقع تو وہ ہالی وڈ کی فلموں میں دیکھ لیتی ہے (۱۹۸۳ ، ملاسوں کا زوال ، ۳). [ع : (ح س ر)].

---اُٹھانا محاورہ.
حسرت میں رہنے کی زحمت برداشت کرنا.

ناچار بے کسی کی بھی حسرت اٹھائیے
دشواریٔ رہ و ستم ہم زباں نہ پوچھ

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۱).

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
جس کو دیکھ کر یا سُن کر افسوس ہو ، افسوسناک. اس پری کا قصہ آپ کو سناتا ہوں ... انتہا کا حسرت انگیز ہو تو اس سوداگر کے قصور کا تیسرا حصہ مجھے بخش دیجیے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ سرشار ، ۳۲). کوئی تو غم انگیز باتیں کرتا اور کوئی حسرت انگیز. (۱۹۷۹ ، سرگزشتِ حیات ، ۲۹۰). [حسرت + ف : انگیز ، انگیختن ـ اُٹھانا ، اُبھارنا].

---آباد صف.
آرزوؤں کی بستی ، حسرتوں کی آماجگاہ ، حسرتوں کا مسکن ؛ مراد : قلبِ انسانی.

دل جسے لوگ سمجھے ہیں وہ امیر
حسرت آباد نام اک گھر ہے

(۱۸۸۸ ، گوہرِ انتخاب ، ۳۲۸).

حسرت آباد دل نہ حسرتِ دل
وہ مکاں بھی نہیں مکیں بھی نہیں

(۱۹۳۶ ، ریاض ، نثر ، ۷۸). [حسرت + آباد (رک)].

---آرا صف.
ارمان بھرا ، پُرحسرت.

مرے سوزِ دروں سے چشم تر ہو
نگہ حسرت آرا ہر نظر ہو

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸۹). [حسرت + ف : آرا ، آراستن ـ سنوارنا ، سجانا].

---آلودہ (---و مع ، فت د) صف.
غمزدہ (جامع اللغات ، پلیٹس). [حسرت + ف : آلودہ ، آلودن ـ لتھڑنا ، تلھڑنا].

---آمیز (---ی مج) صف.
جس سے بہت زیادہ مایوسی کا اظہار ہو ، دُکھ بھرا.

حسرت آمیز ہیں باتیں مرے صابر بھائی
کیا یہ ملنا یہ ملاقات ہے آخر بھائی

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)). [حسرت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

---آنا محاورہ.
افسوس ہونا (کسی چیز سے محرومی پر).

شفق میں ماہ نو کو دیکھ کر حسرت یہ آتی ہے
لہو میرا نہیں لگتا کسی کے نعلِ توسن پر

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۷). رضا شاہ کی غافل نیند پر حسرت آتی تھی (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۹۳). کتنے ہی بڑوں کو حسرت آتی ہو گی کہ کاش وہ بچے ہوتے. (۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۵).

---آیات صف.
حسرت کی نشانیاں رکھنے والا ، افسوسناک (بیشتر ، کلمات ، اور ، وفات ، وغیرہ الفاظ کے ساتھ). اس وقت تمھارے کلماتِ حسرت آیات نے خانۂ دل کو غم و الم سے بھر دیا (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸). [حسرت + آیات ، لاحقۂ فاعلی].

---بار صف.
جس سے افسوس ظاہر ہو ، غمناک ، جس سے بہت زیادہ حسرت کا اظہار ہو. ڈاکٹر صاحب نے مرجھاتے ہوئے اور فرسودہ پھول پر ایک حسرت بار نگاہ ڈالی (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی ، ۳). [حسرت + ف : بار ، باریدن ـ برسنا ، برسانا].

---بَر آنا محاورہ.
آرزو پوری ہونا.

سیر گلزار سے بر کر نہ بر آئی حسرت
عمر بھر گلشن ایجاد میں دل گیر رہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۱۲).

---بَرَسْنا محاورہ.
بے چارگی کا اظہار ہونا ، مایوسی و غمگینی ہونا ، بہت زیادہ افسوس کے آثار پائے جانا.

حسرت برس رہی ہے ہمارے مزار پر
کہتے ہیں سب یہ قبر کسی نوجواں کی ہے

(۱۹۰۵ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۳).

ساحلِ تشنگی کو موجِ غم ترستی ہی رہی
ایک حسرت میری آنکھوں سے برستی ہی رہی

(۱۹۵۹ ، نقشِ دوراں ، ۳۳).

---بَھرا (---فت بھ) صف مذ (مث : حسرت بھری).
پُر ارمان ، پُرشوق.

جنوں کرتا فغاں گر دستگیری بعد مرنے کے
تو مجھ حسرت بھرے کا کس مزے سے یہ کفن پھٹتا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۸۲).

جہاں سے تنگ تر جنت نہ ہو جائے
بہت حسرت بھرا جاتا ہوں یاں سے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶۰).

اون کا کہنا آ کے اک حسرت بھرے سے نزع میں
مر رہا ہے پوچھ کر اب تیری حسرت کیا کریں

(۱۹۰۳ ، دیوانِ جلال ، ۴ : ۹۷). آج بھی اس کی حسرت سے بھری ہوئی آنکھیں اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں. (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، میرزا ادیب ، ۳۵). [حسرت + بھرا ، بھرنا (رک)].

--- پرست (--- فت پ ، ر ، سک س) صف.
خواہشات کی پرستش کرنے والا ، خواہش مند ، تمنائی.

کبھی تو اس سرِ شوریدہ کی بھی داد ملے
کہ ایک عمر سے حسرت پرستِ بالیں ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۳). [حسرت + پرست (رک)].

--- پوری کرنا محاورہ.
آرزو پوری کرنا ، مراد حاصل کرنا.

اب سکوں ہو کس طرح ظاہر ہے معذوری مری
موت ہی باقی ہے جو حسرت کرے پوری مری

(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۲).

--- ٹپکنا محاورہ.
حسرت برسنا ، بہت زیادہ بیچارگی و غمگینی کا اظہار ہونا.

ہمارے اشکوں کو روکتا ہے بھلا ایسے تو یہ ضبط روکے
فراق میں اپنی چشمِ تر سے جو ایک حسرت ٹپک رہی ہے

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۶۳).

الفت میں آنسوؤں کا تو کر لیں کچھ امتحان
حسرت ابھی نہ آنکھ سے ٹپکے نگاہ کی

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگارین ، ۱۳۷).

--- دلانا محاورہ.
پشیمان کرنا ، ارمان ، افسوس اور پشیمانی کا احساس دلانا. وہ ہم سے بیزار ہو گئے اسی طرح پر دکھلائے گا اللہ ان کو ان کے کام حسرت دلانے کو اور وہ ہرگز نکلنے والے نہیں نار سے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۴۲).

--- دید / دیدار کس اضا (--- ی مع) امث
دید کی خواہش ، دیکھنے کی تمنا.

دل بھی ہر داغِ چمن ہے ہر ایسے کیا کیجے
جی سے جاتی ہی نہیں حسرتِ دیدار ہنوز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۰).

آنکھ کی تصویر سرنامے پہ کھینچی ہے ، کہ تا
تجھ پہ کھل جاوے کہ اس کو حسرتِ دیدار ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۲).

حسرتِ دید خود تماشائی عشرتِ دید خود فراموشی

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۷۷). [حسرت + دید / دیدار (رک)].

--- رہ جانا / رہنا محاورہ.
۱. ارمان پورا نہ ہونا ، خواہش باقی رہنا.

رہ گئیں دل ہی میں حسرتیں سالک
آ گئی عمر پارسائی کی

(۱۸۸۹ ، سالک (قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۳۷). ۲. حسرت بسنا ،
آرزو ہونا.

دلِ آباد کا فانی کوئی مفہوم نہیں
ہاں مگر جس میں کوئی حسرتِ برباد رہے

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۷۶).

--- زَدہ (--- فت ز ، د) صف.
غمزدہ ، حسرت کا مارا ، شکستہ دل.

جگر سے آہ دل سے نالہ اور موبنہ سے فغاں نکلا
سرائے تن سے کیا حسرت زدوں کا کارواں نکلا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۹۷).

دلِ حسرت زدہ تھا مائدۂ لذتِ درد
کام یاروں کا بقدرِ لب و دنداں نکلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).

اب مری صحّت غمِ جاں کاہ کی تمہید ہے
آہ اک حسرت زدہ کی موت اس کی عید ہے

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۱). [حسرت + ف : زدہ ، زدن ــ مارنا].

--- فِزا (--- کس نیز فت ف) صف.
حسرت بڑھانے والا.

حسرت فزا ہیں جذبِ محبت کے حوصلے
ہاں اپنے نالہ ہائے سحر بے اثر ہیں آپ

(۱۸۹۵ ، تسلیم دہلوی ، د ، ۱۱۹). [حسرت + ف : فزا ، فزودن ــ زیادہ کرنا یا ہونا].

--- کرنا ف م.
آرزو کرنا اور یہ حسرت کرنے لگا کہ کاش وہ ان کے ساتھ ہوتا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۹ : ۱۰۲).

--- کَش (--- فت ک) صف.
آرزو مند ، ارمان رکھنے والا.

ترا مشتاق ہے دل کیوں بجائے داغ سینہ میں
ہمیشہ دیدۂ حسرت کشِ دیدار ہو پیدا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳). مجھے اس کی بڑی شکایت ہے کہ ... راستے میں اس حسرت کشِ دیدار کو ملاقات سے مسرور نہ کیا. (۱۸۹۹ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۲۳۷).

اک وہ ابہام جو حسرت کشِ تفصیل رہا
اک وہ تفصیل جو ابہام ہوئی جاتی ہے

(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۴۹). [حسرت + ف : کش ، کشیدن ــ کھینچنا].

--- کُشتَہ (--- ضم ک ، سک ش ، فت ت) صف.
جس کی خواہش پوری نہ ہوتی ہو ، غم کا مارا ہوا (جامع اللغات). [حسرت + ف : کشتہ ، کشتن ــ مار ڈالنا].

--- کَشی (--- فت ک) امث.
حسرت کش (رک) کا اسم کیفیت ، آرزومندی.

دیا علم و ہُنر حسرت کشی کو
فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۲۵۸). [حسرت + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشِیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
آرزومند ، ارمان بھرا ، خواہش مند.

جلوہ دکھا کے گذرا وہ نورِ دیدگاں کا
تاریک کر گیا گھر حسرت کشیدگاں کا

(۱۷۹۳ ، بیدار (میر محمدی) ، د ، ۲۰). [حسرت + ف : کشیدہ ، کشیدن - کھینچنا].

---کھانا محاورہ (قدیم).
رنجیدہ ہونا ، افسردہ خاطر ہونا ، افسوس کرنا.

اوس گھر سے ہے لگ آبیں طیار کر اس دار کوں
نیں تو مکّل نا پائے گر کھائے ضیا حسرت عطی

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (الف) ، ۳۷).

رات حاتم میں بہت شام سے رو رو تا صبح
رائگاں کھوئے ہر اوقات کے حسرت کھائی

(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۵۱).

---لے جانا محاورہ.
بغیر ارمان پورے ہوئے مر جانا (جامع اللغات).

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
آرزو رکھنے والا ، ارمان رکھنے والا.

کھڑے ہوں زیرِ طوبےٰ وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی
جو حسرت مند تیرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہیں

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۹۳). [حسرت + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

---نا ک صف.
قابلِ افسوس ، افسوسناک ، غم ناک ، عبرت انگیز.

چمن زارِ تمنا ہو گیا صرفِ خزاں لیکن
بہارِ نیرنگیِ آہِ حسرت ناک باقی ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۷).

چہرہ بار غم سے حسرت ناک تھا
اک شرر مغلوب صد خاشاک تھا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۷۳). [حسرت + ف : نا ک ، لاحقۂ صفت].

---نَصِیب (---فت ن ، ی مع) صف.
جس کی قسمت میں ناکامی ہو ، جو مراد کو نہ پہنچے.

حسرت نصیب ہیں یہ   کیا بدنصیب ہیں یہ

(۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۲۰۱). [حسرت + نصیب (رک)].

---نَصِیبی (---فت ن ، ی مع) امث.
حسرت نصیب (رک) کا اسم کیفیت ، غم زدگی ، شکستہ دلی ، کم نصیبی ، نامرادی. ناکامیوں کی حسرت نصیبی کا وہ زمانہ ... عجب درد ناک کا وقت ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۳).
[حسرت + نصیب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَظّارَگی کس اضا (---فت ن ، شد ظ ، فت نیز سک ر) امث.
رک : حسرت دید.

جاتی ہے دل کی حسرتِ نظّارگی کہاں
نظّارہ ہو گیا ہے نگہوں پہ بار تک

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۹۰). [حسرت + نظارہ (گ بدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِکالْنا محاورہ.
آرزو پوری کرنا ، ارمان پورا کرنا.

پُر ارمان احباب دنیا سے اٹھے
فلک نے نکالی نہ حسرت کسی کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹). ہم نے رخصت کی گھڑی سے پہلے ہی اسے رخصت کر دیا اور چند کلمات حسرت زبان سے ادا کر کے دل کی حسرت نکال لی یہ اسی کامیابی کی برکت ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۱۱۳).

---نِکَلْنا محاورہ.
حسرت نکالنا (رک) کا لازم ، آرزو یا ارمان پورا ہونا.

نہ نکلی ہائے یوں بھی حسرتِ دل
بہے سو بحر چشمِ خونفشاں سے

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۲۶۰).

حسرتیں جن کے نکلنے کی نہیں کچھ امید
ڈھونڈتی پھرتی ہیں سینے میں ٹھکانا دل کا

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۸).

حَسْرَتا ! (فت ح ، سک س ، فت ر) کلمۂ تاسف.
افسوس ! ہائے.

فاتحہ میں تو نہ آیا حسرتا وا حسرتا
اور اس حسرت میں عاشق کا ترے قل ہو گیا

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۳).

بہت یاد آئیگی ، عبداللطیف   جوانی تری حسرتا حسرتا

(۱۹۰۹ ، لذتِ درد ، ۱۱۱). [حسرت (رک) + ا ، لاحقۂ ندبہ].

حَسْرَتی (فت ح ، سک س ، فت ر) صف.
آرزو کرنے والا ، ارمان رکھنے والا.

کس حسرتی کی آنکھ سے کیں اشک ٹالیاں
کچھ دیکھتا ہوں شوخیٔ رنگِ حنا نہیں

(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۵۹).

کرتا ہے اگرچہ کم نگاہی کا گلہ
ہے حسرتیٔ حلاوتِ ذوق گلہ

(۱۹۷۳ ، لحن صریر ، ۱۷). [حسرت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

حِشَل (فت نیز کس ح ، فت نیز سک ش) امث.
ایک گھاس ہے کہ صعتر (پہاڑی پودینہ) سے مشابہت رکھتی ہے ، پتے بڑے اور لمبے اور رنگ تیرہ ہوتا ہے یہ ہاضم ہے اور اس کے کھانے سے منہ ... میں خوشبو پیدا ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸). [ع : (ح س ل)].

حَسَن (فت ح ، س) (الف) صف.
۱. **اچھا ، نیک ، خُوب.**

خود دینے آ کے نکیرین کو حضرت نے جواب
کیا بچایا ہمیں آفت سے یہ خُلقِ حسن
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۲۹).

خدمت شاہ میں بیگم نے یہ بھیجا پیغام
خوں بہا بھی تو شریعت میں ہے اک امر حسن
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۴۹). ۲. (حدیث) **وہ حدیث جس کے راوی صدق و امانت میں مشہور ہوں لیکن حدیث صحیح کے راویوں سے درجۂ حفظ و یاد میں کم ہوں۔** حسن اور صحیح دونوں حجت ہیں۔ کہا ہے اونھوں نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور بہت سے اہل علم صحابہ اور تابعین میں سے اس کے قائل ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۳). ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتایا ہے. (۱۹۱۶ ، مقالات شروانی ، ۱۹۰). حسن : وہ حدیث ہے جس کے راوی صدق و امانت میں مشہور ہوں ... لیکن حدیث صحیح کے رجال کے درجۂ اتقان و حفظ تک نہ پہنچتے ہوں. (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۹۶۵). ۳. (فقہ) **ایک طلاق جو غیرموطوٗہ کو دی جائے (حالت حیض میں ہو یا حالت طُہر میں) یا تین طلاقیں جو موطوٗہ کو دی جائیں جُدا جُدا ہر طُہر میں جس میں وَطی نہ کی گئی ہو اگر اس عورت کو حیض آتا ہو.** طلاق تین قسم کی ہے ایک حسن اور دوسرے احسن اور تیسرے بدعی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳۱). (ب) اسذ. **حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام.**

ہیں ایک بیش خالقِ عالم حسن حُسین
ماتم میں شیعہ کہتے ہیں باہم حسن حُسین
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۱۳).

غل ہو گیا حسن کا گلستاں اجڑ گیا
رستے میں تھا جو کوہ گراں وہ اکھڑ گیا
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۸۱). [ع : (ح س ن)].

ـــــ زائی امث.
(حیوانیات) **عُمدہ انسانی نسل پیدا کرنے کا علم ، اصلاح نسل کا علم.** پودوں اور دیگر حیوانات کی طرح انسانوں کی بھی اچھی نسل پیدا کرنے کی طرف توجہ دی جا سکتی ہے اس علم کو حسن زائی (Eugenesis) کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۷۱). [حسن + ف : زائی ، زائیدن - جننا ، پیدا کرنا].

حُسْن (ضم ح ، سک س) امذ.
۱. **خوبصورتی ، جمال.**

از حد صاحب حسن جمال زیبا موزوں صورت حال
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ : ۲ : ۷۷)).

ماہ کے سینے اپر اے شمع رو
داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸). حضرت نے فرمایا کہ نصف حسن اللہ جلشانہ نے آپکو مرحمت فرمایا ہے اور نصف میں سارے عالم نے بقدر حصّہ پایا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۰).

آپ کو اپنے حسن پر ہے غرور
کبھی آئنہ دیکھ لیجے حضور
(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۱۲۵). ۲. **سلیقہ ، عُمدگی ، خوبی ، لطافت ؛ سجاوٹ ، پھبن.**

نہ رکھو قائم مرا داغ سے صفحے کو سیے گے
کہ مہریں جس قدر ہوں حُسن ہے اوتنا قبالہ کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳).

کیا ہوش تھا کیا فہم تھی کیا عقل تھی کیا دل
کیا حسن سے طے کر گئے وہ عشق کی منزل
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۹). یہ وہی کلام ہے کہ جب عتبہ بن ربیعہ نے اس کو سنا تو اس کے حسن پر حیرت زدہ رہ گیا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۴۳). اظہار کا حسن ناپید ہو... تو شعر گفتن چہ ضرور. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۰۷). ۳. (تصوف) **کمال اعتدال کا نام ہے ہر شے میں نیز مراد ظہور حقیقت ہے لباس مجاز میں** (مصباح التعرف ، ۱۰۱). [ع : (ح س ن)].

ـــــ اُبَلنا محاورہ.
حُسن کا زیادتی کے ساتھ ظاہر ہونا.

لو حسن ابلتے ہیں لو ناز برستے ہیں
اے صلِّ علیٰ تجھ میں کیا شان نرالی ہے
(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

ـــــ اِتِّفاق کس اضا (ـــــ کس ا ، شد ت بکس) امذ.
۱. **کسی غیر متوقع امر کا اچانک ظہور جو مقصد و مراد کے مطابق ہو جائے ، اچھا موقع.**

گرچہ یہ حسنِ اتفاق سے ہے
اس کی بھی جذب اشتیاق سے ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۱). اسے نظر بھر کر دیکھنا حسن اتفاق کہلاتا ہے. (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۲۱۸). ۲. **میل جول کا خلوص ، تعلقات کی گہرائی.**

جب ملے وہ ملی نظر سے نظر نہ پڑا حسنِ اتفاق میں فرق
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۷۳). [حُسن + اتفاق (رک)].

ـــــ اَثَر کس اضا (ـــــ فت ا ، ث) امذ.
تاثیر کی خُوبی ، اچھا اثر.

ہو حسنِ اثر کیوں نہ مری آہ میں یارب
سب کچھ ہے مہیا تری درگہ میں یارب
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۶). [حُسن + اثر (رک)].

ـــــ اِختیار کس اضا (ـــــ کسر ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
آزادیٔ خیال ؛ آزاد قوّت ارادی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حُسن + اختیار (رک)].

ـــــ اَخلاق کس اضا (ـــــ فت ا ، سک خ) امذ.
ملنساری ، تواضع ، خوش خلقی. نواب صاحب ... حسن اخلاق میں ثواب فردوس آرامگاہ کے برابر بلکہ بعض شیوہ و روش میں ان سے بہتر ہیں. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۵۸۹). حسن اخلاق اور

حسن انتظام کا یہ طرزِ عمل صرف محمد بن قاسم تک محدود نہ تھا۔ (۱۹۷۷ء ، ہندی اردو تنازع ، ۶۳)۔ [حُسن + اخلاق (رک)]۔

---**اَدا** کس اضا(---فت ا) امذ۔
اظہار کی خوبی ، کسی بات کو بیان کرنے کا سلیقہ ، خوبصورتی سے بات کرنے کا ڈھنگ ، خوش بیانی۔

شکر شکوے کو کیا حسن ادا سے تو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے

(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۲۰۲)۔ اچھا شعر حسن خیال ، حسن الفاظ اور حسن ادا کا مجموعہ ہے۔ (۱۹۸۳ء ، بت خانۂ شکستم من ، ۱۰۸)۔ [حُسن + ادا (رک)]۔

---**اَزَل** کس اضا(---فت ا ، ز) امذ۔
ایسا حُسن یا خوبصورتی جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ قائم رہے ؛ (کنایۃً) اللہ تعالیٰ۔

یہ شعلہ عشق کا حسنِ ازل کا نور ہے گویا
ملا ہے جب سے سینا تب سیں کوہ طور ہے گویا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶)۔

حسن ازل کہ پردۂ لالہ و گل میں ہے نہاں
کہتے ہیں بیقرار ہے جلوۂ عام کے لیے

(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۱۳۱)۔

حسنِ ازل رہے نظر دولتِ عشق لٹ نہ جائے
گردشِ مہر و ماہ میں دیدۂ چشمِ تر بھی ہے

(۱۹۸۳ء ، حصار انا ، ۱۲۰)۔ [حُسن + ازل (رک)]۔

---**اِظْہار** کس اضا(---کس ا ، سک ظ) امذ۔
خوبصورتی سے بیان کرنے کا ڈھنگ ؛ (فلسفہ) ایسی تحقیق یا تشخیص کہ خوبصورت اجزا کی خوبی یا خوبصورتی کو خوبی سے بیان کیا جائے۔ جو اجزا خوبصورت ہیں اور خوبی سے ان کی ترتیب ہوتی ہے کس طرح خوبی سے ظاہر کیے جا سکتے ہیں اس تحقیق کو ... حسن اظہار یا حسن تشخیص کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ء ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۰۵)۔ [حُسن + اظہار (رک)]۔

---**التَّعْلِیل** (---ضم ا ل ، شد ت بفت ، سک ع ، ی مع) امذ۔
رک : حُسنِ تعلیل۔ حسن التعلیل سے متعلق ہے یہ امر یعنی کہ کلام میں علت بطور شک کے مذکور ہو۔ (۱۸۸۱ء ، بحرالفصاحت ، ۱۰۸۲)۔ یہ کہنا کہ نیزہ چلنے کی حالت میں خوف سے کانپتا تھا نہایت لطیف حسن التعلیل ہے۔ (۱۹۰۷ء ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۲۸۲)۔ [حُسن + رک : ال (۱) + تعلیل (رک)]۔

---**الْمَآب** (---ضمن ، غم ا ، سک ل ، فتم ، مدا) امذ۔
۱. اچھی عاقبت ، اچھا انجام۔

مٹ کے حسرت ہم بھی جا کے راہِ دوست
اس کو کہتے ہیں یہ ہے حسن المآب

(۱۹۲۴ء ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۶۵)۔ ۲. اچھا مقام ، جنت۔

تیغ تیری دشمنوں کے واسطے بئس المصیر
ذات تیری اہلِ عالم کے لیے حسن المآب

(۱۹۱۰ء ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۵)۔

حاشرِ علم الیقین و کاشفِ عین الیقین
واہبِ حق الیقین و شاہدِ حسن المآب

(۱۹۷۶ء ، حسطایا ، ۳۶)۔ ۳. قُربِ الٰہی (فرہنگ آنند راج)۔ [حُسن + رک : ال (۱) + مآب (رک)]۔

---**الْوَجْہ** (---ضمن ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ج) صف۔
خوبصورت ، وجیہ۔ بادشاہ بیگم ... حسن و جمال میں سب سے زیادہ حسن الوجہ ، گرد قوس ابرو شمع قد۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶)۔ [حُسن + رک : ال (۱) + وجہ = چہرہ]۔

---**اِنْتِخاب** کس اضا(---کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ۔
عُمدہ چیزیں چُن لینے کا سلیقہ ، اچھا انتخاب۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو مولانا کے حسن انتخاب کا زندہ پیکر ہوتے (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۵۵۳)۔ الفاظ کی نشست و برخاست ، ان کی ترتیب ، حسن انتخاب اور بات سے بات پیدا کرنے کے ہنر سے قطعی دلچسپی نہیں۔ (۱۹۸۵ء ، یہ صورت گر کچھ خوابوں کے ، ۱۷۹)۔ [حُسن + انتخاب (رک)]۔

---**اِنْتِظام** کس اضا(---کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ۔
نظم و نسق کی خوبی ، خوش انتظامی ، تنظیم کار کا سلیقہ۔ میری والدہ ... اس سرمایہ کو حسنِ انتظام کے ساتھ نیک کاموں میں صرف کرتی تھیں۔ (۱۹۰۱ء ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۸)۔ حسن اخلاق اور حسن انتظام کا یہ طرز عمل صرف محمد بن قاسم تک محدود نہ تھا۔ (۱۹۷۷ء ، ہندی اردو تنازع ، ۶۳)۔ [حُسن + انتظام (رک)]۔

---**اِنْصِرام** کس اضا(---کس ا ، سک ن ، کس ص) امذ۔
اچھا انجام (جامع اللغات)۔ [حُسن + انصرام (رک)]۔

---**آداب** کس اضا ، امذ۔
خوش خلقی ، خوش وضعی (جامع اللغات)۔ [حُسن + آداب (رک)

---**آرا** صف۔
حُسن کو سنوارنے یا سجانے والا ، حسین ، خوبصورت ، نگار پیلہ۔ پرستاران ماہ لقا یوسف جمال کنیزان حسن آرا زہرہ تمثال۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱)۔ [حُسن + ف : آرا ، آراستن = سنوارنا ، سجانا]۔

---**آفریں** (---کس ف ، ی مع) صف۔
اچھی چیزیں بنانے والا ، حسین اشیا کی تخلیق کرنے والا۔

لے تاج نہ کچھ نگیں سے مطلب
فضلِ حُسن آفریں سے مطلب

(۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۰)۔

جلوے سے تیرے شانِ حُسن آفریں ہے پیدا
تنویر سے ہے تیری نورِ ازل ہویدا

(۱۹۲۹ء ، مطلع انوار ، ۲۸)۔ انفرادیت کی دستار کو سنبھالے رکھنا دستِ حسنِ آفریں کی اولین ذمہ داری ہے۔ (۱۹۸۶ء ،

قافیہ پیمائی ، ۱۰)۔ [حسن + ف : آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا]۔

ـــ آفرینی (۔۔۔ کس ف ، ی مع) است۔
حُسن آفریں (رک) کا اسم کیفیت ، **خوبصورت اشیاء پیدا کرنے کا عمل ، خوبصورت چیزیں بنانے کا عمل۔** ان کی زبان حسن آفرینی ... کا عجیب و غریب جادو جگاتی ہے۔ (۱۹۷۶ ، میر انیس حیات اور شاعری ، ۹۰)۔ [حُسن + آفریں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بازاری کس حذ ، امذ۔
(کنایۃً) **رنڈی ، طوائف۔**

یاں مجالس میں پھر دل داری
بکتی ہے شمع حسن بازاری

(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۹۷)۔ [حُسن + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

ـــ برشتہ کس صف (۔۔۔ کس ب ، ر ، سک ش ، فت ت) امذ۔
گندمی رنگ ، ملاحت ، حُسن ملیح۔ پھل کے دھانی پتوں کی رنگت پر جو نظر پڑی تو سبزان رنگین ادا کا حسن برشتہ یاد آیا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰)۔ [حُسن + ف : برشتہ ، برشتن ـ سینکنا ، بھوننا ؛ (مجازاً) پختہ کرنا ، نکھارنا]۔

ـــ بیان کس اضا (۔۔۔ فت ب) امذ۔
کہنے کا دلچسپ انداز ، خوبیٔ بیان ، خوش بیانی۔

حسن بیاں یہ جتنے جواں تھے اچھل پڑے
جو جو سخن تھے ان کے تو آنسو نکل پڑے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۷۹)۔ اس شعر میں ... یہ حشو ملیح ہے جو کلام کی زینت اور حُسن بیان کا سبب ہے۔ (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۳۲)۔ [حسن + بیان (رک)]۔

ـــ بھڑنا محاورہ (قدیم)۔
خوبصورتی کا بڑھنا ، روپ کا نکھرنا۔
حسن تمہارا یوں بھرے دائم سور اس دیکھنے بھرے
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۶)۔

ـــ پرست (۔۔۔ فت پ ، ر ، سک س) صف۔
خوبصورتی کی مدح و ستایش کرنے والا ، خوبصورتی کا شیدائی ، حسینوں کا پرستار یا چاہنے والا ، گرویدہ ، روپ کا پجاری۔ حسن پرست ... ٹہلتے ہوئے ادھر نکل آتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۹۷)۔ روز ہی اسے دیکھنے سے نہ چوکتا حالانکہ اس کی حسن پرست خریدار جلد ہی آکر کپڑے پھاڑ سٹور سے بھاگ جانا چاہتیں۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۷۰)۔ [حُسن + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا]۔

ـــ پرستی (۔۔۔ فت پ ، ر ، سک س) است۔
حُسن پرست (رک) کا اسم کیفیت ، **حُسن اور حسینوں کی پرستاری۔**

گو حسن پرستی کا انکار تو کرتا ہے
آئینے سے پر تیری کچھ آنکھ تو لڑتی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۸۲)۔

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳)۔ مولانا نے بھی اپنے عجمی ذوق حسن پرستی اور بہ ذاتی کی تشہیر کے لیے اپنے دوست حکیم افتخار احمد کا ایک مراسلہ اپنی کتاب ، حوارہ میں شامل کیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۲۳۹)۔ [حسن + پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ تاثیر کس اضا (۔۔۔ ی مع) امذ۔
رک : **حُسن اثر۔**

حسن تاثیر کو صورت سے نہ معنی سے غرض
شعر وہ ہے کہ لگے جھوم کے گانے کوئی شخص

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۳۵)۔ میں نہیں سمجھتی کہ ... حسن تاثیر اور لطف زبان کے لحاظ سے حقی کی غزل جس معیار پر ہے اس کی بابت کسی اختلاف کی گنجائش ہوگی۔ (۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۰۰)۔ [حُسن + تاثیر (رک)]۔

ـــ تخلیص کس اضا (۔۔۔ فت ت ، سک خ ، ی مع) امذ۔
قصیدے میں وہ شعر جہاں سے تشبیب ختم اور مدح شروع ہو ، گریز۔ جب قصیدہ کی ابتدا میں کچھ شعر بہار کے وصف یا زمانے کی شکایت خواہ عشق اور حسن وغیرہ کے بیان میں لکھ کر مطلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مدح یا ہجو جو منظور ہو لکھنا چاہتے ہیں تو اسکو گریز اور حسن تخلیص کہتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۵)۔ [حُسن + تخلیص (رک)]۔

ـــ تدبیر کس اضا (۔۔۔ فت ت ، سک د ، ی مع) امث ؛ امذ۔
خوش تدبیری۔ عرض کیا کہ شاید تیری ہی حسن تدبیر کارگر ہو اور نہال اقبال باروَر ہو۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۳)۔ نورالدین نے حسن تدبیر سے ... ان تمام امراء کو جن کی جانب سے مخالفت کا خطرہ ہو سکتا تھا ، دمشق سے الگ کرا دیا۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، شاہ معین الدین ندوی ، ۴ : ۲۰۰)۔ [حُسن + تدبیر (رک)]۔

ـــ تشخیص کس اضا (۔۔۔ فت ت ، سک ش ، ی مع) امذ۔
رک : **حُسن اظہار** (مفتاح الفلسفہ ، ۱۱)۔ [حسن + تشخیص (رک)]۔

ـــ تعلیل کس اضا (۔۔۔ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ۔
(بدیع) **وہ صنعت جس میں شاعر یا مصنف ایسی چیز کو کسی چیز کی علت فرض کرتا ہے جو درحقیقت اس کی علت نہیں ہوتی ، مثلاً پھول کے کھلنے کی وجہ یہ بیان کرنا کہ وہ بلبل کی نغمہ سنجی پر خوش ہو رہا ہے یا خوشی میں ہنس رہا ہے۔**

کام تشبیہ سے رکھتے نہیں اہلِ تنزیہ
حسن تعلیل سے آخر یہ معمّا ہوا حل

(۱۹۳۳ ، نظم طباطبائی ، ۳۱)۔ شعر حسن تعلیل کا ایک اچھا نمونہ ہے ، یہاں خطاؤں سے مراد گناہ کبیرہ ... نہیں بلکہ خطا و نسیان کے قبیل کے تمام اعمال کو خطا کہا گیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۴۰)۔ [حسن + تعلیل (رک)]۔

---خُداداد کس صف(---ضم خ) امذ.
قدرتی خوبصورتی ، اصلی حُسن ؛ پیدائشی حُسن.

گہ غم حور گہے عشق بتاں اے مومن
میں سدا سوختۂ حسنِ خداداد رہا

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۱۸).

شرم و حیا سے نام نہ روشن ہوا ترا
زیرِ نقاب حسنِ خداداد رہ گیا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۲۱). [حُسن + خدا (رک) + ف : داد ، دادن ـ دینا].

---خُداداد را حاجتِ مَشّاطہ نیست کہاوت.
خوبصورت کو بناؤ سنگار کی ضرورت نہیں ہوتی (جامع اللغات).

---خِدمَت کس اضا(---کس خ ، سک د ، فت م) امذ.
اچھی خدمت ، اچھا برتاؤ ، عمدہ کارکردگی.

آئینہ گر میں بناتا جوں سکندر تو صلہ
ان حسینوں کو دکھا کر حسنِ خدمت مانگتا

(۱۸۲۹ ، معروف ، د ، ۳۱).

اپنے معبود کی عبادت ہم جنسوں کے ساتھ حسنِ خدمت (۱۹۰۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۱). [حُسن + خدمت (رک)].

---خُلق کس اضا(---ضم غ ، سک ل) امذ.
حُسن اخلاق ، خوش خلقی ، تواضع ، ملنساری. ایسا خلیق پیغمبر ہدایت کے لیے بھیجا کہ وہ حسن خلق میں بے بدل ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲). [حُسن + خلق (رک)].

---خودآرا کس صف(---و معد ، سک د) امذ.
خود کو سنوارنے والا حُسن ، سنگھار کرنے والا حسین شخص.

مے نے کیا ہے حسنِ خودآرا کو بے حجاب
اے شوق یاں اجازتِ تسلیمِ ہوش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰).

بے واسطۂ خود نگری اپنی طرف دیکھ
آئینہ اٹھا حسنِ خودآرا سے گزر جا

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۱). [حُسن + ف : خود (رک) + ف : آرا ، آراستن ـ سنوارنا].

---خَیال کس اضا(---فت خ) امذ.
حُسنِ نظر ، اچھی سوچ ، خوش خیالی ، کسی بات کا اچھا پہلو دیکھنا ، خوبی پر نظر کرنا ، خوبصورت تخیل ، ندرت آفرینی. یہ آپ کے حسن خیال اور خوبی نظر کا خاموش پروپیگنڈہ بھی ہیں. (۱۹۳۳ ، مکاتیب یوسف عزیز مگسی ، ۳۱). [حُسن + خیال (رک)].

---خیز (---ی مع) صف.
حُسن پیدا کرنے والا ، وہ خطہ جہاں بہت خوبصورتی پائی جائے. جمنا کے کنارے والا اگلا حسن خیز جنگل جہاں اب بھی کبھی کبھی سری کرشن جی کی بنسی کی سہانی ہوا میں گونجتی ہوئی آواز کا دھوکا ہو جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۶۷). [حُسن + ف : خیز ، خاستن ـ انگیز کرنا ، ابھارنا].

---دان امذ.
۱. آرائش کے لوازمات کا صندوقچہ ، سنگھار دان. سہیلیاں اردگرد سنوار رہی ہیں عطر لاؤ غازہ لاؤ پکار رہی ہیں حسن دان سامنے ہے کس ٹھسّے سے مشاطہ چوٹی گوندھ رہی ہیں خدا ہی خیر کرے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۸). وہ سادہ مزاج کوہستانی دلربائیں جنکو زمانے نے اپنے پرتکلف سونے چاندی اور جواہرات کے زیور سے محروم رکھا ہے انکے لیے تو نے اپنا قدرتی حسن دان کھول دیا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۹۶). **۲. ایک قسم کا چھوٹا اور نازک پاندان.** پان کی قسم سے کسی اور مصالحہ کی ضرورت ہو تو وہ سامنے صحنچی میں مقابہ حسن دان وغیرہ موجود ہے لے آنا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۹). کسی دار پاندان ایجاد کئے جو پہلے تو آرام دان کہلائے مگر اب عموماً حسن دان کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۵۰۰). [حُسن + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دِلْ آرا کس صف(---کس د ، سک ل ، مد ا) صف ؛ دلارا
دل کو نور بخشنے والا حُسن ؛ دل کو روشن کرنے والی خوبصورتی ؛ جمال محبوب.

شعاعِ حُسنِ دلارا سے روئے گُل فق دق
عرق عرق نگۂ چشم سرمہ سا سے پدم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۳). [حُسن + دل (رک) + ف : آرا ، آراستن ـ سنوارنا].

---دو دن کا مِہمان ہے مقولہ.
حُسن عارضی ہے جلد جاتا رہتا ہے (جامع اللغات).

---دو روزَہ کس صف(---و مج ، و مج ، فت ز) امذ.
ناپائیدار حُسن ، عارضی خوبصورتی ، وقتی خوبصورتی.

اے گو حسنِ دو روزہ پہ نہ اتنا پھولو
جمنِ حسن پہ آنے کی خزاں آخر کار

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۱۶۰). [حُسن + دو (رک) + روز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دوسْت (---و مج ، سک س) صف.
حُسن پرست ، خوبصورتی یا حُسن کو بہت چاہنے والا.

قائم کرے ہے لیلیٰ دنیا پہ کب نگہ
گو ہے وہ حسن دوست ولے یا کباز ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷). [حُسن + دوست (رک)].

---ڈھلنا ف ل.
جوانی گزرنا ، حُسن میں زوال آنا (جامع اللغات ، نوراللغات).

---رَقم کس اضا(---فت ر ، ق) امذ.
خوش خطی ، خط یا تحریر کی خوبصورتی.

خط ان کا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے حسنِ رقم اور زیادہ
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۶). [حُسن + رقم (رک)].

ـــِ ساخْتَہ کس صف(ـــ سک خ ، فت ت) امذ.
وہ حُسن جو خط و خال اور سرمہ و آرائش سے پیدا کیا جائے (جامع اللغات). [حُسن + ف : ساختہ ، ساختن - بنانا].

ـــِ سَبْز کس صف(ـــ فت س ، سک ب) امذ.
سانولا رنگ ، ملاحت ، حُسن ملیح.
اے فلک مرتا ہوں میں تو اسکے حسن سبز پر
قبر پر میری گیاہِ سبز کی چادر پڑے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۹۳).
کیجہ ٹکڑے ہو گا سبز رنگوں کی محبت میں
کہ حسن سبز کو ہم زہر کی پوڑیا سمجھتے ہیں
(۱۹۰۱ ، ثمر فصاحت ، ۷۹). [حُسن + سبز (رک)].

ـــِ سُلُوک کس اضا(ـــ ضم س ، و مع) امذ.
اچھا برتاؤ ، اچھا رویہ ، خوش اخلاق. اگر حضرت رحمۃ للعالمینؐ کے محاسن جمیلہ اور اخلاق جلیلہ حسن سلوک و مراعات کو امت محمدی دیکھے تو انصاف یہی چاہتا ہے کہ جان و دل نثار کرے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳). وہ فلنگلان نرسنگ ہوم کے طریق علاج سے بھی مطمئن تھے اور ڈاکٹروں کے حسن سلوک سے بھی. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۹۹). [حُسن + سلوک (رک)].

ـــِ سَماعَت کس اضا(ـــ فت س ، ع) امذ.
کسی بات کو سُن کر اس کا مطلب بخوبی پا جانا یا اس کے اچھے معنی نکالنا ، کلام کی داد دینا. یہ اسی آستانے کا فیض ہے اور آپ کا حسن سماعت ہے ، ورنہ میں کیا اور میری بساط کیا. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۲۸). [حُسن + سماعت (رک)].

ـــِ سِیرَت کس اضا(ـــ ی مع ، فت ر) امذ.
اچھی عادات ، نیک خصائل ، اچھے اخلاق. تیری دیانت اور حسن سیرت اور صداقت کلام کے باعث تجھ سے الفت رکھتی ہوں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۳).
حسن سیرت تو بڑی چیز ہے اے دخت عزیز
یہ اگر ہے تو خود آرائی کی کیا حاجت ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۳۹). [حُسن + سیرت (رک)].

ـــِ صَبِیح کس صف(ـــ فت ص ، ی مع) امذ.
دلکش ، گورا رنگ. حسن صبیح اور جمال عالم فریب کے علاوہ پڑھی لکھی بھی ہے قرآن خوانی کرتی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۶). [حُسن + صبیح (رک)].

ـــِ صُحْبَت کس اضا(ـــ ضم ص ، سک ح ، فت ب) امذ.
اچھی دوستی ، تپاک ، خوش اخلاق. ہم ... اس سے حسن صحبت سے پیش آئیں گے. (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ ، ۱ : ۱۳۱). [حُسن + صحبت (رک)].

ـــِ صُورِی کس صف(ـــ و مع) امذ.
ظاہری خوبصورتی ، شکل و صُورت کی دلکشی.
حق تعالیٰ عشق اپنا دے تو بہتر ہے تراب
حسن صوری کچھ نہیں اس سے تو جی بالکل اوٹھا
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۴). محمد شاہ اس حسن صوری کا مقید ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۹۸). [حُسن + صور (صورت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ طَباعَت کس اضا(ـــ فت ط ، ع) امذ.
اچھی چھپائی ، چھپائی کی خوبی. ساخت کے سلسلہ میں سب سے زیادہ غور طلب نکتہ اس کتاب کا حسن طباعت ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۷۳). [حُسن + طباعت (رک)].

ـــِ طَبِیعَت کس اضا(ـــ فت ط ، ی مع ، فت ع) امذ.
طبیعت کی اچھائی ، مزاج کی خُوبی.
منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی
اپنا بیانِ حسن طبیعت نہیں مجھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۳). [حُسن + طبیعت (رک)].

ـــِ طَلَب کس اضا(ـــ فت ط ، ل) امذ.
کوئی چیز اشارے کنایے میں مانگنا.
نالہ جز حسن طلب ، اے ستم ایجاد ، نہیں
ہے تقاضائے جفا شکوۂ بیداد نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۶). [حُسن + طلب (رک)].

ـــِ ظَن کس اضا(ـــ فت ظ) امذ.
نیک گمان ، کسی کے متعلق اچھا خیال ، اچھی رائے.
حسن اور اس پہ حسن ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم
اپنے پہ اعتماد ہے ، اور کو آزمائے کیوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۳). یعنی پاکیزہ خیالات اور دل کی نیکی اور اسی سبب کے ساتھ حسن ظن وہ اپنی ماں کو اپنا سچا خیر خواہ جانتی تھی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۳۰). ادباً عرض ہے کہ میرے «مخصوص انداز» کی نسبت کسی قدر حسن ظن سے کام لیا گیا ہے. (۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۳). [حُسن + ظن (رک)].

ـــِ عَمَل کس اضا(ـــ فت ع ، م) امذ.
اچھا عمل ، ثواب کا کام ، نیکی.
ہے ہمارا نامہ وہ مجموعۂ اعمال بد
ایک بھی جس میں نہیں حسنِ عمل کی بات ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۰۳).
کسی عاشقانہ جو اچھی غزل
نہیں ہے کوئی اس میں حسنِ عمل
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۳). حسن آفرینی اپنی اصل میں حسن حکمت اور حسن عمل سے بلندتر مرتبہ رکھتی ہے. (۱۹۸۶ ، قالبہ پیمائی (دیباچہ) ، ۱۰). [حُسن + عمل (رک)]

ـــــ فَرَنگ کس اضا (ـــــ فت ف ، ر ، غنہ) امذ.
سفید حُسن ، گورا پن (نوراللغات). [حُسن + فرنگ (رک)].

ـــــ فَروش (ـــــ کس نیز فت ف ، و مج) صف.
عصمت فروش ، فاحشہ ، طوائف. اب آ گیا خیال شریف میں کہ حسن فروش عورتوں سے لوگ کیوں احتراز کرتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۷۵). یہ دلی کا بدنام بازار ہے نیچے دکانیں یا خال خال دفاتر اور اوپر حسین فروشوں کے بالا خانے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۰۹). [حُسن + ف : فروش ، فروختن = بیچنا].

ـــــ فَروشی (ـــــ کس نیز فت ف ، و مج) امث.
حُسن فروش (رک) کا اسم کیفیت ، عصمت بیچنا ، طوائف کا کام ، بدکاری. حسن فروشی کے بازار میں ہندو یا کستانی عورت کی یہ خونچکاں فطرت کا ایک مطالعہ ہے. (۱۹۶۳ ، لیلیٰ کے خطوط (مقدمہ) ، ح). [حُسن + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ قَبُول کس اضا (ـــــ فت ق ، و مع) امذ.
پسندیدگی ، مقبولیت.

معشوق کب ہے جس میں نہ ہو دلبری کے وصف
حسن قبول گل کا رکھا حق نے ہو کے ہاتھ
(۱۷۳۹ ، شاہ کرنالچی ، د ، ۲۰۵).

گل کو مل کر ترے عارض سے ملا حسن قبول
ورنہ کیا سبزۂ بیگانہ گلستاں میں نہیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۶).

کیوں ہے بیچ میں ، بہ واسطۂ حسن قبول
بند کر ، باب اثر ، میری دعا سے پہلے
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۵۳). [حسن + قبول (رک)].

ـــــ قَدِیم کس صف (ـــــ فت ق ، ی مع) امذ.
رک : حُسنِ ازل.

دل کو ازل سے ربط ہے وابستگی کے ساتھ
جب تو نہ تھا تو عاشقِ حسنِ قدیم تھا
(۱۸۷۳ ، تشبہ خسروانی ، ۲۵).

کچھ اس میں جوشِ عاشقِ حسنِ قدیم ہے
چھوٹا سا طور تو ، یہ ذرا سا کلیم ہے
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۷). [حُسن + قدیم (رک)].

ـــــ کار امذ.
فنونِ لطیفہ کا ماہر ، فن کار ، آرٹسٹ ، صنّاع. اس قدیم اور فرسودہ صنعت کو ایک حسن کار کی نظر سے دیکھا. (۱۹۶۵ ، کارگر ، کراچی ، ۳ ، ۷ : ۳۲). [حُسن + کار (رک)].

ـــــ کار کس اضا ، امذ.
کام کی خوبی ، اچھا کام ، اچھی کارکردگی.

جیل میں بھیجا مجھ کو بے قصور و بے گناہ
اس طرف خوش اپنے حسن کار پر ہے کوتوال
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۱). [حُسن + کار (رک)].

ـــــ کارانَہ (ـــــ فت ن) صف ؛ م ف.
فن کاری یا کمال ہنرمندی کے ساتھ ، خوش اسلوبی سے ، صناعانہ. عاجز کی حسن پرستی اور ان کے ذہنی تجربوں نے اردو شاعری کو نئے نئے اسلوب سے آشنا کیا ہے یہی ان کی غزل گوئی کا حسن کارانہ پہلو ہے. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۳۲). [حُسن + کار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ کارکَرْدَگی کس اضا (ـــــ سک ر ، فت ک ، سک ر ، فت د) امذ.
کام کو عمدگی کے ساتھ انجام دینا ، اچھی کارگزاری. فن اور کھیلوں کی دنیا سے تعلق رکھنے والے ... افراد کو حسن کارکردگی کا صدارتی تمغہ دیا جائے گا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مارچ ، ۱). [حُسن + کارکردگی (رک)].

ـــــ کارگُزاری کس اضا (ـــــ سک ر ، ضم گ) امذ.
رک : حُسن کارکردگی. حسن کارگزاری پر مسٹر ہیوم کا نوٹ :- ... مسٹر ایلن ہیوم نے ان کی سروس بک میں نہایت تعریفی نوٹ لکھا. (۱۹۳۰ ، حیات سخن ، ۶). [حُسن + کارگزاری (رک)].

ـــــ کاری امث.
۱. **حُسن کار (رک) کا اسم کیفیت ، فنکاری ، صناعی ، صنعت گری.** ہر دو صورتوں میں ذہنی تجربے کی عکاسی کے ساتھ حسن کاری کے پہلو ابھا کر ہوتے ہیں. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۳۱).
۲. **سنگھار ، آرائش گیسو وغیرہ ، میک اپ.** وہ بیوٹی پارلر سے حسن کاری کرواتی ہیں. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۵۹). [حُسن + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کِردار کس اضا (ـــــ کس ک ، سک ر) صف.
نیک چلنی ، اچھی سیرت.
اعزاز کا وہ ہے کب سزاوار ہے شرط خطاب حسن کردار
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۱۱). [حُسن + کردار (رک)].

ـــــ کَلام کس اضا (ـــــ فت ک) امذ.
اچھی بات ، خوش گفتاری ، خوش بیانی.

نکلا جو خط وہ ناز کی باتیں نہ پھر رہیں
کیا حرف آ گیا ترے حسنِ کلام پر
(۱۸۵۳ ، بہجۂ آرزو ، ۵۹).

احمق پہ چارج شیٹ لگا دی گئی وہاں
حسن کلام کا بہت اچھا صلا ملا
(۱۹۸۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰). [حسن + کلام (رک)].

ـــــ کی کھیتی سدا ہَری نہیں رَہتی کہاوت.
جوبن سدا نہیں رہتا (جامع اللغات).

ـــــ گُلُوسوز کس صف (ـــــ ضم گ ، و مع ، و مج) امذ.
گورا رنگ ، حُسنِ صبیح ، نہایت دلکش حُسن ، جس کو دیکھ کر بھوک بھاگے.

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتشِ حسن گلوسوز کا یہ شعلہ ہے
(۱۹۰۵ ، کلیات نعت محسن ، ۴۴).
قلعبند ہو کس طرح برگ نے سے؟
بیاں تیرے حسنِ گلوسوز کا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۱). [حسن + گلو + سوز، سوختن - جلانا].

---ِ گَنْدُم گُوں کس صف (---فت گ ، سک ن ، ضم د ، و مع) امذ.
گندمی رنگ کا حُسن یعنی گیہوں کی سی رنگت (نوراللغات). [حسن + گندم (رک) + گوں ، لاحقۂ صفت (رنگ کے اظہار کے لیے)].

---ِ مَحْفِل کس اضا (---فت مع م ، سک ح ، کس ف) امذ.
محفل کی رونق ؛ مراد: حُقّہ ، پیچوان.
حسن محفل طلب کیا یکبار حکم کی دیر تھی کہ تھا تیار
(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۳۸). حضور کوئی ایک ذات کے حقے تھے دربار میں «حسن محفل» ... محفل میں آ جاتے تو معلوم ہو دلہن آ گئی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۹۲). [حُسن + محفل (رک)].

---ِ مَطْلَع کس اضا (---فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.
(عروض) قصیدے یا غزل میں مطلع کے بعد کا خوبصورت شعر جو مطلع کی صورت میں ہو ، دوسرا حسینِ مطلع. غزل میں صرف مصرع ثانی میں قافیہ ہوتا ہے اور بیت ثانی کو حسن مطلع و زیب مطلع بولتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۶۹). یہ ایک غزل کا حسن مطلع ہے. غزل کے قوافی ہیں ، آگے ، لاگے ، بھاگے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۲۲۹). [حسن + مطلع (رک)].

---ِ مُطْلَق کس صف (---ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
خالص اور کامل حُسن ، حُسن تام جس پر اضافے یا جس میں تخفیف ممکن نہ ہو ؛ مراد: ذات باری تعالیٰ جس کو عدم اور زوال نہیں. مگر اس حسن مطلق تک رسائی اس وقت ہو گی جب تعین کا پردہ اٹھا دو. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۶۶). [حُسن + مطلق (رک)].

---ِ مُعامَلَہ کس اضا (---ضم م ، فت م ، ل) امذ.
لین دین اور کاروبار میں صفائی اور دیانتداری. مثلاً واحدی اپنے اصولوں کے پابند اور حسن معاملہ کے قائل تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۸۳). [حُسن + معاملہ (رک)].

---ِ مَعْنی کس اضا (---فت م ، سک ع) امذ.
۱. **باطنی حسن ، حسنِ سیرت.**
حسنِ معنی چاہیے تزئین ظاہر ہیچ ہے
کیا کرے اس گل کو لے کر کوئی جس میں بو نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۲). ۲. **معنوی خوبی ، فطری یا طبعی خوبی.** میں نہیں سمجھتی کہ گرد و پیش کے شعور کے ساتھ ساتھ حسنِ معنی ، حسن بیان ، حسنِ تاثیر اور لطف زبان کے لحاظ سے جتنی کی غزل جس معیار پر ہے ، اس کی بابت کسی اختلاف کی گنجائش ہو گی. (۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۱). [حُسن + معنی (رک)].

---مَقالی (---فت م) اث.
خوش گفتاری ، شیریں بیانی ، خوش کلامی. اپنی شادمانی کا تو یہ سبب ہے کہ فلانے متکلم کی ... حسن مقالی سے حظ کافی اور سرور وافی حاصل ہوا. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۱۷). [حُسن + مقال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ مَلِیح کس صف (---فت م ، ی مع) امذ.
سانولا رنگ جس میں دل کشی ہو ؛ وہ حُسن جس میں ملاحت یا نمکینی ہو.
دو دنا کے شور ہیں ترے حسنِ ملیح کے
ایدوست یہ ہے گا ہمیشہ زمانہ کیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۰). [حُسن + ملیح (رک)].

---ِ نِسْواں/نِسْوانی کس اضا / صف (---کس ن ، سکَ س) امذ.
عورتوں کا حُسن ، زنانہ حُسن.
دور ہی سے ایسے علمِ جہل پرور کو سلام
حسنِ نسواں کو بنا دیتا ہو جو جاگیرِ عام
(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۶). نہ ان کی طبیعت پر نہ ان کے کلام پر حسن نسوانی کی چھوٹ پڑتی ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۹۶). [حُسن + نسواں (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ نَظَر کس اضا (---فت ن ، ظ) امذ.
دیکھنے کی خوبی ، خوبصورتی کو دیکھنے کی صلاحیت.
نظارۂ حسن بھی آنکھوں کو ملتا ہے بشرطِ حسنِ نظر
ہر نقش نظر افروز میں دل کرتا ہے فسوں آمیزی سی
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۲۶۵). [حُسن + نظر - نگاہ].

---نِکَلْنا محاورہ.
حُسن نمایاں ہونا ، خوبصورتی پیدا ہونا ، رُوپ نکھرنا. نجار نے اپنا ہنر دکھلانے کو یہ صورت چوبی بنائی ہے ، پس میں بھی ایسے کپڑے سی سا کر ٹھیک ٹھاک پہناؤں کہ اس کا حسن دونا نکلے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۰).

---ِ نِگارِش کس اضا (---کس ن ، ر) امث.
تحریر کی خوبی ، اسلوب کی خوبصورتی. لکھنے پڑھنے کے شوق اور بزرگوں کی صحبتوں نے ان کی اردو دانی اور حسنِ نگارش میں چار چاند لگائے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۲). [حُسن + ف : نگارش ، نگاشتن - لکھنا].

---ِ نَمْکِین کس صف (---فت ن ، م ، ی مع) امذ.
رک : **حُسنِ ملیح.** چھوٹے بھائی کو تاتار کی حکومت دی یہ کہ حسن نمکین جمال شیریں بڑا بھائی رکھتا تھا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۶). [حُسن + نمکین (رک)].

---نِیّت کس اضا (---کس ن ، شد ی بفت) امذ.
اچھا ارادہ ، نیک نیتی.

دم تکبیر اٹھائے دو جہاں سے ہاتھ یکبارگی
نمازِ عشق کی ہم نے ادا کیا حسنِ نیّت سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴).
بنا لیتا ہوں کعبہ بتکدے کو حسنِ نیّت سے
شریعت سے جدا مسلک نہیں میری طریقت کا
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۳۰). [حُسن + نیّت (رک)].

ـــو جَمال (ـــو مع ، فت ج) امذ.
خُوبصورتی (تکرارِ لفظی برائے توضیح و تاکید).
دل سمجھا نہ محبت کو کچھ ان نے کیا یہ خیال کیا
خوں ہو یہ سب آیھی گیا جو عشق حسن و جمال کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۱). حسن و جمال و ملاحت حضرت ، حسن و جمال یوسف اور جمیع انبیا علیہم السلام سے زیادہ ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۹۷). شاہ زمان کی بھاوج ... حسن و جمال میں سب سے زیادہ ... بلکہ چاند بھی اس کے مقابل میں مانند (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶). نفسگی اور حسن و جمال مجھے بےحد متاثر کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۳۳). [حُسن + و (حرف عطف) + جمال (رک)].

ـــو قُبح (ـــو مع ، ضم نیز فت ق ، سکن ب) امذ.
خوبی اور خرابی ، اچھائی اور برائی ، نقص و خوبی ، عیب صواب.
مناسبت خداداد ، ترتیب استاد سے حسن و قبح ترکیب پہچاننے لگا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۵۸۱). [حُسن + و (حرف عطف) + قبح (رک)].

ـــ یُوسُف کسر اضا(ـــو مع ، ضم س) امذ.
حضرت یوسف کا حُسن ؛ کمالِ حُسن ؛ (طب) ایک دانہ جو خشخاش کے دانے سے چھوٹا ، سفید ، سخت اور تیز مزہ ہوتا ہے ، عورتیں اس کو ایک ترکیب سے منہ پر ملتی ہیں جس سے چہرے کا رنگ سرخ اور صاف ہو جاتا ، کھجلی اور چیچک وغیرہ کے داغ مٹ جاتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹).
ہے یہاں تک تو اسے رشک کہ بہر تزئیں
حسنِ یوسف نہ ملے رنگ نکھرنے کے لیے
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۰۸). ظاہر جلد پر حسن یوسف کی جالی اور مُحمِّر تاثیر ہوتی ہے۔ اندرونی استعمال میں شدید سمّی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۷۱). [حُسن + یوسف (عَلم)].

حَسَنات (فت ح ، س) امذ ؛ امث (جمع حَسَنہ).
۱. نیکیاں ، خوبیاں ، بھلائیاں (سیئات کی ضد).
امید جوتھا ہو ہے جو سیّات تھے حق
نجات دے کے عنایت کرے منجے حسنات
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۹).
رکھ مجکوں ہمیشہ عافیت سات
لے مجکوں چلا توں راہ حسنات
(۱۷۷۱ ، تحفۃ النساء (ق) (یورپ میں دکھنی مخطوطات ، ۳۴۴)).
جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ ... پیغمبر میں ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۲۵۸). دعا کرتا ہوں کہ کراچی کا اجلاس قوم کے حق میں اور خاص کر اہل سندھ کے حق میں مثمر برکات و منتج حسنات ہو. (۱۹۰۸ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۱۸). اگر مسلم لیگ کے حسنات میں سے کوئی بات بیان کی جائے گی تو اس کا بہت کچھ کریڈٹ محمد علی کو ملے گا. (۱۹۷۵ ، مولانا محمد علی جوہر ، حیات اور تعلیمی نظریات ، ۳۱). **۲. نیکی ؛ ثواب ؛ کارِخیر.** ہنود اپنے مذہب کے موافق ... وہاں پر غسل کرنا نہایت حسنات سے جانتے ہیں. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۷۹). سلاست و روانی و نمک جس کی گنجائش محض صوفیانہ کلام میں نہیں ہوتی حالانکہ ویسے شعر کا کہنا یا سننا داخل حسنات ہو. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۸۳).
بہ فیوض و حسنات و برکات عرشی
ایک ہی لغزشِ مستانہ میں ہم کھو بیٹھے
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۸۷). [ع : (ح س ن)].

حَسَنَہ (فت ح ، س ، ن) امث. (الف) صف.
اچھے ، اچھی ، نیک ، خوب. عادات کریمہ و اخلاق حسنہ کی تعلیمیں سیکھیں. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۳۱). آپ کے تمام خاندان کی زندگی آپ کے اسوۂ حسنہ کا اعلیٰ ترین مظہر بن گئی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۴۳۵). بےشک اے محمدؐ! آپ اخلاق حسنہ کے بڑے مرتبے پر ہیں. (۱۹۸۵ ، سکھی گھر ، لاہور ، فروری ، ۱۲). (ب) امث. **اچھائی ، نیکی ، کارِخیر.**
کرو دنیا میں نیکی جس قدر ہو
اجر عقبیٰ میں اک حسنہ کا دس ہے
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۹۰). جن لوگوں نے علیگڑھ کالج میں چندہ دیا ، ان کا دینا ایک حسنہ ہے. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۶۸). [ع : حَسَنَة (ح س ن)].

حَسَنی (فت ح ، س) صف ؛ ج : حسنین.
۱. امام حسن کی طرف منسوب. ہندوستان کے تین چار جولاہے سجادہ نشین صاحب کو ایک ایک رپال دے کر حسنی بن گئے اور نسب نامہ بھی حاصل کر لیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹۸). علی بڑی قدر و منزلت کے آدمی تھے اور بلحاظ عبادت و زہد اور ورع و تقوےٰ حسنین میں بالکل اسی مرتبے کے تھے جیسے امام زین العابدین حسینین میں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ) ، ۱ : ۲). حسن، صباح (۴۶۳ھ) کے وقت اس کا بازار سرد پڑا اور حسنیوں اور فدائیوں کے زمانے میں اس کے عوض ایران میں عشرۂ محرم قائم ہو گیا. (۱۹۳۳ ، خیال (تفسیر حسین) ، داستان عجم ، ۲۰۲). **۲. وہ شخص جسکا ایک کان منّت کے لیے چھیدا گیا ہوا.** اگر ایک ہی کان چھیدا گیا ہو تو اس کو حسنی کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۱۸۰). [حسن (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ رَنگ (ـــ فت ر ، غنہ) صف.
سبز یا ہرا رنگ ، ہری رنگت ، اخضر.
باندھا ہے سر پہ سبز عمامہ بافتخار
دکھلا رہا ہے یہ حسنی رنگ کی بہار

(۱۸۵۵ ، شمیر ، مجموعہ مرثیہ ، ۱ : ۲۱۳)۔ [حسنی + رنگ (رک)]۔

حُسْنیٰ (ضم ح ، سک س ، ا بشکل ی) صف ، امث۔
نہایت حسین ، بے حد خوبصورت ، نہایت عُمدہ۔ اسمآ حُسنیٰ کی اسمآ کے امہات اور اصل ہیں۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ ۲۰)۔ [ع : (ح س ن) صیغۂ جمع]۔

حَسَنَیْن (فت ح ، س ، ی لین) امذ۔
حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے دو بیٹے حَسن و حُسین۔

کہ دو جگ کے ایں والی حسنین
علی اور فاطمہ کے قرۃ العین

(۱۵۹۰ ، گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ۵)۔

جانکنی جبکہ ہو اس وقت بحق حسنین
چہرۂ پاک دکھا لے ، میرے جان رحمت

(۱۸۹۸ ، ذ کر خفی ، ۲۳)۔ پیغمبر صاحب نے فاطمہؓ اور علیؑ اور حسنین کو اپنے پاس بٹھا کر اوپر سے چادر اوڑھ لی۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۸۲)۔ [حسن (رک) + ین (ی لین) ، لاحقۂ تثنیہ]

حَسَنِیَّہ (فت ح ، س ، کس ن ، شد ی بفت) صف۔
رک : حسنی۔ قاسم کو ... وہ قدر و منزلت حاصل ہوئی کہ سادات حسنیہ کے بلحاظ طبقے میں کسی کو میسر نہیں ہوئی۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، (ضمیمہ) ، ۱ : ۳)۔ [حسنی + ہ ، لاحقۂ تانیث]

حَسُو (فت ح ، و مع) امذ۔
ہر رقیق شے جسے پیا جائے ؛ (طب) حریرہ کی قسم سے وہ مقوی مرکب جس کو مثل حریرہ کے گھونٹ گھونٹ پیا جائے(المنجد، کبد عطاری ، ۱۰۹)۔ [ع : (ح س و) - پرندے کا چونچ سے پانی پینا]

حَسُود (فت ح ، و مع) امذ۔
بڑا حسد کرنے والا ، بدخواہ۔

کسی کے دل کو نہ دوں رنج چاہتا ہوں یہی
یہ کیا کروں کہ حسود آپ سے ہے دکھ ہی سدا

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۳۰)۔

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار
صحرا مگر بتنگیٔ چشم حسود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳)۔

جو لہو ان کے ہنسنے کی جگہ نیکالیں
کیا قیامت ہے کہ ان کو وہ سمجھتے ہیں حسود

(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۳۵۷)۔ [ع : (ح س د)]۔

حُسُود (ضم ح ، و مع) امذ۔
حسد کرنے والے ، حاسد کی جمع۔ جب متصل فرود گہ جنود و حسود روسیاہ کے پہونچا۔ (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۰۱)۔

غم ہے ، ہجوم یاس ہے رشک حسود ہے
کتنی بلاؤں کا مرے دل پر ورود ہے

(۱۸۶۳ ، لشید خسروانی ، ۲۲۸)۔ [ع : (ح س د)]

حِسّی (کس ح ، شد س) صف۔
۱. **حس سے منسوب یا متعلق۔** خارجی توانائی کا کوئی تغیر جو کسی حسی عضو کو حرکت میں لاتا ہے مہیج ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۳)۔ ۲. (فلسفہ) **(وہ چیز) جو ظاہری حواس سے دریافت ہو سکے۔**

ہے عالم حسی نام اس کا غفلت ہے تمام کام اس کا

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۷۳)۔ جس طرح ایک یہ سامنے کا عالم حسی ہے اسی طرح ایک دوسرا عالم مثال بھی۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۵۵)۔ [حِس + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---اِدْراک (---کس ا ، سک د) امذ۔
(نفسیات) **حس کے ذریعے دریافت یا معلوم کرنا۔** علم ایسا حسی ادراک ہے جو فہم کے ذریعے مرتب ہوا ہو۔ (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۲۰۳)۔ حسی ادراک خالصتاً ایک مادی عمل ہے۔ (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۱۰۱)۔ [حسی + ادراک (رک)]۔

---اَعْضا (---فت ا ، سک ع) امذ۔
حواس خمسہ کے اعضا یعنی آنکھ ، کان ، ناک ، زبان ، جلد۔ اعضائے حس یا حسی اعضا کے ذریعہ مینڈک اپنے ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لے سکتا ہے اور ان کے مطابق مختلف افعال کے ذریعہ ان کا ردعمل کرتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۳۰۰)۔ [حسی + اعضا (رک)]۔

---بال امذ۔
(حشریات) **وہ بال جن کے ذریعے وہ ماحول کی کیفیت کو محسوس کرتے ہیں** (Antenna)۔ ان کے ساتھ حسی بال (Sensory Hair)ضرور ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹)۔ [حسی + بال (رک)]۔

---تَوافُق (---فت ت ، ضم ف) امذ۔
حسیت کا کسی حالت کے موافق ہو جانا ؛ آنکھ کی وہ قوت جو روشنی کی مختلف کیفیتوں سے موافقت پیدا کر لیتی ہے۔ جس مظہر کو ہم بیان کر رہے ہیں وہ حسی توافق کہلاتا ہے اور تمام بصری کیفیتوں کے لئے ... موثر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۲۰)۔ [حسی + توافق (رک)]۔

---خَلِیَّہ (---فت خ ، کس ل ، شد ی بفت) امذ۔
(حیوانیات) **محیطی اعضائے حس کے خلیوں میں سے کوئی خلیۃ۔** ڈرمس کی بناوٹ میں ... حسی خلیے اور چربی وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۱۳۱)۔ [حسی + خلیہ (رک)]۔

---رِیشَہ (---ی مع ، فت ش) امذ۔
(حیوانیات) **وہ عصبی ریشے جن کے ذریعے تہیجات محیطی اعضائے حس سے مرکزی اعصابی نظام تک پہنچتے ہیں۔** ان میں سے بعض حسی ریشوں (Sensory Fibers) سے منسلک ہوتے ہیں اور سطح کے توازن اور لمسی احساس کو جنم دیتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۷)۔ [حسی + ریشہ (رک)]۔

حِسّیات (کسر ح ، شد س بکس ، شد ی نیز بلا شد) امذ ، امث.
١. **احساسات ، جذبات.** دوسری طرف ان تحریکوں سے جذبات و حسیات کی جو لہریں پیدا ہوئیں ان میں بہ اعتبار تاثیر کے سب سے دلچسپ اور قابل ذکر وہ تھی جس نے ہمارے ہی ملک کے تمدن کی صورت بدل دی. (١٩٣١ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ٥٥). اس کو کیا اس امر کا موقع مل سکتا تھا کہ زینہ کے نازک حسیات کو سمجھتا (١٩٥١ ، حسن کی عیّاریاں ، ٣٧). ٢. (أ) **محسوسات.** اب میں نے غور کرنا شروع کیا کہ اس قسم کا یقینی علم مجھ کو کس حد تک ہے تو معلوم ہوا کہ صرف حسیات ... لیکن جب کد و کاوش زیادہ بڑھی تو حسیات میں بھی شک ہونے لگا. (١٩٠١ ، الغزالی ، ٤٠). بہار میں انسان گویا جسم کے حجرے میں قید ہو جاتا ہے اور پوری طرح جسم کی حسیات کے رحم و کرم پر ہوتا ہے. (١٩٨٠ ، دوسرا کنارہ ، ٦٠). (اا) (نفسیات) **حسی اعضا و اعصاب کے ذریعے دماغ کی طرف جانے والے خود بخود مجرّد پیغامات کو جو اپنے باہمی اثرات سے علیحدہ اور منفصل ہوں ہم حسیات کہتے ہیں** (ماخوذ : نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٢٨٣). [حِسّی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---مابَعْد کسر صفت ---فت ب ، سک ع) امث.
(نفسیات) **کسی مہیج کے اثر کے بعد خود بخود عود کرنے والی حسیں جو بعض نفسیاتی تجربات میں مشاہدہ کی جاتی ہیں.** حسیات مابعد جو دباؤ کے مناسبت کے علاقے میں عام طور پر واقع ہوتی ہیں ایک مثبت مہیج کے اعادے کی تشکیل کرتی ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٤٠٩). [حسیات + مابعد (رک)].

حِسِّیاتی (کسر ح ، شد س بکس ، شد ی بفت/نیز بلا شد) امث.
حسیات (رک) سے منسوب ، حواس خمسہ سے متعلق. خوشی کے بارے میں اختلاف رہتا ہے کیونکہ وہ لوگ خوشی سے روحانی نہیں بلکہ حسیاتی لذت مراد لیتے تھے. (١٩٦٢ ، تاریخ جمالیات ، ٣٠١). [حسیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُدْرَکات (---ضم م ، سک د ، فت ر) امذ.
وہ چیزیں جن کا ادراک حواس خمسہ کے ذریعے ہوا ہو ، حسی طور پر ادراک کی ہوئی چیزیں احساس ہی علم کا واحد سرچشمہ ہے اور تمام حسیاتی مدرکات سچے ہوتے ہیں. (١٩٦٢ ، تاریخ جمالیات ، ١٠٢). [حسیاتی + مدرکات (رک)].

حَسِیب (فت ح ، ی مع) امذ ، صف.
١. **کافی ، کفایت کرنے والا.**

میں اپنے علی میں ایسا جانتا ہوں
حسیب اون کا ہے وہ غفار بیچوں

(١٨٦٦ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ٣٣). ٢. **محاسب ، حساب لینے والا ، شمار کرنے والا** (جامع اللغات ، لغات سعیدی). ٣. **حسب و نسب کا شریف ، صاحب حسب ، نیک ، ذی عزت.** شیخ نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تو ادیب و سنی و حسیب سری ہے. (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ٤٠). سید صاحب نے کلکتہ میں نہایت حسیب و نسیب جگہ دوسری شادی کی. (١٩٥٨ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ٢١). ٤. **انتظام لینے والا** (جامع اللغات). ٥. **خدا کا ایک صفاتی نام ، نگہبانی کرنے والا.**

اے حلیم عظیم رقیب حکم عدل لطیف حسیب

(١٦٥٤ ، گنج شریف ، ٩٣).

حفیظ و حسیب و مقیت و مصوّر
ستائش تری جان و دل کی غذا ہے

(١٩٩٣ ، فارقلیط ، ٣٣). [ع : (ح س ب)].

حِسِیب (کسر ح ، ی مع) امذ.
رک : **حساب.**

گھونگھٹ میں اپنا منہ چھپا آزار کیا دیتے مجھے
معلوم تجھے تو ہوئے گا محشر لوں جو ہوئے گا حسیب

(١٩٤٧ ، ہاشمی ، د ، ٣٧). [حساب (رک) کا امالہ].

حِسِّیَّت (کسر ح ، شد س بکس ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
١. **محسوس کرنے کی استعداد یا صلاحیت ، حس کی قوّت.** حسیت اور فہم سے جو تصدیقات ملتے ہیں وہ جزئی ہوتے ہیں. (١٩٣٠ ، شوپن ہار ، ٢٦). حیوان میں حسیت بدرجۂ اتم ہوتی ہے. (١٩٦٦ ، ابتدائی حیوانیات ، ١٩). ٢. (نفسیات) **حسیت اس کے معنی کبھی تو لمس کے ہوتے ہیں کبھی ایک عضوی احساس کے ، کبھی جذبے کے اور کبھی خالصۃً موضوعی حالت کے** (ماخوذ : نفسیاتی اصول ، ٦١). [حسی (رک) + ت ، لاحقۂ کیفیت].

حَسِیر (١) (فت ح ، ی مع) صف.
تھکا ہوا ، خستہ ، غمگین ، کمزور ، عاجز (جامع اللغات ، اسٹین گاس). [ع : (ح س ر)].

حَسِیر (٢) (فت ح ، ی مع) امذ (قدیم).
حصیر ، چٹائی.

اگر کچھ ہے چنبڑا یا بورا حسیر
جو تجسوں نچوڑی نہ جاویگا پھیر

(١٦٨٨ ، ہدایات ہندی (ق) ، ٤٨). [ع : حصیر (رک) کا بگاڑ].

حَسِیس (فت ح ، ی مع) صف.
رک : **حساس** (جامع اللغات). [ع : (ح س س)].

حَسِین (فت ح ، ی مع) (الف) صف.
خوبصورت ، جمیل ، خوبرو ، شکیل ، سُندر.

زبس شاہزادہ بہت تھا حسین
ہوئے دیکھ عاشق کہین و مہین

(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ٣٧).

اس توقع پر کہ شاید آئے وہ یار حسین
روز جاتا ہوں حسین آباد کے تالاب پر

(١٨٥٣ ، گلستان سخن ، ١٦٢). صحابہ میں دحیہ نام ایک صحابی بہت حسین تھے. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٣١٧).

یہ تری سہانی شامیں یہ ترے حسیں سویرے
ہیں مری نظر کی راحت وطنِ عزیز میرے
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۸۰). (ب) امذ. صاحبِ حُسن ، حُسن رکھنے والا ، خوبصورت شخص.
خود نمائی ہے حسینوں کے لیے بے پردگی
عیب عریانی سے ہے اس واسطے معذور شمع
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۵).
جو بگڑنے میں بھی بنے وہ حسیں
فکر آرائش جبیں نہ کرے
(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۱۱).
سنو اے حسینانِ عنبر ذوائب
شماتت سے انس و نسلی جدا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۹۰). [ع : (ح س ن)].

---آواز امث.
اچھی آواز ، پیاری آواز ، سُریلی آواز (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [حسین + آواز (رک)].

حُسَین (ضم ح ، ی لین) امذ ؛ صف.
۱. **نیک و خوبصورت ، حسین** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے دوسرے بیٹے اور حضرت حسنؓ کے چھوٹے بھائی کا نام جنہوں نے میدان کربلا میں شہادت پائی.**
بحچوں سکندر ذوالقرنین شہدا کربلا شاہ حسین
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۰)).
جنت میں قصرِ لعل و زمرد ملے اسیر
اس وجہ سے کہ عشقِ حسین و حسن رہا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۹).
غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حُسین ابتدا ہے اسماعیل.
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۹۳).
موت کو اب زندگی کا ساز دیتے ہیں حُسین
یوں گلوئے خشک سے آواز دیتے ہیں حُسین
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۹). [ع : حسن (رک) کی تصغیر].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
چاندی کے دو چھلے (جن کے بیچ میں چاندی کی ایک زنجیر ہوتی ہے) جو روز عاشورہ بچوں کی انگلیوں میں پہنائے جاتے ہیں.
حسین بند تمھارا جو یاد آیا ہے
تمام رات میں پیٹا ہوں سینہ و سر کو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۴).
ہو کربلا جو کوچہ ترا کیا بعید ہے
تیرے حسین بند کا عالم شہید ہے
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۵۴). [حسین + بند (رک)].

حَسِینَہ (فت ح ، ی مع ، فت ن) امث.
خوبصورت عورت.
اک حسینہ تھی رشکِ مہر منیر
حسن کی جیتی جاگتی تصویر
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۳). میرے چچا کی لڑکی حسینہ جمیلہ تھی جس پر میں فریفتہ تھا. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمۂ کشف المحجوب ، ۴۱۴). [حسین (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حُسَینی (ضم ح ، ی لین) امذ ؛ صف.
۱. **حضرت امام حسین کی طرف منسوب (جمع حُسینین)**
جو شخص حسینی ہو تو اس پاس چلا جائے
رضوان سندِ خلقِ حسن لذر پکڑ کر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۷). علی بڑی قدر و منزلت کے آدمی تھے اور بلحاظ عبادت و زہد اور ورع و تقویٰ حَسَنَین میں بالکل اسی مرتبے کے تھے جیسے امام زین العابدین حُسَینِین میں.
(۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ) ، ۱ : ۲).
انصار حسینی میں ہیں جو لوگ نمایاں
ان کے لیے ہے بارشِ صد ناوک و پیکاں
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۰۰). ۲. **وہ شخص جس کے دونوں کان سنت کے لئے چھدے ہوں.** دونوں کان چھدے ہوں تو وہ حسینی کہلاتے ہیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۱۸۰). ۳. (موسیقی) **۱۲ برجوں سے منسوب عجمی ۱۲ راگوں میں سے وہ راگ جو برج قوس سے منسوب ہے اور دو راگنیوں (دو گاہ اور مجرد) پر مشتمل ہے جو آخر شب یا صبح بجایا جاتا ہے ، یہ محرک ذوق و شوق ہوتا ہے.** بارہ مقامات کے یہ نام ہیں اول راست... آٹھواں عشاق نواں حسینی دسواں زنگولہ ... بارہواں رہاوی. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۳). حسینی کا پہلا شعبہ دو گاہ ہے جس کی دو راگنیاں ہیں. (۱۹۰۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۱۴). ابتدائی عربی و ایرانی روایت کی طرف توجہ دلانے کے لئے دو راگ "یمن" اور "حسینی" بھی ان ۳۶ راگ راگنیوں میں شامل کئے گئے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۴). ۴. **ایک قسم کا انگور؛ کوئی برتن چمڑے کا بنا ہوا** (جامع اللغات). ۵. **ناشپاتی کی ایک قسم جس کا چھلکا موٹا اور سر ذرا اٹھا ہوا ہوتا ہے** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۴۰۴). [حُسین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بِرَہْمَن / بَرَہْمَن (---فت نیز کس ب ، فت ر ، سک ہ ، فت م / فت ب ، سک ر ، فت ہ ، م) امذ.
فقیروں کا ایک فرقہ نیز اس فرقے کا فرد. نواب جہاں گیر محمد خاں کے سامنے ایک حسینی برہمن نے آ کر ایک مرثیہ پڑھا. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۱۰۹). [حسینی + برہمن (رک)].

---بُلْبُل (---ضم ب ، سک ل ، ضم ب) امث.
بُلبُل کی خاص قسم جس کا جسم سفید اور سر پر سیاہ چوٹی ہوتی ہے (نوراللغات). [حسینی + بلبل (رک)].

---نَوائی (---و مع) امث.
(موسیقی) **ایک راگنی جو حسینی اور نوائی کو ملا کر بنائی گئی ہے.** استادوں نے حسینی کانڑا اور حسینی نوائی ایجاد کی.

(۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۲)۔ [حُسینی + ٹوڑی (رک)]۔

---ضِلَع (---کس ض ، فت ل) امث۔
(موسیقی) ایک راگنی جو حسینی اور ضلع سے مل کر بنی ہے۔ تینوں اقسام کی موسیقی سے مل کر جو راگنیاں پیدا ہوئیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں زلف نو روز ، عراق یمن ، حسینی ضلع۔ (۱۹۳۰ ، گلشن ترنم ، ۱۰۵)۔ [حُسینی + ضلع (رک)]۔

---کاغَذ (---فت غ) امذ۔
کاغذ کی ایک قسم جو ابو علی الحسین بن ناصر الکاغذی کی طرف منسوب تھا (ماخوذ: مقالات عرشی، ۱۰۵)۔ [حُسینی + کاغذ (رک)

---کانڑا / کانہڑا (---مع) امذ۔
(موسیقی) راگ کی ایک قسم جو حسینی اور کانڑے کو ملا کر بنائی گئی ہے ، کالی ٹھاٹھ کا ایک راگ جس میں ساتوں سر لگتے ہیں۔ اس کو چار راگ ، حسینی کانڑا ، کدارا ، مالی گودا اور کلیان خاص طور پر پسند تھے۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۶۰۲)۔ سلطان حسین شرقی بھی استاد فن تھا کئی نئے راگ مثلاً جونپوری ، حسینی کانہڑا وغیرہ اسی کی ایجاد ہیں (۱۹۶۵ ، تاریخ و پاک و ہند ، ۱۰۶)۔ [حُسینی + کانڑا / کانہڑا (رک)]۔

---کَباب (---فت ک) امذ۔
ایک طرح کے کباب ، لیمو اور نمک لگے ہوئے گوشت کے بریاں کیے ہوئے تکے۔

مثل مرغ کا تھا شامی کباب
حسینی کباب لگتے تھے بے حساب

(۱۸۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی (ق) ، ۲۰۳)۔

اس لیے سیدوں کو مانے ہے ۔۔۔ کہ حسینی کباب جانے ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۳۶)۔ کباب رشک انجم و مہتاب ، شامی کباب ، نرگسی کباب ، حسینی کباب ، ایک طرف روٹیاں بعد آب و تاب رکھیں۔ (۱۸۹۲؟ ، خط تقدیر ، ۹۸)۔ شامی کباب ، نرگسی کباب ، حسینی کباب... کوئی برائے کی چٹنی ، چٹخارے کا بھرتہ ، جس سے منہ کھلے۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵)۔ [حُسینی + کباب (رک)]۔

حُسَینِیَّہ (ضم ح ، ی لین ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ۔
وہ جگہ جو حضرت امام حسین کی مجلس عزا یا تعزیہ کے لیے مخصوص ہو ، امام باڑہ ، امام بارگاہ۔ ایک مدت کے بعد چند مجبوریوں سے حسینیہ قتل محل مرحومہ میں ایک مجلس پڑھی۔ (۱۹۲۲ ، حضرت رشید ، ۵۳)۔ [حُسینی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

حَسِّیَّہ (کس ح ، شد س بکس ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
۱۔ رک : **حسی۔** ہم جانتے ہیں کہ رگ قلبیہ و رگ حسیہ کو متحرک کر کے اندازۂ تحریک کریں۔ (۱۹۲۰ ، مقتل غریب ، ۳۹)۔ ۲۔ رک : **حسائیے** بعض حشرات کے محاسوں میں ایسے حسئیے موجود ہوتے ہیں جو رطوبت کا پتا چلاتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹)۔ [حسی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

حَشا (فت ح) امذ ، ج حَشیٰ۔
انتڑیاں ، اوجھ ، جو کچھ پیٹ اور سینہ میں ہے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ لغات سعیدی)۔ [ع]۔

حُشاش (ضم ح) امذ۔
رک : **حشاشہ** (پلیٹس)۔ [ع : (ح ش ش)]۔

حَشّاش (فت ح ، شد ش) امذ۔
۱۔ **ترکاری فروش ، چارہ فروش** (جامع اللغات)۔ ۲۔ **بھنگ پینے والا۔**

پڑھا کرتا ہے جشن بشن آئینہ کو جب دیکھے
نہاں ہے کوئی تیرے عاشق حشاش کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵)۔ [ع : (ح ش ش)]۔

حَشّاش بَشّاش (فت ح ، شد ش ، فت ب ، شد ش) صف۔
ہشاش بشاش ، بہت خوش ، خوش و خرم ، شاداں و فرحاں۔ حاتم نے شادانہ بیساں سے حشاش بشاش ہو کر قبول کیا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۷)۔

یہ خسرو قلعہ میں حشاش بشاش
اور آپ بھی عمرو سے دل میں پرخاش

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۱۹۲)۔ [رک : ہشاش بشاش جو صحیح املا ہے]۔

حُشاشَہ (ضم ح ، فت ش) امذ۔
تھوڑی جان جو بیمار یا زخمی میں باقی ہو؛ قریب مرگ شخص کی آخری سانس ، زندگی کی رمق (پلیٹس ؛ لغات سعیدی)۔ [ع : ح ش ش]۔

حَشّاشِین (فت ح ، شد ش ، ی مع) امذ۔
اسمٰعیلیہ فرقہ کی ایک شاخ جس کا بانی حسن ابن صباح حمیری تھا (ماخوذ : سنین الاسلام ، ۱۰۳)۔ [ع : حشاش (رک) + ین ، لاحقۂ جمع]۔

حَشائِش / حَشایِش (فت ح ، کس ء / ی) امذ ؛ ج۔
۱۔ **سوکھی گھاس ، گھاس پھوس۔** مگر وہ خفاش طالع خفتہ بخت میٹھی نیند سوتا رہتا اور حشایش اور نباتات کی طرح ہوا کے سہارے زندگی کے دن کاٹتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دعوتہ ، ۳۳۳)۔ ۲۔ **پتے جن سے بھنگ بناتے ہیں اور جو دواؤں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔** یہ لوگ سوائے مرکب دواؤں کے انواع مفردات بزور اور اصول اور حشایش اور معدنی اشیا ... دکان میں رکھتے ہیں (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۱)۔ ۳۔ **بے کار اور فضول چیزیں ، بے معنی باتیں۔** ایک خزینۂ فلاح کونین مضامین عالی سے مالا مال ہے اور حشائش حشو سے خالی۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۹)۔ [ع : حشیش (رک) کی جمع]۔

حَشائی (فت ح) صف۔
آنتوں کا ، امعائی (Splanchnic)۔ ایک جانب ہر کے حشائی عصب کو منکشف کرو۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۲۰۹)۔ [حشا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَشْر (فت ح ، سک ش) امذ ؛ امث.

۱. **قیامت ، روز حساب.**

سیا حشر کی اس گلستان تی معطر اچھے ہوئے ایمان تی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲).

ہنگامے جیسے رہتے ہیں اس کوچے میں سدا
ظاہر ہے حشر ہو گی نہ ایسے غلو کے ساتھ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۰).

سارا حساب ختم ہوا حشر ہو چکا
پوچھا گیا نہ حال تمہارے شہید کا
(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۵۲).

شبِ شبیر فراق کی ایک خلش تو کم ہوئی
حشر نے غم مٹا دیا صبح کے انتظار کا
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۴۴).

حمد اس کی جو سارے جہانوں کا ہے پالنے والا
رحم و کرم میں سب سے بڑھ کر حاکم حشر کے دن کا
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۱۰). ۲. **مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا.**

حشرِ اجساد میں تھا کچھ تردد مجھ کو
کبھی تھی عالم برزخ میں مجھے اک حیرت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱). حشر بعدالموت بھی اسی طرح کا ایک کرشمہ ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۱). ۳. **عاقبت ، آخری انجام.**

حشر ہو گا علی کے ساتھ اپنا
کیا ہے واں کا ہمیں غم بہبود
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷). مرد کا حشر ان کے ساتھ ہو گا کہ جسکو وہ دوست رکھتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۲۳).

حال یہ ہے تو حشر کیا ہو گا
اے اثر تجھ سے پوچھتا ہوں میں
(۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۱۰۹). ف : ہونا. ۴. **خدا کی طرف واپسی.** اس خدا کا شکر جس نے موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف حشر ہو گا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۱۱). ف : ہونا. ۵. **زلزلہ ، بھونچال (قیامت کی علامات میں سے ایک علامت).**

حشر آتا ہے فلک عرش بریں کو تھا میں
بو تراب آ گئے جبریل زمیں کو تھا میں
(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض (ق) ، ۱۰). ۶. **برا انجام یا نتیجہ ، دُرگت.** فلورنڈا دل میں ڈر گئی کہ غضب ہو گیا کہ اب پہلی سارا راز کھول دے گی اور دیکھئے میرا کیا حشر ہوتا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۸۸). تمہیں معلوم پھر اس ترجمہ کا کیا حشر ہوا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۱). تمہیں معلوم ہے اگر کسی کو پتہ چل گیا تو تمہارا کیا حشر ہو گا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۲۹۱). ۷. **رونا ، شور و غل ، ہنگامہ ، آفت ، فتنہ ، ہلچل ، ہیجان ، کہرام.**

کیا دور جو حشر ہوئے قائم
سکھ پاٹ وہ جب دکھائے عارض
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۹).

وہ رخصت طلب اور میں جاں بلب رہا حشر وقت سحر دیر تک
(۱۸۹۳ ، مہتاب داغ ، ۹۷). کباب کھلاؤ اگر نہ کھلاؤ گے تو رو رو کر حشر کروں گی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶۶). یہی دن دنوں میں سے تفریق ہو کر اسی حشر میں آ کے جمع ہوا. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۴۲). ف : کرنا ، ہونا. ۸. **ہجوم ، بھیڑ ، ازدحام ، انبوہ ، توابع اور لواحق.** اس سردار صاحب اقتدار نے ... ایک حشر عظیم سوار و پیادوں سے جمع کر کے خود مملکت محروسہ کی طرف نواب بہادر کے متوجہ ہوا. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۳۰۹). ۹. **نازک بدن ، پر جو تیر میں لگا ہوتا ہے** (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). ۱۰. **قرآن شریف کی ایک سورت.** حضرت عبداللہ بن عباس سے سورۂ حشر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ غزوۂ بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی تھی. (۱۹۷۱ ، تفہیم القرآن ، ۵ : ۳۷۰). [ع : اح ش ر].

---اُٹھانا محاورہ.

رک : حشر بپا (---برپا) کرنا.

خدا کے دل یہ نہیں کوئی اختیار مجھے
خدا کو مان یہیں حشر اٹھا بھی جا سلمیٰ
(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۰۰).

---اُٹھنا محاورہ.

رک : حشر بپا / برپا ہونا.

اب حشر کا اٹھنا بھی ذرا بیٹھ کے دیکھو
جاتے ہو کہاں خاک نشینوں کو مٹا کر
(۱۹۱۶ ، کلیات رعب ، ۸۵).

---اُلٹنا محاورہ.

رک : حشر بپا (---برپا) ہونا.

یہیں سے حشر الٹے گا یہیں ہو گی قیامت بھی
سمجھ رکھا ہے کیوں چھوڑیں زمیں کوئے جاناں کو
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۵۷).

---بَپا / بَرپا کَرنا محاورہ.

اودھم مچانا ، آفت توڑنا ، فساد کرنا ، ہنگامہ کرنا ، کہرام مچانا.

دل حشر بپا کرتا ہے سر پر مرے کیا کیا
جو ہجر کی ساعت ہے قیامت کی گھڑی ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۱۵).

زندے مردہ مردے زندہ ہو چلے حشر برپا کر چلی رفتارِ یار
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۸).

پڑھ کے تیرا خط مرے دل کی عجب حالت ہوئی
اضطراب شوق نے اک حشر برپا کر دیا
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۰).

---بَپا / بَرپا ہونا محاورہ.

اودھم مچنا ، آفت ٹوٹنا ، ہنگامہ ہونا ، کہرام مچنا.

پھر از تیغ ترا نام جب آوے رن میں
تیرے اعدا کے اوپر حشر بپا ہوتا ہے
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۷).

صور تھی منقار مرغ صبح پہلو سے مرے
وہ قیامت قد جو اٹھا حشر برپا ہو گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۵۷). سہا کنوں کے جھولے جب دیکھتی ہوں میری تمناؤں میرے ولولوں میں حشر برپا ہو جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۲۵).

اللہ کیوں بپا ہوا بزم سخن میں حشر
بڑھنے کی بار آئی یہ کس سینہ زور کی
(۱۸۸۴ ، ط ، ط ، ۱۰۱).

---توڑنا محاورہ.
آفت ڈھانا ، اودھم مچانا ، نہایت خفا ہونا. اگر صنعت سحرساز الکو دیکھ پائے حشر توڑے آفت ڈھائے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۷). نہ جاؤں گی تو حشر توڑیں گی ، مجھے تو دونوں آنکھیں برابر ہیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۳).

---ٹوٹنا محاورہ.
۱. **مصیبت آ پڑنا ، پریشانی آنا ، آفت نازل ہونا.** دلہن بیوہ ہو گئی ، ڈیڑھ مہینہ بھی پورا شادی کو نہ ہوا تھا کہ اس عروس چاردہ سالہ پر یہ حشر ٹوٹا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۰). ۲. **شور و غل ہونا ، خفگی ہونا ، ناراضگی ہونا.** رات کو اتنی غلطی ہوئی کہ دو پھول لوکوں میں بھر لیے تھے صبح سے وہ حشر ٹوٹا ہے کہ خدا کی پناہ. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۵۱).

---خِرام (--- کس خ) صف.
اپنی دل کش چال سے دیکھنے والوں کے دلوں میں ہلچل پیدا کرنے والی.

فتنہ در سر بتانِ حشر خرام
ہائے رے کس ٹھسک سے چلتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۱). [حشر + ف : خرام ، خرامیدن - چلنا ، ٹہلنا].

---خِرامی (--- کس خ) امث.
ہلچل مچا دینے والی چال ، ہیجان پیدا کرنے والی رفتار. لوگوں کے قلم کی حشر خرامی نظم اور نثر دونوں کو ایک لاٹھی سے ہانکتا جاتی ہے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۸). [حشر + ف : خرام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (--- ی مج) صف.
بہت زیادہ شور اٹھانے والا ، سراسیمگی پھیلانے والا. حشر خیز گھڑ گھڑاہٹ کبھی یہ غور کرنے کا موقع ہی نہیں دیتی کہ ہم یکہ پر کیوں بیٹھے ہیں. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۵۶). [حشر + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا ، اٹھانا].

---ڈھانا محاورہ.
حد درجہ ظلم کرنا ، فتنہ کھڑا کرنا ، ہیجان پیدا کرنا ، آفت برپا کرنا.

خرام ناز سے دشمن یہ حشر ڈھا دیتے
تمہیں لحاظ تھا کس کا خیال کس کا تھا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰).

بدن کی مہک حشر ڈھا تی رہی
دور بیٹھے ہوئے آنچ آتی رہی

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۹۳).

---کے وَعْدے پَر (اُدھار) دینا محاورہ.
ایسا قرض دینا جس کی ادائیگی کی امید نہ ہو (جامع اللغات).

---مَچانا محاورہ.
رک : حشر برپا کرنا. تو یہ تو یہ ایسا ہی کیا حشر مچاتا ہے کہ آدمی کے ہوش ٹھکانے نہ رہیں. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۲۵).

دو چھینکوں میں منہ دھو ڈالا کھانے کا پھر حشر مچایا
(۱۹۸۶ ، لبیب تیموری ، آتش خندان ، ۲۶۹).

---مَچْنا محاورہ.
حشر مچانا (رک) کا لازم. حضور ... کچھ محل کی بھی خبر ہے صبح سے ایک حشر مچا ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۶).

---میں اُٹھنا ف م.
قیامت کے روز پھر زندہ ہونا ، مسلمانوں کے اعتقاد میں قیامت کے روز سب لوگ زندہ ہوں گے اور اعمال کا حساب کتاب ہو گا پھر بہشت یا دوزخ میں جائیں گے (جامع اللغات).

---نَشْر (--- فت ن ، سک ش) امذ.
رک : حشر و نشر.

ہو جاتا سارا آپ کا بیکار حشر نشر
دیتا جو میرا یار جفا و ستم کو چھوڑ
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۶۳). [حشر + نشر (رک)].

---نِگاری (--- کس ن) امث.
متاثر کن طرز تحریر ، زور دار تحریر. آغا حشر کی ایک ہستی اردو ڈرامے کی دنیا میں ایسی تھی جس نے ... اپنی حشر نگاریوں کا لوہا خود اپنے پیشرو معاصرین سے منوالیا. (۱۹۵۴ ، ترک جور ، ۶). [حشر + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و نَشْر (--- و مع ، فت ن ، سک ش) امذ.
۱. **قیامت کے دن مردوں کا زندہ ہونا.** ایک روز آخر ہم سب اسی کی طرف پھر جائیں گے کہ مریں گے اور حشر و نشر ہو گا. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۲۷۵). حشر و نشر ، جن و ملک ، وحی و الہام تمام چیزیں ایک عالم غیب ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۷۳). اشعار میں عرش و ملائکہ ، حشر و نشر ، حساب و کتاب وغیرہ کا ذکر اکثر آیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۰). ۲. **شور و غل ، ہنگامہ ، آفت ، فتنہ ، فساد.** اگر میں منظور نہیں کرتی ہوں تو خدا جانے یہ دونوں شیطان بھائی بہن کیا قیامت برپا کریں اور کیا حشر و نشر ہو. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۳۶). [حشر - جمع کرنا + و (عطف) + نشر - بکھیرنا].

حَشَرات (فت ح ، ش) امذ.
۱. **کیڑے مکوڑے جو عموماً زمین میں سوراخ کر کے رہتے ہیں یا برسات میں پیدا ہوتے ہیں.** طیور و حشرات سے لوازم سیاحت و

جہانداری ... جمع کیے ہیں۔ (١٨٣٥ ، بستانِ حکمت ، ٣)۔ حشرات (کیڑوں) سے انسان کو کیا فائدے ہیں اور حشرات اور دوسرے حیوان انسان کو کس طرح نقصان پہنچاتے ہیں۔ (١٩٣٠ ، حیوانیات ، محشرعابدی ، ٢)۔ سائنس دانوں کے حامل ایسے شش پائے ، جوڑ پائے ، جن میں جسم تین واضح حصوں میں منقسم ہوتا ہے حشرات کہلاتے ہیں۔ (١٩٧١ ، حشریات ، ١)۔ ٢. **رینگنے والا جانور.**

یہ بھی قسمت ہے کہ انسان یہ ہوں قابق حشرات

ہم تو محروم رہیں اور لیں بوسا جونکیں

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ١٣٩)۔

ریڑھ کی ہڈی جن کے ہوتی ہے

ہیں اسی قسم میں یہ سب حشرات

(١٩١٦ ، سائنس و فلسفہ ، ٣١)۔ [ع : حشرہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

---اَرْض کسی اضا(---فت ا ، سک ر) امذ.
رک : حشرات الارض.

جب سطح زمیں نظر کرے طے شورِ حشراتِ ارض یہ ہے

(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٢١٧)۔ [حشرات + ارض (رک)]۔

---اُلْاَرْض (---ضمت، غم ا سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ

١. **زمین میں بِل بنا کر رہنے والے کیڑے جیسے سانپ ، بچھو وغیرہ ، زمین کے موذی کیڑے ، برساتی کیڑے ؛ رینگنے والے جانور.** موز و مگس و حشرات الارض سے کہ ان کی شاخوں پر پھرتے تھے جی اٹھے۔ (١٨٠٥ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ٢٨٣)۔ ہم حکیم خطرۂ جان جو حشرات الارض کی طرح اطراف و جوانب میں منتشر ہو رہے ہیں رفتہ رفتہ معدوم ہو جائیں گے۔ (١٨٨٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٣)۔ یہ عبادت گاہیں ہرانی ہو کر حشرات الارض کی جولاں گاہیں ہو جاتی ہیں۔ (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٥ : ١٦١)۔ ٢. **(مجازاً) کم مایہ ، کم اہمیت والے ، حقیر.** اردو کے جتنے حشرات الارض شعرا ہیں وہ دس دس بیس بیس برس زندہ رہ کر ختم ہو جائیں گے۔ (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٧ : ٢٧٠)۔ [حشرات + رک : ال (١) + ارض (رک)]۔

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
(نباتیات) کیڑے مکوڑوں کی پرورش ، بعض پودے مختلف قسم کی چیونٹیوں کو پناہ دیتے ہیں اور انہیں غذا فراہم کرتے ہیں تا کہ وہ جانوروں کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں. یہ چیونٹیاں پودے کو نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ حفاظت کرتی ہیں مثلاً آم ، لیچی اور امرود وغیرہ کے پودے. حشرات پروری :- بعض پودے جانوروں کے حملوں سے محفوظ رہنے کی خاطر مختلف قسم کی چیونٹیوں (Ants) کو پناہ دیتے ہیں اور انہیں غذا بھی فراہم کرتے ہیں۔ (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ١ : ١٢٧)۔ [حشرات + ف : پرور، پروردن = پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَسَنْد پُھول (---فت پ ، س ، سک ن ، و مج) امذ.
(نباتیات) ایسے پھول جن میں حشرات (کیڑوں) کے ذریعے بار زیرگی عمل میں آتی ہے یہ پھول بڑے اور بہت ہی نمایاں ہوتے ہیں ان کی پنکھڑیاں خوش رنگ اور خوشبودار ہوتی ہیں ان پھولوں میں شہد بھی پایا جاتا ہے مثلاً سورج مکھی ، کپاس ، دھنیا ، گل چاندنی ، رات کی رانی وغیرہ. حشرات پسند پھولوں میں کیڑوں کو اپنی جانب راغب کرنے کے لئے مختلف توافقات پائے جاتے ہیں۔ (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ١ : ٢٠٦)۔ [حشرات + ف : پسند ، پسندیدن = پسند کرنا + پھول (رک)]۔

---خورْ پَودے (---و مج ، نیز معد ، سک ر ، و لین) امذ.
(نباتیات) وہ پودے جو اپنے رنگ و رُوپ اور شہد کی بدولت کیڑے مکوڑوں کا شکار کرتے ہیں اور اپنے غدود کی ہاضم رطوبتوں کی مدد سے انہیں قابل ہضم بنا کر جذب کر لیتے ہیں. ان پودوں میں سب سے مشہور پچرپلانٹ (Pitcher Plant) ہے جو چھوٹا سا صراحی نما پتوں والا پودا ہے. حشرات خور پودے ... کچھ عرصہ پہلے ایسے بہت سے پودوں کی کہانیاں مشہور تھیں جو افریقہ کے گھنے جنگلات سے منسوب کیے جاتے تھے۔ (١٩٨٥ ، حیاتیات ، ١٥٢)۔ [حشرات + ف : خور ، خوردن = کھانا + پودے (پودا (رک) کی جمع)]۔

---کُش (---ضم ک) صف.
کیڑے مکوڑوں کا خاتمہ کرنے والی ، کیڑے مار (عموماً دوا). یہ دوائیں بہت سستی ہوتی ہیں ، ان کو حشرات کش ... کہا جاتا ہے۔ (١٩٣٠ ، حیوانیات ، محشرعابدی ، ١٠١)۔ زیادہ تر حشرات کش ادویہ جن سے دھونی دی جاتی ہے قطروں کو ہلاک یا ناکارہ نہیں کر پاتیں۔ (١٩٨١ ، جدید سائنس ، کراچی ، اگست ، ٨٨)۔ [حشرات + ف : کش ، کشتن = مار ڈالنا]۔

حَشْرات (فت ح ، سک ش) امث.
شور و غل ، ہنگامہ ، اودھم پیچھے سے شکاری سب بڑے بڑے ڈھول اور جھانجھ بجانا اور حشرات مچانا شروع کرتے ہیں۔ (١٨٣٨ ، تاریخ ممالک چین ، ١ : ٢٢)۔ پڑھائی وڑھائی کیا خاک ہوتی صبح کی حشرات میں کچھ کہا کے نہ گیا تھا۔ (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ١٥٥)۔ اف : مچانا. [حشر (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

حَشَراتی (فت ح ، ش) صف.
حشرات (رک) سے منسوب یا متعلق ، کیڑوں کا. تحقیقی لگن میں صومالیہ کے حشراتی انواع کا جائزہ (لینے) کے لیے وہاں آنا چاہتے تھے لیکن بیماری نے مہلت ہی نہ دی۔ (١٩٧٩ ، جدید سائنس ، کراچی، دسمبر، ٨٥)۔ [حشرات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَشْرَن (فت ح ، سک ش ، فت ر) امث.
حشر بپا کرنے والی ، ہنگامہ کرنے والی ، قیامت ڈھانے والی ، شریر (عورت).

جو اسا تی کی ہو دشمن لکھے پڑھے کیا خاک وہ حشرن

(١٩٣٦ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ٢٦٧)۔ [حشر (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث]

حَشَرَہ (فت ح ، ش ، ر) امذ.
کیڑا. ان (برگ حشرہ یعنی پات کیڑا) کے پنکھوں میں پتوں کی رگوں کی طرح دھاریاں بھی ہوتی ہیں اور اسی لیے پتے اور اس حشرے (کیڑے) میں فرق کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے.(۱۹۳۰ ، حیوانیات ، محشرعابدی ، ۷۳). ریگستانی ٹڈی ... ایک طاقتور پرواز والا حشرہ ہے. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۱۷۳). [ع : حَشَرَہ (ح ش ر)].

حَشْری (فت ح ، سک ش) صف.
۱. سرکش (گھوڑے کے عیوب میں سے ایک عیب).

نہ حشری نہ کبری نہ شب کور وہ
نہ وہ کہنہ لنگ اور نہ منھ زور وہ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۸). او توسن لٹورے تجھ میں سب طرح کا عیب ہے ، حشری ... کہنہ لنگ. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشر با (انتخاب) ، ۶ : ۳۵۳). **۲. رک : حشری باغی ، دیکھا دیکھی بغاوت کرنے والا.** ملک باغیوں کی بے شمار جمعیت اور حشری فوج جمع کی ہے دور دور تک ملک مار لیا ہے.(۱۸۸۳ ، دربارا کبری، ۴۳). [حشر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---- باغی امذ.
وہ جو دوسروں کی دیکھا دیکھی بغاوت کر دے ، اتفاقی سرکش. دفعۃً برپا کہ دکن کے حشری باغیوں نے بہت سی جمعیت پیدا کی ہے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۸۰). [حشری + باغی (رک)].

---- گھوڑا (---و مج) امذ.
تند اور شرارتی گھوڑا ، وہ گھوڑا جو اور گھوڑوں کے ساتھ مل کر نہ رہے. یہ حشری گھوڑا اس قابل البتہ ہے کہ اگر دجال قیامت کے قریب نمایاں ہو تو اسے گدھا جان کر اس پر سوار ہو. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) افادات سلیم ، ۵۸). [حشری + گھوڑا (رک)]

حَشَرِیّات (فت ح ، ش ، کس ر ، شد ی) امث.
حشرات (رک) سے متعلق علم. حشرات کی اس اہمیت کے پیش نظر ان کی جماعت کو علیحدہ رکھا گیا ہے اور ان کے سائنس کو حشریات کہا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، محشرعابدی ، ۱۲۲). ڈاکٹر صاحب کو ایک مقام حاصل تھا ، ان کی تحقیقات کا دائرہ صرف حشریات تک محدود تھا. (۱۹۷۹ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ۷۷). [حشری (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

حَشْرِیَّہ (فت ح ، سک ش ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
حشر (رک) کی طرف منسوب. سید علی ہمدانی کا قول ہے کہ ... اٹھارہ عالم ہیں چنانچہ عقلیہ اور نوریہ اور روحیہ اور نفسیہ ... خیالیہ اور برزخیہ اور حشریہ اور جلالیہ بھی لکھا ہے.(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۰۳). [حشر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + یہ ، لاحقۂ نسبت]

حَشَفَہ (فت ح ، ش ، ف) امذ.
مرد کے عضو تناسل کی سپاری ، سر ذکر. پھر حشفے کو فرج میں داخل کیا اس طرح پر کہ دونوں ختنے مل گئے تو خاوند پر غسل واجب نہ ہو گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۵۶). جب خون بہنے لگے یا زخم حشفہ کو کھا کر بالکل ختم کر دے تو ڈ کرمیں ایک نلکی مریض کے پیشاب کرنے کے لئے ڈال دینا چاہیے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۰۳). [ع : حشفہ (ح ش ف)].

حَشَم (فت ح ، ش) امذ.
۱. شان ، شوکت ، جاہ.

حشم کی سو چوندھیر نے نوبیاں اٹھیاں
دکھن کے سو دریا تے موجاں اٹھیاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸).

خاصا ہے تیرے اسم کا ہو جس کے دل میں نقش
جاہ و حشم سیں اس کوں سلیمان سو کرے

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۲).

دینے چلے ہیں اوس کو مبارک کہ آج وہ
شاہنشہِ زمانہ ہے بر مسند حشم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸).

عروس سلطنت نازاں ہے اپنی جوانی پر
حشم کا جاہ کا اقبال کا سہرا ترے سر ہو

(۱۹۱۶ ، سرتاج سخن ، ۴۹).

بادشاہی کے لوازم خدم و جاہ و حشم
کرۂ ارض کے اقسام عجائب تحفے

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۵۵). **۲. لشکر ، فوج ، گروہ.**

حشم سات دے کر اسد خان کوں
پٹھا بیگ دے ملک بیدان کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۳).

توں سلطان مصحف علم ہے ترا
نیاں ہور ولیاں سب حشم ہے ترا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸).

کون یہ سلطنت تاب آتا حشم خوبی کا جس رکاب آتا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۵).

ہم بھی پھرتے ہیں یک حشم لے کر
دستۂ داغ و فوج غم لے کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۹). جوق جوق اور طوق طوق ... اور حشم حشم ساحران نامی باز و بط و اژدر پر سوار وارد ، دشت مصاف ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۵). **۳. نوکر ، چاکر ، خادم.**

جو سن میں کوئی ایسے کاماں کرے
تو اس سوں رعیت حشم کیا ڈرے

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۹).

خیل و خدم و حشم میں قیصر اخلاق میں پیرو پیمبرؐ

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۵). نور محبت کا اجالا نہ ہو تو ... طاق و رواق خدم و حشم سب ہیچ ہیں. (۱۹۵۳ ، ظفر علی خاں ، ایڈیٹر کا حشر ، ۵). [ع : (ح ش م) ، حشمت (رک) کی جمع].

---- (و) خَدَم (---(و مج) فت خ ، د) امذ.
نوکر چاکر ، خادمان ، خُدّام.

حشم خدم گھوڑے خیل دام خزانان ہاتی فیل

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۷ الف).

حشم خدم سب ہی سے نا اُمید ہو بیٹھا
محلّ رحم تھا بے خانماں امام حسین

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۶). اس قدر حشم و خدم فراواں ہمراہ کیوں لائے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۰۱). بادشاہ (امجد علی شاہ) اپنے حشم و خدم کے ہمراہ فرح بخش کی سیڑھیوں تک ہمارے استقبال کو آئے. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۶۸). [حشم (رک) + و (عطف) + خدم (رک)].

حَشْمَت (فت ح ، سک ش ، فت م) امث.
دبدبہ ، مرتبہ ، عظمت ، لوازمات شان و شوکت (مثلاً دولت ، ساز و سامان ، نوکر چاکر فوج و لشکر).

ہوجیے کوئی چرخ سے اتنا ، کہ اس حشمت پہ آہ
تس وہ اسکندر کہاں کھویا وہ دارا کیا کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۹). دنیا کے مال و حشمت کی ان کی نظروں میں وقعت ہی نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۷).

مرتبہ ، توقیر ، حشمت ، آبرو ، عزّت بڑھے
دولتِ برطانیہ کے عہد میں وقعت بڑھے

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، (نارائن پرشاد ورما) ، ۱۰۹).

آئینے میں آج مستقبل کے آتی ہے نظر
نوعِ انسانی کی حشمت زندگی کا اختتام

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تارگریباں ، ۷۳). [ع : (ح ش م)].

حَشْو (فت ح ، سک ش) امذ.
۱. غیر ضروری اضافے یا چیزیں (جو اصل حقیقت میں داخل کر دی جائیں). خالص اسلام کی حمایت کریں اور اس کو حشو و زواید سے پاک کر کے تمام عالم کو دکھا دیں. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۹۷). اس میں عجمی اور ہندی تصرفات کی وجہ سے بہت کچھ حشو و زوائد شامل ہو گئے ہیں. (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۷). **۲. (علم معانی) کلام میں زائد لفظ یا عبارت (جس کے حذف کر دینے سے معنی اور مفہوم میں خلل نہ پڑے).** کوئی لفظ حشو و بیکار نہیں ہے. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۸۹). رسالہ نہایت طول طویل اور حشو و زواید پر مشتمل تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۱ : ۸۶). یہی ٹکڑا جسے سیماب حشو و زوایِد میں شمار کرتے ہیں پورے شعر کی جان ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۲۷). **۳. (عروض) بیت کے مصرع اوّل کے صدر اور عروض کا درمیانی جزو اور مصرع دوم کے ابتدا اور ضرب یا عجز کا درمیانی جزو (مثلاً اگر شعر میں چھ مفاعیلن ہوں تو مصرع اول کا پہلا مفاعیلن صدر دوسرا حشو تیسرا عروض ، دوسرے مصرع کا پہلا مفاعیلن ابتدا دوسرا حشو تیسرا ضرب یا عجز ، اور اگر بحر مثمن ہو تو ہر مصرع کے درمیانی دو ارکان حشو کہلائیں گے.** صدر اور عروض کے درمیان اور ابتدا اور عجز کے مابین جو رکن یا ارکان ہوں وہ ایک یا سب حشو کہلاتے ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۰). رمل مثمن جس میں صدر اور ابتدا سالم ہیں اور حشو مخبون ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، مضامین ، ۱ : ۳۵). ف اور ع دونوں متحرک ہوں تو یہ ہمیشہ فعل نمبر ۲ یا فعلن نمبر ۱ کا جزو ہو کر آئے گا تنہا نہیں آ سکتا اسلیے حشو ہے. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۳۳). **۴. (طب) روئی وغیرہ کو بدن کے کسی سوراخ یا زخم میں بھرنا** (مخزن الجواہر). **۵. بے کار ، بے مصرف یا فضول چیز.** میرے بیٹے تمہاری خدمت میں رہنگے حشو کم عقلی کا (جو ان کے سینے میں جمع ہوا ہے) دور ہو کر علم کے جواہر سے پر ہو گا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۶).

زمانے پر ہے روشن حالت زار
نہ سمجھو حشو مجھ عزوں کا اظہار

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۷۶). **۶. بے قدر و قیمت (شخص) ، فضول (انسان).** وہ لغو و حشو ہو کر صفحۂ روزگار پر ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۳۱). **۷. کمینہ ، آداب سے ناواقف شخص ، (مجازاً) وحشی.** یہ تو ہم کو حشو نظر آتا ہے حیوانوں سے لڑتے اور صحبت گرماتے گرماتے ... حیوان ہو گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷). **۸. چھوٹے اونٹ ؛ تکیے اور گدے وغیرہ کے اندر بھری جانے والی چیز** (پلیٹس). [ع : (ح ش و)].

ـــِ قَبِیح کس صف (ـــِ فت ق ، ی مع) امذ.
(علم معانی) حشو کی ایک قسم ، کلام میں وہ زائد لفظ یا عبارت جو کلام کو عیب دار کر دے. حشو قبیح کہ کلام اس کے سبب سے بے لطف اور کم رتبہ ہو جائے. (۱۸۸۱ ، بحر الفصاحت ، ۶۸۹). حشو قبیح وہ زاید لفظ ہوتا ہے جو مخلِ فصاحت ہو. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۳۲). [حشو + قبیح (رک)].

ـــِ مُتَوَسِّط کس صف (ـــِ ضم م ، فت ت ، و مشدد بکس) امذ.
(علمِ معانی) حشو کی ایک قسم ، کلام میں وہ زائد لفظ یا عبارت جس کی وجہ سے نہ کلام کا حسن بڑھے اور نہ اس میں کوئی عیب پیدا ہو. حشو متوسط کہ نہ باعث قباحت کلام ہو نہ موجب خوبی کلام. (۱۸۸۱ ، بحر الفصاحت ، ۶۹۱). حشو متوسط کے رکھنے سے نہ زینت کلام ہوتی ہے اور نہ خلاف فصاحت کوئی بات. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۳۲). [حشو + متوسط (رک)].

ـــِ مَلِیح کس صف (ـــِ فت م ، ی مع) امذ.
(علم معانی) حشو کی ایک قسم ، کلام میں وہ زائد لفظ یا عبارت جو کلام کی زینت یا حسن کا باعث ہو. حشو ملیح ... اس کے لانے سے ایک نوع کی خوبی حاصل ہوتی ہے. (۱۸۸۱ ، بحر الفصاحت ، ۶۹۱). حشو ملیح ... معائب میں نہیں محاسن کلام میں شمار ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۳۳). [حشو + ملیح (رک)].

ـــِ مِنْہا / مِنْہائی (ـــِ کس م ، سک ن) امث.
تفریق ، تفریق یا منہا کی گئی مقدار ؛ لگان میں جھوٹ (پلیٹس). [حشو + منہا (رک) / + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَشْوا (فت ح ، سک ش) امذ.
رک : **حشفہ** (پلیٹس). [حشفہ (رک) کا بگاڑ].

حَشْوی (فت ح ، سک ش) صف.
آنتوں کا ، امعائی ، آنتوں سے متعلق. دروں دوہرے ... یہ پہلی

حشوی یا پس چالوی درز کے ناقص طور پر بند ہونے سے رونما ہوتے ہیں. (١٩٣٤ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ١ : ١٤٢). بسترہا کے عام عوارض حسی ، حرکی اورحشوی عوارض کے خانوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٣٨٨). [ع].

حَشْوِیَات (فت ح ، سک ش ، کس و ، شد ی نیز بلا شد) امذ.
حشو ، معنی (١) و (٢) (رک) کی جمع.

اسی سے بیت خدا کی بڑھی ہے شہرت عام
نہ اس میں سقم و خطا ہے نہ حشویات کا نام

(١٨٨٩ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ٢٩٠). مختصر عبارت کو بعض حشویات کے ادخال سے جو نفس قصہ پر اثر انداز نہیں طول دے دیا گیا ہے. (١٩٦٩ ، محمود شیرانی ، مقالات ، ٥٥). [حشو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یات ، لاحقۂ جمع].

حَشْوِیَّہ (فت ح ، سک ش ، کس و ، شد ی بفت) امذ.
(حقارتاً) اصحاب الحدیث میں سے وہ لوگ جو تجسیم باری تعالیٰ سے متعلق احادیث کے ظاہری معنی لیتے تھے ، معتزلہ سب ہی اصحاب الحدیث کو حشویہ کہتے تھے (ماخوذ : انسائیکلوپیڈیا آف اسلام). جو آیتیں بظاہر تشبیہ پر دلالت کرتی ہیں جب ان کے اصلی معنی بیان کرنے سے علما نے سکوت کیا اور ان کو بعض حقیقی معنوں پر مقصود رکھا تو ... خود مسلمانوں میں حشویہ اور غلاۃ شیعہ عقیدۂ تشبیہ میں غلو کرنے لگے. (١٨٩٩ ، مقالات حالی ، ١ : ٢٣٥). جو لوگ کتاب و سنت پر عامل نہیں وہ صوفی نہیں ان کو حشویہ یا باطنیہ کہنا چاہیے. (١٩٥٣ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ٢٣٢). کرامیہ حشویہ اشعریہ کہتے ہیں کہ اسم مسمیٰ کا عین اور تسمیہ سے غیر ہوا کرتا ہے. (١٩٤٠ ، کاشف الاسرار ، ٣٠). [حشو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَشِیش (فت ح ، ی مع) امث.
١. خشک پتے یا گھاس ، بھنگ کے خشک پتے. سبزہ ... جب ہرا ہوتا ہے تو اسے کلاء کہتے ہیں اور جب خشک ہوتا ہے تو اسی کو حشیش کہتے ہیں. (١٩٢٥ ، تاریخ اسلام ، شاہ معین الدین ندوی ، ٣ : ١٢٥). **٢. (أ) بھنگ (بطور نشہ آور شے).** اسی حشیش کی بدولت مبتذل سے مبتذل فلاح اپنے کو تھوڑی دیر کے لئے ایسا بشّاش بنا لیتا ہے کہ اسے بادشاہوں کا بھی رشک نہیں رہتا. (١٨٩٤ ، تمدن عرب ، ٣٣٠).

ساحر الموط نے تجھ کو دیا برگ حشیش
اور تو اسے بے خبر سمجھا اسے شاخ نبات

(١٩٢٤ ، بانگ درا ، ٢٩٤). کلاس کے کسی ذہین نوجوان نے گروپ شادی اور حشیش کا قصہ چھیڑ دیا. (١٩٨١ ، راجہ گدھ ، ١٣). **(ب) بھنگ (بطور دوا).**

سب عقاقیر سب حشیش و ہشیم
برگ و اعشاب اور حبیم و عمیم

(١٨٨٤ ، نظم طباطبائی ، ١٨٠). **اف : پلانا ، پینا. ٣. ایک فرقہ جس** کا رہنما و بانی حسن بن صباح بتایا جاتا ہے ، اس نام کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حشیشین ، **لوگوں کو بھنگ پلا کر اپنی بنائی ہوئی فرضی جنت میں لے جاتے تھے ، حشیشی فرقہ ، حشیشین کا فرد ، حشیشی.** بعض درویش تو مثل فرقۂ حشیش جس کا ذکر کسی مقام پر آگے آوے گا ، مذہبی دل سوزی پیدا کرنے کے لئے محرک اندرونی استعمال میں لاتے ہیں. (١٨٨١ ، کشاف اسرار المشائخ (ترجمہ) ، ٢٢). [ع : (ح ش ش)].

ـــــ الْاَدْوِیَہ (ـــــ ضم ش ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی) امذ.
ایک پودا جو تلی کے لیے مفید ہوتا ہے ، حشیش الطحال (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [حشیش + رک : ال (١) + ادویہ (رک)].

ـــــ الْبَتُول (ـــــ ضم ش ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، و مع) امث.
یورپ میں پیدا ہونے والی ایک نبات جو سدا بہار کی قسم ہے (ونٹرگرین) اس کے روغن میں پائے جانے والے قدرتی سیلی سلیٹس سے ایک قسم کا تیزاب بنتا ہے جسے سیلی سلک ایسڈ کہتے ہیں (ماخوذ: خزائن الادویہ ، ٣ : ٥٢٥). [حشیش + رک : ال (١) + بتول = ایک نبات].

ـــــ الْبَحْر (ـــــ ضم ش ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ح) امذ.
عنبر. یاقوت کے نزدیک المندب (مرنے والوں پر ماتم کا مقام) کے نام کی ابتدا کا تعلق اہل حبشہ کے سمندر عبور کر کے یمن میں آنے سے ہے ... المندب میں عنبر (موسوم بہ حشیش البحر) جمع کیا جاتا تھا. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٧٩٦). [حشیش + رک : ال (١) + بحر (رک)].

ـــــ الْبَرَص (ـــــ ضم ش ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ر) امذ.
ایک کیلا جو برص کے مرض کے لیے مفید ہے (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [حشیش + رک : ال (١) + برص (رک)].

ـــــ الطِّحَال (ـــــ ضم ش ، غم ا ل ، شد ط بکس) امث.
(طب) ایک پودا جو تلی کے لیے مفید ہوتا ہے ، حشیش الادویہ (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [حشیش + رک : ال (١) + طحال (رک)].

ـــــ کا سَت (ـــــ فت س) امذ.
حشیش کا جوہر. آپ کی شراب کی بوتل میں حشیش کے ست کی گولی ڈالتا گیا ، یہی وجہ ہے کہ آپ اور ڈاکٹر صاحب اس رات کو نہایت آرام سے سوئے. (١٩٣٤ ، فرحت ، مضامین ، ٦ : ٩٧).

ـــــ کا شیرا (ـــــ ی مع) امذ.
سیال حشیش ، بھنگ کا ست ، شربت ورق الخیال. شہزادیاں اس داستان میں کتنی ہیں ... دمشق کی شہزادی شربت ورق الخیال یا حشیش کے شیرے پر پلی تھی. (١٩٨٥ ، نقد حرف ، ٢٨٤).

حَشِیشَہ (فت ح ، ی مع ، فت ش) امث.

رک : حشیش ، تراکیب میں مستعمل.

ـــُ الحِمار (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ح) امث.
(نباتیات) ایک پہاڑی درخت کا پھل اور اس کا وہ دانہ جو پھل کے چھتر پر ہوتا ہے ، اسے بطور دوا استعمال کرتے ہیں اور اس کے رس کا داغ نہیں چھوٹتا ، دھوبی اسکا رس کپڑوں پر نشان ڈالنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ، اس کی دھونی یا رس لگنے سے بدن سوج جاتا ہے اور بدن پر نیل پڑ جاتے ہیں ، بلادر ، بھلاواں Semecarpus Anacardium بلاوان تبعیہ ... اس خاندان میں حشیشۃ الحمار (ڈڈلی نانٹ شیڈ) بھنگ، تبا کو اور جوز ماثل یعنی دھتورے کے پودے داخل ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۷۵). [حشیشۃ + رک : ال (۱) + حمار (رک)].

ـــُ الدّاخِس (ـــ ضم ت ، غم ا ل ، شد د ، کس خ) امث.
ایک رونیدگی ہے کہ پہاڑیوں میں پیدا ہوتی ہے ، پتے مسور کے پتوں کی طرح اور کچھ ان سے بڑے ہوتے ہیں دوسرے درجے کے آخر میں گرم و خشک ہے، محلل و ملطف ہے ، اس کے لیپ سے سر کے گنج قروح شہیدیہ اور داخس کو نفع پہونچتا ہے خزائن الادویہ ، ۳: ۹۰۲). [حشیشۃ + رک: ال(۱) + داخس (رک)].

ـــُ الدّینار (ـــ ضم ت ، غم ا ل ، شد د ، ی مع) امث.
ایک پودا ہے ہرسال اس کی گرہ دار جڑ میں سے نازک خوبصورت کونپلیں پھوٹتی ہیں پھر یہ کونپلیں شاخیں ہو جاتی ہیں جن میں پھول لگتے ہیں ، یہ پھول موسم خزاں میں فنا ہو جاتے ہیں لیکن ان پودوں کی جڑیں مدامی اور ڈنٹھل یکسالہ ہوتے ہیں. حقیقی مدامی پودے درخت اور جھاڑیاں ہیں ، یہ ہر سال بڑھتی ہی جاتی ہیں اور ان کا کوئی حصہ ہوا میں فنا نہیں ہوتا ، ان کی شاخوں میں سال بسال پھول اور پھل لگتے ہیں. (ماخوذ: مبادی سائنس ، ۱۹۱۰) یہ بات خیال رکھنے کے قابل ہے کہ نتیجہ بالواسطہ وہی عمدہ اور بہتر ہوتی ہے جس کے نر و مادہ پھول الگ الگ پودے میں ہوں اس قسم کے پودے کی مثال کھجور ارنڈ خربوزہ ... اور حشیشۃ الدینار ہے. (۱۹۳۹ ، رسالہ علم نباتیات ، ۹۰). [حشیشۃ + رک : ال (۱) + دینار (رک)].

ـــُ الزُّجاج (ـــ ضم ت ، غم ا ل ، شد ز بضم) امث.
کہتے ہیں کہ یہ انجرۂ سیاہ ہے ... اور حشیشۃ الزجاج اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے کانچ کو پگھلاتے ہیں . کھاری رستوں اور دیواروں اور کنبوں اور ویرانوں اور تری کے مقاموں میں پیدا ہوتی ہے. فلسطین میں یہ چیز بہت ملتی ہے اس کی شاخیں سخت اور پتلی اور سرخی مائل ہوتی ہیں پتے جنگلی تلسی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور کھردرے ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۹۰۲). [حشیشۃ + رک : ال (۱) + زجاج (رک)].

ـــُ السُّعال (ـــ ضم ت ، غم ا ل ، شد س بضم) امث.
ایک رونیدگی ہے جس کے پتے ناشپاتی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ... اس کے لیپ سے ترخارش جاتی رہتی ہے ، آنکھوں میں لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے سانس کی تنگی اور کھانسی کے لیے اتنا مفید ہوتا ہے کہ اس کی دھونی سے بھی یہ شکایتیں جاتی رہتی ہیں. ابن بیطار کہتا ہے کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تخیون کہتے ہیں اور حشیشۃ السعال کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۸). [حشیشۃ + ع : ال (۱) + سعال (رک)].

ـــُ السُّلطان (ـــ ضم ت ، غم ا ل ، شد س بضم ، سک ل) امث.
بعض کہتے ہیں کہ سرسوں اور رائی ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ایک اور رونیدگی ہے جس کے پتے چوڑے اور جڑ بڑی ہوتی ہے، حرف الراسا اسکندریہ میں حشیشۃ السلطان کہلاتی ہے بعض اسکو ... نمک اور پانی میں جوش کر کے اور نچوڑ کر دودھ کے ساتھ کھاتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳: ۲۰۳). [حشیشۃ + رک : ال (۱) + سلطان (رک)].

ـــُ الفُقَرا (ـــ ضم ت ، ضم ا ، سک ل ، ضم ف ، فت ق) امث.
(طب) بھنگ (رک) کا اصطلاحی نام. اصطلاح میں بھنگ کے بہت سے نام ہیں حشیش حشیشۃ الفقرا ، نشاط افزا ، فلک تاز ، عرش نما ، حبۃ الفقرا ، شہوت انگیز ، موذی النوم ، چتر اعظم ، زمرد رنگ وغیرہ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲: ۳۶۲). [حشیشۃ + رک : ال (۱) + فقرا (رک)].

ـــُ الکَبِد (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، کس نیز سک ب) امث.
ایک پودا جس کے اجزا جگر سے مشابہ اور جگر کے مرض میں مفید ہوتے ہیں. سمندر کا پانی خشک ہو کر سمندر سے پیچھے پیچھے ہٹتا گیا تو کچھ خوردبینی پودے پانی سے نکل کے زمین پر آنے شروع ہو گئے چنانچہ زمین پر حشیشۃ الکبد کا پہلا پودا نمودار ہوا. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۶). [حشیشۃ + رک : ال (۱) + کبد (رک)].

حَشیشی (فت ح ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. حشیش (رک) سے متعلق ، نشہ آور.

کب تک افسانہ و افسوں کی حشیشی راتیں
طلب جنس و تلاش شب انگل کب تک

(۱۹۶۹ ، کوہ ندا ، ۸۳). ۲. رک : حشیش معنی نمبر۲. ایک شاخ علاحدہ حشیشی یا باطنی کے نام سے مشہور ہوئی جس کا سرغنہ حسن بن صباح تھا. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۰). [حشیش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَشیشِیِّین (فت ح ، ی مع ، کس ش ، شد ی ، ی مع) امذ ؛ ج.
حشیشی فرقے کے لوگ. تیسری جلد ... اسمٰعیلی فرقے ... حسن بن صباح اور اس کے جانشینوں یعنی الموت کے ، حشیشین کے حالات پر مشتمل ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۷۵). [حشیشی (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

حَصا/حَصیٰ (فت ح / ۱ بشکل ی) امث.
کنکریاں ، سنگ ریزے

تجھ پہ صلوٰۃ و سلام ربِ سمٰوات سے
روز و شب صبح وشام قدرِ رمال و حصے
(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۶۲)
بلا کش کو فرشِ حریر سے بڑھ کر
سرِ ریگزاروں حصیرِ حصا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶۲)۔ [ع : (ح ص ی)]۔

حِصّا (کس ح ، شد ص) امذ.
رک : حصّہ (بلیشں)۔

حَصات/حَصاۃ (فت ح) امث.
۱. کنکری ، سنگریزہ ، پتھر. روایت کی مسلم اور چاروں اصحاب سنن نے ابوہریرہ سے کہ منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع حصات سے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۸)۔ ۲. گردے یا مثانے وغیرہ کی پتھری. حصاۃ المثانہ وہ سنگ مثانہ ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۷)۔ اس شدید درد کے محسوس ہونے کی جو اس کے کسی حصاۃ سے مسدود ہو جانے پر پیدا ہوتا ہے کسی حد تک توجیہ ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح ، ۱۷۰)۔ کیل سس نے اکثر تصریحات درجۂ استناد حاصل کر چکی ہیں، مثلاً حبتی اخراج حصاۃ... اور دندان سازی. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۰۰)۔ [ع : (ح ص ی)]۔

---الکَبِد (۔۔۔ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، کس نیز سک ب) امث.
جگر کی پتھری. سنگ گردہ اور حصات الکبد جب اپنی اپنی نالیوں ... میں گزرنے لگتا ہے تو اس وقت شدید درد پیدا ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیرعمل ، ۳۴)۔ [حصات + رک : ال (۱) + کبد (رک)]

حَصاد (فت ح) امث.
فصل کی کٹائی. زروع اور ثمار میں بوقت حصاد اور درو اور بختگی ... ایک نصاب تعین پانے ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ۲ : ۵۱۰)۔ [ع : ح ص د]

حِصار (کس ح) امذ.
۱. **دائرہ ، گھیرا ، حلقہ**

بتورِ حسن کی گرمی بجا ہے اے کل رو
خطِ سیاہ ہے تیرا حصارِ آتشِ حسن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۵)۔
حصارِ حسن کے ہالے میں منہ نظر آیا
ملا کے ہاتھ جو لی اس حسین نے انگڑائی
(۱۸۰۸ ، سحرِ بے مثال ، ۱۱۹)۔ ہم نے زمین صاف کی اور اس کو لیپا پوتا پھر صاف چونے سے تین حصار بنائے. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۶۶)۔ وسائل کا حصار بہ نسبت دولت کے زیادہ وسیع ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۰)
۲. **قلعہ.**

مگر کسی غیر کا اس پہ نہ ہرگز چلے
بارہ اماماں کرا اس ہے مدد جیوں حصار
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۵)۔ آخر سب مجھے تن تنہا چھوڑ کر اس حصار سے باہر نکلے. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۱۸۹)۔ منادیان لشکر صدا دور باش کی دیں تو اس وقت حصار اپنے سے عرصہ دار و گیر میں آتا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۱۹)۔
سیلاب وار رن میں بڑھا لشکر حریف
چاروں طرف سے گھیر لیا دامنِ حصار
(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۵)۔ ایک ایسی ذات گرامی ہے جو اپنی جگہ پر ایک حصارِ علم و ہنر ہے. (۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۷)۔ ۳. **فصیل ، شہر پناہ.**

جو سیانے ہے بے طاقتی کا حصار
منگوں آ کے اس دیکھیا تسوں بار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ غواصی ، ۲۱۳)۔
کیا روکے قضا کے وار تعویذ
قلعہ ہے نہ کچھ حصار تعویذ
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۱۸)۔ شاہ ایرانین نے دارالسلطنت کا ایک حصار تعمیر کرایا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۲۳)۔
آج میں ہوں حصار پر تنہا
اور ہیں دشمنوں کی بندوقیں
(۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۳۳)۔ ۴. **ایک طرح کا ٹوٹکا جو بلا یا آسیب وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے دعا یا عمل پڑھ کر انگلی کے اشارے سے ایک خیالی دائرہ بنایا جاتا ہے.**

اس کا حصار نام علی کا جو ہے مدام
جیوں تاج ہو حصار ہے ہر اک حصار پر
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۸)۔
ہماری بزم میں آ زاہدِ عزیمت خواں
کہ دور ساغرِ مے ہے حصار کے بدلے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۷۳)۔
چار آئنے پر ثبت حفاظت کی دعا ہے
کھینچے جو دعاؤں کا حصار ان کو بجا ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترماتم ، ۶ : ۶۸)۔ ۵. **پناہ گاہ.**
سمجھوں میں بعد مرگِ اویس کو حصار امن
مرقد کے گرد دیں جوہ کاوہ سمند کو
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱۶)۔ جھوٹی عزتوں کی حرص و ہوس نے تیرے بندوں کو کہیں کا نہ رکھا... اپنے کرم کے حصار میں بچا لے. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۸)۔ ۶. **شمار ،** گنتی. احاطہ حصار سے افزوں چڑھ گئی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸)۔ درود شریف کے فضائل بے حد و حصار ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲)۔ ۷. (موسیقی) **مجازء راگ کی دو راگنیوں (سہ گہ اور حصار) میں سے ایک راگنی.** اس کا دوسرا شعبہ حصار آٹھ نغموں سے مرکب ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۰)۔ ۸. (نجوم) **کوکبۂ قیطورس کے ۳۷ ستاروں میں سے ایک ستارے کا نام** شکم اسپ میں ستارہ ہے جس کو بطن کہتے ہیں دست راست میں جو ستارہ ہے اس کو حصار. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۷)۔ [ع : (ح ص ر)]

---- باندھنا محاورہ.

۱. دائرہ کھینچنا ، گھیرا ڈالنا ، حلقہ باندھنا ، چار دیواری کھڑی کرنا.

مری آہ فلک فرسا ہے گویا آفتو ارضی
حصار اپنے لیے کیوں کر نہ ہالے سے قمر باندھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶). سہدی باللہ ... ایک میدان میں آیا او حصار باندھ کر لڑائی کے لیے تیار ہو گیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۸۷). ۲. عمل یا جادو کا گھیرا ڈالنا ، عمل پڑھ کر چاروں طرف پھونکنا.

ہیں آہِ زبانہ کش جو کھینچوں
باندھے ہے ابھی حصار آتش

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۹۵). واللہ اعلم فرشتہ نے کیا عمل پڑھا ، کیا حصار باندھا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۱۲).

---- بند (--- فت ب ، سک ن) امذ.

جو (بیرونی حملے سے محفوظ رہنے کے لئے) قلعے میں بند ہو جائے ، قلعہ بند.

ہے بہرِ وہم منبر حقیقت حصار بند
کرتی ہے کام تو جلالت فصیل کا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱). حصار بند پہاڑی کا بلند تر حصہ (اندرون قلعہ) اور اس پہاڑی کے وسطی... طرف پھیلے ہوئے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۷۰). [حصار + ف : بند ، بستن = باندھنا].

---- پکڑنا محاورہ (قدیم).

پناہ لینا.

تج نور انگے خجل ہو چند سور   اسماں کی جا حصار پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۲).

---- ڈالنا محاورہ (قدیم).

گھیرا ڈالنا ، محاصرہ کرنا.

اے ولی شہرِ حسن کے اطراف
خط سوں ابر کے حصار ڈالے ہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۲).

---- کرنا ف م ؛ محاورہ.

۱. (ا) گھیرے میں لینا ، محاصرہ کرنا ، گھیر لینا.

حرم کعبہ میں محصور ہوئے ابن زبیر
فوج بیدیں نے کیا کعبۂ ملت کا حصار

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۵۶). سیل کی جھلی - یہ ایک بہت پتلی سی جھلی جیسا غلاف ہے جو سیل کا حصار کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات (نویں دسویں جماعتوں کے لیے) ، ۱۹). (ا ا) چھا جانا ، احاطہ کر لینا ، دائرہ اثر میں لینا. عمرو کو ایک درخت سے بندھوا دیا اور سحر کا حصار کر دیا کہ اب کوئی شخص باغ سے باہر نہ نکل سکے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۰۶).

دلِ حجاز سے نکلا ہے ایک لمعۂ نور
کہ جس نے سارے زمانہ کو کر لیا ہے حصار

(۱۹۰۷ ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۱). ۲. چار دیواری کھڑی کرنا.

سب بھی خواہ تھے مگر میں نے   اپنے چاروں طرف حصار کیا

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳۵).

---- کھڑا کرنا ف م.

چار دیواری کھڑی کرنا ، گھیرا بنانا. اقدار کے لفظ کا اطلاق ان چیزوں تک محدود کیا جا سکتا ہے ... ہماری زندگی کے ارد گرد ایک حصار عافیت کھڑا کر دیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۹۳).

---- کھولنا محاورہ.

گھیرا توڑنا ، چہار دیواری توڑنا.

وہ تیغ کھول دیتی تھی لوہے کا بھی حصار
تھا اس کے ہاتھ سے دلِ چارِ آئنہ فگار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۹).

---- کھینچنا ف م ؛ محاورہ.

رک : حصار باندھنا.

نیند کے سایہ کوں ہرگز یاں گزر ہوتا نہیں
جب سٹی کھینچا ہوں گرد اپنے حصارِ انتظار

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۹).

کب غرق بحرِ الفت نکلا کہ گرد جس کے
گرداب نے اب اے دل آ کر حصار کھینچا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۲). حقیقہ ہی ... حضور حصار کھینچ دیں گے تو کچھ بھی نہ کر سکے گا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸۱).

حضور کھینچیے کتنے ہی مقتلوں کے حصار
ستیں گے لوگ اگر زندگی میں دم ہو گا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۳۱).

---- گیری (--- ی مع) امث.

قلعہ کی تسخیر ، قلعہ کو فتح کرنے کا عمل. اسباب حصار گیری کو ترتیب دے کر تیر و سنگ پھینکنے شروع کئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷). [حصار + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- میں لینا ف م.

گھیرے میں لینا ، گھیر لینا ، نرغے میں لینا. سب کو تعلیم کر دیا کہ لشکر اسلام کو حصار میں لے لو. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۶۷). عورتوں کو ساتھ کے سپاہیوں نے اپنے حصار میں لے لیا. (۱۹۱۳ ، چھلاوا ، ۸۹).

نئی امنگوں کی نرم بیلیں
مچل رہی ہیں کہ حلقہ حلقہ
حصار میں زندگی کو لے لیں

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۸۳).

حِصاری (کس ح) صف.

۱. حصار کرنے والا ، پناہ میں لینے والا.

امامان کی دعا ورد ہے دعا کا کوٹ جو گرد ہے
معانی قطب تیغ برد ہے علی کا حُب حصاری ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۳). ۲. **حصار بند ، قلعہ بند ، محصور.**

دائرہ میں ہے تحیّر کے حصاری نقطہ ساں
ہو گئی ہے سست ہر رمّال کی عقل متیں
(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۲). محمود خان نے دیکھا کہ حصاری ہونے سے کام نہیں نکلتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۹۷). ۳. **فوجی ، قلعے کا محافظ ، قلعے میں محصور.**

خبر ہے کہ دو ایک دن کی ہے دیر
حصاری ہیں سب اپنے جینے سے سیر
(۱۸۸۲ ، مثنوی عاشقانہ ، امیر مینائی ، اردو ، کراچی ، جولائی ، اکتوبر ، ۱۹۶۰ء ، ۱۳۹). [حصار (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

۔۔۔ بافت (۔۔۔ سک ف) امث.
(نباتیات) میان برگی بافت (**Mesophyll Tissue**) کی وہ بافت (**Tissue**) جس کے ایک یا دو پرت پتے کے بالائی سطح کو تشکیل دیں ، اسفنجی بافت (**Sopngy Tissue**) کی ضد ، پتے کی نچلی سطح لمبے بین الکرانب موجود ہوتے ہیں ، حصاری یا ستونی بافت غیر موجود ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۹۳). بانیروتیما میں گڑھے دار سطح پر بانسینیم کا ستر ہوتا ہے جو ... حصاری بافت کی طرح مرتب ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۲۹۰). [حصاری + بافت (رک)].

حَصان (فت ح) امث.
پاک دامن عورت ، عفیفہ ، شوہر دار عورت (جامع اللغات ، اسٹین گس ، لغات سعیدی). [ع : ح ص ن].

حِصان (کس ح) امذ.
خوبصورت اور بے عیب گھوڑا (جامع اللغات ، اسٹین گس). [ع : ح ص ن].

حِصانَت (کس ح ، فت ن) امث.
پائداری ، مضبوطی ، استحکام. ایک سنگین قلعہ ہے نہایت متین ، حصانت و متانت میں ویسا دوسرا نہیں۔ سلطان محمود گجرات کے بادشاہ نے بہت سی لڑائیاں لڑ کر بہ زور اس سے لیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۲۸). نئے مکانوں میں حسانت ہوتی ہے حصانت نہیں ہوتی. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۵). [ع : ح ص ن].

حُصایر (فت ح ، کس ی) امذ ، ج.
چٹائیاں ، مسکن ، جائے پناہ. سا کنان حصایر ناسوت، غاشیہ طاعت اوس کا اپنے دوش پر ڈالیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). [ع : حصیرۃ ۔ چٹائی کی جمع].

حَصْر (فت ح ، سک ص). (الف) امذ.
۱. **حد بندی ، تعئین ، گھیرنے کا عمل ، حدود میں لانا یا حدود مقرر کرنا.** یوں ہے کشاف و کواشی میں لکھا که نہیں مقصود حصر ایام کا (۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۵). تجارت میں کسی چیز کی قیمت کا حصر نہیں ہو سکتا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۰۱). گوشہ نشینی اور اعتکاف کا حاصل اگر اہل نظر پا لیں تو پا لیں مگر گنتی نہیں اور نہ اس کو حصر و قید میں لایا جا سکتا ہے. (۱۹۶۱ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۱۲). ۲. **حد ، شمار ، حساب ، اندازہ.**

رونا روز شمار کا مجھ کو آلھ پہر اب رہتا ہے
یعنی میری گناہوں کو کچھ حصر و حدّ و حساب نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۰).

حصر فضائلِ شہِ ذیشاں محال ہے
یعنی شمارِ قطرۂ باراں محال ہے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲). اشعار مطبوعہ کا ضبط و حصر آپ کو دشوار ہے. (۱۹۰۷ ، رقعات اکبر ، ۱۰۳). ۳. **تکمیل کار ، اصل تک رسائی ، پوری واقفیت.** اور حصر اس کا ممکن نہیں ہے مبتدیوں کی تعلیم کے واسطے اس قدر دستاویز کافی ہے. (۱۸۵۳ ، انشائے بہارِ بےخزاں ، ۹۳). مصنف نے مثالوں کے استیعاب اور حصر کا دعویٰ کیا ہے. (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۳۶). تاریخ کی تمام مثالوں کا حصر و احاطہ مقصود نہیں. (۱۹۷۳ ، آئینۂ تثلیث ، ۱۹). ۴. **تخصیص ، مخصوص کرنا.** توئی کا سماں را برافراختی ، «توئی» ، حصر کا بھی فائدہ دیتا ہے. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۹۰). اس حصر سے مقصود یہ ہے کہ انبیا میں خدائی کی کوئی صفت نہیں ہوتی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۳۳۰). اللّٰہ پاک نے حصر کے ساتھ فرمایا ہے کہ اس کے بندوں میں سے صحیح معنوں میں علما ہی اس سے ڈرتے ہیں. (۱۹۷۶ ، شعر و سخن ، ۱۶). ۵. **انحصار ، دارومدار ، موقوف ہونا ، تکیہ ، بھروسا.**
تین ہی باتوں پہ حصر اس کا بیاں کر گئے ہیں راویانِ باستاں
(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۱۰). جہاں کے باشندہ ہر ایک ترقی کے واسطے گورنمنٹ پر ہی حصر کرتے ہیں. (۱۸۶۶ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۳۳). زیادہ حصر مغربی اہل قلم کے بیانوں پر کیا ہے. (۱۹۳۵ ، دیباچہ سفرنامۂ مخلص ، ۱۲). اف : رکھنا ، کرنا ، ہونا. ۶. **علاقہ ، تعلق ، رشتہ.**

اون سے یوں کہہ کہ اگر مال تمہیں لینا ہے
تم کو واجب ہے کہ ثابت کرو حصر اور رشتا
(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۹۹). ثابت ہوتا ہے کہ خدا ناترسی اور شدید القلبی سے ذات شریف آپ کی حصر رکھتی ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۳۸). اف : رکھنا. (ب) صف. **منحصر ، موقوف ، مبنی.**

آئینہ پہ کیا حصر ہے جو تجھ سے کو دیکھے
البتہ کہ آپ اس کے دہن بیچ بھر آوے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

نہیں حصر کنگلوں پہ گدیہ گری یاں
کوئی دے تو منگتوں کی ہے کیا کمی یاں
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۷۴).

ایک جو حضر کتا ہے ایک صفحہ میں بھی ہم
ان کو رہنے دو کہ اس طرح تو اچھا نہیں
(۱۹۰۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۰۰). [ع : (ح ض ر)].

حُضر (ضم ح ، سک ض) امذ.
پیٹ کا قبض ، شکم کا بستہ ہونا (مخزن الجواہر ؛ لغات سعیدی).
[ع : (ح ص ر)].

حِصْرِم (کس ح ، سک ص ، کس ر) امذ.
کچا انگور. کچے انگور کو فارسی میں غورہ اور عربی میں حصرم کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۰۱). [ع].

حِصْرِمی (کس ح ، سک ص ، کس ر) صف.
حصرم سے منسوب (زیادہ تر اسکے رنگ کی طرف نسبت).
نہا کر خون میں دشمن کے وہ تیغ اور بھی نکھری
کہ پہلے حصرمی تھا رنگ اب ہے احمر ثانی
(۱۹۳۲ ، نظم طباطبائی ، ۴۳). [حصرم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حِصْرِمِیَّہ (کس ح ، سک ص ، کس ر ، م ، شد ی بفت) امث.
کچے انگوروں سے تیار کی ہوئی سبزی یا غذا. حصرمیہ کو تیہو اور بٹیر کے گوشت کے ہمراہ کھائیں. (۱۹۳۶ ، ترجمہ شرح اسباب ، ۲ : ۳۶۸). [حصرم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حِصَص (کس ح ، فت ص) امذ.
حصہ (رک) کی جمع. جیسا کہ مثل ارتھمیٹک کے ہر دو حصص میں درج ہے. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۲۲). مقاد یہ تھا کہ گورنمنٹ نظام بھی دکن مائننگ کے حصص خریدے. (۱۹۳۲ ، حیات محسن ، ۲۷). پاکستان میں ایک ہزار میں سے صرف ۴ مرد یا خواتین نے ملک کی ۲۱۲ کمپنیوں کے حصص خرید رکھے ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ جنوری ، ۳). [ع : (ح ص ص)].

--- شَرْعی کس صف (--- فت ش ، سک ر) امذ.
(قانون) کسی اثاثے میں جو حصے شرع کے مواقف ہوں. شرعی حصے. از روئے حصص شرعی سب اولاد کو یہ روپیہ ملا کرے گا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۸۳). [حصص + شرعی (رک)].

--- ضِلْع کس اضا (--- کس ض ، سک نیز فت ل) امذ.
ضلع کے حصے یعنی تحصیلیں وغیرہ. ضلع یا تحصیل کے حدود کو بدل دیا کریں اور اختیار ہے کہ کسی ضلع کو حصص ضلع پر تقسیم کر دیں. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۹ (ترجمہ) ، ۷). [حصص + ضلع (رک)].

--- مُلْکی کس صف (--- ضم م ، سک ل) امذ.
ملک کے علاقے یعنی ضلع وغیرہ. جس طور پر کہ مناسب تصور کریں تقسیم کار کی اور تقسیم حصص ملکی کی باہم کر لیں. (۱۸۹۰ ، ایکٹ نمبر ۱۹ (ترجمہ) ، ۷). [حصص + ملکی (رک)].

حَصَف (فت ح ، ص) امذ.
(طب) چھوٹے چھوٹے سرخ دانے کہ ان میں خارش اور کھجل بہت ہوتی ہے اور ان کو ہنور شوکی بھی کہتے ہیں ، گرمی دانے (ماخوذ : میزان الطب ، ۱۶۱ ؛ مخزن الجواہر). [ع : (ح ص ف)].

حِصْن (کس ح ، سک ص) امذ.
۱. **قلعہ ، پناہ گاہ ، حصار.**
شہر جیور بھی سونپے حصن متین گیا لے کے فوج اور ٹھہرا وہیں
(۱۸۱۰ ، مثنوی شمشیر خانی ، ۹۳).
پہلے بھی آپ تو اس حصن میں لیتے تھے پناہ
پہلے بھی آپ اسی دشت میں تھے راہ سپر
(۱۹۰۳ ، شبلی ، ک ، ۵۷). وادی کے کنارے الہمدانی کے زمانے میں ایک بڑا گاؤں تھا جس میں ایک حصن (قلعہ) اور منڈی تھی. (۱۹۷۳ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۸ : ۹۰۹). ۲. **حراست ؛ اسلحہ ، زرہ ؛ تباہی ، ہلاکت** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[ع : (ح ص ن)].

--- حَصِین کس صف (--- فت ح ، ی مع) ، (الف) امذ.
۱. **مضبوط اور محکم قلعہ.**
عباں کے دل میں ترا حب یقیں
جسم جگ ہے ایمان کوں حصن حصیں
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲). حصن حصین بصد فر و تمکیں بنا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۶۵).
ہے خلائق کی دعا تیرے لئے حصن حصین
حفظ حق روز ازل سے ہے ترے قلعے کی فصیل
(۱۹۱۵ ، وفا ، ک ، ۱۱).
تیرے محبوب و مقدس بام و در عظمت اسلام کے حصن حصیں
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۹۱). ۲. **مضبوط چاردیواری ، فصیل.** اس قدر بحر آتش کی طغیانی ہوئی کہ گردا گرد لشکر نحوست اثر حصار آتشیں کھنچ گیا چادریں آگ کی فلک کی طرف سے گر کر حصن حصین آتشیں گرد لشکر ہو گئیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۵۹). (ب) امث. **اوراد و ادعیہ کی ایک مشہور کتاب کا نام.**
گرد رخ اس حسیں کے خوبی نے حسن کی
کیا خوب خط خوب سے حصن حصیں لکھی
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۲). مولوی محمد یعقوب صاحب سے ہم نے درخواست کی کہ حصن حصین کی ہم کو اجازت دے دیجیے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹۲). میں آپ بھی حصن حصین کا ختم پڑھ رہی ہوں خدا میری اور میرے بچوں کی طرف دیکھ لے. (۱۹۲۰ ، گلدستۂ عید ، ۲۹). [حصن + حصین (رک)].

--- فیروزہ کس اضا (--- ی مع ، و مع ، فت ز) امذ.
آسمان (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حصن + ف + فیروزہ (رک)].

--- مُعَلَّق کس صف (--- ضم م ، فت ع ، شد ل بفت) امذ.
آسمان (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حصن + معلق (رک)].

حُصُول (ضم ح ، و مع) امذ.
۱. **خواہش ، مقصد وغیرہ کا پورا ہونا ، حاصل ہونا ، بر آنا.**

لا الٰہ نفیے ہو کیے بھول
الا اللہ سوں ہوئے حصول
(۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۲).
کیا پیر زن نے یہ سن کر قبول
ہوئی آرزو میری یکسر حصول
(۱۸۰۲ ، بہاردانش ، طپش ، ۱۶).
کوئی مراد جو چاہی حصول ہی نہ ہوئی
دعائے مرگ جو مانگی قبول ہی نہ ہوئی
(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۲۰۳). ان کا طریقِ کار اور اندازِ حصول اور مدارج طے کرنے کا قرینہ سارے کا سارا صوفیا جیسا ہے. (۱۹۸۱ ، سفردرسفر ، ۹۳). **۲. حاصل ؛ فائدہ.**
تو ہی نہ ہو تو سیرِ چمن سے ہے کیا حصول
آبِ رواں بھی تیغ کی ہے دھار تجھ بغیر
(۱۷۹۸ ، میرسوز (ق) ، د ، ۱۱۴).
مفت جھگڑے کو بڑھاتے ہو یہ باتیں ہیں فضول
کچھ بھی ہو گا نہ بجز رنج تمھیں اس سے حصول
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت معجز) ، ۲ : ۸۳۰). **۳. وصول، دستیاب ؛ میسّر ؛ ملنے ، پانے والی شے.**
ہو گی نہ بزمِ عشق میں روشن دلی حصول
تا سر برنگِ شمع کٹایا نہ جائے گا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۹). اللہ کی عنایت سے جلد آپ کو سلطنت حصول ہو ، یہ نذرِ غلام کی قبول ہو. (۱۸۴۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۷۹).
بادِ جُنوب میں تھی وہ خوشبو ملی ہوئی
جس سے بھیے حُصول عجب تازگی ہوئی
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۲۷). ف: کرنا، ہونا، ہو جانا. [ع : (ح ص ل)].

ـــ بِالجَبر (ـــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک ب) امذ.
زبردستی لینا ؛ **استحصال.** وہ عادتاً حصول بالجبر کرتا ہے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۶۷). [حصول + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + جبر (رک)].

ـــ مَرام کس اضا (ـــ فت م) امذ.
مراد پوری ہونا ، مقصد حاصل ہونا ، آرزو بر آنا. قیس کے حصول مرام کی جہاں تک اس کے شفیق باپ سے ہو سکتا تھا اس نے کوشش کی تھی. (۱۹۳۰ ، یلدرم ، حکایۂ لیلیٰ مجنوں ، ۳۵). [حصول + مرام (رک)].

حُصُولَت (ضم ح ، و مع ، فت ل) امث.
حصول (رک) کی قدیم و شاذ صورت.
دیے بُڑھیا کے تئیں اُس بعد رخصت
کیے بڑھیا کے سب مقصد حصولت
(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۱۰۵). [حصول (رک) + ت (زائد)].

حُصُولی (ضم ح ، و مع) صف.
منسوب بہ حصول ؛ (فلسفہ) اکتسابی علم ، وہ علم جو فطری یا جبلی نہ ہو ، حضوری کی ضد. استحضار مسائل اس مرتبہ کو پہنچا ہے کہ حصولی اُن کے ذہن میں حکم حضوری کا رکھتا ہے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۹۸). ایسے تمام علوم جو حصولی کہلاتے ہیں ... ان علوم کا قیام ذہن میں ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ ، ۱ ، ۲ : ۱۵۷۳). [حصول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حُصُون (ضم ح ، و مع) امذ ؛ ج.
قلعے ، محلات.
وہی تو ہم ہیں کہ تھے بانیٔ حصون و قصور
وہی تو ہم ہیں کہ کھپریل بھی نہیں چھپر
(۱۸۹۶ ، نظمِ بےنظیر ، ۱۰۳).
اے اہلِ وطن تم پہ ہے فرضِ عین
دفاعِ ثغور و حدود و حصون
(۱۹۶۹ ، مزمورِمیرِمغنّی ، ۲۳۱). [ع : حصن (رک) کی جمع].

حِصّہ (کس ح ، شد ص بفت) امذ ؛ ج حِصّے.
۱. (کسی ایک شے یا مجموعۂ اشیا کا) ٹکڑا ، جُزو ، نیز جزو جو تقسیم کے بعد حاصل ہو ، بخرہ ، پارہ ، حصۂ رسد.
قرآں کوں لے کر جدا دھریں
گیہوں کے بیچھے حصّے کریں
(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی (ق) ، ۷).
ہو بس از مرگ ہر اک شے ورثا میں تقسیم
دولتو شعر میں ہر حصۂ اولاد نہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۰).
سب کو ملتی ہے دولتِ دیدار اُس میں حصہ فقیر کا بھی ہے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۳۳). ہم اس کے کرانے کا حصّہ ادا کر دیں گے. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنوامیہ ، ۱ : ۱۳۱). **۲. کسی تقریب میں بانٹی جانے والی شیرینی یا کھانا.**
رنج اٹھائے کر رقیبِ مبتذل محروم ہے
نعمتوں میں خوان کے حصّہ نہیں مزدور کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳). سقوں میں ایک شادی ہوئی تو پوری برادری کو دہرا کھانا کھلایا گیا اور بھنگیوں میں گھر گھر حصّے بھیجے گئے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). **۳. بہرہ ، نصیب ، قسمت ؛ حق.** غم بھرپا ہے جتنا سکے اتنا لیوے ، خوشی خدا دیوے جو اپنا اپنا حصّہ ، ہارے پھر کر آیا ویچہ قصہ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۵).
غیر خواہاں ہو ترے وصل کا اے یار تو کیا
حصۂ خضر جو ہے بختِ سکندر میں نہیں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۶). **۴. کاروباری ادارے کے سرمائے کا جزو (جسکو حقِ ملکیت کے حاصل کرنے کے لیے خریدا یا اس سے دستبردار ہونے کے لیے بیچا جا سکے.** نہر سویز کے حصّے فروخت کرنے کی ضرورت پیش آئی. (۱۸۹۹ ، مختارباتر مصروسوڈان ، ۹). عام بنکوں کی طرح عالمی بنک کا بھی سرمایہ مقرر ہے اور ہر ممبر ملک کو اس سرمائے کے حصے خریدنے پڑتے ہیں. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۵۹). **۵. کسی کے ساتھ کسی کام کے مخصوص ہونے کا عمل ، اختصاص ، امتیاز ، حق.** ایسے موقعوں پر کامیاب ہونا زیادہ تر یورپ کا حصہ ہے.

(۱۸۹۱ ، مضامینِ شرر ، ۳ : ۳۶). اس کو انجام پر پہونچانا تیرا ہی حصّہ تھا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۲۳). نظریاتی مباحث میں ان کے یہاں ایک ایسی گھمبیرتا آ جاتی ہے جو صرف انہیں کا حصّہ ہے. (۱۹۷۹ ، قصّہ نئی شاعری کا ، ۱۶۹). **۶. بار ، دفعہ.**

ناجی ہے وہ اس نام کو لے گا جو دہن سے
یہ حُسن میں دس حصّہ زیادہ ہے حَسَن سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸). **۷. حساب کتاب ، حد ، شُمار.** اس کے احسانات جو ملک اور قوم پر ہیں ، وہ حصّہ اور شمار کے اندازہ سے باہر ہیں. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۲). **۸. نوبت ، باری.**

طفل و جوانی اون کے غم میں گزری
اب بھائی کے داغ اوٹھانے کا حصّا ہے

(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی بیگ)، ک ، ۳۷۷). **۹. دخل ، شرکت ، شمولیت (کسی کام کی انجام دہی یا تکمیل میں).** اور اس کے بنانے میں زیادہ تر حصّہ خود اہلِ ملک یعنی ہندوؤں کا تھا. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۷۵). **۱۰. قسم ، نوع ، گروہ.** دنیا کے حیوان دو بڑے حصوں میں تقسیم ہیں صلبی اور غیر صلبی. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۲۳). **۱۱. (فوج کا) دستہ ، ٹکڑی.** اسی اثنا میں روسیوں نے ایک حصّہ فوج کو سامنے کی ڈھالو پہاڑی پر بھیج دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۸۷). **۱۲. صیغہ ، سر رشتہ.** (نوراللغات). **۱۳. معاوضہ ، محنتانہ ، اُجرت.** جناب میں نے کام ہی کون سا کیا جس کا حصّہ مانگوں. (۱۹۰۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۲ : ۱۰۰). **۱۴. جزوِ کتاب ، باب ، فصل.** بہرحال اس حصّہ کو دلچسپ بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے ... یہ میرا یا اس کتاب کا قصور نہیں ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱). سلیم احمد مرحوم کا مذکورہ مضمون ان کی غیر مکمل تصنیف بابائے جدیدیت کا ابتدائی حصّہ تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ ، اپریل ، iii). **۱۵. درجہ ، مرتبہ.** اگر نانی نہ ہووے تو دادی بہتر ہے بہنوں سے اس واسطے کہ دادی بھی حصّۂ ماں کا رکھتی ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۸۸). **۱۶. مکان ، تعمیر یا کسی رقبے کا ضلع یا گوشہ ، مکانیت کا جزو.** چھتہ سے ملا ہوا ہی میر صاحب کا مکان تھا مردانہ کا کوئی حصّہ نہ تھا پھر بھی ڈیوڑھی سے کام نکال لیا جاتا تھا. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۰۶). **۱۷. علاقہ.** وادی کا شمالی حصّہ ہجران کہلاتا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۸ : ۳۰۹). **۱۸. پہر.** اوّل حصّہ رات کا گزر گیا پھر اوس کو غار کی طرف لے آیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۵۵). [ع : (ح ص ص)].

ـــــ اَوسَط کس صف (ـــــ و لین ، فت س) امذ.
وہ حصّہ جو سب کے لیے برابر ہو ؛ بیچ کا حصّہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حصّہ + اوسط (رک)].

ـــــ بانٹا (ـــــ بانٹ) کَرْنا محاورہ.
بٹوارہ کرنا ؛ تقسیم کرنا. فیصلہ ہوا کہ تینوں بھائی حصّہ بانٹا کرکے علیحدہ ہو جائیں. (۱۹۳۶ ، پیسوا ، ۹۵). فتح مندوں نے اپنی حسبِ مرضی خوب خوب حصّہ بانٹ کی ہے. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۲۳۵).

ـــــ بانٹنا ف م.
رک : حصّہ بانٹا (بانٹ) کرنا.

غیر کو دو پان مجھکو ایک دو
بانٹنا حصّہ تمہیں آتا نہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۹).

ـــــ بَخْرا / بَخْرَہ (ـــــ فت ب ، سک خ / فت ر) امذ.
۱. (کسی ایک شے یا مجموعۂ اشیا کا) وہ جُزو جو تقسیم یا بٹوارے کے بعد حاصل ہو ، ٹکڑوں میں تقسیم یا بانٹ حصے دیے جائیں مگر ان کے وثیقہ کا حصّہ بخرہ نہ ہو. (۱۹۰۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۱ : ۱۵). اُنے ٹکوڑے کو سینے سا یہ حصّہ بخرا کرنا چاہتا ہے ؟ میں نے سو ٹکڑے کیئے تو ایک دینار پایا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۰۶). اف : لگنا ، ہونا ، ہو جانا. **۲. کھانے پینے کی چیز کا حصّہ ، شیرینی وغیرہ جو کسی تقریب میں بانٹی جائے ، کھانے پینے کی چیزوں کا لین دین.** ہمیں حصے بخرے سے کیا کام ہے؟ تمہارے آگے کے جھوٹے سے اپنا پیٹ بھر لوں گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۹). اسی طرح برادری سے نکل دنا حصّہ بخرہ لین دین کھانا پینا ، بول چال ، سب موقوف. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹۰). تیج تہوار کو حصّہ بخرہ آتا جاتا رہا ہم اُن سے واقف ہوئے وہ ہمیں جان گئے. (۱۹۲۳ ، الشائے بشیر ، ۱۰۹). **۳. بہرہ ، نصیب ، قسمت.** جسکا جس قدر حصّہ بخرہ ہوتا ہے اسے ملتا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۰۹). [حصّہ + بخرا / بخرہ (رک)].

ـــــ بِقَدْرِ جُثّہ فقرہ.
جہاں کوئی چیز جسامت کے تناسب سے تقسیم کی گئی ہو یا کی جاتی چاہیے ہو تو بطور کہاوت کہتے ہیں. پر یہ حصّہ بقدرِ جثہ کچھ نہ کچھ اپنی ذاتی طاقت رکھتا ہے. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۱۰۸).

ـــــ تیرا تِہائی اِتْنا بَرْتَن کیوں لائی کہاوت.
زیادتی کرنے والے ؛ جو اپنے حق سے زیادہ لینا چاہتے ہیں انھیں کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــــ جات امذ ، ج.
حصّہ (رک) کی جمع. یہ وہ جزیرہ تھا جس پر فنیقیوں کا سب حصّہ جاتِ یونان سے زیادہ اثر پڑا. (۱۹۰۷ ، تاریخ یونانِ قدیم ، ۱۳۰). [حصّہ + ف : جات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ حا کِمی کسر صف (ـــــ کسر ک) امذ.
پیداوار کا وہ حصّہ جس پر بادشاہ یا حکومت کا حق ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حصّہ + حاکم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دار امذ.
۱. شریک ، سہیم ، ساجھی.

آتشِ غیرت میں مثلِ شمع ہے سوزاں سراج
تری بغل میں ہے آئینہ حصّہ دار تبسم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۲). اس کی توسیع و ترویج میں ہمارے ہندو بھائی برابر سے زیادہ کے حصہ دار ہو گئے. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷). اقبال تو خود انسان کو اس تخلیقی عمل میں حصہ دار بناتا ہے. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۱۰۶). **۲. کسی تجارتی ادارے کے سرمایے کا حصہ خریدنے والا.** لندن کے تاجروں نے... ایک کمپنی قائم کی جس میں ۱۰۵ حصہ دار شریک تھے. (۱۹۰۰ ، تاریخِ دستورِ ہند ، ۳). حصہ داروں ، صارفین ، اساتذہ اور سپلائروں سے خط و کتابت کرنا. (۱۹۷۱ ، تعلقاتِ عامّہ ، ۱۰۵). [حصہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داری امث.
اثاثے کے مالکوں، مستحقوں یا ورثا یا دعوے داروں میں شمولیت ، ساجھا ، شراکت. یہ حال تو تمہاری حصہ داری کا ہو گیا ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۰). [حصہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رسَد (---فت ر ، س) (الف) امذ.
تقسیم یا استحقاق کے مطابق جتنا جتنا حصّے میں آئے ؛ برابر کا حصّہ.

ہم سے یہ کیا ناخوش و قائم سے خوش
جو ہو میاں حصّہ رسد چاہیے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷). جب خدا نے ہر شخص کو عقل دی ہے میں حصّہ رسد مجھے بھی ملی. (۱۸۸۰ ، ربط و ضبط ، ۳). (ب) امث ؛ امذ. **۱. زمین کا ایک چھوٹا حصّہ ؛ حصّے پر منافع ؛ محصول ؛ باجھ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). **۲. برابر کا حصّہ ؛ مخصوص حصّہ ، مقرر حصّہ ، کوٹا.** کوٹا (Quota) حصہ یا حصہ رسد کے معنی میں عام طور پر رائج ہے جیسے کپڑے کا کوٹا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۵). [حصہ + رسد (رک)].

---رسَدی (---فت ر ، س). (الف) امث.
حصہ رسد کے مطابق پیداوار کی زیادتی اور کمی کے تناسب سے اناج حصّہ رسدی تقسیم ہوتا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۶۳). جب میں کہ یہ سفر ختم ہوتا ہے تب پھر اعضا کی حصہ رسدی تقسیم کی جاتی ہے اور لوگ اپنے اپنے ہاتھ پاؤں... وصول کرکے منزلِ مقصود پر پہنچتے ہیں. (۱۹۸۶ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۵۶). (ب) امث ؛ امذ. **۱. وہ جزو جو تقسیم کے بعد حاصل ہو ؛ بٹوارہ ، بانٹ** ٹھیرے تنہا تو حصہ رسدی کے موافق دونوں پر الزام آنا چاہیے نہ صرف ایک پر. (۱۸۹۲ ، سیرۃ النعمان ، ۲۱۱). پھر کوئی قطعہ زمین تو نہیں حاصل کر رہے... جس کی حصہ رسدی یا مالِ غنیمت کی تقسیم عمل میں آئے. (۱۹۳۵ ، خطباتِ قائدِ اعظم ، ۸۸). **۲. بہرہ ، نصیب ، قسمت** محض عالی خیال سے سروکار رہا ، شروع سے میرا حصۂ رسدی اتنا ہی تھا. (۱۹۱۰ ، افاداتِ مہدی ، ۱۵۷). **۳. برابر کا حصّہ ، مخصوص حصّہ ، کوٹا** کانگریس... کا مطالبہ یہ تھا کہ ہمارے حصّہ رسدی میں سے دو نشستیں انہیں دی جائیں. (۱۹۳۵ ، خطباتِ قائدِ اعظم ، ۲۰۰). **۴. دولت پر لگایا جانے والا ایک قسم کا ٹیکس** دولت پر حصہ رسدی سے مراد ایک ایسا ٹیکس ہے جو ہر فرد کی مجموعی دولت پر مُشخص کیا جائے. (۱۹۳۷ ، اصول و طریقِ محصول ، ۲۱۸). **۵.** رک : حصہ رسد (ب) ۱ . (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حصہ + رسد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَر دینا محاورہ.
۱. مخصوص کر دینا ؛ جزو بنا دینا.

ناز ہو یا دلبری افسوں ہو یا جادو گری
سب کو قدرت نے تری چتون کا حصّا کر دیا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۸۸). **۲. تقسیم کرنا ، بانٹنا.**

اے فلک دے ہم کو پورا غم تو کھانے کے لئے
وہ بھی حصّہ کر دیا سارے زمانے کے لئے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۳).

---کَشی (---فت ک) امث.
تقسیم بموجبِ وراثت. میں نے کچھ وقت صرف کرکے شرعِ محمدی کے مطابق حصہ کشی کی. (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۱۲۸). [حصہ + ف : کش ، کشیدن = کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لگانا محاورہ.
۱. شریک ہونا ، شامل ہو جانا (بغیر استحقاق اور ضرورت کے). جس وقت یہ بدگمانی ہوئی کہ اپنے اختیار سے کام لیتے ہیں ، بادشاہ کی اجارہ داری میں حصہ لگانا چاہتے ہیں تو ساری خدمت ، بغاوت سے اور وفاداری غداری سے بدل گئی. (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۶۹). **۲. شریک کرنا ، شامل کرنا.** ہر خطا کے پوشیدہ فرمانے میں میرا بھی بڑا حصہ لگا دے. (۱۹۷۰ ، دعائے کمیل (ترجمہ) ، ۳۵). **۳. بانٹنا ؛ تقسیم کرنا ، ڈھیریاں لگانا** (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---لینا ف م ؛ محاورہ.
۱. بانٹ کے موافق لینا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۲. شرکت کرنا (کسی کام کی انجام دہی یا تکمیل میں).** جو اشخاص ، تحریک علی گڑھ کے سب سے بڑے دشمن خیال کیے جاتے تھے ، اب وہ بھی اس تحریک کی اشاعت میں نہایت سرگرمی سے حصہ لینے لگے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۹۸). بحث میں ... اس کالم نویس نے حصہ لیا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۴ اپریل ، III).

---ءِ مَحصُول کس اضا (---فت م ، سک ح ، و مع) امذ.
محصول کا حصّہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حصہ + محصول (رک)].

---ءِ وَصِیّت کس اضا (---فت و ، کس ص ، شد ی بفت) امذ.
ورثہ بذریعۂ وصیت ؛ ترکہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حصہ + وصیت (رک)].

---ءِ بالی کس اضا ؛ امذ.
ہل جوتنے والے یا کاشت کار کا حصّہ یا اس کی اُجرت جو جنس کی صورت میں ہو (عام طور پر پیداوار کے ۱/۸ حصہ کے مساوی ہوتی ہے) (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حصہ + بالی (رک)].

حِصّے (کس ح ، شد ص) امذ ؛ ج .
حِصّہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---بخرے کَرْ لینا / کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
تقسیم کرنا ، بانٹنا ؛ ٹکڑے کرنا. میرا اسباب ہر چند نہایت مختصر تھا تاہم اس کے بھی حصّے بخرے کر لیے گئے. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۱۷۳).
حصّے بخرے کر لیے دونوں نے پولستان کے
خونِ ناحق کے سمندر کا یہ شور ہے غریق
(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۵۰). اسٹالن نے جاپان کے خلاف کوریا کے اعلانِ جنگ کی قیمت وصول کرنے کے لیے کوریا کے حصّے بخرے کرنے چاہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۳۲).

---بخرے ہونا ف ل ؛ محاورہ.
تقسیم ہونا ، بٹ جانا ، ٹکڑے ہونا. جانے دو قوم ۔ انسانوں کے حصے بخرے نہیں ہو سکتے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۳۲).

---دار امذ.
رک : حصّہ دار. اہل کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کسی چیز میں حصے دار. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۷۵). [حصے + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---میں آنا / پَڑْنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. از روئے تقسیم کوئی منقسم شے ملنا ، نصیب میں ہونا ، حقوق میں آنا ؛ قسمت میں لکھا جانا.
عریانی بد تنی فاقہ کشی خانہ بدوشی
دنیا کی خرابی مرے حصّے میں پڑی ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۷۳).
اور تیروں نے تو سینے میں کیا گھر اپنا
ناوکِ ناز کے حصّے میں مرا دل آیا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۰). **۲. ورثہ میں ملنا.**
جس قدر چھوڑ گئے حضرتِ آدم بسِ مرگ
آئی حصّے میں ہمارے ہی وہ غم کی میراث
(۱۹۳۶ ، دیوانِ صفی ، ۳۸).

حِصّیت (کس ح ، شد ص ، ی لین) امذ.
حصّے دار؛ اردو کی اختراع ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حصّہ + ی ، لاحقۂ صفت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حَصِیر (فت ح ، ی مع). (الف) امذ.
بوریا ، چٹائی.
یکایک وہاں دیکھا بھی یک مردِ پیر
جو بیٹھے تھے قبلہ طرف ست حصیر
(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۵).
ہر جا ہے اس کوں عشق کے گوشے میں قرار
جو پیچ و تاب دل سوں بچھاوے حصیر کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).
کمری ہے یہ کہ کبھو اٹھ نہ سکے چھوڑ حصیر
تارے کم خوری کے کھاتا نہیں کچھ غیر از تیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۸).
تھا جس حصیر پر وہ دو عالم کا بادشاہ
حسرت سے عرش کرتا تھا اُس فرش پر نگاہ
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳).
بلاکش کو فرشِ حریری سے بڑھ کر
سرِ پُر مغیلاں حصیرِ حصا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۹۲). (ب) صف. **تنگ دل ؛ لالچی ، حریص** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (ح ص ر)].

---باف امذ.
چٹائی بننے کا کام یا پیشہ. ہندوستانی گھاسوں میں سے کسی سے بھی کپڑا بننے کے قابل سن نہیں نکلتا لیکن بعض رسن سازی اور حصیر باقی کے کام آتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۵۳). [حصیر + ف : باف ، بافتن ۔ بننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سازی امث.
رک : حصیر باقی. تنکے کے ریشہ دار تنے اور پتے رسّی ٹوکرے اور حصیر سازی کے کام آتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۵۳). [حصیر + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَصِین (فت ح ، ی مع) صف.
مضبوط ، مستحکم ؛ محکم. جب کسی مکان حصین میں در آئے پہلے راہ باہر نکلنے کی مقرر کر لے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۶۹). [ع : (ح ص ن)].

حَصِینَہ (فت ح ، ی مع ، فت ن) صف.
رک : حصین. اس کو اپنی دولتِ موفورہ اور قلاعِ حصینہ اور اشجار سرا کہ جس کی حفاظت میں اس کے باپ دادا برسوں سے تھے غرور تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۴۸). [حصین (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَضَار (فت ح) امذ.
۱. (نجوم) کوکب کلب الاکبر کے گیارہ خارج الصورت تاروں میں سے ایک نورانی ستارے کا نام. دو ستارے نورانی کہ خارج الصورت ہیں ان میں سے ایک کو حضار کہتے ہیں اور دوسرے کو وزن بھی کہتے ہیں (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۶۱). **۲. (تیز کسرِ ح) اچھی اونٹ (سفید یا سرخ)** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (ح ض ر)].

حُضّار (ضم ح ، شد ض) امذ.
حاضر کی جمع ، کسی مقام یا موقع پر موجود لوگ ؛ حاضرین.
غرض دونوں کی سن سن کر وہ گفتار
کھڑے اوس جائے پر روتے تھے حضار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۸). ایک شخص دیندار مجمعِ حضار

سے کھڑا ہوا۔ (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۷۵)۔ سب نے تو کچھ نہ کہا مگر حضار میں سے ایک شخص نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۷۳)۔ حضارِ عقل پر غنودگی طاری ہوئی اور دربان تک خراٹے لینے لگا۔ (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۸۵)۔ [ع : حاضر (رک) کی جمع]۔

حَضارَت (فت نیز کس ح ، فت ر) امث۔

۱۔ **موجودگی ؛ حضوری ؛ حاضر ہونا۔**

جو چل کر یار گھر آوے ترے تجھ کو نہ بھاوے گھر
تو کیا دولت گئی آ کر ، حضارت اس کو کہتے ہیں

(۱۷۷۳ ، فدوی لاہوری ، انتخاب ، ۵۹)۔ ۲۔ **شہر کی سکونت ، مدنیت (بدویت کی ضد) ، تہذیب و تمدن۔**

بداوت کو حضارت سے بڑا بالا تو دیکھو گے
دھرے رہ جائیں گے قانونِ افرنجی کے پشتارے

(۱۹۰۵ ، بہارستان ، ۳۵۳)۔ یہ ابنِ خلدون کے تصوّرِ تہذیب کے قریب ہے جس میں بدویت کی توانائی حضارت پیدا کرتی ہے۔ (۱۹۷۳ ، مسائلِ اقبال ، ۳۶۰)۔ [ع : ح ض ر]۔

حِضارَہ (فت نیز کس ح ، فت ر) امذ۔

رک : حضارت۔ تمدّن کا لفظ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے جس کو کبھی تہذیب ، کبھی حضارہ ، کبھی ثقافت کے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، فاران ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۷)۔ [ع : ح ض ر]۔

حِضانَت (کس ح ، فت ن) امث۔

۱۔ **دایگی ، پرورش ؛ نگہداشت ؛ دیکھ بھال۔** بابِ حضانت کے بیان میں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۸۸)۔ عمر کے لحاظ سے ماں کا حقّ حضانت مسلّم تھا۔ (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۱۲۳)۔ سب کو میراث بی کی نسبت سے حقّ حضانت پہنچے گی۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳ : ۷۰)۔ ۲۔ **(طب) کسی متعدی مرض کے جراثیم کا بدن میں پرورش پانا ، مرض کی چھوت لگنے سے اس مرض کی علامات ظاہر ہونے تک کا زمانہ** (مخزن الجواہر ، ۳۰۰)۔ بیماری میں وقفۂ حضانت کم ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، امراضِ خرد حیاتیات ، ۱۹۱)۔ [ع : ح ض ن]۔

حَضَت (فت ح ، ض) امذ۔

حضرت (رک) کی بگڑی ہوئی شکل (زیادہ تر بے تکلفی میں)۔ عرض کیا کہ حضت کیا حج و زیارت کا ارادہ ابھی نہیں؟۔ (۱۹۵۳ ، محمد علی ، ۱ : ۳۵۰)۔ اجی حضت کیا رٹ لگا رکھی ہے۔ (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے ، ۵۷)۔ [ع : حضرۃ / حضرت (رک) کا بگاڑ]۔

---بی بی کی جھاڑُو پھرے فقرہ۔

(کوسنا) حضرت فاطمہؓ کی بد دعا لگے ؛ عتاب ہو۔ بات بات پر آگ لگے حضت بی بی کی جھاڑو پھرے۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۲۹)۔

حَضَر (فت ح ، ض) امذ۔

۱۔ **ایک جگہ کا قیام ؛ گھر میں رہنے کی حالت ، خانہ باشی (سفر کی ضد)۔** رویا سوتا بیچ سفر کے مقام خطر میں ہے اور بیچ حضر کے بھی ہو سکتا ہے۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۲۰۱)۔

نام اس کا ہے ورد سفر ہو کہ حضر ہو
موجود سمجھ لے اسے جنگل ہو کہ گھر ہو

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۵)۔ سفر و حضر دونوں میں برابر کام کے متعلق ہدایات کرتے رہتے۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۲۳)۔

یہ چوپائے کی کھال کا سائباں
سفر میں حضر میں ہے راحت رساں

(۱۹۸۵ ، آبِ رواں ، ۳ : ۷۵۵)۔ ۲۔ **گھر** (پلیٹس)۔ ۳۔ **شہر و علاقہ۔** وہ اس کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ یہ نام حضر (یعنی شہر یا علاقہ) ... ہے۔ (۱۹۷۱ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۸ : ۳۰۸)۔ ۴۔ **(فقۂ اہلِ سنت) کسی جگہ پندرہ دن سے زیادہ کا قیام یا اس مدت کے قیام کا ارادہ ؛ (فقۂ جعفریہ) کسی جگہ دس دن سے زیادہ کا قیام یا اس مدت کے قیام کا ارادہ۔** اگر حضر کی نمازوں کو سفر میں پڑھے تو قصر نہ کرے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۵۳)۔ کسی وقت کی سنت خلافِ معمول اگر چھوٹ جاتی تو اس کی قضا پڑھتے ، .... ایسا واقعہ حضر میں صرف ایک ہی دفعہ پیش آیا۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۵۱)۔ [ع : (ح ض ر)]۔

حَضَرات (فت ح ، ض نیز سک ض) امذ۔

۱۔ **اصحاب۔** ان حضرات کا مزار پر برکت آثار چشمۂ دل سے کنارہ پر واقع ہے۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۴۶)۔ میں کئی ایسے حضرات کو جانتا ہوں جو اس کام کے اہل ہیں۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۸۱)۔ ۲۔ **(تصوف) اسما و صفاتِ باری تعالیٰ۔** اللّٰہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا اور اللہ تعالیٰ کی صورت سوائے حضرات الٰہی یعنی اسماً و صفات کے دوسری چیز نہیں۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۰۲)۔ ۳۔ **حاضرین (بطور مخاطبہ)۔** حضرات! چند دن ہوئے مجھے دوران سفر میں غازی امان اللہ خاں ، بادشاہ افغانستان کے برادر اصغر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ (۱۹۲۱ ، تقاریر مولانا ظفر علی خاں ، ۳۳)۔ حضرات! آج آپ ایک نہایت ہی جلیل القدر ہستی کی یاد تازہ کرنے کے لیے ... یہاں جمع ہوئے ہیں۔ (۱۹۵۱ ، خطبات محمود ، ۶۲)۔ [ع : حضرۃ / حضرت کی جمع]۔

حَضْرَت (فت ح ، سک ض ، فت ر)۔ (الف) امذ ؛ امث۔

۱۔ (أ) **تعظیمی کلمہ جو ناموں (اسمی یا وصفی) سے پہلے لگایا جاتا ہے (بیشتر بزرگ و مقدس ہستیوں کے اسما سے پہلے اضافت کے ساتھ نیز بغیر اضافت) جناب ؛ حضور ؛ قبلہ۔**

حضرت نبی دشٹی کرے دل قطب نت تج سوں دھرے
نس دن ترا سیوا کرے ، حق گیان کا سو کہان توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، کب ، ۱ : ۲۰)۔

ثنا ہے حضرتِ مخدومِ دیں سید محمد کا
کہ ہے ہو عاشق سرمست جامِ قربِ ربّانی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹)۔

دیکھ لے نامہ مرا آہن کو کر دیتا ہے موم
ہو جو منکر حضرتِ داؤد کے اعجاز کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۱)۔ حضرت جوش ایک مستعد

پُر جوش اور جدت پسند شاعر و نثار ہیں. (۱۹۳۸ ، ادبی تبصرے ، ڈاکٹر عبدالحق ، ۱). خاندانی اعتبار سے حضرت جام نوائی بدایونی کا تعلق بدایوں کے مشہور خانوادۂ شیوخ حمیدی سے ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۵۸). **(iii) تعظیمی کلمہ جو کسی نام کی جگہ ہو.** حضرت جو خدا سوں ملنے گئے تھے معراج کی رات ، تو پردے میں ق بوں آئی بات. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵).

سنی حضرت نے یارو یہ کہانی
اگر سمجھیں زرلو نکتہ دانی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۸).

شاداب مدینہ ہوا حضرت کی دعا سے
ہر سو جو میں خرما کے شجر دیکھ رہا ہوں
(۱۹۷۰ ، دامنِ یوسف ، ۳۸). **(iii) تعظیمی کلمہ چیزوں کے مجسم تصور کے ساتھ.** ایامِ طفل سے بود و باشِ حضرت شاہجہاں آباد میں رہی تھی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۳۱).

اے حضرتِ بخت کیا یہ شر ہے بایاں قدم آپ کا کدھر ہے
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۸).

مکتب سے نکالے گئے اب منھ کسے دکھلائیں
اے حضرتِ دل آؤ کہیں اور نکل جائیں
(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۵۶). **(iv) تعظیمی کلمہ مگر طنز لیے ہوئے.**

کسی طرح نہ میں حضرت کے ہاتھ آؤں گا
ملوں گا غیر سے اور آپ کو جلاؤں گا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۶).

دوستوں نے انھیں حضرت کو خضر سمجھا ہے
ان کی چالیں تو لیے جاتی ہیں اعدا کی طرف
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۲). **۲. خطاب کرنے کا کلمہ.**

خوشیاں شادیاں اسی مولود تے ہوتیاں ہے ظاہر
زباں قاصر ہے حضرت وصف کہنے انوری کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰). اے حضرت! بیچھے ہٹنا تو دشوار ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین سرسید ، ۱۸). ایک دن میں نے جب شیخ سے عرض کیا حضرت میں نے کیاریوں میں جو یہ گلاب لگا رکھے ہیں ایک دن ... پھول نظر آئیں گے. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۳۷). **۳. (i) بارگہ ، درگہ.**

چھپن لوں میں جو کہ ہووے بید رنگ
ہے مری حضرت میں یہ ناموس و ننگ
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۴).

رہوں جا کے مَیں حضرت یار میں یہی قصد ہے بندہ درگہ کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۱). مولوی موید الدین صاحب ... اوس حضرت میں میرے مقرب ہیں. (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۹۵)).

کون تھا جو حضرتِ باری میں دیتا کچھ مدد
وہ تو یہ کہیے وسیلہ درمیاں مل گیا
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۳۱). **(ii) دربارِ شاہی** (جامع اللغات). **(ب) صف. ۱. بزرگ ، صاحب عظمت.**

او بی بی ہے حضرت بڑی صاحب آج
جنن ناؤں کد بانو واں کلیے تاج
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۶). **۲. ذاتِ شریف ؛ چالاک ، شریر.** یہ ہندوستان والے بھی کیسے حضرت ہیں جہاں دیکھو انھیں کا قبضہ. (۱۹۱۳ ، سفرنامۂ حسن نظامی ، ۱۶۴). [ع : (ح ض ر)].

---اَحَدِیَّت کسر اضا (---فت ا ، ح ، کسر د ، شد ی بفت) امذ.
خداوند تعالیٰ. دعاؤں کے ذریعے جو التجائیں ہو سکیں حضرت احدیت کے حضور گزاری جاتی رہیں. (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۱۱۳). [حضرت + احدیت (رک)].

---اَسما (---فت ا ، سک س) امذ.
(تصوف) (بطور کنایہ) ذاتِ باری تعالیٰ ؛ خداوند. اس پر روشن ہو جاوے گا کہ اس میں اور حضرت اسماء یعنی خدا میں کس طرح کا تعلق ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۱۶۱). [حضرت + اسما (رک)].

---اللّٰہ (---ضم ت ، غم ال ، شد ل بمد) امذ.
خداوند تعالیٰ (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حضرت + اللہ (رک)].

---باری کسر اضا ، امذ.
خداوند تعالیٰ.

رات دن صدقے نہ ہوں سو جان سے کیوں اس کے ہم
عیش جس دل کو ہے عشقِ حضرتِ باری کا شوق
(۱۸۷۹ ، عیش (آغا جان) (مضامین فرحت ، ۲ : ۱۸۸)).
[حضرت + باری].

---بیوی کی پُڑیا امث.
(عو) ابیر اور سیندور کی پڑیا جس پر کسی منت کے لیے حضرت فاطمہؓ کی نیاز دلائی جائے. نوکر سے حضرت بیوی کی پڑیا ، نوا فرید کی شکر ، بڑے پیر کی نیاز کی مٹھائی اور جو جو منتیں مانی تھیں مانگنے کو کہا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۰۰).

---بادشاہ کسر اضا (---سک د) امذ.
بادشاہ ؛ ہز میجسٹی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حضرت + بادشاہ (رک)].

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
اعلیٰ ، عمدہ ، بہترین ؛ وہ چیز جو بادشاہ کو پسند ہو.

خدا کو بھی ہے اچھی صورت پسند
یہ سیبِ زنخداں ہے حضرت پسند
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۴۴). [حضرت + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

---حق کسر اضا (---فت ح) امذ.
خداوند تعالیٰ (عموماً تعالیٰ ، وغیرہ الفاظ کے ساتھ مستعمل). حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے کتاب اعجاز انتساب میں پیغمبر علیہ السلام کو علم کی زیادتی کی دعا مانگنے کے لیے حکم کیا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۵). حضرت حق تعالیٰ شانہ نے ... ان کے منصبِ جلیل کی بلندی اور نورانیت قلبی کو عوام کے دلوں سے

معنی کر دیا ہے۔ (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمۂ کشف المحجوب ، ۱۱۲)۔ [حضرت + حق (رک)]۔

---ِ رُبُوبِیَّت کس اضا(---ضم ر ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت) امذ۔
(تصوف) **مظہرِ تفصیلِ اسما و صفاتِ خداوند (عالمِ ملک و ملکوت میں)**۔ سب عالمِ ملک و ملکوت کا اگر ایک ساتھ لیا جاوے تو اس کا نام حضرتِ ربوبیت ہے۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۷)۔ [حضرت + ربوبیّت (رک)]۔

---سَلامَت (---فت س ، م) امذ۔
کلمۂ تعظیمی (جو بے تکلفی یا طنز کے موقع پر بھی استعمال ہوتا ہے) ، جنابِ عالی ؛ قبلہ ؛ میاں۔

کوئی دن نظر آ گیا تو کہیں گے
کہ صاحب سلامت ہے حضرت سلامت

(۱۸۴۷ ، طبقات الشعراء ، شوق (اکبر) ، ۳۱۷)۔

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت
پھر ، اک روز مرنا ہے ، حضرت سلامت !

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۸)۔

جانیے ، ہیں شیخ صاحب جانیے
ہو چکا حضرت سلامت کا لحاظ

(۱۹۲۶ ، معارفِ جمیل ، ۷۳)۔ [حضرت + سلامت (رک)]۔

---ِ ظِلِّ سُبْحانی کس صف(---کس ظ ، شد ل بکس ، ضم س ، سک ب) امذ۔
بادشاہ جس پر خدا کا سایہ ہو ؛ بادشاہوں کو عزّت سے کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [حضرت + ظِلّ (رک) + سبحان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---عِلْمِیَّہ کس صف(---کس ع ، سک ل ، کس م ، شد ی بفت) امذ۔
(تصوف) **مرتبتِ الوہیت ؛ غیب الغیوب ؛ اعیانِ ثابتہ**۔ بہشت اور دوزخ کا ہر عالم میں مظہر ہے اور ان دونوں کے اعیان بیشک حضرتِ علمیہ میں ثابت ہیں۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۶۷)۔ [حضرت + علم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---فاطِمَہ کی جھاڑُو پھرے فقرہ۔
(عو) **بد دعا ، کوسنا ؛ تباہ ہو جائے ، برباد ہو جائے ؛ صفایا ہو جائے** (جامع اللغات)۔

---ِ والا کس اضا ، امذ۔
۱. **تعظیمی کلمہ جو کسی نام کی جگہ ہو**۔ حضرتِ والا نے اسلامی اصول کے مطابق کسی شخص کی بھی مخالفت کبھی جائز نہیں رکھی۔ (۱۹۰۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۰۳)۔ ۲. (کنایۃً) **حضرت محمدؐ**۔

آسودہ ہیں روضے میں جہاں حضرتؐ والا
پہلو میں وہیں لعل و گہر دیکھ رہا ہوں

(۱۹۷۰ ، دامنِ یوسف ، ۳۸)۔ ۳. **تعظیمی کلمہ ، بطور طنز مستعمل**۔ پوچھے کوئی حضرتِ والا سے یہ آپ فاتح ہیں کہ ڈگری دار ہیں (۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۳۷)۔ [حضرت + ف : والا (رک)]۔

حَضَری (فت ح ، ض) صف۔
شہری (مقابل بدوی) ، شہر کا رہنے والا۔ ہر زمانے کے عقلا اور جہلا اور حضری اور بدوی سب کا اجماع اس دعویٰ کا ایسا قوی ثبوت ہے کہ اس سے زیادہ قوی کوئی ثبوت ہو نہیں سکتا۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۶۵)۔ سکونت کے اعتبار سے سندھ کی دیہی آبادی دو حصوں میں بٹی ہوئی تھی ، حضری اور بدوی۔ (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۱۹۶)۔ [حضر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---حَیوانات (---ی لین) امذ۔
(حیاتیات) **وہ حیوانات جو ایک جگہ بیٹھے رہتے ہیں**۔ حضری حیوانات ... اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ خوراک ان تک پہنچے۔ (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۳)۔ [حضری + حیوانات (رک)]۔

حَضَرِیَّت (فت ح ، ض ، کس ر ، شد ی بفت) امث۔
شہر کی بود و باش ، مدنیت (مقابل بدویّت)۔ وہ مدتوں سے حضریت کی گود میں پل رہے ہیں۔ (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابنِ خلدون ، ۲ : ۱)۔ قیاس کہتا ہے کہ یہ سلسلہ بدویت سے حضرت انسان کے حضریت کی طرف آنے سے بھی پہلے شروع ہو گیا تھا۔ (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۲ جولائی ، ۳)۔ [حضر (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

حُضُض (فت ح ، ض نیز ضم ح ، ض) امذ۔
۱. **ایک پودا** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ ۲. (طب) **رسوت ؛ آشوبِ چشم کی ایک دوا**۔

سوادِ خط ہے حضض اور خال ہے افیون
خطر نہیں جو ان آنکھوں کو دید کا ہے مرض

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۷)۔ [ع : (ح ض ض)]۔

---ِ مکّی کس صف(---فت م ، شد ک) امذ۔
رسوت کی ایک قسم ، ایک خار دار درخت کے پتّوں اور پھلوں کا عصارہ ہے اس درخت کی بلندی ۳ گز کے قریب ہوتی ہے ، اوپر کی چھال کا رنگ کاہی ہوتا ہے پھل گول سیاہ مرچ کی طرح اور سیاہ ہوتا ہے۔ حضضِ مکی کا پیڑ مکو کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۰۳)۔ [حضض + مکّہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ِ ہِندی کس صف(---کس ہ ، سک ن) امذ۔
رسوت کی ایک قسم ، ہلیلۂ تازہ کا شیرہ ، ایک روئیدگی ہے جسکے پھل کالی مرچ کے برابر ہوتے ہیں۔ حضضِ ہندی میں قوتِ تحلیل زیادہ ہے اور قبض کم ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۰۳)۔ [حضض + ہند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَضَن (فت ح ، ض) امذ۔

ہاتھی دانت (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (ح ض ن)].

حَضْن (فت ح ، سک ض) امذ ؛ نیز حضنہ.
مرغی وغیرہ کا انڈا سینا ؛ سانپ کا بچہ کو گود میں لینا ؛ دائی کا پیشہ کرنا (لغاتِ سعیدی). [ع : (ح ض ن)].

حَضْنَہ دا نی (فت ح ، سک ض ، فت ن) امث.
(حیوانیات) **انڈے سینے کی تھیلی.** تشریح ... انڈے یا حضنہ دانی میں زیادہ وقت گزار کر کسی قدر نمویافتہ حالت میں باہر آتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تشریح ، ۳۱). [ع : حضنہ ، حضن (رک) + دانی ، لاحقۂ ظرفیت].

حُضُور (ضم ح ، و مع) (الف) ا مذ.
۱. رُو برو ، سامنے ؛ خدمت میں ، بارگاہ میں. آدمی کے حضور چھپانا خدا کے حضور کیوں چھپانا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۲).

ہاتھ پھیلائیے جا زیرِ فلک کس کے حضور
دستِ ہمت نظر آتا ہے جہاں کا یہ بغل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۶). کیا آپ حضورِ حا کم اقرار کر چکے ہیں. (۱۸۷۴ ، توبۃالنصوح ، ۲۶).

خدا کرے مری برباد زندگی کے حضور
تری نگہ نہ ہو شرمسار اے ساقی

(۱۹۵۲ ، نبضِ دوراں ، ۸۰). پتہ نہیں کتنی دیر تک حضرت کے حضور کونے میں کھڑا معدوم رہا. (۱۹۸۲ ، پندیاترا ، ۱۸۹). (ب) امذ. **۱. موجودگی ، حاضر ہونے کا عمل ، حاضری (خارج میں ہو یا ذہن میں) ؛ غیبت کا مقابل.** لطافت آگے ہی کثافت سب دور ہوتا ہے ، غایب حضور ہوتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۸). بادشاہ کو غیبت اور حضور میرا یکساں ہو جائے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۹۷). جو حضور غیبت سے مٹ جائے وہ حضور نہیں. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمۂ کشف المحجوب ، ۱۰۵). **۲. کسی کام میں پوری توجہ ، یکسوئی.**

جو ریا سے سجدے کیا کیے ہے منتظر وہی دید کے
وہ نماز خاک نماز ہے نہ حضور ہو جو نماز میں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۱۱۰). **۳. (تصوف) قلب کی وجودِ مطلق کے سامنے حاضری (مادّی دنیا کی ہر شے سے کنارہ کشی کرتے ہوئے) ، حضورِ قلب ، قرب.** عرصہ تک طریقہ خواجگان کی مشق کی اور ذکر مراقبہ ، رابطہ ، حضور اور یادداشت کی تعلیم حاصل کی. (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۱۳۷). **۴. (i) تعظیمی کلمہ جونام کے بجائے ہو ، آپ ، جناب ، جنابِ والا.**

دریا جو سیاہ نور کا ہے
سو یہ تو سخن حضور کا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۷). ان کی طرف نہ جائیو اور نہیں تو بھٹک جاؤ گے اور حضور تک نہ پہنچو گے. (۱۸۳۰ ، تقویۃالایمان ، ۷۸). اپنے اصحاب میں اس طرح مل جل کر بیٹھتے کہ اجنبی کو یہ معلوم کرنا مشکل ہوتا تھا کہ حضور کون سے ہیں. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱۸). شاید بادشاہوں کو حضور کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہو قدرت کی رمزیں کس سے جانی ہیں. (۱۹۸۲ ، پندیاترا ، ۱۵۱). **(ii) تعظیمی کلمہ بطور تخاطب ؛ جناب ، حضرت ، قبلہ.**

پراز بھیج چکے ایک نامہ بر نہ پھرا
گئے تھے کہہ کے یہ سب اب حضور ہم آئے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۶۵). حضور! میرا باپ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۵۸). **(iii) تعظیمی کلمہ بطور طنز.**

کہتا ہے مجھکو دیکھ کے اغیار سے وہ شوخ
اس شکل پر حضور کو سوجھی ہے چاہ کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۵). **۵. مجلس ، حاضرین کے بیٹھنے کی جگہ ، ہال ؛ دربار کا کمرہ ؛ دیوانِ خاص یا عام ، کچہری ؛ بادشاہ یا کسی بڑے افسر (جج وغیرہ) کی موجودگی ؛ معشوق کا خطاب ؛ حکومت ، گورنمنٹ کی ملکیت** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : ح ض ر].

ـــِ اَقْدَس کس صف (ـــ فت ا ، سک ق ، فت د) امذ.
جنابِ پاک ، خداوند ؛ حاکم یا کسی بزرگ کے سامنے یا خدمت میں ؛ رُو برو ، سامنے (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [حضور + اقدس (رک)].

ـــِ اَکْرَم کس صف (ـــ فت ا ، سک ک ، فت ر) امذ.
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تعظیمی کلمہ. حضورِ اکرم کے زمانۂ حیات میں مسلمان بیبیوں نے اپنے بچے اسلام پر قربان کیے. (۱۹۳۰ ، قرآنی قصے ، ۳۹). [حضور + اکرم (رک)].

ـــ باجی امث.
تعظیمی کلمہ عورت کے لیے. آواز دی ، حضور باجی حضور باجی! جب کوئی جواب نہ ملا تو ... لہٰذا پانی منہ پر چھڑکا. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۱۰۲). [حضور + باجی (رک)].

ـــِ بالا کس صف ، امذ.
بڑے حضور ؛ جنابِ والا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حضور + بالا (رک)].

ـــ تَحْصِیل (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
مالگزاری کی وصولی جو بڑا افسر خود کرے ؛ صدر مقام کی تحصیل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حضور + تحصیل (رک)].

ـــِ دِل کس اضا (ـــ کس د) امذ.
رک : **حضورِ قلب جو زیادہ مستعمل ہے.** اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنی حضورِ دل سے عجز و انکسار کے ساتھ وقت پر ادا کرے ... اصل مراد کو پہنچے اور بہشت پاوے. (۱۸۳۰ ، تقویۃالایمان ، ۱۰۱). [حضور + دل (رک)].

ـــ طَلَب (ـــ فت ط ، ل) صف.
بادشاہ یا بڑے افسر کے پاس بلایا ہوا ؛ وہ جسے حاضری کا حکم ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حضور + طلب (رک)].

ـــِـ قلب نیز اضا(ـــِـ فت ق ، سک ل) امذ.
(سب چیزوں سے دل ہٹا کر) کسی ایک چیز پر پورے انہما ک کے ساتھ توجّہ دینا ، یکسوئی.
عشق میں تو نمازاں بھی روا نیں حضورِ قلب بن کچھ مدعا نیں.
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۸).

سجدہ کبھی تھا گہ قعود اور کبھی سلام
تھے کس حضورِ قلب سے حاضر وہ تشنہ کام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۹). صبح کی نماز میں حضورِ قلب خوب ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۴۲۳). نہ میری نماز میں حضورِ قلب ہے نہ میرے سجدوں میں سرورِ جاں. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۴۹۹). [حضور + قلب (رک)].

ـــِـ مَحال (ـــِـ فت م) امذ.
وہ ریاست جو براہِ راست محصول گورنمنٹ کو دے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حضور + محال (رک)].

ـــِـ میں م ف.
سامنے ؛ رُو برو ، خدمت میں ؛ موجودگی میں ، بارگاہ میں. بعد اجازت کے بادشاہ کی حضور میں حاضر ہو. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۲۷). یہ کوئی مرکب شے ہے جو اشیا کے حضور میں ہمارے برتاؤ سے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۸).

ـــِـ نَویس (ـــِـ فت ن ، ی مع) امذ.
وہ افسر جو تمام شاہی احکامات اور جاگیریں رجسٹر میں درج کرتا ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حضور + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

ـــِـ والا کس اضا ، امذ.
۱. جنابِ عالی ، حضورِ اقدس. حضور والا اور تمام سلاطین... آپکے نہایت معتقد ہیں. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۲۶). ۲. **کلمۂ تعظیمی (طنزاً)**.

پستہ قد لوگوں سے ملتے ہیں حضورِ والا
ان کا قد تا کہ نمایاں نظر آئے سب کو

(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۳۵۰). [حضور + والا (رک)].

ـــِـ ہونا محاورہ.
سامنے آنا ؛ بے پردہ ہونا. عورتیں ایسے لوگوں سے حضور ہوتی ہیں جو ان کے محض غیر ہیں مثلاً شوہر کے چھوٹے بھائیوں یا شوہر کی بہنوں کے شوہروں سے ، ظاہراً صرف رواجِ ملکی کی بنیاد پر یہ حضور ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۳۰).

حُضُورات (ضم ح ، و مع) امث.
ایک فوج جو ریاست گوالیار میں ہوتی تھی. اس کے پیچھے حضورات پائگاہ ، پھر پاک نویسی ... تمن ، توپخانہ پلٹن ، رسالہ وغیرہ وغیرہ. (۱۹۳۷ ، ریزمیا ، ۳۸۸). [حضورات ، موڑد].

حُضُورت (ضم ح ، و مع ، فت ر) است (قدیم).
بارگاہ ، حضور. یعنی محبوب کی حضورت میں اپنے محبوب کا ذوق اپس لینا سو چھوڑ کر دسریاں کوں اپنے محبوب کا ذوق چکھانا.

(۱۷۶۳ ، چھ سرہار ، ۵۰). [حضور (رک) + ت ، زائد].

حُضُوری (ضم ح ، و مع) (الف) امث.
۱. **بارگاہ ، دربار ؛ حضور.**

مراتب دے بڑا اوسکوں کیا شاہ
حضوریاں میں اوسے جاگا دیا شاہ

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۰).

کہا باغ بانیں میں جا تو شتاب
حضوری میں چن کر کے لا تو گلاب

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۹). آپ کی ذرّہ نوازی جو آپ نے اپنی حضوری میں میرے حال پر فرمائی زیادہ تر مثل ایک دوست کے تھی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۱۹). چھ سال کی عمر میں انہیں شاہِ کج کلاہ کی حضوری میں پیش کیا گیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۰). ۲. (أ) **حاضری ، موجودگی ، قربت.**

اے دن کا بھید آن بوجھے کا جس کا دل اہے روشن
کہ اس دن کی خوشی ہور عیش میں لذت حضوری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۵).

حضوری کو نپٹ لازم ہے آداب
نہ قربِ شاہ پر مغرور رہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹). وہ زیارت کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نصیب اوسکو ہوتی ہے حضوری آپکی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۳).

کچھ ایسے بھولے بیٹھے ہیں ہم ایّامِ حضوری کو
تصور بھی نہیں آتا اب ان کا رو برو برسوں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۳۱).

ملے یوسف کو پھر اذنِ حضوری
یہی دردِ نہاں ہے اور میں ہوں

(۱۹۷۰ ، دامنِ یوسف ، ۳۹). (أأ) **(کسی نامحرم کے) سامنے آنے کا عمل.** عورتیں ایسے لوگوں سے حضور ہوتی ہیں ، جو ان کے محض غیر ہوں مثلاً شوہر کے چھوٹے بھائیوں یا شوہر کی بہنوں کے شوہروں سے ، ظاہراً صرف رواجِ ملکی کی بنیاد پر یہ حضور ہوتا ہے ورنہ ایسے رشتہ داروں سے حضوری کی قرآنی اجازت نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۳۰). (أأأ) **باریابی.**

حاصل حضوریٔ شہٗ گردوں اساس ہو
ہے وہ غلام خاص جو آقا کے پاس ہو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸). ولندیزی سفیر کو بھی اس نے اسی مقام پر شرفِ حضوری بخشا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۱۹). ۳. **یکسوئی ؛ توجّہ.** جو چیز نماز کی حضوری میں خلل ڈالتی تھی اس سے احتراز فرماتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۵۵). ۴. **قُرب ؛ تقرّب.**

سگ فقیر کے ہونے حضوری
پٹے تکبّر مان غروری

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۸۹).

بالکل تمہاری سمت توجہ خدا کی ہے
شناخت بھی حضوریٔ زیتر پیدا کی ہے

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۹ : ۸۶). میں نے ... محسوس کیا کہ محترمہ کو حاضری اور حضوری دونوں کا شعور ہے. (۱۹۸۲ء ، پند باترا ، ۱۴۷). ۵. **گورنمنٹ کو براہِ راست مالگزاری دینے کا حق ؛ جمع جو سرکار خود وصول کرے** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) صف. ۱. **حاضر رہنے والا (بادشاہ کے دربار میں یا بارگاہِ خداوندی میں) ، مقرب.**

تو مردِ میداں تو میرِ لشکر
نوری حضوری تیرے سپاہی

(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۷۸). ۲. **بادشاہ سے متعلق ، دربار سے متعلق (شخص یا شے) ، درباری.** میں نے دو مجلسوں کی تجویز کی تھی ایک حضوری اور ایک دیوانی گویا ایک ہوس آف لارڈس اور ایک ہوس آف کامنس. (۱۸۸۴ء ، مکاتیبِ وقار الملک ، ۲ : ۸۳). ہم حضوری اصطبل کے ایک ایک جانور کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے گھر کے بال بچوں کو. (۱۹۰۳ء ، خالد ، ۱۳). ۳. **قرب رکھنے والا (مقابل دوری).**

آقا سے کہیں کرتے ہیں دوری بندے
شیعہ ہیں حسین کے حضوری بندے

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، رباعیات ، ۳۸). ۴. (فلسفہ) **وہ علم جو فطری یا جبلی ہو (کسی واسطے سے حاصل نہ ہو) ، مقابل حصولی.** استحضارِ مسائل اس مرتبہ کو پہنچا ہے کہ حصولی ان کے ذہن میں حکم حضوری کا رکھتا ہے. (۱۸۳۶ء ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۹۸).

ہو گیا علم حصولی تھا حضوری مجھ کو
تھا مرا ذہن نہ محتاجِ حصولِ صورت

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۱۰).

چاہیے علم حضوری تم کو
قبلہ و کعبہ و صاحب نظراں

(۱۹۶۲ء ، ہفت کشور ، ۳۸). [حضور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

--- کی مزدوری بھلی کہاوت.
اگر مالک کی موجودگی میں کام ہو تو اچھا ہوتا ہے (جامع اللغات).

--- مال گُزاری (--- ضم گ) امث.
مال گزاری جو سرکار خود وصول کرے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حضوری + مال گزاری (رک)].

--- نالِش (--- کس ل) امث.
شکایت جو براہِ راست گورنمنٹ کے پاس کی جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حضوری + نالش (رک)].

حُضُورِیَّت (ضم ح ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت) امث (قدیم).
(تصوف) **حضوریٔ قلب ، حضوری.** میراں جی شمس العشاق کہے ہیں سو کچھ نکری سو بندگی یعنی سب طرفاں سوں نکل خدا کی حضوریت میں محبت سوں رہنا. (۱۴۹۶ء ، چہار سرہار ، ۶۸ الف). حضوریت صفتاں سوں تعلق رکھتی ہے ، جس مرتبے میں صفتاں مختفی تو ذات غیب. (۱۷۹۹ء ، شاہ نور اللہ ، تجلیاتِ ستہ نوریہ ، ۵۰). [حضوری (رک) + ت ، لاحقۂ کیفیت].

حَضِیض (فت ح ، ی مع) امذ ؛ امث.
۱. (أ) **کسی چیز کا نچلا حصّہ ؛ نشیب.**

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے دسے ہیں فرع
اوج و حضیض ہیچ تو ہی یکہ تاز ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۳۱).

حضیض اس کی اوجِ فلک سے بلند
نہ پہنچے جہاں وہم کی بھی کمند

(۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۱۷).
تکرار ہے جب کہ موج سے موج جاتا ہے حضیض نقطۂ اوج (۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۳۹). (اا) **گڑھا ، چاہ (حالتِ مضاف میں).** حضیض غربت سے اوپر اوج عزت کے فائز ہو کر شرفِ ملازمت ... حاصل کیا. (۱۷۷۵ء ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ۵۸). ہمت بلند کے وسیلے سے حضیض نکبت سے نکل کر اوج عزت کو پہنچا. (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۴۷). وہی بقعہ جو چند روز میں باغ ارم بن گیا تھا حضیض ادبار کا جہنم ہو کے رہ گیا. (۱۹۲۶ء ، شررؔ ، گذشتہ لکھنؤ ، ۵۶). ۲. **پستی (زیادہ تر باعتبارِ درجات).**

اور کوہ زبر کاہ کہیں گیر ہو گیا
رفعت نے کی حضیض کے دامن میں اپنی جا

(۱۸۷۷ء ، کلیاتِ قلق ، ۲۵۰). یہ قوم عیش پرستی کے کس حضیض اور پستی تک پہنچ چکی تھی. (۱۹۲۰ء ، برید فرنگ ، ۹۹). ۳. (ہیئت) **کسی سیارے کے مدار کا انتہائی نشیبی نقطہ ؛ وہ نقطہ جو اوج کے مقابل ہے.** جب زمین حضیض میں ہوتی ہے یعنی نہایت قریب آفتاب سے اسکی حرکت تیز ہوتی ہے. (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۸۲). بعد اس کے چاند اوج سے مائل بحضیض ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کا روشن حصہ حجاب میں پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۱ء ، القمر ، ۹۱). ۴. **پہاڑ کا دامن** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (ح ض ض)].

حَضِیضی (فت ح ، ی مع) صف.
۱. **حضیض (رک) کی طرف منسوب.** ان سب کے عقدوں کے مقام ، سورج سے ان کے حضیضی فاصلے ... اور بعض دیگر پیمائش ایک دوسرے کے بالکل مماثل نہیں. (۱۹۴۰ء ، علمِ ہیئت ، ۱۰۸). ۲. **اعصابِ حرام مغز کے چار ریشوں میں سے وہ ریشہ جو خاص حرام مغز یا غدود میں جا کر ختم ہوتا ہے.** ایک دستہ محرک یا ریشہ حضیضی جو خاص حرام مغز یا غدود میں ختم ہوتا ہے اور اس میں تاثیر پیدا کرتا ہے. (۱۸۹۵ء ، فزیالوجی ، ۵۰). [حضیض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَطّ (فت ح ، شد ط) امذ (شاذ).
انحطاط ؛ زوال ؛ اُتار ؛ اُترنا ؛ کم رتبہ ہونا. اوسکے سوا کبایر و صغایر رذیلہ کہ حط کرے ان کا مرتبہ اور پستگی سے ... مجمع علیہ ہیں. (۱۸۵۱ء ، ترجمۂ عجائب القصص ، ۲ : ۱۵۹). [ع : (ح ط ط)].

حُطام (ضم ح) امذ.
ٹوٹا ہوا ٹکڑا ؛ کوڑا کرکٹ ؛ تھوڑا مال ، قلیل پونجی. وہ خوب طب جانتا ہے اور حیات دنیا کی متاع و حطام و اشیاء ردی و فانی میں زاہد و

بے رغبت ہے. (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۱۵۱). [ع: (ح ط م)].

ـــ الدُّنیا (ـــ ضم م، غم ا ل، شد د بضم، سک ن) امذ.
رک: حطامِ دنیا / دنیاوی (جامع اللغات؛ اسٹین گیس). [حطام + رک: ال (۱) + دنیا (رک)].

ـــ دُنیا / دُنیاوی / دُنیَوی کس اضا / صف (ـــ ضم د سک ن / فت ی) امذ.
مال و متاعِ دنیا، دنیوی سازوسامان، وسیلہ جمع واغذ حطامِ دنیاوی اور صیانتِ حیاتِ فانی سمجھکر بدرک اسفل السافلین گئے. (۱۸۵۱، ترجمۂ عجائب القصص، ۲: ۲۰۳). ہمارا ایمان یا سلام جو کچھ سمجھو بس اس قدر ہے کہ اس کو حطامِ دنیوی کی طرح باپ دادوں سے میراث میں پایا. (۱۸۹۲، لکچروں کا مجموعہ، ۱: ۳۳۳).

اس درجہ گرفتارِ حطامِ دنیا!
سمجھی ہے خلافت اس نے اتنی ارزاں!

(۱۹۳۶، لحن صریر، ۱۸۲). [حطام + دنیا / دنیاوی / دنیوی (رک)].

حَطّام (فت ح، شد ط) امذ.
شیر ببر (جامع اللغات؛ المنجد). [ع: (ح ط م)].

حَطَب (فت ح، ط) امذ.
لکڑی، چوبِ ایندھن.

ہو بہے ہیں ہم جو دوزخ کے حطب
سر پہ یہ اعمال لائے ہیں غضب

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۸۸). اور بعض روایت میں چالیس ہزار حطبِ جہنم ہو گئے. (۱۸۳۵، احوال الانبیا، ۱: ۳۸۹).

وہ امل وہ امنگ وہ عیش و طرب
ہیں دروغ و فریب و سراب و حطب

(۱۹۶۲، گل نغمہ، عبدالعزیز خالد، ۱۰۵). [ع: (ح ط ب)].

حَطِب (فت ح، کس ط) صف.
لاغر؛ بہت دُبلا (چھڑی کی طرح) (پلیٹس). [ع: (ح ط ب)].

حَطَبی (فت ح، ط) صف.
لکڑی کا، (نباتات) (وہ شے) جس سے پودوں کے ٹھوس حصّے بنتے ہیں. جن پودوں ... کا حطبی مجتمع مادہ جو پانی میں کم تر حل ہوتا ہے بنیان نباتی کے استحکام و قوّت کا سبب ہوتا ہے. (۱۹۰۱، مقدمات الطبیعات، ۹۹). [حطب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

حَطَبِیَّت (فت ح، ط، کس ب، شد ی بفت) امث.
لکڑی پن، حطبی (رک) کا اسم کیفیت. جن پودوں کی ساقیں سخت ہیں یعنی ان کی حطبیت زیادہ ہے ان کی شبکہ دار دیواریں بھی موٹی ہوتی ہیں. (۱۹۰۱، مقدمات الطبیعات، ۱۹۶). [حطبی + یت، لاحقۂ کیفیت].

حُطَمَہ (ضم ح، فت ط، م) امث.
تیز آگ؛ دوزخ کا ایک طبقہ.

اوّل ناؤں دوزخ ہاویہ ککر　　دوجا دوزخ ہے نام حطمہ ککر

(۱۵۹۱، قصۂ فیروز شاہ (ق)، عاجز، ۱۲). گرا دیا جائیگا ... اس دوزخ میں جس کا نام حطمہ ہے. (۱۷۷۱، تفسیرِ مرادیہ، ۳۳۸). جحیم، سقر، سعیر، حطمہ، ہاویہ .... یہ سب تمہارے واسطے ہیں. (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۱۵۳). ان طبقوں کے نام یہ ہیں، جحیم، جہنم، سعیر، سقر، لظی، ہاویہ، حطمہ. (۱۹۱۲، علاماتِ قیامت، ۵۱). [ع: (ح ط م)].

حَطِیم (فت ح، ی مع) امث.
۱. **خانۂ کعبہ کی بیرونی دیوار جہاں میزابِ رحمت (پرنالہ) ہے اور اس کے ساتھ نیم دائرے کی شکل میں تھوڑی سی احاطہ کی ہوئی جگہ.** کعبے کے عرض سے کئی گز زمین حطیم میں داخل کر دی گئی. (۱۸۳۵، احوال الانبیا، ۱: ۲۲۸). حطیم جسے حجر بھی کہتے ہیں خانہ کعبہ کے شمالی سمت میں میزابِ رحمت کے نیچے آدھے دائرے کی صورت میں واقع ہے. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۱: ۲۰۳).

پھر آٹھ بقر عید کو جا کر حطیم میں
احرام باندھا تاکہ پہونچے منیٰ چلیں

(۱۹۴۲، صد رنگ، ۳۲). ۲. **پچھلے سال کا** بودہ (جامع اللغات). [ع: (ح ط م)].

حَظ (فت ح) امذ (ترکیب میں شد ظ).
۱. **لطف، مزا، سرور.**

ترا کنٹھ سبز کوپلاں پایں حظ
ترا تنگ دہن دیکھ کلیاں پایں حظ

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۳۷).

ولی کے دل میں نہیں غیر سینہ صاف تجھ
اگر ملیا جو لیٹ سوں وہ دل شکار چہ حظ

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۰۳).

بن ترے لالہ زار سے کیا حظ
سیرِ باغ و بہار سے کیا حظ

(۱۷۹۵، قائم، د، ۷). یہ راگ رنگ تو یہاں روز رہتا ہے اس وقت آپ نے عنایت فرمائی ہے سب سے زیادہ ہم لوگوں کو حظ ملے گا. (۱۸۹۹، لعل نامہ، ۱: ۲۵۳). احقر ... علمی اور مسلکی طور پر اس سے حظِ وافر حاصل کرتا رہا. (۱۹۸۶، معرکۃ القلم، ۱۳۳). ف: پانا، حاصل کرنا، ملنا. ۲. **بہرہ، نصیب.**

ہزار ساوں کو اس پر نثار کرتے ہیں
ہماری خاک کو ہے نام بوتراب سے حظ

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۳۳۳). ۳. **ثمرہ، فائدہ** (لغاتِ سعیدی). ۴. **خوش نصیبی، بختاوری، اقبال** (جامع اللغات؛ پلیٹس). [ع: (ح ظ ظ)].

ـــ اُٹھانا محاورہ
مزے لینا؛ سرور حاصل کرنا؛ عیش کرنا. ان کی بین اور راگ سنیے گا تو نہایت حظ اٹھائیے گا. (۱۸۰۲، نثرِ بے نظیر، ۹۰). ناظرین حظ اٹھائیں گے بہت پسند فرمائیں گے. (۱۸۹۱، طلسمِ ہوشربا، ۵: ۶۷۶).

ـــــ اُڑانا محاورہ.
مزے اڑانا ، لطف اٹھانا.

ہے جن کنے مہیا پکا پکایا کھانا
ان کو پلنگ پر بیٹھے ہے جھڑیوں کا حظ اڑانا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۰).

ـــــ آفرینی (ـــــ کس ف ، ی مع) امث.
لطف و سرور پیدا کرنا. فن کی تاثیرِ حظ آفرینی بنی نوع انسان کو کامرانیٔ حیات کی صحیح راہ پر چلنے کے لیے عقل کی زبردست رفیق و مددگار ہو سکتی ہے. (۱۹۶۲ ، تاریخِ جمالیات ، ۸۲). [حظ + ف : آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آنا محاورہ.
مزا آنا ، سرور حاصل ہونا ، لطف آنا. ان سے ملنے میں کچھ حظ نہ آیا. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ اکبر ، ۲ : ۳).

ـــــ دُنیاوی کس صف (ـــــ ضم د ، سک ن) امذ.
دنیا کے مزے ، دنیا کے عیش و آرام. کبھی میں اس کے پاؤں پر سر رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کچھ حظِ دنیاوی اٹھاؤں. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۲۰). [حظ + ع : دنیاوی (رک)].

ـــــ کَرْنا ف مر ; محاورہ (قدیم).
عیش کرنا ، لطف اٹھانا.
جو میں حظ کروں رات ساری اسوں   کیت بیشتر لاؤں یاری اسوں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۲).

ـــــ لُوٹْنا محاورہ.
رک : حظ اٹھانا.

کچھ مزے کچھ لوٹ حظ یہ وقت کب ملتا ہے آہ
کھا لے پی لے سکھ دے اور دے لے دلا لے واہ واہ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

ـــــ نَفْس کس اضا (ـــــ فت ن ، سک ف) امذ.
نفس کو حاصل ہونے والی لذّت یا سرور. کوئی عاقل حظِ نفس کے واسطے اپنے مخدوم کا رنج گوارا نہیں کرتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰۱). آج جو پھول گلے میں پہنے جا رہے تھے ان میں حظِ نفس ہی نہیں فریب بھی تھا. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۴). [حظ + نفس (رک)].

ـــــ نَفْسانی کس صف (ـــــ فت ن ، سک ف) امذ.
حیوانی لذّت ، جسمانی خوشی ، جنسی لذّت. حظِ نفسانی سے احتراز کرنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ اکبر ، ۲ : ۳). [حظ + نفسانی (رک)].

حَظْر (فت ح ، سک ظ) امذ.
رو ک ، ممانعت ، احاطہ بندی ، علیحدگی (جامع اللغات ; پلیٹس).
[ع : (ح ظ ر)].

حُظُوظ (ضم ح ، و مع) امذ.
لذات ، لذتیں. وہ شب و روز حظوظِ نفسانی میں محو رہتے ہیں. (۱۸۵۸ ، وقائع راجندر ، ۹). ہر قسم کے جائز حظوظِ دنیوی سے متمتع ہونا جائز رکھتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۲۶).

فقط ہے اہلِ صفا کے لئے سلام و سکون
حظوظِ نفس کے طالب کا سینہ تنگ رہے
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۳۳). [ع : حظ (ح ظ ظ) کی جمع].

حَظِیرَۃُ الْقُدْس (فت ح ، ی مع ، فت ر ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک د) امذ.
مقدس احاطہ ; مراد : جنّت. وہ گھیر قبلہ قرار پایا جو اس دنیا میں عرش النبی کا سایہ اور زمین پر حظیرۃ القدس تھا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبی ، ۵ : ۱۵۶). [ع : حظیرۃ (رک) : حظیرہ + رک : ال (۱) + قدس (رک)].

حَظِیرَہ (فت ح ، ی مع ، فت ر) امذ ; ـــ حظیرا.
۱. احاطہ جو نرکل یا لکڑی وغیرہ سے جانوروں کی حفاظت کے لیے بنائیں ، باڑا.
حظیرے میں ناقہ میرا باندھ دو   علف اس کی خاطر مہیّا کرو
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۳۹). **۲. قبرستان کا احاطہ ; قبر کی چار دیواری.**

نیت یہ سب بنا ہے یاں مسجد اک بڑی تھی
پیرِ مغاں موا سو اسکا بنا حظیرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۷). مسجد کے بالکل بالمقابل مشرق جنوبی گوشہ پر ایک چار دیواری یا حظیرہ ہے جس کو اہلِ خاندان قدیم زمانے سے روضہ کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۸). **۳. مقبرے کا گنبد.**

حظیرہ عرشِ اعظم ہے ضریحِ پاک کا تیری
کلس ہے مہرِ تاباں گنبدِ پُر نور مرقد کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲). میں تجھے اپنے کندھوں پر اٹھا کر آسمان کے حظیرے میں پہنچا دوں گا. (۱۹۸۳ ، تائیس (ترجمہ) ، ۱۸۱). **۴. مقبرہ.** ہم نے خود کو پہاڑ خان کے حظیرے کے قریب پایا یہ مقبرہ علہ خیل کے قبرستان میں واقع ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۳۲). [ع : (ح ظ ر)].

ـــــ قُدْس کس اضا (ـــــ ضم ق ، سک د) امذ.
رک : حظیرۃ القدس. اس حظیرۂ قدس اور بارگہِ لامکاں میں آپ کو ... رسائی حاصل ہوئی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۵۷). [حظیرہ + قدس (رک)].

حَظِیظ (فت ح ، ی مع) صف.
خوش نصیب ; خوش ; محظوظ ; صاحبِ دولت (جامع اللغات ; اسٹین گاس ; لغاتِ سعیدی). [ع : (ح ظ ظ)].

حَف (فت ح) دعائیہ کلمہ.

کلمۂ دعا جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو کہتے ہیں نظرِ بد نہ لگے ، چشمِ بد دور. حف ، در مقام چشم بد دور استعمال پذیرد. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۰۰). چہرے تو ملاحظہ ہوں کیسے اصیل ہیں آنکھوں کی چمک ، حف میری نظر. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۵). حف تمہاری نظر یعنی چشم بد دور ، تمہاری نظر نہ لگے. (۱۹۱۵ ، مرقعٔ زبان و بیان دہلی ، ۲۱). [ع : حف (ح ف ف) - زمین کی گھاس کا خشک ہو جانا ، کسی چیز کا بیکار ہو جانا].

ـــ دیدوں میں فقرہ.
حف نظر (رک) (جامع اللغات).

ـــ نَظَر (ـــ فت ن ، ظ) دعائیہ کلمہ.
چشمِ بد دور (رک : حف).

لیا بڑی پھرتی ہے اوس کی ہر طرف رف رف نظر
ہے بڑی برّاق سا چہرہ کسی کی حف نظر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۳).

ہے ادھر یہ نعرہ کہ ہے غضب
ہے ادھر اشارہ کہ حف نظر

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۱۰۵). [حف + نظر (رک)].

حُفاۃ (ضم ح) امذ ؛ صف ؛ ج.
وہ لوگ جو ننگے پیر ہوں یا برہنہ. مشہور وہ ہے کہ حشر لوگوں کا حفاۃ عراۃ و عزل یعنی پا برہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہوتا ہے. (۱۹۵۱ ، ترجمہ عجائب القصص ، ۲ : ۳۳۸). [ع : حافی - برہنہ پا کی جمع].

حُفّاث (ضم ح ، شد ف نیز بلا شد) امذ.
ایک قسم کا سانپ. اور ایک سانپ کو عرب حفاث کہتے ہیں اس میں زہر نہیں. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۱۵). ایک قسم کا سانپ ہے جسے حفاث ... کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے کوئی ایذا نہیں پہنچتی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۸ : ۲۰۳). [ع : (ح ف ث)].

حَفّار (فت ح ، شد ف) امذ.
گورکن (جامع اللغات ؛ المنجد). [ع : (ح ف ر)].

حِفاظ (کس ح) امث.
شرم ، حمیت ، مروت ، نگہبانی.

ہے ادب یہ لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ
عقو یہ بھولا رہا تم پہ کروروں درود

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۱۰). [ع : (ح ف ظ)].

حُفّاظ (ضم ح ، شد ف) امذ ؛ ج.
حفظ کرنے والے ، زبانی یاد کر لینے والے ، **خصوصاً قرآن اور احادیث کے حافظ.**

بولے حفّاظِ حدیث اے اہلِ دیں
ہیں یہ تفسیر اوپر اکثر تابعین

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۴۳). ابوالحسن یحییٰ بن علی القرشی کو بھی جو حفاظِ حدیث میں شمار کئے گئے ہیں ابن جبیر کے تلامذہ کی فہرست میں داخل کیا ہے. (۱۸۹۸ ، معارف ، اگست ، ۳۹). غیر معمولی حفاظ .... کی کارگزاریاں مخصوص مشق کا نتیجہ ہوتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۹۰). [ع : حافظ (ح ف ظ) کی جمع].

حِفاظَت (کس ح ، فت ظ) امث.
۱. **اپنا بچاؤ ، سلامتی ؛ پاسبانی ، نگرانی ، محافظت.** حمایت اور حفاظتِ کے لیے ایک شخص ایسا چاہیے کہ اوسے زور و قوت دے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۰). یہ ہار تمہاری حفاظت کے واسطے ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۵). حفاظتِ اسلام کا فرض یہیں تک محدود نہ تھا. (۱۹۱۱ ، شہیدِ مغرب ، ۳۰). جنسی توازن کی حفاظت ایک حفاظتی جز (**Safty Factor**) کرتا ہے. (۱۹۷۱ ، جنسیات ، ۵۵). اف : کرنا ، ہونا. ۲. یاد ، حفظ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (ح ف ظ)].

ـــِ خود کس اضا (ـــ و معد) امث.
اپنا بچاؤ ، رک : حفاظتِ خود اختیاری (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حفاظت + خود (رک)].

ـــِ خود اِختیاری کس اضا (ـــ و معد ، کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
اپنے آپ کو ضرر سے بچانا ، ذاتی بچاؤ ، ذاتی دفاع. غصہ ... اس حاسہ کا نتیجہ ہے جس کی بدولت انسان حفاظتِ خوداختیاری کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۵۸). معلوم نہیں پیرویٔ سنت کے لحاظ سے یا حفاظت خود اختیاری کے سلسلے میں ... روئی دار کپڑا استعمال کرتے تھے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۳۳). [حفاظت + خود (رک) + اختیار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــِ ذاتی کس صف ؛ امث.
اپنا بچاؤ ، اپنے آپ کو ضرر سے بچانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حفاظت + ذات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ سے م ف.
احتیاط سے ، سلامتی سے ، سنبھال کر (پلیٹس).

ـــ میں رَکْھنا ف م.
نگرانی کرنا ، محفوظ رکھنا ، سنبھال کر رکھنا ، تحفّظ دینا (جامع اللغات).

ـــِ نَفْسی کس صف (ـــ فت ن ، سک ف) امث.
رک : **حفاظتِ ذاتی** (جامع اللغات). [حفاظت + نفس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حِفاظَتی (کس ح ، فت ظ) صف.
حفاظت (رک) سے منسوب یا متعلق. ایک ہی نوع کے جانوروں میں حفاظتی قوت ہر نسل یا گروہ میں مختلف ہوتی ہے. (۱۹۵۶ ،

براثیمیات ، ۹۳). استقبالی جلوس کے دوران حفاظتی کارڈ کی گاڑی نے ایک کار کو ٹکر مار دی. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ جولائی ، ۱). [حفاظت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ٹیکس (ـــــ ی لین ، سک ک) امذ.
وہ ٹیکس جو درآمد شدہ اشیا پر مقامی صنعت کی حفاظت اور فروغ کے لیے لگایا جائے. اگر کاغذ کی درآمد پر حفاظتی ٹیکس لگایا جائے تو کس قدر ترقی کی گنجائش ہے. (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۲۳۰). [حفاظتی + ٹیکس (رک)].

ـــــ جیکٹ (ـــــ ی مج ، کس ک) امذ.
ایک قسم کی صدری جس کو پہن کر آدمی ڈوبنے سے محفوظ رہتا ہے ، جہاز صدری (Life Jacket) (ماخوذ : انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۷۰). [حفاظتی + جیکٹ (رک)].

ـــــ چوکی (ـــــ و لین) امث.
سرحدوں کی حفاظت پر مامور سپاہیوں کے ٹھہرنے کی جگہ. سرحدوں پر تین حفاظتی چوکیاں (تھون) قائم تھیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۰). [حفاظتی + چوکی (رک)].

ـــــ چھتری (ـــــ فت چھ ، سک ت) امث.
(مجازاً) سایہ ، تحفظ ، سرپرستی. اگر وہ اپنی غیر جانب داری کی پالیسی کو ترک نہیں کرتا تو اسے کسی قسم کی حفاظتی چھتری فراہم نہیں کی جائے گی. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ مئی ، ۵). [حفاظتی + چھتری (رک)].

ـــــ صِمام (ـــــ کس ص) امذ.
بھبکے کا ایسا سوراخ جس کی ڈاٹ خود بخود بھاپ سے کھل جائے اور بند ہو جائے. بھاپ بلند دباؤ کے تحت ہوتی ہے ... اس سے بچنے کے لیے پاپن نے ایک حفاظتی صمام ایجاد کیا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۲۳۵). [حفاظتی + صمام (رک)].

ـــــ کُنڈا (ـــــ ضم ک ، سک ن) امذ.
وہ پُرزہ جو بندوق کی لبلبی کو مقفل کرنے نیز لفٹ وغیرہ کو گرنے سے روکنے کے لیے بطور حفاظت استعمال ہوتا ہے. کم وزنی دھات کے لیے لیڈل میں ضمانتی فریم (بیل Boil) اور حفاظتی کنڈا (سیفٹی کیچ) نہیں ہوتے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۳۱). [حفاظتی + کنڈا (رک)].

ـــــ لباس (ـــــ کس ل) امذ.
وہ لباس جو عموماً آگ سے محفوظ رہنے کے لیے پہنا جاتا ہے نیلے شیشے والی عینک لگائی جائے ... اگر بھٹی کے نزدیک کام کرنے کا موقع ملے تو حفاظتی لباس پہن لیا جائے. (۱۹۷۰ ، اصول دھات کاری ، ۱). [حفاظتی + لباس (رک)].

ـــــ لَیمپ (ـــــ فت مج ل ، سک م) امذ.
گیس کا ایک لیمپ جس کا پاندان عموماً شیشہ بند رہتا ہے تا کہ کافی روشنی بہم پہنچ سکے اس کا شعلہ تانبے کے تار کی جالی کی وجہ سے باہر نہیں نکلتا اور جس سے کان کے اندر کی گیس آگ نہیں پکڑتی اور کان کنی حادثے سے محفوظ رہتے ہیں. ڈیوی نے ... حفاظتی لیمپ ایجاد کیا جس نے ہزاروں جانیں بچائیں. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۳۰۵). [حفاظتی + لیمپ (رک)].

حَفّان (فت ح ، شد ف) امذ.
شتر مرغ کے بچے. عمر اس وقت ۹۰ برس کے قریب تھی اور جو سفید بالوں کی وجہ سے بقول مورخین حفان (بچۂ شتر مرغ) معلوم ہوتے تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۸۲). [ع].

حَفْر (فت ح ، سک ف) امث.
کھدائی ، (زمین کے) کھودنے کا عمل. پھر حسب الحکم اشرفِ انبیا کے حجرۂ خاص میں گئے اور حفرِ تربت میں مشغول ہوئے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۹۶). [ع : ح ف ر].

حُفْرات (ضم ح ، سک ف) امذ.
(حیاتیات) حفرہ (رک) کی جمع. حفرات البذیر ... پھولوں میں یہ ایک طرح کے گول یا صراحی نما حفرات ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۸۸). [ع : حفرۃ (ح ف ر) کی جمع].

ـــــ الْہَوا (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ہ) امذ.
(حیاتیات) جسم کے جوف یا نشیب جن میں ہوا بھری ہوتی ہے اور حیوانات (عنکبوتیہ) ان کے ذریعہ سے سانس لیتے ہیں. حیواناتِ عنکبوتیہ ... حفرات الہوا کے ذریعہ سے سانس لیتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۷۱). [حفرات + (رک) : ال (۱) + ہوا (رک)].

حُفْرَت (ضم ح ، سک ف ، فت ر) امث ؛ حفرۃ.
رک : حفرہ (جامع اللغات). [ع : (ح ف ر)].

ـــــ الْبُذَیر (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، ی لین) امذ.
(حیاتیات) پھولوں میں ایک طرح کے گول یا صراحی نما حفرات (گڑھے) جو حاشیہ کے پاس سیاہ پھٹکی کی طرح نظر آتے ہیں ان میں ایک قسم کی باریک اور چھوٹی چھوٹی اشیا ہوتی ہیں جنھیں بذیر (اسپر میشیا) کہتے ہیں. جب حفرۃ البذیر (اسپر میگونیم) پختہ ہو جاتا ہے تو یہ بذیر (اسپر میشیا) ... باہر نکل آتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۸۸). [حفرۃ + (رک) : ال (۱) + بذیر - بیج ، تخم].

ـــــ الْجِسْم (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ج ، سک س) امذ.
(حیاتیات) جسم کا جوف یا نشیب. پذریہ کے تمام جسم میں صرف ایک حفرہ (کیوی ٹی) ہوتا ہے جسے حفرۃ الجسم کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۲۸). [حفرۃ + رکبہ : ال (۱) + جسم (رک)].

ـــــ الْوَرِک (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس و ، سک ر) امذ.
وہ گڑھا جو چوتڑ کی ہڈی میں ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).

[حفرہ + رک : ال (۱) + ورک (رک)].

حُفْرَہ (ضم ح ، سک ف ، فت ر) امذ.
۱. گڑھا ، چاہ ، غار ، کھائی. ایک حفرہ بطور خزانہ کھودا تھا تا کہ از قسم نذور اور ہدایا جو کچھ آئے اس میں رکھا جائے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۷).

کوئی دم میں ہے تو اور حفرۂ تار
یہی ہے کفر کا جو تجھ کو آزار

(۱۸۶۶ ، تہ قبر بکروفن شرہر ، ۱۳۱). **۲. (حیاتیات) (جسم سے متعلق) جوف یا تشبیب** ہڈیر (اسپر میشیا) ایک منفذ کے ذریعہ سے جو حفرہ کے ایک پہلو میں ہوتا ہے باہر نکل آتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۸۸). حدقی حفرہ میں چربی بہت ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح ۱ : ۹). **۳. کعبہ کے پاس ایک حوض کا نام.** خانہ کعبہ کی دیوارِ شرقی سے ملا ہوا آستانۂ کعبہ کے پاس ایک چھوٹا سا حوض ہے جسے حفرہ کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۰۳). [ع : حفرۃ (ح ف ر)].

ـــ جات امذ.
حفرہ (رک) **کی جمع.** ان حفرہ جات (انفی حفرہ جات) کے موخر حصہ کے بعض لمفی عروق پیش اذنی غدد میں داخل ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [حفرہ + جات ، لاحقۂ جمع].

ـــٔ دَنْدان کس اضا (ـــ فت د ، سک ن) امذ.
وہ جوف جس میں دانت جڑا ہوا ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حفرہ + دندان (رک)].

ـــ گر (ـــ فت گ) امذ.
گورکن ، قبر کھودنے یا بنانے والا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[حفرہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

حَفْرِیّات (فت ح ، سک ف ، کس ر ، شد ی) امث.
آثارِ قدیمہ کی کھدائی کا علم اور فن. یہ امر حفریات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان میں خوشنما و حسین چیزوں کے تیار کرنے کا رواج تھا. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۰۳). اثریات اور حفریات سے ان کو خاص دلچسپی ہے. (۱۹۷۵ ، مولانا محمد علی جوہر ، حیات اور تعلیمی نظریات ، ۱۰۶). [حفر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

حُفَیْرَہ (فت ح ، سک ف ، ی مج ، فت ز) امذ.
(حیاتیات) **جوف (ہڈی یا اعصاب میں) ، خالی جگہ ، رخنہ ، گڑھا.** یہ سانس چھوٹے دہانوں کے ذریعہ کچھ لٹکتی شکل کے ... وریدی حفیروں (جانبی حفیروں) سے بھی ربط رکھتی ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات (ترجمہ) ، ۲۷۶). [حفر + یرہ ، لاحقۂ تصغیر].

حَفْص (فت ح ، سک ف) امذ.
چھڑے کا چرسا جس سے کنوئیں میں سے کیچڑ نکالتے ہیں ؛ شیر کا بچہ ؛ ایک نام جو پیغمبر صلعم نے حضرت عمرؓ کو عطا فرمایا تھا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (ح ف ص)].

حَفْصِیَّہ (فت ح ، سک ف ، کس ص ، شد ی بفت) امذ.
خوارج کا گروہ جو حفص بن مقدام کو اپنا امام و سربراہ مانتا ہے (فرقے اور مسالک ، ۱۲۲). [ع : حفص (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حِفْظ (کس ح ، سک ف) امذ.
۱. زبانی یاد کرنے کا عمل ، ازبر.

تا یہ کہ یادِ رخِ جاناں دلا
حفظ قرآں کر جو تجھ سے ہو سکے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۲۳). حفظِ قرآن کے بعد علوم عقلی و نقلی مولانا رفیع الدین دہلوی سے پڑھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳). وہیں جاؤ کسی کتبے کو حفظ کر بیٹھے ہوں گے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۶۶). ف : کرنا ، ہونا. **۲. بچاؤ ، محافظت ، نگہبانی.**

تری حفظ رحمت کے اے ذوالمنن
کیا ہے اگنی میں سمندر وطن

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۰).

ولی بس اعتقادِ صاف سوں کہتا ہے یہ ہر دم
کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجکوں یا حافظ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (انتخاب) ، ۱۰۹). حفظ کی صورت سوائے اس کے کچھ نظر نہ آئی کہ درخت پر چڑھ رہا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۳۰).

حفظِ ناموسِ تجلّی کی یہاں تک کوشش
ایک جلوہ بھی نمایاں ہو تو پنہاں ہو جائے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۶۹). **۳. جو کچھ محفوظ ہو ، حافظہ ، یاد.**

ذکر و اذکار ترے حفظ کا گر آ جاوے
کسی محفل میں نظر بیرِ زباں پر یک پل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۸). ان کا مقصد یہ تھا کہ قرآن حفظ کی بنا پر نہ لکھا جائے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۱ : ۱۹). **۴. پاس ، لحاظ.**

تم کرو حفظ ادب میرا بجاں
شان میں مجھ صنحب کے اے مردماں

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۱۰۴). صفر حساب کی اصطلاح میں نقطہ کو کہتے ہیں جو حفظِ مرتبہ کے لئے لکھا جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض (ضمیمہ ملخصات الحساب) ، ۱۷۴). اپنے کسی بزرگ یا واجب التعظیم شخص کے سامنے بہ آواز بلند گفتگو کرنا ، اس کے حفظِ ادب کے منافی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۶). [ع : (ح ف ظ)].

ـــِ العَہْد (ـــ ضم ظ ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ہ) امذ.
(تصوف) **بندے کا قیام اس مقام میں جس میں حق اس کے لیے حد مقرر کر دے یعنی اوامر اور نواہی کا بجا لانا** (مصباح التعرف ، ۱۰۱). [حفظ + رک : ال (۱) + عہد (رک)].

ـــِ اَمْن کس اضا (ـــ فت ا ، سک م) امذ.
امن کا قیام. وہ قید جو بحالت عدم ادخال ضمانت برائے حفظِ امن کے عاید کی جائے قید محض ہو گی. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۵۷). [حفظ + امن (رک)].

ـــ آوَری (ـــ فت و) امث.
حفاظت ، نگہبانی ، تحفظ ، بچاؤ.

دائم ہے خاص و عام پر لطف و عطا ، حفظ آوری
کیا انسان کیا طائراں کیا وحش کیا جنّ و پری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶). [حفظ + ف: آور ؍ آوردن ـ لانا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــ پَڑھنا ف م.
بغیر دیکھے پڑھنا . حافظہ سے پڑھنا (پلیٹس).

ـــ ءِ جان کس اضا ؛ امذ.
جان کی حفاظت ، بچاؤ (جامع اللغات). [حفظ + جان (رک)].

ـــ ءِ صِحَّت کس اضا (ـــ کس ص ، شد ح بفت) امذ ؛ ــ حفظ الصحۃ.
۱. **صحت کی حفاظت ، تندرستی کا قیام.** میرا اصلی مطلب یہ ہے کہ انسان کو حفظِ صحت کے لیے تھوڑی بہت بدنی محنت اور جسمانی ریاضت بھی چاہیے. (۱۸۷۲ ، بنات النعش ، ۱۳۸). حفظِ صحت کی اہم تدبیر یہ ہے کہ انسان ورزش کرے اور پھر غذائی اصول ملحوظ رکھے. (۱۹۸۶ ، اخبارالطب ، کراچی ، اپریل ، ۹). ۲. **تحفظِ صحت سے متعلق ادارہ ، محکمۂ صحت.** گورنمنٹ کے حفظِ صحت کی ہر شاخ میں سائنٹفک صلاح کار ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۹). ۳. **وہ علم جو صحت کی حفاظت اور بیماری سے بچاؤ کے اصول و قوانین بتاتا ہے ، صحیات.** صحیات علم صحت کا نام ہے۔ عام طور پر لوگ اس علم کو حفظِ صحت کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۳۳). [حفظ + صحّت (رک)].

ـــ ءِ غَیب کس اضا (ـــ ی لین) امذ ؛ ــ حِفظُ الغَیب.
کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کا نام نیکی اور اچھائی کے ساتھ لینا. ان میں ایسے مستقل ابواب نہیں ملتے جن میں یکے از اقوام جرائم پیشہ یا باب الاشرار کے عنوان سے کسی شخص کے حفظِ غیب کا غیر ضروری خاکہ اڑایا گیا ہو. (۱۹۱۹ ، افاداتِ مہدی ، ۳۲۳). [حفظ + ع : غیب (رک)].

ـــ ءِ ما تَقَدُّم کس اضا (ـــ فت ت ، ق ، شد د بضم) امذ.
وہ بچاؤ جو پہلے سے کر لیا جائے ، کسی امر کی پیش بندی.

فالِ بد ہے بحرِ حفظِ ما تقدم کیا ضرور
سانپ کاٹے تجھ کو تیرے پاس اگر تریاق ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۵). یہ طریقِ علاج بطور حفظِ ما تقدم تدابیر کے اختیار کیا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۳۰). [حفظ + ع : ما ـ جو + تقدّم (رک)].

ـــ ءِ مَراتِب کس اضا (ـــ فت م ، کس ت) امذ.
مرتبے کا پاس یا لحـــــاظ ، پاسِ ادب. گرو نے چیلے سے کہا میاں بھائی سے بھا گو ، یہاں حفظِ مراتب کا کچھ لحاظ نہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۰۷). اگر اس منصب پر وہ نہ پہنچتا تو اس خود داری اور حفظِ مراتب کی اس کو کیا ضرورت تھی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۰۶).

مجھے کچھ آپ سے کہنا تو تھا ، کچھ کیا ، بہت کچھ تھا
مگر میں کیا کروں میں قائلِ حفظِ مراتب ہوں

(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۲۱۶). [حفظ + مراتب (رک)].

ـــ ءِ نَفس کس اضا (ـــ فت ن ، سک ف) امذ.
(نفسیات) **اپنی ذات کی سلامتی یا بقا ، ذاتی سلامتی.** حفظِ نفس کی حاجت ہوتی ہے تو خوف کا ہیجان پیدا ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲). [حفظ + نفس (رک)].

ـــ ہَیکَل (ـــ ی لین ، فت ک) امذ.
نقش ، تعویذ. اپنے دادا کے حفظ ہیکل کا نام سات بار لے لے تو لوح ہاتھ آ جائے گی. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہربار ، ۳۷). [حفظ + ہیکل ـ نقش ، تعویذ].

ـــ یاد کَرنا ف م.
ازبر کر لینا ، زبانی یاد کرنا ، حفظ کرنا ، رٹ لینا. زیب النسا نے قرآن مجید حفظ یاد کیا. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۰۷).

حِفْظان (کس ح ، سک ف) امذ.
رک : **حفظ ، تراکیب میں مستعمل** (جامع اللغات). [ع : (ح ف ظ)].

ـــ ءِ صِحَّت کس اضا (ـــ کس ص ، شد ح بفت) امذ.
رک : **حفظِ صحت.** پبلک ورکس حفظانِ صحت اور اسی قسم کے تمام امور کا متکفل تھا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۷۶).

دشمنِ صحت کہا جاتا تھا جس عورت کو کل
بن گئی ہے آج وہ حفظانِ صحت کی وزیر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۰). [حفظان + صحت (رک)].

حِفْظانی (کس ح ، سک ف) صف.
حفظان (رک) **سے منسوب یا متعلق.** احتیاطی ضابطے ... ایسی حفظانی بندشوں سے عبارت ہیں جن کا مقصد کام کرنے کے لیے آدمی کی صحت و قوت برقرار رکھنا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۱۳۳). [حفظان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَفَظَہ (فت ح ، ف ، ظ) امذ ؛ صف.
حفاظت کرنے والے فرشتے ؛ انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتے. ملائکہ حفظہ انھیں کراماً کاتبین کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۶). حفظۂ سما کے رجم سے ڈر کر شیاطین نہیں جاتے تھے. (۱۹۳۰ ، قصیدۃ البردہ ، ۱۶۷). [ع : حفظۃ (ح ف ظ)].

حَفْل (فت ح ، سک ف) امذ.
مجمع ، جماعت ، مجلس (آدمیوں کی) (پلیٹس). [ع : (ح ف ل)].

حَفی (فت ح) صف.
۱. **مہربان ؛ دوست ؛ عقل مند.**

دیکھا کہ مج رونے ستی تج دل حفی کچ ہوے گا
اما نہیں پکڑیا اثر در نفس سندانِ شما

(۱۷۶۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷). ۲. **علق جو کسی بات کے جاننے کا بہت خواہش مند ہو.**

جس کو کرتے ہیں شریعت میں حفی
عینِ حق ہے فی الحقیقت اے حفی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۸). ۳. **مہربان ، رحیم دل.**

اوّل و آخر و ظاہر و باطن و آنکی اولیٰ امین
تو قریب و مجیب و ادیب و اماد و حکیم و حفی

(۱۹۷۶ ، حفیظانا ، ۵). [ع : (ح ف و)].

حفیظ (فت ح ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. **حفاظت کرنے والا ، نگہبان.**

ہے جو عزمِ سفر خدا حافظ
ہو تو اس کا حفیظ و حافظ

(۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵). ۲. **خدا کا ایک صفاتی نام.**

تمہیں ہے لطیف ہور تو تمہیں غفور
تمہیں ہے حفیظ ہور تو تمہیں شکور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱). خدا تعالیٰ چونکہ مخلوق کو آفت و بلا سے محفوظ رکھتا ہے اس لیے اسے حفیظ کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۴).

حفیظ و حسیب و مقیت و مجیب
ستائش تری جان و دل کی غذا ہے

(۱۹۶۶ ، فارقلیط ، ۳۳). [ع : (ح ف ظ)].

حفیف (فت ح ، ی مع) امث.
سرسرانے کی آواز ، سرسراہٹ. صوتی حفیف اور تنگ بڑھ جاتی ہے اور بعض سانس کی آوازیں سخت ہو جاتی ہیں. (۱۹۳۵ ، عروقیات (ترجمہ) ۲ ، ۳۷۸). [ع : (ح ف ف)].

حق (فت ح ، شد ق بحالت اضافت نیز بغیر شد) امذ ؛ صف.
۱. **سچائی ، صداقت (باطل کی ضد).**

حقا نہ تمہیں کچھ حق و باطل سے مجھے کام
فرمائیں جو کچھ آپ مرے حق میں وہ حق ہے

(۱۷۹۷ ، قائم ، د ، ۶۲). سوالِ حق کچھ نہ فرماتے تھے. (۱۸۳۲ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶). خدا نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۰).

اگر ہو خرمنِ باطل تو شعلۂ سوزاں
اگر ہو گلشنِ حق تو طراوتِ شبنم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۵). ۲. **ثابت ، برحق ، حقیقت پر مبنی.** کلامِ ربّانی حق ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۰). خدا حق ہے اور حق سب تمہارا ہے آدمی کے جس کوں حق پر آنے کیا بار ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱). ۳. (أ) **صحیح ، ٹھیک ، درست ، بجا.**

جان دی اوس پر ترے قدِّ سہی کے عشق میں
حق تو یہ ہے دار سے کیا کام تھا منصور کو

(۱۸۲۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۸).

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲). حق یہ ہے کہ جسے لغت دیکھنی ہو تو مولانا حالی کی لغت دیکھیے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۴). (أأ) **سچ ، سچّی بات وغیرہ.**

واقعہ منصور کا سن کر کھلا ہم کو یہ راز
حق کہنے سے آدمی ہوتا ہے قابل دار کے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۰۳). ۴. **اللہ ، خدا.** جوتھا پرن تن لطیف یعنی احد ذات حق ہے. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ۱۹۶۲)).

اگر فیل و مور ، اژدر و بق ہے
ہر یک شے سے مظہرِ حق ہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۸۲).

دیا بندہ کوں حق نبیؐ کا خطاب
حکم دے دیا نور جوں ماہتاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

یکایک مجھ دِسا یک شہ جوان اسوارِ تازی کا
کہ جن نے حق سوں پایا ہے خطاب عاشق نوازی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸).

یہ لاشہ ہے کفن اسدِ خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵).

جس وقت چمکتے ہیں ثوابت
کرتے ہیں جلالِ حق کو ثابت

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۱۷).

عطائے حق کا جو قاسم ہے وہ ابوالقاسم
ملیک و مقسط و معطی و مقتدر کی قسم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۹). ۵. (أ) **حصّہ.**

جلد دی لحم کی تصویر کو تا غاذیہ سے
ایک پردہ میں قوا اخذ کریں اپنا حق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹). مالِ غنیمت میں سے سر لشکر اپنا چوتھائی حق نکال کر باقی سپاہیوں پر تقسیم کر دیتا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۹). ڈیڑھ سیر کی ران ہے تو آدھ سیر حق تلی اور ہڈی کا نکل گیا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۸ : ۳). (أأ) **نسبت ، بابت ، لیے ، واسطے (میں کے ساتھ).**

دل کے باتاں بوجھے معشوق پیرت کے حق میں
کہ نجانوں تمہیں کہتے ہیں سنجیے کھول صریح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۷).

مجھے نا امیدی نے آ کر لیا   کہ اے رب مرے حق میں تو کیا کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۸).

عہد میں اس کے یہ بدخواہ کو ملتی ہے سزا
کہ ستم ہے حقِ معشوق میں عاشق پہ ستم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷). اس کے جملہ حقوقِ اشاعت و اخذ و ترجمہ شکیب کی بیوہ ... کے حق میں محفوظ ہیں. (۱۹۷۲ ، روشنی اے روشنی (عرضِ ناشر)). ۶. **فرض ، ذمہ داری (زیادہ تر کسی کے احسانات کی وجہ سے اس کی نسبت).** بہت نے ، ہر معرفت نے سر دھن کر کہیا کہ عقل کا منع پر حق بہت ہے مطلق بہت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۹).

کھانس کو بھی مثلِ مژگاں اپنی آنکھوں سے لگائیں
حق سے در گزریں نہ ہم خدمت گزارِ سبزہ رنگ

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۰۹). مورخ کے بہت سے حق ان لوگوں کے ذمے پر ثابت ہوتے ہیں جن کے اخبار و آثار کو لکھتا ہے اور ان کے مآثر کو زمانے میں پھیلاتا ہے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹). تمہارے اوپر دنیا میں دو قسم کے حق ہیں ایک خدا کا اور دوسرا بندوں کا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۸). **۷. صِلہ ، بدلہ ، عوض.**

انا آشنائی کا حق یوں کروں
لجا کر سو تربت میں اوس کو دھروں

(۱٦۳۸ ، چندربدن ومہیار ، ۱۱۰). ان کے باپ کی خدمت کا حق یاد کر کے ان کی مدد فرمائیے. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۲۲۵).

ہے فرض شوہروں پہ بیویوں کی اس وفا کا حق
نہ جانے جو وفا کا حق نہ مانے وہ خدا کا حق

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۵). **۸. محنتانہ ، اُجرت ، مزدوری ، اجورہ.**

حق چرائی کا انو سے لیتا
اور فقیراں کو لجا کر دیتا

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۵۰). طلبا درجہ اول کی فیس تین روپے ماہوار سے ایک روپیہ تک باقیوں سے ۸ آنے حق التعلیم. (۱۸٦۰ ، کوہ نور ، لاہور ، ۵ مئی ، ۱۸٦). اس موقع پر دائی پیٹ پر تیل لگاتی ہے اور تیل ملوائی کا حق اس کو سب عورتیں مل کر دیتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۷). **۹. انعام ، نیگ (جیسے بہن کا حق جو شادی میں دیا جائے).**

جو سلامی میں ہمیں شاہِ اُمم بخشیں گے
حق تمہیں مہندی لگانے کا وہ ہم بخشیں گے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۵۲). **۱۰. مستحق ہونے کا وصف ، استحقاق ، اختیار.**

سبا راحت اپنا پیٹ دیہ کا کہ جیوں حق ہے تیوں تیت جلیانیہ کا

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳).

ہو لوچن ہو جوبن ہو کلاں ہو پوشاں
ہمیں اس کے عاشق ہو حق ہے ہمارا

(۱٦۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۷). شارع عام میں ہر شخص کو حقِ مرور حاصل ہے. (۱۸٦۷ ، نور الہدایہ ، ۳ : ۱۱۲). جب کسی شخص کی آمدورفت .... شارع عام سے بند کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس کا حق غصب کیا گیا. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۵۸).

حاصل ہے شاہباز کو حقِ درندگی
کنجشک کو نہیں ہے مگر اذنِ احتجاج

(۱۹۳۳ ، سنگ وخشت ، ۷۳). **۱۱. کسی کام کو جیسا چاہیے ویسا کرنے کا عمل.**

حق ڈھونڈھنے کا آپ کو آتا نہیں ورنہ
عالم ہے سبھی یار کہاں یار نہ پایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷). **۱۲. (تصوّف) وجودِ محض (جس کی وحدت حقیقی ہو)** (مصباح التعرف). [ع : حقّ].

ـــــ اَدا کَرْنا ف م.

۱. قرض ادا کرنا ، ذمّے داری پوری کرنا ؛ نوکری خدمت یا کوئی کام بجا لانا.

ستم و جور و جفا ناز و ادا کرتے ہیں
دل رُبائی کے جو حق ہیں وہ ادا کرتے ہیں

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۳۰۵).

ادا کرتے رہتے تھے حقِّ قرابت
مگر کچھ بدلتی نہ تھی دل کی حالت

(۱۹۰۹ ، مظہر العجائب ، ۱۱). **۲. صِلہ دینا.**

کوئی یہاں حقِ صحبت ادا نہیں کرتا
کہ بوئے مہر و وفا سے ہے یہ چمن خالی

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۱٦). **۳. معاوضہ ادا کرنا.**

حق اسیری کا تری او صیاد
جاوٗں گا دام دام ادا کر کے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹۹). **۴. کوئی کام جیسا کرنا چاہیے ویسا کرنا.**

اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۱).

جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی حقِ بندگی ہم ادا کر چلے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴). جو کچھ ... بیان کیا ہے .... اس میں حسن بیان کا **پورا پورا** حق ادا کر دیا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعروشاعری ، ۲۲۰). میں نے اپنے مطالعے میں انہماک کا حق الامکان حق ادا کیا ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲٦۹).

ـــــ اَدا ہونا ف ل.

حق ادا کرنا (رک) کا لازم.

سجدۂ شکر میں گر خاک جبیں ہو جائے
کب ترا حق مری گردن سے ادا ہوتا ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۰).

دشمن کے ہم تو ناز اٹھائیں ترے لیے
اور تجھ سے حقِّ دوستی کچھ بھی ادا نہ ہو

(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۱٦۳).

دل کو جلا کے سرمۂ بینش بنائیے
آنکھوں سے معرفت کا اگر حق ادا نہ ہو

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۲۰).

دل و نگاہ میں اک تشنگی رہی باقی
ترے خیال کا لفظوں سے حق ادا نہ ہوا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۲۱).

ـــــ اِرْجاعِ نالِش کس اضا (ـــــ شد ق بکس ، کس ا ، سک ر ، کس ع ، کس ل) امذ.

نالش دائر کرنے کا **استحقاق** (نور اللغات). [حقّ + ارجاع (رک) + نالش (رک)].

ـــــ اُڑانا محاورہ.

کسی کا استحقاق یا اختیار اس سے چھین لینا ، حق غصب کر لینا.

ہو بے ایمانان لوگن کا حق اڑائے ، شرع پر حکم کالیاں کھائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۳).

ــــ اِشاعَت کس اضا (ـــ شد ق بکس ، کس ا فت ع) امذ

کتاب شائع کرنے کا حق یا اختیار. پبلشر کا خط آیا ہے کہ آپ کا وہاں پہنچنا ضروری ہے تا کہ ... حق اشاعت باضابطہ طور پر وہاں رجسٹر ہو سکے. (۱۹۶۶ ، نیازفتح پوری ، جمالستان ، ۶۳). [حقّ + اشاعت (رک)].

ــــ الْاَمْر (ـــ شد ق بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امذ.
اصل بات ، حقیقی معاملہ ، اصل حقیقت. سب کو صاف انکار تھا اور یہ حق الامر کا اظہار تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶). [حقّ + رک : ال (۱) + امر (رک)].

ــــ التَّحْصِیل (ـــ شد ق بضم ، غم ا ، ل ، شد ت بفت سک ح ، ی مع) امذ.
(کاشتکاری) وہ حق جو نمبردار کو لگان وصول کرنے اور مال گزاری ادا کرنے کی وجہ سے ملتا ہے (نوراللغات). [حق + رک : ال (۱) + تحصیل (رک)].

ــــ الْخِدْمَت (ـــ شد ق بضم ، غم ا ، سک ل ، کس خ سک د ، فت م) امذ ؛ حق خدمت
۱. **خدمت گزاری کا حق ، خدمت کا معاوضہ.** عمرو کچھ حق الخدمت کا مستحق نہیں ہوا بلکہ اس پر تلافی نقصان کی واجب و لازم ہوئی. (۱۹۰۲ ، ایکٹ نمبر ۹ ، ۱۸۷۲ء (ترجمہ) ، ۱۳۵). بعض کتبوں میں ... کاریگروں کے حق الخدمت کا ذکر ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۰۶). ۲. **خدمت کی ذمّہ داری.** کبھی اس بات کا پچھتاوا نہ آئے گا کہ باپ کا حق الخدمت ادا نہ ہو سکا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۳). [حقّ + رک : ال (۱) + خدمت (رک)]

ــــ السَّعْی (ـــ شد ق بضم ، غم ا ل ، شد س بفت ، سک ع) امذ.
محنت کا حق ، مزدوری.

اگر حق السعی لینا تھا منظور
تو اتنا تھی تھا انصاف سے دور

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۲ : ۳۶).
جو لب پر حرف فرزندی کا آیا رہا پھر دخل حق السعی کا کیا
(۱۸۶۱ ، طلسم شایاں ، ۹). بہت دنوں تک میاں حسین علی نے ایک حبّہ حق السعی میں نہیں لیا مگر اب ایک آنہ روپیہ پیچھے ان کا بھی مقرر ہو گیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۷). میر مہدی حسین نے میر اصغر حسین سے تقریباً چار لاکھ روپے ہر وقت نکاح بطور حق السعی وصول کیے. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۲۵). [حقّ + رک : ال (۱) + سعی (رک)].

ــــ الْعِباد / الْعَبْد (ـــ شد ق بضم ، غم ا ، سک ل ، کس ع / فت ع ، سک ب) امذ.
(شریعت) فرض یا ذمّے داری جو بندے پر دوسرے بندوں کی نسبت عاید ہو ، بندوں کا حق. حق العبد گناہوں میں یہ بڑی دشواری کی بات ہے کہ جب تک صاحب حق نہ بخشے بخشے نہیں جاتے. (۱۸۵۵ ، غسان الفردوس ، ۷). بیوہ پر ظلم کرنے کا ایک گناہ حق العبد اور خدا کی نافرمانی دوسرا گناہ حق اللہ. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۷). حق العباد اور سیاست کے متعلق کتب فقہ میں احکام موجود ہیں. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۵۶). [حقّ + رک : ال (۱) + عباد (رک) / عبد (رک)].

ــــ الْقَدَم (ـــ شد ق بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، د) امذ.
ایلچی کا حق یا انعام (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [حقّ + رک : ال (۱) + قدم (رک)].

ــــ اَللّٰہ فقرہ.
اللہ برحق ہے ، خدا سچّا ہے (درویشوں کا نعرہ).

سائیا صاحب حق اللہ وہ ہے تکیہ وہی پناہ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۰).

جب میں کہتا ہوں بول حق اللہ
بانگ اوری (اور ہی) مجھے سناتا ہے

(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۹۹).

دادر ، مور ، پپیہے ، کوئل کوک رہے اللہ اللہ
فاختہ ، کو کو ، تیہو ، ہو ہو ، طوطے بولیں حق اللہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۹).

ــــ اللّٰہ (ـــ شد ق بضم ، غم ا ل ، شد ل بفد) امذ.
۱. **(شریعت) بندے پر اللہ کے متعلق عائد شدہ فرض یا ذمّہ داری ، خدا کا حق.** تو اس صورت میں حق اللہ تو ساقط ہو جائے گا. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۵۷). ۲. **مذہبی جرائم کی سزا** (جامع اللغات). [حقّ + اللہ (رک)].

ــــ اللّٰہ پا ک ذات اللّٰہ فقرہ.
اللہ برحق ہے اور اس کی ذات پا ک ہے (یہ فقرہ طوطے کو بھی یاد کراتے ہیں) ؛ یکّہ و تنہا.
آؤ کے پھر پھر درخت پر جو واہ بول حق اللہ پا ک ذات اللہ
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۴۲). یہ ڈھنڈار سا گھر ہے اور میں ہوں حق اللہ پا ک ذات اللہ. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۵۶).

ــــ اَللّٰہ ہُو فقرہ.
اللہ برحق ہے ، اللہ سچّا ہے ؛ (درویشوں کا نعرہ). لیترئیے ہوا میں درانتیاں چمکاتے ہوئے ، حق اللہ ہو یا ہو ہو کے نعرے لگاتے ہوئے ... اپنے کام میں مصروف ہو جاتے. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۶۸).

ــــ الْمِحْنَت (ـــ شد ق بضم ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ح ، فت ن) امذ
رک : **حق السعی** میں جو آئے اور لکھوں جو آئے اس کو آپ حق المحنت سمجھیے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۳).

راز کھلا کہ سینکڑوں چھوٹے بلاوسیلہ بکتے ہیں، اور زر محصول محرر کا حق المحنت ہو جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۲۷). [حق + رک : ال (۱) + محنت (رک)].

---النّاس (---شد ق بضم ، غم ال ، شد ن) امذ.
انسان کا حق جرائم کی سزا کے لیے (جامع اللغات). [حقّ + رک : ال (۱) + ناس (رک)].

---النّاظِرِین (...شدق بضم، غم ا ل، شدن، کس ظ ، ی مع) امذ.
ضیافت کے بعد جو کچھ نوکروں اور دیکھنے والوں کے لیے بچ جائے ؛ کھانا جو تھوڑا سا الگ نکال کر رکھ دیا جائے (پلیٹس ، نوراللغات). [حقّ + رک : ال (۱) + ناظرین (رک)].

---النَّظَر (---شد ق بضم، غم ال، شد ن بفت، فت ظ) امذ.
کھانا جو تھوڑا سا الگ نکال کر رکھ دیا جائے (نوراللغات). [حقّ + رک : ال (۱) بونظر ـ بد نظر].

---النَّفْس (...شدق بضم، غم ا ل، شدن بفت، سک ف) امذ.
۱. **حق جو حاصل کیا جائے ، اجرت ، کمائی** (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). ۲. **اپنی ذات کا حق ، اپنی ذات پر عاید ہونے والی ذمّہ داری.** اللہ کا حق اصل میں حق النفس ہے اپنا ہی حق ہے. (۱۹۷۵ ، اندازبیاں ، ۱۰۳). [حقّ + رک : ال (۱) + نفس (رک)].

---الْواقِعَہ (---شد ق بضم ، غم ا ، سک ل ، کس ق ، فت ع) امذ.
واقعات کی تفصیل ، فرد یا فہرست (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [حقّ + رک : ال (۱) + واقعہ (رک)].

---الْیَقِین (---شد ق بضم، غم ا، سک ل، فت ی، ی مع) امذ.
۱. **پورا پورا یقین ، یقینِ کامل.**

> ہر حال کزرے سات ماہ لڑکا ہوا پیدا یقیں
> شہ مذنبیں خوشوقت ہو بولے نجوم حق الیقیں

(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ (قصہ سکندر ذوالقرنین) ، ۱۰). بڑی بیگم کو تو حق الیقین تھا کہ درویش کی دعا ضرور اثر دکھائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۱).

> مجھے حق الیقیں تھا کارِ فرمائیِ قسمت کا
> مآلِ سعی مستغنی رہا اوہامِ باطل سے

(۱۹۲۸ ، نقوشِ مانی ، ۵۵).

> آپ کی بعثت سے آخر ہو گیا حق الیقیں
> آپ ختم المرسلیں ہیں رحمت اللعالمین

(۱۹۷۳ ، شعلۂ سنگ ، ۸۳). ۲. (تصوّف) **شہودِ حق کو عین مقام احدیت میں اور حق میں محو ہونا اور باقی بقائے حق رہنا** (مصباح التعرف ، ۱۰۳).

> بولنا علم الیقیں عین الیقیں
> حق بحق ہے بولنا حق الیقیں

(۱۸۰۲ ، رمز العاشقین ، ۳). حق الیقین یہ ہے کہ حق میں فنا ہوں اور علم اور مشاہدہ اور حال میں حق تعالٰی کے ساتھ بقا حاصل کریں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۸۹).

> حسن کتاں سراجِ طریقِ صفا بنا
> حق الیقیں تک آئے ہیں عین الیقیں سے ہم

(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۷۲). [حقّ + رک : ال (۱) + یقین (رک)].

---اِمْتِناع کس امذ (---شد ق بکس ، کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
منع کرنے کا حق ، روکنے اور ممانعت کرنے کا اختیار. گورنر جنرل اور گورنروں کو حق امتناع حاصل رہے گا. (۱۹۴۴ ، تاریخ دستورِ ہند ، ۱۰۷). [حقّ + امتناع (رک)].

---آسائِش کس امذ (---شد ق بکس، کس ء) امذ.
آرام و آسائش کا وہ حق جس کی رو سے کسی کا کوئی ہمسایہ اپنی ملک یا زمین پر کوئی فعل نہیں کر سکتا جس سے اسے تکلیف یا نقصان پہنچے. جب ایک شخص حق سلامت بدنی یا حق آسائش غصب کرنے پر بھی ایک خوش خلق یا خلیق انسان کہا جاتا ہے ... اس وقت سخت حیرت ہوتی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۰۰). میں نے ایک سردار کے یہاں کھانا کھایا اور مہمان کا حق آسائش استعمال کرتے ہوئے مٹی کے اس مینار پر جا چڑھا. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۱۵). ۲. **وہ حق جس سے بغیر معاہدہ کے کسی شخص کو حق ہو کہ کسی اور کی زمین کی مٹی یا کسی اور شے کو جو اس زمین میں اگی ہوئی یا اس سے ملحق اس پر قایم ہو اپنی منفعت کے لیے اٹھا لے جائے اور تصرف میں لائے.** (ماخوذ : قانون میعادِ سماعت سرکارِ عالی ، ۳۰). [حق + آسائش (رک)].

---آشْنا (---سک ش) صف.
راست گو ، حق پسند ، خدا پرست آدمی

> ہیں جو حق ناآشنا حق آشنا کر دے انہیں
> نعمتیں اپنے خزانے سے عطا کر دے انہیں

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۹). [حق + آشنا (رک)].

---آشْنائی (---سک ش) امث.
راستی ، صدق ، دوسرے کے حق کو تسلیم کرنا (جامع اللغات). [حق + آشنا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---آگاہ صف.
وہ جسے حق کی معرفت حاصل ہو ، عارف ؛ آگاہ حق.

> خوب ہے آزاد رہنا مردِ حق آگاہ کا
> کھینچیے قشقہ جبیں پر مثرِ بسم اللہ کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۲).

> اک مردِ حق آگاہ نظر آتا ہے   اک کافر و گمراہ نظر آتا ہے

(۱۹۳۷ ، جنوں و حکمت ، ۳۰). [حق + آگاہ (رک)].

---بات امث.
سچی اور صحیح بات. حق بات تلخ ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۲۹۱).

حق بات آ کے رک سی گئی تھی کبھی شکیب
چھالے پڑے ہوئے ہیں ابھی تک زبان پر
(۱۹۶۶ ، شکیب جلالی ، روشنی اے روشنی ، ۳۳)۔ [حق + بات (رک)]۔

---بجانب (---فت ب ، کس ن) صف۔
سزاوار ، لائق ، حق پر ، ٹھیک ، بجا۔
ہاتھ سے تیرے وہ دل خستہ بہ جاں رہتا ہے
حق بہ جانب ہے سب اس کے وہ جو کچھ کہتا ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۲ : ۷۵)۔ حضور لامع النور جس قدر غم و الم فرمائیں حق بجانب ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷)۔ اس صورت حالات میں فردوسی سلطان کی ہجو لکھنے میں حق بجانب نہیں مانا جا سکتا۔ (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۴۴)۔ سامعین یہ توقع رکھنے میں حق بجانب ہوں گے۔ (۱۹۷۳ ، آوازدوست ، ۲۰۰)۔ [حق + بہ (حرف جار) + جانب (رک) ، بجانب حق کی تارید]۔

---بجا لانا محاورہ۔
کام کو بخوبی انجام دینا۔
جو نہ حق وفا بجا لائے شاہد اللہ ہے گواہ ہو تم
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۴۷۷)۔

---بحق دار رسید فقرہ۔
اظہار اطمینان کے لیے بطور کہاوت ایسے موقعوں پر بولا جاتا ہے ، جہاں کسی کو اپنا جائز حق مل جائے ، جس کا حق تھا اس کو مل گیا۔ تمھارے دشمن قید ہوئے تمھاری نیابت میں عہدہ سلطنت پر قائم رہے آج تسکین ہوئی حق بحق دار رسید۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۹۸۵)۔ مجھ میں اور مسٹر خلیل میں یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ یہ روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تا کہ حق بحقدار رسید کی صورت ہو جائے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۳۱)۔

---بخشوانا محاورہ۔
مرتے وقت اپنی کی ہوئی زیادتیوں اور حق تلفیوں وغیرہ کے لیے معافی مانگنا ؛ مرتے وقت ماں کا دودھ یا بیوی کا مہر وغیرہ بخشوانا ؛ مرنے کے قریب ہونا۔ فالج کا دوسرا دور ہوا قلمی معاونین کی صف بھی اب کہیں کہیں سے خالی ہونے لگی تھی کچھ جاں بحق ہو چکے تھے بقیہ حق بخشوا رہے تھے۔ (۱۹۳۳ ، طنزیات و مضحکات اردو ، ۶۴)۔

---بطرف (---فت ب ، ط ، ر) صف۔
رک : حق بجانب۔
ہے حق بطرف قیس ترے عشق میں لیلیٰ
دل تڑپے ہے اور سینہ ہے صد چاک جرس کا
(۱۷۹۰ ، مصحفی ، د (ق) ۱ ، ۷)۔
تم ساں ہو بڑے دکھ سے اسے تم نے ہے پالا
ہے حق بہ طرف گر ہو کلیجہ تہہ و بالا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۹)۔ [حق + بہ (حرف جار) + طرف (رک)]۔

---بولنا ف س ؛ محاورہ۔
سچ کہنا ، سچائی کا اعلان کرنا۔
حق بولنا نہ چاہیے منصور کی طرح
سولی پہ چڑھ کے کونسی توقیر ہو گئی
(۱۸۴۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۵)۔

---بیں (---ی مع) صف۔
حق کو دیکھنے والا ، جلوۂ الٰہی کا مشاہدہ کرنے والا ؛ سچائی کو دیکھنے والا ، صداقت پسند۔
یک علم یقین دوسرا عین تسرا سو ہے حق یقین حق بیں
(۱۶۶۳ ، میراں جی حق نما ، نوربین ، ۱۰۵)۔
جناب کلب علی خان بہادر ذی جاہ
جو آنکھ اس کی ہے حق بیں تو گوش عذر نیوش
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۷)۔
میکشوں میں رند حق بیں ہیں ریاض
آپ واقف ہیں خدا کے راز سے
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۰۱)۔ [حق + ف : بین ، دیدن - دیکھنا]۔

---بینی (---ی مع) امث۔
سچ کو پسند کرنا ، انصاف یا سچائی معلوم کرنے کا عمل ، سچائی دیکھنا ، حق پسندی (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [حق + ف : بین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بھینٹ (---ی مج ، مغ) امذ۔
(کاشت کاری) عہدہ داران مال کا شش ماہی نذرانہ جو مال گزار بر فصل پر ادا کرے (اپ و ، ۶ : ۶۱)۔ [حق + بھینٹ (رک)]۔

---پٹواری کس اضا (---شد ٹ بکس ، فت پ ، سک ٹ) امذ۔
(کاشت کاری) فیس جو پٹواری کو دی جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [حق + پٹواری (رک)]۔

---پذیر (---فت نیز کس ب ، ی مع) صف۔
سچی بات قبول کرنے والا (نوراللغات)۔ [حق + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا]۔

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف۔
منصف ، سچا ، سچ کو پسند کرنے والا ، خدا پرست۔
کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۷)۔ آگے بڑھوں یا ٹھہر جاؤں ، نہیں ذرا اور آگے دیکھوں ، شاید کوئی حق پرست نظر آ جائے۔ (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰۳)۔ [حق + ف : پرست ، پرستن - پوجنا]۔

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث۔

انصاف پسندی ، سچائی ، خدا پرستی.

نہ تابع ہو غفلت کی مستی میں توں
کیا سر خوشی حق پرستی میں توں
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٦٠).

خود پرستی چھوڑ دو یہ بت پرستی ہے صریح
غافلو حق میں تمھارے حق پرستی خوب ہے
(١٨٤٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ٦٣). لوگ ہمیشہ عام مراحل میں حق طلبی اور حق پرستی کے طالب یا مدعی ہوتے ہیں۔ (١٩٠٨ ، اساس الاخلاق ، ٢٠٧).

ان کو منظور نہ تھی غیر کی بھی دل شکنی
حق پرستی کے لیے بت شکنی کرتی تھی
(١٩٨٦ ، الہام ، خالد عرفان ، ٥٥). [حق + پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پر لڑنا محاورہ.
اپنے حق کے لیے کوشش کرنا یا جھگڑنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---پر/پہ مِٹنا محاورہ.
سچائی کے لیے جان دینا ، خدا کی راہ میں قربان ہونا.

افسانۂ خُر لب سے جدا ہو نہ سکے گا
حق پہ جو مٹا ہے وہ فنا ہو نہ سکے گا
(١٩٨١ ، شہادت ، ٢٢٣).

---پر ہونا محاورہ.
سچائی پر ہونا ، سچّا ہونا.

حق پر تو ہیں لختِ جگرِ احمدِ مختار
بچ جائیں تباہی سے وہ یہ بات ہے دشوار
(١٩٨١ ، شہادت ، ٢١٢).

---پژوہ (---کس نیز فت پ ، و مج) صف.
سچ بات کا جویا ، حقیقت تلاش کرنے والا ، سچائی کا طالب.

سات آسمان بار ہے جس کے رہیں ستوہ
حیرت میں آئے دیکھ کے سلطان حق پژوہ
(١٨٨٩ ، میلاد معصومین ، ١١٣). فرخ نہاد کوشاد حق پژوہ کیہان خدیو نے ... طلب فرمایا۔ (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢٢٣).

داستان دل فگار و عبرت نا ک
اے دلِ حق پژوہ و صدق نیوش!
(١٩٧٥ ، خروش خم ، ١٠١). [حق + ف : پژوہ ، پژوہیدن - تلاش کرنا]

---پژوہی (---کس نیز فت پ ، و مج) امث.
حقیقت کی تلاش ، سچائی کی طلب. انسانی قربانی کا یہ سچّے ایثار نفس و حق پژوہی کو ظاہر کرنے والا شریفانہ طریقہ ہمیشہ دنیا کا سرمایۂ ناز رہے گا (١٩١١ ، مضامین شرر ، ١ ، ٣ : ٨٨). [حق + ف : پژوہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
سچائی کو پسند کرنے والا ، سچ بات پر قائم رہنے والا.

اپنے ملک اے افتخار جذبۂ حُبِّ وطن
حق شناس و حق پسند و حق یقین و حق سخن
(١٩١٢ ، کلیات حسرت موہانی ، ٢٣). [حق + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

---پوشی (---و مج) امث.
سچ کو چھپانے کا عمل ، ناانصافی. کبھی اس نے بددیانتی دل آزاری بدخواہی حق فراموشی حق پوشی کو دیدہ و دانستہ اپنی تحریر میں جگہ نہیں دی ہے۔ (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ٢ : ٢٦١). جب ایک شخص اخلاقی حق غصب کرتا ہے تو وہ ایک حق پوشی کرتا ہے۔ (١٩٠٨ ، اساس الاخلاق ، ١٩٥). ہم تعلیم احکام شریعت میں قصور نہیں کرتے اور حق پوشی بھی نہیں کرتے. (١٩٣٢ ، القرآن الحکیم ، ترجمۂ محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ١١). [حق + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَہُنْچانا محاورہ.
مستحق کو اس کا حق دینا ، انصاف کرنا ، حصہ دینا. جو دنیا کا حق ہے وہ اوسے پہنچاؤ۔ (١٩٠٨ ، اساس الاخلاق ، ١٥٨).

---پَہُنْچنا محاورہ.
استحقاق ہونا ، حق ہونا ، حصّہ ہونا. تم کو یہ حق کس طرح پہنچتا تھا کہ تم دوسروں سے کہو کہ اس طرح کے خواب دیکھو (١٩٦٧ ، جلاوطن ، ٢٠٥).

---تالیف/تَصْنیف کس اضا (--- شد ق بکس ، ی مع/فت ت ، سک ص ، ی مع) امذ.
تالیف یا تصنیف کرنے کا معاوضہ ، کتاب چھاپنے کا حق فرض کرو کہ میں ایک کتاب کا حق تصنیف خرید کرتا ہوں۔ (١٩٠١ ، علم الاقتصاد ، ١٣٠). [حق + تالیف (رک)/ تصنیف (رک)].

---تحْرِیر کس اضا (---شد ق بکس ، فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
لکھائی کی اجرت ، خط لکھنے کی فیس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حق + تحریر (رک)].

---تحْصِیل کس اضا (---شد ق بکس ، فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
رک : حق التحصیل (جامع اللغات). [حق + تحصیل (رک)].

---تسْلِیم ہونا محاورہ (قدیم).
جان بحق تسلیم ہونا ، جان دینا.

شہادت کوں وہاں پر ہیں چلایا
سو حق تسلیم ہو رحمت کوں پایا
(١٦٨٨ ، قصۂ کفن چور ، ١٥).

---تعالیٰ (---فت ت ، ا بشکل ی) امذ.

خدائے بزرگ ، خدائے برتر ، اللہ تعالیٰ.

ہر شے میں علیم حق تعالیٰ عالم نہ ہو علم کا اجالا

(١٤٠٠ ، من لگن ، ٥٧). حق تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کیا جائے. (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق ، ١١٣). حق تعالیٰ جل شانہ کی شان ایسی نہیں کہ سوا اس کے کوئی اسے پہچان سکے. (١٨٨٧ ، خیابان آفرینش ، ٢).

ملحدوں کو آتشِ توحید سے گرما دیا
منکروں کو روشناسِ حق تعالیٰ کر دیا

(١٩٣٦ ، معارف جمیل ، ٣). [حق + تعالیٰ (رک)].

---تلف کرنا ف م.

مستحق کو اپنے حق سے محروم کرنا ، ناانصافی کرنا ، حق مارنا.

دعویٰ جو حق شناسی کا رکھیے سو اس قدر
پھر جان بوجھ کریے تلف حق بتول کا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٥٣).

واجب الرحم ہوں رحمت سے نہیں پیش آتے
حق تلف کرتے ہو حقدار کا عادل ہو کر

(١٨٤٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ١١٧).

---تلفی (---فت ت ، ل) امث.

ازروئے استحقاق جو چیز یا رتبہ جسے ملنا چاہیے وہ اسے نہ دینا ، ادائیگی میں بے انصافی ، حق مارنے کا عمل. جب کوئی جان فشانی کرتا عوض میں اس کے صلہ و انعام دیتا حق تلفی کسی طور پر جائز نہ رکھتا. (١٨٦٤ ، حملاتِ حیدری ، ٣). اس سے مستحقین وراثت کی حق تلفی کا اندیشہ تھا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ١٢٩). انہوں نے اس اکلوتے کیلے کو تقسیم کرنے سے پہلے اس پر نشانات لگائے تا کہ ہم میں سے کسی کی حق تلفی نہ ہو. (١٩٨٢ ، دوسرا کنارا ، ١٠٦). اف : کرنا ، ہونا. [حق + تلف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تو سُبحان تو مرہ.

حق اللہ پاک ذات اللہ ، یکّہ و تنہا ، بے نیاز ، کلمۂ تحسین و تسبیح جو عموماً حیرت یا سراسیمگی کی حالت میں بولا جاتا ہے. تندار نے دروازے سے جھانک کر دیکھا تو کھاٹ پر عبدو بالکل حق تو سبحان تو بڑے تھے الف ننگے. (١٩٥٣ ، محل سرا ، ٢٨٦).

---توقُّع کس اضا (---شد ق بکس ، فت ت ، و ، شد ق بضم) امذ.

(مجازاً) کسی حق کی بنا پر کسی منصب کی آس رکھنا ، کسی نوکری یا ملازمت کی امید کرنے کا حق (ماخوذ : اسٹینگاس). [حق + توقع (رک)].

---تو یوں یہ ہے مرہ.

سچ بات یہ ہے. حق تو یوں ہے کہ اس پر اللہ کی بڑی مہربانی ہے. (١٨٧٩ ، اخبارِ رنگین ، ٣٦).

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٢).

---تھو (---و مع) امث.

رک : "آخ تھو" جو اس کی صحیح شکل ہے. جنت برحق دوزخ برحق اور کردار حق تھو. (١٨٨٥ ، محصنات ، ٨٢). مفت کہاں تک "حق" داؤں ، ایسے حق پر "حق تھو" نا ک میں دم ہو گیا. (١٩٢٧ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٢ ، ٧ : ٩). اف : کرنا. [حکایت الصوت].

---ٹھہرانا ف م.

حق مقرر کرنا ، حق کا فیصلہ کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---ثابِت کرنا ف م.

استحقاق تسلیم کرانا ، دعوے کا ثبوت کو پہنچانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ نوراللغات).

---جاننا ف م.

سچ سمجھنا ، سچ تسلیم کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---جَتانا ف م.

استحقاق ظاہر کرنا یا یاد دلانا.

کوئی مجھ کو لیے ہی جاتا تھا کوئی ناحق کا حق جتاتا تھا

(١٨٨٢ ، فریادِ داغ ، ١٣٣). ان کی سیرچشمی نے اس کی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنا حق جتا کر ہی اس مفید کام اور منفعت بخش کاروبار کو حاصل کر لیتے. (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم ، ٥٥).

---جَلَّ وَجَلال / جَلَّ جَلالُہٗ فقرہ ، کلمۂ تسبیح

بڑی شان و شوکت والا خدا ، خدائے جلیل (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---جُو (---و مع نیز مج) صف.

حق کا طالب ، سچ کا متلاشی ، سچائی پسند (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حق + ف : جو ، جُستن - ڈھونڈنا].

---جِوار کس اضا (---شد ق بکس ، کس نیز فت ج) امذ.

پڑوسی کا حق ، رک : حق شفع (جامع اللغات). [حق + جوار (رک)].

---جوئی (---و مج) امث.

حق کی تلاش ، سچائی کی طلب. حق جوئی ، حق خواہی ، حق طلبی اور حق شناسی کے واسطے ادب سے جو کچھ جی میں آئے کہا جا سکتا ہے. (١٩٠٨ ، اساس الاخلاق ، ٦٦٨). [حق + ف : جو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---چاہنا ف م.

استحقاق ، حق مانگنا ، حق طلب کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---چھیننا ف م.

حق غصب کرنا ، حق مارنا ، حق سے محروم کرنا میں نہیں چاہتی تھی کہ میں کسی کا آزاد رہنے کا پیدائشی حق چھینوں. (١٩٨٢ ، اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ١٩٩).

---حَق (---فت ح) امث.
۱. **ہُد ہُد وغیرہ پرندوں کی آواز جسے ان الفاظ سے بطور خوش فہمی تعبیر کیا جاتا ہے.**

کیا ہدہدوں کی حق حق ، کیا فاختوں کی ہُو ہُو
سب رٹ رہے ہیں تجھ کو ، کیا پنکھ کیا پکھیرو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۶).

ہے نوائے ستار و الغوزہ
حق حق طائرانِ خوش الحان

(۱۹۶۳ ، تکک سوج ، ۱۸۵). ۲. **(مجازاً) بوتل سے باقی یا شراب وغیرہ کے نکلنے کی نقلِ صوت.**

بزم ہے میں حق حقِ مینا کا میں مجروح ہوں
میرے زخموں پر ہو پھاہا پنبۂ منصور کا

(۱۸۶۰ ، دفترِ بے مثال ، ۱۶). ۳. **(مجازاً) حقے کے کڑکڑانے کی نقلِ صوت.**

پیچ تیرے کے ترے حقّہ یہ بولے ہیں یہی
گر سنے کوئی عجوبہ ہے یہ حق حق سانپ کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۶). [حق + حق (رک)].

---حَق کَرْنا محاورہ.
۱. **اللہ کے نام کا ورد کرنا ، اللہ کا ذکر کرنا ، اللہ اللہ کرنا.**

مردِ فقیر حق حق کرتے ہیں ہو رہے ہو
شیر اپنے نیستاں میں آتش ڈکارتے ہیں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۸). ۲. **توبہ کرنا ؛ انصاف کرنا ، عدل کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۳. **سخت بھوک لگنا (آنتوں کے لیے بولتے ہیں).** دوپہر پلٹ گئی آنتیں حق حق کرتی ہیں. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۵۹۸).

---حُقُوق (---ضم ح ، و مع) امذ.
انعام ؛ نیگ ؛ واجبات (جسے دوسروں سے لینے کا استحقاق ہو). ہر کھیت کی پیمائش ہو کر نقشہ بن گیا ہے اور اس کے حق حقوق کی تشریح ہو چکی ہے. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیسی ، ۹). حق حقوق والوں کو خاصی طرح راضی کر دیا. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۰۷). [حق + حقوق (رک)].

---حَق ہے اَور ناحَق ہے مقولہ.
سچ کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا ؛ سچ یا انصاف اچھا ہوتا ہے، جھوٹ یا ظلم بُرا ہوتا ہے (نجم الامثال ، ۱۹۵ ؛ جامع اللغات).

---حَلال سے م ف.
جائز ذرائع سے ؛ شرعی طور پر. انہوں (انیوں) نے ... جورو ، بچوں کو حق حلال سے کما کر نہ کھلایا ہو سو یہ بات ہرگز خیال میں نہیں آ سکتی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۹۵).

---حَلال کا (---فت ح) صف (مث : حق حلال کی).
جائز ، مباح (قانون یا شریعت کے مطابق) ، صحیح. اگر تم اس روپے کی اپنی اس طرح حق حلال کی کمائی سمجھتے ہو ... تو پھر اسے خرچ کیوں نہیں کرتے ہو. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۱۶۹).

---حَلال کَرْنا محاورہ.
دیانت داری سے کام کرنا ؛ جائز طریقے سے کمانا.

کر کے تا حق حلال ہم ناکام
ہیں پئیں سا نگیں وصلِ مدام

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۷۱).

تھا صبحدم کا نکلا ہوا گھر سے کام کو
وہ حق حلال کر کے جو آیا ہے شام کو

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۳۶).

---حِینِ حَیات کس اضا (---شد ق بکس ، ی مع ، کس ن ، فت ح) امذ.
زندگی بھر کا حق ، حق جو دوران زندگی میں قائم رہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [حق + حین (رک) + حیات (رک)].

---خِدْمَت کس اضا (---شد ق بکس ، کس خ ، سک د ، فت م) امذ.
رک : **حق الخدمت.**

کچھ اجرِ رسالت کبھی اس نے نہیں مانگا
اپنا حقِ خدمت کبھی اس نے نہیں مانگا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۱۵). [حق + خدمت (رک)].

---خَزانَہ کس اضا (---شد ق بکس ، کس نیز فت خ ، فت ن) امذ.
خزانچی کا حق ، دو فیصدی ان رقومات پر جو خزانہ میں داخل کی جائیں (جامع اللغات). [حق + خزانہ (رک)].

---خود اِخْتیاری کس اضا (---شد ق بکس ، و معد ، کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
(**کسی قوم کا**) **خود اپنی حکومت بنانے یا طرزِ حکومت متعیّن کرنے کا اختیار و استحقاق.** شمال مغربی ہندوستان اور بنگال کے مسلمانوں کو ہند اور بیرونِ ہند کی دوسری اقوام کی طرح حقِ خود اختیاری سے کیونکر محروم کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۱). [حق + خود (رک) + اختیار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خود اِرادِیَّت کس اضا (---شد ق بکس ، و معد ، کس ا ، د ، شد ی بفت) امذ.
رک : **حق خود اختیاری.** انہیں بھی مسلمانوں کے حق خود ارادیت اور آزادی کو تسلیم کیا گیا تھا. (۱۹۷۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۳۳۶). [حق + خود (رک) + ارادہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت ، یت ، لاحقۂ کیفیت].

---داخِل داری / کاری کس اضا (---شد ق بکس ، کس خ) امذ.
لینے کا حق ، حقِ موروثی (جامع اللغات). [حق + داخل + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت / کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داد صف.
اللہ کا دیا ہوا ، خداداد ، من جانبِ اللہ.

حق داد ہے ولایتِ صوری و معنوی
لیں منحصر بخواجہ و مولیٰ و شیخ سید

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۱). [حق + ف : داد ، دادن - دینا].

---دار امذ ؛ صف.
۱. حق رکھنے والا ، استحقاق رکھنے والا ، مستحق.

بھی حق داروں کے حق سے ہو ادا تو
بھی کر ماں باپ کی خدمت سدا تو

(۱۸۳۵ ، رسائل حیات (مفتاح الایمان) ، ۱۰۸). ملک اس کا حقدار ہے کہ وہ پر صو بہ میں کم از کم ایک دو شخصوں سے یہ توقع رکھے کہ وہ اس میدان میں دو چار قدم آگے بڑھائیں. (۱۹۱۶ء ، گوکھلے کی تقریریں ، ۲). پھر ... وہ دو ٹنگا جانور نمودار ہوا جو دماغ کی ترقی کے ساتھ ساتھ آدمیت کے منصب کا حق دار کہلایا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۰). **۲. حصّے دار ، شریک ، ساجھے دار.**

حقدار نہ تھا نقدِ شہادت کا کوئی غیر
اپنا نہو اس میں بھی گا میرا کتا ہو

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۹۳). **۳. (کاشتکاری) وہ کاشتکار جو کسی اراضی کو ایک خاص قانونی مدّت سے اپنے قبضۂ کاشت میں رکھتا ہو اور جب تک سرکاری لگان ادا کرتا رہے زمین سے بے دخل نہ کیا جا سکے ، دخیلِ کار ، موروثی کاشتکار.** جس صورت میں کہ رسوم رجوع نالش از دیاد لگان کی جو بنام آسامی حقدار دخیل کاری کی جاتی. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم جولائی ، ۷). **۴. مالک** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حق + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دار اُمّیدوار (---ضم ا ، شد م نیز بلا شد ، ی مع ، سک د) امذ.
جو کسی چیز میں حصّہ پانے کا مستحق اور امیدوار ہو ، عموماً قریبی رشتہ دار یا قرابت دار.

بھلا نہ دیجیو حق دار امیدواروں کو
پڑھو جو فاتحہ ہم کو بھی یاد کر لینا

(۱۸۴۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵).

حقدار امیدوار کھڑے تھے تنے ہوئے
مولا علی کے شیر تھے دولہا بنے ہوئے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، د (ق) ، ۳). [حق + ف : دار (رک) + امید (رک) + وار ، لاحقۂ صفت].

---دار ترسیں اَنکار بَرسیں کہاوت.
جب دوسرے کا حق مارا جائے تو ناانصف سے خدا سخت ناراض ہوتا ہے (جامع اللغات).

---داری امث.
حقِ ملکیت ، کسی جائداد یا مطالبے کا حق (جامع اللغات). [حق + ف : دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَبانا محاورہ.
حق نہ دینا ، حق مار لینا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---دَستُوری کس اضا (---شد ق بکس ، فت د ، سک س ، و مع) امذ.
وہ حق جو ملازم اپنے آقا کی خریداری کی بابت دوکاندار سے پیسہ روپیہ یا دو پیسے روپیہ لے ، کمیشن. ہزاروں روپوں کا سودا انہیں ہاتھوں سے آیا حق دستوری یہ کیونکر کبھوں نہیں لیا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۲۶). [حق + دستور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا ف م.
۱. کسی کو اس کا حق ادا کرنا ، انصاف کرنا. ہم نہ تو حق طلبی سے رہ سکتے ہیں اور نہ حق دینے سے بند ہو سکتے ہیں. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۱۲). حضرت مسیح نے اپنے ماننے والوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ سیزر کو اس کا حق دو اور خدا کو اس کا حق. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۶). **۲. اختیار کو تسلیم کرنا ، استحقاق دینا.** موٹر والا رک جاتا اور پیدل سڑک پار کرنے کا حق دیتا. (۱۹۸۱ ، اردو پنچ ، راولپنڈی ، ۱ ، ۲ : ۵۷).

---ڈُباؤ (---ضم ڈ ، و مع) امذ.
دوسرے کا حق مارنے والا (علمی اردو لغت). [حق + ڈباؤ ؎ ڈبونے والا].

---رائے دہی کس اضا (---شد ق بکس ، ی مج ، کس د) امذ.
(سیاسیات) انتخابات میں رائے دینے کا استحقاق ، ووٹ دینے کا حق. بہ کبر حق رائے دہی کا جو قاعدہ بن چکا ہے اس کی خامی کے باوجود اس سے روگردانی نہیں کی جا سکتی. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۱۲). [حق + رائے (رک) + ف : دہ ، دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَس (---فت ر) صف.
منصف ، عادل ؛ خدا رسیدہ.

باریابی بارگہِ قربِ باری کی طلب
حضرت شاہمیر حق رس کے توسل سے کرو

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۹۳). [حق + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

---رَسی (---فت ر) امذ.
۱. حق تک پہنچنے کا طریقہ ؛ سیدھا راستہ ، نیکی کی راہ.

دھریا تجھ وسیلے کوں سٹ بیکسی
توں ہادی ہو دکھلا مجھے حق رسی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲). **۲. انصاف ، عدل.** بادشاہ نے دارا شکوہ کو تاکید کی کہ قاضی کی حق رسی از روئے انصاف کرے. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۳۳).

کبھی شرطِ منصف مزاجی بجا لا
کبھی حق رسی ہائے آزاد فرما

(۱۹۰۸ ، معارفِ جمیل ، ۱۷). [حق + ف : رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسِیدَہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
رک : حق رس.

الکھیاں میں دکھیدا واصل ہے حق رسیدہ
تل کی صورت ہو دیدہ تیرے ادھر یہ پڑیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۳) [حق + ف : رسیدہ ، رسیدن - پہنچنا].

---رَعایا کسر اضا(---فت نیز کسر ن) امذ.
کاشتکار کا حق ؛ رعایا کا حق امن اور انصاف کا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حق + رعایا (رک)].

---رَکھنا ف مر ؛ محاورہ.
حقدار ہونا ، حق حاصل ہونا. میں زید کے مقابلہ میں ایک خاص جماعت یا خاص سوسائٹی کے مقابلہ میں ایسا ہی حق رکھتا ہوں. (۱۹۰۸ ، اسامر الاخلاق ، ۲۰۷).

---زَمِینداری کسر اضا(---فت ز ، ی مع ، سک ن)امذ.
مالک کا حق . زمیندار کا حق ملکیت یانی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ کوئی حق زمینداری مندرجہ واجب العرض ... قابل نفاذ کے نہیں ہے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۹۷۳ ، ۳۰). [حق + زمیندار (رک) + ی ، (لاحقۂ کیفیت)].

---سُبْحانَہٗ تَعالیٰ(---ضم س ، سک ب ، فت ن ، ضم معکوس ، (بجائے و مع) فت ت ، ا بشکل ی) امذ.
خدائے پاک و برتر. از بس کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ان دونوں کے تئیں ذہن عالی اور روانی طبیعت کی مرحمت فرمائی تھی. (۱۷۹۲ ، عجائب الاقصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۷). مسلمان ہو یا ہندو دعوائے محبت حضرت حق سبحانہٗ کرتا ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۹۲). پہلی آیت سے حق سبحانہٗ کی عظمت شان بھی مفہوم ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ۷). حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا اس کی ذات کے رعب داب کے اعتبار سے یعنی اس کے تصرفات کی وجہ سے ایک اسم ہے اور وہ ہے قہار. (۱۹۷۰ ، انفاس العارفین ، ۲۰۸). [حق + سبحانہٗ (رک) + تعالیٰ (رک)].

---سَرْبَراہ کسر اضا(---فت س ، سک ر ، فت ب)امذ.
انتظام کرنے کا حق (مثلاً **گانو کے سربراہ کا**) (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حق + سربراہ (رک)].

---سَرکار کسر اضا(---فت س ، سک ر) امذ.
لگان ، مالگزاری ، خراج (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [حق + سرکار (رک)].

---سِرَّہٗ (---کسر س ، شد ر بفت ، ضم معکوس ، بجائے و مع) (الف) امذ.
۱. **حقانیت ، خدا کا برحق ہونا ؛ اس کی رمزیت حق ہے ، اس کا راز ایک حقیقت ہے ؛ خدا کے برحق ہونے کا اقراری کلمہ.**

بنا دے کی مسلم کو مسلم یہ ہجرت
چھپا جس میں ہے راز حق سرہٗ کا

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۲۰۷). ۲. **عارفوں اور درویشوں کا نعرہ** (علمی اردو لغت). (ب) امث. **قمری کی آواز کی عقیدت مندانہ تعبیر.**

قمری بولے حق سرہٗ بلبل بولے بسم اللہ
کبک تیتری چاروں قل اور تیتر بھی سبحان اللہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۹). فاختہ کی کوکو قمری کی حق سرہٗ سے کیفیت تازہ و لطافت بے اندازہ حاصل ہوتی ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۳۱). اسی طرح چیک تال بھی صدائے قمری پر تصور کرنا چاہیے کیوں کہ وہ حق سرہٗ کہتی ہے. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۹۷). [حق + ع : سر - راز + ہ - اس کا].

---سے اَدا ہونا محاورہ.
فرض سے عہدہ برآ ہونا ، ذمے داری کا انجام دینا. ادائے خدمت کے جوش میں بے اعتدالی کر کے خدمت کے حق سے ادا ہوا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۶۰).

آج ہی حق سے ادا ہو جائیے
دھیان بھٹکا ولولہ ٹھنڈا پڑا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۸).

---سے پِھرْنا محاورہ.
سیدھی راہ سے ہٹ جانا.

تو وعدے کر کے مجھ سے مری جان پھر گیا
حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶۶).

---سِیَر (---کسر س ، فت ی) صف.
نیک اوصاف رکھنے والا ، نیک سیرت.

واللہ برگزیدۂ حق ہے یہ حق سیر
کر لیجیے التماس دعا ہاتھ باندھ کر

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات). [حق + سیر (سیرت کی جمع)].

---سے گُزَرْنا محاورہ.
۱. **سچائی اور حقیقت کے خلاف بات کہنا.** اپنا عجب اپنا حسد جنون حق سے گزرے الو میں کیا اچھے کا حد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۳). ۲. **ناانصافی سے کام لینا.**

پوچھوں میں ایک بات جو حق سے نہ گزرے تو
گر ہو شراب و خلوت و معشوق خوبرو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۲).

---شُفْع کسر اضا(---ضم ش ، سک ف) امذ.
رک : حق شفعہ. اس پھیلاؤ کے دعیہ کی تکر خود انہوں ہی پر پڑا کرے گی پر ایک حق شفع کی منتظر رہے گی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۷). ایک تاثر رو عمل کی بشین پر قبضہ ... حق شفع کی بنا پر اس کا مالک ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۰۷). [حق + شفع (شفعہ کی تخفیف)].

---شُفْعَہ کس اضا (---ضم ش، سک ف، فت ع) امذ.
(شریعت) ہمسائے کا اس کے گھر سے ملی ہوئی جائداد غیر منقولہ کے خریدنے کا استحقاق. شافعی اور مالک کے نزدیک ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے۔ (۱۸۹۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۳۹). حق شفعہ... اسی وقت استعمال کر سکتا ہے جب کہ کوئی دیگر جائداد غیر منقولہ کسی دوسرے شخص کو بذریعہ بیع منتقل کر دی گئی ہو. (۱۹۲۹ ، قانون وراثت ، ۸۲). [حق + شفعہ (رک)].

---شَناس (---فت نیز کس ش) صف ؛ امذ.
۱. حق کو پہچاننے والا ، عارف ، ولی ، خدا شناس ؛ جوہر شناس ؛ قدردان.

حق کا مرشد ہوے خاص   تج کر دیوے حق شناس
(۱۶۳۰ ؟ کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۶)) .

نیں فرق خود شناس میں اور حق شناس میں
جو کوئی ہے خود شناس اسے حق شناس بوج

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸۱). پیر حق شناس بنیادِ شریعت مرشدوں کے مرشد ولی زمانہ ... نے ابتدا میں جستجوے حق کے لیے بڑی سیر و سیاحت کی. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۱۸۱). ۲. حقدار کو حق دینے والا ؛ قدردان ، جوہر شناس ؛ شکر گزار ؛ انصاف پسند ؛ اپنے فرائض ادا کرنے والا.

ماں سے سوا شفیق ہیں اور حق شناس ہیں
بچے تمہارے فاطمہؑ زہرا کے پاس ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸).

کبھی خیال یہ آتا ہے کچھ قصور ہوا
مجھے بھلانے جو وہ حق شناس بیٹھے ہیں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۰۰). [حق + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---شَناسی (---فت نیز کس ش) امث.
جس کا جو حق نکلتا ہو طیبِ خاطر سے تسلیم کرنا ؛ قدردانی ، جوہر شناسی ؛ شکر گزاری ؛ خدا پرستی ؛ حقِ خدمت سے واقف ہونا.

دعویٰ جو حق شناسی کا رکھیے سو اس قدر
پھر جان بوجھ کریے تلف حق بتول کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰). حق جوئی ، حق خواہی ، حق طلبی اور حق شناسی کے واسطے ادب سے جو کچھ جی میں آئے کہا جا سکتا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۶۶۸). [حق + ف : شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَبع کس اضا (---فت ط ، سک ب) امذ.
کتاب کو چھاپنے کا حق یا اختیار. انہوں نے خواجہ قمر الدین خاں راقم سے اس کا حق طبع خریدنا چاہا. (۱۹۳۱ ، مضامین فرحت ، ۳ : ۲۵۲). [حق + طبع (رک)].

---طَراز (--- کس نیز فت ط) صف.
سچا ، راست گو ، صادق (جامع اللغات). [حق + ف : طراز ، طرازیدن - نقش کرنا ، آراستہ کرنا].

---طَلَبی (---فت ط ، ل) امث.
رک : حق چاہنا.

روکا تھا ہم نے تو حق طلبی سے اسی لیے
اس مبتدا کی اپنی غم آگیں خبر تھی کیا

(۱۹۱۵ ، فردوس تخیل ، ۱۲۰). [حق + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---غَصْب کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
حق چھیننا ؛ کسی کو اس کے اختیار ، قبضے ، ملکیت وغیرہ سے جبراً بے دخل کرنا. وہ اخلاق حق دانستہ یا نادانستہ غصب کر رہا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۹۵).

---غَصْبی (---فت غ ، سک ص) امث.
حق چھیننے کا واقعہ ، حق کو زبردستی ہتھیانے کی حرکت. یہ زیادہ تر موثر اور مشتبہ ہے کہ حق کشی یا حق غصبی ایک بری عادت یا بری صفت یا برا خاصہ ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳۰۲). [حق + غصب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَراموش (---فت ف ، و مج) صف.
دوسرے کا حق بھول جانے والا (جامع اللغات). [حق + ف : فراموش ، فراموشیدن - بھول جانا].

---فَراموشی (---فت ف ، و مج) امث.
دوسرے کا حق بھول جانا (جامع اللغات). [حق + ف : فراموش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَروش (--- کس نیز فت ف ، و مج) صف.
وہ جو رشوت لے کر جھوٹ بولے یا بے انصافی کرے (جامع اللغات). [حق + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (--- کس نیز فت ف ، و مج) امث.
بے ایمانی ، بد دیانتی (جامع اللغات). [حق + ف : فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قائِم مُقامی کس اضا (--- کس ء ، فت نیز ضم م) امذ.
اپنی جگہ کسی کو قائم مقام کرنے کا حق (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حق + قائم (رک) + مقام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدامَت کس اضا (---فت ق ، م) امذ.
وہ حق جو مدت کے قبضے یا استعمال سے قائم ہو جائے ، حق بذریعہ قبضہ و تصرفِ قدیم (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حق + قدامت (رک)].

---قَدْرُہٗ (---شد ق بکس ، فت ق ، سک د ، کس ر ، ضمہ معکوس ہ) م ف.
جیسی کہ قدر کرنی چاہیے. مسلمانوں نے حق قدرہ قرآن کی قدر کی. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰). [حق + قدر (رک) + ہٗ - اس کی].

---کاٹْنا محاورہ.
حق مارنا ، ناانصافی کرنا.

بے وجہ عاشقوں سے نہ منہ اے صنم چھپا
بے جرم و بے قصور نہ حق سیاہ کٹ
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۳۴۲).

--- کا راضی خُدا ہے فقرہ.
حق کا بخشنے والا . استعمال کی اجازت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے (ماخوذ : محاورات ہند ، ۹۰).

--- کا ساتھی خُدا ہے فقرہ.
حق کو خدا کی حمایت کا آسرا ہوتا ہے یا ہونا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات).

--- کَر حَلال کَر ایک دِن میں ہَزار / سو بار کَر کہاوت.
حلال کام میں برکت ہے ؛ نیک کام ہر روز جتنا چاہے کیا کرے ، جائز باتیں جتنی چاہو کرو کوئی نہیں روکتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ محاورات ہند ، ۹۲).

--- کڑوا ہوتا ہے فقرہ.
سچی بات بُری معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

--- کو پَہنْچْنا ف ل.
انصاف پانا ، سچ کو دریافت کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- کوش (---و مج) صف.
حق کے لیے کوشش کرنے والا (مہذب اللغات). [حق + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا].

--- کَہْنا ف ل ؛ محاورہ.
سچی بات کرنا ، سچی گواہی دینا ؛ نڈر ہو کر اعلانِ حق کرنا.
ماجرائے عشقِ بت ناگفتنی ہے کفر ہے
حق کہوں گا تو بُری لگ جائے گی اللہ کو
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۳). دنیا کی کوئی قوت مجھے حق کہنے سے باز نہیں رکھ سکتی. (۱۹۲۲ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۰۷).

--- کَہْنے سے اَحْمَق بیزار کہاوت.
بیوقوف سچی بات سے ناراض ہو جاتا ہے (جامع اللغات).

--- کَہے سو داڑی جار کہاوت.
جو سچی بات کہے وہ داڑھی جلوائے یعنی بے عزت ہو (جامع اللغات).

--- کَہے سو مارا جائے کہاوت.
سچ کہنے والا نقصان اُٹھاتا ہے (جامع اللغات).

--- کھانا محاورہ.
رک : **حق چھیننا.** یہ مکّار رویّہ ہے یہ زیر دستوں کو نیچا دکھا کر ان کا حق کھاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، یہ صورت گر کچھ خوابوں کے ، ۲۰۸).

--- گَرْدَن پَر ہونا محاورہ.
کسی کا معاوضہ ادا کرنے کا بوجھ اپنے اوپر ہونا ؛ کسی کے ذمّے کوئی قرض ہونا.
جنوں کی دستگیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی
گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن پر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۸).

--- گُزار (---ضم گ) صف.
انصاف کرنے والا ، حق ادا کرنے والا ، دیانت دار ، سچا ، مخلص.
اتال اس وقت حق گزار آیا ہے
جو لشکر سوں میرے بکار آیا ہے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۵۵).
بُرے نصیب سے کیا زور ، ورنہ اے ساقی
وہ حق گزار نہیں ہیں کہ دل نواز نہیں
(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۴۷).
مادۂ جسم و جاں جسے دیکھو
بندۂ حق گزارِ جلوۂ روح
(۱۹۲۲ ، معارفِ جمیل ، ۵۵). [حق + ف : گزار ، گزاردن = ادا کرنا ، بجا لانا].

--- گُزاری (---ضم گ) امث.
حق ادا کرنا ، انصاف کرنا ، دیانت داری ، سچائی ، اخلاص. یہ غم گساری ، چارہ سازی ، حق گزاری کرتے تھے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۸۱). [حق + ف : گزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گو (---و مج) صف.
۱. **سچ بولنے والا ، انصاف کی بات کہنے والا.** اس مردِ حق گو کی بے باکی اور شیریں بیانی میں کھو گئے اور بھول گئے کہ کچھ لکھنے بیٹھے تھے. (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۹۱). ۲. **ایک پرندہ جو «حق حق» جیسی آواز نکالتا ہے.** ایک پرندہ ہے جس کو عام طور پر حق گو کہتے ہیں اور جس کی آواز «حق حق» کے مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۴۸). [حق + ف : گو ، گفتن - کہنا].

--- گواہ فقرہ.
خُدا گواہ ، خُدا شاہد ہے.
خیالِ صنم تھا مجھے زادِ راہ   نہ تھا اور زادِ سفر حق گواہ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۳). [حق + گواہ (رک)].

--- گوئی (---و مج) امث.
سچ بولنا ، انصاف کی بات کہنا. مسلم لیگ کی انتظامی کمیٹی بڑے بڑے زمینداروں اور علاقہ داروں سے بالکل خالی کر لی جائے ، صرف وہ لوگ شریک کئے جائیں ، جو آزادی اور حق گوئی کے ساتھ اظہارِ رائے کر سکیں. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۲۱). سچائی اس طنز کا لہجہ بھی اختیار کر گئی جو موجودہ صورتِ حالات سے نامطمئن حق گوئی کا لہجہ ہے. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، مئی ، جون : ۳۴۴). [حق + ف : گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---لینا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **محنتانہ ؛ ورثہ یا واجبی حصہ پانا.** وہ اپنے والد کے جانوروں میں سے اپنا حق لے سکتا ہے. (۱۹۷۶ ، بلوچستان : ماضی ، حال، مستقبل، ۳۳۰). ۲. **مال مارنا، جائداد دبانا** (فرہنگ آصفیہ).

---مارنا محاورہ.
کسی کا حق چھین لینا ؛ مستحق کو اس کا حق نہ دینا ، حق سے محروم کر دینا. اوس کا حق مارا گیا یا اس کی حق تلفی کی گئی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۵۸). مجھے بھی بہت بھائی دکھنے کے لیے ٹھہرتے ہیں ان کا حق نہ مارو. (۱۹۸۲ ، پند ناترا ، ۱۹۹).

---مارنا اور شاہ بننا محاورہ.
دوسرں کا حق چھین کر خود بڑا بننا ؛ دیدہ دلیری کے ساتھ زیادتی کرنا. ڈیر مسٹر احسن ! چوری اور سر زوری ظلم کرو اور پروا نہ ہو ، حق مارو اور شاہ بنو. (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۳۴).

---مال کسر اضا ؛ امذ.
(قانون) زمین یا جائداد کے قبضے کا حق (جامع اللغات ؛ بلیشس). [حق + مال (رک)].

---مال ضامن کسر اضا (--- کسر ل ، م) امذ.
سود ، بیاج (جامع اللغات). [حق + مال (رک) + ضامن (رک)].

---مالکانہ کسر صفا (--- کسر ل ، فت ن) امذ.
ملکیت کا حق ؛ وہ مقررہ حق جو مالک اپنی اسامی یا کاشتکار وغیرہ سے لینے کا مستحق ہوتا ہے. مالک حقیقت اعلے ... سالانہ حق مالکانہ اس کو ادا کرے گا (۱۸۹۰ ، ایکٹ نمبر ۹ ، ۳۲). غیر مسلم کاشت کاروں سے حق مالکانہ کے معاوضہ میں زمین کی پیداوار کا جو مخصوص حصہ باہمی مصالحت سے طے ہو گیا ہو اس کا نام خراج ہے. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۸۰). [حق + مالک (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

---ماننا ف مر.
حق تسلیم کرنا ؛ دوسروں کے استحقاق کو جائز ٹھہرانا.
مرا حق مان کر بن تو مرا حاجت روا ہوتا
کہ میں مانے ہوئے ہوں اے خدا تیرا خدا ہوتا
(۱۹۰۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۰).

---مُرَجَّح کسر صفا (--- ضمہ م ، فت ر ، شد ج بفت) امذ.
غالب حق ، حق ترجیح ، ترجیح دیا گیا حق (اردو قانونی ڈکشنری). [حق + مرجح (رک)].

---مَرعی کسر اضا (--- فت م ، سک ر) امذ.
وہ حق جس کا لحاظ رکھا جائے ؛ قابل حفاظت حق. اگر شکر عقلا شرعی و حق مرعی نہ ہوتا تو جو مدح میں نے کی ہے وہ نہ کرتا. (۱۸۸۸ ، کشف الاسماع ، ۳). [حق + مرعی (رک)].

---مُرَوَّجَہ کسر صفا (--- ضمہ م ، فت ر ، شد و بفت ، فت ج) امذ.
وہ حق جو رسم و رواج کی وجہ سے حاصل ہو (جامع اللغات ؛ بلیشس). [حق + مروجہ (رک)].

---مُرُور کسر اضا (--- ضم م ، و مع) امذ.
راستہ چلنے کا حق. شارع عام میں ہر شخص کو حق مرور حاصل ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۶). [حق + مرور (رک)].

---مِلکِیَت کسر اضا (--- کسر م ، سک ل ، کسر ک ، شد ی بفت) امذ.
مالک ہونے کا حق. ہٹ نے اپنے مسودہ قانون میں کمپنی کے حقِ ملکیت کو ختم کرنے کی تجویز نہیں کی. (۱۹۳۳ ، تاریخ دستورِ ہند ، ۵۳). انہوں نے ... ہمارے علاقوں پر حقِ ملکیت جمانا شروع کر دیا. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۲۸۹). [حق + ملکیت (رک)].

---مَہر کسر اضا (--- فت م ، سک ہ) امذ.
بیوی کا اپنے شوہر سے مہر وصول کرنے کا حق. میں نے تمہارے گلے میں جہیز کا طوق اور پاؤں میں بھاری حقِ مہر کی بیڑیاں ڈال رکھی تھیں. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۱۳). [حق + مہر (رک)].

---میں م ف.
۱. **لیے ، واسطے ، بارے میں ، باب میں ، نسبت میں.**
دل کی باتاں بوجھے معشوق پیرت کے حق میں
کہ لجانوں نہیں کہتے ہیں منجھے کھول صریح
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۷).
ہے گناہوں کے حق میں اے ظالم غم ترا آتش جحیم ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۹). استادانِ علم و ہنر کو اس بات کا اختیار ہے کہ جس مبتدی کے حق میں جو سزا چاہیں تجویز فرمائیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۰). انسان اس قابل ہو کہ ان اشیا کی تخشیص کر سکے جن کے حق میں ... الفاظ موزوں ہیں. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲۲۹). ۲. **مفاد میں ، بھلائی میں ، فائدے کے لیے ؛ موافقت میں.**
کیا ہو بچن ہور عنایت کیا دعا یاں بھی تس حق میں لئی کچھ دیا
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۸). اے حاتم تیرے حق میں یہی بہتر ہے کہ میری لڑکی قبول کر. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۲۷). زمرد عورتوں کے حمل رہنے کے حق میں نہایت خوب ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۷). اس شدید جنگ کا انجام کبھی طبیعت کے حق میں ہوتا ہے اور کبھی مرض کے حق میں. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۶۳). میں کشتی کی سیر کے حق میں تھا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۶۷).

---میں بس ہونا محاورہ.
رک : حق میں کانٹے بونا.
مار گیسو کی نہ کر اُلفت دلا
دیکھ اپنے حق میں بس بونا ہے کیا

(١٨٧٠ ، کلیاتِ واسطی ، ١ : ٣٩).

آنکھیں ملا کے اس سے اُمیدِ زندگی کیا
لے شوق اپنے حق میں بس اب تو ہو چکے ہم
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٨٣).

---میں زَہْر ہونا محاورہ.
کسی چیز کا کسی کے لیے نقصان دہ ہونا.

بحر میں زہر اپنے حق میں سیرِ گلشن ہو گئی
تیغ زہر آگیں زبانِ برگِ سوسن ہو گئی
(١٨٨٨ ، مسمطانہ عشق ، ٢٣٨).

---میں کانٹے ہونا محاورہ.
کسی کے ساتھ کوئی بُرائی کرنا ؛ کسی کو نقصان پہنچانے کی کارروائی کرنا.

نہ لگا دل کو اس کی مژگاں سے
اپنے حق میں تو کانٹے مت بوے
(١٧٩٥ ، قائم (چمنستان شعرا ، ٥٠٣)). جو کوئی کسی کو ستاتا ہے اپنے حق میں کانٹے بوتا ہے. (١٨٠١ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ٧٧). جن لوگوں نے فردوسی کے حق میں کانٹے بونے تھے ان کو بلا کر (سلطان محمود نے) سخت توبیخ کی. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ١٠٨).

---ناحَق م ف.
بے سبب ، بلا وجہ ، خواہ مخواہ ؛ یوں ہی. حق نا حق اپنے تئیں خلش میں ڈالنا اور فتنہ اوٹھانا مناسب نہیں. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٣٧). حق نا حق اوس نے ارغوانوں اور ترخانوں کو قتل کرنا شروع کیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٥١). اوئی بیگم آپ تو حق نا حق خفا ہو گئیں. (١٩٣٢ ، اخوان الشیاطین ، ٢١٥).

---ناشِناس (---کس نیز فت ش) صف.
نا شکر گزار.

کیا وہ بھی بے گنہ کش و حق ناشناس ہیں؟
مانا کہ تم بشر نہیں خُرشید و ماہ ہو
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٦). [حق + نا (سابقۂ نفی) + شناس ، شناختن = پہچاننا].

---ناشِناسی (---کس نیز فت ش) امث.
ناشکر گزاری.

نہ کہہ بت پرستوں کو اے شیخ کافر
یہ حق ناشناسی مسلماں ہو کر
(١٩٠٣ ، نظم نگارین ، ٥٧). [حق + نا (سابقۂ نفی) + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ناظِری کس اضا (---کس ظ) امذ.
(عو) رک : **حق الناظرین** (نوراللغات). [حق + ناظری ، ناظرین (رک) کا بگاڑ].

---نام اَللّٰہ کا فقرہ.
خدا کے سوا کوئی نہیں ، خدا برحق ہے ، سچا نام خدا کا (جامع اللغات ، فرہنگ آصفیہ).

---نَظَر کس اضا (---فت ن ، ظ) امذ.
قدردانی کی نظر ؛ معاوضہ جو پرکھنے والے کو دیا جائے.

بوسہ دل منظور ہے صاحب اگر لے لیجیے
ہم بھی سمجھیں گے اسے حقِ نظر لے لیجیے
(١٩٠٠ ، دیوان حبیب ، ٣٠٠). [حق + نظر (رک)].

---نِگَر (--- کس ن ، فت گ) صف.
رک : حق بیں.

کہاں جمالِ حقیقی ، کہاں مری آنکھیں
خدا کرے تو کرے چشمِ حق نگر پیدا
(١٩٠٩ ، معارف جمیل ، ١٠٩). [حق + ف : نگر ، نگریستن = دیکھنا].

---نُما (---ضم ن) صف.
(وہ شے) جس میں حق کا جلوہ نظر آئے ، حق کا جلوہ دکھانے والا.

آرسی حق نما ہے اے غافل خوب نیں عزم خود نمائی کا
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٧٦).

آشنا معنی سے صورت آشنا ہوتا نہیں
آئینہ دل کی طرح سے حق نما ہوتا نہیں
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٠٢).

ٹوٹا دل اس طرح کہ خدا یاد آ گیا
اس آئینے کے ٹکڑے سبھی حق نما ہوئے
(١٩١٩ ، غزلستان ، ١٠٥). [حق + ف : نما ، نمودن = دکھانا].

---نُمائی (---ضم ن) امث.
حق نما (رک) کا اسم کیفیت.

وحدانیت کا نغمہ موجود کے ساز میں ہے
اعجازِ حق نمائی رنگِ مجاز میں ہے
(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ٣٠). [حق + ف : نما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَمَک کس اضا (---فت ن ، م) امذ.
وہ حق جو آقا کا نوکر پر ملازمت کی وجہ سے ہو ، وفاداری.

کیا کہوں زخمِ جگر کی تو زباں قاصر ہے
یار کے حقِ نمک تو وہ نمک داں جانے
(١٧٧٢ ، فغاں ، انتخاب فغاں ، ٣٩).

دفعتاً حقِّ نمک کو بھی فراموش کیا
کیا تُجھے بادۂ تسنیم نے بیہوش کیا
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٩٧). ایسی صاف گوئی کے لیے دنیا میں جگہ نہیں ہے آپ میرے ملازم ہیں ، آخر حقِ نمک بھی تو کوئی چیز ہے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ١٤٠).

غدّار نہ سمجھیں جو ترابؔ کے ہیں افسر
حقِّ نمکِ شاہ بھلا دوں گا میں کیونکر
(١٩٨١ ، شہادت ، ٢٠٥). [حق + نمک (رک)].

---نَمَک اَدا کَرنا محاورہ.

نمک خواری، ملازمت کا فرض ادا کرنا، آقا کے ساتھ وفاداری کرنا.

دیکھیو بارِ بادہ کش میں نے بھی کام کیا کیا
دے کے کبابِ دل تجھے حقِّ نمک ادا کیا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۳). جس شخص کا نمک کھاتے ہو... حقِّ نمک ادا کر دو. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۰).

یعنی کرتے ہوئے مالک کا ادا حقِّ نمک
حقِّ جیبی بھی ادا ساتھ ہی کر جاتا ہے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۶۹).

---نمک ادا ہونا محاورہ.
حقِ نمک ادا کرنا (رک) کا لازم، ملازمت اور وفاداری کا فرض پورا ہونا.

فاقوں میں بزاروں سے دغا ہو تو مزا ہے
کچھ حقِّ نمک ہم سے ادا ہو تو مزا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۶). اس وقت دیکھتے کہ ان کی زبان سے کیا حقِّ نمک ادا ہوتا. (۱۹۱۰ ، محمد حسین آزاد ، نگارستانِ فارس ، ۲۲).

---نمک سے ادا ہونا محاورہ.
نمک خواری یا ملازمت کے فرض کی ادائی سے فارغ ہونا. بکری کے بچے نے عرض کیا ... اس کے عقیقے میں میرا باپ قربان ہو کر حقِ نمک سے ادا ہوا. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۵). غلام اپنے حقِّ نمک سے ادا ہوا آیندہ حضور کو اختیار ہے. (۱۸۹۶ ، سوانحِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۲۱۰).

---نواز (---فت ن) صف.
انصاف اور سچّائی کا خیال رکھنے والا ؛ صداقت شعار.

مجھ سے محبت آپ کی چھپ نہ سکی کہ فرق ہے
نالۂ حق نواز اور ضبطِ زمانہ ساز میں

(۱۹۲۶ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۶). [حق + ف : نواز ، نواختن - نوازنا].

---نیوش (--- کس ن ، و مج) صف.
سچی بات سننے والا ، سچی بات کو سُن کر ماننے والا.

یہاں گوشِ حق نیوش ہے نے چشمِ ہوش ہے
نانا بھی اور پدر بھی تمہارا خموش ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۶۸).

ظاہر ہے مومنوں پہ کہ میں حق نیوش ہوں
مٹ جائے گا یہ دین اگر اب خموش ہوں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۳). [حق + ف : نیوش ، نیوشیدن - سننا].

---وراثت کس اضا (--- کس و ، فت ث) امث.
میراث پانے کا حق. اگر کسی کا نکاح نہ پڑھتے تو اس کی اولاد حقِ وراثت سے محروم کر دی جاتی تھی. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۰). [حق + وراثت (رک)].

---ہمسایہ ماں کا جایا کہاوت.
ہمسایہ سگے بھائی کی مانند ہوتا ہے ؛ پڑوسی کا حق بہت زیادہ ہوتا ہے. افغانستان بھی ہمارا دوست ہے ، دوست کیا ابھی ، حق ہمسایہ ماں کا جایا کہنا چاہیے. (۱۹۰۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۸ ، ۳ : ۶). اگر چوری کا نکلا تو بڑھیا کے ساتھ کہیں تم بھی لپیٹ میں نہ آ جاؤ ، حق ہمسایہ ماں کا جایا ہم کہے دیتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۳۷).

---ہونا محاورہ.
ٹھیک ہونا ، درست ہونا ، جائز ہونا ، سچ ہونا.

کافر بتوں سے داد نہ چاہو کہ یہاں تونی
مرجا ستم سے ان کے تو کہتے ہیں حق ہوا

(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (میر سجاد)، ۳۷۹).

حق ہے سُنا نہیں کبھی اس حسن کا بیاں
گویا کہ یہ خلق کی ہے سر بسر زباں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۳).

---یافتہ (--- سک ی ، فت ت) صف.
جس کو کوئی حق ، رعایت یا استثنا وغیرہ ملا ہو. طالب علم ہمارا حق یافتہ ہے انہیں پہلے مسائل سمجھنے چاہیں. (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطباتِ محمود ، ۳۰). [حق + ف : یافتہ ، یافتن - پانا].

حَق (۲) (فت ح) امذ.
ہک (رک) کا عوامی املا ، تراکیب میں مستعمل.

---حیران (---ی لین) صف.
(عور) ہکا بکا ؛ ششدر ؛ مبہوت. سپاہی ڈھونڈتا ڈھونڈتا یہاں پہنچا ، مجھے سمن دیا میں حق حیران. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۹۵). وہ دیر تک ان سے سرگوشی کرتا رہا اور میں حق حیران یہ تماشا دیکھتا رہا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۲۰۱). [حق (ہک) + حیران (رک) وصفی ترکیب].

---دق رہ جانا محاورہ.
ہک دھک رہنا ، ٹھچک رہنا ، ہکا بکا ہو جانا ؛ سٹی گم ہو جانا ، سٹ پٹا جانا ، بدحواس ہو جانا. خانم صاحبہ گھبرائی ہوئی آئیں میں حق دق رہ گئی کہ الٰہی کیا ماجرا ہے. (۱۹۰۷ ، لغات النسوانیہ ، ۱۰۷).

حَقّا (۱) (فت ح ، شد ق) کلمۂ قسم ؛ ا ؛ حقّ.
۱. (جو کچھ کہا گیا بہ قسمِ خدا) سچ ہے ، صحیح ہے ، حق ہے ؛ خدا کی قسم ؛ بالحق.

انار ان جو تھے ہے بدل موت کے
سو حقّا انھے لعل یاقوت کے

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۹۹).

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا
حقّا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۰۹).

دم مارنے کی جا نہیں اے صاحبِ ادراک
حقّا کہ وہاں دخل نہیں وہم و گماں کا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲).

حقّا کہ دردِ سر ہے دنیا میں ملک داری
کیا سلطنت کریں گے بھوتّوں میں جو پلے ہیں

(۱۹۰۳ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۳۸). ۲. فاختہ کی آواز. مبتدیوں کو اس طرح پر سمجھاتے ہیں کہ فاختہ پرند جب حقّا کی آواز نکالتی ہے تو قاف پر دو ضرب برابر کی پڑتی ہیں. [حق + ا ، لاحقۂ قسم].

حقّاً (۲) (فت ح ، شد ق) م ف.
درحقیقت ، اصل میں. ابتدا ہی سے لوگ اسے ناپسند کرتے تھے کہ ... «حقّاً» (حقیقت میں) «عنداللّٰہ» (اللّٰہ کے نزدیک) وغیرہ کا اضافہ کیا جائے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۶). [حق (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز (بحذف تنوین)].

حِقارَت (کس ح ، ر) امث.
ذلّت ، خواری ، اہانت ، سُبکی. اور جو زبان کہ جھوٹھ سے آشنا ہے تو حاکم کے نزدیک اپنی حقارت اور دنیا میں رُسوائی ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۶۱). وہ لکڑے جو حقارت سے پھے ڈال دئیے گئے ، بڑی کام کی چیز تھے. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالہ زار ، ۲۷). وہ قدرے حقارت سے کہنے لگا ... اتنا ہی آسان ہے تو تم کھینچ کر دکھا دو. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۲۵). [ع : (ح ق ر)].

--- آمیز (--- ی مج) صف.
ذلّت اور اہانت سے بھرا ہوا. ساقی ایک نقب حقارت آمیز تھا جو کفّارِ قریش نے اس وقت کے مسلمانوں کو دے رکھا تھا. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۴). [حقارت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

--- سے دیکھنا محاورہ.
ذلیل سمجھنا ، خاطر میں نہ لانا.

حقارت سوں نا دیکھ اس خاک کوں
تجھا دیکھ جوتی رتن پاک کوں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۳ الف).

ہم غریبوں کو حقارت سے نہ دیکھ
کپڑے میلے ہیں ، مگر دل پاک ہے

(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۹۶).

اتنا ارزاں نہ سمجھ اتنی حقارت سے نہ دیکھ
خاک آلودہ سہی گوہرِ تابندہ ہوں

(۱۹۸۳ ، دامنِ یوسف ، ۱۳۶).

--- کی نظر/نگاہ سے دیکھنا محاورہ.
رک : حقارت سے دیکھنا.

تری درگہ کے ذروں سے ہے جب سامنا ہوتا
حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مہرِ تاباں کو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۷). دوسرے گروہ ... مذہبی باتوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۶). اہل ثروت کی ایک کمزوری یہ ہے کہ ... اپنے سے کمتر حیثیت کے لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۲).

حَقّاقَہ دَقّاقَہ (فت ح ، شد ق نیز بلا شد ، فت ق ، د ، شد ق نیز بلا شد ، فت ق) صف مث.
۱. **بے شرم ، بے حیا (عورت).** یہ چُنی ہوئی چیز قتانیاں ان کے ہاں بھری ہیں سب آخور کی بھرتی من میں دغا بغل میں قرینہ چھوٹی سے لے کے بڑی تک حقاقہ دقاقہ. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۲۷). چالیس پینتالیس سالہ حقّاقہ دقّاقہ خاتون پانچ چھ مردوں کے ساتھ ٹھٹھے لگالگا کر تاش کھیلنے میں مصروف تھیں. (۱۹۵۰ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۱۳۱). ۲. **حیران ، گھبرائی ہوئی ، پریشان.** باسیس حقاقہ دقاقہ کھڑی دیکھتی رہی ، اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا. (۱۹۵۵ ، حیرت ناک کہانیاں ، ۳۷). [حق دق (رک) کا بگاڑ اور تانیث].

حَقّانَہ (فت ح ، شد ق ، فت ن) م ف.
سچّائی کے ساتھ ، حقیقت پر مبنی.

حقانہ جو اوسنے گفتگو کی — وہ ساہ ہوئی کمال راضی

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۳). [ع : حق + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

حَقّانی (فت ح ، شد ق) صف.
۱. **حق (رک) سے منسوب یا متعلق ، خدا کی معرفت و محبّت میں ڈوبا ہوا.** سفر کے اندر ایک گروہ جوانوں خدا دوست کے میرے ساتھ تھے اکثر وقت کچھ کچھ گاتے اور بیتیں حقانی پڑھتے. (۱۸۳۳ ، گلستان (حسن علی خاں) ، ۵۳). خاندان میں ایک زمانے تک تعلقِ درویشی اور پیری مریدی کی وجہ سے جذبِ حقانی مسلسل رہا. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۹). اسلامی ادارے سے سال بھر قوالیاں ، حقانی غزلیں ، میلاد شریف اور قرات نشر ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۱۹). ۲. **خُدا رسیدہ ، اللّٰہ والا.**

تب محظوظ ہوویں روحانی — تب ملائک کہیں حقّانی

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۹).

مرشد توں پکڑ کامل اسرارِ حقیقت میں
تا اس کے کرم سوں ہوئے حق بوج توں حقانی

(۱۷۶۸ ، دیوان قربی ، ۳۸ الف).

چڑھے وہ قدر کو نشا کہ اوس کو حال آ جائے
بڑا اللّٰہ والا ہے بڑا مجذوبِ حقانی

(۱۸۸۳ ، قدر ، ک ، ۹۵). ۳. **صداقت پر مبنی ، سچ ، راست ، درست.** دولت اصل چیز ہے اور بغیر روپے کے کوئی کام دنیا میں اب بن نہیں سکتا ایسے حقّانی خیالات کا جوش بہت ہوتا ہے مگر اس کو روکنا اور دبانا چاہیے. (۱۸۷۸ ، خیالات آزاد ، عبدالغفور شہباز ، ۱۰). حق شناس شیعہ سنیوں کو ان کے حقّانی خیال کا واسطہ دے کر پکارتا ہوں. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۱۳۹). ۴. **انصاف و عدالت پر مبنی.** عیسائیوں کے اس مذہبی قصے کے موافق بھی یہ جوان شہدا مذہبی الحاد کے وقت اٹھتے ہیں تا کہ مسئلہ ابحاث پر ایک حقّانی شہادت ہو. (۱۸۶۹ ، اصحاب الکہف والرقیم ، سرسید احمد خاں ، ۶۹). [حق (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

حَقّانِیَت (فت ح ، شد ق ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. سچائی ، صداقت ، راستی ؛ اصلی کیفیت. انسان کسی حق بات کو بالاتفاق قبول کر لیتے ہیں تو کیا اس کی حقانیت معلوم ہو جاتی ہے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵). جدید فلسفے اور سائنس سے اسلام کی حقانیت پر کوئی حرف نہیں آتا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۵۰). حضرت نے ان سے فرمایا کہ اسلام کی حقانیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۲۰۳). ۲. خدا کی طرف منسوب ہونا (نوراللغات). [حقانی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حقائق / حقایق (فت ح ، کس ء / کس ی) امذ.
سچائیاں ، صداقتیں ؛ حقیقتیں.

کبھی میں تفنن حقائق میں تھا سوفسطائی
کبھی میں معتزلی باعث رد رویت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). وہ خاص کر حقائق و معارف میں بہت بڑی دستگاہ رکھتے تھے. (۱۸۷۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۰). بہت سی پابندیوں کے باوجود انہوں نے دلچسپ حقائق اور اعداد و شمار جمع کیے. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۷). [حقیقت (رک) کی جمع].

--- اُلاَسما (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک س) امذ.
(تصوف) نسب ذاتیہ کو کہتے ہیں کیوں کہ وہ صفات ہیں اور اسماء ان سے متمیز ہوتے ہیں بعض کے نزدیک اسماء کونی کے حقائق جو اسماء الٰہی ہیں، مراد ہیں (مصباح التعرف ، ۱۰۳). حقائق الاسماء : اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کی حقیقت، ذات کے تعینات اور اس کا عالم شہود سے تعلق. (۱۹۷۳ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۸ : ۴۴۲). [حقائق + رک : ال (۱) + اسما (رک)].

--- اُلاَشیاء (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ش) امذ.
(تصوف) رک : اعیان ثابتہ (مصباح التعرف ، ۱۰۲).

انھیں کے دم سے ثبوت وجود استقرا
انھیں کے فیض سے علم حقائق الاشیا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بینظیر ، ۲۷۵). [حقائق + رک : ال (۱) + اشیا (رک)].

--- اِلٰہی کس اضا (--- کس ا ، ل بمد) امذ.
(تصوف) الہائیہ اسماء الٰہی کلّی کو کہتے ہیں جنھوں نے مرتبہ واحدیت میں ظہور پایا ہے یہ سب ارباب ہیں اس تفصیل سے کہ : بدیع ، باعث ، باطن ، آخر ، ظاہر ، حکیم ، محیط ، شکور ، غنی ، مقتدر ، رب ، علیم ، قاہر ، نور ، مصور ، محصی ، مبین ، قابض ، حیّ ، محی ، ممیت ، عزیز ، رزّاق ، مذل ، قوی ، لطیف ، جامع ، رفیع (مصباح التعرف ، ۱۰۳). [حقائق + الٰہی (رک)].

--- اُلقُلوب (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، ومع) امذ.
(تصوف) عالم مثال (مصباح التعرف ، ۱۰۲). [حقائق + رک : ال (۱) + قلوب (رک)].

--- آگاہ صف.
حقیقتوں کا جاننے والا ، عارف. یہ سوچ کر میں نے حقائق آگاہ سید محمد شاہ محدث خلف الرشید معارف پناہ سید حسن شاہ محدث رامپوری سے رجوع کی. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵). [حقائق + آگاہ (رک)].

--- پَسَنْد (--- فت پ ، س ، سک ن) صف.
حقیقتوں کو قبول کرنے والا ؛ حقیقتوں سے مطابقت رکھنے والا. پرانا جغرافیہ انتہائی حد تک «حقائق پسند» تھا. (۱۹۸۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۶). [حقائق + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

--- پَسَنْدی (--- فت پ ، س ، سک ن) امث.
حقیقتوں کو قبول کرنے کا رجحان ؛ حقیقتوں کے مطابق عمل کرنے کی صلاحیت. پریشان کن عوامل کی قوت کمزور پڑتی چلی جاتی ہے اور مریض میں حقائق پسندی آجاتی ہے. (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۷). [حقائق + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ثابِتَہ کس صف (--- کس ب ، فت ت) امذ.
ثابت شدہ حقیقتیں. اس کو حقائقِ ثابتہ کی طرح تسلیم نہیں کیا جاسکتا. (۱۹۲۳ ، نگار ، جولائی ، ۳۷). کرہ اولمپس کے دیوی دیوتا ... کا وجود حقائقِ ثابتہ میں شمار ہوتا تھا. (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۲۹۶). [حقائق + ثابت (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--- شِناس (--- کس نیز فت ش) صف.
اشیا کی حقیقت پہچاننے والا (جامع اللغات). [حقائق + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

--- کَونی کس صف (--- و لین) امذ.
(تصوف) یہ الہائیہ ہیں کہ اولیٰ ہیں الہائیہ اسماء الٰہی سے ظاہر کرتے ہیں، یہ سب مربوبات ہیں اس تفصیل کے ساتھ کہ : عقلِ کل ، نفس کل ، طبیعتِ کل ، جوہر ہبا ، شکلِ کل ، جسم کل ، عرش ، کرسی ، فلک البروج ، فلکِ منازل ، فلکِ زحل ، فلکِ مشتری ، فلکِ مریخ ، فلکِ شمس ، فلکِ زہرہ ، فلکِ عطارد ، فلکِ قمر ، کرۂ نار ، کرۂ ہوا ، کرۂ آب ، کرۂ خاک ، مرتبۂ جماد ، مرتبہ نبات ، مرتبۂ حیوان ، مرتبۂ ملک ، مرتبۂ جن ، مرتبۂ انسان ، مرتبۂ جامع یعنی انسان کامل (مصباح التعرف ، ۱۰۳). [حقائق + ع : کون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَقائقی (فت ح ، کس ء) صف.
حقائق (رک) کی طرف منسوب ، حقائق پر مبنی. ان میں ہر قسم کے افسانے شامل ہیں ، رومانی ، تصوری ، حقائقی ، حزنیہ ، طربیہ. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۹۵). [حقائق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حُقْبَہ (ضم ح ، سک ق ، فت ب) امذ.
اسّی سال کی مدت ، مدتِ دراز. احقاب جمع حقبے کی ہے ، حقبہ

اسی برس کا نام ہے۔ (۱۸۰۷ ، تفسیر مرادیہ ، ۳۲)۔ [ع : حقبۃ (ح ق ب) ۔ مدّت ، سال ؛ حقب ۔ اسی سال]۔

حُقَّۃُ البُذُور (ضم ح ، شد ق بفت ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، و مع) امذ۔
(نباتیات) بیجوں کا ظرف ، ایک وضع کی تھیلی جس میں بذر (بیج) رہتے ہیں ، یہ ظرف پختہ ہو جاتا ہے تو پھٹ جاتا ہے اور ان میں سے بیج نکلتے ہیں۔ سرخس کی ... پتی کی پشت پر چھوٹی چھوٹی زرد پھنکیاں قطار در قطار نظر آتی ہیں ان میں سے ہر ایک پھنکی کو حقۃ البذور (سورس) کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۵)۔ [ع : حُقّۃ ۔ چھوٹا ظرف + رک : ال (۱) + بذور (بذر (رک) کی جمع)]۔

حِقْد (کس ح ، سک ق) امذ۔
کینہ ، عناد۔ جب آدمی غصہ کے وقت بمجبوری انتقام نہیں لے سکتا اور غصہ پینا پڑتا ہے تو یہ باطن پر کر کر حقد بن جاتا ہے۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۹۹)۔ تم میں حقد و حسد نہ تھا۔ (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۹ ، ۳۳ : ۳)۔

آنکھوں سے خیال جھانکتے ہیں دل کے
دل پاک ہے حقد و حسد و حسرت سے

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۶۳)۔ [ع : ح ق د]۔

حَقْن (فت ح ، سک ق) امذ۔
روکنا ، باز رکھنا ؛ قتل یا خون سے محفوظ رکھنا۔ میرے نزدیک حقن دماء بہتر ہے سفک دماء سے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۶۰۲)۔ [ع : ح ق ن]۔

حُقْنَہ (ضم ح ، سک ق ، فت ن) امذ۔
کسی دوا کی بتی یا پچکاری جو رفعِ قبض یا کسی اور علاج کے لیے مبرز (جائے براز) میں دی جائے ، انیما۔ ناس لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور حقنے سے بھی۔ (۱۸۵۵ ، الدرالفرید فی مسائل الصیام ، ۶)۔ جلد از جلد صحتیاب ہونے کے لیے ... ایک دن میں سات بار حقنہ (انیما) لیا۔ (۱۹۵۳ ، حکماء اسلام ، ۱ : ۳۱۹)۔ اف : کرانا ، کرنا ، لینا۔ [ع : (ح ق ن)]۔

حَقُود (فت ح ، و مع) صف۔
بدخواہ ؛ کینہ ور۔

ضجور و ملول و حسود و حقود
سیہ کار الشرّ لا یحذرون

(۱۹۶۹ ، مزامیر میر مغنی ، ۸۶)۔ [ع : (ح ق د)]۔

حُقُوق (ضم ح ، و مع) امذ ؛ ج۔
حق (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل (قدیم : بطور واحد)

لب ترے کا حقوق ہے مجھ پر — کیوں بھلاؤں میں دل سوں حق نمک

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۳)۔

لگوائے پتھر اور بُرا بھی کہا کیے
تم نے حقوق دوستی کے سب ادا کیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۲)۔ اسی پر دوسرے حقوق و فرائض کو قیاس کر لو۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۶)۔ حضرت علیؓ نے کچلے ہوئے انسانوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کی۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، یکم جون ، ۳-۱)۔ [ع : حق (رک) کی جمع]۔

۔۔۔ العِباد (۔۔۔ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس ع) امذ۔
رک : حقّ العِباد۔ حقوق العباد کی بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۲)۔ حقوق العباد بھی بھلا معاف ہو سکتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۳۹)۔ [حقوق + رک : ال (۱) + عباد (رک)]۔

۔۔۔ اللہ (۔۔۔ ضم ق ، غم ا ، شد ل بمد) امذ۔
رک : حق اللہ۔ دنیا میں دو قسم کے حقوق ہیں ایک خدا کے جن کو حقوق اللہ کہتے ہیں اور ایک بندوں کے جنہیں حقوق العباد کہتے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۸)۔ اسلام کا وجود حقیقتاً ... مظالم کی تباہی اور حقوق اللہ کی تصریح تھی۔ (۱۹۲۳ ، شہید مغرب ، ۷)۔ [حقوق + اللہ (رک)]۔

۔۔۔ اِنسانی کس صف (۔۔۔ کس ا ، سک ن) امذ۔
وہ حقوق جو ایک انسان کے دوسرے انسان پر ہوتے ہیں ؛ وہ حقوق جو انسان کو جائز یا قانونی طور پر حاصل ہیں۔ حقوقِ انسانی ، انسان کو مختلف طبقات انسان سے جو تعلقات ہیں وہ انسان پر مختلف حقوق پیدا کرتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۷)۔ وہ حقوق انسانی کی بحالی کے لیے سر بکف کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۹۶)۔ [حقوق + انسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔ زَوجِیّت کس اضا (۔۔۔ و لین ، کس ج ، شد ی بفت) امذ۔
(قانون) ازدواجی حقوق ؛ وہ حقوق جو بیوی ہونے سے پیدا ہوتے ہیں (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری)۔ [حقوق + زوجیّت (رک)]۔

۔۔۔ شَوہَری کس صف (۔۔۔ و لین ، فت ہ) امذ۔
شوہر کے ازدواجی حقوق ؛ وہ حقوق جو شوہر سے متعلق ہوں (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری)۔ [حقوق + شوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَقَّہ (فت ح ، شد ق بفت) صف۔
برحق ، صادق ، سچّا۔ جو طریق اشاعت مذہب حقّہ کا آپ نے اختیار کیا ہے مجھے اس سے پوری ہمدردی ہے۔ (۱۹۰۸ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۵۷)۔ عقائد حقّہ کی جو تلقین قبر میں کی جاتی ہے مردہ اسی کو سنتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۳۱)۔ [حق (رک) + ہ ، لاحقۂ جمع]۔

حِقَّہ (کس ح ، شد ق بفت) امذ ؛ امث۔
تین سالہ اونٹ یا اونٹنی چھیالیس شتر میں ایک حقہ یعنی بچہ سہ سالہ دیویں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۷۳)۔ جب چھیالیس ہوں تو ایک حقّہ یعنی تین برس کی کہ چوتھے میں لگی ہو۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۲۸)۔ [ع : حقۃ (ح ق ق)]۔

حُقّہ (ضم ح ، شدق بفت) امذ.

۱. (أ) نے (نیچہ)، چلم اور کسی قدر پانی سے بھرا ہوا **ظرف جس کے ذریعہ تمباکو پیتے ہیں اور جسکا دھواں پانی سے گزر کر آتا ہے ، قلیان.**

شوق میں دل سیں نہیں دم مار سکتی آو گرم
تب دھواں حقّے سیں نکلے جب چلم پر ہوئے آگ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷).

چار دم حقّے کے گر غیر پلاتا ہے انہیں
میرے اٹھتا ہے کلیجے میں دھواں دو دو دن

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ۸۸). وہ ... اس کے سامنے بے تامّل حقّہ بلکہ چرٹ پیتا. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۱۲۲). کہانی سنی اور پھر نواب صاحب حقّہ پینے لگے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۲۹). اف : بھرنا ، پلانا ، پینا ، تازہ کرنا ، سلگانا.
(أأ) وہ ظرف جس میں مدک پی جائے مدک کے حقّے دھواں دھار ، کم سنوں کے چہروں پر بسنت کی بہار جدھر دیکھا آدمیوں کا ریلا تھا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۷۶). **۲. عطر نیز جواہرات یا اور قیمتی اشیا رکھنے کی ڈبیا ، ڈبہ.**

دسیں یوں ادھر بیچ دسن چھمکتے
کہ گوہر ہے سنے کے حقّے منے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۹).

بوئے عطر آئی دماغ جاں معطر ہو گیا
زلفیں تیری کیا کھلیں حقّے کھلے عطار کے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۵). درمیان اس شہر کے ایک کنسٔہ حاضر ہے کہ محراب میں اس کے ایک حقۂ طلائی معلق ہے. (۱۸۸۷ ، نہر المصائب ، ۳۵۷). **۳. باروت سے بھرا ہوا ایک قسم کا گولہ ، بم (بیشتر آتشبازی ، باروت یا آتشی جیسے الفاظ کے ساتھ مستعمل).**

گرزاں سوں مہرے بھاں یوں کیتے پراگندہ دسن
گوہر کا جیوں لگنیں پھتر پھٹتا ہے حقّہ تار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۶۵). پہلے تو آپ حقۂ آتشی ہیر مرد پر مارا پھر لشکر کے سرداروں کو للکارا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۰۶). لوگوں نے حقّے مارنے شروع کیے قلعہ کی دیوار پر ایک حقہ لگ کر اور اس کے حصہ کو توڑ کر الٹا وہاں سے آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۰۲). بان کے علاوہ ایک دوسرا آلۂ کارزار حقۂ باروت بھی ہوتا تھا جسے بڑی قسم کا انار کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۵ ، دیباچہ ، سفرنامہ مخلص ، ۱۷). [ع : حُقّۃ (ح ق ق)].

---اُڑانا محاورہ.
حقّہ پینا ، کثرت سے حقّہ پینا ، بیٹھے بیٹھے حقّہ پیتے رہنا ، حقّے ہی پی کر وقت فضول گنوانا. لوگ خوب حقّے اڑاتے ہیں جالے بنتے ہیں اور باہم گپ شپ کرتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۹۱).

---اِلیمی کا مزیدار ہوتا ہے کہاوت.
کیونکہ وہ ہر وقت پیتا رہتا ہے اور اسے اچھی حالت میں رکھتا ہے (جامع اللغات).

---آنا محاورہ.
تازہ بھرے ہوئے حقّے کا اچھی طرح سلگ جانا تاکہ تمباکو کا دھواں منھ بھر کر نکلے. اماں براتی حقّہ کیسا آ رہا ہے. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۶۵).

---باز امذ.
۱. شعبدے باز ، بازی گر ، مداری ، تماشہ کرنے والا.

اس اوتار بازی کیرا حقّہ باز
کرے اس روش سات یوں حقّہ باز

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷۷). تو نے ہزارہا نیرنگی فلک حقّہ باز دیکھی اور سنی ہیں. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۲۹). **۲. مکّار ، عیّار.**

ہو جُونا فلک بے بدل حقّہ باز   کیا مکر کا پھیر یوں حقّہ باز

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۶). **۳. بہت حقّہ پینے والا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [حقّہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی اسث.
حقّہ باز (رک) کا اسم کیفیت.

حقّہ بازی ختم ہے میری شب دیجور پر
کیا ہی گولی کی طرح ہر ایک اختر اوڑ گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰).

جانتا ہوں خوب حالِ سیر ماہ و مشتری
حقّہ بازی کیا کرے گا مجھ سے چرخِ چنبری

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی)، مجمع البحرین ، ۲ : ۶۶). [حقّہ + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَجانا محاورہ.
رک : حقّہ اڑانا. اب یہ وقت آیا تھا کہ میں دن بھر گو تکیہ لگائے بیٹھا حقّے بجایا کرتا. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۳).

---بَردار (--- فت ب ، سک ر) امذ نیز صف.
حقّہ اٹھانے والا ملازم ، حقّہ ساتھ لے کر چلنے والا خدمت گار ، حقّہ بھرنے والا ملازم.

یہ ہے حقّہ بردار میرا قدیم   ہوا جاں نثار اب یہ لطف کریم

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۳۹). حقّہ بردار اس کا پیچوان بھرتا تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۱۵). [حقّہ + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---بَرداری (--- فت ب ، سک ر) امث.
حقّہ بردار (رک) کا کام. ایک ہفتہ ہمارے مکان میں رہ کر ... حقّہ برداری آبداری اور سائیسی وغیرہ ... سکھائے گئے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۶۸). [حقّہ + بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَند ہو جانا محاورہ.
رک : حقّہ پانی بند ہونا. برادری میں حقّہ بند ہو جائے گا. (۱۹۲۵ ، ۱۹۰۵ ، خاتونِ اودھ ، ۱۱۷).

---بولنا محاورہ.
(حقے میں پانی کی مناسب مقدار اور نَیچے کی نالیاں صاف ہونے کے سبب) حقّے سے گُڑگُڑاہٹ کی آواز نکلنا.

کچھ ان دنوں ہے سارا زمانہ بھرا ہوا
حقّہ بھی بولتا ہے تو ہم سے رکا ہوا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاض سحر ، ۱۰۶).

---بھر بڑوں کو دیجے جب سُلگے تب آپ ہی پیجے کہاوت.
حقّے کو سلگانے میں دیر اور زور لگتا ہے اس واسطے اگر بزرگوں کو حقّہ بھر کر دیا جائے تو ایک تو ان کی عزّت ہوتی اور جب تک اپنی باری آئے وہ اچھی طرح سلگ جاتا ہے اور مزے دار ہو جاتا ہے (جامع اللغات).

---بھرنا محاورہ.
چلم میں تمباکو اور آگ رکھنا ، پینے کے لیے حقّہ تیار کرنا. آدمی نے حسبِ معمول حقّہ بھرا اور سرہانے رکھ دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۳). کھلونے ملیں گے تو نانی کا حقّہ بھروں گا. (۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۲۳).

---پانی اسم.
کھانے پینے کی کوئی چیز. اگر حقّہ پانی کی احتیاج ہو فقیروں کے تکیہ میں سب کچھ موجود ہے. (۱۸۸۵ ، تحفۂ عندلیب ، ۲۰).

---پانی بند کرنا محاورہ.
ذات یا برادری سے نکال دینا ، بول چال ، لین دین ، ملنا جلنا بند کرنا. کوئی حرکت کسی فرقے سے اوس کے پیشے کے خلاف صادر ہوئے تو مجرم کا حقہ پانی بند کر دیوے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین ، ۱ : ۱۲۳). بعض چھوٹی اقوام قصوروار کا حقّہ پانی بند کر دیتی ہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، عالمِ نسواں ، ۳۶). اسے جرمن برادری سے خارج کر کے حقہ پانی بند کر دیا گیا. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۵۸).

---پانی بند ہونا محاورہ.
حقّہ پانی بند کرنا (رک) کا لازم. ٹھہرو میں آتی ہوں یہاں بات کرنے میں بدنامی ہے برادری میں پنچایت سے اٹھ جاؤں گی. حقہ پانی بند ہو جائے گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۳۸). اب پنچایت میں حقہ پانی بند ہو جائے گا. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۱۳).

---پانی پلانا محاورہ.
خاطر مدارات کرنا ، آؤ بھگت کرنا (جامع اللغات؛ نوراللغات).

---پر دم ڈالنا محاورہ.
حقّے کے کش لگانا ، حقّے سے لمبے لمبے کش لگانا ، منھ سے کش کا بہت دھواں نکالنا. حقہ میاں نبی بخش کے قبضہ تصرف میں ہے- یہ سہری کے سراپا میں محو ہیں اور حقہ پر کس کس کے دم ڈال رہے ہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۲).

---پیر دوڑی سے روٹی قسمت سے کہاوت.
حقّہ دوڑ دھوپ سے مل جاتا ہے تلاش کرو تو کوئی نہ کوئی حقّہ پینا مل جاتا ہے یا آگ کی تلاش کرنی پڑتی ہے مگر روٹی دوڑ دھوپ سے حاصل نہیں ہوتی قسمت میں ہو تو مل جاتی ہے (جامع اللغات).

---تازہ کرنا محاورہ.
حقّے کے نیچے کو دھو کر ٹھنڈا کرنا اور حقّے کا پانی بدلنا. عظیم اللہ خانی حقّہ لانی بریبن سے انھیں کے سامنے تازہ کرایا (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۵۰). ہر بار جب وہ حقّے کو تازہ کرتا ہے تو صدیوں پرانے اس (Kitual) ہی سے گزرتا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۳).

---تازہ ہونا محاورہ.
حقّہ تازہ کرنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---تیار کرنا محاورہ.
رک : حقہ تازہ کرنا (اب و ، ے : ۹۹).

---چار وقت اچھا ، سو کے ، منہ دھو کے ، کھا کے ، نہا کے ، اور چار وقت برا آندھی میں ، اندھیرے میں ، بھوک میں ، دھوپ میں کہاوت.
حقہ پینا مندرجہ بالا چار صورتوں میں اچھا اور چار صورتوں میں برا ہوتا ہے (جامع اللغات).

---چوگانی کس اضا (---و لین) امذ.
ایک وضع کا سیدھی نے والا حقہ. حقہ جوگانی منہ سے لگائے افیونی کی شکل بنائے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۳).
[حقہ + ف : چوگانی - حقّے کی سیدھی نے].

---حکم خدا کا چلم بہشت کا پھول ، پیویں مرد خدا کے گھوریں نامعقول کہاوت.
حقہ پینے والے حقے کی تعریف میں کہتے ہیں (جامع اللغات).

---دم کھانا محاورہ.
حقّے کی چلم کے تمباکو کا آگ کی گرمائی پکڑنا (اب و ، ے : ۱۰۰).

---دھوکنا محاورہ (شاذ).
مسلسل حقہ پینا.

خدا کے گھر میں بیٹھے حقے دھوکیں
کر بدگوئیاں عرابوں میں تھوکیں

(۱۸۵۲ ، قصہ قاضی و چور کا ، ۹۷).

---سکّا بُرکنی گوجر اور جاٹ اِن میں اَٹک کہا پاوا جگن ناتھ کا بھات کہاوت.

حقّہ تمبا کو ، رنڈی ، کنجر اور جٹ سب ایک جیسے ہیں جس طرح جگن ناتھ کے میلے کے چاول سب لوگ کھا جاتے ہیں (جامع اللغات)

---سُلفا / سُلفہ (--- ضم س، سک ل / فت ف) امذ.
بغیر توے کی بھری ہوئی چلم کا حقّہ ؛ جلد تیار ہو جانے والا حقّہ. فقیروں سے آؤ بھگت ہے حقّہ سلفہ کی دعوت ہے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۷۷). [حق + سلفا (رک)].

---سُلگانا محاورہ.
چلم میں تمبا کو پر آگ رکھنا. اس جرم پر کہ حقہ سلگاتا تھا بھری ہوئی چلم اس طرح منہ پر ماری ، کہ تمام منہ سوجھ گیا. (۱۹۲۱ ، گرداب حیات ، ۹).

---فَرشی (--- فت ف، سک ر) امذ.
محفل میں استعمال کا عمدہ قسم کا بڑا حقّہ. حقّہ فرشی آپ کے پاس تھا وہ کہاں ہے. (۱۹۰۲ ، انشائے داغ ، ۱۵۰). [حقہ + فرش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---فَروش (--- کس نیز فت ف ، و مج) امذ.
حقّہ بیچنے والا. دہلی میں حقہ فروشوں کی کئی دکانیں تھیں. (۱۹۷۵ ، ہندوستانی تہذیب پر مسلمانوں کا اثر ، ۱۰۸). [حقّہ + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (--- کس نیز فت ف ، و مج) امث.
حقّہ بیچنے کا کام یا پیشہ. مسلمانوں نے حقہ فروشی ، نیچہ سازی کا پیشہ اختیار کیا. (۱۹۷۵ ، ہندوستانی تہذیب پر مسلمانوں کا اثر ، ۱۱۸). [حقہ + ف : فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشی (--- فت ک) امث.
حقّہ پینے کا عمل. غزل گوئی ، چائے نوشی ، حقّہ کشی ، داستان یا سب سے عمدہ شغل مقفیٰ بازی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۲۰). [حقّہ + ف : کش ، کشیدن = کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی ماری آگ باقی کا مارا کانو (کاؤں) کہاوت.
جس چولھے سے چلمیں بھری جائیں وہ چولھا نہیں پنپتا (پنپتا) اور جس کنو پر لگان باقی رہے وہ کنو نہیں سنورتا (اب و ، ۷ : ۹۸).

---کھینچنا محاورہ.
حقّہ پینا ، حقّے کا دم لگانا (مہذب اللغات).

---گُڑگُڑانا محاورہ.
رک : حقّہ اڑانا. سارے دن کھٹیا پر پڑے حقّہ گڑگڑایا کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۵۳).

---گُھٹا ہوا آنا محاورہ.
چلم یا نے کی خرابی کی وجہ سے حقّے میں دُھواں رکا ہوا آنا یا کم نکلنا (اب و ، ۷ : ۱۰۰).

---نوشی (--- و مج) امث.
حقہ پینے کا عمل. ان کی حقّہ نوشی کے عملی مظاہرے نے میری ساری قوت مدافعت سلب کر لی تھی. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۲۷). [حقہ + ف : نوش ، نوشیدن - پینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہَر کا لاڈلا رَکھے سَب کا مان بَھری سبھا میں یُوں بِھرے جُوں گوپی میں کانَ / (---گوپن میں کَنّھ) کہاوت.
حقہ پینے والے حقّے کی تعریف میں کہتے ہیں کہ حقہ خدا کا پیارا ہے اور ہر ایک کی عزّت رکھ لیتا ہے بھری ہوئی مجلس میں اس طرح پھرتا ہے جیسے گوپیوں میں کرشن جی (جامع اللغات ؛ اب و ، ۷ : ۹۸).

---یک دَم دو دَم سِہ دَم باشَد ، نَہ کِہ میراثِ جَدّ و عَم باشَد کہاوت.
حقّے کے ایک دو یا تین گھونٹ پینے چاہئیں اور آگے چلا دینا چاہیے بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ حقّہ ان کے پاس آ جائے تو وہ چھوڑتے نہیں (جامع اللغات).

حَقّی (فت ح ، شد ق) صف.
۱. حقانی ؛ نورِ حق سے منوّر.

> دیکھی ملک نے صورتِ حقّی جو آپ کی
> بولے حضور شکلِ بشر ہیں بشر نہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۹۰). ۲. حق پرست ، سچّا. اس کے برابر دنیا میں اب کوئی عمدہ درویش نہ ہو گا کیونکہ یہ نہایت پرہیز گار اور حقی ہے. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۷). [حق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حُقّے (ضم ح ، شد ق) امذ ، ج.
حقہ (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---اور باتوں میں بَیر ہے کہاوت.
دونوں باتیں ایک وقت میں نہیں ہو سکتیں (جامع اللغات).

---پانی کا سُکھ کہاوت.
آرام سے زندگی بسر ہوتی ہے (جامع اللغات).

---سے حُرمَت گئی نیم گیا سَب چُھوٹ، پگڑی بیچ تمبا کُو لیا گئی ہنے کی پُھوٹ کہاوت.
حقّے کی مذمت ہے نیم اصول یا مذہب کو کہتے ہیں ہنے کی پھوٹنا - پاگل ہو جانا (جامع اللغات).

---کا پانی امذ.
وہ پانی جو حقّے میں کچھ مدّت رہنے سے بدبودار اور بہت زہریلا ہو گیا ہو.
یہی رکھتا ہے حکم اسے یار جانی کئی دن کا سڑا حقّے کا پانی

(۱۹۷۵ ، نوسانۂ رنگین ، ۱۶). اگر اس کا پاسنگ بھی امریکہ و روس سے نکل آئے تو بیس جوتے اور حقے کا پانی. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۷۲).

---کا پانی اَور سَو جُوتے کہاوت.
بُرے آدمی کی مذمّت میں کہتے ہیں کہ اس کو یہ سزا ملنی چاہیے (جامع اللغات).

---کا دَھتیا/ رَسیا (---فت دھ ، کسر ت/فت ر ، کسر س) امذ.
وہ شخص جس کو حقّے کا بہت شوق ہو (جامع اللغات).

---کا مَزا جِس نے زَمانے میں نہ جانا وہ مَرد مُخنّث ہے نہ عورَت نہ زَنانَہ کہاوت.
حقّے کی تعریف میں کہتے ہیں (جامع اللغات)

حُقّیا (ضم ح ، سک ق) امث.
حقّے کی تصغیر . چھوٹا حقّہ.

آدم ! اک دمڑی کی حقیا کو یہے عاجز سدا
ہم کو کیا کیا پیچوان اور گڑگڑی پر ناز ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۳). [حقہ (رک) + ا؛ یا ، لاحقۂ تصغیر].

حقِیّت (فت ح ، شد ق بکسر ، شد ی بفت) امث.
۱. **صداقت ، سچّائی ، حق پر مبنی ہونا (مقابل بطلان).** درحقیقت یہی ایک مسئلہ ایسا ہے جس پر دونوں مذہب کی حقیقت اور بطلان کا مدار ہے. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۳). ۲. **جائداد ، املاک.** بعد فوت بی بی مذکورکے کون شخص اوسکی حقیت پر قابض اور متصرف ہوا. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۲۲). ان کی حقیت نصف سے زیادہ بیع اور رہن کے ذریعہ سے غیر بسوہ داروں کے پاس منتقل ہو چکی ہے. (۱۹۱۲ ، حالی ، مقالات ، ۲ : ۳۵). کوئی موروثی حقیت جائداد مکان وغیرہ بھی نہ تھی. (۱۹۶۸ ، نقش کرایہی ، چون ، ۲۷) ۳. **حقداری ، استحقاق ، (کسی چیز پر)حق ہونا.** سچ کہتہ ہے کہ اس عورت پر حقیت اور ملکیت کسی کو پہنچتی ہے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۷). اس شخص نے جو متبنی لڑکا ہونے کا دعویدار ہے اپنی مالکانہ حقیت (یا مراتق متعلق بہ جائداد) کو پیش کیا تھا. (۱۹۰۱ ، قانون و رواج پنود ، ۱ : ۲۸۷). ۴. **(کاشت کاری) زمین یا مالکانہ قبضہ ، حق قبضہ یا ملکیت.** خانہ بدوشی کے عادات چھوڑا تو مستقل کاشت کاری کا پیشہ سکھایا پھر اس پیشہ نے حقیت کے خیالات پیدا کئے اور اسر خاندان حقوق کے نگران قرار پائے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۹۳). جاگیریت کے دور میں سوسائٹی کے مختلف طبقے حقیت اراضی کی زنجیر میں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑ دئے جاتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۸). [حق + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---اَدنٰی کس صف(---فت ا ، سک د ، ا بشکل ی)امث.
چھوٹی اراضی ؛ بسوہ داری. اس مالک حقیت ادنے پر لازم ہو گا کہ اس محال کے بابت جسقدر مطالبہ سرکاری ہو... ادا کیا کرے (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۳۱). [حقیت + ادنٰی (رک)].

---اِظہاری کس اضا(---کس ا ، سک ظ) امث.
کسی حق کا اظہار یا ثبوت (پلیٹس). [حقیت + اظہار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَعلٰی کس صف(---فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی)امث.
بڑی جاگیر ، تعلقہ داری. بندوبست اس شخص کے ساتھ کیا جائے جو حقیت اعلیٰ رکھتا ہے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۳۱). [حقیت + اعلیٰ (رک)].

---دار صف.
جاگیر دار ، مالک اراضی. موضع کا بندوبست پر ٹی دار کے ... بلکہ حقیت دار اعلےٰ کے ساتھ کیا جائے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۳۲). [حقیت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---شِکمی کس اضا(---کس ش ، سک ک) امث.
ماتحتی حق ، ماتحتی ملکیت ، بالواسطہ حق (اردو قانونی ڈکشنری). [حقیت + شکمی (رک)].

---کاشت کس اضا(---سک ش) امث.
کاشت سے حاصل ہونے والا حق ، بونے کا حق (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [حقیت + کاشت (رک)].

---ناقِص کس صف(--- کس ق) امث.
ناتمام یا غیر مکمل حق(اردو قانونی ڈکشنری). [حقیت+ناقص(رک)].

---وِرثَہ کس اضا(--- کس و ، سک ر ، فت ث) امث.
ترکہ یا میراث کا حق (پلیٹس). [حقیت + ورثہ (رک)].

حقیر (فت ح ، ی مع) صف.
۱. **مبتذل ، ذلیل ، خوار ، اوچھا.** اگر یہ دنیادار نہ ہوتے تو (دنیا دار) بادشاہ بھی ہاتھ مُونہ پوچھنے کا رومال بنا لیتے (یعنی نہایت مبتذل اور حقیر سمجھتے). (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۱۳). اس کی نظر میں میرا پیشہ حقیر ہے. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۵۰). ۲. **ادنٰی ، معمولی ، غیر اہم ، بے مایہ ، بے قدر و قیمت.** ہم ان کے اس شوق اور اس فیاضی کو نقش برآب اور ایک نہایت حقیر خصلت انسانی سمجھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۱). یہ حقیر تحفہ آپ کے قابل نہیں ہے لیکن آپ قبول فرما لیجیے. (۱۹۱۶ ، گرداب حیات ، ۷۵). تو ایک شکست خوردہ ملک کے حقیر کیڑے سے اپنے آپ کو کمینہ کہلوا رہا ہے! (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۹). ۳. **دُبلا ، لاغر ، غیر پسندیدہ ، بُرا**

ابن بخت حقیرے تھیں کدیں دل میں فکر غم
تیے داروئے صحت سوں شفا جام دوریگا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱).
چاہیے اشراف جو مفلس ہو مجلس میں نہ جائے
گو کہ وہ دبلا نہ ہو پر بوجھتے ہیں سب حقیر

(۱۷۳۹ ، تاجی (نکات الشعرا ، ۲۵)).

نہیں آتے کسو کی آنکھوں میں
ہو کے عاشق بہت حقیر ہوئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸). حقیر صورتا شخص کو جو بچپن کے خلاف اب نہایت کم رو واقع ہوا تھا .... کچھ بھی وقعت نہیں قائم ہو سکتی تھی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۸). **۳. کلمۂ انکسار (جو بطور عجز و انکسار متکلم خود اپنے لیے بجائے الفاظ «میں» «میرے» ، «مجھ» کے استعمال کرتا ہے)** طلسم ہوشربا کا حقیر کو بیان کرنا منظور ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳). یقین ہے کہ آپ ضرور مع نورچشمی کے بروز یک شنبہ تشریف لا کر حقیر کو مشکور کریں گی. (۱۹۰۶ ، خاتون ، علی گڑھ ، مئی ، ۲۰). اس کمترین بندۂ خدا ، حقیر پُر تقصیر کو یہ سعادت نصیب ہوئی. (۱۹۵۴ ، گولڈن والا تکیہ ، ۶۵). **۵. بہت ہی کم ، تھوڑی (مقدار یا تعداد).** تم حاتم کے بیٹے ہو اس قدر حقیر رقم مانگتے ہو. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۴۲). ہندوستان میں اتنی حقیر مقدار بھی گنتی کے چند ہی بچوں کو نصیب ہو سکتی ہے. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۸۷). [ع : (ح ق ر)].

---- جاننا ف م.
ذلیل و خوار سمجھنا ، (اپنے سے) کمتر گرداننا ، حقارت سے پیش آنا (پلیٹس).

حقیری (فت ح ، ی مع) امث.
حقیر (رک) کا اسم کیفیت.

اس مری فقر ہور حقیری پر
مہر کرنا ذرا تمارا ہوں

(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۳۶ الف). [حقیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حقیق (فت ح ، ی مع) صف.
۱. ثابت. جوں جوں حق حقیق ان پر آشکار ہوتا گیا تائب ہو کر رجوع بحق کرتے گئے. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیاء ، ۴۳). **۲. لائق ، قابل ، سزاوار.**

نہ سوئیں دُرِ شاہگاں پر صدف کو
حقیق اس کی زہرہ نگہ آئنہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۰۰). [ع : (ح ق ق)].

حقیقت (فت ح ، ی مع ، فت ق) امث (امذ : قدیم) ؛ اسم حقیقۃ.
۱. اصلیت ، ماہیت ، اصل روح ؛ صحیح ؛ اہمیت.

حقیقت سوں تری مدّت ستی واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).

بلا کا شکر کر اے دل کہ اب معلوم ہوتی ہے
حقیقت عافیت کی اس گلی کے رہنے والوں سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۸۸).

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت ، لیکن
دل کے خوش رکھنے کو ، غالب ، یہ خیال اچھا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۲). منطق میں اشیا کی تعریف کا یہ طریقہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس شے کی حد و حقیقت بیان کرنی ہو اس کے دو قسم کی ذاتیات یا اوصاف بیان کرنے چاہئیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۵۰).

جسے حقیقتِ لا کا نصیب ہو عرفاں
بہ عُسر و یُسر بگوید سپاس و شکرِ نعم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۹۷). **۲. حالت ، کیفیت ، چگونگی ؛ سرگزشت.** وہاں کا حقیقت ، آسماں کے فرشتیاں کا تماشا دیکھ کر جبروت کی منزل سوں ، نجم کے شہر کو پہونچے. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۲۳).

مارا ہے انتظار نے مجکوں ولے ہنوز
اس بے وفا کوں دل کی حقیقت نئیں لکھی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۱).

منصور کی حقیقت تم نے سنی ہی ہو گی
حق جو کہے ہے اس کو یاں دار کھینچتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷).

ہم اپنے دل کی حقیقت تمہیں سے پوچھتے ہیں
اب اس کا حال ہے کیا تھا یہ پیشتر کیسا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰). اگر تم گل آرا بیگم کے مرنے کی حقیقت کہہ دو گی تو ہرج کیا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۴۴). **۳. بساط ، حیثیت.**

کس قدر پُرنور ہے سایہ مرے محبوب کا
چاندنی کی کیا حقیقت ہے کہ شرماتی ہے دھوپ

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۵). جامِ سفال کے آگے جامِ جم کی کچھ حقیقت نہ رہی. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۴۶).

علم کیا علم کی حقیقت کیا
جیسی جس کے گمان میں آئی

(۱۹۵۷ ، یگانہ چنگیزی ، گنجینہ ، ۸۴). **۴. صداقت ، حقانیت ، سچائی ، سچ ، حق پر مبنی ہونا (جھوٹ یا باطل کے مقابلے میں).** کوئی انسان ذی شعور و دانشمند کسی مذہب کو قبول نہیں کرتا تاوقتیکہ اس کی حقیقت پایۂ تحقیق کو نہیں پہونچا لیتا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۰۹). دو بہنوں کے گھر پر اس لئے بھیک مانگ رہا ہے کہ دعوے کی حقیقت روز روشن کی طرح آشکارا ہو. (۱۹۲۶ ، شہید مغرب ، ۹۷). میری رائے میں یہ طریق علاج ایک حقیقت ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۷). **۵. (i) (تصوف) ہر شے کا باطن (بمقابل مجاز یعنی ہر شے کا ظاہر).**

عاشق کیرے مذہب منے قبلہ مجازی نئیں روا
قبلہ حقیقت کا بہی دلدار تجہ دیدار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۹).

اسی عشق نے عاشق ہے سرفراز
بحھیں یا حقیقت اچھو یا مجاز

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۳).

یعنی نہ آئیں دو رک میں غیر از وجود لفظ
آئے دلیل راہ حقیقت مجاز ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹).

راہیں ہیں دو مجاز و حقیقت ہے جن کا نام
رستے نہیں ہیں عشق کی منزل کے چار پانچ

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۸).

حقیقت و مجاز کے اتحاد نے غزل میں ایک خاص حلاوت و ملاحت پیدا کر کے اس کے خط و خال کو قصیدے سے بالکل ممیز کر دیا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۱۹). (اا) (تصوف) نفس الامر ، جو کچھ نظر آئے اسکے وجود کا واقعی ہونا (مقابلِ دھوکا ، فریبِ نظر).

مرا وجود حقیقت مرا عدم دھوکا
فنا کی شکل میں سرچشمۂ بقا ہوں میں

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۱۵۶).

کیا رہا تجھ سے الگ ہو کے مرا ظرفِ وجود
اب تو اپنی بھی حقیقت سے ہے انکار مجھے

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۰۳). (ااا) (تصوف) مدارجِ عرفان کی تیسری منزل (بعد از شریعت و طریقت) جسکا آخری درجہ فنا فی اللہ کے بعد بقا باللہ کا ہوتا ہے). تیسرا گھر حقیقت. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲)). وہ بالکل مائل بطرف اللہ تعالیٰ ہے اور سوائے اس کے کسی شے کی طرف رغبت نہیں رکھتا ، ان کے نام یہ ہیں : شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۱۸۰).

طریقت میں حقیقت میں ولایت میں کرامت میں
کسی نے مرتبہ اب تک نہ پایا غوثِ اعظم کا

(۱۹۱۷ ، معراجِ سخن ، ۸۸). ۹. (فلسفہ) رک : حقیقت. اسی زمانے میں ناسٹل ازم اسمیت اور ریلزم حقیقت کے تنازع نے بڑا کام کیا. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۵۰). [ع : (ح ق ق)].

---اَحْمَدی / مُحَمَّدِیَہ کس صف (---فت ا ، سک ح ، فت م / ضم م ، فت ح ، شد م بفت ، کس د ، شد ی بفت) امث ؛ امذ (قدیم).
(تصوف) تعیّنِ اوّل ، اسمِ اعظم ، ذاتِ احدیت باعتبارِ تعیّنِ اوّل.

مولنا ہی تھا ، حقیقت احمدی مولنا منشور ملک سرمدی

(۱۸۰۳ ، رموز العاشقین ، ۹). بعض اولیاء تحقیق نے کہا ہے کہ یہ خطاب باعتبارِ سرایت کرنے حقیقت محمدیہ کے ہے بیچ باطن عبد کے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۳). ابن عربی کی حقیقت محمدیہ جو ازلی و ابدی قوتِ یزدانی ہے مولانا روم کے افکار میں شخصیت کی صورت میں نمودار ہو گئی ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۲۵). [حقیقت + احمد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت / مُحمّد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---اَسْما کس اضا (---فت ا ، سک س) امث.
تمام اسما کی بنیاد.

وہ عقلِ اول و اعلیٰ حقیقتِ اسما
وہ نفسِ کاملہ و روحِ خالد و اعظم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۸). [حقیقت + اسما (رک)].

---اُلاَمْر (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امث.
اصل بات یا واقعہ ، کسی بات کی اصلیت. تاہم ہمیں حقیقت الامر سے یعنی یہ عمل کس طرح ہوا اور کس طرح نہ ہوا واقفیت حاصل کرنے میں کچھ مدد مل سکتی ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۲). [حقیقت + ال (۱) + امر (رک)].

---اُلْحَقائِق / اُلْحَقایِق (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، کس ۂ/ی) امث.
(تصوف) ذاتِ واجب الوجود ، تمام حقائق کی واحد کلّی حقیقت. اس کا نام جمع الجمع ہے اور اسی کو حقیقۃ الحقائق ... بھی کہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، مقدمہ ، ۱۴). وجودی فلسفیوں کا ایک گروہ خدا کو مانتا ہے یا کم از کم اس حقیقت الحقائق کو جو کبھی کبھی وجدان میں اپنی تجلی سے کسی وجود اعلیٰ کی جھلک دکھا دیتی ہے. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۱۸۹). [حقیقت + رک : ال (۱) + حقائق / حقایق (رک)].

---اُلْحَقِیقَت (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
(تصوف) معرفت کا وہ اعلیٰ مقام جسے عالمِ لاہوت کہتے ہیں. یہ مرتبہ حق الیقین کا ہے اس مقامِ معرفت کو حقیقت الحقیقت کہتے ہیں. (۱۸۹۲ ، فوائد النسا ، ۸۳). وہ وصل الوصول اور عرفان العرفان اور حقیقۃ الحقیقۃ کے طالب ہوتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۵۷). [حقیقت + رک : ال (۱) + حقیقت (رک)].

---اِنْسانی کس صف (---کس ا ، سک ن) امث.
مرتبۂ واحدیت اور تفصیلِ صفات کو کہتے ہیں حضرت علم میں جس کو حقیقتِ آدم وحضرت جمع و حضرت الوہیہ و حضرت ربوبیہ و حضرت ارتسام کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۰۳). قلب ایک لطیفۂ روحانی ربّانی ہے جس کو قلب جسمانی سے تعلق ہے اور یہی لطیفہ حقیقت انسانی کہلاتا ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۷۹). [حقیقت + انسان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آگاہ صف.
حقیقت جاننے والا ؛ دانا ؛ عارف. سلطان عبداللہ ، ظل اللہ ، عالم پناہ ، صاحبِ سپاہ ، حقیقت آگاہ ، دشمن پرور ، ثانی سکندر ، عاشق صاحب نظر ، دل کے خطرے کی با خبر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). حقیقت آگاہ ولی ہوتی تیس سے جدا ہوتے آپ کو کتنے دن ہوئے. (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۱۷). [حقیقت + آگاہ (رک)].

---بِیں (---ی مع) صف.
اصلیت تاڑ جانے والا ؛ ماہیت معلوم کرنے والا (جامع اللغات). [حقیقت + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا].

---بِینی (---ی مع) امث.
حقیقت بیں (رک) کا اسم کیفیت. ہر بچہ حقیقت بینی کا ملکہ اپنے ساتھ لیکر دنیا میں آتا ہے. (۱۹۶۶ ، شاعری و تخیل ، ۹). [حقیقت + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
سچائی اور اصلیت کا شیدائی ، حقیقت کو قبول کرنے والا ؛ (اپنی تخلیقات میں) زندگی کی حقیقتوں کی عکاسی کرنے والا (ادیب ، فنکار وغیرہ).

روس کے ٹالسٹائے ، چیخوف اور دوستوئوسکی کا شمار صف اول کے حقیقت پسند ادیبوں میں ہوتا ہے۔ (۱۹۷۵ء ، شاہراہ انقلاب ، ۱۰۹)۔ [حقیقت + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا]۔

---پسندانہ (---فت پ ، س ، سک ن ، فت ن) صف۔
حقیقت پر مبنی ، اصلیت کے مطابق۔ ہم کو بظاہر کسی حقیقت پسندانہ اظہار کا یارا نہ تھا۔ [حقیقت پسند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

---جمع کس اضا (---فت ج ، سک م) امث۔
مالگزاری کی کیفیتِ عامّہ (جامع اللغات)۔ [حقیقت + جمع (رک)]۔

---حال کس اضا ، امث۔
واقعہ کی اصلیت و ماہیت ، اصل واقعہ۔ یہ سماں دیکھ کے میرے بھی دل میں آیا کہ حقیقت حال سے تو آگاہ ہوں۔ (۱۹۱۵ء ، ہماری دنیا ، ۵)۔ [حقیقت + حال (رک)]۔

---دار صف۔
وہ چیز جس کی کوئی اصلیت ہو ؛ حقیقی (شے)۔

بے گلو تر ہے گلِ تصویر کی قیمت زیادہ
فوق ہے یاں بے حقیقت کو حقیقت دار پر

(۱۸۱۹ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۰)۔ [حقیقت + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---شناس (---کس نیز فت ش) صف۔
اصلیت کو پہچاننے والا ؛ ذہین ؛ ہوشیار۔ مسلم عوام اور خصوصاً سلاطینِ دہلی حقیقت شناس تھے۔ (۱۹۷۵ء ، ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ، ۱۵)۔ [حقیقت + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا]۔

---شناسی (---کس نیز فت ش) امث۔
حقیقت شناس (رک) کا اسم کیفیت۔ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کے حالاتِ زندگی بھی حقیقت شناسی اور عبرت پذیری کے لیے دلیلِ راہ ہیں۔ (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۴)۔ یہاں تمام اصطلاحات کو لغت کے انداز پر مرتب کر دیا ہے ... حقیقت شناسی ، خدا پرستی ، ربوبیت معنوی۔ (۱۹۰۹ء ، افادات آزاد ، ۱۷۸)۔ [حقیقت + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---شنوا (---فت ش ، فت ن) صف۔
سچی بات کو سننے والا۔ غرض پرستی عقل صلاح اندیش کو دیوانہ بنا دیتی ہے اور گوشِ حقیقت شنوا کو سیمابِ غفلت میں آگندہ کر دیتی ہے۔ (۱۸۹۵ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۹)۔ [حقیقت + ف : شنوا ، شنیدن ، شنودن - سننا]۔

---عبد کس اضا (---فت ع ، سک ب) امث۔
(تصوف) **اصطلاح میں عدم مطلق کو کہتے ہیں اور وہ بجز ایک مفہوم کے کچھ نہیں ہے کیونکہ وجود حقیقۃً حق کا ہے اور عبد اوس کا ایک اعتباری نام ہے** (مصباح التعرف ، ۱۰۲)۔ [حقیقت + عبد (رک)]۔

---کا پانا محاورہ۔
اصلیت معلوم ہونا۔ دوسرے شخص کی حقیقت کے پانے میں ایسا بلوا ہوا کہ قریب تھا ... بے تاج و تخت کیا جاوے۔ (۱۸۳۸ء ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۵۹)۔

---کبریٰ کس صف (---ضم ک ، سک ب ، ا بشکل ی) امث۔
بہت بڑی سچائی اور صداقت۔

اس جھوٹ کو صداقتِ اعلیٰ کہیں گے لوگ
آفاق کی حقیقتِ کبریٰ کہیں گے لوگ

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۹۹)۔ فلاسفۂ یونان کی حقیقتِ کبریٰ کو انہوں نے الوجود المطلق اور الوجود الکلی کے نام دئیے ہیں (۱۹۷۵ء ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۹)۔ [حقیقت + کبریٰ (رک)]۔

---کیا ہے فقرہ۔
۱۔ (تحقیر کے واسطے کہتے ہیں) **کیا مال ہے ، کیا وقعت ہے ، نا چیز ہے**۔

نہ کہو عاشقِ گریاں کی حقیقت کیا ہے
موتی کیا مال ہیں نیساں کی حقیقت کیا ہے

(۱۸۵۷ء ، سحر (امان علی)، ریاض سحر ، ۱۰۳)۔ ۲۔ **ماہیت کیا ہے**۔

آنکھیں اس واسطے خالق نے عنایت کی ہیں
آدمی دیکھے کہ انساں کی حقیقت کیا ہے

(۱۸۵۷ء ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۰۴)۔

---کھل جانا / کھلنا محاورہ۔
۱۔ **اصل حال یا راز کا ظاہر ہو جانا**۔

سمجھا تھا تری زلف کو یہ مرغِ دل اپنا - سنبل ہے شگفتا
جب پیچ میں آیا تو کھلی اس کی حقیقت - ہے دامِ محبت

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۷۹)۔ یہ حقیقت تم پر کھل جائے گی کہ تمہارا یہ پردہ ... اسلام سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتا۔ (۱۹۳۷ء ، اشارات ، ۱۱۸)۔ ۲۔ **بھرم کھل جانا ؛ قلعی کھل جانا ؛ پوشیدہ عیب یا نقص ظاہر ہو جانا**۔

سامنے ہو تو حقیقت ابھی ساری کھل جائے
جوہر اپنے جو کھلیں اوس کی بھی قلعی کھل جائے

(۱۸۶۷ء ، واسوخت امیر مینائی (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۶۴))۔ اس کے بھانجے کا نام بھی اگر تحریر فرما دیتے تو اس کی بھی حقیقت کھل جاتی۔ (۱۹۳۹ء ، افسانہ پدمنی ، ۸۲)۔ ۳۔ (طنز سے) **مزہ آ جانا ، کیفیت معلوم ہو جانا**۔ اب آپ کو ان سے سابقہ پڑا ہے ، چند روز میں دوستی کی حقیقت کھل جائے گی۔ (۱۹۲۶ء ، نوراللغات ، ۲ : ۶۰۰)۔

---کھولنا محاورہ۔
سچ بات بیان کرنا ؛ راز فاش کر دینا ؛ اصلیت کو سامنے لانا۔

حقیقت تیرے سامنے کھولنا کہ توں بول کیا تو کسے بولنا

(۱۶۶۹ء ، محی الدین نامہ (ق) ، ۹)۔

چشم کر آئینہ ساں کھول ہے شب و روز نصیر
بیٹھ یا اپنی حقیقت کو ذرا کھول کے چل

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۱۰).

ـــــ لکھنا محاورہ.
(لکھنؤ) تحریر لکھنا ؛ خطوط لکھنا (جس کی مشق بچوں کو ابتدائی حالت میں کرائی جاتی ہے). سوال :- املا لکھتے ہو یا حقیقت؟ جواب :- حقیقت نہیں لکھتا ہوں املا لکھتا ہوں. (۱۸۶۹ ، کتاب الآغاز ، ۹).

ـــــ مُطْلَق / مُطْلَقَہ کس صف (ـــــ ضم م ، سک ط ، فت ل / فت ق) امث.
وہ حقیقت جو تمام قیود سے آزاد ہے ؛ غیر مقید حقیقت. ایمان باللہ ایک اصولِ حیات ہے ایک اساسِ عمل یہ علم و حکمت کی زبان میں حقیقت مطلقہ کا ایک ایسا تصور ہے جسے عقل و فکر ، تجربہ اور مشاہدہ قبول کرتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۵). ابن عربی کے خیال میں اعیان ثابتہ حقیقت مطلق اور عالمِ ظواہر کے درمیان ضروری واسطے ہیں. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۲۳). [حقیقت + مطلق (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ میں م ف.
دراصل ، اصل میں ، واقعی ، فی الواقع.

> پھراتا سو آپ حکم میں دل نہیں
> حقیقت میں فعّال و فاعل نہیں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۷).

> تیغ و سناں میں رشک پریاں و گیو تھا
> کہنے کو آدمی یہ حقیقت میں دیو تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۷). جب عارف اور معروف حقیقت میں ایک ہے تو تو بتا کہ درمیان میں کیا چیز ہے. (۱۹۰۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۵۰).

> خدا کا نور آیا رحمۃ اللعالمین بن کر
> حقیقت میں یہی اظہار ہے مکے مدینے میں

(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۳).

ـــــ نامہ (ـــــ فت م) امذ.
اصل واقعات کا تحریری بیان (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حقیقت + نامہ (رک)].

ـــــ نَفْسُ الْاَمْری کس صف (ـــــ فت ن ، سک ف ، ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امث.
اصل حقیقت. یہ عقائد جو اپنی حقیقت نفس الامری میں اسی قبیل سے ہیں مدارجِ توحید طے کرنے میں مد ہی نہیں بلکہ ناگزیر ہیں. (۱۹۲۵ ، فضائلِ اسلام ، ۱۷). برگساں کے فلسفے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ مرور محض ہی حقیقت نفس الامری ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۸۳). [حقیقت + نفس (رک) + رک : ال (۱) + امر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ نِگاری (ـــــ کس ن) امث.
اصل حالات و واقعات کو (سچّائی کے ساتھ) تحریر کرنا. بصیرت افروز حقیقت نگاری کا روسی ادب میں پہلا نمونہ ... اتفاق مظہر نہیں. (۱۹۳۰ ، سہ ماہی اردو ، ۱ اکتوبر ، ۶۹۸). حقیقت نگاری ایک بڑا مشکل کام ہے. (۱۹۸۸ ، تنقید و تفہیم ، ۶۸). [حقیقت + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نِگَر (ـــــ کس ن ، فت گ) صف.
رک : حقیقت بیں.

> بتا یہ خواب کا عالم ہے یا ہے بیداری
> یہ اپنی چشمِ حقیقت نگر سے پوچھتا ہوں

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۱۰۹). [حقیقت + ف : نگر ، نگریستن - دیکھنا].

ـــــ نِیوش (ـــــ کس ن ، و مج) صف.
رک : حقیقت شنوا. پھر مشیتِ حق اس طرف ہوتی کہ حق اور حقیقت نیوش لوگوں کو مشیرِ حرص و آز سے جدا کیا جائے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ، ۹۱۳). [حقیقت + ف : نیوش ، نیوشیدن - سننا].

حَقِیقَتاً / حَقِیقَۃً (فت ح ، ی مع ، فت ق ، تن ت بفت) م ف.
۱. بطور حقیقت ، واقعی ، فی الحقیقت ، اصل میں.

> نیست ہوں میں زروئے ماہیت   ہست ہے حق حقیقتاً ابدا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۶). واقعات کے لحاظ سے یہ مثال حقیقۃً منطبق ہے. (۱۹۰۹ ، حرز طفلاں ، ۸۳).

> حقیقتاً وہی وحدت ہے جو ارادی ہے
> ہے جو نتیجۂ حب و وفاق و ود و ندم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۹). **۲. باطناً (مقابلِ ظاہراً) ، اصلی معنوں میں (مجازی کے بالمقابل).** انسان کے ہر کام تو مجازاً نہیں بلکہ حقیقتاً خدا ہی کا کام بتاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، حالی ، مکاتیب ، ۸۲). [حقیقت (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

حَقِیقی (فت ح ، ی مع) صف.
۱. (i) اصلی ، حقیقت پر مبنی ، واقعی.

> سو سہیار بیٹے سول کر کار خیل
> کہ ظاہر دسے اس حقیقی میں میل

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۰).

> بُت پرستوں کو ہے ایمانِ حقیقی وصلِ بُت
> ہر گُل ہے بلبلوں کوں جلدِ قرآن مجید

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷). اسلام کی کنیت جو نام سے زیادہ مشہور ہے حقیقی کنیت نہیں ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۳). خرگوش میں کل بارہ پسلیاں ہوتی ہیں. اگلی سات کو حقیقی پسلیاں کہا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۱۲). **(ii) اصلی ، باطنی.**

> حقیقی پیاسوں مجازی سیتی
> جو نسبت کرے گا تو پاوے عذاب (عتاب)

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

> شغل بہتر ہے عشق بازی کا   کیا حقیقی و کیا مجازی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۸).

> ہم حقیقی سے سمجھتے نہ تھے کم تجھکو اب
> تیری تاثیر گئی عشقِ مجازی بدلی

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۳).

کون سا لفظ حقیقی معنی میں مستعمل ہے اور کونسا مجازی معنی میں۔ (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۱۰)۔ ۲. سگا، سگی، اپنا، اپنی۔

پھر حقیقی باپ سے جا کر ملا
اس مجازی کا کیا اس سے گلا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۴)۔

وہ بولیں میں کیا قابلِ خدمت نہیں جا نی
ہاں ہوتی خدیجہ جو حقیقی تری نا نی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۴۳)۔ شیخ نے ... کہا ہم تین بھائی حقیقی ایک ماں باپ سے تھے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸)۔ جو اپنے حقیقی رشتہ داروں کے دکھ درد میں شریک ہوتا تو درکنار ہاتھ تک نہ بٹاتے۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۱۰۳)۔ [حقیقت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حقیقیت (فت ح ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امث۔
(فلسفہ) یہ عقیدہ کہ ایک عالمِ خارجی کا وجود ہے اور اس کا وجود جاننے والے موضوع کے تصورات یا حالات شعور پر موقوف نہیں ہے یا بالالفاظ دیگر ایک امر معروضی (شے فی نفسہٖ) موجود ہے جو حقیقت ذہن یا شعور سے خارج ہے۔ مظاہریت مواد علم مظاہر کو سمجھتی ہے اور اسی طرح اس کی نہ کوشش ہے کہ تصوریت اور حقیقیت دونوں کو تسلیم کرنا چاہیے۔ (۱۹۲۹ ، مناہج الفلسفہ ، ۱۵۳)۔ [حقیقی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

حَقِیقِیَّہ (فت ح ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) صف۔
۱. رک : حقیقی۔ حکمت وہ معرفۃ صادقہ حقیقیہ ہے جو اشیاء طبعیہ کی مع علل کے توضیح کرے۔ (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۱۶)۔ ۲. (منطق) **قضیہ شرطیہ منفصلہ کی تین قسموں (حقیقیہ ، مانعۃ الجمع ، مانعۃ الخلو) میں سے ایک ،وہ قضیہ جس کی دو حالتوں میں اجتماع و ارتفاع دونوں ممتنع ہوں (قضیے کی دو حالتوں کا ایک وقت میں ایک ساتھ اکھٹا ہونا (اجتماع) ممکن نہ ہو اور نہ کوئی وقت ایسا ہو سکتا ہے کہ قضیے کی ان حالتوں میں ایک بھی حالت نہ ہو (اسکو ارتفاع کہتے ہیں) مثلاً دن اور رات یا جفت و طاق کا اجتماع و ارتفاع دونوں ممتنع ہیں)۔** منفصلہ میں در خود تین قسمیں حقیقیہ ، مانعۃ الجمع ، مانعۃ الخلو۔ (۱۸۰۰ ، مبادی الحکمۃ ، ۵۹)۔ حقیقیہ وہ قضیہ ہے کہ نہ اجتماع اس کے اجزا کا ممکن ہے نہ ایک سے خالی ہونا۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۸)۔ ۳. **فلسفۂ حقیقت کے ماننے والے یا پیروکار۔** اہل جاپانی انکو حقیقیہ ہیں۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۵۰)۔ [حقیقی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

حَکّ (فت ح ، شد ک نیز سکن) امذ۔
۱. **چھیلنا ، کھرچنا ، دور کرنا ، مٹانا ، کاٹ چھانٹ کرنا۔**

رقم ہوا ہے مرے خیال میں سنجا تو خیال
نہ حک تھی جانے نہ آبِ زلال تھے او نوشت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۰۹)۔

اے ولی جب نظر میں ہو آیا
ہوگیا سب وجود میرا حک

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱)۔ باپ دادا کا نام سطر غلط و ورق قلم خوردہ کی طرح صفحہ روز گار سے حک کرتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۳۶۹)۔ گورنمنٹ نے کچھ اور دستورات بیہودہ کو حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے حک کرنا چاہا۔ (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۳۰۱)۔ ۲. **کاٹ چھانٹ ، ترمیم و تنسیخ (عموماً اصلاح کے ساتھ مستعمل)۔** جابجا حک و اصلاح کر کر بھیجتا ہوں۔ (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۵۱۸)۔ بعد ہزار خرابی کاپی تیار ہو جاتی تو پروف دیکھ کر پھر پر قطع و برید اور حک و اصلاح ہوتی۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۰)۔ ۳. (طب) **کھجانا ، کھسنا ، خراش کرنا ، رگڑنا** (مخزن الجواہر ، ۳۰۲)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [ع : (ح ک ک)]۔

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف۔
کھرچا ہوا ، مٹایا ہوا ، کاٹ چھانٹ کیا ہوا۔

اٹھ گئے حرفِ حک زدہ کی طرح
قدرداں صاحبِ علوم کے آج

(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د (ق) ، ۱۳۳)۔ [حک + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا]۔

---و فَک (---و مع ، فت ف) امذ۔
۱. **ترمیم و تنسیخ ، تصحیح و اصلاح۔** شاعر صاحب ... ایک سخت معترض کی طرح اپنے کلام پر نظر ڈال کر حک و فک سے کام لیتے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۰)۔ ۲. **مٹانا ، نیست ونابود کرنا۔**

کس نے جہاں میں کفر و صنم حک و فک کیا
کس شیر نے دو نیم سرِ شرک و شک کیا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۳)۔ [حک + و (حرف عطف) + فک (رک)]۔

حِکَات (کس ح) امث (قدیم)۔
حکایت ، قصہ ، بات۔

عالم کے خوباں کی ہیت چھپ جا حکاتاں سب اتال
ہسرے ہیں تیرے حسن کی نادر حکاتاں خوب خوب

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۸)۔ [حکایت (رک) کی ایک قدیم شکل]۔

حَکّاک (فت ح ، شد ک) امذ۔
۱. **نگینہ ساز ، مہر کن۔**

حکّاک کا پسر بھی مسیحا سے کم نہیں
فیروزہ ہووے مردہ تو دیوے ہے وہ جلا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹)۔ جوہریوں کا وہاں گزر ہوا دیکھا انھوں نے کہ یہ پتھر قسم جواہر سے ہے اٹھا لائے اور حکاکوں سے اس کو صاف کروایا۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۷)۔ ملا علی احمد ... خط کی جملہ اقسام ... کے بہترین حکاک تھے۔ (۱۹۵۹ ، خطاطی اور ہمارا رسم الخط ، ۵۲)۔ ۲. (طب) **خراش پیدا کرنے والی دوا ؛ وہ دوا جو اپنی تیزی اور گرمی کے سبب اخلاط کو جلد کی طرف جذب کرے لیکن جلد کو زخمی نہ کرے** (مخزن الجواہر ، ۳۰۲)۔

تاغس و حکاک لازغ رحوہ و تاقب ثقیل
جب تلک امراض مبلک کا اطبا میں ہو نام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۳). حکاک ... کھجلی پیدا کرنے والی تیزی و گرمی کی وجہ سے تیز اور کاٹنے والے خلطوں کو مسام کی طرف پہنچتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۱۱۰). **۳. کھرچنے والا ؛ کھجانے والا.**

ہاتھ کٹیے تے ناخن حکاک   کر لیا سر کھجا کھجا کاوا ک
(۱۸۹۶ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۵). [ع : (ح ک ک)].

حَکّاکی (فت ح ، شد ک) امث.

۱. نگینہ سازی ، مہر کنی ؛ نگینہ ساز کا پیشہ.

ہوش میں کیوں کہ وہ حکاک رہا ہے جس کے
ہاتھ سے لعلِ لبِ یار پہ حکاکی ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۳). ایپفانیوس نے ... ایک تنقید لکھی اور ایک مختصر سا رسالہ بھی مسیحی حکاکی کے لیے دیر تک نمونے کا کام دیتا رہا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۶۰). **۲. چھیلنا ؛ پیسنا ؛ رگڑنا.** کہانوں کے لیے عورت کو حکاکی، حمالی، معماری طباخی وغیرہ کے سارے کام کرنے پڑتے ہیں. (۱۹۰۶ ، گہوارۂ تمدن، ۱۰۹). [حکاک (رک) ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

حُکّام (ضم ح ، شد ک) امذ.

حاکم (رک) کی جمع.

تجھ شاہِ خوباں کے ہوئے کئی صاحبِ اکرام رام
تجھ حسن کے دیوان سوں ہاتے ہیں کئی حکّام کام
(ولی ، ک ، ۲۲۳).

دیدیا فوج کو انعام میں حکّام نے سب
گنجِ قارون سے فزوں گنجِ نہاں دہلی
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۸).

درِ حکّام بھی ہے تجھ کو مقامِ محمود
پالسی بھی تری پیچیدہ تر از زلفِ ایاز
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۹۴). اسرائیلی فوجی حکام نے ... حرم کے علاقے میں کرفیو لگا دیا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جون ، ۱). [ع : (ح ک م)].

ـــــ بالادَسْت کس صف (ـــــ فت د ، سک س) امذ.

افسرانِ اعلیٰ ؛ اونچے درجے کے حاکم. حکام بالا دست درگزر ارتے کرتے عاجز آ گئے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹). [حکام + بالا (رک) + دست (رک)].

ـــــ تابِع کس صف (ـــــ کس ب) امذ.

ماتحت افسران (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکام + تابع (رک)].

ـــــ جُوئی (ـــــ و مع) امث.

افسروں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش. اگر میری جانب سے پیش قدمی ہوئی تو عام تجربے کے مطابق وہ میری حکام جوئی پر محمول کی جائے گی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۶۱). [حکام + ف : جو ، جستن ـ ڈھونڈنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رَس (ـــــ فت ر) صف.

وہ جو افسروں تک رسائی رکھتا ہو ، بڑی پہنچ والا ، حاکموں سے میل جول رکھنے والا. منصبِ اعلیٰ پر ممتاز و حکام رس ہونے کے باوصف آپ کی طبیعت ظاہری نمائش سے کوسوں دور تھی. (۱۹۰۸ ، مخزن ، مارچ ، ۷۱). اور جب ہم خدا کرے کہ حکام رس ہو جائیں گے تو اس کا بھی خیال رکھیں گے کہیں نہ کہیں چپکا دیں گے. (۱۹۵۳ ، پیرِ نابالغ ، ۳۷). [حکام + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا].

ـــــ رَسی (ـــــ فت ر) امث.

حکام رس (رک) کا اسم کیفیت. ایک حکام رس دولت مند کسی تحریک کے لیے اپنی جائداد ، اپنی حکام رسی ... کو نقصان پہنچانا گوارا کر سکتا ہے؟ (۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۱۷۰). حکام سے سفارش کر کے انہوں نے ہزاروں کے کام نکالے مگر خود کبھی حکام رسی سے فائدہ نہیں اٹھایا. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۹۵). [حکام + رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ضِلْع (کس اضا (ـــــ کس ض ، سک نیز فت ل) امذ.

ضلع کے افسر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکام + ضلع (رک)].

ـــــ فَوجْداری کس اضا (ـــــ و لین ، سک ج) امذ.

مجسٹریٹ ، فوجداری مقدمہ کرنے والے افسر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکام + فوج (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ماتَحْت کس صف (ـــــ فت ت ، سک ح) امذ.

ماتحت افسران ، حکامِ تابع (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکام + ماتحت (رک)].

ـــــ مال کس اضا ، امذ.

مال گزاری وصول کرنے والے افسر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکام + مال (رک)].

ـــــ مَجاز کس صف (ـــــ فت م) امذ.

بااختیار افسر (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی). [حکام + مجاز (رک)].

حُکّامی (ضم ح ، شد ک)، (الف) صف.

حاکموں کے ، حاکموں کے متعلق ، حاکموں کے کیے ہوئے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) امث. زمین جو حکام عطا کریں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکام + ی ، لاحقۂ نسبت].

حِکائی (کس ح) صف.

آواز کی نقل کرنے والا ، نقلِ صوت سے متعلق. حکائی مادّوں کی بابت میں عرض کر چکا ہوں کہ ان کی دو قسمیں ہیں سادہ اور مکرر. (۱۹۵۶ ، اردو زبان کا ارتقا ، ۲۹۳). [ع : حکا ـ نقل کرنا ، حکایت کرنا + ی ، لاحقۂ صفت].

حَکایا (فت ح) امذ.

وہ اسمائے خُرما جن میں صرفان کے تخم سے تغیّر پیدا ہوا ہو۔ عربی زبان میں حکایا جمع ہے حکیّة کی اور حکیّة کے معنی مشابہ کے ہیں ۔ فلاحة النبطیہ فرماتے ہیں کہ صرفان کے تخم سے جن اسماء میں تغیر پیدا ہوا وہ حکایا سے مشہور ہوئے۔ (۱۹۰۷ء ، فلاحة النخل ، ۳۰)۔ [ع : حکیّة ۔ مشابہ کی جمع]۔

حِکایات (کسر ح) امث ، امذ۔
کہانیاں ، قصّے ، داستانیں۔

ہم نشیں بہر خدا ، حال مرا اس کو سُنا
رمز و ایما و کنایات و حکایات کی راہ

(۱۸۴۷ء ، طبقات الشعرا ، شوق (الف خان ذوق) ، ۵۲۷)۔ غرض رات تو اسی حرف و حکایات میں آخر ہوئی۔ (۱۸۰۲ء ، نثر بے نظیر، ۱۳۹)۔ سرے سے یہ تمام روایتیں ہی ازقبیل قصص و حکایات موضوعہ ہیں جن کا کتب معتبرہ حدیث میں نام و نشان تک نہیں (۱۹۱۳ء ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۰)۔ کیسے کتھا ، تمثیل اور حکایات بیان کریں کہ دنیا درختوں سے خالی ہو رہی ہے۔ (۱۹۷۲ء ، علامتوں کا زوال ، ۱۲۵)۔ [حکایت (رک) کی جمع]۔

حِکایاتی (کسر ح) صف۔
حکایات (رک) سے منسوب یا متعلق ، قصہ کہانی کے انداز کا۔ بیان کہیں حکایاتی اور ڈرامائی ہے تو کہیں براہ راست اور بیانیہ۔ (۱۹۶۸ء ، اندازِ نظر ، ۱۴۸)۔ [حکایات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حِکایَت (کسر ح ، فت ی) امث۔
نقل ، قصہ ، کہانی ، داستان ، بات۔

اس سہمتی ہندو کا کس دیر کروں شکایت
نس لکھے ہیں مورّخ تاریخ اس حکایت

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۹)۔

میں اپنے دل کی تجکوں حکایت نہیں لکھی
تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۱۱)۔

تربتِ میر پر ہیں اہلِ سخن
ہر طرف حرف ہے حکایت ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۳۳)۔ اور جب تصنیف و تالیف کا زمانہ شروع ہوا تو تاریخوں ، حکایتوں ناولوں بلکہ فلسفہ کی کتابوں میں بھی کثرت سے ان کا استعمال ہونے لگا۔ (۱۹۰۳ء ، شبلی، مقالات، ۲:۹۱۳)۔

حکایت ہے ابھی پچھلے دنوں کی
کوئی لڑکی تھی ننھی کامنی سی

(۱۹۷۸ء ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۵)۔ [ع : (ح ک ی)]۔

ـــ سازی امث۔
کہانی گھڑنا ، بات بنانا جالے کے ساتھ ساتھ ، لطیفہ گوئی ، بزلہ سنجی ، تک بندی ، قافیہ پیمائی ، حکایت سازی اور پزل گوئی کا دور چلا (۱۹۸۳ء ، دیدوبازدید ، ۳۰)۔ [حکایت + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ صَوت کس اضا (ـــ و لین) امث۔
آواز کی نقل۔ میرا خیال ہے کہ یہ لفظ حکایتِ صوت پر مبنی ہے۔ (۱۹۷۳ء ، اردو نامہ، کراچی، ۴۴ : ۱۰۶)۔ [حکایت + صوت (رک)]۔

ـــ کَرْنا محاورہ
۱. روایت کرنا ، بیان کرنا۔

حکایت کیا شہنشہ رام نے
شکایت کیا چرخِ بدرام نے

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۹۰)۔ اور حکایت کیا ہے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و وسلم سے۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۴۴)۔ دونوں فریق کسی امر واقعی سے حکایت کر رہے ہیں۔ (۱۹۲۶ء ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ، ۲۳)۔ **۲. بحث کرنا ، حجت و تکرار کرنا** (پلیٹس)۔

ـــ گَھڑْنا ف م۔
بے بنیاد کہانی بیان کرنا۔ محمد حسین آزاد نے «کنچنیاں» کی حکایت گھڑ کر ... ذرد کی شخصیت کو شعوری یا لاشعوری طور پر داغدار بنانے کی کوشش کی ہے۔ (۱۹۶۳ء ، تحقیق و تنقید ، ۲۹)۔

حِکایَتاً / حِکایَۃً (کسر ح ، فت ی ، تن ت بفت) م ف۔
بوسیلہ تذکرہ ، بطور ذکر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [حکایت (رک) + آ ، لاحقۂ تمیز]۔

حِکایَتی (کسر ح ، فت ی) صف۔
۱. حکایت (رک) سے منسوب یا متعلق ، قصہ کہانی کا۔ شاید اب ہم سرتی پہلے یا انڈا قسم کے حکایتی سوال کے آس پاس پہنچ گئے ہیں۔ (۱۹۷۱ء ، غالب کون ، ۱۳۵)۔ **۲.** (عو) **حُجّتی ، بات بات پر بحث کرنے والا** (نوراللغات)۔ [حکایت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

حِکایَتیں کَرْنا محاورہ۔
(عو) **مفت کی حجتیں کرنا ، دلیلیں چھانٹنا** (نوراللغات)۔

حِکّة (کسر ح ، شد ک بفت) امث ؛ ـــ حِکّہ۔
خارش ، سوکھی کھجلی۔ حِکّة الأذن خارش کان کی۔ (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۵)۔ اسی طرح علم الامراض النسا (گائنی کالوجی) کے ضمن میں احکام طمث .... حکة الرحم .... وغیرہ تمام امراض نسواں پر نہایت قابل قدر فنّی ذخیرہ موجود ہے۔ (۱۹۵۳ء ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۰۶)۔ [ع : (ح ک ک)]۔

حَکَم (فت ح ، ک) امذ۔
جھگڑے میں فیصلہ کرنے والا (جسکو طرفین نے تسلیم کیا ہو)، ثالث ، منصف۔ وہ حکم کہ اس قضیے میں حکم براستی کرے۔ (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۲۳۵)۔ کل صبح کو جو سب سے پہلے مسجد حرام میں آئے وہ حکم قرار دیاجائے۔ (۱۸۸۷ء ، خیابان آفرینش ، ۲۰)۔ نحو و عربیت کے کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا تو دونوں ہلالی صاحب کو حکم (ثالث) بناتے۔

(۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۱۱۶). [ع : (ح ک م)].

حِکَم (کس ح ، فت ک) امث ، امذ.
فلسفیانہ رُموز ، علمی نکات ، دانائیاں. بدایع بیان اور غرائب حکم حضرت کے بالاتر اوس سے ہے کہ ہاتھ فکر و اندیشہ ... اوس کے تک پہنچے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ۲۴ : ۹۸). ہم قرآن میں کئی طرح کے مضامین پاتے ہیں .... جا بجا خدا کی قدرتوں کا بیان ہے اس میں مواعظ ہیں حکم ہیں. (۱۹۰۰ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۴۴). ان کا قلم عمر بھر قرآن و حدیث کے اسرار و حکم کی کشف و تحقیق میں گہر افشا نی کرتا رہا. (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۲۸۳). [حکمت (رک) کی جمع].

حُکْم (ضم ح ، سک ک) امذ.
۱. **فرمان ؛ ارشاد (جس کا بجا لانا ضروری ہو).**

کیے جمع قرآن عرفاں کے تئیں
حکم حق نبیؐ کے سو فرماں کے تئیں
(۱۶۳۸ ، چندربدن ومہیار ، ۸۰).

میں عقل کی فریاد کیا ما کہم غم پاس
دروازۂ دل سیں اپے حکمِ بدر آیا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۴۳).

جو کہا اس نے وہی میں نے کیا
حکم سے اس کے میں کب باہر رہا
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۰۱). گورنمنٹ کا حکم پہنچا کہ ضلع بجنور کے عملہ کو ساتھ لے کر رڑکی جائیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۰۸).

رکھیو لفظ حِطّہ کو وردِ زباں
نہ بھولو یہ حکمِ خدائے زماں
(۱۹۸۳ ، آبِ رواں ، شمیم رجز ، ۲ : ۴۷۵). ۲. (کسی چیز میں دوسری چیز کے مثل ہونے کی) **خصوصیت ، خاصیت ، اثر ، شمولیت ، مساوی ، برابر ، مترادف.**

آفتابِ صبحِ محشر داغ ہر دل کے مرے
حکم رکھتا ہے طبیبو مرہمِ کافور کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۸).

مرے گھر میں تو ہو ماہ سریع السیر بن جائے
کیا تیروں میں پیدا حکم کیوں کر قطب تارے کا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۴۳). کسی کی ٹوپی اتار لینا اوس کی بے عزتی کرنے کے حکم میں ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۵۷۷). دین کی عمارت میں انبیا کی معرفت سنگِ بنیاد کا حکم رکھتی ہے اور جب آپ اسے ہی ہاتھ سے دے بیٹھیں تو پھر عمارت مستحکم ہو چکی. (۱۹۷۳ ، بنیادی حقیقتیں ، ۵۷). اف : رکھنا.
۳. **حکومت ، سرداری ، اختیارات.** میرا حکم یہیں تلک ہے ، شہر میں میرا دخل نہیں. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۱۸۳). جب امیر دوست محمد خاں نے احمد شاہ دُرّانی کے خاندان کو نکال کر بے مزاحم حکم حاصل کیا تو افواج انگلشیہ شاہ شجاع کو اس کا حق دلوانے گئیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۵).

شریکِ حکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
خریدتے ہیں فقط ان کا جوہرِ ادراک
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۳۱). ۴. **پیش گوئی.** انجام کو قدرتِ الٰہی سے یہ حکم بالکل جھوٹ بلکہ بالعکس ہوا تمام نجومی شرمندہ ہوئے. (۱۹۱۰ ، محمد حسین آزاد ، نگارستانِ فارس ، ۳۹). فرید کاتب کے ہجو یہ قطعات میں حکم کا تو ذکر ہے سات سیاروں کے اجتماع کا کوئی ذکر نہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۴). ۵. **فتوی ، شرعی فیصلہ.** حکم مجتہد کا درحقیقت حکم کتاب و سنت ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۵). جو ظاہری افعال و حرکت پر حکم دیتے ہیں. (۱۸۹۹ ، فردوسِ بریں ، ۳۵۰). ۶. **اجازت ، پروانگی.** ہم سے بیعت ہونا چاہتے ہیں مگر حکم نہ آیا جو مرید کیا جاتا. (۱۹۰۷ ، سفر نامہ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۷). ہم دونوں اکھاڑے میں اترے ... استادوں سے کہا حکم ہے. (۱۹۵۸ ، عمررفتہ ، ۴۰۷). ۷. **جبر ، سختی ، سیاست** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۸. **فیصلہ.** اللہ حکم کرے گا ان میں دن قیامت کے جس بات میں جھگڑتے تھے. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۷). ہمارے زائچے میں یہ حکم نکلتا ہے کہ وہ عقاب ایک ساحر مکار غدار تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷). ۹. (i) **تاش میں کالے رنگ کے پان کا پتا** تاش کے پتوں میں چار رنگ ہوتے ہیں ، دو کالے ، دو لال ، کالے رنگ میں ایک کا نام حکم ہے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۲).

وہ ہاتھ اٹھے نہ کی سلامی کے لیے
تم حکم کے بنے ہو کہ اربابِ حکم
(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۳۶). (ii) **تاش یا گنجفے کا وہ پتا جو سب سے پہلے پھینکا جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (iii) **گنجفے میں دوسرے پتوں کو کاٹنے والے پتّہ کو حکم یا ترپ کہتے ہیں** (اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۵۹). ۱۰. (منطق) **کسی ایسی بات کا ثابت کرنا جس پر قائل کا سکوت صحیح ہو ، قضیے کی ایجابی یا سلبی تصدیق (تین تصوروں کے بعد چوتھی منزل) ، کسی شے کو کسی کی طرف ایجاباً یا سلباً منسوب کرنا.** تصدیق تین تصوروں سے مرکب ہوتی ہے اور چوتھا حکم ہوتا ہے. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۶). پہلے ہم سیاہی کا تعقل کرتے ہیں پھر اس پر حکم کرتے ہیں کہ وہ رنگ ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۷۰). [ع : (ح ک م)].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
۱. **حکم ماننا ، فرمان بجا لانا ، اطاعت کرنا.** لالچ کا مارا کمزور تابعداروں کی طرح ان کا حکم اٹھاتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۳۸). عورت کی ذات ... اپنی جان کھوتی ہے اتنا حکم اٹھاتی ہے ، خدا کو بھول جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۶). ۲. **حکم منسوخ کرنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. (i) **تاش کاٹنا ؛ پتّہ نکالنا یا کھینچنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ii) **گنجفے میں سر کے پتّہ لینے کے واسطے حکم کا پتّا ڈالنا** (فرہنگ آصفیہ).

ـــ اَحکام (ـــ فت ا ، سک ح) امذ.
ارشادات ، فرامین ، حکم نامے ، احکامات.

بیٹھ ستور منبر پر مگّے دیوان لگاویں گے
آگے تختِ ثبوت کے سب حکم احکام چلاویں گے

(۱۶۵۴ ، گنجِ شریف ، ۱۰۵). اے شاہانہ حکم احکام جاری کر دینے کا اختیار نہ تھا. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۲۴). خط یا تار کے ذریعے ہم کو حکم احکام ملتے تھے. (۱۹۳۱ ، رُسوا ، بہرام کی رہائی ، ۱۰۰). [حکم + احکام (رک)].

ـــ اَخِیر/ آخِر کس صف (ـــ فت ا ی مع / مد ا، کس خ) امذ.
ناطق فیصلہ ، قطعی فیصلہ ، وہ فیصلہ جس کی اپیل نہ ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکم + اخیر (رک)/آخر (رک)].

ـــ اُلَٹنا محاورہ.
پہلے حکم کے برخلاف فیصلہ کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــ اِمْتِناعی کس صف (ـــ کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
(قانون) کسی فعل سے باز رکھنے کا حکم ؛ ممانعت کا فرمان.

وہ رخصتی نگاہیں وہ شانِ اعتنائی
مایوسیوں کو دل کی وہ حکمِ امتناعی

(۱۹۴۲ ، حرفِ تمنا ، ۲۱۳). سول کورٹ نے یکم جولائی کو حکم امتناعی جاری کیا. [حکم + امتناع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَنْداز (ـــ فت ا ، سک ن) امذ.
۱. کہہ کر صحیح نشانہ لگانے والا ، وہ کامل تیر انداز جس کا نشانہ خطا نہ کرے ؛ ماہر بندوقچی.

اے کمانِ ابرو نہ کر عاشق سے اپنے سرکشی
آہ دردآلود ہے اک تیر حکم انداز کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳۰). اتفاقاً چار سو حکم انداز اس کی خدمت میں حاضر تھے سب نے تیر لگائے اور نشانے چوکے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۵۲). شکاری اور حکم انداز بندوقچی وہی ہوتا ہے جو اپنی بندوق کے توڑ کا حساب خوب جانتا ہو. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵۷). **۲. فرمانبردار** (پلیٹس). [حکم + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا ، پھینکنا ، چلانا].

ـــ اَنْدازی (ـــ فت ا ، سک ن) امث.
حکم انداز (رک) کا اسم کیفیت. یہ گروہ بندوقچی اچوک اور حکم اندازی میں بے بدل ہیں. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۳۵۹). [حکم + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ (ـــ سَر) آنکھوں پَر فقرہ.
ارشاد دل و جان سے منظور ہے ، فرمان بہت خوشی کے ساتھ قبول ہے. شاہ جاودان کا حکم ہے سر آنکھوں پر، جائے تیر سے آئے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۴).

ازل سے تیرا بندہ ہوں ترا ہر حکم آنکھوں پر
مگر فرمانِ آزادی بجا لانا نہیں آتا

(۱۹۷۶ ، آیاتِ وجدانی ، ۷۷).

ـــ بَجا لانا ف م.
کہنا ماننا ، تعمیلِ ارشاد کرنا.

کب کیا میں نے بندگی میں قصور   حکم جو کچھ ہوا بجالایا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۹). حکمِ شاہی سے اتنی مجال کہاں کہ حکم نہ بجا لائیں. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۰).

ـــ بَجانا ف م.
رک : حکم بجا لانا. تین دن تک اس کا حکم بجائیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۷).

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) صف.
حکم ماننے والا ، فرمانبردار ، تابعدار. ہماری نسل میں ایک گروہ پیدا کر جو تیرا حکم بردار ہو. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۴۴). [حکم + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

ـــ بَرْداری (ـــ فت ب ، سک ر) امث.
فرماں برداری ، تابعداری ، اطاعت.

اس کی مرضی بن نہ کرتا کوئی کام
حکم برداری میں رہتا تھا مدام

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۳۶). ہم اپنے ملک کے لیے خالص آزادی کے طالب ہیں کسی حکومت کی حکم برداری یا حمایت ... ہر گز گوارا نہیں. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۴۶). حکمرانی اور حکم برداری کے نئے نئے تصورات لائیں. (۱۹۶۹ ، غالب کی شخصیت اور شاعری ، ۱۳). [حکم + بردار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنا رَہے کلمۂ دعائیہ.
فقیروں وغیرہ کی دعا. روزی روزگار میں برکت ہو ، حکم بنا رہے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۵).

ـــ بَنْدھنا محاورہ.
حکم نافذ ہونا.

کھلا دربارِ شاہی حسبِ معمول   قلمرو میں بندھے تھے حکم معقول

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۹۲۸).

ـــ بولنا ف م ؛ محاورہ.
۱. حکم دینا ، ہدایت دینا. اس کو ایک زندہ آدمی تین میل کے فاصلے سے وقتاً فوقتاً ٹیلیفون پر ہدایتیں دیتا ہے کہ اور جس قسم کے حکم بولے جائیں گے یا سیٹی پر ادا کیے جائیں گے ان کے مطابق یا تو بجلی کا سرکٹ ٹوٹ جایا کرے گا یا لیور حرکت کرنے لگیں گے. (۱۹۳۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۴۹). **۲. کسی کے ارشاد یا فرمان کا دوسرے کی زبان سے جاری ہونا.**

گفتگو کیا بڑھ کے کرتا ایک ذرہ خاک کا
بولتا تھا حکم تیرا پیکرِ منصور میں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۳۹).

ـــ بَیاضی کس صف (ـــ فت ب) امذ.
شاہی حکم جو خفیہ طور پر جاری کیا جائے (جامع اللغات). [حکم + بیاضی (رک)].

ـــ بَیٹھنا محاورہ.

حکومت ہونا ، انتظام ہونا.

ابھی بیٹھا نہ تھا حکمِ گراں خواب
اڑا اک بار رنگِ روئے سہتاب
(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۸۸۸).

بیٹھے نہیں جنبکے حکم نہ اٹھی انہیں کی لاش
چینی کی شکل ہے دلِ فغفور پاش پاش
(۱۸۹۱ ، تعشق (نوراللغات)).

---بھیجنا ف م.
حکم سے مطلع کرنا ، فرمان بھیجنا ؛ سرکاری طور پر اطلاع دینا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---پر چلنا ف م.
حکم کے مطابق کام کرنا ، تابعداری کرنا ، حکم کی تعمیل کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---پر موقوف (---فت پ ؛ و لین ، و مع) صف.
مرضی پر منحصر ، تجویز پر موقوف ، زیرِ تجویز (جامع اللغات؛پلیٹس).

---پہنچنا ف م.
فرمان کی اطلاع ہونا.

حکم دربان کو پہنچا ہے ہمارے حق میں
وہ بد اطوار خبردار نہ آنے پائے
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۹۳). گورنمنٹ کا حکم پہنچا کہ ضلع بجنور کے عملہ کو ساتھ لے کر رڑکی جائیں. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۸).

---تکلیفی کس صف (---فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
مکلّف کرنے کا فرمان ؛ ایسا حکم جس کا بجا لانا لازمی ہو ، ضروری حکم. اختیاری قوت کو اختیار کے ساتھ حکم دیا وہ حکم تکلیفی کہلاتا ہے. (۱۹۷۴ ، مقالات ابو بی ، ۹۳). [حکم + تکلیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تکوینی کس صف (---فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
عالمِ وجود میں لانے سے متعلق حکم. آدمی کو سزا وار نہیں کہ اپنی خوشی اور شوق و رغبت سے اس خدا کی حکمبرداری اختیار نہ کرے جس کے حکم تکوینی کے نیچے تمام آسمان و زمین کی چیزیں ہیں. (۱۹۳۲ ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، محمود الحسن (حاشیہ ، شبیر احمد عثمانی) ، ۱۰۳). آگ کو حکم تکوینی دیا کہ تو جلا اور روشنی دے. (۱۹۷۴ ، مقالات ابو بی ، ۹۳). [حکم + تکوین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---توڑنا محاورہ.
۱. نافرمانی کرنا ، کہنا نہ ماننا ، فرمان کے خلاف عمل کرنا. حکم اتو کاناتوڑ کر ، استخارہ کیا. (۱۷۷۲ ، حضرات خمسۂ دکن ، ۲).
۲. فیصلہ منسوخ کرنا ، اپیل منظور نہ کرنا (جامع اللغات).

---(کو) ٹالنا ف م.
حکم نہ ماننا ، نافرمانی کرنا ، کسی بات سے انکار کرنا.

مجال کیا جو کوئی ان کا حکم ٹال سکے
ادھر انہوں نے کہا اور ادھر ہوا فی الفور
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۱). کسی کی مجال نہیں تھی کہ حکم کو ٹال جاتا. (۱۹۶۹ ، میرا افسانہ ، ۳۰۳).

---ٹوٹنا محاورہ.
حکم توڑنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---جاری کرنا ف م.
۱. فرمان صادر کرنا ، فرمان کا نشر کرنا. چونکہ سکتر اپنے افسر کا مزاج شناس ہوتا ہے کبھی وہ چھوٹی اور معمولی باتوں میں بے پوچھے بھی حکم جاری کرتا ہے. (۱۹۰٦ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۲). ۲. (شریعت کے فیصلے کے مطابق مجرم کو) سزا دینا. جو حکم شرع ہو مجھ پر جاری کیا جائے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۳). ۳. (دوسری چیز کے) مثل قرار دینا ، برابر ٹھہرانا.

کافر ہوں میں ، ہم رہیں محروم واعظا
گر میکدے پہ حکم نہ جاری فرات کا
(۱۸۱٦ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱٦).

---جاری ہونا ف م.
حکم جاری کرنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---چڑھانا محاورہ.
رک : حکم دینا. جب ... سمجھ لیتی تھی کہ اس تحریر میں قانون دوستی بر کماحقہٗ عمل ہوا ہے تو عصا کا آبحیات والا سرا چھو کر اجرائے دوامی کا حکم چڑھا دیتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۲۰۳).

---چڑھنا محاورہ.
۱. حکم جاری ہونا.

چڑھ گیا حکم اس طرح اظہار پر
قاتلِ سرکش کو کھینچو دار پر
(۱۸٦۷ ، رشک ، د (ق) ، ۱٦۹). ڈاکٹر صاحب بھی گھر ہی میں تھے دروازے دونوں بند ، حکم چڑھا ہوا کہ اگر کوئی بیمار بھی آئے تو ٹال دو. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۵۸). ۲. اجازت ملنا ؛ منظوری ملنا. وہ عرضی حکم چڑھی ہوئی میرے پاس آ گئی. (۱۸۵۸ ، غالب کا روزنامچہ غدر ، ۵۲). عرضی جو جاگیر کے بارے میں آپ کی طرف سے گزاری تھی اس کے حساب کتاب کا دفتر سرکاری سے مقابلہ ہو گیا اور روپیہ ملنے کا حکم چڑھ گیا. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۸۸).

---چلانا محاورہ.
۱. حکم دینا ؛ حکومت کرنا.

جھمکتی ہے پیشانی جو نبوّت کی نشانی وو
دنیا ہور دین بانی ہو حکم جگ میں چلایا ہے
(۱۹٦۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰٦). کوئی کہتا ہے کہ ... لوگوں پر اپنے حکم چلانے کی خواہش رکھتے ہیں. (۱۷۷۱ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۰).

ہم سب تیری لونڈیاں ہیں اور فرماں بردار ، ہم پر اپنا حکم چلا. (۱۹۰۰ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۱ : ۱۵۰). ۲. جبر کرنا ، سختی کرنا ، من مانی کرنا. لوگ بچوں کو ملازم رکھ کر ان پر حکم نہیں چلا سکتے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۷۸).

---چَلْنا محاورہ.
۱. فرمان جاری ہونا ، حکم نافذ ہونا ، حکم کی تعمیل ہونا. دانا موم دل ہے دانش کی آگ پر گلے گا ، دانا ہمارا ہے ، ہمارا حکم اس پر چلے گا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۳). ایسے معاشرے میں حکم تو وڈیرے ہی کا چلتا ہے. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۱۴۴). ۲. سختی ہونا ، جبر ہونا (جامع اللغات).

---چُھوٹْنا محاورہ.
رک : حکم جاری ہونا. صبح ہوتے ہی بدخواہوں کی گرفتاری کا حکم چھوٹا. (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۳۹).

---حاصِل (--- ضم ص) امذ.
حکومت کی آمدنی ؛ اقتدارِ حکومت. دشمن سب رد ہو جائیں گے اور آپ کا حکم حاصل رہا ہے گا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۵۷). [حکم + حاصل (رک)].

---حاکِم مَرگِ مُفاجات کہاوت.
ناگہانی موت کی طرح حاکم کے فرمان سے بھی مفر نہیں ؛ چار و ناچار حاکم کے فرمان کی اطاعت کرنی پڑتی ہے ، طوعاً و کرہاً حاکم کا حکم ماننا پڑتا ہے. ایک بادشاہ نے کسی بے گناہ کے قتل کی چشمِ غضب سے اشارت کی ، بے چارہ سمجھا کہ حکمِ حاکم مرگِ مفاجات ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۸). شربت میں خادمہ نے شراب ملا دی تھی اور عزیز کو یہ حال معلوم تھا مگر حکمِ حاکم مرگِ مفاجات. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۹۱). دعوے دائر ہوتے ہیں خرچے سمیت اصل و سود کی ڈگری تعمیل نہ کرو تو گھر سے نکل باہر ہو ، حکمِ حاکم مرگِ مفاجات. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲۴۰). مزدور بے چارے حکمِ حاکم مرگِ مفاجات دن میں تو قلعہ کی تعمیر میں مصروف رہتے اور رات کو باؤلی کی تعمیر میں لگ جاتے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اپریل ، ۳).

---دَر کلمۂ انتباہ.
چوکیدار کی للکار ، پہرے دار کا نعرہ (جو دروازے کے قریب کسی کے آنے کی آہٹ پر لگایا جاتا ہے). بارہ دری تک پہنچا یہاں تلنگوں کا پہرہ کھڑا تھا ایک پکاری حکم در ! سیارہ نے کہا عمل دارا بولی کہ اندر نہ جانا. (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۶۸).

---دَرْمِیانی کس صف (--- فت د ، سک ر ، کس م) امذ.
وہ حکم جو مقدمے کے دوران میں اور آخری حکم سے پہلے دیا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکم + درمیان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دینا ف م.

۱. حکم صادر کرنا ، ارشاد کرنا.

دیا بندہ کوں حق نبی کا خطاب
حکم دے دیا نور جوں ماہتاب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲). ابرہہ نے اوس کا خون بخشا اور حکم دیا کہ ان کو باطوق و زنجیر زندہ محبوس رکھیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹).

حشر تک کے لیے خاموش ہوا وہ قیدی
کل جسے حکم دیا تم نے کہ فریاد نہ کر
(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۷۳). حکمراں نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ بند کے منصوبے پر فوری طور پر عمل شروع کر دیا جائے. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۰۹). ۲. فتویٰ دینا.

واقعتاً تو بڑا فقیہ ہے گر حکم دے سے کو آپ جاری کا
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۷۸). زانی کو خصی کر دینے کا حکم دے دیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۸). ۳. فیصلہ کرنا ؛ اجازت دینا ؛ اشتہار دینا ؛ منظوری دینا ؛ اختیار دینا (جامع اللغات).

---ڈَھرْنا محاورہ (قدیم).
حکومت کرنا ، حکم چلانا.

توں صاحب ، حکم سب پہ دھرتا اہے
جکچ کرنے سکتا سو کرتا اہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴).

---راں امذ ؛ صف.
حاکم ، بادشاہ ؛ فرمانروا ، حکومت کرنے والا.

سن میں وو ضعیف و ناتواں ہے
ولے تجھ حکم سے وو حکمراں ہے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۸). اس عرصہ میں بارہ حکمراں ہوئے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۳۷). حکمراں نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ بند کے منصوبے پر فوری طور پر عمل شروع کر دیا جائے. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۰۹). [حکم + ف : راں ، راندن - چلانا].

---راں پارٹی (--- سک ر) امث.
رک : حکمراں جماعت. یہ اسمبلی کی حکمراں پارٹی کے ممبروں کے ٹھہرنے کو بنایا گیا ہے. (۱۹۸۰ ، خمارِ گندم ، ۱۱۳). [حکم + ف : راں (رک) + پارٹی (رک)].

---راں جَماعَت (--- فت ج ، ع) امث.
وہ جماعت یا گروہ جو ملک کا نظم و نسق چلائے ، وہ جماعت جس کی حکومت ہو ، برسرِ اقتدار پارٹی. جن کو کارکن (مزدور) ، سپاہی اور حکمراں جماعت کا رکن کہا جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، حیوانیات ، ۸۸). حکمراں جماعت کے قائم مقام سکرٹری ... نے کہا ہے کہ صوبائی خودمختاری کے متعلق مسلم لیگ کی پالیسی وہی ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جون ، ۱). [حکم + ف : راں (رک) + جماعت (رک)].

---رانی امث.
حکومت ؛ سلطنت ؛ بادشاہی.

مدّتوں اہلِ حرم پر حکمرانی کی ہے ہاں
کیا ہوا گر میکدہ میں آج ہم کو رو نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۲). حکمرانی کا یہ دستور جہانبانی کا یہ طریقہ تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۰). تم ... قانون کی حکمرانی وغیرہ کے حوالہ سے جو کچھ لکھ رہے ہو مجھے اس سے قریب قریب کامل اتفاق ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جون ، ۳). اف : کرنا. [حکم + ف : ران (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَوا (---فت ر) امذ ؛ صف.
بادشاہ ؛ **فرماںروا** (جامع اللغات). [حکم + ف: روا ، رفتن - چلنا ، جانا].

---رَوائی (---فت ر) امث.
سلطنت ؛ بادشاہی ، حکومت. سلطنت و حکم روائی کے گھوڑے خالی میدان میں دوڑا رہا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۹). [حکم + ف : روا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے باہَر ہونا محاورہ.
نافرمانی کرنا ، سرکش ہونا ، حکم عدولی کرنا.
نہیں ممکن کہ تیرے حکم سے باہر میں ہوں
اے صنم تابعِ فرمانِ مقدّر میں ہوں
(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۷۷).
لیکن رہوں جہاں بھی تمھارا رہوں گا میں
تم دیکھنا کہ حکم سے باہر نہ ہوں گا میں
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۲۰).

---ِ شَرْع /شَرْعی کس اضا/صف(---فت ش ، سک ر) امذ.
مذہبی قانون کا حکم ، شریعت کا حکم.
حکمِ شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبۂ شوق
مردِ مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۶). میں نے شرع کے خلاف بہت سے کام کیے ہیں وہ مجھ پر حکم شرع قائم کرے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۹۳). [حکم + شرع (رک) / + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---صادِر کَرْنا ف م.
رک : **حکم جاری کرنا.** جناب رسول خدا ... اسی کی طرف دیکھ کر ہنس دئیے اور ... حکم صادر کیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۳).
قیوم وہی وہی ہے قادر کرتا رہتا ہے حکم صادر
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۳).

---ِ ضَبْطی کس اضا(---فت ض ، سک ب) امذ.
دی ہوئی چیز کے لے لینے کا حکم ، حکم بازیافت ؛ مال و جائداد کے قرق ہونے کا حکم (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکم + ضبط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ طَلَبی کس اضا(---فت ط ، ل) امذ.
کسی شخص کے بلانے کا حکم ؛ **فیصلہ یا حکم کے اجرا کے لیے درخواست** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکم + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ ظَہْری کس صف(---فت ظ ، سک ہ) امذ.
وہ حکم جو کسی رپورٹ یا کاغذ کی پشت پر لکھا جائے. (نوراللغات ؛ پلیٹس). [حکم + ظہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عُدُول کَرْنا ف م.
نافرمانی کرنا ؛ کہنا نہ ماننا.
فقیر لوگ ہیں ہم اب بھی کرتے ہیں تعلیم
سمجھیے دیکھیے حکم آپ نے عدول کیا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۵۰).

---عُدُولْنا ف م (شاذ).
حکم نہ ماننا ، نافرمانی کرنا.
مگر ابلیس سجدا نیں قبولیا
حکم رحمان کا سارا عدولیا
(۱۷۰۵ ، درمجالس ، ۱۷). [حکم + عدول (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

---عُدُولی (---ضم ع ، و مع) امث.
فرمان سے سرتابی ، حکم سے روگردانی ، نافرمانی. الٰہی ہم نے تیری نافرمانی کی اور تجھ سے یکتا خدا کی حکم عدولی کی. (۱۸۷۲ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۵). ان کی حکم عدولی کی کسی میں جرأت نہیں ہے. (۱۹۳۳ ، فتح بیت المقدس ، ۱۰۶). نواب وزیر علی خاں کے چند روزہ عہد حکومت کی افراتفری میں کسی نے اس حکم عدولی کا جائزہ نہ لیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۶). [حکم + عدول (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ قِدَم کس اضا(---کس ق ، سک د) امذ.
خدائی حکم (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حکم + ع : قِدَم - قدیم ، ازلی]

---ِ قَضا کس اضا(---فت ق) امذ.
قسمت کا فرمان ؛ موت کا حکم (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حکم + قضا (رک)].

---ِ قَطْعی کس صف(---فت ق ، سک ط) امذ.
رک : **حکمِ اخیر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکم + قطعی (رک)].

---کا بَنْدَہ (---فت ب ، سک ن ، فت د) صف.
حکم بجا لانے والا، بات ماننے والا ؛ (عموماً) ملازم. ہم تو اپنے آقا کے حکم کے بندے ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۵۶).

---کَرْنا ف م.
۱. **حکم دینا ؛ ارشاد کرنا.** شاہ نے اس پر بہت سی مہربانی و شفقت کر کے بیٹھنے کا حکم کیا. (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی ، ۵۷).

خدا تعالیٰ نے رانڈوں کے نکاح کر دینے کا حکم کیا ہے. (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۷). ۶. فیصلہ کرنا. مضمون آیۂ کریمہ کا کہ تحقیق ہم نے تیرے تئیں زمین کے اوپر بادشاہ کیا پس تو آدمیوں کے بیچ براستی حکم کر. (۱۸۰۵ء ، جامع الاخلاق ، ۲۹۰). ہم سیاہی کا تعقل کرتے ہیں ، پھر اس پر حکم کرتے ہیں کہ وہ رنگ ہے. (۱۹۲۵ء ، حکمۃ الاشراق ، ۲۷). ۳. سختی کرنا ، جبر کرنا ؛ اجازت دینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- کَش (--- فت ک) صف.
فرمانبردار ؛ مطیع (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکم + ف : کش ؛ کشیدن - کھینچنا].

--- کے ساتھ سَب کُچھ مَوجُود ہے کہاوت.
حاکم کے لیے سب چیز تیار ہے ، حُکم دیتے ہی ہر چیز آ جاتی ہے (جامع اللغات).

--- گَشْتی کس صف (--- فت گ ، سک ش) امذ.
وہ حُکم جو بہت سے آدمیوں کے نام ہو ؛ وہ حکم جو سب جگہ پھرایا جائے ، وہ حکم جو اکثر جگہ بھیجا جائے (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [حکم + گشت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

--- لگانا محاورہ.
۱. **قطعی رائے کا اظہار کرنا ؛ فیصلہ کرنا.** جس طرح ایک تجربہ کار مورخ یا سلطنت کا مدبر سابق اور موجودہ حالت کو دیکھ کر آیندہ کے واقعات پر پیش بینی کرتا ہے ، یہ زبان موجودہ کے حالات پر حکم لگاتا ہے. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۱ : ۲۲).

کسی کی لاتے ہیں تصویر حضرتِ ناصح
لگائے دیتے ہیں یہ حکم ہم ، بُری ہو گی

(۱۹۰۵ء ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۵). آپ یہ حکم نہیں لگا سکتے کہ چونکہ وہ غیر محسوس ہے لہٰذا غیر موجود بھی ہے. (۱۹۶۰ء ، افکارواذکار ، ۱۷). ۲. **فتویٰ دینا ، شرعی فیصلہ دینا.** ایک سخت گیر قاضی کی طرح ان پر حکم لگانے کے بجائے ایک اہلِ دل انسان کی طرح ان کی وجہ اور علت کو معلوم کرنے کی کوشش کیجیے. (۱۹۳۲ء ، روحِ تہذیب ، ۳۵). ۳. **پیشین گوئی کرنا (کبھی تعبیر کی شکل میں).** ابھی جاؤ بھی ، تمھاری ایک بات بھی ٹھیک نہ نکلی اب کیو کچھ حکم لگاتے ہو. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۷۰). یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اب تو جو ہونا تھا ہوا میں نے جو حکم لگایا ہے اس میں سرمو فرق نہ آئے گا. (۱۹۰۶ء ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۳۴). انوری نے حکم لگایا تھا کہ برج میزان میں سات ستاروں کے یکجا ہونے کی وجہ سے تیز و تند ہوائیں چلیں گی. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۷۳). ۴. (منطق) تصور میں اپنی رائے کو دخل دینا (خواہ یہ رائے ایجابی ہو یا سلبی ، مثلاً تصورِ روح کے متعلق اپنے ذہن میں یہ سمجھ لینا کہ روح کو فنا نہیں). جب تک گرمی کا نرا خیال تھا تو تصور تھا اب فرض کرو کہ آدمی نے اپنے ذہن میں یہ منصوبہ باندھا کہ گرمی کی یہ خاصیت ہے کہ جس چیز میں اثر کرتی ہے اس کے اجزا کو پھیلا دیتی ہے بس گرمی پر اس خاصیت کا حکم لگانا تصدیق کہا جائے گا. (۱۹۰۸ء ، مبادی الحکمۃ ، ۶).

--- لگنا محاورہ.
حکم لگانا (رک) کا لازم. مجھ میں کوئی ایسی خرابی ہو تی کہ حذر و احتیاط کا حکم لگتا. (۱۹۱۸ء ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۴۳).

--- ماننا ف م.
رک : **حُکم بجا لانا.** اسی طرح ایک خاندان میں باپ یا بڑے بیٹے کا حکم مانا جاتا ہے. (۱۹۷۶ء ، بلوچستان ، ماضی ، حال ، مستقبل ، ۱۳۳).

--- مُطْلَق کس صف (--- ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
آخری فیصلہ ، حُکمِ قطعی ؛ عام حُکم (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [حکم + مطلق (رک)].

--- مَوقُوفی کس اضا (--- و لین ، و مع) امذ.
برطرفی کا فرمان ؛ فیصلے کو روکنے کا حکم (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکم + موقوف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- میں آنا محاورہ.
قابو میں آنا.

اے شیخ تیرے حکم میں وہ شوخ کیونکر آئے گا
پھینا سکتا ہے سر اگر ان نے جو نافرمان کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰).

--- میں رَہْنا محاورہ.
فرماں برداری کرنا ، مطیع ہونا ؛ قابو میں رہنا ، کہنا ماننا. جتنے ذات بھائی اس کے برابر کے تھے سب اس کے حکم میں رہا کرتے تھے. (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی ، ۲).

--- میں ہونا محاورہ.
تابعِ فرمان ہونا ، مطیع ہونا.

روز و شب حضرتِ خلاق ترے حکم میں ہیں
عرش و لوح و قلم و شش جہت و ہفت طبق

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۲). اس کے حکم میں چھ لاکھ جن ہیں. (۱۹۳۵ء ، الف لیلہ ولیلہ ، ۶ : ۳۲).

--- ناجائز رَکھنا محاورہ.
(کسی کے) **حکم یا فیصلے کو رد یا منسوخ کرنا** (پلیٹس).

--- ناطِق کس صف (--- کس ط) امذ.
حکمِ قطعی ، حکمِ اخیر ، آخری فیصلہ ؛ حکم نامہ.

بلا کر حکم ناطق اس کو دینا زباں سے بول بزاری نام لینا

(۱۸۶۱ء ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۳ : ۶۸۲). ان کے رحم و سخاوت و حکم ناطق کو یاد کرتے تھے. (۱۸۹۶ء ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۱۲۰). [حکم + ناطق (رک)].

---نامہ (---فت م) امذ.
۱. **کاغذ جس پر فرمان لکھا ہوا ہو ؛ سرکاری فرمان ؛ تحریری حکم ، پروانہ ؛ وہ حکم جو جج کی طرف سے لکھا جائے.** حکمنامہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اس پر دستی مہر کر کر میرے حوالہ کیا. (۱۸۰۱ ، باغ و بہار ، ۱۷۳). بنام افسران فوج حکم نامے اس مضمون کے جاری کرو. (۱۸۶۶ ، جامِ تسخیر ، ۳۹). مجسٹریٹ نے منظ پڑھ کر ایک حکم نامہ شیخ عبدالحق کوتوال شاہ جہاں آباد کے نام لکھا. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۹). اردو کو سرکاری دفتروں اور عدالتوں سے خارج کرنے کے لیے ایک عجیب و غریب حکمنامہ جاری کر دیا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۵۵). ۲. **فرمان ، ارشاد.** «قُلْنَا اہْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ» کے حکم نامے کے ساتھ نکالے گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۲). ۳. **لائسنس ؛ وہ دستاویز جو کوئی اختیار تفویض کرے ؛ وہ حکم جو پولیس کا سب انسپکٹر یا اس سے بڑا افسر کسی طلبی یا گرفتاری کے لیے جاری کرے** (جامع اللغات). [حکم + نامہ (رک)].

---نامۂ طلبی (---فت م ، کس ہ ، فت ط ، ل) امذ.
حکم جو پولیس افسر کسی شخص کی طلبی کے لیے جاری کرے (جامع اللغات). [حکم + نامہ (رک) + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامۂ گرفتاری (---فت م ، کس ہ ، ک ، ر ، سک ف) امذ.
حکم جو کسی شخص کی گرفتاری کے لیے جاری ہو. ہر حکمنامہ گرفتاری اوس وقت تک نافذ رہے گا جب تک اوس کو عدالتِ جاری کنندہ منسوخ نہ کرے. (۱۹۳۲ ، مجموعۂ ضابطہ فوجداری سرکارِ عالی ، ۱۷). [حکم + نامہ (رک) + گرفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نشانی بہشت کی جو مانگے سو پائے کہاوت
بہشت میں جو خواہش ہو گی ملے گا ؛ حکومت نشان پسندیدگی ہے جو مانگے مل جاتا ہے (جامع اللغات).

---وَر (---فت و) امذ (قدیم).
حکمران ؛ بادشاہ.

جہاں لگ ہیں جتے کن کیان کیدھر
کہیں تج اس زمانے کا حکم ور

(۱۹۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۶). [حکم + ف : ور ، لاحقۂ صفت].

حُکَما / حُکَماء (ضم ح ، فت ک) امذ.
حکیم (رک) کی جمع ، دانا ، صاحب حکمت ، دانش مند.

نہیں اس درد کی دارو کسی کن
ہوئے حیران سبھی حکمائے دوکن

(۱۹۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱).

خوشہ چیں خرمنِ عالی کے ہیں اپنے بابِ علوم
حکما و علما و فضلا ، اہلِ کمال

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۳۶). اقلیم دوسری... اس میں اکثر انبیا اور حکما اور فضلا بہت ہوئے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۹). ہم حکمائے قدیم کے حالات کے ساتھ اسلامی حکما کے مناقب میں بھی چند فصلیں شامل کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۹۰). [ع : حُکَماء ، حکیم (رک) کی جمع].

حُکْماً (ضم ح ، سک ک ، تن م بفت) م ف.
جبراً ، زبردستی ، ازروئے حکم. برقع سیاہ میں کوئی بلائے بد پوشیدہ ہے کیسے کیسے سرداروں کو یہ حکماً گرفتار کر کے لے گیا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، د : ۸۱۸). ہو سکتا ہے کہ کوئی امر کسی دوسرے امر کے ضمن میں تبعاً اور حکماً پایا جائے. (۱۹۳۳ ، جنایات بر جائداد ، ۱ : ۹۰). [حکم + اً ، لاحقۂ تمیز].

حِکْمَت (کس ح ، سک ک ، فت م) امث (نیز امذ قدیم).
۱. **عقل ، دانش ، دانائی.** دم تکڑا باؤ کا ، خدائے تعالیٰ حکمت و ستر کی بدل حرکت سانذعیاں کا چلنا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱).

لیا محض حکمت کو پیدا حبیب
ہر یک درد خاطر دوا ہور طبیب

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۷). فعل نیکوں کا دلیل دانش ہے اور قول ان کا حکمت کی طرف راہبر ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۵۱).

بات حکمت کی جو آتی ہے زبان شہ پر
حکمرانوں کے لیے راہنما ہوتی ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۹۱). وہ حکمت و دانائی کی تلاش میں چین تک کا بھی سفر کر سکتے تھے. (۱۹۷۶ ، علامتوں کا زوال ، ۱۹۱). ۲. **مصلحت ؛ خوبی ، بھلائی ، بہتری.**

مجھ زخم دل کو دیکھ کے کہتے ہیں سب حکیم
اس کا علاج مت کرو حکمت اسی میں ہے

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۶۵).

گلہ کرتا ہے کوئی تجھ سے کیا کچھ اس میں حکمت ہے
کہ میں ہر اک سے تیرا شکوۂ بیداد کرتا ہوں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۹). ہرمز نے کہا زیادہ ٹھہرنا یہاں خلافِ حکمت ہے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۰۳).

اپنے گھر سے مجھے کیوں دیرِ مغاں میں لاتا
کچھ تو اس میں مرے اللہ کی حکمت ہو گی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۸۸). مفکرینِ اسلام میں سے جس کسی نے اعمال پر زور دیا ہے ... ان کے پیش نظر بھی حکمت تھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۵). ۳. **طبابت ، علاج معالجے کا علم.**

باتیں ہیں رنڈیوں کی صحبت کی دیکھے ہے کوئی کتاب حکمت کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۸). خیر سے حکمت میں بھی دخل ہے ، لائیے تو ذرا میں نبض تو دیکھوں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۸). یہ کام ان پریوں کے لیے چھوڑ دیا جائے جن کا مبحث مطلقاً طب و حکمت ہے. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی بدایونی ، ظریفات و مقالات ، ۳۴۴). ۴. **(کسی چیز کی) حقیقت ، ماہیت ، اصل.**

دنیا کا حکمت نا پوچھیں ہرگز حکیماں علم سوں
کاوو ترتا عشق کا تس دن پیا کے نام پر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۵).

حکمتِ عشق ہُو علی سوں نہ پوچھ
نئیں وہ قانون شناس اس فن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳). ۵. تدبیر ، چال ، ترکیب.

سورکھ اکھیں پانچھ کریجے کادھا اونچا لے بسلائی
جوڑ ہاتھ ہور جب کر رہیے حکمت کر کچھ آپ چڑائی

(۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہرِاسرار اللہ ، ۹۰).

حکیما کیے حکمتاں دھات دھات
ولے خوب نئیں ہوئی اجھوں اس کی ذات

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۸).

حکمت کی تیغ ستی کاٹو رقیب کا سر
اوٹھ آ تُوْ آبرو کے کر قتل کا بہانا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹).

سُن کے بیماری مری آئے تو یہ کہنے لگے
گھر بلانے کی تجھے بھی روز حکمت یاد ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۰۹). یہ حکمت کروں گا کہ دو چار شخصوں کو لگا دوں گا وہ جنگل سے ان کی معقول مرمت کر دیں گے. (۱۹۱۳ ، متنب دل ، ۱۹). برف اور سردی کی شدت سے محفوظ رہنے کے لیے بہت سی حکمتیں ہیں. (۱۹۷۵ ، معاشی اور تجارتی جغرافیہ ، ۲۶۸). اف : کرنا. ۶. **علم جس میں مشاہدہ ، غور و فکر ، دلیل و برہان سے حقائق کو معلوم کیا جائے؛** (مراد) **منطق ، فلسفہ ، سائنس.**

منطق و حکمت و معانی پر مشتمل ہے کلام تجھ لب کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۵).

علم و حکمت سے جو کہ ہو آگاہ اور عامل ہو اس کا خاطر خواہ

(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۶۵). دینیات ، معقول و منقول ، حکمت اور فلسفہ کی تکمیل میں مشغول ہیں. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۳۰). فلسفہ ، حکمت ، اقتصادیات اور سیاسیات کے علوم میں ان کی مدد کرے. (۱۹۳۸ ، اقبال ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۵۲). فصلِ اوّل یونانی حکمت کے ایک کردار اقلیدس سے عبارت ہے. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۱). ۷. **عاقلانہ مقولہ ، حکیمانہ قول ، عقل و دانش کی بات.** نون تیل بھی بیچے جائے اور رامائن اور مہا بھارت میں لکھی ہوئی حکمتیں بھی گنائے جاتے. (۱۹۷۹ ، بستی ، ۱۰). ۸. **ڈھنگ ، طور طریقہ ، مطلب ، انتظام ، کفایت شعاری ، معجزہ ، راز ، بھید** (جامع اللغات). ۹. (تصوف) **حقایق و اوصاف و خواص و احکام اشیا کا جاننا جیسا کہ وہ نفس الامر میں ہیں اور جاننا ارتباطِ اسباب کا مسبب کے ساتھ اور حقایق الٰہی اور علم عرفان کے اصول کا جاننا** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۰۳). [ع : ح ک م].

---ِ اِشراق / اِلّاشْراق / شرْق کس اضا / صف (--- کس ا ، سک ش / ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ش / فت ش ، سک ر) امث.

(فلسفہ) **حکمت کی ایک قسم جس کی بُنیاد کشف و وجدان پر ہے جو ریاضت کے بعد قلب کے نور محبت سے منور ہو جانے پر حاصل ہوتی ہے ، حکمتِ ذوق** (مقابلِ حکمتِ مشائی).

اے صبح تجکوں نئیں خبر اس مطلعِ انوار کی
ہر چند عالمگیر ہے تو حکمتِ اشراق میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۷). حکمۃ الاشراق کا اساسی خیال یہ ہے ... یعنی خدا نور کا سرچشمہ اور تمام کائنات کا مصدر ہے. (۱۹۷۲ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۸ : ۳۷۳). [حکمت + اشراق (رک) / + رک : ال (۱) + اشراق (رک) / شرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ُ الالٰہِیّہ (ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، مد ل ، کس ہ ، شد ی بفت) امث.

(فلسفہ) **حکمت کی ایک قسم جس میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جو اپنے وجود خارجی یا ذہنی میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں (جیسے خدائے تعالٰی اور عقول کا علم)** (مقابلِ حکمتِ طبعی). ان امور کے احوال کا علم جو ان دونوں وجود خارجی اور وجود ذہنی میں مادہ کا محتاج نہیں ہے حکمت الالٰہیہ کہلاتا ہے. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۵). [حکمت + رک : ال (۱) + الٰہی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ اِلٰہی کس صف (--- کس ا ، مد ل) امث.

۱. **رازِ الٰہی ، خدا کی مرضی ، خدا کی کارسازی.** تب حکمتِ الٰہی نے بادشاہ انگلستان کے دل میں یہ بات ڈالی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲). ۲. رک : **حکمۃُ الالٰہیہ.** حکمتِ الٰہی کے مقابل سیاستِ ملک ہے اور ریاضی کے مقابل تدبیر منزل ہے اور طبیعی کے مقابل تہذیب اخلاق ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۸). تعصب کو نہایت برا اور... نیچر یعنی حکمتِ الٰہی کے برخلاف سمجھتے ہوں. (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۹۸). [حکمت + الٰہی (رک)].

---آرا صف.

عقل سے مزیّن ، عقل والا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حکمت + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا].

---آموز (--- و مج) صف.

عقل و دانش سکھانے والا. بوستانِ سعدی میں ہر قسم کے حکمت آموز مضامین دیکھے جاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۱۹). بہت سے حکمت آموز اقوال ... لقمان کی طرف منسوب ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳). [حکمت + ف : آموز ، آموختن - سکھانا].

---آمیز (--- ی مج) صف.

عاقلانہ ، حکمت سے بھرا ہوا. ان حکمت آمیز اقوال سے اس کا جو ذاتی کردار عیاں ہوتا ہے اسے لقمان کے کردار سے تشبیہ دی جا سکتی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳). [حکمت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---آئیں (--- ی مع) صف.

جو عقل سے کام کرے ؛ عقل سے مزیّن (جامع اللغات). [حکمت + آئیں (رک)].

---بالِغَہ کس صف(---کس ل ، فت غ) امث.
پُختہ عقل ؛ کامل حکمت (بیشتر خدا سے مخصوص). حضرت عزت کی حکمت بالغہ مقتضی ہوئی کہ درباؤں کا پانی کھاری اور تلخ ہو. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷۹). حق تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے شخص اکبر کی طبیعت کی خمیر ہی میں ... میزان رکھ دیا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظراحسن گیلانی ، عبقات ، ۳۰۵). [حکمت + بالغ (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---بَحْثی کس صف(---فت ب ، سک ح) امث.
فلسفہ جس کی بُنیاد برہان و دلیل پر ہو (کشف و وجدان پر نہ ہو) ، ضد حکمت ذوقی. افلاطون کے شاگرد ارسطاطالیس سے حکمت بحثی کا دور ہوا. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۰). [حکمت + بحث (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَگھارْنا محاورہ.
(طنزاً) علمیت جتانا ، عالمانہ باتیں کرنا. میں ایک سیدھا سادہ علمی انسان ہوں اور ان لوگوں میں نہیں ہوں جو حکمت بگھارتے ہیں اور بال کی کھال نکالتے ہیں افکار و خیال سب اپنی جگہ درست. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۲۵).

---بَلُقمان آموخْتَن / لُقمان کو سکھانا کہاوت.
عام آدمی کا کسی بہت بڑے صاحبِ فن کو اس کے فن کے متعلق کچھ سکھانا ، اپنے سے برتر کو تعلیم دینا ، دانا کو دانائی سکھانا ؛ لغو‌ل بات کرنا. حکمت بلقمان آموختن. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶). زیادہ تم کو تعلیم کرنا حکمت لقمان کو سکھانا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۰۰).

---تَکْوِینی کس صف(---فت ت ، سک ک ، ی مع) امث.
خدا کی حکمت جو آفرینش سے متعلق ہے. حکمت تکوینی نے خدا معلوم کتنے ہی معرکوں میں صورت و ظہور کے اعتبار سے کفر کو ایمان پر اور ظلمت کو نور پر غالب رکھا. (۱۹۳۳ ، مقالاتِ ماجد ، ۱۰۲). [حکمت + تکوین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ثالِثَہ کس صف(---کس ل ، فت ث) امث.
رکَ : **حکمتُ الالٰہیہ.** الٰہیات کو ماورا الطبعیات و ماقبل الطبعیات و مافوق الطبعیات و حکمتِ ثالثہ کہتے ہیں. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۷). [حکمت + ثالث (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---جامِعَہ کس صف(---کس م ، فت ع) امث.
معرفتِ حق اور اس پر عمل اور معرفتِ باطل اور اس سے پرہیز (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۰۳). [حکمت + جامع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---چَلانا محاورہ.
حکمت چلنا (رک) کا متعدی. وہ اپنی حکمت نہیں چلا سکتا. (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذب دل ، ۱۹).

---چَلْنا محاورہ.
چالاکی کارگر ہونا ، ترکیب کامیاب ہونا.

آگے برگشتگیٔ بخت کے چلنے کی نہیں
نظری و عملی کوئی بھی تیری حکمت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۳). صادق۔ لیکن جب کوئی حکمت نہ چلے. (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذب دل ، ۱۰۹).

---چین (اَور) حُجَّتِ بَنگالَہ کہاوت.
چینی عقلمند ہوتے ہیں ، بنگالی جھگڑالو. بنگالے کی کسی تاریخ کی کتاب میں اوسکا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی تذکرے میں اس کا مذکور ہے ... ایام قدیم سے حکمت چین اور حُجّت بنگالہ عوام الناس میں ضرب المثل ہے. (۱۸۳۹ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۰).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
مطب.

دفع امراضِ ہوس کا ہے وہ حکمت خانۂ عشق
طفلِ مکتب جس مطب کا بو علی سینا کیا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۵۱). [حکمت + خانہ (رک)].

---ذَوقی کس صف(---و لین) امث.
فلسفہ جس کی بنیاد کشف و وجدان پر ہو ، حکمتِ اشراق (ضد حکمتِ بحثی). یہ کتاب حکمت بحثی و ذوقی دونوں میں بہتر سے بہتر ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱). [حکمت + ذوق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رِیاضی / رِیاضِیَّہ کس صف(---کس ر / کس ض ، شد ی بفت) امث.
(فلسفہ) حکمت کی ایک قسم جس میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جو اپنے وجودِ خارجی میں مادّہ کے محتاج ہوں لیکن وجودِ ذہنی میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں. حکمت ریاضیہ کی چار قسمیں ، حساب ، ہندسہ ، ہیئت و موسیقی ہیں. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۶). [حکمت + ریاضی (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---سُوجْھنا محاورہ.
تدبیر سوجھنا ، ترکیب ذہن میں آنا. مجھکو بھی اس کے مارنے کی ایسی حکمت سوجھی ہے کہ جس سے پہاڑ کو پست کرتے ہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۸).

---سے م ف.
تدبیر سے ، دانائی سے ، مصلحت سے.

حکمت سے جے حکیم جو پیدا جہاں کیا
روشن پھر اختراں سوں گگن کے تہراں کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۳).

بچ گیا کل کسی حکمت سے نشیمن اپنا
آج کی تند ہوا دیکھیے کیا کرتی ہے

(۱۹۳۲ ، اعجاز نوح ، ۲۶۱).

ــــ طَبْعی/طَبْعِیَّہ کس صف (ـــ فت ط ، سک ب/کس ع ، شد ی بفت) امث.
وہ علم جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو تعقّل اور وجودِ خارجی میں مادے کے محتاج ہوں جیسے ہوا ، پانی اور دیگر اجسامِ مرکبہ ومفردہ. اس وقت ہمارا مقصود حکمت طبعیہ ہے. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۹). اس اعتبار سے اسے حکمت طبعی کا بانی کہیں تو بے جا نہ ہو گا. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۹۶). [حکمت + طبعی (ر ک) / ہ ، لاحقۂ تانیث].

ــــ عَمَلی کس صف (ـــ فت ع ، م) امث.
۱. (أ) تدبیر (موقع کے مطابق) ، مصلحت (حالات کے تقاضے کے مطابق) ، پالیسی ، ملکی تدبیر. اگر یہ کسی قدر آگے بڑھے ہیں تو یہ بھی نامناسب ہے ، کیوں کہ اس کو خلاف حکمتِ عملی کے کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ اپریل ، ۱۰). فوج کے لڑوانے کے واسطے ایک ایسی حکمتِ عملی بھی ضرور ہے جس سے جاں نثار سپاہی اپنی جان دینے میں دریغ نہ کریں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۸۵). والتدبیریوں کی حکمتِ عملی سے مقامی امرا اور عہدیداروں کا ایک نیا طبقہ ظہور میں آیا. (۱۹۶۵ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۳). ۲. (فلسفہ) حکمت کی ایک شاخ جس میں امور متعلق بہ تہذیبِ اخلاق ، تدبیرِ منزل ، علمِ سیاست سے گفتگو ہوتی ہے ، ان امور کے احوال کا علم جن کا وجود انسان کی قدرت و اختیار میں ہو (مقابل حکمتِ نظری). معجم کہتے ہیں وہ ابتدائے مرسل سے تھا ، حکمتِ عملی میں اس نے کتاب لکھی ہے. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۹). بڑا مسائل جو حکمتِ عملی سے تعلق رکھتے ہیں اس کتاب لاجواب میں حضرت مصنف نے داخل کئے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۰). جو علم ... ایسے امور سے تعلق رکھتا ہے جن کو ہمیں جاننا چاہیے تاکہ ہم عمل میں لائیں ، اس کو حکمت عملی کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۷). [حکمت + عمل (ر ک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ عَمَلِیَّہ کس صف (ـــ فت ع ، م ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
رک : حکمت عملی (معنی نمبر ۲). حکمت عملیہ ان امور کے علم کا نام ہے کہ جن کا وجود ہمارے اختیار و قدرت میں ہیں. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۵). [حکمت + عمل (ر ک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ــــ قَولی کس صف (ـــ و لین) امث.
عقل و دانش کی باتیں. حکمتِ قولی کا نتیجہ صرف دنیا میں ہے اور حکمتِ عملی کا ثمرہ عقبیٰ میں. (۱۹۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۰). [حکمت + قول (ر ک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ کَدَہ (ـــ فت ک ، د) امذ.
علم و دانش کا گھر یا مرکز. یونانی دنیا کی شائستگی کا معلمِ اول ہے تاہم اس حکمت کدہ میں سقراط کو زہر کا پیالہ پینا پڑا. (۱۹۰۹ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۳۸). [حکمت + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ــــ کَرْنا ف م.
طبابت کرنا ، طبیب کا پیشہ کرنا ، علاج معالجہ کرنا (نوراللغات).

ــــ مَآب (ـــ فت م ، مد ا) صف.
دانا ، علم و حکمت کا حامل ، عالم فاضل. صاحب قرانِ اعظم نے فرمایا اے حکمت مآب واقعی سخت وسوسہ شیطان نے میرے دل میں پیدا کر دیا تھا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۷). [حکمت + مآب (ر ک)].

ــــ مَدَنی/مَدَنِیَّہ کس صف (ـــ فت م ، د/کس ن ، شد ی بفت) امث.
شہری انتظام کے قوانین. واضح رہے کہ حکمتِ مدنیہ کی بھی دو قسمیں ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۸). [حکمت + مدن (ر ک) + ی ، لاحقۂ نسبت/ + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ــــ مَسْکُوت عَنْہا/عَنْہُ کس صف (ـــ فت م ، سک س ، و مع ، فت ع ، سک ن /ضم ہ) امث.
(تصوف) اسرارِ حقیقت (جن سے آگاہ ہونا ظاہری علوم کی مدد سے ممکن نہ ہو). دوسری حکمت مسکوت عنہ ہے جس سے خاموشی ہے اور حکمت بقرینۂ حال معلوم ہوتی ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸۷). [حکمت + ع : مسکوت (س ک ت) + عنہا اس (مونث) سے/عنہُ - اس (مذکر) سے].

ــــ مَشّائی کس صف (ـــ فت م ، شد ش) امث.
(فلسفہ) حکمت کی ایک قسم جس کی بنیاد تفکّر و تعقّل پر ہے ، مسائلِ عقلی و نظری سے بحث ، ارسطاطالیسی فلسفہ. اس جدید حکمت کی بنیاد ڈالی جو حکمتِ مشائی کہلاتی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر مضامین ، ۳ : ۶۶). [حکمت + ع : مشاء (م ش ی) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ مَلْفُوظ بِہٖ کس صف (ـــ فت م ، سک ل ، و مع ، کس ب ، ہ) امث.
(تصوف) علومِ شریعت و طریقت (جن کا اظہار الفاظ یا نطق کے ذریعہ کیا گیا ہو (مقابلِ مسکوت عنہ). کبھی حکمت ملفوظ بہ ہوتی ہے ... یہی منطوق بہا حکمت ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸۷). [حکمت + ملفوظ (ر ک) + بِہٖ - اس (مذکر) کو].

ــــ مَنْزِلی کس صف (ـــ فت م ، سک ن ، کس ز) امث.
تدبیرِ منزل ، انتظامِ خانہ داری. در حقیقت یہ فقرہ عجب جامع اور مانع ہے اور اس میں ثبات اورنمی سے تمام حکمتِ منزلی کے مصالح اور مقاصد سکھلا دیے ہیں. (۱۸۹۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۳۰). [حکمت + منزل (ر ک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ مَنْطُوق بِہا کس صف (ـــ فت م ، سک ن ، و مع ، کس ب) امث.
(تصوف) علومِ شریعت و طریقت کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۰۲). [حکمت + ع : منطوق (ن ط ق) + بہا - اس (مونث) کو].

ـــ نظری/ نظریہ کس صف(ـــ فت ن ، ظ / کس ر ، شد ی بفت) اث.
(فلسفہ) حکمت کی ایک قسم جس میں امور متعلق بہ طبیعی ، ریاضی اور الٰہی سے گفتگو ہوتی ہے ؛ ان امور کے احوال کا علم جن کا وجود انسان کی قدرت و اختیار میں نہ ہو (بمقابل حکمت عملی). اگر علوم سکھانا منظور ہو تو اول علم اخلاق پھر حکمت نظری کے علوم پڑھاویں. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۹). پس حکمت نظریہ ایسے امور کا علم ہوتا ہے جن کا وجود ہماری قدرت اور اختیار سے باہر ہے. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۸). وہ امور جو ہماری قدرت اور ہمارے اختیار میں نہیں ہیں جو علم ایسے امور سے متعلق ہے اس کو حکمت نظری کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۷). [حکمت + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت/ + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حِکمتی (کس ح ، سک ک ، فت م) صف.
۱. **فلسفی ، صاحب حکمت ، صاحب فن.**

تری جو بات ہے اے حکمتی سو فن سوں نئیں خالی
جگت میں بوعلی ہے آج تو علم نہانی کا

(۱۷۸۷ ، دیوان آبرو ، ۹۹). ۲. **چالاک ، ہوشیار.**

زرد کیوں تر نہ ہے رنگ ترے عاشق کا
حکمتی چشم تری شوخ ہیں بیمار پسند

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۵۵). واللہ ! ارے میاں ایک ڈبل کا خط ، یہ بھی انگریز بڑے حکمتی ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰). ۳. **کفایت شعار ؛ کم خرچ** (پلیٹس). [حکمت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ مقناطیس (ـــ کس م ، سک ق ، ی مع) امذ.
اصل مقناطیس پر گھسا ہوا لوہا (جس میں گھسنے سے مقناطیسی خاصیت پیدا ہو گئی ہو. کوئی دوسری قسم کے لوہے کو اصل مقناطیس کے اوپر گھسنے سے حکمتی مقناطیس ہوتا ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۲ : ۱۳۲). [حکمتی + مقناطیس (رک)].

حِکمی (کس ح ، سک ک) صف.
حکمت (رک) کی طرف منسوب ، فلسفیانہ ، منطقی ، سائنسی. مطالب حکمی زبان عرب میں نقل نہ کرتا تو... علم معقول کا نشان نہ پایا جاتا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۶۰۳). زبانوں کی حکمی تحقیقات میں جہاں تک ٹیوٹنی زبانوں کا تعلق ہے ایک انقلاب برپا کر دیا. (۱۹۳۲ ، ہندوستانی لسانیات ، ۳۳). [حکمت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

حُکمی (ضم ح ، سک ک) صف.
۱. **مجرب ، تیر بہدف ، اکسیر (دوا یا علاج).** ایک بنگالی اس بیماری کا حکمی علاج کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳). ابھی تک کوئی حکمی علاج کسی کی سمجھ میں نہیں آیا. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۵۰). ۲. **بے خطا ، نشانے پر لگنے والا.**

ہر تک تیر حکمی نہ کرتا خطا سجے جو جوے بات اون کا قضا

(۱۶۶۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۵ ب).

تیر حکمی ہے ترا حکم کہ ٹلتا ہی نہیں
قدر انداز ہے تو مثل قضائے مبرم

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۰). ۳. **قطعی ، حتمی ، یقینی.** کام کرنے والوں کی کوئی حکمی تعداد مقرر نہیں. (۱۸۷۷ ، رانلڈنک اسکول ، ۲۵۵). یہ کتنا بڑا حکمی دعویٰ تھا کہ من طلب وجد. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفرنامۂ ہستی ، ۱ : ۳۱). ۴. **لازمی ، ضروری.** شاہ سرخ تو بخانہ سوم وزیر چغے شاہ سبز کو حکمی پیادہ چلنا پڑے گا اور فیل کی شہ مات ہو گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵۹). ۵. **مدام ، ہمیشہ** (نوراللغات). ۶. (فقہ) **حکم شرعی سے منسوب ؛ وہ امور جن پر ازروئے شرع کوئی حکم ہو (ممکن ہے بظاہر وہ بات سمجھ میں نہ آئے).** اور ان کا ہم نے حکمی نجاست نام رکھا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۶). [حکم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ بندہ (ـــ فت ب ، سک ن ، فت د) امذ.
فرمانبردار بندہ (نوراللغات). [حکمی + بندہ (رک)].

حِکمیات (کس ح ، سک ک ، کس م ، شد ی) امث.
حکمت سے متعلق مختلف علوم و فنون اور ان کے شعبے. ذہنی تربیت کے لیے تو کہیں ادب اور لسانیات سے ، کہیں فنون لطیفہ سے کہیں صنعت و حکمیات سے مختلف مدارج زیادہ کام لیں گے. (۱۹۳۷ ، تعلیمی خطبات ، ۶۵). لارڈ کیمز نے... جمالیاتی تنقید کو معقول حکمیات میں تبدیل کر دینے کی ایک قابل ستائش کوشش کی ہے. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۳۰۷). [حکمی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

حِکمیاتی (کس ح ، سک ک ، کس م ، شد ی) صف.
حکمیات (رک) سے منسوب یا متعلق ، سائنسی ، علمی. اس نے سائنس کی حکمیاتی لیکنک سے فطرت کے خزانوں کو کھنگالا ہے اور فطرت کو تسخیر کیا ہے. (۱۹۳۸ ، روح اقبال ، ۲۹۹). [حکمیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

حِکمیہ (کس ح ، سک ک ، کس م ، شد ی بفت) صف.
حکمت (رک) کی طرف منسوب. اس کو علوم حکمیہ میں بہت توغل تھا. (۱۹۰۲ ، رسائل عماد الملک ، ۲). [حکمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حُکمیہ (ضم ح ، سک ک ، کس م ، شد ی بفت) صف.
قطعی ، حتمی. سل اور دق کے امراض کا دنیا میں کوئی علاج نہیں یعنی شرطیہ اور حکمیہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۹۳). [حکمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حُکومت (ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
۱. **فرد یا افراد پر مشتمل جماعت یا ادارہ جس کے ہاتھ میں امور مملکت کی باگ ڈور ہو ، (وزرا کی) کابینہ ، وزارتیں اور ان کے ذیلی محکمے ، گورنمنٹ ؛ سلطنت.**

میں چرا کاٹی بندا ، بندہ ہوں تیرے لبہ کا
طالباں سیں تم کرو منع کوں حکومت کا وزیر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۱). کسی بادشاہ ضعیف العقل یا عیاش کے ہاتھ میں زمامِ حکومت رہتی تھی. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین ، ۱ : ۲۷۰). یہ اس لیے تھا کہ ملک میں امن و امان پیدا ہو اور ایک منتظم اور باقاعدہ حکومت کا وجود ہو (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۹۸). حکومت نے سیاچن کے مسئلہ کا بھی سختی سے نوٹس لیا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جون ، ۱). **۲. حکمرانی ، فرمانروائی ، اقتدار.**

حکومت ہے گرچہ ترے جد کے ہت
اپڑے کوں تس لگ بھی کال مجھ سکت

(۱۷۵۴ ، گلشنِ عشق ، ۲۰). سعادت علی خان بہادر وزیر ابنِ وزیر نے ... مسندِ حکومت پر اجلاس فرمایا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۱۷). ان کی حکومت غیر مستقل اور غیروں کی مرضی پر موقوف رہی. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹۶). قرآنِ حکیم ایسی نعمت ہے کہ اگر مسلمان اس کی ہدایت پر عمل کریں تو روئے زمین کی حکومت انھیں مل جائے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جون ، ۱). **۳. قدرت ، اختیار ، تسلّط.**

بس لاتا ہے خرابی بس کرتا ہے ذلیل
بادشاہی ہے اگر دل پہ حکومت رکھیے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۹). بلکہ یہ بھی دعوٰی کیا جاتا ہے کہ پنڈت دیا شنکر نسیم زبان پر اتنی حکومت نہیں رکھتے کہ ہر ایسے مضمون کو جو خیال میں آئے ادا کرتے جائیں. (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۵۸). **۴. سختی ، جبر.** ابجد جلتے ہیں. بھوک کے مارے دم نکل گیا ، اب آئی ہیں تو یہ حکومت. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۲۰). [ع : (ح ک م)].

---اُٹھانا محاورہ.
حکمرانی ختم کرنا ، اقتدار کا خاتمہ کرنا. وہابیوں نے ... آلِ عثمان کی حکومت ہی اٹھا دی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۵۳).

---اُٹھنا محاورہ.
حکومت اٹھانا (رک) کا لازم ، حکمرانی کا ختم ہونا ، اقتدار و حکومت کا خاتمہ ہونا. مذہب کی حکومت اٹھنے ہی کو ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۵).

---جتانا محاورہ.
۱. اقتدار کا زور دکھانا ، حاکمیت کا دبدبہ دکھانا. شب بیدار چڑیاں ، چمگادڑ اور الّو رات کے موکلوں کی طرح اپنی حکومت جتاتے ہوئے نکلے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۸۲). **۲. جبر کرنا ، سختی کرنا ، رعب ڈالنا.** منتظم نے اس پر بھی عملات کو حکومت نہ جتائی ، سوا الہام تفہیم کے کچھ زبردستی نہ دکھائی. (۱۸۵۶ ، طلسم ، لکھنؤ ، ۵ ستمبر (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۰۶)). یہ نوکروں پر ، آپ کی تقلید میں بجا اور بے جا حکومت جتاتا ہو گا. (۱۹۰۶ ، تعلیمی خطبات ، ۱۰۵).

---جُمْہُوری کس صف (---ضم ج ، سک م ، و مع) امث.
وہ طرزِ حکومت جس میں اختیارِ اعلٰی جمہور کے ہاتھ میں ہو اور ایک وقتِ مقرّرہ تک حکومت ان کے چنے ہوئے نمائندوں کی ہو ، عوام کی منتخبہ حکومت. حکومت جمہوری میں عوام الناس جو اکثر وحشی اور جاہل ہوتے ہیں وہ ان خواص پر حکمراں ہو جاتے ہیں جن کو خدا نے عقل و دانش سے بہرہ مند کیا. (۱۸۸۹ ، رسالہ ، حسن ، مارچ ، ۸). [حکومت + جمہور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چَلانا محاورہ.
حکومت کرنا ، حکمرانی کرنا.

ہوں گدائے درِ مے خانہ ، مگر وقتِ سرور
میں ستاروں پہ چلاتا ہوں حکومت اپنی

(۱۹۲۶ ، افکارِ سلیم ، ۲۵۸).

---خودْ اِخْتِیاری کس صف (---و معد ، سک د ، کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
خود مختار حکومت ، حکومت جو کسی ملک ، صوبہ یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی علاقے کے رہنے والے رائے عامّہ کے ذریعے بنائیں. یہ سودا اور دل میں سمایا ہے کہ حکومتِ خود اختیاری مل جائے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۲). حکومتِ خود اختیاری کے اداروں کی اس وقت ترقی ممکن ہو گی جب کہ حکومت کی مالیت میں عدم مرکزیت پیدا کی جائے گی. (۱۹۳۳ ، تاریخ دستورِ ہند ، ۸۲). [حکومت + خود (رک) + اختیار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---دار امذ.
حاکم ، فرمانروا.

ہوئی تدبیر سوں سبوٹ کوں جب پاس
چل آئی سب حکومت دار کے پاس

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۷۹). [حکومت + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دَوْلَتی کس صف (---و لین ، فت ل) امث.
حکومت باعتبار ملکیت. حکومت دولتی کا یہ دعوٰی ہوتا ہے کہ وہ جمہوریت کی صفت رکھتی ہے. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماچس (ترجمہ) ، ۲۹۱). [حکومت + دولت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شَخْصی کس صف (---فت ش ، سک خ) امث.
کسی شخص کی مطلق العنان حکومت. جمہوریت کے بدلے یہ حکومت شخصی ہونے سے لوگوں کا میلان توحّد کی طرف ہو جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، فہرست مضامین ، ب). [حکومت + شخص (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شُرَفا کس اضا (---ضم ش ، فت ر) امث.
وہ حکومت جس میں عنانِ اقتدار شرفا اور امرا کے ہاتھ میں ہو. دستورات سے ایک بادشاہی ہے دوسرے حکومت شرفا کا تیسرا دستور موقوف ہے ملکیت کی حیثیت پر. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماچس (ترجمہ) ، ۲۹۰). [حکومت + شرفا (رک)].

---عَسْکَری کس صف (---فت ع ، سک س ، فت ک) امث.

فوجی حکومت ، وہ حکومت جسے فوجی افسران چلاتے ہوں. الحمداللہ حکومتِ عسکری میں میری شرکت میری ذاتی طلب خواہش سے ماورا رہی ہے. (۱۹۸۳ ، کوربا کہانی ، ۱۵). [حکومت + عسکر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَرنا محاورہ.
۱. **حکمرانی کرنا ؛ ملک کا نظم و نسق چلانا.** خاندان حمادیہ تو الجیریا میں بوجایا میں حکومت کرتا تھا اور خاندان زیریہ کی حکومت ضلع ٹیونس سے کچھ آگے تھی. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹۱). دسویں صدی عیسوی میں خراسان اور بلخ پر سامانی خاندان حکومت کر رہا تھا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۲ : ۱۰۹). ۲. **حکم چلانا ، راج کرنا.** سکھدا اس پریشان حالی میں بھی اس پر حکومت کر رہی تھی. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۳۳). ۳. **دبانا ، زور دکھانا ، سختی کرنا** (نوراللغات).

---کی گھوڑی اَور پَسیری دانَہ کہاوت.
حاکم کی گھوڑی کے لیے تیس سیر دانہ چاہیے گھوڑی تو تین چار سیر کھاتی ہے باقی سائیس وغیرہ اڑا جاتے ہیں ؛ حاکم کے نام سے ملنے والے لوگوں کو بہت لوٹتے ہیں (جامع اللغات).

---نَوعی کس صف(---و لین) امث.
وہ طرزِ حکومت جس میں سادات قوم میں سے عقلا ، امرا اور اتقیا کی ایک جماعت حکمرانی کرے اور کوئی بادشاہ نہ ہو. حکومت نوعی کبھی اس ملک میں نہیں ہوئی ، مگر طوائف الملوکی بہت دفعہ ہو چکی ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مارچ ، ۷). [حکومت + نوع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حکُومَتی (ضم ح ، و مع ، فت م) صف.
حکومت سے متعلق یا منسوب ؛ حکومت کا ، سرکاری. (بدھ مذہب) اڑھائی سو سال قبل مسیح میں ہندوستان کا حکومتی مذہب بن گیا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۳۸). حکومتی اقتدار اندرونِ ملک میں انتہائی سختی ہی سے قائم رکھا جا سکتا تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۰). [حکومت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَلِیسیا (---فت ک ، ی مع ، کس س) امذ.
عیسائیوں کی اس جماعت کی حکومت جو حضرت مریم کا بت پوجتی ہے (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱۹). [حکومتی + کلیسیا (رک)].

حِکَّہ (کس ح ، شد ک بفت) امث.
۱. **سوکھی کھجلی ، کُھل یا خارش کی بیماری.** کُل---حکّہ واقعی ہوتی ہے لیکن رطوبت نہیں نکلتی. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۶). مصفی خون ہونے کی وجہ سے جذام اور جرب و حکہ میں مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۶۲). ۲. **جانوروں کی کھانسی** (جو بلغم کی زیادتی کی وجہ سے ہو). حکہ یعنی کھانسی- اس مرض میں جانور مثل کبوتر کے آواز کرتا ہے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۱۷۰). [ع : حِکّۃ (ح ک ک)].

حَکّی (فت ح ، شد ک) امث.
(نقش وغیرہ کو) کھرچ کر مٹانے کا چاقو (پلیٹس). [ع :(ح ک ک)].

حَکیم (فت ح ، ی مع) امذ.
۱. **صاحبِ حکمت ، فلسفی ، عالم ، دانا ، دانشور ، باشعور**

دنیا کا حکمت نا بوجھیں ہرگز حکیماں علم سوں
کوز و ترنا عیش کا نس دن پیا کے نام پر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۵). بڑا دانا حکیم گزرا ہے. اس کا قول ہے کہ ظالم اور خود مختار حکومت بھی زیادہ خراب نتیجے پیدا نہیں کر سکتی اگر اس کی رعایا میں ... شخصی ترقی موجود ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳۷).

جو مکی و مدنی ہو وطن کا بے وطنی
حکیم و حاملِ احکام و حاکم وحکم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۶). ۲. **علم طبابت جاننے والا ، یونانی اور دیسی طریقہ طب سے علاج کرنے والا ، طبیب.**

ہو درد کا علاج کرن توں حکیم ہے
سو آہ درد دیکھ حکیماں کدہیں نہ رنج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷).

مجھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نئیں علاج برہ کے سقیم کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).

یہ سُن کے بولی سراسیمہ ہو کے وہ صابر
کوئی حکیم وہاں ہے علاج کی خاطر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۹۲). حکیموں جراحوں کی طلبی ہوئی. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۶۱). ۳. **اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.**

تمہیں ہے خلیل ہور تو نہیں کریم
تمہیں ہے عزیز ہور تو نہیں حکیم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱). وہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳). خداوند عالم نے خود اپنی کریم ذات کو حکیم سے موسوم کیا ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳). ۴. **حکمت والا ، قرآن کی صفت** (اس کی صفات میں سے). قسم ہے قرآن کی جو کہ حکیم ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۱ : ۳۵). [ع : (ح ک م)].

--- اُمَّت کس اضا(---ضم ا ، شد م بفت) امذ.
ایک لقب ، ملت اسلامیہ کا بہت بڑا عالم اور دانا. کوئی بندہ بشر بھی حق شکر سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا ... حکیم اُمت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرما گئے ہیں. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۰). [حکیم + امت (رک)].

---اَوروں کی دَوا کَرے آَپنی نَہ کَرے کہاوت.
اوروں کو نصیحت کرے اور خود نہ سمجھے (جامع اللغات).

---جی امذ.
حکیم کے ساتھ تعظیم کے لیے استعمال کرتے ہیں.

سمجھو نہ سہل تم خفقان کو حکیم جی
حضرت اسے ہیں جانتے ہمزادۂ جنوں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۹). حکیم جی سنجیدہ پرانے سن تھے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۰۳). [حکیم + جی ، لاحقۂ تعظیم و تکریم]

ـــ حاذِق کس صف (ـــ کس ذ) امذ.
۱. کامل طبیب ، ماہر حکیم. اس شہر مینو سواد میں ایک حکیم حاذق آیا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰). ۲. ایک خطاب جو حکیموں کو دیا جاتا ہے (جامع اللغات). [حکیم + حاذق (رک)].

ـــ خانی کَٹار (ـــ فت ک) امذ.
ایک قسم کا کٹار. اس میں حکیم خانی کٹار وہ بھی اتنا لمبا کہ اس کی نوک تھوڑی سے جا ملے. (۱۹۳۵ ، دیباچہ سفرنامہ مخلص ، ۰۸). [حکیم خان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + کٹار (رک)].

ـــ طَبیعیّات کس اضا (ـــ فت ط ، ی مع ، کس ع ، شد ی) امذ.
علومِ طبعی کا ماہر ، طبیعیات کا عالم. اس سے توقع کی جا سکتی ہے ... ایک قانون داں ایک طبیب ... یا ایک حکیم طبیعیات کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک انسان کی حیثیت سے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۵). [حکیم + طبیعیات (رک)].

ـــ عَلَی الْاِطْلاق (ـــ فت ع ، ل ، غم ی ، ا ، سک ل ، کس ا ، سک ط) امذ.
رک : حکیمِ مطلق. حکیم علی الاطلاق نے واسطے دفع حرارت و تقویت قلب کے طباشیر سحر کو ظاہر فرمایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۵). حکیم علی الاطلاق... بد نصیب ماں ، تیرے عفو کی منتظر کرم کی امیدوار ہے. (۱۹۱۷ ، ثانی عشو ، ۸۳). [حکیم + ع : علیٰ = پر + رک : ال (۱) + اطلاق (رک)].

ـــ کو قارُورے سے کیا لاج کہاوت.
اپنے بیٹے سے شرم نہیں کرنی چاہیے (جامع اللغات).

ـــ مَشْرَب (ـــ فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
طبیعت یا مزاج کے لحاظ سے حکیم ، حکیمانہ طبیعت رکھنے والا. خواجہ فرید الدین احمد ایک حکیم مشرب یا صوفی منش آدمی تھے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۵). [حکیم + مشرب (رک)].

ـــ مُطْلَق کس صف (ـــ ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
کامل حکمت والا ، (مراد) اللہ تعالیٰ. وہ ... سب سے بڑا حکیم مطلق ہے اس کی کوئی بات حکمت اور منفعت سے خالی نہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۹). اللہ جلّ شانہ جیسے خالق اکبر اور حکیم مطلق نے کوئی چیز فضول و بے کار پیدا نہیں کی. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۹). [حکیم + مطلق (رک)].

حَکیمانَہ (فت ح ، ی مع ، فت ن) صف.
۱. حکمت آمیز ، عالمانہ ، عاقلانہ ، حکیم کی طرح ، عالم اور دانا کی طرح ، حکیم کے لائق ، حکیم کے مانند. اس کی رائیں اسلام کے متعلق ، ایک فسانہ گو کی رائیں ہیں نہ کہ حکیمانہ اور عقلانہ ہیں (۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۱ : ۱۲۹). بہت سے اخلاق ، اصلاحی اور حکیمانہ پہلو بھی اسلام میں داخل ہوگئے. (۱۹۷۶ ، میرانیس : حیات اور شاعری ، ۱۷۵). ۲. شاطرانہ ، عیّارانہ. جب انگریزی توپوں نے گرچوں اور سنگینوں نے حکیمانہ توڑ جوڑ نے ہمارے ہاتھ سے تلوار چھین لی. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۰۶). [حکیم (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

حَکیمڑا (فت ح ، ی مع ، سک م) امذ.
حکیم کے لیے کلمۂ تحقیر. وہ ... حکیمڑا اپنے داماد کو یہ بھی دے گیا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۳۵). [حکیم (رک) + ڑا ، لاحقۂ تحقیر]

حَکیمی (فت ح ، ی مع) امث.
۱. حکیم کا ، حکیم کے متعلق ؛ حکیم کا کام ، حکمت ؛ طبابت ، طبابت کا پیشہ. ایک حجام جراحی کے کسب اور حکیمی کے فن میں یکتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۶). ایک جراح میرا آشنا ہے اس حکیمی کے فن میں اور جراحی کے کسب میں بڑا ہی یکّا ہے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۰). ۲. فلسفہ و منطق وغیرہ کا علم ، فلسفہ دانی.

حکیمی نا مسلمانی خودی کی کلیمی رمزِ پنہانِ خودی کی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۵۰). [حکیم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا ف م.
طبابت کرنا (جامع اللغات).

حَکیمِیَّہ (فت ح ، ی مع ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
ایک گروہ صوفیا جس کے بانی و امام کا نام حضرت عبداللہ محمد بن علی الحکیم ترمذی ہے (ماخوذ: فرقے اور مسالک ، ۷۵). حکیمیہ کے پیشوا حضرت ابو عبداللہ حکیم ترمذی کے مذہب کو روشنی میں لاتا ہوں. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب (ترجمہ) کشف المحجوب ، ۳۸۸). [حکیم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَل / حَلّ (فت ح) امذ (شد ل بحالت ترکیب).
۱. (اَ) انکشاف ، کھولنے یا سلجھانے کا عمل ، سلجھاؤ ، عقدہ کشائی ، آسان کرنے کا عمل (مشکل کام ، راز ، یا معمّہ وغیرہ کا).

دیا میراں دو عالم کا اپن ہت میں جگت سائیں
کیا رازِ نہاں ظاہر ہوا حلِّ معمّارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).

مدّت کے بعد آج کیا جوں ادا سوں بات
کھلنے سوں اس لباں کے ہوا حلِّ مشکلات

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۹). حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چاہتے تھے کہ یہ نکتہ حل ہو. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۹). معمّہ صحیح حل کرنے پر انعام ملا ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۰۹). اف : کرنا ، ہونا. (اا) کسی سوال کا صحیح جواب ، کسی مسئلے کی توضیح. اگر کوئی مقام حل نہ ہو تو اپنی جماعت کے ہم سبقوں اور ہم استعدادوں سے مباحثہ لازم ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶). مسئلہ تصویر پر آپ نے خوب لکھا

اور اصول تشریعی واضح کر کے کئی اور مسائل کو بالکنایہ حل کر دیا. (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۶). اف : کرنا ، ہونا. ۲. **کھولنے یا ملانے کا عمل (کسی چیز کو رقیق شے میں اس طرح ملانا کہ وہ چیز کلیۃً یا اس کا بیشتر حصّہ رقیق شے کا جزو بن جائے) ، کوئی چیز دوسری چیز میں تحلیل کرنے یا ہونے کا عمل.**

دوا وہ بادہ گلگوں میں حل کی
وہ غافل تھا اسے جلدی پلا دی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۸۳۰).

میں سمجھ سے کیا کہوں کہ سخن میں کیا ہے حل
کس شوخ کا تبسم پنہاں ترے لیے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴). تعدیلی مالیکیول سب سے کم حل ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۹). اف : کرنا ، ہونا. ۲. **محلول**

دے سبز سبزی میں یوں صاف جل
رہے کے زمرد کے تختے ہو حل

(۱۹۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۹۹). ۴. **پسائی ؛ گھٹائی ؛ رگڑائی.** حل کے معنی پیسنے کے ہیں. اصطلاح میں خشک اور سخت فلزی دوا کے نرم و رقیق کرنے کو کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۱۳۹). [ع : حلّ (ح ل ل)].

---**پذیر** (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
حل ہونے والا ، گھل جانے والا. تمام معدنی نمک ایک حد تک پانی میں حل پذیر ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۳۷). متعدد مالیکیول حل پذیر منفاپوں کے گرد محیط ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۹۰). [حل + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---**پذیری** (---فت نیز کس پ ، ی مع) امث.
حل پذیر (رک) کا اسم کیفیت. ایسیٹون میں منفاپوں کی حل پذیری پانی یا میتھنول جیسے محلول جتنی اہم نہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۹۰). [حل + ف : پذیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**کاری** امث.
سونے چاندی کو محلول کر کے پھول پتی یا دیگر نقوش بنانے کا کام نیز اس طرح بنائے ہوئے نقوش ، ملمّع سازی (نوراللغات ؛ پلیٹس). [حل + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**ملح** کس اضا (---کس م ، سک ل) امذ.
نمک کا محلول ؛ وہ پانی جس میں نمک حل کیا گیا ہو (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۲۲۲). [حل + ملح (رک)].

---**و بست** (---و مع ، فت ب ، سک س) امذ.
رک : حل و عقد (جامع اللغات). [حل + و (حرف عطف) + ف : بست ، بستن - باندھنا].

---**و عقد** (---و مع ، فت ع ، سک ق) امذ.
۱. **کھولنے اور باندھنے کا عمل ، عزل و نصب ؛ دیکھ بھال ؛ انتظام ، نظم و نسق.** منصب احتساب کہ رتق و فتق اور قبض و بسط اور حل و عقد اس معروف اور نہی منکر اس کے قبضے میں ہوتا ہے تا کہ وہی شخص نہایت امانت و دین داری اور کمال دیانت اور پرہیزگاری سے شرائع اسلام خلق میں جاری کرے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۷). تمام مسلمانوں کا حل و عقد آپ کے ہاتھ میں دے دیا. (۱۹۰۳ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۹۹). ۲. **اختیار ، اقتدار** (بیشتر صاحب ، اہل ، ارباب **جیسے الفاظ کے ساتھ آتا ہے**). ہمارے اہل حال و عقد کے مشورے سے یہ ثابت ہو گیا. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۶۰). موصوف ... ارباب حل و عقد کے ذریعہ صدر مملکت کے انتخاب کی تجویز پیش کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۷). ۳. **تجزیہ و تحلیل.** ہر ایک چیز کے سیال اور غیر سیال اجزا جدا جدا کئے ان کے لیے ظروف ، پھنیاں .... ایجاد کیں حل و عقد کے لیے جن اندازوں کی ضرورت تھی ان کو محکم اصول سے ترتیب دیا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۵۳). [حل + و (حرف عطف) + عقد (رک)].

حِلّ (کس ح ، شد ل) امذ.
مکۂ معظّمہ میں حرم شریف سے باہر کا علاقہ. حکم کیا مارو جہاں پاؤ حل اور حرم میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۵).

کعبہ و حِلّ و حرم سقف و ستون و محراب
زمزم و کوہ صفا سدرہ و طوبیٰ و حجاب

(۱۹۳۱ ، محب (سید محمد علی خان) ، مراثی ، ۹۰). [ع : (ح ل ل)].

حُلاب (ضم ح) امذ نیز امث.
ایک روئیدگی ہے ، بہت چھوٹا بوٹا ہوتا ہے اور ایک بالشت کی مقدار میں لمبا ہوتا ہے ، پتّے اور شاخیں بہت باریک ہوتی ہیں ، پھول بہت چھوٹا اور سفید ہوتا ہے اور بیج رائی کے دانے کے برابر ، عمارتوں کی دیواروں کھنڈروں اور شکستہ مکانوں میں یہ چیز پیدا ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰). [ع].

حَلّاج (فت ح ، شد ل) امذ.
۱. **روئی دُھنے کے پیشے سے تعلق رکھنے والا ، دُھنیا ، ندّاف ، پنجیارا.**

کون کہتا ہے کہ حلّاجوں کا یہ دستور ہے
کلمۂ حق جو کوئی بولا وہی منصور ہے

(۱۸۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۳۲).

ہمیں ہاتھ آئے جو کفش ان کی کریں ہم سرتاج
نام پاک ان کا حسین اور تھا پیشہ حلّاج

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۸۸). ۲. **لقب حسین بن منصور کا (ایک مشہور صوفی جنہوں نے انا الحق کا دعویٰ کیا اور ان کو سولی پر چڑھایا گیا).** حسین بن منصور حلاج ... دیوانہ نہیں تھا. (۱۹۸۳ ، مخمور ، ۳). [ع : (ح ل ج)].

حَلّاجی (فت ح ، شد ل) امث. (الف) امث.
روئی دُھنے کا کام یا پیشہ ، بنولے سے روئی کو الگ کرنے کا کام یا پیشہ. کوئی پنبہ دانہ بوتے حلاجی اور نداف کرتے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۸). (ب) صف. **ایک فرقہ جو اپنے کو حضرت حسین بن منصور حلاج کا معتقد ظاہر کرتا ہے.** دوسرا فرقہ حلاجیاں ہے جن کے نزدیک ترک شریعت اور الحاد موجب نجات ہے.

(۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمۂ کشف المحجوب ، ۲۷۲)۔ [حلاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت / نسبت]۔

حَلّاف (فت ح ، شد ل) امذ۔
بہت زیادہ قسم کھانے والا ، حلف اٹھانے کا عادی۔

زر دوست ، ہوا پرست ، خوش بین ، شاطر
حلّافِ مہین اور کذّابِ اشر

(۱۹۶۷ ، لحن سرمد ، ۱۹۰)۔ [ع : (ح ل ف)]۔

حَلّاق (فت ح ، شد ل)۔ (الف) امذ۔
سر کے بال تراشنے والا ، بال بنانے والا ، حجّام ، نائی۔ سرتراش جس کو فارسی میں موتراش اور عربی میں حلاق کہتے ہیں اہل ہند غلطی سے اس کو حجام کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۹)۔ (ب) امث۔ **بال صفا ، بال مونڈنے والی دوا** (خزائن الادویہ ، ۱ : ۱۱۰)۔ [ع : (ح ل ق)]۔

حَلال (فت ح) صف۔
۱. (الف) **مطابق شرع ، روا ، جائز ، مباح (حرام کا نقیض)۔** جو قوم کافر ہے جہال ہے ، مسلمانوں کوں خون انوکا حلال ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲)۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال کیا اسے حلال جاننا۔ (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۷)۔ حلال و حرام کے جو احکام آنحضرت پر نازل ہوتے تھے ان پر ایمان لایا۔ (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۵۱)۔ میں حلال اور حرام گوشت میں ذرا بھی تمیز نہیں کر سکتا۔ (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۴۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ (ب) **(عورت جو مرد پر از روئے شرع جائز ہو) منکوحہ ، بیوی۔**

وہ فرزند سو ہے سیں نونہال   وہ عورت امانت ہے اس کی حلال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۸)۔

میں ہوں مرد تیرا تو میری حلال
مجھے دیکھ خوشحال نئیں ہوتی اہتال

(۱۹۶۷ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، ۹)۔ ۲. **ذبح (شریعت کے مطابق چھری پھیرنا)۔** جنگل کے چرند و پرند شکار کرتے ، حلال کر کے نمکدان سے لون نکال ، چقماق سے آگ جھاڑ ، بھون بھان کر کھا لیتے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۰)۔ چوبدار۔ مصیبت کیا آج حلال ہونے میں گھسیٹے۔ جو اللہ کی مرضی ہو بھائی۔ (۱۸۸۴ ، جام سرشار ، ۹۶)۔ میں نے جھٹ چاقو نکال بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اسے حلال کر دیا۔ (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۰۲)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ ۳. **ہلاک کیا ہوا ، قتل کیا ہوا۔**

وہ زخم کھائے ہیں تیغ غم کے کہ دل کا احوال کچھ نہ پوچھو
شہید بھی ہے ذبیح بھی ہے قتیل بھی ہے حلال بھی ہے

(۱۸۴۸ ، کلیات سفدر ، ۲۳۷)۔ ۴. **(وہ شخص) جو احرام سے نکلا ہو ، جس نے احرام اتار لیا ہو۔** حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم حلال تھے یعنی احرام نہیں باندھا تھا کہ احرام باندھیں پھر جب توجہ کریں طرف منیٰ کے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۳)۔ ۵. **عورت جو عدت کے دن پورے کر چکی ہو** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۶. **جائز طور پر کمایا ہوا۔** مجھے ڈر ہے کہ قیامت کے دن شیخ کی حلال روٹی ، میرے آب حرام (شراب) سے بازی لے جا سکے۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیات حافظ ، ۲۹)۔ انہیں رزق حلال پیدا کرنے کے مواقع بھی مہیا کیے جائیں۔ (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۹ اگست ، ۳)۔ ۷. **کھانے کے قابل (جانور)** (جامع اللغات)۔ [ع : ح ل ل]۔

ـــــ الدَّم (ـــــ ضم ل ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امذ۔
جس کا خون بہانا جائز ہو۔ قاضی صاحب نے اون پر "حلال الدم" کا فتویٰ دے ہی دیا۔ (۱۹۲۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (دیباچہ) ، ۹)۔ آپ نے خود "حلال الدم" کہا تھا اور اب آپ اپنے الفاظ واپس نہیں لے سکتے۔ (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۳۷۶)۔ [حلال + رک : ال (۱) + دم (رک)]۔

ـــــ تھوڑا حَرام بَہُت کہاوت۔
تھوڑی حلال کی کمائی میں زیادہ برکت ہوتی ہے ، حرام کی بہت میں کچھ نہیں بنتا ؛ حلال تھوڑا ملتا ہے حرام بہت (جامع اللغات)۔

ـــــ خوار (ـــــ و معد) صف۔
وفادار۔

تو توں میرا حلال خوار   کوفے جا کر اس کوں مار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۶ (الف))۔ [حلال + ف : خوار ، خوردن ۔ کھانا]۔

ـــــ خور (ـــــ و معد نیز مج) امذ۔
۱. **حلال کی روزی کھانے والا۔** نوکرے بھر بھر کر کثافتیں اٹھا پھینکتے ، فرمایا کہ بڑی محنت کی روٹی کھاتے ہیں ، انہیں حلال خور کہنا چاہیے آج تک وہی نام چلا آتا ہے۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲۰۰)۔

کہتے ہیں اس ادا سے وہ مجھ کو نمک حرام
جیسے بڑے کہیں کے وہی ہیں حلال خور

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۰)۔ ۲. **خاکروب ، مہتر ، بھنگی۔** حلال خور نہ ہوتے ، چمار آخور نہ ہوتے ، کیا کوڑا تم اٹھاتیں۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۲۱)۔ صبح کو وہ گئے اور لیو حلال خوروں کو دلیے۔ (۱۹۷۵ ، ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ، ۱۷۱)۔ [حلال + ف : خور ، خوردن ۔ کھانا]۔

ـــــ خورَن / خورَنی (ـــــ و مج ، فت ر / و مج ، سک ر) امث۔
بھنگن ، مہترانی۔ پردہ کی وجہ سے حلال خورنیاں آسانی سے پاخانوں تک نہیں پہنچتی ہیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت بجہت مدارس ہند ، ۱۹۸)۔ [حلال + ف : خور (رک) + ن / نی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ خوری (ـــــ و مج) امث۔
۱. **حلال کھانا ، جائز کمائی کھانا۔** میں نے کہا تم حلال خوری پہ اتری ہو تو سب کھا لو۔ (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۵۰)۔ ۲. **مہترانی ، بھنگن۔** ہماری اماں جان ہمیشہ حلال خوری سے تمہارے یہاں کے حالات پوچھا کرتی تھیں۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۱)۔ دھوبنیں ، مالنیں ، کہارنیاں ، حلال خوریاں ، تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائیں گی۔ (۱۹۷۵ ، ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ، ۱۷۰)۔ [حلال + ف : خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت / لاحقۂ تانیث]۔

--- روزی (---و مج) امث.
وہ روزی جو محنت کر کے کمائی جائے (جامع اللغات). [حلال + روزی (رک)].

--- زادگی (---فت د) امث.
جائز پیدائش ، شرافت ، دیانت داری (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلال + ف : زادہ ، زادن - جننا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- زادہ (---فت د) امذ.
۱. مرد اور عورت کے ایک دوسرے کے ساتھ نکاح کے بعد جو اولاد ہو ؛ وہ بچہ جو نکاح سے پیدا ہوا ہو ، جائز اولاد. خبر میں آیا ہے کہ غماز حلال زادہ نہیں ہوتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۷). رشوت صرف بے ایمان کی اجرت ہے وہ حرام زادہ اور حلال زادہ نہیں دیکھتی. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۶ : ۳). **۲. شریف ؛ دیانت دار** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). **۳. (عور) شریر** (نوراللغات). [حلال + ف : زادہ ، زادن - جننا].

--- طَیِّب کسی صفت(---فت ط ، شد ی بکس) صف.
شرعاً جائز اور پاک. شیخ نے مسکرا کر فرمایا مال تو حلال طیب ہے. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۹۲). [حلال + طیب (رک)].

--- کا صف.
۱. وہ بچہ جو نکاح سے پیدا ہوا ہو ، ولدالحلال ، مباح ، جائز (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. رک : حلال زادہ نمبر ۲** (جامع اللغات). [حلال + کا ، حرف اضافت].

--- کر کے کھانا محاورہ.
محنت کر کے کھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. ذبح کرنا ، قتل کرنا ، گلا کاٹنا.

تڑپ رہی ہے مرے دم تلک یہ خوں ریزی
حلال کر کے مجھے پھینک دو گے خنجر کو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۳).

قاتل ، حلال دوسرے خنجر سے کر ہمیں
اس میں حرام خون بھرا ہے رقیب کا

(۱۹۲۳ ، دیوان بے مثال ، ۲۰). **۲. مارنا پیٹنا ؛ بہت زیادہ تکلیف دینا ، سخت سزا دینا.**

جلاد ہے کہ یہ کوئی قاتل ہے کون ہے
بے تیغ کر رہی ہے جو سب کو حلال دھوپ

(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۹). میں آج اس کھلاون کو حلال کر ڈالوں گا مردود اتنی دیر لگا رہا ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۷). **۳. شعر کو توڑ مروڑ کر پڑھنا ، شعر کو غلط سلط پڑھنا.** متبنی کو کیا خبر تھی کہ بتاشوں کی گلی میں نذیر احمد کے کمرے میں اس کے اشعار مولوی رضا صاحب اس طرح حلال کریں گے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۲). **۴. کسی امر کے ارتکاب یا کسی چیز کے کھانے پینے کو جائز کر دینا.**

گر محتسب کو خون ہمارا کیا حلال
یارب بھلا شراب تو ہم پر حلال ہو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۷). جو کچھ خدا نے حلال کر رکھا ہے اسے حلال سمجھے اور جو حرام کر دیا ہے اس سے بچا رہے. (۱۹۴۶ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۷ : ۱۰). **۵. شریعت کے موافق جانور کی گردن پر چھری پھیرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- میں حَرَکَت حَرام میں بَرَکَت کہاوت.
۱. الٹی بات ، زمانے کی نیرنگی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. نیک کاموں میں تکلیف ہوتی ہے بروں میں آرام ہوتا ہے ؛ راشی مزے اڑاتا ہے دیانت دار ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے** (جامع اللغات).

--- نَمَک (---فت ن ، م) صف.
وفادار (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلال + نمک (رک)].

--- ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. حلال کرنا (رک) کا لازم. کسی چیز کا جائز ہونا ؛ ذبح کیا جانا ؛ قتل ہونا ، مار ڈالنا.

ہے دوست پر حلال عدو پر حرام ہے
سرکارِ ابنِ فاطمہ میں فیضِ عام ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳). جن چیزوں کا تو ذکر کر رہی ہے وہ تجھ پر حلال ہو چکی ہیں. (۱۹۶۵ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۶ : ۲۶۴). ٹخنے تک دھوتی کا پاؤں بھی حلال ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۳۶). **۲. قربان ہونا ، فدا ہونا.**

آنکھیں رونے سے لال لال ہوئیں   ہرنیاں دیکھ کر حلال ہوئیں

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۸۴).

حَلّال (فت ح ، شد ل) صف.
حل کرنے والا (مشکلات ، مہمات کا)؛ مشکل کو آسان کرنے والا ، عقدہ کُشا.

تو حلالِ مشکل توں مفتیِ دیں
توں فاضل توں کشافِ علم الیقیں

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۷).

تو ہے کہ تجھ کو کہتے ہیں حلالِ مشکلات
تو ہے کہ حلقہ زن ہے ترے در پہ کائنات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۹).

حلالِ مشکلات ہو حاجت روا ہو تم
شیرِ خدا ہو ثاقبِ خیرالوریٰ ہو تم

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱۹۳).

مسئلہ مشکل و پیچیدہ یہ کچھ ایسا ہے
کہ کرے گی اسے حل تیری ہی عقلِ حلال

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱۳). الیکشن کے سلسلے میں بھی مسجد کو ... «حلالِ مشکلات» قرار دیا گیا ہے. (۱۹۵۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۹ اگست ، ۳). [ع : (ح ل ل)].

حَلالَہ (فت ح ، ل) امث.

۱. (الف) وہ مطلقہ عورت جو دو بارہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر لے (اپنے دوسرے شوہر سے طلاق لینے کے بعد).

آئے ہو اب ، تو دخترِ رز دیکھتے ہو کیا
مشرب میں ہے کشو یہ تمہاری حلالہ ہے

(۱۸۷۲ ، حاتم ، د ، ۱۱۸). ۲. **مطلقہ کا دوسرے شخص سے عارضی نکاح کرنا اور پھر طلاق لینا تا کہ پہلے شوہر سے نکاح ثانی جائز ہو جائے.** اگر حلالہ کرنا جائز ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ... حلالہ کی تدبیر بتلا دیتے. (۱۸۹۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۰۳). تجدید نکاح کر نہیں سکتا ، اس لیے حلالہ نہایت ضروری ہے. (۱۹۳۱ ، زہرا (ترجمہ) ، ۹۰). ۳. **جائز بیوی ، منکوحہ.** عقل کے نزدیک بد ہے کہ ... اپنی حلالہ کی قربت تو چھوڑ کر حرام کے مقاموں میں پرائی خبیث عورتوں سے صحبت رکھے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۸۰). **وفاداری و خدمت گزاری سے صاحبقران اعظم کی زنان حلالہ میں داخل ہو گئی ہے.** (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۷۰). [حلال (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---- کَرنا ف م.

مطلقہ کا دوسرے شخص سے عارضی نکاح کرنا یا مطلقہ سے کسی کا عارضی نکاح کرنا تا کہ پہلے شوہر سے اس عورت کا نکاح ثانی جائز ہو جائے. اگر نکاح کیا عورت سے شرط پر حلالہ کے تو مکروہ ہے... اور یہ نکاح اس واسطے مکروہ ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلال کی جاوے. (نورالہدایہ ، ۲ : ۶۲).

---- ہونا ف م.

مباح ہونا ، جائز ہونا ، نکاح میں آنا.

مکر وقتِ پیش ہو جب جلوہ گر حلالہ ہو اس پر وہ زن بے خطر

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۲۳۷).

حَلالی (فت ح) (الف) صف.

۱. (أ) وہ بچّہ جو نکاح سے پیدا ہوا ہو ؛ حلال کا ، حلال زادہ ؛ جائز اولاد. نصب ان کا حلالی ہے عدو اس کا حرامی ہے. (۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۹). ان کی (فاحشہ عورتوں کی) اولاد ، اصل اور حلالی اولاد کے برابر سمجھی جاتی تھی. (۱۹۳۰ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۹۲). (أأ) (بطور طنز) بے غیرت ، بد معاش ، حرامی ، شریر. ایک تو ایسا حلالی تھا کہ جہاں بھیڑ زیادہ دیکھی اور اس نے اکائی لی ، دوسرا چیخا ، اے پٹھے اور سب بھاگے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۰۷). ۲. **ذبح کرنے میں مشاق.**

ذبح کرنے میں خنجرِ ابرو
سچ تو یہ ہے بڑا حلالی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۳). ۳. تازہ (جامع اللغات ، اسٹین گاس). (ب) امذ آزادی ، جواز (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---- پَن / پَنا (---- فت پ) امذ.

شرارت ، بد تمیزی ؛ **چالاکی.** سی بھی لاچاری اس حلالی پن پہ اتر آیا. (۱۹۲۷ ، ترالی اردو ، ۲۱). یوں کہ کو یں ہزار حلالی مرے ہونگے جدیہ (جب کہ یہ) ایک ... پیدا ہوا ہو گا ، اور وں ہزار حلالیوں کا حلالی پنا بھی وس نی میں آ گیا ہو گا. (۱۹۲۷ ، ترالی اردو ، ۳۶). [حلالی + پن/پنا ، لاحقۂ کیفیت].

حَلانی (فت ح) امذ.

اگر (ایک درخت کی لکڑی جو جلنے سے خوشبو دیتی ہے) کی ایک ادنیٰ قسم. اگر کی بہت سی قسمیں ہیں ہندی ... قطعی ، چینی ، حلانی ... زیطاق. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۳). [ع : غلم].

حَلاوَت (فت ح ، و) امث نیز امذ (شاذ).

۱. مٹھاس ، شیرینی. عدل جیل ہے یعنی ممکن کا حلاوت اس تن میں کون ہے ، سو بوجکر دل کے خطرے سے پاک ہونے تو طریقت میں جیلی بولتے ہیں. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۲۶).

ترے لباں کی حلاوت کو رکھ نظر بھیتر
شکر کھلی ہے جدی ہور کھلا ہے قند جدا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲).

انگبیں میں نہ لبن میں ہے حلاوت ایسی
اے صنم شربتِ دیدار جو تیرا ہے لذیذ

(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۳۶).

تری ہر ادا لذّت بے نہایت
حلاوت میں قند و شکر بن گئی تو

(۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۱). دونوں کے دلوں میں اس انمٹ لمحے کی حلاوت گھلی ہوئی تھی. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۲۳). ۲. (أ) **مزہ ، ذائقہ ، لذّت.**

جس شعر میں کمالاً نہ ہے مذاقِ وحدت
طعمہ ہے بے نمک اور میوہ ہے بے حلاوت

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۸۲). کھانے پینے کی حلاوت ، نہ پہننے کی کچھ گت. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۸۳). (أأ) **ذوق ، مذاق.**

جسے کچھ بھی حلاوت معرفت کی ہے سمجھتا ہے
حقیقت میں ہیں سب یک ذات جیسے قند اور اولا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۶).

ذوقِ ایماں اور عبادت کی حلاوت ہو نصیب
عاقبت بالخیر ہو اپنی خدا کے واسطے

(۱۹۰۹ ، صد رنگ ، ۹۳). ۳. **کیف ، لطف ، سُکھ ، چین ، آرام.**

بے ہستی کچھ اک اوں حلاوت نہیں مقیم و مسافر کوں راحت نہیں

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۳۹).

تھی جن سے زندگی کی حلاوت وہ چھٹ گئے
دو تین گھر بھرے ہوئے اک دم میں لٹ گئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷۳). زندگی میں تو مجھکو حلاوت نہ رہی ، لیکن آپ ساتھ ہوں تو موت میں اطمینان اور حلاوت کی امید ہے. (۱۹۱۸ ، خطوط اکبر ، ۹۲). بسنت ... جس میں جاڑے کی کپکپی ہوتی ہے اور گرمی کی حلاوت بھی (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۷۵). ف : الھانا ، الھنا ، پانا. [ع : (ح ل و)].

حَلاوی (فت ح) امث.
وک : حلابہ، حلاوی۔ غالباً یہ وہی قسم ہے جس کا ذکر مولف نے ... حلابا یا حلوہ کے نام سے کیا ہے (۱۹۰۷ء، ملاحت النخل، ۳۵۰).
[ع : (ح ل و)]۔

حَلابَہ (فت ح، ی) امث.
یہ ایک قسم ہے خرما کی جو زیادہ شیریں ہوتی ہے (ملاحت النخل، ۳۱)۔ [ع : (ح ل و)]۔

حَلَب (فت ح، ل) امذ.
ملک شام کا ایک شہر جہاں کے آئینے مشہور ہیں۔

حلب خلق میں ہے سینہ ترا آئینہ
عدنِ علم میں ہے قلب مصفا گوہر
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۹).

آئینہ دیکھ دیکھ کے اس نے بنائی زلف
پہنچی کمک حلب سے برابر تتار میں
(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۱۳۳)۔ [ع]۔

حَلَبلاب / حِلَبلاب (فت نیز کس ح، کس ل، سک ب / کس ح، سک ل، فت ب) امذ.
یہ عشق پیچے کی ایک قسم ہے درختوں کی شاخوں پر لپٹ جاتا ہے (خزائن الادویہ، ۳ : ۳۱)۔ [ع]

حَلبُوب (فت نیز ضم ح، سک ل، و مع) امذ.
ایک روئیدگی ہے جس کے پتے جنگلی تلسی کی طرح مگر اس سے چھوٹے اور اس سے کم دبیز ہوتے ہیں ایک جانب ان کے باریک رواں ہوتا ہے اس کی شاخوں میں گانٹھیں ہوتی ہیں اور بہت سی ٹہنیاں ان گانٹھوں میں سے پھوٹتی ہیں اس کی دو قسمیں ہیں، نر اور مادہ (خزائن الادویہ، ۳ : ۳۱)۔ [ع]۔

حُلبَہ (ضم ح، سک ل، فت ب) امث.
ایک ساگ کا نام، میتھی۔ اور اقسام ساگ مثل حلبہ اور شبت کے یعنی میتھی اور سویہ اور پالک ... ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۸۳۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۳)۔ حلبہ یعنی میتھی لے کر بقدر ضرورت پانی ڈال کر پکائیں۔ (۱۹۳۵ء، چشمۂ صحت، دہلی، اکتوبر، ۹)۔ [ع : حُلْبَۃ (ح ل ب)]۔

حَلَبی (فت ح، ل) صف.
۱. شہر حلب (وک) سے منسوب، حلب کا بنا ہوا، حلب کا باشندہ، سکونت پذیر، حلب سے متعلق۔

ممکن نہیں جو غیر کا اس میں نہ پڑے عکس
یہ آئینۂ صاف دلاں گو حلبی ہے
(۱۷۷۲ء، فغاں، انتخاب دیوان، ۱۸۷)۔

خط جو نکلا تو اوٹھی آئینۂ رخ سے نقاب
زنگیوں نے حلبی فوج کا لشکر توڑا
(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۲۰)۔

زخم کھانے کی نہ پروا تھی دم جانبازی
حلبی ہو گئے حیراں تو پریشاں رازی
(۱۹۳۲ء، خمسۂ متحیرہ، ۲ : ۹۶)۔ ۲. حلب کا بنا ہوا آئینہ (جامع اللغات)۔ [حلب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ آئینَہ (ـــ ی مع، فت ن) امذ.
دبیز اور زیادہ شفاف شیشے کا بنایا ہوا آئینہ، شہر حلب اس کی صنعت کے لیے مشہور تھا۔ اس میں یہ خوبی ہوتی تھی کہ ہر چیز اپنی اصلی حالت میں دکھائی دیتی تھی اور یہی وصف اس کی شہرت کا سبب بنا، قدیم گھرانوں میں اب تک اس قسم کے آئینے کو حلبی آئینے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے خواہ وہ کہیں کا بنا ہوا ہو (اب و، ۳ : ۸۹)۔ آئینہ عبارت فولاد کے آئینے سے ہے، ورنہ حلبی آئینوں میں جوہر کہاں اور ان کو صیقل کون کرتا ہے۔ (۱۸۶۸، خطوط غالب، ۵۹)۔ بیسن کے اوپر ... ایک چمکیلا حلبی آئینہ لگا ہوا تھا۔ (۱۹۷۷ء، ابراہیم جلیس، الٹی قبر، ۱۹۰)۔ [حلبی + آئینہ (رک)]۔

ـــ صَنَوبَر (ـــ فت ص، و لین، فت ب) امذ.
درخت صنوبر کی ایک قسم۔ حلبی صنوبر کے درخت مرطوب علاقوں کی چھوٹی کی پہاڑیوں میں اور ان پہاڑیوں پر پائے جاتے ہیں جو اب خشک ہو چکی ہیں۔ (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۸۳)۔ [حلبی + صنوبر (رک)]۔

حَلْبِیب (فت ح، سک ل، ی مع) امث.
ایک ہندوستانی دوا ہے لکڑی ہوتی ہے سورنجان سفید مصری کی طرح (خزائن الادویہ، ۳ : ۳۲)۔ [ع]۔

حَلْبِیبا (فت ح، سک ل، ی مع) امذ.
ایک دوا ہے جس کا دودھ تیز اور سمی ہوتا ہے اس کے پتے زیتون کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں، جنگلی خرفہ (خزائن الادویہ، ۳ : ۳۲)۔ [ع]۔

حِلّت (کس ح، شد ل بفت) امث.
۱. (شرع کی رو سے کسی چیز کا) مباح ہونا، حلال ہونا، جائز ہونا، قابل استعمال ہونا۔

کچھ شک رہا ہے کوّے کی حِلّت کے درمیاں
ہم سے جو کوئی پوچھے تو ہم بھی کہیں کہ ہاں
(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۱ : ۳۵۵)۔ حلال چیزوں کا کھانا جائز نہ ہوتا تو قرآن شریف میں ان کے کھانے کی حلّت کا حکم نازل نہ ہوتا۔ (۱۸۷۶ء، تہذیب الاخلاق، ۳ : ۱۱۳)۔

بتا کے محرم اسرار حرمت و حلت
دیا ہے اذنِ تمتع بشر کو بے منت
(۱۹۶۲ء، برگ خزاں، ۱۰)۔ ۲. مہمان؛ اترنے کا طریقہ؛ بہت سے مکان، سو مکان؛ مجلس؛ جلسہ؛ ملاقات کی جگہ (جامع اللغات؛ اسٹین گاس)۔ [ع : (ح ل ل)]۔

حِلْتِیت/حِلْتِیث (کس ح ، سک ل ، ی مع) امث.
ہینگ ، انگوزہ.

رگیں بھی کھنچنے لگیں کانپنے لگے اطراف
کوئی تو کھاتا ہے گوگل کو اور کوئی حلتیت

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۸۱). حلتت (ہینگ) پانچ ماشہ ، عصارۂ غافث سات ماشہ ... سب کو باریک کوٹ چھان کر پانی میں گوندھیں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجابیہ ، ۱۱۱). [ع].

حَل جان/حَلْجان (فت ح ، سک ل) امث.
(عور) پوریوں اور قیمہ ساگ کی دعوت (دستور ہے کہ بعد شادی کے گھر کی بی بی سب مہمانوں سے پیسے جمع کر کے پوریاں قیمہ ساگ پکاتی اور سب کو تقسیم کرتی ہے).

پھر نئے سرے سے دکھا مجھ کو تم مہمان کرو
ہو چکی گڑیوں کی شادی اس کی تم حل جان کرو

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات). [ع].

حَلْحَلا ری کو دوں پھانکتی فقرہ ، روزمرہ.
اس عورت کے متعلق کہتے ہیں جو ایک جگہ آرام سے نہ بیٹھے (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

حَل حَل (فت ح ، ح) کلمۂ تنبیہ.
ڈانٹ کا کلمہ جو اہل عرب اونٹ کو اٹھانے کے وقت بولتے ہیں. پیغمبر صاحب کی اونٹنی قصوا بیٹھ گئی لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا حل حل. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۲۲). [ع].

حِلْحِل (کس ح ، سک ل ، کس ح) امث.
جنگلی پیاز (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

حَلَزُون (فت ح ، سک نیز فت ل ، و مع) امذ.
۱. **گھونگا ، سنکھ ، کوڑی** حلزون یعنی سنکھ جس کی قسم سے کوڑی ہے. (لغات کبیر ، ۲ : ۱۰۰). ۲. **حلزون ایک کیڑا ہے جو** پتھر کے جوف میں ہوتا ہے (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۳). ۳. رک : حلزونہ. اصل کان جہاں اعصاب سامعہ کے ریشے پھیلتے ہیں ... اس کا ایک حصہ خاص طور پر پیچکش یا گھونگھے سے مشابہ ہے اسی کو لولب ، قوقعۃ اور حَلَزُون کہا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر عمل ، ۱۰۶). [ع].

ـــ گوش کس اضا (ـــ و مج) امذ.
رک : حلزونہ. حلزون گوش کا انکشاف قلب سے خون کی آمد و شد کا اولین نظریہ اس کا یعنی مد و جزر تنفس میں ایقاع پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ : ۱۰۹). [حلزون + گوش (رک)].

حَلَزُونہ (فت ح ، سک نیز فت ل ، و مع ، فت ن) امذ.
کان کا ایک اندرونی حصہ جو قوت سماعت کا سب سے اہم عضو ہے ، گھونگھے کی شکل کا ہونے کی بنا پر اسے کن کھونگھے بھی کہتے ہیں. آواز کھوپڑی کی ہڈیوں کے ذریعہ منتقل ہو کر حلزونہ تک پہنچ جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، تجربی نفسیات ، ۲۸۳). [ع].

حَلَزُونِیَّت (فت ح ، سک نیز فت ل ، و مع ، کس ن ، شد ی بفت) امث
پیچ داری ، الجھاؤ. یہ حیثیت مجموعی دیکھنے والے پر جو اثر پیدا ہوتا ہے اسے ہم صرف حلزونیت سے تعبیر کر سکتے ہیں. (۱۹۲۴ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۵۲). [حلزون (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حِلْس (کس ح ، سک ل) امذ.
قماربازی کے دس تیروں میں سے چوتھے تیر کا نام. پانسے ڈالتے تھے ان پانسوں کی صورت یہ تھی کہ دس تیر مقرر کر لیے تھے جن کے نام یہ ہیں ، فذ ، توام ، رقیب ، حلس. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۲۸۴). [ع : (ح ل س)].

حَلْف (فت ح ، سک نیز فت ل) امذ ؛ امث (شاذ).
قسم ، سوگند ، عہد و پیمان. اور شاذ و نادر ہم تک فریاد لاتے تو ذرا سی کوشش میں ایک دوسرے کے حلف پر حصر کر دیتے ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۵۸).

وعدے کو جو دیکھو تو وفا ہی نہیں ہوتا
قسموں کو جو پوچھو تو وہاں لاکھ حلف ہیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۸). [ع : (ح ل ف)].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
قسم کھانا (بیشتر مذہبی کتاب ہاتھ میں لے کر) ، خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرنا. اب خدا یہاں نہ لائیے ، باپ کا نام بتاؤ ، دادا کا نام بتاؤ ، حلف اٹھاؤ تو بہ. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷۸). احوص نے حلف اٹھائی ہی تھی کہ عورت نے... احوص کے منھ پر تھوک دیا (۱۹۰۳ ، مخدرات ، ۱ : ۸۰). میں حلف اٹھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ... فیصلہ بہر صورت میرے خلاف ہی کریں گی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۷).

ـــ بَرْداری (ـــ فت ب ، سک ر) امث.
حلف اٹھانے کا عمل ، حلف ، وہ تقریب جس میں کسی سے اس کے عہدے کا حلف لیا جائے. انجمن اتحاد ہزارہ کی حلف برداری. (۱۹۷۵ ، مساوات ، کراچی ، ۲۹ : جنوری ، ۵). [حلف + فا : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ِ دُروغی کس صف (ـــ فت د ، و مج) امث.
جھوٹی قسم کھانے کا عمل ، جھوٹی قسم. مدعا علیہ نے جس پر کہ حلف دروغی کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفی دیا. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۲۱۳). میں نے اس لڑکی کو عدالت میں اپنے چاہنے والے کی جان بچانے کے لئے حلف دروغی کا ارتکاب کرتے دیکھا تھا. (۱۹۲۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۱۳۰). [حلف + دروغ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ دینا/دِلانا محاورہ.
قسم دینا/دلانا ، حلف اٹھوانا (مقدس کتاب ہاتھ میں دے کر) (کو کے ساتھ مستعمل). میرا اظہار ہو گیا ، سرکار عالی کی وقعت اور عزت کے لحاظ سے مجھے حلف نہیں دیا گیا. (۱۹۰۷ ،

محسن الملک ، مکاتیب ، ۱ : ۱۴۲). ان دونوں ہیروں نے ... دادا جان کو حلف دلانے سے انکار کر دیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۹۴). یہ کلمات اس موقع پر استعمال کیے جاتے ہیں جب کسی شخص کو حلف دے کر سچ بات کہنے کے لئے کہا جائے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۸).

ـــــ رَکھنا محاورہ.
مذہبی کتاب ہاتھ میں دے کر قسم کھلانا. ایک زبردست مشہور و معروف مولوی کے ہاتھ پر حلف رکھا جائے اور اس سے دریافت کیا جائے کہ جتنا روپیہ تیرے پاس اس وقت موجود ہے یہ تو کہاں سے لایا. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۲۸۱).

ـــــ سے اِظْہار دینا/لینا ف م.
قسم دے کر بیان لکھنا (جامع اللغات).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
رک : حلف اٹھانا. میں تم سے اتنی مدد درکار ہے کہ ... رازداری کا حلف کریں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۷). میں خدا کو حاضر و ناظر جانتا ہوں اور حلف کرتا ہوں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳۸).

ـــــ لینا محاورہ.
حلف اٹھوانا ، قسم لینا (بیشتر "سے" کے ساتھ مستعمل ہے). نہیں حلف لی جاتی ہے امام صاحب کے نزدیک منکر سے نکاح اور رجعت اور مدت ایلاء کے اندر رجوع کرنے میں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۴۱). آپ نے فرمایا ، تو یہود سے حلف لیا جائے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۰۴).

ـــــ مِلْنا محاورہ.
قسم دلایا جانا (کو کے ساتھ مستعمل). مدعی و گواہان کو ہمیشہ حلف ملا کرتا ہے اسی واسطے اس نے قبل لینے اظہار کے صدق مدعی سے اقرار کرایا. (۱۸۹۳ ، جوہر عقل ، ۷۸).

ـــــ نامَہ (ـــــفت م) امذ.
حلفی اقرار نامہ ، لکھا ہوا حلفی بیان. جو کوئی اس سوسائٹی کا ممبر ہونا چاہتا ہے اس سے حلف نامہ لیا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۳). [حلف + نامہ (رک)].

حِلْف (کس ح ، سک ل) امذ.
عہد و پیمان ، دوستی (المنجد) [ع : ح ل ف].

ـــــ الْفُضُول (ـــــضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم ف ، و مع) امذ.
عرب میں اسلام کے آغاز تک لڑائیوں کا جو متواتر سلسلہ چلا آتا تھا اس نے سیکڑوں گھرانے برباد کر دیے تھے اور قتل و سفاکی موروثی اخلاق بن گئے تھے یہ دیکھ کر بعض طبیعتوں میں اصلاح کی تحریک پیدا ہوئی جنگ فجار سے واپسی پر زبیر بن عبدالمطلب نے ... یہ تجویز پیش کی چنانچہ خاندان ہاشم ، زہرہ اور تیم ، عبداللہ بن جدعان کے گھر میں جمع ہوئے اور معاہدہ ہوا کہ ہم میں سے ہر شخص مظلوم کی حمایت کرے گا اور کوئی ظالم مکہ میں نہ رہنے پائے گا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معاہدہ میں شریک تھے. اس معاہدہ کو حلف الفضول اس لیے کہتے ہیں کہ اول اول اس معاہدہ کا خیال جن لوگوں کو آیا ان کے نام میں لفظ فضیلت کا مادہ داخل تھا (سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۶۹).

ہے حلف الفضول ، استمداد مطالب
ڈرو دادگر سے کہ ڈر اتقا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۵۰). [حلف + رک : ال (۱) + فضول (رک)].

حَلْفا (فت ح ، سک ل) امث.
ایک گھانس ہے کہ پانی میں پیدا ہوتی ہے اس سے چٹائی اور کاغذ وغیرہ بناتے ہیں مکّے کے قریب حلیقہ نام ایک مقام ہے وہاں پیدا ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۰). [ع : حلفا].

حُلَفا (ضم ح ، فت ل) امذ ؛ ج.
دوست ، مددگار ، معاون. حلفا کی کسی قدر پست ہمتانہ عذر و معذرت کے جواب میں باب عالی نے سخت ناراضی کا اظہار کیا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۱۷۹). الاوس اور ان کے حلفا کی فتح ہوئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۴۸). [ع : حلفاء ، حلیف (رک) کی جمع].

حَلْفاً (فت ح ، سک ل ، تن ف بفت) م ف.
از روئے قسم ، قسمیہ ، قسم کھا کر. مقدمہ میں کیا والد داؤجی کے نام سے گواہی دی تھی اور حلفاً بیان کیا تھا. (۱۸۹۲ ، مقدمہ سیدیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۵۱). کیا تم حلفاً کہہ سکتی ہو کہ تم نے ایسے محبت آمیز خطوط نہیں لکھے. (۱۹۳۹ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۰). روح کے بقا کے لئے جو رسمیں ادا کی جاتی تھیں وہ آج تک پردۂ خفا میں ہیں کہ ان کا ظاہر کرنا حلفاً ممنوع تھا. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۵۰). [حلف + ا ، لاحقۂ تمیز].

حَلْفا حَلْفی (فت ح ، سک ل ، فت ح ، سک ل) امث.
ایک دوسرے سے عہد و پیمان ، قسما قسمی. ان کے درمیان حلفا حلفی ہو گئی کہ ظاہراً تو خان صاحب سے ملے رہیں گے اور اندر خانہ ان کی کاٹ کریں گے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۳۸). [حلفا + ا ، حرف تسلسل + حلف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَلْقَہ (فت ح ، سک ل ، فت ف) امذ.
(بچے کی) ایک بیماری جس میں سانس پھولتی اور چھاتی اچھلتی ہے. پیاز کو جلا کر را کھ کرکے ایک رتی یا کچھ تو شہد میں ملا کر بچہ کو چٹا دے تو حلقہ دور ہو گا. (۱۹۲۷ ، دافع مسمیات ، ۵۱). [ع : حَلْقَہ].

حَلْفی (فت ح ، سک ل) صف.
حلف (رک) کی طرف منسوب. مدعا علیہ نے جس پر کہ حلف دروغی کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفی دیا. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۲۰۳). [حلف + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بَیان (ـــــفت ب) امذ.
قسم کھا کر دیا ہوا بیان. اس بارے میں میرا حلفی بیان بھی ہو تو

شاید اس تحریر میں اور میرے بیان میں ایک حرف کا فرق نہ آئے۔ (۱۹۴۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۹)۔ [حلفی + بیان (رک)]۔

حَلْفِیَہ / حَلْفِیَّہ (فت ح ، کس ف ، فت ی/سک ل ، کس ف ، یفت) صف ؛ م ف۔

حلف اٹھائے ہوئے، قسم کھائے ہوئے ؛ قسمیہ ، حلفی۔ مستغیث کا اظہار حلفیہ حسب دفعہ ... ضابطہ ہذا کے نہیں ہوا۔ (۱۸۹۵ء ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ء : ۳)۔ قریب قریب سب نے حلفیہ اقرار کیا۔ (۱۹۳۱ء ، سیدہ کا لال ، ۱۵۷)۔ [حلفی + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

حَلَق (فت ح ، ل) امث۔

ایک رونیدگی جس کی بیل انگور کی بیل کی طرح اور انگور ہی کی طرح شاخیں اور پتے بھی ہوتے ہیں خوشہ جنگلی انگور کی طرح آتا ہے ابتدا میں دانہ سرخ ہوتا ہے پھر سیاہ پڑ جاتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۳)۔ [ع]۔

حَلْق (۱) (فت ح ، سک ل) امذ۔

۱. (اَ) وہ مقام جو دہن نرخرہ اور مری کے درمیان ہے ، گلا (منھ کے اندر کا وہ حصہ جس سے گزر کر غذا معدے تک پہنچتی ہے اور جو سانس کا بھی راستہ ہے) جو کچھ حلق میں اٹکیا اس کا علاج یا تو منہ ... (۱۷۳۲ء ، سب رس ، ۲۱۵)۔

زخمیٔ غم شوق نہ کھینچے گو درد

حلق بسمل لوں صدا درکار ہے

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۰۹)۔ اس مقام پر آواز لہرا گئی دیکھیے ساز سے الگ تال دی ، سم جاتا رہا ، حلق اور تالو بگڑ گیا (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۳۸)۔ اگر نزلہ کے باعث حلق وغیرہ میں ورم ہو جائے ہے کوئی چیز آسانی سے نہ نگلی جاتی ہو تو نزلہ کا علاج کریں۔ (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۳)۔ (اَا) گردن ، گلا (وہ حصہ جو چہرے اور بدن کو ملاتا ہے)۔

لنند اژدہا تھے کھولیا دہاں

کیا حلقہ پر حلق گردن کشاں

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۲۱۷)۔

دنیا میں تم بھی کے مٹیے کی دلق کو

کاٹا ہے گو نہ باپ بچارے کی حلق کو

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۳۸)۔

زہرا مجھے کلام کی طاقت نہیں ہے اب

حلق حسین چومتے کا کیا کہوں سبب

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸)۔ باپ نے آنکھوں پر کپڑا باندھ کر چھری بیٹے کے حلق پر رکھ دی۔ (۱۹۰۹ء ، سیدہ کی بیٹی ، ۱۳)۔ ۲. (مجازاً) منھ ، زبان۔ جوں شیشہ حلق لگن پیٹ میں شراب بھرنا ، ولے بدمستی نہی کرنا۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۴۴)۔

شوق جو آئے تو یہ بات حلق تک آکے رہ گئی

سمجھی کہ وہ نہ لیں کے دام ، جب میں لجا کے رہ گئی

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳۶)۔ ۳. سر منڈانے کا عمل (خصوصاً عمرہ اور حج کے موقع پر)؛ چھیلنا ، صاف کرنا ، پھر ذبح کرے اگر چاہے پھر قصر کرے اور حلق افضل ہے۔ (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۳)۔ صلح حدیبیہ میں جب صحابہ کو مکہ سے باہر حلق اور قربانی میں تامل تھا تو حضرت ام سلمہ ہی کی تدبیر سے یہ مشکل حل ہوئی۔ (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۰۲)۔

فارغ ہوا منی میں رمی نحر و حلق سے

احرام پھر اتار دیا بعد غسل کے

(۱۹۷۲ء ، عندلیب ، ۴۳)۔ [ع : (ح ل ق)]۔

--- آنا محاورہ۔

(کبوتربازی) کبوتروں وغیرہ کے حلق میں ایک قسم کی لیسدار اور بدبو دار رطوبت پیدا ہو جانا (مہذب اللغات)۔

--- بُرِیدَہ (--- ضم ب ، ی مع ، فت د) صف۔

وہ جس کا گلا کٹا ہوا ہو۔

اگلے ہیں مری نغا ک سے گل حلق بریدہ

شاید کبھو اس کھیت میں تلوار لگی ہے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۴۷)۔ [حلق + ف : بریدہ ، بریدن - کاٹنا]۔

--- بَنْد کَرْنا محاورہ۔

کسی کو خاموش کرنا ، بولنے نہ دینا ، زبان بند کرنا ، بولنے سے روکنا۔ نانگ برابر چھیرکری... بڑے بوڑھوں کا حلق بند کرنے لگی۔ (۱۸۹۳ء ، گلشن جان فزا ، ۴۷)۔

--- بَنْد ہونا محاورہ۔

بولنے کی طاقت نہ ہونا ، بولنے کی اجازت نہ ہونا (جامع اللغات)۔

--- بَیٹھ جانا محاورہ۔

آواز کا بھاری ہو جانا ، آواز بیٹھ جانا۔ بڑکیں لگا لگا کر اس کا حلق بیٹھ گیا (۱۹۷۷ء ، روزن دیوار سے ، ۶۴)۔

--- پَر چُھری پھِر جانا/پھِرنا محاورہ۔

سخت نقصان پہنچنا ؛ جبر ہونا ، ظلم ہونا (جامع اللغات)۔

--- پَر چُھری پھیر دینا/پھیرنا محاورہ۔

ذبح کرنا ؛ جبر کرنا ، ستم کرنا ؛ سخت نقصان پہنچانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

--- پَر چُھری چَلانا ف م۔

ذبح کرنا۔

باپ ہے نزدیک میرے وتیا حیوان کی

حلق انسان پر چھری لیکن چلا لیتا ہوں میں

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۸۱)۔

--- پَر چُھری ہونا محاورہ (قدیم)۔

جان عذاب میں ہونا۔ پور خرچ کے کدن سوں حلق پو چھری تھی کر کو گھر کے دروازے کا پاٹ کھولیا۔ (۱۷۶۵ء ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت ، ۸۳))۔

---پکڑنا محاورہ.
۱. **منھ بند کرنا ، زبان بند کرنا ، روکنا (کسی کے متعلق برے الفاظ نکالنے سے ، برا کہنے سے ، بدنام کرنے سے).**

چار دن بھی نہ نبھی دوستی کیسا تھا پیار
خلق کا حلق کسی نے نہیں پکڑا اے یار

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۶۹). کہنے سننے کو تو پیاری میری ، خلق کا حلق کسی نے تھوڑی پکڑا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۱). ۲. **بد مزہ چیز کا گلے سے نہ اترنا.** یہ دوا میرا حلق پکڑتی ہے. (۱۹۳۰ ، عشرت لکھنوی ، ٹکسالی لغت ، ۱ : ۶۳).

---پھاڑ کر چلّانا محاورہ.
بہت زور سے چلانا ، بہت اونچی آواز سے پکارنا. ذکیہ ! زینہ ! میں حلق پھاڑ کر چلائی جواب ندارد. (۱۹۳۳ ، انگرائی (اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۲۶).

---تَر کَرنا محاورہ.
پیاس بجھانا ، گلے کی خشکی دور کرنا.

تجھ بن نہ کر سکے مئے عشرت سے حلق تر
خوف تاب غم سے لب ترا عاشق نہ ہو سکے

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۲۶). رفتہ رفتہ یہ رواج چل نکلا کہ قصہ خواں کو پیسے دو پیسے دے دیتے کہ وہ چائے پی کر حلق تر کرلے. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۸).

---تک بھَرنا محاورہ.
بہت کھانا پینا (جامع اللغات).

---تھکنا محاورہ.
آواز نہ نکلنا ، بولتے بولتے خاموش ہو جانا. بکتی ہے بکتے دے ، اوس کا حلق تھکنے دے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۵۹).

---چٹخنا محاورہ.
گلے کا بالکل سوکھ جانا (پانی نہ ملنے کی وجہ سے).

چٹخے ہے حلق سالپا چھالے زباں میں پڑ گئے
ہو گئے ہونٹھ خشک دیکھو حال ہوا یہ پیاس سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۹).

---خُشک ہو جانا/ہونا ف س ، محاورہ.
پیاس کی شدت یا خوف وغیرہ سے گلا سوکھنا ؛ ڈر جانا ؛ گھبرا جانا. حلق خشک ہو رہا تھا ... پانی کا جگ اٹھایا تو ہاتھ کانپنے لگے. (۱۹۸۲ ، اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ۲۰۱).

---دَبانا محاورہ.
۱. **گلا گھونٹنا ، گلا دبانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. **بولنے سے زبردستی روکنا.** تم تو بات بات میں حلق دباتے ہو. (۱۹۳۰ ، عشرت لکھنوی ، ٹکسالی لغت ، ۱ : ۶۳).

---راس کس اضا ، امذ.
سر منڈانا (خصوصاً عمرہ اور حج کے موقع پر). مع اصحاب ... کے مکّے میں عمرے کے واسطے گئے ہیں اور حلق راس کر چکے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۲۳). [حلق + راس (رک)].

---روٹے جیب ٹٹولے کہاوت.
جہاں بہت تھوڑا کھانے کو ملے وہاں کہتے ہیں (جامع اللغات).

---سَر کس اضا (---فت س) امذ.
سر منڈانے کا عمل. خواجہ جہاں نے حلق سر کر لیا تھا اور حضرت نظام الدین محبوب الہیٰ کا مرید ہو چکا تھا. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۵۵). [حلق + سر (رک)].

---سُوکھنا ف س.
رک : **حلق خشک ہو جانا.** میرا حلق تو پیاس کے مارے سوکھا جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۲۸).

---سے اُتارنا محاورہ.
۱. **گلے سے اتارنا (کوئی چیز جس میں اپنی رغبت شامل نہ ہو) ، زبردستی یا مجبوری سے کھانا پینا ، زہر مار کرنا.** کھانا تو کیا خاک جاتا مگر دو تین نوالے زبردستی حلق سے اتارے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۵۷). جھجک جھجک کر اس بدبخت چیز کو حلق سے اتارا. (۱۹۵۷ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۹). ۲. **کھانا یا پینا.** غذا کو حلق سے اتار لے. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۱). جب وہ گرم گرم چائے کے گھونٹ حلق سے اتارنے لگتا تھا ... تو وہ دن بھر کی کارروائی بھول جاتا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۰۳). ۳. **نگلنا ، ہڑپ کرنا.** ایک بہت بڑی مچھلی نے ... ایک ننھی منی رنگدار مچھلی کو منہ میں ڈال لیا اور اسے حلق سے اتار کر پھر تڑپنے لگی. (۱۹۸۷ ، اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ۱۲۶).

---سے اُترنا محاورہ.
۱. **گلے سے اترنا ، کھایا یا پیا جانا.**

غم کے خم صحبت ساقی میں چڑھا جاتے ہیں
ہجر میں حلق سے یا ایک نہ قطرہ اوترا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۳). سالن میں نمک اس قدر جھکوا دیا کہ ایک نوالہ حلق سے نہ اترا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۱).

حلق سے دو گھونٹ اترے اور حجاب دل اٹھا
نشہ میں کیں بند آنکھیں اور در عرفاں کھلا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۲). ۲. **سمجھ میں آنا ، سمجھنے کے بعد دل میں اترنا ، سمجھنا.** لوگ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یعنی سمجھیں گے نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۸). ۳. **گوارا ہونا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے نکالنا محاورہ.
(روپے یا مال وغیرہ کا) زبردستی وصول کر لینا. منشی محمد حسین ... نے پھر تم کو کچھ نہیں بھیجا ، اگر نہ بھیجا ہو تو مجھ کو لکھو ... اپنے نام کا خط بادشاہ کو پڑھوا کر ان کا کھایا ہوا روپیہ ان کے حلق سے نکال کر تم کو بھیج دوں گا. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۱۸۶).

---سے نکلی خلق میں پڑی کہاوت.
بات منہ سے نکلتے ہی مشہور ہو جاتی ہے (نوراللغات).

---عانہ کس اضا (---فت ن) امذ.
موئے زہار مونڈنا یا صاف ہونا. مسلمانوں کی لاش پہچاننے کی چار علامتیں ہیں ، عصاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳۳). [حلق + عانہ (رک)].

---کا داروغہ/دَرْبان (---وسج ، فت غ/فت د ، سک) امذ.
۱. وہ شخص جو کھانے پینے میں مانع ہو ، کھانے پینے سے منع کرنے والا.

مانعِ بادہ کشی مجھ کو ہیں ناصح واعظ
حرج کیا ہوتا ہے ان حلق کے دربانوں کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳). ایک آپ ہیں کہ پان کھانے سے منع فرما رہے ہیں ... آپ حلق کے داروغہ کیوں قرار پا گئے؟ (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۰۷). ۲. وہ شخص جو ہر کھانے پینے کی چیز میں اپنا حصہ لگائے ، وہ بچہ جو ماں کو کوئی چیز نہ کھانے دے اور ہر چیز کے کھانے وقت موجود ہو جائے.

عشاق کویں گر طلب مئے تو کہے وہ
کم بخت یہ ہیں حلق کے دربان ہمارے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۸). باجی تمہاری یہ پیٹ پوچھنی اولاد تو حلق کی دربان ہے. (۱۹۷۹ ، عورت اوراردوزبان ، ۱۰۵). ۳. وہ شخص جو بولنے نہ دے ، بولنے سے روکنے والا ، ہر بات پر ٹوکنے والا.

کیا حالِ دل کہیں کہ دم عرض مدعا
تیرا عتاب حلق کا دربان ہو گیا

(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۸۰). لو صاحب یہ تو سب کچھ کہہ جائیں اور دوسرا منہ سی لے ، اپنا حلق کا داروغہ تو میں نے کسی کو نہیں دیکھا. (۱۹۰۹ ، اتالیق بی بی ، ۹۱). برخوردار ، یہ اچھے حلق کے داروغہ پیدا ہو گئے اب کوئی آدمی بات بھی نہ کرے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۰۹).

---کا کوتوال (---و مج ، سک ت) امذ.
اس بچے کی نسبت کہتے ہیں جو ماں باپ کو کھانے نہ دے اور کھانے کے وقت موجود ہو جائے (جامع اللغات).

---کا نکال کے کھلانا محاورہ.
جو خود کھائیں وہی دوسرے کو کھلانا ، نہایت محبت کا برتاؤ کرنا. ہم تو اسے چاہیں ، رگ میں سے رگ دیں ، حلق کا نکال کے کھلائیں ، اس پہ یہ بھی انگریز کہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۲).

---کا نہ تالو کا یہ مال میاں کالو (---لالو) کا کہاوت.
اس چیز کے متعلق کہتے ہیں جو کسی کے کام نہ آئے ، کھایا نہ پیا یونہیں کتوں کو دے کر ضائع کیا (جامع اللغات ، فرہنگ آصفیہ).

---کرانا ف م ، محاورہ.
سر منڈوانا (خصوصاً عمرہ اور حج کے موقع پر). منا اور حرم کے سوائے کہیں اور حلق کرائے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۳). آپ نے صبح کو حجام بلوا کر سر حلق کرایا اور ایک کفنا بطور درویشوں کے پہنا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۵۷).

---کرنا ف م ، محاورہ.
سر مونڈنا ، سر کے بال اتارنا (خصوصاً عمرہ یا حج کے موقع پر). قربانی سے فارغ ہو کر حلق یا قصر کرے اور احرام کھول دے. (۱۹۳۶ ، بیان الحج ، ۷۸).

---کی بات مُوں میں آنا محاورہ.
دل کی بات زبان پر آنا. میں کہی سو تحقیق جان ، دل میں اپنے برانکو سان ، حلق کی موں میں آکر پڑی بات. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت ، ۱۸۳)).

---کی پھَنْدی (---فت ھ ، شد ڈ) امث.
وبال ، مصیبت ، پریشانی. تمہارا ہر جھوٹا سچا وار ناکام ہو گا اور حلق کی پھندی بن کر اٹک جائے گا. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۲۲۹).

---میں اَٹکنا ف ل.
حلق سے نہ اترنا ، گلے میں پھنسنا.

شراب پینے کا کیا ذکر یار بے تیرے
پیا جو پانی بھی ہم نے تو حلق میں اٹکا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۳). کوئی چیز اچھلتی ہے اور پھنستی ہوئی اس کے حلق میں آن اٹکتی ہے. (۱۹۸۲ ، اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ۱۳۰).

---میں اُنگلی ڈال کر نِکالْنا/مال اُگلْوانا محاورہ.
نقدی یا مال کا زبردستی وصول کرنا (کسی کنجوس ، دھوکے باز وغیرہ سے). مدت سے ریاست نے ادبی مشاغل میں ایک کوڑی بھی صرف کی ہو. آپ حلق میں انگلی ڈال کر کچھ نکال سکے تو ایک بات ہو گی. (۱۹۱۹ ، مکاتیب مہدی ، ۷۰). دھوکے بازوں کے حلق میں انگلی ڈال کر مال اگلوا لینا گناہ نہیں ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۳).

---میں بُونْد پَڑْنا محاورہ.
(پانی وغیرہ) حلق سے نیچے اترنا ، پیٹ میں غذا پہنچنا. بوند جو اس کے حلق میں پڑتی ہے تو اسے آرام ہوتا ہے. (۱۸۳۶ ، قصہ مہرافروزودلبر ، ۱۵۳).

---میں پانی چُوانا محاورہ.
(نزع کے وقت) گلے میں پانی ٹپکانا.

کون پانی حلق میں اوس کے چوائے وقت نزع
جس کے ہوتے ہی تولد شیر مادر خشک ہو

(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۲).

---میں پھَنْدا پَڑْنا محاورہ.
کھانے پینے میں کسی چیز کا گلے میں اٹکنا ، اچھو ہونا.

پڑا جو حلق میں پھندا خیالِ گیسو سے
بڑا شراب کا پینا وبال گیا یہ کو
(۱۸۷۵ء ، آشفتہ خاطر ، ۸۸)۔

---میں تھوکنا محاورہ
لعنت بھیجنا ، برا کہنا ، تہمت لگانا کہنے کو جس کا جی چاہے عبدالقدیر کو برا کہے یا اس کے حلق میں تھوکے مگر جس کا سابقہ بد صورت سے پڑ جائے اس کے دل سے پوچھو (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۷۰)۔

---میں دم ہونا محاورہ
حالت نزع میں ہونا ، جان نکلنے کے قریب ہونا۔ دیکھتی کیا ہوں کہ تمہاری اماں جان تشہد پڑھ رہی ہیں اور خانہ کلثوم یسین پڑھ رہی ہیں ، رحمت کے فرشتے ہر بچے رحم آ گیا ، مگر کام تمام ہو چکا تھا ، فقط حلق میں دم تھا (۱۹۰۸ء ، لڑکیوں کی انشاء ، ۴۳)۔

---میں کانٹے پڑ جانا/پڑنا محاورہ
شدت سے پیاس لگنا ، گلا خشک ہونا (پیاس کی شدت سے)۔
پیاس سے حلق میں سنبل کے پڑے ہیں کانٹے
چھیڑتے خنجر قاتل ہیں جو چھالا ہوتا
(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۵۳) منہ میں زبان خشک ہو گئی ، حلق میں کانٹے پڑنے لگے (۱۹۴۳ء ، ہائیس (ترجمہ) ، ۱۶۹)۔
ہاں زبانِ خشک پر الفاظ تر تلتے نہیں
حلق میں کانٹے پڑے ہیں اور لب کھلتے نہیں
(۱۹۸۱ء ، شہادت ، ۴۴)۔

---میں کانٹے چبھنا محاورہ
گلا خشک ہونا ، گلے میں خراش محسوس ہونا سینے کے درد میں شدت آ گئی ... حلق میں کانٹے چبھنے لگے (۱۹۸۲ء ، اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ۱۰۱)۔

---میں کانٹے ہونا محاورہ
گلے میں کسی چیز کا اٹکنا یا پھنسنا
ہجر ساقی میں ذرا منہ سے لگائی تھی شراب
ہو گئے حلق میں عکسِ خطِ ساغر کانٹے
(۱۸۸۹ء ، دیوانِ سخن ، ۱۹۲)۔

---میں نوالہ پھنسنا ف مر ؛ محاورہ
لقمہ اٹکنا ؛ اچھی چیز کھاتے وقت کسی کی یاد آنا۔
رو دیتی تھی جب حلق میں پھنستے تھے نوالے
(۱۸۷۴ء ، انیس (نوراللغات ، ۲ : ۶۰۰)۔

---نہ تالو کھائیں میاں لالو کہاوت
بد تمیز آدمی بد تمیزی سے کھائے تو کہتے ہیں (جامع اللغات)۔

حَلْق (۲) (فت ح ، سک ل) امذ۔
پانچ چھ جھگیوں کا ایک گروہ جس میں ایک خاندان ہوتا ہے ایسے جھگیوں کے پانچ چھ گروہ ایک بڑے خاندان کی شکل اختیار کر لیتے ہیں ، انہیں حلق کہتے ہیں (ماخوذ : بلوچستان : ماضی ، حال ، مستقبل ، ۱۳۶)۔ [مقامی]۔

---واجا امذ۔
حلق (رک) کا سرغنہ جو عزت اور مرتبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ہوتا ہے (ماخوذ : بلوچستان : ماضی ، حال ، مستقبل ، ۱۳۶)۔ [حلق + واجا (مقامی)]۔

حَلْقا (فت ح ، سک ل) امذ (قدیم)۔
رک : حلقہ۔
دیا جو نور کا جھنڈا جندر تیغ سمٰ بڑیا ہلکا
سرج نے کان بیا حلقا بندیاں میں آپ لکھایا ہے
(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۰۴)۔ [رک : حلقہ]۔

حَلْقات (فت ح ، ل) امذ ؛ ج۔
حلقہ (رک) کی جمع۔ حلقات مرجان ... زمین سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اور پانی کی زیادہ سطح تہ سے ابھر کر اوپر آتے ہیں (۱۹۱۰ء ، ابتدائی سائنس ، ۸۰)۔ [حلقہ + ات ، لاحقۂ جمع]۔

حُلْقُوم (ضم ح ، سک ل ، و مع) امذ۔
۱. گلا ، گردن (سر اور سینے کو ملانے والا حصہ) ، سینے اور گلے کے بیچ کا گڑھا۔
رگ جان دیکھ ذبح میں حلقوم مری دو شہ موگل
(۱۶۳۵ء ، بحلہ الموسیقی ، ۱۰۸)۔
یوں وہ فانی شہادت کہ تہیر چلتی ہے
میرے حلقوم پہ اور کرکے یسیر سے تلوار
(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۹) حضرت علیؓ نے اپنا ہاتھ میرے حلقوم پر مارا اور مجھ کو گھوڑے سے نیچے اوتار لیا (۱۸۹۵ء ، آیات بینات ، ۲ : ۳۳)۔ **۲. نرخرہ ، حنجرہ ، گلا ، حلق (منہ کے اندر وہ حصہ جس سے غذا معدے تک پہنچتی ہے اور جو سانس کا بھی راستہ ہے)۔**
یوں لبھو تو کے ہے نہ دی ساق
تانے حلقوم کو سمجھتے قیف
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۷۷)۔
گرمئ شوقِ شہادت ہوئی فولاد گداز
رہ گیا تشنۂ آبِ دمِ خنجر حلقوم
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۳۳) عمل جراحی میں اولئے یا ہونٹ میں بھی شگاف دے کر حلقوم اور ہوا کی نلی کو شروع سے آخر تک دیکھنا چاہیے (۱۹۰۳ء ، بیماریوں کی تجارت ، ۵۵) ان کے حلقوم سے اللہ اللہ کی صدا کیسے بلند ہوتی ؟ (۱۹۸۲ء ، مری زندگی فسانہ ، ۲۶۰)۔ **۳. فم حلق ، حلق کا منہ** یہ رگیں اعصاب کی مدد سے قدرتے تی جاتی ہیں اور ان کے کنارے قریب آ جاتے ہیں ان کے درمیان کی جگہ حلقوم یا شدس (Glottis) کہلاتی ہے (۱۹۶۷ء ، آواز ، ۸۸)۔ **۴. پانگ کا ایک داؤ** پانگ ... اس میں بہت سے داؤں بھی پڑتے ہیں مثلاً پٹ لوڑا ، نعل گیر ، حلقوم ، تولا ، ٹھی ، ہارو بند وغیرہ (۱۹۴۵ء ، عبارگزاران ، ۲۰۶)۔ [ع]۔

۔۔۔ گانٹھنا محاورہ۔
کُشتی کا ایک پیچ (فرہنگ اثر)۔

۔۔۔ مارنا محاورہ۔
(کُشتی) جس کو زبردست مقابل نے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر دے مارنے کا ارادہ کیا ہو اس کا مع اپنی ٹانگ اس کے حلقوم پر مارنا (جامع اللغات)۔

حُلقُومی (ضم ح ، سک ل ، و مع) صف۔
حلقوم (رک) سے متعلق یا منسوب ، حلق سے نکلنے والا ، جس کا مخرج حلق ہو۔ یہ عنصر حلقومی آواز ہوتی ہے جس کے ساتھ ان کو ادا کیا جاتا ہے (۱۹۳۷ ، اصول تقسیات ، ۱ : ۱۹۸)۔ [حلقوم + ی ، لاحقۂ نسبت]

حُلقُومِیَّۃُ الرِّیَہ (ضم ح ، سک ل ، و مع ، کسر م ، شد ی بفت ، ضم ۃ، غم ال ، شد ر بکسر ، فت ی) امث۔
(حیوانیات) مچھلیوں کی ایک قسم ، گل پھیپھڑی مچھلی جو بحر قلزم کے رتیلے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ لانسلٹ وغیرہ (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۹۷)۔ [حلقومیۃ ـ حلقومیہ (رک : ال (۱) + ریہ ، رئۃ ـ پھیپھڑا]

حُلقُومِیَّہ (ضم ح ، سک ل ، و مع ، کسر م ، شد ی بفت) صف۔
حلقوم (رک) سے متعلق۔ ایک اور غدہ و رقیہ (حلقومیہ) ہے اس کو بھی جسم کی صحت اور قوت عامہ میں ایک خاص فرمانروائی کا دخل ہے (۱۹۳۰ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ۱۹۲)۔ [حلقوم + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ صفت]

حَلقُون (فت ح ، سک ل ، و مع) امذ۔
(کُشتی) ایک داؤ پیچ کا نام جس میں حریف کی گردن دبا کر اسے پٹھ پر لے جائے اور اس کے دائیں یا بائیں پیر کو پیچھے سے اڑنگا لگا کر ران پر چت کر دیتے ہیں۔ اور جب گلا حلقون ڈال کر یا ہاتھ موڑ کر پیٹھ پر لانا چاہتا تھا تو شور مچایا جاتا تھا کہ یہ قواعد کشتی کے خلاف ہے (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۰۹۰)۔ [غالباً حلقوم (رک) کا بگاڑ]

۔۔۔ بایاں امذ۔
(کُشتی) جب خالی دے کر حریف کی داہنی طرف جاوے تو اپنا رخ سامنے کو کر کے اپنا بایاں بازو اس کے داہنے بازو سے ملا کر اپنا بایاں ہاتھ حریف کے سینہ پر پھیلا کر اس کی گردن پھانستا ہوا پیچھے کو لے جائے اور کہنی کے خم میں اس کی گردن دبا کر اپنا بایاں پیر اس کے بائیں پیر کے برابر بڑھا کر پیچھے سے اڑنگا لگا کر اپنی ران پر اس کو چت کر لے (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۹)۔ [حلقون + بایاں (رک)]

۔۔۔ داہنا (۔۔۔ سک ہ) امذ۔
(کُشتی) اس طرح اگر خالی دے کر حریف کی بائیں طرف آئے تو اپنا داہنا ہاتھ اس کے سینے کے سامنے بڑھا کر اس کی گردن پھانس کر اپنی داہنی ران پر اس کو چت کرے (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۹)۔ [حلقون ـ داہنا (رک)]

حَلْقَہ (فت ح ، سک ل ، فت ق) امذ۔
۱۔ **(i) گول چیز بشکل دائرہ ، گھیرا۔**

تجھ خط کے بن توبہ کہنا ہے اسکا مشکل
حلقے میں تجھ زلف کے جو ہو جاکے اٹکا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۹)۔

گرا جو پاؤں پر اوس شہسوار کے میں ضعیف
تن خمیدہ مرا حلقۂ رکاب بنا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳)۔

موج طوفان فنا ، حلقۂ گرداب ہے تو
تشنہ کامان شہادت کیلئے آب ہے تو
(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۵۰)۔

اک حلقۂ تاریک تھا یا چاند کا ہالا
تھا کوئی نگہباں نہ کوئی دیکھنے والا
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۸۸)۔ **(ii) کان کی بالی ، سونے یا چاندی کا بندا جو غلاموں کے کان میں ڈالتے تھے۔**

حلقہ تیہہ کا ہے معانی کان میں
راکھ اپنے حلقہ میں تا کر عتاب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۰)۔ کانوں میں پھولوں کی بجلیاں اور حلقے ، سر پر بہت گھنا چھپکا (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۳۶)۔

کانٹا ہے ہر اک جگر میں اٹکا تیرا
حلقہ ہے ہر اک گوش میں لٹکا تیرا
(۱۹۱۳ ، حالی ، رباعیات ، ۲)۔ **(iii) چھلّا ، انگوٹھی کا چھلّا۔** ایک انگشتری سلیمانی جس کا نگینہ لعل بدخشانی کا حلقہ زمرد اخضر کا تھا (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۵)۔

ہر ایک میں تھا حفظ مراتب کا قرینہ
اس حلقے میں انگشتریٔ حق کا نگینہ
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۰۳)۔ **(iv) طوق۔**

موہن مدن متی نے پہنی ہے پھول مالا
یا چاند کے گلے میں حلقہ ہوا ہے ہالا
(۱۶۷۲ ، عبداللّٰہ قطب شاہ ، د ، ۸۰)۔ ایک چاندی کا حلقہ مروان بن الحکم کے پاس ... بھیجا کہ خلیفۂ وقت کے گلے میں دے کر اور آپ کو پابہ زنجیر کر کے بھیج دے (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۰۰)۔ **(v) پھندا ، پھندے کا گھیرا۔**

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسدؔ
عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۵)۔ معمار بلا برق نے حلقے کمند کے گلے میں ڈال دیے (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۹۷)۔ ان پودوں میں عجیب و غریب قسم کی رسہ نما جڑیں ہوتی ہیں جو قریب سے گزرنے والے بدقسمت انسان کو اپنے حلقے میں جکڑ کر ہلاک کر ڈالتی ہیں (۱۹۸۵ ، نباتیات ، ۱۵۰)۔ **(vi) زنجیر کی کڑی ، لوہے یا لکڑی وغیرہ کا گول کنڈا۔**

بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیر پا
موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).

اہلِ زنداں یہ سمجھ لیں موسمِ گل آ گیا
گر پڑیں جب ٹوٹ کر حلقے مری زنجیر کے
(۱۹۲۵ ، اعجازِ نوح ، ۲۳۳). اس کا صرف ایک حلقہ ٹوٹا ہوا تھا انھوں نے جلدی جلدی صندوق کھول کر لڑکی کو باہر نکالا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۳۲). ۲. (أ) **دائرہ ، گھیر.**

کشش مرکز کی رشک برق نقطہ غیرت اختر
ہلال و بدر ساں روشن ہو ہر حلقہ دوائر کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۹۹).

دلا خاموش اس گفتار سے بہتر ہے خاموشی
فلک ہے حلقۂ پرکار نقطہ عقل انسانی
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۵). مذہبی اخوت کے حلقہ سے کوئی باہر نہ جا سکی. (۱۹۷۲ ، نقش فرنگ ، ۵۵). پیٹ اور کمر کے گرد ایک چکر ہو جائے گا اور حلقہ مکمل ہو جاوے گا. (۱۹۷۰ ، کھیل اور انسائیکلوپیڈیا ، ۲۸۰). (أأ) **سیاہی مائل وہ دائرہ یا گھیرا جو آنکھوں کے گرد ہوتا ہے.**

عین شفقت سے بنائے شہسوار ان کو رکاب
یہ جو دونوں دیدۂ نخچیر کے حلقے ہیں گول
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵۷). اس کی آنکھوں کے گرد کالے حلقے نہ ہوں. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۱۷). آنکھیں سیاہی کے حلقوں میں ڈوبی ہوئی تھیں. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۸۷). (أأأ) **چہرے میں ہڈی کا وہ ڈھانچہ جس میں آنکھوں کے ڈیلے ہوتے ہیں ، خانۂ چشم.** ہربرٹ صاحب بے ہوش پڑے ہیں ، حلقوں میں آنکھیں متحرک ہیں. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۱۰۳). کھوپڑی کے دونوں جانب کرینیم اور بالائی جبڑے کے درمیان ایک بڑی سی خالی جگہ ہوتی ہے جس میں آنکھ کا گولہ ہوتا ہے اسے حلقہ (Ojbit) کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۳۳). ۳. **محفل ، مجمع ، نشست ، مجلس کا دور.**

دیکھیے حلقۂ خاتم النبیین میں توں
دل نین سوں تا اشیع رحماں دیکھیے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۶).

دختر رز ہوگی حلقے میں ہمارے بے نقاب
خلق کو اشتیاقِ انجمن ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۰). اس وقت مسجد میں دو حلقے تھے ، حلقۂ ذکر ، اور حلقۂ درس. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۸۷). ۴. **لوگوں کا مجموعہ ، گروہ ، جماعت.**

سچ ہے دنیا خاوند کے سر دیکھوں کوئی پوچھتا ہے آ
وہ تھے تو تھا بیباں کا سب حلقہ سو میرے پاس تھا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴). اسے یہ منظور تھا کہ حلقہ جہازات جنگی کا تیار کروائے. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۹۳). حاضرین نے اتفاق ظاہر کر دیا خصوصیت عورتوں کے حلقے سے زیادہ آمادگی کے ثبوت ملے اور وہ پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۸).

انساں جو حق کے مرکزِ محکم سے ہٹ گئے
تفریقِ رنگ و نسل کے حلقوں میں بٹ گئے
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۸). ۵. (أ) **علاقہ ، آبادی کے ان حصوں میں سے ایک حصہ جن کو سہولت کار کی وجہ سے الگ الگ بانٹ دیا گیا ہو.** اکثر چٹھی رساں ... ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مفید عام ، بیگم مولانی ، ۳). اور معصیت میں مبتلا ہوتی ہے حلقہ کی پولیس. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۹۷). لوگ چوری چھپے آفت زدہ حلقہ میں پہنچے. (۱۹۸۹ ، اخبار الطب ، کراچی ، اپریل ، ۶). (أأ) **دائرۂ عمل.** نظریے کی پوری طرح سے تشریح کرنے کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ ارادہ کے حلقہ پر غور کیا جائے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۹۲). ۶. **دروازے کا کھٹکا ، کنڈی.**

حلقہ ساں بیروں در کب تک رہے قائم مقیم
کھول دو اس کے بھی منہ پر یا اولی الالباب باب
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱). ۷. **لفظ کنال کے ساتھ گنتی کے لیے عدد کے معنوں میں مستعمل.** کنال کو حلقہ کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳). ۸. **چرخی ، گراری ، پہیہ.** ایک سیخ جو بجائے محور کے تھی اس کو ایک جوڑے حلقۂ فولادی کے دو سوراخوں میں ڈال کر اس حلقہ کو زور سے پھرانے لگا. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۳۳). کنوؤں کے حلقے بعض جگہ باہر آ پڑتے تھے. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۲۰۸). ۹. (تصوف) **صوفی کی نشست جس میں وہ مریدوں کے مجمع میں ذکر جلی یا خفی کی ضرب لگاتا ہے ، ذکر کی نشست.**

ذاکر غم کوں دل کے حلقے میں
نالہ و آہ ذکر جہری ہے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۰۱). بعد مہینے کے میں گیا تو آپ حلقہ میں تھے. (۱۸۹۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۰۶). ملاقات کے کمرے میں بٹھا دیا ... کہتے ہیں کہ اس میں حلقۂ ذکر ہوا کرتا ہے. (۱۹۱۱ ، روزنامۂ سفر ، حسن نظامی ، ۳۱). ۱۰. (نباتیات) **(خلیوں وغیرہ کا) گھیرا ، قطار ، صف.** اور طباق یعنی ڈھکن کے اساس کے گرد ، بشرہ میں منتقل شدہ برادمی خلیوں کا ایک حلقہ ہوتا ہے جس کے پھٹنے کی وجہ سے شگفتگی واقع ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۳۳۷). چھ خلیات کے دو حلقے (Tiers) بن جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائٹ ، ۳۷). ۱۱. **تکمہ ، گھنڈی کا گھر.** پچاس حلقے ایک بڑے پاٹ میں اور پچاس حلقے دوسرے بڑے پاٹ کی اس طرف میں جو ملنے والی ہے بنا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۱۲). [ع : حلقہ (ح ل ق)].

---ٔ **اثر** کس اضا (---فت ا ، ث) امذ.
وہ اشیا ، اشخاص یا علاقہ جس پر کسی کا عمل دخل یا اثر ہو. اس کا علمی و ادبی ذخیرہ اور حلقۂ اثر بھی وسیع تر تھا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع (دیباچہ) ، خ). [حلقہ + اثر (رک)].

---ٔ **اَحْباب** کس اضا (---فت ا ، سک ح) امذ.
دوستوں کی جماعت ، یاروں کی محفل. حلقۂ احباب اور گھریلوں زندگی میں وہ بہت بشاش بشاش زندہ دل اور بذلہ سنج ہے. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۰۳). [حلقہ + احباب (رک)].

---اِنتخاب کس اضا (---کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ.
وہ علاقہ جیسے پارلیمنٹ ، اسمبلی یا کسی دوسرے انتخابی اداریے کے انتخاب کے موقع پر ایک وحدت قرار دیا جاتا ہے.
یہ فیصلہ ان لیڈروں نے کرایا ہے جن کا کوئی حلقۂ انتخاب نہیں. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جنوری ، ۱). [حلقہ + انتخاب (رک)].

---اَنداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
(پھندے برداری) وہ شخص جو حلقے کے دھونیں کے حلقے اڑائے ، چلم جٹ (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [حلقہ + ف ؛ انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

---بِآبگُوں کس صف (---سک ب ، و مج) امذ.
ہلکے نیلے رنگ کا آسمان (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [حلقہ + آب (رک) + گوں (رک)].

---بِآغوش کس اضا (---و مج) امذ.
بانہوں کا گھیرا ، گود.

کچھ نہ پروانے کو سوجھا فرط غم کے جوش میں
لے لیا تجھ کو تڑپ کر حلقۂ آغوش میں

(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۹۰).

خُدا فروش ، زباں کوش ، صاحب تن و توش
ہیں صید حلقۂ آغوش رُستم و بَلعَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۷). [حلقہ + آغوش (رک)].

---باندھنا محاورہ
۱. **چاروں طرف سے گھیر لینا ، گھیرا ڈالنا ، دائرہ بنانا (کسی چیز کے گرد) ، دائرے کی شکل میں نشست جمانا.** نہ اس میں حلقہ باندھ کر بازار اور مکان میں پڑھنا تھا اور نہ اُس میں. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، اولاد حسن قنوجی ، ۱۸). سر نعش حلقہ باندھا دیر تک ماتم کیا. (۱۸۳۶ ، سرورسلطانی ، ۱۰۱). جب ابن رشد باہر نکلا اس کے دوستوں اور شاگردوں نے اس کے گرد حلقہ باندھ لیا اور مبارکباد دینے لگے. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۱۳). میں ابھی کچھ دیر اس کے پیچھے چلا تھا کہ ایک جماعت کے پاس پہنچا جو حلقہ باندھے بیٹھی تھی. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۶۲۳). ۲. **قطار بنانا ، صف بنانا (دائرے کی شکل میں) ، اکٹھے ہونا ، جمع ہونا ، غول بنانا.** اس کے نر اور مادہ میں کسی طرح کی تمیز نہیں ہو سکتی صرف قد میں تھوڑا فرق ہوتا ہے یہ بھی حلقے باندھ باندھ کر گروہ کے گروہ آسمان پر اڑا کرتی ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۱۹).

---بَطنِیَّہ کس صف (---فت ب ، سک ط ، کس ن ، شد ی بفت) امذ ؛ سے باطنہ.
(طب) جنگاسہ کے قریب عضلات شکم میں اندر کی طرف ایک سوراخ ہے جس کی راہ وہ رگیں جوف شکم سے نکلتی ہیں جو ران کی طرف ہوتی ہوئی پاؤں تک جاتی ہیں (مخزن الجواہر ، ۳۰۵). [حلقہ + بطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---بَطنِیَّہ ظاہِرَہ کس صف (---فت ب ، سک ط ، کس ن ، شد ی بفت ، کس ہ ، فت ر) امذ.
(طب) جنگاسہ کے قریب شکم میں باہر کی طرف ایک سوراخ ہے جس کی راہ مردوں میں حبل الخصیہ جوف شکم سے باہر آ کر خصیے تک جاتا ہے (مخزن الجواہر ، ۳۰۵). [حلقہ + بطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث + ظاہر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---بَگوش (---فت ب ، و مج) صف ؛ سے بہ گوش.
۱. **(i) وہ جس کے کان میں غلامی کا حلقہ ہو ، زرخرید غلام ، غلام ، مطیع ، فرماں بردار.**

تارے جیوں دُر ہے جس کے حلقہ بہ گوش
وو بنا گوش صبح روشن ہے

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۲). سرکش کو حلقہ بگوش کر کے پکڑ لاوے. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۲۳۷).

میں نے مانا کہ تو ہے حلقہ بگوش
غالب اُس کا مگر نہیں ہے غلام

(غالب ، د ، ۱۳۶). چیت رائے کو دربار دہلی کا حلقہ بگوش ہونا پڑا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۹۷). **(ii) شاگرد ، مرید.** یہ تمام مصنفین صرف ایک واسطہ سے امام کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہیں. (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۳۱). **(iii) فریفتہ ، عاشق ، دل دادہ.**

چشم میگوں نظر آجائے تو اڑ جائیں ہوش
ہو بنا گوش کا سو جان سے تو حلقہ بگوش

(۱۸۶۸ ، واسوخت امیر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۵۸). خواجہ امیرالدین نے تجارت کا دائرہ اتنا وسیع کیا کہ یورپ کو بھی پشمینہ پوش اور کشمیر کا حلقہ بگوش بنا دیا. (۱۹۵۰ ، شیروانی ، مقالات ، ۳۰۹). پڑھنے والے متاثر ہوں نہ ہوں مصنف ان کا حلقہ بگوش ہو جاتا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۳۸). اف : بنانا ، بننا ، کرنا ، ہونا. ۲. **(تصوف) صاحب استعداد جو کلام الٰہی کے قبول کرنے کی استعداد رکھتا ہو** (مصباح التعرف ، ۱۰۳). ۳. **وہ جس کے کان میں حلقہ یا بالی ہو.**

خطائی غلامان حلقہ بگوش
سو چینی کنیزان زربفت پوش

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۱). کہہ دیتا کہ ... مانند غلامان حلقہ بگوش در دولت پر صاحبقران کے حاضر ہو. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۳۳). [حلقہ + ف : ب ـ میں + گوش (رک)].

---بَگوشی (---فت ب ، و مج) امث.
کان میں حلقہ ڈالنے کا عمل ، غلامی ، اطاعت ، فرمانبرداری.

گوہر اشک کوں ہے حلقہ بگوشی کا خیال
گر لگے ہات ترے کان کی بالی اے شیخ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۹).

ہاتھ آئی ہے بری حلقہ بگوشی جو اسے
شور دنیا میں بپے اعزاز کھر کتا ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۰۶). اب ... عداوت اسلام سے باز

آ جائیں اور پیغمبر علیہ السلام کی حلقہ بگوشی اختیار کر لیں. (۱۹۳۲ ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ۳۱۳). [حلقہ + ف : ب ـ مبں + گوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بنانا محاورہ.
رک : **حلقہ باندھنا.** پہلی نگاہ میں تاڑ لیا دس بارہ لنگیے ہاتھ باندھے حلقہ بنائے بیٹھے تھے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۵۱).

--- بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. **حد بندی کرنے کا عمل ، چاروں طرف سے احاطہ کرنا ، حدود کا تعین خصوصاً قطعۂ زمین یا علاقے کی حد بندی.** آفت زدہ دیہات کے گرد حلقہ بندی کرنے سے مرض کی توسیع نہیں ہوتی. (۱۹۸۶ ، اخبارالطب ، کراچی ، اپریل ، ۶). ۲. **اپنے ہم خیال اور حامیوں کی جماعت بنانے کا عمل ، گروہ بندی.** میں نے محدود مذاق کو اور حلقہ بندیوں کو اپنے مزاج اور ادبی مقاصد کے مطابق کبھی نہیں پایا. (۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۱). اف : کرنا ، ہونا. [حلقہ + بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بیرونِ در کس اضا (---ی مج ، و مع ، کس ن ، فت د) امذ نیز صف.
دروازے کے باہر کے رخ لگی ہوئی لوہے کی کنڈی ، لوہے کے کڑے (جو پہلے دروازوں میں تالا بند کرنے کے لیے لگائے جاتے تھے) ؛ وہ جسے اندر آنے کی اجازت نہ ہو.

گلشن میں بندوبست برنگ دگر ہے آج
قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ہے آج
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۵).

میں ہوں جہاں میں اور جہاں سے جدا بھی ہوں
میرا شمار حلقۂ بیرونِ در میں ہے
(۱۸۷۱ ، کلیات تسلیم ، ۳۰۲). [حلقہ + بیرون (رک) + در (رک)].

--- بینی کس اضا (---ی مع) امذ.
ناک میں پہننے کا ایک زیور ، نتھ. حلقۂ بینی جس کو نتھ کہتے ہیں یا بالہ ماہ رخسار لاجواب ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸۰). وحیدن کا طلائی حلقہ بینی بدستور قائم رہا. (۱۹۳۳ ، عزیٰ ، انجام خیش ، ۲۷). [حلقہ + بینی (رک)].

--- پڑنا محاورہ.
دائرہ بننا (کسی شے کے گرد یا پانی وغیرہ میں). جنوب سے ہوا کا چلنا اور اسی روز شمس و قمر کے گرد حلقہ اور ہالہ پڑنا. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۹).

--- چشم کس اضا (---فت چ ، سک ش) امذ.
۱. **وہ حلقہ جو آنکھ کے گرد پڑ جائے.**

جب رخ پرنور یاد آیا شبِ مہتاب میں
حلقۂ چشمِ تصور مہ کا ہالا ہو گیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰). ۲. **چہرے میں ہڈی کا وہ ڈھانچہ جس میں آنکھ ہے ، خانۂ چشم.** حلقۂ چشم کا ٹھیک مقام دریافت کرو. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی ، ۱ : ۲۰). [حلقہ + چشم (رک)].

--- حجری کس صف (---فت ح ، ج) امذ.
چٹانوں کا سلسلہ یا طبقہ. زمین کے اوپر ہوا کا وسیع کرہ اور زمین کے اندر حلقۂ حجری یا چٹانوں کی دنیا ہے. (۱۹۳۲ ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۶۵). [حلقہ + حجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- حلقہ (---فت ح ، سک ل ، فت ق) صف ، م ف.
حلقوں میں بنا ہوا ؛ دائرہ در دائرہ.

تیرے چھلوں سے یہ اے رشک چمن کھائے ہیں گل
حلقہ حلقہ ہے بدن اپنا سلاسل کی طرح
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۳).

نئی اسکوں کی نرم بیلیں
مچل رہی ہیں کہ حلقہ حلقہ
حصار میں زندگی کو لے لیں
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۸۳). [حلقہ + حلقہ (رک)].

--- دار صف.
۱. **جس میں حلقے یا بل پڑے ہوئے ہوں ، پیچ دار.**

تجھ زلف حلقہ دار سوں مانند عاشقاں
گرداب و موج مل کے پڑے پیچ و تاب میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۵). تختے کے جوڑ پر حلقہ دار پٹی باندھیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۸۳). ۲. (نباتیات) **شاخ اور تنے پر پتیوں کی وہ ترتیب جو حلقہ سا بناتی ہے.** حلقہ دار میں ہر گرہ پر دو سے زائد پتیاں پائی جاتی ہیں جو آپس میں ایک حلقہ سا بناتی ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۹۳). ۳. **چھلے کی شکل کا.** جوڑ پایوں کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا جسم حلقہ دار قطعاتی حصوں میں منقسم ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۴). [حلقہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

--- در کس اضا (---فت د) امذ.
دروازے کی کنڈی یا کڑا.

جرأت اب بیٹھ کے جوں حلقۂ در یاں سے نہ اوٹھ
پھر خدا جانے کہ اس در پہ گزر ہو کہ نہ ہو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳۸).

آستاں آپ کا وہ کعبہ ہے اے فخر بشر
دیدۂ شوق ملائک ہے جہاں حلقۂ در
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۵۱). [حلقہ + در (رک)].

--- درس کس اضا (---فت د ، سک ر) امذ.
وہ حلقہ نما نشست جس میں شاگرد کسی عالم سے درس لینے کی خاطر آئیں ، کسی عالم کے درس دینے کی نشست. ایک دن شمار کرایا تو معلوم ہوا کہ سولہ سو طالب علم اس وقت حلقۂ درس میں حاضر ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۰). اللاحقون ... ـــ

کچھ چھوڑ چھاڑ کر سقراط کے حلقۂ درس میں شامل ہو گیا. (۱۹۷۳، عام فکری مغالطے، ۹۵). [حلقہ + درس (رک)].

ـــــ دَرْ گوش (ـــــ فت د ، سک ر ، و مج) صف.
رک : حلقہ بگوش.

سدا اس کے دربار کا سیوک ہو
گیا حلقہ در گوش بدر منیرا
(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۱۰).

تیرے بندے نے کیا بندۂ بے زر سب کو
حلقہ در گوش ترا حلقۂ عشق ٹھہرا
(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۰). [حلقہ + ف : در ـ میں + گوش (رک)].

ـــــ دست کس اضا (ـــــ فت د ، سک س) امذ.
کلائی میں پہننے کا کڑا. تمام بیگموں نے ... ایک ایک زیور اپنا ، کسی نے حلقۂ دست اور کسی نے عطر دان وغیرہ بطور شکریہ یا سروارنہ ایزاد کیا. (۱۸۹۳، تحقیقات چشتی، ۱۰۰۲). [حلقہ + دست (رک)].

ـــــ ڈالْنا محاورہ.
گھیرا ڈالنا ، حصار باندھنا ؛ (کان میں) حلقہ ڈالنا.

کن میں ندا نہ ڈالیا ، گویا کہ ڈال حلقہ
بندہ کیا ہے سچ کوں تج صوت کا ترانہ
(۱۶۷۹، دیوان شاہ سلطان ثانی، ۹۰).

ـــــ زَناں (ـــــ فت ز) م ف.
دائرے کی شکل میں ، دائرہ بنائے ہوئے.

پریوں کے پرے دیکھ کے ہیں چرخ میں آتے
جب حلقہ زناں کرتے ہیں پرواز کبوتر
(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۸۶). [حلقہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا + اں ، لاحقۂ حالیہ].

ـــــ زَنْجیر کس اضا (ـــــ فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.
۱. **دروازے کی کنڈی.** حلقۂ زنجیر (دروازے کی زنجیر یا کنڈی) ایرانی و تورانی قلعی دار بڑے کی جوڑ آٹھ دام اور چھوٹے کی جوڑ چار دام کو ... ملتے ہیں. (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۳۳۵).
۲. **زنجیر کی کڑی.**

کیوں مجھ کو چار سمت سے گھیرے ہوئے ہیں لوگ
سودائیوں کو حلقۂ زنجیر چاہیے
(۱۸۸۰، الماس درخشاں، ۱۹۶).

زباں پہ مہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زباں میں نے
(۱۹۵۲، دست صبا، ۱۵). [حلقہ + زنجیر (رک)].

ـــــ زَن رَہْنا محاورہ.
رک : حلقہ زن ہونا معنی نمبر ۱. صبح سے شام تک گرد قلعہ کے حلقہ زن رہے. (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۲۶۷).

ـــــ زَن ہونا محاورہ.
۱. **گھیرے میں لینا ، احاطہ کرنا ، حلقہ باندھنا ؛ کنڈلی مار کر بیٹھنا.**

حلقہ زن ہے تجھ دہن کی یاد میں
خاتم دست سلیمانی ہنوز
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۹۳).

تھی کھڑی اوس جا پہ جو خلق خدا
گرد اون کے حلقہ زن وہ سر ہوا
(۱۸۶۰، خنجر عشق، ۳۱). ۲. **دروازے کی کنڈی کھٹکھٹانا.**

دیکھا میں قصر فریدوں کے در اوپر اک شخص
حلقہ زن ہو کے پکارا کوئی یاں ہے کہ نہیں
(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۲۰).

باب اثر پہ نالہ مرا حلقہ زن ہوا
دیکھا درِ کریم تو ساحل ٹھہر گیا
(۱۸۹۰، دیوان صفی، ۱۱).

ـــــ ساز امذ.
حلقہ بنانے والا ، دائرہ بنانے والا. مختلف غیر حلقی مرکبات پر حلقہ ساز تعاملات سے حاصل ہونے والے سائیکلوالکینس کی مقدار کا تناسب معلوم کرتے ہیں. (۱۹۸۰، نامیاتی کیمیا، ۲۵۰). [حلقہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ سازی امث.
حلقہ بنانے کا عمل یا کیفیت. حرکت بذریعہ پھندا سازی یا حلقہ سازی. (۱۹۶۶، ابتدائی حیوانیات، ۷۰). حلقہ سازی کی آسانی دو عوامل پر مبنی ہوتی ہے. (۱۹۸۰، نامیاتی کیمیا، ۲۵۰). [حلقہ + ف : ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سیمیں کس صف (ـــــ ی مع ، ی مع) امذ.
(چودھویں کا) چاند (جامع اللغات ؛ اسٹینگاس). [حلقہ + سیمیں (رک)].

ـــــ کان / کَن میں پانا / پہنانا / ڈالْنا محاورہ.
غلام ہو جانا ، مطیع ہو جانا (اطاعت ، بندگی ، غلامی وغیرہ الفاظ کے ساتھ مستعمل).

تمھاری بندگی کا حلقہ کن میں پایا ہوں
تمھارا عشق جیسے تن ہے دیو داغ پہ داغ
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۵۹).

دِسا جو نور کا جھلکا چندر تج سم پڑیا ہلکا
سورج نے کان پہنا حلقا بندیاں میں اب لکھایا ہے
(۱۶۷۲، عادل شاہ ثانی، ک، ۱۰۷). گھوڑے ہو کر پکارا کہ یاں کہاں ہیں رستم و سہراب ... بدیع الزماں ، آئیں میرے مقابلے میں اور حلقہ میری بندگی کا اپنے کان میں ڈالیں. (۱۹۳۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۵۰).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. **گھیرنا ، گھیرا ڈالنا ، حلقہ باندھنا.**

قتولیا نہیں لشکر اس بات کوں
کئے حلقہ سب گرد اس سات کوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۶). گرد ان کے تمام اہل حرم حلقہ کیے نوحہ و ماتم کر رہے ہیں. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۱۲). شاگرد اور ارادت مند حلقہ کئے ہوئے بیٹھے تھے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۶۲). ۲. دائرہ بنانا. دوسری ہے بھبول ... اسپر گول حلقہ کرتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۲).
انبے میں نظر آتا ہے کچھ ایسا گویا میرے ہر جانب
ہلکی سی نظر افروز تجلی حلقہ کرتی جاتی ہے
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۲۰). ۳. مجلس آراستہ کرنا ، ذکر و وظائف کی نشست کرنا. دو بارہ اور سہ بارہ بھی آپ نے مجھے یاد فرمایا ، ایک بار تہجد کی نماز کے بعد حلقہ کرنے کے وقت اور دو بارہ اپنے ساتھ رہنے کے واسطے لیکن عابد علی صاحب نے مجھے اطلاع نہ دی. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، ۵۳ : ۱۰۰). ۴. (نماز) قعدہ میں شہادتین کے وقت چھنگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو ہتھیلی سے لگانا اور بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے سرے سے ملانا (یوں دائرے کی شکل بنتی ہے).
التحیات اس میں پڑھ بہر ثواب
اشہدؑ پر جا کے حلقہ کر شتاب
(۱۸۹۱ ، نثر الآخرۃ ، ۵۸).

--- کوتوالی کس اضا (---ی مج ، سک ت) امذ.
وہ علاقہ جو ایک کوتوال کے زیر انتظام ہو. ستال ... عباسی خلیفہ المستنجد کی دختر الفیروزاجیہ کا خادم اور باجسرا کے حلقۂ کوتوالی (Prefecture) کا منتظم تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۵). [حلقہ + کوتوالی (رک)].

--- کھانا محاورہ (قدیم).
حلقہ بنانا. رات میرا دوست پانال میرے گلے میں بٹھایا زوری سوں پکڑ کر میرے کان میں حلقہ کھایا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) (ق) ، ۱۹۴).

--- گرا ہونا ف مر (شاذ).
صف باندھنا (حلقے کی شکل میں) ہوا خواہان دولت جاوید نے بصد نوید انجم آسا حلقہ گرا ہو کر سلامی دی. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۰۳).

--- گیر ہونا ف مر.
رک : حلقہ ڈالنا ، چاروں طرف سے گھیر لینا. دو ہزار بابیوں کی جماعت شیخ طبرسی کے مزار کو مرکز بنا کر حلقہ گیر ہو گئی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۸۸).

--- لَدُنَہ کس اضا (---فت ل ، کس د ، فت ن) امذ نیز صف.
ربڑ کا چھلا جو رحم کی وضع کی درستی کے لیے اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے ، پسیری (Pessury ، (مخزن الجواہر ، ۳۰۵). [حلقہ + ع : لدنہ - نرم].

--- مارنا محاورہ.
۱. پھندا ڈالنا.
اور اس کی نتھ کا یہ پیارا ہے حلقہ
کہ گویا محسن نے مارا ہے حلقہ
(۱۷۹۲ ، اسرار محبت ، ۱۳). اس کی کمند ہمت کنگرۂ فلک پر حلقہ مارتی ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۳). ۲. چکر لگانا. اس کا تعاقب کرتا ہے ، پھر حلقے مارتا ہے اور گرتا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۹۱). ۳. گھیرے میں لینا ، احاطہ کرنا. اعوان و انصار نے مانند ثوابت و سیارہ کے گرد ماہ عزت و وقار کے حلقہ مارا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۹۹). ۴. کنڈلی مارنا
عجب کوٹ اوٹ ہے کیتا بکھانوں
کہ حلقہ اژدھا مارا ہے جانوں
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۲).
حلقہ مارے یہ وہ افعی ہے محیط عالم
زہر کا جس کے نہیں ہے کوئی با زہر بدل
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۳۹).

--- مُجَسَّم کس صف (---ضم م ، فت ج ، شد س بفت) امذ.
(مساحت) مدوّر جسم ، دائرے کی شکل کی سطح. حلقۂ مجسم کی موٹائی اور قطر اندرونی معلوم ہے. (۱۸۴۷ ، کتاب قواعد علم مساحت ، ۳۵). حلقہ مجسم میں تراش مدور کا محیط اور طول معلوم ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۱۷). [حلقہ + مجسّم (رک)].

--- مُدَوَّر کس صف (---ضم م ، فت د ، شد و بفت) امذ.
(مساحت) گول حلقہ. ! کشوان قاعدہ دو ہم مرکز دائروں کے درمیان جو حلقہ مدور ہو اوس کا رقبہ اسی کے بھی دو قاعدے لکھے ہیں. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۷۵). [حلقہ + مدوّر (رک)].

--- نَظَر کس اضا (---فت ن ، ظ) امذ.
وہ رقبہ جس کا معائنہ کیا جائے ، انگ : Field of view (انگریزی اردو طبی فرہنگ ، ۵۱). [حلقہ + نظر (رک)].

--- نُما (---ضم ن) صف.
حلقہ کی طرح کا ، دائرے کی شکل کا. کامل سورج گرہن میں کل سورج نظر سے چھپ جاتا ہے اور حلقہ نما سورج گرہن میں صرف اس کا مرکزی حصہ تاریک ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۸۵). حلقہ نما دودے کے کیڑے سے داد کی بیماری پھیلتی ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۲۸). اس میں ایک ناقص حلقہ نما غدود (Ring Gland) پایا جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۳۵). [حلقہ + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

--- وار (الف) م ف.
ایک ایک حلقہ کر کے (جامع اللغات). (ب) صف. رک : حلقہ دار.
کافر ہوا ہوں رشتۂ زنار کی قسم
تجھ زلف حلقہ وار کے ہر تار کی قسم
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۱). [حلقہ + ف : وار ، لاحقۂ صفت].

ـــ وَرْدِیَہ کس ص (ـــ فت و، سک ر، کس د، شد ی بفت) امث.
سر پستاں کے گرد کا گابی حلقہ (مخزن الجواہر، ۱۸۹۵ : ۳۰۵). [حلقہ + ورد (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + ہ، لاحقۂ تانیث].

حُلَق ہَوائی (ضم نیز فت ح، شد ل بفت، فت ہ) امث.
ایک قسم کی آتشبازی جو ہوا میں اڑ کر چکر کاٹتی ہے، حلقہ بناتی ہے. آتشبازی جو چلتی ہے سو سب چھوٹتی ہے تو حلق ہوائیوں کے کنج ہی چھوٹتے ہیں. (۱۷۳۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۵۸). [ع : ح ل ق) + ہوا (رک) + ئی، لاحقۂ نسبت].

حَلْقی (فت ح، سک ل، فت ق) صف.
۱. حلقہ (رک) سے منسوب یا متعلق، حلقہ دار. خلیے کی دیوار میں اندرونی جانب ایک حلقی ابھار پیدا ہوتا ہے. (۱۹۶۸، الجی، ۷).
۲. (نباتیات) وعائی حزموں کی دو صورتیں، ایک صورت میں خشبہ دربان میں ہوتا ہے اور لحاء اس کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے اور دوسری صورت اس کے برعکس ہوتی ہے. منقسمہ ستون میں بافتوں کی ترتیب کو حلقی (Concentiric) کہا جاتا ہے. (۱۹۶۲، مبادی نباتیات، ۳۷). [حلقہ (رک) + ئی، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَوْعِیَہ (ـــ و لین، کس ع، فت ی) امذ.
(نباتیات) خلیوں کی حلقہ دار نالیاں جن میں رس وغیرہ گردش کرتا ہے. بعض حلقی اوعیہ میں چھلے یا حلقے دور دور فاصلوں پر ہوتے ہیں. (۱۹۳۸، عملی نباتیات، ۲۳). [حلقی + ع : اوعیہ، وِعاء - برتن کی جمع].

ـــ رَدّا (ـــ فت ر، شد د) امذ.
(معماری) ان پتھروں کو جو جوڑوں کے دو متصل سلسلوں میں ہوتے ہیں حلقی ردا کہتے ہیں (رسالہ رڑکی چنائی، ۹۲). [حلقی + ردا (رک)].

حَلْقی (فت ح، ل نیز سک ل) صف.
حلقہ (رک) سے منسوب یا متعلق، حلقہ دار. ہر ایک کے جسم میں ایک بڑی جگہ ظاہر ہوتی ہے جو دراصل خالیہ ہوتا ہے علقہ کی یہ حالت حلقی کہلاتی ہے. (۱۹۶۵، معیاری حیوانیات، ۲ : ۲۷). [حلقہ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ سَڑَن (ـــ فت س، ڑ) امث.
دائرے کی شکل میں سڑنے کی حالت. کورینی بیکٹیریم سپی ڈونیکم یہ آلو میں حلقی سڑن (Ring Rot) کا باعث بنتے ہیں. (۱۹۷۶، بنیادی خرد حیاتیات، ۱۸۹). [حلقی + سڑن (رک)].

ـــ ہَڈّی (ـــ فت ہ، شد ڈ) امث.
کریٹنیم کا اگلا حصہ حلقہ دار اور غضروف ہڈی کا بنا ہوتا ہے اسے اسفین ایتھمائڈ یا حلقی ہڈی کہتے ہیں (معیاری حیوانیات، ۱ : ۳۰۰). [حلقی + ہڈی (رک)].

حَلْقی (فت ح، سک ل) صف.
حلق (رک) سے منسوب یا متعلق، حلق کا، حلق سے نکلنے والی (آواز)، (وہ حروف) جن کا مخرج حلق ہے.

حلقی وسطی حروف شفتی
الفاظ ہیں جن سے پشتی ہفتی

(۱۸۰۳، جامع المظاہر منتخب الجواہر، ۳۵). ان میں تصنع نہ ہو اور حروف حلقی و وسطی و شفتی کو نہایت جانچ جانچ کر بلا کسی بناوٹ کے جو تقاضہ طبیعت کا ہو ادا کئے جائیں. (۱۹۲۸، باتوں کی باتیں، ۷۷). وہ آوازیں جو امالہ سے مانع ہیں نہ صرف پر زور اور حلقی ہوتی ہیں بلکہ حنجری بھی. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۰۳). [حلق + ی، لاحقۂ نسبت].

حَلْقِیاں (فت ح، سک ل، کس ق) امذ (قدیم).
حلقہ (رک) کی جمع.

جو سوتی گھال سروں کے بچاتے پھول کلاں پر
تو زلفاں کے سو حلقیاں کوں نموتے کر لے بالاں کے

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۵۱). [حلقہ کی جمع بطریقۂ قدیم].

حَلْقیزائی (فت ح، سک ل، ی مع) صف.
حلقیزہ سے منسوب یا متعلق (طبیعات کی داستان، ۱۹۳۵). [حلقیزا + ئی، لاحقۂ صفت].

ـــ نَظَرِیَّہ (ـــ فت ن، ظ، کس ر، شد ی بفت) امذ.
دی کارت کا یہ نظریہ کہ تمام فضا ایسے غیر مرئی سیال یا ایتھر سے بھری ہوئی ہے جس کے حصے ایک دوسرے پر عمل کرتے ہیں اور دائری حرکت پیدا کرتے ہیں. مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دی کارت کے حلقیزائی نظریہ کا کچھ ذکر کر دیا جائے. (۱۹۳۵، طبیعات کی داستان، ۱۰۵). [حلقیزائی + نظریہ (رک)].

حَلْقیزَہ (فت ح، سک ل، ی مع، فت ز) امذ.
چکر، گرداب؛ (طبیعات) کسی سیال شے کا وہ حصہ جس کے اجزا گردش میں رہتے ہیں، دوار. دیکارت کو اس میں ایک لطیف سیال یا ہیولیٰ نظر آیا، جس سے اس کی فلکی مشین کے حلقیزے بنتے تھے. (۱۹۳۵، طبیعات کی داستان، ۱۳۰). [حلقہ + ف : یزہ، لاحقۂ تصغیر].

حَلْقیزئی (فت ح، سک ل، ی مع، فت ز) صف.
حلقیزہ سے منسوب یا متعلق، حلقیزائی. ایسے سیال میں حلقیزئی نلیاں مانی جا سکتی ہیں جن میں سیال مستقل گردشی حالت میں رہ سکتا ہے. (۱۹۳۵، طبیعات کی داستان، ۲۸۹). [حلقیزہ + ئی، لاحقۂ صفت].

ـــ جَوہَر (ـــ و لین، فت ہ) امذ.
ناقابل شکست بند حلقہ جو ایسی حلقیزئی نلی سے بنے جس میں سیال مستقل گردشی حالت میں رہ سکے. یہ لچک جوہر کے اعتراض سے بچنے کا ایک تیسرا طریقہ لارڈ کلون نے حلقیزئی جوہر کے نام سے پیش کیا. (۱۹۳۵، طبیعات کی داستان، ۲۹۰). [حلقیزئی + جوہر (رک)].

حَلَقِیَہ (فت ح ، ل نیز سک ل ، کس ق ، شد ی بفت نیز بلاشد) صف.
حلقہ دار.

طبقۂ ثالث میں ہیں وہ حلقیہ کیڑے کہ جو
منقسم ہیں چار صنفوں پر زروئے قاعدا

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۷). [حلقہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَلْقِیَہ (فت ح ، سک ل ، کس ق ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
حلق (رک) سے متعلق یا منسوب، حلق کا. گلے کی کھال کھول دی گئی ہے تنفس والی رگ حلقیہ (جس سے سانس کی آمد و رفت ہے) باہر نکلی ہوئی ہے. (۱۹۲۰ ، مقتل قریب ، ۱۳). [حلق + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

حَلَک (فت ح ، ل) امث.
گہری سیاہی ، گھٹا ٹوپ اندھیرا.

حکم سے تیرے تا فنا یوں ہی رہیں گے برقرار
لیل و نہار و روز و شب صبح و مسا سحر حلک

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰). [ع : (ح ل ک)].

حَلْکاری (فت ح ، سک ل) امث.
رک : حل (تحتی) : سونے چاندی کو محلول کر کے پھول پتی اور دیگر نقوش بنانے کا کام نیز اس طرح بنائے ہوئے نقوش. ہر ایک کے آگوں تلع بوداری حلکاری کی و دسترخانے زربفتی ... بچھائے جاتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۳).

حَلَکَم ڈالنا محاورہ.
جلدی کرنا ، ہل چل ڈالنا (حلکم ، ہلکان (رک) کا بگاڑ).

شب کو ملنے کی زنانخی نے یہ اودھم ڈالی
ہاتھ پاؤں اپنے گئے پھول یہ حلکم ڈالی

(۱۸۳۵ ، رنگین (نور اللغات)).

حُلَل (ضم ح ، فت ل) امذ.
۱. حُلّہ (رک) کی جمع ، نئے کپڑوں کے جوڑے ، پارچہ جات ، ملبوسات ، پوشاکیں. حجلۂ طبع سے معشوقہ کتب کہ حلل معنی اور زیور مضامین سے پیراستہ ہے ... خواہش مندوں کو رغبت دلاتی ہے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۰). ۲. آرایش ، سجاوٹ ، رونق ، زینت ، زیبائش ، خوبصورتی.

ہے اک طرف رنگین محل برق فشا سے پر حلل
پرنور اس کے عکس سے دریا کا منظر اک طرف

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۲۰). [ع : (ح ل ل)].

حَلَم (فت ح ، ل) امذ ؛ ج.
حلمہ (رک) کی جمع.

دہان خم پہ ہو نشتر کیسا جیسے
ہیں یونہی نور کے تھنوں پہ دیدہ بان حلم

(۱۹۹۶ ، منحنا ، ۳۰). [ع : (ح ل م)].

حِلْم (کس ح ، سک ل) امذ.
بردباری ، تحمل ، نرم دلی ، نرم خوئی.

صبوری کے مدیرے دیا گوش کون
کیا حلم زنبیل اد کہ ہوش سوں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۰).

رفت کار حشر سے پردہ کا اولٹنا ہے محال
پردہ پوشی پر جو اوس کے حلم کا آہنگ ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

علم میں حلم میں جود و کرم و ہمت میں
ہے وہ یکتائے زمانہ سر اقدس کی قسم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳). نیک بخت ، تعلیم یافتہ ، صاحب حلم ہو تو ہرگز اپنے مرد کو غصہ ہونے نہیں دیتی اور نہ مار دھاڑ کی نوبت ہوتی ہے. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۹۲).

نانا کا حلم ، باپ کی قوت ، حسن کی خو
جو مصطفےٰ کا خون ، رگوں میں وہی لہو

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۸۲). [ع : (ح ل م)].

حُلْم (ضم ح ، سک ل) امذ.
خواب ؛ خواب و خیال. عربی زبان میں خواب کے لیے دو لفظ ہیں ، ایک حلم جس کی جمع احلام آتی ہے ، اس کے معنی خواب و خیال کے ہیں ، یعنی محض وہم و تخیل ، دوسرا رویا. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۳۰).

ایک پل روشنی پھر تیرگیٔ سرمد ہے
حلم نائم بشری فکر و نظر کی حد ہے

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۱۳۱). [ع : (ح ل م)].

حَلَمَۃُ الْعَین (فت ح ، ل ، م ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ نیز امث.
غشی العین کے اندرونی جانب کونے کے اندر ایک سرخ ابھار ہوتا ہے جس کو حلمۃ العین کہتے ہیں (کتاب العین ، ۱۲۹). [ع : حلمۃ (رک : حلمہ) + رک : ال (۱) + عین (رک)].

حَلَمَہ (فت ح ، ل ، م) امذ ؛ امث.
۱. **بھٹنی ، سرپستان.** سادہ عضلی بافت ... حلمہ (Nipple) کے ہالیزہ (Areola) میں بھی ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، تسجیات ، ۱ : ۱۳۰). یہ بھٹیاں یا حلمے زواجہ دان نہیں ہیں بلکہ زواجے تشیلی شاخوں کے اندر تیار ہوتے ہیں. (۱۹۶۸ ، النجی ، ۱۰۶). ۲. **پتی کی شکل کا دانہ یا ابھار.** ذائقے کی حشائی غذا سے لگتی ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۵۹). ۳. **جوں کا انڈا ، چھوٹی جوں ، لیکھ.** ثانقس ... جوں ، چیچڑ ، پسو اور حلمہ (Mite) کے ذریعے انسانوں میں پھیلتا ہے. (۱۹۸۶ ، اخبار الطب ، کراچی ، اپریل ، ۶). [ع : حَلَمَۃ (ح ل م)].

حِلْمِیَّت (کس ح ، سک ل ، کس م ، شد ی بفت) امث ؛ سر حلمیۃ.
رک : حلم (بلحاظ). [حلم + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حُلُو (ضم ح ، سک ل) صف.
۱. میٹھا ، شیریں ، خوش مزہ ، لذیذ (المنجد). ۲. رک : حلاوا (کھجور کی ایک قسم). حُلُو ... غالباً یہ وہی قسم ہے جس کا ذکر مؤلف نے ... حلاوا یا حلوہ کے نام سے کیا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۳۵۰). [ع : (ح ل و)].

حَلْوا (فت ح ، سک ل) امذ ، اصر حلوٰہ.
۱. کھانا جو گھی اور شکر سے بنتا ہے ، ایک نرم اور مرغن شیرینی جو گھی شکر روے یا میدے یا بعض قسم کے پھل اور ترکاری وغیرہ سے بنائی جاتی ہے (جس چیز سے بنائی جاتی ہے اسی کے نام سے موسوم کی جاتی ہے).

لے گئیں مرغ بریان و حلوا شراب
گلونہاے لے گئے چنگ و رباب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۷).

نوبت گالوں میں لب شیریں ادا طوفان ترسی ہے
مقابل حسن کے آ کر شرم سیں ہوتا ہے تر حلوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

یا پوری لڈو بنواؤ یا خاصہ حلوا نان کرو
کچھ لطف نہیں اب جینے کا اب چلنے کا کچھ دھیان کرو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۶). چیلے کچھ حلوا اور پوری اور مٹھائی تھالیوں میں لائے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۹۹).

حلوا کھلایا شیخ نے اور وعظ بھی کہا
حلوا تو پیٹ میں ہے مگر دل میں کچھ نہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۶۰). ۲. تر چیز ، نرم چیز (کھانے کی). ستر برس ہوئے کہ دانت چھین کی نذر کیے اب سے حلوے پر بسر ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۰۸). ۳. ایک دوا جو سنوف ہے اور اسے شہد یا شکر میں ملا کر حلوا سا بنا لیتے ہیں (جامع اللغات). ۴. مفت کا مال ، بغیر محنت کے ہاتھ آنے والی چیز.

یہ مسند ہے اس پر کوئی بیٹھ جاؤ
یہ حلوا ہے سب اس کو مل بانٹ کھاؤ

(۱۹۳۷ ، جنگ نامہ دوجوڑا ، ۲۱). ۵. آم کی ایک قسم کا نام. جابجا ناند رکھے ہیں اور ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں ، موتی چور ... حلوہ ، شاہ پسند ... غرض کہاں تک گناؤں قسموں کی قسمیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳۳). ۶. بوسۂ لب.

دشنام دے کے بوسہ دیا ہم کو یار نے
حلوا اسیر مرچوں زخم زباں ہوا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۵۵).

خدا کا شکر دیا اس نے مجھ کو بوسۂ لب
کسے نصیب یہ حلوائے بادشاہ پسند

(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۱۰۹). [ع : حلوا ، حلوٰی (ح ل و)].

---ے آشتی کس اضا (---سک ش) امذ.
وہ مٹھائی جو لڑائی یا ناراضگی ہونے کی وجہ سے صلح ہو جانے پر ایک دوسرے کو بھیجیں ، حوال بھیجا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلوا + ے (حرف اضافت) + آشتی (رک)].

---ے برِنج کس اضا (--- کس ب ، فت ر ، سک ن) امذ.
ایک قسم کی مٹھائی جو چاول کے آٹے سے بنتی ہے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلوا + ے (حرف اضافت) + برنج (رک)].

---ے بہشتی کس صف (--- کس ب ، ہ ، سک ش) امذ.
جنت کا میوہ.

کیا ذوق عبادت ہو ان کو جو مس کے لبوں کے شیدا ہیں
حلوائے بہشتی ایک طرف ہوٹل کی مٹھائی ایک طرف

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۸). [حلوا + ے (حرف اضافت) + بہشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ے بے دُود کس اضا (---و مج) امذ.
شیریں میوہ ، پیڑ کا پکا پھل ، مراد : نرم و ملائم چیز ، وہ چیز جس کا حاصل کرنا یا ہضم کرنا آسان ہو. ایسی ہوس پیدا ہوئی کہ ہر ایک طلسم کو مع مال و زر طلسمی حلوائے بے دود سمجھ کر مع لشکر جرار یہاں پہونچے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۹ : ۲۰۵). کیا تحفہ امرود ہیں ، حلوائے بے دود ہیں. (۱۹۰۶ ، انتخاب فتنہ ، ۱۳۵). قائم جنگ نے آپ کی ریاست کو حلوائے بے دود اور لقمۂ تر سمجھ کر نگلنا چاہا. (۱۹۳۶ ، سفرنامہ مخلص (دیباچہ) ، ۸۲۰). [حلوا + ے (حرف اضافت) + بے (رک) + دود (رک)].

---ے بے دُود ہے فقرہ.
نہایت خوشگوار اور پسندیدہ ہے (جامع اللغات).

---بھتّی کرنا محاورہ.
کسی کے مرنے پر بھات اور حلوا وغیرہ کھانا ، (تحقیراً) کھانا زہر مار کرنا. اردو میں مزے اور لذت کے واسطے پر موقعہ اور محل کے واسطے اتنے لفظ تو مجھے یاد ہیں مثلاً کھانا ، کھانا نوش فرمانا ، نوش جاں کرنا ، ... حلوہ بھتی کرنا ، ٹھونسنا ، زہر مار کرنا. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں (دیباچہ) ، ۲).

---بھتّی کھلانا محاورہ.
کسی کی موت پر کھانا کھلانا. ایسی کیا بات تھی ، جس کے لیے ہم نے دشمنوں کا حلوا بھتی کھلایا. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۹۰).

---پُوری (---و مع) امث.
سوجی کا حلوا (آلو ، چنے کی ترکاری وغیرہ) اور میدے کی پوری جو عموماً حلوائی کی دکان پر بنائی جاتی اور ناشتے میں کھائی جاتی ہے. پوری والا حلوائی اگر تھوڑی بہت مٹھائی بنا تی جانتا ہو یا حلوا پوری خود پکا سکتا ہو ... روز کما سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، حلوائی کی تعلیم ، ۹). گھر لے جا کر حلوہ پوری کھلائیں ... حال احوال پوچھیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانڑا ، ۱۰۱). [حلوا + پوری (رک)].

---پُوری ہانڈی کھائے ، ہوتا پھیرے بیوی جائے کہاوت.
کمینے آدمی مزے اڑاتے ہیں شرفا اور غریبوں کی شامت آتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پُوری بی بی کھائے پڑا پتاوَن باندی جائے کہاوت.
دولت مند اور امیر زادے مزے اڑاتے ہیں غریبوں کی شامت آتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ے تَر کس صف (---فت ت) امذ.
۱. میٹھے اور شاداب میوا کہ جیسے سیب ، ناشپاتی وغیرہ ؛ وہ جس کو آسانی سے بغیر کسی تکلیف کے انسان برداشت کرے (نوراللغات). ۲. لبِ معشوق ؛ وہ چیز جو مفت حاصل ہو (جامع اللغات). [حلوا + ے (حرفِ اضافت) + تر (رک)].

---خاتُون (---و مع) امث.
۱. حلوا خور بیگم (فرہنگِ آصفیہ). ۲. لکڑی کی گڑیا جس سے بچے کھیلتے ہیں ، (فرہنگِ اثر ؛ فرہنگِ آصفیہ). [حلوا + خاتون (رک)].

---ے خَبِیص کس اضا (---فت خ ، ی مع) امذ.
ایک حلوا جو (عموماً) زچہ کو کھلاتے ہیں ؛ کھجور کا حلوا. اس نے یہ حکم دے دیا کہ تین دن تک تمام فوج کو حلوائے خبیص کھانے کو دیا جائے. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنوامیہ ، ۱ : ۳۴). [حلوا + ے (حرفِ اضافت) + خبیص (رک)].

---خوردَن را رُوئے باید کہاوت.
عزت کے واسطے لیاقت چاہیے ، اچھی چیز حاصل کرنے کے لیے اس کا اہل ہونا ضروری ہے. بادشاہ نے فرمایا تو اپنی صورت تو دیکھ ارے بے حیا حلوا خوردن را روئے باید. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہفت پیکر ، ۲ : ۶۶۵). حلوہ خوردن را روئے باید کس منہ سے اظہار کروں سب کیا کرایا خاک میں مل جائے گا. (۱۹۰۸ ، شاہین و دراج ، ۲۶).

---ے رِشتَہ کس اضا (--- کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
ایک پکوان ، پکی ہوئی سوِیاں (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلوا + ے (حرفِ اضافت) + رشتہ (رک)].

---رو ئی (---و مع) امث.
وہ چیزیں جو آسانی سے نگل لی جائیں ، لذیذ کھانا جو شوق سے کھایا جائے. ارے قسم تو تم سے بدذاتوں کی حلوا روئی ہے. (۱۸۸۸ ، نوابی دربار ، ۱۲). خوب سمجھتا ہوں ، جان بوجھ کر کیا تھا اور حلوا روئی سمجھ کر نیلے پر دہلا لگایا تھا. (۱۹۱۱ ، بالہ ، ۶۰). [حلوا + روئی (رک)].

---سَمَجھنا محاورہ.
ناچیز سمجھنا ، کمزور سمجھنا ، کسی کام کو آسان سمجھنا.

میں نے جو نرمی کی تو دونا سر چڑھا وہ بدمعاش
کھانے ہی کو دوڑتا ہے اب مجھے حلوا سمجھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۹).

---ے سُوہان کس اضا (---و مع نیز مج) امذ.
رک : حلوا سوہن. صحیح ترکیب حلوائے سوہان چاہیے مگر قدما نے ... عرفِ عام کا لحاظ رکھا ہے. (۱۷۰۷ ، کلیاتِ ولی (حاشیہ) ، ۸۰). [حلوا + ے (حرفِ اضافت) + سوہان (رک)].

---سوہن/سوہَن/سُہَن (---و مع / و مج ، فت ہ / ضم س ، فت ہ) امذ.
دودھ میں رَوا اور سمنک حل کر کے پکایا ہوا حلوا ، حلوا سوہن کئی قسم کا خاص طور سے مشہور ہے ایک کرارا یعنی سخت جو اصطلاحاً پپڑی کا حلوا سوہن کہلاتا ہے اور نشاستے کے پانی میں برابر کا گھی اور قند ملا کر تار بند چاشنی کے طور پر پکایا جاتا ہے ، دوسرا نرم جو دودھ روے اور سمنک کو ترکیب دے کر بنایا جاتا ہے اور اس کا رنگ لال گیہوں ہوتا ہے اس لیے حبشی ، جوزی یا گوندھے کا حلوا سوہن کہلاتا ہے ، یہ نام ابتدا میں اس کی سختی کے باعث رکھا گیا تھا بعد میں ملائم کو بھی اسی نام سے تعبیر کرنے لگے. قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن ، جلیبی ، لڈو ... وغیرہ کھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۳).

ہاتھ آوے کس طرح حلوا سہن
غم کا سوہان کھا رہا ہے اوس کا من

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۰). دیکھو تو کیا تازہ تازہ حلوہ سوہن رکھا ہوا ہے. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۲۰۱). فرخ نے ایک ٹکڑا حلواہ سوہن کا ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا. لو تم بھی کھاؤ. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۵۳). [حلوا + سوہن/سوہن/سہن (رک)].

---ے شَکَّر کس اضا (---فت ش ، ک) امذ.
وہ حلوا جو شکر سے بنایا جائے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلوا + ے (حرفِ اضافت) + شکر (رک)].

---ے عید کس اضا (---ی مع) امذ.
وہ حلوا جو عید کے موقع پر بنایا جائے (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلوا + ے (حرفِ اضافت) + عید (رک)].

--- کھانے کے دِن ہیں فقرہ.
دانت ٹوٹ چکے ہیں ، بڑھاپا آ گیا ہے بہت بوڑھے آدمی کی نسبت کہتے ہیں (مہذب اللغات).

--- کھانے کے لیے مُنْھ چاہیے کہاوت.
اچھی چیز کے لیے اس کا اہل ہونا ضروری ہے (جامع اللغات).

--- کھائے فقرہ.
(کوسنا نیز قسم سخت) کسی کے مرنے کے بعد کا حلوا کھائے ، مردہ دیکھے

حلوا کھائے میرا ، مشفق جو کرے اوس سے نفرت
قبر میں مجھ کو اوتار جو چڑھائے اوسے سر

(۱۸۳۶ ، واسوختِ امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۲۹)).

ہم کو اپنے اگر چھپائے
گر سچ نہ کہے تو حلوہ کھائے

(۱۸۴۱ ، دریائے عشق ، ۳۰).

---ے گذر/گزر کس اضا (---فت گ ، ذ/فت ز) امذ.
گجر کا حلوا. حلوائے گذر ... بدن کو فربہ کرتا ہے. (۱۸۷۰ ، قرابادین ذکائی (ترجمہ) ، ۹۵). اس شفقت و محبت سے تیمارداری کی کہ خدا اسے جزائے خیر دے حلوائے گزر کھلایا اور ہر طرح خبرگیری کی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۳۳). [حلوا + ے (حرف اضافت) + ف : گذر ، گزر - گجر].

---گفتن دہن نہ سازد شیریں کہاوت.
کسی چیز کا صرف ذکر کرنے سے اس چیز کا لطف حاصل نہیں ہوتا (جامع اللغات).

---مالیدہ چڑھانا محاورہ.
نذر و نیاز کرنا ، شیرینی نذر کرنا ، تعزیہ علم وغیرہ رکھنا ، اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا یا اس کو سلام کرنا. (۱۹۰۶ ، بہشتی زیور ، ۱۰ : ۳۰).

---مانڈا/مانڈھا (---مغ) امذ.
حلوا اور چپاتی ؛ (مراد) لذیذ کھانا.

جب نانک تن کا نکل گیا جو ملکوں ملکوں ہانڈا ہے
پھر ہانڈا ہے نہ بھانڈا ہے نہ حلوا ہے نہ مانڈا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۹). مردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں ان کو حلوا مانڈھا مل جائے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۲۱۶). جو ذرا آسودہ حال تھے حلوہ مانڈا اور پوری کچوری کا ناشتہ کرتے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰). [حلوا + مانڈا/مانڈھا (رک)]

---ماہی/مچھی (---فت م ، شد چھ) امث.
پاپلیٹ مچھلی (پلیٹس). [حلوا + ماہی/مچھی (رک)].

---ے مرگ کس اضا (---فت م ، سک ر) امذ.
موت کا حلوا ، بھتی ، حاضری (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[حلوا + ے (حرف اضافت) + مرگ (رک)].

---ے مسقط کس اضا (---فت م ، سک س ، فت ق) امذ.
ایک خاص مٹھائی جو مسقط میں ایجاد ہوئی تھی.

طعم میں حلوائے مسقط سے لذیذ
جس میں ڈالی کشمش و لوز و مویز

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۳۳). [حلوا + ے (حرف اضافت) + ع : مسقط (علم)].

---ے مغزی کس صف (---فت م ، سک غ) امذ.
ایک وضع کا حلوا جس میں کثرت سے مغز بادام اور پستے ڈالتے ہیں (فرہنگ آصفیہ). [حلوا + ے (حرف اضافت) + مغز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ے مقراضی کس صف (--- کس م ، سک ق) امذ.
ایک طرح کا حلوا جس میں بہت باریک میوے کتر کے ڈالتے ہیں.

جو کترا خط پشت لب کو میں عالم ہوا راضی
بلے شیریں ہے ہر اک طبع میں حلوائے مقراضی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۱). [حلوا + ے (حرف اضافت) + مقراض (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---نکالنا محاورہ.
پلیتھن نکالنا ، کچومر نکالنا ، حال پتلا بنا دینا. اور جو مٹھائی پوری نہ تولے گا تو مارے کفچوں کے تیرا حلوا نکالوں گا یا تیرے ہاتھ کا گٹہ توڑ ڈالوں گا. (۱۸۰۳ ، نورتن ، ۱۰۵).

---نکل جانا محاورہ.
نہایت بدحال ہو جانا ، مشقت اور محنت سے پتلا حال ہو جانا ، پلیتھن نکل جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ے نیم شکر/شکری کس صف (---ی مع ، سک م ، فت ش ، ک) امذ.
ایک مشہور مٹھائی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[حلوا + ے (حرف اضافت) + نیم (رک) + شکر (رک)/+ ی ، لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.
۱. **نرم و ملائم ہو جانا.** ساری ہڈیاں گل کر حلوا ہو گئیں. (۱۹۳۹ ، حکایات رومی ، ۱ : ۱۳۶) ۲. **کمزور و ناتواں ہونا.**

تکلا ہوا تن سوکھ ، روئی بال ، نرگس نخ
حلوا ہوئے چرخا ہوئے ، لیسی ہوئے چرخ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۹). اب ایسے ہم بھی حلوا نہیں ہیں جو کوئی نگل جائے گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۷۰). وہ بھی کچھ حلوا نہیں ہیں ، آپ دیکھیں تو کس دلیری سے ان کے کلام کا جواب دیا ہے. (۱۹۰۱ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۶۵).

حَلوان (فت ح ، سک ل) امذ.
۱. **بکری یا بھیڑ کا دودھ پیتا بچہ.**

نہ کھایا کبھی گوشت حلوان کا
اسے بس اتھا عشق رحمان کا

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۳). اوس نے اجازت دی ، دائی کئی کتنے دنوں کے بعد ایک حلوان ذبح کر اس کا لہو طشت میں لے بیگم کو دیکھانے لائی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۶). گوشت حلوان ایک سیر ، چاول عمدہ تین پاؤ. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۱۵). ۲. (قصاب) **کم عمر جانور کا گوشت ، نرم گوشت ، بھیڑ بکری کے چھ ماہ تک کی عمر کے بچے کا گوشت جو کھانے میں مزیدار ہوتا ہے اور پکنے میں جلد گل جاتا ہے.** نان گندم اور حلوان یعنی گوشت بکری کا یا گائے کا لطیف اور مزہ دار غذا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۱۰). حلوان کے ٹکڑوں کو روغن میں ڈالے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۲). [ع : حُلّان یا حُلّام کا بگاڑ].

حُلوان (ضم ح ، سک ل) امث.
۱. **دلال یا کاہن کی اُجرت.** یہ کاہن بت خانوں میں رہتے تھے ... ان کو

نذر و نیاز اور اجرت کی جو رقم یا تحفہ ملتا ، اس کا نام حلوان الکاہن تھا۔ (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۶۵)۔ ۲. **عطیہ ، مہر**(المنجد). [ع].

ـــ النَّفْر (ـــ ضم ن ، غم ال ، شد ن بفت ، سک ف) امذ.
زمانۂ جاہلیت میں قریش کا ایک معزز کام یا عہدہ. «حلوان النفر» یہ تھا کہ عرب جاہلیت میں کسی کو اس کا مالک نہ بناتے تھے ، جب جنگ کا موقع ہوتا تو ان سرداروں کے نام پر قرعہ اندازی کی جاتی ، جس کے نام کا قرعہ نکل آتا اسے بلا لیتے خواہ چھوٹا ہوتا خواہ بڑا. (۱۹۶۷ء ، بلوغ الادب (ترجمہ) ، ۵۳۵)۔ [حلوان + رک : ال (۱) + نفر (رک)].

حَلْوائِن/حَلْوایَن (فت ح ، سک ل ، کس ء/فت ی) امث.
۱. **حلوائی (رک) کی بیوی ، حلوائی قوم کی عورت** (جامع اللغات).
۲. **حلوے یا مٹھائیاں تیار کرنے والی کاری گر عورت** (ا ب و ، ۳ : ۲۱۲)۔ [حلوائی (رک) + ن : ن ، لاحقۂ تانیث].

حَلْوائی (فت ح ، سک ل) امذ.
حلوا فروش ، مٹھائی بنانے اور بیچنے والا.

مگس ہو عاشقاں کیوں نا رہیں جو گرد سب جھوم کر
لباں تیرے نہیں گویا کہ ہے دوکانِ حلوائی

(۱۶۷۹ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰۰)۔

لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکانِ حلوائی
اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۳)۔ ساری دنیا میں حلوائی ہوتے کھوسی ہوئے دودھ میں پانی ملاتے ہیں.(۱۸۸۵ء ، محصنات ، ۲۳۲)۔ پیٹ بھرنے کے بعد وہ کبھی غفورے کی دوکان پر جا بیٹھتا اور کبھی نصیر حلوائی کی دوکان کے پاس. (۱۹۸۳ء ، ساتواں چراغ ، ۹۶)۔ [حلوا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دیوانہ ہو گا تو پر پھر کَر لَڈُّو اَپنوں ہی کو دے گا/ مارے گا کہاوت.
ہر صورت میں اپنوں کو فائدہ پہنچانے والے کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــ کی جانی سوہے ساتھ قَصائی کہاوت.
خاندانی آدمی ذلیل اور بے عزتی کا کام کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات)

ـــ کی دُکان (پَر) دادا/نانا جی کی فاتِحَہ کہاوت.
غیر کے مال کو بے دریغ خرچ کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ، اپنی گرہ سے کچھ نہ نکالے مگر دوسرے کے مال کو بڑھ بڑھ کر صرف کرے. اس کا کریڈٹ آپ لیتے ہیں ، حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ. (۱۸۸۹ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۶۷)۔ یہ تو وہی مثل ہے حلوائی کی دوکان پر نانا جی کی فاتحہ. (۱۹۰۱ء ، بہشتی زیور ، ۹ : ۳۱)۔ کسی ہندو کے گھر سے اٹھوا لائے ہیں حلوائی کی دکان دادا جی کی فاتحہ. (۱۹۶۱ء ، پالہ ، ۳۸)۔

ـــ گَری (ـــ فت گ) امث.
حلوائی کا کام یا پیشہ ، مٹھائیاں بنانے کا کام یا ہنر. ایم۔ کاپیتسا پیکیٹس۔ ... طباخی اور حلوائی گری پر ایک رسالے کا نا معلوم مصنف جس نے بیزنیس کے ماتحت فروغ پایا. (۱۹۵۹ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۲ : ۱۲۷)۔ [حلوائی + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حُلُوَّت (ضم ح ، ل ، شد و بفت) امث.
شیرینی ، مٹھاس. اور ایسی کیفیت کبھی ترشی مائل ہوتی ہے اور کبھی شیریں ، کبھی اس سے حلوت پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفوصت.(۱۹۰۶ء ، «مخزن» ، نومبر ، ۱۲ ، ۲ : ۱۵)۔[ع : (ح ل و)].

حُلُول (ضم ح ، و مع) امذ.
۱. **ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح گھس جانا یا سما جانا کہ دونوں میں امتیاز نہ ہو سکے ، روح کا کسی شے یا جسم میں داخل ہو جانا.** دعا زاہد کی قبول ہوئی اور اوس تصویر چوبی میں روح حلول کر گئی اور وہ باتیں کرنے لگی. (۱۸۳۵ء ، حکایت سخن سنج ، ۷۰)۔ شاید کوئی بھوت لاش کے اندر حلول کر گیا. (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۴۰)۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بدمعاش کے جسم میں بھی کوئی بہت بری روح حلول کئے ہوئے تھی. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۸۹)۔ یقیناً اس راہب میں دیوتا حلول کر گیا ہے. (۱۹۸۳ء ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۷۸)۔ اف : کرنا. ۲. **روپ ، شکل.**

صورت کو تیری دیکھ کے کہتے ہیں ذی شعور
یا خود پری ہے یا کہ پری کا حلول ہے

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۶)۔

علم حقیقی علم مجازی تیرے حلول ساری و طاری
اصل معانی ، نقل معانی ، عقل کو تیرے عیش مہیا

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۶۸)۔ ۳. **نزول ، ورود ، داخل ہونا ، اندر سما جانا.** مقید کیا حق تعالیٰ نے قسم کو بہ بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جس کا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کے اوس شہر میں. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸)۔ بعض تغیرات سے ... اور بعض حادثات عامہ سے متنبہ نہیں ہوتے تاوقتیکہ خود ان پر کوئی آفت نازل نہ ہو اور بعض حلول مصیبت پر بھی کبھی سے محتاج گویا بیل ہیں کہ آر بھی گھپوؤ اور ساتھ منہ سے بھی ٹٹکاری دو تب انکو خبر ہو کہ چلنا چاہئے. (۱۸۸۵ء ، محصنات ، ۱۲۰)۔ ۴. **ایک باطل عقیدہ جس کی رُو سے خالق کا مخلوق میں اس طرح سما جانا کہ دونوں میں فرق نہ ہو.** چوں کہ حلول باری محض باطل ہے تو یہ خیال از قبیل بناء فاسد علی الفاسد ہے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۱)

توحید صوفیہ میں نہیں شک حلول کا
یکتائی اپنی ایک ہے ہم وہ بہم نہیں

(۱۸۹۶ء ، تجلیات عشق ، ۱۶۷)۔

نہ کچھ حلول کی حاجت نہ غیر کی پروا
نہ کوئی ذات سے خارج نہ عین ذات خدا

(۱۹۳۲ء ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۷۶)۔ دنیا کے پچاس کروڑ عیسائی حلول کے قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا حضرت

عیسیٰ کی شکل میں آیا تھا اور ہدایت دے کر چلا گیا۔ (۱۹۷۳ء ، رام راج ، ۱۳۵)۔ ۵. فلسفہ میں ایک شے کا مختص ہونا دوسری چیز کے ساتھ اس طرح پر کہ پہلی چیز کی طرف اشارہ عین دوسرے کی طرف ہو۔ یہ دو طرح پر ہے حلولِ سریانی اور طریانی (مصباح التعرف ، ۱۰۳)۔ روح نہ عین جسم ہے نہ جزوِ جسم ہے ، نہ اس میں اس طور حلول کئے ہے جیسے ظرف میں مظروف ، نہ روح و جسم میں عرض و جوہر کا سا تعلق ہے۔ (۱۸۹۰ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۹۳)۔ ۶. رہنا ، رہائش رکھنا (جامع اللغات)۔ ۷. تناسخ ، آواگون۔ فرقہ راوندیہ ... تناسخ کا قائل تھا اس کا عقیدہ تھا کہ حضرت آدم کی روح عثمان بن نہیک میں حلول کر گئی ہے۔ (۱۹۷۵ء ، تاریخ اسلام ، معین الدین ندوی ، ۳)۔ ۸. آمیزش ، امتزاج۔ شاعری ، عشقیہ غزل ہو یا نظم اس کی حقیقی روح کئی عناصر کے باہمی حلول سے پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۳۵ء ، روح کلیسا ، ۱۱)۔ ۹. قربانی کی چیز کا قربانی کی جگہ پہنچنا ؛ بیوہ کا سوگ چھوڑنا ؛ قرضے کا قابل ادائگی ہونا ؛ وہ جو اتریں اور ٹھہریں ؛ حال (رک) کی جمع (جامع اللغات)۔ [ع : (ح ل ل)]۔

ـــــ سَرَیانی کس صف (ـــــ فت س ، ی) امذ.
(فلسفہ) اجزائے حالؔ کا اجزائے محل میں اس طرح سما جانا کہ ایک کی تقسیم سے دوسرے کی تقسیم لازم آئے (جیسے کسی رنگ کا کپڑے میں حلول ہو جانا)۔ وہ لطیف صاف شیر جس کا حکم سب پر جاری حلول سریانی کی طرح اجسام نباتات میں ساری۔ (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۵)۔ [حلول + سریانی ۔ سرایت کرنے والا ، گھل مل جانے والا]۔

ـــــ طَرَیانی کس صف (ـــــ فت ط ، ی) امذ.
(فلسفہ) اجزائے حالؔ اجزائے محل میں نہ آویں بلکہ کل ، کل میں آئے (جیسے نقطہ کا حلول خط میں) (مصباح التعرف ، ۱۰۳)۔ [حلول + طریانی ۔ اوپری شے جس کے متعلق یہ نہ معلوم ہو کہ کہاں سے آئی]۔

حُلُولی (ضم ح ، و مع) صف.
حلول کا عقیدہ رکھنے والا ، تناسخ کا قائل آریے یہ فرقہ کہ حلولی مذہب ہے رام چندر وغیرہ کو مظہر ذات پاک جانتا ہے۔ (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰۱)۔ یہ شخص حلولی مذہب اور سوفسطائی مشرب ہے۔ (۱۹۲۶ء ، شرر (نہ بدہ ، ۲۶)۔ اگر کہیں کہ (خدا) صفت قدیم ہے جیسا کہ حلولی اور تناسخی کہتے ہیں اور اس صفت کو صفت حق بتاتے ہیں تو بھی محل ہے۔ کہ حق کی صفت قدیم مخلوق کی صفت ہو جائے گی۔ (۱۹۷۶ء ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۳۵۲)۔ [حلول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و فاعلیت]۔

حُلُولِیّہ (ضم ح ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
ایک فرقہ جو ابو حلمان دمشقی سے منسوب ہے اور حلول اور تناسخ کا قائل ہے۔ علماء تصوف نے حلولیہ کو گمراہ فرقہ قرار دیا ہے جبکہ اسماعیلی اس طبقہ کو اہل سنت میں برحق سمجھتے ہیں۔ (۱۹۷۳ء ، فرقے اور مسالک ، ۸۷)۔ [حلولی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و فاعلیت]۔

حَلْوَہ (فت ح ، سک ل ، فت و) امذ.
رک : حلوا۔ حلوہ کا سامنا ہوا ایک لقمۂ چرب تو معقول ہے۔ (۱۹۰۰ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۲)۔ بہت دنوں کے بعد چپاتیوں کے درشن ہوئے کھیر ، حلوہ ، سموسے وغیرہ کا تو مجھے ذائقہ بھی یاد نہیں رہا۔ (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۳)۔

ـــــ بے دُود کس اضا (ـــــ و مع) امذ.
رک : حلوائے بے دود (حلوا (رک) کا تحتی)۔

مقصود کا تیار کروں حلوۂ بے دود
تجھ لب ستی گر ہات لگے تنگ شکر کا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۰۹)۔

لعل شکر بار کا بوسہ میں کیوں کر نہ لوں
کوئی نہیں چھوڑتا حلوۂ بے دود کو
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۲۳۳)۔ [حلوہ + بیدود (رک)]۔

ـــــ سُوہان کس صف (ـــــ و مع نیز مج) امذ.
رک : حلوا سوہن (حلوا (رک) کا تحتی)۔

اے شکر لب قند سوں تجھ لب کی ہیں باتاں لذیذ
حرف تیز اس کے ہیں جیسے حلوۂ سوہان لذیذ
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۸۰)۔ [حلوہ + سوہان (رک)]۔

حَلْوی/حَلْوے (فت ح ، سک ل ، ا بشکل ی) امذ.
رک : حلوا۔ پلاؤ زردہ ... نکاح کے کھانے کے لیے اسی طرح ضروری ہے جس طرح ... شب برات کے لیے حلوے۔ (۱۹۳۰ء ، خطوط محمد علی ، ۲۱۹)۔ [ع : (ح ل و)]۔

حَلْوے (فت ح ، سک ل) امذ.
حلوا (رک) کی جمع یا مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــــ چَٹانا محاورہ.
خوشامد کرنا ، کھلانا پلانا۔ زندان بانوں کو حلوے چٹا کر ان سے آشنائی پیدا کی۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۳)۔

ـــــ کی قَسَم کھانا محاورہ.
مرنے کے بعد جو تیجے میں حلوا آتا ہے اس کی قسم کھانا ، (مراد) بہت سخت قسم کھانا۔

نزع میں ہونٹوں کا بوسہ مجھکو دے کر کہتے ہیں
میرے حلوے کی قسم کھا منہ تو میٹھا ہو گیا
(۱۸۷۳ء ، کلیات منیر ، ۱ : ۹۶)۔

ـــــ مانڈے چَلْنا محاورہ.
غرض اور مطلب کا پورا ہونا ، اپنا عیش ہونا۔

مردے جنت کو سدھاریں کہ جہنم جائیں
میرے نیاؤں کے چلتے رہیں حلوے مانڈے
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۵۸)۔

ـــــ مانڈے سے کام / غَرَض / مَطْلَب / ہونا محاورہ.

اپنا بھلا چاہنا کوئی مرے یا جیے ، ہر حال میں اپنی غرض اور مطلب کو مدنظر رکھنا ، ہر حالت میں اپنے فائدے کی سوچنا.
یہ خیال نہیں کہ جس کا نمک کھایا اس کی بدنامی نہ ہو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہے. (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ٣٣٢).

حلوے مانڈے سے کام رکھو بھائی
مردہ دوزخ میں جائے یا پائے بہشت
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٣٠٢).

رنگوں میں دم توڑتا ہے شاہ ظفر
غالب کو ہے اپنے حلوے مانڈے سے غرض
(١٩٣٣ ، غالب شکن ، ٣٢).

حَلْوِیات (فت ح ، سک ل ، کسں و ، شد ی) امذ.
حلوے ؛ مٹھائیاں (بلیشں). [حلوی + یات ، لاحقۂ جمع].

حَلّه (فت ح ، شد ل بفت) امذ.
چڑھائی ، دھاوا ، حملہ. غول کے غول نے ایک بار حلّہ کیا. (١٨٠٢ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ١٣). چار لاکھ فوج لے کر لشکر سہرخ پر آ کر گرا اور پہلے ہی حلّے میں بزور سحر سب کو مسحور کیا. (١٨٩٠ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ١٣١). اف : کرنا. [رک : ہلّا جو صحیح املا ہے].

حُلّه (ضم ح ، شد ل بفت) امذ.
١. (أ) **چادر ، جبہ ، چغہ ، دو کپڑوں کا جوڑا یعنی ازار اور چادر.**
دو ہزار حلے ... ہر سال ہم سے قبول فرمائیے. (١٨٥٥ ، غزوات حیدری ، ٥١٨). سات نہایت عمدہ حلّے اس کے بدن پر تھے. (١٩١٣ ، شبلی ، مقالات ، ٣ : ٣٣). عرب کے مشہور بادشاہ ذی یزن کا ایک حلّہ فروخت ہو رہا ہے. (١٩٦٠ ، کشکول ، ٥).
(أأ) **پوشش ، لباس.** تو خدا اسے حلّہ کرامت پہنائے گا. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٢ : ٩٦). ٢. **بہشتی لباس.**

تولد کی خبر سن کر طبل باجے عرش اوپر
حلے نوری بہشتیاں تنی پنائے خوب جو سارا
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣٨).

دنیا کے سب لباس ہیں اوروں کے واسطے
حُلّے بہشت کے ہیں ترے حور کے لئے
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ١٨٣). [ع : حُلّه (ح ل ل)].

---آدم کسں اضا (---فت د) امذ.
آدم کی پوشاک ؛ سبزی ؛ پتے (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات).
[حلہ + آدم (رک)].

---بہشت/بہشتی کسں اضا/صف (---کسں ب ، ہ ، سک ش) امذ.
جنتی لباس.

جو حلہ بہشت اس بدل لیائینگی
بھی جنت کے حور اس انکے تینگی
(١٦٨٨ ، ہدایات ہندی (ق) ، ١٢٠).

آئے تجھے یا تو اوس کے لیے حلّۂ بہشت
یا سر برہنہ پھرتی ہے عترت حسینؑ کی
(١٨٢٦ ، دیوان گویا ، ٩٥). وہ اس کے بعد نور کا حلّۂ بہشتی پہن کر ... بارگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٣٥٥). [حلہ + بہشت (رک)/+ ی ، لاحقۂ نسبت].

---پوش (---و مج) صف.
حلہ (رک) پہنے ہوئے ، پوشاک میں ملبوس.

درختاں جنے خضر سے حلہ پوش
ہر یک چشمہ لذت میں جوں آب نوش
(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٣٠١). ناگاہ جاسوس ان حلہ پوشوں کو لے کر پونہچا. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٣٣٨). ایک شخص مثل حلہ پوشان بہشت لباس سبز پہنے ... سامنے آیا. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥٨٨). [حلہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

---پیرائی (---ی لین) امث.
لباس کی آراستگی و تزئین.

گلشن آرائی میں تیری باغ و صحرا مل گئے
حلہ پیرائی میں تیری کوہ و دریا مل گئے
(١٩٣٤ ، نغمۂ فردوس ، ١ : ٨٨). [حلہ + ف : پیرا ، پیراستن - تراشنا چھانٹنا (زیبائش کے لیے) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَنّت کسں اضا (---فت ج ، شد ن بفت) امذ.
رک : حُلۂ بہشت.

جھونٹے سے مس میں جو آئی اس کو موت
حلۂ جنت بھی پایا مختصر
(١٨٨١ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ٢ : ٩٦). [حلہ + جنت (رک)].

---گرِ خاک (---فت گ ، کسں ر) امذ.
زمین کی پوشاک بنانے والا یعنی خدا (جامع اللغات). [حلہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + خاک (رک)].

حُلِیّ (ضم ح ، کسں ل ، شد ی نیز بلا تشدید) امذ.
زیورات ، گہنے.

شجاعت کے شاہد پہ مشاطہ وار
بندھا حلم سے تو حلی یا علی
(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٢٠٩). جو کچھ حلی و حلل سے بازور ہے سب کو بعوض شکریہ ... نثار کرے. (١٨٥٥ ، غزوات حیدری ، ٨٢٠). افسانہ پانے کہیں کو یوں ہر ہفت آرائش سے مزین اور حلی پیرایش سے مشبّن کیا ہے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١). [ع : حُلِیّ ، حُلِی کی جمع].

---بَند (---فت ب ، سک ن) صف.
زیوروں سے آراستہ کرنے والا ، زیور پہنانے والا ، تزئین و آرائش کرنے والا.

حلی بند عروس حجلۂ دیں
محمدؐ کے خلیفہ صدر تمکین
(۱۸۵۵ء، ریاض السیلمین، ۶۰). [حلی + ف: بند، بستن = باندھنا].

حَلِیف (فت ح، ی مع) امذ.
۱. **ہم پیمان، معاہدہ کے دونوں فریق، عہد کرنے والے، حلف اٹھانے والے، ساتھ دینے والے.** بنی بکر و اہل خزاعہ بھی حلیف و ہم قسم اس عہد کے تھے. (۱۸۵۵ء، غزوات حیدری، ۳۰۳). خزاعہ نے اسلام کی دعوت قبول کی اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ بنو بکر قریش کے حلیف بن گئے. (۱۹۳۲ء، سیرۃ النبی، ۳ : ۳۳۰).
جس جنگ سے خطر مری خود عافیت کو تھا
میں، آپ کا حلیف، اسے کیوں کر سراہتا ؟
(۱۹۵۸ء، تاربیراہن، ۲۳۳). ۲. **وہ جس نے دوسرے کی امداد کا حلف اٹھایا ہو، ساتھی، رفیق.** سعد بن عبادہ نے جو عبداللّٰہ بن ابی کے حلیف تھے مخالفت کی. (۱۹۱۴ء، سیرۃ النبی، ۲ : ۳۵۳). صوبہ دار... ایک طاقتور حلیف اور خطرناک غنیم ہو سکتا تھا. (۱۹۳۸ء، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری (ترجمہ)، ۹). ۳. **سازش کنندہ، سازشی** (جامع اللغات). [ع : (ح ل ف)].

ـــــ طُفَیلی اسم صف (ـــــ ضم ط، ی لین) امذ.
(حیاتیات) **ایسے نامیوں کی ایک قسم جو دوسرے نامیوں پر ان کے جسم کے اندر یا باہر رہتے ہیں اور ان سے غذا حاصل کرتے ہیں او جنہیں طفیلی کہتے ہیں، طفیلی حلیف.** حلیف طفیلی (Obligate) یہ اپنی زندگی یا دور حیات کا کچھ حصہ طفیلی کی حیثیت سے گذارتے ہیں اگر انہیں ایسا کرنے سے باز رکھا جائے تو مر جائیں گے. (۱۹۶۶ء، ابتدائی حیوانیات، ۱۰۰۳). [حلیف + طفیلی (رک)].

حَلِیفانَہ (فت ح، ی مع، فت ن) صف.
حلیف جیسا، رفیقانہ. میرے اور آپ کے درمیان دوستانہ، محبانہ اور حلیفانہ تعلقات بھی تھے. (۱۹۲۶ء، مسئلۂ حجاز، ۲۰۰). [حلیف (رک) + انہ، لاحقۂ صفت].

حَلِیفی (فت ح، ی مع) (الف) صف.
رک : **حلیف.** ابلائیڈ کے لیے دو جگہ دو مختلف لفظ استعمال کئے گئے ہیں یعنی حلیفی اور اتحادی. (۱۹۳۰ء، منشورات کیفی، ۲۹۵). (ب) امث. **حلیف (رک) کا اسم کیفیت.** غیر مذہب والوں کے ساتھ حلیفی پیدا کریں. (۱۹۳۵ء، جدید قانون بین الممالک کا آغاز (ترجمہ)، ۳۰۲). [حلیف + ی، زائد و لاحقۂ کیفیت].

حَلِیلَہ (فت ح، ی مع، فت ل) امث.
بیوی، زوجہ، منکوحہ. شمشاد شاہد پرورمن، سے مراد آپ کی حلیلہ جلیلہ پردہ نشیں بیوی ... ہے. (۱۹۳۹ء، مطالعۂ حافظ، ۱۳۵).
ہم آغوش ہو غیر عورت سے جو بھی
وہ اپنی حلیلہ کا حق مارتا ہے
(۱۹۶۳ء، فارقلیط، ۲۰۷). [ع : حَلِیلَۃ (ح ل ل)].

حَلِیم (فت ح، ی مع) (الف) صف.
۱. **بردبار، متحمل مزاج، نرم دل.** خلاصہ اس آیت کا یہ ہے تحقیق ابراہیم حلیم ہے. (۱۸۳۸ء، بستان حکمت، ۳۱۱). حلیم تھا مگر اپنے حلم کو بے موقع صرف کیا کرتا. (۱۹۰۰ء، خورشید بہو، ۱۲). میزبان ... بے حد شریف، نہایت متواضع اور حلیم شخصیت کے تھے. (۱۹۸۳ء، سفرمینا، ۱۲۹). ۲. **خدا کا ایک صفاتی نام.**
قوی و متین و بدیع و کریم
سلام و عزیز و صبور و حلیم
(۱۵۶۴ء، حسن شوق، د، ۹۵).
تُہیں ہے حلیم ہور تونہیں شدید
تہیں ہے قوی ہور تونہیں مجید
(۱۹۰۹ء، قطب مشتری، ۱). بروز قیامت اہل بہشت حضرت حق سبحانہ کو سب ناموں سے یاد کریں گے مگر غفور و رحیم و تواب و حلیم نہ کہیں گے. (۱۸۳۵ء، احوال الانبیا، ۱ : ۳۰). (ب) امذ، امث.
۱. **ایک کھانا جو گیہوں، چنے کی دال، گوشت، گرم مسالہ اور ادرک وغیرہ ڈال کر پکایا جاتا ہے، کھچڑا.**
حلیموں کے طبق جلتے ہوئے گرم
جیسے خورشید کھاوے دیکھ کر شرم
(۱۷۸۶ء، میرحسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں، ۱۹)). تمہاری اماں کی طرح دو من حلیم رات بھر گھوٹنے. (۱۹۱۹ء، جوہر قدامت، ۱۱۸). محرم میں نفاست صاحب کے ہاں ایک دن حلیم ضرور کھائی جاتی تھی. (۱۹۶۵ء، بزم خوش نفساں، ۱۸۸). ۲. **ایک پودے کا نام جو مسالے کے طور پر استعمال ہوتا ہے، چنسر.** پانی میں حلیم کے بونے کی ترکیب یوں ہے. (۱۸۳۵ء، دولت ہند، ۱۳۲). ۳. **موٹا جانور** (جامع اللغات). [ع : (ح ل م)].

ـــــ الطَّبع/المِزاج (ـــــ ضم م، غم ا، ل، شد ط بفت، سک ب/غم ا، سک ل، کس م) صف.
وہ جس کی طبیعت میں تحمل اور بردباری ہو، نرم مزاج. اس کے بعد نیو ماپامبلیس قوم سیاین کا بادشاہ ہوا یہ شخص سلیم الطبع اور حلیم المزاج تھا. (۱۸۴۳ء، تاریخ سیرالمتقدمین، ۲ : ۹). اپنے شوق سے علوم عربیہ کی تکمیل کی نہایت حلیم الطبع بردبار اور فہمیدہ تھے. (۱۹۲۹ء، تذکرہ کاملان رام پور، ۱۵۷). [حلیم + رک : ال (۱) + طبع (رک)/مزاج (رک)].

ـــــ ہو جانا محاورہ.
گل جانا، نرم پڑ جانا (گوشت وغیرہ). رات بھر بہت ہی دھیمی آگ پر پکنے دیں تاکہ گوشت بالکل حلیم ہو جائے. (۱۹۳۰ء، جامع الفنون، ۲ : ۳۰).

حَلِیمانَہ (فت ح، ی مع، فت ن) صف.
تحمل آمیز، بردبارانہ. ان کی جنونانہ مخالفت ... حلیمانہ طُرق معدلت کے منافی تھی. (۱۹۲۵ء، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ)، ۳۶). [حلیم (رک) + ف : انہ، لاحقۂ صفت].

حَلِیمَہ (فت ح، ی مع، فت م) امث.
حلیم (رک) کی تانیث، پیغمبر صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی دایہ کا نام. خوش نصیب تھی حلیمہ ... اور اس کا شوہر حارث جنھوں نے جھ

سال تک خدمت کی سعادت حاصل کی. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۵۸). [ع : حلیمۃ (ح ل م)].

حُلَیمَہ (ضم ح ، ی لین ، فت م) امذ.
رک : **حلمہ**. وہ پہلے ایک حلیمہ تھا یا بھنی تھا بروں بالیدگی کے طور پر ... نمودار ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱۲). مبرز کے ذرا پیچھے ایک حلیمہ (Pupilla) ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۷). [ع : (ح ل م)].

حَلیمی (فت ح ، ی مع) امث.
حلیم (رک) کا اسم کیفیت ، بردباری ، نرمی.

محبت مروت وفا ہور حلم
حلیمی سلیمی عمل ہور علم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸).

سونی تسلیمی کی بچھا ئی یہ صاف
حلیمی کا اور لے او بھر لحاف

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۹۹). میں غربت و حلیمی سے امیدوار اس ساعت کا ہوں جس میں انسان زیادہ دیر نہیں کر سکتا ہے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادۂ حبش کی ، ۲۲۸). طبیب کی جورو کی آنکھیں کس غضب کی ادھر ادھر گردش کر رہی تھیں ، مگر شاہی چہرے کی طرف جب اس کی نظریں اٹھتی تھیں تو بہت ہی حلیمی سے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۹۷). ان کے مزاج کی حلیمی اور ملائمت ان کی آنکھوں سے ٹپکتی تھی. (۱۹۵۸ ، ہیں چراغ ہیں پروانے (ترجمہ) ، ۱۳۹). [حلیم + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

حَلْیَہ (فت ح ، سک ل ، فت ی) امذ.
خرما کی ایک قسم جسے اہل مدینہ رغبت سے کھاتے ہیں (ماخوذ : فلاحت النخل ، ۳۱). [ع : حلیہ ، تہامہ میں ایک موضع کا نام ، اس مقام سے منسوب].

حُلْیَہ (ضم نیز کس ح ، سک ل ، فت ی) امذ.
۱. **(اَ)شخص کا سراپا(صورت ، رنگ روپ ، وضع قطع ، قد وغیرہ).** حلیہ اس کا یہ ہے کہ سبز رنگ ، لاغر اندام ، قد بدرازی مائل. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۸۷). اس تدبیر سے معشوق کی ساری باتیں ، نام حلیہ ، اور پیشہ وغیرہ ، معلوم ہو سکتی ہیں. (۱۹۳۲ ، رسالہ تنقی ، ۱۰۶). انگریز کے زمانے میں بھی اس کا یہی حلیہ ، یہی نقشہ اور بالکل یہی انداز تھا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۳۰). **(آ) چہرہ ، شکل و صورت کی تفصیل (جو شناخت کے لیے لکھی جائے).** آدمی کا خط و خال جسے ہندوستانی سرکاروں میں چہرہ اور سرکار کمپنی انگریز بہادر کی کچہری میں حلیہ کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشاء بہار بے خزاں ، ۶۷). اگر ان سارے حلیے ایک جگہ ہی جمع ہو جاتے تو یقیناً یہ مضمون فوج کے چہروں کا رجسٹر بن کر بے لطف ہو جاتا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۱ : ۱۳۵). ۲. **مجموعۂ صفات ، پہچان.** مشرک اور بت پرست جن کو تم منکر خدا سمجھتے ہو منکر خدا نہیں ہیں ، خدا کے حلیے میں غلطی کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۲۰۰). ۳. **زیور(سونے ، چاندی اور جواہرات کا)، گہنا ، زیب و زینت کی چیز.**

لے آئی حور ایک مانند غنچہ
کہ حلیے کا اٹھا بغلے میں بقچہ

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (ق) ، میاں احمد سورتی ، ۳۲). حلیہ پائے بیرونی با زوال ہیں اور حلیۂ علم بے زوال ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۵۰). لیکن بعض شعر کہ حلیہ لطیف سے آراستہ تھے کم کم گوش زد بھی ہوتے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۶۷). ۴. **آرایش ، سجاوٹ.** اسنے ایک مسئلہ پوچھا تھا کہ آیا حلیہ سیف کا جائز ہے یا نہیں امام نے اس کو جائز فرمایا. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۱۰۹). [ع : حِلْیَۃ (ح ل ی)].

---اُتارْنا محاورہ.
کسی کے حرکات و سکنات کی نقل کرنا (فرہنگ اثر).

---بَتانا محاورہ.
کسی شخص کی شکل و صورت کا حال بتانا ، وضع قطع بیان کرنا. حلیہ بتائیے ، کچھ پتا بتائیے ... گورا ہے ، کالا ہے ، قطع کیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۰۱).

---بَدَلْنا محاورہ.
۱. **بھیس بدلنا ، شکل و صورت اور وضع قطع بدلنا (بناوٹی انداز میں کسی خاص مقصد کے تحت).** بلند افروز اپنا حلیہ بدل کر پہاڑوں اور جنگلوں میں چھپا پھرتا تھا. (۱۹۰۵ ، گرداب حیات ، ۳۰). نوجوان نے اپنا حلیہ تو بدل ہی رکھا تھا ، اس نے آواز بھی بدل لی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۳۸). ۲. **حلیہ بگڑنا ، حالت خراب ہونا.** حرص و ہوس کا بازار ایسا گرم ہوا کہ لوگوں کا حلیہ بدل گیا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۸۹).

---بِگاڑ دینا/بگاڑنا محاورہ.
۱. **صورت بگاڑ دینا ، شکل سے بے شکل کر دینا ، درگت بنانا.**

تہذیب نو کے منہ پہ وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے

(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۷۷). بارشوں نے اس بلڈنگ کا حلیہ مکمل طور پر بگاڑ رکھا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶۱). ۲. **اصل اور صحیح چیز کو مسخ کر دینا ، معیاری چیز کو گھٹیا بنانا (غیر ضروری تصرفات سے).** اگر میں چاہوں تو سارے افسانوں کے ادب اردو کا حلیہ بگاڑ دوں. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغ حسن) ، مطائبات ، ۱ : ۷).

---بِگَڑْ جانا/بِگَڑْنا محاورہ.
حلیہ بگاڑنا (رک) کا لازم ، شکل و صورت بگڑ جانا ، درگت بننا.

حواس خمسہ ہیں اپنے خلل آتا چلا ہے ذہب
برا ہو اس بڑھاپے کا عجب حلیہ بگڑتا ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۵). کونٹینی پر وارد ہوئے تو حلیہ ایسا بگڑ گیا تھا کہ ... ملازموں کو بھی شناخت کرنے میں دشواری ہوئی. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۶۱).

---بَنا رَکْھنا محاورہ.
اپنی حالت بگاڑ رکھنا ، خراب حال میں ہونا. یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تو نے. (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ۸۴).

---بَیان کَرْنا محاورہ.
رک : حلیہ بتانا. اپنا تازہ ترین فوٹو شامل کتاب کرنے میں تامّل تھا تو کم از کم حلیہ ہی بیان کر دیجیے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۵).

---بےرَنْگ ہونا محاورہ.
(عو) حالت خراب ہونا (مہذب اللغات).

---تَحْرِیر کَرْنا ف م.
کسی کی شکل و صورت کا حال لکھنا (عموماً ملزم کا). پیروی کے واسطے حلیہ مجرمان کا ... باحتیاط تمام تحریر کیا جاوے گا. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۱۱۱).

---تَنْگ ہونا محاورہ.
(عو) عاجزی ہونا (مہذب اللغات).

---ٹائٹ ہونا محاورہ.
(عو) حالت خراب ہونا (مہذب اللغات).

---جاری ہونا محاورہ.
پولیس کی طرف سے اخباروں وغیرہ میں کسی کی شکل و صورت اور قد و قامت وغیرہ کی تفصیل کا شائع ہونا (بیشتر گرفتاری وغیرہ کی غرض سے). مراد علی گرفتار ہے ، رحیم بخش اور شرفو کا حلیہ جاری ہے. (۱۹۰۳ ، اختری بیگم ، ۲۲۳).

---چَھپْوانا محاورہ.
اخبار وغیرہ میں تصویر شائع کروانا ، شکل و صورت ، قد و قامت وغیرہ کی تفصیل جاری کروانا. اخباروں میں حلیے چھپوا ، جو جی میں آئے وہ ڈھونگ رچا. (۱۹۲۳ ، پنجاب میل ، ۵۷).

---دُرُسْت ہونا محاورہ.
شکل و صورت بگڑنا ، درگت ہونا ، برا حال ہونا. توبہ توبہ ، کیا گرمی ہے ، دو تین گھنٹوں میں ہی ہمارا حلیہ درست ہو گیا. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۳۱).

---شَناس (--- کس نیز فت ش) صف.
علم قیافہ سے واقف ، قیافہ داں.

ہو شاعری کی بحث تو شاعر سے ہو سوال
حلیہ شناس حلیہ کی بابت کرے خیال

(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، فریدآبادی ، ۱۱). [حلیہ + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---مُشْتَہِر کَرْنا ف م.
رک : حلیہ چھپوانا. تمہارا حلیہ شہنشاہ کے حکم سے تمام عالم میں مشتہر کر دیا جائے گا. (۱۹۳۳ ، بدقدرت ، ۵۲).

---نامَہ (--- فت م) امذ.
فردِ حلیہ (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [حلیہ + نامہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
(بہ غرض شناخت) چہرہ لکھا جانا ، نام لکھا جانا (نوراللغات).

حُمّا (ضم ح ، شد م) امذ ؛ اسم حقّی.
تپ ، بخار. حمائے دق نے جھپٹ کر حصارِ تن کے اندر آگ لگائی. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور (ترجمہ) ، ۹۰). [ع : حُمّی (ح م م)].

---ئے اِجامی (--- کس ا) امذ.
ملیریا ، موسمی بخار (اس قسم کا بخار موسم برسات کے بعد نمناک اور دلدلی زمینوں یا نئے زاروں کے گندہ بخارات سے پیدا ہوتا ہے) (مخزن الجواہر ، ۳۱۹). حمائے اجامی (ملیریا) کے پیدا کرنے میں مچھر کو بہت دخل ہے. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۲۰). [حما + ئے (حرفِ اضافت) + ع : اجام - آجام - نیستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ئے جُدَرِی (--- ضم ج ، فت د) امذ.
چیچک کا بخار. وہ کتابیں جو اس نے بعض حمیات پر مثل حمائے جدری ... لکھی ہیں بہت دنوں تک مستعمل رہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۴۳۹). [حما + ئے (حرفِ اضافت) + ع : جدری - چیچک].

---ئے حَصْبَہ (--- فت ح ، سک ص ، فت ب) امذ.
خسرہ کا بخار. وہ کتابیں ... حمیات پر مثل ... حمائے حصبہ کے لکھی ہیں بہت دنوں تک مستعمل رہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۴۳۹). [حما + ئے (حرفِ اضافت) + ع : حصبہ - خسرہ].

---ئے دائِمَہ/دایِمَہ (--- کس ء ، فت م / کس ی ، فت م) امذ.
تپ دائمی ، لازمی بخار جو ہر وقت چڑھا رہے. انہوں نے بہت سے طریقے علاج کے ایجاد کیے ہیں جن میں سے حمائے دایمہ (ٹائیفائڈ) میں پانی کا استعمال ... دوبارہ جاری ہوا ہے. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۴۵۴). [حما + ئے (حرفِ اضافت) + دائم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ئے دَمَوِی (--- فت د ، م) امذ.
خونی بخار ، اس کی دو قسمیں ہیں : (۱) وہ جو جوش و غلیان خون سے پیدا ہو (انگ : Synochus) (۲) وہ جو خون کی عفونت سے پیدا ہو (انگ : Thphus) اور (Typhoid Fever) (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ۳۲). بخار اور درد سر ... یہ سب علامتیں حمائے دموی میں بھی ظاہر ہوتی ہیں. (۱۸۹۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۴۸۵). [حما + ئے (حرفِ اضافت) + دموی (رک)].

---ئے شَقّیَّہ (--- فت ش ، سک م ، کس س ، شد ی بفت) امذ.
ہڈی توڑ بخار (ڈنگو فیور). اجانبہ مچھروں ... کے کاٹنے سے

حمائے صفرا (صفار = زرد بخار) اور حمائے شمسیہ (ہڈی توڑ بخار) پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۲۱). [حما + ے (حرف اضافت) + شمس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــــے صَفْرا (ــــــفت ص ، سک ف) امذ.
زرد بخار (Yellow Fever) ایک شدید بخار ہے جس کے ہمراہ یرقان ہوتا ہے اور سیاہ رنگ کی قے آتی ہے ، بعض اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے. اجامیہ مچھروں کے ... کاٹنے سے حمائے صفراء (صفار = زرد بخار) اور حمائے شمسیہ (ہڈی توڑ بخار) (Break Bone Fever) پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۳۰). [حما + ے (حرف اضافت) + صفرا (رک)].

ـــــــے مُطْبِقَہ (ــــــضم م ، سک ط ، کس ب ، فت ق) امذ.
خون کی عفونت سے پیدا ہونے والا بخار اطبائے قدیم کے خیال کے مطابق خون کی عفونت سے جو بخار پیدا ہوتا ہے وہ حمائے مطبقہ کہلاتا ہے. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۴). [حما + ے (حرف اضافت) + مطبق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَماحِم (فت ح ، کس ح) امث.
حبق نبطی ، اس کے پتے کلفے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے کچھ چوڑے ہوتے ہیں پھول سفید اور بیج کلفے کے بیج کی طرح ہوتا ہے. اس کے پتوں میں کئی رنگ ہوتے ہیں اور اس کے پھول کو تبریز میں گل عاشقاں کہتے ہیں. (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳). [ع].

حَمّاد (فت ح ، شد م) امذ.
بہت زیادہ حمد و تعریف کرنے والا. امت اس کی حمادوں میں حمد کرتی ہے. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۸).

رہیں مست عرفان و سرشار حُبّ
محمد کے حمّاد ، الحامدون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۶۰). [ع : (ح م د)].

حِمار (کس ح) امذ.
۱. گدھا ، خر.

کہتا تھا کوئی ہے ہرِ کوہی نہیں یہ اسپ
کہتا تھا کوئی ہے گا ، ولایت کا یہ حمار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳). وجہ تخصیص بد آوازی حمار کی یہ ہے کہ آواز اس کی عرب میں ضرب المثل ہے کراہت میں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۴).

ملک یمن و درہم و دینار و رخت و جنس
اسپ قمر سم و شتر و قاطر و حمار

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۵۱).

کریں قلبہ رانی بسانِ حمار
حیا سے ہی عاری یتیمٌ رجون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۴۸). ۲. کوکبۃ السرطان کے مجموعے میں شامل منفرد ستاروں کے نام (رک : حمارین). اسی زمانے میں اسی مجموعہ منفرد ستارے «حمار جنوبی» اسی دیوتا سے افسانوی رنگ میں منسوب کئے جاتے تھے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). [ع : (ح م ر)].

ـــــــُ الْوَحْشی (ــــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ح) امذ ؛ ← حمارِ وَحْشی.
جنگلی گدھا ، گورخر. بعضے (حیوان) جلد دوڑنے اور بھاگنے کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہیں مثل ہرن اور خرگوش اور حمار وحشی وغیرہ کے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۸۷). حمار الوحشی یعنی گورخر یہ جانور بہ نسبت دیگر حیوانات کے سخت ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۹۲). [حمار + رک : ال (۱) + وحشی (رک)].

حَمّار (فت ح ، شد م) امذ.
گدھا ہانکنے والا ، گدھے والا (پلیٹس). [ع : (ح م ر)].

حِمارَقی (کس ح ، فت ر) صف.
ٹخنے کے جوڑ کی ہڈیوں سے متعلق. حمارقی (Tarsal) ... شکستگی چونکہ ایسے کسور زیادہ اہمیت نہیں رکھتے لہٰذا جسم کا وزن ایڑی پر ، قدم کے بیرونی حصے اور انگوٹھے کی گدی پر منتقل ہو جاتا ہے. (۱۹۴۱ ، جبیریات ، ۳۶۰). [ع : حمارۃ = پشت پا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــــــ مُقْدِم/مُقَدَّم (ــــــضم م ، سک ق ، کس د / ضم م ، فت ق ، شد د بفت) امذ.
(مینڈک وغیرہ کے) پیر کے زیریں حصے کا اگلا عضلہ. مینڈک کی ٹانگ کے عضلات ... بطنی رخ ... حمارقی مقدم ، حرقفیہ داخلہ. (۱۹۴۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۴۱). [حمارقی + مقدم (رک)].

حِمارَہ (کس ح ، فت ر) امذ.
ٹخنے کی ہڈیاں ، عظام قدم. حمارہ کی پشت پر منفرد ہڈیاں تمیز نہیں کی جا سکتیں. (۱۹۳۴ ، اعضائیات (ترجمہ) ، ۳۱۸). [ع : حمارۃ = پشت پا].

حِماری (کس ح) صف.
۱. گدھے سے متعلق ، گدھے کی مانند ، گدھے جیسا. ایک راجا عظیم الشان اس کا پیکر حماری ، آگ میں جلا دے تب اپنی صورت اصلی میں آکر پھر عالم ملکوت کی طرف مراجعت کرے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱۴).

جواب «الفضل» کا ترکی بترکی دے تو دیں ہم بھی
اتاریں کیسے لیکن نقل اصوات حماری کی

(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۱۰۷۵). ۲. (ریاضی) اقلیدس کی ایک شکل. شکل حماری میں ظاہر ہو چکا کہ کوئی سے دو ضلعے مثلث کے تیسرے سے بڑے ہوتے ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابو بکر ، ۷۵). [حمار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

جِمارَین (کس ج ، ی لین) امذ.
کوکبۃ السرطان کے تیرہ ستاروں میں سے ان دو ستاروں کے نام جو نثرہ کے بعد واقع ہیں. دو ستارے جو نثرہ کے بعد واقع ہیں ان کو حمارین کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷). [حمار (رک) + ع : ین ، لاحقۂ تثنیہ].

حَماسَت (فت ح ، س) امث.
دلیری ، بہادری. قومی نظموں کے لیے جذبات حماست کی ضرورت ہے. (۱۹۰۳ ، ،نگار، ، اگست ، ۱۵۸). مقامی بولیوں میں جنگ و جدال ، شجاعت و حماست اور عشق ناکام کے جو قصے بیان کئے جاتے تھے وہ رومان کہلانے لگے. (۱۹۷۵ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۱). [ع : (ح م س)].

حَماسَہ (فت ح ، س) امذ.
رزمیہ نظم ، وہ اشعار یا منظومات جن میں فتوحات اور کارناموں پر فخر کا اظہار کیا گیا ہو. مثنوی (فارسی اردو میں) عموماً کہانی کے لیے مخصوص ہے مگر واقعات کے بیان اور حماسہ کے لیے بھی اس کا استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۲۸۹). [ع : حماسۃ (ح م س)].

---سَرائی (---فت س) امث.
رزمیہ نظم کہنا ، رزمیہ گوئی. آج بھی ایران میں حماسہ سرائی کو بہت اہمیت حاصل ہے. (۱۹۷۱ ، ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۳). [حماسہ + ف : سرا ، سرائیدن - گانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مِلّی کس صف (--- کس م ، شد ل) امذ.
رزمیہ نظم جو کسی قوم کی تاریخ پر مبنی ہو ، قومی رزمیہ. شاہنامہ ایران کا حماسۂ ملی کہلاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۳). [حماسہ + ملی (رک)].

---نَویس (---فت ن ، ی مع) امذ.
رزمیہ نظم لکھنے والا شاعر. افلاطون ... آگے چل کر ایسے شاعروں کا مثلاً حماسہ نویسوں اور المیہ نویسوں کا تذکرہ کرتا ہے جن کا موضوع کلام انسانی کارنامے اور تجربے تھے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۵). [حماسہ + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

حُمّاض (ضم ح ، شد م) امذ.
ایک روئیدگی ہے ترش مزہ جو جنگل اور باغ میں پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے (اس کی تین قسمیں ہیں بستانی ، سلق جبلی اور سلق مائی) ، چوکا ، ترشہ ، بہ لاتینی ، مسکن حرارت ، مسکن درد اور مقوی جگر حار ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۴ ؛ کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵۷). چوکے (حماض) کے تخم چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ چمکدار اور بعض سرخ رنگ سہ پہل ہوتے ہیں (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵۷). سنترہ وغیرہ کا پانی نکال لیں اور جس میں عصارہ ہو جیسے حماض اسکو نچوڑ لیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۶۹). [ع : (ح م ض)].

---اُتْرُج کس اضا (ضم ا ، سک ت ، ضم ر) امذ.
بجورے کی ترشی کا نچوڑا ہوا رس. تسکین حرارت قلب کے لیے ... شربت حماض اترج پلائیں. (۱۹۳۳ ، حیات اجامیہ ، ۱۰۱). [حماض + اترج (رک)].

---البَقَر (---ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ق) امذ.
رک : حُمّاض الماء ، چوکا آبی (حماض الماء ، حماض السواق ، حماض البقر) حماض کی قسم ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵۸). [حماض + رک : ال (۱) + بقر (رک)].

---السَّواقی (---ضم ض ، غم ال ، شد س بفت) امذ
رک : حماض الماء (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵). [حماض + رک : ال (۱) + ع : سواق - چھوٹی ندیاں یا نالیاں].

---الماء (---ضم ض ، غم ا ، سک ل) امذ.
حُمّاض (رک) کی ایک قسم اس کے پتے سخت اور کاسنی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں. پتے زمین پر بچھے ہوئے ہیں ساق چھوٹی ہوتی ہے. بیج سیاہ سرخی مائل ہوتے ہیں اور پھول نہیں آتے ، پیڑ نیلوفر کی طرح ، جڑ چقندر کی طرح اور مزہ حماض بستانی کی طرح ہوتا ہے ، چوکا آبی بہ قابض ، مقوی و مفرح قلب اور مسکن صفراء ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵ ؛ کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵۸). [حماض + رک : ال (۱) + ماء (رک)].

---بَرّی کس صف (---فت ب ، شد ر) امذ.
حُمّاض (رک) کی ایک قسم ، اس کے پتے چوڑے مزے میں نار تنگ کے مانند اور شکل میں چقندر کے مانند ہوتے ہیں ، اس کی جڑ حماض بستانی کی جڑ سے زیادہ قوی ہوتی ہے ، چوکا جنگلی (ماخوذ : کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵۸). حماض بری کے پتوں کا پانی پینا یا پکا کر کھانا سحج صفراوی کے لیے مفید ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵۸). [حماض + بر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بُسْتانی کس صف (---ضم ب ، سک س) امذ.
حُمّاض (رک) کی ایک قسم جس کے پتے چھوٹے اور ترش ہوتے ہیں اسکا پھل خوشہ دار ہوتا ہے ، بیج سیاہ اور براق ہوتا ہے اور چھوٹی سی تھیلی میں پایا جاتا ہے جس کی شکل مثلث اور رنگ سرخ ہوتا ہے اس میں پھول بھی آتا ہے جڑ کا مزہ بھی تھوڑا سا ترش ہوتا ہے ، بستانی کی ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں بیج بغیر پھول کے پیدا ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۴). جڑ چقندر کی طرح اور مزہ حماض بستانی کی طرح ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵). [حماض + بستان - باغ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شَعیری کس صف (---فت ش ، ی مع) امذ.
بجورے کی شاخ کو کاغذی لیموں کے ساتھ پیوند کریں اور وہ کاغذی لیموں کی طرح پھل دے لیکن بجورے سے لمبا ہو. اس قسم کو حماض شعیری کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۲ : ۸۵). [حماض + شعیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مائی کس صف ، امث.
رک : حُمّاض الماء. حماض مائی کو ... تفریح و نشاط پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵۸).
[حماض + ماء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حُمّاضِیَّہ (ضم ح ، شد م ، کس ض ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امذ.
ایک کھانا ہے ، بہتر وہ ہے جس میں حماض کی جگہ ترنج یعنی بجورے کی ترشی داخل ہو (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹). [حماض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حِماقَت (فت نیز کس ح ، فت ق) امث.
نادا نی ، بے وقوفی.

بے طریقہ عقل کا علم و ادب
خندۂ بے جا حماقت کا سبب

(۱۶۸۸ء ، پند نامہ ، لقمان ، ۱۳).

حماقت میں قیامت دخل سگھڑائی میں کرتا ہے
یہ کوڑ اپنی خریّت میں خر طنبور ہے گویا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶). کیا حماقت کی بات تم نے اسوقت کہی. (۱۸۷۶ء ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۰۷). اس حماقت پر اب پورے قافلہ کو ندامت تھی. (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۰۲). اب رہ رہ کر یہی خیال آتا تھا کہ اس نے ... تاجاں سے شادی کر کے سخت حماقت کی ہے. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۱۸). اف : کرنا ، ہونا. [ع : حماقۃ (ح م ق)].

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
(بیوقوفی کا مارا) احمق ، بے وقوف. اس کی قدرت بھی عجب حماقت زدہ ہے. (۱۸۹۶ء ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۱۸). [حماقت + ف : زدہ ، زدن = مارنا].

ـــــ شِعاری (ـــــ کس ش) امث.
احمقانہ حرکت ، بیوقوفی. اسلام لانے کے بعد اپنی اس حماقت شعاری پر ہمیشہ ان کو افسوس آتا تھا. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۰۲). [حماقت + شعار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مَآبی (ـــــ فت م ، ا مد) امث.
رک : حماقت شعاری. تم سے کس نے کہا تھا کہ تقریر کرو اور اپنی حماقت مآبی کا ثبوت دو. (۱۹۳۸ء ، بحر تبسم ، ۱۹۱). [حماقت + مآب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حِماقَتانَہ (فت نیز کس ح ، فت ق ، ن) صف نیز م ف.
حماقت آمیز ، احمقانہ. جو لوگ تعصب حماقتانہ کی آگ ... جوش و خروش سے سلگاتے ہیں جیسا کہ اپنے واجب کام کی سرگرمی کرتے. (۱۸۸۰ء ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۹۱). [حماقت (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

حَما کَ اللّٰہ (فت ح ، ک ، غم ال ، شد ل بمد) کلمۂ دعائیہ.
اللہ تجھے بچائے.

سر گروہ گدا حما ک اللّٰہ آہ کا کر عصا حما ک اللّٰہ

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۳۷). [ع : حمی = بچانا + ک = تجھے + اللّٰہ (رک)].

حَمّال (فت ح ، شد م) امذ.
۱. (أ) مزدور ، قلی ، پلے دار ، سامان ڈھونے والا (سامان اسباب وغیرہ حمل کرنے یعنی اٹھانے والا).

علماء حرف ہوئے کے مقصود عشق نا سمج
لے کر کتاباں بے عدد حمال ہو ڈھانا عبث

(۱۶۷۹ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۱ (ب)). محمود ... ایک روز غزنین کے میدان میں سوار ہونے جاتے تھے کہ کسو حمّال پر نظر پڑی کہ ایک بھاری پتھر ... لئے جاتا ہے. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۴۱). حمال نے اسے دیکھا تو ہوش اڑ گئے اور قریب تھا کہ ٹوکرا اس کے سر کے اوپر سے گر پڑے. (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۸۳). ادھر حمالوں کو یہ بے چینی کہ انہیں جلدی سے پہنچا کر دوسروں کی خدمت کریں. (۱۹۷۶ء ، مرحبا الحاج ، ۵۳). **(آ) (بوجھ) اٹھانے والا ، برداشت کرنے والا.**

ہوا آدم تب آدم جب ہوا حمّال بار غم
یہی تو فرق ہے گر ہے ذرا حیواں سے انساں کو

(۱۷۸۲ء ، دیوان محبت (ق) ، ۱۳۲).

جن و ملک سے بڑھ کے ہے انساں کا مرتبہ
یعنی یہ بار عشق کا حمّال ہو گیا

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۸). **۲. کہار ، ڈولی بان.** ہندوستان میں دو طرح کے حمال ہوتے ہیں بعضے پالکی اور میانہ وغیرہ کندھے پر رکھ کر نزدیک اور دور جگہ پر پہونچاتے ہیں عرف میں ان کو کہار کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۵). **۳. سات ستاروں کا مجموعہ جو کوا کب باطیہ کی پشت پر سما ک اعزل کے جنوب میں واقع ہے.** کوکبۃ الغرابہ ، یہ سات ستارے ہیں کوا کب باطیہ کی پشت سما ک اعزل کے جنوب میں واقع ہے ، عرب اس کا نام عجز الاسد کہتے ہیں اور نیز عرش سما ک اور حمال بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۶). [ع : (ح م ل)].

ـــــ بازی امث.
(بطور تحقیر) گرز بازی (حمالوں کا کھیل قرار دے کر). نیزہ بازی ، خلال بازی ... گرز بازی ، حمال بازی ، بانکے تلوریے ہوتے ہیں ہر دم نوک کی لیتے ہیں ، مجھے جنگ شمشیر کے سوا حکم نہیں. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۵). تلوار کھینچکر آواز دی کہ نیزہ بازی ، خلال بازی ، گرز بازی ، حمال بازی ، تیغ بازی ، راست بازی ، جس کو حلال مشکلات جہاں کہتے ہیں روک تو اس برق جہندہ کو دیکھوں تو کیسی سپر تو رکھتا ہے. (۱۹۰۸ء ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۳۷). [حمال + ف : باز ، باختن ، کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ عَرْش کس اضا (ـــــ فت ع ، سک ر) امذ.
وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں.

ورود کرتا ہے یا رب یہ کون سا سلطان
نئے سلام جو حمّال عرش ہیں نگراں

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۴۹). [حمّال + عرش (رک)].

حَمّالَۃَ الْحَطَب (فت ح ، شد م ، فت ل ، ۃ ، ضم ا ، سک ل ، فت ح ، ط) امث.
خاردار لکڑیاں لاد کر لانے والی ، ابولہب کی بیوی کا لقب.
آنحضرت کے چچا ابولہب کی بیوی کا لقب حمالۃ الحطب نازل ہوا.
(١٩٧٢ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ٩٠٢). [ع : حمالۃ (رک : حمالہ) + رک : ال (١) + حطب (رک)].

حَمّالَہ (فت ح ، شد م ، فت ل) امث.
١. (i) حمال (رک) کی تانیث ، بوجھ اٹھانے والی عورت (پلیٹس).
(ii) رک : حمالۃ الحطب.

کوسنے پیٹنے و حمالہ کے اکثر کھائے
گالیاں کھائیں مرے واسطے بہتر کھائے

(١٩٣١ ، عجب (محمد خاں رابیہ محمود آباد) ، مراثی ، ٣٣).
٢. وزن اٹھانے کا کندا ، کانٹا یا کَل ، بڑے بڑے بوجھ اٹھانے والی مشین ، کرین. اگر متحرک حمالہ کو ایک دم بریک لگایا جائے تو اس سے ستون پر ایک افقی کھینچنے والی قوت پیدا ہوگی.
(١٩٣١ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ٢ : ٦٦٦). [حمال (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَمّالی (فت ح ، شد م) امث.
حمّال (رک) کا کام یا پیشہ ، بار برداری ، بوجھ اٹھانے یا ڈھونے کا کام. اور اتنے متنوع الالوان کھانوں کے لئے عورت کو حکاکی ، حمالی ، معماری ، طباخی وغیرہ کے سارے کام کرنے پڑتے ہیں. (١٩١٦ ، گہوارۂ تمدن ، ١٠٩). اس ملک میں اس وقت تک کوئی ادیب یا کوئی شاعر ایسا نہیں تھا جو عملی طور پر مزدوری ... حمالی اور چپراسی کے راستے سے گزر کر آیا ہو. (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ٥٨٥). [حمال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کَرْنا ف م.
بوجھ اٹھانا ، بار اٹھانا. یو مغز خالی کرتا ہے ، یو لوکاں کی حمالی کرتا ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٦٧).

بار جس ایسا نہیں آساں کہ سر پر لوں اوٹھا
کو زوری کو کروں پر چند حمّالی کروں

(١٨٠٥ ، دیوان بیختہ ، ١٠٨).

حَمام (فت ح) امذ.
١. ہر وہ پرند جس کے گلے میں طوق ہو ، کبوتر ، نوع کبوتر ، قمری ، فاختہ. حمام بروقت بیماری کے ٹڈی کو کھا کر آرام پاتا ہے.
(١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٣٩).

مجھے نہیں کنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سرافیل کا صیاد ہے مومن !

(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ٣٠). ٢. ایک کیڑے کا نام جو درخت مغیل خاردار پر کانٹوں سے اپنا گھر صراحی دار بے دروازے کے بنا کر رہتا ہے (رسالہ سالوتر (حاشیہ) ، ٢ : ١٠٣). حمام و سیندور باہم ملایہ کر کے لگانا. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٠٣). [ع : حمامۃ کی جمع].

---- النُّوح (---- ضم م ، غم ال ، شد ن ، و مع) امذ.
حکمائے متاخرین کے دریافت کیے ہوئے ثوابت میں سے ایک ستارے کا نام ، یہ کبوتر کی شکل کا ہے اور جنوب کی طرف ارنب کے قریب ہے. اول حمام النوح اس شکل میں ایک ستارہ قدر اول کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہے. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٣٣٩). [حمام + رک : ال (١) + نوح (رک)].

حَمّام (فت ح ، شد م) امذ.
١. گرم پانی کا غسل خانہ ، نہانے کی بند جگہ (جس کو سردیوں میں آتش دان کے ذریعے گرم کرنے کا انتظام ہو).

کبھیں پت عیش تے دھو کر سو چکنیا خاک کا لاویں
کبھیں حمام غم کے میں نین کے نیر سوں نہاویں

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ١٧٥).

اوٹھی ہور گئی یک حمام کوں
لیے آپ کر پاک تن جان کوں

(١٦٣٨ ، چندربدن و مہیار ، ١١٧). حمام کی تعمیر ہر پیر و جوان کی راحت کا موجب ہوتی ہے. (١٨٠٥ ، آرایش محفل ، افسوس ، ٧٠). وہ روزانہ قدرتی گرم چشموں کے حمام میں نہانے جاتا. (١٩٨٣ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ٨٣). ٢. غسل ، نہانا (پیشتر کسی بند جگہ میں). پھر شہریار نے شاہزماں کو واسطے حمام اور تبدیل کرنے پوشاک کے فرمایا جب کہ شاہزماں نے فراغت حمام سے پائی وہ دونوں بھائی ... دیر تک باتیں ... کرتے رہے. (١٨٤٤ ، الف لیلہ (عبدالکریم) ، ١ : ٦). [ع : (ح م م)].

---- تَیار کَرْنا محاورہ.
نہانے کے انتظامات مکمل کرنا (پانی ، حمام وغیرہ گرم کر کے). کوئی اس کے زخموں کو اپنے برقع اور دوپٹے سے پونچھتی تھی کوئی حمام کو تیار کرنے کے لئے بھاگی ، کوئی زہرہ کو خالد کی آمد کی خوشی سنانے گئی. (١٩٠٣ ، خالد ، ٣٣). عصر کی اذان ہو گئی ، نہ حمام تیار کئے ، نہ گلاب پاش بھرے. (١٩٢٢ ، انارکلی ، ١٧).

---- چی امذ ؛ رک : حمامچی.
حمام والا ، حمام کا منتظم یا نگران. اسی اثنا میں حمامچی ... کے پاس غسال کو بھیجا. (١٩٣١ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٢ : ٢٣). [حمام + چی ، لاحقۂ صفت].

---- خانَہ (---- فت ن) امذ.
نہانے کی بند جگہ ، غسل خانہ ، حمام. سب ... حمام خانوں میں نہانے کے واسطے داخل ہوئے. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ٢٩). [حمام + خانہ (رک)].

---- کا خَزانَہ (---- کس نیز فت خ ، فت ن) امذ.
حمام کا ذخیرۂ آب ، نہانے کے پانی کا ذخیرہ. خزانچی کو بلا کر کہا کہ خزانہ لاؤ ، مگر اس کا خزانہ حمام کا خزانہ ہو رہا تھا. (١٨٨٣ ، قصص ہند ، ٢ : ٧٠).

ـــ کرا دینا/ کروانا محاورہ ؛ ف م.
نہلانا ، غسل کروانا. حمام کروا کر لباس پہنوایا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٥٨). مریض کو حمام کرا دیں اور گرم پانی سے ... بھپارہ دلوائیں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٩٣).

ـــ کرنا (فرمانا) محاورہ ؛ ف م.
نہانا ، غسل کرنا.

نہاں ان کون حمّام کرنا شتاب
سورج کر کے دوری برق کا سحاب

(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ١١٠).

شربت وصل میسر ہو شفا حاصل ہو
تپ ہجراں سے جو صحت ہو تو حمّام کریں

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٣١). حمام کچھ گرم باقی ہے کیا جاتا ہے ، اور کچھ ٹھنڈے باقی ہے. (١٩٣٢ ، رسالہ نبض ، ٢٣١). اس نے مستنجد کو حمام کرنے کا مشورہ دیا. (١٩٤٥ ، تاریخ اسلام ، شاہ معین الدین ندوی ، ٣ : ١٥٠).

ـــ کی لنگی (ـــ ضم ل ، غنہ) امث.
وہ چیز جو ہر شخص کے تصرف میں آئے ، کسی ایک کے پاس نہ ٹھہرنے والی چیز. یہ راج ریاست اور امورات سلطنت حمام کی لنگی اور ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے. (١٨٤٣ ، سیر عشرت ، ٩). باصلاح حال ، حمام کی لنگی جس کا جی چاہے باندھ اور سوئے. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ لکھنؤ ١٤ ، ٣٩ : ٣).

ـــ کی لنگی جس نے چاہی باندھ لی کہاوت.
عام چیز ہے جو چاہے استعمال کرے (جامع اللغات).

ـــ معتدل کس صف (ـــ ضم م ، سک ع ، فت ت ، کس د) امذ.
(طب) نیم گرم پانی کا غسل. حمام معتدل کرانے کے بعد رطوبت پیدا کرنے کی غرض سے ... روغن بنفشہ کی مالش کریں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٥٥). [حمام + معتدل (رک)].

ـــ میں سب (ہی) ننگے کہاوت.
کسی برے فعل میں اکثریت مبتلا ہو ، کسی برے عمل کے اکثر لوگ مرتکب ہوں یا ایک ہی برائی میں سب مبتلا ہوں تو کہتے ہیں.

شرم عریاں کی ہو کیا ہم کو
ایک حمام میں ہیں سب ننگے

(١٨٨٨ ، سخن بے مثال ، ١٥٥). حمام میں سب ننگے ، لے دے تنہا آپ پر نہیں ہے. (١٩١٨ ، مکاتیب مہدی ، ٥٧). کسی امریکی نے میرے کان میں کہا میاں اس حمام میں ہم سب ننگے ہیں. (١٩٨٣ ، شمع اور دریچہ ، ٦٧).

ـــ میں (آ کر) ننگا ہونا محاورہ.
دوسروں کی دیکھا دیکھی برے کام کرنا ، بری جگہ آ کر برا بن جانا. حسن و عشق کا کہیں اتفاق موقع آ جاتا ہے تو اس قدر بہکتے ہیں کہ ... نظامی اور جامی جیسے مقدس لوگ اس حمام میں آ کر ننگے ہو جاتے ہیں. (١٩٠٧ ، شعر العجم ، ١ : ١٠٩).

ـــ نارِیَّہ کس صف (ـــ کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(طب) عرق کھینچنے کا ایک طرق جس کے ذریعے پھلوں پھولوں اور گوشت وغیرہ کا عرق بخوبی نکل آتا ہے اور دوا نہیں جلتی ہے. حمام ناریہ میں دوا کا برتن کھولتے ہوئے پانی میں رکھا جاتا ہے. (٣ ، کتبہ عطاری ، ١٣٣). [حمام + نار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَمامَا (فت ح) امذ.
ایک روئیدگی ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں ، پہلی قسم کا پیڑ زمین پر کھجور کی طرح ہوتا ہے اور شاخیں سخت اور جال کی طرح معلوم ہوتی ہیں. پھول خوشبودار اور چھوٹا اور سرخ ہوتا ہے اور بیج کا رنگ سنہری. دوسری قسم نبطی کہلاتی ہے ڈالیاں جالی دار بلکہ دراز ہوتی ہیں اور طول اس پیڑ کا ایک بالشت کا بلکہ اس سے زیادہ بھی ہوتا ہے. رنگ سفید سرخی مائل اور خوشبو تیز ہوتی ہے پھول سرخ ہوتا ہے. تیسری قسم آبی اور مائی کے نام سے مشہور ہے کیونکہ یہ پانی میں اور تر زمینوں میں جمتی ہے پیڑ موٹا اور ڈالیاں نرم ہوتی ہیں اور خوشبو ہلکی ہوتی ہے رنگ ہرا ہوتا ہے. اسقاط حمل کے لیے ... حماما یا نارمشک ... اور حلق و معدے کے لیے گلنے کا گیس یا شہد. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٣). [سریانی یا نبطی].

حَمام دَسْتَہ (کس ح ، فت د ، سک س ، فت ت) امذ.
ہاون دستہ. اس کا حمام دستہ اس کی ٹانگوں کے بیچ پڑا تھا. (١٩٨٢ ، راکھ ، ٩). [ہاون دستہ (رک) کا بگاڑ].

حَمامَہ (فت ح ، م) امذ.
حمام (رک) کا واحد.

مثقی میں ہیں حمامۂ دل جمع اس قدر
تو نے کبوتروں کا لیا ساتھ ہاتھ میں

(١٨٣٩ ، مہر (آغا علی لکھنوی) (سراپا سخن ، ٢٠٥). حمامہ کی دم کے نیچے کمر تک سفیدی ہوتی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ١٥٧). [ع : حمامۃ].

حَمّامی (فت ح ، شد م) امذ ؛ صف.
١. غسل کرانے والا ، نہلانے والا ، حمام کو گرم کرنے والا ، حمام کا منتظم. حمامی اس کو کہتے ہیں کہ حمام کو گرم کرتا ہے اور جو شخص غسل کرنے آتا ہے حمامی اس کو نہلاتا ہے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٢٣٢). اسے ایک دوست ملا جو حمامی تھا. (١٩٣٣ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٣ : ١٨٣). ٢. حمام (رک) سے منسوب یا متعلق ، حمام کا ، حمام میں استعمال ہونے والا. لڑکیاں بالیاں دلہن کو حمامی مہندی لگا رہی ہیں ... یعنی اوپر نیچے ہاتھوں پاؤں میں دونوں طرف. (١٩٦٧ ، اردو نامہ ، کراچی ، اکتوبر ، ٢٩ : ٩٣). [حمام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کَنْگھی (ـــ فت ک ، غنہ) امث.
معمول سے کسی قدر زیادہ کھلے ہوئے دانتوں کی کنگھی جو

نہانے میں بال سلجھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے (اب و ، م : ۹۲)۔ [حمامی + کنگھی (رک)]۔

حَماء (فت ح) امذ.
سیاہ مٹی ، کالی کیچڑ ، نباتی مادہ جو پانی میں سڑتا ہے اور اس میں ایک حد تک کوئلے کے خواص پیدا ہو جاتے ہیں ، **دلدل کا کوئلہ**. حماء کو فرش پر پھیلا کر خشک کرتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، فلزیات ، ۱۰۶)۔ [ع]۔

حَمائِد (فت ح ، کس ء) مث.
حمیدہ (رک) کی جمع ، اچھی اور قابل تعریف (خصلتیں)۔ حسن خلق اور حمائد اطوار میں ، پسندیدہ خالق و مقبول خلائق ہیں. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۰۳)۔ [ع : ا ح م د]۔

حَمائِل (فت ح ، کس ء) امث ؛ ج حمایل (الف) امث (امذ شاذ) ۱. گلے کا ترچھا پرتلا ، دوال شمشیر ، تسمہ (جو شانے پر ترچھا پڑتا ہے)۔ اگر دیکھے کہ حمائل تلوار کی اس سے ٹوٹی ہے ، ولایت یا حکومت تباہ ہو جائے گی یا عورت کو طلاق دے گا یا فرزند اس کا مر جائے گا۔ (۱۹۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۷۰)۔ ۲. (i) **چھوٹی تقطیع کا قرآن مجید (جس کو اکثر سونے چاندی کی ڈبیا یا موم جامے میں رکھ کر گلے میں ڈالتے یا بازو پر حفظ و امان کی خاطر باندھتے ہیں)**۔ جتنی قرآن کی نکسی ہے کسی کتاب کی نہیں حمائل ہو ضخیم ہو. (۱۸۹۵ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۰)۔ بہت سے اپنے قلمی قرآن مجید اور حمائل شریف یادگار چھوڑے (۱۹۶۳ ، صحیفہ خوشنویسان ، ۱۳۹)۔ (ii) **تعویذ**. اس کی تصویر ہاتھ آئی ہے ہر دم حرز جاں اور ہر وقت وہی حمائل ہے۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۰)۔ ۳. **ہار (پھولوں یا سونے یا چاندی کے سکوں وغیرہ کا) ، عورتوں کے گلے میں پہننے کا ایک زیور**.

سوہاراں معطر حمائل سوں میل
سو سہرا ثریا و طرہ سہیل
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹)۔

منجے اس گلے کا حمایل ہے دام
او یک جوت جو ہر سورج پایا نام
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۷)۔

غیرت سوں کرے چاک گریباں ، دلِ پر خوں
گر گل کی حمائل کوں ہم آغوش کرے توں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷)۔

پھر تو آنکھوں کے لگانے ہی کے قابل ٹھہرے
دل مرا گر کسی گردن کی حمائل ٹھہرے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۶۵)۔ ۴. **میڈل ، تمغہ جو حکومت کی طرف سے کسی کی نمایاں خدمات یا کارکردگی کے صلے میں اسے دیا جائے**. اس کے بعد گرینڈ ماسٹر نے ... نو مامور نائٹوں کو ایک کے بعد ایک فیتہ اور حمائل عنایت کیا. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۲۶۸)۔ ۵. **کشتی کا ایک داؤ**. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور ایک دستی ، دو دستی ... حمائل ... قفل ہوتے ہوئے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۸۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸)۔ (ب) صف. (گلے میں) **پڑا یا لٹکا ہوا**.

حمائل تھا یک تیغ آئینہ تاب
اتھا تیغ دوسرا بزیر رکاب
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۳۹)۔

کرشمہ تیر ، ابرو ، تیغ قاتل
ادا و ناز شمشیر حمائل
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، ۱۰)۔ جوڑے جوڑے تیغ گردنوں میں حمائل ، گینڈوں پر پہلوان سردار سوار. (۱۹۰۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۹)۔

میرے ہونٹ آشنا تھے ان کے لب ہائے عقیقی سے
مرا ہاتھ ان کی نور افروز گردن میں حمائل تھا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۶۶)۔ [ع : ح م ل]۔

---شمشیر کس اضا (---فت ش ، سک م ، ی مع) امث.
تلوار کا پرتلا (جامع اللغات)۔ [حمائل + شمشیر (رک)]۔

---فَلَک کس اضا (---فت ف ، ل) امذ.
کرۂ آسمان کا جھکاؤ (جامع اللغات)۔ [حمائل + فلک (رک)]۔

---کَرنا ف م.
۱. **(تلوار وغیرہ کا) گلے میں لٹکانا ؛ باتھیں گردن میں ڈالنا**.

ہوا پڑدلہ کہکشاں شان کا
حمائل کیا ڈھال سرطان کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۰)۔

دست گل خوردہ مرا کیوں نہ حمائل کیجے
کہ ہے پھولوں کی تو نسبت سے یہ گہنا بہتر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۶)۔ شمشیر آب دار حمائل کر کے اس کے ساتھ ہو لیا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۹)۔

ہاتھ گردن میں حمائل کر کے بولے پیار سے
مجھ کو تم للہ کر دینا سحر سے اطلاع
(۱۸۹۳ ، خنجر حسن ، ۴۳)۔ راشد فصیحہ کے گلے میں اپنے بازو حمائل کر دیتا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۵۳)۔ ۲. (مجازاً) **پھندا بنانا ، پھندا ڈالنا (کمان کا)**.

او بھنو کی کماناں کی لے کر کماں
حمایل کرے پھاندے کا لے کماں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶)۔

---وار صف.
حمائل کی طرح. ایک تو لنگی بنائی جاتی اور دوسرے کو کندھوں پر حمائل وار ڈالیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۹)۔ [حمائل + ف : وار ، لاحقۂ صفت]۔

---ہونا ف م.
حمائل کرنا (رک) کا لازم.

بدھاں بار الفت حمائل ہوا
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳)۔

خواہ مرا ہار گلے کا نہ ہو کیوں اے قاتل
دست رنگیں سری گردن میں حمائل نہ ہوا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵).
ایماں اگر نہ لاؤں معراج پر تو کافر
گردن میں ہوں وہ بانہیں ایک بار اگر حمائل
(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۲۱).

حمائِل (کس ح ، ء) امث.
(سیف بازی) مراد تلوار کی ضرب جو جسم کو گردن سے ناف تک ترچھا کاٹ دے(لگانا ، مارنا) (ا پ و ۸۰ : ۵۲).[ع :(ح م ل)].

حَمائِلی (فت ح ، کس ء) صف.
(نجوم) سیارے کی گردش جس کا مدار سورج کے گرد بیضوی شکل کا ہو. بعضے ان میں سے پھرتے ہیں نسبت ہمارے مثل چک کے اور بعضے حمائلی اور بعضے دو لابی اور بعضے تیز رو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳). [حمائل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

حَمائِم (فت ح ، کس ء) امذ.
حمام (رک) کی جمع ، کبوتر ؛ فاختہ (جامع اللغات). [ع : (ح م م)].

حَمائی (فت ح) صف.
حماء (رک) سے منسوب. بذری فطر ... کی مدد سے وہ جزئی گند ہو کر حمائی اشیا کو کام میں لا سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۱۰۷). [حماء (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

--- تُرْشَہ (---ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
سڑنے ہوئے نباتی مادے سے پیدا ہونے والا ترشہ. وحلی پودوں میں کم و بیش خوب نمو یافتہ خشکی پسند خصائص پائے جاتے ہیں ، جس کی وجہ زیادہ تر حمائی ترشہ کی موجودگی ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۰۲). [حمائی + ترشہ (رک)].

--- وَحَلْ (---فت و ، ح نیز سک ح) امث.
دلدلی زمین جہاں سڑا ہوا نباتی مادہ(حماء) پایا جائے. حمائی و حلوں میں ترشے موجود ہوتے ہیں جو سڑے ہوئے نامیاتی مادہ سے پیدا ہوتے ہیں (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ۲ : ۶۹۷). [حمائی + ع : وحل - کیچڑ ، دلدل].

حِمایَت (کس ح ، فت ی) امث.
۱. **طرف داری ، تائید ، مدد.**
اس قدر کیا ہے حمایت غیر کی
ہم بھی تو تم سے کبھی تھے آشنا
(۱۷۵۰ ، یکرنگ (نکات الشعرا ، ۱۰۸)). جب رسول کوئی قاعدہ مقرر کرے تو اوس کی حمایت اور حفاظت کے لیے ایک شخص ایسا چاہیے کہ اوسے زور و قوت دے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۱۰). مرتضے خاں جلد کچھ سپاہ لے کر حمایت کو جا پہنچا ، جس کے سبب سے مسلمان کچھ بچ گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷۳۹). اس اعلان سے سگریٹ نوشی کی مذمت اور حقہ نوشی کی حمایت کا پہلو نکلتا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۵۰).
۲. **نگہبانی ، حفاظت ، نگرانی.**
گذر کس غیر کا دل کے دروتے ہونے نہ تیوں کس تھے
حمایت کوں تیرے جوندھیر جو دیوار پکڑیا ہوں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹). یہ لوگ صرف عصمت کی حمایت اور حراست کے واسطے مقرر نہیں کئے جاتے. (۱۸۹۸ ، سیاست مدن ، ۵۷). جب اجمیر میرواڑ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ظل حمایت میں آیا تو اس وقت صوبے کی تحریری زبان ایک حد تک اردو قرار پا چکی تھی. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۲۹۲).[ع : (ح م ی)].

--- پَہ/پَر آنا محاورہ.
مدد کے لئے آنا ، (کسی کی) مدد کرنا.
ہر چند کہ ریگ بیاباں سے سوا ہیں
پر آپ حمایت پہ جو آ جائیں تو کیا ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵).

--- کا ٹَٹُّو (--- فت ٹ ، شد ٹ ، و مج) امذ.
وہ جو دوسرے کی حمایت پر دلیر ہو(جامع اللغات).

--- کَرْنا ف م.
طرف داری کرنا ، تقویت پہنچانا ، پشتی لینا ، مدد کرنا.
توں اپنے غمزۂ جوتیں کی ظالم
عبث مت کر حمایت بے نہایت
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۱). اگر حمایت کرتے ہو تو پوری کرو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۹). بے گناہ بھائی صرف اس لیے جیل خانہ میں جائے گا نہ بہن کی جائز حمایت کیوں کی. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شریطانی ، ۴۳). ملکہ الزبتھ نے بڑی کامیابی کے ساتھ یروشیا کے خلاف روس کی حمایت کی. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز (دیباچہ) ، ۵).

--- کی گھوڑی (--- و مج) امث.
رک : حمایت کا ٹٹو (جامع اللغات).

--- کی گھوڑی/گدھی ، عراق کے/کو لات مارے کہاوت.
جس کا کوئی مدد گار ہو وہ بڑے بڑوں کو خاطر میں نہیں لاتا ، دوسرے کے بل پر اینٹھنے والے شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۸۱ ؛ نجم الامثال).

--- گَر (--- فت گ) صف.
مدد گار(جامع اللغات). [حمایت + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- لینا محاورہ.
طرف داری کرنا ، مدد کرنا ؛ شہ دینا. یہ تو ہوا نہیں کہ اٹھ کر بیٹے کو دھمکاتیں الٹی اس کی حمایت لے رہی ہو. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۵). کچھ تو دل کا لگاؤ کچھ انصاف پسندی اسے اس بات پر مجبور کر چکی ہے کہ وہ جونی کی حمایت لے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۲)

حِمایَتی (کس ح ، فت ی) صف.

۱. (اَ) حمایت کرنے والا ، طرفدار ، مدد گار اے جوان کیا اس کیدا کے حمایتی بن کر ہم سے لڑنے آیا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۲۲). کہا ، کیوں ہوا بہار ، اب تمہارے حمایتی کہاں ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۷۱). بجنور میں ہندو مسلم خانہ جنگی ہوئی (گو سارے ہنود انگریزوں کے حمایتی نہ تھے ...). (۱۹۷۸ ، کارجہاں دراز ہے ، ۱ : ۷۳). (اَاَ) قائیدی ، سلامتی کونسل کے سات ارکان کے اثباتی ووٹ اور مستقل ارکان کے حمایتی ووٹ درکار ہوں گے. (۱۹۶۱ ، اقوام متحدہ کا چارٹر ، ۲۶). ۲. سرپرست ، میرا وارث اور حمایتی ابھی ایک موجود ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۰). [حمایت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کی گھوڑی/گدھی ، عراق کے/کو لاتیں مارے کہاوت.

جس کی حمایت کی جائے اس کا حوصلہ بہت بلند ہو جاتا ہے (جامع اللغات ؛ قرار اللغات).

حُمَّةُ القَش (ضم ح ، شد م بفت ، ضم ت ، ضم ا ، سک ل ، فت ق) امذ.

گھاس کا بخار ، بخار کاہی ، اس قسم کا بخار موسم گرما یا موسم خزاں میں خشک گھاس جمع کرنے والوں کو ہوا کرتا ہے ، اس کے ساتھ کبھی تنگیٔ تنفس اور کھانسی و زکام کی بھی شکایت ہوا کرتی ہے اور بعض کو آشوب چشم بھی ہوتا ہے ، انگ : (Hay Fever). وہ حمۃ القش ... اور دوسری حالتوں میں کہ جن میں نزد مشارکی تحریک پذیری پائی جاتی ہے مفید ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۳). [ع : حمۃ = بخار + رک : ال (۱) + قش = تنکا ، گھاس پھوس].

حَمْد (فت ح ، سک م) امث.

۱. (اَ) خدا کی تعریف ، ستائش. دایم روزہ دار سو خدا ہے حمد اوس کی صفت یگانہ ہور بے پروا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، (ق) ، ۱۵۰).

وہی حمد میں تیری بے عز و جل
تجھے سجدہ کرتا چلوں سر کے بل
(۱۷۸۳ ، سحر البیان ، ۱۷). نہیں کوئی شریک اوسکا اوسی کے لئے سلطنت ہے اور اوسی کے لئے حمد ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۴۹).

کیا حمد ہو خدا کی حد ہی نہیں ثنا کی
(۱۹۲۱ ، سدرنگ ، ۱۶). (اَاَ) کلام (نثر یا نظم) کا وہ حصہ یا جزو جس میں خدا کی تعریف و سپاس ہو. جس کلام میں خداوند تعالیٰ کی بڑائی اور قدرت اور خدائی اور اس کے کمال و جلال کا بیان ہو اسکو حمد و ثنا ... کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۲). نثر میں تو مولانا نے مشہور و معروف حمدیں لکھی ہیں. (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۰). حمد اور نعت لکھنا ہماری شاعری کی ایک ممتاز اور اہم روایت ہے. (۱۹۸۳ ، میری آغا ، ۹۱). ۲. تعریف و ستائش غیر خدا کی. بہوئے نن عورتوں کا طائفہ کھڑا ہوکے سریلی آوازوں اور شیریں لفظوں سے مسیح کی حمد کا راگ گاتے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳). ان براتوں میں چالیس چالیس ہزار اشعار ہوتے تھے جو وشنو اور شیو کی حمد کے ساتھ شروع کئے جاتے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۵۲). [ع : (ح م د)].

ـــــ پَڑْھنا ف م.

(خدا کی) تعریف و ستائش پر مشتمل کلام پڑھنا ، حمد کہنا ، حمد کرنا. آپ نے مختصر سی حمد اور کلمۂ شہادت پڑھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۷۲).

ـــــ سَرا (ـــــ فت س) صف.

حمدیہ اشعار کہنے والا ، (خدا کی) تعریف کرنے والا.

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرمان ہے حمد سرا تیرا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۵۰). [حمد + ف : سرا ، سرائیدن = گانا].

ـــــ سَرائی (ـــــ فت س) امث.

حمد سرا (رک) کا اسم کیفیت ، اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد و ثنا کرنے اور کہنے کا عمل.

مقدور بشر کب ہے تری حمد سرائی
کیا قطرۂ ناچیز سے اوصاف ہو یم کا
(۱۹۴۷ ، بیدار ، د ، ۱). [حمد + ف : سرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَہْنا ف م.

(خدا کی) تعریف و ستائش کرنا

کہیں گر حمد تیری جن و انساں حور اور غلماں
بیاں تد بھی نہ ہووے ایک شمہ تیری رفعت کا
(۱۸۰۹ ، افسوس (طلوع افکار ، ۳ ، ۳۱ : ۹)).

ـــــ و ثَنا (ـــــ و مع ، فت ث) امث.

خدا کی تعریف و ستائش. خالق کون و مکاں کی حمد و ثنا اس واسطے کہ اقرار عبودیت ہے فرض ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲). فرشتے آسمان پر خدا کی حمد و ثنا میں مصروف ہیں. (۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۲۱). [حمد + و (حرف عطف) + ثنا (رک)].

ـــــ و صَلٰوۃ (ـــــ و مع ، فت ص ، ا بشکل و) امث.

خدا کی تعریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود. حمد و صلوٰۃ کے بعد فقیر سراپا تقصیر ... عرض کرتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳). [حمد + و (حرف عطف) + صلوۃ (رک)].

حَمْدَل (فت ح ، سک م ، فت د) کلمۂ تشکر

الحمد للہ کہنا (جامع اللغات). [ع].

حَمْدِیَّہ (فت ح ، سک م ، کس د ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) صف.

حمد (رک) سے منسوب یا متعلق ، حمد کا. جہیز تو کوکبۂ آسمانی کا ایک دستہ دکھائی دیتا ہے جو بلند آواز سے ... حمدیہ ترانہ الاپتا ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۰۸). [حمد (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

حُمَر (ضم ح ، فت م) امذ.
نفط ، زال ؛ ایک آتش گیر مادہ (پلیٹس)۔ [ع : (ح م ر)]۔

حُمُر (ضم ح ، م) امذ.
حمار (رک) کی جمع ، گدھے. جہاں مقابلہ ہوا حمر مستنفرہ کی طرح بھاگے۔ (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم (محمود الحسن) ، حاشیہ ، شبیر احمد عثمانی ، ۱۱۰۰)۔ [ع : حمار (رک) کی جمع]۔

حُمْر (ضم ح ، سک م) صف.
سرخ ، سرخ رنگ کا (پلیٹس)۔ [ع : احمر (رک) کی جمع]۔

حَمْرا (فت ح ، سک م) صف ؛ ← حمراء.
سرخ ، سرخ رنگ کی.

اندروں پر داغ و بیروں زخم غم سے خونفشاں
کیفیت دل کی زیادہ لالۂ حمرا سے ہے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۳۰)۔ روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے حلۂ حمرا بھی استعمال کیا ہے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۰۰)۔ ناقۂ حمراء کو چھوڑ دو اور اس بوڑھے اونٹ پر سوار ہو جاؤ. (۱۹۶۷ ، بلوغ الادب (ترجمہ) ، ۶۰)۔ [ع : حمراء (ح م ر) ، احمر (رک) کی تانیث]۔

حَمْرانی (فت ح ، سک م) امث.
۱. **سرخ کھجور** (ماخوذ : فلاحت النحل ، ۳۵)۔

خلوص دل سے بیٹھے ہوں حضور حسن جاں پرور
لئے تسبیح فیروزہ کوئی تسبیح حمرانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳)۔ ۲. **سرخ شراب**

چھکا دے تشنہ کاموں کو جما دے رنگ محفل میں
پلا دے ساقیا سر جوش ریحانی و حمرانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۶)۔ [حمراء (رک : حمرا) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حُمْرَت (ضم ح ، سک م ، فت ر) امث ؛ ← حمرۃ.
گالوں کی سرخی ، لالی.

شوخی اس چہرے میں یوں گل میں ہو جیسے حمرت
ناز یوں چشم میں نرگس کے ہو جیسے نکہت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۴)۔

نہیں فردوس کے پھولوں میں بھی نکہت ایسی
شرمگیں لالۂ احمر بھی ہو ، حُمرت ایسی

(۱۹۳۱ ، عجب (راجہ محمود آباد) ، مراثی ، ۳۰)۔ [ع : (ح م ر)]۔

ـــُ الدَّم (ـــ ضم ت ، غم ال ، شد د بفت) امث.
خون کے خلیوں کا سرخ مادہ ، ہیموگلوبن. مریض کا اگر خون ٹیسٹ ہو گیا ہے اور یہ کہ حمرۃ الدم (ہیموگلوبن) بہت بڑھی ہوئی ہے تو اس پر سرطان کا شبہ کرنا چاہیے۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۳۰)۔ [حمرت + رک : ال (۱) + دم (رک)]۔

ـــُ العَین (ـــ غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
آشوب چشم ، آنکھوں کی بیماری جس میں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور دکھتی ہیں۔ حمرت العین ... گھوڑے کی دونوں آنکھوں میں ... اکثر دیکھا گیا۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۶)۔ [حمرت + رک : ال (۱) + عین (رک)]۔

حُمْرَہ (ضم ح ، سک م ، فت ر) امذ.
۱. سرخی۔ حسنؓ اور حسینؓ کہ جن کی مظلومی پر بیاض صبح چاک داماں اور حمرہ شام خون کریاں ہے۔ (۱۸۸۱ ، محبوب الزمن ، ۱)۔ ۲. **ایک ستارے کا نام.** انکیس اور حمرہ خانۂ زحل میں حاضر نہیں ہیں۔ (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۹۹)۔ ۳. (طب) **سرخ بادہ ، یہ ایک گرم صفراوی ورم ہے جو جلد پر پیدا ہوتا ہے.** اگر جَو کا آٹا بھی ملا دیں تو اس کے لیپ سے حمرہ کو نفع ہو۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۸۹)۔ غذا کے فضول باقیہ ... اعضا میں رہ کر متعفن ہو جاتے ہیں جن سے حمرہ ، جدری ... پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۲۸۵)۔ [ع : حمرۃ (ح م ر)]۔

حَمْزَہ (فت ح ، سک م ، فت ز) امذ.
شیر ، طاقتور ، تیز فہم ؛ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چچا کا نام جو بہادری میں ضرب المثل تھے.

اتھے پہلوانان میں حمزہ قوی
تھے پرستش میں محمود شہ غزنوی

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۲)۔

ہے سپر پشت مبارک یہ کہ حمزہ کی سپر
ذوالفقار اسد اللہ کہ شمشیر دو دم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷)۔ [ع]۔

حُمْس (ضم ح ، سک م) امذ.
مذہب اور جنگ میں سخت ، بہادر ، اہل قریش (عرب) کا لقب. قریش (حُمس) کے سوا عام عرب مرد و زن کعبہ کا برہنہ طواف کرتے تھے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۲۵)۔ [ع : (ح م س) احمس کی جمع]۔

حِمَّصَہ (کس ح ، شد م بفت نیز بکسر ، فت ص) امذ.
چنا ، نخود ؛ تقریباً ایک ماشہ کا وزن (مخزن الجواہر)۔ [ع : (ح م ص)]۔

حِمَّصی (کس ح ، شد م بفت) صف.
حمصہ (رک) سے منسوب ، چنے کی طرح کا. زنگار حمصی پیتل کے برادے کو تین بار آب نمک سے دھوئیں۔ (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۲۰)۔ [حمصہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــُ الشَّکْل (ـــ شد ی بضم ، غم ال ، شد ش بفت ، سک ک) صف.
چنے کے پتے جیسی شکل والا. ایک درخت ہے ... سبز رنگ اور اس کے پتے حمصی الشکل (چنے کے پتوں کی طرح) ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۱۸)۔ [حمصی + رک : ال (۱) + شکل (رک)]۔

حَمْض (فت ح ، سک م) امذ.
۱. **ایک قسم کی ترکاری جو مزہ میں تلخ و شور ہوتی ہے ، چوکا.**

حمض ایک قسم کا چارہ ہے شور اور اقسام نباتات سے زیادہ تلخ ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۳). ۲. **تیزاب** ، ایسڈ. سنتے ہیں کہ گندھک کے حمض (تیزاب) اور تانبے کے مرکب سے زہر کے غباروں میں گیس بھری جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۸ : ۶). ان مائعات کے ... عناصر کا مجموعہ قریباً اساس (Base) اور حمض (Acid) کی یکساں مقدار کے نقصان کے برابر ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۶۳). [ع : (ح م ض)].

حَمْضِین (فت ح ، سک م ، ی مع) امث.
ہائیڈروجن. حمضین اور مائین دونوں مل کر تو البتہ پانی بن سکتی ہیں ، مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ تنہا حمضین پانی بن جائے. (۱۹۰۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۰۹). [حمض (رک) + ین ، لاحقۂ صفت].

حَمْطَایا (فت ح ، سک م) امذ.
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب.

اس کو کہتے ہیں حمطایا کوئی نہیں اس کا ہمپایا

(۱۹۷۹ ، حمطایا ، ۱۰۶). [ع : (ح م ط)].

حُمْق (ضم ح ، سک نیز ضم م) امذ.
۱. **نادانی ، بے وقوفی ، حماقت ، بے عقلی ، بھولا پن.**

بیش و کم تجھ میں نہ دیکھا عقل و حمق
نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۶).

ایسا زنا حمق نہایت ہے
سنیے اس کی عجب حکایت ہے

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۸۷). یہ فلسفہ نہیں بلکہ حمق ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۳۲). علم سے علم کی نفی ناممکن ہے اور اب دعویٰ عض حمق و جہالت ہے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمۂ کشف المحجوب ، ۹۳). ۲. (نفسیات) **خلل دماغ ، مالیخولیا خصوصاً اس قسم کا جس میں انسان اپنے آپ کو بہت بڑا آدمی سمجھتا ہے.** جس صورت میں عرصۂ زندگی میں ذہنی حمق عاید ہوا ہو تو دماغ کا کچھ ایک حصہ نرم پایا جاتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۵۶). نفسی عوارض مثلاً حمق (Paranoia) وغیرہ کسی خاص دروں افرازی غدہ کی خرابی پر موقوف ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، دروں افرازیات ، ۷). [ع : (ح م ق)].

---سَوار (---ضم نیز فت س) صف.
بے وقوف ، ناسمجھ ، احمق. عجب حمق سوار ہے، نہ بات سمجھیں نہ مصلحت دیکھیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۴). [حمق + سوار (رک)].

حُمَقا/حُمَقاء (ضم ح ، فت م) امذ.
بے وقوف ، نادان ، کم عقل لوگ ، احمق لوگ.

یوں جلوہ دکھاتی ہے فنا کا کہ شب و روز
پر اوس کو سمجھتے ہیں یہ سارے حمقا ہیچ

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۲). حمقاء کے خوش کرنے کے لیے دور از عقل و قیاس مضامین جو یہودیوں کے ہاں مروج تھے جمع کر دیتے ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۳۵). بہت سے افراد ایسے ہیں ، جو اس دولت سے ایک بڑی حد تک محروم ہیں مثلاً مجانین ، حمقا ، یا جرائم پیشہ گروہ. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۳۱).

آ جاتا ہوں جب تنگ میں جہالتوں سے خرد کے
جنت حمقا کی مری بنتی ہے طرب گہ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۴). [ع : حُمَقاء ، احمق (رک) کی جمع].

حَمَل (فت ح ، م) امذ.
(نجوم) **آسمان کے بارہ برجوں میں سے پہلے برج کا نام (بکری کی شکل کا) ، میکھ.**

یا میکھ نور تھے ہے جاودان ہم عید و ہم نوروز
سورج اور حمل یا نہ عیاں ہم عید و ہم نوروز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۲).

تا کہ بیت سعد اکبر ہوں فلک پر قوس حوت
تا کہ جوزا اور حمل میں شمس کو ہو احتشام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۳). خدا نے بارہ برج بنائے ، حمل ، ثور ... دلو اور حوت. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۳ : ۵۳۷). [ع : (ح م ل)].

حَمْل (فت ح ، سک م) امذ (نیز بفت م ، معنی نمبر ۳ میں).
۱. **بوجھ اٹھانا ، بوجھ لادنا ؛ بار ، بوجھ ، وزن.**

تاب اوس کے حمل کا نہ سموات و ارض کو
جو ذاتِ آدمی میں امانت نہادہ ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۸۹).

فن صاحبِ فن کا کھینچ لیتا ہے لہو
بیدم کو کہاں طاقتِ حملِ اثقال

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۰۹). ۲. **پھل ، ثمر.** بزرگوں کو لازم ہے کہ خوردوں پر مہر باقی کریں ان کے دامن تمنا کو حمل مراد سے بھر دیں (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۷). ۳. **عورت کے رحم میں بچہ ہونا ؛ بچہ جو عورت کے رحم میں ہو ، گربھ.**

وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی
سرسوں آنکھوں میں سب کی پھولی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴۳). اگر حمل کے دوران تھوڑا سا خون بھی آئے تو یہ خطرے کی نشانی ہے. (۱۹۸۵ ، سکھی گھر ، لاہور ، نیوری ، ۱۵). ۴. (منطق) **ایجاب یا سلب کی نسبت یا رابطہ جو موضوع کو محمول سے ہو.** خواہ مفہوم کے اس انتساب کی نوعیت اسناد کے طریقہ سے ہو یا حمل کے طریقے سے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن ، مقالات (ترجمہ) ، ۱۸۳). [ع : (ح م ل)].

---اِسْقاط/ کَرانا/ کَرْنا ف م.
مضغہ کا قبل از وقت رحم سے نکال دینا/نکلوا دینا(جامع اللغات).

---اِسْقاط ہونا ف م.
مضغہ کا رحم سے قبل از وقت نکل جانا ، پیٹ گرنا(جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---البحر (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ح) امذ.
ایک آبی پرندہ جو زیادہ اڑ نہیں سکتا ، اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے اس لیے حواصل میں اس کا شمار ہوتا ہے ، ماہی خور ، پیلیکن «ماہی خور» ... جسے حمل البحر بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۹۹)۔ [حمل + رک : ال (۱) + بحر (رک)]۔

---ٹھہرنا/ٹھیرنا ف ل.
حاملہ ہو جانا ، نطفہ قرار پانا. شادی کے پہلے ہی مہینے بیوی کو حمل ٹھہر گیا۔ (۱۹۴۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷ : ۶۰)۔

---حرارت کس اضا (---فت ح ، ر) امذ.
رک : ترسیل حرارت. ترسیل حرارت کو حمل حرارت بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۶۸۷)۔ [حمل + حرارت (رک)]۔

---دار صف مث.
حاملہ ، حمل والی. حرم سرائیوں کے نکاں ہو جا کے بھید لیو کون حرم حمل دار ہوتی ہے۔ (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز (عکسی) ، ۸)۔ [حمل + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

---رہ جانا/رہنا محاورہ.
حاملہ ہو جانا ، پیٹ میں بچہ پڑنا ، حمل ٹھہرنا.

شتابی سوں اس کوں رہیا جوں حمل
ہو جیا اسے بھی ہوا تھا کبل

(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ (عکسی) ، ۲۳)۔

اسی سال میں یہ تماشا سنو
رہا حمل اک زوجۂ شاہ کو

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۳)۔ ایک سید کے ساتھ اوس نے اپنا عقد کیا چند دنوں کے بعد حمل رہا۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۲)۔ اگر خدا نے چاہا تو دونوں کو لڑکوں کا حمل رہ جائے گا۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۹)۔

---ساقط ہونا ف ل.
رک : حمل اسقاط ہونا. میں نے دیکھا ہے کہ ایک عورت کے سات حمل ساقط ہوئے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۲۷)۔

---سے ہونا محاورہ.
حاملہ ہونا ، پیٹ میں بچہ ہونا. مگر کوئی اور بیگم حمل سے ہوتی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۰۶)۔

---ضائع کرنا ف م.
رک : حمل گرانا.

تم بیاہی نہیں ہو پر حمل تھا
ضائع کیا اس کو اور پھینکا

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۲)۔

---ضائع ہونا ف ل.
رک : حمل گرنا. ایک حادثہ کے باعث اس کا یہ حمل ضائع ہو گیا۔ (۱۹۸۶ ، «جنگ» ، کراچی ، ۲۹ اگست ، ۸)۔

---قرار پانا ف ل.
پیٹ میں بچہ پڑنا یا نطفہ قائم ہونا. حمل قرار پانے کی عدم صلاحیت نادر بات نہیں ہے۔ (۱۹۸۶ ، «اخبار الطب» ، کراچی ، فروری ، ۷)۔

---کاذب کس صف (--- کس ذ) امذ.
جھوٹا حمل (جسمیں ظاہری طور پر حمل کے علامات نمایاں ہوتے ہیں لیکن در حقیقت حمل نہیں ہوتا). ممکن ہے حمل کاذب ہو اور اس کے بعد حمل صحیح قرار پائے۔ (۱۸۷۶ ، رسائل چراغ علی ، ۲ : ۱۹۷)۔ اکثر جانور بہت سی باتوں میں انسان کے خواص اور افعال میں متحد ہیں ، جیسے حمل کاذب کتیا کو بھی اکثر دیکھا گیا ہے۔ (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۴)۔ [حمل + کاذب (رک)]۔

---کر دینا محاورہ.
عورت کے ساتھ جماع کر کے اس کو حاملہ کر دینا (جامع اللغات)۔

---کرنا ف م.
۱. (ایک چیز کو) محمول کرنا (دوسری چیز پر) ، قیاس کرنا (زیادہ تر «پر» کے ساتھ). اس اقبال کو مدعا علیہ کے جنون یا بدحواسی پر حمل کیا۔ (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۱۲۲)۔ اس کے لئے جہاں تک دوسرا محمل ہو ان کو اس پر حمل کرنا اور تاویل کرنا ظاہر ہے پھیرنا عصمت کے پیش نظر ضروری ہے۔ (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۳۵)۔ ۲. کسی کے ذمہ کوئی الزام لگانا ، بوجھ لادنا (جامع اللغات)۔

---گرانا ف م.
مضغہ کا قبل از وقت رحم سے نکال دینا ، اسقاط کرانا. کیا عموماً زناکاری کا گھر بن گیا ہے ، ہزارہا حمل گرائے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۴۹)۔ لوگوں نے کہا حمل گرانے ہسپتال گئی ہے۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۹)۔

---گرنا ف ل.
وقت سے پہلے پیٹ کے بچے کا ضائع ہو جانا. اگر کسی بیگم کا حمل گر پڑے تو میاں شاعر صاحب ایسا عمدہ مرثیہ کہیں کہ پھر میاں مسکین کو کوئی دو کوڑی کو نہ پوچھے۔ (۱۸۰۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۸۹)۔ دیوی کا یہ حمل گر گیا ... بہت تحقیق کیا مگر بھید نہ کھلا۔ (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۳۰)۔ اگر حمل کے دوران تھوڑا سا خون بھی آئے تو یہ خطرے کی نشانی ہے ہو سکتا ہے کہ حمل گر رہا ہو۔ (۱۹۸۵ ، «سکھی گھر» ، لاہور ، فروری : ۱۵)۔

---و نقل (---و مع ، فت ن ، سک ق) امذ.
مال یا مسافروں کو اٹھانا اور لے جانا ، سواری اور باربرداری. اب تو زمانہ ہی اور ہے لیکن دادا کی جوانی کے دور تک حمل و نقل کے ذرائع بہت سست تھے۔ (۱۹۸۸ ، قلمرو ، ۹۰)۔ [حمل + و (حرف عطف) + نقل (رک)]۔

ـــ ہونا ف م.

۱. **نطفہ قرار پانا ، حمل ٹھہرنا.** دیوکی کو ساتواں حمل ہوا. (۱۹۱۷ء ، کرشن بیتی ، ۳۰). حمل کا بار بار ہونا بھی عورت کی صحت کو متاثر کرتا ہے. (۱۹۸۵ء ، سگھڑ گھر ، لاہور ، فروری ، ۳۲). ۲. **محمول ہونا (ایک چیز کا دوسری چیز پر) ، قیاس ہونا.** ایک حرف بھی اس سے خارج نہیں ہے ، اگر ہو تو کوئی آیت قرآن مجید کی بطور یقین حمل نہیں ہے. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مکتوبات ، ۲۵).

حَمْلان (فت ح ، سک م) امذ.

(کیمیا) **وہ اثر یا عمل جو ایک شے دوسری اشیا میں کیمیاوی تغیر پیدا کرنے کے لئے کرتی ہے لیکن خود متاثر نہیں ہوتی نیز ایسا اثر یا عمل کرنے والی شے.** افراد کے خون میں ایک عامرے کی کمی پائی جاتی ہے جو آخری اقدام میں بطور حملان (Catalyst) شریک رہتا ہے. (۱۹۷۱ء ، جینیات ، ۶۰۹). [ع : (ح م ل)].

حَمَلَةُ الْعَرْش (فت ح ، م ، ل ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ر) امذ ؛ ج.

عرش کو اٹھانے والے ، وہ فرشتے جو عرش کو تھامے ہوئے ہیں. بعضے ان میں سے حملۃ العرش ہیں ... وہ سب فرشتوں میں ممتاز ہیں. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸). فرمایا کہ ... حملۃ العرش ... انبیا ، شہداء ، سعدا ، سب کی تخلیق ہمارے نور سے کی گئی. (۱۹۳۰ء ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ۱۲۹). [ع : حَمَلَة (حامل (رک) کی جمع) + رک : ال (۱) + عرش (رک)].

حَمْلَہ (فت ح ، سک م ، فت ل) امذ ؛ ج حَمَلا.

۱. **چڑھائی ، ہلّہ ، دھاوا.** وہ تین سے سوار ایک مرتبہ حملہ کیے. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۱۲).

> نگہ و غمزہ و ناز و ادا نے دل کو گھیرا ہے
> کیا ان کافروں نے حملہ بیچارے مسلماں پر
>
> (۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۹۵).
>
> کچھ پیش اہلِ قلعہ کے آگے نہ چل سکی
> دشمن نے جان توڑ کے حملے کیے ہزار
>
> (۱۹۲۹ء ، مطلع انوار ، ۸۵). ۳۰ اگست کو اسد اللہ خاں نے پلدور پر حملہ کر دیا. (۱۹۷۸ء ، کارجہاں دراز ہے ، ۱ : ۷۱). ۲. **وار ، ضرب.**
>
> ہر ہر حملے ہر ہر گھائے   لوہو کیری کھال بہائے
>
> (۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۶۸)).
>
> جو سیف الملوک جیوں انکھیاں موتجیا
> وو عفریت وہیں واں نے حملہ کیا
>
> (۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰). مصراع نے آ ، حملہ کیا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۹). اربا زخمی ہو کر حملہ کرتا ہے. (۱۹۰۳ء ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۵۱). ۳. **چوٹ ، طنز ، تضحیک.** محض ریا و مکر و سالوس کی برائی بیان کرنی مقصود ہے نہ کہ زہاد اور واعظین کی ذات پر حملہ کرنا. (۱۸۹۳ء ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۹). غور کرو کتنا زبردست حملہ اسلام پر ہے. (۱۹۱۷ء ، شام زندگی ، ۱۰۸). ہاں یہ ضرور جان گیا ہوں کہ ان کی بار باشی کا اصل گر یہ ہے کہ یہ کسی دوسرے پر کبھی حملہ نہیں کرتے. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۳). ۴. **(قانون) دوسرے کسی پر جبراً کسی جرم کا قصد کرنا** (اردو قانونی ڈکشنری). کسی شخص کی طرف گھوڑا بڑھانا حملہ ہے اور اس کو گھوڑے سے ٹکر دے دینا زد و کوب میں داخل ہے. (۱۹۳۵ء ، مبادی قانون فوجداری ، ۲۶۵) ف : کرنا ، ہونا. ۵. **مرض وغیرہ کا اچانک آغاز.** بخار کے پہلے حملے کے بعد کئی اور حملے اس وقت ہوتے ہیں جب جسیمے ٹوٹتے ہیں اور طفیلی اور زہریلے مادے خون میں خارج ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۲۹). ۶. **(ورق یا پنی سازی) ورقوں کی تھیلی کی یکساں چوطرفہ کٹائی کرنا ، پھیر کوٹنا** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۴۳). [ع : حَمْلَة (ح م ل)].

ـــ آوَر (ــــ فت و) صف.

چڑھائی کرنے والا ، دھاوا بولنے والا ، وار کرنے والا. عیسائیوں کی متفقہ طاقت اسلام پر حملہ آور ہے. (۱۹۱۲ء ، شہید مغرب ، ۳۱). گانا مولوی کے اس جواب سے مشتعل ہو کر چاقو سے حملہ آور ہوا چاہتا تھا. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۳۸). [حملہ + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــ آوَری (ــــ فت و) امث.

حملہ ، چڑھائی ، دھاوا. عہد راسخ ، اب تک خطابیات کی حملہ آوریوں سے غیر مغلوب ہے. (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۲). [حملہ + آور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بول دینا محاورہ.

یکایک حملہ کر دینا ، یکبارگی دھاوا کر دینا (مہذب اللغات).

ـــٔ خِلافِ تَہْذِیب کس صف (ــــ کس خ ، ف ، فت ت ، سک ہ ، ی مع) امذ.

(قانون) داخل جرم دفعہ ۳۵۴ تعزیرات ہند کے ہے جیسے غیر منکوحہ عورت کی چھاتی پکڑنا (اردو قانونی ڈکشنری). [حملہ + خلاف (رک) + تہذیب (رک)].

ـــٔ دَم کس اضا (ــــ فت د) امذ.

انجماد خون (جامع اللغات). [حملہ + دم (رک)].

ـــ سَنْبھالْنا محاورہ.

وار روکنا.

> ناموس مجھے صافیٔ طینت کی ہے ورنہ
> رستم نے مری تیغ کا حملہ نہ سنبھالا
>
> (۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۶).

ـــ گِیری (ــــ ی مع) امث.

چڑھائی ، حملہ (جامع اللغات). [حملہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــٔ مُجْرِمانَہ کس صف (ــــ ضم م ، سک ج ، کس ر ، فت ن) امذ.

(قانون) ایسا حملہ جو قانوناً جرم ہو ، حملہ جس میں ارتکاب جرم ہو.

کوئی شخص ... یہ تصور کرے کہ صورت بنانے والا یا تیاری کرنے والا شخص اس پر عنقریب حملۂ مجرمانہ کرنے والا ہے تو کہا جائے گا کہ شخص مذکور حملہ کا مرتکب ہے۔ (؟ ، اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۶۲)۔ [حملہ + مجرم (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ مَفْعُولی کس صف (ـــ فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
(قانون) سرسریْ حملہ **جیسے کسی کو دھکا دے دینا** (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [حملہ + مفعولی (رک)]۔

ـــ وَر (ـــ فت و) صف.
رک : **حملہ آور**. فوج حملہ ور ہوئی ہزاروں کو بے دم کیا بہت سے مارے گئے۔ (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۹)۔ اور پتے دنوں کی خوش آئند یادوں کے تاریک سائے ذہن شیطان پر حملہ ور ہیں۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۶۰۹)۔ اف : ہونا۔ [حملہ + ف : ور ، لاحقۂ صفت]۔

حَمْلی (فت ح ، سک م) صف.
(منطق) حمل (معنی نمبر ۴) سے **منسوب یا متعلق**. بے شک اس کا مفہوم ایک حملی تصدق کا ہے۔ (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲۳۹)۔ [حمل + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

ـــ رَو (ـــ و لین) امث.
(حرکیات) **عمل انگیز رو**. مائعات کو تبخیر پانے سے روکنے کے لئے ہوا کی حملی رو کو کم سے کم رکھنا (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۹۶)۔ [حملی + رو (رک)]۔

حَمْلِیّات (فت ح ، سک م ، کس ل ، شد ی) امذ.
۱. (منطق) **حملیہ (رک) کی جمع**. معلوم ہو کہ شرطیات کو حملیات میں پلٹ لینا درست ہے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۹)۔ شیخ سے پہلے قیاس اقترانی صرف حملیات تک محدود تھا۔ (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۴۳)۔ ۲. (نباتیات) **حملیہ (رک) کی جمع**. یہ بھٹیاں (حملیات) اندرونی صراحی نما کیھوں کے عمل وقوع کی نشان دہی کرتی ہیں جن کو حملیات کہتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۷۳)۔ [حملیہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

حَمْلِیَّہ (فت ح ، سک م ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
۱. (منطق) **وہ قضیہ ہے جس کی ترکیب ایسے دو لفظ سے ہو جو مفرد یا حکم میں مفرد کے ہوں یا اس میں کسی شے کے ثبوت یا نفی کا حکم کریں جیسے اللہ موجود اللہ لیس بظالم** (المنطق ، ۱۲)۔ حملیہ میں تو اس تقسیم کا مدار اس بات پر تھا کہ موضوع جزئی ہے یا کلی۔ (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۵۰)۔ معلوم ہو کہ ہر قضیہ حملیہ کا حق یہ ہے کہ اس میں موضوع ہو اور ان کے درمیان ایک نسبت ہو۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۴۲)۔ ۲. (نباتیات) **اندرونی صراحی نما کیھڑ**. بذرہ دان مخصوص قسم کے کیھوں میں پائے جاتے ہیں جن کو حملیے کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۶۲)۔ [حمل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

حُمَم (ضم ح ، فت م) امذ ؛ ج.
مقدر میں لکھی اور فیصل شدہ چیزیں ، فیصلے ، مقدر.
تو چاہے بار خدایا تو کون دخل انداز
اٹل ہوں لاکھ قضا و قدر کے حکم و حمم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۹۲)۔ [ع : (ح م م)]۔

حَمّ و جَم (فت ح ، شد م ، و مع ، فت ج) امث.
تیزی طراری ، چستی و تندی. بڑھاپا آگیا مگر وہی حم و جم ، وہی آن و شان قائم ہے۔ (۱۹۱۳ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۵۵)۔ [ع : (ح م م) + و (حرف عطف) + جم (رک)]۔

حَمُود (فت ح ، و مع) صف.
جس کی تعریف کی جائے ، سراہا ہوا نیز حمد کرنے والا.
حمود و حامد و احمد ، محمد و محمود
کریم و میر کرام و مکرم و اکرم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰)۔ [ع : (ح م د)]۔

حُمُوض (ضم ح ، و مع) امذ.
ترش چیزیں ، ترش پودے.
ہم تو سنتے تھے سدا کُلُّ حموضٍ بارِد
ذوق ہوتا ہے وہ کیوں ہو کے ترش اور گرم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۲)۔ [ع : (ح م ض)]۔

ـــ الْکِبْرِیت (ـــ ضم ض ، غم ا ، سک ل ، کس ک ، سک ب ، ی مع) امذ.
گندھک کا تیزاب. پانی جو پیدا ہووے ایک ایسی نلکی میں جس میں حموض الکبریت یعنی گندک کا تیزاب ہو منجمد کر لو۔ (۱۸۸۲ ، منطق استقرائی ، ۹۰)۔ [حموض + رک : ال (۱) + کبریت (رک)]۔

حُمُوضات (ضم ح ، و مع) امذ.
حموضت (رک) کی جمع. اگر ... حموضات موجود ہوں تو وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ (۱۸۷۷ ، علم فزیالوجی ، ۷۸)۔ حموضات کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ (۱۹۲۰ ، مبادی سائنس ، ۲۱۹)۔ [حموضت (رک) + ات ، لاحقۂ جمع مونث]۔

حُمُوضَت (ضم ح ، و مع ، فت ض) امث ؛ ـــ حموضۃ.
ترشی ، کھٹاس ، کھٹاپن. سرکہ ... جب شہد کے ساتھ آمیزش پاتا ہے تو حموضت سے نکل کے کتنی علتوں کے دفع کا باعث ہوتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۹۳)۔ یہ بھی صحیح ہے کہ تعفن و تخمیر سے حموضت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ (۱۹۱۶ ، افادہ کبیر محمل ، ۵۴)۔ دو سیب لے جو رنگ و شکل میں ایک دوسرے سے مشابہ تھے ... لیکن پہلے کی بہ نسبت دوسرے میں حموضت نکلی۔ (۱۹۷۵ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، مئی ، ۷)۔ [ع : (ح م ض)]۔

ـــ الْفَحْم (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، سک ح) امث.
کوئلے کی ترشی (ایک زہریلا عنصر). حموضۃ الفحم کا جو جزو اعظم

اس میں ملا ہوا تھا وہ اس سے جدا ہو گیا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب وسائنس ، ۳۸). [حموضت + رک : ال (۱) + تعم (رک)].

حُمُوضَه (ضم ح ، و مع ، فت ض) امذ.
پھلوں کی ترشی کا مرض ، امراضِ خرما میں سے یہ ایک ایسا مرض ہے جو تمام امراض سے بدتر خیال کیا جاتا ہے ، اس کی تاثیر یہ ہے کہ خرما پختہ ہونے کے بعد کھٹا ہو جاتا ہے. ترشی اس قدر غالب ہوتی ہے کہ بکریاں تک نہیں کھاتیں (ماخوذ : فلاحت النخل ، ۱۸۳). [ع : حموضة (ح م ض)].

حُمُوضی (ضم ح ، و مع) صف.
حموض (رک) سے منسوب یا متعلق. حموضی جوہر کوئلہ کی شکل میں زیرِ زمین دفن ہوگیا(۱۹۱۰ معرکۂ مذہب وسائنس ، ۳۲۱).
[حموض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

حَمُول (فت ح ، و مع) صف.
اٹھانے والا ، حامل.

تو قطعِ مسافت پر دو زیاں تو ندیدۂ علم عیاں و نہاں
تو شمول حدوث و فنائے جہاں تو حمولِ بقا و دوامِ خدا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۰۹). [ع : (ح م ل)].

حُمُول (ضم ح ، و مع) امذ.
(طب) دوا میں لت کیا ہوا کپڑا جو شیاف کی صورت بنا کر فرج یا دبر میں رکھا جائے (مخزن الجواہر). حمول ، دوا کو چھوٹی پوٹلی میں باندھ کر راہ بول میں رکھنا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). روغن دار چینی ، عطرِ حنا ، روغن سوسنہ کا حمول بھی حیض جاری کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۰). اف : کرنا.
[ع : (ح م ل)].

حَمَوی (ضم ح ، فت م) صف.
حُمّٰی (رک) سے منسوب یا متعلق. ایونیا ، غثیان ، صدمہ ، غشی اور حموی امراض مثلاً ذات الریہ ، تپ محرقہ ... میں انتہا درجہ مفید ہے. (۱۹۳۹ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۲). [حُمّٰی + وی ، لاحقۂ صفت]

حِمیٰ (کس ح ، ا بشکل ی) امث
چراگاہ جو اپنے مویشیوں کے لیے مخصوص ہو اور جس میں دوسروں کے لیے اپنے جانور چرانا ممنوع ہو ؛ ہر وہ چیز جس کو غیر کے تصرف سے بچایا جائے. حمیٰ اس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کو حد باندھ کے علاحدہ کرتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر القرآن العظیم ، ۲۰۶). عرب کا قدیم دستور تھا کہ اپنے مویشیوں کے لئے چراگاہ متعین کر لیتے تھے ... جن کو حمیٰ کہتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۸۳).

ہجوم و لا برد اس پہ وارد
جو محفوظ و مانع ہے یہ وہ حمیٰ ہے

(۱۹۶۹ ، فارقلیط ، ۳۰۵). [ع].

حُمّٰی (ضم ح ، شد م ، ا بشکل ی) امذ ، جمع حُمّا.
بخار ، حرارت ، تپ.

ہور ہوئیں طاعون و حمی اس سے دور
ہور تھوڑی دجال کوں اس میں عبور

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۹۳). سنبات جرب حطی ... میں ... دین اسپ سے ہوئے متعفن آتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۹). حمیٰ ، تپ یا بخار (Fever) کی اصطلاحات کا استعمال جسم کے درجۂ حرارت میں ہر قسم کی زیادتی کے لئے مناسب نہیں ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۳۷). [ع : (ح م م)].

ـــ اِجامِیَّه (ـــ کس ا ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
رک : حمائے اجامی (حُمّا کے تحت). حمیٰ اجامیہ ... حمیات حادہ کے دوران میں دیکھنے میں آتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۴۹). [حمیٰ + ع : اجام ، آجام ـ نیستان + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ اِحْتِراقی (ـــ کس ا ، سک ح ، کس ت) امذ.
گرمی اور لو لگنے سے ہونے والا بخار. بخار یا ایسے ہی دوسرے شدید اثرات ... کی وضاحت حمیٰ احتراقی کے بیان میں کی جائے گی. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۰۳). [حمیٰ + احتراق (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــ تِیفُو دِیَّه (ـــ ی لین ، و مع ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
یہ ایک قسم کا میعادی و متعدی بخار ہے جو عموماً تین ہفتے تک برابر چڑھا رہتا ہے ، اس بخار میں انتڑیاں مبتلائے مرض ہوتی ہیں اور کثرت سے متعفن دست آتے ہیں اور جلد پر اکثر گلابی رنگ کے دھبے نمودار ہو جاتے ہیں ٹائیفائڈ فیور. حمیٰ تیفودیہ اور حمیٰ نقاسیہ کے بعد یہ کیفیت اکثر مشاہدے میں آتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۶۱). [حمیٰ + ع : تیفود (ٹائیفائیڈ کا معرب) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ تِیفُوسِیَّه/طِیفُوسِیَّه (ـــ ی لین ، و مع ، کس س ، شد ی بفت) امذ.
ہذیانی میعادی بخار ، یہ ایک شدید چھوت دار بخار ہے جو تقریباً دو ہفتے تک برابر چڑھا رہتا ہے. اس بخار میں مریض کو ہذیان ہوتا ہے ، ٹائفس فیور (ماخوذ : مخزن الجواہر). یہ وبا (طاعون اثینیہ) غدی طاعون کی نہ تھی ... لیکن ہے زر (Haser) اور کان گیسر (Kanngiesser) اس کو حمی طیفوسیہ قرار دیتے ہیں. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ : ۲۰۴). [حمی + ع : تیفوس/طیفوس (ٹائفس کا معرب) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ جِدارِیَّه (ـــ کس ج ، ر ، شد ی بفت) امذ.
کنٹھیا کا بخار. حمیٰ جداریہ میں التہابی کیفیت کا آغاز قاعدۂ قلب سے ہوتا ہے ... اور بتدریج تمام تجویف تامور اس لپیٹ میں آجاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۲۸). [حمی + جدار ـ کنٹھیا + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---خَبِیثَہ (---فت خ ، ی مع ، فت ث) امذ.
بری قسم کا بخار ، وہ بخار جس میں اعضاء رئیسہ و شریفہ ماؤف ہوں (مخزن الجواہر). حمیات عفنہ ... شدید ہوتے ہیں ، ان کو حمی خبیثہ کہتے ہیں (۱۹۳۳ ، حمیات اجابیہ ، ۲۵). [حمّیٰ + خبیث (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---خَفِیفَہ (---فت خ ، ی مع ، فت ف) امذ.
تپ اور جوتھیا بخار حمی خفیفہ کہلاتے ہیں (حمیات اجابیہ ، ۲۵).
[حمّیٰ + خفیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---دِق (---کس د) امذ.
رک : تپ دق. عورتوں اور بکریوں کا دودھ پلائیں ، جب کہ حمی دق ساتھ حمی عفنیہ موجود نہ ہو (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۷). [حمّیٰ + دق (رک)].

--- رِبْع (---کس ر ، سک ب) امذ.
جوتھیا بخار ، سوداوی بخار (مخزن الجواہر). [حمّیٰ + ع : ربع = جوتھیا (بخار)].

---سَلِیمَہ (---فت س ، ی مع ، فت م) امذ.
نوبتی اور لازمی بخار اگر خفیف ہوتے ہیں تو ان کو حمّیٰ سلیمہ کہتے ہیں (ماخوذ : حمیات اجابیہ ، ۲۵). [حمّیٰ + سلیم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---عَفَنِیَّہ (---فت ع ، ف ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
عفونتی بخار ، وہ بخار جو کسی خلط کے سڑ جانے سے پیدا ہو. عورتوں اور بکریوں کا دودھ پلائیں ، جبکہ حمی دق کے ساتھ حمی عفنیہ موجود نہ ہو (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۷). [حمی + ع : عفن = عفونت + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---کاہی امذ.
تپ کاہی ، یہ بخار مثل دھول کوڑا کرکٹ پیٹ میں پہنچنے سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں ضیق النفس کی علامات بھی پائی جاتی ہیں ، حمۃ القش. ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض کو حمی کاہی جیسے باقاعدہ حسامی مرض کے علاج کے لیے طبیب کی طرف رجوع ہونا پڑتا ہے (۱۹۷۰ ، ہمدرد صحت ، کراچی ، ستمبر ، ۴۳).
[حمی + کاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---لَثِقَہ (---فت ل ، کس ث ، فت ق) امذ.
باصطلاح اطبائے متقدمین میں حمی لثقہ یا تپ لثقہ ایک قسم کا خفیف لازمی بخار ہے جو دو ہفتہ تک اور کبھی تین چار ہفتہ بلکہ کبھی آٹھ سات ہفتہ تک برابر چڑھتا رہتا ہے ، تپ بلغمی لازمی (ماخوذ : حمیات اجابیہ ، ۳۷). [حمّیٰ + ع : لثقہ ، لثق = چپک].

---مالْٹا (---سک ل) امذ.
ایک قسم کا لازمی بخار ہے جو بے قاعدہ طور پر بار بار حملہ آور ہوتا ہے اور دو دو تین تین ماہ اور کبھی اس سے بھی زیادہ عرصہ تک اس کے دورے ہوتے رہتے ہیں ، اس بخار میں پسینہ بہت آتا ہے جسم پر گرمی دانے نکل آتے ہیں اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے (حمیات اجابیہ ، ۳۶). [حمّیٰ + مالٹا (علم)].

---مِعَوِیَّہ (---کس م ، فت ع ، کس و ، شد ی بفت) امذ.
رک : حمّیٰ تیفودیہ. حمیٰ معویہ (ٹائیفائیڈ فیور) میں بخار تیز ہوتا ہے ، اکثر دست آتے ہیں اور جسم پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں ... آنتوں کے اندر زخم ہونے کی وجہ سے مسہلات کا استعمال خطرناک ہوتا ہے (۱۹۳۳ ، حمیات اجابیہ ، ۳۰). [حمی + معوی (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُواظِبَہ (---ضم م ، کس ظ ، فت ب) امذ.
اس بخار کی نوبت روزمرہ آتی ہے ، اس میں ایک باری کے شروع ہونے سے دوسری باری کے شروع ہونے تک ۲۴ گھنٹہ کا عرصہ لگتا ہے ، چونکہ اس کی باریاں روزانہ آتی ہیں اس لیے اس کو روزانہ بخار کہتے ہیں ، یہ بخار بلغم کے خارج عروق کے متعفن ہونے سے لاحق ہوتا ہے (حمیات اجابیہ ، ۲۹ ؛ مخزن الجواہر).
[حمی + ع : مُواظِب = کسی کام پر مداومت کرنے والا + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---نِفاسِیَّہ (---کس ن ، س ، شد ی بفت) امذ.
زچگی کا بخار ، یہ ایک قسم کا عفونتی بخار ہے جو کہ زچہ کے خون میں مادۂ متعفنہ کے جذب ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے. حمیٰ نفاسیہ کے بعد یہ کیفیت اکثر مشاہدے میں آتی ہے (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۹۱). [حمی + نفاس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---یَومی/یَومِیَّہ (---و لین/کس م ، شد ی بفت) امذ.
یک روزہ بخار. اگر حمی یومی ہے بغیر علاج کے دفع ہو جائے گا (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۳). اگر ورم کان کے سوراخ سے باہر ہو تو حمی یومیہ (یک روزہ بخار) ہو سکتا ہے (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۴). [حمّیٰ + یوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حُمِّیات (ضم ح ، شد م بفت) امذ نیز امث.
حُمّیٰ (رک) کی جمع. قارورہ اور حمیات کے سوالات کے ضمن میں پوچھا گیا ہے کہ زرد اور رقیق پیشاب کس چیز کی علامت ہے (۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۲۴۳). [حمّیٰ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---اِجامِیَّہ کس صف (---کس ا ، م ، شد ی بفت) امذ.
رک : حُمّائے اجامی (حُمّا کے تحت). حمیات اجامیہ کو ڈاکٹری میں ملیریا فیورس کہتے ہیں (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۳). [حمیات + ع : اجام ، آجام = نیستاں + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ اَرْبَعَہ کسرِ صف (ـــ فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ.
سلسل ، یومیہ ، نوبتی ، چوتھیا بخار. حمیات اربعہ ... عناصر اربعہ کے متقابل ہیں. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ : ۲۵۸).
[حمیات + اربعہ (رک)].

ـــ حادّہ کسرِ صف (ـــ شد د بفت) امذ ؛ ج.
تپ شدید ، تیز بخار. اگر موتی جھارے و دیگر حمیات حادہ کے بعد اختلاج قلب کی شکایت ہو تو حب جواہر ... کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۹). حمیٰ اجامیہ ... حمیات حادہ کے دوران میں دیکھنے میں آتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۰۹). [حمیات + حادّ (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ عَفَنَہ کسرِ صف (ـــ فت ع ، کسر ف ، فت ن) امذ ؛ ج.
رک : **حمیٰ عفنیہ**. بعض حمیات عفنہ میں ... ایسی ترکیب پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ تپ لازمی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۲۲). [حمیات + ع : عَفِن - سڑا ہوا + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ لازِمَہ کسرِ صف (ـــ کسر ز ، فت م) امذ ؛ ج.
ہر وقت رہنے والے بخار (حمیات اجامیہ ، ۲۱). [حمیات + لازم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ مُحْرِقَہ کسرِ صف (ـــ ضم م ، سک ح ، کسر ر ، فت ق) امذ.
وہ بخار جو صفرا کے داخل عروقِ جگر اور معدہ اور کبھی بلغم شور کے داخل عروق اور حوالی قلب میں متعفن ہونے سے لاحق ہوتے ہیں. زیادہ کرنا قوت حروف مائیہ کا ... اطفای حرارت اور حمیات محرقہ کو زائل کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، جواہر الحروف ، ۷).
[حمیات + مُحْرِق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ نائِبَہ کسرِ صف (ـــ کسر ء ، فت ب) امذ ؛ ج.
باری سے آنے والے بخار ، نوبتی بخار. حمیات نائبہ میں بخار ایک معینہ وقت پر آتا اور معینہ وقت تک اتر جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۱۰). [حمیات + نائب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

حِمْیاط / حِمْیاطا / حِمْیاطیٰ (کسر ح ، سک م) امذ.
آنحضرت صلعم کا ایک نام (حمطایا ، ۵). [ع : (ح م ط)].

حَمِیَّت (فت ح ، کسر م ، شد ی بفت) امث.
۱. **غیرت ، شرم ، ننگ.** راجا کے آنسو بے اختیار گر پڑے دیک حمیت نے جوش مارا شعلہ غیرت کا بلند ہوا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۸۷). اگر ذرا بھی حمیت ہے تو اسی دم اپنے جوتوں پر پڑ لگا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۲۲).

آخری قول یہ اس کا نہ ہمیں بھولے گا
جس سے قائم ہوئیں آئین حمیت کی حدود

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۰۳). غیرت اور حمیت اجازت نہیں دیتی کہ ننھے ننھے بچوں کی پیاس بجھنے سے پہلے اپنی پیاس بجھائی جائے. (۱۹۷۶ ، سر ایس ، حمیات اور شاعری ، ۳۸).
۲. **غصہ ، جوش ، نفرت ، اکراہ** (جامع اللغات). [ع : (ح م ی)].

ـــ اِسْلام / اِسْلامی کسرِ اضا / صف (ـــ کسر ا ، سک س) امث.
مسلمانوں کی غیرت ، اسلام کا جوش. کیا شرم کی بات ہے کہ مسلمان اپنے ناسہذب اور ناشائستہ ہونے سے اسلام کو داغ لگائیں اور اس کو حمیت اسلامی کے برخلاف نہ سمجھیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۴۰). کیا حمیت اسلام تم سے کبھی گزری ہوئی. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۱). [حمیت + اسلام (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ قَومی کسرِ صف (ـــ و لین) امث.
اپنی قوم کی غیرت ، قوم کو خراب حالت میں دیکھ کر جوش آنا (جامع اللغات). [حمیت + قوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَمِید (فت ح ، ی مع) صف مذ.
۱. (أ) **ممدوح ، ستودہ ، پسندیدہ.**

بولے یہ شافعی کہ مجھے پانسو ہیں یاد
قول نبیؐ ، ثنائے علی حمید ہیں

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۷۷).

وہ رابعہ سلطان کہ ہے ارض سے جس کا
تا چرخ بریں غلغلۂ خلق حمید آج

(۱۹۲۲ ، رابعہ خاتون ، فردوس تخیل ، ۱۳۰). (أأ) **نیک ، مبارک.** سبحان اللہ وہ کیا زمانۂ سعید اور وقت حمید تھا. (۱۸۳۶ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۸۸). ۲. **خدا کا ایک صفاتی نام.**

حمید و مجید و شہید و احد
ودود و معید و رشید و صمد

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳).

تمہیں ہے وکیل ہور تونہیں شہید
تمہیں ہے معید ہور تونہیں حمید

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲). ۳. **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب.**

خدا نے اون کو لقب ختم انبیا بھی دیا
حمید و حامد و محمود و مصطفےٰ بھی دیا

(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگر دوز ، ۱۲۰). ۴. (عروض) **ایک بحر کا نام.** (دائرہ) اگر جزو پنجم سے شروع کرو تو ایک بار - لاتن فاع - لاتن مفا - عیلن فاع - برابر مفعولات - مستفعلن - مفعولاتُ کے ہوگا اور یہی بحر حمید ہے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۸).
[ع : (ح م د)].

حَمِیدَہ (فت ح ، ی مع ، فت د) صف مث.
پسندیدہ ، نیک قابل تعریف. تم ایسے نیک مردوں کی صحبت اور محبت اختیار کرو کہ جس کے خوارق حمیدہ اور اوضاع پسندیدہ ہوویں. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۱ : ۲۳). حالی نے وہ چھوٹی چھوٹی حکایتیں نقل کی ہیں جو مرزا کے شمائل حمیدہ کا آئینہ ہیں. (۱۹۷۱ ، ارمغان حالی ، ۳۵). [حمید + ہ ، لاحقۂ تانیث]

ـــ خِصال (ـــ کسر خ) صف.
خوش اطوار ، نیک سیرت ، خوش خصال.

تجھے خبر نہیں گر عید کی حقیقت سے
تو میں بیاں کروں سن اس کو اے حمیدہ خصال
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۱۰). [حمیدہ + خصال (رک)].

ــــ صفات (ـــ کس ص) صف.
اچھے اور پسندیدہ اوصاف والا. ایک سوداگر تھا ... امیر کبیر حمیدہ صفات ، دولت و ثروت سے مالا مال. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۷). [حمیدہ + صفات (رک)].

حَمِیر (فت ح ، ی مع) امذ ؛ ج.
حمار کی جمع ، گدھے. در بیان خیل و بغال و حمیر حضرت صلعم ، اہل تحقیق کے نزدیک دس گھوڑے آنحضرت کے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۰۳). [ع : حمار (رک) کی جمع].

حِمْیَر (کس ح ، سک م ، فت ی) امذ.
جنوبی عرب کی ایک قدیم نسل کا نام ، قبائل بنی سبا کے ایک قبیلے کا نام. آل حمیر کو آل تبّع کے عذاب سے رہائی بخشی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۳۵). [ع : علَم].

حُمَیراء (ضم ح ، ی لین) امث.
حمرا/حمرا کی تصغیر ، لقب حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کا (فرہنگ آنند راج). [ع : حمراء کی تصغیر].

حِمْیَری (کس ح ، سک م ، فت ی) (الف) امذ.
۱. **ایک قدیم رسم الخط کا نام جو حمیر (رک) سے منسوب ہے.** ہر گروہ اپنا خط جدا ہی رکھتا ہے اور انہی خط ہم دیکھتے ہیں ... فارسی ، رومی ، حمیری ، بربری. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۸). یمن میں خط مسند یا خط حمیری ... میں لکھتے تھے. (۱۹۷۶ ، «اردو نامہ» ، کراچی ، ۵۳ : ۵۰). ۲. **حمیر نسل کا فرد.** جب حمیریوں نے یہودیت اختیار کر لی تو اسے چھوڑ دیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۱۳). (ب) امث. **ایک زبان جو حِمْیَر (رک) سے منسوب ہے** سبائی ، حمیری اور حبشی بنو قحطان کی زبانیں ہیں. (۱۹۷۶ ، «اردو نامہ» ، کراچی ، ۵۳ : ۵۰). (ج) صف. **حمیر سے منسوب یا متعلق.** شامول ان چار سو عالموں کا سردار تھا جو تبع حمیری بادشاہ کے مصاحب تھے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵۹). [حِمْیَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حُمَیری (ضم ح ، ی لین) صف.
لعل کی ایک قسم. لعل کی بہت سی قسمیں ہیں ، قمری اور عنابی اور زرد اور حمیری. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۷). [مقاکا].

حَمِیل (فت ح ، ی مع) امذ.
اٹھایا ہوا ، اجنبی ، ضامن ، پیٹ کا بچہ ، سیلاب کا لایا ہوا کوڑا کرکٹ ، پھینکا ہوا بچہ جس کی کوئی پرورش کرے ، منہ بولا بیٹا (المنجد). [ع : (ح م ل)].

حَمِیل (فت ح ، ی مع) امث.
حمائل (گلے کا زیور) کی بگڑی ہوئی شکل.
کنٹھ مالاں پدک حمیلیاں لیا
کٹے ہو چھند سور کے ستار کٹے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۳).
وو زلفیں ہیں جی کے گلے کی حمیل
قسم کھاکے کہتا ہوں میں ناگ بیل
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۰). چاندی کا زیور ، انوٹ ، بچھوے ... ہار ، حمیل. (۱۹۰۸ ، «مخزن» ، ستمبر ، ۴۰). ہر بول کے ساتھ ڈاچیوں اور گائے بکریوں کے گلے میں پڑی ہوئی حمیلوں کی آواز آتی ہے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۸۲). [حمائل کا بگاڑ].

حَمِیم (فت ح ، ی مع) امذ.
۱. **کھولتا ہوا ، تپتا ہوا ، گرم پانی.** دوزخ کا داروغہ فرشتوں کو حکم کرے گا ، ان کو حمیم اور غساق پلاؤ. (۱۷۷۱ ، تفسیر مرادیہ ، ۳۲۰).
شعلہ پر ایک پھول ہے گلشن جحیم ہے
ساقی بغیر بادۂ گلگوں حمیم ہے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۳۵۷). حمیم کھولتا ہوا گرم پانی ہے. (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۶۱۹).
۲. **دوست ، عزیز ، رشتہ دار.**
ہے دل میں اُفِّ پُتّل ، لب پہ پِلّو پا ہے
کہاں صدیق وفا پیشہ و حمیم اَحم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۶۱). ۳. **موسم گرما کا وسط ، موسم گرما کا مینہ؛ گرم و سرد پانی** (جامع اللغات). ۴. (طب) **وہ شخص جس کو بخار چڑھا ہو ، بخار کا مریض** (مخزن الجواہر). ۵. (عروض) **ایک بحر کا نام.** (دائرہ) اگر جزو تنہم سے شروع کرو تو ایک بار ، تن مفاعی ، لن فاع لا ، تن فاع لا= برابر ایک بار= فاعلاتن= مس تفع لن= مس تفع لن کے ہو گا اور یہ بحر حمیم ہے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۹). [ع : (ح م م)].

حِمْیَہ (کس ح ، سک م ، فت ی) امذ.
پرہیز (مضر اشیا سے) ، پرہیزی غذا. صحت بدن ساتھ حفظ قوت اور حمیہ اور استفراغ مواد فاسدہ اور اخلاط ردیہ کے ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۳۲۹). [ع : حِمْیَۃ (ح م ی)].

حِنا (کس ح) امث.
۱. (أ) **مہندی (لگانے کے لیے تیار شدہ).**
ہوا ہے مائلِ آرائش اب تو وہ خود بیں
گئی جو سامنے سے آرسی حنا آئی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۲). (آ) **مہنْدی کا پودا ، پتیاں ، پھول.** حنا و خیار ... کو زیع نہیں قرار دیتے اور ان پر نقدی کا دستور العمل ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۷۶). حنا- پھول چہار برگی ، گل نافرمان کی شکل کا ہوتا ہے ، ہر پودے میں رنگ بہ رنگ کے پھول کھلتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ۱ : ۱۶۳). خوش بودار جڑی بوٹیوں کے ساتھ ساتھ ان پودوں کی کاشت بھی خاصے پیمانے پر ہوتی تھی جس سے کپڑے بنتے ہیں ، یعنی ایک طرف زعفران ... اور حنا کی ، اور دوسری طرف سن اور کپاس کی.

(۱۹٦۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۹). (iii) **مہندی کا سرخ رنگ (لگنے کے بعد).**

اشک رنگیں میں غرق ہے جس دن
جن نے دیکھا ہے تجھ حنا کی ادا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).

دیدۂ پر خوں کوں مثال حنا
شوق سدا ہے ترے پابوس کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۷).

یہ ترے ہاتھ کہ ہیں میرے لہو سے رنگیں
اڑ کے تا لالہ و گل ان کی حنا جاتی ہے

(۱۹۷۵ ، بردۂ سخن ، ۸۵). **۷. شادی کے موقع پر مہندی کی رسم** (جامع اللغات). [ع : حناء].

ـــــ باندھنا محاورہ.
مہندی کا بطور دوا کے لگانا (پھوڑے پھنسی وغیرہ پر).

اہل تدبیر کی واماندگیاں
آبلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۸۱).

ـــــ بستہ (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
مہندی لگے ہوئے ہاتھ ، پیر ، ریش وغیرہ.

رونے کا شکل دست حنا بستہ حشر تک
قاتل کے دست و دل میں مرا خوں بہا کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۱).

عزار نجد کی خوشبو سے بیرہن مہکیں
ہو دستہائے حنابستہ پر گمان عنم

(۱۹٦٦ ، منحمنا ، ۸۱). [حنا + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

ـــــ بند (ـــــ فت ب ، سک ن). (الف) امذ.
وہ چیز (کاغذ یا کپڑا) جس میں مہندی کی پڑیاں باندھتے ہیں ، ہاتھوں میں لگائی ہوئی مہندی پر باندھنے کی بستی یا کپڑا.

شب بھر تڑپ کے جن انھیں نیند نہ آئی
مشاطہ نے باندھے جو ذرا کس کے حنا بند

(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۱۰۰). (ب) صف. **۱. وہ جو مہندی لگائے ، مہندی لگانے والی ، مشاطہ.**

اے حنابند خون عاشق زار   دام انداز بقبل تاتار

(۱۸۵۸ ، تاریخ غرائبہ ، ۹). اگر کوئی مشاطہ یا حنابند ... تمہارے سامنے آئیں ... تو تم اپنی جیب میں ہاتھ ڈالو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۰). **۲. رک : حنا بستہ.**

ہوتی ہے فندق غنچوں کی بغل شیدا
چمن میں آج حنابند ہے عروس چمن

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۱۳۰).

اس کے ہاتھوں پہ حنابند ہے اس جوش کا رنگ
جس سے اسلام کا عالم میں ہوا تھا آغاز

(۱۹۰۱ ، بہارستان ، ۵۹۱). [حنا + ف : بند ، بستن - باندھنا].

ـــــ بندی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
۱. دلہن کے گھر مہندی بھیجنے کی رسم (دولھا کے گھر سے ساچق سے ایک دن پہلے). اصل رسم حنابندی کا نام ساچق ہے. (۱۹۷۵ ، ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ، ۲۳۰). **۲. مہندی لگانے کا عمل.**

دیکھی تھی بسکہ رات حنا بندی مژہ
ٹپکا پڑے ہے دیدۂ پرخوں سے انبساط

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۱).

بہانہ ہے حنابندی کا یہ بھی ایک شوخی ہے
ہمارا ہی تو دل مٹھی میں ہے ہم سے چھپاتے ہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۵).

گر اپنے خون سے کر سکتا ہو تو اس کی حنابندی
عروس ملک ہو سکتی ہے تجھ سے ہم کنار اب بھی

(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۳۰۷). یہ وہ سپاہی ہے جس کی حنابندی خون مسلم سے کی گئی ہے. (۱۹۸۳ ، شیخ اوردریچہ ، ۹۳). **۳. آرائش و زیبائش ، سجاوٹ ، رونق.**

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی !

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۴۴). [حنا + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دار صف.
رک : حنابستہ.

ستمگر کے سر میں حنا دار دست
کیوں نقش مہندی کوں چڑی ہی پست

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۵). [حنا + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ رچنا محاورہ.
(ہاتھ پانو وغیرہ میں) لگی ہوئی مہندی کا خوب اچھی طرح رنگ دینا.

لعل و لب سے بڑھ کے انگارا ہوتے ہیں ہاتھ پاؤں
کیا رچی ہے لے پری پیکر حنا برسات کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲٦۳).

ـــــ کا چور (ـــــ و مج) امذ.
ہاتھ (یا پیر) میں وہ سفید جگہ جہاں مہندی نہ لگی ہو (نوراللغات).

ـــــ کرنا محاورہ.
سرخی مائل پیلا رنگ کاغذ یا چمڑے وغیرہ پر لگانا (بیشتر قرآن مجید کے کاغذ یا چمڑے پر). سیدھی طرف دفتر ہے جہاں اکثر دو تین آدمی بیٹھے کلام مجید پر حنا کیا کرتے ہیں. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۵).

ـــــ کی ماہی امث.
مہندی کے نقوش

تھیں وہ ان سے حسن کی پیرایاں
مشت ، میں جن کی حنا کی ماہیاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲).

---- کھولنا محاورہ.
لگی ہوئی مہندی چھڑانا (ہاتھ پاؤں وغیرہ سے).

اور ہی رنگ سے پامال کر اس دل کو نگار
کب میں کہتا ہوں کہ پاؤں سے حنا کھوں کے چل

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۹).

---- لگانا ف م.
ہاتھ پاؤں پر مہندی رنگ دینے کے لیے **لگانا** (جامع اللغات)

---- لگنا ف ل.
حنا لگانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---- ملنا ف م.
رک : حنا لگانا.

خون دل سے ہم بھی کر لیں پنجہ مژگاں کو سرخ
لو حنا ملتا ہے شوخ مہ لقا برسات میں

(۱۸۴۷ ، الماس درخشاں ، ۱۵۱).

حَنا (فت ح ، شد ن) امذ.
ہنا (رک) کا معرب ، گھوڑے کی زین کا اگلا اونچا حصہ (ماخوذ : جامع اللغات). [رک : ہنا]

حَنابِلَہ (فت ح ، کس ب ، فت ل) امذ.
حنبلی کی جمع. نقل کیا اس کو ... بعض حفاظ نے حنابلہ سے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۹). ان کا شمار فقہائے حنابلہ میں ہے. (۱۹۰۲ ، شطرنج ، ۱۲۶). حنابلہ قرآن و سنت کے بہت دلدادہ تھے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۸). [ع : حَنابِلَۃ ، حنبلی کی جمع].

حَناجِر (فت ح ، کس ج) امذ ؛ ج.
نرخرے ، حلقوم. قوم ثعلبہ و اداغنہ کے قلوب جنو بیوں کی پرورش سے قریب حناجر کے پہنچے. (۱۸۳۱ ، وقائع عبدالقادر خانی (ترجمہ) (علم و عمل) ، ۱ : ۲۸۲). [حنجرہ (رک) کی جمع].

حَنّان (فت ح ، شد ن) صف.
بخشنے والا ، مہربان ، خدا کا ایک صفاتی نام.

سو حنّان و منّان کی سوں مجے
سو دیّان و برہان کی سوں مجے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۵).

حیّ و حافظ و حنّان و مانع و منّان
تری ہی قدرت و تقدیر سے نشور رمم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۹۲). [ع : (ح ن ن)].

حَنّانَہ (فت ح ، شد ن ، فت ن) امث.
۱. عورت جو ہمیشہ اپنے پہلے شوہر کی یاد میں گریاں ہو اور اظہار غم کرتی ہو ، نوحہ کرنے والی عورت. اس قسم کی عورت سے پرہیز واجب ہے ، حنانہ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۰۲). حنانہ ایک قسم کی عورت ہوتی ہے کہ پہلے کوئی اور اس کا شوہر ہو اس کے مرنے سے یا طلاق سے اس کی مفارقت ہوئی ہووے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۹). **۲. لکڑی کے ایک ستون کا نام جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر خطبہ سنایا کرتے تھے ،** چونکہ منبر بننے کے بعد حضور نے اسے چھوڑ دیا وہ چیخ کر رویا اس لیے اس کا نام حنانہ ہوا.

ستال استن حنانہ ہوں میں گریہ کناں
کھلا کے محبت نے دل گداز کیا

(۱۹۰۷ ، حدیث خواب ، ۱۰۹). [ع : حَنّانَۃ (ح ن ن)].

حِنائی (کس ح). (الف) صف.
۱. مہندی لگا ہوا (عموماً ہاتھ ، پاؤں ، سر وغیرہ).

اخذ کرتے ہیں رنگ گل مہندی
گل بدن کے کفِ حنائی سے

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۸۲).

گر کف پا کو تو اوس گل کے حنائی دیکھے
آگ تلووں سے لگے مغز میں جا کر کے بجھے

(۱۸۶۸ ، واسوخت قیصر (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۷۰۹)). اسے رقاصہ کا وہ گھونگھٹ نہ سمجھے جس کے کسی حصے کو نازک ہاتھ کی دو حنائی انگلیاں ... تھامے رکھتی ہیں. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۷۵).

حنائی انگلیوں کی ضرب دلنشیں دف پر
پڑے پھوار سی پھولوں پہ جس طرح چھم چھم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۹۰). **۲. زردی مائل سرخ رنگ ، مہندی کے رنگ کا.**

حنائی پوش ہو جو ہوئے نمودار
سراپا ہو حنا تب جاوے بلہار

(۱۷۷۸ ، تصویر جاناں ، ۵۰).

بدمزا ہو چلے ہیں تلخئِ غم
خون دل سے انھیں حنائی کر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۸). (ب) : کرتا ، بوٹا. **۳. آم کی ایک قسم.** حنائی ، حلوہ ، شاہ پسند ، لنگڑا ، فجری ، ... غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳۴). **۴. گھوڑے کی ایک قسم.** نیلے ، بادامی رنگ کے گھوڑوں کی چال تمام دنیا میں مشہور ہے ، کمیت ، حنائی ، مشکی اور کیاہ بھی قابل تعریف ہیں. (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۱۵۰ : ۱۸۶). (ب) امث. مہندی کا رنگ. شفق کی روشنی ہاتھوں کی حنائی کی طرح آہستہ آہستہ مٹتی جا رہی تھی. (۱۹۶۰ ، شبستان کا قطرہ گوہریں ، ۵۲). [حنا (رک) + ئی ، لاحقۂ صفت و نسبت]

---- کاغَذ (---- فت غ) امذ.
ایک قسم کا کاغذ جس کا رنگ حنا کے پھیکے اور ہلکے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے. ایک کتاب مظہر جمیل حدیث میں بے جلد کی ہے ... ہر ایک حدیث کے نیچے اردو ترجمہ ہے مگر بہت میلے اور شاید حنائی کاغذ پر ہے. (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۸۳). [حنائی + کاغذ (رک)].

جِنایَت (کس ج ، فت ی) امث.
کجی ، خم ، لچک ، مڑ جانا ، دوہرا کرنا ، جھکانا (مخزن الجواہر).
[ع : (ح ن و)]۔

حَنْبَل (فت ح ، غنہ ، فت ب) امذ.
امام احمد بن محمد بن حنبل ، اہل سنت کے چار بڑے اماموں میں سے چوتھے ۔ انہوں نے فرقہ حنبلی کی بنا رکھی (جامع اللغات).
[ع : (ح ن ب ل) ، عَلَم].

حَنْبَلی (فت ح ، غنہ ، فت ب) امذ.
۱. **امام احمد بن محمد بن حنبل کا پیرو ، فقہ امام حنبل کا ماننے والا.** عراق ، معتزلہ یہاں بھی ہیں لیکن حنبلیوں اور شیعوں کا غلبہ ہے. (۱۹۰۸ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۹). اگرچہ تعلیم کا سلسلہ شافعی اساتذہ سے شروع کیا تھا لیکن جلد ہی پرجوش حنبلی بن گئے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۸)۔ ۲. **امام احمد بن محمد بن حنبل کا مسلک یا فقہ.** ہمارے صوفی نے مذہب سوفیہ سے اس جواب میں صاف گریز کی ہے اور حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی کی طرف آ جھکا ہے.(۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیات طیبہ ، ۱۰۵). [حنبل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَنْبَلِیَّت (فت ح ، غنہ ، فت ب ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
امام احمد بن محمد بن حنبل کا مسلک یا فقہ. یہاں سوال حنبلیت اور حنفیت کا نہیں.(۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۱۳۲). حنبلیت سے شغف کے باعث مخالفین نے ان پر مذہب میں غلو ... کے الزامات بھی لگائے ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹). [حنبلی + یت ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

حَنْبَلِیَّہ (فت ح ، غنہ ، فت ب ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
امام احمد بن محمد بن حنبل کے پیرو ، فقہ حنبلی کے ماننے والوں کی جماعت. اسی مسئلے نے معتزلہ ، اشعریہ ، حنبلیہ میں سیکڑوں برس تک وہ نزاعیں قائم رکھیں کہ لوگوں نے قلم کی بجائے تلوار سے کام لیا. (۱۹۰۶ ، سوانح مولانا روم ، ۱۳۰). [حنبلی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

حَنْتَم (فت ح ، سک ن ، فت ت) امذ.
سبز لاکھی گھڑا ، سبز رنگ کا مٹکا (جس میں شراب بنتی ہے). حنتم- جرار- خضر جیسے الفاظ سبز رنگ کے مٹکے کے لئے استعمال ہوتے ہیں جن میں شراب بنتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۲).

فقیر راہ نشیں ہوں ہے دل غنی میرا
نہیں ہے شغ تقیر و مزفت و حنتم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰۵). [ع].

حِنْث (کس ح ، سک ن) امذ.
گناہ ، **قسم توڑنا.** تو اگر قبل حنث کے کفارہ دے گا بعد حنث کے پھر دوبارہ دینا لازم آوے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۵). عربی زبان میں گناہ کے لیے مختلف الفاظ ہیں ، مثلاً ذنب ، اثم ، حنث ، جرم وغیرہ. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۰۶). [ع : (ح ن ث)].

حِنْج (کس ح ، سک ن) امذ.
ہر چیز کا درمیان ، بیچ ، دل (مخزن الجواہر). [ع : (ح ن ج)].

حَنْجَر (فت ح ، سک ن ، فت ج) امذ.
رک : حنجرہ.

سیوم اون نے دیا ہے ایک خنجر
طلسم کا بنایا تھا وہ حنجر
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، عاجز ، ۴۳). ماہیان دریا کا حنجر الماس سے حنجر یعنی گلا زخم دار ہے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۰۹).

ہے آب خنجر اور نبی زادہ تشنہ لب
یہ حنجر اور حسین کے حنجر کے واسطے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۱۷). [ع : (ح ن ج ر)].

حَنْجَرَہ (فت ح ، سک ن ، فت ج ، ر) امذ.
نالی ، نرخرا ، حلقوم ، گلا ، حلق میں سانس کا راستہ.

نہیں مجھ حنجرے میں سانس میری
نفس ہے مجھ کو وہ پھکنی ہے تیری
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۷).

ہے (زلف) ٹھوڑی ، گلا ہے (حنجرہ)
سانپ ہے (مار) اور جھینگر (زنجرہ)
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۷۰). عضلات حلق و حنجرہ کے متاثر ہونے سے آواز ضعیف ہو جاتی ہے. (۱۹۱۰ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۳۶). حنجرہ کی مخاطی غشا ... لچکدار شکنیں بناتی ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانات ، ۱ : ۲۳۶). [ع : حَنْجَرۃ (ح ن ج ر)].

---بِیں (---ی مع) امذ.
گلے کے اندر دیکھنے کا آلہ جس میں آئینہ لگا ہوتا ہے. عینکوں کے لیے مناسب عدسوں کی تجویز یا ... حنجرہ بیں و گوش بیں کے مانند ... منشوروں کی بناوٹ بھی کلیات انعطاف پر منحصر ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۲۰۱). [حنجرہ + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

---شِگافی (--- کس ش) امث.
حنجرے میں نشتر یا شگاف دینا (جو سانس کے آنے جانے کے لیے باہر سے دیا جاتا ہے). حنجرہ شگافی ایک عملیہ ہے ... کسی ناگہانی حادثہ کے موقع پر تنفس کی کسی ناگہانی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۲۸). [حنجرہ + ف : شگاف ، شگافتن ـ چیرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگار (--- کس ن) امذ.
حنجرے کی حرکات وغیرہ ریکارڈ کرنے والا آلہ. اس کام میں اپنے کان سے اور اگر ضرورت پڑے تو حنجرہ نگار اور کیمو گراف سے بھی وہ مدد لیتا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۸۰). [حنجرہ + نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) امذ.
رک : حنجرہ بیں (قاموس الاصطلاحات ، ۳۲۵). [حنجرہ + نما ، نمودن ـ دکھانا ، دیکھنا].

حَنجَری (فت ح ، سک ن ، فت ج) صف.
حنجرہ (رک) سے منسوب ، حنجرے سے نکلنے والی (آواز). نرم اور سخت اعضاء کا حسن اتصال مثلاً پسلیوں کی کڑیاں اور غضروف حنجری. (۱۹۲۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۵۸). وہ آوازیں جو امالہ سے مانع ہیں نہ صرف بزروز اور حلقی ہوتی ہیں بلکہ حنجری بھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳۰ : ۲۲۳). [حنجرہ (بحذف ہ) + ی لاحقۂ نسبت].

ـــــ تشَنُّج (ـــــ فت ش ، ن) امث.
نرخرے کی اینٹھن. نیم گرم یا گرم غسل ... قولنج ، حنجری تشنج ، فتق ، رضیعی تشنجات وغیرہ میں عضلی تشنجات کو تسکین دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [حنجری + ع : تشنج ـ سکڑنا ، اینٹھنا].

ـــــ کھانْسی (ـــــ مع) امث.
حنجرے میں ہونے والی کھانسی. دائمی ریکرنٹ (بازگرد) عصب پر دباؤ ڈال کر آواز میں بھاری پن اور حنجری کھانسی پیدا کرتا ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۶۱). [حنجری + کھانسی (رک)].

حَنجَرِیّات (فت ح ، سک ن ، فت ج ، کس ر ، شد ی) امث.
گلے کے امراض کا علم ، علم امراض حنجرہ (قاموس الاصطلاحات ، ۳۲۵). [حنجری + یات ، لاحقۂ جمع].

حُنْجُوف (ضم ح ، سک ن ، و مع) امذ.
(طب) کولہے کا کنارہ پیٹھ کی طرف ، پہلو کی ہڈی کا سرا پیٹھ پر (مخزن الجواہر). [ع].

حَنْدَ قُوقی (فت نیز کس ح ، سک ن ، فت د ، و مع ، بشکل ی) امذ.
(نباتیات) ایک گھاس یا بوٹی جو دوا میں استعمال ہوتی ہے. حندقوقی ... سانپ کے کاٹے کو نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۲). [ع].

حُنْدُور/حُنْدُورَہ (ضم ح ، سک ن ، و مع/فت ر) امث ؛ امذ.
سیاہیٔ چشم ، آنکھ کی سیاہی (مخزن الجواہر). [ع].

حِنْطَہ (کس ح ، سک ن ، فت ط) امذ.
گندم ، گیہوں. حنطہ فارسی میں اس کو گندم کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۲). تبدیلی یہ کی کہ بجائے حطۃ براہ تمسخر حنطۃ کہنے لگے. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ۱۸). [ع : حنطۃ (ح ن ط)].

حَنْظَل (فت ح ، سک ن ، فت ظ) امذ.
اندرائن کا پھل جو بہت کڑوا ہوتا ہے اور دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے ، پھر پھندوا (لاط : **Cucumis Colocywthis**).

لگایا ہے اپنا توں لذت جسے
برابر اچھے شہد و حنظل تسے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۶).

فیض تاثیر ہوا یہ ہے کہ اب حنظل سے
شہد ٹپکے جو لگے نشتر زنبور عسل
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۲).

لینے کو نقد عمر کے شیریں ہے مثل قند
جب لے چکے تو ہوتی ہے حنظل سے تلخ تر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۸۶).

مذاق تلخی و شیرینی اعتباری ہے
مریض کے لئے ہوتا ہے انگبیں حنظل
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۰).

کہیں پھر دانت کھٹے ہو نہ جائیں تلخ کامی سے
یہ مصری اہل لندن کے لئے حنظل نہ بن جائے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰). [ع].

ـــــِ کَبُود کس صف (ـــــ فت ک ، و مع) امذ.
نیلا حنظل جو بوباس میں دھتورے سے مشابہ ہوتا ہے. بوباس اس کی مشابہ تھی دھتورے سے اور حقیقت میں وہ حنظل کبود تھی. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۴۰۳ الف). [حنظل + کبود (رک)].

ـــــِ مُرَکَّب کس صف (ـــــ ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ.
ایک مرکب دوا جو حنظل اور دیگر اجزا کی تخلیص کر کے تیار کی جاتی ہے. خشک خلاصہ جات ... تعداد میں دس ہیں ، لفاح یابس ، قشر ساؤک یابس ، سورنجان یابس ، حنظل مرکب ... افیون یابس. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱). [حنظل + مرکب (رک)].

ـــــ و بَنْج (ـــــ و مع ، فت ب ، سک ن) امث.
برطانوی قرابادین کی سات قسم کی گولیوں میں سے ایک قسم جو حنظل اور خلاصۂ اجوائن خراسانی وغیرہ اجزا کو ملا کر تیار کی جاتی ہے. برطانوی قرابادین کی گولیاں تعداد میں سات ہیں ـ صبر ، صبر و حلتیت ، صبر و آہن ، حنظل و بنج ... ریوند مرکب. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). [حنظل + و (حرف عطف) + ع : بنج ـ اجوائن خراسانی].

حَنْظَلَہ (فت ح ، سک ن ، فت ظ ، ل) امذ.
ایک پھل بطور دوا مستعمل ، حنظل (رک). جو شخص اپنے ہاتھ میں حنظلہ رکھے اس سے بچو بھاگے گا. (۱۹۰۶ ، حیوٰۃ الحیوان ، ۲ : ۹۳). [ع : حنظلۃ (ح ن ظ ل)].

حَنْف (فت ح ، سک ن) امذ.
جھکاؤ ، رغبت ، میلان.

جو ہوئے حنف مشرق میں جوتھی ہی بات
او مغرب ہوئے پانچویں ویسی دھات
(۱۶۳۸ ، مرآۃ الحشر ، ۶۱). [ع : (ح ن ف)].

حُنَفا ((ضم ح ، فت ن) امذ ، ج.
اس حق پر ثابت رہنے والے ، مذہب ابراہیم کے پیرو. اس کا شمار زمانۂ جاہلیت کے ان اشخاص میں ہوتا ہے جو حنفا کہلاتے تھے یا مذہب ابراہیم کے پیرو تھے (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۰۹). [ع : حنفاء ، حنیف (رک) کی جمع]

حَنَفی (فت ح ، ن) امذ.
۱. **امام ابوحنیفہ کا پیرو ، فقہ ابوحنیفہ کا ماننے والا.** نماز میں کتنی باتوں کا اختلاف ہے اول تو آمین کہ ہم لوگ پکار کر کہتے ہیں اور حنفی آہستہ. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۰).

حنفی ہیں نہ مالکی ، نہ ہیں
حنبلی سے نہ شافعی سے غرض

(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۰۸). وہ ایک راسخ العقیدہ حنفی تھا. (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۸).
۲. **امام ابوحنیفہ کے مسلک سے متعلق یا منسوب.** ہمارے صوفی نے مذہب صوفیہ سے اس جواب میں صاف گریز کی ہے اور حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی کی طرف آجھکا ہے. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیات طیبہ ، ۱۰۵). فقہ حنفی کے لوگوں کو اہل الرائے بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۲۱). [حنف + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ اَلفُرُوع (ـــ شد ی بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم ف ، و مع) امذ.
رک : حنفیہ معنی نمبر ۲ (مرجیہ کا ایک فرقہ جو اصول میں امام ابوحنیفہ کا مقلد نہیں صرف فروع میں تقلید کرتا ہے). حنفی الفروع تھا معتقد اوس کے اویسے اتنا اعتقاد رکھتے تھے جتنا اور تمام نبیوں سے اعتقاد رکھتے ہیں. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۷). [حنفی + رک : ال (۱) + فروع (رک)].

ــــ اَلمَذْہَب (ـــ شد ی بضم ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
حنفی مسلک کا ماننے والا ، حنفی مسلک کا پیرو. غمگین ، صوفی مشرب اور حنفی المذہب تھے (۱۹٦۰ ، غالب کون ہے ، ۵۵). [حنفی + رک : ال (۱) + مذہب (رک)].

حَنَفِیَّت (فت ح ، ن ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
امام ابوحنیفہ کا مشرب یا مسلک ، حنفی مسلک. یہاں سوال حنبلیت و حنفیت کا نہیں. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۱۳۲). شیخ عبدالحق نے اپنی شرح لکھ کر اس کو حنفیت کا رنگ دے دیا. (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۲۸۵). [حنفی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حَنَفِیَّہ (فت ح ، ن ، کس ف ، شد ی بفت) امذ نیز صف.
۱. **امام ابوحنیفہ کے پیرو ، فقہ ابوحنیفہ کے ماننے والے.** بعض حنفیہ کی کتابوں میں آیا ہے کہ اگر بقصد یا ک کرنے اور تکبر کے ہو تو کراہت نہیں ہے. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۰). خدا نے تمام عالم میں علۃ و معلول کا سلسلہ قائم کیا ہے ، اشاعرہ کو اس اصول کے منکر ہیں لیکن ان کے سوا تمام حنفیہ اور محدثین وغیرہ اسی کے قایل ہیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۱ : ۵۷). ۲. **مرجیہ کا ایک فرقہ جو اصول میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مقلد نہیں صرف فروع میں تقلید کرتا ہے اسی وجہ سے حنفیہ مشہور ہے** (فرق و مسالک ، ۱۰۲). ۳. **حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مذہب.** در باب لفظ حنفیہ مشہور ہسٹوائرڈس عہد بیس ... بیان کرتا ہے کہ اسکے معنے مذہب حضرت ابراہیم کے ہیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ (ترجمہ) ، ۵۸). [حنفی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

حَنَک (فت ح ، ن) امذ.
۱. **تالو ، کام.** پانچویں اقصی زبان مع حنک اعلیٰ ، یعنی تالو دین کا عاذی اس کے مخرج قاف کا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۳). مصوت ک ... موخر حنک سے ادا ہوتا ہے. (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۹). ۲. **نیچے کا جبڑا ، ٹھوڑی کے نیچے کا حصہ** (المنجد). ۳. **پرند جانوروں کی چونچ** (لغات سعیدی). [ع : (ح ن ک)].

ــــ الرِّخْو (ـــ ضم ک ، غم ال ، شد ر بفت نیز بکسر نیز بضم ، سک خ) امذ.
نرم تالو ، تالو کا پچھلا حصہ. حنک الرخو کی دبازت یکساں ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۱ : ۱۸۲). [حنک + رک : ال (۱) + ع : رخو - نرم ، ڈھیلا].

ــــ الصُّلْب (ـــ ضم ک ، غم ال ، شد ص بضم ، سک ل) امذ.
سخت تالو ، تالو کا اگلا حصہ. حنک الصلب Hard Plate کی محراب کی بلندی اور شکل مختلف افراد میں مختلف ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۱ : ۱۷۹). [حنک + رک : ال (۱) + ع : صلب - سخت].

ــــ مَشْقُوق کس صف (ـــ فت م ، سک ش ، و مع) امذ.
شگاف دار تالو (Cleft Plate). حنک مشقوق اور خرگوشی لب کے تمام اقسام حصص کے غیر مکمل اتحاد سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۱ : ۱۷۹). [حنک + ع : مشقوق - شگاف دار].

حَنَکی (فت ح ، ن) صف.
۱. **حنک (رک) سے منسوب یا متعلق ، (وہ حروف یا آواز) جن کا مخرج تالو ہو ، تالو سے ادا کیے جانے والے الفاظ.** حنکی حروف کا سلسلہ قدیم ہند آریائی میں تو مکمل ہے لیکن قدیم ایرانی میں غیر مکمل ہے. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۳۷). سنسکرت کے گرامر نویسوں نے ... چ اور ج کے ساتھ ساتھ ایک حنکی نون بھی لکھا ہے. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۲۱۳). ۲. **تالو کی (ہڈی).** چشم خانہ والی جانب ایک غشائی ہڈی ہوتی ہے جو تالو ہڈی (حنکی) کہلاتی ہے. (۱۹۲۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰). [حنک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پرتما مربع (ـــــ فت پ ، سک ر ، ضم ن ، ضم م ، فت ر ، شد ب بفت) امذ.
بالائی جبڑے کے ڈھانچے کی ساختوں کا اندرونی سلسلہ. اندرونی سلسلے کو اس کے ترکیبی اجزا کے لحاظ سے حنکی پرتما مربع کہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰). [حنکی + پر (رک) + ف : نما ، نمودن = دکھانا + مربع (رک)].

ـــــ قانون (ـــــ و مع) امذ.
(لسانیات) حنکی قانون یہ ہے کہ سنسکرت یا ہند ایرانی «حلقی یا غشائی» مصمتے اس وقت حنکی ہو جاتے ہیں جب وہ مصوتے «ا» کے ماقبل ہوں اور یہ «ا» یوروپی «e» کا مماثل ہو. لیکن اگر ہند ایرانی «ا» یوروپی «a» یا «o» کا مماثل ہو تو اس کے ماقبل حلقی یا غشائی مصمتے تبدیل نہیں ہوتے (زبان کا مطالعہ ، ۱۰۹). [حنکی + قانون (رک)].

حَنُوط (فت ح ، و مع) امذ.
۱. **خوشبودار چیزوں کا مرکب جسے مردے کے جسم پر ملتے ہیں اور کفن پر بھی لگاتے ہیں.** ایک دن جبرئیل میرے پاس آیا اور تھوڑا کافور بہشت واسطے حنوط کے لایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۷). غسل دیا اور پھر کفن نکالا اور حنوط ملا اور نعش اٹھا کر تعبہ لے گئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷). مرتے وقت وصیت کی کہ کفن میں حنوط ملا جائے تو عرق مبارک کے ساتھ ملا جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۸۶). الف : ملنا. ۲. **وہ مسالہ جو نعش کو سڑنے سے محفوظ رکھنے کے لیے لگایا جائے ، مومیائی.** مصریوں کی رسم کے موافق سکندر کی حنوط آلودہ نعش محو آرام تھی. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۴۴). حنوط کی عمدگی کی وجہ سے مردوں کے سر کے بال اور ٹھوڑی تک محفوظ و سالم تھیں. (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات (ترجمہ) ، ۱۳۰). ۳. **سامان تجہیز.** ان کی ہدایت تھی کہ جب وہ مریں تو یہ تھیلی ان کے حنوط (سامان تجہیز) میں شامل کی جائے. (۱۹۶۹ ، اندلس تاریخ ادب ، ۸۳). [ع].

ـــــ شُدَہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف.
مومیائی لگائی ہوئی ، مسالا لگا کر محفوظ کی ہوئی (نعش وغیرہ). اس طرح خاموش و ساکت پڑی گویا وہ کسی قدیم ملکۂ مصر کی حنوط شدہ لاش ہے. (۱۹۶۰ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۳۰). حنوط شدہ لاشیں عجائب گھروں میں محفوظ ہیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۲۲۳). [حنوط + ف : شدہ ، شدن = ہونا].

ـــــ کَرنا محاورہ.
۱. **نعش یا کفن پر خوشبودار مرکب یا کافور ملنا.** جس وقت میں دنیائے دوں سے کوچ کروں تم کافور بہشتی سے جو دھرا ہے اسے حنوط کرنا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۴۲). اہل اسلام غسل فرما کر پوشاک کو کفن سمجھ کر حنوط کرتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۲۳). ۲. **نعش پر مومیائی لگانا تا کہ وہ سڑنے سے محفوظ رہے.** دفن کرنے کی بجائے اس کی نعش کو حنوط کر کے محفوظ کر دیا گیا. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۳۴۵).

حَنُون (فت ح ، و مع) صف.
مشفق ، مہربان.

> رگ و پے میں بھڑکائے خواہش کی آگ
> کرے ان کو بیتاب بادِ حنون
> (۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۷). [ع : ح ن ن].

حَنِیف (فت ح ، ی مع) صف.
۱. **صحیح ، سچا ، راست ، سیدھا.** اس عبارت کی بناء ڈالی طریق حنیف کی راہ نکالی. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۷۳). اللہ تعالٰی نے اپنے دین حنیف کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے. (۱۹۰۳ ، حیات شبلی ، ۱۰۳). ۲. **باطل سے حق کی طرف آنے والا ، امر حق پر ثابت رہنے والا ؛ لقب حضرت ابراہیم.** خدا نے اس سیدھی راہ کی طرف میری رہنمائی کی ، جو دین صحیح ہے ، ابراہیم حنیف کا مذہب اور وہ (ابراہیم) مشرکوں میں سے نہ تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۶۰۷). [ع : ح ن ف].

حَنِیفَہ (فت ح ، ی مع ، فت ف) امذ.
(مراد) **امام ابوحنیفہ.** ظاہر کے دیکھنے والے کہتے ہیں کہ یہی نہیں شافعی تھے پھر حنیفہ تھے پھر بعضے سمجھتے نہیں شخص ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، (ق) ، ۲۶۹). امام ابوحنیفہ نے کہا جو شخص کسی کی صلب سے نہ پیدا ہوا ہو وہ اوسکی اولاد کیونکر ہو سکتا ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۵۳). [ع : حنیفۃ (ح ن ف)].

حَنِیفی (فت ح ، ی مع) صف.
حنیف (رک) کی طرف منسوب.

> قوم سے تو بھی ہو نہیں جہل اور تعصب گو مٹا
> جس طرح دین حنیفی سے مٹے لات و منات
> (۱۸۸۰ ، کلیات حالی ، ۲ : ۳۹). یہ تحقیق نہیں کہ دین ابراہیمی کو حنیفی کیوں کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۲۰). پوری آبادی یا اس کے سواد اعظم کو ملت حنیفی میں جذب کر لیا. (۱۹۶۸ ، «جنگ» ، کراچی ، ۲۳ جنوری ، ۳). [حنیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَنِیفِیَّہ (فت ح ، ی مع ، کس ف ، شد ی بفت) صف.
حنیف (رک) کی طرف منسوب.
حضرت ابراہیم اور ان کے فرزند رشید حضرت اسمٰعیل دونوں ملت حنیفیہ کے مقتدا اور عرب کیلئے اس کے احکام مقرر کرنے والے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۹۴). اس کے عقائد کا انکشاف ہو یا نہ ہو وہ ملت حنیفیہ بیضا سے خارج ہے اور اس کے ساتھ مواکلت و منا کحت ناجائز ہے. (۱۹۲۳ ، شاہرہ ، ۸۰). [حنیف + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حُنَین (ضم ح ، ی لین) امذ.
مکۂ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک موضع کا نام جہاں کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تھی. تیسری بار جنگ حنین کے دن تشریف لائیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۶).

یہ لوگ بمقام اوطاس جمع ہوئے اور آنحضرت پر حملہ کرنے کے لئے حنین تک بڑھے چلے آئے۔ (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۱۸)۔ [ع : (علم)]۔

حَوّا (۱) (فت ح ، شد و) امث۔
۱۔ **حضرت آدم کی بیوی ، سب انسانوں کی ماں (چونکہ وہ ایک زندہ ہستی سے پیدا کی گئی تھیں اس لیے حضرت آدم نے انھیں حوّا کہا ، حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک حوّا اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ ہر بشر کی ماں ہے)**(ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۸ : ۴۰۹)۔ ماں تمام آدمیوں کی حضرت حوّا آئیں۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۸)۔ جب زمین پر حضرت آدم اور حوا علیہما السلام سو برس بعد ملے تب قابیل یا اقلیما پیدا ہوئے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۱)۔ اس وقت دنیا میں حوّا کے سوائے اور کوئی عورت تھی ہی نہیں۔ (۱۹۷۹ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۶۲)۔ ۲۔ **ستاروں کا ایک مجموعہ**۔ آسمان پر ستاروں کے متعدد مجموعے ہیں ... فیلاقوس ، حواجاثی ... حوا ، جبار وغیرہ (۱۸۹۵ ، مقالات سرسید ، ۲ : ۱۰۳)۔ ۳۔ **سیاہ ہونٹوں والی** (جامع اللغات)۔ [ع : (ح و ی)]۔

حَوّا (۲) (فت ح ، شد و) امذ۔
ڈرانے کی ایک فرضی شے (جوجو کی طرح)۔

ڈرایا مت کرو عاشق کوں ہر دم
اپنا حوا بھی نہیں ہوتا ہے آدم
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸)۔

مجھ سے ڈرتے ہیں جو صحبت میں مری رہتے ہیں
آدمی تھا سو کیا عشق نے حوّا مجھ کو
(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۴۴)۔ ایسا ... حوّا بنا دیا کہ غیر تو غیر اپنے بھی ڈر کر ... بھاگنے لگے۔ (۱۹۳۴ ، عالم نسواں ، ۷)۔ [رک : ہوّا]۔

حَواجِب (فت ح ، کس ج) امذ۔
حاجب (رک) کی جمع (نوراللغات)۔ [ع : (ح ج ب)]۔

حَواجِز (فت ح ، کس ج) امذ۔
(طبعیات) **حاجز (رک) کی جمع**۔ یہ شیو یا اشیاء گویا برق حواجز (Insulators) کا کام دیتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۰۸)۔ [ع : (ح ج ز)]۔

حَوادِث (فت ح ، کس د) امذ۔
حادثہ (رک) کی جمع ؛ واقعات ؛ مصیبتیں ، زمانے کی گردشیں ، حادثے ، حادثات

اوطاق ابرواں دیکھ مے ہی معانی نت نت
ہے کیف جیو تا ہے جگ میں دیا حوادث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۰)۔

کیوں وہ بیٹھے رہے اور موج حوادث میں بہائے
بادشاہی اوسکوں جس کے جھولے سر پر بٹھائے
(۱۷۰۱ ، شاہ کمالی ، د ، ۲۸۶)۔

کیا رہوں غربت میں خوش ، جب ہو حوادث کا یہ حال
نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱)۔ عالم طبیعی میں ... اس کے گوناگوں حوادث ، موجودات اور تغیرات ملتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۶۰)۔ [ع : (ح د ث)]۔

ــِ اَدَبی/اَدَبِیَّہ کس صف (ـــ فت ا ، د/ کس ب ، شد ی بفت) امذ۔
حوادث ادبی سے مراد وہ عقلی احکام ہیں جو حوادث مادی کے بالا جمال مطالعہ کرنے سے صادر ہوتے ہیں ۔ افعال نفسی (ماخوذ : ؞نگار؞ اپریل ، ۱۹۲۳ ، ۳۷)۔ حوادث مادی کا صدور بالکل ایک مقررہ نظام کے ماتحت پائیں گے لیکن حوادث ادبیہ کا کوئی اصول نظر نہ آئے گا۔ (۱۹۲۳ ، ؞نگار؞ ، ستمبر ، ۲۳۵)۔ [حوادث + اَدَب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت/ + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف۔
مصیبت زدہ ، قسمت کا مارا ، بدنصیب، بدقسمت (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [حوادث + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا]۔

ــِ طَبْعی/طَبِیعِیَّہ کس صف (ـــ فت ط ، سک ب/فت ط ، ی مع ، کس ع ، شد ی بفت) امذ۔
وہ حوادث جن کا تعلق بالکل فطرت اور طبیعت سے ہے یا وہ حوادث جو فطری و طبعی حوادث کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں (ماخوذ : ؞نگار؞ ، فروری ، ۱۹۲۳ ، ۱۳۷)۔ حوادث زندگی میں سے کوئی حادثہ ایسا نہیں ہے جس کا تعلق حوادث طبعی سے نہ ہو۔ (۱۹۲۳ ، ؞نگار؞ ، فروری ، ۱۳۸)۔ [حوادث + طبع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت/طبیعت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ گَہ امث۔
حادثوں کی جگہ یا مقام ، دنیا۔ آج اس وقت کی زبان کو سن کر ہمارے اکثر ہم عصر ہنستے ہیں ، یہ ہنسی کا موقع نہیں حوادث گہ عالم میں ایسا ہی ہوا ہے۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۹۱)۔ [حوادث + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ــِ مادّی کس صف (ـــ شد د) امذ۔
حوادث مادیٔ سے مقصود وہ حوادث ہیں جو مادہ اور قوت کے تفاعل سے جاری ہیں(ماخوذ : ؞نگار؞ ، اپریل ۱۹۲۳ ، ۲۷۳)۔ [حوادث + مادہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

حَوادِثات (فت ح ، کس د) امذ ؛ ج۔
حوادث کی جمع ؛ واقعات ؛ مصیبتیں ؛ زمانے کی گردشیں۔ ایسے شخص کی طرف سے سلام قبول فرمائیں ... آپ لوگوں نے اسے حوادثات زمانہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ (۱۹۱۴ ، حالی ، خطوط ، ۱۵۸)۔ [حوادث (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

حَوارِج (فت ح ، کس ر) امذ.
حارج (رک) کی جمع. خدا سے دعا مانگنی چاہیے کہ ... بیرونی حوارج سے محفوظ رکھے. (۱۸۶۸ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۲۹۷). [ع : (ح ر ج)].

حَوارِی (فت ح) امذ.
۱. (i) **حضرت عیسیٰ کے اصحاب ، یاران حضرت عیسیٰ میں سے کوئی ایک.** سنٹ پال حواری کا اصلی منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوہ سینا پر دو معاہدے کئے گئے تھے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۱۳۱). بعض روایات کہتی ہیں کہ آپ (حضرت عیسیٰ) کے حواریوں میں سے ایک آدمی پہلے ہی آپ کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا تھا. (۱۹۷۳ ، آئینۂ تثلیث ، ۵۹). (ii) **دوسرے انبیا کے اصحاب و یاران مُخلص.** رسول کو کیا منہ دکھائیں گے جو ہم ان کے حوارین اور اصحاب کو ... منافق کہتے ہیں. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ ، ۲ : ۳۹). خدا نے جس نبی کو بھی اس کی امت میں بھیجا تو اس کی امت میں سے چند حواری اور انصار ... اٹھا کھڑے کیے جو اس کے طریقے پر عمل کرتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۶). (iii) **خدا کے خاص نبی (حضرت ابراہیم وغیرہ).** خالق نے حضرت ابراہیم سے کہا ... چوں کہ تو میرا دوست اور میرا حواری ہے تجھے لازم نہیں کہ تو اس کی روزی بند کرے اور میرے رحم سے اس کو فائدہ نہ اٹھانے دے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ (ترجمہ) ، ۵۷). (iv) **حضرت زبیر کا لقب.** آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسی موقع پر حضرت زبیر کو حواری کا لقب دیا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۹۱). ۲. **شاگرد ، پیرو ، دوست ، یار ، معاون.** لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے چیلے یا حواری ہیں. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰۲). اس بار گراں کو اپنے ذمہ لے کر سرسیّد کے تمام اصحاب اور حواریوں کو ایک فرض کفایہ سے سبکدوش کیا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۷۷). ۳. **دھوبی.** فرمایا تم سے وہ لوگ بزرگ ہیں جو بزور بازو کھاتے اور کھلاتے ہیں ان کو غیرت آئی تب یہ پیشہ اختیار کیا انہیں کو حواری بولتے ہیں اور حواری لغت میں بمعنے گازر و سفید پوست آیا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۷۱۸). حواری کون لوگ تھے ... پہلے وہ شخص جو حضرت عیسیٰ کے تابع ہوئے دھوبی تھے اور کپڑے صاف کرنے کی وجہ سے حواری کہلاتے تھے. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ۹۶). قرآن ان لوگوں کو حواری کے لقب سے یاد کرتا ہے جس کے لفظی معنی کپڑا صاف کرنے والے کے ہیں. (۱۹۷۳ ، آئینۂ تثلیث ، ۳۸). ۴. **وہ شخص جو وفاداری سے کام کرے** (جامع اللغات). [ع : (ح و ر)].

حُوّارَیٰ (ضم ح ، شد و ، ا بشکل ی) امذ.
دو دفعہ چھانا ہوا میدہ ، میلہ ، میدہ جس کو عرب میں حُوّاریٰ اور نقی کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۵۱). [ع].

حَواس (فت ح) امذ.
۱. **حاسّہ (رک) کی جمع ، قوت مدرکہ ، حس کرنے کی قوت ، قوت حس ، حسّی طاقت.** ظاہری اور باطنی حواس عطا فرما کر دنیا کے کانٹوں اور پھولوں میں تمیز کا راستہ بتایا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳).

ضمائر ، مشاعر ، جوارح ، حواس عدوَتہا نی و دیو دروں
(۱۹۶۶ ، مزمور میرمغنی ، ۱۸۳). ۲. **ہوش ، اوسان.**

کیا حال کہوں کہ دیکھ اس کو
رہتے ہی نہیں حواس مجھ کو
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۷۷).

ملال کس سے کہوں کوئی آس پاس نہیں
شریک غم فقط اک دل اسے حواس نہیں
(۱۸۹۵ ، جوہر انتخاب ، ۳۴۸).

فسانہ قیس سے سودائے عشق کا پوچھو
مجھے تو سر کے کھجانے کا بھی حواس نہیں
(۱۹۲۷ ، شاد (عظیم آبادی) ، میخانۂ الہام ، ۲۰۸).

ہوش و حواس صبر و تحمل خوشا نصیب
ان کی زباں پہ جلوہ دکھانے کی بات ہے
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۸۰). [ع : (ح س س)].

ـــــ اُڑانا محاورہ.
ہوش اڑانا ، اوسان خطا کرنا.

تیغ ابرو سے ہمیں سینہ سپر ہیں ورنہ
اچھے اچھوں کے اڑا دیتی ہے شمشیر حواس
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۳).

ـــــ اُڑنا محاورہ.
ہوش اُڑ جانا ، عقل گم ہو جانا ، اوسان خطا ہو جانا ، گھبرا جانا.

اڑ گئے جوں باز یہ سنتے ہی اس کے حواس
چاہا کہ اب پھیر دوں جا کے سپاہی کے پاس
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۴).

کیوں ہے ایسا اداس خیر تو ہے؟
کیوں اڑے ہیں حواس خیر تو ہے؟
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۰).

ـــــ اُڑَنْچھُو ہونا محاورہ.
رک : حواس اڑنا.

یہ رعب عشق ہے جب سامنا ہوا اپنا
حواس اڑنچھو ہوئے عقل میں فتور ہوا
(۱۸۶۶ ، فیض (حیدرآبادی) ، د ، ۹۳).

ـــــ اَنْدَرُونی کھ صف (ـــــ فت ا ، سک ن ، فت د ، وبع) امذ.
رک : حواس باطنی (جامع اللغات). [حواس + اندرونی (رک)].

ـــــ آنا محاورہ.
ہوش میں آنا ، اوسان دُرست ہونا ، طبیعت کو سکون ملنا. کئی روز کا بھوکا پیاسا ، بے آب و دانہ تھا تیر قضا ناوک اجل کا نشانہ تھا ... کچھ جنگلی درختوں کے پھل کھائے تھوڑے بہت حواس آئے ، پھر آگے چلا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۵).

ـــ باختگی (ــ سک خ ، فت ت) امث.
حواس باختہ (رک) کا اسم کیفیت ، بدحواسی ، سراسیمگی ، گھبراہٹ. میرے لئے حواس باختگی کا یہ عالم اس شعور کی دھڑکن ہے جس میں ساری کائنات کو الدھا منعکس دیکھتا ہوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۷۵). [حواس + ف : باختہ (رک بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باختہ (ــ سک خ ، فت ت) صف.
ہکا بکا ، بدحواس ، گھبرایا ہوا ، سراسیمہ ، حیران و پریشان. دیکھتے ہی اسے حواس باختہ ہو کر حیران کھڑا رہ گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۶). پہلے سے زیادہ آزردہ خاطر اور حواس باختہ رہنے لگا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۸۱). زبیدہ کا حسن دیکھ کر دنگ رہ گئی ... جو اسے دیکھتا حواس باختہ ہو جاتا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۲۹). وہ حواس باختہ ہو کر چیخ پڑا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۷). اف : رہنا ، کرنا ، ہونا. [حواس + ف : باختہ ، باختن - ہارنا].

ـــ باختہ کَرْنا/ہونا محاورہ.
رک : حواس اڑانا / اڑنا. جب سب ہوشیار ہوئے بیکل کے حواس باختہ ہو گئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۹۸). شیر کی زیرہ ریز گرج نے ... تیندوے کے حواس باختہ کر دیے. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، خیالستان ، ۳۳). کالج کے لونڈوں کے حواس باختہ ہو گئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۳۸).

ـــ باطن / باطنی کس صف (ــ کس ط / کس ط) امذ.
پانچ باطنی حواس یعنی حس مشترک ، خیال ، وہم یا واہمہ ، حافظہ اور متصرفہ. متصرفہ ، اس کا کام یہ ہے کہ بعض حواس ظاہری اور بعض حواس باطنی کو مرکب کر دیتا ہے اور ملا دیتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۹۰).

حواس خمسۂ ظاہر کی حس تو پیدا ہے
حواس باطن و پنہاں کے آگے پردا ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۸۱). [حواس + باطن (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ بَجا رَہْنا محاورہ.
رک : حواس بجا ہونا.

اس کی آمد میں چھا گیا یہ ہراس
ایک کے بھی بجا رہے نہ حواس

(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۵۶).

کسی سے صورت دیدار بھی نہ پوچھ سکے
الٰہی جو دیکھ کے آیا بجا رہے نہ حواس

(۱۹۶۸ ، قمر جلالوی ، رشک قمر ، ۱۰۷).

ـــ بَجا (ــ بَرْجا) **ہونا** محاورہ.
ہوش قائم رہنا ، اوسان درست ہونا ، ہوش میں آنا.

مگر میرے برجا نہیں ہیں حواس
بلا ہو گئی ہے مجھے بھوک پیاس

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۷۶).

کس کے حواس تھے بجا کون تھا اپنے ہوش میں
وقت بیان غم کوئی مائل داستاں نہ تھا

(۱۹۳۶ ، شبستان ، ۳۰).

ـــ بَرجا آنا محاورہ.
رک : حواس بجا (- برجا) ہونا. یے پہلیں نہروں کے اوپر جانے کے پانی ہوتے ہیں ، پھونے سے حواس ان کے برجا آتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۹).

ـــ بِگَڑ جانا محاورہ.
حواس کھو بیٹھنا ، گھبرا جانا ، ڈر جانا. جب ... یہنی شہادت کا شوق ظاہر کر رہی تھی اسی وقت تک وہ پست تھی لیکن جب موت کا سامنا ہوا تو حواس بگڑ گئے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳۰).

ـــ بے جا ہونا محاورہ.
اوسان خطا ہونا ، پریشان ہونا ، گھبرانا ، حواس بجا نہ ہونا.

وہ بیٹھے بیٹھے ہوئیں جو اداس بے جا ہوں
تو پھر بجا ہے سہے گر حواس بے جا ہوں

(۱۸۶۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷۰).

ـــ پَکَڑْنا محاورہ.
عقل کی بات کرنا ، سمجھ سے کام لینا ، ہوش میں آنا (بیشتر کسی دوسرے کی بے محل باتوں کے موقع پر). لونڈے کیا بکتا ہے ، حواس پکڑ ، عقل کے ناخن لے ، مجھے یہ باتیں نہیں اچھی معلوم ہوتیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۳۵).

ـــ پَنْجگانۂ ظاہری کس صف (ــ فت پ ، سک ن ، ج ، فت ن ، کس ہ) امذ.
رک : حواس خمسہ. محسوس وہ ہے کہ کسی حواس پنجگانۂ ظاہری یعنی باصرہ ، سامعہ ، شامہ ، ذائقہ ، لامسہ سے دریافت ہو اور معقول وہ ہے جو ان سے مدرک نہ ہو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۸). [حواس + پنجگانہ (رک) + ظاہری (رک)].

ـــ پَتْرے ہونا محاورہ.
حواس باختہ ہونا ، اوسان خطا ہونا ، ہوش جاتے رہنا. خبرداروں نے حضور کو معاملے کی خبر دی اب حضور کے حواس پترے ہوئے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۳ : ۵).

ـــ ٹھکانے / آنا / رَہْنا / ہونا محاورہ.
۱. طبیعت کا انتشار یا پریشانی دور ہو جانا ، سکون ملنا ، ہوش قائم رہنا. مارے حیرت کے میرے تو حواس ٹھکانے نہیں (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۰).

کبھی کبھی تھی لیکن ٹھکانے نہیں اس وقت حواس
خود نہ ہو سکتی ہوں قربان نہ اولاد ہے پاس

(۱۹۳۳ ، خمسۂ متحیرہ ، ۴ : ۱۳). **۲. اوسان درست ہونا ، ہوش میں آنا.** اسماء رؤسحر پر ایک نے اس پر پڑھ کر دم کیے ا

وقت حواس ٹھکانے ہوئے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۲۳)۔

کچھ اس طرح وہ مری زندگی کے پاس آئے
سنبھل سنبھل کے ٹھکانے مرے حواس آئے

(۱۹۳۶ ، دار و رسن ، باقی صدیقی ، ۹۰)۔

---ٹھکانے کَرنا محاورہ۔
ہوش میں لانا ، سمجھا دینا ، عقل میں لانا (کسی بات کا)۔ اکثر اوقات اس سے مشکل کام لیا کرتا تھا ، اب اس کو تکلیف نہ دوں گا اس لیے کہ صدمۂ تعمیر نے میرے ہوش درست اور میرے حواس ٹھکانے کر دیئے۔ (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۴۶)۔

---جاتے رَہنا/جانا محاورہ۔
گھبرا جانا ، پریشان ہو جانا ، ہکا بکا ہو جانا ، عقل گم ہو جانا ، اوسان خطا ہونا۔ یہ حالت دیکھتے ہی حواس جاتے رہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰)۔

کسی کے آتے ہی ساقی کے یہ حواس گئے
شراب سیخ پہ ڈالی کباب شیشے میں

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۰۹)۔ قلیوں اور ملاحوں کے ہنگامے اور شور و غل میں میرے حواس جاتے رہے۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۷۹)۔

---جَمع ہونا محاورہ۔
رک : **حواس ٹھکانے آنا۔**

جمع ہوتے نہیں حواس کہیں
جانیں ہاں سے جو ہم اداس کہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۸)۔

---چَڑنے جانا محاورہ۔
رک : **حواس جاتے رہنا۔** تمہارے حواس کہاں چرنے گئے ہیں۔ (۱۸۷۴ ، طلسم گوہربار ، ۱۲۷)۔

---خارِجِیَّہ کس صف (--- کس ر ، ج ، شد ی بفت) امذ۔
رک : **حواس خمسہ۔** احوال موجودات کے علم کا نام حکمت یا فلسفہ ہے جو حواس خارجیہ اور ارشادات عقلیہ سے حاصل ہوتا ہے۔ (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۳)۔ [حواس + خارج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---خَمْسَہ کس صف (--- فت خ ، سک م ، فت س) امذ۔
پانچ حواس ظاہری (باصرہ ، سامعہ ، شامہ ، ذائقہ ، لامسہ)۔ نفس لوامہ ، حواس خمسہ تمکن کے آنک سوں غیر نہ دیکھنا سو۔ (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۹)۔

سارے عالم کے حواسِ خمسہ میں ہے انتشار
ایک ہم تم ہی نہیں معلوم ہوتے وہ ولے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵)۔ دیکھنے ، سننے ، سونگھنے ، چکھنے ، چھونے کی قوتیں جو خدا نے انسان کو دی ہیں اور جن کو حواس خمسہ کہتے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۵)۔ علوم طبعی جن کا انحصار حواس خمسہ پر ہے تمام علوم پر حاوی نہیں ہیں۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۹۸)۔ [حواس + خمسہ (رک)]۔

---خَمْسَۂ باطِنی کس صف (--- فت خ ، سک م ، فت س ، کس ط) امذ۔
رک : **حواس باطنی۔** حواس خمسۂ باطنی ، اول حس مشترکہ ، جو بات حواس خمسۂ ظاہری میں گھس جاتی ہے وہ انھیں قبول کر لیتا ہے۔ (۱۸۶۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۹۰)۔ مولوی ضیاالحسن علوی نے حواس خمسۂ باطنی پر الندوہ میں ایک مضمون لکھا۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۴۳۲)۔ [حواس + خمسہ (رک) + باطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---خَمْسَۂ ظاہِرَہ کس صف (--- فت خ ، سک م ، فت س ، کس ہ ، فت ر) امذ۔
رک : **حواس خمسہ۔** حواس خمسۂ ظاہرہ پانچ ہیں ، بصر ، سمع ، شم ، ذوق اور لمس۔ (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۴۲۵)۔ [حواس + خمسہ (رک) + ظاہر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---خَمْسَۂ ظاہِری کس صف (--- فت خ ، سک م ، فت س ، کس ہ) امذ۔
رک : **حواس خمسہ۔** حواس خمسۂ باطنی ، اول حس مشترکہ ، جو بات حواس خمسۂ ظاہری میں گھس جاتی ہے وہ انھیں قبول کر لیتا ہے۔ (۱۸۶۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۹۰)۔ خدا نے انسان کی روح کو رنگ اور بو اور ذائقے اور آواز اور لمس سے متلذذ ہونے کی صلاحیت دی ہے اور حواس خمسۂ ظاہری ان لذتوں کے حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۵۳)۔ [حواس + خمسہ (رک) + ظاہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---دار صف ؛ رک : حواسدار۔
حساس ، زود حس۔ ای رائیڈ بیرومیٹر اونچائیوں کے دریافت کرنے کو یہ بہت عمدہ آلہ ہے کیونکہ یہ بہت ہی حواسدار ہوتا ہے اور اس میں کوئی رقیق مادہ نہیں ہوتا۔ (۱۹۰۶ ، راہنمائے انجینیری ، ۲ : ۱۳)۔ [حواس + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دُرُسْت کَرنا محاورہ۔
حواس درست ہونا (رک) کا متعدی۔

---دُرُسْت ہونا محاورہ۔
طبیعت بحال ہونا ، طبیعت بہتر ہونا ، سکون ملنا۔ وہاں چشمۂ شیریں جاری تھا پانی پیا حواس درست ہوئے۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۹۳)۔ اس چشمہ کے نزدیک پہنچا ، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے کچھ حواس درست ہوئے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۰)۔

---سِدھارنا محاورہ۔
ہوش جاتے رہنا۔

حواس دکھ درد میں سدھارے سرشک ہمراہ چشم تر ہے
یہ سچ کہی ہے مثل کسی نے جگر جگر ہے دگر دگر ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۲۷)۔

---سنبھالنا محاورہ.
حواس قائم رکھنا ، ہوش بجا رکھنا.

اڑتے ہیں ہوش تیرے دیکھے سے اے پری رُو!
ممکن نہیں حواسِ خمسہ بشر سنبھالے
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢ : ٢٩٠).

---سے م ف.
دیکھ بھال کر ، ہوش و حواس کے ساتھ.

اک ذرا ہٹ کے پاس سے بیٹھو
سنبھلو صاحب حواس سے بیٹھو
(١٨٨٥ ، مثنوی عالم ، ٥٩).

---ظاہری کسی صف (---کس ٥) امذ.
رک : حواس خمسہ. متصرفہ ، اس کا کام یہ ہے کہ بعض حواس ظاہری اور بعض حواس باطنی کو مرکب کر دیتا ہے اور ملا دیتا ہے. (١٨٤٢ ، عطرمجموعہ ، ١ : ٩٠).

حواسِ ظاہری و باطنی کو جمع کر لینا
حقیقت میں یہی سچ مچ نماز باجماعت ہے
(١٩٥٥ ، رباعیات امجد ، ٣ : ٩٢). [حواس + ظاہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---غائب ہونا محاورہ.
رک : حواس جاتے رہنا. اس جدید انتظام سے بیگمات کے حواس غائب ہو گئے (١٩٥٦ ، بیگمات اودھ ، ١٢٠).

---فَرَو ہونا محاورہ.
حواس ٹھکانے نہ رہنا (فرہنگ اثر).

---کَٹی (---فت ک) صف مث.
(عو) بدحواس ، پریشان ، گم صم. بہو بچی حواس کٹی کو کب یاد رہا. (١٩٦٣ ، نورمشرق ، ١٢٣). [حواس + کٹی ، کٹنا (رک)].

---کھو بیٹھنا / کھونا محاورہ.
پاگل ہو جانا ، دیوانے کے مانند ہو جانا ، مجنونانہ کیفیت پیدا ہونا؛ بوکھلا جانا. غریب حواس کھوئے اور جان و مال سے ہاتھ دھوئے (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ١٦١). کھرانوں کے وارث علم و کمال کے ساتھ روٹی سے محروم ہو کر حواس کھو بیٹھے (١٨٨٠ ، آب حیات ، ٣٣٩).

---گُم قیاس گُم فقرہ.
ہکابکا ، حیران و پریشان. ایک معدوم شدہ مداح حواس گم قیاس گم کونے میں لگ کھڑا تھا. (١٩٨٢ ، پندباترا ، ١٨٩).

---گُم کَر دینا / کَرنا محاورہ.
حیرت زدہ کر دینا ، ہوش اڑانا ، اوسان خطا کر دینا. منشی احمد علی صاحب شوق کے دندان شکن مضامین نے شرر صاحب کے حواس گم کر دیئے. (١٩٠٦ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ١٩).

---گُم ہونا محاورہ.
رک : حواس جاتے رہنا.

غضب ہے یار نے کھولا ہے زلف کا جوڑا
حواس گم ہیں یہاں انتشار کے باعث
(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ١١٣).

محشر میں مطمئن جو کوئی ہے تو ایک ہم
سب کے حواس گم ہیں گنہگار کے سوا
(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٢٧).

آقا مجھے زباں ہو عطا بہر عرض حال
گم ہیں یہاں حواس بھی تاب سخن کے ساتھ
(١٩٨٣ ، ذکرخیرالانام ، ١٦٠).

---میں آ کَر بات کَرو فقرہ.
جب کوئی بےموقع بےتکی بات کہتا ہے ، اس سے تنبیہ کے لئے کہتے ہیں (نوراللغات).

---میں آنا محاورہ.
عقل کی بات کرنا ، سمجھ سے کام لینا ، ہوش میں آنا.

ہشیار ہوں چھڑائے گا کس طرح مے کشی
بے ہوش ہو نہ شیخ ذرا آ حواس میں
(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٥١٣).

---میں ہونا محاورہ.
ہوش میں ہونا ، اوسان درست ہونا ، طبیعت بحال ہونا.

گرمی میں ہے بھوک پیاس میں ہے
اس پر بھی مگر حواس میں ہے
(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٦٦).

---ہِرَن ہو جانا محاورہ.
ہوش گم ہو جانا ، حواس باختہ ہو جانا.

ٹھہرا ہے ہیں خوف سے دل بولتا ہے رن
شیروں کے بھی حواس ہوئے جاتے ہیں ہرن
(١٩٢٧ ، شادعظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ٥٨).

حَواسوں (فت ح ، و مج) امذ.
حواس (رک) کی جمع ، محاورات میں مستعمل.

---پَر سے صَدَقَہ دینا محاورہ.
ہوش درست کرنا ، عقل کی خبر لینا ، جیسے اپنے حواسوں پر سے صدقہ دو پھر تلاش کرنا (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ).

---میں رَہنا محاورہ.
ہوش میں رہنا ، عقل کی بات کرنا ، سمجھ سے کام لینا. اوئی لڑکی حواسوں میں رہ! خبردار جو بھائی کو کچھ کہا تو زبان کاٹ لوں گی. (١٩٦٧ ، یادوں کے چراغ ، ٢٨).

---میں ہونا محاورہ.

ہوش میں ہونا ، اوسان درست ہونا ، حواس بجا ہونا.

وہ آئے بھی دلِ بیتاب میرا حال بھی سنتے
مگر میں بدنصیب اپنے حواسوں میں کہاں ہوتا
(۱۹۲۸ ، دیوانِ تمنّا بدایونی ، ۲ : ۲۰).

حَواسی (فت ح) صف.
حواس (رک) کی طرف منسوب ، حواس سے متعلق ، حواس کا. نفس انسانی اپنے سطحی حواسی عالم کو اپنا عارضی پہلو سمجھنے لگتا ہے. (۱۹۲۷ ، عظمت اللہ ، مضامین ، ۲ : ۳۸). ہمارے حواسی اعضا ... نمایاں طور پر فقری جانوروں سے مطابقت رکھتے ہیں. (۱۹۶۶ ، نصرت ، لاہور ، فروری ، مارچ ، ۱۷). [حواس + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَواشی (فت ح) امذ ؛ ج.
۱. نوکر چاکر ، اہال موالی ، مصاحب.

عزیزاں کس طرح ہم بار پاویں اس کی صحبت میں
کسی اس کے حواشی سے نہیں ہے راہ کیا کیجے
(۱۷۳۹ ، دیوانِ زادۂ حاتم ، ۱۰۵).

خاقان و جم و قیصر و فغفور و نجاشی
تجھ درگہِ والا کے ہیں خدام و حواشی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۸). کوئی شخص شاہ صاحب کے پاس جانا چاہتا تو پہلے ان کے حواشی سے معرفت پیدا کرتا. (۱۸۹۷ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۳۳). اس طور پر چار دن کی چاندنی ختم ہو گئی اور ان کے حواشی بھی اپنی اصلی حالت پر آ گئے. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۳۳). **۲. شرح یا حوالے جو کسی کتاب کے متن سے باہر یا الگ لکھے جائیں ، فٹ نوٹ.**

کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر
کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱). اکثر موقع بہ موقع کتابوں کے حوالے حواشی ذیل میں دے دیئے گئے ہیں. (۱۹۳۲ ، نقدالادب (دیباچہ) ، ۴). آخر میں مکتوب الیہان کے بارے میں مفید حواشی بھی موجود ہیں. (۱۹۷۸ ، اندازِ نظر ، ۹۵). ف : تحریر کرنا ، لکھنا. **۳. اردگرد ، اطراف ، مضافات ، آس پاس.** حواشی کے ضلع جات جو لب دریا ہیں ... بہ نسبت وسط کے آباد ہیں. (۱۸۵۴ ، مرآۃ الاقالیم ، ۴۵). انہوں نے ممالک ہند و پاکستان کا گلزار بنا دیا قصبات و بلاد کے حواشی باغوں سے مشجّر کر دئے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۷۲). **۴. کسی چیز کے کنارے ، اطراف.** بڑے اچھے ہیرا ک اور شہسوار ، سر کے حواشی پر بال اور چندیا بالوں سے خالی. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۴۷). [حاشیہ (رک) کی جمع].

---قَلَم کسر اضا (ـــفت ق ، ل) امذ.
(قلم سازی) قلم کے میدان (زبان قلم کی لسان) کی دونوں بغلی کوریں (ا ب و ، ۴ : ۱۸۰). [حواشی + قلم (رک)].

حَواصِل (فت ح ، کس ص) امذ.

۱. پرندوں کے پوٹے. شہدا کی ارواح حواصل میں سبز پرندوں کے ہے بہشت کی نہروں کے پاس جہاں چاہیں وہاں جا کے چرتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۹۴). شہدا کی روحیں طیور خضر کے حواصل میں داخل ہو کر جنت کی سیر کرتی ہیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ۸۱). **۲. بگلے کی مانند سفید بڑے پوٹے کا آبی پرند جس کی چونچ اور ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں.**

جانور آبی کا جب پڑتے خیال
کھینچ ڈالی تھی حواصل کی بھی کھال
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۴).

حوصلہ کس قدر حواصل کا ذکر کیا کرگس شتردل کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۹). حواصل : پرندہ کی قسم سے ایک بڑا جانور مصر میں اکثر ہوتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۷). حواصل سب سے قدیم پرندہ ہے. (۱۹۷۳ ، انوکھے پرندے ، ۵). [حاصل (رک) کی جمع].

حَوال (فت ح) امذ (قدیم).
احوال (رک) کی بگڑی ہوئی شکل.

ہوا چونکہ شہ پر ہو ظاہر حوال
پڑیا تس پسند اس کسی کا جمال
(۱۶۳۸ ، چندربدن و مہیار ، ۹۵).

بالوں کا کیا کہوں حوال جیسی خجر کی ہووے ایال
(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۸۰). [رک : احوال].

حَوالات (فت ح) امث.
حراست ، نظر بندی ، وہ مکان جس میں ملزم کو تحقیقات مقدمہ تک رکھا جاتا ہے. کچہری کا خیال نصوح کو حوالات کی طرف لے گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳). میرا وہ دوست ... گرفتار کر لیا گیا اور حوالات میں اس نے خود کشی کر لی. (۱۹۷۴ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۷۲). [حوالہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---خانَہ (ـــفت ن) امذ.
وہ مکان جس میں ملزم کو تفتیش مقدمہ تک نظر بند رکھا جاتا ہے. مدعا علیہم در صورت دینا سررشتہ ضمانتی فی نفر بقید دس روپیہ اوپر ضمانت حوالات خانہ میں رہے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۲۰۹). [حوالات + خانہ (رک)].

---کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
حوالات میں بند کرنا ، حوالات میں ڈال دینا. کانسٹبل ، کانسٹبل ! اسکو حوالات کرو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۳). ۱۵۰ کثر نے غلام کو حوالات کر دیا. (۱۹۰۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۵ : ۲۹).

---ہونا محاورہ.
حوالات کرنا (رک) کا لازم.

اگر اس سے ترکی سوالات ہوتی
تو الٹی تمہیں کو حوالات ہوتی
(۱۹۲۵ ، دیوانجی ، ۳ : ۳۲۵).

احباب کو یہ غم ہے کہ سرقہ کے جرم میں
مجھ جیسے پارسا کو حوالات ہو گئی
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۲).

حَوالاتی (فت ح) صف.
حوالات میں نظر بند شخص ، وہ ملزم جو حوالات میں بند ہو. اس محکمے کے ماتحت تھانۂ جہانگیرآباد بھی ہے اور جیل خانہ مجرمان میعادی و حوالاتی و دائم الحبس ... اسی محکمے سے وابستہ ہے. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۹۳). سب سے زیادہ افسوسناک نظارہ حوالاتیوں کی حالت زار کا نظر آتا ہے. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۳۶). مقدمۂ زیر سماعت ہو تو ملزم کو حوالاتی کہا جاتا ہے. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور، ۲۳ جون ، ۳). [حوالات + ی ، لاحقۂ صفت].

حَوالَجات (فت ح ، ل) امذ ، ج.
حوالہ (رک) **کی جمع** (جامع اللغات). [حوالہ + جات ، لاحقۂ جمع].

حَوالْدار (فت ح ، سک ل) امذ.
پولیس اور فوج کا ایک عہدہ دار ، وہ افسر جس کے ماتحت چند سپاہی ہوں ، ہیڈ کانسٹیبل. کمشنر صاحب نے تجویز کر کے ... دو نایک ، دو حوالدار ہمراہ کردگی جمعدار خواجہ پیر صاحب روانہ فرمائے. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ مئی ، ۱۱). مسلمان ... جمعدار ، حوالدار اور دفعدار ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، طنزیات و مقالات ، ۳۹۳). [حوالہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

حَوالْگی (فت ح ، سک نیز فت ل) امذ.
حوالے کرنے کا عمل ، تحویل ، سپردگی. عمر اس بات پر مستعد اور راضی نہ ہو کہ بروقت حوالگی روپیہ ادا کرے. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ۱۸۷۲ ، ۳۱). اس مال کی جو آئندہ برآمد کر دینے کی توقع میں صرف عارضی طور پر درآمد کیا گیا ہو محصولات ادا کئے بغیر حوالگی کا اختیار دے سکے گا. (۱۹۸۳ ، کسٹم ایکٹ ، ۱۹۶۹ ، ۹). [حوالہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

حَوالَہ (فت ح ، ل) امذ ، ج حوالا
۱. (نام کتاب یا صفحات وغیرہ سے متعلق) **وہ یادداشت یا نوٹ جس کی مدد سے تفصیلات یا اصل موضوع کی طرف رجوع کیا جا سکے.** دیگر ضمیمہ جات جن کا حواشی میں حوالہ بھی دیا جا چکا ہے مجبوراً ... علیحدہ رسالوں کی شکل میں شایع کرنے پڑے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸). ان کے لیے وہ ایسے ادبی مآخذ کا مرہون منت ہے جن کے وہ حوالے نہیں دیتا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۶۱). ۲. (ا) **کسی موقع و محل وغیرہ کی نشاندہی ، اشارہ (کسی واقعہ وغیرہ کی طرف).**
بہت اسناد و وثائق کے قبالے آئے
سیکڑوں مہر و شہادت کے حوالے آئے
(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۸۱). وہ ... وہ فیضی شادیاں جن کا حوالہ شروع مضمون میں دیا گیا رضامندی کی ہیں یا نارضامندی کی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۴). اف : آنا ، دینا.

(اصطلاح) **ایک عنوان سے دوسرے عنوان کی طرف رہنمائی** (نظام کتب خانہ ، ۲۸۵). ۳. **نام ، پتا ، نشانی.**
لگایا باو ہوکیے آدمی کوں ... دیا گھوڑے کوں جنگل کا حوالا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۳).
سراغِ عاشقِ گیسو جو آپ پوچھیں گے
زبان حال سے دیگا مرا حوالا سانپ
(۱۸۵۷ ، کلیات منیر ، ۲ : ۲۹۷). نجاشی بادشاہ جو کہ خود عیسائی تھا ، کہنے لگا ، مسلمانو ، تمھارا رسول خدا کون ہے جس کا تم حوالہ دے رہے ہو ، وہ کون شخص ہے جس نے تم کو یہ تعلیم دی ہے. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۳۶). اف : دینا. ۴. **مثال ، ذکر (بطور مثال).**
شوقِ صحرا مجھے دلاتی ہے
دے کے وحشت حوالہ مجنوں کا
(۱۸۵۳ ، نوازش (نوراللغات)).
ہم سے یوسف کا بیاں ہی نہ کیا واعظ نے
ورنہ ہر بات میں تیرا ہی حوالہ ہوتا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۹).
دیتے ہیں سورج کے حوالے
ظلمت شب کی گود کے پالے
(۱۹۷۶ ، زخم ہنر ، ۸۸). اف : دینا ، ہونا. ۵. **تحویل ، سپردگی** (رک : حوالہ کرنا). ۶. **لگان** لینا ریونیو کو حوالہ کہا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۲۳۹). ۷. **(حیلہ کے ساتھ مستعمل) ٹال مٹول ، لیت و لعل** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۸. **(فقہ) اگر کوئی شخص اپنا قرض کسی تحریر یا ضمانت کے ذریعے سے دوسرے شخص کو منتقل کر دے تو اس تحریر یا ضمانت کو حوالہ کہا جاتا ہے** (اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۲۳). [ع : حَوالَۃ (ح و ل)].

---(--- حَوالے) پَر/سے م ف.
(کسی دوسرے کی) نسبت سے ، قول سے ، کسی سے منسوب کرتے ہوئے. اگر بعض حال خدا کی قدرت کے حوالہ پر اس کو تسلیم بھی کریں تو وہ ایک بے قاعدہ امر ہو گا. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۱۵۱). نظم اپنی ہیئت ... اور عناصر ترکیبی کے حوالے سے نت نئے پیرہن بدلتی رہی ہے. (۱۹۸۳ ، اسمندر ، ۱۰).

---جات امذ ، ج.
حوالہ (رک) **کی جمع.** حوالہ جات کا اہتمام کرنے والا سیشن حوالہ جات کہلاتا ہے. (۱۹۸۵ ، حوالہ جاتی خدمات ، ۱). [حوالہ + جات ، لاحقۂ جمع].

---جاتی صف.
۱. حوالہ جات (رک) سے **منسوب یا متعلق ، حوالوں کا ، واقعہ یا کتاب یا کوئی اور امر جس کے حوالے دیے جائیں یا جو حوالوں کے لئے استعمال ہو.** تحقیقات اور حوالہ جاتی کتابوں ... کی تشریحات وغیرہ کی اشد ضرورت ہے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۱۰۸ : ۱۵). ۲. **جس کی طرف امداد کے لئے رجوع کرایا جائے (مثلاً مریض کو ڈاکٹر کے پاس جانے کی ہدایت).** بعض اوقات

حوالہ جاتی یا مجوزہ اسناد کی تلاش اور اس سے استفادہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۹)۔ [حوالہ + جات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]

ـــــ جاتی خِدْمَت (ـــــ کس خ ، سک د ، فت م) امث۔
مطالعہ اور تحقیق کی غرض سے لائبریری ذخائر کی ترجمانی میں ہمدردانہ اور بلاضابطہ شخصی امداد یا قارئین کو جو مدد لائبریری ذخائر سے مستفید ہونے میں عملہ سے ملتی ہے وہ حوالہ جاتی خدمت کہلائے گی (ماخوذ : حوالہ جاتی خدمات ، ۲)۔ [حوالہ جات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ جاتی رابِطَہ (ـــــ کس ب ، فت ط) امذ۔
ایسا میل جول یا ملاقات جو مریض کو ڈاکٹر کے پاس پہنچنے کے سلسلے میں ہو۔ باقاعدہ حوالہ جاتی رابطوں سے فارغ ہو کر کارکن نے ... ایک جھونپڑی پر دستک دی۔ (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۳۲)۔ [حوالہ جات + ی ، لاحقۂ صفت + رابطہ (رک)]۔

ـــــ جاتی کُتُب (ـــــ ضم ک ، ت) امث۔
ایسی کتابیں جن کا استعمال کتب خانہ تک محدود ہو۔ ایسی کتابیں جن سے مسلسل مطالعہ سے زیادہ کسی خاص امر ، واقعہ یا معلومات کے لیے رجوع کیا جائے حوالہ جاتی کتب کے انتخاب اور جانچ پڑتال کے لئے کچھ ایسے ماخذ بھی ہونے چاہیں جہاں تبصرے دیئے گئے ہوں۔ (۱۹۸۵ ، حوالہ جاتی خدمات ، ۱۹)۔ [حوالہ جات + ی ، لاحقۂ نسبت + کتب (رک)]۔

ـــــ دار امذ۔
۱. **چوکیدار ، پہرے دار ، دیکھ بھال کرنے والا ، نگران۔**

ضابطہ حوالہ دار الک تھا مرد نامی نامور
جس ناؤں منجلے شاہ اپے فرزند آل حیدری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۰)۔ دیکھنا یہ ہے کہ جس وقت وہ دھکا لگا تو مکان کے حوالہ دار نے آواز لگائی یا نہیں۔ (۱۹۸۰ ، ہم اور وہ ، ۸۵)۔ ۲. **فوج یا پولیس کا وہ افسر جس کے ماتحت چند سپاہی ہوں ، حوالدار** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. امین یا منتظم جو کنؤں کے انتظام پر تعینات ہو۔ تمام ... جاگیرداروں و حوالہ داروں و اجارہ داروں و تالقدان سوبجات کا حساب کر کے باقی روپیہ ان سے وصول کیا جائے۔ (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۳۷۵)۔ ۴. وہ جس کے سپرد اناج کی حفاظت ذخیرہ کرنے سے پہلے ہو (جامع اللغات)۔ [حوالہ + دار ، داشتن - رکھنا]۔

ـــــ دینا عاورہ (قدیم)۔
سُپرد کرنا ، دے دینا۔

رسیدہ زیر چرخ در تو الا خدیجہ کوں دیا آخر حوالہ

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی (ق) ، ۳۵)۔

ـــــ شُدَہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف۔
جس کا حوالہ دیا گیا ہو ، تحویل میں دیا ہوا ، سُپرد کیا ہوا۔ دفعہ ۲۳ میں حوالہ شدہ تفصیلات کا اندراج کرنے میں ناکام رہے۔ (۱۹۸۸ ، کنسٹم ایکٹ ، ۱۹۶۹ ، ۵۹)۔ [حوالہ + ف : شدہ ، شدن - ہونا]۔

ـــــ قَلَم کَرْنا عاورہ۔
لکھنا ، تحریر کرنا۔ حصہ دوم کا آخری صفحہ کشمیر میں بیٹھ کر بخار کی حالت میں ... حوالۂ قلم کیا۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۲۳)۔

ـــــ کارڈ (ـــــ سک ر) امذ۔
(کتب خانہ) **وہ کارڈ جس پر ایک عنوان سے دوسرے عنوان کی طرف رجوع کرایا جاتا ہے۔** مجالس کا اندراج ان کے مشہور ناموں سے کیا جاتا ہے اور جگہ کا حوالہ کارڈ بنایا جاتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، نظام کتب خانہ ، ۵۰)۔ [حوالہ + کارڈ (رک)]۔

ـــــ کَرْنا ف م۔
۱. **سُپرد کرنا ، تحویل میں دینا۔** حاتم نے کہا میں چاہتا ہوں کہ مجھکو اس کے نمونے کا حوالہ کر ، جس کے برابر کا تلاش کروں۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۳۹)۔ اس نے جو تھوڑا بہت اختیار اپنے واسطے رکھا تھا ، وہ بھی ان کے حوالہ کیا۔ (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۷۰)۔ ۲. **محول کرنا (کام کا کسی دوسرے پر)۔** آپ اپنی جیب سے دیتے ہیں تو میں لینا نہیں چاہتا فرمایا کہ نہیں عبدالرزاق نے مجھ پر حوالہ کر دیا ہے۔ (۱۸۹۴ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۱۰۵)۔

ـــــ کُنِنْدَہ (ـــــ ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف۔
سُپرد کرنے والا ، تحویل میں دینے والا۔ شخص حوالہ کنندہ مال «بیلر» (یعنی امانت کنندہ) ... کہلاتا ہے۔ (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۱۸۷۲ ، ۱۰۷)۔ [حوالہ + ف : کنندہ ، کردن - کرنا]

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ۔
۱. (تجارت) رسید۔ مالکان جہاز کی طرف سے ... یہ رسید اصطلاحاً حوالہ نامہ کہلاتی ہے۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۲۲۸)۔ ۲. **بل ، چیک** (لغات سعیدی)۔ [حوالہ + ف : نامہ (رک)]۔

ـــــ نِفاسِیَہ کس صف (ـــــ کس ن ، س ، شد ی بفت) امذ۔
زچگی سے دوچار ہونا ، بچہ تولد ہو جانا ؛ اسقاط حمل ہو جانا ؛ زچگی کی وجہ سے موت ہونا۔ فوراً ڈاکٹر بلایا گیا تو اسے مریض کی حالت ایسی نازک معلوم ہوئی کہ اسے خوف ہوا کہ کہیں حوالہ نفاسیہ نہ ہو جائے۔ (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۲۸)۔ [حوالہ + ع : نفاس - بچہ جننا + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

حَوالی (فت ح) امذ ؛ امث (شاذ)۔
۱. **اطراف ، نواح ، مضافات ، اردگرد ، آس پاس ، گرداگرد۔**

یہاں لگ اس نگر کی ہے حوالی
نظر ہے مرتضیٰ کی اس پہ حالی

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۳)۔ اس صحرا کے حوالی میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۹)۔ سید مظفر خاں کی ناف کے حوالی میں آماس ہوا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۹۶)۔ آج کل کردوں کا نام عام طور ان قبائل تک محدود ہے جو

حوالی کرمان شاہ ... میں رہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۳)۔ ۲۔ (أ) **نوکر چاکر ، ملازمین۔**

نکر چھوڑ باندی حوالی غلام
سبی کاٹ ارز کند علی کا تمام

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک (مائیکروفلم) ، ۲۶)۔ اتنے میں راجا حوالیوں کے ساتھ آتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۶۰)۔ (أأ) **ساتھی ، دوست ، ہمراہی۔** سکھو ابھی چوپال سے لوٹے تھے اور اپنے حوالیوں سے داروغہ جی کے اخلاق کی تعریف کر رہے تھے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۶۹)۔ ۳۔ **ماحول ، حالات۔** ہر متشکل ذوی الاعضا خواہ وہ از قسم نباتات ہو یا از قسم حیوانات اس وقت تک تبدیلی قبول نہیں کرتی جب تک کہ اس کے حوالی میں تبدیلی نہیں ہوتی اگر حوالی بدل جائیں تو وہ شکل یا تو متغیر ہو جائے گی اور یا بالکل معدوم ہو جائے گی۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۴۴)۔ آغا صاحب مدظلہ اور محترمہ بیگم صاحبہ کے دلوں میں کبھی کبھی یہ خیال نہ آنے لگے کہ ہم اپنی معصوم بچی کو ایسے حوالی میں پرورش کر رہے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۱۰۰)۔ [ع : حوالی (ح و ل)]۔

ـــــِ شہر کس اضا (ـــــ فت ش ، سک ہ) امذ۔
شہر کے اردگرد کی زمین (جامع اللغات)۔ [حوالی + شہر (رک)]۔

ـــــ موالی (ـــــ فت م) امذ۔
۱۔ **نوکر چاکر ، ملازمین۔** حوالی موالی میاں بدھو اور سواری کے ہمراہی **خاص** بردار سوار سپرپیاں کنہار سب دنگ و خائف تھے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۳)۔ مرعش نے ... اپنے حوالیوں موالیوں سے کہا کہ ان دونوں کتوں کی مشکیں باندھ کر سیری دیوی کے پاس لے جاؤ (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۹۲)۔ ۲۔ **دوست ، ساتھی ، ہمراہی۔** دیوان خانے کی چھت پر حوالی موالی کو لیے ہوئے تھے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۴)۔ وہ اپنے اور اپنے حوالیوں موالیوں کے اقتدار اور حکومت کے لئے راستہ صاف کرنے لگے۔ (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۳۲)۔ ۳۔ **حواری ، عقیدت مند ، ماننے والے۔** برتر ہونے کا اعلان کیا ... حوالی موالی میں ان خیالات نے مبالغہ آمیز طور سے مظاہرہ کیا۔ (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۳۶)۔ [حوالی + ع : موالی ، مولیٰ (رک) کی جمع]۔

ـــــ و حواشی (ـــــ و مع ، فت ح) امذ۔
نوکر چاکر ، مصاحب۔ اس زمانے میں بادشاہ کے حوالی و حواشی یعنی وزرا ... چاپلوسی میں بسر کرتے ہیں۔ (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۶)۔ [حوالی + و (حرف عطف) + حواشی (رک)]۔

حوالے (فت ح) امذ۔
حوالہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (**تراکیب میں مستعمل**)۔

ـــــ کرنا ف م۔
تحویل میں دینا ، سپرد کرنا ، دے دینا۔

دل نے رسوا تو کیا مجھ کون سزا ہے جو رہی
شوخ بے رحم کے کر دوں میں حوالے اس کو

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۹۱)۔ وہ ہماری میرے حوالے کی اور ساتھ چلی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۵)۔ اسے ایک انڈا مل گیا جو اس نے بڑی حفاظت سے اٹھا کر ماں کے حوالے کیا۔ (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۰)۔

ـــــ ہونا ف ل۔
حوالے کرنا (رک) کا لازم۔

پھند کرے ہی اول عقل کوں اپنے ملا
در کے حوالے ہوئی گھر کی بڑی ہو رسن

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۰)۔

جب واردِ حشر رونے والے ہوں گے
شاہ شہدا کے سب حوالے ہوں گے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۲)۔

حوابل (فت ح ، کس م) امث۔
۱۔ **حاملہ (رک) کی جمع۔** یوحنا بن ماسویہ نے حفظ صحت حوامل کے سلسلے میں ... ایک کتاب سپرد قلم کی۔ (۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۲۰۴)۔ ۲۔ **حمائل۔** واسطے عزت و توقیر کے تینوں قسم کو اجازت ہے کہ وہ نیچے علامات خاندانی اپنے حوامل رکھیں۔ (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۵۱)۔ [ع : (ح م ل)]۔

حوامیم (فت ح ، ی مع) امث ؛ ج۔
حم (رک) کی جمع۔ یہاں سے سورۂ احقاف تک سات سورتیں ... حم سے شروع ہوتی ہیں ان کو آل حم یا حوامیم کہا جاتا ہے۔ (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۵۸۱)۔ [ع]۔

حوانہ (فت ح ، ن) امذ۔
رک : **حیوانہ۔** مادہ جانوروں میں حوانہ نرم ، ملائم ، لچکدار اور گداز ہوتا ہے ، جسامت کے لحاظ سے متناسب ہوتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۷)۔ [حیوانہ (رک) کا مخفف]۔

حوائج (فت ح ، کس ء) امذ ؛ امث۔
۱۔ **حاجت کی جمع ، ضروریات ، لوازم۔**

فرد تفصیل حوائج ہے رخ حاجت مند
عرض حاجت کی نہیں سامنے تیرے حاجت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۸)۔ غرضیکہ علم اس قدر حاصل کرنا ضروری ہے جس سے حوائج شرعیہ پورے ہو سکیں۔ (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۸۳)۔ ۲۔ **پاخانے ، پیشاب وغیرہ کی حاجت (بیشتر لفظ ضروری کے ساتھ)۔** صبح حوائج سے فارغ ہو کر سید محفوظ علی صاحب کی دکان پر گئے۔ (۱۹۰۷ ، سفرنامہ ، حسن نظامی ، ۳۹)۔ [ع]۔

ـــــِ اصلی کس صف (ـــــ فت ا ، سک ص) امذ۔
اصل ضروریات زندگی ، (مراد) مکان ، ضروری کپڑے اور اسباب خانہ داری۔ حوائج اصلی سے مراد رہنے کا مکان اور

پہننے کے ضروری کپڑے اور خانہ داری کا ضروری اسباب ہے. (۱۸۵۵ ، الدرالفرید فی مسائل الصیام ، ۱۱). [حوائج + اصل (رک)].

---سِتّہ کس صف(--- کس س ، شد ت بفت) امذ.
وہ چھ چیزیں جو زندگی کے واسطے ضروری ہیں اور جن کے بغیر زندگی محال ہے ، یعنی(۱) ہوا (۲) کھانا پینا (۳) چلنا پھرنا یا آرام کرنا (۴) خوشی ، رنج ، فکر ، تردد ، سکون و اطمینان (۵) خواب و بیداری (۶) پیشاب پیخانے کا آنا اور خون و دیگر کارآمد رطوبات کا رکا ہونا. انگلستان میں حوائج ستہ کی بجائے حوائج سبعہ ہیں اون میں سے ایک اخبار ہے. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۱۳۳). دس سفید ٹکیاں جو حوائج ستّہ کی معمولی ضرورتوں کے لئے بھی کافی نہ تھیں معاوضہ ٹھہریں. (۱۹۳۳ ، حیات محسن ، ۳). [حوائج + ستہ (رک)].

---ضَرُوری / ضَرُورِیّہ کس صف(--- فت ض ، و مع / فت ض ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت) امذ ؛ امث.
۱. ضروری حاجتیں ، ضروریات زندگی ، **کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں وغیرہ** دھوپ ، ہوا ، بادل ، ہماری بقائے حیات اور حوائج ضروریہ کے لئے ضروری اور لازمی ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۷). وہاں انسان کے حوائجِ ضروریہ کے پورا کرنے اور حاصل کرنے کا سامان ملتا ہو مثلاً کپڑا اور غلہ وغیرہ. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، افادات آزاد ، ۲۵). ۲. **پیشاب ، پاخانہ (کی حاجتیں)**. جب یہ معلوم ہوا کہ وہ صبح ۹ بجے حوائج ضروری سے فارغ ہو کر سیر کے لیے گھر سے چل دیتے ہیں تو مجھے ... کوئی صورت نظر نہ آئی. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۷۵). [حوائج + ضروری (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

حَوائِط (فت ح ، کس ء) امذ.
دیواریں ، چار دیواری کے باغ. اونٹنی نے ایک دیوار گرا دی سو یہ قضیہ حضرت صلعم کے حضور آیا حضرت نے فرمایا کہ اہل حوائط پر روز میں حفاظت کرنا واجب ہے ، اور جو مویشی رات میں فساد کریں تو مالک پر ضمان ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۰۳). [حائط (رک) کی جمع].

حَوایا (فت ح) امذ.
آنتیں ، انتڑیاں ، چربی جو انتڑیوں پر ہو (ماخوذ : جامع اللغات ، اسٹین گاس). [ع : حَوِیّہ کی جمع].

حَوب (و لین) امذ.
والدین ، ماں باپ ، بہن ، بیٹی ، گناہ ، جرم ، قصور ، غم ، اداسی ، تکلیف ، مصیبت ، غربت ، مفلسی (جامع اللغات). [ع : (ح و ب)].

---الکَبِیر (--- ضم ب ، غمرا ، سکال ، فت ک ، ی مع) امذ.
بڑا جرم ، گناہ کبیرہ. اس کے چچا نے سن کے کہا ہم اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کیے اور حوب الکبیر سے ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر القرآن العظیم ، ۳۲۹). [حوب + رک : ال (۱) + کبیر (رک)].

حُوت (و مع). (الف) امث.
بڑی مچھلی.

غرقے کی ترے جاں یہ از بہر تاسّف
ہر موج سے تھی کل دہنِ حوت میں انگلی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک (دیوان سوم) ، ۳۵۲).

امداد خلیل نار میں کی یونس کو نجات حوت سے دی
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲). پانی میں ایک بڑی سی مچھلی ہے جسے حوت کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اردو ، اکتوبر ، ۶۰۰). (ب) امذ. **آسمان کے بارہ بُرجوں میں سے بارہویں بُرج کا نام.**

چلی کہکشاں کی ندی یوں اہل
لگے جدی و سرطان و حوت اس کے تل
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۶۹۰).

تجھ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا
سیرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۰). افلاک انہیں ہزار جان سے قربان حوت چرخ کو نثار ہونے کا ان پر ارمان. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۰۹). خدا نے بارہ برج بنائے ... جدی ، دلو اور حوت. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۳ : ۵۳۷). اس قسم کے خواب حوت اور قوس افراد کے مقابلے میں اسد افراد کے لئے زیادہ پریشانی اور الجھن کا باعث بن سکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۱ تا ۲۷ جولائی ، ۳۲). [ع : (ح و ت)].

---فَلَک کس اضا(--- فت ف ، ل) امذ.
بارہواں بُرج ، بُرج حوت.

عشاق کے آنسو کا بیاں مجھ سے نہ پوچھو
حوتِ فلک اس بحر کی ماہی نظر آئی
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۹۶). [حوت + فلک (رک)].

---گَرْدُوں کس اضا(--- فت گ ، سک ر ، و مع) امذ.
بارہواں بُرج ، بُرج حوت.

یہی ہے جو موجوں کے اٹھنے کا ڈھنگ
بنے حوتِ گردوں نہ رزقِ نہنگ
(۱۸۳۸ ، صیدیہ ، ۱۱۲).

حُوتان / حُوتَین (و مع / ی لین) امذ.
ستاروں کے دو مجموعوں کا نام جو دو مچھلیوں کی شکل کے ہیں. کوکبۃ السمکین یعنی حوتان اس کے ستارے داخل الصورت چونتیس اور چار خارج الصورت ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۱). ستاروں کے ان مجموعوں میں جو حُوتین ، اسد ، سنبلہ اور قرس کے نام سے موسوم ہیں ، چار سدیم اسی شکل کے دکھائی دیتے ہیں. (۱۸۹۸ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۱۰۹). [ع : حوت + ان ، لاحقۂ تثنیہ / ین ، لاحقۂ تثنیہ].

حُوتِیّہ (و مع ، کس ت ، شد ی بفت) امث.
وھیل مچھلی کی قوم (سادی سائنس ، ۵۰). [حوت + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حِوَج (کس ح ، فت و) امث ، ج.
حاجت (رک) کی جمع (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (ح و ج)].

حُوج (و مع) امذ.
غربت ، مفلسی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (ح و ج)].

حَوجَم (و لین ، فت ج) امذ.
حوجمت (رک) کی جمع (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

حَوجَمَت (و لین ، فت ج ، م) امذ.
گلاب جس کا عرق کھینچتے ہیں (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

حَوَر (فت ح ، و) امذ.
ایک درخت ہے جس کی چھال زرد ہوتی ہے اور اس کو کسان ہر لیتے ہیں ، یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہے ، اس کی آگ پر رکھنے سے خوشبودار روغن مثل بشان کے ٹپکتا ہے ، اس کی لکڑیاں اور چھال جمع کر کے آگ دیتے ہیں ، تلے برتن رکھ دیتے ہیں تا کہ چکنائی ٹپک ٹپک کر اس میں جمع ہو جائے ، چنار کا درخت ، حور (خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۰). [ع : (ح و ر)].

حُور (و مع) امث.
۱. گوری چٹی عورتیں جن کی آنکھوں کی پتلیاں اور بال بہت سیاہ ہوں ، بہشتی عورتیں ، (اردو میں بطور واحد مستعمل) بہشتی عورت.

جنت کہنے کھولے دوار حوراں رضواں بہشت سنوار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ : ۲ ، ۵۶)).

بی بی فاطمہ عرش کے تاج ہیں
اتی نور تھے حور جنت کی لاج ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷).

چتر کی بنائی بہوت سورتاں
پری حور میں سب کھڑی صورتاں

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلا کام ، ۱۶). میں نے جنت میں ایک محل کے نیچے نہر کے کنارے ایک حور کو وضو کرتے دیکھا (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۷۳). یہاں اگر نہیں تو وہاں تمہیں حور تو ضرور ملے گی (۱۹۴۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۲۰۲). ۲. معشوق ، نہایت حسین ، محبوب.

جم مراداں جام ساقی بھر اچھو بت بزم میں
نامراداں کوں مرادِ جام دے اس حور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱).

ہاتھ سے اپنے اگر روشن کرے وہ حور شمع
روشنی پیدا کرے مثلِ چراغِ طور شمع

(۱۸۴۲ ، مظہر عشق ، ۸۹). ۳. امیر خسرو کے ایجاد کردہ موسیقی کے شعبوں میں سے ایک شعبے کا نام ، چار شعبے یعنی حور ، نہاوند ، اصفہانک اور مخالف کو بھی شامل کر لیا جائے تو امیر کی ایجادیں الھانیس ہوتی ہیں (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۵). [ع : حَوراء (رک : حورا) کی جمع].

ـــــ الْعِین (ـــــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امث.
خُوبصورت بڑی آنکھوں والی بہشتی عورتیں.

ترے پاؤں تلے حوریں تہیں آنکھیں بچھاتی ہیں
یقیں ہے چشمِ حورالعیں نشانِ نقشِ پا ٹھہرے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبر آبادی ، د ، ۱۲۶). ملائکہ آسمان پر رہتے ہیں حورالعین جنت میں رہتی ہیں اور انسان سے افضل نہیں ہیں ... ضروری نہیں کہ افضل سے جو چیز بنے وہ افضل ہو (۱۹۵۹ ، تفسیر ابو می ، ۱ : ۵۰). [حور + رک : ال (۱) + ع : عین - خوبصورت آنکھوں والی عورتیں (عینا کی جمع)].

ـــــ النِّسا (ـــــ ضم ر ، غم ا ل ، شد ن بکس) امث.
حُور شمائل عورت ، نہایت خُوبصورت عورت (ماخوذ : جامع اللغات) [حور + رک : ال (۱) + نسا (رک)].

ـــــ بھی سَوتَن کو ڈائن سے بُری لگتی ہے کہاوت.
کسی کی سوکن چاہے کتنی ہی خُوبصورت ہو اسے بُری معلوم ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ پَیکَر (ـــــ ی لین ، فت ک) صف.
حُور کی طرح ، خُوبصورت ، نہایت حسین.

گلستانِ خوبی میں اے حور پیکر
ترا سر و قد سدرۃ المنتہیٰ ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۸). [حور + پیکر (رک)].

ـــــ جَمال (ـــــ فت ج) صف.
رک : حُور پیکر.

کیا گلرخوں نے رنگ جمائے ہیں باغ میں
کیا گل کھلے ہیں حور جمالوں کے سامنے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۵). [حور + جمال (رک)].

ـــــ زاد صف.
حُور کا بچہ ، نہایت خُوبصورت ، پری زاد.

سنی بات یو سب انہی حور زاد
کسی کوں ہے توں پوچھی کیا مراد

(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ضمیمہ ، ۲۳). [حور + ف : زاد ، زادن - پیدا ہونا ، جننا].

ـــــ شَمائِل (ـــــ فت ش ، کس ء) صف.
حُور جیسی خوبیوں کا مالک ، نہایت خُوبصورت

ہے تو وہ حور شمائل نہیں ہو زادۂ حور
خوئے آدم ہے ولیکن نہیں نسلِ آدم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰).

منتوں سے بھی نہ وہ حور شمائل آیا
کس جگہ آنکھ لڑی ہائے کہاں دل آیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۸). [حور + شمائل (رک)].

ـــــ شِیم (ـــــ کس ش ، فت ی) صف.
رک : حُور شمائل.

لیکہ جو زری ہے تو عجب حسن علم ہے
لپٹی ہوئی دیوار سے یہ حور شیم ہے
(۱۸۸۵ ، عشق (سید حسین مرزا) ، مراثی ، ۳۷۷). [حور + ع : شیم ، شیمة کی جمع - عادتیں ، خصلتیں].

ـــــطَلعَت (ـــــفت ط ، سک ل ، فت ع) صف.
حُور کی مانند خُوبصورت ، نہایت حسین.
در آیا دل میں وہ حور طلعت بڑھی ہے اس گھر کی زیب و زینت
اسی مکاں پر ہے لوٹ جنت فدا ہیں حوریں اسی مکیں پر
(۱۹۰۲ ، کلیات رعب ، ۸۷). [حور + طلعت (رک)].

ـــــعِین کس صف (ـــــی مع) امث.
۱. رک : **حُورالعین.**
ستور ایسیں کھول تم لنگ موج تیں
پھر آتی مل ہو کے جوں حور عیں
(۱۹۵۷ ، گلشن عشق ، ٥٩).
نہیں زمانے میں تجسا کوئی حسیں پیدا
نہ باغ خلد میں غلماں نہ حور عیں پیدا
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ٥٦).
خدا سے لو لگائے ہو تو اس کی بھی یہ حالت ہے
کہ وصفِ آرزو ہائے وصال حور عیں تم ہو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ٣٥). ۲. **بڑی آنکھوں والی حسینہ.**
یا رب جلا دے مجھکو تو یک رات کے لئے
آ جائے میری قبر میں گر حور عیں کوئی
(۱۸۹۸ ، دیوان سائل (احمد حسن) ، ٢٥٥). [حور + ع : عین - خوبصورت آنکھوں والی عورتیں (عیناء کی جمع)].

ـــــکا بُوقَہ (ـــــفت ب ، شد ج بفت) صف.
نہایت خُوبصورت ، پری زاد (نوراللغات).

ـــــکا ٹُکڑا (ـــــضم ٹ ، سک ک) صف.
نہایت حسین (انسان). دلہن تو ، بی حور کا ٹکڑا ہے ماتھے چاند ، ٹھوڑی تارا. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ٥٩).

ـــــکِردار (ـــــکس ک ، سک ر) صف.
حُور جیسی باعلت اور حسین. اس تخت پر ایک معشوقہ طرحدار سوار تھی اور تختوں پر کنیزیں اس کی کہ ہر ایک کنیز حور کردار تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۲ : ٩٥٣). [حور + کردار (رک)].

ـــــلِقا (ـــــکس ل) صف ؛ اسم حوریں لقا (قدیم).
رک : **حُور طلعت.**
ایک دیکھی میں پھنگڑن دل ربا
من ہرن ، کنچن بدن ، حوریں لقا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۳).
دیکھتا کیا ہوں کہ ہے بیچ میں اک حور لقا
کچھ حسیں گرد ہیں آگے ہے فروزاں مشعل
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ٣٥).

کہیں نرگس چشم کہیں گل رو کہیں غنچہ دہن کہیں سنبل مو
کہیں شعبدہ گر کہیں عربدہ جو کہیں حور لقا کہیں ماہ جبیں
(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ٦). [حور + لقا (رک)].

ـــــمِثال (ـــــکس م) صف.
حُور جیسا ، نہایت حسین. عجب ہے کہ میں نے تیرا جمال حور مثال دیکھا ہے کیا کہوں جو کچھ حال میرے دل کا ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ٩٧٨). [حور + مثال (رک)].

ـــــمَنِش (ـــــفت م ، کس ن) صف.
رک : **حُور کردار.**
کس حور منش کو سر گلگشت چمن ہے
ہر شاخ و شجر راہگزر بالبر پری ہے
(۱۸۷۳ ، دیوان قدا ، ٣١١). [حور + منش (رک)].

ـــــنژاد (ـــــکس میز ف ن) صف.
رک : **حُور زاد.** اس حور نژاد کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ٣٣). شہزادہ حور نژاد نے ... لبوں سے قند گھولا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٩٣). [حور + نژاد (رک)].

ـــــوَش (ـــــفت و) صف.
حُور کی طرح خُوبصورت ، نہایت حسین. جب کسی حور وش کے مہمان ہوتے ہیں آرزوئیں اور امیدیں دل بیقرار میں جوش مارتی ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۰۸). [حور + ف : وش ، لاحقۂ صفت].

ـــــو قُصُور (ـــــو مع ، ضم ق ، و مع) امذ.
بہشت کی عورتیں اور محل. طرفین حور و قصور کے مستحق ہوتے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٥٠).
ہو چکا خوب ذکر حور و قصور   اب ذرا داستان موسیٰ و طور
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۲٥). [حور + و (حرف عطف) + ع : قصور ، قصر (رک) کی جمع].

حَورا (و لین) امث.
۱. **حُور (رک) کا واحد.**
دیکھا ہے جسنے اوس کو وارفتہ ہو گیا ہے
چھلبل میں وہ پری ہے حورا ہے وہ بھبن میں
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۵۷). اگرچہ متعدد استادوں نے حورا کا استعمال کیا ہے لیکن ہمارا ذوق ذاتی حور ہی کے استعمال کو پسند کرتا ہے. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۷۶). حورا ... یعنی ایسی عورت جس کی آنکھیں سیاہ اور چشم آہو کی طرح بڑی ہوں. (۱۹۷٦ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ٥٣). ۲. **معشوق ، محبوب.**
زلف اس حورا کی دشمن ہے دلو پر داغ کی
مور سے وہ ربط مار باغ رضواں چھٹ گیا
(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشاں ، ٦١).
گیسوے حورا ہے سنبل اور صبا ہے شانہ کش
باغ ہے معشوق خودبیں نہر ہے آئینہ دار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۳). [ع : حوراء (ح و ر)].

---شَمائِل (---فت ش ، کس ء) صف.
رک : **حُور شمائل**.

تعلق گو نہیں رکھتا کسی حورا شمائل سے
مگر جاتی نہیں خارِ محبت کی کھٹک دل سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۶). [حورا + شمائل (رک)].

حُوران (و مع) امث ، ج.
حُور (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. [حور + ف : ان ، لاحقۂ جمع].

---بِہِشتی کس صف (--- کس ب ، ہ ، سک ش) امث.
بہشت کی حوریں (جامع اللغات). [حوران + بہشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بِہِشتی را دوزَخ بُوَد اَعراف اَز دوزَخیاں پُرس کِہ اَعراف بہشت اَست کہاوت.
بہشت کی حُوروں کے لیے اعراف دوزخ ہے اور دوزخیوں سے پوچھو تو ان کے لیے اعراف ، بہشت ہے ، جو لوگ عیش و عشرت کے عادی ہوتے ہیں ان کو معمولی زندگی بسر کرنے میں تکلیف ہوتی ہے اور مصیبت زدہ کے لیے معمولی زندگی بھی اچھی ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال ، ۷۸).

حَوری (و لین) امث.
ایک قسم بےخرمائے طبرزد کی جس کا رنگ زرد مائل بہ سپیدی ہوتا ہے (فلاحت النخل ، ۳۲). [ع].

حُوری (و مع) امث.
رک : **حُور**.

وو اہروپ دلداری حوری خطاب
ادب سوں دتی شاہ کوں یوں جواب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۲).

حوریں ہیں سر برہنہ بکا سب پہ طاری ہے
اور حوریوں کے دوش پہ کالی عماری ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۷ : ۵۸).
نثار ہی کر نثار جائیں کہاں اب اس رہگزر کو پائیں ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے (۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۶۵). [حور (رک) + ی ، زائد].

حَورِیَہ (و لین ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا تشدید). (الف) امث.
۱. رک : **حُور**.

گرے زمیں پہ غش کھا کے احمد مختار
پھر ایک حوریہ واں آئی بادلِ افگار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۰۲). ۲. (حیوانیات) کیڑے کی نشو و نما کی درمیانی منزل. چھوٹے کا کروچ ... بالغ کا کروچ سے بہت ملتے جلتے ہیں البتہ اس کے پر نہیں ہوتے یہ حالت حوریہ کہلاتی ہے. حوریہ کی جلد بالغ ہونے تک تقریباً چھ یا سات مرتبہ گرتی ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۳۱). (ب) امذ.
(حیوانیات) مئی مکھی (**May Fly**) کی قسم کا حشرہ جو نابالغ حالت میں ہو اور پانی میں رہتا ہو. حوریہ پانی میں رہتا ہے اور تنفس بیرونی خیشوم کے ذریعہ ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۷۸). [ع : حَورِیَہ (ح و ر)].

حَوزَہ (و لین ، فت ز) امذ.
علاقہ ، احاطہ ، ملک محروسہ ، میانِ مملکت ، سلطنت کا وسط اور کنارہ. حیف صد حیف ہم نے اپنے وقت کو ایسا برباد کیا جس کا بیان حوزۂ امکان سے خارج ہے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۱۰۹). [ع : حَوزَۃ (ح و ز)].

حُوشِیَّہ (و مع ، کس ش ، شد ی بفت) صف.
ملک حوش کی (اونٹنی جو بہت عمدہ سمجھی جاتی ہے). ہم شرفائے بادیہ تو اپنی ناقہ حوشیہ ہی پر خوب سوار ہوتے ہیں. (۱۸۹۸ ، ایام عرب ، ۱ : ۱۱۲). [ع : حوش ، علم + یّ ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَوص (و لین) امذ.
(نجوم) **سات ستارے کہ اُسکی (دُبِّ اکبر کی) گردن ، سینہ اور دونوں زانوؤں پر ہیں اور نصف دائرہ کے مانند معلوم ہوتے ہیں ، ان کا نام سریر بناتُ النعش ہے اور بعضے ان کو حوص کہتے ہیں** (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۴). [ع : (ح و ص)].

حَوصَلَگی (و لین ، فت ص ، ل) امث.
حوصلہ مندی ، ہمّت ، جرأت. اعجاز صاحب میں آپ کی اعلیٰ حوصلگی ، بلند خیالی اور شرافت کی بچپن سے مداح تھی. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۷۵). [حوصلہ (گ بدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَوصَلَہ (و لین ، فت ص ، ل) امذ ؛ ج حوصلے.
۱. **ارمان ، آرزو ، ارادہ.**

اپنا بھی ہے نگھار جو انکا سنگار ہے
ہم کو بھی حوصلہ ہے جو ان کو امنگ ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳).

تھا قول ، ذا کیہ ، گلچیں کا تیرے بلبل سے
خدا کی شان کہ تو اور حوصلہ گل کا

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۵۶). ۲. **مقدور ، استطاعت ، ظرف ، ہمّت.**

بقدر حوصلہ کرتا ہے ہر کسے وہ عطا
امید ہے جو نظر منع پہ کہ کہ کرے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۲).

چشم گریاں کو اجازت دے کہ پھر بار میں
دیکھ لیں گے ایک دن ہم حوصلہ برسات کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۰).

کوئے احساس ترے حوصلے تسلیم مگر
صحن زنداں ہی لگے ، نقش قدم تک اس کا

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۴۴). ۳. **طاقت ، جرأت.**

ولے آپ نے حوصلے کوں پچھان
نہ دیوے دریندیاں کوں نزدیک آن
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۳).
جیبں سانی کو ہم کس حوصلے پر آپ تک آئے
نہ بل زلفوں میں کم پایا نہ کچھ ابرو سے خم نکلا
(۱۸۹۵ ، تسیم دہلوی ، د ، ۲۷). ۳. پوٹا ، پرند کا معدہ. دست کشی کرے یعنی بغل سے حوصلہ تک ہاتھ پھیرے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۹۳). حوصلہ اس کا نزول آب کو روکتا ہے ابتدا میں. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۵). [ع : حَوْصَلَہ (ح و ص ل)].

---اُڑ کے ہونا محاورہ.
کسی سے بڑھ کر حوصلہ ہونا.
اللہ رے وفائے کبک و بلبل
کیا ان سے اب اڑ کے حوصلہ ہو
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---اَفْزا (---فت ا ، سک ف) صف.
حوصلہ بڑھانے والا ، ہمّت دلانے والا. سرکار بالقابہ میرا کلام سنتے ، نقل بھی لیجاتی ، حوصلہ افزا داد بھی دیجاتی. (۱۹۳۶ ، ریاض ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۶۸). انہوں نے ... سری لنکا میں پاکستانی کائن کے لیے حوصلہ افزا حالات پیدا کر دیئے ہیں. (۱۹۸۶ ، «جنگ» ، کراچی ، ۲۳ اپریل ، ۷). [حوصلہ + افزا ، افزودن ـ بڑھانا].

---اَفْزائی (---فت ا ، سک ف) امث.
حوصلہ افزا (رک) کا اسم کیفیت.
میری حیرانیوں کی حوصلہ افزائی ہے
سامنے میں ہوں وہ مصروفِ خود آرائی ہے
(۱۹۲۹ ، نقوش مانی ، ۱۳۸). استاد وقت کا ریختہ میں شعر کہنا اس دور کے اردو شعرا کے لیے ایسی حوصلہ افزائی تھی جس سے تخلیقی اعتماد پیدا ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۳۲). اف : کرنا ، ہونا. [حوصلہ + افزا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا ف ل ؛ محاورہ.
جرأت ہونا ، ہمّت پیدا ہونا.
دست و پا کس دن نکالے تھے بتاؤ جانِ من
ماشا اللہ آپ کو بھی حوصلہ آنے لگا
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۴).

---بَخْشْنا ف م ؛ محاورہ.
حوصلہ دینا ، ہمّت افزائی کرنا. اس کا شعور ان دکھوں کو سہارنے کا حوصلہ بخش کر اس کے لئے عجیب سرخوشی کا سامان فراہم کرتا ہے. (۱۹۷۹ ، قصہ نئی شاعری کا ، ۱۳۲).

---بڑھانا ف م ؛ محاورہ.
ہمّت بڑھانا ، جرأت دلانا.
ولولہ اپنی محبت کا گھٹانا تھا اگر
حوصلہ میری تمنا کا بڑھایا کیوں تھا؟
(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۹۷).
اٹھا رہا ہوں برابر تجلیوں کے حجاب
شکستِ دل نے مرے حوصلے بڑھائے ہیں
(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۳۳).

---بَڑْھنا ف ل ؛ محاورہ.
ہمّت بڑھنا ، نڈر ہو جانا.
کس کی آمرزش نے بخشے بےگناہی کے مزے
بڑھ گیا کچھ اور دل کو حوصلہ تقصیر کا
(۱۸۷۱ ، کلیات تسلیم ، ۳۸). مشکلات جتنی زیادہ ہوں ، جوشیلے نوجوانوں کے حوصلے اتنے ہی بڑھ جاتے ہیں ... ہم تمام مشکلوں پر قابو پا لیں گے. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۶۷).

---بَنْدھانا ف م ؛ محاورہ.
حوصلہ بڑھانا ، ہمّت دلانا ، نڈر بنانا. ایسی باتیں کیں اور ایسا حوصلہ بندھایا کہ سب لوگوں کو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۷۸).

---پَڑْنا ف ل ؛ محاورہ.
ہمّت پڑنا ، جرأت ہونا ، حوصلہ ہونا. اب سنتا سب کی ہوں مگر حوصلہ نہیں پڑتا کہ آپ بھی کچھ کہوں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۸). میرے دل پر بھی بڑا بھاری بوجھ تھا ، لیکن میں خاموش تھا ، مفتی ہم سب کو تسلی دینا چاہتا تھا ، لیکن اس کا حوصلہ نہیں پڑتا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۳۹).

---پَسْت کَرْنا محاورہ.
ہمّت کم کر دینا ، ہمّت شکنی کرنا.
فلک کا قصد تھا پاتی جگہ زمیں کے تلے
اجل نے حوصلہ کیا سرکشوں کا پست کیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۴).
تو شبِ غم پست کر دیتی ہے سارے حوصلے
صبح سے تا شام اٹھاتا ہوں میں اس تعبیر کو
(۱۹۳۲ ، بےنظیر شاہ ، کلام بےنظیر ، ۱۳۳).

---پَسْت ہونا محاورہ.
ہمّت کم ہونا ، ہمّت میں مایوسی کا غالب آنا ، ہمّت ٹوٹنا.
حوصلے عشق کے سب پست ہوئے جاتے ہیں
وسعتِ دشت نہیں پاؤں کے پھیلانے کو
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۵۳).
حوصلے پست نہ ہو جائیں توانائی کے
زخم گہرے ہیں بہت تیغِ شناسائی کے
(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۲۸).

---پَیدا ہونا محاورہ.
دل سے ڈر نکل جانا ، ہمّت ہونا ، جرأت ہونا.

بانکپن کس دن تھا کس دن تیوریاں چڑھتی تھیں یار
ماشاءاللہ آپ کو بھی حوصلہ پیدا ہوا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۶۸).

---تنگ کرنا محاورہ.
ہمت توڑنا ، ولولہ ختم کرنا.
گرمیٔ عاشقی نے کیا تنگ کیا ہے حوصلا
اب تو ہوں میں وہ آبلہ جس کو نفس بھی خار ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۹).

---تنگ ہونا محاورہ.
۱. **ہمت ٹوٹ جانا ، ہمت پست ہو جانا ، ولولہ ٹھنڈا پڑ جانا.**
وصل کی شب ہو چکی بس میری خاطر تا کجا
تنگ مرغانِ سحر کا حوصلہ ہو جائے گا
(۱۸۳۰ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۹). ۲. (**کسی وصف کا اپنی) حد کو پہنچ جانا ، لبریز ہو جانا (پیمانۂ صبر وغیرہ کا).**
خون تن میں جوش کھاتا ہے ہنگامِ جنگ ہے
مولا بس اب تو حوصلۂ صبر تنگ ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۰). ۳. **کمینے خیالات کا ہونا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---تنگی کرنا محاورہ.
رک : حوصلہ تنگ ہونا. سید صاحب اپنی صاف باطنی اور کھرے پن سے بعض کلمات ایسے کہہ اٹھتے ہیں جن کو سن کر بعض سامعین کا حوصلہ تنگی کرتا ہے. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳).

---ٹوٹنا محاورہ.
ہمت ہارنا ، ہمت پست ہونا.
سنا بات راجہ ہنسیا ، کھل کھلا
کہیا میرے جی کا ٹوٹا حوصلہ
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (ق) ، ۸). اگرچہ نقصان سخت اٹھایا مگر حوصلہ ذرا نہ ٹوٹا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۲۳).

---جاتا رہنا محاورہ.
جی ہارنا ، ہمت ٹوٹنا ، پست ہمت ہونا.
عالمِ پیری مبارکباد مدفن ہے نسیم
ولولے ٹھنڈے ہوئے وہ حوصلہ جاتا رہا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، ۸۶).

---چڑھنا محاورہ.
رک : حوصلہ بڑھنا. دل بڑھا ہوا حوصلے بڑھے ہوئے. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۰۲).

---چھوٹنا محاورہ.
ہمت ہارنا ، مایوس ہو جانا.
سلسلہ توقیر کا ٹوٹا تو ٹوٹا ہی لیجے
حوصلہ تدبیر کا چھوٹا تو چھوٹا ہی لیجے
(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۲۸).
نبض ڈوبی ، دل فسردہ ، حوصلے چھوٹے ہوئے
ایک ایسا ساز جس کے تار سب ٹوٹے ہوئے
(۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۰۷).

---خیز (---ی مج) صف.
ہمت پیدا کرنے والا ، جرأت دلانے والا ، ہمت افزا. نظم میں بھی وہ مزدور سرمایہ دار کی باہمی جنگ کا بڑا حوصلہ خیز نقشہ کھینچتے ہیں. (۱۹۵۵ ، نیا اور پرانا ادب ، ۱۲۹). [حوصلہ + ف : خیز ، خاستن - اٹھانا ، اٹھنا].

---دار صف.
صاحبِ ہمت ، عالی حوصلہ (جامع اللغات). [حوصلہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
ہمت ، جرأت ، حوصلہ مندی.
حوصلہ داری کیا ہے اتنی قدرت کچھ ہے خدا ہی کی
عالم عالم جہاں جہاں جو غم کی ہم میں سمائی ہوئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۲). [حوصلہ + دار(رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دکھانا محاورہ.
ہمت کرنا ، جرأت کرنا. کسی اور کے ایک شعر پر دیوان نذر کر دینے کا حوصلہ دکھانا بھی محض ایک اظہار تپاک اور طریق قدردانی ہے. (۱۹۶۳ ، نکتۂ راز ، ۳۳۱).

---دلانا محاورہ.
ہمت بندھانا ، حوصلہ بڑھانا ، نڈر بنانا. اس کے غرور توڑنے کے لیے وہ اکثر دربار کے اور شعرا کو متنبی کے مقابلہ کا حوصلہ دلاتا رہتا تھا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۸۶). اپنے آپ کو حوصلہ دلانے کی بہت کوشش کی لیکن ہر بار نتیجہ یہی نکلا. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۰۸).

---دیکھنا محاورہ.
ظرف کا امتحان لینا ، ہمت آزمانا ، ہمت کا اندازہ کرنا.
گھر لٹانے میں نہ سرفہ ہے نہ سر جانے میں
حوصلے تم نے کسی دن نہ ہمارے دیکھے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰).
ایک جھٹکے میں پہونچا تھا تجھے دامن تک
حوصلہ تیرا بس اے چاک گریباں دیکھا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۴۸).

---دینا محاورہ.
ہمت بڑھانا ، حوصلہ افزائی کرنا.
تیری ادائے دل دہی دور پہنچ رہی ہے آج
جذبۂ نہاں نے حسن کو عشق کا حوصلا دیا
(۱۹۲۹ ، شبستان ، ۲۳).

حریفِ گردشِ دوراں بنا دیا ہے مجھے
تباہیوں نے عجب حوصلہ دیا ہے مجھے
(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۱۶)۔

ـــ رَکْھنا محاورہ۔
ہمت رکھنا ، ہمت سے کام لینا۔ ذرا بھی کمی نہیں تو حوصلہ رکھیں۔
(۱۹۸۱ ، اردو پنچ ، ۱ ، ۲ : ۱۶۶)۔

ـــ رَہ جانا محاورہ۔
حسرت باقی رہنا ، ارمان پورا نہ ہونا۔
مرا پتلا بنا دے اے خدا الفت کی مٹی کا
بتوں سے تا نہ رہ جائے کوئی پھر حوصلا جی کا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۵۹)۔
آپ بھی خنجر بکف ہیں میں بھی ہوں سینہ سپر
رہ نہ جائے آج کوئی حوصلہ بیداد کا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۸)۔

ـــ (ـــ حوصلے) سے باہَر م ف۔
ہمت سے زیادہ ، ظرف سے زیادہ۔
دل میں ہے تیرے سراپا میں لکھوں کچھ اشعار
گرچہ یہ بات مرے حوصلے سے ہے باہر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائد سحر ، ۳)۔ جس کو جو چیز دی اس کے حوصلہ سے باہر دی ، خود حرص کی نیت بھر گئی۔
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱)۔

ـــ شِکَن (ـــ کس ش ، فت ک) صف۔
ہمت توڑنے والا ، مایوس کُن ، بُزدل بنانے والا۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو حوصلہ شکن ہیں۔ (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۶۹)۔ نواب محمد لطف علی خان کا استعفیٰ اردو کے بہی خواہوں کے لئے بہرحال ایک حوصلہ شکن واقعہ تھا۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۲۳)۔ [حوصلہ + ف : شکن ، شکستن - توڑنا]۔

ـــ شِکَنی (ـــ کس ش ، فت ک) امث۔
حوصلہ شکن کا اسم کیفیت۔ اس وقت سوچنا جب مرنے لگو وہ بھی اس شرط پر کہ قسمت میں لکھوا لاؤ۔ مجھے یہ حوصلہ شکنی پسند نہیں۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۳۰)۔ [حوصلہ + شکن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ فَرْسا (ـــ فت ف ، سک ر) صف۔
رک : حوصلہ شکن۔
خوش ہوں کیا ان کی عنایت ہے کہ ڈرتا ہوں کہیں
دل کو مایوسِ غم حوصلہ فرسا نہ کریں
(۱۹۱۷ ، کلیات رعب ، ۱۳۲)۔ دیباچے کے دو ڈھائی سو صفحات کا اضافہ حوصلہ فرسا نظر آیا۔ (۱۹۹۱ ، صبح بہار ، ۳)۔ [حوصلہ + ف : فرسا ، فرسودن - گھسانا ، گھسنا]۔

ـــ فَرْسائی (ـــ فت ف ، سک ر) امث۔
رک : حوصلہ شکنی۔
گر ہو بھی گیا مائل پردیس میں کوئی دل
گھر والوں کی نخوت نے کی حوصلہ فرسائی
(۱۹۱۸ ، فردوس تخیل ، ۲۲۰)۔ [حوصلہ + فرسا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کَرْنا محاورہ ؛ ف م۔
۱. ہمت کرنا ، جرات کرنا۔
یہ خدا نے کیا پتلا بنایا تو حوصلہ کرتا
کوئی سے اٹھتا نہ کبھی بار محبت
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۹)۔ تخت شاہی پر متمکن ہونے کا حوصلہ کرو۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱)۔
زمیں کے کاندھوں پہ رکھ دیا ہو کسی نے جیسے وجود میرا
مجھے جو دیکھیں گے در بہ تیشے وہ اور کیا حوصلہ کریں گے
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۸۳)۔ **۲. فراخ دلی سے کام لینا۔**
خدا زر دے تو دنیا میں بہت سا حوصلہ کیجے
لیے جائیں گے منعم ساتھ اپنے اپنے ارماں کو
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۳۴)۔

ـــ کُھلْنا محاورہ۔
ہمت بڑھنا ، جرات مند ہو جانا۔ برق نے بیٹھتے ہی ملکہ سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو میں بھی کچھ کہوں کل سے میرا حوصلہ کھلا ہے۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۵۳)۔

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) صف۔
صاحب ہمت ، عالی حوصلہ ، اولوالعزم۔ اسلام کی صف میں ہر حوصلہ مند شمشیرزن نے کل کی توقع پر بیقراری میں رات بسر کی۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۹۳۳)۔ باہمی کشمکش نے ایک جیسے حوصلہ مند جنگجو کو خود ہندوستان میں مزید فتوحات حاصل کرنے سے روک دیا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۴)۔ [حوصلہ + ف : مند ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ مَنْدانَہ (ـــ فت م ، سک ن ، فت ن) صف ؛ م ف۔
دلیرانہ ؛ باہمت۔ کمسن بچوں کو لڑائی پر بھیجتے وقت ماں کی یہ حوصلہ مندانہ تقریر ... برگزیدہ کردار کی تصویر پیش کرتی ہے۔ (۱۹۷۱ ، نکتۂ راز ، ۲۶۳)۔ [حوصلہ + مند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ مَنْدی (ـــ فت م ، سک ن) امث۔
حوصلہ مند (رک) کا اسم کیفیت۔ اسی خصوصیت نے اس کی شاعری میں ایک حوصلہ مندی پیدا کر دی ہے۔ (۱۹۷۹ ، قصہ نئی شاعری کا ، ۲۰۱)۔ [حوصلہ + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ (ـــ حوصلے) نِکالْنا محاورہ۔
شوق پورا کرنا ، خواہشوں کی تکمیل کرنا ، ارمان پورے کرنا ؛ خوب خرچ کرنا۔
کوئی ارمان نہیں لیکے چلے باغ سے ہم
دل کے جو حوصلے تھے خوب نکالے بلبل

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۴۸). گھر میں خدا کا دیا سبھی کچھ تھا جی کھول کے حوصلہ نکالا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۲).

۔۔۔(۔۔حوصلے) نِکلنا محاورہ.

خواہش پُوری ہونا ، ارمان پُورے ہونا ، آرزو کی تکمیل ہونا.

گریباں چاک کر ڈالا کٹے ٹکڑے سلاسل کے
جنوں تیری بدولت خوب نکلے حوصلے دل کے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۵).

مدت سے تھی جفائیں اٹھانے کی آرزو
یہ حوصلہ تمھارے کرم سے نکل گیا
(۱۹۰۷ ، راسخ دہلوی ، د ، ۲۵).

تمنا کیا برآئے کیا کسی کا حوصلا نکلے
غضب ہے خواہشِ دل بنکے آہِ نارسا نکلے
(۱۹۴۷ ، نوائے دل ، ۲۳۵).

۔۔۔ہارْنا محاورہ.

ہمّت کم ہونا ، ہمّت پست ہونا ، جراٗت کھو بیٹھنا ؛ دل شکستہ ہو جانا ، پست ہمّتی کا شکار ہونا. یہ بے مروت بے ہمت جان کو عزیز کر کے ناحق حوصلہ ہارتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۰). باپ نے حوصلہ ہار دیا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۱۹).

۔۔۔ہو جانا/ہونا ف ل ؛ محاورہ.

ہمّت پڑنا ، جراٗت ہونا.

قتل کرنا مجکو تیغِ تیز سے اچھا نہیں
غیر کو بھی اس ستم کا حوصلہ ہو جائے گا
(۱۸۷۱ ، کلیاتِ تسلیم ، ۸۳).

اپنا جلوہ دکھا اب مجھے بھی ذرا
ہو مجھے بھی تو جینے کا کچھ حوصلہ
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۲۰۹).

حَوصَلے (و لین ، فت ص) امذ.

حوصلہ (رک) کی جمع یا مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل ، جیسے: حوصلے بُلند ہونا.

۔۔۔والا صف.

بُردبار ؛ صاحبِ ہمّت (ماخوذ : جامع اللغات). [حوصلے + والا ، لاحقۂ صفت].

حَوض (و لین) امذ (امث ، شاذ).

۱. **پانی جمع کرنے کی جگہ جو زمین میں بنائی جائے ، چھوٹا تالاب.**

دھرتی سرنگیں فرش کی چوندھر سمند جیوں حوض ہے
چھپّر پلنگ سات آسماں پنکھا سو تیغ ہارا ہوا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹). یہ جو حوض ہے سو اس میں کوئی حاجتمند نہاتا ہے ، جو مراد ہوتی ہے سو حاصل ہوتی ہے. (۱۸۰۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۰۶). ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۱).

ستہ حوض میں دھوئے وہ تو ہو جائے
سارا پانی گلاب کا سا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۷). سیٹھ غفار بھائی نے جو قیمتی مچھلیاں حوض میں پال رکھی تھیں انھیں کھلا دیتا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۹۹). ۲. (أ) **حاشیے کے اندر کا میدان (شال ، چادر ، قالین ، کپڑے کے لیے مستعمل).** اور بہت احتیاط چاہیے کہ فقط دوشالہ کے حوض پر رنگ آئے اور حاشیہ بچا رہے حوض رنگنے کے بعد حاشیہ کو بھی قلم کاری سے تازہ کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۲). سواروں کے گھوڑے برق رفتار حوض حاشیہ کے چار جامے تیار. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۰). (أأ) **صفحے کا متن والا حصّہ.** دوسرے ہلکے زرد رنگ کے کاغذ میں ہنوز کچھ جان باقی ہے اشعار حوض و حواشی دونوں جگہ درج ہیں. (۱۹۶۷ ، سہ ماہی ، تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۱۶۰). ۳. (رک) **حوض کوثر.**

نبی جیو کہیں حوض میرا بڑا   جسے حوض کوثر کہے ہے خدا
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹۹).

رینگے یونہی متقی یکدگر   یہاں تک کہ پہنچیں گے یہ حوض پر
(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۶۷). ۴. **قبر کا گڑھا (جب تک کہ وہ مٹی ڈال کر بند نہ کیا جائے).** دہان تربت یا قبر یا گور ، وہ قبر کا گڑھا جبتک بند نہ کیا جائے اسکو شہر میں حوض اور قصبات میں در و لحد بولتے ہیں. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۸). ۵. **فوّارے کے اردگرد کی جگہ** (جامع اللغات). ۶. **(علم تشریح) پیڑو.** عضلات کا ایک پیچیدہ گروہ ہے ، حوض سے کھوپڑی تک چلے گئے ہیں. (۱۹۳۳ ، تشریح عضلیات (ترجمہ) ، ۵۷). [ع : (ح و ض)].

۔۔۔بَھرے (تو) فَوّارَہ چُھوٹے کہاوت.

آمدنی ہو تو خرچ بھی ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

۔۔۔چَہ (۔۔۔فت چ) امذ ؛ مُر حوضچہ.

چھوٹا حوض. میں نے حکم دیا کہ اس صفحہ کے برابر ایک اور تخت بنایا جائے ، حوضچہ اس کے کنارے پر پہلے حوضچہ کی وضع پر بنایا جائے. (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۵۶). [حوض + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

۔۔۔خانَہ (۔۔۔فت ن) امذ.

حوض (جس میں بیشتر فوّارہ ہوتا ہے) (قدیم).

بندھاؤ حوض خانے چاند و سورج کے سہیلیاں مل
بھراؤ نیر امرت کا کہ کھیلیں رنگ انشا ئی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۵).

کئے ایک مہینے میں سندھر تیار
بندے حوض خانہ محل کے کنار
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۱). [حوض + خانہ (رک)].

۔۔۔دَہ دَردَہ کسی صف (۔۔۔فت د ، سک ہ ، فت د ، سک ر ، فت د) امذ.

وہ مُربع حوض جو ہر طرف سے دس دس گز ہو ، شرعاً اس کا پانی

پاک سمجھا جاتا ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [حوض + دہ (رک) + در (رک) + دہ (رک)].

---ِ کَوثَر کس اضا (---و لین ، فت ث) امذ.
بہشت کے ایک حوض کا نام.

بجے حوضِ کوثر و زمزم کی سوں
بجے حرفِ مہمل و مجمل کی سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).

دھرن جنت او عیش کے کام میں
لے جا حوضِ کوثر سے حمام میں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۸).

ترے لب ہیں یہ رنگِ حوضِ کوثر مخزنِ خوبی
یہ خالِ عنبریں تس پر بلالِ آسا کھڑا دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲).

یہ کس کی یاد میں رویا کہ آبرو پائی
خزانہ دیدۂ گریاں ہے حوضِ کوثر کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۰). بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے دیکھا کہ میں تو حوض کوثر پر کھڑا ہوں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۳۹). [حوض + کوثر (رک)].

---ِ نُعمان کس اضا (---ضم ن ، سک ع) امذ.
ایک حوض یا تالاب جس کا پانی کھاری تھا مگر سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور کے وقت میٹھا ہو گیا (ماخوذ : فرہنگ آنند راج ؛ اسٹین گاس). [حوض + ع : نعمان (علَم)].

---ہونا محاورہ.
بدحواس ہو جانا ، حواس جاتے رہنا.

حوض اس کے ہوا یہ دیکھتے ہی
فوارہ بہ گم خزانہ باقی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۶).

حَوضَہ (۱) (و لین ، فت ض) امذ.
ہاتھی کے اوپر رکھنے کی عماری ، ہودج ، ہودہ.

پشتِ فیلِ خاص پر الماس کا حوضہ ہے یوں
جیسے کوہِ سنگِ موسیٰ پر ضیائے صبح عید

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۷۹). حوضہ کا ہودہ ... بولا جانے لگا (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۵). شکاری حوضے اس طرح کے بنوائے کہ شکاری جس طرف متوجہ ہو اسی طرف حوضے کا رخ پھر جائے. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۹۹). [رک : ہودہ].

حَوضَہ (۲) (و لین ، فت ض) امذ.
۱. چہار دیواری ، احاطہ.

خونِ اسلام سے گلرنگ ہوا حوضۂ قدس
خبر اڑتی ہوئی آئی یہ فلسطین سے ہے

(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۸). **۲. چھوٹا حوض ، چو بچہ.** ایک نہایت میلے کچیلے نما پانی کے حوضہ کی طرف اشارہ کیا کہ اس میں پاؤں دھو لو. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ خواجہ حسن نظامی ، ۱۹۲). **۳. صفحے کے** متن والے حصے (حوض) کے گرد بنا ہوا چوکھٹا یا حاشیہ. اس مجموعے کی جلد بھی تازہ ہے اور سب اوراق پر نیا حوضہ ڈالا گیا ہے. (۱۹۳۳ ، خطوط عرشی (اردو نامہ ، ۴۴ : ۳۶)). اف : ڈالنا. [حوض (رک) + ہ ، زائد نیز لاحقۂ صفت].

---لَگانا محاورہ.
متنِ کتاب کو حاشیے کے اندر کرنا ، متن کتاب کے گرد حاشیہ بنانا. باقی کتاب کے اکثر حصے پر بعد میں حوضہ لگایا ہے. (۱۹۲۹ ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری ، ۱۷).

حَوضی (و لین) صف.
(علم تشریح) **رک : حوض معنی ۹ سے منسوب یا متعلق ، پیڑو کا.** براہ مستقیم افیونی اشراب ، مستقیمی تأسر ... حوضی درد کو تسکین دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۳). [حوض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَوَل (فت ح ، و) امذ.
بھینگاپن ، احول ہونے کی حالت. آغاز حملہ بتدریج یا ناگہانی ہوتا ہے جس کے ساتھ دوار ، شدید درد سر ، طنین ، حول اور دوسرے دماغی ظواہر ... واقع ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۳). [ع : (ح و ل)].

---ُ العَین (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
آنکھوں کا ٹیڑھا پن ، بھینگاپن ، کج بینی. حول العین کے علاج کے لیے خارجی یا داخلی مستقیم عضلہ کا وتر اکثر کاٹ دیا جاتا ہے... عرض ۲ ملی میٹر سے ۴ ملی میٹر تک ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۹۶). [حول + رک : ال (۱) + عین (رک)].

حَول (۱) (و لین) امذ.
۱. قوت ، قدرت.

تُوہیں حول و قوت توہیں ذوالجلال
کہ شیطاں ملاعوں سے رکھنا سنبھال

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۳).

پیل دنیا نہیں کچھ پیل کا پشہ کو کام
حول قوت سے ترے چاہیے تک اوسکو کنک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۲). شہزادے کے نکاح میں آئے گی بحول و قوت الہی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۹). **۲. سال** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آنند راج). **۳. اردگرد ، اطراف ، چاروں طرف.** پہلے جن بتوں کا ذکر ہے وہ حول البیت یعنی خانۂ کعبہ کے باہر چاروں طرف تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۵۶۰). [ع : (ح و ل)].

---ِ کامِل کس صف (--- کس م) امذ.
(فقہ) **پورا سال (جس کے بعد زکوٰۃ کا نکالنا واجب ہو جاتا ہے).** نصاب پر حول کامل کیوں گزرنے دیں کہ زکوٰۃ دینی پڑے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۳). نصابا کی تعین اور مقدار زکوٰۃ اور حول کامل کا گزرنا یہ باتیں ہم کو رسول خدا (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے عمل سے معلوم ہوئیں. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲

[حول + کامل (رک)]۔

حَول (۲) (و لین) امذ۔
خوف ، دہشت ، گھبراہٹ (صحیح ہول*)۔

او حجام عاجز اوٹھیا ہول وں
کہ دھرتا ہوں سر پانوں لگ حول میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۶۵)۔

ہور اٹھاویں گا سر اپنا گور میں
پہلے وہ محشر کے حول و شور میں
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ۴۸)۔

لڑکھڑاتے ہیں تری رہ میں رسولوں کے قدم
کیسے حولوں سے ہے لبریز بیاباں تیرا
(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۳۵)۔ [رک : ہول]

ـــــ آنا محاورہ۔
دہشت طاری ہونا ، ڈرنا۔ میرا تو دل حول آتا ہے۔ (۱۹۵۷ ، خالہ ابوا کے نام خطوط ، ۹۰)۔

ـــــ حَول مَچانا محاورہ۔
شور و غل مچانا ، گھیرا لینا (جامع اللغات)۔

ـــــ سَمانا محاورہ۔
دہشت طاری ہونا ، خوف سمانا دل میں حول سمایا ، پیٹ میں گھوڑے دوڑے ، منہ پر ہوائیاں اوڑیں ، ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۵)۔

حَولا خَبْطا (و لین ، فت خ ، سک ب) صف۔
بدحواس (صحیح ہولا خبطا ہے)۔ کوئی حولا خبطا ... بھاگا تو محلات کے خیمے میں جا گھسا۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۳۹)۔ [رک : حول (۲) + ا ، لاحقۂ صفت + خبط (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

حَولانی (و لین) صف۔
(نباتیات) وہ حامل زر جو بقچۂ گل یا بیضہ دان کے گرد محیط ہوتا ہے۔ الگ Perigynous جب پتلانیاں پیالہ گل (کیلکس) میں لگی ہوتی ہیں تو انہیں حولانی (پیری جای نس) ... فوقانی (ایبی جای نس) کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۵۰)۔ [رک : حول (۱) + انی ، لاحقۂ صفت]۔

حَولدار (فت ح ، و ، سک ل) امذ۔
۱. پہرے دار ، نگران۔ تم ان کے کچھ حولدار تو ہو نہیں۔ (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۱۳۰)۔ ۲. رک : حوالدار۔ راجپوت اور سکھ رعایا ... جمعدار ، حولدار اور دفعدار کے عہدوں پر سرفراز ہوتے آئے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، ظرفیات و مقالات ، ۳۹۸)۔ [حوالہ دار (رک) کا مخفف]۔

حَولِیّات (ولین ، کس ل ، شد ی) امث۔
رک : حول (۱) معنی نمبر ۱ (سال) کے متعلق علم ، تقویم ، جنتری۔

وہ کتابیں بھی تاریخ طبری کی طرح آغاز آفرینش سے شروع ہوتی تھیں ... اس میں ترتیب زمانی یعنی (نظام حولیات) کا بھی خیال رکھا جاتا تھا۔ (۱۹۶۹ ، ، دریافت ، دہلی ، جولائی ، ۴۴)۔ [رک : حول (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع]۔

حَومانہ (و لین ، فت ن) امذ۔
ایک روئیدگی ہے جس کا قد ایک گز کے برابر ہوتا ہے ، شاخیں اس کی پتلی اور سیاہ ہوتی ہیں ، پتوں کی وضع بسکھپرے کے پتوں کی سی ہوتی ہے جس کی ہر چھوٹی سی ٹہنی میں تین تین پتے لگتے ہیں ، پھول اس کا فرفیری یعنی نیلا ہوتا ہے جس میں کسوم کی سی خوشبو ہوتی ہے ، بیج چپٹا ہوتا ہے اور اس پر رواں ہوتا ہے ، جڑ اس کی لمبی اور سخت ہوتی ہے ، طریفلن ، سبھنس گوٹی (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۱)۔ [ع]۔

حَوَنَّق (فت ح ، و ، شد ن بفت) صف۔
۱. وحشت زدہ ، جس کے چہرے سے وحشت برستی ہو ، کم عقل ، احمق۔ کسی گہری سوچ میں ڈوب جاتے ہیں حونق آنکھوں سے دل انتشار ٹپکنے لگتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، چشت نگہ ، ۱۵۳)۔ آخری منازل میں تو اڈٹروں کے حونق ہونٹوں پر بھی انسانی تبسم کی مدھم سی لکیریں پھوٹنے لگیں۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۸)۔ ۲. پستہ قد ، چھوٹے قد والا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [ع : حَبَنَّق = احمق ، پستہ قد کا بگاڑ]۔

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ۔
حونق (رک) کا اسم کیفیت ، وحشت زدگی ، سراسیمگی۔ سانولی رنگت تھی چہرے پر حونق پن تھا۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۵۸)۔ [حونق + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

حُوَیصَلات (ضم ح ، ی لین ، فت ص) امذ۔
حویصلہ (رک) کی جمع۔ چھوٹے چھوٹے کروی شکل کے قطرے جنہیں حویصلات کہتے ہیں ... ہر حیوان کی زندگی موقوف ہے۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۱۲۵)۔ نہایت روح فرسا مشاہدات کے بعد حویصلات اور نہایت مہین غشا (جھلی) کے اندر گھرے ہوئے خالی مقامات کی وضاحت کی۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۲)۔ [حویصلہ + ات ، لاحقۂ جمع]۔

حُوَیصَلہ (ضم ح ، ی لین ، فت ص ، ل) امذ۔
(حیاتیات) چھوٹا پھکنا ، بلبلہ ، آبلے کی شکل کی چیز یا تھیلی جس میں رطوبت یا ہوا بھری ہو۔ حویصلات منی ... ہر حویصلہ تقریباً ۵ سینٹی میٹر لمبا اور شکل میں کسی قدر پیچی ہوتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، اعشائیات (ترجمہ) ، ۲۶۸)۔ [ع : حویصلۃ (ح و ص ل)]۔

حُوَیصَلی (ضم ح ، ی لین ، فت ص) صف۔
حویصلہ (رک) سے منسوب یا متعلق۔ ربط عریض سے ملحق اکثر ایک یا زائد چھوٹے ڈنڈی دار حویصلات ہوتے ہیں ان کو حویصلی زوائد کہتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اعشائیات (ترجمہ) ، ۲۹۷)۔ [حویصلہ + ی ، لاحقۂ صفت]۔

حَوِیلا (فت ح ، ی مع) امذ.
(نگینہ گری) **نگینے کا کھا گول جو تیاری کے کام یعنی پہل بنانے سے قبل بنایا جائے** (ا پ و ، ۴ : ۵۵). [مقامی].

حَوِیلی (فت ح ، ی مع) امث.
۱. **شان دار مکان ، بڑا اور پکا مکان** (بیشتر جس کے گرد چار دیواری بھی ہوتی ہے) **؛ محل ، محلسرا.**

کیتک دن بجھیں شہر واسط کون پائے
بہرحال اس کی حویلی میں آئے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۴). ایک بڑی عالی شان حویلی ہے کہ جس کے بیچ میں مراد بخش فقیر رہتا ہے. (۱۷۲۹ ؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۲۳). علیحدہ ایک حویلی کرایہ کو لے کر رات کی رات رہ گیا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۸۱). شاہی امیروں کی عالی شان حویلیاں کھڑی ہوئیں. (۱۹۴۴ ، یہ دلی ہے ، ۱۳). حویلی کے دالان میں سوکے قریب چارپائیاں بچھائی جا سکتی تھیں (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۰). ۲. **بیوی.** باقی کل نقد روپیہ کو جو اس وقت میرے پاس موجود تھے حسب سہام شرعی اپنی دونوں حویلیوں پر تقسیم کر کے ہر ایک کے حوالہ کر دیے. (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۲۰۶). ۳. **وہ ضلع جو دارالخلافے کے قریب اور اردگرد ہو ، اس کی آمدنی فوج پر خرچ کی جاتی تھی ؛ سرکاری زمین** (جامع اللغات). [حوالی (رک) کا امالہ].

حُوَیْن (ضم ح ، ی لین) امذ.
بہت چھوٹا جاندار ، خوردبینی جاندار. جانوروں میں مادہ انڈا فراہم کرتی ہے اور نر منوی حوین. (۱۹۶۷ ، میندلیت ، ۲). [ع].

حَی (فت ح) صف اسم حتے.
رک : حیاتی ، حیات کا ، **زندگی کا.** حئے کیمیائی (حیاتی کیمیائی) طریقوں سے تو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ... چوہوں کے لزد کاوی غدود ... کو رنیکانلہ ہارمون خون میں داخل کرنا شروع کر دیتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیاتی کردار ، ۳۸). [رک : حَیّ].

ـــ پیمائی (ـــ ی لین) امث.
(شماریات) **حئی پیمائی اس سائنس کو کہتے ہیں جس میں ایک جانب حیاتی مظہر کی درست پیمائش ہو اور دوسری طرف اس پیمائش کے لیے معتبر اور سلجھے ہوئے ریاضیاتی تجربے ہوں اور یہ حیاتیات کی ان جاندار چیزوں سے تعلق رکھتی ہے جن کو گن کر ان کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے** ، (انگ : بایومیٹری - **Biometry**) (ماخوذ : اطلاقی شماریات ، ۱۰۴). [حئی + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

حَیّ (فت ح ، شد ی) صف.
۱. **زندہ ، جیتا.** مگر جو شخص حی و قائم و زندہ موجود ہو ، اپنا دل تو اس کے حالات قلمبند کرنے کو گوارا نہیں کرتا. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ) ، ۱ : ۶). ۲. **اللہ کا ایک صفاتی نام.**

تُنہیں حی ہور توبخ ستار ہے تُنہیں نمی ہور توبخ غفار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱). اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے قدیم ہے اور اپنی حیات سے حیّ. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۰). محمد رسول اللہ صلعم کے دو جانشین عین حالت نماز میں زخم کھا کر گرتے ہیں مگر مقتدیوں کی صف اس حیّ و باقی کے سامنے کھڑی ہو کر ہر فانی و میت ہستی کی محبت سے بے نیاز رہتی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۵۴۵). دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے اسما حی ، علیم ، سمیع اور بصیر ... سورج اور چاند کی شکل میں میرے لئے صورت پذیر ہو گئے ہیں. (۱۹۶۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۹۵). ۳. خاندان ، **قبیلہ ؛ عرب کے ایک چھوٹے قبیلے کا نام** (جو لیلیٰ و مجنوں کی نسبت سے مشہور ہے).

نجد میں پہنچا جو میں مجنوں کے سر پر وقت نزع
جانب حی کچھ اشاروں سے بتا کر رہ گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور)، ۶۷).

شاہد حی کا بھی اس پردہ میں پردا رہ جائے
قیس کہتا تھا مبارک مجھے عریانی ہو

(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۱۰۰). [ع : (ح ی ی)].

ـــ العَالَم (ـــ شد ی بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ل) امذ ، امث.
(طب ؛ نباتیات) **سدا بہار (ایک قسم کا پودہ جو دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے).** حی العالم ایک گھاس مشہور ہے کہتے ہیں کہ رتیلا کے کاٹے پر لگانے سے نہایت نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۳). [حیّ + رک : ال (۱) + عالم (رک)].

ـــ القَائِم (ـــ شدی بضم ، غم ا ، سک ل ، کس ء) صف.
۱. **زندہ ، صحیح سلامت.** فضل الٰہیٰ سے صاحبقران حی القائم ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۹۷۶). مکان مقدس کا تذکرہ ... کیا جاتا ہے جیسے حی القائم ذی مرتبت انسان کا کیا جائے. (۱۹۲۸ ، طنزیات و مقالات ، ۵۰). ۲. (شرع) **وارث ، پس ماندہ (شریعت اسلامی کے اعتبار سے مرنے والے کا صحیح وارث).** اس مقدمہ میں شخص حی القائم بیوہ ہے. (۱۸۹۲ ، اصول نظائر شرع محمدی ، ۵۰۶). [حی + رک : ال (۱) + قائم (رک)].

ـــ القَائِم وَرَثَہ (ـــ شد ی بضم ، غم ا ، سک ل ، کس ء ، فت و ، ر ، ث) امذ ؛ ج.
(قانون) **وارثان پس ماندہ** (اردو قانونی ڈکشنری). [حیّ + رک : ال (۱) + قائم (رک) + وَرَثَہ (رک)].

ـــ القَیُّوم (ـــ شد ی بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، شد ی ، و مع) صف.
ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ، اللہ تعالیٰ. اس حی القیوم کی حمد و ثنا کی جس کی سلطنت ابدی اور جس کی مملکت پشت در پشت ہے. (۱۸۹۰ ، کتاب مقدس ، ۶۳۷).

رو بہ قبلہ ہیں مصلّے پہ جناب کلثوم
رو کے کہتی تھیں کہ اے قادر و حی القیوم

(۱۹۶۵ ، آئین وفا ، ۹۶). [حی + رک : ال (۱) + قیوم (رک)].

ـــ لایمُوت (ـــ فت ی ، و مع) صف.
زندہ جاوید ، غیرفانی ؛ اللہ تعالیٰ ہم اس کو حی لایموت کہتے ہیں۔ (۱۸۴۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۲۳).

دیکھو شکست شرع یہ اچھا نہیں سکوت
نازل نہ ہو کہیں غضبِ حیٔ لایموت

(۱۹۱۵ ، فردوس تخیل ، ۱۱۲). [حی + ع : لا - نہیں + یموت مرتا ہے یا مرے].

ـــ و قائم (ـــ و مج ، کس ء) صف.
رک : حی القائم معنی نمبر۱.

رہیں اوّل تو حیّ و قائم آپ
سایہ گستر ہوں ہم پہ دائم آپ

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۱۹). یہ ہماری خوش بختی ہے کہ خالی سے لے کر اقبال تک مکتب کی تعلیم کے اثرات حی و قائم ہیں (۱۹۶۳ ، الداز نظر ، ۱۵۹). [حی + و (حرف عطف) + قائم (رک)].

ـــ و قیُّوم (ـــ و مج ، فت ق ، شد ی ، و مع) صف.
رک : حی القیوم. صرف خدائے حیّ و قوم کی ذات ہی اس قابل ہے کہ اسے سجدہ کیا جائے (۱۹۶۰ ، کلکدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۵۳۱). [حیّ + و (حرف عطف) + قیوم (رک)].

حَیَّ (فت ح ، شد ی بفت) امذ.
آؤ ، جلدی کرو (المنجد ، اسٹین گاس). [ع : (ح ی ی)].

ـــ عَلَی الصَّلوٰۃ (ـــ فت ع ، ل ، غم ی ، ال ، شد ص بفت ، ا بشکل و) فقرہ؛امذ.
نماز کے لیے آؤ (اذان و اقامت کا جزو). حیّ علی الصلوٰۃ جب کہے تو داہنی طرف سونھہ پھیرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۹۱). حی علی الصلوٰۃ آؤ نماز کے لیے. (؟ ، تعلیم الاسلام ، ۱ : ۱۳). [حیّ + علیٰ (حرف جار) + رک : ال (۱) + صلوٰۃ (رک)].

ـــ عَلَی الفَلاح (ـــ فت ع ، ل ، غم ی ، ا ، سک ل ، فت ف) فقرہ؛امذ.
کامیابی کی طرف آؤ (اذان اور اقامت کا جزو). جب حیّ علی الفلاح کہے تو بائیں طرف سونھہ پھیرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۹۱). تکبیر میں حیّ علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے. (؟ ، تعلیم الاسلام ، ۱ : ۱۵). [حیّ + علیٰ (حرف جار) + رک : ال (۱) + فلاح (رک)].

حے (ی مج) امث.
حرف «ح» کا اردو تلفظ.

یاد آتا ہے وہ حرفوں کا اٹھانا اب تک
جیم کے پیٹ میں اک نکتہ ہے اور خالی حے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۶).

حے حکومت کی جب بھال نہ رہی حنفی تقی بھی معطل ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۹). [ع : «حاء» کا اماله].

حَیا (فت ح) امث.
شرم ، حجاب ، لاج ، غیرت. صدق ، عدل ، حیا ، شجاعت ، عنایت ، یو صدق کا پیجامہ ، عدل کا جامہ ، حیا کا کمربند ، شجاعت کا دستار ، عنایت کا دوپٹہ اڑا کر میرے معشوق کوں لیاؤ (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۲۵).

تیسرے عثمان سند حیا کے
چوتھے ہیں علی ولی خدا کے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳).

حیا مطلق نہ غارت ہے کسو کو
نہ بہرہ کچھ مروت سے کسو کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۳). ہندوستان میں حیا کے سبب سے عورت اپنی پسند سے خاوند نہیں کرتی ... دشواریاں واقع ہوتی ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۶).

سوچتے ہیں اسے کس نام سے منسوب کریں
رنگ آتا ہے جو اس رخ پہ حیا سے پہلے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۳۱). [ع : (ح ی ی)].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
بےشرم بنا دینا ، بےغیرت کر دینا.

کہتے ہیں جس کو شرم و حیا ننگ و نام آہ
وہ سب حیا و شرم اٹھاتی ہے مفلسی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶).

ـــ اُڑانا محاورہ.
بےشرم ہونا یا کرنا ، بےغیرت ہونا یا کرنا ، شرم و لحاظ ختم کرنا.

کچھ فائدہ نہیں ہے نصیحت کا اب ہری
ناصح حیا میں عشق میں اپنی اڑا چکا

(۱۷۳۸ ، تاباں (دوناباب زمانہ بیاضیں ، ۵۳).

جاتے یار اوڑا دی ہماری آہوں نے
ہوا کچھ ایسی چلی پردۂ حجاب گرے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۴).

ـــ آنا محاورہ.
شرم آنا ، غیرت آنا ، ندامت ہونا.

کہتے ہوئے ساقی سے حیا آتی ہے ورنہ
ہے یوں کہ مجھے دُردِ تہ جام بہت ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۵).

پہلے تو میری یاد سے آئی حیا انھیں
پھر آئنے میں چوم لیا اپنے آپ کو

(۱۹۶۶ ، شکیب جلالی ، روشنی اے روشنی ، ۳۱).

ـــ آنکھوں سے دھو ڈالنا محاورہ.
بےباک ہو جانا ، بےشرم ہو جانا ، نڈر ہو جانا ، شوخ چشم ہو جانا.

کس و ناکس پر اب فقرے تمھارے خوب چلتے ہیں
حیا آنکھوں نے دھو ڈالی اشارے خوب چلتے ہیں

(۱۸۹۲ ، مسرور (نوراللغات).

---دار صف.
غیرت مند ، لحاظ والا ، شرمیلا. برائے مکان کی حیادار بی بی کی تو عمر بیتی تھی ... کپڑے بنانے کی خواہش میں روٹھی ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۵۷). [حیا + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دار کی مُشکِل ہے مقولہ.
حیادار کو اپنی شرم و حیا قائم رکھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں (فیلن).

---دار کے لیے ایک چُلّو کافی ہے فقرہ.
غیرت دلانے کے لیے کہتے ہیں. انسوں نے بتا کہ کیا؟ چلو اب ہم تم کمرہ خالی کر دیں جس کا جی چاہے بیٹھے جس کا جی چاہے جائے حیادار کے لئے ایک چلو کافی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات).

---دوست (---و مج ، سک س) صف.
رک : حیادار.

مدارا ترک مت کر اے حیا دوست
مدارا ہے حصارِ آشنائی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۳). [حیا + دوست (رک)].

---ساز صف.
حیا کوش ، شرمیلا.

نہ تو غمزے کا نہ کچھ ناز کا دیوانہ ہوں
میں فقط چشم حیا ساز کا دیوانہ ہوں

(۱۸۳۹ ، اسیر (کرار علی) ، د ، ۹۹). [حیا + ف : ساز ، ساختن = بنانا].

---کَرنا ف م.
شرم کرنا ، شرم محسوس کرنا ، شرمانا.

اُس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے
بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۴). چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں حیا کرنا ، عطر لگانا ، مسواک کرنا ، نکاح کرنا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۹).

---کُشتہ (---ضم ک ، سک ش ، فت ت) صف.
شرم و حیا کرنے والا ، حیا کا مارا ، بہت شرمیلا (ماخوذ : پلیٹس). [حیا + ف : کشتہ ، کُشتن = مار ڈالنا].

---کوش (---و مج) صف.
حیا کرنے والا ، شرم کرنے والا. غزل ... بڑی حیا کوش و نفاست پسند ، پرتکلف ، و پراسرار ، بے محابہ نہیں رفتہ رفتہ کھلتی ہے. (۱۹۸۳ ، نیا اور پرانا ادب ، ۱۹۳). [حیا + ف : کوش ، کوشیدن = کوشش کرنا].

---کوشی (---و مج) امث.
حیا کرنے کی کیفیت ، شرمیلا پن. اس کے لب و لہجہ میں حیا کوشی اور شرمیلا پن کا عنصر نہایت قوی ہے. (۱۹۶۴ ، تحقیق و تنقید ، ۲۳۳). [حیا + کوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی پُتْلی (---ضم پ ، سک ت) امث.
نہایت شرمیلی.

ایک بالکل حیا کی پتلی تھی
دوسری میں بلا کی شوخی تھی

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۰۶).

---کھڑی کَرنا محاورہ (شاذ).
پردہ کھینچنا ، (کسی چیز سے) درمیان میں آڑ بنا دینا. دوکان کے اندرونی حصے میں دیوار کی حیا کھڑی کر کے ... دو غسلخانے بنا دیے جاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، جنوری ، ۲۱).

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
رک : حیادار (پلیٹس). [حیا + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

---ناک صف.
رک : حیادار.

شکوہ ہے دُزدِ حنا سے مجھے اپنے خون کا
اوس حیا ناک نے کیوں مجھ سے چرائیں آنکھیں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۹۱). [حیا + ف : ناک ، لاحقۂ صفت].

---نگار (---کس ن) صف.
شرمیلا ، باحیا.

جو ، اُن میں لڑکیاں بھی کئی تھیں حیا نگار
جادو پہ جادو جب یہ ہوا اُن کو دو چار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۹). [حیا + ف : نگار ، آئینہ ، نقش].

---والا صف.
رک : حیادار (پلیٹس). [حیا + والا ، لاحقۂ فاعلی و صفت].

---والا اَپْنی حیا سے ڈَرا بے حیا نے جانا مُجھ سے ڈَرا کہاوت.
کمینے سے شرافت سے پیش آؤ تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے ڈر گیا (جامع اللغات).

حَیات (فت ح) صف مث حیاۃ. (الف) امث.
۱. **زندگی ، جان (ممات کی ضد).**

انیج تیج لیاپا وو اپنے سنگات
سکندر کے طالع خضر کی حیات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۰). مدار حیات انسانی کا کھانے اپنے پر ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۴۴). اگر جسم کے اعضا ، مختلف چیزوں اور ماحول میں ایک موافقت اور اتحاد عمل پیدا کر دیا جائے تو یہ بات یقینی ہے کہ "حیات" (زندگی) اپنی طبعی مدت کو پہنچ سکے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۰۷). حیات ،

موت کے خلاف پیکار اور حرکت ہی کا نام ہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۲۰۳). ۲. (قدیم) رُوح ، جان.

نکا روئے سیف الملوک سن ہو بات
نکل تو تھی گئی تیوں ہوا اس حیات

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۱). (ب) صف. زندہ ، جیتا ، بقید حیات.

بڑاں بجہ کوں پوچھی کہ اے نیک ذات
رسول خدا ہیں جہاں میں حیات

(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۴).

جو اون کی زباں سے سنی اوس نے بات
ہوا خوش کہ نوّاب ہینگے حیات

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۹). خدا کرے کرنل والنٹین زندہ برقرار ہو ، چند سال پہلے تک تو وہ مغربی جرمنی میں حیات تھا. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۱۳۳). [ع : (ح ی ی)].

---ِ اَبَدی کس صف (---فت ا ، ب) امث.
ہمیشہ کی زندگی.

جب ذکر ہوا طول حیات ابدی کا
وہ بولے مری زلف رسا کو کوئی دیکھے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۹).

کیا لمحۂ فانی تھا کہ مڑ کر بھی نہ دیکھا
دی کتنی ہی آواز حیات ابدی نے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۹). [حیات + ابدی (رک)].

---ِ اِجْتِماعی / اِجْتِماعِیَہ کس صف (---سک ا ، سک ج ، کس ت / کس ا ، سک ج ، کس ت ، ع ، شد ی بفت) امث.
معاشرتی زندگی ، اجتماعی زندگی ، اکٹھے زندگی بسر کرنا. دفتری ہی ۹۹ فی صدی ہندوستانیوں کی حیاۃ عامّہ ، حیاۃ اجتماعی اور اخلاق کو ... برباد و برہم کر رہا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۲۰۰). حیات اجتماعیہ ... ایسے معیار بنانے پر مجبور کر دیتی ہے جس سے معاشرہ استحکام پذیر ہو جائے. (۱۹۸۳ ، بُرِش قلم ، ۱۳۳). [حیات + اجتماعی (رک) / ہ ، لاحقۂ تانیث].

---اَفروز (---فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
زندگی روشن کرنے والا.

خشک ہونٹوں کا تبسم کیا حیات افروز ہے
ساز ہستی جس سے گونج اٹھے یہ ایسا سوز ہے

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۵). [حیات + ف : افروز ، افروختن - روشن کرنا].

---اَفروزی (---فت ا ، سک ف ، و مج) امث.
حیات افروز (رک) کا اسم کیفیت ، زندگی کو روشن کرنے کا عمل. تلخ نوائی ... جب ذوق نغمہ کی افزائش حیات افروزی کا سبب بن جائے تو وہ عیب نہیں ہوتی. (۱۹۷۴ ، نیا اور پرانا ادب ، ۱۸۵). [حیات + افروز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفزا (---فت ا ، سک ف) صف.
زندگی بڑھانے والا ، عمر میں اضافہ کرنے والا ، جان تازہ کرنے والا ، تازگی دینے والا.

شعر میں کچھ رس نہیں آواز میں کچھ جس نہیں
سازِ فطرت کی حیات افزا کروں کو چھین لو

(۱۹۴۲ ، روح کائنات ، ۱۱۹). [حیات + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا].

---ُ النَّبی (---ضم ت ، غم ا ل ، شد ن بفت) امذ.
(مسلمانوں کے ایک فرقے کے عقیدے کے مطابق) آنحضرت صلعم وصال کے بعد بھی جسم کے ساتھ زندہ ہیں.

جو بسمل ہے تجھ غم کی شمشیر کا
اور جم جم جیا یا حیات النبی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۱ : ۳۵۲).

آپ کو کہتے ہیں حیات النبیؐ   رحمت عالم ہیں فقط آپ ہی

(۱۹۲۵ ، نیستاں ، ۲۱). [حیات + رک : ال (۱) + نبی (رک)].

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
زندگی دینے والا ، زندہ کرنے والا.

حیات بخش ہے تیرے چمن کا ہر اک گل
ہر ایک نہر ہے اس کی جدا سقا اور ہی

(۱۷۳۱ ، شا ترنالجی ، ۱ : ۲۹۸). بانی کا جو چشمہ ابلا ، وہ ان کے لیے حیات بخش ثابت ہوا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۰۹). مجنوں صاحب ... ایسے ادب کی تخلیق پر زور دیتے ہیں جو زندگی کو حیات بخش بنائے. (۱۹۸۵ ، بہ صورت گر کچھ خوابوں کے ، ۷۰). [حیات + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا ، دینا].

---بَخْشی (---فت ب ، سک خ) امث.
حیات بخش (رک) کا اسم کیفیت ، زندگی بخشنے یا دینے کا عمل. تخیلات تکمیل ، زندگی اور حیات بخشی ، یہ وہ محاسن ہیں جو فنون لطیفہ کو عیوب اور انبساط آفریں بناتے ہیں. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۹). [حیات + بخش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ بَعْدُ الْمَمات / اَلْمَوت کس امذ (---فت ب ، سک ع ، فت د ، غم ا ، سک ل ، فت م / غم ا ، سک ل ، و لین) امث.
مرنے کے بعد کی زندگی. جس کو ... اگلے لمحے کی بھی خبر نہ ہو وہ حیات بعد الممات میں راضی ذلیل کرنے کیا جاتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۴). اصولاً ... حیات بعد الموت کو بھی اسی میں داخل کیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید ، ۱ : ۳۳۹). حیات بعد الممات ، جنت و جہنم اور جزا و سزا کے اسلامی تصورات سے آگہی کے بغیر «طربیہ خداوندی» کا وجود میں آنا ناممکن تھا. (۱۹۶۳ ، انداز نظر ، ۸۳). [حیات + بعد (رک) + رک : ال (۱) + ممات (رک) / موت (رک)].

---بھاری ہونا محاورہ.
زندگی و بال ہونا ، زندگی بار ہونا (مہذب اللغات).

---ِ تازَہ کس صف (---فت ز) امث.
نئی زندگی.

تھوں میں دل کی جہاں کوئی واردات ہوئی
حیات تازہ سے لبریز کائنات ہوئی
(١٩٥٩ء ، گل نغمہ ، فراق ، ٣٣) ۔ [حیات + تازہ (رک)] ۔

ـــ تازہ پانا محاورہ۔
بیماری سے اچھا ہونا ، کسی عزیز سے ملنا (جامع اللغات)۔

ـــ ثانِیَہ کس صف (ـــ کس ن ، فت ی) امث۔
مرنے کے بعد کی زندگی ، حیات بعدالموت ؛ نئی زندگی ، نشأۃ ثانیہ۔
موت کے بعد کی کیفیت اور صورت سے کوئی الگ صورت اور کیفیت ہو کہ جس کا نام حیات ثانیہ رکھا گیا ہے۔ (١٩٣٢ء ، سیرۃ النبی ، ٤ : ٧٠٧)۔ اسلامی ملکوں میں تحریکِ حیات ثانیہ میں اس نے بہت امداد دی۔ (١٩٦٩ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ١٠٣)۔ [حیات + ثانیہ (رک)]۔

ـــ جاوِداں کس صف (ـــ کس و) امث۔
رک : حیاتِ ابدی۔

سچ تو یہ ہے عشق ایک ایسا درد لطف انگیز ہے
بے اس کے بالکل ہیچ ہے ، گر ہو حیات جاوداں
(١٩١٣ء ، نقوش مانی ، ٨)۔
جاں قربانِ حیات جاوداں کر دیں گے ہم
اس زمیں کو دے کے وقعت آسماں کر دیں گے ہم
(١٩٨١ء ، شہادت ، ٣٧)۔ [حیات + جاوداں (رک)]۔

ـــ جاوِدانی کس صف (ـــ کس و) امث۔
رک : حیاتِ ابدی۔ طرزبیان کی جدت نے ... بعض کو حیات جاودانی بخشی۔ (١٩٦٣ء ، تحقیق و تنقید ، ٢٠٣)۔ [حیات + جاودانی (رک)]۔

ـــ جاوید کس صف (ـــ ی مج) امث۔
رک : حیاتِ ابدی۔ میں نے کہا کہ بادشاہ کی حیات جاوید اور دوام کے لئے دعا کی جائے۔ (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٢٨٠)۔ جہاد کرنے والوں کو موت پر فتح دے کر حیات جاوید ... سے بہرہ ور کیا گیا۔ (١٩٨٦ء ، برش قلم ، ٧٢)۔ [حیات + جاوید (رک)]۔

ـــ جَرِیدَہ کس امذ (ـــ فت ج ، ی مع ، فت د) امث۔
تنہا زندگی۔ اب بشرط حیات جریدہ بعد برسات جاؤں گا۔ (١٨٦٦ء ، خطوط غالب ، ٢٨٨)۔ [حیات + جریدہ (رک)]۔

ـــ خِضَر کس اضا (ـــ کس خ ، فت ض) امث۔
حضرت خضر کی زندگی ؛ لمبی عُمر ، طویل زندگی۔

جو ملے حیاتِ خضر مجھے اور اسے میں صرف ثنا کروں
ترا شکر پھر بھی ادا نہ ہو ترا شکر کیسے ادا کروں
(١٩٨٣ء ، الحمد ، ٦٢)۔ [حیات + خضر (رک)]۔

ـــ خیز (ـــ ی مج) صف۔
زندگی کو اُبھارنے والا ، زندگی کی توانائی پیدا کرنے والا ، جان ڈالنے والا۔ درد کے کلام کا قالب و لہجہ بڑا حیات خیز ہے۔ (١٩٥٧ء ، تحقیق و تنقید ، ٣٨)۔ [حیات + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، اٹھانا]۔

ـــ خیزی (ـــ ی مج) امث۔
حیات خیز (رک) کا اسم کیفیت ، نئی زندگی دینے یا جان ڈالنے کا **عمل۔** وہ (فراق) اسے (غم کو) حیات خیزی کا سبب جانتا ہے۔ (١٩٥٣ء ، تحقیق و تنقید ، ٨٠)۔ [حیات + خیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ دار صف۔
جاندار۔ کل حیات دار کی بقا کے لئے پانی درکار ہے۔ (١٨٩١ء ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ٩٧)۔ [حیات + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ شاعِرَہ کس صف (ـــ کس ع ، فت ر) امث۔
احساس یا شعور کی زندگی۔ ہم حیات شاعرہ کی ابتدا کا مشاہدہ تو کر ہی نہیں سکتے۔ (١٩٣١ء ، نفسیاتی اصول ، ٣٢)۔ [حیات + شاعر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ طَیِّبَہ کس صف (ـــ فت ط ، شد ی بکس ، فت ب) امث۔
پاک زندگی ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی (بطور تعظیم)۔
جہاں اعلانِ نبوت فرمایا حیات طیبہ کے (٥٣) ترپن سال گزرے۔ (١٩٧٩ء ، مرحبا الحاج ، ٤٠)۔ [حیات + طیب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث]۔

ـــ عامَّہ کس صف (ـــ شد م بفت) امث۔
عام زندگی ، روزمرہ کی زندگی۔ یہ دفتری بین ۱۹ ویں صدی ہندوستانیوں کی حیاۃ عامہ ... کو برباد و برہم کر رہا ہے۔ (١٩٣٣ء ، زندگی ، ملازموں ، ٢٠٨)۔ [حیات + عام (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث]۔

ـــ قانُونی کس صف (ـــ و مع) امث۔
قانونی وجود ، قانونی تسلسل ، باضابطہ زندگی۔ اگر کوئی رواج ... پھیلا ہوا ہو مگر تسلسل غائب ہو تو اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ اس رواج کو حیات قانونی حاصل نہ تھی۔ (١٩٣١ء ، قانون و رواج ہنود ، ١ : ٧٣)۔ [حیات + قانون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ کاٹْنا محاورہ۔
جینا ، زندگی گزارنا۔ ہیں کھانے پر حیات کاٹتے تھے۔ (١٨٦٥ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ٩٠)۔

ـــ کَٹْنا محاورہ۔
زندگی گزارنا ، عُمر بسر ہونا۔

کیا کہیے کٹی حیات فانی کیسی
آئی تھی بلا نے ناگہانی کیسی
(١٩٣٥ء ، روح کائنات ، ٥٢)۔

ـــ کُش (ـــ ضم ک) صف۔
مُہلک ، قاتل ، زندگی ختم کرنے والا۔ اقبال پہلے شاعر ہیں جنہوں

نے ... روح فرسا اور حیات کش فلسفہ کو باطل ٹھہرایا. (١٩٥٣ ، تحقیق و تنقید ، ٨١). [حیات + کُش ، کُشتن - مار ڈالنا].

---- کیمیائی جینیات (---ی مع ، کس م ، ی مع ، کس ن) امث.
زندہ عضویوں میں واقع ہونے والے کیمیائی تعاملات کے لحاظ سے جانداروں کے تناسل و توارث کا علم (انگ: Biochemical Genetics). اس فصلے کی ایک جنس نیورو سپورا کو حیات کیمیائی جینیات کے مطالعے میں بکثرت استعمال کیا گیا ہے. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٢٠١). [حیات + کیمیاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + انگ : جین Gene + یات ، لاحقۂ جمع].

---- کیمیائی زَوائِد (---ی مع ، کس م ، فت ز ، ب) امذ.
زندہ عضویوں میں واقع ہونے والے کیمیائی تعاملات سے متعلق تغیّر یا منقلب (عضویہ). عموماً ایسے حیات کیمیائی زوائد وقت واحد میں ایک تحولی مادے کے لیے نامکمل رہتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٣٨٢). [حیات + کیمیاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + زوائد (رک)].

---- کیمیائی عَمَلِیّات (---ی مع ، کس م ، فت ع ، م ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
زندہ عضویوں میں واقع ہونے والے کیمیائی تعاملات کے سلسلے (انگ: Bio-chemical Processes). خورد نامیے حیات کیمیائی عملیات کے ذریعے مختلف اقسام کے خامرے بناتے ہیں. (١٩٦٧ ، ترابی خورد حیاتیات ، ٣). [حیات + کیمیاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + عملیت (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---- کیمیائی عَوامِل (---ی مع ، کس م ، فت ع ، کس م) امذ.
زندہ عضویوں میں واقع ہونے والے کیمیائی تعاملات کے عوامل. یہ بہ نسبت نائسیریا کے حیات کیمیائی عوامل میں کافی حصہ لیتے ہیں. یہ نایوایلس جراثیم ہیں ... بیماریاں پیدا کرتے ہیں (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٧٧). [حیات + کیمیاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + عوامل (رک)].

---- مُسْتَعار کس صف (---ضم م ، سکس ، فت ت) امث.
مانگی ہوئی زندگی ، چند روزہ زندگی ، عمر فانی. میں بہت جلد دیار معشوق کو جانے والا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ بشرط حیات مستعار آپ کی خدمت میں عنقریب آنے والا ہوں. (١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ٣). اگر مجھے حیات مستعار کی بقیہ گھڑیاں وقف کر دینے کا سامان میسر آئے تو میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم کے ان نوٹوں سے بہتر میں کوئی پیشکش مسلمانان عالم کو نہیں کر سکتا. (١٩٣٥ ، اقبال نامہ ، ١ : ٣٥٧). انسان کا مقدر یہی ہے کہ وہ اس حیات مستعار کو بامقصد بنانے کے لیے جد و جہد کرتا رہے. (١٩٨٣ ، گرد راہ ، ٣٠٠). [حیات + مستعار (رک)].

---- مَعْنَوی کس صف (---فت م ، سکع ، فت ن بزیر سکن) امث.
(تصوف) دل کو عشق معشوق حقیقی میں زندہ رکھنے کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ١٠٩). [حیات + معنوی (رک)].

---- نامَہ (---فت م) امذ.
زندگی کے کوائف پر مشتمل تحریر ، حالات زندگی ؛ زندہ موجود ہونے کی تصدیقی تحریر معروف معتبر اشخاص کا دستخطی حیات نامہ پیش کر کے الونس رخصت حاصل کر سکتا ہے. (١٩٢٣ ، اصول تنقیح مسابات ، ٩٥). اب دیکھئے کہ ریڑھ دار جانوروں کا حیات نامہ ہمارے پاس موجود ہے. (١٩٨٠ ، مکالمات سائنس ، ٧٩). [حیات + نامہ (رک)].

---- نَو کس صف (---و لین) امث.
نئی زندگی ، حیات تازہ. طاغوتی طاقت کا استیلاء ، فرد اور معاشرے دونوں کے لیے پیغام موت ہے اور اس کے خلاف جہاد حیات نو کا پیغام. (١٩٨١ ، افکار و اذکار ، ٩١). [حیات + نو (رک)].

---- و مَمات (---و مع ، فت م) امث.
زندگی اور موت ، عروج و زوال.

اسی کے ہاتھ حیات و ممات ہے سب کی
حقیقتاً ہے مسیا حکم کرد گار میں روح

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٥١). رومہ کی شہنشاہیوں کی حیات و ممات کا بغور مطالعہ کرنے سے اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں. (١٩٥٧ ، بادشاہ (ترجمہ) ، ٤٣). ان علوم سے میرا تھوڑا بہت علاقہ رہا ہے جو ... ثقافتوں کی حیات و ممات اور سیاست کے اتار چڑھاؤ سے تعلق رکھتے ہیں. (١٩٨١ ، افکار و اذکار ، ٦٦). [حیات + و (حرف عطف) + ممات (رک)].

حَیّات (فت ح ، شد ی) امذ.
حیّہ (رک) کی جمع.
سانپ کی ہیں ہزارہا قسمیں اور عرب کہتے ہیں انھیں حیّات (١٩١٩ ، سائنس و فلسفہ ، ٣١). چپٹے اور بے شکم کیڑے ، لمبے کیڑے حیّات یا کینچوے کہلاتے ہیں. (١٩٦٠ ، مبادی سمحیات ، ٢٠٣). [ع : حیّہ + ات ، لاحقۂ جمع].

حیاتی (فت ح) (الف) صف.
حیات سے منسوب یا متعلق ، زندہ اجسام سے متعلق ، عضوی. عصبیت اور چیز ہے اور تعصب اور چیز ہے ، عصبیت کی جڑ حیاتی ہے اور تعصب کی نفسیاتی. (١٩٣٧ ، اقبال نامہ ، ٢ : ٢٣٠). حیاتی توانائی کے مقابلے میں جمادانی توانائی بہت سستی پڑتی ہے. (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ٥٩). (ب) امث.
زندگی ، جان ، حیات (قدیم).

جو بچھل کے کل لکھ کر کوں ہر بند بھیجے جوں
خبر اوسکی حیاتی کی دو دنکوں پھر لیکر آئی

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٩٠).

جنم جگ میں کوئی رہنے آیا نہیں
جو قایم حیاتی کو لایا نہیں

(١٧٣٦ ، قصہ فغفور چین ، ٣٥). حاتم نے کہا ، اے یارو اگر میری حیاتی باقی ہے تو کوئی مار نہیں سکتا ہے. (١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدری ، ٥٨). [حیات + ی ، لاحقۂ نسبت / زائد].

---پٹا (---فت پ ، شد ٹ) امذ.
ایسا پٹا (ٹھیکے ، اجارے یا تحویل کی دستاویز یا اجازت نامہ) جو زندگی بھر کے لیے دیا جائے (ماخوذ : پلیٹس).
[حیاتی + پٹا (رک)].

---دینا ف م.
زندگی دینا ، حیات بخشنا ، زندہ رکھنا.

وہی نابود سوں سب کوں کرے بود
کرے سب کوں حیاتی دے کے خوشنود

(٦٩٧، ، یوسف زلیخا ، امین ، ٢). اللہ حیاتی دے بڑے سچے اور بیبے بیٹے ہیں. (١٩٨٣ ، خانہ بدوش ، ١٣١).

---زندگی (---کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
جسمانی یا عضوی زندگی. طبی سماجی کارکن ایسے مریضوں کی انا کو اپنی یا دوسروں کی جذباتی یا حیاتی زندگی سے عملی مثالیں دے دے کر تقویت پہنچاتا ہے. (١٩٦٩ ، طبی سماجی بہبود ، ٤٢). [حیاتی + زندگی (رک)].

---شماریات (---ضم ش ، کس ر) امث.
وہ علم جو آبادی کی ہیئت و تعداد میں تبدیلی کے عناصر و عوامل کے متعلق اعداد و شمار کو جمع کرنے اور تجزیہ وغیرہ کرنے سے متعلق ہے. پس حیاتی شماریات کا تعلق آبادیات ... سے ہے. (١٩٦٨ ، اطلاقی شماریات ، ١٣١). [حیاتی + شمار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

---طبیعیات (---فت ط ، ی مع ، کس ع ، شد ی) امث.
حیاتیات کا مطالعہ کرنے کے لیے طبیعیات کا اطلاق ، حیاتیاتی مظاہر پر طبیعیاتی قوانین کے اطلاق کا علم (انگ: Biophysics).
حیاتی طبیعیات کا مطلوب و مقصود ریاضی کی مساواتوں کا انضباط ہے. (١٩٨١ ، جدید سائنس ، ٥٢). [حیاتی + طبیعیات (رک)].

---عمل (---فت ع ، م) امذ.
زندگی کا عمل. یہ اختلافات ان پہلوں کو «پہل» (جوہر) کے حیاتی عمل کے تابع کرتے ہیں. (١٩٧٦ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ٢٥٣). [حیاتی + عمل (رک)].

---کیمیا (---ی مع ، کس م) امث.
زندہ عضویوں یا نامیوں میں واقع ہونے والے کیمیائی تعاملات کا مطالعہ (انگ: Biochemistry). ایسے مسائل کی تحقیق کے لیے جو جینیاتی اور حیاتی کیمیا (Biochemical) سے تعلق رکھتے ہیں. (١٩٧١ ، جینیات ، ٣٨٧). [حیاتی + کیمیا (رک)].

---کیمیائی (---ی مع ، کس م) صف.
حیاتی کیمیا (رک) سے منسوب یا متعلق. حیاتی کیمیائی طریقوں سے ... گروہوں میں رکھے جانے والے چوہوں کے نزد کلوی غدود ... ہارمون خون میں داخل کرنا شروع کر دیتے ہیں. (١٩٧٣ ، حیوانی کردار ، ٣٨). [حیاتی + کیمیاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---مظہر (---فت م ، سک ظ ، فت ہ) امذ.
(حنی پیمائی) حیات کی محسوس شکل. حنی پیمائی جس میں ایک جانب حیاتی مظہر کی درست پیمائش ہو اور دوسری جانب اس پیمائش کے لیے معتبر اور سلجھے ہوئے ریاضیاتی تجربے ہوں. (١٩٦٨ ، اطلاقی شماریات ، ١٣٠). [حیاتی + مظہر (رک)].

---میں م ف.
رک : حیات میں ، زندگی میں.

اپس کی حیاتی میں او شہریار کیا ہے منو چہر کو خواستگار

(١٦٨٢ ، مثنوی رضوان شاہ روح افزا ، ٨٢). اس ترکیب سوں اپنے تن کی حیاتی میں حاصل کرنا واجب و لازم ہے. (١٧٣١ ، ارشاد السالکین (ق) ، ٦). مجھ کو دیکھو ساری حیاتی میں دو دفعہ بیمار ہویا ہوں. (١٩٨٠ ، وارث ، ٩٥).

---وظیفہ (---فت و ، ی مع ، فت ف) امذ.
(ہندو) روح (پران). تمام حواس باہر نکل جانے میں حیاتی وظیفے (پران) کی پیروی کرتے ہیں. (١٩٤٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ١ : ٨١). [حیاتی + وظیفہ (رک)].

حیاتیات (فت ح ، کس ت ، شد ی نیز بلا تشدید) امث.
وہ علم جس کا تعلق اجسام نامیہ یا جانداروں کی زندگی سے ہے. اس میں پودوں اور جانوروں کی زندگی اور نشو و نما کا مطالعہ کیا جاتا ہے ، علم الحیات (انگ: بیالوجی Biologi). ممکن تھا کہ اس موقع پر ناظرین کو حیاتیات کے اس مشہور قانون کی یاد دلائی جاتی ، جس سے علم حیوانات کا ہر ابجد خواں واقف ہے. (١٩٠٥ ، فلسفۂ اجتماع ، ٨٥). جغرافیہ مختلف عنوانات کا مجموعہ ہوتا ہے جس میں ارضیات موسمیات اور حیاتیات کے انتخاب سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا ہے. (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ١٠٢). [حیات + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

---دان امذ.
ماہر علم حیاتیات ، علم حیاتیات کا جاننے والا. چند حیاتیات دانوں نے یہ محسوس کیا کہ چمگادڑوں کے لئے سماعت لمس سے اہم ہوتی ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٣٣٣). [حیاتیات + ف : دان ، دانستن - جاننا].

حیاتیاتی (فت ح ، کس ت ، شد ی نیز بلا تشدید) صف.
١. حیاتیات سے منسوب یا متعلق ، حیاتی. حیاتیاتی اعتبار سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ دشواری کا کوئی حل دریافت ہو جائے. (١٩٣٥ ، نفسیات جنون ، ٥٨). حیاتیاتی توانائی کا تعلق زندگی اور اس کی نمو کی ترکیب پذیری سے ہوتا ہے. (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ٨٥). ٢. حیاتیات کا ماہر یا عالم ، حیاتیات دان. ایک نہایت ذہین حیاتیاتی کو میں نے یہ کہتے سنا ہے. (١٩٣٧ ، اصول نفسیات ، ١ : ١٥٠). [حیاتیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تشخیصات (---فت ت ، سک ش ، ی مع) امث.
حیاتیاتی آزمائش ، جانچ پڑتال یا پرکھ. کسی غیر معلوم القوۃ

تجہیز (دوا) کی فعلیت کا مقابلہ ایک معلوم القوۃ تجہیز (معیاری تجہیز) کی فعلیت کے ساتھ کر کے اول الذکر تجہیز کی فعلیت کو معیاری تجہیز کی فعلیت کی وحدِ مقدار کی حیثیت سے ظاہر کیا جا سکتا ہے ، ادویہ وغیرہ کی فعلیت کی ایسی کمّی تعیینات کو حیاتیاتی تعیینات کے نام سے یاد کیا جاتا (۱۹۷۱، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۳۵)۔ [حیاتیاتی + ع : تعیین (م ح س) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

---عمّال (---فت ع ، سک م) امذ.
ایسا حیاتی مادہ جو اس شرح کو تبدیل کرتا ہے جس پر کیمیائی تعامل واقع ہوتا ہے لیکن وہ خود تعامل کے آخر میں غیر متبدل رہتا ہے۔ زیادہ تر پروٹین خامروں کی طرح عمل کرتے ہیں ان کو حیاتیاتی عمّال (Biological Catalyst) بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حیاتیات ، ۷۵)۔ [حیاتیاتی + عمّال (رک)]۔

---طَرِیقَۂِ عِلاج (---فت ط ، ی مع ، فت ق ، کس ع ، ج) امذ.
جراثیم کو کیمیائی مادوں سے ہلاک کرنے کی بجائے دوسرے نامیوں سے حاصل کئے گئے مادوں سے ہلاک کرنے کا طریقہ۔ ان دو نظریوں یعنی کیمیائی طریقۂ علاج اور حیاتیاتی طریقۂ علاج کو ہم کچھ تفصیل سے ذیل میں بیان کریں گے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۵۸)۔ [حیاتیاتی + طریقہ (رک) + علاج (رک)]۔

---عَمَل اَنگیز (---فت ع ، م ، فت ا ، غنہ ، ی مع) صف.
رک : حیاتیاتی عمّال۔ تمام کیمیائی عوامل ... حیاتیاتی عمل انگیزوں (Catalysts) کی موجودگی میں نہایت ہموار طریقے پر جاری رہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۷۴)۔ [حیاتیاتی + عمل + ف : انگیز ، انگیختن = اٹھانا ، تحریک دینا]۔

---قابُو (---و مع) امذ.
رک : حیاتیاتی طریقۂ علاج۔ تحقیق کے دوران ایک اور پہلو بھی ماہرین کی نظر سے گزرا اور وہ یہ پہلو تھا بیماریوں پر حیاتیاتی قابو کا مشاہدہ۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۵۸)۔ [حیاتیاتی + قابو (رک)]۔

--- کیمیوی (---ی مع ، کس م ، فت ی) صف.
حیاتی کیمیا (رک) سے منسوب یا متعلق۔ خلیات کے خط و خال اور جسامت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور اس کو خالص حیاتیاتی کیمیوی اذیت قرار دیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۰)۔ [حیاتیاتی + کیمیوی ـ کیمیائی]۔

---موت (---و لین) امث.
زندہ درگور حالت ، زندگی میں موت کی سی حالت۔ تنزل ، فساد یا انحطاط کے لیے بعض اوقات حیاتیاتی موت ، زندگی میں موت اور زندہ درگور وغیرہ الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۰۰)۔ [حیاتی + موت (رک)]۔

---وَزْن (---فت و ، سک ز) امذ.
جانداروں کا وہ وزن جو مرنے سے پہلے ہو ، زندہ نامیوں کا وزن۔ مختلف نامیوں کی اوسط آبادی اور حیاتیاتی وزن کی ابکڑ اور نباتی نشو و نما کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ۱۳)۔ [حیاتیاتی + وزن (رک)]۔

حَیاتِیَّت (فت ح ، کس ت ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امث.
۱. یہ عقیدہ کہ حیوانی مظاہر ایک غیر مادی روح کے پیدا کردہ ہیں۔ واحدیت سب سے قدیم مابعد الطبیعی نظریات سے ہے اس کا وقوع حیاتیت ... ہیولائیت ایک قسم کی اثنینیت کی صورت میں قدیم نسلوں میں پائی جاتی تھی۔ (۱۹۲۲ ، مقتاح الفلسفہ (ترجمہ) ، ۱۹۷)۔ ۲. روحیت؛ یہ نظریہ کہ جانداروں کی زندگی طبعی اور کیمیاوی عوامل و تاثرات سے آزاد ایک جوہر سے تعلق رکھتی ہے جسے روح حیوانی کہتے ہیں۔ برگساں نے انیسویں صدی کی سائنس کی میکانکیت کے خلاف قلم اٹھایا اس کے فلسفے کو حیاتیت(Vitalism) اور ارتقائیت(Evalutionism) کا نام دیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، عام فکری مغالطے ، ۹۳)۔ [حیات + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

حَیاتِیَتی (فت ح ، کس ت ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) صف.
حیاتیت (رک) سے منسوب یا متعلق۔ اس ... حیاتیاتی اسلوب فکر سے ٹیلیسواس اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مادی اجسام کا زندہ ہونا ان کے باہمی تعامل کے لئے شرط لازم ہے۔ (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۹)۔ [حیاتیت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

حَیاتِین (فت ح ، ی مع) امذ.
وہ نامیاتی بنیادی اجزا یا مددگار غذائی عناصر جو اکثر حیوانی اور نباتی غذاؤں میں پائے جاتے ہیں اور صحت کے لیے ضروری ہوتے ہیں ، وٹامن۔ پودے اس مادے سے جو کہ ان کی سبز پتیاں ہوا سے یا ان کی جڑیں زمین سے حاصل کرتی ہیں پروٹین، چربی ، کاربوہائیڈریٹ اور حیاتین تیار کرتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، ہماری غذا ، ۵)۔ پھل ... حیاتین کی شکل میں سیدھے خون کی شریانوں میں اترتے جا رہے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، باگھ ، ۲۵۱)۔ [حیات + ین ، انگ : In یا ف : ین ، لاحقۂ صفت]۔

---اَلِف (---فت ا ، کس ل) امذ.
یہ حیاتین مچھلی کے جگر ، انڈے ، دودھ ، کچھ بعض سبزیوں اور ترکاریوں اور بعض پھلوں میں پایا جاتا ہے ، وٹامن اے۔ مرغیوں کو تین اقسام کا کھانا پیش کیا گیا ایک جس میں حیاتین "الف" اور "د" کثرت سے تھے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۳۴)۔ ایسی غذائیں کھلائی جائیں جن میں حیاتین الف کے اجزا موجود ہوں۔ (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۲۰)۔ [حیاتین + الف (انگ A)]۔

---ای امذ.
یہ حیاتین سبز پتوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے ، وٹامن ای۔ غذا میں الیکٹرولائٹ اور حیاتین ای کی کمی نہ ہونے دی جائے۔ (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۰۸)۔ [حیاتین + ای (انگ E)]۔

ـــــ ب امذ.
یہ اناج کی بھوسیوں ، مونگ پھلی ، خمیر ، سینڈھی ، تازی اور جانوروں کے جگر میں پایا جاتا ہے ، وٹامن بی بہلا روکھی سوکھی دال چپاتی میں سے مل پوری کیونکہ حیاتین ب اخذ کر سکتی ہے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۵۵). حیاتین ب (Vitamin B-omplex) یہ دراصل بہت سے حیاتین کا مرکب ہیں اور پانی میں حل ہو سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۲۲). [حیاتین + ب (انگ: B)].

ـــــ ج امذ.
یہ حیاتین عموماً سبز ترکاریوں اور تازہ رس دار پھلوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے ، وٹامن سی ، ج ، د اور حیاتین کی نہایت اہم حیاتین ہیں جن کی انسان کو خاص ضرورت ہے. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں (ترجمہ) ، ۳۷). [حیاتین + ج (انگ: سی)].

ـــــ د امذ.
یہ حیاتین انڈے ، دودھ ، مکھن ، سبز ترکاریوں ، مچھلی کے جگر وغیرہ میں پایا جاتا ہے ، وٹامن ڈی. مرغیوں کو تین اقسام کا مکھن پیش کیا ... جس میں حیاتین "الف" اور "د" کثرت سے تھی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۰۷). [حیاتین + د (انگ: D)].

ـــــ ک امذ.
وٹامن کے ، یہ حیاتین سبز پتوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے. الف ، ب کا مخلوطہ ، ج ، د اور حیاتین کی نہایت اہم حیاتین ہیں جن کی انسان کو خاص ضرورت ہے. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں (ترجمہ) ، ۳۷). [حیاتین + ک (انگ: K)].

حَیاتِینی (فت ح ، ی مع) صف.
حیاتین (رک) سے منسوب یا متعلق ، حیاتین کا. حیاتینی خامی کی وجہ سے کچھ مخاطی انسجہ کے اوپر بھی نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۲۹). [حیاتین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَیاتِیَّہ (فت ح ، کس ت ، شد ی بفت) صف.
جاندار ، حیات سے متعلق ، حیاتیات سے تعلق رکھنے والا. رواج اور سہولت نے سائنس کو تین بڑے شعبوں میں تقسیم کر دیا ہے یعنی شعبۂ علوم طبیعیہ ، شعبۂ علوم حیاتیہ ، شعبۂ علوم نفسیہ. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۴). حیاتیہ اور غیر حیاتیہ یا بے جان اجسام میں تفریق کی جا سکتی ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۱۰). [حیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَیاکَ اللّٰہ (فت ح ، شد ی ، فت ک ، غم ال ، شد ل بفت) کلمۂ دعائیہ.
اللہ تمہیں زندہ رکھے ، اللہ تمہاری عمر دراز کرے. حیاک اللہ ! میں نے سرسری طور سے اقرار نامہ کو دیکھا اور کچھ امور صاحب کو اس کے متعلق لکھے. (۱۸۹۱ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۲۰). [ع : حیاک - تجھے یا تمہیں زندہ رکھے + اللہ (رک)].

حِیاکَت (کس ح ، فت ک) امث.
کپڑا بننے کا کام یا پیشہ ، جلاہے کا کام. اور بھی بہت سے علم ہیں کہ جس پر امور دنیا کا قوام ہے جیسے فلاحت اور حیاکت اور سیاست وغیرہ. (۱۹۰۶ ، فیض الکریم ، ۹۳). [ع : (ح و ک)].

حَیّال (فت ح ، شد ی) صف.
بڑا حیلہ باز ، بڑا مکار.

ہم شام کے حیّال ہیں ہم فوج کے سردار ہیں
سفاک ہیں قتال ہیں خوں ریز ہیں خوں خوار ہیں

(۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۱۰۲). [ع : (ح و ل)].

حَیّالَہ (فت ح ، شد ی ، فت ل) امث.
بڑی حیلہ باز عورت ، بڑی مکار عورت.

ایک حیالہ واں چلی آئی ایک سر پر بلا لگی آئی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۵۳). [حیّال (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَیائی (فت ح ، ا) صف ؛ امث.
۱. حیا سے منسوب یا متعلق ، ستر سے متعلق. اس شق یا درز (حیائی درز یا فرجہ) کی جانبی حدود بناتے ہیں ، جس میں سبیل اور مجری البول وا ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اعضائیات (ترجمہ) ، ۳۱۳).
۲. شرم ، حجاب.

حیائی چشم ظاہر سے اٹھائی
نزاکت اول شہ دیں سے چھڑائی

(۱۷۹۸ ، بیان (خواجہ احسن اللہ) ، د ، ۹۰). حیوان اور انسان میں حیائی سے تفاوت ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۴۳). [حیاء (رک : حیا) + ی ، لاحقۂ نسبت / لاحقۂ کیفیت یا زائد].

حِیتان (ی مع) امث ؛ ج.
حوت (رک) کی جمع ، مچھلیاں. حیتان ، یعنی مچھلیاں ، حیوانات فقری میں سب سے ادنیٰ درجہ پر ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۹۳). [حوت (رک) کی جمع].

ـــــ **لامِعَہ** کس صف (ـــــ کس م ، فت ع) امث ؛ ج.
مچھلیوں کی ایک قسم جو چمکدار ہوتی ہے. ورقیہ یا حیتان لامعہ (گے نائے ڈی آئی) یعنی چمکدار مچھلیاں: اس صنف کی مچھلیوں کے جسم پر عام طور پر فلس بکثرت ہوتے ہیں ، فلس اکثر ملے اوپر جمع رہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۹۹). [حیتان + لامع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَیث (ی لین) ظرف مکاں.
کہاں ، جہاں ، جہاں کہیں. یہ بھی اسی قبیل میں سے ہے ورنہ وہاں تو قیل ، قال ، حیث ، کان ، اس اور جاں کچھ بھی نہیں. (۱۹۰۳ ، انفاس العارفین ، ۲۶۵). [ع].

حَیث (و) بَحث / بَیث (ی لین (و مع) فت ب ، سک ح / ی لین) امث.
بحث یعنی ، تکرار ، رد و کد. ان مقدمات میں جہاں رقم دینے میں حیث بیث ہو یا ثبوت کسی کے اوپر ہوتا ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جورس

پروڈنس (ترجمہ) ، ۳۰۸). رات حیث بحث میں کٹی لیکن بات کسی طرح میرے حلق سے نیچے نہ اتری تھی. (۱۹۳۴ ، سوانح عمری و سفرنامہ ، حیدر ، ۲۴۵). [حیث (تابع) + بحث (رک) / بیث ، بحث کا بگاڑ ، با رک ؛ حیص بیص].

حَیثیّات (ی لین ، کس ث ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امث.
مرتبے ، **مناصب** ، **حیثیتیں**. حدیث کی کتابوں میں بھی جو بعض حیثیات سے درجہ اعتبار کا رکھتی ہیں ... قرآن مجید کی تفسیر کے لئے خاص ابواب مخصوص ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۳۵). یہ کتاب تمام حیثیات کے لحاظ سے بہت مکمل ہے. (۱۹۴۳ ، نگار ، اگست ، ۵۶). [حیثیت (رک) کی جمع].

حَیثِیّت (ی لین ، کس ث ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امث.
۱. **حالت** ، **وضع** ، **شکل** ، **طرز**. خدام سے پوچھیے کہ کس حیثیت میں سب سے پہلے دیکھا تھا ، پھاٹک کے پاس چپ چاپ کھڑی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۰). میرا مقصد تھا کہ صرف دو خطوط کتابی حیثیت میں شائع کیے جائیں کہ جن میں کہ ادب کی رنگینی ہو. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی (دیباچہ) ، ۱۰). ۲. **صلاحیت** ، **استعداد** ، **لیاقت** ، **خصوصیت**.

بتر حیثیت میں ہوں اوتار میں
بقیں جان توں ہوں وفادار میں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۴). سرسید کی ذات میں ... مختلف الجنس حیثیتیں جمع تھیں. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۹). ۳. **مالی حالت** ، **بساط** ، **مقدرت** ، **آمدنی**. جو کچھ بھی کیجیے ، حیثیت کے موافق اور آمدنی کے لائق. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۴). طبیب کو لازم ہے کہ وہ نذرانہ ، مریض کی حیثیت دیکھ کر قبول کرے ، اپنی حیثیت دیکھ کر نہیں. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۶۷). ۴. **عزّت** ، **شان** ، **مرتبہ** ، **درجہ**.

کئے باج استاد کوئی تربیت   نہ کوئی ہو سکے قابل حیثیت

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۹). وہ اس لفظ ... سے ایسا شخص بتانا چاہتا ہے جو رذیل آدمیوں کی نسبت خاندان میں ، تعلیم میں ، حیثیت میں ، اطوار میں افضل ہو. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۶۰۲). مرحوم کے بڑے لڑکوں نے گھر کی حیثیت دو کوڑی کی کر دی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۱). فراق کے کلام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ حسرت کی عبوری حیثیت سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں. (۱۹۵۳ ، تحلیل و تنقید ، ۷۵). ۵. **حوصلہ** ، **ظرف** (نوراللغات). ۶. **مالیت** ، **دولت** ، **ملکیت** ، **جائداد** (نوراللغات ، جامع اللغات). ۷. **جگہ** ، **خلعت** ، **عہدہ** (اردو قانونی ڈکشنری). [ع].

---بگاڑنا محاورہ.
غریب کر دینا ، **بے عزت کرنا** ، **مرتبہ گھٹانا**. ایسی حالت میں بڑے بڑے جباروں کی حیثیت بگاڑ دینے کا اٹل عزم لے گا. (۱۹۱۲ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۳۱).

---بگڑنا محاورہ.
غریب ہو جانا ، **نام و نمود جاتی رہنا** ، **دیوانہ ہونا** ، **اصلی حالت سے بدتر ہو جانا** (جامع اللغات).

---حِسّی کس صف (--- کس ح ، شد س) امث.
(نفسیات) **احساس کی خاصیت یا حالت**. جس قدر زیادہ قابلیت اطلاق ہوتی ہے ، اسی قدر زیادہ غالب ... «حیثیت حسّی» ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۹۱). [حیثیت + حس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خراب کرنا محاورہ.
شکل بگاڑنا ، **بدصورت کرنا** ، **پشت خراب کرنا** (جامع اللغات).

---رکھنا ف ل.
۱. **قابلیت ہونا** ، **لیاقت ہونا**. ایک شخص کا دوسرے شخص کی مرضی پر غلبہ کی حیثیت رکھنا اس وقت سمجھا جائے گا جبکہ اس کو دوسرے پر حقیقۃً ... اختیار حاصل ہو. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدہ ہند ۱۸۷۲ ، ۱۲). ۲. **ملکیت ہونا** ، **دولت ہونا** (جامع اللغات).

---سے م ف.
۱. **نسبت سے** ، **اعتبار سے**. فردوسی کو شاعری کی حیثیت سے شعرائے بالا کے ساتھ ہمایگی نہیں حاصل ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۰۷). ۲. **(کسی کے) مثل** ، **(کسی کی) طرح** ، **مانند** ، **طور پر**. ایک غریب الوطن مسافر کی حیثیت سے پہونچا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۵۵). ان کے فکری اور ادبی رویہ کو دل میں اتارنے کے لیے میں نے شعبۂ اردو میں ایکسٹرنل اسٹوڈنٹ کی حیثیت سے داخلہ لے لیا. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۲).

---سے باہر ہونا محاورہ.
بساط سے باہر ہونا ، **مقدور سے زیادہ ہونا** ، **اوقات سے بڑھ کر ہونا** (ماخوذ : مہذب اللغات).

---سے بڑھ کر م ف.
بساط سے باہر ، **مقدرت سے باہر** (نوراللغات).

---عائلانہ کس صف (--- کس م ، فت ن) امث.
(قانون) **عاملوں اور اہل کاروں جیسی حیثیت** (اردو قانونی ڈکشنری). [حیثیت ہ عامل (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

---عُرفی کس صف (--- ضم ع ، سک ر) امث.
بنی ہوئی عزّت ، **مانی ہوئی عزّت** ، **ساکھ** ، **اچھی شہرت**. ہم اپنی حالت موجودہ اور حیثیت عرفی اور طاقت بشری پر ... بہ نظر انصاف غور کرتے ہیں تو ستائش ابنائے زمان کو عام ہے. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۵۰). مقامی حیثیت عرفی رکھنے والے باقی مانندہ شہری سب مسلمان تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۷). [حیثیت + عرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قانونی کس صف (--- و مع) امث.
حیثیت قانونی سے وہ خاص صفات مراد ہیں جو کسی شخص کو

اس کی خاص حالت کی وجہ سے قانون نے عطا کی ہیں (علم اصول قانون ، ۱۱)۔ [حیثیت + قانون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِ کَذائی کس صف (ـــــ فت ک) امث.
ظاہری حالت یا کیفیت ، وضع جو سامنے نظر آ رہی ہو ، موجودہ حالت. تکیہ کو اوس کی حیثیت کذائی پر اس ... نے خریدا (۱۸۶۸ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۱۰)۔ مسجد قوت الاسلام ... اب تک شکستہ حالت میں موجود ہے اس کی حیثیت کذائی پکار رہی ہے کہ مندروں کو توڑ کر مسلمانوں نے یہ مسجد بنائی ہے (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۳۷)۔ [حیثیت + ع : کذا ـ ایسا + ئی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ گر جانا / گِرْنا محاورہ
سا کھ جاتی رہنا ، رُتبہ گھٹ جانا ، بے آبرو ہونا. ہندو بیواؤں کی ... تمدنی حیثیت بہت گر گئی. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۲۷۵)۔

ـــِ مَشْہُورَہ کس صف (ـــــ فتم ، سک ش ، و مع ، فت ر) امث.
(قانون) حیثیت مشہورہ یعنی وہ عزت اور اعتبار مُراد ہے جو لوگوں میں مشہور ہو (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [حیثیت + مشہور + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ ہونا ف م.
لیاقت ہونا ، بساط ہونا (جامع اللغات)۔

ـــ یافْتَہ (ـــــ سک ف ، فت ت) صف.
جس کے پاس آمدنی کے ذرائع ہوں ، قابل کیا ہوا ، قابل بنایا ہوا (جامع اللغات)۔ [حیثیت + یافتہ ، یافتن ـ پانا ، ملنا]۔

حَید (ی لین) امذ.
کسی چیز کا اُبھرا ہوا حصّہ ، اُبھری ہوئی لکیر. اس کی پچھلی دیوار یا فرش پر ایک لمبا حید (Ridge) ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۵۰)۔ اس تنے ... کے پانچ نمایاں او بھار یا حید نظر آتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۳۳۵)۔ [ع]۔

حَیدَر (ی لین ، فت د) امذ.
۱. شیر.

خبرداری کی خاطر ہے وہ حیدر بشر کو ہے وہاں جانا بہت ڈر

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، ۳۵)۔ ۲. حضرت علیؓ کا لقب.

سب انبیا ہور تمیں ہے اولیا رہبر تمیں
حیدر تمیں صفدر تمیں امّت کے اہدا یاعلی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۷)۔

توڑ کے صف کفر کی صفدر ہوا
چیر کے اژدر کے تئیں حیدر ہوا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰)۔

مولا حرم ہے عرش معلیٰ مقام ہے
حیدر مرا لقب ہے علی میرا نام ہے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۱۲۲)۔ [ع]۔

ـــِ کَرّار کس صف (ـــــ فت ک ، شد ر) امذ.
بار بار حملے کرنے والے حیدر ، حضرت علی کا لقب.

دیکھیں جو نہ تھیں حیدرِ کرار کی آنکھیں
مستیِ مئے نخوت تھیں جفاکار کی آنکھیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۶)۔

دل میں تو مرے بھی یہی آیا ہے کئی بار
ہو جاؤں شریکِ پسرِ حیدرِ کرار

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۱۲)۔ [حیدر + ع : کرار ـ باربار حملے کرنیوالا]۔

حَیدَری (ی لین ، فت د) صف.
۱. (حیدر (رک) سے منسوب.

ورد کر اے سراج نام علی یاد رکھ عشقِ حیدری کی طرح

(۱۷۳۹ ، کلیات سراجؔ ، ۲۳۷)۔ طائفہ حسینیاں تعصب سے بری ہے ، جو دلبر ہے وہ حیدری ہے. (۱۸۵۳ ، شرح الدرسیھا ، ۸۰)۔ تیغ حیدری کمر میں لگائی. (۱۹۳۱ ، سیتہ کا لال ، ۲۵۰)۔

خونِ عدو بہے تو چھٹے قلب کا غبار
میدان میں آج حیدری جوہر ہوں آشکار

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۶۷)۔ ۲. ایک فرقہ شیعوں کا ، اس فرقے کا ایک فرد (جامع اللغات)۔ ۳. تلوار یا لکڑی سے وار کرنے کی ایک قسم. پہلا حملہ حیدری ، اپنا داہنا پاؤں آگے بڑھا کر طمانچہ مارنے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۰)۔ [حیدر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ چُٹّا (ـــــ ضم چ ، شد ٹ) امذ.
ایک طرح کی چٹیا جو محمد شاہی عہد کے بانکے سر پر رکھتے تھے. سر پر ایک زلف اور کبھی حیدری چٹا کہ یہ بھی محمد شاہی بانکوں کا سکّہ ہے اسی میں ایک طرۂ سبزی کا بھی لگائے رہتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۸۸)۔ [حیدری + چُٹّا (رک)]۔

ـــ فَقِیر (ـــــ فت ف ، ی مع) امذ.
قلندروں کی ایک قسم جنکے ہاتھ میں پنجہ ہوتا ہے اور علیؓ کے نام کے نعرے لگاتے ہیں. یہاں حیدری فقیروں کا ایک گروہ تھا. (۱۹۳۰ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۲۸۸)۔ [حیدری + فقیر (رک)]۔

ـــ گِھسّا (ـــــ کس گھ ، شد س) امذ.
کُشتی کا ایک داؤ ، حریف کے پیچھے آ کر اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کی بائیں ران کا جانگیا آگے سے پکڑے اور اپنا داہنا گھٹنا حریف کے دونوں گھٹنوں کے درمیان باہر کو لگائے رکھے اور اپنے بائیں پیر سے حریف کی بائیں پنڈلی اپنی طرف کھینچتا ہوا اپنی بائیں طرف کو مع حریف گرتا ہوا سیدھے ہاتھ سے زور دیتا ہوا داہنے گُھٹنے کو دونوں ٹانگوں میں سے حریف کے سینہ پر لیجائے ، حریف چت گرے گا (ماخوذ : رموز فن کشتی ، ۶۷)۔ [حیدری + گھسّا (رک)]۔

ـــ نَعْرَہ (ـــــ فت ن ، سک ع ، فت ر) امذ.
حضرت علی کے نام کا نعرہ ، نعرۂ یاعلی!

تیغ بات روز آور بدل پر تھی گڑا یک تال ہو
سن حیدری نعرے کوں تیغ سنگل کی ستک دھڑ دھڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۸).
حیدری کہیں نعرہ جو بقول جرأت
کانپ اوٹھے پیل الک گو نہ بول اوٹھے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (نکسی) ، ۵۹۳). [حیدری + نعرہ (رک)].

حَیران (ی لین) صف.
۱. (اَ) **بھوچکا ، ہکّا بکّا ، متحیّر ، متعجب ، دنگ.**
سو غارت تلف شہر ویران کیا
کہ جنگماں کوں سب مار حیران کیا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۳). پیدا کیا زمین پیدا کیا آسمان سب دانایاں سب دانش مندان حیران. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲).
روئے میں تجھی دیکھ کے حیران ہوا ہوں
کیا وجہ کہ اس ابر میں سورج نظر آیا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۰).
اور جو مل جاتے تھیں ہم اتنے تھے اس پر حیران
کہتے تھے کون ہے کس جا ہے کہاں پر ہے کہاں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۲۳). ان کے حسن کو دیکھ کر حیران رہ گئے (۱۹۳۲ ، قرآنی قصے ، ۶۵). تعمیر و تخریب اور عقل و جہالت کے اس تضاد پر ہم جتنا بھی حیران ہوں کم ہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۱). (اا) **پریشان ، سرگرداں.** ایک شخص نے اس سے کہا کہ تم اس شہر میں کیوں حیران پھرتے ہو. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۶). اماں جان تم کسی بات سے حیران نہ رہو میں بھی آپ کی اور یہ تنخواہ بھی آپ کی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۷۰). ۲. **بے حس و حرکت (آئینے میں نظر آنے والی تصویر کے لیے)** (ماخوذ : نوراللغات). ۳. **عاشق.**
اوسکا حیران ہوں میں جو کہتا ہے
دیکھ لے منہ نہ آرسی میرا
(۱۸۶۷ ، عرش (میرٹھی) ، د ، ۸). اف : بنانا ، بننا ، رہ جانا ، کرنا ، ہونا. [ع : (ح ی ر)].

ـــ کار صف.
ہکّا بکّا ، متحیّر ، ششدر.
ہے دیکھ یہ حال حیران کار
کہ یہ کیا ہوا ہائے پروردگار
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۱).
یا حسین ابن علی کہہ کر علم لیتا اٹھا
لوگ دیکھ اسکی محبت ہوتے تھے حیران کار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۸). [حیران + کار (رک)].

ـــ کُن (ـــ ضم ک) صف.
حیران کرنے والا ، حیرت میں ڈالنے والا ، تعجب انگیز. اپنی قدر و قیمت کا یہ احساس بڑا حیران کن تھا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۶۲). [حیران + ف : کن ، کردن = کرنا].

ـــ نِگاہی (ـــ کس ن) امث.
حیرت سے دیکھنے کی کیفیت یا عمل.
مجھے حیران نگاہی آخر اس عالم میں لے آئی
جہاں ان کی نظر میری نگہبان ہوتی جاتی ہے
(۱۹۷۶ ، ناصر کاظمی ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۰۸). [حیران + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ وار م ف.
حیرت سے ، حیرانی سے ، پریشان ہو کر ، پریشانی کی حالت میں. نہال یہ صدا سن کر حیران وار ہر طرف دیکھنے لگا. (۱۸۸۳ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۱۰). [حیران + ف : وار ، لاحقۂ صفت].

ـــ و پَریشان (ـــ و مج ، فت پ ، ی مع) صف.
سخت گھبرایا ہوا ، ہکّا بکّا ، سٹ پٹایا ہوا ، سراسیمہ. دن کو بہت محنت کر کے ہارا تھکا رات کو بستر پر حیران و پریشان پڑا یہ سوچتا تھا کہ میں کیا تدبیر کروں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۷). [حیران + و (حرف عطف) + پریشان (رک)].

ـــ و سَرگَرداں (ـــ و مج ، فت س ، سک ر ، فت گ ، سک ر) صف.
حیرانی اور پریشانی کی حالت میں بھٹکتا ہوا. وہ اپنے شک کی حالت میں حیران و سرگرداں پھر رہے ہیں. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۲). [حیران + و (حرف عطف) + سرگرداں (رک)].

حَیرانگی (ی لین ، سک نیز فت ن) امث.
حیرانی ، تعجب ، پریشانی. لٹ کوں اس کی پریشانگی پر ، اس کی حیرانگی پر ، اس کی سرگردانگی پر پھر آئی ، اسے گلے لائی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۵). یہ حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ پیشہ ور جغرافیہ دانوں ... کی دلچسپیاں خاص خاص موضوعات میں پیدا ہو چکی ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۶). [حیران + ف : گی ، لاحقۂ کیفیت].

حَیرانی (ی لین) امث.
۱. **تعجب ، حیرت ، پریشانی ، سرگردانی.** یو واسلی ہور سرگردانی یو بہت بڑی حیرانی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹).
نرگس گل زار حیرانی ہے چشم منتظر
اب تلک وو دلبر غنچہ دہن آیا نہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۲). برسات میں کیچڑ سے لوگوں کو سخت حیرانی ہوتی ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۲). اسے اس کے حسن و جمال پر حیرانی ہوئی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۱۰). جب مجھے محسوس ہوا کہ آواز میرے فلیٹ سے ہی آ رہی ہے تو حیرانی کے عالم میں تیز تیز اپنے دروازے تک پہنچا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۹۱). ۲. **عالم حیرت.**
دل نے تسخیر کیا شوخ کوں حیرانی میں
آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۹). [حیران (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَیرَت (ی لین ، فت ر) امث.

۱. تعجب ، حیرانی ، اچنبھا ، بھونچکاپن.

رشک کرتے ہیں ملک ہور حور حیرت بزم تھے
اب پلوتیج کن بساوین ہور منگیں یانی عید کا
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٧).

اے رشک وصفِ یار سے حیرت جو آ گئی
کاتب نے یک قلم مرا نامہ لکھا غلط
(١٨٦٧ ، رشک ، د (ق) ، ٩٢). وہ اس انکشاف سے محو حیرت ہو گئے. (١٩١٥ ، فلسفۂ اجتماع ، ٦). حیرت کا کام یہ ہے کہ وہ جگاتی ہے سلاتی نہیں. (١٩٨٢ ، دوسرا کنارا ، ١٣١). ٢. (تصوف) مرتبہ احدیت میں محو ہونے کو اور عارف کے دیدۂ دل سے تجلی اسم ہو کے مشاہدہ کرنے کو کہتے ہیں نیز حیرت سے مراد ہے خیال کا کسی چیز کو احاطۂ ادراک میں لانے سے عاجز ہونا (مصباح التعرف ، ١٠٧).

غمگیں کس طرح دوں سبق حیرت کا
شاگرد اوستاد کو ہے لو وحشت کا
(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٢٧). اف: آنا ، کرنا. [ع : (ح ی ر)].

---افزا/ افزاں (---فت ا ، سک ف) صف.
بہت حیران کرنے والا ، حیرت بڑھانے والا.

ترے مکھ کی صفا ہے حیرت افزاں کیوں سکے لکھ کر
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣١).

بے نقاب اس بت کا روئے حیرت افزا دیکھ کر
برہمن بھی ہو گیا آخر مطیع اسلام کا
(١٨٧٢ ، مظہرِ عشق ، ٢). [حیرت + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا].

---التیام (---کس ا ، سک ل ، کس ت) صف.
حیرت سے وابستہ ، حیرت سے بھرا ہوا. آگاہ ہو کہ سوکلان قضا و قدر نے مجھ کو ... مقام حیرت التیام پر پہنچایا ہے. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٣ : ٣١). [حیرت + التیام (رک)].

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مع) صف.
دنگ کر دینے والا ، حیرت پیدا کرنے والا. سرسید کی وفات نے ایک حیرت انگیز غلغلہ تمام ہندوستان میں ڈال دیا. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٦). سوویت یونین ... کی قدیم تاریخ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ حیرت انگیز بھی ہے. (١٩٨٠ ، ماہ و روز ، دیباچہ (الف)). [حیرت + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا ، تحریک دینا].

---آفریں (---سک ف ، ی مع) صف.
حیرت والا ، جو حیرت پیدا کرے (ماخوذ : جامع اللغات). [حیرت + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا].

---آگیں (---ی مع) صف.
حیرت سے بھرا ہوا ، حیرت انگیز. اس داستان حیرت آگیں کو کلک سحر طراز سے ... تحریر فرماتے ہیں. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٥). [حیرت + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا].

---آور (---فت و) صف.
رک : **حیرت انگیز.** سچ تو یہ ہے کہ حقیقی اور مجازی کے سب بہانے ہیں اس کے حیرت آور کارخانے ہیں. (١٨٧٢ ، عاملہ خاتم النبیین ، ٢١٩). [حیرت + ف : آور ، آوردن - لانا].

---بالائے حیرت (---ی لین ، فت ر) امت.
بہت زیادہ حیرانی ، حیرت کی انتہا. معمہ جیسا لاحل تھا ویسا کا ویسا ہی رہا مجھے حیرت بالائے حیرت تھی. (١٩٢٣ ، غول راز ، ١٢٢). [حیرت + بالا (رک) + ے ، اضافت + حیرت (رک)].

---ٹپکنا محاورہ.
حیرت ظاہر ہونا.

آنکھیں جھپک رہی تھیں کسی کی جو تاب سے
حیرت ٹپک رہی تھی رخ آفتاب سے
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ١١٩).

---خیز (---ی مع) صف.
رک : **حیرت انگیز.**

وفائے عشق حیرت خیز فن ہے
فنا ہونا تمود کوہکن ہے
(١٨٩٥ ، دیوانِ رکی ، ٨٣). الاسکا کا سب سے حیرت خیز منظر وہ ہے جو غار کے سب سے پوشیدہ ، تاریک اور مشکل مقام پر بنایا گیا ہے. (١٩٨٢ ، نوید فکر ، ٢٧١). [حیرت + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا ، اٹھانا].

---زا صف.
رک : **حیرت انگیز.** وہ حیرت زا نورانی ہالہ ... اب صرف ایک پھیکی سی بے نور روشنی دیتا ہے. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٣). آنے والا دور ہر اعتبار سے نہایت غیرمعمولی اور حیرت زا ہو گا. دیکھیے ... زندگی میں کیا کچھ ممکن ہوتا ہے (١٩٦٣ ، مصنوعی سیارے ، ٣١). [حیرت + ف : زا ، زائیدن - جننا].

---زدگی (---فت ز ، د) امث.
حیرت زدہ (رک) کا اسم کیفیت (علمی اردو لغت). [حیرت + ف : زدہ (ہ بدل گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
حیران ، بھونچکا ، دنگ.

مجھ سے حیرت زدہ کی اے قائم
کیجیو آئنے سے لوحِ مزار
(١٧٩٥ ، قائم ، ک ، ١ : ٨٠).

اس آئینہ رو کے ہے تصور میں نظیر اب
حیرت زدہ نظارہ ، پریشاں ہمہ تن چشم
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١١٠).

تصور سے تمہارے زنگو کلفت دور ہوتا ہے
سویدائے دل حیرت زدہ کافور ہوتا ہے
(١٨٩٩ ، دیوانِ ظہیر ، ١ : ١٨٨).

نہ مجکو دیکھ کے حیرت زدہ ہو اے پیری
بھی یہ کیا ہے زمانے کو انقلاب ہوا
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٥٨). اس نے ... اکثر خواب اور عذاب کے دورانیے پر حیرت زدہ ہو کر پوچھا ہے. (١٩٧٩ ، قصہ نئی شاعری کا ، ٢٠٥). [حیرت + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---فَرِیب (---کس نیز فت ف ، ی مج) صف.
رک : حیرت زدہ.

نرگس کی طرح باغ میں اب چشم وا کئے
حیرت فریب کس کے ہیں ہوں انتظار کا
(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٩). [حیرت + ف : فریب ، فریفتن - فریب میں لینا ، فریب دینا].

---فِزائی (---فت نیز کس ف) امث.
رک : حیرت زدگی ، تعجب یا حیرت کے بڑھ جانے کا عمل.

لیا ہے جب سے موہن نے طریقہ خود نمائی کا
چڑھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٠). [حیرت + فزا ، فزودن - زیادہ کرنا یا ہونا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا پُتْلا (---ضم پ ، سک ت) امذ.
سخت متحیّر ، ہکّابکّا ، مُجسّم حیرانی.

نہیں محو تماشا بن گیا تھا
نہیں حیرت کا پتلا بن گیا تھا
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٩٠).

--- کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
حیرت کا گھر؛ (مُراد) دنیا ، جہان.

محو ہو کر دیکھ نیرنگِ طلسمِ دہر کی
سیر کر حیرت کدے کی دیدۂ تصویر سے
(١٨٦٢ ، مرآۃ الغیب ، ٢٨٨). سارا جہان ایک حیرت کدہ دکھائی دیتا ہے. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ١٧).

یہ بتکدہ نہیں حیرت کدہ خودی کا ہے
یہاں خدا بھی اک آئنہ آدمی کا ہے
(١٩٤٣ ، فکرِ جمیل ، ١٣٦). [حیرت + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کھانا محاورہ (قدیم).
تعجب کرنا ، مُتعجب ہونا.

یہ بھروسا لی جو بولوں برہ کی گرہباپ میں
کھانے کی حیرت توں میرے حال پر اے شہری
(١٧١٧ ، بحری ، ک ، ٢١٣).

--- کھینچنا محاورہ.
تعجب کرنا ، دنگ رہ جانا ، حیران ہو جانا.

لوحِ دل پر ترے آئنہ جو صورت کھینچے
کلکِ نقاشِ ازل دیکھ کے حیرت کھینچے
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ١٩٤).

---مآب (---فت م ، مد ا) صف.
حیران ، متحیّر ، دنگ.

تصویر تجھ پری کی دیکھا ہے جس نے اس کا
برجا ہے گر تخلص حیرت مآب ہووے
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٣٣). [حیرت + مآب (رک)].

---مآبی (---فت م ، مد ا) امث.
حیرت مآب (رک) کا اسم کیفیت ، حیرت مآب ہونے کی حالت.

نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینہ نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣). [حیرت + مآب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
حیران ، بھوچکّا ، حیرت زدہ. اے رہنما حیرت مندوں کے اگر میں کافر ہوں تو میری کافری کو زیادہ کر. (١٩٢٣ ، تذکرۃ الاولیا ، ٥٨١). [حیرت + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

---میں پَڑ جانا محاورہ.
حیران ہونا ، دنگ رہ جانا ، ششدر ہونا. میر تقی میر حیرت میں پڑ گئے ہوں گے. (١٩٤٣ ، نیا اور پرانا ادب ، ٧٧).

---میں ڈالْنا محاورہ.
حیران کرنا ، ششدر کر دینا. آفتاب .. ایسا بیمار چشم ہے کہ اپنے صدہا دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالتا ہے. (١٨٩٣ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٢ ، ١ : ١١). انسانی قوتوں میں ایسی وسعت پیدا ہو گئی ہے جس نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے. (١٩٤٤ ، آدمی اور مشین ، ٨).

---میں ڈُوبْنا محاورہ.
متحیّر ہونا ، بہت حیران ہونا ، دنگ رہ جانا. اس کی عظمت اور اہمیت کو اس قدر محسوس نہیں کرتے ، آئندہ نسلیں اس کی تاریخ پڑھ کر حیرت میں ڈوب جائیں گی. (١٩٣٨ ، اقبال ، اقبال نامہ ، ٢ : ١٦٣).

---ناک صف.
١. جسے دیکھ کر حیرت ہو ، حیران کر دینے والا ، حیرت انگیز. انسان ... حیرتناک اور پیچیدہ حیوان ہے. (١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ١١). فقط ان کی شاعری نہیں بلکہ شخصیت میں بھی حیرت ناک مماثلت تھی. (١٩٨٤ ، گرد راہ ، ٧٦). **٢. حیران ، متحیّر.** اس درخت کا سایہ تمام دشت میں پھیلا دیکھا اور آئینے اس میں بجائے ثمر لگے تھے اس حیرتناک نے لوح کو معائنہ کیا. (١٨٨٠ ، طلسم فصاحت ، ١٢٩). [حیرت + ف : ناک ، لاحقۂ صفت].

---ناکی امث.
حیران کر دینے والا ، حیرت انگیز. اسپین میں جن دنوں اسلامی حکومت تھی ایک واقعہ پیش آیا جو عربی وضعداری کا حیرت ناکی نمونہ ہے. (١٩٢٠ ، "انتخاب لاجواب" ، ٢٨ مئی ، ٥). [حیرت + ناک (رک) + ی ، زائد].

ـــــ وشی (ـــــ فت و) امث.
حیرانی:
تصویر ہے تجھ یاد میں آئینہ دل آج
حیرت وشیٔ دیدۂ بے خواب کی سوگند
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢٣٥). [حیرت + ف : وش ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَیرَتی (ی لین ، فت ر) صف.
۱. حیرت زدہ ، حیران ، محو حیرت ، وارفتہ ، سرشار.
منہ تکا ہی کرے ہے جس تس کا
حیرتی ہے یہ آئینہ کس کا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٨).
بے وجہ یوں ہو آپ کی تصویر حیرتی
مشتاق ہے کسی کا اسے انتظار ہے
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١٥٦).
کہتی ہیں یہ حیرتی نگاہیں کس کس کو ہجوم میں سے چاہیں
(١٩٤٨ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ٨٣). ۲. حیرت میں ڈالنے والا.
حسن یکتائی یہ لاشے کا ہے زہور تیرا
بو العجب ذات یہ یہ حیرتی پیکر تیرا
(١٨٩٧ ، کلیات راقم ، ٢). [حیرت + ی ، لاحقۂ صفت].

حِیز (ی مع) امذ ؛ صف.
۱. نامرد ، ہیجڑا ؛ بزدل.
وبا عقلی مرد ہوئے و حیز مدعا ہوئے یا مرد نے ہیرلیز
(١٥٦٣؟ ، بھوگ بل (ق) ، قریشی ، ٩٠).
تاپے ہے شیخ وجد میں کس بھاؤ تاؤ سے
اس حیز ریش دار کی تک شان دیکھنا
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٢٧). تم اس طرح کے حیز ہو کہ ناظر کی صورت دیکھنے سے تمہارے ہوش باختہ ہوتے ہیں (١٨٨٥ ، محصنات ٢٧). یہ ... بزدل اور حیز واقع ہوا ہے. (١٩٠٣ ، دربار حرام پور ، ١ : ٣٢). ۲. گانڈو (جامع اللغات). [ع : ف : ہیز].

حیزی (ی مع) صف.
لونڈے باز (جامع اللغات). [حیز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

حَیِّز (فت ح ، شد ی بکس) امذ.
۱. گنجائش ، خلا ، جس میں کوئی جسم سمائے ، مکان ، جگہ. ہر ایک عناصر اربعہ سے جسکو ارکان کہتے ہیں اپنے حیز میں محیط ہیں اجزائے کلیہ سے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ١٥٠). اس کا نہ کوئی حیز ہے نہ جہت نہ سمت اور پھر سب کچھ ہے. (١٩١٣ ، شعرالعجم ، ٥ : ١٣٩). مکان کا اختلاف یا زیادہ تکنیکی زبان میں کہیے حیز کا اختلاف. (١٩٧٣ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ٩٧). ۲. کنارہ ، حد ، دائرہ ، احاطہ جو کسی چیز کو اپنے گھیرے میں لے. اگر ان کے علم و فضل کا وصف خامۂ دو زباں چاہے کہ تحریر کرے حیز طاقت سے افزوں پاتا ہے. (١٨٣٥ ، قرآن السعدین (اردو نامہ ، اکتوبر ١٩٧٣ ، ١٢). ٭ حوادث ٭

قدرت کی ظاہری حرکات ہیں اور وہ بالعموم انسان کے حیِّز اقتدار سے باہر ہوتے ہیں. (١٩٣٢ ، علم اصول قانون ، ٣٢). ۳. مرکز. وہ کہتے ہیں ... ہر چیز اپنے حیز اصلی کی طرف جاتی ہے. (١٨٦٩ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ٣٥١). ڈھیلا ... اس وجہ سے گرتا ہے کہ اس کا مرکز یا حیز طبعی زمین ہے. (١٩٠٩ ، مقالات شبلی ، ٧ : ٣٧). وہ دن دور نہیں جب یہ حرارت اپنے حیز کی طرف رجوع کرے گی. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٢٧ : ١٠). ۴. صحن (پلیٹس). [ع : (ح و ز)].

ـــــ اِلتوا میں پڑنا/رہنا محاورہ.
ملتوی ہونا یا رہنا ، کام ادھورا رہ جانا ، معاملہ کھٹائی میں پڑنا. اللہ تعالیٰ کو اور ہی کچھ پردۂ غیب سے ظاہر کرنا تھا یہ بات نقاب خفا و حیز التوا میں رہی (١٨٣٦ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ٣). اس مقصد کی تکمیل حیز التوا میں پڑی رہی ... تاویل اختلاف آرا کا باعث ہوئی (١٩١٠ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ٢٣٠).

ـــــ اِمکان کس اضا (ـــــ کس ا ، سک م) امذ.
۱. ممکنات کی حد ، دائرۂ امکان ، حیطۂ امکان.
ہے وصف ترا حیِّز امکان سے باہر
کہتے ہیں خردور تری قدرت کو نظر کر
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٩٣). جو شبہ پیدا ہوتا ہے راوی کی نسبت ہوتا ہے ... کیونکہ اس کا صحیح ہونا حیز امکان سے خارج نہیں ہے. (١٨٧٠ ، خطبات احمدیہ ، ٣٨٦). ۲. عالم امکان.
بساط حیِّز امکاں ہے فرش یا انداز
شفق شمائل و گل طلعت و بہار شیم
(١٩٦٦ ، منحمنا ، ١٢). [حیِّز + امکان (رک)].

ـــــ تحریر کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
احاطۂ تحریر ، لکھنے کی حدود. رسم و رواج کی بنیاد پر جو احکام نافذ تھے اس قابل نہ تھے کہ حیز تحریر میں آ کر قانون کا لقب حاصل کر سکتے (١٨٩٠ ، سیرۃ النعمان ، ٢٣٠). آپ کے فضائل بھی حیز تحریر اور معرض تقریر سے متجاوز تھے (١٩٠١ ، ارمغان سلطانی ، ٩١). [حیِّز + تحریر (رک)].

ـــــ عَدَم کس اضا (ـــــ فت ع ، د) امذ.
نیستی کی حالت ، عالم نیستی. کونسل نظامت کے ارکان مشارق و مغارب میں ہیں اور پرنسپلی وغیرہ کا فیصلہ حیز عدم ہے. (١٩١١ ، مکاتیب شبلی ، ١ : ١٩١).
تھے حیِّز عدم کے پردے میں چار عنصر
یعنے کہ جو لکھنے میں تصویر تھی فنا کی
(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٢٩٩). [حیِّز + عدم (رک)].

ـــــ عَمَل کس اضا (ـــــ فت ع ، م) امذ.
دائرۂ کار ، عمل کی حدود ، رُو بہ عمل. وہ ... غیر عضوی اجسام ... تککو اس کے حیز عمل میں داخل سمجھتے تھے. (١٩١٠ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ١٧١). وہ اس خیال کو حیز عمل میں لانا چاہتا تھا. (١٩٢٩ ، تاریخ سلطنت رومہ ، ٦٨٣). [حیِّز + عمل (رک)].

حیس (ی لین) امذ.
ایک کھانا جو گھی ، کھجور ، پنیر ، ستو وغیرہ کو ملا کر بنایا جاتا ہے ، ایک قسم کا حلوا لایا گیسہ بزرگ حیس سے ، ہیں کھایا اسے ناشیر ہوئے (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹). آنحضرت صلعم نے جب حضرت زینب کے ساتھ نکاح کیا تو حضرت انس کی والدہ ام سلیم نے تھوڑا سا حیس تیار کیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۵۹۷). اس کا یہ کہنا ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ حیس (ایک قسم کا حلوا) کھایا ہے. (۱۹۶۷ ، عروج الادب (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). [ع].

حیص بَحث (ی لین ، فت ب ، سک ح) امث.
رک : حیث بحث. دادا جان سر تھے کہ تو بھی ساتھ چل ... غرض اسی حیص بحث میں اسٹیشن آ گیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۶۵). [ع : حیص - الگ ہوجانا ، بے راہ ہونا + بحث (تابع)].

حَیص (و) بَیص (ی لین ، (و مع) ، ی لین) امث.
۱. رک : حیث بحث. یہاں یہ حیص و بیص ہو رہی تھی کہ محمد شاہ ہزار سوار لے کر جا پہنچا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۵). دو گھنٹے اس حیص بیص میں خرچ کرنے کے بعد بادشاہ مقبرہ سے باہر تشریف لائے. (۱۹۲۲ ، دلی کی جان کنی ، ۳۵). ۲. **وہ حالت جس میں انسان کسی نتیجہ پر نہ پہنچے ، کشمکش ، ششں و پنج.** اسی حیص بیص میں گھر کے نزدیک پہنچا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۳). اسی حیص بیص میں گھر پہنچا ، چند آدمی منتظر ملاقات بیٹھے ہوئے تھے (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸۲). نپولین سخت حیص بیص میں تھا کہ ان قیدیوں کا وہ کیا کرے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۹۸). [ع : حیص - الگ ہو جانا ، بے راہ ہونا + بیص - تنگی ، سختی].

حَیض (ی لین) امذ.
(طب) **وہ فاسد خون جو حائضہ عورت کی اندام نہانی سے ہر ماہ خارج ہوتا ہے ، ماہواری.**

جنب اور حیض نفاس کو ہوئے
فرض غسل ہے تن کو دھوئے

(۱۵۲۸ ، اشرف ، لازم المبتدی (ق) ، ۳). عدت مقرر ہے تین حیض یا تین مہینے تک. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۲۶۸). اے پیغمبر لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۰). مانع حمل گولیوں کے استعمال سے حیض کے خون کے بہاؤ میں بھی پچاس فیصد کمی آ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، سکھی گھر ، لاہور ، فروری ، ۲۳). [ع : (ح ی ض)].

---آوَر (---فت و) صف.
(طب) **وہ دوائی جو حیض جاری کرنے کے لیے دی جائے** (ماخوذ : جامع اللغات). [حیض + ف : آور ، آوردن - لانا].

---سے پاک ہونا محاورہ.
عورت کا حیض سے فارغ ہونا (نوراللغات).

---سے ہونا ف ل ، محاورہ.
عورت کو ماہواری خون آنا (جامع اللغات).

---کا لَتّا / لَتّہ (---فت ل ، شد ت / شد ت بفت) امذ.
۱. **وہ کپڑا جس سے عورت خون حیض صاف کرے اور پھینک دے ، حیض صاف کرنے کا کپڑا.**

حیض کے لتوں سے ترے اے منہو
کفر کا گریباں تیا ہو گیا

(۱۸۳۰ ، جرئتی ، ۲ : ۳).

جہاں میں لال پری وہ ہے دخت رز اے شاہ
کہ جس کے حیض کا لتہ ہے لعل کوڈی کا

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۳۰). تو اسے حیض کے لتہ کی مانند پھینک دے گا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۶۸۳). ۲. (مجازاً) **نہایت حقیر اور ذلیل آدمی** (جامع اللغات ، نوراللغات).

---کی گَدّی (---فت گ ، شد د) امث.
رک : حیض کا لتا / لتہ.

سمجھ مت اس مرے نسخے کو ردی
منگا لے حیض کی دس بیس گدی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳).

ناکہ سے جیب کے رندی پڑ گئی رابعہ کے گھر
حیض کی گدی پہ کیا بیٹھی کہ رانی ہو گئی

(۱۹۲۶ ، خندہ (شجاعت علی) ، ۱۰۹).

حَیضی (ی لین) صف.
بدکار ، بدخصال ، شریر ، حرامی ، ناجائز اولاد ، ولدالحیض.

یقینی ہے نسب تیرے میں خامی
مقرر ہے تو حیضی یا حرامی

(۱۸۱۳ ، مثنوی برق لامع ، ۲۸). [حیض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
ولدالزنا ، حرامی. ان سب ولدالزنا حرامیوں ، حیضی بچوں نے دوڑ کر شاہزادہ والا قدر کو گرفتار کر لیا. (۱۸۸۳ ، کوچک باختر ، ۲۵). [حیضی + بچہ (رک)].

حیط (ی مع) امذ.
(ریاضی) **ایک عدد کا نام جو کسی دائرے کے محیط اور قطر کی مستقل نسبت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے.** ایسا ایک مشہور عدد (حیط) ہے ، عدد سے کسی دائرے کے محیط اور اس کے قطر کی مستقل نسبت تعبیر کی جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۴۳). [ع : (ح و ط)].

---قُطْبی کس صف (---ضم ق ، سک ط) امذ.
ایک ستارے کا نام. یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک ستارہ ہمیشہ افق کے اوپر رہے گا ... ایسا ستارہ ،حیط قطبی، ستارہ کہلاتا ہے. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۸۶).

حیطائی (ی مع) صف.
حیطہ (رک) سے منسوب یا متعلق. ایک کمک کی وجہ سے حاصل ہونے والے حیطائی حصوں کا محض انطباق ہے. (۱۹۷۳، موجیں اور اہتزازات، ۹۸). [حیطہ (رک) + ئی، لاحقۂ صفت].

حیطَہ (ی مع، فت ط) امذ.
۱. احاطہ، چار دیواری، حد (بیشتر ترکیب میں). اس کو اہل حاجات کے حیطۂ رسائی تک پہنچا دے. (۱۸۶۹، رسالہ سیاست مدن، ۵۸). یہ تو اپنا عمل ہے مسلمانوں کے حیطۂ اقتدار سے باہر ہے. (۱۹۸۱، افکار و اذکار، ۸۲). ۲. (منطق) وہ تمام اشیاء یا حدود جو کسی اِضافت کی مقدّم ہیں، انہیں اس اضافت کا حیطہ کہتے ہیں (ماخوذ : منطق جدید، ۹۲). ۳. (طبیعیات) جب کوئی جسم سادہ موسیقائی حرکت میں ہو تو وہ جھولاؤ کے دوران میں صفری حالت (Zero Position) کے کسی ایک جانب جتنا زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہے، اسے اس جسم کا حیطہ (Amplitude) کہتے ہیں (مادے کے خواص، ۸۷). ایک متغیر مقدار کا اصلی جوڑ یعنی حیطہ معلوم کرنا. (۱۹۷۱، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات، ۲۳۲). (۱)توازن کی حالت سے وہ انتہائی فاصلہ جہاں تک ارتعاش پہنچے. حیطۂ ارتعاش ایسی صورتوں میں کافی بڑا ہو سکتا ہے. (۱۹۲۳، طبیعیات عملی، ۱ : ۵). [ع : (ح و ط)].

ـــــ اِلتوا میں لانا محاورہ.
ملتوی کرنا، پس پشت ڈالنا، کسی کام کو ادھورا چھوڑ دینا. تمام اپنے کاروبارِ متعلقہ کو حیطۂ التوا میں لا کے متوجہ ہو کا طرف شمالیہ قافلے کے. (۱۸۹۱، بوستان خیال، ۸ : ۳).

ـــــ اِمکان کس اضا (ـــــ کس ا، سک م) امذ.
رک : حیز امکان. جو تم نے احسان کیا ہے... اس کا بیان حیطۂ امکان اور قلم کی زبان سے باہر ہے. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۳ : ۱۰۵). ان کی خردہ گیریوں سے بچنا کسی شاعر کے حیطۂ امکان سے باہر ہے. (۱۹۱۳، اکسیر سخن (مقدمہ)، ۲۵). [حیطہ + امکان (رک)].

ـــــ اِہتزاز (ـــــ کس ا، سک ہ، کس ت) امذ.
رک : حیطہ (معنی نمبر۳). زاویہ اہتزاز چند درجوں سے متجاوز نہ ہونے دو ورنہ حیطۂ اہتزاز زیادہ ہونے سے حرکت سادہ موسیقی نہ ہو گی. (۱۹۲۳، طبیعیات عملی، ۲ : ۳۵). [حیطہ + اہتزاز (رک)].

ـــــ تحرِیر کس اضا (ـــــ فت ت، سک ح، ی مع) امذ.
رک : حیز تحریر. حال حضرت کی شفقت و رأفت کا اولاد امجاد سے حیطۂ تحریر سے باہر ہے. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۳۱). یہ سماں دل کو ایسا بھایا کہ حیطۂ تحریر سے خارج ہے... بیان سے باہر ہے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۵۵).

غمِ دل حیطۂ تحریر میں آتا ہی نہیں
جو کناروں میں سمٹ جائے وہ دریا ہی نہیں

(۱۹۶۹، شکیب، روشنی اے روشنی، ۴۲). [حیطہ + تحریر (رک)].

حَیف (ی لین) (الف) فجائیہ.
افسوس، حسرت، تعجب یا نفرت کے اظہار کے لئے.

آج لیں فرشتے زمیں کی پیٹ پر
حیف او صاحب جمالاں ہائے ہائے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۲۰۸).

ہم تمہارے پیار میں اول کے کہانی تھی دعا
فن تمہارے حیف ہم پہلے نہ جانے اس طرح

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۱۷).

جلتا ہے دل کہ کیوں نہ ہم اک بار جل گئے
اے ناتمامیِ نفسِ شعلہ بار، حیف

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۲۳).

وہ مرا عشقِ گل افشاں رشتہ برپا حیف حیف
وہ ترا حسنِ جواں سر در گریباں ہائے ہائے

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۱۸۹). (ب) امذ. ۱. **افسوس، تاسف.**

تجرت ہم منہ سو کچھ آوے جس منہ ہووے حد پور کیف
وہ تو الطف بے حد ہے اسے کیف کہاں تس بے حد حیف

(۱۵۶۵، علی محمد جیوگام دھنی، جواہر اسرار اللہ، ۱۹۷).

کہا اے جواں سنجہ عجب حیف ہے
سیوں میں ترا تن بڑا ضیف ہے

(۱۷۲۹، قصہ ابوشحمہ (عکسی)، ۱۵).

دیکھ بلبل کوں خموش اور باغباں کو سرد مہر
گل نے اپنا حیف میں آخر کیا جامہ قبائے

(۱۷۳۱، شا کرناجی، د، ۲۸۶). شرم اور حیف کی بات ہے کہ اہل سنت ہو کر کے اہل بدعت کے کام کرو. (۱۸۰۷، ہدایت المومنین، حسن قنوجی، ۳۸). مسلمانوں کی عملداری میں اگر ساحرِ بد کردار سزا نہ پائے تو حیف کا مقام ہے، سزائے موت اس کا ضروری انتقام ہے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۰۳۵).

ہزار حیف کہ تقدیسِ بطنِ مادر میں
ہلاک ہو گیا طفلِ نظامِ نامولود

(۱۹۸۳، بے نام، ۷۶). ۲. **ظُلم، ستم، ناانصافی.** ان لوگوں نے باایںہمہ اصلاح و تہذیب عورتوں کے حق میں کیسے جور اور حیف کو جایز رکھا ہے. (۱۸۹۵، چراغ علی، تہذیب الاخلاق، ۳ : ۲۸). (ع) صف. **فضول، بیکار، گھٹیا، پست، بے معنی، لاحاصل.**

حیف ہے اس کی تماشا بینی
چشمِ باطن کوں جو کئی وا نہ کیا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۸۳). دل میں یہ آیا کہ جب اس جان کا تو نے کچھ پتہ نہ پایا تو اب جینا بھی حیف ہے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۶۳). اس کو ایک حیف اور رکیک و سبک تک بندی کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا. (۱۸۹۳، مقدمۂ شعر و شاعری، ۹۵). [ع : (ح ی ف) = ظلم، جور].

ـــــ آنا محاورہ.
افسوس ہونا

آتا ہے مجھکو آج بھی بار بار حیف
سب ہیں پر ایک تو ہی نہیں ہاں ہزار حیف

(۱۷۹۳، بیدار، د، ۳۵).

ناز کرنے لگے ہم دل سے پری زادوں پر
حیف آتا ہے جہاں میں ستم ایجادوں پر
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۹۱).

---باشد دلِ دانا کہ مُشَوَّش باشد فارسی کہاوت.
اگر عقلمند کا دل فکرمند ہو تو افسوس ہے ، عقلمندوں کو کسی بات سے فکرمند نہ ہونا چاہیے (جامع اللغات).

---دانا مُردَن واَفسوس نادان زِیستَن فارسی کہاوت.
عقلمند کی موت اور بےوقوف کی زندگی پر افسوس ہے (جامع اللغات؛ خزینۃ الامثال ، ۷۸).

---در چَشم زَدَن صُحبَتِ یار آخِر شُد ، رُوئے گُل سیر نَدیدیم ، ز بَہار آخِر شُد مقولہ.
افسوس کہ پلک جھپکتے ہی یار کی صحبت ختم ہو گئی ، جی بھر کر پھول کی صُورت بھی نہ دیکھی تھی کہ بہار ختم ہو گئی ، کسی پُرلطف صحبت کے یکایک ختم ہونے پر مُستعمل (جامع اللغات).

---صَد حَیف (---فت ص ، ی لین) فجائیہ.
بہت زیادہ افسوس یا مایوسی کے موقع پر بولا جاتا ہے ، مُترادف : افسوس صد افسوس.

لب تمھارے ہیں شفا بخش ولؔی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۱).

جو سخن سنج و سخن فہم تھے عالم میں سنا
حیف صد حیف کہ اے عیش وہ انساں نہ رہے
(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی (مضامین فرحت ، ۲ : ۱۹۵)).

---کَرنا محاورہ.
۱. **فکر کرنا ، غم کھانا ، افسوس کرنا.**

ہے راست میر صاحب کس کس کا حیف کریے
سر ہے فگندنی ہے قد ہے خمیدنی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۷). ۲. **ظلم و ستم کرنا.**

بری ان پر حیف کریں جوڑا لیویں دوکھ دھریں
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۰)).

---کھانا محاورہ.
افسوس کرنا.

جو لیں کھایا توں حیف اب جیو پر
توں کی آیا کالے کوے کے بھیتر
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۲۵).

سرشکیں محبت بہانے لگے
اس احوال پہ حیف کھانے لگے
(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۰۹).

---و مَیل (---و مع ، ی لین) امذ.
زیادتی اور طرف داری. فیصلہ جیسا کہ منشی جی ... لکھتے ہیں یہ ہو گا کہ اسداللہ خان کے حسنات جامع برہان قاطع کو ملیں گے ، مگر وہاں حیف و میل نہیں ہے ، معاً منشی جی کے حسنات حضرت غالب کو دیے جائیں گے. (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی (افادات غالب ، ۸۶)). دونوں استادوں کے کلام میں جو فرق دیکھا وہ بغیر کسی قسم کے حیف و میل کے پبلک پر ظاہر کیا ہے. (۱۹۱۰ ، حالی ، مقالات ، ۲ : ۱۹۹). [حیف + و (حرف عطف) + میل (رک)].

---ہونا محاورہ.
ندامت ہونا ، شرمندگی ہونا ، افسوس ہونا.

کھیل لڑکوں کا سمجھتے تھے محبت کے تئیں
ہے بڑا حیف ہمیں اپنی بھی نادانی کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳).

---ہے فقرہ.
۱. **(غیرت دلانے کے موقع پر) لعنت ہے ، شرم کی بات ہے ، شرم ہے.**

اے شعر دلفریب نہ ہو تو تو غم نہیں
پر تجھ پہ حیف ہے جو نہ ہو دل گداز تو
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۸). ۲. **(حسرت ، تاسف ، شکوے ، شکایت کے موقع پر) افسوس ہے ، افسوس کی بات ہے.**

حیف ہے لیکن کبھی مجکو نہ پوچھا آپ نے
میری الفت دیکھیے اپنی مروت دیکھیے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۰).

آنکھ مازاغ البصر کے سرمہ سے بیگانہ ہو
حیف ہے پھر بھی ہو اس کو ماطغیٰ کی آرزو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۳).

حَیفی (ی لین) امث (قدیم).
افسوس ، رنج.

بہوت حیفی سینے میں لیا ادک وو
چلیا گھر کوں وہیں ما کے نزدیک او
(۱۶۸۸؟ ، قصہ کفن چور(ق) ، ۵). [حیف (رک) + ی ، زائد].

---کھانا محاورہ (قدیم).
افسوس کرنا.

توں وہ کام کر جو تجے کام آئے
کہ پچتا کر آخر توں حیفی نہ کھائے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸). اپنے کام تی آپے پچتانی ، حیفی کھانی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۰).

حِیَل (کس ح ، فت ی) امذ ، ج.
۱. **مکر و فریب ، دھوکے بازیاں ، عیاریاں.**

سجن کے دشت میں ناری بھی تس کیا اڑا کی توں
مکر بہوں حیل چھوڑ دے توں پھر اس کیا آزمانی ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۵).

آنے کے وعدے پر باں میں ہوں خلل میں بیٹھا
وہ آج بھی رہا پھر مکر و حِیَل میں بیٹھا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳۲).
نہیں ظالموں کو مقامِ حِیَل
ہے سب مشربوں میں عدالت تری
(۱۸۳۶ ، دیوانِ حسن ، ۳۸۹).
عقل میخانے میں لا یعقل ہے
فکر و وسواس و حِیَل سے چھوٹے
(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۵۰). ۲. **تدابیر ، بہانے ، حیلے.**
تہنیت عید کی ہر وقت تجھے ہے لیکن
اک دعا کے لئے ہیں سب یہ طبیعت کے حِیَل
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۳۲۸). برائی سے اجتناب کر سکتا ہے لیکن نیتوں کا کھوٹ وہاں نہیں چھپ سکتا ، جہاں حلال و حرام کے نہایت نازک درمیانی مقامات ہیں تمام حیل شرعی انہی کے محور پر گردش کرتے ہیں (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۱۰۳). ۳. (لفظ «علم» کے ساتھ) **علم جر ثقیل ، میکانیات.** میکانیات یا علم حیل کی ابتدا یوں ہوئی کہ انسان کو اپنی جسمانی ضروریات پورا کرنے کے لیے چند ہتھیاروں اور آلوں کی ضرورت ہوئی ان کو سمجھنے کی اس نے کوشش کی اور فطرت میں حرکت کا مشاہدہ کیا تو اس علم کی بنیاد پڑی ، اس علم کا نام علم جر ثقیل بھی ہے. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۸). [حیلہ (رک) کی جمع].

حِیلَت (ی مع ، فت ل) امث.
حیلہ ، تدبیر.
نہ میں نے عمر بھر اخبار کی جانب توجہ کی
یہ وہ کرتا ہے جو وماندۂ تدبیر و حیلت ہو
(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۵). [ع : (ح و ل)].

حِیلَتاً (ی مع ، فت ل ، تن ت بفت) م ف.
۱. **حیلے سے ، بہانے سے.** اجرت حیلتاً و صریحاً ... نہ لینی چاہیے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ (ترجمہ) ، ۱۵۱). انہوں نے مجھے اپنی منظوری دی کہ میں اودھ کے ملکی معاملات میں حیلتاً یا صراحتاً مطلق دخل نہ دوں. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۹). ۲. **مکاری سے ، عیاری سے ، دھوکے سے** (پلیٹس). [حیلت (رک) + ا ، لاحقۂ تمیز].

حِیَل (و) حُجَّت (ی مع ، (وبع) ضم ح ، شد ج بفت) امث.
۱. **حیلہ ، حوالہ ، حیلہ بہانہ ، ٹال مٹول.** آدمی بھیج کر اس غلام کو بلوا لے تب لاجواب ہو کر حیل و حجت بنانے لگا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۳۳). حیل حجت کرنے والوں میں میکھ نکالنے والوں سے ڈر گئے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ : ۴ ، ۳). ۲. **بحث و تکرار ، بحثا بحثی.** مشرکان مکہ ایک غایت درجہ تندخو آدمی تھے اور ہر وقت حیل و حجت پر تلے رہتے تھے. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۹۵). پھر وہی برسر قاعدے کے مطابق رقم ادا کرنے میں حیل و حجت کرتا رہا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۲).
اف : بنانا ، کرنا ، نکالنا [حیل + و (معطف) + حجت (رک)].

حَیلُولَت (ی لین ، و مع ، فت ل) امث : سہ حیلولہ.
دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے کا عمل یا حالت. حیلولت ماہ کے سبب ... تمام آفتاب اگر وے نقطۂ «ز» پر ہیں منکسف دکھائی دے گا. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۵۳). ستارے حاجز نہ ہوتے تو کسوف و خسوف و حیلولۃ واقع نہ ہوتے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۶۲). [ع : (ح و ل)].

حَیلُولَہ (ی لین ، و مع ، فت ل) امذ.
رک : **حیلولت.** وہ ہم کو یعنی ناظرینِ زمین کو بقدر «حیلولہ» ارض کے کبھی نصف اور کبھی نصف سے کم نظر آتا ہے. (۱۸۷۳ ، ستہ شمسیہ ، ۲ : ۹۵). [رک : حیلولت].

حِیلَہ (ی مع ، فت ل) امذ : سہ حیلا.
۱. **بہانہ ، فریب ، مکر ، چال ، تدبیر.**
کیوں کیوں کر ہیں کسی حیلے
راکھی تھی اس دے سوے
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۸۳).
کسے خوب اس کا وسیلا نہیں
کہ بابا اسے باج حیلا نہیں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۷).
غرض اس دن تو مل کر مرد اور زن
لے آئے گھر اسے با حیلہ و فن
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۵).
رونے کو اک بہانا ہو جاتا حیلۂ آہ و نالہ ہاتھ آتا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۲). فلسطین میں یہود کے لیے ایک قومی وطن کا قیام تو محض ایک حیلہ ہے. (۱۹۳۸ ، اقبال ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۴۵۳). انہوں نے پاکستان کو کبھی تسلیم نہیں کیا اور وہ اسے ایک فرقہ وارانہ فاشسٹ جماعت کا ایک حیلۂ سامراج سمجھتے ہیں. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۲۱۵). ۲. **روزی کمانے کا ذریعہ ، وسیلہ ، پیشہ ، روزگار ، نوکری.** اے مسلمانو ... جو پیشہ آج سے ہزار برس پہلے تمہارے بزرگوں نے اختیار کیا تھا اس کے سوا کسی حیلے سے تم روٹی نہیں کما سکتے. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۵). آئندہ زندگی بسر کرنے کے لئے کوئی معقول حیلۂ معاش تجویز کرنا چاہیے. (۱۸۹۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۲۴). ۳. رک : **حیلۂ شرعی.** کسی نے فتویٰ دیا تھا کہ مجرم اگر جہاز میں سوار کروا دے تو شرعی حیلہ پورا ہو جاتا ہے. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۲). [ع : (ح و ل)].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
تدبیر کرنا ، چال چلنا ، بہانہ کرنا.
جو حیلہ عشق نے دے کر اوٹھایا
فلک دشمن مرے پیچھے لگایا
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۳).
ہزاروں انگڑائی اور جمائی پھر اس پہ کہنا کہ نیند آئی
مرے اٹھانے کو بزم سے وہ بہت سے حیلے اٹھا چکے ہیں
(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۱۸۰)

---آمیز (---ی مج) صف (قدیم).
پُرفریب ، مکّارانہ.
تمام نقش اس حیلہ آمیز تھا نظر میں ولے بہت انگیز تھا
(۱٦٣۹ ، خاورنامہ ، ۵٦۹). [حیلہ + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا].

---باز صف.
مکّار ، فریبی ، دغاباز. وہ ایسے حیلہ بازوں کی زبان سے ان کے دل کی بات نکلوا دیتا ہے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۳۵). [حیلہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.
فریب ، دغابازی ، مکّاری ، بہانہ بازی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[حیلہ + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَہانَہ (---فت ب ، ن) امذ.
ٹال مٹول ، بہانہ بازی ، لیت و لعل. ہر کمال کو زوال ہے ، ایک طرح پر گزرنا محال ہے کارگہ بےبنیاد میں غفلت کا کارخانہ ہے تسکین خاطر کو حیلہ بہانہ ہے. (۱۸٦۲ ، شبستان سرور ، ۵).

لیکن جب آ کے آنکھ دکھاتا ہے قرض خواہ
حیلے بہانے ہر بھی ہے مجبور آدمی

(۱۹۳۳ ، عرش و فرش ، ۱۵۳). اب ان کے حیلے بہانے زیادہ دن نہ چل سکتے تھے. (۱۹٦۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۲۳). [حیلہ + بہانہ (رک)].

---پَکَڑْنا محاورہ.
بہانہ بنانا ، کسی چیز کی آڑ لینا ، کسی چیز کو آڑ بنانا (مقصد کی تکمیل کے لیے). اس واقعہ کا حیلہ پکڑ کر انہوں نے سرداران مغلیہ کو مطلع کر کے تجویز کیا ... برائے سزایابی حوالہ نہ کریں تو نواب محمد قلی خاں کو الہ آباد سے بلا کر مسند نشین کر دیا جائے. (۱۹۵٦ ، بیگمات اودھ ، ۲۸).

---تَراشْنا محاورہ.
بہانہ بنانا ، جواز پیدا کرنا. فقیہوں نے خلفا کے جذبات نفسانی کو ... پورا کرنے کے لیے ... حیلے تراشنے شروع کیے. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۹).

---جُو (---و مع تیز مع) صف.
۱. **رک : حیلہ باز.**

سو تو وہ آج بھی نہ ملا شوخ حیلہ جو
تھی آس عید کی سو گئی وہ بھی دوستو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳٦).
تیرے وعدے کو بت حیلہ جو نہ قرار ہے نہ قیام ہے
کبھی شام ہے کبھی صبح ہے کبھی صبح ہے کبھی شام ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۲). ۲. **تدبیر ساز.** اس کی محبت حیلہ جو نے اور کونسی محبت ہے جو حیلہ جو نہیں ہوتی ، یہ تدبیر نکال کہ مردانہ لباس پہن کر اس کے پاس جائے. (۱۹۵۱ ، حسن کی عیاریاں ، ۳۵). [حیلہ + ف : جو ، جستن - ڈھونڈنا].

---جُو را بَہانَہ بِسْیار اَسْت کہاوت.
(بہانے ڈھونڈنے والے کے لئے بہانے بہت ہیں) (جامع اللغات).

---جُوئی (---و مع تیز مع) صف.
بہانہ بازی ، فریب ، مکّاری. انسان حیلہ جوئی اور مکر سے کمانا ہے بھائی کا حق غصب کرتا ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳٦).
[حیلہ + جو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---جُویانَہ (---و مع تیز مع ، فت ن) م ف.
بہانہ سازی کے طور پر کیا ہوا ، مکّارانہ. دہلی کے جلسہ میں دو الفاظ حیلہ جویانہ اور نازیبا طریقوں پر اختلاف ہوا. (۱۹۲٦ ، مسئلۂ حجاز ، ۱۳۰). [حیلہ + ف : جویے - جو (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

---چَلْنا محاورہ.
چال یا تدبیر کا کامیاب ہو جانا.

لاتی نہ کبھی دام میں دنیا مرے دل کو
روباہ کا حیلہ نہ چلا شیر ژیاں سے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷۳).

---حَوالَہ (---فت ح ، ل) امذ.
رک : حیلہ بہانہ. صلح کے دروازے کھولنے کے لئے حیلے حوالے اور پیسے ... کو وسیلہ کرے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۰۹).

اب نہ چلے گا حیلہ حوالہ وصل میں اچھا نخرا نکالا
وعدوں میں تم نے دن بھر ٹالا باتوں میں ساری گزاری رات

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۹۳). اب حیلے حوالے کر رہے ہیں ....
(۱۹۳۷ ، خان صاحب ، ۱۱۰). اف : کرنا. [حیلہ + حوالہ (تابع)].

---زا صف.
بہانہ ساز ، فریب کار.

جانے گا سمجھا بہانہ بےسبب تکرار کو
گفتگوئے حیلہ زا کہیے تری گفتار کو

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۳۵۳). [حیلہ + ف : زا ، زائیدن - جننا].

---ساز صف.
رک : حیلہ باز.

مت پوچھ کس فریب سے شہباز حیلہ ساز
دھوکہ دہی میں خود کو نکو نام کر گیا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۸). [حیلہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
رک : حیلہ بازی.

حیلہ سازی نے کیا روشن فریب حسن کو
صبح کاذب سے عیاں ہم پر ہوئی تنویر صبح

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۱). تاجر ... بیوی کی حیلہ سازی پر کف افسوس ملنے لگا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۸). وہ حیلہ سازی سے جو کچھ کر سکتا ہے کر لے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ، ٦۱۳). [حیلہ + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- سے لگانا ف م.
ٹوکو کرانا (جامع اللغات).

---ٔ شَرعی کس‍ی صف(---فت ش ، سک ر) امذ.
(فقہ) جب شرعی حدود میں کسی مقصد کا حصول ممکن نہ ہوتا ہو تو اس کی ایسی تدبیر یا حیلہ نکالا جانا جس کے ذریعے احکام کے عمل اور اس کے لازمی نتائج سے بچ نکلنے کی صورت نکل آئے ، یعنی خلاف ورزی بھی نظر نہ آئے اور تکلیف شرعی سے بچنے کا پہلو بھی نکل آئے (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٨ : ٧٦٩). مجھے ساتھ ایک حیلۂ شرعی کے قتل کیجئے. (١٨٠١ ، باغ اردو ، ٥٥). مرضی لینا ، حیلۂ شرعی ہے ، شادی بیاہ خواہ بیٹی والے ہوں خواہ بیٹے والے ماں باپ کی مرضی پر موقوف ہے. (١٩٠٠ ، ذات شریف ، ٨٧). درس و تدریس تو ایک حیلۂ شرعی تھا. (١٩٧٠ ، ما کم بدہن ، ٩٣). [حیلہ + شرع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٔ کار امذ.
کام کا بہانہ.
ہو کر کے با کل و شرب ناچار ۔۔۔ میں اس کو کیا ہے حیلۂ کار
(١٧٨٣ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ١٠). [حیلہ + کار (رک)].

--- کَرنا ف م.
١. بہانہ کرنا ، ٹالنا ، چال چلنا ، تدبیر کرنا.

او نپاٹ جانے کوں یوں جو حیلہ کیا
ولے جاگے تھے جانے کوں نیں سکیا
(١٦٤٩ ، خاورنامہ ، ٣٧٦).

ہم نشیں کیجیو تقریب تو شب باشی کی
آج کر نشہ کا حیلہ میں پھل جاؤں گا
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١١).

سیر کا حیلہ کر کے مادر سے
بیٹھ کر تخت پر چلیں گھر سے
(١٨٥٧ ، بحرالفت ، ٣٠). ٢. **ٹوکو کرنا ، کوشش کرنا** (جامع اللغات).

--- گَر (---فت گ) صف.
رک : حیلہ ساز.

جو عیر اپنہ تھے نیں کچھ خبر
نہیں آدمی اس تھے کوئی حیلہ گر
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٢٠٩).

اے حیلہ گر رند تری حیلہ گری دیکھ
سب حیلہ گراں ترک کئے حیلہ گری کوں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣٨). اس قصہ میں اور حیلہ گروں کے لئے بھی عبرت کا مقام ہے. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٣٩٠). منافق اور حیلہ گر آ کر آپ سے کان میں باتیں کرتے تا کہ لوگوں میں اپنا اعتبار بڑھائیں. (١٩٣٢ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ١٦٧).

شاطرِ مغرب بہت عیار ہے اے وبت نام
آ نہ جانا تو کبھی اس حیلہ گر کی چال میں
(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١١). [حیلہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- گَری (---فت گ) امث.
رک : حیلہ بازی.

ہموار کیا میرے اہر تیغ زبان کو از بسکہ ہے طرار
باندھے ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر وہ شاھد پرفن
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣١٣). ان کی شاعری کا تمام تر سرمایہ صرف اپنی چوری اور حیلہ گری کے پر فخر کارنامے تھے. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ٣).

کاوش نغمہ رنگ اثر سے عاری کی عاری ہی رہی
حیلہ گری تیری بھی نشاط روح کا سامان ہو نہ سکی
(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ٣٢). [حیلہ + گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

-- لانا / لے آنا محاورہ.
بہانہ بنانا ، عذر تراشنا ، حیلہ کرنا.

تامل کر کے اک حیلہ لے آئی
کہا ظاہر میں لے جاؤ اے بھائی
(١٧٩٧ ، عشق نامہ ، فگار ، ٢١).

پھر چاہا کچھ حیلہ لاؤں ۔۔۔ اور کبھی یاں سے بھک جاؤں
(١٨٥١ ، مثنوی مورک سمجھاوے (ق) ، ١٢٠).

--- نِکالنا محاورہ.
بہانہ تراشنا ، ترکیب کرنا.

کبھی یہ کہتے ہیں درد سر ہے کبھی یہ کہتے ہیں اب سحر ہے
ستم یہ مشتاق وصل پر ہے ہزاروں حیلے نکالتے ہیں
(١٩٠٥ ، دیوان انجم ، ٩١).

--- نِکَلنا محاورہ.
بہانہ بننا ، تدبیر یا ترکیب نکلنا.

کوئی حیلہ تو تعارف کا خوشی سے نکلے
کاش تقدیر ہی پر آئے تبسم مجھ کو
(١٨٧٣ ، کلیات منیر ، ٣ : ٣٣٦).

--- وَر (---فت و) صف.
رک : حیلہ باز.

بڑھتا تھا پھر جھجک کے پلٹتا تھا حیلہ ور
ان شورشوں کا آپ یہ کیا ہو بھلا اثر
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ٦٦). [حیلہ + ف : ور ، لاحقۂ فاعلی].

حِیَلی (ی لین) صف.
مشینی ، میکانکی. فرض کرو کہ ایک حیلی نظام ہے جو قوت کے ایک دبے ہوئے میدان میں رکھا گیا ہے اور وہ دبے ہوئے رابطوں اور قیدوں کے تحت ہے. (١٩٣٥ ، سکونیات (ترجمہ) ، ٢١٣). [ع].

حِیلے (---ی مج) امذ ؛ ج.
حیلہ (رک) کی جمع یا مغیّرہ حالت ، محاورات میں مستعمل.

---چھانٹنا محاورہ.
بہانے بنانا ، ترکیبیں کرنا.
راہِ عمل ہے کتنی مشکل سر پر بوجھا پاؤں میں کانٹے
مشکل سے بچنے کی خاطر ہم نے کیا کیا حیلے چھانٹے
(۱۹۸۶ ، «جنگ» ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۱۶ جولائی ، ۳).

---رِزْق (---روزی) بہانے مَوت کہاوت.
رزق اور موت کے لیے بہانہ درکار ہے (ادنیٰ سی بیماری سے مر جانے یا تھوڑی سی محنت سے بہت سا رزق مل جانے کے موقع پر بولتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). مثل مشہور ہے «حیلے روزی بہانے موت» وہ ہمارے پیٹ پالنے کا کفیل ہے. (۱۹۰۱ ، شمع ہدایت ، ۱۰۶).

حِین (ی مع) امذ.
۱. **ہنگام ، زمانہ ، وقت.** «منگدیؤ» کا اسی حین میں انتقال ہو چکا تھا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۸۳). ایک عالم جیالوجی نے حین تحقیقات طبقات زغال جنوبی ویلز یہ بات بتلائی کہ کوئلے کا ہر طبقہ یا تہ شیل کے ایک طبقہ پر واقع ہے. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعات ۴۹). ۲. **نصف سال، سات سال، چالیس سال ؛ صبح و شام ؛ قیامت** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آنند راج). [ع : (ح ی ن)].

---حَیات کسرِ اضا نیز بلا اضا (---فت ح) (الف) امذ.
دورانِ زندگی ، زمانۂ حیات ، جیتے جی. مرحوم نے اپنے حین حیات میں اسے بنوایا تھا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۰۲). ایک اہل دولت مند نے حین حیات میں اپنے واسطے مقبرہ بنوایا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۸).
میرے مجذوب کی خدمت کرو تا حین حیات
روح اس کی بدل اس خدمت روز و شب کا
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۹۰). (ب) متف ؛ م ف. **عمر بھر کے لیے ، پوری زندگی کے لیے ، جب تک زندگی ہے.** ایک ہزار روپیہ ذات کا اور لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سال کی جاگیر حین حیات علاوہ سال بھر مرزبانی کے تھی. (۱۸۶۹ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۹). یہ طے ہو گیا کہ نپولین کو حین حیات جزیرۂ ایلبا کی حکومت دی جائے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۳۹۳). [حین + حیات (رک)].

---حَیاتی (---فت ح) صف.
زندگی بھر کا ، تمام عمر کا. اولاد کو اسی طرح حین حیاتی حق حاصل ہوتا ہے. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۰۲). دو سو روپے کا ماہانہ مقرر کیا گیا حین حیاتی نہیں نسلاً در نسلاً. (۱۹۶۷ ، «نقوش» ، لاہور ، ستمبر ، ۱۰۰). [حین + حیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---حیلے (---ی مع) امذ (قدیم)
ٹال ٹول ، بہانے بازی ، حیلے حوالے.
مخالف حین حیلے کیوں نہ چلا دیں ہمیں تابی
کہ ان صحبت زنداں میں جا پکڑی ہے اب مردی
(۱۷۰۳ ، شا ترکمانی (ل) ۲۶). [حین + حیلے ، حیلہ (رک) کی جمع].

حِیناً بعد حِین م ف.
وقتاً فوقتاً ، کچھ کچھ عرصے کے بعد ، تھوڑی تھوڑی مدت کے بعد. مگر افسوس ہے کہ وقتاً بعد وقتٍ اور حیناً بعد حینٍ اس پر حاشیے چڑھتے شروع ہوئے. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۵۱).

حِینی (ی مع) صف.
حین (رک) سے منسوب یا متعلق ، زندہ. دھوپ پتھر کو گرم کرتی ہے یہ علّی کو حمل کرنے کی ایک حینی مثال ہے. (۱۹۳۱ ، تقسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۶۷). [حین + ی ، لاحقۂ نسبت].

حِینِیَّۂ مُطْلَقَہ (ی مع ، کس ن ، شد ی بفت ، کس ہ ، ضم م ، سک ط ، فت ل ، ق) امذ.
(منطق) **وہ قضیہ جس میں حکم ذات موضوع پر اس کی فعلیت (بالفعل متصف بالمحمول ہونے کی قدرت جو اسے ہمیشہ حاصل ہے) یا دوام وصفی کو مدنظر رکھتے ہوئے لگایا جائے ، مثلاً** نیک بندے ہمیشہ منکسر ہوتے ہیں. اور امکان وصفی کے لیے حینیۂ ممکنہ اور دوام وصفی کے لیے حینیۂ مطلقہ. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۹۶). [حین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث + مطلق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حِینِیَّۂ مُمْکِنَہ (ی مع ، کس ن ، شد ی بفت ، کس ہ ، ضم م ، سک م ، کس ک ، فت ن) امذ.
(منطق) **وہ قضیہ جس میں حکم «امکان وصفی» پر ہو ، (سلب ضرورت جانب مخالف سے) مثلاً ایک شخص کو کہنا کہ اس کا عالم ہو جانا ممکن ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کا عالم نہ ہونا ضروری نہیں اور عالم ہو جانے کی نسبت صرف قابلیت ہے.** امکان وقتی اور امکان غیر معین ... یہ بھی ممکنۂ عامّہ اور حینیۂ ممکنہ میں داخل ہیں. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۶۶). [حین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث + ممکن (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

حَیوان (ی لین) (الف) امذ.
۱. **جاندار ، انسان کے علاوہ وہ جان دار مخلوق جس میں قوۂ حس اور ارادی حرکت ہو ، جانور.**
توں الناس ہور رام یا کہاں ہے
توں انسان ہور رام حیوان ہے
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، ۵ ، ۹۳).
تڈر پر زباں کار حیوان سوں
چلیا جانے معشوق کے دھیان سوں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۸).
آدمی درکار نہیں سرکار میں حیوان ڈھونڈھ
کون پوچھے یاں سپاہی کے تئیں گھوڑا نہیں
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۱). اگر خنجر مارتا ہوں تو یہ حیوان بے زبان مارا جاتا ہے. (۱۸۰۲ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۳). یہ تو ہم کو خشو نظر آتا ہے حیوانوں سے لڑتے اور صحبت گرماتے گرماتے خود بھی حیوان ہو گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۲).

یہی آیات و علامت کی جان پہچان اور شناخت ہے جو حیوان و انسان اور عقلمند اور بیوقوف میں فرق پیدا کرتی ہے۔ (١٩٢٣ء ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٢٩٦)۔

ہاں ہے نزدیک میرے پتھیا حیوان کی
حلقِ انسان پر چھری لیکن چلا لیتا ہوں میں
(١٩٨٢ء ، ط ظ ، ٨١)۔ ۲. آبِ حیوان (رک) کا مخفف.
ترا لب دیکھ حیوان یاد آوے
ترا مکھ دیکھ کنعاں یاد آوے
(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١٩٨)۔
خضر کی زیست کو حیوان دیا الیاس کو بحر
ڈوب مرنے کو بھی چاہ زنخداں چھوڑا
(١٨٩٧ء ، کلیاتِ راقم ، ٣٧)۔ (ب) صف. وحشی ، تہذیب و تمدن اور آداب سے عاری ، نادان.
ایک بولا دیکھ کر حیران ہو — یہ جزائر کا کوئی حیوان ہو
(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ١٠٢٣)۔
دیدنی ہے یہ نئی تہذیب کی افسوں گری
ہند حیوان بن گیا ، انگلینڈ انسان ہو گیا
(١٩٣٢ء ، سنگ و خشت ، ١٥)۔ [ع : (ح ی و)].

---ُ البَذْر (---ضم ن ، غما ، سکل ، فتب ، سکذ) امذ.
(حیاتیات) حیوانات و نباتات کے تُخم کا متحرّک جزو. حیوان البذر ... انہیں صرف اس شگوفہ کی طرح سمجھنا چاہیے جس میں ... تھلیاں ہوتی ہیں۔ (١٩١٠ء ، مبادی سائنس ، ١٩١)۔ [حیوان + رک : ال (۱) + بذر (رک)].

---آوَری (---مد ا ، فت و) امث.
(طب) مرضِ حیوانی ، حیوان آوردہ مرض. حیوانوں سے انسانوں کو اس مرض کا لگ جانا اس بیماری کو حیوان آوری (Zoonosis) کے لحاظ سے کافی اہم بنا دیتا ہے۔ (١٩٦٨ء ، کاروانِ سائنس ، کراچی ، ۵ ، ۱ : ٦٩)۔ [حیوان + آور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بذْرَہ (---فت ب ، سک ذ ، فت ر) امذ.
(حیاتیات) رک : حیوان البذر. اس کی تولید بالعموم حیوان بذروں کے ذریعے ہوا کرتی ہے۔ (١٩٣٨ء ، عملی نباتیات ، ١٣٧)۔ یہ بذرہ دان ، بذرے جب متحرک ہوتے ہیں تو غول بذرے (Sworm Spores) یا حیوان بذرے (Zoospores) کہلاتے ہیں۔ (١٩٦٧ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٢٠٨)۔ [حیوان + بذرہ (رک)].

---پَچھاڑ (---فت پ) امذ.
(کشتی) وہ داؤ جس میں حریف کی ٹھوڑی کو پکڑ کر اس کے سر کو مروڑتے ہوئے چت کیا جاتا ہے. حیوان پچھاڑ۔ جب حریف سامنے کھڑا ہو تو ... سر پیچھے کی طرف سے پکڑے۔ (١٩٠٧ء ، رموزِ فنِ کشتی ، ٦٢)۔ [حیوان + پچھاڑ (رک)].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سکِ س) امث.
جانور کو پُوجنا ، جانور کو خدا ماننا. قرآن مجید نے چوپایوں کو انسان کی خوراک بنا کر ... شرک کی اس مخصوص صنف حیوان پرستی پر ضرب لگا دی ہے۔ (١٩٥٣ء ، حیواناتِ قرآنی ، ٣٧)۔ [حیوان + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
جانور خصوصاً مویشی پالنے کا کام. ماہرینِ زراعت اور حیوان پروری (Animal Husbandry) کے پاس ذی حیات انواع کا انتخاب محدود ہوتا ہے۔ (١٩٧١ء ، جینیات ، ٨١٩)۔ [حیوان + پرور ، پروردن - پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوشِش (---و مج ، کس ش) امث.
(حیوانیات) بعض حالات کے تحت بکٹیریا ایک دوسرے سے جڑے ہوئے جلاطینی پوشش میں پائے جاتے ہیں اسی حالت کو حیوان پوشش (Zooglea) کہتے ہیں (مبادیٔ نباتیات ، ٣٧٧)۔ [حیوان + پوشش (رک)].

---زِیچے (---ی مع) امذ.
(حیوانیات) رک : حیوان پوشش. وہ جراثیم جو حیوان زیچے نہیں بناتے ... تین اجناس میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ (١٩٦٧ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ١٣٧)۔ [حیوان + ف : زیچہ - پوشش].

---صاہِل کس صف (---کس ہ) امذ.
ہنہنانے والا جانور ، گھوڑا. انسان حیوان ناطق ہے اور فرس حیوان صاہل ہے۔ (١٨٨٧ء ، مقدمہ فصوص الحکم (ترجمہ) ، ٣٨)۔ [حیوان + ع : صاہل (ص ہ ل)].

---صِفَت (---کس ص ، فت ف) صف.
حیوانوں جیسا ، وحشی ، بے عقل ، نادان. دلی قویٰ کو بیکار چھوڑ کر بڑے کاہل اور بالکل حیوان صفت ہو جاتے ہیں۔ (١٨٧٦ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ٧٩)۔ [حیوان + صفت (رک)].

---ضاحِک کس صف (---کس ح) امذ.
ہنسنے والا جانور ، (مراد) انسان. انسان کے اور مشہور ... قوت کے نتائج معلوم ہوتے ہیں. مثلاً اسکو حیوان ضاحک کہا گیا ہے۔ (١٩٣٠ء ، اصول نفسیات ، ۳ : ١٠١)۔ [حیوان + ضاحک (رک)].

---گھَر (---فت گھ) امذ.
چڑیا گھر. سب سے زیادہ قابلِ ذکر مثال زراف کی ہے جسے آپ میں سے بہتوں نے حیوان گھروں میں دیکھا ہو گا۔ (١٩٦٦ء ، ابتدائی حیوانیات ، ٣١٠)۔ [حیوان + گھر (رک)].

---مُطْلَق کس صف (---ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
نرا جانور ، وحشی ، بے سلیقہ. وہ بلند مرتبہ سے گر کر اپنی اصل پر کہ وہ بھی محض ایک حیوان مطلق ہے آ گیا ہے۔ (١٩٣٢ء ، عالم حیوانی ، ٣٣٨)۔ [حیوان + مطلق (رک)].

---ناطِق کس صف (---کس ط) امذ.
بولنے والا جانور ، (مراد) انسان ، آدمی. عقل میں سرد غصہ

میں تیتے ، انوں کوں عربی میں حیوان ناطق کہتے ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳). بغیر نیک چلن کے حیوان ناطق سے انسان کامل بن نہیں سکتا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷). ایسی حسرت ہوتی کہ حیوان ناطق و غیر ناطق کے تن بدن میں ہڈیوں اور چمڑے کے سوا کچھ نہیں رہا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۳۶). حیوان ناطق ہونے کا دعویٰ ہے اور خدا کی دی ہوئی زبان سے کچھ کام نہ لینا پڑے ، شوم کی بات ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۰۰). زبان کا کام حیوان کو حیوان ناطق بنانا اور تعلیم کا کام اسے انسان بنانا ہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۳). [حیوان + ناطق (رک)].

---ناہِق کس صف (--- کس ہ) امذ.
رینکنے والا جانور ، گدھا (پلیٹس). [حیوان + ناہق (رک)].

حَیوانات (ی لین) امذ ، ج.
حیوان (رک) کی جمع.
آدم کی نا ہوئے صفات اس تھے بہتر حیوانات (۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۷)). تہیں ، حیوانات و غیر ناطق کہ سات ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۵). ہمارا علم یہ ہے کہ نباتات دانہ سے ، پرندے انڈے سے اور حیوانات نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۸). جَو ، ... لوگ اس کا ستو بھی بنتے ہیں اور موسم گرما میں حیوانات کو بھی کھلاتے ہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۱۰۶). [حیوان (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---ثَدْیِی کس صف (--- فت ث ، سک د) امذ.
(حیوانیات) پستان یا تھن والے جانور ، (انگ: Mammalia) ماخوذ : مبادی سائنس ، ۱۹). [حیوانات + ثدیی (رک)].

---نَعْلِیَہ کس صف (--- فت ن ، سک ع ، کس ل ، فت ی) امذ ، ج.
(حیوانیات) حیوانات ابتدائی (جو ایک خلیے کے ہوں ، عموماً خرد بینی) (انگ: Protozoa). حیوانات نعلیہ (یعنی پروٹو زوا) :- حیات حیوانی کے ادنیٰ نمونے اس جنس میں داخل ہیں ، اسپنج اور حیوانات نقیعہ (انفوسوریا - Infusoria). (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۳۰). [حیوانات + نعلیہ (رک)].

---جَوفِیَہ کس صف (--- ولین ، کس ف ، شدی بفت) امذ ، ج.
(حیوانیات) اس جنس کے حیوانات کے جسم میں ایک جوف ہوتا ہے جس میں غذا رہتی ہے ، مثلاً شقائق النعمان بحری (انگ: سی لین ٹیرے ٹا - coelnterata) (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۱۳). [حیوانات + جوف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---حَلْقی / حَلْقِیَہ کس صف (--- فت ح ، سک ل / کس ق ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امذ ، ج.
(حیوانیات) یہ ایسے حیوان ہیں جن کے نہ تو ہڈیاں ہوتی ہیں اور نہ لال خون. ان کے جسم حلقوں کے ایک سلسلہ سے مرکب معلوم ہوتے ہیں مثلاً گھن وغیرہ (انگ: این یولوز - Annulose) بعض کا شمار جنس حیوانات حلقیہ یا ذی حلقات میں کیا جاتا ہے (مثلاً کیچوے ، جونک وغیرہ). (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۱۹). [حیوانات + حلقہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---خار پُشت / شَوکِیَۃُ الجِلد کس صف (--- ضم پ ، سک ش / ولین ، کس ک ، شد ی بفت ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، کس ج ، سک ل) امذ ، ج.
(حیوانیات) ان حیوانات کے نہ تو ہڈیاں ہوتی ہیں اور نہ لال خون جلد پر اکثر کھریا مٹی کی طرح کھریاں یا خار ہوتے ہیں مثلاً تارا مچھلی (Starfish) (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۱۳). [حیوانات + خار (رک) + پشت (رک) / ع : شوکیۃ - خاردار + رک : ا ل (۱) + جلد (رک)].

---دُودِیَہ / دِیدان کس صف (--- و مع ، کس د ، شد ی بفت / ی مع) امذ ، ج.
(حیوانیات) اس جنس کے جانوروں کا جسم حلقہ دار ہوتا ہے مثلاً کیچوا (انگ: وَرمز - Worms) (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۱۳). [حیوانات + دودہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث / دیدان ، دودہ کی جمع].

---ذی حَلْقات کس صف (--- فتح ، ل لیز سک) امذ ، ج
(حیوانیات) رک : حیوانات حلقی. بعض کا شمار جنس حیوانات حلقیہ یا ذی حلقات میں کیا جاتا ہے (مثلاً کیچوے ، جونک وغیرہ). (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۱۹). [حیوانات + ذی (رک) + حلقہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---رِخْوَہ کس صف (--- فت نیز کس ر ، سک خ ، فت و) امذ ، ج
(حیوانیات) بے ریڑھ کے جانور ، (انگ: اِنورٹیبریٹس -). حیوانات رخوہ یعنی بے ریڑھ کے جانور :- ان حیوانات کے فقرات یعنی منکے نہیں ہوتے بلکہ کسی قسم کی ہڈی نہیں ہوتی اور نہ لال خون ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۷). [حیوانات + رخوہ (رک)].

---فِقْری کس صف (--- کس ف ، سک ق) امذ ، ج.
(حیوانیات) وہ تمام حیوانات جن کے بدن میں ہڈیاں یا ڈھانچہ ہوتا ہے اور خون لال ہوتا ہے (انگ: ورٹیبریٹس - Vertebrates) (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۳). [حیوانات + فقرہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُجْتَرَّہ کس صف (--- ضم م ، سک ج ، فت ت ، شد ر بفت) امذ ، ج.
(حیوانیات) جگالی کرنے والے جانور ، (انگ: رومی نینشیا - Ruminantia) (مبادی سائنس ، ۳۷). [حیوانات + ع : مجتر - جگالی کرنے والا + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُسْتَغْلِظُ الجِلْد کس صف (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، سک غ ، کس ل ، ضم ظ ، غم ا ، سک ل ، کس ج ، سک ل) امذ ، ج.

(حیوانیات) موٹی کھال والے جانور (انگ : پیکی ڈرمیٹا ۔ Pachy dermata). ایک زمانہ میں ہاتھی ... اور سؤر کو ان کی موٹی چمڑے کی سی کھال کی وجہ سے حیوانات مستغلظ الجلد (پیکی ڈرمیٹا) کہا کرتے تھے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۴۴). [حیوانات + ع : مستغلظ ۔ سخت + (ک : ال (۱) + جلد (رک) (موٹی کھال والا)].

---مَفْصِلِیَّہ کس صف (---فت م ، سک ف ، کس ص ، کس ل ، شد ی بفت) امذ ؛ ج.

(حیوانیات) لعاب نُما جانور ، مُفصلی حیوانات کے نہ تو ہڈیاں ہوتی ہیں نہ لال خون اور نہ حلقے. ان کا جسم نرم اور لعلجا ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک قسم کی کھپری میں بند رہتا ہے مثلاً گھونگا (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۴۱). [حیوانات + مُفصل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---نَقِیعِیَّہ کس صف (---فت ن ، ی مع ، کس ع ، شد ی بفت) امذ ؛ ج.

(حیوانیات) حیوانات تعلیہ (رک) کی ایک قسم ، اس نوع کے حیوان ایسے سیال مادوں میں پائے جاتے ہیں جن میں کسی قدر حیوانی یا نباتی مادہ موجود ہو (انگ: انفیوسُوریا۔ Infusoria تعلیہ .. حیوانات نقیعیہ اسی قسم میں شمار کئے جاتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۲). [حیوانات + ع : نقیع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حَیوانانی (ی لین) صف.

حیوانات سے منسوب یا متعلق. ایک اچھا خاصہ غیر ملکی مآخذ سے لیا گیا ہے مثلاً ... قدیم حیوانانی ادب سے. (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۸). [حیوانات + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جُغْرافِیَہ (---ضم ج ، سک غ ، کس ف ، فت ی) امذ.

حیوانات کا وہ شعبہ جو حیوانات کی مقامی تقسیم سے متعلق ہے ، اس میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کون کون سے جانور کہاں کہاں پائے جاتے ہیں (انگ: زوجیوگرفی ۔ Zoogeoraphy) دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف اقسام کے جانور پائے جاتے ہیں جن کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے. حیوانات کا وہ شعبہ جو حیوانات کی تقسیم کے متعلق ہے ، حیوانانی جغرافیہ کہلاتا ہے. (۱۹٦۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۴). [حیوانانی + جغرافیہ (رک)].

حَیوانانَہ (ی لین ، فت ن) صف.

حیوانوں جیسا ، جانوروں کی صفت والا ، حیوانی ، نفسانی. ان کے ارادے اور حوصلے جب مائل ہوتے ہیں تو صرف حیوانانہ خواہشوں کی طرف مائل ہوتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۷). [حیوان (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

حَیوانْچَہ (ی لین ، سک ن ، فت چ) امذ.

۱. (حیاتیات) چھوٹا جاندار ، ننھا منّا جانور ، خردبینی حیوان. اس نے اس پانی کو کئی دن تک محفوظ رکھا تو پانی کے اندر یہ «حیوانچے» بتدریج نمودار ہوئے. (۱۹٤۰ ، زمانۂ سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۵). ۲. حیوان نُما (یا نبات نُما) نامیاتی جسم یا خلیہ ، مرکب اجسام حیوانی یا اجسام نباتی کا ایک رُکن. او بیلیا دراصل کئی عضویات یا افراد کا مجموعہ ہے جو آپس میں مل کر بستی (Colony) بناتے ہیں ہر فرد حیوانچہ (Zooia) کہلاتا ہے. (۱۹٦۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۳٦). [حیوان + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

حَیوانْسَہ (ی لین ، سک ن ، فت س) امذ.

نر کا مادۂ تولید ، منی. حیوانات کی تولید بیضہ اور حیوانسہ کے ذریعہ ... ہوتی ہے. (۱۹٦۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۵). [ع].

حَیوانْسی (ی لین ، سک ن) صف.

حیوانسہ (رک) سے منسوب یا متعلق. حیوانسی کیسے پختہ حیوانسوں کو جمع رکھنے کا کام کرتے ہیں. (۱۹٦۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۰۰). [حیوانسہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَیوانَہ (ی لین ، فت ن) امذ.

تھن. گوشت کے لیے پالی جانے والی ماداؤں کے حیوانے کے اندر نہ صرف افرازی بافتیں کم ہوتی ہیں بلکہ ان کا حجم بھی کم ہوتا ہے. (۱۹٦۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۹۸). [ع].

حَیوانی (ی لین) صف.

۱. حیوان سے منسوب یا متعلق ، حیوان کا ، جانور کا. تمہیں حیوانی عالم میں ہیں جو خدا کے عالم کے کنارے ہیں. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) (ق) ، ۲). خلقت انسان کی فی الحقیقت طبیعت حیوانی رکھتی ہے. (۱۸۰۲ ، گنج خوبی ، ۱۰). جزیروں میں سے ایک جزیرے میں آدمی ... پشت دراز قد اور فربہ ہوتے ہیں اور اونہیں حیوانی صفات نہایت ہوتے ہیں. (۱۸٤۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲٤۳). پروٹین تمام ذی حیات مادوں میں پائی جاتی ہیں ان تمام حیوانات اور نباتات میں جنھیں ہم بطور غذا استعمال کرتے ہیں یہ موجود ہوتے ہیں ، وہ پروٹین جو ہماری حیوانی غذا میں پائی جاتی ہے حیوانی پروٹین اور جو نباتی غذا میں ہوتی ہے نباتی پروٹین کہلاتی ہے. (۱۹۴۱ ، ہماری غذا ، ۲۰). تشبیات کا انسان آخرالامر ایک حیوانی وجود ہے. (۱۹۸۵ ، چراغ تیرہ شب ، ۴۲). ۲. نفسانی (نوراللغات). [حیوان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---باغ امذ.

رک : چڑیا گھر. یہ جانور خانہ علی پور کے حیوانی باغات سے ایک مدت پہلے قائم ہوا تھا اس لئے جوق جوق تماشائی اس نادر مجموعہ کی سیر کا موقع حاصل کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، «صلائے عام» ، دہلی ، اگست ، ۳۲). [حیوانی + باغ (رک)].

---پُروٹِین (---ضم حف پ ، و مج ، ی مع) امث.

حیوانی غذا میں پائی جانے والی پروٹین (لحمیہ). حیوانی پروٹین موزوں قسم کی ہوتی ہیں. (۱۹۴۱ ، ہماری غذا ، ۲۰). [حیوانی + پروٹین (رک)].

ــــ کھاد امث.
وہ کھاد جو جانوروں کے سڑے ہوئے مردے اور فضلے سے بنتی ہے. حیوانی کھاد نباتی کھاد سے بہت زیادہ زور دار ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، رسالہ علم نباتات ، ۹۵). [حیوانی + کھاد (رک)].

حَیوانِیات (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امث.
حیاتیات کی وہ شاخ جس میں حیوانات کے متعلق تمام پہلوؤں سے بحث کی جاتی ہے ، علم الحیوانات (انگ: Zoology). حیوانات کے مطالعہ کو حیوانیات (Zoology) کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱). [حیوان + ی، لاحقۂ صفت + ات، لاحقۂ جمع].

حَیوانِیاتی (ی لین ، کس ن ، شد ی نیز بلا تشدید) صف.
حیوانیات سے متعلق ، ماہر علم الحیوانات. ایک جرمن حیوانیاتی کے پاس ایک چمپانزی تھا. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۹۱). [حیوانیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَیوانِیَت (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امث.
۱. حیوان ہونے کی علامات و خصوصیات. آجکل متعدد ایسے نباتات ثابت ہوئے ہیں جو صاف صاف حیوانیت و نباتیت کے جامع ہیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۲). ۲. حیوانی اوصاف ، وہ اوصاف جو انسان اور حیوان میں مشترک ہوں. انسان ... اگر حیوانیت و گویائی سے قطع نظر کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۱/۲۲). ۳. جنگلی پن ، وحشت ، درندگی.

لیکن یہ زندگی ہے جب تک غمگیں
جاتی نہیں آدمی سے حیوانیت

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۵). لکھنؤ کا وہ دور ... اپنی حیوانیت و درندگی اور وحشت و سبُعیت کے لحاظ سے ... عبرت ناک دور انحطاط تھا. (۱۹۲۳ ، ندا کرات نیاز ، ۱۰۳). زندگی میں زندگی کی گرم سی حیوانیت کے ولولے میں صورتوں کو لفظ دینا اور کہنا: موسموں کی بات چھوڑو. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۳۸). [حیوان + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

حَیوانِیَّہ (و لین ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) (الف) صف.
رک : حیوانی.

جوں معدنیہ نباتیہ اور حیوانیہ مُلکی جنّی کر غور

(۱۸۴۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۹۴). ادویہ نباتی ، معدنیہ و حیوانیہ کا بیان الگ کیا گیا ہے. (۱۹۸۶ ، اخبار الطب ، کراچی ، اپریل ، ۲۳). (ب) امذ. کسی خطے یا عہد کے حیوانات (انگ: Fauna). جنوبی براعظم ... ایک ایسے نباتیہ و حیوانیہ سے آباد تھا جو شمالی زمینات سے بالکل مختلف تھے. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۳۸). دو تالابوں میں تہ باش حیوانیہ کی پیداوار ہر موسم میں تعداد اور وزن کے لحاظ سے فی مربع میٹر معلوم کی. (۱۹۸۳ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ۳۳). [حیوان + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

حُیُود (ضم ح ، و مع) امذ ، ج.
دو ڈھلوان سطحوں کے خطوط اتصال ، کسی چیز کے اُبھرے ہوئے حصّے ، اُبھری ہوئی لکیریں. جب تہ پر متبادل حیود اور کھیرے (Furrows) پائے جاتے ہیں تو ایسے زاویہ دار کہا جاتا ہے مثلاً دھتیہ ، تُرئی وغیرہ. (۱۹۶۹ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۴۴). [ع : حید (کسی چیز کا اٹھا یا اُبھرا ہوا حصّہ) کی جمع].

حَیَوی / حَیَوِیَہ (فت ح ، ی / فت و ، شد ی بفت) صف.
حیاتی ، قوتِ حیات سے متعلق ، زندگی کے لیے ناگزیر. ایسا شخص عموماً ماہر موجودات ہو گا جس کے لئے قدرت کے خزانوں سے اشیا کا جمع کرنا ایک ذاتی اور حیوی ضرورت ہو گی. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۳۵). تپ دق کے ضد حیویے ، اس گروہ میں سب سے اہم ضد حیویہ اسٹریپٹومائسین ...... ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۶۶). [ع : (ح ی ی)].

حَیَوِیَت (فت ح ، ی ، کس و ، شد ی بفت) امث.
قوت حیات ، زندگی کو قائم رکھنے کی قوت ، جانداری. الکحلیوں میں اور کمزور حیویت والے اشخاص میں بکسٹن (Buxton) نے ایتھر کے ساتھ آکسیجن کے استنشاق کی سفارش کی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۵). اس کے رومان میں ایک حیویت ہے جو صرف مردان عمل کا خاصہ ہے. (۱۹۶۹ ، اندلس تاریخ و ادب ، ۱۸). [حیوی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ پَسَنْدانَہ (ـــ فت پ ، س ، سک ن ، فت ن) صف.
روحیوں کا ، روح حیوانی کا ، انگ: Vitalistic . (اصطلاحات سیاسیات ، ۲۴۴). [حیویت + پسند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

ــــ پَسَنْدی (ـــ فت پ ، س ، سک ن) امث.
یہ نظریہ کہ جانداروں کی زندگی طبعی اور کیمیاوی قوتوں سے علیحدہ ایک جوہر سے تعلق رکھتی ہے جسے روح حیوانی کہتے ہیں ، روحیت ، انگ: Vitalism . (اصطلاحات سیاسیات ، ۲۴۴). [حیویت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

حَیَوِیتی (فت ح ، ی ، کس و ، شد ی بفت) صف.
رک : حیویت پسندانہ (اصطلاحات سیاسیات ، ۲۴۴). [حیویت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

حَیَّہ (فت ح ، شد ی بفت) امذ.
۱. سانپ. حیہ ... یہ سب حیوان اور سب موذیوں سے زیادہ خبیث ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۴۰). یہ جانور بہت طویل العمر ہوتا ہے اسی وجہ سے عربی میں اسے حیہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۳). گندم بھی ہے اور بنت حوا بھی ، طاؤس بھی ہیں اور روح حیہ بھی ہے. (۱۹۶۷ ، اشنائے ، ۳۰). ۲. (نجوم ؛ ہیئت) اٹھارہ ستاروں کے ایک جھرمٹ یا مجموعہ کا نام جو سانپ سے مشابہ ہوتا ہے. حیہ میں اٹھارہ کوکب ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۱). سرطان کو شجاع یا حیہ اور سنبلہ کے ایک حصہ کے ساتھ ایک وقت ایک جھرمٹ کی صورت دی جاتی ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۸۵). [ع : حَیَّة].

خ

خ اث.
بہ اعتبارِ صوت اُردو کا سولھواں حرف ، عربی ترتیب ابتث کا ساتواں فارسی کا نواں اور ابجد کا چوبیسواں حرف. یہ ایک حلقی صفیری مُضمَتہ ہے جس کا صحیح مخرج تالو کا پچھلا حصہ ہے. اسے خائے معجمہ اور خائے منقوطہ بھی کہتے ہیں. اردو میں خے اور عربی و فارسی میں خا تلفظ کرتے ہیں. اس کی قیمت بحسابِ جُمل چھ سو (۶۰۰) مقرر ہے. علم ہیئت اور نجوم میں ستارۂ مریخ یا منگل کو ظاہر کرتا ہے فارسی مصادر کے مُشتقات میں اکثر «ز» یا «ش» سے بدل جاتا ہے ، جیسے: نواختن سے نواز ، فروختن سے فروش. علمائے تفسیر نے فرمایا ہے کہ اس سورت (الفاتحہ) میں ث ، ج ، خ ، ز ، ش ، ظ ، ف ، یہ سات حروف نہیں ہیں کیونکہ ان حروف سے عذاب کا تصور ہوتا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۳۷). تنگلہ کی طرح اردو ، «ج» کا «ز» ، «ژ» کا «ج» یا پنجابی کی طرح «ق» کا «ک» یا دکنی کی طرح «ق» کا «خ» تلفظ نہیں کرتی. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۳۹).

خا امذ.
۱. حرف خ (رک) کا فارسی اور عربی تلفظ. حروفِ صحیح میں بعض حروف حلقی ہیں جو حلق سے ادا ہوتے ہیں جیسے: ہا ، حا ، ع ، خا ، آ. (۱۹۷۶ ، بنیادی اسالیبِ بیان ، ۸۱). ۲. **گردن کے بال.** خا۔ لغت میں گردن کے بال اس کے معنی ہیں اور بعضوں نے موئے سرین بھی اس کے معنی لکھے ہیں اور خاء معجمہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۲).

ـــــ ئے مُعْجَمَہ کس اضا (ــــ فت م ، سکـ ع ، کس ج ، فتم) امث.
حرف «خ» جسے عجمی تصوّر کیا جاتا ہے. الف ماقبل حروف قمری: اس الف کے بعد ہمیشہ لام ہوتا ہے اور لام کے بعد ان سترہ حروف میں سے کوئی حرف ، ۱ الف ۲ بائے موحدہ ۳ جیم تازی ... ۵ خائے معجمہ ... ۱۷ یائے تحتانی یہی حروف قمری کہلاتے ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۶۷). [خا + ئے (حرفِ اضافت) + معجمہ (رک)].

• • • خا لاحقہ.
مرکبات میں بطور جزوِ دوم مستعمل ، بمعنی چبانے والا ، کترنے والا ؛ رک : شکرخا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف : خا ، خائیدن ــ چبانا].

خاب (۱) امذ (شاذ).
رک : خواب.

> شہر سوں شاہ ولایت خاب میں سکا کئے
> سلطنت ساتو ملک کا لیے فرمان پائیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۳). وہم کے مارے کسی سے خاب نہ کہا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۳). [خواب (رک) کا تلفظی املا].

خاب (۲) (الف) امذ.
(پارچہ باقی) ریشم اور سوت کا ملواں بُنا ہوا چکنی سطح کا کپڑا ، اس کی بناوٹ اس طرح کی جاتی ہے کہ تانے کے تار اوپر کے رُخ ایک ہموار سطح بناتے ہیں اسی وجہ سے اس کپڑے کی اُوپر کی سطح چھائیں ، خاب اور ابرا کہلاتی ہے ، اطلس (اب و ، ۲ : ۷۰).
(ب) امث. ۱. (پارچہ باقی) ایک ریشمی کپڑا ، زربفت ، کمخواب.

> وہ خاب کا فرش اور وہ سونے کی مسہری
> وہ سرد ہوا مہر کو آ جائے پُھریری

(۱۹۳۶ ، رموزِ غیبیہ ، ۷۱). ۲. نہایت باریک ملائم اور چھوٹے بال جو لمبے بالوں کے درمیان کھال کے اوپر بطور رونئیں کے پیدا ہوتے ہیں اس کو اون سے علیحدہ کرکے اعلیٰ قسم کی شال اور کپڑا بنانے کے کام میں لاتے ہیں ، پشم ، رواں ، صوف (اب و ، ۲ : ۲۰). [ف : خاب ــ پیچھے ڈالا ہوا].

خاتَم (فت ت) امث.
۱. **انگوٹھی ، انگشتری.**

> جاں کنی کو عشق میں شہرت اگر مقصود ہے
> نامور کرتا ہے خاتم کو نگینے کا خراش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۹). میں نے وہ خاتم اس سے لی اور سلام کر کر رخصت ہوا. شہر میں گیا. بہت خاصا شہر دیکھا ... زن و مرد بے حجاب ... خرید و فروخت کرتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۳).

> شاہد فلک اس کا ہے کہ مختارِ زمیں ہوں
> کعبہ کی طرح خاتمِ دنیا کا نگیں ہوں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹).

جمال نظر ہستی کی ابھی تھی ابتدا گویا
ہویدا تھی نگینے کی تمنّا چشم خاتم سے

(۱۹۰۵ء ، بانگِ درا ، ۱/۵)۔ جس کے سات دریچوں میں سات شعاعوں کے سات منظر ہوں جو بھی اس کو اپنی خاتم میں پہنے (۱۹۵۶ء ، زرد آسمان ، ۱۵۵)۔ ۲. وہ انگوٹھی جس پر مُہر کرنے کا نشان یا علامت ہو ، مُہر ، چھاپ ، ٹھپّا ، سِکّہ۔

ثول ہے خورشید خاور ذرہ میں جب تا کیے سچ کول
کنو یا تا کنو تج بات ہے سب حکم خاتم کا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱)۔

رنگیں دیں کول تیرے خاتم کہیں اس پیارے
تم نے دعوی ہے اوس پر تس رنگ پان سیتی کیا خوب

(۱۷۸۱ء ، شاہ تراب ، د ، ۹۹)۔

زیرِ نگیں جہاں ہے زمانہ غلام ہے
روشن اسی نگینے سے خاتم کا نام ہے

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۳)۔ استحقاقِ خلافت کی بنا پر خاتم (مہر) اور عصائے مبارک جن کا احادیث میں ذکر ہے پہلے حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے قبضے میں آئے ... یہ دونوں چیزیں ضائع ہو گئیں۔ (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹۱)۔ ۳. نبوت کی مُہر کا نشان جو پیدائشی طور پر آنحضرتؐ کی پُشتِ مبارک پر دونوں شانوں کے بیچ میں تھا۔

ترا خاتم انت خاتم الانبیا رسالت کے فرمان پہ سِکّہ کیا

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۲)۔

مہرِ آخر ہر خط میں تتمہ کا نشان ہے
ختم رُسلِ احمد ہیں یہ خاتم سے عیاں ہے

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۸)۔ [ع : (خ ت م)]۔

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ۔
وہ کندہ کار جو لکڑی کی سطح پر کھانچے کھود کر ان میں ہاتھی دانت ، ہڈی ، سیپی اور لکڑی وغیرہ کے نقوش جڑتا ہے ، مُہر کن۔

عجب ہُنر تھے خاتم بند کے ہاتھ
صدف اور کھچکڑے کو بند کر ساتھ

(۱۸۹۷ء ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳)۔ نقاش و خاتم بند سوائے اس کے اور بھی کاری گر وہاں کے ، سیپ کے نقش ، قلم دان اور صندوقچے نہایت خوش اسلوب و خوش قطع بہ سہولت بناتے ہیں۔ (۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۰۱)۔ [خاتم + ف : بند ، بستن - باندھنا]۔

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث۔
(نجاری) ہاتھی دانت یا اونٹ کی ہڈی یا لکڑی وغیرہ کی گُل کاری جو رئیسوں کے مکانات کی چھتوں میں ہوتی ہے تختہ بندی سو چھت کی کڑیوں کو چھپانے کے لیے بطور چھت گیری کڑیوں کی روکار پر خوشنمائی کے لیے کی جائے ، خاتم بندی کی سطح پر لکڑی کے طرح طرح کے پھول اور جالیاں بنا کر جڑی جاتی ہیں۔ جالی کے نام سے خاتم بندی کو موسوم کرتے ہیں جیسے بہ زوایں ، القداق اور مثلث کی خاتم بندی وغیرہ (اپد ، ۰ : ۳۶)۔ متصل اسر کے انگور کی تاک تھی پر شعر کی اس پر تا کے تھی جواہر نگار ستون کھانچ کے بدلے سنہری تیلیاں خاتم بندی کا کام ، خوشوں پر زربفت کی تھیلیاں۔ (۱۸۸۲ء ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۰)۔ سلطان احمد بن ویس ... تمام کمالات کا مجموعہ تھا مصوّری ، زرنگاری ، کمان سازی ، خاتم بندی وغیرہ ... ان تمام فنون میں بڑے بڑے صنّاع اس کی شاگردی کا دم بھرتے تھے۔ (۱۹۱۳ء ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۸)۔ جب جہانگیر نے اعتماد الدولہ کے مقبرہ کو شروع کیا تو ... دیگر رنگدار قیمتی پتھروں سے خاتم بندی اور پرچین کاری کی گئی۔ (۱۹۶۳ء ، تاج محل ، ۱۰۰)۔ [خاتم + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سُلَیْمان/سُلَیْمانی کس اضا/صف (---ضم س ، ی لین) امث۔
۱. حضرت سلیمانؑ کی مُہر کی انگوٹھی جس پر حسبِ روایت اسمِ اعظم لکھا ہوا تھا اور اس کی بدولت تمام مخلوق ان کے زیرِ نگیں تھی ؛ (مجازاً) کوئی پُر تاثیر نقش۔

نہ حکمراں ہوں پر شہر و پر بیاباں کا
نہیں خیال مجھے خاتمِ سلیماں کا

(۱۸۰۱ء ، دیوانِ جوشش ، ۲۳۱)۔ اسی خاتمِ سلیمانی کی بدولت ... انسان میں ایسی تحریک اور برانگیختگی پیدا کی ہے جو خود نیکی ہے یا نیکی کی طرف لے جانے والی۔ (۱۸۹۳ء ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۴۳)۔ ۲. زنبقیہ (سوسن) کی صنف سے تعلق رکھنے والا ایک سدا بہار پودا ؛ کثیر الرکب جس کی کمانیدار شاخوں میں سبزی مائل سفید کٹوری نما پھول لگتے ہیں (لاط : Polyganatum)۔ اس صنف میں دوسری قسم کے زنبق لالہ نافرمان ، ایلوا ، سنبل ، لہسن ، پیاز ، جنگلی پیاز اور خاتمِ سلیمان (سالومنس سیل) کا شمار ہے۔ (۱۹۳۰ء ، مبادی سائنس ، ۱۸۲)۔ [خاتم + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---کاری امث
رک : خاتم بندی۔ خاتم کاری میں ہڈی یا لکڑی کے ٹکڑے کسی چوبی قطعہ میں جڑ دیئے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۳ء ، مسلمانوں کے فنون (ترجمہ) ، ۱۸۹)۔ [خاتم + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نُبُوَّت کس اضا (---ضم ن ، ب ، شد و بفت) امث۔
رک : خاتم معنی نمبر ۳۔ آپ کے ... شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر خاتمِ نبوت تھی یہ بظاہر سرخ اُبھرا ہوا گوشت سا تھا۔ (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹۷)۔ [خاتم + نبوت (رک)]۔

خاتِم (کس ت) صف۔
۱. ختم کرنے والا ، انجام کو پہنچانے والا ، آخری۔

حبیب خدا کا ، خاتم ساروں کا سرتاج
تس لیے مولود بابت کڑ عید پیاری آج

(۱۵۶۵ء ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہرِ اسرار اللہ (ق) ، ۱۸۳)۔ وصف اس خاتم نبوت کا کہ جس کی مہر نبوت سالک مسلک بقا کی ہے۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳)۔ مثنوی مولانا روم جس پر ہم تعریف لکھنا چاہتے ہیں۔ اسی سلسلے (عرفانی اور اخلاقی

مطلب کا بیان) کی خاتم ہے. (۱۹۰۶ ، سوانح مولانا روم ، ۷۹). الہ دین نام تھا اور چراغ تخلص ... مگر دادا ان کے اپنے فن کے خاتم تھے. (۱۹۴۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۱۳). ۲. پورا کرنے والا ؛ بند کرنے والا ؛ مندمل کرنے والا. خاتم۔ پورا کرنے والی۔ خشکی کی وجہ سے زخم کو خشک کرکے کھرنڈ بالدھ دیتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۱۱۰). ۳. اتمام کو پہنچانے والا ، تکملہ کرنے والا ؛ منقطع کرنے والا.

ہوا خاتم النعل سخن شاہ پر
سخن کی صفت یاں تئیں توں ختم کر

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۸). اس سے اس مشہور قانونی مقولہ کی تشریح ہوتی ہے کہ عورت خاندان کی خاتم ہے. (۱۹۳۳ ، قدیم قانون ، ۱۱۳). [ع : (خ ت م)].

ـــــ الْاَحزان (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ح) صف ؛ امذ.
رنج و غم کا خاتمہ کرنے والا. اس (مارکس آریلیس) کے ہم مشرب مصنفین عموماً موت کو خاتم الاحزان سے تعبیر کرتے تھے. (۱۹۱۰ ، تاریخ اخلاق یورپ ، ۱ : ۲۰۹). [خاتم + رک : ال (۱) + احزان (رک)].

ـــــ الْاَنْبِیا (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، غنہ ، کس ب) صف ؛ امذ وسہ خاتمِ انبیا.
آخری پیغمبر ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخری نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا.

کہ لائے مقیس زبان پُرصفا ومدحِ رُسل خاتمِ انبیا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸).

ترا خاتم اے خاتم الانبیا رسالت کے فرمان پہ سکّہ کیا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲). [خاتم + رک : ال (۱) + انبیا (رک)].

ـــــ الْاَئِمَّہ (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، کس ء ، شد م بفت) صف ؛ امذ.
وہ جس پر امامت ختم ہو ، امامِ آخر. مرزا نے خود کو خاتم النبیین خاتم الائمہ اور سلطان القلم کہا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۹۳). [خاتم + رک : ال (۱) + ائمہ (رک)].

ـــــ الْحُکَما (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، فت ک) صف ؛ امذ.
جس پر حکمت ختم ہو ، غیر معمولی حکیم یا طبیب ، سب سے برتر حکیم. شرح میں خاتم الحکما حکیم خواجہ نصیر الدین کا ... قول نقل کیا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۴). [خاتم + رک : ال (۱) + حکما (رک)].

ـــــ الرِّسالَت (ـــــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ر بکس ، فت ل) صف ؛ امذ.
آخری رسول ، آخری نبی جس پر رسالت ختم ہو ، حضرت محمد صلعم.

شان میں خاتم الرسالت کی سندی مہر ہے نبوت کی

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۳). [خاتم + رک : ال (۱) + رسالت (رک)].

ـــــ الرُّسُل (ـــــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ر بضم ، ضم س) صف ؛ امذ.
رک : خاتم الانبیا.

درجات خاتم الرسل سے یہ بھی
اک درجہ ہے خاتم الولایت عسکی

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۰). خاتم الرسل ، سید البشر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نظامِ زندگی کی بنیاد رکھی اس کی اساس وحدتِ خداوندی پر ہے. (۱۹۸۲ ، اخلاقیات نبوی ، ۲۱۵). [خاتم + رک : ال (۱) + رُسل (رک)].

ـــــ الشَّرائع (ـــــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، کس ء) صف ؛ امذ.
وہ جس کے بعد کسی کو شریعت نہ ملے ، حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین اور خاتم الشرائع صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں. (۱۹۷۳ ، ختم نبوت ، ۳۷). [خاتم + رک : ال (۱) + شرائع (رک)].

ـــــ الشُّعَرا (ـــــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، فت ع) صف ؛ امذ.
وہ شاعر جس پر ایک طرز کی شاعری ختم ہو ، عظیم شاعر ، غیر معمولی شاعر. شیخ علی حزیں نے جس کو ہندوستان میں خاتم الشعرا سمجھتے ہیں ... بہت کچھ افتخار کیا ہے. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۱۷). عام طور پر یہ مانا جاتا ہے کہ غالب فارسی کے خاتم الشعرا تھے. (۱۹۰۹ ، مقالات اختر ، ۸۶). [خاتم + رک : ال (۱) + شعرا (رک)].

ـــــ الْقاسِمِین (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس س ، ی مع) صف ؛ امذ.
بانٹنے والوں میں سب سے آخری ، حقوق و فرائض بتانے والا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم. وہ خاتم القاسمین ہے نہ اسوجہ سے کہ وہ اخیر زمانے میں آیا اور نہ اس وجہ سے کہ اس کے بعد کوئی بانٹنے نہیں آئیگا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۳). [خاتم + رک : ال (۱) + قاسم (رک) + ین (ی مع) ، لاحقۂ جمع].

ـــــ الْکُتُب (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، ت) صف ؛ امث.
آسمان سے نازل ہونے والی کتابوں میں آخری کتاب ، قرآن مجید اور قرآن پاک خاتم الکتب ہوکر آیا ہے. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبی ، ۵ : ۷۱). [خاتم + رک : ال (۱) + کتب (رک)].

ـــــ الْمُجَرَّبات (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ج ، شد ر بفت) صف.
مجرب چیزوں میں سب سے عمدہ ، ایسا آزمایا ہوا جو سابقہ

آزمائے ہوؤں کو باطل کر دے۔ اس نسخے کو جربان کے نسخہ جات کے لیے خاتم المجربات کے لقب سے موسوم کیا جائے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۳۳)۔ [خاتم + رک : ال (۱) + مجربات (رک)]۔

ـــــ المُرسَلِین (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ر ، فت س ، ی مع) صف ؛ امذ۔
رک : **خاتم الانبیا**۔

خاتم المرسلین رسول بحق — سِرّ حق اور مخبر اصدق

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱)۔ سرور کل ، ہادی سبل ، خاتم المرسلین رحمۃ اللعالمین۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳)۔ میرے نزدیک تو یہی داعی حجاز سب سے بڑے ناموس الٰہی اور خاتم المرسلین ہیں۔ (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۷)۔ [خاتم + رک : ال (۱) + مرسل (رک) + ین (ی مع)، لاحقۂ جمع]۔

ـــــ النَّبِیِّین (ـــــضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، کس ب ، شد ی ، ی مع) صف ؛ امذ۔
رک : **خاتم الانبیا**۔

دیکھ حلقہ خاتم النبیین میں توں
دل نین سوں تا انبیح رحمان دیکھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۶)۔ حضرت خاتم النبیین کے دل میں ایسا نور تھا کہ عرش مجید پر غالب آیا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۳)۔ آنحضرت صلعم چونکہ افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے ، اس لیے ... بر خصوصیت کا وافر حصہ آپ کو عنایت ہوا تھا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۹۳)۔ [خاتم + رک : ال (۱) + نبی (رک) + ین (ی مع)، لاحقۂ جمع]۔

ـــــ الوِلایَت (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، کس و ، فت ی) صف ؛ امذ۔
جس پر ولایت ختم ہو ، بہت بڑا ولی ، ولایت کے بلند ترین درجے پر فائز۔

درجات خاتم الرسل سے یہ یقیں
اک درجہ ہے خاتم الولایت عسکری

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۲)۔ [خاتم + رک : ال (۱) + ولایت (رک)]۔

خاتِمَہ (کس ت ، فت م) امذ۔
۱۔ انجام ، نتیجہ ، اختتام ، فاتحۂ مصحفو رسالت ، خاتمۂ رسالت نبوت (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰)۔

حسن کا خاتمہ تو عشق کا میں خاتمہ ہوں
نہ گدا مجھ سا نہ تجھ سا کوئی سلطان ہوگا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۵)۔ جرمنی محلہ کے خاتمہ سے سواری پلٹ کر شہر کی اور سڑکوں کی سیر کرتی ہوئی ڈیو پارک ہوٹل میں پہنچی۔ (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۴۴)۔ ہزارہا سال کی مدت کسی قدر بڑی ہو پھر بھی ایک دن اس کا خاتمہ ہوگا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۱۸۷)۔ تاتاریوں کے ہاتھوں ... خاتمہ ہوا (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۱۲۷)۔ ۲۔ **کسی چیز یا کتاب کا آخری حصہ ، تتمہ ، اختتام ؛ وہ عبارت جو کتاب کے ختم ہونے کے بعد آخر میں لکھی جائے**۔ یہ مجموعۂ محمودہ اور یہ رسالۂ مسعودہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمہ اور بارنہ (بارہ) مجلس اور ایک خاتمہ کے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا (دیباچہ) ، ۳۱)۔ خاتمہ بعد تمام ہونے مطلب کے بسر کو لکھیے۔ (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۳۲)۔ فوج کا خاتمہ ان ہی سپاہیوں پر نہیں ہے جو یہاں اترے ہوئے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، شوقین ملکہ ، ۶)۔ آصفی نے بھی اپنے خاتموں میں سراسر تقلید برق ہے۔ (۱۹۷۰ ، مقالات عرشی ، ۵۸۳)۔
۳۔ **(مجازاً) انتقال ، موت**۔

کہتے ہیں کیا حضور کہ آئیں گے وقت صبح
اس شب کو خاتمہ ہے ہمارا سحر کہاں

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۷۷)۔ آثار حیات گھٹنے لگتے ہیں ... آخر اسی عالم نیم جانی میں ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۶۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [خاتم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ بِالخَیر (ـــــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ۔
۱۔ **انجام بخیر ہونا ، عاقبت سدھرنا ؛ خیر و خوبی کے ساتھ تکمیل کار**۔

شیوہ شعرا میں ہو مرے حُسن عمل کا
اللہ کرے خاتمہ بالخیر غزل کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۲)۔

یہ بار امانت مری گردن سے اتر جائے
ہو خاتمہ بالخیر جو سر تن سے اتر جائے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹)۔

غالباً خاتمہ بالخیر سمجھ لو اس کا
جس کے مرنے کا نئی روشنی نے غم نہ کیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳)۔

بخشش میں نہیں شک کہ ہے مضبوط سہارا
صد شکر کہ ہے خاتمہ بالخیر ہمارا

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۶۴)۔ ۲۔ **مرتے وقت ایمان کی سلامتی اور دین داری**۔ خاتمہ بالخیر مجھ عاصی کا کر اور کامل ایمان مجھ مقاسی کا کر۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا (دیباچہ) ، ۳۴)۔

اے جلیل خستہ جاں کا خاتمہ بالخیر ہو
دم نکل جائے تمہارے نام پر یا مصطفیٰ

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۳۴)۔ ۳۔ **اختتام ؛ موت ، انتقال (نیز طنزاً یا مزاحاً)**۔

یاد عارض میں مرا خاتمہ بالخیر ہوا
کیجیے ختم سوم میں مرے قرآں کوئی

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳۱۲)۔ اب میری ڈائنامیٹ کی قوت دیکھ چکے ہیں اب میں پھر اس کا استعمال کرتا ہوں لیکن افسوس ہے کہ ہم سب کے ساتھ اس محلے کے تمام لوگوں کا بھی خاتمہ بالخیر ہے۔ (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۴ : ۱۰۰)۔ ۴۔ **تباہی ، بربادی**۔ استعمال۔ سب سے پہلے انہوں نے (محمد علی بانی خاندان خدیویہ) مملوکوں کا خاتمہ بالخیر کرنے کی ٹھان لی۔

(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۶۶). غرض اس اونہہ نے صاحب زادہ کی تعلیم کا خاتمہ بالخیر کر دیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۸۵). ف : کرنا ، ہونا. [خاتمہ + بہ (حرف جار) + رک : ال (۱) + خیر (رک)].

ـــ بندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
چھت کے اندر کی طرف چھت ؛ ایک قسم کا کام کمان بنانے میں (جامع اللغات). [خاتمہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کا صف مذ (مث : خاتمہ کی).
پورا ، بھرپور ، تمام و کمال ؛ آخری.

خاتمے کا جو مرے جسم پہ اک وار کیا
ہاتھ سے پھینک کے تلوار کو قاتل آیا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۷). بیوی کی خوشامد نہایت منطقی اور عالمانہ ہوتی ہے ... جو بیوی کہے کہ تم سے زیادہ عزیز مجھے دنیا کی کوئی چیز نہیں تو سمجھو کہ (خوشامد) ہو رہی ہے اور اب تو خاتمے کی (خوشامد) ہو رہی ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۸۹). ف : ہونا.

خاتمیت (کس ت ، م ، شد ی بفت) امث.
کسی چیز یا بات کا اختتام یا انتہا کو پہنچنا ، ختم ہونا. یہ دونوں باتیں تو خاتمیت کے لوازم سے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۳). آپ کے سر پر خاتمیت کا تاج بھی تھا. (۱۹۷۳ ، آئینۂ تثلیث ، ۹۰). [خاتم (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خاتن (کس ت) صف.
ختنہ کرنے والا. اللہ نے اپنے رسول کو دین برحق کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا تھا ، خاتن بنا کر نہیں بھیجا تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۶۳). [ع : (خ ت ن)].

خاتون (و مع) امث.
۱. **معزز عورت ، بی بی ، بیگم.**

کے اب جا گھر کوں خاتون آئی مراد
دے مراد حق تجہ کرے گا دل کوں شاد

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۶۹). مہربانی کرکے اس خاتون کے متعلق حالات معلوم کرکے آگاہ کریے. (۱۹۳۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۱۳). ۲. **ملکہ ؛ امیر گھر کی عورت ، امیر زادی ، لیڈی.** ملکۂ صنعت سحر ساز نے دور سے ملکہ حیرت جادو خاتون شاہنشاہ افراسیاب کو بہ ادب جھک کے سلام کیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۷).

خاتونِ مصر اب مہِ کنعاں کے واسطے
زنداں تمام ہالۂ آغوش ہو گیا

(۱۹۲۱ ، انجم کدہ ، ۱۴). ۳. **بیوی ، زوجہ.** منشی محمد احمد کی خاتون نے ۲۲ شعبان کو رحلت کرکے مجھے اور بھی چور کر ڈالا. (۱۸۹۳ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۸). ۴. **خاتون جنت کی تخفیف ، مراد حضرت فاطمہ بنت محمد رسول اللہ.**

سو خاتون کے گلشن کا ہے بار توں
حسن کے گھرانے میں سردار توں

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۳). [ت].

ـــ اوّل کس صف (ـــ فت ا ، شد و بفت) امث.
بادشاہ یا سربراہ مملکت کی بیوی کا لقب. وہ امریکہ کی خاتون اول نہ رہی. (۱۹۶۸ ، اخبار خواتین ، کراچی ، ۱۰ اکتوبر ، ۴). خاتون اول کانفرنس برائے منشیات کے لئے پاکستان کی نمائندگی بیگم ضیا الحق نے کی. (۱۹۸۵ ، مشرق ، کراچی ، ۴). [خاتون + اوّل (رک)].

ـــ جنّت کس اضا (ـــ فت ج ، شد ن بفت) امث.
حضرت فاطمہ دختر محمد رسول اللہ کا لقب ، آپ حضرت خدیجۃ الکبری کے بطن سے پیدا ہوئیں. حضرت علیؓ کی بیوی اور حسنین کی والدہ ماجدہ تھیں ، آپ جنّت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں گی. خاتون جنت شمع جہاں. (۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ۶۱ : ۸۱۰۲)).

سنو یاراں روایت ہے صحی ہو
جہیز خاتون جنت کو دینے سو

(؟ ، جہیز نامہ خاتون جنت (رسائل متفرق ، ۱)). خاتون جنت کی قسم جو کہیں ہم سے تم سے بیاہ رچے تو کیسی مزے مزے سے کٹے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۱۱). تقریب دربارۂ ولادت با سعادت خاتون جنت سیدۃ النسا العالمین حضرت فاطمہ زہرا ... خانۂ فرہنگ ایران. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، فروری ، ۵). [خاتون + جنت (رک)].

ـــ جہاں کس اضا (ـــ فت ج) امث.
آفتاب ، سورج. زبان فارس میں ایسے اصطلاحی نام کثرت سے بنائے گئے ہیں جیسے خاتون جہاں ... آفتاب کے لئے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۵). [خاتون + جہاں (رک)].

ـــ حشر کس اضا (ـــ فت ح ، سک ش) امث.
حضرت فاطمہ کا لقب جن کی بابت عقیدہ ہے کہ اپنے والد محمد رسول اللہ کے ساتھ اُمت کی شفاعت کریں گی.

مجلس ملک مآب ہے شیعہ فلک جناب
خاتون حشر پیار سے کرتی ہیں یہ خطاب

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۸۵). [خاتون + حشر (رک)].

ـــ خانہ کس اضا (ـــ فت ن) امث.
گھریلو عورت ، گھردار بی بی. لاقوت شاہ کی خاتون خانہ نے تخت پر جلوس فرمایا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۹ : ۳۰).

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر (مقالات ماجد ، ۱۱۱)). یہ عورت نئے زمانے کی مغرب زدہ عورتوں کی نمائندہ ہے جو خاتون خانہ بننے کو لعنت اور تماشائے زمانہ بن جانے کو زندگی کا حاصل جانتی ہیں. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لئے ، ۵۶۳). [خاتون + خانہ (رک)].

ـــِ خُم کس اضا (ـــ ضم خ) امث.
شراب کے لیے رندوں کا کلمۂ توصیف یا لقب ، خم کی ملکہ. زبان فارسی میں ایسے اصطلاحی نام کثرت سے بائے گئے ہیں ... خاتون خم شراب لب کے لیے (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۳). [خاتون + خم (رک)].

ـــِ دو جَہاں کس اضا (ـــ و مج ، فت ج) امث.
رک : خاتون جنّت.

خاتون دو جہاں کے جگر کوں دیا ہے داغ
اس غم سوں خم کیا ہے گگن پر ہلال کوں

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی ، ۹). [خاتون + دو (رک) + جہاں (رک)].

ـــِ شَہابی کس صف (ـــ فت ش) امث.
سرخ کھجور. خاتون شہابی ـ ڈاکٹر بوناویا نے اس کا ترجمہ سرخ بیگم صاحب لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ غالباً پھل کے نہایت چمکتے ہوئے سرخ ہونے کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا. میں خیال کرتا ہوں کہ سرخ رنگ خرما کو یہ نام اہل فارس نے بیشک دیا ہو گا (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۳). [خاتون + شہاب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــِ عَرَب کس اضا (ـــ فت ع ، ر) امث.
کعبہ نیز حضرت خدیجۃ الکبریٰ ، حضرت فاطمہؓ کا لقب. زبان فارسی میں ایسے اصطلاحی نام کثرت سے بائے گئے ہیں جیسے ... خاتون عرب ... مکہ معظمہ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ علیہا التحیۃ والسلام کے لئے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۳). [خاتون + عرب (رک)].

ـــِ فَلَک کس اضا (ـــ فت ف ، ل) امث.
۱. **چاند ، زہرہ ، ناہید** (اسٹین گس ؛ جامع اللغات). ۲. **سورج ، آفتاب.** زبان فارسی میں ایسے اصطلاحی نام کثرت سے بائے گئے ہیں ... خاتون فلک آفتاب کے لیے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۳). [خاتون + فلک (رک)].

ـــِ قِیامَت کس اضا (ـــ کس ق ، فت م) امث.
رک : خاتون حشر. جناب خاتون قیامت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ نہیں ! مگر یہ زینب شب کو آئی ہے اور کچھ کچھ احوال عرض کرتی ہے. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۱).

فرماتو رسولؐ دوسرا سے نہیں ڈرتے
خاتونو قیامت کی بکا سے نہیں ڈرتے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۹). [خاتون + قیامت (رک)].

ـــِ کائنات کس اضا (ـــ کس ء) امث.
رک : خاتون عرب. زبان فارسی میں ایسے نام کثرت سے بائے گئے ہیں جیسے ... خاتون عرب اور خاتون کائنات مکہ معظمہ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ علیہا التحیۃ والسلام کے لیے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۳). [خاتون + کائنات (رک)].

ـــِ مَحْشَر کس اضا (ـــ فت نیز ضم م ، سک ح ، فت ش) امث.
رک : خاتون حشر. اے خاتون محشر اب قریب ہے کہ میں خدمت میں جناب سید البشر کے حاضر ہوں. (۱۸۸۹ ، مہرالمصائب ، ۲۵۵).

واروں میں تجھ پہ گوہر و اختر
حامی ہوں تیری خاتون محشر

(۱۹۰۳ ، خواب راحت ، ۴۴). [خاتون + محشر (رک)].

ـــِ مَحَل کس اضا (ـــ فت نیز ضم م ، ح) امث.
گھر کی مالکہ ، منکوحہ بیوی ، بیگم. یہ سعیۂ جوالہ ہیں اسی لائق ہے کہ اس کو اپنی صحبت میں رکھیں خاتون محل بناؤں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۷۰). [خاتون + محل (رک)].

ـــِ یَغْما کس اضا (ـــ فت ی ، سک غ) امذ.
سورج ؛ کچھ لوگوں کے خیال میں چاند اور ونس ستارہ کو بھی کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). زبان فارسی میں ایسے اصطلاحی نام کثرت سے بائے جاتے ہیں ... خاتون یغما ... آفتاب کے لیے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۴). [خاتون + ف : یغما (رک)].

خاتُونی (و مع) امث.
زوجیت ، بیوی ہونا. مجھے قبول بلکہ بدل منظور ہے مگر یہ بتاؤ کہ دل کشا کی خاتونی کسطرح قبول کی جائے (۱۸۷۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۳۳). [خاتون + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خاخا امث.
ہنسی میں حلق سے نکلنے والی آواز ، زور دار ہنسی ، قہقہہ. ہو ہو ہو ـ خا خا خا وہ جھولتا جھولتا ہنس رہا تھا. (۱۹۶۸ ، شکست ، ۱۲۰). [حکایت الصوت].

خاد امث.
چیل ، باز ، عقاب.

ہوا ہے یہی تو یہ ہوتی نہیں
کہ ہو خاد آکر سیہ بال کہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۸).

فرقت میں باغ مجھ کو بیاباں سے کم نہیں
شور نغانِ خاد ہے صوت ہزار میں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۰۵). [ف].

خادِع (کس د) صف ؛ امذ.
ظالم ، مکار ، فریبی ، دغا باز ، دھوکے باز (فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گس ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [ع : (خ د ع)].

خادِم (کس د) امذ.
۱. **ملازم ، نوکر ، خدمت گار.**

شہاں کے جو خادم ہزروز اہیں
سخن ور او تو سب میں بہتر اہیں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰).

لے کھسے ٹھہرے مس خادم کو کہ ہم جا پہنچے
شیخ صاحب سے کرامات نہ ہوئے بائی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۴۱۸). اگر کسی خادم کے ساتھ سفر میں جائے ، آقا خود کوندھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۴). ۲. (متکلم کے لیے) عجز کے موقع پر.

عجب بخت منجھ خادم کے ہو کامل مکمل تجے کیسے
(۱۷۶۵ ، جنگ سرہاو (ق) ، ۱۶۰).

ہے وجہ تو خود رفتہ نہیں ہوئے ہیں لا نہوں
یہ بھی وہی افسوس ہے جو خادم یہ ہوا تھا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۱).

راتا نے کہا اے برہم نا ! میں تیرا ادنیٰ خادم ہوں
(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۹۳). یہ خادم اپنے آقا کو دنیا کی مصیبتیں برداشت کرنے کیسے چھوڑ جائے ؟ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۳۹). ۳. درگاہوں یا معبدوں کا خدمت گار. کنبدوں میں خادم اور مجاور اور پیر زادے مقرر ہوئے. (۱۸۷۷ ، ہدایت المومنین ، اولاد حسن ، ۳). ۴. کارگزار ، کارکن. ایک گروہ مسلمان نے جس گروہ کا میں خادم ہوں یہ تجویز کی ہے کہ ایک مدرسۃ العلوم مسلمانوں کی تعلیم کے لیے کیمبرج اور آکسفورڈ کے نمونہ پر قایم کیا جائے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۱۲۳). میرا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص ... احکام قرآنیہ کی ابدیت کو ثابت کرے گا ... بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم بھی وہی شخص ہوگا. (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۵۰). ۵. عقیدت مند ، معتقد ؛ جاں نثار. بادشاہ یک کون محبت رکھتا ہے ... ای خادم سب لشکر پر قرب دھرتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۴۲۹).

نہ میں دیو ، از نسل آدم ہوں میں
نبی مصطفےٰ کا جو خادم ہوں میں
(۱۷۶۹ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۹). تب میں نے یہ دعا مانگی کہ یا امامین علیہما السلام ... میرا صدق دل مجھ پر ثابت ہووے کیونکہ میں پنجتن کا خادم ہوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).

خادم بلال و قنبر گردوں اساس تھا
نعلین اس کے پاس عصا اس کے پاس تھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). آنحضرت مدینہ تشریف لائے تو حضرت انسؓ کی والدہ ان (حضرت انسؓ) کو چادر میں لپیٹ کر لائیں اور آپ (آنحضرت) کی خدمت میں بطور خادم کے پیش کیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۵۸۳). [ع : (خ د م)].

ـــــ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیفَیْن (ـــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر ، ی لین ، کس ن ، غم ال ، شد ش بفت ، ی مع ، ی لین) امذ. **عہد خلافت عثمانیہ میں ترکی کے سلطان کا لقب ؛ پاک مقامات مکے اور مدینے کا خادم.** خادم الحرمین الشریفین ترکی سلطان کا خاص لقب ہوا کرتا تھا. (۱۹۲۲ ، مقالات ماجد ، ۵۵). [خادم + رک : ال (۱) + حرم (رک) + ین (ی لین) ، لاحقۂ تثنیہ + رک : ال (۱) + شریف (رک) + ین (ی لین) ، لاحقۂ تثنیہ].

ـــــ الطَّلَبا (ـــــ ضم م ، غم ال ، شد ط بفتم ، فت ل) امذ. **اسکول کا استاد ؛ پروفیسر** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [خادم + رک : ال (۱) + طلبا (طالب کی جمع)].

ـــــ دَرگاہ کسی اسا (ـــــ فت د ، سک ر) امذ. **مجاور** (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [خادم + درگاہ (رک)].

خادِمَہ (کس د ، فت م) (الف) امث.
۱. **خادم (رک) کی تانیث ، ملازمہ ، نوکرانی ، لونڈی ، باندی.** تشریف لائیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرا میں طلب کرتی ہوئیں ایک خادمہ کو. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۷). حضرت فاطمہ کی عسرت اور تنگدستی کا یہ حال تھا کہ گھر میں کوئی خادمہ نہ تھی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۱۰). ۲. **انتہائی عجز کے اظہار کے موقع پر (برائے واحد مونث متکلم).**

جان تن سے کوئی آن میں اب جاتی ہے آقا
یہ خادمہ رخصت کے لیے آتی ہے آقا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵). ۳. **نگہداشت کرنے والی ، خدمت گزار خاتون.**

ہر چند ہو علوم ضروری کی عالمہ
شوہر کی ہو مرید تو بچوں کی خادمہ
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۳). (ب) صف. **مفید ، کام آنے والی (اشیا یا ان کے اثرات کی نسبت مستعمل).** جو قوتیں حق تعالیٰ نے ... نباتات میں پیدا فرمائی ہیں وہ دو قوت ہیں ایک خادمہ دوسری مخدومہ. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۲۳). [خادم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خادِمی (کس د) امث.
۱. **خدمت گزاری ، دیکھ بھال.**

نوشہ مرشد ایک ہے جانے جو سچیار
ہر درویش کی خادمی بھی سچیار کو کار
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۲۳).

نہ اوس پاس چھوڑا کوئی آدمی
کہ زخمی کی جا کر کرے خادمی
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا (ق) ، ۳۰). ان مقاموں کی نسبت دعوے بادشاہی نہ کرے بلکہ دعوے خادمی کرے. (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۱۵). ۲. **غلامی.**

صفت کرنے پیمبر کا منجھے اندازہ کہاں ہے
ہوا مولود و صفاں تھے ہوس منج خادمی کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳).

مشہور ہو ہیں خلق میں آقائے جبرئیل
اس گھر کی خادمی ہے تمنائے جبرئیل
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۴۸۳).

اسباب حیات و موت انسان مخدومی و خادمی کے عنوان
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۰). ۳. **نوکری ، چاکری ، ملازمت.**

یقیں سرو آزاد کی دھر کے دھات
کیا خادمی جوڑ بھاتی یہ بات
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۶). محض خادمی میں اتنے لوگوں کی معاش ممکن نہیں ، تم زراعت یا تجارت کرو. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۶۲). اف : کرنا. [خادم + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---میں عزّت ہونا محاورہ.
کم درجہ پر بھی برتری حاصل ہونا ؛ خدمت کا صلہ عزت کے طور پر ملنا.

بلبل میں اور گل میں کہاں اس طرح کا پیار
عزت تھی خادمی میں غلامی میں افتخار
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲).

خادُو (و مع) امذ.
سوش خور پرند کی ایک قسم . یہ فصل ربیع کا مہمان پرندہ ہے موسم کے ساتھ وطن واپس ہو جاتا ہے. سوش خور کو خادو بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۷). [خاد (رک) + و ، لاحقۂ صفت (اردو کا تصرّف)].

خار(۱) امذ.
۱. پودوں ، درختوں اور جھاڑیوں پر نکلی ہوئی نکیلی روئیدگی ؛ سخت اور باریک کانٹا ، سُول.

اس کانٹے کے جفا سول معانی تک ہو دیا
آخر سو خار سات تو پھل نیک آیا بہار
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

دیکھ سکتا نہیں میں گل کوں ہر نک خار کے ساتھ
اپنے ہمراہ رقیبوں کوں نہ لا ، ہائے نہ لا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۳).

پانو میں خار کرے ناخن تدبیر کا کام
چاہیے لطف ترا پھر تو ہیں سب عقدے حل
(۱۸۵۰ ، مرآۃ الغیب ، ۳۸). **۲. کسی جاندار کے جسم پر یا اس کے اندر جسم کی ساخت میں موجود باریک نکیلے اجزا یا ان میں سے ایک جو اپنی ساخت میں ہڈی یا پروں کی ڈنڈی سے مشابہ ہوتا ہے.**

دل بیتاب سے کیا ہو مژۂ یار جدا
تو ماہی سے بھی ہوتے ہیں کہیں خار جدا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۵۵). ان کی زبان پر سخت خار ہوتے ہیں جن کی نوکیں پیچھے کو مڑی ہوتی ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۶۵۰). **۳. کسی دھات کی نوک دار کیل جو اسلحہ یا زیورات وغیرہ میں ہوتی ہے ، تار وغیرہ میں بڑواں نوکیں.** گوئی اپنے خود کو چمکا رہا ہے ، کوئی مہمیز کے خاروں کو تیز کر رہا ہے. (۱۹۰۸ ، شوقین ملکہ ، ۷). **۴. مرغ کے پنجے سے اوپر کا کانٹے نما ابھار جو اس کے پنجے کی انگلیوں سے مشابہ ہوتا ہے.** مثل خانگی مرغیوں کے ان کے (جنگلی مرغی کے) نروں کے پیر پر بھی خار ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، مقلب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۰۲). **۵. (مجازاً) خلش ، کھٹک ، تکلیف ، ذہنی پریشانی.**

اب تک ہیں وہ خار میرے جی میں
جلد آ کہ یہ مصلحت اسی میں
(۱۹۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۰).

کاش نکلے آپ کا ارمان عیش بے خلش
اور مرے سینے سے نکلے خار غم بھی ساتھ دم
(۱۹۰۹ ، ظہیر دہلوی ، ۲۰۹). **۶. حسد ، جلن ، رشک.**

دیا پھولوں کا گہنا سوت کو یہ خار ہے مجکو
نہ کیوں دل پھول سا کمھلائے اب اے تو بہار اپنا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۸). **۷. (مجازاً) داڑھی کے سخت بال ، داڑھی ؛ ڈنک ؛ بورا چاند ؛ سخت پتھر** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). **۸. ناگوار ، دو بھر ؛ باعث آزار (بات شے یا شخص).**

اوڑھوں اور نہ دیکھیں وہ جن کی سب بہار ہو
ایسا اوڑھنا ہی کیا جو بدن کو خار ہو
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۴). [ف : خار ؛ زند : کَر].

---انداز (---فت ا ، سک ن) صف ؛ امث.
سیہہ ، سیہی ، رک : خارپُشت (لفظاً : کانٹے جھاڑنے والا). خارانداز بروزن بارانداز ایک قسم سیہی کی ہے کہ وہ اپنا کانٹا تیر کی طرح مارتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۷ : ۲۸۰). [خار + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا ، پھینکنا].

---بَست (---فت ب ، سک س) امذ.
کانٹوں کی باڑھ ، خاربند ؛ کانٹوں کی باڑھ سے محصور قطعہ. ایک خار بست کی پناہ سے ... نکل کر صرصر سے بندوقوں کی شلک سے قریب تین سو جوان مانند برگ خزاں کے گرا دیئے. (۱۸۸۷ ، حملات حیدری ، ۱۸۳). ملک التجار نے بڑے بڑے درختوں کو کاٹ کر ساحل سہانم کو خار بست کا کیا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۴۴). اف : کرنا. [خار + ف : بست ، بستن - باندھنا].

---بَن (---فت ب) امذ.
کانٹوں بھرا جنگل.

تو گلشن ، نظر بیچ ہے خار بن   خراش جگر ہے ، رگ یاسمن
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۹). [خار + بن (۱)].

---بُن (---ضم ب) امث.
کانٹے کی جڑ ؛ سالم کانٹا ، بُن خار کی مقلوب صورت.

اس شاہ کے تم کرم و بوئے خلق سے
ہر خار بن ہو ہمسر فوارۂ گلاب
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۳). [خار + بُن (۲)].

---بَند (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. خاربست ؛ کنٹیلی باڑھ.

اصلاح خط چہرۂ گل گوں ضرور ہے
گلشن سے دور کیجیے اس خار بند کو
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱۶). **۲. باڑھ بنانے والا ، کانٹوں کے حصار بنانے والا ، محافظ ، نگراں.**

وہ باغ کس طرح نہ لٹے اور نہ اجڑے آہ
جس کا نہ باغباں ہو نہ مالک نہ خار بند
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۳). [خار + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَند کَرنا ف م ؛ محاورہ.

محصور کرنا ؛ دشوار گزار کرنا ، کانٹے دار جھاڑیوں یا خاردار تاروں کی روک کھڑی کرنا. تشبیہات دشوار گزار سے ایسا خار بند کیا تھا کہ ہر شخص ناواقف کا گزر اس میں دشوار تھا. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۳۰).

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
کانٹوں یا خاردار تاروں کی باڑھ لگانے کا عمل. اگر وہاں کسی نوع کا کچھ خوف و خطرہ معلوم ہو تو اپنے لشکر کے چاروں طرف خار بندی بطور حصار کے کریں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۶). [خار + ف : بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---بونا محاورہ.
خوامخواہ مشکلات اور دشواریاں پیدا کرنا ، رکاوٹیں ڈالنا ، کانٹے بونا.

یہ دل ہی تھا ناداں کہ تری زلف سے الجھا
یوں اپنے لیے خار نہ بوتا کوئی بوتا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۵).

اپنے بعد آنے والی نسلوں کی
راہ میں خار تو نہ بو جائیں
(۱۹۸۳ ، مشعل ، ۳۶).

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) امذ.
۱. ایک جنگلی جانور جس کے بدن پر تکلے نما سخت کانٹے ہوتے ہیں (یہ اپنی چوکنا عادت کے سبب دشمن کو دیکھ کر کانٹے کھڑے کر کے گول گیند کی شکل بن جاتا ہے ، سانپ کا بھی دشمن ہے) ، سیہہ ، سیہی ، جنگلی خاردار چوہا.

کتیاں شیر سیاں خرس سیاں کے درشت
کتیاں کھول مانجر کتیاں خارپشت
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵). کتنے فے ہیں کہ اپنے سر کو دم کے نیچے چھپا کر پر ایک گزند سے بچ رہتے ہیں مانند خارپشت کے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۸۲). جھاڑی سے ایک خارپشت کے تکلوں کے کھڑ کھڑ کرنے کی آواز آئی. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳۲۲). بعض جانوروں میں مثلاً خارپشت اور سیہ میں جلد کے بال کانٹے نما اور سخت ہوتے ہیں جو اعضا کے دفاع کا کام کرتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۸۳). **۲. پیٹھ کھجانے کا آہنی پنجہ ، پشت خار.**

موزوں کے گر ہو پنجۂ مژگاں سے خارپشت
کھجلانے وہ پری نہ کبھی زینہار پشت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۵). **۳. کٹھل کی نوع کا ایک پھل جس کی بالائی سطح پر کانٹوں کی طرح ابھار ہوتے ہیں ، بُو ناگوار ، مزا خوشگوار.**

خار پشت در ہندوی کٹھل   بداں نام گل زرہے بڑھل
(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری (ق) ، ۱۵۰). **۴. مچھلی کی ریڑھ کی ہڈی یا کھجور کے پتے کی شکل کا جنگی ہتھیار جو گرز کی طرح چلایا جاتا ہے** (ا پ و ، ۸ : ۱۵۲). **۵. آبی جانوروں میں سے ایک جانور جس کے جسم میں کانٹے ہوتے ہیں.** اس جماعت (ایکائنو ڈرمیٹا Echinodermata) کے تمام جانور مثلاً تارا مچھلی ... بحری خارپشت سمندر میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۵). [خار + پشت (رک)].

---پُشت کَرْنا محاورہ.
سیہی جیسا بنا لینا.

ایس تن کوں ترکش کیا خارپشت
بھریا تھار تیراں کے کانٹے درشت
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۸).

---پوشی (---و مج) امث.
غلطیوں عیبوں اور کمزوریوں کو نظر انداز کرنا یا چھپانا.

خارپوشی باغ دیواں میں نہ ہرگز چاہیے
نکتہ چینی ہو تو گلچیں قابل اصلاح ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۰۰). [خار + ف : پوش ، پوشیدن = چھپنا ، چھپانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَرازُو کس اضا (---فت ت ، و مع) امذ.
ترازو کا کانٹا ، ترازو کی سوئی یا نوکدار سلاخ جو وزن بتا تی ہے.

ہے برابر درد دونوں آنکھوں میں پاؤں کے
شبہ ہے خار ترازو کا مجھے ہر خار میں
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۱۵۳). [خار + ترازو (رک)].

---توڑْنا محاورہ ؛ ف مر.
قدموں سے کانٹے توڑنا ، کانٹوں پہ چلنا ، مشکل کام کرنا ؛ صعوبت جھیلنا.

پھر پڑیں جنوں پہ گریباں بھی پھٹ چکا
سختی پا سے کوہ پہ بھی خار توڑئیے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۰۴).

---جِلْدِیَہ (---کس ج ، سک ل ، کس د ، فت ی) صف ؛ امذ.
جانوروں کی وہ جنس جس کی پُشت یا جلد پر سنے یا کانٹے ہوں. خار جلدیہ کے تمام افراد سمندری ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۹۲). [خار + جلد (رک) + ع : یہ ، لاحقۂ نسبت].

---چِین (---ی مع) امذ.
ایک دھات جو گندھک خام اور خام پارے کی آمیزش و پختگی سے پیدا ہوتی ہے ، آہن چین ، تانبے کی ایک شکل ، ناقص سونا ، جست ، رک : خارصینی. اگر یہ دو اجزا آمیزش کے بعد لیکن کمال پختگی کے قبل ہی بستہ ہو جاتے ہیں تو خارچین ... پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۴۹). [خار + چین (علم) ؛ ف : چین ، چیدن = چننا].

---چِینی (---ی مع) امث.
۱. خارچین (رک) یا اس سے منسوب ، رک : خارصینی. اشٹ دھات۔ یہ آٹھ دھاتوں سے مرکب ہے ... لیکن خارچینی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے دراصل سات دھاتوں کا مرکب ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۹۹). **۲. تکلیف ، غم ، رنج ؛**

عشق ، محبت ؛ زخم ، چرکا ؛ گوبی ؛ خارش (جامع اللغات). [خار + چین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

ـــــ خار (الف) امذ.

۱. **دغدغہ ، اندیشہ ، بے قراری ، بے چینی.**

خار خار اپنے سنے (سینے) کا دور کر یک دھر تھے
رکھ اپس کوں پر **رضا** جیوں پھول خنداں غم نہ کھا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۷).

ہیں بے شمار دل میں مرے خار خار شوق
جیوے کوں دیکھ سر پہ ترے نوک دار آج

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۷۱).

عشقِ گل عذار ہے بس یہی خار خار ہے
فصلِ بہار یار ہے اپنے جنوں کا جوش ہے

(۱۸۱۶ء ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۵).

خار خار دل کہے کس سے ، سے بلبل کی کون
باغباں مست و صبا مست و گل و گلزار مست

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۶۸). ۲. **کھٹک ، خلش.**

پھول جب پھولا ہوا تب پھیہ اوس کا آشکار
تھا نہاں غنچے کے دل میں تجھ دہن کا خار خار

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۱۰).

خار خار اس روئے رنگیں کا جو رہتا ہے اسے
سوکھتا جاتا ہے ہر دم صورتِ بیمار گل

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۷).

اللہ رے خار خار تمنا کہ وقتِ نزع
سینے سے دم نکل کے گلے میں اٹک گیا

(۱۹۰۰ء ، نظم دل افروز ، ۹۳). ۳. **سراپا خلش ، مکمل طور پر درد و کرب میں مبتلا.**

اک دلِ خار خار ہوں میں حسنؔ
اپنے اس گلعذار کے ہاتھوں

(۱۸۶۹ء ، حسن ، د ، ۶۲). (ب) صف. **بہت بے چین ، از حد بیقرار ، بہت ہی غمگین ، بہت جلنے والا.**

گجرات کے فراق سوں ہے خار خار دل
بے تاب ہے سینے منیں آتش بہار دل

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۰۷). بھیڑیا ... فریسہ کی ترق پر خار خار تھا. (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۳۷۹). [خار + خار (رک)].

ـــــ خسک کس اسا (ـــ فت خ ، س) امذ.

یہ ایک پودے کا خاردار پھل ہے جو دانہ نخود کے برابر اور سہ گوشہ ہوتا ہے اور تینوں گوشوں پر خار ہوتے ہیں ، بوٹی پھیلدار اور اس کے پتے چنے کے پتوں سے مشابہ لیکن ان سے چھوٹے اور پھول چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے ہوتے ہیں ، خارِ کلاں ، گھوکھرو.

سب خار خسک خوں کے دریا میں ڈبوئے
جھالے نے برا نام اچھالا کفِ پا کا

(۱۸۳۶ء ، ضعت ، کہ ، ۱۳). خار خسک ایک بوٹی کا خاردار پھل ہے. (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۷۳). ایک رسالہ عقاقیر کا جس میں اس نے (گلو کیاس) خار خسک پر بالخصوص توجہ کی ہے. (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۵۱). [خار + خسک (رک)].

ـــــ خُشک (ـــ ضم خ ، سک ش) امذ.

گوکھرو (نوراللغات). [خار + خشک (رک)].

ـــــ دار صف.

۱. **کانٹوں والا ، جس میں کانٹے لگے ہوں.**

دیکھا ہوں جب سیں سنبل خوشبوئے زلف یار
ہے مجھ نظر میں سلسلۂ خاردار بار

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۳). ایک کے ہاتھ میں ایک درخت خاردار کا ٹھنا تھا. (۱۸۸۰ء ، نیرنگِ خیال ، ۲۰۰). وہاں نہ کوئی ندی تھی نہ نالا ... خاردار جھاڑیاں کھوہ کی سپاٹ دیواروں میں اگ ... آئی تھیں. (۱۹۸۳ء ، الیشی کے گیت (ترجمہ) ، ۶۷). ۲. **نوکیلا ، چبھنے یا چُبھانے والا ؛ ایذا پہنچانے والا ، دکھ دینے والا.**

ضریع ایک ہی گھاس دوزخ میں خوار
نکیخ ایلوا سیں نپٹ خاردار

(۱۶۶۹ء ، آخر گشت ، ۱۳۷).

نہ کیوں دیکھ ان کافر آنکھوں کی تار
کہ ہیں ان کی پلکیں بہت خاردار

(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۶۳). ۳. **مشکل ، دشوار ، اُلجھا ہوا ، پیچیدہ ؛ تکلیف دہ ، ایذا رساں.**

سنگیں لفظ چھپتاں ہے بس جل بجھار
لگانے معانی مگر خاردار

(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ ، ۳). اس خاردار مسئلہ پر خدا کنہ لکھا ہے. (۱۹۰۰ء ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۳۷۷). ۴. **داڑھی والا ، وہ لڑکا جس کے داڑھی نکل آئی ہو** (نوراللغات). ۵. **بپھرا ہوا ، خشمگین ، ناراض ، ذراسی بات پر بگڑ جانے والا.** آج کل آپ خاصے خاردار معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۵۷ء ، اردو نامہ ، کراچی ، (مارچ) ، ۵۰ ، ۲۳۱). [خار + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــــ دار چرخ (ـــ فت ج ، سک ر) امذ.

رک : خاردار لٹو. گناہوں کی سزا خاردار چرخ کی تجویز کی جائے یا قرآن مجید کی قسم سے ڈرایا جائے. (۱۹۰۴ء ، مرآۃ احمدی ، ۲۰۲). [خار + دار (رک) + چرخ (رک)].

ـــــ دار چیونٹی خور (ـــ کس ج ، و مج ، مغ ، و مج) صف ؛ امث.

(حیوانیات) وہ حیوانات جن کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے رینگنے والے کیڑوں کو شکار کر کے کھا جاتے ہیں. آسٹریلیا میں زیر جماعت پروٹو تھیریا سے تعلق رکھنے والے دو حیوانات بط منقار اور خاردار چیونٹی خور پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۵ء ، معیاری حیوانات ، ۲ : ۲۵۸). [خار + دار (رک) + چیونٹی (رک) + ف : خور ، خوردن = کھانا].

---دار دَہانَہ (---فت د ، ن) امذ.
گھوڑے کے منھ میں ڈالنے کی آہنی کڑی جس کے سروں پر لگام اور سہرے کے تسمے باندھنے کو کڑے لگے ہوتے ہیں ، فانزہ ، لزنی (ا پ و ، ۵ : ۳۲). [خار + دار (رک) + دہانہ (رک)].

---دار کِرْم خور (--- کس ک ، سک ر ، م ، و مع) امذ.
(حیوانیات) حشرات کو کھا جانے والے وہ حیوان جن کی جلد پر کانٹے ہوتے ہیں. دوسری قبیل کے دونوں ارکان یعنی ڈیگلاسس (Zaglossus') اور ٹیکیگلاسس (Tachyzlossus)
خشکی کے جانور ہیں ... ان کی کھال پر مضبوط نوک دار کانٹے ہیں ... ان خصوصیات کی بنا پر انھیں خاردار کرم خور کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، ہیپلیا ، ۳۲). [خار + دار (رک) + کرم (رک) + ف : خور ، خوردن = کھانا].

---دار لَٹُّو (---فت ل ، شد ٹ ، و مع) امذ.
ایک طرح کا کانٹے دار لٹو یا پہیا جس پر باندھ کر مجرموں کو سزا دیتے تھے. ہتکڑیاں ، بیڑیاں ہیں ... کھنٹوں تلے خاردار لٹو ایک پرانے مکان میں پڑا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۸).
[خار + دار (رک) + لٹو (رک)].

---ڈینا محاورہ.
ایذا دینا ، رنج پہنچانا.

ہے ہے مرا پھول لے گیا کون
ہے ہے مجھے خار دے گیا کون
(۱۸۳۸ ، گلزارنسیم ، ۹).

کیا منع گلگشت کو فصل گل میں
دیئے خار اے باغبان کیسے کیسے
(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۳۰۲).

---دیوار کس اضا (---ی مع) امذ.
دیوار کی منڈیر پر لگی ہوئی روک ، دیوار پر لگے ہوئے شیشے کے ٹکڑے یا کانٹوں والا تار ، کانٹوں والی باڑھ.
گلعذاروں سے یہ نسبت ہم کو خار دیوار گلستاں ہیں ہم
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۸۷). [خار + دیوار (رک)].

---راہ/رہ کس اضا (---فت ر) امذ.
۱. راستے کا کانٹا ، کانٹے جو رستے میں ہوں ، تکلیف یا ایذا دینے والی چیز ، رکاوٹ. تلمہ رہتاس کو گھکر اپنا خار راہ سمجھتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۵۴). **۲. (تصوف) خودی کو کہتے ہیں اور ہر معصیت کو جو سلوک میں پیش آئے** (مصباح التعرف ، ۱۱۰). [خار + راہ/رہ (رک)].

---رَکھنا محاورہ.
خار کھانا ، عناد رکھنا.

برنگ سبزہ ہوا خواہ اس کے ہوں سرسبز
جو خار رکھتے ہیں مانند خار ہوں پامال
(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۲۳).

---رہ جانا محاورہ (قدیم).
ستانے والے فرد یا ناگوار چیز کا موجود ہونا.

گیا وے پھول اے تو رہ گیا خار
گیا وے یار رہیا اے تو اغیار
(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین ، ۶۲).

---زار امذ.
۱. وہ جگہ جہاں کثرت سے کانٹے اُگے ہوئے ہوں ، کانٹوں کا جنگل.

میرا من تو تھا خار زار بک جنگل
کیا باغ تیری عطا کا چہ جل
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹).

تجھ جدائی سے چمن ہے خار زار
باغ میں تجھ بن نہیں ہے کچھ بہار
(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۹).

ہوا یہ سینہ یکسر خارزار دشت غم میرا
کہ آیا یا بخوں آغشتہ ہو کر لب پہ دم میرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۹).

کیا بتاؤں ترے مجنوں کا پتہ لوگوں کو
خارزاروں میں کہیں بے سر و سامان ہوگا
(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۶۶). **۲. (مجازاً) دنیا.** اس خارزار کا کوئی چپہ ایسا نہیں جہاں اطمینان کے آثار موجود ہوں. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۰۸). [خار + زار (رک)].

---زَن (---فت ز) صف.
خلش پیدا کرنے والا ، کھٹکنے والا ، ٹھوکا دینے والا ، چرکا لگانے والا.

برنگ گل شگفتہ تھا دل اس کا
مگر تھا خارزن ثانی کا دھڑکا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۳۲۷). [خار + ف : زن ، زدن = مارنا ، ضرب لگانا].

---سَمَجْھنا محاورہ.
دشمن خیال کرنا.

کیوں خار سمجھتے ہیں مجھے کیوں ہیں کھٹکتے
غماز ہوں بلبل کا نہ میں پردہ در گل
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸).

---سَنگا (---فت س ، غنہ) صف.
کانٹے جیسا نوکیلا پتھر. خارسنگ تہیں جن میں خار سنگا کے متعدد انواع اور بنلی دار کلسی واقع ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۵۶). [خار + سنگ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---شُتُر کس اضا (---ضم ش ، ت) امذ.

اونٹ کٹارا ، اشترخار ، لاطینی : **Echimops Echinatus**
ایک پودا ہے خراسان میں ، اس پر ترنجبین جمتی ہے. بعض کہتے ہیں یہ جواسا ہے. بعض نے لکھا ہے کہ فارس اور آذر بیجان میں اشترخار کہتے ہیں کیونکہ اونٹ اس کو کھاتا ہے. کانٹے اس میں بہت اور نوک دار ہوتے ہیں ، پھول سفید اور زرد ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴). [خار + شتر (رک)].

---صین/صینی (---ی مع) امث.
آٹھ دھاتوں میں سے ایک دھات جو گندھک اور پارے کی آمیزش و سنگ سے وجود میں آتی ہے اس کو جب توڑتے ہیں تو اس کی سطح قلمی یا دانہ دار دکھائی دیتی ہے. جست ، رک : خار چین/خارچینی. اجسام منطرقہ سات ہیں جن کو فلزات کہتے ہیں. ایک سونا ... چھٹا قلعی ، ساتواں خارصینی یہ پارہ اور گندھک سے پیدا ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۲۷۵). جدید کتب طبیہ مطبوعۂ مصر میں اسکا عربی نام خارصین لکھا ہے محیط اعظم میں خارصین خارصینی تحریر کیا ہے ... نہایت مشہور و پرآمد دھات ہے جو دنیا میں بکثرت پائی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۶). [خار + ع : صین - چین + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عقرب کس اضا (---فت ع ، سک ق ، فت ر) امذ.
بچھو کا ڈنک ، سیاہ سنگل یا مریخ (جامع اللغات). [خار + عقرب (رک)].

--- کش (---فت ک) امذ.
وہ شخص جو جنگل اور پہاڑوں سے جھاڑی اور لکڑیاں جلانے یا فروخت کرنے کے لیے کاٹتا اور جمع کرتا ہے ، لکڑہارا. ایک خارکش پوست آہو کا اوڑھے ہوئے بیٹھا تھا (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۵۳). [خار + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

--- کشی (---فت ک) امث.
لکڑہارے کا پیشہ.

زمانہ ان سے کراتا ہے آج خارکشی
جو مثل سرو و صنوبر تھے خانہ باغوں میں

(۱۹۰۷ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۹۶). [خار + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کن (---فت ک) امذ.
رک : خارکش. جاتا ہوں خارکن ، پیزم شکن بلاؤں کتواؤں لکڑیاں گھر لے جاؤں. (۱۸۰۲ ، بوستان خیال ، ۹ : ۲۶۲). [خار + ف : کن ، کندن - کھودنا ، تراشنا].

---کی شکل/ طرح کھٹکنا محاورہ.
بہت ناگوار ہونا.

خار کی شکل کھٹکتا ہے رقیب آنکھوں میں
گل کو دیکھوں میں جو بلبل ہو چمن سے باہر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۸). جس قدر نزدیکی و تقرب کے امتیازات حضرت علیؓ کو عطا ہوئے تھے یہ سب بنو امیہ کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتے تھے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۳۷).

---کیں/ کینہ کس اضا (---ی مع/فت ن) امذ.
کینے کی خلش ، سخت دشمنی ، شدید مخالفت ، حسد کا جذبہ.

ہمارے اللہ دل کے پھوڑنے کے لیئے
ہوا زمانے کی طینت میں خارکیں پیدا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۶). [خار + کیں/ کینہ (رک)].

--- کھانا محاورہ.
۱. حسد کرنا ، رشک کرنا ، جلنا ، دشمنی کرنا.

مرے داغ جگر ہیں گرم انگاروں سے بھی بڑھ کر
وہ مشتر خاک ہوں میں آگ جس سے خار کھاتی ہے

(۱۸۵۳ ، گلستان سخن ، ۳۰۸). وہ تیتو میر کی بڑھتی ہوئی تحریک سے پہلے ہی خار کھا رہا تھا. (۱۹۷۵ ، آزادی کے مجاہد ، ۲۳). ۲. کانٹوں سے پیٹ بھرنا ، صبر و ضبط کرنا ، صبر شکر سے رہنا.

شتر بردباری سے ہے خار کھاتا
تفنوں میں ہے ہر نعمر کے کاٹتا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۰۹).

--- کھٹکنا محاورہ.
خار کی طرح کھٹکنا ، بہت ناگوار ہونا.

تارک عشق ہوئے پھر بھی نہ چھوٹا غم عشق
عمر بھر دل میں کھٹکتا ہی رہا خارِ ملال

(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۰).

--- کھینچنا محاورہ ، ف ر.
چبھا ہوا کانٹا نکالنا.

عشق مژگاں میں ہوا ہے تو اگر دشت نورد
پاؤں کیا دل میں چبھے خار تو زنہار نہ کھینچ

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۲).

رہنے دو دوستوں یہ نشانی ہے دوست کی
ایذا نہ میرے پاؤں کو دو خار کھینچکر

(۱۸۵۸ ، امانت ، ۲ ، ۳۶).

---گزرنا محاورہ.
ناگوار معلوم ہونا ، برا لگنا ، کھٹکنا. ان ہی باتوں پر بہار نکل گئی. باغباں بھی کھٹک گیا. گل چیں کو خار گزرا. سب سردار پھٹک کر الگ ہو گئے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۶).

---لگنا محاورہ.
خار گزرنا ، ناگوار ہونا.

تجھے کیوں خار لگتا ہے مرا مژگاں تر ناحق
کنار آتش میں تو ترے اب تک نہیں لگا

(۱۸۵۵ ، تراب ، ک ، ۱۰).

ـــــ ماہی کس اضا ، امذ.
مچھلی کا کانٹا.

گر کرے زاہد وضو تاثیرِ زہدِ خشک سے
موج دریا خار ماہی کے برابر خشک ہو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۲).

آب میں مثل ہوا جاتا ہے توسن میرا
خار ماہی سے نہ اٹکا کبھی دامن میرا

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۵۵). [خار + ماہی (رک)].

ـــــ ماہی بَنْدِش (ـــــ فت ب ، سک ن ، کس د) امث.
(معماری) **مچھلی کی پشت کے کھپروں کی بناوٹ کی طرح ایک میں ایک پھنسا کر اینٹیں چننا ، ماہی پشت طریقہ.** خار ماہی بندش چار اینٹ سے زیادہ موٹی دیواروں میں استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۶۵). [خار + ماہی (رک) + بندش (رک)].

ـــــ ماہی طَرِیقَہ (ـــــ فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
درختوں کے تنوں کو مچھلی کی پشت کے کھپروں کی طرح تراشنے کا انداز. درخت بویا تو تراشنے کے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے تھے لیکن آج کل چکر دار اور خارماہی کے طریقے نخلستانوں میں بکثرت رائج ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۰۹). [خار + ماہی (رک) + طریقہ (رک)].

ـــــ مِٹْنا محاورہ.
دشمن کا تباہ ہونا ، خلش دُور ہونا.

ہو مبارک تجھے قتلِ پسرِ شیر خدا
باغ زہرا ہوا تاراج ، ہؤا خار مٹا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۶).

ـــــ مُرْغ کس اضا (ـــــ ضم م ، سک ر) امذ.
فطر یعنی کھمبی کی طرح کی ایک پھپوندی یا کانٹی کا نام ، ارگٹ. ارگٹ فرانسیسی زبان میں خارمرغ کو کہتے ہیں کیونکہ ارگٹ کی شکل اس کے مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۲). [خار + مرغ (رک)].

ـــــ مُغِیلاں کس اضا (ـــــ ضم م ، ی مع) امذ.
ببول کا کانٹا ، گوکھرو.

دشت غم میں ہے مجھے خارِ مغیلاں برگ گل
فرشِ مخمل دور ہے خواب فراغت میں مرے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۳۲).

پھر بہار آئی وہی دشت نوردی ہوگی
پھر وہی پاؤں وہی خارِ مغیلاں ہونگے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۲).

ہے دشت اب بھی دشت ، مگر خون پا سے فیض
سیراب چند خار مغیلاں ہوئے تو ہیں

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۸۱). [خار + مغیلاں (رک)].

ـــــ مُوش (ـــــ و مع) امذ.
رک : **خارپشت.** دس بیس سالئے بے حس و حرکت پڑے ہیں ایک خارموش گیند بنا پڑا ہے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی (نومبر) ۵۰ : ۲۷). [خار + موش (رک)].

ـــــ نِکالْنا محاورہ.
تکلیف خصوصاً ذہنی اذیت سے نجات حاصل کرنا.

خار اپنے جگر کا یوں نکالا کانٹے کی مثال دور ڈالا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).

ـــــ نِکَلْنا محاورہ.
اُلجھن دُور ہونا ، خلش مٹنا ، کھٹک جاتی رہنا.

تو کریو چند ساعت سیر گلزار
دل محزوں سے نکلیں خار افکار

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۹۶).

ـــــ و خَس (ـــــ و مع ، فت خ) امذ.
کُوڑا کرکٹ ، کچرا.

زاہد خشک کوں شراب نہ دے
آگ دے خار و خس کو آب نہ دے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۷).

تعصب نے اس صاف چشمے کو آکر
کیا بغض کے خار و خس سے مکدّر

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۲).

خار و خس ہو تیلیاں پر سو پڑی تھیں بے خبر
ابر کے دو ایک ٹکڑے تھے پریشاں چرخ پر

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۱۷). [خار + و (عطف) + خس (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **بہت بُرا لگنا ، بہت ناگوار گزرنا ، کھٹکنا.** یہ تقریب شادی کی فقط اس جوگی بچے کے بلانے کے واسطے کی تھی ، وہ نہ آیا ، مجھے اس کا نہایت خار ہوا. (۱۸۳۶ ، قصہ اگر گل ، ۳۶). حسن اللہ کو اس شادی کی بڑی خار تھی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۲۰). ۲. **حسد ہونا ، جلن ہونا.**

چمن میں جب مرے ہمراہ وہ نگار ہوا
گلوں کو داغ ہوا بلبلوں کو خار ہوا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۶). معلوم ہوتا ہے کہ کوئی باغی آیا ، اسے باغ کو دیکھ کر خار ہوا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۶۶۳).

خار (۲) امذ ؛ صف.
رک : **خوار.**

عجب سخت دل کا اتھا خار او
نہ کچھ خانداں پر کیا آر او

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۹). [ف : خوار (رک) کا تلفظی املا].

خارا امذ.

۱. ایک وضع کا غیر معمولی سخت پتھر (بھورا یا سلیٹی جو کھریا کی چٹانوں کے درمیان ملاجُلا پایا جاتا ہے اس سے آگ جلانے کا کام بھی لیا جاتا تھا)

ہرگز نہ گیا نرم ستم دل کبھی اُس کے
یہ سنگ دل تختۂ خارا پہ لکھا ہوں
(۱۸۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۵)

پتھر چیرا کریں خارا و بلور و الماس
دل وہ پتھر نہیں جو اہل ہنر چیریں گے
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۸۵)

خار میں شور ہے وہ ظفر لعل میں وہ رنگ
واللہ وہی سب میں ہے باللہ وہی ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۷۳).

حاصل کسی کامل سے یہ پوشیدہ ہنر کر
کہتے ہیں کہ شیشے کو بنا سکتے ہیں خارا
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۰۹). ۲. ایک طرح کا لہر دار ریشم (جامع اللغات). ۳. سنگ مرمر، گھاس کے تنکوں ، بھوسے کے تنکروں ، خارا کے پتھروں ہی مردہ بدن خاک بنا . (۱۹۰۳ ، انتخاب توحید ، ۹۵). [ف].

---- تراش (---- فت ت) امذ.
سنگ تراش (جامع اللغات). [خارا + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا ، تراشنا]

---- تراشی (---- فت ت) امث.
سخت پتھر تراشنے کا کام.

ہمت خارا تراشی میں کرے ہے عشق کو شائع
جو کچھ چاہے تو کوہ غم کبھو فرہاد کو توڑے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۵) [خارا + تراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---- سنگ (---- فت س ، سغ) امذ.
نیلاہٹ لیے ہوئے سنگ مرمر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [خارا + سنگ (رک)].

---- شِکَن (---- کس ش ، فت ک) صف.

پتھر توڑنے والا، پتھر توڑنے کا آلہ

سپہ میں جو او گرز خارا شکن
اٹھا چار سو میں تھے بھی زلزلہ میں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۵). [خارا + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

---- شِکَنی (---- کس ش ، فت ک) امث.
پتھر توڑنے کا عمل، چٹان کاٹنا ، سخت محنت.

فرہاد کی خارا شکنی زندہ ہے اب تک
باقی نہیں دنیا میں ملوکیت پرویز
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۵۰). [خارا + شکنی (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---- شِگاف (---- کس ش) صف.
پتھر میں نشان یا سوراخ کرنے والا.

رخنہ کیا نہ آج تلک کوئی چرخ میں
اے آہ تو بھی کہنے کو خارا شگاف ہے
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۲۳۵). رسول اللہ صلعم نے معجز نما ضرب خارا شگاف سے پتھر کے ٹکڑے کو دیے تھے.
(۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۲۹). [خارا + ف : شگاف ، شگافتن ـ چیرنا ، دراڑ ڈالنا]

---- کَنی (---- فت ک) امث.
پتھر کھودنے کا عمل.

سہل تھی خارا کنی لی اپنے حصے میں اسیر
جان کنی دی کوہ کن نے مجھ کو مشکل دیکھ کر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۵۰) [خارا + ف : کن ، کندن ـ کھودنا ، + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---- کوب (---- و مج) صف ؛ امذ.
پتھر توڑنے کا اوزار ؛ پتھر توڑنے والا تو بضرب عمود خارا کوب سے اس شیر سرخ کو قتل کرتا. (۱۸۹۲ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۷). [خارا + ف : کوب ، کوفتن ـ کوٹنا ، پیٹنا].

---- نَوَرْد (---- فت ن ، و ، سک ر) امذ.
پتھریلا راستہ طے کرنے والا یا پتھریلے راستوں اور پہاڑوں پر چلنے والا.

بنے گھوڑے گئے تھے وال خارا نورد
سماں ان کے پھتریاں کوں سب موم کرد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۹). [خارا + ف : نورد ، نوردن ـ طے کرنا]

خارِج (کس ر) (الف) صف.
۱. الگ ، جُدا ، علیحدہ. حضرت بندگی مخدوم فرماتے ہیں کہ ایس او بو نے خارج ہوئے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۷۲). بعضے صفات کوں عین ذات کہتے ہیں بعضے نہ ذات نہ خارج ذات ہو بات کہے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷). یہ بچارہ مبتلا اس عموم سے مستثنیٰ ، اس کلیے سے خارج نہ تھا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۵).

جو خارج نہیں ذات سے یہ نمود
یقیناً دوامی ہے حق کا وجود
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۰۱). ۲. جو شامل نہ ہو، باہر ، داخل یا شمول کی ضد (نیز مجازاً).

تن تھے خارج دیسا من ہن بھی حرکت خاکی تن
(۱۶۰۳ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۲۱۰)). کمال فراخی و وسعت سے تنگ قطاروں میں بونا کاشتکاری کے اصول سے خارج ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۵۰). جو شخص سیدھے طریقے پر نہیں چلتا وہ سیدھے گروہ سے خارج ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۷۸). ۳. بیرونی ، باہر کا.

عدونے جاں ہیں یارِ خانگی و یارِ بازاری
مجھے قاصد ہے ہر شکل خارج ہو کہ داخل ہو
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۶۷). شاعری سے متعلق عالم خارج کو انہوں نے انگریزی کی اصطلاح (Obzective) اور شاعری سے متعلق عالم ذہن کو Subzective کے مترادف استعمال کیا ہے. (۱۹۸۲ ، آج کا اردو ادب ، ۲۸۹). ۴. اطراف ، اردگرد ؛ اپنی ذات کے علاوہ دوسرے لوگ. میرا انجام کار دو طرح پر متصور ہے یا صحت یا مرگ پہلی صورت میں خود اطلاع دونگا دوسری صورت میں سب احبابہا خارج سے سن لیں گے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۵۰۱). ۵. بڑھایا ہوا ، کھینچا ہوا جیسے خط علم ہندسہ میں ؛ تقسیم کا حاصل. دس کو چھ میں ضرب کر کے حاصل ضرب کو بیس پر تقسیم کریں کہ خارج قسمت تین مہینے نکلیں. (۱۸۵۶ ، اصول علم حساب ، ۳۵). اگر مقدار معلوم عمود ۴۹۹۳ ہے تو اس کو ۶۶۸۰ پر تقسیم کرنے سے خارج ۳ نکلیں گے جو مقدار ضلع ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۱۰). ۶. باغی ، سرکش ؛ کافر ، مرتد ؛ بے سرا ، مخالف (جامع اللغات). ۷. معزول ، مسترد. اگر دعوے کی سحت نہ ہووے تو ... سوال کرنا اس سے کچھ ضرور نہیں بلکہ دعویٰ کو خارج کر دیوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۳ : ۱۱)(ب) اسم ۱. عالمِ مادّی ، حقیقت محسوس. تم نے خارج بھی نظر کر دیکھا ، کچھ دستا یا نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳). اوہام جن کا خارج میں کوئی وجود نہیں ہوتا ... اس کی نظر میں مجسم ہوتے ہیں (۱۹۶۹ ، سر بریدہ ، ۶۶). ۲. علاوہ ، ماسوا. اس پانچ وقت ظاہری نماز کے خارج جو عبادت ہے سو شغل ہور ذکر. (۱۶۲۵ ، سب رس ، ۲۰۱). جو مرید حقیقی ہے ہور اس کے خارج ہیں سو مریداں اسمی ہیں. (۱۷۷۲ ، سید محمد شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۵۷). تیغ اپنے سوا کہیں اس بات کا پتا نہیں دیتی کہ اس سے خارج کوئی قدرت ہے. (۱۸۲۸ ، مقامات ناصری ، ۲۴۱). ۳. (فقہ) محنت کر کے درخت یا زمین وغیرہ سے حاصل کیا ہوا اثاثہ. باب زکوٰۃ خارج کے بیان میں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۵). ۴. ظاہر. یہ پانچ عنصر ایسے ہیں کہ خارج میں بنظر محسوس نہیں ہوتے سوائے ایک روشنی کے کہ بنظر محسوس ہوتی ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲۸). انسان ... اپنے اس عمل سے اپنی پنہاں قوتوں کو خارج میں لاتا ہے. (۱۹۶۱ ، ادب اور شعور ، ۹). [ع : (خ ر ج)].

---از اِستِعمال (---فت ا ، سک ز ، کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ع) صف.
بیکار ، ناقابل استعمال (پلیٹس). [خارج + از (رک) + استعمال (رک)].

---از آہنگ (---فت ا ، سک ز ، ت ہ ، مغ) صف.
(موسیقی) بے سُرا ، غیر موزوں ، خلافِ ضابطہ و اصول نیز مجازاً.
ہے یہ بھی خبر تجھ کو کہ ہے کون مخاطب
ہاں جنبشِ لب خارج از آہنگ خطا ہے
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۹). ان کی بھرائی ہوئی آواز ان کے ہیجان طلب پیغام میں خارج از آہنگ معلوم نہیں ہوتی بلکہ اس کے عین مطابق ہے. (۱۹۷۸ ، مسائل اقبال ، ۸۹). [خارج + از (رک) + آہنگ (رک)].

---از بحث (---فت ا ، سک ز ، فت ب ، سک ح) صف.
کسی موضوع یا مسئلے سے الگ ، غیر متعلق بات. عملیاتی عمل ... کا ایسا مربوط نظام خارج از بحث ہے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۹۰). [خارج + از (رک) + بحث (رک)].

---از قیاس (---فت ا ، سک ز ، کس ق) صف.
ناقابل یقین ، ظاہری گمان یا اندازے سے مختلف. بعض تذکروں میں شیخ کی عمر ۱۲۰ برس لکھی ہے اگر یہ خارج از قیاس عمر تسلیم کرلی جائے تو اور واقعات کی کڑیاں مل جائیں گی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۶). [خارج + از (رک) + قیاس (رک)].

---از مَبحث (---فت ا ، سک ز ، فت م ، سک ب ، فت ح) صف.
رک : خارج از بحث. آپ یہ بحث خارج از مبحث بھی ہے کیوں فرماتے ہیں. (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۱۲۱). [خارج + از (رک) + مبحث (رک)].

---الاوسط (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، و لین ، فت س) امذ.
(منطق) وہ تصوّر یا اُصول جس کے مطابق کسی شے پر شے یا لاشے میں ایک تصوّر صادق ہو گا. اصول خارج الاوسط : قضیہ ق یا کاذب ہے یا صادق. (۱۹۶۵ ، تعارف منطق جدید ، ۴). [خارج + رک : ال (۱) + اوسط (رک)].

---البَلَد/خارِجِ بَلَد (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ل) صف.
شہر بدر ، جلا وطن. ذلت کے ساتھ خارج بلد کیا جائے گا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۴۴). اگر وہ اس کو ملکی یا علمی زبان قرار نہ دے یا لازمی نہ گردانے تو تمہارے ملک سے بھی یہ زبان خارج البلد ہو جائے. (۱۹۱۲ ، مجاکمۂ مرکزِ اردو ، ۲۹). یہی شخص ان کو دربار سے نکل دیتا ہے اور دوبار ہی سے نہیں حیدرآباد سے خارج البلد کر دیتا ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۰۱). الف : کرنا ، ہونا. [خارج + رک : ال (۱) + بلد (رک)].

---التّامُور (---ضم ج ، غم ال ، شد ت ، و مع) امذ.
(علم الابدان) زائد حاشیۂ گرد قلبی. سیراب مری کے زیریں حصے کے سامنے اور دائیں طرف ایک قمر الفبریز دیتا گیا کے جزو صدری کے خارج التامور حصے کے لئے ہے. (۱۹۳۲ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۴۴). [خارج + رک : ال (۱) + ع : تامور = غلاف قلب].

---الشُّش (--- ضم ج ، غم ال ، شد ش بضم) امذ.
(علم الابدان) پھیپھڑے کا بیرونی حصّہ. قصبہ اور خارج الشُّش شعبات ریاضی کری کے نامکمل حلقوں کے ایک قالب سے اتنے

ہیں۔ (۱۹۳۴ ، احساسیات (ترجمہ) ، ۲۵)۔ [خارج + رک : ال (۱) + نشں (رک)]۔

---العقل (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق) صف۔
بیوقوف ، احمق ، فاترالعقل۔ تم ہماری محبت کے سبب سے اپنا کہتے ہو ورنہ غیر کو کیا پڑی ہے مگر دنیا سے واقف ہو ہی نہیں اس سبب سے خارج العقل ہو ناتجربہ کار۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۷۷)۔ شام کے وقت پاس کپڑے خارج العقل بیوقوف کو اپنے گھر بلایا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۷)۔ [خارج + رک : ال (۱) + عقل (رک)]۔

---المرکز/خارجِ مرکز (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ر ، فت ک) صف۔
(سائنس) **مختلف المرکز (دائرے) ؛ مرکز سے ہٹا ہوا (بیضوی دائرے کے لیے مستعمل)۔** اس (مریخ) کا مدار زمین کے مدار کی نسبت زیادہ خارج المرکز ہے۔ (۱۸۹۴ ، علم ہیئت ، ۳۰۱)۔ نافوچہ (Hilum) کی قریب تطبق ہم مرکز ہے اور بیرونی پرتیں خارج المرکز۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۲۰)۔ بھاپ انجن کے اہم ترین پرزے خارج مرکز اور گورنر کو کام کرنے والوں ہی نے ایجاد کیا تھا۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : الف)۔ [خارج + رک : ال (۱) + مرکز (رک)]۔

---المرکز زاویہ (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ر ، فت ک ، کس و ، فت ی) امذ۔
(ریاضی) **طہ کو ناقص کے نقطہ ن کا خارج المرکز زاویہ کہتے ہیں** (ہندسۂ تحلیلی ، ۸۷)۔ [خارج المرکز (رک) + زاویہ (رک)]۔

---المیعاد (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف۔
جس کی میعاد گزر چکی ہو ، زائد المیعاد ، ساقط ، سوختہ۔ بلا لحاظ ان اصول نسلت کے جو انگلستان میں خارج المیعاد بلوں سے متعلق کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، شخصی قانون بین الاقوام (ترجمہ)، ۴۹۳)۔ [خارج + رک : ال (۱) + میعاد (رک)]۔

---اوّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امذ۔
(تصوف) عالم ارواح (مصباح التعرف ، ۱۱۰)۔ [خارج + اول (رک)]۔

---آہنگی (---فت ہ ، غنہ) امث۔
اصولِ موسیقی کے خلاف پست و بلند آواز ، بے سُرا پن؛ (مجازاً) بے ڈھنگا پن۔ امید ہے کہ آپ میری اس خارج آہنگی اور یاوہ سرائی کو معاف فرمائیں گے۔ (۱۹۰۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۶)۔ [خارج + آہنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بیں (---ی مع) امذ۔
(نفسیات) **اپنی ذات کے باہر اشخاص و اشیا سے زیادہ دلچسپی رکھنے والا ، جو اپنی ذات میں گھرا ہوا نہ ہو۔** انگ : **Extrovert** کا ترجمہ۔ یونگ کا کہنا ہے کہ خارج بیں کی نظر اور دلچسپیاں خارجی عالم کی طرف مرکوز ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۲۰)۔ [خارج + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا]۔

---جَمع (---فت ج ، سک م) امث۔
کھاتے اور کھتونی میں داخل ، باقاعدہ ملکیت ، قانوناً مقبوضہ۔ اراضی خارج جمع بطور باغات سر درختی یا زیر درختی پر قدر کہ کانوں میں علاقہ تحصیل تمہاری میں ہوتی ہو فرق کر کے کیفیت اسکی ... روانہ کرو۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۲۲۱)۔ [خارج + جمع (رک)]۔

---عَنِ الاِنسان (---فت ع ، کس ن ، غم ا ، سک ل کس ا ، سک ن) امذ۔
آدمیت کے زمرے سے باہر۔ میں شیطان کے وجود کا قائل ہوں مگر انسان ہی میں وہ موجود ہے خارج عن الانسان نہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳۱)۔ [خارج + عن (حرف جار) + رک : ال (۱) + انسان (رک)]۔

---قِسمَت (---کس ق ، سک س ، فت م) امذ۔
(ریاضی) **وہ عدد جو مقسوم کو مقسوم علیہ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہو ، حاصل تقسیم۔** دریافت کرنا کہ ہوا سے پانی میں کتنا وزن کم ہوا ، پس اس کمی پر ہوا میں کے وزن کو تقسیم کرنا خارج قسمت اس جسم کی ثقل و خفت ہے۔ (۱۸۳۰ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۸)۔ بعد تجنیس کے تقسیم کیا تو خارج قسمت ۱/۲ ۳ تولہ۔ (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۳۵)۔ [خارج + قسمت (رک)]۔

---کَرنا ف م۔
۱. **باہر کرنا ، نکال دینا ، علیحدہ کرنا؛ (مجازاً) علیحدہ خیال کرنا ، غیر قرار دینا۔** میرے تئیں گھر سے خارج کیا اور صاف جواب دیا۔ (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۵۵)۔ اگر میں مذہب اسلام کا ایک وسیع دائرے میں ہونا تسلیم نہ کرتا تو ان کو اسلام کے دائرے سے خارج کر دیتا۔ (۱۸۷۶ ، مضامین سرسید ، ۱۶)۔ ہمایوں کو صوبۂ بہار سے خارج کر کے شیرشاہ کو بنگالہ کی ہوس ہوئی۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۶۶)۔ ۲. **دعویٰ مسترد کرنا ، درخواست نامنظور کرنا ؛ (علم ہندسہ) خط کو لمبا کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

---کُنِندَہ (---ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف؛ امذ۔
(برقیات) **اچھالنے ، پھینکنے یا باہر کرنے والا ، ٹرانسسٹر میں نیم موصل دھات مثلاً جرمینیم کا وہ سرا جو برقیے خارج کرتا ہے۔** یہ احتیاط کرنی ضروری ہے کہ خارج کنندہ یعنی ایمٹر کو بہترین مثلاً میں اونچی ٹمپریچر پر کئی گھنٹوں کے لئے ہٹا کر کے آوٹ گیس کرلیا جائے۔ (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۳۶)۔ [خارج + ف : کنندہ ، کردن - کرنا]۔

---ہونا ف م۔

۱. خارج کرنا معنی نمبر ۱ (رک) کا لازم. اس مناسبت سے کہ یہ لوگ حضرت علی کے دائرے سے خارج ہو گئے ان کا نام خارج مشہور ہوا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۸). ۲. آرپار ہونا ، بے روک ٹوک گزر جانا. اگر جسم شفیف کے عقب کوئی جسم کثیف ہو تو اس سے شعاع بصر منعکس نہ ہو گی بلکہ خارج ہو جائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۵). ۳. خارج کرنا معنی نمبر ۲ (رک) کا لازم. عبداللہ خاں کا مقدمہ خارج ہو گیا. (۱۸۷۳ ، مفید عام دہلی ، یکم اگست ، ۱۶). گیان شنکر ۔ چاہے دعویٰ خارج ہو جائے. ودیا چاہے جو کچھ ہو. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۶۳). ۴. کسی فہرست یا جماعت کی رکنیت سے نام کٹ جانا. جب کسی لڑکے کا نام رجسٹر حاضری سے خارج ہو جاوے تو چاہیے کہ خارج ہونے کی تاریخ مع سبب رجسٹر داخل خارج کے مناسب خانوں میں لکھ دی جاوے. (۱۸۸۹ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۲).

خارِجاً (کس ر ، تن ج بفت) م ف.
۱. فی الواقع ، مادّی طور پر ، اصلیت میں. وہ شیر سرخ خارجاً وجود نہیں رکھتا بلکہ وہ بھی ایک اثر آثار طلسم سے ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۷۷). ۲. باہر سے ، بیرونی طور پر. میں نے خارجاً سنا ہے کہ آپ نے اس زمانے میں کوئی کتاب جز ثقیل میں عربی زبان سے اردو میں ترجمہ کی ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۰). ۳. اوپری طور پر ، اوپری حصۂ جسم پر. جو اشیا ... قابل دوا کے ہیں اون کو دواءً خواہ خارجاً خواہ داخلاً جس طرح مناسب ہو استعمال کرنا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵). [خارج (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

خارِجَہ (کس ر ، فت ج) صف.
۱. باہر کا ، خارجی ، بیرونی ، غیر ملکی امور یا روابط سے متعلق ؛ داخلہ کا نقیض. اس کے بولنا کے کارناموں کی تفصیل ... یورپ کے دفاتر خارجہ کی دیواروں پر موٹے حرفوں میں لکھ کر آویزاں کر دی جائے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۲۲). ملاقات میں ... سیکرٹری خارجہ اور سیکرٹری صحت بھی موجود تھے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ نومبر ، ۱۲). ۲. باہر نکلا ہوا ، کسی جسم کی اصل ہیئت سے متجاوز. دھوں نوتل کی دونوں نلیوں کے خارجہ بازو ایک ہی سیدھ میں ہونے چاہئیں. (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۹). ۳. اسکول سے خارج ہونے کا پروانہ (مہذب اللغات). [خارج + ہ ، لاحقۂ صفت].

---پالیسی (---ی مع) امث.
کسی ملک کی وہ حکمت عملی جو دوسرے ممالک سے تعلقات کے سلسلے میں اختیار کی جائے. انھوں نے قائد اعظم کی خارجہ پالیسی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ ساری دنیا میں قیام امن کے حامی تھے. (۱۹۸۵ ، ماہ نو روز ، ۳۰). [خارجہ + پالیسی (رک)].

خارِجی (سک ر) (الف) امذ.
وہ شخص یا اشخاص جو حضرت علیؓ کو خلیفۂ برحق نہیں مانتے نیز وہ فرقہ جو اس عقیدے کا حامل ہے.

قطبا تو دکھ بسیار بحق علیؓ ولی
لے ہاتھ کھرک مار کسر خارجی خر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

خارجی میں نہیں ہوں اے مرزا علی
کھینچ مت مجھ پر بھواں کی ذوالفقار
(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۲۰۱). مسلمانوں میں شیعہ، سنی، خارجی ، رافضی ... وغیرہ کتنے ہی فرقے ہوتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳۷). اس قبیلے اور اسی شخص کی نسل میں خارجی لوگ پیدا ہوئے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۵). خارجیوں کی رائے یہ تھی کہ اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے ساتھ اعمال صالحہ بھی لازم ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۳۵). (ب) صف. ۱. کسی مقررہ ضابطے یا حدود سے متجاوز یا اس کے علاوہ ، زائد ، بیرونی ، ضمنی ، ذیلی. کتب درسی کے علاوہ خارجی بیان اور کتابوں سے اور سوالات پر ایک کتاب کے. (۱۸۸۹ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۳۰). ۲. (أ) ظاہری ، مادی جو حواس خمسہ سے محسوس کیا جا سکے.

پوشیدہ کیا رہا ہے حاجت جو ہو بیاں کی
کیا شرح و بسط کریے اس خارجی ادا کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳). مرئی اور خارجی اشیا کے اظہار کے لئے جو آوازیں نکلی ہوں گی ان کے ابلاغ میں چنداں سہولت رہے گی. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۰). (ii) اپنی ذات سے باہر کا ، بیرونی حالات و واقعات سے متعلق. اس میں شک نہیں کہ گوئٹے کی تصانیف عموماً خارجی مواد پر مبنی ہوتی ہیں. (۱۹۳۰ ، اردو ، اپریل ، ۲۱۱). ۳. باہر سے آیا ہوا (نظریہ) ، اختیار کردہ طریقہ. تحقیق کا وہ دبستان جسے خارجی کہا جا سکتا ہے. (۱۹۶۹ ، غالب کی شخصیت اور شاعری ، ۳۱۰). ۴. سطحی ، عمومی ، معمولی. جب ہم امریکہ کی سرکاری اور غیر سرکاری زندگی کے ظاہری اور خارجی پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ زندگی کھری ، بے لوچ ... نظر آتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۰). ۵. دوسرے ممالک سے روابط کے متعلق ، بیرونی دنیا سے رشتے قائم کرنے سے متعلق. ہم نے دیکھا کہ اٹلی کی خارجی پالیسی میں ترک خاصہ حصہ لے رہے ہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۳۵). [خارج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِدْراک (--- کس ا ، سک د) امذ.
(نفسیات) بیرونی مشاہدہ. ہم خارجی ادراک کو SPO کی علامت سے ظاہر کریں. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۱۰). [خارجی + ادراک (رک)].

---بَہاؤ (---فت ب ، و مج) امذ.
(طب) بیرونی پھیلاؤ. نزد شارکی کے خارجی بہاؤ جسمی عضلی اور عجزی بہاؤوں پر مشتمل ہے. (۱۹۷۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳). [خارجی + بہاؤ (رک)].

---تَجْرِبَہ (--- فت ت ، سک ج ، کس نیز فت ر ، فت ب) امذ.
آلات کی مدد سے آزمائش یا جانچ خارجی تجربے سے جو

بسیط تصورات حاصل ہوتے ہیں ان کی مماثلت ان اشیا سے جن سے وہ پیدا ہوتے ہیں لفظ اور معنی کی مماثلت سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۳۱ء ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۸)۔ [خارجی + تجربہ (رک)]۔

--- تقدیر (--- فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ۔
(علم معقولات) ظاہری اسباب کے طور پر پیش آنے والا حادثہ یا واقعہ یا سبب۔ یہی بجنسہٖ خارجی تقدیر ہے۔ (۱۹۰۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۹۵)۔ [خارجی + تقدیر (رک)]۔

--- چٹانیں (--- فت چ ، ی مع) امث ، ج۔
(جغرافیہ) وہ چٹانیں جو زمین کی سطح کے اوپر لاوا ٹھنڈا ہو جانے سے بنتی ہیں ، آتش فشانی چٹانیں۔ خارجی چٹانیں (Extrusive Rocks) ان چٹانوں کو بیرونی چٹانیں بھی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۱)۔ [خارجی + چٹانیں (چٹان کی جمع)]۔

--- حد بندی (--- فت ح ، سک د ، فت ب ، سک ن) امث۔
بیرونی حدود کا تعین۔ قدرت وسائل کی گنجائش کی خارجی حدبندی کرتی ہے۔ (۱۹۸۸ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۷۰)۔ [خارجی + حد (رک) + بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

--- حرارت (--- فت ح ، ر) امث۔
بیرونی طور پر محسوس ہونے والی گرمی۔ ذہنی حرارت کی نوعیت وہ نہیں رہتی جو خارجی حرارت کی ہوتی ہے۔ (۱۹۰۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۱۳۲۹)۔ [خارجی + حرارت (رک)]۔

--- دور (--- و لین) امذ۔
(سائنس) بجلی کا بیرونی سرکٹ۔ یہ ایک سادہ سا ٹرانسسٹر کے سرکٹ (دور) کا نقشہ ہے جس کے خارجی دور میں بیٹری کا ۹ وولٹ کا بلب لگا دیا گیا ہے۔ (۱۹۷۰ء ، ٹرانسسٹر سے تجربات ، ۴۲)۔ [خارجی + دور (رک)]۔

--- سباتی (--- ضم س) صف۔
(سائنس) نیند یا غنودگی لانے والی جسمانی رگیں۔ سباتی غدود کے بعد ... اس کی دو شاخیں ہوتی ہیں ایک داخلی سباتی ... دوسری خارجی سباتی جو چشم خانہ اور منہ کی چھت کو جاتی ہے۔ (۱۹۳۹ء ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۷)۔ [خارجی + سبات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

--- سمعی (--- فت س ، سک م) صف۔
(سائنس) سماعت کا بیرونی (دائرہ) ، (وہ سوراخ) جو کان کے اندر نظر آتا ہے اور جہاں سے آواز گزر کر پردے سے ٹکراتی ہے۔ بیرونی کان کو پنا (Pinna) کہتے ہیں جس کی شکل پرنالے جیسی ہے اور اس کے اندر خارجی سمعی یا اذنی (Auditory) سوراخ واقع ہے۔ (۱۹۸۲ء ، میمیلیا ، ۱۰۰)۔ [خارجی + سمع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- شاعری (--- کس ع) امث۔
ایسی شاعری جس میں بیرونی اشیا اور حالات و واقعات کی عکاسی کی جائے۔ امداد امام اثر نے ایک نہایت دلچسپ بحث داخلی اور خارجی شاعری سے بھی کی ہے۔ (۱۹۸۰ء ، آج کا اردو ادب ، ۲۸۹)۔ [خارجی + شاعری (رک)]۔

--- صوریت (--- و مع ، کس ر ، شد ی بفت) امث۔
(سائنس) ظاہری شکل و بناوٹ کے مختلف مدارج۔ حشروں کی خارجی صوریت ۸ وسیع اور مختلف موضوعات پر شامل سائنس ہے۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۲۵)۔ [خارجی + صور (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- طفیلی (--- ضم ط ، ی لین) امذ۔
(سائنس) وہ حشرے جو بیرونی طور پر حملہ آور ہوں۔ پرندی جوں ، میلولے کا خارجی طفیلی حشرہ ہوتے ہیں ان میں پر ناموجود ہوتے ہیں ، جسم اوپر نیچے سے چپٹا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۹۸)۔ [خارجی + طفیلی (رک)]۔

--- ظرف (--- فت ظ ، سک ر) امذ۔
فضا یا مکان جس میں کوئی شے وجود رکھتی ہو شے کے علل و اسباب خارجی ظرف میں موجود ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۳۳۷)۔ [خارجی + ظرف (رک)]۔

--- فعل (--- کس ف ، سک ع) امذ۔
(قانون) ظاہر میں ، یقینی طور پر انجام دیا جانے والا کام یا عمل۔ جب ... ارادہ کے پیش رفت میں کوئی خارجی فعل وقوع میں آئے تو کہا جائے گا کہ فعل کا ارتکاب ہوا۔ (۱۹۳۲ء ، علم اصول قانون ، ۳۳)۔ [خارجی + فعل (رک)]۔

--- فکی (--- فت ف ، شد ک) امث۔
(علم الابدان) جبڑے کا بیرونی حصہ۔ میوان الاذنی اور منقذ خارجی کو خون کی رسد صدغی اور موخر اذنی شریانوں سے بخوبی پہنچتی ہے اور منقذ کو خارجی فکی کی ایک شاخ بھی جاتی ہے۔ (۱۹۳۷ء ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۹۹)۔ [خارجی + فک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- کنارہ (--- کس ک ، فت ر) امذ۔
(سائنس) پر کا باہر کو نکلا ہوا حصہ (Apical) (Wings) (کے) تین کناروں کو ترتیب وار ساحلی اگلا (Costal) کنارہ ، راسی (خارجی) کنارہ (Apical) اور پچھلا (Anal) پشت کنارہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۴۰)۔ [خارجی + کنارہ (رک)]۔

--- مرکب (--- ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) صف۔
کسی شے کے وجود سے باہر ، بیرونی طور پر ترکیب پایا ہوا مجموعہ۔ بخلاف اس کے اگر حادث کی علت کو خارجی مرکب مانا

جانے تو اس کی وجہ سے وہ تسلسل جو محال ہے لازم نہیں آتا۔ (۱۹۳۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۸۰۰)۔ [خارجی + مرکب (رک)]۔

---مغائرت (---ضم م ، فت ی ، ر) امث ؛ اسم مغائرت۔
ظاہر میں مختلف یا غیر متجانس ہونے کی صورت حال۔ نسبت کے لیے مغائرت کی ضرورت ضرور ہے لیکن خارجی مغائرت ہو۔ (۱۹۳۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۸۰۶)۔ [خارجی + مغایرت (رک)]۔

---مولدہ (---و لین ، کس ل ، فت د) امذ۔
(حشریات) بیرونی بیضہ خانہ تولید سوراخوں کے آس پاس کئی قسم کے زائدی ابھار (Appendicular Process) یا کیوٹیکلی ابھار (Cuticular process) نظر آتے ہیں یہ خارجی مولدہ (External Ggenitalia) کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۳۵)۔ [خارجی + مولد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

---وجود (---ضم و ، و مع) امذ۔
جسم انسانی۔ خارجی وجود ذہنی وجود سے یقیناً زیادہ قوی ہوتا ہے۔ (۱۹۳۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۶۶۲)۔ [خارجی + وجود (رک)]

خارجیات (کس ر ، ج ، ی ، شد) امذ۔
ظاہری اسباب و آثار۔
خارجیات جو ہیں پیش نظر ؛ اس سے انکار کریں ہم کیوں کر
(۱۸۹۶ء ، مثنوی امید و بیم ، ۳۸)۔ [خارجی + ـیات ، لاحقۂ جمع]۔

خارجیت (کس ر ، ج ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امث۔
بیرونی طور پر ہونے والے احساسات ، شعر میں محبوب کے سراپا وغیرہ کا ذکر جو اظہار جذبات پر حاوی ہو۔ دہلوی شاعری میں داخلیت اور لکھنوی شاعری میں خارجیت پائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۲ء ، آج کا اردو ادب ، ۲۸۹)۔ [خارجی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ۃ النما (---ضم ت ، غم ا ل ، شد ن بفت) امذ
(سائنس) بیرونی طور پر الزائش پانے والا ، سطح کے اوپر اوپر بڑھنے والا۔ پودوں کی لکڑی (ووڈ) میں جو نمو ہوتا ہے وہ اس لکڑی (ووڈ) کے باہر باہر ہوتا ہے جو ایک مرتبہ اندر بن چکی ہے یا یوں کہو کہ یہ نمو چھال کے نیچے ہوتا ہے اسی لیے ان درختوں کی جڑوں یا تنوں (اسٹم) کو جن کے پھولوں میں دو دالیں ہوتی ہیں خارجیۃ النما (اکسوجی نس) کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس ، ۱۵۸)۔ [خارجیۃ + رک : ال (۱) + ع : (ن م و)]

خارجیہ (کس ر ، ج ، شد ی بفت) (الف) صف
رک : خارجی (ب)۔ ہزارہا باریکیاں اور صدہا نکتے ہر موجود میں ان موجودات خارجیہ سے پوشیدہ کیا ہے۔ (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۰)۔ مصنف نے متن میں اجزا خارجیہ کی قید بھی نہیں لگائی۔ (۱۹۲۵ء ، حکمۃ الاشراق ، ۲۳۷)۔ (ب) امذ۔ رک : خارجی (الف)۔ سب سے پہلے خارجیہ ، شیعہ ، مرجیہ اور قدریہ فرقے نمودار ہوئے۔ (۱۹۶۳ء ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۸۸)۔ [خارجی + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---پالیسی (---ی مع) امث۔
رک : خارجہ پالیسی۔ اس گورنمنٹ نے قدیم الایام کی روایتوں کے مطابق انگریزی خارجیہ پالیسی کو قائم رکھنے کی نیت سے اپنا رویہ اختیار کیا۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲)۔ [خارجیہ + پالیسی (رک)]

خارستان (کس ر ، سک س) امذ۔
۱. وہ جگہ جہاں کثرت سے کانٹے ہوں۔ حیف نہیں کہ جو بات نادان کے کان میں پڑتے ، پھول کا چمن جا کر خارستان میں پڑتے۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰۱)۔

خط کے آنے کی خبر تھی وحشت رنگیں پر کسے
کیا سمجھتا تھا میں خارستان چمن ہو جائے گا

(۱۸۵۶ء ، آتش ، ک ، ۵۰)۔ علی گڑھ کی پرانی چھاؤنی کے وحشت خیز خارستان میں ... دور ہی فدائی اٹے کو ... عظیم الشان درسگاہ صاف نظر آرہی تھی۔ (۱۹۲۲ء ، مقالات شروانی ، ۱۵۵)۔ ۲. (مجازاً) دنیا ، کارخانۂ عالم ، گھلک میدان۔ اس خارستان فسق و فجور سے نکل کر گلشن ہدایت کی سیر کرو۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۰)۔ تاہم اس خارستان میں بھی طنزیات و مضحکات کے ایسے نمونے ملتے ہیں جن سے ان کی زندہ دلی اور شگفتہ مزاجی کا بھی پوری طرح معترف ہونا پڑتا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، طنزیات و مضحکات اردو ، ۶۳)۔ [خار (رک) + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

خارستانی (کس ر ، سک س) صف۔
خارستان (رک) سے منسوب یا اسکے مماثل۔ تھکاماندہ ایک خارستانی زمین پر بیٹھ گیا۔ (۱۹۲۶ء ، شرر ، سفرنامۂ ہستی ، ۲ : ۳۹)۔ [خارستان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

خارش (کس ر) امث ؛ اسم خارشت۔
۱. ایک جلدی متعدی بیماری جس میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں کھجلی کے ساتھ نکلتی ہیں اور بالعموم ہاتھوں اور انگلیوں کی پوروں اور رانوں اور سرین کے درمیان پیدا ہوتی ہیں۔

ددوڑنے بدن میں وہ خارش کا زور
وہ کھجلی کی الفت کہ جیسے چکور

(۱۸۵۹ء ، حزن اختر ، ۳۵)۔ یہ سایں جلدی بیماریوں مثلاً خارش ... کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ (۱۹۳۲ء ، صنعت و حرفت ، ۱۵)۔
۲. سودا۔

میرے سر کی یہ خارش عمر بھر کو دور ہو جائے
کسی کا بوٹ اگر احسان کر دے ایک ٹھوکر کا

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۱۵)۔ [ف : خارش ، خریدن ـ کھجانا]۔

--- بجھنا محاورہ۔

شہوت دُور ہونا ، ٹھنڈک پڑنا ، چَین ملنا۔

اگر اس کوں آلت نا پرتی ہوا
نہ خارش بجھے نار کی کس دوا

(۱۵۸۳ ، بیوگ بل (ق) ، ۱۳۹)۔

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف۔
کُھجلی کے مرض میں مبتلا۔ اگر خارش زدہ حصے کو کھجلایا جائے تو جانور ہونٹوں سے ایسی حرکت ظاہر کرے گا جیسے گھاس کاٹ کر کھائی جائے۔ (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۴۳)۔ [خارش + ف : زدہ ، زدن - مارنا ، وار کرنا]۔

---کَرنا ف م۔
۱. **کُھجلی پیدا کرنا ، سرسراہٹ یا جھنجھناہٹ پیدا کرنا۔** پہلے بچہ کے ایک نتھنے میں سلائی سے خارش کی جائے اس سے غالباً چھینک آ جائے گی اور وہ چیز نکل جائے گی۔ (۱۹۲۱ ، ہندوستانی گھروں میں تیمارداری ، ۱۲۸)۔ ۲. **کُھجانا ، چاٹنا۔** ایک دوسرے کو اپنے دانتوں سے خارش کرتی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، مغربی پاکستان کے میمل ، ۷۸)۔

---نِکَلنا محاورہ۔
خارش کا مرض **لاحق ہونا۔** ایک مرتبہ خارش نکلی انگلیاں کھجاتے ہوئے باہر نکلے۔ (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۹۲)۔

خارِشْت (کس ر ، سک ش) امث۔
رک : خارش۔

اگرچہ ہو کسی گھوڑے کو خارشت
تو غافل مت ہو بیماری ہے یہ زشت

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۰)۔ جراحت اس کے چھڑکنے سے خشک ہو جاتی ہے اور نیز خارشت کو بہت مفید ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰)۔

نالہ کشی بھی وقفِ لطفِ ناحق بیداد بھی
غالباً عشاق کے خارشت بھی ہے **داد** بھی

(۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۳)۔ [ف : خارش (رک) کی ایک شکل]۔

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف۔
رک : **خارش زدہ۔** بازاروں سے جانوروں کے ریوڑ صبح و شام گزرتے ہوئے ، سوکھے ، خارشت زدہ ، بدقوم کتے ادھر ادھر لوٹتے ہوئے۔ (۱۹۵۳ ، ہمارا گاؤں ، ۵۹)۔ [خارشت + ف : زدہ ، زدن - ضرب لگانا ، مارنا]۔

خارِشْتی (کس ر ، سک ش) صف۔
رک : **خارش زدہ۔** خارشتی سور کے سے تن میں بال ہیں (۱۸۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۸۹)۔ اس کمبخت خارشتی **گھوڑے** میں اس قدر تعفن اور حرارت ہے (۱۸۴۲ ، **عطر مجموعہ** ، ۱ : ۲۳۳)۔ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک خارشتی بکری کی خبر گیری مجھ سے رہ گئی تو قیامت میں مجھ سے مواخذہ ہو گا۔ (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۳۶)۔ [خارشت + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---کُتِّیا مَخمَل کی جُھول کہاوت۔
بد شکل آدمی پر پھبتی ، جو عمدہ لباس پہنے اور اس پر زیب نہ دے ، وہ شخص جو جامہ زیب نہ ہو۔ خارشتی کتیا مخمل کی جھول ، خس کم جہاں پاک خالی ہاتھ روسیاہ۔ (۱۸۷۳ ، **عقل و شعور** ، ۳۶)۔

خارِشْتِیا (کس ر ، سک ش ، کس ت) صف۔
رک : **خارش زدہ۔** گویا کوئی خارشتیا ٹینی کتا اسکے رو برو کھڑا دم ہلا رہا ہے۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۶۳)۔ [خارشت + یا ، لاحقۂ صفت]۔

خارِشی (کس ر) صف۔
خارش کا ، **کُھجلی کے مرض کا۔** ملازموں کے **کپڑوں** اور ہاتھوں سے بھی خارشی کرم تندرست جانوروں کو منتقل ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۴۳)۔ [خارش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

خارِق (کس ر) صف ؛ امذ۔
۱. **انوکھی بات ، عجیب بات۔** پہلا خارق ، التیام میرے زخم کا ہے کہ اب بغیر ... پٹی کے بے تکلف پھرتا ہوں۔ (۱۹۰۳ ، مکاشفات آزاد ، ۲۰)۔ ۲. **پھاڑنے والا ، توڑنے والا۔** ہونا ہو سکنے کا خارق ہے یعنی ہونے نے ہونے اور نہ ہونے کی درمیان پن کو توڑ دیا۔ (۱۹۶۰ ؟ ، تفسیر سورۂ والتین اور والعصر ، ۵۶)۔ [ع : (خ ر ق)]۔

---ُالْعادات/اَلْعادَت (---ضم ق ، غم ا ، سک ل /فت د) صف ؛ امذ ؛ جمع خارق عادت۔ (الف) صف۔
۱. **فطرت کے برخلاف۔** معجزہ امر خارق عادت ہے کہ ہووے اوپر مدعی رسالت کے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸)۔ بات تو کچھ نہیں لیکن مولوی عبدالحی صاحب کی بہانہ جوئی اور آپ کے خارق العادت بھولنے پر تعجب آتا ہے۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۴۱۶)۔ کمیونسٹ حکومت آگئی اور وہ سب پیش آیا جو کسی کشف اور خارق عادت چیز پر مبنی نہیں تھا۔ (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۴۵۹)۔ ۲. **انوکھا ، عجیب ، غیر معمولی۔** تم عمل تنویم کے ذریعے اپنی چھٹی حس کو بیدار کرو تا کہ خارق العادت (غیر معمولی) سپر نارمل کارنامے انجام دے سکو۔ (۱۹۷۴ ، **نفسیات** مابعد النفسیات ، ۹۶)۔ (ب) امث۔ **معجزہ ، کرامت۔**

نہ کہ ہوں علم و فن سے ایسے دور
کہ سمجھتے ہیں خارقِ عادت

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۷)۔ [خارق + رک : ال (۱) + عادات (عادت کی جمع)]۔

خارَک (فت ر) امذ۔
چھوٹا کانٹا ، ایک چھوٹا جزیرہ خلیج فارس میں ؛ کھجوریں جو اس جزیرے میں ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے جزیرہ خارک نام ہے - حضرت امام محمد بن حنیفہؓ کا مزار اسی جزیرہ میں ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۱۷)۔ خارک ایک قسم ہے خرمائے

خشک کی. (۱۹۰۷ء، فلاحۃ النحل، ۲۹). [خار + ک، لاحقۂ تصغیر].

خارکُو/خارُو (سک ر، و مع) امث.
ڈاکٹر بوناوبا کا قول ہے کہ جس درخت خرما کے پتوں میں خار زیادہ ہوتے ہیں غالباً اس کا خرما خارو سے مشہور ہے میری تحقیق میں اس لفظ کا صحیح املا خارکو ہے اور یہ ایک قسم ہے خرما کی جس کے درخت کے کانٹے بہت چھوٹے ہوتے ہیں (فلاحۃ النحل، ۳۵). [ف].

خارْوَہ (سک ر، فت و) امذ.
خاروہ، متعدد اشخاص ملازم رکھے جاتے ہیں، بادبان کو کھینچنا، اور اس کو باندھنا انھی کے سپرد ہے، بعض اشخاص سمندر و دریا کی تہہ تک غوطہ لگا کر جہازوں اور کشتیوں کے سوراخ بند کرنے اور فروماندہ لنگر کو کھولتے ہیں. ملاح (آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۳۲۲). [ف].

خارَہ (فت ر) امذ.
رک : خارا (تراکیب میں مستعمل).

ـــ تراش (ـــ فت ت) امذ.
رک : خاراتراش.

ہوا ہے ایک وہ خارہ تراش شیریں پر
تمہارے ایسے ہیں دنیا میں جاں نثار بہت

(۱۸۶۱ء، دیوان ناظم، ۵۷). [خارہ + ف : تراش، تراشیدن ـ کاٹنا].

ـــ خارَہ (ـــ فت ر) صف.
رک : خارا خارا.

سوہت کا نیزہ جس کوں لگے آکر تک
اوس کوں غضب کرے اور سب تن کوں خارہ خارہ

(۱۶۷۹ء، دیوان شاہ سلطان ثانی، ۸۹). [خارہ + خارہ (رک)].

ـــ سَنْگ (ـــ فت س، غنہ) امذ.
رک : خارا سنگ.

تلی آ توں یوں چھوڑ کر خارہ سنگ
نہ ہو رہنا اس نہار کرنے درنگ

(۱۶۳۹ء، خاورنامہ، ۳۰۶). [خارہ + سنگ (رک)].

خاری امث.
رک : خواری.

دکھ سات ہمیشہ یاری ہے مج جینے کی ہو خاری ہے

(۱۸۱۵ء، عالم برہتی، قدیم بیاض، ۵۶). [خواری (رک) کا تلفظی املا].

خازِن (کس ز) صف، امذ.
۱. کسی ادارے کا وہ عہدہ دار جو مالی امور کا ذمہ دار ہو، خزانے دار، خزانچی.

او شہ فرمائے تیشو جا ایک خازن
کرنا خاتم انگوٹھی کوں اوسی چھن

(۱۶۶۵ء، پھول بن، ۳۹).

کوئی نہیں خازن گنج خدا
تیرے بن اے حیدر مشکل کشا

(۱۷۱۳ء، فائز، د، ۲۰۱). اس نے خازن ہرمز شاہ سے مل کر اس کتاب کو لیا. (۱۸۳۸ء، بستان حکمت، ۵). تمام عمر کسی کے سوال پر نہیں کا لفظ نہیں فرمایا میں تو صرف دینے بانٹنے والا اور خازن ہوں اللہ دیتا ہے. (۱۹۱۳ء، سیرۃ النبی، ۲ : ۳۰۷). اب وہ ماشا اللہ ایک جماعت کا خازن ہے. (۱۹۸۳ء، علامتوں کا زوال، ۴۲). ۲. نگہبان، محافظ.

خازن دوزخ برائے مشرکین خازن جنت برائے مومنیں

(۱۷۸۰ء، تفسیر مرتضوی، ۱۳). وہ کہ افروختہ کرتا ہے آتش مالک ہے خازن دوزخ. (۱۸۵۱ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۳۰۳). انھیں چھ ممبروں میں سے ایک خازن (امین صندوق) ہو گا. (۱۹۲۶ء، مسئلۂ حجاز، ۱۵۰). [ع : (خ ز ن)].

ـــ دار امذ.
رک : خازن. خازن دار سپہر انداختہ کی تیغ اصفہانی اٹھا کر کہا بھائی آؤ. (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۵۰۲). [خازن + ف : دار، داشتن ـ رکھنا].

ـــ شَب کس اضا (ـــ فت ش) امذ.
(مجازاً) چاند.

کہ جب خازن شب چھپاوے درم
کرے سپہر طبلک پہ دل کا حکم

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۳۷). [خازن + شب (رک)].

ـــ مَخْزَن کس اضا (ـــ فت م، سک خ، فت ز) امذ.
خزانے کا نگہبان.

خازنِ مخزنِ اسرار تمہیں ہو کہ قضا
آپ کے پاس کلید در دولت لائی

(۱۸۵۶ء، کلیات ظفر، ۳ : ۱۹۶). [خازن + مخزن (رک)].

خازِنِیَّت (کس ز، ن، شد ی بفت) امث.
(نفسیات) محفوظ رکھنے کی صلاحیت، مشاہدات و تجربات کو ذہن میں ذخیرہ کرنے کی قدرت، حافظہ. ایک شخص کی خازنیت اس کی صحت کی عام حالت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے. (۱۹۳۲ء، اساسِ نفسیات، ۳۹۵). [خازن + ی، لاحقۂ نسبت + یت، لاحقۂ کیفیت].

خاصا امذ (قدیم).
رک : خاصا.

جبی بات تیرے جڑیگا او خاسا
او تج جگ کا باویگا تو نے خلاصا

(۱۸۱۳ء، دیوان الٰہ اللہ شطاری، ۱).

ایک تو پہنے ململ خاصا　　ایک کو نہیں لنگوٹ کی آسا
(۱۸۵۱ء، مثنوی مورک سنجھاوے، ۵۰). [خاصا (رک) کا قدیم املا].

خاستانی (سکس) امذ.
کبوتر کا ایک رنگ (نوراللغات). [ف].

ـــــ ٹینٹ (ـــــی مج، مع) امذ.
وہ سفیدی کا حلقہ جو خاستانی کبوتر کی گردن کے نیچے اور سینے کے اوپر ہوتا ہے (نوراللغات). [خاستانی + ٹینٹ (رک)].

خاسِر (کس س) صف.
نقصان اٹھانے والا؛ (مجازاً) ناکام، نامراد.

ہوا ہے عقبہ بھی اس شہ ہو کافر
ہوا ہے دنیا و عقبیٰ میں خاسر

(۱۷۹۱ء، ہشت بہشت، ۷: ۱۶۲).

سن لے جو فروشندہ ہے سنجیدہ و خوش خو
خاسر ہے جو میزاں میں ہوا فرق سرِ مو

(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۳: ۳). انسان اپنے مطلوب سے بعید اور محروم ہے، یہی معنی انسان کے خاسر ہونے کے ہیں. (۱۹۶۰ء، تفسیر سورۂ والتین اور والعصر، ۵۶). [ع: (خ س ر)].

خاسِئین (کس س، ی مع) امذ؛ ج.
پھٹکارے ہوئے، دھتکارے ہوئے، مردود، رذیل، کمینہ.

بھول سکتی ہے مجھے کیونکر حدیثِ خاسئین
جلد ہی میں اس خبر کا مبتدا ہو جاؤنگا

(۱۹۱۷ء، بہارستان، ۵۵۸). [ع: خاسئی (خ س ء) + ین، لاحقۂ جمع].

خاشاک امذ.
۱. (اَ) کوڑا کرکٹ، گھاس پھوس.

نکل دھول میں تی تب یک دیو زاد
اڑا کر مجھے واتی خاشاک ناد

(۱۶۵۷ء، گلشنِ عشق، ۱۲۰).

عشق سیں دل میں کدورت کب رہے
آگ سیتی کیا جلے خاشاک کا

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۳).

اے شعلۂ پست یہ جو خاشاک پڑا ہے
کچھ کام ضرور اس کے مقدر میں لکھا ہے

(۱۹۸۱ء، حرفِ دل رس، ۱۰۷). **(اا) تنکے**

دل دھڑکے ہے جو بجلی چمکے ہے سوئے گلشن
پہونچے مبادا میرے خاشاک کر آشیاں تک

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۸۶۷).

ناکام ہے وہ جن کو نہیں لاگ
خاشاک سے دب سکی نہ یہ آگ

(۱۹۰۳ء، شبلی، ک، ۱۷). **۲. (مجازاً) ادنیٰ، ارذل، ناپسندیدہ وجود یا شے**

فردوس کہاں کہاں یہ خاشاک　　وہ عالمِ پاک اور میں ناپاک
(۱۸۷۲ء، محامدِ خاتم النبیین، ۲۰۹). مملکت فتنہ و فساد کی خاشاک سے پاک ہوئی. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۴: ۲۳۵). [ف].

خاشِع (کس ش) صف؛ امذ.
عاجزی کرنے والا؛ اطاعت کرنے والا.

روز ہے روزے میں یہ شب در قیام
خاشع و زاہد ہے اول شاہِ کرام

(۱۷۷۱ء، ہشت بہشت، ۲: ۲۱). پہلے آسمان میں عابد، دوسرے میں راکع، تیسرے میں ساجد، چوتھے میں خاشع، پانچویں میں قانت. (۱۸۴۵ء، احوال الانبیا، ۱: ۷۹). [ع: (خ ش ع)].

خاشِعان (کس ش) امذ؛ ج.
رک: خاشعین. دردمندان وصال کے تن بدن کپڑے کہا جاتے ہیں، خاشعان متصدقین کے سر پر آرہ چلتا ہے. (۱۹۱۵ء، سجاد حسین، کائنات، ۴). [خاشع (رک) + ان، لاحقۂ جمع].

خاشِعین (کس ش، ی مع) امذ.
اظہار اطاعت و عاجزی کرنے والے. اگر ایک شب ... دو سو آیہ پڑھے ایکو خاشعین میں لکھیں گے. (۱۸۸۹ء، نہرالمصائب، ۳۳۴). قرآن مجید میں بکثرت ایسے الفاظ و عبارات موجود ہیں جن سے اہلِ تصوف ہی مراد ہیں، مثلاً صادقین، قانتین، قانتات، خاشعین. (۱۹۲۴ء، تصوف اسلام، ۱۹). [خاشع (رک) + ین، لاحقۂ جمع].

خاشی صف؛ امذ.
خوف کھانے والا، ڈرپوک، بزدل، خائف (فرہنگ عامرہ؛ جامع اللغات). [ع: (خ ش ی)].

خاص (الف) صف.
۱. غیر معمولی، خصوصی، مخصوص.

مجھے آس ہے تجھ کرم خاص کا
طلب گار ہوں تیرے اخلاص کا

(۱۶۵۷ء، گلشنِ عشق، ۱۹۰).

وے خاص پرورش تم ہمنا کی کیوں نہ بھولو
جب عام کے لڑے ہو ہولت کو مفرے کرکے پالے

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۶۹). شرک کے یہ معنی ہیں کہ اللہ نے جو اپنے واسطے کتنی چیزیں خاص کر لیں ان میں کسی دوسرے کو بھی ملانا. (۱۸۳۸ء، نصیحت المسلمین، ۳).

اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

(۱۹۲۴ء، بانگِ درا، ۲۷۹). **۲. پیارا، مقبول، منظورِ نظر، مقرب.**

آیا حکم درگاہ تے اے میرے خاص
جو کچھ تج کو ہونا سو منگ میرے پاس

(۱۶۶۹ء، محی الدین نامہ (ق)، ۱۴).

کیوں نہ ہو محبوب میرا جگ میں خاص
اس کی کرتے ہیں صفت سب عام خاص
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸).

وہ بھی خاصِ خدا ہے مثلِ بلال
ہے جو دل سے غلام احمد کا
(۱۸۷۲ ، مجاہد خاتم النبیین ، ۳۵). بیگلر بیگی کو ایک سنجاق کا رئیس ہونا ضروری تھا ... اس سنجاق میں ... بعض مرکزی شہر اور اضلاع ہوتے تھے جو اس کے خاص کہلاتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۷). ۳. **عمدہ ، منتخب ، بہتر.** کوئی مرد خاص پیدا ہوئے ، جوہر شناس پیدا ہوئے کہ جوہر کوں جانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۹). کسولی ، سپاٹو ، شملہ ... شمال میں اور مری جو کشمیر کی سرحد پر راولپنڈی کے شمال ہے ، ان مقامات سے خاص ہیں جو صحت بخش خیال کئے ... جاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۱۸). ۴. **الگ ، جُدا ، مختلف ، منفرد.** اردو کا لہجہ تمام زبانوں سے خاص ہے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۰). ۵. **عوام الناس کا نقیض ، خاص لوگ ، شریف آدمی.**

کبھی خاص سب غوثِ اعظم تجے
کبھی عام سب قطبِ عالم تجے
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۳).

خاص کریں تحقیق سوں عام کریں تقلید
توشہ خاص درویش ہے مذہب جس توحید
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۲).

سراج اب طلب مدعا کی نہ کر
کہ خاصوں میں یہ بات نیں معتبر
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۷).

خلط اجلاف سے رکھتے ہو تو بس چپکے رہو
خاص کیا تم کو کہیں گے یہ خبر عام نہ ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹). ۶. **صرف ، فقط.** یہ سب باتیں خاص لکھنؤ میں پائی جاتی ہیں. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۲۳۰). ۷. **اصل.**

رتن خاص دریائے لولاک کا　　جھلک لامکاں نورِ افلاک کا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳). نہ صرف قنوج بلکہ دوآب یعنی بھارت خاص (تا بنارس) پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۱۵۵). ۸. **برابر ، مساوی (قدیم).**

سو نیزے کے خاص آفتاب آنے کا
دیکھت تاب لوگاں کا سب جانے کا
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۳). ۹. **ٹھیک ، ٹھیٹ جیسے خاص اردو یا خاص دہلی کا محاورہ** (فرہنگ آصفیہ). کام بہت خاص کیا ہوں ، چلتی عمارت راس کیا ہوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵). ۱۰. **مصاحب ، درباری.**

ہیں ہولہ خاص شاہ اور پشتِ سپاہ
کمر باندوں گا میں بفرمانِ شاہ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۳).

بولائے شتاں سے تب خاص دو
کہ تم جلد جا اوں کو فیصل کرو
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا (ق) ، ۲۰). ایک دن قاسم سفید جوڑا پہن سوار ہو دربار بادشاہی کی طرف آتا تھا. رستے میں ایک خاص نے اس کی دستار پر ایک چھینٹا زعفرانی رنگ کا داغ دیکھا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۶۹). (ب) امذ. **ایک وضع کا ایک طرف سے چکنا سوتی کپڑا جو ململ سے موٹا اور لٹھے سے پتلا ہوتا ہے ،** رک : **خاصہ.**

ہم پہنیں لال جوڑا ، تم پہنو خاص بندی
خندی ہو جو تمہاری چھاتی کرے نہ ٹھنڈی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۱). (ج) م ف. **بالخصوص ، خاص طور پر ، خصوصیت سے ، خصوصی.**

عشق کا جوش ہے جب تک کہ جوانی کے ہیں دن
یہ مرض کرتا ہے شدت انہیں ایام میں خاص
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۶). بعض کھانے پدماوت خاص اپنے ہاتھ سے بھی اپنے مہمان ذیشان کے لیے تیار کرتی ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۶). [ع : (خ ص ص)].

ـــُـ الْخاص (ـــ ضم ص ، غم ا ، سک ل) صف.
۱. **مخصوص ترین ، نہایت چیدہ و منتخب ، مقبول ترین ، بہت قریبی ، بہت عزیز.**

یہ سرے میرے پاس　　یوں دستا خاص الخاص
(۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶).

نامراداں کی مراداں کوں اگر بر لیاوے
سبھی خیراں منے او خیر اہے خاص الخاص
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۳).

حاضراں ہیں بصدق خاص الخاص
با ادب بر جناب خیر نسا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵). پس کون شبہہ کر سکتا ہے کہ حق اس واجب الوجود لاشریک لہ کی خاص الخاص عبادت ہے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۲۸). ہر دو افراد مافیا (سسلی کی ایک قانون شکن جماعت) کے ہٹلر اور انٹرنیشنل لڑنگ رنگ کے سرغنہ سیل ثمالز ... کے خاص الخاص گرگے تھے. (۱۹۸۳ ، تلاش ، ۱۲۵). ۲. **ٹھیک ٹھیک ، ٹھیٹ ، یقینی ، خالص ، یکسر.** یوں عیاں دسیگا عام ہور خاص و خاص الخاص کا بیان. (۱۷۶۵ ، چہار سرپار (ق) ، ۳۵). آئینہ جہاں نما پایا خاص الخاص سکندر کے وقت کا ... ساری دنیا کی کیفیت اسمیں لیجئے. (۱۸۹۷ ، انتخاب فتنہ ، ۶۳). بیگم خاص الخاص لکھنؤ کی شریف زادیوں کے لہجے میں فرماتی ہیں. (۱۹۱۲ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۶۸). لڑکی خاص الخاص لکھنؤ کے ایک ایرانی نژاد خاندان کی تھی. (۱۹۶۸ ، جلاوطن ، ۱۱۷). [خاص + رک : ال (۱) + خاص (رک)].

ـــ بازار امذ.
وہ بازار جو امرا اور بادشاہوں کے دردولت کے سامنے ہو ، شاہی بازار (فرہنگ آصفیہ). [خاص + بازار (رک)].

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.
۱. **وہ سپاہی جو بادشاہ یا امیروں کی سواری کے آگے آ**

کندھے پر بندوق رکھ کر چلتا ہے ، بندوق چی ، **تفنگ چی**. جو بادشاہ برآتے ہیں سو اپنی سواری کے ہاتھی ... اور جلو کے ربکلے و دمانکے ... اور برقنداز ... و خاص بردار ... شہر کے باہر بھیجتے ہیں۔ (۱۷۳۹؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۳)۔ خاص بردار ، برچھی برداریاں برداروں کے غول ، سواروں کے بیرے آتشبازی چھٹتی ہوئی اور آرائش لٹتی ہوئی۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۹۱)۔ سواری کے جلو میں دو چار عصا بردار خاص بردار دوڑتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۸۰)۔ تمام شاہی خاص برداروں کو حکم ہوا کہ عمامہ اور سرخ دوپٹہ ، انگرکھا ، زیر جامۂ سفید زیب بدن کیا کریں۔ (۱۹۳۰ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۲۸)۔ ۲. **درباری ، کارکن ، ملازمین**. خاص بردار اہتمام کرتے پھرتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، دربار اکبری ، ۱۷)۔ ابرک کے کنول سہاگ پڑے کے آگے روشن ہوگی ... سب بری کی چیزیں سواریاں خواص خاص بردار ، چوبدار بشو بڑھو کہتے ہوئے ساتھ ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۶۸)۔ [خاص + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا]۔

---بتی (ـــفت ب) امث.
وہ مٹھائی جو کھانے کے بعد آئے (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[خاص + بتی (رک)]۔

---پز (ـــفت نیز ضم پ) امذ.
وہ باورچی جو بادشاہوں یا امیروں کے لیے خاص خاص کھانے تیار کرے. ایک دن خاص پز کو فرمائش کی کہ آج خاصے میں فلاں پلاؤ بہت اچھی خبرداری سے پکائیو (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۴)۔ مربوط امور کو غزل میں داخل کرنے کی مثال ایسی معلوم ہوتی ہے کہ کسی خاص پز سے کوئی امیر یہ فرمائش کرے کہ تو ایسی فیرنی پکا لا جس میں حاگینہ ... اچار کی لذتیں موجود ہوں۔ (۱۸۹۳ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۸۱)۔ [خاص + ف : پز ، پختن ـ پکانا ، کھانا تیار کرنا]۔

---تحصیل (ـــفت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
(قانون) مالگزاری کی رقم جو زمیندار کے واسطے کے بغیر براہ راست کاشتکار سے وصول کی جائے (پلیٹس). [خاص + تحصیل (رک)]۔

---تراش (ـــفت ت) امذ.
نائی ، حجام (بالخصوص بادشاہوں اور امیروں کا). آج میں اور بھی باتیں کرتا مگر میرا خاص تراش آگیا ، مہینے بھر سے حجامت نہیں بنوائی۔ (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۳۳۷)۔ ادھر خاص تراش بچے کے سر پر استرا رکھتا ہے ادھر قصائی بچے کا نام لے بکروں کے گلے پر چھری پھیر دیتا ہے (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۹۱)۔ ایسے موقعوں پر بادشاہ کو ... خاص تراش کے انمول مشوروں کی خاص قدر ہوا کرتی۔ (۱۹۵۳ ، عطر سرا ، ۱۱)۔ [خاص + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا ، چھانٹنا ، تراشنا]۔

---تره (ـــفت ت ، ر) امذ.
جرجیر و خردل بری سے متعلق ایک طرح کا سلاد جو مشرق وسطیٰ بالخصوص ایران میں کثرت سے کھایا جاتا ہے پاک و ہند میں بھی ملتا ہے پتے مولی کی طرح کھردرے ہوتے ہیں. مازندران میں شاہ تره اور کور تره اور تنکابن میں خاص تره کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۵)۔ [خاص + ف : تره ـ سلاد]۔

---تعلق (ـــفت ت ، ع ، شد ل بضم) امذ.
گہرا تعلق ، بہت دوستی ، آشنائی ؛ زمین جو بادشاہ یا سرکار کی ملکیت ہو جن کے اصل مالک بغیر وارث کے مر گئے ہوں (جامع اللغات). [خاص + تعلق (رک)]۔

---تکمله (ـــفت ت ، سک ک ، کس م ، فت ل) امذ.
(ریاضی) تکمیل ، مکمل ہونا. "عا" کی جو قیمت حاصل ہو اسے خاص تکملہ کہتے ہیں۔ "عا" کے معلوم کرنے کا طریقہ ف (H) کی شکل پر منحصر ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، ذرہ اور استوار اجسام کا علم حرکت ، ۶۰۰)۔ [خاص + تکملہ (رک)]۔

---چوکی (ـــو لین) امث.
جاگیر کی ایک قسم. جاگیرات : جاگیرداری ، تعظیمی ، خاص چوکی ، معافی دار ، روزینہ دار۔ (۱۹۴۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۳۳)۔ [خاص + چوکی (رک)]۔

---چیلا (ـــی مج) امذ.
وہ چیلا جس کو مہنت کے بعد گدی پر بیٹھنا ہو (جامع اللغات).
[خاص + چیلا (رک)]۔

---خاص (الف) م ف.
بالخصوص ، خاص طور پر. خاص خاص کسی طالب علم سے کسی خطا کا سرزد ہو جانا یہ عام ڈسپلین کو بدنام نہیں کر سکتا۔ (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۲۲۸)۔ (ب) صف. **مختلف اور مخصوص نوعیت یا عرفیت رکھنے والے (افراد یا اشیاء)**. ہندوستان کے مختلف اضلاع میں اور صوبوں میں خاص خاص بولیاں بولی جاتی ہیں (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۹۳)۔ [خاص + خاص (رک)]۔

---خلیه (ـــفت خ ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
(سائنس) خاص خلیے بڑے صاف کثیر السطوح ہوتے ہیں جن کے خلوی غلاف واضح اور نوات سیاہ ہوتے ہیں جو واضح کروماٹینی جال ظاہر کرتے ہیں (احشائیات (ترجمہ) ، ۲۲۸)۔
[خاص + خلیہ (رک)]۔

---دار امذ (قدیم).
سائیس.

کھرارے رکھیں گل میں ہیکل کے ساز
کبھیں سوار ہووین کبھیں خاص دار

(۱۷۰۸ ؟ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۳۹)۔ [خاص + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــدام امذ.
ایک محصول جس کی آمدنی سے بادشاہوں کے کپڑے بنتے ہیں (جامع اللغات). [خاص + دام (رک)].

ـــــدان امذ ؛ رک خاصدان.
۱. پان کی گلوریوں کے رکھنے کا گنبد نما ظرف جو چاندی ، پیتل یا تانبے وغیرہ کا ہوتا ہے.

گلوریاں نہیں تقسیم عام کی خاطر
یہی سمجھ کے ترا خاص دان بہانہ ہے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). نصیرہ بیگم نے ہاتھ بڑھا کر خاصدان لے لیا اور پان کھانے لگیں. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۲۹). ۲. توشہ دان ، کٹور دان. مٹھائی پکوان ایک خاصدان میں بھر کر پردے سے لٹکا دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۱). [خاص + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــزمین (ــــفت ز ، ی مع) امث.
(کاشت کاری) وہ زمین جس کا لگان حکومت کے عہدہ دار براہ راست کاشت کار سے وصول کرتے ہیں (پلیٹس). [خاص + زمین (رک)].

ـــــعام امذ.
رک : خاص و عام.

سبھی دیکھتا ہے کریں جو تمام
سبھی وہ سنے جو کہے خاص عام

(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۱). [خاص + عام (رک)].

ـــــکارڈ (ــــسک ر) امذ.
کتب خانے کی فہرست کا وہ کارڈ جو ترتیب مصنف کے لحاظ سے بنایا جاتا ہے. مصنف کارڈ کو ... خاص کارڈ بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۹۳). [خاص + کارڈ (رک)].

ـــــکارِنْدَہ (ــــکس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
(قانون) خاص کارندہ سے وہ شخص مراد ہے جو کسی خاص فعل یا افعال کے متعلق بحیثیت کارندہ عمل کرنے کے لیے مقرر کیا جائے مثلاً وکیل یا ملازم (قانون معاہدہ سرکار عالی ، ۶۸). [خاص + کارِنْدَہ (رک)].

ـــــکَر (کے) م ف.
بالخصوص ، خصوصیت سے ، خاص طور پر.

لے آیا یہ اوس کو بہ طیب تمام
دیا خاص کر اپنے گھر میں مقام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۸).

ایمی کا مستحق ہے خاص کر اپنا گروہ
اور سب کا لطف یار اغیار سب کو عام ہے

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۲۳). عجب شخص کو مارا کہ جس کا مثل نہ تھا خداوند بقراط نے خاص کر کے اسکو بھیجا تھا... سکندر کا سر ۳ : ۲

(۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۱ : ۳۲۲).

خندہ زن ہو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
قہقہوں کا لطف ہے تو خاص کر خطرے میں ہے

(۱۹۳۷ ، شعلۂ انقلاب ، ۲۰)

ـــــکَرنا ف م ؛ محاورہ.
مخصوص قرار دینا ، کسی کے ساتھ منسوب کرنا. خود جناب رسول صلعم نے فدک وغیرہ باغات ، اپنی ذات سے خاص کر لئے کہ اس سے خرچ ایک سال رکھ ... لیتے تھے (۱۸۵۳ ، الکلام المبین فی آیت رحمۃ للعالمین ، ۶۷). یہ وہ ممالک ہیں (وسط افریقہ ، حبش کا شرقی حصہ ، سوڈان ، سرجاق ، مراکو) ... جن کے لیے اہل مکہ نے دارالسلام کا لقب خاص کر دیا ہے. (۱۹۰۶ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵۲).

ـــــمَحَل (ــــفت مج م ، ح) امث.
بادشاہ کی وہ بیگم جس کے ساتھ پہلی شادی ہو. تب خاص محل نے اوسے بلایا اور بہت سا جواہر اوسکے سر پر وار کر لٹایا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۶۴).

سلطان کا وہ ضبط کرکے رونا
وہ خاص محل کا جان کھونا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸۷). [خاص + محل (رک)].

ـــــنَوِیس (ــــفت ن ، ی مع) امذ.
جج کا منشی ، ذاتی منشی ، پرائیویٹ سیکرٹری (نوراللغات). [خاص + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

ـــــو عام (ــــو مج) امذ ؛ ج.
چھوٹے بڑے ، امیر و غریب ، تمام ، سب.

لیئے بلئے خاص و عام نقر جا کر باند علام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۳)).

سور نگر اپنی پور قبلہ تمام
سکل شہر کے جو اتھے خاص و عام

(۱۶۳۸ ، چندربدن و مہیار ، ۱۰).

شاید کہ بعد مرگ کریں یاد خاص و عام
مشہور ہی سراج کا شیریں سخن ہنوز

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۳). خاص و عام سے ابتدا سلام کی کرنا آپ کا شعار تھا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ۹۰).

بالعکس تاریخ دہراتی ہے خود کو بار بار
شک نہیں اس بات میں واقف ہیں اس سے خاص و عام

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۶). [خاص + و (عطف) + عام (رک)].

خاصا (الف) امذ.
۱. رک : خاصہ (الف) معنی نمبر ۱.

گیا دن گزر اور ہوا وقت شب
محل میں کیا شہ نے خاصا طلب

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، بہار عشق ، ۳). ۲. (قدیم) رک : خاصہ ، خاص عادت ، یا طبیعت. تنہائی دانا کا خاصا ہے ، تنہائی دانا

کا خاصا ہے۔ (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۱۹۷)۔

نام تیرا مطلع فہرست ہے دیوان کا
ہے زباں کا ورد خاصا اور وظیفہ جان کا

(۱۸۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۳۵)۔ (ب) صف۔ ۱. **خوب ، اچھا ، عمدہ ، منتخب**۔

دکھن ملک بہوتیچ خاصا اہے تلنگانہ اس کا خلاصا اہے

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۰۰)۔ ۲. (i) **قابلِ اعتماد ، ضرورت کے مطابق ، کافی**۔ جو کپڑا اپنا دیکھو کہ ... سنجاف استر ، ابرہ بدلنے سے خاصا ہو جائے گا ، اس کو درست کرالو۔ (۱۸۷۴ء ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۹)۔ میرا کمرہ پختہ ہے مگر سپیدی شاید ۵ ، ۶ برس سے نہیں ہوئی کمرہ خاصا ہوادار ہے۔ (۱۹۱۲ء ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۲۷)۔ ان کی وہ کرامتیں جن کا مناقب کی کتابوں میں لمبا چوڑا ذکر موجود ہے اس امر کا خاصا ثبوت ہیں کہ انہوں نے لوگوں کے وجدان میں کتنے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۰۷)۔ (ii) **کم و بیش ، قریب قریب**۔ اس کی عمر نہ رہی تھی ، خاصا چار برس کا بالغ ہوا ، کھیلتا ماتا چل بسا۔ (۱۹۰۱ء ، راحت زمانی ، ۴۴)۔ ۳. **قدرے نمایاں ، قابل لحاظ ، معمولی سے زیادہ**۔ ایک گھونٹ خاصا میٹھا ، ایک بالکل پھیکا ہے۔ (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۴۳)۔ اسلامی نے سالن کی نبض دیکھی تو حرارت کیسی خاصا بخار تھا۔ (۱۹۰۹ء ، انگوٹھی کا راز ، ۱۰۶)۔ ۴. **خاص (قدیم)**۔

جو وہسے میں مطرب خوش آواز نام
انہا شاہ کا ایک خاصا غلام

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۲۸)۔ (ج) م ف۔ ۱. **بڑی حد تک**۔ دن خاصا نکل آیا تھا ، روشنی خوب چاروں طرف پھیل گئی۔ (۱۹۰۳ء ، خالد (ترجمہ) ، ۹۳)۔ نو وارد اپنی وجاہت ... کے باوجود خاصا گھبرایا ہوا نظر آتا تھا۔ (۱۹۵۸ء ، بس چراغ بس پروانے (ترجمہ) ، ۳۸۱)۔ ۲. **ٹھیک طور پر ، اچھی طرح ، مناسب طریقے پر**۔ خیر اس اسکول کا کام تو خاصا چل رہا ہے پڑھانے والیاں بھی اچھی مل گئی ہیں۔ (۱۹۱۳ء ، راج دلاری ، ۴۴)۔ [خاص (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

خاصان امذ ، ج۔
خاص کی جمع ، خاص لوگ ، خاص الخاص ، تراکیب میں مستعمل۔
[خاص (رک) + ان ، لاحقۂ جمع]۔

۔۔۔ِ حق کس اضا (۔۔۔ فت ح) امذ ، ج۔
بندگانِ خدا ، حق پرست لوگ ، برگزیدہ لوگ ، اہم لوگ۔

ہے ثمرۂ منصبِ خاصانِ حق کا حصہ
کھنچا ہے سر پر اڑہ کیسی اماں شجر میں

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۵)۔ [خاصان + حق (رک)]۔

۔۔۔ِ خالق / خدا کس اضا (۔۔۔ کس ل / ضم خ) امذ ، ج۔
رک : **خاصانِ حق**۔

شیخ صاحب کے ہیں نزدیک وہ خاصانِ خدا
خدمتی ان کے ہیں جو زمرۂ خدام میں خاص

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۱۶)۔ خاصانِ خالق دعا میرے حق میں کرنا ، ہوتا بیڑا پار۔ (۱۸۸۰ء ، سانحۂ دل گیر (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۱))۔ بازبہریں خاصانِ خدا وہ ہیں جو شکار کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں۔ (۱۹۳۰ء ، مضامین رموزی ، ۴۰)۔ [خاصان + خالق (رک) / خدا (رک)]۔

۔۔۔ طریق کس اضا (۔۔۔ فت ط ، ی مع) امذ۔
کسی جماعت یا مسلک کے اہم لوگ۔

جھاڑ کر دامن الگ ہو جائیں خاصانِ طریق
ورنہ یہ توفیق بھی دل سے اٹھالی جائیگی

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۹۱)۔ [خاصان + طریق (رک)]۔

خاصّۃ (خاصّتاً) (شد ص بفت ، (تن بفت)) م ف۔
خاص طور پر ، بالخصوص۔ عرب عامۃ اور قریش خاصّۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا دہی پر مستعد ہوئے۔ (۱۸۷۰ء ، آیات بینات ، ۱ : ۵)۔ خاصتاً عمل جراحی ، وقع اوجاع میں اس عمل سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ (۱۸۷۷ء ، رسالۂ تاثیر الانظار ، ۲)۔ ہندوستان کی تجارت میں خاصۃ انہیں کو دخل تھا۔ (۱۹۰۵ء ، ارض القرآن ، ۱ : ۲۰۵)۔ [ع : خاصّۃ (خ ص ص) مع تنوین (ـً ، لاحقۂ تمیز)]۔

خاصّۃُ الخاص (شد ص بفت ، ضم ت ، غم ا ، سک ل) امذ۔
رک : **خاص الخاص**۔ اور جب تم نے اسکے جاننے والے کو دیکھا تو اس پر اعتماد کرو ... اہل اللہ سے عین صفا اور خاصۃ الخالص کا خلاصہ ہے۔ (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۰۳)۔ [ع : خاصّۃ (خ ص ص) + رک : ال (۱) + خاص (رک)]۔

خاصِفُ النَّعل (کس ص ، ضم ف ، غم ال ، شد ن بفت ، سک ع) امذ۔
جوتی ٹانکنے والا ، کفش دوز ، حضرت علیؑ کا لقب (چونکہ وہ آنحضرتؐ کی جوتیاں سیتے تھے)۔

کہا شہ نے ہمارا خاصف النعل
خدا کا دوست پیارا خاصف النعل

(۱۸۵۵ء ، ریاض السلمین ، ۶۸)۔ [ع : خاصف (خ ص ف) + رک : ال (۱) + نعل = جوتی]۔

خاصَکی (شد ص بکس) صف ، امذ۔
سلطان ترکیہ کی زمین خالصہ یا شاہی ملازمت یا محل سے تعلق رکھنے والا (شخص یا شے)؛ شاہی محل کا محافظ دستہ یا اس کا کوئی فرد۔ سلطان المؤیّد شیخ ... کے عہد میں ایسے خاصکی (فوج رکاب کا ایک فرد) بنایا گیا۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۹)۔ [خاصہ (رک) + ت ؛ کی ، لاحقۂ نسبت یا صفت]۔

خاصکان (سک ص) صف ، ج۔
رک : خاص (۲) کی جمع۔ القصہ ان خاصکان خدا نے پھر بصد ضعف و ناتوانی کے شب کو عبادت میں بسر کیا۔ (۱۸۵۵ء ، غزوات حیدری ، ۵۱۱)۔

اے خاصگانِ ملت و اے یاورانِ قوم
اے زمرۂ معارف و اے طبقۂ کرام
(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۳۸).
اب تم سے اپنا کام پڑا ہے بطرزِ خاص
اے خاصگانِ خلوتِ اسرار السّلام
(۱۹۶۳ ، الف ، ۱۰۹). [خاص + ف : گاں ، لاحقۂ جمع].

خاصگی (سکک س) (الف) صف.
شاہی ، **بادشاہوں سے متعلق**. سکندر نے دربار برخاست کیا مگر کتنے ایک غلام خاصگی گھوڑے لیے. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۲۹). چاندی کے ہونٹے سے کسا ہوا ایک خاصگی رتھ ، چاند تارے کا پردہ پڑا ہوا ، سورج مکھی کی سنہری کلیاں لگی ہوئی. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۹۲). (ب) امث. ۱. **امیروں کی بندوق**. غول کے غول خاص برداروں کے کارچوبی وردیاں پہنے ہوئے ، خاصگیاں ہاتھوں میں لیے کئی ہزار آئے. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۳۹۹). ۲. **نفیس چیز**. ہر روز پہلے خاصگی فیل مع ساز و پیرایہ کے حضور کے پیش گاہ میں لاتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۶۸۰). ۳. **لونڈی جو مالک کی مدخولہ ہو** (نوراللغات). [خاص + گی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

خاصہ (فت ص) (الف) امذ.
۱. **بادشاہوں یا امیروں کا کھانا**. بادشاہ نے سب کو ساتھ بٹھا کر خاصہ نوش جاں فرمایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۵).
عنایت مہرباں فرمائیے اب
کہ خاصہ نوش جاں فرمائیے اب
(۱۸۶۸ ، الف لیلہ منظوم ، ۳ : ۶۷۳). اب یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بغیر خاصہ نوش فرمائے آپ کو جانے دوں. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۸). ۲. **خصوصی ملازم ، نجی خادم**.
ہزاں یوں کہے شہ کوں گردوں وقار
میرے سات خاصہ ترے یک ہزار
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۴). ۳. **بادشاہوں اور امیروں کی سواری کا جانور**. راجہ مان سنگھ نے جو لشکر دکن کے سرانجام کرنے کی خدمت کے لیے متعین ہوا تھا اپنے وطن جانے کی رخصت طلب کی بادشاہ نے فیل خاصہ ہشیار مست نام اس کو عنایت کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۹ : ۶۱). ۴. **شاہی املاک ، صرف خاص کی جاگیریں وغیرہ**. شاہ عباس پہلا بادشاہ تھا جس نے بندوقچیوں کا ایک جیش قائم کیا جو مستقل فوج کا حصہ تھا اور جسے تنخواہ خاصہ کے محاصل سے ملتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۸). ۵. رک : **خاص** (ب).
تجھے تن زیب اور خاصہ پنہاؤں
تجھے فرش اپنی آنکھیں کر بٹھاؤں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۷). ہندوستانی اور ولایتی کپڑے کہ اصل ان کی روئی سے ہے ، سادہ اور نقش دار جیسے شبنم اور ململ اور تنزیب اور خاصہ. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹). (ب) صف ۱. **خاص ، جو کسی خاص شخص یا شے وغیرہ سے مختص ہو (بیشتر بادشاہ یا امیر وغیرہ سے)**. اپنے خاصے گھوڑے پر سوار کروایا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۵۳۰). ایک دوشالہ نخودی بڑھیا دیا کہ یہ لیتے جاؤ شیخ سے ملو اور کہو کہ اسے اوڑھو ، ہمارے خاصے کارخانے کا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۳۵). فلاں تاجدار کے پاس اتنے گھوڑے خاصہ ہیں. (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۹۰). ۲. رک : **خاص** (الف) **معنی نمبر ۲**. گجراتی شاہ علی ، خدا کے لاڈلے ، خدا کے خاصے ، خدا کے ولی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳).
اس خاصۂ خدا پہ ہوا اک ہجوم عام
کالی گھٹا کی طرح سے امڈی سیاہ شام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۱).
کہیں سے فاطمہ کے کان میں آواز آتی ہے
علی رکھ نام اس مولود کا اے خاصۂ داور
(۱۹۲۸ ، صحیفۂ ولا ، ۶۰). ۳. **اچھا ، خوب ، عمدہ**. شہر میں گیا ، بہت خاصہ شہر دیکھا کوچہ و بازار صاف اور زن و مرد بے حجاب آپس میں خرید و فروخت کرتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۳). تم نے کمر ہمت باندھی اور تھوڑے ہی دنوں میں خاصہ لکھنے پڑھنے لگیں. (۱۹۲۱ ، لقمانِ اشرف ، ۳۱). ۴. **نمایاں ، جس سے انکار یا جسے نظر انداز نہ کیا جا سکے**.
موسمِ گل میں کئی دن جوشِ خوں پیدا ہوا
رفتہ رفتہ پھر تو اک خاصہ جنوں پیدا ہوا
(۱۹۱۷ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۵۸). میاں نظیر محمد کا مضمون آفتاب ہند میں میں نے بھی دیکھا. معلوم نہیں کس نے لکھا تھا؟ خیر خاصہ تھا. (۱۸۹۶ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۹۵). میں نے کہا مرزا صاحب یہ تو نہ کہو ، پردہ تو دلی میں اب بھی خاصہ ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۳ : ۵۰). ۵. رک : **خاص (الف) معنی نمبر ۵**.
خاصہ و ادنیٰ کی عبدیت کے ساتھ
تجھ کو عبدیت ہے اسبق یا نبی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۳). ۶. **خاص (الف) معنی نمبر ۱ (رک) کی تانیث**.
کون ساقی سے منگے اس فصلِ گل میں جام کو
چاہتا ہوں عبدیت خاصہ سے میں انعام کو
(۱۸۰۸ ، صاحب ، ک ، ۳۲۳). (ج) م ف. **خصوصیت سے ، بالخصوص**.
خاصہ بر روح محمدؐ فتوحِ حسینؓ نور چشمِ علیؓ و جانِ بتول
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۰۰). [ع : خاصۃ (خ ص ص)].

---باغ امذ.
شاہی باغ.
میزباں کا ایک خاصہ باغ تھا
باغِ رضواں جس سے کھاتا داغ تھا
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۵). [خاصہ + باغ (رک)].

---بردار (---فت ب ، سکر) امذ.
رک : **خاص بردار**. خلیفہ معتصم نے پہلے پہل ان کو اپنا خاصہ بردار بنایا. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۹). [خاصہ + ف :

بردار، برداشتن - اٹھانا].

---پُز ((---فت نیز ضم پ) امذ.
رک : خاص پز.

کہو خاصہ پز کو خبردار کر ✓ کہ رکھیو تو خاصے کو تیار کر
(۱۷۸۴ء، سحرالبیان، ۷۷). خاصہ پز (۱۸۰۸ء، دریائے لطافت، ۸۹). پھر تو وہ کھانا پکاتے تھے جو بادشاہوں کے مقبول تھا۔ سلطانی خاصہ پز ہیں. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۳ : ۲۳۱). [خاصہ + ف : پز، پختن - پکانا - پختہ کرنا].

---تَراش (---فت ت) امذ.
رک : خاص تراش. شاہی خاصہ تراش کا خاندان اب بھی بمسایہ میں موجود ہے. (۱۹۳۶ء، ریاض خیرآبادی، نثرِ ریاض، ۱۰۵). [خاصہ + ف : تراش، تراشیدن - کاٹنا - چھانٹنا].

---چُنْنا محاورہ
دستر خوان ترتیب دینا، کھانا لگانا.

چنا خاصہ تکلف سے سب اس پر
جی آتی تھی بوئے مشک و عنبر
(۱۸۶۰ء، الف لیلہ نومنظوم، ۲ : ۲۶۵).

---ءِ خاصاں کس اضا، امذ ؛ ج
بڑی خصوصیت والا، خاص الخاص.

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
(۱۸۷۹ء، مسدسِ حالی، ۱۰۵). [خاصہ + خاص (رک) + ان، لاحقۂ جمع].

---ءِ خَیل کس اضا (---ی لین) امذ.
فوج کا وہ حصّہ جو مرکز میں ہوتا تھا اسے چشم قلب کہتے تھے اسمیں خاصہ خیل (سوار فوج) **افواج قلب** (پیادہ فوج) **اور** امرا کے دستے شامل ہوتے تھے قوام الملک سر گروہ خاصہ خیل کو کچھ فوج کے ساتھ خشکی سے مہائم کو روانہ کیا. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۲۰۴). قلب میں خاصۂ خیل یعنی بادشاہ کے خاص محافظوں کی نگرانی میں جانثار کرتے تھے. (۱۹۶۰ء، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام، ۱۰۰). [خاصہ + خیل (رک)].

---دار صف
رک : خاص بردار.

بغل میں جائے نماز لے کر خاصہ دار
ہوا جبرئیل ہور پکڑ یا نگہدار
(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۱۱۰). بلبشیا ... خاصہ دار کہلاتے ہیں. (۱۹۱۰ء، دبدبۂ امیری، ۹۸). ایک فوٹو کھنچوایا جس میں وہ خاصہ دار بھی شامل تھے جو وزیرستان کی چھاؤنیوں سے بھاگ کر افغان فوج کے ساتھ آئے تھے (۱۹۶۳ء، آپ بیتی، ظفر حسن، ۱ : ۹۵). [خاصہ + ف : دار، داشتن - رکھنا].

---کا صف مذ (مث : خاصہ کی).
۱. شاہی، بادشاہ کا (بیشتر گھوڑے کے لیے مستعمل). چودہ روز تک خاصہ کے گھوڑوں کو جَو بھی نہیں ملے. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۳۱). خلعت فاخرہ اور خاصے کے گھوڑے شیخ کی خدمت میں پیش کیے. (۱۹۵۳ء، حکمائے اسلام، ۱ : ۳۱۷). **۲. عامیانہ کا نقیض، اعلیٰ پایے کا، مخصوص.** آپ اپنی فلسفیانہ تصنیفات کے لٹریچر کو عام فہم بنانا چاہتے ہیں - جو چیز خاصہ کی ہو اس کا وقف عام ہونا ایک عیب ہے. (۱۹۰۹ء، مکاتیب مہدی، ۷۷). با وصف بازاری حسن ہونے کے بالکل خاصہ کی چیز معلوم ہوتی تھی. (۱۹۲۲ء، مذاکرات نیاز، ۱۰۲). **۳. عمدہ، منتخب، نفیس.**

نہ توں جانتا ہے بہر حال میں
کہ تیر بچہ خاصے کا ہوں سال میں
(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۹۹). [خاصہ + کا (رک)].

خاصَّہ (شد ص بفت) امذ.
۱. کوئی خصوصیت، خوبی یا برائی جو کسی سے نمایاں طور پر نسبت رکھتی ہو. اب وہ ولایت کہ خاصہ نبی ہے، نبوت کے ساتھ منقطع ہو گئی. (۱۸۵۱ء، نادر خطوط غالب، ۹۹). پندرھویں صدی کے ختم سے پہلے اس (گلبرگے کا بہمنی خاندان) میں اسی زوال و کمزوری کے آثار نمایاں ہونے لگے جو تمام ایشیائی بادشاہوں کا طبعی خاصّہ ہے. (۱۹۳۲ء، اسلامی فن تعمیر، ۱۰۵). آزادی کا دور ... ہمارے عہد کا ایک ایسا خاصّہ ہے جسے نہ بدلا جا سکتا ہے نہ روکا جا سکتا ہے. (۱۹۸۳ء، کوریا کہانی، ۲۰۷). ۲. (i) **تاثیر، مقتضا.** ایمان کا خاصّہ یہ ہے کہ ظلم کرنے نہیں دیتا. (۱۸۳۵ء، احوال الانبیا، ۱ : ۶۹۸). یہ مہمان نوازی ان کی طینت کا خمیر ہے یا قسطنطنیہ کی آب و ہوا کا خاصّہ ہے. (۱۸۹۳ء، سفرنامۂ روم و مصر و شام، ۱۱۹). (ii) **خاصیت، فطری وصف، کوئی گن جو اصل و اتحاد میں مضمر ہو.** فانجاہ اللّٰہ من النار سے ثابت ہوتا ہے کہ احراق خاصّہ نار کا ہے. (۱۸۹۳ء، رسالۂ تہذیب الاخلاق، ۱ ، ۸ : ۱۲۰). ذہن ایک خاصّہ ہے کسی خاص قسم کے مادّے کا. (۱۹۶۳ء، تجزیۂ نفس (ترجمہ)، ۶). ۳. (منطق) **ایسی کلی عرض جو ایک نوع کے افراد سے مختص ہوتی ہے.** کاتب ایک کلی ہے اور خاصّہ ہے کہ سوائے افراد نوع انسان کے اور کسی نوع مخلوقات میں کتابت کی صفت حاصل نہیں ہو سکتی (۱۹۰۸ء، مبادی الحکمۃ، ۳۸). عیش پرستوں اور اقتدار پرستوں کا یہ خاصّہ ہے کہ وہ اس تحریک کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو تحریک ان کے اقتدار کے قائم رکھنے میں معاون و مددگار ہو. (۱۹۶۲ء، محسن اعظم اور محسنین، ۳۵). [ع : (خ ص ص)].

خاصی (الف) صف مث.
۱. اچھی، خوب، عمدہ، منتخب، معقول، قابل توجہ.

بلند ہوں گرچہ عامی کہتا ہوں بات خاصی
ہے تیغ مجد غواصی سلطان عاشقاں کا
(۱۶۴۸ء، غواصی، ک، ۲۹).

تی لبوں پر آ رہا ہے انتظارِ وصل میں
فوج سب جاتی رہی خاصی سواری رہ گئی
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۸۰).

ہے ابھی میری دو گانا کی سجاوٹ خاصی
چمپئی رنگ ، غضب تس پہ کھچاوٹ خاصی
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۸)).

کروں اے شاد کیا صہبا کی تعریف
اگر کم پیجئے خاصی دوا ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۵۹). دونوں دوست گلے ملے یا خاصی کشتی لڑنے میں مشغول ہو گئے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۰). ۲. **معمولی سے زیادہ ، قدرے نمایاں ، قابل لحاظ.** خدا کی ذات سے امید ہے کہ ایک ہفتے میں خاصی طاقت آجائے گی. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۰۸). تیر اندازی کا بھی شوق تھا اور اس میں خاصی مشق ہوگئی تھی. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۴). مرجیان کی بغاوت خاصی مدت تک جاری رہی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۶۷). ۳. رک : **خاص** (الف) معنی نمبر ۱.

جیسے پوچھو تو سب عیدوں میں یہ عید خاصی ہے
میں قرباں آج کے دن پر کہ میرے پاس جاں میں ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴۴). (مذ) امث. **امیروں کی بندوق.** بہت سے سانڈنی سوار تیز رفتار ، خاصی بردار خاصیاں کندھوں پر. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۸). [ع : خاص + ی ، لاحقۂ صفت].

--- پیاری (--- کس پ) امث.
وہ مرد جو لباس ، گفتگو اور حرکات و سکنات میں عورتوں سے مشابہ ہو ؛ زنخہ ، زنانہ (دریائے لطافت ؛ فرہنگ آصفیہ). [خاصی + پیاری (پیارا کی تانیث)].

--- کہی فقرہ.
(طنز و استہزا) **کس قدر غلط یا محض اپنے مطلب کی بات کہی ، اچھی کہی ، خوب کہی.**

بے مروت وہ ہمیں کہتے ہیں لو خاصی کہی
بے مروت ہم کہ وہ ، اے دوستو خاصی کہی
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۸۸).

خاصے صف ؛ امذ.
۱. **خاصہ کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل ؛ رک : خاصا (ب) معنی نمبر ۱.** بہوت لطافت سوں پیدا کیا حسن ، عشق میں رکھیا اپنے خاصے کی چُن چُن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰).

کیا کہوں تجھ سے میاں شیخ کی میں بدل تنی
خاصے گیلڑے ہیں جو پیشانی میں اک کھاگی لگے
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۲۱).

ہم کہاں عاجز کہاں اللہ کے پیارے حبیب
میں تصدق ہوں تمہارا یا شہ والا تبار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۱). خربوزے اسی روز وصول ہو گئے تھے اور اکثر پھل خاصے نکلے. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۶). شادی کے دو تین سال خیر خاصے گزر گئے. (۱۹۳۶ ، گرداب حیات ، ۵۵). ۲. **اچھی تعداد میں ، کافی.** اس وقت تک ... نئے اداروں کی حفاظت کے لئے خاصے لوگ پیدا ہو جائیں گے. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (ترجمہ) ، ۳۹۳).

--- کا صف.
رک : خاصہ کا.

خاصے کا سودا ہے غمگساری
غم کے عوض غم ، اک اک کے دس دس
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۷).

--- کی چیز (--- ی مع) امث.
اچھوتی بات یا عجیب شے ، سب سے الگ (گاہے طنزاً). ایلمر ریکسنٹ کا ضمیر تو اس معاملے میں بہت ہی خاصے کی چیز مشہور تھی. (۱۹۵۲ ، سفینۂ غم دل ، ۲۲۴).

--- کے گھوڑے (--- و مع) امذ ؛ ج.
بادشاہ کی سواری کے گھوڑے جو ہر وقت تیار رہیں نیز صرف شاہی استعمال کے لیے مخصوص ہوں. شام کے وقت خاصے کے اصیل گھوڑے ان کے رو برو پیش کئے گئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۸۷). شیخ کے احباب اور امیر علاءالدولہ نے اپنے خواص اور علمائے شہر کے ساتھ شیخ کا استقبال کیا اور خلعت فاخرہ اور خاصے کے گھوڑے شیخ کی خدمت میں پیش کئے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۱۷).
۱ : ۳۱۷).

خاصیات (کسر ص ، شد ی) امذ ؛ ج.
خاصیت (رک) کی جمع

سلطان تن کی خصلت نیں جانتا ہے کیسی
ہے فعل ہور فاعل سب خاصیاتِ روح
(۱۷۶۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۴ الف).

رتی شکلِ حماری تو نے اقلیدس میں اس ذریعہ
ہوئے جاتے ہیں تجھ سے سلب خاصیاتِ انسانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۲). [خاص + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

خاصیّت (کسر ص ، شد ی بفت) امث.
۱. **خصوصی تاثیر ، خاص اثر ، خلقی وصف ، فطری افتاد.** کیا امر بغیر ذرہ کا حرکت نہیں؟ پس اس کا کیا چارا جوں خاصیت دیا ، یوں. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۰).

یو خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کوں ہو عشق بلا آشنا کرے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

انس و جن ، ابر و ہوا کیوں نہ ہوں فرماں بردار
ہے ترے نام کو خاصیتِ اسمِ اعظم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۵).

کہ نباتات کی آنکھ میں کیفیت ہے
کہ جمادات کی معلوم مجھے خاصیت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱). مریض کو ایسی غذائیں کھلائیں جو بالفعل اور بالقوہ سرد ہوں (یعنی چھونے میں ٹھنڈی ہوں اور ان کی خاصیت بھی سرد ہو). (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۱). جب ان (ہوا) کا رخ قطبین سے استوا کی جانب ہوتا ہے تو ان کی خاصیت گرم یا سرد ہو جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۱). ۲. **وصف ، صفت ، خصوصیت.**
دیکھو اوس شہر کے تہ میں اتھی تس دن دو خاصیت
یکے آداب اسکندر دگر ادراک لقمانی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۹).
مری دو چشم ہیں رکھتی ہیں جو خاصیت نیساں
کہ گر آنسو گرے آنکھوں سے ہو وو ہیں گہر پیدا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۲).
دوڑتا ہے یہ حسیں شکل جب آتی ہے نظر
مصحفی دل میں مرے بازے کی خاصیت ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۳۵). ہم نے ۱۸۵۷ء سے پیشتر کی زبان اور سر زمین دہلی کی خاصیتیں ، تاثیریں ، باشندوں کی خداداد طبیعتیں جودتیں ، ایجاد و اختراع کی قوتیں دکھائی ہیں (۱۹۰۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۴۷). مجھے یقین ہے کہ خود غرضی ، انہی کی خاصیت ہے ، جو کہ خود کو اور واضح کرتی ہے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۵۸). [خاص (رک) + یّت ، لاحقۂ نسبت].

خاشع (کس ش) صف.
عاجزی کرنے والا ، مسکین ، عاجز. جب اوس کو دیکھا تو اوس پر فریفتہ ہو گیا اوس سے قریب ہوا وہ اس کے لیے خاشع و منقاد ہو گیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع (ترجمہ) ، ۱۶۵). [ع : (خ ش ع)].

خاطب (کس ط) (الف) امذ.
شادی کی درخواست کرنے والا ، داماد ، شوہر.
ہیں سب اصحاب کوں اپنے شہنشاہ
کیا مکتوب ہے خاطب کے آگہ
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۹). (ب) صف. **خطاب کرنے والا ، مقرر ، واعظ ، خطبہ پڑھنے والا.** حضرت نے یہ بات سن کر فرمایا اے عمر یہ نسبت خاطب کے اس امر میں کمان عتابت کا نہ کر. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۰۴). طلب اور استعطاف قولاً یا فعلاً خاطب کی طرف پایا جائے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳ : ۱۷). [ع : (خ ط ب)].

خاطر (کس ط) (الف) امث ؛ امذ (شاذ).
۱. **دل ، جی ، جان.** معرفت کیا بات پوری خاطر لیاؤ دلیل. (۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۴۴). سمج دیکھ خاطر لیا اتال. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).
کبھی خاطر میں خطرہ نہ آوے حور جنت کا
اگر یک بار مجھ خلوت میں وہ رشک پری آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۲).
جس طرح پھول کی باس ایسی ملاقات اچھی
جس سے خاطر کو کسی شخص کی کچھ باو نہ ہو
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۴). گھر کی دنیاوی اور ظاہری آرائش بھی پسند خاطر نہ تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹۳).
راہ جینے کی کہاں سوختہ جانی کے بغیر
ہر نفس شعلۂ خاطر کا دھواں ہو جیسے
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۴۴). ۲. **خیال ، دھیان ، ذہن ، یادداشت ، حافظہ.** مجھ احقر احقر کی خاطر میں گذرا کہ اگر ترجمہ اس کتاب کا بہ نکیتی عبارت ... قریب الفہم عامۂ مومنین و مومنات کیجیے ... بڑا ثواب یا صواب لیجیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸).
بھول جاتا نہیں غلام کا خوب   یاد خاطر رہے مرا صاحب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۶).
بیخودی دو پردہ ہے ہنگامہ سازِ انجمن
گوشۂ خاطر میں ہیں وہ اہل عقل سے الگ
(۱۸۹۵ ، زکی ، د ، ۹۶). ۳. **مدارات ، تواضع ، آؤ بھگت.**
اللہ و پیمبر کو جو تھی قدر علی کی
وہ قدر کسی کی نہ وہ خاطر تھی کسی کی
(۱۸۳۱ ، مراثیٔ دلگیر ، ۲۱۲).
ہیں سینکڑوں تیغیں علم اک جان کی خاطر
دنیا میں یہی ہوتی ہے مہمان کی خاطر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۱). نواب خاطر سے بٹھا لیے گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۶). ۴. **دل جوئی ، خوشی.**
ظفر کا ہو کر شکر اس دھات سوں
کیا سب خاطر میٹھی بات سوں
(۱۶۷۲ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۳). بڑے نوکر کی خاطر کے واسطے چھوٹے نوکروں کوں ناحق خراب نہ کرے کہ اس میں خاوندی نہیں رہتی (۱۷۶۹ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۱).
دو نہ دو بوسہ نہیں تم ہم تمھیں دیتے ہیں دل
ہم کو تو منظور یاں خاطر تمھاری ہوں بھی ہے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۸۰). ان کی طرح ان کی خاطر بھی مجھے عزیز ہے. (۱۹۳۶ ، غبار خاطر ، ۲۱). الف : کرنا ، ہونا. ۵. **طبیعت ، مزاج.**
خوباں کی مجلس منیں پرتو اسی کا شمع ہے
بوجھے وہی اس بات کوں خاطر کہ جس کی جمع ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۳).
سب چھوڑ نشہ بیارے پیوے تو اگر سبزی
کر جاوے وہیں تیری خاطر میں اثر سبزی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۷).
خاطر مایوس میں نقش اُمید وصل یار
نور ہے صحرا میں گویا اک چراغِ دور کا
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۴۳). ۶. **پاس ، لحاظ ، مروت.**
میں نہ تھا وہ کہ کبھی طعن رقیباں سنتا
یوں جو چپ ہوں تو یہ خاطر ہے تمھاری مجھ کو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور ، ۱۸۲)). کیا ان (غریب رشتہ دار) کی مدد ان کی عزت ان کی خاطر ان کی تواضع انسانیت کا فرض نہیں. ؟ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۲۳۱) بانو کو یہ بتانے کے لئے کہ ہماری کچھ خاطر بھی منظور ہے تا کیداً کہا دیکھو اسباب اچھا اچھا کرو. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷). ۷. طرف داری ، پاس داری. میری جو اس قدر خاطر تھی یہ تمہاری ماں ہی کا صدقہ تھا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۲۸) ف : کرنا ، ہونا. ۸. حسِ باطنی ، لاشعور ، وجدانی آگہی.

جو اب گزری مصیبت میرے اوپر
یہی گزرا مری خاطر کے اندر

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۸). قلب پر اول جو چیز وارد ہوتی ہے ، اس کو خاطر اور حدیث نفس کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۷).

زندگی کا مشغلہ گھٹ کر اب اتنا رہ گیا
میں ہوں یادیں اور ماتم خاطر ناکام کا

(۱۹۶۶ ، صدائے دل ، ۲۲). (ب) م ف. لیے ، واسطے ، غرض سے ، وجہ سے.

جواں کا عجب ہنگام ہے پھر کر نہ آئے او
کہ اس ہنگام کی خاطر بہوت درماں سوں کرتے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۳).

رکھوں دل میں کسی کی چتا گلے میں ڈالی برہ کی کنٹھا
دوس کی خاطر تمہاری ستا بھکھارن اپنا برن بنایا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲). فرزند کہ زندگانی کا پھل ہے اس کی قسمت کے باغ میں نہ تھا اس خاطر اکثر فکر مند رہتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹).

طے جلد ہوتی جاتی ہے یہ منزل آخر
دو لاکھ عدو جمع ہیں اک جان کی خاطر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۳). ہوا کی تندی سے بجھنے کی خاطر ... چلنے لگا (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۹). [ع : (خ ط ر)].

ـــ آزار صف.
دل دکھانے والا.

میں کس واسطے خاطر آزار ہوں
کسی کے دل و دوش کا بار ہوں

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت ، محسن ، ۸۸). [خاطر + آزار (رک)].

ـــ آزاری امث.
ناگواری ، ناخوشی ، مایوسی ، بیماری ، روگ (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ عامرہ). [خاطر + آزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آزُردہ (ـــ ضم ز ، سک ر ، فت د) صف.
رنجیدہ ، ملول ، ناراض ، ناخوش. خاطر آزردہ ملازم دشمن کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۸). [خاطر + ف : آزردہ ، آزردن = پریشان ، رنجیدہ ہونا].

ـــ آشُفتہ (ـــ ضم ش ، سک ف ، فت ت) صف.
سراسیمہ ، پریشان دل (پلیٹس). [خاطر + آشفتہ ، آشفتن = پراگندہ ہونا ، پریشان ہونا].

ـــ بیگانہ کس صف (ـــ ی مج ، فت ن) امث.
اوپری توجہ ، نامانوس طبیعت ، اکھڑا اکھڑا دل.

توجۂ غم کوئی اس بزم میں چھوڑے کیونکر
جس نے کتنوں کو بھی باخاطر بیگانہ سنا

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۰۱). [خاطر + بیگانہ (رک)].

ـــ پذیر (ـــ فت نیز کس پ ، ی مج) صف.
خوشگوار ، دل پسند. اس زبان میں کسی سے زیادہ مدد مل سکتی ہے اور وہ عوام میں کس طرح پر خاطر پذیر ہے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۱۷). [خاطر + ف : پذیر ا پزیرفتن = پسند ہونا].

ـــ پریشان (ـــ فت پ ، ی مج نیز مع) صف.
پریشان طبیعت ، فکر مند ، الجھنوں میں گھرا ہوا (پلیٹس). [خاطر + پریشان (رک)].

ـــ پہ میل ہونا محاورہ.
دل صاف نہ ہونا ، دل میں کدورت ہونا.

لیکن یہ ان کے یار نہ وہ ان کے دوستدار
خاطر پہ ہاں ہے میل تو دل میں وہاں غبار

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۲۵).

ـــ تلے آنا محاورہ.
پسند آنا ، منظور خاطر ہونا (عموماً نفی کی صورت میں مستعمل). کوئی کیسا ہی جان مار کر کام کرے ان کی خاطر تلے نہیں آتا. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۳۸). اپنی اصالت کو بھول گئی ... دماغ چوٹی کوئی بات خاطر تلے آتی ہی نہیں. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۹۵).

ـــ تلے لانا محاورہ.
مان کرنا ، پتیانا (عموماً نفی کی صورت میں بطور طنز). ایسی لڑکی سسرال والوں کو کب بھانے گی یا یوں کہو کہ وہ خود بڑھیا ساس اور بھلی پسند نند کو کب خاطر تلے لانے گی. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۸۳).

ـــ تواضُع (ـــ فت ت ، ضم ض) امث.
۱. رک : خاطر معنی نمبر ۳. سچے دل سے خاطر تواضع کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۵). جنگ چھڑی ہوئی ہے اور سپاہیوں کی خاطر تواضع کرنا مجازاً فرض ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۵۱). ۲. (مجازاً) بے عزتی کرنا ، سزا دینا. یہاں فلاں ماسٹر کی خاطر تواضع جوتوں سے کی گئی. (۱۹۶۷ ، صدق جدید لکھنؤ ، ۲۸ اپریل ، ۱). [خاطر + تواضع (رک)].

ـــ توڑنا محاورہ.
دل شکنی کرنا. اس کی بہن میرے گھر میں ہے اور میں بھی دل و

جان سے اس پر فدا ہوں، اسی سبب اس کی خاطر توڑ نہیں سکتا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۳).

ـــــ ٹُوٹنا محاورہ.
خاطر توڑنا (رکـ) کا لازم.

یہ ہے رحم دل میں کہ میں خوں رویا
اگر خاطر طفل سے شیر ٹوٹی

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۵۱۱).

ـــــ جَمْع (ـــــ فت ج ، سک م) (الف) امث.
اطمینان ، طمانیت ، سکونِ دل ، تسلّی. جو لگی توں سب تی بے طمع نا ہوسی ، عشق سیں آئے بغیر خاطر جمع نا ہوسی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰). اے بادشاہ تیرے بیٹا ہو گا اور بہت قابل ہو گا ، تیں جا ، خاطر جمع سے بیٹھ. (۱۷۰۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۷). لو مجھے دیکھا خاطر جمع ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱). جہاں پناہ خاطر جمع فرمائیں کچھ تردّد کی بات نہیں ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۲۵). (ب) صف. **مطمئن.**

اے ہاشمی کتی ہوں خاطر جمع اچھے تو
آتی ہوں رات کوں میں چوری سوں کہاں پنجن

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۲). میں اس کے رہنے سے خاطر جمع ہو کر اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے جاؤں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۰۷). اف : رہنا ، ہونا. [خاطر + جمع (رکـ)].

ـــــ جَمْع رَکْھنا ف م.
اطمینان سے رہنا ، مطمئن ہو جانا.

رکھو خاطر اپنا تے جمع کر
کہ میں ہے مرا دل کسی طمع پر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۲).

خاطر اپنی جمع رکھ اشرف — ہر طرح تجھے ریجھاؤں گی

(۱۸۳۶ ، دیوانِ اشرف ، ۱۰۳). ایک بات تو ان کی آزمایش میں آئی یقین ہے کہ دوسری بھی مقرر ہو گی آپ خاطر جمع رکھیے. (۱۸۰۲ ، خردافروز ، ۴۴). میری طرف سے ہر طرح سے خاطر جمع رکھنا میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ بر وقت پہنچ جاؤں گی. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۴۰). یہ خاطر جمع رکھیو کہ تیرے رتبے اور تیری عز و وقعت کا لحاظ رکھوں گی. (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۴۴). تم خاطر جمع رکھو ہم کو جموں کے راج سے غرض ہے. (۱۹۸۱ ، تاریخ پنجاب ، ۱۲۹).

ـــــ جَمْع کَرْنا ف م.
۱. **اطمینان کرنا.** یوں اپنا خاطر جمع کیتے ہوز اس حقیقت سوں قرار پائے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۲).

دل دو ہو میر صاحب اس بدمعاش کو تم
خاطر تو جمع کر لو ٹک قول سے قسم سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۴). ۲. **ڈھارس بندھانا ، اطمینان دلانا.** بادشاہ (شاہجہاں) نے اس (اودے سنگھ راجہ مارواڑ) کی خاطر جمع کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۰۸). ۳. **کام دینا ، مقصد پورا کرنا.** سوال کے جواب میں اسم یا فعل اکیلا بھی خاطر جمع کر سکتا ہے. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۲۰).

ـــــ جَمْعی (ـــــ فت ج ، سک م) امث.
اطمینان ، فراغت ، چین. درست ہے کہ اس زمان واضح برہان میں ... ہر طرح کی جمعیت و خاطر جمعی اہل بلاد اور کافّہ عباد کو پہنچی. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۱۴). عمرو کا رنگ زرد ہو گیا اور نہایت درجہ خفقان ہوا ... جب تو اس خاطر جمعی سے آگے سو رہی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۵۷). ناگہاں اس امن و امان ، اس خاطر جمعی و خاموشی کو مسیحیت نے نمودار ہو کر توڑا. (۱۹۳۱ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۶۸). [خاطر + جمع (رکـ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خُرْسَنْد کس اضا (ـــــ ضم خ ، سک ر ، فت س ، سک ن) امث.
خوشی سے بھرا ہوا دل ، خوش و خرم دل.

مجھ کو ہے امید شادی تجھ کو ہے بیم غموم
ہے دل ناشاد بہتر خاطر خرسند سے

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۶۶). [خاطر + خرسند (رکـ)].

ـــــ خواہ (ـــــ و معد) (الف) م ف.
طبیعت کے موافق ، خواہش کے مطابق ، حسب مرضی ، جیسا چاہیے ویسا.

اگر جمعیت دل ہے تجھے منظور قانع ہو
کہ اہل حرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۴۹). رعیتوں کی مدد کرے جلد خاطر خواہ آباد ہوں اور کھیتی دل دے کر کریں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۵). حجام کی آنکھوں کے تلے اندھیرا آنے لگا مگر پھر بھی ان کا خط خاطر خواہ نہ بنا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۱۴)

قدم رکھتا ہے وہ اس میں جسے جو راہ ملتی ہے
صداقت ہو تو ہر سو داد خاطر خواہ ملتی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۳۹). (ب) صف. **مرغوب ، دل پسند.** تحقیقات کا یہی طریقہ اختیار کرے جو میں نے کیا انشاء اللہ خاطر خواہ نتیجہ نکلے گا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۴). کسی بات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۵۴) [خاطر + ف : خواہ ، خواستن = چاہنا].

ـــــ داری امث.
۱. **آؤبھگت ، تواضع ، مدارات ، پاس و لحاظ.** برہمنوں کو مہمانوں کی خاطر داری کرنی واجب ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۰). اکبر ہندوؤں کی نہایت خاطر داری کرتا تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۹۳). ۲. **دلجوئی ، دلداری ، نازبرداری** مجھے تو خاطر داری اس کی ہر گھڑی اور ہر پل منظور تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۴).

امید عیش میں ہم غم کی خاطر داریاں کر لیں
بہار آنے سے پہلے ماتم فصل خزاں کر لیں

(۱۹۳۱ ، احسن الکلام ، ۲۰۶). ۳. **دیکھ بھال ، پرورش.** جو کوئی

ایسے بچہ کی بیسے نام کے لئے خاطر داری کرے میری خاطر داری کرے. (۱۸۱۹ ، شکی انجیل ، ۲۰۹). ماں کی طرح اس کی خاطر داری اور نگرانی کرتی ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۰۵). اف : کرنا ، ہونا. [خاطر + ف : دار ، داشتن = رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داشْت (---سک ش) امث.
۱. **دیکھ بھال ، خبر گیری ، خدمت ، نگہداشت ، خاطر.** ان سب کو ہر مسلمان مسافر کی تین روز تک خاطر داشت کرنا ہو گی. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۵۰). وہ تمہاری جتنی خاطر داشت اس وقت کرتی ہیں ، تمہارے ہمارے نکاح کے بعد اس سے زیادہ کریں گی. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۰۷). ۲. **دل جوئی ، دلداری.** شہزادے کی حالت پر رحم آتا تھا اور اسکی خاطر داشت کا خیال تھوڑے دیتا تھا. (۱۹۱۳ ، کرشمۂ تقدیر ، ۲۲). ۳. **خلق ، اخلاق ، یادداشت ، پاس ، مروّت** (جامع اللغات). اف : کرنا ، ہونا. [خاطر + ف : داشت ، داشتن = رکھنا].

---داشْتی (---سک ش) امث (قدیم).
رک : **خاطر داشت.** اس خبر دہندۂ وصال کوں انکے بلایا بہت خاطر داشتی کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۲). اف : کرنا. [خاطر + داشت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَکْھنا ف م ، محاورہ.
۱. **دل جوئی کرنا ، دل دہی کرنا ، خیال کرنا ، دل ہاتھوں میں لینا.** آسودگی نا دیکھنا اپنے تن کی ، خاطر رکھنا مرد کے من کی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰).

خال کی مت کرو طرف داری ... خاطر زلف مشک فام رکھو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اول) ، ۱۷). ایک دن وہ بہن جو بجانے والہ کے میری خاطر رکھتی تھی ، کہنے لگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲). ۲. **قصد کرنا ، ارادہ کرنا ، پسند کرنا ، چاہنا ، حوصلہ دینا ، ہمت بندھانا ، تسلی دینا** (جامع اللغات).

---زار کس سف ، امث.
پریشان حال ، رنجیدہ دل.

دلِ زخم خوردہ نگار ہے نہ سکون ہے نہ قرار ہے
مری ایک خاطرِ زار ہے کہ ہزار غم کا شمار ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۶۸). [خاطر + ف : زار ، زاریدن = رونا].

---سے م ف.
۱. **لحاظ سے ، پاس سے ، واسطے ، لیے.**

اے گریہ تو خاطر سے مری کیجو نہ صرفہ
میں خونِ دل خستہ کیا تجھ کو بحل آج

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵).

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۰). اگر نواب صاحب نے کسی دوست کی خاطر سے باہر جانے ہی کی تو ایک پیالی بھی ہوئی میاں مدار بخش کو بھی مل گئی. (۱۹۲۷ ، اختری بیگم ، ۱۱۰). ۲. **تواضع ، مدارات ، عزت یا تکریم کے ساتھ.** بڑی بیگم ... استانی جی کو دیکھتے ہی نہال نہال ہو گئیں ، انھیں عزت سے لائیں ، خاطر سے بٹھایا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۱). ۳. **وسیلہ سے ، صدقے میں.**

ہے خاطر ائمۂ اثنا عشر مجھے
خاطر سے ان کی زائر شبیر کر مجھے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۳۲).

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
دل توڑنے والا ، ناخوش یا ناراض کرنے والا.

رہنمائے منزلِ مقصد ہوئی خاطر شکن
مجکو پر چاکیِ دلِ بیتاب جادہ ہو گیا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۶).

---شِکَنی (---کس ش ، فت ک) امث.
دل توڑنا ، ناخوش کرنا.

جبارِ جاں ظلم ہے خاطر شکنی عاشق کی
کعبۂ دل کو جو توڑو گے تو بدعت ہو گی

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۱). آپ ... کسی کی خاطر شکنی نہیں کرتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۹۰).

مرغ تو اس لئے کھا لیتا ہوں گھر پر ان کے
نہیں منظور مریدوں کی بھی خاطر شکنی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۶). اف : کرنا ، ہونا. [خاطر + شکن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عاطِر کس صف (---کس ط) امث.
پاکیزہ طبیعت (جامع اللغات). [خاطر + عاطر (رک)].

---عَزیز ہونا ف م.
پاس و لحاظ ہونا.

یار نے نامہ بر سے خط نہ لیا ... میری خاطر عزیز کیا نہ ہوئی

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۳۶).

---کَشیدَہ ہونا محاورہ.
بے رغبتی ہونا.

بیدل ہوتا تھا دل لگی سے ... خاطر تھی کشیدہ سیکھنی سے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۳).

---کی بات امث.
دل کی خواہش.

خاطر کی بات کیا کوئی پہچانتا نہیں
سن لیتی ہوں میں سب کی یہ دل مانتا نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۷).

---کی لینا محاورہ.
طرف داری کرنا ، پاس داری کرنا ، لحاظ کرنا. برائے خدا انصاف

کیجیے ، خاطر کی نہ لیجیے . (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۲۴).

---مانِنْدہ کَرْنا محاورہ (قدیم).
ناراض کرنا. پیر کا کام توں نا کر ہے تو بہوت زیان ہے ، یہاں پیر کا خاطر ماندہ نکو کر. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۵۳).

---(و) مُدارات (---(و مج) ، ضم م) امث.
رک : **خاطر تواضع**. اس کی خاطر مدارات کرتی ہو اور سب کے سامنے اس کی محبت کا آلیا گاتی ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۷۹). غرباء کی خاطر مدارات بہت بڑے پیمانہ پر ہو رہی ہے. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۲۲). اف : کرنا ، ہونا. [خاطر + (و ، حرف عطف) مدارات (رک)].

---مَیلی کَرْنا محاورہ (قدیم).
ناخوش کرنا ، ناراض کرنا.

کبھی اسکی خاطر تاں میلی کروں
حکم اوسکا ہو جو پڑنے نہ دوں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۲۰۶).

---میں آنا محاورہ.
خیال میں آنا ، نظر چڑھنا ، جچنا ، خطور کرنا ، ارادہ ہونا ، قصد ہونا.

شیخ جی گر اس ہو میں بھی کروں کچھ التماس
آپ تو خاطر میں جو آیا تو فرماتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۸).

دیکھا دل سے تاب کو اپنے تو ظفر پھر
خاطر میں مرے ماہیں ہے آب نہ آتی
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۵۴).

---میں رَکْھنا محاورہ
یاد رکھنا ، خیال رکھنا.

ہے وہ کوئی جو آج پیتے ہے شراب عیش
خاطر میں رکھیو کل کے بھی رنج و خمار کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۰).

---میں گُزْرْنا ف م ؛ محاورہ.
دل میں آنا ، خیال میں رکھنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---میں لانا محاورہ.
توجہ کرنا ، پروا کرنا ، اہمیت دینا (اثبات و نفی دونوں طرح مستعمل).

سیکاں جا ک گج پنس کوں بھلائی پھول ہنسی میں
جواناں کوں نہ خاطر لیائی مغروری سوں جاتی میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷).

مرا عرض خاطر میں لا او تمہیں   مجھ اس وقت پانی پلاؤ تمہیں
(۱۶۸۰ ، قصۂ ابوشحمہ (عکسی) ، ۳).

ولی اس بات کا افسوس ہے مجھ دل منیں دائم
کہ میری بات کوں خاطر میں لاتے نئیں سو کیا باعث
(۱۷۰۷ ، ولی ، ۶۷).

ہر چند کہ ہم پاؤں پڑیں ہاتھ بھی جوڑیں
خاطر میں رعونت تری لاتی ہے ہمیں کیا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۵). جو شعراء ... ناسخ کا تتبع کرتے ہیں وہ نظیر اکبرآبادی کو خاطر میں نہیں لاتے. (۱۹۲۷ ، فرحت ، ۷ : ۱۰۶). شاہد احمد کو بہت کم شکستیں ہوئیں ، جو ہوئیں بھی تو ان کو وہ خاطر میں نہیں لاتے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۹۳).

---نِشان (---کس ن) (الف) امث.
تسلی ، اطمینان ، دل جمعی.

بچاریا کہ دل بیچ جاؤں وہاں   کروں شاہزادی کی خاطر نشاں
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروزشاہ (ق) ، ۳). اس وضا سوں خاطر نشان کیا ہور یوں سمجایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۳).

تیرا صفت کیا ہے سو بولوں بیاں
سو بات سب مل کو خاطر نشاں
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۲). گلرخ بادشاہ زادے کی خاطر نشان کرتی ہے کہ تیں خاطر جمع رکھ. (۱۷۸۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۵).

خاطر نشاں اے صید فگن ہو گی کب تری
تیروں کے مارے میرا کلیجہ تو چھن گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۵). (ب) صف. ۱. **دل نشیں ، ذہن نشیں ، وہ بات جو دل میں بیٹھ جائے.**

تکہ ایھر لکھنے مکھ اوپر طرح صحبت کا بیاں
آرسی دیکھ ہو گا تب خاطر نشاں تج یا حساب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۱).

پھر آخر کو ہوتی تھی خاطر نشاں
مری استقامت کا ہے امتحاں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۲). یہ امر ان کے خاطر نشان ہو جائے کہ غالب آپ کے دادا کا غلام اور خدمت بجا لانے کو آمادہ ہے. (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۴۱۸).

آج گو شکووں سے ہیں لبریز ہم اے خاکِ ہند
ہیں مگر احسان اگلے تیرے سب خاطر نشاں
(۱۸۸۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۳۱). ۲. **مطمئن.**

بیٹھ کر آپس میں کرتے ہیں بیاں   پر نہیں ہوتے بہم خاطر نشاں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۱).

ہاں لیس ہو رہیں جو کماندار ہیں جواں
موڑیں نہ رُخ وہ سہم کے خاطر رکھیں نشاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۳). اف : کرنا ، ہونا. [خاطر + ف : نشاں ، نشاندن - رکھنا ، جمانا ، بٹھانا].

---نَشِیں (---فت ن ، ی مع) صف.
رک : **خاطر نشان (ب) معنی نمبر ۱.**

جھٹ دلِ عاشق نہ تھا ظالم ٹھکانا تیر کا
اب ہوا خاطر نشیں دیکھا نشانہ تیر کا
(۱۸۳۰ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰).

ہے لبِ بحرِ رواں اگلا گلشنِ خاطر نشیں
سبزۂ تر سے زمرد پوش ہے جس کی زمیں

(۱۹۱۰ ، کلام محروم ، ۱ : ۳۰). اف : کرنا ، ہونا. [خاطر + ف : نشس ، نشستن - بیٹھنا].

---والا صف ؛ امذ.
بڑے دل والا ، مہربان ، خلیق ، بامروت (جامع اللغات).

خاطف (کس ط) صف ؛ امذ ؛ اسم خاطیف.
۱. اُچک لے جانے والا ، چھین لینے والا.

یک قدم رہ سے پونہچتی تجہ تک
برق خاطف کی چال دے یارب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۵). تیز تر برق خاطف سے لے گیا حضرت کو. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۱).
پیغام اجل تھی ان کی صمصام — برق خاطف کا کرتی تھی کام
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۰).

ہے جب تک آسمان پر برق خاطف میں درخشانی
ہے جب تک ابر کا زہرہ گرج سے رعد کے پانی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۰۰). **۲. بجلی کی طرح چمکنے والا ، پھٹنے والا.** بعض خاطف مادے بھی بطور اسلحہ استعمال کئے جاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۶۱). [ع : (خ ط ف)].

خاطی صف.
۱. دانستہ خطا کار ، جان کر غلطی کرنے والا.

مجرم ہوں گناہ گار ہوں خاطی ہوں
کس منہ سے کہے امیر میں ناجی ہوں

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۳۹). ایک خاطی جو کوئی چیز چراتا ہے اکثر و بیشتر صورتوں میں پس افتادہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۳۷). **۲. نادہند ، ٹالو ، غیر مستعد.** واجب الادا رقمیں بہ پابندی وقت ادا کی جاتی ہیں۔ مطالبات پابندی سے ادا نہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ خاطی کی سا کھ ... تباہ ہو جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۵۰۹). **۳. جس کا نشانہ خطا ہو جائے.**

ناوک کنی لگا چکا جس وقت وہ لعیں
خاطی سے مسکرا کے کہا اے عدوئے دیں

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۳۷). [ع : (خ ط ی)].

---قناتک (---فت ت) امث.
(علم الابدان) تنگ نالی رکھنے والی قنات ، کجرو منحرف نالی. ڈکٹیول ایرانٹیس : خاطی قناتکیں ایک لمبا تنگ انبوبہ جسے ... تحاتی خاطی قناتک یا پیلر کی عرق خاطی کہتے ہیں اکثر بربخ ... کے ساتھ متحد پایا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۶۷). [خاطی + قنات (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

خافض (کس ف) صف.
۱. (ظالموں پر سختی کرنے کے سبب) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام. خدا کے خافض و رافع ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے فرماں برداروں کو قرب کی دولت عطا فرما کر انھیں بلند کرتا ہے. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۰). **۲. (طب) وہ ادویات** جو اپنی تاثیر سے حالت سکون پیدا کرتی ہیں یا زود حسیت کو کم کرتی ہیں ، عضلات کو ڈھیلا کرتی ہیں ، دباؤ کی کیفیت. خون کے دباؤ پر اس (پسٹامین) کا خافض اثر بالخصوص اس کے اس متوسع فعل کی وجہ سے ہوتا ہے جو وہ شعریات پر رکھتا ہے. (۱۹۶۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۰۹). یہ (پوٹاسیم) قلب کے لئے ایک طاقتور خافض ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). [ع : (خ ف ض)].

---شاخ امث.
وہ زیریں عصبی نالی جو قلب کے دباؤ کو گھٹاتی ہے. ایک خافض شاخ جو اعلیٰ حنجری کے نزدیک سے ابتدا کرکے پچھوے خاص ثانیہ کے بازو آ جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۸۹). [خافض + شاخ (رک)].

خافق (کس ف) امذ (ج : خافقین).
دنیا کا کنارا چھونے والا ، مشرق و مغرب ، وہ حد جہاں سمت ختم ہو جائے ، مراد : کائنات عالم. ایک میں جبرئیل بیٹھے اور ایک میں میں ، پھر میں سو گیا ، یہاں تک کہ خافقین سے آگے بڑھ گئے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۳۸).

شہید و سبط مُصطفٰے حسین نور خافقیں
کلام جس کا مرتبط رسولؐ کے کلام سے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۰۹).

کوئی رفوگر سینۂ صد چاک کو جو سی سکے
جو دل کے ٹکڑے جوڑ دے وہ شیشہ گر ائے خافقیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۶۸). [ع : (خ ف ق)].

خافی صف.
چھپا ہوا ، خفیہ ، نہاں ، پوشیدہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).
[ع : (خ و ف)].

---الزَّواج (---ضم ی ، غم ال ، شد ز بفت ، شد و) امذ ؛ ج.
(نباتیات) وہ پودے جن کے تولیدی اجزا چھپے ہوئے ہوتے ہیں ان میں تھیلوفائٹا ، برائیوفائٹا ، اور ٹریڈوفائٹا شامل ہیں. انٹر میڈیٹ کی نباتیات نصاب میں کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں مثلاً نئی خافی الزّواج (کرپٹو گیمس) کی سوانح حیات کا اضافہ ... تشریحات میں ثانوی بالیدگی کا اضافہ وغیرہ. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ب). [خافی + رک : ال (۱) + زواج (رک)].

---جَوف (---و لین) امذ.
(نباتیات) نظر نہ آنے والے کچھے ، انگ : Cryptoblast ذین خافی نیچے کی جانب خاف جوف میں کھلتے ہیں. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۹۸). [خافی + ع : جوف (رک)].

خافیات (کس ف) امث ؛ ج.
(سائنس) ان میں سے بعض شگوفوں میں خلیوں کے انحطاط پذیر ہونے اور جھڑ جانے کی وجہ سے گڑھے پڑ جاتے ہیں

چن کو خاقیات کہتے ہیں (مبادی جنینیات ، ۷۶). [خاق + ات ، لاحقۂ جمع].

خاقان امذ.
۱. **قدیم زمانے میں چین اور ترکستان کے بادشاہوں کا لقب.**

تفحّص میں ہو کے سو ستّنکس
ہنر پروری میں تو خاقان چیں
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).

ہے سلطنت جہاں کی سب تیرے زیر فرماں
چا کر ہیں تیرے در کے فغفور اور خاقان
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۷).

پوچھتی ہے قیصر و خاقان سے عبرت گور میں
کیوں پڑے ہو آج وہ کس بل بدن میں کیوں نہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۱). چین کے خاقان قومی قربانیوں کی رسوم میں پیشوائی کے فرائض انجام دیتے تھے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸). ۲. **(مجازاً) سلطان ، بادشاہ.**

تمر معانی پر سدا کرتے ہیں واعظ سب سماع
اس باد سوں یک دو قدح ساقی پلا خاقان کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۷).

خاقان میں ہے نہ خان میں ہے
ہے کرب جو آج کیان میں ہے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۰).

موت کا پیغام ہر نوع غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقاں نے فقیر رہ نشیں
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۵). [ت : خاقان].

--- کُلاہ (--- ضم ک) امث.
رک : خاقان معنی نمبر ۲. اے خالق ارض و سما اس ... خاقان کلاہ ... کو ... پشت پناہ خاص و عام رکھ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). [خاقان + کلاہ (رک)].

خاقانی صف.
۱. **خاقان سے منسوب ، شاہی.**

اسم محمد تھے لہے جگ میں سو خاقانی مجھے
بندہ نبی کا جم رہے ، سہتی ہے سلطانی مجھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰). حضار دربار سلطانی کی مقرب بارگاہ خاقانی پر عنایت خاص ... دیکھ کر بادشاہ کی مدح و ثنا ... بیان کرتے ہیں. (۱۸۸۶ ، خیابان آفرینش ، ۳۲). ہم دولت کدۂ خاقانی کی سیر کے لئے اپنے ناظرین کو لے جا رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، بزم اکبری ، ۱ : ۸). ۲. **فارسی کا ایک مشہور شاعر.**

بسار دل سوں اپس کے تو یاد خاقانی
ولی کوں دیکھ کہ اب رشک انوری یہ ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳). رودکی و فردوسی سے لے کر خاقانی و سنائی و انوری و غیرہم تک ایک گروہ ۔ ان حضرات کا کلام ... ایک وضع پر ہے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۵۰۰). [خاقان + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ہند کس اضا (--- کس ۰ ، سک ن) صف.
ہندوستان کے شاعروں میں خاقانی جیسے فارسی شاعر کے مرتبہ کا ، شیخ ابراہیم ذوق کا خطاب. اس پر بادشاہ نے خاقانی ہند کا خطاب عطا کیا. اسوقت شیخ مرحوم کی عمر ۱۹ برس کی تھی. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۴۵۶). [خاقانی + ہند (رک)].

خاک (الف) امث نیز امذ (قدیم).
۱. **مٹی.** اس بازار میں چار کماں ناں تھیاں ... اول کماں سو خاک یعنی وجود. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز جنوری ۱۹۶۲ ، ۲۵۰)). باؤ تھے آگ کیا ، آگ تھے پانی کیا و پانی تھے خاک کیا کہ جز ہوا باؤ کوں جاگا نہیں. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۷).

انساں ہے تو کبر میں کہتا ہے کیوں انا
آدم تو میں سنا ہے کہ وہ خاک میں بنا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

قدر کچھ دولت دنیا کی نہ جانی میں نے
خاک اکسیر کو ، پارس کو میں پتھر سمجھا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۵۱). اس سر زمین کو لاکھوں برائیوں کی بلا امتیاز مہمان نوازی کا شرف حاصل ہے یہاں کی خاک باعث نجات ہے. (۱۹۴۲ ، میاں کی الرباتلے ، ۳۲). ۲. **گرد ، دھول.**

کنک ہوئی چندر پر مگر سم کی خاک
کہ پارہ اتھا سو ہوا نقرہ پاک
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۵).

سرمہ جو نور بخشے ہے آنکھوں کو خلق کی
شاید کہ راہ یار کی ہی خاک دھول ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷). جس زمیں پر نماز پڑھتے خواہ وہ پتھر ہو خواہ خاک ہو خواہ ریگ ہو تیمم کرتے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۳). خاکی برجیس اور خاکی ریشمی بنیان پہنے تھیں انکے لمبے لمبے بالوں میں جنگل کی خاک اٹی ہوئی تھی. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۹۳). ۳. **زمین ، ارض ، ملک.** اگر تیرے شکر کوں ایک دم نہ کروں تو ہزار بار دل نادم ہووے خاک سے اوٹھا تخت پر توں نے بٹھایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا (دیباچہ) ، ۳۳).

پہونچا دے مجھے جلد بس اے خالق افلاک
اُس خاک پہ جس خاک سے ملتی ہے مری خاک
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸). ۴. **راکھ ، بھبوت.**

خاک لائے سے کر خدا پائیں
گائے بیلاں بھی واصلاں ہو جائیں
(۱۲۶۵ ، باباقرید گنج شکر (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱)).

آب و رنگ میں جو تھی وفاداری
خاک بھی اُلکے کو بکو نہ گئی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۳). ۵. **خمیر ، سرشت.**

ہو خاک کوں تمھاری محبت سیتی گھڑے
ہم تم میں اس تھے نس لہے پیمان کا امتیاج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۲). ۶. **قبر ، تربت.**

خاک پر ہم بیکسوں کی کون لاوے گا چراغ
اے دل سوزاں تو ہی ہونا مرا شمع مزار

(١٧٧٢ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ٦٧).

نہیں امید کہ تو خاک بہ بھی آئے کبھی
کیوں کوئی تیرے لیے خاک میں مل جائے عبث

(١٨٣٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٣٢). دلی مٹ گئی ، دلی والے خاک میں جا سوئے. (١٩٣٣ ، یہ دلی ہے ، ٥). ٧. **نفیٔ فعل و تاکید نفی کے لیے ، ہرگز نہیں.**

زندگی زندہ دلی کا ہے نام مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٧٢). نمائش بھی گئی کسی نہ کسی طرح ! مگر کیا لطف آتا ، خاک. (١٩٤٧ ، حرف آشنا ، ١٥٥). (ب) م ف. ١. **بیکار ، فضول ، بے حاصل ، بے فائدہ.** ایسے ارادے والا کتا خاک اپنے کو پاوے. (١٨٣٥ ، پنچ تنتر (ق) ، ورق ٣).

میری صورت بنی تو خاک بنی قسمت اے صورت آفریں نہ بنی

(١٨٨٣ ، آفتاب داغ ، ٨٢).

اب خاک آپ اس کی عیادت کو جائیں گے
اب تو سپرد خاک بھی بیمار ہو چکا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٥). ٢. **کچھ نہیں (نفی کے معنی میں) مذرا سا.**

شیخ کعبے کے درو دیوار میں کیا خاک ہے
خانۂ دل سے ہے اپنے اتصال کوئے یار

(١٨٠٦ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ٧٨). اس ذلیل اور بیہودہ قوم پر خاک بھی اثر نہ ہوا. (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ١٣٢). ٣. **کیونکر ، کیا ، کس طرح.**

گرم بازار کریں خاک سخن ور اپنا
جس کا گاہک نہیں کوئی وہ ہے جوہر اپنا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٩).

مری خوشی انہیں سے تھی ، انہیں کے ساتھ رہ گئی
ہنسی کا نام خاک لوں ، وہ آنسوؤں میں بہ گئی

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ٢١). ٤. **کچھ.**

خاک سے کیوں ہے اجتناب ایسا
ایک دن غیرِ خاک ، خاک نہیں

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٨٣). حضرت نے کیا پوچھا تھا ، مجھے تو خاک نہیں یاد رہا. (١٩٢٥ ، مینا بازار ، شرر ، ٥٦). ٥. **ہیچ ، بے وقعت.**

بس نہ دنیا کی رکھ اے صاحبِ ادراک ہوس
خاک ہی خاک ہے سب خاک کی کیا خاک ہوس

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٩٥).

دنیا ہے دنی خاک ہے دنیا کا زر و مال
تذلیل کی بنیاد ہیں یہ حشمت و اجلال

(١٩٢٠ ، روحِ ادب ، ٩٩). ٦. **تف ، افسوس.**

خاک ہے اس سپہر گردوں پر کہ یوں ماٹی کے بیچ
صورتیں کیا کیا دیں ان نے خوش رُو و شاداب داب

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣).

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٥). ٧. **تحقیر کے لیے.** ہماری بل نے کہا سنا ہے چھوٹی بہو صاحب کو بڑا بھاری جہیز ملا؟ ماما نے چھوٹتے ہی کہا۔ خاک بڑی سے بھی اترتا ہوا. (١٨٦٨ ، مراۃ العروس ، ١٣٨).

اپنے سے خاک مہر و وفا کی امید ہو
جس پر ہنوز راز محبت عیاں نہ ہو

(١٩٠٣ ، گل کدۂ عزیز ، ٣٢). خاک اچھے ہیں ، اچھے ہوتے تو ہماری یہ حالت ہوتی. (١٩٧٥ ، خاک نشین ، ٢١). [ف].

ـــ اُڑاتے پھرنا محاورہ.

واہی تباہی یا خراب و خستہ پھرنا ، مارے مارے پھرنا.

دَیر سے جاتے ہیں کعبے ، کعبے سے آتے ہیں دَیر
خاک اڑاتے پھرتے ہیں جوبا مکاں یار کے

(١٩٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ١٨٥). میں دیکھتی ہوں فلورنڈا کو تمہاری جستجو نہ ہو گی جتنے تم اس کے لئے خاک اڑاتے پھرتے ہو. (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ١٣٧). آپ جہاں چاہیں خاک اڑاتے پھریں کون پوچھنے والا بیٹھا ہے. (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ٣٦).

ـــ اُڑا دینا محاورہ.

تباہ و برباد کر دینا. ازاں جملہ ایک یہ قرآن تھا کہ زحل و مریخ سرطان میں فراہم ہوئے ہیں سراسر ہندوستان کی خاک اڑا دی. (١٨٦٦ ، خطوطِ غالب ، ٦٣٣). نتیجہ یہ ہوا کہ مٹھی بھر تاتاریوں نے خراسان سے لیکر بغداد تک کی خاک اڑا دی. (١٩١٢ ، شعر العجم ، ٣ : ١٩١). لکھ لعنت تیری گریٹ مینی پر۔ سب تجھے بکھول کرتے ہیں۔ تو نے تو میرے گھر کی خاک اڑا دی ہے. (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ٥٧).

ـــ اُڑانا محاورہ ؛ ف م.

١. (الف) **دھول اڑانا ، گرد و غبار اڑانا.**

اہلِ سبب عیش سے ہوتے ہیں مکدر
جب وجد میں آتی ہے اڑاتی ہے ہوا خاک

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٧٨).

کہیں ہے نسیم و صبا کا تپاک
کہیں باد صرصر اڑاتی ہے خاک

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٢٢).

اب وہاں خاک اڑاتی ہے خزاں
پھول ہی پھول جہاں تھے پہلے

(١٩٨٥ ، بیت بازی ، فراز ، ٢). (ب) **میت کا سوگ کرنے کے لیے خاک اڑانا.**

خاک اڑاتے جاتے ہیں وحشی ہزاروں ساتھ ساتھ
میرے لاشے پر غبار اک شامیانہ ہو گیا

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٢٣).

آپہونچی فصل فاطمہ کے خاک اڑانے کی
زینب یہ ابتدا ہے مرے مارے جانے کی

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٧).

غم سرور میں شاید خاک اس نے بھی اڑائی ہے
غبار آلود جو بادِ صبا معلوم ہوتی ہے

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۸۷). ۲. **تلاش و جستجو میں سرگرداں ہونا.**

کیا کیا ہم نے نہ خاک اڑائی   پایا نہ غبار تیرے در کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، ۳۰۵).

پاؤں پکڑے نہ کہیں کوچۂ جاناں کی زمیں
خاک اڑاتا جو نکل آؤں بیابانوں سے

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۴۷). ۳. **آوارہ پھرنا ، واہی تباہی پھرنا ، بے کار ادھر ادھر گھومنا.**

مدام خاک اڑایا کرے بیاباں میں
کھلے رہیں مرے وحشت زدہ کے بند قبا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۶۹).

اے صبا آوارگی سے ہاتھ اٹھا
خاک اوڑانی کو تجکو اچھی نہیں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۷).

دیکھو مٹی میں نہ کھیلو اے عزیز
مت اڑاؤ خاک تم سیکھو تمیز

(۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۲ : ۷۷).

شہروں میں گشت کرلیں صحرا میں خاک اڑا لیں
تم کو بھی ڈھونڈھ لیں گے اپنے کو پہلے پالیں

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۹۰).

جس دھوپ کی دل میں ٹھنڈک تھی وہ دھوپ اسی کے ساتھ گئی
اور جلتی بلتی گلیوں میں اب خاک اڑاؤں کس کے لیے

(۱۹۷۲ ، دیوان ناصر کاظمی ، ۹۸). ۴. **برباد کرنا ، کسی کو تباہ کرنا.**

اس قدر خانہ خرابی اے دلِ خانہ خراب
خاک اڑانے کے لیے اپنا یہ کاشانہ نہ تھا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۹).

اے آسمان تو نے اڑائی ہے سب کی خاک
اک پائمال شوخیٔ رفتار کے سوا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۶). ۵. (i) **رسوا کرنا ، بدنام کرنا ، بے عزتی کرنا.**

بوئے گل سے ہو مکدّر کس کی بُو آتی ہے یاد
خاک اُڑانے کیوں لگی بادِ بہاری آپ کی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۸). انگریزی اخباروں میں جن کے ایڈیٹر انگریز ہیں بابوانہ انگریزی کی ہمیشہ خاک اڑائی جاتی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸). تعلیم یافتہ گروہ ان کا دشمن ہو گیا ۔ ان کے ہر انتظام کی خواہ وہ کیسا ہی نیک ہو ، خاک اڑانے لگا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۵۲).

انسان بھی زمیں پہ ہے کتنا تباہ کار
افلاک تک کی خاک اڑانے کی دھن میں ہے

(۱۹۸۲ ، ط ط ، ۱۰۱). (ii) **تنقید کرنا ، نقص نکالنا ، مذاق بنانا.** مستوں نے معجون اور معجونیوں کی خوب خاک اڑائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۹۲). نظم کا حال معلوم ہوا تو ... بہت غصہ آیا اور ابن عمار کی نظم کی ... خاک اڑائی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۱۰۹۸). ۶. **کوشش کرنا ، سعی کرنا.** اگر اس لونڈے کے دادا پردادا سب آ کر بھی خاک اڑائیں تو کچھ نہ ہو سکے. (۱۹۰۰ ، طلسم گوہر بار ، ۲۵). ہر سنگلاخ زمین میں خاک اڑانا ان کا حصّہ تھا ورنہ قادر وہ ہر رنگ پر تھے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۵۰). ۷. **برباد ہونا ، تباہ ہونا.**

یہ سنگ دل جان کے ہیں دشمن دل ان کے بانے ہیں ہم نے آہن
بتوں کی الفت میں مشفق من بہت سی ہم خاک اڑا چکے ہیں

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰۹).

بیکسی کہتی ہے کیا ہند میں رہنے سے حصول
کاش طیبہ کو یونہی خاک اڑاتے جاتے

(۱۹۱۰ ، کلیات شایق ، ۲۳۲). ۸. (i) **جانوروں کا پاؤں سے مٹی اُڑانا ؛ بلّی یا کتّے کا پاخانہ کرکے پاؤں سے مٹی ڈالنا** (جامع اللغات). (ii) **سواری کے جانوروں کا پیروں سے مٹی اُڑانا.** جب ہاتھی تھان پر ہو تو سر پر مٹی اچھال کر کھیلتا ہے مگر سواری میں خاک نہیں اڑاتا. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۲ : ۲۹). ۹. **خریداری میں کھوٹ کرنا.** جب کمبخت سودا لائے گا ----- خاک اڑائے گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۹).

--- اُڑنا محاورہ.

۱. **دھول اڑنا ، گرد اڑنا.**

خاک اُڑتی ہے ویرانیٔ یثرب کے ہیں آثار
ہر کوچے میں ہے شور کہ بے بیشۂ ابرار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵). دن کو گرمی ہوتی ہے اور خاک اڑتی ہے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۳۷).

جہاں قحط باراں سے خاک اڑ رہی تھی
وہ پایاب ندی ابلنے لگی ہے

(۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۷ ، جولائی ، ۳). ۲. **رونق نہ ہونا ، سناٹا ہونا.**

سنتا ہوں ان کے منھ سے کدورت بھرا کلام
اڑتی ہے خاک ، چشمۂ آبِ حیات میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۵). جہاں ہجومِ غنچہ و گل تھا ، سرسبزی و شادابی تھی ، پھول پھل تھی ، وہاں اب خاک اڑ رہی ہے. (۱۹۵۰ ، جہاں بین ، ۸۰). ۳. **مٹی پلید ہونا.**

حق تعالیٰ نہ کرے خاک اڑے قسمت میں
پیجیے اپنا لہو آپ تو آنجھو ہو جائے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۹). ۴. **تباہی و بربادی ہونا ، برکت ختم ہوجانا.** آمد ممالک محروسہ کی چہارم رہ گئی ، خزانوں میں خاک اڑنے لگی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۱). لڑکی کیا تھی جانور تھی منوں چیز گھر میں آئے مگر جب دیکھو گھر میں خاک اڑ رہی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۰). ۵. **تباہ ہونا ، ویران ہونا.**

سرو کٹ کٹ گئے فوارے لہو روتے ہیں
خاک اڑی باغ میں کیا کیا نہ ہوا میرے بعد

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۵۰). آمنہ کے مرنے سے تمام گھر میں خاک اڑ گئی. (۱۹۳۰ ، حیات صالحہ ، ۲۷). ۶. **بے وقعتی ہونا ، بے عزتی ہونا.** ہندوستان میں تو ایسی نالائقی اور خاک اڑتی ہے کہ نعوذ باللہ منہا. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳).

--- از تودۂ کلاں بردار کہاوت.

فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، کار برآری بڑی اور اعلیٰ درجے کی جگہ سے کرنا چاہیے. خاک از تودۂ کلاں بردار پر نظر کرکے

ہونے اپنی کج سج بیانی کا ماخذ ... شرح علامہ عمر بن احمد آفندی خربوتی شافعی مفتی خربوت کو بنایا. (۱۹۷۳ ، قصیدۃ البردہ ، ۲۰).

---اَنْداز (--- فت ا ، سک ن) امذ.

۱. کوڑا کرکٹ ڈالنے کا برتن ، کوڑے دان ، خاک سے بھرا ہوا.

نہ پوچھ وسعتِ میخانۂ جنوں ، غالب
جہاں یہ کاسۂ گردوں ہے ایک خاک انداز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۳). داہنے ہاتھ کو کوڑے کا ڈھیر ایک خاک انداز کے پاس پڑا ہے. (۱۹۵۸ ، احوال غالب ، ۷۸). ۲. قلعے یا مکان کی دیوار کا سوراخ جس سے کوڑا کرکٹ یا دشمن پر کنکر پتھر پھینکے جاتے ہیں ؛ خیمے کا حاشیہ ؛ جادوگر ، ساحر (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. وہ بیلچہ نما چھوٹا دستی ظرف جس سے چولہے کی خاک نکالتے ہیں نیز کسی بھی جگہ سے کوڑا جمع کرکے کوڑے دان میں ڈالتے ہیں. حقہ بردار... خاک انداز و دست پناہ ہاتھ میں لئے کھڑے رہتے ہیں. (۱۸۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۲). ۴. پھرپنڈا ، سنگ بستہ عمارت کی کُرسی کا روکاری پتھر ، عمارت کی نوعیت کے اعتبار سے سادہ ، منقش ، اعلیٰ اور ادنیٰ قسم کا لگایا جاتا ہے ، پھرپنڈا پہاڑ سے بنایا ہے اور پھر ہندی میں سطحِ زمین سے فرشِ عمارت تک کی بلندی کو کہتے ہیں جو اردو میں کُرسی کہلاتی ہے. خاک انداز اس لیے کہتے ہیں کہ زمین پر چھڑکاؤ سے جو خاک اُڑتی ہے وہ اس سے رکتی ہے اور فرش تک نہیں چڑھتی (اِ پ و ، ۱ : ۵۵ ، ۶۱). [خاک + ف : انداز ؛ انداختن - ڈالنا].

---اَنْدازی (--- فت ا ، سک ن) امث.

عیب جوئی ، نکتہ چینی ، اعتراض.

مجھ سے مشتِ خاک اوپر جو خاک اندازی کرے
خاک میں اس کو ملا یا حضرتِ مشکل کشا

(۱۷۷۲ ، دیوانِ قاسم ، ۴). [خاک + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنْدوز (--- فت ا ، سک ن ، و مع) امذ.

سپردِ خاک. ناچار اسی جگہ جہاں لاش پڑی تھی خاک اندوز کردی گئی. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۵۲). [خاک + ف : اندوز ؛ اندوختن - جمع کرنا ، یکجا کرنا].

---اَنْگارے (--- فت ا ، غنہ) امذ ؛ ج.

بیکار ، فضول.

کیا ڈروں ان سے "خاک انگارے" آنکھ دکھلاتے ہیں عبث تارے
(۱۹۲۰ ، عروج (باقر علی) ، شاہدنامہ (ق) ، ۴). [خاک + انگارے (رک)].

---اور خُون میں اَٹْنا محاورہ.

تباہ و برباد ہونا ، خون میں لتھڑنا. یہ سر جس پر میں نے اپنی زندگی میں دستور کے خلاف اپنے ہاتھ سے اپنی خواہش کے مطابق تاجِ شاہی رکھا اسوقت خاک اور خون میں اٹ رہا ہے. (۱۹۱۸ ، ماہِ عجم ، ۵۳).

---اور دھول فقرہ.

کچھ نہیں ، ذرہ برابر نہیں.

خوشی ہے اسے خاک اور دھول کی
جسے چوٹ ہے عشق کے بول کی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰). [خاک + اور (رک) + دھول (رک)].

---آزْمِیدَہ (--- سک ز ، ی مع ، فت د) صف.

(مجازاً) مٹی میں دفن ، یعنی مردہ.

اہلِ قبور اوپر وہ شوخ کل جو گزرا
بے تاب ہو گیا دل خاک آرمیدگاں کا

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۰). [خاک + آرمیدہ (رک) + گاں (حذف کے ساتھ لاحقۂ جمع)].

---آلُود (--- و مع) صف.

مٹی ملا ، دھول سے اٹا ہوا.

ڈریے چشمِ سرمہ گوں سے خوب رویوں کی کہ زہر
بے طرح ہے اس میں خاک آلود جو زیور ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۶۰). [خاک + ف : آلود ، آلودن - لتھڑ جانا ، آلودہ ہونا].

---آلُودَگی (--- و مع ، سک د) امث.

خاک سے لت پت ہونا ، گرد سے بھرا ہونا (جامع اللغات). [خاک + آلودہ (رک) + ف : گی ، لاحقۂ کیفیت].

---آلُودَہ (--- و مع ، فت د) صف.

رک : خاک آلود ، خاک سے بھرا ہوا ، دھول سے اٹا ہوا. زمین کی خود صورت میلی کچیلی خاک آلودہ بھونڈی اور بے ڈھنگی ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۹۳). [خاک + ف : آلودہ ، آلودن - لت پت ہونا ، ہم آمیز ہونا].

---باری امث.

دھول اڑنا ، گرد و غبار کی کثرت ہونا ، مٹی اڑنا. ایک دفعہ جیسی گرمی اور آندھیاں اور خاک باری ہوئی ہے کبھی پہلے نہ دیکھی نہ سنی. (۱۹۰۰ ، مکتوباتِ حالی ، ۱۱). [خاک + ف : بار ؛ باریدن - برسنا + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---باز امذ.

خاک بازی کا کھیل کھیلنے والا (جامع اللغات). [خاک + ف : باز ؛ باختن و بازیدن - کھیلنا].

---بازی امث (سم خاک بازی).

بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک فریق کوئی چیز مٹی کے کئی ڈھیروں میں سے ایک میں چھپا دیتا ہے اور دوسرے فریق والے بتاتے ہیں کہ کس ڈھیر میں وہ چیز ہے ، مٹی سے کھیلنا ، ایک دوسرے پر خاک ڈالنا.

گرے کا طفل ہو کب تک ہوس کی خاک بازی کوں
مجازی کنج میں تا پھنس نکل زیں آں نہ کر لست

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۲۱).

خاک بازی واقعی لڑکوں کو بھاتی ہے بہت

اشک نکلے دیکھتے ہی خاک کر کوئے یار کو

(۱۸۵۳ ، دفتر فصاحت ، ۱۳۶).

شکایت ہے مجھے یارب خداوندانِ مکتب سے

سبق شاہین بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۰). سچ یہ ہے کہ ان معاملات میں ہم... انگریز دوستوں کو بتائے بغیر ان کی شاگردی کر رہے ہیں اور مزعا ہے وہ کچھ سیکھ رہے ہیں جو مکتب کی خاکبازی میں نہ سیکھ سکے تھے (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۳۶). [خاک + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---بچھانا محاورہ.

آؤ بھگت کرنا ، خوش آمدید کہنا.

دوش صبا پر کبھی بار تھوکا مرا

خاک بچھا ؤنگا میں اپنی رہ یار میں

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۲).

---بَدَہانِ دُشْمَناں فقرہ.

مخالف کا برا ہو ، فارسی فقرہ اردو میں مستعمل. اینو بجز خاک بدہان دشمناں کے سوا اللہ کا نام ہے. (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۲۷۹).

---بَدَہَن/بَدَہَنم بول چال ، روزمرہ.

فارسی فقرہ اردو میں مستعمل ، برا سوچنے سے گریز کے لئے ، خدانخواستہ. آپ میرے ہی عم ، اس پر صاحبِ علم ، صاحبِ فضل ، خاک بدہنم بھلا میں آپ پر طنز کروں گا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۹۶). خاک بدہنم مجھ سے میری کتابیں چھین لی جائیں ... میں تڑپ تڑپ کے گل کا مرنا آج ہی بن موت مرجاؤں. (۱۹۲۶ ، انشائے بشیر ، ۹).

---بَر باد دینا/ہونا محاورہ.

مٹی پلید ہونا.

خاک برباد نہ دے اپنے ہوا خواہوں کی

اے مری جان جھٹک مت تو غبارِ دامن

(۱۸۰۸ ، کاظمان ، د ، ۳۰).

شہیدانِ خدا مجکو بھی تھوڑی سی جگہ دینا

نہ ہو برباد میری خاک صدقہ اپنی تربت کا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۹). اف : دینا ، ہونا.

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) صف.

مٹی اٹھانے والا.

ہے طریقِ خاکساری میں مرا دل ان دنوں

خاک بردار غبارِ رہگذار انتظار

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۵۹). [خاک + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---بَرْداری (---فت ب ، سک ر) امث.

مٹی اٹھانے کا عمل؛ (مجازاً) انکساری ، خاکساری.

مجھے آتا ہے رشک ، اس کی گلی میں لے صبا مت جا

کہ پلکوں سیں مجھے بھی خاک برداری کا ساماں ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۱۰).

اگر ملے ترے کوچے کی خاک برداری

طبق نیاز کا پریوں کو ٹوکری ہو جائے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۱). [خاک + بردار (رک) + ی لاحقۂ کیفیت].

---بَرسَر/ بَہ سَر (---فت ب ، س) صف.

(مجازاً) پریشان حال ، خستہ و خراب ، آفت زدہ ، مغموم.

تمہارے عکس تھے روشن ہوا ہے چاند سب جگ میں

وگرنہ رنگ کا ٹھکرا ہے تج بن خاک برسر کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۷).

ہے کدورت مجھ سے دل میں کیوں عبث ظالم کہ صبح

خاک برسر تیرے کوچے میں صبا تھی میں نہ تھا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۳۰).

تاجداری ہے یہیں خاک بہ سر ہو جانا

زندگی چاہیئے وحشت میں بسر ہو جانا

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۲). میں خود ، میں حسن کوزہ گر پابہ گل خاک برسر برہنہ. (۱۹۶۹ ، لا - انسان ، ۳۸). [خاک + ف : بر/ بہ (حرف جار) + سر (رک)].

---بَرسْنا محاورہ.

بے رونقی ہونا ، ویرانی ہونا.

خاکسارانِ محبت کے جہاں مدفن ہیں

ابرِ رحمت کے عوض خاک برستی ہے وہاں

(۱۸۵۷ ، رند (نوراللغات)

---بِسْتَراں (--- کسر ب ، سک س ، فت ت) امذ ، ج.

زمین پر سونے والے ، خاکسار لوگ ، حقیر فقیر.

آتش لگے ہے خرمنِ ہستی میں ماہ کے

اوس خاک بستراں کی خبر لو علی ولی

(۱۷۹۳ ، مراثی کا کلام (اردو شہ پارے ، ۳۵۰). [خاک + بستر (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

---بَسَر (---فت ب ، س) صف.

رک : خاک برسر. زرینہ اگر ... کوئی تدبیر کرو تو بہتر ورنہ خاک بسر جو کچھ بڑے کی سہونگی. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۳۷).

تمہارے خاک بسر کا ہے آسماں پر داغ

فروغِ داغ سے دل برجِ آفتاب بنا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳). ہنگامۂ ۱۸۵۷ء میں دلی ایسی برباد ہوئی کہ ... جتنے دل والے تھے ... جان بچانے کے لئے دربدر خاک بسر ہوئے. (۱۹۰۷ ، خاں صاحب (مقدمہ) ، ۱). جرمن فاسشٹ چاہیں تو میرا اور تمہارا سر قلم کر دیں مگر خاک بسر ہم نہیں ، خود فاسشٹ ہوں گے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۹۸۹). [خاک + ف : بہ (حرف جار) + سر (رک)].

---بلا (---فت ب) امذ.
رک : **الابلا**. رات کو لکڑی جمع کرنے والا ... جلدی میں خاک بلا اٹھا لیا ہے. (١٨٦٥ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٥٢٢). گنگا جمنی پھیلیاں ، تڑتی سورج مکھیاں خاک بلا الّم غلم ... ہاتھی ، اونٹ ، گھوڑے پر سجی جاتی ہیں. (١٩٣٥ ، **اودھ پنچ**، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٢٩ : ٩). [خاک + بلا (رک)].

---بن جانا محاورہ.
فروتنی کرنا ، اپنی ہستی کو بھول جانا.

جتنی تو طاعت کرے اتنا تقرّب ہو تجھے
خاک تا بن جاوے اگر تو پھر کوئی تجھ سا نہیں
(١٨٤٣ ، نتائج المعانی ، ٢٥).

---بوسی (---و مج) امث ؛ مہ خاکبوسی.
تعظیماً کسی کے آستانے پر سر جھکانا. خاکبوسی تعلین مبارک کی سبب راحت دل ناصبور ہمیشہ کی. (١٨٥٥ ، غزوات حیدری ، ٣٨٣).

خاکبوسی کو جھکا ہوں تو دھڑکتے دل سے
میرے خواجہ ، مرے خواجہ کی صدا آتی ہے
(١٩٤٧ ، معراج سخن ، ٩٨). [خاک + ف : بوس ، بوسیدن - چومنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیزاں (---ی مج) صف ؛ م ف.
مٹی اڑاتا ہوا ، خاک چھانتا.

منزل پہ اترے تو اشک ریزاں
صحرا میں کودے تو خاک بیزاں
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٠٧). [خاک + ف : بیزاں (اسم حالیہ) بیختن - چھانتا].

---بیزی (---ی مج) امث.
١. **خاک چھاننا ، کوچہ گردی کرنا ، مارے مارے پھرنا**.

بے فائدہ نہیں ہیں مری خاک بیزیاں
اس کے حصول کی تجھے ہم دم خبر نہیں
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٥٦).

خاک بیزی کر نجف کی بھر لے دامانِ مراد
ہر قدم ایک ایک دُرِّ مدّعا مل جائے گا
(١٩٥١ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ٥). ٢. **نیاریا پن ، خاک چھان کر سونا چاندی وغیرہ نکالنے کا عمل**.

کوبکو نیاریوں کی شکل بڑے پھرتے ہیں
خاک بیزی سے بہت دل ہے مکدّر اپنا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٩).

خاکساری خاک بیزی تنگ دستی مفلسی
ہیں یہی اجزا سہوں سنخۂ اکسیر میں
(١٨٥٤ ، گلستان سخن ، ٢٣٣). ٣. **خاکروب کا پیشہ ؛ اجنبی کی حالت ؛ سفر** (جامع اللغات). [خاک + بیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پھانا محاورہ (قدیم).
مٹی اڑانا.

سر پہ اپنے خاک پھا اس شوق میں
دل کو اپنے دے جلا اس ذوق میں
(١٨٣٩ ، تاج النصائح ، ٥٨).

---پھر جانا/پھرنا ف م.
(لکھنؤ) اڑتی ہوئی خاک کا کسی بند مکان میں جمع ہو جانا یا ہر چیز پر پڑ جانا (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---پھس (---ضم پھ) امذ.
(عو) ہیچ ، کچھ بھی نہیں (جامع اللغات). [خاک + پھس (رک)].

---پا کس اضا نیز بلا اضا ، امث.
(بالتو کی مٹی) ؛ (مجازاً) حقیر ، عاجز ، مسکین.
راست کہتا ہوں میں خدا کی قسم تجھ سر یجن کی خاکِ پا کی قسم (١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ١٩١).

ہیں یہاں بڑے جو اہلِ دل اکثر یہ کہتے ہیں
چھوٹا سا اک نظیر بھی ہے خاکپائے دل
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٣٥). تمام ترک جن کے خاک پا ہونے کی بھی ہم کو لیاقت نہیں ہے سبب ہے تاہل کے اس (گردنا مروڑی مرغی) کو کھاتے ہیں. (١٨٧٠ ، مکتوبات سرسید ، ٢٢٠). خاک پائے رحمۃ اللعالمین ناچیز ظہیر احمد. (١٩٣٩ ، عہد جاہلیت اور اسلام ، ١٦). [خاک + پا (رک)].

---پاک کس اضا ، امث.
رک : **خاکِ شفا**.

اور ان کے حسنِ طلب کا ہر ایک سے یہ اصول
کہ خاکِ پاک کی تسبیح ہے جو لیجیے مول
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٤١).

ہم سے نہ ہو غبار یہ باور نہیں ہمیں
گو تم نے خاکِ پاک کا کنٹھا اوٹھا لیا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٤). [خاک + پاک (رک)].

---پا ہونا محاورہ.
بے حد انکساری یا عاجزی کرنا ، اپنے کو کمال حقیر سمجھنا ، خود کو حد درجہ کمتر خیال کرنا.

فدائے چار یار و خاکپائے پنجتن ہوں میں
ظفر میرا تو مذہب یہ ہے اور ایمان و دیں یوں ہے
(١٨٥٦ ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٦١).

---پاؤں سے نہ لگنے دینا محاورہ.
(بول چال میں) پاؤں سے خاک نہ لگنے دینا ، زمین پر پاؤں نہ رکھنا ، بہت تیز جانا ، اترا کے چلنا ، ناز نخرے کرنا.

کس قدر نفرت ہے اوسکے توسنِ چالاک کو
پاؤں سے لگنے نہیں دیتا ہماری خاک کو
(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٢١).

---پتّھر (---فت پ ، شد تھ بفت) امذ.
ہیچ ، بے مقدار ، تھوڑا سا ، بہت معمولی ، کسی کام میں معمولی درجہ کا نفع یا نقصان.

خا ک پتھر نہ ملے گا جو مقدر میں نہیں
ڈھونڈھے پارس کوئی یا نسخۂ اکسیر کوئی
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٧٥).

ہے ہم تو ویسے ہی بدتر کے بدتر
بتائیں گے یہ قوم کیا خا ک پتھر
(١٨٩٣ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ٧١).

میاں مجنوں ہوں چاہے کوہ کن ہوں دونوں خبطی تھے
کسی کا کچھ بھی ان سے خا ک پتھر ہو نہیں سکتا
(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ١ : ١٦). [خا ک + پتھر (رک)؟ مرکب عطفی].

---پر بچھڑنا محاورہ.
مات کھانا ، زیر ہو جانا مراد مر جانا.

موت کے ہاتھوں پڑے ہیں خا ک پر بچھڑے ہوئے
دیکھ یہ رستم ہے ، یہ سہراب ہے یہ طوس ہے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٣٢).

---پر پٹکنا محاورہ.
ذلیل کرنا ، رُسوا کرنا.

خدا کرے کہ ہمیشہ یہ روسیاہ رہیں
بڑھا کے سر ہمیں زلفوں نے خا ک پر پٹکا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٤).

---پر سُلانا محاورہ.
مار ڈالنا ، کشتہ کرنا.

وہ ہاتھ جو سلاتے تھے شیروں کو خا ک پر
اب ہو چلے تھے آندرپیری سے رعشہ دار
(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ٨٥).

---پر لٹانا محاورہ.
مار ڈالنا ، قتل کرنا. انتہا سے زیادہ بے رحمی و قساوت کے ساتھ خون میں نہلا نہلا کر خا ک پر لٹایا. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ٣ : ٣٧).

---پر (پہ) لوٹنا ف مر.
کرب کی شدت میں مبتلا ہونا ، حد درجہ مضطرب ہونا ، خا ک بسر ہونا ، خستہ حال و پریشان ہونا.

دیکھ کر گلشن میں اس کو توسنِ چالا ک پر
لوٹتی ہے رشک سے باد بہاری خا ک پر
(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٥١).

لوٹتے ہیں خا ک پر واماندگانِ راہِ عشق
کچھ تو کم ہو دیکھ کر اے دوری منزل تڑپ
(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، ٢٨).

---پڑ جانا/پڑنا ف مر ؛ محاورہ.
ملامت کا شکار ہونا . احساس ندامت کے بعد لعنت ملامت کرنا ، کمزور پڑ جانا ؛ ختم ہو جانا.

مرے رونے ؤ سر پر پڑے پانی خا ک
پسر کو کیا میں نے ناحق ہلا ک
(١٨٤٢ ، عطر مجموعہ ، ١ : ١١٦). بہت دنوں فساد رہا اب خدا خدا کرکے اس پر خا ک پڑی. (١٩٢٦ ، نوراللغات ، ٢ : ٩١٥).

--- پڑے (پڑو) فقرہ.
(عام بول چال) غارت ہو جائے ، مٹ جائے (بد دعا کے طور پر). خا ک پڑو اس سر پر جس میں وفا کا مغز نہیں. (١٨٠٢ ، خرد افروز ، ٢٢٧).
ایسے جینے پہ رند خا ک پڑے موت اس زندگی پہ ہنستی ہے (١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ١٧٥). بڑھیا تجھ سے سمجھے خدا ، پتک پڑے تیرے دھرم پر ، خا ک پڑے تیرے بھرم پر. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ٢٥). وہی گاڑھی ساڑھی پہنتا ، تم پر خوب کھلتی ہے ، خا ک پڑے کپڑوں پر. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٢٧).

---پھٹی فقرہ.
لعنت ہو. تو کرتی کو ڈانٹنے لگی ، ارے خا ک پھٹی یہاں آکے جلدی کھانا نکال. (١٩٥٥ ، آئینہ دل کا ، ٨٠).

---پھانکنا محاورہ.
١. واہی تباہی پھرنا ، مارے مارے پھرنا ، جھک مارنا.

ہے پر غبارِ عالم جانا ہی یاں سے اچھا
اس خا ک دان میں رہ کر کیا کوئی خا ک پھانکے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥١١). کہیں پیادہ ، کہیں سوار ، خا ک پھانکتے ، ٹٹو ہانکتے حاجی پور کے قلعے میں جا پہنچے. (١٨٨٣ ، دربارا کبری ، ٧٨٨). سب عورتوں کی طرح وہ بھی خا ک پھانکتی پھریں. (١٩١٨ ، خطوط اکبر ، ١٠٨). **٢. جدوجہد میں سرگرداں رہنا.** پنرور اپنی دوکان پر بیٹھ کر دامن کاغذ سے موتی رولتے ہیں یہ پنر گلیوں میں خا ک پھانکتے ہیں. (١٨٣٥ ، پالی گاٹ ، ٢٥٠).

نہ فن آنے کا بے اصلاحِ استاد
نہ عاقل اس طرح تم خا ک پھانکو
(١٨٩١ ، عاقل ، د ، ٧٦). تمام دن خا ک پھانکتے ہوئے شاہ کو موقع پر واپس آئے. (؟ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ٨٠). **٣. فاقے کرنا ، بھوکوں مرنا.**

اور جینے کا اسلوب جو ہم سے پوچھو
ہم ان دنوں خا ک پھانک کر جیتے ہیں
(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ٩٩٣).

گاتا ہے کوئی شوق میں ، کرتا ہے کوئی حال
پھانکے ہے کوئی خا ک اڑاتا ہے کوئی مال
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢١٦).

ہمیشہ خا ک وہ پھانکا کئے ہیں عمر کے ساتھ
ہمارے پاس جو آئے تو ہے شکر کی تلاش
(١٨٨٩ ، دیوان عنایت وسفلی ، ٢٣).

ایک آدھ صاحب نظر نے اپنی عزت نفس برقرار رکھنے کے لیے خاک پھانک پھانک کر جینا گوارا کیا۔ (۱۹۶۵ ، مقام غالب ، ۳۹)۔

۔۔۔پھکنا محاورہ۔
جھوٹ بولنا ، بہتان لینا ، جھک مارنا۔

بے سنا سر سے پانوں لگ آدم
خاک کہیے سو خاک پھکتے ہیں

(۱۷۷۱ ، بحری ، ک ، ۱۲۰)۔

۔۔۔تُودَہ (۔۔۔و مع ، فت د) امذ۔
۱۔ مٹی کا ڈھیر ، ریت کا ٹیلا۔ خاک تودہ۔ (۱۵۷۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۲۷)۔ ریگستان کا ملک ہے ، خاک تودے بنائے تھے اور ان کی اوٹ میں مورچے بڑھائے جاتے تھے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۳۷)۔

خاک تودے چلے ، لو کے لپکے اٹھے
جانبازِ چمن کیسے کیسے اٹھے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۳۰)۔ **۲۔ مٹی کا ڈھیر جس پر تیر اندازی کی مشق کی جاتی ہے ، ہدف ، چاند ماری کا ڈھانچہ۔** پھر مدتوں خاک تودے پر تیر لگانے کہ کمال مشق و ربط کے سبب تیر ہدف مراد پر پہنچے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳)۔ [خاک + تودہ (رک)]۔

۔۔۔تُودَہ بَنا دینا محاورہ۔
مورد الزام کرنا ، ہدف ملامت بنانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

۔۔۔تَیَمُّم (۔۔۔فت ت ، ی ، شد م بضم) امث۔
وہ مٹی جس سے پانی دستیاب نہ ہونے کی حالت میں وضو کے بجائے تیمم کرتے ہیں

سیلیِ دستِ زمانہ سے نہ چھوٹا اے چرخ
کر دیا خاک بھی تو خاکِ تیمم مجھ کو

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۲۰)۔ [خاک + تیمم (رک)]۔

۔۔۔ٹِھکانے لَگنا محاورہ۔
مر جانا ، انتقال کر جانا

وحشیوں کی خاک وحشت میں ٹھکانے لگ گئی
جو بیاباں تھا وہ اب گورِ غریباں ہو گیا

(۱۹۳۳ ، دیوان قمر جلالوی ، ۲ : ۱۳)۔

۔۔۔جامَہ کس اشا (۔۔۔فت م) امث۔
کپڑے کی گرد ، مٹی۔ خاک جامہ سے تیمم کیجیے صاحب۔ (۱۹۶۶ ، حریت ، ۷ اکتوبر ، ۴)۔ [خاک + جامہ (رک)]۔

۔۔۔جَھڑ جانا ف ل ؛ محاورہ۔
اثر زائل ہو جانا ؛ (مجازاً) زد و کوب کا اثر نہ ہونا۔

گل آکے زیرِ کفشِ صبا صاف ہو گیا
جوتی جو بے حیا کے پڑی خاک جھڑ گئی

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۷)۔

۔۔۔جھونکنا محاورہ ؛ ف م۔
خاک ڈالنا ، دھوکا دینا ؛ (آنکھ کے ساتھ) آنکھوں میں خاک جھونکنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔چاٹ کَر (کہنا) م ف۔ محاورہ۔
عجز و انکسار ظاہر کرنا ، دعوے کی بات کو عاجزی کے ساتھ ظاہر کرنا ؛ قسم کھا کر بات کہنا۔

بولیں نہ خاک چاٹ کے بھی منہ سے بات کچھ
ہم خاکسار ہوں لبِ خاموشِ نقش پا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۹)۔

یہ بولتی ہوں بول بڑا خاک چاٹ کر
گونتاں کی طرح بھاڑو کی تیلی نہیں ہوں میں

(۱۸۳۵ ، رنگین ، دیوان رنگین و انشا ، ۴۳)۔ خاک چاٹ کر کہتی ہوں اور خداوندا بڑا بول نہیں بولتی ہوں ، جہاں مجھ نگوڑی کو کوئی پارسا نہ کہے گا تو چھنال بھی نہ کہے گا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۳۴)۔ مگر بیوی ، خاک چاٹ کے بات کہوں گی اور یہ کہکر دنا ہوا نے ..... انگلی زبان پر لگائی۔ (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۲۶)۔

۔۔۔چاٹْنا ف م ؛ محاورہ۔
۱۔ عقیدت کے طور پر کسی مقدس مقام کی مٹی کھانا۔

جب چاٹ کے دیکھی ہے زاہد نے عقیدت سے
خاکِ درِ میخانہ اکسیر نظر آئی

(۱۹۳۶ ، مہر (تارا پرشاد) ، شعاع مہر ، ۱۰۶)۔ **۲۔ خاک کو لب و زبان سے منہ میں لینا ؛ گانے بجانے والے جب استاد کا نام لیتے ہیں تو خاک چاٹ کر اپنا کان پکڑلیتے ہیں۔ (مجازاً) اظہار عجز و انکساری کرنا۔** بڑے بڑے استاد ان کے سامنے کان پکڑتے تھے اور خاک چاٹ کر نام لیتے تھے۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۸)۔ خاک چاٹ کے کہتی ہوں۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۴۸)۔ میرے کاموں کے سامنے حاسدوں اور بدگو لوگوں کو خاک چاٹنا پڑے گی۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۵ : ۲۶۱)۔

غازیوں کو جو ذرات عمل سے پائے
وہ صاحب اوج ، خاک کیوں کر چاٹے

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۲۴)۔

۔۔۔چھاننا محاورہ۔
۱۔ ڈھونڈھنا ، بے حد تلاش و جستجو کرنا ، مارا مارا پھرنا ، آوارہ پھرنا۔

تیری گلی میں خاک بھی چھانی کہ دل ملے
ایسا ہی گم ہوا کہ نہ آیا نظر کہیں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۱۸)۔ غرض بہتیری خاک چھانی لیکن اس گوہر نایاب کی نشانی نہ پائی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳)۔

نہ ملا کچھ نشانِ آبِ رواں خاک سارے جہاں میں چھانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷۵)۔

ہاتھ آنے کا تو کیا ذکر پتہ تک بھی نہ تھا
ڈھونڈنے والوں نے گو خاک بہت چھانی ہے

(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۶۵)۔

عمر ہماری بیتی گھر میں — خاک نہیں دنیا کی چھانی
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۴۲).

محنت نہ کھینچ تو دلِ گم گشتہ کے لیے
ہم اوس گلی کی خاک صبا چھانتے ہیں اب

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۳۸). اس (خداوند تعالیٰ) کی قربت کا گمان رکھنا کج فہمی کیونکہ وہاں ... لاکھوں اولیا سر دھنتے ہیں کروڑوں پارسا خاک چھانتے ہیں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۴۴).

جلا ہے کعبہ کو تو خاک چھانتے زاہد
فقط خدا ہی خدا ہے حرم میں خاک نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵۲). جوانی میں جو خاک چھانی اس کی پشیمانی اور ندامت سے کمر جھک گئی. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۷). (۲) سیر و تفریح کرنا ، گھومنا پھرنا. مگر ستو میں سارے ملک کی خاک چھان چکا ہوں. (۱۹۶۱ ، سراج الدولہ ، ۱۶۰).
۳. ماتم کرنا.

مانی یہ بچھاڑیں کھا بابا کوں لگے رونے
سب خاک لے جنگل اپنے سروں پر چھانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).

آئے روئیں گے بیٹھیں گے بگولے سر کو
خاک چھانے کی مرے بعد گلستاں کی ہوا

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۹۴). **۴. نیاریوں کا سونا حاصل کرنے کے لئے مٹی کو چھاننا.** اس کے سواد میں جو کوئی خاک چھانتا سونا پاتا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۹). **۵. تحقیق اور چھان بین کرنا.** طول کلام اس قدر ہے کہ اکثر جگہ صفحے کی خاک چھان کر مطلب کی دو باتیں نکلتی ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۷۹).

---چھنوانا محاورہ.
رک : خاک چھاننا جس کا یہ متعدی ہے.

بس دلا ترک ہوا خواہی گل رویاں کر
خاک چھنوائے گا او جان کے دشمن کب تک

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۷). خضر منزل بھی بوکھلائے گرد کے ہیں نہیں معلوم کہاں لگا کر لے جائیں گے عمر بھر خاک چھنوائیں گے.
(۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۹).

کر چکے تم تو دشت پیمائی
مجھ سے گھر بیٹھے خاک چھنوائی

(۱۹۲۱ ، افادات مہدی ، ۲۹۵). سیاحت کے شوق اور معاش کی تلاش نے مجھ سے ملک ملک کی خاک چھنوائی. (۱۹۵۴ ، گونڈنی والا تکیہ ، ۱۲).

---حاصل ہونا محاورہ.
لاحاصل ہونا ، بے نتیجہ ہونا.

خاک حاصل نہ ہوا عشق میں داغوں کے سوا
اس علاقے میں ہزاروں کے اجارے دیکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰).

اس راہ میں گو وہم بشر خاک اڑائے
کچھ خاک نہ حاصل ہو بجز طبع مکدر

(۱۹۱۳ ، میلاد معصومین ، ۵).

---خبر نہ ہونا محاورہ.
مطلق احساس نہ ہونا. دنیا و مافیہا کی خاک خبر نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۵).

---دان/داں امذ (اسم) خاکداں.
۱. کوڑے دان ، ڈبہ جس میں کوڑا کرکٹ ڈالا جائے ؛ (مجازاً) دنیا (پلیٹس). ۲. (۱) **(مجازاً) قبر.**

جہاں میں مجھ سا بھی پر بارِ غم نہ ہو گا کوئی
کہ جس کی خاک کے ذروں کو خاکداں نہ ملے

(۱۹۶۲ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۲۳۱). (۲) **لکڑی کا وہ صندوق جس میں میت کی راکھ رکھی جاتی ہے.** خاکدان جس میں آنجہانی وزیر اعظم کی راکھ ہے بیکنگ کے عظیم ہال میں ایک چھوٹی میز پر رکھا ہے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، ۳۰ جنوری ، ۱). **۳. دنیا ، کائنات ، جہان ، عالم ہست و بود.**

ہے پر غبارِ عالم ، جانا ہی یاں سے اچھا
اس خاکداں میں رہ کر کیا کوئی خاک پھانکے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۱۱).

کب ہوئی تربت یہ مٹی ڈالنے کی احتیاج
خاکدانِ دہر سے جب ہم کدورت لے گئے

(۱۸۹۱ ، تعشق ، د ، ۳۲). فلاسفہ کو چاہیے کہ مکروہات دنیا سے تنگ آ کر اوس حالت مطمئنہ کو اپنا مطمح نظر قرار دیں جو اس خاکدان کی قید سے آزاد ہونے کے بعد ہی میسر ہو سکتی ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۳). [خاک + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دینا محاورہ.
مٹی دینا ، دفن کرنا.

اول جان اچھے کا دیکھو یک مٹھا خاک
تو یاں کوں لیا کر ڈنبو واں بھی خاک

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۰).

---ڈھول (--- و ح) امث.
۱. رک : خاک اور دھول.

سرمہ جو نور بخشے ہے آنکھوں کو خلق کی
شاید کہ راہِ یار کی ہی خاک دھول ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷).

بگولہ بن کے اڑی خاک تیری الفت میں
یہ لیڑھا کوچہ تھا کیا ہم نے خاک دھول کیا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۳۹).

گھر وہ گھر نہیں رہا ، بن مری نظر میں ہے
وہ گئے تو کیا ہے اب ، خاک دھول گھر میں ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۸). **۲. ایسی چیزیں جو عوام استعمال کرتے ہیں.**

ایک کے سالوان اور تھوڑے جے
جھڑوں میں خاک دھول ایک کئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵).

دیے ہے بہا لعل ہم نے فضول
عوض میں لیا کیا یہی خاک دھول

(۱۹۰۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۰). ۳. (مجازاً) بے معنی ، بے مصرف.

خدا کو ایک باری کیوں گیا بھول
کیا انصاف یہ کیا خاک اور دھول

(۱۹۷۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۲۳). اب خط لکھتے وقت ... اظہار قابلیت ، الابلا خاک دھول خطوں میں نہ معلوم کیا کیا سما جائے گا. (۱۹۵۶ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۱۰۸). [خاک + دھول (رک)].

---(نہ) ڈھول بکائن کے پھول کہاوت.
ہیچ ، نکما ، کسی کام کا نہیں ، مفت کا شیخی خور ہڈ بکایا لہانا، طیار ہانڈی نہ خوبی سے جی سکتے ہو مگر ہانڈی پکانے اور چیز طیار کرنے کے نام سے خاک ڈھول بکائن کے پھول. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، گلدستۂ پنچ ، ۴).

---ڈالنا محاورہ (پر یا پہ کے ساتھ).
۱. دبانا ، چھپانا ، ظاہر نہ کرنا.

کیوں کر میں خاک ڈالوں سوزِ دلِ تپاں پر
مانندِ شمع میرا کب حکم ہے زباں پر

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۰). اگرچہ شہنشاہ اکبر نے ... حکمت سے عشق کی چنگاری پر خاک ڈالی مگر وہ اندر ہی اندر سلگا کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۳۷). زندگی کی بہاریں دل کے ارمان ، طبیعت کے جوش سب پر خاک ڈالی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۱۱۰). **۲. لعنت بھیجنا ؛ ترک کرنا ؛ برا سمجھنا.**

رکھ نسبت بہ نظر صرف وہی کال ہے
ہے اگر مرد تو خاک عالمِ اسباب پہ ڈال

(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۲۳).

ہم ضعف سے شکار کے قابل نہیں رہے
صیاد خاک ڈال کے بیٹھا ہے جال پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۵۸). کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ آپ اب اس بحث کے سر پر خاک ڈالیں. (۱۹۵۳ ، ظفر علی خان ، جمال الدین افغانی ، ۲۳). **۳. بھول جانا ، فراموش کرنا ، بے نیاز ہو جانا.**

بجھتا ہے ہیں خون مرا کرکے کیوں حضور
اب اس پہ خاک ڈالیے جو کچھ ہوا ہوا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۵۳). جو محنت اور محبت بیٹے کے پالنے میں کی گئی تھی وہ یہ توقع دلاتی ہے کہ بیٹا دنیا کے تمام معاملوں پر خاک ڈال کر فقط ماں کا ہو جائے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۵۸). **۴. پردہ پوشی کرنا ، نظر انداز کرنا.** اوس کے ہر فعل پر خاک ڈال کر نہ آپ کچھ کہتے تھے اور نہ خاکم وقت کو خبر کرتے تھے. (۱۸۳۳ ، اخبار رنگین ، ۲۰). کسی اخلاقی یا سوشل بدعنوانی کا ثبوت ملتا ہے تو یہ فکر پیدا ہوتی ہے کہ کسی طرح ان واقعات پر خاک ڈال دی جائے. (۱۹۲۶ ، چکبست ، مضامین ، ۲۲۱). **۵. نکتہ چینی کرنا ، اعتراض کرنا ، کئے دھرے پر پانی پھیرنا.**

کیا ہے جامۂ عصمت کے تئیں چاک
مری شاہی کے اوپر ڈالی ہے خاک

(۱۵۹۱ ، قصۂ گل و صنوبر (ق) ، ۸۳). علم و فضل سے انکار نہ کیا البتہ اس پر خاک خوب ڈالی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۰۵). دوسروں کی نکتہ چینی پر بعض اوقات ایسی خاک ڈالنے لگتے ہو کہ مجھے تمہاری تنگ ظرفی پر بڑا افسوس ہوتا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۱۷).

---ڈالنے سے چاند نہیں چھپتا/چاند کی تہیں چھپتی کہا

رک : چاند پر خاک نہیں ہوتی. ہرچند گردِ غربت چہرۂ پُر نور سے ہویدا ہے مگر خاک ڈالنے سے چاند کہیں چھپتا ہے. (۱۸۷۹؟ ، بوستان خیال ، ۹ : ۴).

---رَشت (---فت ر ، سک س) امث.
ایک قسم کی چکنی مٹی جس کو عراق میں خاک رست (بروزن مست) کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲۸). [خاک + رست (رک)].

---روب (---و مج) امذ ؛ اسم خاکروب.
جھاڑو دینے والا ، گھر کی صفائی کرنے والا ، بھنگی ، مہتر ؛ حلال خور.

کہاں خاکروب اور کہاں بادشاہ
کہاں جا ضرور اور کہاں خوابگاہ

(۱۷۷۲-۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۷۰).

ہیں ترے خاک روب زر اندوز یعنی ایک ایک کیمیا گر ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۹۴).

دھول اڑاتے ہوئے کہتی ہے یہ باد صرصر
خاک روبانِ جہاں را بہ حقارت منگر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۱). [خاک + ف : روب ، رُفتن - جھاڑنا پونچھنا]

---رو بَن (---و مج ، فت ب) امث ؛ اسم خاکروبن.
رک : خاک روب جس کی یہ تانیث ہے. ایک جوان خاک روبن ... پھر ممنوعات میں داخل ہو کے نواب مصفا بیگم کے خطاب سے سرفراز ہوئی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۹۵) [خاک + روب (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

---رو بَہ (---و مج ، فت ب) امذ.
جو جھاڑ کر اکھٹا کیا جائے ، جھاڑن ، کوڑا کرکٹ. خاک روبہ اس کا مشک ہے اور سنگریزے اس کے مروارید و یاقوت ہیں. (۱۸۸۷ ، نور المصائب ، ۳ : ۵ ، ۱۹۸). [خاکروب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---رو بی (---و مج) امث.
۱. مٹی اڑانے کا عمل ، گرد پھیلانے کی کیفیت.

خاک روبی جرح سکھلا دے ہوائے تند کو
ٹھہرے ہے تک گرد رہ ہو کر جو کوئے یار میں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۱ : ۲۹۵). **۲. خاکروب کا پیشہ.**

ہر طرح سے اون کا تھا خدمت گزار
خاک روبی سے نہیں کرتا تھا عار

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانہ ، ۵). جو اوس اذیت کے بعد زندہ رہتا ، قصور کے محل سراؤں میں خاک روبی اور دار باڑی اور دوسری ہیچ خدمتوں میں مقرر ہوتا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۳۱). [خا کروب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- ریز (--- ی مج) امذ.

رک : **خاک انداز** ، معنی نمبر ۲. خاک ریز سے جو روشنی کی کرن اندر آتی تھی وہی ہمارا رہنما تھا. (۱۹۷۳ ، آوازدوست ، ۱۰۹). [خاک + ف : ریز ، ریختن - بکھیرنا].

--- زاد امذ.

خاک سے پیدا ہونے والا؛ (مجازاً) انسان (نوراللغات). [خاک + ف : زاد ، زادن - جننا].

--- سار صف.

رک : خاکسار مع اسناد (پلیٹس).

--- ساری (--- ی مج) امث.

رک : خاکساری مع اسناد (پلیٹس).

--- سَر پَر اُڑانا/اُوڑانا/ڈالْنا محاورہ.

ماتم کرنا ، رونا پیٹنا ، رنج و غم کا اظہار کرنا.

کل چمن میں پھر سے ہے سینہ چاک
ڈالتا ہے بلبل اپنے سر پہ خاک

(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۸۰).

دشت میں خاک اوڑاتے ہیں بگولے سر پر
غم مجنوں میں کوئی خاک بسر ہو کہ نہو

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۸۷).

حال کرتا نہیں ظالم سے نہ اظہار کوئی
خاک سر پر ہے اڑاتا پس دیوار کوئی

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاض سحر ، ۳۵۰).

--- سی بات فقرہ.

چھوٹی سی بات ، معمولی بات بڑے بڑے راجہ نواب اسے اپنے پاس رکھتے تھے اور قدر کرتے تھے مگر بہرام خان خاک سی بات پر بگاڑ کر چل دیتا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۵۸).

--- سے اُٹھایا جانا محاورہ.

(کسی) ملک یا زمین سے پیدا ہونا. ابوالفضل اس درگاہ کا پلا ہوا ہے اور (اس) خاک سے اٹھایا ہوا ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۲۷).

--- سے اُٹھنا محاورہ.

(کسی) زمین یا ملک سے پیدا ہونا ، جنم لینا. قطب الدین شہید ، ملا نظام الدین ... جو آسمان علم کے ثوابت و سیارے ہیں اسی بستیوں کی خاک سے اٹھے ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۱۸).

--- سے پاک کَرْنا محاورہ ، ف م.

۱. ادنیٰ درجے سے اعلیٰ درجے پر پہنچا دینا.

دیا عقل و ادراک اس نے ہمیں
کیا خاک سے پاک اس نے ہمیں

(۱۷۸۲ ، سحرالبیان ، ۱۸).

ہے تیری ذات بے شک بے گماں پاک
کیا ہے خاک سے لے سہرباں پاک

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۵). میں نے تجھ کو خاک سے پاک کیا اور ادنیٰ حالت سے ملکہ کے رتبے کو پہنچایا. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۵۰). ۲. پال پوس کر بڑا کرنا. لو صاحب پالا پوسا ، پرورش کیا ، خاک سے پاک کیا جب جاکے آدمی بنے ، اب پنٹ سے پاؤں نکالے. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۷۷).

--- سیاہ (سِیَہ) کَرْنا محاورہ ، ف م.

۱. جلا کر خاکستر کر دینا ، راکھ کر دینا.

نالہ اک کھینچ کے کردوں نہ کہیں خاک سیاہ
کہہ دو خرمن سے ہٹے برق طپاں دور رہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۸). کہیں آتش فشاں پہاڑ پھٹتے ہیں اور گرد و نواح کو خاک سیاہ کرتے ہیں. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم (ترجمہ) ، ۹). آگ کے شعلے میرے پاس تھے ، قریب تھا کہ مجھکو جلا دیں ، جھلس دیں ، خاک سیاہ کر دیں. (۱۹۱۹ ، گرداب حیات ، ۸۳).

تکمیل پر خاک سیہ کر کے رہیگی
یہ برق ہے جو اسے خرمن نہ سمجھنا

(۱۹۶۵ ، صبح الہام ، ۶۲). ۲. برباد کرنا ، تباہ کرنا. اگر یہ کیجیے تو شاید تمہارے حال پر ہمارا بادشاہ مہربان ہو اور تمہارے ملک کو خاک سیاہ نہ کرے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۳۲). اس عورت نے گھر کو لوٹ کر خاک سیاہ کر دیا. (۱۸۹۸ ، مراۃ العروس ، ۴۳). امام صاحب اگر چاہتے تو ہندوستان سے فوجی مدد لے کر شام کو خاک سیاہ کر دیتے (۱۹۲۵ ، اسلامی گور نمنٹ ، ۳۸)

--- سیاہ/سِیَہ ہونا محاورہ ، ف م.

۱. رک : خاک سیاہ کرنا جس کا یہ لازم ہے.

جس پر گری وہ خاک سیہ وقت جنگ تھا
اس شعلہ رو کے سایہ میں بجلی کا ڈھنگ تھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۹). ایسے ہاں آگ لگی دم بھر میں تمام گھر خاک سیاہ ہو گیا (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۳۸). ۲. رک : خاک سیاہ کرنا معنی نمبر ۲ جسکا یہ لازم ہے.

قیس و فرہاد ہوئے ٹھوکریں کھا کھا کے تباہ
قافلے لٹ گئے لاکھوں ہوئے گھر خاک سیاہ

(۱۸۷۸ ، بحر (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۹۳)). دو بادشاہ آپس میں لڑتے ہیں تو ملک خاک سیاہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۱).

--- سے زَر پَیدا ہونا ف م ، محاورہ.

معمولی سی محنت سے بہت سی دولت کما لینا ، کیاریے خاک یا

مٹی کے ذروں سے چاندی الگ کر لیتے ہیں ، اقبال منڈی کے متعلق کہتے ہیں۔

ہنر سے نیاریوں کے حال یہ ظاہر ہوا ہم کو
مقدر میں جو دولت ہو تو زر ہو خاک سے پیدا
(۱۸۴۹ ، آتش ، ک ، ۹)۔

---شفا کس اضا (--- کس ش) امث۔
شفا دینے اور تندرست کرنے والی مٹی ؛ (کنایۃً) مدینۂ طیبہ کے میدان شفا کی مٹی یا اس کی ٹکیہ جو حاجی لاتے ہیں نیز شہدائے کربلا کے مقتل کی خاک یا کسی متبرک مقام کی مٹی۔ مستحب ہے کہ مدینے سے چھوارے اور خاک شفا اور پانی ان کنوؤں کا جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے اور تبرکات مثل اس کے لیتا آوے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۴۴)۔ حضرت امام حسین کی خاک شفاء کو آنکھوں سے لگایا۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۳)۔

علاج علتِ عصیاں کی فکر کیا ہو اسے
جسے نصیب ہو خاکِ شفا مدینے کی
(۱۹۳۰ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۹۰)۔ [خاک + شفاء (رک)]۔

---شفا کی تَسْبِیْح (--- کس ش ، فت ت ، سک س ، ی مع) امث۔
سمرن ، سبحہ ، مدینہ شریف کی مٹی یا خاک کربلا سے بنے ہوئے گول دانوں کی تسبیح۔ کھونٹی دار کھڑاؤں کی جوڑی رکھی ایک طرف کھونٹی پر خاک شفا کی تسبیح لٹکی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۶)۔ دیوار پر کیل سے اس کی خاک شفا کی تسبیح بھی جوں کی توں لٹک رہی تھی۔ (۱۹۵۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۱۳۷)۔

---شو (--- و مع) امذ۔
مٹی جھاڑنے والا ، دھول صاف کرنے والا۔ خاک شو ... یہ شخص دارالضرب میں جھاڑو دیتا ہے اور اسے اپنے گھر لے جا کر خاک کو دھوتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ... پشاور خاک شو اس عمل سے اچھی خاصی تجارت کرتے ہیں (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۷۵)۔ [خاک + ف : شو ، شستن - دھونا ، صاف کرنا]۔

---شو پیش آزاں کہ خاک شَوی کہاوت۔
مرنے سے پہلے انسان کو عاجزی اور انکساری اختیار کر لی چاہیے ، زندگی ہی میں نفس کو زیر کرنا چاہیے (نوراللغات)۔

---شور کس اضا (--- و مع) امث۔
ایک قسم کی کھاری مٹی ، ریہ۔ خاک شور کہ اس کو ہندی میں ریہ کہتے ہیں ، اس سے حکمت عمل شیشہ گر ، آبگینہ یعنی کانچ نکالتے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۵)۔ [خاک + شور (رک)]۔

---طَیِّبَہ کس اضا (--- ی لین ، فت ب) امث۔
یا کہ مٹی مراد دیارِ مدینہ۔ امت مرحومہ کی ایک ناشاد نامراد خاتون ... خاک طیبہ سے اٹھی اور حفاظت اسلام کی خاطر میدان جنگ میں پہنچی۔ (۱۹۰۲ ، شہید مغرب ، ۳۰)۔ [خاک + طیبہ (رک)]۔

---کا بِسْتَر امذ۔
قبر ، قبر کے اندر کی زمین۔ آج وہ شہر خموشاں میں بے خبر سو رہی ہے خاک کا بستر اس کے حسین و کومل بدن کو چبھ رہا ہو گا۔ (۱۹۶۳ ، دل کی شام ، ۲۳۱)۔

---کا پُتْلا (--- ضم پ ، سک ت) امذ۔
(مجازاً) آدمی ، انسان۔

خاک کے پتلے بنا روح لے تن میں بھرا
جان چلا کر اول آپ سکھایا مکن
(۱۶۰۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۰)۔

قمر سے ہو نہیں سکتا کہ عرش پر پہنچے
مگر یہ خاک کے پتلے کمال کرتے ہیں
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۰۷)۔ خلاق جہاں نے اس خاک کے پتلے کو ایسا حسین و جمیل خوبصورت و شکیل بنایا (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲)۔

دکھا دے خاک کے پتلوں میں زور کتنا ہے
ہوا میں تیر چلا اب زمین میں دھنستا جا
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۷)۔

---کا پُشْتارا (--- ضم پ ، سک ش) امذ۔
راکھ کا ڈھیر مراد بے معنی چیز۔

نظرِ غور سے دیکھیں اگر اربابِ نظر
عالمِ کون و مکاں خاک کا پشتارا ہے
(۱۹۳۱ ، گلکدہ ، ۱۳۳)۔

---کا پیْوَنْد کَرنا محاورہ۔
دفن کرنا ، خاک میں ملانا۔

لگانے پائے نہ تھے دل کے جا کہ کا پیوند
کہ آسمان نے کیا ہم کو خاک کا پیوند
(۱۸۲۷ ، کلیات پروانہ ، ۱۹۸)۔

--- کا پیْوَنْد ہونا محاورہ ، ف س۔
رک : خاک کا پیوند کرنا جس کا یہ لازم ہے۔

پردیس میں ہونا تھا انہیں خاک کا پیوند
جو مرضی حق ہم ہیں بہرحال رضامند
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۰۹)۔

خاک کا پیوند ایسا گوہرِ نایاب ہو
ایسا پڑا آ کے گنگا میں غریقِ آب ہو
(۱۹۱۰ ، سرور (جہاں آبادی) ، خمکدۂ سرور ، ۸۷)۔

---کا دانَہ (--- فت ن) امذ۔
(کنایۃً) خال رخسار ، چہرہ کا تل۔

تج گل پر کے خاک کے دانے کی آس سوں
جیوان کے دوڑ آیں جانور علی الصباح
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۶)۔

---کا ڈھیر (---ی مج) امذ.
۱. بے معنی ، بیکار ، فضول۔ برسوں کا کام چند روز میں خاک کا ڈھیر ہو کر رہ جائے گا۔ (۱۹۲۲ ، دہلی کی جان کنی ، ۹)۔ ۲. نیست و نابود ، ختم ہونے کی کیفیت۔ ہاتھی سا ڈیل ڈول دم بھر میں خاک کا ڈھیر ہو گیا۔ (۱۹۳۰ ، اخوان الشیاطین ، ۳)۔

---کا روغن (---و لین ، فت غ) امذ.
مٹی کا تیل جس سے لیمپ روشن ہوتے ہیں ، گاز کا تیل (معیار فصاحت ، ۱۲۴)۔

---کا لے جانا محاورہ.
جہاں کی مٹی ہوتی ہے وہیں دفن ہوتا ہے جس کو خاک کا لے جانا کہتے ہیں (جامع اللغات)۔

---کرنا محاورہ ؛ ف م.
۱. جلا کر راکھ کرنا.
اکسیر کی ہوس ہے سہوس اگر تجھے
سیماب نفس پھونک کے سینے میں خاک کر
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۹۵)۔
اک میں نے خاک کر کے محبت کی آنچ سے
کشتہ بنا لیا مجھے خبث الحدید کا
(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۵۶)۔
ہم نے بھی تو جی کو خاک کر کے
دامانِ شکیب چاک کر کے
(۱۹۵۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۴۸)۔ ۲. تباہ کرنا ، پامال کرنا.
اس محبت میں گریباں چاک کر
سب متاع و زندگی کو خاک کر
(۱۸۳۹ ، تاج النصائح ، ۵۸)۔
اسی نے خاک کیا تھا اسی نے پاک کیا
خوشا نصیب جو پالے پڑے محبت کے
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۰۵)۔ ۳. (پانی میں) بجھا کر سکھایا ہوا۔ پانی کے آدھے گلاس میں آدھا چمچہ خاک کیا ہوا چونا ایک چمچہ میگنیشیا ڈال کر پی لیں۔ (۱۹۰۷ ، شام زندگی ، ۱۰۳)۔

---کشی (---فت ک) امذ.
۱. سہاگا ، پھنکا (جامع اللغات)۔ ۲. ایسا برقی آلہ جو خاک کو کھینچ کر اسا کو صاف کر دے ، برقی جھاڑو۔ تمام قالینوں ، فرشوں ، پردوں ، دیواروں کے ذرات ملائی خاک کشوں کے ذریعہ خاک کے ذرات علحدہ کرتی ہے (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۳۸)۔
[خاک + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا]

---کو اکسیر بنانا محاورہ.
مٹی میں اثر پیدا کرنا ، ذرۂ ناچیز کو عزت دینا.

یہ آگ وہ ہے خاک کو اکسیر بنا دے
دولت ہے غمِ عشق مگر جس کو خدا دے
(۱۸۳۰ ، دیوانِ صفی ، ۱۴۳)۔

---کو پانی کر ڈالنا محاورہ.
انسان کا مرنے کے بعد مٹی ہو کر پانی میں مل جانا.
گنہگاروں نے کر ڈالا خاک کو پانی
ہوئے ہیں شرم سے ایسے عرق زمیں کے تلے
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۱۹۹)۔

---کو خاک کھینچتی ہے کہاوت.
انسان مر کر زمین ہی میں دفن ہوتا ہے۔ جس ملک میں یہ مغرور خدائی کرتا تھا اسی سرحد میں قتل بھی ہو گا خاک کو خاک کھینچتی ہے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۹۰۱)۔

---کو سر پر دھرنا محاورہ.
کسی کی اتنی عزت افزائی کرنا کہ (نعوذ باللّٰہ) خدا کے درجہ پر پہنچا دینا.
غیر ازیں کہ طاقتِ خالق کریں ‏ ‏ ‏ ‏ عاجزی سے خاک سر پر دھریں
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۲۲۳)۔

---کو سونپنا محاورہ.
دفن کرنا۔ اس طرح روتے پیٹتے لاش محبوب پاک کے استانے پر پہنچی اور خاک کو سونپ دی گئی۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴۴)۔

---کی چٹکی (---ضم چ ، سک ٹ) امث.
تھوڑی سی ، ذرہ برابر چیز ؛ بے حقیقت شے.
اپنے محسن کو سمجھتا ہوں میں صاحب اکسیر
وقت پر خاک کی چٹکی مجھے زر ہوتی ہے
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۵۵)۔
یہ لاغروں کے دفن میں کیوں اہتمام ہے
لوگوں کی ایک خاک کی چٹکی کا کام ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۸)۔

---کی ڈھیری (---ی مج) امث.
ناکارہ ، بیکار چیز.
دل شیشہ جگر اخگر تن خاک کی ڈھیری ہے
ہیں یاں تہ خاکستر ہم شیشہ و ہم آتش
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۷۰)۔

---کے برابر کر دینا محاورہ.
تباہ کرنا ، برباد کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---کے گھر لاکھ بنانا محاورہ.
غریب سے امیر کر دینا ، کنگال کو دھن وان بنا دینا (مخزن المحاورات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ کے مول م ف.
کوڑیوں کے مول ، بہت سستا ، بے حد ارزاں.

لے در اشک مرے دیدۂ نمناک کے مول
مفت میں ملتے ہیں تجھ کو یہ گہر خاک کے مول
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۱).

چشم تر پھینک ان اشکوں کو نہ تو خاک کے مول
در شہوار یہ ہیں انجم افلاک کے مول
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۱۰).

ـــــ کھانا محاورہ.
کچھ نہ کھانا ، کھانے کے لیے کچھ باقی نہ بچنا.

باقی ہے چھ دام سو پانی بھراؤں گی
پھر دل میں سوچتی ہے کہ کیا خاک کھاؤں گی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸).

رہا خاک کھا کھا کے اس کی گلی میں
گنہ کر کے جنت سے آدم نہ نکلا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۰۶). دیو بولا ، خاک کھاؤں دھول کھاؤں ، بھانجے کو کیا کھاؤں. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۵۹).

ـــــ لگانا ف مر ؛ محاورہ.
ذلیل کرنا ، رسوا کرنا.

جس روز اڑائینگے تمھاری شہدا خاک
خورشید کے پنجے میں لگائیگی حنا خاک
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۷).

ـــــ لگنا ف م.
مٹی کا کسی چیز میں مس ہو کے چسپاں ہو جانا ، مٹی کا چمٹ جانا.

شہر کی جانب جو چلتا ہوں تو اوٹھتے ہی نہیں
لگ گئی جیسے جنوں خاک بیاباں پاؤں میں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۳).

ـــــ لیتا پھرنا محاورہ.
اپنے مطلب کے واسطے بار بار کسی کے دروازے پر جانا. جس ملازمت کی زندگی کو اس نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا تھا ، اب اسی نوکری اور تابعداری کی جستجو میں بڑی بڑی ڈیوڑھیوں کی خاک لیتا پھرتا تھا. (۱۹۳۳ ، جست نگاہ ، ۲۵).

ـــــ لے ڈالنا محاورہ.
رک : خاک لیتا پھرنا.

یہ ہم کو خاک میں ملنے کا ہے شوق
کہ لے ڈالی ہے خاک اس کی گلی کی
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۹۹).

ـــــ ماٹی میں مِلنا محاورہ.
خود کو کمتر جاننا ، اپنی حقیقت پہچاننا.

خاک ماٹی میں ملے رہتا ہے جنتوں کو شگون
غیر خاکستر کے کیا ہے اور اخگر کی ہوس
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

ـــــ مارا امذ ؛ صف.
برا ، خراب ، بکا ہوا ، مٹی میں ملا ہوا ، سڑا گلا. تمہیں مت پکانا ، ہرگز نہ پکانا ، خاک مارا پکاؤ گے. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۶۸). [خاک + مارا (رک)].

ـــــ مَذَلَّت کس اضا (ـــــ فت م ، ذ ، شد ل بفت) امث.
رسوائی ، بدنامی ، بے عزتی.

کس طرح آہ ! خاک مذلت سے میں اٹھوں
افتادہ تر جو مجھ سے مرا دستگیر ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۷۸).

جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ اے ظل خدا
ذلِ اقدام سے ہوں خاک مذلت پہ ذلیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۱).

جو خون بہا کر ملے ، ہے خاکِ مذلت
اس تخت پہ اس تاج پہ اس راج پہ لعنت
(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۱۵۹). [خاک + مذلت (رک)].

ـــــ مُرْدَہ کس اضا (ـــــ ضم م ، سک ر ، فت د) امذ.
اوسر زمین ، بنجر (اردو قانونی ڈکشنری ، ۱۹۷۶). [خاک + مردہ (رک)].

ـــــ مُکھ پَر لگانا محاورہ.
بھبھوت لگا کر سادھو بن جانا.

خاک مکھ پر لگا کے جوگی ہو لے کے بیٹھا ہوں تجھ برہ کی مٹ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۳).

ـــــ مِلا/مِلی (ـــــ کس م) صف مذ مث.
۱. **خراب ، اجڑا ہوا ، تباہ.** یہ خاک ملا محلہ تو اجڑی نگری سونا دیس ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۲۲). تدبیر سوچ رہا تھا کہ کیوں کر اوس خاک ملی کے گھر جاؤں اور دولہہ میاں کو خط پہونچاؤں. (۱۸۸۱ ، سورۃ الخیال ، ۱ : ۱۷). ۲. **خانہ خراب ، تباہ حال ، خستہ و خوار.** موئے مونڈی کاٹے ، جوانی پیٹے ، خاک ملے تو غارت ہو. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۸). [خاک + ملا ، ملنا (رک) کا ماضی مطلق].

ـــــ مَلنا ف مر.
خاک بدن کے کسی حصہ پر لگانا ، بھبوت لگانا نیز (رک) منھ پر خاک ملنا.

جلا غبار سے پاتا ہے روئے آئینہ
بجائے خاک ملیں منہ پہ اپنے اہل صفا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۶۹).

اے بادِ مراد آہ تیرے چلتے اک عمر کٹی ہے خاک منہ پر ملتے
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۱۵۷).

ـــــ مِیانے چُھپانا محاورہ (قدیم).
رک : خاک میں چھپانا.

رکھیا تول رتن خاک میانے چھپا بہاں کیا اچھے بار کھی کا خطا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۹).

ـــــمیں خاک ملانا محاورہ.
مار ڈالنا ، قتل کرنا ، نام و نشان مٹانا.

کس کس کی خاک اب کی ملائی ہے خاک میں
جاتی ہے پھر نسیم اسی رہ گزار کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۰).

ـــــمیں خاک ملنا محاورہ.
تباہ ہونا ، برباد ہونا ، مٹ جانا ، فوت ہو جانا (جامع اللغات).

ـــــمیں دبانا محاورہ ؛ ف س.
مار ڈالنا ، صفایا کرنا ، ختم کر دینا ، دفن کر دینا.

جو شئی اٹھتا ہے مثل گرد باد
خاک میں اسکو دباتے ہیں حسینؓ
(۱۹۲۰ ، اعجاز نوح ، ۸).

ـــــمیں ڈالنا محاورہ.
کالعدم کرنا ، نظر انداز کرنا ، بھلا دینا. ان دونوں باتوں کو خاک میں ڈالو. (۱۸۸۳ ، مکاتیب محسن الملک ، ۸۳).

ـــــمیں رَلا (ـــــف ر) امذ.
حقیر ، ناچیز ، بے حیثیت.

جنت کا مت دو مژدہ مجھ خاک میں رلے کو
آرام واں بھی معلوم ایسے جلے بلے کو
(۱۷۵۳ ، مخزن نکات (ضیاء) ، قائم چاندپوری ، ۱۹۰).

ـــــمیں رُلنا محاورہ.
خوار ہونا ، پیوند زمین ہونا.

آہ وہ دل کہ جسے بر میں سدا رکھتا تھا
خاک میں آج ترے کوچے کی رلتے دیکھا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۱۸۰).

پھولوں میں جو ہیں تلتے وہ خاک میں ہیں رلتے
یہ عطر ملنے والے وہ پھول پان والے
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۶۱).

ـــــمیں سُلانا محاورہ.
دفن کرنا ، مار ڈالنا.

ایسے قاتل پر کوئی اثبات خوں کیونکر کرے
خاک میں جس نے سلائے سیکڑوں خنجر سمیت
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۳۷).

ـــــمیں گڑ جانا محاورہ.
شرمندہ ہونا.

ہے قیامت کا نمونہ یہ قد موزوں ترا
دیکھ کر بس سرو جس کو خاک میں گڑ جائے ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۷).

ـــــمیں لوٹنا محاورہ ؛ ف س.
خاک آلود کرنا، جسم پر خاک ڈالنا، پریشان حال ہونا، مضطرب ہونا تب او جوان اپنی خاک میں لوٹ او سودر حال یکایک دسیا مرغ ہو. (۱۹۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۳۳).

آگ سے دنیا میں ہوتا ہے دھوئیں کا اتصال
کیوں نہ لوٹے عاشق زلفِ معنبر خاک میں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۷۳). اپنی جمعیت کے ساتھ برابر میں آیا اول ہی حملے میں خاک میں لوٹا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۷۸).

ـــــمیں ملانا محاورہ.
۱. برباد کرنا ، غارت کرنا.

رکھتا تھا ایک جی سو ترے غم میں جا چکا
آخر تو مجھ کو خاک میں ظالم ملا چکا
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳). آسمان نے سب کو اپنی گردش میں لاکر خاک میں ملا دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵). میں ... وہاں کی گورنری سلطنت کو خاک میں ملا دونگا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۲۴). اگر ایک نو مسلم ایک عظیم الشان حکومت کو خاک میں ملا سکتا ہے ... تو پھر ہر انسان کے لیے جو ہمت و عزم رکھتا ہو ، یہ کیوں ناممکن ہے. (۱۹۰۳؟ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۳۵).
۲. مٹانا ، پامال کرنا ، ختم کرنا.

زمانے کی نہ دیکھی جرعہ ریزی درد کچھ تو نے
ملایا مثلِ مینا خاک میں خوں ہر شرابی کا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳).

کس کس کو خاک میں نہ فلک نے ملا دیا
نوشیرواں کا ہے نہ پتا یزد جرد کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۵). بیکاری انسان کے قویٰ کو مضمحل اور بے کار اور شوق اور امنگ کو خاک میں ملا دیتی ہے. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۶۵). **۳. (i) پیوند زمین کرنا.**

ملا خاک میں خاک در خاک کر
ہو ناپاک سینی جہاں پاک کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۹).

مارا زمیں پہ گاڑا تب اس کو صبر آیا
اس دل نے ہم کو آخر یوں خاک میں ملایا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳).

دل کیا ملاؤ گے کہ ہمیں ہو گیا یقیں
تم سے تو خاک میں بھی ملایا نہ جائے گا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸).

جب خاک میں ملا چکے پھر پوچھتے ہو کیا
تم مرقد جلال وفادار کا پتا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۱).

ملایا خاک میں ابر ستم نے جن جوانوں کو
برسے گی بارشِ رحمت سدا ان کے مزاروں پر
(۱۹۵۳ ، صد رنگ ، ۶۷). **(ii) دفن کرنا.** زندہ ہی کو زمین کا پیوند کیا اور پھول کو خاک میں ملا دیا. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۱۹).
۳. ذلیل و رسوا کرنا.

دل مجھے اس گلی میں لے جا کر
اور بھی خاک میں ملا لایا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰). ان کی دولت کو خراب کرتے ہیں ان کی

نا سوریوں کو خاک میں ملاتے ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب اخلاق ، ۲ : ۹۶)۔ اس زمانے میں اکثر کم نگہ فرمانرواؤں کا یہ قاعدہ تھا کہ جب حریف پر غالب آجاتے تو اسے خاک میں ملا دیتے۔ (۱۹۲۹ ، با کمالوں کے درشن ، ۸۹)۔ ۵. ضائع کرنا ، رائیگاں کرنا. ان کو جو خدائے تعالیٰ نے جوہر قابل دیا ہے اس کو خاک میں نہ ملائیں. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۲ : ۱۸).

کیا میں خدا کے سامنے تم کو سزا دلاؤں گی
اپنی وفا کے نام کو خاک میں کیوں ملاؤں گی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۱۷)۔ ۶. چھوڑنا ، ترک کرنا. اچھا خیر اب ہمیشہ کے لیے اپنے شوق کو خاک میں ملاتا ہوں. (۱۹۲۰ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۳ : ۱۳)۔

---میں مل جانے فقرہ.
(عو) ایک کوسنا ، مترادف ، مر جانے ، گڑ جانے ، تباہ و برباد ہو؛ کسی کام کا نہ رہے.

ہائے بس مرگ بھی دفن کریں مجھ کو غیر
خاک میں مل جائے چرخ پر سرکش ہے ہنوز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۱)۔

---میں مِلْنا محاورہ.
۱. دفن ہونا ، پیوند زمین ہونا ، مر جانا.

نہ کھلا راز وجود و عدم اپنا آخر
خاک میں مل گئے ہم خاک سے پیدا ہو کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۰)۔ تیری رفاقت نہ چھوڑوں گا ، یہاں تک کہ ایک دن خاک میں مل جاؤں. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۸۹)۔ ۲. **ضائع ہونا ، تلف ہونا.**

مل گیا خاک میں پس پس کے حسینوں پر میں
قبر پر بوئیں کوئی چیز حنا پیدا ہو

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۰)۔

تیرا بیمار محبت نہ بچے گا ہرگز
آرزو خاک میں مل جانے کی غم خواروں کی

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۳۷)۔ اس حادثۂ ناگہانی کی وجہ سے بے چارے امتحان سے محروم رہے ، ساری کی کرائی محنت خاک میں مل گئی۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰)۔
خاک میں مل کے پاک ہو جانا   چھانتا کیا ہے چھاننے والا
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۲)۔ ۳. **برباد ہونا ، تباہ ہونا.**

ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر
اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳)۔
ان کو تو خرام ناز تھا کھیل   دل خاک میں مل گیا کسی کا
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۲۰)۔ جب اسکا کارو بار خاک میں مل چکا تو اپنی ملازمت میں لے لیا۔ (۱۹۷۲ ، معمار اعظم ، ۶۱)۔ ۴. (اُ) **ناپید ہونا ، بے نام و نشان ہونا ، کافور ہونا.** دیکھتی کہ بال عنبر مثال اون کے خاک میں ملے۔ (۱۸۰۲ ، گل بکاؤلی ، کتھا ، ۵۷)۔

ابروے جاناں سے کیا کرتا ہے دعویٰ ماہ نو
خاک میں اک روز سارا بانکپن مل جائے گا

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۱۹)۔ بڑی بڑی عمارتیں خاک میں مل گئیں۔ (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۹۸)۔ (اا) **ختم ہو جانا ، باقی نہ رہنا.** ہم کو اپنی زندگی تلخ معلوم ہوتی ہے اور تمام عیش و آرام خاک میں مل جاتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۸۵)۔

دہر کا بوڑھا تمدن مل چکا تھا خاک میں
اور جواں دستور گم تھا مجلس ادراک میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۵)۔ (ااا) **کم ہو جانا ، ادبی نقص پیدا ہو جانا.** اسے بدل کر کوئی دوسرا لفظ رکھ دیجیے ساری لطافت اور نزاکت خاک میں مل جائے گی۔ (۱۹۳۹ ، خطبات عبدالحق ، ۱۶۹)۔ ۵. **بیچین ہونا ، بے تاب ہونا.**

خاک میں مل رہا ہے مفت سبھی
پیار کر آبرو کے تئیں بھی کبھی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۹)۔

---میں مِلْوانا محاورہ.
رک : خاک میں ملانا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے. برسوں کی کمائی خاک میں ملوا دی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۳)۔

---نائے امث.
(جغرافیہ) سمندر میں خشکی کا وہ تنگ قطعہ جو دو بڑے خشکی کے قطعات کو ملائے (نور اللغات ؛ پلیٹس)۔ [خاک + نائے (رک)]۔

---نَشِیں (---فت ن ، ی مع) صف.
زمین پر بیٹھنے والا؛ (کنایۃً) خاکسار ، حقیر ، انکسار کرنے والا ، خلیق.

برنگ نقش قدم ہوں یہاں وہ خاک نشیں
کہ فکر کی نہ کسی نے مرے اٹھانے کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۸)۔

روش نقش قدم خاک میں ملنے کا مزا
اپنے کوچے کے کسی خاک نشیں سے پوچھو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۱۳)۔ اس پختہ مکان میں ، ان کچی دیواروں ہی نے جو اپنے پردے میں خدا جانے کن خاک نشینوں کو لیے ہوئے ہیں ہمارا دل توڑ دیا تھا۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲)۔ [خاک + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا]

---نَشِینی (---فت ن ، ی مع) امث.
رک : خاک نشیں جس کا یہ اسم کیفیت ہے.

اہل جوہر کو ہے کیا خاک نشینی سے زیاں
ملگجے گرد سے ہوتے نہیں لو لوئے سفید

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۱)۔

بس چھوڑ دی کوچہ کی ترے خاک نشینی
جو ہم سے ہوا حضرت آدم سے نہ ہو گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵۲)۔ [خاک + نشیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

ـــ نہ ڈھول فقرہ.
رک : خاک دھول.

قصد لیں اپنے ذرا ہوش میں آئیں معقول
ذی منش آپکو سمجھے ہیں منش خاک نہ دھول

(١٨٤٨ ، بحر (شعلۂ جوالہ ، ١ : ٢٨٩)).

ـــ نہ ڈھول بکائن کے پھول کہاوت.
رک : خاک دھول بکائن کے پھول (گنجینۂ اقوال و امثال ، ١٠١).

ـــ نہاد (ـــ کس ن) صف.
جو مٹی سے پیدا ہوا ہو ، جسکی بنیاد مٹی پر ہو ؛ منکسر المزاج (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [خاک + ف : نہاد ، نہادن - رکھنا].

ـــ نہ ہونا محاورہ.
پاس کچھ نہ ہونا (جامع اللغات).

ـــ نہیں فقرہ.
١. کچھ نہیں ، ذرا نہیں ، بالکل نہیں.

تیرے بیمار کی کیا خاک کرے کوئی دوا
ہونا اکسیر کا بھی اس کو اثر خاک نہیں

(١٨٤٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ١٦٥).

مزے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں
سوائے خون جگر سو جگر میں خاک نہیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٣). بڑی کو دس ہزار کا جہیز اور اس کو خاک نہیں (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ١٣٢). ٢. بے رونق ، چمن جیسا نہ ہونا.

چمن چمن جسے کہتے ہیں واں بھی خاک نہیں
کرے ہے نالۂ بلبل پہ زاغ استہزا

(١٧٧٢ ، فغاں (انتخاب دیوان ، ٩٩).

ـــ و باد اسث ؛ امذ.
١. مٹی اور ہوا.

عالم آب و خاک و باد ! سرِّ عیاں ہے تو کہ میں ؟
وہ جو نظر سے ہے نہاں اس کا جہاں ہے تو کہ میں

(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ٨٥). ٢. غلام بچہ ؛ ملازم ، قاصد ؛ تابع ، فرمانبردار (جامع اللغات). [خاک + و (حرف عطف) + باد (رک)].

ـــ و خون میں لٹانا محاورہ.
سخت تکلیف پہنچانا ، مار ڈالنا.

جس نے کہ خاک و خون میں لٹایا
اشک کے بدلے خون رلایا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٣٣٤).

ـــ و خون میں لوٹنا محاورہ.
سخت تکلیف میں ہونا.

خود اپنے خاک و خون میں لوٹ کر آلودۂ دنیا
پڑا ہے اب گڑھے میں گور کے آلودہ تر ہو کر

(١٩٥٧ ، یگانہ ، گنجینہ ، ٣٨).

ـــ و خون میں ملانا ف م ؛ محاورہ.
قتل کرنا.

سنتے ہو تم اے مومناں شہ کی شہادت کا بیان
سب خاک و خوں کے درمیاں تن کوں ملاتے کیوں نہیں

(؟ ، ذوقی (اردو شہ پارے ، ٣٠٦)). تم قید خانے میں جا کر زارا کو اپنے ہاتھ سے خاک و خون میں ملاؤ (١٩٠٧ ، سفید خون ، ٤٨).

ـــ و خون میں ملنا محاورہ.
رک : خاک و خون میں ملانا جس کا یہ لازم ہے.

بیچتا ہے ہاشمی ناموسِ دینِ مصطفےٰ
خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمانِ سخت کوش

(١٩٢٤ ، بانگ درا ، ٢٩٠).

ـــ و خون میں نہلانا محاورہ.
قتل کرنا ، موت کے گھاٹ اتارنا ، تباہ و برباد کر دینا. ترکوں کے پچاس ہزار آدمی خاک و خون میں نہلا دئیے (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ٣ : ١٩٩).

ـــ ہاتھ نہ آنا محاورہ.
کچھ نہ ملنا ، لا حاصل ہونا.

چلے دنیا سے عبث خاک میں زر گاڑ کے آپ
آئے گا خاک نہ میراث میں اولاد کے ہاتھ

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ١٢٦).

ـــ ہو فقرہ.
بے مایہ ہو جا ، بے حقیقت بن جا ، ہیچ اور بے معنی بن.

اس آسمانوں کی اب خاک ہو حشر کے عذابوں سے بیباک ہو

(١٦٣٠ ، امین (اردوئے قدیم ، ٣٨)).

سر اوٹھایا جو بگولے نے پریشان ہوا
خاک ہو خاک کے پتلے کو سزاوار گھمنڈ

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٨٨).

خاک ہو جانا ہی ٹھہرا ہے تو پھر
خاک ہو جانے سے پہلے خاک ہو

(١٩٣٠ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ١٠٠).

ـــ ہونا ف م ؛ محاورہ.
١. گل کر مٹی ہو جانا.

اس گلستاں میں شگفتہ ہو دلِ مند چاک خاک
پھول سے مکھڑے ہوئے ہیں ہائے ہر ہر خاک خاک

(١٧٩٢ ، محب ، د ، ٢٣٥).

آوارہ میر شاید واں خاک ہو گیا ہے
اک گرد اٹھ چلے ہے کہ اس کی رہگزر سے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٣٠).

تربت میں خاک ہو گئیں مسیح کی ہڈیاں
اب کیوں جنوں ہزار یہ بالِ ہما کا ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۳۹).

میں دکھیے باغِ جناں ، عرش ، سرا پردۂ قدس
ہم ہوئے خاک تو خاکِ درِ جاناں ہونگے
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۹۰). ۲. تباہ ہونا ، برباد ہونا.

قتل پردیس میں سبطِ شہِ لولاک ہوا
کیا خبر ان کو کہ گھر فاطمہ کا خاک ہوا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۷). ۳. جل کر راکھ ہو جانا ، سوختہ ہو جانا.

کرتے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹). ۴. فنا ہو جانا ، مٹ جانا.

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵). ۵. نابید ہو جانا.

تعجب میں ہوں کیوں ہوئے تیں ہلاک
ہو گئی اور ہوئے تو ہو جائے خاک
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۷۰).

سب خاک ہوئیں آج مرے دل کی امیدیں
کل تک تو تری ذات سے کیا کیا نہ یقیں تھا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲). ۶. خاکساری اختیار کرنا.

عزیزو کہاں تک یہ آتش مزاجی   تمہیں جلد تر خاک ہونا پڑے گا
(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۶۰). ۷. ہیچ ہونا ، کمتر ہونا.

اور سب خاک ہے آنکھوں میں ہمارے لیکن
کشورِ دل ہے ترے ظلم سے آباد ہنوز
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۱۱).

خاکا امذ.
۱. رک : خاکہ.

اس کا خاکا گردِ محشر میں کیا نقاشِ عشق
رنگ مت پوچھو ہماری آہ کی تاثیر کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۰). ہیں یہ خاکا انجمن کے خلوص عقیدت کا ... الفاظ کے ذریعہ سے کھینچکر آپ کی نذر کیا جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۲۱۳). فوٹو تو حضرت کا ابھی تک نہیں ملا ہے مگر ایک مصور سے بات چیت ہو رہی ہے کہ خیالی خاکا میرے پاس بیٹھ کر کرتے. (۱۹۲۳ ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۱۸۱). ۲. کپڑے چھپائی یا نمونے کی چھپائی یہ طریقہ **پیشۂ زردوزی میں رائج ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ کاغذ پر چھپے ہوئے بیل بوٹے کے خطوں کو سوئی کی نوک سے چھید لیتے ہیں اور جب اس کا نقش اتارنا ہو تو اس کو کپڑے کی سطح پر رکھ کر اس کے اوپر باریک پسی ہوئی چاک یا کوئلے کی راکھ کی پوٹلی پھیرتے ہیں اس عمل سے کاغذ کے سوراخوں میں سے خاک چھن چھن کر کپڑے کی سطح پر آتی ہے اور جس طرح کے سوراخ بنے ہوتے ہیں اسی طرح کے نشان کپڑے پر اتر آتے ہیں اور آسانی سے صاف ہو جاتے ہیں کپڑے پر کوئی نشان نہیں رہتا** (اب و ، ۲ : ۱۶۸). [ف].

خاکچہ (سک ک ، کس چ) امذ.
(سائنس) یہ تخمک نسیجہ کے سرے سے ایک کٹاؤ جیسے طریقہ (زائدہ) کے ذریعہ منقطع ہو جاتے ہیں تو ان کو خاکچہ کہتے ہیں (مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۸۷). [خاکا + ف : چہ ، حرف تصغیر ، حذف کے ساتھ].

---بذرہ (---فت ب ، سک ذ ، فت ر) امذ.
(سائنس) ان میں مخصوص قسم کا شاخدار فطر جال ہوتا ہے اور ان شاخوں پر یہ خاص قسم کے بروں بذرے ، خاکچہ بذرے یا بیض خلوی بذرے بناتے ہیں (مبادی خرد حیاتیات ، ۱۹۱). [خاکچہ + ع : بذر - اناج کا بیج].

---بردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
(سائنس) وہ شاخ جن پر بذرے بائے جاتے ہیں خاکچہ بردار مڑے اور لمبے ہوتے ہیں جس میں خاکچوں کی زنجیروں کے گول گچھے ہوتے ہیں (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۵۲). [خاکچہ + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

خاکدان (سک ک) امذ.
رک : خاک کے تحتی معنی نمبر ۳ نیز مراد خطۂ زمین. آپ جیسے صاحبِ کمال خاکدانِ ہند میں اب تک موجود ہیں. (۱۸۹۹ ، مکاتیبِ حالی ، ۳۰). [خاک + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---تیرہ کس صف (---ی مع ، فت ر) امذ.
مراد جسمِ انسان. جب اس خاکدانِ تیرہ کی عمارت گر پڑتی ہے تو اسکے ساتھ آسمانوں پر ہم اپنے لئے ابدی مکانات تعمیر کر لیتے ہیں. (۱۸۹۷ ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ۵۸۰). [خاکدان + تیرہ (رک)].

خاکدانی (سک ک) امث.
زمینی ، ارضی ، مراد انسان. جب تو خاکدانیوں کا رشتہ کٹنا چاہیے کہ اس لمحہ آسمانیوں سے جڑ گیا. (۱۹۰۹ ، تمدنِ اسلام ، ۶۸). [خاک + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت + ی ، لاحقۂ اسمیت].

---خاکروب (سک ک ، و مع) امذ.
بھنگی ، مہتر ، حلال خور. خاکروب : در ہند کناس را حلال خور نامند. (۱۵۹۳ ، آئینِ اکبری ، ۱ : ۱۰۷). یہاں تک کہ سائنس اور خاکروب تک لباس اور وردی سے ٹھیک اور درست ہوں گے. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۵). شمس آباد کے ایک خاکروب فیض بخش نے اپنی بیوی تین سوتیلے بچوں اور بھانجے کو قتل کرنے کے بعد لاشیں جلا دیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، ۲ جولائی ، ۱). [خاک + ف : روب ، رُفتن - جھاڑنا ، صاف کرنا].

خاکروبن/خاکروبہ (سک ک ، و مع ، فت ب) امث.
۱. خاکروب کا مونث. دوسرے دن خاکروبہ اپنے شوہر کے بدلے خدمت میں حاضر ہوئی. (۱۸۴۳ ، نتائج المعانی ، ۱۵۲). خاکروبن

نے کہیں گھر میں یہ سن کر پانی وہ جس گھر گئی اور تیجا کو کھانے کو دم بھر بیٹھی وہیں پہلے یہی خبر سنائی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۰). ۲. رک : **خاک کے تختی**.

گھر کو جھاڑو دے نہ شب کو اے پسر
خاک رو بہ بھی نہ رکھ تو زیرِ سر

(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض ، ۱۴). [خاک + روب (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

خاکریز (سک ک ، ی مج) امذ.
رک : **خاک انداز معنی نمبر ۲**. وحدت کے ہدف کوں ایسا مارے جو ہدف صاف ہو کر ہستی کے خاکریز میں نکث ایسا ہووے جو شعور بالکل نہ رہے. (۱۷۳۸ ، رسالہ معرفت ، ۳). قلعہ ایک کوہ پر واقع تھا ، وہ توپ ، منجنیق و خاکریز کے ذریعوں سے فتح نہیں ہو سکتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷۵۳). [خاک + ف : ریز ، ریختن - گرانا ، ڈالنا].

--- کرنا محاورہ : ف م.
۱. **مسدود کرنا ، اٹا دینا**. باپ کی موت نے شیشہ پتھر پر مارا عیال کا بوجھ پہاڑ ہو کر سر پر گرا ، جس نے آمد کے چشمے خاکریز کر دیے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۷۹). ۲. **زمین دوز کرنا ، گرا دینا**. خاکریز کر کے قلعہ کے نیچے نقب لگائی اور اس کے اوپر چوبی زینے لگائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۲۵).

خاکسار (سک ک) (الف) صف.
حقیر ، ناچیز ، عاجز (بندہ) ؛ خاک کی مانند.

عاجز و خاکسار ہوں تیرا   اے سجن کچھ علاج کر میرا

(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۰).

اگر چاہے ہے کچھ جا کر طلب کر خاکساروں سے
کہ خاکستر ہی کی چھاتی سے اکثر ہووے زر پیدا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۲۰).

قدم جس خاک پر پڑتا ہے تیرے خاکساروں کا
اگر اکسیر کے مولوں وہ ہاتھ آئے تو سستی ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۲). ان کو کچھ ایسا خاکسار اور فدوی بنا دیا تھا کہ تصوف کے تمام منازل جلد جلد طے ہونا شروع ہو گئے. (۱۹۳۹ ، نگارستان ، نیاز فتح پوری ، ۲۷۹).

بعد تسبیح و حمدِ ربِّ جلیل   اب کشا ہوں ہے خاکسار خلیل

(۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۲۷). (ب) امذ. **متکلم کسرِ نفسی سے اپنے آپ کو کہتا ہے.**

یہ محبت جو تمہارا ہے غلام خاکسار
بے طرح آتی ہے اس پر گردشِ لیل و نہار

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۸۹). خاکسار کو بھی اس سلسلۂ شاگردی کا فخر حاصل ہے. (۱۹۱۰ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۱۲۲). وہ لَس اس خاکسار ہی کو تو دی گئی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۷۶). [خاک + سار (رک)].

خاکساری (سک ک) امث.
عجز و انکسار ، فروتنی ، عاجزی.

خاکساری جس کوں سلطانی ہے اس عالم منیں
کاسۂ خاکی اسے جیوں چینی فغفور ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۸).

نہ کر اکسیر کی خواہش ہوائے خاکساری کر
جو مفلس ہے تو کیا اور سیم و زر ہوگا تو کیا ہوگا

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۳۳). آپ کی تواضع اور خاکساری کا یہ عالم دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ آپ پیغمبر ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۷۸). [خاک + سار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

خاکستان (کس ک ، سک س) امذ.
بنجر ، دھول کا خطۂ (مراد) ویرانہ. غرض یوں گلستان کو خاکستان اور شہروں کو بے خانماں بناتے ہوئے آگے چلے جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۳). [خاک + ف : ستان - جگہ ، لاحقۂ ظرفیت].

خاکستانی (کس ک ، سک س) امث.
منسوب بہ خاک ، خاکی؛ مٹی کا بنا. یہ بمبئی میں داؤد یہودی کا گھر تھا جہاں حسن نظامی کا خاکستانی پیکر جلوؤں کی دید کے لیے آنکھیں مانگ رہا تھا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۵). [خاک + ستان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خاکستر (کس ک ، سک س ، فت ت) امث.
۱. **جلی ہوئی چیز کی راکھ ، بھبوت.**

کچھ طلا میں کم نہیں ہے چہرۂ زردِ سراج
اس سبب نہیں ذوق اسے خاکستر اکسیر کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۰). وہ ہوائے گرم آتی ہے کہ سبکو جلا کر خاکستر بناتی ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۷۱). خاکستر برگ حب الآس ، خاکستر گلنار بطور سرمہ استعمال کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۵). ۲. **کڑھنے جلنے کا عمل**. وہ اپنی آگہی کی آگ میں جل جل کر خاکستر ہوتی رہتی ہیں. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۸). ۳. **نشان ، باقی ماندہ حصہ**. جابجا جلی ہوئی خاکستر اور چٹختی ہوئی سلیں کثرت سے پڑی ہیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳). سلطنت کی خاکستر کے نیچے نہایت ہی خوفناک جنگ نشو نما پا رہی ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین بونا پارٹ ، ۵ : ۳۳۳). [خاکستر - خاک + استر - بچھانا ، بکھیرنا].

--- پوش (--- و مج) صف.
درویش ، فقیر ، ولی.

پاک ہیں قاقم و سنجاب سے خاکستر پوش
خاکساروں کو نہیں زیبِ بدن کی خواہش

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۰). [خاکستر + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا ، ڈھکنا].

--- نشین (--- فت ن ، ی مج) امذ.
رک : خاک نشین.

اللہ اللہ تیرے خاکستر نشینوں کا دماغ
یہ بھی کچھ پروا نہیں کب فرش دیبا جل گیا
(۱۹۵۳ ، دیوان صفی جونپوری ، ۲۳). [خاکستر + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

---ہونا محاورہ.
جل کر راکھ ہو جانا ، جل جانا ، ختم ہو جانا. مکتبہ جامعہ بھی ... دلی کے مسلمانوں کی تہذیب کے ساتھ ساتھ جنون کی آگ میں جل کر خاکستر ہو گیا. (۱۹۷۵ ، خطبات محمود ، ۱۰۰).

خاکِستَری (کس ک ، سک س ، فت ت) صف.
۱. **خاکستر (رک) سے منسوب ، جس کا رنگ راکھ کی طرح ہو ، سُلیالا ، خاکی.** جنگلی قاز ہمیشہ خاکستری یا ہلکے سیاہ رنگ کا ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یارجنگ ، شکار ، ۱ : ۱۱۰). بیٹوں کی رنگت سفید یا خاکستری ہوتی ہے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۱۲). ۲. **وہ جس کی بنیاد خاک پر ہو ، (مراد) انسان.**
خاکستری کو کثرتِ جلوہ سے واسطہ
شمعیں ہوں لاکھ مقصدِ پروانہ ایک ہے
(۱۹۶۵ ، صبح الہام ، ۱۷۱). [خاکستر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پِدّا (---کس پ ، شد د) امذ.
مٹیالے رنگ کی ایک چھوٹی چڑیا ، خاکستری پدا ، پرانی نیا سوشی ایلس اسکائی لاطینی : Rrinia Socialis Sykes Asny Wren Warbler چھوٹے پرندوں میں خاکستری رنگ کی چڑیا. (پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۴۷). [خاکستری + پدا (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
(نفسیات) **اصلی رنگت کی تبدیلی سے دوسرا رنگ ظاہر ہونے کا عمل.** نزاہت کو بدل دیجیے تو رنگ کی کیفیت کا خاکستری پن متغیر ہو جائے گا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۱۳). [خاکستری + پن ، لاحقۂ اسمیت].

---جامَہ / لِباس (---فت م / کس ل) امذ.
خاک کے رنگ کا لباس ، خاکی رنگ کے کپڑے.
خاکستری لباس ہے سیلی گلے میں ہے
آزاد ہو فقیر ہوئی ہائے فاختہ
(۱۸۸۰ ، الماس درخشاں ، ۱۸۳).
کہتے ہیں خاکستری جامعہ دکھا کر گرد باد
موت نے وضع گدا و شہ کو یکساں کر دیا
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۹). [خاکستری + جامہ / لباس (رک)].

---مادَّہ (---شد د بفت) صف.
(نفسیات) **خاکی رنگ کا ایک مادہ جو جاندار کے جسم کا جزو خاص ہے نیز یہی مادہ دماغ میں بھی اپنی نفیس شکل میں موجود ہوتا ہے.** ہم خاکستری مادہ کے مکثرات کو ... مرکب تسلیم کرتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۳). [خاکستری + مادہ (رک)].

خاکَسی / خاکَشی (سک ک) امث / امذ ، سہ خاکسیر / خاکشیر.
۱. **ایک خود رو پودے کے سرخ بیج خشخاش کے دانوں کے برابر ہوتے ہیں اطبا دفع بخار کے لیے استعمال کرتے ہیں ، خوب کلاں.**
دور ہو یا رو تپ غم گر بجائے خاکسی
خاک کو کوچے یار چھڑ کو تم مری تپ پر
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۳). خاکشی دافع بخار ہونے کی وجہ سے بخاروں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۷۱). خاکسی ے ماشہ اضافہ کریں ... تیار ہونے کے بعد اوپر سے چھڑک کر پلا دیا کریں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجابیہ ، ۹۷). ۲. **سونا تولنے کا ایک وزن ، رتی ، گھونگچی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف : خاکستری ، خاکسی - خاکشی].

خاکَش بَدَہَن فقرہ.
اس کے منہ میں خاک ، کسی نے کوئی بری بات کہی تو اس کے متعلق کہتے ہیں ، اس کا ستیاناس ہو نیز رک : خاکم بدہن (جامع اللغات).

خاکَشُو (سک ک ، و مع) امذ.
نیاریا ، وہ شخص جو سناروں کی دوکان کی مٹی یا بعض مقامات پر دریا کے کنارے کی ریت کو دھو کر اس سے سونا نکالتا ہے ، وہ جو برتن بنانے کی مٹی تیار کرے ، خوب کلاں (جامع اللغات). [خاک + ف : شو ، شستن - دھونا].

خاکَم بَدَہان فقرہ.
رک : خاکم بدہن جو زیادہ مستعمل ہے. اگر ہم جیت گئے تو ہمارا شمار دنیا کی سب سے بڑی قوموں میں ہو گا لیکن اگر (خاکم بدہان) ہمیں شکست ہوئی تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جاپان صفحۂ ہستی سے مٹ گیا. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۵).

خاکَم بَدَہَن فقرہ.
میرے منھ میں مٹی (گستاخی یا بدشگونی کی بات کہنے کے موقع پر)
جرأت آموز مری تاب سخن ہے مجھ کو
شکوہ اللہ سے خاکم بدہن ہے مجھ کو
(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۷۷). تو کیا خاکم بدہن لاہور کی آکاس بیل مر کر ایک بوجھل لاش میں تبدیل ہو چکی ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۷۴).

---خاکَم بَر سَر فقرہ.
خود پر ملامت کرنا ، میرے سر پر خاک.
خاک میں مل کر یہ کہتا ہوں کہ خاکم بر سر
تیرے کوچے میں مجھے خاک بھی ہونا نہ ملا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۲).

خا کَم داج (فت ک) امث.
چلتی گاڑی کے پہیوں سے اڑتی ہوئی کیچڑ کی روک کے لیے پہیے کے دور کے اوپر لگی ہوئی آڑ ، کان ، کیچ روک (انگریزی میں اسے مڈگارڈ (Mud-guard) کہتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۱۳۰). [مقامی].

خا کَم دَرْ دَہن فقرہ.
رک : خا کم بدہن.

پھر عمل پیرا نہیں کیوں ملک اس ترکیب پر
تہنیت کیا اسکی ہے مفلوج خا کم در دہن

(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ۵۳).

خا کنائے (سک ک) امث.
۱. رک : خا ک کے تحتی الفاظ. قطعات زمین کے کیا نام ہیں؟ براعظم، جزیرہ ، جزیرہ نما ، خا کنائے ، راس. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۳). ناروے اور سوئیڈ اسکنڈی نیویا میں ، پرتگال اور اسپین قوم خا کنائے آئیبریا میں ... کی مثال سے بھی اسی افسانہ کو دوہرایا جا سکتا ہے. (۱۹۳۰ ، ہندوستان کا آئندہ کانسٹی ٹیوشن کیا ہونا چاہیے ، ۱۰۵). ۲. (احشائیات) **وہ چھوٹا حصّہ جو دو بڑے حصوں کو ملائے**. یہ لحمک غدے کی خاص جسامت بناتے ہیں اور مجری البول کے سامنے ایک بند کے ذریعہ سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں استھمس (خا کنائے) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ)، ۲۸۲).

خا کہ (فت ک) امذ ؛ اسم خاک.
۱. (i) **حد و خال وغیرہ کی نقل جو اصل سے مشابہ ہو ، تصویر کا ڈھانچا**.

اب دید کے قابل ہے ہمارا تن لاغر
باقی ہے نہ کھینچا گیا تصویر کا خا کہ

(۱۸۹۹ ، دیوان سخن ، ۳۵). اس تصویر کا خا کہ ذہن میں کیسے آیا اور کیوں سمایا. (۱۹۷۳ ، آوازدوست ، ۱۶۰). (ii) **عکس، چربہ**.

ہر گل کا ہر اک عارض گل رنگ ہے خاکا
کب نشو و نما کر سکے ہے آب و گل اتنا

(۱۹۲۷ ، عجب ، د (ق) ۹۱). پشاور ، کابل کا گویا خا کہ ہے اکثر لوگ بلند بالا ، تنومند ، سرخ و سفید اور قوی الجثہ ہوتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۹۳). اونی کپڑے مثلاً سویٹر وغیرہ دھونے سے پہلے میز پر پھیلا کر کاغذ پر ان کا خا کہ کھینچ لیں ... اس کے بعد کپڑے کو خاکے پر پھیلا کر اسکی شیپ (Shape) درست کر لیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائکلوپیڈیا ، ۴۹۳). ۲. **کسی عمارت وغیرہ کا کچا نقشہ** ان دونوں کے خاکے ایک ہی پیمانے پر کھینچے جائیں تو یہ فرق ایک ہی نظر میں محسوس ہو جائے گا. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۸۰). ۳. (i) **ڈول ، ڈھانچا**. اگرچہ ابھی اس کا محض خا کہ تیار ہوا ہے لیکن جو ضرورتیں اوپر بیان کی گئیں ان سب کی داغ بیل ڈال دی گئی ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۹۲). (ii) **تحریر کا ذہنی پس منظر**. الفاروق کے بعد اب کسی تصنیف کا خا کہ بن رہا ہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۴۳۲). ۴. **صورت حال ، کسی حقیقت کی مختصر کیفیت کا نقشہ ، منظر**. خیال نے مشاعرے کا ایک خا کہ پیش کر دیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۵). یہ تھا ان ... تصانیف کا ایک مختصر سا خا کہ جو تاریخ سے متعلق ہیں. (۱۹۷۵ ، خطبات محمود ، ۹۳). ۵. **مضحکہ ، تمسخر**. وہ زاہدوں پر پھبتیاں وہ واعظوں کا خا کہ ... غرض سب جوانی کی کیفیتیں سامنے ہو گئیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفرنامہ ہستی ، ۲ : ۹۳). ۶. (i) **سوانح حیات پر مبنی تحریر**. شخصیتوں کے خاکے جس طرح نمایاں ہوتے ہیں ... اس سے اس دور کے تہذیبی عوامل کا آسانی سے سراغ لگایا جا سکتا ہے. (۱۹۸۲ ، آج کا اردو ادب ، ۲۹۷). (ii) **تعارف ، حالات زندگی کا مختصر نقشہ**. وہائٹ ہاؤس کے پریس روم میں امریکی اخبار نویسوں کی معلومات کے لئے جونیجو کا تعارفی خا کہ ایک نوٹس بورڈ پر لگا دیا گیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱). ۷. **مختصر ڈراما یا ناٹک**. سب سے اچھا خا کہ حسینہ معین کا لکھا ہوا جگر تھا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۳ ، ۲ : ۲). ۸. **ایک قسم کی کشیدہ جالی یا ململ جس کو نقشے یا تصویر پر رکھ کر بنایا جائے نیز رک : خاکا معنی نمبر ۲**. (جامع اللغات). [خا ک + ہ ، لاحقۂ نسبت]

--- اُتارْنا محاورہ.
۱. **کچّا نقشہ بنانا ، حدود کے نشان ڈالنا**. پہلے ... عمارت کا خا کہ اتارو. (۱۹۲۳ ، لغات اردو ، ۳ : ۶۷). جس مقناطیسی دھات مثلاً لوہے وغیرہ کی ہِس مانندگی کے کنج کے خط کا خا کہ اتارنا ہو تو اس کا گول چھلا بنا لیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۰۰). ۲. (i) **کاغذ وغیرہ پر ہو بہو نقل اتارنا ، چربہ لینا**. کنجی کا خا کہ موم میں اتار اسی طرح کی دوسری بنوالی. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۲۹).

خا کہ اتارتا ہوں جو ان کے شباب کا
شرما رہا ہے پھول چمن میں گلاب کا

(۱۹۲۲ ، دیوان جگر (انتخار علی) ، ۱۷۹). (ii) **کسی تصویر یا نقش کے چربہ لینے کا ایک خاص طریقہ جس میں اصل تصویر یا نقش کے خد و خال کو سوئی کی نوک سے برابر برابر باریک چھید لیتے ہیں اور پھر اس کو کاغذ وغیرہ پر رکھ کر اوپر باریک خا ک کی پوٹلی پھیرتے ہیں جس سے خا ک کے ذرے سوراخوں میں سے چھن کر نیچے کی سطح پر اصل نقش کا ہو بہو عکس بنا دیتے ہیں** (ا پ و ، ۳ : ۱۷۲). ۳. **طرزِ زندگی ، نظام الاوقات**. روزانہ زندگی کا خا کہ اتارنا چاہو تو ان کی خوراک ، پوشش ... اور تفریح کے مشغلوں کو نہایت تفصیل سے بیان کرو. (۱۸۹۸ ، مضامین اسلیم ، ۱ : ۶۲). ۴. رک : **خا کہ اڑانا ، بدنام کرنا ، رسوا کرنا** (جامع اللغات).

--- اُڑانا محاورہ.
رک : خا کہ اتارنا معنی نمبر ۱.

دعویٰ مصوری کا اگر ہے تو اے جناب
اس خا کسار کا کوئی خا کہ اڑائیے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۵۲).

---اُٹھنا محاورہ.
خا کہ اٹھانا (رک) کا لازم.

عشق میں حد ناتواں ہوں مانی و بہزاد سے
اٹھ نہیں سکتا کبھو خاکا مری تصویر کا
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۰۸).

---اُڑانا محاورہ.
۱. **کسی کو رسوا کرنا ، بدنام کرنا ، ذلیل کرنا ، مضحکہ اڑانا ، ہنسی اڑانا.** کبھی ان کی نقل کی ، کبھی ان کا خا کہ اڑایا اور اس کے سوا ان کا کام ہی کیا تھا. (۱۸۸۳ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۶۳). ایک غزل میں میاں حسرت عطاء کا خا کہ اڑایا ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، افادات سلیم ، ۷۰). ۲. **کسی کی روش ، انداز یا طرز کو اس طرح بے تکلف اپنانا کہ اصل و نقل کا فرق محسوس نہ ہو ، کسی کے رنگ ڈھنگ ، وضع قطع وغیرہ کی نقل کرنا.**

گردش میں گرد باد جو کھینچے کچھ آپ کو
خاکا اڑائے خاک ہمارے غبار کی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۰). بعض کو یقین تھا کہ پہلے وزیروں سے لگا لگایا ہے ، ان کا خا کہ اڑایا ہے ، اب بادشاہ کی باری ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۵۵).

---اُڑنا محاورہ.
خا کہ اڑانا (رک) کا لازم ، ذلیل و رسوا ہونا ، ہنسی اُڑنا.

لطف ہے خاک زندگانی کا
اور یہ خا کہ اڑے جوانی کا
(۱۸۵۹ ، فسانۂ عشق ، ۲۱). پردہ کا خا کہ اڑنا ، قدرت پر لعن طعن ہوتی ، تمار کی نقل اڑتی. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱).

---بَنانا محاورہ.
رک : خا کہ اتارنا.

میں صورتِ نقش قدم و خاک بسر ہوں
بگڑا جو بنایا مری تصویر کا خا کہ
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(انجینیرنگ) شہری منصوبہ بندی کے لئے ابتدائی نقشہ کشی. سر کرسٹوفرین کی نگرانی میں شہر کی جو خا کہ بندی ہوئی وہ اصول صحت سے نسبۃً زیادہ مطابقت رکھتی ہے. (۱۹۷۰ ، مبادی صحیات ، ۳۶). [خا کہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَمانا محاورہ.
رسالے وغیرہ میں مضمون کی جگہ بنانا ، تدوین و ترتیب کرنا. زمانے کے لئے مضمون سامنے آیا اسکا خا کہ جمایا اور سو گئے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۷۴).

---جَمْنا محاورہ.
ذہن نشین ہونا ، روح میں اترا ہونا ، آنکھوں میں بسنا.

مرآۃ دل پہ کھنچتی نہ کیونکر تمہاری شکل
روزِ الست ہی سے تھا خا کہ جما ہوا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۳۰).

---چھڑْ کنا (--- کس چھ ، فت ڑ ، سک ک) ف م.
(ڈھلائی) ڈھلائی کے سانچے کے نقش پر راکھ چھڑکنا تا کہ اس کے جوڑ آپس میں چپک نہ سکیں (اپ و ، ۳ : ۲۳).

---ڈالنا محاورہ.
۱. **رک : خا کہ بنانا.** فکر کے قلم نے خا کہ ڈالا ہے اور استعارہ و تشبیہہ نے رنگ دیا ہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۹). ۲. **رک : خا کہ بندی.** دل دل کے خیال نئے ہیں عمارتیں نئے نئے نقشے کھینچ رہی ہیں رستے نئے نئے خاکے ڈال رہے ہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۳). ۳. **حملہ کرنا ، قتل و غارت کرنا.** ہنگامے پر خونریزی سے گلزار کا خا کہ ڈالا جائے. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۷۰۹).

---کَرْنا محاورہ.
رک : خا کہ بنانا.

اس کا خا کہ گرد محشر میں کیا نقاش عشق
رنگ مت پوچھو ہماری آہ کی تاثیر کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۰).
نہ زلف یار کا خا کہ بھی کر سکا مانی
ہر ایک بال میں کیا کیا نہ شاخسانہ ہوا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵).

---کَشی (---فت ک) امث.
وضاحت ، تشریح ، تعین. ہر جگہ انسانی زندگی کسی اعلیٰ فلسفۂ حیات پر قائم ہوتی ہے اور یہ فلسفۂ حیات اس کے اقدار کے مفہوم کا خا کہ کشی کرتا ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۷۶). [خا کہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کھینچنا محاورہ.
۱. **کسی چیز ، شخص ، کیفیت یا منظر وغیرہ کی تصویر الفاظ یا خطوط و نقوش کے ذریعے سے پیش کرنا.** پس یہ خا کہ انجمن کے خلوص عقیدت کا ... الفاظ کے ذریعے سے کھینچ کر آپ کی نذر کیا جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱۳). مستقبل کا نقشہ فراست ایمانی کی راہ سے خوب دیکھ چکے تھے ، ایک بڑی نظم میں پورا خا کہ کھینچ گئے ہیں. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۵۸). ۲. **تمسخر اڑانا ، ہجو کے انداز میں بیان کرنا.** آزاد کا قلم نواب زادوں کی بے فکری اور عیش پسندی کا خا کہ کھینچنے میں مشاق ہے. (۱۹۱۵ ، مضامین چکبست ، ۲۰۳). ۳. **نقل اتارنا.** کان مصوری کا کام بھی کرتے ہیں آواز میں صورت کا خا کہ کھینچ لیتے ہیں (۱۹۲۸ ، باقر علی داستان گو ، کانا باتی ، ۷۱).

---نِگار (--- کس ن) صف.
خا کہ لکھنے والا ، مرقع نگار. مرزا فرحت اللہ بیگ اردو کے پہلے خا کہ نگار ہیں ، نذیر احمد کی کہانی ، پھول والوں کی سیر اور دلی کا

یادگار مشاعرہ ان کے خوبصورت خاکے ہیں۔ (۱۹۷۶ ، اصناف ادب ، ۳۷۱)۔ [خاکہ + ف : نگار ، نگارشتن ـ لکھنا]۔

---نگاری (---کس ن) امث۔
خاکہ نگار (رک) کا اسم کیفیت و خاکہ بنانے یا لکھنے کا کام۔ شر بعہ خیال میں ... خاکہ نگاری کا رنگ گہرا تھا۔ (۱۹۸۵ ، بزم خوش نفسان ، ۸)۔ [خاکہ + نگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نویسی (---فت ن ، ی مع) صف۔
رک : خاکہ نگاری۔ خاکہ نویسی ہمارے ادب میں اب ایک محترم اور اہم صنف بن گئی ہے۔ (۱۹۶۳ ، جدید ادب کے دو تنقیدی جائزے ، ۷۰۱)۔ [خاکہ + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

خاکی صف۔
۱. خاک سے منسوب ، مٹی کا ، مٹی سے بنا ہوا ، جس کے اجزائے ترکیبی میں مٹی شامل ہو؛ (مجازاً) انسان۔ پس فکر کن کہ روح قدیم اول آدم کا خاکی برقا مرتب کیا۔ (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱)۔

نوازیا ہل میں توں افلا کیاں کوں
کیا بھر کر مشرف خاکیاں کوں
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶)۔

جائے تو یہی جو ہے ہو خاکی
خاک میں اچھے کہاں سوں پاکی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵)۔ یعنی مینہہ مطلق نہ برسا ، فریاد خاکیوں کی آسمان پر پہنچی۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۰۷)۔ ابے او کثیف خاکی حضرت سلیمان کی قسم خاک میں ملادوں گی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۳۷)۔ وہ ہمیشہ اس بات کا اعلانیہ ثبوت دیگا ... جو یہ چاہتا ہے کہ انسان کی دماغی قوت اس پست خاکی زندگی تک محدود رہ جائے۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۹)۔

کچھ اور ہی تیور رکھتی ہے ہم خاکیوں کی یہ کھانی جبیں
جو عالم قدسیوں پر بھی نہیں وہ آدم خاک نشیں پر ہے
(۱۹۳۲ ، نخلستان ، ۱۵۷)۔ **۲. مٹی کی خاصیت رکھنے والا۔** ان ادویہ کو ... موافق مزاج اس بشر کے مقرر کیا آتشی ، آبی ، بادی ، خاکی۔ (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۱)۔ **۳. مٹی کے رنگ کا ، مٹیالا۔** آنحضرت نے ... ایک خاکی رنگ کی بھیڑ ذبح کی تھی۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۸۰)۔ **۴. (مجازاً) دنیاوی ، مادی (روحانی کی ضد)۔** وہ ہمیشہ ... یہ چاہتا ہے کہ انسان کی دماغی قوت اس پست خاکی زندگی تک محدود رہ جائے۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۹)۔ **۵. پنجابی فوج کے وہ سپاہی جن کو ۱۸۵۷ع کے غدر میں خاکی وردی ملی تھی۔** اب اہل دہلی ہندو ہیں یا اہل حرفہ ہیں یا خاکی ہیں۔ (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۲۹۹)۔ ہزاروں کو خاکی لے گئے ، ہزاروں بدمعاشوں نے خراب کیں۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۵)۔ خاکیوں کی پیش آتی ہے۔ (۱۹۷۹ ، بستی ، ۱۰۹)۔ **۶. وہ قطعہ اراضی جسکی** کاشت کا دارومدار بارش پر ہو اور وہاں آب پاشی کا ذریعہ نہ ہو۔ جس زمین میں تالاب وغیرہ سے پانی نہیں پہنچ سکتا اور کھیتی اس کی فقط بارش پر موقوف ہے اس کو بارانی اور خاکی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۱)۔ **۷. برج خاکی جس کا غالب عنصر خاک ہے نیز رک : برج خاکی جلد اول۔**

آبیار گلشن راحت ہوئے آبی بروج
اور خاکی بانی دولت سرائے جاوداں
(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۳۰)۔ [خاک + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---انڈا (---فت ا ، سک ن) (الف) امذ۔
وہ انڈا جو مرغی بغیر جفتی کے دے ایسے انڈے سے بچہ نہیں نکلتا۔

کھر کرے کی جسم بے جاں میں ہوائے کوئے دوست
خاکی انڈا طائر سدرہ کا گھر ہونے کو ہے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۳۸)۔

احسان نہ لیا مرغ کا دے داد حیا کی
انڈا تری مرغی نے دیا رات کو خاکی
(۱۹۲۴ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۵)۔ (ب) صف مذ۔ **حرامی ، حرام کا ، ناجائز۔** یہ مرد نہوتے ... یہ نکٹی عورتیں نہ نجتی عورتیں ، کیا خاکی انڈے دیتیں۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۶۳)۔ [خاکی + انڈا (رک)]۔

---انڈا ہے فقرہ۔
کم اصل ، بے بنیاد نسب کا کمتر ہے (محاورات ہند ، ۹۳)۔

---انڈوں میں بچے نہیں ہوتے کہاوت۔
کمینے سے فائدے کی امید نہیں ہوتی (جامع اللغات)۔

---آلہ (---مد ا ، فت ل) امذ۔
خوشبو یا بدبو کا حسی آلہ۔ رنگ روشنی کی خصوصیت ہے اور اس سے حسی آلے یعنی آنکھ کا وجود ثابت ہے جو رنگ کی آگاہی کے لیے ہے اسی طرح خاکی آلہ (بو کا حسی آلہ) ... ثابت کیے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۱)۔ [خاکی + آلہ (رک)]۔

---بازار امذ۔
خاک کا بازار ، مراد : دنیا۔ میں ابھی نوجوان ناتجربہ کار صبح ولادت کا منہ نہار۔ خاکی بازار کا دوالیہ معاملات دنیا کے خواب خیال سے خبر تک نہیں۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲۳)۔ [خاکی + بازار (رک)]۔

---بنیان (---ضم ب ، سک ن) صف۔
جس کی بنیاد خاک سے ہو ، مراد : انسان۔ انسان خاکی بنیان کو ایک قطرۂ ناپاک سے لباس عناصر کا پہنا کر اشرف المخلوقات بنایا۔ (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۲۵)۔ [خاکی + بنیان (رک)]۔

---تیر (---ی مع) امذ۔
چھوٹے پیکاں کا تیر۔

اگر تیر آئے کا خاکی کوئی تو بادی بناؤں گا اس کو پری
(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۳۰)۔ [خاکی + تیر (رک)]۔

---ریچھ (---ی مع) امذ.
ریچھ کی ایک قسم جو کہ ریچھ کی برادری میں سب سے بڑا اور خوفناک ہوتا ہے ، اس کی لمبائی اکثر تین گز اور وزن ۲۰۰ ، ۲۱ من تک پایا گیا ہے ... یہ ہرنوں کو مار کر کھا جاتا ہے اور جنگلی پھل اور گریاں بھی اس کی غذا ہیں (جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۲۵۸). [خاکی + ریچھ (رک)].

---سُوراخ (---و مع) امذ.
(ارضیات) ان سوراخوں کی شکل پیلن کے مشابہ ہوتی ہے ان سوراخوں کو پیلن نما سوراخ یا خاکی سوراخ کہا جاتا ہے (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۵۹). [خاکی + سوراخ (رک)].

---کَیمْبِل (---ی لین ، سکم ، کسر ب) امث ؛ امذ.
بطخ کی ایک قسم جو سال میں ۳۰۰ انڈے دیتی ہے اس نسل کے مادہ پرندوں کے سر اور گردن پیتل کے رنگ کے اور باقی پر خاکی رنگ کے ہوتے ہیں. خاکی کیمبل کے انڈوں پر جو تجربات ہوئے ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ وزن کے لحاظ سے انڈوں میں ۶ حصے سفیدی ، ۳ حصے زردی اور ایک حصہ خول ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، جدید مرغبانی ، ۱۲۶). [خاکی + کیمبل (بطخ کی ایک نسل)].

---نژاد (---کس ن) صف.
خاک سے پیدا ہونے والا ، خاک سے نسبت رکھنے والا. اس مشت خاک کا عجز یہ پسند آیا کہ سزاوار رحمت ہوا فرشتوں کو رشک آیا خاکی نژاد فرمانبردار قدسیوں کا مسجود ہوا. (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۲). [خاکی + ف : نژاد = اصل].

---نِہاد (---کس ن) صف.
خلیق ، خاکسار ، متواضع.

عدم مقصداں ہور رہیا جگ ہو باک
گئے ہو کے خاکی نہاداں نے خاک

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۹۵). [خاکی + ف : نہاد = سرشت ، طبیعت].

---ہلال (---کس ہ) امذ.
(حیوانات) حیوانیہ کے بیضہ میں داخل ہونے کی وجہ سے بیضہ کے خلیہ مایہ میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں حیوانیہ کے داخل ہونے کی جگہ کی مخالف سمت میں کچھ سطحی لون بیضہ کی اندرونی جانب چلا آتا ہے جس کی وجہ سے سطح پر خاکی رنگ کا ایک ہلالی حصہ نمایاں ہو جاتا ہے جسے خاکی ہلال کہتے ہیں (معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۵۹). [خاکی + ہلال (رک)].

خاکیات (کسر ک) امث ، ج.
علم خاک سطح ارضی ، وہ مٹی کی تہہ جو زمین کی سطح پر پڑی رہتی ہے اور جس کی موٹائی ایک نہایت باریک تہہ سے لیکر کئی فٹوں تک ہوتی ہے ، سطحی مٹی ، زرعی مٹی یا کاشتی مٹی. ایسا علم جو اس کا مطالعہ کرتا ہے علم خاکیات کہلاتا ہے...... (۱۹۲۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۹). [خاکی + ات ، لاحقۂ جمع].

خاگِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ ؛ ـــ خاگینا.
کتری ہوئی پیاز میں انڈے اور نمک مرچ ملا کر قیمے کی طرح پکایا ہوا ایک سالن.

نہ دمڑی جوڑ خاگینا پکایا		کہ ہے مرغی کا کام انڈے کو سینا

(۱۷۳۱ ، شاہ کرناٹکی ، د ، ۳۲۶). اصل نوین متفرق غذاؤں کی ترکیب کے بیان میں خاگینہ بیضۂ مرغ کا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۰). اگر کھانا بھی کھا کر نہیں آئے تو اتنی رات گئے اب کیا ہو گا خاگینہ بن سکتا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۷۶). انڈے کا خاگینہ کھلانے کا بڑا شوق تھا. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۰۲). [ف : خاگ = انڈا ؛ ف : خایہ + گین = بھرا ہوا + ہ ، لاحقۂ کیفیت].

خال (۱) امذ.
ماں کا بھائی ، ماموں ، خالو (خالہ کا شوہر).

ہوا والدہ کا مگر انتقال		اسے پرورش کرتے ہیں عم و خال

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۹۳). میرے عم و خال آپ پر فدا ہوں خدا کی قسم اگر آپ ہلاک ہو گئے تو آپ کے بعد ہم لوگ غلام بنالیے جائیں گے (۱۹۶۵ ، خلافت بنوامیہ ، ۱ : ۱۰۳). [ع : (خ ی ل)].

خال (۲) امذ.
۱. (أ) وہ قدرتی سیاہ نقطہ جو چہرے یا جسم کے کسی حصے پر ہوتا ہے ، تل.

تجھ خال ہے رخسار میں یا ہے بھنور (بھنوں) گلزار میں
یا مصر کے بازار میں زنگی کھڑا زنگبار کا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۰).

دیتے ہیں خو بروہاں سب کے نین میں جلوے
یکھ خال نقطہ نسخ ہر کرتا لبے حوادث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۲).

کنج لب پر اس کے تھا زیبندہ خال
تھے دراز اس مو کمر کے سر کے بال

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۵).

دیکھ وہ خال گال پر سامی		خوب ہے اتفاق خالوں میں

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (سامی) ، ۲۲۶).

جم گئی ہے آنکھ کی پتلی کسی مشتاق کی
میں نہ مانوں گا کہ عارض پر تمہارے خال ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۰).

خوش چشم و خوش اطوار و خوش آواز و خوش اندام
اک خال پہ قربان سمرقند و بخارا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۳). (أأ) کاجل کا وہ تل جیسا نشان جو خوبصورتی کے لیے چہرے پر لگاتے ہیں یا دفع نظر بد کے لیے کم سن بچوں کے چہرے پر لگایا جاتا ہے.

بنایا خال کاجل سے ذقن پر
عجب جوبن تھا اس رشک چمن پر

(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶۲).

(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۹۹).

نہیں رخسار پر اس مہ جبیں کے خال کاجل کا
خدا جانے کہ یہ کس تیرہ بختوں کا ستارا ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۲). (iii) **وہ داغ جو پرندوں یا جانوروں کے جسم پر ہوتے ہیں ، چتی.**

اور جو آ جائے اس کے تن پر خال
ہوویں مفرد خطوط یا ہوں چال

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۹).

ہے نازاں اگر اپنے خالوں پہ چیتا
تو مغرور ہے اپنے سینگوں پہ ارنا

(۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۶۸). ۲. **دو رنگا کبوتر جس کے بازو کے پر سرخ اور باقی سفید ہوتے ہیں.**

سبزا ہے ، اور گیا گھرے تنبولیے ، پان لال
کچھ اگرئی ، اور سرمئی ، اور عنبری ، اور خال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). کبوتر ایک ایسا جانور ... ہے کہ جو اسے دیکھتا ہے خوش ہوتا ہے ... جس ان میں سے شیرازی اور خال پسند ہوئے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۲۲). ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے ... ہر رنگ کا خال ہر رنگ کا ... شیرازی گولے. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ساقی ، جولائی ، ۳۰). [ف : ع].

---جو (حد سے) بڑھا ، منہ چڑھا کہاوت.
اپنی حد سے متجاوز چیز بری معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات).

---خال صف.
۱. **بہت کم ، کوئی کوئی.**

ولی شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰).

خال خال اس زمانے میں ہو گا
اے ظفر کوئی نکتہ داں باقی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۱۹). ان دونوں رسالوں میں کھجور کے متعلق خال خال مضامین بھی نظر آتے ہیں. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۸). صاف سنسان سڑکوں پر ٹریفک خال خال تھا. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۲۷۵). ۲. **کبھی کبھی ، اکا دکا.**

رہ گیا تیرے مکھڑے پر باقی
اب سکھی خال خال بوسہ کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱). وسطی صوبوں میں مسلمان خال خال پائے جاتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۱). یونانی و لاطینی الفاظ ترجموں میں خال خال اب بھی موجود ہیں. (۱۹۰۰ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۳۹). بچے کلاس یا خال خال دفاتر اور اوپر حسن فروشوں کے بالا خانے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۰۹). ۳. **شاذ و نادر ، کبھی کبھار.**

رواج سکہ ہے آرائش نشاط کا اب
بتوں کی چال کو دیکھیے ہے خال خال گرہ

(۱۸۰۹ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۹۹).

اغیار لاکھوں شہر میں ہیں اور یار شاذ
یا حسن خال خال ہیں اور ہیں نگار شاذ

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۶۱). رابعہ ... اپنے وقت کی ایک ایسی عالم و فاضل شاعرہ تھی جس کی مثالیں تاریخ میں خال خال ملتی ہیں. (۱۹۶۱ ، تحقیق و تنقید ، ۱۰۲). [خال + خال (رک)].

---دار / خالدار (---/سک ل) صف.
جس پر خال ہوں. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... خالدار ... بیازی بانچو وغیرہ. (۱۸۷۴ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [خال + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---وخد (---و مج ، فت خ) امذ.
رک : خد و خال.

شعلہ سے کھنچ کے آتی ہے جو اب تنی شبیہ
حضرت کے خوب اس میں نمایاں ہیں خال و خد

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۶۵).

مجھے اب صنداوگی سے کام ہے مجھے خال و خد کی خبر نہیں
تو پھر اس فریب سے فائدہ یہ نقاب اب تو اتار دو

(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۹۰). [خال + و (عطف) + خد (رک)].

---و خط (---و مج ، فت خ) امذ.
رک : خط و خال.

تصحیحہ کیسا ہوش میں آ کے خود غلط نہ تھا
زخمی تھے منہ کہیں اثر خال و خط نہ تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۷).

علم اگر یہ ہے کہ انسان راز ہستی جان لے
دل کے آئینہ میں اپنے خال و خط پہچان لے

(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۵۸). [خال + و (عطف) + خط (رک)].

خالا امث (قدیم).
رک : خالہ.
نہ دادی بھی لٹی جھانی مجے نہ نانی نہ خالا کیوں کیا تجے
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۳۳)).

کیوں چھوڑ کے اوسکو اس میں مصروف ہوا
دنیا کچھ آخرت ہے خالا تیری

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۰).

سنائیں کیوں نہ خوشی اس کی خالا صاحب بھی
کہ بھانجی کی ہوئی آج ہر بہار گرہ

(۱۸۸۸ ، دیوانِ شور ، ۲۳۷). دوسری بھپڑ دلالا ، لال بجھکڑ کی خالا بڑی بولنے والی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۸).

خالائی صف.
رک : خالہ زاد. جب آگے بڑھا تو دو جوان ملے یحیٰی و عیسیٰ اور یہ دونوں خالائی بھائی ہیں. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ، ۲ : ۶۹). [خالا + ئی ، لاحقۂ صفت].

خالد (کس ل) صف (ج : خالدان).
ہمیشہ رہنے والا ، سدا رہنے والا جزیرے کہ خالدان کے ہیں

اون کے طول کا ذکر ... کیا (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۷)۔ نظم خالد ہے ، باقی رہنے والی ہے۔ (۱۹۷۲ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۱ : ۹۳)۔ [ع].

خالِدَہ (کس ل ، فت د) صف مث.
خالد (رک) سے منسوب یا متعلق. وہ جذبہ (صداقت عاطفہ) گہرا ہو اور ادب کو قیمت خالدہ عطا کرے۔ (۱۹۷۲ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۱ : ۹۸)۔ [خالد + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خالِدِینَ فِیھا اَبَداً فقرہ.
آیت قرآنی بطور فقرہ اردو میں مستعمل (اسی میں ہمیشہ رہیں گے)۔ بوڑھا لائنز کے کوارٹر نے خالدین فیہا ابدا کا یقین دلایا. (۱۹۵۶ء ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۸۵)۔

خال سے لگانا محاورہ.
رک : خالصے لگانا. رئیس تھے رئیسانہ ٹھاٹھ سے گزار گئے سب کچھ خال سے لگا دیا. (۱۹۳۰ء ، ہم اور وہ ، ۴۷)۔

خال سے لگنا محاورہ.
خال سے لگانا (رک) کا لازم. جلال الدولہ کا کل اثاثہ بہ سبب قلت مداخل و کثرت مصارف صرف چھ سال کے عرصے میں خال سے لگ گیا. (۱۹۵۶ء ، بیگمات اودھ ، ۵۶)۔

خالِص (کس ل). (الف) صف.
۱. (أ) جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو ، کھرا ، بے میل.
زر خالص اوپر کر سکتا تو جزا میں پاوے اس محنت کا لہنا
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا (دیباچہ) ، ۱۳)۔ ایک بلند مقام میں خالص تانبے کی تصویر بنی ہوئی نصب ہے۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۹)۔ ختم ہونے والے مالی سال کے دوران ۱۲ کروڑ روپے کا خالص منافع ہوا ہے۔ (۱۹۸۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جنوری ، ۱۰)۔ (أأ) **خصوصیت لئے ہوئے.** اس (جمیل ملک) کا بات کرنے کا انداز خالص اپنا ہے۔ (۱۹۷۵ء ، پردۂ سخن ، ۱۵)۔ (أأأ) **اصلاً (مقام یا خاندان کے اعتبار سے)**. اگرچہ وہ خالص دہلوی تھے اور دلی کے پرستار مگر ان میں صوبے دارانہ تعصب نام کو نہ تھا. (۱۹۸۳ء ، نایاب ہیں ہم ، ۲۲)۔ ۲. پاک و صاف (لوث دنیاوی یا اغراض ذاتی سے).

کفر کوں توڑ دل سوں دل میں رکھ کر نیت خالص
ہوا ہے رام بن حسرت سوں جا لچھمن سو رام اس کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰)۔
قوت خالص پیشتر انسان ہے قوت بیجا شرکت شیطان ہے
(۱۷۹۱ء ، ریاض العارفین ، ۲۳)۔ اور ہاتھوں کو مارے خاک خالص پر اور پیشانی پر جگہ اوگنے بالوں سے۔ (۱۸۳۵ء ، فلاح الایمان ، ۲۰)۔ اہل فارس جو زیادہ تر مہذب و شائستہ تھے ، ان کا عقیدہ بھی صاف اور خالص ہو گیا. (۱۹۱۲ء ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۸۹)۔ ۳. **مخلص ، بے غرض ، بے لوث ، پُرخلوص.**
جب ہوا جل کر جگر سب کیمیا نقد خالص عشق کا حاصل ہوا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۲)۔ آپ ان کی خالص محبت کو کبھی نہیں بھولے۔ (۱۸۸۷ء ، خیابان آفرینش ، ۳۵)۔ خدا ایمان والوں کو پاک اور خالص کرے۔ (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۷۷۰)۔ (ب) م ف. **محض ، صرف.** خانہ داری کا انتظام جس دلی نیکی اور خالص ایمان داری سے وہ کرتی ہیں ، بیان سے باہر ہے۔ (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۷۴)۔ خالص واقعیت پسندی سے انہوں نے اپنے تجربے اور معلومات میں ایک جان ڈال دی۔ (۱۹۳۱ء ، بیاری وبین (ترجمہ) ، ۲)۔ اف : کرنا ، ہونا. [ع : (خ ل ص)].

ـــــ الْاِخْلاص (ـــــ ضم ص ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک خ) صف.
اپنے خلوص میں بے لوث و بے غرض ، محب صادق. مولوی غلام غوث خان بے خبر میر منشی لفٹنٹ گورنر مخلص خالص الاخلاص ہیں۔ (۱۸۶۳ء ، خطوط غالب ، ۴۵۳)۔ [خالص + رک : ال (۱) + اخلاص (رک)].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
خالص (رک) کا اسم کیفیت ، خالص ہونے کی حالت. اشرفی جو وزن میں پوری ہے ، اس کے کھوٹے پن اور خالص پن کی نسبت بیان کرو۔ (۱۸۳۸ء ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۵۵)۔ سُر کا یہ خالص پن ہی دو شالے کی جان ہے۔ (۱۹۶۷ء ، آواز ، ۵۰۶)۔ [خالص + پن ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ جَنگَل (ـــــ فت ج ، مغ ، فت گ) امذ.
(جنگلات) **ایسا جنگل جس میں ایک ہی قسم کے درخت ہوں.** خالص جنگل وہ ہے جس میں قریب قریب کل درخت ایک ہی قسم کے ہوں۔ (۱۹۰۲ء ، علم الصحرا ، ۵)۔ [خالص + جنگل (رک)].

ـــــ حِسِّیَّت (ـــــ کس ح ، شد س بکس ، شد ی بفت) امث.
(نفسیات) **لمس کرنے یا چھو کر معلوم کرنے کا عمل** خالص حسیت ایک تجربہ سے کچھ زیادہ ہے۔ (۱۹۳۱ء ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۵۰۹)۔ [خالص + حسیت (رک)].

ـــــ رَنگ (ـــــ فت ر ، مغ) امذ.
وہ رنگ جو مرکب نہ ہو بلکہ قائم بالذات ہو وہ خود کسی رنگ سے نہ بنے اور اس سے دوسرے رنگ بنائے جائیں اس طرح کے تین رنگ سرخ ، نیلا اور زرد خالص یا اصلی رنگ کہلاتے ہیں باقی تمام رنگ مرکب ہیں اور انہی رنگوں سے تیار کئے جاتے ہیں (اپ و ، ۲ : ۴۰)۔ [خالص + رنگ (رک)].

ـــــ عَلامات (ـــــ فت ع) امث.
(کتب خانہ) **ایک ہی قسم کے علامات یعنی اعداد یا حروف جو درجہ بندی کے ضابطہ میں ہر مضمون کے لئے مقرر ہوتی ہیں.** ڈیوی کے اعشاری ضابطے کی مقبولیت کا سبب بھی یہی خالص علامات ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، نظام کتب خانہ ، ۳۴۴)۔ [خالص + علامات (رک)].

---فَصْل (---فت ف ، سک ص) امث.
(تعمیرات) **پل یا دوسری عمارتوں کی تعمیر میں ایک خاص دوری رکھنے کا پیمانہ.** خالص فصل ستونوں کے مرکزوں کا فاصلہ ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۳۱). [خالص + فصل (رک)].

---کاشْت (---سک ش) امث.
(سائنس) **فطرتی طور پر ملواں حالت میں پائے جانے والے خرد نامیوں کو فعلیاتی اور دیگر خصوصی تحقیق کے لئے ، فطروں ، نخز حیویوں اور خلیوں کی علیحدہ کشت بنائی جاتی ہے.** جراثیم جن کا مزید مطالعہ منظور ہو ان کو علحدہ کر کے آگر کے ڈھلواں نلکی پر لگایا جاتا ہے اور ... اس طریقے سے جراثیم کی خالص کاشت حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۳). [خالص + کاشت (رک)].

---کَرْنا ف م.
سونے یا کسی قیمتی دھات کو بے میل کرنا ، صاف کرنا. میل کے سونے کو اس طرح خالص کرتے ہیں کہ سونے کے کاغذ کی طرح باریک ورق کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۸).

---کِشْت (---کس ک ، سک ش) امث.
(حیاتیات) **وہ غذائی واسطہ جس میں صرف ایک ہی نوع کے خرد نامیے نمو پا رہے ہوں.** تجربہ گہ کی اکثر تحقیقاتیں خالص کشت پر ہی کی جاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۱۹). [خالص + کشت (رک)].

---گُھماؤ (---ضم گھ ، و مج) امذ.
(طبیعیات) کسی آن میں خالص گھماؤ کا **ایک محور ہمیشہ موجود ہوتا ہے یعنی جسم کو ایک محل سے دوسرے محل میں کسی نقطہ کے گرد حرکت انتقالی کے بغیر محض گھماؤ سے منتقل** کرسکتے ہیں (ذرہ اور استوار اجسام کا علم حرکت ، ۳۳۸). [خالص + گھماؤ (رک)].

---لَکیر (---فت ل ، ی مع) امث.
(اصطلاح علم سائنس) **مینڈل کے اصول کے مطابق بیج کے اوپر پائی جانے والی وہ حد جس کے آگے مزید انتخاب کوئی اثر نہ ڈال سکے.** ہمارا مادہ ہمجنس ... اپنی اقسام کا ایک آمیزہ ہے جن میں سے ہر ایک کے اوسط وزن کو ماحول کے متغیر حالات بدلتے رہتے ہیں ان میں سے ہر ایک قسم کو خالص لکیر کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت (ترجمہ) ، ۲۰۰). [خالص + لکیر (رک)].

---لوہا (---و مع) امذ.
یہ لوہے کی خالص شکل ہے پگ آئرن کو ابال کر ساری کثافتوں کو دور کیا جاتا ہے یہ لوہا ریشہ دار اور نرم ہوتا ہے. اس میں تکسکل نہیں ہوتی. خالص لوہا اور اسٹیل غرض ہر ایک سلیکان ... کسی نہ کسی مقدار میں ضرور شامل ہوتے ہیں. (۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۳۰). [خالص + لوہا (رک)].

---نِیَّت (---کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
پاک طینت ، صاف دل ، صاف نیت. میں چاہتا ہوں کہ ... شہادت کی تمنا بہت پاک دل اور خالص نیت سے کی جائے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۱).

تعصّب سے مبرّا شورش و شر کو حسد سمجھا
خداداد آپکی خالص نیت پاکیزہ طینت ہے
(۱۹۳۰ ، دیوان امداد (ق) ، ۲۰). [خالص + نیّت (رک)].

خالِصاً (---کس ل ، تن ا بفت) م ف.
رک : **خالص (صفت) سے منسوب یا متعلق.** جو بندہ مسلمان خالصاً لِلّٰہ نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے ... درخت سے پتے. (۱۸۵۶ ، محاسن العمل الافضل ، ۵). جو کوئی دل کے وسوسوں کو دور کر کے خالصاً خدا کے واسطے مراقبہ کرتا ہے حق تعالٰی اس کی حرکات ظاہر کو بزرگ کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۵۹). دراصل ذات الٰہیہ کی نفی و اثبات کا مسئلہ کلام و الٰہیات یا خالصاً مذہبی نقطۂ نظر سے اصول و عقائد کا مسئلہ نہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۷۳). [خالص + ع : ا ، لاحقۂ تمیز].

---لِلّٰہ (---کس ل ، شد ل بفت) صف ؛ م ف.
محض اللہ کی خوشنودی کے لیے ، اللہ کے واسطے بغیر کسی مادی غرض کے. خالصاللہ ، فلک ظرف اور آفتاب مظروف ہے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۳۵۰). جب ایسا توکل کسی دعا کرنے والے کو خدا پر ہو گا تب اس کی دعا سچی اور خالصاً للّٰہ ہو گی. (۱۸۹۵ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۱۳).

خالصاً للّٰہ ہے نیت جب اس کی بادشاہ
پانیگی بیحد جزا حق سے نہ کیونکر انجمن
(۱۹۱۳ ، گلزار بادشاہ ، ۱۱۰). [خالصاً + ع : ل - لیے + اللّٰہ (رک)].

---لِوَجْہِ اللّٰہ (---کس ل ، فت و ، سک ج ، کس ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) صف ؛ م ف.
رک : **خالصاً للّٰہ.** صحابہ صرف خالصاً لوجہ اللّٰہ احادیث کی روایت کرتے تھے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۰).

فریب نفس میں آ کر نہ آدمی ہو تباہ
جو آرزو ہو وہ ہو خالصاً لوجہ اللّٰہ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۸۲). [خالصاً + ع : ل - لیے + وجہ (رک) + اللّٰہ (رک)].

خالِصانَہ (کس ل ، فت ن) ف م (قدیم).
مخلصانہ ، خلوص سے.

بحری نہ دل یہ دھرتوں علیق کی اشتیاق
کر خالصانہ خاص کوں ہور عام کوں سلام
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۵). [خالص + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

خالِصاً / خالِصَةً (کس ل ، فت ص / تن ت بفت) م ف.
رک : **خالصاً**. ان مجاہدوں کو جو خالصۃ الدین اللہ لڑنے کو گھر سے نکلے تھے ، سب سے زیادہ فکر ... سامان دولت اور گراں بہا مال غنیمت کی حفاظت کی رہا کرتی. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۳۸). ان میں وقت کی کوئی قید نہیں اور خالصۃً حال سے تعلق رکھتی ہیں. (۱۹۳۱ ، خطبات اقبال ، ۷۷). یہ وہ مقام ہے جہاں بندوں کو یکسو ہو کر خالصاً اللہ کی بندگی کا سبق دیا گیا ہے. (۱۹۷۲ ، میاں کی اتریا تلے ، ۶۰). [خالصۃ + ع : ا ، لاحقۂ تمیز].

ــــ لِوَجْہِ اللّٰہ (ــــ کس ل ، فت و ، سک ج ، کس ہ ، ضم ۱ ، سک ل ، شد ل بفت) م ف.
رک : **خالصاً لِوَجْہِ اللّٰہ**. ان کی امداد خالصۃً لوجہہ اللہ بے شائبۂ غرض تھی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۹۰).

خالِصْتان (کس ل ، سک ص) امذ.
سکھوں کا دیرینہ مطالبہ کہ ہندوستانی پنجاب میں سکھ اکثریت والے علاقوں میں خالصتان کی (پنجاب) ریاست بنائی جائے ، جہاں صرف سکھوں کی حکومت ہو اب اس علاقے کو خالصتان بنانا تمہارا کام ہے اور اسے تمہاری کرپانیں ہی خالصتان بنا سکتی ہیں. (۱۹۷۹ ، خاک و خون ، ۳۷۲). انہوں نے ... خالصتان ... کے نعرے لگائے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ جنوری ، ۱). [خالصہ (بحذف ہ) + تان ـ ستان کا مخفف ، لاحقۂ ظرفیت].

خالِصَہ (کس ل ، فت ص) امث.
خالص. جاہلیت راہبانہ اور اور جاہلیت خالصہ اسلام کی حدود میں کیسے در آئے. (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۱۸۳). [ع : (خ ل ص)].

خالْصَہ (کس نیز سک ل ، فت ص) امذ.
۱. **سرکاری زمین جس میں کسی اور کا حق نہ ہو ، سرکاری جائداد ، وہ علاقہ جس کا لگان ملک کی ضروریات کے لیے مخصوص ہو اور سرکار کے قبضے اور ملکیت میں ہو.**

نہ صرفو خاص میں آمد نہ خالصہ جاری
سپاہی تا متصدی سبھوں کو بیکاری

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۸). لوگ حقوق بادشاہی نہ ادا کریں تو سزا پاویں اور ان کی کھیتی اور ملک معاش ضبط ہو جاوے اور خالصہ میں لگ جاوے. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۱۱). قبل اس کے معافی اس خانقاہ کی چہار چاہ مزروعہ تھے مگر بہ عملداری سرکار خالصہ ضبط ہو گئے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۳۱۴). ۲. **ذی عزت ، سکھوں کا لقب**. پنجاب میں ... سکھوں کے دو فرقے ہیں. ایک بیدی سکھ ہیں کو فی زمانہ خالصہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۰۲).

خالصہ جی کو یہ شکوہ نہ رہے ساقی سے
کہ ہم اس بزم سے اک بوند بھی کم لے کے چلے

(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۴۶۶). مجھے معلوم ہے کہ خالصہ سکھا شاہی کے زور سے پنجابی سیکھتا ہے. (۱۹۷۵ ، سلامت روی ، ۲۰۴). [خالص (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث وصفت].

ــــ دیوان (ــــ ی مع) امذ.
سکھوں کی انجمن (جامع اللغات). [خالصہ + دیوان (رک)].

ــــ سُلْطانی کس اضا (ــــ ضم س ، سک ل) امذ.
شاہی علاقہ ، سرکاری زمین ، حکومت کی ملکیت. اول خالصہ سلطانی جس کی آمدنی خزانۂ عامرہ میں جمع ہوتی ہے. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۹۱). [خالصہ + سلطانی (رک)].

خالْصے لَگانا محاورہ.
برباد کرنا ، ضائع کرنا ، اڑانا (گھربار اور جائیداد سے مخصوص). بزرگوں کے وقتوں کے گاؤں باغات ... سب مدتیں ہوئیں خالصے لگا چکے. (۱۸۹۱ ، ایامٰی ، ۵۸). وہ سرمایہ جو باپ کی کفایت شعاری نے جوڑا تھا ... خالصے لگا دیا. (۱۹۰۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۵۸۱). باپ نے کیسے کیسے جتن کر کے دو کھنڈے چھوڑے تھے صاحبزادے انہیں خالصے لگا دیں گے. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۳۲۲).

خالْصے لَگْنا محاورہ.
خالصے لگانا (رک) کا لازم ، برباد ہونا ، ضائع ہونا ، اڑایا جانا.

جو جو بخیل کنج زر چھوڑ کر مرے گا
یا کھائے گا جنوائی ، یا خالصے لگے گا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۳).

الفت زلف سے بھی پیچ میں تو آئے گا
خال رخ دیکھا تو کبھر خالصے لگ جائے گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۹). تمام مال و اسباب جائیداد سب رہن ہو کے خالصے لگ گیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۷).

خالِطَہ پائِجامَہ (کس ل ، فت ط ، کس ء ، فت م) امذ.
بڑے پائنچوں کا پاجامہ. انہوں نے جبہ اور عربی دستار اتار کر اچکن اور خالطہ پائجامہ اور ... ٹوپی پہن لی. (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی ، ۳۳۳). [ع : خالطہ ـ ملی جلی و ضیع کا + پائجامہ (رک)].

خالِف / خالِفَہ (کس ل / کس ل ، فت ف) امذ.
پیچھے آنے والا ، خلاف کرنے والا. مخالف. (۱۸۸۶ ، سورس لنگوائے انڈیانائے ، ۹۰).

ہے منتظر اتباع پیمبر خلیفہ نہیں بلکہ وہ خالفہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۶۷). [ع : (خ ل ف) / خالف + ہ ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

خالِق (کس ل) (الف) صف.
خلق کرنے والا ، پیدا کرنے والا ، موجد (مراد : اللہ تعالیٰ).

تجھ بن اور نہ کوئی تا خالق دو جا ہوئے

(۱۴۹۶ ، شاہ میراں جی شمس العشاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۰))

مجھے قطبی شاہِ مرداں کی سوں
مجھے خالقِ چرخ گراں کی سوں
(۱۵٦۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵).
خالقِ افلاک کہ جس کون کہیں قصیا ں
رازقِ آفاق کہ جس کو کہیں مور و مار
(۱٦۴۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷).
اللہ خالق دیکھوں بار   عالم لکھیا لیکھوں یار
(۱٦۹۵ ، جوہر سرہار ، ۲). تمام چیزیں مخلوق ہیں اور خدا ان سب کا خالق ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۴۷). اردو زبان کے اصل خالق صوفیائے کرام ہیں۔ (۱۹۷۲ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۳۱). (ب) امذ. خدائے تعالٰی کا ایک صفاتی نام جو کائنات کا پیدا کرنے والا ہے.
سزاوارِ سجدہ خالق اہے   نہ مخلوق سجدہ کا لایق اہے
(۱۹۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۵٦).
مخلوق کا سخن وہی اب بے زوال ہے
خالق کی حمد میں جو کہ وہ لایزال ہے
(۱۷۳۰ ، کربل کتھا (دیباچہ) ، ۱۹). خالق اور باری اور مصوّر تینوں مترادف المعنی ہیں۔ (۱۹۰٦ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۳). چھوٹے سے واقعہ سے انسان کی کم ظرفی اور اصلیت اور خالق و مالک کی بندہ پروری روز روشن کی طرح سامنے آ جاتی ہے (۱۹۷٦ ، مرحبا الحاج ، ۱۹۷). [ع : (خ ل ق)].

~ اَرض و سَما/سَمٰوات کس اضا (---فت ا ، سک ر ، و مع ، فت س/فت س ، م بفد) امذ.
زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا؛ مراد : خدا. دست بدعا ہوا کہ اے خالق ارض و سما اس فرمان فرمائے فلک ... کو ... پشت پناہ خاص و عام رکھ۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳).
خالقِ ارض و سمٰوات بھی کہتے ہیں جسے
ذرہ ذرہ ہے اسی ربِ علی کا شیدا
(۱۹۸۳ ، حمد و ثنا ، ۵۹). [خالق + ارض + سما/سمٰوات (رک)].

~ برحق کس صف (---فت ب ، سک ر ، فت ح) امذ.
وہ پیدا کرنے والا جس کے حق ہونے پر سب کو یقین ہے ، خدائے تعالٰی. ان واقعوں کا کرشمہ جن کے دیکھنے سے عقل کو اوس خالق برحق کی قدرت بے انتہا کا خوب یقین ہو جاتے ... تحریر کرنا ضرور ہوا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۳). [خالق + ف : بر (حرف جار) + حق (رک)].

~ بے چُوں کس صف (---و مع) امذ.
بےمثل و لاجواب خالق جس کی پیدا کردہ کائنات میں کوئی حیل و حجت نہ ہو.
کیا ہوا لے جو ہو حکم خالقِ بے چوں
میں اس کو مار ڈالوں دم میں یہ دم نہ مارنے دوں
(۱۹۲۲ ، وزیر شہزادو دوس تخیل ، ۳۸). [خالق + بے چوں (رک)].

~ حَشر کس اضا (---فت ح ، سک ش) امذ.

(اللہ) تمام عالم کو گھیرے میں لینے والا؛ مراد : اللہ تعالٰی. واجب چونکہ خالق حصر ہے اس لیے وہ نہ وجود و عدم میں منحصر ہو گا نہ وجود و عدم وجود کے خواص ہو گا۔ (۱۹۷۲ ، مسئلہ جبر و قدر ، ۵). [خالق + ع : (ح ص ر)].

~ حقیقی کس صف (---فت ح ، ی مع) صف.
رک : خالق (ب). آدم کا قلب بحروح خالق حقیقی کے شکر کی طرف رجوع ہوا۔ (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۱). ان پر دل کا شدید دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور طبی امداد ملنے سے قبل ہی وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ (۱۹۸٦ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ جون ، ۱).
[خالق + حقیقی (رک)].

~ عَلّام کس اضا (---فت ع ، شد ل) صف.
بہت بڑا دانا ، عالم نیز تمام عالمین کا پیدا کرنے والا.
دوسرا کوئی نہیں خالقِ علام مرا
ہے وہی ایک جو کرتا ہے ہر ایک کام مرا
(۱۹۱۲ ، نذرِ خدا ، ۲۹). [خلق + علام (رک)].

~ کائنات کس اضا (--- کس ء) صف.
رک : خالق (ب). سورج ایسی نظریں جمائے رہتا ہے گویا وہ خود بھی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہا ہو یا اس کی جلوہ ریزیاں خالق کائنات کے ... گھر کے لیے وقف کر دی گئی ہوں۔ (۱۹۷۲ ، ساں کی اتریا تلے ، ۳۱). [خالق + کائنات (رک)].

~ کُل کس اضا (---ضم ک) صف.
رک : خالق (ب).
پھر فرط خوشی سے ہے مائل   کر حمد و ثنائے خالقِ کل
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۹).
اے خدائے رحیم و خالق کل   نعمتوں کا نہیں ہے تیری شمار
(۱۹۸۳ ، حمد و ثنا ، ۲۹). [خالق + کل (رک)].

~ کَونَین کس اضا (---و لین ، ی لین) صف.
کائنات کا خالق ، دنیا و آخرت کا پیدا کرنے والا.
اور سب سے زیادہ خالقِ کونین کا عتاب
گر پوچھنے پر آئے تو کیا بن پڑے جواب
(۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۳٦). [خالق + کونین (رک)].

~ یکتا کس صف (---فت ی ، سک ک) امذ.
خدائے واحد ، بے مثل و بے نظیر خالق.
ہے یہ بھی خالقِ یکتا کی شان یکتائی
کہ ایک کا نہیں ہمشکل دوسرا پیدا
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۵٦).
یا محمدؐ مصطفٰے یا سیدی   دل نوازِ خالقِ یکتا توئی
(۱۹۸۳ ، حمد و ثنا ، ۱۳۵). [خالق + یکتا (رک)].

خالِقِیَّت (کس خفیف ل ، کس ق ، شد ی بفت) امث.
ابداع ، ایجاد یا پیدا کرنے کی صفت و طاقت (خدائے تعالٰی

سے مخصوص). عالم کون میں کہیے تو گویا حق تعالیٰ کی الوہیت ... اور خالقیت اور رازقیت سوں انکار کیا. (۱۷۷۴ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۹۷). خدا کی عظمت اور اس کی خالقیت ثابت کی جاوے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۵). خدا سے ... صحیح تعلق خالقیت اور مخلوقیت کا ہے. (۱۹۸۳ ، مقالات ابو بی ، ۲۹۸). [خالق + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خالُو (و مع) امذ.
ماں کی بہن کا شوہر ، خالہ کا شوہر. شیخوپورہ سے ہمراہ اپنے خالوئے بزرگوار میر سید علی صاحب کے حکام عہد یعنی صاحبان انگریزی بہادر کی خدمت میں عہدۂ جلیلہ تحصیلداری پر مامور رہے. (۱۸۸۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۸۸).

بلاؤ تمام خوشی بھر کے خالو صاحب کو
لگائیں پیاری وہ ابّا کو کر کے پیار گرہ

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۲۳۲). آخر بالاتفاق آرا حضرت زکریا جو جناب مریم کے خالو بھی ہوتے تھے آپ کے کفیل اور مربی قرار پائے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۳۱). [خال (رک) کا مؤنث].

خالَہ (فت ل) امث.
ماں کی بہن ، ماسی.

جونہیں انتقال اس کی ماں کا ہوا تھا
تو خالہ کو دختر کو میں نے دیا تھا

(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۴۰). حضرت انس بن مالک جو خادم خاص تھے ، ان کی خالہ کا نام ام حرام تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۸۶). خالہ صاحب ان سے پیچھا چھڑانا آسان کام نہیں. (۱۹۵۸ ، خالہ ابوا کے نام ، ۳۲). [خال (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــجایا امذ (امث : خالہ جائی).
خالہ کا بیٹا ، خالہ زاد (نور اللغات ، جامع اللغات). [خالہ + جایا (رک)].

ـــــجی کا گھر فقرہ.
۱. آسان کام ، معمولی بات.

دل میں جا کرنا بتوں کے کار بازی گر نہیں
برہمن کعبہ ہے یہ لوجھ خالہ جی کا گھر نہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۵۹). انہیں معلوم تھا کہ کھلے میدان میں لڑنا خالہ جی کا گھر نہیں ہے. (۱۹۲۸ ، سیرت ، مضامین ، ۵۷). **۲. وہ جگہ جہاں زور چلتا ہو ، یا دعویٰ ہو ، اپنی ملکیت میں جس طرح چاہیں استعمال کریں ، جہاں آزادانہ اور بے روک ٹوک جانے کا اختیار ہو.** میاں آزاد خانہ برباد ... خوش گپیاں اڑاتے لطیفے سناتے ، پھبتی لگاتے چا رہے تھے ریل کیا ان کے حساب خالہ جی کا گھر تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۳). نوکری خالہ جی کا گھر تو ہے نہیں جب چاہا اٹھے چلے آئے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰).

ـــــجانڈنی کا کُنبَہ فقرہ.

جہاں سب کے سب نالائق ہوں وہاں کہتے ہیں (علمی اردو لغت).

ـــــخَلْخَلی دال نکالے ڈھل ڈھلی / ڈھلڈھلی کہاوت.
(عو) ظاہری اور اوپری دل سے مہمان نوازی یا آؤ بھگت کرنے کے موقع پر عموماً عورتیں بولتی ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ، ۱۹۶ ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۰۰).

ـــــخیزی (ــــ ی مع) امث.
رک : خالہ کا خل بچہ. مومن کے کلام میں سے بھی وہی اشعار چن لیے جنہیں زمانے بھر کے ادیب ناپسند کرتے ہیں خدا کی مار اس خالہ خیزی پر. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳ : ۹). [خالہ + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، اٹھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــزاد صف.
خالہ کی اولاد. اپنے خالہ زاد بھائی کے نواسوں کو اپنی اولاد کی طرح اپنے پاس رکھا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۲۵). [خالہ + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

ـــــکا پیٹ کُنڈالا سات چُوہوں کا ایک نِوالا کہاوت.
حریص ، طامع اور لڑ پیٹو کے لیے مستعمل (خزینۃ الامثال ، ۸۳).

ـــــکا خَل بَچَّہ (ـــــ فت خ ، ب ، شد چ بفت) فقرہ ؛ امذ ؛ ـــ خلبچہ (مث : خالہ کی خل بچی).
عزیز قریب کی اولاد (تحقیر کے موقع پر مستعمل). (خالہ کی خل بچی روٹھو نہیں (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۴۳). خاک پڑے اس مدرس کی صورت پر ، میرا کون خالہ کا خلبچہ لگتا ہے. (۱۹۲۳ ، محاورات نسواں (درد جانستان) ، ۸۰).

ـــــکا دَم اَور کواڑوں کی جوڑی کہاوت.
اس موقع پر مستعمل جب تنہائی میں کوئی اتنا بھی نہ ہو جس سے بات چیت کرکے دل بہلایا جاسکے (محاورات ہند ، ۹۳).

ـــــکا رُتبَہ ماں کے بَرابَر ہے مقولہ.
خالہ کی عزت ماں جیسی ہونی چاہیے (جامع اللغات).

ـــــکا گھر فقرہ.
رک : خالہ جی کا گھر معنی ۱ ، ۲.

مثل مشہور ہے خالہ کا گھر نہیں ہے
ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے

(؟ احمد گجراتی ، (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۱۰۸).

بیت کہنا چاہتا ہے سو بتر
شاعری سمجھا تھا کیا خالہ کا گھر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۶).

ہے رکھنا قدم اس میں دشوار تر
نہیں ہے کسی کی یہ خالہ کا گھر

(١٩٠٧ ، سیر الافلاک ، ٣). ان کا گھر میرے لیے نیا نہ تھا کہ خالہ کا گھر نہ سہی چچا کا گھر تھا۔(١٩٧٢ ، گلدستۂ نگارش ، ٥٢).

---کی بیٹھانی (---کس مج م ، سک ہ) امث (قدیم).
آسان کام ، معمولی بات

فردوس ہور جنت کا رج سب چھوڑ دیتا اوس ہو بیچ
گر نیں تو تیرا وصل کچ خالا کی سہانی نہیں

(١٦٧٩ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ٧٧).

---کی بیٹھا ئی ہاتھ ڈال پچتا ئی کہاوت.
غیر جگہ کی بداخلت یا دست اندازی میں افسوس ہی افسوس ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ خزینۃ الامثال ، ٨٣).

---کے آگے ننھیال/ننہال کی بڑائی کہاوت.
(عو) اپنی زبان سے اپنی یا اپنوں کی تعریف کرنے کے موقع پر مستعمل۔ بس مردوئے بس ۔ خالہ کے آگے ننہال کی بڑائی ، اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کیا ہوتا ہے۔(١٩١٥ ، گلدستہ پنچ ، ١٩٢).

---میری خلسیری خالہ کے آنگن مولسیری کہاوت.
اس موقعے پر مستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ وہ ہر اعتبار سے میرے اپنے ہیں اور ان کی ہر بات مجھے بھلی لگتی ہے (خزینۃ الامثال ، ٨٣).

خالی (الف) صف.
١. جہاں یا جس میں کچھ نہ ہو ، تہی ، بھرا کا نقیض۔ خالی سب بھرپور ہوتا ہے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٠٨).

پھر دیکھا ذوالجنح یہ باپ نہیں
بانئے خالی ہے اوس کا خانۂ زین

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٠٥). میں نے دیکھا کہ فقط ایک کرسی خالی ہے۔(١٨٨٠ ، نیرنگ خیال ، ١٢٠). ایک بھلی والے نے کہا خالی بھلی جاتی ہے اگر چلنے کا قصد ہو تو چلئے۔(١٩٢٩ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ٢٢٣). قلب کے سیٹ اور ری سیٹ کو خالی نہیں چھوڑتے۔ (١٩٨٣ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ١٧٥). ٢. (آ) صرف ، محض ، فقط.

ہوں سب لوگ ایکا ایک   خالی آسن گھوڑے دیکھ

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٢ : ٦ ، ٨٣). جیسا خالی پھول یا دیکھیں جیسا لعل۔ (١٥٨٢ ، کلمۃ الحقائق ، ٣٦). مال خرچ کرنے کوں ہے نہ کہ خالی صندوق میں بھرنے کوں ہے۔(١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٣).

خالی نہ نقرہ و زر و جوہر طلب کرے
باقی یہاں مراد جو ہو صاحب عیال

(١٧٨١ ، شاکر ناجی ، د ، ٣٠٣).

پتے بیاج لبالب بھی تو ، کیفیت ہو اے ساقی
صراحی کے تو خالی قلقلے سے کچھ نہیں ہوتا

(١٨٥٤ ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٠٩). یہ خالی تماشا نہیں ہے اس کی خاص غرض ہے۔ (١٩٢٣ ، خونی شہزادہ ، ٥٣). ہم یوں کے بھی خالی اسی حصے کو دیکھ سکتے ہیں اور دیکھتے ہیں جو ہمارے سامنے ہے۔ (١٩٧٥ ، اردو کی کہانی ، ٩). (آآ) نام جو **بغیر کسی القاب و آداب کے لیا جائے**. میں نے آج اس بات پر غور کیا کہ تم منصور کا نام بھی خالی لیتی ہو بھائی والی نہیں کہتیں۔ (١٩٣٩ ، شمع ، ٥٦٠). ٣. اکیلا ، تنہا.

کبھیں قلاش درویشے کبھیں دولت جو ہم سایے
کبھیں ترغا کبھیں خالی کبھیں دم دم طبل باجے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٧٥). ان جانوروں کوں خالی جو رکھیا ہے تس سے ہوا ہے ہر ایک جانوروں میں سے بولی نکلتی ہے۔ (١٧٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ١٧). جو رنڈیاں اپنی اپنی جگہ آشناؤں کے ساتھ یا خالی سوتی تھیں ، اٹھ کر تماشہ دیکھنے لگیں۔ (١٨٧٧ ، طلسم گوہر بار ، ١٣). ٤. **جیسے کوئی کام نہ ہو ، بیکار ، فارغ (بیٹھنا کے ساتھ مستعمل)**. جہاں مہینے دو مہینے تم ان دھندوں میں رہیں پھر تم کو خالی بیٹھنا خود دو بھر ہو جائے گا۔ (١٨٧٣ ، مجالس النسا ، ١ : ٩٦). ہم دن بھر خالی بیٹھے چارپائیاں توڑا کرتے ہیں۔ (١٩٠٣ ، خالد ، ٣٥). ٥. **آنکھ کے ساتھ جس پر عینک یا کوئی دوسری چیز مددگار ہو ، انسان کی نظر**. خالی آنکھوں سے بجز عینک کے دکھلائی نہیں دیتا۔(١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢٨٥). ٦. **بغیر نقطے کا حرف ، حرف غیر منقوطہ**.

سو ہیں حرص کے حرف خالی تمام
اسی تے حریصاں ہیں خالی مدام

(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٧٢). کسی زمانے میں مکتب کا محاورہ تھا الف خالی ب کے نیچے ایک نقطہ۔(١٩٧٥ ، اچھے مرزا ، ٨٥). ٧. **خالی الذہن**. جو کوئی بوجھا سو اوس کی زبان دل میں ہے... زبان میں ناتوں لیتا وے دل میں خالی۔ (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ٩٧).

ہم کو وہ دیکھتا ہے جو ہے صاحب خرد
اے خالی از شعور و ہنر تک پہچے نگہ

(١٧٨٢ ، دیوان محبت (ق) ، ١٥٢).

جنگ جو یار کا اصلاح پر آیا نہ مزاج
عقل سے ہوتا ہے فی الواقعی جاہل خالی

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٩٥). ٨. **چھوڑی ہوئی جگہ ، بغیر لکھی**.

کیا عداوت ہے کہ خط میں بھی مرے نام کی جا
چھوڑ دیتا ہے بت حور شمائل خالی

(١٨٧١ ، کلیات تسلیم ، ١٩١). (آآ) **کورا ، سادہ کاغذ**.

سراپا ہو قلم بن جاؤں بند آنکھیں اگر کر لوں
اتاروں صفحۂ خالی پہ تیرا ہو بہ ہو نقشا

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣). ٩. (ا) **معرا**. روح کوں مہر ہور محبت ہے سو اوسکا ناتوں پاتی ... سمانا ہے سو اوسکا ناؤں خالی۔ (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ٢٣٥).

یک دل نہیں آرزو سوں خالی   ہر جا ہے محال اگر خلا ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢١٦).

جسم انسان میں نہیں حسن سے خالی کوئی شے
ذالت ترتیز بدن ، آنکھ کا زیور پلکیں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٦١).

گو نہ دیکھے کبھی جُھک کر سرِ عالی میرا
داغِ حسرت سے گریباں نہیں خالی میرا

(١٩٥٨ ، تارپیراہن ، ١٠٧). (اا) خلا، ماٰلی میں خالی رن. (١٣٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ١٢). ابن طفیل کی رائے یہ تھی کہ فلک الافلاک ثوابت کے اوپر اور بالکل خالی ہے. (١٩٢٠ ، رسائل عمادالملک ، ٦٢). (ااا) کھوکھلا ، معریٰ.

من اکیا نی جیہا گیان والی
جیوں بادام مغز سوں خالی

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٢١١).

ساقیا بزم نہیں آج خلل سے خالی
جام کچھ اوروں سے دیتا ہے تو معمور بھی

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ١٢٠).

جنوں ہی سے نہ گر بالکل دلِ دیوانہ خالی ہے
نہ نالوں کا اثر ہے نعرۂ مستانہ خالی ہے

(١٩٢٣ ، کلام جوہر ، ١٢٢). ١٠. **جس کے پاس روپیہ پیسا نہ ہو ، تہی دست ، مفلس.**

ہاتھ خالی آئی لاشوں پر شہیدوں کے نسیم
پھول بھی اس فصل میں ایسے گراں پیدا ہوئے

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٦٣). ١١. (ا) **غیر آباد جس میں کوئی رہتا نہ ہو (مکان وغیرہ کے لیے مستعمل).**

ہو مثلہ معلوم ہوا آج   خالی گھر میں کتیاں کا راج

(١٩٣٥ ، سب رس ، ٢٣٢).

آئی بہار گلشن گل سے بھرا ہے لیکن
ہر گوشۂ چمن میں خالی ہے جائے بلبل

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٠٢).

ہمیں ذوقِ اسیری چھوڑتا ہے کب گلستاں میں
قفس میں جب تک اے صیاد کوئی خانہ خالی ہے

(١٩٢٣ ، کلام جوہر ، ١٢٣). (اا) **سونا ، سنسان ، ویران ، اجڑا ہوا.**

کوچۂ یار میں مشتاقِ رخ و قد آئے
ہو گئے بلبل و قمری سے گلستاں خالی

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٣٨). ان کے گھر کا نقشہ اس وقت آنکھوں میں پھر گیا گھر بہت بڑا تھا مگر خالی ڈھنڈار. (١٩٢٩ ، مضامین فرحت ، ٢ : ١٦٢). اربوں انسان اس خالی زمین پر آباد کیے جا سکتے ہیں. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ٥٢). ١٢. **میرا ، الگ ، جدا.**

کوئی غفلت بھی حقیقت سے نہیں ہے خالی
کونسا خواب ہے جس کے لیے تعبیر نہیں

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٦٣).

عالم میں اس کے حسن کا جلوہ کہاں نہیں
فانوس کا بھی شمع سے خالی مکاں نہیں

(١٨٧٢ ، مراۃ الغیب ، ٣٠٣).

بادہ نوشی مری غفلت سے ہے خالی واعظ
ہوں کنہ کار اگر آپ سے باہر میں ہوں

(١٩١٥ ، جان سخن ، ٩٣). ١٣. **بچا ہوا ، محفوظ ، مامون.** اس دریا (بحرطبرستان) میں مرکب پر سوار ہونا خالی خوف و خطر سے نہیں ہے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ١٨٢). ایک غیر شخص کا جماعت کے رازوں سے اس قدر واقف ہونا خالی از خطرہ نہیں ہے. (١٩٠٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٠٧). ١٤. **محروم ، نامراد ، خالی ہاتھ.**

نہ تھی توفیق اگر بوسہ کی تو اتنا ہی کہہ دیتے
جو آیا ہے تو خالی مت پھرے دشنام لیتا جا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٢). دروازے پر آئی ہوں خالی نہ جاؤں گی. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٢٣٢). یہ دلالی بھی اس لئے ہے کہ کرم کے طلب گار رحمت کے امیدوار خالی نہ جائیں. (١٩٤٠ ، میاں کی اتریا تلے ، ٢٣). ١٥. **ابر سے عاری ، وہ حصہ جہاں بادل نہ ہوں (آسمان کے ساتھ).** ہاں آسمان ایک جگہ سے تو خالی نظر آتا ہے. (١٩٢٨ ، سلیم ، افادات سلیم ، ٦٣). ١٦. **جس پر کچھ رکھا نہ ہو ، بے بار ، بن لدا (زین گھوڑے وغیرہ کے ساتھ).**

توقعِ قدمِ شہسوار دل میں رکھ
ہوا ہوں خالی اپس سوں رکاب کے مانند

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٧٧). خالی زمین پر بیٹھ جاتے اسی جگہ کھانا نوش کرتے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٧). ١٧. **فرصت کا (وقت وغیرہ کے ساتھ مستعمل).**

دل سوں باندھی تھی جیو کی ڈوری   آکے خالی وقت کری چوری

(١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٢). خدا خدا کر کے ایک شام خالی میسر آئی ہے. (١٩٨٨ ، زمین اور فلک اور ، ٥٣). ١٨. **بے اثر ، بے نتیجہ.** عشق سب نیاز پھریا ہے ، عشق کیں نیں خالی. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٤). دنیا کے حال پر غور کرنا نہایت ضرور ہے اور یہ غور فائدے سے خالی نہیں. (١٨٦٨ ، مراۃ العروس ، ٢٨٦). ١٩. **ہندستانی موسیقی کی ایک اصطلاح جو کہ ضرب کے مقابلے میں سکوت کے لیے استعمال ہوتی تھی نیز انسانی آواز.**

کہ روں روں رگے رگ ہر دم بسے
کنہیں نیار خالی نہ کدھیں دسے

(١٤٩٦ ، میراں جی شمس العشاق ، بشارت الذکر (ق) ، ٢ : ٢٦). آخری تتکار جس پر ریس ختم ہوتا ہے یہ ہو تی دھی تاتھیا تاتھیا تھیا تھی اور یہ خالی سے شروع کیا جائے. (١٩٥٧ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ٩٠). ٢٠. **(فن بنوٹ) چوٹ بچانا.** خالی یعنی چوٹ بچانا یہ بات سرک اور ہولے کا ماحصل ہے. (١٨٣٦ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ٢٥). ٢١. **(تصوّف) روح کی جسم کے تعلق سے ایک صفت جس میں سننا ، کھانا ، پینا وغیرہ شامل ہے.** ہور روح کوں سننا ہور اس میں کھانا پینا سماتا ہے سو اس کا نام خالی. (١٧٣٠ ؟ ، ارشاد السالکین ، ١٠٩). (ب) امذ. ١. **چاند کا گیارہواں مہینہ ذیقعد ، جس کے معنی صاحب قیام ہیں ، عرب اس مہینہ میں جنگ و جدل موقوف رکھتے تھے ملکہ نورجہاں نے اس کا نام خالی رکھدیا ، جس کے سبب لوگوں نے اس ماہ میں شادی بیاہ بھی موقوف کر دیا ، جاہل اسے منحوس خیال کرنے لگے.** ذیقعدہ کا مہینہ سب اعمال سے خالی اس واسطے جاہل اس کو خالی کہتے ہیں. (١٨٥٢ ، تقوئ ، ٣٥). ہم خالی کی تیسری تاریخ کو عالم ارواح سے اس تیرہ خاکدان عالم میں رونق

افروز ہوئے (۱۹۷۳ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۵). ۲. (طب) نبض کی رفتار کی ایک لہر. انسان کے عروق کے نظام کا ہر وقت متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی اور ضعیف ہونے نبض کے ایسی بدیہی بات ہے. (۱۸۷۷ء ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۲). (ii) م ف. یوں ہی ، خواہ مخواہ ، بے مقصد ، بلاوجہ

ترا حکم سب پر ہے خالی نہیں
دھنی کوئی تجھ بن مثالی نہیں

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).

ہے درد سینہ کوٹنا خالی نہیں مرا
دل میں بھرا ہے درد مرے کوٹ کوٹ کے

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۱۴). باجی اماں کی ددا کا آنا خالی نہیں ہے کچھ نہ کچھ سبب ہے. (۱۹۱۱ء ، قصۂ مہر افروز ، ۳۰). [ع : خ ل و].

--- اَز عِلّت (--- فت ا ، سک ز ، کس ع ، شد ل بفت) امذ. بے سبب ، بے وجہ ، بغیر جواز

کسی کو بھی عیادت بلایا جائیے ہیں
نہیں ہے خالی از علت بخار کا ہونا

(۱۵۴۴ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۱). یہ مقام ویران اس میں سال کا ہونا خالی از علت نہیں. (۱۸۹۸ء ، طلسم ہفت پیکر ، ۳ : ۱۰۱۳). ابا جان کے پاس سے ان کا سیدھے یہاں آنا خالی از علت نہیں. (۱۹۷۳ء ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۹). [خالی + از (رک) + علت (رک)].

--- الذِّہْن (--- ضم ا ، ل ، شد ذ بفت ، سک ہ) صف. بے اثر ، پرسکون ، ذہن کی وہ حالت جس میں موافقت و مخالفت دونوں کا تصور نہ ہو. میں نے خالی الذہن ہو کر اسلام پر بہت کچھ غور کی ہے. (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۳۵). میں سردی گرمی کی مختلف النوع کیفیات سے بھی خالی الذہن رہتا ہوں. (۱۹۸۰ء ، ماہ و روز ، ۲۸). [خالی + رک : ال (۱) + ذہن (رک)].

--- الذِّہْنی (--- ضم ال ، شد ذ بفت ، سک ہ) امث. سکون یا غائب الذہنی کی کیفیت. لیکن اس کا امکان ہے کہ اقوام خالی الذہنی سے زندگی کے ایسے راستے کی پیروی کرنے کی کوشش کریں جو ... ہمسایہ نے اختیار کیا ہو. (۱۹۳۱ء ، قانون و رواج ہنود ، ۱۱). [خالی الذہن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَنی (--- فت ا) امث. پنوٹ کا ایک داؤں. پنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی ، خالی انی. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۳۸). [خالی + انی (رک)].

--- اَیّام (--- فت ا ، شد ی) امذ. مقررہ تاریخوں کے علاوہ دوسرے دن. ۳ ، ذیقعد کو ایک بہت بڑا عرس ہوتا ہے اور یوں خالی ایام میں بھی لوگ آتے رہتے ہیں. (۱۹۰۷ء ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۷). [خالی + ایام (رک)].

--- آنکھ (--- مغ) امث. (سائنس) انسان کی محدود قوت باصرہ جو محض آنکھ پر موقوف ہے. پہلا خیال ستاروں کی نسبت یہ پیدا ہوتا ہے کہ ... اگر ایک چھوٹی دوربین کی مدد سے دیکھیں تو بہ نسبت خالی آنکھ کے زیادہ دکھائی دیتے ہیں. (۱۸۹۳ء ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل ، ۱۶۳). اسٹیل کے ذرات اور ان کے صحیح حد و خال کو خالی آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا اسلئے خوردبین کی مدد لی جاتی ہے. (۱۹۷۰ء ، فولاد پر عمل حرارت ، ۲۵۲). [خالی + آنکھ (رک)].

--- بَنِیا کیا کَرے اِس کوٹھی کے دَھان اُس کوٹھی میں بَھرے کہاوت. فضول اور بے سود کاموں کی نسبت بولتے ہیں ؛ کام کرنے والا آدمی بیکار نہیں بیٹھ سکتا چاہے اسے فضول کام ہی کرنا پڑے. وہی مثل ہے خالی بنیا کیا کرے اس کوٹھی کے دھان اُس کوٹھی. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۹ : ۶).

--- بوری اَور شَرابی کو کَون کَھڑا کَر سَکتا ہے کہاوت. بغیر سہارے یا قوت کے کوئی زور نہیں چلتا. بے چاری نے گرنے کو بہتیرا تھاما لیکن خالی بوری اور شرابی کو کون کھڑا رکھ سکتا ہے. (۱۹۷۶ء ، سرگزشت ، ۲۰۸).

--- بَیٹھا بَنیا بَٹّے باڑے کہاوت. خالی بنیا باٹ تولتا رہتا ہے یعنی اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لیے بیکار کام کرتا. ہم خواص الاشیا کی ٹوہ لگاتے اور کائنات عالم سے خدمت لیتے جیسا کہ اہل یورپ کر رہے ہیں سو اس طرف تو ہم نے جیسی چاہیے توجہ کی نہیں اور جیسے خالی بیٹھا ہوا بنیا بٹے باڑا کرتا ہے. (۱۹۰۳ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۰۸).

--- بَیٹھے سے بیگار بَھلی کہاوت. رک : خالی سے بیگار بھلی. بقول شخصے خالی بیٹھے سے بیگار بھلی شریک ہو جاؤ تمہارے پاس کیا دھرا ہے. (۱۹۲۴ء ، خوش نصیب ، ۱۳).

--- بَیٹھے شَیطان سُوجھتا ہے کہاوت. بیکاری میں بیہودہ خیالات سوجھتے ہیں (جامع اللغات).

--- پَھوڑوں اُڑ اُڑ جائے کہاوت. فضول کام کرنے سے کچھ فائدہ نہیں. جب تک قندھار میں خالی پھوڑوں اڑ اڑ جائے کا عمل ہوتا رہا اس وقت تک امید فتح درد گردہ پر غائب رہی. (۱۹۲۹ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۳ : ۹).

--- پَڑنا محاورہ. وار غلط ہونا ، نشانہ چوک جانا. شکار پر جاوے تو خالی نہ پڑے خدانخواستہ اس کا خالی پڑنا محل نظر کا ہے. (۱۸۸۳ء ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۸).

---پَن (---فت پ) امذ.
کچھ نہ ہونے کی کیفیت. موسم گرما میں جب گرم ہوا چلتی ہے اور جسم میں سرایت کرتی ہے تو اس سے ... تپ ہو جاتی ہے اس کی ابتدائی علامت درد سر اور بخار ہے بعد ازاں متلی ... تم معدہ پر بوجھ یا خالی پن. (۱۹۱۸ ، تندرستی ، ۸). [خالی + پن ، لاحقۂ اسمیت].

---پیٹ (---ی مج) متف.
۱. بغیر کھائے پیے. اب رات کو خالی پیٹ نیند بھی تو نہیں آنے کی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۱۳). ۲. نہار منہ ، جس نے صبح سے کچھ نہ کھایا ہو. دواؤں کے ردعمل سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ خالی پیٹ کوئی گولی وغیرہ نہ کھائی جائے. (۱۹۸۳ ، ہمدرد صحت ، نومبر ، ۱۱۳). [خالی + پیٹ (رک)].

---پیٹ کَٹاری مارْنا محاورہ.
بھوک کی حالت میں لڑنا (مخزن المحاورات ، ۳۳۶).

---پِیلی (---ی مع) متف.
محض ، صرف ، اور صرف؛ رک : خالی خولی. میں پہلے ہی جانتا تھا کہ خالی پیلی شکریہ ہی ادا کیا جائے گا. (۱۹۳۳ ، فتح بیت المقدس ، ۱۵۳). [خالی + پیلی (تابع مہمل)].

---پھِرْنا محاورہ.
محروم و بے نیل ومرام واپس ہونا ، کچھ نہ پانا.

دیتی ہے شان کریمی اسے حسبِ دلخواہ
تیری درگہ سے پھرتا نہیں سائل خالی

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۵).

داتا کا بول بالا ، اب تک شفق وہاں سے
خالی پھرے نہیں ہیں جا کر سوال والے

(۱۹۱۳ ، رباعی شفق ، ۳۷).

---جان امث.
تنہا ، تہی دست. مال سالیت سیوں کا لوٹے لیکن یہ ذاتی خالی جان تھی اور دور کا یالک ساتھ تھا اسکو کچھ نہ کہے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز (قوتو) ورق ۳ ، الف). [خالی + جان (رک)].

---جانا محاورہ.
۱. نشانے پر نہ بیٹھنا ، نشانہ کا خطا ہونا.

خالی گئی نہ چوٹ خدنگ نگہ کی
دل اس سے بچ گیا تو جگر میں اتر گیا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۳۰). ۲. بے اثر ہونا ، کارگر نہ ہونا ، بے نتیجہ ہونا ، بے فائدہ ہونا. آدمی جس پر دھیان رکھتا ہے تو کچھ ہی ہوتا ہے خالی نہیں جاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۸).

نہ خالی جائے گی یہ صحبت ان کی
اٹھاؤ گے بہت سے فائدے بھی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۶۸۷). مکار جادوگر تخت پر بیٹھا ہوا ہے ... وزرا کہہ رہے ہیں کہ یہ انتظام آپکا خالی نہ جائیگا. (۱۹۰۳ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۹).

بات جائے نہ تری اے دلِ مضطر خالی
دستِ ساقی بھی نظر آتا ہے ساغر خالی

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۱۳۳).

---جُوتی کی بَرَکت ہے مقولہ.
حیثیت ، نام یا شہرت کا اثر. طفلی کسی نے سچ کہا ہے کہ مرد کی خالی جوتی کی بھی برکت ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۷۵).

---خالی صف.
بے کیف ، بے اثر.

شہر آباد ہے پر تو بھی ہے خالی خالی
اے فلق مر کے تیرا کونسا ارمان نکلا

(۱۸۷۷ ، کلیات فلق ، ۱۸). اس نے خالی خالی نظروں سے مجھے دیکھا اس کے چہرے پر پتھر کی مورتی جیسی بے حسی اور بے تاثیری تھی. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۱). [خالی + خالی].

---خَریطی پُوری فَضِیحَتی کہاوت.
(تھیلی خالی ہونا ذلت کی بات ہے) مفلسی بہت بُری ہوتی ہے (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---خُولی (---و مع) صف.
۱. (عو) رک : خالی معنی نمبر ۲ (۱) جس کا یہ تابع مہمل ہے. حضور ہاتھ چلائیں ابھی تک تو خالی خولی زبان چلتی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۰). تعلیم نہ تو ویسی عام رہی ہے اور نہ ویسی پختہ جیسی پہلے تھی. اب یہ ذریعۂ معاش بھی نہیں رہی اور خالی خولی نام یا شہرت کا موجب رہ گئی ہے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۲۰۹). انسان دوستی برحق مگر تلسی ، کبیر اور نظیر کی انسان دوستی خالی خولی انسان کے حوالے سے نہیں تھی. (۱۹۷۲ ، علامتوں کا زوال ، ۲۰۲). ۲. بلا سبب ، بیکار. ہمارے کاموں میں ترقی ، ہماری سرتوں میں اضافہ اور ہماری راحتوں میں برکت ہو ، ہماری زندگیاں خالی خولی نہیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳۵). میر تنہال پڑے ہوئے خالی خولی خلا کو گھورنے اور ان کو ہر سمت تنزل اور انحطاط کا دور دورہ نظر آتا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۵۳۹). [خالی + خولی (تابع مہمل)].

---دینا محاورہ.
حریف کی ضرب یا وار بچا جانا. کافر جب حضرت قاسمؓ کو نیزہ مارتا تھا حضرت قاسمؓ خالی دیتے تھے. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۷۹).

شہ نے کوئی کیا نہ کسی نے پسر پہ وار
خالی کبھی دیا کبھی کاٹا سپر پہ وار

(۱۸۷۴ ، انیس (مراثی) ، ۵ : ۲۱۰). شاہ ختن پر کمند پھینکی جو اس نے پھرتی سے خالی دی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۹۹).

--- سے بیکار بھلی کہاوت۔
بیکار بیٹھنے سے کسی کا کام مفت کرنا اچھا ہوتا ہے۔

وہ جو کہتے ہیں کہ خالی سے ہے بیکار بھلی
مشغلے ان کے تھے بس قتل و نہیب و غارت

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۵۷)۔

--- کا چاند (مہینا) امذ۔
رک : خالی (ب) معنی نمبر ۱۔

مری آغوش کو کرتا ہے وہ خالی ہر سال
کبھی جاتا نہیں خالی کا مہینا خالی

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۱)۔ خالی کے چاند میں شادی بیاہ نہ کرنا یا صفر کے مہینے میں تیرہ تیزی کہنا ... یہ باتیں خلاف شرع ہیں۔ (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۵۹)۔

--- کرنا محاورہ ؛ ف م۔
۱. کسی ظرف میں سے مظروف کو بالکل نکال دینا ، انڈیلنا۔ تعفن استخوان ہائے بوسیدہ سے نزدیک تھا کہ جان قالب سے خالی کروں۔ (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۲۹۳)۔

خون دل آنکھوں میں بھرلاتے ہیں ساقی کے بغیر
خالی دو جاموں میں ہم اتنک سبو کرتے ہیں

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۳)۔

فکر ہستی سے محبت نے چھڑایا بادی
کر دیا دل کو مرے شوق سے بھر کر خالی

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۲۳۵)۔ ۲. مکان سے قبضہ یا اسباب اٹھا لینا ؛ صفائی قلب کرنا ؛ چھوڑنا۔

آئے بولیا سب مرد جنگ آزمائے
کرو گھر کوں خالی اپیں تھے ہی جائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۳)۔

کر گیا ہے پھر کوئی خالی مری آغوش کو
پھر خیال آتا ہے مجھ کو گور کی آغوش کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵)۔ آخر جون میں مجھ سے کہا گیا کہ حویلی خالی کر دو۔ (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۲۵۹)۔

یہ کہہ کے نگہ پھیر لی ساقی نے
پہلے دل کو ہوش سے خالی کر دے

(۱۹۳۷ ، لالہ و گل ، ۶۳)۔ ۳. مفلس کرنا۔

آپ وہ مالک ہے جو چاہے کرے
ایک کو خالی کرے سو کو بھرے

(۱۸۶۷ ، قوت الایمان ، ۸)۔ ۴. بندوق چھوڑنا (نوراللغات)۔

--- کمھار اور بھرا کہار کہاوت۔
یہ چلنے میں خوب تیز ہوتے ہیں (نجم الامثال ، ۱۹۷ ؛ جامع اللغات)۔

--- گھر دیوانی بیوی کہاوت۔
تنہائی سے وحشت ہوتی ہے یا جو شخص خواہ مخواہ اپنے گھر کی آرائش میں مصروف رہے اس کی نسبت بھی بولتے ہیں (نجم الامثال ، ۱۹۷)۔

--- گھر میں قلندر آ بیٹھے کہاوت۔
خالی مکان میں کچھ آسیب ہو جاتا ہے (نجم الامثال ، ۱۹۷)۔

--- مباش کچھ کیا کر کہاوت۔
رک : ٭ بیکار مباش کچھ کیا کر۔ (نجم الامثال ، ۱۹۷)۔

--- مونچھوں پر تاؤ دینا محاورہ۔
غرور کرنا ، غرور سے مونچھوں کو بل دینا ؛ اس موقع پر بولتے ہیں جب پاس کچھ نہ ہو لیکن بڑائی بہت ظاہر کی جائے۔ ملاحظہ فرمائیے یہ لوکل محاورے نہیں ہیں تو اور کون سے ہیں جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں جوتیاں چٹخاتے پھرنا ، خالی مونچھوں پر تاؤ دینا۔ (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۲۵)۔

--- ہاتھ صف ؛ امذ ہات (قدیم)۔
۱. مفلس، نادار، تہی دست۔ دنیا ہی کی چیزیں ایسی ہیں کہ سہیموں اور شریکوں کو وافی نہیں ہوتیں اگر ایک کے پاس گئیں دوسرا خالی ہاتھ رہ جاتا ہے۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۱۶)۔ ان کے پاس کبھی روپیہ جمع نہ ہوا اور خالی ہاتھ اس دنیا سے کوچ کیا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۶۳)۔ ۲. (مجازاً) محروم ، نامراد۔

ماریا ہات سر پر لیا تاج زر   خالی ہات جاناں نہیں خوب تر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۵)۔ انہوں نے اسے پکڑ کر پیٹا اور خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس (ترجمہ) ، ۳۶)۔ بچھڑے بھانڈ آئے ہیں ، گھنٹوں سر ہوتے تھے اور بغیر لئے نہ ٹلتے تھے ، ہمیشہ کچھ نہ کچھ دیا ہی جاتا تھا اگر ایک بھی خالی ہاتھ جاتا تو دوسرا آ کر جھانکتا بھی نہیں۔ (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۵)۔ ۳. بغیر کچھ لیے دئیے۔ خالی ہات آنا ، خالی ہات جانا ، واں خدا ہور رسول کوں کیا موں دکھلانا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰)۔

فقیری جو کیجے تو دنیا کے ساتھ
نہیں خوب جانا ادھر خالی ہاتھ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۰)۔

اے خود آرا اوٹھ گیا دنیا سے خالی ہاتھ کیوں
لیکیا ہوتا یہ آئینہ سکندر ہاتھ میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۶)۔ یہ خالی ہاتھ جا کر کیا کریں گی ، کچھ نہ ہو تو انگوٹھی چھلّہ ، بالیاں ، چمپاکلی یہ تین چار چیزیں تو ہوں۔ ۴. بے ہتھیار، خالی ہاتھ پاؤں سے ایسی زبردست سلطنت قائم کر دی جس کی نظیر اقوام روزگار میں کسی قوم کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۳)۔ بابر کو ایک بار پھر کوہ ہندوکش کو خالی ہاتھ عبور کرنا پڑا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۳)۔ ۵. بغیر کسی سامان کے۔ اپنے ٹوپی والے صاحب بہادر! ذرا دیکھ تو سہی بیوی پر کتنا بوجھ لاد رکھا ہے اور خود خالی ہاتھ چلا جا رہا ہے وہ چلائی۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۳۹)۔ [خالی + ہاتھ (رک)]۔

--- ہاتھ پھیرنا محاورہ۔
سوال کرنے والے کو کچھ نہ دینا ، جھوٹی تسلی دینا زبانی

اظہارِ ہمدردی. تھوڑا دینے سے شرمانا نہیں کیونکہ خالی ہاتھ پھیرنا تو اس سے بھی گری ہوئی بات ہے (۱۹۸۵، نوائے سوز، ۱۹).

ـــ ہاتھ رُوسیاہ کہاوت.
مفلس و نادار گناہ کا مرتکب ہوتا ہے نیز بے توقیر. فارسی ضرب المثل کی چند مثالیں ... نفس کم جہاں پاک، خالی ہاتھ روسیاہ. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۳۰۹).

ـــ ہاتھ کیا جاؤں ایک سَندیسا لیتا جاؤں کہاوت.
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو گرمیٔ بزم کے لیے روز ایک نیا شگوفہ یا ڈھکوسلا چھوڑتا ہے (نجم الامثال، ۱۹۷۰).

ـــ ہَنڈی کو کُتا بھی نہیں چھوڑ تا کہاوت.
جس کے پاس مال نہ ہو اس کو کوئی نہیں پوچھتا. اور وہ تو تندریاں بھی لیبی پتی ہیں کہ خالی ہنڈی کو کتا بھی نہیں چھوڑتا (۱۹۱۰، قصۂ مہر افروز، ۳۷).

ـــ ہونا محاورہ.
۱. رک : خالی کرنا معنی نمبر ۲ جس کا یہ لازم ہے.

ہے جو یہ زہر کس بار کمر ہو جائے گا
جتنی گھڑی اس کا نتیجہ ہے یہ خالی ہو گیا
(۱۸۷۰، کلیات واسطی، ۱ : ۳۳).

بدر کے غم سے نہ ربع و محل سے خالی ہیں
اور اب حسین کے ہمراہ جانے والی ہیں
(۱۹۶۸، قمر جلالوی (نوائے سوز، ۱۰۰)).

۲. رک : خالی کرنا معنی نمبر ۲ جس کا یہ لازم ہے.

جان دے کر جنگ ہفتاد و دو ملت سے جیتے
فتح یابی قلعہ ہستی جو خالی ہو گیا
(۱۸۵۳، غنچۂ آرزو، ۲۳).

خالی آدْھ بَند (سک د ھ، فت ب، سک ن) امذ.
ابھرواں نقش بنانے کا جھرے کا آہنی قلم جس کے منہ پر گہرے نقش کھدے ہوتے ہیں (اب و، ۳ : ۳۷). [مقامی].

خالی سوتیاں (و مج، کس ت) امذ.
(اصطلاح) گھوڑے کی خرید و فروخت کے متعلق بزبان پشتو چالیس روپیہ (اصطلاحات پیشہ وران، متیر، ۵۰). [مقامی].

خالیہ (کس ل، فت ی) امذ.
(نباتیات) کسی عضو میں باریک جوف جس میں ہوا یا سیال شے ہو. نقطۂ چشم (Eye-Spot) ... سرخ رنگ کا ایک دھبہ ہوتا ہے اور خالیہ کے پیچھے ہی ایک جانب ہوا کرتا ہے. (۱۹۳۸، عمل نباتیات، ۱۳۲). بعض بلبلے جیسے خالی حصے ہوتے ہیں ان کو خالیہ (وے کول Vacuole) کہا جاتا ہے. (۱۹۷۳، جدید سائنس، ۸۲). [خالی + ہ، لاحقۂ نسبت].

خام (۱) (الف) صف.
۱. (اَ) **پختہ کی ضد، کچا.**

نا پختگی کا اپنی سبب اس ثمر سے پوچھ
جلدی سے باغباں کی جو وہ خام رہ گیا
(۱۷۹۵، قائم، د ۵۲). مونگ و مسور کا آٹا بموزن حسب ضرورت لے کر ایک رحمی روٹی پکائیں جانب خام روغن گل چپڑ دیں. (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۱۲). (اَاَ) **ادھ کچرا، آدھ پکّا آدھ کچّا (کھانا).**

جتے چار پایاں ہی گئے تھے تمام
کھاتے تھے تمام لشکری اسکوں خام
(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۱۵۱). (اَاَاَ) (طب) **جسم کا وہ مواد جو پکا نہ ہو.** ایسا مادہ جو ہر شریان میں نفوذ کر جائے، جو کہیں پر متعفن ہو کہیں پر خام ہو اور کہیں نضج یافتہ. (۱۹۳۲، رسالہ نبض، ۶۷). ۲. **زرعی یا معدنی پیداوار جو اپنی اصلی حالت میں ہو.** ہندوستان سے خام پیداوار انگلینڈ کو جاتی ہے. (۱۹۱۳، آئین قیصری، ۹۷). تانبے کی خام دھات کو صاف کرنے کے لئے، خاص علاقے جرمنی، فرانس، اور بلجیم ہیں. (۱۹۶۰، دھاتوں کی کہانی، ۹۵). ۳. **خالص، کھرا** (جیسے عنبر خام، سیم خام) (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. **جس کی تولید کی صفت مکمل نہ ہوئی ہو (بیضہ وغیرہ کے لیے مستعمل).** ہر ایک بیض دان ... مقامی دبازت سے بنتا ہے ... اور اس میں خام یا کچے بیضوں کا ملا ہوا مجموعہ ہوتا ہے. (۱۹۳۹، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ)، ۲۳۱). ۵. **بودا، کمزور.**

عرفاں کا جس نام اچھے تج سوں سدا اس کام اچھے
تج کیا بجے جن خام اچھے، ہے توں اچنبا سامیا
(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۳).

پری کی مجلس میں تجہ کوں زاہد ہنوز پروانگی نہیں ہے
مئے محبت کوں نوش کر توں کہ اب تلک مجہ کوں خام دستا
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۰۲).

تھا آرزو فریب تسلی رفوئے خام
آئی ہنسی جو زخم کو ٹانکا اودھڑ گیا
(۱۹۲۶، فغان آرزو، ۵۱). ۶. **ناقص، غلط.**

کہ ہے عورتاں کا نپٹ کام خام
نہ ہوئے بھید انوں کا یکانیک تام
(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۷۲).

ارے شرابِ خرد کے کیفی، نہ کر توں دعوئے پختہ مغزی
ہے محبت کا جام ہی توں، کہ اب تلک ظرف خام ہیکا
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۳).

پختہ پایا نہ ذرا طرزِ محبت میں اسے
یہ خیال اے ظفر اب خام تمہارا نکلا
(۱۸۳۵، کلیات ظفر، ۱ : ۳۵).

حق نے کیا ہے یار کو بس میرے بے نظیر
جس جائے دیکھتا ہوں نظر میں ہے خام رقص
(۱۸۹۷، دیوان چندا (عکسی)، ۳۰). اپنے نفسوں کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری سیرتیں خام، ہماری طبیعتیں ناتربیت یافتہ اور ہمارے نفس چور ہیں. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۲۰۹).

نشاطِ غنچۂ جاں ، شہر بے اماں میں کہاں
بشارتوں کے صحیفوں کو خام لکھیں گے

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۴۳). ۷. (أ) ناتمام ، ادھورا. اگر او تمام مقصود کوں اپے نہیں اپڑیا ہور خام ہے تو او اپے مرتبہ ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۴۰).

آبرو نیں خوار ہو کر پختگی حاصل کرے
شاں جو رکھتے ہیں اون کا اب تلک ہے خام عشق

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۹).

عشق کا ضبط کروں کیونکہ ابھی عشق ہے خام
تازہ ناسور کے منہ سے ہے بہا بہتر

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۶).

عمر بھر مطبخ عالی میں رہا نعمت خواں
سفتہ اطعمہ پر خام رہا جوں بیسن

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۰).

دل کو بہلاتے ہو کیا کیا آرزوے خام سے
اس نامکئی میں گویا رنگ امکاں دیکھ کر

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۳۵). (أأ) (ادبیات و لسانیات) معتبر و مقبول ہونے میں کمی ہونا. اردو زبان کی مختلف شقیں ابھی فن کے لحاظ سے بڑی حد تک خام ہیں. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۵۹). ۸. ناتجربہ کار ، اناڑی ، ناواقف. جو کوئی ہو کلام سنے گا ، پڑے گا ہور فاتحہ نا پڑے گا تو وو بے خبر خام ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰).

پختہ کاری میں ایک مرد عزیز لیک رکھتا ہے خام فہم و تمیز

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۹۹).

سن کے تعجب سے کہا خوجے نے
پختہ تجھے جانا تھا نکلا تو خام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۱). عقل کا خام ، مٹی کا ڈھیر خاک کا پتلا کہیں گے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۹۳). علما اور حکمائے فلاسفہ خوب اس علم حروف سے ماہر تھے ... جو علم نجوم سے ماہر نہ ہو گا وہ اس علم میں خام رہے گا. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۷). ۹. **مٹی گارے سے بنی ہوئی غیر پختہ (عمارت وغیرہ کے لیے مستعمل).** احاطے کی چار دیواری خام بن گئی ہے. (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۰۹). اگر مسجد کا فرش پختہ ہو تو مطلق نہ تھوکے کھا اور خام ہو تو تھوک لے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۲۳). ۱۰. **(کاشتکاری) وہ کھیت یا زرعی علاقہ جو مال گزاری بقایا رہنے سے سرکاری قبضے اور نگرانی میں آ جاتا ہے.** مالک باغ کو اپنی جنس کی طاری پر بجاس روپیہ بیگہ خام کی آمدنی ہو جاتی ہے. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۰۲). ۱۱. **(قانون) وہ بیان یا معاہدہ وغیرہ جو زبانی ہو یا رسوم کے مطابق مقررہ کاغذ یا دستاویز وغیرہ پر نہ ہو اور جس کی توثیق نہ ہوئی ہو.** بادشاہ نے ... دو نمبر بندی و ابرانی مقرر کیے کہ دونوں کے خام کاغذ پڑھ کر کاشتہ و افتادہ و برگرفتہ زمین سے آگاہی ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۴۴). آپ کا مزار تحصیل بلاسپور ریاست رام پور میں نورشاہ کے تکیے میں بموجب وصیت خام موجود ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۳۷). ۱۲. **نادان ، بے وقوف.**

سرانا بھرانا تنہا کام ہے کرے ان عمل ہو کہ جو خام ہے

(۱۶۳۸ ، چندربدن و مہیار ، ۸۳).

میں یوں کہا تیری جبی پر کس جا کچھ کچھ بولتی
کتی سچ اسی کی نکر ہے اوّل بھی خامی کتی ہے خام

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۵).

رہتا ہے نفس کی عبادت میں مدام
ڈرتا ہے بہشت اور دوزخ سے خام

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار (فوٹو) ، ۸۳). ۱۳. **نا کمایا ہوا (چمڑا) ، ناپختہ ؛ کچا چمڑا ؛ کم ، چھوٹا (وزن - ماپ)** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **گھوڑے کا سر بند ؛ ایک چمڑے کا کپڑا ؛ شراب نو ؛ کسی ساز کی ریشم کی رسی ، لمبی رسی ؛ گھوڑا جو مدت تک کھڑا رہے ؛ خامہ کا مخفف ، قلم** (جامع اللغات). [ف : خام ؛ قب : س : آم [illegible]].

ـــ اَدْوِیَہ (ـــ فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی) امث.
(طب) ؛ دواؤں میں استعمال ہونے والی حیواناتی ، نباتاتی اور معدنی اشیا جو اپنی اصلی اور قدرتی شکل میں دواسازی کے لئے مہیا کی جاتی ہیں یہ بھی ایک قسم کے نامیاتی کیمیائی مادے ہیں لیکن ... ان کو خام ادویہ کے علم میں خصوصی حیثیت حاصل ہے. (۱۹۶۸ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۶۰). [خام + ادویہ (دوا کی جمع)].

ـــ آمَدْنی (ـــ فت م ، سک د) امث.
کچی آمدنی یا تحصیل ، کل آمدنی جس میں سے خرچ وضع نہ کیا گیا ہو (جامع اللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۶۸). [خام + آمدنی (رک)].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
مٹی سے بنائے ہوئے عارضی بند. چھوٹے کاموں کے خام بندوں کی تعمیر کے تمام اصول بہرحال ایسے ہی ہیں جیسے کہ بڑے بندوں کے. (۱۹۴۹ ، آبپاشی ، ۳۸۰). [خام + بند (رک)].

ـــ پارا / پارَہ (ـــ فت ر) امف مث.
۱. **وہ لڑکی جس نے بلوغت سے قبل عورت مرد کے تعلقات کا تجربہ کیا ہو ؛ بہت زیادہ بننے والی ؛ بظاہر جنسی تعلقات میں قدرے زیادہ محتاط ، (کلمہ تشنیع کے طور پر) بدمعاش ، آوارہ ، مکارہ.** ایسا نہ ہو کہ یہ بات طشت از بام افتادہ ہو اور اس کی بھنک اس خام پارہ کے کان میں پڑے جو میرے زوال کا باعث ہو. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۱۱). دوسری چٹکی لے کے بولی اوچھال چھکا تو بڑی خام پارا ہے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۶۷). عباسی کو کہنا زمانے بھر کی آوارہ ہے شریفوں میں آوارہ اور خام پارہ کی کیا گفتگو ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۲۸). وہ تو سنی خام پارہ ہیں خود نواب پاس چھوٹی محل سرا میں جاتی ہوں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۰۹). ۲. **ایک چھوٹی توپ جسے گروہ یا رہکلہ بھی کہتے ہیں** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **(کنایۃً) دنیا**

زال دنیا ہم سے جوں سیماب تو اوڑتی ہے کیا
مار رکھیں گے تجھی اے خام پارا کھینچ کر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۳)۔ ۳۰ بد زبان عورت (دریائے لطافت ، ۴۸)۔ [خام + پارا / پارہ (رک)]۔

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ (قدیم)۔
خامی ، ناتجربہ کاری ، ناپختگی۔

بالک پن کی سُدھ بُدھ خام ۔۔۔ خام پن وو کیا آوے کام

(۱۶۹۳ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۲۲)۔ [خام + پن ، لاحقۂ اسمیت]۔

ـــ تَحْصِیل (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث۔
(کاشتکاری) لگان جو زمیندار یا ٹھیکہ دار کے توسط کے بغیر حکومت وصول کرتی ہے اہل درخواست منوق دیہہ کر حکم خام تحصیل کا حضور سے ہو گا۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۳۵)۔ صحرائی اقوام کے قواعد کے لحاظ سے ایک طریقہ خام تحصیل بعض مقامات میں رائج ہے۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۹۴)۔ [خام + تحصیل (رک)]۔

ـــ تَر (ـــ فت ت) صف۔
ادھورا ، ناتمام

خوب ہوو پورا اتر چکا ۔۔۔ نیں کچھ رہیا بھی خام تر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۸)۔ [خام + تر (رک)]۔

ـــ تَوافُق (ـــ فت ت ، ضم ف) امذ۔
(سائنس) خُردبین میں پیّے کی شکل کا ایک حصہ جو وسطی نالی اور معروضہ کو اوپر نیچے کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ وسطی نالی اور معروضے ایک دندانہ دار سلاخ اور پیّے کے ذریعہ اوپر نیچے کیے جا سکتے ہیں اس پیّے کو خام توافق کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۷)۔ [خام + توافق (رک)]۔

ـــ تیل (ـــ ی مع) امذ۔
زمین سے نکلے ہوئے تیل کی وہ ابتدائی حالت جس میں کئی دوسرے کیمیاوی اجزا بھی شامل ہوتے ہیں ، ناصاف نفت خام تیل ٹھوس اور مائع ہائیڈرو کاربن کا آمیزہ ہے۔ (۱۹۸۳ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۰۳)۔ [خام + تیل (رک)]۔

ـــ جوش (ـــ و مع) صف ؛ مر خامجوش۔
جس میں جوش و خروش بہت کم ہو۔

شاعر تو ہیں بہتیرے مگر پلپلس ہیں
کچھ ان میں ہیں خامجوش کچھ کھرس ہیں

(۱۹۳۴ ، غالب شکن ، ۲۲)۔ [خام + جوش (رک)]۔

ـــ چِٹّھا (ـــ کس چ ، شد ٹھ) امذ۔
تخمینہ حساب جو عارضی طور پر کیا گیا ہو (جامع اللغات)۔ [خام + چٹھا (رک)]۔

ـــ خَیال (ـــ فت ی) امذ۔
ناسمجھ ، وہمی خام خیال سمجھ کر وہ علاج کرے جو نالی کے عارضے میں بیان کئے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، مفید الاجسام ، ۵۷)۔ زین المواصاف نے کہا خام خیالات کو اپنے دل سے نکال دیں۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ) ، ۹ : ۲۹۳)۔ [خام + خیال (رک)]۔

ـــ خَیالی (ـــ فت ی) امث۔
خام خیال (رک) کا اسم کیفیت یہ سب تمہاری غلطی اور خام خیالی ہے تم یقین جانو کہ کوئی انگریز ... اس بات سے ناراض نہیں ہو گا۔ (۱۸۹۶ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۵)۔ سائمن کمیشن کے سامنے اس شخص (قائد اعظم) نے اسے (سائمن کمیشن کو) طلبا کی خام خیالی کہا تھا جس نے اس ملک کی پہلی کابینہ میں شریک ہونا تھا۔ (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۲۳۸)۔ [خام + خیال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

ـــ دَسْت (ـــ فت د ، سک س) امث۔
ناتجربہ کار ، اناڑی ، فضول خرچ (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔ [خام + دست (رک)]۔

ـــ رال امث۔
رال اور لکڑی اور خام رال میں سے جو درخت کی تراش کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے کئی طریقوں سے روغن تربین تاپین نکالا جاتا ہے (مصرف جنگلات ، ۲۰۱۳)۔ [خام + رال (رک)]۔

ـــ رائے صف۔
احمق ، بیوقوف ، کم عقل ، نادان (نور اللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [خام + رائے (رک)]۔

ـــ رَہْنا محاورہ۔
ناکام ہونا ، ناکامیاب ہونا چودھری بروقت تست امتحان لیں گے اگر امتحان میں خام رہے چودھری قبول نہ کریگا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۰۷)۔

ـــ شُرْوا (ـــ ضم ش ، سک ر) امذ۔
وہ شوربا جو اچھی طرح نہ پکا ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [خام + شروا (رک)]۔

ـــ شوب (ـــ و مع) صف۔
اچھی طرح نہ دھلا ہوا ، کھنگالا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [خام + ف : شوب ، شستن ۔ دھونا]۔

ـــ طَبْع (ـــ فت ط ، سک ب) صف۔
رک : خام خیال انہیں سے اور انہی خام طبع کو بھی ... شریک بنا ہے۔ (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۲)۔

پر خام طبع دور رہا مجھ سے بے نظیر
ناقص نہ بس سکا کبھی کامل کے آس پاس

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۸۱)۔ اس کے (سلطان قطب الدین) گرد خام طبع نو دولتے ناتجربہ کار ... مشیروں کے روپ میں جمع ہوگئے (۱۹۸۰ ، سفر در سفر ، ۱۱۵)۔ [خام + طبع (رک)]۔

---طَبْعی (---فت ط ، سک ب) امث.
رک : خام خیالی. نظر لالچی لالچ بھریا خام طبعی کریا غلط قصد دھریا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۱). [خام + طبع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَمَع (---فت ط ، م) صف.
فضول خواہشات کرنے والا ، غیر ضروری خواہشیں کرنے کا عادی ، لالچی ، حریص (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [خام + طمع (رک)].

---طَمَعی (---فت ط ، م) امث.
فضول خواہشیں کرنا ، بے معنی خواہشات ، لالچ ، حرص. چتر گریو اُن ناداتوں کی خام طمعی کو دیکھ کر کہنے لگا اے یارو بھلا تک غور تو کرو اس جنگل میں دانے کہاں سے آئے ؟ (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۲). مجاہد خان کو یہ مشکل پیش آئی خام طمعی کے سبب سے اس ملک کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۳). [خام + طمع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَقْل (---فت ع ، سک ق) صف.
خام رائے (جامع اللغات). [خام + عقل (رک)].

---عَقْلی (---فت ع ، سک ق) امث.
خام عقل کا اسم کیفیت ، بیوقوفی ، کم عقلی (جامع اللغات). [خام + عقل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِلاقَہ (---کس ع ، فت ق) امذ.
ایسی ریاست یا زمین جو ٹھیکہ پر نہ دی جائے اور سرکار کے زیر انتظام ہو.

تھا کرکی زمینداری نہ رہی دیہات کی وہ بستی نہ رہی
سرکار کی بھی مرضی تھی یہی گاندھی نے علاقہ خام کیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۴۰). [خام + علاقہ (رک)].

---فِطْرَت (---کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
کند ذہن ، کم عقل ، کوڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [خام + فطرت (رک)].

---کار صف.
نادان ، ناتجربہ کار.

کہ ہے یہ محمد علیؑ خام کار
مرا وہ تیغ کو جھاتی میں مار

(۱۶۹۷ ، جنگ نامہ دوجوڑا (ق) ، ۳۷).
یہ سن کر وہیں رستم نامدار لگا کہنے اسے کودک خام کار (۱۸۱۰ ، شمشیرخانی ، ۲۰۰). البتہ کاک ٹیل کا نسخۂ خاص ہر خام کار کے بس کی چیز نہیں ہے. (۱۹۰۳ ، غبار خاطر ، ۹۶). [خام + کار (رک)].

---کاری امث.
۱. نادانی ، ناتجربہ کاری ، ناپختہ مزاجی.

اتو تم یاں پہ ہوشیاری سے بھٹکی سے نہ خام کاری سے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۵). لوگ پھر خام کاری کی سمت مڑے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ دسمبر ، ۳). ۲. (تجربے کے) قلم سے لکھنا ؛ گل بوٹے بنانا تیز قلم (پلیٹس). [خام + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---کاؤ امذ (قدیم).
کوشش ناتمام.

بھی تو خاوراں کا لیا رنج و تاؤ
ہندیا سر تجے پانو لگ او در خام کاؤ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۶). [خام + ف : کاؤ ، مبدّل بہ دکنی کاؤ].

---کَرْنا ف م ، محاورہ.
۱. دل چھوٹا کرنا ، بدگمان ہونا.

کہا زن نے ایسا نہیں ہو گا کام
تو اتنا بھی دل کو نہ کر اپنے خام

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۵). ۲. بند کرنا.

ہمیشہ زور کے بھالے چڑھائے اے قاتل
ہمیشہ زخم کا منہ ہم کو خام کر لینا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳).

---کو کام سکھا لیتا ہے کہاوت.
جس کو کام نہیں آتا کام پڑنے پر سیکھ جاتا ہے ، تجربہ آدمی کو پکا بنا دیتا ہے ، ناقص آدمی تجربے سے مشاق ہو جاتا ہے (محاورات ہند ، ۹۶).

---لوہا (---و مج) امذ.
(ارضیات) کچّا لوہا. ہندوستان میں خام لوہے کی پیدائش کی ترقی مندرجہ ذیل اعداد سے ظاہر ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند ، ۱ : ۳). خام لوہا بمقابلہ میانوالی کے کراچی میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۰). [خام + لوہا (رک)].

---مال امذ.
۱. وہ خام غیر تیار شدہ اشیا جن سے مختلف دوسرے سامان تیار ہوتے ہیں ، کچی دھات ، سوت اجناس. اگر ان (گھریلو صنعتوں) کے لیے بہتر خام مال اچھے اوزار اور آلات اور مناسب سرمایہ فراہم کیا جائے ... تو وہ ملکی دولت میں کافی اضافہ کا باعث بن سکتی ہیں. (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۱۷). ۲. رک : خام لوہا. اگر خام مال کے ایک گول ٹکڑے کو بڑھا کر کم گول سائز میں لانا ہو تو پہلے اس کو چوڑس بڑھانا چاہیے. (۱۹۴۶ ، فن آہن گری ، ۶). ۳. (ادبیات) مددگار مواد تحریر ، اساطیر. الف لیلہ کو اردو مترجموں نے خام مال کے طور پر استعمال کیا ہے. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۱۵۰).

---مَغْزی (---فت م ، سک غ) امث.
ذہن کی کجی ، دماغی سطحیت ، کج فہمی ، غلط اندیشی.

بتوں کی خام مغزی اب تلک جاتی نہیں تو بہ
پہاڑا مغز خالی ہو گیا ناصح کی بک بک پر
(۱۹۰۸ ، کلیاتِ اختر ، ۶۹۳)۔ [خام + مغز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مواد (---فت م) امذ۔
۱. رطوبتِ غلیظ ، مادۂ تولید۔ عورت اپنے اندر ہی سے پرانا سڑا خام مواد لے کر ایک جیتا جاگتا بریٹ ہوتا تخلیق کر لیتی ہے۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۰)۔ ۲. رک : خام مال معنی نمبر ۲۔ یہ شاعری آنے والی نسلوں کے لیے خام مواد کا کام دے رہی ہے۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۵۹۵)۔ [خام + مواد (رک)]۔

---نُقْرَہ (---ضم ن ، سک ق ، فت ر) امث۔
کچی دھات کی شکل میں چاندی ؛ مراد بہت زیادہ روشن۔
اول آسماں خام نقرہ تمام ... غیر ہو تنہا ہے خدا کا کلام
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱۰)۔ [خام + نقرہ (رک)]۔

---نکاسی (--- کس ن) امث۔
(کاشتکاری) کسی ملک یا علاقے کی زرعی اور دیگر کل پیداوار (ا ب و ، ۶ : ۶۳)۔ [خام + نکاسی (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

خام (۲) امذ۔
دم ، سالن یا چاولوں کی دیغ یا دیگچی بند کرنے کا عمل جو سالن یا چاولوں کو بھاپ کی حرارت سے گلانے کے لئے کیا جاتا ہے (ا ب و ، ۳ : ۵۰)۔ [مقامی]۔

--- کَرْنا ف م۔
آٹا لگا کر ہانڈی کا منہ بند کرنا (نوراللغات ؛ بحشس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

خاما امذ۔
خامازیں کے معنوں میں ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵)۔ [مقامی]۔

---سُوق (---و مع) امذ ، خامہ سوق۔
(طب) زمینی انجیر ، ایک روئیدگی ہے نہ اس میں ڈنڈی ہوتی ہے نہ پھول نکلتا ہے چھوٹی چھوٹی شاخیں نکل کر زمین پر پھیل جاتی ہیں عرب جمہوریہ مصر عین الشمس کے مقام پر کثرت سے ملتی ہے۔ تھوڑا سا خاما سوق روئی کے ساتھ کھانے سے بواسیر کے دانے کٹ کر گر جاتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۳)۔ [خاما + سوق ، زمینی انجیر]۔

خاما صَغِیر (فت ص ، ی مع) امذ۔
(طب) وزن کا پیمانہ۔ خاما صغیر ، دو مثقال۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲)۔ [خاما + صغیر (رک)]۔

خاما کَبِیر (فت ک ، ی مع) امذ۔
(طب) وزن کا پیمانہ۔ خاما کبیر ، تین مثقال۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۲)۔ [خاما + کبیر (رک)]۔

خامِد (کس م) صف۔
بجھا ہوا ؛ (مجازاً) افسردہ۔ آج جو قومی مشاعل (مشعل کی جمع) خامد (افسردہ) نظر آتی ہیں تو ان کی وجہ موجہ یہ ہے کہ علمائے کرام ... کو اس نے ترک کر دیا ہے۔ (۱۹۰۳ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۶)۔ [ع : (خ م د)]۔

خامْرَہ (سک م ، فت ر) امذ۔
(سائنس) کیمیاوی خمیر جو حیاتیاتی عمل کے ذریعے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کی مختلف قسمیں ہیں ، عام طور پر سارے پروٹین ہوتے ہیں یہ کیمیاوی تعامل کو بڑھانے اور تیز کرنے میں مدد دیتے ہیں لیکن خود تبدیل نہیں ہوتے (**Cellulase Enzymes**)۔ بعض خامرے پروٹین پر ، بعض چکنائی پر اور بعض نشاستہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۵)۔ [ع : (خ م ر)]۔

---سا امذ۔
(حیاتیات) خامرہ کی طرح ، خامرہ آسا ، وہ خامرے جو بستہ پروٹین ہوتے ہیں ان کے سالمے کا غیر پروٹینی حصہ آسانی کے ساتھ باقی سالمے سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے یہ علیحدہ کیا ہوا حصہ ہم خامرہ کہلاتا ہے اور پروٹینی حصہ خامرسا کہلاتا ہے (بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۲)۔ [خامرہ + ف : سا ، سائیدن ، پیسنا ، برابد ہونا ، آلودہ کرنا]۔

---سازی امث۔
خامرہ (رک) کی تیاری کا عمل اس امر کے لئے تحقیقات کی جا رہی ہیں کہ ان اشیاء کو معلوم کر لیا جائے جو توارثی مادے بھی جن پر اس طرح اثر انداز ہو کہ اس سے لحمی مادے اور خامرہ سازی کے عمل میں اضافہ ہو جائے۔ (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، ۲ ، ۳ : ۱۱۵)۔ [خامرہ + ف : ساز ، ساختن ، بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

خامِری (کس م) صف۔
(سائنس) عمل تخمیر کے ذریعہ مختلف خامرے تیار ہونے کا عمل۔ لبلبہ اور انتڑیوں کی جملہ رطوبتوں سے مزید خامری انہضام عمل میں آتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۵۳)۔ [خامر + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---عِلْم (--- کس ع ، سک ل) امذ۔
(سائنس) سائنسی علوم کی وہ شاخ جس میں مختلف قسم کے خامروں کے بارے میں تحقیقات کی جاتی ہے۔ آزاد خلوی نظاموں میں خامری علم ... کے ذریعہ بہت سے حیاتیاتی مسائل کے حل دریافت ہوسکتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، جینیات ، ۸۷۶)۔ [خامری + علم (رک)]۔

---غُدُود ک (---ضم غ ، و مع ، فت د) امذ۔
غذا کے تخمیری عمل میں مددگار چھوٹی گٹھلیاں۔ رودک کی اندرونی دیوار کے خامری غدودک ... اس پر ہضمی عرق (پروٹین ہاضم خامرہ) خارج کرتے ہیں (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۹۸)۔

[خامری + غدود (رک) + ف: ک، لاحقۂ تصغیر].

خامِس (کس م) صف.
پانچواں.

کہتے ہو گر وصف ہیں اس کے مخمس شاعرو
مصرع قد کو اسی کے مصرع خامس کرو

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۱۳۷). خامس یہ کہ بسا اوقات سردار و سرگروہ کو مخاطب کرتے ہیں. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۸۱). [ع : (خ م س)].

--- آلِ عَبا کس ا سا (--- کس ل، فت ع) امذ.
حضرت امام حسین علیہ السلام کا لقب، رک : آل عبا جس کے یہ پانچویں رکن ہیں. گریہ و بکا کیجیے حال پر ان حضرات کے، خصوصاً مصائب خامس آل عبا مظلوم کربلا پر. (۱۸۸۷، بحرالمصائب، ۱۰۸). جناب ابو دردا حضرت خامس آل عبا کی زیارت سے مشرف ہو کر سیدھے اریب بن اسحق کے در دولت پر پہنچے (۱۹۳۰، آغا شاعر، لیلیٰ دمشق، ۷۷). [خامس + آل (رک) + عبا (رک)].

خامِساً (کس م، تن س بفت) م ف.
پانچواں، پنجم. خامساً پاصمے کے امراض اسکے متعلقات کے امراض. (۱۸۶۰، نسخۂ عمل طب، ۳). خامساً مشقت یا ضرور کے زائل ہوتے ہی تخفیف بھی ساقط ہو جاتی ہے. (۱۹۶۱، سود، ۲۰۱). [خامس + اً، علامت تنوین و لاحقۂ تمیز].

خامُش (ضم م) صف.
چپ، ساکت.

نصیحت ہوتی جب نہ کچھ کارگر — تو خامش ہوئے رستم و زال زر

(۱۸۱۸، شمشیر خانی، ۳۱۵).

دل تو پر ہے نکات رنگیں سے — گو ہیں خامش کتاب کی صورت

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۹۰). [ف : خاموش (رک) جس کی یہ تخفیف ہے].

خامُشی (ضم م) امث.
خاموشی، سناٹا، سکوت.

بن خامشی ولی نہ ملے کوئی مراد
عبرت کے باغ اور ہے سب قیل و قال عبث

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۰۰).

گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے
خوش ہوں کہ میری بات سمجھنی محال ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۰۵).

کہنہ صدیوں کی افسوں زدہ خامشی
تنگ گلیوں کی پہنائی میں چھائی ہے

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۹۵). [ف : خاموشی (رک) جس کی یہ تخفیف ہے].

خامکار (سک م) صف.
رک : خام کے تحت.

ڈرتے ہیں بدنامیوں سے عاشقانِ خامکار
پختہ مغزانِ جنوں کو خوفِ رسوائی نہیں

(۱۹۳۳، دیوان صفی لکھنوی، ۹۸). [خام + کار (رک)].

خامکاری (سک م) امث.
رک : خام کے تحت.

تیری بے صبری ہے حسرت خامکاری کی دلیل
گریۂ عشاق میں ہوتی ہیں تاثیریں کہیں

(۱۹۵۰، کلیات حسرت موہانی، ۲۷). [خام + کار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

خامِل (کس م) صف.
گوشہ نشین، گمنام.

یہ بیوش خانۂ کفار کی خرابی کا
کہ خود گرائے کلیسا کو راہب خامل

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۰۰). [ع : (خ م ل)].

خاموش (و مع) (الف) صف.
۱. جو اپنی زبان نہ کھولے، چپکا، چپ، ساکت و صامت.

خاموشاں میں خاموش ہوویں، بولتیاں سوں مل بولیں
کتنیا کنتھیں سبھی سنتی ناچت کدھری ڈولیں

(۱۵۹۱، جانم (شاہ برہان الدین)، وصیت الہادی (ق)، ۳۰).

ہمہ تن وصف سراپا کے سخن میں ہوں زباں
ایک وصفِ دہن تنگ میں خاموش ہوں میں

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱ : ۵۴).

خاموش ہیں ادب سے جوانان بے نظیر
موقع ہیں اب ہے جنگ کا اے آسمان سر پر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۵۶). خط کے ختم ہونے پر دو تین لمحے کے واسطے دونوں میاں بیوی خاموش ہو رہے. (۱۹۱۸، انگوٹھی کا راز، ۱۶). **۲. (مجازاً) سنسان، ویران، اداسی سے معمور.** جس کمرے میں اس کی بہن کی لاش تھی، بالکل خاموش تھا. (۱۹۵۵، منٹو، سرکنڈوں کے پیچھے، ۴۸). **۳. بجھا ہوا، گل شدہ (چراغ، آگ وغیرہ کے لیے مستعمل).** جوں مسجد میں پہونچے، قندیل مسجد کی خاموش ہوئی تھی اور مسجد میں اندھیرا تھا (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۸۶).

خیالِ زلف میں رونا مضر ہے آنکھوں کو
کریگا مرے چراغوں کو یہ دھواں خاموش

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۵). پانی برسنے لگا اور اسقدر برسا کہ وہ آگ خاموش ہو گئی. (۱۹۲۵، تجلیات، ۱ : ۲۵). **۴. افسردہ، غمگین، رنجیدہ.**

کہتے ہیں مجھ کو دیکھ کے خاموش خیر ہے
کیوں چپ کھڑے ہو سامنے دیوار کی طرح

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۳۳). خاموش جھجکتی ہوئی آنکھوں سے کچھ اس طرح ایک ایک کا منہ تکتا تھا کہ رحم آنے لگا. (۱۹۷۶، چوتھی دنیا، ۹۰). **۵. مردہ، مرا ہوا، (حرفِ تشبیہ)**

چپ کرو (استاد بچوں کو عموماً کہتے ہیں) (جامع اللغات). (ب) امذ. گھوڑے کی ایک بیماری کا نام (جامع اللغات). [ف : خاموش ، خاموشیدن ۔ چپ رہنا ، گرانا ، بے صدا و بے آواز ہونا].

---آتش فشاں (---فت ت ، سک ش ، کس ف) امذ.
(ارضیات) آتش فشاں پہاڑ کی ایک قسم جو تمام آتش فشانی مظاہرات کے حامل ضرور ہیں لیکن جن کے التہاب کا تاریخی زمانے میں کوئی پتہ نہیں چلتا تیسرے (آتش فشاں پہاڑ) وہ ہیں جو تمام آتش فشانی مظاہرات کے حامل ضرور ہیں لیکن ... انہیں خاموش یا مردہ آتش فشاں کہتے ہیں. (١٩٣٣ ، مخزن علوم وفنون ، ٥٠). [خاموش + آتش (رک) + ف : فشاں ، فشاندن ۔ چھڑکنا ، بکھیرنا].

---تماشائی (---فت ت) امذ.
چپ چاپ تماشا دیکھنے والا ، بے تعلق ، غیر متعلق یا کسان ایک خاموش تماشائی کی حیثیت سے ... صورت حال کو دیکھ نہیں سکتا تھا. (١٩٦٥ ، گوربلاجنگ ، ١٦٨). ظاہر ہے کہ ان حالات میں مسلمان صرف خاموش تماشائی نہیں رہ سکتے. (١٩٧١ ، آج کا اردو ادب ، ٣٩٣). [خاموش + تماشائی (رک)].

---سپورینجیئم (---کس س ، و مج ، ی مج ، ی مع ، سک ، ن ، فت م) امذ.
(سائنس) پودوں میں افزائش نسل کا ایک طریقہ جس کے تحت وہ خلیے کام کرتے ہیں جو بظاہر ساکت ہوتے ہیں. دیواروں کے گرد مردہ ساتر خلیہ کی دیوار بھی تیسری حفاظتی دیوار کا کام دیتی ہے اس طرح جو ساخت وجود میں آتی ہے اسے خاموش سپورینجیئم کے نام سے پکارا جاتا ہے. (١٩٧٠ ، فنجائی اورسمانہ پودے ، ٨٢). [خاموش + سپورینجیئم Resting Sporangium].

---طبع (---فت ط ، سک ب) صف.
جو کم بولتا ہو ، کم گو ، کم بولنے والا ، کم سخن. اسی زمانے میں ان کو (شاہد احمد دہلوی) شمس العلما مولوی عبدالرحمن کی صحبتیں میسر آئیں جو ایک خاموش طبع عالم فاضل اور دلی یونیورسٹی میں شعبۂ السنہ شرقیہ کے صدر تھے. (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم ، ٥١). [خاموش + طبع (رک)].

---کرنا عاورہ.
بجھا دینا ، گل کرنا ، بے نور کر دینا.

> کس کو آگے نور جسم ترے آگے ہو فروغ
> کر دیا تو نے چراغ ید بیضا خاموش
> (١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٤٧).

---کلی (---فت ک) امث.
(سائنس) مصنوعی نباتاتی طریقوں سے پودوں کی نسل کشی جس میں نیا پودا نہیں اور کلیاں خود بخود نکالتا ہے. مساعد حالات آنے پر پروٹونیما یا رائیزائیڈ جن پر خاموش کلیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کا رنگ بھورا اور جسامت چھوٹی ہوتی ہے. (١٩٧٠ ، برائیو فائیٹا ، ٣٨٣). [خاموش + کلی (رک)].

---گر (---فت گ) امذ.
(سائنس) فضائی آلودگی کو کم کرنے والی چھتری جو سشینوں پر لگی رہتی ہے اس میں نصب شدہ پنکھوں کے شور کو کم کرنے کا آلہ. چھتریوں کے اندر پنکھوں کے شور کو کم کرنے کے لئے خاموش گر آلے لگا دیئے جاتے ہیں. (١٩٧٣ ، جدید سائنس ، ٥٧). [خاموش + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---ہونا عاورہ.
(سائنس) رک جانا ، ٹھہر جانا. جب ڈسچارج ... الیکٹروڈوں کے درمیان بہت اونچے درجہ کا پوٹینشل کا فرق پیدا کر دیا جاتے تو ڈسچارج خاموش ہوتا ہے اور کیتھوڈ سے عمودی سمت میں الیکٹرانوں کی ایک مسلسل بوچھاڑ ہونے لگتی ہے. (١٩٧٠ ، جدید طبیعات ، ٣٠).

خاموشانہ (و مج ، فت ن) م ف.
چپ چاپ ، خاموشی سے ، پر سکون انداز میں.

> سماں پھر چاندنی کا اس چمن میں
> سکوت شب میں خاموشانہ دیکھا
> (١٩٣٧ ، نغمۂ فردوس ، ١ : ٢٢٦). [خاموش + ف : انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

خاموشہ (و مج ، فت ش) صف مذ : خامشہ
رک : خاموش (ب) امذ.

> پردۂ پوست میں ہے اس کی جا
> خامشہ نام مشتہر اس کا
> (١٨٣١ ، زینت الخیل ، ٤٣). [خاموش + ہ ، لاحقۂ صفت].

خاموشی (و مج) امث.
١. آواز اور شور و ہنگامہ کی ضد ، چپکا رہنے کی حالت ، سکوت. فارسی میں جو بولتے ہیں کہ کوڑ بر پردا سے ہیں فراموشی ، جواب ابلہاں خاموشی. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١١). اوس کے کلام کو آواز حرف نہیں ، چپ اور خاموشی نہیں. (١٧٤٤ ، شاہنیر ، اشتباہ الطالبین ، ٢٥). حمد میں اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ پڑھ کر خاموشی چاہیے. (١٨٨٤ ، خیابان آفرینش ، ٢). مسلمانوں نے جس خاموشی ، آہستگی اور سکون سے اشاعت اسلام کا کام انجام دیا ہے اس کی تعریف انگریز اہل قلم نے بھی کی ہے. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ٣٤١). اس قدر سوگوار کیوں ہے اتنی بھیانک خاموشی کیوں چھا گئی ہے. (١٩٧٥ ، خاک نشین ، ٥٦). ٢. (روئی وغیرہ کی گدی) یا کپڑا جو خواتین ایام حیض میں استعمال کرتی ہیں. اسی طرح وہ اپنی بیٹیوں کی خاموشیوں (ایام کی گدیوں) کو بھی اپنی تحویل میں رکھتی تھی تا کہ انہیں ان کی صحت کے اعتدال کا پتہ چلتا رہے. (١٩٧٠ ، بادوں کی برات ، ٥٨٣). [خاموش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---از ثنائے تو حدِ ثنائے تُست کہاوت.
تیری تعریف میں خاموش رہنا تیری تعریف کی انتہا ہے ؛ (طنزاً) تمہاری انتہائی تعریف یہی ہے کہ ہم خاموش رہیں (جامع اللغات).

---علامتِ رضاست کہاوت.
رک : خاموشی نیم رضا (خزینۃ الامثال ، ۸۲).

---کا مِنارہ (---کس م ، فت ر) امذ.
گنبد خموشاں ، پارسیوں کا قبرستان جہاں لاش ایک تختہ پر رکھ کر چھوڑ دی جاتی ہے کہ گدھ چیل کوے اسے کھا جائیں پارسیوں کے نزدیک یہ بھی خیرات کی ایک اعلیٰ قسم ہے. لاشوں کو آبادی کے باہر ایک منارہ پر (جسے خاموشی کا منارہ کہتے ہیں) چھوڑ دینا ، یہ طریقہ پارسیوں کا ہے. (۱۹۶۰ ، اصول معظفان سحت ، ۱۰۹).

---نیم رضا کہاوت.
رک : الخاموشی نیم رضا . کسی کی بات سن کر خاموش ہو جانا بڑی حد تک اس کی تصدیق و توثیق یا تسلیم کرنے کے برابر ہے. صفیہ کی خاموشی نیم رضا سمجھ کر دونوں ماں بیٹیاں وہاں سے اٹھیں (۱۹۰۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۳).

خامہ (فت م) امذ.
قلم ، کلک.

> قلموں کے وصف اس کے جھپ جھپ لکھے ہیں تو نے
> اے خامہ ہاتھ تیرے کیوں کر قلم نہ ہوں گے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷).

> ہے قلم کا فارسی میں (خامہ) نام
> ہے غزل کا فارسی میں (چامہ) نام

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۷۳).

> زور بازو جب نہیں ہے جب نہیں تیغ و تفنگ
> سرنگوں خامے سے پھر کاغذ پہ گھس گھس کیا کریں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۹). [ف : خامہ].

---پَرداز (---فت پ ، سک ر) امذ.
لکھنے والا ، تحریر کنندہ ، محرر خامہ پرداز آوارہ نویس ان کے نویسندہ ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۹۳). [خامہ + ف : پرداز ، پرداختن ۔ اظہار کرنا].

---تصویر کس اضا (---فت ت ، سک ص ، ی مع) امذ.
نقاشی کا برش ، مو قلم.

> ہر جگہ کھینچیں شبیہیں عاشق و معشوق کی
> ہو گیا خامہ ہمارا خامۂ تصویر اب

(۱۸۷۵ ، دیوان ناسخ ، ۹۱). [خامہ + تصویر (رک)].

---دو زباں کس صف (---و مع ، ضم ز) امذ.
نیزے کا قلم جس کے بیچ میں قط دیا جاتا ہے. ہر چند کہ خامۂ دو زبان نے جامہ طائر بلند پرواز خیال کا پہن کر ارادہ کنگرہ تشبیہ قصر ثنا خوانی کا کیا. (۱۸۴۷ ، نتائج المعانی ، ۲۷).
اب اوصاف شاہانِ ہندوستان رقم کرتا ہے خامۂ دو زبان (۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۱). [خامہ + دو (رک) + زبان (رک)].

---دو سَر کس صف (---و مع ، فت س) امذ.
رک : خامۂ دو زبان.

> مداح ہوں جو حیدر و صفدر کا اے سحر
> ہے خامۂ دو سر میں اثر ذوالفقار کا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۳۸). [خامہ + دو (رک) + سر (رک)].

---زرّیں کس صف (---فت ز ، شد ر ، ی مع) امذ.
سونے کا قلم ؛ سنہری حروف (جامع اللغات). [خامہ + زریں (رک)].

---زَن (---فت ز) صف ؛ امذ.
لکھنے والا ؛ نب ، لکڑی یا سینگ کا ٹکڑا جو قلم کے آگے لگاتے ہیں (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [خامہ + ف : زن ، زدن ۔ ضرب لگانا ، مارنا].

---سائی امث.
قلم گھسنا ، مراد : لکھنے کا عمل ، ضبط تحریر میں لانا. اس فقیر بے بضاعت نے بھی ... ان حکایات میں خامہ سائی کی ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۲). [خامہ + ف : سا ، سائیدن ۔ گھسنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَرسا (---فت ف ، سک ر) صف.
لکھنے والا.

> یہ جانتا ہوں کہ تو اور پاسخ مکتوب
> مگر ستم زدہ ہوں ذوق خامہ فرسا کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۷). اف : ہونا. [خامہ + ف : فرسا ، فرسودن ۔ گھسنا].

---فرسائی (---فت ف ، سک ر) امث.
اپنے خیالات کو ضبط تحریر میں لانا ، لکھنا.

> جنوں میں خامہ فرسائی سے ٹوٹے ہیں قلم اتنے
> ہمارا گھر نہیں ہے اک نمونہ ہے نیستاں کا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵) جب لکھنے بیٹھتا ہوں تو دل نہیں مانتا بے ضرورت بھی خامہ فرسائی کر کے طویل کر دیتا ہوں. (۱۹۲۲ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۲۳۲). مصنف سے توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تخلیق کے بارے میں خامہ فرسائی ضرور کرے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۵). [خامہ + فرسا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---کَش (---فت ک) صف.
قلمزن کرنے والا ؛ قلم سے تصویر بنانے والا (جامع اللغات). [خامہ + ف : کش ، کشیدن ۔ کھینچنا].

---مانی کس اضا امذ.

مشہور مصور مانی کا قلم؛ مراد بہت اعلیٰ چیز.

بس کہ دیکھتا ہوں جگر پر دلبر مانی کا نقش
خوش نہیں آتا ہے مجکوں خامۂ مانی کا نقش
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۸).

نقشِ نازِ بتِ طناز بہ آغوشِ رقیب
پائے طاؤس پئے خامۂ مانی مانگے
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۵۱). [خامہ + مانی (رک)].

خامی اسث.

۱. **کچاپن ، ناپختگی ، ناسمجھی.** ایکس کوں چھوڑ دسرے پر دل دھرنا عاشق کی خامی ہے ، عشق کے کام میں ناتمامی ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۴۴).

آتشِ عشق سوں نکل جانا
عشقِ بازاں کے حق میں خامی ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۹).

وہ سہ ہے بدر جس کو ہو تمامی
ثمر کس کام کا جس میں ہے خامی
(۱۸۷۲ ، عاشد خاتم النبیین ، م ، ۲). ۲. **نقص ، عیب ، برائی ، بدنامی** ، عشق میں کچھواتا خامی ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۸).

کالا میں میرے کیے رازِ نہاں تا نہ ہو خامی مری کس پر عیاں
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۵۹).

خامیٔ خامہ ہو ثابت جو لکھوں طیرہ ہے
سر بلندی سے عیاں ہے کہ فلک سیر ہے یہ
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۹۳).

مل سے کہہ دو کہ تجھ میں خامی ہے
زندگی خود ہی اک غلامی ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۵). رات آپنے مری تقریر سنی ! ... کی آپ ہندوستان میں سیکولرازم کی تیسری خامی کی دوسری شق پر تھے کہ مجھے نیند آ گئی. (۱۹۸٦ ، تکبیر ، کراچی ، ۲۳ جولائی ، ۴۷). ۳. **غلطی.** جان کر جب اچھا تمک بر حرامی ہے ، ہو تمام خامی ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۴۹).

کچھ خوب نہیں ہو بے لگامی
لے کچھ ہی تو پختگی نہ خامی
(۱۸۰۰ ، من لگن ، ۲٦). عابد حسین نے قاعدۂ عمل بڑے غور سے جانچ کئے جہاں جہاں خامی تھی اسے درست کیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۵). آخر میں قارئین کرام سے ... گزارش ہے کہ کتاب کے مطالعہ کے وقت جو فروگذاشتیں نظر آئیں ان سے ... آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ان خامیوں کا ازالہ کیا جاسکے. (۱۹۸۷ ، جراحیات زہراوی ، ۵). ۴. **کمی.** ابھی تک آپ کی طبیعت میں خامی باقی ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۱۳). علاوہ ازیں بہت سی خامیاں اور فروگذاشتیں رہ گئی تھیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۰). خامیوں کو دور کرنے کے لئے طلب فلاپ میں چند اضافے کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۹۱). ۵. **ناتجربہ کاری ، اناڑی پن.**

کبھی بالے کبھی بوڑھے کبھی سوگ کبھی شادی
کبھی گرہو کبھی چیلے کبھی پختے کبھی خامی
(۱۵٦۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۵).

پکایا او خامی سوں اپسیں ہوس
او حیدر کے نزدیک بھیجیا ہی کس
(۱٦۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۳).

حقیقت سوں تری سخت سستی واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).

خامی جاتی ہے کوئی کھو بیٹھے
پختہ کاری کے تئیں سفر ہے شرط
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۳۴).

اے آرزو اپنی خطا کیا تھی یہ سوزِ محبت کی خامی
جب شمع بنانے ہی نہ پڑی پروانہ بنا کر چھوڑ دیا
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۱۳). ٦. **نادانی ، بے وقوفی.**

میں یوں کہا تیری جیجی پر کیں بیا کچھ کچھ رواتی
کتی سچ اسی کی فکر ہے اول بھی خامی کتی ہے خام
(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۵).

اے ولی غیر عشق حرفِ دگر پختہ مغزاں کے نزد ہے خامی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۷).

کچھ نہ اس عالمِ فانی کا رہے گا باقی
قبر پختہ کا بنانا بھی بڑی خامی ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲٦۴).

وہ موسیٰ کی تمناؤں کی خامی وہ اس کی شرحِ حرفِ لن ترانی
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۲۳٦). ۷. **کمزوری.** دوست کی آزمائش میں خواہ اپنے اوپر ہو خواہ اپنے کسی بزرگ اور قریب پر ، ماتم اور بے صبری کے کام کرنا نہایت خامی اور دوستی سے جی چھپانا ہے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، اولاد حسن قنوجی ، ۳۵).

اک اک کا معاون ہو تو ایک ایک کا حامی
مٹ جائے ترے فیض سے اخلاق کی خامی
(۱۹۱۰ ، فروغِ ہستی ، ۵٦). اختر شیرانی جو نئی شاعری کا شہریار تھا جس میں بشری خامیاں چاہے بے شمار ہوں لیکن جس کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ متکبر تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۷۳). [خام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

--- کرنا محاورہ.

کوتاہی کرنا ، کمی کرنا.

اطاعت میں اغیار خامی کریں گے ہمیں بندہ پرور غلامی کریں گے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۸).

خان(۱) امذ.

۱. **مالک ، آقا.** بیگم نے کہا خان سے پوچھ لو اگر وہ چھٹی دیتا ہے تو چلا جا. (۱۹۸۳ ، مشرق (میگزین) ، کراچی ، نومبر ، ۱۳). ۲. **شاہانِ ترکستان کا لقب.**

خاقان میں ہے نہ خان میں ہے ہے گوہر جو آج کان میں ہے
(۱۸۰۰ ، من لگن ، ۵۰). ۳. **سردار ، امیر ، رئیس ، بادشاہ ، پیشوا** دبیر ، امیر ، خان ، وزیر کوئی کریں سکے اس کی تدبیر. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۳۹). ہر ایک حصے کے مالک کو خان کہتے ہیں ان

کی زبان میں خان بمعنی سلطان ہے۔ (۱۸۳۷ ، ترجمۂ ابوالفدا ، ۲ : ۲۵۶)۔ خان قلات ... تین سو کے قریب خان و سردار اور کوئٹہ کے ... افسر دربار میں جمع ہوئے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۳۶)۔ دس امیر ایک ملک اور دس ملک ایک خان کی سرداری قبول کرتے تھے۔ (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱)۔ **۴. پٹھانوں کے نام کا آخری جزو۔**

عطارد ، قطب ہور مریخ خان   ملے آ کے تبو ہو تو خبز جان
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸)۔

طفیلِ صاحبِ عالم محمد ایزد بخش
نہ کہہ سکے مجھے ہرگز فرشتہ خان تم کون
(۱۸۵۱ ، حافظ عبدالرحمن خان احسان (مضامین فرحت ، ۶ : ۱۶۶)۔ **۵. ڈوم ، خانساماں کا خطاب ؛ موسیقار نیز حکیم۔**

کوئی رسالدار ، کوئی جمعدار فوجدار
کوئی سردار ، کوئی بیگ کوئی خان ہے
(۱۶۵۷ ، گنج شریف ، ۹۳)۔ **۶. ایک لقب جو حکومت یا بادشاہوں کی طرف سے دیا جاتا تھا** اور سرکردہ جتنے ہیں ان میں کوئی نواب کوئی خان ہوئے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۲ : ۳۱)۔

صلۂ نوم فروشی کی تمنا ہی رہی
ہی مثالِ شیخ خوشامد میں مگر خان نہ ہوا
(۱۹۷۷ ، سنگ و خشت ، ۲۸)۔ علی یار کو خان کا لقب دے کر استرآباد کا گورنر (والی) بنا دیا گیا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۷)۔ [ف : ت : خان]۔

---اعظم کسرِ اضا (---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ۔
خان بہادر ، بڑا خان ، خانوں کا خان۔ خان کو زیادہ موثر بنانے کے لئے کبھی ... خان اعظم ... کر دیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۶)۔ [خان + اعظم (رک)]۔

---بہادُر (---فت ب ، ضم د) امذ۔
۱. برطانوی دورِ حکومت کا خطاب جو ہندوستانی مسلمانوں اور پارسیوں کو دیا جاتا تھا۔ یہ (لوٹی کا خطاب) سر اور خان بہادر کے ان خطابات کے علاوہ تھا جو ہر سال یکم جنوری کو تقسیم ہوتے تھے۔ (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۲۳۹)۔ **۲. خان بہادر کا خطاب رکھنے والا ، حکومت کی طرف سے خطاب یافتہ۔**

شاعر ہوں اور امیر ہوں عروسِ سخن کا میں
کرنل نہیں ہوں خان بہادر نہیں ہوں میں
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۳۵)۔ [خان + بہادر (رک)]۔

---بہادُری (---فت ب ، ضم د) امث۔
خان بہادر کا اسمِ کیفیت۔ اکثر لوگ ... خان بہادری و شمس العلمائی کے نشہ میں چور ہو کر اس وعید کے مستحق ہوتے ہیں جو لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی کے پردے میں مخفی ہے۔ (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۵)۔ [خان + بہادر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]

---جَہاں (---فت ج) امذ۔
مغلیہ سلاطین کے عہد میں سپہ سالار کا ایک خطاب۔ فتح خان شروانی ... کو خان جہاں کا لقب دیا۔ (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۵)۔ [خان + جہاں (رک)]۔

---جی امذ ؛ رک : خانجی۔
(کلمۂ تخاطب) جناب عالی ؛ حضرت سلامت۔ بڑی عقل میں نہیں سلے تو یوں ہے خانجی ، جو شراب میں تاڑی جوں دودھ میں کانجی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷)۔

ابی خانجی نہ سچ بلواؤ ہم تو میرزائی ہیں
برا مانے وہ انکے بھی کہیں گر ہے بشائی کا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۳۹)۔ [خان + جی (رک)]۔

---خاناں کسرِ اضا امذ۔
سرداروں کا سردار ؛ مغلیہ سلاطین کے عہد میں سپہ سالار کا خطاب۔

خانِ خاناں کے باغ میں آ جا
گل سے چہرے کو اپنے دکھلا جا
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۷)۔

ذی مرتبہ ذی شان ہے خانِ خاناں
ہر چشم میں انساں ہے خانِ خاناں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۵۰)۔ اصل میں میر میراں تھا جو باعتبار ترکیب خان خاناں اور میر میراں کا ہم پلہ ہے۔ (۱۹۰۱ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۰)۔ دلاور خان کو اس کی فوجی خدمات کے صلے میں خان خاناں کا خطاب دیا۔ (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۵)۔ [خان + خان + ان ، لاحقۂ جمع]۔

---خاناں کی کمائی میاں فہیم نے اڑائی کہاوت۔
اس محل پر بولتے ہیں جب پرایا مال بے دریغ خرچ کیا جائے ، مالِ مفت دلِ بے رحم۔ جب والد کا انتقال ہوا ، چھہتر لگ زیر باری اٹھائی ، بقول شخصے خان خاناں کی کمائی میاں فہیم نے اڑائی۔ (۱۸۸۰ ، کاغذات کاروائی ، ۳۷)۔

---خاناں کھانے میں (بتانا) پطانہ کہاوت۔
کھانے میں کچھ چھپا ہونا؛ پطانہ کہتے ہیں پگڑی کے بیچ کے حصے کو ، چونکہ کھانے میں بریانی یا چاول بھی مخروطی انداز سے الٹے رہتے ہیں بیچ میں اشرفیاں وغیرہ رکھ دی جاتی تھیں نیز خان خاناں جب کسی کو کھانا بھیجتا تو اس میں پوشیدہ طور پر اشرفیاں رکھ دیتا تھا ، جب کسی پر احسان کیا جائے اور اسے ظاہر نہ ہونے دیں تو اس موقع پر بولتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---خَواص (---فت خ) صف۔
خاص خاص۔ ملکہ اپنی خان خواص سہیلیوں کو لے کر استقبال کے واسطے چلیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۳)۔ [خان + خواص (رک)]۔

---دَوراں کسرِ اضا (---و لین) امذ۔
مراد زمانہ کا حاکم ، یہ اور اس قسم کے خطاب لفظ خان میں برتر

بنانے کے لیے اضافہ کئے گئے. خان کو زیادہ موقر بنانے کے لئے کبھی ... خان دوران ... کر دیا جاتا. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۰۶).

ـــــ زادَہ (ـــــفت د) امذ ؛ امث خانزادہ (ـــــ خانزادی).
خان کی اولاد ، خالص پٹھان خاندان کے افراد ؛ ایک خطاب جو انگریزوں کی طرف سے دیا جاتا تھا. خانزادے سری کرشن مہاراج ، راجہ متھرا قوم جادوں کی نسل سے راجپوت تھے. (۱۹۲۰ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۷۰۲). خان زادی زری سرفراز ، چیئرمین پاکستان کمیشن برائے خواتین نے اپنی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کر دی ہے. (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، (میگزین) ، ۳). [خان + ف : زادہ ، زادن ـ جننا ، پیدا کرنا / پیدا ہونا].

ـــــ زَمان (ـــــفت ز) امذ.
رک : خان بہادر خان کو زیادہ موقر بنانے کے لئے خان زمان کر دیا جاتا تھا. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۰۱). [خان + زمان (رک)].

ـــــ سالار امذ.
وہ شاہی افسر جس کا کام کھانوں کو چکھنا ہو ، گودام کا داروغہ (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [خان + سالار (رک)].

ـــــ سامان امذ.
رک : خانساماں.

اس کا خیرخواہ ایک دیوان تھا
کہ سب بات کا خان سامان تھا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱). جو کچھ اسباب چھٹی کا موافق حکم حضور کے تیار کیا تھا حوالے خان سامان کے کیا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۳۰). عثمانی ترکی میں عیسائی خصوصاً یہودی تاجروں کو بازرگان کہتے تھے ... اور انہیں میں سے بعض اجاق بازرگانی تھے جو خان سامان تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۶). [خان + سامان (رک)].

ـــــ ءِ عالَم / مُعَظَّم کس اضا (ـــــفت ل / ضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
مراد اعلیٰ حاکم ، سردار. خان کو زیادہ موقر بنانے کے لیے کبھی ... خان عالم معظم کر دیا جاتا تھا. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۰۶). [خان + عالم / معظم (رک)].

خان (۲) امذ.
۱. خانہ (رک) کا مخفف.

کن دنوں میں مٹ گیا صیاد خانِ عندلیب
موسم گل میں اوجاڑا آشیانِ عندلیب

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزار تعشق ، ۲۷). **۲. سرائے.** میں اور میرے شامی دوست ... ایک خان یعنی سرائے میں جا کر ٹھہرے (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۲۰۱). عثمانی طرز تعمیر کے مطابق ... امیر نے ایک خان (سرائے) بھی بنائی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۹). **۳. چھتہ ؛ خاندان ؛ سازوسامان ، کوئی چیز گھر کے متعلق ؛ دوکان ؛ منزل** (جامع اللغات). [ف].

ـــــ چِڑی (ـــــضم چ) امذ ؛ امث.
۱. کھیروں میں رہنے والی چڑیا. دو خان چڑیاں ایک جھاڑ کی ڈالی پر گھونسلا باندھے تھیں. (۱۹۵۶ ، دکنی انوار سہیلی ، ۸۲). حیدرآباد میں اس چڑیا کو خان چڑی کہتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۸۲). **۲. وہ غوطہ جو باؤلی کے پیراک اونچائی سے لگاتے ہیں.** خان چڑی اس غوطے کو بھی کہتے جو باؤلی کے پیراک اونچائی سے لگاتے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۸۰). [خان + چڑی (رک)].

ـــــ گاہ امث.
رک : خانقاہ. پہاں الحسن بن یعقوب الحدادی کی خان گہ میں قیام تھا. (۱۹۰۷ ، مقالات عرشی ، ۳۵۲). [خان + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ و مان (ـــــو عطف) امذ.
رک : خانماں. اگر یہ جانتی کہ آتش بے قراری کی خان و مان ناموس کا یوں جلا دے گی تو واللہ میں زنہار اسیر دام بلا کی نہ ہوتی. (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۱۰۹). لوگ بادشاہ کے ... خوف سے ... خان و مان سے آوارہ ہو کے ... جلائے وطن گوارہ کریں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳۰). جی میں آئی تو دشمن کے گھر میں آگ لگا کر اس کے خان و مان کو بھسم کر دیا. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ ، ۱۳۴).

ترے جلوے سے ہے آئینہ دل طوطیٔ بسمل
نظر آتی ہے گویا آتش صد خان و مان مجھ کو

(۱۹۵۰ ، ترانہ وحشت ، ۲۱۵). [خان + مان ؛ ماندن ـ مانند ہونا ، مشابہ ہونا].

خان (۳) امذ.
خوان (رک) کا مخفف.

تراں پھر گئے او انس میں کلام
رکھے خان سفرے پہ لا کر طعام

(۱۸۲۷ ، قصۂ قاضی و چور ، ۳۱). [ف].

خانا امذ.
اے خان.

تیں صدقے عشق بالاں خدا تج نیں دیا خانا
تجے قدرت پنا ہے جو قطب کوں سمجاوے نا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۳۳). [خان + ف : ا ، حرف ندا].

خاناوَہ (فت و) امذ.
ایک افسر جو جرنیل کے احکامات فوج کو پہنچاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [ف].

خان بالِغ (ی مع) امذ.

کتیّن کاغذ جو اعلیٰ قسم کا چینی کاغذ ہے ، پرانی کتابوں میں استعمال ہوتا تھا. صفائی کے لحاظ سے جو رتبہ خان بالغ کو حاصل ہے اور کسی کاغذ کو نصیب نہیں ہوا. (۱۹۱۲ ، خیالات عزیز ، ۹۵). [ف : خان + ع : بالغ (رک)].

خانچَہ (سک ن ، فت چ) امذ.
خوانچہ (رک) کا مخفف (جامع اللغات). [ت : خان : خوان + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

خانَخواہ (فت ن ، خ ، و غم) م ف.
رک : خواہ مخواہ.

لازم نہیں کہ ہوئے یہاں خانخواہ شمع
کافی ہے بس جو ایک ہے تو رشک ماہ شمع

(۱۸۶۷ ، سر جس ، ۲ ، ۵۱). [ف : خا (خواہ کی تخفیف) + ن (سابقۂ نفی) + ف : خواہ : خاستن - چاہنا ، پسند کرنا].

خاندان (سک ن) امذ.
۱. (آ) **گھرانا ، قبیلہ ، کنبہ.**

شہادت کا ذکر کاری فلک ایسا دکھاتا ہے
نبیؐ کے خاندان کے جو دیوے تھے سب بوجاتا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۱۱).

کیا خاندان کا اپنے تجھ سے کہیں تقدس
روح القدس اک ادنیٰ دربان ہے ہمارا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۱). آپ ان کے خاندان کا حال جو کچھ لکھ سکیں اسکی نقل کرا کر میرے پاس بھیجدیں. (۱۸۸۰ ، مکاتیب حالی ، ۱۹). وہ خاص ایک خاندان میں خاص ملک میں ، خاص زمانے میں پیدا ہوتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۲). ایک شخص یہ کیا تمایا خاندان کی تعریف میں کا رہا تھا. (۱۹۹۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۸۳). (آآ) **کچھ اصحاب یا چند لوگ ، کسی گھر کے کچھ اشخاص.** الف خان نے دوپہر کا کھانا سیلا اور دیو خاندان کے ساتھ امپیریل ہوٹل میں کھایا. (۱۹۷۸ ، رقص ناتمام ، ۵۳). ۲. (سائنس) **ایک نوع کی چیزوں کا گروہ.** مشابہ اجناس کے مجموعے کو خاندان کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، مبادی خرد حیاتیات ، ۱۳۰). ۳. (تصوف) **سلسلۂ طریقت.**

بانچ تن کا مہر سو تیرے اوپر بھرپور ہے
چشت کے سب خاندان میں مشرتوں دہور ہے

(۱۶۷۰ ، شاہی ، ک ، ۶۹). صوفی ہونے کی حیثیت سے کئی خاندانوں میں بیعت ہے. (۱۹۲۳ ، احیامات ، ۵۰). ۴. **اجناس میں ایک ہی جنس سے تعلق رکھنے والے جوار کے خاندان سے تعلق رکھنے والے پودوں کے تنوں ، پتوں میں پھول نکلنے سے پہلے زہریلے مادے بالعموم پائے جاتے ہیں.** (۱۹۶۶ ، چارہ ، ۱۰۵). ۵. (علم اللسان) **لسانیات کی رو سے زبانوں کا سلسلہ.** ہند یورپی خاندان سب سے بڑا ہے یورپ اور ایشیا کی اکثر بڑی اور اہم زبانیں اس میں شامل ہیں. (۱۹۵۶ ، اردو زبان کا ارتقا ، ۱۰). [خان - خانہ + دان (رک)].

ـــ اَلْسِنَہ کس اضا (ـــ فت ا ، سک ل ، کس س ، فت ن) امذ.
لسانی گروہ ، زبانوں کا قبیلہ. حیدرآباد کی اصلی زبان دراوڑی خاندان السنہ سے تعلق رکھتی تھی. (۱۹۶۱ ، ہندوستانی زبانیں ، ۲۲). [خاندان + السنہ (رک)].

ـــ شاہی کس اضا ، امذ.
بادشاہ کا کنبہ. امین نے ... اپنے بھائیوں ، خاندان شاہی کے ارکان اور افسران فوج کو دربار سے الگ کر دیا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۳ : ۹۲). [خاندان + شاہی (رک)].

ـــ شِرا کَتی (ـــ کس ش ، کسر) امث.
(قانون) **رک : خاندان مشترکہ** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۶۸). [خاندان + شراکتی (رک)].

ـــ طَرِیقَت کس اضا (ـــ فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
صوفیہ کرام یا بزرگان دین کے خانوادے - اہل دل اور اہل صفا کا طبقہ. صرف خاص پیشوایان خاندان ہائے طریقت کے عرس ہوتے تو بھی دل کو صبر آتا. (۱۹۲۳ ، احیامات ، ۱۲). [خاندان + طریقت (رک)].

ـــ کی عَلامَت (ـــ فت ع ، م) امذ.
کوئی نشان جو کسی خاندان کے لیے مخصوص ہو اور اس کی ملکیت کی اشیا پر لگایا جائے (جامع اللغات).

ـــ مُشْتَرَک / مُشْتَرَکَہ کس اضا (ـــ ضم م ، سک ش ، فت ت ، ر / فت ک) امذ.
(قانون) **ایسا ملا جلا یکجا خاندان جس میں جائیداد کے کئی وارث ہوں.** ایک شخص خاندان مشترکہ کے کرتا کی حیثیت سے کل جائداد مشترکہ کا قابض ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۸۳). دیہی جماعت ایک خاندان مشترک وہ جماعت متحدہ ہے جس کے ارکان افراد ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۱). [خاندان + مشترک / مشترکہ (رک)].

خاندانی (سک ن) صف.
۱. **خاندان سے متعلق ، جو چیز بزرگوں سے چلی آ رہی ہو.**

القاب ہیں جتنے خاندانی ہیں عز و شرف کی وہ نشانی

(۱۹۶۷ ، تنظیم الحیات ، ۱۱۲). انگریزی ناموں کے درج کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ خاندانی یا سر نام جو آخری جزو ہوتا ہے پہلے درج ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۹۶). ۲. **شریف گھرانے کا فرد ، اعلیٰ خاندان والا.**

بگاڑے ہیں گردش نے جو خاندانی
نہیں جانتے سکہ روٹی کمانی

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۵۳). میری نگاہ میں ایک لڑکا ہے وہ اس سال آئی سی ایس کے امتحان میں بیٹھ رہا ہے ... خاندانی لڑکا تھا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۰۱). ۳. **عمدہ نسل کا** واجد علی شاہ بادشاہ تھے ... ان کو خاندانی مرغیوں کا بڑا شوق تھا. (۱۹۳۷ ،

فرحت ، مضامین ، ۲ : ۸۰). [خاندان + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ اَمِیر (ـــــ فت ا ، ی مع) امذ.
وہ امیر جس کے باپ دادا امیر ہوں (جامع اللغات). [خاندانی + امیر (رک)].

ـــــ پاسْبان (ـــــ سک س) امذ.
(مسیحی) خاندانی قسیس ؛ فوجی پاسبان ، اداری پاسبان (Chaplain Priest) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمینالوجی). [خاندانی + پاسبان (رک)].

ـــــ حَوِیلی (ـــــ فت ح ، ی مج) امث.
کسی قبیلہ یا امیر کا وہ وسیع و عریض مکان جس کے نام سے اس کے رہنے والے منسوب ہو جائیں. خاندانی حویلی کا نقشہ ، بیاہ شادی کی رسموں کا احوال. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمارگندم ، ۵۰). [خاندانی + حویلی (رک)].

ـــــ زِنْدگی (ـــــ کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
شادی شدہ فرد کی زندگی ، عیال داری ، کنبہ داری. شخصی اور خاندانی زندگی کی تربیت کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے کہ انسانی زندگی میں جنسی عنصر کی نشوونما سے اس کا گہرا تعلق ہے. (۱۹۶۱ ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۳۰۱). [خاندانی + زندگی (رک)].

ـــــ گِرْجا (ـــــ کس گ ، سک ر) امذ.
(مسیحی) نجی عبادت گاہ جو عیسائیوں کے کسی ایک خاندان کی ملکیت ہو (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمینالوجی). [خاندانی + گرجا (رک)].

ـــــ مَنْصُوبَہ بَنْدی (ـــــ فت م ، سک ن ، و مع ، فت ب ، ب ، سک ن) امث.
تحدید خاندان ، کنبہ کی پرورش کا وہ طریقہ جس میں بچوں کی تعداد پر نظر رکھی جائے تاکہ ملکی آبادی بے تکان نہ بڑھے. خاندانی منصوبہ بندی ، ضبط ولادت کا دوسرا نام نہیں بلکہ اس میں ہر وہ عمل اور کوشش شامل ہے جو زوجین کو خاندان کے حدود میں سکون اور تشفیات کا سامان کرے. (۱۹۶۱ ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۷). [خاندانی + منصوبہ (رک) + ف : بند ا بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ نُسْخَہ (ـــــ ضم ن ، سک س ، فت خ) امذ.
۱. طبی دواؤں کے وہ راز جو کسی خاندان میں محفوظ ہوں. یہ نسخہ ہمارا خاندانی اور نہایت مستند مگر اسکے اظہار کی سخت ممانعت ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۶۷). ۲. مجازاً کوئی گُر یا ماہرانہ داؤ. بارہواں کھلاڑی ... کرکٹ کے میدان میں ضرور اترتا مگر اس وقت جب کسی کھلاڑی کو ... تیز باؤلنگ سے بچاؤ کی وہ ترکیب بتانا مقصود ہو جو خاندانی نسخے کی طرح صرف کپتان ہی کو معلوم ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۱۰۹). [خاندانی + نسخہ (رک)].

خانْدانِیَّت (سک ن ، کس ن ، فت ی) امث.
کسی خاندان سے تعلق ہونا ، خاندان کی خصوصیت. یہ ایثار تینوں صورتوں ، شخصیت اور خاندانیت اور قومیت پر حاوی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۰۸). [خاندان + یت ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

خانْزادَہ (سک ن ، فت د) امذ (مث: خانزادی).
رک : خان کے تحتی. دراصل لقب انکا ... کہ بادشاہوں سے اکثر خطاب خانزادے لوگوں کو ہوا ہے. (؟ وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۲۰۱).

خانْسالار (سک ن) امذ.
رک خان کے تحتی (پلیٹس).

خانْساماں (سک ن) امذ.
۱. داروغہ یا مہتمم (کسی بڑے گھرانے یا ریاست کا) ، میر سامان ، شاہی محل کا میر.

کچھ اب سامان اپنے عاقبت خانے کا کر حاتم
نہ بھول اس پر کہ نورالدولہ کا میں خانساماں ہوں

(۱۷۳۱ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۰).

کہا جاؤ ہو کچھ کہ درکار ہو　　کہو خانساماں سے تیار ہو

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۳). آخر تین کے خواجہ زادے تو خانساماں اور بہزاد خان کو میر بخشی شہزادۂ صاحب اقبال یعنی بختیار کی فوج کا کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۸). آپ کا ممنون ہوں خانساماں صاحب نے سفارش کی. (۱۸۹۲ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۲۷۸). ان کے پاس ایک اہل کار کی ضرورت تھی جنت آرام گاہ نے لکھنؤ سے طلب فرما کر نواب فردوس مکان کی خدمت میں ۱۲۵۹ھ میں مقرر کر دیا اور خانساماں کا عہدہ دیا. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کملان رام پور ، ۴۸۳). ۲. کھانا پکانے والا ، باورچی. اپنے خانساماں کو بلا کر کہا ان کو کھانا کھلاؤ. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲۸). کچھ نہ ہو تو ایک بیرا ، ایک خانساماں ... ان کا ہونا ضروری ہے. (۱۹۳۲ ، روحانی شادی ، ۱۹). ۳. انگریزی وضع سے لوگوں کو کھانا کھلانے والا خدمت گار ، کھانے کی میز لگانے والا ، بیرا ہمارے صاحب کا خانساماں امام بخش ایک دن خانم جان کو راستے میں ملا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۰۷).

ہو سکے گا کس طرح اشق ادا ہوٹل کا بل
نقد دل تھا وہ تو نذر خانساماں ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵). [خان (رک) + ساماں (رک)].

خانْسامانی (سک ن) امث.
وہ دفتر جس سے بادشاہوں یا امیروں کے گھر اور باورچی خانے کا انتظام متعلق ہو. شاہی کارخانہ ... جواہر خانہ ، اسلحہ خانہ ، خانسامانی ، فیل خانہ ، اصطبل. (۱۹۱۶ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۵). [خانساماں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خانْسامَن (سک ن ، فت م) امث.
رک : خانساماں جس کی یہ تانیث ہے. خانسامن میرے پاس ہے. (۱۹۵۲ ، زیرلب ، ۱۸۳). [خان ساماں + ن ، لاحقۂ تانیث].

خانسامی (سک ن) است.
رک : خانساماں. سن بارس اس غیر متوقع تعریف کی تاب نہ لا سکی. جواب میں ... کچھ کہہ سکی تو وہی جو کوئی ممنون بیری یا خانسامی کہہ سکتی تھی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۱۰).
[خانساماں رک کی تانیث].

خانصاں (مع) امذ ؛ ج (قدیم).
خاص لوگ.

> کہ خانصاں ؛ جان گرم بازار اچھے
> تو ہر کوئی ہو کنچن خریدار اچھے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۰). [خاصاں کا محرف].

خانق (کس ن) امذ.
گلا گھونٹنے والا ؛ تنگ پہاڑی راستہ ، تنگ راستہ ؛ شہر کا نکڑ ، کابوس جو ایک بیماری ہے (سوتے میں ڈر جانا)(فیروز اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ع : (خ ن ق)].

ـــ الفَہْد / الفُہُود (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، سک ہ/ فت ف ، و مع) امذ.
خاندان خانق الکلب سے ایک گھاس ؛ لاط: **Arnica Montana** (ماخوذ : ؛ پھول گلا گھونٹنا کی لغت). چیتا ایک گھاس کھاتا ہے جسے خانق الفہود کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۵م).
[خانق + رک : ال (۱) + فہد=چیتا؛ فہود (فہد کی جمع)].

ـــ الکلب (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، سک ل) امذ.
ایک زہریلی گھاس کی قسم کی بوٹی جس کی شاخیں پتلی ، لمبی اور سخت ہوتی ہیں جن کے کنارے تیز ہوتے ہیں اور ان سے سخت بدبو آتی ہے ، چکنی ہوئی رطوبت نکلتی ہے ، کتا اس کے کھاتے ہی خناق پیدا ہو کر مرجاتا ہے؛ لاط: **Apocymumerectum**. خانق الکلب لفظی معنی اس کے کتے کا گلا گھونٹنے والے کے ہیں وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کے کھانے سے کتے کو خناق پیدا ہو کر مر جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹). ہندوستان کا دوسرا مشہور زہریلا پودا کچلے کا درخت ہے جو ہمارے ہاں کی خانق الکلب بوٹی سے ملتا جلتا ہے. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۳۷). [خانق + رک : ال (۱) + کلب (رک)].

ـــ النَّمِر (ـــ ضم ق ، غم ال ، شد ن بفت ، کس م) امذ.
ایک زہریلی نبات کا نام جس کی ساق ایک بالشت ہوتی ہے اور پتے ککڑی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے چھوٹے اور کھردرے ہوتے ہیں اور تین چار عدد سے زیادہ نہیں ہوتے اس کے کھانے سے جاندار فوراً مر جاتا ہے خاص کر تیندوا تو بچتا ہی نہیں اسی لیے اسے خانق النمر کہتے ہیں. خانق النمر ایک قسم کی گھاس ہے درندے اگر اس کو استعمال کریں تو ان کا حلق پکڑلیتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۳). وہاں (ملک تہامہ اور شراۃ کے پہاڑوں میں) ... علاج اس طرح کرتے ہیں جس طرح خانق النمر اور کنیر کے کھائے ہوئے کا کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۶). [خانق + رک : ال (۱) + نمر (رک)].

خانقاہ (سک ن) امث ؛ ج خانقہ.
۱. (أ) صوفیوں اور درویشوں کی عبادت گاہ. شہزادہ تیری بھیس میں حضرت کی خانقاہ کے اندر موجود ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۹). خانقاہیں جو سلاجقہ کے عہد سے قبل موجود تھیں اب بے نام و نشان ہو چکی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۲). (اا) مسیحی عبادت خانہ سے متعلق راہبوں کا مسکن نیز بودھ مذہب کے لوگ بھی. وہ بودھ مذہب رکھتے ہیں چنانچہ اس مذہب کی خانقاہیں اس ملک میں بہت ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیہ گیتی ، ۲ : ۲۶). جب آپ دس بارہ برس کے تھے تو اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کا سفر کیا راہ میں ایک عیسائی خانقاہ ملی جس میں بحیرا نام کا ایک راہب رہا کرتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۹۸). اس نے (مینڈل) کئی نسلوں تک ان پودوں (مٹر کے پودے) کو اپنی خانقاہ کے باغیچے میں اُگایا. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۰۹). ۲. شراب خانہ.

> عمر گزری ہے خانقاہوں میں ایک شب بال گزار جاتا ہے

(۱۹۵۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۷). ۳. کسی عقیدت مند یا دوست کا گھر یا مکتب فکر.

> مفر نہیں ہے بس خانقاہ سید سے
> قفس میں ہیں تو اس اڈے کو چھوڑ جائیں کہاں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۵). وہ بالواسطہ یا بلا واسطہ خانقاہ سرسید کے تربیت یافتہ ہیں. (۱۹۶۹ ، نیا اور پرانا ادب ، ۱۹).
[ف : خانہ گاہ (رک) ؛ معرّب (خانقاہ) گ معرف بہ ق].

ـــ داری امث.
عبادت خانے کا انتظام. واسطے خانقاہ داری مسلمانوں کے. (۱۸۹۱ ، حقیقت مسلمانان بنگالہ ، ۹۳). [خانقاہ + ف : دار + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

خانقاہی (سک ن) امث.
۱. (أ) خانقاہ سے متعلق ، درویشی ، پیری مریدی.

> مست رکھیو ذکرو فکر صبحگاہی میں اسے
> پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۸). (اا) شاگردی. آج کے استادوں میں پہلا سا دم خم باقی نہیں رہا اسی لیے شاگردوں میں بھی ... ورنہ ادبی خانقاہی کے آثار آج بھی کم و بیش نمایاں ہیں. (۱۹۵۳ ، تحقیق و تنقید ، ۵۶). [خانقاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ راہباں (ـــ کس ہ) امذ ؛ ج.
(مسیحیت) کلیساؤں کی خانقاہوں کے متعلقین. (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمینالوجی ، ۴۷). [خانقاہی + راہب + ان ، لاحقۂ جمع].

خانقاہیت (سک ن ، کس ہ ، فت ی) امث.
رک : خانقاہی. کلیسا میں خانقاہیت یا رہبانیت کی تحریک زور پکڑ گئی. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۲۱۶). ان (خواجہ حسن نظامی) کی محفل ... میں خانقاہیت کا جمال بھی تھا اور اس میں سکندرانہ جلال بھی تھا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۲). [خانقاہی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خانقہ (سک ن ، فت ق) امث.
رک : خانقاہ.

گفتگو شاہد وضے سے ہے نہ غیبت نہ گلہ
خانقہ کی سی نہیں بات خرابات کی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸).

ہے خانقہ کے پاس ہی پیر مے فروش
زاہد کبھی کبھی تو سعادت حصول کر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۲). [خانقاہ کی تخفیف].

خانقہی (سک ن ، فت ق) امث.
خانقاہی ، خانقہ سے متعلق.

اے پیر حرم رسم و رہ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۵۵). [خانقہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خانگی (سک ن). (الف) صف.
۱. **غیر سرکاری ادارے یا نجی تعلیمی اسکول ، مکتب ، مدرسہ.** اس ضلع کے مکتب اکثر خانگی ہیں. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم ، ۸۴). اسلامی خانگی مدارس کو امداد عطا کی جائے (۱۹۲۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۶۲). ۲. **گھریلو ، گھر سے متعلق ، گھر کا.** خانگی امور میں تو اپنی عزت انہوں نے اس میں سمجھ رکھی ہے کہ دو چار خدمت گر دست بستہ ان کے سامنے کھڑے ہیں. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۸). انہی کی ہمت ہے جو خانگی اور تجارتی کاروبار کے علاوہ قومی بار بھی اٹھا رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۰). امجد اس واقعہ ... اپنے اوپر خانگی بوجھ کا اضافہ دیکھ کر طرح طرح کی ہدایات صادر کرنے لگا تھا. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۰). ۳. (اَ) **نجی ، ذاتی.** چند کاروبار خانگی کے سر انجام دینے کے لئے ... روپے کی ضرورت ہے. (۱۸۹۸ ، اردو خط و کتابت ، ۴۸). خزانہ دو حصوں میں منقسم ہے خزانہ عام و خزانہ خاص ، خزانہ خاص میرا خانگی ہے. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۱۱۳). وہ (انشا) ... ہندوستان کی عام سماجی اور خانگی زندگی سے گہرا ربط رکھتے ہیں. (۱۹۵۷ ، تحقیق و تنقید ، ۱۰۰). (اِا) **دیسی ، ملک و قوم سے متعلق.**

سرفروشوں کے ہیں ہم سر ، آپ سر ، سرکار کے
آپ کا منصب ہے سرکاری ، ہمارا خانگی
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۵۶). (اِاا) **جیب خرچ ، مراد : محبوب خانہ.**

جنس بازار کی قیمت تو کھلی رہتی ہے
خانگی بھی رقم آنکھوں میں تلی رہتی ہے
(۱۸۸۸ ، بحر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۸۵). (۴) **بسال بھی ، اہل و عیال.**

اپنا جامع حیثیات سکریٹری کہاں سے آیئگا جو خانگی بکھیڑوں سے آزاد ہو. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۳۰۲). بعض خانگی ضرورتوں نے بھی ان کو اس قیام پر مجبور کیا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۴۸). ۴. (اَ) **گھر کا پلا ہوا ، پالتو.** کوئی لومڑی کھانے کی تلاش میں ہر طرف پڑی پھرتی ، کہ نظر اس کی ایک مرغ خانگی پر جا پڑی ، جو درخت کے نیچے چرتا تھا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۶۱). سب چرندے دشتی یا خانگی جو گھاس یا جھاڑیاں چرتے تھے ... خوف سے محفوظ رہتے تھے (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادۂ حبش کی ، ۳). آزاد بطیں بہت بلند پرواز ہوتی ہیں اور خانگی بطوں کو دس پانچ ہاتھ بھی اڑنا مشکل ہوتا ہے. (۱۹۲۴ ، پرندوں کی تجارت ، ۸). (اِا) **گھریلو ملازم.** خانگی لوگوں کو غلہ اور دوسری ضروریات زندگی کی چیزیں انبار خانوں میں جمع کرنے کی ممانعت کی جائے. (۱۹۱۳ ، افغان ایران ، ۳۵۹). ۵. **مملکت سے متعلق وہ معاملات جن کا تعلق دفاع ، مالیات وغیرہ سے ہو.** یہ صفحے ان خانگی رازوں کے بیان کرنے کے لیے نہیں ہیں جن کی حفاظت ایک شہنشاہ اور ایک بھنگی کو یکساں مدنظر ہوتی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۷). ۶. **لطیفہ ، گھریلو چٹکلے یا کہانی ، آپس کی بات.** تم بانکی دکھاؤ ، رات بھر اپنا سر پھراؤ ، بھولی بھولی خانگی سناؤ. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۶۶). ۷. **نجی خط ، ذاتی مراسلہ.** ایک تحریر خانگی میں سرکار نے مجھے صاف لکھا. (۱۸۸۸ ، مکاتیب محسن الملک ، ۱۰). تحریک (تحریک خلافت) کی سرد بازاری کو دیکھ کر ایک خانگی نیاز نامہ میں سردار قافلہ ... کے نام لکھنا پڑا. (۱۹۴۵ ، حکیم الامت ، ۴۹). (ب) امث. ۱. **پردہ نشیں عورت جس کا پیشہ زنا کاری ہو.** وہ نمک حرام مغلپورہ میں ، کہ آپکی تحصیلداروں کا علاقہ ہے ، نادری خانم نامی خانگی کے گھر منہ چھپائے بیٹھا ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۶۸). موئے کتنے ہماری سرکار کوئی کسبی خانگی ہیں جو باہر کے مردوں سے رقعہ بازی کرتی ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۰۱). ۲. **گھر کی پلی ہوئی روقی ، چڑیا ، مرغی** (جامع اللغات). [ف].

---- ایکٹ (---ی لین ، سک ک) امث.
ہوم رول ، ملکی انتظام. باقی تصنف بڑے قانونی رگڑے جھگڑے کے بعد ایک خانگی ایکٹ کے ذریعہ (۱۷۷۳) میں دیا گیا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۷۴۴). [خانگی + ایکٹ (رک)].

---- آمدنی (---فت م ، سک د) امث.
اندرون ملک حاصل سے حاصل شدہ رقم. قوم کی خانگی آمدنی سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ لوگوں میں ٹیکس ادا کرنے کی کس قدر استطاعت موجود ہے. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۴). [خانگی + آمدنی (رک)].

---- بیع (---ی لین) امث.
(قانون) **نجی طور پر آپس میں خرید و فروخت.** اگلی عملداریوں میں بلاشبہ حقیت زمینداری کی خانگی بیع اور رہن اور پٹہ کا دستور تھا. (۱۸۵۸ ، اسباب بغاوت ہند ، ۳۸). [خانگی + بیع (رک)].

---پَن (---فت پ) م ف.
خانگی کا پیشہ (جامع اللغات)۔ [خانگی + پن ، لاحقۂ تمیز]۔

---پَن کَرْنا ف م.
پردہ نشیں ہو کر بدفعلی کرانا ، پردہ دار عورت کا زنا کرنا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات)۔

---تَعْلِیم (---فت ت ، سک ع) امث.
گھر پر پڑھانے لکھانے کا بندوبست ، معمولی پڑھنا لکھنا اور حساب کرنا۔ خانگی تعلیم سے اسکول میں تعلیم دلانا بہت اچھا ہے کیونکہ سب سے بڑی قوت دماغ پر اثر کرنے والی بہت سی ہم جنس لڑکیوں کا ایک جگہ جمع ہونا ہے۔ (۱۹۰۰ ، بیوی کی تربیت ، ۱۰۲)۔ [خانگی + تعلیم (رک)]۔

---جوکِھم (---و مع ، فت کھ) امذ.
اندرون ملک قضیہ ، روپیہ پیسہ کا لین دین۔ بنک اور بنک کاری ، خانگی ملک اور خانگی جوکھم کے کارو بار کے نظام کی سب سے بڑی اساسی خصوصیت ہے۔ (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۷)۔ [خانگی + جوکھم (رک)]۔

---جَھگْڑا (---فت جھ ، سک گ) امذ.
۱. **ملکی معاملات پر آپس میں اختلاف رائے۔** کسی نوآبادی میں خانگی جھگڑے پیدا ہونے کی شکل میں ... کوئی ذی اقتدار شخص طلب کیا جاتا۔ (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۵)۔ اس ملک کے افراد... خانگی ... جھگڑے آداب معاشرت اور روزمرہ کی ضروریات سے ... راحت فراہم کرتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۳۰)۔
۲. **گھریلو یا نجی قضیہ ، نجی ، خاندانی فساد ، آپس کا جھگڑا ، آپس کی تکرار۔** باوجود اپنی بیماری ، خانگی پریشانیوں اور جھگڑوں کے ... وہ (مولانا حالی) برابر اس سے لپٹے رہے۔ (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرے ، مولوی عبدالحق ، ۶۲)۔ [خانگی + جھگڑا (رک)]۔

---حِساب (---کس ح) امذ.
حساب خانہ داری ، گھریلو یا ذاتی اخراجات کا گوشوارہ۔ اردو تدریس کے مقاصد کی نوعیت و خصوصیت صرف یہ ہونی چاہیے کہ طلبہ ... نجی اور کارو باری خطوط ، دعوت نامے ، رقعے اور خانگی حساب کتاب کے گوشوارے اردو میں مرتب کر سکیں۔ (۱۹۶۲ ، تدریس اردو ، ۱۳۵)۔ [خانگی + حساب (رک)]۔

---دَرْسگاہ (---فت د ، سک ر ، س) امث.
نجی تعلیمی ادارہ ، مکتب ، مدرسہ ، نیز رک : خانگی (الف) معنی نمبر ۱۔ اگرچہ باقاعدہ مدارس بہت کم تھے لیکن خانگی درسگاہیں نہایت کثرت سے تھیں۔ (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۷)۔ [خانگی + درسگاہ (رک)]۔

---دَسْتاوِیز (---فت د ، سک س ، ی مع) امث.
جو سرکاری دستاویز کے سوا اور دستاویز ہو (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۶۸)۔ [خانگی + دستاویز (رک)]۔

---زِنْدَگی (---کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
رک : خانگی معنی نمبر ۳ (أ)۔ شاعر معاشرت اور خانگی زندگی کی خصوصیات بیان کرتا ہے۔ (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۵۳)۔ حضرت علامہ (راشدالخیری) کی خانگی زندگی نہایت خوشگوار، قابل رشک تھی۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۳)۔ [خانگی + زندگی (رک)]۔

---سِپاہ (---کس س) امث.
ذاتی حفاظت کی فوج ، ملکی فوج کا ایک حصہ۔

دو خانگی سپاہ کی ٹکر ہے آ پڑی
پھیلی ہے جس سے ملک میں حد درجہ ابتری
(۱۹۵۸ ، تاربیراہن ، ۲۱۸)۔ [خانگی + سپاہ (رک)]۔

---شِفاخانَہ (---کس ش ، فت ن) امذ.
نجی اسپتال ، وہ شفاخانہ جو کوئی شخص اپنے خرچ پر کھولے (جامع اللغات)۔ [خانگی + شفاخانہ (رک)]۔

---غایات امث ؛ ج.
(نفسیات) **موروثی اسباب۔** فرد میں خانگی غایات کو جمہور کی غایات کے ماتحت رکھنے کا میلان شروع ہی سے ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۵۳۰)۔ [خانگی + غایات (غایت کی جمع)]۔

---مَحَل (---فت م ، سک ح) امذ.
چھالے کولھی (جامع اللغات)۔ [خانگی + محل (رک)]۔

---مُعَلِّم (---ضم م ، فت ع ، شد ل بکس) امذ.
نجی اُستاد یا خصوصی طور پر ہر بات کی تربیت دینے والا جو امرا و روسا کے گھروں میں ہوتا ہے ، نگراں اُستاد۔ ایک جماعت ٹیوٹر لوگوں کی ضرور ہے جو مثل آکسفورڈ و کیمبرج کے طلبہ کے خانگی معلم و دوست و ناصح کا کام دیں۔ (۱۹۰۱ ، رسائل عمادالملک ، ۲۶۰)۔ [خانگی + معلم (رک)]۔

---مَعْمُولات (---فت م ، سک ع ، و مع) امذ ؛ امث ؛ ج.
وظائف روزانہ ، گھر کا طرز زندگی ، نظام الاوقات ، فرائض خانہ۔ آنحضرت صلعم کی خانگی معمولات اور اوراد سے حضرت عائشہ کے برابر کوئی واقف نہ تھا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۰۲)۔ [خانگی + معمولات (رک)]۔

---مُلازِم (---ضم م ، کس ز) امذ.
رک : خانگی (الف) معنی نمبر ۴ کا (أ)۔ زراعت سے جن عورتوں کی کفالت ہوتی ہے ان کی کثیر تعداد کو غلطی سے خانگی ملازموں میں محسوب کیا گیا ہے۔ (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲)۔ [خانگی + ملازم (رک)]۔

---مُلْک (---کس م ، سک ل) امث.
(بنکاری) **سرکار کے ذرائع آمدنی۔** بنک اور بنک کاری خانگی ملک

... کے کارو بار کے نظام کی سب سے بڑی اساسی خصوصیت ہے (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۷)۔ [خانگی + ملک (رک)]۔

ـــــسُہم پسَندی (ـــــضم م ، کس ہ ، فت پ ، س ، سک ن) امث.
(معاشیات) ملک کے معاشی، معاملات کی جدوجہد۔ ہندوستان میں خانگی سہم پسندی اور کارو بار کا جوش عملاً مفقود تھا. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶)۔ [خانگی + سہم (رک) + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

خانگیت (سک ن ، کس گ ، شد ی بفت) امث.
نسل کشی ؛ بار آوری یا پیدائش کا عمل. دورانِ خانگیت میں تبدیلیاں وسعت کے ساتھ واقع ہوتی ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۸۳)۔ [خانگی + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

خانَم (فت ن) امث.
۱. **اعلیٰ خاندان کی عورتوں کا لقب ، شریف زادی ، بیگم**

مطلب انشا کا سمجھتی ہی نہیں اے واچھڑے
بیگمیں اور خانمیں ہیں ایسی ہی تو بھولیاں

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۳۴۳)۔ بیوی مجھ سے تو نئی خانم صاحب کے مزاج نہیں اٹھائے جاتے صبح شام کی جھک جھک پٹ پٹ رہتی ہے۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۷۹)۔ مکاں تا مکاں ایک محشر بپا تھا نہ بیگم نہ خانم نہ بچی نہ بیٹی مگر سوئے میداں جو دیکھا تو ہاتھوں میں گولے تھے یا کارتوسوں کی پیٹی (۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۰)۔ ۲. **(مجازاً) بیوی ، زوجہ**.

الہی خیر کہ خانم کو شوق سایہ ہے
بلا تو یوں بھی وہ نہیں ہو نہ جائے اب آسیب

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۶۸)۔ ۳. **خان کی بیوی** (نوراللغات)
۴. (أ) **بیگم صاحب**. مردوں کے لیے بے آفندی اور عورتوں کے لیے خانم استعمال ہوتا ہے۔(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱)۔ (اا) **نام کے ساتھ عزت یا بڑائی کے لیے**.

نہ جان اس کو شب مہ یہ چاند کی خانم
کمند نور یہ اوج قمر سے اوتری ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۷)۔ [خان (رک) + م ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــجان امث.
(مجازاً) عورت نما مرد(در بیانِ لطافت). [خانم + جان (رک)]۔

خانما (سک ن) امذ.
خانماں (رک) کا مخفف.

سب چھوڑ خانما کوں ہیں اس کی جستجو میں
ہے دشت اور بیاباں باغ و چمن ہمارا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۹)۔

خانُمان (ضم ن) امذ ؛ سہ خان ماں.
۱. رک : **خان کے تحت**.

گیا لے کر سب خانماں کوں میرے
گیا لوٹ سب درد ماں کوں مرے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۲۸)۔

خانماں عشق میں جلا دل کا ... ہے نگہباں اب خدا دل کا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۰۱)

جاں کو تن میں نہ ہو بر خانماں درکار ہے
طائر قبلہ نما تک آشیاں درکار ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۷)۔

زہرہ گر ایسا ہی شام ہجر میں ہوتا ہے آب
پرتو مہتاب سیل خانماں ہو جائے گا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰)۔ بے خانماں مہاجرین کا چند روزہ انتظام ہو جائے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃالنبی ، ۱ : ۲۶۸)

وحشت دل کا زوبہ آباد ... ہم ہیں صحرا تو خانماں کہیے

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۵۵)۔ ۲. **خاندان ، گھر بار**.

کہ اے بادشاہ زمین و زماں ... فدا تج پو میں ہوز مرا خانماں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ غواصی ، ۲۳۹)۔

نہ پوچھ عشق سے دل سرد یا کباب ہوا
یہ کچھ ہوا مرا خانماں خراب ہوا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب ، ۸)۔ شتربہ نے ہمارے حقوق ادا نہ کیے بلکہ چاہتا ہے کہ مجھے پنھا کرے اور میرے خان ماں کو تاراج کرے۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۹۷)۔

مدینہ سے گئے ہیں خانماں چھوڑ
مہاجر بس ہوئے اپنا مکاں چھوڑ

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس (ق) ، ۸۵۹)۔ یاد رکھو ایک ایک کو پیس ڈالوں گا اور خانماں برباد کردوں گا (۱۹۱۸ ، محرّم نامہ ، ۱۳۸)۔ [خان (خانہ کا مخفف) + ماں (مانہ کا مخفف)]۔

ـــــآباد صف.
وہ جس کا گھر آباد ہو ، خوش حال.

بام پر اپنے کھڑا وہ خانماں آباد تھا
قہر تھا طوفان تھا ، بیطرح تھا بیداد تھا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۹۲)۔ [خانماں + آباد (رک)]۔

ـــــآوارہ (ـــــفت ر) صف.
گھر سے نکلا ہوا ، گھر سے بے گھر ، بے ٹھکانا.

فقیر اک خانماں آوارہ مدہوش
بگولے کی طرح سے خانہ بردوش

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۶۳)۔ اپنے دست نازک سے آنسو پونچھنے لگی اور کہا مجھ سے خانماں آوارہ سے محبت کرنا ، دل لگانا اچھا نہیں (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۵۳)۔ [خانماں + آوارہ (رک)]۔

ـــــبَرباد (ـــــفت ب ، سک ر) صف.
۱. **جس کا گھر بار اُجڑ گیا ہو ، تباہ ، برباد ، سرگشتہ**

زخم لازم ہے ہمارے حال پر اے گل رحم آ
بوئے آشفتہ کی صورت خانماں برباد ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۵). مسلمانوں کا گروہ ایک مظلوم ، بیکس اور ضعیف گروہ تھا ، جس کو کفار نے طرح طرح کی اذیتیں دے کر خانماں برباد کر دیا تھا (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۵۳۷). ۲. (کوسنا) غصے اور خفگی کے اظہار کا **کلمۂ تخاطب.**

مرگِ غربت مجھ کو بہتر ہے وطن کی موت سے
رونے والا کون ہے مجھ خانماں برباد ہر

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۳).

کیا غضب توڑا نگاہِ خانماں برباد نے
خانۂ دل کیا گرا گویا خدا کا گھر گرا

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۲۹).

وہ زنانِ مصر ہوں یا نے نوا فرہاد ہو
ہاں زلیخا ہو کہ قیس خانماں برباد ہو

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۴۴). [خانماں + برباد (رک)].

ـــــبَرْ بادی (ـــــفت ب ، سک ر) امث.
تباہی. اس کے انداز ستم نے وہ خانماں بربادیاں کیں کہ کسی کام کا نہ رکھا (۱۹۳۹ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۰۸). **اف : کرنا ، ہونا.** [خانماں + برباد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــتَباہ (ـــــفت ت) صف (شاذ).
رک : خانماں برباد.

وہ جان دینے کو بیٹھے ہیں کوئے قاتل میں
صبا نہ بولیو ان خانماں تباہوں سے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۲۱۴). [خانماں + تباہ (رک)].

ـــــخَراب (ـــــفت خ) صف.
۱. **رک : خانماں برباد معنی نمبر ۱.**

یارب سپہر اتنی تو اب در گزر کرے
کوئی خانماں خراب کسی دل میں گھر کرے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۴).

مجھ خانماں خراب کا لکھا کہ جان کر
وہ نامہ غیر کا مرے گھر میں گرا گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳).

آپ ملتے نہیں ہیں گھر میں کبھی
کہتے ہیں خانماں خراب مجھے

(۱۸۹۵ ، جوہر انتخاب ، ۳۵۴). وہاں شکستہ مکانوں میں خانماں خراب اسیر زادے چھوٹے موٹے وظیفوں پہ گزر اوقات کرتے تھے (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۸۵). ۲. **رک : خانماں برباد معنی نمبر ۲.**

قائم تو اس طرح جو پھرے ہے خراب و خوار
اے خانماں خراب مگر تیرے گھر نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۹).

ناصح نہ روویں کیونکہ محبت کے جی کو ہم
اے خانماں خراب بنائے تو گھر گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۹).

کیا اپنے دل میں سمجھے ہیں یہ خانماں خراب
نعرہ کروں تو شیر کا زہرہ ہو آب آب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۱).

اٹھلا کے چل نہ او ستم ایجاد! خیر ہے
مجھ خانماں خراب سے کیا تجھ کو بیر ہے

(۱۹۰۹ ، مطلع انوار ، ۵۸). [خانماں + خراب (رک)].

ـــــخَرابی (ـــــفت خ) امث.
تباہی ، بربادی.

اسی عاشقی میں پیہم ہوئی خانماں خرابی
دل مبتلا کی اب تک ہے وہی جنوں مآبی

(۱۹۳۷ ، سہا ، د (ق) ، ۲۶). [خانماں + خراب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــسوز (ـــــو مج) صف.
گھر بار جلانے والا. سورج کی طرح اس کی قربت خانماں سوز ہے (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۱۰۸). [خانماں + ف : سوز ، سوختن - جلانا].

خانْوادا/خانْوادَہ (سک ن/فت د) امذ ، مرخان وادا.
۱. **ایک گھر کے لوگ ، گھرانا ، کنبہ.**

محمد سو جڑ ہے ، علی پیڑ جان
ہوئے خانوادے چودہ شاخ آن

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ (ق) ، ۴).
ہر یک خانوادے میں طالب ہیں وہ ہر یک علم میں توجہ غالب ہیں وہ
(۱۶۸۵ ، معظم ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۹)).

وہ نہ اپنا ہوا جس کے لیے اپنوں سے چھٹے
خانوادے سے ہم اپنے ہوئے آزاد عبث

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۸). پروفیسر موصوف صاحب بھی آ گئے اور خانوادۂ عثمانیہ بھی پس خدا حافظ کہنے کو موجود تھے (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۳۰۲). ۲. **قبیلہ ، نسل ، خاندان.**

سدا دین و دنیا کی نعمت اپار
جنم جگ ہے جس خانوادے میں بار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳).

یہ کہ خان وادے تھے یاں کیسے کیسے
خرابہ ہی ہے جب تلک یہ جہاں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۷). تمام اہل و عیال و خانوادۂ نبوت کو ممانعت تھی کہ وہ پرتکلف و ریشمی لباس ، اور سونے کے زیور استعمال نہ کریں (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۷). اس زمانے میں سید حامد حسین صاحب تھے وہ ایک ایسے خانوادے سے تعلق رکھتے جس میں تقریر و خطابت کا فن عام تھا (۱۹۸۶ ، تکبیر ، کراچی ، ۲۴ جولائی ، ۳۷). ۳. **مشائخ یا درویشوں کا سلسلۂ ارادت ، فقرا کا سلسلۂ بیعت ، صوفیہ کرام کا سلسلہ.**

ہوا ہے دست بیعت خانوادے میں ترے غم کے
یہ کا سلسلہ آنسو کا جاری روز عشر لگ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۳).

چودہ یہاں خانوادے ہیں چار پیر ان میں
چشتیہ سب سے اچھے یہ زور سلسلہ ہے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٦٢).

ہے افضل خانوادوں سے زیادہ محی الدین کا ہے خانوادہ
(١٨٩٨ ، مفتاح الایمان ، ٩٥). تصوّف کے خانوادوں ، علما و صلحاء کی عقلوں ، فلسفیوں کے مباحثوں اور خلوت و جلوت ہر جگہ ... اس (عشق) کے رموز و نکات سمجھائے گئے (١٩٢٨ ، اقبال سب کے لئے ، ٢٣٣). ٣. گھر کی ملکہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ اسٹین گس). ٥. خاندان یعنی سلسلۂ دانشوراں و حکما و علما و فضلا. اوپر نظر اٹھائی تو ان سب کے آقا (ارسطو) کو دیکھا جو دانا ہیں اور فلسفیوں کے خانوادے میں بیٹھے ہیں. (١٩٣٣ ، طربیۂ خداوندی (ترجمہ) ، ١٠٨). [ف : خان ـ خانہ کی تخفیف) + وادہ ـ منبع ، سرچشمہ].

خانَہ (فت ن) امذ.

١. گھر ، مکان ، بیت ، حویلی.

کہیا میں کہ یہ کون خانہ اہے محی الدین کا آستانہ کہے
(١٥٦٣ ؟ ، پرت نامہ (اردو ادب ، ٦ : ١ ، ١٠٠)).

عشق گھر میں کرے اپ آشیانہ
سجن تجکو سہانا ہے اے خانہ
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٢٢)

تم بنا دل کو نہیں ہے آرام
دل کے خانے میں تمھارا ہے مقام
(١٧٤٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢١٢).

ہے آبو رخ زنانہ اس سے روشن ہے تمام خانہ اس سے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٩١). ٢. پرندوں کے بسیرا کرنے کی جگہ ، گھونسلا ، آشیانہ. چڑیا اور باز ایک خانے میں زیست بسر کرتے تھے (١٧٩٢ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ٥٢). ٣. مرغیوں یا کبوتروں کے رہنے کا دڑبا ، کابک. یہ بات ذہن میں رکھنا چاہئے کہ دڑبوں کے خانہ کشادہ ہوں بہت سے پرند یکجا نہوں. (١٩٣٠ ، کلید مرغی خانہ ، ٣٣). ٣. انگوٹھی میں وہ جگہ جہاں نگینہ جڑتے ہیں ، انگوٹھی کا خول جس میں نگینہ بٹھاتے ہیں.

بہانے اوج مقصد کے لیے دامِ اسیری ہے
نگینِ مُہرِ جم کا خانہ ہے ہر خانہ جالی کا
(١٨٧٣ ، کلیات منیر ، ١ : ٣٧). ٥. مربع یا مستطیل شکل کا چوکھٹا جس میں آئینہ وغیرہ جڑا جاتا ہے ، کسی چیز کے رکھنے کا ڈبہ. دو سلیمانی پتھر بنائے اور ان کو سونے کے خانوں میں رکھا اور ان پر انگوٹھی کی طرح اسامی بنی اسرائیل کے کندہ کیے. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٣٤٢).

دل صورتِ آئینہ جو حیراں ہے تجھ پر
سینہ مرا اب آئینہ کا خانہ ہے کا
(١٨٨٣ ، مرزا انیس ، د(ق) ، ٩١). ٩. شطرنج یا چوسر وغیرہ کی بساط کا وہ مربع نشان یا گھر جس میں مہرہ یا نرد بٹھاتے ہیں.

بازی ہمیشہ دیتے کے رہتے ہیں داؤ ہیں
زاہد جو بیٹھتے ہیں یہ خانوں میں مارکوٹ
(١٧٦١ ، چمنستان شعرا ، سجاد ، ٣٩١). میں نے چھ خانے گنے اور چھٹے پر اپنا گھوڑا رکھ دیا. (١٩٨٥ ، اوراق ، لاہور ، نومبر ، ٢٣٩). ٧. کالھی جس پر زین کسی جاتی ہے (پلیٹس).

٨. (معماری) کمان کے دونوں بازوؤں کا درمیانی کھلا حصّہ. کمان کے (کھلے ہوئے حصّے کو خانہ اور) نقاط جست کے درمیان کے افقی فاصلے کو فصل خانہ کہتے ہیں (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ١٠). ٩. (اسلحہ) کجی ، ٹیڑھا پن.

خدا کے واسطے کر یار چینِ ابرو دور
بڑا ہی عیب لگا جس کمان میں خانہ ہوا
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٥). ١٠. (ریاضی) کاغذ وغیرہ پر دو طرفہ خطوط سے محدود کی ہوئی جگہ. نمبر سلسلہ جو خانہ ، میں لکھا جائے گا برابر سال بہ سال جاری رہے گا ، جب تک یہ رجسٹر قائم رہے گا. (١٨٩٦ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ١). اب جو یہ ایک پیسہ جوڑتا ہے ... اس کی بھی باتیں ہی بتلو ، لیکن ہوتیں اب ان کو جوڑو لیجے دیکھو بانیوں کے خانے پر نظر رکھو (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٩٥). ١١. میز ، الماری ، صندوق ، وغیرہ کی دراز جس میں چیزیں رکھی جاتی ہیں جوتے کمرے میں مٹی کے برتن ، پیالے اور صراحیاں ہیں دو خانوں میں کانچ کے برتن ہیں. (١٩٣٦ ، شیراق ، مقالات ، ١٠). ١٢. کپڑے وغیرہ پر چھپے ہوئے یا کاڑھے ہوئے چو طرفہ خطوط سے محدود جگہ جو مربع یا مستطیل شکل کی ہوتی ہے.

نہیں ہے تجھ سا کوئی گلبدن زمانے میں
کہ ہمیش باغ ہے کرتے کے خانے خانے میں
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٩٥). ١٣. باریک سوراخ ململ کی دو بلھوڑی ٹوپی منڈھے ہوئے ، سر پر کھنچی ہوئی ... اور چھوٹے چھوٹے بال ململ کے خانوں سے باہر نکل کر جلد کا کام دے رہے تھے. (١٩٢٨ ، باتوں کی باتیں ، ٢). ١٤. (معماری) کھڑکی یا دروازے کے اندرونی پہلو کی سطح ، پہلوئے در ، دیوار کی بیرونی سطح اور دریچے یا دروازہ کی چوکھٹ کے درمیان کا حصہ خانہ Reveal کہلاتا ہے. (١٩١٧ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ٤٧). ١٥. بعض اسموں کے ساتھ ظرفیت کے معنی دیتا ہے جیسے باورچی خانہ ، شراب خانہ وغیرہ. سبزہ جس کے عکس سے شیشۂ آسمان مینا رنگ ، اس میں پھول کھلے ہوئے ، سراسر نگارخانہ ارژنگ. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٩ : ٣٨٧). تمام معدنی ، ہوٹل ، قہوہ خانے ، اخبارات تیل اور چمڑے کا کاروبار ، مشینی اور برقی آلات بنانے کے کارخانے اس کے قبضے میں ہیں (١٩٢٣ ، نگار ، دسمبر ، ٣٠). سیجہ گولی کی طرح باورچی خانے سے نکل گئی. (١٩٧٩ ، نیلا سمندر ، ٨٠). ١٦. (ا) لکیریں کھینچ کر بنائے گئے درجے یا حصّے ، تقسیم.

مکھ کعبہ کے بنانے سے مقصود مج بانے سے
امید کے خانے منے گوہر کے دیوے لاتیا
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٨). ہر صفحے میں دو خانے ہوتے ہیں ایک خانے میں ہندی اور دوسرے خانے میں اردو ہوتی ہے. (١٨٦٦ ، خطبات گارساں دتاسی ، ٥١٥). زندگی کی اکائی کو خانوں میں بانٹنے کی کوشش ایک مہمل بات ہے (١٩٧٩ ، زخم ہنر ، ٣٠). (١١) علمِ رمل ، نجوم میں نقش کا خانہ.

اس کا پیارا نام لکھا ایک خانے میں
عامل نے نقشِ حُب میں ہمیں گھر بنا دیا
(١٨٦٤ ، رشک (نور اللغات)).

سارا جہاں بساطِ رمل تو غم نہیں
آساں بھی ہے خانۂ مشکل تو غم نہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بےنظیر ، ۸۱). مربع نقش کا قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ کل تعداد سے ... خانہ ۵ میں ایک کا اضافہ کرتے ہیں نقش پر ہو جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، روحانی دنیا ، اکتوبر ، ۱۶). (iii) سیارے کا دائرۂ گردش جسے اس کا گھر مقام یا منزل کہتے ہیں ، برج. زہرۃ الداخل گیارہویں خانے سے ، کہ خانۂ دوستی ہے ، پانچویں میں ، کہ خانۂ عشرت ہے پہنچا ہے. (۱۸۸۳ ، طلسم فصاحت ، ۱۹۹). ۱۷. سوئٹر اون یا تاگے کی بنائی میں وہ پھندے جو بننے میں سلائی پر ڈالے جاتے ہیں. پھر اسی حساب سے خانے سلائی پر ڈالیں. (۱۹۳۵ ، اونی کام سلائیوں سے ، ۳۱). ۱۸. (برقیات ، کیمیا ، طبیعات) موڑیے کی اکائی. موڑیے ایک وولٹائی عنصر یا خانہ اپنی سادہ ترین شکل میں دو دھاتوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی تعلیات (ترجمہ)، ۱۰). خانہ (Cell:) کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برقی کیمیا ، ۳۲). ۱۹. شہد کی مکھی کے چھتے کے اندر بنے ہوئے جال میں چھوٹے چھوٹے سوراخ جن میں شہد ہوتا ہے. بعض انواع کے سرفے (Lasvae) ... شہد کے خانوں (Comles) کو نقصان پہنچاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۹). ۲۰. درجہ بندی ، تقسیم ، ترتیب ، سلسلہ. زبان کے خانوں میں بولیوں کے نام جو عام طور پر پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۱۹). ۲۱. شکم ، پیٹ ؛ خط کا ایک صفحہ ؛ کھیت ؛ ریت کا ٹیلہ ؛ اناج کا ڈھیر ؛ عکمہ ؛ بازو کلائی سے لے کر مونڈھے تک ؛ خیمہ ؛ تنبو (جامع اللغات). ۲۲. حلقۂ زنجیر.

وہ سا کن خانۂ سلاسل — یعنی وہ بگاولی بے دل

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۰۹). [ف].

ـــ اِحسان آباد فقرہ.

جب کوئی شخص دوسرے کا احسان نہیں لینا چاہتا تو اس موقع پر بولتے ہیں.

کیا کرم تونے کیا خانۂ احسان آباد
اے اجل خانۂ تربت میں ہیں آرام سے ہم

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۲۹). چشم ما روشن دل ماشاد ، خانۂ احسان آباد. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۰).

آ کے تم خاک کرو گے دلِ ویران آباد
اب عنایت یہ عبث ، خانۂ احسان آباد

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۳۵).

ـــ اَرژَنگ کس اضا (ـــ فت ا ، سک ر ، فت ژ مغ) امذ.

قدیم چین کا ایک مشہور مصوّر مانی ؛ ایک مشہور مصوّر کا نگار خانہ.

جہاں نقشہ ترا ہم اُسے پریرو یاد کرتے ہیں
بناتے خانۂ ارژنگ کو برباد کرتے ہیں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۲۶۸). [خانہ + ارژنگ (رک)].

ـــ افزائش کس اضا (ـــ فت ا ، سک ف ، کس ء) امث ، امذ.

(سائنس) وہ گوشہ جہاں کسی جاندار کا جراثیم پرورش پاتا ہے. مولدوں میں جانی خانۂ افزائش ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۷). [خانہ + ف : افزائش ، افزودن - بڑھنا].

ـــ اَوَّل کس اضا (ـــ فت ا ، شد و بفت) امذ.

۱. (فلکیات) فلک کا وہ حصہ جس میں کسی ستارے کی موجودگی تیز اثرات مرتب کرتی ہے.

خانۂ اول میں ہے مہ ، آپ ہیں حیران سے
اپنے بر سے دو ، نیا صدقا ، برنج و آئینہ

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک (عکسی)، ۳۷۸). ۲. (ریاضی) حصۂ اوّل. خانۂ اول میں پہلے ، دوسرے تیسرے وغیرہ لمحوں کا نشان ہے. (۱۸۶۸ ، مقالات آزاد (محمد حسین)، ۲۵۶). [خانہ + اوّل (رک)].

ـــ آباد صف.

۱. شاد باد ، خوش حال ؛ (مجازاً) محبوب.

کونسا دل ہے وہ کہ جس میں آہ — خانۂ آباد تو نے گھر نہ کیا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۴).

نہ آئیں گے ہم خانہ آباد صاحب — اگر ناگوارا ہے آنا ہمارا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۸).

تو ہے اے داغ اور کوچۂ یار — خانہ آباد ، تیرا گھر بھی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۷۲). ۲. کعبہ (جامع اللغات). [خانہ + آباد (رک)].

ـــ آباد دَولَت زِیادَہ فقرہ.

دعائیہ کلمہ ، تم اپنے گھر خوش رہو.

زیادہ دولت و آباد خانہ ہو تیرا
کہ تجھ سے مل کے مرا خانماں خراب ہوا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳۸).

نہیں ہوتی بندے سے طاعت زیادہ
بس اب خانہ آباد دولت زیادہ

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۷).

ـــ آبادی امث.

گھر کی آبادی ، شادی ، نکاح.

کروں کی خانۂ جنت میں خانہ آبادی
ہزار حیف مرے لاڈلے کی بربادی

(۱۸۳۱ ، مراثیٔ دلگیر ، ۸۶). ملکہ نے بھی اقرار کیا کہ تری دھوم سے شادی کریں گے خانہ آبادی کا سامان ہوگا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۵۱). برابر کی جوڑ ہر بات میں ہونی ضروری ہے ورنہ خانہ آبادی نہیں ہو گی بلکہ خانہ ویرانی کا وبال برداشت کرنا پڑے گا. (۱۹۰۱ ، اولاد کی شادی ، ۱۷). [خانہ + آباد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آبی کس اضا صف.

(نجوم) نقشہ ، نجوم کا ایک حصّہ ، اس گھر میں کسی ستارے کی موجودگی نحس خیال کی جاتی ہے.

بحر تیرے گھر (گھر) میں کیا آئے بھلا (بھلا) وہ سہروش
خانۂ آبی میں ہوتا ہے وہاں آفتاب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۲). [خانہ + ف : آب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---آئینَہ کسی اضا(---ی مع ، فت ن) امذ.
آئینہ خانہ ، شیش محل ، شیشہ کا گھر.

حیرت حسن نے دیوانہ کیا گر اس کا
دیکھتا خانۂ آئینہ بھی ویران ہو گا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹).

غم عشاق نہ ہو سادگی آموز بتاں
کسقدر خانۂ آئینہ ہے ویراں مجھ سے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۱). [خانہ + آئینہ (رک)].

---باز صف.
جواری جو سب کچھ ہار دے.

دل عشاق ہار دیتا ہے   خانہ باز اس قدر وہ پُر فن ہے

(۱۸۸۹ ، دیوان سہر (آغا علی) ، ۳۸۳). [خانہ + ف : باز ، باختن - ہارنا].

---بازی کَرْنا محاورہ.
آپس میں رہنا (سحرالبیان ، ۱).

---باغ امذ.
پائیں باغ ، وہ باغ جو مکان کی چار دیواری کے اندر ہوتا ہے ، گھر کے کسی حصّے سے ملحق باغیچہ.

دیا شہ نے ترتیب اک خانہ باغ
ہوا رشک سے جس کے لالے کو داغ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۸). ایک خانہ باغ خاص میں بادشاہ نے اسے رہنے کو فرمایا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۰۴). ان محلوں میں دریچے موزوں رکھے ، اور نیچے اس کے باروش خوش اسلوب اور چمن مرغوب ایک خانہ باغ ترتیب دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۵). ہر طرف عالیشان قصر و ایوان اور ہر ایوان کے ساتھ خانہ باغ اور پائیں باغ ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۰). خانہ باغ اب مہمان خانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، ۸ نومبر ، ۴۳). [خانہ + باغ (رک)].

---باف صف.
گھر کا بُنا ہوا (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [خانہ + ف : باف ، بافتن - بُننا].

---بَخانَہ (---فت ب ، ن) م ف ـــ خانہ بہ خانہ.
گھر گھر ، ایک گھر سے دوسرے گھر ؛ تفصیل کے ساتھ.

کیا درد دل میں خانہ بخانہ بیاں کروں
کس سے یہ جا کے مضطر بانہ بیاں کروں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۳). اور اسلام خانہ بخانہ اور قبیلہ بہ قبیلہ سرعت کے ساتھ پھیل گیا. (۱۹۰۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد (ترجمہ) ، ۳۸).

---بَدَر (---فت ب ، د) صف.
رک : **خانہ بدوش.** ہر مزاج ، قماش اور مذہب کا آدمی نظر آتا تھا خانہ بدر روسی ، بلقان کے دانشور ، ... عرب مزدور پیشہ. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۲۲۳). [خانہ + بدر (رک)].

---بَدَر کَرْنا ف م ، نیز محاورہ.
گھر سے نکال دینا ، جلا وطن کرنا ، شہر سے باہر کرنا. اور مسلمان حفاظت کی غرض سے خانہ بدر کر دیئے گئے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۱ : ۹۷).

---بَدوش (---فت ب ، و مع) صف.
۱. وہ شخص جس کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو ، بے ٹھکانا ، مارا مارا پھرنے والا ، آوارہ ، بنجارہ.

پھر لیجیو دامن میں فغاں لخت جگر کو
ہم خانہ بدوشوں کا سرانجام یہی ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۳۰).

آخر چمن سے نکہت گل کر گئی سفر
خانہ بدوش کو نہیں الفت وطن کے ساتھ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۰). میں ایک مفلس قلاش ، خانہ بدوش قمار باز تھا. (۱۹۲۴ ، خونی بھید ، ۳۷).

بھارت میں ہے آج ہر زباں جلوہ فروش
اردو ہے مگر ملک بدر خانہ بدوش

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۲). **۲. (أ) وہ جرگہ یا جتھا جو جنگلوں میں مارا مارا پھر کر زندگی گزارتا ہے اور جہاں کھانے پینے کی سہولت ہو وہاں خیمے اور چھپر ڈال کر عارضی طور پر سکونت پذیر ہو جاتا ہے ، صحرا نورد بدّو.** خانہ بدوش عرب پانی کے چشمے کو جو ان کو جنگل میں ملتا تھا جھانکڑ وغیرہ ڈال کر مٹی سے چھپا دیتے تھے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۱۳۹). یہ لوگ اکثر خانہ بدوش ہوتے تھے جہاں کہیں برسات کا پانی مویشیوں کے چارے کا سہارا دیکھا اتر پڑے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۰۱). کوریا کے اصل باشندے ... مختلف قبائل میں منقسم تھے اور خانہ بدوشوں کی حیثیت سے تلاش معاش و خوراک میں مارے مارے پھرتے تھے. (۱۹۸۳ ، کوریا کی کہانی ، ۳۲). **(اا) حشرات الارض اور پرندوں کا ایک گروہ جو نقل مکانی کرتا ہے اس فیصلے کی ابتدائی ضرررساں اقسام کی نمائندگی** ... خانہ بدوش تیتریوں کی نوع یورتھیٹر یا ڈسپار کرتی ہیں. (۱۹۷۵ ، حشریات ، ۱۰۰). [خانہ + ف : ب (حرف جار) + دوش (رک)].

---بَدوشانَہ (---فت ب ، و مع ، فت ن) م ف.
بے ٹھکانا ، بغیر کوئی گھر متعین کیے ناچار پانی اور چارے کی تلاش میں خانہ بدوشانہ زندگی بسر کرنی پڑتی تھی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۱). یا تو ان کوہستانوں میں خانہ بدوشانہ زندگی بسر کریں ، اور یا زمین کے اندر تہ خانوں ، غاروں میں روپوشی اختیار کریں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰۹). [خانہ بدوش (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

---بدوش رہنا ف مر.
خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنا. پہاڑی علاقوں میں "تخنہ" جی (لکڑ ہارے) جو درخت کاٹنے پر زندگی بسر کرتے ہیں اور خانہ بدوش رہتے ہیں گرمیوں میں اپنے گلوں اور ریوڑوں کو لے کر گرمائی چراگاہوں میں پہنچ جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۳).

---بدوشی (---فت ب ، و مج) امث.
دربدری ، جابجا قیام کرنے کا عمل.

سیکڑوں ہات لگے خانہ بدوشی میں مکاں
جو بگولا ہے بیاباں میں مجھے گو شک ہے

(۱۸۵۴ ، اسیر ، د ، ۱ : ۳۹۱). سرمائی نقل وطن کا تعلق ... ان خاندانوں سے ہے جو نیم خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۱). [خانہ بدوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---برانداز (---فت ب ، سک ر ، فت ا ، سک ن) صف.
۱. گھر بار اجاڑ دینے والا ، تباہ و برباد کرنے والا ، (کنایۃً) معشوق.

نکلی پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۷).

ہر چند کہ ہیں خانہ برانداز وہ آنکھیں
پر شکر کہ غافل نہیں معماری دل سے

(۱۸۰۹ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۴۷).

دل میں رکھا اسے آنکھوں پہ جگہ دی میں نے
پھر بھی یہ اشک مرا خانہ برانداز ہوا

(۱۸۷۴ ، رشید خسروانی ، ۲۲). اس خانہ برانداز زمانے میں بھی ان کے ملازمین کتنی وفاداری سے ان کی خدمت کرتے تھے. (۱۹۰۹ ، ناولوں کے دروس ، ۸۷). ۲. **خرچیلا ، مسرف ، فضول خرچ.** بادشاہ نے چاہا کہ اس خانہ برانداز سے شیخ زادہ کا گھر بسا دیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۳۲).

دل میں نہ تو قوت ہے نہ خون اور نہ امید
یہ گھر ہے کسی خانہ برانداز مکیں کا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱). ۳. **مسافر** (جامع اللغات).
[خانہ + ف : بر ~ بر + انداز ، انداختن ~ پھینکنا].

---براندازی (---فت ب ، سک ر ، فت ا ، سک ن) امث.
بربادی ، تباہی ، تہس نہس.

وہ شوخی ، غرور اور طنازیاں   گلیں کرتے خانہ براندازیاں

(۱۸۳۵ ، تحفۂ اعظم ، ۳۰). جب دیکھا کہ افواج شاہی اسی طرح خانہ براندازی پر مستعد ہیں تو اس نے برہمنوں کو ... شہزادے کے پاس بھجوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۹). [خانہ بر انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---برباد (---فت ب ، سک ر) صف.
رک : خانماں برباد. بے مروت بھائی نے خانہ برباد بھائی کی آمد سن کر ایک سردار کو بھیج دیا تھا کہ حالات معلوم کر کے لکھتا رہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۹). وہ خانہ برباد جو ساری لذتیں ترک کر کے نکلے ہیں ، وہ بھی ترا ہی زادراہ لے کر چلے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۰). [خانہ + برباد (رک)].

---بربادی (---فت ب ، سک ر) امث.
گھر کی تباہی ، بیوی کا مر جانا.

ہم سمجھتے تھے گھر کی آبادی
تو نے کی پائے خانہ بربادی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۶). میری خانہ بربادی اب ان بچوں کی شادی ہے اور میری شادی ان بچوں کی خانہ بربادی. (۱۹۲۰ ، گرداب حیات ، ۱۱۲).

خانہ بربادی کے ہاتھ آئی نہ میری بزم عیش
بجلیوں کو میرے خرمن کا پتہ ملتا نہیں

(۱۹۴۳ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۲۳). [خانہ + برباد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بردوش (---فت ب ، سک ر ، و مج) صف.
۱. رک : خانہ بدوش.

جانے بودن نہیں بہ بحر جہاں   خانہ بردوش رہ تو مثل حباب

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۲).

اے جنوں قیس کا اس دشت میں ہمدوش ہوں میں
خانہ بردوش ہے وہ خانہ فراموش ہوں میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۰۶).

خانہ بردوش ہیں ایسے کہ بگولے کی طرح
ماثر سر پر لئے پھرتی ہے ہمارے گھر کو

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷۰).

حرم آوارہ بت خانہ فراموش   کہاں ہے سچ بتا او خانہ بردوش

(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۱۷۲). ۲. **پا بہ رکاب ؛ (کنایۃً) مرنے کے لیے تیار.**

نظر پڑتی ہے جن کی لامکاں تک
وہ رہتے ہیں ہمیشہ خانہ بردوش

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۵۵). [خانہ + ف : بر ~ پر + دوش (رک)].

---بردوش بیک دوگوش کہاوت.
ایسا آدمی جس کے پاس نہ رہنے کا ٹھکانا ہو اور نہ مال و اسباب ، نہایت مفلسی (جامع اللغات).

---بردوشی (---فت ب ، سک ر ، و مج) امث.
۱. رک : خانہ بدوشی.

کبر سوں خالی کیا ہوں دل کوں اپنے جیوں حباب
تجھ نگہ نے جب سوں بخشی خانہ بردوشی مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۰).

سکونت سے بہت بڑھ کر ہے میری خانہ بردوشی
رہا کرتا ہوں ہر خاطر میں تیری جستجو ہو کر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۵۳). ۲. **مراد : خانہ داری کا بوجھ.**

رہا ترک تعلق میں بھی شغل خانہ بردوشی
نہ اترا پر نہ اترا بوجھ سر سے خانہ داری کا

(۱۸۸۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۵). [خانہ بردوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
(حشریات) کویا یا بھونرے کی تیسری قسم جس کی شکل گھریلو مکھی کے کویوں جیسی ہوتی ہے. خانہ بند یہ کویا سرونے کی آخری کینچلی میں بند رہتا ہے یہ آخری کینچلی سخت ہو کر ایک ڈبی کی شکل اختیار کر لیتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۷۹). [خانہ + بند (رک)].

ـــــ بے چَراغ کس اضا (ـــــ ی مج ، کس چ) امذ.
اندھیرا گھر ، مراد : علم سے عاری انسان. دنیا میں پانچ چیزیں خوب ہیں ... سوم جوانی اور اس میں علم نہو تو ایسی ہے جیسے کہ خانۂ بے چراغ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۸). [خانہ + بے (سابقہ نفی) + چراغ (رک)].

ـــــ پا کس اضا. امذ.
بیت الخلا ، جائے ضرور ، پاخانہ. نشست گاڑیوں میں دو سمت ہوتی ہے اور ہر سمت میں چار چار سیٹ ہوتی ہیں مسافر ہرگز آرام سے لیٹ یا سو نہیں سکتا غسلخانہ نہیں خانۂ پا نہیں. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۶۸). [خانہ + پا (رک)].

ـــــ پَرْوَر / پَرْوَرْد (ـــــ فت پ ، سک ر ، فت و) امذ.
گھر کا پلا ہوا ، قیدی.

> خانہ پرورد قفس ہم ہیں اسیر اے صیاد
> تو بتا دے ہمیں پرواز کسے کہتے ہیں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۵۳). تب کلنک خانہ پرور کی باؤلی نہیں. (۱۸۸۳ ، سیر کہ شوکتی ، ۹۰). [خانہ + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

ـــــ پُری (ـــــ ضم پ) امث.
۱. (i) ضروری اندراجات (جدول ، فارم ، دستاویز وغیرہ کے لیے مستعمل) ، نقشہ کی تکمیل. نقشہ کے خانوں میں ضروری اندراج ، اصولوں کی پیروی. نمونہ مشمولہ ہذا کے مضمون سے تم کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ نقشے کی خانہ پری کس طریقہ پر کرنی چاہیے. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم ، ۷۹). ان کا ادب مقررہ قواعد و ضوابط کی اچھی طرح خانہ پری کر چکا ہے. (۱۹۲۴ ، شہید مغرب ، ۹۳). درخواست بیمہ میں عورتوں کے متعلق چند مخصوص سوالات ہوتے ہیں جن کی خانہ پری کرنی پڑتی ہے. (۱۹۹۳ ، بیمۂ حیات ، ۱۳۰). (ii) (علم کتب خانہ) رجسٹر میں کتابوں کا اندراج. خانہ پری کرنے کے بعد ... کسی ذمہ دار شخص سے تصدیق کروا کر ... کارڈ کتب خانہ کے عملے کے سپرد کئے جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۳۹). ۲. بھرتی کا ، جو فرض پورا کرنے ، عدد بڑھانے ، جزویات کا احاطہ کرنے کے لیے یا برائے نام ہو.

> مطلوب تو ہے نقشۂ آفاق میں فقط
> شفقت ہے اور سب ہے خانہ پری بس

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰۶).

> خدا کے نام کی خانہ پری ہے
> کہاں مسجد میں وہ اگلے سے مسلم

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۵۹). کالج میں حاضری اور خانہ پری کے لیے جاتا تھا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۶۵). [خانہ + ف : پُر - بھرا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــــ تاریک کس صف (ـــــ ی مج) امذ.
(کنایۃً) انسانی جسم.

> خانۂ تاریک تن میں تانہ گھبرائے یہ روح
> دونوں آنکھیں دی ہیں آدم کو دو روشن چراغ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۱). [خانہ + تاریک (رک)].

ـــــ تاش امذ.
ہم عمر ، جوڑی دار. جوڑی دار خانہ تاش کو کہتے ہیں ، برابر کے سپاہی یا عہدیدار. (۱۹۳۱ ، اخلاق تقومایس (ترجمہ) ، ۲۹۳). [خانہ + تاش (رک)].

ـــــ تَباہ (ـــــ فت ت) صف.
رک : خانہ برباد معنی نمبر ۱. کرشن کی بنسی اس دن بجے گی جب غریب بلرام اپنے بال بچوں کو لئے خانہ تباہ ، آوارۂ وطن بنے پر مجبور ہو گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۲۷). [خانہ + تباہ (رک)].

ـــــ تَلاشی (ـــــ فت ت) امث.
۱. کسی گم شدہ چیز کے شبہ میں یا کسی بات کی تحقیقات کرنے کے لیے کسی کے گھر بار کی چھان پھٹک کرنا. اہل کار پولیس اس مقام میں داخل ہو کر اسکی خانہ تلاشی کرے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ء ، ۲۸). بابا کے پاس بیٹھ کر شعر و شاعری کرتا تھا دو بار دوڑ بھجوا کر خانہ تلاشی لی. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۶۸). ۲. (مجازاً) تحقیق کرنا ، جائزہ لینا. مسئلۂ زیر بحث ترکی تھا اس نے کہا ترک بہت بڑے حکمراں ہیں میں نے کہا دنیا میں اچھے حکمراں کون کون ہیں سب کی خانہ تلاشی لے لو. (۱۹۷۰ ، برید فرنگ ، ۲۳). ف : کرنا ، لینا. [خانہ + تلاش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ تَن کس اضا (ـــــ فت ت) امذ.
جسم.

> اداس ہو گئی کیوں روح خانۂ تن سے
> اچاٹ ہو گئی کیوں بلبل یہ گلشن سے

(۱۸۹۸ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۳۰۹).

> داغ دل سے ہے منور خانۂ تن کس قدر
> صحن میں ہے روشنی دالان کے اندر چراغ

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۶۹).

ـــــ توڑ (ـــــ و مج) امذ.
(کشیدہ کاری) خیاطی ، کشیدہ جو جالی یا ململ پر کاڑھا جائے. فضیلت کے ہاتھ کی کیکری ، مرمرا ... خانہ توڑ ... کامدانی کچھ ہو تو وہ بھی اٹھاتی لاؤ. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۰۵). دیکھو خانہ توڑ ... بناتی ہوں پہلے الف پر اور بے کی پکی کنٹھی بناتی پھر

سونی تیجی بھر کے سب تک لانے اس پر آڑا اُور ما شروع کیا کہ پکی ہو جائے۔(۱۹۰۸ ، صبح زندگی، ۱۸۱)۔ [خانہ + توڑ (رک)]

ـــ تیہ کس اضا (ـــ کس ت ، فت ی) امث۔
صدف کے گوش میں پائی جانے والی ایک چھوٹی سی تھیلی نُما پیچیدہ بناوٹ. پیچیدہ ساخت کی اس تیہ کے دوسرے حصہ نیم مدور قناتیں خانہ تیہ اور کیسک گوش جسم ... کے تعادل سے متعلق ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۱۹)۔ [خانہ + تیہ = پیچیدہ راستہ]۔

ـــ ٹھوکنا ف م۔
الماری وغیرہ میں حصہ بنانا ، تختہ کے ناپ کی کیل لگانا. تختہ آپس میں نہ ملجائیں اسوجہ سے خانہ ٹھوک رکھا ہے۔(۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۱۹)۔

ـــ جَمْع سے بڑھ جانا محاورہ۔
خرچ کا آمد سے زیادہ ہونا (جامع اللغات)۔

ـــ جنگ (ـــ فت ج ، غنہ) صف۔
۱. جو ذرا ذرا سی بات پر لڑ پڑے ، جھگڑالو.

خطرا بس یہی ہے مبادا بگڑ نہ جائے
بس حد تنگ مزاج ہوں وہ خانہ جنگ ہے

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۸)۔

دو دو پہر رگڑتا ہے جو تیغ سنگ سے
آنکھیں لڑیں ہیں اب تو اسی خانہ جنگ سے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۷۴)۔

نواب نبھ ہی جائے جو ہو صرف اودھر سے چھیڑ (چھیڑ)
مشکل یہ ہے کہ تم بھی (بھی) بڑے خانہ جنگ ہو

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۷۷)۔ **۲. جنگجو ، خونخوار.**

وہ بدکار ہوزن ہیں اور خانہ جنگ
شیاطیں نہ کچھ ان کو ناموس و ننگ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا (ق) ، ۱۵۰)۔

قتل کر جسکو تیرا جی چاہے
مجھ سے اے ترک خانہ جنگ نہ پوچھ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۰۶)۔

مارے ہزاروں پر وہی اس کی امنگ تھی
حیدر کی ذوالفقار بڑی خانہ جنگ تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۹۶)۔

ٹل جا بچا لے جان ابھی لڑ کر مفر نہیں
او خانہ جنگ دیکھ یہ میداں ہے گھر نہیں

(۱۹۰۰ ، مراثیٔ فارغ ، ۲ : ۳۰)۔ [خانہ + جنگ (رک)]۔

ـــ جنگی (ـــ فت ج ، غنہ) امث۔
۱. ذرا ذرا سی بات پر باہمی لڑائی ، آپس کا فساد ، گھریلو اختلاف. دو سپاہی آپس میں کسی شہر کے کوچے میں خانہ جنگی کر رہے تھے۔ (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۳۵)۔

عجب طرح کا یہ آیا ہے وقت تنگی کا
کہ زن کو قصد ہے شوہر سے خانہ جنگی کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۲)۔ اس نے تو بہت چاہا کہ بھائیوں اور رشتہ داروں میں خانہ جنگی کی تلوار تباہی نہ ڈالے۔ (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی، ۱۱۸)۔ خانہ جنگی ختم ہونے کے بعد عرب اپنی فتوحات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے قابل ہو سکے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۸)۔ **۲. اندرون ملک اہل وطن کی لڑائی جو حکومت وقت کے خلاف ہو.**

ٹھوکھ کا ذکر اقل و اکثر میں خانہ جنگی سے اس لشکر میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۵)۔ خانہ جنگی میں شریک ہو کر مارا گیا۔ (۱۸۶۱ ، تذکرۃ العاقلین ، ۸۰)۔

ہمارے ملک میں سرسبز اقبال فرنگی ہے
کہ نن کو آپریشن میں بھی شاخ خانہ جنگی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۱۳)۔ وہ اس نازک دور میں خانہ جنگی کو تحریک آزادی کے لئے خطرناک محسوس کرتے تھے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۰)۔ خانہ + جنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

ـــ چَشْم کس اضا (ـــ فت چ ، سک ش) امذ۔
۱. آنکھوں کے بیچ کا حصہ جس میں آنکھ کا ڈھیلا ہوتا ہے، حلقہ.

خانۂ چشم میں تم بیٹھو جو مردم بن کر
میری سونے کی انگوٹھی میں نگینہ ہو گا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۳)۔ **۲. کوئی غیر معمولی آنکھ کی شکل کا نشان.** جب وہ اور قریب ہوئیں تو دیکھا کہ ان میں سے دو کی پیشانیوں کے بیچ میں ایک ایک خالی خانہ چشم بنا ہوا تھا۔ (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں ، ۲۹)۔ [خانہ + چشم (رک)]۔

ـــ حُوت کس اضا (ـــ و مع) امذ۔
بارہویں بُرج کا گھر جسکی شکل مچھلی جیسی ہے.

گہر دندان لب لعلیں تھے یاقوت ستارے تھے میانِ خانۂ حوت

(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۸۷)۔ [خانہ + حوت (رک)]۔

ـــ خالا / خالَہ نہیں کہاوت۔
رک : خالہ جی کا گھر نہیں.

چھجا ہے بہوت ہو اونچا جو دیکھیا نیں وہ مُونچھیا
کہ ہے پو عشق کا کُونچہ نہیں ہے خانۂ خالا

(۱۶۷۲ ، عبداللّٰہ قطب شاہ ، د ، ۷۸)۔

عشق بازی بوالہوس بازی نہ جان عشق ہے یہ خانۂ خالہ نہیں

(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۱۳۹)۔

گر قصد ادھر کا ہے تو ٹک دیکھ کے آنا
یہ دیر ہے زُہّاد نہ ہو خانۂ خالا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶)۔

ـــ خالی کس اضا ، امذ۔
(قانون) ایسی جائداد جس کا مالکانہ حق کے نہ ہونے سے کاشت کاروں کے ساتھ فیصلہ کیا جائے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۹)۔ [خانہ + خالی (رک)]۔

ــــۂ خالی رادیوسی گیرد کہاوت.
اپنا گھر خالی نہیں رہنا چاہیے ورنہ دوسرا قبضہ کر لے گا. حیرت تنہا رہی ، خیال کیا کہ اتنے بڑے لشکر سے اکیلے لڑنا ناممکن ہے ، یہ تصور کر کے روبفرار لائی پھر تو بموجب مثل خانۂ خالی رادیوبگیرد عمرو نے بہت جلد وہاں کا اسباب جو کچھ تھا بار کرا کر اپنا راستہ لیا. (۱۹۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۶۸).

ــــۂ خانہ (ـــ کس ن) م ف.
بہت زیادہ ، تہہ دل سے.

لوچن دکھائے جیو دل خانۂ خانہ کر
عشق توبج تنم زن و مستی بہانہ کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۲). [خانہ + خانہ (رک)].

ــــۂ خانہ دُزْد پَرْدے پَرْدے شَرْم کہاوت.
پوشیدہ تکلیف دہ حالات. بڑے آئے وہاں سے مولوی بن کے۔ دیکھا جو تیہا نہ دکھائی تو ساری پڑی ... اے ہاں مثل مشہور ہے «خانہ خانہ دزد، پردے پردے شرم». (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ : ۹ ، ۳). جوتی نہ دکھائی تو ساری پڑی ... مثل مشہور ہے خانۂ خانہ دزد پردے پردے شرم. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۰۳).

ــــۂ خاوِند (ـــ کس و ، سک ن) امذ.
مالک مکان ، صاحب خانہ. خانۂ خاوند نے کہا کہ اے خواجہ تمھاری دولت سے سب میسر ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۵). [خانہ + خاوند ، خداوند ـ مالک کی مخفف صورت].

ــــۂ خُدا کس اضا (ـــ ضم خ) امذ.
۱. **عبادت کی جگہ ، مسجد.** ایک آزاد کسی مسجد میں بیٹھا ہوا بھنگ رگڑ رہا تھا ایک حبشی نے اپنی کھڑکی سے دیکھ کر کہا کہ اے بے وحدت! یہ خانۂ خدا ہے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۳). ہمارا کردار ملاحظہ ہو لوگ مسجد کو نہیں چھوڑتے خانۂ خدا میں بھی چوری کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، آواز اخلاق ، ۳۳). ۲. **کعبۃ اللہ.** ایک بکری مکے میں ذبح کیجائیگی اس کے سبب سے خانۂ خدا کی بے حرمتی ہوگی میں نہیں چاہتا کہ وہ بکری میں ہوں. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۵۳۰).

حرم میں بھی صنم پرستی ... خانۂ خدا میں یہ جسارت میرے تو ہوش اڑ گئے.

(۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۱۶۳). ۳. **مندر ، شوالہ** (اردو قانونی ڈکشنری). [خانہ + خدا (رک)].

ــــــ خَراب (الف) صف.
رک : خانہ برباد.

آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب
آگ دریا کوں لگی اس کا بجھانا مشکل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).

میں جو بولا کہا کہ یہ آواز
اُسی خانہ خراب کی سی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۲).

وہ نہیں قصہ میرا سنتے سے جس کے خواب آئے
نیند اڑ جائے یہ وہ خانہ خراب افسانہ ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۳۸۷).

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو ترے عفو بندہ نواز میں

(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۳۰۱). بابا وہاں جا کر بولے کا خلاص ، پیسہ نہیں ہم ان ہی خانہ خراب کو جانتا ہے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۷۸). (ب) امذ. ۱. **بد قسمت ، بد شگون.**

کون چاہے کا گھر بسے تجھ کوں
مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۸).

دل گنوانا تھا اس طرح قائم کیا کیا ہائے تو نے خانہ خراب

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۲).

جو بار آتا ہے میرے گھر میں تو جلد خانہ خراب اڑ جا
جہاں میں تیرا شگون یہ سب پر ہے ، زاغ روشن مراد حاصل

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۳). افراسیاب خانہ خراب گھر سلک کو بھیج کر اپنے باغ سیب میں چلا گیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۱۶).

پھٹ پڑیں اب بھی در و بام تو پردہ رہ جائے
فلک خانہ خراب آنکھ دکھاتا ہے مجھے

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۷۸). ۲. **فسادی ، شریر ، برا ، آوارہ گرد.**

ایسے کے اُپر دل کوں نہ کر ہرگز بند
آہس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۷).

خاکسار اس کی تو آنکھوں کے کہے نے مت لگیو
مجکو ان خانہ خرابوں ہی نے بیمار کیا

(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا ، (محمد یار) ، ۱۱۵). کہا تو یہ کہا کہ تم بڑے خانہ خراب یعنی برے لوگ ہو. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳۹۰).

خانہ خراب ہو کے کیا اس کے دل میں گھر
میرا مکان نہیں ہے ، نہ ہو ، کیا مکاں نہیں

(۱۹۳۰ ، بیخود (محمد احمد) ، ک ، ۳۸). [خانہ + خراب (رک)]

ــــــ خَراب کَرْنا محاورہ.
تباہ و برباد کرنا.

آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب
آگ دریا کوں لگی اس کا بجھانا مشکل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).

چشم عبرت کھولکر ٹک دیکھ تو اے مست خواب
چرخ نے کن کن ملوکوں کا کیا خانہ خراب

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۶).

ــــــ خَراب ہو فقرہ.
(کوستا) ستیاناس ہو ، برباد ہو.

دیکھ آرسی کو یار ہوا محو ناز کا
خانہ خراب ہو جیو ، آئینہ ساز کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۲).

ـــــ خرابی (ـــــ فت خ) امث.
تباہی ، بربادی ، ویرانی.

نہ ہووے آبرو خانہ خرابی کیونکہ مردم کی
گیا انجھواں تیں بہرے اب سما میں تا سمک دریا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۵).

ہوتا اگر نہ خانہ خرابی میں کچھ مزا
کلبے کو بحر بیچ ڈباتا حباب گھر

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۰۱).

مدت سے پڑتے چنار دیے ہیں مدت گلخن تابی کی
برسوں ہوئے ہیں گھر سے نکلے عشق نے خانہ خرابی کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۷).

ابتدائے عشق کی خانہ خرابی دیکھنا
غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۹۰). انہوں نے اپنے ڈراموں کے ذریعے شراب کی خانہ خرابی اور آوارگی کے عبرت ناک انجام دکھا کر سیکڑوں گھرانوں کو تباہی سے بچالیا. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۹۱). اف : کرنا ، ہونا. [خانہ + خراب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خلوت کس اضا (ـــــ فت خ ، سک ل ، فت و) امذ.
آرام یا ملاقات کا خصوصی کمرہ، تنہائی کا مقام نیز رک : خلوت خانہ.

شہنشہ خانۂ خلوت میں آیا
منعم کو حسب دستور اوس نے پایا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۲۹). اس فرقہ (دروزیہ) کی چھ مقدس کتابیں ہیں جو خلوت خانوں میں پڑھی جاتی ہیں. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۳۱). [خانہ + خلوت (رک)].

ـــــ خلیل کس اضا (ـــــ فت خ ، ی مع) امذ.
حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا بنایا ہوا گھر ، کعبۃ اللہ. فتح مکہ کے بعد سیکڑوں قبائل اسلام لانے پر اس لیے مجبور ہوئے کہ خانۂ خلیل ایک جھوٹے پیغمبر کے قبضہ میں نہیں جا سکتا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۰۸). [خانہ + خلیل (علم)].

ـــــ خمار کس اضا (ـــــ ضم خ ، شد م) امذ.
شراب خانہ ، میخانہ.

پھرتے ہیں مستی میں میکش گرد پروانوں کی طرح
ہے شمع سے شمع روشن خانۂ خمار میں

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۱۲).

روتے روتے غم میں ٹھہرا اک گلاس ہوش کے
چار دل میں خانہ خمار آنکھیں ہو گئیں

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۴۴). [خانہ + خمار (رک)].

ـــــ خواہران کس اضا (ـــــ و معد ، فت ہ) امذ.
(مسیحیت) **بہنوں کا گھر یا ایوان (بہنیں ، ولندیزی عورتوں کی انجمن خدمت کی کارکن جس نے کوئی عہد نہ کیا ہو) غیر راہبہ ، خواہر** (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمینالوجی ، ۱۱). [خانہ + ف : خواہر + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــــ دار امذ. (الف) امذ.
۱. (i) **گھر کا مالک ، گھر کا انتظام کرنے والا.** اس مرد خانہ دار نے فوراً بادشاہ سے آدھی رات کو عرض کی. (۱۸۹۹ ، سفرنامہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، ۴۱). (ii) (مجازاً) **خالق حقیقی ، خدا.**

تو ہی رہتا ہے سدا اے خانہ دار
اہل دل کے خانۂ دل میں مقیم

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۸۹). ۲. **شادی شدہ ، عیال دار.** حضرت ابراہیم علیہ السلام مکے میں اس وقت تک تشریف نہیں لائے جب تک حضرت اسمعیل علیہ السلام جوان و خانہ دار نہیں ہوئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۰). دونوں کوٹھریں پر دو خانہ دار علاحدہ ہو سکتے تھے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸۷). (ب) صف ۱. **جس میں خانے بنے ہوں ، خانوں والا.** نصف انچ خانہ دار تار کی جالی اس پر ... لگائی جائے. (؟ ، شہری دفاع اور آپ ، ۹). چار خانہ دار کوٹ اور واسکٹ ، کمر پر سنہری کام کی بھاری بلٹ. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳). ۲. **کفایت شعار؛ دولت مند** (جامع اللغات). [خانہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــــ دارانہ (ـــــ فت ن) م ف.
خانہ داری کے طرز پر ، خانگی کاموں کے انداز پر. خانہ دارانہ زندگی کی تنظیم کے اصول مرتب کرتا ہے. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۱۱). [خانہ + دار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ داری امث.
۱. (i) **گھر کے معاملات ، گھر کا کام کاج ، انتظام خانہ.** تہذیب اخلاق کی اور بندوبست خانہ داری کا بھی انتظام احوال سے علاقہ رکھتے ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۱۶). گھونگٹ کا اٹھنا تھا کہ خانہ داری میں مصروف ہوئی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۲۷). (ii) (خانگی امور) **امور خانہ داری کا مضمون.** بچوں کی تربیت بھی خانہ داری کا جزو ہے. (۱۹۱۶ ، معاشرت ، سلطان جہاں بیگم ، ۱). نصاب دو سال کا ہے اور حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے ، فارسی ، غیر ملکی زبان ، طبیعیات ، کیمیا اور خانہ داری اور بچہ داری ... (۱۸۹۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۲ : ۵۹۷). (iii) **گھر کا جملہ سامان.** کپڑا ، زیور ، برتن بلکہ ضرورت اور خانہ داری کی سب چیزیں ... کبھی کسی نے غور کیا کہ کیا ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۰۲). ۲. (i) **متاہل زندگی ، شادی شدہ زندگی.** میری پاشادہت لٹ گئی ، آرام خانہ داری کا گیا گزرا ، تو کہتا ہے کیوں غم کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷). بس ایسی ناگوار خانہ داری کی برائی سے اپنے تئیں نجات دینا کسی وجہ سے ناجائز ہے. (۱۸۸۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۷). محبت کے راز و نیاز کی معاملہ بندیاں شاعروں نے بہت سی لکھیں ، زمین آسمان کے قلابے ملائے ، مگر خانہ داری کی الفتوں کا ان کو کیا مزا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۹). (ii) **ملکی انتظام و انصرام.** بڑی خطرناک قباحت جو میں اپنے ملکی خانہ داری میں پاتا ہوں یہ ہے کہ میں اور میری رعایا ... بغاوت پر آمادہ و کمربستہ ہو. (۱۸۷۷ ، انشائے بشیر ، ۸۲).

گھر پہلے بنا کے خانہ داری سکھلا
ملک ہی نہیں ہے جب تو قانون کہاں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۰۰). ۳. **اہل و عیال ، بال بچے.** خانہ داری خدا کے فضل سے ذرا زیادہ ہے ، سکان ہونا چاہیے گنجائش کا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۷). [خانہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---داری کرنا محاورہ.
شادی کرنا ، نکاح کرنا ، گھر بسانا. اس نے کسی کو شوہر نہیں کیا بلکہ مرد کے نام سے خفا ہوتی ہے ، تب اسی وزیر نے پوچھا کہ وہ کس واسطے خانہ داری نہیں کرتی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۷۰).

---داری ہونا محاورہ.
رشتہ داری ، رشتہ ناطہ ہونا ، شادی بیاہ ہونا. لیکن ہزاروں خانہ بدوش عرب کے ملک ملک میں عہدہ دار خواہ تجارت یاب ہو کر گئے ادھر سے ادھر خانہ داریاں ہو گئیں. (۱۹۶۷ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۱ : ۱۳۰).

---داماد امذ.
وہ شخص جو شادی کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ سسرال میں بود و باش اختیار کرے ، گھر داماد.

بولا وہ بات یہ ہے تب تو خانہ داماد دو جو طوطی کو

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۰).

شادی ہو کر وہ خانہ آباد سوچا کہ بنا میں خانہ داماد

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۳). ہم اس کو خانہ داماد بھی کر سکتے ہیں برابر والا ہے نا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۸). دوبے جی ... دادا کی رضا مندی سے مجھے بطور خانہ داماد کے اپنے گھر اٹھا لے گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۵). اف : بننا ، دینا ، کرنا ، لینا ہونا. [خانہ + داماد (رک)].

---دامادی امث.
کسی مرد کا شادی کے بعد سسرال میں رہائش اختیار کرنا. اگر تمہیں خانہ دامادی منظور ہو تو رہو. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگر گل ، ۳۳).

پوچھ لوں شہ سے تو لکھوں حور سے شادی کا خط
مانگتا ہے مجھ سے رضواں خانہ دامادی کا خط

(۱۸۷۲ ، عاشد خاتم النبیین ، ۹۸). بوجہ خانہ دامادی میر محمد امین کی زندگی پھولوں کی سیج پر گزرتی تھی. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۲۳). [خانہ + داماد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---درویش را شمع بہ از مہتاب نیست فارسی کہاوت
اردو میں مستعمل.
فقیر کے گھر کے لئے چاندنی سے بہتر کوئی شمع نہیں (جامع اللغات)

---دشمن (---ضم د ، سک ش ، فت م) امذ.
مراد: خود کو نقصان پہنچانے والا.
قصر تن طفل اشک نے ڈھایا شوخ لڑکا ہے خانہ دشمن ہے

(۱۸۴۹ ، دیوان سپہر (آغا علی) ، ۲۸۳). [خانہ + دشمن (رک)].

---دل کس اضا (--- کس د) امذ.
۱. **گوشۂ قلب ، من.**

تو ہی رہتا ہے سدا اے خانہ دار
اہل دل کے خانۂ دل میں مقیم

(۱۸۸۳ ، مناجات ہندی ، ۸۹). نور انسان ... میرے خانۂ دل میں ٹہل رہی ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۱). ۲. **مکۂ معظمہ** (نیروز اللغات). [خانہ + دل (رک)].

---دماغ کس اضا (--- کس د) امذ.
(سائنس) **کاسۂ سر کے اندر کا وہ حصہ جہاں دماغ ہوتا ہے.** اس سے اس امر کا پتہ چلتا تھا کہ صاحب کاسہ کی بھویں باہر کو نکلی ہوئی نہیں ، خانۂ دماغ پست تھا اور پیشانی بہت تنگ تھی. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۳۰۱). [خانہ + دماغ (رک)].

---دوستاں بروب و در دشمناں مکوب فارسی کہاوت
اردو میں مستعمل.
دوستوں کے گھر میں جھاڑو دے اور دشمنوں کا دروازہ مت کھٹکھٹا (جامع اللغات).

---زاد امذ.
۱. **گھر میں پلا ہوا ، زیر سایہ پرورش پایا ہوا ، کسی کا پروردہ.**

بہر ترویج روح مرتضوی خانہ زاد خدا علی ولی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰). خوشنما خاصے کے گھوڑے عربی ترکی کمیت لا کھوری ... خانہ زاد برق نہاد کلیلیں کرتے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸).

تھا خانہ زاد بادشہ مشرقین کا
اس غیظ میں بھی پاس ادب تھا حسین کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۹۳). جوہر آفتابچی نے ، جس کی حیثیت خانہ زاد کی تھی ، تاریخ ... لکھی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰). ۲. **لونڈی غلاموں کی اولاد ، غلام زادہ ، غلام.** جہاں پناہ کے حق میں دعا کرو ہم اس کے خانہ زاد ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۱).

خون جگر سے پرورش شیر ہم نے کی
فرزند کا سلوک کیا خانہ زاد سے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۹).

دوستوں کی گالیاں پر آن سہنے دیجئے
خانہ زادوں کو بوتھیں شیطان رہنے دیجئے

(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۱۵۸). ۳. **انکسار کے طور پر بات کرنے والا اپنے لیے یہ لفظ استعمال کرتا ہے ، خادم ، خاکسار ، حقیر و ناچیز.**

پروانہ ہے سراج تری شمع حسن کا
میں خانہ زاد ، خسرو عالی جناب ، توں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۸). خانہ زاد بھی جان نثاری اور سر فروشی کر کے ... تن دہی کرے گا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۵)

پوچھا تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا حضور کا خانہ زاد. (۱۸۹۹ء، حیات جاوید ، ۴۰). خانہ زاد کے پاس الفاظ نہیں کہ ... صفات اور حالات کماحقہ بیان کرسکے. (۱۹۳۸ء ، دلّی کا سنبھالا ، ۳۱). **۴. اسیر قیدی ؛ معتقد ؛ مرید.**

خانہ زاد زلف ہیں، زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتار وفا زنداں سے گھبرائیں گے کیا
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۵۵).

محبت جس کی تابع ہے وہ کیا ہے ان کی چتون ہے
وفا کا جوش کیا ہے خانہ زاد عشق پر فن ہے
(۱۹۱۹ء ، نقوش مانی ، ۵۹). **۵. (أ) ماتحت ، قبضہ میں ، مسخر.**

غلاماں نے ترے گھر کے رستم نے زیاد
اہے تجہ کماں کی فتح خانہ زاد
(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ ، ورق(الف) ۱۰).

اور راگ تیری طبع رسا کا ہے خانہ زاد
اور فہم جزرسی کا تری تب ہے مستفید
(۱۷۳۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۱).

طاقت بھی ان کے بازوؤں کا ایک نام ہے
زور ان کا خانہ زاد تہور غلام ہے
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۹). اور سچ پوچھیے تو ملکہ عقل اسی کے گھر کی خانہ زاد اور اسی کے آغوش کی پروردہ. (۱۹۲۳ء ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۱۳۱). **(اا) لے پالک بچہ،** (مراد) اردو زبان. میں مسلمانوں کی خانہ زاد ہوں ، اگر راتی کے مقابلے میں بیگم کے لفظ کو پسند کروں تو کیا گناہ ہے. (۱۹۰۹ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۰). **۶. محکوم ، حکومت وقت کے غلام ، زیر نگیں رعایا.**

غور سے سن لیجیے اے خواجۂ عالی نژاد
آپ کو دھوکے میں رکھ سکتے نہیں ہم خانہ زاد
(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۳۶). **(اا) وہ غلام سپاہی جو حکومت کے لیے کرایہ کے فوجیوں کا کام کریں.**

برطانیہ کے خاص غلامانِ خانہ زاد
دیتے تھے لاٹھیوں سے جو حبِّ وطن کی داد
(۱۹۳۸ء ، سرود و خروش ، ۳۵). **۷. خود ساختہ ، گھڑی ہوئی.** لفظ امت کی تعبیر جو جناب ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں یہ بھی خانہ زاد ہے. (۱۹۳۹ء ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۳۹). **۸. لقب جو بادشاہ ملازمین اور متعلقین کو دیتے تھے.**

تمنا یہی خانہ زادوں کی ہے　　کہ یہ جشن ہو جانب شاہ سے
(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۲۳۲). دراصل لقب ان کا خانہ زاد معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہوں سے اکثر خطاب خانزادی لوگوں کو ہوا ہے. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۲۷). [خانہ + ف : زاد ، زادن ـ جننا ، پیدا کرنا].

---زادگی (---فت د) امث.

رک : خانہ زاد معنی نمبر ۸. تخت نشین دہلی کی خانہ زادگی اور اطاعت کا دم بھرتی رہی. (۱۹۶۰ء ، علم و عمل ، ۱ : ۱۹۷). [خانہ + زاد (رک) + گی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---زادی امث.

۱. غلامی میں لینے کا عمل ، غلامی ، حلقہ بگوشی ، خدمت گزاری.

خانہ زادی کا دیا ہوں خط تجھے جان سراج
مت توں اپنی بندگی میں کر مجھے آزاد سن
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۳۲). **۲. فرمانبرداری ، اطاعت.**

تو اپنی خانہ زادی کا حق کر چکا ادا
پیش خدا بزرگ ہے صابر کا مرتبا
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۸). [خانہ + زاد (رک) + ی لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---زَن (---فت ز) صف.

چور ، گھر کو لوٹنے والا ، ڈاکو.

لوٹتے ہیں راہ کے بدلے سکاں　　راہ زن اب بن گئے ہیں خانہ زن
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۶۶). [خانہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

---زَنْبُور کسِ اضا (---فت ز ، غنہ ، ومع). (الف) امذ.

بھڑ یا شہد کی مکھی کا چھتا.

لب شیریں میں برجائی کے نیش رشک پنہاں ہے
دہان شیریں اس کا خانۂ زنبور ہے گویا
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۲).

فلک بھی خانۂ زنبور ہے کثرت سے انجم کی
مگر کیا دخل جز زہراب اس میں انگبیں نکلے
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۹۸). ایک طرف تو دل کا نیش عشق سے خانۂ زنبور ہونا دوسری طرف ابا کا ملامت کے تیر پر تیر لگانا. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۹). (ب) صف. **چھتے کی طرح ، سوراخ دار.**

جب سیں دیکھا ہوں وو لعل شکریں
چشم حیراں خانۂ زنبور ہے
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۵۳).

دکھ کے نیشوں سے مُشبّک ہے مرا دل اے عشق
چھیڑنے کو یہ عبث خانۂ زنبور گیا
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۵).

ہجوم غم سے بھی بس فلک نے چاہا تھا
کہ میرے دل کو بنا دیوے خانۂ زنبور
(۱۸۷۹ء ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۴۲).

چلنی کر دیں گے بدن آج نہ بولو ان سے
سر بسر خانۂ زنبور ہوئے بیٹھے ہیں
(۱۹۲۱ء ، دیوان ریختی ، ۶۵). ــ بنانا ، ــ کرنا ، ــ ہونا. [خانہ + زنبور (رک)].

---زَنْجِیر کسِ اضا (---فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.

۱. زنجیر کا حلقہ ، لوہے کی گول کنڈی یا کڑی.

میری وحشت کے لیے صحرائے قیس
تنگ تر ہے خانۂ زنجیر سے
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۲۴۴).

میں نے پر وجہ نہیں پاؤں نکالا ہے ریاضی
تنگ زنداں کی طرح خانۂ زنجیر بھی تھا

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۲۰). ۲. (مجازاً) قید خانہ ، زنداں ، جیل.
عم نہیں مجنوں کوں ہرگز اے ولی   خانۂ زنجیر اگر آباد ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۱).

دیوانگی کی قید ہے پابندیٔ جنوں
رہنے کو اپنے خانۂ زنجیر چاہیے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۳).

یہ مجھ دیوانے کو اکثر صدا آتی ہے زنداں سے
کھلا ہے خانۂ زنجیر کا در شوقِ مہماں میں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳). [خانہ + زنجیر (رک)].

۔۔۔زِنْداں کس اضا (۔۔۔کس ز ، سک ن) امذ.
قید خانہ ، جیل.

آئی بہار اور نہ چھوٹا میں اے جنوں
کیسا تڑپ کے خانۂ زنداں میں رہ گیا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۰). [خانہ + زنداں (رک)].

۔۔۔زور کس صفت (۔۔۔و مج) امذ.
مراد: غصہ ، اشتعال ، جھنجھلاہٹ. اس موئد من اللہ نے آستین چڑھائی کمر ریختہ قابدار قائم کی خانہ زور میں در آیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۰۳). عقلا نے اٹھ کر ہتھکڑی پر ہاتھ تلوار کا مارا کہ ہتھکڑی کٹی ، ہتھکڑی کٹتے ہی بادشاہ نے خانۂ زور میں آکر نعرہ کیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۶۵).
[خانہ + زور (رک)]

۔۔۔زِین کس اضا (۔۔۔ی مع) امذ.
۱. زین کا گھر ، مراد: گھوڑے ، اونٹ یا کسی اور جانور پر بیٹھنے کی نرم و مضبوط کاٹھی.

پھر دیکھا ذوالجناح یہ باپ نہیں
ہائے خالی ہے اوس کا خانۂ زین
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۵).

وہ مجاہد کہ جسے باعثِ راحت ہے جہاد
تیغ پہلو میں تفر تکیہ مکاں خانۂ زین
(۱۸۸۱ ، اسیر ، (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۸). ۲. **زین کا درمیانی حصہ جس پر سوار بیٹھتا ہے ، گدی.** طاہر ابن قہرمان عجمی کو پہلے زور میں خانۂ زین سے اٹھایا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۸۳). [خانہ + زین (رک)].

۔۔۔ساز صف.
۱. گھر کی بنی ہوئی.

جب ہو طبیعت کو رواشت سے ساز
اس کے لیے سم ہے دوا خانہ ساز
(۱۸۸۹ ، مجموعۂ نظم بینظیر ، ۲۸). خانہ ساز دوا اور بازاری دوا میں جو فرق ہوتا ہے وہ عربک پائی اسکول کے پرانے اور نئے استادوں میں تھا. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۱۲۳). ۲. **مقامی ، دیسی.**

پیرِ مغاں فرنگ کی مے کا نشاط ہے اثر
اس میں وہ کیفِ غم نہیں ، مجھ کو تو خانہ ساز دے
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۱۸). ۳. **خود ساختہ ، ایجاد بندہ.** لالہ صاحب بیچارے ہمیشہ اپنی خانہ ساز فارسی بولتے ہوئے سنائی دیتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین ، ۱۳۹). ۴. (i) **گھر بنانے والا ، معمار نیز مراد محبوب.**

دل اب اس کے ابرو سے جو رنگ ہے
نئے خانہ ساز اس کا یہ ڈھنگ ہے
(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۲۸). (ii) **خاص طرز کا موجد ، معمار.** غالب کو اردو نثر کے خانہ سازوں میں شمار کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۰ ، اثر حمید احمد خاں ، ۲۶۶). [خانہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

۔۔۔سازی امث.
گھر تعمیر کرنا.

دیا ہزاروں کو دست ان نے خانہ سازی کا
دلِ شکستہ کو میرے کیا نہ ٹک تعمیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۱). [خانہ + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

۔۔۔سامانی امث.
گھر کا ساز و سامان ، گھر کی آرائش.

اب وہی ہم ہیں کہ جو کوڑیوں کو ہیں محتاج
خانہ سامانی ہے انگشت کی ہماری معراج
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۹۰). [خانہ + سامان (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

۔۔۔سوز (۔۔۔و مج) صف.
جو خاندان کو بدنام کرے ، گھر جلانے والا ، جلانے والی آگ (جامع اللغات). [خانہ + ف : سوز ، سوختن - جلانا].

۔۔۔شُماری (۔۔۔ضم ش) امث.
گھروں کی نیز ان میں رہنے والوں کی تعداد معلوم کرنا ، مردم شماری. حال کی خانہ شماری کی رو سے تین لاکھ ایک سو اکتیس آدمی اس میں (مارسیلز شہر) رہتے ہیں. (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۱۳۳). [خانہ + شمار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

۔۔۔شُماری کی کڑھت امث.
(سوزن کاری) **جالی کی کڑھت جس میں پھول بنے جالی کے خانوں کے شمار سے بنائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس کڑھت میں تناسب پیدا ہو جاتا ہے نیز دو سوئی کا کام** (ا پ و ، ۲ : ۱۷۳).

۔۔۔شیشہ را سنگے بس اَست مقولہ.
بودی اور کمزور چیز بہت آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے (جامع اللغات).

۔۔۔طالع کس اضا (۔۔۔کس ل) امذ.
نجوم یا رمل کے اعتبار سے وہ منزل جو خوش قسمتی کہلاتی ہے. شمس جی نے بارہ برج نو ستارے پیش نظر کر کے خانہ طالع

سے منسوب بات کو غور کیا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵ ، ۲۲۹). [خانہ + طالع (رک)].

ـــۂ عَنکَبُوت کس اضا (ـــ فت ع ، سک ن ، فت ک ، و مع) امذ.
مکڑی کا جالا (جامع اللغات). [خانہ + عنکبوت (رک)].

ـــۂ عَیش کس اضا (ـــ ی لین) امذ.
خوش قسمتی ، خوش نصیبی ، آسائش و آرام.
شکر غالب کہ ہیش دولت سے　　خانۂ عیش میرا مسکن ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۹). [خانہ + عیش (رک)].

ـــ فَراموش (ـــ فت ف ، و مج) صف.
گھر بھولنے والا.

اے جنوں قیس کا اس دشت میں ہمدوش ہوں میں
خانہ بردوش ہے وہ خانہ فراموش ہوں میں

(۱۸۹۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور)، ۱۰۲). [خانہ + فراموش (رک)].

ـــ کرایَہ (ـــ فت ک ، ی) امذ.
کرایہ کا گھر. چودھریان پلندور سے دو باب خانہ کرایہ اور تعمیر مسجد اور دیگر امور کے قدیمی عداوت چلی آتی تھی. (۱۸۵۷ ، مقالات سر سید ، ۹ : ۲۹۳). [خانہ + کرایہ (رک)].

ـــ کَر جانا محاورہ.
ٹیڑھا ہونا ، خم ہونا (کمان کے لیے مستعمل). کمانیں جو خانہ کر گئی تھیں انکو سینک کر حریف پر قادر ہونے کے لیے لیس کرتے تھے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۶۷).

ـــ کُریز جانْوَر (ـــ ضم ک ، ی مج ، سک ن ، فت و) امذ.
وہ جانور جن کے بال و پر شکار آموز ملازمین کی نگہداشت میں تیار ہوتے ہیں. (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ ، ۳۳۷). [خانہ + کریز (رک) + جانور (رک)].

ـــۂ کِشْت کس اضا (ـــ کس ک ، سک ش) امذ.
کھیتوں کی حفاظت کے لیے بنایا ہوا چھپر جھونپڑی ، جھک.
معشوق کے وعدے ایسے ہیں جیسے خانۂ کشت کہ جدھر سے ہوا کا ذرا سا جھونکا آیا سوراخ ہو گیا. (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۱۲۳). [خانہ + کشت (رک)].

ـــۂ کَعْبَہ کس اضا (ـــ فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ.
حرم کعبہ ، بیت اللہ. سفر میں تھک جاتا اوسکو اونٹ پر سوار کر کے خانۂ کعبہ پہنچا دیتے تھے. (۱۸۹۹ ، سفرنامہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، ۳۰). بیت اللہ شریف میں خانۂ کعبہ کے زیر سایہ اس قسم کی حرکتوں کا ارتکاب معاذاللہ. (۱۹۲۹ ، مرحبا الحاج ، ۱۱۰). [خانہ + کعبہ (رک)].

ـــۂ کَمان کس اضا (ـــ فت ک) امذ.
کمان کے دونوں بازو (جامع اللغات). [خانہ + کمان (رک)].

ـــ کُوچ کَرْنا ف س ، محاورہ.
اہل و عیال کے ساتھ کسی کو اس کے مکان سے نکلوانا. شہر کے تمام ہندسوں اور صنعتوں کو خانہ کوچ کر کے تیمور اپنے ساتھ سمرقند لے گیا. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۲۵۸).

ـــ کُوچی (ـــ و مع) امث.
گھر بار کے ساتھ مکان خالی کرنا. یہ خانہ کوچی اور گریز پائی اور بے اطمینانی کا آپ کو مجھ پر گمان ہے. (۱۸۶۰ ، مخطوط غالب ، ۹۲). [خانہ + کوچ (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

ـــۂ گور کس اضا (ـــ و مج) امذ.
قبر کے اندر کا حصہ ، قبر.

دہن ساز ہے ہر روزن کاشانۂ عشق
خانۂ گور سے بدتر ہے سیہ خانۂ عشق

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷۳). [خانہ + گور (رک)].

ـــۂ ماسی / ماَنسی کس اضا (ـــ مع) امذ.
خالہ کا گھر (مراد) آسان بات.
ہماری بات کیوں ہانسی نہ جانو　　عبث خانۂ مانسی نہ جانو
(۱۹۶۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۹). [خانہ + گج : ماسی / مانسی = خالہ].

ـــۂ مُرَوَّت تباہ / خَراب کہاوت.
مروت کے سبب تباہی ، بے جا ڈھیل کا اثر ، بے حس ، لحاظ پاس نہ ہونا. کیا کہوں جان آفت میں ہے واللہ خانۂ مروت خراب یہ سب آپ لوگوں کی خرابیاں ڈالی ہوئی ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۱). جب انہوں نے کسی پر اعتماد کر لیا پھر ... ان پر کچھ اثر نہ ہوتا تھا بلکہ الٹے خفا ہوتے ... کسی نے سچ کہا ہے خانۂ مروت تباہ. (۱۹۶۰ ، سرسید احمد خاں ، ۹۱).

ـــۂ مَعِیشَت کس اضا (ـــ فت م ، ی مع ، فت ش) امذ.
گھر بار. غرض برات پہنچی نکاح ہوا اور خدا کے محبوب کا خانۂ معیشت آباد ہو گیا. (۱۹۱۶ ، میلاد نامہ ، ۶۵). [خانہ + معیشت (رک)].

ـــۂ مَلّاح دَر چِین اَسْت و کَشْتی دَر فَرَنگ کہاوت.
جب کوئی تدبیر سمجھ میں آئے مگر اس پر عمل کرنا امکان میں نہ ہو تو کہتے ہیں. بیگم شادانی ڈھاکا تھیں اور مختار عام مذکور حیدرآباد ، خانہ ملاح در چین وکشتی در فرنگ کا مضمون تھا. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۷ ، ۳۰ : ۸).

ـــ نَشِیں (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
۱. دنیاوی تعلقات ختم کر کے گھر بیٹھنے والا ، گوشہ نشین ؛ پیشہ کو ترک کرنے والا.

وہ مورکھ ہے کہ برہائی ہوا ہے
جو کوئی خانہ نشیں ہے وہ سُگھڑ ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۷). جس دن سے وہ خانہ نشیں ہوئیں ،

لطف غزل کا اٹھ گیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۰۸). چند روز کے بعد معزول کیے گئے آخر خانہ نشیں ہو کر بیٹھ رہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۸۳). بظاہر حیدر بیگ ... کور نمکوں کی وجہ سے خانہ نشین ہو رہے تھے دربار میں آنا جانا موقوف تھا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۹۴). ۲. (مجازاً) پردہ نشیں، گھریلو خاتون. بوڑھی خانہ نشیں عورتیں جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں. (۱۹۱۱ ، کنزالایمان (ترجمہ) ، ۵۷۳). مگر جب ایک خانہ نشیں یا ک نہاد بیوی کی دو چار باتیں سنو گے تو کیا کہو گے (۱۹۵۶ ، قاضی عبدالغفار ، لیلیٰ کے خطوط ، ۲۰۵). ۳. وہ آدمی جس کا ذریعۂ آمد نی زمینداری وغیرہ ہو. شریف مسلمانوں میں صرف ایک سیدوں کا خاندان ہے جو اکثر خانہ نشین اور بزرگوں کے متروکہ پر قانع ہیں. (۱۸۸۰ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۵۲). میں تو جانتا تھا کہ آپ خانہ نشین ہیں کسی کے نوکر نہیں. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۳۶۱). ۴. جس نے ملازمت یا کارو بار سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہو ، معطل ، بے کار ، روزگار سے محروم. جس دن سے تم بے کار ہو کر خانہ نشیں ہوئے ہو مجھے اکثر تمہارے روزگار کا خیال رہتا ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۱). الحاق اور اودھ کے حادثے سے یہ سلسلہ ٹوٹا تو امیر خانہ نشین ہو گئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷). [خانہ + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

ـــ نَشِین پِنشَن (ـــ فت ن ، ی مع ، کس پ ، سک ن ، فت ش) امث.

ملازمت سے سبکدوشی کے بعد تنخواہ کی تقرری.

پرانی جو ہو جاتی ہیں پلٹنیں تو دیتے ہیں خانہ نشیں پنشنیں

(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ (میگزین) ، ۲۸). [خانہ + نشین (رک) + پنشن (رک)].

ـــ نَشِینی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.

۱. **دنیوی تعلقات ترک کر کے گھر بیٹھ رہنا ، پردہ نشینی ، گوشہ نشینی.** جمہور کا اعتقاد ہے کہ اس مہینے (ماہ صفر) میں خانہ نشینی اولیٰ ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۱۱). ابو الاسود کی قناعت و خانہ نشینی کا ... اثر پڑ گیا تھا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۲۲). ۲. **گھر میں بیکار پڑے رہنا.** جو زندگی لڑکیوں کی سی خانہ نشینی میں گزاری ہے اس کا خوب ہی معاوضہ ہو جائے گا. (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۲۹). ۳. **ترک ملازمت ، گوشہ نشینی.** دہلی میں مرزا بندہ ایک خاندانی منصب دار کے گھرانے سے تھے جن کے باپ نے ترک روزگار کر کے خانہ نشینی اختیار کی تھی. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۳۰). [خانہ + نشین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کے واحِد سَنجھو فقرہ.

اپنا ہی گھر سمجھو (جامع اللغات).

ـــ وِیران (ـــ ی مع) صف.

رک : خانہ برباد.

خانہ ویرانوں کو اب تک کرتے ہو ناشاد تم

ملکِ دل کو کس کے کرتے ہو میاں آباد تم

(۱۷۸۶ ، حسن ، د ، ۵۷).

گھر سے بھی واقف نہیں اسکے کہ جسکے واسطے

بیٹھے ہی گھر بار ، سب ہم خانہ ویراں چھوڑ کر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۱). الگ الگ اینٹیں بنائی جائیں گی تو خانۂ وحدت کے ڈیرے چلا وطن اور خانہ ویران ہو جائیں گے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۷۹). [خانہ + ویران (رک)].

ـــ وِیرانی (ـــ ی مع) امث.

رک : خانہ بربادی.

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے

ہوئے تم دوست جس کے ، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰).

ستاتی تھی بہت فرقت میں ہم کو خانہ ویرانی

لگا دی آگ خود ہی دل جلے ایسے بھی ہوتے ہیں

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازحیات ، ۴۵). [خانہ + ویران (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

خانی (۱) صف.

۱. **خان کا خطاب رکھنا ، شاہی اعزاز ، وسط ایشیا وغیرہ کے حکمرانوں اور عہدہ داروں کا خطاب.**

مصحفی ہوں میں گدائے در شاہنشہِ عشق

آرزو مجھ کو نہیں خانی و نوابی کی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۷۰). آصف جاہ نے منصب و خطاب خانی و جاگیر سے سرفراز فرمایا. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۲۳). ۲. **خان ہونے کا فخر.** خان بہادر نے اپنی خانی کے گھمنڈ میں انہیں بھی وہیں چھوڑا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۳۹). [خان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خانی (۲) امذ.

۱. **خان (خانہ کی تخفیف) سے منسوب ؛ ایسا باز جو ایک سال سے زیادہ عرصے تک گھر میں رکھا جائے.** خانی جو ایک سال سے زیادہ عرصے تک گھر میں رکھا جائے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۲). ۲. **سونے کی ، سنہری.**

دیکھ جانے دے یہیں مت آسمانی چوڑیاں

ہالۂ مہ پر ستم ڈھائیگی خانی چوڑیاں

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۲۷). [خان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رِیاسَت (ـــ کس ر ، فت س) امث.

خان کی قلمرو یا ماتحت علاقہ. ملک کو مسلمان بنانے کا کام ترکان عثمانی کے تسلط میں مکمل ہوا یعنی جب آوار کی خانی ریاست قائم ہوئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۵). [خانی + ریاست (رک)].

خانے خانے فقرہ.

مرغیوں اور کبوتروں کو ڈربے میں بند کرنے وقت پکارنے کی آواز. مرغیوں تک کو بند کرنے کے سلسلہ میں ہنکانے وقت ڈربے ڈربے جس طرح آپ لوگ کہتے ہیں ہمارے یہاں کہا جاتا تھا خانے خانے. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۶۷). [حکایت الصوت].

خانیزی (ی مع) امث.
خرما کی ایک قسم جو ایران کے ایک قبیلہ کی خصوصی کاشت سمجھی جاتی ہے. ایک قسم ہے خرمائے فارس کی جو قبیلہ خانیزی کے نام سے مشہور ہے شاید اسی قبیلہ نے اسی قسم کو پایا ہو. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۵). [مقامی].

خاوْ امذ.
مخمل کا رُواں ، پشم (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [ف].

خاوَر (فت و) امذ.
مشرق ، پورب ، مغرب کی ضد.

علی مولودذن جھلکار جگ میں جب ہوا پرگٹ
تو اس جھلکار تھے چھپیا جھلک خورشید خاور کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۵). شاہ خاور گشت کر کے مقام مغرب میں قیام پذیر ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۹۸).

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیّار

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۰). [ف].

خاوَراں (فت و ، ر) امذ.
مشرق سے متعلق ، مشرق ، پُورب والے ، اہل مشرق.

ہے نگو خاوراں عسور غرب
حورِ جنت سے ہے خوشتر حورِ غرب

(۱۹۳۶ ، بال جبریل ، ۱۸۲). [خاور + اں ، لاحقۂ نسبت].

خاوَری (فت و) صف.
مشرق کا ، مشرقی ، مشرقیت ، مشرق کا رہنے والا.
علی سات او خاوری یار ہوا تھوڑا تھا سپہ سو او بسیار ہوا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۳).

آتا ہے ہر سحر کو تیری برابری کو
کیا دن لگے ہیں یارو خورشید خاوری کو

(۱۷۳۳ ، آبرو (مخزن نکات (نسخۂ مجلس) ، ۳۵)).

جو کوئی صبح کو دیکھے تجھے جھروکے میں
عجب نہیں ہے کہ خورشید خاوری جانے

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۴۴).

وہ بانکپن ہوئی سحر کی خاوری نہیں رہی
وہ جھومتی ہوئی صبا کا بوستاں چلا گیا

(۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۲۰۱). [خاور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خاوُش (ضم و) امذ.
وہ گھیرا جو تخم کے واسطے با احتیاط رکھا جاتا ہے. (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ف].

خاوُل (ضم و) امذ.
موروچہ. خاول بواو مضموم موروچہ کو کہتے ہیں. (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ف].

خاوَنْد (فت نیز کسر و ، سک ن). امذ ؛ امث (شاذ).
۱. **(خداوند (رک) کا مخفف) مالک ، مُراد : اللہ تعالیٰ.**

خاوند آپ را کہے درویش کی آن
جو دل میں درویش گفت ہیں سو حق لیوے مان

(۱۶۵۲ ، گنج شریف ، ۱۶۱).

ہے خاوند قدرت کا قادر ہے وہ
نہیں دور ہر حال حاضر ہے وہ

(۱۷۱۹ ، جنگ نامہ عالم علی خان ، ۸). یا اللہ تو مالک اور خاوند ہے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲).

اے خاوند خداوندوں کے مالک خاوند اور بندونکے

(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۲۲). لفظ خاوند کو لفظ فرزند کا ہم قافیہ باندھنا درست ہے. (۱۹۷۲ ، حسن تلفظ ، ۲). ۲. **آقا ، مالک ، حاکم ، بادشاہ.**

شاہ علی مولا علی مرشد علی امیر
میاں علی خاوند علی نوشہ کہیے فقیر

(۱۶۵۲ ، گنج شریف ، ۱۰۰).

کیا ہے ملک کو مفت سے سرکشوں نے پسند
جو ایک شخص ہے بائیس صوبے کا خاوند

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۷). تمھاری ملاقات زبیدہ خاتون سے ، جو میری خاوند ہیں ، اچھی طرح ہو جائیگی. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۶۷). یہ اسی شہزادے کا سر تھا جس کے آباؤ اجداد کی سلطنت کابل سے لے کر کلکتہ تک پھیلی ہوئی تھی اور جس کا سر براہ ایک زمانہ میں بائیس صوبوں کا خاوند کہلاتا تھا. (۱۹۸۰ ، آج کا اردو ادب ، ۸). ۳. **شوہر ، خصم ، بیوی کا میاں.**

سچ ہے دنیا خاوند کے سر دیکھوں کوئی پوچھتا ہے آ
وہ تھے تو تھا پیہاں کا سب حلقہ سو میرے پاس تھا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴). دلبر کی نسبت ایسی جگہ کیجیے کہ گھر بھی بڑا ہو اور خاوند خوبصورت اپنا ہووے کہ دلبر کوں سو ہے. (۱۷۳۶ ؛ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۲). ایک بیوہ عورت نے قلت مال و فاقہ کشی کی شکایت پیش کی اور کہا کہ میرا خاوند نہایت مقروض ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۷۹). اس کا خاوند ہاتھی پکڑنے کا کام کرتا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۲۵). [خا (بجائے خدا) + ف : وند ، لاحقۂ فاعلیت].

---چون کا بھی بُرا ہوتا ہے کہاوت.
مالک اگر آٹے کا بنا ہوا بھی ہو تو برا ہوتا ہے مطلب یہ کہ چاہے مالک کتنا سیدھا اور نیک ہو مگر خدمت گار کو ہمیشہ بُرا لگتا ہے. غرض چار و ناچار وہ خدمت گار ... حکم بجا لاتا اور سچ بھی ہے خاوند چون کا بھی برا ہوتا ہے. (۱۸۱۳ ، نو رتن ، ۱۹۲).

---- **راج بلند راج - بُوت راج دوت راج** کہاوت.
خاوند کی زندگی میں عورت اچھی حالت میں رہتی ہے بیوہ ہونے کے زمانے میں ویسی حالت نہیں ہوتی (جامع اللغات).

---- **کَرْنا** ف م ، محاورہ.
(عو) **کسی عورت کا اپنے آپ شوہر کر لینا ، کسی عورت کا اپنی مرضی سے شادی کر لینا.** (ماخوذ : جامع اللغات).

خاوِنْدا (کس و ، سک ن) امذ.
اے مالک ! اے آقا.

سخی ہے اور حبیب اللہ ہے دانا ہے مولا ہے
کروں کیا وصف خاوندا معین الدین چشتی کا

(۱۸۹۳ ، کلام دلدارعلی مذاق ، ۱۸۸). [خاوند + ا ، لاحقۂ ندا].

خاوِنْدانَہ (کس و ، سک ن ، فت ن) م ف.
مالک کی طرح ، مالک کے طریقے سے. ہم کو سزاوار ہے کہ حکومت خاوندانہ ان پر کریں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۰۳). [خاوند + ف : انہ ، لاحقۂ تمیز].

خاوِنْدگار (کس و ، سک ن ، د) امذ.
رک : خاوند معنی نمبر ۲. خاوندگار اور سلطان شہا ک کے لیے ایک خاص مرتبہ مختص کر دیا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۵). [خاوند + ف : گار ، لاحقۂ صفت].

خاوِنْدی (کس نیز فت و ، سک ن) امث.
مالک ہونا ، آقائی ، حاکمیت ، تسلط. بڑے نوکر کی خاطر کے واسطے چھوٹے نوکروں کوں ناحق خراب نہ کرے کہ اس میں خاوندی نہیں رہتی اور نوکر خاوند کے کام کے نہیں رہتے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۱). جس کو مرتبہ خاوندی کا بخشا اس کو داغ غلامی کا بھی دیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۲۸). [خاوند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خاوِنْدِیَت (کس و ، سک ن ، کس د ، فت ی) امث.
خاوند ہونے کی حالت. اس کا خاوند بھی ابتدائے خاوندیت ہی میں بھاگ گیا ہو گا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۰۵). [خاوندی + یت ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

خاوِیَۃٌ عَلیٰ عُرُوشِہا فقرہ.
عربی آیت اردو میں مستعمل ، مراد : زیر و زبر ہونے کا عمل. وہ روحانیت طوفان اٹھا جس کے تلاطم سے مغربی نظام رسمی و عملی کی کوئی عمارت دیر یا جلد خاویۃ علیٰ عروشہا ہونے سے نہ بچ سکی. (۱۹۳۳ ، محفوظ علی بدایونی ، طنزیات و مقالات ، ۱۱۳).

خاہی نَخاہی (فت ن) متف (قدیم).
رک : خواہی نخواہی.

کہیا شاہزادہ اُنہن مجے
پھراتا ہوں خاہی نخاہی مجے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰۹). [ف : خواہی نخواہی (رک) کا بگاڑ].

خائِب (کس ء) صف.
ناکام ، نا امید ، مایوس ، محروم.

آرے کمال طالع ہر چند نیں ہے صالح
ہر عدل سے نہ اپنے فضل سے نہ خائب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۷). کون سا مسلمان ایسا ہو گا کہ اس درجے سے محروم اور خائب رہے گا اور آپ کی زیارت سے مشرف نہ ہو گا. (۱۸۹۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۳۰).

ازل سے کام ہے اس نامراد کا اغوا
ہے یہ کہ آپ بھی مردود و خائب و رسوا

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۹). [ع : (خ ی ب)].

---- **اَور / (و) خاسِر** (---- ولین ، وسع ، کس س) امث ، امذ.
مایوس و نقصان اٹھانے والے ، خسارہ اور مایوسی کے شکار. ایک جمعیت سپاہ کی ... واسطے مدد کرنیل ... کے جو عین اضطرار میں خائب اور خاسر پلاچری سے جاتا تھا روانہ ہوئی. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۳۸). اس ہی کے منکرین دنیا ہی میں خائب و خاسر ہو کر رہیں گے. (۱۹۷۳ ، آئینۂ تثلیث ، ۸۳). [خائب + اور (رک) / و (حرف عطف) + خاسر (رک)].

خائِض (کس ء) امذ.
غور و خوض کرنے والا. کتنے مفسر علوم قرآن میں بڑے خائض لیکن ان کو صحیح و سقیم و مشہور و موضوع احادیث کی معرفت میں کچھ تمیز نہیں. (۱۸۹۶ ، رسالہ تحفۃ السعادت ، ۱۰). [ع : (خ و ض)].

خائِف (کس ء) صف ، نیز خایف.
ڈرپوک ، ترساں ، خوف زدہ ، ڈرنے والا.

ڈر حکیم اُسے جو خائف تجھسے ہو
کر کہ ویسے سو سے کر سکتا ہو جنگ

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۳۴). میں ان کے مزاج سے خائف اور اپنی عادت سے مجبور ہوں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۹). خائف پہلے تھیں ، کچھ رنجیدہ کچھ ترسیدہ لگیں کھڑے بڑے بچھائیں کھانے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۷). شاہد احمد دل ہی دل میں خدا سے خائف تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۸۸). [ف : کرنا ، ہونا.
[ع : (خ و ف)].

خائِن (کس ء) امذ ، نیز خاین.
بددیانت ، بے ایمان ، دغل فصل کرنے والا.

ظلمت کوں یک نگہ سوں نور میں کریں گے
خائن اچھے اگر کوئی اسکو امیں کریں گے

(۱۷۶۸ ، قربی ، د ، ۲۵). خائن ہمیشہ مردود ہے خدا اُسے راضی نہ بندے اُسے خوش. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۹۱).

جوربوں سے دیدۂ دل کی نہ شرمایا کبھی
جبکے چیکے نفس خائن کا کیا کرتا رہا

(۱۹۱۰ ، حالی ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۶۷). خاموش اے خاین خاموش !۔ (۱۹۵۱ ، حسن کی عیاریاں ، ۲۹). [ع : (خ و ن)].

خایَہ (فت ی) امذ.
۱. خُصیہ ، فوطہ.

منبر پہ کیسی شیخی یہ کرتا ہے وعظ بیٹھ
دیکھیں گے اب ملے ہی گا خایہ خطیب کو

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۶۲).

عائلہ کہتے ہے ۔ اور رنگین چاہیے ہے اسے
کیر و خایے کے سوا کچھ مرد کی زینت نہیں

(۱۸۰۹ ، باغ اردو ، ۱۹۵).

جہاں میں جتنے بڑے آدمی بھی گزرے ہیں
خزانہ خایہ میں تھا ان کی سب شجاعت کا

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۵). ۲. مرغی کا انڈا ، بیضہ ، پرند کا انڈا ؛ عضو تناسل ، ذکر، قضیب (گالی کے مفہوم میں بولا جاتا ہے) (فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ عامرہ). [ع].

۔۔۔ اِبْلِیس کس اسا (۔۔۔ کس ا ، سک ب ، ی مع) امذ.
ایک قسم کا پتھر جو چین سے آتا ہے ؛ فریبی اور مکار آدمی ؛ کرنجوہ کا بیج جو ایک دوا ہے (فرہنگ آنند راج ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات). [خایہ + ابلیس (رک)].

۔۔۔ باشد ہونا محاورہ.
(بازاری) خاک میں مل جانا ، برباد ہونا ، جاتا رہنا ، غائب ہو جانا ، چل دینا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔ بَرْدار (۔۔۔ فت ب ، سک ر) امذ.
چاپلوسی کرنے والا ، خوشامدی ، للو پتو کرنے والا ، خصیے سہلانے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [خایہ + ف : بردار ، برداشتن ۔ اٹھانا].

۔۔۔ بَرْداری (۔۔۔ فت ب ، سک ر) امث.
خوشامد ، چاپلوسی ، للو پتو کرنے کا عمل (پلیٹس). [خایہ + بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ چُمانا محاورہ.
حقارت سے دیکھنا ، بے عزتی کرنا ، نافرمان ہونا ؛ ضد کرنا ، حکم نہ ماننا (پلیٹس).

۔۔۔ دیس (۔۔۔ ی مج) امذ ؛ امث.
کُھنبی ، فطر (جو عرف عام میں سانپ کی چھتری کے نام سے مشہور ہے نباتات اور غیر نباتات دونوں قسم کی ہوتی ہے مغربی ممالک کی پسندیدہ ترکاری ہے ، انڈے سے مشابہ ہوتی ہے). (فیروزاللغات ؛ اسٹین گاس). [خایہ + دیس (رک)].

۔۔۔ ریز (۔۔۔ ی مج) امذ.
رک : خاگینہ. ایک قسم کا سالن جو انڈے سے بناتے ہیں اسے خایہ ریز بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴). [خایہ + ف : ریز ، ریختن ۔ بہنا ، بکھرنا ، بکھیرنا].

۔۔۔ زَر/ زَرِّین کس اسا (۔۔۔ فت ز/فت ز ، شد ر ، ی مع) صف.
سونے کا انڈا ، (کنایتاً) سورج (فیروزاللغات ؛ اسٹین گاس). [خایہ + زر (رک)/زر + ین ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ سَگ (۔۔۔ فت س) امذ.
ایک نبات کی جڑ ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ پودے کی شاخیں ایک بالشت کے قریب لانبی ہوتی ہیں اور اپنے زمین پر بچھے ہوتے ہیں یا زمین کے قریب ہوتے ہیں وضع ان کی زیتون کے پتوں کی سی ہوتی ہے مگر ان سے نرم اور نازک اور لمبے ہوتے ہیں پھول چھوٹے چھوٹے باہم ملے ہوئے سرو کے پتوں کی وضع پر اور نیلے ہوتے ہیں جڑ کی وضع کولی کاندا یعنی جنگلی پیاز کی سی ہوتی ہے ، خصی الکلب (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۷۸). [خایہ + سگ (رک)].

۔۔۔ سَہْلانا ف س ؛ محاورہ.
مالش کرنا ، ملنا ، جھکنا ، دبنا (خوشامد سے)؛ عاجزی لجاجت یا تملق کرنا ؛ کمینہ پن یا بے غیرتی سے پیش آنا (پلیٹس).

۔۔۔ غُلامان (۔۔۔ ضم غ) امذ.
انگور کی ایک قسم جو عام انگور سے بڑے ہوتے ہیں.

تاک میں تھے جو بڑے سوڈی تم لے چھوٹے میاں
کر گئے خایہ حرن زور مار انگور آپ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۲). ہر باغ میں ہر قسم کے انگور سپید و سیاہ ... خایہ غلامان ، سات قسم کے پیدا ہوتے تھے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، طالب ، ۲۰۸). [خایہ + غلامان (رک)].

۔۔۔ کَشِیدَہ (۔۔۔ فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
مردانہ صفات سے محروم ، آختہ ہوا ، خصی (جانور) ، نامرد ، خوجہ ، ہیجڑا (ماخوذ : پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [خایہ + ف : کشیدہ ، کشیدن ۔ کھینچنا]

۔۔۔ کَنْدَہ (۔۔۔ فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
ہیجڑا (جامع اللغات). [خایہ + ف : کندہ ، کندن ۔ کھودنا].

۔۔۔ گَزَک کس اسا (۔۔۔ فت گ ، ز) امذ.
بچھو کی شکل کا ایک زہریلا جانور ، مکڑی کی طرح کا ایک کیڑا جو اپنی رال سے مارتا ہے؟ ایک کیڑا جو جانوروں کے خصیوں سے خون چوس کر ان کو ہلاک کر دیتا ہے (فیروزاللغات ؛ اسٹین گاس). [خایہ + ف : گزک ، گزیدن ۔ کاٹنا ، ڈسنا].

خایِسْک (کس ی ، سک س) امذ.
۱. وہ دھات جس کو پگھلا کر ورق اتارے جاسکیں ، لوہا. کسی جسم کے خایسک پذیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس جسم کو

جس قدر چاہیں چوڑا اور لانبا کریں ... یا یہ کہ اس کے حجم میں کسی چیز کا اضافہ کریں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ : ۹۳). ۲. **لوہار کا ہتھوڑا ، گھن ، جیل** (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

خیا (کس خ) امث ؛ امذ.
پنہاں ، پوشیدگی ؛ بیتہ ؛ گھاس ؛ پودہ (فیروز اللغات ؛ فرہنگ آنند راج ؛ جامع اللغات). [ع].

خَبَاثَت (فت خ ، ث) امث.
۱. **گندگی ، ناپاکی ، خیال بد.** میں اپنے نفس میں انواع و اقسام کی خباثتیں پاتا ہوں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۲). ۲. **بدباطنی ، شرارت ، بدطینتی.**
خباثت کا یک آینگی دکھا تاؤ کمر بند کا پکڑ گوشہ کھینا آؤ
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۸۰). بداخلاق کے سبب آبادی کا جانا بالکل چھوڑ دیا جس پر بھی ان کی خباثت سے مخلصی نہیں پائے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۳۰).
بدی دنیا کے لوگوں میں بھری ہے
خباثت دل میں ہر اک کے بھری ہے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۵). کیسا قانون بنایا ہے؟ ۱۱۵ دفعات میں ساری انسانی خباثت کو مقید کر دیا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۰۹). [ع : (خ ب ث)].

ـــِ باطِنی کس اضا (ـــِ کس ط) صف.
طبعی کمینہ پن ، شر طبعی ، فطرتِ شر. اسود بن عبد یغوث و حارث بن قیس بن عنطلہ شرارت و خباثت باطنی سے بدگوئی کرنے لگے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۸). [خباثت + باطنی (رک)].

ـــِ جِبِلّی کس اضا (ـــِ کس ج ، ب ؛ شد ل) صف.
رک : **خباثت باطنی** (پلیٹس). [خباثت + جبلی (رک)].

خَبَارٰئے (فت خ) امذ.
خبارئے ایک جانور ہے بہت بڑا اور دراز گردن گوشت اسکا سب مذہبوں میں حلال ہے لیکن امامیہ مذہب میں مکروہ ہے (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۷). [ع].

خَبّاز (فت خ ، شد ب) امذ ؛ صف.
نانبائی ، نان پز (پلیٹس ؛ فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس). [ع : (خ ب ز)].

خُبّازی (ضم خ ، شد ب) امث.
ایک قسم کی گھاس جو نیلوفر کے پتوں کے مشابہ ہوتی ہے ، اس کے پھولوں کے بیج دواؤں میں کام آتے ہیں ، اس کے پتوں کو کھاتے ہیں ، پنیرک (نافلاع ، سونچل ، لاط Malvarotundifolia Or Malvasylvestris) خبازی ایک گھاس معروف ہے جسکو فارسی میں پنیرک کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۳). رحم کے باہر عانہ تک وہ اون رکھا جائے جو خبازی کے جوشاندے میں ڈبویا گیا ہو. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۰۲). [ع].

خُبّازِیَہ (ضم خ ، شد ب ، کس ز ، فت ی) صف.
(مالویشیا) یعنی خاندان خبازی ، اس کے پھول کی غلاف پتیاں اور پنکھڑیاں معمولاً پانچ پانچ ہوتی ہیں لیکن سلائیاں بکثرت ہوتی ہیں اور دھاگوں یعنی ریشوں کا ایک بندھا ہوا نلکل ہوتا ہے خطمی ، خبازی اور روئی کے پودے اسی صف میں شامل ہیں.
ہے خبازیہ پانچویں قسم اس کی
اور اس کے بھی ہیں پھول ویسے ہی ہوتے
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲). [خبازی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

خَبَال (فت خ) امذ.
۱. **ہلاکت ، تباہی ، نقصان.**
اس وقت کھوڑا خبالاں کیا
لئے آنکھ میں ہور حالاں دسیا
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۱). ۲. **زہر قاتل ، دوزخیوں کی پیپ ؛ گرانی ؛ عیال ؛ رنج** (اسٹین گاس ؛ فیروز اللغات فارسی ؛ فرہنگ عامرہ). [ع : (خ ب ل)].

خَبَائِث (فت خ ، کس ء) امذ ؛ ج.
خرابیاں ، برائیاں ، لغشیں. ایک گروہ ہے جو علم و عمل کا پابند ہے ، خبائث انسانی کی ماہیت سے واقف ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۹۲). وہ طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۰۹). [ع : خبیثہ (رک) کی جمع].

خَبَب (فت خ ، ب) امث ؛ امذ.
۱. **پوئی ، پویہ ، گھوڑے کی ایک چال جس میں ایک طرف کے دونوں پاؤں ساتھ اٹھتے ہیں ، دو قدمہ ، دوگمہ** (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ). ۲. **(عروض) بحر متدارک کے وہ بارہ نام اور بھی ہیں محدث ... خبب ، متاطر** ... زیادہ مشہور ہیں (قواعد العروض ، ۵۰). [ع].

خَبّت (فت خ ، شد ب بفت) امث
عربی لفظ خبن یعنی جامے کے دامن کا چڑھاؤ یا سلائی یا (گاڑی بانی) وہ رسی جو دھرے کے سہارنے والی لکڑیوں کو گاڑی کی پھڑ سے باندھ کر اوپر کو اٹھائے رہے ، پگ لاؤ ، کونڈا (ا ب و ا ۵ : ۲۳۰). [مقامی].

خُبْث (ضم خ ، سک ب) امذ
۱. رک : **خباثت ، معنی نمبر ۱.** اپنی جوتیوں کو الٹ کر دیکھے اگر ان میں کچھ خبث یعنی ناپاکی ہو تو اس کو زمین سے رگڑ دے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۷۱). اس کا خاندہ اپنے خبث کے باعث اور زیادہ دنوں تک قائم رہنے کی وجہ سے آنکھوں کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). ۲. **کٹی ، روڑا ، بجری ، چھوٹا پتھر** بعض مقامات پر خبث اور سوختہ کوئلہ بھی استعمال کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی جانی ، ۱۵۸). ۳. **خباثت معنی نمبر ۲**

خبث کی چک خاصیت جسیہ دکھاوے اگر
سخت نبٹ تیرس ہوئے جس تے او جیو کا مرن

(۱۹۶۳ ، تصرتی ، چرخیات ، ۳). عالم یعنی ہستی سے خبث کا بالکلیہ اٹھ جانا صحیح نہیں ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ ۲۳۵). حکم امتناعی پیش کر کے اس کاروائی کو جو سراسر بدباطنی او خبث پر مبنی تھی خاک میں ملا دیا. (۱۹۵۸ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۰۶). [ع : (خ ب ث)].

---الحدید (---ضم ث ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع) امذ ؛ ~ خبث حدید.
لوہے کا میل ، زنگ ، چرک آہن. بوقت گرم کرنے و کوٹنے کے لوہے سے یہ پتھر سا علحدہ ہوتا ہے اسکو خبث الحدید کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۹).

خبث نفس اہل دکن میں نہ رہا نام کو بھی
نہ ملے پھر دوا ڈھونڈیئے گر خبث حدید

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۳). ولبہ (Huelva) کے علاقے کی آتشی (Pyrite) کانوں سے ... خبث الحدید سیسا اور بعض دوسرے فلزات بھی نکالے جاتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۷). [خبث + رک : ال (۱) + حدید (رک)].

---النحاس (---ضم ث ، غم ا ، سک ل) امذ.
تانبے کو گرم کر کے کوٹنے سے تانبے کے جسم سے جو میل جدا ہوتا ہے اسے خبث النحاس بولتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۳). [خبث + رک : ال (۱) + نحاس (رک)].

---الرصاص (---ضم ث ، غم ا ، ل ، شد ر بفت) امذ.
چرک قلعی ، رانگ کا میل ، لین ، سیسہ کا پرت (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۸۳). [خبث + رک : ال (۱) + رصاص (رک)].

---الزیبق (---ضم ث ، غم ا ، سک ل ، ی مع ، فت ب) امذ.
پارے کا میل ، (کیمیا) پارے میں آکسیجن کی آمیزش سے ایک رنگ بنتا ہے جو زنگ کی طرح کا ہوتا ہے. خبث الزیبق پارے کے زنگ کا علمی نام ہے. (۱۹۱۵ ، رموزفطرت ، ۸۳). [خبث + رک : ال (۱) + زیبق (رک)].

---الطین (---ضم ث ، غم ال ، شد ط بکس) امث.
مٹی کا میل. خبث الطین یعنے چرک گل. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۶). [خبث + رک : ال (۱) + طین (رک)].

---الفضہ (---ضم ث ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، شد ض بفت) امذ.
چاندی کا میل (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۴۳). [خبث + رک : ال (۱) + فضہ (رک)].

---باطن کس اضا (---کس ط) امث ؛ صف.
کینہ ، حسد ، مخالفت جو پوشیدہ ہو. باشایان خبث باطن اور امراء نجس طبیعت جو باعث رونق اور رواج اس بدعت کے ہوئے ہیں انہوں نے اسلام کی پاکی کو نجاست سے مبدل کر دیا ہے. (۱۸۷۶ ، سنین الاسلام ، ۲ : ۲۴۳). ایک طبقہ ... وہ ہے جو محض خبث باطن سے اہل کمال کی راہ میں کانٹے بویا کرتا ہے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۰). [خبث + باطن (رک)].

---طینت کس اضا (---ی مع ، فت ن) امث ؛ صف.
بدسرشت ، بدفطرت. نتیجہ ان کے خبث طینت کا مکر و دغا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۲۰۷). [خبث + طینت (رک)].

---طینتی (---ی مع ، فت ن) امث.
کمینہ پن. بریدہ بسبب خبث طینتی اپنی کے اغراض خیرالبشر سے جاہتا تھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۰۲). [خبث + طینت (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

--- کرنا ف مر.
کسی کی عیب جوئی کرنا ، کسی کی برائی بیان کرنا.

میں جو پوچھا سبب کہا مت پوچھ
خبث کرنا کسو کا خوب نہیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

خبث یاروں کا کر فسانوں میں
عیب کرنے کو بھی ہنر ہے شرط

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۲).

---نفس کس اضا (---فت ن ، سک ف) امث.
طبیعت میں بدی ہونا.

مشعل ترے جلو کی فتیلا ہے ، اس کے تئیں
شامت سیں خبث نفس کی جس کو لگے لپید

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۱). یہ کام اسی شخص سے بخوبی سرانجام ہوتا ہے جو کہ شرارت اور خبث نفس میں شیاطین سے مناسبت رکھتا ہو. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳۲). لیکن خبث نفس کے باعث یہ سرکش قوم خدا کو بھول گئی. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۵۷). کس کے منہ ... دشمن کبھی کراپنے خبث نفس یا اپنی حماقت کا اعلان فرما دے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۱۳). [خبث + نفس (رک)].

---نفس نہ گردد بہ سالہا معلوم مقولہ.
فارسی مقولہ ، اردو میں مستعمل ، خباثت نفس مدتوں میں با مشکل ظاہر ہوتی ہے. خبث نفس نہ گردد بہ سالہا معلوم لیکن اس وقت معاملہ صاف ظاہر ہے ایک طرف تو کمینہ نے ہماری عزت پر حملہ کیا دوسری طرف تلوار چلتے ہوئے پستول سے وار. (۱۹۵۹ ، شمع خرابات ، ۲۵۱).

خبجا (فت خ ، سک ب) امذ ، قب : کھبجا.
بازو ، ڈنڈ. وہ کرارا ، خنگ ، کڑیل جوان ... یہ خبجے اور قد ، میں کیا بتاؤں کلیجے سے تشبیہ دوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۸۰). [کھبجا (رک) کی تارید].

خَبَر (فت خ ، ب) .(الف) امث.

۱. **حال ، احوال ، خیریت.** اس غفلت کا خبر توں کہتا ہور توں اپسے دیکھتا (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷).

مرا آشنا تھا ، کہیا ہو خبر
لے چندا کوں لو رک گیا نہاٹ کر

(۱۶۳۵ ، میناستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۳)). اس سے پوچھتے ہیں کہ تیں وہاں کی خبر کہہ. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۲).

نہ خط آتا ہے اُودھر سے نہ قاصد
لکھوں کیا مدتوں سے ہے خبر بند

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۶). ۲. **آگاہی ، واقفیت.**

خبر وجود کی تو کس ہوئے بیروں ایں اخباراں دیتھاں
کھول دیے اسرار الٰہی ذات صفات کیا باتاں آیتھاں

(۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۸۶). عشق میں ایں ہے تو اسے سب جاگا کی خبر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵).

نہایت خبر تھی اسے راگ میں
سنے سو جلے عشق کی آگ میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹).

ہر اک کو اس تقدس ذاتی سے کیا خبر
پہچانیں تجھ کو کیوں کہ عزیزاں بے خبر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶۳).

اس کی نظر دراصل نظر ہے
اس کی خبر دراصل خبر ہے

(۱۹۵۰ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۱۹). ۳. **ہوش ، اوسان ، سُدھ بُدھ.**

نہ منھ کی خبر اور نہ تن کی خبر
نہ سر کی خبر نے بدن کی خبر

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹۲).

ہر نغمۂ دلکشی میں قیامت کا اثر ہے
خود رفتہ ہیں سب اپنی نہ دنیا کی خبر ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۸). ۴. **مزاج پُرسی ، عیادت** ان کا جی ماندا ہے اور کوئی بڑی بوڑھی ان کی خبر کو آگئیں. اب جب تک ... وہ رہیں کی کیا مقدور ہے جو ... لیٹ جائیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۳). ۵. **پیغمبر اسلام کا ارشاد ، حدیث نبوی ، وحی.** پھر حضرت معراج سوں رخصت لے کر اپنے گھر پیچھاں پھر آئے ... اپنی مبارک زبان سوں حضرت بی بی عائشہؓ کے کہے ہیں. کل اصحاباں ہور خاص اصحابہ مجلس میں حاضر تھے ہور حضرت نے تمام آج کی خبر بولے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۰). ذات اللہ تعالیٰ منزہ ہے و تمام آفرینش دوستی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا خبر لولاک لما خلقت الافلاک. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۹). جبریل خدا کے پاس تی خبر لیاتا تھا تو آدمی کی صورت ہو کر آتا تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۷). خبر میں آیا ہے کہ مدد مانگو اور برکت چاہو. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۳). خبر میں آیا ہے فتنے لوگ جو زیادہ لیتے اور کم دیتے ہیں ... جلتے رہیں گے. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۱۷۲).

حجت حق کوں لندن میں کرے جا کر تمام
کون برلن میں کرے تبلیغ قرآن و خبر

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۰۱). ۶. **اطلاع.**

سنیا ہو خبر شاہ جیوں سربسر
غصے میں ہو کر تب وو جیوں شیر نر

(۱۵۶۴ ، حسن شوقؔ ، د ، ۱۰۰).

تولد کی خبر سن کر طبل باجے عرش اوپر
حُلے نوری بہشتاں تیں ہنانے خوب چوسارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).

جنھوں کی خبر حق نہ دے اور کون
سنوں بات فنے پانچ اپ رو برو

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۴).

ٹھہرا ہے وہاں مشورۂ قتل ہمارا
لو حضرتِ دل ایک سنو تازہ خبر اور

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۶). یہ نکتہ بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ نظامی نے ان باتوں کو بجائے خبر کے انشا کے پیرایہ میں ادا کیا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۲۸). کل یا پرسوں ایک شخص آئے گا اپنا نام اکبر بتائے گا میں بنک میں ہوں فوراً خبر کر دینا (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۲). ۷. **پیغام ، سندیسا ، خوش خبری ، اطلاع.**

عیدی کا سُدیا کرا دیا کر نہ کہو کوئی
او صوم تجلی کی گھرے گھر میں خبر ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۵).

مجھ کوں پہنچی اس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کوں دیتا ہے شکر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۱).

کرتا ہے جب ہجوم غم و درد پر نظر
پیک خیال کان میں دیتا ہے یہ خبر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۲). ۸. **بری اطلاع ، منحوس خبر.**

بچپن میں کیا تھا مرا ماتم شبہ دیں نے
نانا کو خبر دی تھی مری روح امیں نے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵).

خبر عاشق کی سن کر یہ کہا اس نے رقیبوں سے
تعجب کیا ہے اس کا ایک دن سب مرنے والے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۵۲). اس ایک ذرا سی خبر سے گھر میں کہرام ہو گا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۵۸). ۹. (قواعد) **کسی چیز کی بابت جو کچھ کہا جائے ، مسند** (مبتدا کا مقابل).

جملۂ اسمیہ سمجھے اور اوسکو کہنا چاہیے
پڑھ چکا ہوں مبتدا کو ہے خبر کی احتیاج

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۹). جوہر و عرض کا فرق دیرینہ اور انسانی زبان کی ساخت کے اندر مبتدا اور خبر کی شکل میں موجود ہے. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ تاثیت ، ۳۳). ۱۰. **نشان ، پتا ، سراغ.** اس نے دولت خواہی سے عرض کیا ہوتے تو معاف کرے کیوں کہ راہ خبر کی بند نہ ہو. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۰).

میں ہی کچھ ڈوبا نہیں دریائے مے میں ساقیا
کشتیِ مے بھی خبر لینے گئی ہے تھاہ کی
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۰).
دل مرکز اندیشہ نہ سلجھائے خبر ہے
انسان کی دولت ہے کوئی چیز تو سر ہے
(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۳۰). ۱۱. **وہ بات جو عقل اور تحقیق سے معلوم ہو اور باطنی مشاہدے میں نہ آتی ہو.**
نظر درد و غم و سوز و تب و تاب
تو اے ناداں قناعت کر خبر پر
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۳۲). ۱۲. **(منطق) خبر کی اصل.** خبر وہ مرکب تام ہے جو متحمل صدق و کذب ہو اسی کو قضیہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۸). (ب) صف. ۱. **آگاہ ، واقف ، باخبر.**
اگرچہ میں نہایت بے ہنر ہوں
ولے سب عشق بازوں سے خبر ہوں
(۱۸۸۸ ، مثنوی نل دمن ، ۱۳).
عشق ، ہیں کوشش اخفائے حقیقت معلوم
درد مندوں کا ہر انداز خبر ہوتا ہے
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۳۳۸). ۲. **متوجہ ، توجہ پر آمادہ.** دوچار بار تو لوگ خبر نہ ہوئے لیکن جب دیکھا کہ ہر روز خواب دیکھتی اور جو دیکھتی ویسا ہی ظہور میں آتا تو گھر والوں کو اچھا مشغلہ ہاتھ آیا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳). اس نے بوسے کی طرف گردن بھی بڑھائی مگر بھینسا خبر بھی نہ ہوا. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنو ، ۸۹). [ع : (خ ب ر)].

---اُڑا لانا محاورہ.
سینہ بسینہ اطلاع ملنا ، واقفیت حاصل کرنا ، رازدارانہ آگاہی حاصل کر لینا.
دولت و علم کی سازش ہے جو انسان کے خلاف
وقت کی روح خبر اس کی اڑا لاتی ہے
(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۱۵۹).

---اُڑانا محاورہ.
۱. **افواہ پھیلانا ، جھوٹی بات مشہور کرنا.** یہ کسی دشمن نے خبر اڑا دی ہے ، مونڈی کاٹوں کو کچھ کرنا دھرنا تو ہے نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۰۵). سیلانی جیوڑوں نے یہ خبر اڑائی کہ نہر پر ایک مسلمان لڑکا قیمہ کر دیا گیا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۵۷). بعد میں پتہ چلا کہ وہاں کسی نے یہ غلط خبر اڑا دی تھی کہ روپے کا نوٹ منسوخ ہو گیا ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۹۰). ۲. **مشہور کرنا ، شہرت دینا.** ہم کو ان احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جنہوں نے ایسی نیک خبر اڑا کے ہمیں اپنا شکر گزار بنایا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۳۲).
ایک جھوٹی خبر اڑاؤں میں اور پھر تیرا فیصلہ دیکھوں
(۱۹۸۶ ، قافلہ ہمارا ، ۹۶).

---اُڑنا محاورہ.
خبر اڑانا (رک) کا لازم.
اڑی یہ خبر شہر میں پھوٹ کر
تماشے کوں جگ سب پڑیا ٹوٹ کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰). اگر میں ظاہر نہ ہوتی تو کوئی دن میں میرے مرنے کی خبر سارے ملک میں اڑے گی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۹).

---اَحاد/آحاد کس اضا (---فت ا) صف.
(حدیث) وہ حدیث جسے ہر دور کے ایک راوی نے بیان کیا ہو. یہ کہنا چاہیے کہ خبر احاد مفید ظن ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳۳). [خبر + احاد/آحاد (رک)].

---آنا محاورہ.
موت کی اطلاع ملنا.
لکھا ہے جواب اس نے یہ قاصد مرے خط کا
اللہ کرے ابکے تمہاری خبر آئے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۹). وہ تو نہیں آتی اس کی خبر آ گئی ہے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاب ، ۲۳).

---آیات اث.
حالات یا نشانات جس کی اطلاع بعد میں آئے. حالات خبر آیات سے رفع نگرانی کرتے رہو. (۱۸۹۷ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۱۹). [خبر + آیات (رک)].

---بدبہ یوم (شوم) و زاغ سیار کہاوت.
آپ اچھی خبر سنا بری خبر دوسروں کے لئے رکھ دے (جامع اللغات).

---بھی ہے فقرہ.
الزام دینے کو کہتے ہیں یعنی تم نہیں جانتے (نور اللغات).

---پانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **ہدایت ملنا ، رہنمائی حاصل کرنا.** میں نے اسکی اپنے مرشد سے خبر پائی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۷۰). ۲. **مطلع ہونا.** پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس لوگوں کا خبر خدا نے میں پایا ہوں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۸۲).
اگر کفار دوزخ سے خبر پائیں
عجب کیا ہے مسلماں سارے ہو جائیں
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر بر گردن شریر ، ۳).
یہ خبر پا کر کہ ہم بھی ڈھونڈتے ہیں سائباں
یہ کہیں پڑھ کر کہ ہم بھی ہیں گلوں کے قدر داں
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۲۳۱).

---پر خبر دینا ف م.
متواتر اطلاع دینا.
دیتا ہے خبر پر خبر احباب کا اٹھنا
پردہ نہیں اٹھتا ہے مگر بے خبری کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴۲).

---پڑنا محاورہ.
معلوم ہونا ، سمجھ میں آنا ، حقیقت کھلنا ، ہوش میں آنا.

لاتے تھے ہم تو عمر پٹا بال لکھا ولے
جب سیاہی پر سفیدی چڑی تب خبر پڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۶). سات سے پندرہ تک عمر کے لڑکے لڑکیوں کی باہمی بے تکلف گفتگو اگر کبھی کان لگا کر سنی جائے تو خبر پڑے اور اندازہ ہو کہ دھار کا رخ کیا ہے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۶۲).

---پوچھنا محاورہ.
خیریت معلوم کرنا ، حال چال سے آگہ ہونا.

جب بجے میرے ، میری خبر پوچھیں تم سبتی
تحفہ دعا کا مجھ سے اون اوپر ادا کرو

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۷).

ہم جاں بلب ہیں آپ خبر پوچھتے نہیں
کیسی یہ دوستی ہے ذرا دھیان کیجیے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).

---پھوٹنا محاورہ.
رک : خبر پھیلنا. جب تک میں اپنا کام نہ کرلوں ، مرنے کی خبر پھوٹنے نہ پائے. (۱۹۵۹ ، وہی ، ۹۶).

---پھیلانا محاورہ.
رک : خبر پھیلنا ، خبر کی اشاعت کرنا (نوراللغات).

---پھیلنا محاورہ.
کسی بات ، واقعہ یا خبر کا آشکارا ہونا ، مشہور ہونا.

پھیلے گی میرے بعد مقرر خبر مری
ہے یکسانہ موت میں مخفی ظفر مری

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۹).

---تراشنا محاورہ.
افواہوں پر مبنی اطلاعات جمع کرنا. غالباً انگریزی اخباروں سے یہ خبریں معلوم ہوئی ہوں گی جو جھوٹی خبریں تراشتے اور اپنی طرف سے سوائے ڈیوڑھے حاشیے چڑھانے کے حق میں طاق ہیں. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۱۵۵).

---جانا محاورہ.
مرنے کی اطلاع پہنچنا. رفتہ رفتہ تمام ملک میں خبر گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰).

وہ تکلیفِ عیادت کیوں کریں داغ مری ان کو خبر جائے تو اچھا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶۷).

---خِضری کسر اضا (بکسر خ ، سک ض) امث.
اچانک اطلاع (خضر علیہ السلام پیغمبر تھے جن کے نام سے یہ منسوب ہے) ، جب کچھ علامات یا اندازے ایسے ہوں جن سے عوام کو حکومت کے ارادوں کا علم ہو یا قیاسہ کیا جا سکے کہ کچھ ہونے والا ہے تو اس کو خبر خضری کہتے ہیں (پلیٹس). [خبر + خضر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---دار (الف) صف ، امذ.
۱. خبر دینے والا ، مُخبر ، جاسوس. اس کا تو سب پر اعتبار ولے بعضے نزدیک کے لو کانچ دشمن کے خبردار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۰). ایک خبردار رکھتا ہوں کہ خبر جیوں کی تیوں پہنچاوے. (۱۷۹۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۵). خبرداروں نے میرے حضور میں خبر کی کہ ایسا بڑا تاجر آج تک شہر میں نہیں آیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۶). بادشاہ کو ان کے حسن و جمال پر گمان ہوتا ہے کہ شاید ان میں پدماوت بھی ہو مگر خبردار خبر دیتا ہے کہ ان میں پدماوت کہاں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۷). ۲. (۱) واقف کار ، آگہ.

جو سن مطرباں سب خبردار ہوے
جو مستاں تھے وول سو ہشیار ہوے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

جو ہمسایہ تھے اس کے ہمدم و یار
ہوئے اس ماجرے سے سب خبردار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۵۱). جلد خبردار اور واقف کار ہو کر کاروائی عدالت اور تحصیل کریں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۰).

احمق یہ چل سکے گا نہ جادو ترا کوئی
وہ تیری فطرتوں سے خبردار ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵). (ا) ہمدرد ، خبرگیری لینے والا ، حال پوچھنے والا ، واقف حال ، معالج.

خبردار حکمت کے مضمون سے
غرض جو پڑھا اس نے قانون سے

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۰).

شدت درد میں تسکیں کے لئے کہتا ہوں
وہ مسیحا ادھر آیا ہے خبردارِ مرض

(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۱۹۱).

وہ عورتوں کا مددگار و پردہ دار اٹھا
وہ بیکسوں کا خبردار و جاں نثار اٹھا

(۱۹۳۶ ، احسن الکلام ، ۲۵۰). ۳. چوکس ، چوکنّا ، ہشیار.

سو ویسے میں وو نار ہشیار ہوی
جو تھی بے خبر سو خبردار ہوی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۷).

خط کے آنے نے خبردار کیا گل رو کوں
نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۹).

پہنچے صائب کو یہ مژدہ کہ خبردار رہے
مصحفی ہند سے اب جانبِ تبریز آیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۹).

بیخود بنا دیا کہ خبردار کر دیا کیا سحر تو نے اے نگہِ یار کر دیا

(۱۹۳۱ ، صد رنگ ، ۵۶). (ب) کلمۂ تنبیہ. ۱. کسی کو کسی امر سے متنبہ کرنے کے لیے مستعمل.

نہ ہو بیجا حرکتِ بے جا خبردار بہت نازک ہے تارِ آشنائی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۵). خبردار آج سے اسے دس سیر جو

اور دس بوٹی کہاس بلا ناغہ پر روز نہ دی تو پیٹ چاک کر ڈالوں گا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۹). بس خبردار جو تم بولے ، ایک تو بجھے ہزاروں باتیں سنوا کر رکھدیں اب بھی کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۲۵). خبردار! جو تم میں سے کسی نے صاحب حال کو بزرگ کہا یا صاحب کرامت کہا ... خبردار! . (۱۹۸۲ ، سفر در سفر ، ۲۶۲). ۲. تاکید نفی کے لیے ، ہرگز ، مطلقاً ، زنہار.

قاصد جو وہ خفا ہو تو لے کر مری خبر
تو جائیو نہ اس کے خبردار سامنے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۳). آج ہی کے دن تم سے آ کر ملوں گی ، خبردار کہیں جانا نہیں. (۱۹۵۶ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۸). اف : رہنا ، کرنا. [خبر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ــــــ دارِ اَجَل (ـــــ کس ر ، فت ا ، ج) امذ.
موت کا فرشتہ ، کوچ کا حکم دینے والا.

دشمنِ جاں ہیں اے شیخ ترے موئے سفید
ہو خبردار کہ آئے ہیں خبردارِ اجل

(۱۸۵۴ ، دیوان زادۂ حاتم (ق) ، ۱۰۷). [خبر + دار (رک) + اجل (رک)].

ــــــ دار باش کلمۂ آگہی.
ہوشیار رہو!. کوتوال گشت کو اٹھے ترسنگے پھنکے بدمعاش کھسکنے لگے بیدار باش خبردار باش کی صدا بلند ہوئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۳). [خبر + دار (رک) + ف : باش ، بودن ـ رہنا].

ــــــ داری امث.
۱. **نگہبانی ، حفاظت.** دوسری غیرت ستر کی ہے کہ چاہیے اس کی سب طرح خبرداری اور احتیاط زیادہ رکھیے. (۱۹۴۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۳). سو اپنی خبرداری کرو اور اپنے دلوں سے چالاک رہو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۹۷). ۲. **ہوشیاری ، چالاکی.**

چالاک ہے تردست ہے ہشیاری سے لڑیے
اب آپ بھی لڑیے تو خبرداری سے لڑیے

(۱۸۸۷ ، مراثی فارغ ، ۳ : ۳۷). تقدیر کے آگے کوئی خبرداری نہیں چلتی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۸۱). ۳. **حزم و احتیاط.**

پری رویاں کے کوچہ میں خبرداری سوں جا اے دل
کہ اطرافِ حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰). دشمن کا اعتماد کر کے ہرگز ملاقات نہ کرے اور ملاپ کرنا تو خبرداری سے رہنا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۳۸). ۴. **چوکنا اور چوکس رہنے کی حالت.**

تو بدی مت کر بہ ہشیاری میں رہ
مکر و حیلے سے خبرداری میں رہ

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۰). ۵. **آگاہی ، واقفیت.** ایک دو ریوٹوں کے جواب دے دینے سے ناکارگی سے خبرداری ہو جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، تعمیروں کا تقطریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۳). ۶. **دیکھ بھال ، تیمارداری.**

سوز تو بے خبر بادۂ غفلت ہی پڑا
آہ اب کون کرے آ کے خبرداریٔ دل

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۶۲). اس امر کی خبرداری کرنا کہ مریض اپنے کو صدمہ نہ پہنچائے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۵۲). [خبر + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ــــــ داری ہونا محاورہ.
اطلاع کرنا ، اعلان کرنا. بادشاہ نے نیاز دی ... باہر برآمد ہوتے جسولنی نے خبرداری ہوئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۰).

ــــــ دبانا محاورہ.
خبر کو کسی وجہ سے روک دینا ، کسی بات یا واقعے کو مشہور یا طشت از بام نہ ہونے دینا.

جنونِ عشق کا اظہار ہو ہی جاتا ہے
اڑی تو پھر یہ خبر کب دبائی جاتی ہے

(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۳).

ــــــ دوڑنا محاورہ.
اِطلاع ہو جانا. خوشی کی خبریں چاروں طرف دوڑ گئیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰).

ــــــ دِہَنْدَہ (ـــــ فت د ، کس ہ ، سک ن ، فت د) امذ.
خبر دینے والا ، جاسوس ، مخبر (فرہنگ آصفیہ). [خبر + ف : دہندہ ، دادن ـ دینا].

ــــــ دینا محاورہ ، ف م.
۱. **آگاہ کرنا ، واقف کرانا ، متعارف کرانا.**
سو راجہ وہاں کا بیٹھیا تخت پر ۔ خبردار اس کوں دیے ہو خبر (۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۸)). صدائے تار اس کے ستار کی ، الحان داؤدی سے خبر دیتی ہے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۷۶).

خبر دیتی ہے تحریکِ ہوا تبدیلِ موسم کی
کھلیں گے اور ہی گل زمزمے بلبل کے کم ہونگے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۰۸). ۲. (سے کے ساتھ) **ظاہر کرنا ، پتہ دینا ، نشان دہی کرنا.**

حدود العلم حتّٰی یعرف اللہ کر خبر دیتا
نکہ کر تو بطوں میں تو جو ہوئے تیغ کشف برتر کا

(۱۶۸۵ ؟ ، معظم بیجاپوری ، قصیدہ (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۳)). ان کی گزاراں سفری ، اور کاموں کی رواروی سے اکثر الفاظ خبر دیتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۵۰).

زنے کا نہیں بند در آزادی — دیتی ہیں ہوائیں خبرِ آزادی

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۱۳۹). ۳. **پیش گوئی کرنا ، آئندہ یا گزرے ہوئے زمانے کی نشان دہی کرنا.**

ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مرا
کس رات آئے گی وہ چنچل سُندھر سُنجے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹). عمارت اور مکان قدیمی گر گئے مگر آبادیٔ سابق سے خبر دیتے ہیں. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۳۳).

ــــــ دہنہارا (ـــــ ی مج ، سک ن) امذ (قدیم).

خبر دینے والا.

خبر دینہارا ہوں تیرا غلام

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۳). [خبر + دین ؟ دینا (رک) کا حاصل مصدر + ہارا ، لاحقۂ فاعلیت].

---رساں (---فت ر) امذ.

اطلاعات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے والا ، ہرکارہ ، ڈاکیہ ؛ مخبر. خبر رساوں نے حضور عالی تک خبر پہنچائی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۹۶). ٹیلی فون کے زمانے میں بھی جاپان میں خبررساں کبوتروں سے کام لیا جاتا تھا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۴). دوسرے شہروں کی خبریں یا تو دیر سے ملتی تھیں یا پھر خبررساں طویل فاصلے طے کر کے خبریں لاتے تھے. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۳۳۴). [خبر + ف : رساں ، رسانیدن ـ پہنچانا].

---رسانی (---فت ر) امث.

اطلاعات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا. سلسلۂ خبر رسانی یا ٹیلیگراف جیسی چیز کا نام ہے اس کا کسی کو خیال نہ آیا. (۱۹۱۱ ، برقابی ، ۲). [خبر + رساں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رکھنا محاورہ ؛ ف م.

۱. **خیال کرنا ، دھیان رکھنا ، احساس ہونا.**

لے چلی وحشت دل ہم کو تو زنداں کی طرف

عندلیبوں کی خبر فصل بہاری رکھنا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹). یہ بھی تمہاری طرح دکھ اور تکلیف کی خبر رکھتے ہیں. (۱۹۰۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۸). ۲. **حفاظت کرنا ، نگرانی کرنا.** پیر کامل درکار ہے کہ باتجہ ملن کی خبر رکھنا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۲). ذرا میرے گھر کی خبر رکھنا. (۱۹۰۳ ، لغات اردو ، ۲ : ۶۷). ۳. **کسی امر یا معاملے سے واقف ہونا ، علم و آگہی ہونا.**

سب کی حالت کی خبر رکھتا ہے تو

اے خبیر دہر و دانائے علیم

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۸۹).

---سُٹنا محاورہ (قدیم).

سُدھ بُدھ بھول جانا ، بدحواس ہونا.

آیا جکوئی خبر کوں یہاں وو خبر سٹیا

کھوتیا لہوا کمرتے سرن آس پر سٹیا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

---طَشت اَز بام (اُفتادہ) ہونا محاورہ.

شہرت ہو جانا ، اطلاع پھیل جانا ، بھانڈا پھوٹ جانا ، بھید کھل جانا. پہلے صرف چرچا تھا اب دھوم مچ گئی رفتہ رفتہ خبر طشت ازبام افتادہ ہوئی. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۱۵۳).

---عَطر (---فت ع ، ط) امث.

خیریت ، خوش خبری.

بادِ صبا سے زلفِ معطر کی ہم تلک

مدت ہوئی کہ پہنچی نہیں کچھ خبر عطر

(۱۷۵۱ ، نکات الشعراء (میرسجاد) ، ۶۵). شہر کے شہر میں ہو مگر تمہاری خبر عطر نہ دارد. (۱۹۲۸ ، الشائے بشیر ، ۲۶۸). [خبر + عطر ـ اترکی محرف صورت بطور تابع].

---کرنا ف م.

اطلاع کرنا ، معلومات بہم پہنچانا.

خضر ہور چشمۂ حیواں ، یہی ہور تیہہ سائس کا

سو مکھ تھے روشنی پایا خبر کر شاہ خاور کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).

اے بادِ صبا باغ میں معین کے گزر کر

مجھ داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۶).

لگا رہا ہوں مضامینِ نو کہ پھر انبار

خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۰۵).

کیسی گذری عدم آباد کے جانے والو

تم جو پہونچو تو خبر اس کی وہاں سے کرنا

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۳۱).

---کو بھیجنا ف م.

کسی کو مزاج پُرسی کے واسطے بھیجنا ، پُرسش احوال کے لیے بھیجنا.

یار جب بھیجے خبر کو بھی نہ کوئی آدمی

دل کی بیتابی مری یارب کہاں سے دور ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور ، ۱۸۸)).

---کو جانا ف م.

خیریت معلوم کرنا. آگرہ پہنچ کر ملا کچھ بیمار ہوئے خان خاناں خبر کو گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۱۰).

---کَہَن ہارا (---فت ک ، کس ہ ، سک ن) امذ (قدیم).

خبر دینے والا ، خبردار. اگر تو نہیں تو خبر کہن ہارا کون؟ اس کمی کا یہ ہے کچ بادو بسر ہوتا ہے سب جاگا میں وہی. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷). [خبر + کہن (کہنا کا مخفف) + ہارا ، لاحقۂ فاعلیت].

---کی حُرمَت (---ضم ح ، سک ر ، فت م) امث.

(صحافت) اس سے مراد یہ ہے کہ کسی واقعے کی ایسی اطلاع جس میں ردِ عمل منتقل کرنے کی کوشش نہ کی گئی ہو. خبر کی حرمت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کی مجرد حیثیت کو قائم رکھا جائے تا کہ جذبات اسے ملوث نہ کر سکیں. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۱۰۰).

---کی راہ کُھلنا محاورہ.

معلومات حاصل ہونے کا ذریعہ ہاتھ آنا.

کچھ غم نہیں جو بند ہے راہِ مراسلہ
اشراقِ عشق ہے تو کھلے گی خبر کی راہ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۳).

--- کُھل جانا/ کُھلنا محاورہ.
اِطّلاع عام ہو جانا ، خبر مل جانا.
کچھ خزاں میں ہم صفیروں کی خبر کھلتی نہیں
نکہتِ بر باد سے پوچھو نشانِ عندلیب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۶). قریب تھا کہ اپنی معشوقہ اوشا کو لے کر باہر نکل جائے کہ اتنے میں خبر کھل گئی. (۱۹۱۷ء ، کرشن بیتی ، ۷۵).

--- گرم (--- فت گ ، سک ر) امث.
تازہ اِطّلاع ، تکلیف دہ خبر ، حیرت انگیز خبر.
کہتا ہے کہ نامے کو ترے آگ پہ رکھا
قاصد نے تو لو اور سنائی یہ خبر گرم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۶). [خبر + گرم (رک)].

--- گرم ہونا محاورہ.
کسی بات کا چرچا یا شہرہ ہونا.
خبر گرم تر ہو بہر گوش میں
کہ دریائے لنکھا ہوا جوش میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵).
ہے خبر گرم ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲).

--- گزرنا محاورہ.
اِطّلاع ہونا. خبر گذری کہ شاہ جہاں آباد میں نواب نیاز بیگ خان طالب جنگ نے مقلعہ آمدے کا اپنے سر اٹھا کر بڑی مشقت سے دو تین لاکھ روپے بہم پہنچائے. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۳۰).
میرے فرشتے بھی شاید ہیں آپکے جاسوس
کہ آہ کرتے ہی پرچہ لگے خبر گذرے
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۶۳).

--- گشت لگانا محاورہ.
کسی اطلاع کا پھیل جانا ، خبر کا پھیلنا یہ عجیب خبر گشت لگانے لگی کہ روس میں مزدوروں نے اپنی حکومت قائم کر لی ہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹۸).

--- گیر (--- ی مع) صف ، امذ.
۱. (ا) **خیال رکھنے والا ، معاون ، مددگار ، دستگیر** ہمارے بعد اس لڑکی کی خبر گیر رہیں. (۱۸۹۸ ، دعوت اسلام ، ۳۳۵).
(اا) **مراد رسول پاک صلعم.**
اے مددگار و معین الضعفا اور کنی
اے خبر گیر گروہِ غربا اور کنی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۳).
اے خبر گیر و خطا پوش و خطا بخش مرے
اتنی بگڑی ہوئی صورت کو سنواروں کیسے
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۶۶). ۲. **نگرانی کرنے والا ، حفاظت کرنے والا ، محافظ ، نگہبان.**
خدا اس کو رکھے سلامت رہے خبر گیر دل کہ یکتا ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۵). ابھی تمہارے غمگسار خبرگیر تمہارے سرپرست موجود ہیں. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۹۰). تمہارا محافظ اور خبرگیر صرف تمہارا ایمان ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۸). ۳. **جاسوس ، مخبر (پلیس).** [خبر + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا].

--- گیران (--- ی مع) امذ.
۱. رک : **خبر گیر معنی نمبر ۱ (ا).**
خبر گیراں ہوا وہ تا بمقدور
شفا حاصل مجھے ہو تھا یہ منظور
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۲۱۷). ان کے ہمراہ میرے ماموں مع اپنے ہمراہیوں کے روانہ ہوئے اور ہم کو ایک موضع میں چھوڑ گئے وہاں کا مقدم بوجہ تعلقات قدیم خبرگیراں رہا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۲۷۳). ۲. **مالک حقیقی مراد : اللہ تعالیٰ.** خالق ان کا جس نے پیدا کیا اور رزق دیا ، ہمیشہ خبرگیراں رہتا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۸۵). ۳. **سوجھ بوجھ رکھنے والا ، سمجھدار ، واقف حال.** جو قوم اپنے زمانۂ گذشتہ سے واقف نہیں ہوتی وہ اپنے زمانۂ آئندہ کی خبرگیراں نہیں ہوتی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۹۹). [خبر + گیر (رک) + ان ، لاحقۂ اسم حالیہ].

--- گیری (--- ی مع) امث.
۱. (ا) **نگہبانی ، حفاظت ، دیکھ بھال ، نگرانی.** واسطے آبادی اور خبرگیری ملک کے ... متعین فرمایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰). مالی سے تاکید کر دیجیے گا کہ میرے پھولوں کے نادوں کی اچھی طرح خبرگیری کرے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۹). مکھی ... بیٹھے حال تھا جیسے اس کی کوئی خبرگیری نہ کرتا ہو اور اپنے حالوں چھوڑ دیا گیا ہو. (۱۹۸۵ ، الکار ، نثی ، ۵۵). (اا) **ابتدائی طبی امداد ، زخمیوں کی مرہم پٹی.** جہاد میں زخمیوں کی خبرگیری اور سپاہیوں کی خدمت کرنا غیر مردوں سے بولنا ... یہ باتیں میں حدیثوں سے ثابت کرتا ہوں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۰). (ااا) **بیوی کے حقوق کی حفاظت ، نان نفقہ ، گزارا الاؤنس وغیرہ.** نہیں یہ فیصلہ غلط ہے وہ نکاح میں ہیں اور ان کی خبرگیری تمہارا فرض ہے. (۱۹۲۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۵۵). ۲. **دستگیری ، مدد ، معاونت.** میری مرضی جو ادھر دیکھی نہایت اسکی خبرگیری کرنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۴). شاید میرے حال پر ترس آجائے اور میری کچھ خبرگیری کریں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۵۶). شاہ فیصل عوام سے کس قدر قریب تھے عوام کی کس قدر خبرگیری کیا کرتے تھے اس کا اندازہ مذکور ذیل واقعات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۵۸). ۳. **سماعت ، عدالتی فرائض کا بجالانا.** ہر مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ ... کسی مقدمۂ فوجداری کی خبرگیری کرے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۸۱). [خبر + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---لانا محاورہ۔

۱. کسی غیر متوقع چیز یا جگہ تک رسائی حاصل کرنا ، حد سے آگے بڑھ جانا ، خلاف توقع دور تک پہنچنا۔

زلفِ جاناں کی درازی بھی شریکِ شب ہے
لائے گی روزِ قیامت کی خبر آج کی رات

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر : ۷۷)۔ بڑھاپے کی وجہ سے دانت نہیں ہے تھے اس لئے پیک منہ سے بہہ بہہ کر ٹھوڑی اور داڑھی کی خبر لاتی تھی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین : ۳ : ۶)۔ **۲. اطلاع لانا ، پیغام لانا۔** کوئی خبر نیں لیاتا سو خبر لیا وے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس : ۳۹)۔

آمدِ فصلِ بہاری کی خبر لائی نسیم
باغ میں بلبل کا تیار آشیانہ ہو چکا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں : ۹)۔ تم ہرگز کوئی بری خبر نہیں لا سکتے۔ (۱۹۸۱ ، انسانی تماشا : ۲۷)۔ **۳. (i) غافل رہنا ، آرام کرنا۔** پھر ایسا بیہوش ہو جاتا ہے کہ صبح کی خبر لاتا ہے۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۲۱۳)۔ کباب خوب ڈٹ کر کھائے ... ستائیس توبائیں بجے کی خبر لائیں۔ (۱۹۲۷ ، ناقی عشر : ۵)۔ **(ii) غائب ہو جانا۔** جب کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی تو ... پھر وہ تحت الثریٰ کی خبر لاتی ہے۔ (۱۹۵۹ ، محمد علی رودولوی ، گناہ کا خوف : ۱۱)۔

---لگانا محاورہ۔

سراغ لگانا ، پتا لگانا۔ چھوٹے فوجی گروہ جن میں بہت کم جمعیت ہوتی تھی قریش کی نقل و حرکت کی خبر لگانے کے لیے نکلتے تھے۔ (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام (ترجمہ) : ۳۵)۔ حکماء اور ملاؤں نے کیا کر دکھایا اس کی خبر نہ لگائیے ورنہ آپ کی خبر بھی نہ ملے گی۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رشید : ۲۱۹)۔

---لگنا ف ل۔

رک : خبر ملنا ، خبر ہو جانا۔ جناب ملّا کو بھی خبر لگ گئی۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۳۹)۔ تاج الملوک کو خبر لگی کہ سیف الملوک اور اس کا بھائی ساعد ایک دوسرے سے آملے ہیں (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۵۳)۔

---لوانا محاورہ۔

سزا دلوانا ، گوشمالی کرانا نیز رک : خبر لینا معنی نمبر ۲ (ii)۔ اچھا ٹھہر جا اباجان سے تیری خبر لواؤں گا۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر : ۱۷۵)۔

---لے ڈالنا محاورہ۔

لتاڑنا ، ناراضگی کا اظہار کرنا ، ذلیل کرنا۔ سوبے اور اس کے اہل زبان کی خبر لے ڈالی۔ (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق : ۲۳)۔

---لینا محاورہ۔

۱. دستگیری کرنا ، مدد کرنا۔

اگر باشد خطا ہم بخش دیجو   خبر میری سبیری آئے لیجو

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی : ۳)۔

نہ جانوں بعد میرے کون لے ان کی خبر مجھ بن
کھلاوے کون نہلاوے انھے کون آئے کر مجھ بن

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا : ۳)۔

اپنے بندے سے بے خبر وہ نہیں
بطنِ ماہی میں بھی خبر لی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) : ۲۱۵)۔ **۲. (i) آڑے ہاتھوں لینا ، لعنت ملامت کرنا ، مزا چکھانا ، لتاڑنا۔** اپیل کا فیصلہ میرے موافق ہوا تو ابھی ان حضرات کی اور خبر لوں گا۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۸۹)۔ لوگ فوراً باہر چلے جائیں ورنہ ابھی ڈاکٹر صاحب آ کر میری خبر لیں گے۔ (۱۹۷۱ ، فہمیدہ : ۲۳)۔ **(ii) مارنا ، سزا دینا ، مرمت کرنا۔** خاک سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا خرافات بکتے ہیں ، ورنہ مولوی صاحب قبلہ سے ضرور خبر لیتے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۶)۔

تجھ پہ منہ ڈالے جو کوئی جانور
اس کی لی جاتی ہے ڈنڈے سے خبر

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل : ۹۶)۔ کھلاڑیوں نے بھی لپک کر ان سب کی اپنے مضبوط ڈنڈے سے ایسی خبر لی کہ وہ بھاگ نکلے۔ (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی : ۵۳)۔ **(iii) تنقید کرنا ، طنز و تعریض کا نشانہ بنانا ، نکتہ چینی کرنا۔** مولانا شوکت علی اس کے حق میں تھے کہ فرنگی محل کی خبر لی جاتی ہے مگر مولانا محمد علی ... پسند نہیں کرتے۔ (۱۹۲۵ ، محمد علی ، ۱ : ۲۳۸)۔ **۳. (کام کی طرف) رجوع کرنا ، متوجہ ہونا۔** جب عبادت الٰہی سے فرصت پاتی ، گھر کے بنانے سنوارنے میں مصروف ہوتی کھانے پکانے کی خبر لیتی۔ (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول : ۳)۔

اب بھی تو خبر لو سلطنت کی   صورت نہ بناؤ مملکت کی

(۱۸۸۲ ، مادر ہند : ۲۶)۔ **۴. (i) پوچھنا ، حال دریافت کرنا ، مزاج پرسی کرنا۔**

بنارا جو تیرا نہیں مُنج اُپر
تو آدمی کوں واں بھیج ہور لے خبر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری : ۷)۔

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اسے یاد نہ آیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک : ۳۵)۔

ٹک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے
کیا یار بھروسا ہے چراغِ سحری کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک : ۱۰۸)۔ آپ نے عرصۂ دراز سے خبر نہ لی۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر : ۲۰۰)۔ **(ii) معلومات حاصل کرنا۔**

شہیدِ ناز کا تابوت اٹھا تو فرمایا
برات جاتی ہے کس کی ذرا خبر لینا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق : ۳۱)۔ **۵. اثر کرنا ، اثر ڈالنا۔**

نگاہِ بد سے غیروں کی ذرا اے سنگدل بچنا
خبر لیتا ہے او ظالم نظر کا تیر پتھر کی

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن : ۱۹۸)۔ **۶. پہنچ جانا ، آگے بڑھ جانا۔**

فلک تو کیا کہ خبر لامکاں کی لی اس نے
ہماری آہ بھی پہونچی کہاں ! خدا کی پناہ

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۹). کوئی چار ہزار سناتا کوئی پانچ ہزار اور کوئی اس سے بھی آگے کی خبر لیتا تھا. (۱۹۱۲ ، بازارِ حسن ، ۵). ۷. حال پر غور کرنا ، خیال کرنا ، تحقیق کرنا.
تفحص بہوت دعات اس دن کیا   سو تحقیق خوبی خبر یوں لیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۵).

اس نزاکت پر ہمارے قتل کا دعویٰ بہ خوش
دیکھیے لیجیے خبر وہ ہاتھ سے خنجر گرا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۹). ۸. معلوم ہونا ، واقف ہونا.
بڑا ہو ہنر مند وال کا لیے   خبر لی ہوں ہیں ہو جہاں کا لیے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

ـــــ لین یار (ـــــ ی مج) صف (قدیم).
رک : خبر لینے والا.
زمانہ تو مج سوں نہیں ساز گار   نہ یاں کوئی میری خبر لین یار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۷). [خبر + لین (لینا) + یار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ لینے والا (ـــــ ی مج) صف.
پتہ لگانے والے ، حامی ، مددگار ، دستگیر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ منگانا محاورہ.
خیریت معلوم کرانا.

در پہ قدغن ہے خبر کس سے منگاؤں اس کی
آنے جانے نہیں پاتا کوئی اندر باہر

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۱).

ـــــ نشر ہونا ف ل.
خبر کا عام ہونا ، ریڈیو یا ٹی وی کے ذریعہ خبر کا سنایا جانا ، ابلاغ عامہ کے ذریعے خبر پہنچانا. ٹی وی پر خبرنامہ میں یہ خبر نشر ہو گی تو بڑے لوگوں کو صدمہ ہو گا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۵۷).

ـــــ نگار (ـــــ کس ن) امذ.
اخبار میں خبروں کا کالم لکھنے والا ، رپورٹر (اخبار وغیرہ کے لیے مستعمل). کوئی بڑا شاعر بسلسلۂ روزگار رکشے چلاتا ہو اور جب اس کا انتقال ہو تو خبر نگار صرف یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ موصوف کو رکشا چلانے میں بڑا ملکہ حاصل تھا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۲۱۵ : ۳). [خبر + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــــ نویس (ـــــ فت ن ، ی مج) امذ.
(صحافت) رک : خبر نگار اکبر کو خبر نویس کی تحریر سے اور بعض امرا کے عرائض سے بھی معلوم ہوا کہ اس ہنگامے نے مجسم ارادہ کر لیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۰۷). عام لکھنے والا اپنی پسند کے کسی خاص موضوع پر لکھ سکتا ہے ... مگر خبر نویس کو مختلف النوع موضوعات پر لکھنا پڑتا ہے. (۱۹۶۶ ، فن ادارت ، ۴۴). [خبر + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

ـــــ نویسی (ـــــ فت ن ، ی مج) است.
(صحافت) اخبارات میں فراہم کردہ اطلاع کو ضبط تحریر میں لانا. خبر نویسی کے لیے متعینہ ہئیت موجود نہ تھی اور خبر نویس جس طرح چاہتا تھا واقعہ بیان کر دیتا تھا. (۱۹۶۶ ، فن ادارت ، ۱۷). [خبر + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــــ نہ ہونا ف ل.
احساس نہ ہونا ، محسوس نہ ہونا. یہ عمر اور ایسا مردہ دل کہ کتنی ہی گدگدی کرو خبر نہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۷).
کچھ ٹھکانا ہے اس تغافل کا   آپ کا جور بھی خبر نہ ہوا
(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۵۹). وہ بڑا معصوم اور بھولا بھالا تھا اس کو اپنی یا اپنے والدین کی یا میرے غم کی خبر نہ ہوتی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۲).

ـــــ واحد (ـــــ کس ح) صف.
(حدیث) وہ حدیث جسے ہر دور کے ایک راوی نے بیان کیا ہو نیز رک : خبر آحاد. خبر واحد جب مخالف ہو آیت قطعی کے تو باتفاق آئمہ قابل قبول نہیں ہوتی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۵). امام شافعی کی فقہ کی بنیاد کے متعلق رسالہ صولیہ میں لکھا ہے ... خبر واحد پر عمل کرتے ہیں اگر راوی ثقہ ہو. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۴۴). [خبر + واحد (رک)].

ـــــ ہونا ف ل.
۱. واقف ہونا ، آگہ ہونا.

جاتا تو ہوں کہہ مسافر کچھ راہ کی خبر ہے
آتا ہے تو کدھر سوں جاتا سر کو کدھر ہے

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۳۹). سر امام مظلوم کا دمشق کون لے جاتے تھے تاکہ خبر ہوئی کہ مسیب بن قعقاع نے لشکر بھیج کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۷).

آواز سے واقف ہیں اشاروں سے خبر ہیں
پرواز میں ہشیپہ عنقائے نظر ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۵).

بڑھ کے بتوں سے حسینوں کا جگر ہوتا ہے
لاکھ فریاد کرو کوئی خبر ہوتا ہے

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۳۱). ۲. ہم بستر ہونا ، مجامعت کرنا (جامع اللغات).

خِبْرَت (کس خ ، سک ب ، فت ر) است.
۱. آگاہی ، خبرداری ، علم. خبرت کے معنی خبرداری ہے رعیت کے احوال میں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۶). مدرسین کو صفات مندرجہ ذیل موصوف ہونا چاہیے ... دوم صاحب خبرت ہو یعنی اپنے طلبہ کے حالات سے آگاہ رہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳۰). مگر انسان ... غافل ہے نہ عبرت و خبرت کر آنکھیں بند کیے بستر غفلت پر اس طرح پڑا ہے گویا اسے پتہ ہی نہیں. (۱۹۵۰ ، فکر و نظر ، دہلی ، ۲۰۷). ۲. عقل ، دانائی ، دانش. ارباب خبرت اور بصیرت کی خدمت میں کریم الذات ... عرض کرتا ہے. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۳۷). ۳. جانچ ، پرکھ ، آزمائش (جامع اللغات). [ع : خبرۃ (خ ب ر)].

خبرۂ نُما (کس خ ، سک ب ، فت ر ، ضم ن) امذ.
(طبیعات) مقناطیسی سوئی ، قطب نما وغیرہ کی سوئی، انگ : (Magnetic Needle)(انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنکل ٹرمز ، ۷۶). [خبرۂ + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

خَبرِیا (فت خ ، ب ، سک ر) امث.
خبر (رک) کا اسم تصغیر یا اس سے منسوب.

لہ جب تک کہ اک دن خبر آپی پہنچی
نہ لی تم نے ہمارے ہماری خبریا

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۹۶). [خبر + یا ، لاحقۂ تصغیر].

خَبرِیَت (فت خ ، ب ، کس ر ، فت ی) امث.
(صحافت) اطلاع یا معلومات کی ماہیت اصل خبر اسلئے خبر بنتی ہے کہ اس میں خبریت ہوتی ہے اور بروقت ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، تعلقات عامہ ، ۱۳۰). [خبر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَبرِیز (فت خ ، سک ب ، ی مج) امث ، امذ.
انداز ، اطلاع.

پرزونڈی صفائی لئی کدھاں ہو کس کے خط میں لئی
مجھے خبریز لگتا ہے ہماری نا جگت سوں خط

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۸۸). [خبر + ف : ریز ، ریختن ـ گرانا].

خَبرِیَہ (فت خ ، سک ب ، کس ر ، فت ی) امذ.
(قواعد) جملہ کی ایک قسم جس سے کوئی اطلاع یا اشارہ ملتا ہو بلاغت اس کا نام ہے کہ... استاد کہاں حقیقی ہوں... جملہ کہاں خبریہ ہو کہاں انشائیہ؟ (۱۹۰۷ ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۲۳). غالب کی شاعری میں بلاغت کا ایک نہایت عمدہ پہلو یہ پایا جاتا ہے کہ اکثر وہ خبریہ کو انشائیہ بنا دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، غالب کونیت ، ۱۰۳). [خبر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

خُبز (ضم خ ، سک ب) امث.
روٹی ، چپاتی. تناول فرماتے تھے ... جو کچھ حاضر آتا نحوہ اور قوا لہ اور خبز اور تمر اور مانند اوس کے سے. (۱۸۵۹ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۷). خبز ، دہی تھوڑے برتنوں میں جما ہوا ... سب اس بازار میں موجود تھا. (۱۹۷۶ ، اردونامہ ، جون ، ۱۳۹). [ع : (خ ب ز)].

خَبط (فت خ ، سک ب) (الف) امذ.
۱. قوائے عقلیہ کی وہ اندرونی یا ذہنی کیفیت جس میں افکار و خیالات حالت طبعی سے بدل کر فاسد و بیہودہ ہو جاتے ہیں ، سودا ، عقل و جنون کی بیچ بیچ کیفیت.

نادارئی و جنوں کہ بالائے داغ داغ
حیف ای عطا کہ خبط دماغ و شعور بند

(۱۸۲۶ ، دیوان عطا (ضمیمہ) ، ۳۲). صاحبزادے خدا خدا کرو ، خبط کی دوا کرو. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۹۳). یہ سوائے میرے خبط کے اور کچھ نہیں ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۲۰۷). خبط میں بھی مریض کے ذہن پر ہمیشہ ایک خیال مسلط رہتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۹۷). ۲. وہم ، بدگمانی ، عقل کی وہ اندرونی کیفیت جس کی وجہ سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں.

ہوا خبط سے مجھ کو ربط تمام
لگی رہنے وحشت مجھے صبح و شام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۵).

مد ہے جو سودا ہو مرض یا خودسری
اکثر ہے یہی کہ خبط ہو جاتا ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۰۰). ۳. (۱) الجھاؤ ، پیچیدگی ، مغالطہ. ملک سعید کی بیت میں فرق اور کاروبار میں خبط واقع ... ہو گیا تھا. (۱۸۳۷ ، ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۲). قصبۂ سہیلہ الجہات میں منطقیوں کو بہت خبط ہوا ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۸). (۲) عبارت کے لحاظ سے گھپلا ، بے معنی ، منتشر ، خلط ملط. اگر یہاں فاسق کے معنی کافر لئے جائیں تو مطلب ہی فوت ہوتا ہے بلکہ جملہ ہی خبط ہو جاتا ہے. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۱۹۲). تھوڑے سیاق کی ایک ہی جنبش سے سارا مضمون خبط ہو جاتا ہے. (۱۹۲۸ ، نکات رسوی ، ۲ : ۱۹۶). ۴. دھن ، لگن.

حکام سے نیاز نہ گاندھی سے ربط ہے
اکبر کو صرف نظم مضامین کا خبط ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۵۷). ۵. بیہودہ خیال یا شوق تجھے تعویذ کا خبط ہم کو نہیں ہے. (۱۸۸۷ ، خدائی فوجدار ، ۱۹۰). ایسے میرا ذوق سخن سمجھیے یا ایک طرح کا خبط. (۱۹۶۲ ، مکاتیب مہدی ، ۱۰۳). ۶. (نفسیات) نفسیات میں وہ حالت جب مریض علاج کے اس مرحلے پر پہنچ جائے جہاں تشخیص مرض ممکن ہو تحلیل نفسی کی حالت میں جب مریض کسی اہم خبط کو چھونے کے قریب ہوتا ہے تو وہ اس سے گریز کرتا ہے. (۱۹۶۰ ، مقدمہ تہذیب موت ، ۹۰). (ب) صف ، بے سروپا ، غیر صحیح ، نادرست ، غلط جو سمجھے سو غلط جو لکھا سو خبط. (۱۸۸۳ ، بند کتوعظیہ ، ۷). عجب خبط کی تنہائی ہے مجھے بالکل اس کا یقین نہیں آ سکتا. (۱۹۰۳ ، غالب ، ۱۰۳). ۷. بحد شوق ، دلی آرزو ، زبردست خواہش. حضرت شوٹرسی کو دیکھیے کہ اسرائیل بند کو اس کا کیا خبط ہے. (۱۸۸۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۳۱). ایک عالم ہے کہ نوکری کے خبط میں گرفتار ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۹۳). اس تجویز پر کسی نے التفات نہیں کیا لوگ اسے خواب و خیال اور خبط سمجھتے ہیں. (۱۹۳۵ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۰۷). انہیں یہ خبط تھا کہ نہ صرف فرسٹ کلاس فرسٹ آؤں بلکہ اگلے پچھلے ریکارڈ بھی توڑ دوں. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۰۲). ۸. خیال خام ، غلط نظریہ. تم کو بے شک خبط بلاشبہ جنون ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۳). کاہکوں کو یہ خبط ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ کسی ایسے تیل کی تلاش میں رہتے ہیں جو دماغ کو تازہ رکھیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲ ، مئی ، ۲۵).

اس خبط ناروا کو روا رکھ نہ اے ضمیر
کسب حرام کی کہ امیرے جہاں شوق

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸۵). [ع].

ـــــ اُچھلنا محاورہ.
کسی خیال یا خواہش کا ذہن پر مسلسل مسلط رہنا ، دُھن لگنا ،

جنون ہونا. نصوح کو دین داری کا نیا خبط اُچھلا ہے۔(۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۲۷۹)۔ بجون کو یہ خبط اچھلا کہ دادی اماں کی تصویر اتاری جائے۔ (۱۹۲۹ء ، طوفان اشک ، ۸۵)۔

ـــُ الحَواس (ــــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ح) صف.
حواس باختہ ، گھبرایا ہوا ، ہکّا بکّا (انسان کے لیے مستعمل) یورپ کے خبط الحواس لڑے بھی تو کیا ہوا۔ (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۱ : ۵)۔ عجب خبط الحواس ! کُتّے والے سے سابقہ پڑا ہے۔ (۱۹۷۵ء ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۹)۔ [خبط + رک : ال (۱) + حواس (رک)]۔

ـــُ الحَواسی (ــــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امث.
خبط الحواس (رک) کا اسم کیفیت ، **حواس باختگی ، گھبراہٹ ، بوکھلاہٹ ، حیرت زدگی ، بدحواسی کی حالت**. انہیں اس وقت ان کی سن سانی خبط الحواسی سے کام لینے کی اجازت ہونی چاہیے۔ (۱۹۷۳ء ، قطرات شبنم ، ۳۵)۔ [خبط + رک : ال (۱) + حواس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ اِنخِفاضی سائکوسِس (ــــ کس ا ، غ ، ۰۰۰ س) صف.
(نفسیات) دماغی مرض جس میں مریض کو **مسلسل افسردگی** رہتی ہے جس کے ساتھ ملال ، تشویش ، وسوسہ اور کبھی کبھی ذاتی تباہ کاری کے افکار بھی ہوتے ہیں بڑے بڑے ذہنی عوارض کی علامات میں ... خبط انخفاضی سائکوسس اور التفاق مالیخولیا دونوں کی انخفاضی حالتوں میں مسلسل افسردگی شامل ہوتی ہے۔(۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۲۰)۔

ـــ سمانا محاورہ.
کسی ایک خیال یا عقیدے کا ذہن میں بیٹھ جانا. اے پیغمبر کفار مکّہ تم سے اس طرح خطاب کر کے کہتے ہیں کہ اے شخص جس کے ذہن میں یہ خبط سمایا ہے کہ اس خدا کے ہاں سے قرآن نازل ہوا ہے تو تو دیوانہ ہے (۱۸۹۵ء ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۴۰۷)۔ ایک خبط یہ سما گیا تھا کہ حضرت مہدی آخرالزماں بارہویں امام کا اپنے تئیں نائب کہتے تھے (۱۹۲۶ء ، حیات فریاد ، ۷۷)۔

ـــ سوار ہونا محاورہ.
رک : خبط سمانا ، کسی ایک بات کے پیچھے پڑ جانا ، لت پڑ جانا ، دھن ہونا.

ہے خبط کا جن سوار تجھ پر
پوچھے نہ شرر خدا سے تو ڈر
(۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۳۲)

ـــ کَرنا محاورہ.
۱. اصل سے خلط ملط کرنا ، درہم برہم کرنا ، معنی و مفہوم کو مبہم کر دینا. تمثیل (ب) میں ایک غلطی واقع ہوتی ہے جو کہ واضعان قانون کے مطلب کو خبط کرتی ہے۔ (۱۸۷۹ء ، شرح قانون شہادت ، ۲۰۳)۔ علمی مباحثوں میں اس جوش بیجا کا اظہار جس کے حضرت شرر طالب ہیں اس مطلب کو خبط کر دیتا ہے۔ (۱۹۱۰ء ، مضامین چکبست ، ۲۱۶)۔ ۲. **بدل دینا ، ملتوی کر دینا ، ساقط کرنا**. عین ممکن تھا کہ بدھ جمعرات کی چھٹی لیکر چلی آتی مگر حمیدہ کے امتحان اور نوکر کی بیماری نے ارادے خبط کر دیئے۔ (۱۹۳۷ء ، حرف آشنا ، ۶۹)۔

ـــ کھانا محاورہ (قدیم).
بدحواس ہو جانا ، **حواس باختہ ہونا ، گھبرا جانا**. ایسی جاکا خبط نا کھانا ... کچھ دل میں نا لیانا۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۳۷)۔

ـــ میں پَڑ جانا محاورہ.
وہم میں مبتلا ہو جانا. مسیح کو جب اس نے اپنے سر کے بال کٹے ہوئے دیکھے اور بھی خبط میں پڑ گیا۔ (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۱۲۵)۔

خَبَّط (فت خ ، شد ب بفت) امذ.
رک : خبطی. آپ آدمی ہیں یا خَبَّط. (۱۹۲۸ء ، ناق عشو ، ۲۰۶)۔

خَبْطا (فت خ ، سک ب) امذ.
رک : **خبطی معنی نمبر ۳**.

عطا خبطا کہاں خاموش رہتا
سخن گر از زباں برگوش رہتا
(۱۷۲۷ء ، دیوان عطا ، ۳۵۹)۔ [خبط + ا ، لاحقۂ فاعل]۔

خَبْطَن (فت خ ، سک ب ، فت ط) صف ؛ امث.
رک : **خبطی جس کی یہ تانیث ہے ، خبطی عورت ، خبط الحواس عورت**. اری دیوانی اری خبطن ہوش میں آ ، اس زمانے کی رنڈیوں کا یہ حال ہے کہ خوش قطع مرد کو دیکھ کر پھسلی جاتی ہیں۔ (۱۸۶۹ء ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۲)۔ منو کے سارے سوال خبطنوں کے سے کیوں ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ء ، وہ جسے چاہا گیا ، ۱۹۵)۔ [خبط + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

خَبْطی (فت خ ، سک ب) صف.
۱. **وہ شخص جس کے دماغ میں فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں ، وہمی ، بدحواس**.

جنوں ، خبطی ، دیوانہ ، سڑی ، کوئی عشق کو سمجھے
فلاطوں سے نہیں یاں بحث وہ عاقل ہے کیا جانے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۳۷)۔ دھن بھوپالی تال پشتو۔ طرز : دارے کم بخت تُو دیوانہ ہے ، خبطی ہے ، وحشی ہے۔ (۱۸۵۷ء ، سلیمانی تلوار (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۲۹۱)۔ اس طرح کے توہمات اکثر ... رفع ہو جاتے ہیں اگر خبطی یا عصبی مریض اپنے متعلقہ حقایق سے نبٹنے کو تیار ہو جائے۔ (۱۹۶۳ء ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۳۳)۔ ۲. **پاگل ، سڑی ، باولا**.

جس کو دیکھا ہم نے اس وحشت کدے میں دہر کے
یا سڑی یا خبطی یا مجنوں یا دیوانہ تھا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۸۹)۔ آپ تھے کہ خبطی کی طرح اپنی دھن میں مست تھے (۱۹۳۸ء ، بحر تبسم ، ۱۹۲)۔ مبالغہ آمیز خوداعتمادی

کا زبردست عیار خلاف احساس خبطی مریض اور بعض اوقات عام جنونی فالج میں پایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۰۲)۔ ۳. بے وقوف ، احمق ، ناسمجھ ، فاترالعقل.

جبکہ خبطی ہو گیا بالکل مزاج
نے عزیمت ہو موثر نے علاج

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۹۳)۔ لوگوں نے کہا ارے چلو بھی ، یہ تو خبطی سا معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰)۔

ہم ایسی کُل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۸)۔ وہی جو ناول قصّے ، کتابیں لکھا کرتا ہے خبطی سا ہے۔ (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۳)۔ [خبط + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ اِنْخِفاضی سائکوسِس (ـــ کسر ا ، سک ن ، کس خ ، ہ ، س) امث
(نفسیات) رک : خبطی مرحلہ. خبطی انخفاضی سائکوسس دوسری کثیرالوقوع سائکوتی حالت ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۹۹)۔ [خبطی + انخفاض (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت + سائکوسس ، دماغی مرض (Psychosis)]۔

ـــ اِنْخِفاضِیَہ (ـــ کس ا ، سک ن ، کس خ ، ض ، فت ی) امذ.
(نفسیات) خبط کے وہ مریض جو اپنی حالت میں مگن رہتے ہیں. خبطی انخفاضیے ایسے اشخاص ہوتے ہیں جنہوں نے یہ کبھی آموز نہیں کیا ہوتا کہ سمجھوتہ کس طرح کرتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۹۹)۔ [خبطی انخفاضی + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ مَرْحَلَہ (ـــ فت م ، سک ر ، فت ح ، ل) امذ.
(نفسیات) جنونی کیفیت کا وہ درجہ جس میں اپنی بڑائی کا **مالیخولیا ہو جاتا ہے**. سائکوتی حالت ... حد سے زیادہ فعلیت اور مانیائی یا خبطی مرحلے میں احساس کا ایک فخریہ انداز ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۹۹)۔ [خبطی + مرحلہ (رک)]۔

خَبْل (فت خ ، سک ب) امذ.
۱. (عروض) غیر متحرک یا ساکن حروف کو جو دوسرے اور چوتھے نمبر پر ہوں گرا دینے کا عمل. اس بحر کے سب ارکان میں خبن صالح ہے اور طے حسن اور خبل جائز مگر قبیح۔ (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۱۵۰)۔ ۲. فساد اعضاء ، فالج یا کسی عضو کے کٹنے کا عمل ، صورت کا بگاڑ. خبل معنی اوسکے لغت میں ہاتھ پانو کاٹنا اور اصطلاح میں جمع ہونا۔ (۱۸۳۹ ، تقویت الشعرا ، ۱۰۰)۔ [ع : (خ ب ل)]۔

خَبْن (فت خ ، سک ب) امذ.
(عروض) حرف دوم ساکن گرا دینے کا عمل یعنی فاعلن میں خبن کیا گیا تو فعلن ہو گیا.

اتحاد رمل و خبن سے لکھتا ہے قلم
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

(۱۸۹۵ ، نسیم دہلوی ، ک ، ۳۵۰)۔ مُسْتَفْعِلُن کا پہلا رکن کہیں کہیں مَفَاعِلُنْ کے وزن پر آتا ہے اس قسم کے زحاف کو خبن کہتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ ، ۳۲)۔ [ع : خ ب ن]۔

خَبْنا (فت خ ، سک ب) صف ، امذ خبنہ.
بے وقوف ، ناسمجھ.

وہ جو خبنہ سا نظر آتا ہے بن مانس تمہیں
بھیڑیے کے پیٹ سے نکلی ہے یہی اولادِ قوم

(۱۹۱۷ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۸۲)۔ آپ کا دعویٰ صحیح ہے یا اس قسم کا دھوکا ہے جیسا کہ لکھنؤ کے ایک خبنا رئیس کو ہوا تھا۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۳ : ۳)۔ [خبن (= نقصان رائے) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

خَبْنائِیَت (فت خ ، سک ب ، کس ن ، فت ی) امث.
بے وقوفی ، ناسمجھی. اگر (مرحوم علی گڑھ کی اصطلاح میں) خبنائیت کا کافی مادہ موجود نہ ہو تو کبھی بھول کر بھی کسی وفد کے سکریٹری نہ بنیں۔ (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۴۴)۔ [خبنا + ئی ، لاحقۂ صفت + یت ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

خُبَّہ (ضم خ ، شد ب بفت) امث.
خا کسی نیز رک : خو بکلاں. عربی میں اس کا نام خبہ بضم ... گیلانی نے جو خبہ کو بزرالخم بتایا ہے یہ اس کی غلطی ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۹)۔ [ع]۔

خَبِیث (فت خ ، ی مع) صف.
۱. (اَ) **ناپاک ، نجس ، پلید ، گندا**.

لکھی بیج مسلم کے یوں ہے حدیث
ہیں تین جن کی ہو نیت خبیث

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۵)۔

شیطان بھاگتا ہے محمدؐ کے نام سے
کیا خوف اوس پلید و خبیث و کثیف کا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳)۔ ان کی ظاہری شکلوں سے دھوکا نہ کھانا یہ اندر سے بڑے بدمعاش ، خبیث اور بد ہیں۔ (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۷۱)۔ (اا) **حرام ، ممنوعہ ، ناجائز**. مراد بحر اور طعام بحر سے آیات و احادیث میں مچھلی ہے اس لئے کہ وہی پاکیزہ ہے اور باقی سب خبیث ہیں اور خبائث ہمارے ذہن میں حرام ہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۵۸)۔ پھر سے بت پوجنے لگیں اور تمام خبیث کام پھر کرنے لگیں جو ہم پہلے کرتے تھے۔ (۱۹۶۰ ، رسول عربی (ترجمہ) ، ۸۹)۔ (ااا) **بُرا ، بُری ، بد ، خراب**.

رات بھر کھانسا کرے ہے نیند آتی ہی نہیں
موت کے اب دن بھرے ہے یہ موا بجوجہ خبیث

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۱)۔ اس خبیث کیڑے (شیطان کے) ... بال پکڑے تھے۔ (۱۹۰۳ ، طریقۂ خداوندی ، ۳۲۶)۔ رحمت میرے

رب کی خبیث لوگوں کے لیے نہیں ہے۔ (۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۸۰)۔ ۲. شریرالنفس ، بد باطن۔ اس نے جماعت کو فرمایا کہ ان خبیثوں کے خیموں سے نکل جاؤ۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۸۹)۔ یہ آیتیں ایک کافر ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں کہ وہ بڑا ہی خبیث اور موذی تھا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۶۵)۔ عنایت نے اپنا فقرہ مکمل کر کے چھوڑا اگرچہ اس کا باپ خبیث کتنے جُت لو کہتا رہا۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۸۲)۔ ۳. بُھوت ، پریت ، جن۔

یہی جنس خبیث کے جشنان ... او یا کہ جنس سب لطیفان
(۱۶۹۳ ، میراں جی خدا نما ، نورتن ، ۴۳)۔ جتنے کہ دیو اور خبیث طلسم میں ہیں سب نظر آنے لگے۔ (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳)۔ کسی عالم علوی و سفلی کے گھر میں اتنے فرمان بردار ہوں گے یا خبیث نہ ہوں گے۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۳)۔ ۴. (طب) سرطانی ، ناسوری ، ناسور دار۔ کبھی کبھی تالو کی غیر خبیث (بے ضرر) اور خبیث دونوں قسم کی رسولیاں پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، انکشافات (ترجمہ) ، ۶۲)۔ ۵. زہریلا ، متعفن ، سمّی ، موذی ، سہلک۔ موسمی بخاروں کے اقسام : تعفن دم ، ورم بطانۂ قلب خبیث سوءالقنیہ کی قسم خبیث۔ (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۹)۔ [ع : (خ ب ث)]۔

ـــ افزا مادہ (ـــ فت ا ، سک ف ، فت د مشدد) صف۔
سرطانی ، ناسوری ، **سرطان پھیلانے والے** ان مادوں کو خبیث افزا مادے کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۱۵)۔ [خبیث + ف : افزا ، افزودن = بڑھنا]۔

ـــ المزاج (ـــ ضم ث ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف۔
رک : خبیث معنی نمبر ۲۔ حکیم سہو نوش جی سے ملاقات ہوگی پر درد کی دوا ملے گی ، شر دیوان خبیث المزاج سے نجات ہو گی۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰۳)۔ خبیث + رک : ال (۱) + مزاج (رک)]۔

ـــ النفس (ـــ ضم ث ، غم ال ، شد ن بفت ، سک ف) صف۔
رک : **خبیث المزاج**۔ بعض آدمی بالطبع خبیث النفس اور تیرہ باطن ہوتے ہیں اس قسم کے لوگ بے وجہ بے سبب تمام لوگوں سے حسد رکھتے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۹۰)۔ [خبیث + رک : ال (۱) + نفس (رک)]۔

ـــ النفسی (ـــ ضم ث ، غم ال ، شد ن بفت ، سک ف) امث۔
بد سرشتی ، **کمینگی فطرت** ، **بدطینتی**۔ آج اہل دنیا کی خبیث النفسی اپنے دن دیکھتے رہتے ہیں پھر بھی چشم عبرت نہیں کھلتی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۰۹)۔ [خبیث + رک : ال (۱) + نفس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

ـــ بالیدگی (ـــ ی مع ، فت د) امث۔
ناسوری یا سرطانی افزائش یا بڑھواری۔ یہ مادے خبیث بالیدگیاں پیدا کرتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۱۵)۔ [خبیث + ف : بالیدگی ، بالیدن = بڑھنا ، بڑھانا]۔

ـــ پھوڑا (ـــ و مع) امذ۔
ناسوری یا سرطانی پھوڑا ، **رسولی یا گلٹی جس میں فاسد مواد بھرا ہو۔** ایک مفروضہ جو خبیث پھوڑوں کے متعلق اختیار کیا گیا ہے وہ جسمی تبدلات کی بنیاد پر ہے۔ (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۲۵)۔ [خبیث + پھوڑا (رک)]۔

ـــ ملیریا (ـــ فت م ، ی مع ، کس ر) امذ۔
ملیریا بخار کی ایک قسم جو بار بار عود کر آتی ہے۔ یہ راستہ جونکہ خون ہی کے ساری عضویہ پر براہ راست تاثیر حاصل کرنے کے لئے بھی منتخب کیا جاتا ہے مثلاً خبیث ملیریا میں کونین کا استعمال۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۲)۔ [خبیث + ملیریا (رک)]۔

خَبِیثات (فت خ ، ی مع) صف ، امث ، ج۔
خبیثہ (رک) کی جمع۔ یہ کل خبیثات کے بانی ہیں بڑے پریت آپ ہیں ، ان سے ضرور کہو ، مطلب حاصل ہوگا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۸)۔

خبیثیں اور خبیثات آج کل ہیں خوب زوروں پر
اگر ہے سنگھٹن مندا تو شدھی بھی ہے سُسْتی
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۵۰۰)۔ [خبیث + ات ، لاحقۂ جمع]۔

خَبِیثَہ (فت خ ، ی مع ، فت ث) صف ، امث۔
خبیث (رک) کی تانیث۔ خبیث بخار یا حمیٰ خبیثہ ، اس قسم کے بخار میں ہیضے کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، مخزن حکمت ، ۱ : ۳۵۰)۔ خبیث + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

خَبِیر (۱) (فت خ ، ی مع) صف۔
۱. (الف) **خبر رکھنے والا ، واقف ، دانا**۔ مرشد نے کہا کہ اے احمق ... جس گھر میں یہ قفل ہو رہا تھا کیا اس کا مالک علیم و بصیر و خبیر نہ تھا۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰۶)۔

سنو کہ اس حرف لم یزل کے
ہمیں انہیں بندگی ہے بس
علیم بھی ہیں خبیر بھی ہیں
(۱۹۶۶ ، سر وادیٔ سینا ، ۷۷)۔ (ب) **آگاہ** ، مبصر۔ سوز جمع اشیاء اسمیں نقش پذیر عقل مستفاد کے مانند سب معلومات سے خبیر۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۵)۔

جو بیدار ضمیر انسان ہے ... دانا اور خبیر انسان ہے
(۱۹۵۰ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۳۰)۔ ۲. (مجازاً) **خبر دینے والا ، اطلاع پہنچانے والا**۔

ظہور نرگس و گل جلوۂ سمیع و بصیر
شمیم نکہت گل اظہر لطیف و خبیر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲)۔

دو سفیر جان وہ خبیر دل ... ترا آئینہ مرا آئینہ
(۱۹۸۳ ، غزالاں تم تو واقف ہو ، ۵۹)۔ ۳. **خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔**

نہیں ہے معذ ہور تو ابھی بصیر ... نہیں ہے سڈل ہور تو ابھی خبیر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

ذرا خوابِ غفلت سے چونک اے نظیر
دعا مانگ جلد اور کہہ اے خبیر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۱). ہو اس عالمِ کثرت میں اس واحد کو اس عالم بے خبر میں ایک ذات خبیر کو دیکھتا ہے. (۱۹۳۲ ، فلسفۂ تائجیت ، ۷۹).

تو متین و قادر و قہار و قیوم و کبیر
تو لطیف و مانع و رزّاق و جبّار و خبیر

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۴). ۴. کسان ، کاشتکار (جامع اللغات). [ع : (خ ب ر)].

خَبیر (۲) (فت خ ، ی مع) امث.
(طب) بڑی بُوٹیوں کی قسم سے ایک گھاس جو ادویات میں مستعمل ہے. بیخ کے درمیان ... ملا رہتا ہے اسکو کیموس کہتے ہیں یہ دونوں قسمیں طبرستان میں میسر آتی ہیں پچھلی قسم کو تنکا بن میں خبیر بولتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ جنگلی آس کا دانہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۲). [مقامی].

خَبیس (فت خ ، ی مع) صف.
بدبخت ، خبیث.

کہو کون کا تیں یہ تن سیس ایسی رکی بدبخت خبیس

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۱۱). [خبیث (رک) کا دکھنی غلط املا].

خَبیص (فت خ ، ی مع) امذ.
(عرب و عجم) ایک شیریں کھانا جس میں کھجور کو گھی یا مکھن میں تل کر ، آٹا بھون کر شکر ملا کر بنا لیتے ہیں ، حلوہ ، مٹھائی

کرو نوش اسے ہے یہ حلوا وہ شے
خبیص اس کا فارسی کتنے نام ہے

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۹). ثرید ، ہریسہ اور خبیص عرب کے آسودہ حال لوگوں کے مرغوب ہرانے کھانے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۲ : ۲۵۴). [ع : (خ ب ص)].

--- البَیض (--- ضم ص ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
انڈے سے تیار کردہ خاگینہ کی ایک قسم جس میں پیاز کے علاوہ دوسری سبزیاں بھی اضافہ کر دیتے ہیں نیز رک : خاہہ ریز. عربی میں خبیص البیض نام ہے اور جس میں سبزی بھی ڈالتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۴). [خبیص + رک : ال (۱) + بیض ، بیضہ کا مخفف].

خَبّاٹ (فت خ ، شد ب) صف مث.
بدمزاج ، چڑ چڑی. اس مزاج کی عورت اور خود مختار ، پھر خباٹ ، ڈائن ، شُتن. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۹۱). [رک : کھباٹ].

خَبْھا (فت خ ، سک ب) امذ.
رک : **کھبّا.** اچھے اچھے پہلوان نام سنتے سے کان پکڑتے تو خجے اور یہ چوڑی کلائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۹).

خَپ سے م ف.
چپ چاپ ، آہستہ سے. چار پانچ اُٹھل کے دیتا ہوں خپ سے جاتے رہیں گے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۲). [حکایت الصوت].

خِتام (کس خ) امذ.
۱. اختتام ، خاتمہ ، انجام.

سر سے پا تک ہے مرصع نہیں اس میں ہے کلام
جس کا آغاز ہو ایسا تو ختام ایسا ہو

(۱۹۲۷ ، دیوان بشیر ، ۱۳۴). **۲. (تصوف) معرفت کے درجات کے لحاظ سے وہ مقام جو جلال و اکرام سے موصوف ہے اس میں ذات خداوندی ہے اور کچھ نہیں یہ نہایت ہے جس کی غایت نامعلوم.** انسان کامل کے تین برزخ ہیں اور اس کے آگے ایک مقام ہے جس کا نام ختام ہے. (۱۹۳۸ ، اقبال نئی تشکیل ، ۳۰۰) **۳. چپڑا لاکھ ، موم یا مٹی جس سے کسی چیز کو سربمہر کرتے ہیں ، مہر.** فرامین کے ختام کے واسطے ایک مہر جدا ہے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۹).

کبھی اس خم کا ہوں جس پر ہو ختام مشک ناب
کیسے راس آئے مُوحّد کو مئے آمیختہ

(۱۹۷۹ ، حسنطایا ، ۱۱). [ع : (خ ت م)].

خِتامَہ (کس خ ، فت م) امذ.
کسی شے پر لاکھ یا موم کی مہر لگانا ، تزئین کرنے والا ، خاتم کاری کرنے والا. ان کے کتب خانے میں دیوان مذکور کی دو قلمی جلدیں ایسی خوش خط لکھی ہوئی تھیں کہ اچھے اچھے یاقوت رقم سواد خامہ سحر ختامہ کے صدقے ہوتے تھے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۵).

نہ لائے تابِ نظارہ نگہِ مشتاقاں
نہ پائے خامۂ ندرت ختامہ ، اذنِ رقم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۰). [ع : (خ ت م)].

خِتان (فت نیز کس خ) امذ.
۱. ختنہ کرانے کا عمل. یہ بھی سنا جاتا ہے کہ ... اسلامی سنت ختان کو یک قلم اٹھا دیا تھا تا کہ غیر جنسیت کا خیال تک نہ آنے پائے. (۱۹۷۴ ، ظریفات و مقالات ، ۵۷۵). **۲. ختنہ کرنے کا مقام** (فرہنگ آنندراج ؛ فیروزاللغات). [ع : (خ ت ن)].

خَتّان (فت خ ، شد ت) امذ.
ختنہ کرنے والا. اگر ختان نے صغیر کا حشفہ کاٹ ڈالا تو اگر لڑکا مر گیا تو ختان کے عاقلہ پر نصف دیت لازم ہو گی اور جو زندہ رہا تو پوری دیت. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۲۱). [ع : (خ ت ن)].

خَتّانَہ (فت خ ، شد ت ، فت ن) امث.
ختنہ کرنے والی عورت. مسلمان بالغ ہو اور غیر مختون ... عورت ختانہ سے نکاح کرے یا لونڈی اس صفت کی خرید کر کے ختنہ کرائے (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۵۶). [ختان + ہ لاحقۂ تانیث].

خَتّانی (فت خ ، شد ت) امث.

ختنہ کرنے کا کام (جامع اللغات). [ختان + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَتَر (فت خ ، فت نیز سک ت) امذ.
مکر ، سالوس ، **فریب دینا** ، **دھوکا دینا**.

مسکین و سنگان کوں زیر و زبر تا سمج
ختر و مختار میں واحد اللہ واحد اللہ

(۱۶۷۹ ؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۹ (الف)). [ع].

ـــ کار صف.
فریب زدہ ، **خولنا ک** ، **مکر آلود**.

ختر کار جھنکار میں جت کیا
جیسے تار اوتار کے رت کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقؔ ، د ، ۱۳۲). [ختر + کار (رک)].

خَتَّک (ضم خ ، شد ت بفت نیز بلا شد) امذ.
رک : خَتکا (م).

خز و اکسوں و اطلس دق و دیبا
ختک پور طاس ختی صوف و زیبا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲).

گوشت ہانڈی بھرا ہے ختک میں
ہنڈیا گویا نہیں اس کی سنک میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۳). [رک : ختکا].

خُتکا (ضم خ ، سک ت) امذ ؛ نیز کُتکا.
۱. (اَ) **سونٹا** ، **ڈنڈا** ، **گدکا** ملّاح نے خفا ہو کر اپنے شاگرد سے کہا کہ وہ ختکا اس کے ہاتھ میں دے ، دیکھوں یہ لے کر کیا کرے گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۸). کابلی : بے تکان گنوار و ناتراشیدہ ختکا جو نواب نے دیکھا تو سارا تکلف بھول گئے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۳). (آ) **دستی چھڑی** ، **بیت**. تُرک قصائی کوچک کو کتکہ کہتے ہیں عوام کی زبان پر...... کتکہ ختکا ہو گیا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۸). ۲. **بھنگ گھوٹنے کا آلہ** ، **موسل**.

ہے کشمکش شراب کو جب کیجیے نظر
جس وقت دیکھیے تو ہے ختکوں کے نیچے بنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۹).

کونڈے کے کنارے پر ختکے کا لگا ڈنکا
نت بھنگ ہی اور عاشق دن رات بجا ڈنکا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۷). ۳. **انگوٹھا** ، **ٹھینگا**.

بھنگیاں کا ہجوم ہے برپا
بات ان کی میں لگ رہا ختکا

(۱۷۰۳ ، فائز ، د ، ۲۰۶). ۴. **آلۂ تناسل** ، **گرز** ، **دم بریدہ** ، **مخنث** (جامع اللغات ؛ شکسپیئر ہندوستانی لغت ؛ نوادر الالفاظ). [ف : کتکا. [ف : کُتک ، کوتک].

ختکے سے فقرہ.
۱. (مو) عموماً عورتیں انگوٹھا دکھا کر اظہارِ بے پروائی کرتی ہیں ، بلا سے ، ہمیں کیا ، **کچھ پروا نہیں** بے پروائی سے انگوٹھا دکھا دیا ، میرے ختکے سے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۷). ۲. (فحش) **بلا سے** ، **خانے سے** ؛ **بطور گالی مستعمل**.

اپنے ختکے سے جو سبزہ نہ ملا ہم آزاد
ثوق چمن میں بھلا پوست تو مل سکتے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۰).

خَتْلانی (فت خ ، سک ت) صف ؛ امذ.
ختلان کا ؛ **نہایت اعلیٰ نسل کا گھوڑا** (جامع اللغات). [ع : ختلان + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَتْلی (فت خ ، سک ت) امذ.
نہایت اعلیٰ نسل کا گھوڑا جو بدخشاں کے ایک علاقے ختل یا ختلان میں ہوتا ہے.

عربی عراقی و ترکی ترنگ
سو بلخی بخاری و خُتلی سرنگ

(۱۵۶۴ ، حسن شوقؔ ، د ، ۱۲۶). آزاد ، ختلی شبغم شکر چمکاتے اور بچاس ساٹھ سوار افراس عتاب طلعت اڑاتے چلے آتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۶۱).

کریں گے زمین پر سوارانِ تقویٰ
دکھانے کا چکھل بل جو یہ ختنگ ختلی

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۵۱). [ع : ختل + ی ، لاحقۂ صفت].

خَتْم (فت خ ، سک ت نیز فت) امذ ؛ نیز ختم (عوام).
۱. **مہر** ، **کسی چیز کو سر بند کرنے کا عمل یعنی اس طرح بند کرنا کہ سربمہر کرنے کے بعد نہ باہر سے کوئی چیز اندر جا سکے اور نہ اندر سے کچھ نکالا جا سکے**. عربی لغت اور محاورے کی رو سے ختم کے معنی مہر لگانے ، بند کرنے ... کے ہیں. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۵). ۲. **ابتدا کی ضد** ، **اخیر** ، **انتہا** ، **اختتام** ، **خاتمہ** ، **انجام**.

ختم ہے مقیس یہ نعت نبیؐ
تو کر یاد اب چار یاروں کو بھی

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).

گریباں ختم یہ نہیں آمد باراں کی تھی آس
پلکے چھینٹوں سے بجھی تھی نہ ابھی خاک کی پیاس

(۱۹۳۹ ، جوئے شیر ، ۲۳۵). ۳. **تمام** ، **مکمل** ، جیو سوں جیو ، دم سوں دم ، نبوت محمد پر ولایت علیؓ پر ختم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۰).

یہ احمدؐ کے کہ نبوت ہوئی ہے اس پر ختم
بہا فاطمہؓ کہ وہ ہے بنت سید مختار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹).

کئی میدان تو ایسے ہیں کہ تڑپا دینگے
ختم تک کون سنے گا مرے افسانے کو

(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۸۱). رسول اللہ صلعم نے فرمایا رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۵). ۴. **ایک نشست میں سب کا مل کر پورا قرآن یا کئی قرآن پڑھنا**.

حقیقت ہجر کے دن کی کہیے اور وصل کی شب کی
کرے جو ختم قرآن ماہ رمضان کے شبوں میں
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۳۷۶). ایک پرہیزگار کی نقل ہے کہ ہر رات کو دس سیر کھاتا تھا اور صبح تک ایک ختم نماز میں کرتا تھا. (۱۸۳۳ء، ترجمۂ گلستان، حسن علی، ۵۲). کلام اللّٰہ شریف کے ختم میں شرکت فرمائی اور نیاز میں بھی شریک ہوئے. (۱۹۳۲ء، بہادر شاہ کا روزنامچہ، ۳). ۵ (أ) **فاتحہ، قل، نذر، نیاز**. ختموں اور عرسوں میں اسی کی چند آیتیں یا سورتیں مناسب کے ساتھ پڑھی جاتیں. (۱۸۷۹ء، مقالات حالی، ۱: ۷۷). شیرنی اور ختم کا دستور نہیں. (۱۹۰۷ء، سفرنامۂ ہندوستان، ۵۶). (آأ) **درگاہ شریف پر سالانہ تقریب عرس**. دو بجے ختم پڑھا گیا چار بجے برخاست کر کے درگاہ شریف کی زیارت کر کے کوٹھی کو واپس ہوا. (۱۹۱۳ء، سیر پنجاب، ۲۱). درگاہ میں پہلے ختم پڑھا جاتا ہے اور پھر قوالی شروع ہو جاتی ہے. (۱۹۶۷ء، اجڑا دیار، ۳۲۹). ۶. **حاجت برآری کے لیے کسی آیت یا اسم مبارک کا مقررہ شرائط کے ساتھ ورد کرنا**. قرآن اور ختمات پڑھیں نہ اوپر قبر اور نہ قبر اس کے. (۱۸۵۱ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲: ۵۰۹). پیروں نے اسے مرید اور چیلا بنا لیا اور سرور کی مدح میں گیت گائے، ختم اور درود پڑھا. (۱۹۶۲ء، حکایات پنجاب (ترجمہ)، ۱: ۱۰۱). ۷. **خوشی، غم یا کسی واقعہ کی یاد میں سالانہ تقریب، سال گرہ، برسی**. قبل ازیں گیارہ نومبر کا دن آتا تھا تو ہر جا منعقد ہوتا تھا جشن اولیں جنگ عظیم یورپی کے ختم کا. (۱۹۷۳ء، پرواز عقاب، ۷۷). اف: پڑھنا، کرنا، ہونا. ۸. رک: **خاتم**. اردو میں ہمارے ختم الشعراء نے خود عذر کیا ہے کہ اردو میں میرا رنگ پھیکا ہے. (۱۹۰۳ء، چراغ دہلی، ۲۰۹). [ع: (خ ت م)].

ـــ الْاَنْبِیا (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، فت ا، سک ن، کس ب) امذ.
۱. رک: **خاتم الانبیا**.

تم کو ختم الانبیا حق بھی حبیب اپنا کہے
اور سدا روح الامیں آوے ادب سے وحی لے

(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۲: ۱۰). ۲. **ایک قسم کا ختم جس میں تمام انبیا کے نام پر فاتحہ پڑھا جاتا ہے** (جامع اللغات). [ختم + رک: ال (۱) + انبیاء (رک)].

ـــ الرُّسُل (ـــ ضم م، غم ال، شد ر بضم، ضم س) امذ؛ ـــ ختم رُسُل.
رک: **ختم الانبیا**.

یا ختم رُسُل گرچہ گنہ گار ہے قائم
پر اس کو بھروسہ ہے ترے فضل و کرم کا

(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۲۰).

زیرے مدح کے لکھ اس کی جسے کہتے ہیں سبب
نائب ختم رسل ظلِّ خدائے خلاق

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۷۹).

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

(۱۹۳۵ء، بال جبریل، ۳۱).

اس منزلت پہ مسجد اقصیٰ بھی ہے گواہ
ختم الرسل امام نبی مقتدی تمام

(۱۹۸۳ء، ذکر خیر الانام، ۳۳). [ختم + رک: ال (۱) + رُسُل].

ـــ الْمُرْسَلِین (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، ضم م، سک ر، فت س، ی مع) امذ.
رک: **خاتم المُرسلین**. ختم المرسلین، محبوب رب العالمین کی مدح و نعت اس لیے کہ اظہار ارادت ہے. (۱۸۷۳ء، بنات النعش، ۱).

یہ اس سید کے ختم المرسلیں ہونے سے ثابت ہے
کہ نہ قربت رسولانِ سلف نے بھی نہیں پائی

(۱۹۱۹ء، نظم طباطبائی، ۶).

ہو چکا قرآن نازل ہو گئی تکمیل دیں
حج آخر کر کے واپس آئے ختم المرسلیں

(۱۹۸۱ء، شہادت، ۳۱). [ختم + رک: ال (۱) + مرسلین (مرسل (رک) کی جمع)].

ـــ الْمُرْسَلِینی (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، ضم م، سک ر، فت س، ی مع) امث.
رک: **ختم المرسلین**.

صادق و صدق و مصدق، نور و مصباح سراج
جس کو بخشا حق نے ختم المرسلینی کا خطاب

(۱۹۷۶ء، حمطایا، ۴۵). [ختم + رک: ال (۱) + مرسلین (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــ النَّبی (ـــ ضم م، غم ال، شد ن بفت) صف.
پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰؐ کا لقب کیونکہ آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا. رک: **خاتم الانبیا**.

بدو کہا اے یا نبی سانچے ہو تم ختم النبی
کیا قول پر آ کر کھڑے کچھ ڈر نہ لائے دل منے

(؟، معجزہ حضرت پیغمبر، ۳). [ختم + رک: ال (۱) + نبی].

ـــ بِالْخَیر (ـــ کس ب، غم ا، سک ل، ی لین) صف.
بخیر و خوبی تمام ہونے کا عمل.

ختم بالخیر ہے جو ماہ صیام
عید کا چاند ہے بشکل جام

(۱۹۳۲ء، اودھ پنچ لکھنؤ، ۱۷، ۹۶: ۳). [ختم + ب (حرف جار) + رک: ال (۱) + خیر (رک)].

ـــ بَحث کس اضا (ـــ فت ب، کس ح) امذ.
(**سیاسیات**) **کسی تحریک، مقرر وغیرہ کو روک دینا، بند کر دینا**
انگ: Closure) (ماخوذ: کشاف اصطلاحات سیاسیات، ۱: ۱۳۳). [ختم + بحث (رک)].

ـــ خواجگان کس اضا (ـــ و معد، فت ج) امذ.
ایک قسم کا ختم جو خاص طریقے سے پڑھا جاتا ہے اور

جس کا ثواب خواجگان چشت اور نقشبند کو پہنچایا جاتا ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ختم + خواجہ (رک) + گان ، لاحقۂ جمع].

ـــِ خواجگی کسر اضا (ـــو معد ، فت ج) امث.
رک : ختم خواجگان. مولانا محمد علی کی بیشمار قلمی معرکہ آرائیوں میں سب سے مہتم بالشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے دنیا کو خواجہ (علی) حسن «نظامی» کا اصلی روپ دکھا دیا اور اپنی طرف سے ان کا «ختم خواجگی» بھی پڑھ دیا. (۱۹۲۷ ، مسلمان سہارانا ، ۳۸). [ختم + خواجہ (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خوانی (ـــو معد) امذ.
قرآن کی تلاوت یا حدیث یا کسی خاص آیت یا اسم مبارک کا ورد کرنا. ختم خوانی ، اعتکاف ، اورچلہ کشی کی معاشیں ... صرف حال حال ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۹۳). [ختم + ف : خوان ، خواندن = پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ رِسالَت کسر اضا (ـــ کس ر ، فت ل) امذ.
رک : ختم الرسل.

سرو ریاض ختمِ رسالت نگوں ہوا
عالم سے زولے چرخِ بریں نیلگوں ہوا

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۳۳۵). [ختم + رسالت (رک)].

ـــ شُدہ (ـــ ضم ش) صف.
تمام ہوا. جس چیز میں قرینہ نہ رہے اسے ختم شد سمجھو. (۱۹۷۶ ، تین اینٹیں ، ۳۶). [ختم + ف : شد ، شدن = ہونا].

ـــ کَرانا ف م ، محاورہ.
پورا قرآن شریف پڑھوانا (ایصالِ ثواب کے لیے). نئے مردوں کی قبروں پر اس کا ایک آدھ ختم کرایا جائے. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۷۷).

ـــ کَرنا ف م ، محاورہ.
۱. کسی ہنر یا عیب کو انتہائے کمال پر پہنچانا. چھت طلائی گل بوٹوں اور منبت کاری سے بسی ہوئی ہے اور جس پر مشرقی صنعت کو پورے طور پر ختم کیا گیا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۹). ۲. (أ) مار ڈالنا ، قتل کرنا. یہ کہ (کبھی) کر اس نے شمشیر کھینچ لی اور اسے ایک ہی وار میں ختم کر دیا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶). (اا) زیر کرنا ، اپنی بات منوانا ، قائل کرنا. یا تو حریف کے دلائل کا غلط مطلب لیں گے یا انھیں اس جواب سے ختم کر دیں گے کہ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اصطلاحات (ترجمہ) ، ۵۸). ۳. (أ) فاتحہ پڑھوانا ، نیاز دلوانا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (اا) قرآن شریف کو تمام کرنا.

تیری صفت کے بیچ جو کرتا ولی ختم
تو شعر اس کے جگ میں ہویدا ہوئے اتال

(۱۷۰۷ ، ولی ، کـ ، ۱۹۷).

ـــِ نُبُوَّت کسر اضا (ـــ فت ن ، ضم ب ، شد و بفت) امذ.
مسلمانوں کا عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نبوت تمام ہو چکی ہے اب کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی.

سلیمان کوں بادشاہی دیا ـ محمدؐ کوں ختمِ نبوت کیا

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۵). ختم نبوت ... یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۵). [ختم + نبوت (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
۱. (عموماً «پر» کے ساتھ) کسی چیز یا بات کا کسی ایک کے حصے میں آنا ، کسی ہنر یا عیب میں بے مثل ہونا. یو چاند سورج کی جالی ، جس پر ختم ہوئی زیبائی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۳).

ہے ختم یار جانی تیرے دہن کی تنگی
کہنے کی بات نہیں ہے باریک ہے معما

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۶). اس دم ساری حکیمی آپ پر ختم ہوئی کہ مجھ سے مردے کو ایک بات میں زندہ کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۴).

شرم رسوائی سے جا چھپنا نقابِ خاک میں
ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری ہائے ہائے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۴). لکھنو کا انداز گفتگو لکھنو ہی پر ختم ہے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۶۳). ۲. کمال کو پہنچنا.

ہوئی ختم اس پر نبوت کے گُن
بجے طبل اس کا قیامت لگن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴).

خلق و مروت حسنی ان پہ ختم تھی
حُسن ان پہ ختم ، گل بدنی ان پہ ختم تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۹). یہ کہنا غالباً صحیح نہیں ہے کہ غزل میر پر ختم ہو چکی ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۸). ۳. مر جانا ، فوت ہونا. میں نے آہستہ سے کہا شیر ختم ہو چکا ہے اب گولی ماروگی تو اس کی کھال خراب ہوگی. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۲۷). لوگی ... لڑھکتی تکراتی پہاڑ کے نیچے آ کر دھڑام سے گر پڑی ... اور اس کے ساتھ ہی اس کے اندر لپٹا ہوا بڑا لینگ (بڑا بھائی) بھی ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکا تھا. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۱۳۰). ۴. انجام کو پہنچنا.

مائل راحت ہوا زمانہ
ختم ہوا دل کا افسانہ

(۱۹۰۱ ، مطلع انوار ، ۹۵). پتا ! جو قائم رہا وہ بازی جیت گیا ... اور یہ امارت کی صورت ختم ہو جائے گی. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۷).

غزال کو گود لیا یا ابر کنیز کودیں
فسانہ ختم ہوا ماہتاب لکھنے کا

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۵۷).

خَتمَہ (فت خ ، سک ت ، فت م) امذ.
عبارت میں مکمل وقف کی علامت ، فل اسٹاپ. ختمہ کا نشان ان جگہوں پر استعمال ہو گا (الف) جملے کے خاتمے پر جیسے

ہمارے گھر کے سامنے ایک پارک ہے۔ (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۳۴۷)۔ [ختم + ہ ، لاحقۂ صفت]

خَتْمی (فت خ ، سک ت) (الف) صف.
(حیاتیات) آخری، ختم کا؛ کلوسٹی ڈی ام (Clostidium) میں سرے پر پایا جانے والا بذرہ بعض انواع ... میں بذرے خلیے کے ایک سرے پر ہوتے ہیں اس لیے ان کو ختمی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۷۸)۔ (ب) امث. قرآن شریف ختم کرنا (جامع اللغات)۔ (ج) امذ. کسی دوسرے کی طرف سے قرآن مجید ختم کرنے اور اس کے حق میں دعا کرنے والا۔ ملک الامرا فخرالدین کوتوال دہلی ... بارہ ہزار ختمی بطور وظیفہ خوار رکھتا تھا۔ (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ڈاکٹر معین الحق) ، ۲۰۰)۔ [ختم + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــمآب (ـــــفت م ، مد ا) صف.
رک : خاتم النبی. جناب ختمی مآب نے اس جہان فانی سے جس وقت قصد عالم جاودانی کا فرمایا اس وقت مسلمانوں میں عجیب ماتم برپا ہوا۔ (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۴۹)۔ حضرت ختمی مآب زیارت سے بہرہ اندوز ہو کے اور آپکی قدمبوسی کا فخر حاصل کر کے عہدِ اسلام کو رخصت کرتے۔ (۱۹۲۹ ، شرر ، سفر نامہ بہشت ، ۲ : ۶)۔ [ختمی + ع : مآب (رک)]۔

ـــــمَرْتَبَت (ـــــفت م ، سک ر ، فت ت ، ب) صف.
رک : ختمی مآب. جو مردوں میں سب سے پہلے حضرت ختمی مرتبت کے اسلام پر ایمان لائے۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، لیلی دمشق ، ۸۷)۔ حضرت ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف توجہ اور رجوع کیجیے۔ (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۰)۔ [ختمی + مرتبۃ (رک)]۔

خَتْمِیَّت (فت خ ، سک ت ، کس م ، شد ی بفت) امث.
انتہا ، خاتمیت؛ مراد : خاتم النبی ہونا.

جس ذات پہ ختمیت ختم ہے بالجملہ وہ مظہر اتم ہے
(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۱۳)۔ [ختمی + یت ، لاحقۂ کیفیت]

خَتَن (فت خ ، ت) امذ.
۱. بیوی کی طرف کا قریبی رشتہ دار مثلاً اس کا باپ ، بھائی وغیرہ (فرہنگ آنند راج)۔ ۲. بیٹی کا شوہر ، داماد. ختن یعنی داماد وہ لوگ ہیں جو اس کے محرم عورتوں کے خاوند ہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۰)۔ [ع : (خ ت ن)]۔

خُتَن (ضم خ ، فت ت) امذ.
تاتار (چین) کا ایک علاقہ جہاں کے ہرن مشہور ہیں جن کے نافوں سے اعلیٰ قسم کا مُشک نکلتا ہے۔

چندر کا بالا بچہ رین کی دائی اُبٹا
مشک و عنبر میں چھپا جھانک کے را کھے ختن
(۱۵۱۸ ، لطفی بیدری (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹))۔

شاہ ختن میں چلیا غرب نگر تھے لے فوج
تن کے تتاں رین رنگ جیسے لہے مشکناب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۱)۔

ختن بیعانے میں دوں نقد دل کیا اگر سودا کرے سودا گر زلف
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۸۸)۔

ہے پھول وہی جس پہ چمن نازاں ہو
ہے مشک وہی جس پہ ختن نازاں ہو
(۱۹۴۷ ، لالہ و گل ، ۵۷)۔ غزال و غزل کے کسی صفحے کو کھول لیجیے آپ کو حافظ و خیام ، سرمد و منصور ، غزال و ختن ، مشک ختن جیسے الفاظ اور اصطلاحیں ... بہتات سے ملیں گی۔ (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۵)۔ [عَلَم]

خُتَنْگ (ضم خ ، فت ت ، سک ن) امذ.
گھوڑے اور کبوتر کا ایک خاص رنگ ، سیاہی مائل سرخ رنگ یا سفید ، رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... ختنگ ... پیازی یاہو وغیرہ۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱)۔ [ف]

خَتَنْگا / خَتَنْگَہ (فت خ ، ت ، سک ن/فت گ) امذ.
ایک خاص قسم کی جنگی آتشبازی جو تیر کی شکل کی ہوتی اور شتابے کو آگ لگانے سے تیر کی طرح اڑی چلی جاتی ہے ، جنگ کے موقع پر دشمن کے علاقے میں آگ لگانے کے لیے استعمال کی جاتی تھی ، اگنی بان ، ہوائی تیر رک : خدنگ. ختنگا جس وقت روشن کرو گے آگ لیکر پھٹ جائیگا۔ (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۹۷)۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ختنگہ مکان کی چھت پر جا پڑا۔ (۱۹۲۷ ، ترالی اردو ، ۳۹)۔ [خدنگ (رک) کی بگڑی ہوئی شکل]۔

خَتْنَہ (فت خ ، سک ت ، فت ن) امذ ؛ امث.
۱. مسلمانوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کی ہوئی سنت جس میں مردانہ عضو تناسل کی زائد کھال کاٹ دی جاتی ہے جو حشفے کے اوپر ہوتی ہے ، سنت.

ختنہ کریں فرزند کا جب سات برس کا ہوا
(۱۹۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۳۸)۔ بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۵۳)۔ چار پانچ روز ہوئے کہ سید محمود کی ختنہ ہو گئی۔ (۱۸۹۵ ، مکتوب سرسید ، ۵۰۳)۔

ختنہ قائم ہے مگر وہ مذہبی تعلیم گم
مُہر ابراہیم باقی دین ابراہیم گم
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۳)۔ اس سال جنگ حبشی کا خاتمہ اور شیخ نیازی کا ختنہ ہوا۔ (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۵۷)۔ ۲. کاٹنا ، علیحدہ کرنا ؛ تذ کیہ کرنا. اپنے دلونکا ختنہ کرو اور آگے کو گردن کشی نہ کرو۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۲۸)۔ صوفیوں ، رشیوں اور پرہیز گاروں نے جس کے لیے اپنی خوراک کی آنت ختنہ کرائی۔ (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۱۱۳)۔ اف : کرنا ، ہونا. ۳. مسلمانوں میں رائج ایک تقریب جس میں بچے کی ختنہ کرنے کے چند دن بعد ایک تقریب منعقد کی جاتی ہے جس میں بچے کو نئے کپڑے اور ہار

پھول پہنائے جاتے ہیں اور عزیز و اقربا کی دعوت ہوتی ہے بیٹے کی بسم اللہ اور ختنہ کی شادی میں وہ کچھ کیا کہ آج تک کسی نے ویسا نہیں کیا تھا. (۱۸۷۳ء ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۸۰). آپ تو ایسی قسم کے عجایب واقع ہوئے ہیں کہ بقر عید کی قربانی سے لے کر تقریب ختنہ تک کے انتہائی مخالف ہیں. (۱۹۳۸ء ، بحر تبسم ، ۲۰۳). ۳. (مجازاً) عورت اور مرد کی شرم گاہ. فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ مل جاویں دونوں ختنے ، غسل واجب ہوتا ہے. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۸). [ع : خ ت ن] .

خُتَنی (ضم خ ، فت ت) صف.
شہر ختن سے منسوب.

یہ بھی ہے تری آنکھ ہی کی دیکھنے والی
حسرت سے بھری چشم غزال ختنی ہے
(۱۸۷۲ء ، عاشد خاتم النبیین ، ۲۰۳). [ختن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خُتّا (ضم خ ، شد ت) امذ.
(عو) آلۂ تناسل ، خایہ نیز رک : خُتکا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ قدیم اردو کی لغت). [غالباً ختکا کی تارید].

خَٹک ناچ (فت خ ، ٹ) امذ.
صوبۂ سرحد کا ایک مقبول و مشہور عوامی رقص. خٹک ناچ کسی دعوت کے موقع پر ناچا جاتا ہے جب ناچ ختم ہوتا ہے تو بھیڑ بکریاں جمع ہوتی ہیں گوشت بھونا جاتا ہے اور وہیں کھایا جاتا ہے. (۱۹۳۹ء ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۱۷). [پشتو : خٹک (ایک مشہور افغان قبیلے کا نام) + ناچ (رک)].

خِناءُ النَّرْس (کس خ ، ضم ء ، غم ال ، شد ت بفت ، سک ر) امذ.
درخت خرما کی ایک قسم جسکا قد اوسط اور جسم بہت موٹا ، زیتون سے مشابہ. جس پر بہت بڑے اور شیرہ دار اور نہایت اعلیٰ قسم کے خرما ہوں (ماخوذ : فلاحۃ النخل ، ۶۳). [ع].

خِثْلی عُرُوق (کس خ ، سک ث ، ضم ع ، و مع) امث.
(طب) ناف کے اوپر کے حصے کی رگیں. اور ہیپو گیسٹرک و یسلز (Hypogastric Vessels) (خثلی عروق) سے پیدا ہو گئے ہیں. (۱۹۳۳ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۳۵). [ع : خثلۃ + ی ، لاحقۂ نسبت + عروق (رک)].

خِجالا (کس خ) صف.
رک : خجلا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

خِجالَت (کس خ ، فت ل) امث.
شرمندگی ، ندامت ، خِفّت.

دیکھے شہ کول وو دونوں جوں نین بھر
پڑے لک خجالت سوں جا پانوں پر
(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۳).

مکھ پہ لے رنگ خجالت ، چھوڑ کر معدن گیا
لعل نے سن کر سخن تیرے لب رنگیں کا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۵). اپنی تقصیر کی خجالت سے سوا جاتا ہے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۳۱). شرمندگی اور خجالت سے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۶). حکیم سعید اور ہمدرد کی اس خدمت کا اعتراف چین کو ہے ... وزارت صحت کو اس پر خجالت ہے. (۱۹۸۳ء ، کوریا کہانی ، ۱۶). [ع : (خ ج ل)]

---سے آب آب ہونا محاورہ.
بہت زیادہ شرم آنا ، احساس شرمندگی ہونا.

تھی نہر علقمہ بھی خجالت سے آب آب
روتا تھا پھوٹ پھوٹ کے دریا میں ہر حباب
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۷).

---سے آنکھ گَڑنا محاورہ.
شرم سے نظریں نیچی ہونا.

تو وہ ہے کہ آنکھوں کو تری دیکھ چمن میں
نرگس کی تہ خاک خجالت سے گڑی آنکھ
(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷۶).

---سے پانی پانی ہونا محاورہ.
رک : خجالت سے آب آب ہونا.

پانی پانی ہو خجالت سے نہ کیوں کر دریا
شاہ کا جب نہ لب خشک کرے تر پانی
(۱۸۵۴ء ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹۲).

---سے گَڑنا محاورہ.
رک : خجالت سے آنکھ گڑنا.

مضمون صفاتِ قد کا قیامت سے لڑ گیا
قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۳).

---کے مارے عَرَق عَرَق ہونا محاورہ.
انتہائی شرم سے پسینہ آ جانا. صندوق کو کھولا تو اسمیں سے ایک دوشیزہ جادو جمال پری تمثال نکلی ... چاند بھی اسکے آگے ماند تھا ... مارے خجالت کے عرق عرق ہو جاتا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳).

---کھینچنا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، نادم ہونا.

پھرا پھرا آوے گا کر ان کے حق میں بہتان
کھینچیں گا وہاں تو خجالت بے گمان
(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۶۰). خدانخواستہ اگر اس عرصے میں تیرا خاوند آ جائے گا تو خواہ مخواہ اپنے معشوق سے خجالت کھینچے گی. (۱۸۰۱ء ، طوطا کہانی ، ۱۶).

خُجَسْتَہ (ضم خ ، کس نیز فت ج ، سک س ، فت ت) صف.
مبارک ، فرخندہ ، نیک ، ہمایوں. غرض یہ خجستہ بنا فی الواقع محل قبولیت و مقام تعزیت ہے مجلس میں بہاں کی شائبہ ریا کا نہیں.

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۹).

وہ سکر ہو دیدار حق کا کہ جس نے
نہ دیکھا ہو روئے خجستہ کسی کا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۳).

میں تجھ کو اپنی آنکھ سے باہر بھی دیکھ لوں
پیکر میں ڈھل کے آ تو سہی اے خجستہ شب

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۶۱). [ف].

---اَختر (---فت ا ، سک خ ، فت ت) صف.
خوش قسمت تارے والا ، مراد : نیک انسان. فرزند دختر کے جمال سے کہ قرآن ماہ و مشتری تھا مادر نیہال اور پدر خوش حال ہوا اوس محمود کا نام محمود اور دختر خجستہ اختر کا نام اگر رکھا. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگر گل ، ۷). [خجستہ + اختر (رک)].

---بُنیاد (---ضم ب ، سک ن) صف.
مبارک نہاد؛ (کنایتاً) دکن کے مشہور شہر اورنگ آباد و حیدرآباد کا لقب («آباد» پر ختم ہونے والے شہروں کے بعد عموماً بنیاد کا لاحقہ لگا دیتے ہیں). بادشاہ نے وزیر کو ایک قصر خجستہ بنیاد رو کش بہشت شداد میں لگایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). [خجستہ + بنیاد (رک)].

---پا/پے (---ی لین) صف.
مبارک قدم ، خوش آمد.

کہو اس تصور یاد کو کہوں کیوں نہ خضر خجستہ پے
کہ یہی تو دشت فراق میں مجھے رہنمائے وصال تھا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲). میرے علم میں خجستہ پا ، خجستہ پے ، خجستہ گام ... سب صحیح ہیں. (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۵۸). [خجستہ + پا/پے (رک)].

---خِصال (---کس خ) صف.
اچھی عادت والا ، خوش اطوار.

اس کی صحبت میں اے خجستہ خصال
نہیں حاصل بغیر درد و کسل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۵). [خجستہ + خصال (رک)].

---سُخَن (---ضم س ، فت خ) صف.
مبارک ، سعد کلام.

باغ جہاں میں ڈھونڈتا پھرتا ہے یار کو
تھکتے نہیں نسیم خجستہ سخن کے پاؤں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹). [خجستہ + سخن (رک)].

---سِرِشت (---کس س ، ر ، سک ش) صف.
اچھی طینت والا ، نیک فطرت.

ہائے وہ کامل خجستہ سرشت
ہائے وہ ماہر ستودہ نہاد

(۱۹۱۹ ، رجب ، ک ، ۳۶۳). [خجستہ + سرشت (رک)].

---سِیَر (---کس س ، فت ی) صف.
نیک سیرت ، اچھی عادت والا مرد یا عورت.

یعنی روتی تھی وہ خجستہ سیر
پوچھتی تھی ہر اک سے میری خبر

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۸). [خجستہ + ع : سیر (رک) سیرت کی جمع].

---طالع (---کس ل) صف.
خوش قسمت (جامع اللغات). [خجستہ + طالع (رک)].

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف.
نیک فطرت.

پہلے تو مزاج کی حقیقت
لکھو مجھے اے خجستہ طینت

(۱۸۰۵ ، دیوان پختہ ، ۹). [خجستہ + طینت (رک)].

---فال صف.
نیک شگون.

کلا وہ بنتا ہے جب رشتۂ حیات جہاں
بقا کے قاف کی صورت خجستہ فال گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۷). [خجستہ + فال (رک)].

---فَر (---فت ف) صف.
نیک و سعد.

سرصر سے تیز تر تھا وہ اسپ خجستہ فر
یکساں تھا اس کو صورت خورشید دشت و در

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۲). [خجستہ + فر (رک)].

---کام صف.
نیک کام ، نیک عمل.

اے اہل بصرہ بے بصر و نا خجستہ کام
اے اہل کوفہ مرتکب بیعت حرام

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۲۳). [خجستہ + ف : کام (رک)].

---گام صف.
رک : خجستہ پا. باد سحر قاصد خجستہ گام ہے کہ پیغام یار کا بہت جلد لاتا اور لے جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵).

راز حیات پوچھ لے خضر خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش نا تمام سے

(۱۹۰۳ ، بانگ درا ، ۳۰۱). [خجستہ + گام (رک)].

---لِقا (---کس ل) صف.
جس کا دیکھنا باعث سعادت ہو.

خجستہ وہ صورت نظر کر تمام
رکھا ہے خجستہ لقا سب کے نام

(۱۸۳۵ ، تحفۂ اعظم ، ۳۱). [خجستہ + لقا (رک)].

ـــــ نہاد (ـــــ کس ن) صف.
نیک باطن.

یہ کہہ کے آیا قریبِ حسین وہ ناشاد
گرا قدم پہ شہِ دیں کے وہ خجستہ نہاد

(١٨٧٥ع ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ٥ : ٣٩). [خجستہ + ف : نہاد (رک)]

خَجِل (١) (فت خ ، کس ج) صف.
١. شرمندہ ، نادم.

سُورج کے دِس سے جو ہوئے کوں آئے
خجل ہو رین باقی موں کا گنوائے

(١٦٠٩ع ، قطب مشتری ، ٩٦).

ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم
پشیماں ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

(١٧٠٧ع ، ولی ، ک ، ٢٠٩). اس تین دن کی غیر حاضری سے نہایت خجل ہو کر عذر کیا. (١٨٠٢ع ، باغ و بہار ، ٣٣).

خجل ہے مہر خاکِ کربلا کے ذرے ذرے سے
زمیں نے کھا لیا ہے ہائے ان روشن جمالوں کو

(١٩٥١ع ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ٢٠). جب انہیں اپنی اہمیت معلوم ہوئی تو بےحد خجل ہوئے. (١٩٨٠ع ، مری زندگی فسانہ ، ١٢٦). ٢. (مجازاً) جس کی آب و تاب اور چمک جاتی رہی ہو ، ماند ، بے رونق.

عُمَر کے عدل کا رہیا ہے نشاں
خجل جس الکے عدل نوشیرواں

(١٦٣٥ع ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١٢١)).

گہر اس کے دنداں کے آگے خجل
عقیق یمن لب سنے منفعل

(١٧١٣ع ، فائز ، د ، ٢٠٩).

یہ دورِ شمعِ دل راتوں کو لیتا ہے تعلّی کی
خجل کرتا ہے زلفِ حور کو بھی پیچ و خم میرا

(١٨٧٨ع ، گلزارِ داغ ، ٢).

خجل ہے جلوۂ مہتاب ہے وہ ضو تجھ میں
نہاں ہے شانِ ادائے عروس تو تجھ میں

(١٩٢٧ع ، مطلعِ انوار ، ٨).

حجابِ عفاف و نقاب و خجل وَ بِالتَّقوٰی فِیۡہِ یَتَفا ضَلُون

(١٩٦٩ع ، مزمورِ میرمغنی ، ١٣٢). ٣. **بوجھ تلے دبنا ، شرمندۂ احسان ہونا.**

دوستانکے ساتھ وہ تو صاف دل
دشمناں کو کر مدارا سے خجل

(١٦٨٨ع ؟ ، پند نامۂ لقمان ، ٣).

ڈرے جب کہے یا خدا اپنے فضل
مجھیں بخش رحمت سیں ہوں بہت خجل

(١٧٦٩ع ، آخر گشت ، ١٠٠).

اک وہ ہیں تمنا ہے جنہیں تیرے کرم کی
اک ہم ہیں کہ ہوتے ہیں خجل تیری عطا سے

(١٩٤٠ع ، بیخود (محمد احمد) ، ک ، ١٠٢). ٢. (أ) **افسردہ خاطر ، حسرت و یاس میں.**

بچن سن ہو شہ کہہ سنے پھیر کر
خجل ہو چلیا جیو کوں دلگیر کر

(١٦٥٧ع ، گلشنِ عشق ، ٤٩).

تپ عشق میں اور دوا ہو مخل ہو طبیب مرا ہو وہ خود ہو خجل
یہ مزاج کو مشورہ دیتا ہے دل کہ دوا ہو تیری ہو دوا سے بگڑ

(١٨٨٨ع ، صنم خانۂ عشق ، ٩٣).

مرے احباب میرا حال کہہ دیتے ہیں کیوں جا کر
میں ان سے مل کے ہوتا ہوں خجل ان کی ندامت پر

(١٩١٦ع ، نقوشِ مانی ، ٢٩). (آ) **پژمردگی.**
اس درد سوں میں سوکھ خجل جائے نہ کیوں جیو ہر سبل
ہور میں نہ جانے کیوں لئے دل فریاد پر بھاری کہے

(١٦٧٨ع ، غواصی ، ک ، ١٥٧). ٥. **بے دم ، بے جان.**

یار آتا ہے مرے قتل پہ اور میں ہوں خجل
حیف اس وقت پہ یہ دل مرا بے جان نہ ہوا

(١٧٣٩ع ، کلیاتِ سراج ، ٢٥). [ع : (خ ج ل)].

ـــــ (و) خوار (ـــــ (و مج) و معد) صف.
شرمندہ ، ذلیل.

مت پھرو ہوں خجل و خوار بدشت و صحرا
جب تو سن سن کے یہ ہم نے کہا اس سے بابا

(١٨٣٠ع ، نظیر ، ک ، ٢ : ١١٧). وہ کیوں خجل خوار ہونے لگے وہ فیروزہ کی کمائی پر عیش کر رہے ہیں ان کو کیا پروا. (١٩٨١ع ، راجہ گدھ ، ٣١٣). [خجل + خوار (رک)].

خَجِل (٢) (فت خ ، کس ج) امذ ؛ امث.
رک : **چکور.** بعض لوگ خون کی بیماری میں اس کو کھاتے ہیں... عربی میں اس کا نام خجل ہے. (١٨٩٧ع ، سیرپرند ، ١٩٠). [ع].

خِجْلا (کس خ ، سک ج) صف.
بیہودہ ، یاوہ گو ، کمینہ. یہ نہ پوچھیے بس بڑے ہی بجوائے آدمی ہیں ، ہیں تو رئیس کے لڑکے مگر خجلے. (١٨٩٠ع ، سیر کہسار ، ٢ : ٥٣٥). [ع : خجل + ا ، لاحقۂ فاعلی].

خَجْلانَہ (فت خ ، سک ج ، فت ن) م ف.
شرمندہ ، منفعل. پیشانی اس کی عرق میں ڈوب گئی ناچار خجلانہ اشتر سے اترا. (١٨٥٥ع ، غزواتِ حیدری ، ٢٣٦). [خجل + انہ ، لاحقۂ تمیز].

خَجْلَت (فت خ ، سک ج ، فت ل) امث.
شرمندگی ، ندامت ، رک : خجالت.

قوی کر بلوری کی بنیاد کوں
جو خجلت اچھے قصرِ شداد کوں

(١٥٦٣ع ، حسن شوقی ، د ، ٨٣).

پیتی سو لکھن نار کوں دیکھیا نہیں کوئی خواب میں
جس کے نین پر صاف تے خجلت بود در دانہ را

(١٦٧٢ع ، شاہی ، ک ، ١٣٣).

گرد خجلت کون ندامت کے انجھو ساتھ ملا
مورد رحمت حق اس ستی تعمیر کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۸).
میرے سوز و گداز کے آگے شمع خجلت سے پانی پانی ہے
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۰۷). [ع].

ـــــ اُٹھانا ف ل.
شرمندہ ہونا ، شرمندگی برداشت کرنا (جامع اللغات).

ـــــ دینا ف م.
شرمندہ کرنا.
بیٹھا جو چاندنی میں تو رخ کی جھمک دکھا
خجلت نہی کون سی کہ نہ دی روئے ماہ کو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۲۸).

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
شرمندہ میرے اس جواب سے اہل محفل خندہ زن ہوئے اس ہنسی سے میں خجلت زدہ ہوا (۱۸۳۸ ، سبعۂ شمسیہ ، ۳ : ۷۰). قدوی میاں: بظاہر جھینپ کے اور خجلت زدہ صورت بنا کے ... تو بہ توبہ خطا ہوئی معاف کیجیے گا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۲۹). [خجلت + ف : زدہ ، زدن = مارنا].

ـــــ سے کَٹ جانا محاورہ.
بہت شرمندہ ہو جانا ، شرم سے پانی پانی ہو جانا.
یہ جلد بڑھ گئی وہ جھجک کے سمٹ گئی
دیکھا جو عرق خون اُسے خجلت سے کٹ گئی
(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

ـــــ کھینچنا محاورہ.
رک : خجالت کھینچنا.
شیفتہ ہجر میں تو نالۂ شبگیر نہ کھینچ
صبح ہونے کی نہیں خجلت تاثیر نہ کھینچ
(؟ ۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۲۹).

ـــــ گَرِی (ـــــ فت گ ، سک ر) امث.
شرمندگی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [خجلت + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

خَجُوط (فت خ ، و مع) امذ.
(طب) آنکھ کے ڈھیلوں کا باہر کو اُبھر آنے کا مرض. اگر آنکھ میں خجوط کا عارضہ ہو جائے تو باقلا کو کندر اور گلاب کے پھول اور انڈے کے ساتھ لگانے سے نفع ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۸۷). [ع : (خ ج ط)].

خَچاخَچ (فت خ ، خ) امث.
۱. نیزے یا تلوار کے متواتر جسموں پر چلنے کی آواز ، چھاچھق ، چکاچک.
خچا خچ لگی چلنے تیغ دودم کٹے دست و بازو ہوئے سر قلم
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۳). تلوار خچا خچ چلنے لگی. (۱۹۰۰ ، عما کتۂ مر کز اردو ، ۳۰). ۲. کیچڑ میں چلنے کی آواز ، کچ بچ (پلیٹس). ۳. خوب بھرا ہوا ، بکثرت نیز رک : کھچا کھچ. ستلاں ہم سے کسی قدر فاصلے پر تھا مگر ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ خچاخچ آدمیوں سے بھرا ہوا ہے. (۱۸۸۷ ، گلگشت فرنگ ، ۱۵۵). [حکایت الصوت].

خَچاکا (فت خ) امذ.
رک : خچاخچ معنی نمبر ۱. سنگینوں کے خچا کول ، خون کے فواروں کے ساتھ گولیوں کی تڑاتڑ ، عورتوں کا رونا پیٹنا ... کچھ عجیب دل دہلانے والی آوازیں ، پیدا کر رہے تھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۰). [حکایت الصوت].

خَچ خَچ (فت خ ، خ) امث.
بڑی قینچی کے تیز چلنے کی آواز (مہذب اللغات). [حکایت الصوت].

خَچْ خَچی (فت خ ، سک چ ، فت خ) امث.
ایک کھلونے نما باجہ جو لکڑی ، مٹی یا ٹین کے گول ٹکڑے پر جھلی منڈھ کر بنایا جاتا ہے اس میں ایک تانت کا ٹکڑا باندھ کر ایک لکڑی کی ڈنڈی پر چڑھا کر گھماتے ہیں.
کہیں چڑھیں گے جو بدھے بجیں گی خچ خچیاں
علم و الم میں کوئی خاک و پھس اڑائیگا
(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۱۸۵). [مقامی].

خَچَّر (فت خ ، شد چ بفت) امذ ؛ امث.
۱. یہ جانور گھوڑے اور گدھے کے ملاپ کا نتیجہ ہے اسکی نسل کشی شاذ ہی ہوتی ہے.
قطاراں قطاراں شتر کابلی طبیلے طبیلے خچر زابلی
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۶). عرب کا کام سب اونٹ سے ہے اور ہند کا بیل سے اور ایران کا خچر سے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۵۰). آج وہ بمبئی کو چلا گیا ۹۰ خچریں راستے میں مر گئیں ... کام کے قابل نہیں رہ گئیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۶۳۲). خچر میں گھوڑے کی طاقت اور گدھے کا صبر و تحمل موجود ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۷). معتصم نے ... اسلحہ ، خچر ، چرمی خیمے ... اور جملہ فوجی سامان ... کثرت سے فراہم کیا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۳ : ۱۲۳). ۲. (مجازاً) نابنجار ، نااہل ، نابکار. پنڈت جی دیکھو اس عہد نامۂ شوم میں کیا مرقوم ہے اور یہ کس خچر نے لکھا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۷۷). یونیورسٹی کی تعلیم ہم کو صرف خچر بناتی ہے. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲۸۹). ۳. مکّار ، فریبی ، دغاباز (جامع اللغات). [تاریخ (ہ) کھچر کی ـــ س : खच्चर].

ـــــ باتَری (ـــــ فت ت) امث.
توپخانہ جس میں گھوڑوں کی جگہ خچر استعمال ہوتے ہیں. باتری اور بیاٹری سے کئی مرکبات جیسے فیلڈ بیٹری ، خچر باتری ، بیاٹری چارجنگ وغیرہ بنائے گئے ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی

الفاظ ، ۱۰۰)۔ [خچر + باتری (رک)]۔

---پادری (۔۔۔فت د) امذ۔
دیسی عیسائی مشنری جو خچروں پر سوار گلی گلی گاؤں گاؤں گھوم کر تبلیغ کرتے پھرتے تھے. میں پوچھوں ہوں مولوی مجتہد کیوں آئے ہیں کسی جبربشی خچر پادری کو بلوا لیا ہوتا۔ (۱۹۷۶ ، نقوش ، سالنامہ جنوری ، ۸۷)۔ [خچر + پادری (رک)]۔

خَچْرا(فت خ ، سک چ) امذ ؛ ۔۔ خچرہ۔
رک : خچر. بختیارک نے خچرا اپنا طرف باغ سلیمان کے بڑھایا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۷)۔ بختیارک خچرہ دوڑاتا پھرتا ہے پہلوانوں کے نام لے کر پکارتا ہے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹۵۵)۔ [خچر + ا ، لاحقۂ تصغیر]۔

خَچَڑ خَچَڑ (فت خ ، چ) امث۔
۱. سواری یا جانور کے چلنے سے نکلنے والی آواز ، چاپ. دوسرے دن سہ پہر کو دو غلام ... ساتھ لیے خچر پر سوار ہوا خچر خچر کرتا چلا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۳۷)۔ **۲. کچ کچ ، بک بک ، شور ، گڑ بڑ.** جب زیادہ خچر خچر ہونے لگتی تو ٹیچر میز پر دو چار ہاتھ مار دیتے اور تھوڑی دیر کو کچھ امن ہو جاتا۔ (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۷۲)۔ [حکایت الصوت]۔

خَچْری (فت خ ، سک چ) امث۔
رک : خچر جس کی یہ تانیث ہے.

جانتے ہیں اسپ تازی کو گدھا یہ خر دماغ
لیتے پھرتے ہیں سواری کے لئے سب خچریاں

(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۳)۔ یاقوت شاہ و فرامرز تاج دار یاقوج بے شمار اپنی خچری پر سوار ہو کر طرف صحرا کے چلا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۱)۔ [خچر + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

خَد (فت خ) امذ۔
۱. رُخسار ، گال. اس عالم کی جسمانی صورت میں کیا کیا ہے ... اوسکے دیکھنے کا خوبی ہور خد ہور خال ... لتاں رکھے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۴۴)۔

صفحۂ خدِ مبارک یہ الف بنتی ہے
دیکھنا عارض انور کا خدا بنتی ہے

(۱۸۳۹ ، کلیات نعت محسن کاکوروی ، ۱۴)۔

بجائے صفحہ آنکھوں میں رہا نقشہ کسی خد کا
سیاہی نے دیا دھوکا سواد چشم اسود کا

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۵)۔

نارون قد و سمن خد ، غنچی زُنخہ
عُزسیمیں میں لیے دولت بیدار شباب

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۳۳)۔ **۲. خد (تصوف) عبارت ہے نُور ایمان کے مکشوف ہونے سے یا تجلی اینما تولّوا فثم وجہ اللہ سے** (مصباح التعرف ، ۱۰۰)۔ [ع : (خ د د)]۔

---تریب (۔۔۔فت ت ، ی مع) امذ۔
خاک آلودہ رخسار؛ (کنایتاً) ابو تراب یعنی حضرت علی کا بیٹا یعنی اس خاک کا نور.

خاک پر رکھے تھا رخسار وہ احمدؐ کا حبیب
صاحب الامر نے فرمایا جسے خدِ تریب

(۱۹۱۷ ، پیارے صاحب رشید ، گلزار رشید ، ۱۳۴)۔ [خد + تریب (رک)]۔

---و خال امذ۔
چہرہ مہرہ ، شکل و صورت کی ساخت ، حُلیہ.

اس کی صورت کا دوانا ہوں کہ جس کا خد و خال
نہ گیا مانی و بہزاد کی تحریر تلک

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۵۳)۔

خد و خال خوبی آگیں لب لعل ہاں سے رنگیں
نظر آفتِ دل و دیں مژہ صد مضرت افزا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲)۔

جب بھی کیا ترے لب و عارض کا تجزیہ
اپنے ہی خد و خال نمودار ہو گئے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳۶)۔ [خد + و (حرف عطف) + خال (رک)]

خُدا (ضم خ) امذ۔
۱. مالک ، آقا. اس نے مجرا کر کے کہا کہ عمرو دولت خدا کی بڑھے اور مہر انصاف ... تا قیامت جلوہ گر رہے۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدربخش حیدری ، ۹)۔ **۲. (مذہب) بندے کے مقابل ، خالق کائنات کا ذاتی نام اور خود اس کی ذات جس کے صفاتی نام ننانوے ہیں اور جو اپنی ذات و صفات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے ، وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا ، وہ یکتا ہے اور اس کا مثل کوئی نہیں ، اللہ ، ایشور ، بھگوان.**

خاک لانے سے گر خدا پائیں
گائے بیلاں بھی واصلاں ہو جائیں

(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱)۔ پیغمبر کہے خدا کی آشنائی سے کوئی پوچھتا ہے الو کیاں توں۔ (۱۴۹۶ ، شاہ میران جی ، شہادت الحقیقت (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۵))۔

یکس تے یکس کوں کیا نامدار
خدا کی صفت کوں نہ کچھ انت پار

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۱)۔

خدا جب جسے کچھ دلاتا اہے
توں شاہاں کے ہی دل میں لیاتا اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۹)۔

آبرو غم کی بھنور میں دل خدا ستی لگاؤ
ناخدا کچھ کام نہیں آتا ہے مجھدھاراں کے بیچ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۶)۔

اسم اللہ اور خدا کا ناؤں
گرما دھوپ اور سایہ چھاؤں

(۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۰۷)۔ شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۲)۔

تجلی زارِ فطرت میں محمدؐ کے سوا کیا ہے
خدا کے بعد جو کچھ ہے محمدؐ ہی کا جلوا ہے
(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۶۳). ۳. با کمال ، ماہر، بیدل پانے بیدل ... لیکن اس کا کیا علاج کہ تخیل کا بادشاہ ہے قدرت بیان کا خدا ہے. (۱۹۲۸ ، سالنامہ نگار(مکتوبات نیاز) ، ۹۰). ۴. (مجازاً) جو کسی کا دست نگر نہ ہو ، خود مختار ، آزاد.

سراپا آرزو ہونے نے بندہ کر دیا ہم کو
وگرنہ ہم خدا تھے گر دل بے مدعا ہوتے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۰). ۵. دیوتا ، معبود. میوزیم میں جاؤ ہزارہا تصویریں پتھر کی ہیں تمام چیزوں کے خدا وہاں دیکھو گے. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۵۳). [ف : خدا ، خداے ، پہلو : کھوتائی (Khotai)].

---اُٹھالے فقرہ.
اللہ اٹھالے ، اللہ موت دے.

منہ سے کبھی کلمے نہ شکایت کے نکالے
اک دن نہ کہا یہ کہ خدا مجھ کو اٹھالے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۹).

---اِس سے سمجھے فقرہ.
اللہ اس سے بدلہ لے. جو کوئی روٹی اور نمک کے بارے میں خیانت کرے خدا اس سے سمجھے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۹ : ۸۲)

---اِس کا سہرا دکھائے فقرہ.
(عو) خدا کرے اس کا بیاہ ہو، خدا اسکو دولہا بنا ہوا دکھائے (مہذب اللغات).

---اِس کا مُنھ کالا کرے فقرہ.
(بد دعا) اللہ اس کو رسوا کرے. خدا اس کا منہ کالا کرے کہ اس قدر ظلم و ستم اس نے اس عاجز پر کیا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدربخش حیدری ، ۹).

---اَصَل خَیر رَکھے فقرہ.
(دعائیہ) اللہ چنگا رکھے ، صحیح سلامت رکھے. اگر آج ڈاک میں بیٹھوں اور خدا اصل خیر رکھے تو پرسوں سیالکوٹ داخل. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۴۴).

---اَمیر کے پاس (پڑوس میں) قَبر بھی نہ بنوائے کہاوت.
امیر کا پڑوس زحمت کا باعث ہوتا ہے (نجم الامثال ، ۱۹۷).

---اَندیش (---فت ا ، سکن ن ، ی مج) صف.
اللہ کا خوف رکھنے والا خدا کے بارے میں سوچنے والا.

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسم شش جہات
ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۶). [خدا + ف : اندیش ۱ اندیشیدن = خیال کرنا ، سوچنا].

---اُن کو کَرْوَٹ کَرْوَٹ جَنّت نصیب کرے دعائیہ کلمہ.
رک : خدا کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے. اماں میاں (خدا ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے) ان کی تصویر میری نظروں میں پھر گئی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۸۹).

---اُن کی اَرْواح کو شَرْمائے فقرہ.
بد دعا ، اللہ انہیں بدلہ دے. فورٹ ولیم کالج کے منشیوں نے (خدا ان کی ارواح کو شرمائے) بیٹھے بٹھائے بلاوجہ اور بغیر ضرورت کے یہ شوشہ چھوڑا. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱۲)

---اُن کی رُوح کو نَہ شَرْمائے دعائیہ کلمہ.
اللہ ان کی روح کو تکلیف نہ ہونے دے. خاندان ہی میں ایک اور بزرگ بھی تھے ، تھے تو جید عالم مگر خدا ان کی روح کو نہ شرمائے ، یہ خبط سما گیا تھا کہ مجھ سے بہتر شاعر شہر بھر میں کیا ہندوستان بھر میں نہیں ہے. (۱۹۳۳ ، بزم رفتگاں ، ۴۲).

---اُن کے دَرَجات عالی کرے دعائیہ کلمہ.
اللہ ان کی ترقی کرے. مولوی صاحب نے جو دو حروف پڑھا دیئے تھے وہ میرے بہت کام آئے (خدا ان کے درجات عالی کرے). (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۳۰).

---اَیسا ہی کرے فقرہ.
آمین ، یا اللہ ایسا ہی کر ، ہماری یہ دعا قبول فرما (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۵)).

---آباد رَکھے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) سلامت رہیں.

اجازت اک نگہ کی مل گئی ہم با کبازوں کو
خدا آباد رکھے شاد اِن مسکیں نوازوں کو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۲).

---آپکا بھلا کرے فقرہ.
دعائیہ کلمہ نیز تکیۂ کلام کے طور پر گفتگو میں استعمال کرتے ہیں یعنی اللہ آپکو خوش رکھے. اور «خدا آپکا بھلا کرے» گومتی پار سات جھڑیں الگ سنبھالی ہیں. (۱۹۵۳ ، محلسرا ، ۵).

---آپ کو بہت سلامت رَکھے فقرہ.
(طنزاً) بڑے بدذات ہو (فرہنگ اثر).

---آپ کو خوش رَکھے فقرہ.
دعائیہ کلمہ نیز اضافی جملہ بطور تکیۂ کلام. خدا آپ کو خوش رکھے ، پورے دو سو روپے میں قورمہ پکا ہے جس میں پکوائی وغیرہ شامل ہے. (۱۹۷۳ ، تاہم ، ۲۲۹).

---آپ کو نیکی دے فقرہ.
بات چیت میں جملۂ معترضہ کے طور پر. خدا آپ کو نیکی دے یہی ہمارے کنال ہیں گھاس پھوس میں جس چیز کا کبھی مزا آنے لگے. (۱۹۸۲ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۵۱).

۔۔۔ آپ کی مَغْفِرَت کَرے فقرہ۔
اللّٰہ آپ کے گناہ معاف کرے۔ میں نے آپ سے اس وقت وہ باتیں کی ہیں جن کے کہنے کی کسی سگے بھائی سے اجازت نہیں ہے خدا آپکی مغفرت کرے (١٨٩١ء، جرم سزا ، ٢ : ٧)

۔۔۔ آگاہ ہونا فقرہ۔
اللّٰہ کو علم ہونا۔

نہ اس کا بھید یاری سے نہ عیاری سے ہاتھ آیا
خدا آگاہ ہے دل کی خبرداری سے ہاتھ آیا

(١٨٣٩ء ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٢٥)۔

۔۔۔ باپ امذ۔
عیسائی مذہب میں مستعمل ایک اصطلاح جو عیسائیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو رجوع کرنے کا طریقہ ہے۔ وہ اپنی ہر بات کا آغاز باپ کا شکر ہے سے کرتے ہیں۔ (١٩٦٧ء ، ہفت جھوٹ کی آواز ، ١٠٦)۔ [خدا + باپ (رک)]۔

۔۔۔ بچائے فقرہ۔
اللّٰہ محفوظ رکھے۔

کہتے ہیں تیرے دیدے سے بس بس خدا بچائے
کمبخت سب اٹھا دیا تو نے مرا لحاظ

(١٩١١ء ، ظہیر دہلوی ، د ، ٢ : ٦١)۔

۔۔۔ بچھڑی رات نہ کرے لڑتی رات کرے فقرہ۔
لڑائی ہو تو ہو لوگ متفرق نہ ہوں (محاورات ہندوستان ، ٧٨)۔

۔۔۔ بخشے فقرہ۔
١. اللّٰہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (مرحومین کے ذکر کے ساتھ مستعمل)۔

خبر سن کر مرے مرنے کی وہ بولے رقیبوں سے
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

(١٨٧٨ء ، گلزار داغ ، ١٥٣)۔ خدا بخشے مولوی وحیدالدین سلیم بھی ایک عجیب چیز تھے۔ (١٩٣٠ء ، مضامین فرحت ، ٢ : ١٥٣)۔
٢. (أ) طنزاً اللّٰہ معاف کرے۔

لیے پھرتا ہوں اک تصویرِ حسرت اپنی آنکھوں میں
خدا بخشے دلِ مرحوم کی زندہ نشانی ہے

(١٩٣٣ء ، شعلۂ طور ، ٦٠)۔ (أأ) (مزاحاً) اللّٰہ محفوظ رکھے۔ خدا بخشے میری بیماری کو جس کے طفیل ڈلہوزی پہاڑ پر جانا ہوا تھا۔ (١٩١٢ء ، سی پارۂ دل ، ١ : ٨٣)۔

۔۔۔ بَنْدَہ (۔۔۔ فت ب ، سک ن ، فت د) صف۔
١. نیک انسان ، سیدھا آدمی۔

ہم خدا بندے ست بچارے
ہمیں سمجھو نہ گوسفند و میش

(١٩٤٥ء ، خروشِ خم ، ٥٥)۔ ٢. اللّٰہ کا بندہ ، اللّٰہ کو ماننے والا۔ وہ مسلمان ہو گیا محمد نام رکھا گیا اور اسم عرفی بھی خدا بندہ میں بدل دیا گیا۔ (١٩٦٧ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٧٩)۔ [خدا + بندہ (رک)]۔

۔۔۔ بُوجھے فقرہ۔
(بد دعا) خدا سمجھے ، اللّٰہ بدلہ لے ، اللّٰہ سزا دے۔

ہم اوس سے کیا ملیں جو آپ کو اوس سے جدا بوجھے
جو ہم کو غیر بوجھے یار سے اوس کو خدا بوجھے

(١٨٥٨ء ، تراب ، ک ، ٢٢)۔

۔۔۔ بِیں (۔۔۔ ی مع) صف۔
اللّٰہ کو دیکھنے والا ، اللّٰہ والا۔

ولی کوں نہیں مال کی آرزو
خدا بیں نہیں دیکھتے زر طرف

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١٢٣)۔

نہ خود بیں نے خدا بیں نے جہاں بیں
عجب شہ کار ہے تیرے ہنر کا

(١٩٣٥ء ، بالِ جبریل ، ٣٢)۔ [خدا + ف : بین ، دیدن = دیکھنا]۔

۔۔۔ بِینی (۔۔۔ ی مع) امث۔
علم کے ذریعہ خدا کو پہچاننا۔

گر خدا بینی پر ہے تیری نظر اے کامیاب
تو خودی کا دور کر اول توں سارے تھے حجاب

(١٦٧٢ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٩٠)۔

زباں و چشم و عقل و دل پر اوسکے ختم یہ چاروں
خدا گوئی خدا بینی خدا فہمی خدا دانی

(١٨٧٣ء ، کلیاتِ قدر ، ٥٦)۔ [خدا + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

۔۔۔ بَھلا کَرے روزمرہ۔
١. (دعائیہ کلمہ) فقیروں کی صدا یا کسی کے سلوک اور نیکی پر کہتے ہیں ، اللّٰہ خوش رکھے نیز دوسران گفتگو جملۂ معترضہ۔ ایک شخص فقیر صورت میری دکان پر آ کے کھڑا ہوا اور کہا خدا بھلا کرے۔ (١٨٠٢ء ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ١ : ٢)۔ مگر خدا بھلا کرے میری بیوی کا اس نے مطلق کراہت نہ کی۔ (١٩٣٤ء ، سلک الدرر ، ١٠٦)۔ ٢. (طنزاً) کسی کی بدسلوکی پر بھی اس کو طنزاً دعا کے ساتھ یاد کرنا۔

گیا ہے عرشِ معلیٰ پہ شور نالوں کا
خدا بھلا کرے آزار دینے والوں کا

(١٨٨٣ء ، آفتابِ داغ ، ٣٦)۔ خدا بھلا کرے ان اٹیوں غٹیوں کا کہ ایک ادھر سے آئی اور کہہ دیا ، میاں اسلام کا خط آیا ہے۔ (١٩٠٩ء ، شبِ زندگی ، ١ : ١٢٥)۔

۔۔۔ بُھوکا اُٹھاتا ہے بُھوکا سُلاتا نَہیں کہاوت۔
اللّٰہ ہر ایک کو کھانے کو دیتا ہے ، وہ رزّاق ہے (جامع اللغات)۔

۔۔۔ بُھولْنا محاورہ۔
(نعوذ باللہ) اللّٰہ کا خوف نہ کرنا۔ غضب خدا کا آپ نے خدا بھول

باتیں کر کے اور اسے منحوس کہہ کر ہم سب کو بدظن کر دیا. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۲۰۲).

---بھی بھرے کو بھرتا ہے کہاوت
جس کے پاس دولت ہوتی ہے اللہ اسے مزید دولت دیتا ہے. اب تو روپیہ رکھنے کا ٹھکانہ نہ رہا ، مثل سچ ہے خدا بھی بھرے کو بھرتا ہے. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۶).

---پر تکیہ/توکّل ہونا محاورہ.
اللہ کا سہارا ہونا ، اللہ پر بھروسہ ہونا.

> کیا بالِ ہما کے بالش پر
> تکیہ سرِ پاک کا خدا پر

(۱۸۸۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۷). دل کو اس بات سے تقویت دی کہ خدا پر توکّل کرو. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۵۹۰).

---پر چھوڑ دینا/چھوڑنا محاورہ.
۱. کسی کام کو کر کے اس کے نتیجے کو اللہ کی مرضی پر موقوف رکھنا ، توکّل کرنا.

> ترا اور رند کا انصاف ہوگا اب قیامت کو
> سمجھ لے گا وہی تجھ سے خدا پر اس لے چھوڑا ہے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۵). بہر حال خدا پر فیصلہ چھوڑ دیا گیا. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۳۰). ۲. دنیاوی تدبیروں سے کنارہ کشی اختیار کر کے کسی امر کو خدا کی مرضی پر موقوف رکھنا.

> مجھے چھوڑیں خدا پر دوست میرے
> یہ ہنگمہ سرِ بالیں کہاں تک

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۸).

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
اللہ کو پوجنے والا ، عابد ، زاہد. خدا پرست لوگن محبت کے عالم میں خدا کہواہو کہیا جائے ، قادریت کے عالم میں کسوجہ قدرت نیں ہو خدا کہوائے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰). دونوں موحّد خدا پرست تھے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۲).

> دیکھو حضور جارج اس کیسے خدا پرست
> کرجا میں سر جھکا ہے دسمبر ہو یا اگست

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۵۱). ایک خدا پرست کے لئے مارکسی اشتمالی بننا ناممکن ہے. (۱۹۸۵ ، ندائے دین ، دسمبر ۳۱۹۱) [خدا + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پرستانہ (---فت پ ، ر ، سک س ، فت ن) صف.
اللہ پاک پر عقیدہ کے ساتھ. خدا پرستانہ تعبیر یعنی یہ خیال کہ خدا نے عدم سے دنیا کو پیدا فرمایا ہے. (۱۹۶۲ ، تمدّنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۱). [خدا + پرست (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت]

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
اللہ کی پرستش ، حق پرستی ، زہد.

> راہِ خدا پرستی اوّل ہے خود پرستی
> ہستی میں نیستی ہے اور نیستی میں ہستی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۰). وہ ترجمہ جو میں نے کیا تھا مولانا نے کاٹ کر اصلاح کی ، خدا پرستی (۱۹۸۳ ، افادات آزاد ، ۱۲۸). [خدا + پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پر نظر کرنا محاورہ.
اللہ سے لو لگانا.

> دل غم سے تنگ ہے ہو گیا رونے جھکا کے سر
> بولے قریب آکے خدا پر کرو نظر

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷).

---پر نظر کرو فقرہ.
صبر کرو.

> اب تو یہی ہونی ہے خدا پر نظر کرو
> یہ رات جس طرح سے ہو یوں ہی بسر کرو

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

---پن/پنا (---فت پ) امذ. (قدیم).
الوہیت ، معبودیت. لا اللہ جو ہے بندے سبکا عالم پیدا کیا ہے سوائے تو جسمانی ہے ہور الا اللہ جو ہے سو خدا البتہ ہور ولایت ہور عزت اپے خدا پنا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۸۷). بندے پنے کا راز ہور خدا پنے کا راز ای ثابت کیا جاتا ہے. (۱۷۶۳ ، جو سرہار (ق) ، ۳۰). [خدا + پن/پنا ، لاحقۂ اسمیت].

---پناہ دیوے/پناہ میں رکھے فقرہ.
اللہ بچائے ، اللہ محفوظ رکھے.

> خدا پناہ میں رکھے تمہاری زلفوں سے
> ستم کی فوج کھڑی ہے پرا جمائے ہوئے

(۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۲۳). اگر اس میں کچھ ہور فکر ہے تو نعوذ باللہ خدا پناہ دیوے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۲۹).

---پنج انگشت یکساں نہ کرد کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، دنیا میں سب ایک طرح کے نہیں ہوتے ، ایک دوسرے سے نہیں ملتا. کیا تمھیں میرا اعتبار نہیں ... خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد. (۱۹۲۱ ، ستدرشانتا ، ۱ : ۵).

---تراشنا محاورہ.
اپنے خیالات کے مطابق کسی کو اعلیٰ درجہ دینا.

> تراشیں تخیل میں اپنے خدا
> وہ حاضر ہوں جوں جلد نظروں میں آ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳).

---ترس (---فت ت ، سک ر) صف.
اللہ سے ڈرنے والا ، رحم دل.

> سو یو بات سن کر تبی یوں کہے
> اگرچہ خدا ترس ہو توں بہے

(۱۶۷۰? ، شغلی ، ہندنامہ (ق) ، ۲).

خال عارض ہے جو ہندوئے خدا ترس تو کیا
ہم سیہ بختوں کے حق میں تو ہے قصّاب بنا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲). منحصف مزاج اور خدا ترس بادشاہوں نے بہتیرا کچھ کیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۴). [خدا + ف : ترس ، ترسیدن - ڈرنا].

ـــ تَرْسی (ـــ فت ت ، سک ر) امث.
اللہ سے ڈرنا ، اللہ کا خوف کرنا ، رحم دلی.

ان بتوں سے نہیں امید خدا ترسی کی
رحم دل ان میں نہیں ایک ، ستمگار ہیں سب

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۳). ایک فیل بان نے خدا ترسی کر کے اپنے یہاں ٹھہرا لیا. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۳۹). شاہد صاحب نے یقیناً خدا ترسی اور دوست کی دوستی کا ثبوت دیا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۶۸). [خدا + ترس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تُمہاری ماشا ٹھنڈی رَکھے دعائیہ کلمہ.
اللہ تمہارے بچوں کو سلامت رکھے. اب ماشاءاللہ خود صاحب اولاد ہو خدا تمہاری ماشا ٹھنڈی رکھے اب اس کی قدر ہو جائے گی. (۱۹۲۰ ، نسل ہوتی بتیال ، ۴).

ـــ تُمہیں خُوش رَکھے فقرہ.
(مسیحی) God bless you (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۳۱).

ـــ تو دیکھتا ہے فقرہ.
اللہ سے کچھ پوشیدہ نہیں. وہ انصاف نہ کریں خدا تو دیکھتا ہے. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۳۱).

ـــ تَوفِیق دے فقرہ.
خدا اچھائی کی طرف راغب کرے.

بس یہ لازم ہے سبھوں کو دوستاں
گر خدا توفیق دے اے عاقلاں

(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۸۶). بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ خدا زیادہ اسے توفیق دے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۳۰).

جس کو توفیق خدا دیتا ہے — ان کو ایسوں کی دلا دیتا ہے

(۱۹۳۱ ، رسوا (مہذب اللغات).

ـــ تو ہے فقرہ.
اللہ پاک کو سب علم ہے ، اللہ کی مدد شامل حال ہے.

شکل حباب خلق میں آخر فنا تو ہے
دریا اگر قریب نہ ہو گا خدا تو ہے

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات).

ـــ تیرا بَھلا کَرے دعائیہ کلمہ.
درمیان گفتگو کسی بُھولی ہوئی بات کو ذہن پر زور دے کر یاد کرتے ہوئے جملۂ معترضہ. ایک پیسے کی ملیٹھی اور دارچینی ، ایک پیسے کا بنفشہ اور خدا تیرا بھلا کرے ، ایک پیسے کی ریشہ خطمی. (۱۹۷۱ ، تین عورتیں ، ۱۳۲).

ـــ جانْتا ہے فقرہ.
اللہ کو خبر ہے.

بتوں کے تئیں کس قدر مانتا ہے — یہ کافر مرا دل خدا جانتا ہے

(۱۷۵۱ ، نکات الشعراء (میر سجاد) ، ۷۲). خدا جانتا ہے میرے آنسو نکل پڑے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۸). خدا جانتا ہے اب تک وہ شکل آنکھوں میں پھرتی ہے. (۱۹۵۸ ، چشمہ ، ۷۹۰).

ـــ جانے فقرہ.
(کسی بات کو نہ جاننے کے موقع پر بولتے ہیں) اللہ ہی کو خبر ہے. عقل شکست کھا کر تائب ہوا ، خدا جانے کہ کدھر غائب ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۹).

خدا جانے کہ پھر کیا سرو اکڑے — جو ہو جاوے چمن آرا مرا یار

(۱۷۸۳ ، دیوان محبت (ق) ، ۷۳).

انجام دل غم کش کوئی عشق میں کیا جانے
کیا جانیے کیا ہو گا آخر کو خدا جانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۱). گاؤ تکیہ بیچ میں تھا ، نہیں تو خدا جانے آنکھ پھوٹتی ، سر پھٹتا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۴). خدا جانے ہمارے یہاں کے عام لکھنے والے اتنے کانچ کے سے ہوتے کیوں ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۷۸).

ـــ جانے اُونْٹ کِس کَروَٹ (کَل) بَیٹھے کہاوت.
نہ جانے انجام کیا ہو ، خدا جانے آخری نتیجہ کیا نکلے. خدا جانے وقت پر اونٹ کس کروٹ بیٹھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲۹).

پیے جاؤ تم جیسے شربت کے گھونٹ
خدا جانے اب بیٹھے کس کل یہ اونٹ

(۱۹۱۰ ، قاسم و زہرہ ، ۱۷).

ـــ جانے خُدا کا حَبیب فقرہ.
اللہ کی باتیں وہی جانے یا اس کا رسولؐ. خدا جانے خدا کا حبیب جس دن سے مجھے تیری یا کبازانہ محبت مول لے چکی ہے ، اس دن سے وہ ایسی کچھ دل میں اتری ہے کہ بس نفرت ہو گئی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۲).

ـــ جَب کِسی کو نَوازْتا ہے تو اِس سے صَلاح مَشْوَرہ نہیں کَرتا / چَھپَر پھاڑ کَر نَوازْتا ہے کہاوت.
اللہ جس طرح چاہے اور جب چاہے اپنے بندوں پر لطف و کرم کی بارش کر دیتا ہے. مجھے ایک چیک ملا ، وہ کہاوت ہے نا کہ خدا جب کسی کو نوازتا ہے تو اس سے صلاح مشورہ نہیں کرتا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۵۱). خدا جب کسی کو نوازتا ہے تو چھپر پھاڑ کر نوازتا ہے یہ تو تم مانتی ہونا؟. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶۵).

ـــ جِس کو بَچائے اُس پَر آفَت کیوْنکَر آئے کہاوت.
اللہ کی حفاظت میں کوئی آفت نہیں آسکتی (محاورات ہند ، ۹۷).

۔۔۔جِس کو رَکھے اُسے کون چکّھے کہاوت.
اللہ کی مدد شامل ہو تو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا. پی آئی اے کے اس حادثے میں بچ جانے والوں کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ خدا جس کو رکھے اسے کون چکھے ایک معجزہ ہے. (۱۹۸۵ ، مشرق ، کراچی ، ۲۰ مئی ، ۳).

۔۔۔جُلاہا بَنائے مَگر صُورَت جُلاہے کی نَہ کَرے کہاوت.
چہرہ انسان کے احوال کا آئینہ ہوتا ہے. خدا جُلاہا بنائے مگر صورت جلاہے کی نکرے ، بیچارے کم رو سے آدمی تھے. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۳۰).

۔۔۔جُو (۔۔۔و مع) صف.
اللہ کا متلاشی (جامع اللغات). [خدا + ف : جو ، جستن - تلاش کرنا ، ڈھونڈنا].

۔۔۔جواب دے فقرہ.
اللہ سزا دے ، خُدا سمجھے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

۔۔۔جُھوٹ نَہ بُلائے / بُلوائے فقرہ.
اپنی بات کی صداقت ثابت کرنے کے لیے بطور تکیۂ کلام مستعمل. تاریخ یاد کسے ہے یہاں تو خدا جھوٹ نہ بلائے گھر کے بچوں کا نام یاد نہیں آتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰). اس کا یہ مطلب ہے کہ میں نے اس سے پہلے بھی تقریر کی تھی ، جی ہاں کی تھی اور خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کہوں کہ ساتویں پشت سے تقریر کی مشاق ہیں ! (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۳۸). پیشاب جو آنا شروع ہوا تو خدا جھوٹ نہ بلوائے کوئی دس منٹ تک برابر آتا رہا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۵۷).

۔۔۔چاہے فقرہ.
۱. **اگر اللہ کی مرضی ہو ، انشاءاللہ.** خدا چاہے تو پھر اصلی صورت پر آجائے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۵).

پھر چشمِ ندامت کا دکھا دوں اعجاز
پتھر بھی خدا چاہے تو پانی ہو جائے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۳). ۲. **یقیناً ، بالیقین.** اگر کوئی پوچھ بیٹھے کہ بیوی وضو میں کیا فرض ہے تو خدا چاہے وہ بھی نہ جانتی ہوں گی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۵۰).

۔۔۔چِڑیا کا گھونسلا بھی نَہ اُجاڑے کہاوت.
مراد یہ کہ انسان تو ایک طرف ، چرند پرند کو بھی اللہ بے گھر نہ کرے. ترک وطن ایک ایسی اذیت ہے جس کا اثر صرف موت ہی قلب سے زائل کر سکتی ہے ، کہتے ہیں کہ خدا چڑیا کا گھونسلا بھی نہ اجاڑے. (۱۹۲۹ ، آنسہ کا لال ، ۹۳).

۔۔۔چَھپّر پھاڑ کَر بُن بَرسائے کہاوت.
غیر متوقع طور پر دولت کا مل جانا. خدا چھپر پھاڑ کر بن برسائے تو کہیں نہیں جاتی ورنہ باسباب ظاہر تو اسکول کی حالت افسوس کے قابل ہے. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۲۸).

۔۔۔چھوڑی (۔۔۔و مع) صف.
اللہ کو بھول کر ، مُلحدانہ ، لادینی. سوچنے کی بات یہ ہے کہ ظاہر میں اس لادینی یا خدا چھوڑی زندگی پر ہر چیز کے دروازے کھل جانے کے باوجود ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے ماڈرن دنیا کو معاشی سکھ چین کتنا نصیب ہے؟ (۱۹۵۵ ، تجدید معاشیات ، ۳۲۸). [خدا + چھوڑی ، چھوڑنا سے لاحقہ صفت].

۔۔۔(ہی) حافِظ فقرہ.
۱. **(کلمۂ دعا) اللہ حافظ ، اللہ کے سُپرد.**

ہے در پر بتاں کے تم جہاں دار
خدا حافظ تمہارا ، گھر چلے ہم

(۱۷۸۸ ، جہاندار ، د ، ۱۱۶).

ہم تو چلتے ہیں لو خدا حافظ بت کدے کا بتو خدا حافظ

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۳). وہ یقینی اپنے کو حد درجہ خطرہ میں ڈالنے والا ہے اس کا بس خدا ہی حافظ ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴۴ : ۳). ۲. **نااُمیدی اور مایوسی کے اظہار کے لیے.**

کمالِ حسن پہ تیرے کبھی نہ آئے زوال
ترے جمال کا اے مہ لقا خدا حافظ

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۷). قدم کوریا میں جمے روسیوں کے تو پھر اہل جاپان کا حافظ خدا ہے. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۲).

ہے مرگِ ناگہاں سر پر تمہارا اب خدا حافظ
مبارک رہنے والوں کو شبستاں ہم نہیں ہونگے

(۱۹۷۹ ، دامن یوسف ، ۱۷۶). ۳. **اللہ خیر کرے (کسی اندیشے کے موقع پر بولتے ہیں).**

خدا حافظ فغاں کس پیچ میں آیا ہے دل میرا
وہ چیرا لٹ پٹا رہ رہ کے مجھ کو یاد آتا ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۵۸).

شوق ہے اس کو خود نمائی کا اب خدا حافظ اس خدائی کا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۳).

نظارہ روز و شب ہے مصحفِ رخسارِ قاتل کا
یہی صورت رہی تو بس خدا حافظ مرے دل کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱۰۷ : ۳۷). ۴. **کسی چیز کے زائل یا بیکار ہو جانے کے موقع پر مستعمل.**

اگر یہی ہے شب و روز گریہ و زاری
تو کوئی دن کو ترا چشمِ تر خدا حافظ

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ (ق) ، ۹۹). بنیاد اگر بگڑ گئی تو عمارت کا خدا حافظ ہے. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۷۰). ۵. **رخصتی سلام ، الوداع.** جب مہمان رخصت ہونے لگیں تو میزبان سے خدا حافظ کہنا ضروری ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۲۶). ہاتھ ہلاتا ہوا چلا گیا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶۳). ۶. **(طنزاً) ترکِ تعلقات کرنا.**

بس خدا حافظ ، چلا ناکامکارِ زندگی
ہو مبارک آپ کو عیشِ بہارِ زندگی

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۲۰). [خدا + حافظ (رک)].

---حافظ کہنا محاورہ.
۱. رخصت کرنا ، الوداع کہنا ، فی امان اللہ کہنا. مسلمانان بمبئی کا ایک عام جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا کہ سیٹھ چھوٹانی صاحب و دیگر اصحاب کو خدا حافظ کہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۴۰). دوسرے بندوں نے اسے خدا حافظ کہا اور وہ اپنے گھر کی جانب چل دیا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۰۶). ۲. کسی رسم یا شعار کو ترک کر دینا ، چھوڑ دینا. بادشاہ اور اس کے اعلیٰ درجے کے اہل دربار نے جبہ و دستار کے ساتھ ڈاڑھیوں کو خدا حافظ کہا. (۱۸۸۰ ، آب حیات (نوراللغات)).

---حافظ و ناصر فقرہ.
اللہ حفاظت اور مدد کرے. جاؤ اللہ بیلی خدا کو سونپا خدا حافظ و ناصر. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۰).

---حافظ ہے فقرہ.
اللہ پر توکل ہے.

روز یہ ہوتا نظر آتا نہیں یہ زخم دل
دیکھئے کیا ہو خدا حافظ ہے اس بیمار کا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۳۷).

کیوں دلا فکر ہے اس آن خدا حافظ ہے
کوئی ہرگز نہیں نقصان خدا حافظ ہے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۹۰). لوگ اسے سمجھاتے پر وہ فقیرانہ بے نیازی سے کہتا «صاحب آج ملتا ہے کھاتے ہیں کل خدا حافظ ہے». (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۵).

---خانہ (---فت ن) امذ.
رک : خانۂ خدا معنی نمبر ۱ ، کعبہ شریف.

کہا تھا اے دل نافہم و نادان تجھ سے یہ کس نے
خدا خانے کی حرمت کو صنم خانے میں رکھ دینا

(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۴۴).

اک خدا خانہ کہ کوشش پہ بھی جھکتا نہیں سر
اک صنم خانہ کہ دل خود ہی جھکا جاتا ہے

(۱۹۷۱ ، فکر جمیل ، ۱۳۴). [خدا + خانہ (رک)].

---خبر فقرہ.
نہ جانے ، نہ معلوم ، خدا جانے.

جہاں کو وہ لب میگوں خراب رکھتے ہیں
خدا خبر کہ یہ کیسی شراب رکھتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰). تینوں قسم کھاتے ہیں کہ امتحانوں تک کوئی فلم نہیں دیکھیں گے لیکن خبر ملتے ہی خدا خبر کیسے پروگرام بن جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۶۲).

---خُدا (---ضم خ) امذ.
یاد الٰہی ، عبادت ، بندگی.

لازم ہے ذکر آٹھ پہر ہو خدا خدا
بندہ خدا خدا سے پہنچتا ہے تا خدا

(۱۸۷۹ ، توقیع سخن ، ۲). [خدا + خدا].

---خُدا کَر کے م ف.
بڑی مشکل سے ، بصد دقت تمام.

صنم بتاں میں ہمارا بڑا سا کافر تھا
کیا ہے رام میں اوس کو خدا خدا کر کے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۸). بارے خدا خدا کر کے صبح جب نزدیک ہوئی ، مرغ بولا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۹). خدا خدا کر کے ان سے فراغت ہوئی تو شمع آزاد کے سامنے آئی. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۹۳). خدا خدا کر کے شہر کی جھلک دور سے نظر آئی. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۱۵۶).

---خُدا کَر کے کُفر توڑا فقرہ.
بڑی مشکل سے راضی کیا یا منایا (جامع اللغات).

---خُدا کَرنا محاورہ.
۱. اللہ اللہ کرنا ، عبادت الٰہی میں مشغول ہونا. حضور خدا خدا کریں ساری بلا ٹل جائے گی. (۱۸۸۸ ، نوابی دربار ، ۹۳).

حرم میں بیٹھے ہو مائل خدا خدا کیجے
یہاں وہ ساقی مہوش کہاں شراب کہاں

(۱۹۳۱ ، مائل ، انتخاب دیوان ، ۱۵). ۲. خدا سے ڈرنا ، توبہ کرنا ، باز آنا.

بزم عشق بتاں نہ لو مومن
کیجئے بس خدا خدا صاحب

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۷). ہم سے محصول اور لگان مانگنے والے خدا خدا کریں. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۳۵).

---خُدا کَرو فقرہ.
غیرت بگڑو. خدا خدا کرو وہ ... ایسی نہیں ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۹۵). خدا خدا کرو ان بودی باتوں سے پرہیز کرو (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۲۸).

---خوا نی (---و معد) امث.
مالک کی تعریف.

یعنی ہے کی جو یہ خدا خوانی
ہے برائے قریب سلطانی

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۱۰۰). [خدا + ف : خوان ، خواندن ـ پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خود میرِ سامان اَست اَرباب تَوَکُّل را کہاوت.
(جب کوئی اپنی بے سروسامانی کی پروا کئے بغیر خدا کے بھروسے پر کام کرتا ہے تو اس وقت کہتے ہیں) توکل کرنے والے کی خدا خود مدد کرتا ہے.

«خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را»
بھرا ہے موتیوں سے دیکھ لو دامان ساحل کا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاض سحر ، ۶۵).

---خوش رَکھے فقرہ.
اللہ تعالیٰ خوشحال اور خوش و خرم رکھے. شاباش خدا خوش

رکھے ، شیر باز نے خوش ہو کر کہا. (۱۹۸۱ ، سفرِ درِ سفر ، ۲۶).

ـــــ خوفی (ـــــ و لین) صف.
اللہ سے ڈرنے کا عمل ، خدا ترسی. خواجہ حسن بصری جن کی ولایت اور خدا خوفی کا ہر چہار طرف چرچا تھا. (۱۹۷۳ ، بنیادی حقیقتیں ، ۱۶۳). [خدا + خوف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خیر (ہی) کرے فقرہ.
کسی خطرے یا اندیشے کے موقع پر اللہ سے بہتری کی دعا کے طور پر بولتے ہیں. خدا خیر کرے کسی سوال نہ پیر کرے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۲۸).

ایک تو زلف کے پھندے میں پھنسا تھا یہ دل
تس پہ خط اور ہوا دام خدا خیر کرے
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۹۳).

کیا ترا جلوۂ قامت ہے خدا خیر کرے
حق میں عاشق کے قیامت ہے خدا خیر کرے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹۷).

دیدۂ باز بھی بُت تم ہے خدا خیر کرے
آج کچھ اور ہی عالم ہے خدا خیر کرے
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۹۰). متفکر ہو کر بولی ، خدا خیر کرے اللہ سب کا حافظ ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۳۸).

ـــــ داد صف.
۱. وہ چیز جو خدا نے بخشی ہو اور اس میں دوسرے کا دخل نہ ہو ، منجانب اللہ ، وہبی ، فطری ، عطیۂ الہی.

کتی حسن تو دیکھیا ہوں اس انکھیاں سوں میں انا
ایسا کہیں بھی حسن خداداد نہ دیکھے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۰).

ہمیشہ ہے بہارِ سر و آزاد   نہ جاوے دولت حسن خداداد
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۷). ہاں یہ دولت خداداد ہے اور اقبال روز افزوں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۷). استاد جی ، عقل واقعی خداداد ہے مگر اس کی ترقی بے علم کے نہیں ہوتی. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۳۹). ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ اپنی خداداد صلاحیتوں اور ذہانت کا واحد مصرف وہ سب کچھ حاصل کرنا سمجھتی ہوں جو اب سے پہلے معیوب خیال کیا جاتا تھا. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۲۰۰). **۲. ریاست جس پر ٹیپو سلطان حکومت کرتا تھا** (جامع اللغات). [خدا + ف : داد ، دادن = دینا].

ـــــ دانی امث.
اللہ کو جاننا.

صفت ہے عشق کی یے کی جم اس سے کے ہو مستان کو
اثر تس چک میں انجن ہو دے کنج خدادانی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۴).

وجہ دانا ہے تجھے گردوں دوں کوں اے عزیز
سٹ کے دنیا کوں جو کئی جگ میں خدادانی کرے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۹).

ہے خدادانی کا عالم میں کہیں
جہل علم و علم نادانی بجا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، مخزن العرفان ، ۹). [خدا + ف : دان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ (اور رسول کو) درمیان دینا محاورہ.
اللہ کو گواہ بنانا ، اللہ کا واسطہ دینا ، اللہ کو ضامن بنانا.

قسم عہد و پیمان سب اون سے کیا
اور ان سے خدا درمیاں میں دیا
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا (ق) ، ۱۱).

ایک شب آ ہمارے پاس اے بت
ہم خدا درمیاں دیتے ہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۳۹). میں خدا اور رسول کو درمیان دے کر کہتا ہوں کہ مجھے رنڈی منڈی سے کوئی سروکار نہیں. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۱۰).

ـــــ درمیان ہونا محاورہ.
۱. تائید غیبی ہونا (کسی مشکل کام کے انجام دینے میں).

صورت کوئی صفائی کی اب اے صنم نہیں
جب تک ہمارے تیرے خدا درمیاں نہ ہو
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۷). **۲. رک : خدا درمیان دینا جس کا یہ لازم ہے.**

ہمارے ترے درمیاں ہے خدا
نہ مانو گے تو سر کریں گے جدا
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا (ق) ، ۱۹).

ہو قول سے اپنے پھرتے ہو ناحق
خدا درمیاں ہے ہمارے تمہارے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۹).

ـــــ دشمن کو (بھی وہ وقت) نہ دکھائے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) اللہ ہر ایک کو آفت سے بچائے ، محفوظ رکھے. اندر جا کر دیکھتی ہے تو وہ منظر تھا کہ خدا دشمن کو نہ دکھائے. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۱ : ۵۵).

ـــــ دکھائی دینا محاورہ.
مصیبت یا خطرے میں خدا کا یاد آنا ، خدا کا خوف آنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ دوست (ـــــ و مج ، سک س) صف.
حق پسند ، خدا شناس.

سجدوں میں تھا خدا دوست بنا جو زاہد
آج بت خانے سے وہ دشمنِ ایماں نکلا
(۱۹۱۳ ، ریاض شفق ، ۲۷).

ـــــ دے اور بندہ لے فقرہ.
کسی مشکل کے وقت بولا جاتا ہے ، اللہ دے اور بندہ لے.

لا کھوں روپے کے خزانے اور مال ، خان زمان کو گھر بیٹھے دے گیا خدا دے تو بندہ اس کا مزہ کیوں نہ لے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۵۲). اس وقت یہ تو بت ہو گئی کہ خدا دے اور بندہ لے ، تعاقب کنندگان کو جان بچانی مشکل ہو گئی. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۳۶).

---دیتا (دینے پر آتا) ہے تو چھپّر پھاڑ کر دیتا ہے فقرہ.

خدا کسی کو نوازنا چاہے تو اس کے ذرائع اور سامان پیدا کر دیتا ہے ، خُدا کی دین اسباب ظاہری پر موقوف نہیں ، خُدا کا فضل بے حساب ہے. خدا دینے پر آتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے تری خیالی بات تو نہیں ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۴).

---دیتا ہے تو نَہیں پُوچھتا تُو کَون ہے فقرہ.

خُدا جب کسی پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے تو شریف و رذیل اور بھلے بُرے میں امتیاز نہیں کرتا،خُدا کا فضل عام ہے(نوراللغات؛ نجم الامثال، ۱۹۷).

---(کو) دیکھا نہیں (پَر ، مَگَر) عَقل سے پَہچانا / جانا فقرہ.

عقل کے وسیلے سے بہت کچھ حاصل ہوسکتا ہے ، عقل علم کا بڑا وسیلہ ہے. کہاوت ہے خدا دیکھا نہیں پر عقل سے پہچانا، پس جس میں عقل ہووے ، علم و شرم بھی اس میں ہوا چاہیے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۷۸).

ان مثالوں اور دلیلوں سے یہ ثابت ہو گیا
عقل سے جانا خدا کو آنکھ سے دیکھا نہیں
(۱۹۰۰ ، تحفۂ احسن ، ۱۱).

---دے کھانے کو تو بَلا جائے کَمانے کو کہاوت.

کاہل وجود اور نکھٹو اپنی تائید کے لئے کہتے ہیں (نجم الامثال ، ۱۹۸).

---دیکھ کے جَابَہ قَطع کَرتا ہے کہاوت.

(عو) شوہر اور بیوی دونوں ہم مذاق اور ایک مزاج کے ہوں تو کہتے ہیں (نیز کسی حسب موقع یا حسب حال چیز کے لئے بھی کہتے ہیں (نوراللغات ، جامع اللغات).

---را م ف.

برائے خُدا ، خُدا کے لیے ، از بہر خُداؐ لِلّٰہ.

تج عاشقاں میں ہوتا جنگ و جدل سو سب دن
ہے شرع احمدی تج انصاف کر خدارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲).

یہ چال یا قیامت یہ حسن یا شرارا
چلتا ہے کس ادا سے ٹک دیکھیو خدارا
(۱۶۹۸ ، سوز ، د (ق) ، ۳).

وہ خود آرا نہیں صورت ہے دکھاتا مجھ کو
تو مجھے کھینچ دے مانی وہ خدارا نقشہ
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۱). خدارا میرے حال پر توجہ کیجیے (۱۹۳۷ ، صنلک الدرر ، ۳۴).

نہ درآمد شدہ تہذیب سے آلودہ کر اس کو
خدارا میرا پاکستان ، پاکستان رہنے دے
(۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ دسمبر، ۵).

---راس لائے فقرہ.

(دعا) خُدا موافق کرے ، خُدا سازگار کرے.

شہ دیکھ کے اس کا متبسم ہوئے عباس
فرمایا کہ جو کہتا ہے تو لائے خدا راس
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۵).

---راہ م ف.

اللّٰہ واسطے ، راہِ اللّٰہ میں. انہوں نے ساٹھ لونڈی غلام مسلمان کافروں سے مول لے کر خدا راہ آزاد کر دیے. (۱۸۳۲ ، تذکیر الاخوان ، ۱۰۲). اگر آپ خدا راہ پر میرے کھانے کا انتظام کر دیں تو میری انتڑیاں آپ کو دعا دیں گی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۵).

---رِجالے (رِزالے) کو ناخُن (ناخون) نَہ دے جو اَپنا سَر کُھجائے کہاوت.

کمینے آدمی کو اتنی طاقت اور حکومت نہ ملے کہ جس کے غلط استعمال سے وہ اپنا نقصان کر لے. حق تو یہ ہے کہ خدا رجالے کو ناخون نہ دے جو اپنا سر کھجا سکے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۳۰).

---رَزّاق ہے بَندَہ قَزّاق ہے کہاوت.

خدا دیتا ہے ، بندہ ایک دوسرے سے چھین لیتا ہے (خزینۃ الامثال ، ۸۳).

---رَس (---فت ر) صف.

رک : خُدا رسیدہ.

تصوّف میں جب ڈال دیتے ہیں بات
خدا رس کہیں ہیں یہ توحید ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۶). صاحبقران گردوں شکوہ ہمیت زاہدان خدا رس و سرداران مذکور بالا حکیم افریطوس الہیٰ کے در کبنہ پر پہنچے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۵۵). [خدا + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا].

---رَسی (---فت ر) امث.

اللّٰہ تک رسائی ، معرفت.

خود بخود نہیں خدا رسی ممکن ہو شہیر راہ پر ہونا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۰۵). [خدا + رس (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت].

---رَسِیدَہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.

وہ جسے اللّٰہ کی معرفت حاصل ہو، عارفِ باخدا ، اللّٰہ والا. کہتے ہیں کہ ان سب شہیدوں ، خدا رسیدوں کی خاطر اتنی بےحواسی و بےطاقتی خیمۂ اہل بیت رسالت میں کسی کو نہ ہوئی تھی.

(١٨١٢ ، گلِ مغفرت ، ١٠٣). کوئلہ میں ایک بزرگ آئے ہوئے ہیں بڑے صاحب کرامات ہیں بڑے خدا رسیدہ ہیں. (١٩٣٠ ، مضامین فرحت ، ٢ : ٦). ہمارے یہاں مذاق سخن اس قدر بگڑ چکا ہے ... کہ ایک خدا رسیدہ شاعر کو خواہ مخواہ اشتراکی مشہور کر دیا گیا ہے. (١٩٨٢ ، برشِ قلم ، ٢١٥). [خدا + ف : رسیدہ ، رسیدَن ـ پہنچنا].

ـــــرَ کھتے. تھے / ہیں فقرہ.
ہمارا بھی اللہ ہے ، ہمارا بھی کوئی حافظ ہے.

سچ تو یہ ہے کہ نہیں دوسرا تجھ سا کوئی
اے صنم جھوٹ نہ بولیں گے خدا رکھتے ہیں

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ١١٦).

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٣).

ـــــرَ کھے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) اللہ زندہ رکھے ، اللہ ایسا ہی بنائے رکھے ، اللہ سلامت رکھے.
عشق ایمان ہے خدا رکھے   یہ مری جان ہے خدا رکھے
(١٨٨٢ ، فریادِ داغ ، ٩٥). خدا رکھے ان کا روزانہ یہی آمد و رفت کا سلسلہ رہتا ہے. (١٩٣٩ ، شمع ، ٢٦). شہر بھر میں دھوم مچ گئی کہ منجھلی بیگم کے ہاں خدا رکھے شادی ہے. (١٩٤٠ ، غبار کارواں ، ٩٢). **٢. (کنایتاً) اللہ سلامت رکھے.** بیگم تم انہیں نہیں پہچانتیں ، خدا رکھے جہاں آرا بیگم ہیں. (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ٢٤٦). تم خدا رکھے بادشاہزادے ہو ، تمہیں اپنا وقت بر باد نہ کرنا چاہیے. (١٩٣٠ ، چار چاند ، ١٢). **٣. بادشی بخیر.**

خدا رکھے علاقہ تھا کبھی بلبل کے غم سے بھی
خراب اب دل کو کیا دل کی ، تعلق دل سے کیا دل کو

(١٩٥٨ ، تارِ پیراہن ، ١٠٥).

ـــــساز صف ، امف.
١. خُدا کا بنایا ہوا ، قُدرت کی طرف سے ، قُدرتی ، خُدائی ، غیبی.

بیع نے دی بگڑی یہ زاہد کے بھیجے قرض شراب
کام سودا ہی کا ہوتا ہے خدا ساز درست

(١٧٨٠ ، سودا ، ک (نسخۂ مجلس) ، ١ : ٦١١).

میں اور حظّ وصل خدا ساز بات ہے
جاں نذر دینی بھول گیا اضطراب میں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٩). ایک اور خدا ساز تائید سرسید کے متصور ہوں ... کی ہوئی. (١٩٠١ ، حیاتِ جاوید ، ٣٢٢).

یہ اتفاق تھا کہ خدا ساز بات تھی
مجھکو تو اس کے وصل کا ہرگز گماں نہ تھا

(١٩٥٠ ، ترانۂ وحشت ، ٢٣٣). **٢. جس کا سان گمان نہ ہو ، اتفاقیہ ، اتفاقاً ، احیاناً.**

دھوکے میں ہم کنار وہ طنّاز ہو گیا
یہ بھی اک اتفاق خدا ساز ہو گیا

(١٩٥٧ ، دل عظیم آبادی ، د ، ٣٢). اب یہ صورت خدا ساز پیش آئی. (١٨٨٣ ، قصص ہند ، ٢ : ٣٧).

ان سے ملنا بھی خدا ساز ہوا ہے اپنا
کامیابی مری شرمندۂ تدبیر نہیں

(١٩٢٣ ، کلیات حسرت موہانی ، ٢١٩). **٢. بُت بنانے والا.**
خدا ساز تھا آذر بت تراش   ہم اپنے تئیں آدمی تو بنائیں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٦٨). [خدا + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــسَب کی مِحْنَت سُوارَت کَرْتا ہے اَکارَت نَہیں کَرْتا کہاوت.
خُدا ہر ایک کو اُس کی محنت کا پھل دیتا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــسَب کے لیے اَور بَنْدَہ اَپْنے لیے کہاوت.
آدمی خود غرض ہوتا ہے ، خُدا سب کا مربّی و نگہبان ہوتا ہے.
ہم دیکھتے ہیں کہ خدا سب کے لئے اور بندہ اپنے لئے اس مسئلے کو جیسا ہندوستانی سمجھتا ہے دوسرا نہیں سمجھ سکتا. (١٩٤٧ ، گویا دبستان کھل گیا ، ٨٥).

ـــــئے سُخَن کس اضا (ـــــضم س ، فت خ) مذ.
فنِ شعر و شاعری میں با کمال.

ولی سے ہوئی ابتدائے سخن
کہ مشہور ہے وہ خدائے سخن

(١٩٢٢ ، مطلعِ انوار ، ١٩٤). میں غزل کی حد تک میر تقی میر کو خدائے سخن سمجھتا ہوں. (١٩٨٣ ، سمندر ، ٦). [خدا + ے (حرفِ اضافت) + سخن (رک)].

ـــــسَلامَت رَکھے فقرہ.
١. اللہ زندہ تندرست رکھے.
کل جگ کو خدا رکھے سلامت   ہے یہ سب اُسی کی تو عنایت
(١٨٩٣ ، مثنوی تحفۂ سرشار ، ٣٣٣). خراسان سے ایک صاحب نے قلم بھیجے ہیں وہ بہت باریک اور بوٹے ہیں حیدرآباد کو خدا سلامت رکھے جہاں اس پرانی صنعت کا وجود ہے. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ٣ : ٩). **٢. ایسے شخص کی مذمت یا ہجو میں جس کا فعل ، متکلم کی طبیعت یا توقع کے خلاف ہو** (دریائے لطافت ، ٧٥).

ـــــسَمْجھے فقرہ.
١. (بد دعا کے طور پر) خُدا سزا دے بدلہ دے ، خُدا غارت کرے.

غیر کے واسطے جو مجھ پہ ہوا تجھ سے یار
میں تو ناچار ہوں سمجھیگا خدا تجھ سے یار

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٣٦).

ملی خون مگر میرا ہاتھوں سے ، خدا سمجھے
میں اور تو کیا کوسوں پر تم سے خدا سمجھے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٥٣). حیدرآباد کے دفتروں کو خدا سمجھے ان کا معاملہ سمجھ میں نہیں آتا. (١٩٣١ ، مکتوبات عبدالحق ، ٨٥). **٢. بے تکلفی یا ناراضگی کے لیے بولتے ہیں.**

کچھ سمجھتے نہیں ہمارا حال
تم سے بھی اے بتاں خدا سمجھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۲).
ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
اور اس پر بھی نہ سمجھے وہ ، تو اس بت سے خدا سمجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۵). ۳. بد دعا کرتے وقت یا خوشی کی حالت میں بولتے ہیں. بہن تجھ سے خدا سمجھے اور تو کیا کہوں.
(۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۶). تمہیں خدا سمجھے ! میری تو جان ہی نکل گئی تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۹۸). ۴. حسین اور جوان عورتوں کا فقرہ اس شخص کے لئے جس سے ظاہر یا باطن میں نفرت ہو جائے (دریائے لطافت ، ۷۸).

---سنوارا (---فت س ، مغ) م ف.
اللہ کی طرف سے مدد کیا ہوا.

کیا بیتج تھا جو بہے کنارے
گیسو نہ بڑھے خدا سنوارے
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۷). [خدا + سنوارا (رک)].

---سے باہر ہونا محاورہ.
اللہ کی بندگی سے انکار ہونا. ایسی خودشناسی کہ جس میں خودی خدا سے باہر ہو وہ غیر معتبر تصوّر کرتے ہیں. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳).

---سے (کیا) پانا محاورہ.
بدی کی مکافات ملنا ، خدا کے ہاں سے سزا ملنا.

نہ نکلے کبھی چاؤ سارے تمہارے
خدا ہی سے اپنا کیا پاؤ سارے
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۸۳)). اس معاملہ میں دغا کروں تو خدا سے پاؤں. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۱).

---سے پھرنا محاورہ.
بے دین ہونا ، لامذہب ہو جانا.

غیر کی آپ نہ مانیں تو خدا سے پھر جائیں
اس کی ہر بات حدیث اس کا ہر ارشاد آیا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۴).

---سے خیر مانگ (مانگو) فقرہ.
بری بات پیش آنے یا اس کی پیش گوئی کے موقع پر بولتے ہیں. دادی اماں ! میں تو ہر مہینے ایک انجکشن لگواتا ہوں ، بیٹا خدا سے خیر مانگ. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۹).

---سے دل لگانا محاورہ.
اللہ سے دعا کرنا

آبرو غم کے بھنور میں دل خدا سیتی لگاؤ
ناخدا کچھ کام نہیں آتا ہے منجھدھاراں کے بیچ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۶).

---سیدھا ہونا محاورہ.
خدا کا خوش ہونا ، اللہ کا راضی ہونا.

بہم ہو رہی تھی یہ تقریر الٹی
خدا ہم سے سیدھا ہے تقدیر الٹی
(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---سے ڈر/ڈرنا/ڈرو فقرہ.
اللہ کا خوف کرو. اے نامرد خدا سے ڈر اور میزانِ قیامت سے اندیشہ کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۲). ایسی تہمت تو نہ رکھو خدا سے ڈرو. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۸۵).

ارے بھائی قاری خدا سے ڈرو
کسی کو نہ بول بے خطا لے مرو
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۹).

---سے کام پڑا ہے فقرہ.
اس کی رحمت پر بھروسہ ہے (نور اللغات).

---سے کام ہے فقرہ.
بندہ اور اللہ کے درمیان تعلق ہے ؛ مراد : عالمِ نزع ، دم واپسیں.

اب نہ آنکھوں کے اشارے ہیں نہ ہلتی ہے زباں
ہے خدا سے کام اے عیسیٰ ترے بیمار کو
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۲۲).

---سے لڑنا ف س ؛ محاورہ.
اللہ کی نا شکری کرنا ، مرضی الٰہی سے مقابلہ کرنا ؛ (کنایۃً) زبردست سے مقابلہ کرنا ، اپنی شامت آپ لانا.

قسمت اس بُت سے جا لڑی اپنی
دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸).

---سے لو لگانا ف س ؛ محاورہ.
۱. اللہ سے امید کرنا.

ہے کا داغِ جگر ایک دن چراغِ مراد
جو ہم اپنے خدا سے ہیں لو لگائے ہوئے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۸). اب اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ حضرت یعقوب خدا سے لو لگا کر بیٹھ گئے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۶۲). **۲. یادِ الٰہی میں مشغول ہونا ، تارکِ دنیا ہو جانا.** جن کے مسکن جنگلوں میں ہیں اور جو دنیا و ما فیہا کو چھوڑ کر خدا سے لو لگائے بیٹھے ہیں. (۱۹۲۲ ، وید ک ہند (ترجمہ) ، ۵۷).

---سے (کی) لو لگنا ف س ؛ محاورہ.
۱. اللہ سے امید رکھنا ، اللہ کی طرف متوجہ ہونا. اس کو ہر وقت اپنے خدا کی لو لگی رہتی ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۸۶).
۲. حالت نزع میں ہونا ، گھڑا لگنا (فرہنگ آصفیہ).

---سے ملانا محاورہ.
اللہ کے حضور سرخ رُو کرانا ، معرفت الٰہی سے آشنا کرنا.

بتوں سے ملتے ہو جھک جھک کے کیوں ظفر اتنا
یہ کیا خدا سے تمہیں مہرباں ملا دیں گے
(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹۱).
جب زندگی ہی میں نہ وہ بت کام آئیگا
کیا بعد مرگ پھر کو خدا سے ملائیگا
(۱۹۰۹ ، جلال ، سرمایۂ زبان اردو ، ۱۶۳).

---سینگ دے تو وہ بھی سہی/دو سینگ دے تو وہ بھی بھلے کہاوت.
(عو) راضی برضا ہیں۔ خدا کا دیا سر آنکھوں پر (لغات النسا ؛ مہذب اللغات).

---شاہد (ہے) فقرہ.
قسم کے معنی میں مستعمل ، اللہ گواہ ہے. حضرت کہیں خدا شاہد انا ولی من نور واحد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶).
خدا شاہد کہ جب میرے بدن میں جی سا آتا ہے
کہ جب خوش ہو کے تو میری طرف تک مسکراتا ہے
(۱۷۱۸ ، آبرو ، د ، ۴۳).
خدا شاہد خدا شاہد ہے کیوں کہتے ہو وعدوں پر
خدا کو کیا غرض میرے تمہارے درمیاں کیوں ہو
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۲).
خدا شاہد ہے اک نعمت عطا کرتا ہے راتوں کو
مری آنکھوں کو تو اے ہجر ، بیداری نہیں دیتا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، بادۂ عرفان ، ۶۵).
خدا رکھے اسے باز آئی میں اوروں کی اُلفت سے
خدا شاہد ہے نفرت ہے مجھے مردوں کی صورت سے
(۱۹۸۵ ، درون درون ، ۱۰).

---شرمائے فقرہ.
اللہ کی مار ، اللہ غارت کرے.
خدا شرمائے ہاتھوں کو کہ رکھتے ہیں کشا کش میں
کبھی میرے گریباں کو کبھی جاناں کے دامن کو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۸).

---شرم رکھے فقرہ.
اللہ آبرو رکھے ، اللہ پردہ رکھے. اینال خدا شرم رکھے ، خدا بولیم دھرم رکھے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۳).

---شرّے بر انگیزد کہ (خیرِ ما دراں باشد) دراں خیرِ ما باشد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) بعض وقت ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو ظاہر میں مضر معلوم ہوتے ہیں مگر نتیجہ ہمارے حق میں اچھا نکلتا ہے.
"خدا شرّے بر انگیزد کہ در آں خیر ما باشد
یہی ہے آرزو ان کی اسی کے ہیں تمنائی
(۱۹۳۷ ، کاروانِ وطن ، ۹۸). دولت کی ریل پیل ، خلا میں جولا نی سب دوسری عالمگیر جنگ کی برکات ہیں "خدا شرّے بر انگیزد کہ خیر ما دراں باشد". (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۳۹).

---شکّر خورے کو شکّر دیتا ہے کہاوت.
اللہ پاک ہر شخص کو اس کے حوصلے کے موافق دیتا ہے. خدا شکر خورے کو شکر اور موذی کو ٹکر ، کسی نہ کسی بہانہ دے ہی دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۳۳).

---شَناس (---فت نیز کس ش) صف.
اللہ کو پہچاننے والا ، عارف ، پارسا ، نیک.
صنم پرست کو اے داغ شیخ کیا سمجھے
جو برہمن ہو وہ جانے خدا شناس مجھے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۹). یہ خدا شناس ہستی ابراہیم علیہ السلام ابن آزر (تارخ) کی تھی. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، مضامین ، ۶). [خدا + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---شَناسی (---فت نیز کس ش) امث.
اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ، نیکی ، پارسائی. خود شناسی خدا شناسی عارفاں کا کام ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۷). عرفہ کی ایک کمزور مخلوق نے سیاروں کے طلوع و غروب سے خداشناسی کا سبق لیا تھا. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، مضامین ، ۳). ان کی کمند بھی اپنی ذات ہی پر ہوتی ہے جو بیک وقت دلیل خدا شناسی ہے. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳). [خدا + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---صاحِب (---کس نیز فت ح) امذ.
عورتیں اور فقرا اللہ تعالیٰ کو غایت محبت میں اور تعظیماً کہتے ہیں ، اللہ میاں. جو بد کام اور گنہ کے فعل کرتے ہیں ان کو مرنے کے بعد خدا صاحب جہنم میں ڈالیگا. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۱۱). [خدا + صاحب (رک)].

---طَلَبی (---فت ط ، ل) امث.
اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ، معرفتِ الٰہی کا کھوج لگانا. کمسنی ہی میں ان کے والدین فوت ہو گئے تھے اور ان کے دل میں اسی وقت خدا طلبی کا جذبہ پیدا ہوا. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳). [خدا + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ظالِم سے پالا نہ ڈالے کہاوت.
اللہ تعالیٰ ظالم سے بچائے (جامع اللغات).

---عَلیم ہے فقرہ.
اللہ جاننے والا ہے (اپنے قول کی صداقت ظاہر کرنے کے لیے بطور قسم مستعمل).
خدا علیم ہے گر ہو نہ میرے دل کی شکل
تو اے بتو نہ ہو ، تا قوس سے نعاں پیدا
(۱۸۷۶ ، دیوانِ مہر ، ۳۲).

---عُمْر دَراز کَرے فقرہ.
(دعا) **اللہ تعالیٰ عمر طبعی کو پہنچائے (بڑے ، چھوٹوں کو اس طرح دعا دیتے ہیں).**

خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کو
یہ بے کسوں کے مزاروں کا شامیانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۶).

---غارَت کَرے فقرہ.
(دعائے بد) **اللہ تباہ کرے.**

ہائے یوں الفت بتوں کی دل مرا غارت کرے
ایسے غارت گر کو دنیا سے خدا غارت کرے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۲۸).

---غَرِیقِ رَحْمَت کَرے فقرہ.
اللہ مغفرت کرے. یہ بزم بلاشبہ کسی آفت جاں کی زلف پیچاں ہے جسکی شان میں خدا غریق رحمت کرے مومن مرحوم فرما گئے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۱۶). استاد فلک نے گہرا سانس لیا ، خدا غریق رحمت کرے عجیب فرشتہ خصلت انسان تھے. (۱۹۵۴ ، گوندنی والا تکیہ ، ۴۴).

---فَراموش (---فت ف ، و مج) صف مذ.
اللہ کو بھولنے والا. وہ خدا دوست یہ خدا فراموش ... خدا ہی اس کشتی کو پار لگا دے تو لگا دے. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۱۰۵). ان خدا فراموشوں نے پرندوں پر غور نہیں کیا جو قضائے آسمانی پر پابند ہیں. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۱۳۵). [خدا + ف : فراموش ، فراموشیدن ـ بھول جانا].

---فَہْمی (---فت ف ، سک ہ) امث.
اللہ تعالیٰ کو اس کی نشانیوں سے سمجھنا.

زبان و چشم و عقل و دل پر اوس کے ختم یہ چاروں
خدا گوئی ، خدا بینی ، خدا فہمی ، خدا دانی

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۵۶). [خدا + فہم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ے قادِر کس اضا (---کس د) امذ.
القدیر ، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۵). [خدا + ے (حرفِ اضافت) + قادر (رک)].

---کا بَدْمَعاش امذ.
چھٹا ہوا بدمعاش ، بہت بڑا بدمعاش (جامع اللغات).

---کا بَرَّہ (---کس ب ، فت ر بشد) امذ.
رک : برۂ خدا ، انگ : **Lamb of god** (ماخوذ : انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۹۱).

---کا (کے) بَنْدَہ (بَنْدے) (---فت ب ، سک ن ، فت د) صف (امث : خدا کی بندی).
۱. ناچیز ، حقیر (متکلم کے لیے بطور انکسار مستعمل). اگر سفر کرنے کا ارادہ ہے تو اختیار ہے ، اللہ تعالیٰ یار و مددگار ہے مگر ہم دونوں خدا کے بندوں کو بھول نہ جانا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۷). ۲. رک : بندۂ خدا (لطف کلام کے لئے مستعمل).

سب کو میل اس بت کی ادا کا بندہ کون رہا ہے خدا کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۶). خدا کی بندی لمبے لمبے ڈگ بھرتی چند لمحوں میں گلی کے نکڑ تک پہنچ گئی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۹۱). ۳. **مخلوق انسانی ، عام لوگ.**

جاں بلب کوئی بتاں میں کیوں پڑا ہے تو دلا
مفت یوں بندے خدا کے جان کھوتا ہے کوئی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۴۳۴).

بندے خدا کے ایسے یہاں بیشمار ہیں
دن سے زیادہ رات کو مصروف کار ہیں

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۳۹). کم خدا کے بندے ایسے ہیں جو ہماری قوم کو ان خطروں سے آگہ کریں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۹۰).

---کا بیٹا (---ی مج) امذ.
(اصطلاح توریت) **مُراد : انسان.** جب لوگ زمین پر بہت پیدا ہونے لگے اور ان سے بیٹیاں پیدا ہوئیں تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۸). آنحضرت نے فرمایا کہ جب تک تم صلیب کو پوجتے ہو ، عیسےٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہو کیونکر مسلمان ہو سکتے ہو. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۴۸).

---کا بھاتا امذ (قدیم).
اللہ تعالیٰ کی پسند کا ، اللہ تعالیٰ کی مرضی کا. ہوتا سب خدا کا بھاتا ، ہو گئے میں ہو جاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲).

---کا خَوف (---و لین) امذ.
اللہ کا ڈر.

ڈرتے ہو خدا کو درمیاں کیوں تم کو ہو خوف کیا خدا کا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) بیاض سحر ، ۷۲). کیا اسکا سبب یہ نہیں کہ دلوں سے خدا کا خوف ، اور اس کی مخلوق سے محبت کے جذبات محو ہو چکے ہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۷۲).

---کا دَرْوازَہ ہَمیشَہ کُھلا ہے کہاوت.
اللہ ہر وقت دیتا رہتا ہے ، اللہ ہر وقت دعا قبول کرتا ہے (جامع اللغات).

---کا دِیا سَب کُچْھ ہے کہاوت.
ہر طرح کی آسائش ہے.

ہاں خدا کا دیا سب کچھ ہے یہاں حسن و جمال
اسلئے آپ سے کرتا ہوں میں بوسے کا سوال

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۴). یہاں خدا کا دیا سب کچھ ہے بس کتابیں نہیں ملتیں. (۱۹۵۰ ، خطوط عبدالحق ، ۹۶).

---کا دِیا سر پَر (۱) فقرہ.
(پہیلی) **اللہ پاک کا چراغ جس کی بوجھ چاند ہے.** خدا کا دیا سر پر ایک دفعہ رات کو سوتے وقت دوسری مرتبہ صبح کو اٹھتے وقت ، سبق کی طرح کنٹھ لیا کرونگی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۷۳).

---کا دیا سر (آنکھوں) پر (۲) کہاوت.
جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تسلیم کرنا چاہئے ، جب کسی بات پر اپنا قابو نہ ہو اورگوارا ہی کرنا پڑے

ہے خدا کا دیا سر پر یہ مثل ہے مشہور
شمع مت رو جو لگی ہے ترے سر کو آتش

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۱۱۱).

---کا دیا کاندھے پر پنچوں کا دیا سر پر کہاوت.
چار کی بات تسلیم کرنی ہی پڑتی ہے (نجم الامثال ، ۱۹۸).

---کا دیا نور ، کبھی نہ ہووے دور کہاوت.
(فطری حسن کو زیبائش کی حاجت نہیں) اللہ تعالیٰ جو بخشتا ہے وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے (محاورات ہند ، ۹۷).

---کا رنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
دین حق. اے مسلمانوں کہو ہم نے خداکارنگ یعنی دین حق قبول کیا. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۳۵).

---کا سخی (---فت س) امذ (شاذ).
اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال صرف کرنے والا.

دیکھے ہے کیا ، ہمیں بھی دے ڈال ایک بوسہ
حق ، اے سخی خدا کے! تیرا بھلا کرے گا

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲۹).

---کا شریک (---فت ش ، ی مع) امذ.
(نعوذ باللہ) اللہ کے برابر ، ہمسر. انہوں نے جنوں کو خدا کا شریک بنایا اور وہ خدا کی مخلوق ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۵۱)

---کا شکر (---ضم ش ، سک ک) امذ.
اللہ کا احسان.

آتی ہے پیہم ترے غم سے مرے ساقی
وہ ہے لب تر پر جو ہے شکر خدا کا

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱).

---کا شکر کرنا ف م.
اللہ کا احسان ماننا. خدا کا شکر کیا بہت دعائیں دیں تم کو تمہارے بیٹے کو. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۵۹۰). ان دونوں نے جو آج نئی کرسی دیکھی تو خدا کا شکر کیا. (۱۹۲۹ ، حمار عیش ، ۳۴).

---کا عذاب (---فت ع) امذ.
رک : خدا کا غضب. اگر میں ایسا کروں تو خدا کے عذاب سے میرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۳).

---کا غضب (---فت غ ، ض) امذ.
مصیبت ، اللہ کی طرف سے آئی ہوئی تکلیف ، آفت آسمانی. بندے کی رضامندی کیوں خدا کے غضب پر اختیار کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷). قرآن مجید پڑھتے پڑھتے ... وہ چلا اٹھا کہ پالیا پالیا بے شک دنیا میں قومی ذلت خدا کے غضب کی نشانی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۶ : ۳۶۱). تم لوگوں پر خدا کا غضب ہے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۱۰۵).

---کا غضب ٹوٹنا محاورہ.
اللہ کی ناراضگی ظاہر ہونا ، کام بگڑنا ، پریشان ہونا. تم کو جو سزا ملی وہ خدا کا غضب تھا جو تمہارے اوپر ٹوٹا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۴۳).

---کا غضب نازل ہونا محاورہ.
مصیبت میں پڑنا ، تباہ و برباد ہونا. یہ جگہ ایسی ہے اس جگہ کبھی خدا کا غضب نازل ہوا تھا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۲).

---کا فرزند (---فت ف ، سک ر ، فت ز ، سک ن) امذ.
(مسیحی) خدا کا لے پالک بیٹا ؛ نکوکار ، ولی اللہ ، اللہ والا (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱۸).

---کا فرض (---فت ف ، سک ر) امذ.
فرمودہ خداوندی. نماز جو خدا کا فرض ہے ہم اپنی شامت اعمال سے جس خرابی سے ہو ادا کریں ، یا قضا کریں. (۱۸۷۵ ، خطوط سرسید ، ۱۰۹).

---کا فضل (---فت ف ، سک ض) امذ.
۱. خدا کی مہربانی.

سمجھتا ہے ترے اشعار فائز
خدا کے فضل سوں وہ نکتہ داں ہے

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۲).

کبھی بتوں سے جو کرتا ہوں وصل کی خواہش
خدا کے فضل کا امیدوار کرتے ہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۸۸). خدا کا فضل شامل حال معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، قرآنی قصے ، ۳۰). ایسا نہ کرنا خدا کا آپ پر بڑا فضل ہے وہ لوگ بہت خوش ہونگے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۶). ۲. مراد : تجارت ، مال و دولت. تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ پھاڑتی ہوئی چلی جا رہی ہیں اور تا کہ تم خدا کا فضل (تجارت) تلاش کرو. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۴۰).

---کا قول (---و لین) امذ.
فرمان باری تعالیٰ. خدا کا قول یعنی مذہب اور خدا کا فعل یعنی فطرت موجودات دونوں ایک ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶۴)

---کا قہر (---فت ق ، سک ہ) امذ.
عذاب الٰہی.

کیا عیب ہو ہوت دریا بہتر   کبھی شاہ مرے پر خدا کا قہر

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۸).

غضب میں ڈالدیا اپنے ساتھ جان کو بھی
خدا کا قہر پڑا تجھ پہ کیا بلا آئی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۲).

غلام تنس ہیں اور آڑ لیتے ہیں یہ مذہب کی
خدا کے قہر سے ڈرتے نہیں مطلب کے شیدائی
(۱۹۳۷ ، کاروانِ وطن ، ۹۸).

---کا قہر آنا محاورہ.
مصیبت نازل ہونا.

غضب میں آئی رعیت بلا میں شہر آیا
یہ ہو نہیں آئے خدا کا قہر آیا
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰).

---کا قہر ٹوٹے فقرہ.
(بد دعا) اللہ کا غضب نازل ہو ، آفت میں گرفتار ہو.

ہزاروں کعبۂ دل صورتِ آئینہ توڑے ہیں
خدا کا قہر ٹوٹے ان بتانِ نا مسلماں پر
(۱۸۴۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۸۱).

---کا کارخانہ (---سک ر ، فت ن) امذ.
۱. دنیا کا انتظام.

بگڑے جاتے ہیں لاکھوں ہزاروں بنتے جاتے ہیں
جہاں میں رات دن جاری خدا کا کارخانہ ہے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۱). **۲. اللہ کی قدرت.** یہاں ایک عقد کر لیا تھا ایک لڑکا دو لڑکیاں ہوئیں ، خدا کے کارخانے ادھر بیوی مری لڑکا تو ان کے جیتے جی مر گیا تھا لڑکیاں بھی ایک ہی سال کے اندر گزر گئیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۶۱).

---کا کرنا فقرہ.
جو اللہ کو منظور ہو ، مرضیٔ الٰہی ، مشیتِ ایزدی. اے دوست چپ لکو وہ اپنا پہچانات کرتا اچھے ، اس دنیامیں خدا کرتا ہوں ہے ، مثلہ جیکوئی بیج بویگا تو پھل ہوبگا نہیں تو نا ہوسی. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۰۰). خدا کا کرنا لڑکا اچھا ہو گیا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۰۹). خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ دو ملاح اپنی کشتی کھیتے ہوئے ادھر آ نکلے. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۴۲). خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ... سر اٹھایا تو اسے برابر والے کمرہ میں کسی کی دھڑکتی دھمک چال کی آواز سنائی دی. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۲۵).

---کا کرنا کیا ہوا فقرہ.
(عو) اچانک کوئی بات ہونا. خدا کا کرنا کیا ہوتا ہے کہ بیگم کے ما باپ دونو کابل میں انتقال کر گئے. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۰).

---کا (کے) گھر امذ.
۱. مسجد ، مسلمانوں کی عبادت گاہ.

ہم بھی آئیں گے جو مسجد میں کبھی جاؤ گے تم
اے صنم کس کا اجارہ ہے خدا کے گھر میں
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۴۳).

لیکن خدا کے گھر بھی نہ تھا اس کا مقام
آتی ہوئی نہیں بھیس بدل کر سپاہ شام
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۵۹). **۲. کعبۃ اللہ ، خانۂ کعبہ.** پیار سے گود میں لے لیتے اور کھڑے ہو کر آپ کے واسطے خالص نیت سے خدا کے گھر میں دعا کی. (۱۸۸۸ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۲).

دنیا کے بت کدوں میں ، پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۵۷). **۳. (مجازاً) دل ، قلبِ انسانی ، چت.**

ہر دم بتوں کی صورت رکھتا ہوں دل نظر میں
ہوتی ہے بت پرستی اب تو خدا کے گھر میں
(۱۸۷۴ ، درد ، ۵ ، ۶۱).

خیال نیک و بد دل میں نہ آوے یہ نہیں ممکن
خدا کے گھر کی کر سکتا کوئی کیا پاسبانی ہے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۱۲).

خدا مہر مٹتا ہے صدق و صفا میں
خدا کا ہے گھر چت کی بھاونا میں
(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سوروج نرائن) ، ۲۳۱).

---کا لکھا (--- کس ل ، شد کھ) امذ.
اللہ کا حکم ، قضا و قدر. آقا نے کہا خدا کا لکھا کوئی مٹا نہیں سکتا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۶۵).

---کا مارا حرام ، اپنا مارا حلال کہاوت.
غیر مسلم مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے ذبح کیے ہوئے کو حلال اور مردار کو حرام سمجھتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کام آتا ہے کہاوت.
خدا ہی مدد کرتا ہے (نوراللغات).

---کا مہمان ہونا محاورہ.
کھانے کو کچھ نہ ہونا. والدہ صاحبہ فرماتیں ، بابا نظام آج ہم خدا کے مہمان ہیں ، یعنی آج گھر میں کھانے کو نہیں ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۴۰).

---کا نام امذ.
اسم باری تعالیٰ ، اللہ تعالیٰ کا نام. اگر کسی نے خدا کا نام پڑھ کر دم کیا یا گلے میں ڈالا تو اس میں نقصان ہی کیا ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۳).

سنتا ہی چاہتا نہ تھا کوئی خدا کا نام
آخر لیا پیام عبادت کا انتقام
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۵۰).

---کا نام لو (لے) فقرہ.
اللہ کو یاد کرو ، اللہ سے ڈرو ، اتنا جھوٹ نہ بولو ، اتنی زیادتی نہ کرو

شیخ تو جاتا ہے کیوں تسبیح کا واں دام لے
وہ صنم ، کب رام ہوتا ہے خدا کا نام لے
(۱۷۵۴ ، مخزنِ نکات (سعادت) ، ۸۵).

تو بولا وہ بتِ کافر خدا کا نام لو صاحب
غضب ہے میں بھلا اور ایسے بد اطوار کی صحبت
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۶۵).
اسی کا نام تو ہے داستاں جو دل کے اندر ہو
خدا کا نام لو پہلو تہی ایسے سے کیونکر ہو
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۸۰).

---کا نام لے کَر م ف.
بسم اللہ کہہ کے ، اللہ پر بھروسہ کر کے.
ذبح کرنے کو مرے پوچھتے کیا ہو تکبیر
تم چھری پھیر بھی دو نام خدا کا لے کر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۸).
ہو بیکدے کا حشر ہو جنت کا ہے سوال
لے کر خدا کا نام لے جا رہا ہوں میں
(۱۹۸۷ ، نوائے دل ، ۱۶۳).

---کا نام (ناؤں) لینا محاورہ.
۱. اللہ اللہ کرنا ، ذکر الٰہی کرنا ، حق بات کرنا.
رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اِس زمانے میں
(۱۸۹۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۳۱۳). ۲. بسم اللہ کہنا ، اللہ پر بھروسہ کرنا ، خدا کے نام سے شروع کرنا.
وہاں تھے خدا کا لیا ناؤں اُن
چلیا پانی میں ، چھوڑ کر ٹھانو ان
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، ۳۷). ارادہ مصمم تھا اور غیرت ہمراہ ، خدا کا نام لیا اور قدم بڑھایا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۸).

---کا نام (ہی) ہے فقرہ.
اللہ مالک ہے یعنی کچھ ڈر نہیں ہے.
سب سے اعلیٰ سب سے بالا وہ بتِ خود کام ہے
کچھ نہ پوچھو اس سے آگے اب خدا کا نام ہے
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۰). اس کے پاس تو خدا کا نام ہی ہے اسے تو اپنا پیٹ پالنا ہے. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۶۳).

---کا نائِب (---کس ء) امذ.
بادشاہ ، خدا بمعنی مالک کا قائم مقام مجازی. اس کے بادشاہ بطور زمین پر خدا کے نائب ہو گئے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۳۰)

---کا نُور امذ.
۱. تجلّیِ رب ، روشنیِ ایزد. وہ اپنی پھونک سے خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں. (۱۸۹۸ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۷).
جسم علی کا جسم نبی کا حسن سراپا
حسن سراپا نور خدا کا ماشا اللہ ماشا اللہ
(۱۹۶۹ ، صد رنگ ، ۳۷). ۲. اللہ کے وجود کا اقرار ، تجلی خداوند تعالیٰ. خدا کے نور کے شعلے سینہ میں بھڑکتے تھے (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶۱).

---کا واسْطَہ (---سک س ، فت ط) امذ ، فقرہ.
برائے خدا ، اللہ کے لیے. خدا کا واسطہ ذرا عقل سے کام لو. (۱۹۲۴ ، وداعِ خاتون ، ۳).

---کا واسْطَہ دینا محاورہ.
خدا کو ضامن اور گواہ کرنا ، خدا کو درمیان لانا. ہر چند میں نے خدا کے واسطے دئیے اور گھگیایا ، ہرگز رحم نہ کھایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳).

---کا ہاتھ سَر پَر ہونا محاورہ.
اللہ کی مدد شامل حال ہونا.
ایک ہاہت جماعت جب سے تیرے ساتھ ہے
ہم سمجھتے ہیں ترے سر پر خدا کا ہاتھ ہے
(۱۸۸۰ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۳۹).

---کَر م ف (قدیم).
اللہ کے واسطے ، خدا کے لئے.
عاجز ترے کلام سے مرتے ہیں اہل درد
اپنی زبان سنبھال (سنبھال) خدا کر خدا سے ڈر
(۱۷۶۳ ، عاجز (یورپ میں دکھنی مخطوطات ، ۵۳۰)).

---کَرْوَٹ کَرْوَٹ جَنَّت نَصِیب کَرے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) اللہ ہر طرح ان کی بخشش کرے. خدا ان مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے مجھے تو اپنی اولاد سے بھی زیادہ چاہتی تھیں. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۶۵).

---کَرے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) اللہ کرے ، ایسا ہی ہو. خدا کرے بادشاہ کی مرضی آئے جو رو برو بلائے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰).
رات کے وقت مے پیے ساتھ رقیب کو لئے
آئے وہ یاں خدا کرے ، پر نہ کرے خدا کہ یوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۸).
حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۵۷).
یہ دعا ہے ترکِ وفا پہ بھی کہ نہ بھول جاؤ خدا کرے
یہی وقت ہے کہ دوا کرو ابھی زخم دل کے ہیں سب ہرے
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۳۳).

---کِسی کو کِسی کا مُحْتاج نَہ کَرے کہاوت.
(جب کوئی شخص کسی سے کوئی چیز مانگے اور وہ نہ دے تو کہتے ہیں) ، اللہ کسی کا محتاج نہ کرے ، کسی سے کام نہ پڑے. (ماخوذ : جامع اللغات).

---کِسی کو لاٹھی سے (لے کَر) نہیں مارْتا کہاوت.
اللہ تعالیٰ کو اگر کسی کو سزا دینی ہو تو مصیبت بھیج دیتا ہے (جامع اللغات ؛ محاورات ہند ، ۹۳).

--- کو انسانی شکل سے تشبیہ دینا محاورہ۔
(عیسائی عقیدہ) تجسیم کرنا ، انسانی پیکر میں لانا (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۶).

--- کو بھولنا محاورہ۔
نیکی اور انصاف سے الگ ہو جانا. خدا کو بھولی ہے ... خاقان کون کتا اور کسی کھیت کی مولی ہے (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۳۸).

--- کو پیارا ہونا محاورہ۔
مرجانا ، انتقال کر جانا.
خدا کو پیارے ہوئے الذین سب کے سب
بھلا الذین وہ جو دوگور ہو
(۱۹۸۵ ، دہن دہن ، ۱۹۳).

--- کو جان دینا / دینی ہے فقرہ۔
اللہ کو منہ دکھانا ہے ، مر کر اسی کے حضور پہنچنا ہے.
عبث ہمکو قسم اے دشمن ایمان دینی ہے
نہیں ہم جھوٹ کہنے کے خدا کو جان دینی ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۸۳). خدا کو جان دینی ہے اور یہاں کوئی پھانسی تو لگی ہوئی ہے نہیں. (۱۹۳۰ ، سی عنبرین ، ۳۷).

--- کو جواب دینا ہے فقرہ۔
اللہ کے پاس پیشی ہونا ہے. دنیا دو دن کی یہاں کس کی کیا لینا ہے آخر خدا کو جواب دینا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷).

--- کو حاضر و ناظر جان کر فقرہ۔
اللہ کو موجود جان کر اور ہر لمحہ دیکھنے والا سمجھ کر. خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتی ہوں کہ میں نے نہیں بلکہ میرے خدا نے میرے ناموس کو بال بال بچایا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۹). خدا کو حاضر و ناظر جان کر ہم عدالتوں کے کٹھروں میں کھڑے ہو کر جھوٹی شہادتیں دیتے ہیں (۱۹۶۳ ، ہماری کلچر ، ۳۰).

--- کو درمیان دینا محاورہ۔
اللہ کو ضامن اور گواہ کرنا.
ادھر کی طرف دیکھئے میری جاں خدا کو دیا کس نے تھا درمیاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۹).

--- کو درمیان کرنا محاورہ۔
رک : اللہ تعالیٰ کو درمیان دینا ، جس کا یہ متعدی ہے. مہر بانو نے خدا کو درمیان کیا ہے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۱۷).

--- کو دیکھا نہیں عقل سے پہچانا ہے کہاوت.
بغیر دیکھے اللہ پر ایمان ہے ہم اگرچہ اس کا حال سطح بری کے موافق اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے مگر عقل سے دریافت کر سکتے ہیں خدا دیکھا نہیں عقل سے پہچانا ہے (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۹۳).
ان مثالوں اور دلیلوں سے یہ ثابت ہو گیا
عقل سے جانا خدا کو آنکھ سے دیکھا نہیں

(۱۹۳۰ ، مظلوم کہاوتیں ، ۱۱).

--- کو (کون) سونپنا ف م.
(سفر پر جاتے ہوئے دعا دیتے ہیں) اللہ کے حوالے کرنا ، اللہ نگہبان ہونا. نکل جاؤ کہ وقت فرصت ہے اور اپنے اپنے وطن پہونچ اس بلا سے نجات پاؤ اور مجھے خدا کو سونپو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۷). آنسو پی کر بولی سدھارو تمہیں خدا کو سونپا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴).
بیٹو تمہیں لو خدا کو سونپا رخصت اب ہو خدا کو سونپا
(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۵۴).

--- کو کیا منھ دکھاؤ گے کہاوت.
اللہ پاک کو کیا جواب دو گے.
کیا منہ دکھائے گا وہ خدا کو جزا کے دن
مقتل میں ہائے جو کوئی ناکام رہ گیا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۳۱).

--- کو مان (مانو) فقرہ.
اللہ پر بھروسہ رکھو ، باز رہو.
اے دل خدا کو مان ، اب عاشق نہ ہو جیو
خطرے کئی طرح ہیں اس میں سمو بات بے طرح
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۱۳۷).
زمانہ سال کے پیچھے ہے سخت بے ایمان
خدا کو مان نہ جا سیم پر کسی کے پاس
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲). لڑکی لڑکی خدا کو مان ، للہ تو اس رونے دھونے کو چھوڑ. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳۹).

--- کو مان کر م ف.
بہر خدا ، برائے خدا ، خدا کے لیے.
یوں کہیوں اوس بت کو آیا ہوں یہ جی میں ٹھان کر
چین دے مجھ کو کہیں اپنے خدا کو مان کر
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۵۰). انھوں نے کہا خدا کو مان کر ہماری باتیں بیان کر کے لڑائی نہ کروا دینا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۳).

--- کو منھ بتانا محاورہ.
رک : خدا کو منہ دکھانا.
کیا خدا کو منہ بتاویں ہم بتوں کے عشق میں
دیر کو آباد اور کعبہ کو ویران کر دیا
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۵۲).

--- کو منھ دکھانا ہے کہاوت.
(ناروا بات پر دوسرے کو عبرت دلانے یا اپنی برائت دکھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے) ، اللہ کے سامنے جانا ہے ، مرنا ہے ، اللہ سے ڈرو.
دم آخر نہ ہم سے منہ چھپانا اے ستمگر
تجھے بھی ایک دن آخر خدا کو منہ دکھانا ہے
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۴۳). ایک دن مرنا ہے ... خدا کو منہ دکھانا

ہے ... ہر بات سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۹۴).

ـــــ کو یاد کَرنا محاورہ.
۱. مُصیبت میں اللہ کو پکارنا ، اللہ سے مدد طلب کرنا. حر نے بھی جگر سے نعرہ اینچ اور خدا کوں یاد کر ، ایک کی کمر پکڑ ، زمین سے اوچک زمین پر مارا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۶).

گلے شکوے نہ کر ارض و سما کے
خدا کو یاد کر بندے خدا کے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹). ۲. اللہ کی عبادت کرنا.

خدا کو یاد کر کیوں ملتجی ہے کیمیا گر سے
کہ سونا خاک سے ہوتا ہے پیدا لعل پتھر سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

ـــــ کہ دندان دہدنان دہد کہاوت.
جو خدا ذات دیتا ہے وہی روٹی بھی دیتا ہے (جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال ، ۸۲).

ـــــ کی امان میں م ف.
اللہ کی حفاظت میں. تمہیں خدا کی امان میں سونپ کر سیدھی اپنے میاں کے گھر چلتی ہوں. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۷۰).

ـــــ کی اور سے م ف (قدیم).
اللہ کی طرف سے.

خدا کی اور سے ہے سب یہ اختیارانہ
جو خوب دیکھو تو میں کچھ ہنر نہیں رکھتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۴).

ـــــ کی بات/باتیں خُدا ہی جانے کہاوت.
اللہ کی باتیں اللہ ہی جانے ، قضا و قدر.

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
کہ خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۶).

خدا کی بات خدا جانے کوئی کیا جانے
پڑھا ہے میں نے بھی قرآن چیلہ چیلہ سہی

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۵).

ـــــ کی باتیں ہیں فقرہ.
اللہ کی شان ہے (تعجب کے موقع پر مستعمل).

مجھ سے اور اتنا تلخ بولے تو
یہ بھی پیارے خدا کی باتیں ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۲۵).

ـــــ کی بادشاہی امث.
اللہ کی حکومت. کہا کہ وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدّس (ترجمہ) ، ۳۵).

ـــــ کی پکڑ (ـــــ فت پ ، ک) امث.
اللہ کی گرفت ، اللہ کا محاسبہ. کیا تو آخرت کے مواخذہ سے نہیں ڈرتا ، خدا کی پکڑ بڑی سخت ہے. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ دسمبر ، VI).

ـــــ کی پناہ فقرہ.
اللہ بچائے.

... ذوق سوں آپ راہ جدھر میں متگے جا خدا کی پناہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹).

برس پڑے وہ مجھے دیکھ کر خدا کی پناہ
ہزار ناز ہر اک ناز میں ستم سو سو

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۲). یہاں کی قسول سازیوں سے بھی خدا کی پناہ. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۰۵). خدا کی پناہ تمہاری نثر کی البیلی ناگن خوب ڈستی ہے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۲۰۳).

ـــــ کی چکّی (ـــــ فت چ ، شد ک) امث.
احتساب ، اعمال کا بدلہ ، مراد : گردش زمانہ.

خدا کی چکی بہت ہی چیکی بڑے ہی دھیرے سے گھومتی ہے
مگر یہ گردش میں ہے مسلسل بس ایک رفتار سے روانہ

(۱۹۸۵ ، دریں دریں ، ۱۶۵).

ـــــ کی چوری (ـــــ و مع) امث.
ناجائز کام.

کیا ہوں میں خدا کی ایک چوری
جو یوں کوئی نا کیا ہونگا کھوری

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور (قلمی) ، ۵).

ـــــ کی چوری نَہیں ، تو بَندے کی کیا چوری کہاوت.
(کوئی بُرا کام کرنے پر ڈھٹائی سے کہتے ہیں) جب اللہ کا ڈر نہیں تو بندوں کا کیا ڈر.

پلا دے آشکارا ہم کو کس کی ساقیا چوری
خدا کی جب نہیں چوری تو پھر بندے کی کیا چوری

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۴). احترام رمضان شریف ہر شخص پر واجب ہے یہ کہنا مناسب نہیں کہ خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری. (۱۹۸۵ ، فضائل رمضان المبارک ، ۱۴).

ـــــ کی حَمد و ثَنا کَرنا ف م.
(مسیحی) اللہ پاک کی عبادت کرنا ، گرجا میں مخصوص مذہبی گیت گانا (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالجی ، ۱۳).

ـــــ کی خُدائی (ـــــ ضم خ) امث.
۱. کائنات ، دنیا

جہانی غرض خدا کی خدائی میں رات ہے
اسوقت یا تو رات ہے یا حق کی ذات ہے

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۳۳).

عباس یہ بولے کہ تصدّق یہ خدائی
موجود زمانے میں خدا کی ہے خدائی
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۹۸). ۲. (کنایۃً) دنیا والے ، اہل زمین.
رشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامانِ مصطفےٰ
(۱۹۸۱ ، بہشتان ، ۱۷۸).
خدا کی اس خدائی کی قسم ہے
بہت ہے عکس ہیں تجھ میں خدا کے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۷).

---کی خُدائی اَور مُحَمَّد کی بادْشاہی مَیں کَبھوں پر کَبھُوں فقرہ.
(عو) یہ حق بات ہے اس کے کہنے میں کسی جگہ یا کہ نہیں. (محاورات نسواں ، ۸۳).

---کی دَرگَہ (---فت د ، سک ر) امث.
اللہ کی بارگاہ. یہ اپنے جینے کے دن خدا کی درگہ سے ووچرہ کر آتا ہے. (۱۹۰۵ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۶۱).

---کی دُہائی (---ضم د) امث.
اللہ تعالی کو پکارنے کا عمل.
کوئی ایسا عادل قدرداں عمدہ
ہوا ہے نہ ہو گا خدا کی دہائی
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، م).

---کی دین (---ی مج) امث.
۱. اللہ تعالی کی طرف سے. خدا کی دین ہے ، فقط عمر کا امتیاز تو ضرور تھا ورنہ بہو ساس معلوم ہوتی تھیں(۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۵۶). یہ خدا کی دین ہے یہ بات پڑھنے پڑھانے سے پیدا نہیں ہوتی. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۵۰) ۲. اللہ کا کرم ، اللہ کی عنایت ، بخشش.
خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے
(؟ ، امین الدین سہو (تحقیق و تنقید ، ۸۸)).
خدا کی دین ہے سرمایۂ غمِ فرہاد
کئے ہیں فاش ، رموزِ قلندری میں نے
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۰۲). ایسی حالت پر شرمندہ نہیں ہونا چاہیے یہ خدا کی دین ہیں. (۱۹۸۲ ، ماں کی کہانی ، ۱۲۶).

---کی ذات سے اُمید ہونا ف مر ، محاورہ.
اللہ کا آسرا ہونا. دو سٹ اس دوات کو ہلائیں تو خدا کی ذات سے امید ہے کہ آپ کو خوش رنگ روشنائی ملے گی. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۳۹).

---کی ذات کا تَکیَہ (---فت ت ، سک ک ، فت ی) امذ.
خدا کا بھروسہ.
مردہ دل ہیں شکر کرتے قاضی الحاجات کا
ہے توکّل پر گذر تکیہ خدا کی ذات کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۲).

---کی راہ کا سَودا امذ.
کارِ ثواب ، اللہ واسطے کوئی کام کر دینے کے لیے مستعمل.
وہ ستم کرتا ہے آسانی سے کب ہم کو عطا
بوسۂ گیسو ہے سودا ہے خدا کی راہ کا
(۱۸۵۳ ، دیوانِ امیر ، ۱ : ۸۹).
ناصح اک بت سے ہے کام اک بندۂ اللہ کا
جاکے سمجھا دے یہ سودا ہے خدا کی راہ کا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۸).

---کی راہ میں م ف.
اللہ کے نام پر ، اللہ کے واسطے ، للّٰہ.
خدا کی راہ میں شاہی و خسروی کیسی ؟
کہو کہ رہبرِ راہِ خدا کہیں اس کو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۵). ایک خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا منکرِ خدا تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۹۸).

---کی رَحْمَت (---فت ر ، سک ح ، فت م) امث.
اللہ کی مہربانی ، کرم.
قیس ، خدا کی رحمت اس پر سودائی تھا یا مجنوں
جس فن میں تھی مہارت اس کو اس میں فرد یگانہ تھا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۶۰).

---کی رَحْمَت کو پہنْچْنا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کر جانا. جب سودا گر خدا کی رحمت کو پہنچا ، بیٹا سب دولت مال و ملک کا وارث اور دھنی مختار بنا. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۳۱).

---کی سَنْوار فقرہ.
(عو) نفی کا جواب ، اللہ کی مار ، پھٹکار. کیوں دینے ہے حیا ، ... تجھے خدا کی سنوار. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۹۸). خدا کی سنوار تمہاری بے صبری پر. (۱۹۲۷ ، عظلیت ، مضامین ، ۲ : ۲۳۳).

---کی سَوں فقرہ (قدیم).
رک : اللہ کی قسم.
خدا کی سوں نہ دیکھا شوخ و عیار
جو عشق اندر جہاں گشتم بسیار
(۱۶۳۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۳۱).
دل کی آتش ، اشک کے پانی سے بجھ جائے اگر
روئیے واں تک خدا کی سوں کہ طوفاں کیجیے
(۱۹۳۸ ، دو نایاب زمانہ بیاضیں (واجد) ، ۹۸).

---کی شان فقرہ.
۱. اللہ کا اختیار ، قدرت.

فخر اُس وصی کا ہیں یہ شیر انس و جن ہیں
دیکھو خدا کی شان کہ جنگل کے دن پھرے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹).
کسے معلوم تھا پھوٹیں گے صحرا میں بھی فوارے
خدا کی شان نکلے پتھروں میں نور کے دھارے
(۱۹۸۵ ، درین درین ، ۶۳). ۲. اللہ کا حکم ، جب کوئی اپنی حیثیت سے بڑھ کر دعویٰ کرے تو خدا کو درمیان لاتے ہیں.
خدا کی شان ہے ہر بت کو دعویٰ ہے خدائی کا
ہر اک پتھر سے اُڑتا ہے شرارہ لن ترانی کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷). ۳. تعجب کی بات ، حیرت کا مقام.
خدا کی شان ہے زاہد یہ مرتبہ میرا
ترے ثواب ملائیں مرے گناہ کے ساتھ
(۱۸۸۵ ، کلیاتِ حیرت ، ۵۳). خدا کی شان ہے کہ اولیاؤں کے ہاں تم جیسی بہوت پیدا ہوئیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۴۴). بہت غریب لوگ ہیں اس علاقے کے خدا کی شان ہے اُن کے آگے بولا نہیں جاتا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۷).

---- کی قُدرَت فقرہ.
رک : خدا کی شان معنی نمبر ۳.
تجھ سے رقیب ہنسنے یہ بھی خدا کی قدرت
ہم یوں رہیں ترستے یہ بھی خدا کی قدرت
(۱۸۴۲ ، تقاں ، انتخابِ دیوان ، ۹۵).
وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۷). مگر وہ مذہب کے اعتبار سے اس وقت کا دوسرا باپ تھا تعجب ہوتا اور خدا کی قدرت یاد آتی تھی ... نکولے کی کچھ بساط ہیں تو نہیں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۳۰).

---- کی قُدرَت نَظَر آنا محاورہ.
تعجب ہونا ، اچنبھا ہونا. غرض خدا کی قدرت نظر آتی ہے کہ ہندوستان کی ہر مصیبت اس زبان کے لئے آیۂ رحمت بنی. (۱۹۳۰ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹).

---- کی قَسَم فقرہ.
بخدا ، اللہ کی قسم ، خدا کی سوں ، اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کسی چیز کے متعلق کہنا.
میں اور حرفِ شکوہ غلط اے صنم غلط
واللہ جھوٹ ہے یہ خدا کی قسم غلط
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۱). تم کسی دماغی امراض کے ڈاکٹر سے ملو فیوسی سچ خدا کی قسم! اور تو یہ کیا کرو اپنے گناہوں پر. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۲۵).

---- کی لاٹھی امث.
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی آزمائش یا پریشانی. میری بدیوں میں تو خدا کی لاٹھی سہارنے کا بوتا نہیں ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۲).

---- کی لاٹھی بے آواز / میں آواز نہیں کہاوت.
اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں ، اللہ ظالم کو ایسی سزا دیتا ہے جس کا اسے خیال بھی نہیں ہوتا. اس سے کہ تم کو فوراً سزا نہیں ملی ، خوش نہیں ہونا چاہیے ، خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۰۲). انصاف کرو اور سوچو خدا کی لاٹھی بے آواز ہے جو کروگی وہ بھرو گی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۳). کہتے ہیں کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی مگر حضرت یہ لاٹھی زار روس کے سر پر تو ایسی ٹھائیں سے پڑی کہ ساری دنیا اچھل پڑی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۲).

---- کی لَعنَت (---- فت ل ، سک ع ، فت ن) امث.
اللہ کی طرف سے آئی ہوئی بُرائی. محتاج ہر قوم میں ہوتے ہیں مگر جب قومی ذلت اور قومی مسکنت دنیا میں ہو جاتی ہے تو وہ ... خدا کی لعنت ہوتی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶۱).

---- کی مار فقرہ.
(کوسنا) اللہ کا غضب ، اللہ تعالیٰ کی لعنت (لعنت ، پھٹکار بھیجنے کے موقع پر مستعمل). اے کمبخت بے نصیب تجھ پر خدا کی مار. (۱۸۳۹ ، قصۂ اگر گل ، ۱۵). خدا کی مار دنیا کے سارے ہی دھندے چلتے ہیں مگر ایک شہیدوں کی نیاز میں یہ تفرقہ پڑتا ہے. (۱۹۴۰ ، سالگرہ ، ۵۵).
نامرادی ، بے بسی ، خواری ، خدا کی مار موت
ایک ہو تو کچھ بتائے کوئی دل آنے کا نام
(۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۵۲).

---- کی ماری امث.
مصیبت زدہ. میں ہاتھ جوڑتی ہوں ، مجھ خدا کی ماری پر ترس کھا. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۹۱).

---- کی مِثال (---- کس م) امث.
اللہ پاک کی نشانی ، ہدایت ، روشنی. خدا کی تمام مثالیں اور دانائیاں جو وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کھولتا ہے ہمیشہ عام اور قدرتی مظاہر سے تعلق رکھتی ہیں. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۳۷).

---- کی مَرضی (... فت م ، سک ر) امث.
اللہ کا حکم (کسی کے مرنے پر یا کام بگڑنے یا صدمہ پہنچنے پر کہتے ہیں) ، اللہ کو یہی منظور تھا ، مشیت ایزدی ، مصلحت خداوندی. اوسی حالت میں انہوں نے کہا کہ خدا کی مرضی ، اور وضو کر کے صبح کی نماز پڑھنے لگیں. (۱۸۹۶ ، سیرت فریدیہ ، ۵۳). کوئی حادثہ ہو تو سمجھانے کو موجود کہ خدا کی مرضی میں چارہ نہیں. (۱۹۱۰ ، مقاماتِ ناصری ، ۴۶۹).

---- کی نَذر کَرنا ف م.
(مسیحی) اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کرنا ، مقدس یا متبرک کر دینا ، بھینٹ چڑھایا ہوا (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۲۰۱).

---کی نیکی فقرہ.
اللہ تعالیٰ نیک ہدایت دے. «خدا کی سنوار» بجائے خدا کی مار آپ نے سنا ہی ہو گا «تمہیں خدا کی نیکی» بھی گوش زد فرمایا ہو گا. (۱۹۱۱ ، عبا کندہ سر کر اردو ، ۲۲).

---کی یاد اسث.
اللہ کا ذکر ، عبادتِ الٰہی. اس نے جو چیزیں ہم کو مرحمت کی ہیں ان کو اسی کے کام میں صرف کرنا خدا کی یاد ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶).

اللّٰہ دے اس کے ذوقِ عبادت کا اہتمام
دل میں خدا کی یاد تو لب پر خدا کا نام
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۵۲).

---کی یاد کرنا ف م ؛ محاورہ.
اللہ اللہ کرنا ، ذکر الٰہی کرنا.

کرے یاد خدا جو اک پنہ یاد شہ ہو وہ ہفت کشور کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱).

---کے پاس جانا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کر جانا (سرمایۂ زبان اردو ، ۱۵۵).

---کے حوالے کرنا محاورہ.
اللہ کے سُپرد کرنا.

جو چھوڑ آبرو کو جاتے ہی ہو تو جاؤ
ہم نیں بھی اب خدا کے تکوں کیا حوالے
(۱۸۱۰ ، آبرو ، د ، ۹۹).

چلاتی ماں خدا کے حوالے کیا تمہیں
پیارو علی کی حفظ و اماں میں دیا تمہیں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۵۲).

---کے دین (---ی مج) امذ.
مذہب اسلام.

دل میں خدا کے دین کی دولت لئے ہوئے
کملی میں اپنی گنجِ شفاعت لئے ہوئے
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۱۷).

---کے دینے سے پیٹ بھرتا ہے کہاوت.
بندہ نہیں اللہ ہی بندے کی حقیقی مدد کر سکتا ہے ، رزق دینے والا حقیقتاً اللہ ہی ہے.

کبھو سائل نہ گھبرائیں جو منعم بخل کرتے ہیں
کوئی کیا دیگا؟ دینے سے خدا کے پیٹ بھرتا ہے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۶۳).

---کے سپُرد کیا فقرہ.
وقت رخصت بطور دعا کہتے ہیں یعنی جاؤ خدا حافظ پہلے پہل سفر کر رہے ہو جاؤ تمہیں خدا کے سپرد کیا ، خط برابر بھیجتے رہنا. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۲ : ۳۷۷).

---کے کارخانے میں کیا دَخل کہاوت.
خدا کے معاملات میں بندے کے دخل کی گنجائش نہیں ، اللہ کے حکم میں بندہ کا بس نہیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کے کام امذ.
کارخانۂ قدرت.

خدا کے کام کچھ آلات پر نہیں موقوف
ابوالبشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۰).

---کے کھیل (---ی مج) امذ (قدیم).
اللہ کے احکام.

جتی ہمت جتی فکر اب دھرے کا
خدا کے کھیل یاں کوئی کیا کرے گا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۵).

---کے گھر جانا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کر جانا.

آئے مزارِ جد پہ رضا لے کے چل دیے
گھر کو خدا کے ، یادِ خدا لے کے چل دیے
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۵۸).

---کے گھر سے/میں م ف.
اللہ کے پاس سے ؛ اللہ کی طرف سے.

جمع ہے دولت و مال ان کا خدا کے گھر میں
ڈاکا کس طرح پڑے اہلِ سخا کے گھر میں
(۱۸۳۵ ، تذکرہ خوش معرکہ زیبا (سعادت خان ناصر) ، ۸۰). سراسر غلط ہے جس نے لکھا وہ ضرور سزا پائے گا ، خدا کے گھر سے سزا پائے گا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۱۱).

---کے گھر سے (آنا) پھرنا محاورہ.
۱. اللہ کے گھر سے پھرنا ، مرتے مرتے بچ جانا.

بحرِ ستم میں کس کو ، تھی زیست کی توقع
ہم مر چکے تھے اپکی گھر سے خدا کے آئے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۱).

خدا کے گھر سے پھرا ہے مریضِ غم تیرا
تجھے کچھ اے بُتِ کافر خبر بھی ہے کہ نہیں
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۶۱). ۲. مشکل سے بچ آنا.

ہم اب کے جیتے اگر اس صنم کے در سے پھرے
کہیں گے لوگ یہیں یہ خدا کے گھر سے پھرے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۳). خدا خدا کر کے وہاں سے واپس آئے اور سمجھے خدا کے گھر سے پھرے ہیں. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۳۰۵).

---کے گھر میں اِینٹ اُٹّھنا محاورہ.
چور کو سزا دینے کا ٹوٹکا کرنا.

دکھیں پشیمانی مرا مال جوا کے گھر میں
اینٹ الٹوں کی دوکانا میں خدا کے گھر میں
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۶۳)۔

ـــــ کے گھر میں کِس کا اِجارَہ فقرہ۔
اللہ کے گھر میں کسی کے جانے پر ممانعت نہیں۔
ہم بھی آئیں گے جو مسجد میں کبھی جاؤ گے تم
اے صنم کس کا اجارہ ہے خدا کے گھر میں
(۱۸۵۷ ، ریاض مصنف ، ۲۳۳)۔

ـــــ کے گھر میں کیا اِنْصاف نَہِیں کہاوت۔
خدا انصاف کرتا ہے وہ ظلم کی سزا ضرور دیتا ہے۔
دل جو توڑو گے ہمارا تو سزا پاؤ گے
اے بُتو کیا نہیں انصاف خدا کے گھر میں
(۱۸۵۷ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۳۳)۔

ـــــ کے گھر میں کمی نَہیں ہے / کَونسی شے نَہِیں کہاوت۔
اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
مانگنا ہو جو مانگ لے اس سے
کونسی شے خدا کے گھر میں نہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۱)
کیا ہے تعبہ کا دیر سے رخ ، کہ کچھ یہاں قدر ہی نہیں ہے
وہاں بھی مل جائے گا کوئی بت خدا کے گھر میں کمی نہیں ہے
(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۲۵۱)۔

ـــــ کے لیے فقرہ ؛ م ف۔
۱۔ برائے خدا ، لِلّٰہ۔
تو گھر کو سدھار اپنے خدا کے لئے ناصح
ہونا تری باتوں سے ہے مجھ کو خفقان اور
(۱۸۵۸ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۸۰) "وہ کون ہے؟۔ کیا ہے؟۔
کیسا آدمی ہے؟۔ خدا کے لیے ... بتاؤ نا۔ اس کی اصلیت
کیا ہے؟" (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۹۴)۔ ۲۔ **اللہ کے نزدیک ، رب کی**
مشیت میں۔ خدا کے لئے بہت آسان تھا کہ وہ ریاست کے
اصول اور لوازمے کا ذکر تفصیل سے بیان کر دیتا (۱۹۸۲ ،
نوید فکر ، ۷۸)۔

ـــــ کے لیے مَخْصُوص (ـــــ فت م ، سک خ ، و مع) امذ۔
(مسیحی) مخصوص بہ خداوند (بہشت ، نذر ، منّت) (انگلش
اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۲۶)۔

ـــــ کے مارے امذ۔
رک : **خدا کی ماری۔**
کرو ہو ہوسے کا وعدہ تم آج اشاروں سے
یہ چھیڑ کیا ہے بھلا ہم خدا کے ماروں سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۳)۔ ہماری سرکار سلطان سے نہ لڑے
ورنہ ہم بیچارے خدا کے مارے رو رو کر مر جائیں گے۔ (۱۸۹۳ ،
بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۲)۔

ـــــ کے مُنْکِر (ـــــ ضم م ، سک ن ، کس ک) امذ۔
اللہ کو نہ ماننے والے۔ اے بیبو ... یہ جو انگریزی داں دہریے خدا
کے منکر ہیں ان کا احوال مجھ سے سنو (۱۹۵۰ ، یاد کی
ایک دھنک جلے ، ۱۹۱)۔

ـــــ کے نام پَر دینا ف م۔
خیرات کرنا۔
حسرت آتی ہے دلِ ناکام پر
اس کو دے ڈالوں خدا کے نام پر
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۷)۔ یہ منظر روز نظر آتے ہیں ، خدا کے
نام پر دینا بھی ہوتا ہے لیکن یہ تو پیشہ ور بھکاری ہیں۔ (۱۹۸۳ ،
اخبار جہاں ، ۳ نومبر ، ۲۴)۔

ـــــ کے واسطے ۔(الف) فقرہ۔
خدا کے لیے۔
مت کر کے کتنی یون میں خدا کے واسطے جو تو
نکو اٹھو ناؤں چلنے کا تمہارا بس دھرم ہونے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳)۔
خدا کے واسطے میں تجکوں اک دارو بتاتا ہوں
اگر آزار ہے دق کا تو پی انگور کا کاڑھا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹)۔
خدا کے واسطے خونریزیوں سے باز آؤ
کہ آج کل میں یورش داد خواہ کرتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸)۔
تو ہی اک ملجی ہے میری التجا کے واسطے
موت تا امید مت کرنا خدا کے واسطے
(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۰۰)۔ خدا کے واسطے اسے کچھ کہنے
کو نہیں ، پتہ نہیں کہاں سے آیا ہے ، کیا خیالات لے کر آیا ہے
(۱۹۸۶ ، اجنبی ، ۸۸)۔ (ب) صف۔ **خواہ مخواہ ، اللہ واسطے۔**
خفا نہ میں یہ کسی بات کا ملال مجھے
خدا کے واسطے تم سے ملال کیا ہو گا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۸۱)۔

ـــــ کے ہاتھ م ف۔
اللہ کے اختیار میں۔
دل بیچتا ہوں آج بت پُر جفا کے ہاتھ
میری امید کا ہے بر آنا ، خدا کے ہاتھ
(۱۹۱۸ ، پیارے صاحب رشید ، گلستان رشید ، ۴۷)۔

ـــــ کے ہاتھ کی امث۔
قدرتی ، فطرتاً۔
خانۂ دل یہ عمارت ہے خدا کے ہاتھ کی
دیر و کعبہ ہے ظفر تعمیر اپنے ہاتھ کی
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶۳)۔

---کے ہاتھ میں ہے فقرہ.
رک : خُدا کے ہاتھ. اسکے افعال و اعمال کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۱).

---کے ہاں سِدھارْنا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کر جانا. تین یا چار روز کے بعد خدا کے ہاں سدھاریں. (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۳۰).

---کے ہاں سے جَواب ہو چُکا آپنی خُوشی جیتے ہیں کہاوت.
(زندگی کے دن پورے ہو گئے ہیں) ناامیدی کی حالت میں زندگی بسر کرنا (جامع اللغات).

---کیا کَرْتا ہے فقرہ.
حالات کس طرح پیش آئے ہیں. سجاد حسین آ گئے ہیں اور پڑھنے میں مشغول ہیں دیکھیئے خدا کیا کرتا ہے. (۱۸۸۳ ، خطوط سرسید ، ۱۰۰).

--- کھودے فقرہ.
رک : خُدا غارت کرے (اردو قانونی ڈکشنری).

---گنج (---ف گ ، غنہ) امذ.
۱. مُلک عدم. میں تو سمجھا کہ خدا گنج پہونچے مگر خدا خدا کر کے بچ گئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۳). دو بھائی تھے خدا گنج گئے. (۱۹۵۰ ، بادکی اٹک دھنک ملے ، ۳۷). ۲. (کنایتاً) خانۂ خدا.

شیخ تو پھر خدا جا کے خدا گنج بیٹھ
میں تو اک بُت کے لئے رام نگر جاتا ہوں
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۳۶). [خدا + گنج (رک)].

---گنجے کو پَنجے نَہ دے کہاوت.
خدا کم حوصلہ اور کمینے کو ذی اختیار نہ کرے (مہذب اللغات).

---گنجے کو ناخُن نَہ دے کہاوت.
اللہ پاک کم حوصلہ اور کمینے آدمی کو ذی اختیار نہ کرے. خدا گنجے کو ناخن نہ دے ، ان کا بس چلے تو ہندوستانیوں کو کچا کھا جائیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۰۸).

ستائیں گے کیا کیا نہ ماہوں ابھی
خدا دے نہ گنجے کو ناخن کبھی
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۴۳).

---گواہ (ہے) فقرہ.
کسی بات کی صداقت ظاہر کرنے کے لیے بطور قسم مستعمل.

عجب طرح کا یہ مضموں بندھا کہ واہ ہی واہ
سبب جو اس کا بیاں میں کروں خدا گواہ ہے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۴۶).

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۵).

خدا گواہ نہ ترسیں جو کل ادھوتر کو
ہے آج زیب بدن جن کے مخمل و تن زیب
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۸).

جہانِ رحمت و سرچشمۂ عطا ہے تُو
خُدا گواہ کہ میرے لئے خدا ہے تُو
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۰).

---گوئی (---و مج) امث.
حق بات کہنا.

زبان و چشم و عقل و دل پر اس کے ختم ہے چاروں
خدا گوئی ، خدا بینی ، خدا فہمی ، خدا دانی
(۱۸۵۳ ، کلیات قدر ، ۵۶). [خدا + ف : گو ، گفتن - کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیر (---ی مج) صف.
مصیبت زدہ ، خدا کا مارا ہوا (جامع اللغات). [خدا + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گھر خَراب کَرے فقرہ.
(بددعا) اللہ تباہ و برباد کر دے.

خدا اس بڑہ کا کرے گھر خراب   کہ ناحق مجے آج دینا عذاب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷).

---لاٹھی لے کَر نَہیں مارْتا کہاوت.
رک : خدا کی لاٹھی بے آواز ہے. خدا لاٹھی لے کر تو مارتا نہیں کیسی برباد ہوئیں کہ تنکا تک نہ رہا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۱)

---لَڑّی رَین / رات کَرے ، بِچھَڑْتی رَین / رات نَہ کَرے کہاوت.
لڑائی سو دفعہ ہو مگر جُدائی نہ ہو؛ رک : خُدا بچھڑتی رات نہ کرے الخ. یعنی خدا لڑتی رین کرے ، بچھڑتی رین نہ کرے لڑے ہیں تو ملیں گے اور روٹھے ہیں تو منیں گے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲۰) خدا لڑتی رات کرے بچھڑتی رات نہ کرے. (۱۹۲۱ ، اقوال اشرف ، ۱۸)

---لَگْتی م ف.
حق ور ، انصاف کی ، سچ سچ.

میر بھی دیر کے لوگوں ہی کی سی کہنے لگا
کچھ خدا لگتی بھی کہتا جو مسلماں ہوتا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۵). بات جو بھی کہی ہے ... سیدھی ، خدا لگتی. (۱۹۶۰ ، ہم اور وہ ، ۴). اف : بولنا ، کہنا.

---لَگْتی کونی نَہیں کَہْتا (سَب) مُنْہ (دیکھی) لَگْتی سَب کَہتے ہیں کہاوت.

حق بات کوئی نہیں کہتا ، خوشامد کی سب کہتے ہیں (نوراللغات ؛ محاورات ہند ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۰۱).

---لگی م ف.
رک : **خدا لگتی**.

بندے کی بندگی کا کسو کو یقین نہیں
پیارے خدا کے واسطے بول اٹھ خدا لگی
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۳۳).

خاطر سے تیری کہہ گئے سب آشنا لگی
او بُت جہان میں ایک نہ بولا خدا لگی
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۳).

اتنا نہیں ہے کوئی کہے جو خدا لگی
بولے ظہیر خستہ دل و زار کی طرف
(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۰۱). اف : بولنا ، کہنا.

---لگی کہنا محاورہ.
خدا لگتی کہنا.

عجب ہے کہ چشم خلق ستم تجھ سے جا لگی
کہتا نہیں ہے بات کوئی یاں خدا لگی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۲).

---مارا صف مذ (امث : خدا ماری).
۱. رک : **خدا کی ماری/مارے**.

دیکھ کر مجھ کو جب کہا اس نے
پوچھو کیوں چپ ہے یہ خدا مارا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳).

مرا حال اس خدا مارے سے پوچھو
کہ مجھ سا مورد بیداد و کیں ہو
(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۶۷). ہمیں کوئی نہیں بس میں ہی ہوں ، خدا ماری. (۱۹۵۰ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۲۷). ۲. خراب ، بیکار.

ٹوٹی اور بت جڑیں ہو گئی خدا ماری
چھوڑ دوں ترے دیدے ، گھورنے کا بدلا لوں
(۱۹۶۷ ، الدھرنگری ، ۵۳). [خدا + مارا ، صیغۂ ماضی (مارنا)].

---مارے کہ (یا) چھوڑے فقرہ.
کچھ بھی ہو.

مسلمان چاہیں کہ مارے کہ چھوڑے
نہ چھوڑوں بت خدا مارے کہ چھوڑے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۳۷).

---مالک ہے فقرہ.
(توکّل کے لیے کہتے ہیں) اللّٰہ پر بھروسہ ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ماشا ٹھنڈی رکھے فقرہ.
(کلمۂ دعا) اللّٰہ اولاد زندہ رکھے ، اللّٰہ صاحب اولاد رکھے آج برس کا برس دن ہے دنیا بھر کے مسلمان خوشیاں منا رہے ہیں خدا سب کی ماشا ٹھنڈی رکھے. (۱۹۱۳ ، گلدستۂ عید ، ۵۰).

---ئے ماوطین کس اضا (---و مج ، ی مع) امذ.
خدائے آب و گل ؛ مُراد : پانی و مٹی یعنی ہر چیز و ناچیز کا خالق اور مالک.

چاہیے تعظیم کو اُٹھیں جو ہیں محفل نشیں
ناشر خاص خدائے ماوطیں پیدا ہوا
(۱۹۵۹ ، ذکر حبیب ، ۸۶). [خدا + ئے (حرف اضافت) + ما (رک) + و (حرف عطف) + طین (رک)].

---مُبارَک کرے فقرہ.
(کسی خوشی کے موقع پر کہتے ہیں) اللّٰہ اچھا کرے ، اللّٰہ برکت دے نیز طنزاً بھی دل بھی اچھا ہے صورت بھی اچھی ہے خدا مبارک کرے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۰۹). مکمل اسٹرائک کریں گے ، ضرور کرو ، خدا مبارک کرے. (۱۹۵۰ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۲۰۵).

---ئے مُتعال کس اضا (---ضم م ، فت ت) امذ.
اللّٰہ پاک بزرگ ، بلند و اعلیٰ.

دمبدم مجھ پہ جو ہے لطفِ خدائے متعال
کبھی آتا ہی نہیں دولتِ دنیا کا خیال
(۱۹۲۳ ، عروج (خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۳۳۹). خدائے متعال ـ خدائے تعالیٰ. (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۳). [خدا + ئے (حرف اضافت) + متعال (رک)].

---ئے مَجازی (---فت م) امذ.
۱. بادشاہ وقت ، حاکم وقت اپنے مربی اور خدائے مجازی سے بھی اس درجے پر تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰). ۲. خاوند ، شوہر ، مجازی خدا. تمہارے ہی خدا اور تمہارے رسول کا فیصلہ ہے کہ شوہر خدائے مجازی ہے. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳). [خدا + ئے (حرف اضافت) + مجاز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---مَحفُوظ رَکھے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) اللّٰہ اپنی حفظ و امان میں رکھے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً انفلوانزا و با سے
(؟ مخزن حکمت ، ۳۲).

---مَسْت (---فت م ، سک س) صف.
اللّٰہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ، اللّٰہ کی محبت میں محو.

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلّی نہ صفاہاں نہ سمرقند
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۳). [خدا + مست (رک)].

---مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
پارسا ، زاہد (جامع اللغات). [خدا + مشرب (رک)].

---مَعْلُوم فقرہ.
اللّٰہ جانے ، پتہ نہیں ، نہ جانے ، لاعلمی کے لیے مستعمل.

بھیا آنند سکھ در جملہ عالم بیا بن بر خدا معلوم عالم

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۶).
دل کا احوال تجھکو کیا معلوم کس کا کیا رنگ ہے خدا معلوم
(۱۸۸۳ ، کلیات قدر ، ۴۸).
کون جانے وعدۂ فردا وفا ہو جائے گا
آج سے کل تک خدا معلوم کیا ہو جائے گا
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۲۲).

---مَغْفِرَت کَرے فقرہ.
(کلمۂ مغفرت)اللّٰہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرے.
کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گزر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۰).

---مِلْنا محاورہ.
پہچانہ مل جانا.
فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں
(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۱۴۷). اب کیا تھا نادرہ کی پھوپھی صاحبہ کو خدا مل گیا فوراً ہی موصوفہ نے فرمایا جانیے جنگل ، لائیے لکڑیاں. (۱۹۴۰ ، مضامین رموزی ، ۶۱).

---مُنْہ نَہ دِکھائے کہاوت.
بُرے آدمی کی نسبت کہتے ہیں جس سے ملنا ناگوار ہو(ماخوذ : جامع اللغات).

---مُوں نَہ دِکھائے محاورہ (قدیم).
رک : خُدا مُنہ نہ دکھلائے.
بُرا ہے وو دجّال تے سو حصے
خدا موں نہ دکھلائے اس کا کسے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳).

---مِہرْ بان تو کُل (جَگ) مِہرْ بان کہاوت.
اللہ کی مدد ہو تو سب خیر خواہ بن جاتے ہیں. خدا نے بڑا احسان کیا جو ایسے جنوں کو مجھ پر مہربان کیا ، سچ ہے خدا مہربان ہو تو کُل مہربان. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۲۰۸). خدا مہربان تو جگ مہربان (۱۹۳۳ ، گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۱۱). خلیفہ کی ... ابوالشامات پر نظر پڑی ، وہ جو مثل ہے کہ خدا مہربان تو کُل مہربان اس نے اسے ایک نہایت عمدہ خلعت عطا کیا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۰۰).

---می بِینَد و می پوشَد ، ہَمْسایَہ نمی بِیند و می خروشَد کہاوت.
(فارسی مقولہ اردو میں مستعمل) خُدا ہمارے اعمالِ بد کو دیکھتا ہے اور چُھپاتا ہے ہمسایہ نہیں دیکھتا اور غُل مچاتا ہے (جامع اللغات).

---ناتَرْس (---فت ت ، سک ر) صف (قدیم).
اللہ سے نہ ڈرنے والا ، ظالم کافر خدا ناترس ، اس سے ایمان سوئی دنیا میں جیوشہ کا کیتے ترس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۴). [خدا + ف : نا (حرف نفی) + ف : ترس ، ترسیدن ـ ڈرنا].

---نا تَرْسی (---فت ت ، سک ر) امث.
اللہ کا خوف نہ ہونا. اس نے اپنی ابہم و فراست سے شاری اس کی خود پسندی و ستم شعاری اور خود پرستی ، خدا ناترسی دور کردی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۸۶). [خدا + ف : نا(حرف نفی) + ترس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ناخَواسْتَہ م ف.
اللہ نہ کرے ، مبادا (کسی تکلیف دہ امر کے واقع ہونے کی خواہش ظاہر کرنے کے لیے مستعمل).
قبض اگر ہووے خدا ناخواستہ بس کر استغفار سوں آراستہ
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ (ق) ، ۲۳۳). خدا + ف : نا (حرف نفی) + ف : خواستہ ، خواستن ـ چاہنا].

---ناصِر فقرہ.
اللہ مددگار.
اے خواہش ہے حسرت اسے ارمان قاتل کا
خدا حافظ خدا ناصر خدا مالک مرے دل کا
(۱۹۲۵ ، اعجاز نوح ، ۴۴).

---نا (نَہ) کَرْدَہ (نَکَرْدَہ) م ف.
رک : خدا ناخواستہ.
خدا نہ کردہ ایسے غیر سے تو کیا سروکار
تھی ایک بات تو یہ بھی مجھے جلانے کی
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۸).
مرا آنسو ہے وہ زہر آب ، نیلا ہو بدن سارا
خدا نا کردہ لگ جائے گر اے غم خوار دامن سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۳). خدا نا کردہ یہ کلمہ اس مقام پر بولتے ہیں جبکہ کسی امر بد سے پناہ مانگنا ہوتا ہے. (۱۸۵۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۶).
یہ کس لئے ہیں نگاہیں پھری پھری مجھ سے
خدا نکردہ اگر دل ترا پھرا ہو تو کہہ
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۲۸).
تڑپ تڑپ کے اٹھاؤں کا زندگی کے مزے
خدا نہ کردہ مجھے دل پہ اختیار نہیں
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۲).

---نَخواسْتَہ (باشَد) (---فت ن ، وسعد ، سک س ، فت ت / فت ش) م ف.
رک : خُدا ناخواستہ
اس کو خدانخواستہ کچھ اور نہیں خیال
کیوں آفتاب اپنے سے بیزار ہے صنم
(۱۶۹۷ ، نادرات شاہی ، ۸۶). اگر خدانخواستہ کچھ خلل ہو جاوے تو ہماری محنت اکارت ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۶).

بھائی صاحب آپ یہ خیال نہ کیجیے کہ میں یہاں خدانخواستہ باشد بطور ایک جاسوس کے آئی ہوں۔ (۱۹۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۸۱)۔ خدانخواستہ مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں لیکن یہ دیکھا اور سنا ضرور ہے کہ پہلی زچگی میں تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، مرحت ، مضامین ، ۵:۲)۔ مارکس مادّہ کے ارتقا کا قائل نہیں اور جدلیاتی اصول مارکس کا نہیں بلکہ خدانخواستہ اس ناچیز کا ایجاد کردہ ہے (۱۹۸۲ ، نوش قلم ، ۲۶۹)۔ [خدا + ف : نا (حرفِ نفی) + ف : خواستہ ، خواستن - چاہنا]۔

---نخواستہ شیطان کے ہوش باختہ کہاوت۔
اللہ نہ کرے ، شیطان نہ بہکائے۔ مجھے ڈر ہے بڑا خطر ہے ... سو سنار کی ایک لوہار کی کیوں ہی خدانخواستہ شیطان کے ہوش باختہ ایسی ہوئی تو کیا ہو گا۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۷)۔

---نشناس (---فت ن ، فت ش) امذ نیز صف۔
اللہ کو نہ جانے والا ، اللہ کو نہ ماننے والا ، خداناشناس۔

آبرو بندا ہے تیرا فضل اوس پر کیوں نہ ہو
غیر کیوں مانع ہوا ہے یہ خدا نشناس کہہ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۶)۔ [خدا + ف : نہ (حرفِ نفی) + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا ، جاننا]۔

---نظر آنا محاورہ۔
تکلیف ہونا ، تعجب ہونا۔

نگہ یاس سے جسنے تجھے دیکھا ہو گا
اے صنم اسکو خدا ہی نظر آیا ہو گا

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۲۸)۔

---نظرِ بد سے بچائے فقرہ۔
اللہ بری نظر سے محفوظ رکھے۔ خدا نظر بد سے بچائے ، ماشا اللہ خوب بنایا ہے۔ (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۵۶)۔ سربندر پرکاش خدا نظربد سے بچائے اچھا خاصا پہلوا ن جثہ رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۶۵)۔

---نکٹے کا کھلوائے ، اُکٹے کا نہ کھلوائے کہاوت۔
خدا کم ظرف کا احسان مند نہ بنائے۔ تم کہتے ہو کہ میں ہندوستان کی حفاظت کے لیے سرحد پر لڑ چکا ہوں ، میں کہتی ہوں خدا نکٹے کا کھلوائے اکٹے کا نہ کھلوائے ، لڑے تو کسی پر کیا احسان تنخواہ تو نہیں لی ، پنشن نہ لو گے (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۱ : ۱۰)۔

---نگہبان فقرہ۔
دعائیہ کلمہ ، (خود رخصت ہوتے یا کسی کو الوداع کرتے وقت مستعمل) اللہ حافظ ، اللہ کے سپرد۔

قسمت نے دکھائے اور سامان
لو جاتے ہیں اب خدا نگہبان

(۱۸۸۰ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۶۳)۔

---نمائی (---ضم ن) امث۔
اللہ کا راستہ دکھانے کی ترغیب ، نیکی۔

پھر ہوئی واں خدا نمائی ہے
پھر گئی دین کی دہائی ہے

(۱۸۹۰ ، سبحانہٗ وحدت ، ۷)۔ [خدا + ف : نما ، نمودن - دکھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---(نا) نہ کرے (نکرے) فقرہ۔
رک : خدانا خواستہ۔

تیرا چتر خدا نہ کرے جو چتارے کوئی
تیرا چتر چترے تجھے ہو گا چتر غلیظ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۲)۔ بگاڑے وقت خدا نا کرے کام گیا تو بھی لیا سکتا۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۵۱)۔

عاشق کے گھر خدا نہ کرے جاؤ تم ، پر آج
کیا جانے کیا کرم تھا جو ایدھر بھٹک پڑے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۵)۔

شرک سے کام کیا موحد کو
بندۂ زر ہوں میں خدا نکرے

(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۲۹۸)۔

ظالم کہیں خدا نہ کرے تو سنے اسے
جو کچھ شب فراق میں وردِ زباں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۷)۔ کیا عجب کہ سڑی ہو جاؤں ... بے اختیار ارجمند بانو بیگم کی زبان سے نکلا ، خدا نہ کرے نصیب دشمناں۔ (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۳)۔

---نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے فقرہ۔
یعنی حسین و جمیل کی تعریف میں کہتے ہیں۔ اس حور نژاد کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۳)۔

---نے اپنے ہاتھ سے جوڑی بنائی ہے فقرہ۔
دولہا دلہن دونوں حسین ہیں (مہذب اللغات)۔

---نے ایمان رکھا فقرہ۔
خدا کے فضل سے ایمان بچ گیا۔

شکر پردے ہی میں اس بت کو حیا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۰)۔

---نے رکھا فقرہ۔
اللہ نے بچا لیا (جامع اللغات)۔

---نے یہ دن دکھایا فقرہ۔
اللہ نے کسی قابل کیا۔

اب آرزوئیں بر آئیں کہ خاک میں مل جائیں
خدا نے دن یہ دکھایا انھیں جواں دیکھا

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۴)۔

---نیک توفیق دے فقرہ.
اللہ ہدایت دے.

قبر پر فاتحہ کو آئے وہ شوخ اے آتش
نیک توفیق دے اس بُت کو خدا میرے بعد
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۴۳).

---واسطے م ف.
۱. **کسی ظاہری علّت یا سبب کے بغیر ، بلاوجہ ، ناحق.**

او مارے ہیں فرزند کوں اس واسطے
کٹے تھے عدالت خدا واسطے

(۱۶۸۰ ، قصۂ ابو شحمہ (عکسی) ، ۵). اس نے پھر فوج بھی جمع کر لی اور اب چھوٹی چھوٹی مسلمان بستیوں پر اندھیرے اجالے محض خدا واسطے چھاپے مارنے لگا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۴۰۱). ۲. **خدا کی خوشنودی کے لیے ، حصول ثواب کے لیے.**

خدا واسطے دے کلفیِ موشاں
بہشتوں میں پھرے گا ، پا کے اوتہاں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۹۰).

---واسطے بِلّی بھی چُوہے نہیں مارتی کہاوت.
ہر شخص اپنے فائدے کا کام کرتا ہے ، دوسرے کے فائدے سے سروکار نہیں رکھتا (نجم الامثال ، ۱۹۹).

---واسطے کا (کو) م ف.
۱. **رک : خدا واسطے معنی نمبر۱.** آج سُنیے کہ کوٹھے پر چڑھ کر خدا واسطے کو صلواتیں سنائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۷). ان شامیوں کو یا کستانیوں سے خدا واسطے کا بیار کیوں ہے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۲). ۲. **کسی رشتہ داری کے تعلق یا کسی ربط و علاقے کے بغیر.** وہ میرا محبوب اور رفیق ہے اور بھائی ہے ، دادوں اور ماؤں کے رشتے سے نہیں بلکہ خدا واسطہ کا بھائی ہے. (۱۹۱۲ ، نذیراحمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۳).

---واسطے کا بَیر م ف.
ناحق کی دشمنی ، بے جا عداوت.

ہمارا دوست تھا واعظ یہ آج غیر ہوا
غضب یہ ہے کہ خدا واسطے کا بیر ہوا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۶). آپ کو راجہ صاحب سے خدا واسطے کا بیر ہے. (۱۹۹۲ ، معصومہ ، ۲۳۹). اف : ہونا.

---والے امذ.
اللہ والے لوگ ، خدا کے نیک بندے. خدا والے ہمیشہ حق کا ساتھ دیتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۳۸۱).

---وہ دِن دکھائے / لائے فقرہ.
آرزو اور تمنا ظاہر کرنے کو کہتے ہیں. خدا وہ دن دکھائے کہ ان دونوں کا سہرا دیکھوں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۸۰۹). میں اس کی بھی دعا مانگا کرتا تھا کہ خدا وہ دن لائے جب فضلو کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر مسجد میں قید کراؤں! (۱۹۷۳ ، آپ بیتی ، رشید احمد صدیقی ، ۳۶).

---وہ دِن (گھڑی) کرے (نَکرے) فقرہ.
آرزو اور تمنا کے اظہار کے لیے مستعمل (نفی اور اثبات دونوں کے ساتھ).

میرے دل میں ہے غالب شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں
خدا وہ دن کرے جو اس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۲).

خاک واعظ ترے منہ میں وہ خدا دن نہ کرے
بدلیں جو خاکِ درِ یار کو اکسیر سے ہم
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی (آغا جان) ، ۱۱۸). خدا وہ دن کرے کہ مسلمانوں کی لڑکیاں پڑھنے لکھنے لگیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۵).

---یات ہونا محاورہ (قدیم).
اللہ کے بس میں ہونا.

ہی ہم سوں کہنا عبث بات ہے ... کہ توفیق ہو سب خدا یات ہے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۸).

---ہونا محاورہ.
۱. **سرکشی و سینہ زوری دکھانا.**

ابھی دنیا تمہاری آدمیت ہی کی منکر ہے
بُتو! بندے خدا کے پہلے بن لو پھر خدا ہونا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹). ۲. **بے نیاز، بے پروا ہونا.**

سراپا آرزو ہونے نے بندہ کر دیا ہم کو
وگرنہ ہم خدا تھے گر دلِ بے مدعا ہوتے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۰).

---ہی خُدا ہے فقرہ.
اللہ ہی اللہ ہے.

بت کدے کی میں سیر کر آیا ... واں خدا ہی خدا نظر آیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۵۶).

ابھی سے جو یہ عاشقی کا مزا ہے
تو پھر آگے چل کر خدا ہی خدا ہے
(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۳۲).

---ہی ہو (ہے) فقرہ.
اللہ مالک ہے ، اللہ مدد کرے ، مشکل ہے.

خدا ہی ہو تو آوے شب کو بھی وعدے یہ تو اپنے
عبث میں قول تجھ سے اے بت عیار لیتا ہوں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۵۰).

اسیرِ جور میں مسلم تو ہو گیا ہوں مگر
خدا ہی ہے کہ جو مجھ سے یہ پنجگانہ چلے
(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۲۲۲). آج تو خدا ہی ہے جو کوئی ڈھنگ کی چیز آپ کو کھانے کے لیے مل جائے. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۶۰).

---ہے فقرہ.
۱. اللہ حافظ ہے ، اللہ مددگار ہے. ولے میرا مدعا کچھ جدا ہے کستی کیا ہوے کا اتال خدا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۲).

بُتوں سے ہے متعلق معاملہ دل کا
خدا ہے حشر میں بھی ہو جو فیصلہ دل کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱). **۲. امید تو نہیں لیکن اگر اللہ چاہے.**

خدا ہے کر وہ آجائے لبِ بام
تو دیکھیں پارسائی پارسا کی

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی (آغا جان) ، ۳۰۲).

---ہے تو کیا غم ہے کہاوت.
خدا پر بھروسہ ہو تو مشکل آسان ہو جاتی ہے.

بندے کا دل بجا ہے جاتا ہوں شاد ہر جا
جب سے سنا ہے میں نے کیا غم ہے جو خدا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۳).

---یاد آ جانا/آنا محاورہ.
۱. مصیبت میں گرفتار ہو کر اللہ کو یاد کرنا.

تا کہ جو وہ منشم ستم ایجاد آ گیا
دیکھے سے طور اس کے خدا یاد آ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۵).

ان بُتوں کا جو مجھے شیوۂ بیداد آئے
یوں انھیں میں بھی ستاؤں کہ خدا یاد آئے

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۲۱). **۲.** (کنایۃً) **اللہ کی قدرت نظر آنا (حیرت اور تعجب کے لیے مستعمل).**

گرچہ امید اسیری پہ یہ ناشاد آیا
رام صیاد کا ہوتے ہی خدا یاد آیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۹). تردی بیگ کے پاس آدمی بھیجا کہ چند گھوڑے بھیجدو ... صاف جواب دیا ، ہمایوں کو خدا یاد آیا کہ بھائیوں کا یہ حال. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷).

خدا یاد آ گیا واللہ وہ جلوہ بھی دیکھا ہے
خدا جانے وہی حق تھا کہ حق کا عکسِ باطل تھا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۶).

---یار ہے فقرہ.
اللہ مددگار ہے. اجر صابراں بیشمار ہے اور صابروں کا خدا یار ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶).

خُدابادی (ضم خ) امذ.
سندھی ہندوؤں میں رائج لنڈا خط کی ایک قسم جو حیدرآباد سندھ میں رائج ہے اسے بھائی بندی خط بھی کہتے ہیں. سندھی ہندوؤں میں لنڈا خط رائج ہے ... اس کی کم از کم ایک درجن قسمیں ہیں جن میں سب سے اہم خدابادی ہے جو حیدرآباد (سندھ) میں رائج ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۳۳). [مقامی].

خِداع (کس خ) امذ.
حیلہ ، فریب ، مکر ، بیو ... اس کے بھاگنے کو خِداع عظیم جانتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۰).

راستہ اس کا ہے پر مکر خداعِ رب سے
سختیاں لاکھوں ہیں اور سینکڑوں آفات یہاں

(۱۹۳۸ ، بستان تجلیات ، ۳۰).

بچھائیں گے دام اہلِ مکر و خداع
خُنیں ! الیکَ فلا یصلوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میرمغنی ، ۲۱۸). [ع : (خ د ع)].

خَدّاع (فت خ ، شد د) صف ؛ امذ.
۱. بڑا مکار ، نہایت دغاباز ، حد درجہ فریبی. امیر آگے جدھر کنواں تھا بڑھ گئے اور اس خداع کے مکر پر نظر نہ کی. (۱۸۸۷ ، داستان امیر حمزہ ، ۲۸۱). ایک خداع اور خونخوار سردار کا تصور قائم ہو گیا تھا. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۲۰). **۲. بدلنے والا ، نقص والا ؛ (سکّہ) جو رائج نہ ہوا ہو** (جامع اللغات). [ع : (خ د ع)].

خَدّاعانَہ (فت خ ، شد د ، فت ن) صف.
جھوٹے ، فریب آمیز ، دغابازی کے. کہانت کی گرم بازاری سرد ہو گئی ، فال ، شگون ، ... اور ترغیب دانی کے دوسرے خداعانہ طریقے مٹ گئے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۳۳). [خداع + ا ن ہ ، لاحقۂ صفت].

خَدّاعی (فت خ ، شد د) امث.
خداع کا اسم کیفیت ، مکاری ، فریب. گیزو کی چانکسل سیاسی خداعی نے مجالسۂ یورپ کی بے بود ہستی کا راز تمام دنیا پر آشکار کر دیا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۳۴۳). [خداع + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

خُداگانی (ضم خ) امث.
بادشاہی ، شہنشاہیت ، حاکمیت. اپنے سنگ سیہ کو شب چراغ روشنائی اور گیتی نمائے خداگانی جانتے ہیں بادشاہ کی نسبت بھی دانا نما نادانوں نے باتیں بنانی شروع کیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۶۱). [خدا + ف : گان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خُدّام (ضم خ ، شد د) امذ ؛ ج.
۱. خادم (رک) کی جمع ، نوکر چاکر ، ملازم.

سودا کے جو بالیں پہ گیا شور قیامت
خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۹). بعض اوقات میں چٹانا اسابع کا اطفال اور خدام کو بھی وارد ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۸).

ہم آپ کے فن کے گاہک ہوں خدام ہمارے ہوں غائب
سب کام مشینوں ہی سے چلے دھوبی نہ رہے نائی نہ رہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۲۳).

یہ محل یہ نقیب یہ خدام
اور یہ شمع دان یہ گلفام

(۱۹۸۳، برش قلم، ۹۳). ۲. **(مجازاً) حاجیوں یا زائرین کے معلم.** یہاں کے مجاور و خدام کی حالت ناگفتہ بہ ہے، زائر کا ناک میں دم کر دیتے ہیں. (۱۹۱۱، روزنامچہ باتصویر، ۱۰۲). ۳. **(مسیحی) خدام دین کا حق استنا** (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالجی، ۱۲). [ع : (خ د م)].

خدامت (کس خ، فت م) امث.
خدمت، بندگی.

نصیبے کی اس کے قسم کھائیے
جسے ہو ہماری خدامت نصیب

(۱۸۵۸، کلیات تراب، ۹۷). [خدمت (رک) کا بگڑا ہوا تلفظ].

خدائی (ضم خ) امث.
خدا بمعنی آقا، مالک کی تانیث، ملکہ، سردارنی، دیوی. جب خدائی اشتر آئی تو اس نے بلندی پر اپنے باپ آنو کی بڑی کمائیں پھیلا دیں. (۱۸۹۵، مقالات سرسید، ۶ : ۳۳). مشک افشاں کو راضی کر رہا تھا کہ قدرت سے انکار نہ کرنا بڑے مرتبے پاؤگی خدائی کہلاؤگی مگر ... وہ راہ پر نہیں آتی. (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۸۶). [خدا + ئی، لاحقۂ تانیث].

خداوند (ضم خ، فت و، سک ن) امذ.
۱. (أ) **رک : خدا.**

بندا میں غواصی خداوند توں
دوکھی کوں کر تہار خورسند توں

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۳).

مقدور ہمیں کب تیرے وصفوں کے رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

(۱۷۸۳، درد، د، ۱۹).

دولت یہ نہ ملتی جو خداوند نہ دیتا
کیا کرتا اگر تو مجھے فرزند نہ دیتا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۳۲۲). مبارک ہے وہ مرد جس کے گناہوں کا حساب خداوند نہ لے گا. (۱۹۳۲، سیرۃ النبی، ۳ : ۶۱۹). (أأ) **بت، دیوتا.**

دست آزر نے براہیم کو تخلیق کیا
بت نے الٰہ کر کے خداوند کو تصدیق کیا

(۱۹۶۹، جزیرہ، ۲۰۷). ۲. **آقا، مالک، کسی چیز کی ملکیت رکھنے والا، حاکم، عہدیدار.**

اگر مرتضی شاہ ذوالحال ہے
خداوند شمشیر کوپال ہے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۰۰).

لہو کیوں نہ رواں میں از درد و داغ
جو تس باغ میانے خداوند باغ

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۶۸۲). لونڈی کوں کبھی خدا کے واسطے یہ بھید میرے خداوند سے چھوپیا. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۲۳). ایک عمدہ کے گھر میں آگ لگی، سارا اسباب جلنے لگا. نوکروں نے عرض کی خداوند ہم کیا کیا نکالیں. (۱۸۰۲، نقلیات، ۱۰۳). فرمایا کوئی: ... غلام بھی اپنے آقا کو خداوند نہ کہیں. (۱۹۱۳، سیرۃ النبی، ۲ : ۳۸۲).

بحر کابل کے جزیروں کے اقبی باسی
قسمتو مشرق اقصی کے خداوند بنے

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۹۶). ۳. **(احتراماً اور تعظیماً اپنے سے بڑوں کو مخاطب کرنے کے لیے مستعمل) حضرت والا، جناب والا.**

قبلہ و کعبہ خداوند و ملاذ و مشفق
مضطرب ہو کے اسے میں نے لکھا کیا کیا کچھ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۶۸). لڑکے نے جواب دیا، خداوند یہ کیا بات ہے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۵). ۴. **(کنایتاً) محبوب.**

اک بوسہ کا سائل ہوں خداوند سے اے مہر
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۷). ۵. **بادشاہ کو مخاطب کرنے کے لیے بولا جاتا ہے.** اے خداوند یہ کام آدمی کے اختیار کا نہیں ہے. (۱۸۰۰، قصۂ گل و ہرمز، ۲). بادشاہ کے سامنے زمین بوس ہو کے عرض کرنے لگا، خداوند میری عمر اس وقت پچاسی برس کی ہے. (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۲ : ۷۰). [خدا + وند، لاحقۂ صفت و نسبت].

--- تعالیٰ امذ.
اللہ بزرگ و برتر.

خداوند تعالیٰ کی وو جہانوں ہے
عرب ہور عجم میں جنسے تانوں ہے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۲۱).

خداوند تعالیٰ کیا تھا عطا
خطا کا پیالا کیا نیں خطا

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۱۰۱). [خداوند + تعالیٰ (رک)].

--- جہاں کس اضا (--- فت ج) امذ.
جہان کا مالک، اللہ تعالیٰ.

اللہ رے حسن رخ نیکوئے محمدؐ
ہے چشم خداوند جہاں سوئے محمدؐ

(۱۸۳۶، دفتر فصاحت، ۹۷). [خداوند + جہان (رک)].

--- خدا بلا اضا (--- ضم خ) امذ.
(اصطلاح توریت) رک : خداوند تعالیٰ، مالک، خدا. خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کے لیے اچھا تھا زمین سے اُگایا. (۱۹۸۲، نوید فکر، ۲۵۰). [خداوند + خدا (رک)].

--- دو جہاں کس اضا (--- و مج، فت ج) امذ.
رک : خداوند جہاں، دونوں جہانوں کا مالک.

کیا آنی آج وحی خداوند دو جہاں
ہوتا ہے جو حسین پہ مجھ سے کرو بیاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸). [خداوند + دو (رک) + جہان (رک)].

---زاد/زادَہ (---فت د) امذ.
(کنایۃً) **امیر یا رئیس کا بیٹا** (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات).
[خداوند + ف : زاد/زادہ ، زادن - پیدا کرنا ، جننا].

---طَبع (---فت ط ، سک ب) صف.
آقا منش ، مقتدرانہ طبیعت کا مالک. نظم اردو نے تھوڑی سی عمر میں وہ طرازی و شوخی دکھائی کہ اچھے اچھے خداوند طبع لوگ اس کی محبت کا دم بھرنے لگے. (۱۹۳۳ ، ناصر علی ، مقامات ناصری ، ۲۰۳). [خداوند + طبع (رک)].

---قُدُّوس کس اضا (---ضم ق ، شد د ، و مع) امذ.
اللہ پاک. خداوند قدوس نے تو آسمان زمین اور کل مخلوق بنائی. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۸۵۹). [خداوند + قدوس (رک)].

---کَرِیم کس اضا (---فت ک ، ی مع) امذ.
مہربان اور کرم کرنے والا خدا وہ مبتلائے صدمۂ فراق جس کی ساری رات انتظار میں کٹی ہو ... یہ خداوند کریم کی نظر میں مقبول ہونے کے مرقعے ہیں. (۱۹۱۳ ، مقامات ناصری ، ۵۳۲).
[خداوند + کریم (رک)].

---کار/کارا امذ (قدیم).
۱. **رک : خداوند.**

ہر یک حرف میں جس معانی ہزار
نہ کوئی پا سکے جز خداوند کار
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰).

غرض نیک و بد سے نہیں زینہار
کہ تو ذوالمنن ہے خداوند کار
(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۶۶).

خداوند کارا جہاز جہاں ہے تیری مشیت کی رو میں رواں
(۱۹۱۰ ، کلیات اسمعیل ، ۱۰). ۲. **بادشاہ ، حاکم.** ولایت خداوند کار (بروسہ) کی ایک سنجاق کا صدر مقام قرار پایا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳). [خداوند + ف : کار ، لاحقۂ فاعلیت + ف : ا ، حرف ندا].

---مَجاز کس اضا (---فت م) امذ.
(اصطلاح) **دنیاوی اور ظاہری خداوند ، پیر ، صاحب کرامات.**

تجھے منظور ہو دنیا تو یہ کیا روک سکتا ہے
ذریعہ ہے حقیقت میں خداوند مجاز اپنا
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۵۲). [خداوند + مجاز (رک)].

---مَجازی کس اضا (---فت م) امذ.
۱. **سردار ، حاکم.** بادشاہ ... ایسا خوش ... ہوا کہ حکیم ... کو عزت بخشی اور کہا ... تمہیں کو اپنا خداوند مجازی جانوں گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳). ۲. **خاوند** (جامع اللغات).
[خداوند + مجاز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---نِعْمَت کس اضا (---کس ن ، سک ع ، فت م) امذ.
بادشاہوں ، امیروں اور رئیسوں کو مخاطب کرنے کا کلمہ ، نعمتوں کے مالک. آداب خداوند نعمت کے واسطے تابعداروں کے جو ضرور اور لازم ہیں درج کرنے میں آئے ، ... لازم ہے کہ ان آداب کو ... یاد رکھیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱).

جگر کو مرے عشق خونابہ مشرب
لکھے ہے خداوند نعمت سلامت
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۵۱). میں ان کو ایسی جلدیں کی جلدیں بتادوں گا جن میں ہمارے خداوند نعمت کے دست مبارک کے لکھے ہوئے احکام کے سوا اور کچھ نہیں. (۱۹۳۸ ، حیات محسن ، ۴۴). [خداوند + نعمت (رک)].

خُداوَندا (ضم خ ، فت و ، سک ن) امذ.
اے اللہ تعالیٰ ! اے خدا ! اے مالک ، اے آقا.

ہوا ہے دل پراگندا کروں کیا میں خداوندا
کہ غم سے ہے ، بندے بندا رہتا ہے تن میں جو سر تھی
(۱۶۷۸ ، غواصی (اردو ، اپریل ۱۹۳۰ ، ۲۹۴)). خداوندا تو سچا ہے اور تیرا قول سچا ہے اور تو عالم اور دانا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۵).

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۸). [خداوند + ا ، لاحقۂ ندا].

خُداوَندانِ وَقت (ضم خ ، فت و ، سک ن ، کس ن ، فت و ، سک ق) امذ ، ج.
(تصوف) **وہ لوگ جو زمانے کی قید سے آزاد ہوتے ہیں.** خداوندان وقت کہتے ہیں کہ ہمارا علم اوّل و آخر کو معلوم کر سکتا ہے. (۱۹۷۳ ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ، ۵۷۳)
[خداوند + ان ، لاحقۂ جمع + وقت (رک)].

خُداوَندی (ضم خ ، فت و ، سک ن) امث.
۱. **خدا کی قدرت ، اللہ کا حکم ، خدائی.**

بلندی کون افکندگی سات پا خداوندی و بندگی سات پا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۰).

نہ مرتے دیتے ہم قائم کو لیکن
خداوندی سے کچھ چارا نہیں ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۹). یہاں سے اللہ کی خداوندی اور جلال بوجھا جاتا ہے. (۱۸۳۸ ، نصیحت المسلمین (ق) ، ۵). جب تک کہ خداوندی کوشش اس کے شامل حال نہ ہو. (۱۹۲۶ ، خطبۂ (رسالہ اسکاؤٹ علیگڑھ) ، ۱).

متاع بے بہا ہے درد و سوز آرزو مندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شان خداوندی

(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۲۰). ۲. **مالکیت ، امیری ، بادشاہت.** وقت بات کرنے کے مطلق لحاظ خداوندی و چاکری کا نہ کیا. (۱۸۹۵ء ، تجیب التواریخ ، ۱۵۹). اس کے بزرگوں نے بڑی بڑی خداوندیاں برباد کر دیں. (۱۹۰۳ء ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۳۶). [خداوند + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ بگھارنا محاورہ.
بڑائی جتانا ، بڑے بڑے دعوے کرنا ، شیخی بگھارنا. عبث اپنی خداوندی مانند دال کے بگھارتا ہے اس کی تقریر خود دال ہے کہ یہ کاذب ہے. (۱۹۰۷ء ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۱۸).

خُدائِگان (ضم خ ، کس ء). (الف) امذ.
وہ شخص جو خدا کی عنایت اور تقرب کا سزاوار ہو ؛ بڑا بادشاہ ، بڑا آدمی ، حاکم اعلیٰ. ہزار افسوس کہ خدائگان مغفور کے دل میں بھی ایک آرزو باقی رہی. (۱۹۳۸ء ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب) ، ۱۳۸). (ب) صف. **خوش** (جامع اللغات) [خدا + ئے ، حرفِ زاید + گان ، لاحقۂ جمع].

خُدائنی (ضم خ ، کس ء) امث.
رک : خدانی. تم خداوند سے ملاقات کرو میں خدائنی سے ملاقات کروں گی. (۱۹۰۱ء ، قمر (احمد حسن) ، طلسم فتنہ نور افشاں ، ۵۶۸). [خدا (رک) کی تانیث].

خُدائی (ضم خ) (الف) امث.
۱. **خدا (رک) سے منسوب یا متعلق.**

جسے اپنے سنگ تھے ربانی اچھے
تو جانو کہ کار خدائی اچھے

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۷۷۱).

مری چشم حیران کے درپن میں ظالم توجہ تری بے نیازی کوں کب ہے
اگر دیکھنا ہے تو دیکھ آئینہ میں خدائی و پیغمبری کا تماشا

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۰۳). خدا کے سوا جن فرشتوں کو تم ایک طرح سے خدائی میں شریک سمجھتے ہو تو انکو بلاؤ. (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۸۸). زیوس کا یہ اندیشہ بے جا نہ تھا کہ ... انسان کبھی اس کی خدائی ہی سے منکر نہ ہو جائے. (۱۹۸۲ء ، نویدِ فکر ، ۲۳۸). ۲. **ربانیت ، الوہیت ، خدا ہونا ، بندگی کی ضد.**

خدایا بڑا توں بڑائی تجے تج
ہمیں سب بندے ہیں خدائی ہے تج

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳).

فلک جو دے تو خدائی تو اب نہ لے قائم
وہ دن گئے کہ ارادہ تھا بادشاہی کا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۰).

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی — بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۷۲).

خدائی اہتمام خشک و تر ہے
خداوندا خدائی دردِ سر ہے

(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۳۰). ۳. **صاحبی ، آقائی.**

غریبی ہے تو ہرگز ڈر نہیں کچھ
مگر دشمن خدائی کی خودی ہے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۳۲). خدا نے نادیدہ میری مدد کریگا میرے دل میں تو یہی اعتقاد ہے یہ سب خدائیاں باطل ہیں. (۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۱۱). اس کی آقائی اور خدائی کی نوعیت کیا ہے؟ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۷۵). ۴. **راج ، حکمرانی.**

کریں جو بندگی ہوویں گنہگار
بتوں کی کچھ نرالی ہے خدائی

(۱۷۳۳ء ، آبرو (نکات الشعراء ، ۱۱)).

رہینگے اب خدائی میں بتوں کی
بہت گزری ہے دور آسمان میں

(۱۸۹۵ء ، دیوان رگ ، ۱۲۵). بوبوں نے ... اپنی اپنی جگہ پر شہنشاہانہ بلکہ خدائی کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لئے تھے. (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۲۸). ۵. **زمانہ ، وقت.**

کیا خدائی ہے ستانے لگے اب خط وہ لوگ
دیکھ کے ڈھوڑی میں چھپ رہتے تھے جو نانی کو

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۱۱). ۶. **دنیا ، جہان ، کائنات.** انسان کون خدا نے ایسا بڑا پیدا کیا ہے کہ یو خدائی سب اس میں سمائی ہے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۹۹).

تمام یو قلمونی کا ہے تجلی کہ
نہیں خدائی میں دل کسی مثال کا شیشا

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۰۰).

ہوا ہے اور نہ ہووئے گا کوئی پیدا خدائی میں
وفا میں کوئی مجھ سا اور تم سا بے وفائی میں

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۳۷).

پھر خلد بن گئی ہے خدائی مرے لیے
اک حورِ وش کے دل میں نشیمن ہے آج کل

(۱۹۳۶ء ، طیور آوارہ ، ۵۵). ۷. (ا) **ماسوا اللہ ، خلق اللہ** (قدیم). یہاں خدا چہ ہے ، خدائی نہیں ، یہاں کچھ جدائی نہیں. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۱۳).

ایک خالق اور خلقت بے شمار — وہ خدا اور یہ خدائی واہ واہ

(۱۸۷۳ء ، مناجات ہندی ، ۱۰۰). (ا ا) **مخلوق ، خلقت ، عام لوگ ، عوام الناس.**

جنوں ہے میں ہوں اور رونا اگرچہ جگ ہنسائی ہو
ہوا میں اک طرف کو اک طرف ساری خدائی ہو

(۱۸۸۲ء ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۳۹).

مباد کہتے یہ اُس بت کی طبع آئی ہو
پھر ایک بس ہے وہیں گو ادھر خدائی ہو

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۴۸).

حضرت نے رو بدی بتائی — آئی رو راست پر خدائی

(۱۸۷۲ء ، محامد خاتم النبیین ، ۲۱۵). جب پردہ اٹھا کر سامنے آئی تو ساری خدائی اس کے سامنے سر کے بل گر پڑتی ہے. (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۷). ۸. **خدا کی قدرت ، شانِ خداوندی ، کرشمۂ قدرت.**

زاہد کو خدا کی نظر آ جائے خدائی
دیدار میسّر ہو اگر میرے صنم کا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳).
دل یہ آفت عجیب آتی ہے
جان بچ جائے تو خدائی ہے
(۱۸۶۸ ، زہرعشق ، ۱۱). قطب صاحب کی سیر کرتے جائے تو جانبِ شرق تغلق آباد کا محل یا قلعہ دیکھیے ، وہاں اسے خدا کی خدائی یاد آ جائے گی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۸). (ب) صف. جس کو خدا نے پیدا کیا ہو ، قُدرتی. قدرتی سبزہ زار ور خدائی مرغزاروں کو چھوڑ کر محلوں میں جا بیٹھا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۳۰). [خدا + ئی ، لاحقۂ اسمیت و صفت].

---اِنسان (---کس ا ، سک ن) صف.
خدا کو پہنچا ہوا ، اللہ والا ، خُدا رسیدہ. یہ شاذ و نادر ہے کہ خدائی انسان پایا جائے. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۲۲۳). [خدائی + انسان (رک)].

---ایک طَرَف جورُو کا بھائی ایک طَرَف کہاوت.
ساری خُدائی ایک طرف جورُو کا بھائی ایک طَرف ، بیوی کے بھائی کا خیال. اس کے لئے بولتے ہیں جو جورُو کا غلام اور مطیع ہو بیشتر ساری خدائی ایک طرف الخ (نوراللغات ؛ محاورات ہند ، ۹۷).

---آواز اث.
غیبی آواز ، نوائے سروش.
میرے الفاظ ہی مجھ تک پہنچے
مجھ میں گونجی جو خدائی آواز
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۹۹). [خدائی + آواز (رک)].

---بات م ف.
رک : خدا کی بات، اللہ کی مصلحت، رضائے الہٰی، حکم خداوندی
جو یہ کہو کہ تو کیوں چھوڑتا نہیں مجھکو
یہ ہاتھ میرے نہیں یہ تو ہے خدائی بات
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۷). [خدائی + بات (رک)].

---بانْٹ (---مغ) اث.
اللہ کی طرف سے کسی کو کم کسی کو زیادہ دینے کا عمل. خدائی بانٹ دنیا بھر میں مشہور ہے اور یہ مقولہ سچ ہی ہے داتا جسے دینے پر آیا دیتا ہی چلا گیا. (۱۹۳۳ ، رفیق تنہائی ، ۱۱۱). [خدائی + بانٹ (رک)].

---پُلَنْدا (---ضم پ ، فت ل ، سک ن) امذ.
(مجازاً) کفن میں لپٹا ہوا مُردہ. مردوں پہ آوازے کستے ہیں کہ خدائی پلندے جا رہے ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۵). [خدائی + پلندا (رک)].

---پَنچ پَڑوسی (---فت پ ، سک ن ، فت پ ، و مع) امذ.
ہمدرد ، بیچ بچاؤ کرانے والے ، آس پڑوس کے لوگ. سپاہی منش فروخ کو... یہ سن کر طیش آیا اور کہا کہ خدا کے دشمن ... غرض بات بڑھی اور خدائی پنچ پڑوسی جمع ہو گئے. (۱۸۹۶ ، علمائے سلف ، ۵۲). [خدائی + پنچ (رک) + پڑوسی (رک)].

---تَقْسیم (---فت ت ، سک ق ، ی مع) اث.
اللہ کے قانون کے مطابق ترکہ یا ورثہ کے حصّوں کی بانٹ ، شرعی طور پر حصے بخرے کرنے کا کام. ترکہ کی خدائی تقسیم کو برباد کرنے میں جو کوششیں کیں وہ... مبارکباد کی مستحق ہیں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۸۷). [خدائی + تقسیم (رک)].

---چھانْنا محاورہ.
بہت زیادہ تحقیق و جستجو کرنا ، دُنیا بھر میں تلاش کرنا.
چھانی پر چند سب خدائی میں نے
اور طبع کی فکر آزمائی میں نے
(۱۸۵۷ ، کلیات نعت محسن ، ۱۹۰).

---خِدْمَت گار (---کس خ ، سک د ، فت م) امذ.
صوبۂ سرحد میں سرخ پوش رہنما خان عبدالغفار خان کی زیر سرپرستی ایک تحریک جس کے لوگ خدمت خلق کو اپنا شعار بناتے ہیں. خدائی خدمت گار تحریک کے بانی خان عبدالغفار خان نے کراچی میں ہونے والے فسادات پر تشویش کا اظہار ... کیا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۶ نومبر ، ۱). [خدائی + خدمت گار (رک)].

---خَراب (---فت خ) امذ ؛ صف.
۱. آوارہ گرد ، خانہ خراب ، خانماں برباد.
خانہ آباد کعبے میں تھا میر
کیا خدائی خراب ہے وہ بھی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۵). **۲. خراب و خستہ ، ذلیل و رسوا.**
کوچے سے اس صنم کے نکلا گیا جلال
تقدیر ہی میں تھا کہ خدائی خراب ہو
(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۵۸). [خدائی + خراب (رک)].

---خوار (---و معد) صف.
رک : خدائی خراب ، تباہ حال.
ہزاروں عمدے پڑے پھرتے ہیں خدائی خوار
کہو تو کس طرح ہووے سپہ گری کا وقار
(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۲۸)).
وظیفے پر اسے شک ہے کہ مجھ پر سحر کرتا ہے
کرے یادِ خدا ایسا خدائی خوار کیا باعث
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۷۸).
ظہیر اب بھی شکایت ہی رہی تجھ کو نصیبوں کی
ملازمِ آج کل تو اے خدائی خوار ہے کس کا
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۱).
وہ زمانے میں اگر ہے سود خوار
یہ بھی دنیا میں خدائی خوار ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۹). [خدائی + خوار (رک)].

---خوار پھرنا محاورہ.
مارا مارا پھرنا ، تضیع اوقات کرنا.

دن بھر خدائی خوار پھرے کچھ نہیں ملا
ڈلڑے پلانے آگئے شامت جو تھی سوار

(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۱۳۹).

---خوار گدھے سوار کہاوت.
رک : خدائی خوار. فلک ناہنجار نہ دیکھ سکا... خدائی خوار گدھے سوار بنا دیا. (۱۹۰۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ : ۱۳ ، ۳).

---دَعْوا / دَعْویٰ (---فت د ، سک ع / اشکل ی) امذ.
بے انتہا غرور ، تکبر ، بڑا گھمنڈ.

روزِ اوّل سے بتوں کو ہے خدائی دعوا
بے نیازی پہ انہیں اپنی نہیں ناز کچھ آج

(۱۸۲۷ ، مظہر عشق ، ۵۹). [خدائی + دعوا/دعویٰ (رک)].

---رات امث.
۱. کوئی مشکل پیش آ جائے تو عورتیں نذر مانتی ہیں اور جب یہ مشکل ٹل جاتی ہے تو رات بھر جاگتی اور نذر و نیاز کے لیے پکوان سے مسجد کا طاق بھرتی ہیں ، رت جگا ، شب بیداری.

بڑانی میرے تھیکرے پر خدائی رات میں ، میں نے
نڑے اپسے بہت سارے کڑھائی بیچ تل ڈالے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹). نذر نیاز ہوتی جلے کھولے گئے ، خدائی رات ہوئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۱ : ۹). لکھنؤ میں اس کو (رتجگا) خدائی رات بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۵ ، ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر ، ۲۳۷). ۲. (کنایتاً) عالم تنہائی ، بے خوابی ، رات کئے تک جاگنا.

تیرے آنے کی دعا مانگا کئے جاگا کئے
رات بھر عالم رہا اے بت خدائی رات کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹). یہ تو بتاؤ کہ روز خدائی رات اگر اسی طرح ہوئی تو میں جیوں گی کیسے کہو. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۵۰). [خدائی + رات (رک)].

---رَحْم (---فت خف ر ، سک ح) امذ.
ایک قسم کا پکوان جو پسے ہوئے چاول میں شکر اور گھی ملا کر بنایا جاتا ہے اور منت پوری ہونے پر لوگوں کو کھلایا جاتا ہے.
مسجد میں جا کے اللہ میاں کا طاق بھرنے کے لیے گلگلے اور خدائی رحم مخصوص چیزیں ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۴۴). [خدائی + رحم (رک)].

---سے نِرالا کارْخانَہ کہاوت.
زمانے بھر سے انوکھا کام ، دنیا بھر سے عجیب کام.

یگانہ ان کا یگانہ ہے یگانہ ہے
خدائی سے نرالا ان بتوں کا کارخانہ ہے

(۱۸۲۷ ، مظہر عشق ، ۱۷۳).

---شان امث.
شاہانہ وضع قطع. آپ کا قیصر تو اب تک خدائی شان میں ہے. (۱۹۳۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا (ترجمہ) ، ۱۹۰). [خدائی + شان (رک)].

---فَوج (---و لین) امث.
آسمانی تنظیم. البتہ خدائی فوج کا کمانڈر انجیف اسرافیل فوجی وردی میں... باہر خاموشی ٹہل رہا تھا. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۱). [خدائی + فوج (رک)].

---فَوجْدار (---و لین ، سک ج) امذ.
۱. وہ شخص جو خوامخواہ ہر ایک کا حمایتی بنے اور دوسروں کے کام میں دخل دے. ہائیں ہائیں کوئی ہو کہ تم کو کیا؟ تم کوئی خدائی فوجدار ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات). گروہ بندی میں اسے خداداد ملکہ تھا ، خدائی فوجداروں کی ایک فوج بنالی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۲۱۱). نئیں بے! تجھے کیا ، ... تو کیا خدائی فوجدار ہے. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۳۱). ۲. (کنایتاً) **کوئی سرکاری افسر.**

آج اسحق آئی جی کی آمد آمد کا ہے شور
جیل خانے کا خدائی فوجدار آنے کو ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۷). [خدائی + فوجدار (رک)].

---قَبْضے میں ہونا محاورہ.
کسی قابل ہونا ، بااختیار ہونا.

کتنے ہیں ملکِ حسن و عشق میں برپا یہ ہنگامے
خدائی تیرے قبضے میں اگر ہوتی تو کیا ہوتا

(۱۹۱۰ ، گلکدہ عزیز ، ۱۹).

---کا جُھوٹا (---و مع) صف.
زمانے بھر کا جھوٹا ، لپاڑی ، فریبی ، دغا باز.

ہر اک سے ہے قول آشنائی کا جھوٹا
وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰).

خدا خدا جو کرے اور خودی کا دم بھی بھرے
بڑا فریبی ہے جھوٹا ہے وہ خدائی کا

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۳).

---کا دَعْویٰ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
اپنے آپ کو خدا ظاہر کرنا ، صاحب اختیار سمجھنا.

جھکے زاہد کے سر ہائے ستم پر سجدہ کرنے کو
خدا کی شان بت کرنے لگے دعویٰ خدائی کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۸).

تو وہ بت ہے تری نخوت سے جو ہوتا آگہ
کبھی فرعون خدائی کا نہ دعویٰ کرتا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۸). ہر شخص خدائی کا دعویٰ کرنے لگے اور فرعون بے سامان بن جائے. (۱۹۲۱ ، توبہ خانہ ، ۲۴). پہلا اعتراض تو موصوف قرآن مجید پر یہ کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں خدائی کا دعویٰ کرنے والے ... کا نام نہیں آتا. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۲۹).

ـــــ(کا) کارخانہ (ـــــ سکِ ر ، ت ن) امذ.
خُدائی انتظام ، خدا کی قدرت ، مراد : دنیا ؛ (کنایتاً) حادثاتِ زمانہ.

ہم نے پایا تو یہ منتم پایا
اس خدائی کے کارخانے سے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۴۴).

نظر آتی ہیں ہر سو صورتیں ہی صورتیں مجھ کو
کوئی آئینہ خانہ کارخانہ ہے خدائی کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲). بیٹا یہ سب خدائی کارخانے ہیں تم انہیں اتفاق کہہ لو. (؟ ، کھوکی کہانی ، ۲ : ۲۲). [خدائی + کارخانہ (رک)].

ـــــ کا روگ (ـــــ و مج) امذ.
بڑا روگ ، دنیا بھر کا روگ.

چاہت بتوں کی ہے کہ خدائی کا روگ ہے
آزار دہر عشق کے آزار سے ہوا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات).

ـــــ کا سامان امذ.
بہت زیادہ اسباب ، ہر ایک قسم کی چیز اس عالم میں یہ خدائی کا سامان ساتھ اسباب ہمراہ. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۷۲).

ـــــ کا قائل ہونا محاورہ.
خدا کے قادرِ مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنا ، اللّٰہ کے وجود کو ماننا.

موت نے کر دیا ناچار وگر نہ انسان
ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۷).

ـــــ کا مارا صف.
تباہ و برباد ، رُسوائے جہاں.

مدت ہوئی کہ داغ کو دیکھے تیرے سوئے دیر
کیا جانے وہ خدائی کا مارا کہاں ہے اب

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۴۲).

ـــــ کَرنا محاورہ.
(کنایۃً) بغیر کسی روک ٹوک کے حکومت کرنا ، من مانی کرنا ، دلوں پر قبضہ کرنا ، مشکل فریضہ انجام دینا ، حکمرانی جتانا. بادشاہی کرنا خدائی کرنا ہے. (۱۶۳۵ ، سب‌رس ، ۲۶۹). خداوند زردشت کی پلٹناں بولتی اور خدائی کرتی ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۵۷). زمین پر ایک خدائی کر رہا ہے. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱). مدت تک بندوں پر خدائی کرتے رہیں گے. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، مضامین ، ۳۳).

ـــــ کے پچھواڑے (ـــــ کس پ ، سکِ چھ ، ی مج) م ف.
بہت دور ، آبادی سے پرے ، نظروں سے اوجھل ، اللّٰہ میاں کے پچھواڑے. یہ محلہ آج تک شہر سے کٹا ہوا اور سنسان مانا جاتا تھا اور سچی بات تو یہ ہے کہ وہ تھا بھی خدائی کے پچھواڑے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۳۰).

ـــــ کیا پھوٹی سوم کی ناک (پھوٹی) کہاوت.
اللّٰہ تعالیٰ سے معمولی معمولی کام کی تکمیل کی امید کرنا جو بندے کو خود کرنا چاہیے اگر یوں ہی اللّٰہ ہر ایک کی سن لیا کرے تو اس کی خدائی کیا پھوٹی سوم کی ناک جس نے پائی پکڑ کھمائی (۱۸۹۳ ، صورۃ الخیال ، ۲ : ۶۲).

ـــــ مارا صف.
رک : خدائی خوار ، سب سے الگ ، پریشان حال ، اللّٰہ مارا. یہ خدائی مارا پیارا کنوارپنا کون سی ناؤکی کا حلم بھلا ہے کہ ایک دن لکڑی چین سے نہیں کٹتی. (۱۸۹۹ ، بیسے کی کتی ، ۱۰). [خدائی + مارا (رک)].

ـــــ مانگنا محاورہ.
اِمکان سے بعید چیز طلب کرنا.

موت مانگی تھی خدائی تو نہیں مانگی تھی
لے دعا کر چکیے اب ترک دعا کرتے ہیں

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۰۸).

ـــــ نظر آنا محاورہ.
اللّٰہ کی شان نظر آنا. افسوس یہ کیا عظیم الشان مکان تھا خدائی نظر آتی تھی آج یہاں کتے لوٹ رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۵۶).

ـــــ واسطے م ف.
رک : خدا واسطے ، اللّٰہ واسطے ، خوامخواہ ، بلاوجہ. زمانے کی نظر میں خدائی واسطے یہ حقیر و ذلیل ہو گئی تھی. (؟ ، خونی قسمت ، ۵۲).

ـــــ ہو کہاوت.
اللّٰہ ہی کیجیے.

رو صحت اب مزاج اس کا خدائی ہو تو آئے
بلبلِ عروسی تیرے بیمارِ غم پر چھا گئی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، کد ، ۷۵).

ـــــ ہونا محاورہ.
حکم چلانا ، اپنی چلانا.

جیسے دیکھیے ہے وہ بندہ بتوں کا
خدائی میں ان کی خدائی ہوتی ہے

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۱۰۵).

خُدائے (ضم خ) امذ.
رک : خدا.
عقل و علم اور درستی رائے ہیں معاون تیرے بفضل خدائے
(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۶۶).

ہو کے ہمسایۂ رسولِ خدائے
زندگی ہو مری جو موت آ جائے

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مناجات ، ۱). [ف : خدائے ، پہلو : کھوتائی]

۔۔۔ تعالیٰ (۔۔۔فت ت ، ا بشکل ی) امذ.
رک : خداوند تعالیٰ. خدائے تعالی اپنی نماز ایسے کرتا ہے. (۱۷۴۲ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۸). خدائے تعالیٰ کی نظر ادرا ک کر لیتی ہے. (۱۵۸۲ ، ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۱). یہ بچہ تاریخ عالم کی ایک عظیم نامور شخصیت ہو گا اور خدائے تعالیٰ اس کے ہاتھ سے بہت بڑی اسلام کی فتح کرائے گا. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ دسمبر ۷/۱۱). [خدائے + تعالی (رک)].

۔۔۔ تعالیٰ کے دَس اَحکام م ف.
(مسیحی) اللہ پا ک کے وہ دس مذہبی اور دنیاوی احکام جو مقدس سمجھے جاتے ہیں یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر عطا ہوئے (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۲۲).

۔۔۔ ذُوالجَلال (۔۔۔ضم ذ ، عم و ا ، سک ل ، فت ج) امذ
اللہ تعالیٰ بساتھ بڑائی اور بزرگی کے ، اللہ بزرگ و برتر. اور اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس خدائے ذوالجلال کا تم پر بڑا ہی فضل ہوا. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۱۳۶). [خدائے + ذو ـ والا ، صاحب ـ ع : رک : ال (۱) + جلال ـ بزرگی ، عظمت].

۔۔۔ راہ امث.
اللہ کے لیے ، اللہ کی راہ میں ، راہِ خدا.

> دلِ عاشق ہے اے بتو کعبہ
> رکھو اس کو خدائے راہ آباد

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۲۲). [خدائے + راہ (رک)].

خُدائیت (ضم ۔۔۔ س ء ، شد ی بفت) امث.
الوہیت ، خدائی. بشریت کے منزلاں جتیاں ہو چل کر آیا خدائیت کے منزل تلک ، دل تلک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۳). خدا قادر نہیں ہے یعنی عاجز ہے تو عجز خدا کی خدائیت کے خلاف ہے. (۱۹۰۷ ، مقالات ابوبی ، ۱۶۹). [خدائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خُدائیوں بھی نہ ہونا محاورہ.
ہرگز نہ ہونا ، کبھی نہ ہونا. ہم اور بھائی تو گھر میں پڑے سڑا کریں اور آپ جا کر شب صاحب کی قدمبوسی کریں ، یہ تو خدائیوں بھی نہ ہو گا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱).

خُدایا ! (ضم خ) کلمۂ ندائیہ.
اے خدا ! ، یا خدا ! ، یا اللہ ! ، خداوندا !.

> محبت کے اورنگ بیانے رنگاں کتے بھراتے ہے
> خدایا کیوں نہ آخر نبی ایسے رنگیلے سوں

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۹).

> خدایا دے توں صبر و آرام اسے
> پلا دھن کیرے وصل کا جام اسے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۴).

> جو دکھ پڑے گا سہا کروں گے جیسے کہو گے رہا کروں گے
> تمن کوں نسدن دعا کروں گے ، سو کبھی سلامت رہو خدایا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲).

> یہ سن کے وہ کہنے لگا جو کھانا تہا لایا
> کس طرح کے مظلوم یہ قیدی ہیں خدایا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸۰). خدایا ! اللّٰہم کا ترجمہ ایسے موقعہ پر جب بات مشکل یا ناقابل فہم ہوتی ہے تو اس لفظ سے ابتدائے کلام کرتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمت الاشراق ، ۹۸). فرعون دن بھر فرعونیت سے کام لیتا تھا لیکن رات کی تنہائی میں سجدے میں گر کر گڑ گڑاتا کہ خدایا معاف کرنا ، یہ سب دکھاوا ہے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۰). [خداے + ا : لاحقۂ ندا].

خُدایانَہ (ضم خ ، فت ن) صف ؛ م ف.
حا کمانہ ، آقائی یا سرداری کے احساس کے ساتھ.

> خیر کاندھے پہ صلیبوں کے تو لے جانا ہی تھا
> بے بسی میں بھی نصیب اپنا خدایانہ ہی تھا

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۲۷). [خدا + ی (حرفِ تنکیر) + انہ ، لاحقۂ صفت].

خُدایَش بیا مُرزَد (ضم خ ، فت ی ، سک ش ، کس ب ، ضم م ، فت ز) (فارسی) روزمرہ.
خدا اُسے معاف فرمائے ! خدا مغفرت فرمائے ، اللہ بخشے. آپ کے پدر بزرگوار خدایش بیا مرزد مجھ پر بڑے مہربان تھے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۲).

خُدایگان (ضم خ ، فت ی) امذ.
رک : خدائگان.

> خیمہ ہائے خدایگانِ اُمم بعد لٹنے کے جل رہے ہیں تمام

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۲۲۳).

> زیبا ہے اگر تجھے کہوں میں کیہان و خدایگانِ اقبال

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۱۵).

> بذوق سجدۂ اطاعت جھکا ہے کعبہ میں
> خدائیگان برہمن کا وہ بھرا دربار

(۱۹۰۷ ، صحیفۂ ولا ، ۱۲). [خدائے + گان ، لاحقۂ جمع].

خَدَر (فت خ ، د) امث.
(طب) اعضا کا سُن ہو جانا ، جھنجھنانا. دافع فالج ... خدر و استرخا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتربازی ، ۱۳). اور چونکہ افیم میں خدر پیدا کرتا ہے اس لیے ایسے مریض کو ... اس قسم کے طلا فائدہ بخش ثابت ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۸۹). وہ کسی نا معلوم شراب سے جس کا نام ما ـ فانی ـ سن ، یا ما ـ یاو بتایا گیا ہے عام طور پر خدر پیدا کر لیا کرتا تھا. (۱۹۵۹ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۸۰). [ع : (خ د ر)].

خِدْر (کس خ ، سک د) امذ.
پردہ ، نقاب ، گھونگھٹ ؛ (کنایتاً) پوشیدہ بیماری. جنتی ... اس کی جڑ کی چھال کو پانی میں پیس کر خدر کے مقام پر لیپ کر دیں چھالا پیدا ہو کر خود پھوٹ جاتا ہے اور خدر کا مرض دفع ہو جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۳). [ع : (خ د ر)].

خَدْش (فت خ ، سک د) امث.
زخم کا نشان جو چھلنے سے ہو گیا ہو ، خراش. ... حال میں صرف بسبب خدش یا رگڑ کے ہوتی ہے. (؟ ، سوالات جرثقیل ، ۱۹). [ع : (خ د ش)].

خَدْشات (فت خ ، سک د) امذ ؛ ج.
رک : خدشہ جس کی جمع ہے. یہ اور ایسی ہی برکتیں ایسے شخص کے لئے خدشات سے خالی نہ تھیں جس نے پیدائش سے لیکر اسوقت تک گھر کی چار دیواری میں زندگی بسر کی تھی. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۵۰). [خدشہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع]

خَدْشَہ (فت خ ، سک د ، فت ش) امذ.
۱. **فکر ، اندیشہ ، کھٹکا ، دھڑکا.**

جانے ہے خدشۂ غیرے کہ نہ تھا غیر نمود
خطِ باطل سے لکھا دیکھا ہے واں صفحۂ بود

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۲). روح یہاں چھوڑے جاتی ہوں ، فقط قالب بے جان لیے جاتی ہوں ، اب تجھ کو کسی اس کا خدشہ نہیں ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۷۷). ناصر کو اسی بات کا خدشہ ہے کہ راتی کا باپ آ جائے گا. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۶۹).
۲. **خطرہ ، ڈر.** مسلمان اس خیال سے کہ گھر میں خدشے درپیش ہیں ، کہتے ہی تھے کہ شام کی مہم کو ابھی ملتوی رکھا جائے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۷). اس بات کا خدشہ ظاہر ہوا کہ سراغ کی تعمیر سے مضافات کے علاقہ کو سیم و تھور کا مسئلہ درپیش ہو سکتا ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی جغرافیہ ، ۵۶).
۳. **شک و شبہ ، خلش ، قباحت.** اس جگہ ایک خدشہ ہے کہ روز و شب ، موقوف طلوع و غروب آفتاب پر ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸). خلاصۃ التواریخ کے بیان سے کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ میرے نزدیک کوئی خدشہ پیدا ہوتا ہے. (۱۹۱۸ ، مقالاتِ شیروانی ، ۲۱۵). ۴. **رگڑ ، کھرونچ ، نشان.** میری احتیاط پر آفرین کہو کہ ایسی جانچ سنبھال کے ساتھ کنگھی پھیرتا تھا کہ دونوں سوراخ خدشہ و خراش سے محفوظ رہیں. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۷۲). ۵. (ادبیات) **سقم ، خامی ، جھول.** غزل میں دو جگہ کچھ خدشہ ہے اس پر آپ غور کر کے خود ہی الفاظ بدل ڈالیں. (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۲۶). [ع : (خ د ش)].

خِدَاع (فت نیز کس خ ، فت نیز سک د) امذ.
مکر ، فریب ، دھوکہ.

سنائی ہے یہ ان کے دل میں یارو اب ریاکاری
خدع سے ، مکر سے کرتے رہیں گے گریہ و زاری

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۳).

دلے تھا فریب اس میں یکسر بھرا
خدع سے سخن کوئی خالی نہ تھا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۲۰).

عفریت جس کے ڈر سے کرتے دشت میں طریو
اقلیم مکر و مملکت خدع کا خدیو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۹). ابتماع امت کی جگہ عقل غلبہ جابرانہ اور مکرو خدع پر اپنی شخصی حکومت کی بنیاد رکھی. (۱۹۶۹ ، اقبال اور حُبِّ اہل بیت ، ۲۰۳). [ع : (خ د ع)].

ـــــ حَرْب کسی اضا (ـــــ فت ح ، سک ر) امذ.
جنگی چال ، جنگ میں دشمن کو زیر کرنے کی چال. ضروری ہے کہ انگریزوں کو جنگی طور پر دھوکہ دیا جائے اور خدع حرب سے کام لیا جائے. (۱۹۶۳ ، آپ بیتی ، ظفر حسین ، ۱ : ۱۶۲). [خدع + حرب ـ جنگ].

ـــــ نَفْس کسی اضا (ـــــ فت ن ، سک ف) امذ.
دل کا مکر ، نفسانی مکر و فریب. کوئی کوئی نالائق خدا کے ساتھ کھیل کرنے لگتے ہیں لیکن یہ ان کا خدع نفس ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۰۲). ددھیال ننھیال سب جگہ ستاتا ہی ستاتا ہے اس قسم کے افکار بھی خدع نفس ہیں. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۱۶۷). [خدع + نفس (رک)].

خَدْعَۃُ النَّفْس (فت خ ، سک د ، فت ع ، ضم ۃ بشکل ہ ، غم ال ، شد ن بفت ، سک ف) امذ.
رک : خدع نفس. نیک کام کے ارادے سے آئے مگر خدعۃ النفس کے اثر سے بالکل پاک نہ تھے. (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۶۵). [خدعۃ + رک : ال (۱) + نفس (رک)].

خُدْعَہ (ضم نیز فت خ ، سک نیز فت د ، فت ع) امذ.
رک : خدع. پھر دوسرے کو ان سے سوائے حیلہ و خدعہ کے کیا توقع ہووے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۸۳).

کٹی خُدعہ و مکر میں زندگی
فذُو قوالعذاب بما تکسِبُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میرمغنی ، ۸۰). [ع : (خ د ع)].

خُدْکا (ضم خ ، سک د) امذ.
رک : خٹکا.

ہے کشمکش شراب کو جب کیجیے نظر
جس وقت دیکھیے تو ہے خدکوں کے بیچ بھنگ

(۱۷۸۰ ، سودا (نوراللغات)). [ختکا (رک) کا متبادل].

خَدَم (فت خ ، د) امذ ؛ ج.
خدمت گار ، ملازم ، نوکر چاکر.

کیا مرا جسم و کیا دل و کیا جان
ہو سراسر خدم تمھارا ہے

(۱۷۳۸ ، دیوان قربی ، ۳۲).

جسکی رکاب میں ہیں سلاطینِ روزگار
گردن کشانِ دہر ہیں جسکے کہ سب خدم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸).

کیا بیاں ہو رفعت کا جسکی بزمِ شوکت میں
جا ، جم و سکندر کی ہے صفِ خدم کے بعد

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۲۲).

بادشاہی کے لوازم خدم و جاہ و حشم
کرۂ ارض کے اقسام عجائب تھے
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۵۵). [خادم (رک) کی جمع].

ـــــ (و) حَشَم (ـــ (و) مع ، فت ح ، ش) امذ.
۱. (رک) ; خدم ، خدمتگار ، نوکر چاکر اور سوالی موالی. تھوڑی دیر کے بعد مع خدم و حشم بصد کروفر بادشاہ کی سواری ... چلی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷). جعفریہ کے تمام مسائنر سلطنت افسران فوج اور خدم و حشم کو بھی اطلاع دی گئی. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۳ : ۱۵۲). **۲. تکلفات** ، اسباب و سامان. تمام ساز و سامان اور خدم حشم کی سہولیات اور تدریسی مواد مہیا کیا گیا ہے. (۱۹۸۳ ، کھوپا ہوا کہانی ، ۱۹۶). ۳. (مجازاً) متعلقین ، لواحقین ، ماتحت. صرف سیارے ہی گردش میں نہیں بلکہ آفتاب بھی اپنے خدم حشم سمیت ایسے مدار میں گردش کر رہا ہے جس کا حال ابھی تک دریافت نہیں ہوا. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۲۷). جب مسجد ہی میں دن تیر کرنے لگے تو پھر اس خدم و حشم کی ضرورت. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۴۳). [خدم + و (عطف) + حشم (رک)].

خِدْمات (کس خ ، سک د) امث ؛ امذ ، ج.
اطاعتیں ، فرمانبرداریاں ، خدمتیں. خدمت شائستہ کے بجا لانے سے ان کی زندگی وہ ہوتی جس کو بزرگان دانش حیات کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۹۸).
سپرد اہل ہمت جب ہوئے خدمات الفت کے
ہمارے دل کو شغل سعی لا حاصل پسند آیا
(۱۹۰۸ ، گلکدہ ، عزیز ، ۹). اردو کے مقابلے میں مصطفے کے لیے دو تین سال جج کی خدمات مجھے انجام دینے پڑے. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامہ ، حیدر ۲۳۴). ان سے بار بار کہا گیا کہ قوم کو ان کی خدمات درکار ہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۰). [ع : خدمت + ات ، لاحقۂ جمع].

خِدْمَت (کس خ ، سک د ، فت م) امث.
۱. سیوا ، اطاعت ، فرمانبرداری. اگر خدمت میں اپنا جنم کھونے کا تو ما باپ کا اُتراتی کوئی لیا ہوئے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۴)
مرّبی کی خدمت فرض جانئے مربی کو معبود کر مانئے
(۱۹۸۵ ? ، مظہر ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۰)).
آپ کی خدمت ملی کی ہے اک دستاویز
آپ کا ویسر کل لاج میں مہمان ہونا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۸). مرتے وقت انہوں نے میری خدمت اور خلوص کا شکریہ ادا کیا. (۱۹۸۰ ، لاجملہ ، ۲۲۳). **۲. کام جو** کسی کو تفویض ہو ، کارِ متعلقہ ، **کارگزاری.**
ملائکت جو خدمت کرن آئے تھے
تو ہاں نعمتاں غیب کیاں لیائے تھے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۲). سرمبارک سے آواز آئی کہ سلام خدا اوپر ہو جو تب عزیز کہا کہ اے سرور ، کچھ خدمت فرما. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۵).

روکو نہ کہ درویش عجب راہ ہے ان کو
مخانی کی خدمت کی بڑی چاہ ہے ان کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۱). دن رات اس کے ناز اٹھاتا ہوں ہمہ وقت اس کی خدمت پر مامور ہوں. (۱۹۸۷ ، دوسرا کنارہ ، ۱۳۷). **۳. (i) (میں اور سے کے ساتھ) پاس ، سامنے ،** **حضور ، درگاہ.**
اوجالا قبر میں قیامت تلک ابھی اوسکی خدمت میں چنداں ملک
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۲۵).
روایت سنوں انس مالک کے پوت
نبی جیو کی خدمت میں تھا وہ مپوت
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۵). نہ تمہاری خدمت سے جدا ہونے کو جی چاہتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۷). اس سے کم سے کم اتنا تو ثابت ہوا کہ رابعہ کی خدمت میں اس کے آدمی موجود تھے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۷۷). بہت سے الحاج میں سے ایک کی خدمت میں ناچیز کو شرف نیاز حاصل ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۵). **(ii) نزدیک ، ساتھ ، واسطے ،** **رُو برو.** پیر کی خدمت میں رہنا. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۵). بڑے بڑے عالی جناب حضرات کی خدمت میں گستاخی کرتا ہے. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۳). عربی فارسی کی معمولی کتابیں علمائے وقت کی خدمت میں پڑھیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱). **(iii) شاگردی ، زانوئے ادب** **طے کرنا ، تلمذ.**
حسن نے بھیجی تری خدمت میں
اس سبب آئی ہے جو تیرے کنے
(۱۷۸۶ ? ، مثنوی حسن و دل ، میر حاتم دکھنی ، ۱۶). راقم کی شاعری کی ابتدا جناب قبلہ محسن کاکوروی کی خدمت سے ہوئی. (۱۸۸۷ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۱). **۴. مُلازمت ، نوکری ، چاکری.** بے علم بے لیاقت شخص کو خدمت سرکاری نہیں ملے گی. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۱). فکر معاش کی خاطر تعلیم چھوڑ کر عروی کی خدمت کر لی. (۱۹۴۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۰۶). آباد میں مامور ہوا اس کے بعد دو بارہ محکمہ محصول میں خدمت قبول کرلی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۰۲). **۵. عہدہ ، منصب ، فرض.** بادشاہوں کے نائب پہ لازم ہے کہ جس کوں خدمت دے یا سو یہ دار کرے تو ہر ایک کا کہنا اس کے حق میں بے تحقیق نہ منظور کرے اور اسے تغیر نہ کرے. (۱۷۳۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۴۷). **۶. مارپیٹ ، زد و کوب ، مرمت ،** سزا. زناکاری میں طرفین پر بانس کی مار پڑتی ہے ... اور بدمعاشوں کی اسی طرح پر خدمت کی جاتی ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۱۵). **۷. سلام ، آداب شاہی.**
عمر میں کر بو بھی کیڑا ہو رہیا زمیں کوں او خدمت سوں بوسہ دیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۸۸). **اف** : دینا ، دلوانا ، کرنا ، لینا ، ہونا. [ع : (خ د م)].

ـــــ اَدا کَرْنا ف م.
دیکھ بھال کرنا ، پرورش کرنا. بچپن میں کبھی آپ کے بول و براز سے کوئی کپڑا آلودہ نہیں ہوا بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے کہ

رکھنے والے انہیں وقتوں میں اپنی خدمت ادا کرتے تھے۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۵)۔

ـــ اَنْجام دینا محاورہ۔
سپرد کیے ہوئے کام کو پورا کرنا ، حکم بجا لانا ، سیوا کرنا۔ حجاج بن یوسف نے اپنے کاتبوں کو حکم دیا کہ اعراب اور نقطے لگائیں چنانچہ نصر بن عاصم یا یحییٰ بن یعمر نے یہ خدمت انجام دی۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳)۔

ـــ بَجا لانا/بَجانا محاورہ۔
کام انجام دینا ، کسی کا یا کسی کے لیے کام کرنا یا کر دینا۔ سب طرح سے انکی خدمت بجا لایا۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۹)۔

کروں ساجھا کسی کا کیوں یہ ہے کار تجارت کیا
تیری خدمت بجانے میں بھلا غیروں کی شرکت کیا

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت وسفلی ، ۲۳)۔

ـــ خَلْق کس اضا (ـــ فت خ ، سک ل) امث۔
سماجی کام ، مخلوقِ خدا کی بہبود اور دیکھ بھال کا کام ، رفاہ عام کا کام۔

خدمت خلق کا جذبہ ہے رضاکاروں میں
یہ ہیں بہبود خلائق کے طلبگاروں میں

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۳۷)۔ تصوّف کا مقصد خدمت خلق اور مخلوق خدا کی بہتری میں لگے رہنا ہے۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۲)۔ [خدمت + خلق (رک)]۔

ـــ دینا محاورہ۔
کام سپرد کرنا ، کسی کے ذمہ کوئی کام کرنا۔

دل کو بھی دی گئی ہے خدمتِ دزد ابدی
صرف آنکھیں ہی مری رونے پہ مامور نہیں

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۱)۔

ـــ رَسِیدَہ (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف (شاذ)۔
(مجازاً) جو نوکری کے قابل نہ رہا ہو ، پرانا اور بڈھا ملازم (جامع اللغات)۔ [خدمت + ف : رسیدہ ، رسیدن - پہنچنا]۔

ـــ سے عَظْمَت ہے کہاوت۔
محنت و مشقت سے کامیابی ہوتی ہے ، مالک کو خوش رکھنے سے عزت اور فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

بجا کہتے ہیں جو کہتے ہیں یہ خدمت سے عظمت ہے
کہ کام انسان کے اک دن ریاضت آہی جاتی ہے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۹۵)۔ ایک مشہور مثل ہے خدمت سے عظمت ہوتی ہے اور خدمت کا دوسرا نام محنت ہے۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۹ ، ۲۶ : ۱۰)۔ مثل مشہور ہے کہ خدمت سے عظمت ، چھوٹے سے بڑے سب ان کی عزت کرتے۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۷)۔

ـــ شَرِیف (ـــ فت ش ، ی مع) امث۔
مراد : جناب کے پاس ، پیش جناب ، آپ کو ، کسی صاحب کے پاس۔ ایک مختصر قطعہ کے ساتھ خدمت شریف میں ارسال کروں گا۔ (۱۸۹۹ ، مکاتیب حالی ، ۳۱)۔ [خدمت + شریف (رک)]۔

ـــ فَرمانا محاورہ۔
بڑے آدمی کا کسی سے اپنا کام کرنے کو کہنا۔

خدمت اوروں ہی کو فرماتے ہو
کچھ بندے کو بھی فرمانے کا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۱)۔

ـــ کا نِظام (ـــ کس ن) امذ۔
فراہمیٔ اشیاء ضرور کا جدید طریقہ ، کثیرالاشیا دکانیں : فرائض کی انجام دہی کا نظام۔ اشیاء اور خدمت کے نظام سے وابستہ ، کھڑے کھڑے حرکت میں رہنا ہی اس اکتا دینے والی نسل کا انجام ہے۔ (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچے ، ۳۸)۔

ـــ کَرنا محاورہ۔
(طب) جسم کے کسی اندرونی نظام کو برقرار رکھنا ، کام کرنا ، عمل کرنا۔ امراض طحال میں اس رگ کی فصد لی جاتی ہے کیونکہ اسکی ایک شاخ طحال میں داخل ہو کر اسکی خدمت کرتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۱)۔

ـــ گار/گارا امذ ؛ سـ خدمتگارا۔
رک : خادم۔

بہشت (بہشت) دروازے فرشتے خدمتگارا
اود کا دھواں بھرے ہر دو جہان پارا

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۸۰)۔ تن دل کا فرماں بردار ، جوں نفر خدمت گار۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶)۔ خدمت گار سے بکار کر بات نہ کرے۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲)۔ اگر یہ نہیں تو پھر چاہے خدمت گار یا جہاز کا خلاصی بنکر یورپ چلا جائے مگر کسی وفد کا سکریٹری بن کر ہرگز ہرگز نہ جائے۔ (۱۹۲۳ ، نقش فرنگ ، ۳۲)۔ نظام خلافت میں امیرالمومنین صرف خدمت خلق کے جذبے سے خدمت گار ہوتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، ندائے دین ، کراچی ، دسمبر ، ۶۷)۔ [خدمت + ف : گار/گارا ، لاحقۂ فاعلیت]۔

ـــ گارْنی (ـــ سک ر) امث۔
خدمت گار کی تانیث ، کام کرنے والی عورت ، خادمہ۔ سب خدمت گارنیاں تھیں۔ (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۳۰)۔ خدمت گارنی نے اوپر جا کر سونے کے کمرے کا کواڑ آدھا کھول کے کہا۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۳۶)۔ [خدمت + گار (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ گاری امث۔
خدمت گار (رک) کا اسم کیفیت ، خدمت کا عمل ، خدمت گزاری۔ یہ وقت بھائی ہے پور یاری کا وقت ہے ، مخلصی پور خدمت گاری کا وقت ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱)۔

جی میں منظور تھی جو آپ کی خدمت گاری
سو تو اے قبلۂ حاجات نہ ہونے پائی
(۱۷۸۸ ، درد ، د ، ۱۷۸). کچھ فتح بابوں کی غلامی اور خدمت گاری میں کام آتے ہوں گے اور وہی شودر کہلاتے ہوں گے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۷). ۵. ی. ہر اسم یا صفت پر اضافہ کی جاتی ہے نیکی ، بدی ، دوستی ، دشمنی ، نادانی ، خدمت گاری ، بے نیازی. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، ۳۰). [خدمت + گار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُذار (---ضم گ) امذ.
خدمت گار ، خدمت کرنے والا.

ہیں دست بستہ واسطے تیرے ہزار عیش
تیری خوشی مطیع تو خدمت گذار عیش
(۱۸۸۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۹). ان دیوان خانوں میں موافق ثروت کے خدمت گذار لیکن اپنے لائق کہ آقا کے ذرا سے مزاج کے تغیر کو سمجھ لیتے تھے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۹). [خدمت + ف : گذار ، گذاشتن - چھوڑنا].

---گُذاری (---ضم گ) امث ؛ سمر خدمتگذاری.
ملازمت ، کارگزاری ، خدمت انجام دینا.

یہ لونڈی معتمد تھی محرم راز کہ تھا خدمتگذاری پر اسے ناز
(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۷۷۲). آپ کو یہاں تکلیف نہ ہو گی اور ہم لوگ گو کہ مسلمان ہیں مگر آپ کی خدمت گذاری کے لئے تیار ہیں. (۱۹۲۰؟ ، جویائے حق ، ۳ : ۳). [خدمت + گذار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---گَر (---فت گ) امذ (شاذ).
خدمت گار ، خدمت کرنے والا ، خادم.

عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
میں تری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسی
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۵۶). [خدمت + ف : گر ، لاحقۂ فاعلیت].

---گَری (---فت گ) امث.
خدمت گاری ، ملازمت ، نوکری.

چاہتے ہیں خلق سے خدمت گری
لیتے ہیں شاہوں سے اپنی چاکری
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۳۸).
حور دیتے آ دلاسا دلبری اوسکی کرتے رات دن خدمت گری
(۱۸۳۹ ، احوال النبیؐ (رسائل حیات ، ۳۸)). [خدمت + گر (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---گُزار (---ضم گ) امذ ؛ سمر خدمتگزار.
رک : خدمت گذار.

چنے ساتھ آئے تھے خدمتگزار
سو حیران ہوئے دیکھ میرا شعار
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶).

پہلے فدا وہ ہو گا جو خدمت گزار ہے
مر لے یہ جاں نثار تو پھر اختیار ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸). [خدمت + ف : گزار ، گزاردن - ادا کرنا].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
رک : **خدمت گذاری.** ہر سردار خدمت گزاری کریگا ہم سب کو معلوم ہے کہ حضور قرض دار ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۹). انہوں نے اپنی جوانی کا وہ زمانہ جو کبھی لوٹ کر نہیں آتا ... اپنی بیوی کی خدمت گزاری میں بسر کر دیا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ۵۶۱). [خدمت + گزار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---لینا محاورہ.
کسی سے کوئی کام لینا ، خدمت کرانا.

اوپر سے لو اوپری خدمت پر مجھی سے کتنی پلانے دو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۹). پھر جب ہوش سنبھالا اور اس قابل ہوئیں ... تو ماں باپ نے ان سے اپنی خدمت لینی شروع کی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۰).

---مَنْصَبی کس اضا (---فت م ، سک ن ، فت ص) امث.
وہ کام جو ہر بنائے منصب کرنا پڑے (نوراللغات). [خدمت + منصب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---مَنْفی کس اضا (---فت م ، سک ن) امث.
(معاشیات) **ایسی خدمات جن میں ضرر و گزند سے بچاؤ کے سوا ذرہ برابر کوئی اور مفاد نہ پایا جائے.** خدمت منفی باوجود دولت ہونے کے اپنے مبادلہ سے دولت کی مجموعی مقدار میں بجائے اضافہ تخفیف کر دیتی ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۱). [خدمت + منفی (رک)].

خِدْمَتی (کس خ ، سک د ، فت م) صف ؛ امذ.
۱. **فرماں بردار ، خدمت کرنے والا.**

سو بخشوں تجے سلطنت ہے جتی
کہواوں بندہ میں ترا خدمتی
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۰).
شیخ صاحب کے ہیں نزدیک وہ خاصان خدا
خدمتی اُن کے ہیں جو زمرۂ خدام میں خاص
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۶). غرض کہ بہت ہی ذہین اور خدمتی تھا. (۱۹۲۰ ، خا کم بدہن ، ۵۵). ۲. **نرس ، مریض کی دیکھ بھال کرنے والے خصوصی تربیت یافتہ افراد.** مریض سے ملاقات کرنے والوں کے باب میں خواہ وہ اقارب ہوں خدمتی ان کو تاکید کرتا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۶). ۳. **تحفہ ، نذرانہ جو کسی بڑے آدمی کو دیا جائے ، ہدیہ ، پیشکش.** اس قصبے کے تمام صراف و بقال جمع ہوئے اور انہوں نے چند لاکھ تنکے خدمتی کے طور پر بادشاہ کی خدمت میں پیش کیے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ندا علی) ، ۹۳). ۴. **نوکر چاکر ، تنخواہ دار ملازم.**

دھولانے لگے ہاتھ منہ خدمتی
ہوا سارا صحن سکل شربتی

(۱۸۸۲ ، مثنوی عاشقانہ ، امیرمینائی (سہ ماہی اردو ، جولائی ، اکتوبر ، ۱۹۶۰ ، ۸۷)). شام کی ٹرین میں مع اپنے چند مصاحبین ... اور دو ڈریسر ، چند خدمتی کے سب کو خدا حافظ کہا. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۷). ہمارے ایک عزیز مع ایک حجام خدمتی کے بیٹھی آئے تھے. (۱۹۶۷ ، انشائیے ، ۱۸). ۵. (اِ) **حرم شریف کے خادم خاص ، بغیر تنخواہ کے ، مجاور ، مرید ، عبادت گزار.** میں بڑا خوش قسمت ہوں جو بھگوت کی چرن سیوا کر کے ان کا خدمتی کہلاؤں. (۱۹۵۵ ، بھگت مال ، ۱۱۰).

وہ خداوند خدمتی جس کا ہاں میگسار اور وہاں ماجور

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۵۸). (اَاَ) **ذاتی محافظ.** اور ایک خدمتی ساتھ ساتھ ان کے جاتا ، ہمیشہ سر شام ہمراہ آتا. (۱۹۰۱ ، مظہر المعرفت ، ۱۰۱). (اَاَاَ) **وقت پڑنے پر کام آنے والا ، دوست ، عزیز.** خدا بخشے ... یاروں کے یار ، نہایت خدمتی. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۱). [خدمت + ی ، لاحقۂ صفت].

خِدمتیّہ (کسر خ ، سک د ، فت م ، سک ت ، فت ی) امث.
پیادہ فوج کا ایک دستہ جو محل شاہی کے قرب و جوار اور اس کے اطراف میں پہرہ دیتا ہے ، فوج کی ٹکڑی. فوجی نقطۂ نگاہ سے پیادہ فوج کی اہمیت بہت تھی فوج کے اس حصے میں مختلف النوع لوگ شامل تھے ... پیادہ فوج کے مختلف عناصر یہ تھے بندوقچی ، شمشیر باز ، دربان ، خدمتیہ. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۲۰۷). [خدمتی + ہ ، لاحقۂ صفت].

خُدَمَہ (ضم خ ، فت د ، م) امذ ، ج.
خادمائیں ، مُلازمین ، خادم اور خادمائیں. میں نے لڑکوں ... لڑکیوں کو محل کے خدمہ کے سپرد کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۷۳). [خادم (رک) کی جمع].

خِدْن (کسر خ ، سک د) امث ، امذ.
غیر منکوحہ. جاہلیت میں عرب ... خدن سے لگنا جائز سمجھتے تھے اور اس کو زنا نہیں کہتے تھے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۰۳). [ع : (خ د ن)].

خَدَنْگ (فت خ ، د ، مغ) امذ.
۱. **ایک درخت کا نام جس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اس سے تیر کی نے اور گھوڑے کا زین تیار کرتے ہیں** (خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۳). ۲. **ایک قسم کا چھوٹا تیر.**

میں اس غول کے ہول تے بے درنگ
لگیا تھا نٹے ہر طرف جوں خدنگ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۲).

اس کمان ابرو کا ہر تیر نگہ جیوں خدنگ بے خطا ہے الغیاث

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۶).

ہوا خدنگ جو اس کی کمان سے رخصت
تو مجھ سے جان ہوئی اور میں جان سے رخصت

(۱۸۲۹ ، معروف ، د ، ۳۹).

ضرورت کیا کہ ترکش سے نکالے غیر تیر اپنا
ہمارا سینہ چھلنی ہو جب اپنے ہی خدنگوں سے

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۵۱۷).

گرتے ہیں برق بن کے عدو پر مرے خدنگ
اڑ جائیں ہوں صفیں مری ٹھوکر سے وقت جنگ

(۱۹۸۵ ، درون دروں ، ۱۲۰). ۳. **ایک خاص قسم کی آتش بازی جو تیر کی شکل کی ہوتی ہے اور نشانہ لگانے سے تیر کی طرح اڑی چلی جاتی ہے؛ خدنگا.** صحن میں آتشبازی ، گڑی ، انار ، پھلجھڑی ... خدنگ ... وغیرہ بنے ہوئے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۳). جگہ چھوڑ کر خدنگ کو انگلی پر مثل ترازو کی ڈنڈی کے سہارا دے کر تولیں. (۱۹۰۳ ، آتش بازی ، ۳۲). ۴. **باز کی ایک قسم.** قسم دہم باز کا نام ... خدنگ ہے. اس قسم کا باز عہد بادشاہ جمشید میں اڑایا گیا تھا. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۲۲). ۵. **جنگلی چوہا ، کیکڑا** (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [ف].

ـــــ اَفْگَنی (ــــ فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
تیر چلانا ، تیر مارنا.

کہتے ہیں اک امیر زادہ کو تھا خدنگ افگنی کا شوق کبھی

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۲۰). [خدنگ + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَنْداز (ــــ فت ا ، سک ن) امذ.
تیر انداز ، تیر چلانے والا.

نہایت پاک میدان رسل ہے خدنگ انداز سلطان رسل ہے

(۱۷۳۷ ، گنج الاسرار ، ۶). [خدنگ + ف : انداز ؛ انداختن].

ـــــ اَنْدازی (ــــ فت ا ، سک ن) امث.
رک : **خدنگ افگنی.** جو وجود خاک نشینی کے سبب میدان ہستی میں موجود نظر آتا ہو اس کو خدنگ اندازی سے کیا سروکار. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۵۶). تب بھی اس پر خدنگ اندازیاں جاری رہیں گی. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۸۷). [خدنگ + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَدَنْگا (فت خ ، د ، غنہ) امذ.
رک : **خدنگ معنی نمبر ۲.** تیسرا حصہ منجنیقوں سے تیر اور خدنگے برسا رہا تھا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما ، ۳۷۷). [خدنگ + ا ، لاحقۂ تصغیر].

خُدُود (ضم خ ، و مع) امذ.
پگڈنڈی ، چھوٹا راستہ ، گڑھا ، شگاف.

انہی سے ہیں گیتی کی سب رونقیں
خُدُود و قدود و عُیُوں و جُفُوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۶). [ع : (خ د د)].

خَدُوع (فت خ ، و مع) امذ.
مکر و فریب ، فریب آلود.

ہے بہ بت بیوُن و دُختر اُدُوم
عَوُود و غرُور و خَدوع و خَدوُن
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۸). [ع : (خ د ع)].

خَدُوک (فت نیز ضم ج ، و مع) امذ.
قہر ، غصّہ ، رشک ، حسد ، شرمندگی ، پریشانی ، کُدکُدی ؛ وسواس ؛ اندوہ (فیروز اللغات ؛ اسٹین گاس). [ف].

خُدی (ضم خ) امث (قدیم).
رک : خودی.
حرص و خدی نے جو کوئی آزاد نہی ہوا ہے
اوس نے ہزار جاگا باندی غلام بہتر
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۳۳). [ف : خود (بہ تخفیف واو) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

خَدِیج (فت خ ، ی مع) امذ ؛ امث.
اونٹ یا کسی بھی دوسرے جانور کا وہ بچہ جو مُدّت وضع حمل سے پہلے پیدا ہوا ہو نیز وہ اونٹنی جس نے وضع حمل سے پہلے بچہ گرا دیا ہو (اسٹین گاس ؛ فیروز اللغات). [ع : (خ د ج)].

خَدِیعَت (فت خ ، ی مع ، فت ع) امث.
۱. **مکر و فریب ، دھوکہ.** امیران باغی سست بنیاد صوبہ داران طاقی خدیعت نہاد کو خوار مبتذل سمجھتا تھا. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۸۹).
نفس کی یہ بھی ایک خدیعت ہے
خارج از شیوۂ شریعت ہے
(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۶). ۲. **عربوں کے ایک کھانے کا نام جس میں گوشت کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہیں** (فیروز اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع (خ د ع)].

خَدَّین (فت خ ، شد د ، ی لین) امذ.
رُخسار ، گال.
باغ والشمس کے دو ورُد ہیں خدّین ترے
سنبل گلشن واللیل ہیں زلفیں ترے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۶). [ع : (خ د د) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

خُدیوْ (ضم نیز فت خ ، ی مع ، سک و) امذ.
۱. **قدیم مصر کے بادشاہوں کا خطاب ، نائب السلطنت.** حاکمان مصر کا خطاب خدیو قرار پایا. (۱۸۹۹ ، محاربات مصر و سوڈان ، ۵). نتیجہ یہ ہوا کہ البارودی خدیو مصر کی خاص شاہی فوج میں شامل کر لیا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۲). ۲. **بادشاہ ، حکمراں.**
فلک شکوہ ستارہ حشم خدیو جہاں
ترے جلال کو کن لفظوں میں کروں تعبیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۳).
کس اوج سے خدیوِ زمین و زماں چلا
رہوار کیا زمیں پہ چلا آسماں چلا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۶).
ہے رگ و پے میں حمیّت کا حرارہ جوشاں
ریج مسکوں ہمیں کہتا ہے خدیو کیہاں
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۷۶). [ف].

خِدیوَر (کس خ ، ی مع ، فت و) امذ.
یکتائے زمانہ ، بادشاہ ، وزیر ، مالک ، آقا ، بزرگ.
ہمیں معلوم ہوا تھا سلکہ
طالب دید خدیور ہے سفر سے پہلے
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۲۸). [ف].

خُدیوی (ضم نیز فت خ ، ی مع) امث.
خدیو (رک) سے منسوب یا متعلق ، مصر کا گورنر یا بادشاہ. رتبۂ سپہداری سے اوپر بلند مرتبہ کشور خدیوی اور شہر یاری کے ترقّی اور صعود کیا. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۳۹). اس نے خدیوی کتب خانے کی تعمیر شروع کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۲). [خدیو + ی ، لاحقہ کیفیت و صفت].

خَدیوِیَّت (فت خ ، ی مع ، کس و ، شدی بفت) امث.
خدیو ہونا ، بادشاہت. مصری خدیویت موروثی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۰۱). [خدیو + یت ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

خُذ (ضم خ) امذ.
پکڑ لے.
یک دو پیالی پیار سوں منج بات تھی اے یار خُذ
اپنے اُدھر امریت میں منج لب نقل کے تہار خُذ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳). [ع : امر (ا خ ذ)].

ــــما صَفا/صَفیٰ کہاوت.
(اختیار کرنے جو کچھ کہ ٹھیک ہے) معقول بات اختیار کرنے کے موقع پر مستعمل.
ہم رند مشربوں میں ہے خذ ما صفا کا ذکر
ہو زاہدوں میں بحثِ حلال و حرام خاص
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۳). امام صاحب کی طبیعت سے اس قسم کا تعصب جاتا رہا تھا اسلئے انہوں نے خذ ما صفیٰ پر عمل کر کے ان کی تصنیفات سے بھی فائدہ اُٹھایا. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۵۷). خذ ما صفا کا مسلک اس کی فہم صالح کی پیداوار ہے اور وہ اس پر ہمیشہ کاربند رہا. (۱۹۶۵ ، مقام غالب ، ۱۸۹). اف : کرنا. [ع : (ا خ ذ) + ع : ما (جو) + صفا (رک)].

ــــما صَفا/صَفیٰ (وَ) دِع ما کَدَرَ کہاوت.
اختیار کرو کچھ کچھ کہ پاک (سچ ہے) اور چھوڑ دو وہ جو ناپاک یا گدلا ہے (معقول بات اختیار کرنے اور بری بات ترک کرنے کے موقع پر مستعمل). مخاطبین کی بیہودگی سے چشم پوشی اور اغماض کرنا چاہیے ... اور خُذ ما صَفا وَ دِع ما کَدَرَ پر عمل کرنا

چاہیے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۰۹). اس کا مقصد لڑکیوں کی تعلیم سے خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا کَدَرَ تھا. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۲۸). ایرانیوں کی سرشت میں جو وحدت الوجودی میلانات مضمر ہیں ان کے اندر سے خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا کَدَرَ کا جو انقلاب ابھر رہا ہے یہ اس کے تازہ ترین مظاہر میں سے ہے. (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۵۲۷). [خذ + ما صفا (رک) + ع : و (حرفِ عطف) + ع : دع (چھوڑ) + ما (جو کچھ) دع : کدر - ناپاک ک].

خُذْرُوف (ضم خ ، سک ذ ، و مج) امث.
کول (لکڑی یا پتھر کا) پتلا ٹکڑا جس کے بیچ میں دو سوراخ ہوتے ہیں جس میں ڈوری پرو کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھماتے ہیں تو اس میں گونج پیدا ہوتی ہے ، لٹو. ایک بدوی لڑکا جو خذروف کھیل رہا تھا ، قریب آیا. (۱۸۹۸ ، ایام عرب ، ۱ : ۲۱۶). [ع : (خ ذ ر ف)].

خَذَف (فت خ ، ذ نیز سک ذ) امث ؛ رک : خذف.
ٹھیکری ، **کھونگا** ، سفال وغیرہ.

نہی ردیف اور قافیہ سوں کچھ خبر
ہیں خذف ریزیاں کوں بوجوں سب گہر

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۹).

خس کے لیے کوئی بھی اللہ دیوے ہے بہار
کس جا خذف کے واسطے دیں ہیں گہر کو گاڑ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۵۷). ریتی یا خذف (کھونگوں) ... کو بھی موجیں ایک مرتبہ کنارے پر لے آتی ہیں اور پھر قعر دریا میں لے جاتی ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۵۳۲).

غار و خذف سے پھوٹ رہی ہیں لطافتیں
دیوار و در پہ نور سا چھایا ہوا ہے آج

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۹۰).

صحبتِ سنگ و خذف جس کا مقدر ٹھہرا
میں وہی لعلِ یمن تھا مجھے معلوم نہ تھا

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۱۵۷). [ع].

خَذَل (فت خ ، ذ) امذ.
مدد و یاری نہ کرنا ، چھوڑ کر الگ ہو جانا ، مدد چھوڑنا ، ذلیل کرنا (المنجد ؛ فرہنگ عامرہ ؛ فیروزاللغات ؛ لغات کشوری). [ع].

خِذْلَان (کس خ ، سک ذ) امث.
گناہ ، عذاب ، بے چارگی.

میں مطالب میں ارمان ہوئی
میں نصرت میں خذلان ہوئی

(۱۷۶۸ ، برزخی ، ۵۵). معلوم ہوا کہ وسوسے کے مقابل الہام ہے اور شیطان کے مقابل فرشتہ اور خذلان کے مقابل توفیق. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۰). خریدار کے سوا کسی دوسرے کو اس تفسیر کا پڑھنا حرام اور موجب خذلان ہے. (۱۹۳۳ ، قادیانی مذہب ، ۲۷۸).

ہے شوق مکاسب و منافع سے بلند
خذلان و مخالفت کا کیا ہم پہ اثر

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۰۳). [ع : (خ ذ ل)].

خِذْمَت (کس خ ، سک ذ ، فت م) امث (قدیم).
رک : خدمت.

کہ حرمت سوں دائم جیا تھا اُنے
بزرگاں کی جو خذمت کیا تھا اُنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).

خَر (فت خ) (الف) امذ.
۱. گدھا ، حمار.
وو قبطی فراست میں ہیں زورور شمالی جنے بے فہم گاؤ خر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰).

قطبا تو دیکھ سنار بحق علی وو ولی
لے ہات کھڑک بار کمر خارجی خر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۰).

اصلا میں ہو خنک ہے نہ خر ہے نالی نواب نا قر ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۶).

کب اس عمر میں آدمی شیخ ہو گا
کتابیں رکھیں ساتھ گو ایک خر بار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۴).

قوم کی تاریخ سے جو بے خبر ہو جائے گا
رفتہ رفتہ آدمیت کھو کے خر ہو جائے گا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۶۵). **۲.** **سیاہ بٹی** ، **تلچھٹ** ، **بیٹار کی کھوڑی** (جامع اللغات). (ب) صف ، **بیوقوف** ، **بے عقل** ، **احمق**. انگولہ ... والے ایسے خر ہیں کہ گھوڑے پر سوار ہوتے ہلا لمعنی اڑتک فرومانندہ اند کے مقر ہیں (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۳). **۲.** ضدی ؛ **بدمزاج** (ایو رائل ڈکشنری). **۳.** **بڑا** ، جیسے خرگہ ، خرمہرہ ، خرگوش وغیرہ (مرکبات میں).

وہاں تھے نہ خرگہ کوں لائے سب سپاہ
لیا اوپنے لاویں شیر لشکر پناہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۷). [ف : خر ؛ اوستا : خرو ؛ س : کھر].

ــــ اَمْرُود (ــــ فت ا ، سک م ، و مع) امذ.
ناشپاتی کی ایک قسم جو بہت بڑی لیکن ٹیڑھی ، بدشکل ، چھلکا سخت اور ذائقہ کسیلا ہوتا ہے. "خر امرود" کو ایک قسم کی بے مزہ اور ناہموار ناشپاتی سمجھنا چاہیے اور عجب نہیں اگر "بہی" کی کسی قسم کو کہتے ہوں. (۱۹۶۳ ، اردونامہ ، کراچی ، ۱۳ : ۴۴). [خر + امرود (رک)].

ــــ آں را کَسے دَرْ عَرُوسی نَخْوانَنْد وَلیکن دَم کَہ آب و ہِیزَم نَخْوانَنْد / نَمَانَد فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
گدھوں کو کوئی شادی میں نہیں بلاتا مگر اس وقت جب پانی اور ایندھن نہیں رہتا (جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

ــــ بار بِہ از شیر مَرْدُم دَر کہاوت.

بوجھ اُٹھانے والا گدھا آدمیوں کو پھاڑ کھانے والے شیر سے بہتر ہے (جامع اللغات).

ـــ بازاری اث.
ناقدری ، جہاں گھوڑا گدھا ایک سمجھا جائے. غزل اور غزل نما نثر کی دو چار سطروں کے لکھنے کو یہ زمانہ کی بادشاہی سمجھتے ہیں لیکن کیا کیا جائے خر بازاری ہے. (۱۹۱۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۷۳). [خر + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنْدَہ (ـــ فت ب ، سک ن ، فت د) امذ.
گدھے کا خدمتگار ، گدھے کا مالک. آغاز شباب میں اسے خر بندہ کا اسم عرف دیا گیا تھا جس کی مختلف توجیہیں کی گئی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۴۷). [خر + بندہ (رک)]

ـــ بے تَشْدِید کس اضا (ـــ فت ت ، سک ش ، ی مع) صف مذ.
بڑا بے وقوف ، خر بے دم (ماخوذ : نیو رایل ڈکشنری). [خر + بے (حرف نفی) + تشدید (رک)].

ـــ بے دُم کس اضا (ـــ ضم د) صف.
بیوقوف ، احمق. بالکل خر بے دم تھے ، ان کو دشواط کے خواب کا یقین کامل ہو گیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۳۸). [خر + ف : بے (حرف نفی) + دم (رک)].

ـــ تَنْبُور کس اضا (ـــ فت ت ، مغ ، و مع) امذ.
(موسیقی) وہ چھوٹی سی لکڑی یعنی گھوڑی جو سازوں کے کاسوں پر لگائی جاتی ہے اور جس پر تار کھنچے ہیں.

ساز و سامانِ طرب ہو رنج و کلفت دور ہو
نغمۂ غم کو سواری ہو خرِ تنبور کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۵). [خر + تنبور (رک)].

ـــ چوب کس اضا (ـــ و مع) اث.
(موسیقی) رک : خر تنبور (فیروز اللغات فارسی ، ۳۹۸). [خر + چوب (رک)].

ـــ چوبِیں کس اضا (ـــ و مع ، ی مع) اث.
رک : خرتنبور. اس غزال شیر نژاد کو خر چوبیں پر باندھ کر ہلا کر کیا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳). [خر + چوب (رک) + ین ، لاحقۂ صفت].

ـــ چہ داند بَہائے قَنْد و نَبات کہاوت.
گدھا قند اور مصری کی قیمت کیا جانے ، بندر کیا جانے ادرک کا مزا (جامع اللغات).

ـــ خاوَنْد (ـــ کس و ، سک ن) امذ.
گدھے کا مالک ، آقا (حقارت کے لیے مستعمل).

سوار مرکب دولت ہوئے ہیں گاؤدے یہاں تک
کہ خر خاوند جو تھا گدھے کا اب چڑھا گھوڑا

(۱۷۸۰ ، کل عجائب ، ایجاد ، ۵). [خر + خاوند (رک)]

ـــ خُوش نَہ خاوَنْد خُوش کہاوت.
ایسے نالائق اور نکمے کے لیے مستعمل ہے جس سے کوئی خوش نہیں رہتا (نور اللغات).

ـــ دَجّال کس اضا (ـــ فت د ، شد ج) امذ.
دجّال کی سواری کا گدھا ؛ مشہور ہے کہ قیامت کے دن دجّال گدھے پر سوار ہو کر آئے گا.

اونچی ہو کے وہ اس طرح سے ہنگام وغا
خر دجّال پہ بیٹھا ہو بشکل دجّال

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۳۷).

ایک کہتا تھا کہ بھارت کو کیا تو نے بہشت
ایک کہتا تھا خرِ دجّال ہے تو اے لعیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۹۹). قیامت آنے سے پہلے خر دجّال ظاہر ہوگا. (۱۹۷۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۱۰). [خر + دجّال (رک)].

ـــ دَرْ گِل (ـــ فت د ، سک ر ، کس گ) م ف.
گدھے کا کیچڑ میں پھنس جانا. مگر میں اسی دلدل میں خر در گل رہا. (۱۹۵۲ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۳).

ـــ دَشْتی کس اضا (ـــ فت د ، سک ش) امذ.
جنگلی گدھا ، گورخر. خر دشتی مشہور ہے کہ گھوڑے اور گدھے سے مشابہ ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۳۹). [خر + ف : دشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دِماغ (ـــ کس نیز فت د) صف.
۱. مغرور ، متکبر ، گھمنڈی.

ہم نے کہا بہت اسے پر نہ ہوا یہ آدمی
زاہد خشک بھی کوئی سخت ہی خر دماغ ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۳). تمھارے حکیم جی تو بڑے ہی خر دماغ سنے جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۰۹). معلوم نہیں کس خر دماغ شاعر کی فکر متفنن کی طرح آزمائی تھی کہ سارا کبت اول سے آخر تک سیرتاً ک اعضا کی تکرار سے پر تھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳). ۲. ضدی ، ہٹیلا. ملکہ تم بیٹھو میں جا کر اس خر دماغ کو سمجھائے دیتا ہوں. (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۶۵). یہ لوگ خر دماغ ہوتے ہیں اور پھر تمھیں حاکم ضلع سے لیا گیا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۶۲). ۳. بیوقوف ، نالائق ، کج فہم. اتنے بڑے شہر میں اکیلا خر دماغ نہیں ہوں. (۱۸۹۱ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۳۱). [خر + دماغ (رک)].

ـــ دِماغی (ـــ کس نیز فت د) اث.
۱. غرور ، تکبر ، گھمنڈ.

تعجب ہے تعجب ہے تعجب
اگر ہو آدمی سے خر دماغی

(۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۱۸۶). میرا لونڈا پن آپکی خر دماغی سے پھر بھی اچھا ہے اور معلوم نہیں کہ آپ کو کسی بات

پر اتنا ناز ہے. (۱۹۳۶ ، سودیشی ریل ، ۱۰۹). ۲. خبط ، ہٹ. قرطبہ کے ایک چھوٹے نصرانی گروہ کی خر دماغی سے تردد لاحق ہوا ... حضرت عیسیٰ کے نام پر تکلیف سہنے والا گروہ آمادہ بغاوت تھا (۱۹۱۱ ، ؟ ، معلم تانی ، ۳). ۳. فضول بکواس ، لا یعنی بات ، بیوقوفی. رئیس صاحب کبھی مقدموں کا فیصلہ بھی کرتے ہیں ؟ ... نہیں صاحب یہ تو کوتوال والوں کا کام ہے ، ایسی پوچھ پانچھ کو خر دماغی کہتے ہیں. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۸۵). یہاں کے باشندوں نے جن کی خر دماغی ہمیشہ سے مشہور تھی اسے کسی بات پر ناراض کر دیا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما ، ۶۸۱). [خر + دماغ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---سُما/سُمّہ (---ضم س / فت م) صف.
سم دار کُھر والا گھوڑا جو چلنے میں بہت ٹھوکریں کھاتا ہے.

بہت کھاوے گا وہ ٹھوکر تو رکھ دھیان
اور اُس گھوڑے کو اپنے خر سما جان

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۷). اور جس گھوڑے کے سموں میں خم ہوتا ہے اس کو خرسمہ کہتے ہیں. (۱۸۷۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۷). [خر + سم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]

---سَنگ (---فت س ، مغ) امذ.
بہت بڑا پتھر ، چٹان ، روک ، سد راہ.

کب سوے دیر و حرم ہے اوسکو سر آہنگ کا
تیرے کوچے میں جسے رتبہ ملا خر سنگ کا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۹۸). [خر + سنگ (رک)].

---طَنبُور کس اضا (---فت ط ، غنہ ، و مع) امث.
رکاً : خر تنبور.

شب بزم میں شراب کے آیا جو محتسب
مطرب کو دیکھتے خر طنبور ہو گیا

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۰). [خر + طنبور (رک)].

---عُتّابی کس اضا (---ضم ع ، شد ت) امذ.
گدھا جس پر عتاب ، جو ایک قسم کے ریشمی کپڑے کا موجد تھا سوار ہو کر کپڑا بیچنے جایا کرتا تھا (جامع اللغات). [خر + عتاب (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---عیسیٰ کس اضا (---ی مع ، ا بشکل ی) امذ.
وہ گدھا جس پر حضرت عیسیٰ سوار ہوئے تھے. خر عیسیٰ فارسی اور اردو میں ضرب المثل کا درجہ اختیار کیے ہوئے تھے (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۵۹). [خر + عیسیٰ (عَلَم) (رک)].

---عیسیٰ اگر بمکّہ رَوَد چُوں بیاید ہنُوز خر باشد کہاوت.
(حضرت عیسیٰ کا گدھا بھی اگر مکّہ شریف چلا جائے تو واپسی پر جنسی اعتبار سے گدھا ہی رہیگا) نااہل اور نالائق کی اصلاح نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ اچھی سے اچھی صحبت میں رہے (جامع اللغات ، علمی اردو لغت).

---عیسیٰ بآسماں نہ رَوَد کہاوت.
کمینہ آدمی اچھے آدمیوں کی صحبت سے بھی اس قابل نہیں ہوتا کہ کسی اونچے درجے پر پہنچ جائے ، اگر کسی اچھے آدمی سے کچھ تعلق ہو مگر اس میں ذاتی خوبیاں نہ ہوں تو وہ اس تعلق کی بنا پر اچھے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتا (جامع اللغات).

---قیمتِ زعفران چہ داند کہاوت.
کسی چیز کی وہ قدر نہیں جان سکتا جو اس کی خوبیوں سے واقف نہ ہو (جامع اللغات).

---کار امذ.
۱. گدھے لادنے والا. میں نے بھیس بدل کر ایک خرکار (گدھے والے سردار) کی نوکری کر لی. (۱۹۷۱ ، سمرقند و بخارا کی خونی سرگزشت ، ۳۲). ۲. وہ لوگ جو بچوں کو اغوا کر کے ان سے بیگار لیتے ہیں. پاس کے گاؤں یا شہر چوری چھپے جانے کی کوشش مت کرنا ، خرکاروں کا گروہ بھوکے گِدوں کی طرح منڈلاتا رہتا ہے. (۱۹۷۶ ، جوتھی دنیا ، ۵۰). [خر + کار (رک)].

---کُرّہ (---ضم ک ، شد ر بفت) امذ.
گدھے کا بچہ؛ (مجازاً) بے وقوف یا کم عقل آدمی ، اَلّل بچھڑا ، اناڑی ، احمق ، نادان.

یہ اُسے کہتا تھا اے مردک لرہ
وہ اُسے کہتا فلیچی خر کرہ

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۹۳). [خر + کرّہ (رک)].

---کَس (---فت ک) صف.
بکّی ، احمق ، بیوقوف (جامع اللغات). [خر + کس (رک)].

---گاہ (گہ) امذ.
بہت بڑا خیمہ ، خیمۂ شاہی ، لپیٹ دار خیمہ جس میں کبھی ایک اور کبھی دو دروازے ہوتے ہیں.

جیتے سرفرازاں جو درگہ کے
جیتے محرماں خاص خر گہ کے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۵).

گھوڑا مار او سارا لشکر پھریا
ہر یک خیمہ خرگہ کیوں جا کر دیکھیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۲).

دیا خیمہ خرگہ کنور سنگ سب
دیا اسپ ہر قسم ہر رنگ سب

(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلا کام ، ۲۸).

سر پر ہے سائباں اسے کاف سپہر کا
مفلس تلاش خیمہ و خرگہ کیا کرے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹۸).

ہر طرف خیمے ، سرا پردے ، قناتیں ، خرگہ
بردو زربفت و سقرلات و حریر و خزکی

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۸۱). [خر + گہ (رک)].

---گاہی صف.
رک : خرگاہ جس سے یہ منسوب ہے.

جو کرے گا امتیاز رنگ و خوں مٹ جائے گا
ترک خرگاہی ہو یا اعرابی والا گہر

(۱۹۲۴، بانگ درا ، ۳۰۱). [خر + گاہ(رک)+ ی ، لاحقۂ صفت]

---گوش / گوشت (---و مج / سک ش) امذ.
۱. بڑے کان والا ؛ ایک تیز رفتار جانور جو بلی کے برابر ہوتا ہے اور جس کے کان گدھے کے کان سے مشابہ ہوتے ہیں اس کی غذا گھاس پات ہے.

بھی خرگوشت کا گوشت کھایا ہے شاہ
احادیث اس بات پر ہیں گواہ

(۱۷۷۱ ، پشت بہشت ، ۵ : ۷۷).

ناصح کی نصیحت نہیں سنتا ہوں تو مجھ کو
دیکھے ہے وہ خرگوش غضب کان اٹھا کر

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۶۴). خرگوش کا قد چھوٹا کان بڑے ... ایک عضو کو دوسرے سے کچھ مناسبت نہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۶). آج سے صدیوں پہلے کی بات ہے جاپان کے کسی جنگل میں ایک تنہا خرگوش رہتا تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۵۱). ۲. **برج سرطان** ، ارنب. نام صور تھا ارنب یعنی خرگوش تعداد کواکب ۱۹. (۱۸۳۹ ، افعال کرہ ، ۶۷). [خر + گوش/گوشت (رک)].

---گوش خَرام (---و مج ، فت خ) صف.
خرگوش کی جیسی چال ، تیز رفتار. میرے چھٹے بھائی کا شقائق نام تھا اور اس کی شہرت یہ تھی کہ خرگوش خرام تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۹). [خرگوش + خرام (رک)]

---گوشِ دَرْیا (---و مج ، کس ش ، فت د ، سک ر) امذ.
دریائی سانپ کی ایک قسم جس کا سر خرگوش کے سر جیسا ہوتا ہے یہ سانپ کسی کشتی پر آ جاتا ہے ، ناؤ کے کنوں کو خورش کرتا ہے اور اس جانور کو خرگوش دریا بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۸۹). [خرگوش + دریا (رک)].

---گوش کی طرح جھاڑیوں میں مار لینا عاورہ.
نہایت ہی آسانی سے حاصل کر لینا ، آسانی سے قابو کر لینا (جامع اللغات ، علمی اردو لغت).

---گوش کے سینگ کی طرح غائب ہوجانا کہاوت
خرگوش کے سینگ نہیں ہوتے یعنی یہ ناممکنات میں سے ہے. منسار جب اپنے باہری روپ کے ساتھ خرگوش کے سینگ کی طرح غائب ہو جاتا ہے اور صرف ست ہی ست رہ جاتا ہے تب وہی ست سلمانیہ ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشِشٹ (ترجمہ) ، ۱۹۵)

---مَسْت (---فت م ، سک س) صف.
۱. وہ شخص جو حالت بیخودی میں گدھے کی سی حرکتیں کرے ؛ نشۂ جوانی سے سرشار یا منشیات کا عادی. ایسی خرمست ہو گئیں ، آنکھوں پر چربی چھا گئی ، ہے ہے یہ کیا الٹا زمانہ آ گیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۸). پھول والی گلی کے نکڑ پر گانجے والے کی دوکان میں ایک خرمست لنگوٹا باندھے ہاتھ میں گانجے کی چلم لئے آنکھ بند کئے بیٹھا ہوا تھا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۶). میرا خیال ہے کہ خرمست کے اصلی معنی تھے وہ مست جو اپنی مستی میں گدھے کی سی بے تمیزیاں کرے. (۱۹۶۱ ، نوائے ادب ، اپریل ، ۲۸). ۲. **احمق** ، **نادان** ، **ضدی** ؛ **کسرتی** ، **مضبوط** ؛ **عیاش** (جامع اللغات ؛ نیوراینل ڈکشنری). [خر + مست (رک)].

---مَسْتا (---فت م ، سک س) صف.
رک : خرمست. یہ نگوڑے خرمستے چاندی ہی کے بل اُچھلتے ہیں ، اکنی کانسی کی ، دوانی کانسی کی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۰). [خر + مست (رک) + ا ، لاحقۂ صفت زائد].

---مَسْتی (---فت م ، سک س) امث.
۱. اُکھاڑ پچھاڑ ، بے ڈھنگا پن ، فضول خرچی ، خرمست (رک) کا اسم کیفیت. ایک میں تم سے اور بھی کہتا ہوں کہ یہ تمام خرمستیاں پیٹ بھرے کی ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۳۴). دولت نہیں بڑھی غرور اور خرمستی بڑھ گئی ہے. (۱۹۲۵ ، مجالس حسنہ ، ۱۷). یہ بے زبان مخلوق ... تمدن انسانی کی راہ نما ہے اس سے چیرہ دستی اور خرمستی کرنا کون سی بہادری میں شامل ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اورفلسفہ کی تحقیق ، ۳۳). ۲. **نفس پرستی** ، **شہوت پرستی**. ہر کسی پر عاشق ہو جانا ، یہ بھی ان لوگوں کی خرمستی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۹۰). پیر فرتوت کو نوجوانی کا مزا دل میں سمایا پاس بٹھاتے ہی لپٹنے لگا ، خرمستی کرنے لگا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۲۴). فوج کے افسر اور سپاہی خرمستیاں کرنے لگے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۳۶). ۳. **گھوڑے کی شرارت**. گھوڑا زمین پر ... خرمستیاں کرتا تھا چکارے کی طرح چوکڑیاں بھرتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰۱). [خر + مست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَغْز (---فت م ، سک غ) صف.
رک : **خر دماغ**. دوسرے ان خرمغز موکلوں کی مقدمہ بازی سے دماغ کو زکام ہو جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، ۱۱۶). [خر + مغز (رک)].

---مُلّایانَہ (---ضم م ، شد ل ، فت ن) صف ؛ م ف.
کٹھ ملا کے سے ، **نیم عالم کی طرح**. جس دن سے بے کار قیود اور پھیکے خرملایانہ اعتراضات ہونے لگے ہیں ، اسی دن سے اردو کی ترقی میں رادھا لگا. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۹ : ۹). [خر + ملا (رک) + یانہ ، لاحقۂ صفت].

---مُوش (---و مع) امذ.
بڑا چوہا ، **گھوس**.

غراطن و خرموش و موش و شغال
اس اژدر کو کر جنس اپنی خیال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۸). [خر + موش (رک)].

ـــــمُہرہ (ـــــضم م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
۱. سیپ کے مانند ایک دریائی جانور کا خول جو سمندر سے نکلتا ہے ، بڑی کوڑی ، سنکھ ، کوڑا ، کھونگھا ، ناقوس.
جو خر مہرہ تجھے آیا آواز کو جو سنتے نہیں کان میں اپڑیا تاؤ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۶۵).

یوں ہو انسان نت بہائم میں کہائے
دریو ، خر مہرہاں میں خود کو نا ملائے

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۲۳).

غوطہ دریائے سخن میں ہے لگانا بہتر
دیکھے تقدیر سے خرمہرہ ملے یا گوہر

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۲۵). خرمہرہ (کوڑی) سیپ کے مانند ایک دریائی جانور کا خول ہے جو سمندر سے نکلتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۷۸). **۲. حبہ ، کوڑی ، پائی ، دمڑی (سکّے کی مقدار قلیل کے لیے مستعمل).**

رہیاں ماہ رویاں تکس دانت یوں
جواہر کی ان کی ہی خرمہرہ جوں

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۵۳).
جب سے مرتا ہو گیا اس کا یقیں ایک خرمہرہ کوئی دیتا نہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳). کبھی ایک خرمہرے کا بھی میرا نقصان نہیں ہوا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۲). کسی شخص کا بہت سا روپیہ ڈوب گیا اور اس کو ایک خرمہرہ بھی نہ ملا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۵). **۳. کسی خدمت کا نقد معاوضہ ، رقم ، تنخواہ (شاذ).** سب کو مشاہرہ حضور سے مقرر ہوا و خرمہرہ رابداری زمینداروں و نانکار تعلقداروں اور چودھریاں وغیرہ بھی اسی بندوبست پر موقوف ہے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۲۷). جب تک قلعہ فتح نہ ہو جائے میں ایک خرمہرہ نہ دوں گا. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۳۱). **۴. وہ رنگین کوڑیوں کا ہار جو گدھے کی گردن میں ڈالا جاتا ہے.** (نوراللغات). [خر + مہرہ (رک)].

ـــــنامُشَخَّص کس اشا(ـــــضم م ، فت ش ، شد خ بفت) صف.
احمق ، بیہودہ
اس کو یاروں نے غرض کیا کیا کہا لیک یہ خر نامشخص ہی رہا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳). لوگ کندہ ذہن ، کم رو ، چھوٹے چھوٹے سر ، حماقت مآب ، جانگلو، احمق ، خرنامشخص طبیعت تو وہاں پل بھی ٹھہرنا گوارا نہ کرتی تھی. (۱۹۳۸ ، دل کا سنبھالا ، ۹۲). فارسی والوں نے خرمست ، خردماغ ، خرنامشخص وغیرہ ترکیبیں گھڑ کے گدھے کے ساتھ انصاف نہیں کیا. (۱۹۸۲ ، اوراق ، سرگودھا ، ۲۹۳). [خر + نا (سابقۂ نفی) + مشخص (رک)].

ـــــنَفْس (ـــــفت ن ، سک ف) صف.
شہوت پرست. بی اللہ رکھی کا اپنے کھوسٹ شوہر کے نام خطوط لکھوانا ، ان خرنفس ، بوالہوس بوڑھوں پر حملہ ہے جو قبر میں پانوں لٹکائے بیٹھے ہیں مگر کمسن عورتوں سے شادی کرنے کے مشتاق. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین ، ۱۳۷). [خر + نفس (رک)].

ـــــنَفْسَہ (ـــــفت ن ، سک ف ، فت س) صف.
۱. بڑے آلۂ تناسل والا ، شہوت پرست (جامع اللغات). **۲. گھوڑے کی ایک قسم جس کا قضیب بڑا ہو اور خصیے بھی بڑے ہوں اور دونوں کان مانند خر کے ہوں.** گھوڑوں میں بدترین ... اسپ خرنفسہ کہلاتا ہے. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۰). [خر + نفس (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــوار امذ.
۱. اتنا بوجھ جو ایک گدھا اٹھا سکے ، گدھے کا بوجھ

علیؑ گئے وہاں دیکھے انبارہا
اندازے نہیے ، تھے بھار خروارہا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۸۰).
گر کوئی کہے جو مختصر کہہ خروار کوں لیا مٹھی میں بھر کہہ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸). قصص میں لکھا ہے ، کہ اسی خروار نمک کے ہر روز باورچی خانہ حضرت سلیمان میں صرف ہوتے تھے (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۲۷). ہر سال چین کی مملکت کو دو خروار افیون ، ہزار کھیپ نیشکر اور ہزار پیٹی قلاقند خراج کے طور پر پیش کیا کریگا. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۶۱). **۲. (i) ڈھیر ، انبار (غلہ وغیرہ کا).**

ایک دو باتوں میں ان کو جانچ لو
چند دانے دیکھ لو خروار سے

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ترک ، ۱۰). **(ii) وزن کا ایک پیمانہ جو اندازاً غلہ کے ڈھیر مقرر سے ہوتا تھا.** سہمان نے کہا میری دوکان کا آٹھ خروار غلہ ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۱۶). [خر + ف : وار ـــ ف : بار ـــ بوجھ].

خُر (ضم خ) امذ.
خورشید کا مخفف ، آفتاب ، سورج (جامع اللغات). [ف].

خَرّ (فت خ ، شد ر بفت نیز کس) امذ.
بیٹ ، فضلہ ، پلیدی؛ (مجازاً) حقیر چیز (فرہنگ عامرہ). [ف].

خَراب (فت خ) صف.
۱. غیرآباد ، ویران ، سنسان.

چمن ہو زمیں ہو دھرتے حسن تاب
جو نیں آدمی سو لگے ہیں خراب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۳). آپ ایک مسجد خراب میں ایک کونے میں چھپ گیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۹).

میرے ہی دم سے تھی سب آبادی
میکشو میکدہ خراب ہے آج

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۹). میں نے اس سے پوچھا یہ شہر کب خراب ہوا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۸). **۲. برباد ، تباہ.**

مجلس ترا ہزار پری خانۂ شکل
جیو ایں میاں بصورت و معنی خراب تھا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸).
تجھ عشق بیچ فائز شیدا خراب ہے
کچھ قتل بے گناہ سے تجکوں حذر نہیں
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۷۷).
ہیں اس خراب دل سے مشہور شہر خوباں
اس ساری بستی میں گھر ویراں ہے ہمارا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۱). اے خالق ارض و سما ... دوست شاد دشمن خراب رہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). اس صدی کا ایمان خراب ہو گیا ہے. اب صورت کوئی نہیں دیکھتا سب جوڑے گنتے ہیں. (۱۹۷۳ ، کپاس کا پھول ، ۳۵). ۳. (ا) پریشان ، خستہ حال ، بُرے حال.
قائم تو اس طرح جو پھرے ہے خراب و خوار
اے خانماں خراب مگر تیرے گھر نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۳). قوم کی اس خراب حالت سے میرا دل دکھا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۳۷).
جستجو میں اپنی پھرتے دیکھیے ہو سو خراب
ٹھوکریں ان ڈھونڈھنے والوں کو کھانے دیجیے
(۱۹۱۰ ، نعوبی سخن ، ۶۲). (اا) عمارت یا سڑک کا خستہ ہونا ، ٹوٹا پھوٹا ، شکستہ. حکم دیا کہ باغ جمشید اور چاہ زمرد وغیرہ جو مقام خراب ہیں وہ درست کئے جائیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۶۷). میں خراب راستے کی طرف ہو لیا اور اس کے لئے راستہ چھوڑ دیا. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۱۱۹). ۴. (ا) بدمست ، متوالا ، بے حال.
سجن نے یک نظر دیکھا نگہ مست سوں جس کوں
خرابات دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰). فلاں شخص نے شراب اس کثرت سے پی لی کہ مخمور و خراب ہو کر تین آدمیوں پر کوئی سر کی دو زخمی ہوئے. (۱۸۸۶ ، جام سرشار ، ۳).
کوئی خراب تماشا وہاں پہنچ نہ سکا
مگر جو میکدۂ عشق سے خراب اٹھا
(۱۹۳۸ ، شعلۂ طور ، ۱۰۳). (اا) آوارہ ، بدچلن.
ہر دم ایک عالم ہے نوے آدم ہے تو تحقیق جاں
جان تنگ ہیں اہل دل ہیں وہ اسی دم کے خراب
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۸).
داغ ہے بدچلن تو ہونے دو
سو میں ہوتا ہے اک غلام خراب
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۹). (ااا) تربیت کا نقص ، عدم توجہی. خراب نشو ونما آدمی کو بدصورت یا کم رو بنا دیتے ہیں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۱). (ا۷) بے دین ، لامذہب.
اک صنم کے ہاتھ بک جاتا نہ پھرتا در بدر
بت فروشی سے ہوا ہے کس قدر آزر خراب
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۰). ۵. (ا) ناقابل استعمال ، ناقص ، بے کار. اُن کا قانون نسبت عورتوں کے نہایت ہی ناقص اور خراب تھا. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۳). اگر سیل میں صرف ایک ایل (Allele) ہی خراب ہو تو یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۲۵). (اا) کُھٹل ، بغیر دھار کا ، ناکارہ.
اپنے ہاتھوں کاٹے اپنے گلے کو وقت ذبح
ایک تو نازک ہے قاتل دوسرے خنجر خراب
(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۶۲). ۶. اچھا کی ضد ، بُرا ، ناموزوں ، ناسازگار ، خراب. (۱۷۸۶ ، سوروپ نگوپے انڈیانائے ، ۳۰۸).
میں سب سے زیادہ تنگ آئے پابند طبع خراب نیت
(۱۸۷۲ ، مجاہد خاتم النبیین ، ۲۱۵). چودھ برس میں گزشتہ پانچ برس کا دور اردو زبان کے لیے خراب گزرا ہے. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۲۳).
خراب وقت ہے ، اب فاصلہ ہی بہتر ہے
کبھی ملیں گے جو ماحول پرسکوں ملا
(۱۹۸۵ ، پیڑ اور پتے ، ۳۸). ۷. ہیچ ، بے کار. شراب نا اچھی تو عاشقاں کے انگے دنیا سب خراب (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۸). ماہتاب اوس کی ناقص ترین صلفچی کے آگے خراب ہے. (۱۸۸۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۴). تنقید کا معاملہ اب بالکل خراب ہو گیا ہے. (۱۹۸۶ ، نوائے وقت ، کراچی ، ۸ جنوری ، ۱۱). ۸. نجس ، پلید ، ناپاک.
راہ حق پر ہو قدم اور ظفر تردامن
واہ قصدِ حرم و جامۂ احرام خراب
(۱۸۸۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۳). کٹی ہوئی کھال ایک دھجی میں باندھ کر بچے کے پیر میں باندھ دی جاتی ہے تا کہ کسی خراب چیز کا سایہ نہ پڑے. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۱۵۷). ۹. رُسوا ، ذلیل ، خوار.
مل تجھ سے ہرزہ گرد سے خلقت میں آپ کو
ناحق خراب و خوار کیا ہم نے کیا کیا
(۱۷۹۲ ، محب ، د(ق) ، ۵۰). او موڑکھ نادان ، جورو تیری فاحشہ ہے ، تجھے اس نے خراب کیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۰). ۱۰. اکارت ، ضائع.
گریہ بے تاثیر و فریاد دل مضطر خراب
کار عشق و عاشقی ناقص تمام اکثر خراب
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۹). ایک چھوٹا سا ہوائی جہاز ... درخت سے ٹکرا کر خراب ہو گیا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۶). ۱۱. بگڑنا ، بُرا.
سنیے جیا اگرچہ ہوں کیسا ہی میں خراب
لیکن بزرگ کرتے نہیں خوردوں پر عتاب
(۱۸۸۲ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲۰۸). ۱۲. (تصوف) سالک مستغرق (مصباح التعرف ، ۱۱۱). ۱۳. جسمانی خرابی. ڈپریک اور احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی صحت خراب ہونے لگی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۱). [ع : (خ ر ب)].

ـــ آباد امذ.
۱. ویرانہ.
ہو تو ہو آباد کیونکر یہ خراب آباد دل
عشق غارت گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳)۔ ۲. (ا) (مجازاً) دُنیا.

خوب دیکھے اس خراب آباد کے پست و بلند

خاک زیر پا ہے دور آسمان بالائے سر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۹)۔ (ا ا) بازار حُسن ، کوٹھا. حقیقت یہ ہے کہ اس کاغذی پیرہن میں خراب آباد ہند و پاکستان کی نسوانی زندگی کے چند نقوش پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے. (۱۹۵۵ ، عبدالغفار، لیلیٰ کے خطوط ، ۷)۔ ۳. (کنایتاً) للبیر انسان.

مرے آباد دل کو کر خراب اس نے کہا ہنس ہنس

کہ میں اس ملک کا نام اب خراب آباد رکھتا ہوں

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۶۳)۔ [خراب + آباد (رک)]۔

---آبادی امث.

تباہی ، بربادی (جامع اللغات) [خراب + آباد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---پھرنا محاورہ.

سرگشتہ و پریشان پھرنا. اچھے اچھے عالم و فاضل خراب پھرتے اور کسی کی نظر میں نہیں سماتے. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۵۶).

کدھر سے آتی ہے بوستان کی بوئے مستانہ

خراب پھرتا ہے جنگل میں کاروان اپنا

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۰۱)۔

---جانا محاورہ.

۱. ناموافق ہونا ، ناسازگار ہونا ، بُرا ہونا. ہم کو گرانیں کہ زمانہ خراب جا رہا ہے ، ایسا نہ ہو کہ کچھ ان پر بن جائے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۱۸)۔ ۲. تباہ ہونا ، برباد ہونا.

غیر صحبت مل کے مت تو پی شراب

آدمی اس طرح جاتا ہے خراب

(۱۷۳۳ ، آبرو (اردو ، جنوری ، ۱۹۳۰ ، ۱۳۰))۔ اس کے کرتوتوں تو خراب گئی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸۰).

---حال صف.

لُٹے حال ، پریشان احوال ، سرگرداں.

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۶)۔ [خراب + حال (رک)]۔

---(و) خَستَہ (---و مج ، فت خ ، سک س ، فت ت) صف.

۱. بدحال ، پریشان حال ، تباہ حال. اب وے دونوں کہاں ہیں؟ کہا شہر کے باہر ننگے بھوکے خراب خستہ بیٹھے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۱).

خراب و خستہ و بے آبرو نظر آئے

جو اہل ظرف تھے ، خالی سبو نظر آئے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۶۷)۔ ۲. آوارہ ، بے وطن. نوح پیغمبر کا بیٹا بری صحبت میں بیٹھا ، خراب خستہ ہو گیا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۸۸)۔ [خراب + و (عطف) + خستہ (رک)]۔

---خستہ اَناج سَستا کہاوت.

پریشان اور تباہ حال کے لیے مستعمل (نجم الامثال ، ۹۹).

---خستہ نمک سَستا کہاوت.

رک : خراب خستہ اناج سستا (خزینۃ الامثال ، ۸۳).

---(و) خستہ ہونا محاورہ.

۱. رُسوا ہونا ، بدنام ہونا. یہ عاجز بہت مدت سے تمھاری بیٹی پر عاشق ہے اور اسی لیے کہاں سے کہاں خراب و خستہ ہوا اور جیتے جی مُوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۰)۔ ۲. تباہ و برباد ہونا. اگر تو نے کبھو قصد کچھ اور کیا تو وہ بھی اور تو بھی دونوں خراب خستہ ہوں گے بلکہ خوف جان کا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۰)۔ شاعری کے ساتھ یہ گزری کہ وہ مختلف تحریکوں کے ہاتھوں خراب و خستہ ہو کر پریم چند کے افسانے کے انجام کو پہنچ گئی. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۵۱).

---خوار (---و معد) صف.

ذلیل و رسوا ، تباہ و برباد.

مل تجھ سے ہرزہ گرد ہے ، خلقت میں آپ کو

ناحق خراب خوار کیا ہم نے کیا کیا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۵۰)۔ [خراب + خوار (رک)]۔

---کَرانا/ کَرْوانا محاورہ.

رک : خراب کرنا معنی نمبر ۲. جس کا یہ متعدی المتعدی ہے. بے تکلف اپنی جوروں کو ان کے پاس بھیج کر ، خراب کرواتے ہیں. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۳۹).

---کَر کے کَہنا محاورہ.

غلط نام لینا (جامع اللغات).

---کَرنا محاورہ.

۱. برباد کرنا ، اجاڑنا ، تباہ کرنا ، ویران کرنا. عشق نے لڑ کر کیا کیا ... اپس کوں خراب کیا اپنا لشکر خراب کیا ، اپنا گھر خراب کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۰).

اس کی نگاہ مست سوں معلوم یوں ہوا

آکر کرے گی خانۂ عشق خراب آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸)۔ ملک کو خراب کر کے توران کے بادشاہ کو باندھ لاویں. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۵۱). اس نے کہہ سنایا کہ شاہ ایران آیا تھا لوٹ مار کے شہر کو خراب کیا. (۱۸۳۵ ، نقشۂ عندلیب ، ۱۹۳)۔ معظم السلطان ایک بلند قامت اور وجیہہ نوجوان ہے جسکو ... سخت اذیت دی اوس کی جائیداد خراب کر دی گھر لوٹ لیا تھا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۲۳۹)۔ ۲. کسی غیر عورت سے بدفعلی کرنا ، زنا کرنا. روسی سپاہی مسلمانوں کی جورووں اور کنواری لڑکیوں کو پکڑ لیتے ہیں اور ان کو خراب کرتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۶). خواب میں اس نے مجھ سے منہ کالا کیا ہے زردشت بھی رات

کو آتا ہے ، خراب کرتا ہے ، جلا جاتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۴۷). فرنگی گھر گھر گھسے ، روپی لاؤ روپی لاؤ لال بی بی لاؤ ، لال بی بی لاؤ ! چلاتے ، بہو بیٹیوں کو خراب کرتے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۳). ۳. **بُری عادتیں سکھانا ، بدچلن کو دینا، بداطوار بنانا.**

بیچتی تھی بنگ بوزا اور شراب
کرتی تھی عشّاق کوں رسوا خراب

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۶).

بنت العنب کو کھینچ کے لایا ہے بزم میں
کرتا ہے کیوں جوانوں کو پیرِ مغاں خراب

(۱۸۴۲ ، عاشق (والاجاہ) ، فیض نشان ، ۶۳). میں کوئی اوباش نہیں کہ تمہیں خراب کر کے چلتا بنوں. (۱۹۵۵ ، مشو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۳۷). ۴. **ذلیل و خوار کرنا ، پریشان کرنا.** بیشک جو ان سے لڑتا تھا اسے خراب کرتے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۷). ۵. **مٹی خراب کرنا ، ادھر بھر میں رکھنا.**

جھگڑا کیے بھیے نہ جلایا گیا نہ دفن
مردہ خراب کافر و دیندار نے کیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۷). ۶. **پریشان کرنا.**

تک داد میری اہلِ محلہ سے چاہیو
تجھ بن خراب کرتے پھرے ہیں یہ سب مجھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۶). ۷. **الجھا دینا.** سید محمود صاحب نے پھر نادانی کی ، کئے گزرے ہوئے معاملے کو پھر خراب کر لیا. (۱۹۰۷ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ۱ : ۲). ۸. **بگاڑنا.**

تصدّق شہ عمر ابن الخطاب
عدل سوں کیا کفر کوں جن خراب

(۱۶۷۹ ، آخرگشت ، ۱). اس عمل شنیعہ سے باز رہو ورنہ عقوبت شدیدہ میں گرفتار ہو گے اور یہ حیلہ تمکو خراب کریگا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۰). میرے مالک کی بیوی نے مکان کا سارا سامان ایک دوسرے کے اوپر اوٹ دیا اور الماریاں خراب کر دیں اور طاق اور جھروکے توڑ ڈالے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۱ : ۲۰۶). ۹. **گندہ کرنا ، ناپاک کرنا.**

دعوائے ہم صفیری مرغانِ قدس ہے
بلبل سے کیجے بحث کے اپنی زباں خراب

(۱۸۴۲ ، عاشق (والاجاہ) ، فیض نشان ، ۹۳).

ـــــ گرد (ـــــ فت گ ، سک ر) صف.
آوارہ (جامع اللغات). [خراب + ف : گرد (رک)].

ـــــ نیت (ـــــ کس ن ، فت ی) امذ.
رک : نیت خراب جو زیادہ مستعمل ہے.

ہیں سب سے زیادہ تنگ است
پابند طمع خراب نیت

(۱۸۴۳ ، مجاہد خاتم النبیین ، ۲۱۵). [خراب + ع : نیت (رک)]

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. رک : خراب کرنا معنی نمبر ۱ ، جس کا یہ لازم ہے.

میں یک جام بھر کر پیا تھا شراب
سو اِسواسطے میں ہوا ہوں خراب

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ (عکسی) ، ۲۱).

جکوں ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی
تیری انکھیاں کے دیکھے عالم خراب ہونے کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳).

آہ واویلا مدینہ آج ہوتا ہے خراب
فاطمہ کا جیو جگر اس آگ پر ہوتا کباب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۶).

افراطِ گریہ سے ہوئیں آبادیاں خراب
سیلاب میرے اشک کے از حد بہک گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۹). یارو اس شیر کی اطاعت کرو اور حلقۂ اطاعت کان میں ڈالو ، ورنہ خراب ہو گے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیال سکندری ، ۲ : ۱۸۳). ۲. **خراب کرنا معنی نمبر ۲. (رک) کا لازم.** نہ غلام سے خراب ہوتی نہ اپنے یار سے محروم ہوتی. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۲۶). اس شکیل کو دیکھوں کہ کیسا خوبصورت ہے جو دخترِ حیرت اس کے ساتھ خراب ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳۳). ۳. **بے کہنے ہو جانا ، نافرمان ہونا.** حمزہ سے کہہ دینا کہ لونڈا تیرا خراب ہو گیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۷). ۴. **ناقدری ہونا.**

گئے جو اور کے در پر وہ دربدر ہیں خراب
ظفر نہ چھوڑیو تو آستانۂ حیدر کو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۱). ۵. **بگڑنا ، زوال ہونا.**

کر دعا میرے لیے شیخ مناجات میں یہ
کہ خراب اور زیادہ ہو خرابات میں یہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۱).

جو ترک بیعتِ پیرِ مغاں جلال نے کی
تو پھر وہ خانہ خراب اور بھی خراب ہوا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۸). ۶. **حیران پریشان ہونا.** بہت لوگ اون کے ڈھونڈنے کو نکلے تھے جانچہ میں بھی گیا اور بہت ڈھونڈھ اونھے خراب ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳). ۷. **کم قیمت ہونا ، سکّہ کمتر ہونا.** کیا میرے روپے دوسروں کے روپے سے خراب ہیں. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۱۱).

خَرابا (فت خ) صف (قدیم).
۱. **ویرانہ ، تباہ ، برباد.**

ترا جایگہ لامکاں میں لیے
زمیں کا خرابا تجے تا سہے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸). انہوں نے اصرار کیا کہ انہیں اس شہر کو نہ مارنے یہ سب کا خرابا کر دے گا. (۱۹۳۲ ، قطب یارجنگ ، شکار ، ۲ : ۲۰۲). ۲. **بگاڑ** اس سے زیادہ تیرا خرابا ہو. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۱). [خراب + ا ، لاحقۂ صفت].

خَرابات (فت خ) امث.
۱. **شراب خانہ ، میخانہ ، میخواروں کا اڈا.**

کیا سرخوشی جگ میں مشہور تونجھ
خرابات عالم کیا پور تونجھ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۵).

سجن نے یک نظر دیکھا نگہِ مست سوں جس کوں
خراباتِ دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲). ایک شخص خرابات میں نماز کو جائے ... شراب خوار کہلائے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۵۰).

سر حلقہ ہوں رندانِ خرابات کا میں
اور یار ہوں ہر منکرِ طاعات کا میں
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۱۲). امتیاز نے روِدیان نامی فرانسیسی خاتون سے شادی کی جو لیتن کوارٹر کے ایک عجیب و غریب زمین دوز کیبرے (خرابات) کی مالکہ تھی. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۲۳). ۲. جُوا خانہ.

ناقہ مستی نے دیا ساتھ ہمارا راسخ
ورنہ جو کچھ تھا خرابات میں سب گل آئے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۹). ۳. بُت خانہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۴. (مجازاً) دنیا.

اس خرابات جہاں میں رہ چکے زیبا خراب
چل کر اب سیرِ عدم آباد کرنی چاہیے
(۱۸۹۳ ، بنفشہ علی زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۲۱۲).

عشرتِ زیست کے لوٹو مزے ، آباد رہو
ہم تو جاتے ہیں خرابات سے تم شاد رہو
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۵۳). ۵. (أ) **(تصوف) وہ مقام جہاں فقر و فنا کی تعلیم دی جاتی ہو.** شعرائے متصوفین دیر و خرابات و میکدے سے اکثر خانقاہ یا وہ مقام جہاں فقر و فنا کی تعلیم ہوتی ہے ، مراد لیتے ہیں. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۲۲۹). خرابات مقام فنا کو کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۳۸). **(أأ) باطن ، عارف اور مرشد کو کہتے ہیں کہ جس سے عشق اور شوق اور اسرارالٰہی حاصل ہوتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۱۱).

ہستی میں سدا ، چہ ہو دنیا سب ہے فنا
تو اہل خرابات تجھے ہستی کیا
(۱۶۹۷ ، بیاض قدیم(احمد)، ۱۵۶). [خراب + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــخانہ (ـــفت ن) امذ.
رک : خرابات معنی نمبر ۲. قمار خانہ خرابات خانہ ... کا کروڑوں روپیہ ... ہندوستان سے معاف کرایا. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۸ : ۹۰) [خرابات + خانہ (رک)].

ـــکُہَن کس اضا(ـــضم ک ، فت ہ) امث.
مراد : دنیا.

اس خراباتِ کہن کے جام و مینا توڑ دے
چھوڑ دے ﷲ یہ جھوٹی عبادت چھوڑ دے
(۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۲۱۸). [خرابات + کہن (رک)].

خَراباتی (فت خ) امذ.
۱. (أ) **شرابی و مے خوار.**

خراباتی ہوں میں ساقی پلا پیالا منجے مئے کا
نہ تھوڑا بلکہ دے بھر بھر کہ منج ... رات ہے لے کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۸).

ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشمِ شرابی کا
خراباتی اپر آیا ہے شاید دن خرابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). عابد چند سالہ اس کے ساغر چشم کو دیکھتے ہی خراباتی ہو جاوے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۰). اگر میں حاکم ہوتا تو خراباتی اور دغا باز ہوپ اور اسکے توابع کو سمندر میں ڈبوا دیتا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۳۳).

کس نے مرا رکھدیا خراباتی نام
کس روز خراباتِ مغاں تھا اس جا
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۱۳). (أأ) **عاشق ، محبوب.**

اس چشمِ مست کے ہیں خراباتیوں میں ہم
تقویٰ کجا و زہد کجا و کجا صلاح
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷). ۲. **جُواری.** ایک شخص نہایت عابد و پرہیزگار اور اسی کا بیٹا اتنا ہی خراباتی و بدکار. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۴). ۳. **(تصوف) اس سالک کو کہتے ہیں جو اپنی خودی کو خیر باد کہہ کر نیستی اختیار کرے ، اس کو صاحب تجربہ بھی کہتے ہیں.**

فنا کی فوج میں باقی قہراں شہ سواراں ہے
انو کوں پیش دستا ہے خراباتی علَم پکڑے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

مرشد وہی جو ناں کراماتی مرشد وہی جو ناں خراباتی
(۱۹۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۶).

کہاں ممکن ہے ناجی سا کہ تقویٰ اور صلاح آوے
نگہِ مست خوباں وہ نہیں لیتا خراباتی
(۱۷۴۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۲۹). قطب الدین جالیسری کو کہ مجذوب خراباتی تھے ، لوگوں نے پادریوں کے مقابلے میں مباحثے کے لیے پیش کیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری، ۸۲). [خرابات + ی ، لاحقۂ نسبت و فاعلیت].

خَراباد (فت خ) امذ.
رک : خرابات.

یہاں تھے ہی تا ملک طہماس شوم
خراباد معمور دکھلائیں بوم
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۸).

خَرابَتی (فت خ ، ب) امذ ؛ صف.
شوق مشق انسان.

کیوں نہیں مال سمجھتے ہو خراتیوں کو
اہل دنیا ہے کہو گنج ہے ویرانوں میں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۶). [خرابت + ی ، لاحقۂ صفت].

خَرابَہ (فت خ ، ب) امذ ؛ مذ خرابت.
۱. ویرانہ ، کھنڈر.

سو ایسے خرابے میں ہاں آج کوئی
نہیں دوسرا بھی خدا باج کوئی
(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶).
گزروں ہوں جس خرابے پہ کہتے ہیں واں کے لوگ
ہے کوئی دن کی بات یہ گھر تھا یہ باغ تھا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۶).
ایک کو تخت پر ملا آرام   دوسرے کا ہوا خرابہ مقام
(۱۸۳۲ ، مظہرالعجائب ، ۲۱). ان مقامات کی باقیات کی اہمیت کا اندازہ ہونے پر اسی قسم کے دوسرے خرابوں کی تلاش و جستجو شروع ہوئی. (۱۹۵۹ ، وادی سندھ کی تہذیب ، ۵). ۲. **غیرآباد مکان ، ٹوٹا پھوٹا گھر.**
جزیرے میں جا یک خرابہ بھتر   ستی روح افزا کے تیں قید کر
(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۵).
تم دونوں بیٹھے ہو آرام سے مجھ گھر میں آ
میں خرابوں میں خراب ہوتا پھروں ہوں بلکم
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳).
مال کیا جمع کریں گھر ہے خرابہ اپنا
چھت نہیں ، حجرہ نہیں ، در نہیں ، دیوار نہیں
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۳۵).
اب فقط یار کا خرابہ ہیں   ورنہ اپنی بھی زندگانی تھی
(۱۹۵۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۰۰). ۳. **بنجر علاقہ ، ناقابل کاشت زمین ، ایسی فصل یا زراعت جو کسی وجہ سے تباہ یا خراب ہو چکی ہو.** تحصیلوں کے علاقوں میں کی فصل کسی حد تک متاثر ہوئی تھی اور بعض حالات میں خرابے کی وجہ سے چھوٹ دی گئی تھی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ : ۱۸۱). ۴. **(مجازاً) دنیا ، عارضی قیام گاہ ، خانقاہ.**
رہ گزر سیل حوادث کا ہے بے بنیاد دہر
اس خرابے میں نہ کرنا قصد تم تعمیر کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵).
سوائے رنج کچھ حاصل نہیں ہے اس خرابہ میں
غنیمت جان جو آرام تو نے کوئی دم پایا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳).
صفی خرابۂ دنیا کو دیکھنے کیا تھا کہ
بلند و پست جہانِ خراب دیکھ لیا
(۱۹۳۰ ، دیوان صفی ، ۲).
آپ اپنے قدموں میں ٹوٹ ٹوٹ بکھرا میں
نت نئے خرابوں کے راستوں پہ نکلا میں
(۱۹۸۵ ، خواب دریچہ ، ۱۰۵). ۵. **خرابی (قدیم).** اے تال دینا بہت خرابہ ہے. (۱۶۶۵ ، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)).
ملک سے جا کر خرابے میں پڑے
سوتے بھوکھا بادشاہ نیم روز
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۳۳). ۶. **(مجازاً) ٹھکانہ ، وطن.** اسی حالت میں بہشت سے نکلا جس طرح شداد نے بہشت عدن کو غیر آباد کیا تھا ، بہرحال پھر اسی خرابہ میں آ گیا. (۱۹۰۸ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۶۹). [خراب (رک) + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

---پڑنا محاورہ.
خلل واقع ہونا ، کھنڈت پڑنا. جو کام ملازمت سے طے ہوتا ہے اس میں کوئی خرابہ نہیں پڑتا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۲۵).

---خانہ (---فت ن) امذ (قدیم).
عارضی قیام گاہ ، خانقاہ ، (مجازاً) دنیا. ندان او زاہد اوس خرابت خانے سوں بھار نکلیا. (۱۶۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۴۸). [خرابہ (خرابت) + خانہ (رک)].

---کرنا ف م.
ستیاناس کرنا ، نقصان کرنا. ابتدا میں اس جوش نے جھلائے متعصب اور عامیان غیر مہذب کے ہاتھ سے بہت کچھ علم کا خرابہ کیا اور کتابیں جلوا دیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، ستمبر ، ۲۰).

---ہونا ف م.
خرابہ کرنا (رک) کا لازم ، **اُجاڑ ہونا ، ویران ہونا ، خراب ہونا ، ناقابل رہائش ہونا.**
ہو گئی زر کی جگہ دل میں خرابہ ہو گیا
پیشتر جس جا خزانہ تھا خرابہ ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۲).
خرابہ ہو گیا سنسان ہیں علے سب
امیدیں رو رہی ہیں قبروں پہ جا کے زار قطار
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۹۸).

خُرابَہ (ضم خ ، فت ب) امذ.
ویران ، غیرآباد.
اے وائے عشق خام خرابے وہ کیا ہوئے
جو اشک خون چکاں سے بھرے ہوں گے آپ نے
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۰۹). [رک : خورابہ جس کا یہ مخفف ہے].

خَرابی (فت خ) امث.
۱. **تباہی ، بربادی.**
چکچ توں کیا ہے درہی بوم و بر   ہنوز او خرابی نہیں آئی بسر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸۱).
ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشم شرابی کا
خراباتی اور آیا ہے شاید دن خرابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).
مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶).
ایک ہی وقت ہوا میرا بگڑنا بننا
پڑی بنیاد خرابی مری تعمیر کے ساتھ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۵۳). ۲. (ا) **تکلیف و مصیبت ، ذلت و خواری.**
جدائی میں تری ہے اب خرابی   شتابی شتابی شتابی
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۹). درختوں کی شاخوں اور پتوں میں چھپ چھپا کر ہزار خرابی سے وہ رات بسر کی. (۱۸۹۳ ، اردو کی

چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۰). ایک بات کہتی ہوں کہ آج کی تاریخ سے ... میری یہ خرابی کی خبر کسو کو مت کہیو. (۱۹۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (فولی) ، ۸۲). (آ) **دقت ، مشکل ، پریشانی.**

کیوں نہ ہو حاصل خرابی روزِ محشر کے تئیں
احمقی سے شاہِ دیں کے تئیں نہیں دیتے جواب

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱).

جی ڈھا جاتے ہے سحر سے آہ
رات گزرے گی کس خرابی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰).

ہر چند ہے افشائے محبت میں خرابی
یاروں سے مگر آنکھ چرائی نہیں جاتی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۰). خرابی یہ تھی کہ استانی جی چار گھر پرے تھیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰۵). ۳. **نقص ، بُرائی ، بدی ، قباحت ، دکھ درد.**

انتظاری میں تری جل کے ہوا خاک مثال
اب بہت دل کو ہوئی یار خرابی آ جا

(۱۸۰۵ ، دیوانِ صاحب ، ۱۰۳). اُمت کے اندر جو خرابی آ گئی ہے اس کو اگر کوئی تامل کرے تو جانے (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۹۱). آپ نے اس میں کیا خرابی دیکھی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹۰). ۴. **ویرانہ ، خرابہ ، اُجاڑ جگہ ، بنجر زمین.**

اندھارے اوجالے کوں توں دھوپ چھاؤں
خرابی کو ڈونگر تو بستی کوں گاؤں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۱).

بولیا سعد کوں اس خرابی کوں جا
ہو آواز کیا ہے خبر بیگ لیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۳).

خرابی کر کے آبادی کو غارت
جھپر بھی نیں رکھا جاتے عمارت

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۳). ۵. (تصوّف) **تصرفات اور تدبیرات عقل** کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۱۱). ۶. **بے اعتدالی ، ناہمواری ، انتشار و آشفتگی.**

میں ڈرتا ہوں آتی ہے ہو جو خروش
خرابی کرے گی مرا مغز و ہوش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۳). سائیسوں کو حکم تھا کہ شراب انگریزی میں میوہ جات تر کر کے گھوڑوں کو کھلایا کریں خرابی روپیہ کا تو ہم کیا بیان کریں. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۱۵). [خراب + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---اُٹھانا محاورہ.
مصیبت جھیلنا. کئی لڑائی کے مقاموں میں اس کے سبب خطرناک خرابیاں اٹھانی پڑیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۰).

---بَصْرَہ (---فت ب ، سک ص ، فت ر) امث.
واضح تباہی ، سامنے کی بربادی ، نمایاں خرابی. اب جو کارروائی بعد خرابی بصرہ شائع ہوئی ہے وہی کیا کم مکروہ ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۷ : ۹). جب آپ بعد خرابی بصرہ اس طرح واصل جہنم ہو چکے ہو گے تو اپنا سینہ پیٹیں گے. (۱۹۷۳ ، قطراتِ شبنم ، ۶۸). [خرابی + ع : (ب ص ر)].

---پَڑنا محاورہ.
بگاڑ ہونا ، خلل واقع ہونا. علم اور تصوّر اور فہم میں خرابی پڑتی ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۵۰).

---پَھیلْنا محاورہ.
تباہی مچنا ، بربادی کا دور دورہ ہونا.

جو خرابی کہ درد یاں پھیلی   دستِ قدرت سے کب سمٹتی ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۲).

---ٹَھانْنا محاورہ.
بدی کرنے کا ارادہ کرنا ، کسی کے ساتھ بُرائی کرنے کی سوچنا.

گھر بسے ، بول بھی کچھ ، کیا ہے خرابی ٹھانی
کب تلک ہم سے بھرے گا یونہی بھٹکا بھٹکا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۱).

---دیکْھنا محاورہ.
تباہ ہونا ، برباد ہونا ، تباہی و بربادی سے سابقہ پڑنا یا دوچار ہونا. جو شاہوں کی نگاہِ لطف سے نہال ہوتے ہیں سو اس کی چشمِ غضب سے خرابی بھی دیکھتے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۶۳).

---ڈالْنا ف م.
نقص یا فساد پیدا کرنا. جب ... ایک قصد حلال کرنے کا کرے گا تو خرابی ڈالے گا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۱۴).

نالے تمہارے اور نہ ڈالیں خرابیاں
راقم غضب ہے ان کو رسا کر رہے ہو تم

(۱۹۰۱ ، راقم ، ک ، ۹۹).

---کا دَہاڑا (---کس د) امذ.
(ہو) تباہی کا سامان ، بربادی کے لچھن (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---لانا/لیانا ف م ؛ محاورہ.
بیماری پیدا کرنا.

توں کر ہار اس دشمنِ شوم کوں
خرابی لیایا اس بر و بوم کوں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۹).

خرابی لانے کا سارے بدن میں
یہ کانٹے کا کھٹکا کیوں چمن میں

(۱۸۷۷ ، ابرِ کرم ، ۳).

---میں پَڑْنا ف م ؛ محاورہ.
مصیبت میں مبتلا ہونا ، آفت میں پھنسنا. بعضی دفعہ اولیاءاللہ بھی اس خرابی میں پڑ گئے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷۷).

ـــــ میں ڈالنا ف م.
خرابی میں پڑنا کا متعدی ، مصیبت میں مبتلا کرنا ، تکلیف یا دکھ دینا. یوں طالب اس کوں خرابی میں ڈالنا پورخراب کرنا خوب نہی ہے. (١٦٩٧ ، پنج گنج (ق) ، ١٥).

خَرَاتِیں (فت خ ، ی مع) امذ ؛ ســ خراطین.
کینچوا (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [ع].

خَرّانا (فت خ ، شد ر) امذ (ج ؛ خرّانے).
سانس لینے میں خرخر کی آواز جو بلغمی مزاج آدمیوں کے حلق سے سوتے وقت نکلتی ہے. خرانا. (١٧٥١ ، نوادرالالفاظ ، ٢٢٨). آواز اس کے خرانوں کی مانند ... گونج رہی تھی. (١٨٣٠ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ١ : ١٠). بھاڑ میں جائیں ایسے خرانے کہ آدمی ، مردوں سے شرط باندھ کر سوئے. (١٩١٠ ، لڑکیوں کی انشا ، ٢). [خر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ کیفیت].

خَرّانے (فت خ ، شد ر) امذ ؛ ج.
خرّانا (رک) حالت مغیرہ نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. یکایک خرانے کی آواز عورت کے کان میں آئی. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٩٩). دعا اور نماز بعد آپ سو جاتے یہاں تک کہ خرانے کی آواز سنائی دیتی. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ٢٥٣).

ـــــ اُڑانا محاورہ.
رک : خرانے لینا. سرکار کے برآمد ہونے کا وقت قریب ہے اور تو ابھی خرانے اڑا رہا ہے. (١٨٧٨ ، نوابی دربار ، ٩).

ـــــ بھرنا ف م.
رک : خرانے لینا؛ (کنایۃً) آرام ، چین یا سکھ کی نیند سونا. یہ تو خرانے بھرنے لگے اور ان کے آقا کی آنکھیں تک نہ جھپکیں. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٢٣٢). اگر یہ آدھی روٹی پر قناعت کرتا اور ساری رات نیند میں خرانے بھرتا تو بہتر تھا (١٩٣٠ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ٨٩).

ـــــ دار صف.
خرانوں والا یا والی. اور پھر رفتہ رفتہ خرانے دار نیند نے ان کو غائب کر دیا. (١٩٣٧ ، دنیائے تبسم ، ٥٨). [خرانے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ فرمانا محاورہ.
رک : خرانے لینا (طنزیہ). غور کیا تو معلوم ہوا کہ پڑوسی صاحب خواب خرگوش میں ہیں اور خرانے فرما رہے ہیں. (١٩٣٨ ، دلی کا سنبھالا ، ٧٠).

ـــــ لینا ف م.
سونے میں خرخر کرنا ، بے خبر سونا.

اے پری تیرے مزے اک بشر لیتا ہے
اور خرانے پڑا ڈیوڑھ سحر لیتا ہے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٧٣). نیند تو مجھ سے کوسوں دور بھاگی ہے اور میں تم کو خرانے تھوڑے ہی لینے دوں گا. (١٩١٦ ، اتالیق بی بی ، ٨). جب اماں گہری نیند سو جاتی اور خرانے لینے لگتی تو میں پھر دبے پاؤں اٹھتا. (١٩٨٢ ، ہند یاترا ، ٣٢٢).

خَراج (فت نیز کس خ) امذ.
۱. **زمین کا محصول ، مالگزاری ، لگان.**

لیا گرچہ جوبا و پرمانے آج
دیا گرچہ سب گونڈوانہ خراج

(١٥٦٤ ، حسن شوقی ، د ، ٩٩).

چھپایا اجت جوں کہ جمشید تاج
نہ زنگ لیتا زمیں کا خراج

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٢).

دل سے بس ہاتھ اٹھا تو اب اے عشق
دیہ ویران پر خراج نہیں

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٩٥). اگر ہفتہ میں ایک روز بطریق خراج کے سرکار میں دیویں تو اونکے مال میں کچھ خلل نہ آوے. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٥٧). حضرت عمرؓ نے اہل عراق کو ان کے ملک پر برقرار رکھا اور ان کی زمینوں پر خراج باندھا تھا. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٢ : ١٣٢). مثال کی تکمیل کے لیے ہم ایک محکمۂ مال کو لیتے ہیں جس میں تحصیل خراج کا کام ہوتا ہے. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٢ : ١٢). میں نے تمہارے لئے اتنی دولت جمع کر دی ہے کہ اگر تم کو دس سال تک بھی خراج نہ ملے ... تو شکایت نہ ہو گی. (١٩٧٥ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ٣ : ٥٢). ٢. **اسلامی حکومتوں میں رائج ایک زرمالیہ جو غیر مسلموں سے وصول کیا جاتا تھا.** کافراں زبوں ہوئے خراج دیتے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٣٧). کافر اہل اسلام کے مطیع اور فرمانبردار ہیں اور جزیہ اور خراج دیتے ہیں. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ١٨٦).

کس کو کسریٰ نے دیا تخت و زر و افسر و تاج
کس کے دربار میں تاتار سے آتا تھا خراج

(١٩١٣ ، شبلی ، ک ، ٢٧). خراج وہ مالیہ زمین تھا جو غیر مسلموں سے لیا جاتا تھا. (١٩٦٥ ، تاریخ ہندو پاک ، ١٥٢). ٣. **نقد یا جنس جو ایک ماتحت یا مفتوح حاکم فاتح کو ادا کرے ، باج.**

مبارک ہیں ترے مکھ نور سورج تھے ہوا پیدا
خراجاں لیکہ آئے ہیں شہاں ہم عید و ہم نوروز

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٢٢).

رکھا جانے یاقوت کا سر پہ تاج
نہ پوچھے ہے سارے جہاں کا خراج

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٢٩). اکثر حاکموں کو اپنا محکوم کیا اور خراج ان سے لیا. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٣٣١). یہ دونوں حکومتیں پہلے مگدھ دیس کے حکمرانوں کو خراج دیتی تھیں. (١٩٥٥ ، مدراڑا کھشس ، ١٢). ۴. **نذرانہ ، تحفہ.**

توں خوباں کا ہے روپ میں بادشاہ
تو لیاتے ہیں سب تیرے تیں تہہ خراج

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٣٩).

تو شہنشاہ ملک خوبی ہے
خوبرو کیوں نہ دیویں تجھ کوں خراج

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۰)

مرے بختِ شوریدہ کھلتے ہیں آج
سعادت مجھے بھیجتی ہے خراج

(۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۳۵۵). اقبال کے حضور میں اپنی عقیدت کا بہترین خراج یہ ہے کہ ہم کبھی اس پیغام سے غافل نہ ہوں. (۱۹۸۳ ، خطباتِ محمود ، ۷۶). ۵. **(مجازاً) سندِ قبولیت ، تعریف ، داد و تحسین ، انعام و اکرام.**

لیا ہے نقدِ جاں بلبلاں یعنی خراج اپناں
جلایا خسرو گل نے اسی رنگوں رواج اپناں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۹).

وہ باوفا کہ اہلِ وفا جن کو دیں خراج
ایسے حسیں کہ حسن میں یوسف سے لیں وہ باج

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۷۹). ہوئے دو سال اس جس ہستی نے حضرت علامہ راشد الخیری کے قلم سے یہ خراج حاصل کیا ... وہ غیر معمولی دل و دماغ کی خاتون تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۰۵). ۶. **(مجازاً) راہ داری کا جُرمانہ.**

کہ وہ رہ روی کا سراج تھا
کہ وہ راستوں کا خراج تھا

(۱۹۸۳ ، بےنام ، ۹۳). [ع : (خ ر ج)].

---بھر لینا محاورہ.
خراج وصول کر لینا ، داد لے لینا.

ڈالوں سے پھول لے لیے پھولوں سے زر لیا
اپنا خراج تیغ نے ان سب سے بھر لیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۱).

---پانا محاورہ.
دادِ تحسین وصول کرنا. علمِ عیاری نے آپ کے دم سے رواج پایا خنجر گزرانِ عالم سے آپ نے خراج پایا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۲۰۸).

---تحسین کس اضا (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
کسی کے ہنر یا کمال کی تعریف ، شکر گزاری کے کلمات ، داد. دیارِ غیر میں ہم نے بابائے قوم کو خراجِ تحسین پیش کیا. (۱۹۷۳ ، بزم آرائیاں ، ۸۷). [خراج + تحسین (رک)].

---زمین کس اضا (---فت ز ، ی مع) امذ.
مالگزاری ، مالیانہ (جامع اللغات). [خراج + زمین (رک)].

---عقیدت پیش کرنا محاورہ.
۱. **کسی بڑی ہستی کی مدح و ثنا کرنا.** حاجی حنیف طیب نے ... خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے سوگوار خاندان سے اظہارِ تعزیت کیا ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ مارچ ، ۱). ۲. **ارادت و محبت کا اظہار کرنا.** میں اور کامریڈ عیساوی ... ایک سامراجی جہاز پر قبضہ کر کے فلسطین آئے تاکہ دشمنوں کے قبضے میں دبی ملک کو خراجِ عقیدت پیش کر سکیں. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۰).

---گاہ امث.
(مجازاً) خیرات خانہ ، محتاج خانہ. اور جون عیسیٰ وہاں سے آگے بڑھا اس نے ایک شخص خراج گاہ پر بیٹھا ہوا دیکھا جس کا نام متی تھا. (۱۸۱۹ ، انجیلِ مقدس (ترجمہ) ، ۲۰). [خراج + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گزار (---ضم گ) امذ.
۱. **خراج دینے والا ، باج گزار ، ماتحت بادشاہ یا حاکم.** اپنے خراج گزاروں کے لشکر پر نگاہ ڈالتا ہوا ، جماؤ لشکروں کے دیکھ کر ، پھولا ہوا مثل گدھے کے ... چلا جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۶۶۶). سب کو زیر کر کے قبل از حدود بندی کے ان کو اپنا خراج گزار بنا لے. (۱۹۸۱ ، تاریخ منجاب ، ۹۹). ۲. **(مجازاً) نذرانہ دینے والا ، عقیدت کا اظہار کرنے والا ، تعریف و توصیف کرنے والا.** شہدا کے خراج گزارو! تم نے اپنی روح کو برقرار رکھا ہے. (۱۹۷۴ ، مساوات ، کراچی ، ۹ جنوری ، ۲). [خراج + ف : گزار ، گزاردن - ادا کرنا].

---گزاری (---ضم گ) امث.
خراج گزار (رک) کا اسمِ کیفیت ، خراج دینے کا عمل ، باج گزاری. راجا کے پیمانِ اطاعت و خراج گزاری نے کشمیر کو پامالی سے بچایا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۱۲۳). [خراج + گزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیر (---ی مع) امذ.
۱. **محصول یا لگان لینے والا.** میرے نوکروں سے میرا مال بکوانے تھے اور خراج گیر بھی ان کے بہکانے سے زیادہ محصول لیتے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی (ترجمہ) ، ۴۷). بے شک بالاپور میں ہمارے سوا کوئی اور بھی ہے اور یہیں اس قصبے کے لاشریک خراج گیر نہیں. (۱۹۶۵ ، بزم آرائیاں ، ۵۷). ۲. **خیرات لینے والا.** اگر وہ کلیسا کی بھی نہ مانے تو جانے دے کہ وہ تیرے آگے جیسے اجنبی اور خراج گیر ہوا. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۵۱). [خراج + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا].

---لگانا ف م.
محصول ، مالیانہ ، لگان یا باج کا اندازہ ، تعداد یا مقدار مقرر کرنا. خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے بھیجا تھا کہ وہ اسلام کی تبلیغ کریں نہ اس لئے کہ خراج اور ٹیکس لگائیں. (۱۹۰۷ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۵۰).

---لگنا ف م.
خراج لگانا (رک) کا لازم ، محصول یا لگان قائم ہونا.

عمل ہوا لب لعلینِ یار کا واں بھی
خراج چاہیے اب حاصلِ سخن کو لگے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۹۹۵).

---لینا محاورہ ، ف م۔
تعریف قبول کرنا ، نذرانہ لینا ، مالیہ وصول کرنا.
چھپایا اجت جوں کہ جمشید تاج
شہ زنگ لیتا زمیں کا خراج
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۲).
اوس کی بہار ہے وہ آج باغ سے ہو جو بدمزاج
اہل چمن سے لے خراج ناجستانِ سبزہ رنگ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۸).
جو اجل سے بھی لے خراج افضل
وہ شکست اور مات کیا جانے
(۱۹۸۰ ، شہرِ سدا رنگ ، ۲۹).

---مُتَحَرِّفَہ کس اضا (---ضم م ، فت ت ، ح ، شد ر بکس ، فت ف) امذ.
پیشہ ورانہ ٹیکس یا ہُنرمندوں اور دستکاروں پر عائد شدہ محصول سلطان نے بہت سے محاصل مثلاً ... گزارہ ، خراج متحرفہ وغیرہ معاف کر دیے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۳). [خراج + ع : متحرفہ (حرفہ - پیشہ) پیشہ سے متعلق].

---مَعْطَفَت کس اضا (---فت م ، سک ع ، فت ط ، کس ف) امذ.
(کاشتکاری) **ایسا محصول یا لگان جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے.** خراج معطفت اوس کو کہتے ہیں جس میں کمی بیشی ہوا کرتی ہے. (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۱۶۱). [خراج + ع : معطفت - توجہہ یا نظر کرنے والا].

---مَعْطُوف (---فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
(قانون) **ایسا محصول یا لگان جو سابق میں کچھ اور تھا پھر تغیر اور تبدل ہو کر اور رقم ہوتی.** اگر قبل اس کے اوس کا خراج معطوف تھا یعنی سابق میں کچھ اور تھا پھر تغیر اور تبدل ہو کر اور رقم ہوتی ... تو حسب الحکم تعمیل کرنا چاہیے. (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۱۶۱). [خراج + معطوف (رک)].

---مُعَیَّنَہ کس صف (---ضم م ، فت ع ، شد ی بکس ، فت ن) امذ.
(قانون) **محصول کی مقرّرہ رقم ، مقرّرہ محصول.** وہ ملکہ جنوبیہ کو خراج معینہ ادا کرتا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال (ترجمہ) ، ۸ : ۹). [خراج + معینہ (رک)].

---مُقاسَمَہ کس صف (---ضم م ، فت س ، م) امذ.
(قانون) **تقسیم کیا گیا محصول ، ایسا محصول یا لگان جس میں کاشتکار اور زمیندار یا اجارہ دار میں غلّے کی تقسیم ہو جاتی تھی اور کسانوں سے زمین کی زرخیزی اور آب پاشی کی سہولتوں کی مناسبت سے فصل کا (نصف) وصول کیا جاتا تھا ، تہائی** یا نیمہ حصہ مقرر کر دیا جائے جس کو خراج مقاسمہ کہتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مرآت احمدی ، ۱۹۱). جاگیرداروں کے دور میں کسانوں کو خراج مقاسمہ (۱/۲) کے علاوہ ان گنت رسوم ادا کرنے پڑتے تھے. (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۱۹۶). [خراج + ع : مقاسمہ - باہم تقسیم کرنا].

---مُقَطَّعَت کس اضا (---ضم م ، فت ق ، شد ط بکس ، فت ع) امذ.
(قانون ؛ کاشتکاری) **اراضی خراجی یا غیر مسلم کی زمین کا محصول.** بر تقدیر مصلحت وقت اسکے مقتضی ہو تو ازروئے خراج مقطعت کچھ رقم کر دی جائے. (۱۹۰۶ ، مرآت احمد ، ۱۶۱). [خراج + مقطعت (رک)].

---مُوَظَّف کس اضا (---ضم م ، فت و ، شد ظ بفت) امذ.
(قانون ؛ کاشت کاری) **وظیفہ کے طور پر مقرر کیا ہوا محصول ، وہ لگان کہ جب مال زراعت تیار ہو جاتا ہے تو اہل کاران سرکار چند مردمانِ معتمد ، بموقع زراعت پر جا کر مال تقسیم کرتے ہیں اور اس مال کی ایک رقم معین ہوتی ہے.** خراج موظف والی زراعت کو کسی قسم کا نقصان پہنچا تو ... باقی رقم وصول کرنے میں ایسا سلوک کیا جائے کہ رعایا کو نیمہ حصہ سالم ملے. (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۱۶۰). [خراج + ع : موظف - وظیفے والا].

خُراج (ضم خ) امذ.
پھوڑا ، دنبل.
سام ابرص کہ ہے دوائے خراج
ہر جگہ یاں سے ہے نمایاں آج
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). درد دندان اور جیسی بول اور خراج اور رعاف اور عسر ولادت. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۵) کبھی کبھی پھیپھڑے کے اندر شگاف دینے کی ضرورت خراج (پھوڑے) کی صورتوں میں پیش آتی ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۵۲). [ع : اسم ، خُراجۃ - پھوڑا ؛ (ج) خراج - پھوڑے].

---خَولُ الْکُلْیَہ کس اضا (---و لین ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، شد ل بکس ، فت ی) امذ.
(احشائیات) **گردہ کے پھوڑے کی ایک قسم جو کسی سخت چوٹ یا مرض کے سبب ہوتا ہے.** گردہ کے گرد کی ڈھیلی خلوی بافت عمل تقیح ہو کر خراج حول الکلیہ بنجائے اس کا سبب ... التہاب کا پھیلنا ہو سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۰۳). [خراج + حول (رک) + رک : ال (۱) + کلیہ (رک)].

---خَلْفُ الْبُلْعُوم کس اضا (---فت خ ، سک ل ، ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ل ، و مع) امذ.
حلق کے پچھلے حصے میں پیدا ہونے والا پھوڑا. بلعوم کے پیچھے اسکے اور عمود الفقرات کے درمیان پھوڑا بن سکتا

ہے جس کو خراج خلف الیلغوم کہتے ہیں۔ (۱۹۳۶ء ، امتنانیات ، (ترجمہ) ، ۱۱۸)۔ [خراج + خلف (رک) + رک : ال (۱) + بلغوم (رک)]۔

خَراجی (فت خف خ) صف۔
وہ زمین جس پر لگان دیا جائے ، قابل محصول اراضی۔ اگر کوئی شخص زمین ویران کو جو کسی کی ملک نہ ہو آباد کرے تو وہ زمین اگر عشری کے متصل ہو گی تو عشری ہو گی اور اگر خراجی کے متصل ہو گی تو خراجی ہو گی (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۸)۔ جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو اور وہ آباد بھی نہ ہو اور جسے دی جائے وہ آباد کر لے تو وہی اس کا خراج ادا کرے گا اگر خراجی ہے۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱)۔ [خراج + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

خَرّاج (فت خ ، شد ر) صف۔
بہت خرچ کرنے والا ، بے جا خرچ کرنے والا۔ ہم لوگ خرّاج ہوتے ہیں ، غم فردا نہیں رکھتے۔ (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۳)۔

مُتَزَوِّر ہے مُسْرِف ہے خرّاج کوئی
ہے کوڑی کوڑی کو محتاج کوئی

(۱۹۰۳ء ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۳)۔ [خرج (رک) سے عربی کے انداز پر صیغۂ مبالغہ بنا لیا گیا ہے]۔

خَراخوش (فت خ ، و مج) امذ۔
عقاب۔ عقاب بضم عین اور فتح قاف ... ہندی میں گدھ اور ترکی میں خراخوش کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ء ، سیدگوشوکتی ، ۵۲)۔ [ف]۔

خَراد (فت خ) (الف) امذ۔
(نجاری و لوہاری) لکڑی اور دھات وغیرہ کو کھرادنے کا اڈا ، ایک آلہ جس سے لکڑی یا دھات وغیرہ کو چھیل کر درست ، صاف اور گول بناتے ہیں ، چوب تراش۔ خراد ایک ایسی مشین ہے جس کے ذریعہ ایک تیز اوزار کسی گھومتی ہوئی دھات کو کاٹ سکے یا اس میں سوراخ کر سکے۔ (۱۹۷۰ء ، اصول دھات کاری ، ۱۱۶)۔ (ب) امث۔ ۱. **دانت گھسنے اور ہموار کرنے کا آہنی اوزار ، ریتی** (ا پ و ، ۲ : ۱۶۸)۔ ۲. **کسوٹی ، پرکھ۔** جس وقت انسان ذی شعور ہوا تو اس نے کل الفاظ کو تراش خراش کی خراد پر سیقل ہوتے ہوئے پایا۔ (۱۹۶۱ء ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۳)۔ [ع : خراط (رک) کی تصحیف]۔

---پر اُتْرا ہوا (---فت پ ، ضم ا ، سک ت) صف۔
زمانے کے گرم و سرد دیکھا ہوا ، منجھا ہوا ، تجربہ کار ، جہاں دیدہ گھاگ۔ عجب نہیں کہ کوئی خود غرض ، خراد پر اُترا ہوا دنیا کا آدمی تم کو فریب دے جائے۔ (۱۸۹۲ء ، اصول سراغ رسانی ، ۱۹)۔

---پر اُتْرنا محاورہ۔
رک : **خراد پر چڑھنا** (نوراللغات)۔

---پَر چَڑْھانا ف س ، محاورہ۔
۱. **لکڑی یا دھات کو ہموار اور صاف کرنے کے لیے خراد پر لگانا۔** وشنو کرما نے سورج کو خراد پر چڑھا کر پاؤں کے سوا ہر طرف سے چھیل ڈالا۔ (۱۹۲۸ء ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۱۱۰)۔ ۲. **درست کرنا ، سنوارنا** میر اور ان کے ہم عصر شعراء ... نے ... بہت سے الفاظ کو اپنا کر لیا اور صرف و نحو کے خراد پر چڑھا کر اردو بنا لیا۔ (۱۹۳۱ء ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۳۳)۔

---پَر چَڑْھنا محاورہ۔
۱. **کثرت استعمال یا مسلسل تجربے کا عمل ، مہارت و مشق سے گُزرنا۔** جنھوں نے مہ کہ کی بجائے یہ کہ تلفظ کیا تھا ان کے یہاں خراد پر چڑھنے کے بعد یہ لفظ مکّا ہو گیا۔ (۱۸۹۷ء ، انیرانکہ ، ۸۰)۔ بعض پرانے الفاظ اپنا قائم مقام چھوڑ چھوڑ کر معدوم ہوتے جاتے ہیں پھر ایک غیر معین زمانہ میں یہ تغیر ... اس زبان کے خاص خاص فصحا کی سوسائٹی میں پہونچ کر اور خراد پر چڑھ کر مانوس و مستعمل ہو لیتا ہے۔ (۱۹۰۷ء ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۵۸)۔ ۲. **زبان کی کسوٹی پر پرکھا جانا۔** شالاق کا اصلی نام شاید سنگھ ہو جو عربی خراد پر چڑھ کر شالاق ہو گیا ہے (۱۹۱۳ء ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۱۰)۔ ۳. **انسان کا تعلیم و تربیت پا کر شائستہ ہونا ، منجھ جانا ، باتمیز ہو جانا** (ماخوذ ؛ نوراللغات)۔

خَرّاد (فت خ ، ر نیز شد) صف۔
۱. **کاریگر جو لکڑی یا دھات کو خراد پر چڑھا کر صاف کرتا ہے ، کھرادی کا پیشہ اختیار کرنے والا۔**

نیک و بد صنعت صانع ہے ، نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خرّاد میں خرّادی سے

(۱۸۵۲ء ، دیوان برق ، ۳۸۹)۔ مزدور ہمیشہ دیر سے ورکشاپ پہنچتے ، بیکاری میں خرّادوں کے پاس مارے پھرتے۔ (۱۹۷۰ء ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۷)۔ ۲. **تیز ، شوخ۔**

وہ خرّاد ہے گفتگو دل خراش ترش جاتے ہیں کندۂ ناتراش

(۱۸۵۷ء ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۸۵)۔ ۳. **مُسْتَند ، سند یافتہ ، مُوجِد ، بانی ، ایجاد کرنے والا۔** غرض ہر بات میں یہ شہر (سوچو کا شہر) خرّاد ہے۔ (۱۸۳۸ء ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۲۷)۔ دور دور سے لوگ دیکھنے کو آتے تھے ... لکھنؤ ہر چیز کا خرّاد تھا۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۳)۔ [ع : خراط (رک) کی تصحیف]۔

خَرادْنا (فت خ ، سک د) ف م۔
خراد پر چڑھا کر لکڑی یا دھات کو صاف اور دُرست کرنا۔ انواع و اقسام کے کھلونے آبنوس و ہاتھی دانت کے خرادے۔ (۱۸۴۳ء ، فسانۂ معقول ، ۵۹)۔ مسٹر ہاٹس نے چند خرادنے کی کلیں ، رندا کرنے کی کلیں ، کٹنگ ... خرید کر بھیجے۔ (۱۹۰۱ء ، دبدبۂ امیری ، ۴۴)۔ ۱۸۸۰ء میں اسی کام کو انجام دینے کے لیے پتھر کو خرادنے والی مشین ایجاد کی گئی۔ (۱۹۴۴ء ، آدمی اور مشین ، ۲۰۸)۔ [خراد + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

خرّادی (فت خ، شد ر نیز بلا شد) امذ.
۱. **کاریگر جو لکڑی وغیرہ کو خراد پر چڑھا کر صاف کرتا ہے، خراط.**
کتنا ہے بو عشق منج کوں یوں آج
جیوں کاشٹ کو جرخ پر خرادی
(۱۶۱۸، بحری، ک، ۲۰۰). خرادی ... وغیرہ جتنے پیشے والے ہیں سب کے کاموں میں برابر درجے کی تکلیف ہے. (۱۸۶۸، مرآۃ العروس (دیباچہ دوم)، م). کسی میں روغن ساز اور کسی میں بڑھئی اور خرادی. (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۳۲۵). ۲. **خراد کا کام یا پیشہ، کھرادی کی صنعت.**
نیک و بد صفت صانع ہے نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خراد میں خرادی سے
(۱۸۵۷، دیوان برق، ۳۸۹). [خراد + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---کا کاٹھ کاٹے ہی کٹے کہاوت.
ہر کام کیے سے ہوتا ہے (ماخوذ: نجم الامثال، ۱۹۹؛ خزینۃ الامثال، ۸۳).

---مُرادی (---ضم م) صف.
خود غرض، مطلبی، اپنی غرض اور کھانے پینے سے مطلب رکھنے والا (علمی اردو لغت). [خرادی + مرادی (رک)].

خَرار (فت خ) امذ.
اناج ناپنے کا پیمانہ، **چوبیس من کے برابر اناج** (سندھی نامہ، ۱۳۸). [مقامی].

خَرارہ (فت خ، ر) امث.
چکی، سنکی؛ آبشار کی آواز؛ چکنی کی آواز نیز رک: خرارۃ (ماخوذ: جامع اللغات؛ فرہنگ عامرہ). [ف: حکایت الصوت].

خَراڑی (فت خ) امث.
خاکی رنگ کی ایک چڑیا، گنجشک، چڑک. اس کو کابل میں فرنک کہتے ہیں اور پشتو میں خراڑی. (۱۸۹۷، سیر پولد، ۳۶۵). [مقامی].

خَراز (فت خ) امذ.
بوٹ. دو بحالی نوتیں اسی طرح عمل کرتی ہیں کہ خراز کو جیتا کرلے کی کوشش کرکے توازن قائم کردیتی ہیں. (۱۹۷۶، موجیں اور اہتزازات، ۳۳). [ع: (خ ر ز)].

خَرّاز (فت خ، شد ر) امذ.
موچی، کفش دوز. علم کی شان دیکھو جس کی بدولت کوفہ کے ایک خراز نے یہ رتبہ حاصل کیا کہ بارہ سو برس کے بعد آج اوس کے مزار پر بڑے بڑے شاہنشاہوں کے سر جھکتے ہیں. (۱۸۹۰، سیرۃ النعمان، ۶۶). [ع: (خ ر ز)].

خَراس (فت خ) امذ؛ امث.
۱. **بڑی چکی، آٹا پیسنے کی بڑی چکی؛ کولہو؛ رہٹ؛ کمہار کا چاک** یعنی مٹی کے برتن بنانے کا چکا. غریب بڑھیوں کے پاس آسیا، بیوپاریوں، آرد فروشوں کے گھر اوس کی بنائی خراس ہے. (۱۸۴۵، یالی گاٹ، ۱۰۱). اولاں نے چربی صاف کر کے چاول اپنے خراس میں پیسے جیسے بیل چلاتا تھا. (۱۹۳۱، پیاری زمین (ترجمہ)، ۵۵). آٹا پیسنے والی خراس ... دو تنور اور بہت سی یادیں تھیں. (۱۹۸۱، راجہ گدھ، ۱۲۸).
۲. **چکر دار فوارہ جو کسی عمارت کے بیچوں بیچ ایک چوکور حوض میں بنا دیا جاتا ہے ربڑ یا پلاسٹک کی نلکی کو پانی کے نل سے جوڑ کر اسکے دوسرے سرے پر یہ گردشی فوارہ لگا کر حسب ضرورت سبزے یا کیاریوں میں پانی دینے کے لیے جگہ جگہ رکھا جاتا ہے.** جنوب رویہ اس کے متصل دیوار چار دیواری ایک خراس جس کا ایک دروازہ مشرق رویہ اور ایک درکلاں شمال رویہ اور دو کھڑکیاں مع طاق تختہ. (۱۸۶۳، تحقیقات چشتی، ۱۱۳۹). [خر - گدھا + آس - چکی، جس میں گدھا جوتا جائے].

خُراسان (ضم خ) امذ.
۱. **مشرق** (جامع اللغات؛ فیروز اللغات). ۲. **راگ کی ایک قسم جو خراسان سے منسوب ہے.**
تیرا قانون ترے پاس خطر مسطر ہے
چھیڑ دے زابل و تبریز و خراسان و عراق
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۸). ساز گری اور خراسان تقریباً راگ ہیں. (۱۹۶۰، حیات امیر خسرو، ۱۲۸). [ف].

خُراسانی (ضم خ) (الف) صف.
خراسان سے منسوب یا متعلق، خراسان کا. شمشیر خراسانی مستعد سر افشاں ہو کے لوہا برسانے لگی. (۱۸۵۷، گلزار سرور ۵۹۲). میوں کے جوڑنے لگے ہوئے ہیں اور کشمش کافوری اور بادامی اور خراسانی ہیں. (۱۹۳۰، الف لیلہ ولیلہ، ۱: ۳۹۳).
(ب) امذ. **ایک قسم کے کھانے کا نام؛ سورنج** (فیروز اللغات؛ فرہنگ آنند راج). [خراسان + ی، لاحقۂ نسبت].

---اَجوائن (---فت ا، سک ج، کس ء) امث.
باریک دانوں کی تیز بو والی اجوائن، لاط: ہانیو سانی مس نائیجر Hyoscymusniger اس صنف کے پودوں کے پھول گچھوں کی شکل میں چھوٹی چھوٹی شاخوں کے سروں پر لگتے ہیں. بذرالبنج، خراسانی اجوائن. (۱۵۳۹، ریاض الادویہ (پنجاب میں اردو، ۲۲۰). خراسانی اجوائن کا پودا، آنجلیق، کبیر ... اور شیطرج وغیرہ. (۱۹۱۰، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۹۹). [خراسانی (رک) + اجوائن (رک)].

---ٹٹّو (---فت ٹ، شد ٹ، و مع) امذ.
خراسان کے گھوڑے جو چھوٹے قد اور مضبوط جسم ہونے کی وجہ سے مشہور تھے (ماخوذ: جامع اللغات). [خراسانی (رک) + ٹٹو (رک)].

خراسیمہ (کس خ، س، فت م) امذ.
(عیسائیت) **تیل جو مذہبی رسموں میں ملا جاتا ہے، روغن مسیح** (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی، ۹۹). [ف].

خَراسی (فت خ) امذ.
چکی والا.

بھرے وہ کہ جیسا خراسی کا خر
کہیں دوزخی کوں ہونا سخت تر

(١٦٧٩ ، آخرگشت ، ١٥١).

گر اہل زہد و طاعت بے علم و معرفت ہے
ہے سُخرۂ شیاطیں یا لاشہ خراسی

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، ٣٣٣). حویلی اس کی لاہورس جنوب رو یہ مشن اسکول تا حال موجود۔ اب اس میں خراسی لوگ رہتے ہیں (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ١٢٧٧). عبداللہ نے خراسی سے کھنٹیوں کے متعلق سوال کیا اس نے کہا کہ اس لیے ہے کہ وہ چلتے چلتے ٹھہر جائے تو مجھے معلوم ہو جائے. (١٩٦٥ ، خلافت بنوامیہ ، ١ : ١٠٧). [خراس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَراش (فت خ) انث ؛ امذ.
١. (أ) **رگڑ ، چھِلن.**

جاتے جاتے جاتے کا مہرو یہ سینے کا خراش
ایک دن میں کیونکہ ہو چنگا مہینے کا خراش

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٦٦). ہاتھ کا لگانا تھا کہ وہ ... تخت پر گر پڑی ، کہیں ذرا سی خراش آ گئی. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ١٩٨).

کہاں سے لائیے رکھیے کہاں کہاں مرہم
جگر میں زخم ہے سینے میں گھاؤ دل میں خراش

(١٩١٩ ، لذت درد ، ٣٣). اس نے بچے کو اس طرح اپنے سے لپٹا رکھا تھا کہ درخت پر چڑھنے کے دوران اسے خراش تک نہ آنے دی. (١٩٨٣ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ٥٢). (اا) **جلن ، سوزش ، تیزی.**

ہے جسکوں خراش جگری شربت شیریں
ناخن کو دم تیشۂ فرہاد کرے گا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٣٢). مرثیہ یا راگ شروع کرنے سے پہلے ادیبا کر عذر کر لیا کرتے ہیں کہ تحریک نزلہ کی وجہ سے میرے گلے میں خراش ہے. (١٨٩٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٢٣١). برومین ... ہیلوجن کے گروپ سے تعلق رکھتی ہے ... اس میں سرخ رنگ کے بخارات نکلتے ہیں جو گلے میں خراش پیدا کرتے ہیں. (١٩٧٠ ، جدید طبیعیات ، ٢٠٨). (ااا) **ناخن یا کانٹے وغیرہ کا نشان ، کھروچا.**

خراش ناخن انگیا میں ہے زیبا
مۂ نو جیوں شفق کے بیچ پیدا

(١٧٤٣ ، تصویر جاناں ، ٣٢).

غصے میں ناخنوں نے مرے کی ہے کیا تلاش
تلوار کا سا گھاؤ ہے جیبے کا ہر خراش

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٧٠). ایک بھولی کمسن عورت نے اپنے شوہر کے سینے پر ناخن کا خراش دیکھا. (١٩١١ ، مقالات شبلی ، ٢ : ١٠١). یہ معمولی خراش ہے ، طاہر نے یہ کہتے ہوئے آستین چڑھا کر اپنا بازو آگے کر دیا. (١٩٣٧ ، آخری چٹان ، ٢٥٣). (iv) **گلا خراب ہونا ، بے سُرا ہونا ، آواز بدل جانا.** تمہاری آواز میں خراشیں پڑ گئی ہیں لوگ اب ایسی آواز کو پسند نہیں کرتے. (١٩٨١ ، راجہ گدھ ، ٣٧٦). ٢. **لکیر ، رگڑ کا نشان جو لکڑی کی بنی ہوئی چیزوں پر پڑ جاتا ہے.** اکثر تیار شدہ چیزوں پر رندے سے اچھی صفائی کے باوجود خراش یا اوزاروں کے کھرے اور اونچے نیچے نشانات وغیرہ رہ جاتے ہیں. (١٩٦٧ ، لکڑی کا کام ، ٣ : ٦١). ٣. (أ) **دیواروں پر پلستر کے تڑخنے یا کُھرچے جانے کے کھرے نشانات.** ان کے مکان کی بالائی منزل کی دیواروں پر جابجا خراشیں پڑ گئی ہیں. (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ٧٣). (اا) **زمین کے اُکھڑے ہوئے پرت ، فرش کا مسالہ تڑخ جانا.**

بولتے زخم صدا دیتی خراشوں کی زمیں
کنکناتی ہوئی گاتی ہوئی لاشوں کی زمیں

(١٩٣٩ ، نبض دوراں ، ١٢٨). ٤. **کھجلی ، خارش.** میں بھی کئی مہینے سے اس کا تجربہ کر رہا ہوں ... ورنہ بہت جلد ، جلد پر خراش پیدا ہو جاتی تھی. (١٨٩٣ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ٢١). عمل استنجا میں اس سے خراش پیدا ہو جائے. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ١ : ١١٨). یہ سائل (سیال) اتنے پانی میں ملایا جاتا ہے جو غسل کے لئے کافی ہو یہ جلد کی خراش کو دور کرتا ہے. (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ٨٧). ٥. **چُبھن ، تکلیف ، خدشہ ، خوف.**

روزی رساں خدا ہے فکرِ معاش مت کر
اس خار کا تو دل میں خوفِ خراش مت کر

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٣٩).

رواں ہے خوں قدم جو خراش آہن سے
بسانِ چشم ہے حلقوں سے خوں فشاں زنجیر

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ١٦ : ١٣٣).

پاؤں میں تا چند زنجیرِ غلامی کی خراش
صرف اک جنبش ابھی ہوتی ہیں کڑیاں پاش پاش

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٣٥). ٦. (کنایتاً) **بڑھاپے کی شکنیں جو عمر رسیدگی کا پتہ دیتی ہیں.**

سعیٔ ناکام کے طمانچے کی
پڑ گئی چہرۂ طلب پہ خراش

(١٩٨٣ ، سمندر ، ٥٣). [خراش ؛ قب ، س : کرس ؛ ع : خرش].

---آور (---فت و) امث.
بہت تیز ، جھال دار ، چُبھن اور رگڑ پیدا کرنے والا. کم مالیکیولی وزن والے ایسڈ کلورائیڈ ... بہت تیز (خراش آور) بو رکھتے ہیں. (١٩٨٠ ، نامیاتی کیمیا ، ٣٥٩). [خراش + آور (رک)].

---پَذیری (---فت پ ، ی لین) صف.
جان دار مادے کی وہ خاصیت جس سے مادے میں تہیُّج یا تحرّک کا جواب دینے کی صلاحیت ہوتی ہے ، کسی ہیجان انگیز یعنی کانٹا چُبھنے ، تیز دوا لگانے ، یا شراب پلانے کے بعد اس کا ردعمل. خراش پذیری وہ خاصیت ہے جس سے جاندار خارجی اثرات کا جواب دیتا ہے. (١٩٦٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ١٢). خراش پذیری :۔ نباتات میں بیرونی مُہیجات سے متاثر ہونے کے اظہار کو محسوس نہیں کیا جا سکتا. (١٩٦٦ ،

مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ۷). [خراش + ف : پذیر ؛ پذیرفتن ـ قبول کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تراش (ـــ فت ت) امث.
رک : **تراش خراش ، وضع قطع ، طرز و انداز ، کاٹ چھانٹ.** حقیقت میں لکھنؤ کی خراش تراش اور وضعداری کو دلّی والے نہیں پا سکتے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۶۲). بیجوں کے تخمے اور دیگر اشیا کی خراش تراش جنگل سے برآمد کرنے سے قبل قدرے کر دی جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۲۰). [خراش + ف : تراش ؛ تراشیدن ـ کاٹنا ، چھیلنا].

---دینا محاورہ ؛ ف م.
تکلیف پہنچانا ، چُبھن پیدا کرنا ، احساسِ محرومی میں مبتلا کرنا. اس دن آپ کا تشریف لانا اور میرا ملاقات سے محروم رہنا اب تک دل کو خراش دے رہا ہے. (۱۸۸۳ ، مکتوبات آزاد (محمد حسین) ، مرتبہ جالب دہلوی ، ۸).

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کھری رگڑ کا نشان ڈالنا ، کھرونچنا ، کُھرچنا.** نشتر سے سانپ کے زخم پر کئی خراش کیے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۵۲). ۲. **تکلیف دینا.**

یہ تیرے شعر ہیں اے درد یا کہ نالے ہیں
جو اس طرح سے دلوں کو خراش کرتے ہیں

(۱۷۸۳ ، درد (تحقیق و تنقید ، ۱۰۳)). ناخن سے رخِ تاباں کو خراش کیا ، بالوں کو نوچا پریشان کیا ستم رسیدوں کا سامان کیا. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ترجمۂ شمشیر خانی ، ۱۰۵).

---لگانا ف م.
چاقو اور ریتی وغیرہ سے نشان ڈالنا ؛ کسی سخت چیز سے دبا کر یا رگڑ کر نشان ڈالنا جس مقام پر نلی کو کاٹنا مقصود ہو ہلکا سا دباؤ ڈال کر ایک خراش لگائیں. (۱۹۷۰ ، عملی کیمیا ، ۱۰).

---معکوسہ کسر صفت (ـــ فت م ، سک ع ، و مع (فت س)) صف.
(طب) **دھانس ، تیزی ، چھال.** اس کا استعمال صرف انہیں حالتوں میں جائز ہے کہ جب خراش معکوسہ ہو کہ کھانسی کو پیدا کرتی ہے لا علاج ہو. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۲۳). [خراش + معکوس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خَراشنا (فت خ ، سک ش) ف م.
خراش ڈالنا ، کھرچنا ، چھیلنا.

شکل شیریں تراشتا تھا وہ
دل کو اپنے خراشتا تھا وہ

(۱۸۲۹ ، شیریں فرہاد ، ۷). آٹھ لاکھ اسی ہزار ایکڑ بارانی زمین کو کریدنے یا خراشنے کی بجائے جس میں صرف پانچ لاکھ ساٹھ ہزار کی برداشت ہوتی ہے اور باقی تین لاکھ بیس ہزار خرابہ کی صورت میں ضائع ہو جاتی ہے. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۹۸). [خراش + ۱ : نا ، لاحقۂ مصدر].

خَراشیدہ (فت خ ، ی مع) صف.
۱. **جس کا چھلکا چھیل دیا جائے ، مقشر** (کلید عطاری ، ۱۰۹). ۲. **خراشیں پڑی ہوئی ، شکستہ ، کھرونچا ہوا.**

خراشیدہ ناخن سے رخ کو کیا
پریشان کئے بال سر تاپا

(۱۸۱۰ ، شمشیرخانی ، ۲۲۳). آخر کار وہ بہت دھیرے دھیرے بہتی ، بندرگاہ میں داخل ہوئی اور اس کی خراشیدہ کشتی آہستہ سے کنارے آ لگی. (۱۹۵۸ ، پس چراغ پس پروانے (ترجمہ) ، ۵۰). ۳. (کنایتاً) **مُرجھایا ہوا ، کُمھلایا ہوا.**

لکھا ہے سیہ پوش تھے سب شہ کے عزادار
اور دھوپ سے رستے کی خراشیدہ تھے رخسار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۵۹). [خراش سے بطرز فارسی اسم صفت بنا لیا گیا ہے].

خَرّاط (فت خ ، تشد ر) امذ.
رک : **خراد.** بلاشبہ شاعری خراط کا کام کرتی ہے ، کندۂ ناتراش کو بھی چھیل چھال کر درست کر لیتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۱). [ع : (خ ر ط)].

---اُتارنا محاورہ.
درست کرنا ، آراستہ کرنا. مرزا جان جاناں ، سودا ، میر ، خواجہ میر درد چار شخص تھے کہ جنھوں نے زبان اردو کو خراط اتارا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۳۰). وہ مسلمہ اور پاکیزہ اسالیب جنھیں صدیوں کی کوشش میں بنایا اور خراط اتارا گیا ہے پس پشت پڑ جاتے ہیں. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۵).

خَراطنا (فت خ ، سک ط) ف م.
خرادنا ، خراد پر چڑھانا. سلنڈر مذکور لوہے کا بنا ہے اور اندر ایسی صفائی سے خراطا ہے کہ نہایت ہموار اور اوپر سے نیچے تک ایک ہی مقدار ہے. (۱۸۹۷ ، بحرحکمت ، ۱۸). [خراط + نا ، علامت مصدر].

خَراطہ (فت خ ، ط) صف.
۱. **سڈول ، بکسر ، مُناسب ، خرادا ہوا.**

عضو تن اون کے خراطے ہیں کسی استاد کے
پیٹ پر سلی نہیں جوہر ہیں یہ شمشاد کے

(۱۸۷۲ ، عاشق (والاجاہ) ، فیض نشان ، ۲۷۷). ۲. **خراشہ ، لکڑی کی چھیلن ، کُھرچن.** خراطہ : رندہ سے جو چیز پرتوں کی صورت میں حاصل ہوتی ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر عمل ، ۲۰۹). [خراط + ہ ، لاحقۂ صفت].

خَرّاطی (فت خ ، تشد ر) امذ ؛ صف.
۱. **کھرادی ، خراد کا کام یا عمل.**

ہنر ہر کج منش کے واسطے گویا خراطی ہے
ہنر سے سب کجی و ناراستی ہو جاتی ہے پنہاں

(۱۸۴۵ ، بالی گاٹ ، ۷۰). ۲. **چھیلنے ، ہموار اور صاف کرنے**

کا عمل. قشوری اور سفائحی دونوں رسوب خراطی کی قسمیں ہیں. (۱۹۱٦ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۰۹). [خراط + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَراطِیم (فت خ ، ی مع) امث.
خرطوم (رک) کی جمع ، ہاتھیوں کی سونڈیں ، قوم کے سردار ، ناکیں، (کنایتاً) نکیلے (فرہنگ آنند راج ؛ جامع اللغات ؛ اسٹین گاس) [ع : خُرطُوم ـ خُرطُم (علم)].

ـــ مِصْری کس انیا (ـــ کس م ، سک ص) امذ.
مصر کے قدیم مخروطی سات مینار جو قبل مسیح فراعنۂ مصر نے اپنے مقبروں کے لیے تعمیر کرائے تھے ؛ رک : اہرام مصر یا اہرام مصری. وہ عظیم الشان عمارات قدیمہ بھی ہیں جو مصنوعی پہاڑوں کی صورت ، صوبۂ مصر کے بعض مقامات پر پائی جاتی ہیں اور جن کو اہرام یا خراطیم مصری کہتے ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن، اپریل ، ۱). [خراطیم + مصر (اسم علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَراطِین (فت خ ، ی مع) امذ.
رک : خراتین ، کینچوے. بعد گزرنے چالیس روز کے بچے اللیوں سے مانند خراطین کے ایک بارگی جو نکلے تو سارے بدن میں اس کے چمٹ گئے. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۲۵). خراطین: یہ کیڑا طویل سرخ رنگ تر زمین میں ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات اردو ، ۵۷۲). خراطین میں ابتدائی قلب اب بھی بڑھی ہوئی خونی نالی ہے حقیقی قلب سب سے پہلے مچھلیوں میں کروڑں لا کھوں برس ادھر نمودار ہوا. (۱۹۳۰ ، تکالمات سائنس ، ٦۹). [ع : خراطین ، ف : خراتین (خر ـ کیچڑ + آتین ـ پیدا شدہ)].

خُرافات (ضم خ)، (الف) امث.
۱. **بیہودہ گفتگو ، بکواس.** یہ بات خرافات نہیں ایدھر اودھر کی بات نہیں. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۲۳). نجومیوں کا کہنا فقط خرافات ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۳۸).

نکتہ زان آئینہ طریقت پڑھاتے ہیں ہمیں درس خرافات
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ٦۰۳). میں نے الٰہیات سے لیکر معاملات و واردات بلکہ خرافات تک سے پرہیز نہیں کیا. (۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۳). ۲. **دیوتاؤں کی کہانیاں ، اسطور ، خیالی قصہ یا افسانہ.** عشق ہرگز نیں چھپتا ، چھپاتے کتے سوں باتاں ہیں، حکایتاں ہیں خرافاتاں ہیں. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۳۸). وہ ... دوسری خرافات اور مذاقیہ کہانیاں سنانے لگی یہاں تک کہ اسے نیند آ گئی. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۳۴). ۳. **خرابی ، بُرائی.** کوئی ایسا بھی نالائق ہے جو واہیات خرافات مول لیتا ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٦۵۹). اوہام و خرافات پر ان کا ایمان تھا ، تعویز ، گنڈا ، جادو اور عملیات پر فریفتہ تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۳۳). تہذیب و تمدن کی جملہ خرافات سے بے نیاز محض بدن کے لباس میں ملبوس تھا. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۴۷). ۴. **رنگینی ، عیاشی.** یو بات خرافات ہے ، ناؤں سے مستی جڑنا بہوت بڑی بات ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۵۸).

مشّاق کا مقام خرابات عشق ہے
زاہد ہے اپنے زہد و خرافات میں خراب
(۱۷۳۴ ، کلیات قربی ، ۷).

وہ خرافات پر ہیں داد طلب
واہ واہ پر عجب مصیبت ہے
(۱۸۹۸ ، کلیات اکبر ، ۲ : ۳٦۷). معاویہ نے ... کہا یزید بے شک آجکل خرافات میں مبتلا رہتا ہے. (۱۹۱٦ ، عزم نامہ ، ۱۲۷). مگر اسکا بیشتر حصہ خرافات اور خواہش سے اٹا ہے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۸۲). ۵. **بے کار ، بے معنی چیز.** بات خرافات مرداں کی ذات سو بے وفا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳).

ہر چند یہ ذکر ہے خرافات
کہنے ہی میں آتی ہے مگر بات
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۳۸).

یہ دنیائے فانی خرافات ہے
کہ ہر طرح تضییع اوقات ہے
(۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۱۲). حقیقت یہ ہے کہ حقہ پینا ایک اتنا بڑا تہذیبی عمل ہے کہ اس کے آگے جملہ تہذیبی خرافات گرد ہو کر رہ جاتی ہیں. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۴۷). (ب) صف. ۱. **لایعنی ، بے معنی.** ان کو جواب دینا محض خرافات ہے کیا واہیات ہے. (۱۸۷۵ ، ارمغان شعرائے دہلی ، ۱).

چرچل کی خرافات کے بکھرے ہوئے پرزے
اک پل میں اڑا لے گئی دہلی کی ہوا آج
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳٦۲). ۲. **جھوٹ ، غلط.** طبرانی اور بیہقی وغیرہ نے جو روایتیں نقل کی ہیں جن میں دعائے قنوت کو قرآن کی سورتوں میں داخل کیا ہے سرتاپا خرافات اور لغو ہیں. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵). [ف : خَرَف ـ خَرافَہ ـ بے عقلی کی ہنسی لانے والی بات].

ـــ گوئی (ـــ و مج) امث.
یاوہ گوئی ، بے محل بات کرنا. لوگ جدید غزل کے نام پر خرافات گوئی کر رہے ہیں. (۱۹٦۸ ، جدید اردو غزل ایک مطالعہ ، ٦۸). [خرافات + ف : گو ، گُفتن ـ کہنا + ئی ، لاحقۂ تانیث].

خُرافاتی (ضم خ) امث.
۱. **خُرافات سے منسوب ، فضول و واہیات بکواس.** پڑارہا فرقے فقیروں و مفت خوروں کے ... اور خرافاتیوں کے موجود ہیں. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۰). یہ سب خرافاتی ضابطۂ اخلاق ہے جس کی تائید نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۲٦). ۲. **واہیات و خُرافات بکنے والا.** نظام سائیں ایک کم اصل خرافاتی شخص تھا جو بھنگ پیتا تھا. (۱۹٦۹ ، تاریخ فیروز شاہی ، ڈاکٹر سید معین الحق ، ٦۹۳). [خُرافات (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

خُرافَت (ضم خ ، فت ف) امث.
سٹھیا جانے کی کیفیت ، خبط ، بدحواسی.

اور بیٹی کے دل کو ہے خرافت کا تیقن
بیٹے کو جنوں ہونے کا بابا کے گماں ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۶). ستر برس کی عمر ہوئی کہاں تک خرافت نہ آئے. (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۳۶۵). جو خرافت ... گستاخ شعر میں ہے وہ عیاں ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۳ : ۳). [ع].

خُرافَہ (ضم خ ، فت ف) امذ.
۱. بعض روایات کے مطابق خرافہ بنی عذرہ میں ایک شخص تھا عرب سمجھتے تھے کہ مدت دراز تک اجنہ میں رہ کر وہ واپس آیا تھا عجیب قصے بیان کرتا کہ اسکی لغو بیانی مشہور ہو گئی تھی قیاس ہے کہ اردو میں خرافات گوئی کا محاورہ اس سے منسوب معلوم ہوتا ہے. میں نے اپنے ہر طرح خرافہ بنا کے اسکے وطن بھیجا. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۹۲). ۲. بعض کے نزدیک ایک شخص کا نام جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کوئی بدروح اس کے قبضے میں تھی. اس کی عادت تھی کہ عجیب و غریب قصے کہانیاں ان چیزوں کے بارے میں سناتا تھا جو اس نے دیکھی تھیں ، کوئی فرضی واقعہ یا کوئی دلچسپ کہانی (اسٹین گاس) [ع].

ـــ گو (ـــ و مج) صف.
بیہودہ باتیں کرنے والا ، خرافات بکنے والا
اگرچہ وہ غلط اندیش ہے خرافہ گو
قرین اس کا ہے بئس القرین ، بجا اس کو
(۱۹۹۰ ، برگ خزاں ، ۳۰). [خرافہ + ف : گو ، گفتن = کہنا].

خُرافَہ (۲) (ضم خ ، فت ف) امث.
خرافات سے متعلق روایات. مختلف قصوں اور خرافوں کو اگر یونان کے ذہنی ماحصل کے طور پر دیکھا جائے ان سب سے ... کہیں زیادہ حالات معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۱ : ۷۳). [ع].

خُراف (ضم خ) صف.
غلط ، باطل ، بیہودہ ، نامعقول بعض جہلا نے ... اسقدر اعتبار صاحب سفرالسعادہ کا کیا ہے کہ اگر کوئی اونکو لاکھ بار بھی سمجھاوے ... اپنے وہم خراف سے باز نہ آویں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۰۸). [ع].

ـــ روایَت (ـــ کس ر ، فت ی) امث.
غیر مستند احوال خواہ زبانی ہوں یا تحریری. ان کی ولادت کی خراف روایت عہدنامۂ عتیق میں یوں درج ہے. (۱۹۶۰ ، غزل الغزلات ، ۸۳). [خراف + روایت (رک)].

خُرافِیات (ضم خ ، کس ف) امث ؛ ج.
(اساطیر) علم الاصنام ، دیومالا ، پرکھوں اور بزرگوں سے متعلق فرضی یا جھوٹے سچے قصے کہانیاں اس کے ساتھ ہی اس کو خرافیات اور انجیل و توریت کی تاریخ شرح سے بھی دلچسپی تھی. (۱۹۳۳ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۵). [خراف + یات ، لاحقۂ جمع].

خُرافِیاتی (ضم خ ، کس ف) صف.
خرافیات سے منسوب یا متعلق. ان بیانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ... ہم اس کے خرافیاتی انداز بیان کو زیادہ اہم نہ سمجھیں. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفہ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲). [خرافیات + ی ، لاحقۂ صفت]

خِراقی (کس خ) امث ؛ سہ خراخی.
سوہ ، فرسا کی قسم کی بڑی ذات کی مچھلی، وزن میں پندرہ بیس سیر تک ہوتی ہے، گوشت کٹیلا یعنی بہت کانٹے دار ہوتا ہے (اب و ، ۲ : ۵۷). [مقامی].

خِرام (کس خ) امذ.
نرم رفتار ، خوش رفتاری ، ناز و انداز کی چال.
بچھاتے پھول ترے پاؤں تل چمن کے ڈال
گراتے نہال توں جس باغ میں خرام کرتے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۵).
کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں
جو دیکھے یک قدم پھر ، سرو گلشن میں خرام اس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).
کروڑوں دل جو ہوتے پڑے ہیں ، نکلے خونیں کفن سے نالاں
قیامت آ جاتی جو وہ قامت ، گلی میں اپنی خرام کرتا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک (عکسی) ، ۱ : ۵).
کہتا تھا قطبِ آسماں قافلۂ نجوم سے
ہم رہو! میں ترس گیا لطفِ خرام کے لئے
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۱). اپنے چھوٹے چھوٹے پاؤں کی پیسا کھیوں کا سہارا لئے بھری کائنات میں مصروف خرام ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۱۱۸). [ف].

ـــ مَسْتانَہ کس صف (ـــ فت م ، سک س ، فت ن) امذ.
لڑکھڑاتی چال ، متوالی چال.
ہائے ان کا خرام مستانہ پی کے جب بادہ خوار پھرتے ہیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۳). [خرام + مستانہ (رک)].

ـــ ناز کس اضا، امث.
نزاکت یا ناز نخروں کی چال ، متوالی چال.
وقت خرام ناز تعجب نہیں اگر
فتنے بھی اڑ کے چوم لیں اس فتنہ گر کے پاؤں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۰).
عمر خرام ناز! قدم رکھ سنبھال کر
افتادگانِ خاک کا بھی کچھ خیال کر
(۱۹۰۹ ، مطلع انوار ، ۵۸). [خرام + ناز (رک)].

خِرامان (کس خ) صف.
خوش رفتار ، ناز و انداز کی چال والا ، ناز کی چال چلتا ہوا.

باغ نے سرو کی انگلی کوں لبو جو پہ رکھا
حیف کھاتا ہے کہ وو سرو خراماں نہ ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۳).
بوستاں! وجد میں آ ، عشق غزلخواں ہو جا
کہ گلِ سرسبد و سروِ خراماں آیا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۴۲).
کرتی ہوئی ہر قدم چراغاں اک طرفہ وقار سے خراماں
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۴۳). [خرام + اں ، لاحقۂ صفت].

ـــ خراماں (ـــ کس خ) امث.
آہستہ آہستہ ناز و ادا کے ساتھ چلنا ہوا. سَر گشت کرتے ہوئے خراماں خراماں آقا کے پاس لے گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸). میلے کی رونق بڑھاتے خراماں خرماں چلے آ رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۴). ایک صاحب اپنے دونوں صاحبزادوں کو زرق برق لباس پہنا کر ... خراماں خراماں لاہور کے کسی قدیم دروازے سے باہر کی طرف آئے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۴۹). [خراماں + خراماں (رک)].

خرامانی کرنا ف مر (شاذ) (قدیم).
ٹہلنا ، ناز و انداز سے چلنا.
دیکھ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آوے شوق سوں
جب گلستانِ ارم کی سُو خرامانی کرے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۶۲).

خَرامقان (فت خ ، م) امث. امث.
(ادویہ) ایک گھاس ہے شکل اور بُو میں بالچھڑ کی طرح ہے مگر اس کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے مزے میں اس کے تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱). [مقامی].

خِرامندہ (کس خ ، م ، سک ن ، فت د) صف.
اِترا کر چلنے والا ، خراماں.
خرامندہ مقتل کو سرمست فروہ
ترے عاشقوں کو الوہی نشہ ہے
(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۸۵). [ف].

خَرامین (فت خ ، ی مع) امث.
علف ، ایک قسم کی گھاس ؛ جانوروں کی غذا یا چارہ. شبستانی کارواں کے واسطے ایک خالص مہر جدا ہے اور خرامین کے ختام کے واسطے ایک مہر جدا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۹). [ف].

خُرّانٹ (ضم خ ، شد ر ، بغ) صف.
معمّر ، عمر رسیدہ ، تجربہ کار ، آنھوں گانٹھ کمیت. پیچھے ملکہ کے ایک عورت خرانٹ صورت ... چلی آتی ہے. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۶۲). انہیں شبہ تھا کہ یہ بڈھا خرانٹ ضرور کوئی نہ کوئی داؤں کھیل رہا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۶). کبھی وہ پانچ سال کے بچے کی طرح معصوم ہوتی کبھی ... خرانٹ بے حس بن جاتی. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۷۷). [مقامی].

ـــ پن / پنا (ـــ فت پ) امذ.
معمّر ، تجربہ کار اور جہاندیدہ ہونے کی کیفیت. اس مُردے کی شکل پر خرانٹ پن برستا ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۳۱). داڑھی مونچھ سے جو ... خرانٹ پنا آ جاتا ہے ... وہ نہیں رہی ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۴۳). [ا : خرانٹ + پن / پنا ، لاحقۂ اسمیت].

خَرّانٹا (فت خ ، شد ر ، غنہ) امذ.
رک : خرّاٹا. تو نہیں بجے کہ خرانٹوں کی آواز آنے لگی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۹۴).

خِرَب (کس خ ، فت ر) امذ.
خرابہ (رک) کی جمع ، اُجاڑ ، وِیران.
قطف اجماعِ عصب و حذف کو جان
خرب اجماعِ خرم و کف پہچان
(۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۶۰). [ع : (خ ر ب)].

خَرْبُز / خَرْبُزَہ (فت خ ، سک ر ، ضم ب ، فت ز) امذ.
رک : خربوزہ.
یہی ککڑی و خربز کو کھایا ہے شاہ
انہی خربزے کے اوپر اس کی چاہ
(۱۷۸۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۷).
جمع خربز تھے وہاں پر اس قدر
ہو گئے خربز بھی کھا کر شادتر
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۱). میوہ کے اقسام میں سے خربزہ اور تربزہ اور پھوٹ و سیب و خوبانی و شفتالو اور انگور وہاں ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۲۸). باخرز : دسویں صدی عیسوی میں غلے اور انگوروں کی برآمد کے لیے (اور چودہویں صدی میں خاص طور پر اپنے نفیس خربزوں کے لیے بھی) مشہور تھا (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۲). [ف : خربُز پہلو : خربوچ].

خَرْبَق (فت خ ، ب) امث.
(ادویات) ایک پیڑ کی جڑ ہے جس کے پتے بارتنگ کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان سے کچھ چوڑے ہوتے ہیں اور پھول سُرخ رنگ اور درخت کی ساق چار اُنگل کی ہوتی ہے ، ستیاناسی کا پھول جیسے شقائق النعمان بھی کہتے ہیں خاندان شقشقیہ (رنے نن لوکیشیا) سے ہے، لاط : Helleborus. خربق کو کوٹ کے پانی میں بھگوئیں اور وہ پانی گھر میں چھڑک دیں ، اس کی بو سے چوہے بھاگ جائیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۸۳). خربق کے طبی استعمال اور اس کی خوراکوں کی اصلاح (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۱ : ۳۳۰). [ع].

ـــ سَفِید کس صف (ـــ فت س ، ی لین) امذ.
(ادویات) خربق کی جڑ جو چھوٹی سی مُستطیل مگر کسی قدر پیاز کی طرح ہوتی ہے اور کوئی بیخ خطمی اور بیخ کبر کی طرح بھی ہوتی

ہے رنگ اس جڑ کا اندر سے سفید زردی مائل ہوتا ہے اس میں بہت سے باریک تار لگے ہوتے ہیں ، خربق اَبیض ، لاط : Helleborus Albus بہتر یہ ہے کہ خربق سفید کو بھی تنہا استعمال نہ کریں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۱). [خربق + سفید (رک)].

---سیاہ کس٘ی صف(--- کس س) امذ.
(ادویات) ایک رُوئیدگی کی جڑ جس کو فارسی میں خال زنگی اور عربی میں خربق اسود اور ہندی میں کالا کھلا بولتے ہیں : لاط : Helleborus Niger خربق سیاہ تُخم بورہ اور سداب کے بیج تو تو ماشہ سب پیس کر شہد ملا کر آنکھ میں لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۵). [خربق + سیاہ (رک)].

خَرْ بُوز / خَرْ بُوزَہ (فت خ ، سک ر ، و مع / فت ز) امذ (ج : خربوزے) گول بیضوی نیز چپٹی شکل کا ایک پھل جو خوشبودار اور میٹھا ہوتا ہے اور عام طور پر ریتلی یا نرم زمین میں اس کی فصل اچھی ہوتی ہے ، قبض کُشا ، پیشاب آور ، مفرّح ہوتا ہے. اس کے ہاتھ میں نے بد شکل کر پڑیا اور خربوزے کا بیخ ہوا . (۱۶۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (رسالہ شہباز ، فروری ، ۶۲ ع)).

تو خربوزے کے بیچ کوں چلی تو ناقہ سو کبھیری
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲۸).

یہ تربوز خربوز ہیں ایسی چیز
کہ شیرینی ان کی ہے ہر دل عزیز
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۱). یہاں سے میرے لیے کھانا اور خربوز تربوز کافی مقدار میں آئے تھے . (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۳۸). [ف : خربوزہ ؛ پہلو ؛ خربوجک]

---چاہے دُھوپ کو اَور آم چاہے مینّھ ، ناری چاہے زور کو ، اَور بالک چاہے نیہ. کہاوت.
خربوزہ دھوپ سے مزے پر آتا ہے اور آم مینہ سے عورت زور آور سے خوش ہوتی ہے بچہ پیار سے یعنی ہر شے اپنی مرغوب شے کو چاہتی ہے (نجم الامثال ، ۱۰۰).

---چُھری پر گرے تو خَرْبُوزے کا ضَرَر اور چُھری خَرْبُوزے پر گرے تو خَرْبُوزے کا ضَرَر کہاوت.
کمزور کی ہر طرح شامت ہے. عبد معبود کے باہمی تعلق پر نظر کرنے کی صورتیں دو ہیں ایک یہ کہ اصل زور معبود کی عبدیت پر ہو ، دوسرے یہ کہ عبد کی عبدیت پر ہو ، نتیجہ دونوں صورتوں میں ایک ہی ہے خربوزہ چھری پر گرا تو اور چھری خربوزے پر گری تو . (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۳۳).

---خَرْبُوزے کو دیکھ کر رَنگ بَدَلْتا/پَکَڑْتا ہے کہاوت
آدمی جس صحبت میں بیٹھے ویسا ہو جاتا ہے ہمسایہ کی آوارہ عورتوں میں بیٹھ کر دس پانچ روز چرچا جو عاشقی اور معشوق کا سنتے رہا تو مثل مشہور ہے خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے . (۱۸۳۵ ، حکایات سخن سنج ، ۳۲). زندگی کی لہلہاتی باڑی میں خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے . (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۱۵۷).

---کا نُقصان ہے / ہَر طَرَح ضَرَر ہے کہاوت.
کم زور کی ہر صورت میں خرابی ہوتی ہے ، غریب ہی کو دبنا پڑتا ہے

نیچے ہو چھری کے یا ہو اوپر خربوزے کا ہر طرح ضرر ہے
(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۱۵۵).

---میں چِیر پَڑْنا محاورہ.
کوئی راز معلوم ہونا. خربوزے میں ایک اور چیر پڑا اور چودھری بولا «چلو سارا تمہیں تو لیا کہاں ہے». (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۷۶).

خَرْ بُوزی (فت خ ، سک ر ، و مع) صف.
خربوزے کی شکل یا خربوزے کے رنگ جیسا (پلیٹس). [خربوز + ی ، لاحقۂ صفت].

خَرْبُوزِیا / خَرْبُوزِیَہ (فت خ ، سک ر ، و مع ، کس ز/فت ی) صف. (ج : خربوزیے).
پتنگ کی ایک قسم جس پر خربوزے کی شکل بنی ہوتی ہے.

خربوزیے کی کانپ کا جھکتا یہ لال دار
اور ہندی پان کی بھی کچھ اس طور کی بہار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳) طرح طرح کے پتنگ بیے ، گول ، دریتا ، ماہی جال ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۱). [خربوزی + ہ ، لاحقۂ صفت].

خَرْبُزَہ (فت خ ، سک ر ، ضم ب ، فت ز) امذ.
رک : خربوزہ. خربزہ : میوہ شیرین ہندی تاہستانی . (۱۵۹۳ ، آئین اکبری ، ۱ : ۵۳).

ہے چاک چاک روز ازل سے یہ دل مرا
جوں خربزہ عیاں ہے جدا ایک ایک قاش
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۶). پھر مجھ سے یہ کہا ، اس وقت خربزہ کھاؤں گا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۶۱). انہوں نے کچھ تھوڑا سا کھانا پکوا کر اور خربزے ان کے نام کے یتیم خانے میں بھیجے ہیں . (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۰۲). [ف].

خَرْتُوت (فت خ ، سک ر ، و مع) امذ.
شہتوت کی ایک قسم جو بہت زیادہ بڑھ جانے کے سبب بلمزہ بھی ہو جاتی ہے اسے عربی میں تُوت کہتے ہیں. توت : اسے خرتوت بھی کہتے ہیں اور اسے لوگ عزیز رکھتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات اردو ، ۲۳۲). [خر + توت (رک)].

خَرَچ (فت خ ، ر) صف.
سیاہ و سفید ، دو رنگا ، چتکبرا (اسٹین گاس ؛ فیروز اللغات). [ف].

خَرْج (فت خ ، سک ر) امذ.
۱. باہر نکلنا ، اخراج. خرج (۱۷۸۶ ، سوورس لنگوائے الدیانائی)

تنگ آن کر کم ہو گئے مقصود جو مقصود تھا
ہم خرج رہ کیونکر نہ ہوں پیدا ہی پیدا ہر بھی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۵). ۲. رک : خرج معنی نمبر۱ . ۳. **وہ مال جو ہاتھ سے نکل جائے ، وہ مال جو خرج کر سکیں.** جب مصر والشام کے اُسطُول جنگ پر جاتے ہیں تو ان کا خرج ایک لا کھ دینار ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج وصنعتہ الکتاب (ترجمہ) ، ۹۲). [ع : (خ ر ج)].

--- کُنندہ (---ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) امذ.
خرج کرنے والا ، مال تقسیم کرنے والا. خراج گیرندہ از سلاطین ، خرج کنندہ بر مسا کین. (۱۸۳۴ ، سعادت دارین ، ۳). [خرج + ف : کنندہ ، کردن - کرنا].

خَرْجات (فت خ ، سک ر) امذ ، ج.
تشریحات ، توضیحات. بہت سے ثانوی مآخذ بھی موجود ہیں یعنی از جال کے کم تر درجے کے لکھنے والوں کا کلام اور مُوشّحات کی شرحیں (خرجات). (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۳۶۱). [خرج + ات ، لاحقۂ جمع].

خَرْجال (فت خ ، سک ر) امذ.
رک : خرچال ، آبی پرندہ ، تغدری. جب شکاری پرندہ مارنے کے لئے اس کے قریب پہنچتا ہے تو یہ اس کے مونہہ پر پنچال کی ... پچکاری مارتی ہے ... اس کو عربی میں حباری اور دکنی میں خرجال بولتے ہیں. (۱۸۹۷ ، شہر پرند ، ۲۱۹). [مقامی].

خَرْجَہ (فت خ ، سک ر ، فت ج) امذ.
مجموعی پیداوار ، ماحصل. پیچیدہ اعمال کے ذریعہ سے جن کے سلسلے کو پروگرام کہتے ہیں یہ دخلہ مطلوبہ خرجہ کی صورت میں بازیافت ہو سکتا ہے. (۱۹۶۵ ، ادب و لسانیات ، ۱۸۱). [ع : (خ ر ج)].

خُرْجی (ضم خ ، سک ر) امث ؛ ج : خُرجیں ، خرجیوں.
جھولا نما تھیلا جو ٹٹو کی پیٹھ پر ضروری اسباب رکھنے کے لیے کاٹھی سے باندھ دیتے ہیں ، زنبیل.

پیرت منے سنیڑیا سو دھن خرجیاں ہو میں اس دھن بدل
باندیا ازل کے دیس تھے پیاسے سوں پیماں عہد کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۹). آخر کو وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی. (۱۷۹۱ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۲۲۸). اگر شاہ نے اسباب سفر خرجی میں اور کچھ پانی مشک میں بھر کر گھوڑے پر لگایا. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگر گل ، ۷۷). اپنے ساتھ اشرفیوں سے بھری ہوئی ایک خرجی لیتی آئی. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۵۰). [ع : خرج (خرج - نکلنا) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

خُرْجِین (ضم خ ، سک ر ، ی مع) امث.
رک : خرجی. خرجین پندرہ دام. (۱۵۹۳ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۹۰).

ان کے خرجینوں سے چن چن کے میں لایا ہوں متاع
مدح حاضر کے لیے تیرے بعد استغراق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹). خرجینوں میں سے ہتکڑیاں اور بیڑیاں نکال انھیں پہنا دیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹۰). [ع : خُرْج (خرج - نکلنا) + ف : ین (رک : ین)؛ لاحقۂ نسبت یا ف : خُر (= خورد) + چین (چیدن - چننا)].

خَرْج (فت خ ، سک ر) امذ.
۱. **صرف ، صرفہ ، آمد کا نقیض.**

ہوا خرج اوس کاج کوں بے شمار
سنہرے روپہرے ہزاراں ہزار

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۵).

کیا شکر حق کا عنایت سمج　　کیے مل کوں دونوں کندوری خرج

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۲۷).

عشق و مے خواری بھی ہے کوئی درویشی کے بیچ
اس طرح کے خرج لا حاصل کو دولت چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳). سارے میونسپل کمشنر جمع کئے جا رہے ہیں خرج کا تخمینہ ہو رہا ہے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۲۰). ۲. **صرف کرنے کی چیز ، گزر بسر کرنے کے لیے وظیفہ پیسہ.**

حوصلہ ہے فراخ رندوں کا　　خرج کی پر بہت ہی تنگی ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۲). تم ہم سے زاد راہ ، خرج سفر لو یہاں سے چلے جاؤ. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲ : ۹۱). ۳. **استعمال ، کام میں لانا.** لین کان تو شہر ... کی سرحد میں ایک قسم کا موم پیدا ہوتا ہے جسکی بتیوں کا خرج سوا شہنشاہ اور اونکے عزیز جو قرابت قریبہ رکھتے ہیں دوسری جگہ منع ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۴۸). ۴. (ریاضی) **نکلا ہوا ، باقی بچا ہوا.** جمع کے عدد منقوص اور خرج کے عدد کو منقوص بہ کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۵). ف : کرنا ، ہونا. [ف : خرج ؛ ع : خرج - نکلنا].

--- اُٹھانا محاورہ.
صرفہ برداشت کرنا ، کسی چیز کے مصارف اپنے ذمّہ لینا ، کفیل ہونا.

نفع کبھو ، دیکھا نہیں ہم نے ایسے خرج اٹھانے پر
دل کے گداز سے لوہو رونے داغ جگر پہ جلانے بھی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۲). گھر بار کا خرج اٹھانا عورت کا حق ہے لیکن عورتوں کو اپنے تئیں اس لائق بنانا چاہئے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۳۲).

--- اُٹھنا محاورہ.
خرج اُٹھانا (رک) کا لازم ، خرج ہونا ، صرف ہونا ، صرفہ برداشت ہونا.

تنگ دستی میں یہ نہیں معلوم　　خرج اپنا کہاں سے اٹھتا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۸۹).

--- اُجلے ہونا محاورہ.
ایسے اخراجات جو ظاہر میں بھی معلوم ہو سکیں ، سفید پوشی. ایک کماتا دس کھاتے اجلے پوشوں تک کے خرج اجلے تھے.

(۱۹۶۸ ، اجڑا دیار ، ۳۰۹).

---اِخراج/اِخراجات (---کس ا ، سک خ) امذ.
روپیہ جو خرچ کیا جائے ، مصارف ، صرفہ. صرف ... کے کاموں کا خرچ اخراج اب مجھ کو شمار کرنا ہو گا. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۰۵). تنخواہ دیکھو تو میاں کی کچھ بھی نہیں اور اوپر سے خرچ اخراجات وہ کہ الاماں. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۱۷۵). [ع : خرچ + اخراج/اخراجات (رک)].

---ادا کرنا ف م.
مصارف برداشت کرنا. مگر شرط یہ ہے کہ وہ نقل کا خرچ ادا کرے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۲۸).

---آ کھٹرنا محاورہ.
خرچ بُرا معلوم ہونا یا ناگوار گزرنا، مُسلسل خرچ ہونا (جامع اللغات).

---آ پڑنا محاورہ.
دفعۃً کوئی کام ہو جانا جس میں خرچ کرنا پڑے (جامع اللغات).

---باٹ امذ (قدیم).
زاد راہ ، سفر خرچ.
مہربان ہو اس بچاری اپر خرچ باٹ دے اس کون پھایا پھر
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۴۰)). [خرچ + باٹ (رک)].

---بالائی کس اضا امذ.
۱. **وہ خرچ جو معمول سے زیادہ ہو ، زائد خرچ.**

خرچ بالائی مل جاتا ہے دستِ غیب سے
گنج باد آور رہ ہے اپنے اوڑانے کے لیے

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۷۵). ۲. (کنایۃً) **تھکن ، تکلیف ، پریشانی.**

یاد میں اس کی قامت کی میں لوہو رو رو سوکھ گیا
آخر یہ خمیازہ کھینچا اس خرچ بالائی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۶۵). [خرچ + بالائی (رک)].

---برچ (---فت ب ، سک ر) امذ.
رک : خرچ معنی نمبر ۱. دیکھو خان صاحب خرچ برچ کے لیے کوئی کام نہ بگڑنے. (۱۸۰۸ ، نوابی دربار ، ۴۰). کبیر داس ... بولے ... خرچ برچ کے لیے کچھ درکار ہو تو لیتی جا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۹۹). [خرچ + برچ = ورچ (تابع)].

---بردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
وہ مُلازم جو خرچ اخراجات کا ذمہ دار ہو ، داروغہ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [خرچ + ف : بردار ، برداشتن = اُٹھانا].

---پات امذ.
پانوں کا خرچ ، ضروری اخراجات کے علاوہ ذاتی خرچ. بیگم صاحب ہر طرح سے خرچ پات کی ذمہ داری بھی کرنے کو موجود ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۷۰). خرچ پات سے اس کی خبر گیری کرتے رہتے تھے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۹۷). [خرچ + پات (رک)].

---پانی امذ.
روزانہ کی ضرورت ، اخراجات. ان روپوں میں میرا خرچ پانی چل جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۸۷). [خرچ + پانی (تابع)].

---پڑنا ف م.
صرفہ ہونا ، ٹکٹ لگنا. زر چیک ... بحق ڈاک خانہ حسابِ خزانہ میں بذریعۂ بک ٹرینسفر خرچ پڑے گا. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، (ترجمہ) ، ۱۵۵).

---چلانا محاورہ.
مصارف برداشت کرنا ، اِخراجات کی بابجائی کرنا ، سلیقے اور کفایت سے خرچ پورا کرنا. یہ بیوی نور کا سلیقہ تھا کہ اسی بیس روپے میں انہوں نے گھر کا بھی خرچ چلایا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۰۲)

---چلنا محاورہ.
سلیقے اور کفایت سے خرچ ہونا یا پورا پڑنا ، گزر بسر ہونا. بیس بائیس روپے مہینہ بچا ، روزمرہ کا خرچ چلا. (۱۸۶۹ ، خطوطِ غالب ، ۹۷).

---خانہ داری (---فت ن) امذ.
گھر کا خرچ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [خرچ + خانہ داری (رک)].

---خیرات بلا اضا (---ی لین) امذ.
وہ مصارف جو خیرات کے طور پر کئے جائیں (جامع اللغات). [خرچ + خیرات (رک)].

---دینا ف م ؛ محاورہ.
صرف کے واسطے پیشگی روپیہ دینا ، روزینہ تقسیم کرنا ، مزدوری دینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ڈالنا محاورہ.
(عوام) صرف کر ڈالنا (مہذب اللغات).

---سے سمندر خالی ہو جاتا ہے کہاوت.
دولت کتنی ہی ہو خرچ کرنے سے ختم ہو جاتی ہے.

کبھی ہوتا نہیں ابر مژہ تر خالی
کہتے ہیں خرچ سے ہو جائے سمندر خالی

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶۶).

--- کرنا ف م.
برتنا ، اِستعمال کرنا ، صرف کرنا ، اُٹھانا.

چلنے کا نیم نہ ہوئے ہو توشہ پھوکٹ کھایا
اس دھات عمر خرچ کیا سب آخر پھر پچتایا

(۱۵۹۱ ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۳).

لیا تو سو بیچیا انگوٹھی کے تئیں
خرچ کر کے کھانے کو روٹی کے تئیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۳).

خرچ کر بہ سلوک دوست کے ساتھ
مانگے پھر بہ دعا اوٹھا کر ہاتھ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۵). ایک برادر نے ٹانگوں میں ہاتھ ڈال کر اور بیچ کشتی کا خرچ کر کے میرے تئیں اونڈھا دریا میں ڈالا (۱۸۰۲ ، نوطرز مرصع ، زریں ، ۲۵۹). شاعر نے اس ردیف میں ذیل کے محاورے خرچ کیے ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین)، مضامین سلیم ، ۱ : ۳۳).

---کی تنگی (---فت ت ، سک ن) امث.
اتنی قلیل آمدنی جو ضرورت سے کم ہو ، روپے پیسے کی کمی.
حوصلہ ہے فراخ رندوں کا
خرچ کی ہر بہت سی تنگی ہے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۲).

---گھنا اور پیدا تھوڑی کس پر باندھوں گھوڑا گھوڑی کہاوت.
آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے ، کیا کروں ، اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی نیا خرچ برداشت کرنے کو کہے (ماخوذ : جامع اللغات).

---میں ڈالنا محاورہ.
کسی رقم کو مصارف کی مد میں دکھانا (مہذب اللغات).

---نکالنا محاورہ.
کسی چیز کی فروخت سے اس کا خرچ پورا کرنا. ء کوکب صبح تو جلتا چلاتا نظر نہیں آتا اپنا خرچ ہی نکالے جائے تو غنیمت ہے. (۱۹۵۶ ، مولانا ظفر علی خاں ، ایڈیٹر کا حشر ، ۱۰).

---نکلنا محاورہ.
خرچ نکالنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---ہونا محاورہ ؛ ف م.
۱. **استعمال میں آنا ، صرف ہونا ، موضوع سخن بننا.** جب مضامین عاشقانہ غزل میں خرچ ہوتے ہیں ہر دائرے کے دہن سے آہ و نالہ آسمان تک پہنچتا ہے. (۱۸۸۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۷). بھئی ایک کا پٹرول بھی تو خرچ ہوا وہ بھی تو اسی حساب میں جائے گا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۴۳). ۲. **مر جانا ؛ قتل ہو جانا.** میری بات کے بیچ مت بولا کر شہزادے ... کسی دن خرچ ہو جائیگا میرے ہاتھ سے ، خرچ ہونے کا مطلب آتا ہے تجھے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۵۲).

خرچا / خرچہ (فت خ ، سک ر/فت چ) امذ.
رک : **خرچ.**
تیری گز لیجیے گاندھی کا چرخا لیجیے
کیجیے برکلا سے ہجرت ، مجھ سے خرچا لیجیے
(۱۹۲۱ ، اکبرالہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۵۶).
خرچا بھیجا میرا ری رستوں کا
(۱۹۶۳ ، نورمشرق ، ۸۲). [خرچ + ا ، لاحقۂ تصغیر].

---جانا محاورہ (قدیم).
ختم ہو جانا ، صرف ہونا ، لگ جانا. مال دھن سب خرچا جائے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

خرچال (فت خ ، سک ر) امذ.
جنس حبارہ کے خاندان کا ، سرخاب کی نسل سے نیلے پروں والا آبی جانور ، تگدری ، تغدری ، حباری (لاط : ہستر حبارہ (Hustar Hubara).
بہے روپ خرچال گھوڑے اپار
بھریں شکری باز بھری (بحری) کنار
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۴۳). [ف].

خرچنا (فت خ ، ر نیز سک ر ، سک چ) ف م.
۱. **صرف کرنا ، خرچ کرنا ، لگانا.**
بنا موم خرچیا اپس کاج کوں
نہ کن راج خرچیا اپس راج کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۲). مرد وو جو خدا دیا سو مال اپے خرچے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۳).
مفلس تو شہد بازی کر کے نہ ہو دوانا
سودا بنے گا اوس کا جن نیں کہ نقد خرچا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷). ہمارے پاس خرچنے کو روپیہ کافی موجود تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۰). ضرورت ہی نہیں پڑی اس لئے نہیں خرچا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۱۷۹). ۲. **کام میں لانا ، استعمال کرنا (چیز ، جان ، جسم).** کینا (کینہ) کے شہوت کوں غیر جاگا خرچنا سو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۷).
تجھ حسن کے بازار میں ہوئے گا اسی کوں لاب کچھ
خرچے گا جیو کا نقد ہور سودا کرے ہر پھیر کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲).
وہ کھانا باقی تھا جیسے کا ویسا
گویا کوئی ان میں ہرگز نہ خرچا
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۴). آپکے خرچنے کی رفتار اس حساب سے ۳ ہزار آٹھ سو روپیہ فی دن ہو گی. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۰۸). یعنی کام میں کروں اور وہ دفتر میں بیٹھا میری تنخواہ خرچنے کے منصوبے بنائے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۷). [خرچ + نا ، لاحقۂ مصدر].

خرچنگ (فت خ ، سک ر ، فت چ ، مغ) امذ.
۱. **ایک آبی کیڑا جو مینڈک سے چھوٹا اور مکڑی یا بچھو سے مشابہ ہوتا ہے ، کیکڑا ، سرطان ، کنکجہ.**
کیتک چال خرچنگ جیسی چلیں
کیتک دال پایاں تمن دل ملیں
(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۹).
مجھ کو نہنگ بحر معانی سے کام ہے
سمجھیں سخن کو کیا کوئی خرچنگ رنگ ڈھنگ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۷). اس اسم کو ... پڑھ ، کنویں کی جانب دم کر ، ایک خرچنگ سبز رنگ گاومیش کے برابر نمودار ہو گا.

(۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۶۷). کیکڑا ... عربی میں سرطان اور فارسی میں خرچنگ ... بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۹۵). ۲. آسمان کے چوتھے برج کا نام ، سرطان.

وہاں تھے نکل آئے خرچنگ میں
دنیا کوں کرے رنگ در رنگ میں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶). ترکیب اسکی بجیس ستاروں سے ہے اٹھارا داخل اور سات خارج اور سرطان بصورت خرچنگ نو ستاروں سے مرکب ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳). [ف : خرچنگ ؛ پہلو : کرچنگ].

خَرْچُو (فت خ ، سک ر ، و مع) صف ، امذ.
۱. بہت خرچ کرنے **والا ، فضول خرچ** (جامع اللغات). ۲. خرچ کرنے **کا عمل** (قدیم). اس صورت میں اللہ تعالیٰ باوجود غنی رہنے بندوں کو مال خرچو کر کے تکلیف دینا کچھ بعید نہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۳). [خرچ + ـو : وُ ، لاحقۂ فاعلیت].

خَرْچَہ (فت خ ، سک ر ، فت چ) امذ.
۱. رک : خرچا. اس رقم میں خرچہ مقدمہ کا شامل نہیں ہے. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم اپریل ، ۱۰). میرے افلاس سے بخوبی واقف ہو ، اس قدر خرچہ ہے کہ جس کا بیان نہیں. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۱۹). ایک ہی سوال دیتا تھا کہ ابھی مجھے اس کے خرچے کی ضرورت ہی نہیں پڑی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۶۹). ۲. **(قانون) مقدمہ کا صرفہ ، مقدمہ کی لاگت ، وہ رقم جو فریقین نے محض نفس مقدمہ پر صرف کی ہو.** عدالت دیوانی اس امر کا حکم دے سکتی ہے کہ بتوابہ کا خرچہ کس کو دینا چاہیے. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۲۱۹). مگر مدعی کو اپنا خرچہ خود اپنی جیب سے ادا کرنا پڑے گا. (۱۹۳۵ ، مبادی قانون فوجداری (ترجمہ) ، ۲۵). [خرچ + ہ ، لاحقۂ تصغیر]

ـــــ بِحِسابِ رَسَدی (ـــــ فت ب ، کس ح ، فت ر ، س) امذ.
(قانون) حصہ کے موافق خرچہ (اردو قانونی ڈکشنری). [خرچہ + ب (حرف جار) + حساب (رک) + رسدی].

ـــــ دِلانا ف م.
(قانون) مصارف عدالت ادا کرنا ، خرچہ تجویز کرنا (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۷۲).

خَرْچی (فت خ ، سک ر) صف ؛ امث.
۱. **خرچ کرنے والا** (جامع اللغات). ۲. **روزانہ کا خرچ.**

مرتب ہوئی گھر کی خرچی تمام
ہوا پھار کا بلکہ کچھ ایک دام

(۲ ، موم کا بچہ (اردو شہ پارے ، ۱۹۰)). آخر اس سوداگر کو ہر ایک شخص نے سمجھا بجھا کر اس کی بی بی سے ملا دیا اور یہ کوئی نہ سمجھا کہ وہ آپ ہی خرچی کو آئی تھی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۹). ۳. **زنا کی اجرت ، حرام کاری کی مزدوری.** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہے زانیہ کی خرچی اور قیمت کُتّے کی اور کمائی پچھنے لگانے والی کی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۴۴). ہم اگر ملک روم میں جائیں تو ہمیں تمام سکّے وہی ملینگے جو کبھی شراب کی قیمت اور بدکاری کی خرچی بنے ہونگے. (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی ، ۳۵۳). [خرچ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
بدکار عورتوں کی کمائی اپنے قبضہ میں کر لینا (مہذب اللغات).

ـــــ بُلْوانا محاورہ.
طوائف کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے اُس کو طلب کرنا.

مفت دم ہر جو وہ چڑھتے تو بن آتی چرکین
خرچی بلوانے کے قابل مری اوقات نہ تھی

(۱۸۳۲ ، چرکین ، ۵ ، ۶۳).

ـــــ بھر لینا محاورہ.
پیسے وصول کر لینا. یہ گپ چپ مٹھائی اب تو یہاں سے کھاتیا لیکن اس کی خرچیاں اکٹھیاں تجھ سے بھر لونگی. (م ۱۸۱۴ ، نورتن ، ۶۸).

ـــــ جانا محاورہ.
مردوں کا کسی طوائف کے پاس جانا.

نہیں پھرتے ہے جو پھیرا ہے ہم نے ان کا دل
غضب تو یہ ہے کہ راتوں کو خرچی جاتے ہیں

(۱۸۷۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۲۹)).

ـــــ چُکانا محاورہ.
طوائف کے کوٹھے پر جانے والوں کا اُس کے ساتھ رہنے کی اُجرت طے کرنا یا ادا کرنا. اس کوچے میں جو آیا لٹا ، ہنستا ہوا آیا ، روتا ہوا گیا بعض تو خرچی چکا بیٹھے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۱۰).

ـــــ (پر) چَلْنا ف م.
بدکاری کا پیشہ کرایا جانا.

بیچ کر اس شاعری کو مول لے دو لڑکیاں
اور مقرر کر انھیں پھر خرچیاں چلوائیاں

(۱۷۹۲ ، عجب ، ۵ ، ۳۰۸).

خرچیاں اس کی کبھی چلتی نہیں
رات بھر سب کا دانہ دلتی نہیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۷۳).

ـــــ کمانا محاورہ.
زنِ فاحشہ کا پیشہ اختیار کرنا ، بدکاری کرا کے روپیہ کمانا (مہذب اللغات).

خَرْچِیا (فت خ ، سک ر ، کس چ) امذ (قدیم).
بہت خرچ کرنے والا ، خرچیلا.

کریم ایسا دیا ہے گنج بہو بات
تو میں خرچیا ہوں ہے معتاد اس دھات

(۱۶۶۵ ، پھول بن (تتمہ) (اردو ، اپریل ۶۸ ، ۲۰))۔ [خرچی + ۰ ، لاحقۂ صفت]۔

خَرْچِیلا (فت خ ، سک ر ، ی مع) صف.
خراج ، شاہ خرچ ، فضول خرچ ، مُسْرِف. وہ خرچیلا بھی اعلیٰ درجے کا تھا. (۱۸۹۸ ، یادگار مرزا علی ، ۲۳). ہاں اتنا ضرور کہہ دیا کہ ہمارے شیخ جی روپے میں کسی سے کم تو ہیں نہیں اور ہیں بھی خرچیلے. (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۲۷). [خرچ + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

خَر خَر (فت خ ، خ) امث.
۱. خراٹے کی آواز کبھی چت ہو کر نہ لیٹے خصوصاً وہ شخص جو خواب میں خرخر کرتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۲۹). نثار اپنے بچھونے پر گیا اور جاتے ہی خرخر کرنے لگا. (۱۹۳۱ ، فغان اشرف ، ۵۰). ۲. (أ) خرخراہٹ ، دم آخر کبھی جانکنی کے وقت حلق سے نکلنے والی آواز جو سانس کے رُکنے سے پیدا ہوتی ہے.

کسی کے تئیں غرہ کہے کا تب ہو گا مزا ظاہر
لگے گا بولنے جان کندنی سے جب گلا خر خر

(۱۷۸۱ ، شاہ کمال ، ۹۸). میں تو اب بچتی نہیں سانس اکھڑ گیا سکل تھانہ دار میرے سگے جیا ہیں ... ان کے سامنے دفن کرنا اونہہ اونہہ ، خر ، خر ، خر. (۱۹۲۸ ، تلافی شعور ، ۴۰). (اا) نزلہ ، زکام ، کھانسی یا گلے میں خراش پڑنے یا بلغم کی وجہ سے جاندار کے حلق سے نکلنے والی آواز. علامت اس مرض کی (مرض زہرباد) یہ ہے کہ کھانستا ہووے ... اور گلا اوس کا خرخر کرتا ہووے. (۱۸۸۳ ، سید کنشو کتی ، ۲۳۵). سانس لیتے وقت (رانی کھیت Ranikhet کی مہلک بیماری میں) خر خر کی آواز بھی پیدا ہوتی ہے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۰۳). [خر خر (حکایت الصوت)]۔

--- غَفِیل (--- فت غ ، ی مع) صفت.
گہری نیند میں خراٹے لینے والا. چنانچہ جور ادھر لیٹا اور ادھر خرخر غفیل. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جون ، ۳). [خرخر + غفیل ((رک))]۔

خُر خُر (ضم خ ، خ) امث.
۱. بچھو کی آواز (جامع اللغات). ۲. بلی کی آواز. بلی خرخر کر رہی تھی گھوڑی تک لگئے جاتی تھی. (۱۹۲۷ ، پیت نا کے افسانے ، ۱۲۹). کوئی شے اس کے پیروں سے آ لگی اور آہستہ سے خرخر کرنے لگی. (۱۹۸۳ ، ڈنگو (ترجمہ) ، ۲۰). ۳. خراٹے کی آواز. بستر حضرت کا حریر سبز تھا اسپر پیٹھ کے بل سوتے تھے اور آواز غطیطہ یعنی خرخر کی آتی تھی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۸۱). [حکایت الصوت]۔

خَرْخَرا (۱) (فت خ ، سک ر ، فت خ) امذ.
وہ شدید کھانسی جس سے بچے مر جاتے ہیں (جامع اللغات) [خر خر + ۱ ، لاحقۂ اسمیت]۔

خَرْخَرا (۲) (فت خ ، سک ر ، فت خ) امذ.
رک : قرقرا ، ایک چھوٹا سا پرندہ.
ہیں خرخرے اسے رہے منادی ہے آج بگولی کی شادی
(۱۷۹۶ ، مثنوی باغ و بہار (مخزن ، دسمبر ، ۱۹۰۸ ، ۵۳)). پھر ہم چڑیا گھر دیکھنے گئے یہاں ہم نے سفید ریچھ ، ہاتھی ، اونٹ ... خرخرے تارہ سنگھے وغیرہ ہر قسم کے جانور دیکھے. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۱۳۹). [خرخرا = قرقرا (رک)]۔

خَرخَرانا (فت خ ، خ) ف ل.
سوتے میں خرخر کرنا ، خراٹے لینا.

اپل کے کبھی خواب میں خرخرائیں
کبھی ہوئیں آسودہ کوئی تڑ پھڑائیں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۳). [خرخر + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

خُرْخُرانا (ضم خ ، سک ر ، ضم خ) ف ل.
۱. غصے کی آواز نکالنا ، رک : غُرّانا. بردار گھوڑا غصے اور خوف سے لرز رہا تھا اور بار بار خرخراتا وہ فضا میں چڑھتا چلا گیا. (۱۹۵۵ ، حیرت ناک کہانیاں ، ۱۰۸). ۲. بلی کے سانس کی آواز. صبح کو ہماری بلی کے پنجے میں کانٹا چبھ گیا جب تک کانٹا نکل نہ گیا اور بلی میری گود میں خرخرانے نہ لگی میں نے اتنی بے چینی محسوس کی کہ پہلے شاید ہی کبھی کی ہو. (۱۹۶۵ ، کپاس کا پھول ، ۱۷۹). [خرخر + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

خَرخَراہٹ (فت خ ، ہ) امث.
۱. خرخر کی آواز جو کسی مرض ، شدید غُصّہ یا نزع کی حالت میں حلق سے برآمد ہو. کبھی چت ہو کر نہ لیٹے ... اس طرح سونے میں اور خرخراہٹ زیادہ ہوتی ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۲۹). جو دربار میں موجود تھے نہایت برہم ہوئے نتھنوں سے خرخراہٹ کی آواز آنے لگی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۲۷). گلے میں سے خرخراہٹ کے ساتھ پانچھوا سے جمے ہوئے خون کے ٹکڑے آنے لگے تھوڑی دیر بعد ایک ہچکی آئی اور انھیں ابدی آرام کی نیند لے گئی. (۱۹۷۳ ، میدان دانش ، ۵۳۷). ۲. خرخر معنی نمبر ۱. ڈانگر کی لمبی چیخ اور خرخرے کی خرخراہٹ ... سنتی رہی. (۱۹۸۳ ، ڈنگو (ترجمہ) ، ۱۳۳). [خرخرا + ہٹ ، لاحقۂ اسمیت]۔

خَرْخَرَہ (۱) (فت خ ، سک ر ، فت خ ، ر) امذ ؛ مسر خرخرا.
لوہے کا ایک دندانے دار آلہ جس سے گھوڑے کے جسم کا میل صاف کرتے ہیں ، کھریرا. خرخرہ وینی چار دام. (۱۵۹۳ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۹۰).

نہ پھریں خرخرہ اس پر نہ پتی
چھڑاویں میل کچھ مطلق نہ اس کی

(۱۹۵۷ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۱). ٹوٹا خرخرہ پھٹی ہوا ٹی بتی ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۸). تیموریوں کے عہد میں گھوڑے کے لیے جو سامان پیدا ہوئے اس کی یہ تفصیل ہے۔ زین ... خرخرہ ، رکاب. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۱۳).

خَرْخَرَہ (۳) (فت خ ، سک ر ، فت خ ، ہ) امذ.
رک : **خرخر معنی نمبر ۲.** خرخرہ شروع ہو گیا ، شربت ڈالا نہ اترا ناپھوں سے نکل گیا. (۱۹۲۱ ، لقمان اشرف ، ۵۸). ف : پھرنا ، کرنا. [خرخر (حکایت الصوت) + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

خَرْخَرِی (فت خ ، سک ر ، فت خ) امث.
پرندوں بالخصوص مُرغیوں کی سانس کی نالی کا ایک مُہلک مرض. شورہ میں تیزابی مادہ زیادہ ہوتا ہے جس کو دانہ چگتے وقت مرغیاں ساتھ ہی کھا جاتی ہیں اور اسی طرح خرخری کے مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں. (۱۹۵۶ ، طبیب مرغی خانہ ، ۲۷). [خرخر + ی ، لاحقۂ اسمیت].

خَرْخَرے کا آزار امذ.
رک : خرخرا (۱) (جامع اللغات).

خَرْخَشا / خَرْخَشَہ (فت خ ، سک ر ، فت خ / فت ش) امذ.
۱. **خلجان خاطر ، پریشانی.**

غصہ غورت میں نا اچھنا غصے سوں نانڈے نا جانا
کتی ہے خرخشہ جیو کوں ہوی سرگردان جب رُنی رُنی

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۷). خرم نے بیر کی خوب مدارات اور آؤ بھگت کی اور اس نے وعدہ کیا کہ میں تمہارے خرخشوں کا علاج کروں گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۳۹). لانیے لانیے نکالیے جیب سے نکالیے ، مجھے خرخشے میں نہ ڈالیے. (۱۹۲۰ ، گورکھ دھندا ، ۸۰). ۲. **جھگڑا ، بکھیڑا ، شاخسانہ ، الجھن ، نزاع.**

بدلے حرام خوری کے ان خرخشوں سے زیست
شادی ہو تب تو گاتے ہیں اس کا بنا کے گیت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۷). مسلمان اور ساتھ کافر جنوں کے بابت سکونت کے نزاع تھا اور میرے پاس واسطے انفصال اس خرخشے کے آئے تھے. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین فی آیت رحمۃ للعالمین ، ۲۲۷). اب یہ خرخشہ اس قدر طول پکڑ گیا ہے کہ اس کو کسی مورخ کے حوالے کر دینا چاہیے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۰۸). وہ سائنس نہیں جو تحقیق کے منطقی نتیجوں کی بات کرے قدرت کے اسرار و رموز کے خرخشے میں پڑے. (۱۹۸۵ ، شمع اور دریچہ ، ۸۵). ۳. **اندیشہ ، کھٹکا ، دھڑکا.**

کہ اپنے بابت دفتاؤ کچھ خرخشا نہ لاؤ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۳۴).

تن سے جو روح نکلی پھر خرخشہ نہیں کچھ
خواب جہاں کی ہم کو تعبیر یہ ملی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۳۰). کمیٹی کو اس بات کا خرخشہ برابر لگا ہوا تھا. (۱۹۳۷ ، ہندوستان کا نیا دستور حکومت ، ۲۶). ۴. **لڑائی ، شورش ، ہنگامہ.** جب ملک میں کچھ خرخشہ پیدا ہوتا ہے تب دن کو وے نشان اڑاتے اور راتوں کو مشعل جلاتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۰۴). یہ وہ زمانہ تھا کہ انگریز ملک کے اندرونی خرخشوں سے نچنت ہو گئے تھے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۱). اکبر کے عہد میں توسیع سلطنت عظمت و برتری کا نشان تھی ... بدامنی کے گوناگوں خرخشوں سے محفوظ کر لینے کی بھی یہ ایک موثر تدبیر تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۴). [ف].

خِرَد (کس خ ، فت ر) امث.
عقل ، دانائی ، سمجھ.

اسی روتے تھے مجھ پر روتی خرد
اپسا کام کرتا ہے ہی کوئی مرد

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۵).

جنوں کے جام کو ہی شیشۂ شراب کوں توڑ
خرد گلی میں بری پیکراں کے پیدل جا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۱).

کہاں کی عقل کدھر کے حواس کیسا ہوش
خرد کے قصر پہ تو نے تو ترکتاز کیا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۵).

خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
بڑھی جاتی ہے ظالم اپنی حد سے

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۸).

اس شہر جنوں میں کس کس کو مفہوم خرد سمجھاؤ گے
ہر شخص یہاں دیوانہ ہے زنجیر کسے پہناؤ گے

(۱۹۸۳ ، شاخسار ، ۱۶۹). [ف : خِرد ؛ پہلو : خرت ؛ اوستا : خرتُ ؛ قب ، س : کرتُ क्रतु].

---افروز (---فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
عقل کو جلا دینے والی. شکر خدا یہ کتاب خرد افروز ... بازوئے دانش کا تعویذ ، لڑکوں کی بازی ، بوڑھوں کی موجب سرفرازی ہے ... حسن انصرام کو پہنچی. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۳۲۰). [خرد + فا : افروز ؛ افروختن = روشن کرنا].

---افزا (---فت ا ، سک ف) صف.
عقل کو بڑھانے والا ، ذہانت افروز. بادشاہ نے ان کو خرد افزا نصیحتیں کیں اور اعیان دولت نے دلدہی دی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۲). [خرد + ف : افزا ؛ افزودن = بڑھنا ، زیادہ کرنا].

---آزما (---مد ا ، سک ز) صف.
عقل کی کسوٹی یا پرکھ.

جہاں کے علاوہ جہاں اور بھی ہیں
خرد آزما کہکشاں اور بھی ہیں

(۱۹۸۳ ، شاخسار ، ۵۴). [خرد + آزما (رک)].

---آشوب (---و مج) صف.
عقل کی فتنہ پروری میں گرفتار ، گھبرایا ہوا. خیر اندیشی کے لباس میں غلط نما ہو کر خرد آشوب و دانش فریب ہوں. (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٨ : ٢٥). [خرد + ف : آشوب ، آشفتن - فریفتہ ہونا ، مبتلا ہونا].

---پَروَر (--- فت پ ، و) صف.
عقل مند ، دانش مند.

نبی ذی رُتبہ سب ہیں آپ لیکن سب سے ہیں برتر
بہ بُرہان اپنے دعوے پر ہے کافی اے خرد پرور

(١٨٧٢ء ، محامد خاتم النبیین ، ١٨). [خرد + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

---گُمْ کَرْدَہ (---ضم گ ، سک م ، فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
عقل سے بیگانہ ، پاگل ، مجنوں.

تمامی لوگ مجہ بودی کہیں ری
خرد گم کردہ و مجنوں کہیں ری

(١٦٢٥ء ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ١). [خرد + گم (رک) + ف : کردہ ، کردن - کرنا].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
عقل والا ، دانا ، عقلمند. خدا کے عالم میں ایسے بھی خرد مند کامل ہیں. (١٦٣٥ء ، سب رس ، ١٣٩).

اپنا دیوانہ بنایا مجھے ہوتا تو نے
کیوں خرد مند بنایا نہ بنایا ہوتا

(١٨٣٥ء ، کلیات ظفر ، ١ : ١٧).

خرد مندوں سے کیا پوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے
کہ میں اس فکر میں رہتا ہوں میری انتہا کیا ہے

(١٩٣٥ء ، بال جبریل ، ٨١).

جیب و کف و دامانِ قبا کا نہیں پابند
اس دور میں اے دوست جنوں بھی ہے خردمند

(١٩٨٣ء ، بے نام ، ١٣١). [خرد + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْد باشَد طَلَبْگارِ عِلْم فارسی کہاوت.
عقلمند آدمی علم حاصل کرتا ہے (جامع اللغات).

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
دانائی ، عقلمندی ، دانشمندی. شکر احسان اس امیر کبیر کا بجا لائیے ... اب تلک راہ خرد مندی کے قافلہ سالاروں کے باوجود آمد و رفت کے کوئی بھی ایسا عادل رعیت نواز ... رعایائے ہند کا ہوا ہے کہ جس کے عصر میں ظلم کا نام و نشان ... صفحۂ عالم سے ایک قلم مانند حرف غلط کے اٹھ گیا ہو. (١٨٠٢ء ، خرد افروز (ترجمہ) ، ٣). [خرد + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگَر (---فت ن ، گ) امذ.
(کنایتاً) عقل و شعور کی بستی ، احاطۂ عقل ، سمجھ بوجھ کا نظام

کیا ہے جب سیں عمل بے خودی کے حاکم نے
خرد نگر کی رعیت ہوئی ہے رُو بگریز

(١٧٣٩ء ، کلیات سراج ، ٣٧٠). [خرد + نگر (رک)].

---وَر (---فت و) امذ.
سمجھدار ، عقل و دانائی والا.

شتابی سے حاضر ہوئے دو وکیل
خرد ور نے بولی مختصر کی دلیل

(١٩٣٠ء ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ٩).

سمجھانے لگے اسے خرد ور   بھولو نہ خدا کو بندہ پرور

(١٨٨٧ء ، ترانہ شوق ، ٢٠).

نفسانی خواہشوں کو یکسر   کر تابع روح اے خرد ور

(١٩٢٨ء ، تنظیم الحیات ، ٣٢).

ہوتا ہے جو شخص خرد ور
آ جاتا ہے غالب اس پر

(١٩٥٠ء ، دعصید ، ٢٢). [خرد + ور ، لاحقۂ صفت].

خُرْد (ضم خ ، سک ر) صف.
بزرگ کی ضد ، چھوٹا ، کم عُمر.

اندوہ درد و رنج و الم اب ہیں اور ہم
خرد و کلاں ہیں کشتۂ احسانِ کربلا

(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ١٢٢٩).

لازم خوشی ہے جو جسے عہدہ سپرد ہو
چھوٹوں کے تم بزرگ بزرگوں کے خرد ہو

(١٨٧٤ء ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٣٣). دست بستہ عرض کیا کہ بھائی صاحب میں خرد ہوں اور آپ بزرگ. (١٩٠١ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ١٨٦). [خورد (رک) کا مخفف].

---بُرْد (---ضم ب ، سک ر) امث.
رک : **خورد بُرد ؛ (لغوی معنی) کھایا اُڑایا ، مراد : چوری ، خیانت ، غبن.** گنگا داس مہاجن نے پھر خیانت اور خرد برد پر کمر باندھ لی. (١٩٣٣ء ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ١٨٨). سطح زمین پر شعاعوں کے پہنچنے تک شمسی توانائی کی خاصی مقدار خرد برد ہو چکی ہوتی ہے. (١٩٦٧ء ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ٥٠). [ف : خرد - خورد ، خوردن - کھانا + ف : برد ، بردن - لیجانا].

---بِین (---ی مع) امث.
١. **وہ آلہ جو چھوٹی سے چھوٹی اور باریک سے باریک چیز کو بڑا دکھاتا ہے ،** گلاس بین ایک شیشے کی تختی (Glass Slide) کو جس پر ننھی ننھی چیزیں رکھ کر خردبین سے دیکھا کرتے ہیں. (١٨٨٩ء ، مبادی العلوم (ترجمہ) ، ٢٧). اگر خردبین ، دستیاب ہو سکے تو کائی کی چھوٹی چھوٹی پتیوں کو ... اس کی مدد سے دیکھنے پر سبزہ باریک ذروں کی شکل میں نظر آئیگا. (١٩٦٧ء ، تدریس مطالعہ قدرت ، ٥٦٠). زنگ سلفائیڈ سے جو ٹمٹماہٹیں پیدا ہوتی ہیں انھیں ایک خرد بین یعنی مائکرواسکوپ (Microscope) کے ذریعہ دیکھا جاتا ہے. (١٩٧٠ء ، جدید طبیعیات ، ٥٣٥).

۲. (کنایتاً) باطن کی آنکھ ، دل کی آنکھ . یہ «خردبین» جس سے موصوف نے کلام غالب کا مطالعہ فرمایا ہے بڑی ہی ناقص قسم کی ہے . (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۱۳۳) . [خُرد + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا] .

---بینی (---ی مع) امث.
خُردبین کی مدد سے دیکھنا ، باریک بینی. تجربہ خانہ میں اس دماغ کو خاص طریقہ سے تیار کر کے اور رنگ رنگا کر اجسام تیگری کا پتہ چلانے کے لیے خردبینی امتحان کیا جاتا ہے . (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۲۰) . [خرد + بین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---بینی جَسامَت (---ی مع ، فت ج ، م) امث.
وہ موہوم اجسام جو خُردبین کی مدد کے بغیر نظر نہ آئیں. تر خلیے ہمیشہ خردبینی جسامت کے ہوتے ہیں اور تولیدی غُدّہ یا انثیہ کے اندر ... پیدا ہوتے ہیں . (۱۹۳۷ع ، مینڈلیت (ترجمہ) ، ۲) . [خرد + بین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + جسامت (رک)] .

---بینی عضویات (---ی مع ، ضم ع ، سک ض ، کس و) امذ.
رک : خرد بینی جسامت . قطبی ہوا خردبینی عضویات سے پاک ہوتی ہے . (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۳۹) . [خرد + بین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + عضویات (رک)] .

---پَیما (---ی لین) امذ.
باریک ذرّات یا چھوٹے فاصلے ناپنے کا آلہ ، مائکرو میٹر (Micrometer) (انگریزی اردو لغت) . [خرد + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا] .

---پَیمائی (---ی لین) امث.
آلہ کے ذریعہ چھوٹی چیزوں یا چھوٹے فاصلوں کے ناپنے کا عمل . ایک ایسا چشمہ استعمال کر کے جس کے ساتھ ایک خرد پیمائی پیمانہ لگا ہوا ہو ، اس امر کی تحقیقات کی جا سکتی ہے کہ تپش کے تغیرات سے ریزوں کی شرح منتقلی پر کیا اثر پڑتا ہے . (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات (ترجمہ) ، ۱۱) . [خرد + پیما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت] .

---تَراش (---فت ت) امذ.
وہ آلہ جس سے کسی چیز کے باریک باریک ٹکڑے خُردبین سے دیکھنے کے لیے تراشے جاتے ہیں ، مائکروٹوم . البتہ بعض تراشی صرف خرد تراش سے حاصل ہو سکتی ہیں . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۱۹) . [خرد + ف : تراش ، تراشیدن ـ چھیلنا ، کاٹنا] .

---جِسْم / جِسْمِیَہ (---کس ج ، سک س / کس ج ، سک س ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
رک : خُردبینی جسامت . یہ خامرے (توڑی خامرے) دودھیالے جانوروں کے جگر کے باشیلہ خلیوں کے خورد جسمی جز ، خرد جسم اور ... مرکزی پروٹین کے ساتھ ملا دیے جاتے ہیں . (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۲۳) . خرد جسیمے ایسے ہیں جو تحول میں انتہائی اہم فعل انجام دیتے ہیں . (۱۹۷۱ ، حیاتیات ، ۲۰۶) . [خرد + جسم / جسیمہ (رک)] .

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) امذ.
(علم الابدان) **چھوٹی آنکھ** . خود باروری کرنے پر ان سے ایک نسل حاصل ہوئی جو چار قسم کے نمونوں پر مشتمل تھی یعنی چھوٹی نے خُرد چشم کے ساتھ چھوٹی نے والا کلاں چشم کے ساتھ . (۱۹۳۷ع ، مینڈلیت ، ۳۸) . [خرد + چشم (رک)] .

---حَیاتیات (---فت ح ، کس ت) امث.
(سائنس) **حیاتیات جرثومی یعنی چھوٹے موہوم یا باریک ذرّات نیز جسموں کا علم جس میں اس لاتعداد مخلوق کا مطالعہ کیا جاتا ہے جسے خُردبین کی مدد کے بغیر نہیں دیکھا جا سکتا** . خرد حیاتیات نسبتاً ایک جدید سائنس ہے . (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۹) . [خرد + حیاتیات (رک)] .

---حَیاتیا تی تَجْرُبَہ خانَہ (---فت ح ، کس ت ، فت ت ، سک ج ، فت ر ، ب ، ن) امذ.
وہ کمرہ جہاں مُختلف کیمیاوی عملیات اور خُردبین وغیرہ کے ذریعے کسی مواد کے باریک ترین اجزا کا معائنہ کیا جائے ، مَعْمَل (Laboratory) . بالائے بنفشی شعاعوں کی ... خصوصیت سے فائدہ اٹھا کر ... روشنی کے لیمپ کمرۂ جراحت ، ہسپتال اور خرد حیاتیاتی تجربہ خانوں میں لائے جاتے ہیں . (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۲) . [خرد + حیاتیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + تجربہ (رک) + خانہ (رک)] .

---خام صف.
ٹکڑے ٹکڑے ، کٹا ہوا (جامع اللغات) . [خرد + خام (رک)] .

---سال صف.
۱. **کم عُمر ، کم سِن**

وعدے کو ہم نہ بھولیں گے گو خرد سال ہیں
چھوٹے نہیں ہیں مخبر صادق کے لال ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰) . اعلیٰ حضرت خسرو دکن کے خرد سال جگر گوشہ کی غیر متوقع سانحہ وفات پر ہوش بلگرامی نے مضامین لکھے تھے . (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۱۰) . ۲. (کنایتاً) **تھوڑے عرصہ کا ، تازہ وجود میں آیا ہوا** . سوبے کی خرد سال قومی حکومت نے ہمارے کہنہ سال کالج کے اس حق کو تسلیم کر لیا جو بڑھاپے کو بچپن پر ہمیشہ حاصل رہتا ہے . (۱۹۷۵ ، تعلیم و تہذیب ، ۳۳) . [خرد + سال (رک)] .

---سالی امث.
کم سِنی ، کم عُمری ، بچپن.

غیرت سوں کام فرما ، نا عمرون سوں مت مل
اے نوجوان نہیں ہے ہنگام خرد سالی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۹). برخلاف اس کے اگر ایام خرد سالی کو لہو ولعب میں ضائع کرکے جوانی میں علم حاصل کرنا چاہیں تو فی الواقع اس دہقان سے مشابہ ہیں جو فصل پر یہ بات کرتا ہے کہ میں نے تخم ریزی کا وقت ضائع کیا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۳).

سیدھی سادی ہے بھولی بھالی ہے
دختر رز کی خرد سالی ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۹۹). خرد سالی میں قائم نے اپنے گھر پر تابی کو دو تین بار دیکھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۶۳). [خرد + سال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طیفی ضیائی پیمائش (---ی مج ، کس ض ، ی لین ، کس ء) اِمث.
(سائنس) کسی رنگ دار مرکزے کو خُردبین کے نیچے رکھ کر طیف کے ذریعہ لہریں گزارتے ہوئے تصویروں کے ساقیہ کی جانچ کا طریقہ. ڈی - این - اے کے ساقیہ کی پیمائش مرکزے کی کثافت کے ذریعہ ہو سکتی ہے اس طریقے کو خُرد طیفی ضیائی پیمائش کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۹۹۹). [خرد + طیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ضیا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت + پیمائش].

---عُضویات (---ضم ع ، سک ض ، کس و) امذ ، ج.
(علم تشریح) رک : خُرد حیاتیات. تاہم ان امراض کی صورتوں میں جو خرد عضویات یا دوسرے طفیلیات کا نتیجہ ہوتے ہیں. ادویہ خالصتہً شفا بخش عاملوں کے طور پر بھی عمل کرتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱۰ : ۲). [خرد + عضو + یات ، لاحقۂ جمع].

---فَرادیَہ (---فت ف ، کس د ، فت ی) امذ.
(سائنس) استعداد قوتِ برق کی پیمائش کے واحدہ کا دس لاکھواں حصہ. ایک مکثفہ (Condenser) کو جس کی گنجایش ۳ خُرد فرادیہ (Microfarus) ہو ، بڑھتے ہوئے قوات تک برق بار سے بھر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اخراج بار کرنے پر وہ بافت میں صرف تحریک پیدا کر سکے. (۱۹۳۱ ، تجربی عملیات (ترجمہ) ، ۱۰۷). [خرد + فرادیہ (رک)].

---کَرنا محاورہ (قدیم).
توانا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا ، ریزہ ریزہ کرنا.

اتال اس کوں دکھلاتا ہوں دستبرد
کروں گرز سوں مغز کوں اس کے خرد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۱).

---مَحَل (---فت م ، سک ح) امذ.
امیر آدمیوں کا وہ مکان جہاں لونڈیاں رہتی ہوں (جامع اللغات). [خرد + محل (رک)].

---مِقدار (---کس م ، سک ق) صف.
معمولی ، غیر معروف ، کم رُتبہ جن کے نغمے نہایت دردناک ہوتے ہیں بہت مرتبہ ان خُرد مقدار فطرتی مطربوں نے ایسے نغمہ ہائے دلکش سنائے ہیں کہ اپنے صید افگنی میں کچھ نہ کچھ خلل لاحق ہوتے گئے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲۷). [خرد + مقدار (رک)].

---نامیات (---کس م) امث.
(حیاتیات) علم جراثیمیات. سائنس دان عموماً خرد نامیات کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جس سے جراثیم ، خمیر ، پھپھوندی اور کھمب کی خوردبینی اقسام مجموعی طور پر مراد لی جاتی ہیں. (۱۹۵۶ ، ابتدائی جراثیمیات ، ۱). [خرد + نامیات (رک)].

---نامیاتی (---کس م) صف.
(حیاتیات) علم خُرد نامیات سے متعلق. بنیادی طور پر تمام حیاتین نباتاتی بافتوں کا جزو ہیں ، لیکن حیوانی جسم میں ان کی موجودگی کا باعث نباتاتی خوراک یا خرد نامیاتی تالیف ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غزائیات حیوانات ، ۱۱۹). [خرد + نامیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نامیَہ (---کس م ، فت ی) امذ.
رک : خُرد جسم، نشوونما پانے والا بہت چھوٹا یا باریک جسم. یہ خُرد نامیے ، زمین ، ہوا ، پانی ، نباتات اور حیوانات الغرض کرۂ ارض کے تقریباً ہر مقام پر پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۹). [خرد + نامیہ (رک)].

---نقشَہ (---فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
خُردبین کا مُرتّب کردہ نقشہ ، مائکرو میپ. لیکن ان میں ہر ایک جین کو خرد نقشے پر بتلایا جا سکتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۷۵). [خرد + نقشہ (رک)].

---نوکا (---و مج) صف.
۱. (کبوتر بازی) ایک قسم کا کبوتر جس کی چونچ چھوٹی ہوتی ہے (جامع اللغات). ۲. رک : خورد کے تحتی. جوتے خردنو کے پاؤں میں پہنے ، خواصیاں تیر دہان کاندھے پر سنبھالے ، جس پر غلاف زربفتی چڑھے ، ایک طرف روانہ تھی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۴۲). [خرد + نوک (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---و کَبیر (---ضم و ، فت ک ، ی مع) صف.
چھوٹا بڑا ، بچہ بوڑھا.

کرتے ہیں اب ملامت خُرد و کبیر تجھ کو
لاحول پڑھ کے شیطاں بولا نظیر تجھ کو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۳). [خُرد + و (عطف) + کبیر (رک)]

---و کَلاں (---ضم و ، فت ک) صف.
رک : خُرد و کبیر ، چھوٹا بڑا.

لبیک کہہ کے خرد و کلاں آئے سب قریب
اور روحنا فدا کہ پکارے وہ خوش نصیب

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۸ : ۳۹)۔ [خرد + و (حرفِ عطف) + کلاں (رک)]۔

خُرْداد (ضم خ ، سک ر) امذ.
۱. ایران میں تیسرے شمسی مہینے کا نام جو ہاڑ یعنی اساڑھ کے لگ بھگ ہوتا ہے. خُرداد کی پہلی تاریخیں تھیں کوہ الوند پر برف پگھلنا شروع ہو گئی تھی. (۱۹۸۳ء ، دشتِ سوس ، ۳۳). ۲. ہر ایک شمسی مہینے کی چھٹی تاریخ (ماخوذ: فیروز اللغات). ۳. حکمائے فارس کے نزدیک اس فرشتہ کا نام جو نباتات ، درخت اور پانی کا موکل ہے اور تیز پانی سے نجاست کو دور کرتا ہے. خرداد ... اس فرشتہ کا نام ہے جو نباتات اور درختوں پر موکل ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۲۸). حدیث میں آیا ہے کہ ہر چیز پر ایک فرشتہ مقرر ہے ... حکمائے ایران نے ان کے مختلف نام رکھے ہیں ، پانی کے رب النوع کا نام خُرداد. (۱۹۵۶ء ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۸۱)۔ [ف]۔

خُرْدَک (ضم خ ، سک ر ، فت د) صف.
چھوٹا سا خُرد. تیسری جماعت خردک حیاتیوں کی ہے جس میں رشتسی اور سیموں کے قبیلوں کو شریک کیا گیا ہے. (۱۹۶۷ء ، مبادی خرد حیاتیات ، ۳۰۱)۔ [خرد + ک ، لاحقۂ تصغیر]۔

خَرْدَل (فت خ ، سک ر ، فت د) امث ؛ ج خرادلہ.
۱. سرسوں سے مشابہ دانہ ، رائی ، لاط : **Sinapisalba**

اتو ہر خدا کا جو فرمان ہے
کہ خردل برابر جس ایمان ہے

(۱۶۳۸ء ، مرأت الحشر ، ۱۶۰).

جس کی ہمت کی ہے ترازو میں
دو جہاں مثل دانۂ خردل

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۵).

اس کی میزانِ عدل کے اندر
ایکساں ہے پہاڑ اور خردل

(۱۸۰۵ء ، دیوانِ صاحب (ق) ، ۱۰۳). خردلہ و خردل بری ... ریاض الفوائد میں لکھا ہے کہ خشخاش کے ایک دانے کے برابر ہے (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۳). سر مونڈ کر اگری حصہ پر ضماد خردل لگا دیا جائے (۱۹۴۷ء ، جراحیات زہراوی ، ۹). ۲. اندازاً وزن کا ناپ جو کو چھ حصہ مساوی میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصے کو خردل کہتے ہیں. (۱۹۲۹ء ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۳۵). ۳. عہدِ اکبری کا ایک وزن. ایک خردل بارہ فلس کا ... خیال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۹۰)۔ [ع]۔

---- بَرّی (---- فت ب ، شد ر) امث.
خردل (رونبدگی) کی صحرائی قسم جس کے پتے مُولی کے پتوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں مگر ان سے قدرے چھوٹے اور کنواں کورے اور کھردرے ہوتے ہیں، پھول اس کا زرد اور مزہ نہایت تیز ہوتا ہے لاط : **sinapis Arvensis** بیج اس کا مولی کے بیج سے بڑا اور پھول زرد اور نہایت تیز ہے اسے خردل بری کہتے ہیں اور بعض پیڑ میں ساق نہیں ہوتی. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۱۳)۔ [خردل + بری (رک)]۔

خَرْدَلی غُسْل (فت خ ، سک ر ، فت د ، ضم غ ، سک س) امذ.
(طب) علاج کے طور پر غسل کا ایک طریقہ جس میں ایک گیلن پانی میں تیس یا سائھ گرین رائی ملا لی جاتی ہے ۔ ایسا غسل جلدی امراض کے لئے مفید ہے. خردلی غسل (ایک گیلن میں ۳۰ تا ۶۰ گرین) جلد کے لئے ایک طاقتور مہیج ہے. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶)۔ [خردل + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت + غسل (رک)]۔

خَرِدْوانا (فت خ ، کس ر ، سک د) ف م.
خریدنا (رک) کا تعدیہ ، دلوانا. میرا خیال تک نہ تھا مکان خریدنے کا مگر تم نے خردوا کر ہی دم لیا. (۱۹۷۳ء ، آغا ناصر کے سات ڈرامے ، ۹۸)۔ [خریدوانا (رک) کی تخفیف]۔

خُرْدَہ (ضم خ ، سک ر ، فت د) امذ ؛ س خوردہ.
۱. ٹکڑا ، ریزہ ؛ چھڑن ، چھیلن ، بُرادہ ، جُز ؛ باریک (قدیم).

جوں طاؤس خورشید کا پر سٹیا
اپس چونچ تھے خردۂ زر سٹیا

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۸۶). ۲. کسی سکّے کے چھوٹے چھوٹے حصے مثلاً روپے کی دونی ، چونی ، جوابہ متروک ہے)، پونڈ کے شلنگ اور پنس وغیرہ ، ریزگاری. سنیے صاحب چار پیسے کی روٹیاں ہیں ، پیسے کا سالن ہے ، دھیلا بھانج (روپے کا خوردہ) میں گیا. (۱۸۹۹ء ، امراؤ جان ادا ، ۲۱۱). اس ایجاد (مختلف قسم کے روپے اور اشرفیوں کی ایجاد) کے بعد فیروز شاہ نے خیال کیا کہ ... دکان دار کے پاس دانگ کا خردہ نہ ہو تو ایسی صورت میں ... رقم ضائع ہو جائے گی. (۱۹۳۸ء ، تاریخ فیروز شاہی ، قداعلی ، ۲۳۹). ۳. حصہ ، کسر ، ذرہ ، دھبہ ، بیع ، فروخت ؛ چھوٹا سا نقص ، عیب ؛ گھوڑے کے پانو کا وہ حصہ جس پر رسی بندھتی ہے (جامع اللغات ؛ نور اللغات)۔ [خرد (رک) + ہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

---- بیچنا ف م.
پھٹکل بیچنا ، تھوڑا بیچنا (جامع اللغات).

---- بیں (---- ی مع) صف.
باریک بیں ، دقیقہ رس. وہ (سی اسی نیوس پولیو (۵۵ ق م تا ۵ء)) نہایت ذی علم اور سخت خردہ بیں نقاد تھا. (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۲۰۰)۔ [خردہ + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا]۔

---- بینی (---- ی مع) امث.
نکتہ چینی ، ذرا ذرا سی بات پر توجہ. یہ لوگ دور سے ہی بیٹھے بیٹھے وائسرائے کی تجاویز پر خردہ بینیاں کر رہے تھے. (۱۹۰۵ء ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۷۷)۔ [خردہ + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پکڑنا محاورہ.
چھوٹے چھوٹے نقائص نکالنا ، عیب جُوئی کرنا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---پیما (---ی لین) امذ.
رک : خرد پیما. عام طور پر متوازی تاروں والا خردہ پیما استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۵۰). [خردہ + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

---پیما پیچ (---ی لین ، ی مج) امذ.
ایک آلہ جو پیمانہ کی شکل میں ہوتا ہے. تطول اس طرح ناپا جاتا ہے کہ خُردہ پیما پیچ کو اتنا گھماتے ہیں کہ لیول میں بلبلہ وسط میں آ جائے. (۱۹۳۱ ، مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ) ، ۲ : ۸۴۶). [خردہ + پیما (رک) + پیچ (رک)].

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
۱. تھوک فروش کی ضد نیز چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچنے والا ، پرچون بیچنے والا. بعض تاجر تھوک خریدار ہوتے ہیں جو خردہ فروشوں کے ہاتھ مال فروخت کرتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). ۲. بساطی ، پھیری والا. خردہ فروش ہندی میں بساطی کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [خردہ+ ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
خردہ فروش (رک) کا اسم کیفیت. مسلمان بلحاظ تجارت کبھی ہندوستان کا مقابلہ نہیں کر سکے لیکن خردہ فروشی میں یہ ہمیشہ بڑھے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، نومبر ۹۱). [خردہ+ فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاری امث.
اینٹ اور چُونے کا مضبوط کام ، رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے پتھر نصب کرنا ، ریزہ کاری ، مینا کاری ، پچّی کاری. عجیب و غریب برآمدے نکالے ہیں ، کیا کیا خردہ کاری کی ہے ، کیسے کیسے بدرج تراشے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸۶). [خردہ+ کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

--- کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. روپیہ بُھنانا یا تُڑوانا ، ریزگاری لینا ؛ فروخت کرنا ، بیچنا ، کوڑے کر ڈالنا ، بازار دکھانا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات ، ۳۴۱).

---گو (---و مج) امذ.
فضول بات کرنے والا.

او خادم کوں بولیا کہ اے خردہ گوئے
جکچ بولیا سو بار دیگر بگوئے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۹). [خردہ + ف : گو ، گفتن ـ کہنا].

---گیر (---ی مج) صف.
عیب جو ، نکتہ چیں.

اگرچہ سُقم سے خالی نہیں یہ تمثیلیں
تو خوردہ گیر نہو بل رک (رکھ) اپنے کام سے کار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸۸). ایسی بات کیوں کریں کہ خردہ گیروں اور عیب جووں کو طعنہ بازی کا موقع ملے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۹). دلائل و معجزات کے الفاظ سنتے کے ساتھ ہی .... یہ سوال پیدا ہونے لگتا ہے کہ ... کیا عقل خردہ گیر ، ان کے وقوع کو جائز بھی رکھتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۹). [خردہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---گیری (---ی مج) امث.
خُردہ گیر (رک) کا اسم کیفیت. کبھی ایسا کلمہ تیری زبان پر نہ گزرا کہ کوئی خردہ گیری کرتا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۸۲). اس پر (اعتماد الدولہ کا مقبرہ) خردہ گیری کی مجال صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کہ ہم اس کا مقابلہ شاہ جہاں کی عمارات سے کریں (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۵۶). [خردہ + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُرْدَہ (---ضم م ، سک ر ، فت د) صف ؛ م ف.
ٹُکڑے ٹُکڑے ، کلدلہ ، اُوپر تلے (جامع اللغات). [خردہ + مردہ (تابع مہمل)].

---مِینا کس اضا (---ی مج) امث.
شراب کی تلچھٹ ، صراحی کے پیندے میں رہ جانے والی شراب. یونان کے ... عہد حسن و عشق میں ... وہاں کا ذرہ ذرہ خردۂ مینا کا حکم رکھتا تھا ... محبت کا دیوتا ... جلوہ گر ہوا کرتا تھا. (۱۹۶۳ ، شبستاں کا قطرۂ گوہریں ، ۶۳). [خردہ + مینا (رک)].

---نہ بُرْدَہ مُفْت کا دَرْدِ گُرْدَہ کہاوت.
حاصل نہ وصول بلا وجہ کی پریشانی. آپ امتحان لینے والے کون ... ہمیں کیا مطلب جو پوچھا کچھی میں پڑیں بقول شخصے خردہ نہ بردہ مفت کا درد گردہ. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)).

خُرْدی (ضم خ ، سک ر) امث ؛ صف.
۱. بڑے کی ضد ، چھوٹا ہونا ، چھٹائی. یہ تفاوت نلیوں کی خُردی اور کلائی سوراخ سے نسبت رکھتا ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۹). اگر یہ ممکن نہ ہو تو لکھنؤ کی چکن کا ایک تھان مگر نہایت عمدہ خردی بُوٹیاں ہوں. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۸۵۰). ۲. بُزرگی کی ضد ، کم عُمر ہونا. میری خردی اور پیر کنعاں کی ضعیفی پر رحم کر اور مجھ کو پانی عنایت کر (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۳). شدت گرسنگی سے مضطر و بدحواس ہو کر تمام آبادیٔ مُلک نے خُردی و بزرگی ، افلاس و امارت ہر قسم کے امتیازات کو فنا کر دیا تھا. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۷۰).

پاس کچھ ہو بزرگی خردی کا
کچھ تو اچھے برے کی ہو پہچان

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۸۴). [خرد + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

خُرْدِیا (ضم خ ، سک ر ، کس د) امذ ؛ صفت ؛ مسر خُردِیَہ.
(لکھنؤ) **خردہ فروش ، ریزگاری بیچنے والا ، صرّاف** (جامع اللغات).
[خردی + ا ، لاحقۂ نسبت].

خُرْدِیَت (ضم خ ، سک ر ، کس د ، فت ی) امث.
رک : **خُردی**. بے ستری علامت خردیت کی ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۳۱۷). [خرد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَرْزَہ (فت خ ، سک ر ، فت ز) امذ.
موٹا اور ناہموار آلۂ تناسل (اعضا کے بے قرینہ ہونے کی بیماری کے تحت)؛ (مجازاً) گدھے یا گھوڑے جیسا.
کہ عورت تھی مگر مردانہ تھی وہ ۔ کہ شمع خرزہ کی پروانہ تھی وہ
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۲۵). [ف].

خَرْ زَہْرَہ (فت خ ، سک ر ، فت ز ، سک ہ ، فت ر) امذ.
ایک زہریلا پودا جس کے پھول کو گُل کالری بھی کہتے ہیں ، پتے لمبے ، پھول سفید اور سرخ ہوتے ہیں. اسکی جڑ اور چھال زہریلی ہوتی ہے ، عربی میں دفلی ، سم الحمار اور فارسی میں کنیر (Apocy Naceae) کے نام سے مشہور ہے. دفلی : اس کو فارسی میں خرزہرہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۵). خرزہرہ ... متوسط قامت کا درخت ہے اس کے پتے برگ بید کے مانند اور پھول خوش منظر ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۷۶). [خر (رک) + زہرہ (رک)].

خَرْزِین (فت خ ، سک ر ، ی مع) امث.
بڑی زین نیز طویلے کی دیوار کی کھونٹی جس پر زین ٹانگی جاتی ہے.

عجب نہیں ہے کہ زاہد خط چلیپا سے
بنا دے تیرے طویلے کے واسطے خرزین

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۱). [ف].

خِرْس (کس خ ، سک ر) امذ.
۱. **ریچھ ، بھالو.**

بیٹھا شیر جب آو جالے سنجھار
کھڑا خرس تب آو دندان پسار

(۱۵۶۵ ، حسن شوق ، د ، ۶۷).

کتیاں شیر ببار خرس میاں کے درشت
کتیاں کھول مانجر کتیاں خار پشت

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵).

بنائی زاہد خر کی شباہت دست صانع نے
لیا منہ خرس سے اور دام کی (کیں) خنزیر کی آنکھیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۲). اس جنگل میں خرس بادشاہت کرتا تھا تمام ریچھ ہی ریچھ رہتے تھے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۲۵).

کھال کھچوا کے نہ رکھدوں تو سہی
خرس کی طرح بنے جاتا ہے

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۳). ۲. (مجازاً) **ناتراشیدہ شخص ، کندۂ ناتراش ، بدذات ، بدمعاش ، غنڈہ ، لُچا ، لفنگا.**

دیا شاہ دشنام ناپاک تے
تنگ آیا ہوں اس خرسِ ناپاک تے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۰).

چھپانی اسے وینچ یک ٹھار میں
سو او خرس بھی آ سنگانیچ وہیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۰).

حد سے زیادہ واعظ یہ کودنا اچھلنا
کلہے کو جانتے ہیں ہم اے خرس اب بندھا رہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۵). میں اس بڈھے کو خضر سمجھا تھا ، خرس نکلا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۶۱). ۳. (مجازاً) **پاگل ، مجنوں ، دیوانہ.** وہ آپ کے عشق میں سر ننگے ، پاؤں ننگے خرس بنے ہوئے ، سودائیوں کی طرح جنگلوں بیابانوں پہاڑوں میں مارے مارے پھرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۱۹). ۴. (فلکیات) **شمال کی طرف آسمان پر ریچھ کی شکل کی دو اشکال جن میں سے ایک کو دُبِّ اکبر اور دوسری کو دُبِّ اصغر کہتے ہیں.** ملکہ آفاق نے پھر سحر کیا کہ آسمان سے خرس اڑتے ہوئے اس طرح اترے کہ جیسے خرس برستے ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۳۱۲). [ف : خرس ؛ پہلو ؛ خرس ؛ (قدیم) ف : ارتشش].

---بازی امث.
اُچھل کود ، پھدنگی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [خرس + بازی (رک)].

---بان امذ.
ریچھ والا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [خرس + بان (رک)]

---دَر کوہ ، بُو علی سیناسْت کہاوت.
پہاڑ میں ریچھ بُو علی سینا ہے (جامع اللغات).

---شِمالی کس اضا (--- کس ش) صف.
رک : **خرس قطبی ؛ (مجازاً) اِدھر اُدھر.**

مگر سب سے نرالا ہے مذاق حضرت عالی
کمر خرسِ شمالی ہے سر قطب جنوبی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۵۸). [خرس + شمالی (رک)].

---طِینَت (--- ی مع ، فت ن) صف.
حیوان فطرت ، حیوان سرشت. دو گھڑی رات ہی سے جلادان خرس طینت ... حاضر ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۶۷). [خرس + طینت (رک)].

---قُطْبی کس اضا (--- ضم ق ، سک ط) امذ.
ریچھ کی ایک اعلیٰ قسم جو صرف سرد آب و ہوا اور برفانی علاقوں میں پائی جاتی ہے. اسکی کھال اور دُم کے بالوں سے بیش قیمت لباس تیار ہوتے ہیں. سب سے بڑا ریچھ یعنی خرس قطبی خاص یورپ میں پایا جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۲۰۰).

ـــ گیاہ (ـــ کس گ) امذ.
ایک پیڑ جس میں پہاڑی کُلجر کے سے بیج لگتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس میں سونے کے چھترکی طرح چھتر لگتے ہیں وہ خرس گیاہ کہلاتے ہیں کیونکہ ان چھتروں کو ریچھ بڑی رغبت سے کھاتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۱). [خرس + گیاہ (رک)].

خرسک (فت خ ، سک ر ، فت س) امذ.
چھوٹا ریچھ ؛ ایک کھیل جس میں ایک لڑکا ریچھ بنتا ہے اور دوسرے اُسے کنکر مارتے ہیں اور وہ لاتیں مارتا ہے ؛ لحاف (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [خرس + ک ، لاحقۂ تصغیر].

خُرسند (ضم خ ، سک ر ، فت س ، سک ن) صف.
خوش خوش ، شادماں ، مسرور.

جو ترا ور نادی کو خوش آئی مل
موافق ہر ہو تہیں خرسند دل

(۱۵۴۳؟ ، پھوگ بھل (ق) ، ۸).

توں دل کوں اسی غم تھے خرسند رکھ
دوجے ساتھ اپنا ہی پیوند رکھ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۲). تُو ہر روز اس لقمۂ لذیذ سے مجھے ایسا خرسند رکھتا ہے کہ اگر میرے بدن پر ہر روئیں کی جگہ زبان پیدا ہو اور ہر زبان سے شکر تیرے احسان کا ادا کروں تو بھی نہ ہو سکے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۰۹). بادشاہ بھی نہایت خرسند ہوا اور بیش قرار صلہ مرحمت فرمایا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۳). [خورسند (رک) کی تخفیف].

خُرسندی (ضم خ ، سک ر ، فت س ، سک ن) امث.
خوشی ، شادمانی ، مسرور ہونے کی کیفیت ، مسرت.

غرض جو ہیں سعادت مند دارین
ہے خواہش جس کو خرسندی کونین

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۳۵). [خورسندی (رک) کی تخفیف].

خرسنگ (فت خ ، سک ر ، فت س ، غنہ) امذ.
سڑک کا روڑا ، رکاوٹ ، راہ سنگ.

کب سونے دیر و حرم ہے اوسکو سر آہنگ کا
تیرے کوچہ میں جسے رتبہ ملا خرسنگ کا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۹۸). خرسنگ : بے ڈول کلھب یا اَن گھڑ پتھر. (۱۹۳۱ ، نوائے ادب ، اپریل ، ۲۸). [ف].

خُرسُو (ضم خ ، سک ر ، و مع) امذ.
ایک پرند جو بُلبل کی طرح ہوتا ہے سر سیاہ ، رُخسار سفید ، گلے میں ایک حلقہ سا نمودار ، دُم کے نیچے سُرخی مائل بسنتی پر ہوتے ہیں. باقی جسم کا رنگ خاکی ہوتا ہے (ماخوذ : سیر پرند ، ۳۲۰). [مقامی].

خِرسیہ (کس خ ، سک ر ، کس س ، فت ی) امث.
خاندان خرس سے متعلق جانور ان میں زندہ جنس پائے پہلسان ترسیہ ، خرسیہ اور کئی دوسری پائی جاتی ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۶۸). [خرس + ی ، لاحقۂ کیفیت + ہ ، لاحقۂ نسبت].

خَرَش (فت خ ، ر) امذ.
بڑا موتی (قدیم اردو کی لغت). [ف].

خُرِش (ضم خ ، کس ر) امث.
رک : خورش.

رنگا رنگ میوے کے جا کا ہے
ستے ہور رفیے کے خرش بانٹے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۸). وہ پرانی خونخوار باگھنی ، جس کی خُرش سے جوان مردوں اور آکاؤں کا کلیجا مثل بید کے ہلا ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۱۳۷). [خورش (رک) کی تخفیف].

خِرشَف (کس خ ، سک ر ، فت ش) امذ.
ایک سلاد جو اطراف ایران میں بہت مقبول ہے. شلجم ، مولی ، چقندر ، خرشف ، ساگودانہ ہر قسم کے پھل اور سوائے سبزیوں کے ہر قسم کی ترکاریاں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۱ : ۲۳). [ف].

خَرشَنَہ (فت خ ، سک ر ، فت ش ، ن) امذ.
کبوتر سے کُچھ بڑا ایک پرند جو اُڑنے کی حالت میں بیٹ کرتا ہے اور جس وقت یہ پرندہ اُڑتا ہے تو اس کے نیچے ایک دُوسرا پرند ، کرکرہ بھی اُڑتا ہے اور منتظر رہتا ہے کہ اگر یہ بیٹ کرے تو میں کھا لوں کیونکہ ، کرکرہ کی غذا یہ ہے اور خرشنہ بجز وقت پرواز کے بیٹ نہیں کرتا اور ، کرکرہ جانور بجز اسکی بیٹ کے اور کُچھ نہیں کھاتا. خرشنہ بجز وقت پرواز کے بیٹ نہیں کرتا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۶۳). خرشنہ ایک جانور ہے کبوتر سے بڑا اور اڑنے کی حالت میں بیٹ کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۸). [ف].

خُرشید (ضم خ ، سک ر ، ی مع) امذ.
رک : خورشید.

قیامت آئے شب ہجر کو نہیں جاتی
الٰہی پنجۂ خرشید الٰہی دعا کے لیے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۷). [خورشید (رک) کی تخفیف].

ـــ لب بام کس صف (ـــ فت ل ، کس ب) صف.
مرنے کے قریب ، آخری عُمر (جامع اللغات). [خرشید + لب (رک) + بام (رک)].

خُرطُوم (ضم نیز فت خ ، سک ر ، و مع) امث.
۱. ہاتھی کی لانبی ناک ، سونڈ.

تمام ملک لہو ، تھا و خرطوم پیل
نہنگ ہور دستی تھی دریائے نیل

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۱).

لے کے خرطوم میں زنجیر پھر آوے وہ اگر
اس کے دانتوں کو یہ سمجھے جو کوئی ہو زیرک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۲). جمعہ قلع قمع روضۂ حیات مخالفان خرطوم انتقام دراز کی صبح کو بحکم ابرہہ ... رواں ہوئے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱). قرآن میں تو خرطوم کا لفظ ہے جس کا ترجمہ ہماری بولی میں سونڈ ہے. (۱۹۰۰ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۹۶). ۲. (مجازاً) **مچھلی یا مکھی کے منہ کا اگلا حصہ جو ہاتھی کی سُونڈ سے مُشابہ ہوتا ہے.** یہ مچھلی اپنی خرطوم سے حیوانات کو زخمی کرتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۵). مکھی ... اطلاعات موصول ہوتے ہی اپنی خرطوم کو آگے بڑھا دیتی ہے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۵۹). ۳. **کیڑوں کی ناک.** دیکھا شیطان کو بصورت مینڈکی کے کہ اس کے ایک «خرطوم» ہے مانند خرطوم مچھر کے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۹۶). ۴. (مجازاً) **آدمی کی لمبی ناک.**

ناک تو خرطوم سے ہاتھی کی تیری کم نہیں
بگڑے کہ جورو کا دامن اس سے کہ تو آستیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۰). ۵. (مجازاً) **ٹونٹی ، نلکی ، پائپ.** ایک چوبی حوض بنا ہوا ہے جس میں بریاں شدہ جَو ڈالتے ہیں اور جَو چرمی خرطوم کے ذریعہ سے ... مشین پر گرتی ہے. (۱۸۸۹ ، حسن ، اکتوبر ، ۲ ، ۱۰ : ۳۶). [ع].

خُرطُومی (ضم نیز فت خ ، سک ر ، و مع) صف.
ہاتھی کی سُونڈ سے مُشابہ پلڑیا یا پیول ، یہ چھوٹے نوعے خرطومی بلندبان ہوتے ہیں اور نوک دار ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۳۵). قبیلہ ہوموپٹیرا (Homoptera) کے حشرات میں یہ لپٹی ہوئی شکل یا خرطومی شکل ظاہر کرتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۹). [خرطوم + ی ، لاحقۂ صفت].

خَرطُومِیَّہ (فت خ ، سک ر ، و مع ، کس م ، فت ی) صف.
خرطوم (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ سُونڈ والے جانور. خرطومیہ (پرو بو سیڈیا) یعنی سُونڈ والے جانور ، ہاتھی۔ خشکی کے جانوروں میں ہاتھی سب سے بڑا ہوتا ہے ... اسکی سونڈ یا ناک بہت طویل ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۴۳). [خرطوم + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ صفت].

خَرِف (فت خ ، کس ر) صف ؛ امذ.
۱. **وہ شخص جو بُڑھاپے کی وجہ سے بدحواس ہو گیا ہو.** ملعون غصے ہو کہا ، اے زبۃ کیا کروں کہ مرد پیر ہے اور خرف ہوا ہے وَالا نہ تجھے گردن مارتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰).

شب سے روز و شب اسی کے ساتھ ہے
اس خرف کی ڈاڑھی اس کے ہاتھ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۷). واقعی جو میں نے لکھا ... ستر برس کا پیر خرف ... غلط نہیں لکھا (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۳۴۲). مالک بن عوف نے ... جوشِ شباب میں اس رائے کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ خرف ہو چکے ہیں (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۸۶). ۲. (کنایتاً) **بے وقوف ، نادان ، کم عقل.**

سو منافق ہے ابی ابن خلف
اور مشرک ہے ابو جہل خرف

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۷۶). زبان سنبھال اور ایسے کلمات خرف منھ سے نہ نکال. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲۵).

آگے شیروں کے نہ بک او سگِ ابلق خاموش
بد زبان و خرف و ابلہ و احمق خاموش

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۵۹). ۳. **بیہودہ ، مہمل ، لایعنی ، فرسودہ.** ہماری ضعیف الاعتقادی اور بعض پرانے خیالات خرف کی پابندی اور بعض نئے خیالات کی وارستگی نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸۹). شہزادہ رشید کی نسبت تو نے وہ الفاظ بیہودہ و خرف استعمال کئے جن کی ذرا بھی اصلیت نہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۷۲). [ع].

خَرِفَت ہونا ف م.
بے ہودہ بکنا ، مہمل بکنا ، بدحواس ہونا (قدیم اردو کی لغت).

خُرفَہ (ضم خ ، سک ر ، فت ف) امذ.
۱. **ایک مشہور ساگ جس کے پتے بیضوی گولائی لئے ہوئے دبیز اور لیسدار ہوتے ہیں ، شاخیں سبز سُرخی مائل ، رطوبت سے بھری ہوئی اور زود شکن ہوتی ہیں۔ اس کے پھول سفید اور تخم سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں ترکاری کے طور پر کھانے اور دواؤں میں بھی کام آتا ہے.** خرفہ اور کاہو اور کاسنی ... ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۳). کسی ساسی پتے مثلاً آک یا خرفہ کے پتے کی عرضی تراشوں کا معائنہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۲۰). ۲. **وہ میوہ جو درختوں سے چُنا جائے ، موسم خزاں کا میوہ** (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

خَرْق (کس نیز فت خ ، سک ر) امذ.
۱. **پھٹنے یا پھاڑنے کا عمل.**

پردہ در نور حق ہوا ورنہ
کب ہو انسان سے یہ خرق وقوع

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۹).

غم بیقدری بیت سے جگر چاک ہوا
خرقِ افلاک سمجھا تھا میں کتنا دشوار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۹).

آسماں سے بعد اور ہو عادت کا نہ گر خرق
تو شان میں افسانہ نویسی کی پڑے فرق

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱). ۲. **کپڑے پھاڑنا ؛ جھوٹ بولنا ؛ صحرا میں سے گزرنا ، ریگستان ؛ دراز ؛ گول سوراخ** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

---عادات/عادَت (---/فت د) امذ.
۱. **عادت اور قانون قُدرت کے خِلاف کسی نبی یا ولی سے کسی بات کا ظاہر ہونا ، انوکھی بات ، عام انسانی فطرت کے خلاف بات ، اعجاز ، کرامت.**

ہور اس دعوے اُپر لاوے وہ حجت
تحدّی سے بطور خرق عادت
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۲). اکثر اشخاص اس کی (سید شاہ فتح محمد) کرامات کے قائل اور خرق عادات کے ناقل ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۸).
جشن آ ، اکرام سے ساری کرامت ہے یہی
عادتِ بد ترک کر تو خرق عادت ہے یہی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۴). حضرت کے خرق عادات و کسب و کمال کی متعدد نقلیں بچپنے سے شباب تک سنتا رہا. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۳۳). روحانی طاقت حاصل کرنے کا مقصد صرف خرق عادت یعنی کرامات کا حصول ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۲). ۲. بے قاعدگی (اصطلاحات سیاسیات ، ۱۹۰). [خرق + عادات / عادت (رک) کی جمع].

ـــ و اِلْتِیام (ـــ و مج ، کس ا ، سک ل ، کس ت) امذ. **پھٹ جانا اور پھر باہم مل جانا.** آسمان کے خرق و التیام کا مسئلہ ... ہمارے ہاں کے علوم طبعی کا بہت بڑا مسئلہ ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۸۲). خیر و شر ، مد و جزر ، نور و ظلمت ، خرق و التیام ، اجتماع و انتشار ان سب کی متضاد قوتیں ... عمل کیا کرتی ہیں. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۵۸۱). جو مر گیا ... اس کا بدن مثالی میں لوٹ آنا اس لیے ممکن ہے کہ بدن مثالی قابل تجزی اور خرق و التیام نہیں. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۰۹). [خرق (رک) + و (حرف عطف) + التیام (رک)].

خِرْقَہ (کس خ ، فت ق) امذ.
۱. **گدڑی ، پیوند لگا ہوا کپڑا ، پُرانا اور پھٹا ہوا کپڑا ، لباس.**
جوں آروس کے سار سورج سندر
کیا پَیس مغرب کی خرقے بھتر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۹).
لوٹ عصیاں نہ گیا خرقہ سے اپنے قائم
گرچہ اک عمر ہوئی دیدۂ تر دھوتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۴).
بے تکلف ہے تعین اس قصب پوشی کی قید
خرقۂ صد چاک پہنو آپ کو رسوا کرو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۷). جب وہ پیدا ہوئے تو امیر سیف الدین ایک خرقہ میں لپیٹ کر ایک مجذوب کے پاس لے گئے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۸۳). ۲. (اَ) (تصوف) **وہ لباس جو شیخ مُرید کو اپنا مُرید کرنے کے بعد دے اور اُس کو خلافت اور اجازت عطا کرے۔ خرقہ اس بات کا پتہ دیتا تھا کہ اُس کے پہننے والے نے سچائی کا راستہ اختیار کر لیا ہے ، درویشوں کا لباس ، صُوفیوں کا لباس.**
دل لید زاہداں کے ، صوفی و عابداں کے
لے خرقے طاعتاں کے ، دے مدتوں وام ساقی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳).

تسبیح نہ دے مجھ ہاتھ میں خرقہ نہ رکھ نہ لا سیس توں
زیادہ سیں نسبت نہ دے ، مجھ رند شاہد باز کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).
خرقہ مندیل و ردا مست لئے جاتے ہیں
شیخ کی ساری کرامات چلی جاتی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۸). امیر خانہ خراب نے کہا اب تم مجھ کو اپنا مرید کرو اور یہ خرقہ پہنا دو. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۸۴). خرقہ اس بات کا پتا دیتا ہے کہ اس کے پہننے والے نے سچائی کا راستہ ، یعنی صوفیا کا طریقہ اختیار کر لیا ہے اور اپنی خودی کو ترک کر کے مکمل طور پر اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کر دیا ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۹). (اا) **فقیروں کا پھٹا پُرانا لباس ، سادہ لباس.** ایک بار میں حرم شریف میں گیا اور ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ خرقہ پہنے ہوئے ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۷).
اب تو خطرے میں ہے محسن خرقۂ درویش بھی
تو بچا کر شملۂ عزت کہاں لے جائے گا
(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۳۵). ۳. (تصوف) **جسم ناسوتی ، ناپائیدار جسم.** بعض لوگ خرقہ سے جسم ناسوتی بھی مراد لیتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۱۲). ۴. **عورت کی میت کو کفناتے وقت استعمال کیا جانے والا کپڑا جو تین ہاتھ سے کم لمبا نہیں ہوتا اور عرض اس قدر ہوتا ہے کہ بغلوں سے لے کر گھٹنوں تک جسم چھپ جائے.** عورت کے واسطے پانچ کپڑے سُنّت ہیں درع ، خمار ، لفافہ ، اِزار ، خرقہ. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۸). ۵. (مجازاً) **رسوم و رواج ، رہن سہن.** ایشیا کا خرقۂ دیرینہ چاک نہیں ہونے پایا تھا ، اور یورپ کے بلند ترین دماغ ، باوجود مذہبی تعصب کے ، ذہنی تعصب سے گریز کرتے تھے. (۱۹۳۳ ، طربیۂ خداوندی (ترجمہ) ، ۵۳). ۶. (مجازاً) **سعادت ، خلعت ، اِنعام و اِکرام کے طور پر ملنے والا لباس.** اس خرقے کے مرحمت ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ صفت ستاری میں یکتا تھے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۷۶).
قیمت بادہ نہیں جو خرقہ کو ہوتا ہے گرو
اس پہ قُرباں ہیں سو جامۂ احرام یہاں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۰۱). [ع : (خ ر ق)].

ـــُ الْاِرادَہ (ـــ ضم ہ ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، فت د) امذ. (تصوف) **ایسا خرقہ جس کا کوئی شخص اپنے شیخ سے خواستگار ہوتا ہے اور اُس کے قبول کرنے سے وہ بے چون و چرا فرماں برداری کا پابند رہتا ہے** (اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۹). [خرقہ + رک : ال (۱) + ارادہ (رک)].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
کبوتر کی ایک قسم جس کے پر اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں.
اب ہم فقیروں کا اثر جذب دل کھلا
شوق اس کو ہے کبوتروں میں خرقہ بند کا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات ، ۲ : ۴۳۰)). قدوی کا کبوتر خانہ نہیں ابجد کی تختی ہے ملاحظہ کیجئے۔ اصیل ، نیر ... خرقہ بند ،

دو باز ... اور حضور باہو. (١٩٥٣ ، اپنی موج میں ، ٣٠). [خرقہ + ف: بند ، بستن - باندھنا].

--- پَشْمِیں کس صف (--- فت پ ، سک ش ، ی مع) امث.
اونی لباس ، اون یا کھال سے بنا فقیر کا معمولی لباس ؛ (مجازاً) فقیروں کے جسم کی کھال.

اے شہ گدا کے خرقۂ پشمیں کو کم نہ جان
مارے ہے چشم ابر ، تری زری کلاہ کو
(١٧٨٢ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ١٢٢).

میخانہ میں رکھ خرقۂ پشمیں کو گرو
اور اسکے عوض میں خوب پی بار شراب
(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٩٩). [خرقہ + پشمیں (رک)].

--- پوش (--- و مع) امذ.
١. درویش ، صُوفی.

فلک ہے بُدا اس کا یک خرقہ پوش
شفق اس متیں ہی لبے جرعہ نوش
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٤٢).

یہ حرف راست جا کے کہو خرقہ پوش کوں
اے کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کوں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٨٣).

بزرگ ایک تمیز و وقار صدر نشیں
ملک خصال و فرشتہ جمال و خرقہ پوش
(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٢٧). پھر تم نے خرقہ پوشوں والی باتیں شروع کر دیں. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ١٣١). **٢. (مجازاً) راز داں ، سالک طریقت.** رموز و اسرار کے خرقہ پوش ... تجھ پر سلام. (١٩١٢ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٥). [خرقہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

--- تَبَرُّک کس صف (--- فت ت ، ب ، شد ر بضم) امذ.
(تصوف) ایسا خرقہ جسے شیخ اپنی منصبی حیثیت سے ایسے آدمیوں کو عطا کرتا ہے جن کے متعلق اُسے خیال ہو کہ ان کو طریقۂ تصوف پر ڈالنا کارآمد ہو گا. (ماخوذ : اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ٨٣٩). [خرقہ + تبرک (رک)].

--- تَحْکِیم کس اضا (--- فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
(تصوف) بعض پیران طریقت اپنی رحلت و وصال کے وقت اپنے کسی مرید کو اپنی بجائے تحکیم سے مُرشد بناتے ہیں اور اپنا سجادۂ طریقت اُس مرید کے حوالے کرتے ہیں مُرید صادق ارشاد کے بار عظیم کے اٹھانے سے انکار کرتا ہے لیکن مُرشد اُس کو اپنا صاحب سجادہ مقرر کر کے رحلت فرماتا ہے اس قِسم کے خرقے کو اصطلاح مشائخ میں خرقۂ تحکیم کہتے ہیں. (تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب) ، ٣٤). [خرقہ + تحکیم (رک)].

--- حَیات پَہْنَنا محاورہ.
زندہ رہنا. ان دنوں تک وہ نیک ذات خرقہ حیات پہنے تھا چنانچہ راقم کے والد نے بھی اسے دیکھا ہے. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ،

افسوس ، ٩٩).

--- خِلافَت کس اضا (--- کس خ ، فت ف) امذ.
(تصوف) خرقۂ خلافت کی دو قِسمیں ہیں - اول یہ کہ شیخ اپنے مُرید کامل کو بحکم خداوندی خلافت دے - اس خلافت کو خلافت کُبریٰ کہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ شیخ طالب میں قابلیت جانچ کر اجازت دے - ایسے خلافت صُغریٰ کہتے ہیں. خواجہ یوسف ابن ایوب ابن یوسف الہمدانی ... شیخ عبداللہ جوینی کے مرید تھے اور اون ہی سے خرقۂ خلافت پایا تھا. (١٨٩٦ ، سیرت فریدیہ ، ٣) خاندان چشتیہ صابریہ میں قطب الارشاد حضرت امیر شاہ صاحب قدس سرہ صاحب سجادہ سے بیعت تھے اور خرقۂ خلافت سے بھی مشرف ہوئے تھے. (١٩١٠ ، مکاتیب امیر مینائی (دیباچہ) ، ٢٠). [خرقہ + خلافت (رک)].

--- دوزی (--- و مع) امث.
لباس سینا ؛ (مجازاً) سکُون دل حاصل کرنا.

دل صد پارہ تجھ پلک سوں ہے بند
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٥٢). [خرقہ + ف : دوز ، دوختن - سینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- زُہْد کس اضا (--- ضم ز ، سک ہ) امذ.
لباس پارسائی ، تقویٰ اختیار کرنا.

سبحۂ دیں دکھو ہور جن جنم کفر
خرقہ زہد دکھو جامۂ مشروب دکھو
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٠٥). [خرقہ + زہد (رک)].

--- سالُوس کس اضا (--- و مع) امذ.
(مجازاً) مکاری کا لباس ، دھوکے کا جال ، بناوٹ کا.

شیخ جانے کی نہیں ہونے رہا
خرقۂ سالوس کو دھوتا ہے کیا
(١٨٠١ ، دیوان جوشش ، ١٧). [خرقہ + سالوس (رک)].

--- سالُوسی کس صف (--- و مع) امذ.
دکھاوے کا ، بناوٹی لباس.

اے عبا پوش ترے خرقۂ سالوسی میں
مکر و تزویر کے اجرام سیہ پلتے ہیں
(١٩٦٢ ، برگ خزاں ، ١٩٢). [خرقہ + سالوس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- سَماع کس اضا (--- فت س) امذ.
(تصوف) خرقۂ سماع وہ ہے جو شیخ سماع میں بحالت وجد اپنا کوئی ملبوس قوّال کو دے (مصباح التعرف ، ١١٢). [خرقہ + سماع (رک)].

--- شَرِیف (--- فت ش ، ی مع) صف.
١. رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے پیرہن کا نام مبارک

(جو قسطنطنیہ میں محفوظ ہے) اور جس کی تبرک کے طور پر تنظیم و تکریم کی جاتی ہے. خرقہ شریف ایک چوڑی آستینوں والی عبا ہے جو اونٹ کے سفید اون کی بنی ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۹). ۲. ایک مقدس رسم جب کہ ایک مقررہ تاریخ (۱۵ رمضان شریف) پر اس لباس مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے یہ تبرکات خاص خاص موقعوں پر کھولے جاتے ہیں مثلاً خرقہ شریف کے موقع پر (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۵). [خرقہ + شریف (رک)].

---طامات کس اضا ؛ امذ.
(مجازاً) فریب آلود لباس ، مکروفریب کی پوشاک ، بناوٹی صوفیوں کے ہتھکنڈے.

تا پھونکیے نہ خرقۂ طامات کے تئیں
حسن قبول کیا ہو مناجات کے تئیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۰). [خرقہ + طامات (رک)].

---معراج کس اضا (--- کس م ، سک ع) امذ.
معراج پر پہنچنے کی سعادت. آپ کو بحکم خدا آنحضرت صلعم نے خرقہ معراج عنایت فرمایا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۷۹). [خرقہ + معراج (رک)].

خَرقِیَّت (فت خ ، سک ر ، کس ق ، شد ی بفت) امث.
رک : خرق.

یعنی خرقیت التیام پاویں ... وے عالم حسّی تام پاویں

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۱۳). [خرق + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَرَک (۱) (فت خ ، ر) امذ.
چھوٹا گدھا ؛ (مجازاً) بیوقوف شخص. آپ کی نسبت میاں بدھو نفر صاحب اس مورخ نے لکھا ہے کہ کربہ چشم ، سادہ لوح بالکل خرک. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۰۳). [ف : خر (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

خَرَک (۲) (فت خ ، ر) امذ.
کچی نیز خشک کھجور یا جزیرہ خارک میں پیدا ہونے والی کھجور جو عموماً چھوٹی ہوتی ہے. خرک مخفف ہے خارک کا ، خارک ایک قسم ہے خرمائے خشک کی جو بلاد فارس میں پیدا ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۴۶). [ف : خارک (بحذف ا) ؛ قب : گج : کھارک].

--- کوتہ (---و مج ، فت ت) امذ.
ایسی کچی اور خشک کھجور جو بہت چھوٹی ہوتی ہے. خارک ایک قسم ہے خرمائے خشک کی جو بلاد فارس میں پیدا ہوتی ہے جس کا پھل دراز نہیں ہوتا فارسیوں نے اس کا نام خرک کوتہ رکھا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۴۶). [خرک + کوتہ (رک)].

--- گوتو (---و لین ، و مج) امذ.
رک : خرک کوتہ. خرک گوتو: ... شاید اسی قسم خرما کا درخت قدآور ہوتا ہو. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۴۵). [خرک + گوتو (رک)].

خَرکار (فت خ ، سک ر) امذ.
رک : خر کے تحتی.

مرتی ہے خرکار کی میا ... محنت والا بیٹا بیٹا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۱). [خر + کار (رک)].

خَرگاہ (فت خ ، سک ر) امذ.
رک : خر کے تحتی. خرگاہ لپیٹ دار خیمہ ہے جس میں کبھی ایک اور کبھی دو دروازے ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). [خر + گاہ (رک)].

خَرگوش (فت خ ، سک ر ، و مج) امذ.
رک : خر کے تحتی.

شکاریں بھریں وہاں سبھی بے شمار
گوزن و ہرن مثل خرگوش وار

(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۹).

دگر جانب سے بہر آواز کر گوش
ہو حیرت ناک اوسدم مثل خرگوش

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۴۷۶). خرگوش سبزی خور حیوان ہے جو گھاس پتے گھیر اور اسی قسم کی دیگر سبزیاں بطور غذا استعمال کرتا ہے (۱۹۹۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۷۶۰). [خر + گوش (رک)].

خَرگِیں (فت خ ، سک ر ، ی مع) امث.
جھابی ، ٹوکری ، تھیلا. میاں نے خرگیں میں سے ایک پھولا ہوا ، دیسی سنگترہ نکالا اور اس کا چھلکا ہوا میں اچھالتا ہوا بولا. (۱۹۳۳ ، جیو ، ۳۳۸). [ف].

خُرم (ضم خ ، سک ر) امث.
(عروض) فعولن کی ف اور مفاعیلن کے م کا گر جانا یا گرانا.

دکن میں ہیں زیادتی کی دلیل
خرم و اسباغ اذالہ و ترفیل

(۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۹۰۹). [ع].

خُرَم (ضم خ ، فت ر) امث.
(طب) حزم ح اور ز کے ساتھ بھی جائز ہے اور خ و ر کے ساتھ بھی صحیح ہے اسکے معنی اس دوا کے ہیں جو پوست بیضہ مرغ سے تیار کی جاتی ہے (شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹۶۳). [خورم (رک) کی تخفیف].

خُرَّم (۱) (ضم خ ، شد ر بفت) صف ؛ اصم خورّم.
۱. شادمان ، خوش ، بشاش.

کہ اے شہ توں جسم شاد خرم ہُو اچ
نہیں غم تجے کچ توں بے غم ہُو اچ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

ہے عال عقل زیر آسمان
خوش ہو جس دل میں وہ خرم ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷٦).

سنا ہے یوں تھے ابراہیم ادہم
محل میں ایک دن بیٹھے تھے خُرّم
(۱۸۱۳ ، غرائب رنگیں ، ۱۷). لفظ خُرّم جیسے مسلم مصنفین نے مسرت اور ہر قسم کی شہوانی بے راہ روی کے معنی دیے ہیں اسی نوعیت کی زندگی کا ایک نشان بن گیا. (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۵). ۲. شاداب ، تندرست ، سرسبز

عالم ہوا ہے خرّم فردوس باغ کی سم
من جیو سدا ہے بے غم اب شاہ ہور گدا کا
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۳).

خاک ہے سپہر گردوں پر کہ یوں ما ئی کے بیچ
صورتیں کیا دیں ان نے خورّم و شاداب داب
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).

میں نے جانا لے چلے گی یہ گلستاں کی طرف
یا کنار آب یا خرم بیاباں کی طرف
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۷). ۳. **ایرانیوں کے آٹھویں مہینے کا نام ، ہر مہینے کی آٹھویں تاریخ** (جامع اللغات). [ف : خرم ، قدیم ف : ہورم (ہو + رم)].

ـــــ آباد امذ.
سرسبز جگہ ، خُوشگوار جگہ جہاں سبزہ ہو (جامع اللغات). [خرم + آباد (رک)].

ـــــ دِل (ـــــ کس د) صف.
خُوش دل ، خُوش شاد (جامع اللغات). [خرم + دل (رک)].

ـــــ رُو (ـــــ و مع) امذ.
خُوش چہرہ ، ہنستے ہوئے یا مسکراتے ہوئے چہرے والا (جامع اللغات). [خرم + رو (رک)]

ـــــ روز (ـــــ و مع) امذ.
ہر ایرانی مہینہ کا آٹھواں دن ، ایک تہوار جو مہینہ کے آٹھویں روز ہوتا تھا. (اسٹین گاس ، جامع اللغات). [خرم + روز (رک)].

ـــــ فَضا (ـــــ فت ف) امذ.
آسمان (جامع اللغات ، اسٹین گاس). [خرم + فضا (رک)]

ـــــ گہ امث.
شاداب جگہ.

سنا کی خرم گہ پر جب تک سورج ڈھالے کنچن
یارب تلک عشرت اچھو اس داد یک دادار کا
(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۱۶۰). [خرم + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ ماہ امذ.
رک : خُرّم معنی نمبر ۳. دی ماہ اس کا نام خرم ماہ بھی ہے اس کا اول روز اخرم روز ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۲۹). [خرم + ماہ (رک)].

خُرَّم (۲) (ضم خ ، شد ر بفت) امث.
جنس خرم میں سے ایک رُوئیدگی جو باغوں اور سایہ دار کنووں میں پیدا ہوتی ہے پتے اس کے لمبے اور پتلے اور کم چوڑے ہوتے ہیں ، پھول نیلا خوبصورت لطیف ہوتا ہے ، پتیاں اس کی متفرق ہوتی ہیں اور اس سے خوشبو آتی ہے ، فارس کے اکثر مقاموں میں پیدا ہوتی ہے. لاط : (Astertripolium) (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ٦۷). [ف].

خُرْما (ضم خ ، سک ر) امذ ؛ ـــ خُرْمَہ.
۱. **کھجور ، چھوارا.**

ترے ہونٹ خرما ، نین تج بدام
ترے تل ایس دانے ہور زلف دام
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۲).

ہور تیم صاع دیا ہے گیہوں خرمہ اچھے تو دو حصہ
(۱٦۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۳). لوگ کوفے کے اہل بیت پر ترس کھا ، روٹی ... اور خرما دیتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰)

کہتا ہے کوئی مکّے کا خُرما ہے اس کا بیج
اک کہتے ہیں فرنگ میں ہے ایک بادلیج
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). ایک شخص نے کہا کہ میں اس وقت آپ کو سچا رسول تسلیم کروں گا جب یہ خرمے کا خوشہ آپ کے پاس آ کر آپ کی رسالت کی شہادت دے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۰۹).

شاداب مدینہ ہوا حضرت کی دعا سے
ہر سو جو میں خرما کے شجر دیکھ رہا ہوں
(۱۹۷۰ ، دامنِ یوسف ، ۳۸). ۲. **ایک قسم کی مٹھائی جو میدہ ، گھی ، شکر ، بادام وغیرہ سے بنائی جاتی ہے.**

پھر لڈو بھی تیار کیے ، دے قند بہت بادام گری
براق مکّد اور خُرمے بھی خوشرنگ ، اس ق بیربلی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۱). کڑھائی میں گھی ڈال کر خرمے تل لیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۳۳). ۳. **بالوشاہی** (فرہنگ آصفیہ). [ف : خرما ؛ پہلو : ارماد].

ـــــ ئے اَبُوجَہْل کس اضا (ـــــ فت ا ، و مع ، کس ج ، سک ہ) امث.
ادنٰی درجہ کے خُرما کی ایک قسم جو اُبوجہل کو زیادہ پسند تھی اس کے درخت کی شاخیں پریشان ہوتی ہیں اور اس کے پوست سے عمدہ رسیاں تیار ہوتی ہیں (فلاحۃ النخل ، ۳۰). [خرما + ئے (حرف اضافت) + ابوجہل (اسم و علم)].

ـــــ زار امذ.
رک : **خرماستان.** کوئی شخص سروستان سے سیر کرکے خرما زار کی طرف جاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷۰). [خرما + زار (رک)]

خُرماستان (ضم خ ، سک ر ، کس س) امذ.
کھجوروں کا باغ.

کھجے بار لیاتا ہے خرماستان
تو کرتے ہیں اوسوت سازی جہاں

(۱۶۳۸ ، مرآت الحشر ، ۷۰). [ف].

خُرمان (ضم خ) امذ (قدیم).
رک : خرما.

ترے اس نخل خرمان کوں جو ہن امرت دو پھل لاگے
کنچن کی گیند کوں نیلم جڑے سو میں اصل دیکھا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷). [ف].

خُرمائی (ضم خ ، سک ر) صف.
کبوتر کا ایک رنگ. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... خرمائی، بادامی، آبی، خاکی ، عنبرسرا ، دھوما ، ... بیازی ، باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [خرما + ئی ، لاحقۂ صفت].

خَرمَنجی (فت خ ، ر ، سک م) امذ.
دمامے کے مخصوص بول. دمامی دمامہ شروع کرتا اور اس میں خرمجان بجاتا ہے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۸). [مقامی]

خِرمَن (کس نیز فت خ ، سک ر ، فت م) امذ.
۱. **غلے کا ڈھیر جس سے بھس الگ نہ کیا گیا ہو ، کھلیان.**

کہاں ہے برق کہ خرمن کو پھونک دے میرے
کہ اب کی سال نہیں دی میں کشت کو آتش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۶).

وہی حاصل مزرع آسماں
کئے ان نے دانے میں خرمن نہاں

(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۹۵۹).

ایسے دیوانہ کا علاج ہی کیا
خرمن اپنا جو خود جلانے لگے

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۵۱۸). ۲. **(مجازاً) ذخیرہ ، انبار ، تودۂ کلاں.** آپ نے فرمایا کہ خوشے کاٹ کر خرمن کرو. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۳). ماش کے آٹے کا خرمن جمع ہو گیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۷۲). جڑوں ، پیلوں ، بیجوں کو اکٹھا کرنا بار کر کے لے جانا ان کے خرمن بنانا ، پکانا سب عورت ہی کے ذمّہ تھا. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۳۶).

تجھے درشن دکھانے آئے گی خود تیرے گھر لچھمی
ترا دامن بس اب نوٹوں کا خرمن ہونے والا ہے

(۱۹۸۲ ، ط ط ، ۴۷). ۳. **(کنایتاً) سوچ ، انسانی ذہن.** منافقین نے ایک گستاخانہ فقرہ استعمال کیا یہ چنگاری تھی جس نے خرمن میں آگ لگا دی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۳۶). غریب مفلس اور جاہل طبقوں کے خرمن ایمان پر بجلیاں گرتی ہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۶۳). ۴. **جھنگھنا ، گُچھا.**

کاسدانی کا دوپٹا رکھ دیا جب فرش پر
چاندنی کے کھیت میں تاروں کا خرمن ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۸). ۵. (أ) **روشنی جو آفتاب کے قریب دکھائی دیتی ہے ، سراچۂ شمس** (جامع اللغات).

خرمن جلا ہے مہ کا مری برقِ آہ سیں
شبہائے تار کوں سکے رہ میرے جوار

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۱). (أأ) **(مجازاً) روشنیٔ طبع.**

اے زمینِ یورپ اے مقراض پیراہن نواز
اے حریفِ ایشیا اے شعلۂ خرمن نواز

(۱۹۱۳ ، شکریۂ یورپ ، ۱۲). ۶. **(مجازاً) ٹھکانا ، گھر ، رہنے کی جگہ.**

جلانا چاہتی ہے جب کسی سرسبز گلشن کا
تو بجلی طوف کر جاتی ہے پہلے میرے خرمن کا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۵۶).

خانہ بربادی کے ہاتھ آئی نہ میری بزمِ عیش
بجلیوں کو میرے خرمن کا پتہ ملتا نہیں

(۱۹۴۳ ، آنکھیں ترستیاں ہیں (تاجورنجیب آبادی) ، ۲۳). ۷. **(کنایتاً) ذخیرۂ علم و ادب.** قدما کی تمام تصنیفات اس طرح برباد ہو چکی ہیں کہ آج اس خرمن کا ایک دانہ بھی موجود نہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۹۳). [ف].

---سوختہ کس صف (---و مع ، سک خ ، فت ت) امذ.
بے سامان ، بے سرمایہ ، مُفلس ، دیوالیہ (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [خرمن + ف : سوختہ ، سوختن = جلانا]

---فُیوض کس صف (---فت ف ، و مع) امذ.
(کنایتاً) شجرِ علمی ، بخشش علم. ہر شب کو سقراط کے خرمن فیوض کی خوشہ چینی کرتا. (۱۹۲۵ ، فلسفیانہ مضامین ، ۷۱). [خرمن + فیوض (رک)].

---کوب (---و مع) امذ.
ہل نیز ہل نما کھدائی کرنے کا آلہ جو کھلیان میں گہائی کے لیے چلاتے ہیں. اس کو بیلوں کی مدد سے یا فرش پر خرمن کوب کے استعمال سے گہ لیا جاتا ہے. (۱۹۵۴ ، غلّے اور ان کے مسائل ، ۹۹). [خرمن + ف : کوب ، کوفتن = کوٹنا].

---گاہ امذ
وہ جگہ یا میدان جس میں اناج کو بھوسے سے الگ کریں ، اناج کھودنے کی جگہ (پلیٹس ؛ اپ و ، ۶ : ۹۲ ؛ جامع اللغات). [خرمن + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---ماہ کس اضا نیز بلا اضا ، امذ.
چاند کا ہالہ.

خوشہ چین جمال جاناں ہیں
خرمنِ ماہ و خوشۂ پروین

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۳).

ہے طرح اٹھتا ہے شعلہ میری دودِ آہ کا
خوف ہے گردوں کو جل جائے نہ خرمن ماہ کا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷۷). [خرمن + ماہ (رک)].

ـــــ نہاد کس اضا(ـــــ کس ن) امذ.
ہستی ، بُنیاد ، اصل.

کافر جلا دیا ہے مرا خرمنِ نہاد
آتش ہے برق کی ترے خنجر کی آب میں

(۱۸۴۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۸۲). [خرمن + ف : نہاد ، نہادن = رکھنا].

ـــــ ہستی کس اضا(ـــــ فت ہ ، سک س) امذ.
زندگی ، حیات ، زیست. دل میں یہ آیا کہ برق بن کر گرون خرمنِ ہستی ہیزم‌ہت گستاخ کی جلا دوں. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۹۳۹). جس نے وادیٔ مقدس میں موسیٰ کی خرمنِ ہستی تباہ کر دی وہ ہر قبر میں اپنے ہمدردانوں کی تشریف آوری کا انتظار کرے گا. (۱۹۲۸ ، شہید مغرب ، ۸۲). [خرمن + ہستی (رک)].

خَرمُوق (فت خ ، سک ر ، و مع) امذ.
(طب) ایک رُوئیدگی ہے جس کے پتے چولائی اور جڑ بڑی ہوتی ہے شام میں اس کو خرموق کہتے ہیں مصر اور مُوصل میں حرف کے نام سے مشہور ہے اور اسکندریہ میں حشیش السلطان کہلاتی ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲). [مقامی].

خُرَّمَہ (ضم خ ، شد ر بفت ، فت م) امذ.
(طب) لوبیا کی شکل کی ایک رُوئیدگی نیز رک : خُرَّم (۲) (خزائن الادویہ ، ۳ : ۹۷). [مقامی].

خُرَّمی (ضم خ ، شد ر بفت) امث.
۱. خوشی ، مسرت ، شادمانی.

خوشی خرمی میں او ہلتاں چلیاں
اکھرتیاں و پھرتیاں او چھٹیاں پلیاں

(۱۵۹۸ ، حسن شوق ، ۱۳۰).

اوک خرمی سوں پچھیں صف بصف
گھراں سوں چلے عیدگہ کی طرف

(۱۶۵۸ ، گلشنِ عشق ، ۳۹).

مطلب نہ مجھکو غم سے نہ کچھ خرمی سے کام
گریاں بشکلِ شیشہ و خنداں بطرزِ جام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۳۴). فضل النبیؐ سے خرمی اور بشاشت شاہزادے کے چہرۂ مبارک سے ظاہر اور ہویدا ہے.
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰).

دونوں ہیں ہم کو یکساں جانے بلا ہماری
افسردگی میں کیا ہے اور خرمی میں کیا ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۵۳).

ہم نے ڈھونڈا بہت مگر حسرت
نہ ملا دل میں خرمی کا سراغ

(۱۹۲۲ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۰). ۲. **خرمیہ** (رک) کے ہاں یا اس تحریک کے ماننے والے جب حاتم والیٔ ارمینیہ سے بغاوت کی تو خُرمیوں کو خروج کے لیے موقع ہاتھ آیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۰). [خرم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خُرَّمِیَّہ (ضم خ ، شد ر بفت ، سک م ، فت ی) امذ.
ایک فرقہ جس نے ۱۳۹ھ میں ابو مُسلم خراسانی کے قتل کے بعد شہرت پائی - یہ فرقہ تناسخ کا قائل ہے - اس کا یہ دعویٰ ہے کہ سب کے سب پیغمبر ، خواہ اُن کی شریعت اور مذہبی طریقے ایک دوسرے سے مختلف ہوں ایک ہی جذبے سے متاثر ہوتے ہیں الہام اور وحی کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوتا ، تمام مذاہب کے پیرو راستی پر ہیں جب تک کہ وہ دل میں جزا کی اُمید اور سزا کا خوف رکھیں. خُرمیہ اپنی خفیہ سرگرمیوں میں مسلسل مصروف اور ہر وقت بغاوت کے لیے موقع کی تلاش میں رہتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۰). [ف].

خِرْنِق (کس خ ، سک ر ، کس ن) امث.
رسول پاک کی زرہ کا نام مبارک. توشہ خانۂ مبارک میں ... سات زرہیں تھیں ذات الفضول ... تیرا ، خرنق. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹۰). [ع].

خَرْنُوب (فت خ ، سک ر ، و مع) امذ.
ایک درخت ہے بُستانی اور بری - دو قسم کا ہوتا ہے - خرنوب بُستانی کا درخت بڑا ہوتا ہے ، پتے گبھرے سبز گولائی لیے ہوئے شاخوں پر ایک دوسرے کے مقابل لگتے ہیں ، پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے ، ایک بالشت لمبی پتلی پھلیاں لگتی ہیں جن کے اندر تخم ہوتے ہیں اور ان کا مزہ شیریں ہوتا ہے - خرنوب بری کو خرنوب نبطی کہتے ہیں، لاط : Ceratonia Sirliqua . مطلق خرنوب ایک قیراط ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۳). ایک لکڑی کا کھلونا اور ایک کھجور کی گٹھلی اور ایک خرنوب کا بیج رکھا ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۲۱۳). [ف].

خَرُّوبَہ (فت خ ، شد ر ، و مع ، فت ب) امذ.
کئی خاندانوں پر مشتمل گاؤں یا محلہ جس میں ایک ہی خُون کے اشخاص ہوں اور نیز جو اس خاندان میں آ کر مل گئے ہوں یا شامل ہو گئے ہوں. ہر ایک گاؤں کئی خاندانوں سے مرکب ہے ... ان خاندانوں کو خروبہ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۲۳۲). شہروں کی طرف گاؤں (Taddart) خواہ اس کے محلے (خرّوبہ) یکجا ہوں یا منقسم ... تمدنی اور سیاسی وحدت بناتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۸). [ف].

خَرْوَاپُچہ (فت خ ، سک ر ، ضم و ، کس چ) صف.
جس شخص کا قد بہت چھوٹا ہو ، بونا (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ف].

خُرْوپوش (ضم خ ، سک ر ، ضم و ، و مج) امذ.
کھانا کپڑا. کئی ہزار طلبا کا تکفل مع خور و پوش کیا جاتا تھا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، نومبر ، ۲ ، ۱۱ : ۵۳). [ف : خر = خورد ، خوردن = کھانا + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا].

خُرُوج (ضم نیز فت خ ، و مع) امذ.
۱. (i) باہر نکلنے کا عمل ، برآمدگی.

طبع کا تھا اس کے کچھ ایسا عروج
روح بھی واں لگ نہ پونچی کر خروج

(۱۷۵۸ء ، ریاض غوثیہ (ق) ، ۲۹). چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چنگیز خان نے تاتار سے خروج کیا. (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۱۳). شاہ اسمٰعیل نے ... اپنے خروج کے بعد پہلی کامیابی قفقاز میں یہ مقابلہ شاہ شروان حاصل کی. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۹). **(أ) ظہور ، ظاہر ہونا ، نظر آنا**. یہ دسویں علامت کوئی کھٹ دل میں یوجہ کہ یاجوج ماجوج کا ہوئے خروج. (۱۶۳۸ء ، مرآۃ الحشر ، ۶۰). خدا نے مسیح کو آسمان پر اوٹھا لیا جہاں سے وہ اس وقت اوتریے گا جب دجّال خروج کرے گا. (۱۸۹۱ء ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۳ ، ۷ : ۴۷). مسیحی فرقے کو نرو دجّال معلوم ہوتا تھا اور اسی لئے وہ اسکے دو بارہ خروج کا عقیدہ رکھتے تھے. (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۴۵۳). آسمانوں کے پرہیبت سکوت میں نئے ستاروں کا خروج دیکھا ہے اور سمندری راتوں میں بھاپ کے آسمانوں پر گذشتہ صدیوں کی چاپ اور مستقبل کے نوحے سنے ہیں. (۱۹۸۰ء ، زرد آسمان ، ۶۱). **۲. حملہ ، یُورش ، چڑھائی**. ایک شخص نے یزید پر خروج کیا تھا اور لشکر ابن زیاد ان پر گیا تھا آج سر اس کا آتا ہے. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۳۹). کبھی کسی نے نہیں دیکھا کہ کسی جن نے بادشاہ پر خروج کیا ہو. (۱۸۱۰ء ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۳۰).

کشور نور پر کیا خیل ظلام نے خروج
ڈال دیا ہے شیشہ سے سنگ نے ڈھنگ جنگ کا

(۱۹۱۷ء ، نگارستان ، ۷۹). اس وقت حضرت مسلم نے مجبور ہو کر خروج کیا. (۱۹۵۸ء ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۳۲). **۳. فوج جو حملہ کے لیے تیار کی جائے ، حملہ آور کی لکڑی**. ابن زیاد کہ حاکم کیا تھا ابن سعد کو اپنی خروج سے واسطے جنگ حسین کے. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱۹). **۴. بغاوت ، شورش**. اہل مدینہ نے اپنی بیعت واپس لے لی اور خروج کا ارادہ کیا. (۱۹۰۷ء ، اجتہاد ، ۱۳۹). **۵. ہجرت ، کوچ ، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ، آبائی گھروں کو چھوڑنا**. دوسرا چھوٹا بیٹا جو طفولیت میں مرحومہ کی ماں کے پاس رہتا تھا عین خروج میں مر گیا. (۱۸۹۶ء ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۳۳۰). پرانے سے نئے شہر کی طرف خروج ، عظیم خروج سے بھی زیادہ برق رفتار ہے. (۱۹۸۰ء ، دیوار کے پیچھے ، ۳۹). **۶. ترک مذہب کرنا ، الگ ہو جانا ، نکل جانا ، عقیدہ بدل جانا**. ایک فرقے نے شفاعت اور دیدار الٰہی کا انکار کیا اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث جانا. (۱۸۳۰ء ، تقویۃ الایمان ، ۷۷). **۷. (أ) (فقہ) خاوند کے فاسق ہونے یا طلاق بائن کے سبب عورت کا علیحدہ رہنے کے لئے گھر سے باہر جانا**. فتح القدیر میں ہے کہ جہاں کوئی اس قسم کا عذر متحقق ہو تو عورت کو خروج مباح ہو جاوے گا. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۲ : ۸۵). **(أأ) شریعت کی خلاف ورزی ، شعائر اسلام سے ہٹنا**. اس کفر و قتل کا باعث احکام کی نافرمانی اور حدود شرع سے خروج تھا. (۱۹۳۲ء ، القرآن الحکیم (تفسیر) ، ۱۵۰). **۸. (قواعد) وہ حرف علت جو حرف وصل** کے متحرک کے بعد آئے الف ، واو ، یاء میں سے کوئی. جو دو حرف کہ روی کے بعد ہوا کرتے ہیں ان میں سے ایک کا نام وصل ہے اور ایک کا نام خروج. (۱۲۰۹ء ، ابوعبداللہ ، جامع العلوم و حدایق الانوار (ترجمہ) ، ۱۲۶). دوسرا حرف خروج ہے ... اصطلاح میں اوس حرف کو کہتے ہیں کہ بعد حرف وصل کے آوے. (۱۸۳۹ء ، تقویت الشعرا ، ۲۷). **۹. انجام کار ، نتیجہ**. دخول سے پہلے خروج کو سمجھ لے اور آغاز و انجام ہر کام ... کو میزان عقل میں خوب سا تول لے. (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۶۹). **۱۰. قیامت** (جامع اللغات). **۱۱. ہوائی اڈے سے باہر نکلنے کا مخصوص راستہ ، داخلہ کی ضد**. اگر خیریت سے کسٹم والوں سے پیچھا چھوٹا اور خروج سے باہر آئے تو جیسے گاہکوں کا ہجوم پیچھے لگ جاتا ہے. (۱۹۸۳ء ، جنگ ، کراچی (میگزین) ۱۱ ، جنوری ، ۵). **۱۲. نکاس ، دریا کے گرنے کی جگہ ، منبع ، مخرج**. اشتعال کا سبب وہ حرکت شدیدہ ہے جو بخارات میں طلب خروج کے لئے حادث ہوتی ہے. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۶۵). **۱۳. (أ) (طب) احساس ، مرض بن جانا**. جب ... ریاح غلیظہ سے درد عارض ہو جائے اور مزاج طبعی سے بہت زیادہ خروج ہونے لگے ... بیمار کو گدّی کے بل لٹا دیا جائے. (۱۹۳۷ء ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۲۰). **(أأ) اِنعکاس نور ، (طب العین)**. جلیدیہ کی طرف روشنی کا نفوذ اور اس سے شعاعوں کا خروج طبعی طور پر نہیں ہوتا. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷). ف : کرنا ، ہونا. [ع : (خ ر ج)]

ـــــُ المَرکز (ـــــ ضم ج ، غم ال ، فتم ، سک ر ، فت ک) امذ. اپنے مرکز سے علیحدگی کا عمل. خروج المرکز اوسکی مدار کا اگر مفروض ہو تو اوس سے اوس کی زوایائے بعد نقطہ بعد البعد سے یا اوس کا ... بعد آفتاب سے دریافت کرتا ہے. (۱۸۹۳ء ، رسالہ علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۵۷). ثابت نقطہ کو ماسکہ اور ثابت خط مستقیم کو مرتب کہتے ہیں اور مستقل نسبت خروج المرکز کہلاتی ہے. (۱۹۲۲ء ، ہندسۂ تحلیلی ، ۲ : ۹۳). [خروج + رک : ال (۱) + مرکز (رک)].

ـــــُ المَقعد (ـــــ ضم ج ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ق ، کس ع) امذ.
(طب) کانچ نکلنا ، مقعد کا باہر نکل آنا ، مقعد کا سرک جانا ، ایک مرض جس میں مقعد باہر نکل آتا ہے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے. انگ : Prolapsus Ani. سیلان الرحم میں کھلانے کے علاوہ ... خروج المقعد میں اس کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھاتے اور نیز باریک پیس کر چھڑکتے ہیں. (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۷۸). [خروج + رک : ال (۱) + مقعد (رک)]

ـــــ پیما (ـــــ ی ین) امذ.
(ریاضی) مقدار ناپنے کا آلہ (Parameter) نیز متعین اور غیر متعین اور غیر متعین مقدار. ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ کسی واسطے میں استادہ موجوں کو دو خروج پیماؤں کے ذریعہ بیان کیا جا سکتا ہے. (۱۹۷۳ء ، موجیں اور اہتزازات ، ۹۲). [خروج + ف : پیما ، پیمودن = ناپنا].

---کَرانا ف م.
کشتی یا مقابلے کے لیے میدان میں لانا ، مقابلہ کرانا. دوکان تجارت فرخ بازرگاں آراستہ تھی اسی کے فرزند مشہور تھے خواجہ عمر جا کر ان کو لائے پہلوانی کے ہنر سکھائے خروج کرایا. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ١٨).

---کَرنا محاورہ.
١. (سائنس) زمین کا اپنی جگہ سے اٹھ جانا ، اُبھرنا ، اُونچا ہونا. اسکے بعد زمین نے پھر ایک مرتبہ خروج کیا اور آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ ان بحری سیپیوں وغیرہ کے نشانات سطح سمندر سے بہت اونچے ... نظر آتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس ، ٢٣). ٢. ترقی پانا ، ہوش سنبھالنا ، پرورش ہونا. حالی نے ... سرمایہ پرستی کے عین شباب و عروج کے زمانے میں خروج کیا اور نشوونما پائی ... قوم کو دنیاوی ذلتوں میں گرفتار و مبتلا دیکھا. (١٩٣٩ ، مطالعۂ حالی ، ١٠٣).

---نُور کس اضا (---و مع) مذ.
رک : خروجی نظریہ.

یہ جن کے قول تھا ہوتا ہے انطباع مُنوّر
خروج نور کے قابل ہوئے ہیں وہ حکما

(١٩٤٨ ، دیوان عیش (آغا جان) ، ٥). [خروج + نور (رک)].

خُرُوجَہ (ضم خ ، و مع ، فت ج) امذ.
(برقیات) خروجہ منفیروں کی طرح کا ہوتا ہے اور برقیے خارج کرتا رہتا ہے اس لیے کہ کوئی چیز خروج کی دھات میں ملا دی جاتی ہے جس سے یہ منفی ہو جاتا ہے. (برقیات ، ٢٧). [خروج + ہ ، لاحقۂ صفت].

خُرُوجی نَظَرِیَہ (ضم خ ، و مع ، فت ن ، ظ ، سک ر ، فت ی) امذ.
(سائنس) نیوٹن کا قائم کیا ہوا نظریہ جس کی رُو سے روشنی ایسے لاتعداد ننھے ننھے ذروں پر مشتمل ہے جو مُنوّر اجسام سے برآں نکلتے رہتے ہیں اور جب یہ ذرّے ہماری آنکھ سے ٹکراتے ہیں تو ہمیں روشنی کا احساس ہوتا ہے ، جسمی نظریہ ، اخراجِ نور کا نظریہ (Emission Theory). انکساری دھاریوں کا علم گریمالڈی کے زمانے سے تھا اور خروجی نظریے پر اس کی توجیہہ کی جاتی تھی. (١٩٣٥ ، طبیعیات کی داستان ، ١ : ٣٨١). [خروج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + نظریہ (رک)].

خُرُوجِیَت (ضم نیز فت خ ، و مع ، کس ج ، فت ی) امث.
چمک ، تیزی. اندرونی برتن کی بیرونی سطح نہایت چلا بنا دی جاتی ہے تا کہ اسکی خروجیت کم ہو جائے. (١٩٣١ ، طبیعیات عملی ، ٣٥٥). [خروج + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خُرُود (ضم خ ، و مع) امث.
باحیا ، شرمیلی.

پھر وہ شرارِ عمرِ جاں سے ہوا بلند
جس نے کیا ہے نعل در آتش خرود کو

(١٩٢٧ ، بہارستان ، ٣٠٦).

خنوع و خنوق و بلوب و خرود
رجاج و رداح و ربوح و حضون

(١٩٦٩ ، مزمورِ میرمغنی ، ١٢٧). [ع : (خ ر د)].

خُرُوس (فت نیز ضم خ ، و مع) امذ.
١. مُرغِ خانگی ، گھر کا پلا ہوا مُرغ ، مُرغا جو سحر کے وقت بانگ دیتا ہے.

صبح کوں کیا بانگ جوں بھی خروس
اچت آیا از پردۂ آبنوس

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٩٣٩).

یہ فخر تاج تو یوں نزد فہم ہے جس طرح
خروس آپ کو سلطانِ خاوری جانے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢٧٧). آنحضرت صلعم نے خواب دیکھا کہ ایک پیالہ دودھ کا بھرا ہوا رو برو رکھا ہے سو ایک خروس نے اپنی چونچ سے گرا دیا. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ٢٠ : ٢٨٥). ہندوستان میں ماکیان اور خروس دونوں کو مرغ کہتے ہیں بلکہ تنہا خروس کو بھی مرغ کہتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٢٦٧). ٢. وہ شخص جس کو شہوت زیادہ ہوتی ہو ، شہوت پرست آدمی ؛ تاج (ماخوذ : جامع اللغات). [ف : خروس ؛ پہلو : خروس].

---بازی امث.
مُرغوں کی لڑائی ؛ چالاکی ، ہوشیاری ، چھل ؛ چال ؛ دم (جامع اللغات). [خروس + بازی (رک)].

---بے مَحَل کس صف (---ی مج ، فت م ، سک ح) صف.
وہ مُرغا جو بے وقت بانگ دے ؛ (مجازاً) فضول باتیں کرنے والا ، بکواسی ، بسیار گو.

وصل کی شب محل موذن نے مچایا قبل صبح
کیا خروسِ بے محل وقتِ اذاں پیدا ہوا

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٣). [خروس + ف : بے (حرفِ نفی) + محل (رک)].

---بے ہَنگام اَسْت فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل.
بے موقع اور بے محل بات کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (ماخوذ : خزینۃ الامثال ، ٨٢).

---عَرْش کس اضا (---فت ع ، سک ر) امذ.
ایک پرند جو صُبح سے پہلے بانگ دیتا ہے اور اُس کے بعد باقی مُرغ بھی بانگ دیتے ہیں (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [خروس + عرش (رک)].

---ہِندی کس اضا (---کس ہ ، سک ن) امذ.
پیل مُرغ ، ٹرکی (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [خروس + ہندی].

خُروسانِ طاؤسِ دُم (ضم خ ، و مع ، کس ن ، و مع ، ضم د) امذ.
شراب کے پیالے (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [خروس + ف : ان ، لاحقۂ جمع + طاؤس (رک) + دم (رک)].

خُروسَہ (ضم خ ، و مج ، فت س) امذ.
شرمگاہ کے اگلے حصہ کا زائد گوشت (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

خُروش (ضم خ ، و مج) امذ.
۱. **زور کی آواز ، شور ، غل.**

محبت کے دریا کوں تھا عین جوش
خلاصی کیاں موجاں دھرے خوش خروش

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹). خروش رعد و نہیب سے جہاں آرمیدہ درہم اور برہم ہوا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳).

مرحبا اے تو گرفتارِ بیداوِ فرنگ
جن کی زنجیریں خروش افزائے زنداں ہو گئیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۴۴).

ریوڑیاں اپنوں کو دیتا ہے یہ
بانٹ پر اندھے کی نہ کر تو خروش

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۶). ۲. **آہ و زاری ، فریاد.** خروش واویلا ملائکہ سے اٹھا اور شور وا مصیبتا اصحاب سے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳).

گرچہ دل میں دم بسمل مرے لا کھوں ہیں خروش
اور پھر اس پہ یہ عالم کہ رہا میں خاموش

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۷۶).

کیوں چٹانیں خموش رہتی ہیں
کیا بتائے خروش سینہ نے

(۱۹۸۶ ، قافلہ پیمائی ، ۹۸). ۳. **جذبہ ، اثر.** جو عاشق کوں عشق جوش میں آکر ، خروش میں آکر جاتا ہے اچھالتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۳). اس میں یہ شعریت کو یکسر فنا کر دینے والا خروش بھی نہ تھا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۲). میرے اندر کی دنیا کے تہہ و بالا ہونے پر میری شخصیت میں طوفان کا سا خروش تھا. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۲۱). ۴. **غصہ ، ولولہ ، جوش ، تیزی.**

ہیں جو کونی کہ نالہ نیوش شکستِ رنگ
سنتے ہیں گوشِ جاں سے خروشِ شکستِ رنگ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷). وہ جانورانِ دریائی جو کہ آسودہ ساحرہ کے اعمالِ سحر سے پیدا ہوئے تھے ایسے خروش میں آئے کہ تمام دریا متلاطم ہو گیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۷۷۱). فرانس کا انقلاب ایسا زبردست قومی خروش تھا کہ پولین تا کب کوہ آتش فشاں کی طرح اس کا زور نہ روکا جا سکتا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولینِ اعظم ، ۵ : ۳۱۲). فرد نام ہے ... پابندی ، جوش ، خروش ، آزادی اور تمنا و آرزو کی ایک معجون مرکب کا. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۱۳۳). ۵. **تلاطم ، دریا یا سمندر کی لہروں کا جوش ، فضائے آسمان کی ہلچل.** ہم پوری رفتار پر اڑے چلے جا رہے تھے طوفان بدستور تھا مگر اس کے خروش کا وہ عالم نہ تھا. (۱۹۲۷ ، پیت نا ک افسانے ، ۲۲۹). سمندر کے سارے خروش کو ایک متبسم نگاہ سے دیکھنے کا رویہ ... انشائیہ نگاری کی طرف مائل ہو سکتا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۱۰). [ف : خروش ، خروشیدن ـ شور کرنا ، شور مچانا ، شور ہونا].

ـــــِ ظُلمت کس صف (ـــــ ضم ظ ، سک ل ، فت م) امذ.
اندھیرا ، تاریکی کی کیفیت.

جو زلفِ سنبل کو ناگ ڈس لیں ، تو آنکھ نرگس کی پھوٹ جائے
یہ سلسلہ رنگ و روشنی کا ، خروشِ ظلمت سے ٹوٹ جائے

(۱۹۸۷ ، سمندر ، ۳۰۹). [خروش + ظلمت (رک)].

خَروشاں (فت خ ، و مج) صف.
شور مچاتا ہوا ، گریہ و ماتم کناں.

گلشن ہے گماں ہیں گل فروشاں بلبل ہے خراب ہور خروشاں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۷). حضرتِ حسن و حسین بھی خروشاں و گریہ کناں داخلِ انجمن ہوئے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۷۷).

ادھر بھی کبھی رُخ کرائے جولے مستی
خروشاں و جولاں و شاداں و خنداں

(۱۹۳۷ ، سرور و خروش ، ۶۷). [ف : خروش ، خروشیدن ـ شور مچانا + ان ، لاحقۂ اسم حالیہ].

خِرْوَع (کس خ ، سک ر ، فت و) امث.
بید انجیر ، ارنڈ ، لچکیلی چیز (کلید عطاری ، ۶۴). خروع یعنی بید انجیر اسکا دانہ خشک ہو کے شگوفہ ہی میں چٹک جاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۵). [ع].

خَرَّہ (فت خ ، شد ر بفت) امذ.
عالمِ نزع میں سانس کا بے ترتیبی سے چلنا غرانے کی آواز ، خرخرا. خداوند تعالیٰ تو بہ قبول کرتا ہے بندے کی اس وقت تک جب تک کہ خرّہ نہیں لگتا. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۵۵۶). [ف].

خَری (فت خ) امث.
گدھا پن ، جہالت.

وہ جو تکیہ سر پہ رکھتی ہے خری
نیچے دے کے ہو گئے شیر جری

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۰).

کھنکھیاں اور چار شیبہ آخری
ان کے تئیں سنت سمجھنا ہے خری

(۱۸۳۸ ، صراطِ مستقیم ، ۳۸).

سند بھی کو ملی تو چل گئے واعظ لگے کہنے
خری کی ہو گئی تکمیل باقی صرف لدنا ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۷). [خر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَرِبَہ (فت خ ، ی مع ، فت ب) امث.
ویران جگہ ، اجاڑ مقام ؛ رک : خرابہ. یہ غریب سودا گر اتنی مدت تک خربہ میں پڑا رہا کہ تین من روئی میں آگ لگ گئی. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب) ، ۲۵۶). [ف].

خَرِیّت (فت خ ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
رک : خری.

حماقت میں قیامت دخل سکھڑائی میں کرتا ہے
یہ کُوڑ اپنی خرِیّت میں خرِ طنبور ہے گویا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶).

شُہرہ رکھے ہے تیری خرِیّت جہاں میں شیخ
مجلس ہو یا کہ دشت اچھل کود ہر جگہ

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۶۲۲). [خر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَرِیج (فت خ ، ی مع) امث.
زائد ، فالتو ؛ ٹکڑے ، دہلی اور پنجاب میں اصطلاحاً روپے سے چھوٹے سکّے مراد لی جاتی ہے جس کو بعض مقامات پر ریزگاری بھی کہتے ہیں ، خوردہ (آ برو ، ۷ : ۸ ؛ جامع اللغات). [ع].

خَرِید (فت خ ، ی مع) (الف) امث.
۱. کوئی چیز کسی کو پیسہ دے کر حاصل کرنا ، مول لینا.

اونے جلد جا سب کیا او خرید
نظر میں اسی کے جو کچھ آیا دید

(۱۶۳۶ء ، قصۂ فغفور چین ، ۱۳). فرمایا کہ جس طرح ممکن ہو بلال کو اس کافر سے خرید لو. (۱۸۸۷ء ، خیابانِ آفرینش ، ۲۳).

مانا کہ قیمتی ہے مگر مفت نذر ہے
موقع یہ خوب ہے مرے دل کی خرید کا

(۱۹۲۳ء ، دیوان بشیر ، ۱۳). ۲. **لاگت ، اصل قیمت.** قیمت جو کچھ فہرست میں ہے نصف خرید ہے اور نصف نفع ہے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۰). ۳. **فضل ، ناج.**

تا کوں یہ مفسدوں (کے) تعقب کرے ہنوز
گھوڑے نے تیرے کھائی ہے اور کھیت کی خرید

(۱۷۳۰ء ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۰). ۴. **خریدا ہوا غلام یا لونڈی ؛ باکرہ لڑکی؛ (مجازاً) شرمیلی اور خاموش رہنے والی لڑکی.**

قلوق و قطوب و رقوب و عنوق — خریع و خرید و عقیم و بتون

(۱۹۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۵). (ب) صف. **خریدی ہوئی ، مول لی ہوئی ، خرید کردہ ، زر خرید.** میں نے تیرا نمک کھایا ہے اور تیرے خاوند کا خرید ہوں. (۱۸۰۱ء ، طوطا کہانی ، ۸). [ف : خریدن - خریدنا (رک) سے اسم مصدر].

ـــــ اِزْدِواج کس اضا (ـــــ فت ا ، سک ز ، فت د) امذ.
بیوی کی خریداری ، مقررہ رقم دے کر شادی یا نکاح ، لڑکی کے لئے خاص رقم ادا کر کے شادی کرنے کی قدیم رسم. عام ارتقاء تمدن کے ساتھ عورت کے مرتبہ میں جو ارتقا ہوا اس کی ابتدائی کڑیاں یہ دو تھیں (۱) رسم خرید ازدواج کا انسداد. (۱۹۱۴ء ، تاریخ اخلاق یورپ ، ۲ : ۱۷۳). [خرید + ازدواج (رک)].

ـــــ بَاِمْدادِ بَاہَمی ـــــ فت ب ، کس ا ، سک م ، کس د ، فت ہ) امث.
(معاشیات) آپس میں مل جل کر خریداری کا طریقہ جس میں اگر بہت سے لوگ مل کر کسی تھوک فروش سے معاملہ کریں تو قیمت میں بھی کفایت رہتی ہے اور چیزیں بھی اچھی ملتی ہیں. قرض دہندے اور خردہ فروش بھی دو کاروباری طبقے ہیں جن کے ہاتھ سے عوام کو بمقابلہ آرام کے نقصان زیادہ پہنچتا رہا ہے اسی وجہ سے قرض بامداد باہمی اور خرید بامداد باہمی کی انجمنیں اکثر ممالک میں بکثرت قائم ہو رہی ہیں. (۱۹۱۷ء ، علم المعیشت ، ۳۲۳). [خرید + ف : بہ (حرف جار) + امداد (رک) + باہمی (رک)].

ـــــ خَط (ـــــ فت خ) امذ.
بیع نامہ (جامع اللغات). [خرید + خط (رک)].

ـــــ کا مول (ـــــ و مع) امذ.
قیمت جس پر کوئی چیز خریدی جائے (جامع اللغات).

ـــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
خرید لینا ، مول لینا.

گرم ہے شہ کے حسن کا بازار
آج نظارگی خرید کرو

(۱۶۸۷ء ، غواصی ، ک ، ۱۵۵).

ہوا ہے مشتری اس رشک مشتری کا دل
کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کون خرید

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۷۹). تم ان روپیوں سے جنس تجارت کی خرید کرو. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۳).

ـــــ لینا ف م ؛ محاورہ.
۱. **اپنے ذمے لے لینا.** گھوڑی کیا لی بیٹھے بٹھائے عذاب خرید لیا. (۱۹۲۶ء ، نور اللغات ، ۲ : ۶۳۵). ۲. **مول لے لینا.** تم نے اپنے احسانوں سے مجھے خرید لیا. (۱۹۶۶ء ، مہذب اللغات ، ۳ : ۳۹۰).

ـــــ و فَروخت (ـــــ و مع ، فت ف ، و مع ، سک خ) امث.
۱. **خریدنا اور بیچنا ، بیع و شریٰ.**

متاع اپنا جو دیکھتے رخ فروخت
چلے لے کر پھر خرید و فروخت

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۵۲۱).

بلبل و گل میں ہے خرید و فروخت
توں بھی آ کر ہوا ہے سودائی

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۰۹). اے ابو یحییٰ تمہاری خرید و فروخت بڑے نفع کی رہی. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۱۹). ۲. **خریداری.** بیگم صاحبہ کو خرید و فروخت کی سوجھی. (۱۹۴۷ء ، ساقی ، جنوری ، ۷۳). [خرید + و (حرف عطف) + ف : فروخت ، فروختن - بیچنا].

ـــــ ہونا ف ل.
خرید کرنا (رک) کا لازم. یہ وہی لونڈی ہے جو اس باغ کے ساتھ حضور کی عنایت سے خرید ہوئی. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۵۵). اورنگ آباد اور حیدرآباد کشنجنٹ کے رسالوں میں سب مالیگاؤں کے دکھنی گھوڑے خرید ہوا کرتے تھے. (۱۹۱۲ء ، سفر نامہ بغداد ، ۱۳۱).

خَریدار (فت خ ، ی مع) امذ.
١. **مول لینے والا ، گاہک.**

اس شہر آ بیچ بازار ہے
ایسے بیچے آں خریدار ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢).

ہزاروں ہمارے خریدار ہیں
ہر یک وقت مشتاق دیدار ہیں

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٥). خریدار و بیوپاری سیّاح ہر قسم کے لوگ خوش حال و دلشاد ہر طرف لین دین کرتے پھرتے ہیں. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣١). اپنی نام نہاد ... عظمت اور عزت بیچ رہی ہو تو پھر یہ کیوں دیکھتی ہو کہ خریدار کا رنگ کیا ہے. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ٢٠١). ٢. **طلبگار ، خواہاں ، قدرداں.**

طلب ہے جو غالب طلب گار ہر
کرے ناز ہنر و نہ خریدار ہر

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٤٣).

بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
تیرے سخن کا آج خریدار التفات

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٦٥).

یہی جنس دل کی گراں قدر تھی
ولے جب تلک تو خریدار تھا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٩٩). جن لوگوں کے دلوں میں سچائی اور راستی کا عنصر ہے وہ خود اپنی ہم جنس شے کے طلبگار اور خریدار ہوتے ہیں. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ١٠٢). [خرید + ار ، لاحقۂ فاعلی].

--- پَیدا ہونا محاورہ.
گاہک ملنا ، خریدنے والا میسر ہونا.

دیکھ کر آئنہ وہ آپ یہ فرماتے ہیں
جنس اچھّی ہے خریدار بھی پیدا ہو گا

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٥١).

--- خَریداروں پَر گِرْنا محاورہ.
مانگ زیادہ ہونا ، گاہکوں کا رش ہونا.

کس کی آمد سر بازار ہے کیا غوغا ہے
گر رہے ہیں جو خریدار خریداروں پر

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٣٩٠).

--- کی نِگاہ (--- کس ن) امث.
قیمت کی بابت خریدار کا اندازہ (جامع اللغات).

--- لَگْنا محاورہ.
گاہک ہونا.

طالب اوس ولکا تو ملتا ہی نہیں ہے کوئی
جنس تب بکتی ہے جب کوئی خریدار لگے

(١٨٠٥ ، دیوان بیختہ ، ١٣٥).

خَریداری (فت خ ، ی مع) (الف) امذ.
رک : خریدار.

خضر ہے تو کیا ہے حیوانوں میں رنگینی کی قید
جو خریداری نہ ہو تو نان بھی ایک بات ہے

(١٧٣١ ، شا کرناجی ، د ، ٢٨٨). (ب) امث. ١. **قیمت دے کر کوئی چیز لینا ، خریدنا ، مول لینا.**

گر ادا اور ناز کی یہ گرم بازاری نہ ہو
حسن کی تیرے مہ کنعاں خریداری نہ ہو

(١٧٩٥ ، دل عظیم آبادی ، د ، ١٠١).

اس نے جب مول لیا دل کو مرے اے جوشش
شور عالم میں پڑا اُس کی خریداری کا

(١٨٠١ ، جوشش ، د ، ٢). ایک بوڑھیا ایک سوت کی پھینٹی لے کر ان کی (حضرت یوسف کی) خریداری کو آئی. (١٨٩١ ، فغان بے خبر ، ١٨). لوگ ... اور اپنی مرضی کی خریداری بھی کرتے ہیں یہ بازار منڈی کا کام بھی دیتا ہے. (١٩٨٠ ، دائروں میں دائرے ، ٤٧). ٢. **طلب ، خواہش ؛ نسبت مانگنا.** غرض یگانی بیٹی کی کسی نے خریداری نہ کی. (١٨٧٣ ، مجالس النسا ، ١ : ١١). ٣. (**خریدنے کا) آرڈر.** میں ایسا جانتا ہوں کہ یا تو صاحبان انگریز کی خریداری آئی ہو گی یا پنجاب کے ملک کو یہ کتابیں گئی ہوں گی. (١٨٥٩ ، خطوط غالب ، ٢٣٨). [خریدار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

خَرِیدْنا (فت خ ، ی مع ، سک د) ف ل.
رک : خریداری (ب) ١.

کہاں لگ خریدے توں باقی بتا
کہاں دون میں آدمی ولایت لگا

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ١٠١). میں نے اپنے لئے ایک پرس خریدا جس کے دام نہایت مناسب تھے. (١٩٨٠ ، دائروں میں دائرے ، ٩١). [ف : خرید + نا ، لاحقۂ مصدر].

خَریدَنی (فت خ ، ی مع ، فت د) امث.
پیسے دے کر حاصل کرنے کی چیز. درد شکم کوئی ... خریدنی شے تو تھی نہیں کہ دم بھر میں بازار سے خرید لی جائے. (١٨٩١ ، قصۂ حاجی بابا ، ١١١). [خرید + نی ، لاحقۂ صفت].

خَرِیدْوانا (فت خ ، ی مع ، سک د) ف م.
خریدنا (رک) کا تعدیہ. یہ پہلے جامعہ کے لیے زمین خریدوا دیتے ہیں اور اپنے مطالبات کو موخر کر دیتے ہیں. (١٩٣٣ ، تعلیمی خطبات ، ٢٦٠). [رک : خریدنا جس کا یہ متعدی ہے].

خَریدَہ (فت خ ، ی مع ، فت د) صف ، امذ.
١. **مول لیا ہوا.**

مفلس کا گھر بھی لوٹ کے دھیراج ہو گیا
جنکو خریدہ دہلی کا اخراج ہو گیا

(١٧٦١ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ٦). ٢. **نابالغ دوشیزہ ؛ حیادار عورت** (جامع اللغات). ٣. **غلام ؛ غلام زادہ.** ایسے ہی جب تک بزرگ و سردار اپنی بزرگی کے مقام سے نہیں گرتے پرزہ کار اور دِرم خریدہ بلندی پر نہیں چڑھتے. (١٨٨٠ ، تاریخ ہندوستان ،

۱ : ۳۸۵). [خرید + ی ، لاحقۂ صفت].

خَرِیدی (فت خ ، ی مع) (الف) امث.
۱. **کارو بار ، معاملات.** یہ اربری لنڈن سے بیچ سرکار دولت مدار حضرت نواب صاحب قبلہ نواب شمس الامرا بہادر ... کے خریدی میں آ گئی. (۱۸۳۵ ، رسالہ نظام شمسی و بیان ار بیری ، ۲).
۲. **مانگ ، طلب.** اس (روح بارک) کی خریدی بہت ہونے سے دواساز اس کو افراط سے منگوانے لگے. (۱۸۶۹ ، مطالبات بحار ، ۲). آئندہ بڑی بڑی لائینوں کی خریدی مکمل ہو جائے گی تو اس ذریعہ سے کثیر آمدنی حاصل ہونے کا قرینہ ہے. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱۵۹). ۳. **(مجازاً) توشۂ آخرت،موت کے بعد زندگی کا سامان.**

خریدی کیا ہے دونو گھر توں بل
فلک سپر کے سپر سوں تجھ خجل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۳).

میں تجھے دنیا میں جس مہلت دیا
تو خریدی آخرت کی کیا کیا

(۱۸۳۵ ، باغ ارم ، ۱۲۷). ۴. **مُرید ، غلامی یا کنیزی میں آنے کا عمل ، فریفتہ.**

کبھی میں خریدی ہوئی اس کی آج
اپنا شرم رکھنا ہوا لاعلاج

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۰۳)). (ب) صف. **خریدا ہوا ، مول لیا ہوا.**

بڑیا پاوں فرّخ برا شہ کے دیں
کہا تم خریدی کرے میرے تیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۵).

جو میں ہوں تمہارا خریدی غلام
غلط کیوں ہو بندہ تھے ہونے کا کام

(۱۷۹۰ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۲۱۵). [رک : خرید + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

ـــ بَنْدا (ـــ فت ب ، سک ن) امذ (قدیم).
غلام. توں عاشق خریدی بندا تجے دل توڑ لینا کیا کام آتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۹). [خریدی + بندا (رک)].

خَرِیر (فت خ ، ی مع) امذ.
سرسراہٹ ، پانی یا خون بہنے کی آواز. سوجن کے قریب ذبذبہ (Thrill) اور بلند اور دوڑنے والا خریر (Murmur) سنائی دیتا ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات (ترجمہ) ، ۱۰۳). [ع].

خَرِیش (فت خ ، ی مع) امث.
رک : خروش معنی نمبر ۱. ایک گستاخ خرگوش نے کچھ دور اس کے پیچھے خریش کی اور پھر غائب ہو گیا. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۵۵). [ف].

خَرِیطُوطَس (فت خ ، ی مع ، و مع ، فت ط) امذ.
جنگلی کرم کلا (خزائن الادویہ ، ۷ : ۳۴). [ع].

خَرِیطَہ (فت خ ، ی مع ، فت ط) امذ ؛ امث.
۱. **(أ) تھیلی ، کیسہ ، پیغام رسان کا تھیلا.**

خریطاں میں جویر کیے تھے جتن
بھتر تھے جھمکیے نور سورج نمن

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸).

زر سے ہے کہ و مہ کے خریطے کی قدر
ہے ہیچ خریطہ جو نکل جاوے زر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۳).

احوال لکھوں جو چشم تر کا
دریا ہو خریطہ نامہ بر کا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۱ : ۳۸۵). پھر اپنی جیب سے ایک خریطہ نکالا اسے کھولا اور اس میں سے دو لکڑیاں نکالیں. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۸۳). **(أأ) اناج نیز سیمنٹ یا مصالحہ کی بوری.**

لیا مشک آب وہ یک دوش پر
نان و آٹے کا خریطہ پھر دگر

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۰). یہاں (اناج کا گودام) جو کے خریطے صدہا رکھے ہوتے ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، (اکتوبر) ۲ ، ۱۰ : ۳۵). مصالحہ میں بزار کجاوے اور ٹاٹ و کرباس کے خریطے صرف ہوتے. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۳۲۵).
۲. **(سائنس) وہ بلوری نلکی جو جو کی طرح برنجی شکل کی ہوتی ہے اور تجربات کے محلول کو محفوظ رکھتی ہے.** ایک کانچ کی مجوف نلی ہے اس کی برنجی نلی میں جڑی ہوئی کہ یہ نلی خریطے کے طور پر واقع ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۲۲). ۳. **(أ) سوئی دھاگہ رکھنے کی تھیلی ، تلے دانی.** خریطہ لے کر انہوں نے کھولا تو عورتوں کا گہنا ، سنگار وغیرہ ... اسمیں سے نکالا. (۱۸۴۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۸). **(أأ) (طب) جھلّیں ، جھلی یا ریشوں کا وہ خول جس کے اندر جراثیم خود کو بند کر لیتے ہیں.** غیر موزوں حالات کے تحت امیبا اپنے گرد ایک سخت خول بناتا ہے جسے خریطہ (Cyst) کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۸). ۴. **خریطہ (نقشہ جغرافیہ کا)** (سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۱۰۱). ۵. **(أ) وہ لفافہ جس میں امیروں یا رئیسوں کے نام رقعہ جائے.** وہ خریطہ سپہر بنجرے کی تیلیوں کی راہ سے دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۲). مولوی خلیل الرحمن صاحب نے عربی ایڈریس جو ساٹن پر چھپا ہوا تھا زرّیں کارچوبی خریطہ میں رکھ کر پیش کیا. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۹۰). **(أأ) (مجازاً) خط ، پیغام.** اگر انتظام ہو جائے تو میں مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں خریطہ لکھدوں گا. (۱۸۵۷ ، عاصرہ دہلی کے خطوط ، ۱۰۹). **(أأأ) تقرر نامے ، احکام تقرری و حقوق و فرائض.** سفیروں کے فرائض ، حقوق اور خریطہ ہائے تقرر میں شائع ہوئی. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۵۹۸).
۶. **جدول ، فہرست ، ترتیب وار نقشہ.** جو زینہ نے کہا وہ کونسی دوا ہے کہ عطاروں کی دوکان اور دوا فروشوں کے خریطوں میں نہیں ہے (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۰۰). ۷. **سرکاری حکم جو امیروں کے نام جاری کیا جائے.** خریطہ یعنی حکم اختیار پانے کا اپنی

نہیں آیا. (۱۸۶۳ء ، خطوط غالب ، ۳۱۳). ایلچی جو کہ ایک زوبیلہ پنہاں ہے ، داخل ہو کر سلام بجا لاتا ہے اور ایک خریطہ شجاع الدولہ کے حضور پیش کرتا ہے. (۱۹۷۹ء ، کیسے کیسے لوگ ، ۲۰۳). ۸. دستاویز ، تاریخی واقعات ، ہیڈ لائنے. ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۲ء کے درمیان قمران کے غاروں میں جو بحر مردار کے مغربی ساحل پر واقع ہیں کھال پر لکھے ہوئے خریطے ملے ہیں. (۱۹۷۶ء ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۲۰). [ع : (خ ر ط)].

ـــــ نگار (ـــ کس ن) صف.
نقشہ نویس ، نقشہ بنانے والا. ایک خریطہ نگار کا فرض ہے کہ ان روابط کی وضاحت کر دے جن کا تعلق جغرافی حقائق سے ہے. (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱ : ۷۵). [خریطہ + نگار ، نگاشتن ـ نقش کرنا ، لکھنا].

ـــــ نگاری (ـــ کس ن) امث.
نقشہ نویسی ، خریطہ نگار (رک) کا اسم کیفیت. ۱۶ ویں صدی تک خریطہ نگاری کی بنا زیادہ تر اسی پر رکھی گئی. (۱۹۵۹ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۲ : ۱ : ۵۵۶). [خریطہ + نگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ وار متف : م ف.
جدول ، فہرست کے مطابق.
> ہر ایک آن ہے انعام سے نہاں سروکار
> نہیں یہ دیر کہ دیر ہی خریطہ وار کرے

(۱۷۹۸ء ، بیان ، د ، ۹۰). [خریطہ + وار (رک)].

خَرِیطی (فت خ ، ی مع) امث.
رک : خریطہ (جامع اللغات). [خریطہ + ی ، لاحقۂ صفت].

خَرِیع (فت خ ، ی مع) امث.
نازک اندام ، نرم ہونٹوں والی.
> تلوق و قطوب و رقوب و علوق
> خریع و شرید و عقیم و بثون

(۱۹۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۵). [ع].

خَرِیف (فت خ ، ی مع) امث.
۱. **وہ فصل جو اساڑھ جولائی ، اگست سے کاتک کے درمیانی زمانے میں بوئی جاتی ہے جس میں جوار ، مکئی ، باجرا وغیرہ پیدا ہوتا ہے. اس کی مدت شروع برسات سے ختم برسات تک چار ماہ کی ہوتی ہے ، ساونی.**
> خریفاں لگ جو کملاویں میہوں بن
> کرنے تا کیہ بادل کوں اوسی جھن

(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۱۷).
> چمن میں دہر کے ہرگز ہوا نہ مجھ معلوم
> کہ کب ہے فصل ربیع و کہاں ہے فصل خریف

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۱۰). گردش زمانے کی ، اس کے عیش ربیع کو طیش خریف سے بدل نہ سکی. (۱۸۰۱ء ، باغ اردو ، ۱۲).

فصل خریف جس کو ... یوناس اور آبی کہتے ہیں کٹی گزری ہوئی اور فصل ربیع کا بڑھنے عشرے میں فیصلہ ہے. (۱۸۸۷ء ، موعظۂ حسنہ ، ۱۲۲). ان (روغنی تخم) کی کاشت ربیع و خریف دونوں فصلوں میں اور ملک کے ہر حصے میں ہوتی ہے. (۱۹۲۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۲).
> غلے کے پیداوار بڑھانے کے واسطے
> چلتا نہیں ہے بس جو ربیع و خریف پر

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۴۴). ۲. (أ) **وہ موسم جب آفتاب برج میزان میں آتا ہے ، خزاں.** ربع جو درمیان نقطۂ اعتدال خریفی اور نقطۂ انقلاب شتوی کے ہے بس یہ زمانۂ خریف میں پایا جاتا ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۴). موسم خریف میں منصور نے بادشاہ لیون برمنہ سے جنگ کی. (۱۹۳۵ء ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۲). (آآ) (کنایتاً) **بربادی ، مصیبت.** کشت حیات ، خریف حوادث سے پامال ہوئی. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۱). ۳. **پیمانہ ، ناپ. اور دوزخ میں ایک پہاڑ ہے صعود نام ، کہ** ستر خریف کی اسکی چڑھائی ہے. (۱۸۳۵ء ، تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ، ۲ : ۳۹۸). [ع : (خ ر ف)].

ـــــ ضَبْطی کس اضا (ـــ فت ض ، سک ب) امذ.
(کاشتکاری) **خریف کی فصل کی ذیلی پیداوار از قسم ترکاری وغیرہ جو تعداد میں تقریباً پینتالیس قسم کی ہوتی ہے** (ا ب و ، ۶ : ۶۲). [خریف + ضبطی (رک)].

ـــــ نَج کاری کس اضا (ـــ فت ن ، سک ج) امث.
(کاشتکاری) **خریف کی فصل کی خوراکی پیداوار از قسم غلہ وغیرہ جو تعداد میں تقریباً سولہ قسم کی ہوتی ہے** (ا ب و ، ۶۰ : ۶۳). [خریف + نج ، (ناج ـ اناج) + کار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت]

خَرِیفی (فت خ ، ی مع) امث.
۱. **خوش آواز پرند ، زاغ کویل** (جو برسات کے پُر فضا موسم میں باغوں میں کوکتی پھرتی ہے ، زغنک ، زاغ دشتی. خریفی ... بڑا مشہور مسافر پرندہ ہے آم کا اور اس کا ساتھ ہے. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۶۰). ۲. **خریف کے متعلق ، ساونی.**
> دوران ربیعی و خریفی لائینگے نہ کیا تیری شمیلی

(۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۲۲۹). [خریف + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ بَزْرَہ (ـــ فت ب ، سک ز ، فت ر) امذ ؛ ج بذرہ.
(نباتیات) **خریف کی پیداوار سے متعلق ، وہ بزرے جو دو خلوی موٹی دیوار کے اور کلی کی شکل کے ہوتے ہیں.** فصیلہ استیلا جینلس (Ustilaginales) یہ کجری قطرے بھی کہلاتے ہیں اس میں خریفی بذرے (Teleutospores) یا قبا بزرے (Chlamy dos Pores) بین خلیاتی دو مرکزی نسیجوں سے تیار ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۳۱). [خریفی + بزر (رک) + ہ ، حرف زائد]

ـــــ پیچش (ـــ ی مع ، کسر چ) امث.
موسمی تبدیلی کے سبب پیٹ کا مرض جو پیچش کی صورت اختیار

کر لے. کسی سخت اور پرانے مرض کا مریض ، متعدی طور پر خریفی ہیجش یا کسی دوسرے وبائی مرض سے متاثر نہیں ہو. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۱۳۳). [خریفی + ہیجش (رک)].

خَزّ (فت نیز ضم خ ، شد نیز کس ز) امذ.
۱. **بلی کے مشابہ ایک جانور جس کا سمور بڑا ملائم اور نفیس ہوتا ہے ، اس کی کھال سے لباس بنایا جاتا ہے ، اود بلاؤ ، سگ آبی نیز اس کی کھال.**

بھرے اس میں دیبا و خز و حریر
بھی ابریشم و مشک و عود و عبیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷). جو جانور قیمت دار ہیں جیسے سمور اور کھال خز کی اور پانی کا اونٹ بشرط زندہ ہو اور بیع انکی درست ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۶).

لباس قاقم وخز کیا سمجھ کے تو نے پہنا ہے
کیا ہے کس لیے زیب بدن یہ خلعت دیبا

(۱۹۰۹ ، صحیفۂ ولا ، ۹۴).

ہر طرف خیمے ، سرا پردے قناتیں خرگہ
بزد زربفت و سقرلات و حریر و خز کی

(۱۹۲۷ ، برگ خزاں ، ۱۸۱). ۲. **ایک قیمتی خالص کپڑا جو خز معنی نمبر ۱ کے باریک بالوں سے تیار ہوتا ہے ، کمخاب ، نیز اسکی کھال سے بھی لباس بنائے جاتے ہیں ، اس کی نقل ریشم میں بھی بنے لگی.**

خز و اکسوں و اطلس دق و دیبا
خنک بور طاس ختنی صوف و زیبا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۴). بہت سے صحابۂ کرام خز کو پہنتے تھے اور خز کا تانا حریر کا ہوتا ہے اور بانا بال ہوتے ہیں ایک جانور کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۹۷). سید الطائفہ ... کے پدر بزرگوار شیشے کی تجارت کرتے تھے اور آپ ریشمی خز بنتے تھے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۹).
بنار خرقۂ پشمین شاہ بطحا ہر سمّور و سرم خزّ و دیبقی و ملحم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۵۱). [ع : (خ ز ز)].

---باف امث.
خز کی قسم کا ریشمی کپڑا بُننا. تجارت باپ دادا کی میراث تھی اس لئے خز بافی کا کارخانہ قائم کیا. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۶). [خز + ف : باف ، بافتن - بُننا].

خُزادہ (ضم خ ، فت د) امذ.
رک : صاحبزادہ ، سردار دونوں جہاں کے خزادے اور امت کے خزادے یعنی امام حسین. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۷). خزادہ خداوند زادہ کا مخفف ہے لیکن فارسی نہیں عربی نہیں ، اردو کا روزمرہ تھا. (۱۸۶۹ ، غالب ، غالب کی نادر تحریریں ، ۹۹).

ریوار سے بولا وہ دو عالم کا خُزادہ
فاقوں سے ضعیف آج ہے تو حد سے زیادہ

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن دولھا) ، عروج سخن ، ۱۸۳). [ف : خزادہ - خواجہ زادہ کا مخفف].

خَزاری (فت خ) امث.
سلاطین تغلق کے زمانے کا محصول جو قصابوں سے گائے ذبح کرنے پر لیا جاتا تھا. بادشاہ نے خزاری موقوف کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۲۱). [ف].

خَزّاز (فت خ ، شد ز) امذ.
ریشم کا سوداگر. اور اولیا میں کوئی نساج کوئی خزاز اور کوئی دقاق. (۱۹۰۲ ، ہدایت المسلمین ، ۲۰). [ع].

خَزّازِیاں (فت خ ، کس ز) امذ.
آٹھویں سلسلۂ اولیا و اصفیاء کے بزرگ ابو سعید خزاز سے متعلق اصحاب. خزازیاں : آٹھواں گروہ ابوسعید خزاز عقیدت و نیاز مندی کے زیر اثر ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۰). [ع : خزاز + یاں ، لاحقۂ جمع].

خَزاعَت (فت خ ، ع) امث.
قاش ، پھانک (جامع اللغات). [ع : (خ ز ع)].

خُزاما / خُزامَہ ((ضم خ / فت م) امذ ؛ مسر خزاماہ ، خزامیٰ ، خزامے.
ایک درخت جو بنفشے کی طرح کا ہوتا ہے اور پھول بھی اسی طرح کے اور کسی قدر آسمانی اور نیلے پن کے ساتھ اس میں گلو سیوتی کی سی خوشبو ہوتی ہے اور بیج سیاہی مائل ہوتے ہیں اس کی گانٹھ کو الٹا بویا جائے یا صلیبی طور پر شق کر دیں تو بنفشہ پیدا ہوتا ہے. لاط :
ہوا کے تعفن کو دور کرنے کے لئے گل خزامی کا بخور کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۸۰). خزاما کا درخت اور پھول بنفشے کی طرح ہوتا ہے اور پھول کے سوا اس کے دوسرے اجزا طب میں مستعمل نہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۹۲). خزامہ : تازہ پھولوں والی جوتیاں ، تا ۳ قطرے ، دافع تشنج (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). [ع : الخزام ، الخزامیٰ].

خَزاں (فت نیز کس خ) امث.
۱. **وہ موسم جس میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں ، پت جھڑ.**

ہر یک بن کے درجنگ کے تئیں جگ ادھار
خزاں قتل کیتا ہے کیل بہار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴).

ترا ہو تعلقات توڑنے جوں ڈال خزاں کے پات توڑنے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸). بحیرہ روم کا پانی فصل خزاں میں کواکب کی شعاع کے عکس سے ہیجان میں آتا ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۹۰).

لرز رہا ہے میرا دل کہیں خزاں کی آندھیاں گرا نہ دیں
کہ جھولتی ہے تین چار پتیوں پہ کاروان سرائے گل

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۰). موسم خزاں کی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۲۲). ۲. (مجازاً) **بے رونقی ، زوال.**

تری قدر داں سوں اے شہریار
ہنر کا خزاں جا کو آیا ہے بار
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۲).
عجیب شکلِ گل و گلستاں نظر آئی
پڑیں جدھر کو نگاہیں خزاں نظر آئی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۰). بدقسمت ہندوستان اور بدنصیب بلوچستان کی خزاں ہی دیکھ لو. (۱۹۳۳ ، مکاتیب یوسف عزیز مگسی ، ۳۱).
خزاں کو گود لیا یا اجڑ گئیں گودیں
فسانہ ختم ہوا ، ماہتاب لکھنے کا
(۱۹۸۱ ، ملاستوں کے درمیان ، ۵۷). ۳. **بڑھاپا ، آخری عمر.**
رکھیا نیں ہے کس یک جنس آسماں
کہ اوّل بہار ہور آخر خزاں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰). ۴. (ا) **(تصوف) ٹوٹنے معرفت جو مبتدی کو پہونچنے لگی ہو.**
شکر ایزد کہ ازیں بادِ خزاں رخنہ نیافت
بوستانِ سمن و سروِ گل و شمشاد است
(۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۰۲). (اا) **انوار و تجلیات کا کم ہو جانا اور سالک کا مقام نامرادی و نیستی میں قدم رکھنا** (مصباح التعرف ، ۱۱۴). [ف].

ـــ آنا ف ل.
۱. **پت جھڑ کا موسم آنا ، موسمِ بہار رخصت ہو جانا.**
نہ پہونچے چمن تک خزاں آ گئی
دلوں کے کنول کھل کے کمہلا گئے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳).
کھلے ہیں ہر کھلا ہے دَر ، مگر کب ، جب خزاں آئی
میں کہتا ہوں قفس میں مر رہوں اب یا گلستاں میں
(۱۹۲۰ ، نقوش مانی ، ۹۲). ۲. **(مجازاً) بے رونقی کا ظہور ہونا ؛ زوال آنا ؛ حُسن نہ رہنا** (مہذب اللغات).

ـــ پذیر (ـــ کس پ ، ی مع) صف.
وہ درخت جو موسمِ خزاں کے اثر سے بے برگ و بار ہوکر ٹھنٹ کا ٹھنٹ کھڑا ہو. خزاں پذیر ؛ وہ درخت جو سال کے کچھ حصے میں بغیر پتوں کے رہتا ہے. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۳). [خزاں + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

ـــ پَرْوَرْدَہ (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، فت د) صف.
خزاں کے موسم میں پلنے والا ، مراد : غمگین ، پژمردہ.
اے خزاں پروردہ دل فکرِ چمن سے باز آ
اپنے اوپر رحم کر اے دشمنِ جانِ بہار
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۳۹). [خزاں + ف : پرور ، پروردن - پالنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ دیدہ (ـــ ی مع ، فت د) صف.
خزاں رسیدہ ، خزاں کا مارا.
ہم سب ہیں برگِ نخلِ خزاں دیدہ یہ جہاں
کل وہ جھڑے گا آج جو پتا ٹھہر گیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).
مبارک آپ کے گھر بھر کو احمد یار خاں صاحب
خزاں دیدہ چمن میں آپ کے ہر سے بہار آئی
(۱۹۵۱ ، دیوانِ عالم بریلوی ، ۳۰). [خزاں + دیدہ ، دیدن - دیکھنا].

ـــ رَسیدہ (ـــ فت ر ، ی مع) صف.
۱. **مرجھایا ہوا.** ہر برگ خزاں رسیدہ ایک حسن نظر آتا تھا. (۱۹۳۴ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۳۰). ۲. **زیادہ عمر رسیدہ ، سالخوردہ.**
جو بظاہر خزاں رسیدہ سہی
ہاں مگر جن کا ایک ایک انداز
شانِ پیغمبر بہاراں ہے
(۱۹۵۹ ، پتھر کی لکیر ، ۶۸). وہ بیوہ کے روپ میں ... ڈھلی ہوئی عورت نظر آئیں ... دلکشی و زیبائی خزاں رسیدہ ہو گئی ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۶). [خزاں + ف : رسیدہ ، رسیدن - پہنچنا ، ملنا].

ـــ کا مارا صف.
پرانا ، مرجھایا ہوا ؛ (کنایتاً) ضعیف ، عمر رسیدہ. کوئی بڈھا جیسے خزاں کا مارا پتا کسی درخت پر باقی ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۶۷).

ـــ گَزِیدَہ (ـــ فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
رک : **خزاں رسیدہ.**
مزاجِ دہر نوا سے مری کبیدہ سہی
زبان بریدہ سہی ، میں خزاں گزیدہ سہی
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۰۷). [خزاں + ف : گزیدہ ، گزیدن - کاٹنا ، ڈسنا].

ـــ ہونا محاورہ.
۱. **مرجھانا ، مراد : تازگی سے محروم رہنا ، بے رونق ہونا.**
سبز قدم ، خزاں ہوئی حسن کے سبزہ زار پر
سبزۂ خط سے مٹ گئے شوکتِ شان و سبزہ رنگ
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷۹).
رہتے ہیں تر و تازہ گلِ شعر ہی اے سحر
یہ باغ ہے ایسا کہ خزاں ہو نہیں سکتا
(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاضِ سحر ، ۷). ۲. **ختم ہونا ، منزل طے ہونا.**
پھولا شفق سے چرخ پہ جب لالہ زارِ صبح
گلزارِ شب خزاں ہوا آئی بہارِ صبح
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶). ۳. **اُجڑنا ، تاراج ہونا ، زوال آنا.**
بولی کہ آج باغ سرا ہونگا خزاں
اک دم میں یہ حسین کہاں اور میں کہاں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۰ : ۳۱).

خَزانا (فت خ) امذ.
رک : خزانہ.
سال خزانا سب لے بات   او نن لاگا کس کس دھات.
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۸)).

سر اوٹھاتا چمن دہر میں کیا کیا انسان
مثل فوارہ اگر پاس خزانا ہوتا

(۱۹۰۷ ، دیوان تسلیم ، ۱۱۷). [رک : خزانہ کا ایک املا].

خَزانْچَن (فت خ ، سک ن ، فت چ) امث.
خزانچی کی تانیث ؛ خزانے کی محافظ ، خزانے کی ذمّہ دار. خزانچن جو ساتھ تھی اس نے بھنگی میں سے روپیہ نکال اور گن کر بوڑھیا انگوٹھی والی کو دیا. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۱۸). میں برائے چندہ ، سال کے بعد اپنی سکریٹری اور خزانچن کے ساتھ آئی. (۱۹۷۹ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۵). [خزانہ (بحذف ہ) + چن ، لاحقۂ تانیث].

خَزانْچی (فت خ ، سک ن) امذ.
وہ شخص جس کی تحویل میں خرچ کی مد کا روپیہ یا نقدی ہو ، خزانے کا محافظ ، خزانے کا ذمّہ دار ، خزانے کا ذمّہ دار افسر. عمرو لعین نے پرکھوا ، اور مُہر کر ، خزانچی کوں سونپ ، سر سرور کا اوس تیک اختر کوں دیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۷). دوسرے دن خزانچی نے ... خبر بادشاہ کو پہنچائی. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۰۳). ہمارے مولوی صاحب سو روپے تنخواہ پاتے تھے اور قاعدہ یہ تھا کہ ہر اگلے مہینے کے شروع میں خزانچی روپیہ ساتھ لا کر جماعت کے تمام مصارف چکا دیتا تھا. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۳۶). کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں. (۱۹۲۱ ، امام احمد رضا بریلوی ، القرآن الحکیم (ترجمہ) ، ۷۲۳). [خزانہ (بحذف ہ) + چی ، لاحقۂ صفت].

خَزانَہ (فت خ ، ن) امذ ؛ ج : خزانے.
۱. وہ جگہ جہاں روپیہ ، سونا چاندی ، ہیرے جواہرات وغیرہ بحفاظت رکھے جائیں.

سنا روپے کی چوری میں نہ جانوں
چُراتا ہوں او یاقوتِ خزانہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۲). خزانے کا منہ کھول دیا ، داد و دہش سے ایک کوڑی کے محتاج کو لکھ پتی کر دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۰). ۲. (i) ذخیرہ ، سید پہاڑوں کے درمیان ایک جھیل ... تھی اور تین دریا کا خزانہ اس میں تھا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۳۹).

تھوں میں تیری قدرت کے خزانے
کہیں سونا کہیں چاندی بچھائے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۵). (ii) علمی سرمایہ. یہ سب کتابیں ہیں پتا نہیں ان میں کیا کچھ لکھا ہے کیسے کیسے خزانے ان میں پوشیدہ ہیں. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۳۳). (iii) علم و فن کی بکثرت تحصیل ، بڑھی ہوئی لیاقت ، بہت زیادہ علم ، ذاتی صلاحیت و معلومات.

دے ڈالو تم ہی خمس سخن جلد اے نسیم
ہر مالدار پر ہے زکوٰۃ خزانہ فرض

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۳). آپ نے ان کے ... الزام کے جواب میں تعلیمات و تلقینات کو پیش فرمایا کہ کاہن و جادوگر علم و حکمت کا خزانہ نہیں رکھتے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۲۳). (iv) (کنایۃً) گورکھ دھندا. فلسفے کو ہمارے عوام فلسفوں کا عجیب و غریب خزانہ تصور کرتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸). ۳. (i) وہ جگہ جہاں پانی کا ذخیرہ ہو ، حوض ، تالاب ، جھیل.

دل خشک ہے کہاں سے بہے اشک چشم سے
فوّارہ تب چھٹے جو ہو پانی خزانے میں

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۲۲۸). نہروں سے پانی پہلے بڑے خزانوں میں جمع ہوتا تھا. (۱۹۶۳ ، آب رسانی ، ۳). (ii) حوض یا تالاب وغیرہ کا نچلا حصّہ جہاں پانی جمع رہتا ہے ، زیر زمین ٹنکی. ایک قدیم حوض پختہ ہے مگر اس کا خزانہ خراب ہو گیا ہے. (۱۸۸۱ ، انشائے داغ ، ۱۲۷). اس جھرنے کے ذریعہ سے پانی نیچے حوض میں گرتا تھا اس کا خزانہ اب بگڑ گیا ہے. (۱۹۰۸ ، رسالہ مخزن ، جنوری ، ۷۵). (iii) آبشار ؛ فوّارہ.

ہوا اس وقت بحر زر زمانہ
کہ فوارے ہوئے صاحب خزانہ

(۱۷۴۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۲۰). پانی فوّاروں میں چڑھ کر اپنے خزانے کی بلندی کے قریب اڑتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۹۱). ۴. بندوق اور تفنگ وغیرہ میں بارود یا کارتوس رکھنے کی جگہ ، کوٹھی ، بستہ ، میگزین.

کہیں رہے گا نہ گنجینہ ظلم کیشوں کا
لگے گی آگ قرابین کے خزانے میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۹). مرا کش میں ٹوٹ کی پوری فوجی بندوق کو کلابلہ کہتے ہیں اسکی مختلف قسموں کا نام ان پر رکھا جاتا ہے جو ان کے خزانے میں آ سکتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۳). ۵. (i) روپیہ پیسہ ، مال و دولت ، نقدی. امید ہے کہ اہل اسلام اس کی خریداری میں بجوش و خروش شریک ہوں گے تاکہ خزانے کی وسعت سے اخبار کی ترقی اور مقاصد مجلس میں کامیابی حاصل ہو. (۱۸۸۲ ، اسلام (اختر شہنشاہی ، ۲۶)). گورنمنٹ ہند اپنی دولت تین خزانوں یا خزانہ کی تین شاخوں میں رکھتی تھی. (۱۹۳۱ ، سکّہ اور شرح تبادلہ ، ۱۷). (ii) سرکاری محکمۂ مال کا وہ شعبہ جو تعلیم کے لیے مختص ہو. ان (سرکاری) اسکولوں اور کالجوں کا خرچ سرکاری خزانہ میں سے دیا جاتا ہے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶۶). یہ شعبۂ خزانہ میں افسر تھا. (۱۹۸۳ ، بیاباں کی لوک کتھائیں ، ۶۷). ۶. دفینہ.

اوگل دے خزانوں کوں اپنے زمیں
کہے بات دل بیچ کے وہ نہیں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۵).

بجے اس بار امانت سے تیرے سب عاجز
زمیں بھی اپنے خزانے اگلتی جاتی ہے

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۰۰). دیوار ... شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور دیوار کے نیچے ان ہی لڑکوں کا خزانہ گڑھا ہوا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۱۲). ۷. ٹیکس ، محصول ، چُنگی سرکار نے ان پر خزانہ سب طرح کا معاف کیا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۳۷). ۸. وہ چھوٹے چھوٹے جست یا لوہے کے بنے ہوئے خانے جن میں جلاہٹ وار بجلی کی فراہمی محفوظ رکھی جاتی ہے ، برقی ذخیرہ. بجلی کے خزانے کے پاس ایک لڑکی عمدہ قسم کے نائیلون کی پھولدار ساڑی پہنے ایک موم بتی ہاتھ میں لیے کھڑی تھی. (۱۹۷۳ ، زنگ رستے ہیں ، ۱۹۲). ۹. (دباغت) کھال بھگانے کا ہودہ ہوتا ہے اور وہ جس ضرورت کے کام آتا ہے اسی سے اس کو موسوم کرتے ہیں (ا ب و ، ۲ : ۲۱۳). ۱۰. کاروں وغیرہ میں ٹنکی کی جگہ جہاں پٹرول ڈالا جاتا ہے ، ٹنکی ، پٹرول ٹینک. موٹر کار کو سیدھے سرے سکاف پر لے آؤ اس کا خزانہ پٹرولیم سے اچھی طرح بھر لینا. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خاں ، ۳۷) اب کوئی اندازہ لگائے تو کیونکر کہ موٹر کے خزانے میں کتنا پٹرول ہے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۳۰۲). ۱۱. (ا) (نباتیات) گول گول اشیا کا مجموعہ جن میں ظرف تخم بنتے ہیں ، اور ہر ایک ظرف میں دو دو چار چار ، حتیٰ کہ سولہ تک بیج ہوتے ہیں لیکن ان بیجوں کی تعداد ہمیشہ دو یا دو کا حاصل ضرب ہوتی ہے ، یہ بیج اس خزانہ میں سے ایک طرح کی رطوبت کے ذریعہ سے باہر آتے ہیں جو اس حصہ تک پہنچ کر ظرف تخم میں بھر جاتی ہے. کائی کے درختوں کی پیدائش کی طرح پر ہوتی ہے مثلاً بذریعہ خزانہ. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۸۷). (ب) (حیوانیات) الدرقی اعضا کا مرکز ایک اتباسی خانہ ہوتا ہے جس میں قناۃ نہیں ہوتے یہ جسم کے بالائی حصہ میں واقع ہے اور دہلیز سے ایک خزانہ کے ذریعہ تعلق رکھتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۷۵). ۱۲. کمرہ ، ہر نشیمن کہ میں ... ۲ خزانہ (کمرے) ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۳). ۱۳. دائرہ ، حلقہ ، ذخیرۂ الفاظ. اردو کا خزانہ مرثیوں کی دولت سے مالا مال ہو گیا. (۱۹۷۶ ، مراثیِ انیس حیات اور شاعری ، ۸۰). ۱۴. (ا) اللہ تعالیٰ کی رحمت ، نوازش ، کرم. اپنے خزانے میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کوں بخشیا. (۱۷۳۲ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۲).

وہی مرد جو ہمیشہ مست ہوں بدمست ہے
مست خدا کے خزانے کی خاص کوجہ پست ہے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اس چشمۂ روحِ مجرد کا
(۱۸۷۲ ، مخمد خاتم النبیین ، ۵). (ب) معرفتِ الٰہی ، رموزِ دین.

توں قادر تجھے ہو سزا وار ہے　　خزانہ ترا گنج اسرار ہے
(۱۷۸۶ ، محی الدین نامہ ، ۱).

نہ بھائے دین کی لذت جسے دنیا کی خواہش ہے
قفل ہے لذتِ دنیا حقیقت کے خزانے کا
(۱۸۰۷ ، ولی ، ک ، ۳). ۱۵. (مجازاً) قبضہ ، اختیار. یہ نسخہ جو تیار ہوا حضرت ابوبکر کے خزانہ میں رہا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۹). [ع : (خ ز ن)].

---ٔ اَوراق کس اضا (--- و لین) امذ.
جدید طرز کی شکل میں قائم کیا ہوا ترکی کے سرکاری کاغذات کا دفتر جو سلاطینِ عثمانی کے زمانے میں خزانۂ اوراق کے نام سے موسوم تھا یہ دفتر ابتداً میں دستاویزوں کے دو بڑے مجموعوں پر مشتمل تھا یعنی شاہی دفتر کے کاغذات اور وزیراعظم کے دفتر کے کاغذات. خزانۂ اوراق شروع ہی سے وزیراعظم کے عملے سے متعلق رہا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۸). [خزانہ + اوراق (رک)].

---ٔ آب کس اضا ، امذ.
پانی کا ذخیرہ کرنے کے لیے بنایا ہوا تالاب. کنویں اور خزانۂ آب اور فواروں کی ترکیب وغیرہ معلوم ہوتی ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۹۸). جب ندی میں پانی ہمیشہ حسب ضرورت بہتا رہتا ہے تو پانی کی سربراہی ندی سے راست کی جاتی ہے اور جب پانی ہمیشہ نہیں بہتا تو اس پر تالاب بنا کر خزانۂ آب تیار کیا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۲۰). [خزانہ + ف : آب = پانی].

---ٔ بہیلہ کس اضا (--- فت ب ، ی مع ، فت ل) امذ.
متعلقِ افواج کے حساب کتاب کا کھاتہ ، وہ شعبہ جہاں فوجوں سے متعلق اخراجات کا حساب کتاب رکھا جائے. خزانۂ بہیلہ اور خزانۂ جیب اور خزانۂ غریبہ ... خزانۂ عملِ اندرون یہ سب خانساماں سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۹). [خزانہ + بہیلہ = فوج سے متعلق].

---ٔ بَیت اَلمال کس اضا (--- ی لین ، ضم ت ، غم ا ، سک ل) امذ.
عوامی جائیداد ، خزانہ عامہ ، ضبط کیا ہوا مال جمع کرنے کا محکمہ ، وہ جائیداد روپیہ پیسہ جو ورثا کی عدم دستیابی کے سبب بغیر وصیت مرنے والے کی جائیداد سے وصول ہو اور بحق سرکار محفوظ کر لیا جائے ، ہر قسم کا نقد مال و جائیداد رکھنے کی جگہ ، خزانۂ عامرہ (مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶). [خزانہ + بیت (رک) : ال (۱) + مال (رک)].

---ٔ پاتُباق کس اضا (--- کس ہ) امذ.
خرچ کر چکنے کے بعد بچی ہوئی رقم ، خرچے کے بعد کی بچت ، وہ مد جس میں پس انداز رقم جمع رہتی ہے. خزانۂ پاتباق اور خزانۂ اموال ، اور خزانۂ عمل اندرون یہ سب خانساماں سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶). [خزانہ + ف : پائے = بچت + ع : باقی = بقایا].

---ٔ جیب کس اضا (--- ی مع) امذ.
شاہی خاندان اور امرائے سلطنت کو دیئے جانے والے ذاتی خرچ کا شعبہ مال. خزانۂ جیب ... خانساماں سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶). [خزانہ + جیب (رک)].

---ٔ حَمّام کس اضا (--- فت ح ، شد م) امذ.
حوض جس میں نہانے کے لیے پانی جمع رہتا ہے (جامع اللغات).

[خزانہ + حسام (رک)]۔

ـــــ خالی ہونا ف م۔
مال و دولت کی تجوری کا مال و دولت سے خالی ہو جانا۔

دور دور آج سے میرا ہے زمانہ میرا
کبھی خالی نہیں ہونے کا خزانہ میرا
(۱۸۴۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۴)۔

ـــــ خانہ (ـــــ فت ن) امذ۔
روپیہ ، زر و جواہر رکھنے کی جگہ ، تجوری۔ پرمز کو تعظیم سے مسند پر بٹھایا اور خزانہ خانہ کھول کے زر و جواہر بہت سا پرمز پر نثار کیا (۱۸۸۰ ، قصۂ گل و پرمز ، ۹۱)۔ [خزانہ + خانہ (رک)]۔

ـــــ دار امذ۔
افسر مال ، خزانچی۔ خزانہ دار کوں بلانی فرمانی کہ وو سنگ خوش رنگ تراشی صورت ہے ، بن بورت ہے جا ، بیگ لے کر آ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۹)۔ ہر ایک آدمی بجائے خود ایک شاہی دربار ہے جس میں روح بادشاہ ہے عقل وزیر اعظم حافظہ خزانہ دار۔ (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۶۵)۔ عورتیں ہی امیر ، وزیر ، قاضی ، مفتی ، کوتوال ، محتسب ، خزانے دار اور جملہ عہدوں پر مامور۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۱)۔ شرف الدین ابو نصر ، سلجوقی سلطان محمد بن ملک شاہ کا خزانہ دار ... بغداد چلا گیا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۹)۔ [خزانہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ دل کس اضا (ـــــ کس د) امذ۔
خیالات کا مرکز (جامع اللغات)۔ [خزانہ + دل (رک)]۔

ـــــ راسُ المال کس اضا (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل) امذ۔
سرمایۂ خصوصی ، سرمایہ کی اصل جو سرکاری کھاتے میں جمع ہو ، خزانۂ عامرہ (مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶)۔ [خزانہ + راس (رک) + رک : ال (۱) + مال (رک)]۔

ـــــ سَرْبَراہیِ آب کس اضا (ـــــ فت س ، سک ر ، فت ب) امذ۔
(انجینئرنگ) **پانی کا بڑا ذخیرہ کرنے کے لیے بنائے ہوئے گول حوض جو اس وجہ سے بنائے ہیں کہ اگر منبع نل کبھی ٹوٹ جائیں یا انہیں درست کرنا ہو تو اس عرصے میں سربراہی آب میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ ان کے اوپر ہوا جانے کے لیے سوراخ رکھے جاتے ہیں اور وہ اس طرح سے بنائے جاتے ہیں کہ ان کے اندر سے کچرا یا کیڑے وغیرہ پانی کے اندر نہ جا سکیں۔** جس آبادی کے لیے خزانۂ سربراہی آب تیار کیا جاتا ہے اس کی روزانہ ضرورت کی نصف مقدار خزانہ میں جمع کی جاتی ہے۔ (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۲۸)۔ [خزانہ + سربراہی (رک) + آب (رک)]۔

ـــــ سِلَح کس اضا (ـــــ فت س ، ل) امذ۔
اسلحہ رکھنے کی جگہ ، اسلحہ خانہ ، وہ مکان جس میں ہتھیار رکھے جائیں (جامع اللغات)۔ [خزانہ + سلح (رک)]۔

ـــــ شاگرد پیشہ کس اضا (ـــــ کس گ ، سک ر ، ی مج ، فت ش) امذ۔
سرکاری خزانے کی وہ مد جہاں ادنیٰ درجہ کے ملازمین کی تنخواہوں اور بہبود کے لئے رقم مختص کر کے محفوظ رکھی جائے ، خزانۂ شاگرد پیشہ (مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶)۔ [خزانہ + شاگرد پیشہ (رک)]۔

ـــــ عامِرہ کس صف (ـــــ کس م ، فت ر) امذ۔
۱. (أ) **شاہی یا سرکاری خزانہ جس میں گورنمنٹ کو دیا جانے والا مالیہ جمع ہوتا ہے اور اخراجات مختلف شعبوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔** انعامات خزانۂ عامرہ سرکار ذوی الاقتدار انگریزی سے علیٰ قدر مراتب مرحمت کیے گئے۔ (۱۸۴۳ ، اخبار مفید عام یکم ستمبر ، ۳)۔ اور کمپنی پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ شش ماہی گزرنے پر اپنے حسابات خزانۂ عامرہ کے روبرو تنقیح کے لیے پیش کرے۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ دستور ہند ، ۳۳)۔ (أأ) **محفوظ خزانہ۔** اسی وقت خواجہ سرا کو حکم کیا کہ کل صبح کو قیمت اس باغ کی لونڈی سمیت چکا کر قبالہ باغ کا اور خط کنیزک کا لکھوا کر اس شخص کے حوالے کرو اور مالک کو زر قیمت خزانۂ عامرہ سے دلوا دو۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۳)۔ مرحوم ہی کے لکچروں نے علی گڑھ کے قومی کالج کے دوالیہ خزانے کو خزانۂ عامرہ کر دیا۔ (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱)۔ سائیں کی افتاد طبع قطعاً درویشانہ تھی وہ کبھی سردار صاحب کے خزانۂ عامرہ کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی پشاوری ، ۲۲)۔ ۲. **دستاویز و مخطوطات و ادب عالیہ کا ذخیرۂ شاہی یا سرکاری۔** عمدہ عمدہ کتابیں اعتماد خان گجراتی کے کتب خانے کی آئی تھیں اور خزانۂ عامرہ میں جمع تھیں۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۴)۔ سلطان جہاں بیگم تاج الہند فرماں روائے بھوپال ... آگے بڑھیں اور سوانح نگار نبوت کو دوسرے آستانوں سے بے نیاز کر کے اس سرمایۂ سعادت کو اپنے خزانۂ عامرہ میں شامل کر لیا (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی (دیباچہ طبع اول) ، ۱ : ۲)۔ [خزانہ + عامر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث]

ـــــ عامَّہ (ـــــ شد م بفت) امذ۔
رک : خزانۂ عامرہ معنی نمبر ۱. (أ)۔ خزانۂ عامہ جس میں گورنمنٹ کا مالیہ جمع ہوتا ہے اور اخراجات دیے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، سکہ اور شرح تبادلہ ، ۱۷)۔ [خزانہ + عام (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]

ـــــ غَیب / غَیبی کس اضا / صف (ـــــ ی لین) امذ۔
پوشیدہ مال و زر جو انسان آنکھ نہ دیکھ سکے ؛ مراد : خدائی دولت ، چھپا ہوا خزانہ۔

گنج ازل لگا ہے دل بے نوا کے ہات
آیا ہے کیا خزانۂ غیبی گدا کے ہات
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۶)۔

کاش نہ ہو خزانۂ غیب اپنے صرف کو
قارون کے پاس ہے مرے لائق خزانہ کیا
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۵). دونوں چیزیں خزانہ غیب سے قرار دی گئیں .(۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۷۲). [خزانہ + غیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قائمی بعیارِ طلا (---کس ء ، م ، سک ع ، کس ر ، ط) امذ.
(مالیات) گورنمنٹ ہند کے محکمۂ مال کی ایک شاخ جس میں اُس نفع کی رقم جمع رہتی تھی جو روپیہ مسکوک کرنے سے گورنمنٹ کو حاصل ہو (سکّہ اور شرح تبادلہ ، ۱۷). [خزانہ + ع : قائمی - قائم ہونا + معیار (رک) + طلا (رک)].

---کاٹنا محاورہ.
روپیہ پیسہ لُوٹنا. بلقیس نے نعرہ بلند کیا او نامرد کہاں جاتا ہے عیاری پر کمر باندھی وہ دن یکو یاد ہے کہ تو نے خزانہ ہمارا کاٹا تک حرامی کا مزا دیکھا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۵۶۵).

---کعبہ کس اضا (---فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ.
کعبے کی چار دیواری کے اندر حضرت ابراہیم کا کھودا ہوا کنؤاں.
کعبہ کی چار دیواری کے اندر حضرت ابراہیم نے ایک کنواں کھودا تھا جس کو لوگ خزانۂ کعبہ کہتے تھے اور جو کچھ نذرو نیاز کعبہ میں آتی تھی وہ اس میں رکھ دیتے تھے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۷۷).
[خزانہ + کعبہ (رک)].

---کلاں کس صف (---فت ک) امذ.
(شہرے) ہندوستان کے بادشاہ کا خزانہ (دربانِ لطافت ، ۹۵). [خزانہ + کلاں (رک)].

---لُٹانا محاورہ.
بہت زیادہ خرچ کرنا.
فراق کام مرا پردۂ مجاز میں دیکھ
حقیقتوں کے خزانے لٹا دیئے میں نے
(۱۹۳۸ ، روحِ کائنات ، ۱۱۲).

---محل کس اضا (---فت مخف م ، سک ح) امذ.
اندرون خانہ محلات شاہی کے خرچ کی مد کا روپیہ پیسہ ، پاندان کا خرچ ، بیگمات کا جیب خرچ ، خزانۂ محل (مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶). [خزانہ + محل (رک)].

---مخصوصہ نوٹ (---فت م ، سک خ ، و مع ، فت ص ، و مج) امذ.
(مالیات) گورنمنٹ ہند کے محکمۂ مال کی ایک شاخ جس کا مقصد یہ ہے کہ نوٹوں کے تبادلہ میں روپیہ دیا جا سکے (سکّہ اور شرح تبادلہ ، ۱۷). [خزانہ + مخصوصہ (رک) + نوٹ (رک)].

---مُقدَّم کس اضا (---ضم م ، فت ق ، شد د بفت) امذ.
(طب العین) گویا ، عدسۂ چشم کا اندرونی مقام. اب قزحیہ خزانۂ مقدم کے اندر ابھرا ہوا دکھائی دیتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۶۶). [خزانہ + مقدم (رک)].

---منتری (---فت م ، سک ن ، فت ت) امذ.
وزیروں کے زیر تصرف روپیہ پیسہ. اور نوج ، خزانہ منتری اور براہمن بھی ان کے ساتھ کر دو کہ بدھ کے موافق درشن کریں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸). [خزانہ + منتری (رک)].

---مُؤخَّر کس صف (---ضم م ، فت و ، شد خ بفت) امذ.
(طب العین) روشنی کا وہ ذخیرہ جو پُتلی پر پیچھے سے منعکس ہوتا ہے. خزانہ موخر کے زوائد حدبیہ ... کے اوپر پل کی صورت میں بنتا ہے. (۱۹۶۸ ، عطاءاللہ بٹ ، کتاب العین ، ۳۷). [خزانہ + موخر (رک)].

---نذر و پیشکش کس اضا (---فت ن ، سک ذ ، ضم و ، ی مج ، سک ش ، فت ک) امذ.
سلطنت یا حکومت کے روپیہ کی وہ مد جس سے سربراہ ملک اپنی صوابدید پر روپیہ پیسہ کسی کو تقسیم کر سکتا ہو. خزانۂ توپ خانہ اور خزانۂ نذر و پیشکش اور خزانۂ محل اندرون یہ سب خانساماں سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶). [خزانہ + نذر + و (عطف) + پیشکش (رک)].

---یادداشت کس اضا (---سک ش) امث ، امذ.
حافظہ ، ذہن. علامہ اقبال نے جو نظم کبھی وہ میر سالک صاحب ہی کے خزانۂ یادداشت کی زکوٰۃ کے طور پر آپ تک پہنچا رہا ہوں. (۱۹۵۹ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۵۷). [خزانہ + یاد (رک) + ف : داشت ، داشتن - رکھنا].

خَزانی (فت نیز کس خ) صف.
خزاں زدہ ، تباہ ، پریشان.
جب سوں تو خطِ گل رو ، جلوہ گر ہے گلشن میں
سبزہ کہربائی ہے ، رنگ گل خزانی ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۱).
وہ سب زرد رُو پانی پانی ہوئے
بہار آ کے برگ خزانی ہوئے
(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ۱۹۷۳ ، ۱۰۱)).
ہر ایک پھول خزانی ہے باغ عالم کا
کوئی بتائے کہ وہ نعمت و نوازش کیا
(۱۹۷۳ ، برگ خزاں ، ۲۴). [خزاں + ی ، لاحقۂ صفت].

خَزانے (فت خ) امذ ، ج.
خزانہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---کا سانپ (---مع) امذ.
روایت ہے کہ پرانے زمانے میں بعض مدفون خزانوں پر سانپ بٹھا دیئے جاتے تھے کہ اصل وارث ہی اُس کو حاصل

کرسکیں ؛ (مجازاً) کسی چیز پر قبضہ جمانا ، اپنے اختیار میں رکھنا. وہ کلام بجزان کے صاحبزادہ کے اور کسی کے پاس ہے کہاں؟ اور صاحبزادے صاحب اس خزانہ کے سانپ کی حیثیت رکھتے ہوتے ہیں. (١٩٥٢ ، اکبر نامہ ، ٣٣).

ـــ کا مُنْہ کھول دینا محاورہ.
بہت زیادہ یا بے دریغ خرچ کرنا، سخاوت و فیاضی دکھانا. بادشاہ نے جشن کی تیاری کی ... خزانے کا منہ کھول دیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٠٣). انعام و اکرام اور نذر و نیاز کے لئے شاہی خزانوں کے منہ کھول دیے گئے. (١٩٧٥ ، پنجابی لوک داستانیں ، ٨١).

ـــ کے قُفْل کھول دینا / کھول دینا محاورہ.
زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کا حکم دینا ، خزانہ کا منہ کھول دینا ، سخاوت اور فیاضی سے کام لینا.

دیا حکم یہ اس کو کر کے طلب
خزانے کے تم کھول دو قفل سب

(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ١٢٩). بادشاہ عاصم اور وزیر فارس نے اس کے بعد خزانے کھول دیئے. (١٩٠٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٩٠).

خَزائِن / خَزایِن (فت خ ، کس ء / کس ی) امذ ، ج.
خزانے ، دفینے.

لیا وہاں سے خزائن اور سب مال
چلا وہاں سے وہ زودی حسین در حال

(١٥٩١ ، قصۂ گل و صنوبر ، ٩٦). حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر جملہ خزائن و دفائن ملاحظہ کرائے. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٤٠٣). سرکاری آمدنی کا خزاین میں اوقات معینہ پر داخل ہونے کی نگرانی کرنا عموماً محکمۂ مال کا فرض ہے. (١٨٩٩ ، ہدایت متعلقہ حسابات ، ٢). برطانیہ نے ہندوستان کے قدرتی خزائن کو یہاں سے لے جا کر ... ہندوستان کو غریب و مفلس کر دیا. (١٩٣١ ، سکّہ اور شرح تبادلہ ، ٦٥). [خزینہ (رک) کی جمع].

ـــ الْاَرْض (ـــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ ، ج.
زمین کے اندر کے خزانے. جلد ہفتم اجرام فلکی جلد ہشتم طبقات خزائن الارض. (١٩٣٦ ، عروس ادب ، ١٢٩). [خزائن / خزاین + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

خِزانی چوب (کس خ ، ... و ، سک ج) امث.
(نباتیات) موسم سرما میں جب کہ پتے پھول وغیرہ جھڑ جاتے ہیں پودے کو پانی کی اس قدر ضرورت محسوس نہیں ہوتی ... جو خشبہ کا حلقہ موسم بہار میں پیدا ہوتا ہے اس کو بہار چوب (Spring Wood) اور جو خشبہ کا حلقہ موسم سرما کے دوران پیدا ہوتا خزانی چوب (Autumn Wood) کہلاتا ہے یہ حلقے دکھائی دیتے ہیں (مبادیٔ نباتیات ، ٣٥٥). [خزان (ن مغدوف) + ی ، لاحقۂ نسبت + چوب (رک)].

خُزْعْبِیل (ضم خ ، فت ز ، سک ع ، کس ب) امذ.
ایسی باتیں جن سے ہنسی آئے ، مزاحیہ باتیں. ان بدعات و خزعبلات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کی سب استبداد کی بڑھانے والی اور غلامی کی بیڑیاں انسان کے پیروں میں ڈالنے والی ہیں. (١٩٢٧ ، استبداد ، ١٥). [ع].

خَزَف (فت خ ، ز) امث.
١. ٹھیکری.

مرتا ہوں میں تمیز پہ اہلِ کرم کی کہ یاں
آگے خزف کے دُر کی مرے آبرو نہیں

(١٧٧٥ ، قائم ، د ، ٩١).

سفال و خزف کے ہیں انبار گرچہ یاں
جواہر کے ٹکڑے بھی ان میں ہیں پنہاں

(١٨٧٩ ، مسدس حالی ، ٨٨).

چاندی سمجھ رہے تھے جسے ہو گئی خزف
ہیرا جو تھا وہ بن گیا پل بھر میں کنکری

(١٩٢٠ ، بہارستان ، ٥٩٨). ٢. (مجازاً) بیکار ، ہیچ. مگر یہ سب اسباب اس وقت وہاں بجائے خزف تھا کیونکہ اس جزیرہ ویران میں اس کا خریدار کون تھا. (١٨٩١ ، بوستانِ خیال ، ٨ : ١٠٧).

گر تری مہر کی نظر ہو جائے یہ خزف رو کشِ گہر ہو جائے

(١٩١٢ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ٢٣). [ع : (خ ز ف)].

ـــ پارَہ (ـــ فت ر) امذ.
ٹھیکری کے ٹکڑے.

سنگ ریزوں سے خزف پاروں سے
کتنے ہیرے کبھی چن لاتے ہیں

(١٩٨٢ ، تارِ گریباں ، ١٥). [خزف + پارہ (رک)].

ـــ رِیزَہ (ـــ ی مع ، فت ز) امذ.
١. سیپ یا کنکر یا ٹھیکری کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے.

خزف ریزے کو اپنے مت گہر جان
سخن کا رتبہ اپنے آپ پہچان

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٩٧). سوادِ شہر کے ویرانوں میں اس وقت تک سیکڑوں خزف ریزے ملتے ہیں جن پر کئی ہزار برس قبل کے حروف و نقوش کندہ ہیں. (١٨٩٢ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ١٨٥).

چٹانوں سے نیچے اترتے اترتے
وہ کتنے رنگا رنگ اکھٹے خزف ریزے

(١٩٨٥ ، درون زیون ، ٣٧).
٢. مراد : روپیہ پیسہ ، مال و دولت.

سوائے اس کے دیا ہے تجھے وہ استغنا
کہ آنکھوں میں ہیں خزف ریزہ لعل و دُرِّ عدن

(١٨٠١ ، دیوانِ جوشش ، ٢٥٢). اس کے یہ معنی ہیں کہ مسلمان دنیا کے چند خزف ریزوں کو لے کر کفر کی بنا کو ٹھکرا سکتے ہیں. (١٩٠٣ ، حیاتِ شبلی ، ٢٧). [خزف + ریزہ (رک)].

خَزَف باقی (فت خ ، ز) امث.

ریشم کے کپڑے بُننا ، ریشمی کپڑے بنانا ، خزبافی. اس تحریر سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان کے یہاں خود کوئی خزف باف کا کارخانہ ہو. (١٩٢٨ ، حیرت دہلوی ، سوانح عمری امام اعظم ، ٣٣). [خزف ـ خزّ (رک) ـ ریشم + ف : باف ا بافتن ـ بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَزَل (فت خ ، کس ز) امذ.
(عروض) یہ اضمار وطی کے اجتماع کا لقب ہے یعنی پہلے جس رکن میں فاصلۂ صغریٰ ہو بعد وتد مجموع تو اوس رکن کے متحرک دوم کو ساکن کرکے رکن کے چوتھے ساکن کو ساقط کرنا خزل والا رکن مخزول کہلاتا ہے (قواعد العروض ، ٥٧). [ع].

خَزَم (فت خ ، ز) امذ.
(عروض) بیت... میں مصرع اوّل کے آغاز پر ایک حرف متحرک یا دو... بیت کے معنی درست کرنے کے لیے بڑھا دیتے ہیں وہ خزم کہلاتا ہے (ماخوذ : قواعد العروض ، ٣٨). [ع].

خَزَن (فت خ ، ز) امذ.
رک : خزانہ معنی نمبر ١. حزن. (١٨٧٦ ، سوویس انگلوئیر الذیانانلی ، ٣٨). [ع].

خَزْنَہ (فت خ ، سک ز ، فت ن) امذ.
رک : خزانہ معنی نمبر ٣. سوئٹزرلینڈ کے چھرے (حصا الحدید) چلتے تھے جو بارود کو آگ لگنے پر ایک خانے (خزنہ) سے نکلتے تھے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٨٨٠). [ع].

خَزَنْد / خَزَنْدہ (فت خ ، ز ، سک ن / فت د) امذ.
حشرات الارض ؛ کیڑے مکوڑے ؛ تمام رینگنے والے چھوٹے بڑے جانور. خزندوں کے آخری دور میں پھولدار پودے پیدا ہونے شروع ہوئے. (١٩٦٧ ، زمین و زراعت ، ٣٦). [ع].

خِزْی (کس خ ، شد ز) امث.
رسوائی ، خواری. علمائے تفسیر نے فرمایا کہ اس سورت میں ... ج سے جہنم ، خ سے خزی ، رسوائی ، ش سے شہیق ، جہنمیوں کے سسکنے کی آواز. (١٩٥٩ ، تفسیر ابوبی ، ١٣٧). [ع].

خَزِیر (فت خ ، ی مع) امث.
گرم راکھ ، جلتی ہوئی راکھ ، بھوبل. خزیر امیر کے وزن پر خا کستر گرم کو کہتے ہیں ہندی میں بھوبھل اس کا نام ہے. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ١٩٥). [ع].

خَزِیرَہ (فت خ ، ی مع ، فت ر) امذ.
ایک عربی کھانا جس میں گوشت کے ٹکڑے دیگ میں ڈال کر پانی میں پکاتے ہیں جب پانی تھوڑا رہ جاتا ہے تو آٹا ملا کر اتار لیتے ہیں اگر اس کھانے میں گوشت نہ ہو تو اسے عصیدہ کہتے ہیں اور کھانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ طیار کیا جاتا ہے آٹے سے. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٥١٨). دستور تھا کہ مکے میں جب کبھی کوئی جانور ذبح کیا جاتا یا اونٹنی ذبح کی جاتی تو وہ ران کا گوشت لے کر اس کا خزیرہ بناتے. (١٩٦٧ ، بلوغ الادب (ترجمہ) ، ٣٧). [ع].

خَزِینا / خَزِینان (فت خ ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : خزانہ.

خزینا دنیا اپنی لگیا   زمین تھیں نکل گنج آنے لگیا

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٥١).

خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر
سو اونتاں اُپر شہ چلے لاد کر

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٧). [خزانہ (رک) کا ایک املا].

خَزِین دار (فت خ ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : خزانہ دار.

کہیا تاج کوں رکھ خزینہ منے
خزیں دار کے رکھ حوالہ منے

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٢٠٥). [خزین ـ خزانہ (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

خَزِینَۃُ الْقَدْر (فت خ ، ی مع ، فت ن ، ضم ت بشکل ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک د) امذ.
زر ، مال و دولت ، اندوختہ ، خزانہ ، بہت زیادہ قدر. زر کی تین حیثیتیں ہیں وہ آلۂ مبادلہ زر ، معیار قدر ہے اور تیسرے خزینۃ القدر. (١٩١٧ ، علم المعیشت ، ٢٥٨). [خزینۃ + رک : ال (۱) + قدر (رک)].

خَزِینَہ (فت خ ، ی مع ، فت ن) امذ.
رک : خزانہ.

اگر وہ ملتفت ہووے ہماری بات پر یک چھن
توازوں میں خزینہ اس اُپر اس دل کے درہم کا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٠).

اے ولی حق کی طلب ہو دولت عظمیٰ لیے
عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال مال

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٣). خدا وند اس دل کا صدقہ جو تیرے ذکر کا خزینہ رہا. (١٨٨٧ ، خیابان آفرینش ، ٧٠). اہل حجاز اپنے آپ کو ... معدنی خزینوں سے محروم کر رہے ہیں. (١٩٢٦ ، مسئلہ حجاز ، ١٧). دوسرا بڑا کتب خانہ فاطمی خلفاء نے قاہرہ میں قائم کیا. اس میں بے اندازہ خزینے جمع تھے. (١٩٤٠ ، نظام کتب خانہ ، ٢٣٠). [ع : (خ ز ن)].

ـــ دار امذ.
رک : خزانہ دار.

سنیا سو بات او شہ یاد آ کر
خزینے دار کوں اپنے بلا کر

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٣٩). ملائک ان کی عورات سے اور خزینہ دار بہشت سے پیغام ان کے لا دیں. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٥٣). وہ خط فخریۃً سب کو دکھایا کہ سرکار مولانا نے مجھے برادر لکھا ہے ، پھر خزینہ دار کو دیا کہ اسے احتیاط سے رکھو.

(۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۳۹). ایک مجلس (دیوان) تھی بلد دیش تھی جن میں خزینہ دار یا خزانچی ... شامل ہوتے تھے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸). [خزینہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---مُحَرِّکات (---ضم م ، فت ح ، شد ر بکس) امذ.
(مجازاً) **جنگ میں ہتھیار یا اسلحہ استعمال کرنے کا خیال** Arsenamotives . (اصطلاح سیاسیات ، ۲۸۰). [خزینہ + محرکات (محرک (رک) کی جمع)].

خَس (۱) (فت خ) (الف) امذ.
سوکھی گھاس پھُوس کا تنکا ، کوڑا کرکٹ.

یہاں یم کے دریا میں گرداں ہے کشتیٔ عقل
اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۱).

خس سمجھ گر بھی کسی نے نہ جلایا اس کو
کام اتنا بھی نہ آیا تن لاغر اپنا

(۱۸۲۳ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۱).

ٹوڈیوں کی پرا ک دلیل جب کہ ہے خس سے بھی ذلیل
بیٹھ کے گول میز پر دینے لگے وہ رائے کیوں

(۱۹۳۰ء ، بہارستان ، ۱۱۳). (ب) صف. ۱. **کمینہ ، ذلیل ، حقیر.**

نہ خواری سوں کر کر پھرا خس بجے
توں حاجت روا ہو کہ اپنہ بس بجے

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۸).

او خساں اس طرح کے باتاں سو
رہ بتاتے تھے کفر کی سب کو

(۱۷۷۲ء ، پشت بہشت ، ۲ : ۳۸).

تنکے بھی تم ٹھہرے کہیں دیکھے ہیں تنک
چشم وفا رکھیو نہ خسان جہاں سے تم

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۰۹).

اے پیر فلک خسیس ، دوں پرور ، خس
تجھ سے نہ کسی کی آرزو بر آئی بس

(۱۹۲۷ء ، مے خانۂ خیام ، ۲۲۳). ۲. **کمزور ، ناتواں ، بے بس.**

کتنا کش موج سے کرنا کوئی مقدور ہے خس کا
میں اور تیری رضا پیارے جدھر چاہے ادھر لیجا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۳۲). ۳. **بھاری آدمی ، کنجوس شخص** (جامع اللغات). [ف].

---اَگَر بَر آسْماں رَوَدْ ہَمَہ خَس اَسْت و گَوہَر اَگَر دَر خَلاب اُفْتَد ہَماں نَفِیس

فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
تنکا اگر آسمان پر چلا جائے تو بھی تنکا ہے اور موتی اگر کیچڑ میں گر پڑے تو بھی نفیس ہے ، بُری چیز بُری ہے اچھی چیز اچھی ، کمینہ آدمی کتنا ہی بڑھ جائے کمینہ ہی ہے اور شریف آدمی کتنا ہی تباہ ہو جائے اُس کی شرافت میں فرق نہ آئے گا (ماخوذ : جامع اللغات).

---بَدَنْداں (---فت ب ، د ، سک ن) صف.
۱. **نہایت عاجز** ، مجبور. میں نے سخت پانی جس کے علاج میں کل اٹھا ... عاجز و خس بدنداں تھے. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳). ۲. **انتہائے انکسار و کمتری ، عاجزی ، فروتنی ، قدیم قاعدے کے مطابق گھاس کے تنکوں کو دانتوں میں دبا کر کسی کے پاس جانے کا مطلب اپنی عاجزی اور کمتری کا اظہار کرنا ہوتا تھا.**

جیسے بارہا کر چکے خس بدنداں
ہے اب ہم پہ بھاری وہی اکثریت

(۱۹۲۹ء ، بہارستان ، ۹۰). ۳. **متعجب ، حیران ، انگشت بدنداں.**
ہمارا میز بان مفلس تھا لیکن شام کو خوانِ ضیافت دیکھ کر ہم خس بدنداں تھے. (۱۹۷۳ء ، نایافت ، ۱۶). اف : کرنا ، ہونا. [خس + ف : ب (حرف جار) + دندان (رک)].

---(کے) بَرابَر (---فت ب ، ب) م ف.
تنکے کے برابر ، ذراسی ، ناچیز ، بے قدر.

آج آنکھوں کو جوانی میں یہ زیور ہیں اسیر
گر کے ہوجائیں گی کل خس کے برابر پلکیں

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۶). خس برابر بھی ان حضرت نے رسول اللہ کے اعانت نہیں فرمائی. (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۶۰). مخالفوں کی بھی خس برابر پروا نہ کی. (۱۹۲۹ء ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۲۳۳). [خس + برابر (رک)].

---بَھر (---فت بھ) م ف.
رک : **خس برابر.**

اشرار کی تھی نگہ جس پر لیکن نہ ٹلا جگہ سے خس بھر

(۱۸۸۲ء ، مادر ہند ، ۵۸). [خس + بھر (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
۱. (أ) **گھاس پھُوس سے ڈھکا ہوا (جھونپڑ ، کچا مکان اور جھونپڑی وغیرہ) ، سُوکھے پتوں والا ، سوکھا سا کھا ، معمولی.** ابتدا میں رہنے سہنے کے لئے پھوس کے جھونپڑے اور خس پوش کچی دیواریں ہوتی ہیں. (۱۹۱۲ء ، شعرالعجم ، ۴ : ۱۱۷). اس درخت کے زیر سایہ ہمارے دادا صاحب کا بیٹھکہ جو تمام اور خس پوش تھا ملے گا. (۱۹۸۳ء ، کاروان زندگی ، ۳۶). (ب) (کنایتاً) **عارضی ، کمزور ، ناپائیدار.** ملازمت جیسی خس پوش اور کم زور عمارت کی بنیاد کی مثال ارنڈ کی جڑ سے دی گئی ہے. (۱۹۱۲ء ، حیات النذیر ، ۹۵). ۲. (أ) **بہ آسانی آگ پکڑنے والا.** واٹرلو کی خبر پادریوں اور (شاہ پرست رجعت پسند) انقلابی جماعتوں کے خس پوش جذبات میں شرر افشانی کر گئی. (۱۹۲۵ء ، تاریخ یورپ ، ۲۹). (ب) **پوشیدہ ، ڈھکا چھُپا ، پس پردہ.** جذبات روحانی اور خیالاتِ عالی خس پوش پھُولوں کی طرح خواہشات نفسانی اور ادنیٰ جذبات سے دبے رہتے ہیں. (۱۹۰۵ء ، مضامین حکمت ، ۷۸). [خس + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا ، چھپنا ، ڈھانپنا].

---پوش بَنْگلَہ (---و مج ، فت ب ، غنہ ، سک گ ، فت ل) امذ.

وہ سرکاری نیز امیروں کی رہائش گاہ جس پر گرمی سے بچاؤ کے لیے گھاس کے چھپر کی چھت بنائی جاتی تھی. بڑا سا خس پوش بنگلہ ہو گا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲).
[خس + پوش (رک) + بنگلہ (رک)].

---پوش کَرْنا محاورہ.
۱. چُھپا دینا ، اسلحے کے ذخیرہ کو محفوظ کرنا ، جھاڑی میں چُھپ کر دشمن سے مقابلہ کرنا.
وہاں رکھ کے تیغ و سنان و سپر سر چاہ خس پوش کر سربسر
(۱۸۱۰ ، شاہنامہ (منشی) ، ۵۲۲). صنوبر کو بشتارہ بدوش ضرغام نے جاتے دیکھا ... جھاڑی میں چھپ کر بیٹھا اور کمند کو دور تک پھیلا کر خس پوش کر کے سرا کمند کا اپنے ہاتھ میں رکھا. (۱۸۸۷ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۱۱). اس نے سات کنوئیں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تیار کرائے اور ان کو ہتھیاروں سے بھر دیا اور خس پوش کر دیا. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۱۳۵). **۲. کنووں کے دہانے کے ڈھکن ، آب رسانی کے لئے زمانۂ قدیم میں کنووں کو حفاظت کے خیال سے ڈھکنوں سے ڈھک دیا جاتا تھا.**

تھا بنایا اُس نے جو اس راہ کو
واں کیا خس پوش تھا اک چاہ کو

(۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۲۱).

---پوش ہو جانا محاورہ.
سرد پڑ جانا ، فرو ہو جانا ؛ مر جانا ، مُردہ ہو جانا.

دیکھتے ہیں تو حرارت کا کہیں نام نہیں
ہو گیا شعلۂ سوزندہ بھڑک کر خس پوش

(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۱۰۰).

---خَسی داڑھی (---فت خ) امث.
چھدری چھدری ، الگ الگ ، تنکوں کی شکل کی داڑھی. اگر خسی خسی داڑھی گالوں کو پھولا ہوا ثابت کرنے میں مدد نہ دیتی تو وہ ... بہت ہی برے معلوم ہوتے. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۱ : ۱۱).
[خس + خس + ی ، لاحقۂ صفت + داڑھی (رک)].

---کا پیڑ (---ی مج) امذ.
خسِ خوشبودار جنس سے مختلف ایک درخت جو مکانوں کی چھت پاٹنے کے کام آتا ہے. خس کے پیڑ کا نام کانلل و لنہڑا ہے جسکو کاٹ کر مکان کے چھپر چھاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۰). [مقامی].

---کا جھونْپڑا (---و مج ، مغ ، سک پ) امذ.
گھاس پُھوس کے چھپر کی چھت کا مکان ، معمولی گھر ، جھونپڑی یہ ضرور نہیں کہ یہ سامان اعلیٰ درجہ کے بھی ہوں کھانے کو ستو رمق ، رہنے کے لئے خس کا جھونپڑا ، لباس کے لئے درختوں کے پتے بھی مہیا ہو گئے تو قدرت کا فرض ادا ہو گیا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۲).

---کَم (اَور) جَہاں پاک کہاوت.
کسی ناہنجار یا ناپسندیدہ یا بیکار آدمی کا الگ ہو جانا یا مر جانا ہی بہتر ہے.

تو سن کے وہ کہنے ہے ، سُنی کیا نہیں مثل
خس کم جہاں پاک ، بس ایسا مُوا بھلا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۱۹۱).

مرنا مرا سن وہ شوخ بے باک
کہنے لگا خس کم و جہاں پاک

(۱۹۳۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۹۳). اب سب کی سب چاوڑی سے نکالی جانے والی ہیں ، اچھا ہو گا خس کم جہاں پاک. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۹). چور کی ہجو لکھی ہے جس سے سارا شہر تنگ تھا اور دعا کی یا اللہ اسے تہ خاک کر دے تا کہ خس کم جہاں پاک ہو. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۹۶۰).

---گِرْداب کس اضا (--- کس گ ، سک ر) امذ.
بھنور میں آنے والا تنکا؛ (کنایتاً) خطرہ.

روش افعی کی ہر موج خطر میں
خسِ گرداب ہے کشتی بھنور میں

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۹۸). [خس + گرداب (رک)].

---و خار امذ.
خس و خاشاک ، گھاس پُھوس اور کانٹے ، جھاڑ جھنکاڑ.

ہر خس و خار کوں نہیں سوزِ سراج
شعلۂ جاں کا شرار اور ہی ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۱۳).

تو نے جو کچھ کہ کیا میرے دلِ زار کے ساتھ
آگ نے بھی نہ کیا وہ تو خس و خار کے ساتھ

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۱).

صبا ہے آئی خس و خارِ گلستاں کے لئے
قفس میں لوٹ رہا ہے دل آشیاں کے لئے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۱).

اے آو شُعلہ زا یہ خس و خار بھی نہیں
تو آسماں ہیں دو بھی نہیں چار بھی نہیں

(۱۹۲۸ ، آخری شمع (یکتا) ، ۵۸).

ہو قفس پر بھی اگر صحنِ چمن کا دھوکا
پھر نشیمن کے خس و خار کہاں سے لاؤں

(۱۹۷۳ ، صدرنگ ، ۹۲). [خس + و (حرف عطف) + خار (رک)].

---و خاشاک امذ.
۱. گھاس پُھوس ، تنکے

جو دریا موج تھہر کر جوش زن ہونے
خس و خاشاک پہا قدرت دھرے کوئی

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۵۹).

خس و خاشاک وہ ہیں ہم ترے اے شعلہ خو ظالم
مناسب نہیں ہے اتنی سرکشی آخر ضعیفوں میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۸).

پرسوں خس و خاشاک پہ سوئے ملّت گلبخن تاپی کی
بخت نہ جاگے جو اس سے ہوں ایک بھی شب ہم بستر ہم
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٤٠).

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہلِ شوق کا؟
آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٢٩). تمام خس و خاشاک کو صاف کرتا ہوا منزل کی طرف سیدھا ہو گیا. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢١١). کائنات کی ایک ایک شے ... خس و خاشاک کی طرح اڑتی ہوئی میرے تصور کے دھارے میں آ گرتی ہے. (١٩٨٠ ، دیوار کے پیچھے ، ٢٢). ٢. کوڑا. جب تم میں سے کسی ایک کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو جو خس و خاشاک وغیرہ لقمے میں لگ گیا اسے جھاڑ کر لقمہ کھائے. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٣ : ١٩٩). اس کے گرد جمع ہونے والا خس وخاشاک آہستہ آہستہ صاف ہوتا چلا گیا. (١٩٨٥ ، انشائیہ اردو ادب میں ، ١٢). [خس + و (حرفِ عطف) + خاشاک (رک)].

ـــــ و خاک امذ.
تنکے اور مٹی.

پیشتر میں نے خس و خاک سے آنسو پونچھے
اُن کے جو چہرے پہ آیا اسے دامن سمجھا
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٨٥).

دشتِ تنہائی میں دوری کے خس و خاک تلے
کھل رہے ہیں ترے پہلو کے سمن اور گلاب
(١٩٥٢ ، دستِ صبا ، ١١٣). [خس + و (حرفِ عطف) + خاک (رک)].

خَس (٢) (فت خ) امث ؛ نیز امذ.
ایک خاص قسم کی گھاس جو دریا کے کنارے ہوتی ہے اس کی جڑ سے عطر وٹیاں پنکھے وغیرہ بناتے ہیں لاط : (Andropogon Muricatum). بویا گیاہی است کہ درکنار جُوہا پدید آید. (١٥٩٣ ، آئینِ اکبری ، ١ : ١٣٢). عطر ساز انواع طرح کے عطر ... گلاب کے پھول کیوڑا اور کیتکی اور خس اور عنبر اور مشک و عود وغیرہ سے تیار کرتے ہیں. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٢٢٦). نے پر خس چڑھا ہے اور موتیا چنبیلی کی لڑیاں لپٹی ہیں. (١٩٣٠ ، مضامینِ فرحت ، ٢ : ٣٨).

حنا موتیا اور خس بیچتی ہوں
میں شیشی میں پھولوں کا رس بیچتی ہوں
(١٩٨٠ ، فکرِ جمیل ، ١٩٨). [ف].

ـــــ پوش (ـــــ و مج) صف.
خوشبوئے خس سے معطر ، خوشبو سے معمور؛ (مجازاً) معنی افروز.

یہ شیخ سعدی ہے جس نے کہ چشمِ روشن کو
کیا ہے نظمِ گلستاں کی بیت سے خس پوش
(١٨٤٢ ، مرآۃ الغیب ، ٢٧). [خس + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، لگانا ، ڈھکنا].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ ؛ مسر خسخانہ.
١. وہ بنگلا جو خس کی ٹٹیوں سے گرمی کے موسم میں بنائے جاتے ہیں ، سرد خانہ.

سایہ سے مجھ کو مقبلاں کے تو محروم نہ رکھ
اے کہ قدرت دی ہے عالم کو تو خس خانے کی
(١٧٩٥ ، قائم ، ک ، ١ : ٢٣١).

روزہ میرا ایمان ہے غالب لیکن
خسخانہ و برفاب کہاں سے لاؤں؟
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٥٣). درگاہ کے قریب جو محل بنوایا ہے اس کے خس خانے کو ملاحظہ فرما کر چھپر بند کے افسر کو ایک جوڑا دوشالہ مرحمت فرمایا. (١٩٣٣ ، بہادر شاہ ظفر کا روزنامچہ ، ١١). روزے کے دن میرے باپ سہ پہر تک خس خانے میں سوتے تھے. (١٩٤٧ ، یادوں کی برات ، ٨٨). ٢. سواری جس میں خس کی ٹٹیاں لگی ہوئی ہوں. اس نے (ملکۂ الناس) سواری طلب کی خسخانہ حاضر ہوا جلوس سواری کا موجود ہو گیا یہ سوار ہو کر چلی. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣٤٧). [خس + خانہ (رک)].

ـــــ خانۂ مِژَہ (ـــــ فت ن ، کس م ، فت ژ) امذ.
(مجازاً) آنکھ کا ڈھیلا جس میں روشنی (نظر) ہوتی ہے اور جس کی حفاظت پلکیں کرتی ہیں.

مردم تھی سات پردوں کے اندر عرق میں تر
خس خانۂ مژہ سے نکلتی نہ تھی نظر
(١٩٤٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٥٢). [خس + خانہ (رک) + مژہ (رک)].

ـــــ کا بَنگلا/بَنگلہ (ـــــ فت ب ، غنہ ، سک گ / فت ل) امذ.
رک : خس خانہ.
نہیں ہے بلبل کوں ایسے موسم میں درد و غم دھوپ میں خزاں کی
کہ آشیاں اس کوں خس کا بنگلا ہے ، سایۂ گل ہے آفتابی
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢١١).

بہت خس کے وہاں بنگلے تھے یکسر
گلاب اور عطر سے سارے معطر
(١٧٩٤ ، عشق نامہ ، نگار ، ٩٥). خس خانے کے تخت کو دیکھو گیا تالکی تا خس کا بنگلہ ، ویسا ہی چھپا. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٢٣).

ـــــ کا پَنکھا (ـــــ فت پ ، سک ن) امذ.
خس کی گھاس سے بناؤ گئی پتلی چٹائی جس میں لکڑی لگا کر دستی پنکھا بنا لیا جاتا ہے پانی چھڑکنے سے اس میں خوشبو آتی ہے. پنڈول سکھائی ، گلاب کے چھینٹے دیے خس کے پنکھے جھلے. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٧٩).

ـــــ کی تیلی (ـــــ ی مج) امث.
خس کی جڑ کا تنکا یا ریشہ جو ٹٹیوں میں بھرا جاتا ہے یا ٹین ٹین

چار چار ریشوں کو آپس میں ملا کر ذرا ذرا فاصلے سے باندھ باندھ کر اور لمبائی میں جوڑ جوڑ کر لمبی لمبی تیلیاں بنا کر ان کی چلمنیں بناتے ہیں.

تنکے میں چنتا نہیں بے سود وحشت میں ستم
تیری چلمن کے لئے لایا ہوں خس کی تیلیاں
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۳۵).

--- کی ٹٹّی (---فت ٹ ، شد ٹ) امث.
بانس کی کھپچیوں اور سرکیوں کے بنے ہوئے چوگوشہ مستطیل دوہرے چوکھٹوں کے اندر خس کی جڑوں کے ریشے بھرے ہوتے ہیں جنہیں گرمیوں میں دروازوں یا کھڑکیوں میں لگا دیا جاتا ہے اس پر پانی چھڑکتے ہیں جس سے کمرہ خنک اور خوشبودار رہتا ہے. بادشاہوں کے یہاں ان پر کیوڑہ اور گلاب چھڑکا جاتا تھا. گرمیوں میں خس کی ٹٹیاں لگا کر خس خانہ بنایا جاتا. (۱۸۵۲ ، آثارالصنادید ، ۳۶). غریبوں کے درد مند خدا۔ ہم کو خس کی ٹٹی اور تہہ خانہ کی ٹھنڈک درکار نہیں ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹). شہروں سے کچی صراحیاں اور خس کی ٹٹیاں رخصت ہو گئیں. (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۱۰).

خَسّ (فت خ ، شد نیز سک س) امذ.
(طب) کاہو ، سلاد ، لاط : Lactuca Sativa . خس۔ فارسی میں اس کو کاہو کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۰). خس۔ بلگیری اندرجوشیریں۔ گل دیاوا۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سفوف کر کے ۵ ماشہ رب جامن و پانی کے ہمراہ کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۶). خس : معدے کے کیڑے مارنے میں مفید ہے. (۱۹۶۳ ، طبیب مرغی خانہ ، ۱۰۷). [ف].

خَسّ الحِمار (فت خ ، شد س بفتم ، غم ا ، سک ل ، کس ح) امذ.
(نباتیات) ایک قسم کا پھول دار پودا ، لسان الثور ، ابوخلسا
لاط : Boglossum of ficiuaie Or Azurea Mill
اسکی ایک قسم رنگنے کے کام آتی ہے. شنجار۔ اس کو خس الحمار کہتے ہیں ایک گھاس ہے جس پر بکثرت پتی ہوتی ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۸). اور وہ ایک قسم شنجار کی ہے جسے خس الحمار اور ابوخلسا اور بوجوبہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۰۸). [خس + ع : رک : ال (۱) + حمار (رک)].

خِسارا (فت نیز کس خ) امذ.
نقصان ، گھاٹا ، زیاں.

عشق کو رنگیں نے یوں چھوڑا بقول ایک شخص کے
جوں وطن کو چھوڑے سوداگر خسارا کھینچ کر
(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، ۵۳).

نفع کی امید تھی لیکن ہوا
زلف کے سودے میں خسارا مجھے
(۱۸۸۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۹).

دین ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۳۰). [ع : (خ س ر)].

خِسارَت (فت نیز کس خ ، فت ر) امث.
گھاٹا ، زیاں ، نقصان.

تب عمل میں اپنے پاوے وہ کشود
ٹل خسارت اس کوں حاصل ہوئے سود
(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ (ق) ، ۳۵۴).

حبِّ ریاست وازروں میں ، بدرک اسفل
شقاوت و خسارت و ذلت لیجے گئے
(۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۷). ایرانی حکومت ایرانی بینک کا وہ قرضہ بھی ادا کر دیگی جو اس نے خسارت سسلہ تنبا کو کے موقع پر لیا تھا. (۱۹۲۳ ، رسالہ نگار ، ۳ ، ۱ : جنوری ، ۲۰).

شرطِ اول قدم عشق ہے ترکِ خواہش
طبعِ خام خسارت کے سوا کچھ بھی نہیں
(۱۹۷۳ ، برگ خزاں ، ۱۱۱). [ع : (خ س ر)].

خَسارَہ (فت نیز کس خ ، فت ر) امذ ؛ سم خسارا.
کاروبار میں نقصان ، ٹوٹا ، گھاٹا ، زیاں ، کمی. اخیر نتیجہ ہمیشہ ناکامی ، خسارہ اور مایوسی ہوتی ہے. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۸۰). یہی وہ عظیم الشان خسارہ ہے جو اخبارات سے قوم کو پہنچا. (۱۹۲۹ ، نکات رموزی ، ۲ : ۸).

خلوص ختم ہوا اعتبار ختم ہوا
خسارہ جس میں تھا وہ کاروبار ختم ہوا
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۷۳). اف : اٹھانا ، دیکھنا ، کھینچنا ، ہونا. [ع : (خ س ر)].

خَساسَت (فت خ ، س) امث.
۱. بخل ، کنجوسی.

ہے خساستِ اہلِ جہاں کہ مثلِ گہر
گرہ میں باندھ کے دریا میں آب رکھتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۲۰).

سخاوت رائیگاں جاتی نہیں ہے
خساست کام کچھ آتی نہیں ہے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۷۳۱). اب شاید آخری عمر کے لئے اثاثہ اکٹھا کرنے کو اس میں بے حد خساست آ گئی تھی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۸۲). ۲. کمینہ پن ، رذالت. اصل فضیلت سرشت کی پاکیزگی اور جوہر خلقی کی صفائی ہے اور کثافت ذاتی اور خساست اصل کے ساتھ اس کی تکمیل کی سعی کرنی ... ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۰۶). اس نے اپنی کمال شیطنت اور خساست اور خود پسندی سے تم کو بے راہ کر دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۴). وہ (سرسید احمد خان) ان عیوب سے جو انسان کی خساست و دناءت پر دلالت کرتے ہیں یقیناً پاک تھا. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۷۴). [ع : (خ س س)].

خِسانْدَہ (کس خ ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. پانی میں بھگویا ہوا ، تر کیا ہوا یا تر کرنے کا عمل. کڑوی جڑی بوٹی کو گرم پانی میں خسانده کر کر اس کے پانی کو تیزاب اور کہار کے ساتھ پلاتا. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۵۰). انگریزی اطبا ... خسانده یعنی بھگوئی ہوئی چائے ہی زیادہ بہتر بتاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۵۷). چھال اور جڑ کو خسانده کرنے سے پختہ رنگ نکلتا ہے. (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ : ۲ ، ۱ : ۵۰۵). ۲. پانی میں بھگو کر اور نتھار کر پینے کی دوا. چھاتی جکڑ رہی ہے زکام ہے ، آج خسانده پلا دیا ہے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۳۸). [خسانده ، خسانیدن = بھگونا، تر کرنا].

خَسائِر (فت خ ، کس ء) امذ ؛ ج.
خسارہ (رک) کی جمع. خسائر جنگ کا اندازہ نہایت دشوار ہے. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۲۶۳). [ف].

خِسَّت (کس خ ، شد س بفت) امث.
۱. بخیل ، کنجوسی.

ہاتھ سے خسّت سے اس کے جگ میں پیش خاص و عام
حال روشن دل کرے اب مطلع ثانی بیاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۸). خست میں ایسا مشہور تھا جیسا حاتم سخاوت میں. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۳۶).

کل کے لیے کر آج نہ خست شراب میں
یہ سوئے ظن ہے ساقیٔ کوثر کے باب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹). یہ کیا خست ہے دس سیر کی روشیاں تو منگوایا کرو. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۵۳). وہ اپنا پورا منہ کھولتے ہیں لیکن آواز نہیں نکالتے داد دینے میں ایسی خست. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷۶). ۲. (أ) معمولی نوعیت کے ، کمتر درجہ ہو. ہمارے دوست ہمکو نصیحت کرتے ہیں اسوقت ان کو الفاظ کی عظمت اور ہمارے کاموں کی خست کا خیال نہیں رہتا. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۳۱). (أأ) کمی ، قلت. کمیشن کو یہ بھی دریافت ہوا کہ خزانہ کی خست نے پولس کے موثر و کارگر ہونے میں کمی پیدا کی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۸۳). ۳. کمینگی ، گھٹیا پن.

ناحق ایسے شخص کے کہنے کا تم مانو برا
جس کی فطرت میں کہ حیوانوں سے کم خست نہیں

(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۴۳). ایسے صغائر بھی جن سے خست و دناءت ظاہر ہو ان کے نزدیک ممتنع ہے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۳۹). [ع : (خ س س)].

خَسْتاوِی (فت خ ، سک س) امث.
خرما کی ایک قسم جو توابع فارس میں پائی گئی اسکا پھل نازک اور خستہ ہوتا ہے اور اس کا پوست نازک اور گٹھلی بہت چھوٹی ہوتی ہے یہ خرما نہایت شیریں اور بے ریشہ ہوتا ہے جس کا رنگ اکثر زرد دیکھا گیا ہے (ماخوذ : فلاحت النخل ، ۳۲).

خَسْتَگی (فت خ ، سک س ، فت ت) امث ، امذ.
۱. (أ) زخمی یا مجروح ہونے کی حالت.

خستگی کا ہو بھلا جسکے سبب سے سر دست
نسبت اک گونہ مرے دل کو ترے ہاتھ سے ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۸). (أأ) شکستگی ، شکستہ حالی ، شکستہ دلی.

او کرتا تھا نالش ہی از خستگی
نہ تھا کہانے سوئے سوں دلبستگی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۵).

تجھ زلفِ سحر ساز کے جلوے کے فیض سوں
بے طاقتی میں ہوش نے پایا ہے خستگی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۰).

ہنستا ہے دیکھ کر دلِ عاشق کی خستگی
ظالم نہیں ہے تجھ سے ستمگار کا جواب

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۹۵). ۲. (أ) خستہ پن ، بھربھراہٹ ، نرمی. شامی کباب جلدی میں ذرا جل گئے تھے مگر خستگی اچھی تھی. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۲۰). اور گوشت بھی اس کا جنگلی بکری سے لذت اور خستگی میں کم نہیں ہوتا. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۸۲). (أأ) ٹوٹ پھوٹ ، کاٹ چھانٹ. چھال یا لکڑی بھی ہر قسم کی کوفت یا خستگی سے محفوظ رکھی جائے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۳۸). ۳. تھکاوٹ ، تھکن. بعد اس خستگی کے جو مشقت و محنت سے حاصل ہوتی ہے جسمانی مزے کے واسطے خرچ کریں. (۱۸۸۱ ، مقاصد علوم ، ۱۲۳). آج صبح ہی سے ایک خاص قسم کی خستگی محسوس کر رہا ہوں ، جسم کی نہیں روح کی. (۱۹۲۳ ، مدا کرات نیاز ، ۱۷).

کارواں نے چولھوں میں جھونک دیں کبھی شاخیں
اب کہیں نہیں سایہ ، خستگی کہاں جائے

(۱۹۵۶ ، فکر جمیل ، ۸۳). ۴. (مجازاً) سوز و گداز ، رنج دلگیری.

ضعف و بے طاقتی و خستگی شکوہ ہے کیا
عشق کہتے ہیں جسے اس کے یہی عالم ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵). اس صنف شاعری (غزل) کے لیے میر تقی میر صاحب کی خستگی اور مرزا نوشہ کی نشتریات درکار ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۳۵). جب غزل کے فروغ کا زمانہ آیا تو شکستگی و خستگی کے اسباب بھی پیدا ہو گئے. (۱۹۰۳ ، مقالات شروانی ، ۷۷). سوز و گداز ، خستگی ، درد ... غالب کے کلام میں ہے. (۱۹۸۰ ، نذر حمید احمد خان ، ۲۵۷). ۵. تنگ دستی ، ناداری ، افلاس. آغا عبدالرزاق شیرازی نے گویا میری خستگی اور تہمت زدگی کا انتقام لیا. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۲۳۶). ۶. (تجربی فعلیات) بےحسی ، بےہوشی. تجربہ کو جاری رکھو یہاں تک کہ کامل خستگی طاری ہو جائے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۷۹). [ف].

خَسْتَہ (فت خ ، سک س ، فت ت). (الف) صف.
۱. زخمی ، شکستہ.

بخشش پنہاں اوپر کہ دل خستہ ہیں
جو دشمن کے ہت تھے بچاں رستہ ہیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۲).

وہ خستہ ہوں میں ہی جس کو کہیں
رونق افزائے کوہ و صحرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۰).

چینک کہ تو نہو کا تنک باش پر خراش
بانکا کونی خستہ ، مرزا خستگی کا لیا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰). ان کے گرد خستہ و مجروح بہت ہی تھوڑے سپاہی رہ گئے تھے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۵: ۱۵۷).

گریہ کناں تھے شام و سحر اور خستہ شب
یہ زخم میرے ہاتھ میں آئے گزشتہ شب
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۶۰). ۲. (أ) **بھربھرا** ، **بکسا**. مجھ کو باہرنے کی روٹی بہت بھاتی ہے کچھ ایسی سوندھی ، میٹھی اور خستہ ہوتی ہے کہ سبحان اللہ. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۰۱). خستہ شیرمال کا ملیدہ بنایا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۳۸). شیرمال اگر دوہری کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے تو خستہ ہے ورنہ نرم ہے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۶). (اا) **آسانی سے ریزہ ریزہ ہونے والا** ، **گلا ہوا**. گوشت کو ایسا بھونو کہ تمام رطوبت جذب ہو جائے گوشت سرخ ہو کر خستہ ہو جائے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳). (ااا) (نباتیات) **نرم** ، **نازک** ، **جلد ٹوٹنے پکنے والا**. ان (سیب) کے اوپر کا چھلکا نرم اور خستہ ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۶۳). ۳. **بدحال** ، **تھکاماندہ** ، **چُورچُور**.

اے گریہ بس قافلہ دل تام ہے اک بار
یہ خستہ بھی تھہ جائے جو یک دم ہو توقف
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۰۱). بلکہ حیوانات کے واسطے اور خستہ گلہ بان جو پہاڑوں پر ہوتے ہیں ان کو بھی آسودہ کرتی ہے. (۱۸۸۱ ، مقاصد علوم ، ۱۱۲). میں آج ہی ابھی آیا ہوں اور سفر کی تکان سے خستہ ہو رہا ہوں. (۱۸۸۳ ، سفرنامۂ پنجاب ، ۹۵). آخر دور و دراز زحمت سفر کے بعد ایک دن کسی جگہ خستہ اور درماندہ ہو ہی گیا. (۱۹۰۱ ، سیتا (ترجمہ) ، ۲ ، ۳ : ۸۷). میں نے ڈاکٹر عبداللہ جان غفاروف کو خستہ پایا. (۱۹۸۰ ، ماہ روز ، ۲۱۳). ۴. (أ) **تباہ** ، **خراب**.

تو فیروز خستہ کوں مان دے
سنگوں دان تجہ کن منع ایمان دے
(۱۵۶۳ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ ، ۱۰۰)). یہ تھکا ماندا خستہ و مستمند تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۳). (اا) **شکستہ** ، **پُرانے** ، **کہن سال** ، **خراب حال**. اس زمانے میں مدارس علوم عربیہ اس کثرت سے ہیں کہ پہلے زمانے میں نہ تھے مگر چونکہ انکا ڈمانڈ نہیں ہے ، سب کے سب خستہ حالت میں ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکاتیب ، ۱۵). گنبدوں کی حالت خستہ ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۲۱). ۵. **بدحال** ، **پریشان حال** ، **بُرے حال والا**.

ڈر نالے سے جو ہوئے حزیں جان خستہ کا
ہے بے طرح یہ تیر کمان شکستہ کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹).

تیرے بیمار کی یہ حالت ہے   چارہ گر خستہ ہیں تباہ عزیز
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۱۱). میں بہت خستہ ہو گیا ہوں اور اب محنت اور تکلیف اٹھانے کے آثار معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مکاتیب محسن الملک ، ۱ : ۴۳). دہلی او لاہور میں انفلوئنزا کی شدت نے بہت خستہ کر دیا تھا. (۱۹۳۲ ، غبار خاطر ، ۳۷). ۶. (مجازاً) **بیمار**.

عجب ہوا ہے کہ فیض ہوا سے ہوتا ہے
شکم میں خستہ کے نشوونما ہے اصل السوس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۶). (ب) امذ (قدیم). ۱. (أ) **گٹھلی**.

ہے خرما کا یہ خستہ یا ہے گندم
سمن کے برگ پر آہو رکھا سم
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۴۴). (اا) **خوبانی کی گری** ، **بادام کی گری** (جامع اللغات). (ااا) **آم کی گٹھلی کے اندر سے نکالی ہوئی گری جو دوا کے طور پر بھی مُستعمل ہے**. خستۂ آم اسہال کو بند کرنے ، معدہ کو تقویت دینے اور سلسل البول کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۳). بعض لوگ آم کو شکم سیر ہو کر کھاتے ہیں اور اس کے بعد آم کے خستے کو دودھ میں ملا کر پی جاتے ہیں جس سے آم جلد ہضم ہو جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۱). ۲. **پھٹا پُرانا ہونا (کپڑے وغیرہ کا)** ؛ **کمزور ہونا**. صابون کپڑے کون لانے ہاکی سبب ہیں جامہ یا کیرہ کر کر سکا لیتا نہ کی بھی میلا کرنا و دھو دھو خستہ کرنا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۹۳). ایک مسکین صورت جوان منگول خستہ شلوار پہنے دروازے میں کھڑا ہے. (۱۹۷۹ ، کوہ دماوند ، ۱۳۲). ۳. (کنایتاً ؛ ادبیات) **بے معنی** ، **معیار سے گرا ہوا**.

معانی زخم خوردہ ، لفظ لنگڑے ، بندشیں ابتر
دلِ عاشق کی صورت شعر اپنا خستہ ہوتا ہے
(۱۸۹۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۸). (ج) امث. **ایک بہت پتلی انتہائی بھربھری پوری جو لکھنؤ اور اطراف میں بہت دستیاب ہے**. اچھا مذاق ہے کہ اور لوگ سموسے اور خستے اڑائیں اور مجھے مونگ کی کھچڑی دی جاوے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۶۱). [ف].

---پانی امث.
تھکاوٹ ، **ماندگی**.

رو طیبہ میں سر کے بھل نہ چلتا میں تو کیا کرتا
مرے شاہد ہیں چھالے خستہ پائی دیکھنے والے
(۱۹۱۳ ، بیاض نعمت ، ۱۳۱).

حرم کے راہ نوردوں کی خستہ پائی کو
بشارتِ خلش نوکِ خار دیتے ہیں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۷۲). [خستہ + ف : پا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پن (---فت پ) امذ.
رک : **خستگی معنی نمبر ۲** . (أ). جاننا چاہیے کہ شاہی کتابوں کا خستہ پن ... باریک پسنے پر موقوف ہے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۰۷). [خستہ + پن ، لاحقۂ مصدری].

۔۔۔تَن (۔۔۔فت ت) امذ.
کمزور ، نحیف و زار.

اس کو بھی قاتل نے سینے سے نکالا کھینچکر
تیر تھا وہ یا کہ تھی مجھ خستہ تن کی آرزو

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۷۰).

رنجور و تباہ و خستہ تن ہے اردو
منزل گہ صد رنج و محن ہے اردو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۲). [خستہ + تن (رک)].

۔۔۔جان صف.
لاغر ، کمزور ، ضعیف ، نحیف ، زار و نزار.

چلا اس کے ہمراہ وہ خستہ جان
ملا بڑھ کے کچھ دور پر ایک مکان

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۸۹).

حسرتا ! ہم خستہ جاں ، جو تنگ آ کر پھوک سے
پس کے خود چکی میں مہنگائی کی آٹا بن گئے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۷۷). [خستہ + جان (رک)].

۔۔۔جِگَر (۔۔۔کس ج ، فت گ) امذ.
رک : خستہ جان.

بے داد خواہ ہوں نے گریباں دریدہ ہوں
خستہ جگر ہوں چاشنی غم چشیدہ ہوں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۰۴).

مر گیا آج ترا عاشقِ بیکس افسوس
چھپ کے راتوں کو وہ اس خستہ جگر کا رونا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۷).

آؤ یہاں دیکھو ادھر ہے کون یہ خستہ جگر
بے قرم جی سے کوئی یا ہم سا ہے یہ بھی بشر

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۶۹). [خستہ + جگر (رک)].

۔۔۔حال صف.
۱. پریشان حال ، شکستہ دل ، رنجیدہ ، تھکن سے چُور.

میری سکینا نڈھال پیاس سوں ہے خستہ حال
کیا کروں اے ذوالجلال ہے ہے فلک کیا کیا

(۱۷۵۵ ، غلامی (اردو شہ پارے ، ۱۹۹)). میری خواہش یہ ہے کہ ہماری قوم اپنی خستہ حال کو دیکھے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۰۹). وہ اس قدر خستہ حال ہو چکا تھا کہ آگے چلنا اس کے لیے بہت مشکل تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۲۲). **۲. پھٹا پرانا ، شکستہ ، کُہن سال.** پرانی خستہ حال کتابیں ... بیچ میں قیصر صاحب. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۳۸). [خستہ + حال (رک)].

۔۔۔حالی امث.
خستہ حال ہونا ، بدحالی ، زبوں حالی. اس خستہ حالی میں چند وفادار راجپوتوں نے اس کو ایک گھوڑا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۰). [خستہ + حال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔دِل (۔۔۔کس د) صف.
خستہ حال ، بد دل ، شکستہ دل.

کہ میں خستہ دل ہور توں دل نگار
ہمیں دونو مِل اب اچھیں ایک ٹھار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶).

سب دا کرآں میں کثر ہے خستہ دل غلامی
در داد بلا پر چند ہے عاشقاں میں نامی

(۱۷۵۵ ، غلامی (اردو شہ پارے ، ۲۰۱)). [خستہ + دل (رک)]

۔۔۔رُوان (۔۔۔ضم ر) صف.
رک : خستہ حال.

کہا اس کرن جمشید اے پہلوان
توں پھر آیا کی ہو کر خستہ روان

(۱۷۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۲). [خستہ + رُوان (رک)].

۔۔۔کِرْدار (۔۔۔کس ک ، سک ر) صف.
بدکردار ، بدمعاش ، خراب عادت کا مالک. کالے قلندروں اور ... خراب و خستہ کرداروں کی توجیہہ یوں بھی ہو سکتی ہے. (۱۹۸۲ ، علامتوں کا زوال ، ۱۴۵). [خستہ + کردار (رک)].

۔۔۔کُن تَپ (۔۔۔ضم ک ، فت ت) امذ.
(طب) طویل عرصہ رہنے والا بُخار جو کسی اندرونی مرض کے سبب ہو. خستہ کن تپوں ، مثلاً تپ محرقہ ، ذات الریہ ، اور عفونی تپوں میں اس (الکحل) کا استعمال خاص طور پر مطلوب ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۰). [خستہ + ف : کُن ، کردن = کرنا + ف : تپ = بُخار].

خَسْخَسا (فت خ ، سک س ، فت خ) امذ.
ایک قسم کی نرم اور خستہ مٹھائی جو سُوجی ، گھی اور شکر ملا کر تیار کی جاتی ہے.

خطائی اور کماج اور گُو دہلے
رُنے کے خسخسے شیرے ملیدے

(۱۷۸۳ ، مثنویات میر حسن ، ۱ : ۲۷۶). [مقامی].

خُسْر (ضم خ ، س) امذ.
گھاٹا ، نقصان ، خسارا.

ہو کی ابتدا میں گر قصر ہو عصر کی نماز
کیا عجب اس سے منکشف مجھ پہ بھی خسر کا ہو راز

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۱۹). خسر کے معنی نقصان اور گھاٹے اور ٹوٹے کے ہیں اور گھاٹا اور نقصان نفع کی ضد ہے. (۱۹۶۰ ، تفسیر سورہ والتین اور العصر ، ۵۱). [ع : (خ س ر)].

۔۔۔الدُّنْیا وَالْآخِرَہ مقولہ.
عربی مقولہ ، مبنی بر آیتِ قرآنی جس کا مطلب ہے دُنیا اور آخرت دونوں کا نُقصان. ہم دنیا کے سبب سے آخری بڑے مذہب اسلام کی جانچ پڑتال کرنا چاہتے ہیں کہ آیا اس میں ساری دنیا

اور یہ وقت کے لئے ہوئے اور خسرالدنیا والآخرہ سے بچانے کی استعداد موجود ہے یا نہیں۔ (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۶)۔ غور کیجیے تو آخرت میں بازپرس اور عذاب سے بچنے کی انفرادی ، انتہائی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ خسرالدنیا والآخرہ مسلم شعراء ہی ٹھہرائے جائیں۔ (۱۹۷۵ ، شعر و سخن ، ۲۲)۔

خُسَر (ضم خ ، فت س) امذ۔
بیوی یا شوہر کا باپ ، سُسُر ، سُسرا۔ آخر ا کتا کر ایک دن اپنے خسر کے پاس گیا۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۲۷)۔ اس کے خسر صاحب ہمیشہ اس کی حمایت اور پردہ داری کیا کرتے تھے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۸۶)۔ مسیما کا منیجر اپنے خُسر کو چیک آپ کے لیے لایا۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۸۷)۔ [ف : خُسَر ؛ قب : س : شُوشُر श्वशुर ؛ : سُسُر]۔

---پُور بلا اشا (---و مع) امذ۔
خُسرزادہ ، سُسر کا بیٹا ، سالا ، بیوی کا بھائی ، برادرِ نسبتی۔ جب میں بورا میں پہنچا ہوں تو اول اپنے بھائی خسر پور احمد مرزا خان صاحب آگہ کے مکان پر فروکش ہوا۔ (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۱۳)۔ [خسر + ف : پُور = بیٹا]۔

---پُورگی (---و مع ، سک ر) امث۔
سالے اور بہنوئی کا رشتہ۔ اگر میر منو اور نواب صاحب میں رابطۂ خسرپورگی نہ ہوتا نواب خان بہادر صاحب ایسا نہ کیا تھا کہ اولاد کو جلا وطن ہونا پڑتا۔ (۱۸۹۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۸۰)۔ [خسر + پُور (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُورَہ (---و مع ، فت ر) امذ۔
رک : خسرپور۔ بدیں خیال کہ خسرپورہ بھی نمونۂ زن ہوتا ہے کنور درجن کو دیکھ کے مطلوبہ کے حسنِ صورت کا حال معلوم ہو جائے گا۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۷۹)۔ سالے کو کہتے ہیں نسبتی بھائی یا خسرپورہ ، سسرے کو خسر ، ساس کو خوشدامن ، داماد کو خویش۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۳)۔ [خسر + پورہ (رک)]۔

---چَچا (---فت چ) امذ۔
شوہر کے لئے بیوی کا چچا ، چچا سُسُر ، چچیا سُسر نیز بیوی کے لئے شوہر کا چچا۔ فیروز خلجی نے جو اس کا خسر چچا اور پرورش کنندہ و مربی تھا ہر چند علاء الدین کو کڑہ سے دلّی کو طلب کیا مگر ... وہ نہیں گیا پر نہیں گیا۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۰)۔ [خسر + چچا (رک)]۔

---کا گھر ہونا محاورہ۔
اپنے گھر کی طرح ہونا ؛ آسان کام ہونا ، معمولی بات ہونا یا ہنسی کھیل ہونا ؛ آرام کی جگہ ہونا یا بے تکلفی کی جگہ ہونا ؛ نہایت آسان امر ہونا۔

اس قدر خوش ہیں میاں احمق کہ جس کی حد نہیں
جیل خانہ ان کو گویا خسر کا گھر ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱)۔

خَسْرا / خَسْرَہ (فت خ ، سک س / فت ر) صف۔
خسرہ زدہ ، وہ شخص جسے خسرہ نکلی ہوئی ہو۔ کاڑھا یہاں سے ایک کوس بموضع کوٹلی ہے اس کے دروازہ پر ایک اندھا ، دوسرا کوڑھا ، تیسرا خسرا تین آدمی بیٹھے ہیں ان کو یہاں لے آؤ۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۲۱۱)۔ [رک : خسرہ]۔

خُسْرال (ضم خ ، سک س) امث۔
رک : **سسرال۔** ایک روز وہ اپنی خسرال میں شہر لندن کے محلہ کنبزنگٹن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ جولائی ، ۹)۔ مصیبت یہ تھی کہ خسرال کے لوگ بھی ہولی منانے کے لئے آنے والے تھے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۵۸)۔ [خُسَر + ال (رک)]۔

خُسْران (ضم خ ، سک س) امذ۔
نقصان ، گھاٹا ، خسارہ۔ انجام میں خسران و ضلال ... نصیب ہو گا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱)۔ یہی وہ وحی ہے جس پر ایمان لانا لازمۂ نجات اور جس سے روگردانی کرنا قطعی طور پر موجب خسران ہوتا ہے۔ (۱۹۴۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۸۷)۔ [ع : (خ س ر)]۔

---زَدَہ (---فت ز ، د) امذ۔
دونوں جہانوں کا بدنصیب ، دین و دنیا میں خاسر۔ اس خسران زدۂ دین و دنیا گماشتہ نے ، ... اس کو گرفتار کر کے حجاج کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۵۳)۔ [خسران + ف : زدہ ، زدن = مارنا]۔

---مآل امذ۔
انجامِ کار نقصان اُٹھانے والا۔ حقیقت حال خسران مآل اس کے سے مطلع ہو کر کہا۔ (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۱۸۰)۔

یہ آیا مرے دل میں اک دن خیال
کہ کب تک یہ احوالِ خسران مآل
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۱۹)۔ [خسران + مآل (رک)]

خُسْرو (ضم خ ، سک س ، و لین) امذ۔
۱. **سیاوش بن کیکاوس کے بیٹے کا نام جو کیانیوں میں بہت بڑا صاحبِ اقبال بادشاہ گزرا ہے۔**

دماغ ہے یہ ترے میکدے کے مستوں کو
جو آئیں خسرو و جمشید بھی کریں نہ خیال
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۰۶)۔

۲. (مجازاً) **بادشاہ ، بڑا بادشاہ۔**

فریدوں دیا تخت کوں بھی رواج
کہ خسرو دیا تاجداراں کو تاج
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۳۷)۔

بو مدح خسرو عالم علی عادل شہ غازی
ہنر کے ملک میں جس ہے سنجھ کا تخت ارزانی
(١٦٥٧ء ، گلشن عشق ، ٢١).

خسرو آفاق ہے وو بوالحسن
معتقد اس کے ہیں سبی مرد و زن

(١٧١٣ء ، فائز دہلوی ، د ، ٢٠١). حسن بانو نے پھر عرض کی اے خسرو ایسے کافر کو ولی نہ کہیے (١٨٠١ء ، آرائش محفل ، حیدری ، ٩). ٣. ہرمز بن نوشیرواں کا بیٹا جو شاہان ایران میں بڑے جاہ و جلال کا بادشاہ گزرا ہے۔ فرہاد کی معشوقہ شیریں اسی کی ملکہ تھی۔

یک آروس ہور ایک سو شو لہے
کہ دہن شیریں ہور شاہ خسرو لہے

(١٦٠٩ء ، قطب مشتری ، ٩٦).

حسنِ شیریں و غرورِ تاج کے ہوتے ہوئے
تیشۂ فرہاد کا دھڑکا بھی ہے خسرو کے ساتھ

(١٩٣٣ء ، سیف و سبو ، ٨٣).

ہونے کا نہیں دیدۂ شیریں ہی فقط نم
خسرو کو بھی ہونا ہے شریک صفِ ماتم

(١٩٥٨ء ، نبض دوراں ، ١٦٦). [ف : خسرو ؛ پہلوی : ہس روو (= مشہور)؛ اوستا : ہو سروہ].

ـــــ اختراں کس اضا (ـــــ فت ا ، سک خ ، فت ت) امذ.
ستاروں کا بادشاہ یعنی سُورج (جامع اللغات). [خسرو + اختر (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــــ انجم کس اضا (ـــــ فت ا ، سک ن ، ضم ج) امذ.
رک : خسرو اختراں؛ (کنایتاً) آفتاب۔
خسروِ انجم کے آیا صرف میں شب کو تھا گنجینۂ گوہر کھلا
(١٨٦٩ء ، غالب ، د ، ١٣٩). [خسرو + انجم (رک)].

ـــــ حلب کس اضا (ـــــ فت ح ، فت ل). امذ.
حلب کا بادشاہ ؛ (کنایتاً) آئینہ ، شیشہ۔

صفائی دل آشفتہ کی بدولت عیش
جہاں میں نام خدا خسروِ حلب ہیں ہم

(١٨٤٩ء ، دیوان آغا جان عیش دہلوی ، ١١٤). [خسرو + ع : حلب ، شام کے شمال میں ایک شہر].

ـــــ خاور کس اضا (ـــــ فت و) امذ.
شاہِ مشـــــرق؛ مراد : سورج۔ عروس شب نے خسرو خاور سے شرما کر اپنے رخ کو پردۂ عدم میں چھپایا (١٨٣٦ء ، قصۂ اگر گل ، ٣٣).

پشت پہ اس کی ہودج زریں قوس قزح سے سنگ رنگیں
تیرا طلوع اے خسرو خاور صبح شفق میں کر دے ہویدا

(١٨٥٣ء ، ذوق ، د ، ٢٤). [خسرو + خاور (رک)].

ـــــ دار امث.
دارو ، یعنی دوا ، شاہی نُوش ، روایتاً ایک خوبصورت درخت کے پھل خسرو دار ... فالج کو اکسیر ہے (١٨٤٧ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٢٥). [خسرو + دار (دارو کا مخفف)].

ـــــ زماں کس اضا (ـــــ فت ز) امذ.
(کنایتاً) لائق فائق ، بہترین ، مُسلّم۔ (شاہ گلشن) بھی خسرو زماں سمجھے جاتے تھے (١٩٧٥ء ، تاریخ ادب اردو ، ٢ : ١ : ٤٢٨). [خسرو + زماں (رک)].

ـــــ عالم کس اضا (ـــــ فت ل) امذ.
رک : خسروِ زماں۔

حریں تیرا سوائے خلعتِ ماتم نہیں لیتا
کیا تیرا خطاب خسروِ عالم نہیں لیتا

(١٨٧٠ء ، دیوان اسیر ، ٣ : ٢٩). [خسرو + عالم (رک)].

ـــــ نشاں (ـــــ کس ن) امذ ؛ امث.
بادشاہ بنانے والا ، بادشاہ جس کا اپنا الگ جھنڈا اور سکّہ ہو ، بادشاہی مہر (جامع اللغات). [خسرو + نشان (رک)].

ـــــ والا حشم کس صف (ـــــ فت ح ، ش) امذ.
عظیم المرتبت بادشاہ ، شہنشاہ ، بڑی شان شوکت اور لاؤ لشکر والا بادشاہ۔

ترا اے خسروِ والا حشم عالم مسخر ہو
سریر سلطنت پر تو ہمیشہ داد گستر ہو

(١٨٥٣ء ، ذوق ، د ، ٣٠٦). [خسرو + ف : والا (رک) + حشم (رک)].

خُسْرَوا ! (ضم خ ، سک س ، فت ر) کلمۂ ندائیہ.
اے خسرو ! ، اے بادشاہ ! مُراد : آنحضرت صلعم۔

فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خسروا ، عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

(١٩٢١ء ، اعلیٰ حضرت رضا بریلوی ، ارمغان نعت ، ١٣٨). [خسرو + ا : لاحقۂ ندا].

خُسْرَواں (ضم خ ، سک س ، فت ر) امذ ؛ ج (قدیم).
حاکم ، مالک ، بادشاہ۔

نبیؐ صدقے اے عبدلا خسرواں میں
توں اس کا مرید اوسو تیرا ہے پیرا

(١٦٧٢ء ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ١٠). [خسرو + ان ، لاحقۂ جمع].

خُسْرَوانَہ (ضم خ ، سک س ، فت ر ، ن) صف ؛ ام ف.
شاہی طریقے سے ، شاہانہ۔

آتش کا شعر سہر ہے اپنے بھی حسب حال
جاہ و حشم فلک نے دیا خسروانہ کیا

(١٨٨٠ء ، الماس درخشاں ، ٦).

مرے فقر پر ہے شاید نظر امیر خوباں
کہ دیا ہے میرے دل کو یہ فراغ خسروانہ

(١٩٣٨ء ، حرف تمنا ، ٢٠). [خسرو + انہ ، لاحقۂ صفت].

خُسْرَوانی (ضم خ ، سک س ، فت ر) امث.
١. بادشاہی ، جہانبانی۔

کیا حق زہرو ستے ہوں غریق
ولے خسروانی اتوں جس طریق
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۳).

بادشاہاں کرتے ہیں اپ مال اور جگ میں لڑائی
سچ محمدؐ نانوں تھے ہے تاج و دولت خسروانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸). (سلطان عالم واجد علی شاہ) نہ رموز مملکت ، سیاست ، جہانبانی اور آئین خسروانی میں کسی درجہ کم تھا (۱۸۵۸ ، تاریخ غرائب ، ۳). سوال ۔ رعیت کو نسبت بادشاہ کے کن باتوں میں اولاد صالح سے مشابہت ہوتی ہے؟ جواب ... چہارم احسانات شاہی و رعایات خسروانی کی شکر گذاری کرنا (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۵۸). ۲. رک : خسروانہ : شاہانہ ، بادشاہ کا ، بادشاہوں والا ، بادشاہوں جیسا یا ان کے شایان شان.

جو کچھ خلعتاں خسروانی اتھے
جو کچھ تحفے نادر شہانی اتھے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۲).

اسی کے لطف کی تشریف خسروانی ہے
جو پہنتا ہے قبا آفتاب زر تاری
(۱۹۴۸ ، نوائے سروش ، ک ، ۹۶). [خسرو + ان ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ صفت].

خُسْرَوی (ضم خ ، سک س ، فت ر) (الف) صف.
خسرو سے منسوب ، خسرو کا ، شاہی.

نبیؐ کے صدقے بخشنے کا خدا میرے گناہاں
علی کا نانوں سچ سرتاج ہے جم خسروی کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳). وزیر ... نے پایۂ تخت خسروی کو بوسہ دے کر ... اشتیاق حصول دیدار ظاہر کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). (ب) امث. ۱. بادشاہت ، حکومت.

ہمیشہ اچھو شاہ کوں خسروی نوا سال نو ماہ روز نوی
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۸).

تیرے مکھ پر خسروی فر منور دیکھتا
تو ہی ترکستاں کے شاہاں دیوتے تج کوں خراج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۹۲).

سجن کی خسروی میں آبرو سا
نہیں شیریں زباں شکر تری کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). سلطنت کے دو رکن رکین ، دولت خسروی کے ارتفاع میں بڑی کوشش کرتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۰).

جہاں فسانۂ جبروت خسروی چھوڑو
سرور نے کسی کوہ کن کی بات کرو
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۱۵۵). ۲. ایک قسم کی شراب کا نام (اسٹین گاس ؛ فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. (مجازاً) نجات ؛ اعلیٰ درجہ.

بھائی جان لے مصطفیٰ کی پیروی
آخرت میں پائے گا تو خسروی
(۱۸۲۸ ، مصباح الحیات ، ۱۰۳). ۴. شہنشاہیت ، کاروبار شاہی

نہ تھا دل ترا خسروی پالنے
خلافت کیا دین سنبھالنے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).

بدیوں سے بھی گو کہ بالمقابل
خوشنودی خسروی ہے حاصل
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۱۰). [خسرو + ی ، لاحقۂ صفت].

خَسْرَہ (۱) (فت خ ، سک س ، فت ر) امذ.
(مالگذاری) **محکمۂ مال کا باقاعدہ چھپا ہوا رجسٹر جس میں کھیتوں کی نمبروار فہرست ، مقام ، زمین کا رقبہ ، اس کی قسم ، ساتھ ہی کاشتکار کا نام درج ہوتا ہے. اس کتاب (رجسٹر) کی مختلف شقیں ہوتی ہیں اور ہر کتاب اسی نام سے منسوب ہوتی ہے.** نسخۂ ضبط را کہ بہ ہندوی خسرہ گویند. (۱۵۹۳ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۳۱). ہر برس کام لکھنے خسرہ کا نہیں پڑتا صرف وصول باقی کا کاغذ لکھنا چاہیے اور یہی کھاتہ. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۳). اگر وہ عشقیہ کتب کی دلدادہ تھی تو خسرہ اور کھتونی سے بھی جی نہیں چراتی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۳). ایک دن میرا ایک بڑا بھائی پٹواری سے ہمارے کنبے کی زمینوں کا خسرہ لے آیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳). [مقامی].

ـــ آبادی امذ.
(قانون) **گاؤں کی آبادی کی فہرست مع ان کے قابضوں کے** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۷۳). [خسرہ + آباد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَیمائِش کس اضا (ـــ ی لین ، کس ء) امث.
خسرے کا وہ کھاتہ جس میں زمین کا ناپ درج کیا جاتا ہے. اور چوتھے خانے میں خسرۂ پیمائش کے موافق کھیت کا نمبر درج ہے. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۳۷). [خسرہ + پیمائش (رک)].

ـــ تَقْسِیم (ـــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
خسرے کی وہ شق یا کتاب جس کے ذریعے مطلوبہ زمین کے حصوں کی تقسیم کی جائے. انگریزی میں جو تحریر کے کام پٹواریوں کے متعلق ہیں تفصیل ان کی بیان کرتا ہوں اول زمینداروں کی طرف سے پٹہ اور کاشتکاروں کی طرف سے قبولیت ... چوتھے خسرہ تقسیم جنس کا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۱). [خسرہ + تقسیم (رک)].

ـــ کَنْکُوت کس اضا (ـــ فت ک ، سک ن ، و مع) امذ.
خسرے کی اس کتاب میں علاوہ دوسری باتوں کے تعداد جنس کا خانہ بھی ہوتا ہے جس سے اناج کی مقدار معلوم ہوتی ہے. بعد ہونے قول قرار آپس میں درمیان مالگذاری اور آسامی کے جب فصل تیار ہوتی ہے جس گاؤں میں کن یا بٹائی یا شرح نقدی وغیرہ ہو کہ جنس کی تعداد جمع کی ظاہر نہیں ہے اس گاؤں میں آخیر فصل میں مالگذار اپنی عملداری کرتا ہے جو گاؤں کا طریق تحصیل کنکوت ہے؟ نمونہ خسرۂ کنکوت کا اس طرح ہو گا. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۹). [خسرہ + س : کنکر = اناج + س : کوت = مقرر کرنا].

ـــ گرداوری کس ا ضا (ـــ فت نیز کس گ ، سک ر ، فت و) امث.
وہ کتاب جس میں پٹواری زرعی اعداد و شمار کا حساب لکھتا ہے۔ زرعی اعداد و شمار کو پٹواری جمع کرتا ہے اس کا اندراج وہ ایک کتاب میں کرتا ہے جس کو خسرۂ گرداوری کہتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۱۰۷)۔ [خسرہ + گرداوری (رک)]۔

خَسْرَہ (۲) (فت خ ، سک س ، فت ر) امث.
(طب) کم عمر کے بچوں کی ایک قسم کی وبائی بیماری جس میں دو تین دن کے بخار کے بعد بدن پر سہین دانوں کا جال سا نمودار ہوتا ہے. سخت بخار کے ساتھ عموماً کھانسی بھی ہوتی ہے لیکن مرض کا اصل سبب چیچک کی طرح کے مخصوص جراثیم(وائرس) کا حملہ ہوتا ہے. بعض حالات میں دوران مرض آنتوں کی سوزش بھی ہو جاتی ہے. یہ (وائرس) ہمیشہ ... طرح طرح کی بیماریاں پھیلاتے ہیں مثلاً انسان میں زکام ، پولیو ، چیچک ، خسرہ وغیرہ. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۳)۔ [رک : کھسرا]۔

خَسْرَہ (۳) (فت خ ، سک س ، فت ر) امث.
موٹی پتی کی گھاس جو تعمیر میں استعمال ہوتی ہے. پہلی تہ جو کل موٹائی کی تہائی سے زیادہ نہ ہو اور سرپٹ یا خسرہ یا کسی دوسری قسم کی موٹی گھاس کی ہو. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۱۶)۔ [مقامی]۔

خَسْف (فت خ ، سک س) امذ.
۱. زمین میں دھنسنا.

زندگی میں اس کو رکھیے گا خدا
خسف سے او مسخ کرنے سے بچا

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۴۴۲)۔ یہاں تک کہ خدا نے اس کو مع مال بیٹی کے خسف کر دیا. (۱۸۸۳ ، مطلع العلوم و طلائع المقدور (ترجمہ) ، ۲۰)۔ ان صورتوں نے کہا کہ وہ ہمارا دشمن ہے عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے۔ (؟ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم ، ۲۵۰)۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں خسف کر دے گا. (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۷ : ۲۵)۔ ۲. رک : خُسُوف.

اس کو دشمن سے کیا بچائے وہ چرخ
جس نے تدبیر خسف و ماہ نہ کی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱۷)۔ شیہ چنگ میں جسے غالباً کن فیوشس ہی نے مرتب کیا تھا چاند کے ایک خسف کا ذکر ہے جس کے فوراً بعد سورج کا ایک کسف واقع ہوا۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰)۔ [ع : (خ س ف)]۔

خَسَک (فت خ ، س) امذ.
۱. زمین پر پھیلنے والا خاردار پودا اور سہ گوشہ کانٹے دار پھل، گوکھرو ، بھکھڑ ، خار خسک.

ایک سماں تھا وصل کا اس کے سیج پہ سوتے پھولوں کی
اب ہے زمان فراق بچھونے خار و خسک کے بچھا بیٹھو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۶۷)۔ نباتات مرکبہ ... تین طرح کے پودوں میں منقسم ہیں ... بعضوں میں صرف نیچے کی نال ہی کے پھول ہوتے ہیں مثلاً بھٹ کٹیا خسک اور ہاتھی چنگھاڑ. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۴۲)۔ ۲. (عسکری) ایک آہنی آلۂ حرب و ضرب ، لوہے کے گوکھرو جن کو جنگ کے دوران دشمن کو نقصان پہنچانے کے لیے آمدورفت کے رستے میں ڈال دیا جائے ، پاگیر ، دشمن کا راستہ روکنے کا ہتھیار.

چلے لک یو گھنس ہیس سوں تا اٹک
ہوئے تن سواراں کے خاور خسک

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۸۳)۔ صاحبقران نے حکم دیا ... لوہے کے خسک بنائے جائیں اور وہ پیادوں پاس رہیں ، جس وقت ہاتھی حملہ آور ہوں تو وہ راہ میں پھینک دئے جائیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۷۲)۔ [ع]۔

خِسَک (کس خ ، سک س) امذ.
کسم کا پھول ، نقلی زعفران. کل خسک جسکو قیشہ اور عصفر بھی کہتے ہیں لیکر باریک کر کے تھوڑا پانی اس میں ڈال دیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۱۰)۔ [ف]۔

ـــ دانَہ (ـــ فت ن) امذ.
کسم کا بیج(کلید عطاری ؛ فرہنگ عامرہ)۔ [خسک + دانہ (رک)]۔

خَسَم (فت خ ، س) امذ.
رک : خصم ، خاوند ، شوہر.

دھمکیاں دیں خسم کو یہ کہہ کر
پڑھ نماز آ کے میرے دامن پر

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۵۹۳)۔ روشن علی۔ خسم کو بھی ہم نے طلاق دے دیا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۲۸)۔ [رک : خصم کا ایک املا]۔

ـــ کا کھائیں پیٹ گیت گائیں بھیا جی کے کہاوت
رک : خصم کا کھانے بھیا جی کے گیت گانے (شوہر دیکھ بھال کرے اور نام ہو بھائی کا) (خزینۃ الامثال ، ۸۳)۔

خِسْم (کس خ ، سک س) امذ.
زخم (ناک کا)۔ خسم قوت شامہ کو باطل کرتا ہے یعنی بو کسی چیز کی دماغ میں محسوس نہیں ہوتی۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵)۔ [ف]۔

خَسْمڑا (فت خ ، س ، سک م) امذ.
رک : خسم جس کا یہ کلمۂ تحقیر ہے. بی ان کے خسمڑے بہت بیمار ہیں وہ کل سے ان کی دوائی نہنڈائی میں لگی ہوئی ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۷۸)۔ [۱ : خسم + ڑا ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر]۔

خُسُوف (ضم خ ، و مع) امذ.
۱. (فلکیات) جب زمین گردش کرتے ہوئے آفتاب کے سامنے آ جاتی ہے تو زمین کے سایے کی وجہ سے چاند کا کچھ حصہ

اور بعض وقت پورا چاند تاریکی میں آ جاتا ہے ، چاند گہن.

آیا بہار او آفتاب از کسوف
کہ نیں خوب ہے چاند ہی در خسوف

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۲۳). خسوف متعلق اس امر بدیہی سے ہے کہ جب کوئی جسم کثیف کسی شے منور کے سامنے خصوصاً آفتاب کے رو برو ہوتا ہے تو لامحالہ تاریک سایہ اس کا دوسری جانب کہ مقابل شے منور کے ہے پڑتا ہے. (۱۸۴۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۹۹). کسوف و خسوف یہ دو عربی النسل ہیں ... اور خسوف چاند گرہن کے لیے ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۲۸۱). بن سود کا بیان ہے کہ اریگو سیوسی نے ۱۳۹۹ع میں ایک خسوف کے مشاہدے کے ذریعے وینیز ولا اور کادز کے درمیان طول بلد کا فرق دریافت کیا تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰۹). ۲. (i) (مجازاً) **تکلیف ، پریشانی ، غم و الم.** ایک عروس شب اول کو ... خسوف رنج و محن میں مبتلا پایا لباس سارے جسم کا تار تار ہے دشنۂ غم سے سینہ فگار ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۶). (ii) **چھپ جانا ، آنکھوں سے اوجھل ہو جانا.** وہ ہی مجھے لاتی ہے لیکن دو شہر پر پہنچتے ہی مانند ماہ خسوف میں آ گئی کیسی غائب ہو گئی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۰). ۳. **زمین کا دھنسنا.** تین بڑے خسوف (زمین کا دھنسنا) ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں. (۱۹۷۲ ، سیرت سرورِ عالم ، ۱ : ۳۵۰). [ع : (خ س ف)].

خَسی (فت خ) امث.
(خیاطی) وہ سیون جو کلیوں کو انگیا کی آستینوں سے جوڑتی ہے (جامع اللغات). [مقامی].

خَسّی (فت خ ، شد س) صف.
رک : **خصّی.** ایسا بھیڑ ، بکرا جس کے فوطے (بیضے) نکال دئیے گئے ہوں (ا پ و ، ۳ : ۸۳). [رک : خصی کا ایک اِملا].

خَسّی پَرنالہ (فت خ ، شد س ، فت پ ، سک ر ، فت ل) امذ.
(تعمیرات) وہ پرنالہ جس کے منھ پر کوئی تلوانہ ہو اور اس کا پانی دیوار کے سہارے اترے جس کے لیے دیوار پر استرکاری کا پختہ راستہ بنا دیا جاتا ہے ، خصی پرنالہ.

کنپٹی بیٹھی ماتھا اٹھا تھا
ناک جس طرح خسّی پرنالہ

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۶۶). مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ منہ ہے یا خسی پرنالہ. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۲۷۹). [خسی + پرنالہ (رک)].

خَسّی ڈاٹ (فت خ ، شد س) امث.
(معماری) دیوار کی چنائی کے اندر ادھے کی قسم کی چنی ہوئی ڈاٹ جو بنیاد کی کمزوری کی وجہ سے دیوار کے آثار کی چنائی میں لگائی جاتی ہے تاکہ اوپر کا وزن ڈاٹ پر رُکے ، وصلی ڈاٹ (ا پ و ، ۱ : ۱۲۶). [مقامی].

خَسِیس (فت خ ، ی مع) صف.
۱. **بخیل ، کنجوس.** ایسا بھی خسیس ہونا کس کام کا ہے کہ دنیا میں بخیل نام پائے. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۱۰۹). القفطی کہتا ہے ایک دفعہ میرا ایک سالہ مرگی اور سکتے کا شکار ہو گیا میں اسے ساتھ لے کر دیرالبلاص میں پہنچا ... شام کے وقت ہم نے شہر کے بعض آدمیوں سے اپنی سواریوں کے لیے چارہ مانگا لیکن ان خسیسوں نے انکار کر دیا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۴۴۳). ۲. **کمینہ ، رذیل.**

ماریا بانگ پیٹ سوں او پر سلیم
اسے بولیا آ اے خسیس لئیم

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۱).

کہیں میں ہوں اعلیٰ کہیں ہوں خسیس
کہیں میں نجس ہوں کہیں میں نفیس

(۱۷۳۸ ، رسالہ معرفت ، ۱۱).

کرتے ہیں ذرا سی بات میں فخر خسیس
تنکا تھوڑی ہوا سے اڑ جاتا ہے

(۱۹۰۸ ، رباعیات امجد ، ۱ : ۴۴). عہد شکنی پر اللہ تعالیٰ نے ان کو (یہودیوں کو) بدتر کر دیا جو جانوروں میں بہت خسیس اور مکار ہے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۷۷). ۳. (i) **ادنیٰ ، معمولی ؛ شرمندہ.** مجھ کو اپنے مالک کے حضور ایسی عرض خسیس کی دعا کرنے سے شرم آتی ہے. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۱۱۸). ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے خسیس اور ذلیل کاموں میں خدا کی عظمت اور اس کے شعار کی حرمت کو بھول جاویں. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۳۱). جب سے احمد بھائی کے لات لگی تھی وہ ذرا خسیس ہو گئے تھے. (۱۹۶۶ ، معصومہ ، ۸۵). (ii) (طب) **ناکارہ ، بیکار کمتر.** ان فضلات کو طبیعت قلب سے اذن کی طرف اسی اعتبار سے دفع کیا کرتی ہے جیسے کہ ہمیشہ وہ شریف سے خسیس کی طرف دفع کیا کرتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۶). (iii) **ناپاک ، حقیر.** کتا سب جانوروں میں سے خسیس و نجس ہے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۹). [ع : (خ س س)].

ـــــ دھات امث.
ادنیٰ دھات ، گھٹیا دھات نیز کھرمات (اصطلاحات سیاسیات ، ۳۰). [خسیس + دھات (رک)].

خَسِیسَہ (فت خ ، ی مع ، فت س) صف.
معمولی ؛ حقیر. سہواً صغائر کے وقوع و امکان کے اکثر اشاعرہ و معتزلہ قائل ہیں بجز صغائر خسیسہ. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۳۹۰). [خسیس + ہ ، لاحقۂ صفت].

خُش (ضم خ) امث (قدیم) صف.
رک : **خُوش.**

جہاز نیک آتا ہے کٹر کنار کو لگ
رہیا منتظر خش ہو آنے تلک

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۳).

تو راضی جسمیں ہو انکی رضا
یہ اگر خوش ہوں تو خش ہو گا خدا
(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۳۸). [رک : خوش کی تخفیف].

ـــــحال صف.
رک : خوش حال.
بولوں تج کوں ایک مثال   کیا خش قبیل ہے خش حال
(۱۶۹۳ ، ۲ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۲۱۶)). [خش + حال].

ـــــشکل (ـــــفت ش ، سک ک) صف (قدیم).
رک : خُوش شکل.
اتھی وہ خش شکل سالنہ چوند نور
خدا نے اس کیا صورت میں پر نور
(۱۷۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، ۹۱). [خش = خوش + شکل (رک)].

ـــــخُلق (ـــــضم خ ، سک ل) صف.
خوش مزاج.
مسافر یہ ہے کہ عیب سوں دیک
سو خش خلق سیتی کیا دو علیک
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰). [خش + خُلق (رک)].
خُشاب (ضم خ) امذ.
مختلف میووں کو ملا کر بنایا ہوا شربت نیز رک : خوشاب. آلو ، بالو زرد آلو ، سیب ، بہی ، ناشپاتی ، سوبز اور جامن وغیرہ کو کھانڈ کے ساتھ پانی میں پکاتے ہیں اور جب قوام تیار ہو جاتا ہے تو کام میں لاتے ہیں یہ چیز خشاب ہے گویا یہ ان میووں کا شربت ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۷۳). [ف].

خَشّاب (فت خ ، شد ش) امذ.
لکڑیاں بیچنے والا ، لکڑ ہارا. اس مقصد کی تکمیل کے لئے چند خشابیں سکّے روانہ کر دیے گئے. (۱۹۷۰ ، مقالات عرشی ، ۵۰). [ع : (خ ش ب)].

خَشّابیات (فت خ ، شد ش ، کس ب) امث.
(چوب سازی) جنگل سے لکڑی کاٹ کے لانا اور انھیں تیار کرنے کا کام. خشابیات کا کام بہت سے خطوں میں ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید علمی معاشی جغرافیہ ، ۱۲۷). [خشاب + ی ، لاحقۂ اسمیت + ات ، لاحقۂ جمع].

خِشاش (کس خ) امذ.
زمین کے کیڑے کی ایک قسم ؛ چھوٹا پرندہ. یہ خشاش سا کئی پانی کے گڑھوں کنئوں وغیرہ ... کے اندر رہتا ہے. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۴). [ع : خ ش ش].

خَشَب (فت خ ، ش) امث.
موٹی لکڑی ، ایندھن کی لکڑی (المنجد ، فیروزاللغات). [ع].

ـــــالُحیَّہ (ـــــضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، شد ی بفت) امث.
(طب) ناگ دنا ، ناگدون ، مارچوبہ ، لبلاب کی قسم سے ہے ، پتے اخروٹ کے پتوں سے مشابہ ، جڑ زردی مائل ، دافع زہر ہے اگر گھر میں لگا دیا جائے تو سانپ نہیں آتا. فارسی میں مارچوبہ اور عربی میں خشب الحیہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۹ : ۲۰۸). [خشب + رک : ال (۱) + ع : حیّہ].

ـــــساج کس افا ، امث.
موٹی سیاہ لکڑی. ایک مرد نے اولاد قابیل سے ہم صورت ان کے پانچ بت خشب ساج کے ان کے قرینوں سے بنوائے اور بت پرستی شروع ہوئی (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۴). [خشب + ساج (رک)].

خُشبو (ضم خ ، سک ش ، و مع) امث (قدیم).
رک : خوشبو.
بلبل کے سار مست ہوا ہے مزا ہو دل
تج بے نظیر پھول کی خشبو ستی بیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۵). [خش = خوش + بو (رک)].

خَشْبہ (فت خ ، سک ش ، فت ب) امذ.
(نباتیات) چوبی ریشہ ، اس میں کئی زندہ اور مُردہ خلیات شامل ہیں کچھ خلیات ایصال آب میں حصہ لیتے ہیں اس کے علاوہ ان میں ریشہ نما خلیات بھی پائے جاتے ہیں جو مضبوطی پیدا کرتے ہیں ان میں واسکیولی ریشے یعنی خشبہ اور لحاء واضح حالت میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ٹرینڈ و تانیتا ، ۳۰۴). [ع : (خ ش ب)].

خَشْبی (فت خ ، سک ش ، فت ب) امث.
خشبہ (رک) سے منسوب یا متعلق. یہ عموماً لب (Pith) میں اور ... گرد حاشیۂ لحا اور خشبی بافتوں کے درمیان پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۵۷). [خشب + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــریشَہ (ـــــی مج ، فت ش) امذ.
(نباتیات) جب کبھی سخت بافتیں خشبہ کے خلیات کے ساتھ پائی جاتی ہیں تو ان کو خشبی ریشے کہتے ہیں یہ اکثر دو تخم برگ پودوں میں پائے جاتے ہیں اور خشبہ کو قوت بخشتے ہیں. (ابتدائی نباتیات ، ۱۶۲). [خشبی + ریشہ (رک)].

ـــــنالی امث ، ج.
(نباتیات) یہ لمبے نل نما خلیے ہیں جو ایک دوسرے پر متوازی ترتیب پاتے ہیں جن کی درمیانی دیوار ختم ہو جاتی ہے اور اسی طرح متواتر ایک نلکی سی بن جاتی ہے ان کی دیواروں میں جالیں اور راسی سروں پر گڑھے پائے جاتے ہیں اور ان ہی سوراخوں کے ذریعہ نکیات اور پانی دوسرے خلیات میں پہنچ سکتا ہے. قیاس کیا گیا ہے کہ آک (مدار) کے پودے میں ایک خشبی نالی کی لمبائی دس فٹ ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۶۲). [خشبی + نالی = نلکی].

خشت (کسر خ ، سکہ ش) امث.
۱. اینٹ.

جھکتی تھی واں تیغ زر و بیرا و خشت
زمیں ہوئی تھی اس ٹھار جانو بہشت
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۱).

ہرگز نہیں ہے خشت سوں فرق اس کوں اے ولی
خوش طلعتاں کی بات نہیں جس کتاب میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۱).

یہ کم نصیب ہوتے ہیں کہ بعد مرگ نظیر
ہوئی مزار کو ان کے نہ ایک خشت نصیب
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۱۰۶).

اے راہبر یہی تو نہیں یار کا محل
پاتا ہوں ہوتے انس پر اک سنگ و خشت میں
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۹۹).

وہ خشت زمیں زاد نہ تھا لعل سخن ور
زندانی شب کر تھی سہلت بھی اسی کی
(۱۹۸۱ ، سلاخوں کے درمیان ، ۷۰). ۲. ایک قسم کی مٹھائی اور روٹی جو مُردوں کی فاتحہ کے لیے نکالی جاتی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ف : خشت ؛ پہلو : خشتک ، اوستا : اسٹی ؛ قب : س : اشٹکا ؛ ا : اینٹ].

ـــ افگنی (ـــ فت ا ، سکہ ف ، فت گ) امث.
اینٹ پھینکنے کا عمل ؛ (مجازاً) پتھر بازی.

خشت افگنی کی مل گئی پاداش سنگ ہے
جو مارتا تھا اوروں کو وہ آپ مر گیا
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۳۰). [خشت + ف : افگن ، افگندن = ڈالنا ، پھینکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ انداز (ـــ فت ا ، سکہ ن) صف ؛ امذ.
اینٹ پھینکنے والا ، اینٹ مارنے والا ؛ سپاہیوں کا وہ دستہ جو دشمن پر اینٹ پھینکنے کے لیے مامور ہو. مقام خشت اندازوں اور برق اندازوں اور گولہ اندازوں کے بنے تھے. (۱۸۸۱ ، طلسم فصاحت ، ۸۴). [خشت + ف : انداز ، انداختن = پھینکنا].

ـــ اوّل / اوّلین کس صف (ـــ فت الشد و بفت/ی مع) امث.
پہلی اینٹ ، مراد : ابتدا ، شروع. یہی وہ واقعہ تھا جس نے ... قصر سیاسی کی خشت اولین کو نکال دیا جو وائنا میں تعمیر ہوا تھا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۳۳۰). کاش کہ مشرق میں رہنے والی ماں بھی اپنی دیرینہ روایت کی طرف لوٹ جائے کہ قوم کی تشکیل میں یہ روایت خشت اول ہے. (۱۹۸۶ ، نورالدین ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۲۹). [خشت + ع : اول (رک) + ین ، لاحقۂ صفت].

ـــ آہن کس اضا (ـــ فت ہ) امث.
لوہے کی اینٹ ؛ مراد : ہتھیار. خشت آہن کمر سے نکال کر کہ کوہن میں ڈبکے کر کھینچ ماری کہ ستانو نیزہ اڑ گئی. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲۱۶). [خشت + آہن (رک)].

ـــ بالیں کس صف (ـــ ی مع) امث.
سر کے تکیہ کی اینٹ ، پتھر جیسا سخت تکیہ ، تکلیف دہ تکیہ.

مِس او ہوتا جو گھوڑے کوں جب زین
بداندیش کوں خشت بالیں کروں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۶).

کہاں پیچ و خم و گیسوئے مشکیں زلف سنبل میں
نہ آتی نیند تو تو ڑوں گا سر سے خشت بالیں کو
(۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۷ : ۳۰۹). [خشت + بالیں (رک)].

ـــ بندی (ـــ فت ب ، سکہ ن) امث.
ابتدا یا شروعات کے لیے سامان اکٹھا کرنے کا کام. نیکی انشا نے اپنی شاعری کی خشت بندی انہی سے کی ہے. (۱۹۷۵ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۸). [خشت + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بُنیاد (ـــ ضم ب ، سکہ ن) امث.
عمارت کا جزو اصل ؛ (مجازاً) انسان کا ضمیر.
ان چاروں میں لیکن آب اور باد ، بابیشگر ہیں خشتِ بنیاد
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۸). [خشت + بنیاد (رک)].

ـــ پُز (ـــ ضم پ) امذ ؛ صف.
اینٹیں پکانے والا ، اینٹ ساز. خشت پز جب ہی اینٹ کو سانچے میں ڈھال سکتا ہے کہ اس کو مٹی کی بہت صفات معلوم ہوں. (۱۹۰۰ ، غریبی طبیعات کی ابجد ، ۱۲). [خشت + ف : پز ، پختن = پکانا].

ـــ پُزی (ـــ ضم پ) امث.
اینٹیں پکانے کا فن ، پزاوا لگانا ، اینٹیں پختہ کرنے کا عمل. حضرت عمر خشت پزی کرتے تھے. (۱۸۳۳ ، تذکیرالاخوان ، ۱۷۳). چاندی ، تانبا ، پیتل ... چونا اور خشت پزی کی بھٹیاں. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۹۰). خدا بخش کورکنی اختیار کرنے سے پہلے خشت پزی (اینٹیں پکانا) کا کام کرتے تھے. (۱۹۷۵ ، النظم سہ ماہی ، جنوری ، مارچ ، ۱۱۲). [خشت + پز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تراش (ـــ فت ت) صف.
اینٹ تراشنے والا ، کھپریل بنانے والا (ماخوذ : آئین اکبری ، ۱ : ۲۳۸). [خشت + ف : تراش ، تراشیدن = کاٹنا ، چھانٹنا].

ـــ جالی امث.
اینٹوں کی بنی ہوئی جالی جو حرارت جذب کرنے کے لیے بنائی جاتی. ولیم سیمنز نے اس اصول (باز تکوینی حرارت) کو آنچ پلٹ بھٹی میں اونچا درجۂ حرارت حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جہاں حرارت خشت جالی میں جذب کیا. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۹۳). [خشت + جالی (رک)].

ـــــ خام کس اضا ، امث.
کچی اینٹ ، مٹی کی ان پکی ہوئی اینٹ. بنائی گئی قبر شریف خشت خام سے. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٥٧١). [خشت + خام (رک)].

ـــــ خُم کس اضا (ــــ ضم خ) امذ.
شراب کے مٹکے کی اینٹ ، اینٹ جس کے سہارے صراحی یا مٹکا رکھی جائے.

ہوا دل مرا خوابِ مستی میں گم
مجھے بس ہے اب زیرِ سر خشتِ خم
(١٨٣٧ ، دیوانِ زادۂ حاتم ، ٢٠٦).

زاہد سے مے کشوں کی نئی چھیڑ دیکھئے
اک خشتِ خم کے واسطے مسجد کو ڈھا دیا
(١٨٨٩ ، دیوانِ سخن ، ٩٠). [خشت + خم (رک)].

ـــــ زار امث.
بھٹا یا پتھر کھوڑنے اور جمع کرنے کی جگہ. گذ کا کام اینٹ کے کام سے بالعموم ارزاں ہوتا ہے جب کہ پتھر کی کان اور خشت زار تقریباً ایک ہی فاصلہ پر ہوں. (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی جنائی (ترجمہ) ، ٢٧). [خشت + زار (رک)].

ـــــ ساز امذ ؛ صف.
اینٹ بنانے والا ، خشت پُز نجار اور خشت ساز اور معمار ... سامان کے گودام اور کنویں بناتے ہیں. (١٨٦٨ ، اصول سیاست مدن ، ٥٢). [خشت + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــــ سازی امث.
اینٹ بنانے کا فن. جب تک جیے محنت خشت سازی ... سے اوقات بسر کرتے تھے. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ١٠). جمشید کا کالبد خشت سازی کے کام میں آتا ہے. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ٢٥٨). [خشت + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سرِ خُم کس اضا (ــــ فت س ، کس ر ، ضم خ) امذ.
مراد : شراب کے مٹکے کا ڈھکن.

بعد مردن بھی مرا کاسۂ سر اے ساقی
میکدے ہی میں رہا خشتِ سرِ خم ہو کر
(١٨٨٣ ، ارمغان ، ٢٨). [خشت + سر (رک) + خم (رک)].

ـــــ فروش (ــــ فت ف ، و مع) امذ.
اینٹیں بیچنے والا. یہ قبرستان آکو کشمیری خشت فروش کا ہے ، عمارت پختہ چونہ گچ. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٩٩١). [خشت + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

ـــــ کار امذ.
اینٹوں کا کام کرنے والا ، معمار. اینٹ کی چنائی میں جب دیوار سطح زمین سے اس قدر بلند ہو جاتی ہے جس قدر کہ خشت کار آسانی سے تعمیر کر سکتا ہے تو بعد ازاں ... زمین پر بلّیوں کی ایک قطار قائم کرنے کا کام آغاز کیا جاتا ہے. (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ٢٠٠). [خشت + کار (رک)].

ـــــ کاری امث.
اینٹیں بنانے کا کام ، اینٹوں کا جال بنانے کا کام. یکے بعد دیگرے ایک عرضہ اور ایک طولہ پتھر لگایا جائے جیسا کہ خشت کاری میں فلیمش بندش ہوتی ہے. (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ٣٧). [خشت + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لَحَد کس اضا (ــــ فت ل ، کس ح) امذ.
قبر کی اینٹ؛ مراد : بے جان ، افسردہ.

زندہ درگور اب تو ہے بے تیرے او آرام روح
بن گیا ہے قالبِ خشتِ لحد اندام روح
(١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٠٦). [خشت + لحد (رک)].

ـــــ وَطَن اَزْ تَخْتِ سُلَیمان خُوشْتَر فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
اپنے وطن کی اینٹ حضرت سلیمان کے تخت سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے ، مراد : یہ ہے کہ اپنے وطن کی خاک ہر ایک کو عزیز ہوتی ہے. اونکی بابتی میں پانو پھیلا کے آرام سے سو رہنے کی امید کی جاتی رہتی ہے سوا اسکے خشت وطن از تخت سلیمان خوشتر. (١٨٨٨ ، تاریخ ممالک چین ، ١ : ١١٣).

خِشْتَک (کس خ ، سک ش ، فت ت) امث.
١. چھوٹی اینٹ (جامع اللغات). ٢. چوکونہ کپڑا جو کُرتے ، انگرکھے اور پاجامے کی بیانی میں لگاتے ہیں ، بغلی رُومال ، چو بغلہ ، رومالی.

بھانجا اس کا جوانی سے ہے اب گدرایا
جس کی خالہ تھی پھرے گلیوں میں پھاڑے خشتک
(١٧٨٠ ، سودا (فرہنگ آصفیہ)).

کسی نے کر دیا کچھ ان کو کیا پری خانم
محل میں کل سے جو خشتک اُتارے پھرتے ہیں
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ١٥٦). [خشت + ک ، لاحقۂ تصغیر]

خِشْتی / خِشْتَتی (کس خ ، سک ش / فت ت) صف.
خشت سے منسوب. شہر پناہ اسکی خام مگر دریا کی طرف البتہ خشتی ہے. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٢٥).

ملگجی سی ساریاں سب غسل کی بھیگی ہوئی
خشتتی سی چاندنی پھولوں پہ لہرائی ہوئی
(١٩٣٣ ، آئینہ جمال ، ٩٧). ٹھٹھہ کی بیشتر عمارتیں خشتی ہیں (١٩٨٣ ، پشت بہشت ، ٦٨). [خشت + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ بَنْدھ (ــــ فت ب ، غنہ) امذ.
اینٹوں سے بنایا ہوا عارضی بند ، پُشتہ یا دیوار جو پانی کو روکنے کے لیے بنایا جاتا ہے. پہاڑوں سے جو پانی آتا ہے اس کو خشتی بندھ بنا کے روک لیتے ہیں (١٩٠٣ ، آئین قیصری ، ١٥٨). [خشتی + بندھ (رک)].

ـــــ پتّھر (ـــــ فت پ ، شد تھ بفت) امذ.
آہن دار بجری اور چکنی مٹی کے مرکب سے بنائی ہوئی اینٹ. جس زمین پر کہ ہن خزانے کا پشتہ قائم ہے وہ زیادہ تر خشتی پتھر کی ہے. (۱۹۳۶ ، مٹی کا کام ، ۹۰). [خشتی + پتھر].

ـــــ چُناو (ـــــ ضم چ) امذ.
(معماری) اینٹوں کی تعمیر کا ایک نمونہ. خشتی چناو کے اندر بھر شکل کے خانے بنا کر ان خانوں میں باقی چھوڑا جائے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۵۹). [خشتی + چناو (رک)].

ـــــ عِمارَت (ـــــ کس ع ، فت ر) امث.
پکّی اینٹوں سے تعمیر کی ہوئی عمارت جس کی ایک گز تعمیر میں دو سو پچاس اینٹیں صرف ہوتی ہیں ہر اینٹ کا وزن تین سیر کا ہوتا ہے اس کے علاوہ آٹھ من چُونہ اور دو من ستائیس سیر اینٹ کا چُورہ خرچ ہوتا ہے (آئین اکبری (ترجمہ) ، ، ، ۱ : ۲۳۹). [خشتی + عمارت (رک)].

ـــــ گِلی (ـــــ کس گ) صف.
کچی اینٹ ، مٹی سے بنی ہوئی بغیر پکی اینٹ. ہر سال میں دیکھتا تھا کہ کچی مٹی کے مکانوں کے بجائے خشتی گلی مکانوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۷). [خشتی + ف : گِل - مٹی + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ مَکان (ـــــ فت م) امذ.
پکی ہوئی اینٹوں سے بنے ہوئے پختہ مکان. تقریباً پانچ ہزار برس پہلے پاکستان کے قدیم باشندے اپنے اچھے اور پختہ مکانات میں رہتے سہتے تھے کہ آج بھی ہمارے اکثر دیہات میں ایسے خشتی مکانات کم ملیں گے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۱۱). [خشتی + مکان (رک)]

خُشْحال (ضم خ ، سک ش) صف (قدیم).
رک : خوش حال.

> ہے مرتضیٰ سوں کو خشحال ہو
> سو خوشحال روں روں ہر یک بال ہو

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱). [خوشحال (رک) کی تخفیف].

خَشْخاش (فت خ ، سک ش) امث ؛ مر خش خش.
ایک پودا جس کے پھل کو پوست خشخاش کہتے ہیں ، پھل کے اندر سے باریک تخم نکلتے ہیں ، اسے خشخاش کہتے ہیں اسی کے پھول کے بالائی حصہ پر گول دائرے میں افیم ہوتی ہے، لاط : Papaver Somniferum

> جو اس کینہ سوں اس کوں پنجاں کریں
> بڑا نکڑا خشخاش تھے واں کریں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۷). جو کہ خشخاش کا دانہ تھیلے میں رکھے تو کیوں دستا ہے. (۱۷۶۵ ، چہ سرہار ، ۳۵).

> بھلا جو مرد افیونی ہو اس کو بھوک کیا معنی
> کفایت می کند یک دانۂ خشخاش کا جوڑا

(۱۸۲۸ ، انشا ، ک ، ۹۵). بادام چرونجی ، خشخاش ، دھنیہ ان چاروں چیزوں کو ... بھون کر باریک پیس لیں. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۲۷). [ف : خشخش ؛ قب ؛ س : کھس کھس खस खस].

ـــــ بَحْری کس صف (ـــــ فت ب ، سک ح) امث.
خشخاش کی قسم جو اکثر دریاؤں کے کناروں پر پیدا ہوتی ہے اس کو خشخاش مقرن بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی پھلی میتھی کے بیجوں کی پھلی کی طرح ہوتی ہے اور گائے کے سینگ کی طرح ٹیڑھی ہوتی ہے اس کے پتے سفید اور رونگٹے دار ہوتے ہیں، لاط : Clacium corni-cul Atum . خشخاش مقرن ... اس کا دوسرا نام خشخاش بحری ہے اس لیے کہ اکثر دریاؤں کے کنارے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۷۶). [خشخاش + بحری (رک)].

ـــــ بُسْتانی کس صف (ـــــ ضم ب ، سک س) امث.
خشخاش کی ایک قسم ، اس کا پھل زردی مائل سفید ہوتا ہے دانہ اکثر سفید گول اور نہایت چھوٹا ہوتا ہے ، خشخاش سفید، لاط : Papaver Rhoeas . خشخاش بستانی کا دانہ اکثر سفید ہوتا ہے گول اور نہایت چھوٹا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۳ : ۷۶). [خشخاش + بستانی (رک)].

ـــــ زُبْدی کس صف (ـــــ ضم ز ، سک ب) امث.
ایک قسم کی رُوئیدگی جو کہ نہایت سفید اور ہلکی ہوتی ہے اسی لیے اس کو زبدی کہتے ہیں کیونکہ زبد جھاگ کے معنی میں ہے اور یہ جھاگ کی طرح ہلکی اور سفید ہوتی ہے اس کا پتہ کُنجی کی طرح گول اور زمین پر بچھا ہوا ہوتا ہے جڑ پتلی ہوتی ہے ڈوڈا خشخاش کے ڈوڈے سے چھوٹا ہوتا ہے، لاط : Papaver Sominiferum Album . خشخاش زبدی ... ایک روئیدگی ہے کہ نہایت سفید اور ہلکی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۳ : ۷۶). [خشخاش + زبدی (رک)].

ـــــ سیاہ کس صف (ـــــ کس س) امث.
خشخاش کی ایک قسم اس قسم کو جنگلی خشخاش بھی کہتے ہیں کیونکہ جنگلی خشخاش کا دانہ ہمیشہ سیاہ ہوتا ہے ، اس کا پھول سُرخ نیلا اور سیاہ وغیرہ ہوتا ہے لاط : Papaver somniferum or Argemone . خشخاش سیاہ اس قسم کو جنگلی خشخاش بھی کہتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ جنگلی خشخاش کا دانہ ہمیشہ سیاہ ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۷۵). [خشخاش + سیاہ (رک)].

ـــــ کے (دانے) بَرابَر روزمرہ.
بہت تھوڑا ، کچھ بھی نہیں

> اس پوستی سدھی نے مرتے ، حوصلہ دل کا
> خشخاش کے دانے کے برابر نہ نکلا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۳). خیر بڑی مشکل سے ایک خشخاش کے برابر را کھ ... کھلا دی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۱).

لے بیٹے تمہارے دماغ میں اگر ایک خشخاش کے دانے کے برابر بھی عقل ہے تو تجھے چاہیے کہ تو اُڑ کر اسطبل کو جائے. (۱۹۰۲ ، جنگل میں منگل ، ۲۸۹).

---مقرّن کس صف (---ضم م ، فت ق ، شد ر بفت) امث
رک : خشخاش بحری (خزائن الادویہ ، ۳ : ۷۶). [خشخاش + مقرّن (رک)].

---منثور کس صف (---فتم ، سکن ، وسع) امث ؛ امذ.
(طب) خشخاش کی ایک قسم جو خشخاش سیاہ کی قسم سے ہے اس کے پھول کا رنگ سرخ ہوتا ہے اکثر ملک چین میں فصل ربیع میں پیدا ہوتی ہے خشخاش سفید سے قوت میں قوی اور سیاہ سے ضعیف ہے، اس کو منثور اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے پھول کے پتے جلد جھڑ جاتے ہیں لاط : P.Rhoeas خشخاش منثور ... اس کے پھول کے پتے جلد جھڑ جاتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۷۶). [خشخاش + منثور (رک)]

خشخاشی (فت خ ، سک ش) امث.
۱. خشخاش سے منسوب. خشخاشی رنگ ، کسوم اور نیل سے رنگا جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳). اسی طرح نیل میں شوب دینے سے کاسنی خشخاشی وغیرہ رنگ ... رنگے جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۸۳) ۲. (مجازاً) جڑ کے برابر سے کترے ہوئے بال (داڑھی ، خط اور سر کے). وہاں (لکھنؤ) کے شیعی عموماً داڑھی منڈواتے یا خشخاشی کترواتے ہیں. (۱۸۹۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۶۱). میاں مجنوں کے سامنے کے بال بڑھ بڑھ کر تو کونٹی سوا فٹ کے ہوگئے مگر گدی کے بال وہی خشخاشی ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۲). [خشخاش + ی ، لاحقۂ صفت].

---بال امذ.
جڑ کے برابر سے کترے ہوئے بال یا جڑ سے کترے ہوئے بال طوطے کی چونچ جیسی ناک بڑا دہانہ لمبی داڑھی ، چپٹا سا سر ، خشخاشی بال ، گوری رنگت. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۹۵). [خشخاشی + بال (رک)].

---خط (---فت خ) امذ.
رک : خشخاشی بال. جیسا خشخاشی خط مرزا صاحب کا تھا ویسا ہی رکھ کر مریدوں میں داخل ہوئے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۳۰). [خشخاشی + خط (رک)].

خشخاشیہ (فت خ ، سک ش ، کس ش ، فت ی) امث.
(نباتیات) خاندان پوست سے ایک پودا جو اصلیت میں پوست ہی کی ایک قسم ہے.

ہے خشخاشیہ دوسری قسم اس کی
اور اس میں ہی ہیں پھول بھی پوستہ کے

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۹۰). [خشخاش + یہ ، لاحقۂ نسبت].

خش خش / خشخش (فت خ ، سک ش ، فت خ) امث.
رک : خشخاش. اس میں سرا بڑا ہے وہ جیوں کی خش خش ، دریا میں چوب. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۹).

کبھی چور ہوئے تن جو خشخش کی کم
نہ ہوئے تو بھی سجدہ بجا لانے کا غم

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۶). [خشخاش (رک) کی تخفیف].

خِش خِش (کس خ ، خ) امث.
کاغذ اور نئے کپڑے کی کھڑکھڑاہٹ ، کسی چیز کے کسی چیز پر گرنے کی آواز.

گرا پیٹھ میں اس کی نیزہ چھیدا
ہوئی ڈاڑھ میں اس کی خش خش صدا

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۹٦). [حکایت الصوت].

خشخشا / خشخشہ (فت نیز کس خ ، سک ش ، کس خ / فت ش) امذ ؛ صف.
۱. (طب) سوجن کے سبب سختی یا تلزج کا احساس. ان صورتوں میں مقام ماؤف میں ورم ہوتا ہے اور ترم خشخشہ یاتھول کو محسوس ہوتا ہے. (۱۹٦۸ ، عطاء اللہ بٹ ، کتاب العین ، ۲۵۴). ۲. بیر کے منہ کی بیماری جو چھالوں (سرخ دانوں) کی طرح ہوتی ہے جس سے وہ کھانا چھوڑ دیتا ہے. علاج خشخشے بیر یا علامت اوسکی یہ ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ بیر بازی ، ۱۲). [خش خش + ا/ہ ، لاحقۂ صفت].

خش خشی / خشخشی (فت خ ، سک ش ، فت خ) صف.
۱. رک : خشخاشی معنی نمبر ۲. داڑھی چھوڑ دی تھی مگر خشخشی رو قطعاً موقوف کر دیا تھا اور زر کے عوض ریشمی گھنڈیاں لگائی جانے لگیں. (۱۹۲٦ ، حیات فرہاد ، ۱۲۲). خش خشی داڑھی کا ایک ایسا غلاف اس پر (ٹھڈی پر) چڑھا رہتا ہے جو نہ کبھی بڑھتا ہے اور نہ کبھی منڈھتا ہے. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۵۰). ایک زمانے میں یہ کلین شیو تھے اور پھر میں نے ان کے چہرے پر خشخشی داڑھی دیکھی (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۷). ۲. رک : خشخاشی معنی نمبر ۱.

عطائی اور کماچ اور گوٗ دیدے
اُٹھے کے خشخشی ستھرے ملیدے

(۱۸۸٦ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۱۰)). [خشخاشی (رک) کی تخفیف].

---بال امذ.
رک : خشخاشی بال (ا پ و ، ۳ : ۹۸). [خشخشی + بال (رک)].

خُشک (ضم خ ، سک ش) (الف) صف.
۱. (أ) تر کی ضد ، سوکھا

خطا ہور ختن میں سریا مشک سب
چلاہے ہوئے ترک لب خشک سب

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، ۲ ، ۱۲۳).

مشام ہوتا ہے تر بوں از بوئے مشک
قنا بان او خورشید سوں کیتے خشک
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۸).

قسمت سے میکدے میں رہا اب کے چار فصل
خُم خشک ، شیشہ خشک ، سبو خشک ، ایاغ خشک

(۱۸۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۱۸). درخت باغوں میں خوب پھول پھل لائے حالانکہ قحط سے خشک ہو گئے تھے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۹). بڑے بڑے آلو لے کر ان کو خفیف سا جوش دے لو تب اتار کر کپڑے سے خشک کر لو. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۸۸). ندی نالے ... میدان پار کرنے سے پہلے ہی خشک ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۱۹). (اا) (طب) مزاج کے اعتبار سے تاثیر یا ردعمل.

تھی در نہے آئی اتھی بوئے مشک
کری پاس اسکی مغز کوں بی خشک

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۷۷). علاج میں سارا کھیل چاروں طبقوں گرم ، سرد ، خشک اور تر ، کے تناسب کا ہے (۱۹۳۶ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۱۱۸). ۲. (أ) بے لطف ، بے مزا ، غیر دلچسپ.

نالہ میں جب اثر ہی نہیں پھر (پھر) لطف کیا
بھائے کسی کے کان کو کب داستان خشک

(۱۷۹۵ ، دل ، د ، ۹۷). علم زبان کے بارے میں ہمارے یہاں عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ یہ ایک نہایت خشک علم ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم ، ۳). (اا) ایسے نصابی مضامین جن میں لطافت کا پہلو نہ ہو لیکن جن کا مطالعہ ضروری ہو. برخلاف اس کے خشک مضامین ، خشک کتابیں ... امتحان کی ضرورت کی وجہ سے بار بار طوعاً و کرہاً پڑھتے رہنا ... ناگوار اور ناپسندیدہ عمل ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جولائی ، ۲۸). ۳. بغیر بھتا کے (تنخواہ کے لیے مخصوص). غالباً وہ خشک دس روپے ماہوار پر راضی ہو جائیں گے. (۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۹). اماموں کی ظاہری وضع ، لباس اور ہاتھ گلے کے زیور سے اتنا قیاس ہو سکتا تھا کہ چار روپیہ مہینہ خشک ، اس سے یہ ٹھاٹ نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۰ ، ذاتو شریف ، ۱۹). ۴. رُوکھی ، بغیر سالن یا دوسرے لوازمات کے (روٹی). ایک روز کنول جس کے گھر سادھو آتے تھے ان کے واسطے استری نے خشک روٹی بنائی. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۹۷). سفاز بستر سے اٹھ بیٹھا اور تلوار خشک روٹی اور پیاز منگا کر اس سے کہا ... یہ تلوار میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کرے گی. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۳ : ۱۹۲). ۵. (ا) وہ آدمی جو ہنسی مذاق سے متنفر ہو ، جسے دنیوی تفریحوں کا شوق نہ ہو ، رُوکھا ، کج خلق.

آشنا کب در معنی سے ہو اسکے ہر خشک
کہ ترا قالِ کمال ہے نہ ہے لجۂ ژرف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۸). سوا ، مُلائے خشک کے کسی کو یہ سوجھ سکتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۹۰). مرزا کے کان اس قسم کی گفتگو سے آشنا نہ تھے یہ ایک خشک آدمی تھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۲۸). شاہد احمد ایک خشک اور حد سے زیادہ سنجیدہ بزرگ تھے. (۱۹۸۳ ، تابناب ہیں ہم ، ۳۹). (ااا) غیر متواضع ، کنجوس ، بھائیہ. ساتھی نے کہا کہ بمقابلہ جناب مرزا صاحب شیرازی مرحوم کے یہ زیادہ خشک ہیں حقہ ، سگار ، جائے وغیرہ سے مدارات نہیں کرتے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۵۵). ۹. وہ جس سے فائدہ نہ ہو ، بے ثمر. خشک کاروبار کسی قدر دشوار معلوم ہوتے ہیں مگر کرنے پڑتے ہیں. (۱۹۳۰ ، سین عشرین ، ۳). ۷. (مجازاً) اداس ، غمگین.

خزاں ہے دور تو ناحق ابھی سے
نہ ہو اے عندلیبِ نعرہ زن خشک

(۱۸۷۱ ، نظم ارجمند ، ۱۳۹). (ب) صف ، م ف ، ۱. جو ول سے نہ ہو ، اُوپری دل سے.

ترب حق کے لیے کچھ سوز نہاں بھی ہے ضرور
خشک نفلوں میں دھرا کیا ہے بھلا اے زاہد

(۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۷۷).

پسینہ تک نہیں آتا تو ایسی خشک توبہ کیا
ندامت وہ کہ دشمن کو ترس آ جائے دشمن پر

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۱۸۱). ۲. جھلسا ہوا ، سوکھا ہوا ، مُرجھایا ہوا. درخت باغوں میں خوب پھول پھل لائے حالانکہ قحط سے خشک ہو گئے تھے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۹). ۳. ٹھیک ہونا ، اچھا ہونا ، مندمل ہونا (زخم وغیرہ کا). مجھ کو اشتیاق ہوا کہ اوّل میں جا کر دیکھوں شکر ہے کہ وقت پر پہنچی سرکار کو انہا لانی علاج کیا اب زخم خشک ہو جائے گا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۸۹). ۴. صِرف ، فقط. اردو میں تصنیف و تالیف سے ... خشک شہرت کے علاوہ اور کچھ نہیں مل سکتا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۳۸). ف : کرنا ، ہونا. [ف : خشک ؛ اوستا : ہسک ؛ ف : س : خُشک शुष्क].

---اَسْبِسْتُوس (---فت ا ، سک س ، کس ب ، سک س ، و مج) امذ.
اسپرٹ یا لیمپ کے شعلہ سے خُشک کی گئی ایک معدنی ریشے دار دھات جسے آگ نہیں جلاتی. پچوے کو ڈھکنے کے شگاف میں داخل کرو اور ... خشک اسبستوس (Asbestos) کے ذریعہ جما دو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۹۰). [خشک + انگ : Asbestos].

---اَنْگَبِیں (---فت ا ، غنہ ، سک گ ، ی مع) امذ.
شہد جو سُوکھ کر چھتے میں رہ جائے (وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + انگبیں (رک)].

---آخور (---و مج) امذ.
قحط کا سال ، بخیل (وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + آخور (رک)].

---بَرْف (---فت ب ، سک ر) امذ.
(سائنس) مصنوعی بارش کے تجربہ میں کام آنے والی گیس ، ٹھوس کاربن ڈائی آکسائیڈ ، انگ : Dry Ice جو اس مُرکب کا

تجارتی نام ہے. عموماً خشک برف یعنی ٹھوس کاربن ڈائی اکسائیڈ کو گرنیارڈ متعامل کے ایتھری محلول میں ڈالتے ہیں. (۱۹۸۳ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۳۳). [خشک + برف (رک)].

۔۔۔ پُشْت (۔۔۔ضم پ ، کس ش) امذ.
سنگ پُشت ، لاک پُشت ، کچھوا (فرہنگ آنند راج ؛ وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + پشت (رک)].

۔۔۔ پے (۔۔۔ی لین) صف.
لغوی معنوں میں مستعمل ؛ (مجازاً) سُبک رفتار. قد بچۂ شتر کے برابر بہت خوش ترکیب و قوی شکل غزال جسم کوہ کفل ، نازک جلد ، سخت سم ، سر بلند ، نرم دم ، چرب مو ، خشک پے ، غرض بے مثل ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۹۵). [خشک + پے = قدم (رک)].

۔۔۔ تَعْقِیم (۔۔۔فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
بغیر پانی لگائے جراثیم کشی. بجوے کو ڈھکنے کے شگاف میں داخل کرو اور خشک تعقیم کی ہوئی روئی ... کے ذریعہ جما دو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۹۰). [خشک + تعقیم (رک)].

۔۔۔ تَکْمِید (۔۔۔فت ت ، سک ک ، ی مع) امث.
(طب) پانی کے بغیر سینک جو تھیلیوں کو گرم بُھوبھل ، نمک ، ریت یا گل بابونہ سے بھر کر کی جائے ، اس میں پانی سے بھری گرم بوتلوں پر بھی فلالین یا پرانی طویل جرابیں لپیٹ لی جاتی ہیں (Dry Fomentation). بوتلیں جو گرم پانی سے بھری ہوں اور فلالینی تھیلیوں یا پرانی طویل جرابوں سے ڈھکی ہوئی ہوں خشک تکمید کے لیے استعمال کی جا سکتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). [خشک + ع : (ک م د)].

۔۔۔ ٹھَسْکا (۔۔۔فت ٹھ ، سک س) امذ.
معمولی کھانسی کے سبب سینہ میں ٹھسکا لگنا لیکن بلغم نہ نکلنا. یہ ڈایونین (Dionin) تنفسی مرکز کو اس حد تک منخفض نہیں کرتی کہ جتنی مارفین خشک ٹھسکے کو تسکین دیتی ہے (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۸). [خشک + ٹھسکا (رک)].

۔۔۔ جاں امذ.
محروم ؛ بے ثمر (وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + جاں (رک)]

۔۔۔ جُنْباں (۔۔۔ضم ج ، غنہ) امذ.
وہ شخص جو بیہودہ حرکات کرتا ہے (وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + جنباں (رک)].

۔۔۔ چُنائی (۔۔۔ضم چ) امث.
پتھر اور ڈلی پتھروں کی خشک یعنی بغیر چونے یا گارے کے بطور پُشتہ بندش جو عموماً پانی کی مار کے موقع پر ندی نالے یا تالاب کے کناروں کے پُشتے پر کی جاتی ہے ، سوکھی چنائی (ا پ و ، ۱ : ۱۲۶). [خشک + چنائی (رک)].

۔۔۔ خانَہ (۔۔۔فت ن) امذ.
(تجربی فعلیات) گوشہ ، کونہ یا حصہ جہاں عناصر کی پیمانہ سازی کی جاتی ہے. نام نہاد خشک خانے (Dry Cells) دراصل لیک لانشے کے ترمیم یافتہ خانے ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۶). [خشک + خانہ (رک)].

۔۔۔ خُلاصَہ جات (۔۔۔ضم خ ، فت ص) امذ ، ج.
(دوا سازی) الکحلی یا آبی خلاصہ جات جو ایک بے اثر مسلوف شے کے ساتھ آمیز کیے جاتے ہیں اور پھر سوکھا کر سفوف کر لیے جاتے ہیں (علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۱). [خشک + خلاصہ (رک) + جات ، لاحقۂ جمع].

۔۔۔ دامانی امث.
بے بضاعتی ؛ (مجازاً) شیٔ لطیف سے عاری.

> نہ کیوں ہو زید اپنی خشک دامانی پہ شرمندہ
> کہ دیکھا ہے تری بھیگی ہوئی زلفِ چلیپا کو

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۳۳). [خشک + دامان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ دامَن (۔۔۔فت م) امذ.
(مجازاً) نیک کردار ، پاک دامن (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + دامن (رک)].

۔۔۔ دَسْت (۔۔۔فت د ، سک س) امذ.
بخیل ، کنجوس (وضع اصطلاحات ، ۲۵۲ ؛ فیروزاللغات). [خشک + دست (رک)].

۔۔۔ دِماغ (۔۔۔فت نیز کس د) صف.
وہ آدمی جس میں بات سے بات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو ، کوڑ مغز ، گاؤدی ، بے مغزا ، سودائی ، دیوانہ ، تُند خُو ، مغموم. خشک دماغ ... وغیرہ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + دماغ (رک)].

۔۔۔ دِماغی (۔۔۔فت نیز کس د) امث.
۱. خشک دماغ (رک) کا اسم کیفیت. علم کی خشک دماغی کو حسن اور ظرافت کی طراوت پہنچی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۹۸). خشک دماغی ... خشک دماغ (بے فیض) وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). خشک + دماغ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت وکیفیت].

۔۔۔ دِن (۔۔۔کس د) امذ.
(عسکری) Dry Day کا ترجمہ (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۳۵). [خشک + دن (رک)].

۔۔۔ دَہاں (۔۔۔فت د) صف.
روزہ دار (وضع اصطلاحات ، ۲۵۲). [خشک + دہاں (رک)].

۔۔۔ دھانوں پانی پڑنا محاورہ.

اُمید بر آنا ، مُدعا پُورا ہو جانا ؛ سہارا ملنا. چارلس دوم کا انگلستان آنا تھا کہ تھیٹر کے خشک دھانوں پانی پڑا. (١٩٢٤ء، ناٹک ساگر ، ١٥٨).

---رُود (---و مج) امذ.
دریا کا پُرانا راستہ (جامع اللغات). [خشک + رود (رک)].

---رَہْنا محاورہ.
خوف زدہ رہنا.

کانٹے کھٹکے سے خشک رہتے
چشمے ناسور ہو کے بہتے

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٦٤).

---ریت (---ی مج) امث.
ایسی زمین جو صرف ریت کے ذرات پر مُشتمل ہو. مٹی دس قسم پر ہے کہ جس سے انواع و اقسام کی صورتیں ہیں چنانچہ ... بڑے پہاڑ اور چکنی مٹی اور خشک ریت کی صورت پر ہیں. (١٨٥٦ء، فوائد الصبیان ، ١٣٣). [خشک + ریت (رک)].

---ریش / ریشَہ (---ی مج / فت ش) امذ.
زخم جو باہر سے خُشک اندر سے تر ہو ؛ مکر و حیلہ ؛ نفاق (وضع اصطلاحات ، ٢٥٤ ؛ فیروز اللغات). [خشک + ریش/ریشہ]

---زار امذ.
بے آب و گیاہ زمین (وضع اصطلاحات ، ٢٥٢). [خشک + ف : زار ... لاحقۂ ظرفیت].

---زاری امث.
سُوکھ جانے کی حالت. مقعدہ کے دیوار میں آلہ ابھرے ہوئے غدود پائے جاتے ہیں خشک زاری حشروں میں یہ غدود پانی کو جذب کر کے اندرونی اعضا کو تری بخشتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی حشریات ، ٦٣). [خشک + زار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سار صف ؛ امث.
زمین جس پر پانی نہ برستا ہو (وضع اصطلاحات ، ٢٥٢). [خشک + ف : سار ... لاحقۂ ظرفیت].

---ساز صف ؛ امذ.
روغنی رنگ کو جلد سکھا دینے والا جُزو. سیندور ... اساس کے بجائے زیادہ تر خشک ساز کے طور پر سفیدے کے اصباغ میں کام آتا ہے تاکہ جلد خشک ہو جائے. (١٩٤٨ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ١٤٢). [خشک + ف : ساز ؛ ساختن - بنانا]

---سال امث.
(کاشتکاری) وہ سال جس میں بارش نہ ہو. ایک دفعہ خشک سال ہوا ، زراعت خشک ہو گئی. (١٨٥٥ ، بھگت مال ، ٨٩). [خشک + سال (رک)].

---سالَن (---فت ل) امذ.
بغیر شوربے کا بُھنا وا پکایا ہوا سالن (ا پ و ، ٣ : ١٥٢). [خشک + سالن (رک)].

---سالی امث ؛ نیز خشکسالی.
١. قحط ، کال. کچھ عرصے کے بعد ... قحط واقع ہوا اور اُس خشک سالی میں پانی کا بھی قحط ہو گیا. (١٨٧٠ ، خطبات احمدیہ ، ٩٠). فصلوں کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا تھا کہ خشک سالی پھر آنے کو ہے. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٩). سات سال خوشحالی کے بعد ، خشک سالی کے سات برس آئیں گے اور جو غلہ جمع تم نے کر رکھا ہو گا وہ سب اس کو کھا جائیں گے. (١٩٤٢ ، آوازدوست ، ٢٢٤). **٢. وہ موسم جس میں خلاف معمول بارش نہ ہو.** غلہ جمع کر تا خشک سالی کے دن آرام سے بیٹھے. (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ٣٥٩). (زمانۂ جاہلیت کے عرب) خشک سالی میں مینہ برسنے کا ٹوٹکا اس طرح پر کرتے تھے کہ پہاڑوں میں ایک گائے کو لے جاتے تھے اور اسکی دم میں سوکھی ہوئی گھاس اور کانٹے اور چھریاں باندھ کر اس میں آگ لگا دیتے تھے. (١٨٧٠ ، خطبات احمدیہ ، ٢٠٢). ایک دفعہ مدینہ میں خشک سالی ہوئی ، آنحضرت صلعم مسلمانوں کو لیکر نکلے اور کھڑے ہو کر بارگاہ الٰہی میں دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر دعا مانگی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٥٨٢). یہ (پروٹو پٹیرس : Protopterus) خشک سالی میں کیچڑ میں بل بنا تی ہے اور ... برسات کی آمد تک زندگی گذارتی ہے. (١٩٦٥ ، معیاری حیوانیات ، ٢ : ٢١٢). **٣. (مجازاً) ناقدری ، قدردانی نہ ہونا ؛ کمیابی.**

ہیں کیا کم ہے رعب اس قدر فن کی خشکسالی میں
کہ یاروں کو پسند آ جائے کوئی شعر اگر میرا

(١٩١٨ ، کلیات رعب ، ٩٢). دوسرا حصہ اس خشک سالی کی نشانی ، قحط الرجال کے یہ سات سال اتنے طویل ہو گئے ہیں. (١٩٤٢ ، آوازدوست ، ٢٢٥). [خشک + سال (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

---سَڑَن (---فت س ، ڑ) امث.
(جنگلات) لکڑی میں پیدا ہو جانے والی پھپوند جس کی وجہ سے لکڑی کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے اس سے لکڑی مُلایم ہو جاتی ہے اور لکڑی خُشک حالت میں بُھربُھری ہو جاتی ہے اور انگلیوں سے ملنے پر آٹا بن جاتی ہے. خشک سڑن اس سڑن کا نام ہے جو بعض اقسام پھپوند کی وجہ سے لکڑی میں پیدا ہو جاتی ہے. (١٩٠٧ ، مصرف جنگلات ، ٦١). [خشک + سڑن (رک)]

---شوئی (---و مج) امذ.
کپڑوں کو پانی کی مدد کے بغیر کیمیاوی اجزا یا مرکبات سے صاف کرنا (انگ : Dry Clean). داغ دھبے موجود ہوں تو ان کو دھلائی یا خشک شوئی سے پہلے ہی دور کر لینا چاہیے. (١٩٧٠ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٥٠١). [خشک + ف : شوئی ؛ شستن - دھونا].

---طَبع (---فت ط ، سک ب) صف.
شئے لطیف سے محروم ، خُشک مزاج. خشک طبعانِ بوالہوس پر یہ سچا اعتراض ہے کہ انھوں نے قدرت کی موجودہ دلچسپیوں کی قدر نہ کی صرف آئندہ لطفوں کو یاد کرتے رہے۔ (١٩٠٦ ، شرر ، مضامین ، ١ : ٩٩). [خشک + طبع (رک)].

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ.
(انجینیرنگ) وہ طریقہ جس میں پانی استعمال نہ ہو (Dry Process). سیمنٹ سازی کے عام طور پر دو رائج الوقت طریقے ہیں۔ ١۔ ڈرائی پراسس (خشک عمل). (١٩٩٩ ، کارگر ، کراچی ، اپریل ، مئی ، ٤ ، ١٠ : ١٩). [خشک + عمل (رک)].

--- کھانسی (---مع) امث.
(طب) ایسی کھانسی جس میں بلغم کا اخراج نہیں ہوتا ہے ، دھانس.

جو گھوڑا خشک کھانسی کھانستا ہے
اسے کہتے ہیں یہ سب دھانستا ہے

(١٧٩٥ ، فرسنامۂ رنگین ، ٢٠). اسے سخت اور خشک کھانسی ہے۔ (١٩٣١ ، زہرا (ترجمہ) ، ٧٧). [خشک + کھانسی (رک)]

---گودی (---و مع) امث.
١. بندرگاہ کا وہ حصّہ جس میں مسافر بردار اور مال بردار جہازوں کی آمد و رفت نہ ہو بلکہ تعمیر وغیرہ کے لیے جہاز ٹھہرائے جائیں. کراچی شپ یارڈ کی خشک گودی میں ایک غیر ملکی جہاز مرمت کے لیے کھڑا ہے۔ (١٩٦٦ ، سہ ماہی کارگر ، مئی ، جون ، ١٦).
٢. بڑے شہروں میں وہ جگہ جہاں سے سامان براہِ راست سمندری جہازوں کے لیے محفوظ کرایا جائے. ایکسپریس ٹرینیں چلائی گئی ہیں اور ملتان میں خشک گودی بھی قائم ہو چکی ہے۔ (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ٥ دسمبر ، ٢٠). [خشک + گودی (رک)]

---گیر (---ی مع) امذ.
(انجینیرنگ) فولاد کی مشینری میں وہ پُرزہ جو سکھانے کا کام کرتا ہے. سائیکلوں فصل پذیر سے گزرتی ہے اور اس کے بعد ... خشک گیر سے گزر کر ثانوی کثیر سے براہِ راست استعمال کے لیے چلی جاتی ہے۔ (١٩٧٣ ، فولاد سازی ، ١٢٦). [خشک + ف : گیر ؛ گرفتن - پکڑنا].

---لَب (---فت ل) صف.
خشک یا سوکھے ہونٹوں والا ، پیاسا.

آئے کنارے خشکی پر خشک لب
نہ آرام تھا روز ان کو نہ شب

(١٩٠٩ ، خاورنامہ ، ٣٨٨).

تشنہ صہبائے وصل کا تیری
حشر کو خشک لب زمیں سے اٹھا

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب) ، ٢١). [خشک + لب (رک)]

---مزاج (---کس م) صف.
وہ آدمی جس کی طبیعت ہنسی مذاق اور ظرافت کی طرف مائل نہ ہو. سر عبدالرحیم نہایت سنجیدہ اور خشک مزاج بورژوا کریٹ تھے۔ (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ١٠). [خشک + مزاج (رک)].

---مِزاجی (---کس م) امث.
خشک مزاج (رک) کا اسم کیفیت. زیب النسا کے حُسنِ مذاق سے بڑا نفع یہ ہوا کہ عالمگیر کی خشک مزاجی نے جو نقصان پہنچایا تھا اس کی تلافی ہو گئی. (١٩٠٩ ، مقالاتِ شبلی ، ٥ : ١٢٠). [خشک + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَغز (---فت م ، سک غ) امذ ؛ صف.
رک : خشک دماغ.

پیری میں خشک مغز ہو زاہد نہ پیو شراب
ٹھہرا نہ وہ قرار یہ قول اوسکا تھا ضعیف

(١٨٣١ ، شاہ کرنالی ، د ، ٢٢٩). شعر تر ، خشک مغز کے واسطے روغن بادام سے بھی بہتر ہے۔ (١٨٥٧ ، مینابازارِ اردو ، ١٣). تم بھی اپنے باپ کی طرح خشک مغز ہو۔ (١٩١٢ ، یاسمین ، ١٠٩). [خشک + مغز (رک)].

---مَغزی (---فت م ، سک غ) امث.
رک : خشک دماغی.

لے ولی کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج
یاد ان انکھیاں کی تجھ کوں روغن بادام ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٣٤). خشک مغزی ... خشک تہوار (پرفیس) وغیرہ. (١٩٢١ ، وضع اصطلاحات ، ٢٥٢). [خشک + مغز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و تَر (---ضم و ، فت ت) امذ.
بُرا بھلا سبھی کچھ ، رطب و یابس ، ہر چیز.

خشک و تر پھونکتی پھرتی ہے سدا آتشِ عشق
بچیو اس آنچ سے اے پیر و جوان سنتے ہو

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٢٦).

عشق کی دلسوزیوں سے بحر و بر میں داغ ہے
یہ وہ آتش ہے کہ جس سے خشک و تر میں داغ ہے

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ٢٣٦). اہلِ اخبار خشک و تر جو کچھ مل جاتے اس کے جواب دینے کی قسم کھائے ہوئے ہیں۔ (١٩٢٨ ، شرفِ لیل مجنوں ، ٣). [خشک + و (حرفِ عطف) + تر (رک)].

خُشکا (ضم خ ، سک ش) امذ.
رک : خشکہ.

خشکے نے او تھوپڑا ہے خوشتر
کنکیاں نہ پلاؤ ہے مزعفر

(١٨٠٠ ، من لگن ، ٣٥). باورچی خانے کے داروغہ کو فرمایا کہ فی طالب علم سیر بھر پلاؤ ... تین پاؤ خشکا ... مدرسہ میں بھیجا کرے۔ (١٨٢٣ ، مختصر کہانیاں ، ١٢٥). پھر وہ صفائی اور ستھرائی کہ خشکا بکھیر کر دانہ دانہ اٹھا لو۔ (١٨٥٧ ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ٢٢٥). [خشک + ا ، لاحقۂ صفت]

خُشکاب (ضم خ ، سک ش) امذ.
خشک جگہ ، بے آب و گیاہ.

نگہ بے صوت و بے اشارہ   موہ بہ خشکاب تر جپ ہے
(١٩٨٠ ، شہر صدا رنگ ، ١٩٠). [خشک + آب (رک)].

خُشکابہ (ضم خ ، سک ش ، فت ب) امذ ؛ صف.
سُوکھی زمین جہاں پانی دستیاب نہو. بہادر خان کی خشکابہ زمین ابھی ہری بھری ہو گئی. (١٩٧٨ ، براہوی لوک کہانیاں ، ١٣٧).
[خشکاب + ہ ، لاحقۂ صفت].

خُشکار(١) (ضم خ ، سک ش) امذ.
آٹا جس سے بھوسی نہ نکالی گئی ہو ، بے چھنا آٹا. (علمی اردو لغت ؛ اسٹین گاس). [خشک + ف : آر (آرد - آٹا)].

خُشکار(٢) (ضم خ ، سک ش) صف.
رک : خشک زار. خشکار بنجر یعنی سخت زمین کو کہتے ہیں. (١٨٨٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ١٩٥). [خشک + ف : آر ، لاحقۂ نسبت].

خُشکالہ (ضم خ ، سک ش ، فت ل) امذ.
(کیمیا) **وہ برتن جس میں ہوا خشک رکھی جا سکتی ہے اور جس کا ڈھکنا اس کے منہ پر اس طرح آ جاتا ہے کہ ہوا کی آمد و رفت کا راستہ بند ہو جاتا ہے.** خشکالہ کو اگر اِدھر اُدھر لے جانا منظور ہو تو اس صورت میں نابیدہ کیلشیم کلورائیڈ قابل ترجیح ہے.
(١٩٢٥ ، عملی کیمیا (ترجمہ) ، ٢٩). [ف].

خُشکانا (ضم خ ، سک ش) ف م
(سائنس) **کسی چیز کی رطوبت زائل کرنا ، سُکھانا.** موصوف نے ... پاکستانی اون کی درجہ بندی ، آمیزش پذیری ، نمونہ بندی اور خشکانے سے متعلق ... گہری دلچسپی ظاہر کی. (١٩٦٥ ، کاروان سائنس ، ٢ ، ٣ : ١٠٥). [خشک + انا ، لاحقۂ مصدر وضعی].

خُشکِنِندہ (ضم خ ، سک ش ، فت نیز کس ک ، سک ن ، فت د) امذ ؛ صف.
(سائنس) **رطوبت کو دُور کرنے والا ، سُکھانے والا.** معمل کی خشکنندہ تندور دستیاب ہو سکے تو اس پر ان نمونوں کو خشک کر لو. (١٩٢٧ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ١٣٨). [خشک + ف : نِندہ ، لاحقۂ فاعلیت].

خُشکہ (ضم خ ، سک ش ، فت ک) امذ.
١. **اُبلے ہوئے سادہ چاول.** خشکہ ، دران قدر برنج نیم سیر بہات.
(١٥٩٣ ، آئین اکبری ، ١ : ٣٢). ہر ایک نوع میں زیر بریان و زعفرانی پلاؤ ... خشکہ ... اور سب طرح کے کھانے ... چنتے ہیں.
(١٧٣٦؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ١٥٧).

اب جو خشکہ کوئی پکاتا ہے   سو مزعفر پلاؤ کھاتا ہے
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٣٥٣). اس نے آ کر بہ اطمینان توشہ کی روٹی ، حلوا اور خشکہ کھایا. (١٩٢٩ ، تحفۂ شیطانی ، ٢١). ابھی ابھی خشکہ دم پر لگایا ہے. (١٩٦٣ ، آبلہ پا ، ١٨١). ٢. **گھوڑے کی ایک بیماری جس میں گلے کے دونوں طرف غدود نکل آتے ہیں ، گھوڑا دانہ چارہ ترک کر دیتا ہے.**

اس کو پہچان لے کہ خشکہ ہے
اسی مرض سے غرض وہ خستہ ہے

(١٨٣١ ، زینت الخیل ، ٧٦). ٣. رک : **خُشک معنی نمبر ٥ ، بُرادۂ شئے لطیف سے عاری لوگ.** خدا کی پناہ یہاں تک کہ چند بالکل ہی عجیب و غریب خشکوں نے اس حصۂ تحریر و کلام میں ایک نہایت ہی اچھوتی ترکیب ایجاد کر لی. (١٩٣٣ ، زندگی (مقدمہ) ، ملا رموزی ، ١٣). [خشک + ہ (زائد)].

ـــــ اور پروزہ اگرچہ گَندہ لیکن ایجادِ بَندَہ کہاوت.
اس جگہ بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیجا بات پر اس وجہ سے اڑا رہے کہ وہ اس کی ایجاد ہے (مہذب اللغات).

ـــــ یا گَندہ پروزہ اگرچہ گَندہ لیکن ایجادِ بَندَہ کہاوت.
اس جگہ بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بے جا بات پر اس وجہ سے اڑا رہے کہ وہ اس کی ایجاد ہے. پھر جب ایک ہی لکیر پیٹتے پیٹتے زندگی اجیرن ہو گئی تو نہایت بھونڈے اختراع ہونے لگے جن پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ «خشکہ یا گندہ پروزہ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ» (١٨٩٣ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ٢١٢). بظاہر آنریبل مسٹر شُکلا کو اس کی ایجاد کا فخر ہے ، جس پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ ، خشکہ یا گندہ پروزہ اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ. (١٩٣٨ ، خطبات عبدالحق ، ١٣٣).

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
سرد مہری. پاکستان کا یہ خلوص اور بھارت کا یہ خشکہ پن سمجھ میں نہیں آیا. (١٩٧٣ ، حریت ، کراچی ، ٢٣ اکتوبر ، ٣). [خشکہ + پن ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ کھا / کھاؤ / کھائیے فقرہ.
رُخصت ہو ، چلو ، ہٹو ، دھمکیاں نہ دو.

کنٹے کی دال یاں نہیں بس خشکہ کھائیے
اے شیخ صاحب آپ نہ شیخی بگھاریے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٧٠).

زمانہ مجھ سے ہو روکھا تو کہدو کھا خشکہ
خیال ہے تو مجھے آپکی رکھائی کا

(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٩٩). خشکہ کھاؤ سے یہ مطلب لینا کہ خوش رہو کسی طرح صحیح نہیں ہے ہاں اسکے یہ معنی ہو سکتے ہیں اب تمہاری دھمکی سے کام نہیں چلے گا.
(١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ١٠ ، ١٥ : ٩).

ـــــ کھاؤ پنیر کے ساتھ کہاوت.
چلو ہٹو ، سر کو ، خود کماؤ خود مزے سے کھاؤ ، اپنا رستہ لو ، رُخصت ہو ، چمپت ہو ، چونکہ بے محل بات کا یہ جواب ہوتا ہے اس لئے پنیر اور خشکہ یعنی بے میل چیزوں کا نام لیا جاتا ہے
(فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ نور اللغات).

خُشکی (ضم خ ، سک ش) امث.

۱. (اَ) سُوکھی زمین ، کائنات میں نمی نہ رکھنے والی جگہ ، تری یا نمی کی ضد. کھائس آگ کھائے جائے تو جلنا ، مچھلی خشکی پر پڑے تو تلنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

چلا راہ خشکی کی لے کے کتور
بھرے ہر طرف اوس جنگل کے بھتر

(۱۷۵۹ ، قصۂ کام روپ و کلا کام ، ۳۱).

اک شور تھا کہ آگ لگی کائنات میں
خشکی میں زلزلہ تھا تلاطم فرات میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۲). آب و ہوا کے لیے مختلف علاقوں کی جماعت بندی خشکی کے بڑے علاقوں کی قربت اور عرض بلد کے لحاظ سے بھی کی جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۳۳). (اَاَ) (مجازاً) **ساحل ، گودی ، دھکّہ ، جہازوں کے رُکنے کا مقام.**

جوں دریا تھے کشتی ہی خشکی پر آئی
دلبراں کا ایکس کوں بیک مکھ دکھائی

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۰). بس تجھے لازم ہے کہ تو بہت تیر کے خشکی پر آ جا. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۹۳). کولمبس نے اعلان کر دیا کہ جو شخص خشکی دکھائی دینے کی سب سے پہلے خوشخبری لائے گا اسے بہت بڑا انعام دیا جائے گا. (۱۹۷۵ ، تلاش کے سفر ، ۱۱). ۲. **رُوکھا پن ، بے مروتی ، بے رحمی ، اکھڑپن ، کھراپن.**

فلک کی دیکھ کے خشکی جگت ہوا بیدم
رہا نہیں ہے فوارے کے دل میں آب امنگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۳). ہر ہر حرکت میں خشکی تکلف اور احتراز کا پہلو دیکھائی دیتا تھا. (۱۹۳۸ ، حرمان نصیب ، ۷۴). ۳. **رنج و غم کی کیفیت ، یاس ، پژمردگی ، کملاہٹ.**

رنگ ہے زرد منہ پہ خشکی ہے
منہ سے نکلے ہے بیجناب کی بات

(۱۷۹۲ ، دیوان عیش ، حکیم مرزا علی عیش دہلوی ، ۸۶).

روزے کی خشکیوں سے جو ہیں زرد زرد گال
خوش ہو گئے وہ دیکھتے ہی عید کا ہلال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۳). شعراء کے بعد اردو میں خشکی اور افسردگی پھیلانے والے چند اسباب اور بھی ہیں. (۱۹۳۳ ، زندگی (مقدمہ) ، ۱۸). ۴. (اَ) **بھوسی جو سر میں بیوست یا کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ، بفا** (خشکی) کو ہندوستانی میں بفا کہتے ہیں. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۱۰۱۳). (اَاَ) **سردی کے سبب جسم کی کھال کا سوکھنا ، پھٹنا.** خشکی بدن کے پوست پر ظاہر ہوئی. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۸). ۵. **باریک سوکھا آٹا جو روٹی کے پیڑے میں اس غرض سے لگاتے ہیں کہ گیلا آٹا ہاتھ میں نہ چپکے ، پلتھن.** دو پیڑے میں نے چھپائے ہیں ، خشکی نہ اڑانا ، ہلکا پھلکا پکانا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۸۱). آگے لگن میں آٹا گندھا رکھا ہے چلا بیل جھوٹی سی تشتری میں خشکی ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۷). ۶. (اَ) (طب) **سوکھاپن ، انسال** (ایکری) میں سبب حقیقی بھری ہوئی تو ہوتی ہے اور خشکی چھٹے روز سے آٹھویں دن تک ہونے لگتی ہے. (۱۸۵۳ ، رسالہ تطعیم ، ۱۰). (اَاَ) (طب) **تری کی ضد ، جسم انسانی میں تراوٹ کی کمی جو ایک مرض بن جاتی ہے.**

عجب نہیں کہ نہ ہو اشک میری آنکھوں میں
مریض عشق کو ہے خشکیٔ دماغ ضرور

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۰۱). اگر خشکی کا سبب یہ ہو کہ عروق میں غذا موجود نہیں تو سر پر دودھ دوہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲). ۷. (طب) **لوانہ . ایک جڑی بوٹی جو عورتیں اپنی فرج کو تنگ کرنے لیے ، دوا کے طور پر استعمال کرتی ہیں.** (سرمایۂ زبان اردو ، ۱۵۷). ۸. (زراعت) **تقسیم اراضی میں منتشر کھیتوں کا مخصوص حصّہ.** کن کان کے علاقے میں چاول کی زمین کی کاشت اسکو ضروری بنا دیتی ہے کہ خشکی (ورکس) کی زمین کی کچھ مقدار بھی قبضے میں رکھی جائے. (۱۹۶۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۴). [خشک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــٔ اَیّام کس اضا (ـــــ فت ا ، شد ی) امذ.
تنگیٔ زمانہ.

کلہ کیا خشکیٔ ایام کا کرتے ہیں پروانے
اثر ہر ایک اشکو شمع میں ہے موم روغن کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰). [خشکی + ایام (رک)].

ــ پَرِنْدَہ (ـــــ فت پ ، کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
وہ پرندے جو آبی نہیں (سرپرند ، ۲۶). [خشکی + پرندہ (رک)].

ــــ پَسَنْد (ـــــ فت پ ، س ، سک ن) امذ.
(نباتیات) **گرم و خشک آب و ہوا میں پنپنے والا پودا یا پیڑ.** جھلکے کافی بڑے بڑے نمایاں اور دائمی ہو سکتے ہیں جیسے کہ خشکی پسند انواع میں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۵۰). [خشکی + پسند (رک)].

ــــ جھاڑْنا محاورہ.
(مجازاً) **بدتمیزی کرنا ، بے ادبی کرنا.** میزبان مہمان پرور ہے تو نوکروں کو مہمانوں پر خشکی جھاڑنے کی جرات نہیں ہو سکتی. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۳۳).

ــــ کی راہ سے م ف.
زمینی ذریعے سے ، براہ سواحل. راجہ مال سنگھ کو یہ معلوم ہوا تو اس نے ایک شائستہ سپاہ خشکی کی راہ سے روانہ کی اور اپنے بیٹے درجن سنگھ کے ہمراہ سپاہ دریا کی راہ سے بھیجی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۰).

ــــ کی زَمین (ـــــ فت ز ، ی مع) امث.
(معاشیات) **تقسیم اراضی میں کسان کو دی جانے والی وہ زمین جس پر وہ اپنی گزر بسر کے لئے مکان بنا سکے.** مثلاً کن کان کے علاقے میں چاول کی زمین کی کاشت اس کو ضروری بنا دیتی ہے کہ خشکی (ورکس) کی زمین کی کچھ مقدار بھی قبضے میں رکھی جائے. (۱۹۶۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۴).

---کی کَسر (---فت ک ، س) امث.
ایک پونڈ تر بھاپ میں ۰لا۰ پونڈ بھاپ ہے اور باقی ماندہ (۱ – لا) پانی ہے جو جبلی طور پر اس میں معلق ہے تب لا بھاپ کی خشکی کی کسر کہلاتی ہے (حرارتی انجنوں کا نظریہ (ترجمہ)، ۷۵).

---لگانا محاورہ.
سنگار کرنا.

بنی ٹھنی ہے خوبرو خوش خصال
بہت کچھ ہے خشکی لگانے کا شوق
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۳۳).

---میں ناؤ چلنا محاورہ.
مشکل کام سر انجام دینا ، ناممکن کو ممکن بنانا.
ضروری ہے دریا دلی بھر نام
کبھی ناؤ خشکی میں چلتی نہیں
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۳۳).

---و تَری (---ضم و ، فت ت) امث.
مراد: دنیا ، کائنات ، جہان ، عالم ہست و بود.
تیرا خطِ خضر رنگ اے شوخ
سلطان ہے خشکی و تری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷). ایک آواز آئی ، اے حبیب اللہ یہ پوری دنیا پورب ، پچھم ، خشکی و تری سب مجسم ہو کر آئی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۸۷). [خشکی + و (حرف عطف) + تری (رک)].

خُشکے کا / پیڑ / کھیت (---ضم خ ، سک ش / ی مج) امذ.
نایاب چیز ، عنقا ، جس کا حاصل کرنا ناممکن ہو ، رک : چیل کا مُوت. جس کے ذکر سے دشمن کا غیر حال ہو ، ... والیٔ ملک ، جس نے خشکے کا پیڑ نہ دیکھا ہو اس فصل میں غریب دیار ہو ، اپنے بیگانے سے چھٹ جائے. (۱۸۵۶ ، انشائے سرور ، ۲۸). بچپن سے جوانی تک عورتوں میں بیٹھے رہے ، گھر کے باہر کبھی قدم نہیں رکھا، اب تک خشکے کا کھیت نہیں دیکھا لڑائی بھڑائی کے نام سے ڈرا کیے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۲). سیڑھی کے لفظ پر اردگرد جو لوگ کھڑے تھے ، ہنس دیئے اور سمجھ گئے کہ یہ لکھنؤ کے ان لوگوں میں ہیں جو خشکے کا کھیت ڈھونڈتے ہیں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۶).

خُشکیدگی (ضم خ ، سک ش ، ی مع ، فت د) امث.
سوکھا ہونے کی حالت ، سوکھاپن. تمام بڑے براعظمی رقبہ جات کا آخری نتیجہ بارش اور ریگستانی حالات کا لازمی وقوع و ظہور ہے جو تدریجی خشکیدگی اور ... دریری حوض کے بھر جانے سے حاصل ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۱۹). [خوشکیدہ (بحذف ہ) (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

خُشکیدہ (ضم خ ، سک ش ، ی مع ، فت د) صف.
۱. تر کی ضد ، سوکھا ہوا ، خشک.

یہ کہتے تھے کہ بند ہوئی چشمِ خوں فشاں
آیا عرق ، ہلے لبِ خشکیدہ ناگہاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۲۳).
سب سے آگے تھا علم دوش پہ لہرائے ہوئے
لبِ خشکیدۂ اصغر کی قسم کھائے ہوئے
(۱۹۶۵ ، آئین وفا ، ۷۸). ۲. (سائنس) خاص طریقہ پر سکھائے گئے یا سوکھے ہوئے. خشکیدہ خون اور گوشت اور مچھلی میں سو حصوں میں ساڑھے پندرہ حصہ اور خشکیدہ جلد اور بال اور پشم اور شاخ ، اور سُم میں سولہ سے ساڑھے سترہ حصے تک نیتروجن موجود ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۱۸۷). [ف].

خُش گاؤ (ضم خ ، سک ش) امذ.
جنگلی بَیل ، تبت کے علاقے میں پایا جانے والا جانور ، یاک. تبتی لوگ اس کو یخ کہتے ہیں ترکی میں کتاس اور فارسی میں خش گاؤ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پونڈ ، ۲۵۳). [خش + گاؤ (رک)].

خَشم (۱) (فت خ ، سک ش) امذ.
۱. غصہ ، خفگی.
بھرے بول کر او بی با درد و خشم
آئے اپنے لشکر میں پُر آب چشم
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۳۱).
قائم ترے کوچے سے آزردہ نہ کیوں جاوے
وہ لطف کا طالب تھا یاں خشم نظر آیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵). اگر بادشاہ حماقت سے اس پر خشم نہ کرتا تو یہ حال اسکا کیوں ہوتا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۵۶). جو خوش ہوئے ان کی خوشی میں بھی خشم کا پہلو موجود ہے. (۱۹۶۷ ، نکتۂ راز ، ۷۱). ۲. (تصوف) صفاتِ قہری ، ناخوشی (مصباح التعرف ، ۱۱۳). [ف: خشم؛ پہلو: ہشم ؛ اوستا: ایشم].

---آگیں (---ی مع) صف.
رک : خشمگیں.
خشم آگیں گرم باتوں سے ہوا وہ سخت دل
دی کڑی جب آنچ ہم نے سرخ آہن ہو گیا
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۲۷). [خشم + آگیں ، لاحقۂ صفت].

---آلود (---و مع) صف.
غصے سے بھرا ہوا ، غضب ناک. ادھر ہم کو اپنی قوم کی جہالت و تعصب سے مقابلہ کرنا ہے اور اُدھر... ان تنگدل لوگوں کی مزاحمت ... جو ... ہمارے تغیّرِ لباس سے بھی ... ایسے ناراض ہوتے ہیں اور چشم خشم آلود سے ہم کو دیکھتے ہیں جیسے کوئی ... بڑے مجرم کو دیکھتا ہو. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۱۹). چشم خشم آلود سے دیکھا اور اپنی راہ روانہ ہو گیا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۹۹). [خشم + ف : آلود ، آلودن = آلودہ کرنا].

---گیں (---ی مع) صف.
رک : خشمگیں (بلیٹس).

ـــــ نا ک صف.
رک : خشمنا ک. (نوراللغات).

خَشمگِیں (فت خ ، سک ش ، م ، ی مع) صف.
غضبنا ک ، سخت غُصّہ میں ، خفا.

جو حیدر بھی ہر ہو گا خشمگیں
کن اس دل بھرا گا ازیں خشم و کیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۴).

او محمدؐ ابا بکر نے　　اوس بات پر ہو خشمگیں

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۳۱).

کتنے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

(۱۸۶۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۳۲). مجھے دیکھ کر سیکشن افسر چونکا اور خشمگیں نگاہوں سے میری طرف دیکھا. (۱۹۸۱ ، پندیاترا ، ۲۰). [خشم + ف : گیں ، لاحقۂ صفت].

خَشمگِینی (فت خ ، سک ش ، م ، ی مع) امث.
خشمگیں (رک) کا اسم کیفیت. راجہ نے اپنی پہلی خشمگینی کو ظاہر کیا کہ ... جشن میں شریک نہیں ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۰). [خشم + گین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَشم (۲) (فت خ ، سک ش) امذ.
۱. (طب) **نا ک کی ایک بیماری جس میں نا ک سے بُو آتی ہے.** اس مرض (خشم) میں قوت شامہ باقی نہیں رہتی. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۱). ۲. **نا ک کی ہڈی توڑنا (اسٹین گاس) [ع].**

خَشمنا ک (فت خ ، سک ش ، م) صف.
غُصّہ سے بھرا ہوا.

پھر اس بات پر شہ ہوا خشمنا ک
کیا امر بیٹے کوں کرنے ہلاک

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۷).

الٰہی خیر ہو وہ خشمنا ک آتے ہیں
کچھ اپنے آپ ہی گفتار ہوتی آتی ہے

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۳). شمیر نے اسے خشمنا ک نگاہوں سے دیکھا اور وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۱). [خشم + نا ک ، لاحقۂ صفت].

خَشمنا کی (فت خ ، سک ش ، م) امث.
خشمنا ک (رک) کا اسم کیفیت.

مُجھو لیے میں لے جو اترے ہوئے کپڑے اس کے
خشمناکی سے بہت اس نے چڑھائیں آنکھیں

(۱۸۴۳ ، دیوانِ خدا ، ۲۰۹). [خشم + نا ک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

خَشِن (فت خ ، کس ش) (الف) امذ.
ایک قسم کی رُوئی جس سے موٹے کپڑے بُنے جاتے ہیں یا اس سے بنایا ہوا لباس ، سخت لباس ، کُھردرا لباس.

لباسِ فاخرہ پر نازگر کرے منعم
ہنسے مزار پہ اس کے مرا لباسِ خشن

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۳). انبیا اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے. (۱۹۳۳ ، قادیانی مذہب ، ۲۲۳). (ب) صف. ۱. ناہموار ، **پُرشکن چہرہ** ! ان کی خاموش اور خشن بلکہ عبوس صورتیں شمالی مربوں کے نیک اور ہنس مکھ چہروں کی یاد دلاتی ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۹۳). اگر عورت مرد کے دوش بدوش تمام مردانہ مشاغل میں حصہ لینے کے لئے آمادہ ہو جائے تو ... کائنات کا نظام جس میں نازک و کرخت ، نرم و خشن دونوں پہلو ... برابر رکھے گئے ہیں ، درہم و برہم ہو جائے گا. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۳۵). ۲. **سخت ، کرخت.**

ساز کرنے کے تو اسباب بہت خلق سے تھے
یہ مزاج خشن اپنا ولے ہموار نہ تھا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۷).

بولا کہ خشن لہجہ نہ کچھ پرواہ کر
ممکن ہے کہ اتحاد پھر پیدا ہو

(۱۹۳۷ ، لالہ و گل ، ۳۱). ۳. **بیماری کے سبب جلد کا سخت ہو جانا.** جس شخص کو اسہال آ بہے ہوں اس کی نبض صلب اور بطی ہو گی اور اس کا ملمس خشن ہو گا. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۱۸). [ع : (خ ش ن)].

ـــــ پوشی (ـــــ و مج) امث.
بورے یا ٹاٹ کا لباس پہننا ، سخت کُھردرا ، مُراد : معمولی موٹا جھوٹا کپڑا پہننا. یہ انسان اپنی سختی ، سخت کوشی اور خشن پوشی کے باوجود شعر و ادب کا دلدادہ شخص ہو گا. (۱۹۷۴ ، مسائل اقبال ، ۲۷۳). [خشن + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَشِنَۃُ الرّاس (فت خ ، سک ش ، فت ن ، ضم ۃ ، غم ا ل ، شد ر) امذ.
ایک آلہ جو ہڈی میں پیدا ہو جانے والے خراب مواد کو نکالنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. اگر ہڈی میں کسی قسم کا فساد معلوم ہو یا سیاہی معلوم ہو تو حسب ذیل آلہ سے کھرچو ، اس کا نام خشنۃ الراس ہے یہ ہندی فولاد سے بنایا ہے (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۵۸). [خشنۃ + رک : ال (۱) + راس (رک)].

خُشنُود (ضم خ ، سک ش ، و مع) صف.
رک : **خوشنود.**

آمادہ کہر شیطانی ہور منزل اچھے ناسوت
لوار خشنود ہلا ہر دیکھے بہت بھوت

(۱۵۵۷ ، معرفۃ السلوک ، ۱۳۸).

بڑے جس پری پر تیرا بول آ
ہو خشنود دیوس بھی ہت او جا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۳).

کنجیو اسطرح تو داو وبود
خلق راضی ہو ، جس سے حق خشنود
(١٨١٠ ، بہشت گلزار ، ١٩) ۔ [ف] ۔

خُشنُودی (ضم خ ، سک ش ، و مع) امث ۔
رک : خوشنودی ۔

خیرات جو دیوے جیبی بادے خدا کی خشنودی
(١٦٣٥ ، تحفۃ المومنین ، ٣٣) ۔ شریعت میں توجہ سو عبادت کرنا ہے خدا کی خشنودی کے واسطے ۔ (١٧٤٢ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین (ق) ، ٥٢) ۔ امیدوار ہوں کہ جب کوئی کام ارشاد ہو تو اس کو کوشش و مدد سے عقل کی سرانجام کر کے بادشاہ کی خشنودی حاصل کروں ۔ (١٨٠٢ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ٥٩) ۔ [خشنود + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

---منگنا محاورہ (قدیم) ۔
رضامندی چاہنا ۔ اگر کسی کو کچھ دینا اچھے ہور انو جیتے اچھیں تو دینا یا انو تھے خشنودی منگنا ۔ (١٦٦٧ ، **شمائل الاتقیا** (**دکھنی اردو کی لغت** ، ٨٧) ۔

خُشُوع (ضم خ ، و مع) امذ ۔
کسی کے سامنے خوف و ہیبت کے ساتھ ساکن اور پست ہونا ؛ گڑگڑانا ، عاجزی ، فروتنی (عام طور پر خُضُوع کے ساتھ) ۔ پیشانی مسکنت و خشوع خاک پر رکھ کر سجدۂ تعظیم میں گئے ۔ (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٢٩) ۔ نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں ... دوسرے باطنی وہ خشوع اور حضور یعنی دل کو فارغ کر کے ہمہ تن بارگاہِ حق میں متوجہ ہو جانا ۔ (١٩٢١ ، احمد رضا بریلوی ، تفسیر القران الحکیم ، ٣) ۔

سرا پردہ پہنے لباسِ خشوع
پکارے مجھے وہ بصوتِ خنوں

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ٨٣) ۔ [ع : (خ ش ع)] ۔

---و خُضُوع (---عم و ، ضم خ ، و مع) امذ ۔
١ ۔ عاجزی ، فروتنی ، گڑگڑانا ۔

حضور قلب و خشوع و خضوع سے بھیجو
نبی و آل نبی پر سدا صلوۃ و سلام

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٥٠) ۔ (بادشاہ سلیمان نے) سر برہنہ رو بہ قبلہ کھڑے ہو کر کمال خشوع و خضوع سے درگہ قاضی الحاجات میں سکون بارش کی دعا کی ۔ (١٨٩٦ ، قیصر التواریخ ، ٢ : ٢٦) ۔ خشوع و خضوع اخلاص ذکر قلبی ہے ۔ (١٩٢١ ، احمد رضا بریلوی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ٣٨) ۔ اوراد وظائف نہایت خشوع و خضوع سے جاری تھے ۔ (١٩٨٠ ، ماہ روز ، ٣٢٣) ۔ [خشوع + و (حرفِ عطف) + خضوع (رک)] ۔

خُشُونَت (ضم خ ، و مع ، فت ن) امث ۔
١ ۔ (أ) کھردراپن ۔ بسبب خشونت چادر کے گردن شریف میں خراشیدگی ظاہر ہوئی ۔ (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ١١٣) ۔ اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور پردہ تک نہ پہونچی ہو یا ہڈی کا اوپری حصہ کٹ گیا ہو اس میں خشونت باقی ہو اور باریک باریک چپٹیاں بھی ہوں تو ان کو سختی سے رگڑ دینا چاہیے ۔ (١٩٠٧ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ١٩٨) ۔ **(ب) ناہموار ، پتھریلی** ۔

زمیں اونچی نیچی خشونت بہت
اسی سے تھی واں کم سکونت بہت

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٠٩) ۔ اب ہم مواضع اسماء برید ، منازل ... ہر منزل کی کیفیت ، اس کے پانی ، اس کی خشونت و سہولت ، اس کی آبادی اور ایسے ہی دوسرے امور کا ذکر کرتے ہیں ۔ (١٩٣٠ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت (ترجمہ) ، ٥) ۔ **(ج) موسم کے اثر سے جلد کی سختی** ۔ سردی کی شدت سے اس کے چہرہ پر خشونت برستی تھی ۔ (١٩٥٨ ، قلعی برفستان ، ١٩٥) ۔ **٢ ۔ غصہ ، خفگی ، ناراضگی ، کھرا پن** ۔

باغباں ہم سے خشونت سے نہ پیش آیا کر
عاقبت نالہ کشاں بھی تو ہیں درکارِ چمن

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٣٣) ۔ دربار میں جانے سے قبل خشونت و برہمی کے ہوئے آثار اپنے اوپر طاری کرے ۔ (١٩٦٠ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ٣١) ۔ مجھے بہت برا لگا لیکن ان کے چہرے پر اسقدر خشونت آ گئی تھی کہ چپ ہو رہا ۔ (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ١٧٧) ۔ **٣ ۔ (أ) فطری طور پر طبیعت کی سختی ، دُرشتی** ۔

خشونت کے مضمون سب کر ادا
بتوجیہ و برہان سر تا بپا

(١٨٠٢ ، بہار دانش ، طپش ، ٣٧) ۔ انسان کی طبیعت سے خشونت دفع کرنے کا وسیلہ شاعری سے بہتر کوئی دوسرا نہیں ہے شاعری مزاجِ انسان میں عجب ملائمت پیدا کرتی ہے ۔ (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ٩٠) ۔ اس کی خلقی خشونت اور تندی غائب ہو گئی تھی ۔ (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ٧٣) ۔ ڈاکٹر کی جو چیز سب سے نمایاں ہے وہ اسکے چہرہ کی خشونت ہے ۔ (١٩٦٧ ، پس پردہ ، میرزا ادیب ، ٢٠٨) ۔ **(ب) (مجازاً) خوشامد درآمد ، چاپلوسی ، کاسہ لیسی** ۔

خشونت ہی کے حصے میں جو ان کی پائے بوسی تھی
تو کھڑا ہو کے مجکو کیسۂ دل آک بولا تھا

(١٨٧٣ ، کلیات منیر ، ٣ : ٢١٩) ۔ **٤ ۔ (أ) دُشمنی ، خصومت ، عداوت** ۔ عادل شاہ سے خشونت کرنی حزم و دور اندیشی سے بعید ہے ۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٤ : ٦٢٣) ۔ جو اساتذہ کو تلامذہ کے ساتھ ذلت آفریں خشونت کا برتاؤ سکھاتی ہو ۔ (١٩٣٥ ، صبح امید (ابو الکلام آزاد) ، ١ : ١١٣) ۔ **(ب) اکل کھرا پن ، ویرانہ پسندی** ۔

ناسازی و خشونت جنگل ہی چاہتی ہے
شہروں میں ہم نہ دیکھا بالیدہ ہوتے تنکر

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٢٨) ۔ **٥ ۔ ہٹ دھرمی ، احساسِ برتری** ۔ نیاز کے والد کا مذہبی مطالعہ بھی وسیع تھا ... لیکن مذہبی خشونت یا مولویانہ تنگ نظری ان میں نام کو نہ تھی ۔ (١٩٦٨ ، نیا اور پرانا ادب ، ١٠٦) ۔ **٦ ۔ (أ) تُندمزاجی ، بُغض** ۔ گردنکشان حشم نے جب یہ خشونت اپنی اور گرم امامِ امم کا برملا دیکھا ... ہم کہنے لگے کہ جان بنایا پہلے ہمکو اس بلائے جانستان سے امان دیجیے ۔ (١٨٥٥ ، غزوات حیدری ، ٥٢٣) ۔

عالب صفت تھی ان کی خشونت بای حال
اس طرز میں شریک تھے کیا اہل کیا عیال

(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۶۹). (آ) **نفرت ، شدت ، تیزی.**

جنگھاڑنے لگا یہ خشونت جفا شعار
یہ کون پہلوان تھا جو پہلے ہوا شکار

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳). نظم "نیلگن لیڈ" (قدیم جرمن ادب کی مشہور نظم) کا ہیرو زگ فریڈ (Ziegfriet) ... ایک سیدھا سادا بھولا بھالا سورما تھا جنگجوئی نے اس میں خشونت پیدا نہیں کی تھی. (۱۹۶۹ ، نیا اور پرانا ادب ، ۳۳). ۷. **تکلیف ، زحمت ، پریشانی.**

جاتی نہیں اٹھائی اپنے یہ یہ خشونت
اب رہ گیا ہے آنا میرا کبھو کبھو کا

(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۱۳۳). ۸. **رعونت ، غرور ، برتری ؛ اِنتقام.**

جس میں کہ خشونت ہو کبھی اوس سے نہ ملئے
ملئے تو کوئی حرفِ خشن نذر بکڑ کر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۸). اگر ہم طاقتور ، شہ زور ... ہونگے تو ہمارا ایک ایک لفظ ... طاقت ، سختی ، اکھڑپن ، غضب اور خشونت کا جامہ پہنے ہوئے ہوگا. (۱۹۰۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۱). ۹. **حلق کی خشکی ، بیماری کے سبب حلق میں خشکی ہو جانا ؛ کھردراپن.** شربت اصل السوس کھانسی کو دور ، خشونت حلق کو دفع ، آواز کو صاف کرتا ہے. (؟ ، کلید عطاری ، ۱۱۰). اس طبقہ (طبقۂ قرنیہ) میں مخصوص طور پر جو بیماری ہوتی ہے وہ خشونت (کھردراپن) ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳). [ع : (خ ش ن)].

ـــ پسند (ـــ فت پ ، ی ، سک ن) امذ.
تند مزاج ، ہر وقت غصہ اور خفگی کرنے والا ، دُرشتی کو پسند کرنے والا. مرزا تند مزاج خشونت پسند اور کینہ پرور تھا. (۱۹۵۹ ، شمع خرابات ، ۷۵). [خشونت + پسند (رک)].

خُشی (فت خ) امذ.
سوکھی لکڑی ؛ خشک پودا ، جھاڑ جھنکاڑ. ادھر مرہٹوں کے جیل، عقل قطع ہو گئی کہ انہوں نے حصار خشی نصب کیا. (۱۹۹۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۳). [ع].

خُشی (ضم خ) امث.
رک : **خوشی** (قدیم اردو کی لغت ، ۲۰۳). [خوشی (رک) کی تخفیف].

خُشیاں (ضم خ ، سک ش) امذ ؛ ج (قدیم).
رک : **خوشی ، خوشیاں**

مہربان کیرا تیش کچھ ڈر
ملتا ان سوں خشیاں کر

(۱۹۰۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۵)). [ف : خوشی (رک) کی تخفیف ، ی ، لاحقہ کیفیت (قاعدۂ اردو) + اں ، لاحقۂ جمع].

خَشیَت (فت خ ، کس ش ، شد ی بفت) امث ؛ س خشیۃ.
۱. **ڈر ، خوف.**

خوف و خشیت اسکو از پروردگار
بے تردد تھی ہمیشہ حد بہار

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقرآگاہ ، ۱۸۰). عین انصاف یہ ہے کہ ہماری جماعت میں عقل شاذ و نادر کسی کو خشیت کماحقہ ہو تو ہو. (۱۸۹۳ ، تہذیب الاخلاق ، مولوی سلیمان شاہ ، ۶۸). انہوں نے (نواب وقارالملک) اپنے آپ کو پہلے خدا کے سامنے اور پھر قوم کے سامنے جوابدہ سمجھا اور اس خشیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دئے. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۲۶۶). اللہ کی معرفت اور قرب ، علم اور خشیت سے حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، شعر و سخن ، ۱۶). ۲. **غیظ و غضب ، غصہ ، ناراضگی** ارباب سیرباخبر نے تحت خوف و خشیت ... اوس خیرالبشر کو ... ہوال منظر کیا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰). جب کوئی خوف اور خشیۃ کی آیت آتی خدا سے دعا مانگتے اور پناہ طلب کرتے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۰).

میری رگوں میں ہے خوف و خشیت و آتش
نائب حق ہوں یہ میرے فن کا صلہ ہے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۱۶). [ع : (خ ش ی)].

ـــ اللّٰہ کس صف (ـــ فت ا ، شد ل بمد) امث.
خدا کی ناراضگی ، غصہ ، غیظ و غضب. علماء کا ادب متفرع ہے خشیۃ اللہ پر اور خشیۃ اللہ متفرع ہے خدا کی معرفت پر. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۸۶). کوئی ترغیب اس ترغیب سے زیادہ موثر ثابت نہیں ہو سکتی جو عائلۂ خدا میں خشیت اللہ کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر لوگوں کو دی جا سکتی ہے. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، اگست ، ۳). [خشیت + اللہ (رک)].

ـــ اِلٰہی کس اضا (ـــ کس ا ، ل بمد) امث ؛ س خشیۃ الٰہی.
رک : **خشیت اللہ.** آپ ... محبوب خاص تھے ، تاہم خشیۃ الٰہی کا یہ اثر تھا کہ فرمایا کرتے تھے "مجھکو نہیں معلوم میرے اوپر کیا گزرے گی". (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۶۵). اسکا دل خشیت الٰہی سے لبریز تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۶۳). [خشیت + الٰہی (رک)].

خِصارَہ (کس خ ، فت ر) امذ.
اطمینان ، ٹھنڈک ، سکون قلب.

ولے نادر تر اوس سے ہے ترا کام
خصارہ اوس سے تجھکو ہے سرانجام

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۲۶). [ع : (خ ص ر)].

خِصال (کس خ) امث ؛ ج.
رک : **خصلت جس کی یہ جمع ہے.**

بکچھ میں کیا تھا سو بالی تھی
خصال اس کی سب آزمائی تھی

(۱۶۳۸ ، مرآۃ الحشر ، ۹۸).

اون کی ستّی جہان میں ہیں خصال
اتقا ہے طبع میں اون کی کمال

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۷). اُس گردوں کے ستائے کا کیونکر نہ بُرا حال ہو جس سے جدا آپ سا عاشق معشوق خصال پری تمثال یوسف جمال ہو. (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۲۹)

قدسی خصال شاہ کی وہ بزم ہے جہاں
خمخانۂ الست کی ڈھلتی ہے جام میں

(۱۹۲۷ ، سرتاج سخن ، ۱۱۱). [ع : خصلۃ (رک)].

خَصالَت (فت خ ، ل) امث (قدیم).
رک : خصلت. ہوا لطیف الخبیر و ذکر کہ علیم و حکیم و قدرت سوں خصالت چہار نفس سوں. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۷).

خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ
کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۵). [ع : (خ ص ل)].

خِصام (فت نیز کس خ) امذ.
لڑنا ، خصومت ، دُشمنی ؛ مقدمے بازی.

بہ خشم و خروش و خصام و جدال
اَجیاٰہ ہُم لا ہَترا وزُون

(۱۹۶۹ ، مزمورمیرمغنی ، ۲۲). [ع : (خ ص م)].

خَصائِص (فت خ ، کس ء) امث ؛ امذ ؛ ج ؛ سر خصایص.
رک : خاصیت (نیز خصیصہ ، جس کی یہ جمع ہے) **بمعنی عادات ، صفات.** منجملہ خصایص حضرت یہ ہے کہ عالم ارواح میں اول آپ پیدا ہوئے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸). جو لوگ اسلام لائے ان میں چند خصائص مشترک تھے ... ان لوگوں میں بھی پائے جاتے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۹۲). جس نوعیت سے انھیں (مذہبی اصطلاحات کو) ہماری شاعری میں پیش کیا گیا ہے اس نے ہمارے قومی شعائر اور ملی خصائص کو شدید ترین نقصان پہنچایا ہے. (۱۹۷۵ ، شعر و سخن ، ۷). [ع : خصیصہ (رک) کی جمع].

۔۔۔ اَرْبَعَہ کس صف (۔۔۔ فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ.
(طب) **جسم انسانی کے چار مخصوص مادوں ، خون ، صفرا ، بلغم ، سودا کی کیفیت سے متعلق.** اخلاط اربعہ کے نظریے کے لئے جن کا رشتہ خصائص اربعہ (برودت ، حرارت ، یبوست ، رطوبت) ... سے ملا دیا گیا تھا یہ رسالہ ہمارا سب سے بڑا ماخذ ہے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ؍ ۱ : ۲۵۷). [خصائص + اربعہ (رک)].

۔۔۔ النُّبُوَّة (۔۔۔ ضم ص ، غم ال ، شد ن بفت ، ضم ب ، شد و بفت ، ت بشکل ہ) امث.
(حدیث) **وہ واقعات جو نبوت کے لیے ضروری اور لازمی ہیں اور جو کم و بیش ہر پیغمبر کو ایک ہی طرح پیش آئے.** سوانح واقعات دو قسم کے ہیں ایک وہ جو حقیقت میں لوازم نبوت ہیں اور کم و بیش ہر پیغمبر کو وہ ایک ہی طرح پیش آئے ہیں ہم نے ان کا نام خصائص النبوۃ رکھا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۹۱). [خصائص + رک : ال (۱) + نبوۃ (رک)].

خَصائِل (فت خ ، کس ء) امث ؛ امذ ؛ ج.
رک : **خصلت جس کی یہ جمع ہے.** صفات ملکوتی اور خصائل شیطانی ... ان کی (نوع آدمی کی طبائع) خلقت میں جمع ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۷). مکتوبات سے ان کے (منشی امیر احمد مینائی) خصائل حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اور معلومات فن پر روشنی پڑتی ہے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۹۹). ایک قوم اور ... ملک کے افراد اپنے طرز زندگی ... صفات و خصائل ، عادات و اطوار ... سے سامان عیش و راحت فراہم کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، نوشی قلم ، ۱۳۴). [ع : خصلۃ (رک) کی جمع].

خَصِیرَت (فت خ ، کس ص ، فت ر) امث.
سردی سے ہاتھ پیروں کا پھٹنا ، بوائی (Chilblains). کیلسیم کو معلی درد سر ... شریٰ خصرتوں اور ان حالتوں میں کہ جن میں عروق کی غیر طبعی نفوذ پذیری کا گمان ہو استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۳). [ع : (خ ص ر)].

خُصْرِیَہ (فت خ ، سک ص ، کس ر ، فت ی) امذ.
(عضلیات) **کمر کا عضلہ.** وہ حصہ جو خصریہ کی پوشش کرتا ہے ... موٹا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، تشریح عضلیات ، ۱۸۳). [خصر + ی ، لاحقۂ کیفیت + ہ ، لاحقۂ صفت].

خَصْلَت (فت خ ، سک ص ، فت ل) امث.
۱. (اَ) **عادت ، خُو ، جبلّت.** یہ تن موس کا کن کیری و خصلت سو اصل موس و تن میں کی. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۹).

ہتیاں خصلتاں خوب ہے کس منے
غضب ہور غصہ نہیں جس منے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹).

جو ہے رکھتا نیک اور خصلت بھلی
سارے انسانوں میں وہ ہے آدمی

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷). مرزا عابد حسین کی بیوی بچے سب ان (مرزا عابد حسین) کی خصلت سے واقف تھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۱). اس میں جود و کرم کے علاوہ کوئی اچھی خصلت نہ تھی. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۱۶۳). (اا) **اچھی یا بُری اپنائی ہوئی عادت.** تعصب بھی ایک بدترین خصلت ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸). یہ کام تھا انگلش مفتنوں اور انگلو انڈین متنظلوں کا اور غیر ملازم یورپین کا جو ... اعلیٰ درجہ کی لیاقت اور خصلت رکھتے تھے. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۷۱). (ااا) **تشخص ، کردار.** یہی ان کی (مسلمان قوم کی) قومی خصلت (نیشنل کیریکٹر) ہے جو اُن کو تمام پچھلی اور آئندہ قوموں میں ممتاز کرتی ہے. (۱۹۲۲ ، قول فیصل ، ابوالکلام آزاد ، ۱۰۸). ۲. (مجازاً) **موسم کا حال ، کیفیت.**

یہ کیا شہر کے پُھول بھی پوچھیں ، رنگ بہار کی خصلت
یہ کیا خون ہمارا پہنیں خود احباب ہمارے

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۹۴). [ع : (خ ص ل)].

خَصْم (۱) (فت خ ، ص) امذ.

۱. مالک ، آقا. بعض کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام خصم تھے حضرت یعقوب علیہ السلام شفیع تھے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۶). ہمارا خصم خداوند ہے جسکا کہ خصم وہ ہوئے معاملہ کبھی فیصل نہ ہووے۔ (۱۹۲۰ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۶۵). ۲. خاوند ، شوہر. ابن ملجم لعین نے کہا ، رانڈ ہے یا خصم رکھتی ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۲). ہندوستان عجب گلستان ہے مگر یہاں کی رسم یہ ہے کہ زندہ عورتوں کو موئے خصم کے ساتھ دفن کرتے ہیں۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۲۳). آج کو بھائی ہے کل کو خصم ہو گا۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۲). ٭ بک نہ جا اب شرمندہ ہو کر — خصم نوں کھاناں مراسی ٭. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۸۰). [رک : خصم].

---پٹی (---ی مع) امث.

(عو) خصم کو رونے والی ، بیوہ ، رانڈ ؛ ایک قسم کی گالی یا کوسنا جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ تو اپنے خاوند کا ماتم کرے (فرہنگ آصفیہ ؛ لغات النساء ؛ مخزن المحاورات ، ۳۳۱). [خصم + پٹ ، پیٹنا - رونا + ی ، لاحقۂ صفت].

---جورو کی لڑائی کسی کو نہ بھائی کہاوت.

میاں بیوی کو مل جل کر رہنا چاہیے ، میاں بیوی کی لڑائی سب کو ناپسند ہے (فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات).

---چھوٹے پر رسم نہ چھوٹے کہاوت.

جہاں رسم و رواج کی پابندی سختی سے کی جاتی ہو وہاں بولتے ہیں. خصم چھوٹے پر رسم نہ چھوٹے مقصود گھولانے کے ہونٹوں سے آواز آئی۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۲۵).

---دل کا زخم کہاوت.

جو شوہر خواہ مخواہ بیوی کو تکلیف دے. کہتے سنتے سے نکاح کیا ، بھونکا پڑے ، اس نکاح میں نگوڑا خصم دل کا زخم. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲ : ۴). قول انکا یہ ہے کہ نگوڑا خصم دل کا زخم اب مقابلہ خواہ کسی تانگے والے ہی سے کیوں نہ ہو مگر شوہر کی طرفداری نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۲۳۸).

---دیور دونوں ایک ساس کے پوت ، بہو یا وہ ہو کہاوت.

(جاٹوں میں کریوا کی رسم کی طرف اشارہ ہے) خاوند مر جائے تو دیور سے شادی کوئی بری بات نہیں سمجھی جاتی یا بعض لوگوں کی اس رسم کی طرف اشارہ ہے جہاں ایک بھائی شادی کرتا ہے اور دوسرے بھائی اس عورت سے ہم بستری کرنے لگتے ہیں (جامع اللغات).

---راج آپ راج کہاوت.

شوہر کی زندگی میں بیوی کا راج ہوتا ہے. کہتے ہیں خصم راج آپ راج اور پوت راج محتاج راج ... اپنا تو کوئی سر دھرا نہ نام لیوا اور نہ پانی دیوا (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۲۰۱).

---روئی (---و مع) امث.

رک : خصم پٹی. میں نے اس خصم روئی کو کب کوسا. (۱۹۱۶ ، لغات النساء ، ۱۷۳). [خصم + روئی ، رونا ، سے].

---سے چھوٹے تو یاروں کے جائے کہاوت.

بدچلن عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ شوہر پر اکتفا نہیں کرتی اور غیر مردوں سے تعلقات رکھتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

---کا آسرا کر آسنگا مت کر کہاوت.

آسرا بمعنی امید ، آسنگا بمعنی گھمنڈ مطلب یہ ہے کہ غرور کرنا برا ہے. ایک کہاوت سے ... واضح ہوتا ہے:- خصم (شوہر) کا آسرا کر ، آسنگا مت کر. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۳)

---کا سکھ سنے کو یا پانی لگ کر رونے کو کہاوت.

رک : خصم کیا سکھ سہنے کو الخ (جامع اللغات).

---کا کھائے (کھائیے) بھیا (جی) کا (کے) گیت گائے (گائیے) کہاوت.

نفع کسی سے ہو اور محبت کسی سے رکھیں (محاورات ہند ، ۱۹۶ ؛ نجم الامثال ، ۲۰۰).

---کرنا ف م.

شوہر کرنا ، عورت کا شادی کرنا. اسپارٹا کے ملک میں ... عورتیں ایک سے زیادہ خصم کرنے کی بلا قید مجاز تھیں. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۰۳).

---کیا برا کیا ، کر کے چھوڑ دیا ، نکھد برا کیا کہاوت.

عیب ہر حالت میں برا ہے (محاورات ہند ، ۹۶ ؛ نجم الامثال ، ۲۰۰).

---کیا سکھ سہنے کو یا (پانی) نٹی / پیٹ سے لگ کر رونے کو کہاوت.

ہر کام فائدہ کی امید پر کیا جاتا ہے اگر فائدہ نہ ہو عبث ہے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ، ۲۰۰).

---کھائی امث.

کوسنا ، بد دعا ، خصم کو کھا جانے والی ، مراد : بیوہ ، رانڈ. میرا کلیجہ کھا جائے گی تو ، خصم کھائی. (؟ ، ذلتوں کے مارے لوگ (ترجمہ) ، ۱۸۳). [خصم + کھائی (رک)].

---مار کر ستی ہوتی کہاوت.

عورتوں کے مکر و فریب کے متعلق کہتے ہیں ، دغا کرنے کے بعد پچھتانی (فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات).

---نہ پوچھے بات میرا دھنا سہاگن نام کہاوت.

کوئی منہ لگاتا نہیں پر آپ ہی اتراتا ہے (نجم الامثال ، ۲۰۰).

---والی امث.

بیاہتا ، خاوند والی ، سہاگن (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

[خصم + والی (رک)].

خَصْم (فت خ ، سک ص) امذ.
۱. دشمن ، غنیم.

سلیمانی اور لجر اور فتح یاب
خلاصی میں خصم اون سے لاوے نہ تاب
(۱۷۹۸ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۰)

بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر
نفاق اہل قبلہ میں پھیلا سراسر
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۲). اس سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ جدل ہے جسمیں مُسلّمات خصم سے استدلال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۹۵).

بنائے مردوں کو یگانہ گھر سے بہ تاری
زناں کو ذوق تفرج بنائے خَصْم خَصْم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۱۱). **۲. مُخالف ، مُقابل ، فریق ثانی.** کچھوے نے کہا غم نہ کھا دشمن قوی کسند حیلہ میں باندھا جاتا ہے اور خصم غالب دام مکر میں گرفتار ہو سکتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۷). مثال گزشتہ میں متکلم اور فلسفی متخاصمین یا ایک دوسرے کے خصم ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۵۳). [ع].

خَصْما (فت خ ، سک ص) امذ ؛ ج.
دشمن (جامع اللغات). [ع : خصیم = دشمن کی جمع].

خَصْما ئی (فت خ ، سک ص) امث.
شوہر والی بیوی ، جس کا شوہر زندہ ہو. جب سے میں بڑھا ہو گیا ہوں یہ خصمائی حرام زادیاں چھنال ہو گئی ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۲۱). [خصم + ائی ، لاحقۂ صفت تانیث].

خَصْما مُونی (فت خ ، سک ص ، و مع) صف.
(عور) (بددعا یا کوسنا یعنی شوہر کو مار ڈالنے والی) بیوہ ، **بطور گال استعمال ہوتا ہے ، کلمۂ بیزاری ، جو ایک عورت دوسری عورت کے لیے استعمال کرتی ہے.** اس خصما مونی کا کیا ہے پھر کوئی شوہر تلاش کر لے گی. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۹۸). [خصما (رک) + مونی = مُردہ ، مرنا سے].

خَصْمان (فت خ ، سک ص) امذ ؛ ج.
خصم (رک) کی جمع ، مقدمے کے فریقین ، دُشمن (جامع اللغات). [خصما + ن ، لاحقۂ جمع].

ـــ سِفْلی کس اضا (ـــ کس س ، سک ف) امذ.
عناصر اربع (برہان قاطع ؛ جامع اللغات). [خصمان + سفلی (رک)].

خَصْمانَہ (فت خ ، سک ص ، فت ن) م ف.
دُشمنانہ ، مُخالفانہ ، اچھے خاوند کی طرح ، کفایت شعاری سے (جامع اللغات). [خصم + انہ ، لاحقۂ تمیز].

خَصْمی (فت خ ، سک ص) امث.
دُشمنی ، عداوت ، مالکیت ، مالک پن ، بیر ، خصومت.

نبی کبریے خصمی جان نوں تسکیے طاقت آن
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۵۳).

ہمیشہ سے کی ہے جن نے یہ خصمی خدا کرے
اس سے بھی تم خصومت جا نی رکھا کرو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۰). [خصم + ی ، لاحقۂ تانیث].

خُصُوبَت (فت خ ، و مع ، فت ب) امث.
(نباتیات و حیاتیات) **قابلیت تولید ، اولاد پیدا کرنے کی قابلیت ، قابلیت اثمار ، پھل لانے کی قابلیت** (مخزن الجواہر ، ۳۴۴). [ع].

خُصُور (ضم خ ، و مع) امث.
جسم کا درمیانی حصہ ، کمر ، پیٹھ.

کُلاب و رخام و طلا و قصب
کُشوخ و خُصُور و حُجُور و خُصُون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۵). [ع].

خُصُوص (ضم خ ، و مع). (الف) م ف.
خاص کر ، بالخصوص ، خصوصاً ، خصوصیت ، خاص ہونا.

انھے سات قلعے انہوں میں خصوص
جیسے شاہ مرداں نثے آ خصوص
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۶). تمام اہل حرم خصوص زینب و کلثوم بیتاب تھیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۰). بے گناہ کا مارنا خصوص اپنے بھائی کا بڑا گناہ ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۳). دوستوں میں طرح طرح کی افواہیں اوڑیں خصوص چھوٹے مرزا اور شیخ گھسیٹا کوسل مہاجن نے بہت افسوس کیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۱۱). (ب) امذ. **۱. خاص معاملہ بات یا کام.** خاندان کا ان کو نہ دل سے خیال ہے اور اس خصوص میں ان کو ایک اہتمام خاص ہے. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۵۳). میری شریفانہ گزارشات نے اس خصوص میں آپ کے انداز تخاطب اور اسلوب تحریر و تسوید پر قطعاً کوئی اثر نہیں ڈالا. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۲۳۱). **۲. خصوصیت.**

پہلے اک واجب مطلق کہ نہ حادث نہ قدیم
پھر حدوث و قدم و عین و خصوص و تعمیم
(۱۹۶۳ ، الف ، ۱۵۱). (ج) صف. **خاص ، مخصوص.** ویسے میں دل بادشاہ کوں عالم پناہ کوں ، ظل اللہ کوں صاحب سپاہ کوں خصوص ایک جاسوس تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹). عمر بن حدیث نے کہا عورتوں کو مارنا روا نہیں خصوص عخت زدہ و ماتم رسیدہ کو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۱).

بے وفا ہیں گرچہ سب جا خوب رو
لیکن ان میں حیدرآبادی خصوص
(۱۸۰۵ ، دیوان صاحب ، ۲۳۵). ہندوستان میں اودھ کا خطّہ ابتدا سے مردم خیز چلا آتا ہے بلکرام اس عموم میں ایک مرتبۂ خصوص رکھتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۱). [ع : (خ ص ص)].

ـــ میں م ف.
بارے میں ، ضمن میں. شاید اس خصوص میں وہ حد سے تجاوز

کر گئے تھے. (۱۹۶۱ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۱۸).

خُصُوصاً (ضم خ ، و مع) م ف.
خاص کر ، **بالخصوص**.

خصوصاً شہنشاہ عادل علی
ترا ناوکِ کاری جو ہے ات بلی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹).

خصوصاً جو فضلی ہے بے عقل و فہم
کہاں اس کوں قدرت کرے جو کہ نظم

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰). تارک الدنیا بولا ... کارے دارد خصوصاً ... تاج شہی کے عوض کلاہ ترکی سر پر رکھنا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰). اب تک ہماری بحث تقریباً کلیتاً نشو و نما تک عموماً اور غیر آموزشی کردار کی رسیدگی تک خصوصاً محدود رہی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۸۷). [خصوص + اً ، لاحقۂ تمیز].

خُصُوصی (ضم خ ، و مع) صف.
۱. خاص ، **مخصوص ، ایک نوع کی**. اشیا سے ... خصوصی ایکس ریز بھی خارج ہوتی ہیں. (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۱۳۸). ۲. **کسی ایک کام کے لئے مختص**. جب کسی رپورٹر یا نامہ نگار کو رپورٹنگ کا خاص اور اہم کام سونپا جاتا ہے تو اسے نمائندۂ خصوصی یا نامہ نگار خصوصی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۳۲). ۳. **خاص طور پر ، بالخصوص**. سیٹھ بولا ... ہم ہر اپل کار کو اتنی ہی عیدی بھیجتے ہیں تمہیں ہم نے خصوصی عیدی نہیں بھیجی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۰). [خصوص + ی ، لاحقۂ صفت].

---اِشارِیَہ (---کس ا ، ر ، فت ی) امذ.
تقسیم عنوانات کی فہرست جو حروفِ ابجد کے قاعدے کے مطابق ترتیب دی جائے. اشاریہ دو طرح کے ہوتے ہیں خصوصی اشاریہ اور نسبتی اشاریہ. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۷۱). [خصوصی + اشاریہ (رک)].

---اِندراج (---کس ا ، سک ن ، کس د) امذ.
کسی لفظ یا عُنوان کے تحت لکھنا یا داخل کرنا ، کیٹلاگ میں کسی کتاب کا اس موضوعی سُرخی کے تحت اندراج کرنا جو اس موضوع کو جس سے اسے موسوم کیا گیا صاف صاف ظاہر کرے. (نظام کتب خانہ ، ۲۸۶). [خصوصی + اندراج (رک)].

---کُتُب خانَہ (---ضم ک ، ت ، فت ن) امذ.
ان کُتب خانوں میں وہ تمام کُتب خانے شامل ہیں جو کسی خاص ادارے سے منسلک ہوں یا موضوع کے اعتبار سے وہاں صرف خاص کُتب دستیاب ہوں. خصوصی کُتب خانوں میں ان کتب خانوں کا شمار بھی ہوتا ہے جو کسی خاص قسم کے تحقیقی ادارے سے متعلق ہوں. (۱۹۸۵ ، حوالہ جاتی خدمات ، ۵۵). [خصوص + کتب (رک) + خانہ (رک)].

---کَرْو (---فت ک ، سک ر) امذ ، امث.
(برقیات) **گراف میں بنائے جانے والے مخصوص گھماؤ یا ٹیڑھی لکیریں جو گرمی یا ٹھنڈک یا کسی شدت کا اظہار کرتی ہیں انگ: Curve**. پانچ مقداروں میں سے کوئی سی دو مقداریں لے کر جب ان کے درمیان ایک گراف کھینچا جائے تو یہ گراف والووں کے ایک خصوصی کرو (Characteristic Curve) کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۶۶). [خصوصی + کرو (رک)].

---میزْبان (---ی مع ، سک ز) امذ.
(سائنس) **طفیلی یا جراثیم وغیرہ کی نشو و نُما پانے کی جگہ**. وہ میز بان جس میں طفیلی بلوغت کو پہنچتا ہے اور منفی طریقہ پر تولید کرتا ہے خصوصی میز بان ... کہلاتا ہے. (۱۹۸۳ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۱۰۵). [خصوصی + میز بان (رک)].

خُصُوصِیّات (ضم خ ، و مع ، کس ص ، شد ی بفت) امث ، ج.
۱. **انداز ، طرز ، طریقہ**. نشست کی قطع دو زانو ہے جو مغلیہ دربار کی خصوصیات سے ہے. (۱۹۳۶ ، شرر ، مقالات ، ۲۲). ۲. **جغرافیائی اعتبار سے الگ**. یہاں کا ہر صوبہ ایک نئی راجدھانی ، ایک نئی زبان ایک الگ تمدن یعنی ایک ایک نیا ملک تھا جو اپنے لیے مخصوص خصوصیات رکھتا تھا. (۱۹۳۹ ، نقوشِ سلیمانی ، ۵). ۳. (سائنس) **جنسی یا جبلّی نوع کی خُوبیاں جو تواتر سے ایک نسل سے دوسری نسل کو مُنتقل ہوں ، عادات و صفات**. اس طرح جین درحقیقت ... جو مخصوص افعال کی نگرانی کرتے ہیں اور جن کا اظہار خصوصیات میں ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۰۷). [خصوصیت (رک) کی جمع].

خُصُوصِیَّت (ضم خ ، و مع ، کس ص ، شد ی بفت) امث.
۱. **خاص بات ، مخصوص صفت ، خُوبی**. ہر فرد انواع ممکنات کوں ساتھ خلعت لائق کے خصوصیت دے کر بلدن نادر انسان کوں ... بیچ خوب ترین صورت کے کتم عدم سے عالم وجود میں پہونچایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱). پھر بھی موقع دیکھتے ہیں کہ فرضیہ نقدی کا معاملہ ہو جائے تو بہتر ہے بلکہ اوس کی بھی کچھ خصوصیت ..... نہیں. (۱۸۶۷ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۲۷۹). مجھے اپنے ادب میں اپنے شعور کی آنکھ کھولتے ہی ایسے فن کار زیادہ پسند آئے جن میں یہ خصوصیت (اپنے معتقدات ، تاریخ اور تہذیب سے جڑا رہنا) کسی نہ کسی طرح موجود تھی. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۱۰). ۲. **گہرا تعلق ، ربط ضبط**. مسلمانوں کو ہر اپنے اسلامی بھائی کے ساتھ ایسی ہی خصوصیت ہوتی ہے. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجینا ، ۸۲). سرسید کی زندگی میں بہت سی ایسی خصوصیتیں ... ہیں جن پر ان کی ترقیات کی بنیاد قائم کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۶۷). ۳. **تخصیص**.

بحث کی اپنی خصوصیت ہے عروض کے ساتھ
کو کہ اس عالم پہ ہو پایۂ ترا انعام عام

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۸). ان سے کیا خصوصیت ہے مجھ کو تو سب بھائی برابر ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱۶). بارگاہ النبی میں آپ کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۰۷).

آخر شاہد صاحب کو فتح ہوئی ، رازق صاحب نے ساق کے بارے میں خصوصیت برتی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۱). ۳. **قید شرط ، پابندی.** ہماری کمیٹی میں شہری دیہاتی کسی کی خصوصیت تو ہے نہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۳)

جلیل پیر مغاں کی خصوصیت کیا ہے
مرید ہوں میں اسی کا جو دے شراب مجھے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۲۰۵). اف : دینا ، رکھنا ، ہونا. [خصوص + یت ، لاحقۂ تانیث].

ـــ خاصّہ کس صف (ـــ شد ص بفت) م ف.
امتیازی وصف. سیاست کی ہمیشہ سے یہ خصوصیت خاصہ رہی ہے کہ بتدریج تمام کام کئے جاتے ہیں اس طرح ماضی کے سلسلے کو یک لخت نہیں توڑا جاتا. (۱۹۳۳ ، تاریخ دستور ہند ، ۶۷). [خصوصیت + خاصہ (رک)].

ـــ کُبْرٰی کس صف (ـــ ضم ک ، سک ب ، اشکال ی) امذ.
مخصوص عادت. کسی نہ کسی اخلاقی ہستی کا مظہر اتم ہونے کی خصوصیت کبریٰ اسے حاصل تھی. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۳۱). [خصوصیت + کبریٰ (رک)].

خُصُوم (ضم خ ، و مع) امذ ؛ ج.
رک : خَصْم جس کی یہ جمع ہے. بعضے کہتے ہیں قیامت میں خصوم کے مقدمات جو فیصل ہوں گے ، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳۷). حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خصوم کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھا لی تھی. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۵۷). ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس (جاحظ) کے خصوم و اعدا نے اس پر جو ناروا الزامات لگائے ہیں وہ آپ کے سامنے پیش کر دیں. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۵۰). [خصم (رک) کی جمع].

خُصُومات (ضم خ ، و مع) امذ ؛ ج.
رک : خصومت جس کی یہ جمع ہے. وقت فیصل خصومات حکم حق جانب خدا سے القا ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۵). رعایا کو یہ عادت ہو گئی ہے کہ اپنے خصومات کے انفصال اور اپنے نقصانات کی تلافی کے لیے حکام وقت سے رجوع کرتی ہے. (۱۸۹۰ ، معلم السیاست ، ۲۲). بیشتر انتظامات ملکی ، راجاؤں سے معاملات و معاہدات ، تشخیص و جمعبندی ... فصل خصومات وغیرہ انجام پاتے تھے. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (مقدمہ) ، ۳۳). [ع : خصومۃ (بحذف ۃ) + ات ، لاحقۂ جمع].

خُصُومانَہ (ضم خ ، و مع ، فت ن) م ف.
ایک دوسرے کی ضد. سوریا سدھانت ۱۴ ابواب میں منقسم ہے یہ تفصیل ذیل (۱) سیاروں کی اوسط حرکات ... (۱۱) چاند اور سورج کے بعض خصومانہ مظاہر ... (۱۴) تعین وقت کے مختلف طریق. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲ ، ۸۲۵).

[خصوم + انہ ، لاحقۂ صفت].

خُصُومَت (ضم خ ، و مع ، فت م) امث.
۱. **دشمنی ، عداوت ، کینہ**

سو ایسے میں کوئی شخص عارف تول
کہیا اسے خصومت تو ہے بے بدل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۶).

بس ہوئے وہ جمع آ ایسے کے پاس
کہ کیا اس خصومت سے ہراس

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۵۳).

تدبیر دوستاں سے ہے بالعکس فائدہ
ہے دردِ عاشقی کو خصومت دوا کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۸۱۱).

جو مجھ پہ کیا ظلم خدا اس سے ہے آگہ
اس پر بھی خصومت مجھے تم سے نہیں واللہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۳۳). سر ولیم پیرس تحریر فرماتے ہیں کہ ... اگر ہماری طرف سے کوئی خصومت ظاہر نہیں کی جاتی تو وہ (شیر) بھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرتے تھے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۳۱). اس ریاست کی تاریخ اس خصومت و عداوت سے عبارت ہے جو اسمعیلیوں اور کرد و نواح کے سنی بلکہ شیعہ آبادی کے درمیان مسلسل جاری رہی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۹۶). ۲. **جھگڑا ، قضیہ.** جو کئی پہچانا چاہے کہ خصومت میں حق کس کی طرف ہے اور ناحق پر کون ہے تو دونوں کو دو مرغ یا بکرے دے کر اس معبد میں بھیجے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲۳). غرضیکہ سب واقعات سے نواب مرزا اور مراد علی میں خصومت کا ثبوت ملتا ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۳۵). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (خ ص م)].

ـــ شَدِید کس صف (ـــ فت ش ، ی مع) امث.
سخت دشمنی (جامع اللغات). [خصومت + شدید (رک)].

ـــ گَہ امث.
جھگڑے کی جگہ ، میدان جنگ (جامع اللغات). [خصومت + گہ (رک)].

ـــ گَر (ـــ فت گ) صف.
جھگڑا کرنے والا ، جھگڑالو ، مقدمے باز ، مخالف (جامع اللغات). [خصومت + گر (رک)].

خَصّی (فت خ ، شد ص). (الف) صف مذ.
جس کے خصیے نکال دیئے گئے ہوں ، آختہ (انسان اور چوپایوں کے لیے مستعمل) ، بدھیا.

پھونس اور خصی قربانی کر تر یا مادہ سب کول کر

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی (ق) ، ۵). رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن دو خصی مینڈھے ذبح کیے. (۱۸۶۷ ، نور الہدایہ ، ۴ : ۵۶). زانی کو خصی کر دینے کا حکم دے دیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۸). پرورش کے لئے بچھڑے ، مینڈھے اور دنبے ابتدا ہی میں خصی یا آختہ کرا لئے جاتے. (۱۹۷۰ ، گھریلو

السائیکلوپیڈیا ، ۲۹۶)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ (ب) صف مث۔ ۱۔ وہ عورت جس کے پستان نہ ہونے کے برابر ہوں (پلیٹس)۔ ۲. (قواعد) رُباعی جس کے تیسرے مصرعے سے قافیہ حذف ہو گیا ہو ، ایسی رُباعی جس میں چاروں مصرعے ہم قافیہ نہیں ہوتے۔ پہلے رباعی کے ہر مصرعے میں قافیہ لاتے تھے ... جب سے اس کا نام دو بیتی رکھ لیا تو پہلے دو مصرعوں کو مطلع فرض کیا اور دوسرے دو مصرعوں کو بھی مطلع بدین وجہ دوسرے شعر کے پہلے مصرعے سے قافیہ نکال ڈالا اور چاروں کو ملا کر اوس کا نام رباعی خصی رکھا۔ (۱۸۸۲ ، قواعد العروض ، ۲۲۸)۔ قواعد اور عروض کی مختلف کتابوں میں رباعی کے مختلف نام ملتے ہیں رباعی ، ترانہ اور دو بیتی مشہور نام ہیں بعض چہار مصراعی چہاربیتی اور خصی بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۹۲ ، اردو رباعی ، ۲)۔ ۳. (i) مُراد : نامرد ، بُزدل ، کم ہمت ؛ (مجازاً) دل گرفتہ۔

کر آج کیا وصل سے انکار پری وش
ہو جائے گا خصی ترا بیمار پری وش

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۰)۔ (ii) ہیجڑا ، زنانہ ، مُخنّث ، زنخہ ، عنین ، خواجہ سرا ، وہ شخص جس کو رجولیت نہ ہو۔ خصی اور مجبوب اور مخنث عورت اجنبی کی طرف نظر کرنے میں مثل مرد کے ہیں یعنی جیسے مرد کو نظر کرنا عورت اجنبیہ کی طرف درست نہیں ہے ویسے ہی ان لوگوں کو بھی نادرست ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۷)۔ (iii) وہ بیج جس سے نباتات نہ اُگائی جا سکیں ، عقیم پودا۔ یہ غور کرنا بھی ضروری ہے کہ وہ مریض یا خصی یا عمر رسیدہ تو نہیں۔ (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۲۰۹)۔ [ع : خصی (خ ص ی)]۔

ـــ الثعلب (ـــــ ضم ی ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، سک ع ، فت ل) امث۔
رک : خصی الکلب۔ خصی الثعلب گیاہ شیریں ہے ... تشنج اور فالج کو نافع ہے اور قوت باہ زیادہ کرتا ہے۔ (۱۸۴۴ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۳)۔ [خصی + رک : ال (۱) + ثعلب (رک)]۔

ـــ الدیک (ـــــ ضم ی ، غم ا ، ل ، شد د ، ی مع) امذ۔
ایک رُوئیدگی ہے جڑ اس کی ملکوہ کے پیڑ کی طرح اور اس سے کچھ لمبا ہوتا ہے دانہ سفید آلو بالو کے بڑے دانے کی طرح ہوتے ہیں ادویات میں استعمال ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰)۔ [خصی + رک : ال (۱) + دیک (رک)]۔

ـــ الکلب (ـــــ غم ا ، سک ل ، فت ک ، سک ل) امذ۔
ایک نبات کی جڑ جس کی دو قسمیں ہوتی ہیں اور جس میں گانٹھیں ہوتی ہیں تلے اوپر جُڑی ہوتی ایک گانٹھ میں رطوبت بھری ہوتی ہے اسے مادہ کہتے ہیں اور دوسری نرم اور تر ہوتی ہے۔ دونوں قسموں کی جڑ قوت جماع بڑھاتی ہے ، لاط **Orchis Hircina** خصی الکلب ... ایک گیاہ ہے مثل خصی الثعلب کے ، پھل اس کے دو ہیں ایک فوقانی ایک تحتانی ، اورام بلغمی کو تحلیل کرتا ہے۔ (۱۸۴۴ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۳)۔ خصی الکلب ... ایک نبات کی جڑ ہے اس کی دو قسمیں ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰)۔ [خصی + رک : ال (۱) + کلب (رک)]۔

ـــ بنانا ف م۔
خصیے نکال دینا ، نامرد کر دینا (نیز خاندانی منصوبہ بندی کے لیے) مرد کی نس بندی کرنا۔ بھارتی وزیر صحت کو پارلیمنٹ میں یہ اعلان کرنا پڑا کہ کسی حکمت عملی میں لازماً خصی بنانے کی مہم شامل نہیں ہو گی۔ (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، جون ، ۳)۔

ـــ پرقالہ (ـــــ فت پ ، سک ر ، فت ل) امذ۔
رک : خصی پرقالہ (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ، ۳۴۳)۔

ـــ پلاؤ (ـــــ ضم پ) امذ۔
پلاؤ کی قسم کہ جس میں گوشت کی جگہ چنے کی دال دم دیتے ہیں ؛ (مجازاً) کمتر درجہ کا پلاؤ۔

گر لیکا عورت ست کہا تو لے کے دود و لسّی
خوبیا اگر کھلاوے کھا جا پلاؤ خصی

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۱)۔ استاد نے کہا۔ ظرافت پر ظرافت یہ کہ کھلایا بھی تو خصی پلاؤ۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) (دیباچہ) ، دیوان ذوق ، ۴۳)۔ [خصی + پلاؤ (رک)]۔

ـــ کرنا ف م۔
۱. خصیے نکلوا دینا ، نامرد کر دینا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو جاتے ہمارے ساتھ عورتیں نہیں تھیں سو ہم اپنے تئیں خصی کرنا چاہتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہم کو منع کرتے۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۰۰)۔ مجھے اس خصی کی حالت میں چھوڑ کر وہ ایک نائی کو بلا لایا جس نے مجھے خصی کر کے داغ دیا۔ (۱۹۴۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۳۲)۔ ۲. بکرے کو بھینٹ چڑھانا (جامع اللغات)۔

ـــ ہونا ف ل۔
خصی کرنا (رک) کا لازم۔ عرض کیا کہ میرا جی چاہتا ہے خصی ہو جاؤں۔ (۱۸۶۷ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۱۴۳)۔ الباخرزی کی سب سے زیادہ مشہور تحریر اس کا وہ مکتوب ہے جو اس نے اپنے محسن الکندری کو اس کے خصی ہونے کے موضوع پر لکھا تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۲)۔

خَصِیب (فت خ ، ی مع) صف۔
زرخیز ، باروری کے لائق۔ سب بذرہ دان علٰحدہ علٰحدہ پھولوں کی پھولوں میں نہیں پائے جاتے ... بعض انواع مثلاً سفیکو کے تنوں میں عقیم اور خصیب خطے متبادل پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۲۰)۔ [ع : (خ ص ب)]۔

خُصْیَتَین (ضم خ ، سک ص ، شد ی بفت ، ی لین) امذ ؛ ج۔
دو تھیلیاں جن میں مادۂ تناسل رہتا ہے ، بیضۂ حیوان۔ صبح کو چاروں سپاہی روتے ہوئے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے خصیتین غائب ہو گئے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۶۹)۔ قوت تناسلیہ کا سرچشمہ خصیتین ہیں۔ (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر عمل ، ۳)۔ یا تو برص ہے یا خصیتین بہت بڑے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، ۱ معارف القرآن ، ۷ : ۲۳۹)۔ [ع : خصیہ + ین ، لاحقۂ جمع]۔

خُصْیَۃُ الثَّعْلَب (ضم خ ، سک ص ، فت ی ، ضم ت ، بشکل ہ ، ضم ا ل ، شد ث بفت ، سک ع ، فت ل) امث.
خصی الثعلب (گیاہ شیرمی) کا پھل. خصی الثعلب۔ گیاہ شیرمی ہے اس کے پھل کو خصیۃ الثعلب کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۷). عود ہندی ... مصطگی ، صندلین ، ہر ایک دس تولہ ... خصیۃ الثعلب ... ہر ایک بیس تولہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۸). [خصیۃ + رک : ال (۱) + ثعلب (رک)].

خُصْیَۃُ الرَّحْم (ضم خ ، سک ص ، فت ی ، ضم ت ، بشکل ہ ، ضم ال ، شد ر بکسر ، سک ح) امذ.
رحم کے داہنی بائیں دونوں جانب دو خصیے آبدار جھلی میں ملفوف ہو کر ایک ایک بند کے ذریعے رحم سے متعلق ہوتے ہیں۔ ہر ایک خصیہ ڈیڑھ انچ لمبا پون انچ چوڑا ، ایک تہائی انچ موٹا ہوتا ہے ایک دو ڈرام وزن اور رنگت میں سفید ہوتا ہے ، اس میں سے عورت کا انڈا یا عورت کی منی بذریعۂ اذناب نالیوں کے رحم میں جاتی ہے. خصیۃ الرحم تعداد میں دو ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، عجائب بیری ، ۳۱). [خصیۃ + رک : ال (۱) + رحم (رک)].

خَصِیصَہ (فت خ ، ی مع ، فت ص) امذ.
خصوصیت ، نمایاں وصف.

بھی خصیصہ شہ کا تھا ایسے باشرف
کہ بھی بیٹی کے پہونچیں اس طرف

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۶ : ۹۳). تیسری وجہ کا جواب یہ ہے کہ یہ عیسیٰ اور مریم کا خصیصہ ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۷۰). یورپ میں اصلی سلام جو اسلام کا خصیصہ تھا وہ تو غائب ہو گیا ، فقط سلام کے بعد والی دعائیں صبحکم اللہ بالخیر اور مساکم اللہ بالخیر باقی رہ گئیں. (۱۹۲۹ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۰). [ع : (خ ص ص)].

---تَفَرُّد کس صف (---فت ت ، ف ، شد ر بضم) امث.
وصف یکتائی ، یگانہ پن. عامی بادشاہ کی طرف اس حیثیت سے نہیں دیکھتا ہے کہ وہ مثل انسانی میں متحقق ہے بلکہ اوسکو اوسکے خصیصۂ تفرد و الفت و علو ہمت کی حیثیت سے دیکھتا ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۲). [خصیصہ + تفرد (رک)].

---تَوَحُّش کس صف (---فت ت ، و ، شد ح بضم) امذ.
جبلی وصف حیوانیت. ایک دوسرے کی مدد کرنے میں آپس میں صلح کر لیتے ہیں یہ اس لیے کہ وہ بھیڑیے کی خصیصۂ توحش و الفت و جرات کی طرف نظر کرتے ہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳۰). [خصیصہ + توحش (رک)].

خَصِیم (فت خ ، ی مع) صف.
جھگڑنے والا.

لَجُوج و لَدُود و حَجِیج و خَصِیم
وَفِی الَّذِیْن ہُم لَا یَتَفَقَّہُوْن

(۱۹۶۶ ، مزمور میرمغنی ، ۱۱). [ع : (خ ص م)].

خَصِین (فت خ ، ی مع) امث.
چھوٹی کلہاڑی (جامع اللغات). [ع : (خ ص ن)].

خُصْیوں پَر بال ہونا محاورہ.
بزدل یا کم ہمت ہونا ، جواں مردی میں کمتر ہونا.

لیے دیوک سے وہ جو ہے شال
ہاں تو اب کیسکے خصیوں پر ہے بال

(؟ ، بسمل (تذکرۂ شعرائے اردو ، ۹۷)).

خصیوں میں تانت باندھنا محاورہ.
کسی قابل نہ چھوڑنا (حریف کو زیر کر دینا) (محاورات ہند ، ۹۳).

خُصْیَوِی (ضم خ ، سک ص ، فت ی) صف.
خصیے سے متعلق. ٹیسٹیکیولر ٹروپنز (خصیوی آوردہ) خصیہ کی پشت سے باہر نکل کر برانچ سے معاونات حاصل کرتی ہیں. (۱۹۳۷ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۷۷۰). [خصیہ + وی ، لاحقۂ صفت].

خُصْیَہ (ضم خ ، سک ص ، فت ی) امذ.
فوطہ ، خایہ ، انڈا ، بیضہ.

نیچے کا اپنا پیٹ دھو — الٹ کے تیں خصیہ کیتی

(۱۷۸۱ ، جاو کرسی ، ۳۳).

اس کے جب خصیوں پہ پڑتی ہے نگہ
یاد تب آتے نہیں ہیں قبلہ گہ

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۳۱۲). اسکا (کرک یعنی گینڈا) معدہ خشک کر کے ہمراہ آب نخود کے اگر تناول کرے تو درد خصیہ اور مثانہ کو مفید ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۵۹). مردوں کے جنسی غدود خصیے یا ٹیسٹس (Testis) اور عورتوں کے جنسی غدود بیضے یا اووری (Ovaries) کہلاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۹۹). [ع].

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) صف.
خوشامدی (پلیٹس). [خصیہ + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---جَلْنا محاورہ.
خصیوں میں گرمی پیدا ہونا ، مباشرت کی خواہش ہونا ، حسد ہونا.

جب وہ کرتے ہیں مجھ سے گرمی
اس گھڑی اپنے خصیے جلتے ہیں

(۱۸۳۲ ، جرکین ، ۵ ، ۱۷).

---سَہْلانا محاورہ.
خوشامد کرنا ، عجز و عاجز کرنا (پلیٹس ، جامع اللغات ، نور اللغات).

---شِگاف (--- کس ش) صف مذ.
وہ جس کے خصیوں میں چیرا لگا ہو ، مراد : ہیجڑا ، زنانہ ، مخنث ، نامرد. بدخو ، تیرہ درون ، حاضر ہیں آزاد کش ، تسمہ کش ، چشم کن خصیہ شگاف پھر رہے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۲۸). [خصیہ + ف : شگاف ، شگافتن - چیرنا].

خِضاب (کس خ) امذ.

۱. (سائنس) **لوٹی رنگ ، رنگین محلول.** کولائنڈی مادہ میں آیوڈین کا ایک مرکب تھائرا کسین (**Thyroxin**) یا آیوڈوتھائرنیو گلابیولین ( ) موجود ہوتا ہے اور جب سخت کرنے والے متعاملات سے منجمد ہو جائے تو وہ البومین اور دوسرے خضابات (**Dyes**) سے بسرعت رنگ قبول کر لیتا ہے. (۱۹۳۲ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۲۵). ۲. **بال رنگنے کا سفوف یا محلول ، مہندی.** ایک سر نہایت حسن و صفا میں شبیہہ رسول خدا تھا اور اثر خضاب کا اس ڈاڑھی پر ظاہر تھا. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۳). جہاں آرا (گیتی آرا کی بہن) کیوں جی (پیر مرد سے) اس سن سے سفید بالوں میں خضاب کیوں نہیں لگاتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۰). مندرجہ ذیل چند ایک نسخے سفوف خضاب کے درج کرتی ہوں. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۵۴). ف : کرنا ، لگانا [ع : (خ ض ب)].

---آہنی کس صف (---ف ہ) امذ.

اُسترا (جامع اللغات). [خضاب + آہنی (رک)].

---آہنی پھیرنا محاورہ.

اُسترے سے بال مُونڈنا ، حجامت بنانا (مخزن المحاورات ، ۳۴).

---دار صف ـ خضابدار.

۱. **رنگ یا مہندی سے رنگے ہوئے.**

تر آنسوؤں سے ہو گئی ریش خضابدار

تسلیم کر کے قاسمِ گلرو ہوا سوار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۵). ۲. **مُراد: گنہ گار ، بداعمال.**

ہر ایک موئے عاصی خضابدار رہا

بشر سفید بھی ہو کر سیاہ کار رہا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۲). [خضاب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا ، رکھنا].

---دوست (---و مع ، سکـ س) صف.

بہت زیادہ خضاب کرنے والا.

سنتا ہوں شیخ شہر بہت ہے خضاب دوست

ریش ہے اس کے ہاتھوں سے آفت اُرنڈ پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، (انتخاب رام پور) ، ۸۵). [خضاب + دوست (رک)].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **بال رنگنا ، وسمہ لگانا ، بال سیاہ کرنا ، رنگ کرنا.**

کرتا تھا مہندی سے وہ عالی جناب

بالقبں ریش مبارک کو خضاب

(۱۸۵۴ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاء اللہ دہلوی ، ۶۵). (نواب عماد الملک) خضاب کرتے تھے ، آخر زمانے میں ترک کر دیا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۰۳). ۲. **مہندی لگانا.** اگر... ایک ہاتھ پر خضاب کیا ہے یعنی مہندی میں سرخ رنگ کیا ہے تو دلیل ہے کہ کسی کے قتل پر آمادہ ہو گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۰).

۳. (مجازاً) **دھول میں اٹنا ، گرد سے رنگ بدل جانا.** ساری میل کچیل پہاڑوں کی... سروں پر ایسا خضاب کرتی ہے کہ سفید چونٹے کو سیاہ بنا دیتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۸۱).

---کُھل جانا / کُھلنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **خضاب کا رنگ اُڑ کر بالوں کی سفید جڑیں دکھائی دینا.**

روشنی کی کچھ جھلک کچھ ہے سیاہی کی چمک

کھل گیا ہو جس طرح ریش مخضب کا خضاب

(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیف سخن ، ۱۰۷). ۲. (اُ) **فریب ظاہر ہو جانا ، راز فاش ہو جانا.** تمہارے دل میں صفائی ہوتی تو اتنی جلدی خضاب نہ کھلتا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۹). (اُا) **گناہوں کی بُوجھ کچھ ہونا ، اصلیت ظاہر ہونا.**

تازیست تو کی ہے پردہ داری ہم نے

مرقد میں مگر خضاب کھل جانے کا

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۳۰۰).

---گُھل جانا محاورہ.

جوشِ جوانی سرد پڑ جانا ، توانائی میں کمی آنا.

دھوکا تھا جس کو سمجھے ہوئے میں شباب تھا

دوچار دن میں گھل گیا جتنا خضاب تھا

(۱۸۹۱ ، اشک (علی حسن) ، معیار نظم ، ۳۸).

---ہونا محاورہ.

مزاج میں رنگینی آ جانا ؛ خوش پوشاک ہو جانا. لطیفہ کو نوجوان آ کر مصاحبت میں داخل ہوئے بلکہ پرانے پرانے بڈھے سر سے پاؤں تک خضاب ہو گئے. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۹۲).

خِضابی (کس خ) صف.

رک : خضاب دار.

باقی نہیں ، جس پہ جبیں رکھ کے روؤں گی

اشکوں سے خوں ، ریشِ خضابی کا دھوؤں گی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۸۷). چودھری صاحب تو خضابی تھے اور بڑھاپے میں بزرگوں کی وضع نبھائے جا رہے تھے. (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۲۸). [خضاب + ی ، لاحقۂ صفت].

خُضارت (ضم خ ، فت ر) امث.

سرسبزی ، تازگی. اردگرد کے پہاڑوں کے سبزۂ نودمیدہ اور اشجار عظمت بار سے آنکھوں کو خضارت و نظارت حاصل ہوتی ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۹۵). بہشت بریں کا نمونہ لطافت و خضارت کا چشم و چراغ ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۶۵). [ع : (خ ض ر)].

---آگیں (---ی مع) صف.

تازگی بخش ، فرحت بخش. اشجار ہرے بھرے ، کلیں پھولے پھلے ، گل بوٹے پُر بہار ، خضارت آگیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۸۶). [خضارت + آگیں ، لاحقۂ صفت].

خَضایک (فت نیز کس خ ، فت ی) امذ.
سبزی مائل زرد رنگ کا ایک پرندہ ، اخیل ، خضاری.

پپیے و کوک و طاوس کی
کلنک و خضایک و ککنوس کی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰۱). [ع].

خِضَر (کس خ ، سک نیز فت ض) امذ.
۱. ایک پیغمبر کا لقب ہے ، اس لقب کی وجہ محققین نے یہ بیان کی ہے کہ وہ جس جگہ بیٹھ جاتے تھے یا جہاں سے گزر جاتے وہ جگہ سبز و شاداب ہو جاتی۔ اصل نام ان کا ارمیا تھا. ان کی نسبت مشہور ہے کہ انہوں نے آبِ حیات پیا ہے اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ سکندر کو چشمۂ آبِ حیات تک یہی لے گئے تھے لیکن وہ آبِ حیات سے محروم رہا ، بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرتے ہیں ، ان کی پیغمبری میں اختلاف ہے. بعض ان کو نبی کہتے ہیں ، بعض ولی بعض فرشتہ اور بعض رجال اللہ امت محمدیہ میں شمار کرتے ہیں. جکوئی ہو تازا آبِ حیات پیوے گا ، دوسرا خضر ہو گا ، اس جگ میں سدا جیوے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶).

مارا ہوا ہے خضر محبت کی تیغ کا
آبِ حیات شوق سیں تیرے جیا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۳).

خضر دشتِ عشق میں مت جا کہ واں
ہر قدم مخدوم خوفِ شیر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۸).

وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناسِ خلق اے خضر
نہ تم کہ چور بنے عمرِ جاوداں کے لیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). خدا جہاں پناہ کو خضر و الیاس کی عمر عطا فرمائے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۳). حضرت خضر کے متعلق جو روایتیں اور حکایتیں مشہور ہیں ان کا تعلق قرآن مجید کے اس بیان سے ہے جو سورۂ کہف میں مذکور ہے. (۱۹۸۰ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۱). ۲. **(مجازاً) رہنما ، رہبر.**

راہِ طلب میں جب ہوئی سرگشتگی بہت
اک خضرِ پے خجستہ نے کی آ کے رہبری

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۲۹).

خضرِ منزل اپنا ہوں اپنی راہ چلتا ہوں
میرے حال پر دنیا کیا سمجھ کے ہنستی ہے

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۳۶).

اے خضر رہبری کے وہ دعوے کہاں گئے
مدت سے پھر رہا ہے کوئی کوئے یار میں

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۲۸). ۳. **(تصوف) اس سے اشارہ ہے بسط کی طرف اور الیاس سے قبض کی طرف** (مصباح التعرف ، ۱۱۳). [ع : (خ ض ر)].

ـــــ آمیز (ـــــ ی مج) امذ.
(طب) سبزی مائل. پر کیں مائیو خضر آمیز ... کی مقدار تھوڑا کہ بھی اک سے دس قطرہ تک ہے. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۱۱۸). [خضر + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا].

ـــــ حَیات کس اضا (ـــــ فت ح) امذ.
مُراد: ابدیت.

باقی کہ خضر حیات پایا
مد گھر تھے تنک سو جام ہی نیے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۵). [خضر + حیات (رک)].

ـــــ را باپَیرَہَن دوزی چہ کار کہاوت.
اللہ والوں کو دنیا داری سے کیا تعلق (جامع اللغات).

ـــــ راہ / رَہ کس اضا (ـــــ / فت ہ) امذ.
راہنما ، رہبر ، صحیح راہ دکھانے والا.

ہمدم نہ بغیر آہ کوئی جز نالہ نہ خضرِ راہ کوئی

(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۳۵).

خضرِ رہ مقصد خطِ جانانہ ہے گا
اب بار مرا سبزۂ بیگانہ ہے گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵۰). یورپین قومیں جو ... اسوقت وحشی اور کندۂ ناتراش تھیں لیکن زمانے نے پلٹا کھایا سائنس اہلِ یورپ کی خضر راہ بنی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۹ : ۳).

ہادیٔ دینِ عمل ، صاحبِ فہم و ذکا
غازیٔ رزمِ حیات ، خضرِ رہِ ارتقا

(۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۱). [خضر + راہ / رہ (رک)].

ـــــ رَہنُما کس اضا (ـــــ فت ر ، سک ہ ، ضم ن) امذ.
(تصوف) رہنمائی کرنے والا ، مُراد: معرفت کا راستہ بتانے والا.

جو پھول ہے قدرتِ خدا ہے جو سبزہ ہے خضر رہنما ہے

(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۵۶). [خضر + رہنما (رک)].

ـــــ صُورَت (ـــــ و مع ، فت ر) امذ.
سفید و دراز ریش ، خُوش شکل انسان (جامع اللغات). [خضر + صورت (رک)].

ـــــ طَرِیق کس اضا (ـــــ فت ط ، ی مع) امذ.
رہنُما ، راہبر ، راستہ بتانے والا.

نفس نے عقل سے کی عرض کہ اے خضرِ طریق
وعظ ہر تیرے ہے زیبا کہ فدا کیجئے جاں

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۳۲). ہماری خضر طریق امید ایسی نہیں ہے کہ .... چشمۂ حیواں سے سکندر کی طرح ہمیں ناکام واپس لائے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۸). [خضر + طریق (رک)].

ـــــ قَدَم (ـــــ فت ق ، د) امذ.
مُبارک قدم (جامع اللغات). [خضر + قدم (رک)].

ـــــ کا ناؤ ڈُبونا محاورہ.
جن سے فائدہ یا وفا کی اُمید ہو اُنہیں سے دغا یا نُقصان ہونا (جامع اللغات).

ـــــ لِباس (ـــــ کس ل) امذ.

سبز پوش (جامع اللغات). [خضر + لباس (رک)].

---ملے فقرہ.
کام بن گیا ، مُراد حاصل ہو گئی ، اُمید برآئی.

خوشی کے مارے کہوں آج مجکو خضر ملے
جو راہ کوچۂ جاناں کا راہبر مل جائے

(۱۸۳۰ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۹).

---ِ منزل کس اضا (---فت م ، سک ن ، کس ز) امذ.
رہبر ، رہنما ، قائد ، تکمیل مقصد میں معاون.

ہر خضرِ منزل تھک تھک کے ہارا
اب تک وہیں ہے جو کارواں ہے

(۱۹۵۶ ، بحرِ دوراں ، ۲۶۷). [خضر + منزل (رک)].

---نے ناؤ ڈبوئی کہاوت.
رک : لیز ناؤ کس نے ڈبوئی خواجہ نے خضر نے یعنی جن سے فائدہ کی اُمید تھی انہوں نے نقصان پہنچایا ، خلافِ توقع نقصان پہنچنے پر بولتے ہیں (فرہنگ اثر).

---ِ وقت کس اضا (---فت و ، سک ق) امذ.
مُراد: رہنما ، رہبر ، بُرے وقت پر راہنمائی کرنے والا ، راستہ دکھانے والا. حیران ہوئے کہ الٰہی یہ آٹھ دن کہاں سے آئے جو ہم نے باغ میں گزارے غرض بھائی ابوالحسن زمرۂ ابدال میں سے تھے اور اسی قسم کے لوگ قطب الاقطاب خضرِ وقت ہوا کرتے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۰). [خضر + وقت (رک)].

خَضْرا (فت خ ، سک ض) صف.
۱. سبز رنگ کا ، ہرا ، ہریاول ، سبزہ ، گیاہ. حضرت خضر کی اوس سبز رنگ کے اوپر نظر پڑی تو دشت خضرا میں راہ بھول جائے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۳۱). ۲. نیلاہی ، نیلگوں : گنبد خضرا.

انتظارِ ماہوش میں تو نہ ہوں آنکھیں سفید
شب یہ وہم آتا ہے سوئے چرخِ خضرا دیکھ کر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۵). ۳. حضرتِ خضر علیہ السلام (قدیم).

عیسیٰ کا کدھی شبیہ ترسا کوں دے
پناہ او جو اس دیر خضرا کوں دے

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۱۸). [خضر + ا ، لاحقۂ صفت].

خُضْرَت (ضم خ ، سک ض ، فت ر) امث.
۱. سبزی ، ساگ ، نباتات کی ہریالی (مخزن الجواہر ؛ فرہنگ عامرہ ؛ فیروز اللغات). ۲. (طب) جلد کی سبزی جو چوٹ کے سبب زیر جلد خون کے رُکنے اور جم کر لُتھیڑے سے پیدا ہو جاتی ہے. خضرت یعنی سبزی اور یہ خون کا سرد ہو کے جلد کے نیچے رہ جانا ہے چوٹ یا کسی دباؤ کے باعث. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۱۶۳). [ع : (خ ض ر)].

خُضْرَۃُ الشِّتا (ضم خ ، سک ض ، فت ر ، ضم ت بشکل ہ ، ضم ال ، شد ش بکس) امث.
(طب) سدا بہار نبات ، بتولی یعنی ونٹرگرین اور شہر بن برچ میں پایا جانے والا روغن. ونٹرگرین جس کو عربی میں ... خضرۃ الشتاء کہتے ہیں وہ حی العالم یا سدا بہار قسم کی ایک نبات ہے جو یورپ میں پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۲۵). [خضرۃ + رک : ال (۱) + شتا (رک)].

خِضْرَہ (کس خ ، سک ض ، فت ر) امذ.
(نباتیات) پودوں میں وہ مُواد جس کی وجہ سے وہ سبز نظر آتے ہیں ، سبز مادہ ، کلوروفل. یہ تمام نبات سبز رنگ کے ہوتے ہیں یہ رنگ ایک سبز مادہ کی وجہ سے ان میں پیدا ہو جاتا ہے جسے خضرہ (کلوروفل) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹). کلوروفل یا خضرہ پودوں کا وہ مواد ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ سبز نظر آتے ہیں. (۱۹۶۸ ، رسالہ کاروان سائنس ، ۵ ، ۴ : ۳۰). [خضر + ہ ، لاحقۂ صفت].

خِضْری (کس خ ، سک ض) امث.
خضر سے متعلق یا منسوب ، راہنمائی کا.

دکھایا ہیں تپ خضری خیال
معانی کے چشمے کے لے اب دنبال

(۱۶۴۲ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۱۰). [خضر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ُ المَشْرَب کس صف (---ضم ی ، غم ال ، فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
صُوفیہ اسلام کا ایک فرقہ خضری المشرب کہلاتا ہے یہ لوگ بزعم خود بلاواسطہ جناب خضر سے علم لدُنی حاصل کرتے ہیں اور انہیں کی طرح خلق خُدا کے بگڑے ہوئے کام سنوارتے ہیں (عام فکری مغالطے ، ۸۰). [خضری + رک : ال (۱) + مشرب (رک)].

---خَبَر سَچّی ہوتی ہے فقرہ.
الواہ عموماً درست ثابت ہوتی ہے (خزینۃ الامثال ، سید حسین شاہ ، ۳۸ ؛ جامع اللغات).

خَضْرِیات (فت خ ، سک ض ، کس ر) امث ، ج.
خضرت (رک) کی جمع ، سبز پتے وغیرہ. لوگ اپنی انتہائی کوشش سے ہر جنس کو ، غلّہ سے مویشی تک ، کنگھی سے سوئی تک ، گنے سے سبزی تک ، بریشم سے شوربے تک ... خضریات (سبز پتے وغیرہ) تک ... احکامات سلطانی کے بموجب رکھتے (یعنی فروخت کرتے تھے). (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ڈاکٹر سید معین الحق ، ۴۹۳). [خضر + یات ، لاحقۂ جمع].

خِضْرِیَہ (کس خ ، سک ض ، کس ر ، فت ی) صف.
(درخت خضرہ کا پھل) خُرما کی ایک قسم جس کا رنگ کالا ہوتا ہے (فلاحت النخل ، ۳۲). [خضر + ی ، لاحقۂ کیفیت + ہ ، لاحقۂ صفت].

خِضَم (کس خ ، فت ض) امذ.
عظیم شخص ، فیاض ، برگزیدہ

فراخ حوصلہ ، خندہ جبیں و عالی ظرف
تیہ و سید سادات و خوش خصال و خضم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۰). [ع : (خ ض م)].

خُضُوع (ضم خ ، و مع) امذ.
گڑگڑانا، عاجزی ، فروتنی (عام طور پر خُشُوع کے ساتھ مُستعمل).
حاضران پس ہو با خضوع و خشوع
با ادب ہو کے اوس جناب رجوع
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲).
خواہ نماز خضوع سے ہووے خواہ نیاز اک سوئے دل
وقت رہا ہے کم اب تو لائے کچھ کر جاویں ہم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۹۹).
ریختہ خضوع میں تو دعا میں خلل نہ تھا
خنجر گلے پہ تھا مگر ابرو پہ بل نہ تھا
(۱۹۲۷ ، شاد (عظیم آبادی) ، میراثی ، ۲ : ۳۰).
اللہ ہے خضوع شہِ عرش احتشام
وہ شان تھی کہ روحِ عبادت کرے سلام
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۶۲). [ع : (خ ض ع)].

ـــو خُشُوع (ـــفم و ، ضم خ ، و مع) امذ.
رک : خُشُوع و خُضُوع جو زیادہ مستعمل ہے.
بھے رکعت میں ہر یک کریں یک رکوع
دھریں اپنے دل میں خضوع و خشوع
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۱۶۱). عبودیات ایسے جو غیر نماز میں جمع نہیں ہیں مثل طہارت اور رو بقبلہ ... توجہ اللہ کی طرف اور حضور قلب اور خضوع اور خشوع کے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۸). فتح مکہ سے پہلے ... اسقدر اطمینان حاصل ہو چکا تھا کہ تکمیلِ عبادت کے لیے خضوع و خشوع کی قید بھی اضافہ کی جاسکی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۰۳). مکے کے مشہور پہاڑ حرا کے ایک غار میں خلوت اختیار فرماتے اور وہاں خضوع و خشوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پوری یک سوئی سے مشغول رہتے. (۱۹۶۲ ، محسن اعظم و محسنین ، ۱۹). ہم میں سے اکثر دوست ... نماز کے بعد خضوع و خشوع سے دعا مانگتے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۸۵) [خضوع + و (عطف) + خشوع (رک)].

خَضِیرا / خَضِیرَہ (فت خ ، ی مع / فت ر) امذ.
سبز اور سبزہ ، بغیر پھل کی ہریالی ، مُراد: سبزہ زار. عربوں نے اس درخت خرما کو خضیرہ نام رکھا جس کے پھل کچے ہی میں جھڑ جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۵۷). [ع : (خ ض ر)].

خَطّ (فت خ ، شد ط نیز بلا شد) امذ.
۱. کسی چیز کی سطح پر نشان یا علامت ، خراش ، بدھی. اگرچہ تلوار میں اصلی طاقت یہ موجود ہے کہ تابہ آہنی کے دو ٹکڑے کر دیوے لیکن کمزور کے ہاتھ سے اچھی طرح خط بھی نہیں آتا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۳۱).

جلاد تو نے وار نہ تلوار کا کیا
خط رہ گیا گلے پہ کئی بار کھینچ کر
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۵). **۲. پیشانی پر پڑنے والی لکیر.**
سجدے نہ کیوں کروں تجھے اٹھ اٹھ کے بار بار
خط ہے جبیں پہ نقش علی العظیم کا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۲). **۳. وہ کاغذ جس پر کچھ تحریر کر کے ایک شخص دوسرے کو بھیجتا ہے ، مکتوب ، نامہ ، مراسلہ ، رُقعہ ، چٹھی ، پرچہ ، فرمان ، پروانہ.**
اسے دیتا طہماس خط اور نشان
لکھیا اس پر او نام گردن کشاں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۱).
خوف میں ہوں سن کے شاہ حسن کے خط کی خبر
دیکھئے کیا ہوئے گا مضمون اس فرمان کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۸).
آیا نہ اس طرف سے جواب ایک حرف کا
ہر روز خطِ شوق ادھر سے چلا گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۶۳). خط تو خط تار کا بھی جواب نہ آیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۳). **۴. (أ) لڑکوں کے رُخسار اور لبوں پر آغاز جوانی میں پہلی بار جو بال نمودار ہوتے ہیں ، سبزہ.**
غباری خط سو اس مکھ پر عجب خط ہے جو بنتا ہے
سو پڑنے اس ورق نا لک رہے ہت جوڑ ہر ہر کر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۷).
مکھڑے کوں تو بہار ہوئی خط سیں آشکار
سبزا نہ تھا یہ حسن کا بنجر تھا ہرکنا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).
چار دن کے واسطے بدنام کیوں ہوتے ہیں آپ
خط نکلنے دیجیے پھر بے وفائی کیجیے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۵).
بدنما چہروں پہ تو نے حسن پیدا کر دیا
جلوہ افگن جب ہوئی خال و خطِ انسان میں تو
(۱۹۰۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۳۹). **(أأ) حجامت (جامع اللغات). ۵. (أ) لکھائی ، تحریر ، کتابت.**
مکھا سورج کتاباں تھے نواخط سوں لکھایا توں
اسی خط پر سبی عاشق سو یک وائی کرن سکتا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳). قاسم نے تعویذ بازو سے کھول دیکھا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے خط مبارک سے لکھا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۰).
لکھنے کے قابل ایک یہ شوخی ہے یار کی
جو خط کوئی نہ پڑھ سکے اوس میں لکھا جواب
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۵). عام خیال یہ ہے کہ پنجہ لڑانے والوں کا خط خراب ہو جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۲). **(أأ) رسم الخط.** مہذب قوموں میں سب سے زیادہ ما بہ الامتیاز یہ خط ہی ہے ... جو قوم فن تحریر سے ناآشنا ہے اس میں اور حیوانوں میں کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۵ ، ۸۱). شکستہ عرانی رسم الخط کی جگہ لاطینی خط لے رہا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ :

۱۰۸). ۹. (i) (ہندسہ) **لکیر جو دو نُقطوں کے درمیان واقع ہو اور جس میں صرف لمبائی ہو چوڑائی نہ ہو.** خط وہ ہے جو صرف لمبا ہو اور چوڑا نہو. (۱۸۵۵ ، تحریراقلیدس ، ۲). جزیرہ نمائے ہند ، جس میں وہ کُل رقبہ شامل ہے جو کراچی سے دہلی تک اور دہلی سے کلکتے تک خط کھینچنے کی صورت میں ... خط کے جنوب میں واقع ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). (ii) **پیٹ کے درمیان پڑنے والی لکیریں.** یک خط روشن سینے سے ناف تک تھا (۱۸۳۹ ، زادالایمان ، ۱۰۸). (iii) **اُفق پر پڑنے والی لکیریں.**

لو ڈوب گیا پھر بادل میں ، بادل میں وہ خط سے دوڑ گئے
لو پھر وہ گھٹائیں چاک ہوئیں ظلمت کا قدم تھرانے لگا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۰). (iv) **سر کے بالوں کے بیچ کی لکیر ، مانگ.**

کس ادا سے تو نے شانہ اپنے بالوں میں کیا
سر بہ سر محبوب کے خط مانگ کا آرا ہوا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۶). (v) **دھاری جو کپڑے پر رنگ سے ڈالی جائے یا بُنائی سے ظاہر ہو.** یمن میں ایک کپڑا ہوتا ہے اس میں خط ہوتے ہیں سرخ اور سبز. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۵۸). (vi) **ہتھیلی کی لکیریں.**

شاید خط اس ہتھیلی کے حلقے تھے جال کے
آئے ہی قید طائر رنگ حنا ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۵). (vii) **ناخن کی جڑ پر پائی جانے والی ہلالی لکیریں.**

اک عمر سے وظیفہ ہے صاحب کے نام کا
ناخن کے خط میں انگلیوں کی پور پور پر

(۱۸۶۵ ، نسیمِ دہلوی ، د ، ۱۷۰). (viii) **سیدھ ، برابری ، آڑے ترچھے کی ضد.** جب انولی چھپر دیوار پر یا کسی دوسری سطح پر بیٹھتے ہیں تو ان کا سر ، سینہ ، شکم ایک ہی خط میں ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۷۳). ۷. **دستاویز ، ملکیت نامہ.** قبالہ باغ کا اور خط کنیزک کا لکھوا کر اس شخص کے حوالے کرو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). ۸. **دھار ، تیزی ، باریکی.**

نہ پوچھو مجھ سے تم ، خط جو ہو شمشیر کا دیکھو
لکھا ہے اس میں سارا حال میری بے گناہی کا

(۱۸۷۷ ، دُرۃ الانتخاب ، ۳). ۹. **(تصوّف) خط** ... **یہ اشارہ ہے عالمِ ارواح کی طرف کہ جو اقرب مراتب وجود ہے غیب ہُوِیّت کے ساتھ نیز حقیقت کا ظہور مظاہر روحانی میں جس سے مُراد تعینات ارواح ہیں بعض کے نزدیک حقیقت محمدی اور برزخ کبریٰ مُراد ہے** (مصباح التعرف ، ۱۱۳). ۱۰. **راستہ ، جادہ ، حد ، کنارا.**

تیغ کہساروں سے نکلیگی مرے سر کے لئے
جادۂ صحرا بھی خط جلّاد کا ہو جائے گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۰).

بستیوں کو بانٹنے والا جو خط کھینچا گیا
خط کشیدہ لوگ اس کو رہگزر کہنے لگے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۷۰). ۱۱. (i) **زاویہ ، بناوٹ ، انداز ، صورت ، شکل ، حلیہ ، جہت.**

کیوں یہ کس کا ہے نام آیا کہ جس کے خط نے کیا یہ اعجاز
ذہن ہے کوزہ نبات کا گر ، زبان ہے ماہی آب کوثر

(۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۸).

ہجوم لالہ و گل اور یہ بے شمار خطوط
ہزار نقش ملے پر نہ مل سکا آدم

(۱۹۵۵ ، دوئیم ، ۱۰۵). (ii) **عبارت ، مضمون.**

کوئی مضمون نہیں دل شکنی سے خالی
کس نے لکھا تھا خط عہد شکن کا کاغذ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۱). ۱۲. **راگ راگنیوں میں سے ایک قسم جو ایرانی اور عربی موسیقی کے اِمتزاج سے پیدا ہوتی ہے.** ایرانی عربی موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی. مثلاً ایرانی عربی موسیقی کا ... اسواری ، پیدازل اور خط چھارگہ اور گجری ، شیران اور جیت سری .. میں بڑی مماثلت تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۸). ۱۳. **(قواعد) وقفہ یا جُملۂ معترضہ ظاہر کرنے کا نشان (اس طرح _)** انگ: **Dash**. خط اور ختمہ کے نشانات ایک جیسے ہیں ... ختمہ کا نشان خط کے نشان کے مقابلے میں قدرے مختصر ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، اردونامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۳۵). ۱۴. **(سائنس) کسی علامت یا اُصول کو ظاہر کرنے والی لکیر یا نشان.** ایک الیکٹرونی جوڑے کے اشتراک سے بننے والے کوولینٹ بانڈ کو اکہری بانڈ کہتے ہیں اور اسے ایک خط سے ظاہر کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۸۴). ۱۵. **لکیر نما نسیں جو حیوانی جسم میں برقی رو پیدا کرتی ہیں؛ زود حسی کی خصوصی رگیں.** بجلی پیدا کرنے والی نسیں یا پٹھے ... جسم کے دونوں طرف طولی خطوط پر ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۷۰). ۱۶. **سماجی اصول و قوانین کا دائرہ ؛ روایات.** اتنے دن کی بھارت میں بود و باش ، ہندوؤں سے میل جول کثرت سے نو مسلموں کی آمیزش نے ہندی مسلمانوں پر بھی اثر ڈالا مگر دائرۂ تمدّن و معاشرت کے خطوط میں محدود تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۵۸). ۱۷. **ہوائی لکیر جو کسی ترتیب میں ہاتھ وغیرہ اُوپر نیچے کرنے میں بنتی ہے ؛ خیالی لکیر ؛ سیدھ.**

اگر مسح کرنی سکھا تیج توں
تو جب دست کے تیں سو خط کھینچ توں

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی (ق) ، ۱۱۳). ۱۸. **حکم ، شادی کا معاہدہ** (جامع اللغات). [ع : (خ ط ط)].

---- اَبْیَض کس صف (---- فت ا ، سک ب ، فت ی) امذ. ۱. **سفیدی کی وہ لکیر جو سورج نکلنے سے قبل آسمان پر ظاہر ہوتی ہے ، پو پھٹنے کی علامت ، سپیدۂ سحر ، صُبحِ صادق.**

ناگہ چرخ پر خط ابیض ہوا عیاں
تشریف جانماز پہ لائے شہ زماں

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸). ۲. **پیٹ پر کوڑی سے لے کر ناف تک درمیانی سفید لکیر جو اس حصۂ جسم کو تقسیم کرتی ہے** (مخزن الجواہر ، ۳۶۶). [خط + ابیض (رک)].

---- اِجْرا کس اضا (---- کس ا ، سک ج) امذ. **پنشن یا حاکم کا حکم** (جامع اللغات). [خط + اجرا (رک)].

---- اُرْدُو کس اضا (---- ضم ا ، سک ر ، و مع) امذ.

ہندوستانی یعنی اُردو زبان کا رسم الخط جو مُختصر نویسی میں اپنی نظیر آپ ہے. (ا پ و ، ۲ : ۱۹۹). [خط + اردو (رک)].

---اَرضی کس صف(---فت ا ، سک ر) صف.
(ریاضی) ضرب ، تفریق اور جمع کے سوالات میں حاصل ضرب یا حاصل جمع کے اوپر کی لکیر. احاد کی جمع بارا حاصل ہوئی ونکے نیچے خط ارضی کھینچ کر دو کا عدد زیر احاد لکھیے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲). [خط + ارض (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---اُڑانا ف م.
رگڑ رگڑ کر بنا دینا (نشان یا لکیر کو) ، نامہ یا مکتوب چُرا لینا (جامع اللغات).

---اَزرَق کس اضا(---فت ا ، سک ز ، فت ر) امذ.
(اصطلاحاً) نیلی لکیر ، جمشید کے پیالے کی چوتھی لکیر ، جام جمشید کے سات خطوں میں سے اوپر کا چوتھا خط جسے خط سیاہ بھی کہتے ہیں (فیروز اللغات ؛ جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [خط + ازرق (رک)].

---اِستِوا کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت) امذ.
وہ فرضی دائرہ جو زمین کے بیچوں بیچ قطبوں سے برابر فاصلے پر مشرق سے مغرب کی طرف کھینچا ہوا مانا گیا ہے اُسے خط استوا اس لیے کہتے ہیں کہ جو مقامات اس پر واقع ہیں وہاں دن اور رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں آفتاب اس خط پر سے سال میں دو بار گزرتا ہے اوّل ۲۱ ، مارچ کو اس روز دن رات برابر ہوتے ہیں دوم ۲۲ ستمبر کو اس تاریخ کو بھی دن رات برابر ہوتے ہیں (ماخوذ : فیروز اللغات).
ہوا ظاہر بہہ خاص و عام اوپر — کہ خطِ استوا ہے شام اوپر
(۱۷۸۴ ، تصویر جاناں ، ۱۰۲). جزیرۂ بلاصاغون تام کہ قریب خطِ استوا کے واقع ہے اُس شہنشاہِ عادل کی تخت گاہ تھا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۶). خطِ استوا ، خطِ جدی ... سب کے سب ایک ہی خط میں منتقل ہو کر سورج کے ساتھ چپکے ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۷). [خط + استوا (رک)].

---اِستِوائے مِقناطِیس کس اضا(---کس ا ، ، سک س ، کس ت ، م ، سک ق ، ی مع) امذ.
مقناطیسی خطِ استوا جہاں مقناطیسی سوئی جُھکتی نہیں (رسالۂ مقناطیس ، ۸۲). [خط + استوا + ے (حرفِ اضافت) + مقناطیس (رک)].

---اِشارَہ کس اضا(---کس ا ، فت ر) امذ.
(مُحرّری) وہ تحریر یا لکھت جس میں حُروف کی حقیقی اور اصلی اشکال کو بعض مخصوص علامات مقرر نشانات یا اعداد میں درج کیا جائے تا کہ ان رموز سے ناواقف شخص اس تحریر کو نہ سمجھ سکے (ا پ و ، ۲ : ۱۹۹). [خط + اشارہ (رک)].

---اَشک کس اضا(---فت ا ، سک ش) امذ.
جام جمشید کی پانچویں لکیر کا نام نیز رک : خطِ جام.
اپنے ساغر کا خطِ اشک دکھا دے ساقی
جامِ جمشید کو آنکھوں سے گرا دے ساقی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۶). [خط + اشک (رک)].

---اَطلَسی کس صف(---فت ا ، سک ط ، فت ل) امذ.
وہ دو متقاطع خط جو ایک دوسرے کو زاویۂ قائمہ بناتے ہوئے قطع کریں (فیروز اللغات). [خط + اطلس (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---اِعتِدال کس اضا(---کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) امذ.
رک : خطِ استوا. دو خطوط مستقیم ایک دوسرے کو ... کاٹتے ہوئے کھینچ لیں ایک کا نام نصف النہار دوسرے کا خط اعتدال رکھیں. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۱). [خط + اعتدال (رک)].

---اَعمال کس اضا(---فت ا ، سک ع) امذ.
(مجازاً) دفترِ عمل ، اعمال نامہ.
کیسا سلوک مجھ سے کیا اشکِ شرم نے
زائل سیاہیٔ خطِ اعمال ہو گئی
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۳۳). [خط + اعمال (رک)].

---اُفُق / اُفُقی کس اضا(---ضم ا ، ف) امذ.
۱. ایک فرضی دائرہ جو قطبین میں سے گزرتا ہے (جامع اللغات).
۲. کسی جگہ یا چیز کے بالائی حصہ کی لکیر. اگر کھوپڑی اس طرح پر رکھی جائے کہ محور آنکھوں کا خط افقی کا متوازی ہو ... تو یہ خط نقطۂ کور بالا کو قطع کرے گا. (۱۸۷۷ ، رسالہ علم فزیولجی ، ۲۵). خط اُفقی کو جا بہ جا برجیاں بنا کے توڑ دیا ہے جو ... اپنی جگہ پر خوشنمائی ضرور رکھتی ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۸۰). [خط + افق (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---اُقلیدِس کس اضا(---ضم ا ، سک ق ، ی مع ، کس د) امث.
رک : خط (۱) معنی ۹ (ا).
تمہارے حسن میں سائنس کا بھی دل اُلجھتا ہے
کمر کو دیکھ کر وہ خطِ اقلیدس سمجھتا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۳۵). [خط + اقلیدس (رک)].

---ُ الاَوتاد (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
قدیم رسم الخط ، وادیٔ سندھ کا رسم الخط جس کی خاص خوبی اسکی تخطیط مُستقیم ہے ، اس کو خط الاوتاد اور میخی بھی کہا جا سکتا ہے (وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۲۲۳). [خط + رک : ال (۱) + اوتاد (وتد (رک) کی جمع)].

---ُ البُرُوج (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، و مع) امذ.
اہلِ ہیئت نے فلکِ ثوابت پر ایک دائرہ فرض کیا ہے اور اس دائرہ کا نام خط البروج رکھا ہے (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۹). [خط + رک : ال (۱) + بروج (رک)].

---- **اِلحاق** کس اضا (--- کس ا ، سک ل) امث.
ملانے والا خط ، وہ لکیر جو چھوٹی ہوئی عبارت کے لکھنے کی جگہ کھینچی جاتی ہے (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [خط + الحاق (رک)].

---- **اَمان** کس اضا (--- فت ا) امذ.
رک : خط (۱) معنی ۳. پروانۂ راہداری ؛ بچاؤ کا حکم.

دیکھو تو فیض مدحتِ سبطینِ مصطفیٰ
خطِ امان قلم کو خطِ تو امان ہوا

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۱۷). [خط + امان (رک)].

---- **اِمتناع** کس اضا (--- کس ا ، سک م ، کس مع ت) امث.
روک تھام ؛ ممانعت کی لکیر ، وہ حد جس کو پار کرنا منع ہو. زندگی نے اپنے اور میرے درمیان خط امتناع کھینچ دیا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۱). [خط + امتناع (رک)].

---- **اِمتیاز** کس اضا (--- کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
خصوصیت کی لکیر. ایک ہی ذات میں حیثیت نبوت اور حیثیت بشریت دونوں جمع تھیں ان کو کسی واضح خط امتیاز کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا تھا. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور دو عالم ، ۱ : ۱۵۳). [خط + امتیاز (رک)].

---- **اِنتصابی** کس صف (--- کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ.
(معماری) وہ سیدھی لکیر جو بنیاد کے وقت عمارت کی دیوار میں قائم کی جاتی ہے. دیواروں کے جاذبہ کا خط انتصابی حتی الامکان مرکز کے قریب ہونا ضروری ہے. (۱۹۰۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۴۱). [خط + انتصاب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---- **اِنجماد** کس اضا (--- کس ا ، سک ن ، کس مع ج) امذ.
(طبیعات) خشکی اور سمندر کے اوپر ہوا میں ایک ایسا نشان یا ایسی حد جس سے اوپر اتحرہ شدت برودت سے کسی موسم اور کسی مقام پر منجمد ہوئے بغیر نہ رہ سکیں اور جس کے نیچے پہنچے ہی وہ پھر پانی ہو جائیں. وہ نشان یا وہ حد جس پر گرمی یا سردی ، ہر موسم میں ، ہمیشہ درجۂ حرارت ۳۲ سے نیچا رہتا ہو اور جس کے اوپر کبھی بھی برف نہ پگھل سکتی ہو. انگلستان کا خط انجماد وہ ہے کہ جس پر گرمی یا سردی ہر موسم میں اور ہمیشہ درجۂ حرارت ۳۲ سے نیچا رہتا ہو. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶). [خط + انجماد (رک)].

---- **اِنحنائی** کس صف (--- کس ا ، سک ن ، کس مع ح) امذ.
ٹیڑھی لکیر ، خم دار یا بل کھاتی ہوئی لکیر. گولی کچھ دور سیدھی چلے گی پھر زمین کی کشش کی وجہ سے رفتہ رفتہ نیچی ہوتی جائے گی اور خط انحنائی بناتی ہوئی زمین پر جا گرے گی. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۸). [خط + انحنا (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---- **اَندازی ڈَنڈا** (--- فت ا ، سک ن ، فت ڈ ، مغ) امذ.
(معماری) تعمیرات میں استعمال ہونے والا ایک دیسی اوزار. وسطی خط کی نشان اندازی زاویہ گیر اور خط اندازی ڈنڈوں کے ذریعہ سے عمل میں لائی جائے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی جنائی ، ۱۴). [خط + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت + ڈنڈا (رک)].

---- **اِنعکاس** کس اضا (--- کس ا ، سک ن ، کس ع) امث.
۱. (علم الابدان) کُرۂ چشم کی وہ لکیر جو روشنی بکھیرنے یا نظر آنے کا فعل انجام دیتی ہے نیز رک : خط بصارت. ہر پوتہ پر سے مقلہ (کُرۂ چشم) پر ملتحمہ کے لوٹنے کے خط (خط انعکاس) کو قوسیہ ملتحمہ کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۵). ۲. (طبیعات) روشنی کی لکیر جو شمسی کرن سے نکلتی ہے. معمول ہے کہ کیفیت صحیح معلوم کرنے کے واسطے دو آلے رکھتے ہیں ... کہ جس پر خطوط مستقیم اور خطوط انعکاس شعاع آفتاب کے کبھی نہ پہنچیں لٹکاتے ہیں یعنی چھاؤں میں. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۴۸). [خط + انعکاس (رک)].

---- **اِنفِصال** کس اضا (--- کس ا ، سک ن ، کس ف) امذ ؛ امث.
(طب) ایک دوسرے سے الگ کرنے والی لکیر ، فاصلہ کی لکیر. ونٹریکیولر پورشن (Ventricular Portion) کے تقریباً دو ثلث دائیں ونٹریکل سے حاصل ہوتے ہیں اور ایک ثلث بائیں سے ان دونوں ونٹریکلز کے درمیان خط انفصال ... حاصل ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات (ترجمہ) ، ۲۰). [خط + انفصال (رک)].

---- **اَوَّل** کس اضا (--- فت ا ، شد و بفت) امذ.
الف جو حروف تہجی کا پہلا حرف ہے ، کرسی ؛ عرش اعظم ؛ مکۂ معظمہ (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [خط + اول (رک)].

---- **آب** کس اضا ، امذ.
وہ نشان جو ہوا سے پانی پر پڑے ، ناپائیدار ، بے ثبات (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [خط + آب (رک)].

---- **آتِشی** کس صف (--- کس ت) امذ.
(طبیعات) کوئی دو قریب کی شعاعیں بعد انعکاس یا انعطاف ایک نقطہ پر متقاطع ہو سکتی ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ نقطہ دور اور نزدیک کی شعاعوں کے تقاطع کے نقطہ سے منطبق ہو البتہ تمام شعاعیں ایک خاص منحنی سے مماس رکھتی ہیں جو (بوجہ کثرت حدت نور و حرارت) خط آتشی یا آتشی منحنی کہلاتا ہے (طبیعات عملی ، ۱ : ۵۷). [خط + آتش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---- **آزادی** کس اضا ، امذ ، امث.
تحریر جو کسی کو آزاد کرتے وقت لکھ دیتے ہیں ، تحریری وثیقہ ، رہائی کی سند ؛ طلاق نامہ. حضرت زین العابدین متولد ہوئے اور چالیس لونڈیوں کوں خط آزادی دی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۴).

کیوں لگے دینے خط آزادی
کچھ گنہ بھی غلام کا صاحب

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۷). [خط + آزادی (رک)]

ـــــ آغازی کس صف ، امذ.
داڑھی مونچھیں نکلنے کی ابتدا ، چہرے پر سبزہ کا آغاز ہونا ، سبزہ آنا.

قبلہ رو رحم کیا مجھ پہ خط آغازی میں
کافر ہند مسلمان نہ ہوا تھا سو ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۳). [خط + آغاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ آفتابی کس صف (ـــــ سک ف) امذ.
ایک قسم کی ایرانی تحریر جس میں حروف کے خط دائرے کا ایک حصہ ہوتے ہیں (جامع اللغات). [خط + آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ آنا محاورہ.
سبزہ آغاز ہونا ، رخسار پر داڑھی کا نمودار ہونا.

زبانی ہی قاصد تو اس سے یہ کہیو
کہ خط آ گیا ، ہم کو خط بھی نہ بھیجا

(۱۷۵۱ ، تاباں ، د ، ۱۱).

خط آ گیا رخ پر تیرے پر ہے نظر اپنی وہی
رہتا ہے اب تک پاسباں اس کشت بے حاصل کے پاس

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۷).

ـــــ بابری کس صف (ـــــ فت ب) امذ.
شہنشاہ بابر نے ایک خاص خط ایجاد کیا تھا جو خط بابری کہلاتا ہے (فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۵). [خط + بابر (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ باطل کس اضا (ـــــ کس ط) امذ.
جھوٹا نقش ، مراد: گناہ ، پاپ.

خط باطل میرے دل سے مٹا دے
تو اپنے حسن کا جلوہ دکھا دے

(۱۷۹۲ ، یوسف زلیخا (ق) ، فگار ، ۱).

حلقہ تھا نہ پیکاں تھا نہ گوشہ تھا نہ زہ گیر
کٹ جاتے تھے مثل خط باطل الف تیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۹).

ترے جلوے کے آگے مطلقہ ہے
مہ و خور پر خط باطل ہے باعوت

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۶). [خط + باطل (رک)].

ـــــ باکی کس اضا ، امذ.
غلامی سے آزادی کی چٹھی ، رک: خط آزادی (جامع اللغات). [خط + باکی (رک)].

ـــــ بالبُد کس اضا (ـــــ سک ل ، ضم ب) امذ.
(محرری) **دیوناگری خط کی ایک قسم جو کتابی ہوتی ہے** (ا پ و ، ۴ : ۲۰۱). [خط + س : بال بد बालबोध].

ـــــ بدرِ کامل کس اضا (ـــــ فت ب ، د ، کس ر ، م) امذ.
ایسی تحریر جس کے حروف نئے یا پورے چاند کی تصویروں سے مرکب ہوتے ہیں (فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸). [خط + بدر (رک) + کامل (رک)].

ـــــ بُریدہ کس صف (ـــــ ضم ب ، ی مع ، فت د) امذ.
قینچی سے حروف کاٹ کر کسی دوسرے کاغذ یا کپڑے پر لگانا ؛ حروف میں تسلسل نہ ہونا ، عبارت دوسرے صفحہ پر درج ہونا (فیروز اللغات ؛ اسٹین گاس). [خط + ف : بریدہ ؛ بریدن - کاٹنا].

ـــــ بڑھ جانا ف م.
گلے ، کنپٹی اور رخساروں کے قریب کے بال معمول سے زائد ہو جانا.

آئینے کی طرح سے رکھا کرو سینے کو صاف
حسن سارا گھٹ گیا گر خط تمہارا بڑھ گیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۶).

ـــــ بصارت کس اضا (ـــــ فت ب ، ر) امث.
(طب) آنکھ کے پردے پر پڑنے والی وہ لکیر جو بینائی کا سبب بنتی ہے. جس چیز کو ہم دیکھتے ہیں وہ کسی ایک آنکھ کے خط بصارت پر واقع نہیں ہوتی ، لیکن جب ... دونوں آنکھوں کے خطوط بصارت متوازی ہو جائیں ، تو یہ اس خط پر واقع ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۲۱۸). [خط + بصارت (رک)].

ـــــ بَصْرہ کس اضا (ـــــ فت ب ، سک ص ، فت ر) امذ.
جمشید کے پیالے میں پائی جانے والی تیسری لکیر نیز رک: خط جام (جامع اللغات). [خط + بصر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بُطلان کس اضا (ـــــ ضم ب ، سک ط) امذ.
رک : خط تنسیخ. جو شعر تم نے لکھا ہے اس پر خط بطلان غلطی سے کھینچ دیا گیا ہے. (۱۸۵۸ ، نادر خطوط غالب ، ۳۰). [خط + بطلان (رک)].

ـــــ بغداد کس اضا (ـــــ فت ب ، سک غ) امث.
جام جمشید پر پڑنے والی سات لکیروں میں سے دوسری لکیر نیز رک: خط جام.

شہ بغداد کا خط غلامی ذوق رکھتا ہوں
نہ کیوں دل اس خط بغداد سے ہو جام جم میرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۹). [خط + بغداد (رک)].

ـــــ بگڑ جانا ف م.
بد خط لکھنے لگنا ، خوش خط نہ رہنا ، تحریر خراب ہو جانا ؛ لکھنے کا ڈھنگ بدل جانا (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ بنانا محاورہ.
۱. **حجامت بنانا ؛ بال ترشوانا یا کٹوانا.** خط ایسا نادر بناتا ہے کہ سبزہ زار کو گلزار کر دکھاتا ہے. (۱۸۸۵ ، بالی گلاٹ ، ۷۷).

خط بنانے وقت لوٹا حسن یار
اپنے دل میں خوش بہت حجام ہے
(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۳۳ : ۳). ۲. لکیریں کھینچکر قسمت کا حال بتانا. یہ تو مبالغہ ہے کہ خط بنانے والا تقدیر کا لکھا مٹاتا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرریاض ، ۱۱۶).

---بن جانا/بننا ف ل.
۱. نشان پڑ جانا.
کیا نزاکت اس کے چہرے کی کہوں
بوسہ لیتا ہوں تو بن جاتا ہے خط
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۱۹۳). ۲. خط بنانا (رک) کا لازم.
خط بن گیا صاف ہو گیا منہ — ہو پھٹ گئی آفتاب نکلا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۳). بیس دن سے شاہنشاہ کا خط نہ بنا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۵ : ۳۰۲).

---بندگی کس اضا (---فت ب ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : خطِ غلامی ، مُلازمت کا اقرار نامہ. یہاں کا فرمان روا ہے... چالیس ہزار پیادے ، ساٹھ ہزار سوار خطِ بندگی کی تحریر سے دائرۂ اطاعت میں آیا ہوا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۵). [خط + بندگی (رک)].

---بنوانا ف م.
خط بنانا (رک) کا متعدی ، بال ترشوانا ، داڑھی مونچھ اور کنپٹی کے بال درست کروانا.
رشک ہے کیا کیا مجھے حجام سے
میں بگڑتا ہوں وہ بنواتا ہے خط
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۱۹۳). کیوں بھئی ہمارا خط کچھ زیادہ تو نہیں بڑھ رہا امیر صاحب نے... فرمایا کچھ بڑھ تو رہا ہے پر کل جمعہ ہے تم خط بنواؤ گے ہی. (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۴۰).

---بُنیادی کس صف (---ضم ب ، سک ن) امذ.
(علمِ ہندسہ) مرتب سمتیہ منتظمہ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۶). [خط + بنیاد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---بہار کس اضا (---فت ب) امذ.
(خوش نویسی) پھول پتوں کی شکل یا گل بوٹوں کے اندر لکھا ہوا کوئی کلمہ یا کلام ، خوشنویسی کی ایک صنعت جو خطِ مصنوعہ کے نام سے معروف ہے ، نیز رک : خطِ گلزار ، خطِ بابری (ا پ و ، ۳ : ۲۱۰). [خط + بہار (رک)].

---بہاری کس صف (---فت ب) امذ.
اس خط کو مستقل خط نہیں کہا جا سکتا یہ خطِ عربی کی ایک خاص طرز ہے البتہ قرآن مجید کے ایک صفحہ کا عکس ملتا ہے کچھ کتابیں بھی بقلمِ خفی اس میں پائی جاتی ہیں (صحیفۂ خوش نویسان ، ۸۴). [خط + بہار (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---بیضوی کس صف (---ی لین ، سک ض) امذ.
ایک قسم کی ایرانی تحریر جس میں حروف کے خط انڈے کی شکل کے ہوتے ہیں (جامع اللغات). [خط + بیضوی (رک)].

---پھوٹنا محاورہ.
رخساروں پر سبزہ آغاز ہونا ، داڑھی مونچھ نکلنے کی ابتدا.
برچھی لگی یہ نخل تمنا میں پھل آیا
خط بھی نہ پھوٹا تھا کہ پیام اجل آیا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۳).

---پالمیری کس صف (---سک ل ، ی مج) امذ.
خطِ پالمیری کی ایجاد آرامی خط سے ہوئی مصر کے مقام پالمیرا سے یہ منسوب ہے جس طرح نبطی خط بدوؤں اور صحرا نشینوں کا تھا پالمیری خط کا رواج شہری اور متمدن اقوام میں تھا. اس خط کے کتبے لندن ، پیرس اور آکسفورڈ کے عجائب خانوں میں ہیں اس کی ایجاد کے زمانۂ دراز کے بعد پالمیری کے حروفِ تہجی سے سیریاک اور استرانگلو خط ایجاد ہوا (خط و خطاطی ، ۲۹). [خط + پالمیر (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پتّر (---فت پ ، شد ت بفت) امذ.
رک : خط (۱) معنی نمبر ۳. پہلے ... عورتیں ان پڑھ اور پھوہڑ رہا کرتی تھیں اگر کہیں سے کوئی خط پتر آتا تو بے چاریاں تجھ مجھ سے پڑھنے لکھنے کو کہا کرتی تھیں (۱۸۷۵ ، تحریر النسا ، ۵). ڈھیروں خط پتر ڈاک میں ان کے نام آتے. (۱۹۵۸ ، پس چراغ پس پروانے (ترجمہ) ، ۲۰۲). [خط + پتر (رک)].

---پرست (---فت پ ، و ، سک س) امذ.
خط کے ذریعے اپنی محبت کا اظہار کرنے والا.
رنگ یاقوت کے قلم سوں لکھیں
خط پرستاں پیام تجھ لب کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۱). [خط + ف : پرست ا پرستیدن ـ پوجنا].

---پرکار کس اضا (---فت پ ، سک ر) امذ.
وہ لکیر جو پرکار سے کھینچی جائے ، پرکار سے بنایا ہوا دائرہ ؛ (مجازاً) دائرہ ، حصار. اس طرح محاصرہ کیا گویا گرد مرکز کے نشان لشکر سے خط پرکار ہو گیا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۳۴). [خط + پرکار (رک)].

---پروانہ (---فت پ ، سک ر ، فت ن) امذ.
رک : خط پتر.
یہ موت سندیسہ لاتی ہے تم چلنے کو تیار رہو
آنا ، جانا ، ملنا جلنا ، یہ خط پروانہ چھوڑو بھی
(۱۹۷۸ ، دامنِ یوسف ، ۹۰). [خط + پروانہ (رک)].

---پکڑا جانا محاورہ.
خط کسی اور کے ہاتھ لگ جانا ، عام طور پر اس خط کے متعلق جو غیر مرد عورت ایک دوسرے کو لکھیں یا جس میں کوئی بری بات ہو کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــــ پکڑنا محاورہ.
(بدنیتی سے) دُوسرے کا خط لے لینا ؛ حوالہ کرنا. خطوط بھی پکڑے ہیں کبھی جائیے آفرین ان کو اور آفرین ہے آپ کو کہ آپ اسے قدردانی کیجئے ہیں. (١٩٦٦ ، ماہ نو ، کراچی ، فروری ، ٢٣).

ـــــ پہچاننا محاورہ.
طرزِ تحریر کی شناخت کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ پہلوی کس اضا (ـــــ فت پ ، فت ل ، سک ہ) امذ.
خطِ پہلوی اُس زمانے کے بعض خطوں سے جو بصرہ میں رائج تھے قدرے صُورتاً اور ہندوستان کے ہندی خط سے مُشابہ ہے (ماخوذ : خط و خطاطی ، ٢٥). [خط + پہلوی (رک)].

ـــــ پیشانی کس اضا (ـــــ ی مج) امذ.
١. نوشتۂ تقدیر ، قِسمت کا لکھا.

جو لکھی قسمت میں ذلت ہو سو ہو
خطِ پیشانی کوئی کیونکر مٹائے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٣). ٢. (مجازاً) کسی جگہ کی ظاہری خُوبصورتی یا حُسن ، پانی کی لہر کے خطوط.

ہر اک موجۂ نہر پر نور ہے عیاں خطِ پیشانیٔ حور ہے

(١٨٥٢ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ٦). [خط + پیشانی (رک)].

ـــــ پیکانی کس صف (ـــــ ی لین) امذ.
ایک قِسم کا پُرانا خط یا تحریر جو زردشتیوں کے زمانے سے پہلے کا ہے یہ تکونے قلم سے لکھا جاتا تھا ، خط میخی. جن ہندوؤں کا ذکر ہرودوط کرتا ہے اور جن کے متعلق خط پیکانی کتبوں میں یہ لکھا ہے کہ وہ شہنشاہ ایران کو خراج دیتے تھے فی الواقع وہ وحشی اقوام تھیں. (١٩٠٣ ، تمدنِ ہند ، ١٤٠). ان تختیوں کو دھوپ میں سکھا کر پائیدار بنا لیا جاتا تھا اس تحریر کا نام کیونیفارم (خط میخی یا خط پیکانی) تھا. (١٩٧٥ ، انسان کی کہانی ، ٢ : ٢). [خط + پیکان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پیمانہ کس اضا (ـــــ ی لین ، فت ن) امذ.
رک : خطِ جام.

نام پر مجھ بادہ کش کے صاد چشمِ مست ہے
نامۂ اعمال میرا خطِ پیمانہ ہوا

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٣٣).

بر سرِ لطف ہو گر ان کی نگاہ
خطِ پیمانہ رگِ جاں ہو جائے

(١٩٣١ ، انوار ، ٥٩). [خط + پیمانہ (رک)].

ـــــ تازیانہ کس اضا (ـــــ کس ز ، فت ن) امذ.
بدھی ، چابک کا نِشان (جامع اللغات). [خط + تازیانہ (رک)].

ـــــ تَبدیلُ الحُرُوف کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ب ، ی مع ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع) امذ ؛ سہ تبدیلِ حُروف.
اٹھارہ حُروفِ نقطہ دار اور سترہ بِلا نقطہ جن کو ذیل میں اوپر تلے بالمقابل تحریر کیا جاتا ہے اِن کو باہم تبدیل کر کے بھی لکھا جاتا ہے. حُروفِ منقوطہ :- ب پ ت ث ج چ خ ذ ز ژ ش ض ظ غ ف ق ن ی. حُروفِ مُہملہ :- ا ٹ ح د ڈ ر ڑ س ص ط ع ک گ ل م و ہ ہ.

خط تبدیلِ حروف اس لئے ایجاد ہوا
تا کوئی غیر نہ ہو رازِ دلی سے محروم

(١٩٦٣ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ٦٥). [خط + تبدیل (رک) + ع : رک : ال (١) + حروف (حرف کی جمع)].

ـــــ تَراش (ـــــ فت ت) امذ.
حجام ؛ اِصلاح ساز (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [خط + ف : تراش ؛ تراشیدن - کاٹنا].

ـــــ تَراشنا ف س ؛ محاورہ.
حجامت بنانا (جامع اللغات).

ـــــ تَراشی (ـــــ فت ت) امث.
حجامت بنانا یا بنوانا ، بال بنانے کا عمل.

خط تراشی میں ہوئے جو خوبرو جگ میں علم
اون کے تیں بر جا ہے کہنا صاحبِ سیف و قلم

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٢٨). [خط + تراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ تَرسا / تَرسائی کس اضا / کس صف (ـــــ فت ت ، سک ر) امذ.
لاطینی رسم الخط ، وہ تحریر جو بائیں سے دائیں طرف لکھی جائے ، مثلاً انگریزی ، سنسکرت وغیرہ.

مر گئے رشک سے ہم تو کہ وہ دشمن کو خطاب
خطِ ترسائی پر اعجاز رقم دیتے ہیں

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٩٦). [خط + ترسا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ تَرَسُّل / تَرسِیل کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ر ، فت س / ی مع) امذ.
رک : خطِ تعلیق. خط تعلیق شاہی رسل و رسائل ... میں استعمال ہوتا تھا اس لئے اس کا دوسرا نام خطِ ترسل بھی مشہور ہو گیا. (١٩٦٢ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ٢٢٠). تعلیق کے معنے لٹکے ہوئے کے ہیں. عام طور سے مراسلات کے لیے استعمال ہوتا تھا اس لئے اسے خطِ ترسیل بھی کہا جانے لگا. (١٩٨٣ ، تنقید و تفہیم ، ١٠). [خط + ترسل / ترسیل (رک)].

ـــــ تَرَشنا محاورہ.
داڑھی مُونچھ کی حجامت بننا.

خط عارض جو ترشنے سے مٹے ، ہے یہ محال
چھیلنے سے نہیں قسمت کا لکھا چھل جاتا

(١٩٠٩ ، جلال (نوراللغات)).

ـــــ تَرَشوانا محاورہ.
بال بنوانا ، خط بنوانا ، حجامت بنوانا.

دیکھ کے بھی نہ خط ترشوایا سبزہ آہو کا چر نہیں آتا

(١٨٤٨ ، آغا (آغا حسین اکبرآبادی)، د ، ٩١).

---تَصْوِیر کس اضا (---فت ت ، سک ص ، ی مع) امذ.
مصر میں رائج ایک خط جس میں کیڑوں یا تیروں کی طرح کے خط سے تصویر بنائی جاتی تھی اور تصویروں سے اپنا مطلب ظاہر کیا جاتا تھا. مصر میں مصریوں کا خط تصویر اور یہ خط میخی والا خط تصویر دونوں رائج تھے. (١٩٦١ ، خط و خطاطی ، ٢١). [خط + تصویر (رک)].

---تَعْلِیق کس اضا (---فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
چوتھی صدی ہجری میں خط رقاع اور توقیع سے ایک نیا خط وضع ہوا جو خط تعلیق کے نام سے مشہور ہوا یہ خط شکستہ کی ایک قسم ہے ، خط تعلیق شاہی رسل و رسائل سرکاری کاروبار اور عام مراسلات میں استعمال ہوتا تھا اس لیے اس کا دوسرا نام خط ترسل بھی ہے یہ ایک پیچیدہ خط تھا. بعد میں رقاع و توقیع سے استنباط کر کے ایک خط تعلیق ایجاد ہوا (١٨٨٣ ، ارژنگ چین ، ٣). خط تعلیق شاہی رسل و رسائل ، سرکاری کاروبار اور عام مراسلات میں استعمال ہوتا تھا (١٩٦٢ ، فن تحریر کی تاریخ ، ٢٢٠). [خط + تعلیق (رک)].

---تَقَاطُع کس اضا (---فت ت ، ضم ط) امذ.
(معماری) باہم قطع کرنے والی لکیر جو گنبد کے نشان میں برابری قائم کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے. معمار نے یکسانی کی خاطر وسطی چوک کو بھی جس کے اوپر گنبد کا خط تقاطع قائم کیا ہے ، زیادہ چوڑا نہیں کیا (١٩٣٢ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ١٨٠). [خط + تقاطع (رک)].

---تَقْدِیر کس اضا (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
رک : خط پیشانی.

نصیبوں کا بڑا ہے اصل استعداد ظہور اثر
ہوئی چیں جبیں تیری خط تقدیر کا مسطر
(١٧٤٨ ، دیوان آبرو ، ١٨).

کبھو عاشق کے لیے جبیں سے ناخن کا ہرائی
خط تقدیر کے مانند مٹایا نہ گیا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣١).

جو خط تقدیر سے بھی ہے دوبالا
ہاں وہ پیغام زبانی پھر سنا
(١٩٦٥ ، شبستان ، ٤٧). [خط + تقدیر (رک)].

---تِلنگی کس اضا (--- کس ت ، فت ل ، سک ن) امذ.
(تحریری) ہندوستان کے مروجہ چار اصل رسم خط میں کا ایک خط جو شمالی ہند کے دیوناگری خط کے مقابلے میں جنوبی ہند میں غیر آریا نسل کا قدیم رسم خط ہے اس کی کئی شاخیں ہیں (ماخوذ : ا ب و ، ٣ : ٥٠٠). [خط + تلنگی (رک)].

---تَمْلِیک کس اضا (---فت ت ، سک م ، ی مع) امذ.
مالک بنانے کی دستاویز ، قبالۂ ملکیت ، ایک خاص طریقہ پر لکھی ہوئی تحریر جو قانونی دستاویز لکھنے میں رائج ہے.

دل مرا ان کو جو مفت سے پسند آیا ہے
غالباً چاہتے ہیں مجھ سے وہ خط تملیک
(١٩٠٠ ، سنگ و خشت ، ١٣١). [خط + تملیک (رک)].

---تَنْسِیخ کَھینْچْنا محاورہ.
کالعدم قرار دینا ، منسوخ کرنا ، مٹانا ، محو کرنا ، تردید کرنا. لارڈ میکالے نے تمام مشرقی ادبیات پر خط تنسیخ کھینچ کر صرف یورپ کے علم و ادب کو قابل اعتنا گردانا تھا. (١٩٨٥ ، انداز نظر ، ٩٢).

---تَوْاَم / تَوْاَمان کس اضا (---و لین ، فت ا) امذ.
یہ خط دو باریک کاغذوں پر لکھا جاتا ہے الفاظ کا ایک جز ایک صفحہ پر سیدھا اور دوسرے پر الٹا لکھتے ہیں حروف کی حد بندی دونوں صفحوں پر نہایت باریک لکیروں سے کر دی جاتی ہے اور ان لکیروں سے ملحق باقی حصۂ کاغذ پر گہری گل کاری کر دیتے ہیں تا کہ دیکھنے والا جدا جدا طور پر صفحات کو دیکھ کر یہ نہ سمجھ سکے کہ اس پر کچھ لکھا ہے مگر جب دونوں کاغذوں کو ملا کر روشنی میں دیکھا جائے تو سفید حروف بقلم جلی نظر آئیں.

خط توام سے لکھو گور پہ تاریخ وفات
کہ ہے وصل کی تا مرگ تمنا ہم کو
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٥١). خط توام کتاب میں درکھایا جا نہیں سکتا یہ تو سادہ صفحوں پر بنایا جاتا ہے. (١٩٠٧ ، مخزن الفوائد ، ٢ : ١٨٠). خط توام یا خط توامان ؛ یہ خط دو باریک کاغذوں پر لکھا جاتا ہے. (١٩٦٣ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ٥٥). [خط + توام / توامان (رک)].

---توڑنا محاورہ.
(اظہار غم کے لیے) بال نوچنا.

خط توڑ کے یہ کیا اشارہ ہے غم سے شکستہ دل ہمارا
(١٨٨٤ ، ترانۂ شوق ، ٢).

---تَوْقِیع کس اضا (---و لین ، ی مع) امذ.
توقیع کے لغوی معنی شہنشہ کا فرمان ، یعنی وہ فرمان شاہی جس میں مضمون قہر ہو بخلاف منشور کہ جس میں مہربانی اور رحم کا مضمون ہوتا ہے ، فرامین شاہی اور دفتر القضا کے احکام اسی خط میں لکھے جاتے تھے ، خلفائے بنی عباس کے عہد میں مدتوں درخواست کی پشت پر اسی خط میں حکم لکھا جاتا تھا (ا ب و ، ٣ : ٥٠٠). [خط + توقیع (رک)].

---تیغ کس اضا (---ی مع) امذ.
تلوار کا زخم (جامع اللغات). [خط + تیغ (رک)].

---ثُلُث کس اضا (---ضم ث ، سک ل) امذ.
(خوشنویسی) خط نسخ کے جلی قلم کی تحریر جس میں حرف کا دور حرف کی کل لسائی کا دو حصے اور سطح اس کی ڈ کنی ہوتی ہے. خط ثلث میں نقل ہونے اور پھر موجودہ خط عربی میں نقل ہونے سے الفاظ کا الٹ پھیر و تلفظ کا ادل بدل ہوا (١٩٠٧ ، خطبات احمدیہ ،

(۵ء۹). خط ثلث ... کے قط کی چوڑائی ایک ملی میٹر تھی. (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۲۷۵). [خط + ثلث (رک)].

ـــِ ثُلثَین کس اضا (ـــ ضم ث ، سکـ ل ، ی لین) امذ.
(خوشنویسی) ثلثین ایک ہلکا اور سُبک قلم تھا اس قلم کے خط کی چوڑائی دو ملی میٹر قرار پائی. صبح الاعشٰی کے مُطابق خط ثلث اور ثلثین میں معمولی فرق تھا. خط ثلثین کے قلم کے قط کی چوڑائی دو ملی میٹر قرار پائی. (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۲۷۵). [خط + ثلث + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ـــِ جادَہ کس اضا (ـــ فت د) امذ.
راستہ ، سڑک ؛ (مجازاً) بعد مسافت میں سڑک ایک لکیر کی مانند نظر آتی ہے.

ہے خطِ جادہ راہِ محبت میں تیغ تیز
کٹتے ہیں پاؤں دوریِ منزل کے ہاتھ سے

(۱۸۸۸ء ، گلزارِ داغ ، ۱۹۳). [خط + جادہ = راستہ].

ـــِ جام کس اضا ، امذ.
۱. جمشید کے پیالے کی لکیریں جو تعداد میں سات بتائی گئی ہیں ؛ خط جور ، خط بغداد ، خط بصرہ ، خط ازرق ، خط اشک ، خط کاسہ گر ، خط فرودینا نیز رک : خط کے تحت.

رکھیو آرزو مئے جام کی گرو گفتگو خطِ جام کی
کہ سیاہ کاروں سے حشر میں نہ حساب ہے نہ کتاب ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۲۸).

دے خطِ جام دل کو سبق امتیاز کا
پردہ کھلے حقائق اشیا کے راز کا

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، ظہورِ رحمت ، ۹). ۲. پیمانہ پر بڑے والے جام نشان ، پیالہ ، ساغر ، ایاغ.

قطرۂ مَی (مے) بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا
خطِ جامِ مَی (مے) سراسر رشتۂ گوہر ہوا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۵۱).

بادہ نوشی میں بسر کرتے ہیں ایام کو ہم
خطِ تقدیر سمجھتے ہیں خطِ جام کو ہم

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۶۰). [خط + جام = پیالہ].

ـــِ جبیں کس اضا (ـــ کس ج ، ی مج) امذ.
پیشانی کی لکیر جسے خط تقدیر بھی کہا جاتا ہے.

ہوا ہے خطِ جبیں جس کیوں خطِ جامِ شراب
نگیں دل پہ کیا نقش اس نے نامِ شراب

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۴۰۲).

جو سر نوشت ہے ہوگی وہی مرے ہاتھوں
مری ہتیلیوں میں ہے خطِ جبیں پیدا

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۵۶).

پہلے خطِ جبیں ہے مرا دے چکا جواب
کیوں انتظار ہو مجھے خط کی رسید کا

(۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۷). [خط + جبیں (رک)].

ـــِ جَدوَلی کس صف (ـــ فت ج ، سکـ د ، فت و) امذ.
کتاب کے صفحہ کے گرد حاشیہ کی لکیر.

سیدھے نہ سنگ اُٹھیے نس پیدا ہے خط جدولی
کاغذ کا پھیراں میں مثلی ظاہر کرے پرکار کا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۵۷). [خط + جدول = حاشیہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ جَدْی کس صف (ـــ فت ج ، شد د) امذ.
وہ فرضی لکیر جو خط استوا سے ساڑھے تئیس درجے جنوب میں واقع ہے ، جب آفتاب اس پر پہنچتا ہے تو شمال کی طرف دن بڑا اور رات چھوٹی ہو جاتی ہے اور سردی زیادہ پڑنے لگتی ہے. خط جدی ساڑھے تئیس درجے خط استوا کے جنوب کی طرف فرض کرتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۶). سال کے اس زمانے (۲۰ دسمبر کل) میں جو مقامات خط جَدی پر ہوں گے انہی کو سورج کی سیدھی شعاعیں سب سے زیادہ گرمی اور دھوپ پہنچائیں گی. (۱۹۲۰ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۴۳). [خط + جدی (رک)].

ـــِ جَسْت کس اضا (ـــ فت ج ، سکـ س) امذ.
کمان کے اور اس حصہ کے تقاطع کو جو کمان کو سنبھالتا ہے خط جست کہتے ہیں (۱۹۳۸ء ، رسالہ رزق چاپی ، ۸). [خط + جست (رک)].

ـــِ جَواز کس اضا (ـــ فت ج) امذ.
پروانۂ راہداری (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [خط + جواز (رک)].

ـــِ جَلی کس صف (ـــ فت ج) امذ.
(خطاطی) معمول اور مروجہ کتابت سے کسی قدر موٹی اور کشادہ لکھائی.

تیرے لب یاقوت اُپر خط خفی دیکھ | لے تو خطِ ریحان
خطاط جہاں نسخ کیا خطِ جلی کوں | کیوں ہے تو غباری

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۹۴). جو ہمارے فرمان ملکہ مہ رخ کا جیب سے نکلا اس پر مہر ملکہ مہرخ کی دو سطریں فقط بخط جلی مرقوم تھیں. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۰۶). [خط + جلی (رک)].

ـــِ جَور کس اضا (ـــ و لین) امذ.
جام جمشید کے سات خطوں میں سے پہلا خط نیز رک : جام جمشید (فیروز اللغات). [خط + جور (رک)].

ـــِ جَوہَری کس صف (ـــ و لین ، فت ہ) امذ.
۱. (طبیعیات) حکماء کی اصطلاح میں وہ خط جو صرف ایک طرف میں قسمت کو قبول کرے. جب جوہر فرد لاتجزی ہو گیا تو اتصال کا عمل نہ ہو گا اور جب اتصال کا عمل نہ ہوگا تو ہیولٰی نہ ہو گا اور ہم اسے ہیولٰی فرض کر چکے ہیں. یہ فرض کے خلاف ہے اور اگر ہو سکے تو صرف ایک جہت میں ، یا صرف دو جہتوں میں انقسام ہو سکے گا. اگر صرف ایک جہت میں انقسام ہو سکے تو خط جوہری ہو جائے گا. (۱۹۰۰ء ، علوم طبیعیہ شرقی کی ابجد ، ۲۰۶). ۲. (مجازاً) معشوق کا مُنھ یا کمر.

جو خط جوہری ممکن نہیں حکم کئے
تو اوس کی دیکھ کسر کیا کرے کا توڑ اور جوڑ
(۱۸۳۶؟ ، شاہ نیاز ، د ، ۱۸۲). [خط + جوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چلیپا کس اضا (---فت چ ، ی مع) امذ.
۱. وہ دو لکیریں جو ایک دوسرے کو زاویۂ قائمہ پر قطع کریں ، صلیب.
عجب نہیں ہے کہ راہب خطِ چلیپا سے
بنا دے تیرے طویلے کے واسطے خرزیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۱). ۲. (مجازاً) کسی تحریر میں رہ جانے والی عبارت کی وضاحت کے لئے دیا گیا نشان جسکی تشریح ترچھی سطروں میں خطِ شکستہ میں اختتامِ صفحہ پر کر دی جائے.
کوئی ہے لامِ نستعلیق یا خطِ چلیپا ہے
کوئی شاخِ شکستہ یا چمن ہے عشق پیچاں کا
(۱۸۸۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۲). [خط + چلیپا (رک)].

---چھانا محاورہ.
داڑھی مونچھوں کا مکمل طور پر نکل آنا.
گردِ رخ یار چھا گیا خط ماہِ کامل رہا گہن میں
(۱۸۶۷ ، رشک ، د (ق) ، ۹۰).

---حبشی کس صف (---فت ح ، سک ب) امذ.
خطِ تصویر کی ایک قسم جس میں مختلف شکلوں سے حروف کے گروہ مقرر کئے جاتے ہیں. ہر حرف کے واسطے اشکال خاص ہر طائفے نے جداگانہ مقرر کئے ہیں جیسے ... خطِ حبشی و روحانی وغیرہ. (۱۸۷۳ ، اوزنگ بین ، ۳). [خط + حبش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---حرب کس اضا (---فت ح ، سک ر) امث.
وہ مقررہ لکیر جو لڑائی کے زمانے میں دو متحارب ملکوں کے درمیان قائم کر لی جاتی ہے. ایک سفید کاغذ کا ٹکڑا نکالا اور ورق چیز سے لپیٹ کر جرمن خطِ حرب کی طرف پھینک دیا. (۱۹۴۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۸ جون ، ۵). [خط + حرب (رک)].

---حصار کس اضا (---کس ح) امذ.
دائرہ جو جادوگر جادو پڑھنے کے لیے اپنے یا دوسرے کے گرد نیز عزیمت پڑھنے والے اپنے یا کسی کے گرد بھوت پریت کے آسیب سے بچنے کے واسطے کھینچتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [خط + حصار (رک)].

---حمیری کس صف (---ضم ح ، ی لین) امذ.
رک : خطِ مسند. مصر میں خطِ ہیرو غلیفی رائج تھا. یمن میں خطِ مسند یا خطِ حمیری ، حجاز اور شام میں خطِ نبطی اور فینقیہ میں خطِ فینقی رائج تھا. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۲ : ۵۰). [خط + حمیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حوادث کس اضا (---فت ح ، ک د) امذ.
مصیبتوں کا نہ ہونا ، مصیبتوں سے بچاؤ (جامع اللغات). [خط + حوادث (رک)].

---حواشی کس اضا (---فت ح) امذ.
کتاب کے حاشیہ کی مخصوص عبارت. عہدِ مامون میں قلم المرسع ، قلم النساخ ... خطِ بیاض اور خطِ حواشی بھی رائج تھے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۱۶). [خط + حواشی (رک)].

---حیرت کس اضا (---ی لین) امذ.
(خطاطی) رک : خطِ حیری.
صورتِ آئینہ حیران بنایا مجھ کو
خطِ حیرت میں لکھا یار نے نامہ مجھ کو
(۱۸۵۹ ، دفترِ بے مثال ، ۱۲۲). [خط + حیرت (رک)].

---حیری کس صف (---ی لین) امذ.
(رسم خط) یہ عربی رسمِ خط کی شاخ ہے جو شہر حیرہ سے (جسکا موجودہ نام کوفہ ہے) منسوب ہوا. کتابی دشواریوں کے سبب رواج نہ پا سکا ، البتہ نسخ رو بہ ترقی رہا. عربی خط کو مادرِ خطوط تسلیم کیا گیا ہے جس کا ابتدائی نام خطِ حیری تھا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۱۲). [خط + حیری (رک)].

---خاص کس صف ، امذ.
(خطاطی) اقسامِ خطوط میں سے منتخب شدہ کوئی خط جو کسی خاص عبارت یا مضمون کے لئے مخصوص کر دیا جائے. یہ سات لفظ ہیں جن میں الحمد شریف کی ساتوں آیتیں ایک خطِ خاص میں درج ہیں. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۵۹). [خط + خاص (رک)].

---خشت کس اضا (---کس خ ، سک ش) امذ.
خطِ خشت : دوہری لکیروں سے حروف بنا کر جوف میں تلے اوپر اینٹیں بنا دی جاتی تھیں (ماخوذ : فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸). [خط + خشت (رک)].

---خطوط (---ضم خ ، و مع) امذ.
رک : خطِ بشر.
یہاں سے وہاں جاتے ہیں خط خطوط
انہیں کی زبانی ہیں شرط و شروط
(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ ، آغا حجو (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ، جون ۱۹۷۳ ، ۴۹ : ۱ ، ۲ ، ۱۲۶). [خط + خطوط (رک)].

---خفی کس صف (---فت خ) امذ.
(خطاطی) باریک اور گھنی ہوئی لکھت ، خطِ جلی کی ضد.
نوشتہ عارفِ حق کا جانے نبی ولی
خطِ خفی جو پڑھ سکے کیوں نہ پڑھے جلی
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۶۹).
تیرے لبِ یاقوت اوپر خطِ خفی دیکھ اے تو خطِ ریحانی
خطاطِ جہاں لسخ کیا خطِ جلی کوں کیوں ہے تو غباری

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۷)۔ [خط + خفی (رک)]۔

۔۔۔ خوانا کس اضا(۔۔۔و معد) امذ۔
وہ تحریر جو آسانی سے پڑھی جا سکے (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات)۔ [خط + ف : خوان ؛ خواندن ۔ پڑھنا + ا ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔ خُون کس اضا(۔۔۔و مع) امذ۔
پروانۂ موت ، حکمِ موت (جامع اللغات)۔ [خط + خون (رک)]۔

۔۔۔ دار بلا اضا ، صف۔
۱. **دھاری دار** (جامع اللغات)۔ ۲. **نشان زدہ ، لکیروں والا**۔

خط دار عارضوں سے ہوں ناقص پسند خوش
رغبت نہیں مجھے تمہ داغ دار سے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۹)۔ [خط + دار (رک)]۔

۔۔۔ دَسْتی کس صف(۔۔۔فت د ، سک س) امذ۔
وہ خط جو بذریعۂ قاصد بھیجا جائے (جامع اللغات)۔ [خط + دستی (رک)]۔

۔۔۔ دِیموطِیقی کس صف(۔۔۔ی لین ، و مج ، ی لین) امذ۔
ہیرو غلفی خط سے ایجاد کیا گیا ایک بصری خط۔ اِس خط کی لکھائی ہیرا طیقی کے مزید اِختصار سے پیدا ہوئی تھی۔ اِسے ایک قسم کی مُختصر نویسی کہنا چاہیے۔ ہیرا طیقی کی طرح اِسے بھی پیپرس پر لکھا جاتا تھا چونکہ عوام الناس ہیرا طیقی اور ہیرو غلفی خط لکھنے کے مجاز نہ تھے۔ اِس لیے یہ خط ایجاد ہوا۔ دیموس کے معنی عوام الناس کے ہیں۔ اِس لیے اِسے عوامی یا جمہوری لکھائی بھی کہا جاتا ہے۔ لاط: Demotira (ماخوذ : خط و خطاطی ، ۱۸ ؛ فنِ تحریر کی تاریخ ، ۹۵)۔ [خط + دیموطیقی (رک)]۔

۔۔۔ دینا محاورہ۔
ہلکا زخم لگانا ، نشان لگانا۔

یوں میں گردن جھکائے اے قاتل
کھینچ تلوار اور دیدے خط

(۱۸۷۵ ، نظمِ دردمند ، ۸۹)۔

۔۔۔ دیوانی کس صف(۔۔۔ی مع) امذ۔
(خطاطی) خطِ تعلیق کی ایک دوسری طرزِ شکستہ جو زُود نویسی کے اصولِ خوشنویسی کو نظر انداز کر کے قلم کی روانی پر وضع کی گئی ہے۔ دفتری اور کاروباری ضرورت کے لیے اِسکو گھسیٹ لکھت کہا جائے تو دُرست ہے۔ خطِ شکستہ کہ جس کو خط دیوانی بھی کہتے ہیں اوس کی طرز یہہ ہے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۵)۔ خوش نویسوں نے خط تعلیق و نستعلیق کو ملا کر خطِ شکستہ ایجاد کیا جس کا نام خط دیوانی بھی ہے۔ (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۷۷)۔ فرما نروایانِ صفویہ اور اکابر امراء میں مرتضیٰ قلی خان شاملو تھے جو بدتوں ہرات میں حکمران اور بہت ہنر پرور اور علم دوست تھے ... انہوں نے ... نیا خطِ شکستہ ایجاد کیا جس کا دوسرا نام خطِ دیوانی ہے۔ (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۳۸)۔ [خط + دیوانی (رک)]۔

۔۔۔ دیوناگری کس صف(۔۔۔کس م د ، و مع ، فت گ) امذ۔
آریا قوم کا رسمِ خط ، خطِ بنگالی ، خطِ گجراتی اِس خط کی خاص اور بڑی شاخیں ہیں ان کے علاوہ چند اور چھوٹی چھوٹی مسخ شدہ شکلیں بھی ہیں جو خطِ صراف ، خطِ مہاجنی اور خطِ مارواڑی کے نام سے مشہور ہیں۔ خطِ دیوناگری کی دو صُورتیں ہیں۔ ایک کتابی شکل ہے جو اِصطلاحاً بالبُد کہلاتی ہے اور دوسری شکستہ اور مُختصر نویسی کی صُورت مڑیا کے نام سے معروف ہے ، خطِ شاستری ، خطِ ہندی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد بھارت میں خطِ دیوناگری ... کے استعمال میں وسعت پیدا ہو گئی۔ (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۲۷)۔ [خط + دیوناگری (رک)]۔

۔۔۔ ڈالْنا محاورہ۔
۱. **رک : خط دینا**۔

آپ کے سر کی قسم مرتے ہیں اَبرُو پہ ہم
شرط لگاؤ صنم ڈالے جو تلوار خط

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۱۲)۔

وار اوچھے بھی اٹھتے نہیں اب فوجِ لعیں سے
جب گرتی ہے خط ڈال کے اٹھتی ہے زمیں سے

(۱۹۱۷ ، پیارے صاحب رشید ، گلزارِ رشید ، ۱۰۷)۔ ۲. **سطر کھینچنا ، لکیر بنانا**۔

اسی کا کام تو ہے بس چلنا ہاں اس نے خط ڈالے

(۱۹۸۳ ، نذرِ خسرو ، ۱۱۵)۔

۔۔۔ ڈَلْوانا ف م۔
خط ڈاک کے سُپرد کرنے کے لئے کسی کو دینا۔ میری مجبوریوں کا صحیح اندازہ تم اتنی دور سے نہیں کر سکتے ، خط ڈلوانا بھی ایک مہم ہوتا ہے۔ (۱۹۵۲ ، زیرِ لب ، ۱۹۶)۔

۔۔۔ راز کس اضا ، امذ۔
ایسا راز دارانہ خط جس کو پہلے سے طے کردہ قرائن کے مُطابق لکھا یا سمجھا جائے ، خطِ طلسم۔ خطِ راز۔ اس کو سمجھنے اور لکھنے پڑھنے کے لئے یہ شعر یاد رکھنا ضروری ہے :

کم سلا او خط لہ ، درسنع حرف منقوط را بجایش دع

(۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۹۸)۔ [خط + راز (رک)]۔

۔۔۔ راسْت کس صف(۔۔۔سک س) امذ۔
سیدھی لکیر ، مُراد : سیدھا راستہ۔ ایک خط راست کہ ایک قطب سے دوسرے قطب کی طرف مرکز کی طرف سے گزرتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۶)۔

پیدل یہ خطِ راست چلے باندھ کر قطار
صف بستہ گرد و پیش عزیزان باوقار

(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۲۰)۔ [خط + راست (رک)]۔

--- راسی کس صف ، امذ.
(علمِ کاسہ شناسی) سر ، کھوپڑی پر کھینچی جانے والی لکیر. گوشت خور جانوروں کی کھوپڑی خط افقی پر رکھی جائے اور ایک خط راسی کان کے بیرونی سوراخ سے نکالا جائے تو اس خط کے پیچھے ایک بڑا حصہ بھیجہ دماغی کا پایا جائے گا. (۱۸۴۵ء ، قریبالوجی (ترجمہ) ، ۶۷). [خط + راس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- راہ کس اسا ، امذ.
۱. پروانۂ راہداری.

> اے بوتیا دربان بفرمانِ شاہ
> سجے باج دے ہور لے خطِ راہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۸). ۲. (سائنس) سمت مقرر کرنے کی لکیر. مرکز ثقل پر جسم سے ایک خط گر کر زمین تک پہنچتا ہے... اور ہم نے اس کا نام «خطِ راہ» رکھا ہے. (۱۸۳۲ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۴۷). ۳. وہ مال جسے درمیان میں رکھ کر اس پر شرط باندھیں (فیروزاللغات). [خط + راہ (رک)].

--- رِیاش کس اسا (--- فت ر) امذ.
۱. (خوش نویسی) مامون رشید کے زمانے کے دوبیتوں خطوط میں سے ایک خط جو خطِ کوفی سے نکلا لیکن کوئی نمونہ دستیاب نہیں خیال ہے کہ یہ رنگین نقوش والی تحریر ہوگی. عہد مامون میں قلم المرصع ... خط ریاش ... بھی رائج تھی. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۲۱۶). [خط + ریاش (رک)].

--- رُجعت کس اسا (--- ضم ر ، سک ج ، فت ع) امذ.
(مجازاً) واپسی کا راستہ. انگریزوں نے مصریوں کے خطِ رجعت کو کاٹ دیا. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ ، ۱۳۹). [خط + رجعت (رک)]

--- رُخسار کس اسا (--- ضم ر ، سک خ) امذ.
رک : خطِ سبز.

> خطِ رخسار جاناں کے تصور میں جو روتا ہوں
> ہوئے ہیں دانہ ہائے اشک حاصل مہ کے خرمن سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۴).

> خطِ رخسار کی اصلاح ہوئی او کافر
> خطِ قرآں خطِ باطل نہ ہوا تھا سو ہوا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۴). [خط + رخسار (رک)].

--- رَخش کس اضا (--- فت ر ، سک خ) امذ.
عہد مامون میں رائج ایک تحریر جو دستبرد زمانہ کی نذر ہو گئی. یہ کسی کو نہیں معلوم کہ ان خطوط کی شان کیا تھی اور باہم کیا فرق تھا. عہد مامون میں قلم المرصع ... خط رخش ... رائج تھے. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۲۱۶). [خط + رخش (رک)].

--- رَد کس اسا (--- فت ر) امذ.
تنسیخ کی لکیر.

> الف آسا جو کھنچا ہے یہ خطِ قشقۂ زر
> خطِ رد ہے یہ پے دفترِ خورشید و قمر

(۱۸۶۷ ، واسوخت امیر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۵۱)).

> چارہ گر تدبیرِ دردِ عشق پیچھے سوچنا
> خطِ رد تو پہلے بالائے خطِ تقدیر کھینچ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۷۰). [خط + رد (رک)].

--- رَسان (--- فت ر) امذ.
ڈاکیا ، چٹھی پہنچانے والا ، ڈاک کا ہرکارہ.

> انعام چاہے خط رساں تو میں ستا ردوں گالیاں
> اس کو طمع مجھ کو جنوں وہ یہ کہے میں یوں کہوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۰). نگہبانوں نے کہا کہ کیوں میاں خط رساں تم نے بڑی دیر لگائی بادشاہ ہمارے تمہارا انتظار کر رہے ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۵۷). [خط + ف : رساں ، رسانیدن - پہنچانا].

--- رَسانی (--- فت ر) امث.
چٹھی پہنچانا.

> خط رسانی کو نہیں کوئی کبوتر درکار
> دل کو ہم طائرِ طیار بنا لیتے ہیں

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۰۹). [خط رساں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- رَسَد کس اضا (--- فت ر ، س) امذ.
رسل و رسائل آنے کا راستہ ، کسی جگہ تک پہنچنے کا راستہ. وہ گور میں داخل ہو کر عیش و نشاط کی بزم آرائیوں میں مصروف ہوا تو شیر خاں نے آگرہ سے اس کا خط رسد منقطع کر دیا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۳ : ۴۳). [خط + رسد (رک)].

--- رِقاع کس اضا (--- کس ر) امذ.
(خوشنویسی) خط نسخ کی وضع کا خط جس کا دور ${3\frac{1}{2}}$ دانگ اور سطح ${1\frac{1}{2}}$ دانگ ہوتی ہے ، توقیع. یہ خط توقیعات لکھنے میں مستعمل تھا اسی لیے اس کو خط مناشیر بھی کہتے ہیں. یہ خط رقاع کی فرع ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن القواعد ، ۳ : ۱۷۶). خط رقاع. یہ خط چھوٹے چھوٹے پرزوں یا رقعوں پر لکھا جاتا تھا اس لئے رقاع کے نام سے مشہور ہوا. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۲۱۸). [خط + رقاع (رقعہ کی جمع)].

--- رَقیمَۃُ الاَعداد کس اضا (--- فت ر ، ی مع ، فت م ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
وہ چھوٹی سی اُفقی لکیر جو تحریر میں کسی کلمے کو مخصوص یا نمایاں کرنے کے لیے اس کے اوپر بشکل مد (ـــــ) بنا دی جائے یا سلسلہ شمار کے عدد کے لیے لکھی جائے جیسے ۱ ، ۲ وغیرہ. ایک خط رقیمۃ الاعداد ہے یعنی ہر حرف میں ایک مد کھینچ کر اس کے آخر میں رقوم عشرات کی صورت ایک حلقہ دیتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶۵). خط رقیمۃ الاعداد وہ چھوٹی سی افقی لکیر جو تحریر میں کسی کلمے یا کلام کو مخصوص یا نمایاں کرنے کے لیے اس کے اوپر بشکل مد بنا دی جائے. (۱۹۷۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۲۰۶). [خط + رقیمہ (رک) + رک : ال (۱) + اعداد (رک)].

—رَ کْھنا/رَ کْھوانا ف م ، محاورہ.
داڑھی مونچھیں یا سبزۂ خط بڑھنے دینا.

خط کو رکھوا کر نہ کر اندھیر نے خورشید رو
تیرہ شب ہے روشنی جب روز روشن میں نہیں
(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۱۱۲).

—رَمْز کس اضا(—فت ر ، سک م) امذ.
(خوشنویسی) وہ تحریر یا لکھت جس میں حُروف کی حقیقی اور اصلی اشکال کو بعض مخصوص علامات ، مُقرّرہ نشانات یا اعداد میں درج کیا جائے تا کہ ان رموز سے ناواقف شخص اس تحریر کو نہ سمجھ سکے. تمام عملیات ، طلسمات اور تعویذات خطِ رمز ہی میں تحریر ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، منحیفۂ خوش نویساں ، ۵۸). [خط + رمز (رک)].

—رَوان کس صف(—فت ر) امذ.
وہ تحریر جو آسانی سے پڑھی جائے. خط کے دو بڑے اسلوب ہیں ایک رسمی اسلوب ہے جس میں زاویہ دار حروف ہوتے ہیں اور دوسرا خط رواں جس کے حروف گول اور دائرے دار ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۹۹). [خط + رواں (رک)].

—رُوحانی کس صف(—و مع) امذ.
قدیم زمانے کا ایک خط جس سے رُوحانیت کا تصوّر قائم کرنے کے لیے ایک تصویر کا انتخاب کر لیا جاتا تھا. اس کی کوئی مثال مُشکل سے دستیاب ہے. ہر حرف کے واسطے اشکالِ خاص ہر طائفے نے جداگانہ مقرر کئے ہیں جن کو خط کہتے ہیں جیسے خط ہندی و سریانی و یونانی و عبری و قبطی و معقلی و کوفی و کشمیری و ریحانی و روحانی وغیرہ. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). [خط + روحانی (رک)].

—رُونے نگیں کس صف(—و مع ، فت ن ، ی مع) امذ.
جواہرات پر بنائی جانے والی لکیریں جو اکثر تراشیدہ ہوتی ہیں لیکن ان پر اصل کا دھوکہ ہوتا ہے.

ترے لب کے ہیں وعدے سب خلاف اے نازنیں اکثر
کہ جیوں برعکس ہوتا ہے خط رُونے نگیں اکثر
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵۳). [خط + رو (رک) + ے (حرفِ اضافت) + نگیں (رک)].

—رَیحان کس صف(—ی لین) امذ.
ریحان، نیاز بو سی جھاڑی جس کے نمونہ پر خط ریحان بنایا گیا، (مجازاً) سبز. ایک خیال یہ بھی ہے کہ عہدِ مامون کے نامور خطاط ریحانی کے نام سے منسوب ہوا ہے.

زباں ہو جائے برگ ناز بو جس نام کے لیتے
مرے اوس لالہ رو کا خط ریحاں تم نے نئیں دیکھا
(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۳).

توصیف میں عاجز نرم تحریر قلم ہے
دیکھو خطِ ریحان ورقِ زر پہ رقم ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۵۹).

ہوئے مطلب آپ ہی جائیگی قفس تک بھی ضرور
خطِ ریحاں میں زمیں لکھی ہے تفسیر بہار
(۱۹۳۳ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۸۹). خط ریحان. کہتے ہیں یہ خط خوبصورتی میں ریحان کی سی نزاکت رکھتا تھا اس لئے ریحان کے نام سے مشہور ہوا. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۰۸). [خط + ریحان (رک)].

—رَیحانی کس صف(—ی لین) امذ.
رک : خطِ ریحان.

لب گلرو پہ عیاں ہے خط ریحانی آج
مور کوں ہات لگا ملکیر سلیمانی آج
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۲).

شاید اس صفحۂ رخسار پہ نکلا ہے خط
نامہ بھیجا ہے مجھے اب خط ریحانی سے
(۱۸۸۰ ، گل عجائب (ریحان) ، ۳۴) ہر حروف کے واسطے اشکال خاص ہر طائفے نے جداگانہ مقرر کئے ہیں جن کو خط کہتے ہیں جیسے خط ہندی و سریانی و یونانی و عبری و قبطی و معقلی و کوفی و کشمیری ... خط ریحانی و روحانی وغیرہ. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). [خط + ریحان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

—زُلفِ عَرُوس کس اضا(—ضم ز ، سک ل ، کس ف ، فت ع ، و مع) امذ.
ایسی تحریر جس میں حُروف کو آخر میں یا ان کے سِرے کو لہر جیسی گولائی دی جائے یا حرف کے سِرے کو اُوپر یا نیچے گُھما دیا جائے. خط زلف عروس. حرف کے آخر میں بال کی لہرائی ہوئی لٹ بنائی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸). [خط + زلف (رک) + عروس (رک)].

—زُمُرُّد کس صف(—فت ز ، م ، شد ر بضم) امذ.
رک : خطِ سبز.

یا برگ گل پہ سبزۂ سیراب ہے عیاں
یا لعل لب پہ خطِ زمرد نگار ہے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۸). [خط + زمرد (رک)].

—زَن (—فت ز) صف ، اسم قط زن.
قلم تراش ، قط لگانے والا. اگرچہ لفظ خط زن بقاف است لیکن کار چوں بہ عوام ... آں را قط زن نیز گویند. (۱۷۵۱ ، نوادر الالفاظ ، ۲۲۹). [خط (قط کا عوامی تلفظ) + ف : زن ، زدن - مارنا].

—زُنّار/زُنّاری کس صف(—ضم ز ، شد ن) امذ.
پٹی ، لکیر نیز رک : خط تقدیر.

یوں تمنا دل میں ہے میرے کہ ہوں جمشید وقت
جام بھر دے مجھ کوں اے کافر خطِ زنار تیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۵). خطِ استوا ایک دوسرا منطقہ یا خط زناری زمین کا ہے جس سے زمین دو نصف شمالی و جنوبی میں منقسم ہوتی ہے. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۱۱). [خط + زنار + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ زَنجِیر/ زَنجِیری کس صف(---فت ز ، سک ن،ی مع)امذ.
(مجازاً) پیچ دار لکیر یا اشکال.

جب صبح باری کا قلم لے خطِ زنجیری لکھے
خوش پیچوانی سطر ہو ہر یک نشان تس لھار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۳۱). [خط + زنجیر/ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ زُود نَوِیسی کس صف(---و مع ، فت ن ، ی مع)امذ.
تیز رفتار تحریر ، مختصر نویسی ، شارٹ ہینڈ جو مخصوص اشارات میں تحریر کی جاتی ہے. خط زود نویسی۔ خطاطی کی ایجاد کے ابتدائی زمانہ سے یہ بات ... پیش نظر رہی کہ ... خط ایسا ہو کہ اس کے لکھنے میں وقت کم صرف ہو دوسرے خط جگہ کم گھیرے. (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۳۹). [خط + زود (رک) + ف : نویس ؛ نوشتن ـ لکھنا].

---ِ ساغَر کس اضا(---فت غ) امذ.
جام شراب کی لکیر.

ساقی تری آنکھوں میں ہے کیا سرمہ کی تحریر
ہاں ہے خطِ ساغر ، خطِ باطل کے برابر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۵).
بادہ خواری کا حکم ہر جا ہے خط ساغر بجائے طغرا ہے
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شگفتیہ ، ۷). [خط + ساغر (رک)].

---ِ سَبز کس صف(---فت س ، سک ب) امذ.
۱. مرد کے چہرے پر شباب کی علامت ، داڑھی مونچھوں کا آغاز. گل سے رخسار کہ خط سبز سے سبزہ زار تھے ، یاسمین کی مانند مصفا تھے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۱).

لب کا بڑھا دیا ہے مرا خطِ سبز نے
ساقی نے پشت دی مئے صافی کو جنگ سے

(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۹). **۲. (تصوف) عالم برزخ ، برزخ کی کیفیت** (مصباح التعرف ، ۱۱۳). **۳. (مجازاً) سبزہ زار ، ہری گھاس جو قبرستان میں بکثرت ہوتی ہے.**

ہے یاد خفتگانِ زمیں کا جو خطِ سبز
بھولے سے میں قدم نہیں رکھتا گیاہ پر

(۱۸۹۱ ، تعشق ، گلزارِ تعشق ، ۱۰). [خط + سبز (رک)].

---ِ سَبُو کس اضا(---فت س ، و مع) امذ.
جام شراب کی لکیر ، صُراحی کے نقش و نگار.

خطِ سبو تری آیات دلکشا کی قسم
یہ آرزو ہے تجھے زیب ہر مقالہ کریں

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۵). [خط + سبو (رک)].

---ِ سَرطان کس اضا(---فت س ، سک ر) امذ.
وہ فرضی خط جو استوا سے ۲۳½ درجے جانب شمال واقع ہے جب سُورج اس پر آتا ہے تو اس علاقہ میں گرمی زیادہ ہو جاتی ہے. گرم اس اقلیم کو کہتے ہیں جو خط سرطان اور خط جدی کے درمیان واقع ہوئے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۹۳). سورج کی سیدھی شعاعیں ... کرۂ زمین پر شمال میں خط سرطان تک اور جنوب میں خط جدی تک پڑ سکتی ہیں. (۱۹۳۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲). خط استوا ، خط جدی اور خط سرطان سب کے سب ایک ہی خط میں منتقل ہو کر سورج کے ساتھ چپکے ہوئے ہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۷). [خط + سرطان (رک)].

---ِ سُرمَہ کس اضا(---ضم س ، سک ر، فت م)امذ؛ امث
سرمہ کی لکیر ، آنکھوں میں سُرمہ لگانے کے بعد سلائی کو باہر تک کھینچ کر بنائی گئی لکیر (جامع اللغات). [خط + سرمہ(رک)].

---ِ سَرنَوِشت کس اضا(---فت س ، سک ر ، فت ن ، کس و ، سک ش) امذ.
خطِ تقدیر ، قسمت کا لکھا ہوا.

غرق بحر عاشقی ہوں میں ز خطِ سرنوشت
ہے مری لوحِ جبیں پر یک قلم تسطیر موج

(۱۷۹۲ ، دیوان محب (ق) ، ۱۲۹).

احساں ہے سر یہ مرے خطِ سر نوشت کا
جس سے ہوا غلام میں شہانِ چشت کا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲). [خط + سرنوشت (رک)].

---ِ سَرو کس صف(---فت س ، سک ر) امذ.
(خوشنویسی) ایک طرزِ تحریر جو باریک لکیروں سے مقرّرہ اشاروں میں سرو کے درخت کی شکل میں لکھی جاتی ہے. قسم تیسری ، اس کو خط سرو کہتے ہیں وہ بحساب الفاظ ابجد ... حروف کے مراتب کے موافق لکھا جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۰۹). خط سرو۔ یہ خط سرو کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور ہر حرف کا ایک سرو ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۶۳). [خط + سرو (رک)].

---ِ سُریانی کس صف(---ضم س ، سک ر) امذ.
رک : خط سطرنجیلی. ہر حرف کے واسطے اشکال خاص ہر طائفے نے جداگانہ مقرر کیے ہیں ... جیسے خط ہندی و سریانی. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). سریانی خط کو سطرنجیلی خط بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۳۰). [خط + سریان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ سَطرَنجِیلی کس صف(---فت س ، سک ط ، فت ر ، سک ن ، ی مع) امذ.
اس طرز تحریر میں جب الف ممدودہ کسی لفظ کے درمیان میں آتا تھا تو اس کو الگ نہیں لکھتے تھے مثلاً ظالمین کو ظلمین لکھتے تھے. خط کوفی کو اس خط سے بہت مُشابہت ہے. سریانی اس خط سطرنجیلی میں اپنی مقدّس کتاب انجیل وغیرہ لکھتے تھے. (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۳۰). [خط + سطرنجیل (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ سَمتی کس صف(---فت س ، سک م)امذ.
سمت کا تعیّن کرنے والی لکیر یا لائن. ایک خط جو سائیکلوں کی سمت کو ظاہر کرتا ہے اسے خط سمتی ... کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ،

(۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۶۳)۔ [خط + سمت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ سَنْوَرْنا ف ل۔
خط کا درست ہونا ، خوش خطی آنا (نوراللغات)۔

ـــــ سِیاہ کس صف (ـــــ کس س) امذ۔
(تصوف) عالم غیب اور غیب الغیب کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۱۳)۔ [خط + سیاہ (رک)]۔

ـــــ سَیر کس اضا (ـــــ ی لین) امذ۔
رفتار ، طرز ، طریقہ۔ ہر زبان کے ارتقا کی ایک روش ہوتی ہے ایک خط سیر جس پر زبان آگے بڑھتی اور ترقی کی منزلیں طے کرتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۳۵)۔ [خط + سیر (رک)]۔

ـــــ سَیری کس صف (ـــــ ی لین) امذ۔
رک : خطِ سیر۔ چوٹی کا عرض بڑا رکھا جائے یا زیریں سمت دریا آسان ڈھال دیے جائیں ورنہ خط سیری زیریں سمت دریا ڈھال تک پہنچ جائے گا۔ (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۰۳)۔ [خط + سیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

ـــــ سِریا ک کس صف (ـــــ ی مع ، سک ر) امذ۔
اس خط کا رواج چھ سو سال قبل مسیح میں ہوا آٹھویں صدی عیسوی میں فنا ہو گیا لیکن اس کی مختلف شاخوں سے اور خطوط نکلے سوریہ (شام) میں اب بھی کہیں کہیں رائج ہے۔ خط سریا ک یا استرانکلو یالنیری خط سے ایجاد ہو کر شرق میں چین تک پہنچ گیا اور اسی سے اور حروف تہجی (اویغور) (مغل) (کالموک) اور (منچو) پیدا ہوئے (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۲۹)۔ [خط + سریا ک ـ Syriac = سیریا (اسم معرفہ)]۔

ـــــ شاستری کس صف (ـــــ سک س ، کس ت) امذ۔
رک : خط دیوناگری (ا ب و ، ۳ : ۲۰۲)۔ [خط + شاستر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ شاقُول کس اضا (ـــــ و مع) امذ۔
(معماری) ساہول کی لکیر ؛ معماروں کا ساہول جس سے دیوار کی سیدھائی دیکھی جاتی ہے۔ راسی محور خط شاقول کی سمت پر ہوتا ہے۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۹۹)۔ [خط + شاقول (رک)]۔

ـــــ شَبْ رَنگ کس صف (ـــــ فت ش ، سک ب ، فت ر ، غنہ) امذ
رک : خطِ سبز۔

خطِ شب رنگ میں تیرے لب رنگیں کیوں قیمت ہے
اگرچہ لعل جو سودار ہے معیوب ہوتا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۹)۔

خطِ شبرنگ بھی گالوں پہ نکل آئے کہیں
سبزہ رنگی ہو چھپا کے خطِ رخسار شباب

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۶۱)۔ [خط + شب (رک) + رنگ (رک)]۔

ـــــ شَبگُوں کس صف (ـــــ فت ش ، سک ب ، و مع) امذ۔
رک : خطِ شب رنگ۔

خطِ شبگوں پہ یہ آئے نہیں پیارے گیسو
جال پر جال بچھاتے ہیں تمھارے گیسو

(۱۸۵۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۳۳)۔ [خط + شب (رک) + ف : گوں ، لاحقۂ تشبیہ]۔

ـــــ شَرِیف کس صف (ـــــ فت ش ، ی مع) امذ۔
شاہی خط یا حکم ، خط جو خود بادشاہ لکھے یا جس پر وہ خود دستخط کرے (جامع اللغات)۔ [خط + شریف (رک)]۔

ـــــ شُعاع / شُعاعی کس اضا / کس صف (ـــــ ضم ش) امذ۔
سورج کی کرنیں نیز وہ لکیر جو سورج کی کرنوں سے پیدا ہو۔

عجب نہیں جو فلک پر خطِ شعاعی دیکھ
اگر ورق پہ سرج کے لکھیں تری تعریف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۹)۔

آفتابِ فلکِ حسن ہے وہ ماہ لقا
ہاتھ میں خطِ شعاعی کی چھڑی رہتی ہے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۰۱)۔ آفتاب اگر نگاہ گرم سے عارض گل تر کو دیکھے تو خط شعاع نشتر خار ہو کے سینہ فگار کرے۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۸)۔ [خط + شعاع (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ شَفِیعا / شَفِیعَہ کس اضا (ـــــ فت ش ، ی مع / فت ع) امذ۔
خطِ شکستہ کی ایک بالرینہ طرز تحریر جس کا موجد محمد شفیع نامی خوشنویس تھا۔

سرفرمانِ خدا کا خطِ طغرا کہیے
کلکِ تقدیر کا یا خطِ شفیعا کہیے

(۱۸۳۹ ، کلیات نعت محسن ، ۴۳)۔ خط شکستہ اور خط شفیعہ میں سطحی فرق مختصراً یوں ظاہر کیا جا سکتا ہے ... شکستہ مائل بہ تعلیق ہے اور شفیعہ مائل بہ نستعلیق (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۵۲)۔ میرسوز کے بارے میں چند باتیں کم و بیش سب تذکرہ نگاروں نے لکھی ہیں کہ میرسوز بلند پایہ ، ہفت قلم خطاط تھے اور نستعلیق اور خط شفیعا میں کمال درک رکھتے تھے۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۷۹۳)۔ [خط + شفیع (علم) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ شِکَسْت / شِکَسْتَہ کس اضا / کس صف (ـــــ کس ش ، فت ک ، سک س / فت ت) امذ [ف : شکستن (ق)]۔
مرتضیٰ قلی خاں شاملو نے خط تعلیق اور نستعلیق کو ملا کر اس کی ایجاد زود نویسی کی غرض سے کی۔

دیکھئے خط شکستے کی جبیں بندوبست
دھریں پنجہ کھا زلفِ خوباں شکست

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۵)۔

تھا ہمیں منظور دکھلانا شکستِ دل کا حال
لکھ کے جو خطِ شکستہ میں اسے دکھلائے حرف
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۳). یہ ہندوستان میں خط شکست کی تعلیم کے طریقے کا نقص ہے کہ اس نے دشواری بڑھا دی. (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۴۹). دیوناگری رسم الخط کی تعریف کے بعد خط شکستہ ... کی برائیاں گنوائی ہیں. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۱۳). [خط + شکست / شکستہ (رک)].

---شوق کس صف(---و لین) امذ.
محبت نامہ.

آیا نہ اس طرف سے جواب ایک حرف کا
ہر روز خطِ شوق ادھر سے چلا گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۶۳).

ہم لکھیں خطِ شوق وہ لکھ بھیجیں گالیاں
لکھا ہے نامہ بر یہ بتا کس کتاب میں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۷۷). [خط + شوق (رک)].

---صاعد کس صف(---کس ع) امذ.
(طب) نبض دیکھنے میں شریان خون میں خون کے دباؤ کو اوپر اٹھانے والی لہر،موج کےپہلے حصے کو قرعی موج یا جزوشہوق یا خط صاعد کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، تجربی عملیات(ترجمہ) ، ۲۲۰). [خط + صاعد (رک)].

---صاف کرنا ف مر ، محاورہ.
رک : خط بنانا. سہ پہر کو سرمہ باز منشی جی نے آکر اطلاع دی کہ سرکار نے یاد فرمایا ہے میں نے اس اثنا میں خط صاف کر لیا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۰۵).

---صرّاف کس اضا(---فت ص ، شد ر) امذ.
ہنڈی ، چیک (جامع اللغات). [خط + صرّاف (رک)].

---صرّافی کس صف(---فت ص ، شد ر) امذ.
خطِ دیوناگری کی ایک مسخ شدہ شکل (ا پ و ، م : ۲۰۱). [خط + صراف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---صلیبی کس صف(---فت ص ، ی مع) امذ.
۱. رک : خط اطلسی (فیروزاللغات). ۲. رک : خط چلیپا.

کہو اس شوخ سے اوروں کو کھینچے دار پر ظالم
تری زلفِ چلیپا ہی ہمیں خطِ صلیبی ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۷). [خط + صلیب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---صنو بری کس صف(---فت ص ، و مع ، فت ب) امذ.
(ریاضی) لکیروں کا ایک ایسا دائرہ جو کم و بیش قلبی وضع کا بنایا جائے جو کسی دوسرے محیط کے نقطہ سے مل جاتا ہو نیز وہ دائرہ جو کسی دوسرے دائرہ کے اندر ہو. خط صنو بری ... کو خط ابتدائی کے گرد گھمانے سے ایک جسم بنایا گیا ہے جس کی کثافت (ک) ہے. (۱۹۳۸ ، ذرہ اور استوار اجسام کا علم حرکت ، ۳۰۷). [خط + صنو بر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ضامِنی کس صف(---کس م) امذ.
ضمانت نامہ (جامع اللغات). [خط + ضامن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---طَشتی کس صف(---فت ط ، سک ش) امذ.
وہ خط جو سالنکلوں کی سمت کو ظاہر کرتا ہے اسے خطِ سمتی اور دوسرا خط جو خطِ سمتی کو کاٹتا ہے اسے خطِ طشتی کہتے ہیں (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۶۳). [خط + طشت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---طُغرا / طُغریٰ کس صف(---ضم ط ، سک غ / الف بشکل ی) امذ.
(خوش نویسی) ایسی تحریر جس کے حروف کی کششوں کے باہمی اتصال سے کسی ہندسی شکل ، پھول ، انسانی صورت ، پرند یا چرند وغیرہ کی تصویر بن جائے. کہا جاتا ہے کہ یہ خط بعہد سلطان مراد ایجاد ہوا.

لکھا نام خدا موئے قلم سے
حروف اس میں خطِ طغرا سے سب تھے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۸۶). خط طغریٰ کے کتبات اس کثرت سے کھودے ہیں کہ بیان کیا جاتا ہے کہ پورا قرآن شریف دیواروں پر مرتسم ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۰۹). خط طغرا : طغرا ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی نشان یا علامت کے ہیں یہ دستخط کرنے کا ایک خاص انداز ہے جس میں حروف کے کھڑے خط کو طویل اور اوپری حصے کو مرغولے دار بنایا جاتا ہے (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۹). [خط + طغرا / طغریٰ (رک)].

---طِلا کس صف(---کس ط) امذ.
(خوشنویسی) سنہری تحریر.

فن حساب میں جاری ہے فیض عام اس کا
لکھا ہے فکر نے خط طلا میں نام اس کا
(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۳۱). [خط + طلا (رک)].

---طِلَسم کس اضا(---کس ط ، فت ل ، سک س) امذ.
(خوشنویسی) وہ تحریر یا لکھت جس میں حروف کی حقیقی اور اصلی اشکال کو بعض مخصوص علامات ، مقررہ نشانات یا اعداد میں درج کیا جائے تا کہ ان رموز سے ناواقف شخص اس تحریر کو نہ سمجھ سکے ، خط اشارہ ، خط ہندسہ طلسمات اور عملیات اکثر انہیں خطوط میں لکھے جاتے ہیں ازاں جملہ جو راقم الحروف کو معلوم ہے درج کرتا ہے اول خط ہندسہ یا خط طلسم. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۱۸). [خط + طلسم (رک)].

---طُولی کس صف(---و مع) امذ.
کسی چیز کی لمبائی میں کھینچی جانے والی لکیر. ۱۵ کا عدد لکھ کر ان کے اوپر ایک خط ارضی کھینچ کر دونوں کے مابین سے

ایک خط طولی کھینچنا۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۷)۔ [خط + طول (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔طُومار کس صف (۔۔۔و مع) امذ۔
(خوشنویسی) خط نسخ کی جلی قلم تحریر۔ اِس خط میں حرف کا دور حرف کی کُل لمبان کا دو حصّے اور سطح اس کی دُگنی ہوتی ہے رک: خطِ ثلث۔ قرآن پاک خط طومار میں لکھے گئے ہیں جو خط نسخ کی ایک جلی صورت ہے۔ (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۰۱)۔ [خط + طومار (رک)]۔

۔۔۔عِبْری کس صف (۔۔۔کس ع ، سک ب) امذ۔
عبرانی زبان کا قدیم رسم الخط۔ ہر حرف کے واسطے اشکال خاص ہر طائفے نے جداگانہ مقرر کیے ہیں جن کو خط کہتے ہیں جیسے خط ہندی و سریانی و یونانی و عبری۔ (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳)۔ بعض عبرانی کی کتابوں میں خط عبری حضرت آدم صفی اللہ سے منسوب کیا گیا ہے نیز ایک گروہ نے حضرت ادریس سے نسبت دی ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ : ۱۸۶)۔ [خط + عبری (رک)]۔

۔۔۔عَدَدی کس صف (۔۔۔فت ع ، د) امذ۔
ایسی تحریر جس میں حُروف کی حقیقی اور اصلی اشکال کو عدد کی شکل دے دی جاتی ہے۔ اِس میں صرف نو کے عدد تک سے کام لیا گیا ہے مثلاً اصلی حرف ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی
(ماخوذ: صحیفہ خوش نویسان ، ۹۳)۔ [خط + عدد (رک) + ی لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔عَرْضی کس صف (۔۔۔فت ع ، ر) امذ۔
۱. کسی چوڑائی میں کھینچی جانے والی لکیر ، (ریاضی) میں عدد لکھنے کے بعد لکیر لگانا۔

خطِ عرضی تحت ان کے کھینچ کر
داہنی جانب سے تو میزان کر

(۱۸۷۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۳)۔ ۲. (جغرافیہ) وہ خیالی خط جس کا فاصلہ خطِ اِستوا سے ہر ایک جگہ ایک ہی ہو اور اِسی وجہ سے جو مُلک ایک ہی خطوط عرضی کے درمیان واقع ہوتے ہیں ان کی آب و ہوا یکساں ہوتی ہے۔ یہاں (انگلستان) کی آب و ہوا ایسی سرد نہیں ہے جیسی اور ملکوں کی جو ... خطوط عرضی کے درمیان واقع ہیں۔ (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۱۵)۔ [خط + عرض (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔عَرِیض کس صف (۔۔۔فت ع ، ی مع) امذ۔
رک: خطِ عرضی۔ ہر ایک حرف پر خط عریض کھینچتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۸ مئی ، ۵)۔ [خط + عریض (رک)]۔

۔۔۔عِصْیان کس اما (۔۔۔کس ع ، سک ص) امذ۔
(مجازاً) نامۂ اعمال نیز رک: خطِ اعمال۔

فرشتے بھی مگر دیوانہ سمجھے مجھ کو محشر میں
دیا سب کو خط عصیاں مجھے پرزہ گریباں کا

(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۴)۔ [خط + عصیان (رک)]۔

۔۔۔عَلامَت جَذْر کس اما (۔۔۔فت ع ، م ، کس ت ، فت ج ، سک ذ) امذ۔
(ریاضی) وہ نشان جو عدد کو ضرب کرنے کے لئے دیا جائے مگر جس وقت خط علامت جذر کھینچا جاوے پھر اس پر ہندسہ علامت قوت دوم تحریر کرنا زائد ہے۔ (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۳۳)۔ [خط + علامت (رک) + جذر (رک)]۔

۔۔۔عَمَل کس اما (۔۔۔فت ع ، م) امذ۔
روایت ، طریق ، راہ طریقت۔

کوئی اس امت ستی خطِ عمل لیوے تا صدیق اکبر کی اول

(۱۷۹۳ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۸)۔ [خط + عمل (رک)]۔

۔۔۔عُمُود کس صف (۔۔۔ضم ع ، و مع) امذ۔
سیدھا خط ، وہ کھڑی لکیر جو اوپر سے نیچے کھینچی جائے اور برابر کے دو زاویے پیدا کرے (فیروز اللغات)۔ [خط + عمود (رک)]۔

۔۔۔عُمُودی کس صف (۔۔۔ضم ع ، و مع) امذ۔
رک: خطِ عمود۔ آگے بڑھ کر پہاڑ تھوڑی دور تک خط عمودی میں بلند ہوا تھا ، اسی وجہہ سے وہ مقام اور بھی پوشیدہ تھا۔ (۱۸۹۱ ، حرم سرا ، ۲ : ۲۳۰)۔ زمین کے ہر مربع گز سے جس پر سورج کی کرنیں بخط عمودی گرتی ہوں ، ایک گھوڑے کی طاقت سے زیادہ طاقت حاصل کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۵)۔ [خط + عمود (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔عَنْبَرِیں کس صف (۔۔۔فت ع ، غنہ ن بشکل م ، فت ب ، ی مع) امذ۔
عنبر کی مانند لکیر ، (مجازاً) محبوب کے نقوش۔

قشقہ و چین و جبین زلف و خطِ عنبریں
ہم کو تو اے نازنیں بھاتے ہیں یہ چار خط

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰۲)۔ [خط + عنبر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔غُبار کس صف (۔۔۔ضم غ) امذ۔
اِسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ باریک نقطوں کے ذریعہ جلی حُروف کی شکل کے مُطابق قاعدۂ خوشنویسی بنائی جائے اور دوسری یہ کہ کسی عبارت کو بہت باریک لکھ کر جلی حُروف بنائے جائیں۔ ایک طرح سے یہ بھی مثل ترکیب خط گُلزار بنایا جاتا ہے

لکھیا اس پو کہکشں کا خط غبار
کھینچا تس دھنک جدول زرنگار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱)۔

سادہ روئی ہے نپٹ رنگین ہولی کی بہار
پھر دھو لنڈی جان اوس ہولی کی ہو خط غبار

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۳۰)۔ لکھنے میں بھی بہت دسترس پیدا کیا کہ ... خط غُبار و خط گُلزار ہر ایک بخوبی لکھنے لگا۔ (۱۸۰۲ ،

عربی نظیر ، ۲۰)۔ خطِ غبار ، یہ خط بھی مثل خط گلزار کے بنایا جاتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۷۸)۔ خطِ غبار حروف کی صورت باریک نقطوں یا کسی عبارت کو خفی قلم سے لکھ کر پیدا کی جاتی ہے جو دور سے غبار کی صورت میں نظر آئے۔ (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸)۔ [خط + غبار (رک)]۔

---غُلامی کس اضا(---ضم غ) امذ۔
اطاعت اور غلامی کا اقرار نامہ۔

کی بوقع اس گھڑی تشریف لائی ہے بجا
میں اگر خطِ غلامی لکھدوں اس احسان پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۹)۔ دستر قضا دستاویز حکومت چھین خطِ غلامی دے رہا تھا اور یہ بیٹھے خط لکھ رہے تھے۔ (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۸۳)۔ [خط + غلامی (رک)]۔

---غیرمُنْحَرِف کس صف(---ی لین ، ضم م ، سک ن ، فتح ح ، کس ر) امذ۔
(جغرافیہ) دنیا میں کمتر ایسے مقام ہیں جہاں کمپاس سیدھا قطبوں کی طرف رہتا ہے یعنی جہاں کچھ انحراف نہیں ظاہر ہوتا اور جس قدر مشاہدے کئے گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقامات ایک خط پر واقع ہیں جو محیط کرہ ہے اس واسطے اسے خطِ غیر منحرف کہتے ہیں (رسالہ مقناطیس ، ۷۵)۔ [خط + غیر (رک) + منحرف (رک)]۔

---فارِق کس اضا(---کس ر) امذ۔
۱. (ریاضی) تفریق کی لکیر ، گھٹانے کی علامت۔

خط فارق ان کے نیچے کر دیا
درجۂ اولیٰ سے دے ان کو گھٹا

(۱۸۷۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۹)۔ ۲. علیحدگی کا نشان۔ کوئی ذاتی اصلیت ہے جو کسی خاص عضو سے علاقہ رکھتی ہے گمان کیا جاتا ہے کہ دماغ کے غدود وسطی کی بنیاد میں خط فارق کی جانب واقع ہے۔ (۱۸۹۵ ، فرینالوجی ، ۱۷)۔ دنیاوی اور روحانی ہند و جہد کے مابین کوئی نمایاں خط فارق قائم کرنا ضروری ہے۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۱)۔ [خط + فارق (رک)]۔

---فاصِل کس صف(---کس ص) امث ، امذ۔
۱. (أ) (ریاضی) وہ لکیر جو دو چیزوں کے بیچ میں آ کر ایک دوسرے کو جُدا کرے اگر گنھی بیس سے زیادہ ہوں تو بیس پر تقسیم کر کے پہلے گنھی اور مضروب کو ایک خط فاصل سے الگ کر کے مضروب اور مضروب فیہ کو ایک دوسرے کے نیچے اس طرح لکھو کہ گنھی پہلے اور مضروب پیچھے ہوں۔ پھر موافق قاعدۂ ضرب جلیا کے ضرب دو (۱۸۷۹ ، مصباح المساحت ، ۱ : ۷)۔ نقشہ میں خط فاصل پھر قطبوں میں سے گزرتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۲۶)۔ (ب) (جغرافیہ) وہ لکیر جو روشنی اور تاریکی کو جُدا کرتی ہے۔ دنیا کی خط کا آدھا حصہ اوپر کا اور آدھا نیچے کا اندھیرے میں ہے اور خط فاصل پھر ٹلٹی اور کیلی میں ہو کر گذرتا ہے (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۲۷)۔ ۲. (قواعد) دو فقروں میں وقفے کے طور پر لگایا جانے والا نشان ، ڈیش۔ انگریزی عبارت میں جمع کے درمیان کبھی کاما ... کولن ... سیمی کولن ... یا خط فاصل وغیرہ ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، علم تجوید و قرات ، ۳۶)۔ ۳. مذہبی حقود کا قیام۔ مذہب میں لازمی اور غیر لازمی کے درمیان خط فاصل کھینچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید ، ۱ : ۷۷)۔ [خط + فاصل (رک)]۔

---فَرْمان کس صف(---فت ف ، سک ر) امذ۔
شاہی حکم۔

مستعد قتل پہ تو ہو گا تو میں مرنے پر
خط جو گردن پہ کھنچے گا خطِ فرماں ہو گا

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۸)۔ [خط + فرمان (رک)]۔

---فِنِیقی کس صف(---فت ف ، ی مع) امذ۔
شام اور فلسطین کے قریب واقع خطۂ فنیقیہ میں بسنے والی ایک تاجر قوم کا رسم الخط جو ایک ہزار سال قبل مسیح تک جاری رہا۔ اس قوم نے پہلے تو مصریوں کے رسم خط کو اختیار کیا اور مصریوں کے ۲۲ حروف تہجی میں ۔ اور بڑھا کر اپنا حروف تہجی الگ مکمل کر لیا ... نمونۂ خط فنیقی .... (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۲۳)۔ [خط + فنیق (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---قاطِع کس صف(---کس ط) امذ۔
وہ لکیر جو مرکز سے قطع دائرہ کے ایک سرے سے گزر کر دوسرے سرے کے خط مماس سے ملے (جامع اللغات)۔ [خط + قاطع (رک)]۔

---قِبْطی کس صف(---کس نیز ضم ق ، سک ب) امذ۔
مصریوں میں سے کچھ لوگ دین مسیحی میں داخل ہو گئے ان لوگوں کو قبطی کہتے ہیں ان لوگوں نے اپنے لئے ایک الگ خط ایجاد کیا جو انہیں کے نام پر قبطی خط کہا جانے لگا۔ قبطیوں نے ۲۵ حروف یونانیوں کے خط سے لیے اور دیموطیقی حرف سے سات اور حروف ملا کر ۳۲ حروف سے اپنا حروفِ تہجی ایجاد کیا۔ قبطی خطوط کے تمام حروف کی شکل قریب قریب وہی ہے جو مختلف حرفوں کی شکل میں چھوٹے اور بڑے انگریزی حروف کی شکل و صورت ہے (خط و خطاطی ، ۳۰)۔ [خط + قبطی (رک)]۔

---قَبُولِیَت کس اضا(---ضم ق ، و مع ، کس ل ، فت ی) امذ۔
اقرارنامہ ، ایسی تحریر جس میں کسی چیز کا اقرار کیا جائے یا اس کو منظور کیا جائے۔ خط قبولیت کمپنی کی جانب سے ایسی اطلاع ہے کہ خط میں مندرجہ شرائط کے تحت اقساط کی ادائی کی صورت میں کمپنی نے خطرہ کو قبول کرنا منظور کیا ہے۔ (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۱۰۶)۔ [خط + قبولیت (رک)]۔

---قُرْآنی کس صف(---ضم ق ، سک ر) امذ۔
عربی رسم الخط۔ مسئلہ جو عورتوں کے فائدے کے ہیں اور اُس کا بوجھنا نہایت ضروری ہے خط قرآنی میں لکھ کے پڑھائے

(۱۸۶۳ ، کرامت علی، مفتاح الجنت ، ۱۰). [خط + قرآن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ قِسمَت کسر اضا (ـــ کسر ق ، سک س ، فت م) امذ.
رک : خطِ پیشانی.

ناتواں وہ ہوں جب آیا دل سے چہرہ تک ملال
چینِ پیشانی بہ مثلِ خطِ قسمت رہ گئی

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۱۶). [خط + قسمت (رک)].

ـــ قصاراں کسر اضا (ـــ فت ق) امذ.
روشنائی یا سیاہی سے ڈالا ہوا وہ نشان جو دھوبی کپڑوں پر لگاتے ہیں (جامع اللغات). [خط + قصار (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ قفا کسر اضا (ـــ کسر ق) امذ.
گردن پر پچھلی گُدّی کی لکیر.

چھوڑ کر خطِ قفا جلّاد نے کاٹا گلا
دو خطِ معکوس توام ہو گئے تحریر میں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۲). [خط + قفا (رک)].

ـــ کار امذ.
نمونہ یا نشان پڑے ہوئے ، نشان زدہ. گرد و نواح اس کے (مکان ڈیوڑھی باغیچہ نواب علی مردان خاں) قد آدم بلند دیوار چونہ گچ ، جس کے نیچے سلسلہ خط کار (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۲۹۲). [خط + کار (رک)].

ـــ کاڑھنا محاورہ.
رک : خط بنانا.

خط کاڑھ لا کے تم تو سدا ہی چلے ولے
ہوتی نہیں ہماری تمہاری صفا ہنوز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۹).

ـــ کا ظِل (ـــ کسر ظ) امذ.
(ریاضی) ایک مُستقیم یا منحنی خط کا ظِل اُس کے نُقطوں کے ظِلوں کا مجموعہ ہوتا ہے (ہندسی مخروطات ، ۱۰).

ـــ کِتابَت (ـــ کسر ک ، فت ب) امث.
ایک دوسرے کو چٹھی لکھنا ، مراسلت.

خط کتابت نہ ہو غیروں سے یہ ممکن ہی نہیں
اُڑتے پھرتے ہیں ترے کوچے میں اکثر کاغذ

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۸۹).

حکم ہو تو سب منگا دوں جو گئے غیروں کو خط
مہرباں پہچانتا ہوں خط کتابت آپ کی

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۰۵). [خط + کتابت (رک)].

ـــ کَترنا ف م.
کنپٹی ، مونچھ یا داڑھی کے بال قینچی سے تراشنا.

خط کترتا ہے ترا اے شیخ رو حجام آج
کیوں نہ سمجھوں ایک اب مقراض اور گلگیر کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۸).

ـــ کَترْوانا ف م.
رک : خط کترنا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے.

خط کتروا کے آج قینچی سے
ہم سے ملنے میں جاتے ہے کترا

(۱۸۶۱ ، چمنستانِ شعرا ، سجاد ، ۳۸۱).

دخترِ رز سے مگر تا ک لگی ہے کیفے
شیخ جی آپ نے کیوں آج کتروایا خط

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۶۳).

ـــ کَچّا ہونا محاورہ.
لکھائی خراب ہونا ، اِملا دُرست نہ ہونا ، تحریر ناپختہ ہونا. اب تک تم کو محاورہ اِملا نویسی کا خوب نہیں آتا اور خط بہت کچا ہے. (۱۸۸۰ ، کاغذات کاروائی عدالت ، ۲۸۰).

ـــ کَرْنا ف م.
نشان ڈالنا. انچہ کا حساب موجود نہو تو ایک سہل ترکیب اور ہے کہ ڈبل پیسہ جس کا قطر ایک انچہ ہوتا ہے رکھ کر خط کرلئے جائیں (۱۹۱۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۱۳۳).

ـــ کَش (ـــ فت ک). (الف) امذ.
۱. (ہندسہ) ، چپٹی لکڑی لوہا یا پلاسٹک جس کے سہارے سے سیدھی سیدھی لکیریں کھینچتے ہیں ، کاغذ پر لکیریں کھینچنے کی کاتب کی جَدْوَلی ، جَدوَلی (ا پ و ، ۳ : ۲۲۰). ۲. (مہر کنی) مُہر کے چرخ کا تپائی کا تختہ جس پر برے کی کھونٹیاں جڑی ہوتی ہیں (ا پ و ، ۳ : ۲۱۳). ۳. (دباغت و پاپوش دوزی) چمڑے پر لکیریں ڈالنے کا چوبی اوزار ، لیکھنا (ا پ و ، ۲ : ۲۰۴). ۴. (نجاری) لکڑی پر سیدھی اور متوازی لکیریں ڈالنے کا بڑھئی کا ایک خاص قسم کا چوبی اوزار (ا پ و ، ۱ : ۳۶). (ب) صف. ۱. قانون بنانے والا ، لکھنے والا ، کاتب (جامع اللغات). ۲. وہ سودا جو بیچنے والے کو پھر واپس نہ ہو سکے. جا کڑ کی ضد.

جبیں کے بوسہ پہ دیتا ہوں مانگ کے دل کو
غرضکہ ٹھہرا ہے خط کش کا دوستو سودا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۱). [خط + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

ـــ کَشی (ـــ فت ک) امث.
(آرائش) لکیروں سے خاکے ، نمونے ، گُل بُوٹے بنانا. یہ مقام مرقد فرش سے تا سقف گنبد عمارت سنگ مرمر ہے جس میں خط کشی ، اس کے اوپر عمارت خشتی چونہ گچ ، اب سقف گنبد سے استرکاری قدرے اکھڑ گئی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۰۳۸). [خط + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــ کَشید (ـــ فت ک ، ی مع) امذ.
نشان زدہ مقام ، مُقرّرہ حد جہاں تک خط کھنچا ہوا ہو. ادھر تیا کوئے آتش زدہ نے سگرٹ کے آخری خط کشید تک پہنچ کر دم لیا (۱۹۳۲ ، غبارِ خاطر ، ۳). [خط + ف : کشید ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کَشیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
کھینچا ہوا خط ، خطِ فاصل ، خط حد بندی.

ستون کو بانٹنے والا جو خط کھینچا گیا
خط کشیدہ لوگ اس کو ریگزر کہنے لگے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۷۰). [خط + کشید (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---کَشیدَہ سُرخی (---فت ک ، ی مع ، فت د ، ضم س) امث.
(صحافت) **فنِ صحافت میں اہمیت یا امتیاز دکھانے والی لکیر.** خط کشیدہ سرخی جس کے نیچے خط کھینچا گیا ہو یہ سرخی بالعموم منزل وار ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۱۶۹). [خط + کشید (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت + سرخی (رک)].

---کَشی کَرنا محاورہ.
نمونہ بنانا ، گلکاری کرنا.

خط کشی کی ہے نظر بازوں نے ڈوریے ڈال کر
نقش الفت ہیں قبائے یار پر اٹو نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۹).

---کِفایَت خانی کس اضا (---کس ک ، فت ی) امذ.
کفایت خاں سے منسوب خط. تربیت پائی مولوی عبدالصمد سے اور قادری علی خاں سے خوشنویسی و خط کفایت خانی کی. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۱۰۲). [خط + کفایت خان (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کِنایَہ کس صف (---کس ک ، فت ی) امذ.
رک : **خطِ اشارہ** (ا ب و ، ۳ : ۲۰۲). [خط + کنایہ (رک)].

---کُوفی کس صف (---و مع) امذ.
خطِ معقلی (رک) کی ترقی یافتہ شکل ، اسکی ایجاد چوتھی صدی عیسوی میں نبطی خط اور خط سریانی سے ہوئی. انبار میں خط ایجاد ہوا ، حجاز ، انبار اور حیرہ میں یہ خط لکھا جاتا تھا. حیرہ کا نام بعد کو کوفہ ہوا ، اس لئے اس کا نام خطِ کوفی پڑا. اس میں نقطے نہیں ہوتے. زمانہ سابق میں خط معقلی کا عرب میں رواج تھا بعد اس کے خط کوفی ایجاد ہوا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۱). بصرہ اور کوفہ میں حیری رسم الخط ایجاد ہوا بعد میں خط کوفی کے نام سے مشہور ہوا. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۹). [خط + کوفہ (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَہکَشاں کس اضا (---فت ک ، سکہ ، فت ک) امذ.
ستاروں کی وہ سفید لمبی لکیر جو رات کو آسمان پر بہت سارے ستارے جمع ہو کر پڑ جاتی ہے ، ستاروں کا جھرمٹ جو آسمان پر ایک لمبی روشن لکیر کی صورت میں نظر آتا ہے.

حلقت گراں بہا فلک سوفشاں کا تھا
شب کے گلے میں ہار خط کہکشاں کا تھا

(۱۸۳۳ ، میلاد معصومین ، ۳۰). [خط + کہکشاں (رک)].

---کی اِصلاح ہونا محاورہ.
حجامت بننا ، داڑھی مونچھیں صاف ہونا. اس نے کسی جگہ ... آرام نہیں کیا تھا اس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ دو دن سے خط کی اصلاح بھی نہیں ہوئی تھی. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۰).

---کی پیشانی (---ی مع) امث.
وہ جگہ جو خط کے اوپر خالی چھوڑی جاتی ہے (جامع اللغات).

---کھینچنا محاورہ ، ف م.
۱. **قلم زد کرنا.** بس تو معافی کا خط اُن کاروں پر کہ تیری درگاہ کے لائق نہیں ہیں کھینچ دے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۱۶). ۲. **مٹا دینا ، محو کر دینا.**

زمانہ خیانت کا خط کھینچا
جو اس خط سے نابونے بھی کوئی رہا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۶۷).

ڈھالوں کو لیا تیغوں کے جوہر کو اوڑا کر
خط کھینچ دیا فوج کے دفتر کو اوڑا کر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۶۱). ۳. (i) **نشان ڈالنا ، سطر کھینچنا ، لکیر بنانا.** جب کبھی خط یا کارڈ یا مشق کے طور پر کچھ لکھیں تو پنسل سے کاغذ پر خط کھینچ دینے چاہییں تا کہ ان کو سیدھی سطر لکھنے کی عادت ہو. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۹). (ii) **نمونہ بنانا ، تصویر کشی کرنا.**

مصوّر نقشہ جب اس نازنیں کا کھینچنے بیٹھا
کمر کا یہ نشاں رکھا کہ خط کھینچا ندارد کا

(۱۸۷۲ ، عاشد خاتم النبیین ، ۶). وہ دو تین خط کھینچتا ہے اور راتی کو دیکھنے لگتا ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۸۹). ۴. **راہ مقرر کرنا ، سیدھ بنانا.** جزیرہ نمائے ہند ، جس میں وہ کل رقبہ شامل ہے جو کراچی سے دہلی تک اور دہلی سے کلکتے تک خط کھینچنے کی صورت میں اس خط کے جنوب میں واقع ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳). ۵. **الفاظ یا عبارت پر لکیر کھینچنا جس سے کسی خصوصیت کا اظہار ہو ، وضاحت کرنا ، خط کشیدگی کا عمل.**

خط کھینچ اپنے خط پہ دیا خطِ بندگی
تو خط کے خط کے تئیں خطِ ریحان ہزار بار

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹۳). اس جگہ کا نام لکھو جہاں کہ خط کھینچنا چاہتی ہو اور اس کے اوپر ایک خط بھی کھینچ دو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۹۱).

---گَردَن کس اضا (---فت گ ، سک ر ، فت د) امذ.
سر اور سینہ کے درمیان گردن کے جوڑ کی لکیر.

ہیرے کے طوق کی خطِ گردن میں زیب ہے
بازو کی مچھلیوں میں پھبن نو رتن کی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۵). [خط + گردن (رک)].

---گُلزار کس صف (---ضم گ ، سک ل) امذ.
۱. **اسکی صورت یہ ہے کہ بہت خفی قلم سے باریک لکیروں کے ذریعے حروف کی اس طرح حد بندی کی جاتی ہے کہ اسکا درمیانی**

حصہ سادہ ہے اس میں پھول بیل اور برگ و بار بنا دیئے جاتے ہیں.

کیا خطِ گلزار سے جب فراغ	ہوا صفحہ قطعۂ گلزار باغ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۲). لکھنے میں بھی یہ دستِ رس پیدا کیا کہ نسخ و نستعلیق و شکستہ و تعلیق و خطِ غبار و خطِ گلزار پر ایک بخوبی لکھنے لگا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۲۳).

خطِ گلزار میں لکھا ہے مجھے خط اس نے
مژدۂ وصل سے خالی نہیں تحریرِ بہار

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۳۸). ۲. **(مجازاً) باغ کی خوبصورتی، فطرت کی نقاشی.**

ابجو گرد چمن لمعۂ خورشید سے ہے
خطِ گلزار کے صفحہ پہ طلائی جدول

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۲).

خطِ گلزار سے ہر گل پہ یہ مصرع تحریر
نقش ثانی ہے یہ فردوس ہے نقشِ اوّل

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳). خط گلزار. دوہری لکیروں سے حروف کو بنا کر درمیانی جگہ میں گل بوٹے بنائے جاتے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۷). [خط + گلزار (رک)].

---گُلشَن کس صف (---ضم گ ، سک ل ، فت ش) امذ.
رک : **خطِ گلزار**. میرے استاد جن سے میں خط کی اصلاح لیتا تھا وہ بھی بہت سے خط لکھنے جانتے تھے ... خط گلشن ، خط غبار ، خط طغرا اور ان کے سوا اور بہت سے خطوں میں ان کو کمال تھا. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۲ : ۲۵). [خط + گلشن (رک)].

---گوہَر کس صف (---و لین ، فت ہ) امذ.
(خوش نویسی) خط گوہر۔ اس کے حروف چھوٹے چھوٹے دائروں سے مرکب ہوتے ہیں جو موتیوں کو ظاہر کرتے ہیں (فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸). [خط + گوہر (رک)].

---لادَعْویٰ کس صف (---فت د ، سک ع ، ابشکل ی) امذ.
(قانون) اِنکاری چٹھی ، لاوارثی خط (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۷۵). [خط + لا ، (سابقۂ نفی) + دعویٰ (رک)].

---لَرزَہ کس صف (---فت ل ، سک ر ، فت ز) امذ.
(خوشنویسی) خط لرزہ۔ اس کے حروف لہریا ہوتے ہیں گویا کسی نے کانپتے ہوئے لکھا ہو (فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸). [خط + ف : لرزہ ؛ لرزیدن ـ کانپنا ، ہلنا].

---لَگانا محاورہ.
نشان دینا ، پھانسی کے لئے خط دینا ؛ تصویر کشی کرنا.

حرف آئیگا تجھ پہ اے جلاد	میری گردن پہ گر لگایا خط

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۱۱). اس سے پہلے کوئی خط لگائے ایک طرف سے رانی کا باپ شادی بابا آتا ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۶۹).

---مارْنا محاورہ.
نشان ڈالنا ، گودنا. اگر جلد پر زرکاری منظور ہو اور سونا جہاں لگانا منظور ہو بہت سے خط مار کر بیضۂ مرغ کی سفیدی مل کر اس کے اوپر گائے یا بکری کی چربی یا روغن ... اس مقام پر لگا دیں. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳).

---ماہی کس صف ، امذ.
حروف یا الفاظ کی شکل بنا کر ان کے جوف میں مچھلی کی شکل بنا دی جاتی ہے۔ حرف کی موٹائی کی طرف سر اور باریک خط کی طرف دم ہوتی ہے. خط ماہی ... میں بجائے گل و بوٹہ کے مچھلی کی شکل بناتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۷۹). خط ماہی ... حروف یا الفاظ کی شکل بنا کر ان کے جوف میں مچھلی کی شکل بنا دی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۵۵). [خط + ماہی (رک)].

---مُتَوازی کس صف (---ضم م ، فت ت) امذ.
(ہندسہ) وہ دو خطوط جن کو ان کی سیدھ میں جہاں تک چاہیں کھینچتے چلے جائیں مگر وہ آپس میں نہ ملیں. اگر ایک عمود دو خطوط متوازی میں سے ایک خط پر گرایا جاوے تو بعد بڑھانے کے وہ دوسرے خط متوازی پر بھی عمود ہو گا. (۱۸۸۲ ، تحریر اقلیدس ، ۵۳). [خط + متوازی (رک)].

---مُتَوَسِّط کس صف (---ضم م ، فت ت ، و ، شد س بکس) امذ.
(طب) وہ شعاعیں جو درون منطقہ کشش جسم سے نکلنے والی شعاعوں کے ساتھ خلیے کے درمیان مل جاتی ہیں۔ ان کا مقام اتصال کافی وسیع ہے. شعاعوں کے ... مقام اتصال کو تکلا نما پیشت کا خط متوسط کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۳). [خط + متوسط (رک)].

---مُحَرَّف کس صف (---ضم م ، فت ح ، شد ر بفت) صف.
(خوشنویسی) خط نسخ کی ایک طرزِ تحریر جس میں الفاظ اور حروف کی کشش ترچھی بنائی جاتی ہے. خطوط محرف بتعداد شمار مراتب کلمات ابجد اور بجانب بسیار بتعداد نمبر اس حرف کے کھینچیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۷). [خط + محرف (رک)].

---مَحْضَر کس اضا (---فت م ، سک ح ، فت ض) امذ.
مُراد : فرمان شاہی ، ثبوت ، شہادت.

یار کے ہاتھوں ہمارا خون ثابت ہو گیا
خط کف دست حنائی کے خطِ محضر بنے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۳). [خط + محضر (رک)].

---مُحَقَّق کس صف (---ضم م ، فت ح ، شد ق بفت) امذ.
رک : **خطِ ریحان.** خط محقق۔ چونکہ اس کے حروف کی پیمائش میں بڑی تحقیق سے کام لیا گیا تھا اس لئے محقق کہلایا. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۱۸). [خط + محقق (رک)].

---مَحْو کس صف (---فت م ، سک ح) امذ.
بٹ جانے والی لکیر. مقسوم علیہ کو ایک مرتبہ کر داہنی طرف ہٹا کر

لکھے اور جس مرتبہ مقسوم علیہ کے تلے کوئی عدد نہ ہو اوس کے تلے خط محو بصورت زیر کے کھینچ دے۔ (۱۸۷۳ ، علم الفرائض ، ۸۵)۔ [خط + محو (رک)]۔

---مِحوَر کس صف(---فت م ، کس ح ، فت و) امذ.
زمین کا وہ فرضی خط جو اس کے مرکز سے گزر کر محیط کے دونوں طرف پہنچتا ہے اور جس کے گرد زمین روزانہ گردش کرتی ہے۔ محور کے دونوں سرے قطبین کہلاتے ہیں.

تا خطِ محور پہ ہووے گرم گردش آفتاب
تا نہ قطبینِ فلک تک پہنچے دورِ صبح و شام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۳)۔ [خط + محور (رک)]۔

---مُحِیط کس صف(---ضم م ، ی مع) امذ.
احاطہ کر لینے والی لکیر ، وہ لکیر جس سے کوئی شکل بنائی جائے۔ ایک تصویر کا سب سے بنیادی تصور اس کے «خط محیط» یعنی تصویر میں شامل اجسام کی حدود مقرر کرنے والی لائن سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، فوٹوگرافی ، ۸۱)۔ [خط + محیط (رک)]۔

---مَدّ کس اضا(---فت م ، شد د) امذ.
(ریاضی) چڑھاؤ کی لکیر ، وہ نشان جہاں تک کشش سے (پانی کے) چڑھنے کا عمل ہوتا ہے۔ انہوں نے (البیرال نیز والے) مردہ بحری حیوانات کی تہوں کو خطِ مدّ سے دس فٹ بلند تر پایا۔ (۱۹۱۹ ، طبقات الارض ، ۳۷)۔ [خط + مد (رک)]۔

---مُدَوَّر کس صف(---ضم م ، فت د ، شد و بفت) امذ.
(خوشنویسی) تحریر کی ایک قسم جو گول دائروں میں لکھی جاتی ہے ، خط مستدیر.

ایک جانب کو نہیں گوشۂ خاطر اپنا
صفحۂ دہر پہ اک خطِ مدور میں ہوں

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۱۳۹)۔ قرآنی نسخوں کے نہایت اعلیٰ نمونے ... مختلف قسم کے خط مدور میں لکھے گئے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۰۱)۔ [خط + مدور (رک)]۔

---مَدِیح کس صف(---فت م ، ی مع) امذ.
(خوشنویسی) معدوم ہو جانے والے قدیم رسم خط میں سے ایک خط جس میں مدح وغیرہ لکھی جاتی تھی۔ عہد مامون میں قلم المرصع ، قلم النساخ ... خط مدیح ، خط ریاش ، خط رمش ، خط بیاس اور خط حواشی بھی رائج تھے۔ (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۱۶)۔ [خط + مدیح (رک)]۔

---مَرمُوزَہ کس صف(---فت م ، سک ر ، و مع ، فت ز) امذ.
اخفائے مطالب کے لئے اس خط کی ایجاد ہوئی۔ اس میں حروف کو بعض مخصوص علامات ، مقررہ نشانات یا اعداد میں درج کیا جاتا ہے تاکہ ان رموز کو پوشیدہ رکھا جا سکے۔ بڑے مثلاً اور ہوشیاروں نے بعض مطالب کے مخفی رکھنے کے واسطے کہ ظاہر کرنا ان کا بہتر نہیں سمجھا ہے بعض خطوط مرموزہ اختراع کیے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱۹)۔ خطوط مرموزہ کو راز در راز بنانے کی غرض سے عقل مندوں نے ... چند نسخے تجویز کیے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۶۷)۔ [خط + مرموزہ (رک)]۔

---مُڑیا کس صف(---ضم م ، سک ڑ) امذ.
خط دیوناگری کی شکستہ اور مختصر نویسی کی صورت (اپ و ، ۳ : ۲۰۱)۔ [خط + مڑیا (رک)]۔

---مُساوِیُ البار کس صف(---فت م ، کس و ، ضم ی ، ضم ا ، سک ل) امذ.
(جغرافیہ) نقشہ پر ہوا کا دباؤ خطوط مساوی البار کی مدد سے دکھایا جاتا ہے خطوط مساوی البار کو انگریزی زبان میں آئسو بار کہا جاتا ہے۔ آئسو کے معنی مساوی اور بار سے مراد دباؤ ہے یعنی یہ ایسے خطوط ہوتے ہیں جو نقشے پر کے تمام مقامات (جن کا ہوائی دباؤ ایک جیسا ہو) کو آپس میں ایک دوسرے سے ملاتے ہیں (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۳۲)۔ [خط + مساوی (رک) + رک : ال (۱) + بار (رک)]۔

---مُساوِیُ الحَرارَت کس صف(---فت م ، کس و ، ضم ی ، ضم ا ، سک ل ، فت ح ، ر) امذ.
(جغرافیہ) ایسی لکیر جو نقشہ پر اُن مقامات کو ملائے جن کا ماہانہ ، یا سالانہ اوسط درجۂ حرارت یکساں ہو۔ انگریزی میں ان کو Isotherms کہتے ہیں۔ آئسو سے مراد «مساوی یا یکساں» ہے اور تھرم کے معنی حرارت۔ ان خطوط کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان پر ایک نظر ڈالنے سے بحر و بر پہ حرارت کی افقی تقسیم کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ ہم انہیں ایسے خطوط بھی کہہ سکتے ہیں جو دو مختلف درجات حرارت والے مقامات یا علاقوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرتے ہیں۔ خط مساوی الحرارت جو سب سے زیادہ درجۂ حرارت کو ظاہر کرتا ہے خطِ استوائے حرارت کہلاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۰)۔ [خط + مساوی (رک) + رک : ال (۱) + حرارت (رک)]۔

---مُستَدِیر کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
(طبیعیات) گول لکیر ، دائرہ۔ قوت دافعۃ المرکز وہ ہے کہ جس سے سب اجسام جو گرد مرکز خطِ مستدیر پر گھومتے ہیں اس کے ہر ہر نقطے سے خط مماس پر بھاگنے کا قصد کرتے ہیں۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۷)۔ خط استوا کے موازات پر سے سات خط مستدیر ... کھینچے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹)۔ [خط + مستدیر (رک)]۔

---مُستَقِیم کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
(ہندسہ) دو نقطوں کے درمیان سیدھا خط۔ آواز کا پلٹنا ایک خط مستقیم انعکاس پر ہو۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۶)۔ ایک دبے ہوئے مکان کے اندر کی اشیاء کی حرکت ایک دوسرے

کی نسبت سے ایک سی رہتی ہیں خواہ وہ ساکن سا کن ہو یا یکساں رفتار سے خطِ مستقیم میں آگے بڑھ رہا ہو۔ (۱۹۶۱ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن شٹائن (ترجمہ) ، ۵۳)۔ [خط + مستقیم (رک)]۔

---مُستقیم مفروضی کس صف (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع ، کس م ، فت م ، سک ف ، و مع) امث.
(جغرافیہ) ایسی مسلسل لکیر جو دنیا کے بیچ فرض کر لی جائے۔ اہلِ ہیئت کا گمان یہ ہے کہ وہ محور جس پر زمین عرصۂ مذکورہ میں پھرتی ہے ایک خطِ مستقیم مفروضی ہے۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۵۱)۔ [خط + مستقیم (رک) + مفروضی (رک)]۔

---مُستقیم نستعلیق کس صف (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع ، کس م ، فت ن ، سک س ، فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
(خوش نویسی) خطِ نستعلیق کی ایک قسم ہے جو موجودہ نستعلیق میں بھی پائی جاتی ہے۔ میر یحییٰ تربتی اثرالدّ کر خطِ مستقیم نستعلیق کا موجد ہے یہ خط رقاع و توقیع سے نکلا ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ سلاطینِ عام دہلی ، ۷ ، ۱۲ : ۳۷)۔ [خط + مستقیم (رک) + نستعلیق (رک)]۔

---مَستور/مَستورہ کس صف (--- فت م ، سک س ، و مع/فت ر) امذ.
رازداری کے لیے خاص اشیاء کے پانی سے لکھی ہوئی تحریر جو خشک ہو کر کاغذ سے غائب ہو جائے اور کاغذ کو گرم یا پانی سے تر کیے بغیر نہ دکھائی دے۔ آبِ پیاز ، آبِ سجی ، آبِ لیموں ، آبِ نارنج یا دودھ میں قدرے نوسادر ملا کر لکھنے سے صورت مذکورالصدر پیدا ہوتی ہے ، خطِ طلسم۔ فصل چہارم خطوط مستور کے بیان میں شیر یعنی دودھ میں قدرے نوسادر ملا کر اس سے کاغذ پر لکھیں گے حرف ناپدید ہوں گے آگ دکھلانے سے خطِ سیاہ ظاہر ہوگا۔ (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۸)۔ یہ خط کافی دیکھنے میں آیا اور زیادہ تر رنگین روشنائی کا لکھا ہوا جو یقیناً خطِ مستورہ ... ہو گا۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۶۳)۔ [خط + مستور (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---مِسطَر کس اضا (--- کس م ، سک س ، فت ط) امذ.
پیمانہ ، ایک فٹ کے پیمانہ پر پائی جانے والی لکیر یا نشانات۔

رگیں صورتِ خطِ مسطر عیاں
فقط پوست ہے باقی اور استخواں

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۱۵)۔ [خط + مسطر (رک)]۔

---مِسماری کس صف (--- کس م ، سک س) امث ، امذ.
چوب یا میخ کی مدد سے بنائی گئی لکیریں ، گلکاری یا نمونہ۔ ایشیائے کوچک میں جہاں یونانی عنصر غالب تھا وہاں بھی خطِ مسماری میں اسی زبان کے کتابے ملتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، تاریخ عرب قدیم ، ۵)۔ [خط + مسمار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---مُشکیں کس صف (--- ضم م ، سک ش ، ی مع) امذ.
رُخسار پر تل کا نشان۔

سوا تیرے خطِ مشکیں کے کوئی
مجرب نسخۂ سودا نہ پایا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۳)۔ [خط + مشکیں (رک)]۔

---مَصنُوعَہ کس صف (--- فت م ، سک ص ، و مع ، فت ع) امذ.
خوشنویسوں کی ایجاد کردہ چند خاص تحریری صنعتیں جو ایک قسم کی مصوّری ہے جس میں رسمِ خط کو زیرِ مشق بنایا گیا ہے۔ خط مصنوعہ کے بیان میں اوّل خطِ گلزار، ترکیب اس کی یہ ہے کہ قلم خالی سے بصورت حلقہ صورت حرف کی لکھیں۔ (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۵)۔ [خط + مصنوعہ (رک)]۔

---مُعاف کس صف/اضا (--- فت م) امذ.
بخشش کا حکم نامہ۔

بخش میرے گناہ کرن ، آمل　　خط نہیں یہ خطِ معاف ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۱)۔

اوس کے اعمال پہ بھی خطِ معافی کھنچ جائے
مضطرِ زار بھی بندہ ہے الٰہی تیرا

(۱۹۰۱ ، نذرِ خدا ، ۲۸)۔ [خط + معاف (رک)]۔

---مُعَقّلی کس صف (--- ضم م ، فت ع ، شد ق بفت) امذ.
قدیم سامی رسمِ خط جو عربی رسمِ خط کے نام سے مشہور ہے اس خط میں حروف کا دور نہیں ہوتا صرف مسطح ہوتی ہے۔ اکثر قدیم کتبے عربی اسی خط میں لکھی ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خط حضرت ادریس کی ایجاد ہے۔ زمانہ سابق میں خطِ معقلی کا عرب میں رواج تھا ، بعد اس کے خط کوفی ایجاد ہوا۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ ابنِ مقلہ نے خطِ معقلی و کوفی وغیرہ سے چھ خط ایجاد کیے۔ (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۷۶)۔ بعض اشخاص کی رائے ہے کہ حضرت ادریس نے خطِ معقلی ایجاد کیا۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۸۷)۔ [خط + معقلی (رک)]۔

---مَعکُوس کس صف (--- فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
۱. کسی کلمے یا تحریر کو اس طرح اُلٹ پلٹ لکھنے کی صنعت جس میں ایک ہی تحریر یا کلمہ مکرر لکھا ہوا ایک دوسرے کا عکس بن جاتا ہے۔

سرنوشت اپنی نہ پلٹی اور خطِ معکوس کے
حرف جو الٹے ہوئے تحریر سیدھی ہو گئی

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۹)۔ ۲. وہ تحریر جو الٹی لکھی جائے۔

کیا یہ مطلب ہے کہ برعکس وفا ہو گی جفا
جو تمہارے عہد نامے میں خطِ معکوس ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۸)۔ [خط + معکوس (رک)]۔

---مَعلُومَہ کس صف (--- فت م ، سک ع ، و مع ، فت م) امث.
(ریاضی) وہ نشان یا لکیر جو سوال حل کرنے وقت پہلے سے معلوم ہو، جبکہ نقطہ مفروضہ خطِ معلومہ میں نہ ہو ... ایک خط قطع کرتا ہوا خطِ معلومہ کو ... کھینچو۔ (۱۸۹۹ ، رسالہ ہفتم درباب پیمائش ، ۶)۔ [خط + معلوم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---ِ مُعَمَّہ کس صف(---ضم م ، فت ع ، شد م بفت)امذ.
وہ تحریر جو مُشکل سے پڑھی جائے (جامع اللغات). [خط + معمہ (رک)].

---ِ مُعِینا کس صف(---ضم م ، ی مع) امذ.
خطِ شِکستہ کی ایک قِسم جس کو شاہ معین علی تجلی نے ایجاد کیا تھا. غرض شاہ معین علی تجلی خط شفیعا کے استاد اور بالخصوص خط معینا کے موجد تھے. (۱۹۶۹ ، ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۸). [خط + معین (عَلَم) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---ِ مَغْرِبی کس صف(---فت م ، سک غ ، کس ر) امذ.
اُندلس اور شمالی افریقہ میں قرآن کریم کے جو نُسخے لکھے گئے ہیں ان کا ایک خاص خط ہے جسے خطِ مغربی کہتے ہیں (مسلمانوں کے فنون ، ۲۰۱). [خط + مغرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ مَفْرُوش کس صف(---فت م ، سک ف ، و مع) امذ.
(ہندسہ) قاعدہ ، آڑی لکیر جو بچھی ہوئی شکل میں ہو.

لب ہے خطِ مفروش تو بینی ہے عمود
آنکھیں گوشوں میں زاویے ہیں گویا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۰۹). [خط + مفروش (رک)].

---ِ مَفْرُوضَہ کس صف(---فت م ، سک ف ، و مع ، فت ض) امذ.
ایک فرضی لکیر جو اہلِ تنجیم نے اپنے حساب کے لئے مُختلف طبقاتِ فلک بنا کر قائم کر لی ہے. خطِ اِستوا زمین پر وہ خط فرضی ہے کہ جو فلک نہم کے وسط میں خط مفروضہ کے محاذی ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸۱۵). [خط + مفروضہ (رک)].

---ِ مُقَدَّر کس اضا(---ضم م ، فت ق ، شدد بفت) امذ.
رک : خطِ تقدیر.

لکھوں خطِ طلبی - بس یہ اختیار میں ہے
مٹاؤں خطِ مقدر - یہ اختیار نہیں

(۱۹۱۳ ، فردوس تخیل ، ۲۸۲). [خط + مقدر (رک)].

---ِ مِلانا ف م.
کسی دوسرے کی تحریر بنا کر لکھنا یا تحریر پرکھنا.

یار کا خط نہیں یہ اے قاصد
خط سے ہم نے بہت ملایا خط

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۱۹۳).

---ِ مُماس کس صف(---ضم م) امذ.
(ہندسہ) وہ خط جو دائرے کو مس کرے مگر اُس کو قطع نہ کرے. خط مماس اس کو کہتے ہیں کہ دائرہ کو تمام کرتا ہوا جاوے قطع نہ کرے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۵). جو تختے کاٹے جاتے ہیں وہ ان تختوں کے مقابلے میں کم مڑتے ہیں جو خط مماس کی جہت کاٹے گئے ہوں. (۱۹۲۳ ، تربیت جنگلات ، ۵۱). میں نے پھر ان دونوں چیزوں کو ایک نقطہ فرض کر کے وہاں سے ایک خط مماس کھینچا اور اپنی اقلیدس پر بھروسہ کر کے پھر پیٹ کے بل رینگنے لگا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۱۲۰). [خط + مماس (رک)]

---ِ مُمَرّ کس صف(---فت م م)امذ.
(طبیعیات) ایسی لکیر جو قوت کی حرکت کو بدلنے میں سبب بنانے کے لئے قائم کی جائے. ایک زاویۂ قائمہ سے عمل دونوں قوتوں کا ظاہر ہونے تو ایسی ایک صورت میں خطِ ممرٌ اس جسم کا وتر مربع ہو گا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۶۸). [خط + ممر (رک)].

---ِ مَناشِیر کس اضا(---فت م ، ی مع) امذ.
منشوری لکیر ، نیز رک : «خط توقیع» اور «خط رقاع». توقیع و رقاع میں ساڑھے چار دانگ دور ہے ڈیڑھ دانگ سطح جلی کو توقیع کہتے ہیں توقیع کو خط مناشیر بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). [خط + مناشیر (منشور کی جمع)].

---ِ مُنْحَنی کس صف(---ضم م ، سک ن ، فت ح) امذ.
(ہندسہ) خطِ مُستقیم کی ضد ، ٹیڑھی لکیر ، باریک لکیر. جس جسم پر ایک جانب سے قوت متساویہ اور دوسری طرف قوت متزائدہ عمل کرے گی تو وہ جسم خط منحنی پر چلے گا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۹). تم نے کہا تھا تو اتنی لمبی چوڑی کہی اور یا کٹ یک کا ایک ہی صفحہ پلٹا آخر یہ کیا معاملہ ہے کیا خط منحنی میں یہ سارا قصہ لکھا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۴۳). ہمزہ (ء) جو ایک خط منحنی ہے. اہل جُمل نے اس کا کوئی عدد مقرر نہیں کیا ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویسان ، ۹۱). [خط + منحنی (رک)].

---ِ مُنڈانا محاورہ.
رک : خط بنانا.

کیا خدائی ہے منڈانے لگے اب خط وہ لوگ
دیکھ کر دھوڑی میں چھپ رہتے تھے جو نائی کو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۱).

---ِ مَنْشُور کس صف(---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
خطِ منشور۔ اِسکے حُروف ایسے ہوتے ہیں گویا فیتے یا ربن کو موڑ کر بنائے گئے ہوں حُروف کے سرے اندر کی طرف حلقوں کی صُورت میں مُڑے ہوئے ہیں (فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸). [خط + منشور (رک)].

---ِ مَنْقُوش کس صف(---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
رک : خطِ ہیرو غلیفی ایک تعجب انگیز بات یہ ہے کہ سترھویں صدی تک خط منقوش (ہیروغلیفی) کے بارے میں جو بھی معلومات حاصل ہوئیں ہوراپولون ہی پر مبنی تھیں. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲ : ۴۵۷). [خط + منقوش (رک)].

---ِ مُوڑی کس صف(---و مع) امذ.
رک : خط دیوناگری (اپ و ، ۴ : ۲۰۰). [خط + موڑی (رک)].

ـــــ مُوَرَّب کس صف(ــــ و مع ، فت ر ، شد ر بفت) امذ.
(طبیعیات) آڑی لکیر جو طبیعیات کی اشکال بنانے کے لیے کھینچی جائے. اگر اس وقت ہر ایک کا عمل چاند پر دائمی نہ ہوتا اور مانند قوت تنہا کے عمل کرتے تو خطِ مورّب اد پر چلتا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۷۰). [خط + مورّب (رک)].

ـــــ مُہْرِی کس صف(ــــ ضم م ، سک ہ) امذ.
رک : خطِ شریف.

خطِ مہری وصل کا آیا اچنبھا ہو گیا
کیا نگینِ خاتمِ قسمت دو پلکا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳). ملک شہریار ... نے ... حکم دیا کہ تحائف ... لے کر مع خط مہری شاہی جاؤ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). [خط + مہری (رک)].

ـــــ میخی کس صف(ــــ ی مع) امذ.
بابل ، نینوا ، عراق اور ایران وغیرہ میں رائج خط کی ایک قسم جس کو خطِ میخی اس لیے کہتے ہیں کہ اس خط میں جو کچھ لکھا جاتا تھا اور جو تصویریں بنائی جاتی تھیں ان کے حدود کیل یا میخ سے مشابہ ہوتے تھے اور یہ خط بائیں طرف سے داہنی طرف کو لکھا جاتا تھا. خط میخی ایران میں ہزاروں سال پہلے رائج تھا. (۱۹۵۸ ، اردو ادب ، مارچ ، ۹۶). اہل بابل نے علامت نویسی سے ایک خط ایجاد کیا جس کو خط میخی یا خط پیکانی کا نام دیا گیا. (۱۹۸۳ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۷۱). [خط + میخ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ مَیلانِ اَعْظَم کس صف(ــــ ی لین ، کس ن ، فت مع ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
(ریاضی) انجینیرنگ میں مُختلف پیمانوں کے نشانات میں سے ایک لکیر. ایے آہستہ سے ایک سطح مائل پر جس کا زاویئی میلان عہ ہے رکھا گیا ہے سو اپسا ہے کہ کرہ کی حرکت خطِ میلانِ اعظم پر اوپر کی طرف میلان رکھتی ہے. (۱۹۲۳ ، ذرہ اور استوار اجسام کا علم حرکت (ترجمہ) ، ۳۰۳). [خط + میلان (رک) + اعظم (رک)].

ـــــ میں خَط مِلانا ف م.
(قانون) بِل سے دستخط کرنا (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۷۵).

ـــــ ناخُن کس اضا(ــــ ضم خ) امذ ؛ ــــ ناخنی.
(خوشنویسی) سطح کاغذ پر ابھری ہوئی تحریر جو ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کے ناخنوں سے بنائی جاتی ہے.

لوحِ دل رکھتی ہے کب نوکِ قلم کی احتیاج
ہیں خطِ ناخن کے لکھنے میں بڑے استاد ہم

(۱۸۶۶ ، فیض (حیدرآبادی) ، د ، ۳۳۷). خط ناخن- کاغذ کو اس طرح سے ہاتھ میں لیں کہ سب انگلیاں کاغذ کے نیچے رہیں لیکن انگوٹھا اوپر رہے پھر انگوٹھے کے ناخن کو ناخن انگشت وسطی یعنی بیچ والی میں ڈالیں کہ کاغذ دونوں کے اندر دب جائے ... پس اس طرح سے صورت حروف و الفاظ کی بنا لیں. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۸۰). خط ناخن ، ناخن کی مدد سے ابھرے ہوئے حروف میں لکھا جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۳۱). [خط + ناخن (رک)].

ـــــ نازِل کس صف(ــــ کس ز) امذ.
(طب) شریانِ قلب میں خون کے دباؤ کو نیچے لے جانے والی لکیر یا لہر جو نبض میں محسوس کی جاتی ہے. جزو نزولی یا خط نازل کے تسلسل کو ایک یا زائد موجیں منقطع کرتی ہیں. ان میں سے پہلی یا خاص موج ایک نشیب ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی تعلیات (ترجمہ) ، ۲۲۰). [خط + نازل (رک)].

ـــــ نَبْطی کس صف(ــــ فت ن ، سک ب) امذ.
خطِ نبطی حضرت ابراہیم کے قبیلہ نبطی سے منسوب ہے یہ نبطی قوم بلاد بطر میں فلسطین اور سینا کے مابین آباد تھی (خط و خطاطی ، ۲۹). [خط + نبط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نِجات کس اضا(ــــ کس ن) امذ.
پروانۂ برئت ، چھٹکارا دینے کی سند ، خطِ آزادی.

شہ بولے ہر محب کی خبر ہوں ہی لیتے ہیں
خطِ نجاتِ حشر علی تجھ کو دیتے ہیں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۳۳). [خط + نجات (رک)].

ـــــ نَسْتَعْلِیق کس صف(ــــ فت ن ، سک س ، فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
(خوش نویسی) وہ خط جو نسخ اور تعلیق کو ملا کر ایرانیوں نے ایجاد کیا جس میں حُروف کے دوائر زیادہ نمایاں اور خوش وضع ہوتے ہیں۔ فارسی اور اُردو کا مروجہ خط. خط نستعلیق سے مجھے چڑ تھی اور ہمیشہ اس عادت کے ترک کرنے کی کوشش دامن گیر رہا کرتی تھی. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۹۳). دیوان کی ظاہری حالت بتا رہی ہے کہ کسی شاہی کتب خانہ کا ہے نہایت نفیس ... خط نستعلیق ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۵). پاک و ہند میں خط نستعلیق کو قبول عام حاصل ہو گیا. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۰). [خط + نستعلیق (رک)].

ـــــ نَسْخ کس صف(ــــ فت غ ، سک س) امذ.
۱. اس کا مشہور نام عربی خط ہے. نویں صدی میں نبطی خط کی مدد سے خلیفہ المقتدر باللہ کے زمانے میں اس کے وزیر ابن مقلہ نے ایجاد کیا جو لمبے دور یعنی دائرے کی طرز کے دور دار حُروف کی شکلوں کی خفی قلم تحریر ہے ٹائپ میں بھی یہی خط مروّج ہے. اس کا یہ نام اسوجہ سے پڑا کہ یہ خطوط سابقہ کا ناسخ ہے.

یوں لا کہو خوشنویس اگر خطِ نسخ میں
ور ہو کسی کا خوب نہ خط سے ظفر کے خط

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۸). فقہا کی تقلید یا اتفاق قطب شاہی دربار میں بھی خط نسخ کو بہت تقویت دی گئی. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۸۵). اس نے خط کوفی میں ترمیم کر کے ایک نیا خط ایجاد کیا ... یہی خط ترقی کر کے خط نسخ کہلایا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۳ : ۲۳۸). ۲. رک : خطِ نسیخ.

کس وقت جائے دیکھیے کھنچتا ہے خطِ نسخ
تثلیث کے عروج کی اس داستان پر
(۱۹۲۶ ، بہارستان ، ۳۵۲). [خط + نسخ (رک)].

---نصفُ النّہار کس صف (--- کس ن ، سک ص ، ضم ف ، غم ا گ ، شد ن بفت) امذ ، امذ.
قطبین کو ملانے والی زمین پر فرضی لکیر.
خطِ نصف النہار ہو محسوس گر فلک کو عدو بنائیے سپر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۶). جو خط سیدھا قطبین سے گزرتا ہوا بنتا ہے اس کا نام خطِ نصف النہار ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۳). [خط + نصف (رک) + رک : ال (۱) + نہار (رک)].

---نظیرہ کس اسا (--- فت ن ، ی مع ، فت ر) امذ.
(خوش نویسی) خطِ اشارہ کی ایک قسم جو اپنے موجد کے نام سے موسوم ہے اس طرزِ تحریر کا نمونہ دائرہ نظریۂ ابجد کہلاتا ہے یہ ایک دائرہ ہوتا ہے جس کے اندر حروفِ ابجد لکھے جاتے ہیں جن کو حروفِ اشارہ کے ساتھ خاص طریقے سے ملا کر پڑھنے سے کاتب کا مطلب مکتوب الیہ پر واضح ہو جاتا ہے مکتوب الیہ کے پاس دائرہ نظیرہ کا نمونہ ہوتا ضروری ہے جس کے ذریعے وہ کاتب کے حروفِ اشارہ سے مطلب نکال سکے (ا ب و ۱۹۰۴ : ۲۰۸). [خط + نظیر (عم) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---نکالنا ف م.
خط نکلنا (رک) کا تعدیہ.
جاں یہ تم نے کیوں نکالا خط
کس کے یہ قتل کی روایت ہے
(۱۸۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۳).
رخسارِ طلائی نے نکالا ہے عجب خط
سونا ہے سوگند اور یہ سینا نہیں اچھا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۶).

---نِکل آنا / نِکلنا محاورہ.
داڑھی مونچھیں نکلنا.
شرم کرنے سے بھلا فائدہ مجھ سے اب تو
چشمِ بد دور تمہارے بھی نکل آیا خط
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۶۳).
لبِ شیریں پہ ان کے خط نکلے
چیونٹیاں ہیں لپٹے شکر پناب
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۳).

---نُور کس اسا (--- و مع) امذ.
شعاع ، چمکدار لکیر ، روشنی کی لکیر اگر اتفاقاً چونک کر اذان میں نامِ رسول سن لیا تو اس کی نظر اٹھ کر خطِ نور دیکھ لیتی ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۰۲). [خط + نور (رک)].

---نورُس کس صف (--- و لین ، فت ر) امذ.
رک : خطِ سبز.
وہ گلعذار منڈاتا ہے خطِ نورس کو
چمن کا سبزہ ہے خارج حساب سے ہوتا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۰). [خط + نو (رک) + ف : رس ، رستن — اُگنا].

---نُہضَت کس اسا (--- ضم ن ، سک ہ ، فت ض) امذ.
فوجوں کی واپسی کا راستہ ، کوچ کی لکیر (لغات سعیدی). [خط + نہضت (رک)].

---واصِل / واصِلہ کس صف (--- کس ص / فت ل) امذ
ملانے والا خط ، متصل کرنے والی لکیر یعنی اقصر خطوط واصلہ درمیان نقطتین کے ہوئے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲۰۹).
ہے یہ بندہ جو خدا سے جا ملے
ایک فاصل خطِ واصل چاہیے
(۱۹۰۹ ، لذتِ درد ، ۶۸). [خط + واصل (رک) / + واصلہ (رک)].

---وِحدانی کس صف (--- فت و ، سک ح) امذ.
لوس نما خط جو تحریر میں کسی کلمے یا عبارت کو اصل عبارت سے جُدا دکھانے کے لیے اس کے اوّل و آخر بنا دیا جائے ، خطِ ہلالی. ہاں کچھ کہنا ہوا تو حاشیے پر یا خطِ وحدانی میں لکھ دیا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۲۱). [خط + وحدانی (رک)].

---وِحدانِیَت کس اسا (--- فت و ، سک ح ، کس ن ، فت ی) امذ.
رک : خطِ وحدانی (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۳). [خط + وحدانی (رک) + یت ، لاحقۂ صفت].

---و خال امذ.
۱. رک : خد و خال.
ولی شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۸).
دیکھا تو نہ فرق تھا سر مو جانچے خط و خال و چشم و ابرو
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۰). اس کے (تھیولوڑا) خط و خال نہایت ہی لطیف و نازک تھے. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱۹). عالمِ حیوانات کی مزید درجہ بندی کے لیے ان کی آپس میں مشابہت اور یکساں خط و خال کو بنیاد بنایا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۱). ۲. (i) خوبیاں ، خصوصیات ، فائدے ، اختلافوں کی اجازت خدا نے اس لیے دی ہے کہ حکمرانوں اور بڑے لوگوں کو سزا دلائے ، تصادم مفاد کے اس نظریے کے بڑے خط و خال بیان کر دیئے گئے ہیں. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۵۶۰). مرحوم صاحب نے روس کے نیشنل کمیشن برائے یونیسکو کے خط و خال کے بارے میں بتایا. (۱۹۸۰ ، ماہِ نو ، ۳۳). (ii) خاصیت ؛ علمِ ارضیات سے متعلق اونچائی نیچائی سطحِ زمین کے خط و خال کو دکھانے کے لیے کنٹورز بھی استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، عملی جغرافیہ ، ۳۲). [خط + و (حرفِ عطف) + خال (رک)].

ـــ وَط (ـــ فت و) امذ.
رک : خطِ پتر. نہیں صاحب کوئی خط وط نہیں. (۱۹۲۳ ، رسالہ نگار، ستمبر ، ۲۳۱). [خط + وط (تابع)].

ـــ و کِتابَت (ـــ کس ک ، فت ب) امث.
رک : خط کتابت. سہم انگولہ سے متعلق گورنمنٹ برطانیہ سے ابھی خط و کتابت جاری ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۸۰). جو لوگ کانگریس میں شریک نہیں ہیں انکی رائیں اور خیالات خط و کتابت پمفلٹ کی صورت میں ... ولایت بھیجی جائے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۶۳). [خط + و (حرفِ عطف) + کتابت (رک)].

ـــِ وِلایَت کسی صف (ـــ کس و ، فت ی) امذ.
رک : خطِ شریف. آپ کی خوش خطی کی تعریف بھی واجب ہے ، کیا عمدہ شان خط ہے اسی کو خطِ ولایت کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، مکاتیب اکبر ، ۹۶). [خط + ولایت (رک)].

ـــِ وِے بَر کس اضا (ـــ ی مج ، فت ب) امذ ؛ امث.
(جُغرافیہ) اورینٹل اور آسٹریلیائی خِطّوں کے درمیان حُدود کی وضاحت کا نیا خط جو اپنے مُوجِد کے نام سے منسوب ہے. کچھ سالوں کے بعد اورینٹل اور آسٹریلیائی خطّوں کے درمیان ایک اور خط کے ذریعے حدود واضح کی گئیں ... اس نئے خط کا نام خطِ وے بر رکھا گیا. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۳۱). [خط + وے بر (عَلَم)].

ـــِ وَیلیس کس اضا (ـــ ی لین ، ی مج) امذ ؛ امث.
رک : خطِ وے بَر. چونکہ سب سے پہلے ویلیس نے ہی ایک خط لگا کر ... دونوں خطوں (اورینٹل اور آسٹریلیائی) کے درمیان حدود قائم کی تھیں اس لیے اس خط کو «خطِ ویلیس» کے نام سے ابھی تک یاد کیا جاتا ہے (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۳۱). [خط + ویلیس (عَلَم)].

ـــِ ہَفْتُم کس صف (ـــ فت ہ ، سک ف ، ضم ت) امث.
جام جمشید کی ساتویں لکیر جو پیمانہ کے لبریز ہونے کی علامت ہے.

راسخ کو جام تا خطِ ہفتم پلا دیا
ساقی نے ہفتہ بھر میں لگایا ہے ڈور پر

(۱۹۰۷ ، راسخ دہلوی (مخزن ، نومبر ، ۶۹). [خط + ہفتم (رک)]

ـــِ ہِلال کس صف (ـــ کس ہ) امذ.
رک : خطِ بدرِ کامل. خط ہلال یا بدرِ کامل۔ اس کے حروف نئے یا پورے چاند کی تصویروں سے مرکب ہوتے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۸). [خط + ہلال (رک)].

ـــِ ہِلالی کس صف (ـــ کس ہ) امذ.
رک : خطِ وحدانی ؛ بریکٹ. دونوں طرف مقسوم کے دو خط ہلالی کھینچیں اور بائیں طرف حسب دستور سابق مقسوم علیہ کو لکھیں. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۳۱). [خط + ہلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ ہِنْدَسَہ کس اضا (ـــ کس ہ ، سک ن ، فت د ، س) امذ
رک : خطِ اشاری. خط ہندسہ کہ اس کو خط طلسم بھی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱۹). [خط + ہندسہ (رک)].

ـــِ ہِنْدی کس اضا / صف (ـــ کس ہ ، سک ن) امذ.
رک : خطِ دیوناگری. ہر حرف کے واسطے اشکال خاص ہر طائفے نے جداگانہ مقرر کیے ہیں ... جیسے خط ہندی و سریانی ... وغیرہ. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). [خط + ہندی (رک)].

ـــِ ہَوائی کس صف (ـــ فت ہ) امذ ؛ امث.
ہوائی راستہ ، وہ مُقرّرہ لکیر جس پر دنیا میں تمام ہوائی جہاز پرواز کرتے ہیں؛ (مجازاً) ہوائی کمپنیاں. برطانیہ کی وزارت ہوائی نے ایک تقریر کے دوران میں ظاہر کیا ہے کہ اس وقت ساری دنیا میں خطوط ہوائی ۷۸ ہیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۳۰ ، ۹ (جون) : ۴۷۲). [خط + ہوا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ ہِیراطِیقی کس صف (ـــ ی مع ، ی مع) امذ.
ایک مصری خط جو پروہتوں میں رائج تھا یہ خط کُتب مذہبی وغیرہ لکھنے کے کام میں آتا تھا. اسی لئے اس کا نام ہیرا طیقی ہوا جس کے معنی مذہب و پیشوایانِ دین ہے. پہلے ہیرا طیقی خط اوپر سے نیچے کو لکھا جاتا تھا لیکن بعد میں دائیں سے بائیں کو لکھا جانے لگا. طبقۂ علما کے لئے ایک الگ خط کی ضرورت تھی اس لئے اسی ہیرو غلفی سے ہیرا طیقی خط ... ایجاد ہوا. (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۱۸). [خط + ہیرا طیقی (رک)].

ـــِ ہیروغِلفی کس صف (ـــ ی مع نیز مج ، کس غ ، سک ل) امذ.
ایک قِسم کا مصری خط جس میں اپنے خیالات کا اِظہار تصویر بنا کر کیا جاتا تھا. اس خط میں تقریباً ۷۰۰ تصویریں کام آتی تھیں. زندگی کے کُل لوازمات کی خُوشنما تصویریں اس خط میں استعمال کی جاتی تھیں. تمام حُروفِ تہجّی اِنہیں خُطوطِ تصویری سے نکلے ہیں (ماخوذ : فن تحریر کی تاریخ ، ۸۶). [خط + ہیروغلفی (رک)].

ـــِ ہیلِیَم کس اضا (ـــ ی مج ، کس ل ، فت ی) امذ.
سورج کے تاباں جسم کو کسی مادے کے ایک نسبتاً سرد غلاف نے ڈھانپ رکھا ہے ، ان میں دوسرے خُطوط بھی تھے نمایاں ترین وہ خط ہے جس کو خطِ ہیلیم کہتے ہیں (ماخذ یونانی زبان کا لفظ ، بمعنی سُورج) (سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۴۷۲). [خط + ہیلیم (عَلَم)].

ـــِ یاقُوت کس اضا (ـــ و مع) امذ.
قدیم طرزِ تحریر میں سے ایک خط جو خواجہ عمادالدین یاقوت مستعصمی سے منسوب خیال کیا جاتا ہے ، خُوبصورت تحریر؛ (مجازاً) خطِ سبزہ.

اے قلم مژگاں کا لکھتا ہوں خطِ یاقوت اشک
صفحۂ دامن پر اس کے خطِ ریحاں کے طفیل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۱).

حاشیہ لکھا ہے کیا جوہری نے قرآں پر
خطِ یاقوت ہے سارا ترے رخسار کا خط
(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۱۰۷). [خط + یاقوت (رک)].

--- یُونانی کس صف (--- و مع) امذ.
خطِ یونانی۔ ایران میں علاوہ خطِ میخی اور پہلوی کے خطِ آرامی اور ساسانی خُطُوط بھی رائج تھے۔ تجارت کی وجہ سے فنیقی قوم کا تعلق دُور دُور تک تھا۔ یونانیوں سے بھی اِن کا تعلق بہت قریبی تھا۔ یونانیوں کو مصریوں کی تہذیب و تمدن سے بہت فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔ پہلے یونانیوں نے فنیقیوں اور مصریوں سے حُروفِ تہجی سیکھے پھر قبطیوں کے خط سے چھٹی صدی عیسوی میں استخراج کر کے اپنے لئے الگ یونانی حُروفِ تہجی کی بنا ڈالی۔ اِن کے ابتدائی حُروفِ تہجی ۲۲ تھے جو انگریزی حُروف سے مشابہ ہیں (ماخوذ: خط اور خطاطی ، ۲۶).
[خط + یونان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خط (۲) (فت خ) امذ.
جزیرۂ بحرین میں ایک بندرگاہ جہاں کے نیزے مشہور ہیں (ماخوذ: جامع اللغات). [ع (عَلَم)].

خطا (فت خ) امث.
۱. صواب کی ضد ، معیّنہ اُصول کے خِلاف بات ، غلطی ، قصور ، بُھول چُوک.

جو کچھ خط اس منہ تو ہائے
اسے سبھی کر برائے خدائے
(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (پنجاب میں اردو ، ۱۲۷)).

جو کم ذات اُس تے وفا نیں ہوتا
اصیلاں نے ہرگز خطا نیں ہوتا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰). انا نہ جانوں مجھ سے کیا خطا واقع ہوئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸). تم نے غریب الوطنی کا باعث جو بیان کیا اوس میں سراسر تمہارے بھائی کی خطا ہے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۰۸).

سہو و خطا ودیعتِ فطرت سہی مگر
سمجھاؤں کیا ضمیر سلامت شعار کو
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۲۶). یہ ناول جس کا تذکرہ میں ان صفحات میں کر رہا ہوں، ایک نووارد حساس اور ذہین نوجوان کی تخلیق ہے ، جس کی خطا یہ ہے کہ وہ میرے اور آپ کے معاشرے میں غلطی سے قلم اٹھا بیٹھا ہے. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۹۶). ۲. گناہ ، جُرم.

کیا لی ہے ہووے جو خطا
کبھو نہ جائے دھنا نہ مٹا
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۰۹). جو خطا اس کا بڑا نہ ہو... تو لازم یہ ہے کہ اس سے جنا کے معاف کرے کہ گناہ کا بخشناں دونوں جہان میں نفع رکھتا ہے. (۱۷۰۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۹). انھوں نے (مسیح الملک) ... صدہا آدمی جو ... دل و جان سے خیر خواہ بادشاہ تھے نہ خطا نہ گناہ موقوف کرا دیے (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۶۶).

ضروری ہے بس تو احتیاط اپنی خطاؤں سے
کسی کی گر خطا اس نے نہیں پکڑی نہیں پکڑی
(۱۹۳۲ ، بینظیر ، کلام بینظیر ، ۲۲۶). ۳. (ریاضیات) مطلب کے خِلاف ، اندازے کے خِلاف. مجہول کو جو عدد چاہو فرض کرو اور اس کا نام مفروض اول ہے ... اور جو خطا یعنی مخالف مطلب ہو تو یا مطلوب سے زیادہ ہو گا یا کم. (۱۸۹۴ ، تسہیل الحساب ، ۹۴). ۴. ناقص ، غلط.

دل میں بولا تھا وضو میرا خطا پس وضو میرا نہیں ہرگز روا
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۹۵). آمین ، مد الف اور تخفیف میم دونوں کے ساتھ ہے اور قصر الف بھی جائز ہے اور مد الف کو ساتھ تشدید کے پڑھنا بعضوں کے نزدیک خطا ہے اور مفسد نماز ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۰). ۵. (ارضیات) دنیا کے مُختلف حصص میں ایسے چشمے (کہ گرم پانی ان میں سے اُبل کر اوپر آتا ہے) پائے گئے ہیں اِن کو دو قِسموں پر تقسیم کیا گیا ہے ... جن کے وجوہ کو علماء عِلمِ جیالوجی احجار و صخور کی بہت بڑی شِکستوں سے منسوب کرتے ہیں اور یہ اُسی قِسم کی شکستیں ہیں جن کو اِصلاحِ عِلمِ جیالوجی یعنی علم طبقاتُ الارض میں خطا یا افلاک کہتے ہیں (ماخوذ: طبقات الارض ، ۷). ۶. (حدیث) ترکِ فرض. وہ لوگ ... جنھوں نے نسبت کی خطا کی طرف سعید بن عبدالرحمٰن کے اور بعضوں نے طرف ترجمانی کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳۵). [ع : (خ ط ی)].

--- اُٹھانا محاورہ.
رک : خطا پانا. چونکہ عقل اپنی حد معیّنہ تک پہونچ چکی ہے ... ہمارا کام بےعقلی سے خالی نہ ہو گا اور یقیناً ہم کو خطا اوٹھانا پڑے گی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۱ اکتوبر ، ۸).

--- ئے اِجْتِہادی کس صف (--- کس ا ، سکج ، کس ت) امث.
۱. (فقہ) اُصول شرعی میں تشریحات کی غلطی. اس قسم کے اختلافوں کو خطاء اجتہادی سے موسوم کیا گیا ہے. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۳۰). ۲. تدبیر و کوشش میں کمی، طریقہ کار کی کوتاہی. آپ سے غلطی ضرور ہوئی اور کچھ شبہ نہیں ہے کہ یہ سرکاری کام کے جوش میں ہوئی ہے اور خطائے اجتہادی ہے. (۱۸۸۸ ، مکاتیب محسن الملک ، ۲۰). [خطا + ے (حرفِ اضافت) + اجتہاد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

--- اگر راست آید تاہم خطا اَسْت/خطا گر راست آید باز خطا است فارسی کہاوت.
بُرا کام سے اگر کوئی فائدہ بھی ہو جائے تو بھی وہ بُرا ہے (محاوراتِ ہند ، جامع اللغات).

--- ئے اوّل کس صف (--- فت ا ، شد و بفت) امث.
(ریاضی) فرق ، کمی بیشی. اگر مفروض مطلب کے موافق نکلا تو بہتر ہے ، اور جو خطا یعنی مخالف مطلب ہو ، تو ، یا مطلوب سے زیادہ ہو گا یا کم وہ زیادتی یا کمی خطائے اول ہے. (۱۸۹۴ ، تسہیل الحساب ، ۳۸). [خطا + ے (اضافت) + اول (رک)]

--- بتانا محاورہ.
غلط ثابت کرنا.

حق کو "اغوبتی" کہا میں نے
سجدہ مفضول کو بتایا خطا
(۱۹۵۶ ، قصۂ عطار (ترجمہ) ، ۳۵).

--- بخش (---فت ب ، سک خ) صف ، امذ.
گناہوں کو بخشنے والا ، مراد : خداوند تعالیٰ.

ہوتا ہے جو درپے تو زمانے کی نہیں خبر
اب تک تو خطا بخش و خطا پوش ہے ہم
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۵). [خطا + ف : بخش ، بخشیدن - معاف کرنا].

---ے بزرگاں گرفتن خطا است فارسی مقولہ.
بزرگوں پر اعتراض کرنا بڑی نامناسب بات ہے. تعلیم یافتہ مرید نے خوب جواب دیا ... خطا بزرگاں گرفتن خطاست. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۹ ، ۴۳۰۹ : ۶). اگر خطاے بزرگاں گرفتن خطاست کے مقولے پر میں بھی عمل کروں تو نہ مجھے اس مضمون پر قلم اٹھانے کی ضرورت ہو اور نہ آپ کو پڑھنے کی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۶۶).

--- بہ بازار و سزا پس دیوار فارسی کہاوت.
قصور کی سزا پوشیدہ ہونی چاہیے (جامع اللغات).

--- پانا محاورہ.
غلطی سرزد ہونا ، نقصان اٹھانا ، دھوکا کھانا. سوداگر نے اس سے کہا کہ میرے گھوڑے کے پاس نہ جاؤ اور نہ گھوڑے کو باندھو ، خطا پاؤ گے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۳). جب اپنے اسول سے باہر قدم رکھتے تھے ، جبھی خطا پاتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۲۸۷).

کبھی کے رہتے نہ آوارگئ بد آغاز
قدم قدم پہ خطا پاتی جب تو وہ بیٹھے
(۱۹۵۸ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۶۳).

--- پذیر (---فت پ ، ی مع) صف.
غلط آمیز ، عیب دار ، ٹوٹا پھوٹا. معائنۂ باطن جیسا کہ تحلیل نفسی نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے ، غیر معمولی طور پر خطا پذیر ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفسی (ترجمہ) ، ۳۵). [خطا + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

--- پذیری (---فت پ ، ی مع) امث.
ٹوٹ پھوٹ کا عمل. ارضیاتی حرکات کے باعث خطا پذیری ... بڑے پیمانے پر ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۶۳) [خطا + پذیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پکڑنا محاورہ.
(فقہ) **کوئی غلطی نکالنا ، غلط تشریحات کی طرف اشارہ کرنا.** اور علماء جلیل القدر نے اس میں ان کی خطا پکڑی ہے. (۱۸۹۶ ، تحفۃ السعادت ، ۱ : ۵۵).

--- پوش (---و مج) صف ، امذ.
۱. **گناہوں کو بخشنے والا ، عیب چھپانے والا ، قصور معاف کرنے والا ، مراد : خداوند تعالیٰ.**

اے صبا گلشن و دیر و حرم و میخانہ
کونسی جا وہ عطا پاش و خطا پوش نہیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۳).

کیا یہ بھاتا ہے مستوں کو تجھے ہوش بھی ہے
جو عطا پاش ہے واعظ وہ خطا پوش بھی ہے
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۲۸).

ہوتا ہے جو درپے تو زمانے کی نہیں خبر
اب تک تو خطا بخش و خطا پوش ہے ہم
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۵). ۲. **عیوب ظاہر نہ کرنے والا.**

چھاتی سے لگا کر اسے بولے علی اکبر
گھبرا نہ عطا پاش و خطا پوش ہیں سرور
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶). [خطا + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا].

--- پوشی (---و مج) امث.
خطا پوش (رک) کا اسم کیفیت ، پردہ پوشی ، عیبوں کو ڈھکنے کا عمل.

پردۂ عیب نہ کر فاش کسی کا ہرگز
گر تمنا ہے تجھے نام خطا پوشی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۴۸).

لباس خاص گنہگار کی خطا پوشی
طعام خاص ہے خلق خدا کی غمخواری
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲).

آج اس شہہ کے بیانے ہوئے گلپوش جلیل
جو عطا پاش ہے مشہور خطا پوشی میں
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۵).

تیرے اوصاف میں اک وصف خطا پوشی ہے
اس بھروسے پہ خطائیں بھی کئے جاتا ہوں
(۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۳۹). [خطا + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- جوئی (---و مج) امث.
نکتہ چینی ، عیب نکالنا ، کوتاہیوں کی طرف اشارہ کرنا. گورنمنٹ کے انتظامات و قوانین پر رائے زن ہوتے ہیں اور انکی عیب نمائی و خطا جوئی کرتے ہیں اور کونسل کے اجلاس میں گورنر جنرل سے دو بدو گفتگو کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹). [خطا + ف : جو ، جستن - تلاش کرنا + ئی ، لاحقۂ اسمیت].

--- دیکھنا محاورہ (قدیم).
غلطی نکالنا ، نکتہ چینی کرنا.

ہوس نیں شاعری یاراں مجھے ہے معذاری
سخن میں گر خطا دیکھو کرم سیتی گناؤ مت
(۱۷۹۰؟ ، ہاشم علی (اردو شہ پارے ، ۱۹۲)).

ـــــ سَرزَد ہونا محاورہ.
غلطی کر بیٹھنا.

میں ہی جاؤں غیر کو تا کے نکلو پاک اگر
جب تمہارے تیر سے سرزد خطا ہو ، میں نہ ہوں
(١٨٣٧ ، کلیاتِ منیر ، ١ : ٣٢٧).

تُجھ سے کیا ایسی خطا سرزد ہوئی ہے جانِ من
جس کی تو پاداش میں ہے ہوں گرفتارِ محن
(١٩٠٨ ، مطلعِ انوار ، ١٨٧).

ـــــ شِعار (ـــــ کس ش) امذ.
غلطی کا عادی ، خطا کا پُتلا ، قصوروار.

خطا شعار ہوں لیکن کسے خبر ذا کر
چھپا کے دل میں عمد کا نام لایا ہوں
(١٩٨٥ ، رختِ سفر ، ١٠١). [خطا + شعار (رک)].

ـــــ صادِر ہونا محاورہ.
خطا سرزد ہونا ، کام میں بُھول چُوک یا غلطی واقع ہونا.

ہوئی مجھ سے مستی میں صادر خطا
تو کر عفو از روئے لطف و عطا
(١٨١٠ ، شاہنامہ (ترجمہ) ، منشی ، ٥٢٣).

کونسی ایسی خطا مجھسے ہوئی ہے صادر
جس کا احوال نہیں ہوتا ہے بالکل ظاہر
(١٨٦٨ ، شعلۂ جوالہ ، ٢ : ٥٥٦).

ـــــ ئے عَمَد کس صف (ـــــ فت ع ، م) امث.
(فقہ) قصداً مارنا اُن چیزوں سے جو دھار دار اور تیز نہ ہوں مثلاً لاٹھی یا کوڑے یا بڑے پتھر سے یا لکڑی سے. قتل شبہ عمد ، اور اس کو خطائے عمد بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ قتل خطا اور عمد کے درمیان میں ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٩٩). [خطا + ے (حرفِ اضافت) + عمد (رک)].

ـــــ ئے فاش کس صف امث.
بہت بڑی غلطی ، کُھلم کُھلا یا ظاہرا غلطی. عرض کی اے شہریار یہ خطائے فاش ہوئی کہ ... سعدان کو میں نے بدست عیار سمت قلعہ خورشید روانہ کر دیا. (١٩٠١ ، قمرالدین احمد حسین ، طلسم ہوشربا ، ٧ : ٨٦٨). [خطا + ے (حرفِ اضافت) + ف : فاش].

ـــــ فِی الاِجْتِہاد (ـــــ غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ج ، کس ت) امث.
(فقہ) تشریح و توضیح فقہی ، مسائل میں اشکال ہونا ، قیاس کے ذریعہ شرعی مسائل کا فیصلہ. اب یہ خطا فی الاجتہاد ہے کہ انہوں نے اپنے ہی تئیں زیادہ مستحق سمجھا. (١٨٩١ ، ایامی ، ٣٠). [خطا + ع : فی (حرفِ جار) + رک : ال (١) + اجتہاد (رک)].

ـــــ فِی الرّائے (ـــــ غم ا ، سک ل ، شد ر) امث.
(منطق) مُغالطہ ، مُغالطے کی ایک صُورت خطا فی الرائے بھی گناہ کبیرہ میں شامل ہے. (١٩٤٣ ، فرقے اور مسالک ، ١٠٩). [خطا + ع : فی (حرفِ جار) + رک : ال (١) + رائے (رک)].

ـــــ فِی الفِعْل (ـــــ غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ع) امذ.
(فقہ) ایسا فعل یا کام جو بغیر ارادہ کے ہو جائے یعنی قصد کرے ایک فعل کا اور صادر ہو جائے دوسرا فعل. اینٹ چھوٹ پڑی کسی کے ہاتھ سے سو اوس کے جسم سے کوئی مر گیا تو یہ قتل خطا فی الفعل ہے حالانکہ مطلقاً اس میں قصد نہیں ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ١٠٠). [خطا + ع : فی (حرفِ جار) + رک : ال (١) + فعل (رک)].

ـــــ ئے فِی الفِکْر کس صف (ـــــ غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ک) امث.
رک : خطائے فی الرائے. منطق کا وہ قاعدہ کلیہ جس کی رعایت ذہن کو خطائے فی الفکر سے بچاتی ہے. (١٩٢٣ ، المنطق ، ٣). [خطا + ے (بائے حرفِ اضافت) + ع : فی (حرفِ جار) + رک : ال (١) + فکر (رک)].

ـــــ فِی القَصْد (ـــــ غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ص) امذ.
(فقہ) ایسی غلطی جو فعل میں نہ ہو مگر قصد میں ہو. خطا فی القصد یہ ہے کہ خطا فعل میں نہ ہووے مگر قصد میں ہووے مثلاً اوس نے قصد کیا تیر کی زد سے حربی کا پھر قصد اوس کا غلط نکلا. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ١٠٠). [خطا + ع : فی (حرفِ جار) + رک : ال (١) + قصد (رک)].

ـــــ کار صف ، امذ.
گنہ گار ، قصوروار ، غلطی کرنے والا.

کسی نکوکار کے برباد ہوئے نیک اعمال
کسی خطاکار کے آگے نہ خطائیں آئیں
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٦٠).

خطاکار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
(١٨٧٩ ، مسدسِ حالی ، ٥١). خطاکار کو معاف کر دینا بھی بہادری ہے. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٣٨). [خطا + کار (رک)].

ـــــ کَر جانا محاورہ.
غلط ہو جانا ، دُرست نہ نِکلنا. نتیجہ اس کا یہ ہے کہ نہایت آسان تجربے خطا کر جاتے ہیں. (١٨٧٧ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ١٣٣).

ـــــ کَرنا ف م ، محاورہ.
١. غلطی کرنا.
خطا کیتا سر ہور ہوا تیں زیاں — و لیکن بکس کوں زا سلامیاں
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٦٧٧). جس وقت اہل تنجیم کوئی زائچہ بناتے ہیں تو آفتاب کو متحرک اور زمین کو قائم شمار کر کے حکم لگاتے ہیں مگر اس حساب میں احکام نجوم کبھی خطا نہیں کرتے. (١٨٤٣ ، عقل و شعور ، ٢٣٨).

تو بھی ہو کے بدگمان میں نے کی خطا ضرور
بھول چوک ہو تو ہو ہیں دوہرہ یا وفا ضرور

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ٧). ٢. چُوک جانا.

خطا کرے نہ کہیں دل پہ لے کمانِ ابرو
جو تیر پھینک تو پھال اوس کی دیکھ بھال کے پھینک

(١٨٧٨ ، سخن بیمثال ، ٥٠).

اشارے ہیں ان شوخ نظروں کے آفت
یہ ناوک نہیں ہیں خطا کرنے والے

(١٩١٠ ، خوبیٔ سخن ، ٧٩). ٣. چال میں آنا ، دھوکا کھانا. جب نزدیک آوے دلیہ سے چکھی دیوے کہ جانور خطا کر کے مانند گولی بندوق کے دوسری طرف نکل جائے. (١٨٨٣ ، صید گہ شوکتی ، ٨٧).

---کرے بیوی پکڑی جائے باندی کہاوت.
قصور امیر کرے سزا غریب کو ملے (نجم الامثال ، ٢٠١).

---کھانا محاورہ.
غلطی کر جانا.
درست اچ ہر یک بات گفتار میں   خطا کھائے ناکار ہور بار میں
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٩٥). کانشنس نس (**Consciousness**) ایک جدا قوت ہے تو بھی ہم یہ دوسری جرح پیش کریں گے کہ تاریخ سے بخوبی ثابت ہے کہ یہ قوت بہت خطا کھاتی ہے. (١٨٧٣ ، مقالاتِ سرسید ، ٦ : ٢٢). وہ جو عمارت بناتی چاہیں گے اس میں خطا کھائیں گے. (١٩٣٢ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ١٧).

---معاف ! فقرہ.
درگذر کیجئے ، معاف فرمائیے (معافی کے ساتھ مستعمل).

خطا معاف تم اے داغ اور خواہشِ وصل
قصور ہے یہ فقط ان کے منہ لگانے کا

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٥).

عجب مزا تھا ترے دم سے حسرتِ شبِ وصل
خطا معاف ہو اب تو بھی دل دکھاتی ہے

(١٩٢٧ ، شاد (عظیم آبادی) ، بادۂ عرفان ، ١٨٨). [خطا + معاف (رک)].

---مُقِر (---ضم م ، کس ق) امذ.
غلطی ماننے والا ، غلطی کا اعتراف یا اقرار کرنے والا.

خطا پسند ظہوری خطا مقر طغرا
وحید فرط غلط شوکت انکسار فروش

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٢٨). [خطا + مقر (رک)].

---ئے مُوَقّت کس صف (---وسع ، فتو ، شدق بفت) امث
کسی خاص وقت میں کی گئی غلطی ، وقتی غلطی. یہ بے توجہی ، یہ اِغفال کیوں؟ یہ ایک خطائے موقت ایک قضائے غفلت بھی نہ تھی اے ... برسوں سے دھوکا دے رہا ہے. (١٩٠٨ ، خیالستان ، ١٠٥). [خطا + ے (حرفِ اضافت) + موقت (رک)].

---وار صف ، امذ.
گنہ گار ، قصور وار ، مجرم.

مبتلا جرم میں ہم ہیں تو تجھے کیا زاہد
ہم خطا وار گنہ گار ہیں کس کے ، اس کے

(١٨٧٩ ، دیوانِ بیکن ، ٢٥). [خطا + ف : وار ، لاحقۂ صفت].

---ہونا ف ل ، محاورہ.
١. خطا کرنا معنی نمبر١ (رک) کا لازم.

ہے بخشنے نہ بخشنے میں اُس کو اختیار
تو ہے گناہ گار کہیں جا خطا ہوئی

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٧٣). ٢. **رک : خطا کرنا معنی نمبر٢ کا لازم.**

پہلے ہی زخمی نہ کر لوں دل کو نوکِ تیر سے
کیا کروں گا تیر جب ان کا خطا ہو جانے کا

(١٩١٩ ، درِ شہوارِ بیخود ، ٢٠). ٣. **پیشاب یا پاخانہ بے اختیار نکل جانا.**

پلانی گر مسلماں نے بھی اک ڈانٹ
خطا ہو کا مہاشہ جی کا شاشا

(١٩٣٨ ، چمنستان ، ١٩٠).

خَطا (٢) (فت خ) امذ.
رک : ختا (زمانۂ قدیم میں شمالی چین کا ایک حصہ یا شہر).

گُدائے پھول باراں میں خطائی ہور اسلیمی
پھولا رہے سب خطا کے ہیں نہاں ہم عید و ہم نو روز

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٢٦). [ختا کا مُعَرّب].

خِطاب (کس خ) امذ.
١. گفتگو ، کلام ، بات چیت ، مکالمہ. محدثین کے نزدیک ... راوی زبان عربی کا جاننے والا اور اسلوبِ کلام میں ماہر ، ترکیبوں کے خواص اور مفہومات خطاب سے واقفیت رکھتا ہو. (١٩٥٦ ، مشکوٰۃ شریف (مقدمہ) ، ١ : ٩). ٢. **ایک دوسرے کے رُوبرو گفتگو کرنا ، تخاطب ، رُوئے سخن.** قرآن پڑھنے میں خطاب ہے یا یک جماعت کوں ہے یا سو جماعتاں کوں ہے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ٨). خطابِ الٰہی ہوا کہ اے نوح ... یہ دشتِ کربلا ہے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٨).

خطاب اس کا تھا ہر دم آسماں کو
کہ ہم بے طالعوں ، خم دیدہ گاں کو

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٢٧٣). "السّلامُ علیکُم" مسلمانوں کا ذریعۂ خطاب ہے اس کے معنی ہیں کہ تم سلامت رہو. (١٩١٣ ، سی پارۂ دل ، ١ : ١٨٩). ٣. (أ) **اعزازی یا توصیفی نام.**

خطاب جیں کوں حُسَین بحری نظام
سگل پادشا ہاں منے یو امام

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ١١٦).

محمدؐ کا غلامی منج خطابِ سَر بلندی ہے
سورج کرناں سوں پالدے سایہ یاں ہم عید و ہم نوروز

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٢٧).

یکایک مجھ دسا یک شہ جواں اسوارِ تازی کا
کہ جن نے حق سوں پایا ہے خطاب عاشق نوازی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸). اس نے ایک اور خلعت سرفرازی کی عجیب بخشی اور خطاب دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷٦). (ii) **کسی جماعت یا حکومت کی طرف سے عطا کردہ لقب یا تعریفی نام.**

وو ابروپ دلدار حوری خطاب
ادب سوں دی (دئیے) شاہ کوں یوں جواب

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ٦۲). خطاب اس کا سلیم شاہ کی سلطنت میں شیخ الاسلام تھا پھر ہمایوں و اکبر کے عہد میں مخدوم الملک ٹھہرا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۹۵).

یوسف نے دیکھے تھے یہی اختر میانِ خواب
طالع چمک گئے ملا کنعاں ملا خطاب

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸). سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ اودھ کی مصاحبت سے سرفراز تھے تدبیر الدولہ مدبر الملک خطاب بھی سلطنت لکھنؤ سے ملا تھا. (۱۹۲۳ ، مکاتیب امیرمینائی (دیباچہ) ، ۱۳). خطاب: بادشاہ ، امیر یا کسی جماعت اور طبقے کی طرف سے صلۂ خدمت کے طور پر عطا کیا جاتا ہے جیسے قائداعظم ، محسن الملک ... اورنگ زیب. (۱۹٧۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۱۲). (iii) **القاب ، آداب ، اعزازی الفاظ.**

نقد علی ہور بتول نور ہے عینِ رسولؐ
جس کا ہے سید میاں عالی سنور خطاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق (رسالہ اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۳)).

تیرا بجا ہے خان نوازش علی خطاب
یہ نام تو بتوں میں تجھے نامور کرے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۲). مقدمۂ القاب ... کی ... دوسری قسم خطاب ہے جیسے نواب صاحب اور راجہ صاحب اور خان صاحب اور رانی صاحبہ اور بیگم صاحبہ. (۱۸٦۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۲۵). ۴. (طنزاً) **بُرا نام.**

ہائے خطاب کیا کیا دیکھے عتاب کیا کیا
دل کو لگا کے ہم نے کھینچے عذاب کیا کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۵).

کم بخت ، نامراد تو مدت سے ہے خطاب
جی چاہتا ہے اس سے سوا کوئی کچھ کہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۰). سرسید ... کی ہنسی اڑائی گئی ، کافر ، ملحد ، لامذہب ، دجّال ، کرسٹان کے خطاب دیئے گئے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳۵). ۵. (قواعد) **اسم کی قسموں میں سے ایک.** پھر اسم خاص کی ذیل قسمیں علم ، خطاب ، لقب ، عُرف اور تخلص کرتے ہیں. (۱۹٧۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۳۵۳). ٦. (i) **بات چیت ، گفتگو.** ابوعلی نے کہا کہ مجھکو پاسِ ادب نے رخصت نہ دی کہ جس وقت بادشاہ میری طرف مخاطب تھا میں تیش غضب سے فریاد کرتا اور خطاب سلک سے منہ ادب کا پھیر لیتا. (۱۸۰۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۹).

کیا یہ ہے ناں خطاب و کلام زندگی خود ہے اک پیام خموش

(۱۹٦۵ ، شبستان ، ۵۰). (ii) **طرز کلام ، تخاطب کا انداز.**

آپ ہو یا تم ہو دونوں ہیں تکلف کے خطاب
مشربِ عشاق میں تو جو مزہ ہے تو میں ہے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۳۳). ٧. **علمی سند ، ڈگری ،** سرٹیفکیٹ. آپ مسئلۂ ذات کے متعلق اگر ایک مضمون لکھ کر بھیج دیں تو آپ کو پی ایچ ڈی کا خطاب دیا جائے. (۱۹۱۰ ، مضامین چکبست ، ۳۰٦). [ع : (خ ط ب)].

---دار امذ.
صاحب سند ، انعام یافتہ ، خطاب یافتہ. ہم خطاب داروں کو برا نہیں سمجھتے بلکہ تاجر جانتے ہیں. (۱۹۳۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۰۲). [خطاب + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---عام کسر اضا ، امذ.
(فقہ) عام لوگوں سے مخاطبہ. اوّل یٰاَیُّهَا النَّاسُ اٰمِنُوا خطاب عام تھا. (۱۹۱٧ ، تفسیر القرآن الحکیم (محمود الحسن) ، ۱۱).
[خطاب + عام (رک)].

---فرمانا ف م.
رک : **خطاب کرنا.** حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا اور تعلیم کیا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹٧).

---کرنا ف م.
مخاطب سے بات یا کلام کرنا ، گفتگو یا بات چیت کرنا ، کسی کی طرف مخاطب ہو کر بات کرنا.

مجھ پہ کہ کے اوپر اتنا عتاب کیا ہے
گمنام ہوں میرے تئیں کرنا خطاب کیا ہے

(۱٦۹٧ ، احمد (بیاض قدیم ، ۱)). جب یزید پلید اہل بیت سے جواب و سوال کر شرمندہ ہوا ، مونہہ پھرا ، حضرت زین العابدین سے خطاب کیا. (۱٧۳۲ ، کربل کتھا ، ۲٦۱). عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... خانۂ کعبہ میں آئے اور ... جماعت کفّار سے باآواز بلند خطاب کر کے کہا کہ خراب ہوں وہ لوگ جو پتھر کو پوجیں. (۱۸۸٧ ، خیابان آفرینش ، ۳۹).

جب وہاں چمکے اُفق میں زیر دامانِ سحاب
میری جانب سے وطن کو اس طرح کرنا خطاب

(۱۹۱۳ ، مطلع انوار ، ۵۵).

---یافتہ (---سک ف ، فت ت) صف.
جس کو خطاب کا اعزاز ملا ہو ، جس نے اعزاز و انعام پایا ہو. خدا نے علم دیا ، اولاد دی ، روپیہ دیا ، پیسہ دیا ، عزت و آبرو دی ، خطاب یافتہ ہوں. (۱۹۰۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۲۸). ان کی ماں نے ... خطاب یافتہ نوابوں کے رعب میں آ کر ان کی شادی ایک کاؤنٹ سے کر دی. (۱۹۵۸ ، پس چراغ پس پروانے (ترجمہ) ، ۲۸۰). [خطاب + ف : یافتہ ، یافتن = پانا ، ملنا].

خِطابَت (کسر خ ، فت ب) امث.
۱. **فنِ تقریر و تخطاب سے آگاہی ، اپنے مقاصد و خیالات کو دوسرے تک پہنچانے کا ہُنر.** بی بی زینب کو خطابت ماں اور باپ سے ورثہ میں ملی تھی. (۱۹۳۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۳۱). ۲. **تقریر ، وعظ ، لیکچر.** خطابت میں بھی شاعری کی طرح جذبات اور

احساسات کا برانگیختہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔(۱۹۱۲، شعرالعجم ۴ : ۶)۔ خطابت کے ماہرین اکثر استفسار سے تقریر کو قوی الاثر بنا دیتے ہیں۔ (۱۹۶۳، تحقیق و تنقید، ۱۸)۔ ۳. خوش بیانی، فصاحت۔ میں لکچر یا اسپیچ کے لیئے تیار ہو کر نہیں آیا ... اب رہی خطابت کرنے پر آؤں تو کر بھی لوں۔ (۱۸۹۸، مجموعۂ نظم بے نظیر، ۱۰۲)۔ ۴. خُطبہ پڑھنا، خُطبہ پڑھنے کا فعل (جامع اللغات)۔ [ع : (خ ط ب)]۔

خِطابہ (کس خ، فت ب) امذ.
رک : خطابت۔ اب اخیر میں ہم اس خطابہ (لیکچر) کو جزیرہ نمائے عرب کی ... بقیہ نسلوں کے موجودہ تمدن پر ختم کرتے ہیں۔ (۱۸۸۹، رسالہ حسن، ۱ اکتوبر، ۶۳)۔ یہ منطق کا مختصر سا رسالہ نہایت ایجاز کے ساتھ ان امور سے بحث کرتا ہے : حد، تعریف، قضایا یا تصدیق، تناقض، عکس، خطابہ، شعر۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۰۷)۔ [ع : (خ ط ب)]۔

خِطابی (کس خ) صف.
۱. خطاب (رک) سے منسوب، زبانی گفتگو سے متعلق۔ دوسرا صاحب زبان ... وے لوگ ہیں کہ عوام الناس کو کمال انسانی کی طرف دعوت کریں اور پند و نصیحت سے انہیں برے کاموں سے بچاویں اور ان کے عقائد ... کو قیاسات جدلی و خطابی اور شعری کے سبب انحراف سے محفوظ رکھیں۔ (۱۸۰۵، جامع الاخلاق (ترجمہ)، ۲۸۶)۔ قرآن مجید کے دلائل جس طرح خطابی اور اقناعی ہیں یعنی عام آدمی کو اُن سے تسلی ہو جاتی ہے، اسی طرح وہ قیاسی اور برہانی بھی ہیں۔ (۱۹۰۳، علم الکلام، ۱ : ۹۹)۔ ۲. (منطق) تمثیل و دلائل سے ثبوت۔ قیاس کی چند قسمیں ہیں برہانی، جدلی، خطابی، شعری۔ (۱۹۲۳، المنطق، ۲۳)۔ [خطاب + ی، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

ـــــ دَلِیل (ـــــ فت د، ی مع) امث.
ایسی دلیل جو زبانی گفتگو سے دی جائے۔ اب انہوں نے ایک خطابی دلیل بیان کی جیسی دلیلیں آجکل یورپ میں رائج ہیں یہ خطابی دلیل کہلاتی ہیں۔ (۱۹۸۳، مقالاتِ ابو بی، ۱ : ۷۳)۔ [خطاب + ی، لاحقۂ صفت + دلیل (رک)]۔

خِطابِیات (کس خ، ب) امذ.
(منطق) عقلی دلیل کے بجائے کسی تمثیل سے بات کو منوا لینا۔ محمد رسول اللہ صلعم کی نبوت کی صداقت پر چند باتیں بطور خطابیات کے جن کو دل قبول کر سکتا ہے، بیان کروں گا۔ (۱۸۹۸، سرسید، لکچراسلام، ۱۳)۔ تیسری صورت یہ ہے کہ ان خطابیات کے ذریعے سے یقین پیدا کیا جائے، جن کو لوگ عام بول چال ... میں استعمال کیا کرتے ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی، ۳ : ۸۴)۔ [خطاب + ی، لاحقۂ صفت + ات، لاحقۂ جمع]۔

خَطّابِیَہ (فت خ، شد ط، کس ب، فت ی) امذ.
اہل تشیع کا ایک فرقہ جس کا بانی ابوالخطّاب تھا۔ خطابیہ ... کا گمان یہ تھا کہ علی خدائے اکبر ہیں اور جعفر صادق خدائے اصغر۔ (۱۸۶۷، نورالہدایہ، ۳ : ۸۶)۔ اکثر ائمۂ حدیث کا یہی فتویٰ ہے کہ ... خطابیہ کے سوا جن کے مذہب میں جھوٹ بولنا جائز ہے، باقی اور فرقوں سے روایت کرنا جائز ہے۔ (۱۹۰۴، مقالاتِ شبلی، ۱ : ۲۴۴)۔ خطابیہ کے لوگ حضرت علی المرتضیٰ سے جعفر صادق تک تمام آئمہ کو خدا کے بیٹے مانتے ہیں۔ (۱۹۷۳، فرقے اور مسالک، ۱۵۹)۔ [ع : (عَلَم)]۔

خِطابِیَہ (کس خ، ب، فت ی) صف.
خطاب (رک) سے منسوب، خطاب کرنے کا انداز۔ ان کے (مولوی عبدالحق) خطابیہ لب و لہجہ میں جو حلاوت، اثر اور دلکشی ہے وہ ان کی دوسری تحریروں میں مشکل سے ملے گی (۱۹۶۳، تحقیق و تنقید، ۱۲۲)۔ [ع : (خ ط ب)]۔

خَطّاط (فت خ، شد ط) صف ؛ امذ.
۱. فنِ خطاطی کا جاننے والا، خوشنویس۔

یا سطر بعد از نُہوں کے تجہ سوکیاں کی دُسری سطر ہے
یا خط ہے سر خط کے بچھیں خطاط کا ہے رسم کر
(۱۵۶۳، حسن شوقی، د، ۱۵۵)۔

ترے مکھ کے صفے پرخط لکھا قدرت کے کاتب نے
تعجب میں ہیں سب خطّاط اس تحریر کے دیکھے
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۱۲)۔ حکایت تواریخ میں یہہ مرقوم ہے کہ یحییٰ واسطی بڑا خطاط اور خوش نویس اور شہر اوستاد تھا۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۲۵۰)۔ خوش نویسی کی مشق کے لیے مولانا سعدالدین خطّاط کو مقرر کیا۔ (۱۹۰۷، شعرالعجم، ۲ : ۸۴) احمد علی نام، ارشد تخلص، عہدعالمگیری کے نامور طغرا نویس خطّاط تھے۔ (۱۹۶۳، صحیفۂ خوش نویساں، ۸۵)۔ ۲. آخری سطور، آخری حصہ، اختتام۔ ابتدائی خطّاط میں دنیا کی زوال پذیر حالت اور آخرت کی دائمی نعمت یاد دلائی گئی۔ (۱۹۷۴، جلوۂ حقیقت، ۹۳)۔ [ع : (خ ط ط)]۔

ـــــ یک قَلَم کس صف (ـــــ فت ی، ق، ل) صف.
(خوش نویسی) قلمی لکھائی کا وہ فن کار جو محض ایک قلم سے مُختلف نمونہ کی تحریر رقم کر سکے

میر خطّاط یک قلم دیکھے   لیکن آغا سے لوگ کم دیکھے
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۱۲)۔ [خطّاط + یک (ایک) + قلم (رک)]۔

خَطّاطی (فت خ، شد ط) امث.
خاص طرزِتحریر، طریقۂ کتابت، خُوش نویسی، فنِ خُوش نویسی۔ ایک ماہر فن ... تعریف کرے گا اور اس علمی طریقے سے کرے گا جو فن خطاطی کا اصول ہے۔ (۱۹۱۲، شعرالعجم، ۴ : ۲۵۵)۔ خط نستعلیق رفتہ رفتہ خطاطی کی حدود سے نکل کر نقاشی کی قلم رو میں داخل ہو گیا۔ (۱۹۸۴، تنقید و تفہیم، ۱۱)۔ [خطّاط (رک) + ی، لاحقۂ اسمیت]۔

خَطاطِیف (فت خ، ی مع) امذ.
خَطّاف (رک) کی جمع۔ اس کی (سعدالسعود) شروع فصل میں سرسبزی کا آغاز اور طائروں کے چہچہے اور بلبلوں کو ہیجان ہوتا

ہے خطاطیف خروج کرتے ہیں۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ٨٠)۔ خطاطیف میں شیشے کی قندیلیں لٹکائی جاتی ہیں (١٩٠١ء)، سفرنامۂ ابن بطوطہ ، ١ : ١٧٢)۔ [ع : (خ ط ف)]۔

خُطّاف (ضم خ ، شد ط) امذ۔
١. ابابیل۔ خطاف خاے نقطہ دار کے ضمے اور طاے حطی کی تشدید سے ابابیل کا نام ہے۔ (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٥)۔ ٢. (أ) **آنکس کی طرح کا لوہے کا ایک ٹیڑھا آلہ جس سے چیزیں اٹھائی جاتی ہیں** (اسٹینگس)۔ (أأ) (جراحی) **اسقاطِ حمل میں استعمال کیے جانے والا آنکس کی شکل کا ایک اوزار۔** اسقاط حمل کرنے والی نے ایک ایسی شئے سے جسکو وہ عربی خطاف (Hook) بیان کرتی تھی رحم کے اندر ہی جنین کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (١٩٣٧ ، طبی قانون ، ١ : ٣٢٢)۔ ٣. (تشریح الاجسام) **آنکس کی شکل کا عضو۔** آخری کری وسط میں موٹی اور چوڑی ہوتی ہے ... اس کا نیچے کا کنارا ایک خُطّاف یا ہُک کی شکل کے نُکیلے زائدہ میں لمبا ہو جاتا ہے۔ (١٩٣٢ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٢٩)۔ [ع : (عَلَم)]۔

خُطّافچہ (ضم خ ، شد ط ، سک ف ، فت چ) امذ۔
١. (حشریات) **تیسرے شکمی قطع پر جنینی زائدوں کے مکمل طور پر ضم ہو جانے سے تشکیل پانے والا ایک مختصر عضو جسے انگریزی میں (Hamula) کہتے ہیں۔** تیسرے شکمی قطعے کے جنینی زائدوں کے مکمل طور پر ضم ہو جانے سے ایک مختصر عضو خطافچہ (Hamula) کی تشکیل ہوتی ہے۔ (١٩٧١ ، حشریات ، ٧٠)۔ ٢. **حشریہ کی آنت۔** تیسرے شکمی قطعے پر ایک مختصر ریشی تا کوم (Retinaculum) یا خطافچہ اور چوتھے قطعے پر ایک شاخی لچک دار عضو Forked Sprw Ging Orgian موجود ہوتا ہے۔ (١٩٧١ ، حشریات ، ٧٠)۔ [خطاف + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

خُطّافی (ضم خ ، شد ط) امث ؛ امذ۔
خطاف معنی نمبر ١ (رک) سے منسوب ، ابابیل کا۔ ویسقوریدس نے کالبہ و نیون خاے نقطہ دار کی جگہ کاف تازی سے بیان کیا ہے لفظی معنی اس کے خطافی یعنی ابابیل والا ہیں۔ (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٥)۔ [خطاف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

خُطّامہ (ضم خ ، شد ط ، فت م) امث۔
رک : **قُطامہ** (جامع اللغات)۔ [قطامہ (رک) کا ایک املا]۔

خَطائی (فت خ)۔ (الف) امث۔
روے کی میٹھی اور بہت خستہ بسکٹ کی طرح تیار کی ہوئی چھوٹی ٹکیا ، نان خطائی۔

خطائی اور کماچ اور کو دیجئے
روے کے خشخشی سُتھرے ملیدے

(١٨٧٦ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ٢٠))۔

ہے سطح آب اگر خواہچہ تو شاخِ موج
خطائیاں ہیں نہ سمجھو حباب دریا میں

(١٨٣٦ ، دیوانِ مہر ، ٢٠٦)۔ آگ کے تاؤ سے خطائی پھول کر کسی قدر بڑھ جاتی ہے۔ (١٩٣٢ ، مشرقی مغربی کھانے ، ١٨٠)۔ کمیٹی کے نل کے پاس مرونڈے ، خطائیاں بیچنے والا بڈھا اپنے سونے کو کھجور کی پنکھی جھل رہا ہے۔ (١٩٨٣ ، سفر مینا ، ٣٥)۔ (ب) صف۔ **شہر خطا سے منسوب۔**

سرک کا طوطی ہریا مشک خطائی بڑیا
رات کا عنبر سریا صبح کے پھوٹے کرن

(١٥١٨ ، لطفی بہمنی (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ١٩٥٠ ، ٣٥))۔

گُندائے پھول ہاراں میں خطائی ہور اسلیمی
پھولارے سب خطا کے ہیں نہاں ہم عید و ہم نوروز

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٢٦)۔

صنم نے یاد کر نامہ لکھا اور ہم ہیے غافل
بجا ہے معذرت لکھیے جو قرطاسِ خطائی پر

(١٧٣٣ ، دیوان زادہ حاتم ، ٣٣)۔

خط بھی لکھتے ہیں تو لیتے ہیں خطائی کاغذ
دیکھئے کب تک انھیں میری خطا یاد رہے

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٢٢٧)۔ [خطا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- **کَباب** (---فت ک) امذ ؛ امث (عو) کواب۔
بسے ہوئے گوشت کی ٹکیا کی شکل میں تل کر تیار کیا ہوا کباب۔ ایک جانب خطائی کباب ، ایک طرف روٹیاں بصد آب و تاب رکھیں۔ (١٨٦٢ ، خط تقدیر ، ٦٨)۔ سیخ کے کباب شامی کباب ، کولیوں کے کباب تیتر کے کباب ، بٹیر کے کباب ... خطائی کباب ... یہ سب چیزیں قرینے قرینے سے چنی گئیں۔ (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ١٣)۔ [خطائی + کباب (رک)]۔

خَطایا (فت خ) امث ؛ ج۔
غلطیاں ، خامیاں ، کمزوریاں ، خطائیں۔

شکر کر شکر کہ مداح ہوا تو اس کا
خُلق ذاتی سے چھپا دے گا خطایا و زلل

(١٨٧٢ ، مراۃ الغیب ، ٣٩)۔

تمھیں حاکم برا یا تمھیں قاسم عطایا
تمھیں دافع بلایا تمھیں شافع خطایا

(١٩٠٥ ، حدائق بخشش ، ٢ : ٣١)۔ شارع علامہ ابوالمنتہی ... رقم طراز ہیں کہ ان حضرات سے ... خطایا ہوئی ہیں۔ (١٩٧٢ ، جلوۂ حقیقت ، ٣٠)۔ [خطا (رک) کی جمع]۔

خَطایَن (فت خ ، ی) امث۔
(ریاضی) **علم حساب کا ایک قاعدہ جس کی رُو سے سوال کا جواب نکالنے کے لیے ایک یا دو عدد جواب فرض کر لیے جاتے ہیں۔** سوالات خطاین و عکس سوال۔ (١٨٥٣ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاءاللہ دہلوی ، ٢٥)۔ [ع]۔

خَطْب (فت خ ، سک ط) امذ۔
چیز ، کام ، معاملہ ، امرِ کار ، دھندہ ، سبب ، وجہ (جامع اللغات)۔
[ع : (خ ط ب)]۔

خِطْب (کس خ ، سک ط) امذ.
شادی ، منگنی یا عورت سے شادی کی درخواست گزارنے کا عمل ، شادی ، بیاہ. (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ع : (خ ط ب)]

خُطَب (ضم خ ، فت ط) امذ ، ج.
تقریریں ، بیانات ، خُطبات. عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائدِ طویلہ کاں البدیہہ تصنیف کرنا اور خطب عظیمہ کا بے تأمل انشا کرنا ان کا روزمرہ تھا. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین فی آیت رحمۃ للعٰلمین ، ۵۲). ان اشعار و خطب کو سمجھنے کے لیے ہمارے پاس کوئی لغت موجود نہیں ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۸۸). اگر کوئی شخص اپنے اشعار اور خطب میں اس قسم کا تصرف کرے تو یہ اس کی اصطلاح ہے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۳۷). [خُطْبَہ (رک) کی جمع].

خُطَبا (ضم خ ، فت ط) امذ.
صاحبانِ خطابت ، مُقرّرین ، خطابت کے ماہرین. انوشیروان نے جب برزویہ کے کلیلہ و دمنہ حاصل کرنے کی تقریب میں جشن منانا چاہا تو شعرا و خطبائے مملکت کو ... دعوت دی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۳). [خطیب (رک) کی جمع].

خُطْبا (ضم خ ، سک ط) امذ (قدیم).
رک : خُطبہ.

سورج خطیب ہو کر ترا خطبا سو ہفت اقلیم میں
پڑتا ہے تیرے ناؤ سوں چڑ آج منبر فتح کا

(۱۹۶۸ ، غواصی ، ک ، ۳۹). [خطبہ (رک) جس کا یہ ایک املا ہے].

خُطْبات (ضم غ ، سک ط) امذ.
خُطبہ (رک) کی جمع (تراکیب میں مستعمل). تمام عرب میں اشعار و خطبات کی زبان محفوظ رکھنے کا عام رواج تھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۷۰). بدویوں کی ادبی ثروت شعر و شاعری ، ضرب الامثال اور خطبات تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۰). [خطبہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ نِگاری (ـــــ کس ن) امث.
تقریر ، تحریر ، وعظ ، لُغت ، نصیحت وغیرہ کا تحریر میں لانا. اگر ایک ادبی خطوط نگاری کا موجد ہے تو دوسرا ادبی خطبات نگاری کا بانی ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۱۷). [خطبات + ف : نگار ؛ نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ اسمیت].

خُطْبا تی اَدَب (ضم خ ، سک ط ، فت ا ، د) امذ.
ایسا ادب جو لکچر یا خُطبہ کی صُورت میں محفوظ ہو ، خزینۂ ادب میں وہ کتابیں جو خُطبات کے مجموعہ پر مُشتمل ہوں. انکا خطباتی ادب میں وہی مقام ہے جو فنِ خطوط نگاری کی تاریخ میں غالب کے خطوط کا. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۱۷). [خطباتی + ادب (رک)].

ـــــ دَوْرَہ (ـــــ و لین ، فت ر) امذ.
ماہر اساتذہ کا مُختلف علمی اداروں ، دانش گاہوں اور دُوسرے اداروں میں موضوعاتی درس کے لیے جانا. ہندی پروفیسروں کے خطباتی دوروں اور نوآموز ہندی قلمکاروں کی ورکشاپوں کا پروگرام تھا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۵۱). [خطباتی + دورہ (رک)].

خِطْبَہ (کس خ ، سک ط ، فت ب) امذ.
ایک رسم جس میں عورت کو مرد سے اور مرد کو عورت سے منسوب کر دیتے ہیں ، منگنی.

میکائیل کوں کہا پھر اے مقرب
کہ اون دونوں کا خطبہ پھر یوں لیتی اب

(۱۸۳۰؟ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۵۴). اس مژدۂ فرحت افزا سے میں بے حد مسرور ہوں کہ حضرت خلافت پناہی کے ایما سے عبداللہ بن سلام میرا خطبہ قبول فرماتے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، لیلیٰ دمشق ، ۳۹). [ع : (خ ط ب)].

خُطْبَہ (ضم خ ، سک ط ، فت ب) امذ.
۱. **(اسلام) اوّل و آخر حمد و درود ، وعظ و نصیحت جو نمازِ جمعہ سے پہلے اور نمازِ عیدین کے بعد لوگوں کو مُخاطب کر کے سُنائی جاتی ہے اور آخر میں بادشاہِ وقت کا نام لے کر دعا کی جاتی ہے**. بعداز سنت نماز ادا کر کر خطیب خطبہ پڑے. (۱۵۶۴ ، رسالہ فقہ دکنی ، ۲).

شرائط بجا آن کر جب خطیب
خوش الحان کھو لیا ہے خطبے کوں جیب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۰). اور یہ نوبتِ دولت و کرامت تا قیامت بجاویں ، خطبے بزرگی و فضیلت کے ہمارے نام پڑھاویں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۸). جب مسجد بن کر تیار ہو ، ضرور ہے کہ پیش نماز اور خطبہ پڑھنے والا اور بانگ دینے والا مقرر کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۰).

خطبہ ہو ہر دیار میں نامِ حضور کا
جاری جہاں میں سکۂ اوج آپ کا ہے

(۱۸۷۲ ، مظہرعشق ، ۹). آخری جمعہ کو ... راقم الحروف نے زبانی خطبہ اور اسی وقت کے لکھے ہوئے چند الوداعی اشعار پڑھ کر نماز پڑھائی. (۱۹۰۸ ، قیدفرنگ ، ۷۰). ان کے حکمران عباسیہ کی سیادت کرتے اور اسی کے نام کا خطبہ پڑھتے رہے (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۳ : ۱۷). ۲. (i) **لکھی ہوئی تقریر ، رُوداد ، رپورٹ**. آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس علی گڑھ میں ... ہو گا. اس وقت اس کا خطبہ لکھ رہا ہوں. (۱۹۴۳ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۱۰). میری (شمیم احمد) یہ روش کبھی نہیں رہی کہ میں نے کسی مدیر کی اس بات پر کہ اس نے میرے مضمون کے خیالات اپنے خطبے میں بیان کر دئیے ... کسی دوسرے مدیر کو ... اپنا مضمون شائع کرنے کی درخواست کی ہو. (۱۹۸۳ ، نوکِ قلم ، ۸۷). (ii) **وعظ ، لکچر**. ایک شخص نے مدینے میں آ کر خطبہ دیا تو اس کی خوبیٔ تقریر نے تمام حاضرین کو حیرت زدہ بنا دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۷). ۳. **کتاب کا دیباچہ ، تمہید ، مُقدمہ**. راقم نے بموجب فرمانے کے فقط حاصل مطلب کو محاورہ اردو میں لکھا ، خطبوں کو نکال ڈالا.

(۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳). شیخ ابوالفضل نے دو جز کا خطبہ بھی لکھ کر لگایا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۵۵). عربی کے خطبے دل آویزی میں نظم کی عشوہ پردازی سے کم نہیں ہیں. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۵۳). [ع : (خ ط ب)].

---اِستِقبالِیَہ کس صف(--- کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امذ.
کسی کی خدمت کے اعتراف و تشکر میں پیش کی جانے والی تقریر ، سپاس نامہ. مولانا راغب احسن کا خطبۂ استقبالیہ بڑا پُرمغز تھا جو ایک کتابچہ کی صورت میں تقسیم ہوا تھا. (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۵۶). [خطبہ + استقبال (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---اِفتِتاحِیَہ کس صف(--- کس ا ، سک ف ، کس مع ت ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
کسی چیز کا آغاز کرتے وقت کی جانے والی تقریر. کانفرنس میں ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی) کے خطبۂ افتتاحیہ کے بعد ... ڈاکٹر صاحب کے خیالات کی تائید بڑے وثوق و عقیدت کے ساتھ کی گئی تھی. (۱۹۶۲ ، افکار و اذکار ، ۵۸). [خطبہ + افتتاح (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---پَڑھا جانا محاورہ.
بادشاہ مانا جانا ، بادشاہ تسلیم کیا جانا ، خُطبہ میں بطور اعلان بادشاہ کا نام لیا جانا. خلیفہ مقتدر باللہ سے جو اس وقت بغداد کے تختِ خلافت پر متمکن تھا درخواست کی کہ خطبہ بھی اسی کے نام کا پڑھا جائے. (۱۹۰۲ ، الغزالی ، ۱۸).

---پَڑھوانا محاورہ.
خُطبہ پڑھنا (رک) کا تعدیہ ، کسی بادشاہ یا حاکم وقت کے نام کا خُطبہ پڑھنے کے لیے حکم دینا. محمد فرخ سیر نے اس خبر کو سُن کر ... عظیم الشان کے نام کا خطبہ پڑھوایا اور اُس کے نام کا سکہ جاری کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۰۱).

---جاری کَرنا محاورہ.
رواج دینا ، رائج کرنا ، بادشاہت کا اِعلان کرنا. علی مردان خلجی نے اسے (ملک عزالدین خلجی) قتل کر کے سلطان علاؤالدین کا لقب اختیار کیا اور اپنے نام کا خُطبہ و سکّہ جاری کر دیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۶).

---جاری ہونا محاورہ.
رائج ہونا ، بادشاہ قرار پانا ، بادشاہت کا اعلان ہونا. سعد زنگی کی بیٹی آتش خاتون کے نام کا خطبہ اور سکہ جاری ہوا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۵۳).

---جُمعَہ کس اضا(--- ضم ج ، سک م ، فت ع) امذ.
جُمعہ کی نماز سے قبل امام مسجد کی مُقررہ قاعدے کے مُطابق مسنونہ (واجب) تقریر. کبھی محض واجب ہوتی ہے جیسے خطبۂ جمعہ میں کبھی مستحب ، جیسے خطبۂ نکاح و دعا و ہر امردی شان میں. (۱۹۱۰ ، قرآن العظیم ، تفسیر (مولانا نعیم الدین مراد آبادی) ، ۳۰). [خطبہ + جمعہ (رک)].

---خواں (--- و معد) امذ.
خُطبہ پڑھنے والا ، خطیب (جامع اللغات). [خطبہ + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---دینا محاورہ.
مجمع کے سامنے تقریر کرنا ، وعظ و نصیحت کی تقریر کرنا. آنحضرت صلعم نے ناقہ پر سوار ہو کر خطبہ دیا ، یمن کے ایک شخص نے آ کر درخواست کی کہ یہ خطبہ مجھکو تحریر کرا دیا جائے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۳).

---صَدارَت کس اضا(--- فت ص ، ر) امذ.
صدر کی تقریر ، صدارتی کلمات. جمہوریۂ ہند کے نائب صدر جناب غلام حسین ہدایت اللہ اپنا خطبۂ صدارت پڑھ چکے. نارنگ صاحب شکریہ ادا کر چکے. اب جائے کا وقفہ ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۹۵). [خطبہ + صدارت (رک)].

---نِکاح کس اضا(--- کس ن) امذ.
نِکاح میں تعین تولیت ، وکالت و شہادت اور زوجین کے ایجاب و قبول مع حقِ مہر کے بعد مسنونہ طریقے پر آیاتِ قرآنی و احادیث نبویؐ پر مشتمل عبارت جو با آوازِ بُلند پڑھی جاتی ہے اور جس کے بعد مرد عورت عقد میں بندھ جاتے ہیں. قاضی صاحب نے خطبۂ نکاح بالحان خوش کھڑے ہو کر پڑھا ایجاب و قبول بخوبی کروایا. (۱۸۹۲ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۱۰). ابوطالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اور پانسو طلائی درہم مہر قرار پایا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۷۵). ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے صبح خطبۂ نکاح شروع کر دیا گیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۲۹). [خطبہ + نکاح (رک)].

---نَماز کس اضا(--- فت ن) امذ.
نمازِ جُمعہ سے پہلے اور نمازِ عیدین کے بعد پڑھا جانے والا خُطبہ ، رک : خُطبہ معنی نمبر ۱.

تاعید و عید گہ ہو اور خطبۂ نماز
تا خطبہ و نماز سے منظور ہو ثواب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۳). [خُطبہ + نماز (رک)].

خَطَر (فت خ ، ط) امذ.
۱. خوف ، اندیشہ ، تردُّد ، ڈر.

نیں خطر اندیشہ فکر   اعراب میں زیر و زبر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۸). رات کے وقت اور اکیلا مت چلیے کہ اس میں خطر زیادہ ہے. (۱۸۰۲ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۶۸).

اس دشت میں زندہ ہوں میں جس میں
ہر گام پہ جاں کا خطر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷).

یہ دھن سرا آپ اس کو پڑھائیں
کسی کا خطر اپنے دل میں نہ لائیں

(١٩٢٨ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ٢١). ٢. ہلاکت ، آفت ، جوکھم. جان تن در وہاں دلیر ، جان در وہاں خطر. (١٩٣٥ ، سب رس ، ٣٩).

باندھا ہے جب سوں شوخ نے خنجر کمر منیں
سب گلرخاں کے جیو پڑے ہیں خطر منیں

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٦١). رہا سونا ، بیچ سفر کے ، مقام خطر میں ہے. (١٨٠١ ، باغ اردو ، ٢٠١). ہر جگہ دعاۃِ اسلام کی جانیں معرض خطر میں رہتی تھیں. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ٤). ٣. نقصان.

راہ داران لیویں ہر گام میں جیو کا حاصل
ہے گا اس راہ میں لے عمر ابد جان کا خطر

(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ١٨٧). داڑھی کے رکھنے میں نہ کچھ ثواب ہے نہ کچھ خطر ہے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٣٧) [ع : (خ ط ر)].

ـــــ آنا محاورہ.
اندیشہ لاحق ہونا.

سکن سے میری کیونکہ نہ سب کو حذر آوے
خطرے کو خطر آئے جہاں ڈر کو ڈر آوے

(١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ٤٩٧).

ـــــ پَسَنْد (ـــــ فت پ ، س ، سک ن) امذ.
اندیشہ یا دُشواری کو قبول کرنے والا. اسی لئے اس کی (فراق) طبیعت بھی اقبال کی طرح خطر پسند ہے. (١٩٥٣ ، تحقیق و تنقید ، ٧٨). [خطر + پسند ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ طَرَف بَہ طَرَف (ـــــ فت ط ، ر ، ب ، ط ، ر) امذ.
(ہیئت) **سُنبُلہ ، کنیا ، منطقۃ البُروج کے چھٹے بُرج اور اسکی صورت کوا کب کا نام** (انگ : ورگو - **Virgo**) (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ٩٥). [خطر + طرف (رک) + ب : بہ (حرف جار) + طرف (رک)].

ـــــ عَظِیم کس صف (ـــــ فت ع ، ی مع) صف.
بڑی دُشواری ، بہت بڑی مُصیبت. اس خطر عظیم میں یہ اپنے آپ کو مبتلا کر کے اپنے آقا کی طرف سے روپیہ اور نہایت اہم خبریں لے کر نیتی تال آئے. (١٩٢٩ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ٣٩٢). [خطر + عظیم (رک)].

ـــــ نا ک صف.
١. **خوفناک ، ڈراؤنا ، پُرخطر.**

کہتے تھے ہم اے داغ وہ کوچہ ہے خطرناک
چھپ چھپ کے مگر آپ کا جانا نہ ہوا بند

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٨٦). اردو افسانے کو اب تک ایسا چھپتا ہوا اور خطرناک کردار نہیں مل سکا تھا. (١٩٨٣ ، بُرشِ قلم ، ٢٢). ٢. **غلط.** کسی کے ظاہر کو شعارِ اسلام کے خلاف دیکھ کر اس کو کافر سمجھنا یا کافر کہہ دینا بڑی خطرناک بات ہے. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ٢٦). ٣. **خوفناک ، متردد ، متفکر.**

خطرناک رہتا تھا وہ نامدار دعا مانگتا تھا یہ لیل و نہار

(١٨١٠ ، شاہنامہ (ترجمۂ شمشیرخانی) منشی ، ٢٢٨). [خطر (رک) + ناک ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ناکی امث.
خطرہ ، خوفناکی ، مخدوش ہونے کی کیفیت. پرچند ... نے سفر کیا اور راستے کی خطرناکی کا حال بیان کیا. (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ١٥٨). شدید ہیجان کا رجحان خطرناکی کی طرف ہوتا ہے اور ناخوش گواری انتباہ کا کام کرتی ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ١٠٠). [خطرناک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَطْرا (١) (فت خ ، سک ط) امذ.
(عو) **خاطر کی تصغیر (حقارت کے لیے مُستعمل).**

ہے عُجب و غرور اس قدر کا
خطرے میں نہیں کسی کو لاتا

(١٨٩٩ ، شاد (محمد جان) لکھنوی ، د ، ٤). وہ کسی بہادر کو خطرے میں نہ لاتی تھی. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ٣ : ٢٧٤). [خاطر (رک) کا مخفف و موؤد + ا ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ ٹَل جانا محاورہ.
سر پھر جانا ، دماغ مُختل ہو جانا. اگر خدانخواستہ اس دوا سے آپ کو دو ہزار دست آ جائیں یا دو ہزار قے آ جائیں یا نصیب دُشمناں آپ کا خطرا ٹل گیا تو مجھ سے شکایت نہ کیجیے گا. (١٨٥٦ ، گوہا دبستان کھل گیا ، ٤٢).

ـــــ لانا محاورہ (قدیم).
خیال کرنا ، خاطر میں لانا ، دھیان دینا (بطور نفی بھی مُستعمل).

اس گلشنِ رخسار پر جو کُنی کرے گر یک نظر
خطرا نہ لاوے دل بہتر وہ جنتِ رضوان کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٤). جب تک کہ میری جان ہے ... خطرا اپنے دل میں نہ لائیے. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٩٦).

خَطْرا (٢) (فت خ ، سک ط) امذ.
رک : **خطرہ معنی نمبر١.**

عاشق ہوں میں کچھ جیو کے دھرتا نہیں ہوں جاڑ میں
یکدل ہو تیغ سوں غیر کا خطرا سٹیا ہوں کاڑ میں

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٣٢). [خطرہ (رک) کا محرف].

خَطْرات (فت خ ، سک ط) امذ.
١. **پروا ، خیال ، توجہ ، لحاظ.**

توقع غیر سے خطرات ہے گا
کہ سب کا رزق اس کے ہات ہے گا

(١٧٣٢ ، دیوان زادۂ حاتم ، ٢١٧).

لیکن وہ صفات جو ہیں اس عالم میں
لاتا نہ ذرا تو اس کے غمگیں خطرات

(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٥٤). ٢. **خطرے ، اندیشے ، اُلجھنیں.** آنحضرت صلعم کو سیکڑوں مصائب و خطرات اور بیسیوں معرکے اور غزوات پیش آئے لیکن کبھی ہار دی اور ثبات

کے قدم نے لغزش نہیں کھائی. (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٣٣٣).
[خطرہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

---سے دوچار کرنا محاورہ.
رک : **خطرے میں ڈالنا**. یہ غیرفطری تقسیم کاری دنیا کو شدید خطرات سے دوچار کرنے والی ہے. (١٩٨٣ ، گوریا کہانی ، ٥٨).

خَطْرانا ف م.
خاطر میں لانا. جدید عقلیت اس قدر برخود غلط ہے کہ وہ اپنے سامنے کسی کو خطراتی نہیں. (١٩٣٢ ، روح اقبال ، ٦٣). [خطر (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر ، مورّد].

خَطْرَہ (١) (فت خ ، سک ط ، فت ر) امذ ؛ ج خطرا.
١. **خیال** ، **پروا** ، **فکر** ، **اندیشہ** ، **خوف** ، **وسوسہ**. عاشق صاحب نظر ، دل کے خطرے تی باخبر. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٧).

بتاں کو خطرۂ ہلا نہیں نہ کر میں
کہ منی کو منقلب دیکھو تو سم ہے

(١٧٣١ ، شاکرناجی ، د ، ٢٧٩). ہم انھیں دلیلوں اور رایوں کی تکرار ہاتے ہیں جو بہت سے برس ہوئے کہ خطرہ پیدا کرنے والوں نے اس وقت پیش کی تھیں. (١٨٨٣ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ١٨٩). یہ نظم اپنے اختتام پر اس طنز کی طرف بڑھتی ہے جو محب عارف کا بڑا کارگر حربہ ہے ... جو اس وقت ایک بین الاقوامی مسئلہ بنا ہوا ہے اور انسانیت کے لئے ایک مستقل خطرہ. (١٩٨٢ ، برش قلم ، ٣٣). ٢. **(تصوف) اس خیال کو کہتے ہیں جو بندہ کو حق کی طرف بُلانے اور بندہ اس کی دفع پر قادر نہ ہو** (مصباح التعرف ، ١١٣). [ع : (خ ط ر)].

---ٹل جانا محاورہ.
خوف یا اندیشہ جاتا رہنا. تھوڑی دیر بعد جب خطرہ ٹل گیا تو بندر آہستگی کے ساتھ درخت سے نیچے آیا. (١٩٨٣ ، جاپانی لوک کہانیاں (ترجمہ) ، ٥٣).

---رَفع کرنا ف م ؛ محاورہ.
آفت کو روکنا ؛ **پیشاب کرنا** (جامع اللغات).

---گُزرنا محاورہ.
خیال آنا ، **دل میں کسی بات کا آنا**. میرے دل میں یہ خطرہ گزرا کہ کاش اگر کوئی مصحف کریم میرے پاس ہوتا تو میں اسکی تلاوت کرتا. (١٩٠١ ، سفرنامۂ ابن بطوطہ (ترجمہ) ، ١ : ٢٢٩).

---لاحق ہونا ف م.
ڈر ہونا ، **اندیشہ ہونا**. اسے غالباً یہ خطرہ لاحق ہے کہ میں ... پاگل ہو جاؤں گا. (١٩٨٠ ، دیوار کے پیچھے ، ١٤٢).

---مول لینا محاورہ.
مصیبت میں پڑنا ، **اُلجھن اور پریشانی کو دعوت دینا**. اس کے علاوہ کوئی خطرہ مول لئے بغیر ان کے نام سے کام کیا جا سکتا ہے. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ٢٩٩).

خَطْرَہ (٢) (فت خ ، سک ط ، فت ر) امذ.
قطرہ.

خطرۂ شبنم نہیں شرمندگی کا ہے عرق
دیکھ تجھ چہرے کی خو ہی پھول گلشن میں لجا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٣٨). [قطرہ (رک) کا ایک تلفظ].

خَطْرے (فت خ ، سک ط) امذ.
خطرا (رک) کی مُغیرہ حالت یا جمع ، تراکیب میں مُستعمل.

---کا / کے سِگْنَل (---کس س ، سک گ ، فت ن) امذ.
رک : **خطرے کا بگل**. بھیڑیں چر رہی تھیں مگر ہر لمحہ بدکتی ہوئیں ، خطرے کا سگنل وصول کرتی ہوئیں. (١٩٨٣ ، خانہ بدوش ، ٢٣٧)

---کی بِگُل / گَھنْٹی (---کس ب ، ضم گ / فت گھ ، سک ن) امث ؛ نقرہ ؛ قول.
ایسی آواز یا اِشارہ جس سے ناگہانی ہونے کا اندیشہ ہو. مٹی کی آواز گویا خطرے کی بگل تھی طرفۃ العین میں سارے کوئن میں یہ آواز گونج اٹھی «بھیا پکڑے گئے». (١٩٣٢ ، میدان عمل ، ٣٨٣). والد ماجد ... خطرے کی گھنٹی بجتے ہی ... مکانوں کے کاغذات لے کر اڑ گئے. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ١٦).

---میں پَڑْنا ف م.
مُصیبت میں پھنس جانا. الوپتھی میں دوا کا تجربہ بیمار پر کیا جاتا ہے جس میں اُس کی جان خطرہ میں پڑتی ہے. (١٨٩٧ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ٥٧). یہ تینوں لڑائیاں (جنگ بدر ، جنگ اُحد ، جنگ احزاب) بھی آنحضرتؐ نے اپنے نقصانات کی تلافی یا اُن حقوق کے قائم کرنے کے لئے جو خطرہ میں پڑے ہوئے تھے نہیں کی تھیں. (١٩١٢ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ٧). حضرت شاہ ابوسعید ... نے ایک مرتبہ خطرہ میں پڑ کر ... مسلمان طاقتوں کو مزید تصادم اور نبرد آزمائی سے بچا لیا تھا. (١٩٨٣ ، کاروانِ زندگی ، ٢٣).

---میں ڈالْنا محاورہ.
خطرے میں پڑنا (رک) کا تعدیہ. اب مسلمان ایک قوی فریق بن گئے تھے ... اور مکہ کی عملداری کے استحکام کو ایک زبردست غیر ملک کے بادشاہ کی دوستی سے خطرہ میں ڈال رہے تھے. (١٨٩٧ ، دعوت اسلام ، ٢٠).

خِطَط (کس خ ، فت ط) امذ ؛ ج.
خطے ، **خاکے** ، **علاقے**. علی پاشا مبارک ... خود بھی صاحب تصنیف و تالیف ہیں ، مقریزی کے خطط و آثار کا نہایت عمدہ تکملہ لکھا ہے. (١٨٩٢ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ١٩٩). فسطاط میں مہاجرین اقامت گزیں تھے ، جہاں ان کی حدود (خطط) کو نشان لگا کر جُدا کر دیا گیا تھا. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٨٢٩). [ع : خِطّہ (رک) کی جمع].

خَطْفَہ (فت خ ، سک ط ، فت ف) امذ.
بجلی کی چمک ، خیر ، لپک.

تا ہوئے تماشائی کی آنکھوں سے بھی غائب
بیہ برق کے خطفہ کا نمودار زمیں پر

(۱۸۱۷ ، قصہ لیلیٰ مجنوں ، مبتلا (نوائے ادب ، جنوری ، ۳۰)).
[ع : (خ ط ف)].

خَطْمی (فت خ ، سک ط) امث.
(طب)ایک پودا جس کے پتے بڑے اور کُھردرے اور پُھول سُرخ ، سفید اور مُختلف رنگوں کے ہوتے ہیں ، اس کے بیج اور پتے بطور دوا کام آتے ہیں ، گُلِ خیرو ، لاط : Althaea Officinalis
روایت کیا ... دار قطنی نے مرفوعاً اور کہا کہ صواب موقوف ہونا اس حدیث کا ہے اور سر دھونے سے اور داڑھی دھونے سے باتھ خطمی کے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۵). خطمی کے تخم اور پتے اورام و ثبور اور دردوں پر لگانے سے ... مسکن تاثیر کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۸۲). رسوت جوزالسرو ، لو بان ، سیٹ لکڑی ، گلِ رومی ، گیرو ، صبر ان سب کے برابر برابر اجزاء لیکر پھر ان سب کے برابر خطمی اور بیری لیکر لعوق بنایا جائے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۹۳). [ع].

خُطْوات (ضم خ ، سک ط) امث ، ج.
خطوہ (رک) کی جمع. خطوات ، خطوہ کی جمع ، اتنی مقدار کو خطوہ کہتے ہیں جو دونوں قدموں کے درمیان کی ساخت ہے. (۱۹٦۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵۵). [ع : خُطوہ + ات ، لاحقۂ جمع].

ــــِ شَیطان کس اضا (ـــِ ی لین) امذ ، ج.
خطواتِ شیطان سے مُراد شیطانی اعمال و افعال ہیں (معارف القرآن ، ۱ : ۳۵۵). [خطوات + شیطان (رک)].

خُطُوب (ضم خ ، و مع) امذ.
اشیا ، چیزیں.

ذنوبِ فنا عیوبِ پا قلوبِ صفا خطوبِ روا
یہ خوب عطا کرو یو ژدا لیئے دل و جان تمہارے لیے

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۳٦). [ع : خطب ـ چیز کی جمع].

خُطُور (ضم خ ، و مع) امذ ، ج.
کسی بات کا دل میں آنا ، خیال ہونا ، دھیان میں آنا.

دل میں ہو خطرہ کیا تھا جبہ خطور
شعر کے دریا سوں جانا کر عبور

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ (ق) ، ۲۸).

غمگیں رکھ چشم بند مرقد کے حضور
خالی کر دل کو اور نہ آنے دے خطور

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۰). اجمالاً تو نعمائے جنت کا تذکرہ ہماری زبانوں پر بھی ہوتا ہے اور دلوں میں بھی خطور ہوتا ہے. (۱۹٦۳ ، کمالین ، ٦ : ۲۰). [ع : (خ ط ر)].

خُطُوط (ضم خ ، و مع) امذ ، ج.
۱. **خط (رک) کی جمع ، لکیریں ، سطریں (تراکیب میں مُستعمل).**

آیا ہے نقل لینے ترے مکھ کتاب کی
تار خطوط سیتی بنا مسطر آفتاب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۵).

چند خطوط ایک دانا نے
کھینچ کے یاروں سے یہ کہا

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۷). اس سے خطوط و دوائر و سطوح و اجسام مختلفہ کی تقسیم آسانی سے ہو جاتی ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۸۳). ۲. **دنیا کے نقشے پر کھینچے گئے عرضی خطوط یا لکیریں.** وہ علاقے جو ان خطوط سے دور واقع ہوتے ہیں ان پر سورج کی شعاعیں عمودی پڑنے کے بجائے ترچھی پڑتی ہیں. (۱۹٦۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۰). ۳. **کوئی مُقرّرہ قاعدہ ، طرز یا اُصول ، نہج.** ان خطوط (یعنی ہپناسس Hypnosis ، عمل تنویم) پر کام کرنے والوں میں مشہور ترین نام فرائڈ ... کا ہے. (۱۹٦۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۲). ۴. **طریقہ کار ، اندازِ نظر ، زاویۂ نگاہ.** یہ کام نہایت منظم اور باقاعدہ خطوط پر جاری ہوا. (۱۹۸۵ ، روایت اور فن (ترجمہ) ، ۱۰). ۵. **رُخ ، کنارا ، انداز.** بجلی پیدا کرنے والی نسیں یا پٹھے اس کے جسم کے دونوں طرف طولی خطوط پر ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۷۰). ٦. **پیشانی پر پڑنے والی لکیریں ، چین جبیں.**

آیا ہے نقل لینے ترے مکھ کتاب کی
تارِ خطوط سیتی بنا مسطر آفتاب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۹). ۷. **خد و خال ، بناوٹ.**

بھرتے ہیں ہوش یہ خط تسبیح کی طرح
اس جسم کے خطوط دل آویز ہی سہی

(۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۵۷). ۸. **وہ تحریریں جو ایک شخص دوسرے کو اپنے حالات کے بارے میں لکھتا ہے ، مراسلے ، چٹھیاں ، رقعات ، مکاتیب.**

مٹ جائے بدن کا جاں سے رشتہ
آئیں گے خطوط پھر بھی گھر پر

(۱۹۸۱ ، علامتوں کے درمیان ، ۱٦). ۹. **دستاویزات ، ملکیت نامے.** ان میں ضروری بعضے قاعدے اور خطوط و عرائض وغیرہ جن سے کچہریوں کے کام کی واقفیت اور خط و کتابت سے آگاہی ہو لکھ کر اس کو دو قسم پر تقسیم کیا. (۱۸٦۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲). ۱۰. **راستے ، جادہ ، روشیں ، کیاریاں.**

ہجوم لالہ و گل اور یہ بے شمار خطوط
ہزار نقش ملے پر نہ مل سکا آدم

(۱۹۵۵ ، دونیم ، ۱۰۵). ۱۱. **حدود ، دائرۂ اثر.** بھارت میں بود و باش ، ہندوؤں سے میل جول ، کثرت سے نومسلموں کی آمیزش نے ہندی مسلمانوں پر بھی اثر ڈالا مگر اس کا دائرہ تمدن و معاشرت کے خطوط میں محدود تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۵۳). [ع : (خط (خ ط ط) کی جمع].

ــــُ الْحَمَل (ـــِ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، م) امذ.
(سائنس) حمل یا دوسرے اسباب سے شکم کے پُھول جانے کے بعد جلد عام طور پر سفید عرضی خطوط ظاہر کرتی ہے جو

حلیمات سے مُعرّا ہونے کے باعث بالکل چکنے ہوتے ہیں. ان کو خطوط الحمل ... کہتے ہیں (احشائیات (ترجمہ) ، ۳۸۱).
[خطوط + رک : ال (۱) + حمل (رک)].

---باز امذ.
کثرت سے خط لکھنے والے ، ہر موضوع پر کچھ نہ کچھ لکھنے والے ، غیر ضروری طور پر لکھنے کے عادی. ہمارے ادب میں لکھنے والوں کی ایک ایسی کھیپ پیدا ہوتی ہے جو کبوتر بازوں ، پتنگ بازوں ... کی طرح صرف خطوط باز ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، اُوشِ قلم ، ۲۰۲). [خطوط + ف : باز ، باختن ، بازیدن = کھیلنا].

---بالیدگی کس اضا(---ی مع ، فت د) امذ.
(حیوانیات) سیپ کے دونوں خولوں کے اگلے ظہری حاشیے کے قریب ایک چھوٹا سا اُبھار ہوتا ہے جسے صدف اُبھار Umbo کہتے ہیں. اِسی اُبھار کے گرد تھوڑے تھوڑے فاصلے کے ساتھ متعدد دائرہ نما لکیریں ہوتی ہیں جنھیں خطوط بالیدگی کہتے ہیں. خطوط بالیدگی خول کی نمو کے تدریجی مراحل کو ظاہر کرتے ہیں (ماخوذ : حیوانی نمونے ، ۳۱۲). [خطوط + بالیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیضا کس اضا(---ی لین) صف.
رک : خطوط الحمل ، روشن خطوط. حمل یا دوسرے اسباب سے شکم کے پھول جانے کے بعد جلد عام طور پر سفید عرضی خطوط ظاہر کرتی ہے. ان کو جو حلیمات سے معرا ہونے کے باعث بالکل چکنے ہوتے ہیں ان کو خطوط الحمل یا خطوط بیضا کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۸۰). [خطوط + بیضا (رک)].

---بیضی کس صف(---ی لین) امذ ، ج.
سُورج کے گرد چمک دار شعاعوں کی لکیریں. نہایت طول مدارات یعنی خطوط بیضی کے آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں کبھی بہت قریب آفتاب کے آ جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۲۵). [خطوط + ع : (ب ی ض) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---پُرشور کس صف(---ضم پ ، سک ر ، و مج) صف.
رک : خطوط غُراں. جن عرض بلد میں یہ (ہوائیں) چلتی ہیں انھیں خطوط غراں یا خطوط پُرشور کے نام سے پکارتے ہیں ، جب یہ ہوائیں چلتی ہیں تو ایک دھاڑتے ہوئے شیر کی طرح شور و غل مچاتی ہوئی جاتی ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۵۳).
[خطوط + پُر (رک) + شور (رک)].

---تساوی حَرارت (---فت ت ، ح ، ر) امذ.
دنیا میں باعتبار تجربے کے خطوط کھینچے گئے ہیں جو مختلف مقامات کے درجاتِ حرارت ایک ہی وقت اور فصل میں ظاہر کرتے ہیں. ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کن کن اقطاع و بلادِ عالم کی اوسط حرارت کس زمانے میں مساوی ہوتی ہے. آلۃ مقیاس الحرارت کے ذریعہ سے جن آباد یا غیرآباد مقاموں کے درجاتِ حرارت مساوی نکلے ہیں وہ ایک ہی خط میں ڈالے گئے ہیں. انہیں خطوط کو خطوط تساوی حرارت سے موسوم کرتے ہیں (تاریخ تمدن ، ۲۳۰).
[خطوط + تساوی (رک) + حرارت (رک)].

---جسم کس اضا(---کس ج ، سک س) امذ.
انسان کے بدن کے نقوش و اعضا.

خطوط جسم سے جھنکار سی اُٹھتی ہے رہ رہ کر
وہ پیکر ہے کہ سازِ حُسن ہے چھیڑے کھنکتا ہے

(۱۹۵۸ ، غزلستان ، ۱۳۲). [خطوط + جسم (رک)].

---حَرارت کس اضا(---فت ح ، ر) امذ ، ج.
(جغرافیہ) گرمی کا درجہ ظاہر کرنے والی لکیریں. سب سے زیادہ قابلِ لحاظ خطوط حرارت وہ ہیں جن سے ماہ جولائی اور جنوری یعنی سب سے گرم اور سب سے سرد مہینوں کا اوسط حرارت ظاہر کیا جائے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵).
[خطوط + حرارت (رک)].

---رَمَل کس اضا(---فت ر ، م) امذ ، ج.
ریت کے نِشان ، لکیریں ؛ مُراد : قسمت یا تقدیر کی لکیریں.

ہرنگِ خطوط رمل کوہسار
کہیں چشمے جاری کہیں مرغزار

(۱۹۳۲ ، بے نظیرشاہ ، کلام بےنظیر ، ۳۰۲). [خطوط + رمل (رک)].

---رُمُوز کس اضا(---فت ر ، و مج) امذ ، ج.
پُراسرار لکیریں ، رمزیہ لکیریں ، نِشانات. معلوم ہوتا ہے کہ خطوط رموز کی طرح استادانِ قدیم نے اپنے اجزا بکوشش تمام بہم پہونچائے ہونگے. (۱۹۰۵ ، رسالہ روشنائی ، ۸۰). [خطوط + رموز (رمز کی جمع)].

---شَش گانَہ کس صف(---فت ش ، سک ش ، فت ن) امذ ، ج.
(خوشنویسی) خطاطی کا ایک مخصوص انداز. امیر عضدالدولہ کے استاد ، چوتھی صدی ہجری مطابق نویں صدی عیسوی کے خطوط شش گانہ کے کامل خوشنویس تھے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویسان ، ۱۰۰). [خطوط + شش (رک) + ف : گانہ ، لاحقۂ صفت].

---شُعاعی کس صف(---ضم ش) امذ ، ج.
رک : خطِ شعاع. اگر تختی گول اور مرکز پر جکڑی ہو تو ذرے کے خطوط شعاعی ہوتے ہیں اور تختی کو طاق حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۵۱۱). [خطوط + شعاع (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---شمشیر کس اضا(---فت ش ، سک م ، ی مع) امذ ، ج.
تلوار پر بنے ہوئے نشانات یہ خطوط کتابت کو خطوط شمشیر تصور کر کے اس سے مضمون جہانگیری کا نکالا تھا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۵). [خطوط + شمشیر (رک)]

ـــِ عَرْضی (کس صف(ـــ فت ع ، سک ر) امذ ، ج.
رک : خطِ عرضی. یہاں کی آب و ہوا ایسی سرد نہیں ہے جیسی اور ملکوں کی جو ... خطوطِ عرضی کے درمیان واقع ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۱۵). [خطوط + عرض (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــِ عَرْضِیَّہ کس صف(ـــ فت ع ، سک ر ، کس ض ، ف ت ی) امذ ، ج.
رک : خطوطِ عرضی. تنصیف یعنی آدھا کرنا حقیقت میں دو پر تقسیم کرنا ہے مگر اس میں حاجت بہت سے خطوط عرضیہ کی نہیں پڑتی. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۸). [خطوط + عرض (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ غُرّاں کس صف(ـــ ضم غ ، شد ر) امذ ، ج.
(جغرافیہ) موسمِ گرما کی چلنے والی مون سون ہوائیں مغربی ہواؤں کی سمت پر بہت اثر انداز ہوتی ہیں اور ان کا رُخ بدل دیتی ہیں. نصف کُرّۂ جنوبی میں یہ ہوائیں عین مغربی سمت سے باقاعدہ طور پر چلتی ہیں اور ان کی رفتار بھی بہت تیز ہوتی ہے ... جن عرض بلد میں یہ چلتی ہیں انہیں ، خطوطِ غرّاں ، یا خطوطِ پُرشور کے نام (یا گرجنے والا چالیسا) سے پکارتے ہیں. (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۵۳). [خطوط + ف : غرّاں ، غریدن ـ چلانا ، دھاڑنا ، ڈکرانا].

ـــِ قاطِع کس صف(ـــ کس ط) امذ ، ج.
رک : خطِ قاطع. ابوالوفاء نے ... چند قواعد خطوط مماس اور خطوط قاطع کی نسبت ایسے بیان کئے جن سے دائرہ کی شکلوں کا باہمی تعلق ... معلوم ہو گیا. (۱۸۹۹ ، مضامینِ سلیم ، ۱ : ۱۹۰). [خطوط + قاطع (رک)].

ـــِ قُطْبی کس صف(ـــ ضم ق ، سک ط) امذ ، ج.
دنیا کے نقشے میں شمال و جنوب کی جانب کھنچے ہوئے اُفقی خط. (مراۃ الاقالیم ، ۸۷). [خطوط + قطبی (رک)].

ـــِ قُوَّت کس اضا(ـــ ضم ق ، شد و بفت) امذ ، ج.
(سائنس) اگر کوئی باردار جسم ہو اور ایک چھوٹا سا جسم ہو اور دونوں کے درمیان پیتل کا ایک کرّہ حائل ہو تو باردار جسم کا عمل بعض اُن مقامات پر زیادہ پایا جاتا ہے جو باردار جسم سے دور تر ہیں اور نزدیک مقاموں پر کم ، پس اس نے یہ نتیجہ نکالا (کہ اماالا) ہمیشہ خطوط منحنی میں ہوتا ہے. ان خطوط کا نام اس نے خطوطِ قوّت رکھا. یہ ذرے ... میگنیٹک خطوط قوت کے ساتھ مختلف زاویے بناتے ہوئے نکلتے ہیں. (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۹۶). [خطوط + قوّت (رک)].

ـــِ مُتَقاطِع کس صف(ـــ ضم م ، فت ت ، کس ط) امذ ، ج.
رک : خطِ قاطع. دائرہ کا محیط خطوط متقاطع سے برابر چار ٹکڑوں میں منقسم ہو جائے گا. (۱۸۷۹ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۴۷). [خطوط + متقاطع (رک)].

ـــِ مُتَوازی کس صف(ـــ ضم م ، فت ت) امذ ، ج.
(ہندسہ) ایسی دو لکیریں جن کا درمیانی فاصلہ ہر جگہ برابر ہو اور جن کو ان کی سیدھ میں جہاں تک چاہیں بڑھاتے چلے جائیں مگر وہ آپس میں نہ ملیں. سطوح متوازی الاضلاع ہو کہ ایک ہی قاعدہ پر درمیان دو خطوط متوازی کے ہیں باہم برابر ہوں گے. (۱۸۸۲ ، تحریر اقلیدس ، رام پرشاد ، ۹۳). خطوط متوازی جس طرح سے ہندسہ میں آتے ہیں وہ محض ہماری تدریجی اسالہ سمجھنے کی استعداد کے اختراعات ہیں. (۱۹۳۰ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۲ : ۴۴۳). [خطوط + متوازی (رک)].

ـــِ مُحِیط کس صف(ـــ ضم م ، ی مع) امذ ، ج.
ایسی لکیریں جو مل کر مثلث یا مربع بناتی ہیں. جو شکل خطوط مستقیم سے محیط ہو گی اس کے خطوط محیط کو اضلاع کہیں گے (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۹۵). [خطوط + محیط (رک)].

ـــِ مُساواتِ حَرارَت کس اضا(ـــ فت م ، کس ت ، فت ح ، ر) امذ ، ج.
رک : خطوطِ تساوی حرارت. خطوط مساوات حرارت سطح زمین کو بالکل ہموار اور سمندر سے ہم سطح فرض کر کے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۲۷ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵). [خطوط + مساوات (رک) + حرارت (رک)].

ـــِ مُقَوَّس کس صف(ـــ ضم م ، فت ق ، شد و بفت) امذ ، ج.
کمان کی طرح ٹیڑھی لکیریں ، قوس کی طرح کی لکیریں ، قوس نما سطریں. یہ کتاب جس میں اصول الجبرا کا اطلاق خطوطِ مقوس کی تعریف و تحقیق پر کیا گیا ہے ... ایک نئے دور کی تمہید کے ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۰۴). [خطوط + مقوّس (رک)]

ـــِ مَماس کس صف(ـــ فت م) امذ ، ج.
رک : خطِ مماس. ابوالوفاء نے ... چند قواعد خطوط مماس اور خطوط قاطع کی نسبت ایسے بیان کئے. جن سے دائرہ کی شکلوں کا باہمی تعلق ... معلوم ہو گیا. (۱۸۹۹ ، مضامینِ سلیم ، ۱ : ۱۹۰). [خطوط + مماس (رک)].

ـــِ وَحْدانی کس صف(ـــ فت و ، سک ح) امذ ، ج.
قوس نما خطوط جو تحریر میں کسی کلمے یا عبارت کو اصل عبارت سے جُدا دکھانے کے لیے اس کے اوّل و آخر بنا دیتے ہیں ، خطوطِ ہلالی. جتنی مقداریں خطوط وحدانی کے اندر ہوتی ہیں اون کا عمل اوس علامت کے موافق ہوتا ہے جو خطوطِ وحدانی کے اوّل ہوتی ہے. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۹۹). باقی مقداروں کو خطوط وحدانی میں رکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۴۴). [خطوط + وحدانی (رک)].

ـــِ ہِلالی کس صف(ـــ کس ہ) امذ ، ج.
رک : خطوطِ وحدانی. فاران اور حجاز سے ایک ہی جگہ مُراد لی ہے اور فاران کے لفظ کے آگے خطوط ہلالی میں حجاز لفظ لکھ دیا ہے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۱۰۲). [خطوط + ہلال (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]

خَطوں کے گوشے کَتَرنا محاورہ.
پرانے زمانے میں یہ رسم تھی کہ موت کی خبر والے خط کے کونے کاٹ دئے جاتے تھے۔

کھلا یہ حال کہ مرنے لگے عدو پر تم
خطوں کے گوشے مری جان کیوں کتر رکھے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۶).

خُطْوَہ (ضم خ ، سک ط ، فت و) امث.
دونوں قدموں کے درمیان کا قدرتی فصل ، ڈگ ، قدم. اتنی مقدار کو خطوہ کہتے ہیں جو دونوں قدموں کے درمیان کی ساخت ہے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵۵). [ع].

خِطَّہ (کس خ ، شد ط بفت) امذ.
۱. **سر زمین ، مُلک ، مُلک کا حصہ یا قطعہ ، علاقہ.** ایسا بلند مقدار کہ شب معراج خطۂ غبرا سے طارم خضرا پر پرواز کر ، جناح بخشش کا ، گوشہ نشینان میدان قدسی پر پھیں کیا۔ (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰). سیبوں نے اس کے اطوار پسند کرکے بالا تفاق کہا کہ اس خطے کی بادشاہت کے لائق یہی ہے۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۳۱۷).

نصیب خطہ ہو یارب وہ بندہ درویش
کہ جس کے فقر میں انداز ہوں کلیمانہ

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۶۷). وہ خطہ جس پر انسان نے اپنی جدوجہد کا مرکز قائم کر رکھا ہے۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۷). ۲. **زمین کا گھرا ہوا حصہ ، علاقہ** سرد خطے کے رہنے والے گرم ملکوں کو دوزخ جانتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲۴). جن زرخیز خطوں میں کھانے پینے کی بہت سی چیزیں خودرو میسر آتی ہیں وہاں بہت لوگ آباد ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۶۸). «لفظ خطہ» جسے انگریزی میں لینڈ سکیپ کہا جاتا ہے کے معنی واضح طور پر سمجھ لینے چاہئیں۔ (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۲). [ع : (خ ط ط)].

ـــٔ پاک کس صف ، امذ.
پاکیزہ علاقہ ، مراد: پاکستان.
خطۂ پاک بھی عطا ہے تری اس کا مقصود بھی رضا ہے تری
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۹۳). [خطہ + پاک (رک)].

ـــٔ جَدی کس صف (ـــ فت ج ، شد د) امذ.
خط جدی کے آس پاس کا علاقہ. جنوب میں خطۂ جدی کے نزدیک صحرائے کلا ہاری ہے۔ (۱۹۶۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۳۸). [خطہ + جدی (رک)].

ـــٔ جَنَّت کس صف (ـــ فت ج ، شد ن بفت) امذ.
جنت کا حصہ ، مراد: سرسبز و شاداب. میسور کو خطہ جنت بنانے کا سہرا مرزا محمد اسمٰعیل کے سر ہے۔ (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۱۰۱). [خطہ + جنت (رک)].

ـــٔ خاک کس صف ، امذ.
زمین کا حصہ ، گوشہ زمین ؛ (مجازاً) قبر.

اے دوست مرے جہاں کی حسرت بیجا
ہے اپنے نصیب خطۂ خاک آخر

(۱۸۳۳ ، ندرِ خسرو ، ۷۷). [خطہ + خاک (رک)].

ـــٔ سَرَطان کس صف (ـــ فت س ، سک ر) امذ.
خط سرطان کے قریب کا علاقہ. شمال میں خطۂ سرطان کے قریب صحرائے اعظم واقع ہے۔ (۱۹۶۷ ، کرہ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۳۸). [خطہ + سرطان (رک)].

ـــٔ مُحَوَّطَہ کس صف (ـــ ضم م ، فتح ، شدو بکس ، فت ط) صف.
مراد: حدودِ سلطنت ، مملکت ، احاطے میں شامل. جس کے ظل حمایت و سایۂ عاطفت و احاطۂ حفاظت میں اس خطہ محوطہ و الکہ محروسہ کے دیار و مردم بے شمار لیل و نہار امن و امان بسر کرتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۹۰). [خطہ + محوطہ (رک)].

خَطِّی (فت خ ، شد ط) صف.
۱. **خط (۱) سے منسوب.** ہر چند کشاں کشاں مکتب کو لے جاتے تھے اور سوال تعلیم خطی سے کرتے تھے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۵). مصوری میں ایک چیز تو خطی ہے اور ایک تجسم و تمثل ہے۔ (۱۹۲۱ ، افادات آزاد ، ۴۷). ۲. (طبیعیات) **سیدھا ، طولی ، مستقیم.** کرنٹ اور حرکت پیدا کرنے والی قوت کے درمیان خطی (Linear) تعلق پایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، آوازہ ، ۶۶). شراری لمبائیوں کے ساتھ شراری پوٹنشل کا تغیر خطی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ فاصلے کے کم ہو جانے کی صورت میں ... وہ گھٹ جاتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۵). ۳. (أ) (نباتیات) **اگر پتے کا ورقہ لمبا چپٹا اور پتلا ہو جس کے حاشیہ تقریباً متوازی ہوں تو اسے خطی کہا جائے گا** (مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۸۶). (آ) (نباتیات) **لکیر کی طرح سیدھا.** مندرجہ ذیل میں پتے یا برگچے کی شکل کو دیکھو خطی یا تسمہ نما پربالی کالی یا رام گھاس ، کیوڑا۔ گنا. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۰۳). [خط + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ اَبْعاد (ـــ فت ا ، سک ب) امذ.
۱. (ریاضی) **دوری کی لکیریں ، فاصلےکی لکیر** اس کے خطی ابعاد ابتدائی مثلث کے خطی ابعاد ... سے دو چند ہوں گے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسہ نظری ، ۳۰). [خطی + ابعاد (رک)].

ـــ اَنْبار ک (ـــ فت ا ، غنہ ، فت ر) امذ.
(نباتیات) **چھوٹے بیجوں کی کھنڈیوں کا گچھا جو ان کے ورق کے نیچے ہوتا ہے اور مسلسل سلسلوں میں ہوتا ہے، انبارہ.** وہ ایک ایسے مشیمہ پر مسلسل سلسلوں میں ہوتے ہیں جو پرپرہ کے زیریں حاشیہ کے طول میں ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک مسلسل خطی انبارک ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۸۸). [خطی + انبار (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

---ترتیب (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(سائنس) **لکیروں کی ترتیب کے مطابق ایک خط مستقیم پر ترتیب دیا ہوا.** اشیا کی ترتیبیں لگاتے وقت ان کو بالعموم ایک خط مستقیم پر ترتیب دیا ہوا فرض کرتے ہیں ... اس قسم کی ترتیبوں کو خطی یا عرضی ترتیبیں کہتے ہیں. (۱۹۰۹ ، جبرومقابلہ ، ۱ : ۲۲۰). اس کی بدولت لوئی جسم پر جین کی خطی ترتیب کا نظریہ آگے بڑھا. (۱۹۷۱ ، جینیاتی ، ۲۷۹). [خطی + ترتیب (رک)].

---ترکیب (---فت ت، سک ر ، ی مع) امث.
جب ایک الیکٹران کسی مرکزی ڈھانچے میں پایا جائے تو کسی وقت وہ ایک مرکز سے قریب اور دوسرے سے قدرے دور ہو گا اور کسی وقت دوسرے سے قریب تر اور پہلے سے دور ہو گا. مداریوں کے حاصل کرنے کی ایک ترکیب ایٹمی مداریوں کی خطی ترکیب کہلاتی ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۱۶). [خطی + ترکیب (رک)].

---تفاعُل (---فت ت ، ضم ع) امذ.
(سائنس) **مختلف لکیروں پر مقرر خول.** ق پونڈ اینڈمی کُل معادل تبخیر فی ثانیہ یا فی گھنٹہ کا خطی **تفاعل** ہو گا. (۱۹۴۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۳۵۰). [خطی + تفاعل (رک)].

---تناسُب (---فت ت ، ضم س) امذ.
(سائنس) **مقررہ لکیروں کے درمیان مناسبت.** ایسا نہیں ہوتا کہ وہ خطی تناسب کی مذکورہ بالا شرط کو پورا کر سکے کیوں کہ جیسا ذیل کے فارمولے سے ظاہر ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۲۶). [خطی + تناسب (رک)].

---رفتار (---فت ر ، سک ف) امث.
(سائنس) **سیدھی رفتار ، سیدھی حرکت.** جو ذرہ محور سے قریب ہوتا ہے اس کی خطی رفتار کم ہوتی ہے اور جو ذرہ محور سے نسبتاً دور ہوتا ہے اس کی خطی رفتار اسی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۷). [خطی + رفتار (رک)].

---رفو (---فت ر ، و مع) امذ.
(طب) **درستگی کا نشان.** خط وسطانی کے طول میں ایک خطی رفو ہے جو سامنے کی طرف ایک چھوٹے حلیمہ میں ختم ہو جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۶۰). [خطی + رفو (رک)].

---صَف (---فت ص) امذ.
(سائنس) **پنڈولیم کے لچک حیطہ کی علامت ظاہر کرنے والی لکیر.** پنڈولموں یا دوسرے اہتزاز گروں کے ایسے خطی صف کو مقطار (**Filter**) کہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۳۰۷). [خطی + صف (رک)].

---طَیف (---ی لین) امذ.
(سائنس) **نور کی شعاعیں جو ایک طویل سلسلے میں ہوں ،** (**Linear Spectrum**). اگر منبع سے چند مخصوص موج خارج ہوں تو شگاف کے عکس ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں اور چمک دار خطوط کا سلسلہ معلوم ہوتے ہیں. ایسا طیف خطی طیف کہلاتا ہے. (۱۹۸۳ ، "مبادیات طبیعیات ، ۳۶۷). [خطی + طیف (رک)].

---قانُون / کُلِّیَہ (---ومع/ضم ک، شد ل ، بکس ، فت ی) امذ.
(ریاضی) **سیدھا تناسب.** یعنی ان مقداروں کا باہمی ربط ترسیمی طریق پر ایک مستقیم خط سے تعبیر ہو سکے اس کو ہم یوں بیان کریں گے کہ ان مقداروں میں خطی کلیہ یا قانون پایا جاتا ہے. (۱۹۲۱ ، ترسیمات ، ۹۹). [خطی + قانون (رک) / کلّیہ (رک)].

---کَمان (---فت ک) امذ.
(انجنیرنگ) **خط کے شکل کی کمان.** وہ منحنی جس کو دھکیل کا خط ان مراکز ہندسی کے اتصالاً اوپر پر جگہ مس کرے اس پسلی کی خطی کمان کہلاتا ہے. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیا ، ۲ : ۱۵۷). [خطی + کمان (رک)].

---مُتَہزَز (---ضم م ، فت ت ، ہ ، شد ز بفت) امذ.
(سائنس) **ہلنے والی لکیر** (انگ : **Oscillator**). ہم پلانک کے خطی متہزز کا مشابہ تصور کر کے قدری اصول کے بموجب فرض کر سکتے ہیں. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۱۶۰). [خطی + متہزز (رک)].

---مُساوات (---ضم م) امث.
(ریاضی) **اس مساوات کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تفرقی سروں کی ایک سے بڑی قوت شریک نہیں ہوتی.** اس نے خطی مساوات کا عام تکملہ معلوم کیا. (۱۹۳۳ ، تفرقی مساواتیں ، ۷). [خطی + مساوات (رک)].

خِطّی (... کس خ ، شد ط) صف.
خطّہ (رک) **سے منسوب.** دیکھا کہ وہ ہتھیاروں اور لڑائی کے سامان سے بڑ ہے سُنہرے خود ، داؤدی زرہ بکتر ، ہندی تلواریں خطی بھالے ، خوارزمی خنجر وغیرہ اور لڑائی کی دوسری چیزیں ہیں. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۳ : ۳۲۲). خطی نقشے .... چھوٹے پیمانے کے نقشے ہوتے ہیں عام طور پر اٹلسوں میں چھوٹے پیمانے پر نقشے تیار کئے جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۳۲). [خِطّہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ صفت].

---عَدَم حِسِّیَت (---فت ع ، د ، کس ح ، شد س بکس ، فت ی) امذ.
(دوا سازی) **(عضو کے قریب کا حصہ) حوالی ، جوار کا سُن ہو جانا ،** (**Regional Anaesthesia**). عدم حسیت پیدا کرنے کے اس طریقہ کو مسدودی عصب یا خطی عدم حسیت کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۹۷). [خطی + عدم (رک) + حسیت (رک)].

خَطْبِات (فت خ ، کس ط ، شد ی) امث نیز امذ ، ج.
خطبہ (رک) کی جمع.

میں کرتا ہوں مناجات
بسر بخشو میرا خطبات

(۱۷۶۳ ، چھ سرہار (ق) ، ۱۹۰).

مرے اصحاب کے ہیں اس کو دربات
خدا بخشے گا اس کے سب خطبات

(۱۷۸۴ ، گلبن عصمت ، ۱۹). [خطبہ + ات ، لاحقۂ جمع].

خَطْبانی (فت خ ، سک ط) امث.
خط لگانے کا عمل. اگر اس عدد کو مقاموں کے درمیانی حصہ کے طول سے ضرب دیا جائے تو نقطہ آغاز سے اس مقام تک خطبانی کا فاصلہ معلوم ہوگا. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۲۵). [خط + بانی ، لاحقۂ کیفیت].

خَطِیب (فت خ ، ی مع) امذ نیز صف.
۱. **(عبادات) خطبہ پڑھنے والا.**

شرائط بجا آن کر جب خطیب
خوش الحان کہو لیا ہے خطبے کوں جیب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰). اس وقت خطیب میرے دادا کی امت کے منبروں پر خطبے پڑھتے اور نعت میرے دادا کی کہتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۷).

بھولی مسجد ، خطیب تھا نہ اذاں
بس خانہ خطیب کا تھا واں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). جمعہ میں وہ خود خطیب اور امام ہوتے تھے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۵۵). نزاع جس معاملے میں ہوا وہ یہ ہے کہ مسجد اہل حدیث کا امام اور خطیب کیسا ہونا چاہیے. (۱۹۵۳ ، افادات آزاد ، ۶۲). ۲. **واعظ** ، مقرر. خطیب منبر پر جا زبان لایا کہ اپنی یزید و معاویہ و ابوسفیان علیہم اللعنۃ والنیران کی تعریف میں کھولا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۷). بہت بڑا دربار ہے جس میں باہر کے تمام والیان ممالک ، علما ، فقہا ، خطیب ... طلب کئے گئے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۳۷). عطارد بن حاجب جو مشہور خطیب تھا ... اٹھا اور اپنی قوم کے مفاخر پر ایک پُر زور تقریر کی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۶). ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ جملے لکھے ہیں ... ایک نکتہ رس ، متین ، ایک سحر بیان خطیب. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۷۶). ۳. **کسی کی طرف سے بولنے والا.** انہیں کہلا بھیجیں کہ اپنے وکیلوں اور خطیبوں کو ہمارے یہاں روانہ کریں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۱). میں انکا خطیب یعنی ان کی طرف سے بولنے والا اور معذرت کرنے والا جناب الٰہی میں ہونگا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۸۱). ۴. (کنایتاً) **پڑھنے والا.**

جدا کرکے جلسہ سوں پڑتا ہے طیب
کہ بیٹھی دو خطبیاں کے میانے خطیب

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۵۳).

وہ سر کہ بعد قتل کے قرآں کا ہو خطیب
وہ سر کہ باغ وحی خدا کا ہو عندلیب

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۰۸). [ع : (خ ط ب)].

۔۔۔ اَلْاَنْبِیا (۔۔۔ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
مراد : **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.**

خطیب الانبیا اُنکی لقب ، تلمیذ رحمانی
تجلائے ہدایت قبلۂ اہلِ یقیں آئے

(۱۹۷۳ ، صدرنگ ، ۲۰). [خطیب + رک : ال (۱) + الانبیا (رک)].

خَطِیبانَہ (فت خ ، ی مع ، فت ن) م ف نیز صف.
تقریر و وعظ کا انداز ، ناصحانہ طرز خطاب.

تو حضرت خلیفہ کھڑے ہو گئے
خطیبانہ اور حمد کرنے لگے

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۵۳). تاریخ عجمی ... ایک مبہم منتشر اور خطیبانہ مضمون ہے. (۱۹۵۹ ، سید حسن برنی ، مقالات ، ۵۲). [خطیب + انہ ، لاحقۂ صفت].

خَطِیبی (فت خ ، ی مع) امث.
۱. **وعظ کرنا.**

خطیبی کا سورج لے برگ و سامان
ہوا ابر کے منبر پر خراماں

(۱۹۶۵ ، بھول بن ، ۱۹). ۲. **خطبہ کہنے کا پیشہ** (جامع اللغات). [خطیب + ی ، لاحقۂ صفت].

خُطِیئت (فت خ ، ی مع ، فت ء) امث ، ج : خطئۃ
گناہ گاری ، خطاکاری. عاصی پر معاصی "کا سب سیئات کتنا ہی کیوں نہ ہو جائے ... عقیدہ درست ہے اور وہ اپنی معصیت پر شرمندہ اور خطیئت پر امید عفو رکھتا ہے مومن ہے. (۱۹۷۳ ، ترجمہ قصیدہ البردہ ، ۳۷۹). [ع : (خ ط ی)].

خَطِّیت (فت خ ، شد ی مع بفت) امث.
(علم و حکمت) خط کی حالت ، کیفیت. اس کی خطیت اشد ہے دوسرے خط سے. ازروئے لغت. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۰۶). [خط + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَطِیر (فت خ ، ی مع) صف.
۱. **بڑا ، کثیر ، بہت (بیشتر رقم روپیہ پیسہ).** اسی سبب سرکار والا سے وہاں کی سپاہ کے لیے مبلغ خطیر پہنچتے تھے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۹). آدمی کی نگاہ میں ہستی کی ایسی کون سی بات ہے جو عظیم یا خطیر معلوم ہو. (۱۹۰۸ ، رسالہ مخزن ، جنوری : ۳۳). ایک بے بنیاد اطلاع پر منصور نے اس کو فارس سے واپس بلا لیا اور اس کے ذمہ خراج کی ایک خطیر رقم نکالی. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، معین الدین ندوی ، ۳ : ۷۳). ۲. (۲) **قابل قدر و منزلت ؛ (کنایتاً) بیش بہا ، قیمتی.**

لازم ہے قدر عمر کہ جنس خطیر ہے
جس کی بہا نہیں ہے وہ دُرِ منیر ہے

(١٨٤٣ ، انیس ، مرا ثی ، ٣ : ٣٠٢). (ii)عالی رتبہ ، عالی منزلت ، بزرگ ، اعلٰی. پروردگار بہ تصدق آئمہ اطہار... تم کو مبارک کرے اور منصب ہائے خطیر اور مدارج عظیم کو پہنچاوے. (١٨٥٨ ، خطوط غالب ، ٢٠٢). ٣. خطرناک ، جس میں نقصان کا اندیشہ ہو.

جان کا لڑانا ہے نہ لڑانا ہے آنکھ کا
بازی نہیں ہے ، عشق مہم خطیر ہے

(١٨٤٣ ، دیوان فدا ، ٣٣١). [ع : (خ ط ر)].

خَطَّین (فت خ ، شد ط ، ی مج) امذ ، ج.
دو خط ، دو لکیریں.

مابین ہے دو عدم کے ہستی کا وجود
خطین میں جس طرح ہو نقطہ موہوم

(١٨٧٠ ، دیوان واسطی ، ٢٣٠). [ع].

خَطْیَہ (فت خ ، سک ط ، فت ی) امث.
چھیتی بیوی ، سرمایہ انبساط ، صفلہ کی ضد. یہہ میری رفیق سفر خطیۂ دلربا اور یار اقی مونس و غمگسار ہے. (١٩٠٠ ، ایام عرب ، ٢ : ٩٦). [ع].

خَطِیَّہ (فت خ ، کس ط ، شد ی بفت) امث.
گناہ ، خطا ، تقصیر (فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس). [ع : (خ ط ی)].

خَف (فت خ) صف.
خفی (رک) کا مخفف ، تراکیب میں بطور سابقہ مستعمل.

---حِسِّیَّہ (---کس ح ، شد س بکس ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
حشرات کے حسی اعضا میں موجود بنیادی حسی عنصر کی ایک قسم (انگ : Coeloconic Sensillum). حسیوں کی دوسری قسم خف حسیہ کہلاتی ہے ، اس قسم میں تختی باریک ہوتی ہے اور سطح کے نیچے دبی ہوئی ہوتی ہے. (١٩٧١ ، حشریات ، ٩٣). [خف + حسیّہ (رک)].

---زَوجے (---و لین) امذ ، ج.
بے پھول کے پودے ، بن پھلیے ، وہ پودے جن کے تولیدی اعضا چھپے ہوئے ہوتے ہیں - نہ ان میں پھول کھلتے ہیں اور نہ بیج نکلتے ہیں. (انگ : Cryptogamia). اس نے تمام دریافت شدہ پودوں کو ... ٢٣ جماعتوں میں تقسیم کیا ان میں سے ایک جماعت کو خف زوجے یا خافی الازواج کا نام اس وجہ سے دیا کہ اس وقت ان پودوں کے تولیدی طریقوں کا علم نہ ہو سکا تھا. (١٩٦٨ ، الجی ، ٢). [خف + زوج (رک) + ے ، لاحقۂ جمع].

خِفّ (کس خ ، شد ف) امذ.
ہلکا ہونا ، وزن یا چلن کا ہلکا ہونا ؛ تھوڑے سے آدمی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (خ ف ف)].

خُفّ (ضم خ ، شد ف) امذ.
انسان ، اونٹ یا شتر مرغ کے پاؤں کا تلا ؛ موزہ (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (خ ف ف)].

خَفَا (فت خ) (الف) امذ.
۱. گلا گھٹنا ، دم گھٹنا ؛ گلا گھونٹنا (عموماً لفظ دم کے ساتھ مستعمل).

قلق واں جو گزرا تو یاں غم ہوا
رکا جی وہاں یاں خفا دم ہوا

(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ٨٣). اپنے تئیں ایک گنبد تاریک میں بند پایا ... دم اس کا اس اندھیرے میں خفا ہوا. (١٩٨٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٢٠٦). ٢. (کشتی) مقابل داؤ کی ایک قسم.
مقابل داؤں ؛ جو کہ تعداد میں گیارہ ہیں کچھ ، پٹ ، ڈھاک ، ... خفا ، بیٹھی اور جہراس. (١٩٦٣ ، رستم و زمان گٹھائی ، ١٩٥). (ب) صف.
آزردہ ، رنجیدہ ، ناراض ، ناخوش. ایسے واں بہت خفا ہوا ہے ، اس پر بہت جفا ہوا ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٧٥).

تیرا دل سوز ہوں میں آخر
اتنا تو مت مجھے خفا کر

(١٧٩٨ ، میرسوز ، د ، ١١٠).

در خور عرض نہیں جوہر بیداد کو جا
نگہ ناز ہے سرمہ سے خفا میرے بعد

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٦). روپے کی بات بتائی تو وہ کچھ خفا سے ہوئے. (١٩٨٢ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ٣٨). الجھ کرنا ، ہونا.
[ف : خفہ (رک) ؛ پہلو : خپک ، قدیم ف : خپ و قب ؛ س : کھشپ क्षप].

خِفَا (فت نیز کس خ) امث ؛ مد خفاء.
پوشیدگی ، چھپانے کا عمل ، سر بستگی.

چمن آفرین باشیانِ دہور
نہیں نخلبند خفا و ظہور

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٣٢). پلاٹ میں ناٹک کے لوازمات کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں نہ کلائیمکس یعنی نقطۂ منتہی دکھانے کی کوشش کی جائے نہ خفا سے زیادہ کام لیا جائے. (١٩٣٣ ، افسانچے ، ١٣). اس کی ذات و صفات سب پردہ خفا میں گم رہتے ہیں. (١٩٧٠ ، برش قلم ، ٥٣). [ع : خفاء (خ ف ی)].

---اُلْخَفَا (---ضم ہ ، غم ا ، سک ل ، فت خ) امث.
(تصوف) مرتبہ سلب صفات اور ذات اور ہویت کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ١١٣). [خفا + رک : ال (۱) + خفا].

خُفَّاش (ضم خ ، شد ف) امذ ؛ امث.
ایک پرندہ جسے صرف رات کی تاریکی میں نظر آتا ہے اور دن میں کچھ دکھائی نہیں دیتا ، چمگادڑ.

تہہ بہ تہہ کروروں ورق ہیں بادلے اور پاش کے
کیا مطالع ہو سورج میں ہر جلی خفاش کے

(١٧٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ٢٩٥).

فوج حضرت سے نہ کس طرح گریزاں ہوں عدو
سامنے مہر کے ٹھہر سکتی ہے خفاش کہاں

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۱۸). آفتاب عالم کوروشنی دیتا ہے خفاش کو اندھا کر دیتا ہے. (۱۹۷۹ ، معارف القرآن ، ۷ : ۶۵۸). [ع : (خ ف ش)].

ـــ طینت (ـــ ی مع ، فت ن) صف.
چمگادڑ کی خاصیت یا فطرت رکھنے والا ، وہ جسے روشنی میں کچھ نظر نہ آئے.

خفّاش طینتوں کو دکھائی نہ دوں تو کیا
اختر بلا ہے رتبہ مجھے آفتاب کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۲۷). [خفاش + طینت (رک)].

ـــ مزاج (ـــ کس م) صف.
رک : خفاش طینت.

دیکھ سکتے نہیں کیوں مجھ کو وہ خفّاش مزاج
میں تو خورشید لب بام ہوں ڈھل جاؤں گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱ : ۱۳). [خفاش + مزاج (رک)].

خُفّاشی (ضم خ ، شد ف) امث.
خفاش کی سی حالت ، روشنی میں کچھ نظر نہ آنے کی کیفیت.

جو شمس بازغہ کا ملی ہوتا
یہاں ذو خصلتِ خفاشی ہوتا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر بر گردن شریر ، ۳۰). [خفاش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خِفاف (کس خ) صف ؛ ج.
بدچلن ، بدکردار ، کمینے لوگ.

نہ کیا فریفتۂ حج ادا نہ ملی یہ دولتِ بے بہا
نہ کہیں ہجومِ ثقال ہے نہ کہیں گروہِ خفاف ہے

(۱۹۱۸ ، فردوس تخیل ، ۹۷). [خفیف (رک) کی جمع].

خَفّاف (فت خ ، شد ف) امذ.
موزہ سینے والا ، موزہ فروش ، جوتا فروش ، موچی (فرہنگ عامرہ ؛ جامع اللغات). [ع : (خ ف ف)].

خَفائی (فت خ) صف.
پوشیدہ ، مخفی.

ہوں ظہوری کے مقابل میں خفائی غالب
میرے دعوے پہ یہ حجّت ہے کہ مشہور نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۹). [خفا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَفایا (فت خ) امذ ؛ ج.
پوشیدہ باتیں ، چھپی ہوئی چیزیں ، راز ، اسرار. خفایائے رموز پر شامہ اس صاحب کمال کے سامنے ظاہر (۱۹۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۶۰).

جز عالم غیب کون جانے
سینوں کے سرائر و خفایا

(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۸۰). [ع : خفیۃ (خفی کی تانیث) کی جمع].

خِفَّت (کس خ ، شد ف بفت) امث.
۱. **شرمندگی ، ندامت ، خجالت.** ایک شاعر کو مولانا عبدالرحمٰن ... کے رو برو خفت حاصل ہوئی تھی. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۶۱). گفتگو سنی تو قاضی کو بڑی خفت اور حیرت ہوئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰۹). گھر میں سب چھوٹے بڑوں کے سامنے کئی مرتبہ خفت کا سامنا ہو چکا تھا. (۱۹۸۳ ، بے سمت مسافر ، ۳۲). ۲. **ذلت ، حقارت ، سبکی.**

اس میں خفت مجھ کوں ہوئی دو وجّہہ سوں
یک تو ہر ایک اپنا کیتا کہول موں

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳۳).

کسی کو حقارت سے مت دیکھئے
اہانت سے خفت سے مت دیکھئے

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۴۲). اپنی خفت ایک پھوڑے کی طرح اس کے دل میں ٹیس پیدا کر رہی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۱). ۳. **کمی (شدت میں).** جادو کی کچھ حقیقت ہو تو روگ میں کمی مرض میں خفت ہو. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۱). چاند کا کوئی حصہ کسی دوسرے حصے کے مقابلے میں روشنی کی شدت یا خفت کے لحاظ سے مختلف نہیں نظر آتا. (۱۹۶۹ ، مقالات ابن الہیثم ، ۵۳). ۴. **ہلکا پن ، کمی (وزن یا کیفیت میں).** جرثقیل کے علم میں کونسی قسم کی ثقل و خفت استعمال کرتے ہیں. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۱۲۲). خفیف مدافعت تھوڑے یا زیادہ عرصے تک جاری رہتی ہے جس کے آثار و نشانات بھی خفت جنگ کے مطابق ہلکے اور معمولی ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۶۳). ۵. **اوچھاپن.**

خفت وضع یہ ہے دال تلوّن ہونا
پہنیں پوشاک نہ کیوں صاحبِ توقیر سفید

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۳). ۶. **چھٹکارا ، سبکدوشی.**

وہ تیغ تیز جب صف ثانی سے مل گئی
خفت ہر ایک کو اس کی گرانی سے مل گئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۷). [ع : (خ ف ف)].

ـــ اُتارنا محاورہ.
شرمندگی مٹانا. اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اوروں کا لوٹ لیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۹).

ـــ اُٹھانا محاورہ.
ذلت اٹھانا ، ذلت برداشت کرنا ، ذلیل ہونا.

خفت اس درجہ اٹھائی ہے سیہ کاری سے
کہ مرے جسم سے ہے دانۂ فل فل بھاری

(۱۸۲۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱۴). اب میں خفت اٹھانے میں کافی ماہر ہو چکا ہوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۹۷).

ـــ آلود (ـــ و مع) صف.
شرمندہ ، نادم. انہوں نے سر جھکا لیا چہرہ خفت آلود ہو گیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۵۵). [خفت + ف : آلود ، آلودن - لتھڑنا ، لت پت کرنا].

ـــ آنا ف ل ؛ محاورہ.
شرمندگی ہونا ، حیا آنا. اغلام بازی، زندی و نظر بازی وغیرہ تمام الزامات کا کر لیتے تھے اس طرح کہ یاروں کو بھی خفت آ جاتی. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۳۹).

ـــ دینا ف م ؛ محاورہ.
شرمندہ کرنا ، ذلیل و خوار کرنا. ہارون رشید نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ایک رکابی سرکیں کی بطور انجیر کے بھیجی. مدعا اسکا یہ تھا کہ حضرت کو خفت دینا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۷۹).

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
شرمندہ ، نادم.

آئی تو یہاں سے روکے بھاگی
خفت زدہ بات کھو کے بھاگی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۱). [خفت + ف : زدہ ، زدن = مارنا].

ـــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
بے عزتی کرنا ، ہتک کرنا ، بدنام کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ کھانا محاورہ.
شرمندگی اُٹھانا ، ذلیل ہونا.

کہا مانو وہاں خفت نہ کھاؤ
یہاں بھی نعمتیں ہیں چاٹ جاؤ

(۱۷۸۳ ، مثنویات میر حسن ، ۱ : ۲۷۸).

کسی مفلس کے گھر جو جاتا ہے
کچھ نہیں خفتیں ہی کھاتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۳).

ـــ کھینچنا محاورہ.
ذلت اُٹھانا ، ندامت اُٹھانا ، شرمندگی اٹھانا. ایسے ناقدرے بے تمیز گدھے کی کوئی بہادر عبث خدمت اور رفاقت کرے جو ایسی ذلت اور خفت کھینچے. (۱۸۸۳ ، کوچک باختر ، ۹۵۲).

ـــ مِٹانا محاورہ.
شرمندگی دور کرنا.

جب بند ہوئے شاعری میں تب انھیں
اپنی خفت مٹانے کے لئے سوجھی یہ تدبیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۶۲). شمیمہ نے کہا کیا خوب اب جو شاہزادی سے بس نہ چلا تو اپنی خفت ہم پر مٹائی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۹۷). اپنی خفت مٹانے کے لئے ہم نے کہہ دیا کہ دونوں میں مشابہت ہے. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۱۳).

خَفْتان (فت غ ، سک ف) امذ ؛ امث.
۱. (أ) **ایک جنگی لباس ، ایک وضع کا کرتا جو زرہ کے اندر پہنا جاتا ہے ، جبہ و جوشن کی ایک قسم جسے جنگ میں پہنتے ہیں.** رستم دستان نے جوشن و خفتان پہنا ، ہتھیار لگائے. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۲۲۷).

خود و خفتان کا موقع ہے بنو چاق و چست
صاحبو ، گرم کرو ، رخش عزیمت فی الفور

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۰۸). (ب) **صدری کی ایک قسم جو انگرکھے کے اوپر پہنی جاتی ہے.** خفتان ایک قدیمی لباس ہے اس کا طول نصف قد کے برابر رکھتا ہوں (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۰). سر پر جو گوشیہ ٹوپی کے اوپر سوا گز لمبا شالی رومال لپیٹ کر انگرکھے کے اوپر خفتان پہن لی جاتی تھی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۸). [ف : خفتان ، خفدان (ت = فتان)].

خُفتَنگ (ضم خ ، سک ف ، فت ت) امذ.
۱. **خواب میں بَرانا ، نیند کی حالت میں زور سے باتیں کرنا.** خفتنگ : خواب میں پریشان باتیں کرنا ، ہندی میں برانا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ف : خفتن = سونا ، خواب میں ہونا].

خُفْتگان (ضم خ ، سک ف ، فت ت) صف ؛ امذ.
سونے والے ، سوئے ہوئے ، خوابیدہ.

گھبرا کے چونک اٹھیں ابھی خفتگانِ گور
آجائے تیرے لب پہ اگر لفظ قم کبھی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۳۰). [خفتہ (ہ مبدل بہ گ) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــِ خاک کس اضا ، صف ؛ امذ.
مٹی میں سونے والے ، مُردے.

مبارک خفتگانِ خاک کو تصدیعِ بیداری
کم گورِ تیرہ سے یاد آئی مجھکو رات فرقت کی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۹).

حیران نہ میری بھول پہ ہوں خفتگانِ خاک
مجبور خود ہوں میں بہ زبانِ شبِ برات

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۶۵). [خفتگان + خاک (رک)].

خُفْتگی (ضم خ ، سک ف ، فت ت) امث.
نیند کی حالت ، حالتِ خواب.

ہم گلشنِ دوراں میں اے خفتگیٔ طالع
سرسبز تو ہیں لیکن جوں سبزۂ خوابیدہ

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۹).

خفتگی میں جو مری تختِ سلیماں گزرا
بخت بیدار ہوا خواب گیا خوب ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷). وہ خفتگی کے عالم میں اپنے گرم کپڑے سمیٹتے ہوئے اٹھ کر اندر چلے گئے (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۳۳). [خفتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خُفْتَہ (ضم خ ، سک ف ، فت ت) صف.

۱. سویا ہوا ، خوابیدہ.

عشق ہی دار سعی میں خفتہ
عشق ہی بزم فکر میں بیدار

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۹۳).

نصیب خفتہ ہے محسن یہ اور کچھ بھی نہیں
خدا کے پاس بھی ہم لوگ جا کے نہ گئے

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۰۹). ۲. بے حس. اخلاقی اور دماغی قوا دونوں خفتہ رہتے ہوں. (۱۹۱۰ ، ادیب ، ستمبر ، ۱۰۹). کسی با کمال کے رباب کی جھنکار خفتہ اور مردہ رگوں کو زندہ کر دیتی ہے. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۱۷۰). ۳. پوشیدہ ، چھپا ہوا.

سرِ زاہد پہ دخترِ رز کا ہے خون
کھلے گا ایک دن یہ خونِ خفتہ

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۹۵). بچوں میں بہت سی خفتہ صلاحیتیں موجود رہتی ہیں. (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۳). [ف : خفتہ ، خفتن - سونا].

---بخت (---فت ب ، سک خ) صف.
بدنصیب ، بدقسمت.

جس خوش نگہ کو ہیچوں غفلت کی نیند لیپٹے
میں خفتہ بخت سب کا افسانہ ہو رہا ہوں

(۱۷۷۵ ، عزلت (عبدالولی) (طبقات الشعرا ، ۱۱۹). غرض دیر تک یہی جھک مارا کیا. کانا ستا رہا ، قریب سحر وہ خفتہ بخت سو گیا. (۱۹۴۷ ، فرحت مضامین ، ۳ : ۲۵۹). [خفتہ + بخت (رک)].

---بختی (---فت ب ، سک خ) امث.
بدنصیبی ، بدقسمتی. سب سے بڑی خفتہ بختی جس کا ہمیں بعد ازاں سامان کرنا پڑا وہ جذبۂ ہوس زر ہے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اپریل : ۳). [خفتہ + بخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پا صف.
سست قدم.

اے درائے کاروانِ خفتہ پا خاموش ہو
ہے بہت یاس آفریں تیری صدا خاموش ہو

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۱۹).

کاروانِ وقتِ خفتہ پا پہ شبخوں مار کر
بوم آزادی کو میں لے آؤں گا نزدیک تر

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۹۱). [خفتہ + پا (رک)].

---جنین (---فت ج ، ی مع) امذ.
(نباتیات) پودے کی ابتدائی حالت جس میں بالیدگی کی قوت پوشیدہ ہو.
بیج دراصل ایک خفتہ جنین ہے جس کی بالیدگی کے نتیجے میں پودے اور پھل تیار ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۱). [خفتہ + جنین (رک)].

---را خُفتہ کے کُنَد بیدار فارسی کہاوت.
غافل ، غافل اور مجہول کی اصلاح نہیں کر سکتا (نوراللغات ؛ خزینۃ الامثال ، ۷۸).

---سپور (---کس خف س ، و مج) امذ.
(نباتیات) بعض اوقات خلیے کا تمام پروٹو پلازم خلیاتی دیواروں سے علیحدہ ہٹ کر گول شکل اختیار کر لیتا ہے اس کے گرد اپنی ایک علیحدہ موٹی دیوار بن جاتی ہے. ان کو پیٹو سپور یا خفتہ سپور کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، بے تخم نباتات ، ۱ : ۱۷). [خفتہ + انگ : سپور (Spore) - تخمک ، بذرہ].

---نصیب (---فت ن ، ی مع) صف.
رک : خفتہ بخت.

جو ساعتِ بد ہوتی ہے کب جاتی ہے ٹل کر
وہ خفتہ نصیب اٹھے تو خورشید نکل کر

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی (مجموعہ سلام) ، ۱۷۳). [خفتہ + نصیب (رک)].

خفتی (فت خ ، سک ف) صف.
خبطی ، حواس باختہ ، بدحواس ، بیوقوف.

توں انسان پر یا پری پر فدا
یا خفتی سو مجنوں ہو پھرتا سدا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۲).

میاں خفتی ہے جورو ہے جنونی
انہوں کا بگڑا ہے آوے کا آوا

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۱۰۲). [خبطی (رک) کا بگڑا ہوا تلفظ].

خفقان (فت خ ، ف) امذ.
۱. دل کی دھڑکن جو معمول سے زیادہ ہو ، ایک بیماری جس میں دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے ، مالیخولیا کی ابتدائی حالت.

سودا نے کہا اس گھڑی مجھ کو خفقان ہے
سچ جانیے اور کیجیے موقوف یہ تقریر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۹۹). خفقان کیسا تمہارے دشمنوں کو نرا مالیخولیا ہے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۹). خفقان کے جملہ اقسام میں نبض حد سے زیادہ مختلف ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۰۷). ۲. جنون ، سودا ، وحشت ، گھبراہٹ ، ہول.

کچھ ابھی سے خفقان کو مرے افزائش ہے
کیا غضب لانے کا دیکھیں یہ تمہارا تعویذ

(۱۸۹۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۴۳).

شادی امر میں یہ وہم و گمان کیا معنی
موت کے نام سے یعنی خفقان کیا معنی

(۱۹۰۰ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۲۹). الف لیلہ کے بے آباد جزیروں اور بیکراں سمندروں میں سرشار کو خفقان ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۱۵۳). [ع : (خ ف ق)].

---اُٹھنا ف مر ، محاورہ.
وحشت پیدا ہونا ، سودا سمانا. راتوں رات جانے کیا خفقان اٹھا کہ منہ لے کر اٹھیں نکل گئے. (۱۹۵۲ ، سفینۂ غم دل ، ۲۰۵).

---اُچھَلنا محاورہ.
رک : خفقان اُٹھنا.

جب کبھی بیٹھے بٹھائے خفقان اچھلا ہے
ہم نے جا کر اسی کوچے کی ہوا کھائی ہے

(١٨٤٨ ، گلزارداغ ، ٩٩). کیا خفقان اچھلا ، ایسے شیطان نے کچلا. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ٢١).

---کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
ہول کھانا ، کسی خطرے کے اندیشے سے گھبرانا ، وہم کرنا.

شہر میں لوگ روز مرتے ہیں
خفقان اس کا کونی کرتے ہیں

(١٨٦٠ ، زہرعشق ، ٢٩).

خَفقانی (فت خ ، ف) صف.
١. خفقان میں مبتلا ، وحشت زدہ ، مخبوط الحواس ، سودائی ، وہ شخص جو ذرا ذرا سی بات سے گھبرا جائے.

جب ہوئے خفقانیوں کے بادشاہ
تھے پیادہ سے زیادہ او تباہ

(١٨٣٩ ، مثنوی خزانیہ ، ٣٨).

جنونی و خفقانی سمجھ کے ہر کوئی
حقیر سمجھے گا خوار و ذلیل جانے گا

(١٩٦٣ ، ورق ناخوانده ، ٨٨). [خفقان + ی ، لاحقۂ صفت].

---مِزاج (--- کس م) صف.
وہ شخص جس کے مزاج میں گھبراہٹ ہو.

گل ، چہرہ ہے کسی خفقانی مزاج کا
گھبرا رہی ہے بیم خزاں سے بہار حیف

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٩٥). [خفقانی + مزاج (رک)].

خَفقانِیَّت (فت خ ، ف ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
خفقان میں مبتلا ہونے کی حالت ، گھبراہٹ ، وحشت. وہ لعبت چینی بہ سبب بے زبانی کے نہ بولی زاہد کو خفقانیت پیدا ہوئی. (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ٦٩). یہ تماشا دیکھ کر اور زیادہ تر فضل کو خفقانیت ہوئی. (١٨٨٣ ، کوچک باختر ، ٣٥٨). [خفقان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَفگی (فت خ ، ف) امث.
آزردگی ، ناخوشی ، غصہ ، عتاب ، ناراضی.

گھڑی گھڑی خفگی بات بات میں جھڑکی
سلوک جس کے یہ ہوں اس سے کیا نباہ کریں

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٦٦). خدا کے واسطے خفگی کی وجہ لکھو. (١٨٥٨ ، خطوط غالب ، ١٥٧).

ڈرتا ہوں ستمگر تری ہر فتنہ گری سے
انداز سے شوخی سے حیا سے خفگی سے

(١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، د ، ٢ : ١٥٨). فرط خفگی سے عنایت بی بی کی آواز کانپ رہی تھی (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ١١٩). [خفہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
عتاب ہونا ، کسی کی ناخوشی اور غصے کا ہدف بننا.

ہم دگر جب خفگی آئی تو جھگڑا کیا ہے
تجھ کو خواہندہ بہت ہم کو طرح دار بہت

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٣٢). آپکا کچھ نہ جائے گا ہم پر خفگی آئے گی. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٣ : ٣٠٢). سیماب کی یہ لاڈلی بیٹی ہے ایسا نہ ہو کہ ہم پر خفگی آئے. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ١١٦).

---دُور ہونا محاورہ.
آزردگی ختم ہونا ، غصہ اترنا. اس نے ثانیہ کو پوری طرح یقین دلایا ... تب ثانیہ کی خفگی دور ہوئی. (١٩٨٠ ، دجلہ ، ٣٥).

---کَرنا ف مر.
ناراض ہونا ، غصہ کرنا ، خفا ہونا. وہ تاجر یہ ماجرا اور کسی شخص کی زبانی سن کر اپنی بی بی سے دق ہوا اور خفگی کرنے لگا. (١٨٠١ ، طوطا کہانی ، ٧).

---میں پَڑنا محاورہ.
(کسی کے) غصے یا عتاب میں مبتلا ہونا ، معتوب ہونا. اگر خیانت کروگے تو خفگی میں پڑو گے. (١٨٠٢ ، باغ وبہار ، ٢٣٧). نتیجہ یہ ہوا کہ میں ان کی خفگی میں پڑا. (١٩١٠ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ٩).

خَفَّہ (فت خ ، ف) امذ.
رک : خفا. اور جس کو چاہے کہ راہ سے بھلا دے ، اس کا سینہ کر دے تنگ خفہ گویا زور سے چڑھتا ہے آسمان پر. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ١٣٢). [ف].

خَفی (فت خ). (الف) صف.
١. پوشیدہ ، پنہاں ، چھپا ہوا.

اسلا ہو ولایتُ الولی کا
آخوند ہے تو خفی جلی کا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٠٦).

دانندۂ علوم خفی و جلی علی   احمد کا رازداں تو خدا کا ولی علی

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ١ : ٢). اور اگر تمام قرآن کی آیات محکم ہیں تو پھر اصولیوں نے محکم ... نص ، ظاہر ، خفی ، مشکل ، مجمل ، متشابہ یہ اقسام کیوں لکھے. (١٩٣٠ ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ٢٣٥). سازی گنبد ... کا خفی صحن تقریباً پانچسو مربع میل کا رقبہ گھیرے ہوئے ہے. (١٩٧٧ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ١٩٥). **٢. درپردہ.**

سناتی کبھی اپنی آواز کو
جتاتی خفی ناز و انداز کو

(١٨٠٢ ، بہاردانش ، طپش ، ١٠). **٣. باریک ، مہین قلم کی نوک جس سے حرف کے باریک حصے لکھے جاتے ہیں ، نیز اس قلم کو کہتے ہیں جس کی نوک باریک ہو.** بہ نسبت نوک یمین کے جس کو جلی اور انسی کہتے ہیں نوک یسار جس کو خفی اور وحشی کہتے ہیں

اور اس سے باریک جیسے حرف کے لکھے جاتے ہیں مضبوط ہو. (۱۹۰۳ ، نظم پروین ، ۱۰۶). ۴. **باریک نوک کے قلم سے لکھا ہوا (خط یا عبارت).**

ہم نے تحریرِ وفا پڑھ کے سنائی ان کو
کہ ذرا خط جو خفی تھا تو وہ خود پڑھ نہ سکے
(۱۹۱۴ ، شبلی (حیات شبلی ، ۶۳۰).

نعرے فلک شگاف ہیں دعوے بلند بانگ
عنوان جلی جلی ہیں عبارت خفی خفی
(۱۹۸۱ ، مضراب ورباب ، ۲۵). ۵. **صفت باری تعالیٰ.**

یا خفی یا لطیف یا شاہد
یا رضی یا نصیر یا حافظ
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۳۲).

قدیر و قوی و ودود و ولی
خفی و خفی لا تراہ العیون
(۱۹۶۹ ، مزمورمیرمغنی ، ۵۷). ۶. **(تصوف) ایک لطیفہ کا نام جو انسان کے بدن میں روح کے بعد ودیعت رکھا گیا ہے اور اسی کی وجہ سے فیض الٰہی کا افاضہ روح پر ہوتا ہے.** انسان کے بدن میں چھ لطیفے عالم غیب کے ودیعت رکھے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا معاملہ جداگانہ ہے ... ان لطیفوں کے نام حسب ذیل ہیں ، نفس ، قلب ، روح ، سر ، خفی ، اخفی. (۱۹۲۲ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۴۴). ۷. **بلند کی ضد ، آہستہ (آواز).** دو رکعتیں با جماعت امام کعبہ کے پیچھے پڑھنا مسنون ہیں اور اس نماز میں جہر نہ کیا جائے بلکہ خفی پڑھی جائیں. (۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۴۹). بتاؤ کہ میں ندائے خفی سے پکاروں یا صدائے جہر لگاؤں. (۱۹۱۱ ، سوانح عمری خواجہ حسن نظامی ، ۹۵) [ع : (خ ف ی)].

ـــ الالطاف (ـــ شد ی بفتح ، غ ا ، سک ل ، فت ا ، سک ل) صف.
پوشیدہ طور پر رحم کرنے والا ؛ (مراد) خداوند تعالیٰ.

اے دبیر اشک سے اب نامۂ اعمال ہے صاف
کہیہ یہ خالق سے کہ اے ربّ خفی الالطاف
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترماتم ، ۳ : ۲۰۱۰). [خفی + رک : ال (۱) + الطاف (رک)].

ـــ خط (ـــ فت خ) امذ.
(کتابت) **باریک لکھائی.**

سکھی سکھ صفحے پر تیری لکھیا راقم ملک مصرع
خفی خط سوں لکھیا نازک ترے دونوں پلک مصرع
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۳). [خفی + خط (رک)].

ـــ سُرخی (ـــ ضم س ، سک ر) امث.
(صحافت) ایسی سرخی جو پر باریک حروف میں دی جائے (فن ادارت ، ۱۹۹). [خفی + سرخی (رک)].

ـــ شُعُور (ـــ ضم ش ، و مع) امذ.
(نفسیات) **چھپا ہوا احساس.** جب ہم سرد مقام سے گرم مقام میں جاتے ہیں تو ہم کو گرمی کا زیادہ شعور ہوتا ہے ... جس حالت میں ہم پہنچتے ہیں وہ ہمارا صریحی شعور ہے اور جس حالت کو چھوڑتے ہیں ، خفی شعور. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۱۱۷). [خفی + شعور (رک)].

ـــ قَلَم (ـــ فت ق ، ل) امذ.
(کتابت) **معمول سے کم حسب ضرورت پتلی نوک کا قلم ، یعنی وہ قلم جس سے باریک حرف لکھے جائیں.** ۳۷۴ صفحے کی ایک ضخیم جلد ہے خفی قلم سے لکھی ہوئی. (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۳). [خفی + قلم (رک)].

خُفْیاً (ضم خ ، سک ف ، تن ی بفت) م ف.
خفیہ طور پر ، درپردہ. خفیاً احکام بنا بر نہ دینے کسی طرح مدد فوج سرکار انگریزی کو جو بمبئی سے آوے جاری کیا. (۱۸۶۹ ، عہدنامجات ، ۷ : ۹). [خفیہ (رک) ا ، لاحقۂ تمیز].

خَفِیّات (فت خ ، کس ف ، شد ی) امث.
چھپی ہوئی چیزیں ، پوشیدہ باتیں.

شتّم آگہ تھی اللہ کی ذات
کہ ہے وہ عالم سِرّ و خفیات
(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۳۷). [خفیہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

خُفْیَۃً (ضم خ ، سک ف ، فت ی ، تن ت بفت) م ف.
رک : خفیاً. نہ خود خفیۃً یا علانیۃً ظلم و بدعت کرے گا اور نہ اوروں سے کروائے گا. (۱۹۶۹ ، عہدنامجات ، ۷ : ۲۱۶). [ع : خفیۃ مع تنوین].

خَفِیف (فت خ ، ی مع) صف.
۱. (i) **ہلکا ، سبک (وزن میں).** چوب ثقیل ہے اور باقی خفیف. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۹۳). (ii) **کم ، ہلکا (حالت اور کیفیت میں).** دن کو خفیف بخار اور شب کو کھانسی کا زور رہتا ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خردافروز ، ۱۰). ان کے ہاتھ میں خفیف سا رعشہ آگیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۰۹). (iii) **معمولی ، ادنیٰ ، بے قدر ، بے حقیقت.** جن مدرسوں سے کہ ایسے خفیف کام میں تساہل ہوتا ہے تو ان سے اور کام کی امید کیا ہو سکتی ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۶۰). ہمارے حق میں بھی یہ بات کچھ خفیف نہیں ہے کہ ہندوستان اب دارالحرب ہو گیا ہے. (۱۹۳۹ ، پشرپرپشر ، ۶۶). (iv) **ذرا ، تھوڑا (شفقت میں).** جو طالب العلم غیرحاضر ہو اس پر جرمانہ اور دیر میں آئے تو خفیف تنبیہ کرے گا. (۱۸۹۸ ، حیات شبلی ، ۳۲۵). ایک آدھ جگہ کوئی خفیف سا جھگڑا بھی ہوا (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۴۴). (v) **مدھم ، کم ، ہلکی.** چاند کی روشنی ... ایسے اوقات میں جب معمول روشن ہو خفیف معلوم ہوتی ہے

(۱۹۶۹ ، مقالات ابن الہیثم (ترجمہ) ، ۲۰). ۲. **تھوڑا ، کم (مقدار میں)**. کیا اس خفیف رقم کے بدلے میں تم ... دعائیں نہیں خریدنا چاہتی ہو. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۸۲). سلفریٹڈ ہائیڈروجن کے ساتھ ساتھ خفیف سی مقدار ہائڈروجن کی بھی پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۳۹). ۳. **رسوا ، ذلیل و خوار**.

رقیب اس سنگدل سے منتظر ہیں ہم کلامی کے
سخن کرتا ہے کب وو توہ تکیں ان خفیفوں سے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۷). شہنشاہ کی ملازمت کی ..... خبر کچھ نہ لی پایہ اعتبار سے وہ ساقط ہوا اور ہر روز زیادہ خفیف ہوتا جاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۷۶).

بے کرّث ہوکے جو رہیے تو محلے میں حقیر
با کرّث ہوکے جو چلیے تو فرشتوں میں خفیف

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۷۵). ۴. **شرمندہ ، نادم ، محجوب**.

ہوا اس کے پنجے سوں مرجاں خفیف
کہ ہے پنجۂ مہر کا وہ حریف

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۰).

مجلس میں تو خفیف ہوئے ان کے واسطے
پھر اور ہم سے اٹھتی نہیں سرگرانیاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۷). نواب سخت خفیف ہوئے اور جھینپ کر بات ٹالی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۹). میز بان کو خفیف کرنا کبھی پسند نہ کیا. (۱۹۷۵ ، خطبات محمود (شخصیت) ، ۲۵). اف : کرنا ، ہونا. ۵. **(عروض) عروض میں ایک بحر ، جس کے ارکان فاعلاتن ، مس تفع لن ، فاعلاتن ہیں**. (دائرہ) اگر جزو پنجم سے ابتدا کرو تو ایک بار تفعلن مف ، عولات مس ، تفعلن مس برابر فاعلاتن ، مس تفع لن ، فاعلاتن کے ہوگا - یہی بحر خفیف ہے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۹). ۶. **(فقہ) ایسی نماز جس میں قرأت طویل نہ ہو اور قرأت مسنونہ سے زیادہ کم بھی نہ ہو**. کیا انہوں نے نہیں پڑھی میں نے نماز خفیف کسی امام کے پیچھے خفیف زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور مراد اس سے یہ ہے کہ قرأت مسنونہ سے زیادہ کم نہ کرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۱۷). وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا تھا اور آخری دو رکعتوں کو خفیف اور عصر میں تخفیف کرتا تھا. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۹). ۷. **(قواعد) (حروف علت کی آواز جس کو کھینچ کر نہ پڑھا جائے**. یہ خصوصیات مختلف الفاظ کے استعمال میں نظر آتی ہیں مثلاً واؤ اور یائے مجہول کو خفیف اور معروف طریقے سے ادا کرنا بجائے "او" اور "اے" کے "اُ" اور "اِ". (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۴۰۵). اردو تحریر میں حرکات بھی استعمال نہیں کی جاتی ہیں اور اگر حرکات بھی استعمال کی جائیں تب بھی "خفیف" کا مسئلہ حل نہیں ہوتا. (۱۹۶۸ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۰ : ۱۱۵). [ع : (خ ف ف)].

---الاعتقاد (---ضم ف ، ضم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ع ، کس ت) صف.
ادنیٰ قسم کی خلاف عقل اور احمقانہ باتوں پر یقین رکھنے والا ، وہم پرست. خفیف الاعتقاد حد درجے کی ، پیروں ملاؤں کو خدا سمجھنے والی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین ، ۱۹۹). [خفیف + رک : ال (۱) + اعتقاد (رک)].

---الحرکات (---ضم ف ، ضم ا ، سک ل ، فت ح ، ر) صف.
اوچھی حرکتیں کرنے والا ، چھچھورا ، کم ظرف. لاحول ولا قوۃ ، عجب خفیف الحرکات آدمی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۸۳). یہ صاحب ٹھیرے ... تماشبین ، خفیف الحرکات انہوں نے تخت پر چڑھتے ہی وہ پاؤں لگایے کہ پناہ بخدا (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۵۵). [خفیف + رک : ال (۱) + حرکات (رک)].

---الحرکاتی (---ضم ف ، ضم ا ، سک ل ، فت ح ، فت ر نیز سک ر) امث.
اوچھی حرکتیں کرنا ، چھچھورا پن ، کم ظرفی. وہ ان کی خفیف الحرکاتیوں سے تھوڑا بہت متاثر ہو کر ... دیوانہ ہو جاتا ہے. (۱۸۵۸ ، تاریخ عزالہ ، ۸). ہمارے تنزل میں ان کی کمزوریوں اور خفیف الحرکاتیوں کا حصہ بھی شامل ہے. (۱۹۰۳ ، فطرت نسوانی ، ۵۰). [خفیف الحرکات + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---الحرکت (---ضم ف ، ضم ا ، سک ل ، فت ح ، ر ، نیز سک ر ، فت ک) صف.
رک : **خفیف الحرکات**. قرآن میں پہلے ہی اس کوتاہ اندیش تنگ مزاج ، تلون طبع خفیف الحرکت سبک سر مرد کے غیظ و غضب اور جوش و خروش اور عدوان کا علاج کر دیا ہے. (۱۹۰۵ ، اسلام کی دنیوی برکتیں ، ۴۹). دوسرا بظاہر سنجیدہ اور متین نظر آتا ہے مگر بباطن نہایت بداطوار اور خفیف الحرکت ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۴۴). [خفیف + رک : ال (۱) + حرکت (رک)].

---الحرکتی (---ضم ف ، ضم ا ، سک ل ، فت ح ، سک ر ، فت ک) امث.
رک : **خفیف الحرکاتی**. جو کچھ اس وقت مسلمانوں نے کیا وہ صرف ان کی ایک خفیف الحرکتی تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۱). کچھ لیڈروں کی انگیخت اور حوصلہ افزائی سے غنڈوں نے خفیف الحرکتی سے وزیراعظم کو جس انداز سے خجل کیا اس کی تفصیلی رپورٹ اخبارات کی فائلوں میں محفوظ ہے. (۱۹۸۶ ، "جنگ" ، کراچی ، ۵ جنوری : ۳). [خفیف الحرکت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---الرُّوح (---ضم ف ، ضم ال ، شد ر ، و مع) صف.
مہربان ، مشفق (جامع اللغات). [خفیف + رک : ال (۱) + روح (رک)].

---العقل (---ضم ف ، ضم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق)
بے وقوف ، احمق. فیروز شاہ نے اپنے بیٹے حسن خان کو کہ عیاش اور خفیف العقل تھا ولیعہد کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۶۵). انسان ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے تین حصوں میں بٹے ہوئے ہیں خفیف العقل ، متوسط الذہن ، اور ذہین. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، میرا نظریہ ، ۱۸). [خفیف + رک : ال (۱) + عقل (رک)].

---القلب (---ضم ف ، ضم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) صف.

ذہین ، ذکی ، زیرک (جامع اللغات)۔ [خفیف + رک : ال (١) + قلب (رک)]۔

---المیزان (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف۔
ایسا شخص جس کے نیک اعمال کا پلڑا قیامت کے روز میزان میں ہلکا ہو ، (مراد) سخت گناہ گار۔ قیامت کے دن خدائے تعالٰی کے سامنے حسین کے خون کے باب میں جس شخص کا محاسبہ کیا جائے گا وہ خفیف المیزان ہوگا۔ (١٩٦٥ ، خلافت بنوامیہ ، ١١١)۔ [خفیف + رک : ال (١) + میزان (رک)]۔

---الوَجْہ (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ج) صف۔
بدصورت ، بد شکل۔ قاضی کی یہ گت بنتے دیکھی تو ان کے چاروں خفیف الوجہ معتقدین بھاگ کھڑے ہوئے۔ (١٩٤٠ ، بادوں کی برات ، ٢٣٣)۔ [خفیف + رک : ال (١) + وجہ (رک)]۔

---آبی چُونا (---و مع) امذ۔
(تعمیرات) ایسا چونا جس میں ٥ سے ١٠ فی صد مٹی ، کاربونیٹ آف لائم سے ملی ہوئی یا کاربونیٹ آف لائم اور کاربونیٹ آف میگنیشیا دونوں کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ خفیف آبی چونا پانی چھڑکنے کے چند لمحے بعد ہی بجھنے لگتا ہے۔ (١٩٣٨ ، اشیائے تعمیر ، ٦٦)۔ [خفیف + آبی (رک) + چونا (رک)]۔

---آواز صف۔
بک ، بکواس (جامع اللغات)۔ [خفیف + آواز (رک)]۔

---پیداوار (---ی لین) امذ۔
(جنگلات) جنگل کی پیداوار جس میں لکڑی اور ایندھن کے علاوہ سب قسم کی حیوانی ، نباتی اور معدنی پیداوار شامل ہے۔ مندرجہ ذیل ابواب میں مخصوص اقسام پیداوار خفیف کی بحث کی جائے گی (١) گھاس ... (١٣) نباتی الاصل خفیف پیداوار متفرق۔ (١٩٠٧ ، مصرف جنگلات ، ١٠٣)۔ [خفیف + پیداوار (رک)]۔

---تَرِین (---فت ت ، ی مع) صف۔
کم سے کم ، ذرا سا ، نہایت معمولی۔ اگر زندگی کے بچنے کا خفیف ترین امکان بھی موجود ہو تو اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ (١٩٨٠ ، ماہ و روز ، ١٠٦)۔ [خفیف + ترین (رک)]۔

---حَرکات/حَرکَت (---فت ح ، ر ، نیز سک ر / فت ک) امذ ، امث۔
وہ حرکات یا اعراب جن کو کھینچ کر ادا نہ کیا جائے ، زبر ، زیر ، پیش۔ خفیف حرکتیں زبر ، زیر اور پیش کی آوازیں لمبی ہو کر طویل حرکات بن جاتی ہیں۔ (١٩٧٣ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ٤ فروری : ١٠)۔ [خفیف + حرکات (رک) / حرکت (رک)]۔

---گَرْم غُسْل (---فت گ ، سک ر ، ضم غ ، سک س) امذ۔
ایسے نیم گرم پانی کہ غسل جس کی تپش ٨٥ تا ٩٥ ڈگری فارن ہائٹ ہو۔ خفیف گرم غسل تپش ٨٥° تا ٩٥° ف۔ یہ ملطف ، مسکن اور دافع تپ اثر رکھتا ہے تپ اور بے چینی میں مفید ہے۔ (١٩٣٥ ، علم الادویہ ، ١ : ٨٥)۔ [خفیف + گرم (رک) + غسل (رک)]۔

---ہوا پَسَنْد (---فت ہ ، پ ، س ، سک ن) صف۔
(حیاتیات) وہ جراثیم جو تھوڑی مقدار میں آکسیجن کو برداشت کر لیتے ہیں ، انگ : (Micro Aerophilic)۔ یہ جراثیم نہ ہوا باش یا خفیف ہوا پسند ہوتے ہیں اور بالعموم انسان اور دیگر جانوروں کے منہ اور غذائی نالی میں پائے جاتے ہیں۔ (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ١٢٨)۔ [خفیف + ہوا (رک) + ف : پسند ، پسندیدن - چاہنا]۔

خَفِیفَہ (١) (فت خ ، ی مع ، فت ف) (الف) صف۔
١۔ خفیف کی تانیث ، چھوٹی ، خُرد ، ادنٰی۔ حسب مراتب علیٰ قدر عقول عہدہ ہائے جلیلہ اور خفیفہ سے نامزد کرتا۔ (١٨٤٣ ، نتائج المعانی ، ٢٧)۔ مقدمات خفیفہ میں تمام جھگڑوں کی سماعت ہو گئے کے چودھری سے کرائی جاتی تھی۔ (١٩٣٣ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ٩٣)۔ ٢۔ (فقہ) معمولی (ناپاکی) ، معمولی (نجاست)۔

اور بوقت جو حرام اون سب کا گو
ہے خفیفہ اس میں نہیں کچھ گفتگو

(١٧٧٣ ، خلاصۃ الفقہ ، ٨)۔ کھجور سے تم سکر بنالے ہو اور رزق حسن کو ترک کرتے ہو اور نجاست انکی خفیفہ ہے اور ایک روایت میں خفیفہ ہے۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٤ : ٨٣)۔ ٣۔ ہلکی ، کم وزن۔

خفیفہ ہے ثقلیہ تک نہیں آزار بار دل
کھنچی ہے رحمت یزداں کی گویا شکل مستقبل

(١٨٤٢ ، مجاہد خاتم النبیین ، ١٧٧)۔ (ب) امث۔ (قانون) وہ عدالت جس میں زر قلد کے چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ ہو ، عدالت خفیفہ۔

کریں گے سب یہ دعوٰی نقد دل جو وار بیٹھے ہیں
خفیفہ میں تمہارے عاشق نادار بیٹھے ہیں

(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ١ : ٥٣)۔ غالباً منصفی کے عہدہ پر تھے آگے چل کر خفیفہ کے جج اور پھر سشن جج ہوئے۔ (١٩٥٣ ، اکبر نامہ ، ٢٨٠)۔ [خفیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---عَدالَت (---فت ع ، ل) امث۔
(قانون) رک : خفیفہ (ب) امث (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [خفیفہ + عدالت (رک)]۔

خَفِیفَہ (٢) (فت خ ، ی مع ، فت ف) امذ ، خفیفیہ۔
ایک فرقہ جو حضرت ابوعبداللّٰہ بن محمد بن خفیف شیرازی سے منسوب ہے آپ کی تصانیف علم طریقت میں بہت مشہور ہیں مردان خدا میں محبوب اور عفیف النفس تھے اور شہوات نفسانیہ سے

سے معرض و محترز تھے (ماخوذ : کشف المحجوب ، ۴۳۶). خفیفہ۔ ایک فرقہ جس کے لوگ حضرت ابی عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی سے عقیدت رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلو پیڈیا ، ۸۸۳)۔ [ع : خفیف (علم) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

خَفِیَّہ (فت خ ، کس ف ، شد ی بفت) صف.

رک : خفی.

نہ چاہیے الطاف خفیہ کی صفت کو
غنچہ ابھی بستہ تھا کہ مٹھی میں زر آیا

(۱۹۱۶ ، تشنۂ جگر دوز ، ۷)۔ [خفی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خُفْیَہ (ضم خ ، سک ف ، فت ی)۔ (الف) صف.

پوشیدہ ، چھپا ہوا ، درپردہ.

راج اور ملک کا نشان کہیا
اور کچھ خفیہ درمیان کہیا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۸۳)۔ بعض کام ایسا خفیہ اور ضروری ہوتا تھا کہ بادشاہ کسی خاص امیر کو کاغذ دیتا تھا (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۶)۔ بچہ ... بزرگوں سے چھپ کر خفیہ خزانے کی تلاش کو جا رہا تھا۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۰۰)۔ [(ب) م ف ، چھپ کر ، پوشیدہ طور سے.

ہمارا حال خفیہ لکھ کے پہنچایا ہے جاناں کو
رقیب روسیہ اب ان دنوں قاصد ہمارا ہے

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۹۵)۔ ۲ شعبان ۲۰۲ھ کو ... فضل بن سہل ایک حمام میں خفیہ قتل کر دیا گیا۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۲ : ۹۹)۔ [(ج) امث ؛ امذ. ۱. مخبر ، وہ لوگ جنھیں پوشیدہ خبر رسانی کے لیے رکھا گیا ہو ، جاسوسوں کی جماعت. اپنی خفیہ سے منجروں کے چال چلن اور ان کی ایمان داری کے متعلق رپورٹیں سنتے۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۵۹)۔ ۲. رک : خفیہ پولیس.

حیثیت جس کی کوتوال کی تھی
اب وہ خفیہ میں ہو گیا ڈپٹی

(۱۹۳۶ ، چگ بیتی ، ۵۲)۔ مخلص ورکر اور خفیہ کے جاسوس سب یہیں جمع ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، جگنو اور ستارے ، ۱۲۰)۔ [ع : خُفْیَة (خ ف ی)].

--- اِجْتِماعِ عِبادَت (--- کس ا ، سک ج ، کس ت ، ع ، فت د) امذ نیز امث.

مخالفانہ کلیسائے انگلستان کی ناجائز مخفی مجلس یا مجلس گاہ. انگ : (   )۔ (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۲۷)۔ [خفیہ + اجتماع (رک) + عبادت (رک)].

--- بات امث.

راز (جامع اللغات)۔ [خفیہ + بات (رک)].

--- پولس/پولیس (--- ضم و نیز و مج / ضم و) امث.

پولیس کا وہ محکمہ جو جرائم کی درپردہ خبریں معلوم کرتا اور ان کی رپورٹ دیتا ہے ، محکمہ تحقیقات جرائم ، سی آئی ڈی. سفیروں کے رخصت ہونے پر خفیہ پولیس کے لوگ پیش ہوتے ہیں وہ اپنی رپورٹیں سناتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۰).

دیکھوں لے جائے کہاں اب کے مقدر احمق
سن رہا ہوں کہ مری تاک میں ہے خفیہ پولس

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۹)۔ میں سوچنے لگا ... ضرور کوئی جاسوس ہے خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۹۳)۔ [خفیہ + پولس/پولیس (رک)].

--- تَنْظِیم (--- فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.

وہ جماعت جو پوشیدہ طور پر قائم ہو. کسی خفیہ تنظیم سے واسطہ پڑے تو دستور یہ ہے کہ اپنی طرف سے کرید نہ کی جائے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۳)۔ [خفیہ + تنظیم (رک)].

--- خَبَر (--- فت خ ، ب) امث.

درپردہ اطلاع (جامع اللغات)۔ [خفیہ + خبر (رک)].

--- رَکْھنا ف م.

راز میں رکھنا ، چھپانا.

کیوں نہ طوفاں دکھائیں دمِ زاری آنکھیں
خفیہ رکھتی ہیں رگ ابرِ بہاری آنکھیں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (محمد بخش شہید) ، ۸۸)۔ اس سمجھوتے کی تفصیلات خفیہ رکھی گئی تھیں۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۰۳).

--- زَوجِیَّت (--- و لین ، کس ج ، شد ی بفت) امث.

پھول کے خود ازدواج ہونے کی حالت جس میں خود باروری پھول کے کھلنے سے پہلے ہی ہو جاتی ہے ، انگ : (Cleistogamy). بعض صورتیں ایسی بھی موجود ہیں جن میں پھول کی ساخت کچھ اس طرح ہوتی ہیں کہ ان میں خود باروری پھول کے کھلنے سے پہلے ہی ہو جاتی ہے ، اس کو خفیہ زوجیت کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حیاتیات ، ۳۷۰)۔ [خفیہ + زوجیت (رک)].

--- صَفْحَہ (--- فت ص ، سک ف ، فت ح) امذ.

کتاب کا لائبریری میں اندراج کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ایک خاص صفحہ جس پر داخلہ نمبر ڈالا جاتا ہے اور لائبریری کی مہر ثبت ہوتی ہے. داخلہ نمبر کتاب کے مقررہ خفیہ صفحہ کے نچلے حصے پر لکھا جاتا ہے. خفیہ صفحہ ہر لائبریری میں الگ الگ ہوتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۷)۔ [خفیہ + صفحہ (رک)].

--- فَروش (--- کس نیز فت ف ، و مج) امذ.

خلاف قانون اور ناجائز اشیا کی خرید و فروخت کرنے والا ، عموماً کوکین ، چرس ، بھنگ ، شراب وغیرہ کا ناجائز کارو بار کرنیوالا. میرے سوا کوئی جانتا نہیں وہ خفیہ فروش تھا ... کوکین بیچتا تھا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۴)۔ کھری دار (قمار خانے کے مینجر) اور کوکین کے تھڑے خفیہ فروشوں کا تو یہ حساب کتاب تھا ... سلام کو جا حاضر ہوتے۔ (۱۹۶۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، اپریل : ۲۵)۔ [خفیہ + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فروشی (---کس نیز فت ف ، و مج) امث.
خفیہ فروش (رک) کا اسم کیفیت. نشہ کا استعمال تو کیا رک سکتا ہے مگر ... چوری اور خفیہ فروشی بڑھ جائے. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰۲). [خفیہ + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کارروائی کرنا ف م.
پوشیدہ یا خانگی طور پر تحقیقات کرنا (مخزن المحاورات ، ۴۴۴).

---گیری (---ی مع) امث.
پوشیدہ طور پر گرفت کرنے کا کام ، پوشیدہ پکڑ دھکڑ. بےشک اگر اس وقت کرنل لارنس ناتھن کو پرچہ نویسی اور خفیہ گیری کے کام پر نہ لگاتا تو اسے کبھی یہ موقع نہ ملتا. (۱۹۰۳ ، راج دلاری ، ۱۲۸) [خفیہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لفظ (---فت ل ، سک ف) امذ.
وہ لفظ جو دوست یا دشمن کو شناخت کرنے کے لیے پوشیدہ طور پر مقرر کر لیا جاتا ہے اور صرف اپنے آدمیوں اور دوستوں کو معلوم ہوتا ہے ، کوڈورڈ ( ). مجھے بار بار وہی اندیشے اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ میں نے خفیہ لفظ بتانے میں عجلت کی. (۱۸۸۹ ، حرم سرا ، ۲). [خفیہ + لفظ (رک)].

---منصوبہ بندی (---فت م ، سک ن ، و مع ، فت ب ، سک ن) امث.
پوشیدہ طور پر تدبیر کرنا یا پروگرام بنانا ، جوڑ توڑ ، ساز باز. وہ ہر قسم کی سازشوں اور خفیہ منصوبہ بندیوں سے الگ تھلگ رہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۲). [خفیہ + ع : منصوبہ (رک) + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگار (---کس ن) امذ.
رک : خفیہ نویس. اور خفیہ نگار بیگم صاحبہ کا ، ادنٰی ادنٰی سی بات کو کمال ثرف سے تحریر کرتا ہے. (۱۸۸۴ ، نتائج المعانی ، ۵۳). [خفیہ + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا].

---نویس (---فت ن ، ی مع) امذ.
مخبر ، پوشیدہ طور پر اطلاع دینے والا ، جاسوس. عزیز مصر کی طرف سے آپ کے لشکر میں خفیہ نویس رہتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۵). جو خفیہ نویس وقائع نگار ملک لہراسپ شاہ کا جزیرہ لہر بار میں مقرر تھا ... خدا پرست ہو گیا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۴۲). خفیہ نویس کار خاص کے اہلکار نسیم سحر کی آغوش میں پڑے ہوئے مدہوش ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۲۳۳). [خفیہ + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---نویسی (---فت ن ، ی مع) امث.
مخفی طور پر تحریر کے ذریعے مخبری ، جاسوسی. شب عرض کی کہ اول دو چار عقلمندوں کو یہاں کے ملک ... بطور خفیہ نویسی کے پہنچایا کریں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۲۴). مفت میں پٹھانا ی الٰہی ... کیا اچھی خفیہ نویسی کی خدمت کی. (۱۹۰۱ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۹۲۱). [خفیہ + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَل (فت خ) امذ.
سرکہ ، ترش اور کڑوی چیز.

میٹھے بن کی دیتی لذت ایس گن کے دیکھا تیرے
مٹھائی لے کھلا تلیہ برلغ اغنی چکھائی

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۰).

کسے کچھ نہیں غیر خل اے امام
کہا شاہ سرکہ ہے نعم الادام

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۴۷).

ترش روئی سے مبدل خل ہوا
جب منقی اس میں آ داخل ہوا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۸). [ع : خلّ (خ ل ل)].

---آگیں (---مد ا ، ی مع) صف.
سرکہ سے بھرا ہوا ، بہت کھٹّا. قلوبہ خل آگیں (پٹا سیانی ایسی ٹاس) ... سب کو باہم ملا کر پلائیں. (۱۹۳۳ ، حسنات اجابیہ ، ۱۱۶). [خل + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا].

خِل (کس خ) امذ.
دوست ، یار ، خلیل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : خِلّ (خ ل ل)].

خَلا (فت خ) امذ ؛ نیز خلاء.
۱. خالی جگہ.

یک دل نہیں آرزو سوں خالی
ہر جا ہے محال اگر خلا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۶).

دریا سے حل یہ مسئلہ اے فہم چاہیے
دیکھو ملا صدف میں خلا ہے حباب میں

(۱۸۴۳ ، مرآۃ الغیب ، ۱۸۲). اس نے سینے کو اپنے دل کا ایک کونہ دیا تھا ، مگر جب سے وہ خالی ہوا تھا ایسا اجڑا محل ڈھنڈار پڑا تھا جیسے دل کی جگہ صرف خلا رہ گیا ہو. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۹). ۲. (نیز امث) زمین سے اوپر کا وہ خطہ جہاں زمین کی کشش ثقل کا اثر نہیں ہوتا ، وہ علاقہ جہاں فضائے ارضی ختم ہو جاتی ہے. اگر دو جسم کو کرہ زمین کی کشش کے خارج خلا میں پھینکیں تو کیا ہوگا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۱۰۵). کرہ ہوائی کی بلندی ... ۲ میل ہے ... جس کے بعد خلا شروع ہو جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، حرارت ، ۸۵۷). ۳. تخلیہ ، خالی کرانا. اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار کا ارادہ قلعہ کے خلا کے بارے میں بادشاہ کے انتقال ہی پر منحصر نہ تھا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۲۶). ۴. فضا. اور آنکھیں خلا میں اس کھوئی ہوئی چیز کی متلاشی رہ گئیں. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۷۴). لیکن خلاؤں میں عجب شکلیں بناتا ہے دھواں. (۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۳۸). ۵. کمی. ایک مکمل سائے سے محروم ہو جانا کوئی معمولی سانحہ نہ تھا اس خلا کو پورا کرنے کے لیے صرف وہی آدمی اپنے آپ کو پیش کر سکتا تھا

جس نے اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین حضورؐ کے عشق اور احکامات الٰہی کے لیے وقف کیا ہو (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۱۱۰). اس نے اردو طباعت و اشاعت کے ایک بڑے خلا کو پُر کیا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۶). ۹. معدہ کے اندر غذا کا نہ ہونا ، خالی پیٹ. کھانے کے بعد جب تک امتلا رہے غسل حرام سمجھنا چاہیے ، جب ہضم کا عمل ڈھلاؤ پر آئے یا چڑھاؤ اتار ہو جائے اس وقت مضائقہ نہیں ، خلا میں بہت مناسب ہے. (۱۹۰۳ ، مکاشفات آزاد ، ۱۰). ۷. (أ) (سائنس) وہ جگہ جہاں سے ہوا کش کے ذریعے سب یا بیشتر ہوا نکال لی گئی ہو (انگ : **Vacuum**). برقی روشنی کے بلب میں خلا ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، برقیات ، ۱۲). ( ) خانہ (انگ : **Cell**). اسی خلا (**Cell**) میں کم شدہ کی استعمالی شئے رکھی جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، بدقدرت ، ۳۱). ۸. خالی ہونا ، کوئی کام نہ ہونا ، بیکار ہونا. اس کے پاس زندگی سے اکتانے اور بیزار ہونے کے سوا کوئی دوسرا مشغلہ باقی نہیں رہا کیونکہ فطرت خلا سے ہمیشہ نفرت کرتی ہے. (۱۹۸۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۵۵). ۹. (تصوف) عالم تنزیہ اور ہویت کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۱۳). ۱۰. خلوت ؛ پاخانہ (علمی اردو لغت ؛ فیروز اللغات). [ع : خلا (خ ل و)].

---باز امذ.
خلائی جہاز میں پرواز کر کے زمین کی کشش ثقل کے علاقے سے اوپر خلا میں جانے یا سفر کرنے والا شخص (انگ:
پہلی پرواز کے بعد اب متعدد خلا باز خلا میں پرواز کریں گے. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۸۲). [خلا + ف : باز ، باختن - کھیلنا

---بَنْدَن (---فت ب ، سک ن ، فت د) امذ. اسم خلا بندھن.
خالی جگہ ، جوف. کٹی کے خلا بندنوں کو پوری طرح بھرنے کے لیے کافی گج استعمال ہونی چاہیے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رزکی چنائی ، ۲۱۳). [خلا + بَندن - بندھن (رک)].

---پیما (---ی لین) امذ.
رک : خلا باز. مسافر گاڑی میں ایک کاک پٹ ہو گا جس میں ایک خلا پیما اور اس کا ساتھی پائلٹ ہو گا. (۱۹۷۲ ، مشرب ، کراچی ، ۱۱). [خلا + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا].

---دار نَلی (---فت ن) امث.
وہ نلکی جو ہوا سے بالکل خالی کر کے سر بہ مُہر کر دی گئی ہو ، (انگ Vacuum Tube) چھوٹی چھوٹی خلادار نلیوں کے استعمال سے جنہیں شکل ۱۰۷ میں دکھایا گیا ہے. آلات سماعت کے نمونے میں زبردست ترقیاں حال ہی میں کی گئی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۸۵). [خلا + ف : دار ، داشتن - رکھنا + نلی (رک)].

---سازپَمپ (---فت پ ، سک م) امذ.
ایسا پمپ جس کے ذریعے کسی جگہ یا ظرف میں خلا پیدا کیا جائے. انہوں نے دھات کی ایک فلامنٹ (**Filament**) اور ایک پلیٹ کو شیشے کے ایک بلب میں داخل کیا جو ایک خلا ساز پمپ کے ساتھ ملا ہوا تھا. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۳). [خلا + ف : ساز ، ساختن - بنانا + پمپ (رک)].

---کار امذ.
بھاپ نکاس نلی (انگ: Exhaust Pipe). جرمنی میں تیار کردہ ایک موٹر کشتی جس کے چلنے میں موٹر یا خلاکار کا شور بالکل نہیں ہوتا. (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، کراچی ، ۲ ، ۳ : ۱۱۶). [خلا + ف : کار ، لاحقۂ فاعلیت].

---کاری امث.
خلا کی تسخیر کا کام. دونوں طاقتیں ، خلاکاری ، اور چاند ماری پر دیڑھ ارب ڈالر ... خرچ کرتی ہیں. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۸۹). [خلا + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَلا (---فت م) (الف) امذ.
ربط و ضبط ، میل جول ، گہری دوستی ، بے تکلفی. مجھے اتنی بھی تمیز نہیں ہے جو اس کو جانچ سکوں کی کہ یہ خلا ملا رغبت سے ہے یا دکھانے کے لیے (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۳). یہ طلباً بی اے تک کے طلبا کو جونیئر سمجھتے اور ان سے خلا ملا نہیں رکھتے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۹۳). اف : رکھنا ، ہونا. (ب) صف. **خلوت و جلوت کا شریک ، بے تکلف ، گھلا ملا.** شناخت نے ان کی بے تکلفی اور اعتماد کو بڑھایا اور مثل دوستان قدیم کے خلا ملا ہو گئے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۱۱). پھر ان کے گھر پر جھوری بھی رکھ دو تو وہ اس راز ہی سے خلا ملا نہیں ہوتیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۴۳). اف : ہونا. [خلا + ملا (تابع)].

---نظام (---کس ن) امذ.
ایسا نظام جس میں کمرہ کی کثیف ہوا پنکھوں کے ذریعے سے کھینچ کر باہر نکالی جاتی ہے. خلا نظام میں ہوا کمرہ سے چوسی جاتی ہے اور پنکھے کی گردش سے باہر کی جانب خارج کی جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۱۵). [خلا + نظام (رک)].

---نَلکی (---فت ن ، سک ل) امث.
رک : خلا دار نلی. خلا نلکی کو دستی صنعت کے ذریعے عقلی اندازے سے ہرگز نہیں بنایا جا سکتا. (۱۹۸۴ ، آدمی اور مشین ، ۵۵). [خلا + نلکی (رک)].

---نَوَرْد (---فت ن ، و ، سک ر) امذ.
رک : خلا باز. خلا نورد کی فوٹو گرافی کے پروگرام میں سب سے پہلے ستاروں کی تصویریں کھینچنا شامل تھا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۹۸ : ۶). خلانوردوں کی صحت کا خیال رکھنا اور خلا میں ان سے رابطہ قائم رکھنا سب خلائی انجینئرنگ کا حصہ ہیں. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، (سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ، حیدرآباد ، ۱۳). [خلا + ف : نورد ، نوردیدن - گھومنا ، پھرنا].

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
خلا نورد (رک) کا اسم کیفیت ، خلا میں گھومنے پھرنے یا چکر لگانے کا عمل. یہ بڑا حادثہ ہے اور خلا نوردی کی تاریخ کا پہلا دردناک سانحہ. (۱۹۶۷ ، حریت ، کراچی ، ۳۰ جنوری : ۶). [خلا + نورد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و مَلا (---و مج ، فت م) امذ.
رک : خلا ملا ، خلوت و جلوت. باوجودیکہ بعض دولت مند خواہ خلا و ملا میں بہ کنایہ و صریح اس کی بداندیشی و ناراستی کی سچی باتیں عرض کرتے مگر وقت ان کا مقتضی نہ تھا کہ اس کے کام پر سے پردہ اٹھا دیا جاتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۷۶) چاہے برسوں کوئی خلا و ملا میں ان کے پاس بیٹھے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۷۶). [خلا + و (حرف عطف) + ملا (تابع)].

خُلا (ضم خ) امذ.
(فو) رک : خُلع. طلاق کی صورت میں شوہر اس قدر نفقہ دینے پر مجبور ہے جس میں عورت آرام کے ساتھ بسر کر سکے اور یہ مجبوری مرد کو اس قسم کی بدسلوکی کرنے سے مانع ہوتی ہے جس سے عورت کو خلا کا حق پیدا ہو جائے. (۱۸۹۸ ، تمدن عرب ، ۳۷۷) یہ معاہدہ طلاق و خُلا کی صورت میں توڑا جا سکتا ہو. (۱۹۵۲ ، سلطان حیدر جوش ، ہوائی ، ۱۲۶). [ع : خُلع (خ ل ع)].

خَلاب (فت خ) امث.
راستے کی کیچڑ ، دلدل ، دلدلی زمین. تاب آفتاب و سیلاب و خلاب سے پناہ پاتی. (۱۸۳۵ ، مرقع بیش وراں ، ۱۰۰). فرانسیسی فوج تمام شب پر خلاب سڑکوں اور پہاڑ کی گھاٹیوں میں چلی ہوئی آتی تھی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۱ : ۲۰۸). [ع : (خ ل ب)].

خَلاص(۱) (فت خ) صف ؛ امذ.
۱. آزاد ، رہا ، چھوٹا ہوا.

رقیب بند کیا تھا سو ہارے بند لے گیا
ہوا خلاص بچارا ہو اس کے بند سے چھٹا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹).

صید کے جوں تڑ پھڑاتے ہیں یہ لیتی ہوتے خلاص
سخت تر زنجیر میں رکھتا ہے ظالم دام عشق
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۵). بند سے خلاص ہوتے ہی اس خونخوار نے اس کوتہ اندیش ... کو اپنی پیٹھ پر ڈال لیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۵). ہم جدوجہد کرتے ہیں کہ مصائب خلقت کو مصیبت کے وقت میں کم کریں اور اس کو خلاص کریں. (۱۹۰۸ ، گرزدنامہ ، ۱۰۵). ف : کرنا ، ہونا. ۲. مباشرت سے فارغ ، انزال کا ہو جانا.

حشر کو مشک نہ چھوٹے گا خلا کا تیرے مسلب
جس کو ہوا مسا کہ سو ہونا نہیں جلدی خلاص
(۱۸۱۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۸۸). جب کہ فارغ یعنی خلاص ہو تو چاہیے کہ عورت سے جلد علیحدہ اور جدا نہ ہو جائے. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۵۸).

ہوش کر تو دیکھ ہوش ہوں جلدی ہے میں خلاص
عریاں خدا کے واسطے ملتے ہے تھم نہیں
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲۸). ف : ہونا. ۳. فراغت ، کام کا ختم ہونا ، ختم. خلاص - خلاص اب کل تک یہ ٹھیک ہے ، افتخار نے خوش دل سے کہا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۵۳۳). ۴. رہائی ، نجات ، چھٹکارا.

تیری بیعت میں منافق کا قدم ثابت نہیں
سیس اوپر پات صندل کا دھر کر علم تیری خلاص
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ۲ : ۳۲۳).

ہے کمتر جہاں میں جس کوں خلاص
خلوت قدس میں ہے خاص الخاص
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۹).

دام ہے تیرے موسم گل میں
بلبلوں کو نہیں ہوا ہے خلاص
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۹). ف : ہونا. [ع : (خ ل ص)].

---پانا ف مر ؛ محاورہ.
نجات پانا ، چھٹکارا حاصل کرنا. نادانان اپنی لغت کے بات تے جس وقت خلاص پاوینگے ، اس وقت سدرہ المنتہی نور سے اوس نور کوں انیڑینگے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۸۹).

کہتے ہیں بالغ ایسے مردان خاص
کہ ہوائے نفس سے پائے خلاص
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۲۹). باقی خزانہ آگے میں دونو خزانہ مل کے داخل ہو گا تب میں خلاص پاوں گا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۱۰۵). دنیا میں شروع کرنا آسان ہے لیکن پوری القسمہ ہونا اور خلاص پانا دشوار ہے. (۱۹۴۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۹۹).

---پَتَّر (---فت پ ، سک ت ، نیز شد ت بفت) امذ.
آزادی یا رہائی کا حکم ، معافی نامہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [خلاص + پتر (رک)].

---کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. رہا کرنا ، آزاد کرنا ، بری کرنا. ان تینوں برہمنوں مذ کور کو درخت سے کھول کر خلاص کیا. (۱۸۳۹ ، تذکرۃ الکاملین (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۳۳)). ۲. زیر کرنا ، پچھاڑ دینا. حضرت شاعر نے اپنا تخلص داوں مارا کہ سب کو خلاص کر دیا. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۱۶۹).

---کَرْوانا ف مر.
خلاص کرنا (رک) کا تعدیہ ، کسی کو کسی اور کے ہاتھوں خلاص کرانا. اگر تم کو اس شخص سے ملاقی ہونا اور اسکا خلاص کروانا منظور ہو بس زر نقد ہمراہ لو اور اس قافلہ میں جلد آؤ. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۰۱).

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. (کسی چیز کا) ختم ہونا ، باقی نہ رہنا ، باقی نہ بچنا.

کاغذ کے بیوپاری نے کہا ، مال خلاص ہے۔ (۱۹۶۲ ، تدریس اردو ، ۳۶)۔ ۲. بچہ جننا ، وضع حمل ہونا. ترتیب پہلی کہ جوکیاں دیر تلک خلاص نہیں ہوتیں یعنی طول کھینچیاں۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۶۲)۔ ۳. تہی دست ہونا ، نادار ہونا. جب وہ اپنے کُل کا روپیہ حاکم کو دے کر خلاص ہوتے تو پھر وہ دزدی اور رہزنی سے زر پیدا کرتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۵۰)۔ ۴. انزال ہونا (جامع اللغات).

خَلاص (۲) (فت خ) امذ.
خرما کی ایک قسم جو کل اقسام خرما پر فائق سمجھی جاتی ہے اور اس کا رنگ عنبری ہوتا ہے یہ قسم مقام خلاص میں ہوتی ہے (ماخوذ : فلاحت النخل ، ۳۰)۔ [ع : (علم)].

خِلاص (کس خ) امذ ؛ امث.
صادق و محب ، خالص ، برگزیدہ.

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص
بندہ سے کرو رہا تم پہ کروروں درود

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۱۰)۔ [ع : (خ ل ص)].

خُلاصا (ضم خ) امذ (قدیم).
رک : خلاصہ.

دکھن ملک بہو تیج خاصا اہے
تلنگانہ اس کا خلاصا اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۰)۔ عشق میٹھا تیج ہو ہے خلاصا اس کی ہستی کا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۴)۔

خُلاصَۃُالقَول (ضم خ ، فت ص ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، وزن) امذ.
حاصل کلام ، بات کا ماحصل. خلاصۃ القول یا تو جو کچھ بھی دیکھنے میں آتا ہے جس کا نام ہم مخلوقات یا طبیعت رکھتے ہیں وہ سب کے ہی سے موجود نہ تھا۔ (۱۹۴۵ ، خدا و آئین خدا ، ۱۰)۔ [ع : خُلاصۃ (رک) خلاصہ + رک : ال (۱) + قول (رک)].

خُلاصگی (ضم خ ، فت ص) امث.
روانی ، فراخی ، آزادی. ان شرائن میں سے لہو نیچے کے دھڑ کو خلاصگی سے بہتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۱۲۹)۔ پرانے اور افتادہ مکانات اور دیواریں جو سڑکوں کے سیدھے ہونے کی مانع ہوتی ہیں گرا دی جائیں کیونکہ دے مکانوں کے اطراف ہوا کو خلاصگی سے کھونے کی مانع ہوتی ہیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت بہت مدارس ہند ، ۲۱۲)۔ [خلاصہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

خُلاصَہ (ضم خ ، فت ص) ، (الف) امذ.
۱. اختصار ، لُبِّ لباب ، ماحصل ، اصل مطلب.

اتا سن کتا ہوں خلاص کی بات
دھریا ہوں جو دل میں لگن کے سنگات

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۱)۔

جوڑ کے کھیلنے کا سارا یہ ہے خلاصہ
شاید کبھی وہ لڑکا بیٹھے ہمارے پاس آ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۰)۔

خلاصہ ساری اسیری کا ہے یہ اے صیاد
تباہ ہم ہوئے برباد آشیانہ ہوا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳)۔ مجھے امید ہے کہ آپ نے اس معاملے کے متعلق تمام باتوں کا خلاصہ تیار کر لیا ہو گا۔ (۱۹۰۶ ، جھانسی کی رانی ، ۹۸)۔ ۲. منتخب یا چیدہ ، بہترین.

تو بیشک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بغیر تجھ روح کے قائم نہ ہووے جگ کا بدن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲)۔ اور باغ بھی اس کے گلشن جہاں کے خلاصے۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۵)۔ یہ لوگ انگریزی سوسائٹی کا خلاصہ اور انگلستان کی شرافت کا عطر تھے۔ (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۷۷)۔ ۳. (۱) مفصّل. شکاریوں نے خلاصہ کیفیت لکھ کر روانہ کی۔ (۱۸۹۳ ، شکارنامۂ نظام ، ۹)۔ موئی کیسی بات کا اور چھوڑیے کہ کچھ خلاصہ (مفصل) تو بتا ، آخر معاملہ کیا ہے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۷۳)۔ (۲) روشن ، صاف ، کھلا ہوا (مطلب وغیرہ).

عبدہ ہے حرف غمزہ من رآنی ہے خلاصہ
خیر احد ہے سب بہانہ کیا ستیانی ایے حدیث

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۲)۔ ۴. عندیہ ، ارادہ ، دل کی بات.

رضا شہ کی ہوئے تو کہہ اس کوں لیجاؤں
خلاصا جو کچھ اس کیرا ہے سو پاؤں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۶)۔ ۵. فراخ ، کشادہ ، وسیع ، چوڑا ، متخلل ، ڈھیلا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۶. کشادگی ، فرحت.

یہاں ایک بغچہ اس کا خاصا
جیں سیر میں دلکو ہے خلاصہ

(۱۸۳۱ ، من سوہن آزاد ، ورق ۳۰ الف)۔ ۷. ست ، رس ، رُب ، عصیر. کتھ (کات) درخت کھیر کی لکڑیوں کا خلاصہ ہو جو کہ سرخی مائل ٹکڑوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۹۷)۔ تمام خلاصہ جات اگر سربہ کردہ کپیوں میں حفاظت سے نہ رکھے جائیں تو خراب ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۳)۔ ۸. (موسیقی) کسی راگ کے ساتھ لگایا جانے والا ضمنی سُر.

رنگے یا بکس بک کی اخلاص میں
رواں ہو خلاصے کی گت خاص میں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۶)۔ اس راگ کا نمایاں سر کومل دھیوت ہے اور رکھب کو خلاصے کے طور پر لگاتے ہیں۔ (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۹)۔ ۹. کم ، مختصر. شاہزادگی بھی خلاصہ ہوتے ہوتے ساڑھے پانچ روپے ماہوار کی رہ گئی تھی۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۳۶)۔ (ب) م ف. ۱. تفصیل سے. آپ کیفیت لعل و پرویز لعل نامے میں انشاء اللہ خلاصہ معلوم ہو گی۔ (۱۸۹۶ ، تورخ نامہ ، ۷۷)۔ ۲. کھل کر ، اچھی طرح (اجابت ، دست).

قبض ہو تو دست خلاصہ کرائیں۔ (۱۸۸۲ء، کلیات علم طب، ۲: ۸۳۰)۔
[ع : خلاصۃ (خ ل ص)]۔

ـــــ ایجاد کس اضا (ـــــی مع) امذ۔
منتخب یا بہترین مخلوق، موجودات میں سے انتخاب۔

ظہور جب وہ کرے گا خلاصۂ ایجاد
زمانہ عدل سے ہو جائے گا یہ مالا مال
(۱۸۵۸ء، سحر (نواب علی خاں) قصائد سحر، ۲۳)۔
شہید آلِ محمدؐ خلاصۂ ایجاد
نواۂ نبیؐ محترم سلام علیک
(۱۹۳۵ء، عزیز لکھنوی، صحیفۂ ولا، ۳۹۶)۔ [خلاصہ + ایجاد (رک)]۔

ـــــ اینٹ (ـــــی مع، مغ) امث۔
اچھی اور صاف قسم کی منتخب اینٹ۔ اچھی اور صاف اینٹ چھانٹ کر ایک قسم خلاصہ اینٹ قائم کرتے ہیں اس قسم کی اینٹ سرکاری عمارت میں کم استعمال کی جاتی ہے۔ (۱۹۱۰ء، انجینئرنگ بک، ۹۰)۔ [خلاصہ + اینٹ (رک)]۔

ـــــ جہاں کس اضا (ـــــفت ج) امذ۔
پوری دنیا کا نچوڑ، بہترین مخلوق۔

وہ جو کہ خلاصہ جہاں ہیں انساں
ہے اوج فلک پہ جنکی ہمت کا نشاں
(۱۹۳۸ء، الخیام، ۱۸)۔ [خلاصہ + جہاں (رک)]۔

ـــــ خُلاصہ (ـــــضم خ، فت ص) م ف۔
صاف طور پر، کھلا کھلا، واضح۔ اے شہر یار مجھ کو خلاصہ خلاصہ حال تو معلوم نہیں۔ (۱۹۰۸ء، آفتاب شجاعت، ۵، ۱ : ۹۹۳)۔ [خُلاصہ + خُلاصہ]۔

ـــــ رُوئداد کس اضا (ـــــو مع، کس ء) امذ۔
مسائل اور ان کے حل کے بارے میں مختصر حقائق اور کارروائی جس کو یادداشت کے لئے قلم بند کیا جائے، اجمالی طور پر لکھی ہوئی کیفیت۔ خلاصہ روئداد ـ یہ روئداد کی وہ شکل ہوتی ہے جس پر ایک نظر ڈالتے ہی ایک اجمالی تصویر سامنے آجاتی ہے کہ مریض کون تھا۔ (۱۹۶۹ء، طبی سماجی بہبود، ۹۱)۔ [خلاصہ + روئداد (رک)]۔

ـــــ کار کس اضا، امذ۔
اصل مطلب، حاصل کلام، الغرض۔ خلاصۂ کار یہ کہ اسی حال خراب اور دل بیتاب سے ہر روز سرگرم منزل تھا۔ (۱۸۴۳ء، فسانۂ عجائب، ۶۴)۔ [خلاصہ + کار (رک)]۔

ـــــ کرنا ف م۔
مختصر کرنا، اختصار کرنا۔

ظفر کی دوسری سنیے غزل اس کا ہے کیا عالم
خلاصہ کر کے مطلب اسنے ہی تقریر کم کر دی
(۱۸۳۵ء، کلیات ظفر، ۱ : ۲۸۸)۔ کتب خانوں میں لائبریرین کسی کتاب، مضمون مقالہ یا کتابچہ کا خلاصہ کرتا ہے۔ (۱۹۸۵ء، حوالہ جاتی خدمات، ۲۶)۔

ـــــ کَشکِینَہ کس اضا (ـــــفت ک، سک ش، ی مع، فت ن) امذ۔
رک : خُلاصۂ مالت۔ خلاصہ کشکینہ ـ جَو، ہورڈیئم ڈسٹی کان (Hordeum Distichon) کے عمدہ مالٹ زدہ دانوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ء، علم الادویہ، ۱ : ۶۵۵)۔ [خلاصہ + ف : کشکینہ ـ جَو کی روٹی]۔

ـــــ کَلام کس اضا (ـــــفت ک) امذ۔
بات کا لب لباب، حاصل کلام، الغرض۔ خلاصۂ کلام یہ کہ میت کے لئے حزن و غم کا ہونا ـــــ مقربین کا خاصہ ہے۔ (۱۹۰۳ء، انفاس العارفین، ۲۸۵)۔ [خلاصہ + کلام (رک)]۔

ـــــ مالْٹ کس اضا (ـــــسک ل) امذ اسم مالٹ۔
جَو کاست یا شیرہ۔ خشک ادویہ کو سفوف کی صورت میں شہد، شربت، دودھ، شیرینی آمیز پانی، خلاصہ مالٹ، یا مربہ میں ملا کر دینا چاہئیے۔ (۱۹۳۸ء، علم الادویہ، ۱ : ۱۰۹)۔ [خلاصہ + مالٹ ـ (انگ : Malt) شراب یا شیرہ سازی کے لیے تیار کیے ہوئے جَو یا اور کوئی اناج]۔

ـــــ مَرام کس اضا (ـــــفت م) امذ۔
خلاصۂ کلام، (مراداً) مقصد یا مطلب کا خلاصہ۔ خلاصہ مرام شہزادہ عالی مقام با حشم و خدم صحرا میں صید افگن تھا۔ (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۶)۔ [خلاصہ + مرام (رک)]۔

ـــــ مَقال کس اضا (ـــــفت م) امذ۔
خلاصہ کلام، بات چیت یا گفتگو کا خلاصہ۔ خلاصۂ مقال یہ کہ ہمسایہ میں لے لیگا۔ (۱۸۹۴ء، مقالات محمد حسین آزاد، ۱۰۰)۔ [خلاصہ + مقال (رک)]۔

ـــــ نِکالنا محاورہ۔
گوشوارہ بنانا، اختصار کرنا، خلاصہ بنانا، میزان کرنا (جامع اللغات)۔

ـــــ نَوِیس (ـــــفت ن، ی مع) امذ۔
کسی کتاب یا مضمون کا خلاصہ لکھنے والا یا اس کی تلخیص کرنے والا۔ فرانسیسی خلاصہ نویس نے منوچی کے اعداد کو حق بجانب بتایا ہے۔ (۱۹۳۵ء، ذرائع محاصل سلطنت مغلیۂ ہند، ۵۹)۔ [خُلاصہ + ف : نویس، نوشتن ـ لکھنا]۔

ـــــ یہ (ہے) کہ فقرہ۔
حاصل کلام یہ ہے کہ، الغرض، چنانچہ۔ خلاصہ یہ کہ جب نانا جان ... تربیت کر چکے اب یہ فکر ہوئی کہ ان کی کہیں نسبت کیجئے۔ (۱۸۷۴ء، مجالس النسا، ۱ : ۱۰۹)۔

خَلاصی (فت خ) امث.
۱. **رہائی ، نجات ، چھٹکارا.**

خلاصی دے منج جگ کے جنجال تے
توں غافل نکو اچھ میرے حال تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں
دام دل ، زلفِ دو دامی پوش ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۵). اب کچھ ایسی حکمت کیا چاہیئے جو ان کی خلاصی کا سبب ہو. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۹). وہ چاہتا تھا کہ اپنے خاندان کی خلاصی کے لیے ان سے میل جول کرے. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۲۱۳).

قرض داری سے سبکدوشی خلاصی ہو نصیب
فارغ البالی میسر ہو خدا کے واسطے

(۱۹۶۶ ، صدرنگ ، ۹۳). اف : پانا ، دینا ، ہونا. ۲. نہر جس میں سے **فالتو پانی نکال دیا جائے** (جامع اللغات). [خلاص (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ملنا ف مر.
نجات ملنا ، رہائی حاصل ہونا. جب خشکی کی راہ سے عربوں کو مدد پہنچی تو ان کو خلاصی ملی اورشہر فتح ہوا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۴۵).

خَلاصی/خَلّاصی (فت خ/شد ل) امذ.
۱. **خیمہ لگانے والا ، مزدور.** دیکھتا ہوں تو اب سڑک جو میں نے جگہ بتا دی تھی خیمے کا پتہ نہیں ، الٰہی علیے ،خلاصی، میرے نوکر یہ سب کہاں غارت ہو گئے. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۳۳).
۲. **توپ خانہ ، ریل یا جہاز پر کام کرنے والے مزدور.**

جو تھے کشتی کے چارو دھیر خلاصی
دے اس موج سوں غم کے خلاصی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶۹). گولہ انداز خلاصی گنار اور کاسنی بگڑیاں سروں پر باندھے. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷). مٹی کے لڑھکتے ہوئے ٹھیے جنہیں خلاصیوں ، واچ مینوں ، سگنل والوں کے آوارہ چھوکرے اٹھا اٹھا کر بھاگ رہے ہوں. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۳۵). گبیرئیل کا شوہر ایک جہاز پر خلاصی تھا. (۱۹۷۵ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، مئی ، ۱۳). [ع].

خِلاصی (کس خ) امث (قدیم).
اخلاص ، خلوص ، صدق و محبت.

طبیعت سوں صاف انجمن کا چراغ
خلاصی سوں خوش خلق کا تازہ دماغ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲). [خلاص (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خِلاط (کس خ) امذ.
ملنا ، خلط ملط ہونا ، گڈ مڈ ہونا ؛ مختلف آدمیوں ، اونٹوں یا بھیڑوں کا جمع ہونا ؛ جماع ، مجامعت ؛ بھوگ ؛ دل کی گھبراہٹ ، سٹ پٹا جانا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (خ ل ط)].

خِلاع (۱) (کس خ) امذ.
ملنا ، خلط ملط ہونا (جامع اللغات). [ع : (خ ل ع)].

خِلاع (۲) (کس خ) امذ ؛ ج.
خلعت کی جمع ، عزت و وقار کے لباس ، وہ لباس جو قدر و منزلت کے صلہ میں عطا ہوتے ہوں ، خلعتیں. خلاعِ فاخرہ و حُلہ ہائے گراں بہا کے بُقچے کے بُقچے حاضر کئے گئے تھے. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیاء ، ۱۲۲). [ع : (خ ل ع)].

خُلاع (ضم خ) امذ.
مرگی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : (خ ل ع)].

خَلاف (فت نیز کس خ) امذ.
بید کا درخت جس کی لکڑی نہایت سبک اور پتے خنجر کے مشابہ ہوتے ہیں. خلاف ـ اسکو فارسی میں بید کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۹). وہ حکمت ... جس کے اصول علیل اور اقوال مختلف ہیں ... اور کثرت جالؔ و حلاف سے درخت خلاف (بید) کی طرح اس کا کوئی پھل نہیں ہے. (۱۹۲۵ ، حکمتہ الاشراق ، ۳۰). [ع].

خِلاف (۱) کس خ) (الف) صف.
۱. **برعکس ، ناموافق ، برخلاف.**

اس نے کہا یہ باتیں ہیں سب عقل کے خلاف
واللہ ہے حسینؑ کا دل آئینے سے صاف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۲). اس کا مقتضا خلاف ایک دوسرے کے نہیں ہو سکتا. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۱۶). کسی بھی سیاسی جماعت کے خلاف حکومت کی کارروائی اس جماعت کے عمل کا رد عمل ہو گا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جون : ۱). ۲. **بے جا ، نامناسب.** جب خداوند نے تقدیر کی تو آپ کو شک لانا خلاف ہے کیونکہ خداوند کبھی کسی سے جھوٹ نہیں بولتے ہیں. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۳۶). ۳. **جھوٹا (وعدہ وغیرہ).**

وعدے تھے سب خلاف جو تجھ لب سے ہم سنے
یہ لعل قیمتی دیکھو جھوٹا نکل گیا

(۱۷۵۶ ، آرزو ، (نکات الشعراء ، ۸). ۴. (ا) **مخالف ، دشمن.**

غیرت کے مارے یار ہوا غیر سے خلاف
یہ اتفاق بھی ہے خدا داد ہو گیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۱۸).

اس رسم و راہ پر تو بگڑتے ہیں بار بار
کیا جانے کیا ہو دل سے وہ ہو جائیں گر خلاف

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۷۰). (ا ا) **اختلاف کرنے والا ، ناموافق رائے رکھنے والا.** بیوی کو کسی امیر کے یہاں نہ جانے دیتا ، مینا بازار کے آنے کے بھی خلاف تھا. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۹۳). (ب) امذ. ۱. **جھوٹ ، غلط.**

جس کسی نے یہ کہا تجھ سے غلط ، جھوٹ خلاف
کس کے آگے میں ترا شکوہؔ بے داد کیا

(۱۶۹۵ء ، قائم ، د (ق) ، ۴۲).

لوکیے دیتے ہیں اب صاف نہیں اس میں خلاف
کس کی تقصیر ہے اس بات میں تقصیر معاف

(۱۸۶۵ء ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۴۰)).

ہاں دیکھ تو یہ لاف گزاف اے ساقی
یہ بات ہے کس درجہ خلاف اے ساقی

(۱۹۳۷ء ، جنون و حکمت ، ۱۳۱). ۲. اختلاف. حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جہیتے ہی ایمان لانے میں خلاف ہوا اختلاف پڑا تھا. (۱۹۹۷ء ، پنج گنج ، ۶۵).

نظر ہو کی حکما نے خلافِ مردم میں
کہ ایک وضع پہ سب کو نہیں جہاں میں قرار

(۱۸۸۹ء ، دیوان سخن ، ۴۰). اس نے اطاعت کی تو اچھا ورنہ فوراً قتل کروں گا تم کو تو خلاف نہ ہوگا. (۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۹). ۳. (۱) مُخالِف ، دشمنی ، برخلاف. اتال ... میرے دل میں تیرے باب نہیں کچھ خلاف. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۵۷). اس نفس سوں خلاف کرنے کوں ہو چند عدد یاد رکھنا واجب ہے. (۱۷۰۰ء ، ارشاد السالکین ، ۱۸).

ہم سے مدارات عدو سے خلاف
باتیں ہیں اس شوخ کی یکسر فریب

(۱۸۵۹ء ، دیوان زکی ، ۹۳).

ہر بشر ہم جنس کا دشمن ہے مہرے کی طر
دیکھتا ہوں صورتِ شطرنج میں گھر گھر خلاف

(۱۹۰۷ء ، دفتر خیال ، ۷۰). (۱۱) برخلاف ہونا ، ایفا نہ کرنا (وعدہ وغیرہ کا).

عہد لگانے جو سکتی ہے صاف
نہ کر یار کا وعدہ ہرگز خلاف

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰).

چلایا ہاتھ مار کے زانو پہ ابن سعد
زیبا دلاوروں کو نہیں ہے خلافِ وعد

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۸). ۴. (علم الکلام) وہ علم جس میں اختلافی مسائل سے بحث ہوتی ہے ، بحث و مناظرہ کا علم ، علم الجدل ، مُناظرہ.

ناسخ کتب خلاف کے منسوخ ہو گئے
اب جا بجا ہے درس خدا کی کتاب کا

(۱۸۳۰ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۳). فقہ اور خلاف میں یکتا تھا. (۱۸۹۵ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵). ۵. پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا (اردو قانونی ڈکشنری). [ع : (خ ل ف)].

---اِختیار کس ا ، سا (---کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
اختیار سے باہر ، طاقت سے باہر ، غیر مجاز ، ناجائز (جامع اللغات). [خلاف + اختیار (رک)].

---اِسمی (---کس ا ، سک س) امث.
ناموزوں نام ، نام کی غلطی (اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [خلاف + اسم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَنانا محاورہ.
مخالفت پر آمادہ کرنا ، برگشتہ کرنا. میں نے سنا ہے افشین کی طرف سے بغا گیر آیا ہے اور لوگوں کو آپ کے خلاف بنا رہا ہے. (۱۹۱۸ء ، بابک خرمی ، ۱۲۶).

---بَیانی (---فت ب) امث.
(قانون) غیر صحیح بات کو بااصرار بیان کرنا ، دروغ حلفی ، دروغ گوئی. زید نے ایسی خلاف بیانی سے جو دغا کے جرم کو نہیں پہونچتی ہے عمرو کو ... ترغیب دی. (۱۹۰۲ء ، ایکٹ معاہدہ ہند (ترجمہ) ، ۸۵). جس فریق معاہدہ کی رضامندی فریب یا خلاف بیانی سے حاصل کی گئی ہو اگر وہ مناسب سمجھے تو اس معاہدہ کے ایفا پر اور اس پر اصرار کر سکتا ہے. (۱۹۳۵ء ، علم اصول قانون ، ۲۰۱). [خلاف + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَڑنا محاورہ.
۱. ناگوار ہونا ، موافق نہ آنا ، طبیعت کے برخلاف واقع ہونا ، الٹ ہونا. کہا کہ اے شہریار آپ تھکے ہوئے آئے ہیں سواری طائر کی خلاف پڑی ہو گی چل کر بارہ دری میں تشریف رکھیے. (۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰). یہ صورت حال بھی اس کے خلاف پڑتی ہے. (۱۹۶۱ء ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۸).

---تَوالی کس ا ، سا (---فت ت) صف.
(فلکیات) مُتواتر کے برعکس ، اجرام فلکی کی حرکت جو بُروج کی سمت کے خلاف ہوتی ہے. جس وقت کہ حرکت اجرام فلکی کی موافق انضباط بروج کی ہوتی ہے اسے توالی کہتے ہیں اور جس وقت کہ حرکت سمت خلاف میں ہوتی ہے اسے خلاف توالی کہتے ہیں. (۱۸۳۷ء ، رسالہ در علم ہیئت ، ۲۰). [خلاف + توالی (رک)].

---جَبڑی لَنگاؤ (---فت ج ، سک ب ، فت ل ، سک ن ، و مع) امذ.
(حشریات) حشریات میں کھوپڑی ایسا خم کہا جاتا ہے کہ جس کی بنا پر دہن کا رخ نچلی سطح سے ہٹ کر اور مڑ کر پیچھے کی طرف ہو جاتا ہے اس کی مثال کھٹمل میں ملتی ہے ، ایسے سرکاسی لنگاؤ کو خلاف جبڑی کہتے ہیں (ماخوذ : بنیادی حشریات ، ۲۹). [خلاف + جبڑا (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + لنگاؤ ، لٹکنے کی حالت].

---جوئی (---و مع) امث.
مخالفت ، سرکشی ، مقابلہ. اور الوس راٹھور اور اقوام راجپوت سے ایک بڑا لشکر جمع کرے اور اس کے استظہار سے خلاف جوئی کرے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۷۰). [خلاف + ف : جو ، جُستن = ڈھونڈنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رائے سُلطاں رائے جُستَن ، بخُون خویش بایَد دَست شُستَن (فارسی شعر بطور) کہاوت مستعمل.
حاکم کی مرضی کے خلاف چلنے سے نقصان پہنچتا ہے (جامع اللغات).

ـــــ رُوئداد کس اضا(ـــــ و مع ، کس ہ) صف.
(قانون) واقعات مقدمہ کے خلاف ، واقعات کے برعکس (اُردو قانونی ڈکشنری). [خلاف + رُوئداد (رک)].

ـــــ سَرِشتَہ کس اضا(ـــــ فت س ، کس ر ، سک ش ، فت ت) صف.
ضابطہ کے خلاف ، خلافِ دستُور ، خلافِ قاعدہ ، رواج کے بر خلاف (اردو قانونی ڈکشنری). [خلاف + سرشتہ (رک)].

ـــــ صَحائف کس اضا(ـــــ فت ص ، کس ء) صف.
آسمانی کتابوں کا منکر ، انگ: اینٹی سکرپ چرل (**Anti scriptural**) انگلش ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی). [خلاف + صحائف (صحیفہ (رک) کی جمع)].

ـــــ طَبع کس اضا(ـــــ فت ط ، سک ب) صف.
طبیعت کے برعکس ، مزاج کے خلاف (نوراللغات). [خلاف + طبع (رک)].

ـــــ قانُون کس اضا(ـــــ و مع) صف.
قانون کے برعکس ، قانون کے خلاف ، قانوناً ممنوع. وہ فعل بیجا یا خلاف قانون ہے. (۱۹۳۵ ، علم اصول قانون ، ۳۰). واضح رہے کہ سعودی عرب میں گداگری خلاف قانون ہے. (۱۹۸۶ ، ،جنگ، ، کراچی ، ۵ جون : ۱). [خلاف + قانون (رک)].

ـــــ قِیاسِ لُغَوی کس اضا (ـــــ کس ق ، س ، ضم ل ، فت غ) صف.
لغت کے معنی سے ہٹا ہوا ، اصلی معنی کے برعکس ، اصطلاحی ، مرادی ، مجازی معنی (علمی اردو لغت). [خلاف + قیاس + لُغوی (رک)].

ـــــ قِیاسی (ـــــ کس ق) امث.
عدم احتمال ، بے ضابطگی ، بے قاعدگی ، (اہتری جامع اللغات). [خلاف + قیاس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَرنا محاورہ.
کسی کے خلاف کاروائی کرنا.

جسے ہے درد کا دعویٰ بزورِ بیدردی
تو اس کون محکمۂ عشق میں خلاف کرو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۰).

ـــــ کَہنا ف م.
جُھوٹ بولنا ، طبیعت کے ناموافق بات کہنا (نوراللغات).

ـــــ گوئی (ـــــ و مج) امث.
جھوٹ بولنا ، غلط بیانی. میں اپنے بزرگوں کی خلاف گوئی کے سبب سے کئی دفعہ برا کام کر کے بچتا رہا. (۱۸۶۴ ، جوہرعقل ، ۳۷). [خلاف + ف : گو ، گفتن ـ کہنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مَصلَحت کس اضا(ـــــ فت م ، سک ص ، فت ل ، ح) صف.
اچھی تجویز یا حکمت کے برعکس ، موقع و محل کے لحاظ سے نامناسب. وزرا جب کسی بات کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ صاحب اس امر کا اظہار خلاف مصلحت ہے ... تو سائل کی ناک میں جان ہی ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵ : ۶). حاجی بابا اصفہانی بھی اصفہان آنا خلاف مصلحت جانتے تھے (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمارِ گندم ، ۲۵۷). [خلاف + مصلحت (رک)].

ـــــ نالِش (ـــــ کس ل) امث.
مقابلے کا دعویٰ (جامع اللغات). [خلاف + نالش (رک)].

ـــــ وَرزی (ـــــ فت و ، سک ر) امث.
۱. (i) (قانون) توڑنا ، خلاف کرنا. خدا تعالٰی نے اپنے منصفانہ اور پاک اور مقدس قانون میں ... یہ حالت خلاف ورزی سخت سزائیں قرار دی ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۷۱). استقبالی جلوس کے شرکاء کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے اور قابل اعتراض نعرے لگانے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے. (۱۹۸۶ ، روزنامہ ،جنگ، ، کراچی ، ۲۹ جولائی : ۱۰). (ii) نافرمانی ، حکم عُدولی. کوئی جہاز اس حکم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا تو جائز مال غنیمت تصور کیا جائے گا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۱۹۶). حکومت کے حکم کی خلاف ورزی کرنے پر تین سال قید کی سزا ہو جاتی ہے. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمارِ گندم ، ۲۹۷). ۲. (مُقررہ اصُولوں سے) انحراف. قواعد زبان کی خلاف ورزیاں اور روزمرّہ اور محاورے کی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۰۳). [خلاف + ف : ورز ، ورزیدن ـ اختیار کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ وَضع کس اضا(ـــــ فت و ، سک ض) صف.
عادت اور طریقے کے برعکس.

خلافِ وضع ہے اے دل ادھر جانا ادھر جانا
وہیں کچھ کہا کے سو رہنا اسی چوکھٹ پہ مر جانا
(۱۹۰۹ ، دیوان صفی ، ۲۷). [خلاف + وضع (رک)].

ـــــ وَضعِ فِطرَت کس اضا(ـــــ فت و ، سک ض ، کس ع ، ف ، سک ط ، فت ر) صف ، امذ.
رک : **خلاف وضع فطری.** جب دو عورتیں خلاف وضع فطرت کوئی کام کریں تو ان کو اس آیت کی رو سے مجرم قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۳۹). [خلاف + وضع (رک) + فطرت (رک)].

ـــــ وَضعِ فِطری کس اضا(ـــــ فت و ، سک ض ، کس ع ، ف ، سک ط) امذ.
اغلام ، لواطت ، ہم جنس کے ساتھ بدفعلی. شریعت اسلام نے خلاف وضع فطری جرم کے لیے قتل کی سزا مقرر کی ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۳). بلا واسطہ حضرت پہونچجانے سے حسب ذیل جرائم کا ارتکاب ہو سکتا ہے ... جرائم خلاف وضع

فطری کا ارتکاب کرنا. (١٩٣٥ ، علم اصول قانون ، ٤٢). [خلاف + وضع (رک) + فطری (رک)].

ـــــ وَعْدَہ کس اضا نیز بلا اضا (فت و ، سک ع ، فت د) م ف ؛ صف.
عہد کے خلاف ، قول کے برعکس ، **وعدہ توڑنے والا** (جامع اللغات). [خلاف + وعدہ (رک)].

خِلافَت (کس خ ، فت ف) امث.
١. (i) نیابت ، جانشینی ، قائم مقامی ؛ خلیفہ کا منصب ؛ اللہ تعالٰی کی نیابت ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت.

خلافت نے اونچا ترا نہار تھا
خلافت تجے بینا خار تھا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠٣). کہا ، اگر حسین ہمارا قصد نہ کرے گا تو ہم بھی قصد نہ کریں گے ، اور اگر خلافت کا خواہاں ہوئے گا تو ہم بھی چپ نہ رہیں گے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٠٥).

اے شہِ اقلیم شوکت السلام
رونقِ تختِ خلافت السلام

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٣٣). حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریک سے قرآن کے تمام اجزا لکھوائے. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ٩). صاحب شریعت کی نیابت خلافت اور امامت کہلاتی ہے. (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ٨٣٣). (ii) (مجازاً) بادشاہی.

سلطان نے کہا بصد لطافت
یہ چار ہیں عنصرِ خلافت

(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ١٨).

خلافت ازل سے ہے شیدائے تاج
یہ وہ راج راجے کہ تازاں ہے راج

(١٨٦٨ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ١٩٧٣ : ٢٣)). ٢. مرشد (پیر طریقت) کی نیابت یا جانشینی.

مرشد طالب کو دی خلافت
طالب سوں بھاگی کل آفت

(١٦٥٣ ، گنج بخش قادری ، گنج شریف ، ٢٣٥). میں تم کو خلافت دوں گا مگر اس وقت کہ تم کو بالکل اس قابل نہ دیکھ لوں عنت کئے جاؤ. (١٩١٩ ، خطوط حسن نظامی ، ١٠١). جناب منشی صاحب نے مولوی اشرف علی ... اور نوشہ خاں صاحب کو خلافت عطا فرمائی. (١٩٠٩ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ١٣٧). ٣. رک : **خلافت راشدہ** فرمایا «خلافت» (یعنی خلافت راشدہ) میرے بعد تیس برس ہوگی پھر بادشاہی ہو جائے گی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٦٣١). ٤. ایک تحریک کا نام جو مسلمانانِ ہند نے پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکیہ کی خلافت کی بقا کے لئے شروع کی تھی مگر ناکام رہی. وزیراعظم نے لندن طلب کیا ہے تا کہ خلافت اور مسئلہ ترکیہ کے متعلق جو معاملات سپریم کونسل کے سامنے پیش ہیں ان کی نسبت کچھ مشورہ کریں. (١٩٢٢ ، نقش فرنگ ، ١٠). مولانا نے ... ملک کے طول و عرض کا دورہ کیا اور خلافت کمیٹی کی شاخیں قائم کیں. (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ١٠ جولائی : ٣). [ع : (خ ل ف)].

ـــــ اَرْضی کس صف (ـــــ فت ا ، سک ر) امث.
زمین کی بادشاہت. خلافت ارضی صرف صالحین کے لئے ہے اور اسلام ہی اصلاح ہے. (١٩١٧ ، خطوط محمد علی ، ٤). اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو خلافت ارضی کی بشارت دی. (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ٨٣٣). [خلافت + ارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پَناہ (ـــــ فت پ) صف ؛ امذ.
خلیفہ. بہ افراط مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا ... پانچواں حصہ جو خلافت کا حق تھا اس کو لے کر خود ... بارگاہ خلافت پناہ میں حاضر ہوئے. (١٩٢٠ ، جویائے حق ، ٣ : ١٨٦). [خلافت + پناہ (رک)].

ـــــ تَحْرِیک (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
پہلی عالم گیر جنگ میں ترکوں نے انگریزوں کے خلاف جرمنی اور آسٹریا کا ساتھ دیا تھا ... انگریزوں کو فتح ہوئی ... برطانوی وزیراعظم نے ... واضح کیا تھا کہ ... خطرے کا سبب نہیں بنیں گے ... ١٩١٩ء کی صلح کانفرنس میں سلطنت ترکی کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا. خلافت بھی عملاً ختم کر دی گئی. ہندوستان کے مسلمانوں نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا اس کو خلافت تحریک کا نام دیا گیا ، تحریک خلافت (ماخوذ : اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ٨٣٣) خلافت تحریک ، پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکوں کی حمایت میں پاک و ہند کے مسلمانوں کی برطانوی حکومت کے خلاف جد و جہد کی تحریک ... سارے برصغیر میں پھیل گئی. (١٩٦٢ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ٦٣٢). [خلافت + تحریک (رک)].

ـــــ راشِدَہ کس صف (ـــــ کس ش ، فت د) امث.
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء حضرت ابو بکرؓ ، حضرت عمرؓ ، حضرت عثمانؓ ، اور حضرت علیؓ کا دور خلافت. خلافت راشدہ کا زمانہ گزر گیا اور اسلام میں شخصی سلطنت کی بنیاد پڑی. (١٨٧٩ ، مقالات حالی ، ١ : ١١٩). خلافت کا یہ دور اولین جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر ختم ہوا خلافت راشدہ کہلاتا ہے. (١٩٢٠ ، مضامین شرر ، ٣ : ١٩٤). خلافت راشدہ کے بارے میں رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ خلافت علی منہاج النبوت ... تیس سال تک ہو گی. (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلو پیڈیا ، ٨٣٣). [خلافت + راشد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ رَحْمانی کس صف (ـــــ فت ر ، سک ح) امث.
اللہ تعالٰی کے نائب کا منصب یا شرف ، نیابت الٰہی. قانون قدرت سے وہ اصول اور وہ قاعدے استنباط کیئے جن کے سبب سے انسان کے چہرہ پر خلافت رحمانی کا منصبدار ہونا کھل گیا. (١٨٧٥ ، مقالات حالی ، ١ : ١٦). حالی کی نظر میں خلافت رحمانی کا منصب دار مغرب کا وہ انسان تھا جس نے ... اپنی حکومت قائم کی تھی. (١٩٦١ ، ادب اور شعور ، ١٩٣). [خلافت + رحمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ظاہِری کس صف (ـــــ کس ہ) امث.

مسند خلافت پر بیٹھنا ، خلیفہ کی حیثیت سے مسند نشینی. حضرت امیرالمومنین مرتضٰی علی علیہ السلام کو ... خلافت ظاہری ہوئی یعنی نبی کی مسند پر بیٹھے. (١٨٠٢ ، گنج خوبی ، ٢٠). قتل کا حکم فقط خلافت ظاہری میں آیا ہے. (١٨٨٧ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ١٥٠). [خلافت + ظاہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــفی النُّبُوَّۃ (ـــ کس ف ، مج ی ، مج ال ، شد ن بضم ، ضم ب ، شد و بفت) امث.
مذہبی احکامات وضع کرنیکا اختیار. ان کو خلافت فی النبوۃ یعنی مذہبی احکام وضع کرنے کا حق حاصل نہ تھا. (١٨٩٨ ، سرسید ، مضامین ، ١٥). [خلافت + ع : فی - میں + رک : ال (١) + نبوۃ - نبوت (رک)].

ـــمَعْنَوی کس صف (ـــ فت م ، سک ع ، فت ن) امث.
باطنی طور پر خلیفہ ہونے کا شرف یا منصب. حدیث یہ ہے ... جب دو خلیفوں سے ایک کی بیعت ہو گئی تو دوسرے کو مار ڈالو ... بخلاف خلافت معنوی کے کیونکہ اس میں کسی کا قتل صحیح نہیں ہے، اور قتل کا حکم فقط خلافت ظاہری میں آیا ہے. (١٨٨٧ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ١٥٠). [خلافت + معنی (بحذف ا بشکل ی) + وی ، لاحقۂ نسبت].

ـــنامَہ (ـــ فت م) امذ.
(تصوف) مرشد کی طرف سے کسی مرید کو خلافت عطا کرنے کی تحریری سند. حضرت محبوب الٰہی نے سب سے پہلے آپ ہی کو خلافت نامہ ... عطا فرما کر بہ روایت مشہور ... ارشاد خلائق کے واسطے روانہ فرمایا تھا. (١٩٠٨ ، «مخزن» ، اکتوبر : ٣١). [خلافت + نامہ (رک)].

خِلافَتی (کس خ ، فت ف) صف.
خلافت سے منسوب ، تحریک خلافت کا رکن. مسلمان بھی ایسا جو جوش دینی اور غیرت ملی میں کسی خلافتی سے ہرگز کم نہیں. (١٩٣٥ ، حکیم الامت ، ٢٣). [خلافت + ی ، لاحقۂ نسبت].

خِلاق (کس خ) صف.
١. خلاف ، برعکس ، ناموافق.

> ہے جیو ترا اگرچہ مباق
> گر کوئی خلق سلنے خلاق

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٢٧). **٢. اختلاف ، نزاعی ، متنازع فیہ.**

> ہے مسئلۂ دین خلاق
> جو آپ کہیں وہ مستند ہے

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٤٣٩). [خلاف (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

خَلّاق (فت خ ، شد ل) صف ؛ امذ.
١. تخلیق کی غیر معمولی قدرت والا ، بہت پیدا کرنے والا ، اللہ تعالٰی کا صفاتی نام.

> اس خلق کوں بندگی لگایا
> خلاق کی خواجگی جگایا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٠٢). سجدے شکر کے بجا لاوے کہ خلاق دو عالم نے اسے اشرف المخلوقات خلق کیا. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٢).

> یہ کیا عدل جہاں بانی ہے اے خلاقِ بحر و بر
> نزولِ نور کیوں ہے صرف قصرِ میر و سلطاں پر

(١٩٥٨ ، تیغِ دوراں ، ١٧٣). **٢. ابھارنے والا ، پیدا کرنے والا.** نیک و بد کا خلاق زمانہ ہے ، کبھی وصل کبھی مفارقت جانا نہ ہے ، دنیا کا یہی کارخانہ ہے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٨).

> پھر بھی مجھ میں اور تجھ میں فرق رہتا ہے بہت
> میں ہوں خلاقِ تمنا میں الفِ آرزو

(١٩١٦ ، نقوش مانی ، ٣٥). **٣. موجد ، بانی ، بنانے والا.**

> تمدن آفریں ، خلاقِ آئینِ ، جہانداری
> وہ صحرائے عرب ، یعنی شتر بانوں کا گہوارا

(١٩٠٣ ، اقبال نامہ ، ١ : ٢٥٦). سائنسداں بھی خواہ کتنا ہی بڑا موجد اور خلّاق نہ ہو اپنے ذہن کی مدد سے سوچتا ہے. (١٩٨١ ، جدید سائنس ، ١٣). **٤. (ادب) تخلیقی صلاحیت رکھنے والا (شاعر ، افسانہ نگار وغیرہ).** وہ سب سے پہلے ایک خلاق ادیب ہیں اس کے بعد کچھ اور. (١٩٦٣ ، تحقیق و تنقید ، ١٣٣). [ع : (خ ل ق)].

ـــِ اَزَل/اَزَلی کس اضا/صف (ـــ فت ا ، ز) امذ؛ امث.
ہمیشہ سے پیدا کرنیوالا ، دائمی خلّاق ، (مراد) اللہ تعالٰی.

> ہوش میں آ نہیں یہ قسم نباتات سے باغ
> ہے سراپا چمن صنعت خلاقِ ازل

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٣٥). خدا ان کے نزدیک خلاق ازلی ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١٣). [خلّاق + ازل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ مَعانی کس اضا (ـــ فت م) صف ؛ امذ.
نئے معانی پیدا کرنے والا ، معنی آفریں. مومن اور غالب دونوں اعلٰی درجہ کے خیال آفریں اور خلاق معانی ہیں. (١٩٣٣ ، نقد الادب ، ١٧٥). [خلّاق + معانی (رک)].

خَلّاقانَہ (فت خ ، شد ل ، فت ن) صف ؛ م ف.
خلاق کی طرح ، خلّاق کی مانند ، تخلیقی ، صلاحیت یا قوت کے ساتھ. الفاظ خود معنی و مفہوم کے ذخیرہ کی واگزاشت میں ایک خلّاقانہ حصہ لیتے ہیں. (١٩٦٥ ، تنقیدی نظریات ، ١٦٠). اس نے انشائیہ اسی خلاقانہ انداز میں لکھا ہے کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا. (١٩٨٥ ، انشائیہ اردو ادب ، ٢٥٧). [خلّاق + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

خَلّاقی (فت خ ، شد ل) امث.
خلّاق (رک) کا اسم کیفیت ، پیدا کرنے کا عمل یا قدرت ، تخلیقی قوت یا صلاحیت.

> بھلا ہم رند زاہد تجھ سے نیکوکار کیونکر ہوں
> ظہورِ مختلف کو چاہتی ہے شانِ خلاقی

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٥٣)

نہیں موقوف خلاقؔ تری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سیکڑوں پیدا جہاں تو نے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۰). ہم اسے قابل اجمیری کی خلاقی کے سوا کسی اور چیز سے تعبیر ہی نہیں کر سکتے. (۱۹۷۳ ، نیا اور پرانا ادب ، ۱۹۷). [خلّاق + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خلّاقیت (فت خ ، شد ل ، کس ق ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
تخلیق کرنے کی صلاحیت ، تخلیقی قوت. ہر شاعر میں نہ جذبات کا تنوع ہوتا ہے نہ فکر کی پہنائی ، نہ نظر کا عمق اور نہ تخیل کی خلاقیت. (۱۹۸۰ ، نذر حمید احمد خاں ، ۲۳۸). [خلّاق (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَلال (فت خ) امذ.
(نباتیات) کھجور کی وہ ابتدائی حالت جو اس کے پھول میں ترکا سفوف پہنچنے سے پہلے ہوتی ہے. خلال خرما کا وہ درجہ ہے جو طلع حمل کو قبول کرنے کے بعد بلح سے پہلے قائم ہو. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۲۰). پڈی خلال کے سر کے برابر یا مٹر کے دانے کے برابر کھل گئی ہے. (۱۹۰۷ ، جراحیات زہراوی، ۵). [ع].

خِلال (کس خ) امث وامذ.
۱. دو چیزوں کے درمیان فرق یا فاصلہ (جامع اللغات). ۲. دانتوں کی ریخیں صاف کرنے یا کریدنے کا تنکا یا سونے ، چاندی یا تانبے وغیرہ کا خصوصی طور پر بنا ہوا چھوٹا سا یا تنکے نما آلہ.

وہ ناتواں تھا ارادہ کیا جو کھانے کا
غم فراق کے دانتوں میں میں خلال ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۹).

فراقِ یار نہ اتنا کھلا کہ بعد فنا
یہ جسم گور کے منہ میں خلال ہو جائے

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۶۱). اس نے خلال منہ میں ہلاتے ہوئے جواب دیا. (۱۹۸۳ ، تلاش ، ۹۹). ۳. (کھیل) مات ، ہار.

دے خلال اس کو ظفر بازی کا کیوں کرتا ہے سوچ
دستِ چپ میں ہے وزیر اور میر سیدھے ہاتھ میں

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۰).

گنجفہ کھیلتے ہوئے آپ سے ہار ہم گئے
اور انھیں کیا خیال ہے وہم نے خلال کر دیا

(۱۹۲۰ ، کلیات حسرت ، ۲۳۹). اف : دینا ، کرنا. ۴. خصلتیں ، عادتیں. افراد خصال حمیدہ و احاد خلال پسندیدہ زہد اویس فصیح لسان ... کے یوں لکھا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۷). [ع : (خ ل ل)].

ـــ بازی امث.
ایک قسم کی نیزہ بازی اسے فضل نیزہ بازی ، خلال بازی ، عمود بازی ... دیکھ. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۳۷۶). [خلال + ف : باز ، باختن = کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرانا ف م.
خلال کرنا (رک) کا تعدیہ ، دوسرے کے ہاتھ سے خلال کرنا. ایک خادم وضو کرا رہا تھا .. شبلی نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ڈاڑھی میں خلال کرائی. (۱۹۰۳ ، تصوف اسلام ، ۲۴). کوئی شخص دوران تحریم میں اپنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھا سکتا ... یہاں تک نہ خلال بھی دوسرے کے ہاتھ سے کرانی پڑتی ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۵۰۵).

ـــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. خلال سے دانت کریدنا ، دانتوں کے درمیان سے غذا کے ذرے یا ریشے وغیرہ نکالنا.

دانتاں منیں ان کہانا کہا
کرنا خلال اسے نامور

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۵۸).

اژدر ہوئے ہیں سہم کے یاں تک ضعیف و خشک
کرتے ہیں ان سے منہ میں سدا موریے خلال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۳). لوگوں کے رو برو دانتوں کو خلال نہ کر کہ موجب کراہت ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۱۹). کسی کے سامنے خلال کرنا خاصی نالائقی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۳). ۲. (i) وضو کرتے وقت ہاتھ دھونے سے پہلے دائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں داڑھی کے بالوں میں کنگھی کی طرح پھیرنا تا کہ پانی بالوں میں چلا جائے. داڑی ہے تو خلال کر. (۱۹۶۳؟ ، رسالہ فقہ ، ۷).

کہتا بسم اللہ نام ذوالجلال
نیت اور ترتیب داڑھی کا خلال

(۱۷۴۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۴). روایت کی ترمذی نے عثمان سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑھی کا. (۱۸۶۷ ، نور الہدایہ ، ۱ : ۲۲). (ii) وضو کرتے وقت کہنیوں تک ہاتھ دھو کر ایک ہاتھ کی انگلیوں کو اوپر سے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھیرنا تا کہ پانی انگلیوں کی گھائیوں میں پہنچ جائے یا اسی طرح پیروں کی انگلیوں میں ہاتھ کی انگلی پھیرنا.

اونگلیوں کو بھی خلال اپنی کرے
وقت دھونے ہاتھ کے اور پاؤں کے

(۱۷۴۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۴). ساتویں خلال دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا کرنا ، آٹھویں خلال دونوں پیر کی انگلیوں کا کرنا. (۱۸۶۷ ، نور الہدایہ ، ۱ : ۲۴).

ـــ لینا محاورہ.
ہار ماننا (فرہنگ آصفیہ).

خَلّال (فت خ ، شد ل) امذ.
سرکہ فروش (جامع اللغات ، فیروز اللغات). [ع].

خُلالہ (ضم خ ، فت ل) امذ.
جو چیز خلال کے ذریعے دانتوں سے نکلے (مخزن الجواہر ، ۳۰۷). [ع].

خلائق (فت خ ، کس ء) امث ، ج اسم خلایق.

مخلوقات ، تمام لوگ ، خلقت کی جمع۔

بنایا خلائق کتنے دھات کے
کیتے نیک مرداں اتم ذات کے
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۱)۔

خلائق اس دنا خاطر کیا پیدا جگت سارا
ہمیں مانو سکل دن میں ہمی دن ہے شرف دارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۸)۔ مگر وہ نیک ذات اپنی خوش خلقی سے با وصف اس ہجوم کے خلائق سے ترشروئی نہیں کرتا۔ (۱۸۱۹ ، اخیار رنگین ، ۲۶)۔ خلائق جلدی سے کام دھندے چھوڑ محفوظ مکانوں میں جا چھپی ہے۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۰۸)۔ [ع : خلقہ ـ پیدا کرنا (خ ل ق)]۔

---پَناہ (---فت پ) صف۔
لوگوں کو پناہ دینے والا (جامع اللغات)۔ [خلائق + پناہ (رک)]۔

خَلاؤ (فت خ ، و مج) امذ۔
رک : خلا۔ گویا فضا میں ایک خلاؤ سا پیدا ہو گیا ہے جسے پُر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۱۸۳)۔ [خلا (رک) + ؤ ، لاحقۂ کیفیت (زائد)]۔

خَلائی (فت خ) صف۔
۱. خلا (فضائے ارضی سے اوپر کا خطہ) سے متعلق یا منسوب ، خلا کا۔ ٹیلی ویژن کی مدد سے دنیا کے انسانوں نے نہ صرف قریب فاصلہ سے چاند کا مشاہدہ کیا بلکہ خلائی دوربین سے خود اپنی زمین کو دوسرے سیاروں کی مانند چمکتے دیکھا۔ (۱۹۶۹ ، ٹیلیویژن کی کہانی ، ۱۰۵)۔ **۲. خلا (وہ جگہ یا ظرف جس میں ہوا کش کے ذریعے ہوا نکال لی گئی ہو) سے متعلق یا منسوب ، خلادار۔** ایک خلائی یعنی ویکویم ٹیوب کے اندر ایک کیتھوڈ اینوڈ سسٹم ترتیب دیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، تابکاری ، ۱۰۱)۔ [خلا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---اِسْٹیشَن (--- کس ا ، سک س ، ی مج ، فت ش) امذ۔
وہ مصنوعی سیارہ جسے خلا میں کارروائیوں کے لیے اڈے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ امریکہ خلائی اسٹیشن قائم کرنے کے میدان میں روس سے دو سال پیچھے رہ جائے گا۔ (۱۹۶۹ ، روزنامہ "جنگ" ، کراچی ، ۷ ، جنوری : ۱)۔ ماہرین اب زمین سے بہت اوپر ایک خلائی اسٹیشن بنا کر وہاں سے سیاروں پر جست لگانے کے لیے بھی تیاریاں کر رہے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ۱۳)۔ [خلائی + اسٹیشن (رک)]۔

---اِنْجِینیَرِنْگ (--- کس ا ، سک ن ، ی مج ، کس ن ، فت ی ، کس ر ، غنہ) امث۔
خلا سے متعلق تکنیکی کام یا فن ، خلائی تسخیر میں استعمال کیے جانے والے آلات اور مشینوں کا استعمال۔ خلانوردوں کی صحت کا خیال رکھنا اور خلا میں ان سے رابطہ قائم رکھنا یہ سب خلائی انجینیرنگ کا حصہ ہیں۔ (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۱۳)۔ [خلائی + انجینیرنگ (رک)]۔

---پِگَھلاؤ (--- کس پ ، سک گھ ، و مج) امذ۔
خام دھات کو خلا میں پگھلانے کا عمل (انگ : Vacuum Melting)۔ بعض استعمالات کی بنا پر خام مال کو خلا میں پگھلایا جاتا ہے جسے ویکیوم میلٹنگ یا خلائی پگھلاؤ بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۵۴)۔ [خلائی + پگھلاؤ (رک)]۔

---پَمْپ (---فت پ ، سک م) امذ۔
رک : خلا ساز پمپ۔ خلائی پمپ کو چلانے سے اوپر کی ڈسچارج ٹیوب کے اندر دباؤ بتدریج کم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۰)۔ [خلائی + پمپ (رک)]۔

---تَسْخِیر (---فت ت ، سک س ، ی مع) امث۔
خلا کو مسخر کرنے کا عمل ، خلا میں مشینوں اور انسانوں کی پرواز اور کارروائیاں۔ خلائی تسخیر میں استعمال کیے جانے والے آلات کا ڈیزائن تیار کرنا ... یہ سب خلائی انجینیرنگ کا حصہ ہیں۔ (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۱۳)۔ [خلائی + تسخیر (رک)]۔

---جَگَہی پَہْلُو (---فت ج ، گ ، پ ، سک ہ ، و مع) امذ۔
خلا میں موجود چیزوں خصوصاً طبعی نقوش کا مقام معلوم کرنے کا طریقہ۔ جغرافیہ داں اس بات میں خاص دلچسپی لیتا ہے جسے ہم "خلائی جگہی پہلو" کہتے ہیں وہ خلا میں پائی جانے والی ہر چیز خصوصاً طبعی نقوش کا خلا میں مقام جاننا چاہتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۴۴)۔ [خلائی + جگہ + ی ، لاحقۂ صفت + پہلو (رک)]۔

---خا کْروب (---سک ک ، و مع) امذ۔
صفائی کرنے کا وہ آلہ جو ہوا کے ساتھ گرد کو بھی کھینچ لیتا ہے ، گرد کش (انگ : Vacuum Cleaner)۔ خلائی خا کروب جو مخراج الہوا کے اصول پر فرش پر کی تمام خس و خاشاک کو ہوا کے ساتھ ایک برتن کے اندر کھینچ لیتے ہیں۔ (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۱)۔ [خلائی + خا کروب (رک)]۔

---خُشْکالَہ (---ضم خ ، سک ش ، ف ل) امذ
وہ برتن جس میں ہوا خشک رکھی جا سکتی ہے او خلا پیدا کیا جا سکتا ہے ، اس پر ڈھکنا لگنے کے بعد ہوا کی آمد و رفت کا رستہ بند ہو جاتا ہے ، یہ آلہ بہت سے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ رکابی خلائی خشکالہ میں رکھ دی جائے تو خشکیدگی کا عمل زیادہ تیز ہو سکتا ہے۔ (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۱ : ۲۷)۔ [خلائی + خُشک (رک) + آلہ (رک)]۔

---را کِٹ (--- کس ک) امذ۔
خلائی جہاز کو خلا میں پہنچانے والا را کٹ (را کٹ کے اوپر کے حصے (کیپسول) میں خلانورد بیٹھتا ہے اور نچلے حصوں میں ایندھن کے ٹینک ، پمپ ، احتراق خانہ ، ایندھن اور تکسید کار ہوتے ہیں)۔ خلائی را کٹ میں زیادہ تر وزن اس کے ایندھن کا ہوتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، خلا میں پرواز ، ۸)۔ [خلائی + را کٹ (رک)]۔

---رِشتہ (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
ایک سائنسی نظریہ جس کی رو سے خلا میں پائی جانے والی ہر چیز کا ، چاہے یہ کرۂ ارض کے طبعی نقوش سے ہی تعلق رکھتی ہو ، دوسری چیز (چاہے یہ اس سے دور ہو یا نزدیک) سے تعلق ضرور ہوتا ہے ، اس رشتے کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتی. یہی وہ تین نظریات ہیں جن کا پرچار علم جغرافیہ کرتا ہے یہ نظریات مختصراً یہ ہیں : ١۔ چیزوں کے خلائی رشتے ، ٢۔ انسان اور زمین کے رشتے ، ٣۔ ماحول کی وحدت. (١٩٨٥ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ٤٧). [خلائی + رشتہ (رک)].

---سیل (---ی مج) امذ.
اخراجی سیل کی ایک قسم جس کے بلب کے اندر اونچے درجے کا خلا بنا دیا جاتا ہے ، یہ سیل روشنی کی شدت اور کرنٹ کے درمیان پورا پورا تناسب قایم رکھتے ہیں ، ان کے اندر خارج شدہ الیکٹران آزادانہ حرکت کرتے ہیں (انگ: Vacuum Cell) یہ بھی قسم اخراجی سیل کی ہے ... یہ سیل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک خلائی سیل اور دوسرا گیس سے بھرا سیل. (١٩٧١ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ٩٣). [خلائی + سیل (رک)].

---شٹل (---فت ش ، ٹ) امذ.
زمین اور خلائی اسٹیشن کے درمیان بار بار استعمال ہونے والا راکٹ. روسی خلائی شٹل جس کو امریکہ کے اسٹار وار پروگرام کے توڑ کے طور کام میں لایا جا سکتا ہے. (١٩٨٥ ، جنگ ، کراچی ، ٥ ، نومبر : ٨). [خلائی + انگ : شٹل (Shuttle)].

---کمرہ (---فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
ایسا کمرہ جس میں سے ہوا نکال دی گئی ہو. خام مال کو خلا میں پگھلایا جاتا ہے... اس مقصد کے لیے الڈکشن بھٹی کو ویکیوم یا خلائی کمرے میں بند کر دیا جاتا ہے. (١٩٧٣ ، فولادسازی ، ٥٠). [خلائی + کمرہ (رک)].

---مُواصَلات (---ضم م ، فت ص) امذ.
خلائی نقل و حمل ، خلا میں چھوڑے گئے مخصوص مصنوعی سیاروں کے ذریعے زمین کے مختلف حصوں کے درمیان پیغام رسانی اور نشریاتی رابطے وغیرہ کا نظام خلائی مواصلات کے مصارف موجودہ مواصلاتی نظام کے مقابلے میں بہت ارزاں ہوں گے. (١٩٦٣ ، مصنوعی سیارے ، ٦٥). [خلائی + مواصلات (رک)].

---نلی (---فت ن) امث.
رک : خلا دار نلی. گیسوں کے طیوف ان کی خلائی نلیوں میں سے... اماں لچھی کا برق بار خارج کرکے معائنہ کئے جا سکتے ہیں. (١٩٧٠ ، طبیعیات عملی (عبدالرحمن) ، ٢ : ١٧٤). [خلائی + نلی (رک)].

خَلائیت (فت خ ، کس ء ، شد ی ، بفت) امث.
(فلسفہ) تمام اشیا کو محض خلا اور غیر جوہری اشکال سمجھنا. سہایانہ ادب کی ترقی سے اصول غیر جوہریت اور اصول خلائیت کا دور شروع ہوا. (١٩٣٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ١ : ٢٥٠). [خلائی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]

خَلایا (فت خ) امذ ؛ ج.
خلیہ (رک) کی جمع. مراکز اعلٰی و اسفل سے یہ مراد ہے کہ عصبی مادہ کے جو خلایا (یا ذرات مدور) نظام عصبی کے سب سے بالائی حصہ دماغ کے اونچے ٹکڑوں میں ہوتے ہیں وہ اعلٰی مراکز عصبی کہلاتے ہیں. (١٩١٥ ، فلسفہ اجتماع ، ٦٩). مینڈک کے نخاع میں خلایا اور ریشوں کا ایسا نظام ہوتا ہے جو جلدی ہیجانات کو حرکات میں منتقل کر دیتا ہے. (١٩٣٧ ، اصول نفسیات ، ١ : ٢٠). [ع].

خَلَت (فت خ ل) امذ.
(عو) خلعت ، پوشاک ، لباس. ہم چاہیں تو کنبل کا خلت ہم بھی لے لیا کریں. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ١٠٥). [خلعت (رک) کا بگڑا ہوا تلفظ].

خُلَّت (---ضم خ ، شد ل بفت). (الف) امث.
١. دوستی ، محبت.

لگن تیرا ہے جم خلت کوں بھاری خلیل اللہ کیرا ہوے ناؤں کاری
(١٦٨٣ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ٣٨).

ہے محبت افضل از خلت بجہان
بول گئے ہیں یہ سخن سب اہل گیان

(١٧٧١ ، ہشت بہشت ، ٦ : ٩١). خلت اس محبت کو کہتے ہیں جو دل کی تہ میں گڑی ہوئی ہو. (١٨٣٠ ، تقویۃ الایمان ، ١٦٢).

رنگ خلت سے دلِ شیدا مرقع بن گیا
یہ خدا کا گھر بھی اس صورت سے بت خانہ ہوا

(١٩٠٠ ، دیوان حبیب ، ٥٢). حق تعالٰی کو منظور تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی خلت کا خلعت خاص عطا فرمایا جائے. (١٩٦٩ ، معارف القرآن ، ١ : ٢٥٣). ٢. سبز خوراک (جامع اللغات). (ب) صف. دوست (جامع اللغات ، اسٹین گاس).
[ع : (خ ل ل)].

---پَناہی (---فت پ) امث.
دوستی.

مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے کا جو کوئی
مثل اسماعیل اول جی کوں قربانی کرے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٠٩). [خلت + پناہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَمامَہ (---فت ش ، م) صف.
محبت اور دوستی کی خوشبو سے معطر. محبت نامہ خلت شمامہ کئی دن ہوئے آیا تھا. (١٨٩٥ ، مکاتیب امیرمینائی ، ٣٣٣). [خلت + شمامہ (رک)].

---مَخْصُوصَہ کس صف (---فت م ، سک خ ، و مع ، فت ص) امث.

نہایت بے تکلف دوستی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [خلت + مخصوص (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خَلْتا (فت خ ، سک ل) امذ ؛ صہ خلتہ.
چھوٹا تھیلا. وہ آ کر میرے سامنے بیٹھ گیا اور ایک خلتا میرے سامنے رکھ دیا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۵۷). قبلے کون ہے ، کوئی نہیں جل خلتے میں. (۱۹۱۸ ، منازل ترقی ، ۱). [رک : خلطہ].

خُلُج (ضم خ ، ل) امذ.
ایک قبیلہ کا نام ؛ **چھوٹے جہاز** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع : خلیج - چھوٹا جہاز].

خَلْجان (فت خ ، ل ، نیز سک ل) امذ.
۱. **تپک ؛ خلش ، بے چینی ؛ تردد ، اندیشہ ، فکر ، گھبراہٹ.**

چرچے ہیں لب تیغ پہ کس کے کہ پرا ک دم
اک کاوش نو ہے خلجان زخم کہن میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د(ق) ، ۸۸). اوس کا حضرت کو خلجان باقی رہا (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۰). مجھے اس کی ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھنی پڑے گی یہ خلجان میں نہیں برداشت کر سکتا. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۵). ان دنوں کی ایک غزل ... میرے اندرونی خلجان اور میرے غم و غصہ کا آخری اظہار ہے. (۱۹۶۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱). ۲. **تذبذب ، وسوسہ ، شک.** جو بانی شریعت کی رو سے بات ہو اس میں بھی ان کو خلجان رہتا ہے. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۷۸). اب اور بھی خلجان بڑھ گیا یہ انگوٹھی میں نے کبھی دیکھی تھی. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۲۲). [ع : (خ ل ج)].

ـــ خاطر کس اضا (ـــ کس ط) امذ.
دل کی خلش ، اندیشہ تردد ، فکر ، بے چینی. قبلہ مجھے ایک امر میں خلجان خاطر رہتا ہے (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۷۹). جناب عالی کو پہلے جس قدر تشویش و خلجان خاطر تھا وہ سب رفع ہو کر شگفتگی و تسکین خاطر ہوئی. (۱۸۹۹ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۷۳). [خلجان + خاطر (رک)].

ـــ رَفع ہونا ف م.
خلش دور ہونا ، فکر جاتا رہنا ، بے چینی ختم ہونا. آپ ہی آپ ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ خلجان رفع ہو کر دل کو اطمینان ہو جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۶۸).

ـــ میں پڑنا محاورہ.
فکر میں مبتلا ہونا ، متردد ہونا. لوگ جو (غیر خدا کی) پرستش کرتے ہیں اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۳۲۸).

خَل جَن (فت خ ، ج) امث.
خالہ جان. اس سے بہتر یہی ہے کہ پہلے ام جن خل جن کو دکھا کر پرکھوالیں. (۱۹۶۶ ، جارناولٹ ، ۱۲۱). [خالہ (رک) + جن (رک) ، کا مخفف].

خَلُّخ (فت خ ، شد ل بفت نیز بضم) (الف) صف.
خوشبودار (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). (ب) امذ. **ملک خطا میں ایک بڑا شہر جہاں کے باشندے خوبصورتی کے لیے مشہور ہیں ، حسن خیز شہر.**

وہ بدگمان ہوا جو کبھی شعر میں میرے
ذکر بتان خلخ و نوشاد آ گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۱۰۷). ایک پریزاد رشک شمشاد غیرت خوبان خلخ و نوشاد ایک ... تالاب میں ... چلا جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، بی کہان ، ۲۶).

بگرد بالش رخسارۂ عرق آلود
بخواب ناز حسینان خلخ و نوشاد

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۷۹). [ف].

خَلْخال (فت خ ، سک ل) امذ ؛ امث.
۱. **پاؤں میں پہننے کا ایک زیور جس میں گھنگرو لگے ہوتے ہیں ، پازیب ، پایل ، گوجری.**

لے گئے اس کوہ بند کر وہاں دست و پائے
جو زنجیر زر سوں تھے خلخال سائے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۷).

کتنا حریف خواب ہے خلخال دیکھنا
یارو خدا کے واسطے یہ چال دیکھنا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۳۷).

رنگیں ہیں عاشق و معشوق اتحاد اتنا
کہ طوق فاختہ ہے پائے سرو کی خلخال

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۹۳). سوت خلخال بن کر پاؤں پڑی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۹).

دست بے یارہ قدم بے خلخال
زہرہ آواز و انا تا رخ و برجیس جمال

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۹۵). ۲. **ایک طرح کا باریک کپڑا** (ماخوذ : جامع اللغات). [ع : (خ ل خ ل)].

خَلْخان (فت خ ، سک ل) امذ.
ایک پودہ جس کی سجی بناتے ہیں (جامع اللغات). [ع].

خَلْ خَل (۱) (فت خ ، سک ل ، فت خ) صف.
ڈھیلا ڈھالا ؛ گھسا پٹا. ایک اور نے سوال کیا جو نیلا خلخل پتلون اور بھوری شرٹ پہنے تھا. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۷۹). [ع : خلخل - ہلا کر ڈھیلا کر دینا].

خَلْ خَل (۲) (فت خ ، سک ل ، فت خ) امث.
کھلبلی ، ہلچل. پرسوں مسجد سے گھر واپس آ رہا تھا کہ چوک میں خل خل پائی معلوم ہوا کہ ابھی میر انیس کا انتقال ہوا ہے. (۱۸۷۳ ، پیمبران سخن ، ۲۳۹). [کھل کھل (رک) کا دوسرا املا].

خَلْ خَل (۳) (فت خ ، سک ل ، فت خ) امث.

شپ شپ کی آواز نکالنا. ایک گاڑی ڈوبتی تیرتی پانی میں خل خل کرتی نظر آئی. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۷۷). اف : کرنا ، ہونا. [خل خل (حکایت الصوت)].

خِلْ خِل (کس خ ، سک ل ، کس خ) امث.
ہنسی کی آواز. اس کو خل خل ہنسی سوجھی تو ایک ایک کی صورت دیکھ رہی ہے اور لوٹے جا رہی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۳). [کھِل کھِل (رک) کا دوسرا املا].

خَلْخَلا (فت خ ، سک ل ، فت خ) صف ؛ امذ.
۱. **خلخل ، ڈھیلا ڈھالا.** گھروں پر ہماری طرح کے خلخلے کپڑے پہنے رہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۱۶۳). خط اس طرح نہ کرنا چاہیے کہ لفافے میں بھرپور سمانے خلخلا نہ رہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۵). ۲. **پنجاب اور سرحد کا خاص پاجامہ اس کا پائینچا بہت گھیردار ہوتا ہے مگر اس کی موری جوڑی رکھی جاتی ہے ، تروار ، شلوار** (ا ب و ، ۲ : ۱۲۶). [خلخل (۱) + ا ، لاحقۂ صفت].

خَلْخول (فت خ ، سک ل ، و مج) صف.
رک : خلخل (۱).

لاغر وہ یوں نہیں ہے لاغر تھے تن کسو کا
محتوں کے بھی بدن کا خلخلول ہو شلو کا

(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۹). [خلخل (رک)].

خُلْد (ضم خ ، سک ل) امذ ؛ امث.
۱. **جنت ، بہشت.**

طوطی سبز باغ و خلد و عدن — زینت عرش گردگار حسن

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵).

خلد میں جا کے نہ ٹھہرا دم بھر
اپنا لوٹا ہوا گھر یاد آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۱).

رشک رضوان خلد ہیں رنگیں عذار دوست
آنکھیں کہاں سے لاؤں جو دیکھوں بہار دوست

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مے خانۂ الہام ، ۱۳۳).

جاوداں ہستی فانی کو بنا سکتا ہے
تو بھی چاہے تو مرے خلد میں آ سکتا ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۸). ۲. **چوہے کی ایک قسم جس کو دن میں نظر نہیں آتا ، چھچھوندر ، موشک کور ، کورموش.** ایک قسم ان میں ہے جنکا نام خلد ہے ، حق تعالی نے ان کو اندھا پیدا کیا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۵). [ع : (خ ل د)].

ـــ آشیاں (ـــ سک ش) صف ؛ امذ.
جنت میں سکونت رکھنے والا ، مرحوم ، مغفور (بڑے بڑے نوابوں اور بزرگوں کے لیے ان کی وفات کے بعد کہتے ہیں).

امیدوار ترحم ہے خواستگار کرم
نگاہ لطف ہے خلد آشیاں سے زیاد

(۱۸۹۰ ، مہتاب داغ ، ۲۵۵). نواب خلد آشیاں کلب علی خاں بہادر کی توجہ اور قدردانی سے ہر طرح کا سامان راحت ... مہیا تھا. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی (دیباچہ) ، ۱۷). [خلد + آشیاں (رک)].

ـــ بَریں کس صف (ـــ فت ب ، ی مع) امث ؛ امذ.
سب سے بلند درجے کی جنت ، فردوس اعلی ، نیز مطلق جنت.

مضمون بندھا کوچۂ محبوب حسیں کا
دروازہ کھلا قبر میں جب خلد بریں کا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۴۴).

خدا شاہد مری نظروں میں شاہد — مدینہ رو کش خلد بریں ہے

(۱۹۸۳ ، حمد و ثنا ، ۱۳۰). [خلد + بریں (رک)].

ـــ زار امذ.
جنت کی طرح سرسبز و شاداب مقام ، جنت نظیر جگہ.

نکل کر جوئے نغمۂ خلد زار ماہ و انجم سے
فضا کی وسعتوں میں ہے رواں آہستہ آہستہ

(۱۹۴۱ ، ماورا ، ۴۵). [خلد + زار (رک)].

ـــ عَدَن کس اضا (ـــ فت ع ، د) امث ؛ امذ.
بہشت ، جنت عدن.

انہیں کے واسطے خلد عدن ہے انہیں کے واسطے تہ بن ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۴۱).

خدا کے ہمدم دیرینہ جبرئیل کے یار
سفیر عرش علی ایلچی خلد عدن

(۱۹۵۲ ، نبض دوراں ، ۲۴۳). [خلد + عدن (رک)].

ـــ گہ امث.
رک : خلد زار. کہاں ہندوستان کی تیرہ خاک ، کہاں یورپ کی خلد گہ ، یہ خاک اور وہ عامل پاک. (۱۹۱۸ ، عبدالرحمان بجنوری (گل نغمہ ، عبدالعزیز ، ۱۱). [خلد + گہ (رک)].

ـــ مَکاں/مکانی (ـــ فت م) صف ؛ امذ.
رک : خلد آشیاں. جس ایام میں کہ عالمگیر خلد مکاں نے ..... عادل شاہی اور نظام شاہیوں کو زیر و زبر کیا. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۶۵). حضرت خاقانی ظل سبحانی خلد مکانی کی تخت نشینی کے آٹھویں برس ایک ستارہ بڑا سا مثل شعلہ کے ... تالاب میں گرا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۴). [خلد + مکاں (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ نَعیم کس صف (ـــ فت ن ، ی مع) امذ ؛ امث.
نعمتوں والی جنت.

ہے جیسے آرزوئے خلد نعیم
اس نے پایا ہے کوثر و تسنیم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۱). [خلد + نعیم (رک)].

خُلَر/خُلّر (ضم خ ، فت ل/شد ل بفت) امذ.
چنا ، دھنیا ، مٹر پھلی (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

خَلِش (فت خ ، کس ل) امث ؛ امذ (شاذ).
۱. **چبھن ، کھٹک.**

کچھ تو جاتا دل سے خار بیقراری کا خلش
کاش وہ نوکِ مژہ دیتی قرار اک پل ہمیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳).

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

مرہم کا اہتمام ہے ہر زخم کی خلش
درماں کا ساز و برگ ہے ہر درد کا وفور

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۹).

غضب کہ لٹ گئی دولت غمِ محبت کی
نہ اب خلش وہی باقی نہ درد باقی ہے

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۰۲). ۲. **رنج ، فکر ، الجھن ، پریشانی.**

تھا تحصیل میں ملک سو لاکھ کا
کہ کھاتے تھے سب بے خلش جا بجا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۹۲). دل میں یہ خلش رہی یا الٰہی یہ کیا صورت ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۰). ایک اندرونی اضطراب اور خلش سے اس کی چہرے پر تشنج کے اثرات پھیل گئے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۱۶). اف : رہنا ، ہونا. ۳. **خصومت ، بغض ، کینہ ، رنجش.**

خلش تھی مدنظر ہم سے حرف گیروں کو
سو ہم نے ہاتھ ہی لکھنے سے یک قلم کھینچا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷). اس کی طرف سے خلش اور کدورت پیدا ہوئی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۳).

دل کو خلش جگر سے جگر کو ہے دل سے لاگ
ناوک تری نظر کے کہاں گھر بنائیں گے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۴).

دشت میں باعث ایذا ہیں ستمگار بہت
آبلوں سے مرے رکھتے ہیں خلش خار بہت

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۳۵). اف : رکھنا ، ہونا. [ف : خلیدن - چبھنا ، کا حاصل مصدر].

--- آشوب کس اضا (--- و مع) امث.
آنکھ دکھنا ، عارضۂ چشم میں محسوس ہونے والی چبھن اور درد. میری آنکھوں میں آجکل کچھ خلش آشوب بھی ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۴). [خلش + آشوب (رک)].

--- پیہم کس صف (--- ی لین ، فت ہ) امث.
مسلسل تکلیف یا پریشانی. خلش پیہم سے ایک زخم بہتر. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۵۵). [خلش + پیہم (رک)].

--- ڈالنا محاورہ.
فکر و تردد میں مبتلا کرنا. فرمایا آپ نے جب کوئی چیز تیرے دل میں خلش ڈالے ... تو چھوڑ دے اس کو. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۲).

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **دل میں مسلسل فکر و تردد پیدا کرنا ، دل میں کھٹکنا ، چبھنا.** بالفعل ایک اندیشہ مشکل میرے دل میں خلش کر رہا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۳). کچھ تردد کی بات نہیں ہے دل کے پاس کوئی چیز خلش کرتی ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۶۰). ۲. **دشمنی اور عداوت کا برتاؤ کرنا.**

اے موج ہم سے کر نہ خلش تو کہ جوں حباب
کوئی دم کریں ہیں اور نفس کا شمار ہم

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۷).

نہ پھر ہرگز خلش تم سے کرے گا
محبت کا تمہاری دم بھرے گا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۸۶).

--- گَر (--- فت گ) صف.
خلش پیدا کرنے والا ، کھٹکنے والا ، حسد یا دشمنی کرنے والا.

ہو یا کہ دامنوں کو خلش گر ہے کیا خطر
کھٹکا نہیں نگہ کو مژگاں کے خار کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۶).

پھر خلش گر ہے تری مژگاں کی یاد
دل میں پھر چبھنے لگے پیکاں سے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۴۳). [خلش + ف : گر ، لاحقۂ صفت].

--- مِٹانا محاورہ.
فکر و تردد یا پریشانی دور کرنا.

عوض امید کے پھر دل کو یاس آئی ہے
عجب زمانے نے جی سے خلش مٹائی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۱).

جو تھیں منتظر گھر یہ ماں اور دادی
خلش ان کے دل کی بھی آ کر مٹا دی

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۸).

--- مِٹْنا محاورہ.
خلش مٹانا (رک) کا لازم.

ناحق نہ درد عشق کی ہمدم دوا کریں
تاحشر یہ خلش نہ مٹے یہ دعا کریں

(۱۹۳۹ ، طیور آوارہ ، ۸۷).

--- نِکالْنا محاورہ.
دشمنی اور عداوت کی وجہ سے اذیت دینا.

کانٹا نہ کہیں خلش نکالے
سنبل نہ کہیں بلا میں ڈالے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۳).

ہے دل میں ان کے وصل کی تکرار کی خلش
ہم سے نکالتے ہیں وہ بیکار کی خلش

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۶۶).

خِلْص (کس خ ، سک ل) صف.
خالص دوست ، دوستِ صادق ، سچا دوست (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [ع : (خ ل ص)].

خَلَّص (فت خ ، شد ل بفت) امذ.
۱. حاصل حصول ، خلاصہ ، غایت.

جلوے سے ہے نبی ہی کے ساری یہ کائنات
خَلَّص وہی ہے دونوں جہاں میں تمام کا

(۱۷۸۶ ، میرحسن ، د ، ۳). ۲. خلوص ، اخلاص.

خلّص احباب سے کیوں استشارہ کیجئے
راز پوشیدہ ہے کیوں آشکارا کیجئے

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۵). [ع : (خ ل ص)].

خَلْط (فت خ ، سک ل) امذ.
۱. گڈمڈ یا مخلوط کرنے یا ہو جانے کا عمل نیز کیفیت ، (دو یا زیادہ چیزوں کی) باہم آمیزش ، ملاوٹ.

اس کے ہم صدقے مٹایا جس نے باہم کر کے خلط
آتش تیز و ہوا و آب و گل کا اضطراب

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۹). اسی صناعی میں واسطے دلچسپی کے راست و دروغ خلط ہو جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پشمہ وران ، ۵). ایک فطری شے کی تعریف دوسری فطری شے سے کر کے دونوں کو آپس میں خلط کر دیتا ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۹۰). ۲. میل جول ، تعلق ، اختلاط.

یہ زبانی نہ کریں مجھ سے حضورِ والا
جس سے ہے خلط انہی پر یہ عنایات رہے

(۱۸۸۳ ، بیخودؔ (ہادی علی) ، د ، ۸۳). اس خطے کے باشندوں میں جس قسم کا خلط ہے وہ کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا. (۱۹۰۳ ، تمدن ہند ، ۸۳). ۳. نسل کی آمیزش. باب راہ و رسم کے مسدود رہنے سے خلط کمتر واقع ہوا ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۳). ۴. اشتباہ یا غلط فہمی کی بنا پر کسی مفہوم یا شے کو اس کے متضاد محل میں رکھنے کا عمل ؛ کسی روایت یا مضمون کے ساتھ دوسری باتوں کی آمیزش. تھے صحیفے انبیاء کے اونکے ہاتھوں میں اور خلط کیا اوسکے ساتھ اپنے اخبار کو کہ لیا ہے اونے غیر ثقات سے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۱). تاریخ ... جس قدر من و عن ہو بہو اور خلط و قیاس سے دور ہوتی ہے زیادہ قابل اعتبار ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر : ۱۱). ۵. (عروض) اوزان کی باہمی آمیزش. یہ بارہ اوزان شجرہ دوم کے ہیں ان بارہوں کا خلط باہم جائز ہے یعنی ایک مصرع کسی وزن کا ہو اور دوسرا اور وزن کا اور تیسرا اور وزن کا ... مگر اس شجرے سے باہر نہ ہو تو خلاف استعمال اور ناجائز نہیں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۱۳۵). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (خ ل ط)].

ـــ الْمَبْحَث (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ب ، فت ح) امذ.
رک : خلط مبحث. سب سے بڑا خلط المبحث یہ تھا کہ مذہبی اور غیر مذہبی علوم آپس میں مختلط ہو گئے تھے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۰۱). [خلط + رک : ال (۱) + مبحث (رک)].

ـــِ مَبْحَث کسر اضا (ـــ فت م ، سک ب ، فت ح) امذ.
غلطی سے یا مغالطے کے لیے موضوع سے ہٹ جانے یا اسے الجھا دینے کا عمل ، الجھاؤ. واسطے عزم خلط مبحث کے ہر ایک اس کے سر پر آیا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۹۱). خلط مبحث کی وجہ سے طالب علم اس فن کے مسائل سے دور پڑ جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۱۸۵). آہنگ کے یہ مختلف تصورات اس قدر متضاد اور متناقض ہیں کہ خلط مبحث کی صورت پیدا ہو گئی ہے. (۱۹۸۵ ، اوراق ، لاہور ، اکتوبر ، نومبر : ۶۸). [خلط + مبحث (رک)].

ـــ مَلْط (ـــ فت م ، سک ل) صف.
۱. گڈمڈ ، مخلوط ، ملا جلا. رفتہ رفتہ شاہ جہان بادشاہ کے عہد تک ہر ایک بولی خلط ملط ہو کر ایک نئی زبان پیدا ہو گئی. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳). کاتبوں نے حافظ ، عواجو اور سلمان کے دیوان کو نہایت خلط ملط کر دیا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیات حافظ ، ۱۸). اگر طالب عضوں کے کاولا پہلے ہی سے اچھی طرح خلط ملط کر دیے گئے ہوں تو منظم نمونہ بندی سے حاصل شدہ نمونہ ... مل سکتا ہے. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۸۲). ۲. ملا کر بیٹنا ہوا ، آمیختہ. اس کو خوب خلط ملط کر کے استعمال کرنا چاہیے. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۳ : ۲۰). انڈے اور خمیر کھانڈ ملا کر خلط ملط کر کے ڈھانک دیں. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۸۲). ۳. درہم برہم. جو کوئی ان سے سختی اور درشتی کے ساتھ پیش آیگا وہ ان سے ہلاک ہو گا ... پانچویں حالت مستی میں جوتھے عام لوگ حالت ہیجان و جوش و خفت ملط میں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰۱). اف : کرنا ، ہونا. [خلط + ع : ملط - دیوار کو مٹی سے لیپنا].

خِلْط (کس خ ، سک ل) امذ.
۱. آمیزش ، ملاوٹ ، ملی ہوئی چیز. خلط کے لغوی معنی ملی ہوئی چیز کے ہیں. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۲). ۲. (طب) وہ سیال مادہ جو غذا کے ہضم و تغیر سے جسم میں پیدا ہوتا ہے اور یہ چار قسم کا ہوتا ہے ، خون ، صفرا ، بلغم ، سودا (ان چاروں کو اخلاط اربعہ کہتے ہیں).

ہے یہ لازم کہ کسل کا سبب ان میں ڈھونڈیں
تھوڑے جو خلط کریں اس کا تدارک پیہم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۸). خلط ایک جسم رطب اور سیال ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۰). دوائے مسہل کو ... خلطہ سے مشابہت حاصل ہے. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۳۳). ۳. (طب) آنکھ کے پردوں کے درمیان کی تین شفاف رطوبتیں جن میں سے اول کو خلط آبی دوسری کو خلط بلوری اور تیسری کو خلط شیشی کہتے ہیں. آنکھ کے پردوں کے درمیان تین شفاف رطوبتیں ہیں جن کو خلط کہتے ہیں. (۱۸۴۹ ، علم طبیعات ، ۳ : ۳۳). ۴. (ا) مزاج ، طبیعت ، فطرت.

اتصالات کا مقام ہے اے چرخ کج ادا
ہو جس ولی کی خلط میں یہ طینت سخا

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۱۳۷). (iii) رک : عنصر.

روح القدس کو آیا یہ فرمانِ کبریا
آدم کی خلط کے لیے مٹی زمین سے لا

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۱۰۸). ۵. (نفسیات) دماغی الجھن ، ایک غیر معمولی دماغی کیفیت جو ہیجانات یا جبلتوں کے دباؤ سے پیدا ہو جاتی ہے ، کومپلکس. کسی ایک عضریہ میں تمام ہم وقتی انگیختیں ایک مربوط ہم وقتی انگیختی خلط (Complex) کو تشکیل دیتی ہیں. (۱۹۶۳ ، تجزیہ نفس ، ۹۲). [ع : (خ ل ط)].

ـــِ **اَبْیَض** کس صف (ـــــ فت ا ، سک ب ، فت ی) امذ.
بدن کی سفید تیز بے رنگ رطوبت ، بلغم سفید (خلط ابیض) جس میں بے رنگ رطوبتیں بھی داخل ہیں. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۷). [خلط + ابیض (رک)].

ـــِ **اَحْمَر** کس صف (ـــــ فت ا ، سک ح ، فت م) امذ.
بدن کی سرخ رطوبت ، خون. بدن کی ساری رطوبتوں کو بلحاظ رنگ ، چار بڑے خانوں میں منقسم کر دیا (۱) سرخ (خلط اَحْمَر) ، خون یا ہمراہ. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۷). [خلط + احمر (رک)].

ـــِ **اَسْوَد** کس صف (ـــــ فت ا ، سک س ، فت و) امذ.
بدن کی سیاہ تیز نیلے رنگ کی رطوبت ، سودا. سیاہ (خلط اَسْوَد) جس میں نیلے رنگ کی رطوبات بھی شامل ہیں. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۷). [خلط + اسود (رک)].

ـــِ **اَصْفَر** کس صف (ـــــ فت ا ، سک ص ، فت ف) امذ.
بدن کی زرد رنگ کی رطوبت ، صفرا ، پت ، تلخہ ، مِرَّہ. زرد (خلط اَصْفَر) مرہ یا صفرا. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۷). [خلط + اصفر (رک)]

ـــِ **بَلْغَم** کس اضا (ـــــ فت ب ، سک ل ، فت غ) امذ.
رک : خلط ابیض. بعض مضرات جو شاعر طبیعت نہیں ہیں اور کچھ ضرورت سے زیادہ خلط بلغم اپنی ترکیب جسانی میں رکھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۹۶). خلط صفراوی کے مسہل میں اگر خلط بلغم کے نکلنے کی نوبت آجائے تو جاننا چاہیے کہ اسہال میں افراط ہوئی. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۳۰).
[خلط + بلغم (رک)].

ـــِ **رَدِی** کس صف (ـــــ فت ر) امذ ؛ امث.
رک : خلط فاسد. اور خلط ردی میں جس کو فضلہ بھی کہتے ہیں یہ صلاحیت نہیں ہوتی. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۸). [خلط + ردی (رک)].

ـــِ **سَوْداوی** کس صف (ـــــ و لین) امذ.
رک : خلط اسود. نہ خیال ہے کہ خلط سوداوی غلیظ کو جذب کرے.

(۱۸۹۰ ، اخوان الصفا ، ۸۳). ایک مرض کے علاج کے لئے ان کو کوئی ایسی تیز دوا دی گئی تھی جس سے خلط سوداوی میں احتراق پیدا ہو گیا تھا. (۱۹۲۲ ، خطوط اکبر ، ۵). [خلط + سودا (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت وصفت].

ـــِ **صالِح** کس صف (ـــــ کس ل) امذ.
وہ خلط (رطوبت) جو جگر میں پیدا ہو اور بدن کی غذا بن جائے (مخزن الجواہر ، ۳۰۸). [خلط + صالح (رک)].

ـــِ **صَفْرا / صَفْراوی** کس اضا / صف (ـــــ فت ص ، سک ف) امذ.
رک : خلط اصفر.

سبزہ رنگوں کی جو میں الفت میں آزاری ہوا
خلط صفرا یہاں تلک بگڑا کہ زنگاری ہوا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲۱۳). خلط صفراوی کے مسہل میں اگر خلط بلغم کے نکلنے کی نوبت آجائے تو جاننا چاہیے کہ اسہال میں افراط ہوئی. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۳۰). [خلط + صفرا (رک) / + وی ، لاحقۂ نسبت وصفت].

ـــِ **طَبْعی** کس صف (ـــــ فت ط ، سک ب) امذ.
رک : خلط صالح. خلط محمود (خلط طبعی) وہ ہے جو اس قابل ہو کہ وہ تنہا یا غیر کے ساتھ مل کر جوہر مغتذی (جوہر عضو) کا ایک جز بن جائے. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۸). [خلط + طبعی (رک)].

ـــِ **فاسِد** کس صف (ـــــ کس س) امذ.
خراب خلط ، وہ خلط جو بدن کے لیے مفید نہ ہو ، پھوڑے کی جڑ ، فضلہ. کسی خلط فاسد کا ہیجان ہے اور ضعف کے سبب سے تنقیۂ کامل نہیں ہوسکتا. (۱۹۱۹ ، مکاتیب اکبر ، ۸۶).
[خلط + فاسد (رک)].

ـــِ **مَجْذُوب** کس صف (ـــــ فت م ، سک ج ، و مع) امذ.
جذب ہونے والا خلط. دوائے جاذب اور خلط مجذوب کے درمیان مشابہت موجود ہے. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۳۲). [خلط + مجذوب (رک)].

ـــِ **مَحْمُود** کس صف (ـــــ فت م ، سک ح ، و مع) امذ.
رک : خلط طبعی. خلط محمود (خلط طبعی) وہ ہے جو اس قابل ہو کہ وہ تنہا یا غیر کے ساتھ مل کر جوہر مغتذی (جوہر عضو) کا ایک جز بن جائے. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۸). [خلط + محمود (رک)]

غُلْطا (ضم غ ، سک ل) امذ ؛ رک : خُلْطَہ.
میل جول ، تعلق ، ربط ضبط.

سچ سچ تجھے خاطر ہے اگر میری تو جاناں
غلطا نہ کیا کر تو ہر اک کس و نا کس سے

(۱۷۸۶ ، میرحسن ، د ، ۱۳۵). مجھ کو عہد شباب میں ایک جوان کے ساتھ کمال غلطا تھا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، السوس ، ۱۸۱)

مدد اے پردہ پوش خلق راز عشق کھلتا ہے
سنا ہے آج کل ان سے بہت غیروں سے غلطا ہے

(١٨٧٨ ، سخن بیمثال ، ٢٠١). اف : کرنا ، ہونا. [ع : خلطۃ (خ ل ط)].

خَلْطَہ (١) (فت خ ، سک ل ، فت ط) امذ.
تھیلی ، خریطہ. ہر کتاب کی جلد کے اندر بک کارڈ رکھنے کے لیے حسب ذیل نمونے کا خلطہ لگا دیا جائے. (١٩٦١ ، انتظام کتب خانہ ، ٣٥). [(غالباً) ع : خریطہ (رک) کا بگاڑ].

خَلْطَہ (٢) (فت خ ، سک ل ، فت ط) امذ.
میل جول ، ربط ضبط ؛ حصہ داری (فیروزاللغات ؛ علمی اردولغت). [رک : خلط (خ ل ط)].

---مَلْطَہ (---فت م ، سک ل ، فت ط) امذ.
میل ملاپ ، ربط ضبط ، تعلق. یہ تہمت اس پر لگا کر کہ مسلمانوں سے بہت خلطہ ملطہ رکھتا ہے گرفتار کیا. (١٨٣٧ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ١٣١). اف : رکھنا. [رک : خلط ملط].

خُلْطَہ (ضم خ ، سک ل ، فت ط) امذ.
رک : خُلطا.

خلطہ ہمارا اس کا حیرت ہی کی جگہ ہے
ڈھونڈا جہاں ہم اس کو واں آپ ہی کو پایا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٠٣). تو باغبانوں کو حکم دیتے کئی تھی یا کسی سے کھڑی خلطہ کر رہی ہے. (١٨٧٧ ، طلسم گوہربار ، ٩١). یہ بہت خلطے کا انجام نفرت ہے. (١٩٢٠ ، لخت جگر ، ١ : ٢٥٩). اف : کرنا ، ہونا. [ع : خلطۃ (خ ل ط)].

---بڑھانا ف م.
تعلق بڑھانا ، بے تکلف ہونا.

خلطہ جناب سے جو بڑھایا تو کیا ہوا
قدموں کو میں نے ہاتھ لگایا تو کیا ہوا
(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٧٠).

---رَکْھنا ف م.
میل جول رکھنا ، تعلق رکھنا.

خلطہ ہم رکھتے ہیں کالوں سے
ہے چڑھا جاتے ہیں پکھالوں سے
(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٣٨٣).

خِلْطی (کس خ ، سک ل) صف.
خلط معنی نمبر ٢ (رک) سے منسوب یا متعلق. اسی طرح دوسرے تعبیرات خلطی بھی اپنے مناسب جسمانی ہیئت میں خواب میں مجسم اور متشکل ہو کر دکھائی دیتے ہیں (١٩٣١ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٦٩٩). [خلط + ی ، لاحقۂ نسبت]

خَلْع (فت خ ، سک ل) امذ.
١. **چھوڑ دینے یا ترک کرنے کا عمل ، بندش سے آزاد کرنے کا عمل ، دست برداری.** مسعود نے ایک محضر اسی خلع کا بنوا کر موصل میں روانہ کیا. (١٨٣٧ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ٢٣٦). اعلان کر دیا کہ علی پاشا نے خلع طاعت اور کفران نعمت کیا ہے. (١٩٢٨ ، مسئلہ شرقیہ ، ٣٣). یہ سن کر لوگوں نے یزید سے خلع کر کے ... ان کو اپنا والی بنایا. (١٩٦٥ ، خلافت بنو امیہ ، ١ : ١٧٩). ٢. **اتارنا (کپڑے ، موزے ، جوتے وغیرہ).**

اجسام جملہ عالم ہے کسوت اور نمایش
یہ دو ہیں اتفاقاً خلع و فنا کے قابل
(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ١٢٣).

موسیٰ کو تو حکم خلع نعلین ملا
احمدؐ کو مقام قاب قوسین ملا
(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٢٠ : ٢١). ٣. **عہدے یا منصب وغیرہ سے معزول کرنے یا ہونے کا عمل نیز کیفیت ، معزولی ، معطلی.** تمام امراء کبار ... کی مشورت سے یہ خلع ہوا تھا. (١٨٣٧ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ٦٣٣). خواہ خلع خلافت کیجیے یا مروان کو دیجیے. (١٨٩٠ ، تذکرۃ الکرام ، ٢٣٠). ٤. **ایک مقام سے ہٹا کر دوسرے مقام میں منتقل کرنے کا عمل.** وہ جس کو مدبرات خلع کر دیتے ہیں اپنے مظاہر سے اور ان کی حفاظت کرتے ہیں ، لازم نہیں ہے کہ نوری ہوں. (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٣٢١). اف : کرنا ، ہونا. ٥. **کسی عضو کا جوڑ سے اترنا یا نکل جانا (بالخصوص ہڈی).** کسر و خلع ... میں دستکاری درکار ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٢٣٥). کسر ہڈی ٹوٹنے کو کہتے ہیں اور خلع جوڑ اترنے کو. (١٩٧٠ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٢٨٨). اف : ہونا. ٦. (طب) **فالج معہ لقوہ ، نیز وہ فالج جو نصف بدن پر مع نصف چہرہ کے کرے** (مخزن الجواہر ، ٣٣٨). ٧. (عروض) **یہ اجتماع خبن و قطع ہے اور عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہے جس رکن آخر کی ابتدا میں ایک سبب خفیف ہو یا دو سبب خفیف اور اسکے بعد وتد مجموع ہو تو اسوقت یوں سمجھو کہ سبب خفیف کے ساکن کو یا پہلے سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا پھر وتد مجموع کا ساکن گرا کر ماقبل ساکن مذکورہ مسقط کو ساکن کر دینا جس رکن میں یہ زحاف آتا ہے وہ مخلوع کہلاتا ہے یا مخلّع** (قواعد العروض ، ٥٧). [ع : (خ ل ع)].

---العادات (---ضم ع ، غم ا ، سک ل) امذ.
(تصوف) **عبد کا تعلق حق کے ساتھ ایسا کہ ہر فعل میں موافقت حق کے ساتھ ہو** (مصباح التعرف ، ١١٠). [خلع + رک : ال (١) + عادات (رک)].

---العِزار (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ع) (الف) امذ.
ضبط نفس اور شرم و حیا کو ترک کر دینے کا عمل ، بے حیائی.

جانا سبھوں نے یہ کہ تو معشوق میر ہے
خلع العذار سے یہ کیا ہے حجاب اب
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٥٦). (ب) م ف. **بیحیائی کے ساتھ ، بے شرم ہو کر.**

قدرت خدا کی سب میں خلع العزار آؤ
بیٹھو جو مجھ کنے تو پردے میں منہ چھپا کر
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥٨٠). [خلع + رک : ال (١) + عزار (رک)].

ـــــ بَدَن کس اضا (ـــــ فت ب ، د) امذ.
روح کا ایک جسم چھوڑ کے دوسرے جسم میں منتقل ہو جانے کا عمل ، روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں لے جانے کا عمل. علم خلع بدن میں بھی بڑی دستگاہ رکھتا تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۳۴). کہتے ہیں کہ خلع بدن کا عمل اس کو خوب آتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۳۸).

ریاضت تابکے خلع بدن میں عاملِ کامل
ہو ہیں نابود ہو جائے نہ اک دن ہستیٔ فانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۴۷). [خلع + بدن (رک)].

ـــــ رُوح کس اضا (ـــــ و مع) امذ.
اپنی روح کو دوسرے کے جسم میں لے جانا. وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ لامہ گرو ہرگز نہیں مرتا ہے اور خلع روح کا عمل رکھتا ہے یعنی اپنی روح کو دوسرے شخص مردہ کے جسم میں ڈال دیتا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۱). [خلع + روح (رک)].

ـــــ کَرْنا ف م.
معزول ، معطل یا برطرف کرنا (منصب وغیرہ سے). اہل مدینہ نے دلائل فسق و فجور یزید پلید کے ظاہر و باہر دیکھے تو ... اس کو خلافت سے خلع کیا. (۱۹۱۸ ، جلاء العینین ، ۲۷۲).

ـــــ ہونا ف م.
معزول کیا جانا ، دست بردار ہو جانا. مستکفی مذکور بیعت سے خلع ہوا. (۱۸۳۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹).

خُلْع (ضم خ ، سک ل) امذ.
وہ طلاق جو عورت مال دے کر یا اولاد دے کر اور مہر معاف کرکے حاصل کرے. آج تک خدا کی حفظ و عنایت سے عزت و آبرو بھی ، اب خلع کی امیدوار ہوں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۱۳). عورت ناراض ہوئی جھٹ سے خلع کر لیا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۱۳). جن ممالک میں خلع کا حق ... ناجائز قرار دیا گیا ہے وہاں حقیقۃً عورت کی حالت قابل رحم ہے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمالی ، ۱۱۱). خلع کی صورت میں جو طلاق دی جاتی ہے وہ رجعی نہیں بلکہ بائنہ ہے. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۱). الف: کرنا ، لینا ، ہونا. [ع: (خ ل ع)].

خِلْعَت (کس خ ، سک ل ، فت ع) امذ ؛ امث.
۱. لباس جو بادشاہ یا امرا کی طرف سے انعام یا عزت افزائی کے طور پر ملے (یہ کم از تین پارچوں پر مشتمل ہوتا تھا یعنی دستار ، جامہ ، کمر بند).

دیا سب کو خلعت خوشاتوں تمام
بہوت پائے پہنے خواص و عوام

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۶).

آج بے ستری اور بے چادری سب کے نصیب
پہنتی ہے مچ کوں سر کٹنے کی خلعت الوداع

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۷). جب وہ حضور میں آیا اپنے بدن کی خلعت پہنوائی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۰).

بادشاہ یہ سن کر نہایت خوش ہوا اور سب کو خلعت و انعام دیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹۷) خلیفہ کے حکم سے اس کو خلعت پہنایا گیا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۴ : ۶۰). **۲. لباس ، پوشاک ، عمدہ اور قیمتی کپڑے.**

ہرن سب ہیں براتی اور دیوانا بن کا دولہا ہے
پہیر خلعت کوں عریانی کی پھرتا ہے بنا چھیلا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۵). حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم تو یہ کے واسطے جب تک وہ زندہ رہیں انعام اور خلعت بھیجا کیے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۳). بخشا ہے وجود کا جو خلعت یہ بھی ہے اس کی اک عنایت (۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۵). نئے انداز کی خلعتیں اور زیور جو آج مناسب حال ہیں انگریزی صندوقوں میں بند ہیں. (۱۹۸۳ ، ۔علامتوں کا زوال ، ۵۹). **۳. (خوشنویسی) وہ نشان جو استاد خوشخطی اصلاح کے وقت دیدہ زیب اور باقاعدہ لکھے ہوئے حرف پر لگاتے ہیں.**

ہوں وہ عریاں شوق لکھنے کا اگر ہوتا مجھے
حرف بھی استاد سے میرا نہ خلعت مانگتا

(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۴).

کبھی تعریف کسی کی نہ خوش آئی مجھکو
حرف کو میرے کفن خلعتِ استاد ہوا

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۵). **۴. مرتبہ ، رتبہ.**

قائم ہیں ریختہ کو دیا خلعتِ قبول
ورنہ یہ پیش اہلِ ہنر کیا کمال تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰). پیغمبری کے خلعت سے سرفراز ہوئے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۳۸). **۵. عطیہ ، انعام.** ایک گجرا پھولوں کا اپنی سیج کے اوپر سے اٹھا کر اس پر ڈال دیا اور کہا کہ یہ خلعت کسی کو آج تک ممکن نہیں ہوا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۵۲). [ع : (خ ل ع)].

ـــــ اُسْقُفی کس صف (ـــــ ضم ا ، سک س ، ضم ق) امذ ؛ امث.
پادری یا اسقف کی عبا (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱۸). [خلعت + اسقف (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ بَحالی کس اضا (ـــــ فت ب) امث ؛ امذ.
وہ لباس یا پوشاک جو بادشاہ کی جانب سے کسی عہدے پر دوبارہ تقرر کے موقع پر دی جائے. سعادت علی خاں نے آ کر خلعت بحالی اور ایک ہزار روپیہ دعوت کا بھجوایا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۰۹). [خلعت + بحالی (رک)].

ـــــ بَہا (ـــــ فت ب) امذ.
عہدی گورنمنٹ کے مواقق سلع کے لیے عزت کے لباس کی قیمت جو دربار عام میں دی جاتی ہے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۷۸). [خلعت + بہا (رک)].

ـــــ پوش (ـــــ و مع) صف.

قیمتی لباس پہننے والا ؛ خلعت میں ملبوس.

عشق کے تانے بانے میں دل کو الجھائے رکھتے ہیں
دنیا کے جلوت خانے میں ہم بھی خلعت پوش ہیں

(١٩٧٥ ، اردو سخن ، ٤٧). [خلعت + ف: پوش ، پوشیدن - پہننا].

---- پہنانا محاورہ.

۱. خلعت بخشنا ، جاگیر عطا کرنا ، انعام و اکرام سے نوازنا. خلعت با بہجت ... اوپر قامت قابلیت اونکی کے پہنایا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٠). بادشاہوں کے مزاج سے ڈرنا چاہیے کبھی سلام کرنے پر سر اڑا دیں اور کبھی گالیاں دینے پر خلعت پہنا دیں. (١٩٣٠ ، اردو گلستاں (ترجمہ) ، ٣٥). خلیفہ کے حکم سے اس کو خلعت پہنایا گیا. (١٩٧٥ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ٤ : ٢٠). ٢. (طنزاً) انتہائی بدظنی کرنا ، رسوائی کرنا. میں نے ان کی مانی پر تو انہوں نے مجھے الٹا یہ خلعت پہنایا. (١٩٠٩ ، عورت اور اردو زبان ، ١٠٠).

---- تحسین کس صف (---- فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
شاباش ، آفرین (جامع اللغات). [خلعت + تحسین (رک)].

---- خانہ (---- فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں خلعت تیار کیے جائیں یا رکھے جائیں. داروغہ ... داروغۂ دارالشفا ، داروغۂ خالصہ ، داروغۂ خلعت خانہ ہر ایک اپنی خدمت اور کام میں مشغول رہتا ہے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ١٩٨). [خلعت + خانہ (رک)].

---- زر کس صف (---- فت ز) امذ.
ریشمی اور قیمتی کپڑے ، زرق برق کپڑے ، لباس زریں.

سوا بچہ خلعتِ زر سے فلک جو دے ہمکو
کہ تنہیں ہے جنوں میں پھٹے پرانے کا

(١٨٨٨ ، سخن بے مثال ، ٢٠٣). [خلعت + زر (رک)].

---- شاہانہ کس صف (---- فت ن) امذ.
شاہی لباس ، بادشاہوں کے قابل لباس ؛ نہایت قیمتی لباس.

راہِ طلب میں آ کے جو تن پر پڑا عبا
وہ مجھ گدا کو خلعت شاہانہ ہو گیا

(١٨٨٠ ، محامد خاتم النبیین ، ٣٨). وہ عباؤں ، قباؤں اور خلعت ہائے شاہانہ پر لباس فقیری کو ترجیح دیتے ہیں. (١٩٨٣ ، بت خانہ شکستم من ، ١٣٥). [خلعت + شاہانہ (رک)].

---- فاخرہ کس صف (---- کس خ ، فت ر) امذ.
ایسا لباس جو باعث فخر ہو ، نہایت قیمتی پوشاک جو بادشاہوں کی طرف سے انعام یا عزت افزائی کے طور پر عطا ہو. ملکۂ انگلستان نے خلعت فاخرہ بھیجا. (١٨٩٥ ، تذکرۂ ٹیپو سلطان ، ١٠٣). اسے خلیفہ بغداد کی طرف سے خلعت فاخرہ سیاہ جھنڈا اور مصر و شام کی حکومت کی سند بھی مل گئی. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٥٥٥). [خلعت + فاخرہ (رک)].

---- کُہن کس صف (---- ضم ک ، فت ہ) امذ.
پرانا لباس.

دو مجھکو جلد لا کے کوئی خلعتِ کہن
تا ہو مرے لئے دم آخر وہی کفن

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ٥٠). [خلعت + کہن (رک)].

---- ہونا محاورہ.
خلعت عطا ہونا.

خطاب ایک فوراً عنایت ہوا
پھر اگلی تلافت کا خلعت ہوا

(١٨٥٧ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ١٨٨).

خِلْعَتی کس خ ، سک ل ، فت ع) صف.
خلعت (رک) سے منسوب یا متعلق ، خلعت کے طور پر دیا ہوا. وقت رخصت خلعتی دوشالہ سے مجھکو اپنے دست مبارک سے گراں دوش فرمایا. (١٩٣٩ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ٣٨). [خلعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَلَف (فت خ ، ل) (الف) امذ.
۱. سعادت مند بیٹا ، فرزند صالح ، وارث ، اولاد ، قائم مقام ، جانشین.

سدا زندگانی اسے ہے شرف
جو دنیا میں اس کے رہے نیک خلف

(١٦٠٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٢٢).

صابرِ رنج دشتِ کرب و بلا — خلف ابن علی کا زین عبا

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٨). جس کا نام نیکی سے لیا جاوے وہی فرزند خلف کہلاوے. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی ، ٤). میرا خلف میری موتی مٹی کی نسانی کہلائے گا. (١٨٩٣ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ١٠٧). مصحفی مرزا سلیمان شکوہ خلف شاہ عالم بادشاہ دہلی کے استاد تھے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٢٠٦). ٢. پیچھے آنے والے ، پچھلے لوگ ، متاخرین ، گزشتہ بزرگوں کی اولاد. سلف سے خلف کو محبت ارث میں پہنچتی ہے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٧ : ٨٨). ہم اپنے اسلاف کی میراث سے قطعی بے بہرہ اور قسمانے خلف کے کمالات سے بے خبر ہیں. (١٩٠٧ ، مراسلات زبراوی ، ٤). (ب) صف. بیٹے یا بیٹی کا ، لڑکے یا لڑکی کا ، فرزندانہ ؛ فرماں بردار ، فرض شناس (پلیٹس). [ع : (خ ل ف)].

---- الرَّشید (---- ضم ف ، غم ال ، شد ر بفت ، ی مع) امذ.
فرمانبردار بیٹا ، سعادت مند بیٹا.

ان کے خلف الرشید سے پوچھا
یا انہوں کے مرید سے پوچھا

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ١٦٣). یہ سیدھا سادا شخص متانت میں باپ کا خلف الرشید اور تمکنت اور سنجیدگی میں ماں کی تصویر تھا. (١٨٨٠ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ٨٧). مہدی کا خلف الرشید ہارون الرشید بھی ... فلسفہ و حکمت سے بے بہرہ تھا.

(۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۳). میں نے حقائق آگاہ سید محمد شاہ محدث خلف الرشید سید حسن شاہ صاحبؒ محدث سے رجوع کی. (۱۹۵۹ ، ذکرِ حبیب ، ۱۲۷). [خلف + رک : ال (ا) + رشید (رک)].

---الصِّدْق (---ضم ف ، غم ا ال ، شد ص بکس ، سک د) امذ.

رک : خلف الرشید.

بہر ترویج روح زین عبا خلف الصدق سید الشہدا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹). مسند حکومت پر اس کا خلف الصدق نواب آصف الدولہ بہادر وزیر ابن وزیر بیٹھا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۱۱).

بولے ملک کہ صل علی آل مصطفےٰ
لاریب فیہ یا خلف الصدق مرتضیٰ

(۱۸۶۷ ، مراثی فارغ ، ۱ : ۷۷). جو کوکھ سے نہیں اتیے تو ایک بلبل ہند کے خلف الصدق مل گئے. (۱۹۳۳ ، عزمی ، انجام عیش ، ۳۹). [خلف + رک : ال (ا) + صدق (رک)].

---رَشِید کس صف(---فت ر ، ی مع) امذ.

رک : **خلف الرشید.** خلف رشید آپ کا نجوم میں فائق ہوا جب چاہیے تب امتحان لیجئے. (۱۸۰۲ ، کلیات ، ۶۳). [خلف + رشید (رک)].

خَلْف (فت خ ، سک ل) م ف.

پیچھے. سوار ہوئے حمار پر اور ردیف و خلف اپنے دوسرے کو سوار کر لیتے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۱۶). فوق اوپر اور تحت نیچے اور قدام آگے اور خلف پیچھے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق، ۳۳۵). حکم دیا کہ وہ میمنہ، میسرہ ، خلف اور قدام کی طرف سے غنیم پر تیروں سے حملہ کریں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۸۳). [ع : (خ ل ف)].

---الْاِمام (---فت ف ، غم ا ، سک ل ، کس ا) م ف.

(نماز میں) امام کے پیچھے ، امام کی اقتدا میں. عبادات کے ظاہری امور میں وہ قرأت سورۂ فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کے قائل و عامل ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۱). [خلف + رک : ال (ا) + امام (رک)].

خُلْف (ضم خ ، سک ل) امذ.

جھوٹ ، وعدہ توڑنا ، وعدہ پورا نہ کرنا ، وعدہ خلافی. میں خلف و کذب سے منزّہ اور غرض و طمع سے مبرّا ہوں. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۷۵). [ع : (خ ل ف)].

---وَعْدَہ کس اضا(---فت و ، سک ع ، فت د) امذ.

وعدہ خلافی ، پیمان شکنی ، وعدہ کے خلاف کرنا.

خلف وعدہ سے ترے دشوار جینا ہو گیا
ایک دن کو کہہ گیا تھا اک مہینا ہو گیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶). مدد کی حاجت باقی نہ رہنے سے مدد کا وقوع میں نہ آنا خلف وعدہ نہیں ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۱). [خلف + وعدہ (رک)].

خَلَفاً (فت خ ، ل ، تن ف بفت) م ف.

پچھلے لوگوں تک ، متاخرین تک. الی الآن سلفاً و خلفاً علما و حکما سے کسی نے اس باب میں ایک حرف بھی نہیں لکھا. (۱۸۸۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۲). [خلف + اً ، لاحقۂ تمیز].

---عَنْ سَلَف (---فت ع ، سکن ، فت س ، ل) م ف.

گزشتہ بزرگوں سے بعد میں آنے والوں تک ، سلفین سے متاخرین تک ، آباو اجداد سے اولاد تک. عجائبات بسیار ... ان ملکوں کے باشندوں کے درمیان خلفاً عن سلف منقول و مذکور چلے آتے ہیں. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۱۰۸). [خلفاً + ع : عن (حرف جار) + سلف (رک)].

خُلَفا (ضم خ ، فت ل) امذ ؛ ج خلیفہ.

خلیفہ (رک) کی جمع. مشہور خلفا اور سلاطین نے فخریہ اس لقب کو اختیار کیا. (۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵). سفینۃ الاولیا ... میں حضرت میاں میر ملا شاہ بدخشی اور ان کے خلفا کے حالات ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۹۴). [ع : خلفا (خ ل ف)].

---ے راشِدِین کس صف(---کس ش ، ی مع) امذ.

ہدایت پانے والے خلیفہ ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفہ. اسی لیے یہ اذان خلفائے راشدین کی سنت میں داخل ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۵). خلفائے راشدین سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفۂ اربعہ یعنی حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ مراد ہیں. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۳۳). [خلفا + ے (حرف اضافت) + راشد (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

خُلْفائی (ضم خ ، سک ل) امث.

مخالفت ، اختلاف ، برائی ؛ وعدہ خلافی. نسیمہ کی ماں لاکھ بھاوج سے خلفائی کر چکی تھی لیکن دل میں ... شرمندہ رہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۸). [ع : (خ ل ف)].

خَلْفِشار (فت خ ، سک ل ، کس ف) امذ.

۱. **کشمکش ، الجھن ، پیچ و تاب.** اس خلفشار میں لوگوں کے چار گروہ ہو گئے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۹). بعض عورتیں ذہنی خلفشار کو جسمانی بیماریوں میں ڈھال کر دوسروں کی ہمدردیاں حاصل کرتی ہیں. (۱۹۶۸ ، بے سمت مسافر ، ۸). ۲. **ابتری ، خرابی ، بلچل ، الجھن.**

آنے کا اک زلزلہ کانپے گی جس سے کائنات
جس کے جھٹکوں سے گھر گھر میں پڑے گا خلفشار

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۵۱). ۳. **الزانتری ، بد نظمی ، گڑبڑ.** ایسے خلفشار کی حالت میں اس خیال کا اعلان بہت ہی پسندیدہ تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۹۳).

تماشائیوں میں خلفشار مچا اور جس کا جدھر منہ اٹھا بھاگ نکلا. (۱۹۰۳ ، مضامین رشید ، ۱۳۵). اورنگ زیب کے فوراً بعد ... شمال کا روحانی خلفشار اور داخلی انتشار ابھر کر سامنے آ گیا. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۳). [خَل (خَلَل (رک) کی تخفیف) + فشار (رک)]

خَل قَل (فت خ ، سک ل ، فت ق) امث.
ہلچل ، کھلبلی ، ہنگامہ. کتنا ہی ابا جان پکارتے رہے ساہر سرہانے کھڑا روتا رہا کچھ جواب نہ دیا جب تو سارے گھر میں خل قل مچ گئی. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۱۰). جتنی دیر آنکھیں بند رہیں سارے گھر میں عجب طرح کی خل قل رہی. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۲). [کھلبلی کا دوسرا تلفظ].

خِلْقَه (کسر خ ، سک ل ، فت ق) امذ.
(طب) معدے کی ایک بیماری جس میں غذا عادت کے موافق پیٹ میں نہیں ٹھہرتی ، کبھی تو دستوں کی صورت میں جلد ہی خارج ہو جاتی ہے اور کبھی دیر سے اور کبھی کئی دفعہ میں تھوڑی ہو کر نکلتی ہے (مخزن الجواہر ، ۳۰۹). [ع].

خُلْقَه (ضم خ ، سک ل ، فت ق) امذ.
رک : خرفہ. خرفہ .... عربی میں اس کے کثرت سے نام ہیں ... عوام ہند ثلفہ اور خلفہ کہتے ہیں. خزائن الادویہ ، ۴ : ۹۰). [ف : خرفہ کا مورد].

خَلْق (فت خ ، سک ل) امث ؛ امذ خلق (قدیم).
۱. **قسمت ، تقدیر** اور خالق خلق سے مشتق ہے اور خلق معنی تقدیر یعنی اندازہ لگانے کے ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابو بی ، ۱۱۷).
۲. **پیدائش ، آفرینش ؛ پیدا کرنا ، پیدا ہونا.**

دستِ جنوں سے کھیے کو منت کشیدہ ہوں
جب سے ہوا ہوں خلق گریباں دریدہ ہوں

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱). سجدے شکر کے بجا لاوے کہ خلاقِ دو عالم نے اسے اشرف المخلوقات خلق کیا. (۱۸۰۲ ، گنج خوبی ، ۲). خدا نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۳۸۳).

خلق فرمائے گئے ہو تم اسی کے واسطے
تم ہو سب فانوس اسکی روشنی کے واسطے

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۷۲). اف : کرنا ، ہونا. ۳. **مخلوق ؛ لوگ ، بنی آدم ، نوعِ انسان.** اے محمد سب خلق کوں تیرے نورسوں پیدا کیا ہوں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۲).

گھرے گھر انند سکھ سنپور تھا
خلق شاد سب مالک معمور تھا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۰).

وجود اس کا جو ہستی میں سبب ہے
خلق کو چشمۂ انعام رب ہے

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۷).

نہ ان لوگوں کی بات سمجھی گئی
یہ خلق اور ان کی زباں اور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۰).

اپنی گلی میں مجھ کو نہ کر دفن بعدِ قتل
میرے پتے سے خلق کو کیوں تیرا گھر ملے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶).

اہرمن خلق کو کرتا رہا غارت لیکن
کسی مظلوم نے یزداں کی دہائی ہی نہ دی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۷). ۴. **(تصوف) عالم کو کہتے ہیں جو موجود بالمادہ ہوا ہے جیسے افلاک اور عناصر اور موالید اور اسکو عالم شہادت اور عالم ملک بھی کہتے ہیں ، عالم اجسام. روحانیات اور جسمانیات کو اصطلاح شرع میں امر اور خلق سے تعبیر کرتے ہیں.** (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۲۱). خلق و امر اس کے ہاتھ میں ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۵۰). [ع : (خ ل ق)].

ـــُـ اللّٰہ (ـــضم ق ، غم ا ل ، شد ل بمد) امث.
اللہ کی مخلوق ، لوگ. اے دوست خدائے تعالیٰ کے ... بور اپنے طرف خلق اللہ کوں پھرایا ہے. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۴۴). پرانے کپڑے سے اس کی آدمیت میں فرق نہیں آتا پر ظاہر میں خلق اللہ کی نظروں میں اعتبار نہیں پاتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۰).

مجھ سا اک ناچیز بندہ جب کہ سرداری کرے
پھر تو خلق اللہ کی کیسی نہ وہ خواری کرے

(۱۸۸۲ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۸۱). انہوں نے خدا کے بھی خلاف کیا اور خلق اللہ کو بھی جاہل اور گمراہ بنانا چاہا. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم (تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۴۵). [خلق + اللہ (رک)].

ـــ آزار صف.
لوگوں کو تنگ کرنے والا ، ظالم (جامع اللغات). [خلق + ف : آزار ، آزاریدن ـ ستانا].

ـــ آزاری امث.
خلق آزار (رک) کا اسم کیفیت ، **لوگوں کو دکھ یا تکلیف دینے یا پہنچانے کا کام** (ماخوذ : جامع اللغات). [خلق + آزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَناه (ـــفت پ) امذ.
حاکم یا بادشاہ ، لوگوں کو پناہ دینے والا ، نگہبان.

رونق تاج و تخت خلق پناہ
شاہ ملک عدل سکندر جاہ

(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۹). [خلق + پناہ (رک)].

ـــِ جَدید کس صف (ـــفت ج ، ی مع) امث.
(تصوف) حق کی طرف سے بندے پر برابر فیض کا ورود ہوتے رہنا (مصباح التعرف ، ۱۰۱). [خلق + جدید (رک)].

ـــِ خُدا (کس اضا (ـــضم خ) امث ، امذ.
خدا کی مخلوق ، لوگ ؛ دنیا. اُبو کوں خدا جاننا ، خلق خدا جاننا

(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۵۶). لعنت ہے ایسے فعل پر جس سے ... خلق خدا کی دل آزاری کا کوئی پہلو نکلے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۹۰). [خلق + خدا (رک)].

---خُدا تَنگ نیسْت پائے مَرالَنگ نیسْت فارسی کہاوت.
دنیا تنگ نہیں اور میرا پاؤں لنگڑا نہیں ، مُراد: انسان ہمت کرے تو جہاں چاہے جا سکتا ہے اور قسمت آزمائی کر سکتا ہے (اصلاً فارسی کہاوت اس طرح ہے : **مُلکِ خدا تنگ نیسْت پائے گدا لنگ نیسْت**). اب آپ کہاں جانا چاہتے ہیں ، نورالدین نے جواب دیا خلق خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۷۰).

---خُدا کی حکْم بادْشاہ کا کہاوت.
لوگ تو خدا کے ہوتے ہیں بادشاہ کا حکم مانتے ہیں (جامع اللغات).

---خُدا مُلْکِ خُدا مقولہ.
خدا کی خدائی بڑی ہے ایک جگہ گزر بسر نہ ہو گی تو دوسری جگہ چلے جائیں گے.

گو لکھنؤ ویراں ہوا ہم اور آبادی میں جا
مقسوم اپنا لائیں گے خلق خدا ملک خدا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۳۹). چند روز وہ کر اس کا اور نمک خواران قدیم کا رنگ دیکھونگا ہوئے وفا نہ پاؤں گا تو جدھر منھ اٹھے گا چلا جاؤں گا کہ خلق خدا ملک خدا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵).

---سے اُٹھ جانا محاورہ.
مر جانا ، وفات پانا.

جب اٹھ گئی تہیں خلق سے مخدومۂ عالم
سر پیٹتے تھے لوگ اسی طرح سے باہم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵).

---قُرآن کس اضا(---ضم ق ، سک ر ، مد ا) امث.
(علم کلام) قرآن مجید کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کا مسئلہ. بنوامیہ کا دور ختم نہیں ہو چکا تھا کہ خلق قرآن ، تنزیہ و تشبیہ ، صفات باری وغیرہ کی بحثیں چھڑ گئیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۹). [خلق + قرآن (رک)].

---کا حلْق بَند کَرنا محاورہ.
لوگوں کی باتوں کو روکنا ، لوگوں کا منہ بند کرنا. بھائی اس لائق نہیں بہن پرائے گھر کی ، خلق کا حلق بند نہیں کر سکتی. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۲۰). بے جا طعنوں سے ملول نہ ہونا چاہیے خلق کا حلق کوئی بند نہیں کر سکتا. (۱۹۲۸ ، انشائے بشیر ، ۲۶۳).

---کا حلْق کِس نے بَنْد کِیا ہے کہاوت.
کوئی کسی کی زبان کو نہیں روک سکتا (نجم الامثال ، ۲۰۱).

---کی زُبان خُدا کا نَقّارَہ کہاوت.
رک : زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو ؛ جو بات مشہور ہو جائے وہ عموماً درست ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

خُلْق (ضم خ ، سک ل) امذ.
۱. عادت ، خصلت ، خو.

ترا خوش خُلق عالم کوں کیا اس دھات تازا جیو
خوشی سوں مرغ ماہی ہور خلق امن و امان پکڑے

(۱۶۳۸ ، غواصی ، ک ، ۷۹).

تمیز سخن ، خلق خوش ، مکرمت
فراواں دیے اور ناز و نعیم

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵).

یہ بھی کچھ خُلق ہے جب تم کو لکھا خط ہم نے
نامہ بر زندہ نہ پھر کر کبھی آیا زنہار

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۹).

وہ پنتھ اپنا رکھتا تھا نانک گرو کا
برا وہ نہ تھا خُلق کا اور خو کا

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۸۷). **۲. پسندیدہ خصلت ، خوش اخلاق ، خوش خوئی ، مروت ؛ تواضع ، مدارات.**

آبرو جب وصف تیرے خُلق و خوبی کا لکھے
تب صفا برگ سمن ہو جا قلم ہو کیوڑا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۸).

نے وہ تعظیم و خُلق نے وہ پاس
بولے کچھ زیر لب اداس اداس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۰).

ملتے ہیں جھک کے ہر کس و نا کس سے بے سبب
اہل ریا کا خلق ملاقات عید ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵۵).

سر بسر خُلق تھی زندگی آپ کی
دشمنوں تک نے تعریف کی آپ کی

(۱۹۸۳ ، ذکر خیر الانام ، ۱۵۷). [ع : (خ ل ق)].

---آمیز (---ی مج) صف.
شائستہ ، مہذب. مکھیوں سے اونکے چھتے کے قریب زمین سے پچاس فٹ اوپر جا کر خلق آمیز گفتگو کرنی چاہیے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۷۱). [خُلق + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---حَسَنَہ کس صف(---فت ح ، س ، ن) امذ.
اچھی خصلت ، نیک عادت ، اچھا اخلاق. جب ایک خُلق فاضلہ یا خُلق حسنہ پر انسان جم جاتا ہے تو اوسکی طبیعت میں وہ نقش ہو جاتا ہے (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۹۱). [خُلق + حَسَن (رک)+ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــِ ذَمِیمَہ کس صف (ـــــفت ذ ، ی مع ، فت م) امذ.
بری عادت ، خراب خصلت. ایک صفت محمودہ دو خلق ذمیمہ کو دور کر دیتی ہے. (١٩٢١ ، مناقب الحسن رسول نما ، ٥٠). [خُلق + ذمیم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــِ طَبعی کس صف (ـــــفت ط ، سک ب) امذ.
جبلت ، جبلی خصلت. رہا انسان تو اس کی وجہ تسمیہ ہی اہل لغت نے یہ قرار دی ہے کہ انس و الفت آدمی کا خلق طبعی ہے. (١٩٠٩ ، الحقوق والفرائض ، ٣ : ٩٠). [خُلق + طبعی (رک)].

ـــــِ عَظِیم کس صف (ـــــفت ع ، ی مع) امذ.
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق جو محاسن و فضائل کا جامع اور اعلیٰ ترین نمونہ ہے ، نیز (مُراد) خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

شان میں جس کی خدا نے ہے کہا خلق عظیم
خلق کا اس کے نمونہ یہ دکھایا تو نے

(١٩٠١ ، گلزار بادشاہ ، ٣).

جتنے کسرٰی جتنے جم آئے ہیں اے خلق عظیم
آپ کی حلقہ بگوشی میں خوشی سے آئے ہیں

(١٩٨٣ ، ذکر خیرالانام ، ١٣٩). [خُلق + عظیم (رک)].

ـــــِ فاضِلَہ کس صف (ـــــکس ض ، فت ل) امذ.
رک : خُلقِ حَسَنَہ. جب ایک خلق فاضلہ یا خلق حسنہ پر انسان جم جاتا ہے تو اوسکی طبیعت میں وہ نقش ہو جاتا ہے. (١٩٠٨ ، اساس الاخلاق ، ١٩١). [خُلق + فاضل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــِ مُجَسَّم کس صف (ـــــضم م ، فت ج ، شد س بفت) امذ ، صف.
سراپا اخلاق حسنہ ، (مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. اس خلق مجسم کے اخلاق کا کیا بیان کروں. (١٨٠١ ، گلشن ہند ، ٣).

وہ لطفِ مکمل وہ خلقِ مجسم
بنی نوع انساں کا غم خوار و ہمدم

(١٩٧٥ ، ارمغان نعت ، ٢٠٨). [خُلق + مُجَسَّم (رک)].

ـــــِ مُحَمَّدی کس صف (ـــــضم م ، فت ح ، شد م بفت) امذ.
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق عظیم. وہ اب اسے خاطر میں لاتا تھا کہ متوجہ ہوتا اور خلق محمدی ادا کرتا. (١٨٠٣ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٢٣٨). [خُلق + مُحَمَّد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ مُعَظَّم کس صف (ـــــضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
عظیم اخلاق ، اعلیٰ اخلاق ، صاحب اخلاق عظیم ، سراپا اخلاق عظیم

وہ عدلِ منظم وہ طبیعت وہ محمدؐ
وہ خلقِ معظم وہ شرافت وہ محمدؐ

(١٩٧٥ ، ارمغان نعت ، ٢٢٦). [خُلق + مُعَظَّم (رک)].

خَلقاً (فت خ ، سک ل ، تن ق بفت) م ف.
پیدائشی طور پر ، تخلیق کے لحاظ سے.

مغرور نہ ہو کہ جسم تیرا خلقاً ہوا قبل روح پیدا

(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٣٢). [خلق (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

خِلقَت (سک نیز فت خ ، سک ل ، فت ق) امث.
١. مخلوق ، نوع انسان ، بنی آدم ، لوگ.

تمام اپنی خلقت میں پروردگار کیا خُلق پیدا اوک زینہار

(١٥٩١ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، ٩٠). شہر کے کوٹھوں پر جو خلقت تماشا سواری کا دیکھنے کے لیے جمع ہوئی. (١٨٠٢ ، نثر بے نظیر ، ٣٣). بد نصیب خلقت کو رات کو روٹی میسر نہیں ہوتی. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٩ : ٥). دلّی کی خلقت ہے ... نئی کاٹ رہا ہوں. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٣٢). **٢. لوگوں کا ہجوم ، لوگوں کی بڑی تعداد.** ایک خلقت اس کو سننے اکٹھی ہوتی تھی. (١٩٧٨ ، بے سمت مسافر ، ٥٣). [ع : (خ ل ق)].

ـــــ بھیڑیا دَھسان ہے کہاوت.
لوگ آنکھ بند کرکے یا بے سوچے سمجھے دوسروں کے پیچھے ہو لیتے ہیں جیسے بھیڑوں کا طریقہ ہے جدھر ایک چلی اسی طرف سب بھیڑیں چلنے لگتی ہیں ؛ لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرتے ہیں. معتقدوں کی کچھ نہ پوچھیے صبح کو دربار لگتا ہے ، خلقت بھیڑیا دھسان ہے. (١٩٠٠ ، ذات شریف ، ٨٩).

ـــــ مُردَہ پَسَنَد ہے مقولہ.
عموماً دنیا والے زندہ با کمالوں کی قدر نہیں کرتے مرنے کے بعد ان کو پسند کرنے لگتے ہیں (نجم الامثال ، ١٠٢).

خِلقَت (کس خ ، سک ل ، فت ق) امث.
١. پیدائش ، آفرینش ، جنم.

تول رُ کہہ یہ خلقت کے اے دل توں ریچ
وہی پہل ہے آخر جو اوّل ہے بیچ

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ١٠٢).

زلف کو مشک جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں خطا
خلقت آہو سے ہے اوس کی یہ ہے آہو سے جدا

(١٨٩٦ ، شعلۂ جوالہ ، ١ : ٨١). انسان کی خلقت کے یہ انقلابات مذہباً اور حکمۃً دونوں طرح سے ثابت ہیں. (١٩٣١ ، ارتقا ، ١٠).

لفظ اس پر ہے خلقت دل اور اسی پر تمام ہوتی ہے

(١٩٨٣ ، حصار انا ، ١٢٨). **٢. فطرت ، سرشت ، جبلت.**

وفا اون کی خلقت سے ہی دور ہے مگر بے وفائی کا بہتان ہو رہے

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٩٠).

دل چھین لے اک خلق کا وہ ہنستے ہی ہنستے
پر اس کو ابھی اپنی یہ خلقت نہیں معلوم

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ١ : ٣٩٣).

عادت ہے اس کی ظلم تو خلقت میں ہے جفا
اس کج ادا سے چین کسی کو نہیں ملا

(١٨٦٨ ، شعلۂ جوالہ ، ٢ : ١ : ٦٠١). ہدایت ہماری خلقت میں ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١٤٦). [ع : (خ ل ق)].

خِلقتاً / خِلقۃً (کس خ ، سک ل ، فت ق ، تن ت ، بفت) م ف.
پیدائشی طور پر ، فطری طور پر. بیتلا خِلقۃً توانا پیدا ہوا تھا. (١٨٨٥ ، محصنات ، ١١). مرد خِلقۃً زیادہ مضبوط زیادہ جفا کش اور جری ہوتے ہیں. (١٩١١ ، نشاط عمر ، ١٦٨). ایسا شخص جو خلقتاً نیک چلن ہو مشکل سے ملتا ہے. (١٩١٣ ، تمدن ہند ، ٣١٣). [ع : خِلقت (مع تنوین) + اً لاحقۂ تمیز].

خِلقی (کس خ ، سک ل) صف.
جبلی ، فطری ، پیدائشی ، طبعی. نحست دنیا سے اس کا آراستہ ظاہر حال تھا اور باطن نحوست خلقی سے مالا مال. (١٨٠١ ، باغ اردو ، افسوس ، ١٣٦). انسان کے دل میں منافقت ... ایسی جڑ پکڑ جاتی ہے گویا جبلی اور خلقی ہے. (١٨٥٩ ، رسالہ تعلیم النفس ، ٢ : ١٩). گناہ سے انسان کا خلقی رشتہ ہے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ٣٩). ہندوستانی زبانیں ... خلقی طور پر اعلٰی نظم و نسق میں استعمال ہونے کے ناقابل نہیں. (١٩٨٥ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ (ترجمہ) ، ١٠٢) [خِلق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ نَظَرِیَّہ (ـــ فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امذ.
(نفسیات) **ادراک مکانی کا وہ نظریہ جس کے مطابق کسی شخص کی مکانی تمیز یا تجربے کی قابلیت پیدائشی یا موروثی ہوتی ہے**. خلقی نظریے کا اشارہ اس نظریے کی طرف ہے جو اس طرح کی کسی قابلیت کو موروثی یا خلقی سمجھتا ہے. (١٩٣٢ ، اساس نفسیات ، ٣٠٩). [خِلقی + نَظَرِیَّہ (رک)].

خُلقی (ضم خ ، سک ل) صف.
خُلق (رک) سے منسوب یا متعلق ، پاکیزہ ، نفیس ، شائستگی سے میری مراد ... خلقی اور عملی عمدہ باتیں ہیں. (١٨٦٤ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ٣٣). [خُلق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ فَضِیلَت (ـــ فت ف ، ی مع ، فت ل) امث.
اخلاق خوبی یا بڑائی. فضیلت یا خوبی دو قسم کی ہے ایک تو عقلی ہے دوسرے اخلاقی - عقلی فضیلت تعلیم سے پیدا ہوتی ہے ... خلقی فضیلت کا منشا عادت ہے. (١٩٣١ ، اخلاق نقوماخیس ، ٣٩). [خُلقی + فَضِیلَت (رک)].

خِلقِیَّہ (کس خ ، سک ل ، کس ق ، شد ی بفت) صف.
رک : **خِلقی**. احکام شرعیہ آداب خِلقیہ اور طبعیہ اجتماع کے قانونوں کا مجموعہ ہیں. (١٩٠٣ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ٢ : ٢٢٦). [خِلقی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خُلکَئی (ضم خ ، سک ل ، فت ک) امث.
چھوٹا سا منہ ، غنچہ دہن ، تنگ دہن. پتلی ستوان ناک ، چھوٹی سی خلکئی ، گلاب کی پنکھڑی ہونٹ. (١٩٦٣ ، نور مشرق ، ١٦). [پشتو : خُلہ - منہ ، دہن ، کی تصغیر].

خَلَل (فت خ ، ل) امذ.
١. **درز ، شگاف ، رخنہ**. اس محترق لاوا یعنی اسکوریے کے جسم میں جو خلل اور مسامات ہوتے ہیں وہ بخارات سے پیدا ہوتے ہیں. (١٩١١ ، مقدمات الطبیعات ، ١٢٦). یہ بھی طے نہیں ہوا کہ مکان میں جو مادہ بھرا ہے اس میں خلل یا فصل ہیں یا علی الاتصال بھرا ہوا ہے. (١٩٢٩ ، مفتاح الفلسفہ ، ٢٨٢). بجلی گرنے سے عمارت میں خلل آگیا تو اس نے بڑھا کر اسے زیادہ بلند کر دیا. (١٩٥٩ ، برقی (سید حسن) ، مقالات ، ١١٣).
٢. (i) **خرابی ، بگاڑ ، فتور ، ابتری ، انتشار**. جہاں دو تین ملے وہاں ... بہوت خلل ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٧٦).

جست و خیز اسکی بیاں کیجیے گر پیش حکیم
اعتقادات حکیمانہ میں آجائے خلل
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢٣٣).

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٣٩).

ہم نکیرین سے کس طرح بچیں مرقد میں
آگیا ہے خلل ان دونوں کے ایمانوں میں
(١٩٣٠ ، دستور الاصلاح ، ٣٧). اس تھیوری کے مطابق دوسرے میڈیم میں خلل ہر جگہ صفر نہیں ہوتا. (١٩٧٢ ، تاب کاری ، ١٢٣). اف : آنا ، ہونا. (ii) **غلطی ، عیب ، خامی ، نقص**. ہزار پیلا ہوا تو کیا ہوا اس پیلے میں ہزار خلل ، آخر ستّا سو ستّا ، پیتل سو پیتل. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٧). ایک عمارت عالی و شہر و شہر پناہ از خلل خالی تیار کی. (١٧٧٥ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ١٨١). مولف جانتا ہے کہ یہ اوراق پریشان ہزاروں خلل و زلل سے مالا مال ہیں. (١٨٦٨ ، رسالہ سیاست مدن ، ٢٥٧).

نتیجہ سمجھے اسے تسلیم عمر بدحواسی کا
اگر میری غزل میں نکتہ چیں کوئی خلل دیکھے
(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، ١٦١). ٣. **ہضم کی خرابی ، پیٹ کا بگاڑ ، بدہضمی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٤. (عو) **جن پری کا سایہ یا آسیب کا اثر ؛ جادو ٹونے کا اثر**.

اس کے پڑھ حرف اور کر ان پہ عمل
دور سب ہوگا سحر کا وہ خلل
(١٧٩١ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ١١٣).

کوئی کہتا ہے کہ ہے اور خلل
اس نے پڑھنا کوئی سیکھا تھا عمل
(١٨٣٦ ، معروف ، د ، ١٤٦). ایک بڑے مہاجن کی بیٹی کو دس برس سے آسیب کا خلل تھا. (١٩١٣ ، دربار حرام پور ، ١ : ٧). بچے کو پلنگ پر چالیس دن تک نہیں سلاتے اس لیے کہ آسیب کا خلل نہ ہو جائے. (١٩٦٣ ، نور مشرق ، ١٢٨). اف : ہونا. ٥. **دکھ ، روگ ، بیماری ، عارضہ**.

دیکھتے ہی ترے ہاتھوں کو ہوا دیوانہ
پریفشا سے ہوا ہے یہ خلل سودا کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۳). کسی کو ہسلی کا خلل ہے کسی کو کھانسی ہو رہی ہے۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۹). بے شک وہ تپ دق کے مریض نہیں ہیں ... البتہ اعصابی خلل کے بیمار ضرور ہیں۔ (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲ فروری : ۹). **۶. بُعد ، دخل.** پیدائشی امارت کی وجہ سے کچھ عمارت میں بھی خلل رکھتا تھا۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۶۱ : ۷). **۷. ظلم ، ستم.**

تری گور میں آگ برسے مدام
کیا شاہ پر کیا خلل ہائے ہائے

(۱۵۱۲ ، بیاض مراثی ، ۱۰۲).

میں عاشق بیدل ہوں ترا اے مرے جانی
مت آنکھ چرا ہم سے ، تو ایسا نہ خلل کر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۷). ان : کرنا۔ **۸. فتنہ ، فساد ، ہنگامہ.**

ترہک ہے جو لشکر میں فتنا اٹھے
خلل ہووے ہور ملک تیرا لٹے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۱). جب سزا والا سزا نہ پاوے اور دہشت کسو کے دل میں نہ رہے تو ملک میں ظلم بھی بہت ہوئے اور بادشاہی میں خلل بھی بڑا اٹھے۔ (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۱). **۹. فکر ، اندیشہ ، ڈر ، وہم.**

سو بنے کچھ تو خلل تھا کہ شب ان نے محرم
غیر کے آتے ہی مجلس سے اٹھایا مجھ کو

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۷۵).

کیا بادشاہ نے اسی پر عمل
اٹھا دل سے اک بار سب کا خلل

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۲۸).

ہر چمن میں یہ ترے عدل کا بیٹھا ہے عمل
گل کو گلچیں سے نہ صیاد سے بلبل کو خلل

(۱۹۱۳ ، ریاض شفق ، ۲۳). **۱۰. (i) فرق ، کسر ، کمی.**

تنہائی سے دم سینے میں گھبراتا ہے بہنا
اب ٹھہروں تو وعدے میں خلل آتا ہے بہنا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۶۳). پتھر کے گرد چکر کھاتا ہوا پانی آگے بڑھتا ہے اسی طرح مستقل ہواؤں کی راہ میں مقامی طور پر غیر مستقل یا عارضی دباؤ نمودار ہو جانے سے ان کی روانی میں خلل آ جاتا ہے (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۷). **(ii) رکاوٹ ، حرج.**

ظالم وہ بیوفا ہے عدو جس کے رشک سے
اتنا کچھ آ گیا خلل اپنے نباہ میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۲). ان دونوں مختلف جلسوں کی شرکت اور آمدورفت کی وجہ سے شعرالعجم کی تصنیف میں بہت کچھ خلل آ گیا تھا۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۷۰۳). ادب کی عمومی نشوونما رک جاتی ہے ذہنی یکسوئی میں خلل واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، سائنس احمد علی ، ۹).
۱۱. ضرر ، نقصان.

دن کے میدان پہ جب سورج دیکھا ہے جھلک
رات کی ذات میں پہنچا ہے اسی دک سے خلل

(۱۹۷۲ ، شاہین ، ک ، ۱۲۵). سارے ڈر کے نہیں جاتے کہ کوئی انگریز نہ دیکھ لے اور نوکری میں خلل آئے۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۶).

۱۲. سودا ، جنون.

اوس کا تحمّل ہر خم کا خلل جانے تو اچھا
دل سر سے بلا تیرے یہ ٹل جانے تو اچھا

(۱۸۳۰ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۲۵). [ع : (خ ل ل)].

۔۔۔ اَمْن کس اضا (۔۔۔ فت ا ، سک م) امذ.
امن شکنی ، فساد ، جھگڑا ، نقص امن. شہر میں ان کے خلاف مظاہرے ہونے بلکہ خلل امن کا خطرہ بھی لاحق ہو گیا۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۹). [خلل + امن (رک)].

۔۔۔ اَنْداز (۔۔۔ فت ا ، سک ن) صف.
۱. مداخلت کرنے والا ، دخل دینے والا. شیر شاہ نے اپنے بیٹے کو چندیری کی طرف بھیجا ہے کہ وہ ان حدود میں خلل انداز ہو۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۰۰). **۲. فتور ڈالنے والا ، شرارت کرنے والا ، فسادی ، فتنہ پرداز.**

صحبتیں تھیں نہ تمہیں تفرقہ پردازوں سے
دور رہتے تھے ہمیشہ خلل اندازوں سے

(۱۸۵۱ ، واسوخت آباد (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۵۵)).

کاوش فلک تفرقہ پرداز ہیں سے
کیوں اے خلل انداز یہ انداز ہیں سے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۹). **۳. حارج ہونے والا ، رکاوٹ ڈالنے والا ، مزاحم ، مخل.** اس کے اجزائے باریک ... آپ کی شفاف میں خلل انداز ہونگے۔ (۱۸۳۳ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۶). تمام اعضا .... کم سے کم یہ کہ اس کے کام میں خلل انداز نہ ہوں۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۵۵). جذب اور پراگندگی کے مظاہر ایک دوسرے میں خلل انداز ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۱۰۵). **۴. خرابی یا نقص پیدا کرنے والا.** اس قسم کے الفاظ بھی فصاحت میں خلل انداز خیال کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۲۱). [خلل + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا ، پھینکنا].

۔۔۔ اَنْدازی (۔۔۔ فت ا ، سک ن) امث.
رکاوٹ ڈالنے کا عمل ، مداخلت ، مزاحمت ، رخنہ اندازی.

ہائے کمبخت نے کیسی خلل اندازی کی
روز ہی عشق نے یہ تفرقہ پردازی کی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۹۸). چمگادڑ سے دو پہر کے وقت شاخوں کے درمیان اس کے آرام میں خلل اندازی کرتے وقت کس طریقہ پر معذرت کرنی چاہیے۔ (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۷). یہ ٹاور پاکستانی نشریات اور پیغام رسانی میں خلل اندازی کے لیے نصب کیا گیا ہے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ دسمبر : ۱). [خلل + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ پَڑْنا ف ل.
۱. خرابی پیدا ہونا ، ابتری ہونا. انجان کون عارف ہوں اپنی طرف لیاتے ہیں اگر نالیاتے تو بڑا خلل پڑتا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۷۱). اس کے باغی ہونے سے ملک میں

میں مقرر خلل پڑے. (۱۸۰۲ ، گنج خوبی ، ۸۳). دونوں کی عداوت سے کہیں امن عامہ میں خلل نہ پڑ جاوے. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱ : ۹۷). **رکاوٹ پیدا ہونا ، رخنہ ڈالنا.** البتہ اس سلسلے میں چند دن کے لیے خلل پڑ گیا تھا. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۲۰۱). ایک مسنون عمل کے متعلق یہ سمجھنا کہ اس سے دوسروں کی نماز میں خلل پڑتا ہے بالکل غلط اور جاہلانہ خیال ہے. (۱۹۵۷ ، افادات آزاد ، ۹۲).

ــــ پَذِیر (ـــ کس نیز فت ب ، ی مع) صف.
جو خلل پڑنے کے قابل ہو ، پراگندہ ، پریشان ، ابتر.

خلل پذیر نظام جہاں نہیں ہوتا
خلاف وقت و محل کچھ یہاں نہیں ہوتا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۸۱). [خَلَل + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا].

ــــ دَماغ کس اضا(ـــ کس نیز فت د) امذ.
سودا ، دیوانگی ، مالیخولیا. حکیموں نے قوت دل اور خلل دماغ کے واسطے نسخے لکھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۳). ابا جان کا خلل دماغ ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۷۵). ان کے دو لڑکے تھے ایک جوانی میں خلل دماغ سے مر گئے. (۱۹۸۵ ، محمد تقی میر ، ۱۹). [خَلَل + دَماغ (رک)].

ــــ دَماغ بلا اضا(ـــ کس نیز فت د) صف.
سودائی ، دیوانہ ، پاگل ، تیز مزاج (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [خلل + دماغ (رک)].

ــــ دَماغی (ـــ کس نیز فت د) امث.
پاگل پن ، دیوانگی ، مالیخولیا. عدالت اون کو بوجہ اون کی فاترالعقلی یا خلل دماغی کے اپنے حقوق کی حفاظت کے ناقابل مانے. (۱۹۰۸ ، مجموعہ ضابطۂ دیوانی ، ۱۳۱). اس وطن میں اب لوگ خلل دماغی میں بہ کثرت مبتلا ہو رہے ہیں. (۱۹۸۶ ، اخبارالطب ، کراچی ، فروری : ۲۱). [خَلَل + دماغ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ دَھرْنا محاورہ (قدیم).
خوف کرنا ، اندیشہ کرنا.

میرے نزک آ ، نہ آ رکھ کے وہم دل میں
جی میں وفا دھر ، نہ دھر سینے میں خوف و خلل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

ــــ ڈالْنا محاورہ.
۱. خرابی پیدا کرنا ، نقصان پہنچانا ؛ فرق پیدا کرنا ، رکاوٹ کھڑی کرنا.

جتنا رہی تھی پھیل جو چاروں طرف آگ
دہلی کی کارزار میں ڈالے تھی یہ خلل

(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت (منظوم) ، ۸۱). اور جس نے نماز کو ترک کیا خلل مومنوں کے حقوق نماز میں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۸۴). تمہارا انحراف میرے انتظام میں کتنا خلل ڈالے گا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۸۹). **۲. گڑبڑ کرنا ، دخل اندازی کرنا.** میری تنہائی میں اب کوئی خلل نہیں ڈال سکتا. (۱۹۴۲ ، غبارِ خاطر ، ۶۹). وہ ..... اپنے کام کے لئے ملازمین کی راحت میں خلل ڈالنا پسند نہ کرتا تھا اور خود کر لیتا تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۲ : ۱۱۵).

ــــ کَرْنا محاورہ.
۱. نقصان پہنچانا ، خرابی پیدا کرنا ، انتشار پیدا کرنا. جوں اپنے کام میں خلل کیا تیوں دوسرے کے کام میں خلل کرے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

مرضیٔ حق تری مرضی سے ہے جوں جوہر فرد
اس یقین میں نہ گمان کر سکے زنہار خلل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۳۲). جس مقام پر زخم ہو اور پانی خلل کرتا ہو ... پانی پہنچانا فرض نہیں ہے. (۱۸۷۳ ، کرامت علی جونپوری ، مفتاح الجنت ، ۱۶). **۲. مداخلت کرنا ، دخل اندازی کرنا.**

اے سرو خراماں توں نہ جا باغ میں چل کر
مت قمری و شمشاد کے سودے میں خلل کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۸).

سر چمن کوں جب کہ ہوا لالہ رو سوار
راز و نیازِ بلبل و گل میں خلل کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۹). **۳. درد کرنا ؛ بدہضمی کرنا** (فرہنگ آصفیہ). **۴. دھوکا یا فریب کرنا ، خیانت کرنا.**

مت امانت میں کسی کے کر خلل
چھوڑ دے سب خصلت مکر و دغل

(۱۶۸۸ ، پندنامہ لقمان ، ۸). **۵. خراب کرنا ، پراگندہ و پریشان کرنا.** اُس کے گھر میں نزدیک بھی نہ رہنا اس واسطے کہ تھوڑا مقدار اس کا بس ہے اُس کے عمل کے خلل کرنے میں. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۱۵۳).

ــــ کُنْڈ (ـــ ضمہ ک ، سک ن) امذ.
(ارضیات) زمین کے طبقات کے سلسلے میں انقطاع کے باعث تشکیل پانے والا حوض نما رخنہ (انگ : Trough Fault). مطول تقریباً مستطیل ایسے خلل کنڈ کی تشکیل کا باعث ہوا ہے جو ہندوستانی معدنی ذرائع کے لیے خاص طور پر مشہور ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۲). [خَلَل + کُنڈ (رک)]

ــــ لانا محاورہ.
۱. نقصان پہنچانا ، خرابی پیدا کرنا. باد صرصر موسم خزاں اس کی تر و تازگی میں خلل لائی. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۰۸). **۲. مداخلت کرنا ، دخل اندازی کرنا.** ہر روز میری ملاقات کے واسطے آتے ہیں اور میرے اوقات عزیز میں خلل لاتے ہیں. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، ۲۹۳). **۳. (حکم) توڑنا ، خلاف ورزی کرنا.**

او کہے ایسا چلو ویسا چلو
اوسکے تو فرمان میں مت لا خلل

(١٨٣٥ء ، رسائل سید محمد حیات ، ٨٧).

ـــــ میں (جا) پڑنا محاورہ.
پریشان ہونا ، مضطرب ہونا.

جی چل بچل ہوا ہے چنچل تیری چال دیکھ
دل جا پڑا خلل میں ترے مکھ کا خال دیکھ
(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١٧٩).

خَلَلی (فت خ ، ل) صف (قدیم).
مفسد ، شرانگیز ، خلل ڈالنے والا.

ہرگز تو نہ لا ساتھ رقیب دغلی کوں
مت راہ دے خلوت میں ایسے خللی کوں
(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ٢٩٧). [خَلَل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

خَلَنج (فت خ ، ل ، سک ن) امذ.
ایک پہاڑی درخت ہے بہت بڑا ہوتا ہے پتوں کی وضع قراش کے پتوں کی سی ہوتی ہے پھول چھوٹا اور سرخ و زرد ہوتا ہے اور ایک قسم کے پھول سفید بھی ہوتے ہیں ، دانہ اس کا رائی کے دانہ کی طرح ہوتا ہے ، رنگ نیلا ہوتا ہے (لاط : Ericarrborea).
(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٣ : ٨٣). [ف : خَدَنگ (رک) کا معرب].

خَلَنجِیَّہ (فت خ ، ل ، سک ن ، کس ج ، شد ی بفت) صف.
خلنج (رک) سے **متعلق یا منسوب.** خلنجیہ یا ایرسیَہ (آئی ری ڈیسا) (Iridacea) یعنی زرد ہوگلے کا خاندان ہے اس صنف کے پھولوں کے گرد وریقہ (بریکٹ) حلقہ کئے ہوتی ہے. (١٩١٠ء ، مبادی سائنس ، ١٨٠). [خَلَنج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خَلَنگ زار (فت خ ، ل ، امذ.
وہ وسیع میدان جس میں جھاڑیاں اور چھوٹے گھنے درخت ہوں. کارنوال میں متعدد خلنگ زاروں کو جہاں جوئے کی کمی کے سبب صرف چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں پیدا ہوتی تھیں ... اس لائق بنا دیا گیا کہ اس میں غلے بیج اور جڑوں کی بہت عمدہ فصلیں پیدا ہوتی ہیں. (١٩٦٥ء ، سائنس سب کے لئے ، ٢ : ٧٩٧). [ف : خلنگ = خلنج + زار (رک)].

خُلُو (ضم خ ، و مع) امذ.
١. **خالی ہونا ، خالی کرنا.** شکم کو امتلاء معدہ اور خلو کے وقت کشادگی و تنگی ناسانی ہو جائے. (١٨٧٧ء ، عجائب المخلوقات اردو ، ٣٦). اگر کسی اندرونی یا بیرونی خطرے کے عاید ہونے سے خلو مصر کا التوا ضروری ہو جائے تو وہ تا رفع خطرہ قابض رہیں گے. (١٨٩٣ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ١١٢). جس کو ہم بھوک کہتے ہیں اس کا احساس معدہ کے خلو سے ہوتا ہے. (١٩٢٦ء ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری : ٣٦). ٢. (i) **خلا ، جوف ، خالی جگہ.** ابر پمپ کے سرپوش کے اندر جانب خلو میں گھنٹے کے بجنے سے آواز نہیں آتی. (١٨٣٣ء ، رشحہ شمسیہ ، ٢ : ٦٥). دوسری صبح کو کپتان کو معلوم ہوا کہ وہ خلو جو قلعے کے بیرونی پتھر تو ڈھلکانے سے ہو گیا تھا برابر کردیا گیا. (١٨٩١ء ، حرم سرا ، ٢ : ١٩٩). شاعر مضمون کا بعض حصہ چھوڑ جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گرد و پیش کا مطالعہ اس خلو کو پھر دے گا. (١٩١٢ء ، شعرالعجم ، ٣ : ٢٠٧). اس قسم سے لگائے ہوئے درخت کے بیچ میں خلو ہوتا ہے. (١٩٣٨ء ، انشائے تعمیر ، ٢١٢). (ii) **کھوکھلاپن.** اس حیوان کی طبیعت سرد و تر ہے اور اس کا بدن خلو رکھتا ہے. (١٨٧٧ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٦٣). ٣. **کسی عہدے یا اسامی کا خالی ہونا.** نظامت کے خلو سے بہت سے ناستحق اشخاص امیدوار ہو گئے ہیں. (١٩٠١ء ، مکاتیب شبلی ، ١ : ١٢٧). وہ شخص جس کو ضلع کا رجسٹرار اس عہدہ پر مقرر کرے ایسی غیر حاضری یا خلو کے ایام میں ... سب رجسٹرار ہو گا. (١٩٠٨ء ، ایکٹ رجسٹری ہند ، ٥ : ١٣). ٤. (دماغ کی) **کمزوری ، ضعف ، ناطاقتی.** ضعف دماغ اس قدر ہے کہ اگر یک گھڑی متواتر بات کروں تو مغز میں خلو و دوران پائے جاتا اور اوس رات کو خواب نہیں آتا. (١٨٠٥ء ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ ، ٢ ، ٦ : ١٩٧٣ ، ١١٧)). [ع : (خ ل و)].

خِلُّو (کس خ ، شد ل ، و مع) صف.
احمق ، بیوقوف (جامع اللغات). [مقامی غالباً خلل دماغ (رک) یا خبلو یعنی احمق کا بگاڑ اور مخفف].

خَلُوب (فت خ ، و مع) صف.
نرمی کلام سے فریفتہ کرنے والی ، پھسلانے والی.

سجاح و قلو پطرہ کے رنگ ڈھنگ
طروف و لعوب و خلوب و جنون
(١٩٦٩ء ، مزمور میر مغنی ، ١٢٣). [ع : (خ ل ب)].

خَلْوَت (فت خ ، سک ل ، فت و) امث ؛ ع : خَلْوَۃ.
١. **تنہائی ، علیحدگی ، جلوت کی ضد.**

کیا رام خلوت منے انجمن | بلایا جتنے رائے ہور رائے زن
(١٥٦٣ء ، حسن شوقی ، د ، ٧٧).

قطب شہ اس کُنجِ فکر و خلوتِ دینی منے
تا اچھے وردت دعا و درسِ قرآں غم نہ کہا
(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٠).

خلوتِ ہجر میں تری مجکوں
ہم نشیں درد و غم ندیم ہوا
(١٧٣٩ء ، کلیات سراج ، ١٥٩). بادشاہ دربار سے اٹھا خلوت میں مشورہ کیا. (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٨٨).

خلوتوں میں رونے کی چھپ چھپ کے لیلائے غزل
اس بیاباں میں نہ اب آئے گا دیوانہ کوئی
(١٩٧٢ء ، دیوان ، ناصر کاظمی ، ٥٦). ٢. **مکان کا غیر سے خالی ہونا** (نوراللغات). ٣. **خالی جگہ ، تنہائی کا مقام.**

سو پھر اور وزیر اپنے من میں بچار
بلا بھیج اس ایک خلوت کے تہار
(١٦٣٩ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٦٥). حضرت یوسف علیہ السلام نے مکان خلوت کا فرمائشی بنوایا. (١٨٣٥ء ، احوال الانبیا ، ١ :

بجائے سپاہیوں میں رہیے اور ان سے ملنے جلنے کے ایک خلوت کے مقام میں بیٹھا رہنا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۷۱). ۴. (i) **خوابگاہ ، سونے کا کمرہ.**

خلوت میں (سے) سجن کے میں موم کی بتی ہوں
یک پاؤں پر کھڑی ہوں جلتے برت پتی ہوں

(۱۵۱۸ ، لطفی بیدری بہمنی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۸)). جب بادشاہ خلوت سے باہر آوے اور اول نظر باز پر پڑے تو میمنت کا سبب جانا جاوے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۳). (ii) **عبادت کا کمرہ ، حجرہ ، کوٹھڑی.** خلوت مراد اس مکان سے ہے کہ چھوٹے دالان. یانے حرم شریف میں واسطے نشست و ذکر و شغل ایسے ہی بزرگواروں کے بنے ہوئے ہیں کہ ان کو وہاں خلوت اور یہاں حجرہ کہتے ہیں. (۱۹۰۲ ، مرآۃ الحقائق ، ۲۳). جب مرید صادق خلوت میں داخل ہو تو پوری طرح اپنی دنیا سے باہر نکل آئے غسل کامل کرے نماز پڑھنے کی جگہ اور کپڑے پاک ہوں. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۲۵). ۵. **پوشیدگی ، درپردہ.** خلوت میں ایک بات عرض کروں گا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۳۱). اسے دیکھ کر وہ پسیجا اور مجھ سے کہا کہ میں تم سے خلوت میں مل کر باتیں کروں گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۳). ۶. (i) **(عقائد) بارہ اماموں کی یاد میں بارہ دن تک رُوکھی رو ٹی اور پا نی پر قناعت کرنے کی رسم.** بعض درویش ... بارہ دن تک متواتر بیادگاری بارہ امام علی سرف خشک رو ٹی اور پا نی پر قناعت کرتے ہیں ... اس خاص رسم کو خلوت کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۳۷۳). (ii) **عبادت کے لیے ڈھائی دن گوشے میں بیٹھنا** (غیاث اللغات). ۷. **تنہائی میں ملاقات ، پوشیدگی میں گفتگو.**

ان سے خلوت ہوئی مگر نہ ہوئی
ایک صحبت بھی کارگر نہ ہوئی

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت وسنقل ، ۸۱). شاہ نظام الدین پیرزادہ اور بڈھن صاحب کو حکم ہوا کہ ان سے خلوت ضرور ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلوی ، ۷۰).

خلوت کسی سے ہو تو دو عالم سے ہاتھ اٹھاؤں
اس عالم حوالہ و تحویل کے لیے

(۱۹۶۸ ، غزال وغزل ، ۱۲۵). اف : ہونا. ۸. **ہم بستری ، مباشرت.** اس قسم کا کوئی رواج نہ ہونے کی صورت میں شادی مکمل ہوگی اگر چہ خلوت نہ ہوئی ہو. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۱۵۱). اف : ہونا. ۹. **(تصوف) محبت خلائق اور ہستی سے بیگانہ ہونے کو کہتے ہیں. اسی سے مراد حضوری بحق ہے بلا خطرات غیر** (مصباح التعرف ، ۱۱۳).

بیداریٔ شب ہے کچھ نہ ہے صوم دوام
خلوت لیکن در انجمن ہے غمگین

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۲). [ع : (خ ل و)].

--- اَز اَغیار باید نَے زیار فارسی کہاوت.
خلوت غیروں سے چاہیے نہ کہ دوستوں سے ، بھید غیروں سے چھپانا چاہیے (جامع اللغات).

--- اُولٰی کس صف (--- و مع ، ا بشکل ی) امث.
شوہر اور بیوی کا پہلی بار تنہائی میں ہمبستری کے لیے یکجا ہونا. اس قوم کا ایک شخص آیا اس نے کہا تو نے بہت برا کیا یہ عورت سو خاوندوں کو خلوت اولٰی میں مار چکی ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۵). [خلوت + اُولٰی (رک)].

--- پَسَنْد (--- فت پ ، س ، سک ن) صف.
تنہائی پسند کرنے والا ، گوشہ نشین ، کم آمیز. راما چندرن جنوبی ہند کے باسی ہیں ، آزاد منش ، خلوت پسند. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۳). [خلوت + ف : پسند ، پسندیدن = چاہنا].

--- خاص کس صف ، امث.
خوابگاہ ، خاص کمرہ. میں اس کے ہمراہ ہولیا ، خلوت خاص میں لے گئی. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۸۷). [خلوت + خاص (رک)].

--- خام کس اضا ، امث.
بدفعلی ، عفت و عصمت پر حملہ ، فعل شنیعہ ، غیرشرعی خلوت ، غیرقانونی مباشرت. انسانی عزت نفس اور وقار اور قانون کی حدود کے اندر خلوت خام ناقابل انفساخ ہو گی. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین (ترجمہ) ، ۴۰). [خلوت + خام (رک)].

--- خانَہ (--- فت ن) امذ.
علیحدگی کی جگہ ، تنہائی کا مقام ، تنہا رہنے کی جگہ ، حجرہ. شراب آرایش بزم بادشاہی ، شراب اسرار خلوت خانۂ الٰہی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۹).

ہو گیا مہمان سرائے کثرت موہوم آہ
وہ دل خالی کہ تیرا خاص خلوت خانہ تھا

(۱۷۸۲ ، درد ، د ، ۲). تو جب نماز کرے تو اپنے خلوت خانہ میں جا. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۱۳). وہ گرم جوشی سے ملا اچھے خلوت خانہ میں اتارا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۲۳). دن بھر بے چارا خلوتخانہ میں رہتا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۶). [خلوت + خانہ (رک)].

--- دَرْاَنْجُمَن (--- فت د ، سک ر ، فت ا ، سک ن ، ضم ج ، فت م) امث.
(تصوف) بظاہر خلق کے ساتھ اور بباطن یاد الٰہی میں مشغول رہنا. خلوت درانجمن سو جو مجلس میں مل بیٹھ باتاں کرتے اچھنا پور خدا کا یاد تنے نا دینا. (۱۸۱۰ ، جو لسٹھ گھر ، ۳). [خلوت + در (حرف جر) + اَنْجُمَن (رک)].

--- دوسْت (--- و مع ، سک س) صف.
رک : **خلوت پسند.**

گھر سے باہر ہی نہیں آتے وہ خلوت دوست ہو
بیٹھتے چھپ کر تو میرے دل کے اندر بیٹھتے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۸). [خلوت + دوست (رک)].

--- رَہْنا محاورہ.
صحبت رہنا ، تنہائی میں مُلاقات ہونا. ہر ایک سے الگ الگ خلوت

رہی۔ (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٧٩)۔ بوڑھے کی کمر سیدھی ہو گئی میں بھی زہوں گا خلوت بہے گی۔ (١٩٨٢ ، اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ١٥٥)۔

---سَرا (---فت س) امث۔
رک : خلوت خانہ۔

آج کل سے کچھ نہیں میں طالبِ دیدارِ حسن
آئینہ تھا دل مرا خلوت سرائے طور میں
(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٢٣٩)۔

سب سے بڑا فاصلہ قربِ کامل
اپنی خلوت سرا میں جاؤں کیوں کر
(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ١١)۔ [خلوت + سرا (رک)]۔

---صَحِیح صَحِیحَہ کس صف (---فت ص ، ی مع / فتح) امث۔
شوہر و زوجہ کا مباشرت کے لیے تنہائی میں یکجا ہونا ، شوہر کی بیوی کے ساتھ ہم بستری۔

ناقص العقل پہلے لے بوسا
کرے خلوت صحیح پھر تو آ
(١٨١٠ ، مثنوی بشت گلزار ، ٧٧)۔ خلوت صحیحہ سے پورا مہر واجب ہو جاتا ہے۔ (١٨٩٠ ، سیرۃ النعمان ، ٢٥٠)۔ آپ نے ان کی آرزو اس طرح پوری فرمائی کہ عقد تو کیا اور ایجاب و قبول کے بعد قبل از خلوت صحیحہ انہیں طلاق دے دی۔ (١٩٧٣ ، کلام المرغوب ، ترجمہ کشف المحجوب ، ٣٣٦)۔ [خلوت + صَحِیح (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

--- کَدَہ (---فت ک ، د) امذ۔
رک : خلوت خانہ۔

جز آہ ، کہ ہے محرمِ خلوت کدۂ دل
آگہ نہیں کوئی مرے رازِ نہاں پر
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٦٥)۔ نہایت دل تنگ ہو کر اپنے خلوت کدہ میں آ بیٹھا۔ (١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٦٦)۔ گھاس اور پتوں سے بھوک کی حدت کم کر لیتا اور پھر اسی خلوت کدہ میں جا بیٹھتا۔ (١٩٢٦ ، شرر ، فردوسِ بریں ، ٢٩)۔ وہ آج اس خلوت کدے سے باہر آ گئی اور سٹول پر بیٹھ گئی۔ (١٩٧٥ ، خاک نشیں ، ١٠٣)۔ [خلوت + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

--- کَرنا محاورہ۔
١. خالی کرنا ، تخلیہ کرنا ، تنہا ہونا۔

ان سب کو دے پان رخصت دیا
اپے تھا سو او محل خلوت کیا
(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ١٩)۔ راجا نے پہلے برہمنوں کو خیرات دینے کے لیے جمع کیا پھر محل میں خلوت کی۔ (١٩٦٢ ، حکایاتِ پنجاب ، ١ : ٣٣٧)۔ **٢. تنہائی میں ملنا ، ہم بستر ہونا ، مباشرت کرنا۔**

عورت سیں تو خلوت کر تو بچہ پیچھو جائے اوتر
(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٣ ، (ورق))۔ عشرت کی خلوت کرنے خاطر پھولاں سوں سیج سنوارے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٧٢)۔ تو اس کے ساتھ خلوت کر اور اس کا خصم بن وہ تیری جورو ہے بعد اس کے اگر تو اس سے خوش وقت نہ ہو تو جہاں وہ چاہے اسے جانے دے۔ (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٦٩٩)۔

مجھ سے خلوت جو نہیں کرتے ہو کیا دھڑکا ہے
ہوش میں آؤ تو تم کیا کوئی جلاد ہوں میں
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٥٦٨)۔

---گَہ امث۔
رک : خلوت خانہ۔ دوسرے دن حسبِ دستور جب مالک کی بہن دلہن بنکر قطبوں کی خلوت گہ میں گئی تو مالک بھی زنانے کپڑے پہن کر سہیلیوں کے ساتھ گیا۔ (١٩١١ ، سیرۃ النبی ، ١ : ٢٠١)۔ نہایت عاجزی و زاری کے ساتھ خلوت گہ میں بیٹھے۔ (١٩٧٣ ، انفاس العارفین ، ٢٣٥)۔ [خلوت + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---گُزِیدَہ (---ضم گ ، ی مع ، فت د) صف۔
خلوت نشیں ، تنہا ، الگ تھلگ۔

پروانہ پاس شمع کے ، بلبل ہے گل کے پاس
اک میں کہ تیری بزم میں خلوت گزیدہ ہوں
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٢٢٨)۔ [خلوت + ف : گزیدہ ، گزیدن ـ اختیار کرنا]۔

---گُزِیں (---ضم گ ، ی مع) صف۔
گوشہ گیر ، خلوت نشیں۔

گوہرِ فشاں ہیں دریا نثار سُن
موتی ہوا ہے شرم سیں خلوت گزیں آپ
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٠٣)۔

شاد ہوں کیا وعدۂ فردا سے اے خلوت گزیں
یہ تو ممکن ہی نہیں ہے تو جہاں ہو کوئی ہو
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٧٢)۔

ہوا جس وقت سے خلوت گزیں ہوں
زمیں ہے سخت اور دور آسماں سات
(١٩٣١ ، بہارستان ، ٦٣١)۔ [خلوت + ف : گُزیں ، گُزیدن ـ اختیار کرنا]۔

---گُزِینی (---ضم گ ، ی مع) امث۔
گوشہ نشینی ، تنہائی پسندی۔ اگر انبیائے اولوالعزم فقراء گوشہ نشیں کے مانند خلوت گزینی فرماتے اپنی ہی فتح کی مہر سنانے تو مخلوق ساری ہدایت دین خدا سے محروم رہ جاتی اور سارا عالم ظلمت کفر سے بے نور ... رہتا۔ (١٨٣٨ ، بستانِ حکمت ، ١٨)۔ ذکر الٰہیٰ کی خاطر گوشہ نشینی خلوت گزینی ... سچا اور شدید جذبہ انسان میں ابھارتی ہے۔ (١٩٨٠ ، ڈاکٹر حمید احمد خان ، ١٣)۔ [خلوت + گزیں (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت]۔

---نَشِین (---کس نیز فت ن ، ی مع) صف۔
١. لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے والا ، تنہائی میں بیٹھنے والا ، گوشہ گیر۔

مت نصیحت کر مجھے اے زاہدِ خلوت نشیں
عشق میں کچھ زور نٹّین ہے بازوے تدبیر کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۰).
ہوا ہے روح سے منظور پردہ جسمِ خاکی کو
مگر کاشانۂ دل میں کوئی خلوت نشیں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۰).
لیکن یہاں میں خلوت نشیں ہوں
ہوں اس طرح پر گویا نہیں ہوں
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۸). ۲. **پوشیدہ ، چھپا ہوا**.
دل میں آ کر ہوا خلوت نشیں تیرا خیال
غم ترا سینے میں میرے راز کا ہمراز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۰).
خا ک پر رکھی ہوئی تھی کہنہ قدروں کی جبیں
اور نئی قدریں تھیں قصرِ ذہن میں خلوت نشیں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۷۵). [خلوت + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

ـــــ نَشِینی (ـــــ کس نیز فت ن ، ی مع) امث.
گوشہ گیری ، تنہائی پسندی ، عزلت نشینی. اسباق کے اوقات مقرر کر کے باقی ماندہ وقت خلوت نشینی میں گزارنے کا مشورہ دیا. (۱۹۸۵ ، مشاہیر سرحد ، ۱۳). [خلوت + نشین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ وجَلْوَت (ـــــ و مع ، فت ج ، سک ل ، فت و) امث.
تنہائی اور محفل ، گھر کے اندر اور باہر ، پوشیدہ اور ظاہر. ان کو ہر وقت اپنی خلوت و جلوت کی صحبت میں شرکت کا موقع عطا فرماتے تھے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۱۱). وہ سائیں کے خلوت و جلوت کے ساتھی بن گئے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۷). [خلوت + و (حرفِ عطف) + جلوت (رک)].

خَلْوَتی (فت خ ، سک ل ، فت و) صف.
۱. **اکیلا رہنے والا ، تنہا ، خلوت نشین ، تنہائی پسند**.
کرے گی برق جمال اس کی بند آنکھوں کو
وہ خلوتی اگر اے انجمن نظر آیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳).
عجب ہے آج تک اکبر سے تم نہیں واقف
وہ خلوتی بھی ہے یاروں کا آشنا بھی ہے
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۰۳).
بارگراں ہے ہو سکے خلوتیٔ حریم قدس
قیدِ حیات سے نکل بزم میں بار یاب ہے
(۱۹۲۳ ، انجم کدہ ، ۷۲). ۲. **تنہائی کا شریک ، ہمراز ، بے تکلف دوست**.
او نباض ساقی کے بزم لطیف دیکھت ہو رہیا خلوتی اٹ حریف
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۶).
لایا ہے مرا شوق مجھے پردے سے باہر
میں ورنہ وہی خلوتی رازِ نہاں ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۶).
یہ کیسی حیرت فزا ہے خلوتی ہوں
کہ عالم ہے مکاں میں لامکاں کا
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۴۴).
اپنی نظروں میں نشاطِ جلوۂ خوباں لیے
خلوتیٔ خاص سوئے بزمِ عام آہی گیا
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۳۲). ۳. **شاہی حرم سرائے اودھ کی وہ عورت جس سے متعہ کر لیا جاتا تھا**. خلوتیاں یعنی جن سے متعہ کر لیا گیا تھا مگر جو بعض ادنٰی قسم کی خدمات بھی انجام دیتی تھیں (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۲۰۲). ۴. **درویشوں کے ایک فرقہ کا نام**. کہتے ہیں کہ اصلی فرقہ خلوتی تھا ان سے بیرامی نکلے اور بیرامیوں سے حمزائی. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۲۰۹). [خلوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ باتیں (ـــــ ی مج) امث ، ج.
تنہائی میں کی جانے والی باتیں ، راز و نیاز.
اسقدر نام خدا ناداں ہے وہ نازنیں
عقلوں میں خلوتی باتیں سکھانا چاہیے
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۷۳۹). [خلوتی + باتیں ، بات (رک) کی جمع].

خَلْوَتِیَّہ (فت خ ، سک ل ، فت و ، کس ت ، شد ی بفت) امذ.
رک : خلوتی معنی نمبر ۴ . بگڑ کر بولا - خلوتیہ طریق کے ایک بزرگ نے آپ کا ذکر اخباروں میں دیکھ کر مجھ کو بھیجا ہے. (۱۹۱۱ ، روزنامہ سفر مصر و شام ، حسن نظامی ، ۷۴). [خلوتی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خُلُود (ضم خ ، و مع) امذ.
۱. **ہمیشگی ، دوام ، ابدیت**.
لازم آوے شرک تب توحید میں
وہ تو باطل ہے ازل سے تا خلود
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۰). مگر خلود تو صرف خدا ہی کی ذات کو ہے. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۳۷). ابد و سرمد کا اطلاق جس طرح خلود پر ہوتا ہے بالکل اسی طرح مدت زندگی پر بھی ان کا استعمال ہوتا ہے. (۱۹۷۴ ، انفاس العارفین ، ۲۸۵). ۲. **بقا ، قیام ، زندگی**.
شیر اچھا ہے جسے مہلت یک روزہ ملی
یا وہ گیدڑ جسے بخشا گیا صد سالہ خلود
(۱۹۳۷ ، بہارستان ، ۱۲۳). ادبیت عالیہ کا امتیاز خلود پر ہے عظیم ادب کا خصوصی نشان اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کو بقائے دوام حاصل ہو. (۱۹۷۲ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۱ : ۹۵). [ع : (خ ل د)].

ـــــ فِی النّار (ـــــ کس ف ، غم ی ، ال ، شد ن) امذ.
ہمیشہ آگ میں رہنا ، ہمیشہ جہنم میں رہنا. ایسے اعتقاد رکھنے والے خلود فی النار سے محفوظ ہیں. (۱۹۰۶ ، مصباح الکلام فی طریق الاسلام (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۳۶)). وہ احکام شریعت بھی دین کا حصہ ہونے چاہئیں جن کی خلاف ورزی کو خلود فی النار

کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ (۱۹۷۲ ، سیرت سرورِ عالم ، ۱ : ۳۷۲)۔ [خلود + ع : فی - میں + رک : ال (۱) + نار (رک)]۔

---ِ نار کس ا نیز ، امذ :
رک : **خلود فی النار** . جو کوئی اولیاء اللہ سے عداوت رکھتا ہے تو گویا وہ اللہ سے عداوت رکھتا ہے اگرچہ اس سے اس کفر تک نہیں پہنچے جو ان کے خلود نار کا سبب ہو . (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۹) . مومنین کے لیے بکرمہ تعالٰی خلود نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں . (۱۹۱۰ ، القرآن الحکیم (ترجمہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی : تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی) ، ۹) .

خُلُوص (ضم خ ، و مع) امذ .
حقیقی محبت ، سچا لگاؤ ، دلی تعلق ، اخلاص ، صداقت ، پاکیزگی . خدا کی طرف خلوص دل سے متوجہ ہوا تو مالامال ہوگیا . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۳) . خدا کی رحمت خلوص رکھنے والوں سے بہت ہی قریب ہے . (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸۷) . وہ سراپا خلوص و محبت کا پیکر تھیں . (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۰۵) . [ع : (خ ل ص)] .

---کار صف .
مخلص ، سچا دوست ، محبت اور خلوص رکھنے والا . میں صرف ایک خلوص کار کی طرح تمہارے گھر میں آتا جاتا رہوں گا . (۱۹۷۱ ، شہیتہ ، ۲۶۹) . [خلوص + کار (رک)] .

خُلُوع (ضم ح ، و مع) امذ .
کسی ہڈی کا جوڑ پر سے اکھڑ جانا . اس جوڑ کے خلوع جسم کے کسی دوسرے جوڑ کی نسبت زیادہ کثیرالوقوع ہیں . (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۲۹۰) . [ع : (خ ل ع)] .

خَلُوق (فت خ ، و مع) امذ .
ایک خوشبو جو عنبر ، مشک اور کافور کی آمیزش سے بنتی ہے ، غالیہ ، ارگجا . اللہ تعالٰی نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی جس کے بدن میں کچھ بھی خلوق ہے . (۱۸۳۳ ، تذکیر الاخوان ، ۲۲) . تین آدمی ہیں کہ ان کے پاس فرشتے نہیں آتے . کافر کے بدن کے پاس ... خلوق کے خوشبو لگانے والے کے پاس اور ناپاک آدمی کے پاس . (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵) . [ع] .

خَلْوَہ (فت خ ، سک ل ، فت و) امذ
رک : **خلوت** .

کیا گھر ہے اک کعبہ ترا ہر قلب ہے خلوہ ترا
دیدار حق جلوہ ترا کوچہ ترا باغ ارم
(۱۹۳۰ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۰۲) . [ع : خلوۃ (خ ل و)] .

خِلْوَہ (کس خ ، سک ل ، فت و) امذ .
(حیاتیات) **کسی عضو مرکب کا چھوٹے سے چھوٹا جزو یا حصہ ، ایسے چند اجزا یا حصص کے ملنے سے عضو بنا کرتا ہے ، خوشہ نما غدود** (انگ : Acinus) (مخزن الجواہر ،

۳۵۰) . [ع : (خ ل و)] .

خَلَوی (فت خ ، ل) صف .
(حیاتیات) **خلیہ (رک) سے متعلق یا منسوب ، خلیہ دار .** کسبہ ایک کثیر خلوی ڈنڈی پر واقع ہوتا ہے . (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۸۵) . امیبا ایک یک خلوی حیوان ہے . (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۷) . [ع : (خ ل و) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---اِستِحالَہ (--- کس ا ، سک س ، کس ت ، فت ل) امذ .
(حیاتیات) **خلیہ کا ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جانا ؛ غذا کا جزو بدن بن جانا ، مادۂ حیات کا تحلیل ہونا .** پھپھوند کی غذائی ضرورتیں بدل جاتی ہیں اور بعض حیاتی کیمیاوی تعاملات میں جو خلوی استحالے میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ان میں رخنے پڑ جاتے ہیں . (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۷۹) . [خلوی + استحالہ (رک)] .

---بُلعُوم (--- ضم ب ، سک ل ، و مع) امذ .
(حیاتیات) **خلیہ کا حلق .** خلوی دہن ... سے پیچھے ایک مختصر سا طولی نشیب ہوتا ہے جسے مری یا خلوی بلعوم کہتے ہیں . (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۴۸) . [خلوی + بُلعُوم (رک)] .

---تَختی (--- فت ت ، سک خ) امث .
(حیاتیات) **خلیے کی مرکزی تقسیم کے اختتام پر خط استوائی خطے میں مرکزی تکلی کے ریشوں پر سیلولوز کے چھوٹے چھوٹے ذرات جمع ہو جاتے ہیں ، یہ سیلولوز کے ذرات آپس میں مل کر ایک پتلی جھلی بناتے ہیں جس کو خلوی تختی Cell Plate** کہتے ہیں (مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ۱ : ۲۸۹) . [خلوی + تختی (رک)] .

---تَقْسِیم (--- فت ت ، سک ق ، ی مع) امث .
(حیاتیات) **خلیے کا بٹ جانا جس سے اور خلیے وجود میں آتے ہیں .** خلوی تقسیم اور تکثیر ، یہ ایک ایسا مظہر ہے جو نباتات اور حیوانات میں عام طور پر پایا جاتا ہے ، یہ نباتات یا حیوانات چاہے یک خلوی عضو کے ہوں یا کثیر خلوی ، خلوی تقسیم کا ہونا ضروری ہے . (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۲۸۱) . [خلوی + تقسیم (رک)] .

---جوڑ (--- و مع) امذ .
(حیاتیات) **خلیوں کا آپس میں ملاپ .** اس میں نہ صرف یہ لازمی ہے کہ جراثیم زندہ ثابت سالم رہیں بلکہ ان کا خلوی جوڑ و ملاپ بھی ازحد ضروری ہے . (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۹۷) . [خلوی + جوڑ (رک)] .

---دَہن (--- فت د ، ہ) امذ .
(حیاتیات) **خلیہ کا منہ جو قیف نما سوراخ کی طرح ہوتا ہے .** یہ ... ایک نکتہ نما حیوان ہے جس کے دونوں سرے نوکدار ہوتے ہیں اس کے اگلے سرے پر ایک قیف نما سوراخ ہوتا ہے جسے

خلوی دبن کہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۸)۔ [خلوی + دہن (رک)]۔

ـــــ دیوار (ـــــ ی مع) امث۔
(حیاتیات) خلیے کے اطراف کی جھلی نما دیوار جو خلیے کا بے جان حصہ ہوتی ہے۔ انگ : Cell Wall)۔ خلوی دیوار مردہ اشیا یا مادوں پر مشتمل ہوتی ہے جو خلیے کے لیے ڈھانچہ بناتی ہے۔ اس سے خلیوں کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۲۶۳)۔ [خلوی + دیوار (رک)]۔

ـــــ غشاء (ـــــ کس غ) امث۔
(حیاتیات) خلوی غشا (Cell Membrane) **یہ پتلی ، جاندار ، نیم سرایت پذیر جھلی ہوتی ہے جو خلیہ کو گھیرتی ہے اور نخزمایہ کی بیرونی حد بندی کرتی ہے۔** (معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۱)۔ [خلوی + غشاء (رک)]۔

ـــــ لَون (ـــــ و لین) امذ۔
(حیاتیات) خلیہ کا رنگ۔ یہ جھلی کیمیائی اعتبار سے پروٹین اور لپڈ ... مادوں پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں خلوی لون (Cell Pigment) بھی پایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۶۷)۔ [خلوی + لون (رک)]۔

ـــــ مافیہ (ـــــ ی مع) امذ۔
(حیاتیات) خلیہ کی نخزمایہ میں پائے جانے والے مشمولات۔ اس نے دیگر زندہ بافتوں کا بھی مشاہدہ کیا لیکن خوردبین ناقص ہونے کی وجہ سے اسے خلوی مافیہ نظر نہ آ سکے۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۱ : ۲۵۳)۔ [خلوی + ع : مافیہ ـ جو کچھ اس میں ہے]۔

ـــــ مُقَسِّمَہ (ـــــ ضم م ، فت ق ، شد س بفت ، فت م) امذ۔
(حیاتیات) پودے کی جڑ اور تنے کے سرے کی نموپذیر یافت جو بڑھتے اور تقسیم ہوتے ہوئے خلیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ راس پر ایک کوچک خلوی مقسمہ ہوتا ہے اس میں میان تہ سے الگ کوئی ادمہ زا نہیں ہوتا۔ (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۳۰)۔ [خلوی + مُقَسِّم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ نظام (ـــــ کس ن) امذ۔
(حیاتیات) خلیوں کا قدرتی بندوبست یا انتظام۔ بعض جراثیم یا خرد نامیے ... جیسے ہی وہ جسم میں داخل ہوتے ہیں انسان اور جانوروں کے جسم کا خلوی نظام ان جراثیم کی نشوونما کو روکنے اور ان کا قلع قمع کرنے کے لیے اپنی خلوی فوج کو حرکت میں لاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۱۵)۔ [خلوی + نظام (رک)]۔

خَلَوِیات (فت خ ، ل ، کس د ، شد ی) امث۔
(حیاتیات) وہ علم جس میں خلیوں کی ساخت اور تقسیم وغیرہ تمام پہلوؤں کا مطالعہ کیا جاتا ہے ، علم خلیات (انگ : Cytology)۔ اس کی ایک شاخ خلویات کہلاتی ہے جس میں خلوی ساخت اور خلیوں کی تقسیم وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۱ ، پودے اوران کی زندگی ، ۱۱)۔ نسیجیات ... اور خلویات ... جیسے اہم ترین شعبہ ہائے علم اسی کی کوکھ سے نکلے۔ (۱۹۸۳ ، ابتدائی حیوانیات ، ۹)۔ [خلوی (رک) + ع : ی + ات ، لاحقۂ جمع]۔

خَلَّہ (فت خ ، ل) امذ۔
۱. چبھن ، درد ، درد جو بعض وقت پہلو یا جوڑوں میں بکلفت محسوس ہو ، ریح جس کی وجہ سے انتڑیوں میں درد ہو۔ خواجہ نے عرض کیا خلہ میں مبتلا تھا خون تھوکتا تھا ہچکی آتی تھی۔ (۱۹۳۶ ، سوانح خواجہ بندہ نواز ، ۲۷)۔ **۲. چپو ، بانس جس سے کشتی چلاتے ہیں ، پتوار ؛ کوئی تیز چیز جس سے سوراخ کریں ، سوئی ، آر ، سوا ؛ کوئی چیز جو آہستہ آہستہ رفع ہو ، تجارتی تحریر جس پر حاکم کے دستخط ہوں ؛ فضول گفتگو** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ف]۔

خَلَّہ (فت خ ، شد ل بفت) امذ۔
ترشۂ سرکہ میں ادویہ کے محلولات۔ خلہ (Aceta) یہ ترشۂ سرکہ میں نہ کہ سرکہ میں ، ادویہ کے محلولات ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۰)۔ [ع : خَلّ]۔

خُلَّہ (ضم خ ، شد ل بفت) امث۔
وہ گھاس جس میں حلاوت اور مٹھاس ہو۔ خلہ ایک قسم کی شیریں گھاس ہے جس کو اونٹ خورش کرتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۳)۔ [ع : خُلّۃ]۔

خَلِیّات (فت خ ، ل ، کس ہ ، شد ی) امث۔
(حیاتیات) رک : خلویات۔ خلیہ کا تفصیلی اور انفرادی مطالعہ خلیات (Cytdiogy) کہلاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۲)۔ [خلیہ ـ خلوی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

خَلّی (فت خ ، شد ل) امذ۔
سرخ یاقوت کی ایک قسم جو سرکے کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے۔ بعد اس کی خلی ہے مثل سرکہ کے سرخ ہوتا ہے بعضے اس کو گلناری کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۶)۔ پھر میگوں یعنی جو شراب سرخ کے ہمرنگ ہو پھر خلی کہ جو سرکے کے رنگ سے مشابہ ہو۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۲)۔ [خَلّ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

خَلْیا (فت خ ، سک ل) امث۔
خالہ کی تصغیر(پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [خالہ (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر]۔

ـــــ ساس امث۔
ساس کی بہن۔ خلیا ساس ، چچیا ساس ، پُھپھیا ساس غرض سارے کنبے ہیں ... کوئی اتنی نہیں جس کے پاس بیٹھ کر تم کچھ آدمیت سیکھو۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۰)۔ ساس اور

خلیا ساس دونوں ارتلی میں کھڑی ہیں۔ (لڑکیوں کی انشا ، ۰)۔ [خلیا + ساس (رک)]۔

ـــــ ساس کین ساسوں میں ، کودوں کا بھات کین بھاتوں میں کہاوت۔
خلیا ساس کوئی رشتہ دار نہیں اور جوار کا بھات فضول کھانا ہے ، فضول رشتوں کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات)۔

ـــــ سُسْرا (ــــ ضم س ، سک س) امذ۔
خلیا ساس کا خاوند (ا ۹۰۶ ء : ۸۰ ؛ جامع اللغات)۔ [خلیا + سسرا (رک)]۔

خَلِیّات (فت خ ، کس ل ، شد ی) امذ ا ج۔
(حیاتیات) خلیہ (رک) کی جمع۔ عرضی وریدوں اور طولی وریدوں کے ملاپ سے برکار اڑانی حصہ خانوں میں تقسیم ہو جاتا ہے ان کو خلیات کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۴۴)۔ ایمبری اور ماتیتا کے کثیر خلوی جنسی اعضا کے گرد ایک حفاظتی دیوار ہوتی ہے جو غیر زرخیز خلیات کی بنی ہوتی ہے۔ (۱۹۶۰ ء ، برائیوفائیٹا ، ۹)۔ [خلیہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــ اَبْیَض کس صف (ــــ فت ا ، سک ب ، فت ی) امذ ا ج
(حیاتیات) خون کے سفید یا بے رنگ جسیمے (انگ: Leucogytes)۔ کچھ ایسے خلیات بھی ہیں جو ... کئی دنوں تک فنا نہیں ہوتے ، خلیات ابیض ان کی ایک بہترین مثال ہیں۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت امراض ، ۱ : ۴۴)۔ [خلیات + ابیض (رک)]۔

ـــــ آکِلَہ کس صف (ــــ کس ک ، فت ل) امذ ا ج
(حیاتیات) خون کے سفید یا بے رنگ جسیمے وغیرہ ایسے خلیات جو بیرونی اجسام اور مضر مادوں خصوصاً متعدی جراثیم کو جذب اور ہلاک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں (انگ: Phagocytes)۔ یہ ایک مناعی الاقتضا سے متعلقہ فعل ہے جس کو خلیات آکلہ و نظام شبکیہ مبطنہ مل کر انجام دیتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۷)۔ [خلیات + آکل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

ـــــ کَبِیْرَہ کس صف (ــــ فت ک ، ی مع ، فت ر) امذ ا ج۔
(حیاتیات) بڑی جسامت کے طبعی نواتی خلیات حمل کے چوتھے مہینے جنین میں ... طبعی نواتی خلیات کی بناوٹ شروع ہو جاتی ہے لیکن ایک قابل غور صفت ان کی جسامت حوالی کے زمانے کے طبعی خلیات کی نسبت زیادہ ہوتی ہے ان کو خلیات کبیرہ (Marcrocytes) کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۶۹)۔ [خلیات + کبیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

خَلِیاتی (فت خ ، ی مع ، شد ی) صف۔
رک : خلوی۔ مضر مادوں کو کیفر کردار تک پہنچانے والے خلیات کو ... خود مختار یک خلیاتی ذی روح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (۱۹۶۳ ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۳)۔ [خلیات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ دیوار (ــــ ی مع) امث۔
رک : خلوی دیوار۔ بانیتا ... کی خلیاتی دیوار مختلف کیمیاوی مادوں سے بنی ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ ء ، فنجائی اورمشابہ پودے ، ۹)۔ [خلیاتی + دیوار (رک)]۔

ـــــ لَون دانَہ (ــــ و لین ، فت ن) امذ۔
(حیاتیات) ایک تنفسی رنگ جو ہوائی تنفس والے جسیموں میں کثرت سے پایا جاتا ہے (انگ :)۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ حشرات میں دروں خلیاتی تنفسی لون دانے ... جنہیں خلیاتی لون دانے کہتے ہیں کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں (۱۹۷۱ ء ، حشریات ، ۲۱)۔ [خلیاتی + لون (رک) + دانہ (رک)]۔

ـــــ نَظَرِیَّہ (ــــ فت ن ظ ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ۔

(حیاتیات) یہ نظریہ کہ نباتات اور حیوانات سبھی خلیوں سے بنے ہوتے ہیں۔ ۱۸۳۸ء میں ایک جرمن سائنس دان شیلائیڈن نے یہ مفروضہ پیش کیا کہ تمام پودے خلیوں سے بنے ہوتے ہیں ... شوان (Schwann) نے ۱۸۳۹ء میں اس مفروضہ سے اتفاق کیا اور کہا کہ پودوں کی طرح جانور بھی خلیوں سے بنے ہوتے ہیں ۱۸۳۹ء میں اس نظریے کو خلیاتی نظریہ (Cell Theury) کا نام دیا گیا۔ (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۳)۔ [خلیاتی + نظریہ (رک)]۔

ـــــ خَلِیّانی (فت خ ، کس ل ، شد ی) صف۔
رک : خلیاتی ، تراکیب میں مستعمل۔ [خلیہ (بحذف ہ) + انی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ حوض (ــــ و لین) امذ۔
(حیاتیات) کسی عضو یا خلیے میں باریک جوف جس میں ہوا یا سیال شے ہو (انگ: Vacuole)۔ ایک چھوٹی میخ جس کو سکولر بیل کہتے ہیں ایک خلیانی حوض میں تیرتی ہے۔ (۱۹۶۸ ء ، بنیادی حشریات ، ۵۵)۔ [خلیانی + حوض (رک)]۔

خَلِیتا / خَلِیتَہ (فت خ ، ی مع / فت ت) امذ۔
۱. تھیلی ، کیسہ

خلیتے میں تھی تازہ یک چیز بھار
کیا بہوت تعریف اس بے شمار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۶)۔ خیال کی دانائی سب خلیتاں میں ملتی ہے۔ (۱۷۶۵ ء ، چہار سرہار ، ورق ۳۲/ب)۔ ۲. سوت کی جالی دار تھیلی جس میں ایک حلقہ دار سلاخ ہوتی ہے ، عام طور پر اس میں بٹیر وغیرہ رکھتے ہیں ؛ پنجرہ۔ ہاتھ میں بٹیر اور بغل میں بٹیر کا خلیتہ پاؤں میں نوچی لانگ بوٹ ... یہ ہے اس بزرگ شاعر کا حلیہ۔ (۱۹۷۸ ء ، سائیں احمد علی پشاوری ، ۲۰)۔ ۳. لمبا کرتا (نوراللغات)۔ ۴. لفافہ (اسرود کے خط یا نسبت کے رقعے کا)۔ عمر خاں نے خلیتہ کھول کر خط نکالا اور پڑھ کر ماں کو

ستایا. (۱۹۶۳ ، نورمشرق ، ۲۲). [خریطہ (رک) کا بگاڑ].

خَلِیج (فت خ ، ی مع) امث.
۱. (جغرافیہ) وہ قطعۂ آب جو تین طرف خشکی سے گھرا ہو اور ایک طرف سمندر سے ملا ہو ، کھاڑی. شکستہ ساحلوں میں بہت سی کھاڑیاں اور خلیجیں موجود ہوتی ہیں. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۹۳). ۲. نہر ، دریا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. درمیانی فاصلہ یا فرق ، دوری ؛ اختلاف. علما و مشائخ میں اہم اختلافات کی خلیج زیادہ وسیع ہو گئی. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۵). علم ثقافت اور لسانیات کی درمیانی خلیج کے بڑھنے کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۸۰).
[ع : (خ ل ج)]

ـــ (کو) پاٹنا محاورہ.
فاصلے کو عبور کرنا ، درمیانی رکاوٹ دور کرنا ، اختلافات ختم کرنا. اس نظریے نے اس خلیج کو پاٹ دیا جو کلاسیکی طبیعیات نے مادے اور اشعاعی توانائی کے درمیان حائل کر رکھی تھی. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۷۹). یوں وہ خلیج جو ٹیڑھی ترچھی نظروں کے شہتیروں سے پاٹی جا رہی تھی بیوں کی توں رہ گئی. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۱۸).

ـــ پَیدا ہونا محاورہ.
آپس میں شکر رنجی ہونا (مہذب اللغات).

ـــ حائِل/واقِع ہونا محاورہ.
دوری پیدا ہونا ، رنجش پیدا ہونا ، اختلاف بڑھنا. ان میں اور تم میں ایک ناقابل گزر خلیج حائل ہو جائیگی. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۷۷). جب بھی اس اصول کی خلاف ورزی کی جائے گی... مروجہ املا اور زبان میں خلیج واقع ہو جائے گی. (۱۹۸۶ ، نگار ، اگست ، ۳۷).

خَلِیدَہ (فت خ ، ی مع ، فت د) صف.
چبھا ہوا.

یہاں تلک صحرا نوردی میں نے کی ہے بعد قیس
ہیں خلیدہ سیکڑوں کانٹے مرے چھالوں کے بیچ
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۷).
صد شکر لاغری بھی ٹھکانے سے جا لگی
چشم عدو میں صورتِ خار خلیدہ ہوں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۸۸). [ف : خَلِیدَن - چبھنا ، کا اسم مفعول بطور صفت].

ـــ رَواں (ـــ ضم ر) صف.
شکستہ دل ، غم کا مارا ہوا.

کہا شاہ اس اے جہاں پہلواں
جو دشمن تھی ہے مجھ خلیدہ رواں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۹). [خلیدہ + رواں (رک)].

خَلِیرا (فت خ ، ی مع) صف ، مذ.
خالہ کا بیٹا ، خالہ زاد (بھائی).

ان میں تھا مسطح شریک اے باوفا
تھا خلیرا بھائی وہ صدیق اکبر کا
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، بالو آگاہ ، ۸۲). یہ لوگ کہتے ہیں کہ یوحنا اور عیسیٰ خلیرے بھائی ہیں. (۱۹۱۷ ، سفر نامہ بغداد ، ۱۰۰). بری دانگوں کے ہاں جب لڑکے لڑکیاں بڑے ہوتے ہیں تو انہیں اپنے چچیرے ، ممیرے ، خلیرے اور پھوپھیرے بھائی بہنوں کا باپ یا ماں پکارا جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۶۳). [خالہ (رک) + یرا ، لاحقۂ نسبت مذکر].

خَلِیری (فت خ ، ی مع) صف مث.
خالہ کی بیٹی ، خالہ زاد (بہن). میں قیاس کرتا ہوں کہ حور بانو کی خلیری بہن سے عقد ہوا. (۱۹۰۹ ، خطوط اکبر ، ۳۲). [خالہ (رک) + یری ، لاحقۂ نسبت مونث]

خَلِیط (فت خ ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. آمیزہ ، مرکب (کسی شے کا) مثلاً شراب انگور اور کھجور کی شراب مخلوط کی ہوئی. دو خلیطوں سے منع فرمایا اور عصیر اور نبیذ کے پینے سے تین دن کے بعد. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۳۰۵). نہ کوئی شے وجود میں آتی ہے نہ معدوم ہوتی ہے جو کچھ بھی ہے ان کا خلیط ہے یا انحلال. (۱۹۵۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس ، ۱ : ۱۸۷). ۲. شریک ، ساجھی (نوراللغات). ۳. شوہر ، خاوند (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ). ۴. خالہ ، پھوپھی ، ماموں یا چچا کی اولاد (اسٹین گاس). ۵. (فقہ) وہ شخص جو حق بیع میں شریک ہو مثلاً پانی کے حصے میں. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شریک زیادہ حق دار ہے خلیط سے اور خلیط زیادہ حقدار ہے شفیع سے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۳۹). ۶. (منطق) ایک عقیدہ کہ قوت اور صلاحیت ہمیشہ فعلیت سے اعلیٰ ہوتی ہے. ان ہی عقائد و خیالات میں ایک وہ عقیدہ بھی ہے جس کی تعبیر خلیط کے لفظ سے کی جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ ، ۲ : ۱۱۳). [ع : (خ ل ط)].

خَلِیطَہ (فت خ ، ی مع ، فت ط) امذ.
۱. رک : خلیتا.

تو خلیطے لے کے اور یہ تھیلیاں
کس طرح پہنچے گا جلدی اے میاں
(۱۷۷۴ ، رموز العارفین ، ۲۶). عمرو نے ایک ایک خلیطہ سب کے ہاتھ میں دیا. (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۱۱۸). ۲. رک : خلیتا معنی نمبر ۳. بیگم ... اب تم لوگ تینوں میں سے غور کر لو اور ایک جگہ طے کر لو لڑکی سیانی ہو چکی ہے ، تو باقی خلیطے واپس کر دوں. (۱۹۶۳ ، نورمشرق ، ۲۳). ۳. (خیمہ سازی) خیمہ و لوازمات خیمہ رکھنے کا تھیلا ، شلیتہ (اب و ، ۱ : ۲). [خریطہ (رک) کا بگاڑ].

ـــ طُوفان کس اضا (ـــ و مع) امذ.

فساد کرنے والا شخص ، شرارتی آدمی ، بہتان لگانے والا شخص (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [خلیطہ + طوفان (رک)].

خَلِیطی (فت خ ، ی مع) امث.
۱. رک : خریطی ـ تھیلی (نوراللغات). ۲. (عو) گھر والی ، بیوی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [خلیطہ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر یا تانیث].

خَلِیعُ العِذار (فت خ ، ی مع ، ضم ع ، غم ا ، سک لُ ، کس ع) صف.
۱. بے لگام ، مطلق العنان ، آزاد ، خود کو ہر قسم کی ذمہ داری سے بری سمجھنے والا. پہلے سے لوگ شریعت کا بہتیرا کچھ استخفاف کر رہے ہیں یہ سن کر تو رہے سہے اور بھی خلیع العزار ہو جائیں گے. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۹۱).

کیا حق ہے کفر کا کہ خلیع العزار ہو
روکے نہ کوئی اس فرس بد لگام کو

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۰۵). ۲. عاری ، خالی ، معرا. اس واسطے یہ کتاب اس زیور سے خلیع العزار رہی. (۱۸۳۶ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۸۱). [ع : خلیع (خ ل ع) + رک : ال (۱) + عزار].

خَلِیفا (فت خ ، ی مع) امذ.
رک : خلیفہ.

طلب معدونا میں ہوں نوسیکھ کے ریت
خلیفا ہے توں ہوں مدرس پریت

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۰۰). استادوں اور خلیفاؤں کو دو دو اشرفیاں دیں اور پکی ستدیلیں باندھیں. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۳۲).
[ع : خلیفہ (رک) کی تارید].

خَلِیفائی (فت خ ، ی مع) امث.
خلیفہ کا منصب ، خلافت.

کئے میں نے خلیفائی کے سب کام
دیا سب کام کو میں نے سر انجام

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۱۵۷). [خلیفہ (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

خَلِیفَۃ (فت خ ، ی مع ، فت ف) امذ.
رک : خلیفہ (عربی املا کتب میں مستعمل). [ع : (خ ل ف)].

خلیفۃُ اللّٰہ (۔۔۔ ضم ت ، غم ال ، شد ل بعد) امذ.
زمین پر خدا کا نائب ؛ حضرت آدم کا لقب ، (مراداً) آدمی ، انسان. خلقت کی رو سے یہ مظہر خلیفۃ اللہ اور ظل اللہ ہے پر اسکی تکمیل کے لیے صاحب شرع کی پیروی کرنا لازم ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۹). خلیفۃ اللہ آدم کیا گیا ، ہمہ اطاعت خم کرو. (۱۹۰۳ ، مخزن علوم وفنون ، ۹۰). اس زمین پر آپ کے بعد نہ کسی نئے نبی اور رسول کی ضرورت ہے نہ کسی خلیفۃ اللہ کی گنجائش. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۶).
[خلیفہ + اللہ (رک)].

خَلِیفَہ (فت خ ، ی مع ، فت ف) امذ.
نائب ، جانشین ، (اللہ کا) نائب. ہو مراتب پائے ، جو خدا کے خلیفے کہوائے جکوئی خلیفے کون سمجھیا سوں خدا کوں سمجھیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰).

خلیفہ خدا کا ہے مہدی یہی ۔۔۔ سنو اور طاعت کرو تم سبھی

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۳۰).

تجھ کو وہ رتبہ ملا اے مشتری کہ ۔۔۔ خا کساری نے خلیفہ کر دیا

(۱۸۶۵ ، کلیات شامن ، ۱۶). میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۳۷). ۲. پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب یا جانشین.

نبی کا خلیفہ خدا کا خلیل ۔۔۔ بہ الہام و ہاتف نہ جبرئیل

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱). پیغمبر آخر الزمان ہوئے اور وفات بھی پائی بعد ان کے چار خلیفہ ہوئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳۹). بحیثیت خلیفہ کے سلطان روم کسی مذہب فقہ کے مقلد نہیں ہیں. (۱۹۲۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۲۰۳). اس کے بعد عثمانی سلاطین نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا. (۱۹۷۳ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۸ : ۹۹۶). ۳. قائم مقام ، عارضی جانشین. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے ہجرت کی حضرت علی مرتضی کو اپنا خلیفہ یا قائم مقام کر کے اپنے بچھونے پر سلا دیا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تفسیر القرآن ، ۳ : ۵۳). خلیفہ اوس شخص کو بھی کہتے ہیں کہ جسکو اپنا قائم مقام کریں. (۱۹۲۰ ، مصباح التعرف ، ۱۰۳). ۴. (نماز) حالت نماز میں امام کا وضو ٹوٹنے کی صورت اس کی قائم مقامی کرنے والا شخص. اگر امام کو حدث ہووے تو مقتدیوں میں سے کسی کو خلیفہ کر دے پھر وضو کرے اور نماز جہاں وضو کیا ہے اس جگہ یا پہلی جگہ پر تمام کرے. (۱۸۶۷ ، نور الہدایہ ، ۱ : ۱۲۰). ۵. اوصاف و اطوار کے لحاظ سے کسی کا جانشین یا نمونہ.

میں ہوں کہ سر آمد جنوں ہوں ۔۔۔ مجنوں کو خلیفہ میں کیا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲).

نکلا بڑے سے ایک جفاکار و کینہ خواہ
تھا کید میں خلیفۂ شیطان وہ روسیاہ

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۷). ۶. (i) سب لڑکوں سے زیادہ پڑھا ہوا شاگرد جسے استاد کے نائب کا درجہ حاصل ہو ، مانیٹر ؛ استاد کا بیٹا یا بیٹی. مکتب میں خلیفہ کے بھی حکم استاد کے جیسے ماننا. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۱۳). جب معلم کو فرصت نہیں ہوتی تو مکتب کا کوئی اعلیٰ طالب علم جسے خلیفہ کہتے ہیں اپنے نیچے کے متعلموں کو سبق پڑھا دیتا ہے. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم ، ۹۳). (ii) (پہلوانی) اکھاڑے کا سب سے زیادہ ہونہار پہلوان جو مرتبے میں استاد کے بعد تسلیم کیا جاتا ہو ، پہلوان کا قائم مقام.

اے جنوں استاد بس خم ٹھونک کر آجائیے
ہاں خلیفہ ہم بھی دیکھیں پہلوانی آپ کی

(۱۸۶۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۵). ۷. مرشد طریقت یا شیخ کا وہ خاص مرید جسے شیخ نے اپنی طرف سے بیعت لینے کی اجازت دی ہو ایسے شخص کو نائب مرشد کا درجہ حاصل ہوتا ہے. یہ حضرت نصیر الدین کی جگہ چراغ دہلی کے خلیفہ تھے. (۱۹۰۳ ،

(۱۹۰۳ ، مقالات شروانی ، ۹۲). واحدی صاحب جو ایک طرح سے ان (خواجہ حسن نظامی) کے خلیفہ سمجھے جاتے تھے ان کی شخصیت کا ایک اور پہلو دنیا کے سامنے آیا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۵). ۸. نائی ، حجام ، جراح ، نانبائی ، درزی وغیرہ. کاریگر و خلیفہ و خاص بر باورچی را نیز گویند. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۹). یہ دونوں سودائی نان بائی اور نائی بھی اس کے ہاں جانے لگے ... نان بائی شہر سے دو بجے رات کو اس جوگن کے پاس گیا تو اثنائے راہ میں میاں خلیفہ بھی ملے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۳). دو سوتوں کا کھدر خریدا پھر اپنے درزی کے پاس لے جا کر بولے ، خلیفہ اسے راتوں رات تیار کر دو ، منہ مانگی سلائی دوں گا. (۱۹۱۰ ، قاتل ، ۲۸). بعض ایسی ججمان سو رہے اور اونگھنے لگتے تھے خلیفہ لا کو بک بک کر کے دماغ چاٹتے مگر بک بک لوری ہو جاتی. (۱۹۲۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۲۱ : ۹). [ع : (خ ل ف)].

ــــِ حَق کسر اضا(ـــفت ح) امذ.
(تصوف) انسان کامل ، مکمل انسان. اصطلاح میں انسان کامل کو خلیفہ حق کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۰۳). [خلیفہ + حق (رک)].

ــــِ زَمِین کسر اضا(ـــفت ز ، ی مع) امذ.
رک : خلیفۃ اللہ. اگر داؤد کو خلیفۂ زمین فرمایا تو تیری امت کو بھی اسی خلعت سے مشرف کیا. (۱۸۳۶ ، مرغوب القلوب ، ۲۵۳). جس مخلوق کو آپ خلیفۂ زمین بنا رہے ہیں اس میں تو شر و فساد کا مادہ بھی ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۱). [خلیفہ + زمین (رک)].

خَلِیق (فت خ ، ی مع) صف.
خوش اخلاق ، صاحب خلق ، خوش خو ، مروت والا ، خلق والا.

نظر کو آوے ہے فیاض عصر شیر خدا
شفیق و مظہر فیض و خلیق و لکھ دیتار

(۱۷۷۳ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۶). اوضاع و اطوار میں وہ حد سے بڑھ کر خلیق اور متواضع ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۹). مثلاً واحدی ... خلیق اور عاشق رسول تھے (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۵). [ع : (خ ل ق)].

خَلِیل (فت خ ، ی مع) صف ، امذ.
۱. (i) **سچا دوست.**

نبی کا خلیفہ ، خدا کا خلیل
بہ الہام و ہاتف نہ یا جبرئیل

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱).

تمہیں ہے خلیل ہور تو نہیں کریم
تمہیں ہے عزیز ہور تو نہیں حکیم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

کیا خوب خلیل او خدا کے
باہر دئے بھید کون بتا کے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳).

سن اے سالک جادۂ راہ الفت
محب محمد خلیل خدا ہے

(۱۹۶۳ ، نارقلیط ، ۳۷). (ii) (تصوف) **اوس کو کہتے ہیں جس میں محبت غالب ہو اور معشوق حقیقی پر بھی اطلاق کرتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۰۳). ۲. **لقب حضرت ابراہیمؑ.**

خلیل ہور کلیم ہور ذبیح ہور مسیح
زبان کھول پر تک اپس کی فصیح

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ (ق) ، ۸۳۰).

سوف میں مہمان کو رکھیے کیوں نہ وہ عزیز
جو کارواں میں کعبۂ دل کا خلیل ہے

(۱۷۷۳ ، شا کرناجی ، د ، ۲۶۲).

باقی میں اس نے راہبری کی کلیم کی
آتش میں وہ ہوا چمن آرا خلیل کا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲).

صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق
معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۵۳). [ع : (خ ل ل)].

ــــُ اللہ (ـــضم ل ، غم ا ، ل مد) امذ.
اللہ کا دوست ، حضرت ابراہیمؑ کا لقب.

خدا ایسا بھی ہوتا ہے بتائیں جس کو خود بندے
سمجھنا تو خلیل اللہ یہ آزر کو سمجھاتے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۹). حضرت موسیٰ کلیم اللہ تھے ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۲۲). [خلیل + اللہ (رک)].

ــــ خاں فاختہ اُڑا چکے کہاوت.
ذرا سا کام کر کے بہت اترانے والے کے لیے طنزاً بولتے ہیں. ایک مرتبہ تم ہمارے پنجے میں پھنس کر چھوٹ گئے ہو ، اب خلیل خاں فاختہ اڑا چکے ، کل اسلحہ تم سے چھین لیے جائیں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۹۱).

ــــ خاں نے فاختہ ماری کہاوت.
کسی سے اتفاقاً کوئی کام اچھا ہو جائے اور وہ اترائے تو کہتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ــــ خانی امث.
زردوزی کا کام کی ہوئی جوتی. میر صاحب کو چھوٹی بیگم صاحب نے ایک خلیل خانی کی جوڑی عنایت کی. (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۶۷). [خلیل خاں (عَلَم) کہاوتوں میں مستعمل + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَلِیلِی (فت خ ، ی لین) امث.
بکھرنا ، پریشان ہونا. قبضے پر ہاتھ ، تیور پر بل ، زلفیں خلیلی کو پہچاب ، آنکھیں اُبلی ہوئی. (۱۹۰۱ ، قبر (احمد حسن) ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۹۲۰). [خلل (رک) سے متعلق].

خَلِیَّہ (فت خ ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
طلاق دی ہوئی عورت. بائن اور خلیہ اور بریہ طلاق کے کنایات ہیں سب میں آپ نے تین طلاقوں کا حکم فرمایا. (۱۸۶۹ ، تہذیب الایمان ، ۳۰۷). [ع : خلیۃ (خ ل و)].

خَلِیَّہ / خَلْیَہ (فت خ ، کس ل ، شد ی بفت/فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
۱. چھوٹا جوف دار خانہ. ۱۶۶۵ء میں ...ہک (Hooke) نے سب سے پہلے خلیہ کی اصطلاح درختوں کے پوست میں پائے جانے والے نہایت چھوٹے اور جوف دار یا کھوکھلے خلاؤں کے لیے استعمال کی تھی. (۱۹۰۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۱). ۲. (حیاتیات) جانداروں (نباتات و حیوانات) کے جسم کی ایک بنیادی اکائی جو چھوٹے خانے کی شکل میں ہوتی ہے جس میں تخزمایہ بھرا ہوتا ہے. مادے کی ان جاندار اکائیوں کے ملنے سے بافتیں اور پھر بافتوں کے ملنے سے اعضاء و جوارح بنتے ہیں (انگ : Cell). حیاتیات کے ماہروں نے نسیجیات کی ایک اور شاخ قائم کی ہے جس میں ... غدد وغیرہ کے اندر جو خلیے (خانے) پائے جاتے ہیں ان کی بناوٹ اور اجزاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، حیوانیات ، ۵). تمام جانداروں کے اجسام چھوٹے خانوں کے بنے ہوتے ہیں. جنہیں خلیہ کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۰). [ع : خَلِیّہ (خ ل و)].

---خوار (---و معد) صف ؛ امذ.
(حیاتیات) بیرونی اجسام اور مضر مادوں خصوصاً متعدی جراثیم کو جذب اور ہلاک کرنے والا (خلیہ) ، جیسے خون کا سفید بے رنگ جسیمہ. مذکورہ بالا تمام اعضاء میں طفیلی بین خلیاتی ہوتے ہیں ، خلیوں کے اندر داخل نہیں ہوتے مگر بعض اوقات خلیہ خوار خلیات کے اندر دیکھے جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، [illegible]). [خلیہ + ف : خوار ، خوردن - کھانا].

---خورا (---و مج) صف ؛ امذ.
(حیاتیات) رک : خلیہ خوار. اس نے یہ دریافت کیا کہ خون میں موجود سفید جسیمہ جس کو خلیہ خورا کہا جاتا ہے جاندار خلیہ ہے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۳۶۶). [خلیہ + ف : خورا ؛ خوار ، خوردن - کھانا].

---رَس (---فت ر) امذ.
(حیاتیات) خلیے کے وسطی حصے کے خالیے میں بھرا ہوا رس (انگ : Cell Sap). ان خلیوں کے تخزمایہ مرکزہ اور خلیہ رس کے علاوہ سبز مادے نہیں ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۰۷). [خلیہ + رس (رک)].

---کی دیوار (---ی مع) امث.
رک : خلوی دیوار. خلیہ کی دیوار. یہ ثانیہ ی مرکبات کی بنی ہوتی ہے بیشتر نباتات میں یہ خالص سیلولوز کی بنی ہوتی ہے. (۱۹۶۲ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۳۵).

---مائی صف.
خلیہ مایہ (رک) سے متعلق یا منسوب ، خلیہ مایہ کا. یہ تبادلہ خلق مرکزوں کے درمیان سنجوگیوں کے مابین پائے جانے والے خلیہ مائی پل کے ذریعے عمل میں آتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۲۰۳). [خلیہ + مایہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مایَہ (---فت ی) امذ.
صاف ، غیر شفاف ، بے رنگ اور بے ساخت سیال مادہ جس کی نیم سیال حالت ہر وقت بدلتی رہتی ہے ... تخزمایہ کا وہ حصہ جو مرکزہ کے گرد ہوتا ہے (انگ : Cytoplasm). اس کے خلیہ مایہ میں ایک مرکزہ ایک پیالہ نما سبز مایہ اور دو انقباضی خالیے پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۴). [خلیہ + مایہ (رک)].

---نِسائی کس صف (--- کس ن) امذ.
(حیاتیات) مادہ حیوانوں کا بیضہ خلیہ ، عورت کے مادۂ منی کا ایک خاص جوہر (انگ : Ovum). خلیہ نسائی میں جب یہ جرثومہ داخل ہو جاتا ہے تو تحقیق جدیدہ میں اس کو استقرار حمل کہتے ہیں. (۱۹۵۹ ، تجدد امثال ، ۳۵). [خلیہ + نساء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَم (فت خ) (الف) امذ.
۱. کجی ، ٹیڑھ ، ترچھا پن ، خمیدگی ، جھکاؤ.

پیری سے کمر میں اک ذرا خم
توقیر کی صورتِ مجسم

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹).

خم وہ کہ کشتی دیکھ کے ابرو کی کمانیں
جو نوک کی لی جھک گئیں شرما کے سنانیں

(۱۹۲۶ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۸). کسی حد سے گزرتے وقت ... مختلف رنگ کی شعاعوں میں خم یا انعطاف مختلف ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۲۰۳). ۲. (أ) پیچ ، بل ، گھونگھر (بالوں کا).

طوقِ گلوئے دل ہے زلفِ صنم کا ہر خم
مشہور یہ مثل ہے تنگ سر ہزار سودا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۶).

چین اس سے ہے کچھ مصحفیٔ خستہ کے دل کو
بیٹھے دو خمِ زلفِ پریشاں نہ نکالو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۷۸).

جس کی سانسوں کی مہک عطر کو شرماتی تھی
اس کی زلفوں کے خمِ مشک بداماں کو سلام

(۱۹۶۵ ، دامنِ یوسف ، ۷۰). (أأ) گھماؤ ، پھیر ، موڑ (جامع اللغات). (أأأ) پھندا ، پھندے کا وہ حصہ جو گلے میں پڑتا ہے (پلٹس). ۳. (سپاہ گری) ہاتھ کی کہنی سے اوپر کا حصہ (ڈنڈ) جو ورزش کی وجہ سے موٹا اور گٹھیلا ہو جاتا ہے ، اوپر کا بازو (نوراللغات ؛ پلٹس ؛ ا ب و ، ۸ : ۲۶). (ب) صف. جھکا ہوا ، خمیدہ ، مڑا ہوا

اتھی پیٹ خم راست مانند چنگ
انکھیاں سبز بد شکل پور زشت رنگ
(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ١٠٦).

زاہد کے قدِ خم کوں مصور نے جب لکھا
تب کلک ہاتھ بیچ جو تھا سو عصا ہوا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٨).

غضب ہے اپنے عیبوں کا خیال آئے نہ انساں کو
کیا ہے شرمِ عریانی نے خم شمشیر عریاں کو
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٨٣).

نفس کا سلسلۂ تیز رک چلا آیا
کمر بھی خم ہے مرا سر بھی جُھک چلا آیا
(١٩٨٣ ، سمندر ، ٥٥). [ف].

---ابرُو کس اضا (---فت ا ، سک ب ، و مع) امذ.
بھوؤں کا جھکاؤ ، بھوؤں کی کجی جو خوبصورتی کی علامت ہوتی ہے.

دلِ ظفر کو نہ رکھ تو تہِ خمِ ابرو
مبادا طاق سے یہ شیشۂ گلاب گرے
(١٨٤٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٣٢).

جس پہ صدقے خمِ ابرو ہے وہ خم ہے تجھ میں
ہے جفا جو مگر اک شانِ کرم ہے تجھ میں
(١٩٠٩ ، مطلع انوار ، ٥٢). [خم + اَبرُو (رک)].

---اَنْدَرْ خَم (---فت ا ، سک ن ، فت د ، سک ر ، فت خ) صف.
رک : **خم در خم** (پلیٹس). [خم + اَندَر (رک) + خَم].

---آوَر (---فت و) صف.
ٹیڑھا کرنے والا ، جھکانے والا. جس سے داب روک کا شکستی یا خم اور بوجھ حاصل ہوتا ہے. (١٩٣١ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ٢ : ٣٦٤). [خم + ف : آوَر ، آوردن - لانا].

---بجانا محاورہ.
رک : **خم ٹھوکنا**.

تھی تین کی یہ کشتی چوتھی کو اس میں چھوڑا
اس نے تو خم بجا کر تینوں کو دھر جھنجھوڑا
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٨٤٢). ایک زنجیر آہنی کمر سے باندھے چٹ لنگوٹ کسے خم بجاتا چڈھے پیٹتا سامنے آیا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٥٣).

---بہ خَم (---فت ب ، خ) صف.
پیچ در پیچ ، بل کھایا ہوا ، گھونگر بالا.

پاؤں تک پہنچی وہ زلفِ خم بہ خم
سرو کو اب باندھے آزاد کیا
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٢).

کھل رہی ہے خندۂ گیتی کی زلفِ خم بہ خم
اس کرے پر آج دامِ چشم گریاں ہے تو کیا
(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٣٩).

رات چھا جاتی ہے جب لیرا کے گیسو خم بہ خم
دیدۂ شبنم سے موتی ٹوٹتے ہیں تم بہ تم
(١٩٨٣ ، سمندر ، ٢١). [خم + ب (حرفِ جار) + خم].

---پذیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
ٹیڑھا ہو جانے والا ، کج ہونے والا ، بل کھانا ہوا. ایسے ایک خم پذیر نلی کے ذریعے ... منتقل کیا جاتا ہے. (١٩٣٥ ، طبیعیات ، ٣٦٣). [خم + پذیر ، پذیرُفتن = قبول کرنا]

---پڑنا محاورہ.
بل آنا ، جھکاؤ پیدا ہونا.

پڑے ابرو پہ مثلِ تیغ خم تھے
دلِ مضطرب پہ سانپے دم بدم تھے
(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٣ : ٩٨٨).

---ٹھوک/ٹھونک کر سامنے آجانا/آکھڑا ہونا
نڈر ہو کر مقابلہ کرنا ، مقابلے پر آنا. دو ایک نے میری پیٹھ ٹھوکی کہ شاباش بھئی شاباش لیکن وہ لڑکا اپنا چند باز تھا کہ وہ خم ٹھوک کر سامنے آکھڑا ہوا. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٩٠). بعض اللہ کے بندے تو خم ٹھونک کر سامنے آجاتے اور مرزا سودا بن جاتے ہیں. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ٢٨٣).

---ٹھونک کر/کے میدان میں اُترنا/آنا محاورہ.
رک : **خم ٹھونک کر سامنے آنا.** صاحب انقلاب انقلاب ہی ہے چاہے کوئی خم ٹھونک کے میدان میں آئے... یا ...دوسروں کے ظلم اٹھائے. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ٩ ، ٨ : ٥). مولانا محمد علی اور شوکت علی خم ٹھونک کر میدان میں اترے انھوں نے سوچا کہ علی گڑھ مضبوط قلعہ ثابت ہو گا. (١٩٥٥ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ٢٠).

---ٹھوکنا/ٹھونکنا/جھاڑنا محاورہ.
کشتی لڑتے وقت بازووں پر اس طرح ہاتھ مارنا کہ ان سے آواز نکلے ، لڑنے کے لیے تیار ہو جانا.

جو دنیا میں پڑتے تھاژاں جو پیر
کرتے تھے جو وے مسخری ٹھوک خم
(١٦٦٩ ، آخر گشت (ق) ، ٢٠٠٠).

وہ ہمیں ہیں عشق سے لڑتے ہیں جو خم ٹھونک کر
ورنہ ناسخ اس قدر کب پہلواں میں زور ہے
(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٩٦).

ڈنڈ پیل ، بھاں مگدر ، لیزم سے خم کو جھاڑا
اس پیچ سے ہی گل رو بٹھے کو دھر پچھاڑا
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٧٥). کچھ دیر تک اکھاڑے سے خم ٹھونکنے کی آوازیں آتی رہیں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ٢ : ٣٣). ایک قوی ہیکل تنومند پہلوان خم ٹھونک کر اکھاڑے میں اترا ہے. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٩٧).

---چوگاں کس اضا (---و لین) امذ.

وہ لکڑی جس سے چوگاں کھیلتے ہیں (جامع اللغات). [خم + چوگاں (رک)].

---خطی (---فت خ) صف ؛ مص خمخطی.
منحنی خط ، انحنائی ، منحنی. مگر آخر میں دو ایک دفعات میں خمخطی عددات کی روشنی میں بھی ان عوامل کا جائزہ لیا جائے گا. (۱۹۶۷ ، تشریحات ستیہ ، ۹۱). [خم + خط (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دار صف.
بل کھایا ہوا ، پیچ دار ، گرہ گیر ، خمیدہ.

صحن چمن میں دیکھ ترے قد کی راستی
ہر سرو تجھ سلام کوں خمدار ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۵). شیشے کی ایک ایسی خمدار نلی لو اور اس میں پانی ڈالو تو نلی کی دونوں شاخوں میں پانی ہمیشہ یکساں بلندی پر رہے گا. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۶). کبھی آداب عرض کے سے انداز میں خم دار اور کبھی زہریلے سانپ کی طرح پاؤں کنڈلی مارے ہوئے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۰). [خم + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دَرْخم (---فت د ، سک ر ، فت خ) صف.
رک : خم بہ خم.

نظارہ جو کیا میں تجھ مبارک حسن کا موہن
کیا مجھ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آ کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۳). جو چھت بوسیدہ اور خم در خم رسیدہ دیکھو گے وہ سقف خانہ مسلم ہوگی. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز واسپیچز ، ۱۰۹). اور یہی خم در خم فعلوں کے صادر ہونے کا واقعی سبب ہے. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۹۹). [خم + در (حرف جار) + خم].

---دَم (---فت د) امذ.
ہمت ، جوش ، طاقت ، دم خم.

نسیم اپنک وہی خم دم ہیں پیری میں جوانی کے
کسی دن بھی نہ ہم نے کم تمہارا بانکپن دیکھا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۵). [خم + دم (رک)].

---دینا ف م ، محاورہ.
جھکانا ، کبڑا کر دینا (پشت کے ساتھ) ، ٹیڑھا کرنا ، بل ڈالنا.

ضعیفی میں ہر اک کی پشت کو دیتا ہے خم گردوں
ابھی ہم ہیں جواں چندے وہ خم لینے کو بیٹھے ہیں

(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ (مائکرو فلم) ، ۸۵). مجھے چاندی کی ڈلی میں خم دیا ہوا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۶).

---رُخَہ (---ضم ر ، فت خ) صف.
(نباتات) سرنگوں ، خمیدہ رخ (انگ : **Campylotropous**). اعلیٰ بیض دان ، خم رخہ ، دو جداری مشیموں پر ؛ لے جھوٹی ، کلی دو فلقی (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۹۰). [خم + رخ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---رُخی (---ضم ر) امث (شاذ).
ترش روئی ، کج ادائی ، بد مزاجی.

خم رُخی خوب نہیں ، ساتو نہ آؤ ملو
آگے تم ملتے تھے جس خوبی سے تس خوبی سے

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۷۸). [خم + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (---و مج) صف.
ترش رو ، کج ادا ، مغرور ، بد مزاج.

جو صورت راستی کی چاہتا ہے تو نہ خم رو ہو
کہ ٹیڑھی شکل تو ہے بدنما تصویر سیدھی میں

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۰). [خم + رُو (رک)].

---رُوئی (---و مج) امث.
رک : خم رخی.

تو نہ فرا سر زلف سے بل اے دلِ شامت زدہ
لا کہ بیچ خطی ترے وہ لا کہ خم روئی کرے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۹).

بتوں تھیرے رہو تم اورسجدوں سے مناؤں میں
کہ خم روئی تمہاری مجھکو محرابِ عبادت ہو

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۸۳). اف : کرنا. [خم + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَہْنا ف م ، محاورہ.
جھکا رہنا ، رُعب میں آنا ، دبنا.

ہے زمانہ وہ کہ مثلِ آسمان
جس کے آگے اہلِ رفعت خم رہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۷۹).

سمجھو نہ شاعر ہی ہیں
رستم بھی ہم سے خم رہا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۹۸).

---زُلْف کس اضا (---ضم ز ، سک ل) امذ.
۱. **زُلف کا بل ، بالوں کا پیچ.**

دل خمِ زلف میں عاشق کو گرفتار ہوا
آ گیا کفر میں افسوس مسلمان میرا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۲).

چین اس سے ہے کچھ مصحفی خستہ کے دل کو
رہنے دو خمِ زلفِ پریشاں نہ نکالو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۷۸).

کھینچ کر کہئے معلوم کی کیا ہے خم زلف
پیچ وہ شے ہے جو بے نقد ونظر ہوں ہے

(۱۹۶۸ ، غزال وغزل ، ۳۰). ۲. (تصوف) **خم زلف : عالم خلق اور تعینات کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۰۳). [خم + زُلف (رک)].

---سیدھا کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
لڑھ درست کرنا ، بل کھولنا ؛ راہ راست پر لانا.

مارِ زلفِ یار کا خم خوب سا سیدھا کروں
تیغِ ابرو مار کر وہ مجھ پہ رہتے ہیں عبث

(۱۸۶۱ ، دیوانِ اختر ، ۲۱۷).

---کَرْنا ف س.
۱. موڑنا ، حلقہ دار بنانا.

خاتونِ دو جہاں کے جگر کوں دیا ہے داغ
اس غم سوں خم کیا ہے گگن پر ہلال کوں

(۱۷۰۵ ، مرثیہ احمد (بیاضِ مراثی ، ۲)).

فقط زیبا ہے کیا سونے کی بالی
کرن سورج کی خم کر اس میں ڈالی

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۲۸). آہن گر نہائی پر لوہے کو خم کرنے کا کام زیادہ تر نہائی کے سونڈ پر کرتا ہے. (۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۶۵). **۲. جھکانا.**

قدِ رعنا جب اپنا خم کیا بہرِ نماز اون نے
ہوا اوسوقت ساجد کعبہ محرابِ محمدؐ کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲).

ہے باغِ جہاں میں تجھے گر ہمتِ عالی
کر گردنِ تسلیم کو خم اور زیادہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۹). صرف طائف رہ گیا تھا جس نے گردن تسلیم خم نہیں کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ ، ۲۰۳).

---کَمَنْد (---فت ک ، م ، سک ن) امذ.
کمند کا حلقہ ، پھندا. وہ کیا جانتا تھا کہ گردش آسمان بلند کی خم کمند میں مجکو لیے جاتی ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۰۳).

بجا ہوا تھا جو پیچ اس کی زلفِ پیچاں سے
اسیر کرنے کو میرے خم کمند ہوا.

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۴۴). [خم + کَمَنْد (رک)].

---کُن (---ضم ک) امذ.
(احشائیات) جسم کے کسی حصے کو جھکانے والا (پٹھا) (انگ : Flexor). وسطانی ارتفاع جو عضلۂ کابہ عمودیہ اور خم کن عضلات پر مشتمل ہے اور تکلہ نما ہوتا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۳۰۹). [خم + ف : کُن ، کَرْدَن - کرنا].

---کھانا محاورہ.
مڑنا ، جھکنا ، حلقہ دار ہونا ، پیچ دار ہونا.

ہوا دیکھ سالک یو اس تھے دژم
نہیں کھانے کو ہی کے بازو بھی خم

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ (ق) ، ۵۸۹).

جب سر زلف صنم خم کھا گیا
کام اک عالم کا برہم کھا گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۹). یہ خط ... موسم سرما میں سمندروں پر شمالاً خم کھائے ہوئے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۲). **۲. رعب میں آنا ، رام ہونا ، قابو میں آنا.** وہ جانتا تھا کہ ادین جیسے وحشی کو رام کرنا ٹیڑھی کھیر ہے مگر ادین تیر اور تلوار سے خم کھانے والا نہ تھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۶۵).

---گَشْتَہ (---فت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
خمیدہ ، جُھکا ہوا ، ٹیڑھا.

قتل مجھکو یار نے حُسنِ تواضع سے کیا
قامتِ خم گشتہ شمشیرِ ہلالی ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳). [خم + گَشْتَہ ، گَشْتَن - ہونا].

---مارْنا محاورہ.
رک : خم ٹھونکنا.

وہ بچھڑا پہلوان خم جس نے مارا
ہوا جت عشق کا جس پر بندھا پیچ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۲). پھر ایک زنگی آتا ہے وہ اکھاڑے میں آ کر خم مارتا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۳۹).

---نِکالْنا ف س ؛ محاورہ.
رک : خم سیدھا کرنا.

جائے نہ کجی طبعِ جفا پیشہ سے ہرگز
کس طرح نکالے کوئی شمشیر کے خم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۹).

---نِکَلْنا ف س ؛ محاورہ.
خم نکالنا (رک) کا لازم.

جبیں سائی کو ہم کس حوصلے پر آپ تک آتے
نہ بل زلفوں میں کم پایا نہ کچھ ابرو سے خم نکلا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۳).

وہاں بالوں میں کنگھی ہو رہی ہے خم نکلتا ہے
یہاں رگ رگ سے کھنچ کھنچ کر ہمارا دم نکلتا ہے

(۱۸۹۶ ، دیوانِ سفی ، ۱۲۱).

---و پیچ (---و مج ، ی مج) امذ.
کجی ، بل ، پیچ و خم.

اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۶۷). اس کے ہینڈ رائٹنگ کے خم و پیچ کو ایک بار پھر سے دیکھ لینے کی تمنا رہی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۴). [خم + و (حرفِ عطف) + پیچ (رک)].

---و چَم (---و مج ، فت چ) امث ، امذ.
رفتار معشوقانہ ، خرام ناز ، اتراہٹ.

نازک نہال شہر کے البتہ قہر ہیں
یعنی قدم قدم پہ خم و چم بہت ہے یاں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۶). گو وہ تماشں کا کام بخوبی تمام انجام دے سکے، لیکن خم و چم جو گھوڑے کی

اعلٰی صفت ہے بالکل اس میں باقی نہ رہے گی۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۱۲)۔

وہ اک جگارۂ جوہر جو ہے معدن جواہر کا

خم و چم اپنی دکھلاتا چلا پنکھ جولا نی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۵)۔ ۲. ٹھاٹ باٹ ، شان و شوکت ، سج دھج.

راستی دی قدر دلدار کو اور

تیغ ابرو کو خم و چم بخشا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۱)۔ منو چہر کا جاہ و حشم فوج جرار ہزار در ہزار کا خم و چم اس طرح بیان کیا کہ سلم و تور کا دل چھوٹ گیا۔ (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۳۱)۔

تو ہے جیسا اس خم و چم کا کوئی کرو نہیں

قوس و شمشیر و ہلال و خنجر و محراب کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۸)۔

لیکن اب اس میں خم و چم نہ رہے کا باقی

حسنِ ہر کار کا عالم نہ رہے گا باقی

(۱۹۳۵ ، کنار سیمبر ، ۱۰۹)۔ [خم + و (حرف عطف) + ف : چم ، چمیدن - مٹکنا]۔

---- وَدَم (---- و مج ، فت د) امذ.
(ک : دم خم. مجروح ہونے کان کٹا مگر وہی خم و دم ہے وہی جنون کی خونخواری. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۶)۔ [خم + و (حرفِ عطف) + دم (ک)]۔

----ہونا ف ل.
جھکنا ، سر نگوں ہونا.

اس بار سے جو ہو گئی خم پشت فلک کی

تب ہم نے لیا سر پر اوٹھا بارِ محبت

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۳۳)۔

دیکھ ! آیۂ فی الارض خلیفہ کے معانی

خم حضرتِ انساں کا نشاں ہو نہیں سکتا

(۱۹۷۹ ، دامن یوسف ، ۳۹)۔

خِم (کس خ) امذ.
زخم ، پیپ ، خاصیت ، طبیعت ، ناک کا چوہا (جامع اللغات)۔ [ف]۔

----چَشْم کس اضا (---- فت چ ، سک ش) امذ.
آنکھ کا میل (جامع اللغات)۔ [خم + چشم (ک)]۔

خُم (ضم خ) امذ (است ، شاذ)۔
۱. مٹکا ، گھڑا ، بڑی ہانڈی. ہر ایک دالان میں دس دس خمیں سونے کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی لٹکتی ہیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۱)۔

آخر جو خم میں بیٹھ رہا مثل دُرد مے

تھی کچھ تو مصلحت کہ فلاطوں حکیم تھا

(۱۸۷۱ ، مرآۃ الغیب ، ۹۱)۔ ۲. شراب کا مٹکا یا پیپا. جوں خم لبالب شراب سوں بھر رہا ہے ہو رمستی گم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱)۔

ساقی بھڑا دے خم ہی مرے منہ سے تو کہ آہ

ظالم نپٹ قلیل ہے عرصہ بہار کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱)۔

مغاں و مغبچہ بھاگے شرابی کانپ اٹھے تھر تھر

خُم و قرابۂ مینا و ساغر توڑ کر یکسر

(۱۹۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۳)۔

ہے ہر کسی کو خُم ہر کسی کو ساقی ہر اپنے دعوا ہمارا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۰)۔

ایک جرعہ جو خم میں باقی ہے چھوڑنا اس کو بد مذاق ہے

(۱۹۷۳ ، بربط و جام ، ۹۹)۔ ۳. (تصوف) مقام تمکین اور علو مکانت کو کہتے ہیں ، (مجازاً) قلب عارف مراد ہے جس پر برابر فیضان کا ورود ہوتا رہتا ہے (مصباح التعرف ، ۱۰۳)۔ ۴. بھبکا ، بھٹی ، ڈھول ، تاشہ ، ترئی (جامع اللغات)۔ ۵. (گنجفہ بازی) وہ پتے جنہیں گنجفہ کھیلنے والے تقسیم کرتے وقت چھپا لیتے ہیں اور تقسیم کے بعد ایک ایک کر کے نکالتے ہیں.

اپنے ہاتھوں میں نشانی مری تم رکھو گے

گنجفہ میں بھی مرے نام کا خم رکھو گے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۳۸۶)۔ گنجفے کے ورق اتر گئے ، بازی تقسیم ہوئی ، کھیلنے والوں نے اچھے اچھے خم اپنی اپنی بازیوں سے حضور کے ورقوں میں ملا دئے۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۶ : ۹)۔ [ف : خُم ، اوستا ، خمب ، س : کُمبھ]

---- اُٹھنا محاورہ.
خمیر اٹھنا ، سڑ کر جوش آنا (فرہنگ آصفیہ ، نیروز اللغات)۔

----ِ اَفْلاطُون کس اضا (---- فت ا ، سک ف ، و مج) امذ ، نیز خُمِ فلاطون.
وہ مٹکا جس میں افلاطون پڑھائی میں یکسوئی پیدا کرنے کے لیے بیٹھتا تھا اور آخری وقت میں اس کے شاگردوں نے اس کی وصیت کے مطابق مٹکے کے منہ کو مضبوط بند کر کے ایک پہاڑ کے غار میں رکھ دیا تھا.

شرابِ شوق پی کر دو جہاں کا جس نے غم بھولا

خیالِ خمِ افلاطون و فکرِ جامِ جم بھولا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۶)۔

ذکرِ اورنگ سلیماں و خمِ افلاطون

قصۂ جامِ جم و سدِ سکندر بہ بیچ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۰)۔ [خُم + افلاطون - فلاطون (ک)]۔

---- آشامی امث.
کثرت سے شراب پینا ، بہت شراب پینا.

زندگی مہلتِ توفیقِ خم آشامی تھی

زندگی فرصتِ یک جام ہوئی جاتی ہے

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۹۹)۔ [خم + ف : آشام ، آشامیدن - پینا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---- چڑھانا محاورہ.

کثرت سے شراب پینا ، بے انتہا شراب پینا.

وہ بادہ خوار ہوں کہتے ہیں جس کو دریا نوش
جو خم چڑھاؤں تو کچھ کچھ سرور ہوتا ہے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱۳۷).

خم چڑھاؤں جو میں ساقیٔ مری نیت نہ بھرے
سیر کرتی ہے کوئی بے کی پیالی مجھ کو
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹۶).

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
شراب خانہ ، میخانہ.

چرخ کے خم خانہ میں سور پیا جانو مد
مست ہو جا کر پڑیا طرب کے چشمے پنجہار
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۹).

وہ ہے جس کا خم خانہ عرشِ عظیم
وہ ہے جس کا خمّار ربِّ کریم
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۳۲). بے خانہ کی نسبت جو کچھ صرف ہو وہ مجھ سے لو اور خم خانہ میرے سپرد کرو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۲۷). دوسرے وہ محبت الٰہی میں سرشار تھے اور وہ لوگوں کو اسی خم خانۂ عشق کی طرف بلاتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۶۹).

سلام بر خم و خمخانۂ حدیث و کلام
درود بر مے و پیمانہ و سبوئے رسول
(۱۹۸۳ ، حمد و ثنا ، ۱۳۲). [خُم + خانَہ (رک)].

ـــسْتان (ـــ کس س) امذ ا ـــ خُمِسْتان.
رک : خُم خانہ.

ماورائے جہاں سے آئے ہیں
آج ہم خُمستاں سے آئے ہیں
(۱۹۷۹ ، قصہ نئی شاعری کا ، ۱۹۷). [خُم + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ عیسٰی کس اضا (ـــ ی مع ، ا بشکل ی) امذ.
حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات میں سے ایک یہ تھا کہ وہ مختلف رنگ کے کپڑے مٹکے میں ڈال کر نکالتے تو وہ سفید و سیاہ ہوتے.

اختلافِ رنگ ہے اعجازِ قدرت کی دلیل
پھول کِھل کر کیوں نہ دعوائے خُمِ عیسٰی کریں
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود دہلوی ، ۵۳). [خُم + عیسٰی (رک)].

ـــ کَدَہ (ـــ فت ک ، د) امذ.
رک : خُم خانہ.

مے پلانی ہے تو لا خم کدۂ بطحا سے
ورنہ تسکین نہ ہو گی کبھی میری ساقیٔ
(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۱۱). [خُم + کَدَہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ کَشی (ـــ فت ک) امذ.
بکثرت شراب پینا.

وے میگسار ظرف جنہیں خُم کشی کے تھے
بھر کر نگہ تو لے جو کی وویں جھک گئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۹). [خُم + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کے خُم پلانا محاورہ.
بہت شراب پلانا ، بدمست کر دینا.

تو خم کے خُم پلائے تو بہکوں نہ ساقیا
کم ظرفوں ہی کے واسطے پیمانہ چاہیے
(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۲۲۱).

ـــ کے خُم پینا محاورہ.
بہت شراب پینا ، بے انتہا شراب پینا.

خم کے خم ہی گئے مئے منصور
لیک اس کا سا شور و شر نہ کیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸).

افسوس اب کہاں وہ جوانی کہاں وہ دور
پیتے تھے ہم بھی پیر مغاں خم کے خم کبھی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۳۰).

ـــ کے خُم ڈکارْنا محاورہ.
رک : خم کے خم پینا.

کب ایک جام سے ہوتے ہیں ساقیا سیراب
وہ بادہ کش کہ جو یاں خم کے خم ڈکارتے ہیں
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۸۳).

ـــ کے خُم لُنڈھانا محاورہ.
۱. رک : خُم کے خُم پینا. ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میری برادری کے لوگ ... آئے خم کے خم شراب ناب اور بادۂ گلگون کے لنڈھائے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۷). جن کے بزرگ بزم طرب میں خم کے خم لنڈھاتے تھے وہ آج ایک ایک قطرہ پانی کے لئے پیٹ کے بل گھسٹ گھسٹ کر جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۸). ۲. بے دریغ شراب پلانا ، بکثرت شراب پلانا.

ساقیٔ ! اے سب کے کام آنے والے
خُم اپنے پرائے پر لنڈھانے والے
(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیات نظم حالی ، ۱ : ۱۶۷).

خِمار (کس خ) امذ ، امث.
۱. اپنے آپ کو چھپانا (جامع اللغات). ۲. (اَ) ایک عرض کی چادر ، اوڑھنی ، دوپٹہ. اور خمار یعنی اوڑھنی جسے سر پر اوڑ سر کے بالوں پر جو دوحصّہ کر کے سینہ پر ڈالی جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، علم الفرائض ، ۷). عورت کے واسطے پانچ کپڑے سنت ہیں ... خمار اوڑھنی کو کہتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۸). جاہلیت میں عورتیں خمار (اوڑھنی) سر پر ڈال کر اس کے دونوں پلے پشت پر لٹکا لیتی تھیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم (ترجمہ)، محمود الحسن (حاشیہ شبیر احمد عثمانی) ، ۶۱۰). (آ) وہ چادر جو عرب سپاہی سر پر باندھتے ہیں. طلائی کام کی

خمار سر پر ڈالتا ہے. (۱۸۹۰ ، شہیدِ وفا ، ۱۵۶). جان نثار جنگ بہادر اپنے ہوبے عربی لباس میں سر پر خمار وعقال باندھے ہوئے فوج کے آگے آگے چلتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مضامین عقوط علی ، ۵). ۳. (تصوّف) خمار عبارت ہے حجاب سے کہ جس میں محبوب اپنے کو محتجب کرے ، بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد رجعت ہے مقام وصول سے اور بعض کے نزدیک ظہور وحدت در کثرت مراد ہے (مصباح التعرف ، ۱۱۳). [ع].

خُمار (ضم خ) امذ.

۱. نشہ اترنے کے وقت درد سر اور اعضا شکنی کی کیفیت ، وہ مستی جو نشۂ شراب کا زور ٹوٹنے کے بعد باقی رہ جائے.

بچھوبا اچھے جاں اچھے مل دو بار
کہ مستی جہاں ہے وہاں ہے خمار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰).

مرتا ہوں میں خمار سیں ساقی شراب لا
جاتا ہے جی پیاس کے مارے شتاب لا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳).

آنکھیں اس کی لال ہوتی ہیں اور جلے جاتے ہیں سر
رات کو دارو پی سویا تھا اس کا صبح خمار ہے آج

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۶۶). شراب کا نشہ اترنے کو ہوتا ہے تو نشے کے آثار کا نتیجہ لازمی ہے درد سر جس کو خمار کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۵۵) دوسرے روز درد سر بھوک ... یعنی سب علامات خمار کی موجود ہوتی ہیں ، ایکبارگی زیادہ پینے سے بیہوشی آتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۲۰).

۲. سرور ، نشہ ، شراب کی مستی ، کیف ، سرشاری.

ہو غزالوں کو اوسے ہم چشمی
تیکھی چتون کہاں خمار کہاں

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۲۵). نازنینوں کے جسم میں پھولوں کی مہک آتی تھی ، رات بھر کے نشے کا خمار تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۳).

یہ فسوں بار امنگیں یہ جوانی کا خمار
گم ہوا جاتا ہوں خوابوں کی طرب گاہوں میں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۸). ۳. **نیند نہ آنے کا اثر جو کم سونے یا نہ سونے کی وجہ سے آنکھوں سے ظاہر ہوتا ہے.**

دولہا نے ہونے تھے اجل تھی گلوں کا ہار
جاگے وہ ساری رات کے وہ نیند کا خمار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷). نیند کا خمار اور کسلمندی موت کا مزا چکھا دے گی. (۱۹۰۳ ، اختری بیگم ، ۱۹۴).

لمس تصوّرات دو شس
آنکھوں میں خمار خواب نوشی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۸). [ع : (خ م ر)].

ـــــ اُتَرْنا محاورہ.

نشہ دور ہونا ، شراب کا اثر ختم ہونا.

شراب درد سے دل ہو گیا ہے مست ایسا
کہ شام روز جزا تک نہ جس کا اترے خمار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۵). امید کرتی ہوں صبح تک سارا خمار اتر جائے گا. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۱۵۰).

انگڑائی لے کے سبزۂ خوابیدہ جاگ اٹھا
اترا خمار نرگس بد مست خواب کا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۷).

سمجھ میں آ جانے کی حقیقت خمار اترنے دو آگہی کا
حرم بھی بے خانہ ہے خودی کا خدا بھی پیمانہ ہے خودی کا

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۱۱).

ـــــ آگِیں (ـــــ ی مع) صف.

رک : خمار آلود. یہ ایک حالت ہے غیر فانی اور خمار آگیں (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۲۴۴). [خُمار + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا].

ـــــ آلُود/آلُودَہ (ـــــ و مع / فت د) صف.

نشے میں چور ، مست ، مخمور.

بافت کی لذت گنوایا جہل کی
خمر سے ہو کر خمار آلود نفس

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۶).

خمار آلودہ آنکھیں بل جبیں پر درد ہے سر میں
یہ ہے تم رات بھر ہے چین کس کم بخت کے گھر میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۶).

تجھ نشۂ رنگ و بو ہے اب تک باقی
شاہد ہے مری چشم خمار آلودہ

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۲۱). نمایاں موضوع اور محور رندی ہے ... جو حافظ و خیام کی خمار آلود آواز میں بربط طرب چھیڑتی ہے. (۱۹۸۰ ، برش قلم ، ۵۴). [خُمار + ف : آلود/آلودہ ، آلودن - لتھیڑنا].

ـــــ توڑْنا محاورہ.

نشہ اترنے کی تکلیف کو روکنے کے لئے پھر تھوڑی سی شراب پینا یا پلانا.

میرا خمار توڑو آپ حسن کی نگہ سوں
جیوں مے پرست کرتے پیالے ستی دوا صبح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۷).

برنگ لالہ سر میکشی نہیں اس بن
کہ خون دل سے میں ہر روز توڑتا ہوں خمار

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۷).

میں تو یہی کہوں گا ساقی ہو اور دینا
دیکر مجھے صبوحی توڑا خمار اچھا

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ۳).

ـــــ ٹُوٹْنا محاورہ.

رک : خمار اُترنا.

ساقی نے اپنے کف سے دیا جام تر ہے سوز
اس زندگی کے کیف کا ٹوٹا خمار آج

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۰۰).

خمار اک دن نہ ٹوٹا جز سُبو ، اے چرخ مینائی
بجائے جام یاں گردش رہی سنگ فلاخن کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۹). خمار فتح سندی اتحادیوں کا ٹوٹا اور بڑا ہنگامہ دنیا میں بپا ہوا۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۷ مئی : ۳).

ـــــ چھانا محاورہ.
نشہ چڑھنا ، سرور ہونا.

چھا رہا ہے خمارِ خوابِ بہار
ان دنوں چشمِ گل کو ہوش کہاں

(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۳۰).

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
شراب خانہ ، میخانہ. اس جماعت کوں ہر وقت اس خمار خانہ میں ... شربت قہر ہور کفر کا پلاتے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۸۵). اسلام صرف نائبلس میں باقی ہے ... یہود ایک نہیں اور نہ کارخانہ ہے نہ خمار خانہ ہے۔ (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۴۵). [خُمار + خانہ (رک)].

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
وہ جو نشے کے آثار کی حالت میں ہو ، مخمور. ہر گاہ خمار کے معنوں میں تکلیف کے ساتھ بقیہ مستی بھی ہے تو خمار زدہ بھی حالت خمار میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۷۸). [خُمار + ف : زدہ ، زدن = مارنا].

ـــــ ڈالنا محاورہ.
مخمور کرنا ، مست کرنا.

انگڑائی لے کے اپنا مجھ پر خمار ڈالا
کافر کی اس ادا نے بس مجھ کو مار ڈالا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۴).

ـــــ شِکَنی (ـــــ کس ش ، فت ک) امث.
رک : **خمار توڑنا** (جامع اللغات). [خُمار + ف : شکن ، شکستن = توڑنا ، ٹوٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَش (ـــــ فت ک) صف.
نشہ اترتے وقت بدن ٹوٹنے کی تکلیف اٹھانے والا.

کیفیت زمانہ آخر خمار کش ہے
سیراب ہو چکی ہے یہ چشم جام جم سے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۲). [خمار + ف : کَش ، کَشِیدَن = کھینچنا].

ـــــ کھینچْنا محاورہ.
۱. **نشہ اترتے وقت بدن ٹوٹنے کی تکلیف اٹھانا.**

اس سیر کے نشے سوں اول تر دماغ تھا
آخر کون اس فراق سیں کھینچا خمارِ دل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸۴).

عوض طرب کے گزشتوں کی ہم نے غم کھینچا
شراب اوروں نے پی اور خمار ہم کھینچا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷). ۲. **مستی کا اثر لینا ، مخمور ہو جانا.**

چشمِ مست اس کی دیکھی تھی اک روز
اس کا کھینچا خمار آنکھوں میں

(۱۷۸۶ ، میرحسن ، د ، ۶۶).

آنکھوں کے تیرے ساقی کیفیت اب کہیں کیا
دو ہی پیالیوں سے آخر خمار کھینچا

(۱۸۳۰ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۲۲).

ـــــ لینا محاورہ.
رک : **خمار کھینْچنا.**

لیٹی تو گری خمار لے کر
چونکی تو اٹھی غبار لے کر

(۱۸۸۴ ، ترانۂ عشق ، ۳۷).

خَمّار (فت خ ، شد م) صف.
۱. **مے فروش ، شراب بنانے والا ، کلال.**

رکھے تھے مرتبان واں کئی ہزاراں
شراب اس میں بکاتے تھے خماراں

(۱۶۳۰ ، ملک خوشنود ، جنت سنگھار (ق) ، ۱۲۸).

سجیں خمارِ دنیاں تا کیا ہے مج کو سرگرداں
دما دم جام دے کر مجھ اٹھاوے نقش ماتم کا

(۱۶۸۸ ، دیوان معظم (ق) ، ۸).

اے کہ چاہے ہے تو دیوان کو قائم کے تو دیکھ
کہیں ہو گا کسی خمّار کی دوکاں میں پھنسا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۴).

درِ مسجد پہ حلقہ زن ہو تم
کہ رہو بیٹھ خانۂ خمّار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۱).

کچھ بخت کی رسائی کچھ اپنی پارسائی
واعظ تلک تو پہونچا خمّار تک نہ پہونچا

(۱۸۷۸ ، کلیات منقدر ، ۳۶). کبھی مسلمان خمّار ہیں اور ہندو مخمور. (۱۹۰۸ ، مخزن ، مارچ : ۱۵).

چراغِ بت کدہ و خشتِ خانۂ خمّار
وداعِ وصل کے دیوان کا مصور ہوں

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۳۱). ۲. **شرابی ، بہت شراب پینے والا.**

کہیں ہیں متلاے کہیں ہیں خمار   کہیں ہیں دیوانے کہیں ہوشیار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۳).

کس جیتے میں جینا تھا غم خوف و رجا میں
یہ بندہ اگر داخلِ خمّار نہ ہوتا

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲).

گُم خانۂ الست کے خمّار ہیں کہاں
عہد سلف کے رند قدح خوار ہیں کہاں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۸۲). [ع : (خ م ر)].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
شراب خانہ ، میخانہ.

چڑیا ہوٹناں کی مستی کا اثر منج
اے مستی نیں ہے کس خمار خانہ

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٢٢). [خمار + خانہ (رک)].

خُمارا (ضم خ) امذ (قدیم).
سرور ، نشہ ، خمار.

پھر پھر بھنور کے نتے تُج باس ہوں تو لیووں
اس باس میں نہیں ہے نرگس کا خمارا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣٣٢). [خُمار(رک)+ا ، زائد].

خُمارِستان (ضم خ ، کس ر ، سک س) امذ.
رک : خُمار خانہ.

تلخیاں بھی بی چکے شیرینیاں بھی چکھ چکے
ہر پیالہ اس خمارستان کا نوشیدہ ہے

(١٩٤٢ ، فکرجمیل ، ١٣٥). [خُمار(رک)+ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

خُماری (ضم خ) (الف) امث.
١. نشہ اترتے وقت درد سر اور اعضا شکنی کی حالت یا کیفیت خمار.

گھڑی کھانڈ کا سکھ مد پیو تاں
خماری کیرا دکھ لے جیو تاں

(١٤٣٥ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ١٢١). شراب کے اثر کا نتیجہ آخر خماری ہے ، ہلاک ہور خواری ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٣٠).

بھر دے پیالے وو منج کوں بے درے
توڑوں کا رات کی خماری کوں

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٣٣). **٢. سرور ، نشہ ، مستی ، بدمستی ، نشے کے اثر سے آنکھوں کی خوابناک کیفیت.**

سجن میں بی گرچہ خماری اتھی
بیرے میں تو سستیج بھاری اتھی

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٣٠).

یک نگہ سوں کیا ہے مست مجھے
اسکی انکھیاں میں کیا خماری ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٩١). منہ کھول ایک جام بھر کر چڑھا گئی کچھ خماری آئی. (١٨٢٣ ، سیر عشرت ، ١٠٩).

مکرتے کیوں ہو گھر جا کر عدو کے آئینہ دیکھو
پریشاں بال ہیں بکھرے یہ آنکھوں میں خماری ہے

(١٨٩٤ ، خانۂ خمار ، ٩٥). (ب) صف. مست ، متوالا ، خمار آلود ، نشہ آگیں (عموماً آنکھوں کی صفت کے طور پر مستعمل).

ہوں جیوں بیج کہا ڈنڈ لاے سبھی ات تنک ہن تھے
دیسے نازک کمر تج ووں خماری ڈول چالاں میں

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٠٧).

رات جاگا ہے پی شراب کہیں
تیری آنکھیں نپٹ خماری ہیں

(١٧٨٣ ، تاباں ، د ، ٣٣).

دیکھ کر اس رشک گل کی وہ خماری انکھڑیاں
بند ہو جاتی تھیں آنکھیں نرگس بیمار کی

(١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ١٠٢).

برق کی طرح لٹا دیتی ہے متوالوں کو
فتنہ انگیز تری چشم خماری ساقی

(١٩٣٦ ، لبیب ، آتش خنداں ، ١٩٩). [خمار (رک) + ی ، زائد ، نیز لاحقۂ صفت].

ـــــ لگنا محاورہ (قدیم).
نشہ ہونا ، سرور ہونا.

بغیر دیکھے تجے لاتی ہوں یاری
لگی تجہ عشق کی مد کی خماری

(١٦٣٠ ، ملک خوشنود ، جنت سنگار (ق) ، ٣٩).

خُمارِیں / خُمارِینَہ (ضم خ ، ی مع / فت ن) صف.
رک : خماری (ب).

تمہاری چشم خماریں ہیں یا ہیں پُر دو جام
شراب ناز سے سر مستی حیا کے لیے

(١٨٩٥ ، دیوان ذکی ، ١٥٠).

نیند کی پریوں کی آغوش خمارینہ میں
تنک اس خستہ و واماندہ کو دم لینے دو

(١٩٦٢ ، برگ خزاں ، ٢٠٩). [خُمار(رک)+ یں/ینہ ، لاحقۂ صفت].

خُماسی (ضم خ) امث.
١. (ا) پانچ والا ؛ پنج حرفی لفظ.

ہر پنج گنج میں تجھ پیدا ہیں پانچ جوہر
رکھ پانچ دن جتن یہ گنجینۂ خماسی

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٢٥١). کبھی یہ زحاف رکن خماسی میں آتا ہے اور کبھی ایسے رکن سباعی میں جس میں سبب ثقیل نہ ہو. (١٨٧١ ، قواعدالعروض ، ٣٥). **(اا) (عربی قواعد) وہ کلمہ جس میں حروف اصلی پانچ ہوں.** اسم جامد کی تین قسمیں ہیں ، ثلاثی ، رباعی ، خماسی (١٩١٠ ، آئینہ اخلاق ، ١ : ١٤). ثلاثی مزید ، رباعی اور خماسی سے جب کہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو تو تصغیر فعیلل کے وزن پر آتی ہے. (١٩٦٠ ، المنجد (عربی اردو) ، ٥٠). **٢. پانچ مصرعوں والی نظم ، مخمس.**

ہمیں کیونکر ہو اوداسی نہ رباعی نہ خماسی
کہ حقیقت ہے ذرا سی کبھی بجتی نہیں باسی

(١٨٧٣ ، کلیات قدر ، ٤٣). **٣. (نباتیات) پانچ پتوں والا ، پنج پتیا ، پنج برگہ.** (تروڑ) کے اکماموں میں خماسی. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ٦١). [ع : خُماس - پانچ + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَمان (فت خ) امذ.
ایک پودا ہے جس کی دو قسمیں ہیں ، (١) ایک بڑی قسم اس کی شاخیں سفیدی مائل ہوتی ہیں. پتے اخروٹ کے پتوں کی طرح مگر ان سے چھوٹے ہوتے ہیں ان سے بدبو آتی ہے ہر شاخ کے سرے پر گھنڈی ہوتی ہے. پھول کا رنگ سفید مائل بہ سرخی

ہوتا ہے اور پھل نیلا سیاہی مائل رنگ رکھتا ہے اور اس کی شکل خوشے کی سی ہوتی ہے اور شراب کی سی بو آتی ہے (لاط: Sambucus Nigra)۔ ۲۔ چھوٹی قسم گھاس کی طرح ہوتی ہے۔ اس کی ساق مربع ہوتی ہے جس پر گرہیں ہوتی ہیں۔ اسے بادام کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں جن کے کنارے کٹواں ہوتے ہیں۔ ہر گرہ پر پھل لگتا ہے۔ اس کی بو بھاری ہوتی ہے۔ اس کی شاخوں کے سرے پر بھی گھنڈیاں ہوتی ہیں بیج رائی کے دانے کے برابر اور جڑ انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ رنگ سرخ تیرہ ہوتا ہے۔ سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھولوں کے گچھے ہوتے ہیں جو باہم مل کر ایک بڑا سا پھول بناتے ہیں۔ (لاط: Sambucus Ebulus) (ماخوذ : خزائن الادویہ، ۳: ۸۳)۔ [ع]۔

خَمانا (فت خ) ف م۔
خم کرنا ، جھکانا ، ٹیڑھا کرنا۔

کہے ہو جب بیاں زینب۔ کہ سن جن و ملائک سب
ہوئے بے تاب غمگیں تب فلک سن قد خمایا ہے

(۱۹۶۲ ، مرزا (بیاض مراثی ، ۱۱۵))۔

تم ہمیشہ زہد و طاعت کے میاں
تیرِ قامت کو خماؤ جوں کماں

(۱۷۷۳ ، ریاض العارفین ، ۳۳)۔ اگر ہم اپنے بازو کو خمائیں تو ... ہم کو ایک سخت ڈلا بازو کے وسط میں سامنے کو نظر آئے گا۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۵۱)۔ یہ تبسم ... ہونٹوں کو ایک بڑی کمان کی صورت خما دیتا ہے۔ (۱۹۲۷ ، عظمت اللہ خاں ، مضامین ، ۲ : ۲۲۹)۔ ایک ایکساں تار کو ایک مثلث اب ج کی شکل میں خمایا گیا ہے۔ (۱۹۳۵ ، سکونیات ، ۲۸۸)۔ [خم (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

خُماہان/خُماہَن (ضم خ/فت ہ) امذ۔
ایک قسم کا پتھر جو سیاہ سرخی مائل اور دو قسم کا ہوتا ہے نر اور مادہ۔ نر نہایت سخت ہوتا ہے ، مادہ قسم زیادہ سخت نہیں ہوتی۔ اس سے انگوٹھی پر نگینے تراش کر رکھتے ہیں۔ سلطان مہرہ ، صندل حدیدی ، حدید صینی بھی کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۵)۔ [ف]۔

خَماؤ (فت خ ، و مج) امذ۔
خمیدگی ، جھکاؤ ، ٹیڑھا پن ، کجی۔ تمام دھروں پر ... تسموں کی دھکیل یا کھنچاؤ کی وجہ سے خماؤ کا عمل بھی واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، مضبوطیٔ اشیا ، ۲ : ۵۳۲)۔ [خم + او ، لاحقۂ کیفیت]۔

خُمب (ضم خ ، سک م) امذ۔
بڑا مٹکا ، بڑا خم ، ترٹی (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ف]۔

خُمبَرہ (ضم خ ، سک م ، فت ب ، ر) امذ۔
۱۔ چھوٹا مٹکا (اسٹین گاس ؛ فیروزاللغات)۔ **۲۔ بم ، گولہ ، راکٹ۔** ایسے اسلحۂ جنگ کا بھی ذکر آیا ہے جن میں بارود استعمال ہوتی تھی مثلاً (۱) ہوائی ... (۲) خمبرہ یا قمبرہ یعنی بم۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۵)۔ [ف]۔

خُمپارَہ (ضم خ ، سک م ، فت ر) امذ۔
ایک قسم کی توپ جس کا منہ بڑا اور لمبائی کم ہوتی ہے ؛ توپ کا گولہ۔ احتیاطاً قلعہ سر کرنے کے واسطے سولہ غبارے یا خمپارے ، پینتیس بڑی توپ پچاس چھوٹی اور بعض ضروری چیزیں ان کے ہمراہ کر دی گئیں۔ (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۱۵)۔ [ف]۔

خِمخِم (کس خ ، سک م ، کس خ) امث۔
رک : **حشیشۃ الزجاج۔** خمخم ایک گھاس ہے اس کو آبگینہ میں رکھتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات اردو ، ۳۸۳)۔ اور درحقیقت خم خم بھی یہی ہے ... اور حشیشۃ الزجاج اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے کانچ کو پگھلاتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹)۔ [ع]۔

خَمْر (فت خ ، سک م) امث۔
۱۔ چھپنا ، پوشیدہ ہونا ، ڈھانپنا۔ خمر ڈھانپنے سے عقل کو ڈھانپ لینے والی چیز ہے۔ (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۱۱)۔ خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانک لے۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۳)۔ **۲۔ انگوری شراب۔** اور خمر اس سے مراد ہے کہ انگور کے دانوں کا شیرہ نچوڑ کر جوش کریں جب جوش آ جائے تو اسپر اطلاق خمر کا عائد ہو گا۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۰)۔

تصوف کے نشہ میں ہوں چور میں
نہیں طالبِ خمرِ انگور میں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۸۶)۔ خمر کا لفظ عرب میں انگوری شراب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۳)۔ **۳۔ مطلق شراب جس سے نشہ ہو جائے ، ہر نشہ آور مشروب۔**

جس پر جو ہوا ہے اس کُن کا
ہی مست ہوا ہے خمر کُن کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴)۔ باقی ایمہ کے نزدیک جو چیز عقل کو زائل کر دیوے اور نشہ لاوے وہ خمر ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۸۱)۔

لکھتے ہیں مفتیانِ غرب و شرق
بول اور خمر میں نہیں کچھ فرق

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۹۰)۔ خمر (شراب) کی حرمت کے بارے میں پہلا حکم قرآن مجید میں سورہ بقرہ آیت ۲۱۹ میں نازل ہوا۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۳)۔ **۴۔ پاک شراب ، شراب طہور ، جنت کی شراب۔**

کیڑا نہ پاوے بہشت میں ہے نہ وہاں ہر گز خمر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۷۸)۔ اور نہریں ماء و لبن و عسل و خمر جدا ہیں کہ بہشت میں جاری ہیں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۰)۔ [ع : (خ م ر)]۔

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ۔
شراب خانہ (جامع اللغات)۔ [خمر + خانہ (رک)]۔

ـــ خَلِیّات (ـــ فت خ ، کس ل ، شد ی) امذ ؛ ج۔

خمر خلیات (Oenocytes) شکم کے برادمی خلیوں (Ectodermal Cells) کے قطعاتی گروہوں (Metameric Groups) کے ذریعے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی کبھی سانس روزن (Spiracles) کے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں. یہ ایک خاص وقت میں رو بہ عمل نظر آتے ہیں. عموماً ان کے رو بہ عمل ہونے کا وقت مختلف بعد جنینی درجات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے (حشریات ، ۳۳). [خمر + خَلِیّات (رک).

خُمْرا(۱) (ضم خ ، سک م) امذ.
۱. مسلمانوں کی ایک ذات کا نام جو بوریے بنتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. ایک قسم کے مسلمان فقیر جو اکثر میلوں ٹھیلوں میں مانگتے پھرتے ہیں. بے نوا آزاد خمرے ، رسول شاہی ... ہاہتی اپنی صدا کہہ رہے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۱). خمرے اور خمریاں چھوٹے چھوٹے بچوں کو انگلی سے لگائے ... بھیک مانگتے پھرتے تھے. (۱۹۵۱ ، احوال غالب ، ۱۱۰).

باہو کے دربار میں لائیں

خمرے حق ہو کی سوغاتیں

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۶۳). ۳. (لکھنؤ) مسلمان کمہار (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ع : خُمرہ - چٹائی + ا ، لاحقۂ صفت].

خُمْرا (۲) (ضم خ ، سک م) امذ.
ایک چھوٹا سا پرندہ جو کبوتر اور فاختہ کے میل سے پیدا ہوتا ہے ، قمری. قمری یا خمرا دیسی خانگی یہ جانور کبھی جنگل میں نہیں دیکھا گیا. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵۱).

گلشن اقتدار کے خمرے

سرو تیروستاں پر بیٹھے ہیں

(۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۹ ، ستمبر : (ضمیمہ) ب). [ع].

خَمْرَک (فت خ ، سک م ، فت ر) امث (قدیم).
ایک ترش پھل جس کی چار پھانکیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں ، کمرخ ، کمرکھ.

انگور ہور انجیر میٹھے انار

اتھے سیب ہور خمرکاں بے شمار

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، کبیرا ، ۱۹). [کَمْرَکھ (رک) کا دوسرا تلفظ].

خُمْرَہ (ضم خ ، سک م ، فت ر) امذ.
۱. کھجور کے پتوں کی چھوٹی چٹائی ، بوریا ؛ چھوٹا ڈھول (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. چھوٹا خم ، ٹھلیا ، شراب کا مٹکا. ثنائے قسمہ شراب کے ... مٹکے کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے خمرہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۲). ۳. غازہ ، گلگونہ ، پوڈر جو عورتیں اپنے رخساروں پر لگاتی ہیں (فیروزاللغات). [ع : خُمْرۃ (خ م ر)].

خَمْری (فت خ ، سک م) امث ؛ صف.
۱. خرما کی ایک قسم جس سے عمدہ شراب تیار ہوتی ہے (فلاحت النخل ، ۴۶). ۲. شراب انگور جیسا سرخ رنگ والا ، سرخ. جواہر نامے میں یاقوت سرخ کے سات رنگ اس طرح لکھے ہیں (۱) بہرمانی ... (۵) خمری. (۱۹۳۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۲). [خمر + ی ، لاحقۂ نسبت].

خُمْری (ضم خ ، سک م) امث.
خُمرا(۱) (رک ، معنی نمبر ۲) کی تانیث. خمریاں رتھوں کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۶). خمرے اور خمریاں چھوٹے چھوٹے بچوں کو انگلی سے لگائے ... بھیک مانگتے پھرتے تھے. (۱۹۵۱ ، احوال غالب ، ۱۱۰).

خَمْرِیّات (فت خ ، سک م ، کس ر ، شد ی) امذ ؛ امث.
۱. خمر (رک) سے متعلق یا منسوب اشیا. خمریات کی اصطلاح میں «پنچ» مختلف اشیا مثلاً برانڈی ، رم ، شکر ، لیموں پانی یا دودھ کا آمیزہ ہوتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۵۸). ۲. وہ کلام منظوم جس میں شراب اور اس کے متعلقات کا بیان ہو ، خمر کے متعلقات و لوازم جن کا کلام منظوم میں ذکر کیا گیا ہو شراب و کباب کے مضمون باندھنا صرف ان لوگوں کا حق ہونا چاہیے جو... اپنے اصلی خیالات خمریات کے پیرایہ میں...ادا کرسکتے ہوں. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۶). اس قصیدہ کی تشبیب میں خمریات کو استعارۃً مذکور کیا ہے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۳۰۲). ابلورد نے ... ابونواس کے دیوان کا ایک حصہ خمریات تک طبع کیا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۸). [خَمْر (رک) + یّ ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

خَمْرِیّاتی (فت خ ، سک م ، کس ر ، شد ی) صف.
خمریات (رک : معنی ۲) سے متعلق. اس کے نزدیک ابن یمین پہلا شاعر تھا جس نے خمریاتی رنگ کو پھیلایا. (۱۹۳۰ ، سہ ماہی اردو ، جنوری : ۱۰۷). [خمریات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَمْرِیَّت (فت خ ، سک م ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
شراب کی تاثیر ، شراب کی خاصیت ، شراب کا وصفِ اصلی. ایک ہی شراب سو قسم کے ظروف میں رکھی جا سکتی ہے اس سے اس کی خمریت میں فرق نہیں آ سکتا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۸۷). [خمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت].

خَمْرِیَّہ (فت خ ، سک م ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
خمر سے منسوب ، وہ کلام منظوم جس میں شراب اور اس کے لوازم و متعلقات بیان کئے گئے ہوں. اس کتاب کے باب اول میں کسی مقام پر قصیدہ خمریہ ... کا ذکر آیا ہے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۳۰۲). عاشقانہ اور خمریہ اشعار کے ساتھ ساتھ زندگی سے متعلق عام مضامین بھی ملتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۸). [خَمْر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خُمْرِیَہ (ضم خ ، سک م ، کسر ر ، شد ی بفت) امذ.
شراب کشی کا آلہ (مخزن الجواہر ، ٣٥٠). [خَمْرَہ (رک) + ی لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]

خَمْس (فت خ ، سک م) صف.
پانچ.

> کئے خمس آلاف سونے جناں
> ہے ظلّ مولا میں سب شادماں

(١٨٨٠ ، قمقام الاسلام ، ٢). [ع : (خ م س)].

ـــ الْاَوقات (ــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
پانچ وقت ، پانچوں وقت (نماز کے لحاظ سے). صحت اور تندرستی آپ کی بدرگاہ مجیب الدعوات خمس الاوقات مستدعی ہوں. (١٩٢٦ ، چھاچھکن ، ١٠٣). [خمس + رک : ال (١) + اَوقات (رک)].

خُمُس (ضم خ ، سک نیز ضم م) امذ.
١. **پانچواں حصہ ، پنجم ، ⅕** . ہمارے پاس کچھ روپے ہیں اگر ان کا خمس اور پانچ درم کریں تو کچھ باقی نہ رہے . بتلاؤ وہ کتنے روپے ہیں. (١٨٥٢ ، تسہیل الحساب ، ٥٣). گندھک اور فاسفورس جیسی اشیا کو ہوا میں جلا کر تمام آکسیجن (کل حجم کا تقریباً ایک خمس) ختم کر دیا. (١٩٥٧ ، سائنس سب کے لئے ، ١ : ٦٧٢). ٢. **مال غنیمت یا مطلقاً مال کا پانچواں حصہ جو فقہ کے مقررہ ضابطے کے مطابق مستحقین کو تقسیم کیا جائے.**

> اس دانہ کے تیں میرا دل دانہ ہوا چنتے
> دے خمس وودانہ کا موتیر خضر خوردہ

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢١٨).

> جو تو سید ہو دے تو دیووں تجھے
> خمس کے پیسے تو ہیں گھر میں دھرے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٣٣٩). اپنے مال سے خمس زکوٰۃ دیتا ہوں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٣٣).

> داد و دہش ہے دولت دنیا کی بے حساب
> خمس و زکوٰۃ سے بھی زمانہ ہے فیض یاب

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ١٠ : ٣). اس زکوٰۃ کا نام جو مال غنیمت کے مال پر عائد ہوتی ہے خمس ہے. (١٩٣٥ء ، سیرۃ النبی ، ٥ : ٢١٩). آپ کو پنشن پر جو پیسہ ملا اس میں سے آپ نے خمس نکالا. (١٩٨٥ ، اوراق (سالنامہ) ، اکتوبر ، نومبر ، ١٧). [ع : (خ م س)].

ـــ غَنیمَت کس اضا (ــــ فت غ ، ی مع ، فت م) امذ.
مال غنیمت کا پانچواں حصہ جو مستحقین میں تقسیم کیا جائے. پیغمبر صاحب خمس غنیمۃ اور فئی کی آمدنی سے بھی جی کھول کر متمتع نہ ہوئے. (١٩٠٧ ، امہات الامۃ ، ٩٠). [خمس + غنیمت (رک)].

خُمِسْتان (ضم خ ، کسر م ، سک س) امذ.
خُم خانہ ، شراب خانہ ، میکدہ ، میخانہ.

> جو چڑھا جائے خمستانِ جہاں
> ہاں وہی لب تشنگی درکار ہے

(١٩٦١ ، غزلستان ، فراق ، ١٠٩). [خُم (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

خَمْسَہ (فت خ ، سک م ، فت س). (الف) صف.
پانچ.

> اصولِ خمسۂ اسلام جو مشہور ہیں پانچوں
> مخمس آپ کے دیوانو ارشاد موکّد کا

(١٨٧٢ ، محامد خاتم النبیین ، ٩). یہ عقائد خمسہ یک جا طور پر سورۂ بقرہ میں ... بیان ہوئے ہیں. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٣١٣). جب صحیح علمی تقویم کی بنیاد ڈالی جائے گی تو اس سے بہتر تقسیم (مثلاً خمسہ یا عشرہ) اختیار کی جائے گی. (١٩٥٩ ، سید حسن برنی ، مقالات ، ٣٨). (ب) امذ. ١. **وہ نظم جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو.**

> خمسہ نہ غزل فرد نہ ابہام رہے گا
> آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٣ : ٢٠٥).

> **خمسہ کسی کا دیکھ کے بھولے ہیں چوکڑی**
> **طاقت نہیں غزل کی دل بے حواس میں**

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٥١٣).

> کہہ دے یہ کوئی شاعرِ شیوہ بیاں سے
> خمسہ کا عہد اب نہ رباعی کا دور ہے

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٠٣). ٢. **پانچ منظوم رسالوں کا مجموعہ.** ان (نظامی) کے خمسہ پر تمام اکابر شعرا نے خمسہ لکھا ہے. (١٩٠٧ ، شعر العجم ، ١ : ٢٠٣). ٣. **(موسیقی) ایک تال جس میں پانچ ضربات ہوتی ہیں اور پانچوں پر سم ہے اور ہر ضرب برابر کے وزن کی ہے.**

> کہیں آڑا چوتالہ اور خمسہ ہو
> فرودست ذوبحر کو بھی گنو

(١٨٥٩ ، حزن اختر ، ١٠٦). پشتو ، ذوبحر ، قوالی .... آڑا چوتالا ... خمسہ .... پٹ تال ، چیک تال. (١٩٦٠ ، حیات امیر خسرو ، ١٩١). [ع : (خ م س)]

ـــ دُرُسْت ہونا محاورہ.
ہوش و حواس بجا ہونا ، حواس خمسہ کا درست ہونا.

> محشر میں ہوش اختر غمگیں بجا رہیں
> خمسہ درست ہو جو رُخ پنجتن کھلے

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٤٢٥).

ـــ کھونا محاورہ.
بدحواس ہونا ، ہوش و حواس کا بجا نہ رہنا ، مخبوط الحواس ہونا. یکبارگی عقل جاتی رہی حواس خمسہ کا خمسہ کھو گیا. (١٩٠٨ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ٦٣).

ـــۂ مُبارَکہ کس صف (ــــ ضم م ، کسر نیز فت ر ، فت ک) امذ.

پانچ فروغ پذیر یا مبارک چیزیں ؛ انگلیاں (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [خمسہ + مبارک (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

ـــ متحیرہ کس صف (ـــ ضم م ، فت ت ، ح ، شد ی بکس ، فت ر) امذ.
پانچ سیارے یعنی مشتری ، زہرہ ، عطارد ، مریخ اور زحل. کہا جاتا ہے کہ یہ سیارے کبھی کبھی اپنی معمولی رفتار چھوڑ کر پیچھے کی طرف رجعت کرتے ہیں اور اپنی معمولی رفتار پر چلنے لگتے ہیں اور یہ گویا ان کا تحیر ہے. جو آفتاب اور خمسہ متحیرہ میں ہو تو احتراق کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۵۰). اربع عناصر سے حال معلوم ہو تو بہتر ہے اور اگر نہ معلوم ہو تو خمسۂ متحیرہ پر طرح کیجیے. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۶۰). [خمسہ + مُتَحَیِّرہ (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ مُسْتَرِقَہ کس صف (ـــ ضم م ، سک س ، فت ت ، کس ر ، فت ق) امذ.
شمسی سال ۳۶۵ دن اور ایک چوتھائی دن کا ہوتا ہے. لیکن ایران کے منجمین متاخرین شمسی مہینہ تیس دن کا قرار دیتے ہیں اور باقی پانچ دن اسفندار کے آخر میں بڑھا دیتے ہیں اور ان ہی پانچ دنوں کو جو گویا سال کے درمیان سے چرا لیے گئے ہیں مسترقہ کہتے ہیں. بعض لوگوں نے اس نام کی یہ توجیہہ کی ہے کہ ایک ایرانی بادشاہ کا وزیر ان پانچ دنوں کا محاصل تمام ملک سے وصول کر لیتا اور حساب میں نہ لگاتا تھا اس لیے یہ دن مسترقہ یعنی چرائے ہوئے کہلائے گئے. پانچ روز جو زیادہ ہوتے ہیں ان کو آخر سال میں اضافہ کر کے خمسہ مسترقہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۱۰). [خمسہ + ع : مُسْتَرِق (س ر ق) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ نُجَبا (ـــ ضم ن ، فت ج) امذ.
مراد پنجتن پاک ، محمدؐ ، علیؓ ، فاطمہؓ ، حسنؓ ، حسینؓ. دریائے رحمت الٰہی جوش میں آیا اور اپنے حبیب و رسول کو وحی کی کہ تم سب خمسہ نجبا ہم سے زیادہ کریم و جواد نہیں ہو. (۱۸۸۷ ، نہر المصائب ، ۳ ، ۵ : ۷۵۲). [خمسہ + ع : نجبا - شرفا (نجیب (رک) کی جمع)].

خَمْصَہ (فت خ ، سک م ، فت ص) امذ.
(طب) ایک وزن جو ایک قیراط یعنی سوا چار جَو کا ہوتا ہے (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۳). [خمسہ (رک) کا غلط املا].

خُمَک (ضم خ ، فت م ، نیز بہ شد م) امذ.
چھوٹا ڈھول ، چھوٹا دف. ایک ڈھول مثل خمک فلک زنجیروں سے بندھا گلے میں ڈالے ... سامنے آیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۶۴). [خم (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

خَمْل (فت خ ، سک م) امذ.
۱. رواں ، ریشہ ، چنتی. درد سر پیدا کرتا ہے اور معدے کو مضر ہے کیونکہ اس کے خمل یعنی چنتوں میں جم جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۶). ۲. (طب) آنکھ کے طبقۂ ملتحمہ کا گوشہ یا کنارہ. اور یہ خمل یعنی گوشہ اس پانی کو تکلہ رکھتا ہے اور ثقبہ کے سامنے نہیں آنے دیتا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۱). [ع : (خ م ل)].

ـــ الدِّماغ (ـــ ضم ل ، غم ال ، شد د بکس) امذ.
(طب) شبکۃ الدماغ کی وہ خونی رگیں جو دماغ میں داخل ہوتی ہیں (مخزن الجواہر ، ۳۵۰). [خَمْل + رک : ال (۱) + دماغ (رک)].

ـــ مِعْدَہ کس اضا (ـــ کس م ، سک ع ، فت د) امذ.
۱. (طب) معدہ کی چنتیں جو خالی معدہ میں اس کی اندرونی لعابدار جھلی کے طبق میں پائی جاتی ہیں. اور وہ دو طبقہ ہیں طبقہ اندرونی میں بہت رگیں ہیں اور گڑھے میں مشابہ خمل معدہ کے واسطے ٹھہرے رہنے لڑکے کے اور دونوں طبقہ جوف رکھتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۶). ۲. چھوٹی چھوٹی کلیاں جو معدہ کے اندرونی دو طبقات میں پائی جاتی ہیں اور ان میں رطوبت پیدا ہو کر ہضم میں مدد دیتی ہے (مخزن الجواہر ، ۳۵۰). [خَمْل + مِعْدَہ (رک)].

خَمْلِیَّہ (فت خ ، سک م ، کس ل ، شد ی بفت) صف.
خمل (رک) سے منسوب یا متعلق. اگر کوئی تیز نوکدار شے ہو جو میوکس ممبرین (یعنی پردہ خملیہ) میں چبھ گئی ہے تو اس کو چمٹے یا انبر سے نکالیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۲۳). [خمل (رک) + یّ ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خَمْنا (۱) (فت خ ، سک م) ف ل.
مڑنا ، خمیدہ ہونا ، جھکنا.

صباحی کا دم جوں کہ دمنے لگیا
وہاں رات کا پردہ خمنے لگیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۵۳).

لیک تھی انگلی شہادت کی کھڑی
تیں خمنی گریہ کی کوشش بڑی

(۱۷۷۳ ، ریاض العارفین ، ۱۱۳). چنانچہ دراز ہڈیاں خمتی ہیں اور ان کی انتہا بڑاوت کرتی اور زیادہ پختہ ہڈیوں میں میڈولدی جوفین .... پیدا ہوتی ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخہ عمل طب ، ۲۰۹). [خَم (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

خَمْنا (۲) (فت خ ، سک م) امذ.
(شہر بازی) روپیہ (جامع اللغات ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، منیں). [مقامی].

خُمُود (ضم خ ، و مع) امذ.
بجھنا ؛ بجھنے اور افسردہ ہونے کی کیفیت ، سکون ، جمود ، بے ہوشی ، بے حسی. قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). تم ایک ایسا شخص دیکھتے ہو جو ... حیوانات کی نسبت بھی زیادہ تر پست رہتے

سے گزر کر جمود و خمود اور سستی اور کاہلی کے لحاظ سے جمادات کے قریب قریب پہنچ گیا ہے. (۱۹۰۳ء ، المدینہ والاسلام (ترجمہ) ، ۵). انگریزی تعلیم نے یہ فائدہ ضرور پہنچایا کہ اہل ملک کے ذہنی جمود و خمود کو توڑ کر یورپی علوم کو ان کی دسترس میں لے آئی. (۱۹۷۳ء ، خیابان (شور نمبر) ، پشاور ، ۳۲). [ع : (خ م د)].

ـــ شَہوَت کس اضا(ـــ فت ش ، سک ہ ، فت و) امث.
خواہش کا مفقود ہو جانا ، شہوت کا مردہ ہو جانا ، بے لذتی. ایک وہ ہے جو کسی لذت سے متمتع نہیں ہوتا اس کو لذت کا حس نہیں ہے اس حالت کو (اس کی) خمود شہوت کہتے ہیں. (۱۹۳۱ء ، اخلاق نقوماخس ، ۴۳). [خمود + شَہوَت (رک)].

خُمُور (ضم خ ، و مع) امث ؛ ج.
خمر (رک) کی جمع ، شرابیں.

خمور و ملاہی میں رہتے ہیں غرق
وَ لِی عاقِبَہٖ وَلَا یَنْظُرُون

(۱۹۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۸۸). [ع : (خ م ر)].

خَموش (فت خ ، و مع) (الف) صف.
۱. خاموش ، چُپ.

کرنا اسی سوں بات اور سنا اسی کی بات اور
ہے دل میں میرے کان بند عالم سوں رہنا ہو خموش

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۹۳).

سنکر ہو جب دہن سے بیٹھا خموش ہو کر
ثابت کیا سجن پر تب نیں گفتگو کر

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو (ا) ، ۱۹۰).

ہونٹ بھی باتیں اگر میسر خموش کر کے اپنے ستمگر
بتوں پر ایسے مٹے ہیں ہنر نہ کچھ ہے خوفِ خدا نہ جان کا

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۱۳۱). جہاں میری آواز سنی کر بس فوراً ہی خموش ہو جائے گا. (۱۹۳۲ء ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۳۹).

کون اس کو بتائے اب علاقہ اس کا
دستور ہے شہباز بدستور خموش

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۲۲). اف : کرنا ، ہونا. ۲. **بجھا ہوا (آگ ، چراغ اور شعلہ و شمع وغیرہ کے لیے).**

کو نوحہ گر کہ خاک پہ میری ہوگرم شور
تھا اک چراغِ گور سو وہ بھی خموش تھا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۶).

داغ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۰). (ب) کلمہ تنبیہ. **چپ رہو ، خاموش ہو جاؤ.**

بس اب خموش کہ اس کے حضور اتنا بھی
نہیں ہے خوب محبت ہو تو ہوا گستاخ

(۱۷۸۲ء ، دیوان محبت (ق) ، ۶۳). [خاموش (رک) کا مخفف].

ـــ کَلِیسا (ـــ فت ک ، ی مع) امذ.

(**Silent Church**) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۲۵). [خموش + کَلِیسا (رک)].

خَموشا (فت خ ، و مع) امذ.
گھوڑے کی ایک بیماری جس میں اس کے دونوں ہونٹوں میں اگلے اگلے بالوں کے نیچے جبڑے کے اندر گوشت زائد و سخت مثل غدود پیدا ہو جاتا ہے ، چپّا روگ (ماخوذ : رسالہ سالوتری ، ۲ : ۱۰۵).
[خموش (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

خَموشاں (فت خ ، و مع) امذ ؛ جمع.
خاموش لوگ ؛ (مراد) مُردے.

نہ بھول شہرِ خموشاں کا نقشہ اے کالج
خیال رکھ کہ یہی بسٹری کی بستی ہے

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۵۷).

بستی اسے کیوں دل کی مرے راس نہ آتی
یہ بستی بھی اک شہرِ خموشاں کی طرح تھی

(۱۹۶۶ء ، دامن یوسف ، ۱۵۲). [خموش (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

خَموشی (فت خ ، و مع) امث.
رک : خاموشی.

حیرت کی مقامات میں قانونِ نوائیں
ہے سازِ خموشی لبِ تصویر کی آواز

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۷۲).

نہیں خموشی کی یہ جا مجھے بتا تو سہی
یہ فیض عام ہوا ہے جہاں میں کس کا

(۱۸۷۹ء ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۶).

نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

(۱۹۲۳ء ، بانگ درا ، ۶۲).

ہیں خموشی پہ بھی پہرے شاعر
شورِ آزادیٔ لب کیا ہو گا

(۱۹۷۹ء ، زخم ہنر ، ۲۰۳). [خموش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ توڑنا محاورہ.
حالت سکون کو ختم کرنا ، آواز نکالنا ، بات کہنا ، بولنا. آخر وزیر جنگ نے یہ خموشی توڑی ، کھڑا ہوا اور دست بستہ عرض کرنے لگا. (۱۹۲۹ء ، تحفۂ شیطانی ، ۳۱).

ـــ مَعنی دارَد کِہ دَرْ گُفتَن نمی آید فارسی کہاوت.
خاموشی میں ایسا مطلب پنہاں ہوتا ہے جس کا اظہار بولنے سے نہیں ہوتا ، (مراد) خاموشی بھی بے معنی نہیں ہوتی. مگر برقع اوڑھے نامحرم سے باتیں کرتے ذرا جھجکتی ہوں بس معاف رکھیے اگر خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید. (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۹ ، ۱۰ : ۱۰). محض سکوت بھی نفس انسانی کا ایک طریق اظہار ہے ، خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمی آید. (۱۹۷۲ء ، نکتہ راز ، ۹۲).

خُمُول (ضم خ ، و مع) امذ.
۱. **گمنامی ، پوشیدگی ، پنہاں و پست**. گل روئے مبارک اس کے کا ... پژمردہ و خمول ہو گیا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۱۸۰).

ہے رشک یارِ عام غضب کیا عجب اگر
کنج خمول میں ہوسِ اعتکاف ہو

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۵۷). میں غم زدہ ستم زدہ یار جانی سے دور گوشہ نشین خمول ہوں ، کیا بتاؤں کہ کون ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۳۷۶). وہ ایک عرصے تک زاویہ خمول میں بیٹھے تحقیق و جستجو کے پروانے بنے رہے. (۱۹۶۶ ، قومی زبان ، ستمبر ، ۲۵). ۲. **افسردگی ، ضعف ، اضمحلال**. شہوانی قوت کا حد عدل سے تجاوز فجور اور اس سے نقص خمول. (۱۹۱۰ ، **العجالۃ النافعہ** (ق) ، ۳۸). **سب سے پہلے دماغوں پر سے جمود و خمول کی سلیں ہٹائیں**. (۱۹۲۷ ، **استبداد** ، ۶۱) [ع : (خ م ل)].

خَمی (فت خ) امث.
خمیدگی ، ٹیڑھاپن ، جھکاؤ ، کجی.

سو بنک کل سوں ہوے بھاری چلی تو رکھ قدم نازک
بدن گورا ، دھڑی لب پر خمی کا قد جوتی مخمل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، ۲۰ ، ۱۱۸).

ہر ایک کے لیے کھینچنا روا نہیں ثاقب
بھوؤں کا حسن ہی کیا ہے اگر خمی نہ ہوتی

(۱۹۲۳ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۱۸۹). [خم (رک) ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَمیازَگی (فت خ ، سک م ، فت ز) امث.
انگڑائی اور جمہائی لینے کی سی کیفیت.

عناصر سے گیا خمیازگی کا روگ اے ساقی
بڑھے شیشہ کے تجھ پر چار قل تکرار قلقل سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۷). [خمیازہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، **لاحقۂ کیفیت**].

خَمیازَہ (فت خ ، سک م ، فت ز) امذ.
۱. **نیند کے غلبہ یا کاہلی و کسل وغیرہ سے ہاتھوں کو اونچا کر کے بدن کو تاننے کا عمل ، انگڑائی ، جمہائی**.

سینے سوں لگانے کی ہوئی دل کوں امنگ تازی
آلس ستی جب تجھ میں خمیازہ ہوا تازہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۸).

وقت خمیازہ لیے ہاتھ اوس نے کیا سر پر اونچا
آج وہ دو شہپروں سے ہے پری پیکر اونچا

(۱۸۳۸ ، شعلہ تصیر ، چمنستان سخن ، ۳۳). فاژہ یعنی جمائی اور خمیازہ یعنی انگڑائی. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۷). ۲. **سزا ، بدلہ ، مکافات ، بھگتان ، نتیجہ**.

تھا سخن میرے موتھہ پہ ایک آیا
اوس کا خمیازہ میں نے یہ پایا

(۱۸۳۵ ، رنگین ، شش جہت رنگین ، ۲۴۵). سخت دھوکہ کھایا جس کا خمیازہ برداشت کرنے کو تیار رہنا چاہئے. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۳۰). عام معیار زندگی میں زبردست فرق چند بیرونی اثرات کا خمیازہ تھا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۹۳). ۳. **کسی کیفیت یا حالت کے بعد ہونے والی تکلیف**. ہاں میں بیمار ہو گیا اور اب تک اس کا خمیازہ باقی ہے. (۱۹۰۲ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۳۶). جہاں تک میرا اندازہ ہے لرزہ کسی دوسرے شدید اور طویل مرض کا خمیازہ ہے. (۱۹۵۶ ، طبیب مرغی خانہ ، ۳۱۰). ۴. **پشیمانی ، افسوس** (نوراللغات). ۵. **شکنجے میں دے کر اعضا کو کھینچنا (ایک قسم کی سزا)** (جامع اللغات). [خم (رک) + ف : بازہ : (باز ، بازش ـ حرکت ، جنبش)].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
سزا بھگتنا ، پاداش جھیلنا ، نقصان برداشت کرنا ، تکلیف اٹھانا.

شراب پی کے اوٹھایا وہ میں نے خمیازہ
مری نظر میں زمانے کے عیش غم ٹھیرے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۳). بار بار سمجھایا تھا کہ ان کی شان کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہ لانا ، نہ مانا اب خمیازہ اٹھایا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۱۶). باپ کے جرم میں بیٹے کو سولی دی جاتی تھی اور بیٹے کے جرم کا خمیازہ باپ کو اٹھانا پڑتا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۶۲). اس وطیرے کا خمیازہ ہندوستان میں آ کر اٹھانا پڑا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۴۷).

ـــ آوَر (ـــ فت و) صف.
جمہائی لانے والا ، بیزار کر دینے والا ، بور. فلاں پروگرام ڈھیلا گیا ، فلاں پروگرام خمیازہ آور تھا ، فلاں پروگرام مختصر تھا. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، بخاری ، ۲۱۵). [خمیازہ + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــ بَھرْنا محاورہ.
رک : **خمیازہ اٹھانا**. ہم صورتوں کو ان کے خمیازے بھرتے دیکھتے ہیں پھر بھی کنارہ کش نہیں ہوتے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۲۱).

ـــ بُھگَتْنا محاورہ.
رک : **خمیازہ اٹھانا**. اگر وہ فریب ... سے کبھی کامیاب بھی ہو جاتا ہے تو بہت جلد اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے. (۱۸۹۶ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۰۰). حکومت نے بعض ایسی غلطیاں کیں جن کا خمیازہ ۷۵ء میں بھگتنا پڑا. (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ۳۸).

ـــ جَھیلْنا محاورہ.
رک : **خمیازہ اٹھانا**.

ہاں کیوں نہ یار اتر چلوں خمیازہ جھیل کر
ڈوبے مری بلا عرقِ انفعال میں

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۵۲).

ـۂ خُشْک کس صف (ـــ ضم خ ، سک ش) امذ.
بے حاصل آرزو (فیروز اللغات). [خمیازہ + خشک (رک)].

ـۂ ساحِل کس اضا (ـــ کس ح) امذ.

دریا یا سمندر کا وہ کنارہ جو ہلالی شکل میں خم کھایا ہوا ہو.
اوساکا ... ایک خوش نما خمیازہ ساحل یعنی چھوٹی سی خلیج کے کنارے آباد ہے. (١٩٣٢ ، جغرافیۂ عالم ، ٢ : ١٣٨). [خمیازہ + ساحل (رک)].

--- کرنا محاورہ.
اکڑنا ، غرور کرنا.

ساغر تو گر کہیں ہم چشمی کا خمیازہ کرے
ناخنہ چشمِ فلک میں خلش تازہ کرے
(١٨٣٩ ، کلیات نعت محسن ، ٣٩).

--- کش (---فت ک) صف.
انگڑائی لینے والا ، جمہائی لینے والا ؛ نتیجہ بھگتنے والا.

ہم وہ شراب خوار ہیں خمیازہ کش جو ہوں
آنے لگے صدا کہ درِ توبہ باز ہے
(١٨٥٣ ، دفترِ فصاحت ، ١٩٣).

آہ پھر کر کوئی خمیازہ کشِ بادۂ شوق
یہی کہتا ہے کہ اے ساقیٔ خورشید عذار
(١٨٩٨ ، دیوانِ مجروح ، ٣٠).

سازِ مجاز کی میں صدائے شکست ہوں
خمیازہ کش ہوں ہستیٔ ناپائیدار کا
(١٩٦٥ ، غزلستان ، ٣). [خمیازہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

--- کشی (---فت ک) امث.
خمیازہ کش (رک) کا اسم کیفیت ، خمیازہ کھینچنے کا عمل. نا کردہ گناہ بیٹے کو اس ظالمانہ اور وحشیانہ عذاب میں مبتلا کرنا جس کی خمیازہ کشی برگشتہ بخت باپ کے حصہ میں ... آئی تھی. (١٩٢٦ ، غلبۂ روم ، ٥٦). [خمیازہ + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کھینچنا محاورہ.
١. پاداش جھیلنا ، رنج اٹھانا ، پشیمان ہونا.

خمیازے بہت کھینچتا پھرتا میں جہاں میں
گر تیری مئے عشق سے سرشار نہ ہوتا
(١٧٨٦ ، میر حسن ، د ، ٣).

خونِ ناحق کا مرے کھینچیے کا خمیازہ
ہاتھ ملیے کا بہت مل کے حنا میرے بعد
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٣٧). جس کا خمیازہ ... نہ صرف ہمیں بلکہ کل ہندوستان کو کھینچنا پڑے. (١٩٥٦ ، ظفر علی خان ، جمال الدین افغانی ، ٦). **٢. انگڑائیاں لینا ، جمہائیاں لینا.**

بسترِ خواب پر تجھے آرام
مجھ کو خمیازہ کھینچنے سے کام
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٣١).

سیحانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں
خمیازہ کھینچے ہے بتِ بیدادِ فن ہنوز
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٦٨).

--- لینا محاورہ.
انگڑائی لینا.

لیتا ہے نہ خمیازہ تجھے دیکھ کے اک گل
غنچے کے بھی انداز ہے بوسے کا دہن میں
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٨٩).

اندیشہ ہے یہی مجھے جوں مسک نہ جائے
خمیازہ اس طرح سے نہ ہر آن لیجیے
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ٢٦٨).

--- نکلنا محاورہ.
کسی عمل یا امر کے برے نتائج یا اثرات کا ظہور میں آنا. یہاں آ کر طبیعت بہت بگڑ گئی اور علی گڑھ کی پریشانیوں کا خوب خمیازہ نکلا. (١٩٠٧ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ١ : ٥١).

خمیانا (فت خ ، سک م) ف م.
موڑنا ، ٹیڑھا کرنا ، جھکانا. ٹانگ کو ران پر خمیایا جاتا ہے اور ران کو زور سے شکم پر خمیایا جاتا ہے. (١٩٣٣ ، تشریح عصبیات ، ٣١٥). اردو ... کو یہ سہولت حاصل ہے کہ ... ہر لفظ کو مصدری صورت میں ڈھال سکتی ہے جیسے راندہ سے راندھنا ، سخت سے سختانا ... خم سے خمیانا وغیرہ. (١٩٧٢ ، نکتۂ راز ، ٢٩). [خم (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

خمیدگی (فت خ ، ی مع ، فت د) امث.
خمی ؛ جھکاؤ ، ٹیڑھاپن ، مڑاؤ ، کجی. بد صورتی اور خمیدگی علامت غلاموں کی. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٣١). محراب مرغوب ... خمیدگی میں ہلال عید سے خوشتر. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ٢٠٦). اناج کی بالی کی خمیدگی اگر دیکھا جائے تو حسن سے خاصی دور ہوتی ہے. (١٩٦٢ ، تاریخ جمالیات ، ١٥٨). [خمیدہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت (ہ مبدل بہ گ)]

خمیدہ (فت خ ، ی مع ، فت د) صف.
١. (i) خم کھایا ہوا ، مڑا ہوا ، ٹیڑھا ، کجی لیے ہوئے. یہ ایک کانچ کی خمیدہ نلی ہے. (١٨٣٧ ، ستہ شمسیہ ، ٢ : ٢٣). جناحی عظروف ایک خمیدہ صفحہ ہے. (١٩٢١ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ٣ : ٣٧). جہسم کا ذخیرہ یہاں شمال ، جنوب کی طرف خمیدہ پہاڑیوں میں ملتا ہے. (١٩٨٣ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ١٣٠). **(ii) جھکا ہوا ، کبڑا.**

قدِ خمیدہ سے کر شرم تا کجا قائم
پھرے کا حلقہ صفت ، یاں تو دربدر ہوتا
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٢٢). قیامت کے دن آئے گا اور اس کا نصف بدن خمیدہ اور مائل ہو گا. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٢ : ٢٢٥). اپنی خمیدہ کمر کے ساتھ کسی گوشے میں خستہ بیٹھے ہوں گے. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٣٨). **٢. کسی کے آگے ادب سے جھکا ہوا ، سرنگوں.**

یہ وہ گردن نہ جو خمیدہ ہے
اپنے بیگانہ سے کشیدہ ہے

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۱). جو آیا سیدہ کے آگے خمیدہ ہوا. (۱۹۳۲ ، حیاتِ حسن ، ۵۵). [ف : خمیدن - جھکنا ، کا اسم مفعول].

ـــــ کار امذ.
(حیاتیات) وہ پٹھا جو کسی حصۂ جسم کو جھکاتا ہے. دوسرا اور تیسرا جوڑا خمیدہ کار اور باسط عضلات کو جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۷۳). [خمیدہ + کار (رک)].

خَمِیر (فت خ ، ی مع) امذ.
۱. (أ) زردی مائل جھاگ دار اور بھربھرا مادّہ جو سماروغی خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے یہ خلیے شکرینی مائعات یا نشاستہ کی موجودگی میں پیدا ہوتے اور بڑھتے ہیں. گیہوں کے آٹے کے پھولنے اور سرکہ اور دہی وغیرہ میں ترشی پیدا ہونے کی یہی وجہ ہے. اسپند سوختنی اجوائن خراسانی دونوں کو برابر لے کر سرکہ میں پیس کر رکھ چھوڑے جبکہ اس کا خمیر ہو تو اندر جسم کے لگاوے تو وہ بدبو دفع ہو جاوے گی. (۱۸۳۸ ، مفیدالاجسام ، ۹۱). نشاستہ کے دانوں کا تا کل دیکھو جو خمیر کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۲). اس عمل کے دوران خامرے یا اینزائیم بطور نامیاتی عمل انگیز حصہ لیتے ہیں جو قدرتی طور پر خمیر اور دیگر خوردبینی نامیوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۰۶). (آ) گندھے ہوئے آٹے کے اجزاء میں ابھار یا پھولا پن پیدا کرنے اور چیکٹو کم کرنے کا مسالا ، وہ گندھا ہوا آٹا جو چند گھنٹے تک گرمی میں رکھ کر ترش کیا گیا ہو اور جس کی آمیزش سے اور گندھا ہوا آٹا پھول جاتا ہے ، فطیر کا نقیض. انگریزی دکانوں پر خشک خمیر کے چھوٹے چھوٹے بکس بکتے ہیں ... اس بکس میں سے تھوڑا سفوف نکال کر آٹے میں گوندھتے وقت ملا دیا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۹). اسی خمیر سے ایک تولہ باقی رکھیے اور آٹا یا میدہ ملا کر گوندھ کر رکھ چھوڑیے کہ پھر اسی خمیر سے دوسرا تیار ہو جائے گا. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۹). خمیر اور شراب بھی ان کی مدد سے تیار کیے جا سکتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۰). ۲. جسم کی مٹی ؛ وہ مادہ جس سے کوئی شے بنائی جائے. آدم کا خمیر چکڑ پانی میں تھا ، ای اشارت جیو کی ہے. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۳۲).

دُر کے ہر باب میں تھی اک تصویر
لعل و گوہر کا جسّ کا اصل خمیر
(۱۷۹۵ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۰۱).

صفا پرست ہے یہ اور صاف طینت ہے
بنایا نور سے اپنے خدا نے اس کا خمیر
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۶).

آخر گل اپنی خاک درِ میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۲). وہ چاہتا تھا دیکھے ہوئے ان بہت سے چہروں اور جسموں کو توڑ کر ان کے خمیر سے ایک نہایت عمدہ قدوقامت اور چہرے مہرے والا آدمی بنائے. (۱۹۸۱ ، ماس اور مٹی ، ۲۷). ۳. عناصر کی ترکیب یا امتزاج ؛ سرشت ، فطرت ، مزاج.

سہو و نسیاں سے خمیر گل آدم ہے اسیر
آدمیت کا کیا کام جو انسان بھولا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۷). وطن کی الفت عورت ذات کی محبت اور انسانی ہمدردی ان کے خمیر میں ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۳). دشمنی اور انتقام ہر انسان کے خمیر کا جز ہے. (۱۸۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۳۸). ۴. خاصیت ، خاصہ. نیکی و سچائی تو اسکی طینت کا خمیر ہے. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۷۶). بے پروایی اور کاہلی طبیعت کا خمیر تھی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۲۳۲). ۵. آمیزش ، عنصر ، اثر. تب عیسیٰ نے ان سے کہا خبردار فریسیوں اور زادوقیوں کے خمیر سے پرہیز کرو. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۳۵). یہاں ابہام میں جذبہ و احساس کا ہلکا سا خمیر شامل ہو گیا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۲۷۷). ۶. باریک پوست یا جھلی کے مانند ایک خوشبودار سیاہ و سفید رنگ کی ایک روئیدگی جو بلوط اور صنوبر کے درختوں پر لپٹی رہتی ہے ، اشنہ ، کائی ، چھڑیلہ. (لاط :
). سماروغ خاندان میں طرح طرح کے پودے ہوتے ہیں جن میں کھمبی ، پھپھوند ، خمیر اور جراثیم شامل ہیں. (۱۹۷۵ ، کھمبی کی کہانی ، ۲). [ع : (خ م ر)].

ـــــ اُٹھانا عاورہ.
۱. خمیر تیار کرنا ، جوش پیدا کرنا ، جھاگ اٹھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. کسی مادے کو گوندھ کر کوئی خاص صورت یا کیفیت قبول کرنے کے قابل بنانا. اس خاک کا خمیر اٹھا کر اینٹ بنائی جائے اور تیرے سر پر لگائی جائے تو کیا ہو. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۵۰). ۳. ترکیب دینا ، پیدا کرنا ، بنانا ، بنا ڈالنا. گویا قدیم زبان سنسکرت کی زبان پر اس کا خمیر اٹھایا گیا. (۱۸۸۹ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۷). کیونکہ اردو کا خمیر فارسی ہی سے اٹھایا گیا ہے. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۱۵۵).

ـــــ اُٹھنا عاورہ.
۱. کسی آمیزے یا گندھی ہوئی چیز میں ابھار ، جھاگ اور کھٹاس پیدا ہونا ، خمیر تیار ہونا. آٹھ سیر لوبیوں اور آٹھ ہی سیر گندھک میں پانی مخلوط کر کے اس کو ایسا سڑائیں کہ اس میں خمیر اٹھ آئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۶۳). چونکہ شی لیسدار تھی خمیر اٹھنے سے اس میں بلبلے پیدا ہوتے تھے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، نومبر ، ۲۸). بیکٹیریا کی موجودگی میں گنے کا رس خمیر اٹھنے کے بعد سرکے کی شکل اختیار کر لیتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۶). ۲. گندھے ہوئے آٹے میں خمیر کا اثر پیدا ہونا ، گندھے ہوئے آٹے کا پھول جانا. گرمی کے موسم میں باسی آٹے کا خود بخود خمیر اٹھ آتا ہے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۹). آٹے کو گوندھ کر یہ نمک بحساب فی سیر ایک تولہ ملا کر گرم جگہ ڈھک دو خمیر اٹھ آئے گا. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۲۰). ۳. حالت خراب ہو جانا.

مریض ہے کہ خمیر اٹھ گیا بجائے کا
طبیب ہیں کہ خمیرے چٹائے جاتے ہیں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۸۲).

---- انگیز (---- فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
خمیر پیدا کرنے والا ، خمیر اٹھانے والا. یہ فعل جسم کے پروٹینی مواد کو حل کرنے والے باطنی مادۂ خمیر انگیز کے باعث واقع ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۸۸). [خمیر + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا].

---- بگاڑ دینا محاورہ.
مار مار کر بری حالت کر دینا ، درگت بنانا. نانبائی کے یہاں سے پانچ چار کسیرے کفگیریں پکڑ کر دوکان پر سے کودے اور پکارے کہ وہ تو جا ہم ابھی تیرا خمیر بگاڑ دیتے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۳۳).

---- بگڑنا محاورہ.
۱. ترکیب میں تفاوت ہو جانا (فرہنگ آصفیہ). ۲. سرشت میں فرق آنا ، شامت آنا.

پوچھو نہ حال شقی رقیبِ سیاہ رو
بگڑا ہوا خمیر ہے خاکِ یزید کا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۵۰).

---- بنانا ف م.
خمیر تیار کرنا. خواجہ سن شعور کو پہونچے تو اس کی صحبت ناگوار ہوئی چنانچہ اس سے قطع تعلق کر کے خمیر بنانے کا پیشہ اختیار کیا. (۱۹۰۳ ، شبلی ، حیات حافظ ، ۷). اگر نشاستہ سے خمیر بنایا جائے گا تو باہ کو قوت پہونچے گی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۷).

---- بننا ف م ؛ محاورہ.
ترکیب پانا ؛ سرشت ہونا.

راہ زن بے اعتقاداں اور شریر
تھا شرارت سوں بنیا بن کے خمیر

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۳۰۶). حقیقت یہ ہے کہ صفائی اور خوش سلیقگی آج کل یورپ کا خمیر بن گیا ہے. (۱۸۹۳ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۲۸).

---- پکنا ف م ؛ محاورہ.
خمیر کا خراب ہو جانا ، بے مصرف ہو جانا ؛ (مجازاً) کسی کام یا چیز کا تکمیل یا انجام کے قریب ہونا. آپ کے نہ آنے سے خمیر پک کر رہ گیا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۸۹).

---- پیڑھنا محاورہ.
آٹے میں ملا کر متھنا ، آٹے میں خمیر کو حل کرنا (اپ و ، ۳ : ۱۲۷).

---- کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گندھے ہوئے آٹے کو کچھ دیر گرمی میں رکھ کر ترش کرنا ، خمیر تیار کرنا. حضرت امیر گھر میں آ دیکھیں کہ فاطمہ نے تھوڑا آٹا خمیر کیا ہے کہ روٹی پکاوے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳). ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اس نے ... ہل جوتنا ، بونا ، کاٹنا ، پیسنا ، خمیر کرنا ، روٹی پکانا ... ان کو سکھایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۰). اناج کا صاف کرنا پھر پیسنا اور خمیر کرنا ... سب اوس کی ذات سے متعلق ہووے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۲). میدے میں مکھن ملا کر دودھ میں خمیر کرو. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۱۹). ۲. (سرشت یا فطرت میں) داخل کر دینا. عورت کو حیا اللہ نے دی ہے ذات میں خمیر کی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۵). سلطان کی فطرت میں حکومت اور سرداری خمیر کی گئی ہے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳۵). ۳. بنانا ، پیدا کرنا ، تیار کرنا.

لیکر آ اول غم کے دریا تے نیر
کئے اس کی ماٹی کوں قدسی خمیر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۱۹). جان کہ قامت ہمارے کو محنت کے پانی سے خمیر کیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۲). اللہ نے آدم کی مٹی خمیر کی. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۵). ۴. باہم ملا دینا ، گوندھنا ، آمیزہ بنانا.

خمیر ایک سارے جگت کوں کیا
ہر یک کوں نصیب اس کے لائق دیا

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴). اول خاک کوں خمیر کرنے پانی واجب ہوا ہور اس دونو کے آمیزے خمیر کوں پختہ کرنے آگ واجب ہوا. (۱۷۰۳ ، ارشاد السالکین ، ۱۷). ساتھ اس نور کے ملا کر کوثر کے پانی سے خمیر کر مثل دو پیضا کے اس کو تیار کیا. (۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۹۶). ایک مشت خاک کہ اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا ... تو اس میں صورت انسانی بنائی. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم (ترجمہ مولانا احمد رضا بریلوی ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی) ، ۳۲۱). ۵. مرمت کرنا ، خمیر بنا دینا ، خمیر بگاڑ دینا (و ک).

برے بادشاہ ہور وزیراں امیر سنیگے پکڑ کر کریں کے خمیر
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۶)).

---- کیڑے (---- ی مج) امذ.
خمیر کیے ہوئے آٹے میں سڑ جانے اور کھٹا ہو جانے کے سبب پڑ جانے والے کیڑے. شبدلوں کی وجہ سے خمیر کیڑے کی آنکھیں بجائے سیاہ کے سرخ ہو جاتی ہیں اور جسم کا سیاہ رنگ کئی حصّوں سے غائب ہو جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۱۶). [خمیر + کیڑے ، کیڑا (رک) کی جمع].

---- کھٹا ہونا ف م.
خمیر بگڑ جانا ، خمیر کا ترشی پر آ جانا ، آٹے کا زیادہ کھٹا ہو جانا (فرہنگ آصفیہ).

---- گوندھنا محاورہ.
بنیاد رکھنا ، بنا ڈالنا. جامعہ ملیہ کا خمیر ہم نے مولانا محمد علی جوہر کی ... ایمان افروز اور روح پرور تقریروں سے گوندھا ہے.

(۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ۳۱).

ـــــ مایہ (ـــــ فت ی) امذ.

۱. **وہ شے جس سے آٹے وغیرہ میں خمیر پیدا کیا جائے ، اصل خمیر.** آسمان کی مملکت خمیر مایہ سے مشابہہ ہے. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۳۷). خمر کہ خود خمیر سے بنتی ہے اور خمیر مایہ ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، مراۃ الشعر ، ۶۶). ۲. **اصل بنیاد ، جڑ.** جو شورش کے خمیر مایہ تھے ان کو سزا ملی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۴۴). اس سر زمین کی خاک قاتلوں کا خمیر مایہ ہے. (۱۹۲۱ ، نقاریر ظفر علی خاں ، ۱۰). ہر شاعر اور ادیب مجبور ہے .... کہ وہ اپنے شعور اور فراست کے لئے اسی سر زمین کے سرچشموں کا ممنون ہو جس سے اس کا خمیر مایہ اٹھایا گیا. (۱۹۸۶ ، ن م راشد۔ ایک مطالعہ ، ۳۲۸). [خمیر + مایہ (رک)].

ـــــ ہونا ف ل.

۱. **کھٹا ہونا ، جھاگ پیدا ہونا ، خمیر اٹھنا.** کوئی سیال نسخہ ایسا نہ دینا جس میں لعاب یا شکر شریک ہو. اس اس کا خیال خصوصاً موسم بارش یا گرما میں رکھنا کیونکہ خمیر ہونے کا اندیشہ ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۱۰). ۲. **پیدا ہونا ، تیار ہونا ، بننا.** میں جانتی ہوں کس ہاں سوں خمیر ہوئی عاشق کی خاک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۶).

اگر تج کو پیدا نہ کرتا قدیر
تو آدم کی ماٹی نہ ہوتی خمیر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶).

سب ہمیں سمجھے ہوئی پھر خاک آدم کی خمیر
رونے سے جو پیکر خاکی گلابہ ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۹). ۳. **ملنا (کسی شے میں) ، آمیز ہونا**

ہوتا ہے سب کو آہ اسی خاک میں خمیر
میری زباں پہ اب تو یہی بات ہے نظیر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۷۶).

خَمِیرا/خَمِیرَہ (فت خ ، ی مع/فت ر) امذ.

۱. **حقے کا خوشبودار تمبا کو ، خوشبودار گڑا کو.** مصل ستیسوین تمبا کو کے فن میں ، تمبا کو دو قسم کا بناتے ہیں سادہ اور خمیرہ. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۲۹). دمبدم حقہ چلم پر چلم بھری جاتی ہے خمیرا دوسیرا مشکبو دھواں دھار اڑ رہا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳). خمیرے کے خوشبودار دھوئیں منہ سے نکال کر سارے چوک کو معطر کرتے. (۱۹۰۹ ، مخزن ، اکتوبر ، ۵). خمیرے کی لپٹیں اٹھ رہی ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، جولائی ، ۲۹). ۲. **چینی یا شکر میں قوام کی ہوئی دوا ،** اس کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ جو دوائیں قابل بھگونے کے ہوں رات کو گرم پانی میں بھگو دیں صبح کو جوش دے کر چھان کر شربتی ڈال کر قوام پکائیں یہاں تک کہ خوب گاڑھا ہو جائے پھر اتار لیں. اگر کوئی دوا نسخے میں ملانے کو لکھی ہو تو کوٹنے اور کھولنے سے قبل ملا دیں اور جس قدر ورق لکھے ہوں ایک ایک کر کے ڈالتے جائیں اور کفگیر سے ملاتے جائیں جس قدر زیادہ حل کئے جائیں گے بہتر ہو گا.

بہت آبر بقا اس میں ملائے
خمیرہ موتیوں کا تب بنائے

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۴). ہر ایک نسخہ میں شربت ہوتا ہے یا خمیرہ. (۱۸۰۲ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۹۵).

صندلی رنگوں کے وصف ایسے لکھے
سوف صندل کا خمیرا ہو گیا

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۸۵). صرف حاجی صاحب کہہ کر مخاطب کرو تو چہرے سے مسکراہٹ کے آثار غائب ہو جاتے ہیں گویا تسکین قلب کے لئے الحاج ، خمیرہ مروارید عنبرین کا کام دیتا ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۵). ۳. **مصری اور شکر میں پکائی ہوئی خمیری روٹی** (لغات سعیدی). ۴. **گوندھی ہوئی چیز ، مرکب شے.**

شکلِ بشر میں نور الٰہی اگر نہ ہو
کیا قدر اس خمیرۂ ماؤ مدر کی ہے

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۵۸). ایسے علاقوں میں نہ سبز چارے کو خمیرے کی شکل میں محفوظ رکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اورنہ اسے سکھا کر رکھنا پڑتا ہے. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۸۲). [ع : خَمِیرَۃ (خ م ر)]

ـــــ جات امذ.

رک : خمیرا/خمیرہ نمبر ۲. **ادویہ کے عرق یا نہایت گاڑھے جوشاندوں میں باریک پسی ہوئی چینی یا شکر ملا کر تیار کیے ہوئے خمیرے ، جیسے : خمیرہ گاؤزباں اور خمیرۂ ابریشم وغیرہ.** نزلہ و ضعف دماغ کی صورت میں اطریفلات و خمیرہ جات کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، ترجمہ شرح اسباب ، ۲ : ۹۹). [خمیرہ + ف : جات ، لاحقۂ جمع].

خَمِیری (فت خ ، ی مع) ؛ ج : خمیریاں. (الف) امث.

خمیر اٹھائے ہوئے آٹے کی روٹی ، تنوری روٹی (ضد فطیری).

خمیری روغنی اور شیر مالی
اگر چیرو تو جوں ریشم کی جالی

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷۵). شیر مال اور خمیریاں دنبے کی چکنی اور تیل کے کریلے اڑائے. (۱۹۳۳ ، خدائی راج ، ۷۸). حاجی نانبائی کے ہاں ... خمیری ، کلچے اور شیر مال تیار کئے جاتے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۵). (ب) صف. ۱. **خمیر کی ہوئی ، خمیر اٹھا کر پکائی ہوئی.** ہر شخص کو دو خمیری روٹیاں ایک پیالہ قلئیے کا ... وقت پر پہنچ جاتا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۷۵). رومانی کلیسا نے فطیری اور یونانی کلیسا نے خمیری روٹی لازمی قرار دی تھی. (۱۹۳۳ ، محفوظ علی بدایونی ، ظفریات و مقالات ، ۵۳۲). ۲. **خمیر والا ، خمیر کی طرح کا.** مادہ غیر صحیح رہم سے حاصل ہو کر خون میں داخل ہوتا ہے ... اور ایک طرح کا خمیری فعل اس میں ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۸۱). (ج) امذ. **اصیل نسل کے کبوتروں کی ایک قسم.** نویں قسم کے کبوتر خمیری کہلاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۵). کبوتر خانہ نہیں اچھا

کی تختی ہے ملاحظہ کیجئے اصیل ... ٹینی، جوگیا چپ ... چوہا چندن، خال، حمیری، (۱۹۵۳، اپنی موج میں، ۳۰). [خمیر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

خَمِیس (فت خ، ی مع) امذ.
۱. ہفتے کا پانچواں دن، پنج شنبہ، جمعرات (عموماً یوم کے ساتھ). نجات کا طالب غالب ۱۲ یوم الخمیس پنجم ذی الحجہ ۱۲۷۸ھ. (۱۸۶۱، غالب کی نادر تحریریں، ۲۰۹). کپڑا جس کا طول پانچ گز ہو (جامع اللغات). وہ لشکر جس میں پوری پانچوں فوجیں ہوں یعنی مقدمہ، قلب، میمنہ، میسرہ اور ساقہ (جامع اللغات؛ فیروزاللغات). [ع: خ م س]

خَن (فت خ) امذ.
۱. خانہ (رک) کا مخفف (فیروزاللغات). ۲. جہاز کے نچلے حصہ میں سامان وغیرہ رکھنے کی جگہ، جہاز کا تہ خانہ یا گودام. تیسرے درجے کے مسافروں کے لئے نیچے خن میں جگہ ہے. (۱۹۴۴، سوانحعمری وسفرنامہ حیدر، ۱۴۷). [خانہ (رک) کی تخفیف].

خُن (ضم خ) امذ.
خوان (رک) کا مخفف (علمی اردولغت).

---پوش (---و مج) امذ.
خوان پر ڈھکنے کا کپڑا یا سر پوش، خوان پوش (ا پ و، ۳: ۱۵۲). [خُن + ف: پوش، پوشیدن - چھپانا، ڈھانکنا].

خَنَا (فت خ) امذ.
فحش و تفاحش، فحش گوئی، بدزبانی.

به طیش و سفاہت به کذب و خنا
تُرِیْدُ لِیَ الزِّنَا سَنُ سَتَابِقُسُون

(۱۹۶۹، مزمورِ میرمغنی، ۵۱). [ع: خ ن ی]

خَنّا (فت خ، شد ن) (الف) امث.
بد مزاج عورت، مسخری عورت (جامع اللغات؛ نوراللغات). (ب) امذ.
۱. بیوقوف آدمی، مرد ابلہ، بوچڑ (جامع اللغات؛ علمی اردولغت).
۲. دماغ، تکبر، غرور، گھمنڈ، خود پسندی. تمہاری پیاری انا، بنا ہے اس کا خنا. (۱۸۷۳، انشاہادی النسا، ۱۹۸). بیہودہ بکتی ہے، پیٹھی پھدکتی ہے، جامہ سے باہر نہ ہو ... بی بڑی انّا، دیکھا اس کا خنّا. (۱۹۰۹، راقم، عقد ثریا، ۳۰). [ع: خ ن ن].

---بگڑنا محاورہ.
رک: خنا بھکنا. ذکیہ بولی بی انّا ددا کا بگڑ گیا خنا، بڑھیا انگریزی بولتی ہے. (۱۹۰۱، راقم، عقد ثریا، ۳۷).

---بھکنا محاورہ.
دماغ چلنا، اترانا، تکبر کرنا.

سن کے ہو جاتے ہیں سیدھے وہ بڑوں کا فخر و ناز
مل کے چھوٹوں سے بہک جاتا ہے گر خنا کبھی
(۱۸۹۲، دیوانِ حالی، ۱۷۸).

---ہونا محاورہ.
مغرور ہونا (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

خَنَازِیر (فت خ، ی مع) امذ.
۱. خنزیر (رک) کی جمع، سؤر (جامع اللغات). ۲. ایک مرض میں ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے اورام یا ابھار عموماً نرم گوشت میں بالخصوص گردن اور بغل میں ظاہر ہوتے ہیں یہ رسولیوں کی مانند ہوتے ہیں، چونکہ اس مریض کی گردن پھول کر خنزیر (سور) کی گردن کی طرح ہو جاتی ہے اس لئے عربی میں اس کو خنازیر کہتے ہیں، کنٹھ مالا، ریش خوک (انگ: Scrofula). داد، خنازیر، پیچش ... کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۳۰۹). خنازیر سخت ورم ہے ..... اکثر نرم گوشت میں پیدا ہوتا ہے. (۱۹۱۸، میزان الطب، ۵۹). حرم میں آسیہ خاتون کا خنازیر کا علاج کتنا کامیاب ہوا تھا آقا کے عمل جراحی کا لوہا شاہ بھی مان گئے تھے. (۱۹۷۹، کیسے کیسے لوگ، ۵۷). [ع: خنزیر (رک) کی جمع].

---بَطنی کس صف (---فت ب، ظ) امذ.
انتڑیوں کی دق (جامع اللغات). [خنازیر + بطن (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

خَنَازِیری (فت خ، ی مع) صف.
خنازیر سے نسبت رکھنے والا، خنازیر کی بیماری میں مبتلا، وہ شخص جس میں خنازیر کی بیماری کے جراثیم پائے جائیں. اس خرابی کا ورثہ اکثر کمزور خنازیری یا آتشکی مزاج کے والدین سے حاصل کرتے ہیں. (۱۸۸۲، کلیات علم طب، ۲: ۷۴۴). ایک عورت کی گردن پر ورم خنازیری کا ایسا آپریشن کیا کہ گردن کی بعض شرائین کٹ گئیں. (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی (مقدمہ)، ن). [خنازیر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

خَنَازِیرِیّہ (فت خ، ی مع، کس ر، شد ی بفت) امذ.
درخت کی ایک قسم جس کے بیج میں دو دالیں ہوتی ہیں.

خنازیریہ کا بھی ہے ایک کنبہ
دجیال کو جس میں شامل ہیں کرتے
(۱۹۱۶، سائنس وفلسفہ، ۷). [خنازیری (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث].

خَنّاس (فت خ، شد ن) امذ (الف).
۱. شیطان، بدروح، خبیث روح.

رہا کے نہ کس جھاڑ کوں کیڑلا
نہ وسواس خناس کی پیڑلا
(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۹).

ہونے اس کے ذکر سے افلاس دور
ہوے اس کے ذکر سے خناس دور
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۵).
کہتے اس آبِ شرانگیز کو ہیں آج بشر
کہ یہ روغن ہے سرِ آتشِ شرِّ خناس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹). اے سب کے معبود ... شریر خناس کے پھندوں سے محفوظ رکھ. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳).
خناس کے وسوسوں سے بچنا آتا ہے بدل بدل کے پیٹ (۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۳۹). ۲. **وسوسہ ، خیال باطل ، زعم باطل.** کلیم کے ذہن میں ازخود یہ خناس سمایا ہوا تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳). نوکری کے آگے انہوں نے تمام وجوہ معاش کو بے عزتی کا موجب سمجھا اور ابھی تک بھی وہ خناس ان کے سروں سے نہیں نکلا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۱۶). جعفری کے دل میں خناس گھسا ہوا تھا نہ نکلا پر نہ نکلا. (۱۹۲۸ ، اختری بیگم ، ۵۷). تیرے دل کا خناس یوں نہیں جائے گا. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۶۱). ف : آنا ، جانا ، سمانا ، گھسنا ، نکلنا. (ب) صف. ۱. **وسوسہ ڈالنے والا ، بھکانے والا ، شریر ، مردود ، حرامزادہ.**
جب ذکر خدا کا ہووے ان پاس
ستے نہیں اسکو دل سے خناس
(۱۶۶۳ ، نورنین ، ۳۳). انہوں نے کہا کہ ہم خناس ہیں. (۱۸۹۹ ، سفرنامہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، ۳۷). ایک بڈھے خناس نے زور شور کے ساتھ تائید کی. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۰۲).
ادھر اپنے بہشتی مقبرے میں
یہ سازش کر رہے تھے چند خناس
(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۵۶۳). ۲. **بخیل** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **پیچھے ہٹنے والا ، بھاگنے والا.** خناس کے معنی اصل بھاگنے والے کے ہیں. (۱۸۹۳ ، تاریخ الابلیس ، ۲۲). [ع : (خ ن س)].

خَنّاسی (فت خ ، شد ن) صف.
شیطانی (جامع اللغات). [خناس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خِناق (کس خ) امث.
وہ رسی جسے گلے میں ڈال کر پھانسی دیتے ہیں (فرہنگ عامرہ ؛ فیروزاللغات).

خُناق (ضم خ) امذ.
۱. **گلے کے غدودوں کے متورم ہو جانے کی بیماری جس کی وجہ سے سانس لینے اور کھانے پینے میں تکلیف ہوتی ہے** (انگ : ڈفتھیریا ، **Diphtheria**).
عشق بتاں ہوا ہے گلوگیر اب مرا
دم لے سکے نہ جس کو مرض ہو خناق کا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۷۴). خناق مرض حلق کا ہے کہ ... سانس لینے میں یا کچھ چیز یا تھوک نگلنے میں فتور واقع ہووے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۶). اصحاب خناق کی نبض ابتدا میں متواتر مختلف ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۰۶). ۵۶ سنٹی گریڈ پر حلق کی بیماریوں اور خناق کے جراثیم مر جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، متوازن غذا ، ۱۹). ۲. **گلے کی وہ جگہ جہاں سے دبائے ہیں ؛ گلا گھونٹنا ؛ دل کی دھڑکن** (جامع اللغات). ۳. (میکانیات) **بھاپ کا راستہ بند کرنے کا عمل یا کیفیت.** خناق کے بعد بھاپ خشک تر اور بعض صورتوں میں بُرگرم ہو جاتی ہے. (۱۹۴۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۸۹). [ع : (خ ن ق)].

--- کَلْبی کس صف (--- فت ک ، سک ل) امذ.
مرض خناق کی وہ قسم جس میں حلق و حنجرہ کے اندرونی عضلات متورم ہو جاتے ہیں. اس میں مریض کی زبان کتوں کی طرح منہ سے نکل آتی ہے. اس قسم کے خناق کو جو حلق کے اندرونی عضلات کے ورم سے پیدا ہوتا ہے ... خناق کلبی کہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، ترجمہ شرح اسباب ، ۲ : ۲۳۷). [ع : خناق + کلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- وَبائی کس صف (--- فت و) امذ.
مرض خناق کی ایک شدید متعدی قسم جس میں تالو حلق اور حنجرہ کے اندر ورم ہو کر ایک کاذب جھلی پیدا ہو جاتی ہے اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے. اس مرض کا باعث ایک خرد بینی کیڑا ہے جس کو جرثومہ خناق و بائی کہتے ہیں. ٹائفائڈ (**Typhoid**) بخار اور خناق وبائی (ڈفتھیریا **Diphtheria**) کا واقع ہونا ثابت ہو چکا ہے. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۶۳). [خناق + وباء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَنّاق (فت خ ، شد ن) امذ.
پھانسی دینے والا شخص ، جلاد (جامع اللغات). [ع : (خ ن ق)].

خُناقِ حَرارَہ پَیما (ضم خ ، فت ح ، ر ، ی لین) امذ.
(میکانیات) **وہ آلہ جس کے ذریعہ بھاپ کی خشکی صحیح اور آسان طور پر عملاً معلوم کی جاتی ہے.** اگر بھاپ میں پانچ فی صد سے زیادہ رطوبت ہو تو اس کی خشکی دفعہ ۴۹ کے مطابق ناپی جاسکتی ہے یا فارق اور خناق حرارہ پیماؤں کے مجموعہ کے ذریعے. (۱۹۴۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۹۰). [خناق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + حرارہ (رک) + ف : پیما ، پیمودن = ناپنا].

خَنّام (فت نیز ضم خ) امذ.
گھوڑے کی ایک بیماری جو گھوڑے کے پیشاب کے مقام پر ہوتی ہے اس میں ورم ہو کر دانے نکل آتے ہیں اور شدید خارش ہوتی ہے ؛ بدنام ؛ گمنام.
ہیں یہ امراض سب بچند اقسام
کوئی لکھتا ہے بیل کوئی خنام
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۹). اس عارضہ کے کئی نام ہیں جیسے بیل و بدنام و خنام و گمنام. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸۵). [مقامی].

خُنْثَوی (ضم خ ، سک ن ، فت ث) امث.

خنثیٰ (رک) سے متعلق یا منسوب ، دو صنفی. خنثوی (دو صنفی) حیوانات تو اس بات کے بھی محتاج نہیں کہ دو افراد صنفی ملاپ کے لیے کبھی اکٹھے ہوں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۶). [ع : خ ن ث].

خُنْثَہ (ضم خ ، سک ن ، فت ث) امذ.
رک : خنثیٰ. انسان میں مرد اور عورت اور خنثہ یہ تین قسمیں ہیں. (۱۹۰۷ ، فلاحتہ النخل ، ۱۶). [ع : خُنْثیٰ (خ ن ث)].

خُنْثیٰ (ضم خ ، سک ن ، ا بشکل ی) امذ.
۱. **وہ آدمی جو مردانہ اور زنانہ دونوں علامات مخصوصہ رکھتا ہو ، مخنث ، ہیجڑا ، نامرد.** انوں بولے خنثیٰ اسے بولتے ہیں کہ وہ نہ مرد ہے نہ بائیکو. (۱۷۶۵ ، دکنی انوارسہیلی ، ۳۵۹). اگر ... باپ مر گیا اور ایک بیٹا اور خنثیٰ کو چھوڑا تو بیٹے کو دو حصے اور خنثیٰ کو ایک حصہ ملے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۳۳). چھ بہت خوب صورت گورے رنگ کے غلام جو خنثے تھے حاضر ہوئے. (۱۹۳۳ ، تانیس ، ۲۵۸). ۲. (i) **(نباتیات) وہ پودا جس میں ایک ہی پھول حامل زر حصّہ اور بچۂ گل رکھتا ہے ، دو جنسیا.** اگر قاعدہ کی رو سے پیش شاخہ میں دونوں قسم کے تناسلی اعضا ہوتے ہیں اور اس لیے وہ خنثیٰ ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۶). (ii) **ایک قسم کی گھانس جس کے پتے گندنائے شامی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان سے نازک ہوتے ہیں ، ڈنڈی اس کی چکنی اور نرم اور ایک ہاتھ کے قریب لمبی ہوتی ہے ، اس پر پھول سفید رنگ بلوط کی شکل کا ہوتا ہے ، جڑ گول اور چکنی اور طولانی ہوتی ہے ، عرض کم ہوتا ہے مزہ اس کا تیز ہوتا ہے ، بیج گھنڈی میں ہوتا ہے ، وضع اس کی پیاز کے بیج کی سی ہوتی ہے. یہ گھانس اشراس کی طرح ہوتی ہے مگر بعض اسکو اشراس کی قسم سے شمار کرتے ہیں**(لاط: Ornithogalums Tachyoides)(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۷). (iii) **درخت خرما کی ایک قسم ، ایسا درخت نہ خود بار آور ہوتا ہے نہ اس کے سفوف سے کوئی نخل بار آور ہوتی ہے.** اہل بابل درخت خنثہ کو خنثیٰ کہتے ہیں ... خنثیٰ درخت نہ خود بار آور ہوتا ہے نہ اس کے سفوف سے کوئی نخل بار آور ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحتہ النخل ، ۱۶). [ع : (خ ن ث)].

ـــ مُشْکِل (ـــ ضم م ، سک ش ، کس ک) امذ.
۱. (فقہ) **ایسا مخنث جس کے دونوں عضووں میں سے کوئی عضو غالب نہ ہو بلکہ دونوں سے مساوی پیشاب آتا ہو اور اس لیے اس امر کی تعین مشکل ہو کہ کونسی خصوصیت غالب ہے.** اگر خنثیٰ مشکل قریب بلوغ کے نہیں پہنچا تو مرد کو اس کا ختنہ کر دینا کچھ قباحت نہیں. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۲۲).

اور معاً کر آئے دونوں راہ سے
پھر تو خنثیٰ مشکل اس کو جانیے

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۱۶۵). بیضے اور منوی جوہر ایک ہی فرد کے جسم میں پیدا ہوں تو ایسے فرد کو خنثیٰ مشکل ... کہتے ہیں (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۶۲). ۲. رک : خنثیٰ معنی نمبر ۲. پھول دو جائی یا خنثیٰ مشکل ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۵). جب پھول میں ... زر ریشے اور پھل پتے موجود ہوتے ہیں تو ایسے پھول کو ... خنثیٰ مشکل کہا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۳۶). [خنثیٰ + مُشکِل (رک)].

خَنْجَر (۱) (فت خ ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. **کسی قدر چوڑے خمدار پھل کا عموماً دو دھارا چھرا ، کٹار ، پیش قبض.**

اوسے تنگ ہے خنجرِ بھمنی
اوسے تنگ ہے زرۂ رونیں تنی

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۲).

خنجر کے تیرے سامنے بیرو پلنگ ناخن چھپا
رنگ زرد ہو تن تاپ بھر سب عمر درد سر چڑھے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸).

نگہ تیر ناوک دو ابرو کماں
دو پلکاں خنجرِ قاتلِ عاشقاں

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۸). دو آدمی خنجر لے کر وہاں چھپواں کھڑے کر دیے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۳).

جان تو ہے جانے والی آخر اک دن جائے گی
کیوں نہ احسان رکھ کے چلیے خنجرِ جلاد پر

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۹۲).

قاتل جس کی زد سے خود محفوظ رہ سکے
ایسا کوئی خنجر نہیں دیکھا بہت دنوں سے

(۱۹۸۳ ، سمردونیم ، ۹۰). ۲. (تصوف) **خنجر؛ اس سے مراد خاذبہ تنزیہی ہے جو ہستی سالک کو فنا کر دیتا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۱۳). [ع].

ـــِ اَبْرُو کس اضا(ـــ فت ا ، سک ب ، و مع) امذ.
خنجر کی طرح خمدار اور نوکدار بھویں.

وصل کی محفل ہوئی میدانِ جنگ
تیرِ مژگاں خنجرِ ابرو چلے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۶۳). [خنجر + ابرو (رک)].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
خنجر ہاتھ میں لینا ، خنجر سے حملہ کرنا یا حملے پر آمادہ ہونا.

دونوں از روئے قواعد ہیں مونث شہباز
زن پر زن خنجرِ بیداد اٹھائے کیوں کر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۶).

ـــ اُلَٹْنا محاورہ.
خنجر کا کسی چیز سے ٹکرا کر اُچٹ جانا.

آ کر گلے پہ خنجرِ قاتل الٹ گیا
دل تشنۂ وصال کا جینے سے ہٹ گیا

(۱۸۶۲ ، عروس الاذکار ، ۱۵۷).

ـــِ آبْدار کس صف(ـــ سک ب) امذ.
تیز خنجر ، چمکدار یا چلی خنجر.

تو یہ تقابل چشم بتا کے واسطے خنجر آبدار بن کر کلیجہ کے پار ہوتا ہے. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۷۰). [خنجر + آب (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---آزما (---سک ز) صف.
خنجر چلانے والا.

ہم کہاں قسمت آزمانے جائیں
تو ہی جب خنجر آزما نہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). [خنجر+ف: آزما، آزمودن-آزمانا].

---آزمانا محاورہ.
خنجر چلانا ، خنجر زنی کرنا.

جگر موجود ہے تو دہ بنا لے جس کا جی چاہے
گلا حاضر ہے خنجر آزمالے جس کا جی چاہے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۱۳۷).

---آمیز (---ی مج) صف.
چبھتا ہوا ، تیز ، خنجر جیسا. ہر چند اطراف و جوانب سے صدائیں مہیب اور آوازیں غریب غضب آلود یا خنجر آمیز تیرے کانوں میں آئیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۷). خنجر + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---باندھنا محاورہ.
خنجر کمر سے لٹکانا ، خنجر سے مسلح ہونا.

بالد خنجر کرن کی زریں فرنگ ہات لے
صبح کے وقت آیا پیک دو پیالی شراب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۰).

جو چھری دیکھ کے قصاب کی تھرائے تھے
شان حق ہے وہی اب پھرتے ہیں خنجر باندھے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۹).

پلکیں نہیں اس نرگس مخمور کے نزدیک
باندھے ہوئے بیمار ہے خنجر تہ خنجر

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، احمد حسن ، ۵۷).

---بُجھانا محاورہ.
خنجر کو سخت کرنے کے لیے آگ میں تپا کر پانی میں ڈالنا.

نہیں ممکن کہ ہو اصلاح ظالم کی طبیعت کی
نہ ہے خونریز خنجر گر بجھائیں آبِ حیواں میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۳).

دل میں رہ جائے گی اب شوقِ شہادت کی ہوس
آبِ حیواں میں بجھاتے ہیں وہ خنجر اپنا

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۵۵).

---بُرّاں کس صف (---ضم ب ، شد ر) امذ.
تیز خنجر جس کی کاٹ بڑی زبردست ہو.

وہ کھینچتے ہیں خنجرِ براں کبھی کبھی
مشکل ہماری ہوتی ہے آساں کبھی کبھی

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۹). [خنجر + ف : براں ، بریدن - کاٹنا].

---بکف (---فت ب ، ک) صف.
خنجر ہاتھ میں رکھنے والا ، خنجر اٹھائے ہوئے ، قتل پر آمادہ.

کب سے سنتے ہیں کہ ہے خنجر بکف تیری نظر
کاش ہوتی بزم میں میری طرف تیری نظر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۶). وہ ہم نفسوں کا دشمن بن کر ہمیشہ خنجر بکف رہے گا. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۳۲). [خنجر + ف : ب (حرفِ جر) + کف (رک)].

---بے آب کس صف ؛ صف.
زنگ آلود خنجر ، وہ خنجر جسے تیز نہ کیا گیا ہو ، کند چھرا.

نہ زیست کی خواہش نہ تمنائے وغا ہے
اب خنجرِ بے آب کا مشتاق گلا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵). [خنجر + بے (رک) + آب (رک)].

---بیگ (---ی مج) امذ.
ایک مہلک پھوڑا جو اکثر پشت پر نکلتا ہے ، اڈیٹھ. ایک پھوڑا دونوں شانوں کے درمیان ہوتا ہے اس کو کتابوں میں خنجر بیگ لکھا اور سنا بھی ہے. (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۳۲). [خنجر + بیگ (رک)].

---بھر جانا محاورہ.
خنجر کا آلودہ ہو جانا ، خنجر کا خون میں لتھڑ جانا.

غم نہیں اس کا بھلے میں مر گیا
غم یہ ہے قاتل کا خنجر بھر گیا

(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۲۹).

---پیرنا محاورہ.
خنجر کا آرپار ہو جانا.

خنجرِ قاتل گیا جس دم ہمارے سر میں پیر
فرق کا کاسہ حباب آبِ آہن ہو گیا

(۱۸۵۸ ، امانت لکھنوی ، د ، ۳۶).

---پھرنا محاورہ.
گلے پر خنجر چلنا ، خنجر سے ذبح کیا جانا.

عید قرباں ہے گلے رکھتا ہوں تجھ سے قاتل
پھانسی دوں گا جو گلے پر مرے خنجر نہ پھرا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۱).

اے ترا کٹ ترے پردے میں الھیں رحم آئے
وہ کہیں ہم سے گلے پر نہیں خنجر پھرتا

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۶).

---پھیڑنا ف م ؛ محاورہ.
ذبح کرنے کو خنجر چلانا ، خنجر سے ذبح کرنا.

خنجر گلے پہ پھیر دیتے آپ آن کر مرے
لیکن نہ تو رقیب کو میری خبر تو بھیج

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۷).

ـــــ تلے تک دَم لیا تو پھر کیا کہاوت.
مصیبتوں میں تھوڑا سا آرام ملا تو کون سی بڑی بات ہے (جامع اللغات).

ـــــ توڑنا محاورہ.
۱. گلا سے خنجر پھیرنا ، خنجر سے ذبح کرنا.

عاشقوں کے لیے شمشیر ادا کافی ہے
سخت جانوں پہ عبث یار نے خنجر توڑے

(۱۸۵۳ ، شعلۂ آرزو ، ۱۸۳).

سخت جاں ہوں دستِ نازک سے نہ تیرے ہوں گا ذبح
توڑ اے قاتل نہ میرے حلق پر خنجر عبث

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۳۵). ۲. ظلم سے باز آنا ، قتل سے توبہ کرنا.

سیکڑوں جانباز رہ جائیں گے محرومِ اجل
بعد میرے قتل کے قاتل ابھی خنجر نہ توڑ

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۵۵).

ـــــ تیز کَرنا ف م ؛ محاورہ.
آمادۂ قتل ہونا ، قتل کے لیے تیار ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ تیز ہونا ف م ؛ محاورہ.
قتل کی آمادگی ہونا ، ذبح کی تیاری ہونا.

تیز خنجر ہو شہادت کے طلب گاروں پر
سرفروش آپ کے دم دیتے ہیں تلواروں پر

(۱۸۶۸ ، سخن بےمثال ، ۳۷).

مجھ سے ہی کچھ واسطہ مطلب نہیں ان کو جگر
تیز ہوتا ہے مجھی پر خنجر بے داد بھی

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۱۹۸).

ـــــ چَلانا ف م ؛ محاورہ.
گلے پر خنجر رواں کرنا ذبح کرنے کو (نوراللغات).

ـــــ چَلْنا ف م ؛ محاورہ.
خنجر سے حملہ ہونا ، خنجر سے ذبح کیا جانا ، ظلم و ستم ہونا.

قاتل جو تیرے دل میں رکاوٹ نہ ہو تو کیوں
رک رک کے میرے حلق پہ خنجر ترا چلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۱).

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۷).

ـــــ چھوڑْنا محاورہ.
رک : خنجر پھیرنا.

تشنۂ دیدار جاناں ہوں بوقت نزع جاں
آ کے تک میرے گلے پر اب تو خنجر چھوڑ دو

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۳۳۹).

ـــــ دار صف.
خنجر رکھنے والا ، خنجر سے مسلح.

پائجامے کا گلبدن کنار خنجری ایک ایک خنجر دار

(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۲۹). [خنجر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ دو دَم کسی صف (ـــــ و مع تیز فیہ و ، فت د) صف.
دو دھارا خنجر.

اگر ہے بزم حریفاں میں آبرو کی طلب
تو نکلو میاں سے اب خنجر دو دم کی طرح

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۹). [خنجر + دو (رک) + دم (رک)].

ـــــ کا پانی امذ.
خنجر کی دھار یا آب.

خشک رہتا ہے بہت شوق شہادت سے گلا
ہو سکے تو ہمدمو خنجر کا پانی دو مجھے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۴۴).

ـــــ کھانا محاورہ.
خنجر کے وار سہنا ، خنجر سے قتل ہونا. یا تو زہر کا پیالہ پینا پڑے گا یا خنجر کھانا ہو گا. (۱۸۸۱؟ ، تہذیب الاخلاق ، ۷۰).

ـــــ کھِنْچْنا ف م ؛ محاورہ.
خنجر کھینچنا (رک) کا لازم (علمی اردو لغت).

ـــــ کھینْچنا ف م ؛ محاورہ.
کسی پر وار کرنے کے لیے خنجر میان سے باہر نکالنا ، لڑائی پر آمادہ ہونا.

کیا چھندسوں کھینچے ہے دہن سو کا نین کوں سحر کر
یا تجہ نین کے ترک نے کھینچا ہے خنجر سجہ اوپر

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۰).

بوالہوس عاشق کا جیتے جی نہیں شایان قتل
دوست تھے میرے تو دشمن پر نہ خنجر کھینچتے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۳).

ذبح کر ڈالنے کی ایک ادا یہ بھی ہے
آپ خود کھینچ کے دیدیں ہمیں خنجر اپنا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۸).

ـــــ گُزار (ـــــ ضم گ) صف.
خنجر چلانے والا ، خنجر زنی کرنے والا ، خنجر چلانے میں ماہر.

کہے یوں او با سعد خنجر گزار
توں لشکر کوں لے چل بجنگ حصار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸). [ع : خنجر + ف : گزار ، گزاردن - ادا کرنا].

ـــــ گُزاری (ـــــ ضم گ) امث.
خنجر چلانے کا عمل ، خنجر زنی.

لگے ہے خوش اس کے بیاں میں کنار
کہ خنجر گزاری ہے اس کوں شعار
(۱۷۰۳، فائز، د، ۲۰۱). سپہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گزاری کیم اوڑھے ہوئے لشکر ساحراں میں موجود ہیں. (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۵۰). [خنجر گزار + ی، لاحقۂ کیفیت].

---لگانا محاورہ.
خنجر کو پتھر پر تیز کرنا.
سخت جانوں کا تو مشکل ہے گلا کٹنا ہے
پہلے پتھر پہ لگا لیجیے خنجر اپنا
(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۵۸).

---لگنا ف م.
خنجر کا جسم میں چبھنا یا گھسنا، خنجر کی ضرب پڑنا.
لگا دل میں خنجر تمہاری نگہ کا
تمہاری نگہ کا لگا دل میں خنجر
(۱۷۳۸، تاباں (عبدالحئی)، د، ۱۸).

---نکلنا ف م.
لڑائی کے وقت خنجر کا بے نیام ہونا.
تیغیں کھنچیں نیاموں سے خنجر نکل پڑے
شیرِ خدا مزار سے باہر نکل پڑے
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۳۵۳).

خَنجَر (۲) (فت خ، سک ن، فت ج) امذ.
رک : **خنجری**. خنجر : یہ چھوٹی دف ہے اس میں مجیرے لگے ہوتے ہیں اس کا منہ کونڈے کے منہ کے برابر ہوتا ہے. (۱۹۳۹، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۲۳). خنجر : یہ بھی ایک چھوٹی دف ہے. (۱۹۷۵، ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر، ۳۷۰).

خَنجَری (فت خ، سک ن نیز غنہ، فت نیز سک ج) امث.
چھوٹی دف، ڈفلی.
تال پر جھنکار دے ہے ہر زماں
از پکھاوج تا بدھولک خنجری
(۱۷۸۰، سودا، ک، ۳۳۷). **ایک طرف خنجری بجتی، طنبورا چھڑتا بھجن ہوتے.** (۱۸۲۴، **فسانۂ عجائب**، ۱۷۳). **خنجری۔ گھیرا** جو بہ حوزد بکری کی کھال سے منڈھ کر مثل دائیں ڈھولک کے ایک ہاتھ سے بجاؤ. (۱۸۷۵، سرمایۂ عشرت، ۳۰). کوئی دائرہ بجا رہا تھا کوئی خنجری بجا رہا تھا. (۱۹۰۳، آفتابِ شجاعت، ۳ : ۳۶۶). خنجری کو پلا کر جھانجھ بجاتے ہیں. (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۰۰). **۲. خالص ریشم یا ریشم اور سوت کا ملواں بنا ہوا کسی قدر کھردرا اور سخت قسم کا کپڑا.**
کبھی لٹ پٹی سر پہ دستار ہے
کبھی خنجری پاتوں شلوار ہے
(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۱۰۲).
بے تیغ ذبح ہم تو ہوئے ہیں دیکھ کر وو
رانیں بھری بھری اور شلوار خنجری کی
(۱۸۰۹، جرأت، د (عکسی)، ۲۹۹). **۳. کلبتن یا مشروع کے خطوط یا دھاریاں.**
جو ترا کت اس میں ہے کب ہے کسی انسان میں
خنجری لے گلبدن کی چنگیاں لیں ران میں
(۱۸۳۳، دیوانِ رند، ۲ : ۳۰۳). **۴. پہیے کے مرکزی حصے کے منہ پر خوبصورتی اور مضبوطی کے لیے کسی چمکدار دھات کا لگا ہوا حلقہ** (اب و، ۵ : ۱۳۰). [ف].

خَنجَری (فت خ، سک ن، فت ج) امث.
خنجر کی مانند کڑی، سینہ کی ہڈی کا نچلا حصّہ جو فمِ معدہ یا کوڑی کے مقام پر واقع ہے، غضروف خنجری (مخزن المحاورات، ۲۵۳). [خنجر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---قَصّ (---فت ق، شد ص) امث.
سینے کی ہڈی کا خنجر نما زائدہ. کرۂ قلبہ کا بدل سوئی کو خنجری قص اور ضلعی حاشیہ کے درمیانی زاویہ کے راس میں سے اوپر کی اور ذرا سی بائیں جانب کی سمت میں داخل کرنے سے بہترین طور پر کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷، جراحی اطلاقی تشریح، ۲۳۰). [خنجری + ع : قصّ ـ سینے کی ہڈی].

خَنجَک (فت خ، سک ن، فت ج) امذ.
پستے کی نوع کا ایک درخت نیز اس کی لکڑی. ہر قسم کی سوکھی لکڑی کا ایک لانبا اور ایک گز چوڑا تختہ علیحدہ علیحدہ ترازو پر رکھ کر تولا گیا سب سے بھاری خنجک کا ٹکڑا اور سب سے ہلکا سفیدار کا پایا گیا. (۱۹۳۸، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۳۸۰). [مقامی].

خَنجَنی (فت خ، سک ن، فت ج) امث؛ رک : کھنجری.
باری کروں کا باجا جو جڑواں پیالے کی شکل کا ہوتا ہے؛ ڈگڈگی، ڈفلی، منڈل (ماخوذ : اب و، ۹ : ۱۳۹). [خنجری (رک) کا دوسرا املا].

خَنجَر (فت خ، مغ، فت ج) امذ (قدیم).
خنجر.
گدڑا کبھی کھوڑے کوں جب
توں ہول تیزی کوں خنجر
(۱۶۳۵، تحفۃ المومنین، ۸۸). [خنجر (رک) کا ایک املا].

خَنجَری (فت خ، مغ، فت ج) امث.
ایک قسم کا درخت. آخر بھاگتے بھاگتے جب اس کا اپنا دم پھول گیا تو وہ خنجری کے ایک چھوٹے سے درخت کی شاخ پکڑ کے کھڑا ہو گیا. (۱۹۵۷، طوفان کی کلیاں، ۸۱). [مقامی].

خَنخَنا (فت خ، سک ن، فت خ) صف، مذ (مث : خنخنی).
ناک میں بولنے والا، منمنانے والا. نکٹی خورشید، خنخنی، جھنجھی کوڑی اور خبر نہیں اور کن کن ناموں سے مشہور ہو گئی. (۱۸۹۶، شاہدِ رعنا، ۱۷۱).

خوشامد سے بدھو کو کر کے سلام
کیا غنخنے لیٹورن سے کلام
(۲، شعروشاعری : پوشکن ، ۷۷)۔ [ع : غَنْغَن ـ ناک میں بولنا + ا ، لاحقۂ صفت]۔

غَنْغَنانا (فت غ ، سک ن ، فت غ) ف ل۔
ناک میں بولنا ، منمنانا۔ ن سے شروع ہونے کا جو صاحب شعر پڑھیں وہ غنغنا کر پڑھیں۔ (۱۹۲۹ ، خمارِعیش ، ۳)۔ تھوڑی سی دیر میں سالا غنغناتا ہوا بھاگا۔ (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ و افسانہ نگار ، ۳۰۷)۔ [غَنْغَن (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

خَنْد (فت خ ، سک ن) امذ۔
ہنسنے کی کیفیت یا عمل ، تراکیب میں مستعمل۔ خاطر نے بعد خند کے مرکب درج کیے جائیں ، زہرخند ، شکرخند ، ریش خند۔ (۱۹۷۳ ، اردونامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۲۸)۔ [ف: خَنْدِیدَن ـ ہنسنا ، کا فعل امر]۔

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ (قدیم)۔
بے ہودہ ہنسی مذاق ، عامیانہ حرکت ، بے حیائی ، اوباشی۔
لڑتا تھا خند پن سیں ہر بوالہوس تھا لینڈی
لگتے ہی ایک چرکا یہاں تک ڈرا کہ چرکا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۸)۔
اگر ہے رہتے ہیں دل بیچ خند پن کی بو
ہر ایک سیلے میں کہتے پھریں چلو ہے چلو
(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب بیاضیں ، ۳۲))۔ [خند پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کَرْنا محاورہ (قدیم)۔
ہنسنا۔
نہ روے سار کا شاہ کو خند کریں
اُبلے آنجواں کے تیں بند کریں
(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ ، سیوک ، ۱۸۲)۔

خَنْدا (فت خ ، سک ن) صف ، امذ نیز صف۔
۱۔ بے ضرورت یا ہر وقت ہنسنے والا ، ہنسوڑ (مرد)۔
گر بھلا مانس ہے تو خندوں سے تو مل مل نہ ہنس
مسکرا جوں غنچہ ہر گل کی طرح کھل کھل نہ ہنس
(۱۷۸۲ ، دیوانِ زادۂ حاتم ، ۵۸)۔ **۲۔ بے غیرت ، بے حیا ، اوباش ، غنڈا ، شوخ ، شریر**۔
اشراف کاٹتے نہیں بوسے میں ہونٹ ہرگز
کہتے ہیں اس کوں خندا ہوتا ہے جو کہ لبخا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰)۔
مت ملا کر تو رقیبوں سے کہ وہ ہیں خندے
کر کے بدنام تجھے جائیں گے یہ سب خندے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۶)۔
تجھ پہ اب پھبتکے ہیں جو پھندے
اے ستمگر بڑے ہیں وہ خندے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۷)۔ [ف : خندان (رک) کی تخفیف]۔

خَنْدان (فت خ ، سک ن) صف۔
مسکراتا یا ہنستا ہوا ، شگفتہ ، خوش۔
ہمارا طور یکساں نہیں کبھیں خندان کبھیں گریان
کبھیں دل کیا کریں سیحان کبھیں جیو کیا کریں بریان
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۴۷)۔
ہوا کوں لے شمشیر گریاں کروں
مگر بخت تیرے کوں خندان کروں
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۹)۔
دل تجھ نگہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوز شعلہ خیز سوں خندان ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷)۔ وہاں سے خرم و خندان وہ اپنے ڈیرے میں آئی۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۹)۔
مثل بلبل نہ کسی شخص کو نالاں دیکھا
گل کی صورت جسے دیکھا اسے خندان دیکھا
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸۷)۔
اس لیے کھلتے ہیں کچھ پھول کہ خندان ہو کر
بُوئے شیریں سے معطر کریں بادِ صحرا
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار العلوم ، ۱۹۲)۔
احباب مجھ سے خندان ، اصحاب مجھ سے شادان
شہباز میں بھی گویا دیوارِ قہقہہ ہوں
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۴)۔ [ف : خَنْدِیدَن ـ ہنسنا ، سے اسم حالیہ]۔

ـــ رُو (ـــ و مع) صف۔
ہنس مکھ ، ہنسوڑ ، خوش مزاج۔
چاند پیشانی دانت رتن
خندان رو ہم سیمیں تن
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۷۷)۔ [خندان + رو (رک)]۔

خَنْدانا (فت خ ، سک ن) امذ۔
سوراخ ، رخنہ ، روزن۔ قلعے کے برجوں اور کنگروں ... کی مرمت ہوئی جس میں بندوقوں کے واسطے خندانے کھلے تھے۔ (۱۹۰۱ ، سینا ، ۳ : ۱۷۹)۔ [س : کھنڈ]۔

خَنْدانَہ (فت خ ، سک ن ، فت ن) امث۔
ولایتی پیاز۔ خندانہ نام ولایتی پیاز کا ہے کہ مطابق لہسن کے پیاز اور بیج دونوں سفید ہوتے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۱۰۳)۔ [مقامی]۔

خَنْدا نی(فت خ ، سک ن) صف (قدیم)۔
رک : خندان۔
حکایت شہ انگے بولیا جو وہ درویش لذت سوں
وہ سنتے دل ہوا اس کا شگفتہ ہور خندانی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۳)۔ [خندان (رک) + ی ، زائد]۔

خَنْدَرِیل (فت خ ، سک ن ، فت د ، ی مع) امث ، مصر خندریلی۔
ایک قسم کی جنگلی کاسنی ہے ، اس کے بیج شاخیں اور ڈنڈی سب اسی کی طرح ہوتے ہیں مگر اس ڈنڈی اور جڑ کچھ پتلی ہوتی ہے اور پیڑ بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے ، پھول کا رنگ زرد و

سرخی مائل ہوتا ہے ، شاخوں پر گوند جمتا ہے جو مصطگی کی طرح ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۸۸)۔ [یو]۔

خَنْدَق (فت خ ، سک ن ، فت د) امث (امذ ، شاذ).
۱. گہرا گڑھا ، غار ، کھوہ. یہ خندق جس کو ایم ڈی لیپ نے کھودا ہے کسی طرح بھی ... ضروری نہیں. (۱۸۹۳ ، ہشت سالہ عہد حکومت ، ۱۱۳)۔ بذریعہ خندق بھی کاشت کی جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، انگور ، ۳۳)۔ ۲. **گہری کھدی ہوئی زمین جو شہر ، مکان قلعے وغیرہ کے چاروں طرف حفاظت کے لیے یا فوجیوں کے دشمن کی نظر سے پوشیدہ رہنے کی غرض سے کھودی گئی ہو.**

خندق سات ہیں سات سمندرسماں
ہر یک برج اس کا ہے جیو آسماں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲)۔ ایک برج پر... باہر کے خندق سے لگا ہوا تھا. (۱۸۲۳ ، سیرعشرت ، ۳۹)۔ یہ حصار نہایت استوار گچ و سنگ سے بنایا گیا ہے ، خندق اس کی پُر آب ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۴۹۹)۔ حضرت سلطان کی زیر کمان تمام باغی فوج کی پرېڈ ہوئی... اس نے خندقیں کھودیں اور آرام کیا. (۱۹۲۵ ، عذرکی صبح وشام ، ۸۷)۔ حضرت سلیمان فارسی نے مشورہ دیا کہ حملہ آور فوج سے محفوظ رہنے کے لیے خندق کھودی جائے. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۵)۔ ۳. **ابتدائے اسلام کی ایک جنگ کا نام جس میں کفار و مشرکین کے تمام قبائل نے مل کر مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور حضورؐ نے سلمان فارسی (صحابی) کے مشورے سے شہر کے چاروں طرف خندق کھروا دی تھی ، جنگ احزاب.**

جتنے جری تھے خندق و بدر و حنین کے
سب مردہ دل تھے آپ کی جرأت کے سامنے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۱۳)۔ خندق کی لڑائی میں مشرکوں نے پیغمبر صلعم کو چار نمازوں سے باز رکھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۳۷)۔ خندق: تاریخ اسلام کا ایک مشہور غزوہ جو مسلمانوں اور کفار عرب کے درمیان ... ہوا. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۴)۔ [ف: کندہ ، کھدا ہوا سے معرب]

---سازی / کاوی امث.
خندق بنانا یا کھودنا. اس نے رومیوں کا طریق خندق کاوی اور قلعہ شکن آلات بنانے سیکھے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ ، ۶۲۰)۔ اس نے ہندوستانی مہمات کے زمانے میں نظم و نسق ، مورچہ بندی ، خندق سازی ... کے اصولوں کو نہایت موثر اور نتیجہ خیز طریق پر استعمال کیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۴ : ۸۱۵)۔ [خَنْدَق + ف : ساز ، ساختن = بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت / کاو ، کاویدَن = کھودنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

خَنْدَق بُخار (فت خ ، سک ن ، فت د ، ضم ب) امذ.
ایک قسم کا بخار جو خندقوں میں سپاہیوں کو ہوتا ہے اور جوئیں کی وجہ سے پھیلتا ہے (انگ : Trench Fever)۔ پہلی جنگ عظیم میں جنگ کے دوران متاثرہ علاقوں میں پھیلنے والی بیماری خندق بخار کو بھی ان ہی کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے.

(۱۹۶۷ ، حشریات ، ۱۳۴)۔ [خَنْدَق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + بخار (رک)]

خَنْدَگی (فت خ ، سک ن ، فت د) امث.
مسکراہٹ ، تبسم ، ہنسی.

تج گلشن مکھ کی یک طرف ہنسی سناوے ویچ بنا
تج مٹھ لباں کی خندگی آ کر سناوے یک طرف

(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان (ق) ، ۵۸)۔

رشکِ گلشن ہے سجن تجہ حسن کی زیندگی
غیرتِ گُل ہے تمہارے غنچہ لب کی خندگی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۵ ، ۳۴۹)۔ [ف : خندہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت (ہ مبدل بہ گ)]۔

خَنْدَنی (فت خ ، سک ن ، فت د) امث.
رک : خندہ.

ایک آتش بہار میں بچ گئی ہے دیکھیے
بلبل کے حق میں گل نہ اگر خندنی کرے

(۱۷۸۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۱۸)۔ ف : کرنا. [خَنْدَہ (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت].

خَنْدُوس (فت خ ، سک ن ، و مع) امذ.
کھوہ ، غار ، کوٹھری. اندھیرا خندوس سوا علی بابا چالیس چور کا غار! لیکن یہی غسلخانہ ... جائے پناہ کا کام دیتا تھا. (۱۹۵۰ ، یادکی اک دھنک جلے ، ۱۲۵)۔ [ف]۔

خَنْدَہ (فت خ ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. **مسکرانے یا ہنسنے کی کیفیت نیز عمل ، مسکراہٹ ، تبسم ، قہقہہ.**

ہر میں شاہزادے کوں خندہ لگیا
پھر اس جان کے دل کوں دندہ لگیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳)۔

ہر خبر رہا کہ کوئی خندہ نہ ہو
بوالہوس تاہا کہ ، دل گندہ نہ ہو

(۱۷۳۳ ، آبرو (سہ ماہی اردو ، جنوری ، ۱۹۳۰ : ۱۳۰)۔ ایسا بندہ کہ خندہ نہیں کرتا (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۰)۔ خندہ آپ کا نادر ... رونا آپ کا ازحد. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۱)۔

کچھ لیجیے کسبوں سے گہنا درست ہے
مقلوں کے ساتھ خندۂ بے جا درست ہے

(۱۹۸۴ ، قہرعشق ، ۱۷)۔ ۲. **شوخ ، شریر ، مسخرہ.**

غریب و ناتواں میں نے سمجھ کر دل کو پالا تھا
سو یہ خندہ بھی میرے حق میں رستم داستاں نکلا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۸)۔
نام بندہ ہے اسم زن ہندی یہ تو خندہ ہے اور وہ خندی
(۱۸۵۰ ، احسان (عبدالرحمن خاں) (مضامین فرحت ، ۲ : ۲۲۰)۔
جس طرح عورت کے لیے خندی بولتے ہیں پہلے زمانے میں

اسی معنی میں مرد کے لیے خندہ کہتے ہیں. (١٩٣٠ ، سہ ماہی اردو ، جنوری ، ١٣٠). ٣. (تصوف) خندہ سے اس سے مراد تجلیٔ ظہوری جو انبساط ذات کی طرف منسوب ہے (مصباح التعرف ، ١١٥). [ف : خندہ ، ہنسو ؛ خند کن].

ـــــ اِختِلاج کس اضا (ـــــ کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
بناوٹ کی ہنسی ، مکر کی ہنسی (جامع اللغات). [خندہ + اختلاج (رک)].

ـــــ اُڑانا محاورہ.
ہنسی اڑانا ، تضحیک کرنا.

بلبلیں سیکھتیں سب نالۂ موزوں مجھ سے
خندہ ہر گل نے اڑایا ہے میرے گل رو کا
(١٨٨١ ، دیوانِ ماہ ، ٢٥).

ـــــ اِستِحقار کس اضا (ـــــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ح) امذ.
طنزیہ ہنسی ، حقارت بھری مسکراہٹ. ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں میں خندۂ استحقار کے سوا میں نے کچھ نہیں دیکھا. (١٩٤٠ ، بوش الم ، ٣٣). [خندہ + استحقار (رک)].

ـــــ آفتاب کس اضا (ـــــ سک ف) امذ.
طلوع آفتاب ، سورج نکلنا (جامع اللغات). [خندہ + آفتاب (رک)].

ـــــ آور (ـــــ فت و) صف.
ہنسانے والا ، ہنسی لانے والا ، مضحکہ خیز، مزاحیہ کردار ... اپنی سیرت کی بعض خصوصیات کے باعث خندہ آور یا مضحکہ خیز ہو جاتا ہے. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٤٢). [خندہ + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــــ بَرق کس اضا (ـــــ فت ب ، سک ر) امذ.
(کنایۃً) بادلوں میں یکایک بجلی کی لہر نمودار ہونا ، بجلی کوندنا (جامع اللغات). [خندہ + برق (رک)].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ (قدیم).
رک : خندہ پن.

ارے غنچہ ہر صبح اس خوش دہن سیں
مناسب نہیں خندہ پن کی صدائیں
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٣١). [خندہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پیشانی (ـــــ ی مع). (الف) صف.
جس کے چہرے سے ہر وقت شگفتگی ظاہر ہو ، ہنس مکھ ، ہنستا مسکراتا ہوا ، خوش خوش.

وہ آئے خندہ پیشانی کہیں سے
تبسم ہے عیاں چینِ جبیں سے
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٢٠٦). (ب) امث. **چہرے پر ہر وقت شگفتگی رہنے یا ہنس مکھ ہونے کی کیفیت ، خوش مزاجی.** حضرت یوسف نہایت خلق سے پیش آئے اور خندہ پیشانی سے باتیں کیں. (١٩٣٨ ، قرآنی قصے ، ٨٠). ان کی حرکتوں کو نہایت خندہ پیشانی اور بردباری سے برداشت کر رہے تھے. (١٩٨٣ ، بے سمت مسافر ، ١٥١). [خندہ + پیشانی (رک)].

ـــــ تَحقِیر کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
رک : خندۂ استحقار. مشرکین کلام الٰہی کا جواب خندۂ تحقیر سے دیتے ہیں. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٣١٤). [خندہ + تحقیر (رک)].

ـــــ جَبِیں (ـــــ فت ج ، ی مع) صف.
رک : خندہ پیشانی معنی نمبر ١. خندہ جبیں شگفتہ مزاج ، ظریف طبع تھے. (١٨٨٠ ، آبِ حیات ، ٣٥٥). میر موصوف نہایت خوش طبع ، خندہ جبیں ، ہنسنے ہنسانے والے تھے. (١٩٥٦ ، میر انیس ، حیات اور شاعری ، ٩٢). [خندہ + جبیں (رک)].

ـــــ جَبِینی (ـــــ فت ج ، ی مع) امث.
رک : خندہ پیشانی معنی نمبر ١. خندہ جبینی و خوش طبعی کے بجائے مزاج میں چڑچڑا پن آ گیا. (١٩١٣ ، فلسفۂ جذبات ، ٩٣). اس کا جواب بھی نہایت سنجیدگی و خندہ جبینی کے ساتھ دیتا. (١٩٢٥ ، فلسفیانہ مضامین ، ٤٥). [خندہ + جبین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دَنداں نُما کس صف (ـــــ فت د ، غنہ ، ضم ن) امذ.
١. کھلکھلا کر ہنسنے کی کیفیت ، جس میں ہنسی دکھائی دیتی تھی.

خندۂ دنداں نما لازم نہیں اے بحر حسن
نہیں تو اب بیاقی ہے کی آن میں موتی کی آب
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٠٨).

ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے
صبح وطن ، ہے خندۂ دنداں نما مجھے
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٠٦).

خندۂ دنداں نما شب کو تمہارا یاد ہے
میں بھی سمجھا نمایاں ہو گئے آثارِ صبح
(١٩٣٢ ، ریاضِ رضوان ، ١٢٣). زیر لب ہنسی اور خندۂ دنداں نما میں فصل قائم رہتا تھا. (١٩٨١ ، آسماں کیسے کیسے ، ١٣١).
٢. تضحیک کرنے یا مذاق اڑانے کا عمل یا کیفیت ، وہ ہنسی جو مضحکہ کی غرض سے ہو.

ہنسنے ہے زخم دل تدبیر پر جراح کی کہہ دو
انہیں ٹانکے نہ سمجھیں خندۂ دنداں نما سمجھیں
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٤٩). سیارہ نے ... ان ساحروں کے کیش و مذہب پر خندۂ دنداں نما کیا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٩٢٦). [خندہ + دنداں (رک) + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

ـــــ رُو (ـــــ و مع) صف.
ہنس مکھ ، ہنستا مسکراتا ہوا ، خوش مزاج.

کہ اے خندہ رو تازہ دل گلبدن
مکدّر ہوا کی کمی کے تئیں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۸). اس خد کے نگاہ رکھنے والے کو خندہ رو ، خوش خو ، خوش طبع اور ظریف کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۲۸).

یوں خندہ رو گیا وہ جری رزم گہ میں
جاتا ہے جس طرح کوئی اپنی سپاہ میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۲).

وہ سب ہیں شجاع و چست و چالاک
زندہ دل خندہ رو طربناک
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۶). [خَنْدَہ + رُو (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
ہنس مُکھ ہونے کی کیفیت ، خندہ پیشانی ، خوش مزاجی. اُن کاموں میں خندہ روئی سے خواہ رغبت کے طور پر یا بناوٹ کی روش پر پیش آیا چاہیے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۴۳). خوش خلقی اور خندہ روئی اور اچھی طرح بولنے کو کہتا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۳۰). شدید ترین سخت کلامیوں کا جواب بھی وہ ہمیشہ خندہ روئی کے ساتھ دیتے تھے. (۱۹۰۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۳). وہ نورانی چہرہ وہ خندہ روئی وہ زندہ دلی. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۲۰۱). [خَنْدَہ + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---ریز (---ی مج) صف.
ہنسنے والا ، خندہ زن.

فضائے لاثبات میں سرائے بے جہات میں
مسافرانہ خندہ ریز وقت کی تھکن پہ ہوں
(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۱۷۷). اف: ہونا. [خَنْدَہ + ف : ریز ، ریختن - گرانا ، بکھیرنا].

---ریش (---ی مع) صف.
وہ شخص جس پر لوگ ہنسیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [خَنْدَہ + ریش (رک)].

---زار امذ.
ہنسنے کی جگہ ، تضحیک کا مقام.

اسی ریش پر ہنستا ہے روزگار
جو ریش اس کا دنیا میں ہے خندہ زار
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۹۵). [خَنْدَہ + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---ءِ زَخْم کس اضا (---فت ز ، سک خ) امذ.
زخم کے شگافتہ ہونے اور اس میں سے مواد رسنے کی کیفیت.

خندۂ زخمِ دل نہ یاد دلائیں
موسمِ گل میں پھول کھل کھل کے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۴۹). [خَنْدَہ + زَخْم (رک)].

---ءِ زَمِین کس اضا (---فت ز ، ی مع) امذ.
سبزہ زار ، پھلواری ، پھول (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [خَنْدَہ + زمین (رک)].

---زَن (---فت ز) صف.
ہنسنے والا ، ہنستا ہوا ، کسی کی ہنسی اڑانے والا.

آج تک دیکھا نہ تھا بے حس کو ہم نے خندہ زن
منہ لگایا آپ نے تو جام بے مسرور کیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۴).

برق نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کلامِ مہرِ عالم تاب پر
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۴). مگر منہ سگریٹ کی اس سادگی پر ہمیشہ خندہ زن رہا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۱). اف : ہونا. [خَنْدَہ + ف : زَن ، زدن - مارنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
خندہ زن (رک) کا اسم کیفیت. اس وقت ہم دیکھیں گے ... کہ کس کی طرف خندہ زنی ہوتی ہے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۶۷).

ہر موج ہوا ہے درپئے دل شکنی
ہر سانس پہ کرتی ہے قضا خندہ زنی
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۸). اف : کرنا ، ہونا. [خَنْدَہ + زَن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ءِ زیرِ لَب / لَبی کس صف (---ی مج ، کس ر ، فت ل) امذ.
مسکراہٹ کی ہلکی سی لہر ، تبسم. ان کے چہرے کی شگفتگی اور خندۂ زیرلبی رعایا کے دلوں میں محبت کا جوش پیدا کرتی تھی. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۰۴). خندہ زیر لب کی آرزو پوری نہیں ہوتی تھی. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۸). [خَنْدَہ + ف : زیر - نیچے + لب (رک) / + ی ، لاحقۂ صفت].

---ءِ ساغَر کس اضا (---فت غ) امذ.
وہ آواز جو شیشے یا صراحی سے شراب انڈیلنے میں نکلتی ہے ، قلقلِ مینا (جامع اللغات). [خَنْدَہ + ساغر (رک)].

---سوگَنْدَہ کہاوت.
جو ہر وقت ہنسے وہ نیک چلن نہیں. (محاوراتِ ہند ، ۹۳ ؛ جامع اللغات).

---ءِ سَیّال کس صف (---فت س ، شد ی) امذ.
متحرک تبسم. میری روحِ لرزاں کو مسحور کر دیا ہے اپنی آنکھوں کے خندۂ سیال نے. (۱۹۱۰ ، ایک پارسی دوشیزہ کو دیکھکر (اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۲۹). [خَنْدَہ + سَیّال (رک)].

---ءِ صُبْح کس اضا (---ضم ص ، سک ب) امذ.
طلوعِ سحر (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [خَنْدَہ + صُبْح (رک)].

---ءِ غُنْچَہ کس اضا (---ضم غ ، سک ن ، فت چ) امذ.
رک : خندۂ گل (جامع اللغات). [خَنْدَہ + غُنْچَہ (رک)].

ــــٔ قُلقُل کس اضا(ـــــضم ق ، سک ل ، ضم ق ، سک ل) امذ.
(صراحی سے شراب انڈیلنے میں) قل قل کی آواز (جو قہقہے سے مشابہ ہوتی ہے).

کیا ہنسے ہے دمبدم تو چشم پر ساغر کو دیکھ
شب یہ سر دھن کر کہے تھی خندۂ قلقل سے شمع

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۵). [خندہ + قلقل (رک)].

ــــٔ کَبک کس اضا(ـــــفت ک ، سک ب) امذ.
چکور کی آواز جو قہقہے سے مشابہ ہوتی ہے. اس کو یہ عورت خندۂ کبک سمجھ کر لطف اندوز ہوتی تھی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۱۸). [خَنْدہ + کَبک (رک)].

ــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
ہنسی اڑانا ، تضحیک کرنا.

رو نے کیوں تیغ یہ قاتل کی سرشک خوں سے
موت پر خندہ مرے زخمِ جگر کرتے ہیں

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۸۲). بدرجی .... جب زراعت دور کرنے لگے تو دیگر مزارعان نے خندہ کیا اور کہا کیسا نادان ہے ، ایسی زراعت میں کہیں غلہ ہوتا ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۹۰).

ــــٔ گُل کس اضا(ـــــضم گ) امذ.
پھول کے کھلنے کا عمل یا حالت.

کیا اس قدر بیکلی نے وفور
کہ ہے خندۂ گل قیامت کا صور

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۱). وہ ہنسے سن کے نالہ بلبل کا مجھے رونا ہے خندۂ گل کا (۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹). جوشِ انبساط سے وہ سراپا خندۂ گل بنکر دیوانگان گل میں رہنے کے لئے مجبور ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۷۳). [خَنْدہ + گُل (رک)].

ــــ لَب (ـــــفت ل) صف.
ہنسوڑ ، ہنس مکھ ، متبسم.

قسمت یہ اپنی اپنی تجھے خندہ لب کیا
ہم کو عطا کیے لب فریاد یا نصیب

(۱۸۵۲ ، دفترِ فصاحت ، ۱۱۹). [خَنْدہ + لَب (رک)].

ــــ لَگْنا محاورہ (قدیم).
دیر تک مسلسل ہنستے رہنا.

یو سن شاہزادے کوں خندہ لگیا
پھر اس جان کے دل کوں دندا لگیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، (ضمیمہ) ، ۱۳).

ــــ ہونا ف م.
ہنسنا.

گریہ یہ میرے کیوں نہ وہ خندہ ہو دم بدم
بارش میں لطف رکھتی ہے برق جہاں کی سیر

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۵).

خَنْدی (فت خ ، سک ن) امث.
۱. بے ضرورت یا ہر وقت ہنسنے والی عورت ، ہنسوڑ (عورت).

ہمارا خوش تبسم باغ میں جب مسکراتا ہے
کلی کو باغباں کہتا ہے کوئی دم مت ہنس اے خندی

(۱۷۶۳ ، عاجز (چمنستانِ شعراء ، ۳۶۵)).

ماہ وش کھلکھلا کے پھر تو ہنسی
بولی کمبخت ہے بڑی خندی

(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۳۰). **۲. بے حیا عورت ، فاحشہ.**

خندی اور بازاری اس سنگت میں جمع
ہر طرف تھے گھوڑے تھے مثلِ شمع

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۷).

حویلی اپنی تو اک داؤ پر میں ہاروں گا
یہ سب تو ہمارا ہوں خندی تجھے بھی ہاروں گا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۳۳).

ہو دھتکار بھی دو کہ چل یاں سے خندی
مگر وہ نہیں گھر سے جاتی ہے جالی

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۳۱). [خَنْدَہ (رک) کی تانیث بقاعدۂ اردو].

خَنْدِیدَگی (فت خ ، سک ن ، ی مع ، فت نیز سک د) امث.
مسکراہٹ ، ہنسی ، شگفتگی.

رسوا کیا محبت خندیدگی نے آہ
کھلنے لگے قریبِ سحر ، پردہ ہائے گل

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۷). [خَنْدِیدَہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت (ہ مبدل بہ گ)].

خَنْدِیدَن (فت خ ، سک ن ، ی مع ، فت د) ف ل.
ہنسنا ، قہقہہ لگانا.

قابل خندیدن، یک طرفہ ہے نقل خندہ زن ہو جسکو سنکر تیری عقل

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۱۳).

شفق میں برق چمکتی ہے وقتِ خندیدن
حریفِ شام و سحر ہیں حروفِ لا و نعم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۵۱). [ف].

خَنْدِیدَہ (فت خ ، سک ن ، ی مع ، فت د) صف.
شگفتہ ، کھلا ہوا (پھول وغیرہ کے لئے مستعمل).

تنزیہ جس کو کہتے ہیں اہلِ نظر تمام
خندیدہ گل ہے وہ مری شاخ خیال کا

(۱۹۳۸ ، بستانِ تجلیات ، ۱۰۲). [خَنْدِیدَن (رک) کا حالیہ تمام].

خَنْدِیقُون (فت خ ، سک ن ، ی مع ، و مع) امذ.
ایک قسم کا شربت کہ شراب اور خوشبودار ادویہ سے ترتیب دیتے ہیں یا شہد اور شراب ... سے تیار کرتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۸). [ف].

خِنْزِیر (کس نیز فت خ ، سک ن ، ی مع) امذ.

۲. لمبی تھوتھنی اور چھوٹے منہ کا کتے کے برابر ایک جانور جو میلا کھانا پسند کرتا ہے ، سور ، خوک.

بھلے باند نکلے جو عنبیر کوں
نہ کنجر کوں چھوڑے نہ خنزیر کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۸).

خنزیر کے جوں لہو منے
کرتا ہے اپنے پات تر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۹۸).

اس دھج سے شیخ پھرتے ہیں گلیوں میں شہر کی
بوتل بغل میں مے کی ہے خنزیر ہاتھ میں
(۱۸۳۰ ، چرکین ، د ، ۳۷). ان چیزوں کے سوا جو تم کو قرآن سے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں یعنی مردار اور خنزیر وغیرہ باقی سب چار پائے تمہارے لیے حلال ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۸۰۸). حرام چیزیں جو نص سے ثابت ہیں بہت ہیں .... سود ، شراب ، خنزیر ، زنا ، مردار وغیرہ. (۱۹۲۴ ، رسالہ حرمت سود ، ۷). خنزیر ہر پیر میں چار انگلیاں ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانات ، ۲ : ۲۳۰). ۳. مرض خنازیر یا کنٹھ مالا کے اورام میں سے ہر ایک ورم ان میں سے ہر خنزیر ایک خاص مقام کی اندرونی جلد میں ہوتا ہے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۸۳). ۴. بے حیا ، شریر ، بدذات ، حرام زادہ. ان خنزیروں کی نگہبانی سے نہ ڈر شراب نے ان کے کانوں پر بھی پردے ڈال دیے ہیں اور آنکھوں پر بھی. (۱۹۶۹ ، دلہن کی سیج ، ۱۰۷). خلیہ پتہ ہوتا تو اب تک اس خنزیر کے ٹکڑے نہ کر چکا ہوتا. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۹۴). [ع].

----- دَنداں (---- فت د ، غنہ) امذ.
جس کے دانت سور کے مانند ہوں (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۴). [خنزیر + دنداں (رک)].

----- کا بَچَّہ (---- فت ب ، شد چ بفت) امذ.
حرام زادہ (گالی). اور تمہارے ملک میں خنزیر کا بچہ چوری بہت کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۳۱).

خِنْزِیرِی (کس خ ، سک ن ، ی مع) (الف) صف.
خنزیر جیسا ، بے حیا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) امث. سوروں کے رہنے کی جگہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [خنزیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

----- فِیتَہ کِرْم (----- ی مع ، فت ت ، کس ک ، سک ر) امذ.
(حیاتیات) ٹینا سولیم ایک طفیلی ہے جو اپنا دور حیات انسان اور سور کے جسموں میں رہ کر مکمل کرتا ہے (ماخوذ : حیوانی نمونے ، ۲۲۱). [خنزیری + فیتہ (رک) + کرم (رک)].

خُنَّس (ضم خ ، ن) امث.
نیل گائے.

باز خُنس کو کو ہی ہے مراد
یعنی کنس ہے آہو رکھو تو یاد
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۷۵). [ع].

خَنْسامَا (فت خ ، سک ن) امذ.
رک : خانساماں. اور وس دن کا ذکر ہے کہ موئے خنسامے نے بکری کے ایک ایسا ڈھیلا مارا کہ نگوڑی لنگڑانے لگی. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۱۷). [خانساماں (رک) کا مخفف].

خِنْصِر (کس خ ، سک ن ، کس نیز فت ص) امث.
ہاتھ یا پانو کی چھوٹی انگلی ، چھنگیا.

نجاست پو ظاہر کا بنصر سوں پور
بھی بنصر کی باری میں خنصر کو جوڑ
(۱۹۹۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۷۲).

بیچ کی تین اونگلیاں اوپر رہیں
خنصر اور ابہام مل حلقہ کریں
(۱۷۴۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۲۱). اس کو مابین خنصر یعنی چھوٹی انگلی اور بنصر کے یعنی ... برابر کے ایک درمیان میں نشتر ماریں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۳). خنصر و بنصر کے قریب پاؤں کے تلوے کی طرف شگاف دے دو. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۸۲). [ع].

خُنْفُذ (ضم خ ، سک ن ، ضم ف) امذ.
ایک سیاہ رنگ کا سخت جان کیڑا جو برسات میں ہوتا ہے ، اللہ میاں کی بھینس ، سانپ کی نانی ، ٹنٹن. عام طور پر مکانوں میں لمبی لمبی ٹانگوں والا سیاہ رنگ کا جانور ہوتا ہے جو اللہ میاں کی بھینس ، سانپ کی نانی ، ٹنٹن ، خنفذ وغیرہ کے مختلف ناموں سے مشہور ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۳). [ف].

خُنْفُسَا (ضم خ ، سک ن ، ضم نیز فت ف) امذ.
وہ چھوٹا سا کیڑا جو گوبر میں پیدا ہوتا ہے ، گبریلا ، گبرونڈا. خنفسا ... گوبر میں پیدا ہوتا ہے ہندی میں اس کو گوبروڑہ کہتے ہیں (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۲۳). [ع : خُنفسا].

خَنْق (فت خ ، سک ن) امذ.
گلا گھونٹنے یا گلا داب کر مار ڈالنے کا عمل. اب بحث طلب رہا خنق یعنی گلا گھونٹ کر مار ڈالنا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۸۲). [ع : (خ ن ق)].

خُنُک (ضم خ ، فت نیز ضم ن) صف.
۱. (اَ) سرد ، ٹھنڈا.

بہا موسم خنک سردی پڑی آے
ابہوں لگ غم اگن تن موں رہی آے
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۸).

نشیمن تھا خنک دلچسپ تھی جا
کہ جنت اس سے ہے روپوش دنیا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۲).

تکلیف کچھ ایسی نہیں سایہ ہے ہوا ہے
پانی ہے خنک مروحہ کش باد صبا ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲). ایک دم بدن میں خنک جھرجھری اٹھی ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۰۶). (آ) بے حس ،

جامد ، افسردہ.

اس وقت تے مندل جا جگ سوں نکا خاطر خُنک
جس رات کالا ناگ ہو تجہ زلف مجھ لٹ ہٹ ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۸).

آدمی کے تیں کچھ گرمیٔ صحبت ہے شرط
وہ بھی انسان ہے دنیا میں جو اتنا ہو خنک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۸۰). ۲(i) روکھا پھیکا ، بے مزہ ، غیر دلکش ، بے کیف.

خنک گزرے ہیں ایامِ عشق داغ بغیر
کہ سرد ہووے ہوا جس دن آفتاب نہ ہو

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۴). گورہ بن نے صورت کو خنک نہیں کیا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۳۷۱). تمہاری نئی خواشیں بھی دسمبر کی اس شام ایسی خنک ہیں. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۲۱). ف : کرنا ، ہونا. ۲. تر و تازہ ، خوش ، مسرور.

دل دماغ ان کے خنک ہیں جو ہیں قدموں سے لگے
تیرا سایہ مشک ہے لیکن اثر کافور کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).

لے اے فلک خنک دل اغیار ہی کو رکھ
دے اے فغانِ یاس امید اثر میں آگ

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۹۲).

دل یہ کہتا تھا کہ آنکھوں میں سبک ہوں گے ہم
جر یہ کہتا تھا کہ فرحت سے خنک ہوں گے ہم

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۲ : ۷). ف : کرنا ، ہونا. ۳. فرحت بخش ، دل و دماغ میں تر و تازگی پیدا کرنے والا یا ٹھنڈک پہنچانے والا.

ہے بھاگ آج میری کج تن برہ تیا سو
لایا خنک ہو تیری خو کا گلاب امشب

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان (ق) ، ۱۳۰ ، الف).

وقت سحر اور خنک ہوا تھی گلگشت چمن میں بسوا تھی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۱). اگر کوئی خنک سی چاند کی رات اس کے لیے میسر آ جائے تو کیا کہنا. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز ، ۱۰۳). [ف].

ـــ چشم (ـــ فت چ ، سک ش) صف.
خوش ، مسرور. آدمی دنیا کا راغب اور اس سے خنک چشم بنتا ہے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۵۹۰). اس کو اپنا وطن ٹھہرایا بیخوف یا باامن خنک چشم رہنے بسنے لگا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۲۰). [خنک + چشم (رج رک)].

ـــ دل (ـــ کس د) صف.
سرد مزاج ، افسردہ ، خاطر.

وہ خنک دل ہوں کہ جس کے نفس سرد سے آہ
دم میں یخ بستہ ہو سرچشمۂ مہر رخشاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۲). خنک + دل (رک)].

ـــ رُوئی (ـــ و مع) امث.
دوستی وغیرہ کا پاس و لحاظ نہ ہونے کی کیفیت ، بے مروتی ، بے اعتنائی.

تیا کس پہ چھپ لگ کے غیروں کے ساتھ
خنک روئی ہم سے بھلا جی بھلا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۳). [خنک + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ساز صف.
ٹھنڈا کرنے والا ، ریفریجریٹر. رفریجریٹر : "ٹھنڈا کرنے والا آلہ یعنی خنک ساز کے مفہوم میں اردو میں عام ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۸). [خنک + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــ نابیدگی (ـــ ی مع ، فت نیز سک د) امث.
(حیاتیات) اگر جراثیم کو خوناب میں ملا کر تیزی سے منجمد کر دیا جائے اور پھر خلا میں ان کو تیزی سے خشک کیا جائے تو اس عمل کو خنک نابیدگی کہا جاتا ہے. (بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۳۸). [خنک + نا (سابقۂ نفی) + بید (بحذف ہ) + گی لاحقۂ کیفیت].

خُنکار (ضم خ ، سک ن) امذ.
بادشاہ

ہے دہن کہ دیجیے مولویٔ روم کو شراب
شہ کاسہ کے لیے سرِ خنکار توڑ نیے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۷). [ف (خوندکار) کا مخفف].

خُنکی (ضم خ ، فت نیز ضم نیز سک ن) امث.
سردی ، ٹھنڈک ، تر و تازگی.

تک ہو تسکین اسکی خنکی سوں مجھے
ہوش آیا اس گھڑی جی کوں مجھے

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۳۲۴).

وہ یہ بچہ ہے جس کے پیکر نازک کو چھوتے ہی
بڑھی روح القدس کے قلب میں خنکیٔ ایمانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۰). ایسا سمندر جسے اوس کی چند بے نام بوندوں کی خنکی بھی حاصل نہ تھی. (۱۹۸۳ ، بے نام ، ۹۹). [خُنک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــٔ چَشْم کس اضا (ـــ فت چ ، سک ش) امث.
آنکھوں کی ٹھنڈک ، جسے دیکھ کر دل کو خوشی ہو. البتہ سرکار جو مثل پدر و مادر شفیق ہے اسے عین خنکی چشم اور موجب مسرت ہے. (۱۸۹۷ ، مقالات آزاد ، ۱۰۱). [خُنکی + چشم (رک)].

خِنگ (کس خ ، غنہ). (الف) صف.
سفید ؛ سبزہ (جامع اللغات). (ب) امذ. یک رنگ سفید گھوڑا.

کمیتاں و خنگاں و بوراں سرنگ
سمنداں و زردی و مشکی پلنگ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶).

نبی خنگ کوں واں تے آگے چلائے
ملک سب نبی سات انبر کے آئے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰).

اصلا میں ہو خنگ ہے نہ خر ہے
نامی تواب نا نفر ہے

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣٩).

اگر ہے خنگ تو کیا تجھکو غم ہے
سمند اچھا ہے گو ہر اُس سے کم ہے

(١٧٩٥ ، فرسنامہ رنگین ، ٨). وہ اسپ خنگ کہلاتا ہے جس کا تمام جسم مع دم و ایال و خصیتین و گوشہ ہائے چشم و جلد بدن سفیدی و سرخی مائل ہو. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٣٣).

کریں گے زمیں پر سواران تقویٰ
دکھائے کا چھل بل جو یہ خنگِ ختلی

(١٩١٧ ، بہارستان ، ٧٥١). [ف].

---بُت (---ضم ب) امذ.
بامیان میں دو بڑے بتوں میں سے ایک بت کا نام ، دوسرا سرخ بت کہلاتا ہے (جامع اللغات). [خنگ + بت (رک)].

---راہوار کس صف(---کس ہ) امذ.
تیز گھوڑا (جامع اللغات). [خنگ + راہوار (رک)].

---زَر کس اضا(---فت ز) امذ.
سورج (جامع اللغات). [خنگ + زر (رک)].

---سَبز کس صف(---فت س ، سک ب) امذ.
وہ سفید گھوڑا جس کا رنگ مائل بہ سبزی ہو. ترک جہان افروز نے خنگ سبز فلک پر سوار ہو کر نیزۂ شعاعی ہلایا. (١٨٥٥ ، غزوات حیدری ، ٣٠٢).

---سُرخ کس صف(---ضم س ، سک ر) امذ.
وہ سفید گھوڑا جس کا رنگ مائل بہ سرخی ہو (رسالہ سالوتر ، ٢ : ٣٣). [خنگ + سرخ (رک)].

---سَوار (---فت س) امذ.
سید حسین مشہدی شہید کا لقب جن کا مزار تارا گڑھ واقع اجمیر میں ہے. قریب اُس کے اسی نواح میں سید حسین مشہدی بھی آسودہ ، عوام اسکو خنگ سوار کہتے ہیں. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٧٤). حضرت سید حسین خنگ سوار کی عمارات مزار اور فصیل کی تعمیر کی. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ١٣٨). [خنگ + سوار (رک)].

---شَب آہَنگ کس صف(---فت ش، فت ہ، غنہ)امذ.
چاند ، صبح ، ابلق گھوڑا ، براق (جامع اللغات). [خنگ + شب (رک) + آہنگ (رک)].

---نِگَس/نِگَسی کس اضا / کس صف (---فت م ، گ) امذ.
دو رنگ کا گھوڑا جس پر سرخ یا سیاہ چتیاں ہوں (ا ب و ، ٥ : ٨ ؛ فیروز اللغات). [خنگ + نگس (رک) / ی ، لاحقۂ نسبت].

---نُقرَہ کس اضا(---ضم ن ، سک ق ، فت ر) امذ.
سفید براق گھوڑا.

دُرِ مکنوں ہے خنگِ نقرہ تمام
لولوئے آبدار ہے اندام

(١٨٣١ ، زینت الخیل ، ١٢). [خنگ + نقرہ (رک)].

خِنگا (کس خ ، غنہ) صف ؛ مذ (مث : خنگی).
١. بنا کنا ، مسٹنڈا ، تنومند ، موٹا تازہ. ایک حبشی نہایت قوی ہیکل اور خنگا... اس کی طرف دوڑا. (١٨٣٠ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ١ : ٧). یہ ایک موٹا خنگا اور چھوٹا سا آدمی تھا گویا بالکل اپنے باپ کی صورت تھا. (١٨٩١ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ٢٨٧). بڑے صاحبزادے اچھے خاصے موٹے تازے خنگے توانا کلکو تھا سے تھے. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ٩ ، ١٠ : ٩). ایک دفعہ خنگا ، خنگر ، خنگرا اور ولی خنگر کے بارے میں مجھ سے لکھ کر پوچھا اور میں نے ... ان کو جواب لکھا. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ١٠١). **٢. موٹا مسخرا آدمی** (جامع اللغات). [ف].

خِنگَر (کس خ ، غنہ ، فت گ) صف.
خنگا (رک) کی تصغیر. دو برس گزرے اور کسی ولی خنگر نے خبر نہ لی. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ١٣٧). ایک دفعہ خنگا ، خنگر ، خنگرا اور ولی خنگر کے بارے میں مجھ سے لکھکر پوچھا اور میں نے ... ان کو جواب لکھا. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ١٠١). [خنگا (رک) + ر ، لاحقۂ تصغیر یا صفت].

خِنگرا (کس خ ، غنہ ، سک گ) صف ؛ مذ.
١. خنگا (رک) کی تصغیر. سنڈ مسنڈ بنے ، خنگرے چوپڑ دنا ہوتے پھرتے ہیں. (١٩٠١ ، قصہ سہر افروز ، ٥). اے کیا خنگرا سے بچے ہیں نگوڑوں کو نظر نہ ہو جائے. (١٩٧٠ ، غبار کارواں ، ١١٢). **٢. سنڈ مسنڈ گدا گر نیز ان کی برادری.** ہرگز ہرگز ان موٹے خنگروں کو دینا ثواب نہیں سمجھتی جو دھڑلے سے بھیک مانگتے ہیں. (١٩١٩ ، جوہر قدامت ، ١٢٠). [خنگا (رک) + را ، لاحقۂ تصغیر یا صفت].

خَنگَل (فت خ ، غنہ ، فت گ) امذ.
ایک قسم کی زرہ.

سلاحاں کوں مکمل تھا سرب دل
کوڑ و کل میغ و زرہ ٹوپ خنگل

(١٦٨٣ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ١٠٩). [ف].

خِنگَہ (کس خ ، غنہ ، فت گ) صف.
رک : خنگا. اسی طرح ایک لفظ تھا خنگہ وہ بھی تنومندوں کے لیے استعمال ہوتا تھا. (١٩٧٣ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ٤٣).

خَنُوع (فت خ ، و مع) صف.
بے شرم ، بے حیا.

خنوع و خنوق و ہلوب و خرود
رجاج و رداح و ربوح و حضون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۷). [ع : (خ ن ع)].

خَنّے (فت خ ، شد ن) امذ ؛ ج ؛ سحختّے.
خنا (رک) کی جمع ، محاورات میں مستعمل.

---ٹھیک ہونا محاورہ.
غرور جاتا رہنا ، کس بل نکلنا ، مزاج درست ہو جانا. کیوں ری خنے ٹھیک ہوئے یا نہیں کم بخت اسی قابل تھی آگئی اپنی اصلیت پر. (۱۹۳۵ ، خدائی راج ، ۱۲۰).

---ڈھیلے کرنا محاورہ.
ضد یا غرور سے توبہ بلوا دینا ، کس بل نکال دینا ، پست ہمت کر دینا. جا اور اہل مدینہ کے خنّے ڈھیلے کر دے کہ وہ بہت سرکش ہو گئے ہیں. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۷). میں تو پل بھر میں وس کے خنے ڈھیلے کر دونگا. (۱۹۲۷ ، ترالی اردو ، ۱۸).

---ڈھیلے ہونا محاورہ.
خنے ڈھیلے کرنا (رک) کا لازم. پنچ بزاری کے بیٹے کے اس خرچ کے باعث خنّے ڈھیلے ہوئے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۶۷). لات مار کر باہر کریں ، خود ہی تھوڑے دنوں میں ان کے خنے ڈھیلے ہو جائنگے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۷). پروفیسر صاحب کے خنے ایسے ڈھیلے ہوئے کہ ... آج تک اردو زبان دانی کا دعویٰ نہیں کیا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۷۸).

خُنْیا (ضم خ ، سک ن) (الف) امث.
گانے بجانے کا کام کرنے والی عورت ، ڈومنی ، میراثن. بجاوے خنیا ڈھولکی میں خیر سے آئے. (؟ ، کہاوت (فرہنگ آصفیہ)).
(ب) امذ. **راگ ، نغمہ ، سرود.** حملہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ قہوہ اور خنیا انہیں ایک فائدہ مند شے معلوم ہوتی تھی. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۳۰). [ف : خُنْیا ؛ پہلو : ہو نوا ک (ہو = اچھا + نوا ، نوا ک = آواز) = خوش آواز].

---گر (---فت گ) صف.
گانے بجانے اور ناچنے کا کام کرنے والا ، گویّا ، مطرب ، ڈوم یا میراثی جو گاتا بجاتا ہو.
ہے سزاوار انجمن میں تری زہرہ آوے اگر ہو خنیا گر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۲). خنیا گر ان دلربائے ہنگامۂ مسرت و انبساط ... اس نغمۂ دلکش اور ترانۂ مسرت بخش کو سامعہ نواز فرماتے ہیں. (۱۸۶۶ ، جلوۂ تسخیر ، ۱۳۵). ولایتی خنیا گر اور مطربوں کو اپنے نغمہ و سرود پر بڑا ناز تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۵). ہم جو تجسس کی دنیا سے پرے مسلمات کے سکون میں ، جزوقتی سکون میں ، مدہوش ہیں ، ایک نابینا خنیا گر کی طرح. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۱۹۸). [خنیا + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گری (---فت گ) امث.
گانے بجانے کا فن یا پیشہ ، نغمہ سرائی. دل کی بیتابی سے جھکنا اور پھر جوش میں آ کر سیدھا ہو جانا ، گو نرا کت اور فن خنیا گری سے خالی ہو مگر قدرتی جذبوں کی ضرور تصویر ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۲۲). توجہ گری بے وقت کی بے تکی خنیا گری سے بہتر ہے. (۱۹۵۰ ، جہاں بین ، ۸۸). [خُنیا + گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خُو(۱) (وبع نیز مج) امث.
۱. **سرشت ، فطرت ، مزاج.**
جہاں تجھ خو کی گرمی ہے نہیں کچھ آگ کی عزت
مقابل ان کے جو جاتی تو آتش لکڑیاں کھاتی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸).
دنیا کی جفاؤں سے ترا جی نہ بھرے گا
پہلے ہی تری خو سے میں پہچان گیا تھا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۳۲). آپ خندہ جبیں ، نرم خو ، مہربان طبع تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۴۳۶).
خدا نے خو جنہیں تسلیم کی عطا کی ہے
وہ سر اٹھاتے ہیں تو ہو کے خم اٹھاتے ہیں
(۱۹۵۱ ، آرزو ، صحیفہ الہام ، ۲۱). ۲. **عادت ، سیرت.**
چھپنے جو اب آ کے ان کو درشت دینا
پریجانیوں کی خو ہے پیچھو میں پشت دینا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۰).
یہ فقط میرے جلانے کے لیے ہے ورنہ
خو تجھے پھرنے کی گھر گھر کبھی ایسی تو نہ تھی
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۱۷۹). تعلی کی خو سے میری طبیعت نفور ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۱).
عاجزی میری خو نہ بن جائے
مجھ کو توفیقِ خود نمائی دے
(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۱۸۶). ۳. **رسم ، رواج ، طور طریقہ.** ہر ہر لفظ میں اس معاشرے کی خو جھلکتی ہے. (۱۹۶۹ ، طبی سماجی کارکن ، س). [ف].

---بُری ہونا محاورہ.
عادت خراب ہونا ، بدمزاج ہونا ، طبیعت کا چڑ چڑا ہونا.
ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں
بھولے سے اس نے سیکڑوں وعدے وفا کیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

---بِگڑنا محاورہ.
عادت خراب ہو جانا.
دیکھیے کیسے بنے ہر بات پہ بگڑے ہے تو
ہے تری خو بے طرح اے دلربا بگڑی ہوئی
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۳۵).
فقر پھر فقر ہے کہتے تھے کہ خو بگڑے گی
غیر صحبت کا طبیعت میں اثر آ ہی گیا
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۲۸).

---بَن جانا محاورہ.
عادت بن جانا ، معمول ہو جانا.

نکت ہووں اور غرش بات میں ہے
عجب کچھ بن گئی ہے خو تمہاری
(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۵۳).

---بُو (---و مع) اسث.
عادت ، خصلت ، طور طریقہ ، رنگ ڈھنگ.

ہرچند گل نہیں ہے ہر گل کے ڈھنگ ہیں سب
خو بو یہ کس سے تو نے اے بد گمان لی ہے
(۱۷۸۹ ، میرحسن ، د ، ۱۳۱).

خوب محرم ہوں تری خو بو سے اے پیرِ حرم
عطر فتنے کا لگا ہے جامۂ تزویر میں
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۴۹). اب جو ایک دم سے شہزادی بن جائے گی تو لوگ ہنسیں گے کیونکہ شہزادیوں کی سی خو بو تو ہو گی نہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۸). شعر و ادب میں پرانے لکھنؤ کی خو بو پوری طرح باقی ہے. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۷۶). [خُو + بُو (رک)].

---بُو پَکَڑنا محاورہ.
عادت اختیار کرنا ، طور طریقہ اپنانا. بچے ابتدا میں ماؤں ... ہی کی خو بو پکڑتے ہیں. (۱۸۷۱ ، توبۃ النصوح ، ۶۳).

---پَذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
عادت اختیار کرنے والا ، عادی.

دل ترانا ذکر سوں ہو خو پذیر
ذکر کے شکر میں لاوے جونکہ شیر
(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳۰). مدت سے خو پذیر اپنے بھائی اور املاک کی گفتگو کی ہوتی تھی تو بچپنے کی جوش طبعی سے بہت راضی نہ تھی. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش ، ۱۳۰). [خُو + ف پذیر ، پُذِیرُفتَن - قبول کرنا].

---پَڑنا محاورہ.
عادی ہو جانا ، عادت ہو جانا.

صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو کہیں یہ خو
دینے لگا ہے بوسہ بغیر التجا کیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۳). اب اماں آزاد تھی لیکن اسے پابندیوں میں رہنے کی خو پڑ چکی تھی. (۱۹۸۶ ، او کچھے لوگ ، ۲۰۴).

---پَکَڑنا محاورہ.
عادات و اطوار اختیار کر لینا.

برنگِ تیر آنا اور دل کے پار ہو جانا
یہ خو مژگاں کی تو نے اے نگاہِ شرمگیں پکڑی
(۱۹۱۰ ، دیوانِ وحشت ، ۱ : ۲۲۵).

---چھوڑنا محاورہ.
عادت ترک کرنا ، عادت سے باز آنا.

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹).

---خَصلَت لینا محاورہ.
عادت اختیار کرنا ، طور طریق اپنانا. غضب تو یہ ہوا کہ پیشے والوں میں رہ کر انہوں نے ساری خو خصلت بھی پیشے والوں ہی کی لے لی. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۹۰).

---ڈالنا محاورہ.
عادت اختیار کرنا.

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے
بے نیازی تری عادت ہی سہی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۱).

جھوٹ کی بھول کر نہ ڈالو خو
جھوٹ ذلت کی بات ہے اخ تھو
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹۳). یہاں تو کورنش اور تسلیم کی خو ڈالنا پڑے گی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۳).

---کَردَہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
عادی ، خوگر ، عادتاً اپنائی ہوئی کوئی بات. از بس کہ وزیر خو کردہ عنایات بادشاہی تھا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ۲۹۰)

یعنی اک زنگئی سیہ جردہ   بستیزہ گری وہ خو کردہ
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۲۰).

کس طرح کاٹے کوئی شبہای تارِ برشگال
ہے ، نظر خو کردۂ اختر شماری ہائے ہائے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳). [خُو + ف : کَردَہ ، کَردَن - کرنا].

---کَرنا محاورہ.
۱. بے دربے کسی کام کو کرنا تا کہ عادت ہو جائے ، عادت ڈالنا ، عادی بننا.

جس نے خو اپنی کی رضا کے ساتھ
راضی رہتا ہے وہ خدا کے ساتھ
(۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۲۲).

یہ رنج ہوتے ہیں کس لیے اگر پہلے
ستم کشی کی جو ہم آسماں سے خو کرتے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۹).

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۸۱). **۲. چار ناچار جھیلتے رہنا.**

لذتِ درد سے مقدور ہو جب تک کر خو
دیکھ زنہار نہ دے مرہم بد رو کو رو
(۱۸۱۰ ، میر (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۷۴۴)).

---گَر (---فت گ) صف.
جسے کسی بات کی عادت پڑ جائے ، عادی.

عیب طول کلام مت کریو
کیا کروں میں سخن سے خو گر تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۱).

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۲). قوم نوح اس ظلم و ستم کی خوگر تھی. (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام ، ۲۵). ہم کہ شاہی مسجد کے میناروں کے خوگر تھے ، توقع رکھتے تھے کہ اوپر جاتے ہوئے سیڑھیاں ہوں گی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۰۹). [خو + ف : گر ، لاحقۂ صفت].

---گرفتہ (---کس گ ، و ، سک ر ، فت ت) صف.
رک : خُوگر. کسی جرم کے صرف ایک دو مرتبہ کے ارتکاب سے انسان اس کا خو گرفتہ نہیں ہو سکتا. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاق یورپ ، ۱ : ۳۸).

برسوں سے خو گرفتۂ فرقت مزاج ہے
پہلے تو ایک مرض تھا پر اب لاعلاج ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱۵). [خُو + ف : گرفتہ ، گرفتن - پکڑنا].

---گیر (---ی مع) صف.
رک : خُوگر (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---لاگنا محاورہ (قدیم).
بے دریے کوئی کام کرتے رہنے سے اس کا عادی ہو جانا یا اس کی عادت پڑ جانا.

جسے عشق خوباں سے لاگے ہے خُو
پھرائے وہ کب ماہ رویاں سے رُو

(۱۷۳۳ ، فائز ، د ، ۲۲۲).

---نکالنا محاورہ.
نئی عادتیں اختیار کرنا ، سابق عادات و اطوار چھوڑ کر نئے طور طریقے برتنا (ناپسندیدگی کے موقع پر).

نکالی تم اب تو عجب خو نرالی
نہیں چڑچڑاہٹ سے کوئی بات خالی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲).

---ہونا ف م.
عادت پڑ جانا ، عادی بن جانا.

ذہن میں بستا ہے وہ خورشید رو
گرمیٔ غم سوں ہوتی ہے خو مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، کا ، ۲۱۰).

نہ کبھو طعن سے بھر تم کو کہ ہم ستمگر ہیں
مجھے تو خو ہے کہ جو کچھ کہو بجا کہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۸).

---یافتہ (---سک ف ، فت ت) صف.
عادی ، خوگر.

آرام مجھے سایۂ طوبیٰ میں ہو کیونکر
خویافتۂ سایۂ دیوار ہوں تیرا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۹). [خو + ف : یافتہ ، یافتن - پانا].

خُو(۲) (و مع) امذ ، نیز خوی.
پسینہ.

اگر وقت سحر محفل میں وہ خورشید رو آوے
خجالت سوں عجب نیں چہرۂ خوباں پہ خو آوے

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۹۰). [ف : خُوی].

---گیر (---ی مع) امذ.
وہ گدی جو گھوڑے پر زین کے نیچے یا اس کی جگہ پسینہ جذب کرنے کے لیے رکھی جاتی ہے ، چار جامہ ، کمر کھسا.

خوگیر شریعت نعلبند زین ہے طریقت زیر بند
حق ہے حقیقت پیش بند ، تنگ معرفت اختیار کون

(۱۶۰۶ ، شہباز (رسالہ اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ : ۲۷)).

تنہا نہ اس کے غم سے ہے دل تنگ زین کا
خوگیر کا بھی سینہ جو دیکھا تو ہے فگار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۲). زین ، خوگیر ، مرکبوں کی پیٹھ سے کھولا اور چرنے کو چھوڑ دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۰). گاؤں والے اپنے خاص لباس میں خوگیروں پر سوار رسی کی باگیں لگائے ہوئے ... مستعد ہوئے. (۱۸۹۵ ، شکار نامۂ نظام ، ۴۳). خوگیر: کمر کھسا ، چوتھا کپڑا یا نمدے کی گدی جو معمولی ضرورت کے لیے زین یا کاٹھی کے بجائے گھوڑے پر کسی جائے. (۱۹۳۱ ، اب و ، د : ۴۱). [خو+ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گیر دوز (---ی مع ، و مج) صف ، مذ.
خوگیر سینے والا.

رفوگر ، چکن دوز ، خوگیر دوز
دوکانوں میں سارے تھے بیٹھے جوگوز

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ آصف الدولہ و نواب رامپور ، ۴۳). خوگیر دوز نمدہ اپنے ہاتھ سے تیار کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، ترجمہ مجمع الفنون ، ۲۳۰). [خوگیر + ف : دوز ، دوختن - سینا].

---گیر کی بَھرتی (---ی مع ، فت بھ ، سک ر) امث.
فضول اشیاء ، بیکار چیزیں.

اب قافیہ باقی نہ رہا مصحفی اچھا
اور ہے بھی اگر کوئی تو خوگیر کی بھرتی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶۰).

ارماں جو نکالے بھی نکلیں نہ کبھی دل سے
بیکار سراپا ہیں خوگیر کی بھرتی ہیں

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد مہر ، ۲۱۶).

خُو(۳) (و مع) امث.
بچوں کو ڈرانے کے لیے ایک بے معنی آواز ؛ بندر یا ریچھ کی خو خو کی آواز. بندروں کا پورا قبیلہ خو خو ، قو قو ، خو خو چلانے لگا. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۹۷). [حکایت الصوت].

خواب (وسعد) امذ (نیز امث ، قدیم).

۱. سو جانے کا عمل یا کیفیت ، نیند (بیداری کا نقیض)۔

ڈوبے تاب زریں سو غرقاب میں
گئی حور زنگی کیرے خواب میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۶)۔

تا دیس پیو کے مکھ کے تماشا کے نور تھے
میں عیش میں تھا یوں کہ نہ اُو وقت خواب تھا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸)۔

گئی ہے خواب مخمل کی ترے پاؤں کی سرخی سوں
کہ جس کے عکس سوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹)۔

یہ بھی نالے کا طرز ہے قائم
خواب اک خلق پر حرام ہوئی

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۷۲)۔

نہ آیا خواب شب کو ایک دم بھر
گنے تارے کیا برگشتہ اختر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۷۹)۔

جب وہ آئے تو پیشتر سب سے
میری آنکھوں کو اذنِ خواب ہوا

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۱۰)۔

کل رات کیا عجیب سماں میرے گھر میں تھا
آنکھیں تھیں محوِ خواب مدینہ نظر میں تھا

(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۲۶)۔ **۲. وہ صورت یا حالت جو نیند میں نظر آئے ، سپنا ، رویا۔**

کے فیروز آ خواب میں رات کوں
دعا دے کے چومے مرے ہات کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷)۔

حسنین بولے رونے کے اے جدِّ نامدار
تعبیر ہمارے خواب کی کیسی بتاوے ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۵)۔

لیتے ہی نام اس کا سوتے سے چونک اٹھے
ہے خیر میر صاحب کچھ تم نے خواب دیکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۱)۔ میاں محمد شاہ ہندو کایستھ ... خواب کی بدولت اسلام سے مشرف ہوئے۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۸۸)۔ جو خواب میں ابھی دیکھ رہا تھا وہ بھی مجھے یاد ہے۔ (۱۹۸۲ ، با گھ ، ۱۵۰)۔ **۳. خیال ، تصوّر ، وہم ، گمان ، بے حقیقت بات ، عالمِ مثال۔**

دیکھے گا لک جو خواب میں تیرا بلشت چھانو
لک کالو نہاس جاوے گا شیطان نڈر غلیظ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۳)۔

وائے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۰)۔

نہیں کھلتیں آنکھیں تمہاری ٹک کہ مآل پر بھی نظر کرو
یہ جو وہم کی سی نمود ہے اسے خوب دیکھو تو خواب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۷)۔

جواب کلمے کو تھا لاجواب تھی دلّی
مگر خیال سے دیکھا تو خواب تھی دلّی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۹۹)۔

ساقی یہ شرط ہے کہ زمانے کی ضد پہ ہم
رکھ دیں ہر ایک تلخ حقیقت کو کر کے خواب

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۷۰)۔ کچھ واقعات پرانے ہو کر خواب بن گئے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، با گھ ، ۱۷۸)۔ **۴. ہپناٹزم ، مسمریزم اور جادو وغیرہ کے ذریعے بیہوشی یا حواس کا تعطّل ، عدم احساس کی کیفیت ، مدہوشی۔** معمول کو خواب نہ آوے بلکہ وہ بیدار اور ہوش میں ہے۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۵۰)۔ **۵. (تصوف) خواب فناء اختیاری کو کہتے ہیں جو عالمِ بشریت سے ہو اور بعض ہستیِ مجازی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۱۵)۔ **۶. بشارت غیبی۔** اگر تم میں کوئی نبوت یا خواب کا دعویٰ کرنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلاوے۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۴۰)۔

یوں روانہ ہند سے جس دن ہیں یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضے کا ہو اس کو خواب ہو

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۰۰)۔ [ف : خواب ، پہلو : خواب ؛ اوستا : خوپنَ ؛ س : سوپنَ [illegible]]۔

ـــــ اُڑ جانا / اُڑنا محاورہ۔
وقت پر نیند نہ آنا ، نیند غائب ہو جانا۔

کیوں نہ اُڑ جائے مرا خواب ترے کوچے میں
فرش ہے مخمل و کمخواب ترے کوچے میں

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۵۱)۔

رنگ چہرے سے اڑا خواب اڑا آنکھوں سے
کوچۂ عشق میں کیا تیز ہوا ہوتی ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۲۰)۔

ـــــ آرام کس سف ، امذ۔
گہری میٹھی نیند۔

مجھے خوابِ آرام اس رات آیا
کہ خنجر ترا میرے پہلو میں سویا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۹۰)۔ **[خواب + آرام (رک)]۔**

ـــــ آفریں (ـــــ کس نیز سک ف ، ی مع) صف۔
نیند لانے والا۔ جہاں ساحل کا سکون خواب آفریں ہوتا ہے وہاں آنے والے طوفان کی آواز بیداری کا پیغام بھی دیتی ہے۔ (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳)۔ [خواب + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا]۔

ـــــ آلود / آلودہ (ـــــ و مع / فت د) صف۔
۱. نیند میں بھرا ہوا / ہوئی ، خمار آلود۔

خمارِ شوق میں خمیازۂ بے طاقتی کھینچے
اگر نرگس تمہاری چشمِ خواب آلود کوں دیکھے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۷)۔

دیکھنا پھر کس طرح ملتی ہے وہ کافر نگاہ
خواب آلود انکھڑیوں سے عقلتوں کو چھین لو
(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۱۲۸).
سب حریفانِ صفیرِ شب ہیں شراب آلودہ
ان سے مل بیٹھ نہ اے شاہدِ خواب آلودہ
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۲). ۲. سن ، بے حس.
نہ چل سکے کبھی مانندِ پائے خواب آلود
ہو بختِ خفتہ کی خوبی سے بسترِ خواب قلم
(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۳). [خواب + ف : آلود ، آلودن - لتھیڑنا].

---آلودگی (---و مع ، فت د) امث.
نیند کا خمار (جامع اللغات). [خواب + آلود (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
نیند آنا.

تو سوں کہانی کہے دوسری پھوپی تیری
ہمیش تجھ کو کہانی سے خواب آتا ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۷).
جب سے خیالِ شام سراپا نظر میں ہے
آیا نہ خواب آنکھوں میں تل بھر تمام رات
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۱۱۲).
تھی اجل انجامِ بیمارِ شبِ فرقت صفی
کوئی کب تک جاگتا آخر کو خواب آہی گیا
(۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی ، ۲۵).

---آور (---فت و) صف.
نیند لانے والا ، غفلت طاری کرنے والا . سُست بنا دینے والا. یورپین لٹریچر پڑھکر ترکوں کی نسبت تعصّب کے خیالات نہ پیدا ہونے بعینہ ایسا ہے جیسا خواب آور دوا کھا کر نیند کا نہ آنا. (۱۸۹۴ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۳).
نغمۂ بیداریٔ جمہور ہے سامانِ عیش
قصۂ خواب آورِ اسکندر و جم کب تلک
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۸). ہم اس خواب آور اور بظاہر شیریں زہر کے پیالے کو ... پاش پاش کر دیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۸۴). [خواب + ف : آور ، آوَردن - لانا].

---آوَری (---فت و) امث.
نیند لانے کا عمل یا کیفیت ، غفلت طاری کرنے کا عمل یا کیفیت ، غنودگی. بریلی میں جو نمونہ طیار ہوا تھا اوس میں بھی وصف خواب آوری کا بہت پایا جاتا تھا. (۱۸۸۵ ، مزید الاسوال ، ۸۹).
بند آنکھیں ہوئی جاتی ہیں ہمیشہ کے لئے
اب یہ خواب آوریٔ زمزمۂ سوز و گداز
(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۸۵). [خواب + آور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِکھَرنا محاورہ.
امید ٹوٹ جانا ، آرزو پوری نہ ہونا ، بے آسرا ہو جانا. ستیرہ کے چند لمحے پہلے دیکھے ہوئے خوبصورت خواب بکھر کر ... پھیل گئے. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۲۵).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. تعویذ جو نیند نہ آنے دے (علمی اردو لغت). **۲. غنودگی آمیز ، نیند سے بھری ، خواب آگیں.**
خواب بند ایسی داستاں سنائے
جس سے آنکھوں میں نیند شہ کی آئے
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۸۰). [خواب + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
سحر اور جادو وغیرہ کے ذریعے نیند اُڑا دینا.
جھپکتی آنکھ شب جوں حلقۂ زنجیر کیا میری
طلسمِ خواب بندی تھا سرِ زلفِ الم میرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۴). [خواب + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُنْنا محاورہ.
خواب دیکھنا ، سوچ یا خیال میں گم رہنا ، نیند میں اُدھیڑ بُن.
یا کے ان آنکھوں کو بھی بیتاب سا
جاگتے میں بُن رہا ہوں خواب سا
(۱۹۶۹ ، سخن ، حسن اکبر کمال ، ۴۷).

---بیداری کس صف (---ی مج) امذ.
(نفسیات) **عمل تنویم کے وجہ سے معمول پر مصنوعی خواب کی حالت طاری ہونا جس میں حواس ظاہری بحالت خواب ہوتے ہیں مگر حواس باطنی بیدار ہوتے ہیں ، نیز اس حالت میں ایسے قول و فعل کا ارتکاب جو جاگنے کی حالت میں سرزد ہوتے ہیں.** تکلیف کا بھی اثر نہیں ہوتا ، وقوف منقسم اور خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہو جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۰). [خواب + بیداری (رک)].

---پا کس اضا امذ.
پاؤں کا سو جانا ، سُن یا بے حس ہونا (جامع اللغات). [خواب + پا (رک)].

---پَریشان کس صف (---فت پ ، ی مع نیز مج) امذ.
۱. بے آرامی کی نیند ، ایسی نیند جس میں بار بار نیم خوابی کی سی کیفیت طاری ہوتی رہے.
پیری آئی کودکی سے ہے مگر غفلت وہی
کیا ہمارا ہائے یہ خوابِ پریشان بڑھ گیا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵). **۲. وحشت ناک یا ڈراؤنا سپنا ، نیند میں دہشتناک یا ڈراؤنے واقعات دیکھنا.** اور مسلم سوتے ہوئے خواب پریشان دیکھ جاگے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۱).
شب کو جو اس کی زُلف کا بندھ جاتا ہے خیال
ہم دیکھتے ہیں خوابِ پریشاں عجب عجب
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۷).

رات بھر خوابِ پریشان نظر آتے ہیں صفی
نیند کیا آتی ہے گویا کہ بلا آتی ہے

(۱۹۱۵ ، دیوانِ صفی ، ۱۳۶). [خواب + پریشان (رک)].

---پریشان کرنا محاورہ.
اُمیدیں توڑ دینا ، اُمنگیں ختم کر دینا. اُن کی بے اعتنائی نے میری زندگی کے سارے خواب پریشان کر دیے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۳۵).

---پڑنا محاورہ.
خواب نظر آنا ، سپنے دکھائی دینا.
کبھی ایسے بھی خواب پڑتے ہیں   جن کی تعبیر ہو نہیں سکتی
(۱۹۵۳ ، فردوسِ صفی ، ۱۳۰).

---پکانا محاورہ.
کسی بات کا منصوبہ بنانا ، اُمیدیں باندھنا. یہ خواب میں مدت سے پکا رہا تھا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۲۳).

---پیدا ہونا محاورہ.
عمل تنویم سے نیند طاری ہونا. برلڈ صاحب کی ترکیب سے جو خواب پیدا ہوتا ہے اوس کے کل آثار کا بیان مکرر کچھ ضرور نہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۸۹).

---ٹوٹنا محاورہ.
نیند ختم ہو جانا ، نیند سے بیدار ہو جانا. بنت السلود کا طویل خواب ٹوٹ گیا اس نے چیخنا چاہا لیکن آواز ... حلق میں پھنس کر رہ گئی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۳۹).

---جاوید کس صف (---ی مع نیز مج) امذ.
دائمی یا ہمیشہ کی نیند ، موت (جامع اللغات). [خواب + جاوید (رک)].

---حرام کرنا محاورہ.
نیند سے باز رکھنا ، سونے نہ دینا ، جگائے رکھنا.
اے بول اے سرِ چابک خرام
توں جک پتہ کر خواب اس پر حرام
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۱۱).

---حرام ہونا محاورہ (قدیم).
نیند نہ آنا ، سونا دشوار ہو جانا.
یار بن جب سیں ہوا خواب حرام انکھوں پر
تب ستی لختِ جگر مجھ کوں ہوا قوت حلال
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۵).
کب تلک آہ و نالہ بس اے دل   خواب ہمسایہ پر حرام ہوا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷).
ہجر نے بے چھری حلال کیا
خواب دم بھر نہیں حرام ہوا
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۱۱).

---خرامی (--- کس خ) امث.
نیند میں چلنے کی کیفیت یا عمل ، ایک قسم کی بیماری جس میں انسان نیند میں چلتا پھرتا ہے. چند دن کے وقفے کے بعد اچانک پہلی جیسی خواب خرامی کا دورہ پڑتا. (۱۹۷۵ ، نفسیاتِ جنوں ، ۲۲). [خواب + ف : خرام ، خرامیدن - چلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خرگوش کس اضا (---فت خ ، سک ر ، و مج) امذ.
خرگوش کی نیند ؛ (مجازاً) گہری نیند ، غفلت کی نیند ؛ تغافل ، بے خبری ، مدہوشی.
چوکی کاں نظر صاحبِ ہوش کی
اندھارے آگیں خوابِ خرگوش کی
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۲). اس نے دو ایک خط مخلوط ماتم پرسی اور اشتیاق کے جو لکھے ان کا بھی جواب اس خواب خرگوش میں نہ بھیجا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲).
خوابِ خرگوش سے غفلت میں پڑے ہیں یہ رقیب
آبروئے چشم سے مُردوں کو جلاتے نہ چلو
(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۹۵). اب تک ہم خواب خرگوش میں پڑے ہیں. (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۱۵). ادھر طوفان گزرا اور ادھر وہ دوبارہ خواب خرگوش میں چلا گیا. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۶۸). [خواب + خرگوش (رک)].

---خرگوش ہو جانا محاورہ.
محو ہو جانا ، ذہن سے نکل جانا. ساری فرعونیت اور انانیت خواب خرگوش ہو گئی. (۱۹۱۳ ، اسرارِ دربارِ حرام پور ، ۱ : ۱۰۰).

---خوش کس صف (---و معد) امذ.
اچھی نیند ، گہری میٹھی نیند ، آرام کی نیند.
دیکھے مرغزار اور واں آبِ خوش
انکھیاں سبانے آیا تھا واں خوابِ خوش
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۰).
توں وام بخشِ خفتہ ہے یک خوابِ خوش ولے
غالب یہ خوف ہے کہ کہاں سے ادا کروں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۷).
میں شبِ فراق کا خوابِ خوش ہوں جہانِ ناز و نیاز میں
مری زندگی نے بدل دیا ہے ملاقتوں کو مجاز میں
(۱۹۵۳ ، فکرِ جمیل ، ۳۶). [خواب + خوش (رک)].

---خیال ہے فقرہ ؛ روزمرہ.
قائم ہے ، بے اصل ہے ، مہمل منصوبہ ہے ، محض خیالی یا خواب کی طرح ہے (نور اللغات ؛ محاوراتِ ہند ، ۹۳).

---دکھلانا محاورہ.
جھوٹی اُمید دلانا ، فریب دینا.
جنوں نے خواب ہی دکھلائے ہونگے
خرد نے دام بھی پھیلائے ہونگے
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۳۵).

ـــــِ دوشیں کس صف (ـــــ و مج ، ی مع) امذ.
گزشتہ رات کا خواب ، کل والا خواب. شیریں کی جز، شیریں ادائیوں پر فرہاد نے ... اپنی جان کی قربانی چڑھا دی ان میں اگرچہ اب خوابِ دوشیں سے زیادہ مزا نہیں رہا مگر سچ پوچھیے تو سہو شان زمانہ کی ناز آفرینیوں میں بلا کی تاثیر پیدا کرتی رہتی ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۳). [خواب + ف : دوش - گذری ہوئی رات + ف : ین ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دیدہ (ـــــ ی مع ، فت د) صف.
۱. خواب کا تجربہ رکھنے والا ، خواب دیکھنے والا.
جب آنکھ کھلتی ہے تو کیا خیال آتا ہے
یہ بات کون کرے خواب دیدہ لوگوں سے
(۱۹۸۹ ، رات کے جاگے ہوئے ، ۳۷). **۲. وہ جسے احتلام ہو جائے ، بالغ** (جامع اللغات). [خواب + ف : دیدہ ، دیدن - دیکھنا].

ـــــ دیکھنا محاورہ.
۱. کسی خیال یا واقعہ کو سوتے میں دیکھنا.
غفلت سے ہے غرور تجھے ورنہ ہے بھی کچھ
یاں وہ سماں ہے جیسے کہ دیکھے ہے کوئی خواب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۵). اس کے باپ نے اتفاقاً کوئی خواب دیکھا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹۸).
رات بہت سوئے بھی نہیں تھے پھر بھی خواب بہت دیکھے
باتیں کی تھیں اس لہجے میں جیسے اس سے چھپائی ہوں
(۱۹۸۱ ، سلاخوں کے درمیاں ، ۴۷). **۲. کسی شے کا آرزو مند ہو کر ذہن میں اس کے حصول کا منصوبہ بنانا ، خیالی پلاؤ پکانا.** کسی کے پاس ہزار پانسو آدمیوں کی جمعیت فراہم ہوئی ، لگا سلطنت کا خواب دیکھنے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۰۲).
آنکھ اب بھی دیکھتی ہے تری رہگذر کے خواب
جلووں سے جس کے گرد مرے عمر بھر کے خواب
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۶۹).

ـــــِ راحت کس اضا (ـــــ فت ح) امذ.
آرام کی نیند ، میٹھی نیند. عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر گھر میں چلے آتے اور یہاں چار رکعتیں پڑھ کر خوابِ راحت فرماتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۱۲).
سب کو محو خواب راحت چھوڑ کر
نیند آتی ہے شبستاں میں مرے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۷). [خواب + راحت (رک)].

ـــــِ زرّیں کس صف (ـــــ فت ز ، شد ر ، ی مع) امذ.
۱. سنہرا خواب ، خوبصورت خواب.
ہر زلیخا کو ایک یوسف کا خوابِ زریں دکھا رہی ہے رات
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۶). **۲. خوش آیند تصور یا مقصد ، آرزوؤں کا مرکز.** علی گڑھ تحریک سرسید کا خوابِ زریں تھا. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۳۵۲). [خواب + زرّیں (رک)].

ـــــِ سحَر کس اضا (ـــــ فت س ، ح) امذ.
۱. صبح کے وقت کی نیند ، (مجاز) بے فکری کی نیند ، آرام و سکون کی نیند.
وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اٹھیے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹). **۲. صبح ہونے کی آرزو ، روشنی کا انتظار.**
چونکا نہ سکے کوئی حادثۂ وقت انہیں بھی
بیٹھے ہوئے جو خوابِ سحر دیکھ رہے ہیں
(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۹۷). [خواب + سحَر (رک)].

ـــــ سے (ـــــ سوں) اُٹھنا محاورہ.
جاگنا ، بیدار ہونا ، نیند سے اُٹھنا.
ترے پانوں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں
وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل خواب سوں اُٹھ کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۶).
تصویرِ یار پھر گئی آنکھوں کے سامنے
کل ناگہاں جو خواب سے اٹھا سحر کو میں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۶).

ـــــِ شفَقی کس صف (ـــــ فت ش ، ف) امذ.
(طب) جزوی عدم حسّیت جس کے ذریعے زچگی کی تکلیف کم کی جاتی ہے (انگ : Twilight Sleep). یہ امتزاج وضعِ حمل کے دوران میں بھی استعمال کیا گیا ہے (نام نہاد "خواب شفقی"). (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۹۸). [خواب + شفق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ شیریں کس صف (ـــــ ی مع ، ی مع) امذ.
پُرلطف نیند ، آرام کی نیند.
اذیت ایک دم اور تاقیامت خوابِ شیریں ہے
ہمارا سر تری ہی طرح کاش اے کوہکن پھٹتا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹).
کوہ کن سر دے کے راحت پا گیا
پتھروں پر خوابِ شیریں آگیا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۰).
مری داستاں سرائی میں کہاں ہے وہ حلاوت
کہ نہاں تھا آہ جس میں کبھی رازِ خوابِ شیریں
(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۶۶). [خواب + شیریں (رک)].

ـــــِ صادق کس صف (ـــــ کس د) امذ.
سچا خواب ، وہ خواب جس کی تعبیر سچ نکلے. چہل و ششم جزو نبوت سے وہ مومن صالح جو دیکھے خوابِ صادق. (۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۵). [خواب + صادق (رک)].

ـــــِ عدَم کس اضا (ـــــ فت ع ، د) امذ.
موت کی نیند ، ابدی نیند.
تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانہ کر لے
ہم تو کل خوابِ عدم میں شبِ ہجراں ہوں گے
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۲۰۱). اس میلے کو ہم نے لوٹ لیا اور اس

طرح لوٹیں گے کہ جتنے میلے میں آئے ہیں سب ننگے ہو کر جائیں اور بہت سے خوابِ عدم میں سوئیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۴۴)۔ [خواب + عَدَم (رک)]۔

--- عَدَم کَرنا محاورہ۔
موت کی نیند سو جانا ، مر جانا۔ اگر اس کا خصم خوابِ عدم کرے تب وہ جس سے چاہے نکاح کرے۔ (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۴۲۶)

--- غالِب آنا محاورہ۔
نیند طاری ہونا ، نیند آنا۔ اسی عالم سرور و کیف میں خواب غالب آیا۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۵)۔

--- غَفلَت کس اضا (--- فت غ ، سک ف ، فت ل) امذ۔
غفلت کی نیند ، (مجاز) بے خبری یا مدہوشی کی حالت ، بے پروائی ، مجرمانہ تغافل۔

خوابِ غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری
نہیں مہتاب یہ ہے روشنیٔ صبحِ رحیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۹)۔ سب کو اپنے تعصب کی طرح خواب غفلت میں پایا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴)۔ آخری پچاس سال مسلمانوں کے لئے سخت آزمائش و ابتلا کے سال تھے لیکن ... خوابِ غفلت سے جاگ اٹھے۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۳۵)۔ [خواب + غَفلَت (رک)]۔

--- فَراغَت کس اضا (--- فت ف ، غ) امذ۔
چین کی نیند ، بے فکری کی نیند۔

دشتِ غم میں ہے مجھے خارِ مغیلاں برگِ گل
فرشِ مخمل دور ہے خوابِ فراغت سے مرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۳۲)۔ [خواب + فَراغَت (رک)]۔

--- فَراموش کسِ صف (--- فت ف ، و مع) امذ۔
بھولا ہوا سپنا ؛ (مجاز) بھولا بسرا واقعہ یا بات۔

بخت بیدار ہوئے آ کے ترے کوچے میں
صورتِ خوابِ فراموش وطن بھول گئے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۵)۔ اور خیال بھی آتا جو اس طرح جیسے خواب فراموش کا خیال آتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۰۳)۔ [خواب + فراموش (رک)]۔

--- فَردا کس اضا (--- فت ف ، سک ر) امذ۔
آنے والے کل کا خواب ؛ (مجاز) مستقبل کے متعلق تمنائیں اور امیدیں۔ مجھے سزا دو کہ میں نے تقدیسِ خوابِ فردا میں جان گزاری۔ (۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۹۱)۔ [خواب + فردا (رک)]۔

--- فَرمانا محاورہ۔
سو جانا۔ خالی زمین پر بیٹھ جاتے اسی جگہ کھانا نوش کرتے اور خواب فرماتے۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب ، ۷)۔

بے جا ہے خوف آپ کو ناحق ہے اضطراب
حافظ خدا کو جان کے فرمایئے بھی خواب

(۱۸۸۰ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۷۱)۔

--- کار صف۔
خیالی باتیں کرنے والا ، تخیل پرست۔ زمین سے اتر کر کردار کے تمام تر پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کا رجحان ان کہانی کہنے والوں کے ہاں عام ہے جو خواب کار کم اور حقیقت پسند زیادہ ہیں۔ (۱۹۷۲ ، نئے مقالات ، ۱۷۰)۔ [خواب + کار (رک)]۔

--- کاری است۔
(نفسیات) وہ لاشعوری عمل جو خواب کے باطنی مشتملات کو نسبتاً معصوم اور قابل قبول صورت میں ڈھالتا ہے۔ فرائڈ کے خیال میں خواب کاری ایک اور طرح سے بھی نیند کے تحفظ و بقا میں حصہ ادا کرتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۰۵)۔ [خواب + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کَرنا محاورہ۔
سونا ، سو جانا۔

آدھی رات گزری اسی ٹھار پر
کیے خواب لوکاں تمام سر بسر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۸۴)۔

رات کو طاعت میں رہتی ہوں سدا
خواب نیں کرتی ہوں بستر پر ذرا

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۷۵)۔

حق تعالیٰ پاسبانی میں ، مگسِ ران جبرئیل
جب شبِ ہجرت کیا فرشِ نبی پر اس نے خواب

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۸)۔

--- کی باتیں است ؛ ج۔
خیالی باتیں ، بے اصل باتیں۔

وقت پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹)۔

--- کی تَعبیر (--- فت ت ، سک ع ، ی مع) امث۔
خواب کا مطلب اور مفہوم ، خواب کا نتیجہ۔ مسلمانوں کی کتابوں میں... خواب کی تعبیر بتانی توریت کے بیان کے موافق ہے۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۸۵)۔

قوم کے ازیاد رفتہ خواب کی تعبیر تھی
عہدِ عالمگیر و اکبر شاہ کی تصویر تھی

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۹۰)۔ اس نے اپنے بعض خوابوں کی تعبیر بھی یونگ سے کرائی۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۵۷)۔

--- گَہ است ؛ امذ (شاذ)۔
۱. سونے اور آرام کرنے کا کمرہ یا جگہ ، خلوت کدہ۔

آیا وہ جو خواب میں اتنا یار
اس خواب کے خواب گہ تھی بہار

(۱۸۰۰ ، من لگن ، ۶۸)۔

جنگل ہے خواب گہ مجھے بحرِ بار میں
کیونکر نہ ہو پلنگ کا دھوکا پلنگ پر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۵۰). جن عورتوں کی نافرمانی کا تم کو خوف ہو ... ان کو چھوڑ دو ان کی خواب گہ میں. (۱۹۰۹ ، الکلام ، ۲ : ۱۵۶). جنت کے مستحقین کو ایک اچھا بستر (قرار گہ) اور دوپہر کی دھوپ سے بچانے والا خواب گہ ملا ہو گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۶۶). اس نے اپنی خوابگاہ کا دروازہ آہستہ سے کھولا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۹۸). **۲. دفن کیے جانے کی جگہ ، قبر.**

اگر ہے گدا یہاں و گر پادشاہ
ہے دونوں کی زیرِ زمیں خوابگاہ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۵).

آئے وہ گور پر جو ہوئے دفن ہم امیر
جاگے نصیب سوئے اگر خواب گہ میں
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۷۳). انہوں نے خود اپنی خواب گاہ شہر مہدیہ ہی کو بنایا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۷). [خواب + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---ِ گراں کس صف (--- کس گ) امذ.
غفلت کی نیند ، (مجازاً) حد درجہ تغافل اور بے خبری کی حالت.

اہلِ دنیا کو میں پاتا ہوں بہت غفلت میں
اس خطرگہ میں یہ خوابِ گراں کیا معنی
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۰).

خوابِ گراں سے چونکو بھارت کے نونہالو
ہیں تازہ دم شجر تک ہوش اپنے تم سنبھالو
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۷۸).

نیند کے ماتے ٹھہر جا آنکھ کھلنے کی ہے دیر
چشمِ حیراں میں سبک خوابِ گراں ہو جائے گا
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۹). [خواب + گراں (رک)].

---ِ گرسنگی کس اضا (--- ضم گ ، سک نیز ضم ر ، سک س ، فت ن) امذ.
بھوک کی نیند (بعض حیوانوں کی عمر میں اس نیند کی وجہ لمبی ہو جاتی ہے). خواب گرسنگی (بھوک کی نیند) کی وجہ سے کھٹمل ۲ سال تک زندہ رہ سکتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۰۳). [خواب + گرسنگی (رک)].

--- گوں (--- و مع) صف.
خواب رنگ ، خواب کی طرح کا ، خواب جیسا. ہمارے علم نقشہ کے مطابق وہاں سمندر ہونا چاہیے تھا یا ساحل سمندر جہاں نقرئی بادبانوں والی خوابگوں کشتیاں رواں ہوں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۹). سر ریلزم تحت الشعوری اور خواب گوں تمثالیں پیش کرنے کی شعوری کوشش کا نام ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۷۷). [خواب + گوں ، لاحقۂ صفت].

--- گہ (--- فت گ) امث ؛ امذ.
رک : خواب گاہ (عموماً نظم میں مستعمل).

دکھن کی عجب بخت ور خاک ہے
کہ جس بیچہ تجھ خواب گہ پاک ہے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۱).

تاریکیِ شب کی آڑ لے کر داخل ہوئے خواب گہ کے اندر
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۵).

ہے اگر خواب گہِ دوست کا قصد
ساتھ چپکے سے صبا کے ہولے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۸). [خواب + گہ ← گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- لانا محاورہ.
نیند لانا ، سلا دینا.

شب بھی بیت گئی ہے چپ رہ نصیر بس اب
افسانہ تیرا ظالم مجھ کو تو خواب لایا
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲۲).

---ِ مخمل کس اضا (--- فت م ، سک خ ، فت م) امذ.
مخمل کا رواں جو نہایت نرم ہوتا ہے ، مخمل کی نرمی اور نفاست کا خواب سے استعارہ کرتے ہیں.

جیسے فرشِ الماس کا ذوق ہے
اسے خوابِ مخمل کا بستر عبث
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۸).

خواب میں سبزۂ خوابیدہ جو واں کا دیکھے
خواب ہو طالعِ خوابیدہ کا خوابِ مخمل
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲).

ہمارا خوابِ غفلت تکیہ گہِ مغفرت ٹھہرا
بروزِ حشر بن کر خوابِ مخمل جس کی مسند کا
(۱۹۰۵ ، محسن ، کلیاتِ نعت ، ۵۴). [خواب + مخمل (رک)].

---ِ مُستقبِل کس اضا (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، سک ق ، کس ب) امذ.
آنے والے زمانے کے خواب ، اچھے دنوں کے خواب.

دیکھتی ہے بعد مدت آج پھر انسانیت
خوابِ مستقبل جھپک جاتی ہیں جن سے بجلیاں
(۱۹۳۳ ، روحِ کائنات ، ۱۳۹). [خواب + مُستقبِل (رک)].

---ِ مُستلقی کس صف (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، سک ل) صف.
چت سونے کا عمل یا حالت. اور خواب مستلقی یعنی چت سونا پیدا کرنے والا امراض ردی کا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۹۷). [خواب + ع : مُستلقی ← چت لیٹا ہوا].

---ِ مستی کس اضا (--- فت م ، سک س) امث.
نشے کی نیند ، مدہوشی.

خوابِ مستی سے اب اٹھو مستو
صبح ہونی آفتاب آنے ہے
(۱۸۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۹۱). [خواب + مستی (رک)].

ـــ مِقنــاطیس / مِقنــاطیسی کس اضا/صف (ـــ کس م ، سک ق ، ی مع) امذ.
وہ نیند جو عمل تنویم یا جادو کے ذریعے معمول پر طاری کی جائے.

ملائے آنکھ کہ طاری ہو خوابِ مقناطیس
دکھائے آنکھ کہ آگے عدو دلی اسرار

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۷). ساحر ... پہلے چنگوں پر خواب مقناطیسی مستولی کرسکتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۰). [خواب + مقناطیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ میں آنا محاورہ.
خواب میں دکھائی دینا یا نظر آنا.

کہ فیروز آ خواب میں رات کوں
دعا دے کے چومے مرے ہات کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷).

خواب میں شاید آئے وہ ناسخ
قصد کر بے درنگ سونے کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۳). بعض خیالات مثلاً سانپ ، مچھلی ، اور گرگٹ کی قسم کے جانور بھی ... خواب میں آتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۳۹).

ـــ میں بَرّانا ف ل.
سوتے میں باتیں کرنا یا ڈر کر شور کرنا. خواب میں بَرّا رہے ہیں دہراتے جا رہے ہیں کوئی انتہا ہے اس ذہنیت اور ادعائیت کی. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۹۳).

ـــ میں چَلا جانا محاورہ.
سو جانا. پھر وہ خواب میں چلا گیا ، خواب میں جگہ جگہ ... چھوے گردش کر رہے تھے. (۱۹۸۲ ، ہا کھ ، ۱۷۸).

ـــ میں دِسْنا محاورہ.
خواب میں نظر آنا.

ولی خیال میں اس مہ کوں جو کوئی کہ رکھے
تو خواب میں نہ دسے کوں غیر سہتابی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۱).

ـــ میں دیکھنا محاورہ.
سوتے میں کسی صورت یا واقعہ کو اس طرح دیکھنا جیسے جاگتے میں.

اس پتلیاں کی صورت کتنی خواب میں جو دیکھے
رشک آئے مجھ ، کرے مت کوئی سجدہ اس دوارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲). فرمائے کہ خواب میں دیکھا میں نے دریا لوہو کا اس جنگل میں بہتا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶). حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابی لہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷).

ـــ میں (بھی) نَظَر نہ آنا / نَہ دیکھنا محاورہ.
دیکھنے یا برتنے کے لیے میسر نہ ہونا ، وہم و گمان یا تصور و خیال میں بھی نہ گزرنا.

کیے عیش یوں شہ پر یک بات میں
کہ دیکھیا نہیں کوئی ایسوں خواب میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). پہلی آرزو تو محال ہے ، خواب میں بھی نہ دیکھے کا فقط خیال ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۶). اس نے دنیا کی برائیاں خواب میں بھی نہ دیکھی تھیں. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۰۰).

ایک خواب و خیال ہے عشرت
خواب میں بھی نظر نہیں آتی

(۱۹۶۶ ، دامن یوسف ، ۸۳).

ـــ میں ہونا محاورہ.
سوتا ہوا ہونا ، نیند میں ہونا.

خواب میں ہے وہ صنم شیخ و برہمن زنہار
شورِ تکبیر نہو نالۂ ناقوس نہ ہو

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۷۳). میں خواب میں نہیں ہوں سوچ سکتا ہوں سونگھ سکتا ہوں. (۱۹۸۲ ، ہا کھ ، ۱۷۸).

ـــ ناک صف.
نیند یا نیند کے خمار سے بھرا ہوا ، خواب آلود.

تھا یہ سامان تھا یہ فضلِ ربِ پاک
کھل گئی جو میری چشمِ خوابناک

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸۹). چاندنی اور الاؤ کی روشنی میں سب کچھ خوابناک سا محسوس ہو رہا تھا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۲). [خواب + ناک ، لاحقۂ صفت].

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.
وہ کتاب جس میں خوابوں کی تعبیریں لکھی ہوتی ہیں. برصغیر کے اکثر خواب ناموں میں خوابوں کی ... بنی بنائی تعبیریں ملیں گی. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۳۳). [خواب + نامہ (رک)].

ـــ نَگَر (ـــ فت ن ، گ) امذ.
خواب کا شہر ، خواب کی دنیا ، خیالی عالم.

وہ رشک و رو کش بہزاد و مانی و آزر
تھا الف لیلہ کا بغداد جس کا خواب نگر

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۷۷). [خواب + نگر (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
خواب جیسا ، خواب کی طرح کا.

آنکھوں میں سمائی ہے اک خواب نما دنیا
تاروں کی طرح روشن مہتاب نما دنیا

(۱۹۸۱ ، صبح بہار ، ۹۸). [خواب + ف : نما ، نمودن - دکھانا].

ـــ نوشیں کس صف (ـــ و مج ، ی مع) صف.
آرام دہ نیند ، میٹھی نیند.

جہاندار ہوشیار نوشیرواں

جو ہے خوابِ نوشیں میں اسکی رواں

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٢١٠).

اے مبارک موت اے راز کمال زندگی

اے جہاں خوابِ نوشیں مآل زندگی

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ١١٩). [خواب + نوشیں (رک)].

---و خور/ خورْد (---و مج ، و معد/سک ر) امذ.
سونا اور کھانا پینا.

چلے رات دن ٹھاٹ دیکھے او درد

اتھے کھاہرے بوز نہ تھا خواب و خورد

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ١١١). آخر اس نے اس کے غم میں خواب و خور بھی چھوڑ دیا. (١٨٠١ ، طوطا کہانی ، ٩). اب اس قدر وہ جگہیں غیر آباد ہو رہی ہیں کہ بے تکلف و حوش دشتی وہاں خواب و خور کرتے ہیں. (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ١ : ١٩٨). [خواب + و (حرف عطف) + ف : خور/خورد ، خوردن = کھانا ، پینا].

---و خور تَلْخ ہونا محاورہ.
کسی تکلیف یا فکر میں نیند نہ آنا اور کھانا پینا ناگوار ہونا.

خار خار میکشی نے کر رکھا ہے بیقرار

خواب و خور ہے تجھ بغیر اے ساقیٔ گلفام تلخ

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٥٣).

---و خور حَرام ہو جانا/ہونا محاورہ.
کسی تکلیف یا فکر کے باعث سونا اور کھانا پینا چھوٹ جانا ، کسی بات کی دھن یا فکر میں ضروری سے ضروری کام کو بھی جی نہ چاہنا. کیا کہیے اس کتاب کے پیچھے خواب و خور حرام ہو گیا ہے. (١٨٦٩ ، مکتوبات سرسید ، ٧٥). کبھی کبھی ایسا مسئلہ پیش آ جاتا ہے کہ خواب و خور حرام ہو جاتا ہے. (١٩١٧ ، حیاتِ مالک ، ٥٠). جب تک بغا زندہ رہا ... خواب و خور حرام تھا. (١٩٧٥ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ٢ : ١٧٦).

---(اور) و (ہور) خَیال (---و مج ، فت خ) امذ.
١. وہم و گمان جو بالکل بے اصل ہو ، بے بنیاد امر ، ناممکن اور محال کام ، بے اصل باتیں.

کہیا شاہ شہ کا عجب حال ہے

کہ تمنا ہو سب خواب ہور خیال ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٣). زبانی یوں ارشاد کیا بہتر یوں ہے کہ دست بردار اس خواب و خیال سے ہو. (١٧٩٢ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ١٠٧). میں تیری شرافت کو خوب جانتا ہوں یہ خواب و خیال ہے اس پر جی نہ دے. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٩٦).

شاخوں پہ کھلے ہوں پھول پھر سے

ہوں خواب و خیال جیسے دن تھے

(١٩٨١ ، ملامتوں کے درمیان ، ١٠). **٢. بھولی بسری (بات) ، بالکل فراموش شدہ (بات).** جن کے ساتھ کھیلی ، پڑھی ، اٹھی بیٹھی ان کی باتیں خواب و خیال ہوگئیں. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٦٧).

رائے پتھورا کا وہ جاہ و جلال

ہو گیا پل مارتے خواب و خیال

(١٩١١ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ٩٠). الف : ہو جانا. **٣. سان گمان ، واہمہ.** مرزا یاس وہ اب سامان جمع ہو گیا کہ اس کے خواب و خیال میں نہ تھا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ١٢٣). ایسے ایسے راز افشا ہوئے جن کا خواب و خیال بھی نہ تھا. (١٩٠٢ ، اولاد کی شادی ، ٤٣). [خواب + و (حرف عطف) + خیال (رک)].

---ہونا محاورہ.
١. امتداد ایام کے باعث کسی بات کا ذہن سے اتر جانا ، بھولی بسری بات بن جانا.

ہوتا ہے وصل پھر دل بے تاب آج کل

ہو جائیں گے یہ دن بھی میاں خواب آج کل

(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ٣٣٨).

کھول کر آنکھ اڑا دید جہاں کا غافل

خواب ہو جائے گا پھر جاگنا سوتے سوتے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٢٢).

وہ دو دلوں کی راحتیں سب اضطراب ہو گئیں

وہ دن خیال ہو گئے وہ راتیں خواب ہو گئیں

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ٢٣). وہ تیکھے تیور والا بانکا شہزادہ اب خواب ہوا. (١٩٤٩ ، جزیرہ ، ٢٦). **٢. کسی واقعہ یا حال کا خواب میں نظر آنا ؛ بدخوابی ہونا ، احتلام ہونا.**

جو دیکھیا اتھا خواب میں ماہ کوں

ہوا خواب میں خواب اس شاہ کوں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٦).

کوئی رہ سکتے ہیں پوشیدہ یہ پوشیدہ گناہ

نے اگر چھپ کر ہوں میں محتسب کو خواب ہو

(١٨٥٣ ، دیوانِ اسیر ، ٢ : ٣٥٣). **٣. سوتے میں کسی بزرگ کا کوئی خوشخبری سنانا ، بشارت ہونا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---یک خُوابست و باشَد مُخْتَلِف تَعبیر ہا فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
خواب صرف ایک ہوتا ہے مگر اس کی تعبیریں مختلف ہوتی ہیں ، جب کسی ذرا سی بات سے لوگ طرح طرح کے معنی نکالیں تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

خوابوں (و مج).
خواب (رک) کی جمع ، محاورات میں مستعمل.

---سے بَہْلانا محاورہ.
جھوٹی امیدیں دلانا ، سبز باغ دکھانا.

جن سے تعبیر کی توقع تھی

ہم کو بہلا رہے ہیں خوابوں سے

(١٩٧٩ ، زخم ہنر ، ١٦١).

---کی جَنّت میں رَہْنا محاورہ.
خوش فہمیوں میں مبتلا رہنا ، خیالی باتوں سے بہلنا.

حور و قصور و کوثر پر ہیں قابض چند انسان
باقی دنیا خوابوں کی جنت میں رہتی ہے
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۵۸).

خوابی(و معد) (الف) صف.
خواب (رک) سے متعلق یا منسوب ، خواب میں نظر آنے والا ، خیالی. تم نے وعدہ مستحکم مجھ سے کیا تھا کہ میں تمھاری محبوبہ خوابی کا ضرور پتا اور نشان پیدا کر دونگی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۷). یہ کردار چارلس لیمب کے خوابی بچوں کی طرح عرصہ آب و ہوا میں خاک و آتش میں رونما تو ہو سکتے تھے مگر ہوئے نہیں. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۲۱). [خواب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ حَرَکَت (ـــ فت ح ، فت نیز سک ر ، فت ک) امث.
(نباتیات) پھول کا کھلنا اور بند ہونا ، نظام گل کا کھلنا اور پتوں کا جھڑنا وغیرہ سب روشنی کی شدت اور حرارت کی کمی و بیشی سے عمل میں آتے ہیں ، یہ عمل خوابی حرکت کہلاتا ہے(ابتدائی نباتیات ، ۳۰۷). [خوابی + حرکت (رک)].

ـــ خوابی (و معد) امث.
سونے کا عمل یا کیفیت ، (مرکبات میں بطور جزو دوم مستعمل) جیسے: گراں خوابی. اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اسے سرما خوابی کے زمانے کے واسطے چھپنے کی جگہ ہو. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۹۷). [خواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خوابِیدَگی (و معد ، ی مع ، فت د) امث.
۱. **سونے کا عمل یا حالت ، نیند.** تو اپنی خوابیدگی ... سے بیدار ہو جا اور اپنے بندوں پر نظر کرم ڈال. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۶۳). ۲. **بے حسی ، بے عملی.** ضروری ہے کہ پاکستان کے سادہ دل اور حال مست کسانوں کو عالم جمود اور خوابیدگی سے بیدار کیا جائے. (۱۹۷۰ ، وادیٔ مہران میں زراعت ، ۹). ۳. **(نباتیات) بیج کی ایک معینہ مدت جس میں بیج زندہ تو رہتا ہے لیکن اُگتا نہیں ، اس مدت کے گزرنے کے بعد بیج میں اُگنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے ، زمانہ خوابیدگی.** اکثر اوقات خوابیدگی کی کچھ مدت کے بعد تقسیم ہو کر کچھ تعداد زوسپوروں یا اپلینو سپوروں کی بنا دیتے ہیں. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتات ، ۱ : ۱۹). [خوابیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خوابِیدَہ (و معد ، ی مع ، فت د) صف.
۱. **سویا ہوا.** مردے کو خوابیدہ سے تشبیہ دینا زبان زد خاص و عام بھی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۷۷). بستر ناز پر کسی خوابیدہ حسینہ کی طرح پڑی ہوئی نظر آتی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۳). ۲. (أ) **بے حرکت ، پُرسکون ، خاموش.** جب آتش فشاں عامل ہوتا ہے تو دہانہ کھلا رہتا ہے اور جب خوابیدہ یا مردہ ہو جاتا ہے تو یہ بند ہو جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۸۹).

موجوں نے کوئی کروٹ بدلی خوابیدہ کنارے جاگ اُٹھے
دریا کے اندھیرے سینے میں سوتے ہوئے دھارے جاگ اُٹھے
(۱۹۸۲ ، تارگریباں ، ۶۷). (آآ) **جو فعّال نہ ہو ، غیر متحرک.** پاکستان میں نیشنل کمیشن برائے یونیسکو اس لحاظ سے کسی درجہ خوابیدہ ہے. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۳۳). (آآآ) **بے حس ، سُن.**

شورِ محشر ہو اگر نالۂ زنجیر کی جا
پائے خوابیدہ ہمارا کبھی بیدار نہ ہو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۶). ۳. **چھپا ہوا ، پوشیدہ.**

زمزمے خوابیدہ ہیں تیرے نفس کے تار میں
حسن کی کلیاں چٹکتی ہیں ترے بازار میں
(۱۹۳۹ ، نیش دوراں ، ۲۱۷). اس کی خوابیدہ صلاحیتیں یک لخت بیدار ہوگئیں. (۱۹۸۳ ، ''پیمان'' ، کراچی ، ۱۸ ، فروری : ۳). ۴. **(سبزہ وغیرہ) جھکا ہوا ، سرنگوں ، پژمردہ.**

اللہ رے تعلّی رفتار ناز یار
گردوں نظر میں سبزۂ خوابیدہ ہو گیا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۴۳).

دامنِ لارنس میں ہر سمت وہ خوابیدہ پھول
ذرے ذرے کو چمن زارِ جناں سمجھا تھا میں
(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۰۳). [ف: خوابیدن = سونا ، کا حالیہ تمام].

ـــ فِتْنَہ (ـــ کس ف ، سک ت ، فت ن) امذ.
سویا ہوا فساد ، دبا ہوا جھگڑا. جنگے پیروں کی چاپ پر قیامت کان لگاتی ہے خوابیدہ فتنوں کی طرح وہ بھی فرش گل ہو گئے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۱). [خوابیدہ + فتنہ (رک)].

خَواتِم (فت خ ، کس ت) امذ ، ج.
ختم کرنے والے ، انجام کو پہنچانے والے ، انگوٹھیاں ، مہریں. سب باتوں کو ان کے انجام (خواتم) سے جانچنا چاہیے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۶).

ـــ اُلمُلُوک (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، و مع) امذ.
ایک پھول کا نام (جامع اللغات). [خواتم + رک: ال (۱) + ملوک (رک)].

خَواتِیم (فت خ ، ی مع) امذ ، ج.
۱. **خاتمے ، نتیجے ، آخری حصے جن پر اختتام ہو ، انجام.** عبدالمطلب ... مبادی احوال و خواتیم اعمال ملاحظہ کر چکے تھے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳). ۲. **سورتوں کی آخری آیات.** خواتیم سورہ بقرہ سے مکرم کیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۹۷). کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے اس کے آخر تک پہنچ جانا اسی معنی میں ختم قرآن بولتے ہیں اور اسی معنی میں سورتوں کی آخری آیات کو خواتیم کہا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۱۹۵). ۳. **ایسے حروف جن کا کوئی ہم شکل نہ ہو ، جیسے : ا ، ف ، ق ، ک ، ل ، م ، ن ، و ، ہ ، ی ، حروف خواتیم.** حروف خواتیم وہ ہیں کہ جن حروف کا کوئی ہمشکل نہ ہو. (۱۸۹۰ ، جواہر الحروف ، ۹). [خاتِمَہ (رک) کی جمع].

خَواتِین (فت خ ، ی مع) امث ، ج.

عورتیں ، مستورات. کعبہ کو حرم کہتے ہیں اور خواتین کا بھی یہی لقب قرار پایا ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۸۰). وہ مطلوبہ عملے کے عوض خواتین اور بچوں کی رہائی پر بھی آمادہ تھے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ ستمبر : ۳). [خاتُون (رک) کی جمع عربی قاعدے کے مطابق].

خواجگان (و معد ، فت ج) امذ ، ج.
خواجہ (رک) کی جمع.

جہاں کو فیض ہے عشاق کی نگاہوں سے
بجا ہے ان کو اگر کہیے خواجگانِ نگاہ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۷).

کیسے کیسے نہیں گزرے ہیں جہاں میں نامی
خواجگانِ عربستان و صنادیدِ عجم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳). [خواجہ (ہ مبدل بہ گ) + ان ، لاحقۂ جمع].

خواجگی (و معد ، فت ج) امذ.
۱. آقا اور مالک ہونے کی حیثیت ، امارت و حکومت ، سرداری.

ہے خواجگی کچاٹ نہ پڑ اس کچاٹ میں
بندا ہے تو ہمیشہ تجے بندگی بھلی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۰).

اس خلق کوں بندگی لگایا خلّاق کی خواجگی جگایا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲). نہ ہے نفسی خلوت سرای راز کہ جہاں خواجگی اور عقدہ کشائی مزد اس کا ہووے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۶۳).

فلک نے ان کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روشِ بندہ پروری کیا ہے

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۷۲).

تسکین نہ خواجگی سے نہ مزدوری سے
عاجز ہے غریب اپنی رنجوری سے

(۱۹۸۰ ، جمیل مظہری ، فکرِ جمیل ، ۲۳۵). **۲. خواجہ ہونے کا شرف یا اعزاز.** ان کی شادی خواجہ عبداللہ احراری کے خاندان میں ہو گئی ، اسی شادی کی وجہ سے رستم خاں کے خاندان میں بلحاظ اعزاز خواجگی کا خطاب آ گیا. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۶). خواجہ حافظ اور خواجہ آتش میں خواجگی کے لقب کے سوا اور کوئی عنصر ایسا نمایاں نہیں جسے اہم وجہ اشتراک قرار دیا جا سکے. (۱۹۸۰ ، نذر حمید احمد خاں ، ۲۲۷). [خواجہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت (ہ مبدل بہ گ)].

خواجَہ (و معد ، فت ج) امذ.
۱. صاحب و مالک ، آقا ، سردار ، حاکم.

حبیبِ خدا خواجۂ کائنات
ہوئے اوس تے نابود لات و منات

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵). غلام شمشیر لے کہا اے خواجہ کیونکر دل کسو کا یاری دیوے کہ اگ بچوں بے گناہوں کوں مارے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۶). اے خواجہ تمہاری دولت سے سب میسر ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۵). اگر خواجہ نے اپنی لونڈی کو مکاتبہ کیا ... تو تب لڑکے کا ثابت ہو جاوے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۳).

یہ عشق ہی تھا کہ محمود نے ایازی کی
نہیں تو خواجہ کو کیا تھی غلام سے نسبت

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۷۹). ۲. (أ) **توران میں سادات کا لقب** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (أأ) **وہ شخص جس کی ماں سیدانی اور باپ شیخ ہو** (برصغیر میں). کشمیری بھانڈ کی اولاد خواجہ کیسے بن گئی. (۱۹۶۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۷). **۳. وہ شخص جس کے خصیے نکال دئے گئے ہوں ، جس کے عضوِ تناسل نہ ہو ، خصی مرد ، ہیجڑا.** جسولیاں خواجے باہر کی عرض معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۶). **۴. امیر سوداگر** (جامع اللغات). [ف].

ـــ اَخْتَراں کس اضا (ـــ فت ا ، سک خ ، فت ت) امذ.
ستارہ مشتری ؛ سورج (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [خواجہ + اَخْتَر (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ آنست کہ باشَد غمِ خِدْمَت گارَش فارسی کہاوت.
مالک وہ ہے جسے اپنے نوکر کی فکر ہو ، نوکروں کا خیال رکھنا مالک کا فرض ہے (جامع اللغات).

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
مالک اور آقا کی پرستش. قدیم مصری قوم کی بت پرستی اور خواجہ پرستی توہمات حیات بعد از موت کا یقین یونان کے ملک میں ... ایپی کیوری ان (Epicurian) صورت میں ظاہر ہوا. (۱۹۶۹ ، سائنس و فلسفہ کی تحقیق ، ۲۷۱). [خواجہ + ف : پَرَسْت ، پرستیدن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تاش امذ.
۱. ایک مالک کے دو یا زیادہ نوکروں یا غلاموں میں سے ہر ایک (ایک دوسرے کے لیے).

پھرتے تھے سب بادلا اور پہنے تاش
کیا سپاہی کیا غنی کیا خواجہ تاش

(۱۷۶۹ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۳۹).

اے انیس کیا کہیں کہ ہم اور غیر ، غیر ہیں
نسبت جناب یار میں ہے خواجہ تاش کی

(۱۸۸۳ ، میرزا انیس ، د ، ۹۳). پنڈت ، بیت رام ضلع کانپور میں میرے خواجہ تاش تحصیلدار تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۳۱). اس نے اپنے خواجہ تاشوں کو جس طریقے سے بھی ممکن ہو سکا ختم کیا. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمۂ معین الحق) ، ۷۷۳). **۲. خاندان کا مالک.**

جناب شیفتہ نواب خواجہ تاش کلام
کہ جس کے وصف میں مطلع ہے یہ طلسم داد

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۲۹۶). **۳. (أ) (خیالات وغیرہ) جو ایک دوسرے سے مشابہ یا ایک نوع کے ہوں.** یہ خیالات اور ایسے ہی خواجہ تاش وسوسے دفعتاً واحدتاً خاطر آزادی مقاطر میں

آئے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۳۷)۔ (اا) ہم خیال ، ہمنوا ، کسی بات میں دوسرے کا شریک۔

جگر فراق میں رکھ رکھ کی کاوشیں مجھ سے
تری مژہ کا بنا خواجہ تاش سینے میں

(۱۸۸۸ ، مشنور سخن ، ۶۹)۔ م۔ طالب علم ، ہم جماعت ، ہم مدرسہ (جامع اللغات ، اسٹین گاس)۔ [خواجہ + تاش (رک)]۔

---تاشی امث۔
ایک ہی آقا کے غلام ہونے کی حیثیت ، غلامی۔

دربان خلد سے ہوں مری خواجہ تاشیاں
مدفن کو میرے جو در خیرالبشر ملے

(۱۸۷۳ ، دیوان قدا ، ۲۹۸)۔

ملے مجھ کو بھی مثل سلمان و بوذر
وہی خواجہ تاشی وہی نیک نامی

(۱۹۳۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۹۵)۔ ہماری شناس نیاز صاحب کی خواجہ تاشی میں گزرتی رہی۔ (۱۹۶۳ ، قمرزمانی بیگم ، ۱۸)۔ [خواجہ + تاش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خِضَر (---کس خ ، سک نیز فت ض) امذ۔ امیر خواجہ خضر۔
ایک پیغمبر کا نام جن کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے آب حیات پیا ہے اور قیامت تک زندہ رہیں گے اور وہ خشکی اور تری پر بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھلاتے ہیں۔ یہ عمل کر کے اسی دریائی ڈاک پر سب پرچے خواجہ خضر کے نام بیرنگ کر دئیے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۰۳)۔ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے زمانے میں وقت کے بادشاہ سے خواجہ خضر کی ملاقات ہوئی۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۸)۔ [خواجہ + خضر (رک)]۔

---خِضَر بیڑا پار فقرہ۔
حضرت خضر کو مسلمان دریا اور سمندر کا مالک سمجھتے ہیں (جامع اللغات)۔

---خِضَر کا بیڑا چڑھانا محاورہ۔
منت پوری ہونے پر خواجہ خضر کے نام کی نذر و نیاز کرنا۔ الٰہی خیر ہو ... تو خواجہ خضر کا بیڑا چڑھاؤنگی۔ (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹)۔

---خِضَر کا دَم بھرنا محاورہ۔
مداح ہونا ، پیروی پر نازاں ہونا ، خوشامد میں لگے رہنا۔ ہر ایک سقا خواجہ خضر کا دم بھرتا ، لنگیاں باندھے اور کھاروے کی باندھے ... چھڑکاؤ کرتے نکلے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶)۔

---داند بہائے شاخِ نَبات فارسی کہاوت۔
شاخ نبات کی قیمت خواجہ جانتے ہیں ، کسی چیز کی خوبی اس کے قدردان سے پوچھو (جامع اللغات)۔

---زادگی (---فت د) امث۔
خواجہ کا خاندانی شرف ، سرداری ، کسی پیشے کی طرف (لہار ، بڑھئی کے) اگر رغبت کرتے ہیں تو کھوئی خواجہ زادگی جاتی ہے۔ (۱۸۷۰ ، اکمل الاخبار ، ۵ جنوری : ۹)۔ [خواجہ + ف : زادہ (ہ بدل بہ گ) ، زادن - جننا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---زادَہ (---فت د) امذ۔
خواجہ کا بیٹا ، مالک (جامع اللغات ، اسٹین گاس)۔ [خواجہ + زادہ (رک)]۔

---سَرا (---فت س) امذ۔
۱۔ وہ مرد (خصوصاً غلام) جو خصی کر دیا گیا ہو اور زنانے مکان میں آمد و رفت اور خدمت پر مامور ہو (شاہی کے زمانے میں بعض غلاموں اور نوکروں کو خصی کر دیا جاتا تھا جو شاہی بیگمات کے محل میں بے روک ٹوک آتے جاتے اور کام کاج کرتے تھے) ، نامرد ، ہیجڑا ، مخنث۔

ورنہ میں کہاں اور یہ گھر خواجہ سرا کا
اس در پہ مجھے گردشِ افلاک ہے لاتی

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۷۵)۔ اتنے میں ایک خواجہ سرا نظر پڑا فقیر کو اسکے دیکھنے سے کچھ تسلی ہوئی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۸)۔ ایک شخص نے اپنے دوست سے پوچھا کیوں صاحب یہ ان کی مونچھ نہ داڑھی یہ کوئی خواجہ سرا تو نہیں ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۸۷)۔ تمام اعضا جسم میں زنانہ لوچک اور گدازی آ جاتی تھی اس کی بہترین مثال خواجہ سرا ہیں۔ (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی : ۳۳)۔ خواجہ سرا کسی بھی قومیت سے متعلق ہو ایک عجوبہ ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۹۸)۔ ۲۔ وہ افسر جو شاہی محلات کا انچارج ہوتا ہے اور جسے انگلستان میں قریب قریب لارڈ چیمبرلین کہتے ہیں۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت کے وقت جو خواجہ سرا ہوتے تھے ان کو شاہ وقت کے مزاج میں بڑا دخل ہوتا تھا اور بادشاہ ان کے بغیر اپنے ذاتی اور ملکی معاملات میں بھی کچھ نہیں کرتا تھا (اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۶۳۷)۔ [خواجہ + سَرا (رک)]۔

---سَرا بَنانا محاورہ۔
مرد کے خصیے نکلوا کر اس کی قوت مردمی کو ختم کر دینا ، خصی کرنا۔ بعض اپنے بیٹوں کو خواجہ سرا بنا کر مال واجبی کے عوض میں حکام کو دیتے تھے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۶۱)۔ لڑکوں کو مخنث بنانے کی مشرقی رسم کا کہ وہ خواجہ سرا بنا کے فروخت کیے جائیں اس نے انسداد کیا۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ ، ۵۹۹)۔

---سَگ پَرَسْت (---فت س ، سک گ ، فت پ ، ر ، سک س) امذ۔
کتے کو پوجنے والا ؛ خواجہ سگ پرست ، یہ باغ و بہار یعنی قصۂ چہار درویش کے ایک کردار کا نام ہے۔ وزیرزادی پھر سودا گر بچہ بن کر خواجہ سگ پرست پاس چلی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۱)۔ کتے میں جو عادات اور صفات اصحاب کہف خواجہ سگ پرست کے زمانے میں تھی ان میں رتی بھر ترقی نہیں ہوئی۔ (۱۸۹۰ ، رسالۂ حسن

مارچ : ۱۰)۔ [خواجہ + سنک (رک) + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا]۔

----صاحب (---کس ح) امذ.
محترم خواجہ ؛ (مراد) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا مزار. بادشاہ خواجہ صاحب میں آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۳). خواجہ صاحب میں کمرے لیے جاتے ہیں مکان بسائے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۷)۔ [خواجہ + صاحب (رک)]۔

----کی چادر (---فت د) امث.
کسی پیر کے مزار پر چڑھائی جانے والی چادر جو عموماً منت پوری ہو جانے پر چڑھائی جاتی ہے. معلمہ۔ تو یہ تو یہ تو بری بات ہے، شیخ سدو کا بکرا اور خواجہ کی چادر اور کونڈے پنڈیا ماننا تو کفر کی برابر ہے. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۶۷)۔

----معین الدین کا چاند/مہینہ (---ضم م ، ی مع ، ضم ن ، غم ال ، شد د ، ی مع ، مج / فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
(عو) چاند کا چھٹا مہینہ (جس میں خواجہ کا عرس ہوتا ہے) ، جمادی الآخر. سہاگ ہی کے چڑھتے چاند اس کو شھاپا تھا مدار پھر پڑھا خواجہ معین الدین پھر بڑھتی رہی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۰۰). خواجہ معین الدین کے چاند جو اس سن والے چھپاسی کے بگاڑنے پر لڑائی ہوئی تھی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۸۷).

----ہند کس اضا(---کس ہ ، سک ن) امذ.
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ (جامع اللغات)۔ [خواجہ + ہند (رک)]

----ہند کا راجا دکھ دلدّر بھاجا کہاوت.
خواجہ معین الدین اجمیری کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

خَواجی (فت خ) امث.
(عماری وغیرہ) سواری کی پچھلی نشست ، خواصی. جمال صاحب ایک خاص مقرب خواجی میں بیٹھے تھے. (۱۹۷۳ ، شمارستان ، ۲۰۵)۔ [خواصی (رک) کا بگاڑ]۔

خَوادِم (فت خ ، کس د) امذ ، ج.
خدمت گار ، نوکر چاکر. یہ چاروں قوے کیا غاذیہ کے خوادم ہیں ؟ ... بعض نے انہیں خوادم کے نام سے ذکر کیا ہے اور بعض نے انہیں غاذیہ کے اقسام میں داخل کیا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر عمل ، ۸۹)۔ [رک : خادم جس کی یہ جمع بنائی گئی ہے ، عربی میں خادم کی جمع خَدَم و خُدّام ہے]۔

خوار(۱) (و معد) صف.
۱. جو نگاہوں میں حقیر اور سبک ہو ، جو قابلِ نفرت و تحقیر ہو ، ذلیل ، رسوا ، بے عزت.
مجاور کے تیں خوار کر لایا قبر کھول کر شوک و خر کاٹیا

(۱۵۹۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۰).
جکوئی بوالہوس ہوو طمع دار ہے
جہاں جائے گا وہ وہاں خوار ہے
(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۵).
دیکھا کیا جھوٹی محبت پر ہوا رسوا رقیب
سچ کہا ہے آدمی کے تئیں کرے ہے خوار جھوٹ
(۱۷۸۳ ، دیوان محبت ، ۱۵۱). اتنا عمر ہوا ہے اب تک کوئی مجکو اس طرح خوار نہ کیا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۹۷ ب). یہ عیوب دونوں جہاں میں ذلیل و خوار کرتے ہیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۳۱).
یہ برا عیب ہے اس عیب سے اللہ بچائے
خوار بھی ہو اگر انساں تو سبکوار نہ ہو
(۱۹۲۸ ، دیوان قمر ، ۲ : ۵۱).
اس زمانے میں جو خوددار نظر آتا ہے
عام تلقنوں میں وہی خوار نظر آتا ہے
(۱۹۷۰ ، صد رنگ ، ۲۳۰). ۲. آوارہ ، سرگرداں ، پریشان.
تماشا دیکھ اے لیلی کہ تیرے غم کی گردش میں
بگولے کی نمط پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۷).
پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۳). پھول میں سے جس کو تم نے زیادہ پیار کیا وہی زیادہ خوار ہوا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۶۱).
نہ ہوتی وہ ان آفتوں کا شکار
یہ گت اس کی ہوتی نہ ہوتی وہ خوار
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۹۱). ان میں سے چند ممتاز روشن تو کافی خوار بھی ہوئے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۰۵). اف : کرنا ، ہونا. ۳. ہیچ ، ناچیز ، بے قدر و قیمت ، بہت معمولی حیثیت کا.
میں اس مرد کوں خوار جانیا اتھا
نہیں مردی اس کی پچھانیا اتھا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۹۱)۔ [ف : خوار ؛ پہلو : خوار - بے ہودہ]۔

----رہنا ف ل.
پریشان رہنا.
نے جرم فلک کا ہے نہ کچھ بخت کی تقصیر
خود رائی سے ہم اپنی سدا خوار رہے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰).
بلبل کا گر چمن میں کرے آشیاں خراب
گلچیں الٰہی خوار رہے باغباں خراب
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۳).

----زار صف.
ذلیل و بے وقعت ، پریشان و خستہ حال.
سینے پر دیا پاوں بند استوار
کیا اس کے جیسے کوں یوں خوار زار
(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۳۰).
ایسے کوں توں خوار زار جانیا بے قدر بلا وقر پچھانیا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵). [خوار + زار (رک)].

... خوار (و معد) صف.
مرکبات میں جزو دوم کے طور پر آ کر کھانے والا ، پینے والا ، کے معنی دیتا ہے.

بے سبب توڑا نہیں خم محتسب نے ساقیا
روح شاید تشنہ ہے تھی کسی مے خوار کی

(۱۸۰۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۸).

تو نہ ہو ہرگز محبِ سود خوار
کیونکہ ہے وہ دشمنِ پروردگار

(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض ، ۳۰). رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پلید خوار جانور کے گوشت اور اس کے دودھ سے منع فرمایا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۸۰).

اے عشق میرے نالۂ برہم سے در گزر
نو خوار ہوں میں تیز ہے صہبا بہت ابھی

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۵۰). [ف : خوردن - کھانا ، پینا ، کا فعل امر].

خُوار (۱) (ضم خ) امث.
(لسانیات) پشاچی بولیوں میں سے ایک جو پہاڑی علاقے میں بولی جاتی ہے ، چترال کی ایک زبان. یہ ... اتری پچھمی ہندوستان کے پہاڑی دیسوں میں بولی جا رہی ہیں. ان میں کافرستان کی تین چار بولیاں ، چترال کی خوار ، گلگت کی شینا ، کشمیری اور کوہستانی شامل ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۵). [مقامی].

خُوار (۲) (ضم خ) امث.
گائے بکری اور ہرن وغیرہ کی آواز.

کیونکر اے ناسخ خوار عجل دشمن ہو نہ خوار
کیسے موسیٰ کا علی شیر خدا ہارون ہوا

(۱۸۰۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵). پھر وہ بچہ گائے کی آواز کرنے لگا اس آواز کو عربی میں خوار کہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۱۰). [ع : (خ و ر)].

خَوّار (فت خ ، شد و) صف.
۱. نرم.

جبار کو خوار بنائے اسلام
دے ضبط و تحمل کا اسے یوں پیغام

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۷۹). ۲. سست ، ضعیف (فرہنگ آنند راج).
[ع : (خ و ر)].

خَوارِج (فت خ ، کس ر) امذ ؛ ج.
خارجی (رک) فرقے کے لوگ ، وہ لوگ جو خلفائے راشدین میں سے حضرت علیؓ کو نہیں مانتے.

کیا تشتر ان دل رگ منے ، جتے خوارج اگ متے
منج کوں سو دونو جگ منے ، تج بن نئیں کوئی یا علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۹).

جو فرقہ تیسرا ہے مارقین نام
خوارج ہیں وہ سارے نکبت انجام

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۸). خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کے بھی کرنے والے کو کافر کہتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۵) بعض خوارج کھلے کھلے علم خروج و بغاوت بلند کرتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰). اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خوارج دین یعنی ملت سے نکل جائیں گے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور دو عالم ، ۱ : ۳۶۹). [ع : خارجۃ یا خارجی (خ ر ج) کی جمع].

خَوارِجی (فت خ ، کس ر) امذ.
فرقہ خوارج کا فرد ، خارجی.

عید آئیا آنندسوں یاراں مبارک کا
خوشیاں دوستاں کوں ، غم سب خوارجی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۷). [خوارج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَوارِق (فت خ ، کس ر) امذ ؛ ج.
وہ غیر معمولی و حیرت انگیز افعال جو عام انسانی طاقت سے بالاتر ہوں ، معجزات ، کرامات.

اس سفر بیچ دے از احمد لے کرامات و خوارق بے حد

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۴ : ۵۲). غلام دستگیر صاحب ثانی حضرت کے متعدد خوارق کا ذکر کرتے ہیں. (۱۸۶۲ ، تحقیقات چشتی ، ۲۳۳). انبیا و رسل سے ... عجیب عجیب خوارق ظہور پذیر ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲). قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے خوارق (معجزات) کا انکار کرنا بہت بڑی غلطی ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۷۷). [ع : خارقہ (خ ر ق) کی جمع].

~ عادات کس اضا ، امذ ؛ ج ؛ نیز امث (شاذ).
وہ امور جو خلاف عادت و فطرت واقع ہوں ، معجزات ، کرامات. اے عزیز جتنی خوارق عادات کتابوں میں ڈھونڈھنے سے معلوم ہوتی سب بازہ ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۱۱). آپ کے بعض خوارق عادات کے یہودی بھی معترف تھے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۲ : ۵۳). اس قسم کے بعض کمالات اور خوارق عادات حق تعالیٰ نے آپ کی امت کے افراد پر ظاہر فرما کر اہل عالم پر ظاہر فرما دیا. (۱۹۶۳ ، کشکول ، ۳۰۹). [خوارق + عادات (رک)].

خوارگی (و معد ، فت ر) امث.
ذلت ، سرگردانی ، پریشانی.

ہائے کیسی تم پہ ہے آوارگی خوارگی آوارگی بیچارگی

(۱۸۳۹ ، رسائل حیات ، ۳۵). [خوار (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

خوارہ (و معد ، فت ر) صف.
مرکبات میں جزو دوم کے طور پر آ کر ، کھانے والا ، یا ، پینے والا ، کے معنی دیتا ہے.

اگرچہ سیاہ آدمی خوارہ ہیں
مہینے پاس ہو خوار و بیچارہ ہیں

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۴). [ف : خوارہ ، خوارَدن - کھانا ، پینا].

خواری (و معد) اث.
۱. **ذلت ، رسوائی ، بے عزتی.**
قطبا کہے دل کے بجن ہر دم مدد منج پنج تن
را کھے خدا منج کو جن دشمن کو خواری والے والے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶۰).
کل باغ جنوں ہے رسوائی عزت ملک عشق خواری ہے
(۱۸۱۳ ، قائم ، د ، ۸۵). بڑے سردار کی تو اس قدر خواری ہوئی کہ وہ خفا ہو کر فوج سمیت ... اٹھ گیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۱۸).
طعن اغیار ہے رسوائی ہے ناداری ہے
کیا ترے نام پہ مرنے کا عوض خواری ہے
(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۸۲). برطانوی افسر شاہی اور ان کے کالے ماتحتوں کے ساتھ گزارہ کرنا پڑے گا اور اس میں خواری ہی خواری ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۶۲). ۲. **پریشانی ، سرگردانی ، بے کسی ، مصیبت.**
دو نور دیدے بی بی کے آخر دیکھو کیوں دُکھ دیکھے
لہو میں لڑے پیاسے بھکے ، دیکھو یہ خواری والے والے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۹).
عجب خواری میں زیرِ خاک بھی عاشق تمھارا ہے
کہ دل میں خارِ غم چھاتی پہ لوحِ سنگِ خارا ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۰). [خوار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اُٹھانا محاورہ.
ذلیل ہونا ، رسوا ہونا.
ان کی مدح کرے گا جو خواری اٹھائے گا
نام ان کا کر لیا تو سزا سخت پائے گا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷).

--- کرنا ف مر ؛ محاورہ.
بے عزتی کرنا ؛ لڑائی جھگڑا کرنا.
سو بھایاں کوں آ بھائی باری دیا
شمر کے سو جینے کوں خواری کیا
(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک (م ق) ، ۲۰).
جاتے تھے ادھر سے دو جواری
ایک ایک کی کر رہا تھا خواری
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۵).
کون کہتا ہے ستم کاری نہ کر
چاہنے والوں کی پر خواری نہ کر
(۱۹۰۰ ، دیوان عاقل ، ۳۹).

--- کھنچنا محاورہ.
ذلت سہنا ، رسوائی برداشت ہونا.
نہ بھائی ہماری تو قدرت نہیں
کھنچیں میر تجھ سے ہی یہ خواریاں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۲).

--- کھینچنا محاورہ.
ذلیل ہونا ، رسوا ہونا ؛ پریشان ہونا.
نکلے اس ملک سے بہ دشواری
پاؤں میں خار ؛ کھینچے خواری
(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۹۳).

--- میں بہانا محاورہ (قدیم).
ذلت میں ڈالنا ، ذلیل کرنا.
تھا ایسا کیا کہ یک لقمے کو کھانا
جو تس بیچیے اپن خواری میں بہانا
(۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت ، ۱۸۹)).

خواست (و معد ، سک س) اث ، امذ (قدیم).
۱. **خواہش ، تمنا ، آرزو ، مقصد.** ہر یک اپنی اپنی فہم سوں بکڑتے و لیکن اس کا خواست نہ جانتے. (۱۴۲۱ ، شمس العشاق ، ۱۰).
سنکر ہوا کہیا شاد پائی جیو کی خواست مراد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ستمبر ، ۱۹۵۷ : ۷۰)). عاشق سمجھتا ہے کہ کیا معشوق کی خواست ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۴).
دیکھے جب نبی اعتقاد اس کا راست
کہ دھرتا ہے ایمان لیانیکا خواست
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۵۳). ۲. **گزارش ، عرض ، التماس ، التجا ، سوال** (جامع اللغات). [ف : خواستن - چاہنا ، کا اسم مصدر].

خواستار (و معد ، سک س) صف.
رک : خواستگار.
کہے اس کوں آویں گے تجھ خواستار
خریدار بھی آویں گے صد ہزار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۷).
ہم خواستار عفو ہیں گو مستحق نہیں
ہیں ہاتھ کاسہ نگاہیں فغاں فغاں
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۲۰). [خواست (رک) + ف : ار ، لاحقۂ فاعلی].

خواستاری (و معد ، سک س) امث.
(نسبت کی) درخواست ، تمنا ، طلبگاری.
خواستاری جنابِ فاطمہؓ بہتوں نے کی
لیکن اس عزت کا سہرا آپ ہی کے سر رہا
(۱۹۳۳ ، محشر لکھنوی ، بیاض ، ۱). اف : کرنا ، ہونا. [خواست (رک) + ار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خواستگار (و معد ، سک س ، ت) صف.
درخواست کرنے والا ، خواہاں ، طلبگار ، متمنی ، امیدوار ، طالب.
خواستگاران قضا ہیں تیغ خنجر بیتاب
شائق حسن اجازت ترے جلاد ہیں سب
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۶). اس کی خاموش آنکھیں چپ تھیں اور اب بھی ہمارے رحم کی خواستگار ہیں. (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۵۰). میں معافی کا خواستگار ہوں ، زحمت دے رہا ہوں. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۷۷). ۲. **رشتے کا خواہشمند ، شادی کا امیدوار.** بڑے بڑے شاہ و شہریار میرے خواستگار

ہیں ، میں نے قبول نہ کیا۔ (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹۸)۔ اس نے اپنے سب خواستگاروں کو یہ جواب دے دیا تھا۔ (۱۹۳۸ ، حرمان نصیب ، ۱۰)۔ ازابل ... بھول گئی تھی کہ اس کی غربت ... خواستگاروں کے عشق کی راہ میں حائل نہیں ہوتی تھی۔ (۱۹۵۸ ، بجھ چراغ بجھ پروانے ، ۱۰۲)۔ [خواست (رک) + ف : گار ، لاحقۂ فاعلی]۔

خواستگاری (وسعد ، سک س ، ت) امث۔

۱. **درخواست ، خواہش ، طلبگاری۔** ناظرین سے توجہ فرمانے کی خواستگاری ہے۔ (۱۸۶۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۱)۔ اگر ایک کے علاوہ تمام امیدواروں نے خواستگاری واپس لے لی ہے تو کمشنر مذکورہ ہی امیدوار کے منتخب ہو جانے کا اعلان کرے گا۔ (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ، ۲۱۳)۔ ۲. **نسبت کی درخواست ، شادی کا پیغام۔**

کیتے دعات سوں بے نہایت سرائی
سوری خواستگاری کے باتاں چلائی

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۸)۔ ہر ایک بادشاہ زادہ خواستگاری کے نامے لکھتا تھا۔ (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۷)۔ جس کی خواستگاری تو نے کر رکھی ہے ، کس جگہ اور کس خاندان سے ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۵)۔ یہ بھی مشہور ہے کہ پاولاف نے خواستگاری کی تھی اور وہ منظور بھی ہو گئی ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۲۸)۔ جب میں نے تمہیں بتایا کہ وہ میرا ہمراز تھا ، میری خواستگاری کے پورے عرصے میں ، تب تم کہتے ہو بے شک۔ (۱۹۶۶ ، آتھیلو (ترجمہ) ، سجاد ظہیر ، ۱۰۶)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [خواست (رک) + گار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

خواستہ (و معد ، سک س ، فت ت) صف۔

چاہا ہوا ، جو خواہش کے مطابق ہو ، مرضی۔ خواستہ تقدیر اور مشیت کردگار قدیر یہ تھی کہ ان کا خاندان ارشاد حقائق معارف کے ساتھ موصوف ہو۔ (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۳)۔

اس دم تھا یہی خواستۂ حضرتِ داور
تا دیکھ لیں سب صورتِ بے مثل پیمبر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳)۔ اگر خواستۂ خدا ہے تو بادشاہ اس کلنک کے ٹیکے سے بچے گا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۷)۔

فرشتہ صید و پیمبر شکار و یزداں گیر
ہے خواستہ مرا ساز و براق عیاری

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۳۰)۔ [ف : خواستن - چاہنا ، کا اسم مفعول]۔

---(و) ناخواستَہ/نخواستَہ م ف

چاہے مرضی ہو یا نہ ہو ، چار و ناچار ، طوعاً و کرہاً ، مجبوراً۔ بدر کو بھی تکلیف دی ، اس نے بھی خواستہ و ناخواستہ اس کی خوشی کر دی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۴)۔ حکومت عوام کے غلہ کے ہاتھوں وہ مجبور ہیں اور خواستہ نخواستہ انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۵۲)۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خواستہ و ناخواستہ زبان سے نکل ہی جاتی ہیں۔

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۲ : ۳)۔ [خواستہ + نا (حرف نفی) + خواستہ/نہ (حرف نفی) + خواستہ]۔

خَواص (فت خ) (الف) امذ ؛ بطور جمع

۱. **وہ لوگ جنھیں علم و فضل یا اثر و اقتدار وغیرہ کی بنا پر عام لوگوں سے امتیاز حاصل ہو ، خاص لوگ یا بندے (جو عوام سے ممتاز ہوں)۔**

دیکھا مرتبہ بی بی کا خوش ہوئے
خدا کے خواصوں کو ، لین جوے

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ ، ۳۰)۔

اے ولی قدر ترے شعر کی کیا بوجھیے عوام
اپنے اشعار کوں ہرگز توں نہ دے جز بہ خواص

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸)۔

شعر میرے ہیں سب خواص پسند
پر مجھے گفتگو عوام سے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۳)۔ عوام بلکہ بعض خواص کی نظر بھی اس تدقیق کی طرف نہیں جاتی۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵)۔ خواص تک عوام بن گئے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۳۰۵)۔ عوام کا ذکر نہیں خواص اور ائمہ دین تک ... ان مہلک خیالات میں مبتلا تھے۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۳۸)۔ ۲. (آ) **خاصیتیں ، اثرات۔** اس پانچہ خواص کا مراقبہ باندھنا۔ (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۱)۔

لبان تیرے میں ہے آبِ حیات کے خواص
ہر ایک سخن ہے ترا نسخہ شفا اور بیں

(۱۷۳۱ ، شاہ کرناہی ، د ، ۲۹۹)۔

خواص ان کے جملہ لکھوں گر میں اب
تو صرف ان کے لکھنے میں ہو عمر سب

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۷)۔ ان تختوں پر بتوں کے مختصر خواص درج کیے جاتے۔ (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعہ قدرت ، ۵۵)۔ ان چیزوں کے نام اور خواص بتلاؤ جن پر خلیفہ زمین کو حکومت کرنا ہے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۲)۔ (آآ) **سیرتیں ، عادات و اطوار ، مزاجی کیفیتیں ، طبعی رجحانات۔** ایسے اجتماعات اقوام و ملل کی سیرت اور ان کے ذہنی خواص کے مظہر ہوا کرتے ہیں۔ (۱۹۴۳ ، زندگی ، ۱۷)۔ (آآآ) **خصوصیات ، خاص اوصاف (جو دوسری مماثل چیزوں سے ممتاز بنا دیں)۔** اس سے فقط خواص اعداد خاص کے اور اعداد معلوم کے دریافت ہوتے ہیں۔ (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۸)۔ جو باتیں اس کی خواص کلام ہیں ان کے التزام میں مطلق فرق نہیں آیا۔ (۱۹۱۳ ، شعر العجم ، ۵ : ۱۰)۔ ہر اصطلاح کے کچھ ذاتی صفات اور خواص ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۹۱)۔ (ب) امذ ؛ بطور واحد نیز جمع۔ ۱. **(امراء کا) مصاحب ، ہم صحبت ، ہم جلیس۔**

بزاں بول بھیجا سو راجے کے پاس
سلام ہور حقیقت بدستِ خواص

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۲)۔

چھ سوار وہی وقت سید کے پاس
سپاہی قدیم تھے وہ گھر کے خواص

(۱۷۱۹ ، جنگ نامہ عالم علی ، ۲۳). اب تو تم سلطان کے خواص میں داخل ہو گئے. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۳۵). ۲. **بادشاہوں اور امیروں کا خاص نوکر ، خدمت گار.** دو تین خواص پان کا ڈبہ اور پیک تھوکنے کا پیک دان لیے حاضر ہیں. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، جون : ۱۴). شاہی حجام کو خاص تراش ، خدمت گار کو خواص ... اور دوسری بیگمات کے لئے لفظ نواب مخصوص ہے. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۳۰۸). (ج) امذ ؛ طور واحد. ۱. **خاصیت ، تاثیر ، اثر.**

نہ ایک پند ہے واعظ کی موجب غفلت
خواص بھی تو سنا ہے یہی کہانی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).

ہے اے فلک اپنے ستارے ہی کا خواص
جو ماہرو ملے ہیں نا مہربان ملے
(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۸).

جگر کے داغ جو چمکے ہیں عرق آیا
خواص دھوپ کا رکھتی ہے روشنی اپنی
(۱۸۸۹ ، دیوان یاس ، ۱۹۶).

بدلا نہ مجھ فقیر کی تقدیر کا خواص
تھا خاک پائے یار میں اکسیر کا خواص
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۶۸). جو سات حرف آتش کے ہیں ان کا خواص یہ ہے واسطے تفریح قلب کے تمام امورات میں فائدہ مند ہیں. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۱۰۶). ۲. **خاصہ ، عادت ، مزاج.**

کیا کہیے عشق میں دلِ بے تاب کا خواص
ایسا ہے جیسے آگ پہ سیماب کا خواص
(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۰۴).

بجلی کا تھا خواص نہ اک جا ٹھہرتی تھی
وہ شوخ آسمان و زمیں ایک کرتی تھی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۵).

دل پیچ و تاب میں جو رہا کرتا ہے مدام
سیکھا ہے کس کی زلفِ گرہ گیر کا خواص
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۶۸). (د) امث ؛ طور واحد. ۱. **(بیگمات کی) لونڈی ، خادمہ ، سہیلی.**

سہیلی ہے یا کنی حرم یا خواص
کہ جس کا ہے وہ ہاتھ مقصودِ خاص
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۴).

جو خواصیں تھیں اس جگہ کھڑیاں
کھڑی تھیں جیسے قالبِ بے جاں
(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۴۰). سب خواصیں بھی باعزاز و نیاز دست بستہ مجرا کر کے بیچھے ہٹیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹). تکلف کے لباس پہنی ہوئی خواصیں ، لونڈیاں اور کنیزیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۶۱). ۲. **(امیروں کی) کنیز مدخولہ.** ایک دن غسل کرنے کے لیے میں نے خواص کو کہا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). یہ اصل میں لکھنو کے مرشد زادے ، عالی جناب کی خواص تھیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۲). خواصوں سے ان کے کئی بچے تھے. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۳۵). [خاص (رک) نیز خاصہ (رک) کی جمع].

---الْاَدْوِیَہ (---ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی) امذ.
(طب) **دواؤں کے قدرتی حالات اور ان کے طبعی اور کیمیائی خصائص.** بادشاہ کی سرپرستی میں ریاض عالمگیری کے نام سے خواص الادویہ پر ایک جامع کتاب مرتب ہوئی. (۱۹۶۵ ، تاریخ ہا کہ ویند ، ۲۱۶). [خواص + رک : ال (۱) + اَدْوِیَہ (رک)].

---الْاَعْضا (---ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
اعضا کے خصائص. چنانچہ وہ علم نفس جس کی بنا علم خواص الاعضا پر ہے ... ہم نے ابھی بیان کیا. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۸۲). [خواص + رک : ال (۱) + اَعْضا (رک)].

---الْاَعْضائی (---ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک) صف.
اعضا کے خصائص سے منسوب یا متعلق. ہم کو بہت کچھ معلوم ہونا چاہیے کہ کون سے موثرات خواص الاعضائی وغیرہ کے صحیح اجتماع سے بالضرور آدمی خوشی سے مر جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲ : ۲۶۰). [خواص + رک : ال (۱) + اَعْضا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---النّاس (---ضم س ، غم ال ، شد ن) امذ.
خاص لوگ ، برگزیدہ لوگ. عوام الناس اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور خواص الناس اپنی غفلت سے توبہ کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۵۶). [خواص + رک : ال (۱) + ناس (رک)].

---بَشَرِی کس صف (---فت ب ، ش) امذ.
انسانی خصوصیات اور اوصاف. باقی تمام خواص بشری ان میں موجود ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۳). [خواص + بَشَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بولی (---و مج) امث.
جنیوں کے ہاتی کی مورتی جب باہر نکالی جاتی ہے تو جو لوگ اس مورتی کے پیچھے بیٹھنے کی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بولی دیتے ہیں اسے خواص بولی کہتے ہیں جس کی بولی بڑھ جائے اسے یہ عزت ملتی ہے (جامع اللغات). [خواص + بولی (رک)].

---پَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت د) امث.
(بیگمات کی) لونڈی ، خادمہ. امرا کی خادمہ کو خواص پردہ کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۴). [خواص + پَرْدَہ (رک)].

---پوزَہ (--- ضم و ، فت ز) امذ.
امرا اور بڑے آدمیوں کے ملازموں کے رہنے کا مقام ، ملازموں کے مکانات یا کوارٹر (جامع اللغات). [خواص + پوزَہ (رک)].

ـــِـ حَیاتی کس صف(ـــ فت ح) امذ.
حیات سے متعلق خصوصیات و کیفیت. ایک اور شعبے میں اجسام کے صرف خواص حیاتی کی تحقیق کی جاتی ہے اسے علم الحیات سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، فلسفیانہ مضامین، ۹). [خواص + حَیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَوّاص (فت خ ، شد و) امذ.
درخت کے پتوں (خصوصاً کھجور کے پتوں) کا تاجر ، نیز ان سے مختلف سامان بنا کر بیچنے والا. حضرت سلیمان علیہ السلام خوّاص تھے یعنی درختوں کے پتوں سے زنبیل و بوریا و بادکش بنا کر بیچتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۶). راویان حدیث میں کوئی زیّات تھے کوئی سمّان ... کوئی حنّال اور کوئی خوّاص تھے. (۱۹۰۲ ، ہدایۃ المسلمین ، ۲۰). [ع : (خ وص)]

خَواصات (فت خ) امذ ؛ ج.
خواص (رک) کی جمع. خواصات حروف عناصر اربعہ مرکبات کے بیان میں معلوم کرنا چاہیے. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر، ۱۰۶). [خواص (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

خَواصی (فت خ). (الف) امث. ۱. **ہودے کے پیچھے وہ جگہ جہاں امرا کی سواری کے وقت ان کا خاص ملازم یا مصاحب بیٹھتا ہے ، عماری کی پچھلی نشست.** خواصی میں بیٹھنے کے سوائے گھڑیوں ہاتھ باندھے سامنے کھڑے رہے. (۱۸۰۱ ، لطف ، گلشن ہند ، ۴۷). بادشاہ کو ہاتھی پر سوار کرایا اور خود خواصی میں بیٹھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۸۵). عماری میں آپ بیٹھے ہیں ، خواصی میں مورچھل ہو رہا ہے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۴۷). ۲. **ہم نشینی ، مصاحبت ، خدمتگاری.** زبان کہے دیتی تھی کہ خواصی یا مصاحبت یا کسی دوسرے طور پر اس نے بادشاہی محلات میں ضرور تربیت پائی ہے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۶۰). ۳. **انگیا کا وہ جوڑ جو بغل کی طرف ہوتا ہے.** خواصی میں مغلئی بھیگ ٹانکنے کی میں نے تو ٹھان لی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۲). (ب) امذ. ۱. **خدمتگار ، مصاحب.** بارگہ جہاں پناہی کا خواصی بادشاہ سلامت کی غزل لیے ہوئے قلعے سے آیا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۴۳). ۲. **عماری کی پچھلی جگہ میں بیٹھنے والا مصاحب یا ملازم.** خواصی مہنت کو اٹھا کر سوار کرنے ہی کو تھا کہ میاں بدھو ... حقہ جھینے لگے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۰). [خواص (رک) + ی ، لاحقۂ صفت نیز کیفیت].

ـــ نَشِین (ـــ کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
عماری کے پچھلے حصے میں بیٹھنے والا مصاحب یا ملازم. پہدا لی کہ خواصی نشیں تھا پیچھے سے بحرب پیش قبض نواب شفیع خاں کو مار دیا. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۷۹). [خواص + نشین ، نشستن - بیٹھنا].

خَواطِر (فت خ ، کس ط) امذ ؛ ج.
۱. **خاطر (رک) کی جمع ، قلوب ، اذہان.** سیکڑوں مقلدین کے کلام اور تمام زمانہ کی لوح خواطر سے بالکل دھل کر محو ہو جائیں مگر اس اصل امام سخن کا نام قبلۂ خواطر رہے گا. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲۵۳). ۲. **دل میں گزرنے والی باتیں ، خیالات.** آدمی کے افعال کا مبداء خواطر ہیں ، پھر خواطر سے رغبت منجر کہ ہوتی ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۰). ان ہی آثار قلبی کو خواطر اور افکار اور اذکار کہا جاتا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۳۹). [ع : (خ ط ر)].

خَواقِین (فت خ ، ی مع) امذ ؛ ج.
خاقان (رک) کی جمع. زہے خواقین دوراں ... جشن فتح و فیروزی گرم رکھا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲). [خاقان (رک) کی جمع بقاعدۂ عربی].

خَوا کُومنا (فت خ ، و مع) امذ.
خرما کی ایک قسم جس کا رنگ پختگی میں سبز ہوتا ہے (فلاحۃ النخل ، ۳۳). [کسدا ق].

خوال (و معد) امذ.
کھانے کی چیز ، کھانا (فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس). [ف].

ـــ گِیر (ـــ ی مع) امذ؛ خوالگیر.
کھانا پکانے والا ، باورچی. دم بھر میں تپتے لہو سے پانی کو لال کرتی ہوں خوالگیروں سے پکواتی ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۲۸). [خوال + گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا].

خَوالِج (فت خ ، کس ل) امذ ؛ ج.
وسوسے ، شکوک.

ادراک خوالج و خواطر کسی کو
النّاس اطوار ، الدنیا ادوار
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۲۳). [ع : (خ ل ج)].

خوامخواہ (و معد ، فت م ، و معد) م ف.
رک : خواہ مخواہ.

رکھوا کے ان کو اونٹ پہ جلدی سے خوامخواہ
لی اس شکارگہ سے پھر اپنے گھر کی راہ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳). [ف : خواہ ، خواستن - چاہنا ، کا فعل امر + م (نافیہ) + خواہ].

خوان. (و معد) امذ.
۱. **کھانا وغیرہ لانے لیجانے کا گول طبق ، سینی ، تھال ، طشت.** ہر ایک کے آگوں خوان جڑاو بمعہ شیشیاں جواہر کی ... بھریں ہیں. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۴۷). مرزا صاحب ... تیسرے دن ... ہم سے ملنے کو آئے اور ایک خوان کھانے کا ساتھ لائے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۱). کوئی نائی کہلاتا تھا ، پاؤں دباتا تھا ، خوان سر پر اٹھاتا تھا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۲۱۶). بعض اوقات نانی صاحبہ اپنی فراست سے تاڑلیتیں اور کھانے کا خوان لگا کر بھیج دیتیں. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۳). اٹ : اٹھانا ، لگانا. ۲. **دسترخوان ، وہ کپڑا جسے بچھا کر اس پر**

کھانا چنتے ہیں.

ہوا بھرپور جگ کا تین پور سن
بچھایا ہر طرف یوں خوان بکرید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۷).

خوان میں تیرے اگر ہو دانہ بھی مورِ ضعیف
جا کے ہم چشموں میں اپنے وہ سلیمانی کرے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۵).

جہاں کے خوان سے جلدی اٹھا ہو
بہے گا سیر دونوں جگ میں بس وو

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۳۷). کھانا ... میز یا خوان پر کبھی نہیں کھایا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۰۳).

میں نے کہا غزل نے بچھایا ہے خوانِ لطف
اس نے کہا کہ دعوتِ روحانیاں کرو

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۲۸). اف : بچھانا . ۳. چھوٹی نیچی میز جس پر رکھ کر کھانا کھایا جاتا ہے. گول میز بچھی ہوئی تھی فرش سے ایک فٹ اونچی اور ایک بڑا خوان معلوم ہوتی تھی. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۶). کھانا کسی اونچی چیز پر (عربی میں اسکو خوان کہتے ہیں) رکھ کر کھانا چاہیے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۷۰). [ف : خوان ؛ پہلو : خوان ؛ س : سوُدَن KHĀDAN - کھانا].

---اَلوان کس اضا (---فت ا ، سک ل) امذ.
انواع و اقسام کے کھانے ، طرح طرح کے کھانے.

غذائے خون عاشقوں کو کافی ہے
ہوس نہیں مجھے اے چرخ خوانِ الواں کی

(۱۸۷۱ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۴۳).

کیا میہمانی کا سامان خوب   مرتب کیا خوانِ الوان خوب

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۳). [خوان + اَلوان (رک)].

---بادَل کس اضا (---فت د) امذ.
سخی کا دسترخوان جس پر ہر کسی کو کھانے کی اجازت ہو.

وہ بساطِ حرص ہے بہ ساز و برگِ انبساط
خوانِ بادَل اور ہے کشکولِ سائل اور ہے

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳۰۴). [خوان + بادَل (رک)].

---بَرَّہ کس اضا (---فت ب ، شد ر بفت) امذ.
برج حمل ، میکھ (جامع اللغات). [خوان + بَرَّہ (رک)].

---بڑا خوان (خن) پوش بڑا کھول کے دیکھا (دیکھو) تو آدھا (ہی) بڑا کہاوت.
ظاہر میں بہت کچھ باطن میں کچھ بھی نہیں ، ظاہر آراستہ باطن خراب ، استطاعت کے باوجود کم ہمتی ، اونچی دوکان پھیکا پکوان. ہوا کس منہ سے پہلے اپنا لینتھ تو دیکھو پیچھے ہی دوسرے کی کھوٹ نکھارنا بڑوں کی مثل اصل ہے خوان بڑا خنپوش بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶). میزیں سجی کرسیاں لگیں اور کھانے کو کہا کہ تیل کے پاپڑ ، خوان بڑا خن پوش بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا ہی بڑا. (۱۹۵۳ ، پیرنابالغ ، ۹۲). وہی مثل تھی کہ خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا ہی بڑا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۳۶).

---پاک خوان پوش پاک کھول کے دیکھو تو خاک ہی خاک کہاوت.
رک : خوان بڑا خوان پوش بڑا الخ (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ، ۱۰۲).

---پوش (---و مج) امذ.
خوان ڈھانکنے کا کپڑا وغیرہ ، سرپوش. ملعون کے حکم بموجب سر امام مظلوم کا روپے کے طباق میں رکھ اور خوان پوش زربفت سندسی ڈال اہل بیت پاس لے جا کہے حکم ہے کہ اس کے باپ کا سر اسے دیکھلاؤ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳). سینیوں میں سو روپیہ کے تنگے ... سب پر خوان پوش ڈال کر سامنے لائیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۵). اس پر ایک زرکار خوان پوش ڈال دیا جاتا ہے. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱). وہ عبارت آرائی کے خوان میں سجا کر بلند آہنگ خطیبانہ الفاظ کے زرق برق خوان پوش سے ڈھک کر اسے پیش کرے گا. (۱۹۶۱ ، نئی تنقید ، ۹۲). [خوان + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا].

---جَہاں کس اضا (---فت ج) امذ.
دنیا کی نعمتیں.

فریبِ چشم ہے خوانِ جہاں کا رنگ اکبر
مزا زباں کا فتنہ اثر معاذاللّٰہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۷). [خوان + جہان (رک)].

---خاص امذ ؛ امث.
امیروں کے خادم اور لونڈیاں (نوراللغات). [خوان + خاص (رک)].

---خَلیل / خَلیلی کس اضا (---فت خ ، ی مع) امذ.
حضرت ابراہیم کا دستر خوان جس سے خاص و عام سب ہی مستفیض ہوتے تھے ؛ وافر نعمتیں جن سے بلا روک ٹوک ہر شخص مستفیض ہو.

اس شاہ کی سود دراں دنیا و دیں کوں بُجھا
خوانِ خلیلی احساں اب عہد میں دکھایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۵).

اہل ہوس کو دولتِ نمرود چاہیے
چھانڈا ملے فقیر کو خوانِ خلیل سے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۰۱). [خوان + خلیل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَچانا محاورہ (قدیم).
دسترخوان چننا.

شہ کی مجلس میں مطبخی ہو فلک
رنگ رنگ سیتی خوان رچایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۹).

ـــ سالار امذ.
کھانا پکانے کا کام کرنے والا ، باورچی ، بکاول. خوان سالار ایک آدمی کو بھگا دیتے ، بکری کا بھیجا اس کے بدلے ملا دیتے. (۱۸۳۶ ، سرورسلطانی ، ۳۷). مرکز کے دوسرے اہم عہدے دار یہ تھے ... خوان سالار (شاہی باورچی)، وقائع نویس، سوانح نگار. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند، ۱۹۸). [خوان + سالار (رک)].

ـــ سالاری امث.
خوان سالار (رک) کا کام یا پیشہ. خراد اس کا مورث اعلیٰ نوشیرواں کی خوان سالاری کا منصب رکھتا تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی مقالات ، ۵ : ۱۰۲). ایزدی فیض کی خوان سالاری کر کے ضیائے فیض سے منور کرے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۳). [خوان + سالار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سامان امذ.
کھلانے پلانے کا سامان کرنے اور رکھنے والا خدمتگار ، میر بکاول ، میر سامان (فرہنگ آصفیہ). [خان سامان (رک) کا دوسرا املا].

ـــِ کَرَم کس اضا (ـــ فت ک ، ر) امذ.
عام لنگر ، فیض عام ، عام لطف و کرم.

ولے اس شخص کے خوانِ کرم سے
کہ جس کے خوشہ چیں ہیں لاکھ ہم سے

(۱۷۸۳ ، مثنویات میرحسن ، ۱ : ۲۹۹). میں خود ... انگریزی تعلیم کے خوان کرم سے زلہ ربا ہوا ہوں. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۰۳).

دونوں عالم میں بچھا خوانِ کرم ہے جس کا
آج وہ عرش پہ مہمان ہے اللہ اللہ

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۲۰). [خوان + کَرَم (رک)].

ـــ گُستَری (ـــ ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
دسترخوان بچھانے کا عمل ، میزبانی ، فیاضی.

ہم کو پہنچی تھی خلیل اللہ سے خوان گستری
عسرت اور تنگی میں بھی طے اپنا خوان ہوتا نہ تھا

(۱۸۸۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۵۰). [خوان + ف : گُستَر ، گُستَردَن - بچھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ نِعْمَت کس اضا (ـــ کس ن ، سک ع ، فت م) امذ.
۱. **لذیذ قسم کے کھانوں کا خوان.**

کریں کس واسطے کفرانِ نعمت
سدا آگے ہے اپنے خوانِ نعمت

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۳۷۰).

فلک کہتے ہیں جسکو ہے طباق اہلِ توکل کا
وہیں سے نعمتیں آتی ہیں اپنے خوان نعمت میں

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۱۳). ایسی روائتیں جن میں آنحضرت صلعم کے لیے آسمان سے خوان نعمت ... کا ذکر ہے ، موضوع ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۱). پاک بازی خط نفس کے خوان نعمت پر بمنزلہ نمک دان ہے. (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ، ۲۳۸). ۲. **ایسا مرکز جس سے ہر خاص و عام کو فیض پہنچے.** آپ نے خوان نعمت مدرسۃ العلوم علی گڑھ بلا تمیز ملت ہر فرقہ اہل ہند کے واسطے عام کیا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۲۳۰). [خوان + نِعْمَت (رک)].

ـــِ یَغما کس اضا (ـــ فت ی ، سک غ) امذ.
ایسا دسترخوان جس سے خاص و عام سب مستفیض ہوں ، عام لنگر ، وہ دولت یا نعمت جو مفت لٹائی جائے.

کر دیا وقف مرے کلبۂ احزاں کو فغاں
خوانِ یغما کے یہ معنی ہیں جو چاہے لوٹے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۰). تجھ سے دنیا اور آخرت مانگتی ایسی جیسے خوان یغما سے بھوکا اٹھنا. (۱۸۷۰ ، مقالات حالی ، ۱). خوان یغما پر دو سو کے اوپر ہاتھ پھیرنا ہی پڑا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۲۳۶). مراعات یافتہ طبقات نے قومی و ملکی وسائل کو خوان یغما سمجھ کر ہڑپ کرنے کا معمول اپنائے رکھا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲ اکتوبر : ۳). [خوان + یَغما (رک)].

ـــِ یَغمائی کس صف (ـــ فت ی ، سک غ) امث.
رک : **خوان یغما.**

ہے طبع اسکا عموماً پئے ضیافت طبع
صلائے نعمتِ الوانِ خوانِ یغمائی

(۱۹۲۶ ، نظم پرویں ، ۵۶). [خوان + یغما (رک) + ئی ، لاحقۂ صفت].

. . . خوان (و معد) صف.
مرکبات میں جزو دوم کے طور پر آ کر "پڑھنے والا" کے معنی دیتا ہے.

فصاحت ہے ہر اک مصرع پہ قرباں
دبیر اک سمت عالم ہے ثنا خواں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۱۳۹). جو لوگ انگریزی خواں ہیں بہت سے شکوک کرتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۸۱).

جن کے ہیں افسانہ خواں ہسپانیہ کے بام و در
چین تک پہنچی ہے اڑ کر جن کی گردِ رہگزر

(۱۹۳۷ ، نبض دوراں ، ۱۱۱). [ف : خواندن - پڑھنا سے فعل امر].

خَوّان (فت خ ، شد و) صف.
بہت خیانت کرنے والا.

ہیں خوّان و خائن لئیم و رجیم
مگر اکثر الناس لا یعلَمُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میرمغنی ، ۱۳). [ع : (خ و ن)].

خُوّان (مت نیز ضم خ ، شد و) امذ.
ماہ ربیع الاوّل. ربیع الاول - اسے زمانہ جہالت میں خوان کہتے تھے. (۱۹۳۰ ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ۳۱۸). [ع : (خ و ن)].

خوانا (و معد) صف.
وہ خط یا عبارت جو آسانی سے پڑھی جا سکے. ان اشعار کا

متن خوانا نہ تھا تکمیل سرو آزاد ص ۳۵ سے کی گئی. (۱۹۷۳، ہمیشہ بہار(حاشیہ) ، مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی ، ۲۲۱). [ف].

خوانچا (و معد ، سک ن) امذ.
رک : خوانچہ.

اسے دن رات مہر و مہ جلا ہے
مرا بھی چاند سورج خوانچا ہے
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۳۸۹).
نہ کیوں مثل فرہاد ہوں سب فدا
کفِ دستِ شیریں ہے ہر خوانچا
(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۸۱).

خوانچہ (و معد ، سک ن ، فت چ) امذ.
۱. **چھوٹا خوان ، چھوٹی سینی.**

آشکارا ہو گیا وقتِ طعام
خوانچے بھر لائے نعمت سے تمام

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۳). بادشاہی باورچی خانے سے ایک خوانچہ ستھرے کھانے کا لائے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۰). اور خوانچہ کے اوپر کے لئے ایک جالی دار ڈھکنا بنوالیں. (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۲۲). ۲. **مٹی کی چھوٹی رکابی جس میں فرنی جمائی جاتی ہے.** فیرنی کے خوانچے اور بورانی کے پیالے ... سب اپنے آگے رکھ لیتے ہیں. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۱). بریانی ، زردہ فیرنی کے خوانچے ، شیرمال ، باقرخانیاں پکوائیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۳۹). ۳. **صندوقچہ (عموماً نقدی رکھنے کا).** کسی پاس عمدہ رکھنے کا ہیروں کا خوانچہ ہے. (۱۷۸۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۴). اسی وقت توشہ خانہ اور کوٹھیار اور تمام صندوقوں اور خوانچوں کی کنجیاں مجھے سونپ دیں. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹۸). خوانچہ کھول پانچ روپے اس کے ہاتھ پہ رکھ دیے. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۲). ۴. **وہ خوان جس میں چیزیں رکھ کے پھیری والے بیچتے ہیں.** خوانچے والے رک جاتے ہیں اور خوانچہ لئے بھجن سننے لگتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، وفا کی دیوی ، ۱۰). جب خلقت سے بھرے ، رنگا رنگ خوانچوں ریڑھیوں سے سجے جگمگ کرتے پلیٹ فارم کے برابر سے ایک بے تعلقی کے ساتھ ... گاڑی گزری چلی جاتی ہے تو مجھ پر اوس پڑ جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۹). [خوان (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---اُٹھانا محاورہ.
تھال میں رکھ کر بیچتے پھرنا. وہ بے چارہ تو ساری زندگی خوانچہ اٹھا کر گلی گلی پھیری لگاتا رہا. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۱۵۳).

---فَروش ((---فت ف ، و مج) امذ.
سینی میں سامان رکھ کر بیچنے کے لیے پھیری لگانے والا. خوانچہ فروشوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ خوانچہ کی صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھیں. (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۲۲). ایک خاتون خوانچہ فروش سے ایک سگار خریدا اور سلگایا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۵۶). [خوانچہ + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
خوانچہ فروش (رک) کا کام. خوانچہ فروشی سے ہی کئی آدمیوں کو لاکھوں روپے کے تجار بنتے دیکھا گیا ہے. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اکتوبر ، ۳۰۷). [خوانچہ + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَگانا محاورہ.
تھال میں رکھ کر سامان بیچتے پھرنا. خوانچے لگاتے لگاتے دولت کے ڈھیر لگا دیے. (۱۹۴۴ ، صید و صیاد ، ۲). خوانچہ لگانے والا بھی بڑے انہماک سے ان کی تقریر سنتا اور سر دھنتا. (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۲).

---والا امذ.
رک : خوانچہ فروش. صدہا خوانچے والے ... ہر ایک قماش کی چیزیں لیے غل کرتے پھرتے ہیں. (۱۸۴۷ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۹۵). جی چاہتا تھا کسی خوانچے والے کو بلا کر کچھ لے لیتے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۴۴). ایک خوانچہ والا ایک خاص لہجہ میں آواز دے رہا تھا تمر تمر یا صائم ، تمر تمر یا صائم. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۳۳۱). [خوانچہ + والا ، لاحقۂ فاعلی].

خوانَخواہ (و معد ، فت ن ، و معد) م ف ؛ مر خواہ نخواہ.
رک : خواہ خواہ.

طلب میں حق کی جو کعبے کو جاتے ہے اے شیخ
تو اپنے گھر سے عبث خوانخواہ نکلے ہے
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۳۷).
مرنا ہے یا تماشا ہر اک کی ہے زباں پر
اس مجھلے کو چل کر میں خوانخواہ دیکھوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۵). [خواہی نخواہی (رک) کا اختصار].

خواندگی (و معد ، مغ ، سک نیز فت د). (الف) امث.
۱. **پڑھنے یا پڑھے جانے کا عمل یا کیفیت ، پڑھائی.** مثلاً املا ، خواندگی یا جغرافیہ میں سے کسی ایک یا زیادہ میں کسی قدر فیل ہو گئے. (۱۸۸۹ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۸). ایک تصنیف میں لکھنؤ کی مجالس کا حال لکھتے ہوئے خواندگی کی ترتیب اس طرح تحریر فرماتے ہیں. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۴۹). قومی اسمبلی نے آئین کے وفاقی حصّے کی دوسری خواندگی مکمل کرلی. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مارچ : ۱). ۲. **تعلیم.** اس کی کل خواندگی ہمارے یہاں کے مڈل کلاس کے برابر ہے. (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۱۰۲). جب یونانی زبان کی خواندگی شروع ہوئی تو مل کا سن صرف تین سال کا تھا. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۹۲). ۳. **پڑھا ہوا سبق.** اتنے میں اور لڑکیاں ... اپنی خواندگی دوہرا لیتی ہیں. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۷). بیوی نے بچوں کی خواندگی سنی ، سبق دیا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۳). ۴. **لکھنے پڑھنے کی قابلیت.** انگریزی اور دوسرے ممالک کے شعر و ادب کی ... خواندگی براہ راست تھی. (۱۹۸۶ ، ماہنامہ فاران ، کراچی ، جولائی : ۹). [خواندہ

(رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت (ہ مبدل بہ گ)]۔

خوانْدَ نی (و معد ، مغ ، فت د) صف۔
وہ جو پڑھا جائے ، قابل خواندہ؛ قرآن شریف کا وہ حصہ جو روز پڑھا جائے ، پارہ (جامع اللغات)۔ [ف : خواندن - پڑھنا + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

خوانْد و نَوِشت (و معد ، مغ ، و مج ، فت ن ، کس و ، سک ش) امث۔
رک : نوشت و خواند۔

وہ نیرنگیاں ہیں وہ خواند و نوشت
کہ ہے ملک انگلش زمین کا بہشت

(۱۹۶۸ ، شکوۂ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ۱۹۷۳ : ۲۲)۔ ہندوستان کے ادنیٰ طبقے جو نوشت و خواند سے عاری ہیں وہ اپنے اعزہ اور احباب کو خط لکھاتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۸۸)۔ [ف : خواند ، خواندن - پڑھنا + و (عطف) + ف : نوشت ، نوشتن - لکھنا]۔

خوانْدَہ (و معد ، مغ ، فت د) صف۔
۱. **پڑھا لکھا ، تعلیم یافتہ۔** مقیم و مسافر خواندہ و ناخواندہ سب کو اس سے آگہی ہو گئی۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۷۶)۔ اولاد میں کوئی خواندہ بھی نہیں۔ (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۲۹۳)۔ گاؤں میں بسنے والے ، بہت سے رودار ، خواندہ اور نیم خواندہ حضرات کا والد مرحوم کے گرد جمگھٹا لگ جاتا تھا۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۴)۔ ۲. **بلایا یا مدعو کیا ہوا ، طلبیدہ (مہمان وغیرہ)۔**

جس کے گھر آتے تھے خود ناخواندہ مہمان سینکڑوں
وہ اکیلا فضل رحمٰن کا ہے خواندہ مہمان

(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگر دوز ، ۶۳)۔ معافی کے بندھے ٹکے چند جملوں کے بعد ناخواندوں کو خواندہ مہمان بنانا ہی پڑے گا۔ (۱۹۷۱ ، اردو ، کراچی ، ۴۷ ، ۳ : ۳۱)۔ ۳. **پڑھنے والا (خوانندہ کا مخفف)۔** اوراق کی تعداد کے موافق خواندہ کو روپیہ اشرفیاں انعام ملتی ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۹)۔ [ف : خواندن - پڑھنا ، سے حالیہ تمام]۔

خوانْدَگاں (و معد ، فت نیز کس ن ، سک ن ، فت د) صف ، ج۔
خواندہ (رک) کی جمع۔

ترا فضل اے تاج تارک اچھو
سو خواندگاں پر مبارک اچھو

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۷)۔ [خواندہ (رک) + ان ، لاحقۂ جمع (ہ مبدل بہ گ)]۔

خوانْدَگی (و معد ، کس ن ، سک ن ، فت د) امث۔
پڑھنے کا عمل ، خواندگی ، پڑھائی۔

درس تیرے عشق کا ازبر کیا جب سے کمال
تب سے بھولا ہے کتاب عقل کی خواندگی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ : ۳۲۹)۔ اکثر اہل کمال کی سوز خوانی و خواندگی انہیں مرثیوں پر تھی۔ (۱۸۹۷ ، کلیات مرثیہ دلگیر ، ۳ : ۴۹۶)۔ مرثیہ کی خواندگی اور اس میں کمال تصویر کشی کے لئے بہت مشہور تھے۔ (۱۹۰۸ ، پیمبران سخن ، ۲۷۳)۔ [خواندہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت (ہ مبدل بہ گ)]

خوانِنْدَہ (و معد ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف
۱. **پڑھنے والا۔** انعقاد اس مجلس کا ... محض اس واسطے ہوتا ہے کہ خوانندہ لوح بیضا پیدا ہو۔ (۱۹۰۵ ، بوستان خیال ، ۴ : ۶)۔ اگر کسی مقام پر مجھ سے غلطی ہو گئی ہو تو خوانندے میری کتاب کے اس سے چشم پوشی کریں۔ (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۱۰)۔ ۲. **تلاوت کرنے والا ، قرآن کا قاری۔** یہ حافظ ہمایوں بادشاہ کے خوانندوں میں بڑا خوشخواں تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۲۴)۔ ۳. **گانے والا ، نقیب ، موذن ، طالب علم** (جامع اللغات)۔ [ف : خواندن - پڑھنا ، کا اسم فاعل]۔

---خوا نی (و معد) امث۔
مرکبات میں جزو دوم کے طور پر آکر ، پڑھنا ، کے معنی دیتا ہے۔

لرزش لب میں شراب و شعر کا طوفان ہے
جنبش مژگاں میں افسون غزل خوانی ہے آج

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۲۳)۔ جذبات اور محسوسات کے اس جذباتی دور میں اور غزل کی مدح خوانی کے اس مخصوص مزاج میں وہ قطعاً خود کو اس سے متاثر نہ ہونے دیں۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۵)۔ [خوان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

خَوانِق (فت خ ، ی مج) امذ ، ج۔
خناق (رک) کی جمع۔ بعض خوانق کے بارے میں قدما سے اختلاف کرتے ہوئے ... ڈر معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۰)۔ [ع : خناق (خ ن ق) کی جمع]۔

خَوانِین (فت خ ، ی مع) امذ ج۔
خان (رک) کی جمع۔

پھر آیا وہاں سے خوانین پاس
کیا دور سب کے دلوں کا ہراس

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۱۰)۔ خان و خوانین امیر و آشنا تو بہت سے رکھتا تھا۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۸۵)۔ جانی بیگ خان ... قبیلہ جوجی کے آخری بڑے خوانین سے تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۳)۔ [خان کی جمع بقاعدہ عربی]۔

خواہ (و معد) (الف) حرف تردید ، م ف۔
یا ، یا تو ، چاہے ، چاہو (دو باتوں میں سے ایک کے اختیار کیے جانے کا مفہوم ظاہر کرنے کے لیے مستعمل)۔ ہے کچھ ہمارے دل میں آوتا سو اسی کا قدیم بھاوتا ، خیر خواہ شرکت۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۷)۔

بندہ ہوں ترا خواہ کرم خواہ جفا کر
جس طرز ترے شوق میں ہونے مجھکوں چلا دیکھ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۹)۔

الھ کیا جب وہ میرے پاس سے پھر بھکو کیا
خواہ اب غیر کے گھر جا کے بہے خواہ کہیں

(۱۸۳۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۳). اس نے ایک آئینہ بھی ایجاد کیا تھا جس میں خواہ نزدیک یا دور سے دیکھو تو عجیب عجیب شکلیں نظر آتی تھیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۷). تمام ہندو قومیں ، خواہ اعلٰی ذات کی ہوں یا ادنٰی ، چھوٹی ہی عمر میں بیٹا بیٹی کی شادی کر دیتی ہیں. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۳). (ب) حرف تاکید ، م ف. چاہے (تنبیہ کی پروا نہ ہونے کے اظہار میں مستعمل). اسمعیل کی خواہ کتنی خطائیں ہوں ، وہ ایک مستقل اور مضبوط آدمی تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۰). میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ خواہ کچھ بھی ہو زورہ کو میاں رشید کے ہمراہ بھیج دینا ہی قرین مصلحت ہے. (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۳۰). خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو میں تمہارے ساتھ ضرور جاؤں گی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۸۹). (ج) صف (مرکبات میں بطور جزو دوم). ۱. چاہنے والا ، طلب کرنے والا.

کہ جو کوئی ما باپ کا ہو خیر خواہ
تو دھر ان کی خیر خواہی پر نگاہ

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۳۷۶). خواہ مخواہ کے خیر خواہ مشورت دینے کو بہت پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۷۸).

محفل اغیار میں تھا کس کو شکوے کا خیال
ہم تجھے خود شرمندہ چشم عذر خواہ پا رہے

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۰۳). ۲. خواہش کیا ہوا ، چاہا ہوا.

اندھارے کے بادل منجے بڑی جو بھر
خدایا تو بھیجیں پتن باد دل خواہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۹).

اگر جمعیت دل ہے تجھے منظور قانع ہو
کہ اہلِ حرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۴۹). حجام کی آنکھوں کے تلے اندھیرا آنے لگا مگر پھر بھی خط خاطر خواہ نہ بنا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۱۷). غزلیں اب سستے مول نہیں بک رہیں بلکہ خاطر خواہ معاوضہ وصول کر رہی ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۰۳). (د) امث. خواہش ، درخواست ، چاہ (فرہنگ آصفیہ). [ف : خواستن - چاہنا کا فعل امر].

---مخواہ (---فت م ، و معد) م ف ، خواہ مخواہ ، خواہنخواہ ، خواہ نخواہ.

۱. **چار ناچار ، مجبوراً ، طوعاً و کرہاً**. یہ ایسی بات ہے کہ خواہ مخواہ ہمیں تسلیم کرنا پڑے گی. (۱۸۸۷ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۳). جس کی فطرت کا جو اثر ہے اس سے خواہ مخواہ ظہور میں آتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۶۱). ۲. **بلا وجہ ، بے ضرورت ، بیکار**.

اسی سے واعظ احمق کو پست فطرت جان
ہوا ہے چڑھ کے یہ منبر پہ خواہ مخواہ بلند

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۶). میور صاحب ایک ہی لفظ کے جو ایک ہی کتاب میں واقع ہے خواہ مخواہ دو ترجمے کیوں کرتے ہیں. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۶۳). آپ کے اخبار نے تو میرے خلاف خواہ مخواہ ایک اسکینڈل کھڑا کر دیا. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۵۱). ۳. **ضرور ، یقینی طور پر ، بہرحال ، بہر صورت ، لاجرم ، لامحالہ**. پھر وہ بجلہ ہوا کہ خواہ مخواہ مجھ سے کہہ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۱). دونوں جوگیوں نے اپنی جیب سے سفید مٹی نکال کر زمین پر لکیریں نجومیوں کی طرح کھینچ کر معلوم کیا کہ اس چھپے کے سوراخ میں خواہ مخواہ مال ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۳۴) یہ وہی فطری حکم ہے جو خواہ مخواہ ہو کر رہتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۵۶). ۴. **بے ساختہ ، خود بخود ، بغیر کسی تحریک یا خواہش کے ، طبعاً ، عادۃً**. ایک شخص خواہ مخواہ مسکرا پڑتا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۶). [خواہ + ف : م (حرفِ نفی) + خواہ (رک)].

---مخواہ کا صف مذ (بث : خواہ مخواہ کی).

بلا وجہ کا ، بے ضرورت ، بیکار کا. خواہ مخواہ کے خیر خواہ مشورت دینے کو بہت پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۷۸). بھلا بیوی اس خواہ مخواہ کے غصے سے حاصل کیا. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۵۸).

---مخواہ کو م ف.

بلا وجہ ، بے ضرورت. کسی کو کیا پڑی ہے جو خواہ مخواہ کو چلا جائے گا. (۱۹۱۴ ، حسن کا ڈاکو ، ۳۵).

---مخواہی (---فت م) صف.

رک : خواہ مخواہ کا. اس میں کئی طرح کے مضامین ہیں ، کچھ تاریخی ہیں کچھ ادبی ہیں اور کچھ خواہ مخواہی ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت مضامین ، ۳ : ۱). [خواہ مخواہ + ی ، لاحقۂ صفت].

---ناخواہ/ نخواہ (---و معد/فت ن ، و معد) م ف.

رک : خواہ مخواہ.

جاتے ہی ہو کر خواہ نخواہ فبہا ، بہتر ، بسم اللہ

(۱۷۹۵ ، قائم (تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۱).

اگر خواہ ناخواہ ہے عزمِ جنگ
تو یاں بھی ہے موجود تیغ و خدنگ

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۵۳۵). میں اس برت پر اکتفا کرتا ہوں خواہ نخواہ کسی سے کیوں دبوں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۱۱). ان کا خیال خواہ نخواہ اس فطرتی تبدیلی پر لے جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰۵). اور میری جان خواہ ناخواہ مصیبت میں آجائے. (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۲۸). [خواہ + نا (حرف نفی) + خواہ (رک) بدن (حرف نفی) + خواہ (رک)].

خواہاں (و معد) صف.

آرزو مند ، چاہنے والا ، خواہش مند ، طلب گار.

دلربا مجلس دیا ہے عید قرباں کون شرف
طفل نمنے آرزو تیرا ہے خواہاں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۷).

دکھلائیے لے جا کے تجھے مصر کا بازار
لیکن نہیں خواہاں کوئی واں جنس گراں کا

(۱۷۸۰ ، سوّدا ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲).

دل شبِ فرقت میں ہے از بسکہ خواہاں مرگ کا
اشتیاق یار سے افزوں ہے ارمان مرگ کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۶). بنوعباس میں ... عاص اور اربد صرف حصولِ جاہ کے خواہاں تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۵۲). نہ صرف اس کامیابی کے خواہاں بلکہ عملاً اس میں شریک ہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۶). اف : ہونا. [خواہ (رک) + ان ، لاحقۂ حالیہ].

خواہَر (و معد ، فت ہ) امث.
بہن ، ہمشیرہ.

ٹھکا نیچ دنیا کو مادر کہیں
چھپا لوڑ ظاہر کوں خواہر کہیں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۷).

اے اخی خواہر تری بے پر ہوئی
بے وسیلہ بے وطن بے گھر ہوئی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۲). حلت اور اباحت منہیات شرعیہ کی قبیل ... تزویج برادر با خواہر ... اوپر تائید کفر اور کافری اس کی کے ہے. (۱۸۵۲ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۱). پس اے خواہروں ان بزرگ نے مجھ سے اسی عالم رویا میں ارشاد فرمایا. (۱۹۰۵ ، بوستان خیال ، ۳ : ۱۳۱).

میں سونپتا ہوں آپ کو وہ خواہر عزیز
جس سے عزیز تر نہیں دنیا میں کوئی چیز

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۱۱۹). [ف : خواہر ؛ اوستا : خوانہرہ ؛ پہلو : خواہر ؛ س : سْوَسْرْ].

ـــ اَعْیا نی کس صف (ـــ فت ا ، سک ع) امث.
سگی بہن ، حقیقی بہن. فیروز خان و احمد خان کی بیویوں نے جو سلطان کی خواہر اعیانی تھیں اپنے شوہروں کو انتقام کی تحریص و ترغیب دی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۵۳). [خواہر + اَعیانی (رک)].

ـــ زادی امث.
بھانجی. رانا ورسہ سودہ نے اوسے لیکر اپنی خواہر زادی پاس کہ سید قاسم کی نکاحی تھی بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷). میرے پاس میری خواہر زادی کا خط آیا. (۱۹۶۳ ، کشکول ، ۱۶۵). [خواہر + زادہ (رک) + ا : ی ، لاحقۂ تانیث (بحذف ہ)].

ـــ عَلّا تی کس صف (ـــ فت ع ، شد ل) امث.
(ماں کی طرف سے) **سوتیلی بہن.** اور طے پایا تھا کہ ... ان کی بیوی اپنی خواہر علاتی کو لیتی آوینگی. (۱۹۰۱ ، سینا ، ۱ : ۲۶۳). [خواہر + عَلّاتی (رک)].

خواہَرانہ (و معد ، فت ہ ، ن) صف.
بہن کی طرح ، ہمشیرہ کی مانند ، بہنوں جیسا. لندن کے قیام میں مس حسین اور ڈاکٹر صدیقی سے خواہرانہ اور برادرانہ پُرخلوص مراسم ہو گئے تھے. (۱۹۷۱ ، اردو ، کراچی ، ۴۷ ، ۳ : ۲۸). [خواہر (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

خواہِش (و معد ، کس ہ) امث.
۱. (i) **کسی بات یا شے کے حصول کی چاہت یا طلب ، آرزو ، تمنّا ، ارمان ، چاہ.**

تمن خواہش ہمن زردی نپایا مکھ بیچارا سو
دکھیے عاشق شفاخانہ تمن لاہی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

تسخیر کی خواہش ہے تو مت گوشہ نشیں ہو
مانند کماں قد کوں تواضع سیتی خم رکھ

(۱۷۴۱ ، شا کر ناجی ، د ، ۲۰۹).

مطلق نہیں ادھر ہے اس دلربا کی خواہش
کیا جانیے کہ آپ ہے یارو خدا کی خواہش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳).

اے داغ تجھ کو رزق کی خواہش ہے چرخ سے
اتنا یہ غم کھلائے گا کھایا نہ جائے گا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸). خواہش ہمیشہ خوشگواری و لذت کی توقع سے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۲۹۵). وہ زیادہ سے زیادہ دو منٹ وہاں ٹھہرتی تھی مگر ... تپ دق کے بوڑھے مریض کے اندر زندہ رہنے کی خواہش میں اضافہ کر دیتی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۹۷). (ii) **شہوت.** جب زیادہ خواہش نے زور کیا تو دست درازی شروع کی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۵۰). (iii) **کھانے یا پینے کی طرف میلان یا رغبت ، بھوک.** اگر خواہش ہوتی نوش فرماتے اور اگر رغبت نہ ہوتی چھوڑ دیتے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۶). ۲. **مرضی ، پسند.**

رکھتے ہے بتوں سے مہر و وفا کی خواہش
اس آرزو نے مارا یہ بھی خدا کی خواہش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۷). خواہش ہماری فطرت فعلی کا ایک اظہار ہوتی ہے ظاہر ہے کہ اس کی تشریح مرضی یا رجحان سے کرتی ہوگی. (۱۹۴۰ ، اصول نفسیات ، ۳ : ۲). ۳. **مطلب ، مقصد ، مراد ، مدعا ، مقصود.**

یک بار بر نہ آئی اس سے امید دل کی
اظہار کرتے کب تک یوں بار بار خواہش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳). اف : کرنا ، ہونا. [ف : خواسْتَن ـ چاہنا کا حاصل مصدر].

ـــ بَر آنا محاورہ.
مُراد پُوری ہونا ، کسی کام کا مرضی کے مطابق ہو جانا ، آرزو پُوری ہونا. اس کی یہ خواہش کہ ہندی گورنمنٹ کو مذہبی گورنمنٹ بنا دوں بر نہ آئی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۵).

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
ہوس ناکی ، شہوت پرستی ، عیاشی. میری آنکھیں کھل گئی ہیں اور مجھے اس خواہش پرستی پر شرم آتی ہے. (۱۹۶۱ ، سراج الدولہ ، اشفاق حسین ، ۶۸). [خواہش + ف : پَرَسْت ، پَرَسْتِیدَن ـ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ زیست کس اضا (ـــِ ی مع ، سک س) امث.
زندہ رہنے کی آرزو. اس قوم میں خواہش زیست کیا ہو گی جو اپنے وجود کا جواز ثابت نہ کر سکے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۶۳). [خواہش + زیست (رک)].

ـــ گر (ـــ فت گ) صف.
خواہش کرنے والا ، آرزو مند ، طلبگار.

غرض اس سبب سے وہ شاہِ زمن
نہ سنتا تھا خواہش گروں کا سخن

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۲۸). [خواہش + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گری (ـــ فت گ) امث.
خواہش گر (رک) کا اسم کیفیت ، تمنا ، آرزو.

ہر اک کو اسکی بس خواہشگری تھی
ولے سب سے سِوا وہ پری تھی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۴۷). [خواہش + گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مَند (ـــ فت م ، سک ن) صف ؛ سمخواہشمند.
آرزو رکھنے والا ، طالب ، شائق ، خواہاں.

تیرا خواہشمند ہر قیدِ لیاقت سے بری
جس کا جی چاہے لڑے اور لڑ کے لے لے ممبری

(۱۹۳۲ ، "اودھ پنچ" ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳). حکومت ہند نے دراصل ہندی کے علم کو ... سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے کے خواہشمند افراد کا ذاتی مفاد بنا دیا ہے. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان ، ۲۳۸). [خواہش + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

ـــِ نام کس اضا ؛ امث.
شہرت کی آرزو ، مشہور ہونے کی تمنا.

وسعتِ آبادِ جہاں میں ہے جنہیں خواہشِ نام
گھر میں بھی تنگ وہ مانندِ نگیں رہتے ہیں

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۸۲). [خواہش + نام (رک)].

ـــِ نَفس کس اضا (ـــ فت ن ، سک ف) امث.
نفس کی رغبت ، شہوت ، جنسی خواہش. خواہش نفس مجبور کرتی ہے کہ دنیا میں کسی کا پردہ عصمت محفوظ نہ رہنے پائے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۸). [خواہش + نفس (رک)].

ـــِ نَفسانی کس صف (ـــ فت ن ، سک ف) امث.
جنسی خواہش (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی ، ۶۲). [خواہش + نفس + انی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ نِکَلنا محاورہ.
رک : خواہش بر آنا.

دل نہ پہلو میں نہ سینے میں جگر ہے افسوس
خاک نکلے گی مرے تیر فگن کی خواہش

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۶۰).

خواہشات (و معد ، کس ہ) امث ؛ ج.
خواہش (رک) کی جمع. اگر توجہ کو جما کر خیالات کو درکات میں بدلنا ممکن ہوتا تو اکثر خواہشات ختم ہوجاتیں. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۳۹۳). [خواہش (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــِ نَفسانی / نَفسانِیّہ کس صف (ـــ فت ن ، سک ف / کس ن ، شد ی بفت) امث.
نفس کی خواہشیں ، لذات دنیوی کی خواہشیں. اوّل تو خواہشات نفسانیہ میں منہمک تھے اور انقیاد احکام شرعیہ سے ... متنفر تھے. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم (ترجمہ مولانا محمود الحسن ؛ تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی)، ۳). دلوں کے امراض خواہشات نفسانی کے اتباع سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۹۹). [خواہشات + نفس (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خواہِندَہ (و معد ، کس ہ ، سک ن ، فت د) صف ؛ امذ.
۱. **چاہنے والا ، طالب ، طلبگار ، عاشق.**

ہم دگر خفگی آئی تو جھگڑا کیا ہے
تجھکو خواہندہ بہت ہم کو طرح دار بہت

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۲).

کہتے ہو کہ خواہندوں سے نفرت ہوتی مجکو
کیا عرض کروں خود ہوں طلبگار تمہارا

(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۱۱). ۲. **مانگنے والا ، کسی شے کو لے لینے کا خواہشمند.**

دلِ مضطر ہے خائف گر بہ چشمی دیکھ حاسد کی
ہو خواہندہ جب سے طفل بازی گر کبوتر کا

(۱۸۱۳ ، پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۱۱۹).

در پے ہیں دل اپنے کے ادھر عشوہ گرے چند
خواہندۂ یک جاں ہیں ادھر سو کمرے چند

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۷۸). [ف : خواستن - چاہنا ، کا اسم فاعل

خواہی (و معد) م ف.
چاہے ، خواہ.

وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
نہیں ہو گا کبھی گھوڑا وہ موٹا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۷).

خواہی میں آپ خواہ ہوں آئینہ ہر طرح
منظور ہے مجھے ترا دیدار دیکھنا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱۷). [ف : خواستن - چاہنا ، کا مضارع حاضر].

ـــ نَخواہی (ـــ فت ن ، و معد) ف م.
رک : خواہ نخواہ.

رہیا تیں انگے کام سٹنے کا کام
کیا ویانچہ خواہی نخواہی مقام

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۶).

رسالت ہو مری دیوے گواہی
تو سمجھے گا بھی خواہی نخواہی

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۱۶). صاحب علم بھی ہر اہل فن پر خواہی نخواہی شرف امتیاز زیادہ رکھتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ۲۰۳). کسی کی جانب سے کوئی رقم کسی نفع بخش کام میں لگائی جائے اور پھر اس کو مجبور کیا جائے کہ خواہی نخواہی اس کو تسلیم کرے. (۱۹۳۳ ، جنایات بر جائداد ، ۴۴).

نہیں دلساز یہ خوبانِ دلخواہ
مگر دل لے اڑیں خواہی نخواہی

(۱۹۹۳ ، کلک موج ، ۹۳). [خواہی + نَ (حرفِ نفی) + خواہی].

...خواہی (و مجد) لاحقہ.
تراکیب میں جز دوم کے طور پر آ کے ، چاہنا کے معنی دیتا ہے.

پڑھی تحریر خطِ عارضِ یار
لکھوں خواہی نخواہی عذر خواہی

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۰۳). موصوف نے معافی خواہی کی اور معذوری کا اظہار کیا. (۱۹۷۱ ، اردو ، کراچی ، ۴۷ ، ۳ : ۲۸). [خواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خُوب (و مع) (الف) صف.
۱. (أ) اچھی اوصاف کا حامل ، عُمدہ ، اچّھا ، بھلا.

شرف مرد کا ہے جلنت خوب خاص
جو پھولوں کی خوبی سو پھلوں کی باس

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۷). جکوئی خوب ہے اسے اپنی خوبی چھپانے نیں بھاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱).

کیسا ہے جانتا ہوں خوب خاکر کوئے دوست
میں ہوں مستغنی مجھے اکسیر کی حاجت نہیں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۱). جو حال ہے وہ اچھا ، جو وقت ہے وہ خوب. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۶).

اہلِ فراق کچھ بتاؤ اہلِ مذاق کچھ بتاؤ
کون سی شے ہے خوب اِدھر کون سی خوب تر اُدھر

(۱۹۵۱ ، سخن مختصر ، ۲۹). **(آ) (طنز و تحقیر کے موقع پر) بہت بُرا.**

پلائی تو نے نہ مجکو شراب خوب کیا
کیا اب اور مرا دل کباب خوب کیا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۲۵).

اب قتل میں ہوتا ہوں ترے ساتھ دو بارا
اُمت نے کیا پاسِ ادب خوب ہمارا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴۳).

تھی خوب حضورِ گُلّما باب کی تقریر
بیچارہ غلط پڑھتا تھا اعرابِ سموات

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۴۲). **۲. جو رنگ رُوپ اور شکل و صُورت کے لحاظ سے آنکھوں کو بھلا لگے ، خوش نما ، حسین و جمیل ، خوبصورت.**

گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے
قتل کرتی ہے میرزا کی ادا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۰).

آئینہ بنایا ہے مجھے بحرِ جہاں میں
ہر شکل برابر ہے مجھے زشت ہو یا خوب

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۵۶).

خوبانِ زمانہ سے بہت خوب بنایا
بنتے ہی خود اپنا اسے محبوب بنایا

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۲ : ۹). **۳. نفیس ، اعلیٰ درجے کا.**

سوتا تھا جو یک رات وقت سحر
جو سپنے میں دیکھا کہ یک خوب گھر

(۱۵۹۳ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ : ۱۰۰)).

آئینہ قدِ آدم اور شفاف
رکھدیں ہر در میں لا کے خوب اور صاف

(۱۷۹۵ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۵۲). ان نے کہا میرے شہر میں ایک ذات کا انگور ہے کہ اس کو حابہ غلامان کہتے ہیں اور تمہارے ریش بابا سے خوب ہے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۹). **۴. نیک (اعمال یا اخلاق کے اعتبار سے).** خوب لوگاں کو خدا ہور خدا کے خلیفہ کی آس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴).

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گزر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۰). **۵. وہ فعل جس کا نتیجہ اچھا ہو ، مفید ، سود مند.**

اشکِ گرم و آہِ سرد عاشق کے سیں پرہیز کر
خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱).

یاد اس کی اتنی خوب نہیں میر باز آ
نادان پھر وہ جی سے بُھلایا نہ جائے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۵). **۶. موزوں ، مناسب ، زیبا.** شرع میں اللہ کوں دیکھنا خوب ہے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۰). عورت ساگ سبزی سوار کوں خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۸).

بلبلِ گلشن غزل خواں ہے فراقِ گل ستی
یا الٰہی کر ملیں یہ طالب و مطلوب خوب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۰). بس آقا کو کچھ ضرور نہیں ہے کہ استفسار غلام سے کریں جس طرح سے رائے عالی میں آئے وہی خوب ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۹ : ۶۶).

چشمِ عالم سے ہے پوشیدہ یہ آئین تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں

(۱۹۳۶ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۶). **۷. جو حسبِ دلخواہ ہو ، پسندیدہ ، خوشگوار.** ہو پانی ہوے تو حیات خوب ہو پانی ہو تو سب بات خوب. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۸). حضرت نے فرمایا یہ تو بشارتیں خوب ہیں و لیکن اس سے بہتر بشارت دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۸).

اندازِ سخن خوب چلن خوب ادا خوب
جو بات تمہاری ہے وہ ہے نامِ خدا خوب

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۵۶). **۸. عجیب و غریب ، حیرت انگیز.** قائم رہنے کشتی سے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اس کا کہ خاصیت خوب ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۷). شرع والوں نے باتیں تو واللہ خوب نکالی ہیں سب کی

سب حکمت پر مبنی ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۵). ۹. **قابل تعریف ، لائق تحسین.**

سن ہو یارا کہن کہیں اہل سخن یا کر اُنس
ہو عبارت خوب پور مضمون ہے سارا سرس

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۹). ۱۰. **شفایاب ، صحتمند.**

ہوا جب مرض سخت ایوب کوں
شفا دے کیا پل میں اس خوب توں

(۱۶۳۵ ، قصّہ بے نظیر ، ۲).

فکر مرہم کا مرے واسطے مت کر ناصح
خوب ہوتا نہیں اس عشق کا ناسور کبھو

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۴). اف : کرنا ، ہونا. (ب) امذ. **معشوق ، پیارا ، محبوب (بیشتر طور جمع مستعمل).**

کہا کے سوگند کہا میں نے کہ واللہ نہیں
تم سے کیا رسم ہو خوبوں سے مری راہ نہیں

(۱۸۶۳ ، واسوخت رعنا (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۳۰۵)).

روش بدل گئی خوبوں کی چشم فتّاں کی
نگاہ شوخ کی گردش ہوئی ہے خانہ نشیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۶). (ج) م ف. ۱. **بہت اچھی طرح ، مکمل طور پر.** اپس عقل کیرا اگر اسی خاطر خوب قرار کرسن. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳).

نہیں کھلتیں آنکھیں تمھاری تک کہ مآل پر بھی نظر کرو
یہ جو وہم کی سی نمود ہے اسے خوب دیکھو تو خواب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۷). جب خوب اندھیرا ہو گیا تو دل مضبوط کر کے صحن کے کوٹھے پر چڑھ گیا. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۱۰۱). جب آسمان پر کالے کالے بادل خوب گھر کر چھائے ہوں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶۹). ۲. **بہت اچھے طریقے سے ، بحسن و خوبی.**

اس مغل زا سے نبھی ہر بات کی تکرار خوب
بد زبانی بھی کی ان نے تو کہا بسیار خوب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۷).

بوئے خوش دیتا ہے محفل میں پسینہ یار کا
عطر کھینچا خوب گرمی نے گل رخسار کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۲). تاہم یالڈون نے اپنی سلطنت کو خوب جمائے رکھا. (۱۹۱۲ ، عاربات صلیبی ، ۷۶). (د) کلمۂ ایجاب و تحسین وغیرہ. ۱. **(ایجاب کے موقع پر) جی ہاں ، بہت اچھا ، بہتر ، ٹھیک.** اُنے ہی کہا خوب ، اُنے بھی کہا بہوت خوب ، مطلب پر آیا مطلوب. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۷).

گر تمھاری دل خوشی ہے ذبح کرنے میں مرے
خوب ، جی جاوے تو جاوے اور کیا ہو جائے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۲). کلمات ایجاب ... جی ، جی ہاں ، اچھا ، بہت اچھا ، خوب ، بہت خوب ... درست ، صحیح. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۵۳). ۲. **(تحسین کے موقع پر) واہ وا ، کیا کہنا ، سبحان اللہ.** کسی کا عمدہ کلام سنتے یا اس کو پسند کرتے ہیں تو کہتے ہیں خوب ، بہت خوب ... سبحان اللہ. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۲۸۱). تحسین کے لئے : شاباش ، آفرین ، آفرین صد آفرین ، خوب ، بہت خوب ، واہ ... مرحبا ، صل علیٰ. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۶۱). ۳. **(طنزاً) چہ خوش ، عجیب بات ہے ، حیرت کی بات ہے.** خوب یک نہ شد دو شد اپنی نتھی بہنوں کو تو کچھ کہا نہیں اُلٹے مجھی کو قائل معقول کرنا شروع کر دیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۸). [ف : خوب ؛ اوستا : خُوب].

---- اُلٹے پاپڑ بیلتے ہو فقرہ ؛ روز مرہ.
مکر تدبیریں بتاتے ہو ، فتنہ اور فساد کی راہ نکالتے ہو (نجم الامثال ، ۲۰۱ ؛ جامع اللغات).

---- آؤ بھگت کی فقرہ ؛ روز مرہ.
تعظیم تواضع کی ، (کنایۃً) خوب ذلیل کیا (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---- پاپڑ بیلے فقرہ ؛ روز مرہ.
بہت کچھ تدبیریں کیں (محاورات ہندوستان ، ۹۷).

---- تَر (---- فت ت) صف ؛ م ر خوب تر.
زیادہ اچھا ، بہتر.

پنداں کہوں میں خوب تر   دھر کان خوبی کہاں سوں

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۷).

بکھیرو بھریں وہاں سبھی جانور
طرح پر طرح یک سے یک خوب تر

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلا کام ، ۱۹). وہ کلاں تن سے خوب تر نہیں نظر آتا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۳۳). غیر شعوری طور پر وہ خوب تر منزل کی تلاش میں تھے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۹). [خوب + تر ، لاحقۂ تفضیل].

---- ٹھوکا فقرہ ؛ روز مرہ.
بہت مارا (محاورات ہندوستان ، ۷۹).

---- ٹھوک بَجالو فقرہ
اطمینان کر لو ، سوچ سمجھ لو ، دیکھ بھال لو (محاورات ہند ، ۹۹ ؛ نور اللغات).

---- چِہر (---- کس چ ، سک ہ) صف.
رک : خوب رُو.

پرستار دھرتا ہے توں خوب چہر
جو اس پر پڑیا ہے میرا بہوت مہر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۸).

کعبہ کا عزم ہم تو مسلماں ہیں اب نہیں
دیکھا ہے جب سے اس صنم خوب چہر کو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰). [خوب + چہر ـ چہرہ (رک)].

---- چیز (---- ی مع) امث ؛ صف.
اچھی چیز ، (طنزاً) عجیب شخص. اور کہا تھا کہ یہ نواب صاحب بھی خوب چیز ہیں. (۱۹۵۶ ، محمد علی ، ۲ : ۲۰۷). [خوب + چیز (رک)].

---- چَھٹنا محاورہ.
بہت ربط ضبط ہونا ، آپس میں بہت دوستی یا موافقت ہونا. میر شیخ

کے دفتر میں حفیظ صاحب ملے تو میں نے کہا کہ ... قہقہہ بازوں کے ساتھ خوب چھنتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۸۶)۔

--- خاک چھانی فقرہ ؛ روز مرہ.
بہت محنت کی ، مشقت اٹھائی (محاورات ہند ، ۹۵)۔

--- خبر لی فقرہ ؛ روز مرہ.
اچھی طرح سے مارا پیٹا ، غصہ کیا (محاورات ہندوستان ، ۷۹)۔

--- خلق (--- ضم خ ، سک ل) صف.
خوش اخلاق. سلطان معزالدین ... عیش و عشرت کا دیوانہ ، خوب طبع اور خوب خلق (جوان) تھا. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروزشاہی (معین الحق) ، ۵۵۳)۔ [خوب + خلق (رک)]۔

--- خوب (--- و مع) م ف.
۱. بہت زیادہ ، کثرت سے ، بے تحاشا.
عاشق ہو تیرے دور میں نیچی ہے ذاتاں خوب خوب
نیچی نہیں کس دور میں ایسی جناتاں خوب خوب
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۷)۔ غزل پڑھی خوب خوب تعریفیں ہوئیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۹)۔ نعرہ ہائے تحسین بلند کئے اور خوب خوب سیٹیاں بجائیں. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۹۸)۔
۲. احسن طریقے پر ، بہت اچھی طرح سے ، بحسن و خوبی. میر جی بھی گفتگو میں تخاطب کے لیے خوب خوب استعمال کیا ہے. (۱۹۸۴ ، اسلوبیات میر ، ۲۵)۔ [خوب + خوب]۔

--- درگت کی فقرہ ؛ روز مرہ.
خوب سا مارا ، سزا دی (محاورات ہندوستان ، ۷۹)۔

--- دنیا کو آزما دیکھا جسکو دیکھا سو بیوفا دیکھا کہاوت
دنیا میں ہر شخص بیوفا ہے (جامع اللغات)۔

--- دور دبک کی فقرہ ؛ روز مرہ.
خوب گھر کا ، خوب دھمکایا (محاورات ہند ، ۹۴)۔

--- رو (--- و مع) اسے خو برو. (الف) صف.
حسین ، جمیل ، خو بصورت.
اے خو برو فرشتہ سیر انجمن میں آ
سرو روان حسن ہمارے چمن میں آ
(۱۸۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۷)۔
خوبی اس میں نہیں جو ہووے خو برو
نیک ہے وہ مرد جو ہے نیک خو
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷)۔ آپ مجھے چاند سے زیادہ خو برو معلوم ہوتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹۷)۔ اے جری خو برو فرزند ، سارے عرب کی مائیں تجھ جیسے لعل جنیں. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۵۰)۔ (ب) امذ. معشوق ، محبوب.
دیتے ہیں خو برویاں سب کے نین میں جلوے
مکھ خال منج پر کرتا اہے حوادث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۲)۔
خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۲)۔
خو برو اور بھی ہیں یوں تو ستمگر بہت
لیکن اوصاف یہ ہے اس ستم ایجاد سے کم
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵۰)۔
جو دیتا تھا ہمیں دل خو برو یوں کو تو دیتا تھا
لئے بھی آزمانے پر لیے بھی آزمانے پر
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۳۹)۔ [خوب + رو (رک)]۔

--- روئی (--- و مع) امث.
۱. حسن ، جمال ، خو بصورتی.
مکھ ترا ہے خو بروئی کی کتاب
خال و خط پر ایک معشوق کا باب
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲)۔ ۲. خوبی ، عمدگی ، نفاست. کبھی اژدھا بنا کر تیار کیا کبھی روئی کے گالوں پر بعد خوب روئی ہائی کا چھینٹا دیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۶)۔ [خوب + رو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- سا م ف ؛ صف.
بہت کثرت سے ، اچھی طرح.
اور جو اس اس میں کرو گے دریغ
لوگ آویں گے خوب سے تہ تیغ
(۱۷۹۵ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۰)۔ ایک روز وزیر نے خوب سی شراب پی. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۰۷)۔ پتری نے اپنے یار دلنواز کی زبان سے یہ وعدہ سن کر پھر فرط مسرت سے خوب سا پیار کیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۶۸)۔

--- سر مونڈا فقرہ ؛ روز مرہ.
خوب لوٹا ؛ حیلہ سازی سے کام لیا (محاورات ہند ، ۹۲)۔

--- سمجھے فقرہ ؛ روز مرہ.
(طنزاً) کچھ نہیں سمجھے.
شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے
بہا خون کوئے قاتل میں اسی کو خوں بہا سمجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۵)۔

--- (ہی) سوجھی فقرہ ؛ روز مرہ.
برمحل موثر تدبیر یا بات ذہن میں آئی ، اچھی تدبیر کی.
غم ہجراں میں اے نواب تم کو خوب ہی سوجھی
نہ تم مرتے نہ وہ تعریف کرتے جانفشانی کی
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۳۱)۔

--- سے خوب تر صف.

اچھے سے اچھا ، بہتر سے بہتر ، بہت ہی اچھا.

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھیرتی ہے دیکھیے جا کر نظر کہاں

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۰۱). قدرتی طور پر ان کی نظر خوب سے خوب تر پر رہتی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۷۳).

---شُد (کا) بیل نہ شُد/بُود کہاوت.
خوب ہوا کہ فلاں چیز نہ تھی ورنہ نتیجہ بُرا ہوتا (کہتے ہیں ایک دہقان شاہجہاں بادشاہ کے پاس بیل کا پھل لے جانا چاہتا تھا جو بہت سخت ہوتا ہے مگر پھر اس نے آم بھیجے اور وہ بھی چوس کر تا کہ گھٹلے آم الگ ہو جائیں. بادشاہ کو اس بات پر تاؤ آ گیا ، حکم ہوا کہ آم لانے والوں کو انہیں آموں سے مارا جائے ، دربار والوں نے آم لانے والوں پر آموں کی بارش کر دی ، چنانچہ دہقان نے یہ فقرہ کہا یعنی اگر آموں کے بجائے بیل لائے تو اسی وقت کتنی کے سر پھوٹ جاتے). خوب شد کہ بیل نبود. (۱۸۰۰ ، خزینۃ الامثال ، ۸۳). آخر پتنی کو باندھتا کہاں ، کھلاتا کہاں سے اور بیچتا کس کے ہاتھ ، غنیمت ہے کہ یہ معاملہ خوب شد بیل نہ شد پر ختم ہو گیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲).

---شَکْل (---فت ش ، سک ک) صف.
رک : خوب صورت.

کیتے ہی خوب شکل ہیں پیار کر نہ
ہم نیں تمہارے واسطے اون کوں کیا نہ پیار

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۲). [خوب + شکل (رک)].

---صُورَت (---و مع ، فت ر) صف امـ خوبصورت.
۱. اچھی شکل و صورت والا یا والی ، حسین و جمیل ، دیدہ زیب.

ہر یک خو بصورت ہر ایک خوش لقا
سو ہر ایک دلکش ہر یک دلربا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). بادشاہزادہ اتنا خوبصورت ہے کہ جب کوئی اس کے تائیں دیکھتا ہے تب محو ہو جاتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱). ایک دن اس نے ایک جوان خوب صورت بقال بچے کو دیکھا. (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی ، ۳۳). جیسے کہنے والے خوبصورت ویسے پڑھنے والے خوبصورت. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۷۷).

پاک طینت نیک سیرت خوبصورت خوش مزاج
چاند سی بیٹی تجھے اللہ نے بخشی ہے آج

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۶۹). وہاں کے حکمراں کی ایک نہایت خوبصورت اور جوان بیٹی تھی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۸۹).
۲. عمدہ ، اچھا ، بھلا.

دردِ الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا
خوبصورت اگر آغاز نہیں ہے تو نہ ہو

(۱۸۷۲ ، عاشد خاتم النبیین ، ۹۹). [خوب + صُورت (رک)].

---صُورَتی (---و مع ، فت ر) امث ؛ امـ خُوبْصُورَتی.
۱. حسن ، جمال. سیب کوں جو ٹھوڑی کی مناسبت دیجے تو سیب کہاں اتنی خوبصورتی اور خوش ڈول کہاں. (۱۷۳۶ ؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۳). عورت کا کمال جمال یہ ہے کہ ... پانوں نہایت چھوٹے بلکہ تمام خوبصورتی ایک طرف اور فقط چھوٹے چھوٹے پانوں کو ایک طرف سمجھتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۶۹).

حسن میں بے بدل ہے تو اس میں کسے کلام ہے
خوبی و خوبصورتی رخ پر ترے تمام ہے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۴۵). وہ بیوتی سیلون بھاگی اور خوبصورتی کے لوازمات سمیت اپنے چھوٹے شوہر کے پاس جا کر وقت کی رنگینی سے لطف اندوز ہوتی. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۳۰).
۲. خوبی ، سلیقہ ، ہنرمندی. جو بات کرو ایسی خوبصورتی سے کرو کہ سانپ کا سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۰۹). انہوں نے یہ کہہ کر کہ مجھ غریب کی پشیاں غریب خاندانوں میں جاتی ہیں خوب صورتی سے انکار کر دیا. (۱۹۵۹ ، بیگمات اودھ ، ۷۴). توڑ پھوڑ اپنے اندر تعمیری پہلو ضرور رکھتی ہے اور انسان اپنے کھانچے بھی بڑی خوبصورتی سے بھرتا رہتا ہے. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۷۴). [خوب + صورت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَبْع (---فت ط ، سک ب) صف.
خوش مزاج ، زندہ دل. سلطان معزالدین ... عیش و عشرت کا دیوانہ ، خوب طبع اور خوب خلق (جوان) تھا. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروزشاہی ، معین الحق ، ۵۵۴). [خوب + طَبع (رک)].

---طَرَح م ف.
اچھی طرح ، پورے طور پر ، مکمل طریقے سے ، بالکل. تو بھی جا کر اس پلاس کے نیچے بیٹھ اور ہاتھ منہ اپنا خوب طرح چھپالے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۹). اس کو کبھی پارۂ نان نہ دیتا اور اپنی تن پروری خوب طرح کرتا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۰۷). اس شہر کو خوب طرح برتنے کا شرف تو مجھے حاصل نہیں ہوا تھا. (۱۹۸۴ ، زمین اور فلک اور ، ۱۰).

---کُچْھ م ف.
بہت کچھ. پیشہ تجارت سے خوب کچھ دیکھا اور کیا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، ۲۵۰).

---گَرْد جھاڑی فقرہ ؛ روز مرہ.
بہت مارا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کَرْنا محاورہ (قدیم).
بہتر کرنا ، بھلائی کرنا. اپنے پیدا کرنے والے کا رات دن دھیان رکھ خدا خوب کرے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۱).

---گُزَرْنا محاورہ.
آرام سے گزر بسر ہونا ، اچھی طرح زندگی بسر ہونا ، وقت اچھا گزرنا.

بابا کو وظیفہ ملتا ہے ، بیٹوں کو غرض ، کیوں کام کریں
اس وقت تو خوب گزرتی ہے آگے جو حکم مشیت کا

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۱۲). اور میں عمر رسیدہ ہوں گروکن بولا ہم دونوں کی خوب گزرے گی. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۷).

----گُزرے گی جو مِل بیٹھیں گے دیوانے دو کہاوت.
دو ہمخیال اور ہم مشرب آدمی مل جائیں تو وقت بہت اچھا گزرتا ہے.

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(۱۹۰۷ ، سیاح اورنگ آبادی (تحقیق و تنقید ، ۷۲)).

----گُھڑی چُھنی فقرہ ؛ روز مرہ.
بہت لڑائی ہوئی (اوزاللغات ؛ محاورات ہندوستان ، ۷۹).

----گُھٹنا محاورہ.
بہت ربط ضبط ہونا ، آپس میں بہت دوستی یا موافقت ہونا. پٹھانیں سے حمیدہ بانو کی خوب گھٹی. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۳۰۳).

----لَتاڑا فقرہ ؛ روز مرہ.
بہت شرمندہ کیا ، خوب سا الزام دیا (محاورات ہندوستان ، ۹۶).

----لَگنا محاورہ.
۱. خوشنما یا حسین معلوم ہونا ، بھلا لگنا.

کیا خوب ترے سر پہ لگے چیرۂ سالو
کیا زیب دیوے بسمہ تری سبز قبا پر

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۷۹).

ادب سے آدمی آنکھوں میں خوب لگتا ہے
مگر یہ فرقۂ خوباں ہے جس قدر گستاخ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۰). ۲. مرغوب طبع ہونا ، پسند آنا.

نہ پانی منجے خوب کھانا لگے
نہ خوب اوڑنا ہور بچھانا لگے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۰).

خُوباں (و مع) امذ ؛ ج.
حسین لوگ ، معشوق (جمع).

کہ خوباں میں عادت سو اس دھات ہے
جہاں لگ ہے مشہور یو بات ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

بات کہتے ڈالتے ہیں پھوڑ یہ شیشہ سا دل
کس قدر یہ سنگدل ہوتے ہیں خوباں العیاذ

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۳).

سادہ پرکار ہیں خوباں غالب
ہم سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۱۲).

دف و چنگ کے بس خریدار ہیں وہ
پرستارِ خوبانِ بازار ہیں وہ

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۹۱).

یا تو ابرار ملے گا کسی میخانے میں
یا وہاں ہو گا جہاں مجمعِ خوباں ہو گا

(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۶۶). [خُوب (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

خُوبانی (و مع) امث.
۱. خشک زردآلو جو بھورے رنگ کا اور مزے میں میٹھا ہوتا ہے.

مذاق شوق کوں دے ہے مٹھاس اس کی مزہ داری
تمام عالم کے خوباں بیچ خوبانی ہے وہ لونڈا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). میوہ کے اقسام میں سے خربزہ ... خوبانی و شفتالو اور انگور وہاں ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۲۸). خوبانی ... مسہل صفرا اور مسکن غلیان خون اور حدت صفرا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۸۳). خوبانیوں کو دھو کر ایک رات پہلے پانی میں بھگو دیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۹۳). ۲. زرد آلو کا درخت نیز اس کی لکڑی. کانٹے اور ننھے کے چرخ اخروٹ ، خوبانی ... کے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۲۱). [ف].

خُوبانی (و مع) امث (قدیم).
رک : خوبی.

بڑا ہے کفر اس میں خوبانی نیں
منجے مارنے عار اسے آتی نیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷). [خُوب (رک) + انی ، لاحقۂ کیفیت].

خُوبک (و مع ، فت ب) امذ.
جانوروں کا ایک مرض جو خصوصاً گھوڑے یا گدھے یا خچر کے جسم میں پیدا ہوتا ہے اور ان ہی سے انسانی جسم میں بھی داخل ہو سکتا ہے. صابون ... روز مرہ لگایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خوبک دفع ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۲). [ف].

خُوب کَلا / کَلاں (و مع ، فت ک) امث.
ایک خودرو نبات کا بیج جو چھوٹا اور ذرا لمبا اور تخم خشخاش کے دانے کے برابر ہوتا ہے اور دوائیوں میں کام آتا ہے ، خاکشو ، خاکشی ، شفترک.

اطریفل صفر میں آرام کیوں کے ہو
ایسے مرض کا خوب کلاں ہے تجھے علاج

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۷). تخم کاہو ، تخم کاسنی ، خوب کلاں ... پانی میں پیس کر ایک ہفتہ تک کھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۸). شاخوں کے آس پاس پتلی پھلیاں لگتی ہیں جن کا چھلکا بھی پتلا ہوتا ہے ، ان پھلیوں میں بیج ہوتے ہیں جو خوب کلاں کہلاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۹۰). [ف].

خُوبی (و مع) امث.
۱. (الف) خوبصورتی ، حسن ، اچھائی ، عمدگی. یہ سب سورتاں وہ خوبی وہاں تھی باز ہے کی ایس کہ وہ جمیل ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۶).

جو قد ترا نہال ہے خوبی کے باغ کا
تو لوگ ہوئیں دیکھ اس پر کھڑی نہال

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۰). جو مسافر ملکوں کے آتے نکلتے سو دیکھ اس شہر کی خوبی ... دل انہو کا نہ ہوتا تھا کہ کسی

اور جگہ جائے. (۱۷۹۳ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲).

فلک تھا خوبی و حسن و جمال کا دشمن
صباحِ عشرت و شامِ وصال کا دشمن
(۱۸۸۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۰).

حسن میں بے بدل ہے تو اس میں کسے کلام ہے
خوبی و خوبصورتی رخ پر ترے تمام ہے
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۳۵).

نظروں کو میری اس گلِ خوبی کی ہے تلاش
ہر صبح جس کی یاد میں گلشن مہک اٹھا
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۳۷). (أ) بھلائی ، بہتری ، فلاح. محمد صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی یعنی امت کوں خوبی منگے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۷۳).

رقیباں سے نہ ملنے میں نہایت اس کوں خوبی ہے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۳). اگر رات کو بھی آنکھ کھل جاتی تو کہتے «الہیٰ اس گھر والی کو دنیا جہان کی خوبیاں». (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۵). ۲. وصف ، خصوصیت ، جوہر ، گن. کہتے ہیں کہ اس (سنگ مقناطیس) کی خوبی معلوم کرکے پانچ سو برس کا عرصہ ہوا. (۱۸۵۹ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۰). اس لڑکی کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس کو کسی کی پروانہ تھی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۸۶). ۳. بڑائی ، شرف ، فوقیت.

بھی بولے ہیں حضرت سونکو خبر
سچے کون ہے خوبی چھوٹے کو ضرر
(۱۶۸۰ ، قصہ ابو شحمہ (عکسی) ، ۳۲).

شکستِ زلف نے تیری شکست دی دل کو
زیادہ فتح سے ہے اس شکست کی خوبی
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۷۲). یہ خوبی تو اسلام ہی میں ہے کہ مسلمانوں کو خدا کے سوا کسی کا محتاج نہ رکھا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۳). ۴. معیار. کمیٹی مذکور نے محسوس کیا کہ خوبی اور قیمت کا مسئلہ اہم ترین مسئلہ تھا ... خوبی کا اطمینان کرنے کی غرض سے کوئلے کی درجہ بندی کی. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹). [خوب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- آگیں (---- ی مع) صف.
خوبی سے بھرا ہوا ، حسین.

خد و خال خوبی آگیں لبِ لعل پان سے رنگیں
نظر آفتِ دل و دیں مژہ صد مضرت افزا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲). [خوبی + آگیں ، آگندن = بھرنا].

---- بخت کس اضا (---- فت ب ، سک خ) امث.
خوش قسمتی ، (طنزاً) بدنصیبی ، شامت اعمال. میں نے جواہرات کے سو سالے دکھائے مگر خوبی بخت سے اس کو پسند نہ آئے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷۹). [خوبی + بخت (رک)].

---- بھرا (---- فت بھ) صف.
بہت اچھا ، (طنزاً) نہایت برا. تمہارے تو سارے کام ایسے ہی خوبی بھرے ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ ، خان صاحب ، ۹۱). [خوبی + بھرا ، بھرنا (رک)].

---- تقدیر کس اضا (---- فت ت ، کس ق ، ی مع) امث.
رک : خوبی بخت.

ہم تو گوشے میں قناعت کے ہوئے عزلت نشیں
جب پر اک تدبیر بگڑی خوبی تقدیر سے
(۱۸۹۳ ، سجاد رائے بوری ، بوارق ، ۱). [خوبی + تقدیر (رک)].

---- خلطی کی فقرہ ا روز مرہ.
بدتمیز اور زبان دراز شخص سے اظہار رنجش کے لیے اور دوست سے فرط محبت اور جوش اختلاطی میں کہتے ہیں. (دریائے لطافت ، ۸۰).

---- دینا محاورہ.
بھلائی کرنا ، فائدہ پہنچانا. اینو پر ایمان لیاوینگے تو خوبی دے سکیں گے سب آدمیاں کوں نہیں تو نا دے سکیں. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۱۲).

---- شعور کی فقرہ ا روز مرہ.
بے تکی بات کوئی کہے تو کہتے ہیں یعنی بہت احمق ہو. مثل بڑی کہ بھینس اور خوبی شعور کی اور بل بے تیری سمجھ ... یعنی بسیار احمق ہستید. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۳۷).

---- قسمت کس اضا (---- کس ق ، سک س ، فت م) امث.
رک : خوبی بخت.

ہو گیا میں آج شادیِ مرگ بوسہ لے ترا
خوبیِ قسمت کہ میٹھا میرے حق میں سم ہوا
(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۲۳).

گلِ مقصد جسے سمجھا وہ نکلا داغِ ناکامی
غرض باغِ جہاں میں خوبیِ قسمت کا قائل ہوں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲۹۱).

میں خوبیِ قسمت سے ہوں اکسیر بد اماں
پروانے کی مانند جلی ہے شمعِ جاں (کذا)
(۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۳۵). [خوبی + قسمت (رک)].

---- کرنا محاورہ.
۱. کسی کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا ، حسن سلوک سے پیش آنا.

دوہا　خوبی　کرنا　بھائیے　کسے
برائی جس نے دیکھا اچھے توں ہسے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۱). ۲. تعریف کرنا ، خوبی بیان کرنا.

کیا نظر کم کی کروں خوبی
تفریں الفتی نہیں یہ عیوبی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۲).

---- کھلنا محاورہ.
وصف ظاہر ہونا. اہل زبان کی اصلی بول چال کی خوبی کھلی.

(۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۳۰).

ـــ نظر کس اضا (ـــ فت ن ، ظ) امث.
عمدہ مشاہدہ ، بصیرت. یہ آپ کے حسن خیال اور خوبی نظر کا خاموش پروپیگنڈہ بھی ہیں. (۱۹۳۳ ، مکاتیب یوسف عزیز مگسی ، ۳۱). [خوبی + نظر (رک)].

خُوت (و لین) امذ.
لوطہ دار ، خزانچی ، خراج وصول کرنے والا ، وصول کنندہ. خراج کی وصولی بالعموم مقامی ہندو رؤسا کی وساطت سے کی جاتی تھی ان روسا کو مقدم ، خوت یا چوہدری کہا جاتا تھا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱ : ۱۵۳). [مقامی].

خوجا / خوجَہ (و مع / فت ج) امذ.
۱. **خصی مرد ، خواجہ سرا ، نامرد ، ہیجڑا.**

گر لیگا خوت ست کہا تو لے کے دود و لسی
خوجا اگر کھلا دے کہا جا پلا دے خصی

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۸۱). بعضے خوجہ ہیں جو اپنی ماں کے پیٹ سے ایسے ہی پیدا ہوئے. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل ، ۵۳). عائشہ کی ایک لونڈی محل کے نگہبان خوجہ کے پاس آئی. (۱۸۸۶ ، درگیش نند نی ، ۹۹). خوجے رات اور دن میں ہر وقت حکم حضور سے خاص شاہی محل اور دیگر محلات میں آتے جاتے تھے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۳۴). ۲. **فرقہ نزاریہ اسماعیلیہ کی ایک شاخ جس کا بانی نورالدین شاہ تھا جو ۴۶۷ ہجری میں الموت سے ہندوستان بغرض تبلیغ پہنچا. اس نے ضلع گجرات صوبہ بمبئی میں اپنا مرکز قائم کیا اور اپنا نام نورستا گر رکھا ، فرقہ صدریہ ، نیز اس جماعت کا فرد.** ان کی جماعت کو عموماً خوجہ کہا جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر : ۹۰). اس فرقے کا نام ہی تاریخ میں خوجے پڑ گیا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۳۲). ۳. **مہتمم دیوان ، دیوان خانے کا نگران.** طالب علمی کا زمانہ ختم کرنے کے بعد اسے «باب عالی» میں بحیثیت خوجہ (مہتمم دیوان) ملازمت مل گئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۹۶). ۴. **چھدری ڈاڑھی والا.** بڑھئی کی ڈاڑھی اور ڈوم کے سر کے بال چھوٹے تھے ڈوم گنجا تھا اور بڑھئی خوجہ. (؟ ، جادو کی لکڑی ، اشرف صبوحی ، ۱۵). [رک : خواجہ].

ـــ بَنانا محاورہ.
عضو تناسل کا کاٹ دینا ، خصی کر دینا. لڑکے خوجے بنائے گئے کہ آئندہ اس کی نسل نہ بڑھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۸).

ـــ کَرنا محاورہ.
رک : خوجا بنانا. بعضے خوجے ہیں جنہیں خلق نے خوجہ کیا ہے. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۵۳). یہ کیا خدا کی دوہری لعنت ، یعنی ایک غلامی دوسرے خوجہ کرنا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۰).

خُوجَۃُ الخَول (و لین ، فت ج ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
لگان وصول کرنے والا ، خراج لینے والا ، خزانچی ، افسر مال. ایک مجلس (دیوان) انہیں مدد دیتی تھی ، جن میں خزینہ دار یا خزانچی ... اور خوجۃ الخول یا الخوجین (محصل خراج) شامل ہوتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸). [خوجۃ / خواجہ (رک) + رک : ال (۱) + ع : خَوْل ـ نگرانی ، انتظام].

خَوخ (و لین) امذ.
شفتالو ، آڑو. خوخ ... فارسی میں اس کو شفتالو کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۷). [ع].

خَو خَو (و لین نیز مع ، و لین نیز مع) امث.
بندر کی وہ آواز جو غصے میں حملہ کرنے یا ڈرانے بھبکنے کے وقت اس کے منہ سے نکلتی ہے.

بندر خو خو کر کے لپکا　　　لڑکا ڈر کر پیچھے دبکا

(۱۹۰۹؟ ، پھول ، ۲۵۶). بندروں کا پورا قبیلہ خو خو ... خو خو چلانے لگا. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۹۷). [حکایت الصوت].

خَوخیانا (و لین نیز مع ، سک خ) ف ل.
بندر کا بھبک دینا ، غصے میں خو خو کی آواز نکالنا ، ڈرانا ، خوف زدہ کرنا ، غصہ و ناراضی کا اظہار کرنا. بندر تم پر خوخیائے گا اور اشاروں سے منع کرے گا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۲۲۲). جمادری صاحب ... خوخیاتے ، بھبکیاتے پہنچے اور بری طرح بندریا کی خبر لی. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۹۱). اور کیا چاہیے ، وہ خوخیائے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۸۳). [خو خو (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

خود (و مع) امذ.
۱. **لوہے کی گول ٹوپی ، آہنی سر پوش ، سر کو ضرب سے بچانے کا آہنی لباس جو عموماً فوجی اور پولیس والے پہنتے ہیں.**

کاٹیا خود و جوشن تمام او سوار
گئی تیغ شختیاں میں اس بیشمار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۶). خود فولادی جوہر دار سر پر دھر قصد میدان کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۶). اس نے چالاکی سے اس کا خود اوتار قرولی کمر سے کھینچ ایسی مغز پر ماری کہ حلق سے پار نکل گئی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۶). زرہ خود و بکتر جلتہ و آئنہ ، عرق چیں ، زرہ لوہ موزے و دستانہ ... سب پہن کر نیمچہ کمر سے لگایا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۱۶۹).

تیغ و تیر و خود و زرہ تھے سرا زیور
اب شیفتۂ جبّہ و دستار ہوں مولا

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۸). ۲. **(حشریات) حیوانوں کے منہ کے اندر کا ایک حصہ ، یہ نرم لمبا اور ایک سونڈ کی طرح ہوتا ہے.** خود بیرونی نرم اور لمبا حصہ ہوتا ہے جبکہ قاشی اندرونی نوکدار بلیڈ نما حصہ بناتی ہے. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۰۸). ۳. **غوطہ خوروں کا لباس ، لباس تیراکی.** غوطہ خوروں کا خود پہن کر وہ سمندر کی تہ میں بھی نہایت اطمینان سے سانس لے سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۱). [ق : خود ؛ (قدیم) ف : خُود].

خود (و مع) ۱ (الف) ضمیر.
آپ ، اپنے آپ ، بذات خاص ، بنفس نفیس. خود بے خود ہوئے تو خدا کون پائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

کیا سبب تھا جو خود نہیں آیا
کہ اُسے مجھ ستی حجاب نہ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹).

عباس نے کہا کہ مجھے خود ہے آرزو
عزت ہوئی بلا علمِ شاہ نیک خو

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۷). یقین کیجئے کہ مجھے یہ افسوس ناک باتیں بیان کر کے خود بڑی کوفت اور اذیت کا سامنا کرنا پڑا ہے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۲۳۱). (ب) م ف. **اپنے آپ سے ، (بغیر کسی دوسرے کی مدد یا تحریک کے) ازخود ، خود بخود.**

دنیا تو خود گزراں ہے اسپے گرہے کہنے ہے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۰)).

قاتل میں یہ بھری تھی ہوا میرے قتل کی
خود آستین چڑھ گئی دامن سمٹ گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰). (ج) صف. حتیٰ کہ ، یہاں تک کہ ، بھی. اس سے بہتر بیان حسن نسواں کے بلند معیار ... خود شاستروں میں موجود نہ ہو گا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳۱). [ف: خود ؛ خوت ؛ اوستا : خوت ؛ (قدیم) ف : ہُو ؛ س : سوتس].

---اِحْتِسابی (--- کس ا ، سک ح ، کس ت) امث.
اپنے اعمال کا جائزہ ، اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنا. ۱۴ اگست کا دن تمام اہل وطن کے لئے خود احتسابی کا ایک موقع فراہم کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ اگست : ۳). [خود + احتساب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---اِخْتیار (--- کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
(سیاسیات) مشروط آزادی کی حامل ، منتخب نمائندوں کا حق اختیار. ۲۰ جولائی کو عیسائی نمائندوں نے اعلان کیا کہ وہ خود اختیار حکومت کی تجویز قبول کرنے کے لئے تیار ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷). [خود + اختیار (رک)].

---اِخْتیاری (--- کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
(سیاست) عوام کے نمائندوں کو قانون بنانے اور اسے نافذ کرانے کا عمل یا حق. آج خلافت کانفرنس کے اجلاس میں خود اختیاری کی قرار داد پر شور اٹھا. (۱۹۲۱ ، رپورٹ نیشنل کانگریس ، ۳۰). خود اختیاری کی جانب یہ تدریجی ترقی میثاق لکھنؤ میں منتج ہوئی. (۱۹۳۶ ، ہمارا قائد ، ۳۷). [خود + اختیار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِدْراکی (--- کس ا ، سک د) امث.
اپنی عقل و سمجھ سے کام لینا ، اپنے آپ دریافت کرنے کا عمل. برسوں کی روز افزوں خود ادراکی کے سبب سے ... توطن پذیری زیادہ ... دشوار ہوتی جا رہی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۶). [خود + ادراک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَذِیَّتی (--- فت ا ، ی مع ، شد ی بفت) امث.
اپنے کو جان بوجھ کر تکلیف میں رکھنا ، اذیت پسندی. یا تو دوسروں کو ایذا پہنچا کر مسرت حاصل کی جاتی ہے یا نقطہ نگاہ خود اذیتی ہو جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، مثبت قدریں ، ۶۳). [خود + اذیت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِرادی (--- کس ا) امث.
اپنی عقل سے فیصلہ کرنے کی کیفیت ، ذاتی قوت فیصلہ ، ذاتی عزم و ارادہ. اس نے میری خود ارادی کے بت کو چکنا چور کر دیا ہے. (۱۹۷۵ ، مظاہر نفس ، ۱ : ۱۲). [خود + ارادہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---اِرادِیَّت (--- کس ا ، د ، فت ی) امث.
اپنی ذاتی فیصلے کی قوت. ٹائن بی نے ... زوال کی وجہ خود ارادیت کی ناکامی بتائی ہے. (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۲۰۳). [خود + ارادی (رک) + ت ، لاحقۂ کیفیت].

---اَسْپہ (--- فت ا ، سک س ، فت پ) امذ.
گھوڑا رکھنے کا شائق ، شوقیہ گھڑ سوار ، وہ شخص جس کا اپنا گھوڑا ہو. اکبر اس بات سے بہت خوش ہوتا تھا کہ دیدہ رُو سپاہی ہو اور خود اسپہ ہو. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۰). اس وقت سوار ، پیادے ، پایک ... خود اسپہ ، تیر انداز ... سب کی تعداد دو لاکھ ہوئی. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، معین الحق ، ۱۵۷). [خود + ف : اسپ + ہ ، لاحقۂ صفت].

---اِسْتِحْقاقی (--- کس ا ، سک س ، فت ت ، سک ح) امث.
اپنا حق خود مقرر کرنا ، اپنے حق کا احساس ، ادراک حقِ ذاتی. دو اور لوہ کے جذبے کی جگہ غیر مصالحانہ خود استحقاقی نے لے لی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). [خود + استحقاق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِطْمِینانی (--- کس ا ، سک ط ، ی مع) امث.
(نفسیات) اپنے آپ مطمئن رہنا. مثال کے طور پر ہم خود اطمینانی اور مایوسی کو لیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۳۶۳). اسلئے علمائے متقدمین و متوسطین کی خود اطمینانی کو دیکھکر ان پر سختی سے نکتہ چینی کرنا ایک غلط اور ناروا سی بات ہے. (۱۹۵۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۱ : ۲۰). [خود + اطمینان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِظْہاری (--- کس ا ، سک ظ) امث.
(مصوّری) اپنے جذبات کو ظاہر کرنا. اول آپکو فطری ذوق ہے اور فن کے اصولوں سے بھی کچھ واقفیت ہے دوسرے یہ کہ حیات جامد ، شبیہ سازی اور منظر نگاری کا کچھ تجربہ بھی ہے ... جذبات اور احساسات کے اس طرح ظاہر کرنے کو باطن نگاری یا خود اظہاری کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، ہماری مصوری ، ۹۷). [خود + اظہار (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و اسمیت].

---اِعْتِمادی (---کس خف ا ، سک ع ، کس ت) امث .
اپنے قول یا عمل کو موثر اور مفید سمجھنے کا احساس ، ذاتی رائے یا طاقت پر بھروسا ہونے کا یقین. خود اعتمادی کا سبق ان کے ذہن نشین کیا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۹۱). طفیل میں شیر کی دبی دبی تندی ہے ، غصہ ہے ، خود اعتمادی ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۳). [خود + اعتماد (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---اِقْتِداری (---کس ا ، سک ق ، کس ت) امث.
(سائنس) **اپنے آپ رد عمل کرنے کی صلاحیت.** تمام خود اقتداری (Automatic) اعصاب ، مشتمل ہیں ... جو مرکزی نظام اعصاب سے نکل کر عقود میں مختتم ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۲۰۶). [خود + اقتدار (رک) + ی لاحقۂ صفت و اسمیت].

---اَمارَت (---فت ا ، ر) امث.
(مسیحی) (**Autocephalous**) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱۰). [خود + امارت (رک)].

---اِمالَہ / اِمالَیت (---کس ا ، فت ل / کس ل ، فت ی) امذ.
(طبعیات) **برقی رو کے حصول میں کسی دور میں منکشفے یا گھونٹ لچھے سے جو جمود حاصل ہوتا ہے اس کو اصلاحی زبان میں علی الترتیب گنجائش اور خود امالہ (امالیت) کہتے ہیں** (ماخوذ : سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۳۶۸). [خود + امالہ (بحذف ہ) (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---اِمْدادی کَلیسا (---کس ا ، سک م ، فت ک ، ی مع) امذ.
(مسیحی) (**Voluntary Church**) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۲۰). [خود + امداد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + کلیسا (رک)].

---اِنْفِرادِیَّت (---کس ا ، سک ن ، کس ف ، ی مع ، شد ی بفت) امث.
منفرد ہونے کا احساس ، تفرد کا شعور. اس طرح سے گویا اینگ (لبرل ازم) کی فتح گویا خود انفرادیت کی فتح تھی. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۵۰). [خود + انفرادی (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِنْکاری (---کس ا ، سک ن) امث.
نفی ذات ، انکسار و عجز ، منکسر المزاجی. خود انکاری کا جوہر ترکوں کے رگ و ریشے میں ہے. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۶۹). [خود + انکار (رک) ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آغْذَہ (---فت غ ، ذ) امذ.
(سائنس) **از خود کام کرنے والے ، فطرتاً تربیت یافتہ ، عضلاتی مادے کی حرکت سے مہیج ہونے والے.** بعض قشریوں میں سا کن انیان یا بعض حشرات میں خود آغذے بھی اسی کام کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۸). [خود + آغذ (رک) + ے ، لاحقۂ جمع].

---آرا صف.
خود کو سنوارنے والا ، اپنی آرائش و زیبائش کرنے والا ، ذاتی خوبیوں کے اظہار کا شائق ، (مجازاً) مغرور ، خود پسند.

دیکھ یے وجہ نہ کبھو دل کو ہمارے کہ ضرور
آئنہ چاہیے خوبانِ خود آرا کے تئیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰).

نہ خود سر کروں کہ ہم ہوں بار اپنا
نہ خود آرا خود پسند و خود ستا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۵).

گئے جبریل جو فردوس سے لینے کو براق
ناز کرتا ہوا وہ شوخ خود آرا نکلا
(۱۸۷۴ ، محامد خاتم النبیین ، ۳۰).

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کر دیا
(۱۹۵۱ ، حسرت ، ک ، ۳). [خود + ف : آرا ، آراستن - سنوارنا ، بنانا].

---آرائی امث.
اپنی آرائش و زیبائی ، ذاتی بناؤ سنگھار ؛ (مجازاً) غرور ، نخوت.

جو دنیا چھوڑ کر منہ موڑ بیٹا زیب و زینت سیں
سراپا داغ ہے اس کے بدن اوپر خود آرائی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۱).

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال
یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۵).

جواں لہو کی وہ پینگیں وہ مست انگڑائی
وہ نخوتیں ، وہ اذیت ، خودی ، خود آرائی
(۱۹۳۸ ، دونیم ، ۳۲). [خود + آرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آشْنا (---سک ش) صف.
اپنے آپ کو سمجھ لینے والا. بعض بعض ایسے اشخاص خود آشنا دیکھے گئے کہ وہ استادوں سے عدم اتفاق کے ساتھ پیش آتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۲). [خود + آشنا (رک)].

---آگَہ صف.
جو اپنی صلاحیت اور قوت سے باخبر ہو ، اپنی حقیقت کو جاننے پہچاننے والا.

خودی ہے مردِ خود آگہ کا جمال و جلال
کہ یہ کتاب ہے باقی تمام تفسیریں
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۴۰).

ہم اسیرِ دشنامی ہو سکے نہ خود آگہ
زندگی نے جی بھر کے فرصتِ خجالت دی

(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۵۹). [خود + آگہ (رک)].

ـــــ آگاہی امث.
اپنی شناخت کرنا ، اپنے کو پہچاننا ، اپنی ذات کا شعور.

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۲). جب تک عشق سے آدابِ خود آگاہی نہ سیکھے جائیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی نہیں کھل سکتے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۸۵). [خود + آگہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آگہی (ـــــفت گ) امث.
رک : **خود آگاہی**. تنہا حرف صفات سہتا ہوں کہ ہیں خود آگہی کے بھاری سانسوں کا سمندر ہوں جیسے نمکین پانی کی سزا آباد ہوں سے بادبان کی طرح تاف دور رکھتی ہے. (۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۵۵). [خود + آگہی (رک)].

ـــــ آموز (ـــــو مع) صف.
اپنے آپ سیکھنے والا ، اپنے کو سکھانے والا ، اپنی ذات کو تربیت دینے والا. تعلیم کے خود آموز طریقے کہ اشاراتی سوال و جواب کی صورت اور مرئی تعلیم کے وسائل. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۹۵). [خود + ف : آموز ، آموختن ـ سیکھنا].

ـــــ آموزی (ـــــو مع) امث.
(تدریس) کتابوں یا دوسرے سامان کی مدد سے سیکھنے کا عمل ، علم حاصل کرنے کی انفرادی کوشش اعلیٰ افسروں کے لیے شخصی نوعیت کے کورسز اور خود آموزی کے لیے جدید کتابی مواد تیار کیا جائے. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۳۳). [خود + آموز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آہنگ اُردُو (ـــــفت ہ ، غنہ ، ضم ا ، سک ر ، و مع) امث.
اہل قلم اور فن کاروں کی پیدا کردہ اردو ، ناول اور ڈرامہ کے کرداروں کی اپنی اردو ، (مجازاً) غیر ٹکسالی زبان ، غیر معیاری اردو. تو ہین تیسر پر خود آہنگ اردو ہے یعنی ناول نویسوں ، ڈرامہ نگاروں اور ایکٹروں کی خود تراشیدہ زبان ہے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۸). [خود + ف : آہنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت + اردو (رک)].

ـــــ آئیں ریشے (ـــــی مع ، ی مج) امذ.
(سائنس) اصطلاح عصبیات میں وہ ریشے جو اپنا کام خود متعین کرتے ہیں. خود آئیں ریشے بھی برآرندہ اور درآرندہ ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، عصبیات ، ۲۳۰). [خود + آئین (رک) + ریشے (رک)].

ـــــ آئیں نِظام (ـــــی مع ، کس ن) امذ.
(سائنس) حشریات کے نظام اعصاب میں اپنے طور پر ترتیب پانے والا اعصابی نظام. اسی وجہ سے ان کا عصبی نظام خود آئیں نظام (Automatic System) کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۴۴). ان اعصاب سے چھوٹی چھوٹی شاخیں نکل کر خود آئین نظام بناتی ہیں. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۶۶). [خود + آئین (رک) + نظام (رک)].

ـــــ باثَمَر (ـــــفت ث ، م) امذ.
(نباتیات) پودے یا پھل وغیرہ جو اپنے زیرے یا زرگل سے پھل لاتے ہیں ، ایسے پودے جس میں خود اسی کے زیرے سے پھل لگیں (انگ : Self-Fertile). آج کل عمدہ پھلوں کے بیشتر پودے خود باثمر بہت کم ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۶۰۰). [خود + ف : با (حرف جار) + ثمر (رک)].

ـــــ باختگی (ـــــسک خ ، فت ت) امث.
اپنی ذات کو فراموش کر دینے کی حالت ، ذات کی گم شدگی ، اپنے آپ کو ذات الٰہی میں محو کر دینے کا عمل. صرف خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی اور محبت و عشق خود باختگی اور خود سپردگی پر زور دیا. (۱۹۵۸ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (مقدمہ)، ۲۹). [خود + باختگی ، باختن ـ کھیلنا ، ہارنا ، کھو دینا].

ـــــ بارْوَر (ـــــسک ر ، فت و) صف.
(نباتیات) اپنے طور پر پھل لانے والا ، پھلنے والا ، پھل دینے والا. ہر پیضدان جس تک زیرہ نلی پہنچتی ہے پھولتا اور ایک بیج بن جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ ملے ہوئے پھول پات جو پیضدان کو گھیرے رہتے ہیں بڑے ہو کر پھلی بناتے ہیں جب ایسا یعنی باروری کا طبعی طریقہ عمل میں آتا ہے تو پھول کو خود بارور کہتے ہیں. (۱۹۴۷ ، مینڈلیت ، ۲۲۳). [خود + بارور (رک)].

ـــــ بارْوَری (ـــــسک ر ، فت و) امث.
خود بارور (رک) کا اسم کیفیت. ڈارون کے مشہور کام کی اشاعت کے بعد سے جو اس نے پار باروری اور خود باروری پر کیا تھا... بچہ کے اندر تازہ طاقت داخل کرتا ہے. (۱۹۴۷ ، مینڈلیت ، ۲۰۲). [خود + بارور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بارْوَرِیَت (ـــــسک ر ، فت و ، سک ر ، فت ی) امث.
خود بارور (رک) کا اسم کیفیت. اس نے اپنے تجربات سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ دگر بارووریت عموماً بہ نسبت خود بارووریت کے مفید ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۴۵۲). [خود + بارور (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ باش امذ.
(نباتیات) ایسے پودے جو اپنی غذا سبز مادے کی موجودگی کی مدد سے تیار کرتے ہیں. بعض پودوں میں سبز مادے کے علاوہ دوسرے رنگین مادے بھی پائے جاتے ہیں ... انہیں خود باش کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنی غذا سبز مادے کی موجودگی کی مدد سے تیار کرتے ہیں. (۱۹۹۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۳۳۱). [خود + ف : باش ، بودن ـ رہنا ، ہونا].

ـــــ باف صف.

ریشم اور سوت کا ملواں بنا ہوا چکنی سطح کا کپڑا ، اطلس ، ساٹھن ، گورنٹ (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۵۱). [خود + ف : باف ، بافتن = بننا].

---بچاؤ (---فت ب ، و مع) صف.
اپنی حفاظت آپ کرنے والا ، اپنا محافظ. یہ دس بارہ میل کا لمبا اور ڈھائی میل کا چوڑا گیہوں کا ایک تختہ خود بچاؤ ہے. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۵). [خود + بچاؤ = بچانا سے اسم فاعل = بچانے والا].

---بخود / بہ خود م ف.
بغیر کسی دخل کے ، اپنے آپ ، جو آپ ہی آپ وجود میں آئے ، بغیر کسی خارجی تحریک یا علت کے ، از خود.

کبھی اس دلرُبا یا قوتِ لب نے منہ لگایا ہے
نہ پوچھو خود بخود آیا ہے رنگِ سرخ پاتوں میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۰).

کم نہیں اعجاز سے کچھ جذب تیرا اے جنوں
خود بخود جلتے ہیں پتھر دامنِ کہسار سے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۸).

بیٹھے بیٹھے اوسکی باتیں یاد آنا خود بخود
دل ہی دل میں سوچنا پھر مسکرانا خود بخود
(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۸۸).

خود بہ خود آوازِ کرگس ڈوب کر ہوتی ہے گم
چھیڑتے ہیں حُرِیّت کا نغمہ جب مل کر طیور
(۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مئی : ۳).

---بدولت (---فت ب ، و لین ، فت ل) ضمیر.
۱. آپ ، حضور ، عالی جناب ، حضرت ، محترم ، محترمہ (غائب ، حاضر یا متکلم کے لیے ، احترام یا تحقیر کے موقع پر).

خود بدولت اسپ پر ، پیدل ہو تم
وہ ہے سورج جنوں کوں بلبل ہو تم

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۰۷). اتنے میں خود بدولت بھی تشریف فرما ہوئے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۰).

دخترِ رز نے تو دل چھین لیا زاہد کا
خود بدولت بھی سمجھے تھے کہ دولت آئی

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۹۷). دس اشرفی کا جوڑیوں کا جوڑا فقط خود بدولت کے لیے تیار ہوتا تھا. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۲۹). ۲. اپنے آپ ، بذاتِ خاص.

کہاں یہ اس مدرسہ کی قسمت   کہ لائیں تشریف خود بدولت

(۱۸۸۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۶). نادری اور خود بدولت پھوپی صاحبہ کو لیتے گئی ہیں. (۱۹۲۱ ، اختری بیگم ، ۸۵). [خود + ب (حرفِ جار) + دولت (رک)].

---بیں (---ی مع) صف.
اپنے ہی مفاد پر نظر رکھنے والا ، اپنی ذات کا پجاری ، اپنے آپ کو دیکھنے والا ، گھمنڈ کرنے والا ، مغرور ، متکبر ، فخر کرنے والا.

نہ ہی مشاطہ آئینہ دکھا کر مجھ سے کہو اس کو
کہ اغوا سے ترے پہلے ہی بہتیرا وہ خود بیں ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰).

دہر جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں
ہم کہاں ہوتے اگر حسن نہ ہو تا خود بیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).

مجھ سا خود دار نہ تجھ سا خود بیں
کس کے سائے سے بچاؤں کس کو
(۱۹۷۲ ، دریا آخر دریا ہے ، ۶۳). [خود + ف : بین ، دیدن = دیکھنا].

---بینی (---ی مع) امث.
اپنے ہی کو دیکھنا ، اپنی ذاتی پسند کو مقدم رکھنا ، خود رنگی ، غرور ، خود پسندی ، اپنے ہی تحفظ کا احساس.

مجھے اسبابِ خود بینی سوں دائم عکس ہے دل میں
کیا جو ترک زینت کوں اپس درپن سوں کیا مطلب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۷). سمجھا کہ بنیاد انھوں کی خود بینی پر ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۷). نخوت کو غارت اور خود بینی کو دور کر. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۶۳).

کسی کو ہوگی عزیز خود بینی   کون یہ آئینہ اٹھائے گا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۶۲). [خود + بین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھلے اپنا گھر بھلا فقرہ.
گوشہ نشیں فرد کی نسبت کہا جاتا ہے. کسی عزیز یا دوست کے ہاں تھوڑی دیر کو ہو آتے تو "خود بھلے اپنا گھر بھلا" پر عمل کر کے دہلیز سے پاؤں باہر نہیں نکالتے تھے. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۷).

---پذیرائی (---کسر پ ، ی مع) امث.
(نفسیات) اپنی قبولیت ، استقبال ؛ فرد کی بالغ ہونے کے دور کی فطری تبدیلی کو تسلیم کرنے کا عمل. بلوغی زندگی میں خود پذیرائی بھی اسی طرح ایک اساسی صحت مند عامل ہوتی ہے کہ بچے کے ذہنی حفظانِ صحت کے لیے پذیرائی بنیادی ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۶۰۷). [خود + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا + ا ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
خود نگر ، مغرور ، خودبیں ، آپ اپنا پجاری.

عورت گرچہ ہے پارسا خود پرست
سنجے کا مکر سات لیانے بدست
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۵).

سرمست مئے الست ہے تو   ہے آئینہ خود پرست ہے تو

(۱۸۱۲ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۲). امام صاحب ابتدا میں نہایت جاہ پسند خود پرست اور مغرور تھے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۳۵). اتنا بے حس اس قدر خود پرست ہمارے دل ذو ہی سے متعلق غبار آلود ہو گئے تھے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۱۸). [خود + ف : پرست ، پرستیدن = پوجنا].

---پَرَستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
غرور ، خود پسندی ، خود نگری ، اپنے کو پُوجنا ، خود شناسی.

راو خدا پرستی اول ہے خود پرستی
ہستی میں نیستی ہے اور نیستی میں ہستی

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣١١). وہ مُتَنَبّی کی بے حد خود پرستی اور غرور سے تنگ آ گیا تھا. (١٩٠٥ ، مقالاتِ شبلی ، ٥ : ٨٦). احمد بشیر ... ذہنی عجز سے کورا ہے اس کی خود اعتمادی خود پرستی کی حدود کو چھونے رہتی ہے. (١٩٨٩ ، او کھے لوگ ، ٨٠). [خود + پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر کھ (---فت پ ، ر) صف.
(نفسیات) اپنی اصلاح آپ کرنا ، اپنی غلطیاں معلوم کرنا. فریب دہی کے امتحانات میں سے ایک کی مثال خود پرکھ تکنیک ہے جس میں بچوں کا ... امتحان لیا جاتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٥٥١). [خود + پرکھ ، پرکھنا سے اس بطور لاحقۂ فاعلیت].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
خود نگر ، خود مست ، خود پسند ، اپنے ہی فکر کرنے والا. ممکن ہے آپ مجھے انتہا درجہ خود پرور ، کمینہ ، حریص سمجھیں. (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ٣٥). ٢. (أ) (نباتیات) **بغیر کسی خارجی مدد کے اپنے وجود کو برقرار رکھنے والا.** وہ ایک ممتاز خود پرور پودا ہے جس کا نباتی جسم شاخہ ہے. (١٩٤٣ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٥٩٢). الجی خود پرور ہوتے ہیں. (١٩٦٨ ، الجی ، ٧). (أأ) (حیاتیات) **جراثیم کا وہ گروہ جو غیر نامیاتی مادوں مثلاً گندھک ، ہائیڈروجن اور امونیا کی تکسیر سے توانائی حاصل کرتا ہے خود پرور کہلاتا ہے** (بنیادی خرد حیاتیات ، ٢٦٩). [خود + ف : پرور ، پروردن = پالنا].

---پَرْوَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، فت د) صف.
(نباتات) **خود بخود پرورش پانے والا.** اس عمل کی وجہ سے پودے غذائی اعتبار سے خود پروردہ ہیں. (١٨٨٥ ، حیاتیات ، ٣٣١) [خود + پروردہ (رک)].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث نیز صف.
اپنے خیالات کی پابندی ، اپنے طور پر زندگی گزارنے کا عمل. اس پر خود پروری ، خویش پروری اور ملازم پروری کے الزام لگائے ہیں. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٢٢١). جو شخص سچا آرٹسٹ ہے وہ خود پروری کی زندگی کا عاشق نہیں ہو سکتا. (١٩٣٦ ، مضامین پریم چند ، ٢٥١). [خود + پرور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
١. اپنی رائے کو اہمیت دینے والا ، خود نگر ، خود رائے ، اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھنے والا ، سرکش ، مغرور.

دور آیا ہے خود پسنداں کا رد بدل کر نکو کسی کی سنگات

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٥٢).

ایک تو تھا ہی وہ سہ رو خود پسند
ہو گیا دیکھ آرسی کے تئیں دو چند

(١٧٧٢ ، مضمون (شرف الدین) (طبقات الشعرا ، ٣٣). جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدی ... خود پسند بنتا گیا. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ١٣). اثر ڈالنے کا بادشاہ ہے ، خود پسند ہے. (١٩٨٦ ، او کھے لوگ ، ٩٧). [خود + پسند (رک)].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
غرور ، خود نگری ، تکبر ، اپنے ہی کو پسند کرنا یا اہمیت دینا.

ہر جوگ اور جگت ہے خدمت سوں ہاتھ آتا
نا کر تو خود پسندی نا کر انا جہالت

(١٦٨٨ ، دیوانِ معظم (ق) ، ٢٣).

الو ہے جو کر کے خود پسندی
صوفیہ کے قول کو نہ مانا

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٣٣). فرد نام ہے ... خود پسندی ، خود بینی ، خود اشتعال ... کا یہ ساری خصوصیات بیک وقت ہر فرد میں موجود ہوتی ہیں جن کا وہ اسیر ہوتا ہے. (١٩٨٢ ، برشِ قلم ، ٣٣٠). [خود + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْدی دَلیلِ نادانی اَسْت فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
اپنی ہر بات کو اچھا سمجھنا نادانی ہے (علمی اردو لغت).

---پوشی (---و مع) امث.
اپنے آپ کو چھپانا ، اپنے آپ کو ظاہر نہ ہونے دینا ؛ (مجازاً) عجز و انکسار. انسان عموماً انکسار یا افتخار ، خود پوشی یا خود نمائی سے کام لیتا ہے. (١٩٤٧ ، مضامین عابد ، ١٢٦). [خود + ف : پوش ، پوشیدن = چھپانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیرائی (---ی لین) امث.
نمائش ، نمود ، خود نمائی (جامع اللغات). [خود + ف : پیرا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَراحُمی (---فت ت ، ضم ح) امث.
اپنے اوپر ترس کھانے کا عمل. میرا المیہ ایک شہید کا نہیں ایک ابن الوقت کا ہے اس لئے خود تراحمی کا شکار ہوں. (١٩٨٠ ، دیوار کے پیچھے ، ٢٥١). [خود + تراحم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت).

---تَراشی (---فت ت) امث.
(سائنس) **اپنے آپ کٹنے کی کیفیت.** کینچوے کا جسم خود تراشی کے ذریعے جب پھٹتا ہے تو انبان بلند طفولی باہر نکل آتے ہیں. (١٩٨٣ ، حیوانی نمونے ، ١٠٣). [خود + تراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَرَحُّمی (---فت ت ، ر ، شد ح بضم) امث.
رک : **«خود تراحمی».** افسردگی ... اور خود ترحمی کے احساسات کی تہہ میں بھی گلہ کارفرما ہوتا ہے. (١٩٧١ ، صلیبیں مرے دریچے میں ، ٣٣). [خود + ترحم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَرَدُّد (ـــ فت ت ، ر ، شد د بضم) صف.
(زراعت) وہ زمین جو پشتینی نہ ہو اور خود برائے کاشت حاصل کی ہو. ان میں چاہ ناکی والا خود تردد ہے. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٩٠٩). [خود + تردد (رک)].

--- تَرَدُّدی (ـــ فت ت ، ر ، شد د بضم) امث.
رک : خود تردد. زمین مقبوضہ دو قسم کی ہے ایک جری اور دوسری خود ترددی. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٩٠٧). [خود + تردد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَرسی (ـــ فت ت، سک ر) امث.
یاس و محرومی ، خود رحمی ، اپنے پر رحم کھانا ، اپنے پر ترس کھانا. جب میں خود ترسی کا شکار ہوتا تو ہمیشہ لارنس باغ چلا جاتا. (١٩٨١ ، راجہ گدھ ، ١٢٠). [خود + ترس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَرغیبی (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(نفسیات) علاج کے سلسلے میں مریض کو صحت کی طرف رغبت دلانا (انگ : Auto Suggestion). روحی (یا رومانی) طریق علاج میں بنیادی اہمیت خود ترغیبی (یعنی مریض کا یہ انداز فکر کہ صحت مند ہو رہا ہوں) کو حاصل ہے. خود ترغیبی ... تسلیم شدہ سائنسی حقیقت ہے. (١٩٧٩ ، جنگ ، کراچی ، ٢٢ اپریل : ٣). [خود + ترغیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَقسیم (ـــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
(سائنس) اپنے آپ حصے کرنے کا عمل ، (سائنس)ازخود خلیوں کی بانٹ. یہ مخلوق اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ خود تقسیم کے عمل سے تکثر ہی میں گزارتے ہیں. (١٩٣٠ ، مکالمات سائنس ، ١٤٢). [خود+تقسیم (رک)].

--- تَلمیحی (ـــ فت ت ، سک ل ، ی مع) امث.
(نفسیات) نرم توجہی علاج یا اس کے متعلق. جانوروں اور انسان کے بچوں میں نفسی شفا بخشی خود تلمیحی اور اعتقاد کے ذریعہ صحت طلبی خارج از بحث ہیں. (١٩٣١ ، نفسیاتی اصول ، ٥٨٨). [خود + تلمیح (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَنویم (ـــ فت ت ، سک ن ، ی مع) امذ.
(نفسیات) اپنے اوپر خود نیند طاری کرنا ، ایک طریقۂ علاج. اگلے تین ، طریقۂ خود تنویم سکھاتے ہیں. (١٩٦٣ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ٣٥). [خود + تنویم (رک)].

--- تَنویمی (ـــ فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
(نفسیات) اپنے آپ کوشش کرکے نیند طاری کرنے کا عمل. خود تنویمی اور خود ترغیبی کوئی مشکل عمل نہیں ہے. (١٩٧٥ ، مظاہر نفس ، ١ : ٣٥). [خود + تنویم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَوثیقی (ـــ و لین ، ی مع) امث.
(نفسیات) اپنے طور پر مسلم الثبوت ، صحیح. تفکر کے لیے وجدان اور ظن بہت ہی مفید ہیں مگر یہ صحیح نتیجہ اخذ کرنے کا محض ایک ذریعہ ہیں اور لازمی نہیں کہ یہ خود توثیقی ہوں. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٢٣٢). [خود + توثیق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ثَنا (ـــ فت ث) صف.
اپنی تعریف کرنے والا ، خودستائی کرنے والا ، شیخی خورہ (علمی اردو لغت). [خود + ثنا (رک)].

--- ثَنائی (ـــ فت ث) امث.
اپنی تعریف آپ کرنے کا عمل. اپنے ہنر کی آپ ہی خود ثنائی کرے تو اس سے وہ بھی حقیر ہو جاتا ہے. (١٨٨٦ ، لال چندرکا ، ٥١). [خود + ثنا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- جِسْم / جِسمیے (ـــ کس ج ، سک س/ی مع) امذ.
(سائنس) دیگر لونی اجسام جو تر کے لونی اجسام سے ہم شکل اور ملتے جلتے ہوتے ہیں خود جسمیے یا خود لونیے کہلاتے ہیں (جینیات ، ٣٥٢). لا (X) جسم اور ایک خود جسم کے درمیان ذرا مقابہت ہے ... لونی جسم کا آغاز ہوتا ہے. (١٩٧١ ، جینیات ، ٥١٩). [خود + جسم (رک) / جسیمہ (رک) کی جمع].

--- جُفْتی (ـــ ضم ج ، سک ف) امث.
(سائنس) ، مرکبات کا خود بخود مل کر دوسرا مرکب پیدا کرنے کا عمل. اس تعامل میں بھی غیر مطلوبہ ضمنی مرکبات الکائل اور ایرائل ہیلائیڈ کی «خود جفتی» سے پیدا ہوتے ہیں. (١٩٨٠ ، نامیاتی کیمیا ، ١٥٧). [خود + جفت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- جَوازی (ـــ فت ج) امث.
(نفسیات) از خود درستگی ، موافقت. بعض اوقات کوئی بصیرت کسی ہندسی اصول متمارفہ کی طرح خود جوازی ہوتی ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٢٣٢). [خود + جواز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- حاکِمی (ـــ کس ک) امث.
(قانون) ایک شخص کا اپنے ہاتھ میں اختیارات حکومت و قانون لینا ، آپ ہی حاکم ہونا (اردو قانونی ڈکشنری ، ٢٨١). [خود + حاکم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- حَرکَتی (ـــ فت ح ، سک ر ، فت ک) امث.
(نفسیات) طبعی اور فطری طور پر وجود میں آنے والا فعل یا احساس. یہ ایسے اعمال ہیں جو ... خود حرکتی یا ہمارے ارادے کی بالواسطہ دسترس سے باہر ہوتے ہیں. (١٩٣٥ ، علم الاخلاق ، ١٠٠). میں نے اپنے آپ کو سختی کے ساتھ بہائم کی خود حرکتی یا خود کاری تک محدود رکھا ہے. (١٩٣٠ ، اصول نفسیات ، ١٣٩). [خود + حرکت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

۔۔۔حَرَکی (۔۔۔فت ح ، سک ر) صف.
۱. رک : خود حرکتی (انگریزی اردو ملٹری گلاسری ، ۱۸۱). ۲. خود بخود کام کرنے والا. ایک اچھے خود حرکی انجن کی کارکردگی تقریباً پچیس فی صد بتائی جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۵۱۲). [خود + حرکت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت (بحذف ت)].

۔۔۔حِساب (۔۔۔کس ح) صف.
وہ شخص جو اپنے اعمال کا حساب آپ کرے (لغات کشوری). [خود + حساب (رک)].

۔۔۔حِسابی (۔۔۔کس ح) امث.
اپنی جانچ ، اپنا احتساب.

کیا رنج و غم کو آگے ترے میں کروں شمار
یاں خود حسابی میری تو ہے بے حساب اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۶). [خود + حساب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔حِسائِیَہ (کس ح ، ء ، فت ی) امذ.
(سائنس) خود بخود متحرک اعصاب. عموماً حسیے بیرونی محرکات سے متاثر ہوتے ہیں مگر ... حالت سکون یا متحرک حالت میں جسم کی صحیح جگہ کا پتا چلاتے ہیں. ایسے پذیروں کو خود حسائیے کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۵۲). [خود + ع : (ح س س)].

۔۔۔حِفاظَتی (۔۔۔کس ح ، فت ظ) امث.
اپنا تحفظ ، اپنا بچاؤ. اگر فن کاروں کو مفت کی روٹیاں ملیں تو پھر ... قدرت اور سماج سے خود حفاظتی کے لیے وہ کیسے لڑیں گے. (۱۹۳۳ ، ادب اور انقلاب ، ۵۳). [خود + حفاظت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔حُکْم (۔۔۔ضم ح ، سک ک) صف.
ضدی ، بٹھلا (جامع اللغات). [خود + حکم (رک)].

۔۔۔حَمْلائِیَت (۔۔۔فت ح ، سک م ، کس ن ، فت ی) امث.
(سائنس) اپنے آپ عمل انگیزی (انگ: Autocatalysis)
جین چونکہ اپنی مثنیٰ شکلیں تخلیق کر سکتے ہیں اور یہ تخلیق غیر جینی مادے سے ہوا کرتی ہے اور اس عمل کو خود حملائیت کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۱۰). [خود + حمل (رک) + ائی ، لاحقۂ صفت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔خُو (۔۔۔و مع) صف.
ان پڑھ ، بد تمیز ، تلون مزاج ، وہمی (جامع اللغات). [خود + خو (رک)].

۔۔۔خواندَہ (۔۔۔و معد ، مغ ، فت و) امذ.
اپنے طور پر تعلیم یافتہ. ایک کنسرویٹو مجلس کے تقرر کی بڑی سخت ضرورت ہے جس میں تمام وہ باشندگان ملک (ہندو ہوں یا مسلمان یا عیسائی) شریک ہو سکیں جو ان خود خواندہ محبان وطن کی مضرت انگیز کوششوں کو نظر تاسف آمیز سے دیکھتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، ۱ اکتوبر ، ۵۳). [خود + ف : خواندہ ، خواندن - پڑھنا].

۔۔۔خیز (۔۔۔ی مع) صف.
(سائنس) اپنے آپ ہونے والا. اس لحاظ سے وہ ایک خود خیز عمل (Spontaneous) ہے. (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۱). [خود + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا].

۔۔۔داب صف.
(سائنس) دابنے پر قادر ، اپنے طور پر دباؤ ڈالنے والا ، داب کی خصوصیت رکھنے والا. اسے خود داب جوش دان Autoclave میں آکسیجن اور ہلکے نائٹرک ایسڈ کے ساتھ ۵۰ کرۂ ہوائی دباؤ پر گرم کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۶۱۴). [خود + داب (رک)].

۔۔۔دار صف.
عزت نفس کے منافی امور سے بچنے والا ، سنجیدہ ، غیرت مند.

کوئی خوددار مصور سے کھنچا بیٹھا ہے
اب نہ کاغذ پہ گرے عکس تو کچھ دور نہیں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۴۳). حضرت ایسے متین و خود دار تھے کہ ... سن رسیدہ بزرگوار بھی حضرت کا لحاظ کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، حیات فریاد ، ۱۳۱). جس کے سلسلے رو ہیلکھنڈ کے حریت پسندوں راجپوت ٹھا کروں اور آزاد اور خود دار پٹھانوں سے ملتے ہیں. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۹۸). [خود + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

۔۔۔دارانَہ (۔۔۔فت ن) م ف.
خودداری کی صفات کے ساتھ ، غیرت مندی کے ساتھ ، حمیت کے ساتھ.

بہت بیدار و خود دارانہ شغل بے پرستی ہے
یہ کارو بار بے تعجیل و بے تاخیر ہے ساقی

(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۶۹). [خود + دار (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز].

۔۔۔داری امث.
۱. احساس ذات ، عزت نفس کا پاس ، تعین احساس ذات.

زاہد کو جتا دیجیو بیخود ہیں یہ رندان
آتا ہے تو خود داری کو گھر میں ہی دھر آوے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۷۲).

اگر بھیجے تو بھیجے کیونکر پیغام
کرے کس طرح خود داری کو بدنام

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹۲). اے ربچھ تجھے خود داری کا خیال بھی ہے آخر پاس وضع بھی کوئی چیز ہوتی ہے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۹۳). یوں وہ خود داری اور وقار کے ساتھ گاڑھے پسینے کی کمائی سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۹۶). ۲. اپنی نگہداشت اور حفاظت ، ضرر سے بچاؤ کی دیکھ بھال یا احتیاط. نعل باندھنے کے وقت کمال احتیاط اور خود داری کریں یعنی گھوڑے کی

لات سے بچے رہیں۔ (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۱)۔ [خود + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---را فَضِیحَت دِیگَراں (دِیگرے) را نَصِیحَت
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل۔
اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص دوسروں کو کسی بری بات سے منع کرے اور خود اس میں ملوث یا مبتلا ہو۔ بس پر شیر ہیں خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲)۔

---رائی امث۔
۱. **اپنے خیال اور رائے کو سب سے اہم سمجھنے اور اس پر جمے رہنے کا عمل۔**

نہ جرم فلک کا ہے نہ کچھ بخت کی تقصیر
خود رائی سے ہم اپنی سدا خوار رہے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰)۔ انہوں ... نے اپنی خود رائی سے شہر تباہ ڈھائی ہے۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۰۱)۔ ان کی تحریر میں بھی وہ لفاظی ... خود رائی پائی جاتی ہے کہ جیسے سن کر خواہ مخواہ آدمی کی طبیعت الجھے۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۳)۔ اور یوں ، خود سری ، خود ستائی اور خود رائی اس کے کردار کی نمایاں خصوصیت بن جاتی ہیں۔ (۱۹۶۸ ، نگاہ اور نقطے ، ۱۹۶)۔ ۲. **بلا مشورہ اپنی عقل سے کچھ کرنے کی عادت ، اپنی رائے کو سب کچھ سمجھنا ، خود پسندی۔** جو کام خود رائی سے کیا جاتا ہے اکثر بے ڈھنگا ہوتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۷۰)۔

حرص و خودی کی خود رائیاں سی
انسانیت کی رسوائیاں سی

(۱۹۴۳ ، شعر انقلاب ، ۱۰۰)۔ [خود + رائے (رک) + ئی لاحقۂ کیفیت (بحذف ے)]۔

---رائے صف۔
کسی کی نہ ماننے والا ، خود مختاری سے سب کچھ کرنے والا۔

اور خود رائے تھا بات سنتا نہ تھا
موتی بات کے کس تھے چنتا نہ تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۷)۔ از بسکہ خدا خانساماں ہے بے الزام ہونے نہ کہ خود رائے ، یا غصہ ور۔ (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۵۳۹)۔

سو سُن کے نہ ایک اون کی مانی
خود رائے تھی خود سری کی ٹھانی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۹)۔ پھر اسی اثنا میں شجاع الدولہ ... سرحد افاغنہ پر آیا اور روسائے قلمرو افغانان خود سر و خود رائے دکھنیوں کا زر ضمانت طلب کیا۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۴۳)۔ عالم گیر بادشاہ جس کو ہر مورخ مستقل مزاج اور خود رائے کہتا ہے ہیم چند کی تحقیق میں زن مرید تھا۔ (۱۹۸۶ ، حیات سلیمان ، ۳۱۲)۔ [خود + رائے (رک)]۔

---رَحمی (---فت ر ، ح) امث۔
اپنے اوپر رحم کرنا ، اپنے آپ پر ترس کھانا۔

بیکسوں کے درد پر آہ و فغاں
اور خلوت گہ میں خود رحمیاں

(۱۹۳۲ ، عرش و فرش ، ۹۷)۔ اسے مایوسی ، خود رحمی اور انفعالیت پسندی کے ان سقیم رجحانات سے محفوظ رکھتی ہے۔ (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۱)۔ [خود + رحم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

---رُخصَتی (---ضم ر ، سک خ ، فت ص) امث۔
وہ جو خود بخود ملازمت چھوڑ دے ؛ خود بخود ملازمت چھوڑ دینا (جامع اللغات)۔ [خود + رخصت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

---رُستہ (---ضم ر ، سک س ، فت ت) صف۔
رک : خود رو (جامع اللغات)۔ [خود + ف : رُستہ ، رُستن = اُگنا]۔

---رَسمی (---فت ر ، سک س) صف۔
خود ساختہ ، مصنوعی ، بناوٹی۔ بار پیما کے ارتفاع کو مرتسم کرنے کے لئے کئی خود رسمی اوزار آج کل مروج ہیں۔ (۱۹۲۱ ، ترسیمات ، ۱۳۲)۔ [خود + رسم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---رَفتگی (---فت ر ، سک ف ، فت ت) امث۔
۱. **جذبات میں بہہ جانے کا عمل ، از خود رفتگی ، بیخودی ، مستی۔**

وصل کا عالم نظر میں چھا گیا
پھر نشہ خود رفتگی کا آ گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۵۸)۔ پہلونے بار عجب خود رفتگی کا مقام تھا کہ پر آرزو ہاتھ گلونے مصفا میں پڑے تو پھر دین و دنیا کی خبر نہ رہی۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۰)۔

خوف بھی دریا کا ہے اور موج بھی دریا کی ہے
قلزم خود رفتگی سے اب نکلنا چاہیے

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۵۳)۔ ۲. (آ) **سر خوشی کی کیفیت ، لطف اندوز ہونے کا عمل۔**

گھر میں خود رفتگی سے دھوم مچی
کیونکہ ہو تیں طرف مرا جانا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷)۔

چھایا ہوا ہے سب پر خود رفتگی کا عالم
احساس تازگی سے ہے سر خوشی کا عالم

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۷۷)۔ (اا) **دیوانگی ، سڑی پن ، خلل دماغ۔**

ہائے وہ خود رفتگی الجھے ہوئے سب سر کے بال
وہ کسی میں اب کہاں جو تیرے دیوانے میں تھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۶)۔ (ااا) **عالم بے خبری ، حواس بجا نہ ہونے کی کیفیت۔**

بخیر انجام ہو جس کا وہ ہے خود رفتگی اپنی
چلے تھے ہم کلیسا کی طرف کعبہ کو جا نکلے

(۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۷۹)۔ [خود + ف : رفت (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

---رَفتہ (---فت ر ، سک ف ، فت ت) صف۔

۱. از خود رفتہ ، کثرت جذبات میں بہا ہوا ، جذبات سے مغلوب ، سر خوش و سرمست.

کرتا ہے اس طرح دل خود رفتہ ذکرِ وصل
جوں خواب میں بیان کرے کوئی خواب کو

(۱۸۲۹ ، معروف ، ۵ ، ۱۰۵).

مجھ کو خود رفتہ کر دیا گویا
ڈیلیا تو نے دل کو لے ہی لیا

(۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۲۱۰). اس صورت میں شاعر محض خود فراموش اور خود رفتہ ہی نہیں ہوتا بلکہ خود شناس اور خود آگہ بھی ہوتا ہے. (۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۱۳). ۲. (تصوّف) عالم جذب.

سؤولؔ عقولؔ قوولؔ نعولؔ
میں مجذوب و سالک ہوں خود رفتہ ہوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۳۷). [خود + رفت (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) صف.
طبعی اور قدرتی رنگ. کروم کے اس رنگ کو خود رنگ کہتے ہیں کیوں کہ یہ اس کا قدرتی رنگ ہے. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۹۰). [خود + رنگ (رک)].

---رَو (---و لین) صف.
۱.(۱) **خود کار ، خود بخود چلنے والی ، بذاتِ خود متحرک.** بچوں کو خود رو رائے ، گفتگو ، سوالات ... سے نہ روکا جائے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعہ قدرت ، ۹۳). (ا ا) **مرضی ، کمزوری ، نقص ؛ خود انبان** (انگ : Ldiopathic). غالباً ان تمام اسابتوں میں جن کو پچھلے زمانہ میں خود رو کہتے تھے ، مقامی سرایت کے کسی ذریعہ کو نظر انداز کر دیا جاتا تھا. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ٹیلر ، ۱ : ۲۴۳). ۲. (نفسیات) **فطرتی ، خود سے پیدا کی ہوئی.** اس کی طرف اس کی توجہ خود رو نہ تھی بلکہ یہ ایک ارادی کوشش کا نتیجہ تھی. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۶۵). ۳. (انجینیرنگ) **خود کار ، خود سے کام کرنے والا.** عقبے دو اقسام میں منقسم کیے جا سکتے ہیں ... خود کار یا خود رو عقبے. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۳۱۰). ۴.(ا) (طبعیات) **پہلے سے موجود ، چلتا ہوا.** انقباضات کی ترسیم کے لئے جو خود رو یا لے دار ہو سکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۲۹). (ا ا) **لاسلکی لہروں پر چلنے والی.** بعض خود رو تار کی کلیں ہیں جو پیامات تار برقی کو کاغذ کے لمبے لمبے پرچوں پر لکھ دیتے ہیں. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۹۱). ۵. **خود رائے ، اپنی مرضی پر چلنے والا.** افسوس مکّہ کا ایک خود رو آدمی سارے عربوں کو اپنا غلام بنا لیتا ہے. (۱۹۲۰ ، جویانِ حق ، ۳ : ۳۹). [خود + ف : رو ، رفتن = چلنا].

---رُو (---و مع) صف.
۱. **قدرتی طور پر اگنے والا / والی.** میدان میں خود رُو کوسوں تلک لالہ و نافرمان اور نرگس و گلاب پھولا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۵). اس کے چاروں طرف سر بفلک کشیدہ پہاڑ ہیں جو خود رو سبزے سے چھپے ہوئے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۳۱). جنگل میں وہ خود رو پھل پھول جمع کرتا تھا. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲). ۲. اصلی خوبصورتی والی جس کے چہرے پر بناؤ سنگھار یا پوڈر وغیرہ نہ ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [خود + ف : رو ، رُستن = اُگنا].

---رَواں آبپاشی (---فت ر ، سک ب) امث.
(معاشیات) جہاں آبپاشی کا پانی ایسے لیول پر واقع ہو کہ وہ قوتِ جاذبہ سے زمین پر لے جایا جاتا ہو یعنی وہ خود ہی رواں ہو جاتا ہو تو اس کو خود رواں آبپاشی کہتے ہیں (آبپاشی ، ۳). [خود + رواں (رک) + آب پاشی (رک)].

---رَوا نی (---فت ن) امث.
۱. (طب) **خود حرکیت ، از خود جاری ہونے کا عمل** (انگ : Cutamacity). خود روانی کی کیفیت ، ایک خفیف صرعی حملہ میں حرکی علامت کے بغیر واقع ہو سکتی ہے. (۱۹۳۷ ، طب قانونی اور سمومیات ، ۱ : ۶۱۸). [خود + رواں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَوشَن (---و لین ، فت ش) صف.
خود بخود روشنی دینے والا / والی ، اپنے آپ روشن ، بذاتِ خود روشن. وہ تیرہ خاکدان میں ایک خود روشن ستارہ بن جاتی ہے. (۱۹۲۵ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۵۶). [خود + روشن (رک)].

---رَوی (---فت نیز ضم و) امث.
اپنی رائے پر چلنا ، اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنا. اسکی تحقیقات میں بہت زحمت اٹھائی ہے اور خود روی نہیں فرمائی. (۱۸۸۷ ، تہر المصائب ، ۵). شاگردی اُستادی کا سلسلہ بالکل ہی ختم ہو جائے گا خود رُوی و خود بینی کا دور دورہ ہو گا. (۱۹۳۰ ، دستور الاصلاح ، ۸۲). [خود + ف : روی ، رفتن = چلنا].

---رُوئی (---و مع) امث.
۱. **خود رو (رک) کا اسم کیفیت ، آپ ہی آپ اُگنے کا عمل ، خود بخود اُگنا.**

اگر چمن میں کرے لالہ عزمِ خود روئی
یہ داغ دل کوں دکھا ، بے سواد کرتا ہوں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۱). ۲. **خود روئی :** اسی قسم کو دشتی بھی کہتے ہیں ، خرما کی ایک ادنیٰ قسم ہے (فلاحت النخل ، ۳۹). [خود + ف : رو ، رُستن = اُگنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زائی امث.
(مسیحی) **بے جان مادے سے جان داروں کا پیدا ہونا** (انگ : Abiogeny) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱). [خود + ف : زا ، زائیدن = پیدا ہونا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زائیدہ (---ی مع ، فت د) صف.
(مسیحی) **خود بخود پیدا شدہ** (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱). [خود + ف : زائیدہ ، زائیدن = پیدا ہونا].

---زَدہ (---فت ز ، د) صف.

خود لگائی یا عاید کی ہوئی (تکلیف سزا وغیرہ) ، **خود آوردہ**۔ یہ اس بہت کم اہمیت رکھتا ہے کہ آیا زخم خودزدہ ہے یا نہیں۔ (۱۹۶۳ء ، طب قانونی اورسمومیات ، ۱ : ۲)۔ [خود + ف : زدہ ، زدن = مارنا]۔

---زَوجِیَّت (---و لین ، کس ج ، فت ی) امث۔
(باتیات) **تمروری کے لیے نباتات کے دو مرکزوں کا باہمی ملاپ**۔ خود زوجیت میں دو صغیر مرکزوں کے ملاپ سے جکفہ مرکزہ تشکیل پاتا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، حیوانی نمونے ، ۱۲۲)۔ [خود + زوج (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---زیرگی (---ی مع ، سک ر) امث ؛ صف۔
(نباتیات) **پھول میں زردان سے کلغی تک زیرہ پہنچ جانے کا عمل** (انگ : Self Pollination)۔ اگر کسی پھول کے زیرہ دانے زردان سے نکل کر اسی پھول کی کلغی پر منتقل ہو جائیں تو ایسی زیرگی کو خود زیرگی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ء ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۹۸)۔ [خود + زیرہ (حذف ہ) (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ساخْتَہ (---سک خ ، فت ت) صف۔
خود بنایا ہوا ، اپنے طور پر دعویدار۔ جس روایت کو اپنے خود ساختہ معیار عقل سے ذرا بھی الگ پاتے ہیں ، معاً اس سے انکار کر دینے کے لیے بیچین ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۱۳ء ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۲)۔ انہیں مقاصد کے لیے خود ساختہ لیڈروں کی بات کر رہے تھے۔ (۱۹۶۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۸۵ : ۶)۔ علمی جستجو مجھے اس جا کھینچ لے آئی جہاں مجھے علم ہوا کہ خود ساختہ مورخوں نے کس طرح ... ہماری تکذیب کی ہے۔ (۱۹۸۲ء ، ہیرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۳)۔ [خود + ف : ساختہ ، ساختن = بنانا]۔

---سپاری (---کس س) امث۔
خود سپردگی ، بیخودی ، مستی۔ فراق سے پہلے اقبال کے علاوہ ہمارے یہاں خود فراموشی و خود سپاری ہی کو عشق کا حاصل سمجھا گیا ہے۔ (۱۹۶۳ء ، تحقیق و تنقید ، ۷۸)۔ [خود + ف : سپار ، سپردن = سونپنا ، ملنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سپُردَگی (---کس س ، ضم پ ، سک ر ، فت د) امث۔
اپنے آپ کو حوالے کرنے کا عمل ؛ بیخودی ، خود سپاری۔ خود سپردگی کے جذبے نے اس کے سینے میں ایسے شدید غصے کی شکل اختیار کر لی جس سے وہ خود اپنی زندگی میں واقف نہ ہوا تھا۔ (۱۹۳۱ء ، پیاری زمین ، ۱۰۶)۔ پیار ، حسن ، خود سپردگی ، کشش ، ایثار ، قربانی اور تسکین کا دوسرا نام ہے۔ (۱۹۸۰ء ، دائروں میں دائرے ، ۵۰)۔ [خود + ف : سپرد ، سپردن = سونپنا + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سِتا (---کس س) صف۔
اپنی تعریف آپ کرنے والا ، اپنے منھ میاں مٹھو بننے والا ، شیخی خورا۔

نہ خود سر کیوں کہ ہم ہوں ، یار اپنا
خود آرا ، خود پسند و خود ستا تھا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۳۵)۔ خود ستا ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ بہادر بھی ہیں۔ (۱۹۳۵ء ، عبرت نامہ اندلس ، ۵۱۹)۔ [خود + ف : ستا ، ستودن = تعریف کرنا]۔

---سِتائی (---کس س) امث۔
اپنی تعریف آپ کرنا ، خود ستا (رک) کا اسم کیفیت۔

خود ستائی کا سخن جس سے ہو سرزد جوں یاد
اس کا مخرج نہیں معلوم کردھر سے نکلا
(۱۷۹۲ء ، محب ، د ، ۳۹)۔

غرض اس سے کچھ خود ستائی نہیں ہے
مگر ضبط کی اب سمائی نہیں ہے
(۱۸۹۹ء ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۲۳)۔ میرے منطقی دوست مجھ پر یہ الزام نہیں لگا سکتے کہ میں قومی تنگ نظری یا خود ستائی کا شکار ہو گیا۔ (۱۹۸۲ء ، نوکِ قلم ، ۱۳۷)۔ [خود + ستا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سَر (---فت س) صف۔
۱. **خود رائے ، ضدی ، مغرور ، خود پسند**۔

خیال اس کو کیا ہر اک نے مُغتر
کہا سب نے اسے خود رائے ، خود سر
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۲۹۹)۔ اپنے دل میں کیا کہتی ہونگی کیسا خود سر لڑکا ہے۔ (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۹۸)۔ ہاں اگر وہ اتنا خود سر نہ ہوتا اور عقل سے کام لے سکتا تو اس کی زندگی سنور ہی جاتی۔ (۱۹۸۶ء ، اوکھے لوگ ، ۲۷۲)۔ **سرکش ، باغی**۔ گوالیار کا علاقہ مدت سے خود سر تھا۔ (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۲۱۲)۔ سرسید تنہا اس خود سر جماعت کے مجمع میں گئے۔ (۱۹۳۸ء ، حالات سرسید ، ۱۷)۔ [خود + سر (رک)]۔

---سَرانَہ (---فت س ، ن) م ف۔
خود سری لیے ہوئے۔ وہ اپنے اس خود سرانہ رویے کے باعث بھی شہرت رکھتا تھا جو وہ اپنے بادشاہ سمیت ہر ایک کے ساتھ برتتا تھا۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۹۳)۔ [خود + سر (رک) + انہ ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سَرائی (---فت س) امث۔
اپنی تعریف کرنے کا عمل ، خود ستائی۔ اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی۔ (۱۹۲۱ء ، احمد رضا خاں ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۸۳۱)۔ [خود + ف : سرا ، سرائیدن = تعریف کرنا ، ستائش کرنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سَرزَنِشی (---فت س ، سک ر ، فت ز ، کس ن) امث۔
اپنے آپ کو بُرا بھلا کہنا ، خود کو سزا دینا ، خود احتسابی۔ فکر کی تحریر کی سب سے بڑی خوبی بروزن خود ستائی خود سرزنشی ہے۔ (۱۹۸۹ء ، اوکھے لوگ ، ۱۳۹)۔ [خود + سرزنش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ سرِشت (ـــ فت س ، کس ر ، سک ش) امث.
فطرت ، قدرتی مزاج.

مشتاق خود جناں تھی ہر اک خود سرشت کی
نکلی ہوا بھربرے سے باغ بہشت کی

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۱۲۰). [خود + ف : سرشت (رک)].

ـــ سری (ـــ فت س) امث.
خود پسندی ، غرور ، خودرائی.

ہر چند کرتے ہیں معشوق خود سری
کرتے چلے گئے ہیں وہ عشاق سے بدی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۳). ہندوستانیوں کو ترقی اس وقت ہو گی جب وہ ... اپنی خود سری اور اپنی مرضی کے مطابق اپنے بچوں کی تعلیم کریں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۳۳). فرعون نے اپنی نالائقی اور خود سری اور نافرمانی کا مزہ چکھ لیا. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۳۱).

آپ نے تو ہر طرح سکھلائے آداب حیات
ہم یہ یہ ادبار اپنی خود سری سے آئے ہیں

(۱۹۸۲ ، ذکر خیرالانام ، ۱۳۹). [خود + سر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سمند (ـــ فت س ، م ، سک ن) صف.
اسپ سوار ؛ گھوڑے کی طرح سرکش ؛ بے قابو گھوڑا.

نفس توسن کو رام کر رکھنا
فارس و خود سمندنا ہونا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸). [خود + ف : سمند ـ گھوڑا].

ـــ سوزی (ـــ و مج) امث.
خود کو جلانے یا تباہ کرنے کا عمل. انسانیت عالمگیر پیمانے پر کس ہستی بلکہ خودکشی اور خود سوزی کی منزل پر پہنچ گئی تھی. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۲۵۸). [خود + ف : سوز ، سوختن ـ جلانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سے م ف.
از خود ، اپنے آپ. اوّل درجے کے مسافر ہونے کے باوجود میرے پاس خود سے تشریف لائے. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ (حیدر) ، ۱۲۶).

شوق منزل میں بڑھا جاتا ہوں خود سے آگے
روند ڈالے نہ کہیں میری ہی رفتار مجھے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۳۳).

ـــ شعوری (ـــ فت ش ، و مع) امث.
(فلسفہ) **خود کو پا لینے کی حالت ، احساس ذات ، خود آگہی.** یہ صداقت خود شعوری کی صورت میں انتہائی واضح طور پر سامنے آتی ہے. (۱۹۵۶ ، تعارف فلسفۂ جدید ، ۹۳). [خود + شعور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

ـــ شکن (ـــ کس ش ، فت ک) صف.
(عسکری) خود ہلاک ، خود ہلاکی (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۱۱۰). [خود + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

ـــ شناس (ـــ فت نیز کس ش) صف.
اپنے آپ کو پہچاننے والا ، عارف ؛ خود آگاہ.

نہیں فرق خود شناس میں اور حق شناس میں
جو کوئی ہے خود شناس اسے حق شناس بوج

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸۱).

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب ذرا آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۱۷). اس صورت میں شاعر محض خود فراموش اور خود رفتہ ہی نہیں ہوتا بلکہ خود شناس اور خود آگاہ بھی ہوتا ہے. (۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۱۳). [خود + ف : شناس ، شناختن ـ پہچاننا].

ـــ شناسا (ـــ فت نیز کس ش) امذ.
اپنے آپ کو سمجھنے والا. اپنے مرتبہ کا خود شناسا ہونا دانش مندی ہے. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۲۰۲). [خود + شناس (رک) + ا ، لاحقۂ اسمیت].

ـــ شناسانہ (ـــ فت نیز کس ش ، فت ن) م ف.
اپنے کو پہچانتے ہوئے. اس ادب میں وہ خود شناسانہ وضاحت ، وہ متوازن انسانی دلچسپی ، وہ مناسب ہیئت ، وہ تراشیدگی نہیں ہوتی جو ایک ایسے دور کے ادب کی امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۹۷). [خود + شناس + انہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ شناسائی (ـــ فت نیز کس ش) امث.
رک : **خود شناسی.**

خود فراموشی تو تھی میری حجاب نظر
خود شناسائی نے لیکن تجھ کو حیران کر دیا

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۲۱). [خود + شناسا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شناسی (ـــ فت نیز کس ش) امث.
خود آگاہی ، احساسِ ذات ، اپنے کو پہچاننے کا عمل. خود شناسی خدا شناسی عارفاں کا کام ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۵۷). خود شناسی کو خداشناسی اور دین داری سے کیا تعلق ہو سکتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۱۰). خودی کو انہوں نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور خودشناسی اور عرفانِ ذات کا ان میں جذبہ پیدا کر دیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۰۹). [خودشناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شہوانی (ـــ فت ش ، سک ہ) امث.
(نفسیات) جنسی جذبے کی اپنے آپ تسکین ، خود لذتی. بہت سے نوجوان افراد کو خود شہوانی اعمال (مشت زنی) کے باعث شدید تعارضات لاحق ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۵۹۰). [خود + شہوانی (رک)].

ـــــ شَہوَتی (ـــــ فت ش ، سک ہ ، فت و) امث.
خود لذّتی (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱۰). [خود + شہوت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

ـــــ ضَبطی (ـــــ فت ض ، سک ب) امث.
اپنی خواہشات کو قابو میں کرنے کا عمل. تمام طاقت من کے ضبط کرنے میں ہے بغیر خود ضبطی کے آدمی کبھی پہلوان نہیں ہوتا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ ، ۱۲۸). اس حد تک خود ضبطی سے کام لینا کہ نعمتوں کے عدم حصول پر دل پر ذرا سا بھی میل نہ آئے. (۱۹۶۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری : ۳۳۹). [خود + ضبط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ طَلَبی (ـــــ فت ط ، ل) امث.
ہمہ وقت اپنے آرام اور نفع کی فکر ، صرف اپنے ہی فائدے کا خیال. یہ الفاظ ہماری اساسی جبلی تسویقات کی بڑی تعداد پر حاوی ہیں مثلاً جسمانی خود طلبی اجتماعی خود طلبی. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۳۵۲). اس قسم کی خود طلبی میں جو بداخلاقی کی خصوصیت ہے ... اس پر آئندہ گفتگو ہو گی. (۱۹۳۸ ، مقدمہ اخلاقیات ، ۱۰۳). [خود + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ عَقِیم (ـــــ فت ع ، ی مع) امذ.
(نباتیات) **خود خیز یا خود بار کی ضد ، ایسے درخت جن میں مصنوعی ، بانجھ طریقے سے تخم ریزی کی جائے (انگ : Self Sterile).** اس نقطۂ نگاہ سے پھلوں کے بہت سے پودے خود عقیم ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لیے ، ۳ : ۶۰۰). [خود + ع : (ع ق م) ـ خاموش ہونا ؛ بانجھ ہونا].

ـــــ عَقِیمَت / عَقِیمِیَت (ـــــ فت ع ، ی مع ، فت م / کس م ، فت ی) صف نیز امث.
(نباتیات) **ایسے پھول جو خود بانجھ ہوتے ہیں ، ایسے پھولوں پر اگر زیرہ کلغی پر گر بھی جائے تو بار آور نہیں ہو سکتا.** خود عقیمت ... یہ ایک ایسی صورت حال ہے جس کے دوران کسی پھول کا Pouengrainstigma پر گرنے کے باوجود Fertilizing اثر نہیں رکھتا. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات (بارسوئم) ، ۱۱۰). [خود + عقیم (رک) + ت ، لاحقۂ کیفیت / + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ غَرَض (ـــــ فت غ ، ر) صف.
غرض مند ، مطلبی ، اپنے مطلب کا آشنا. انسان لکھ پڑھ کر عیّار ، خود غرض ... اور عزت نفس سے کورا رہ جائے گا. (۱۹۳۰ ، مقالات شروانی ، ۲۵۷). یہ عام طور پر تھڑدلے ، حاسد ، جھوٹے ، متکبّر اور خود غرض ہوتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۸). [خود + غرض (رک)].

ـــــ غَرَضانَہ (ـــــ فت غ ، ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
اپنا مطلب لیے ہوئے ، خود غرضی کے ساتھ. وہ اپنے معتقدوں سے یہ التجا نہیں کرتا کہ ... دنیاوی اغراض سے دست کش ہو جائیں بلکہ صرف یہ کہ خود غرضانہ سعی ترک کر دیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۳). [خود + غرض (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ غَرَضی (ـــــ فت غ ، ر) امث.
اپنا فائدہ دیکھنا ، آپا دھاپی ، مطلب پرستی. سب سے بڑا عیب ہم میں خود غرضی کا ہے اور یہی مقدّم سبب قومی ذلّت اور نامہذب ہونے کا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۱). ہم بڑا آدمی بننا چاہتے ہیں تو حرص ، طمع ، خود غرضی ، جھوٹ ، آرام طلبی اور عیش و عشرت سے ہمیشہ کے لیے دست بردار ہو جائیں. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید (دیباچہ) ، الف). اتنی بے تعلقی اتنی خود غرضی ایسا رویہ صرف آرٹسٹ ہی روا رکھ سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، او کھے لوگ ، ۱۱۲). [خود + غرض (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ غَلَط (ـــــ فت غ ، ل) صف.
برخود غلط ، غلط بات کا پیرو. اے یارو ایسے خود غلط یاروں کی صحبت میں (نہ) رہنا بہتر ہے. (۱۸۳۵ ، پنچ تنتر(ق) ، ورق ۵ ب).

کہہ نہ کلیات کا عالَم فقط
نقص ہے اے فلسفی خود غلط

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۲). [خود + غلط (رک)].

ـــــ غَلَط اِنْشا غَلَط اِمْلا غَلَط. فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
یکسر غلط ، سرتاپا غلط ، سراسر غلط ، ایسی بات کے متعلق کہتے ہیں جو ہر طرح غلط ہے.

یہ دہن یہ گالیاں یہ منہ کا بن جانا غلط
وہ مثل ہے خود غلط انشا غلط اِملا غلط

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۱۱).

ـــــ غَلَط بُوَد آنچہ ماپنداشتیم. فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
ہم جو سمجھتے تھے وہ خود ایک غلطی تھی. ایسے مکروہات دنیوی دکھلائی دیے کہ بے تحاشا چلا چلا کر رونے لگے اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ ہائے خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۰۵).

ـــــ فَراموش (ـــــ فت ف ، و مج) صف.
اپنے آپ سے بے خبر ، اپنی حالت سے ناواقف.

نہ کی امداد میری خود فراموشی
کرنے کا یاد فریادی کی خواہش

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۱۲). دیو غلبہ نوم سے خود فراموش ہوا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳). اس صورت میں شاعر محض خود فراموش اور خود رفتہ ہی نہیں ہوتا بلکہ خود شناس اور خود آگاہ بھی ہوتا ہے. (۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۱۳). [خود + فراموش (رک)].

ـــــ فَراموشی (ـــــ فت ف ، و مج) امث.

خود فراموش (رک) کا اسم کیفیت ، اپنی حالت سے بیخبر ہونا.

دل کو تھی غم سے خود فراموشی
لگ گئی لب پہ مہرِ خاموشی

(۱۸٦۰ ، زہرِعشق ، ٦). گویا بے خودی اور خود فراموشی ، سہو و سکر ... دوڑ جا پڑا تھا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹).

حسرتِ دید خود نمائی + عشرتِ دید خود فراموشی

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۷۷). [خود + فراموش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فراموشی کُنَد تُہمَت نَہَد اُستاد را فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
آپ بھولے اور دوسرے پر الزام لگائے (خزینۃ الامثال ، ۱۰۹ ؛ مہذب اللغات).

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف.
۱. ضمیر فروش ، بے کردار ، بے ضمیر.

تلیں سر کیا سوسنِ سبز پوش
زباں کاڑ جوں سوفی خود فروش

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۸).

دیتے نہیں ہیں ساغرِ دل خود فروش کوں
وحدت کے میکدے میں نہیں بار ہوش کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸۳).

حیرت کی جا نہیں ہے جو وہ خود فروش ہے
جوبن کا ہے ابھار جوانی کا جوش ہے

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۳۲).

ان کا جلوہ خود فروش و خود نما
ان کا پردہ ہے دکھانے کے لیے

(۱۹۳٦ ، جلیل ، روحِ سخن ، ۷۱). **۲. اپنے قول و فعل اور خواہش و ضمیر کو حرص دنیاوی میں دوسرے کی مرضی کا تابع بنا دینے والا ، اپنی عزت نفس کو ضائع کرنے والا.**

زاہد ہمارے سامنے کیا پیش رفت ہو
یہ باتیں کر رہا کہ کسی خود فروش سے

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۱۹).

بسمل جو ہر طرف سپہ خود فروش تھی
مثلِ عروس رن کی زمیں سرخ پوش تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۵۷). اس نے ... پولیٹکل عالمان خود فروش کو یہ بتا دیا کہ دوسرے ملکوں کے آئین و قوانین سوائے بعض شاذ صورتوں کے کارآمد نہیں ہو سکتے. (۱۹۰۰ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۰۹). [خود + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
ضمیر فروشی ، بے کرداری ، بے ضمیری.

خود فروشی چھوڑ دے لب بند اپنے رہ خموش
سِرِّ نازک ہے یہاں کچھ دم مزن نا ہار لاف

(۱٦۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۸ ب).

خود فروشی پہ ہو گر یوسفِ دوراں اپنا
نذر ، پیمانہ کرے دل مہِ کنعاں اپنا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۱۰).

خود فروشی میری فطرت جرم کوشی میرا کام
مجھ سے چھپ جاتا ہے نسلِ آدمیت کا جذام

(۱۹۳٦ ، نبض دوراں ، ۱۹۸). [خود + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَریبی (---فت ف ، ی مج) امث.
اپنے آپ کو دھوکا دینا ، خود اپنے کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا عمل. میری خود نمائی اور خود فریبی نے یہ یقین دلایا کہ یہ نازنین تجھ سے ناراض نہیں ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۳۸). ایک کتاب نظر سے گزری جس نے دفعۃً نگہ کے سامنے سے غلط فہمیوں اور خود فریبیوں کا بہت بڑا طلسم باطل کر دیا. (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع (دیباچہ) ، ب). ایسے بھی خود فریبی کا اک بہانہ کہیئے ورنہ یہ حقیقت بہرحال اپنی جگہ ایک المیہ ہے کہ معاشی وسائل کے بہ آسانی بہم نہ ہونے کی وجہ سے کتنی ہی شخصیتیں ادھوری رہ جاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۲). [خود + فریب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِشانی (---کس ف) امث (قدیم ؛ شاذ).
رک : خود نمائی.

الٰہی کر عطا گنجِ معانی
کروں تاراج خود میں خود فشانی

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (ق) ، احمد گجراتی ، ۹). [خود + ف : فشاں ، فشاندن - چھڑکنا ، پھیلانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَضیحَت اَور کو نَصیحَت کہاوت.
رک : **خود را فضیحت الخ**. ہر کسی کا قول و فعل یکساں نہیں ہوتا آپ نے یہ کہاوت سنی ہو گی خود فضیحت اور کو نصیحت. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۰۳).

---فَضیحَت دیگَراں را نَصیحَت فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
رک : **خود را فضیحت الخ**. خود فضیحت دیگراں را نصیحت. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳٦).

---فِکری (---کس ف ، سک ک) امث.
اپنے آپ غور فکر کرنے کا عمل ، اپنی ذات کے بارے میں تحقیق و تجسس. ممکن ہے کہ اس کے زیر اثر ہمارے نقادالنظر محترم «خود فکری» کے عمل کی طرف متوجہ ہو جائیں. (۱۹٦۳ ، غالب کون ہے ، ۱۱۱). [خود + فکر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِگَن (---کس ف ، فت گ) صف.
اکیلا سواری کرنے والا (جامع اللغات). [خود + ف : فگن ، فگندن ، - افگندن - پھینکنا].

---فگنی (---کس ف ، فت گ) امث.
خود فگن (رک) کا اسم کیفیت ، شہسواری (فرہنگ عامرہ). [خود + فگن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---فنائیت (---فت ف ، کس ء ، فت ی) امث.
اپنے کو تباہ و برباد کرنے کا عمل. لیکن اس کے عشق کو عجز و فتادگی اور خود فنائیت کبھی گوارا نہیں. (١٩٦٣ ، تحقیق وتنقید ، ٥٥). [خود + فنا (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---قطعائی (---فت ق ، سک ط) امث.
اپنے آپ کو قطع یا تراش کرنا. ضرورت کے وقت کشریے اپنی ٹانگوں کو از خود توڑ دیتے ہیں اس کو خود قطعائی کہتے ہیں. (١٩٦٩ ، تشریح ، ١٩). [خود + قطع (رک) + آئی ، لاحقۂ کیفیت].

---کار امذ نیز صف.
١. بلاواسطہ کسی محرک کے بغیر عمل کرنے والا ، مقررہ نظام یا اصول کے زیر اثر ، خود بخود کام کرنے والا (آلہ ، اوزار ، عضو یا شے وغیرہ) ، آٹومیٹک. اسپا کا نخز مایہ خراش پذیر ، خود کار اور واصل ہے. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ١٣٨). نباتی تمدن میں خود کار انجنوں کی ترقی ایک محدود حد سے آگے نہیں بڑھ پاتی. (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ٦٣). ٢. اپنی روزی آپ پیدا کرنے والا ، کسی پر بوجھ نہ بننے والا. بیوی بچے خود کار ، مختار اور آسودہ ہیں. (١٩٥٦ ، میرے زمانے کی دلّی ، ٢٢٠). ٣. فطری طور پر محرک. ڈیکارٹ جو حیوانات کو خود کار کہتا تھا تو ٹھیک ہی کہتا تھا. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٣٠). [خود + کار (رک)].

---کار اَعمال (---فت ا ، سک ع) امذ ، ج.
(نفسیات) خود بخود ہو جانے والے کام ، جبلتی حرکات. جو اعمال ابتداً ارادی ہوتے ہیں وہ کافی مشق کے بعد سے زیادہ غیر ارادی ہوتے جاتے ہیں اور بالآخر نتیجے میں خود کار اعمال یا عادتیں بن جاتے ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٥٩). [خود + کار (رک) + اعمال (رک)].

---کارانہ (---فت ن) م ف.
(سائنس) اپنے طور پر ، اپنے آپ جب کوئی نظام توازن کی حالت میں ہو تو کوئی عمل خود کارانہ طور پر واقع ہونے کا رجحان نہیں رکھتا اس لیے اس نظام سے کوئی کام حاصل نہیں کیا جا سکتا. (١٩٦٩ ، حرحرکیات ، ١٠٣). [خود + کار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

---کار تحریر (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
(نفسیات) خود بخود لکھنا ، ایسی تحریر جس میں مریض کو اس امر کا بالکل علم نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ کیا لکھ رہا ہے حتیٰ کہ اس کو اس کا بھی علم نہیں ہوتا کہ میرا ہاتھ حرکت کر رہا ہے. روحانیت کی تاریخ میں خود کار تحریر کو بہت بڑا دخل رہا ہے اور روحانیت کے حامی اسے کسی روحانی وجود کے عمل کا نتیجہ کہتے ہیں. (١٩٣٥ ، نفسیات جنون ، ٣٢). میں نے انہیں خود کار تحریر کا مشورہ دیا. (١٩٩٠ ، جنگ ، کراچی ، ٥ جنوری : ٩). [خود + کار (رک) + تحریر (رک)].

---کار سنجوگ (---فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
(نباتیات) پودے یا پھل وغیرہ کا اپنے زیرے یا زر گل سے ملاپ ، خود باروریت (انگ : Self Fertilization). اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اس مادہ پودے میں بھی خود کار سنجوگ سے احتراز کیا جاتا ہے. (١٩٦٨ ، بے تخم نباتیات ، ١٦٩). [خود + کار (رک) + سنجوگ (رک)].

---کار نظام (---کس ن) امذ.
(سائنس) جدید کل پرزوں سے ترتیب دیا ہوا اپنے آپ کام کرنے کا طریقہ. اس طرح اور بھی خود کار نظام بہت سے ہیں. (١٩٦٧ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ٢٠٦). [خود + کار (رک) + نظام (رک)].

---کاری امث.
١. خود کار (رک) کا اسم کیفیت ، اپنے آپ کارکردگی. جاندار جسم کی دو خاصیتیں ہیں ... ایک خراش پذیری ہے اور دوسری خود کاری. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ١٢). شٹر نہایت اہم لیکن بہت نازک پرزہ ہوتا ہے ... اور صرف وقت ضرورت ہی پر مقرر کئے ہوئے وقت کے لیے خود کاری سے کھلتا اور بند ہوتا ہے. (١٩٧١ ، فوٹوگرافی ، ٢٣). ٢. (برقیات) برقیاتی اور میکانی ناظم آلات کی مدد سے کارخانہ یا مشین چلانے کا عمل. بعض کارخانوں میں برقیات مختلف قسم کے انفرادی کام کرتی ہے بعض میں سارے کارخانے کو چلانے کے کام کو اپنے ذمے لے لیتی ہے اس عمل کو خود کاری کہتے ہیں. (١٩٦٧ ، برقیات ، ٨٥). ٣. (نفسیات) رک : خود لذّتی. اسی جماعت میں جنسی مریض بھی آتے ہیں ، ان میں ہم جنسی ، زنا ، زنا بالجبر ، خود کاری ، حیوانوں ، مردوں ، بچوں سے تعلق ... ایذا کیشی (دکھ اٹھا کر لذت پانا) شامل ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٥٣٦). [خود + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت وصفت].

---کار یا امذ نیز امث نیز صف.
(سائنس) ڈیکارٹ کے اصول کے مطابق حیوانی عمل کرنے والا. پرانے زمانے میں بعض حکما کا خیال تھا کہ حیوانات کلیتاً جبلت کے تابع ہوتے ہیں ان کے افعال میں عقل و ذہانت کا کوئی دخل نہیں ہوتا (ڈیکارٹ کے ''خود کاریے''). (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٢٠١). [خود + کار (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

---کاریت (---سک ر ، فت ی) امث.
(سائنس) خود بخود (انگ : Spontaniety). مستقل دباؤ عمل کے لیے آزاد توانائی اور توازن کے مستقل و خود کاریت کے درمیان حسب ذیل کیفی رشتہ پایا جاتا ہے. (١٩٦٩ ، حرحرکیات ، ١٣٦). [خود + کار (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کاشْت (ـــــ سک ش)۱(الف) امث.
زمیں دار کی نج جوت یا خود کاشت اراضی جو بے لگان ہو یا وہ اراضی جس کو زمیں دار بارہ برس تک خود یا اپنے ملازم سے کاشت کراتا رہا ہو سیر (اردو قانونی ڈکشنری ، ۱۹۵۱ : ۲۸۱ ب و ٦۰ : ٦۳). (ب) امذ. وہ شخص جو اپنی زمین آپ ہوا بوئے جوتے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۸۱). [خود + کاشت ، کاشتن ـ بونا].

ـــــ کاشْت رَعِیَّت (ـــــ سک ش ، فت ر ، کس ع شدی ی مفت) امث.
(علمِ زراعت) گاؤں میں وہ کو کاشت کرنے والے. خود کاشت رعیّت سے مراد وہ کاشتکار ہے جو مستقلاً اس گاؤں میں رہتا ہے جہاں اس کی اراضی واقع ہے. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ٦۵). [خود + کاشت (رک) + رعیّت (رک)].

ـــــ کاشْتَہ (ـــــ سک ش ، فت ت) صف.
خود بویا ہوا ؛ (کنایۃً) از خود تربیت یافتہ. حکومت برطانیہ کو رحمت قرار دیا اور مرزا نے خود کو برطانیہ کا خود کاشتہ پودا کہا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۹۳). [خود + کاشت (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ کاف صف.
(بے نیاز ، غیر محتاج) خود بیں ، مغرور (انگلش اردو ڈکشنری کالسری ، ۱۱۰). [خود + کاف (رک)].

ـــــ کام صف.
۱. رک : خود غرض ، مطلب کا آشنا.

تیری دوری کے غم سوں اے خود کام
سخت ہم پر گزرتے ہیں ایام
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۹۳).

مرنے سے میرے شاد وہ خود کام ہوگیا
قالب سے چھٹکے روح کو آرام ہو گیا
(۱۸۵۷ ، دیوان برق ، ۱۷).

خود کام چڑھا کے مذہبی رنگ ۔۔۔ کرتے ہیں سیاسیات کی جنگ
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۴۱). ۲. بے چلن ، آوارہ.
بولی وہ کہ ہاں جوا ہے بد کام ۔۔۔ دلبر ایک بیسوا ہے خود کام
(۱۸۳۸ ، مثنوی گلزارِ نسیم ، ۵). [خود + کام (رک)].

ـــــ کامی امث.
خود کام (رک) کا اسم کیفیت ، اپنی مرضی کا.
چھوڑ اے شوخ طرزِ خود کامی ۔۔۔ مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۹).

ہائے وہ لاف ہائے خود کامی
غیر ہر کام میں دخیل ہوا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۸). آرمیدگی اپنی ذات خاص کے لیے ہو تو وہ خود کامی اور خود غرضی ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۴۲).
ہیں وہ با وصفِ شانِ خود کامی ۔۔۔ جانِ محبوبی و دلآرامی
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۲۸). [خود + کام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــــ کَرْدَہ (ـــــ فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
اپنا کیا ہوا ، اپنا عمل.
روتا ہے تمہیں اب آج جنگا ۔۔۔ خود کردہ ہیں کیا علاج اتنا
(۱۸۸۹ ، صبح امید ، شبلی ، ۱۰). [خود + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا].

ـــــ کَرْدَہ راچِہ عِلاج کہاوت.
اپنے کیے کا کیا مداوا. اب آپ در در دوا دیے جاتے ہیں اور خود کردہ راچہ علاج آپ نے اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑا مارا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۵).

ـــــ کَرْدَہ را دَرْماں چیسْت کہاوت.
رک : خود کردہ راچہ علاج. بادشاہ سُن کر سن ہو گیا بعد کچھ دیر کے ہاتھ مل کر گویا ہوا کہ خود کردہ را درماں چیست. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲٦).

ـــــ کَرْدَہ را عِلاج (عِلاجے) نیسْت کہاوت.
رک : خود کردہ را چہ علاج. اے عزیز مثل مشہور ہے خود کردہ را علاجے نیست تو نے تیشہ اپنے پانو پر آپ ہی مارا اور یہ فساد برپا کیا ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ٦۳). خود کردہ را علاج نیست اب خرید جو لئے کیا کیا جائے کسی نہ کسی طرح ٹیک لگانا ہی پڑے گا. (۱۹۲٦ ، چچا چھکن ، ۲۰٦). خود کردہ را علاج نیست ، بات کو بڑھاتیں نہ یہ نوبت آتی. (۱۹٦۳ ، دلّی کی شام ، ۲۷۷).

ـــــ کُشی (ـــــ ضم ک) صف (شاذ).
اپنے آپ کو مار ڈالنے والا ، خود کشی کرنے والا. اس کے سو مشیر اور وزیر بھی اسی طرح خود کش ہوئے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱٦۱). بلا کت کا سبب دریافت کرنیکا ایک مقصد یہ بھی ہوا کرتا تھا کہ یہ معلوم کیا جائے کہ ایسی کوئی جائداد تو نہیں ہے جو بحق تاج بازگشت ہو سکے اور یہ اس وقت ہوتا تھا جب متوفی محروم الحفاظت یا سنگین جرم ہوتا جس میں لازماً خود کشی بھی داخل ہوتا تھا. (۱۹۳۷ ، طب قانونی ، ۵). [خود + ف : کُش ، کشتن ـ مار ڈالنا].

ـــــ کُشی (ـــــ ضم ک) امث.
۱. اپنے آپ کو آپ ہلاک کرنے کا عمل ، زہر یا کسی اسلحہ وغیرہ سے اپنی زندگی کو ختم کر دینے کا اقدام.
ہر طرح سے خود کشی کرینگے ۔۔۔ حاصل یہ کہ اپنی جان دینگے
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۳۱). خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ پیغمبر صاحب نے نہیں پڑھی. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۷۰). ان دنوں ان انشا میں خود کشی کا رجحان بڑی شدت پر تھا. (۱۹۸٦ ، اوکھے لوگ ، ۳۷). ۲. (مجازاً) اپنا نقصان کرنے کا عمل. جذبات و محسوسات کے اس جذباتی دور میں اور غزل کی مدح خوانی کے اس مخصوص مزاج میں وہ قطعاً خود کو اس سے متاثر نہ ہونے دیں یہ ان کے لیے خود کشی کے مترادف ہو گا. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۵۵). ۳. بے خوفی ، خوفِ زندگی.

خود کشی شیوہ تمہارا ، وہ غیور و خود دار
تم اخوت سے گریزاں وہ اخوت پہ نثار

(۱۹۲۳ء ، بانگ درا ، ۲۲۷). [خود + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کَفالَت (---فت ک ، ل) امث.
اپنی ضرورت آپ پُوری کر لینے کا عمل. عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لیے ایندھن میں خود کفالت ضروری ہے. (۱۹۷۵ء ، مساوات ، کراچی ، ۲۰ ، اپریل : ۱). [خود + کفالت (رک)].

---- کَفالَتی (---فت ک ، ل). (الف) صف.
اپنی ضرورتیں آپ پوری کر لینے والی/والا. ان ہزاروں خود کفالتی معیشتوں کو جو دنیا میں اسکے آنے سے پہلے رائج تھیں ختم کر دیا. (۱۹۳۳ء ، آدمی اور مشین ، ۱۹۳). (ب) امث. رک : خود کفالت. کم ال سنگ کا منصوبہ خود کفالتی اور خودی پر مشتمل تھا. (۱۹۸۳ء ، کوریا کہانی ، ۲۳۹). [خود + کفالت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---- کِفائی (---کس ک) امث.
رک : خود کفالتی. خود کفائی کے حاصل ہی وہ طریقے اختیار کر سکتے ہیں جن کا ذکر ان کے خط میں ہوا تھا. (۱۹۸۰ء ، نذر حمید احمد خاں ، ۱۳۲). [خود + کفائی (رک)]

---- کِفایَتی (---کس ک ، فت ی) صف.
رک : خود کفالتی. اشپنگلر کے یہ تہذیبی ثاہو خود کفالتی کائناتیں ہیں جن کے درمیان سارے فکری ، جذباتی ، نظریاتی اور تصوراتی ذرائع مواصلات یکسر مفقود ہیں. (۱۹۷۳ء ، تاریخ اور کائنات ، ۹). [خود + کفایت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---- کَفِیل (---فت ک ، ی مع) صف.
ضروریات کو اپنے وسائل سے پورا کرنے والا ؛ کفایت کرنے والا. ہندوستان میں ملک کی پیداوار کو بڑھانے اور ملک کو خود کفیل بنانے کا مسئلہ ... پیش ہوا. (۱۹۳۰ء ، معاشیات ہند ، ۳۸). وہ اب اتنا خود کفیل ہے کہ وہ دنیا کے دوسرے ممالک کو اشیائے ضرورت بھجوا رہا ہے. (۱۹۸۳ء ، کوریا کہانی ، ۲۳۹). [خود + کفیل (رک)].

---- کَلامی (---فت ک) امث.
اپنے آپ سے باتیں کرنا ، دل سے باتیں کرنا. جہاں بریکٹ میں (باآواز) لکھا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کردار کی خود کلامی ختم ہو گی. (۱۹۳۸ء ، شکنتلا (ترجمہ) ، ۲۸). میں خود کلامی سے اکتا گیا ہوں یہ میرے احتجاج کی ایک صورت ہے. (۱۹۸۰ء ، دیوار کے پیچھے ، ۱۳۷). [خود + کلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کَلامِیَہ (---فت ک ، کس م ، فت ی) امذ.
رک : خود کلامی. وہ اپنے عشق کا اظہار خود کلامیے (Soliloquy) کے ذریعہ کرتا ہے. (۱۹۸۶ء ، نئی تنقید ، ۱۸۲). [خود + کلامی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---- کو پَرَکْھنا محاورہ.
اپنے پر تنقید کرنا ، اپنی جانچ کرنا. اس لہجے کی دھار پہ ہم نے خود کو پرکھ کر دیکھ لیا زخموں کے آثار بہت ہیں مرہم کا امکان نہیں. (۱۹۷۹ء ، زخم ہنر ، ۹۱).

---- کو پَہْچاننا محاورہ.
اپنے آپ کو سمجھنا ، اپنی غلطیوں پر نظر رکھنا. ہر شخص کی زندگی میں یہ دور آیا کرتا ہے... میں خود کو خوب پہچانتا ہوں جو کچھ ہوا اسکا ذمہ دار میں ہوں. (۱۹۸۲ء ، انسانی تماشا ، ۱۱۲).

---- کُوزَہ و خود کُوزَہ گَر و خود گِلِ کُوزَہ فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
اس موقع پر بولتے ہیں جہاں کسی ایک سلسلے کے سارے کام ایک ہی شخص کو انجام دینا پڑیں. راقم کی تصنیفات زیر طبع تھیں ان کے مسودوں کی دیکھ بھال الگ ... تصحیح الگ ، اس موقع میں کوئی مدد دینے والا بھی نہیں خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ (۱۹۲۹ء ، حیات فریاد (دیباچہ) ، ۷).

---- گُزَشْتَہ (---ضم گ ، فت ذ ، سک ش ، فت ت) صف.
دل سے بھولا ہوا ، زندگی سے تنگ (جامع اللغات). [خود + گزشت (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---- گَری (---فت گ) امث.
اپنی شخصیت کی خود تربیت.

> بایں مصلحت مجھ کو توڑا خدا نے
> کہ دیکھے تماشا مری خود گری کا

(۱۹۷۸ء ، فکر جمیل ، ۱۰۳). [خود + گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- گُزاری (---ضم گ) امث.
اپنے آپ بسر اوقات ، اپنے وسائل ہی سے گزر بسر کرنا. ادب پیغمبری کی طرح خود گزاری کا متقضی ہے نہ کہ ملائیت کی طرح پیشہ ور. (۱۹۴۳ء ، ادب اور انقلاب ، ۳۳). [خود + گزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- گُزَشْت (---ضم گ ، فت ز ، سک ش) صف.
رک : **خود نوشت.** ان کی خود گزشت سوانح زندگی انگریزی میں ... **قسط وار نکل رہی ہے.** (۱۹۶۷ء ، صدق جدید ، لکھنؤ ، ۳ ، ۱۱ کتوبر : ۲). [خود + گزشت (رک)].

---- گَزِیدَہ (---فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
اپنے اعمال سے پریشان ، اپنے کیے کی تکلیف میں مبتلا. دوسرے لفظوں میں امید کی شاعری کسی شکست خوردہ تنہائی پسند اور خود گزیدہ فرد کی آواز نہیں. (۱۹۷۹ء ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۲). [خود + ف : گزیدہ ، گزیدن - ڈسنا ، کاٹنا].

---- گُزِینی (---ضم گ ، ی مع) امث.
اپنے آپ میں رہنے کا عمل ، اپنے خول میں سمٹے رہنا.

> بقیں مثل خلیل آتش نشینی
> بقیں اللہ مستی خود گزینی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۱۹). [خود + ف : گزیدن ، گُزیدن = پسند کرنا ، چن لینا].

---گُم (---ضم گ) صف.
بیخود ، اپنے آپ میں کھویا ہوا ، اپنی ذات سے بے خبری.

کہتے ہیں اپنے ہوش بجا کر کے مجھکو ڈھونڈھ
خود گم کی جستجو توکوئی جستجو نہیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۸۳). [خود + گم (رک)].

---گُمی (---ضم گ) امث.
خود گم (رک) کا اسم کیفیت ، اپنے آپ سے بے خبری ، بیخودی.

خود گمی حشر میں عصیاں کی محافظ ٹھہری
دونوں پلے سری میزان کے برابر نکلے

(۱۸۸۴ ، صابر ، ریاض صابر ، ۲۵۹).

خود گمی اپنی بتاتی ہے رہِ عشق کی حد
صورتِ سنگِ نشاں ہوں سرِ منزل خاموش

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۰۳). [خود + گم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَذَّتی (---فت ل ، شد ذ بفت) امث.
اپنے ہاتھ سے جنسی جذبے کی تسکین کرنے کا عمل. حتیٰ کہ یہ خواہش جو دو بارہ پیدائش میں بالقوۃ ہے جو شہوت اور خود لذتی کے ساتھ ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۱۵۹). اہل کمال سے محبت ، جہلا سے نفرت ، جنسی ہیجان ، خود لذتی ، تعریف پر خوش ہونا ، تنقید سے ناراض ہونا. (۱۹۷۵ ، مظاہرۂ نفس ، ۱ : ٦٩). [خود + لذت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَونیَہ (---و لین ، کس ن ، فت ی) امذ.
رک : **خود جسمیے.** (سائنس) خود جسمیے یا خود لونیے (Autosomes) کہلاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۲۵۳). [خود + لون (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

---مُتَوافِق (---ضم م ، فت ت ، کس ف) امذ.
(منطق) **اپنے سے مناسبت رکھنے والا.** اس کی قدر کا تعین صرف اس امر سے ہوتا ہے کہ یہ کہاں تک ... خود متوافق اور مکمل ہے. (۱۹٦۵ ، تعارف منطق جدید ، ۱۳). [خود + متوافق (رک)].

---مَحْوَری (---فت م ، سک ح ، فت و) امث.
اپنی ذات میں گم رہنا. محبت اور اس سے محرومی بچپن سے ہی اس میں احساس کمتری پیدا کر دیتی ہے اور اس کا نتیجہ خود محوری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے (۱۹٦۳ ، آج کا اردو ادب ، ۲۰٦). [خود + محور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُخْتار (---ضم م ، سک خ) صف.
۱. (۱) **اپنے عمل پر قادر ، بااختیار.** میں بھی متلاشی تھی لاالیسبب خوف نادر مجبور تھی اب کہ اس نے قضا کی ، خود مختار ہوتی جستجو تمہاری شروع کی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵٦۷). یہ آزاد یا خودمختار تصور سے فروتر ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۲۵۸). (۲) **شرائط کے ساتھ آزاد ، تابع یا ماتحتی سے مبرا.** موجودہ دارالسلطنت کے اندر ایک چھوٹی سی خود مختار ریاست ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۲٦). لبنان ایک خود مختار ملک کی حیثیت سے وجود میں آیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۵۲). ۲. (مجازاً) **خود سر.** ایسی خود مختار ٹھہری کہ کوئی بڑا بوڑھا واقف کار اسکے ساتھ نہ ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ٦٣۳). ۳. **خود بخود پرورش پانے والا.** جڑ کی شاخ تھوڑے ہی عرصے میں اپنی خود مختار جڑ آپ پیدا کر لیتی ہے. (۱۹۰۳ ، تربیت جنگلات ، ٦۳). [خود + مختار (رک)].

---مُخْتارانَہ (---ضم م ، سک خ ، فت ن) م ف.
۱. **آزادانہ ، ذاتی اختیار کے ساتھ.** جماعت کا حکمراں ہمیشہ کوئی خاص شخص جسے اصطلاح میں قاید کہتے ہیں ہوتا ہے جو ایک خود مختارانہ شان سے جماعت سے اپنی غلامی کراتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۸۵). ہم ... بڑے خود مختارانہ طمطراق سے ہوٹل پہنچے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۸٦). ۲. (نباتیات) **اپنے آپ.** یہی نوع اصطلاح کا استعمال خود مختارانہ ہے. (۱۹٦۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱ : ۲). [خود + مختار (رک) + انہ ، لاحقۂ کیفیت].

---مُخْتاری (---ضم م ، سک خ) امث.
آزادی ، خود اختاری ، اختیار رکھنے کا عمل. اگرچہ خودمختاری کا مدعی نہ تھا لیکن خراساں میں اس کا اس قدر زور اور اقتدار ہو گیا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۹). آدمی کے ارادے میں ... اس کی خود مختاری اور اسکی قوت فیصلہ آشکار ہوتی ہے. (۱۹۳٦ ، تعلیمی خطبات ذاکر حسین ، ۲۰۸). [خود + مختار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَرْکُوز (---فت م ، سک ر ، و مع) صف.
(نفسیات) رک : **خود غرض** (انگ : Egocentric). جو راسی ، حد درجہ کا خود مرکوز اور خود پرست ہوتا ہے اسے بنیادی طور پر اپنی خوشیوں اپنے احساسات اپنی امیدوں اور آرزوؤں سے مطلب ہوتا ہے. (۱۹٦۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۴۷۳). [خود + مرکوز (رک)].

---مَطْلَب (---فت م ، سک ط ، فت ل) صف.
خود غرض ، مفاد پرست.

سچ تو یہ ہے آدمی سا کوئی خود مطلب نہیں
کی عبادت بھی تو حور نہ لقا کے واسطے

(۱۸۳٦ ، دفتر فصاحت ، ۱۸۳). [خود + مطلب (رک)].

---مَطْلَبی (---فت م ، سک ط ، فت ل) : (الف) صف.
رک : **خود مطلب.** ہندوستانی کیسے خود مطلبی ہوتے ہیں ، چلتے وقت ہم سے جھوٹ بولا. (۱۸٦۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۳۴). (ب) امث. رک : **خود غرضی.** ہم لوگ ہرکام میں منتظر حکام وقت کے رہتے ہیں ... اور یہ عین غلط فہمی اور خود مطلبی ہماری ہے. (۱۸٦۷ ، مقالات آزاد ، ۱۴۱).

ہے بے خودی میں بھی وہی خود مطلبیٔ دل
ناصح یہ آنکھ پڑتے ہی دیوانہ ہو گیا
(١٩١٣ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ١٥). [خود + مطلب + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

---**مُکْتَفی** (---ضم م ، سک ک ، فت ت) صف.
١. خود کفیل ، اپنے طور پر مکمل و مطمئن (انگ: Self Contained). معاشی نظام سے تعلق رکھنے والے ملکوں کی خصوصیات حسب ذیل ہیں ... ان کا معاشی حیثیت سے خود مکتفی یا خود کفیل ہونا. (١٩٤٠ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ١ : ١٩٣). انگریز اپنی تمام تر تہذیبی ضروریات میں خود مکتفی ہیں. (١٩٨٥ ، اندازِ نظر ، ٩٩). ٢. (أ) مطمئن ، خود اعتماد. اکیلا خود بھی خاموشی سے سانس لیتا اور خود مکتفی تھا. (١٩٣٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ١ : ٣٥). شکسپئر کو دوسرے شاعروں پر جو تفوّق حاصل ہے اس کا راز یہ ہے کہ ... خود مکتفی شاعرانہ کلیوں میں تبدیل کرنے کی بدرجۂ اتم قابلیت رکھتا ہے. (١٩٦٨ ، مغربی شعریات ، ١٢٨). [خود + مکتفی (رک)].

---**مُکْتَفِیَّت** (---ضم م ، سک ک ، فت ت ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
(نفسیات) خود مکتفی (رک) کا اسم کیفیت ، اپنے معاملات کو خود حل کرنے کی صلاحیت ، خود کفالت. مردوں کے بمقابلہ غیر ، زیادہ بروں گردی ، غالبیت اور خود مکتفیت اور عصبانیت کی نسبتاً کم علامت ظاہر کرتے ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٣٨٢). [خود + مکتفی + ت ، لاحقۂ کیفیت].

---**مَلامَتی** (---فت م ، م) امث.
خود اپنے اوپر لعن طعن کرنا. وہ بالواسطہ خود اپنے جرم اور خود ملامتی کا اظہار کرتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٥٨٠). [خود + ملامت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**مُنْڈا** (---ضم م ، مغ) امذ.
سر منڈا ، مجذوب ، درویش ، قلندر ؛ (مجازاً) وہ شخص جو اپنے علمی یا فنی کام میں کسی پیر کا مرید یا استاد کا شاگرد نہ ہو ، بے پروا ، بے استادا.

کیسو بڑھا کے کوئی مشائخ ہوا یہاں
یا بنوا ہو کوئی ہوا خود منڈا یہاں

(١٨٣٠ ، نظیر اکبرآبادی ، ک ، ٢ : ١٧٩). [خود + مُنْڈنا (رک) کا ماضی].

---**نامُوسی اَخلاق** (---و مع ، فت ا ، سک خ) صف.
(فلسفہ) انسان اپنی ذکاوت اور جودت عقل سے اخلاق ادراک (کانشنس) کی ہدایت سے قوانین مرتب کرے اس کو اصطلاحاً خود ناموسی اخلاق کہنا مناسب ہے (مفتاح الفلسفہ (حاشیہ) ، ٢٨٨). [خود + ناموس + ی ، لاحقۂ صفت + اخلاق (رک)].

---**نَشْناس** (---فت ن ، ش) امذ.
۔خود ناشناس ، کی ترکیب شعری ، اپنے کو نہ پہچاننے والا.

ہوں خدا جانے میں کس عالم میں
میری ہستی ہے مگر خود نشناس

(١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٥٨). [خود + نا (حرفِ نفی) + ف: شناس ، شناختن = پہچاننا].

---**نَظَری** (---فت ن ، ظ) امث.
خود اپنے لیے کسی رائے کا اظہار ، اپنی ذات کا محاسبہ ، اپنے عمل پر نظر رکھنا. بعض نامی شعراء نے خود اپنے کلام کی نسبت کیا رائے ظاہر کی میں اسے خود نظری کہتا ہوں. (١٩٣٣ ، منشورات کیفی ، ٢٣٦). [خود + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**نِگَر** (---کس ن ، فت گ) صف.
اپنے آپ پر نگہ رکھنے والا ، خود دار ، اپنی ذات کا شعور رکھنے والا ؛ خود سر ، خود پسند.

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب ذرا آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر

(١٩٣٨ ، ارمغانِ حجاز ، ٢١٧). آخر ایک لکھنے والا کیسے اس منزل تک پہنچتا ہے کیسے وہ اتنا احمق ، خود نگر ، خود پسند اور شیخی خورہ ہو جاتا ہے. (١٩٨٣ ، برشِ قلم ، ٢٣٢). [خود + ف : نگر ، نگریستن = دیکھ بھال کرنا].

---**نِگَری** (---کس ن ، فت گ) امث.
خود داری ، خود پسندی ، خود آگاہی. خود شناسی اور خود نگری کے بجائے عرب زدگی اور اغیار پرستی کی ترویج ہو گی. (١٩٨٦ ، تکبیر ، کراچی ، ٢٣ دسمبر : ٣٩). [خود + نگر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**نِگَہْداری** (---کس ن ، فت گ ، سک ہ) امث.
خود نگہدار کا اسم کیفیت ، اپنی حفاظت آپ کرنے کا عمل.

بنایا عشق نے دریائے نا پیدا کراں مجھ کو
یہ میری خود نگہداری مرا ساحل نہ بن جائے

(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ١٣). [خود + ف : نگہ ، نگاہ کی تخفیف + ف : دار ، داشتن = رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**نُما** (---ضم ن) صف.
اپنی خصوصیات کی نمائش کرنے والا ، (مجازاً) مغرور ، شیخی خورا ، اترانے والا ، شیخی باز.

کیوں پائمال آفتِ بادِ خزاں نہ ہوئے
تجھ مکھ آگے چمن میں ہوا خود نما گلاب

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢١٥).

لیکن تو از بسکہ خود نما ہے
خود بینی سے جو کرے بجا ہے

(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٣٥).

یار خود بیں ہے کیا ضرر اے دل
شکر یہ کر کہ خود نما نہ ہوا

(١٩٠٧ ، دفترِ خیال ، ١٢).

مجاز بن کے حقیقت سے آشنا ہوں میں
نہ خود نما بھی سمجھو خدا نما ہوں میں
(۱۹۲۵ ، احسن الکلام ، ۱۲۵). [خود + ف : نما ، نمودن - دکھانا].

---نُمائِشی (---ضم ن ، کس ء) امث.
دکھاوا ؛ اپنے اوصاف یا امارت جتانے کا عمل. ہمیں خود نمائشی تکلفات اور تصنّع کی زندگی ترک کر کے سادہ اور فطری زندگی گزارنی چاہیے. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۳۹). [خود + نمائش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُمائی (---ضم ن) امث.
خود نما (رک) کا اسم کیفیت ، دکھاوے کا عمل ، (مجازاً) نمود و نمائش ، شیخی ، غرور ، خود پسندی.
اگر سکتا ہے توں رہائی زِتن
نکو کر توں ہوں خود نمائی بتن
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۷).
آرسی حق نما ہے اے غافل
خوب نہیں طرز خود نمائی کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۶). تم بڑی عبارت آرائیاں کرنے لگے ، نثر میں خود نمائیاں کرنے لگے. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۷). اس آیت میں خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر (مولانا نعیم مرادآبادی) القرآن الحکیم ، ۸۳۱). لیکن کسی قسم کا تکبر یا خود نمائی چھو کر بھی نہیں گئی تھی. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۳۵).
[خود + نما (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نوِشت (---فت ن ، کس و ، سک ش) صف.
اپنا لکھا یا تصنیف و تالیف کیا ہوا ، آپ بیتی ، اپنی سرگزشت ، اپنی سوانح عمری. ہندوستان میں خود نوشت سوانح بھی ہیں. (۱۸۵۳ ، تمہیدی خطبے ، ۳۱). ایک منصوبہ یہ بنایا تھا کہ مشہور ادیبوں کی خود نوشت آپ بیتیاں پیش کی جائیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۴۳). [خود + ف : نوشت ، نوشتن - لکھنا].

---نَوِشتَہ (---فت ن ، کس و ، سک ش ، فت ت) صف.
اپنے حالات زندگی خود تحریر کردہ. آٹو بیو گرافی Autobioraphy خود نوشتہ سوانح عمری کے لیے اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۷). [خود + نوشت (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
(سائنس) خود بخود ، بغیر کسی بیرونی مدد کے لکھنے والا ایسے آلات ... کو انگریزی میں سیلف ریکارڈنگ Self Recording کہتے ہیں جس کا صحیح ترجمہ خود نویس یا خود نگار ہو سکتا ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۶۸). [خود + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
(نفسیات) خود بخود لکھنے کی کیفیت ، غیر شعوری عمل ، نیز تحلیل نفس کے ذریعہ ایک طریقۂ علاج. خود نویسی جیسے وارنے ڈاکٹر مارٹن پرنس کو یہ کہنے پر آمادہ کرتے ہیں. (۱۹۶۳ ، تجزیہ نفس ، ۳۲). آپ نے آٹومیٹک رائٹنگ (خود نویسی) کے موضوع پر جو آرٹیکل لکھا تھا وہ میں نے یہاں اخبار کو بھیج دیا ہے. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ نومبر : ۳). [خود + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خودا (و مج) امذ (ج : خودے).
ناریل کے اوپر موٹا چھلکا جو خود کی شکل کا ہوتا ہے. لہریں کناروں کی طرف بڑھ رہی تھیں اور اپنے ساتھ بھیل پوری کے بے شمار پتل ، کنڈیری اور مونگ پھلی کے چھلکے ، ناریل کے خودے لا رہی تھیں. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۳۲). [ف].

خودی (۱) (و معد) م ف.
خود بخود ، اپنے طور پر.
لگے اب خودی عشق تو پر کہیں
دیوانا اپے ذات ڈھنڈتا نہیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۰).
مجھ تلک تو خودی کو بار نہیں
اور تو کیا ہیں اپنا یار نہیں
(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۷). [خود + ہی (تخفیف ہ)].

خودی (۲) (و معد) امث.
۱. اپنی ذات ، نفس ، روح ، شعور ذات ، خود شعوری.
چھٹیا اسباب تو سارا خودی کا
نہیں دستا ہے مایا مقصودی کا
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹).
اے سراج اپنی خودی کوں بے خودی میں محو کر
شغل جاری رکھ ہر اک دم میں ہوالرحمن کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۵). آپس میں مذاق کرتے تھے مگر یہ لوگ مہذب تھے اپنی خودی سے باہر نہ ہوتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۶).
نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی روح ترپاکی
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۳). شمالی کوریا نے خودی کا کبھی سودا نہیں کیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۳۹). **۲. خود پسندی ، انانیت ، غرور ، تکبر ، خودسری ، خود رائی.** خود بے خود ہوئے تو خدا کوں پاوے خودی دور کرے تو خدائی دس آوے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).
غریبی ہے تو ہرگز ڈر نہیں کچھ
مگر دشمن خدائی کی خودی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴۳).
القصہ جس کو دیکھیے جاہل ہو یا حکیم
آزار میں خودی کے ہے بیچارہ مبتلا
(۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۳۷).
«خودی» کا پند میں لیکن ملا ہے جب سے درس اس کو
تو ڈھل کر آفتاب آیا لب بالائے بام اس کا

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۶۵۰).

اس کی خودی یہ جانے نہ قسّام روزِ حشر
یہ بات تو ازل سے مزاجِ بشر میں ہے

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۰۵). **۳. خود غرضی.**

جس بندے چھوڑی خودی صاحب ایک پچھان
کہہ توشہ سن رہے جیا سو سانچا مسلمان

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۳۰۳).

پھر خدائی میں نظر آئے نہ اپنا ثانی
خود بخود دل سے جو اٹھ جائے خودی کا خطرا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳۶).

جوان لہو کی وہ پینگیں وہ مست انگڑائی
وہ نخوتیں وہ اذیت ، خودی ، خود آرائی

(۱۹۵۵ ، دوتیم ، ۳۲). **۴. (تصوف معرفت) انانیت کو کہتے ہیں یہ دو قسم پر ہے ایک اپنی خودی دوسری حق کی جس کو انا مطلق** کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۱۵). [خود + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَور خدائی میں بَیر ہے کہاوت.
خدا غرور کو پسند نہیں کرتا (نجم الامثال ، ۲۰۱ ؛ جامع اللغات).

---سے باہر ہونا محاورہ.
رک : آپے (جامے) سے باہر ہونا. اس قدر خودی سے باہر نہ ہو جئے خیریت اسی میں ہے. (۱۸۵۸ ، نوابی دربار ، ۶۵).

خور (و معد) امذ.
(کسی شے کو) کھانے کا عمل ؛ (مجازاً) غذا وغیرہ (عموماً ترکیب عطفی میں مستعمل).

خواب و خور سے کام رکھیں رات دن
زیست کے ضائع کریں بیہات دن

(۱۸۲۸ ، مثنوی سپہر و مشتری ، ۳). [ف : خور ، خوردن = کھانا].

---بَند (---فت ب ، سک ن) امذ.
ایک جالی کا بنا ہوا تھیلا جو جانوروں کے منہ پر باندھ دیا جاتا ہے. طرح دار اونٹوں کے خور بند مقیشی پر ایک گنگا جمنی گلے میں پڑے. (۱۸۸۲ ، (انتخاب) طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۲۲). [خور + ف : بند ، بستن = باندھنا].

---و پوش (---و مج) امذ.
کھانا اور پہننا ، غذا اور لباس ؛ (مجازاً) ضروریات زندگی ، معیشت کا سامان.

جو تھی آٹھوں پہر فکر خور و پوش
ہمیشہ غم سے رہتا تھا ہم آغوش

(۱۸۱۳ ، دیوان جہاں ، ۲). [خور + و (حرف عطف) + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا].

---و خواب (---و مج ، و معد) امذ.
کھانا ، پینا ، سونا ، غذا اور راحت و آرام ، (مجازاً) ساز و سامان معیشت ، زندگی کے ضروری کام.

نظر آئی اک شکل مہتاب میں
کمی آئی جس سے خور و خواب میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۵). جب ماں باپ وہاں سے پکڑ کر لائے تو گھر کے ایک گوشے میں ہو بیٹھتا خور و خواب سے کچھ غرض نہ رکھتا. (۱۸۴۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۹). [خور + و (حرف عطف) + خواب (رک)].

---و زاد (---و مج) امذ.
کھانے پینے کا سامان اور سفر کا توشہ یا خرچہ یعنی دیگر ضروریات سفر.

وہ زیرو تہیں رکھتے جو کوئی سامان
خور و زاد سے جن کا خالی ہے داماں

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۸۵). [خور + و (عطف) + زاد (رک)].

---و نوش (---و مج ، و مج) امذ.
کھانا پینا ، غذا ، (مجازاً) ضروریات زندگی ، معیشت کا سامان. بادشاہ نے ... خور و نوش کا سامان بہم پہنچایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۴). خدا کی تلاش میں مجھے دشت نوردی منظور ہے وہی میرے خور و نوش کا کفیل ہے. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۳۱).

میرے عزیزو مناجات ہو چکی اٹھو
ذرا کچھ اپنے خور و نوش کی بھی فکر کریں

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۵). [خور + و (حرف عطف) + ف : نوش ، نوشیدن = پینا].

خور (و مج) امذ.
۱. رک : خورشید جس کی یہ تخفیف ہے.

چھپے خور تو مہتاب پکڑے ظہور
و لیکن ہے خورشید سے ماہ نور

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷).

جب سے کہ مجھ گدا پر شاہا تری نظر ہے
شہرہ جہاں میں میرا خور سے زیادہ تر ہے

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۶).

پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵).

انجامِ رواقِ مہ و خور کیا ہے
بربادیٔ کائنات کا گر کیا ہے

(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۳). **۲. ہر شمسی ایرانی مہینے کی گیارہویں تاریخ ؛ گرگٹ** (جامع اللغات). [ف : خور ؛ آوستا : خور ؛ قدیم : ہوزا س = سُوَر सवर].

---داد امذ ؛ خرداد.
۱. تیسرے شمسی مہینے کا نام جو اساڑھ کے مقابل ہے.

باغِ جہاں میں گو سرِ خور داد آ گیا
ہاں ہے اسی بہار پہ فصلِ خزاں ہنوز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۹). حیدرآباد بھیجنے کے لیے ماہ خور داد

کے وظیفے کی رسید بھیجتا ہوں. (۱۹۱۳ ، حالی ، مکتوبات ، ۱ : ۲۸). ۲. (کنایتاً) خور داد مہینے کی کوئی تاریخ. اس کے بعد ماہ فروری میں بروز خور داد پہلا انسانی جوڑا ماشی اور ماشیانی ایک درخت سے پیدا ہوئے ... اور ہر ایک جوڑے سے پندرہ جوڑے پیدا ہوئے. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم وفنون ، ۶۲). [ف].

ـــــروز (ـــــو مج) امذ.
(کنایتاً) خور داد کے مہینے کی گیارہ تاریخ. اسکے گیارہویں روز کو خور روز اور کھنبار اول کہتے ہیں اس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان کو پیدا فرمایا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات اردو ، ۱۳۰). [خور + روز (رک)].

ـــــفِشاں (ـــــ کس ف) صف.
خورشید کے زیرِ پرتو ؛ (کنایتاً) تاباک.

یہ کہاں سے بزمِ خیال میں امنڈ آئیں چہروں کی ندیاں
کوئی مہ چکاں، کوئی خور فشاں، کوئی زہرہ وش، کوئی شعلہ رو
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۱۰۸).

نہ جامِ خور فشاں ابھی ، نہ بادہ، نہ چکاں ابھی
ابھی تو زندگی ہے صرف زندگی کی آرزو
(۱۹۸۲ ، تارگریباں ، ۸۷). خور+ف: فشاں ، فشاندن ـ جھاڑنا]

ـــــماہ امذ.
رک : خور داد (جامع اللغات). [خور + ماہ (رک)].

ـــــمَد (ـــــفت م) امذ.
ہر شمسی مہینے کا بارہواں دن (جامع اللغات). [خور+مد(رک)].

ـــــمِہر (ـــــ کس م ، سک ہ) امث.
حضرت سلیمان کی تلوار کا نام (جامع اللغات). [خور+مہر(رک)].

• • •خور (و مج) صف.
(بطور لاحقہ) کھانے یا پینے والا، مرکبات میں مستعمل جیسے: حرام خور ، چغل خور ، غوطہ خور ، مفت خور (وضع اصطلاحات، ۸۳ ؛ جامع اللغات). [ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

• • •خورا (و مج) صف.
۱. کھانے والا (جامع اللغات). ۲. مرکبات کے آخر میں بطور لاحقہ مستعمل ، جیسے شیخی خورا ، لالچ خورا وغیرہ. دوسرے دن خدمتگاروں میں سے ایک لالچ خورا احمق رومال لے کر پیچھے کھڑا ہوا. (۱۸۷۶ ، مقالات آزاد ، ۳۳۹). [خور (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

خوراب (و معد) امذ.
۱. میلا پانی ؛ آبشار ؛ پانی کی خواہش (جامع اللغات). ۲. پانی کے بند کا دروازہ ، خصوصاً وہ دروازہ جس سے پانی بند کے اندر لایا جاتا ہے (انگ : Flood Gate) (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۰ ؛ جامع اللغات). [خور + آب (رک)].

خوراَبہ (و معد ، فت ب) امذ.
نالہ جو دریا میں سے نکال کر کاشت کے لئے لایا جائے، نہر؛ پانی جو بند میں سے بہے یا نکلے ؛ کاشتکار جسے کاشت کے لئے ہر چیز مہیا کی جائے (جامع اللغات). [خور + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

خُوراک (و مع نیز غم) امث.
۱. (اَ) کھانے پینے کا سامان ، کھانا ، غذا ، کھاجا.

کبھی آدمی تش دے مایی خوراک
کبھیں ہوئے مایی سوں آدم ہلاک
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۱). نوکروں پر حکم کیا ایک آدمی کی خوراک کھانا اور ایک جام پانی دیا کرو. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۷۲). میں ایک پاؤنڈ فی ہفتہ کا ملازم ہو گیا تھا جو مشکل سے ہم دونوں میاں بی بی کی معمولی خوراک کو کافی ہوتا تھا. (۱۹۱۶ ، گرداب حیات ، ۹۸). صرف پچاس ڈالر ماہانہ میں رہائش اور خوراک اور ایک گدھا سواری کے لیے مفت. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۹۸). (اا) جانوروں کی اپنی اپنی مخصوص غذا.

بز و گاؤ آدم ہے ان کی خوراک
غرض اک جہاں کو کریں ہیں ہلاک
(۱۸۱۰ ، شاہنامہ ، منشی ، ۵۲۷). (ااا) پودوں کی غذا ، نباتات کی خوراک. انکی واحد خوراک (Dose) فاعلی عضویے کے پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے. (۱۹۷۱ ، حیاتیات ، ۳۳۱). ۲. سفر خرچ جو ملازمین یا دوسرے سرکاری کام انجام دینے والوں کو دیا جائے ، بھتا. دس بجے دن کے عدالت میں حاضر ہو اور ایک روپیہ خوراک سمن کے ساتھ ہے. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۱۱۹). ۳. (مجازاً) روزانہ کی ڈانٹ ڈپٹ ، معمول کے مطابق گالی گلوچ ، حسب سابق طنز و تشنیع.

آپ نے غیر کو جو دی دشنام وہ یہ سمجھا مری خوراک ملی
(۱۹۱۱ ، تسلیم (نوراللغات)). ۴. مقررہ مقدار جو ایک دفعہ کھائی یا پی جائے (بیشتر دوا کے لیے مستعمل). کافور ... یا دوسری مسکّر ادویہ کو ملا کر بڑی خوراک دینا. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۲۰۰). مقدار میں ایک ہی بیماری کی چند روزہ خوراک تھی. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۳۰). راحیلہ : (ایک خوراک گلاس میں ڈالتی ہے) ... لیجئے ـــــ میاں صاحب سخت کڑوی دوا ہے. (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ۳۸). ۵. (مجازاً) معلومات ، راز کی بات ، مشورہ.

علم کی بھوک میں لیتے تھے کتیروں سے خوراک
ابن ہاروں کبھی اور کبھی ابن سماک
(۱۹۱۵ ، فردوس تخیل ، ۱۲۷). [ف].

ـــــاَفیال کس اضا (ـــــفت ا ، سک ف) امث.
ہاتھیوں کی خوراک، ایک ٹیکس جو مغلوں کے زمانے میں لیا جاتا تھا (جامع اللغات). [خوراک + فیل (رک) جس کی یہ جمع ہے]

ـــــبَنانا محاورہ.
(حیاتیات) خوراک حاصل کرنا. بعض اقسام ایسی بھی ہیں جو

بذریعہ کیموسینتھیسز (Chemosyntmhesis) اپنی خوراک بنا سکتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، حیاتیات ، ۸۶).

---سے ٹوٹنا محاورہ.
غذا نہ ملنا ، کھانے پینے کا دستیاب نہ ہونا.

رزق سے محروم رازق نے نہ رکھا شکر ہے
گوشت پر اپنے گرے ٹوٹے جو ہم خوراک سے

(۱۸۳۹ء ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

---کی نالی امث.
مری ، غذا کی نالی جو حلق سے معدے کے منہ تک ہوتی ہے۔ خوراک کی نالی .... اس حصے کو حسب معمول ایسا فیگس (Oes ophagus) یا گلٹ (Gullet) کہتے ہیں۔ (۱۹۸۲ء ، میمیلیا ، ۲۱).

---ماہواری (---سک ہ) امث.
تنخواہ ، مشاہرہ. لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ مدارج شرح خوراک ماہواری ... بلحاظ ان کے درجہ اور قوم اور ملک مقرر کرے۔ (۱۹۰۸ء ، مجموعۂ ضابطہ دیوانی ، ۱۸). [خوراک + ماہوار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خُوراک (و مع نیز و مج) امث.
۱. **کھانے پینے کی چیز.** جن چیزوں پر خواہ از قسم خوراکی یا پوشاک و اسباب استعمال کی زکوٰۃ یا محاصل لیا جاتا تھا تمام و کمال معاف فرمایا۔ (۱۹۰۶ء ، مراۃ احمدی ، ۲۰۱). اجنبی پھل ، ترکاریاں ، مسالے اور متفرق خوراکی پیداواریں شامل ہیں۔ (۱۹۳۰ء ، معاشیات ہند ، ۱ : ۲۹۷). ۲. **روزینہ ، وظیفہ ، تنخواہ.**

دیتا خوراکی ہے رزاق ہے مودی میرا
خرچ اس بندی کا کیا اوپر ہے ان پر چلتا

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۰۱). کرایہ مع خوراکی ۱۹۷ روپے۔ (۱۹۶۷ء ، ہماری زبان ، علی گڑھ ، ۲۲ ستمبر : ۶). [خوراک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَدِّ عَمَل (---فت ر ، شد د بکس ، فت ع ، م) امذ.
(نفسیات) **تہیج کی وجہ سے کردار میں پیدا ہونے والے مختلف** تغیرات کی تین قسموں میں سے ایک قسم. تغیرات ... تین بڑی بڑی قسموں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں ان کو ہم ایجابی ردعمل ، سلبی ردعمل ، اور خوراکی ردعمل کہہ سکتے ہیں۔ (۱۹۳۲ء ، اساس نفسیات ، ۸۲). [خوراک + رد (رک) + عمل (رک)].

خوراں (و مج) امث.
کوبھ کھانے کا عمل ، بطور لاحقہ مستعمل. یہ علامات زہر خورانی کے ہیں۔ (۱۸۹۲ء ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۸۰). زہر خورانی کے اعداد اس وقت کیا تھے اور اب کیا ہیں۔ (۱۹۸۱ء ، تمدن اسلام ، ۸۵). چنانچہ ... ابن اثیر ، وغیرہ تک سب زہر خورانی کو تسلیم کرتے ہیں۔ (۱۹۵۸ء ، ابوالکلام آزاد (انتخاب الہلال ، ۳۰)). [خور ، خوردن = کھانا + انی ، لاحقۂ صفت].

خورانیدَن صَد عَیب نَہ خورانیدَن یک عَیب فارسی کہاوت.
کھانے میں سو عیب ، نہ کھانے میں ایک عیب (جامع اللغات).

خورجی / خورجین (و مع ، سک ر/ی مع) امث.
رک : خرجی ، زین کا تھیلا. صندوق کو خورجی میں کسا۔ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۶). سوداگر نے شہر لطف کے کنارے خورجی سے شیر مال اور چھوارے نکالے۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ سرشار ، ۲۵۱). منصور میں تو تقریباً پھلا پٹھا تھا خورجین میں اس کے لیے ... کاڑی ہے۔ (۱۹۸۳ء ، دشت سوس ، ۳۲). [خرجی (رک) کا ایک املا].

خور خور (و مج) (قدیم) امذ خر خر.
رک : خر خر.

ہوا یے خود ہو کر بھیں پر گرا
ہوا خور خور تب کرنے کو لگا

(۱۷۷۱ء ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۵). [اسم صوت].

خُورْد (۱) (و معد ، سک ر) صف.
وزن عمر، جسامت، قامت یا مرتبہ وغیرہ میں دوسرے سے کم، چھوٹا. دو جسم خورد و کلاں کہ ایک کا وزن دو سیر کا ہو اور دوسرے کا وزن تین سیر ہو ... ایک ہی جانے سے نکلیں۔ (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۵۳).

سنیے چچا اگرچہ ہوں کیسا ہی میں خراب
لیکن بزرگ کرتے نہیں خوردوں پر عتاب

(۱۸۸۲ء ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲۰۸). حلوہ کریلا ... گھی آدھ سیر ، شکر آدھ سیر ... الائچی خورد ۶ عدد۔ (۱۹۳۸ء ، شاہی دسترخوان ، ۱۸۸). [ف : خورد].

---آنکھ (---مغ) امث.
کیڑوں کی اکہری آنکھ. اس میں ... ایک جوڑا جانبی مرکب آنکھیں اور تین عدد خورد آنکھیں شامل ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۱۵). [خورد + آنکھ (رک)].

---بِیں (---ی مع) (الف) امث نیز امذ.
ایک آلہ جسکے ذریعے چھوٹی سے چھوٹی چیز اپنی جسامت سے کئی گنا بڑی نظر آتی ہے.

مغرب نے خورد بیں سے کمر ان کی دیکھ لی
مشرق کی شاعری کا مزہ کرکرا ہوا

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۸۳). فائیلم (Phylum) میں شامل جانور جسامت میں بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور خورد بین کے بغیر نظر نہیں آتے۔ (۱۹۸۵ء ، حیاتیات ، ۱۰۳). (ب) صف. **چھوٹی سے چھوٹی چیز دیکھ لینے والا ، باریک بیں ؛ (مجازاً)** نکتہ چیں ، عیب جو.

براہ راست کہیں تا کھلے ندامت کی
جوان نسل میں پاتا ہے خورد بینی کو

(۱۹۳۸ء ، سموم و صبا ، ۱۶). [خورد + ف : بین ، دیدن = دیکھنا].

---بِینی (---ی مع) صف نیز امث.

۱. جو خورد بین سے نظر آئے ، (مجازاً) بہت چھوٹا یا باریک ، حد درجہ مختصر. داڑھی خوردبینی کتروائی گئی ہے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۹). خورد بینی مواد خصوصاً فلمیں بھی کارآمد معلوماتی ذریعہ ہیں. (۱۹۸۵ ، حوالہ جاتی خدمات ، ۳۲). ۲. (i) نکتہ چینی ، اعتراض ، صرف خامیاں تلاش کرنے کا عمل. اگر دائرہ یونہی وسیع کیا جاتا رہا اور خوردبینی کو راہ دی گئی تو بات یہیں تک نہ رہے گی. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۸). (ii) تحقیق و تدقیق ، تنقید ، پرکھ. اس لیے ان کے سوانحی مرقعے اس "خوردبینی" تاثر سے محروم ہیں جس کی وجہ سے انسان قطرہ میں ایک جہان آباد دیکھ لیتا ہے. (۱۹۶۸ ، نگاہ اور نقطے ، ۲۳۲). [خورد + بین (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

ـــــ بینی اَجْسام (ـــــی مع ، فت ا ، سک ج) امذ.
(سائنس) وہ مہین مرئی مخلوق جسے صرف خوردبین کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے ، اجرام ، جراثیم (Microbes) دراصل خوردبینی اجسام کی جسامت کے متعلق اندازہ کرنا بھی ایک دقت طلب کام ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۱۹). [خورد + بینی (رک) + اجسام (رک)].

ـــــ بینی اَقْلِیَّت (ـــــی مع ، فت ا ، ق ، شد ل بکس ، ی مع ، شد ی بفت) امث.
رک : خوردبینی اجسام. اسی طرح نیم گرم ارادہ ، کتابی اصول ، اصولی نقطۂ نظر ... خوردبینی اقلیت وغیرہ ترکیبیں ہیں. (۱۹۳۳ ، منشورات کیفی ، ۳۴). [خورد + بینی (رک) + اقلیت (رک)].

ـــــ بینی اِکائی (ـــــی مع ، کس ا) امث.
(سائنس) خوردبین کی مدد سے نظر آنے والے موہوم قطعے. ان اجزاء کو خوردبینی اکائیاں بھی کہہ سکتے ہیں. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۳). [خورد + بینی (رک) + اکائی (رک)].

ـــــ بینی تَشْرِیح (ـــــی مع ، فت ت ، سک ش ، ی مع) امث.
(سائنس) ساخت و بافت یا نسیج کا مطالعہ جو خوردبین کے ذریعہ کیا جائے (Histology) بافتوں کے مطالعہ کو بافتیات ، نسیجات یا خوردبینی تشریح کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۱۹). [خورد + بینی (رک) + تشریح (رک)].

ـــــ بینی حَیوانات (ـــــی مع ، ی لین) امذ ج.
رک : خوردبینی اجسام. خوردبینی حیوانات کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ ان میں بافتوں کے اندر اپنی مقدار کو بڑھانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے. (۱۹۶۲ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۵). [خورد + بینی (رک) + حیوانات (رک)]

ـــــ بینی کِتابَت (ـــــی مع ، کس ک ، فت ب) امث.
(خطاطی) نہایت نفیس اور باریک لکھائی جو خوردبین ہی کی مدد سے لکھی جاتی ہے اور پڑھی بھی اسی طرح جاتی ہے. حیدرآباد میں سید صادق صاحب خوردبینی کتابت میں مہارت تامہ رکھتے ہیں. (۱۹۳۶ ، نگار ، ستمبر : ۶۵). [خورد + بینی (رک) + کتابت (رک)].

ـــــ بینی مَخْلُوق (ـــــی مع ، فت م ، سک خ ، و مع) امث.
رک : خوردبینی اجسام؛ انیسویں صدی تک کوئی خاص قابل قدر معلومات فراہم نہ ہو سکیں جن سے اس خوردبینی مخلوق اور بیماری کے آپس میں تعلق پر واضح روشنی پڑ سکتی. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۱۶). [خورد + بینی (رک) + مخلوق (رک)].

ـــــ تُراش (ـــــ فت ت) امذ.
وہ آلہ جس سے کسی چیز کے نہایت چھوٹے ٹکڑے یا ذرات خوردبین سے دیکھنے کے لیے کاٹے جائیں یا توڑ کر بنائے جائیں. نسیجیات کے متعلق عملی کام میں جن خاص خاص سیالات کا استعمال کرنا پڑتا ہے ان کے تیار کرنے کے متعلق ہدایات اور ساختوں کی باریک تراشیں لینے والے آلۂ خوردتراش کا بیان ضمیمہ میں ملے گا. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۲۵). [خورد + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا].

ـــــ حَیاتِیات (ـــــ فت ح ، کس ت) امث.
(سائنس) علم سائنس کی وہ شاخ جس میں خوردبینی جانداروں کا مطالعہ کیا جاتا ہے. خورد حیاتیات کی ہر شاخ ایک مکمل سائنس کہلانے کی مستحق ہے. (۱۹۶۷ ، ابتدائی خورد حیاتیات ، ۱). [خورد + حیاتیات (رک)].

ـــــ خام کَرنا محاورہ.
مار مار کر بھس کر دینا ، شدید ضرب لگانا ، خوب پٹائی کرنا ، دُھنائی کرنا. دونوں نے مجھے خوب خورد خام کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳).

ـــــ سال صف.
کم سن ، جس کی عمر کم ہو (لڑکا یا لڑکی) ، بچہ ، ناسمجھ ، نادان ، کم عقل.

عینی او نکتہ نہ پا اے سیک علم رسمی
تا بحث از جوانان اے خورد سال چپ اچھ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۵ (ب)). گلرخ سلطان بیگم اپنے خورد سال بیٹے مظفر حسین مرزا کو دکن میں لے گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۳).

اس میں جرات کیا ہو جس نے تیغ چوبی بھی کبھی
آنکھ سے دیکھی نہیں مانند طفل خورد سال

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۹).

پھرنے لگے رَمْد غزالانِ خُورد سال
آئی نظر جو حلقہ زندان میں جا کھلی

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۷). [خورد + سال (رک)].

ـــــ سالَہ (ـــــ فت ل) صف.
رک : خورد سال.

ادا وہ نیچی نگاہوں کی ہے کہ جیسے ظفر
تلاشِ کنجِ غزالانِ خورد سالہ کریں
(۱۹٦۸، غزال و غزل، ۵۵). [خورد + سال (رک) + ہ، لاحقۂ صفت].

---سالی امث.
چھوٹا پن ، چھوٹا ہونا ، کم عمری ، کمسنی.
ہمارے حق میں نادانی سوں کہنا غیر کا مانا
کہ اب کیا کروں اس شوخ کی میں خورد سالی کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۲). [خورد + سال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سیکنڈ (---ی مج ، کس ک ، سک ن) امذ.
(سائنس) ایک سیکنڈ کا دس لاکھواں حصہ. ایک خورد سیکنڈ (مائکرو سیکنڈ) ایک سیکنڈ کا دس لاکھواں حصہ ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۳۲۲). [خورد + سیکنڈ (رک)].

---فِلْم (--- کس ف ، سک ل) امث.
مائکرو فلم (Micro-Film) یا خورد فلم ایک طرح کی کتاب ہوتی ہے اس کی ریلیں عام فلموں کی مانند ضرور ہوتی ہیں مگر ان میں چلتی پھرتی تصویروں کے بجائے کتاب یا تحریری مواد ، فوٹوٹیکنو کی طرح اس طور پر سمو دیا جاتا ہے کہ اگر ریل کو پروجیکٹر پر چلائیں تو اس میں موجود کتاب کی تحریر عکس کی صورت میں نیچے پردہ یا شیشے پر نظر آنے لگتی ہے جیسے صاف طور پر پڑھا اور تحریر کیا جا سکتا ہے. (ماخوذ : ابتدائی لائبریری سائنس، ۹۸). [خورد + فلم (رک)].

---کاری امث.
(طب و جراحت) خورد بین کی مدد سے خلیے پر عمل جراحی کرنا. اب کچھ طریق ... خورد کاری کے ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ ان سے ایک زندہ خلیے کی خورد بین کے نیچے چیر پھاڑ ہو سکتی ہے. (۱۹٦۷ ، آہنگ ، ۲۲ مئی : ۱۵). [خورد + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَہ امث.
گھوڑوں کا ایک مرض جس میں ہتلی کے اوپر کی گانٹھ سخت ہو جاتی ہے. خورد گہ کو اولاً روغن گاو سے چرب کر کے پھر موضع مرض کو سینکنا. [خورد + گہ (رک)].

---مَحَل (---فت م ، سک ح) امث.
۱. **دوسرے یا کمتر درجے کی بیوی.** بیگم صاحبہ نے حکم فرمایا کہ اولاد صاحبات خورد محل کو میرے سامنے لاؤ. (۱۸۹٦ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۹۰). وہ ادھیڑ عورت شاید خورد محل بن کے بیٹھ گی اور لڑکی کے ساتھ نکاح ہو جانے گا. (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ٥٦). ۲. **امرا کی خواصوں کے رہنے کے کمرے** (جامع اللغات). [خورد + محل (رک)].

---مُرْد (---ضم م ، سک ر) امذ.
کئی قسم کی چھوٹی چھوٹی چیزیں (جامع اللغات). [خورد + مرد (تابع مہمل)].

---مَوج (---و لین) امث.
(سائنس) چھوٹی لہر ، چھوٹی لکیر (مائکرو ویو Micro Waves). خورد موجوں کے ذریعے منتخب جذب کا مظاہرہ بہت آسان ہے. (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱٦۹). [خورد + موج (رک)].

---مَوجی (---و لین) صف.
چھوٹی برقی لہروں یا اُس کے لہردار خطوط پر قائم. چنانچہ اسی اصول پر خورد موجی نظام مواصلت کام کرتا ہے جس میں برق مقناطیسی موجیں استعمال کی جاتی ہیں. (۱۹٦۸ ، کاروان سائنس ، ۵ ، ۱ : ۱۲۳). [خورد + موج (رک) + لاحقۂ نسبت].

---نامِیَہ (--- کس م ، فت ی) امذ.
وہ چھوٹے سے چھوٹا ذی حیات (کیڑا) جو فضا میں ہے مگر دکھائی نہیں دیتا اور سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں جا کر انسان و حیوان کے خون میں شامل ہوتا اور اس کی طاقت میں اضافہ کرتا ہے. ہم ان کو ان خورد نامیوں میں تلاش کریں گے جو خاک و باد میں اٹھکھیلیاں کر رہے ہیں. (۱۹٦۵ ، کاروان سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۹). بکٹیریا اور دیگر خورد نامئے وغیرہ پانی کی رو کے ساتھ جسم کے کنالوں میں داخل ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، حیوانی کردار ، ۱۳٦). [خورد + نامیہ (رک)].

---نُکا / نُوکا (---ضم ن / و مع) (الف) صف.
چھوٹی نوک والا / والی. خورد نکا چھوٹے پنجہ کا جوتا پر سفید پوش کو درکار ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۱۳۱). انگرکھے چست ڈاٹے جوتے خورد نوکے پاؤں میں پہنے ... ایک طرف روانہ تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۵). لکھنو کے معروف خورد نوکے جوتے ، مخمل ، کمخواب ... اور کیمخت وغیرہ کے عام طور پر بنتے تھے. (۱۹۷۵ ، لکھنو کی تہذیبی میراث ، ۲۰۰). (ب) امذ. **کابلی کبوتروں کی ایک قسم جو چھوٹی چونچ کے اور اڑنے میں کچے ہوتے ہیں ،** اصیل قلوی کا کبوتر خانہ نہیں ابجد کی تختی ہے ... خال خمیری ، خورد نوکے ... یہ ہونے چھتیس. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۰). [خورد + نوک + ا ، لاحقۂ اسمیت].
[خورد + نوک + ا ، لاحقۂ اسمیت].

---و کَبِیر (---و غم ، فت ک ، ی مع) امذ.
خورد و کلاں ، چھوٹے بڑے ، ہر ایک ، سب لوگ.
کس کس کا لوں نام غرض ہیں جتنے طائر خورد و کبیر
کوئی کہے یا حیّ تو انا ، کوئی کہے یا ربِّ قدیر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک (عکسی) ، ۲ : ۲۳۱). [خورد + و (حرف عطف) + کبیر (رک)].

---و کَلاں (---و غم ، فت ک) امذ.
رک : **خورد و کبیر.** اس قائدہ سیحانی سے ... خوانندہ و ناخوانندہ اور خورد و کلاں کو بہرہ فاضل اور نصیبہ کامل حاصل ہوئے.

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸). سب خورد و کلاں کو درجہ بدرجہ دعا سلام پہنچے. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۷۳). [خورد + و (حرف عطف) + کلاں (رک)].

خُورْد (۲) (و معد ، سک ر) صف (لاحقہ).
کھایا ہوا ، (مجازاً) اجاڑا یا برباد کیا ہوا (مرکبات میں مستعمل) جیسے: گئو خورد میں خورد (پلیتھس). [خوردن = کھانا سے حالیہ تمام].

---بُرْد (---ضم ب ، سک ر) امذ.
(بلا استحقاق) کھانے اڑانے کا عمل ؛ خیانت ، بے جا تصرف. حریفاں ہم پیالہ واسطے خورد برد غلے کے جمع ہو کے ... خوشامد میں مصروف ہوئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۶۱). کہتے ہیں کہ ایک روز ایک گدھا سمندروں کے ہاتھ پڑ گیا سب نے ملکر اس غریب کو خورد برد کر ڈالا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۹۶). [خورد + برد (رک)].

---بُرْد کَرْنا محاورہ.
بلا استحقاق یا بلا ضرورت اپنے صرف میں لے آنا ، کھا پی کر برابر کرنا ، ضائع و برباد کرنا ، غبن کرنا ؛ خیانت کرنا. زراعت موضع مذکور کو زمیندار خورد برد نہ کرنے پائے. (۱۸۸۹ ، کتاب الآغاز ، ۲۰۱). ایک لاکھ سے کچھ اوپر روپیہ خورد برد کر لیا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۳۲).

---بُرْد ہونا محاورہ.
خُرد بُرد کرنا (رک) کا لازم ، تباہ ہو جانا ، غائب ہو جانا. جو خورد برد ہوا اور جس قدر جہاں رہ گیا یا تلف ہوا اس کا حساب نہیں. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۵۹).

---و خواب (---و مع ، و معد) امذ.
کھانا اور سونا ، (کنایۃً) چین و آرام ، عیش کوشی ، غفلت.

قائم ہے یہ بھی طور کوئی زندگی کا یاں
گزری تمام عمر تری خورد و خواب میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۰).

اے ظفر جو شباب کے دن تھے
بس وہی خورد و خواب کے دن تھے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۸۴). [خورد + و (حرف عطف) + خواب (رک)].

---و نوش (---و مع ، و مج) امذ.
رک : خور و نوش ، کھانا پینا ، اکل و شرب. خورد و نوش اور قیام کا انتظام ندوہ کی طرف سے صرف ان لوگوں کے لئے کیا جائے گا جو ندوہ کے ممبر ہوں. (۱۹۰۷ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۹۵). اس کے باہر اشیائے خورد و نوش کی چھوٹی چھوٹی دکانیں موجود تھیں. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۳۱). [خورد + و (حرف عطف) + ف : نوش ، نوشیدن = پینا].

خُورْداد (---و معد ، سک ر) امذ.
رک : خور مخفف خورشید کے تحتی (اسٹین گاس).

خُورْدَگی (و مع ، سک ر ، فت د) صف نیز امث.
کسی شے کا چھوٹا ہونا ، خُردی ، چھٹپن ، (مجازاً) بچپن ، خُرد سالی. القصہ یہ فقیر عہد خوردگی سے ... بہ شغل کودکاں بازی عیش و عشرت کے مشغول رہتا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۷۸). [خورد + گی ، لاحقۂ کیفیت].

خُورْدَن (و مع ، سک ر ، فت د) امذ.
کھانے پینے یا نوش کرنے کا عمل ، کھانا.

گھر میں اللہ کا دیا سب ہے
حکمِ خوردن نہیں ہے مکتب ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۹۷). [ف : خوردن ؛ پہلو : خورتن ؛ آوستا : خُورِنت (خور = کھانا) = کھاتا ہے].

---بَرائے زِیسْتَن فقرہ.
زندہ رہنے کے لئے کھانا ، (کنایۃً) کم کھانا. وہ اتنا کم کھاتے ہیں کہ خوردن برائے زیستن کا اس پر پوری طرح اطلاق ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۷۵).

خُورْدَنی (و مع ، سک ر ، فت د) صف.
کھانے کے لائق ، کھایا جانے والا ، کھانے پینے کا ، کھانے کا (سامان وغیرہ).

سب خوردنی اپنا بھی کھاتے سب
ہر یک گوشے تھے توشہ جو لیائے سب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۷). سب خوردنی چیزوں کی شہروں میں محافظت کریں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۶۳). ایک روپیہ کا زردہ تمبا کوئے خوردنی مشکی ... مجھ کو بھجوا دیجیے. (۱۹۱۹ ، خطوط اکبر ، ۲ : ۹۳). زرعی ممالک نہ صرف خوردنی اجناس کاشت کرتے ہیں بلکہ صنعتی اشیا بھی پیدا کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۵). [خوردن + ی ، لاحقۂ صفت].

---نَمَک (---فت ن ، م) امذ.
(طب) کھانے میں استعمال ہونے والا نمک جو ایک دوا بھی ہے. خوردنی نمک بطور قبض کشا ... دیا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳۲). [خوردنی + نمک (رک)].

خُورْدَہ (و مع ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. **(اَ) چھوٹا ٹکڑا ، جزو ، پارچہ ، کھایا ہوا نیز بطور لاحقہ مرکبات میں مستعمل.**

مارا سر پر اس سم پولاد سائے
کیا مغز اس کا او خوردہ غائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۳). **(آ) ریزہ جو چھٹ کر گرے یا جھڑے ، چھیجن ، جھڑن (عموماً زر و جواہرات کا).**

گر تیغ نظر نے یک رتن کیج بے بہا پائے تو ہوئے
تاریاں کا خوردہ لے گگن صراف سج بازار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷۷). ۲. روپے اور نوٹ وغیرہ سے چھوٹا سکہ جو بھنانے میں ملے ، ریز گاری. ایک اشرفی خوردہ کر کے کھانے کا اسباب بازار سے لائی. (۱۸۲۰ ، تنبیہ الغافلین، ۳۲۸).

که اک نوٹ سو کا ہے خوردہ نہیں
وہ بولا یہاں چینج اتنا نہیں

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۰). ایک سو روپے نوٹ مانگنے والے کو دیدیا وہ لنگوڑا بولا مجھ سے خوردہ نہ ہو سکے گا کہنے لگے یہ ہم نے تم کو بخشش دی ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۶۵). اف ؛ ہونا ، کرنا. ۳. پرچون (Retail) یعنی تھوک کی ضد. خوردہ میں جو خسارہ ہوا تھا اسے نبی بخش کیوں اٹھاتے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۵۲). بڑی بڑی دوکانیں جن میں تھوک اور خوردہ ہر طرح کا مال بکتا ہے سب بیچی ہیں. (۱۹۳۶ ، جغرافیہ عالم، ۱ : ۱۰۴). ۴. (ا) عیب ، نقص ، غلطی ، کوتاہی (بیشتر وہ جو دقت نظر کے بعد سمجھ میں آئے).

بنا کر آئینہ خود بیں کیا ان نازنینوں کو
بڑا خوردہ یہ اے دل رہ گیا عقلِ سکندر سے

(۱۸۸۰ ، چمنستانِ سخن (احمد حسن) ، ۴۲۱). [ف : خوردہ ، خردہ ، پہلو : خورتک ۔ بست ؛ رک : خورد].

---- بِین (---- ی مج) صف.
۱. عیب نکالنے والا ، نکتہ چینی کرنے والا.

واللہ نہ خوردہ بیں نہ خود بیں ہوں میں
الہام کے مضمون کا گلچیں ہوں میں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۸۱). ۲. رک : خورد بین.

چشمہ لگا کے دیکھ لیا خوردہ بیں کا
موہوم سا یہ نقطہ ہے ان کا دہاں نہیں

(۱۸۶۱ ، تجلیات عشق ، ۱۷۲). [خوردہ + ف : بیں ، دیدن ۔ دیکھنا].

---- پکڑنا محاورہ (قدیم).
اعتراض کرنا ، نکتہ چینی کرنا. شیخ سعد اللہ نے یہ سنا تو... پھر ان کے رقص پر خوردہ نہ پکڑا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۷۳).

---- دَہَن (---- ف د ، ہ) امذ.
(کنایۃً) زخمی.

سرخ سنہ آیا نظر مانندِ پان خوردہ دہن
دی گواہی عرقِ پیکاں کی لبِ سوفار نے

(۱۸۳۵ ، مرزا محمد حسن (انذکرہ خوش معرکہ زیبا ، ۶۱). [خوردہ + دہن (رک)].

---- سالَہ (---- ف ل) صف.
رک : خورد سالہ.

عزیز نے شاہی کیا شہ کی دھیر
کہیا خوردہ سالہ اسپہ بے نظیر

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق)، ہاشمی، ۱۳۷). [خوردہ + سالہ (رک)].

---- شُعْلے (---- ضم ش ، سک ع) امذ.
(سائنس) روشنی کے باریک ذرات، سہلک طوفانی شعلوں کے اٹھنے سے قبل مائی کروفلیر (Micro-Flare) یعنی خوردہ شعلے نمودار ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، خلا میں پرواز ، ۱۰۲). [خوردہ + شعلے (رک)].

---- فَروش (---- ف ف ، و مج) امذ.
تھوک کی ضد ، پرچون فروش ، پھٹکر بیچنے والا. تجارت ان مخصوص مشاغل کا نام ہے جو جانے پیداوار پر آغاز کرتی اور خوردہ فروش پر ختم ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ، ۳۰۲). [خوردہ + ف : فروش ، فروختن ۔ بیچنا].

---- فَروشی (---- ف ف ، و مج) امث.
پرچون فروشی ، سامان تھوڑا تھوڑا کر کے مختلف گاہکوں کے ہاتھ بیچنے کا عمل ، بساطی یا پھیری پھر کر بیچنے کا کام ، متفرق کم مقدار چیزیں فروخت کرنے کا کاروبار. خوردہ فروشی ... ہر عام کے نفع و نقصان بلکہ زندگی کا دار و مدار ہے. (۱۹۷۳ ، مفید عام ، ۵ جون : ۲). بعض مصنفین کی رائے ہے کہ خوردہ فروشی کی صورت میں اشیا کی قیمت مقابلے سے نہیں بلکہ رواج سے متعین ہوتی ہے. (۱۹۰۴ ، علم الاقتصاد ، ۸۹). ان کے گھر ... ہر چیز ، گوشت کے علاوہ بازار کی خوردہ فروشی کی قیمتوں کے مقابلے میں کم لاگت پر تیار ہوتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۷۰). [خوردہ + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- گُل کس اضا (---- ضم گ) امذ.
چھوٹے چھوٹے زرد ریشے جو پھول کے بیچ میں سطح سے کسی قدر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں ، پھول کا زیرہ ، زرِ گل.

خوردۂ گل کو صبا لائی تصدق کے لیے
دے گیا ابرِ بہاری نذرِ دُرّ ہے بہا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۱). [خوردہ + گل (رک)].

---- گِیر (---- ی مع) صف.
معترض ، نکتہ چیں ، بال کی کھال نکالنے والا ، باریک بیں.

خوردہ گیر دلبر سواری پسند
بوالہوس دشمن ، وفاداری پسند

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷۸). دل ہی میں زلف جاناں کی طرح پیچ و تاب کھایا ، مگر رو برو خوردہ گیر نہ ہوئے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۱۲).

مجرموں کو اس قدر شفقت سے کہتا ہے شریر
یہ رعایت کا عمل ہے رحم کر اے خوردہ گیر

(۱۹۳۱ ، فکر و نشاط ، ۹۷). ان کی نظر بڑی خوردہ گیر ہے. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۱۱۹). [خوردہ + ف : گیر ، گرفتن ۔ پکڑنا].

---- گِیری (---- ی مع) امث.
خوردہ گیر (رک) کا اسم کیفیت ، پکڑ ، گرفت ، نکتہ چینی.

نہیں سمجھا اوں میں ہے اسیری
پلوں آ کر کیا او خوردہ گیری

(۱۶۳۵ ، ملک خوشنود ، ہشت بہشت (اردو شہ پارے ، ۲۰۸)).

خوردہ گیری میری وہ کرنے لگا
نام میرے شعر پر دھرنے لگا

(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۴۷). خوردہ گیری و عیب جوئی سے مجھ کو نفرت ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۶۱۸). اس نے راز داری کی بجگہ پردہ داری اور خوردہ گیری شروع کردی. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم (مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۴۱۲). ہمسران کی خوردہ گیری اور معاصرین کے ساتھ ستم ظریفی تذکرہ نویسوں کا شعار رہا ہے. (۱۹۸۵ ، محمد تقی میر ، ۳۹). [خوردہ + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نہ بُردہ آے وائے (مُفت کا) دُزد کُردہ کہاوت.
بغیر کچھ کام کیے مفت کا الزام سر پڑ جانے کے موقع پر مستعمل. خوردہ نہ بردہ آے و ائے درد کردہ. (۱۸۹۲ ، خزینۃ الامثال ، ۸۳). بقول شخصے کوئلے کی سوداگری میں ہاتھ کالے خوردہ نہ بردہ مفت کا درد کردہ. (۱۹۲۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۵۲). خوردہ نہ بردہ مفت کا درد کردہ. (۱۹۴۳ ، گنجینہ اقوال و امثال ، ۱۱۲).

خوردنی (و غم ، سک ر ، فت د) صف.
رک : خوردہ فروش ، خردیا ، ٹٹ پونجیا.

کیا چرخ نے عزیز کیا ہر ذلیل کو
جو خوردنی تھے آج وہ صراف ہوگئے

(۱۸۶۳ ، دیوان فدا ، ۲۵۷). [خوردہ (بحذف ہ) + نی ، لاحقۂ صفت].

خوردی (و غم ، سک ر) امث.
عمر مرتبے یا جسامت وغیرہ میں دوسرے سے کم ، چھوٹا ، چھٹائی ، بزرگی کی ضد ، کم عمر ہونا (لڑکا ہونا). یہ شاعری ہے اس میں خوردی و بزرگی کیا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۸۲). خورشید بھی بہنوں میں کہنا چاہتا تھا نہایت انکسار اور خوردی برتی. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۶۶). [خورد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خوردیا/خوردیَہ (و غم ، سک ر ، کس د / فت ی) صف.
صراف جو ریزگاری بیچے ، چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والا.

ہن کوڑی خوردیے کے برابر بھی پت نہ تھی
کوڑی جب آئی پاس تو ہن بیٹھے سیٹھ ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳). ہزاروں خوردیہ کاشتکار ... اتنی استعداد حاصل کرلیں ... تو بہت مفید ہوگا. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیہی ، ۱۲). [خورد + ی ، لاحقۂ صفت + ا/ہ ، لاحقۂ تصغیر].

--- پَن فقرہ.
کم مایہ ، متفرق فروش ہے (محاورات ہند ، ۹۳).

خورسند (و غم ، سک ر ، فت س ، سک ن) صف.
خوش و خرّم ، ہر طرح مطمئن ، مسرور ، شاداں ، فرحاں ، بشاش.

بندا میں غواصی خداوند توں
دو کبھی کوں کر نہار خورسند توں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳).

غنچہ دل کا نہیں کھلتا تو نہیں ہوتی بہار
حسن تب اوپجے ترا جب دل مرا خورسند ہو

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۵).

بولتے سے بولتا دلبند ہے
بولتے سے بولتا خورسند ہے

(۱۹۰۲ ، رموز العاشقین ، ۱۲).

تعریف کریں لوگ تو خورسند نہ ہونا
اعدا کی کسی بات میں تم بند نہ ہونا

(۱۸۸۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۰۹). خلق خدا بادشاہ کے مع الخیر واپس آنے سے بہت خورسند تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۲).

فطرت کے تم پہ جملہ عناصر ہوں مہرباں
اور جان و دل سدا رہیں خورسند و شادماں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۹۰۹). [ف].

خورسندگی (و غم ، سک ر ، فت س ، سک ن ، فت د) امث.
خوشی ، مسرت ، شادمانی.

ناقصاں کو ہوویگا جنت میں غم
کاملاں کی دیکھ کر خورسندگی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۲۷). [خورسند + گی ، لاحقۂ کیفیت].

خورسندی (و غم ، سک ر ، فت س ، سک ن) امث.
آسودگی ، اطمینان ، خورسندگی.

شوخ کا رو ہے صورت والشمس
ختم ہے دلبری کی خورسندی

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۵۳). لیکن آخر کو اپنے اپنی اطمینان خاطر و تشفی کر کے تحقیق و تلاش خورسندی کی پیروی کی. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۹۹).

یہی پہلو تھا جو اللہ کی خورسندی کا
کہا عباس سے دو حکم کمر بندی کا

(۱۹۳۲ ، شمسہ منجیرہ ، ۲ : ۴۳). [خورسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خورش (و غم ، کس ر) امث.
رک : خوراک معنی ۱ و ۲.

پھونک کوں خورش جب توں مارا کیا
سمندر کے تئیں آک چارا کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).

نے وقت خورش اس کی ہو ہو اپنے تئیں بھوکھ
سو کیا کہوں تجھ سے کہ محبت کا بیاں ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۳). جس خورش کی رغبت ہو وہ کھاوے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۹).

رہی دو برس یہ تلاش اور کوشش
خیال خورش اور نہ کچھ فکر پوشش

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۳۱). شہر کے باہر مسافروں کے خواب و خورش کے لیے ... انتظامات موجود ہیں. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۲۰۲). [ف : خورش ، خورد ، خوردن ـ کھانا].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
مودی خانہ، اسٹور روم، کھانے پینے کا سامان رکھنے کا کمرہ.

توازش بہت اس پہ معروف کی
کلیدِ خورش خانہ پھر اس کو دی

(۱۸۱۰، شاہنامہ، منشی، ۲۲). [خورش + خانہ (رک)].

---گر (---فت گ) صف، مذ.
کھانا پکانے والا ملازم، باورچی.

پکا ایک دن پختۂ مرغ وہاں
خورش گر جو لایا تو شاہ جہاں

(۱۸۱۰، شاہنامہ، منشی، ۲۲). نقد و جنس کے خزانچی مقرر ہوتے ہیں ... اور خورش گر مقرر ہوتے ہیں. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۶۳۳). [خورش + ف : گر، لاحقۂ صفت].

خورْشِید (و غم، سک ر، ی مع نیز لین نیز مج) امذ.
سورج، آفتاب، سوریہ.

اگر شاہ بن شاہ بن شاہ ہے
وگر باپ خورشید ماں ماہ ہے

(۱۵۶۳، حسن شوقی، د، ۹۹).

پیشہ کرتے پرستش چاند ہور خورشید کوں
میں کروں سجدہ تجھے توں نور کا ہے آفتاب

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۳۹).

چاند کوں نسبت ہے گر خورشید سیں
مہر کیوں رکھتا نہیں مہ رو مرا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۷).

شعلہ ہو برق ہو مہتاب ہو یا ہو خورشید
لاتا خاطر میں مرا رشکِ قمر کس کو ہے

(۱۸۳۵، کلیات ظفر، ۱ : ۲۷۲). گھنگھور گھٹائیں جب چھٹ جاتی ہیں تو خورشید تاباں ضیا گستری کرتا ہے. (۱۹۱۴، سیرۃ النبی، ۲ : ۵۳).

سنبھال کے رخِ خورشید اپنے ہاتھوں میں
سحر نے رنگ پہن کے ہوا کو جادہ کیا

(۱۹۸۱، ملامتوں کے درمیان، ۱۱). [ف : خورشید (خور + شید = روشنی)؛ پہلو : خورشیت؛ اوستا : ہورشیت].

---اَتَر (---فت ا، ت) صف.
سورج کی طرح روشن (اسٹین گاس؛ جامع اللغات). [خورشید + اتر (رک)].

---اَنْوَر (---فت ا، سک ن، فت و) امذ.
نورانی سورج، روشن آفتاب، مسلمانوں میں ایک نام (جامع اللغات). [خورشید + انور (رک)].

---بار صف.
نورلشاں، روشنی بکھیرنے والا.

وہ آفتابِ عز و جلالت کہ جس کا نور
ہر ذرۂ حقیر پہ خورشید بار ہے

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۲۱). [خورشید + ف : بارہ، باریدن = برسانا].

---پَرَسْت (---فت پ، ر، سک س) امذ.
سورج کو پوجنے والا (جامع اللغات). [خورشید + ف : پرست، پرستیدن = پوجنا].

---تاب صف.
سورج کی طرح روشن، خورشید رو.

چھوٹا سا خال اس رخِ خورشید تاب میں
ذرّہ سا گیا ہے دلِ آفتاب میں

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱ : ۳۵). [خورشید + ف : تاب، تافتن = چمکنا].

---تَف (---فت ت) صف.
جس میں سورج کی سی حرارت ہو، سورج کی طرح دہکتا ہوا.

آگ کیا ہم کو لگائی ابر نے تیرے بغیر
وقتِ بارش اخگرِ خورشید تف ہر ژالہ تھا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۷). [خورشید + ف : تف، تفتن = تپانا].

---جَبِیں (---فت ج، ی مع) صف.
روشن پیشانی.

ماہ رخسار، ہلال ابرو و خورشید جبیں
شمعِ روشن کئی کاشانۂ اربابِ یقین

(۱۷۹۳، بیدار، د، ۷۱). [خورشید + جبیں (رک)].

---جَمال (---فت ج) صف.
آفتاب رو، سورج کی طرح روشن؛ (مجازاً) حسین و جمیل.

انتظارِ صبحِ فردا یعنی خورشید جمال
کم ہوتی جاتی ہے جیسے روشنی تیرے بغیر

(۱۹۸۳، حصارِ انا، ۱۳۵). [خورشید + جمال (رک)].

---حَقِیقَت کس اضا (---فت ح، ی مع، فت ق) امذ.
(کنایتاً) رسول پاک صلعم. جب خورشید حقیقت طلوع ہوتا ہے اور اسکی معجزانہ کرنیں ان آئینوں پر پڑتی ہیں تو وہ چمک اٹھتے ہیں. (۱۹۲۳، سیرۃ النبی، ۳ : ۳). [خورشید + حقیقت (رک)].

---خاوَری کس اضا (---فت و) امذ.
سورج، آفتاب شرق، روشن و منور.

دکھاؤں سینۂ پُرداغ تو ابھی سب کو
گمان مطلعِ خورشیدِ خاوری ہو جائے

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۲۳۳). [خورشید + خاور (رک) + ی، لاحقۂ صفت و نسبت].

---رُو (---و مع) صف.
سورج جیسے چمکتے چہرے والا؛ (کنایتاً) خوبصورت، حسین، معشوق.

سنہرا رنگ اوس خورشید رو کا لت نیا دیکھا
قیامت دن گزرتے ہیں یہ نئی ہوتا زری گھٹا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱).

کہاں اس کے آگے کسی کا فروغ
وہ خورشید رو مہ لقا ایک ہے

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۶).

بس زیادہ سے کہا میں نے سینما ہال میں
اے سمن اندام ، گل رخ مہ جبیں ، خورشید رو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۳۸). [خورشید + رُو (رک)].

---زادہ (---فت د) امذ.
سورج کا بیٹا ، (کنایتاً) حسین و جمیل ، سورج کی طرح روشن ، جاپانی لوگ(چونکہ جاپان کو سرزمین طلوع آفتاب کہا جاتا ہے).

کہے دیتا ہوں میں جاپان کے خورشید زادوں سے
ابھی ہے وقت باز آ جائیں اپنے ان ارادوں سے

(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ۳۰). [خورشید + ف : زادہ ، زادن - جننا ، پیدا کرنا].

---زار صف.
حد درجہ تاباک ، خوبصورت.

حیرت افزائے جہاں اے گلعزار آئینہ ہے
پرتو رخسار سے خورشید زار آئینہ ہے

(۱۸۵۳ ، دیوان برق ، ۳۳۵). [خورشید + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---زَرْد ہونا محاورہ.
زوال آنا ، سورج کا ڈوبنا یا غروب کے قریب ہونا.

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۹۳).

---سوا نیزے پر آنا محاورہ.
رک : سورج سوا نیزے پر آنا (جو زیادہ مستعمل ہے) بمعنی قیامت برپا ہونا ، قیامت کے آثار نمایاں ہونا.

حشر میں بھی نہ گیا اس رخ قامت کا خیال
جبکہ خورشید سوا نیزہ کے اوپر آیا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۳۵).

---سَواراں (---فت س) امذ ، ج.
صبح اٹھنے والے لوگ ، دھوپ میں سواری کرنے والے ؛ بادشاہ کے منہ لگے آدمی ؛ عیسائی راہب ؛ فرشتے (جامع اللغات). [خورشید + سوار (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---عَلَم (---فت ع ، ل) امذ.
خوبصورت ، حسین سورج کی طرح بلند ، اونچے جھنڈے یا پھریرے والا. فریدون فر ، کلیم بیان ، مسیحا دم ، ... خورشید علم.

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴).

راہی ہوئے سرور دو عالم
خورشید علم ستارہ پرچم

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۷۰). [خورشید + عَلَم (رک)].

---غَبْغَب (---فت غ ، سک ب ، فت غ) صف.
خوبصورت ٹھوڑی والا(جامع اللغات). [خورشید+غبغب(رک)].

---لَبِ بام کس اضا(---فت ل ، کس ب) صف.
مرنے کے قریب (جامع اللغات). [خورشید + لبِ بام (رک)].

---لِقا (---کس ل) صف.
خوبصورت ، حسین ؛ معشوق.

مرے خورشیدلقا دید کی تک رخصت دے
تیرے دیدار کو پھر ایک نظر دیکھیں تو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۸).

شرم کی سبب سے وہ خورشید لقا لیتا ہے
آئینہ دیکھ کے چہرہ کو چھپا لیتا ہے

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۲۲۸). [خورشید + لقا (رک)]

---مَنْزِل (---فت م ، سک ن ، کس ز) امذ.
(فلکیات) سورج کا مقام ، مستقر یا راستہ.

کسی زہرہ شمائل کا تصور ہے مرے دل میں
منجم یا قمر کا ہے گزر خورشید منزل میں

(۱۸۴۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۸۳). [خورشید + منزل (رک)].

---وار م ف.
سورج کی طرح.

ہے روشنی جہاں میں نشاط و سرور کی
چمکا ہے تیرے عہد میں خورشید وار عیش

(۱۸۴۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۹). [خورشید + وار لاحقۂ تمیز].

---وَش (---فت و) صف.
سورج جیسا خوبصورت ، حسین و جمیل.

نور اس طرح کا خورشید و شوں میں کب ہے
کب بھلا سامنے اوس ماہ کے تنویر ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۱۳). [خورشید + وش ، لاحقۂ صفت].

خورْشید لَڑْنا محاورہ.
(مرغ بازی) مرغ کا دو ٹوک اور بے لاگ حریف کو انی مارنا ، کھلی لڑائی لڑنا جس میں مار صاف معلوم ہو (ا پ و ، ۸ : ۱۱۷).

خُوَرَّم (و غم ، شد ر بفت) صف.
رک : خرم ، خوش.

سب مزے لے لے کے تیری بزم سے خورم گئے
ایک ہم کم بخت دل رکھتےتھے چشم نم گئے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۲).

اور اوس صاحب تالیف کو رکھ خورم و شاد
جس نے اس اصل رسالہ کو کیا ہے بنیاد

(۱۸۵۳ ، داستان صادقاں ، ۴).

خُوَرَّمی (و غم ، شد ر بفت) امث.
خوشی کی حالت ، مسرت ، سکون و اطمینان.

جس دم بادشاہ زادے نے یہ سنا ... کمال خورمی اور شگفتگی حاصل کی. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۶۹).

ہوا ہے کون خوش ایسا جہاں میں کہہ تو سہی
کہ خورمی ہے فلک تک خوشی کے ہیں آثار

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (آغا جان)، ۱۸).

خدا چاہے تو اک دن عیش ہو گا خورمی ہو گی
ہم ہی ہم ہوں گے دنیا میں ہماری زندگی ہو گی

(۱۹۲۴ ، باپ کا گناہ ، ۲۹). [خورم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خورندگی (و مع ، فت ر ، سک ن ، فت د) امث.
کھانے جانے کی کیفیت ؛ (مراد) چبھن یا اندرونی زخم . جس مقام پر پچکاری کی جاتی ہے اکثر اس پر جلن پیدا ہو کر خورندگی ہو کر زخم مریض کو ہفتوں ستاتا ہے. (۱۸۶۹ ، مطالبات بخارہ ، ۲۶). [خورندہ (رک بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

خورندہ (و مع ، کس ر ؛ سک ن ، فت د) صف.
کھانے والا ؛ ہنے والا. اور وہ خورندے چار ہزار کے قریب تھے پھر اس نے انہیں رخصت کیا. (۱۸۰۹ ، متی کی انجیل ، ۱۰۸). اس طرح وہ اپنے آپ کو اپنے خورندوں اور دشمنوں سے محفوظ کر لیتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۷). [ف].

خورندے ڈال کے لوٹے کہاوت.
ایسے لوگ جو بڑے چالاک اور دغا باز ہیں پرایا مال ہڑپ کر جاتے ہیں. (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

خورنق (فت خ ، و ، سک ر ، فت ن) امذ.
ایک محل جو نعمان بن منذر نے بہرام کے لیے بابل میں بنوایا تھا ، خورنق بہرام ؛ (کنایتاً) عالیشان محل ، قصر.

بنا زیب و زینت و رونق ہوا
جینا کوشک و سدیر خورنق ہوا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

کسریٰ گیا یہ طاق کا مذکور رہ گیا
نعمان موا اور ذکر خورنق ہے اب تلک

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۷). بہرام نے اپنے بلاد کی طرف میل کیا تو نعمان نے اوس کے لیے خورنق بنایا یہ نہایت خوش آب و ہوا تھا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳۷). خورنق اور سدیر عرب کی مشہور عمارتیں اسی سلسلہ کی یادگار ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۰۸).

چٹائی کو کہتے ہیں فرش مشرق
سدیرو خورنق انہیں جھونپڑا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۸۲). [ع].

خورہ (و مع ، فت ر) امذ.
بطور لاحقہ ، پینے کا برتن (آب کے ساتھ مستعمل) ، رک : آبخورہ ؛ جزام (پلشس). [ف : خور ، خوردن = پینا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

خوری (و مع) امث.
بطور لاحقہ ، کھانے کا عمل . جس طرح بدپرہیزی اور زود خوری یعنی بے قید کھانے سے سوء الہضمی اور بیماری بدنی پیدا ہوتی ... کتابوں کا بھی جلد پڑھنا بلاتمیز نیک و بد موجب نقصان عقل ہے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۳). [خور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خُوزادہ (ضم خ نیز و مع ، فت د) امذ ؛ امث : خوزادی ؛ خزادہ ، خزادی.
صاحبزادہ ، آقا مالک بادشاہ یا کسی بھی محترم ہستی کا بیٹا ، شہزادہ ، سردار. آج شہر کے باہر ایک قافلہ اترا ہے ، اور مدینہ کوں جاتا ، ان دونوں خوزادوں کوں لے جا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۱). خلافت شہنشاہ اکبر بادشاہ میں ایک قاضی زادہ خوزادہ لکھنؤ کا باشندہ برائے سیر ... گھر سے باہر نکلا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۳۸).

خوزادۂ شہ ہر دو سرا کی آمد ہے
شبیہ حضرت خیرالوریٰ کی آمد ہے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ک (ق) ، ۱). [ف : خواجہ زادہ کی تصحیف]

خُوزادی (ضم خ نیز و مع) امث.
صاحبزادی ، شہزادی ، مالکن ، رانی.

ہوا فاطمہ کا رسم شادی جو بیشک تھی دوعالم کی خوزادی

(۱۵۶۴ ، جہیز نامہ (خاتون جنت) ، ۵).

پکاریں سو باندیاں لے بی یاں کا ناؤں
خوزادیاں کوں دایاں دھنڈیں ٹھاوں ٹھاوں

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۶۲).

یہ سنتے ہی عیار فطرت بھری
خوزادی سے جا اپنی کہنے لگی

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۵۳). [خواجہ زادہ (رک) کی تانیث]

خوش (و مع) صف ؛ م ف.
۱. شادماں ، مسرور ، خورسند ، مگن.

خوش ہو خوشی ہنستی لے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لگیا ات ناچنے الاپ جب گایا آنند

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹).

ابرو کے نزدیک یہ خال موزوں
خوش مصرعۂ مستزاد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳). میں نے خوش ہو کر اس کے آزاد کرنے کا اشارہ انہیں دونوں انگلیوں سے کیا تھا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۷). میں نے ایسے معقول جواب دئیے کہ وہ بھی خوش ہو گئے ہوں گے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹۸). ماں بھی اس سے خوش تھی چونکہ بیٹے کی کمائی باپ کے مزاج کو ہرا بھرا رکھتی تھی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۷۱). **۲. پسند آنے والا ، اچھا لگنے والا ، عمدہ ، مرغوب ، پسندیدہ ؛ مترادف : خوش آیند. خوش آیند.**

مرقع کے خوش ایک ہجرے میں چھوڑ
رکھیا لیا کے رانوں کے نزدیک جوڑ

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳).

اپنا وہ خوش لباس بسنتی دکھا نظیر
چمکایا حسن یار نے کیا کیا بسنت کا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵). سبحان اللہ کیا خوب گانا ہے کیا خوش ترانہ ہے ، گانا جادو کا اثر رکھتا ہے. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۱۱). **۳. ہر اعتبار سے مناسب اور درست ، موزوں ، صحیح ، ٹھیک.** ایک یہ بھی ہے بہوت مقبول ، بہوت خوش اصول ، بہوت معقول ، بہوت خوش رنگ ، بہوت خوش ڈھنگ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۲).

انداز سے زیادہ نپٹ ناز خوش نہیں
جو خال اپنی حد سیں بڑا سو مسا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، (ب) ۸).

جیٹھ ہو جانے دے آنے دے اساڑھ
خوش نہیں گرمی کے موسم میں سفر
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۹۸). **۴. حواس کو لذت بخشنے والا ، خوش گوار ، شیریں.** بعضے ولیاں جی شراب خوش کئے ہیں ، ہو تیزاب خوش کیے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹).

بہت آب و ہوا خوش ہے وہاں کی
خدا نے دی اسے رونق جہاں کی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۹۷). اعلیٰ حضرت و اقدس بعد تخت نشینی اورنگ آباد رونق افروز ہوئے تو یہاں کی خوش آب و ہوا کو بہت پسند فرمایا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۳۳). **۵. کسی کام ، بات یا شخص سے راضی اور مطمئن ، رضامند.** خدا خوش رسول خوش ، عالم خوش اس بات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا اس کے بغیر تم خوش نہیں رہ سکتے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۳۵). **۶. وہ بات یا کام جو گوارا ہو ، قبول ، منظور.** اسرائیل نے یوسف سے کہا اب مجھے مرنا خوش ہے کہ میں نے تیرا منھ دیکھا کہ تو ابھی تک جیتا ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹۰). **۷. مستحسن ، نیک.**

سنواروں جو پھر ہم کی بزم کوں
کروں تازہ دل جگ کوں خوش عزم سوں
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۵). **۸. (قدیم) بہت ، زیادہ.**

ہمارا سجن خوش نظر باز ہے
تو اس دل میں سب عشق کا راز ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۰). **۹. تازگی اور شادابی رکھنے والا ، تر و تازہ.**

حلاوت دیئے تن کوں نعمت سنگات
دھری راحت روح خوش عطر سات
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).

للہ الحمد کہ پھر وقت خوش اپنا دیکھا
گلشن خاطر غم دیدہ شگفتہ دیکھا
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۶۷). **۱۰. اپنے مقصد میں کامیاب اور بامراد ، مقصد ور.**

گھوڑے پہ رضا لیکے ایلاژ خوش
گئے اپنے سرحد تھے پیلاژ خوش
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۳).

ایسے میں جرات اور بھی پڑھ لے کوئی تازہ غزل
پھر اسطرح سے خوش تجھے پانا محال ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۶۸). [ف : خوش ؛ آوستا : خوش].

ـــــ اَبْرُو (ـــــ فت ا ، سک ب ، و مج) صف.
دلکشی بھووں والا ، (مجازاً) خوب صورت.

خوش ابرو جیوں نگہ رکھنے ہیں انکھیاں میں مجھے جب سوں
تری انکھیاں کے ڈورے کا ہوا ہوں بند اے ظالم
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶). [خوش + ابرو (رک)].

ـــــ اِتِّفاقی (ـــــ کس ا ، شد ت بکس) امث.
اچھا موقع ، حُسنِ اتفاق. خوش اتفاقی دیکھیے کہ سیاح صاحب ایک دن اجمل میڈیکل ہال میں تشریف لائے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۸۳). [خوش + اتفاق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَخْتَر (ـــــ فت ا ، سک خ ، فت ت) صف.
نیک طالع ، نیک بخت ، اقبال مند.

وصل کیونکر ہو اس خوش اختر کا
جذب ناقص ہے اور طالع شوم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۶۹). [خوش + اختر (رک)].

ـــــ اِخْتِلاط (ـــــ کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
اچھی صُحبت ، اچھی دوستی.

احساس ہے اک شاہد خوش اختلاط کا
ورنہ یہ زندگی تو سفر تھی صراط کا
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۷). [خوش + اختلاط (رک)].

ـــــ اِخْلاص (ـــــ کس ا ، سک خ) صف.
مخلص ، (مجازاً) فرماں بردار ؛ سچا.

اسے ہیں پالتی محبوبۂ خاص
یہ فرزندی میں انکی ہے خوش اخلاص
(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۴۸). [خوش + اخلاص (رک)].

ـــــ اَخْلاق (ـــــ فت ا ، سک خ) صف.
اچھی عادت والا ، نیک خُو ، خلیق. ایک صاحب نوجوان خوش رو اور خوش اخلاق ... مجھ سے آ کر ملے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۱). [خوش + اخلاق (رک)].

ـــــ اَخْلاقی (ـــــ فت ا ، سک خ) امث.
اچھی عادت ، نیک خوئی. ہر علم و فن میں طاق ہیں ، خوش اخلاقی میں یگانہ آفاق ہیں. (۱۸۶۸ ، نظم پروین ، ۵۳).

ہم قفس ہاں گلہ جائز نہیں میں بھی چُپ ہوں
تو بھی اب ذکر خوش اخلاقیٔ صیاد نہ کر
(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۴۳). منظور نے خوش اخلاقی سے جواب دیا ، جی سر. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۵). [خوش + اخلاق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَدا (ـــــ فت ا) صف.
جس کے انداز اور باتوں میں دلکشی پائی جاتی ہو ؛ (مجازاً)

خوب صورت اور شوخ ، سجیلا.

دل کو لگتی ہے دلربا کی ادا
جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰).

شوخ رو شوخ چشم شوخ کلام
خوش ادا خوش خرام خوش اندام
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۹). [خوش + ادا (رک)].

ـــــ اَدائی (ـــــ فت ا) امث نیز صف.
انداز اور اشارات کی دلکشی؛ تکلم کی خوبی و شیرینی، سجیلا پن.

ہر جدا سب کی خوش ادائی ہے
پنجۂ قاتل غضب کلائی ہے
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۹). اس قسم کے الفاظ اکثر صفت مشبہ ہوتے ہیں اور اپنے اختصار اور خوش ادائی سے زبان فارسی کو عجب خوبصورتی دیتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۲۳۵).

کہا یہ ایک خود آرا نے خوش ادائی سے
اک اپنے والہ و آشفتہ و فدائی سے
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۳۲). [خوش + ادا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَساس (ـــــ فت ا) صف.
نیک سرشت ، نیک نہاد.

گنبد کے نیچے اور مکاں ہیں جو آس پاس
وہ بھی برنگِ سیم چمکتے ہیں خوش اساس
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۶). [خوش + اساس (رک)].

ـــــ اُسْلُوب (ـــــ ضم ا ، سک س ، و مع) صف.
۱. عمدہ وضع کا ، خوبصورت ، حسین ؛ (مجازاً) خوش ادا.

صاف و خوش اسلوب تر ایسا نہیں آتا ہے بن
کن گڑھا ہے جان میری پہ تیرا سیمیں ذقن
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).

سر سے پا تک تیرا خوش اسلوب ہر ایک عضو ہے
موشگافوں سے نہ ہو گا اک سر مو انتخاب
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۹۵).

کیا ترے اسپ پری وش کی کروں میں تعریف
خوب ہے خوب خوش اسلوب سراسر ہمہ تن
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۱). **۲. جس کی روش و رفتار میں خوبی و پرکاری ہو ، خوش رفتار ، خوش کردار.**

جوشِ طوفاں کا دکھا کر وہ خوش اسلوب گئی
خون کے دریا میں ہر اک کشتیٔ تن ڈوب گئی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۹).

واہ کیا خوب ہو کیا خوش اسلوب ہو حق کے مطلوب ہو رب کے مرغوب ہو
تم سا محبوب ہو عاشق اللہ کا یا حبیب خدا یا حبیب خدا
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۰). **۳. اچھا ، عمدہ.** شاید یہ روکھا سوکھا اور بے تکلف انداز شاعری کا اہل بنگالہ کی زبان میں خوش اسلوب معلوم بھی نہ ہو گا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۸۹). [خوش + اسلوب (رک)].

ـــــ اُسْلُوبی (ـــــ ضم ا ، سک س ، و مع) امث.
۱. کسی کام کو خوبی اور سلیقے کے ساتھ انجام دینے کا عمل ، حُسن تدبیر ، خوش سلیقگی.

دل کو لے جاتی ہیں معشوقوں کی خوش اُسلوبیاں
ورنہ ہیں معلوم ہم کو سب اُنھوں کی خوبیاں
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۵۷). حضرت ابراہیم اپنی خدمات اس خوش اسلوبی سے انجام دے کر اب آخرت کے واسطے تیار ہوئے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۳۶). تمام انتظامات بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کر دئیے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۹). [خوش + اسلوب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَطْوار (ـــــ فت ا ، سک ط) صف.
وہ شخص جس کے طور طریقے پسندیدہ اور شائستہ ہوں ، پسندیدہ رفتار و کردار کا مالک ، (مجازاً) مہذب ، باوضع.

اب وہ غزل لڑانے کو آگے بڑھوں کا میں
جس پر ہے میر زائے خوش اطوار کی غزل
(۱۸۸۹ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۱۲).

خوش چشم و خوش اطوار خوش آواز و خوش اندام
اک خال پہ قربان سمرقند و بُخارا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۳).

دیدار کا ہے عام خوش اطواروں کو مژدہ
ہے صحت آزاد کا بیماروں کو مژدہ
(۱۹۵۱ ، آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۵۶). [خوش + اطوار (رک)].

ـــــ اِعْتِقاد (ـــــ کس خف ا ، سک ع ، کس خف ت) صف.
۱. وہ شخص جس کا ذہن اپنے عقیدے میں شک اور شبے سے محفوظ ہو ، راسخ العقیدہ.

سودا ہے سر کو زلفِ گرہ گیر یار کا
دل بستگی ہے کافرِ خوش اعتقاد سے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۸). **۲. اندھا عقیدہ رکھنے والا ، عقیدے کے معاملے میں آنکھ بند کر کے ماننے والا ، آمنّا و صدقنا کہنے والا.**

بت چیز کیا کہ جس کو خدا مانتے ہیں سب
خوش اعتقاد کتنے ہیں ہندوستاں کے لوگ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۱). خود اعتقادوں کا خیال ہے ، کہ صحیفہ سے لوح محفوظ اور سفرہ سے فرشتے مراد ہیں. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۶). **۳. (مطلقاً) معتقد ، عقیدہ رکھنے والا.**

حیراں تو ہوں حضور پہ خوش اعتقاد ہوں
میں بھی تو ابنِ فاطمہ کا خانہ زاد ہوں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۸). [خوش + اعتقاد (رک)].

ـــــ اِعْتِقادی (ـــــ کس ا ، سک ت) امث نیز صف.
وہ عقیدہ جو درایت کی بجائے روایات پر مبنی ہو. خوش اعتقادی ان

کی قابل رشک تھی یعنی وصیت کی تھی کہ بعد وفات کے میرے ایک ہاتھ میں سلاموں اور مرثیوں کا دیوان دینا۔ (١٨٨٠، آب حیات، ٣٤٣)۔ کسی جواری سے پوچھیے کہ اس خوش اعتقادی کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں۔ (١٩٢٣، خونی بھید، ٨٢)۔ [خوش + اِعتقاد + ی، لاحقۂ صفت و کیفیت]۔

---اِعْتِماد (--- کس ا، سک ع، کس ت) صف۔
بھروسے کے قابل، معتمد، معتبر۔

اے آہوانِ سادہ مزاج و خوش اعتماد
اخلاص سے کشاں ہے محلِ احتیاط کا

(١٩٦٨، غزال و غزل، ١٠٤)۔ [خوش + اِعتماد (رک)]۔

---اِعْتِمادی (--- کس ا، سک ع، کس ت) امث۔
اعتبار یا بھروسہ کرنے کی حالت۔

تابِ نگہ پر نہیں خوش اعتمادیاں
جلوے کی آرزو میں مگر طور پر چلا

(١٩٣٢، صد رنگ، ٥٥)۔ [خوش + اعتماد (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---اَفْعال (--- فت ا، سک ف) صف۔
خوش کردار، نیک عمل، نیک سیرت، جس سے پسندیدہ اعمال ظہور میں آئیں۔

کر زیارت چوم اُس کے دستِ خوش افعال کو
سو تجمل سے غرض اس صاحبِ اقبال کو

(١٨٣٠، نظیر، ک، ٢ : ٣٣)۔

چار شنبہ تھا آخری اک سال
جمع تھے مردانِ خوش افعال

(١٨٨٦، کلیات اردو، ترکی، ٩٩)۔ [خوش + افعال (رک)]۔

---اِقْبال (--- کس ا، سک ق) صف۔
اچھی قسمت والا، نیک بخت، خُوش نصیب۔

زلف سے کہہ دو کہ اس کے منہ سے خوش اقبال ہو
تیرہ بختوں کی طرح ہونا نہ برہم چاہیے

(١٨٣٥، کلیات ظفر، ١ : ٢٩١)۔ [خوش + اِقبال (رک)]۔

---اِقْبالی (--- کس ا، سک ق) امث۔
خُوش اقبال (رک) کا اسم کیفیت، خُوش نصیبی، نیک بختی۔

مست تجکو دیکھ کر ہنستے ہیں سٹے
ہے بڑی تیری خوش اقبالی کھٹا

(١٨٨٨، صنم خانۂ عشق، ٥٥)۔ اپنی کامیابیوں اور خوش اقبالیوں پر بے انتہا مسرت حاصل ہوتی ہے۔ (١٩٢٦، شرر، مضامین، ١، ٣ : ٥٠)۔ [خوش + اقبال (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---اِقْرار (--- کس ا، سک ق) صف۔
وعدوں کو پُورا کرنے والا، اچھے وعدے کرنے والا، بہت وعدے کرنے والا (جامع اللغات)۔ [خوش + اِقرار (رک)]۔

---اِلْحان (--- کس ا، سک ل) صف۔
١۔ **دلکش اور پُراثر آواز کا مالک، اچھی آواز والا، خُوش نوا۔**

چالے خیال آپنے دھیان سوں
سنے راگ کرتا خوش الحان سوں

(١٦٣٩، طوطی نامہ، غواصی، ٢٠٤)۔

تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سرو گلستاں کوں خوش الحان سوں کہوں گا

(١٧٠٧، ولی، ک، ٣٣)۔

زمزمے ہم سے سنو بلبلِ خوش الحان کے
ہم بھی سو جان سے عاشق ہیں گل و ریحان کے

(١٨٢٣، مصحفی، د (انتخاب رامپور)، ٢٦١)۔ آدمی خوش الحان ------ تھا صبح کی اذان اس جوش و خروش سے دیتا کہ سننے والے تھرّا جاتے۔ (١٩١٩، جوہر قدامت، ١٦٣)۔ کوئی خوش الحان طالب علم ایک رکوع سناتا۔ (١٩٨٢، مری زندگی فسانہ، ٨٥)۔ [خوش + الحان (رک)]۔

---اِلْحانی (--- کس ا، سک ل) امث۔
خُوش الحانی، سریلا پن، نغمگی، خُوش نوائی، خُوش آوازی۔

خوش الحانی سوں زہرا آسمانی
کرے اس شہ کے گھر آ قصہ خوانی

(١٦٤٨، غواصی، ک، ١٩٣)۔

چلنا وہ بادِ صبح کے جھونکوں کا دمبدم
مرغانِ باغ کی وہ خوش الحانیاں بہم

(١٨٧٤، انیس، مراثی، ٢ : ٨٦)۔

دیکھتا کیا ہوں کہ اک کنجِ بہار افشاں میں
روحِ حافظ ہے خوش الحانی سے یوں نغمہ طراز

(١٩٣١، صبح بہار، اختر شیرانی، ٥٣)۔ قوال اس کے بند خوش الحانی سے گاتے۔ (١٩٨٣، تنقیدی اور تحقیقی جائزے، ١١٩)۔ [خوش + الحان (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---اِمْتِیازی (--- کس ا، سک م، کس ت) امث۔
اچھائی کے لئے فرق یا تمیز کرنا، حُسنِ انتخاب۔

فلک نے ہم کو کیا منتخب بنانے کو
ہمیں سے داد بھی چاہیں خوش امتیازی کی

(١٩٢١، اکبر، ک، ٢ : ٣٦)۔ [خوش + اِمتیاز (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---اُمِّیدی (--- ضم ا، شد م، ی مع) امث۔
نیک توقع، اچھی اُمید۔ تمہارے اس فقرے میں استحسان پسندی ہے اور خوش امیدی لطفِ غائبانہ بھی ہے۔ (١٩٨٠، دجلہ، ١٨٠)۔ [خوش + امید (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---اِنْتِظام (--- کس ا، سک ن، کس خف ت) صف۔
کفایت شعاری اور سلیقے وغیرہ کے اعتبار سے ٹھیک بندوبست کرنے والا، سلیقہ مند، سگھڑ، منتظم (جامع اللغات)۔ [خوش + اِنتظام (رک)]۔

---اِنْتِظامی (--- کس ا، سک ن، کس خف ت) امث۔

تدبیر کی دُرستی ، عُمدہ بندو بست ، اچھا انتظام. خوش انتظامی اور سرسبزی و خوش حالی جو سوسائٹی میں بالفعل موجود ہے قائم رہ سکتی ہے۔ (۱۸۹۰ ، معلم انسانیت ، ۲۳).

نسیم فیضِ وجود نے دکھائیں خوش خرامیاں
خلافت اس پہ مفتخر ، وہ کیں خوش انتظامیاں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۲۳۶). [خوش + اِنتظام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنْجام (---فت ا ، سک ن) صف.
جس کا نتیجہ اچھا ہو ، نیک انجام ، نیک اختتام ، خجستہ عاقبت.

حکیم اس شہر میں تھا اک خوش انجام
کہ بخت اول جمال آخر بہ تھا نام

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۶).

یاں ساقیٔ سبرو مئے گلفام پلا دے
بد مست ہوں اک جام خوش انجام پلا دے

(۱۹۰۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۱ : ۱۳). [خوش + انجام (رک)]

---اَنْجامی (---فت ا ، سک ن) امث.
عاقبت بخیر ہونا ، نیک مآلی.

چشمِ غفلت کی ہے دنیاوی نتائج پرنظر
دیدۂ تحقیق میں دیتی خوش انجامی بھلی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶۳). [خوش + انجام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
۱. حرکات و سکنات کے اعتبار سے خوب پسندیدہ ، بانکا ، دلکش ، خوش اطوار ، خوش وضع.

تجھ سا خوش وضع خوش انداز نہ دیکھا اب تک
یوں تو معشوق زمانے کے طرح دار ہیں سب

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۳). **۲. (ادبیات) طرز تحریر کی لطافت.** نثر میں جو بصورت توازن بھی ہے اور خوش انداز سنجیدگی بھی. (۱۹۸۵ ، بزم خوش نفساں ، ۳۲). [خوش + انداز (رک)].

---اَنْدام (---فت ا ، سک ن) صف.
حسین و جمیل بدن والا ، سجیلے بدن کا ، موزوں قامت.

کہ واں اک جواں تھا پرس رام نام
خوش اندام و خوش قامت و خوش خرام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۳). صحن چمن میں ایک کمسن نوخیز امیر زادے کے گرد و پیش غلامان خوش اندام کمر بستہ کھڑے ہیں. (۱۸۸۰ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۷). میانہ قد ، خوش اندام ، سر پر ایک ایک انگل بال. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۷۶). [خوش + اندام (رک)].

---اَنْدیشَہ (---فت ا ، سک ن ، ی مع ، فت ش) صف.
اچھی سوچ کا مالک ، خوش فکر ، شوخ فکر.

ٹھہر سکا نہ کسی خانقاہ میں اقبال
کہ ہے ظریف و خوش اندیشہ و شگفتہ دماغ

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۵۷). [خوش + اَندیشہ (رک)].

---اَنْگ (---فت ا ، غنہ) صف.
حسین بدن رکھنے والا ، خوش قامت ، سڈول و متناسب الاعضا.

سو کئی جنس بازار کے رنگ کیاں
پر یک خوش نما ہور خوش انگ کیاں

(۱۶۳۸ ، چندربدن و مہیار ، ۸۵). [خوش + انگ (رک)].

---اَوقات (---و لین) صف.
۱. وہ شخص جس کے شب و روز بے فکری کے ساتھ پُرلطف اور خوش گوار ہوں. خوش گزران ، خوش حال. نیز طنزیہ بدحال کے معنوں میں مستعمل.

خوش اوقات دیکھے خرابات والے
ہمیشہ رہے خوش اس اوقات والے

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۳۸). شاہ صاحب مولانا فخرالدین دہلوی قدس سرّہ کے خلیفہ تھے ، حاجی صاحب نہایت خوش اوقات تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رامپور ، ۳۸۰). وہ عجیب وضع دار ، راسخ العقیدہ ، خوش اوقات بزرگ تھے. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۹۱). **۲. عزت والا.**

ہم خوش اوقات و بد اوقات بتائیں کس کو
اپنی اے دوستو اوقات تو کچھ ہے ہی نہیں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۲).

کیا حال کہوں شہر کا اے شاہ خوش اوقات
یا ں تو نہیں شور ، یہ مشہور ہے یہ بات

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷). [خوش + اوقات (رک)].

---اَوقا تی (---و لین) امث.
خُوش گزرا نی ، خُوش حالی سے گزر بسر. اس خوش اوقا تی پر ایک طرہ یہ اور تھا کہ کبھی کبھی پاگل ہو جاتے تھے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۳). شاد تمکنت کو میں آخری شاعر سمجھتا ہوں جنہوں نے شاعری کو از رہِ تفنّن طبع یا خوش اوقا تی کا لطیفہ سمجھ کر اختیار نہیں کیا. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۲۳). [خوش + اوقات (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَیّامی (---فت ا ، شد ی) امث.
خُوشحالی کا زمانہ ، اطمینان کے دن ، خُوش وقتی ، خُرّم روزگاری.

ہے ختم تیرے رُو پر گلشن میں گل اندامی
جن روزوں کو تو یاں تھا ، تھی روز خوش اَیّامی

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۲۰). [خوش + اَیّام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آب صف.
چمک دمک رکھنے والا ، آبدار ، چمکیلا ، تابنا ک ، جوہر دار.

روز و شب رکھتا ہوں ظاہر اشک تاب آغوش میں
جیسے رکھتا ہے صدف دُرِ خوش آب آغوش میں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵۹). پا نی کا قطرہ خجلت دہ گوہر خوش آب ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۲).

کیا یہ تو نے ہی بھری ہے ضو دُرِ خوش آب میں
کیا یہ تیرا ہی تبسم ہے شبیرِ مہتاب میں
(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۳۸). [خوش + آب (رک)].

---آب و ہوا (---فت و) صف.
پانی اور ہوا کی تاثیر اور موسمی کیفیت کے اعتبار سے اچھا خوش گوار اور پسندیدہ. یہ ملک نہایت پُرفضا اور خوش آب و ہوا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۵۱). [خوش + آب (رک) + و (حرف عطف) + ہوا (رک)].

---آگیں (---ی مع) صف.
مسرور کن ، خوشی سے بھرا ہوا. اس کے بچوں کی ماں بننے کے خوش آگیں تصور کے ساتھ ہی ... آ گئی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۸). [خوش + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا ، لاحقۂ صفت].

---آمد (---فت م) امث ؛ مص خوشامد.
رک : «خوشامد» جو زیادہ مستعمل ہے.
کیجے خوش آمد اپنی غرض کو رقیب کی
اس طرح اوسے بات کا ڈھب ہو تو کیا عجب
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۳۴). نقل ہے کہ ایک آزاد کسی مسجد میں بیٹھا ہوا بھنگ رگڑ رہا تھا ... اس نے سر اٹھا کر کہا کہ استغفراللہ ! آئینہ تو دیکھ انہیں خوش آمدوں سے منہ کالا ہوا ہے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۴). میں ہرگز نہ مانوں گا الٹی تم کو میری خوش آمد کرنی پڑے گی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۹ : ۳۲) [خوش + آمد (رک)].

---آمدی (---فت م) امذ.
۱. خوش آمد کرنے والا ، اپنی مطلب براری کے لیے کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنے والا ، جھوٹی تعریف کرنے والا ، چاپلوس. جو صاحب کہے تو بڑے صاحب ہوے صاحب کتے خوش آمدی کا بک بد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۸). **۲. مرحبا کہنا ، خوشی اور تپاک کے ساتھ کسی کا استقبال کرنا.** مخمور پر ایک کے گیے ملی سب نے خوش آمدی مرحبا کہہ کر اپنے ہمراہ سوار کیا اور لے کر چلے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۱۳). اور جُھک کے کہوں گا کہ خوش آمدی. (۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۸۸). [خوش + آمد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آمدید (---سک م ، ی مع) امذ نیز امث.
(کلمۂ استقبال) کسی کے آنے پر اظہار مسرّت کے طور پر کہتے ہیں ، مرحبا ، بخوشی تشریف لائیے.
خوش آمدید کہہ کر سینے میں دل وہ تڑپا
وہ اٹھ گئیں نگاہیں کھنچنے لگا وہ پردا
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۳۹). ہزاروں کارکن کامریڈ کم ال سنگ کو خوش آمدید کہنے کے لیے جمع ہوئے تھے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۸۰). اف : کہنا ، کرنا. [خوش + ف : آمدید - تم آئے ، آمدن - آنا].

---آنا ف م.
۱. پسند آنا ، اچھا لگنا ، بھانا ، بھلا معلوم ہونا.
جہاں جیو کا پیو بھاتا اہے
جکچ واں کتے سو خوش آتا اہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷). حضرت فرمانے ہیں ان بغیر مجھے زندگی کب خوش آوے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۴). اگر کوئی مکان خوش آیا تو وہاں بیٹھ کر بندگی اپنے معبود کی بجا لاوں گا. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۱۲). آپ اکیلے آتے جاتے ہیں اور جہاں خوش آیا سو رہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۲۰۸).
کیا مجھے خوش آئے یہ حیرت سرائے بے ثبات
ہوش اڑنے کے لئے ہے جان جانے کے لیے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۵۲).
وہ دھیمی آنچ یہ یا سر بکف ہوئی شمع
مجھے خوش آئے صراحی سی گردنوں کے رنگ
(۱۹۸۵ ، ماہنامہ فنون ، مئی ، جون : ۵۷۳). **۲. راس آنا.**
مونہہ دیکھنا کسی کا خوش آیا نہیں اوسے
خودبیں ہے اسکا دھیان سدا آرسی میں ہے
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۷۵).
مجھے صحرا نوردی کیوں نہ خوش آیا کرے اختر
مٹا دیتا ہوں میں اپنے قدم سے نام گلشن کا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۲۹).

---آواز صف.
اچھی آواز والا ، سُریلا ، خُوش آہنگ ، خُوش نوا.
خوش آواز نے کون کیا ہے تہیں
سونر جیو کون جیو دیا ہے تہیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶). وہ بڑا خو بصورت اور خوش آواز جانور ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۱۰).
خوش چشم و خوش اطوار و خوش آواز و خوش اندام
اک خال پہ قربان سمرقند و بخارا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۴). [خوش + آواز (رک)].

---آوازگی (---سک ز) امث (قدیم) (شاذ).
آواز کی اچھائی ، سُریلا پن ، خُوش آہنگی.
ہندی ساز زہرہ ایس سازکوں   الایی خوش آوازگی ناز سوں
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۴). [خوش + آواز (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---آوازی امث.
خُوش آواز (رک) کا اسم کیفیت ، سُریلی آواز ہونا. اہل حلب حسن و صورت اور خوش آوازی ... میں برشام کے لوگوں سے ممتاز ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۳۲). خوش آوازی سے قرآن حکیم کا پڑھنا سنت ہے. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۰). [خوش + آواز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آہنگ (---فت ہ ، غنہ) صف.
۱. عمدہ اور دلکش آواز والا ، سُریلا ، خُوش آواز.

قائم میں عندلیبِ خوش آہنگ تھا پہ حیف
زاغ و زغن کے ساتھ کیا ہم نفس مجھے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۰).
قفس میں چپ ہیں اے صیاد ہم اور آہ ان روزوں
ہزاروں بولتے ہیں مرغِ خوش آہنگ صحرا میں
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۸۶). دور سے سنو تو اس کی آواز سب سے زیادہ بلند مگر خوش آہنگ محسوس ہوتی. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۳۳۷). ۲. (موسیقی) **ساز کی آواز سے متناسب.** مجموعوں کی تقسیم اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ تیور یا کومل خوش آہنگ یا بے آہنگ ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۸۷). ۳. (ادبیات) **صوتی اعتبار سے مناسب ، کانوں کو بھلا لگنے والا.** بھیجنے کا لفظ خوش آہنگ نہیں ہے کانوں کو ناگوار معلوم ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، اردو کے اسالیبِ بیان ، ۴۳). [خوش + آہنگ (رک)].

ـــ آہنگی (ـــ فت ہ ، مغ) امث.
خوش الحانی ، (کنایتاً) گانا. تاپید فلک کو حکم رقاصی و خوش آہنگیِ دیا. (۱۸۸۲ ، انتخاب طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۲). [خوش + آہنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آئند (ـــ کس ء ، سک ن) صف ; س خوش آیند.
۱. **اچھا لگنے والا ، پسندیدہ ، دلکش ، خوش گوار.**
گو خوش آیند تھا آغازِ محبت لیکن
فکرِ انجام سے پھر بھی میں پریشان ہوا
(۱۹۱۹ ، خوش معانی ، ۸۱). افسانہ نگاروں کا اصل مقصود چونکہ اس دنیا کو بنی نوعِ انسان کے لیے زیادہ حیات افروز اور خوش آئند بنانا تھا. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۲۷). ۲. **نیک شگون ، نیک فال.** پارلیمنٹ کی یہ آواز ... جیسی مجھے خوش آئند معلوم ہوتی شاید اور کسی کو ایسی نہ معلوم ہوتی ہو گی. (۱۸۶۲ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۸). مستقبل خوش آئند امیدوں سے معمور تھا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۳۲). سفارشات کی تفصیل سے قطعِ نظر یہ خبر بہی خواہانِ اردو کے لیے خوش آئند ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳). [خوش + ف : آئند ، آمدن - آنا].

ـــ آئندگی (ـــ کس ء ، سک ن ، فت د) امث ; خوش آیندگی.
پسندیدگی ، گوارا ہونے کی حالت. ذیل کی جدول میں ایسے ہی لمبے سریلے وقفے ان کی خوش آئندگی کے اعتبار سے پیش کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۵۲). [خوش + آئند (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آئندہ (ـــ کس ء ، سک ن ، فت د) صف ; س خوش آیندہ.
رک : خوش آئند.
یہ طرز و ادا ہے تو ایسے نہ وفا ہو گی
خوباں کے خوش آیندہ اسلوب نظر آئے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۱).
تھی نازک سبک اور نیا اون پہ کام
بہت تھے خوش آئندہ سب اون کے نام
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۷۲). ایسی طرز خوش آئندہ نکالی ہے کہ جس کی پیروی قصیدہ گوئی میں اب تک اہلِ ایران واجب جانتے ہیں. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستانِ فارس ، ۴۴). [خوش + آئند (رک) + ہ ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آئین (ـــ ی مع) صف.
اچھے قاعدے اور ضابطے کا مالک ، طور طریق اور روش و رفتار کے اعتبار سے پسندیدہ ، خوش ادا.
یکجانیے میں یک ہیں اور دو ہیں
ہے نیہے تھی سندیسے خوش آئیں
(۱۶۶۳ ، میراں جی حق نما ، نورزین ، ۵۰).
تجھ ہجر میں لے گیٔ خوش آئین
بھولا ہوں میں طرحِ شعرِ رنگین
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۱۶). [خوش + آئین (رک)].

ـــ باس صف ; س خوشباس.
اچھی بُو دینے والا ، خوشبو دار ، معطّر.
بنفشہ جانو زلفِ عنبر فشان   کہے بادِ خوش باس در یک زبان
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۸).
بلبل کی تمط نالۂ و زاری میں ہوں نس دن
افسوس وو گل دستۂ خوش باس نہ آیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷). [خوش + باس (رک)].

ـــ باش صف.
۱. **سدا خوش رہنے والا ، ہر حال میں خوش ، ہر وقت مگن ، بے فکرا ، آزاد.** شہر کی رعیت اور خوش باشوں کے حال پر ، نواب رحیم دل شرطِ رعایت و مروت کی بجا لایا. (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۳۷۶). خوش باشوں کا جمگھٹ چائے خانوں ... کی دکانوں پر لگتا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۴۳). ۲. **آسودہ حال ، مالدار ، مطمئن.**
جسے دیکھو بشاش بشاش ہے
غرض یہ کہ ہر ایک خوش باش ہے
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۸۶). آج کل کے خوش باش انسان گراموفون کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتے. (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۳). عورتیں اپنے پیروں پر کھڑی ہو کر اور اکیلے بن میں بھی خوش باش رہ سکتی ہیں. (۱۹۵۸ ، پس چراغ بس پروانے ، ۵۶). ۳. **عارضی طور پر سکونت پذیر ، وہ شخص جو ٹھہرنے یا واپس جانے میں آزاد ہو.** رعیت اور خوش باشوں کا بوجھ تم نے اپنے سر پر لیا ہے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۷۷). شعرا نے بھی مٹیا برج میں سکونت اختیار کر لی تھی جن میں سے اکثر ... خوش باش تھے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فرہاد ، ۱۱). ۴. **وہ زمین جو سرکار کی طرف سے برائے نام لگان پر دی جائے اس شرط پر کہ ضرورت کے وقت سرکار کی امداد کریں** (جامع اللغات). ۵. **ایسا شخص جو ایک گاؤں میں سکونت پذیر ہے اور دوسرے**

گاؤں میں کاشت کرتا ہے، پانکار (فرہنگ عثمانیہ). ۹. مسرور کُن.

کھلیا جوں کہ فردوس اس نہار کوں
آنے پاس خوش باش ہر بار کوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۸). مجھے آپ کی گذشتہ ملاقات اور مکاتبت یاد ہے خوش باش استفسار کا جواب حاضر ہے. (۱۹۶۹ ، میری داستانِ حیات ، ۱۱۲). [خوش + ف : باش ، بودن - رہنا].

---باشی اث.
بے فکری ، آسودہ حالی. خدا نے دہلی والوں کو دل ہی ایسا دیا ہے جو کسی وقت بھی تفریح اور خوش باشی سے خالی نہیں رہتا. (۱۹۲۲ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۸ : ۵۸). اس سکھ میں صحت تھی جذبہ تھا محنت تھی خوش باشی تھی خلوص تھا. (۱۹۸۲ ، پند باترا ، ۱۹۶). [خوش + باش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باطِن (--- کس ط) صف.
نیک سیرت ، نیک دل ، نیک نفس ، نیک طبع ، پاک باطن.

کچھ طفل تھے اور تازہ جوان تھے کئی خوش رو
خوش ظاہر و خوش باطن و خوش قامت و خوش خو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۱). [خوش + باطن (رک)].

---باف صف.
خوش وضع.

نوا طرز خوش باف و خاطر پسند
مضامین رنگیں معانی بلند

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷۲). [خوش + باف (رک)].

---بال صف.
عمدہ اور خوش نُما پروں والا. رانی روپ سنگار نے قریب سے اس طوطی خوش بال و عدیم المثال کو بنظر غور دیکھا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۰۶). [خوش + بال (رک)].

---باوَر (---فت و) امذ.
کسی بات کا آسانی سے یقین کرلینے والا. خوش باور سمجھے کہ اختیارات کی توسیع کا نام ہوم رول ہے. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگ اثر)). [خوش + باور (رک)].

---باوَری (---فت و) صف.
شیخی آمیز ، کبر آلود ، پُر غرور. بیجا تفاخر یا ڈینگ اور خوش باوری تفوق اور انانیت سے بچتے رہیں تو اچھا ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۶ : ۶). [خوش + باور (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---بَچَن (---فت ب ، ج) صف.
اچھی بات.

خوش بچن تیرے فصاحت میں ہے مستثنائے وقت
وقت گر پاؤں تو تجھ سکھ سوں ستوں سب خوش بچن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳). [خوش + بچن (وچن) (رک)].

---بَخت (---فت ب ، سک خ) صف.
نصیبہ ور ، اچھی قسمت والا ، اقبال مند. اگر کسی خوش بخت کو اپنے ہونٹوں سے روضۂ رسول اور حجر اسود کا بوسہ لینے کا موقعہ ملے ... تو وہ کیوں نہ فخریہ بیان کرے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۲۹). [خوش + بخت (رک)].

---بَختانَہ (---فت ب ، سک خ ، فت ن) م ف.
(نفسیات) صحیح طور پر ، ٹھیک طرح سے. ان کا انحصار مساعد ماحولی قوتوں کے ساتھ صحیح جبتوں کے خوش بختانہ باہمی عمل پر ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۵۵۶). [خوش + بخت (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---بَختی (---فت ب ، سک خ) امث.
اقبال مندی ، خوش نصیبی ، خوش قسمتی. کلہ کرتے رہنے میں خوش بختی کا دخل نہیں جرأت اور حوصلہ کا ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۳۳). [خوش + بخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَخوش (---فت ب ، و معد) صف.
ہنسی خوشی کے ساتھ ، خوشی خوشی.

غم جدائی کے بہم گھٹنے لگے
ایک جا کچھ خوش بخوش رہنے لگے

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجاد رنگین ، ۹). [خوش + ف : بہ (حرف جار) + خوش].

---بَدَن (---فت ب ، د) صف.
حسین پیکر ، دلفریب ، سڈول.

مہ رخ و خوش بدن و یار ہیں اکیل عل

(۱۸۵۵ ، تاریخ ممتاز ، واجد علی شاہ ، ۳۸). [خوش + بدن (رک)].

---بِنا گوش (--- کس ب ، و مج) صف.
جس کے کان کی لویں یا کدہاں خوبصورت ہوں (جامع اللغات). [خوش + بنا (رک) + گوش (رک)].

---بُو (---و مع) صف.
رک : خوشبو جو زیادہ مستعمل ہے.

بزم ادا و ناز کوں وہ شوخ نازنیں
خوش بو کیا ہے عنبرِ موج نگہ سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۴۳). [خوش + بو (رک)].

---بَیان (---فت ب) صف.
وہ شخص جس کے کلام یا تقریر میں طرز و تعبیر کی خوبی پائی جائے ، شیریں کلام ، خوش گفتار.

اللہ کرے کہ بند نہ ہو داغ کی زبان
تعریف آپ کی ہے اوسی خوش بیاں کے ساتھ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۸۳).

سید فضل الحسن حسرت خطیب خوش بیان
نظم جن کا قول ہے دریتیم ہے مسلم لیگ کا
(۱۹۳۰ ، مسلم لیگ ، ۱۲۹)۔ [خوش + بیان (رک)]۔

---بیانی (---فت ب) اث۔
۱۔ **شیریں مقالی ، خوش کلامی ، خوش گوئی۔**
داغ ہی کے دم سے تھا لطفِ سخن
خوش بیانی کا مزا جاتا رہا
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۳۵)۔
آج فضا کی خامشی کچھ اسے پھر سنا گئی
بھولی ہوئی تھیں عشق کو حسن کی خوش بیانیاں
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۱۸۰)۔ ۲۔ **(مجازاً) بُرا بھلا کہنا۔**
بہت صاف ہیں گالیاں واہ واہ
سنی بارہا خوش بیانی تمہاری
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۹)۔ [خوش + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُرکار (---ضم پ ، سک ر) صف۔
۱۔ **حسین و جمیل ، سڈول ، خوش وضع۔**
گیا کبھو ایک دن وہ خوش پرکار
کر کے سیرِ چمن بفصلِ بہار
(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۳۵)۔ ۲۔ **وہ جس کی رانیں خوبصورت ہوں** (جامع اللغات)۔ [خوش + ف : پرکار - حسین و جمیل]۔

---پَرواز (---فت پ ، سک ر) صف۔
اچھی اڑان والا۔
ہوا کے رُخ پہ نظرِ طائرانِ خوش پرواز
قفس کا سایہ بھی بال و پر بھی آتا ہے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۸)۔ [خوش + پرواز (رک)]۔

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف۔
خُوش مذاق ، خُوش نظر ، خُوش ذوق۔ یہ سب اوصاف بھی مجموعہ کی جسمانی خوبیاں ظاہر کرتے ہیں اور شاعر کے خوش پسند ہونے پر دال ہیں۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۱۶)۔ [خوش + پسند (رک)]۔

---پوش (---و مج) صف۔
۱۔ **صاف اور عُمدہ لباس پہننے والا ، خُوش لباس ، خُوش پوشاک۔**
مفلسی میں بھی تکلف دوست ہے طبعِ بلند
سرو بستاں بے بضاعت ہے مگر خوش پوش ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۰۹)۔ وہ خوش پوش بھی تھا اور خوش خورا ک بھی۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۹۹)۔ ۲۔ **سفید پوش ، آبرو مند ، باعزت۔** وہ ایک خوش پوش مسلمان تھا۔ (۱۹۲۲ ، فسانۂ غدر ، ۳ : ۱۴۸)۔ ۳۔ **(مجازاً) محفوظ ، ڈھکا ہوا۔** یہ قلعہ کوہستان کے درمیان واقع ہے اس سبب سے اور قلعوں کو برہنہ کہتے ہیں اور اسکو خوش پوش (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۷۶)۔ [خوش + ف : پوش ، پوشیدن - پہنا]۔

---پوشاک (---و مج) صف۔
عُمدہ لباس پہننے والا ، خُوش لباس۔
یحیائی ہی اگر ہے گرم لافِ ہمسری
آپ خوش پوشاک ہیں اور ہاتفِ عور آفتاب
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۱۲۸)۔ اونچے اونچے مکان ، عمدہ سرائیں ، تاجروں کے قافلے اور خوش پوشاک لوگ۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۹)۔ [خوش + پوشاک (رک)]۔

---پوشاکی (---و مج) اث۔
خُوش پوشاک (رک) کا اسم کیفیت ، خُوش لباسی ، خُوش پوشی ، صاف اور پاکیزہ لباس پہننے کا عمل۔ طبعتیں عموماً لطافت اور ظرافت کے عنصروں سے بنی ہیں ، اس لئے خوش پوشاکی اور نفاست کو تہذیب کا جزواعظم سمجھتے ہیں۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۳)۔ ان کی خوش پوشاکی ، خوش جمالی اور خوش بختی اجاگر ہو گئی تھی۔ (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۶۵۰)۔ [خوش + پوشاک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پوشی (---و مج) اث۔
۱۔ **خُوش لباسی ، خُوش پوشاکی۔** چونکہ میں دیہات میں رہتی ہوں اس لئے مجھ سے خوش پوشاکی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ (۱۹۳۳ ، سرگزشت عروس ، ۱۰)۔ ۲۔ **خوش نمائی ، زیبائش۔** یہ وہ زمانہ ہے جبکہ ڈاڑھی اگر خال خال کبھی اور کبھی کسی چہرہ کی خوش پوشی کر رہی ہے ... (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی ، ۲۵)۔ [خوش + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا ، ڈھانپنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پیکر (---ی لین) صف۔
خوبصورت جسم ، تیکھے نقوش والا ، خوش اندام۔
خوش پیکر و خوش جمال و خوش رو
جھلکی ہوئی چاندنی لبِ جو
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۴۴)۔ [خوش + پیکر (رک)]۔

---تاب صف۔
آب و تاب والا۔
ہم نے خوش تاب کو ہیرا کہا بندگی کو گناہِ کبیرہ کہا
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۵۹)۔ [خوش + ف : تاب ، تافتن - چمکنا]۔

---تَبار (---فت ت) صف۔
شریف ، اچھے خاندان کا ، اچھے گھرانے کا ، خاندانی۔
میرا ہے چچا حمزۂ خوش تبار
تکو سردی میں اس تھے مجھ کم شمار
(۱۶۰۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۱)۔ [خوش + تبار (رک)]۔

---تَحْرِیر (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امذ۔
اچھا لکھنے والا ، خُوبصورت لکھائی کرنے والا ، خُوشنویس ، کاتب (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔ [خوش + تحریر (رک)]۔

۔۔۔تَدْبِیر (۔۔۔فت ت ، سک د ، ی مع) صف.
اچھا مدبّر ، اچھا انتظام کرنے والا ، منتظم(جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [خوش + تدبیر (رک)]۔

۔۔۔تَدْبِیری (۔۔۔فت ت ، سک د ، ی مع) امث.
۱. **طریقہ کار کی درستی اور خُوبی ، عُمدہ حکمت عملی.** یہ میری ہوشیاری اور خوش تدبیری تھی کہ تمہاری ہزارہا سال کی احمقانہ سلطنت کو فتح کر کے تم پر حکومت کرنے لگی. (۱۹۲۹ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۸)۔ (بانسی کی خوش تدبیری پر زیادہ بھروسہ کیا گیا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۲۲)۔
۲. **خوش فکری.** اس تجارت ... نے انگلستان کے لوگوں میں خوش تدبیری اور اختراع پسندی کو ترقی دی. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۸۷)۔ [خوش + تدبیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔تَراش (۔۔۔فت ت) صف.
قطع برید ، تراش کے اعتبار سے عُمدہ ، خوش وضع. ایک ایک ہیرے کی اَرسی کہ نپٹ شفاف و خوش تراش ہے ، جن کی ڈوری میں ایک ایک مرواریدہ اور ایک ایک ہیرے کا دانہ پرویا ہے ، سو پہنتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۶)۔

تام کی شکل دل بھی ہم بنائے
کر لیے کوئی خوش تراش نہیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۱۰)۔ [خوش + ف : تراش ، تراشیدن - کاٹنا]۔

۔۔۔تَرکِیب (۔۔۔فت ت ، سک ر ، ی مع) صف.
۱. **خوش نما ، خوش وضع ، متناسب.**

لوگ سب خوش قماش ، خوش ترکیب
اہلِ تمیز و صاحبِ تہذیب

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۷)۔ ۲. **خوش اعضا ، عُمدہ ساخت کا.** اوس سے بڑا اور خوش ترکیب کوئی قسم کا باز نہیں ہوتا. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۲۰)۔ [خوش + ترکیب (رک)]۔

۔۔۔تَرِین (۔۔۔فت ت ، ی مع) صف.
سب سے اچھا ، بہترین ، خُوش گوار ترین ، صرف عُمدہ اور اچھا کے معنی میں.

ہے سرسبز و شاداب ساری زمین
اور آب و ہوا ہے بہت خوش ترین

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۲)۔ [خوش + ترین (رک)، لاحقۂ تفضیل]

۔۔۔تَقْدِیر (۔۔۔فت ت ، سک ق ، ی مع) صف.
اچھی قسمت والا ، خُوش نصیب ، خُوش بخت.

آج خوش تقدیر مجھ سا کون ہے کوئی نہیں
دل مرے پہلو میں وہ دلبر بھی میرے دل میں ہے

(۱۹۱۲ ، طوفان نوح ، ۱۱۸)۔ [خوش + تقدیر (رک)]۔

۔۔۔تَقْرِیر (۔۔۔فت ت ، سک ق ، ی مع) صف.
خُوش کلام ، شیریں گفتار ، میٹھی باتیں کرنے والا ، منھ بولا. جو انسان خوش تقریر ہوتا ہے ، مجالس اور محافل میں لیاقت اور خوبی اور ہی پیدا کرتا ہے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۱۸)
[خوش + تقریر (رک)]۔

۔۔۔تَن (۔۔۔فت ت) صف.
تندرست ، موٹا تازہ ، تنومند.

وو دارو میں کھایا سو خوش تن ہوا
زباں سب جناور کا روشن ہوا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳)۔ [خوش + تن (رک)]۔

۔۔۔جَمال (۔۔۔فت ج) صف.
حسین و جمیل ، خوب صورت.

جدا نہ ہم سے ہو ، اے خوش جمال ہولی میں
کہ یار پھرتے ہیں یاروں کی نال ہولی میں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۹)۔ زید - زمانۂ جاہلیت کے مشہور شاعر ، خطیب ، خوش جمال ، فیاض ، بہادر تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۴)۔ زندگی بھر خوش پوشاک اور خوش جمال رہے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۶۵)۔ [خوش + جمال (رک)]۔

۔۔۔جَمالی (۔۔۔فت ج) امث.
حُسن ، خُوبصورتی ، خُوبی ، عُمدگی.

زباں نے دل کے پڑنوں رات دن میری کتاب اے یار
توں وہ یک چشم نورانی تھی ہماری خوش جمالی کوں

(۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۱۰)۔ تصوف کہ عبارت ہے صفائی خیالات سے اس کتاب لاجواب میں عجب خوش جمالی کے ساتھ جلوہ گر ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۲۳)۔ قاری سرفراز حسین عزمی دہلوی ڈھے گئے تھے. ان کی ... خوش جمالی اور خوش بختی اجاڑ ہو گئی تھی. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۶۵)
[خوش + جمال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔جوت (۔۔۔و مع) صف (قدیم).
اچھی روشنی والا ، چمکیلا ، خوش ضو.

او خوش جوت چند کی کوں لاووں گلے
کہ سنجکوں مرے روتھے پیو سوں ملائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۸)۔ [خوش + جوت (رک)]۔

۔۔۔جَوہَر (۔۔۔و لین ، فت ہ) صف.
اچھی آب والی چیز ، تلوار ، گوہر ، ہیرا وغیرہ (جامع اللغات؛ پلیٹس).
[خوش + جوہر (رک)]۔

۔۔۔جَوہَری (۔۔۔و لین ، فت ہ) امث.
اچھی آب (جامع اللغات)۔ [خوش + جوہر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔چال صف.
اچھی چال والا ، خوش خرام.

سو اُس اسپِ رہوالِ خوش چال کوں
ستارے پروئے تھے ہر بال کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱). [خوش + چال (رک)].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
حسین اور دلکش آنکھوں والا ، (مجازاً) خوب صورت ، حسین.
جو کوئی نرگس کی خوش چشماں انکھیوں کی سہاے ہے
وہ شوخی سں اے گلشن میں خوب آنکھیں دکھاوے ہے
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۳).

تو اے نورِ نظر جس جا قدم اپنا ذرا رکھ دے
ہر اک خوش چشم واں جاروبِ مژگاں سے زمیں جھاڑے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۳).

خوش چشم و خوش اطوار و خوش آواز و خوش اندام
اک خال پہ قربان سمرقند و بخارا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۴). [خوش + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.
آنکھ کی خُوبصورتی.

تری خوش چشمی کا افسانہ سناتا ہوں میں
خوابِ خرگوش سے آہو کو جگاتا ہوں میں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۴). [خوش + چشم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَلَن (---فت چ ، ل) صف.
اچھی چال چلن والا ، پاکیزہ کردار ، نکوکار ، نیک چلن. عباسی بھی کتنی محبتی معشوق ہیں ، واللہ کیوں حضرت! وکیل ، اس میں تو شک نہیں اور صاحب تمیز و خوش چلن. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۳). بوہرے لوگ عموماً پابند مذہب اور خوش چلن ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آپ بیتی (ولایت حسین) ، ۱۹۴). [خوش + چلن (رک)].

---چِہْرَہ (---کس چ ، سک ہ ، فت ر) صف.
حسین چہرے والا ، خُوش رو ، خُوب صورت ، خُوش شکل.
کہ جو عاشق کہ او صادق نہ ہووے
تو خوش چہرہ اوسے لائق نہ ہووے
(۱۷۶۰ ، قصہ بہلول صادق (مائکرو فلم) ، ۷). آمیر کی عمارت بہت مضبوط و نازک و خوش چہرہ سنگ مرمر کی بنی ہے. (۱۸۷۲ ، تاج الاقبال (تاریخ ریاست بھوپال) ، ۲ : ۳۵). [خوش + چہرہ (رک)].

---چَھب (---فت چھ) صف.
خُوش وضع ، خُوش انداز ، خُوش ادا.
خوش چھب تو ہزاروں ہیں جہاں میں یہ ہیں کافر
حق یہ ہے کہ ایسی کسی کی کاٹ نہیں اب
(۱۸۰۹ ، جرات ، د (عکسی) ، ۱۳۸). [خوش + چھب (رک)].

---حال صف ؛ امذ ؛ خوشحال.
۱. آسودہ ، مرفہ الحال. مبتلا ایک خوش حال باپ کا بیٹا تھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۹). اسپین میں ... ان کی جو حالت قدیم جرمنیوں کی سلطنت کے زمانے میں تھی ، اس سے کہیں بڑھ کر وہ خوش حال ہوگئے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵۱). ہمارے نانا صاحب کا گھر سب سے زیادہ کھاتا پیتا خوش حال اور باوجاہت تھا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۰). ۲. **مسرور ، مگن ، خوش ، خرم ، خُورسند ، آسودہ.** جس پادشاہ کے خزانے میں ہو مال ، وو بادشاہ دائم خوش حال. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

اچہ آج ہر ایک حال خوش حال
ہر تھار ترش جو ہاں ترش حال
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۴).

فرض ہی کیا ہے کہ ہر مرنے پہ ہوتا ہو عذاب
بلکہ ہستی سے عدم میں داغ تو خوش حال ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۵۱). مسابقت و امتیاز اچھی طرح اور خوش حال زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۱۷۵). [خوش + حال (رک)].

---حالی امث.
فارغ البالی ، فراغت ، اچھی گزر بسر ، آسودہ حالی. حضرت وصل کا خوش حالی کا ، دو رکعت نماز ایک رکعت جبرائیل کی طرف سوں ایک اپنے سوں نیت بند کر نماز پڑھے کتے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۰). دل گیری خوش حالی ہو رہی پاس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳). ان کی شادی میں خوشحالی جتاوے اور ان کے غم میں دلگیری ظاہر کرے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۰). چند روزہ زندگی اور خوش حالی نے آدمی کو ... گستاخ کر دیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۹). عدم مساوات اور بیشترین خوش حالی کے مابین تضاد اور تخالف موجود ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۱۷۵). [خوش + حال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خاطِر (---کس ط) امذ.
دل جو خُوش رہے (جامع اللغات). [خوش + خاطر (رک)].

---خاطِری (---کس ط) امث.
دل جمعی ، خُوش دلی.
ان قیدیوں سے ہوتا ہو جن کا ٹرانسفر
خوش خاطری سے کام کرے سربراہِ ضلع
(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۹۸). [خوش + خاطر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَبَر (---فت خ ، ب). (الف) امذ.
مژدہ سنانے والا ، نوید دینے والا ، اچھی خبر لانے والا. القصہ ہمت نے نظر کوں اس خوش خبر کوں ، خلوت میں لے جا کر اپنے نزدیک بسلا کر ، سمجایا ، مقصود اس کا پایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۳). ہُد ہُد خوش خبر نے پھرا کیا اور عرض بیگی کی خدمت پر مامور ہوا. (۱۹۳۵ ، پرپرواز ، ۱۳). (ب) امث. ۱. **اچھی خبر ، خبر خوش.**

مسلماناں کوں بولے ہو شوم تن   یو تو خوش خبر بولتا ہے ہمن
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۱۵). شیریں: مسعود آیا تو لایا بھی خوش خبر. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۶۹). ۲. **شگون نیک ، فال نیک (دلی میں شگون نیک کے موقع پر خوش خبر کہتے تھے ، بھونرا پاس سے گزرتا تھا تو شگون نیک سمجھتے تھے).**

بلا سے ہووے مرا مرغ نامہ بر بھونرا
که اُس کو دیکھ کے وہ منہ سے خوش خبر تو کہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱). [خوش + خبر (رک)].

---خَبَری (---فت خ ، ب) امث ، نیز خوشخبری.
مژدہ ، نوید ، بشارت.

دلو آئے سو خوشخبری سنیا جد
ادک شاہ عجم شاداں ہوا تد

(۱۷۶۵ ، تنبیہ بھول بن ، ۱۳).

جاں آ گئی تھی سنتے ہی اس خوشخبری کو
پنجه بھی اشارے سے بلاتا تھا جری کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۴). اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے. (۱۹۱۷ ، ترجمه القرآن الحکیم (محمود الحسن) ، ۷). سب کو جمع کر کے کہنا ، سنو ایک خوشخبری سنو. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۴۸). [خوش + خبر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خِتامَہ (---کس خ ، فت م) امذ.
(کنایۃً) خط. اُفسردہ وصال ، نچوڑا ہوا زلال ، اعنی نامه خوش ختامه پایا. (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۲۲). [خوش + ختام (رک) + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

---خِرام (---کس خ) صف.
۱. ناز و ادا سے چلنے والا ، مستانہ وار چلنے والا ، خوش رفتار؛ (مجازاً) محبوب.

دیا بخت کا ساقیٔ خوش خرام
جو دورِ جوانی میں شاہی کا جام

(۱۹۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۶).

جو مجنوں تجھے دیکھے اے خوش خرام
زباں پر نه لاوے وو لیلیٰ کا نام

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۱۱).

شوخ رو ، شوخ چشم ، شوخ کلام
خوش ادا ، خوش خرام ، خوش اندام

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۹).

خوش خراموں سے نه پوچھو کبھی منزل کا پته
پوچھنا ہو تو کسی آبلہ پا سے پوچھو

(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۲۱۹). ۲. **شاہ کام اور اپیہ وغیرہ کی طرح گھوڑے کی ایک رفتار** گھوڑے کی چال بھی چند قسم ہے چنانچه کام ... خوش خرام. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۳).

خاموش دیکھتے ہیں کونین کے امام
حاضر تھا بابِ خیمه پہ رہوارِ خوشخرام

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۹۴). ۳. **آہسته چلنے والا.**

اللہ پاتوں ہی نہیں رکھتے زمیں پہ کبک
تاثیرِ پیروئی بتِ خوش خرام ہے

(۱۸۸۰ ، الماس درخشاں ، ۲۲۵). [خوش + خرام (رک)].

---خِرامی (---کس خ) امث.
خوش رفتاری ، نرم و نازک چال.

لگے جیوں نخلِ ماتم سروِ گلشن اس کی انکھیاں میں
تماشا جن نے دیکھا ہے سجن تجھ خوش خرامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰). وہ بولا کہ قبله میں گھوڑے پر سوار ہوں کا اس عربی نژاد کا حسن خوش خرامی دیکھوں گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۲). مور منڈیر پر نمودار ہوتا ہے پھر چھت پر اتر آتا ہے اپنی لمبی دم کے ساتھ خوش خرامی میں مگن ہے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۹). [خوش + خرام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خُرَّم (---ضم خ ، شد ر بفت) صف.
شادماں ، بشاش ، بہت خوش. کہے کہ روزہ تو اس پر فرض ہے جو خوش خرم ہو ، ہم تو مانند مردے کے ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۴۴). [خوش + خرم (رک)].

---خَرِید (---فت خ ، ی مع) امذ ؛ نیز خوشخرید.
۱. وہ سودا جو بائع اور مشتری یا ان میں سے ایک کے لیے منفعت بخش ہو ، اچھا سودا.

حُسن کون ہے نقدِ ناز اور عشق کوں جنسِ نیاز
پھر عبث شکوہ ہے یہ سودا ہوا ہے خوش خرید

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۴۷). ۲. **وہ فصل جو تیاری سے پیشتر کم قیمت پر خریدی جائے.** جو باطلاع اور اجازت صاحبان بورڈ کمشنر بہادر ... کسی عمله سرکار کی خوش خرید کی دیہات کے نام اپنے سے کریں گے اوس کو حکم ممانعت کا نہیں ہے. (۱۸۴۹ ، کتاب الآغاز (ق) ، ۱۰۵). ۳. **نقد قیمت دے کر خریدنے ، سستا خریدنے یا بیع کے طور پر خریدنے کا عمل.** خوش خرید کا تو کیا مذکور ہے نیلام کرنا چاہوں تو کلکٹر کے ڈر کے مارے کوئی پاس آ کر کھڑا نه ہو. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳۶). اپنے بیلوں کو گھانس یا کڑب (چارا) خوش خرید کر کے چراتے ہیں. (۱۹۰۶ ، مرأت احمدی ، ۱۵۰). کچھ تو خوش خرید پر کچھ نیلام کے ذریعے بیچ کر ساری رقم کرنل صاحب کو بھیج دی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۸). [خوش + خرید (رک)].

---خَرِیدی (---فت خ ، ی مع) امث.
بازار کے بھاؤ پر نقد قیمت دے کر مال خریدنے کا طریقه. بنیوں پر عہدہ داروں کا ظلم تو نہیں ، سامان رسد کے دام برابر خوش خریدی دیے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۹۵). [خوش + خرید (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خِصال (---کس خ) صف.
عمدہ اور پسندیدہ عادتیں رکھنے والا ، بامروّت ، خوش خلق ، نیک خو.

جہاں تک کہ ہیں علمِ کسب و کمال
ہر اک فن میں ماہر ہے وہ خوش خصال
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۶).
کہیو خدا نے عرض کی یا شاہِ خوش خصال
دل کے نہ مجکو صبر تو اب سب ہیں پائمال
(۱۸۷۹ ، فلق ، ک ، ۲۹۶). میری بیوی صاحب حسن و جمال کی خوش رو خوش خصال تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷).
آغوش میں پدر کے جو آیا وہ خوش خصال
شانے پہ سر کو رکھ کے کیا اپنے عرضِ حال
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۹۲). [خوش + خصال (رک)].

--- **خصالی** (--- کس خ) امث.
پسندیدہ عادت ، نیک خوئی.
رقیباں کی ہوا ناچیز باتاں سن کے ہوں بدخو
وگرنہ جگ میں شہرا تھا صنم کی خوش خصالی کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۲). [خوش + خصال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **خصلتی** (--- فت خ ، سک ص ، فت ل) امث.
رک : خوش خصالی.
کو عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۹). [خوش + خصلت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **خط** (--- فت خ) صف ؛ اسم خوشخط.
۱. **فن خطاطی اور قواعد خوشنویسی کے مطابق لکھنے والا ، خوشنویس.** وہ خوش خط بھی تھے اور نثر فارسی رنگین لکھتے تھے. (۱۹۱۸ ، پیمبرانِ سخن ، ۱۲۰). زود نویسی میں بھی کمال حاصل تھا ایک ایک دن میں پانچ پانچ سو شعر خوشخط لکھ دینا معمولی بات تھی. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۱۳۸). ۲. **وہ شخص جس کا سبزہ خط دلکش ہو ، (مجازاً) خوبصورت نوجوان.**
سبزا نہیں آغاز ہو ، دستا ہے جو اس مکھ اُپر
ہر حسن کے مصحف اُپر خوش خط لیے ریحان کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).
خوش خطوں نے نہ کسی کو کیا زیر و زبر
یک قلم چھوٹ گئی مشق جفا میرے بعد
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۱۹).
ایک پیراہنِ خوشخط میں ہزاروں ہیں طلسم
کیا کوئی حسن کے اسرار کہیں تک پہنچے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۴۲). ۳. (i) **خوب لکھا ہوا ، لکھائی کے اعتبار سے خوشنما اور دیدہ زیب.** ایک نسخہ شیخ کے کلیات کا نہایت خوش خط لکھا ہوا مزار پر رکھا رہتا ہے. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۵۵). اسی بچے کو نہایت صاف اور خوشخط لکھ سکتا ہے. (۱۹۸۰ ، ماس اوروشی ، ۱۱۵). (ii) **پختہ تحریر ، اچھی تحریر.** خط اس کا مولویانہ تھا یعنی خوش خط نہ تھا.

(۱۹۱۰ ، آزاد ، نگارستانِ فارس ، ۱۵۰). [خوش + خط (رک)].

--- **خطی** (--- فت خ) امث.
خوشنویسی ، اچھی لکھائی ، صاف ستھری تحریر. لڑکیاں پند کیا اور سلائی کے سبق لے رہی ہیں تو لڑکے خوش خطی کی مشق کر رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۰۷). [خوش + خط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **خُلق** (--- ضم خ ، سک ل) صف.
بامروّت ، اچھے اخلاق والا.
دلاں کا لیا ملک خوش خلق سوں
کیا بند اخلاص سوں خلق کوں
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۵). محمد بندے اللہ کے تھے ... اور سب مخلوق سے افضل تھے عقلمند ... خوش خلق. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۰۸). اردو میں بھی ہم خوش کے لاتعداد مرکبات استعمال کرتے ہیں جیسے خوش فہم (اچھی سمجھ والا) ، خوش خلق (اچھے اخلاق والے). (۱۹۸۶ ، قاران ، کراچی ، جولائی : ۳۵). [خوش + خلق (رک)].

--- **خُلقی** (--- ضم خ ، سک ل) امث.
عادت یا مزاج کی خوبی اور عمدگی ، نیک سیرتی ، نیک خوئی. وہ اوصاف یہی ہیں جیسے عقلمندی ، ہشیاری ، حلم ، بردباری ، عاقبت اندیشی ، خوش خلقی ، بے نفسانیت ہونا. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۰۷). قانونِ اخلاق میں خصوصیت سے خوش خلقی اور بد خلقی کا اخلاق کے اعلیٰ مضمون میں کوئی ذکر نہیں کیا جاتا. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۵۰۳). درسگاہ سے تعلق کی بنا پر آپس میں اکثر خوش خلقی کا مظاہرہ ہوتا رہتا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۸۹). [خوش + خُلق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **خمی** (--- فت خ) امث.
کسی شے کے حلقہ در حلقہ یا پُر خم ہونے کی کیفیت.
نہ دیکھی آنکھ اٹھا ہمعالی آشفتگاں ظالم
بتاتا ہی رہا تو خوش خمی زلفِ پریشاں کی
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۳). [خوش + خم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **خُو** (--- و مع) صف.
اچھی عادت اور اچھی خصلت والا ، نیک سیرت ، نیک خُو. اے گل رو ، اے خوش خو ، اے خوشبو ، اے مہ چہرہ ، معشوق میں نہیں دیکھتا اپنا مہر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۹). ہمیشہ شگفتہ رو ، خوش خو ، نرم سخن رہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸). لیکن جو خوش عمل ہے ، جو خوش خو مدام ہے صرف ایک دن جیئے تو بقائے دوام ہے. (۱۹۵۰ ، دم بہ دم ، ۵۰). [خوش + خُو (رک)].

--- **خوار** (--- و معد) صف ؛ اسم خوشخوار.
۱. **خوب پینے والا ، مست.**

آنکھ کے لڑتے ہی اس خوش خوار پر مرنے لگے
دیکھیے دکھلائے اس آغاز کا انجام کیا
(۱۸۸۲ ، مظہر عشق ، ۲۶). بادہ کا بہ یک وقت تلخ و عذب (شیریں) و خوش خوار و سبک ہونا بھی غیر ممکن ہے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۵۶). [خوش + خوار (رک)].

---**خوان** (--- و معد) صف ؛ سم خوشخواں.
دلپذیر آواز کے ساتھ گانے یا پڑھنے والا ، شیریں نوا.
ہم بہار عمر تج ہے پھر کہ آ کا باغ میں
چتر پُھل کا کھلک رنگیں مرغِ خوشخواں غم نہ کہا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹).
کوئی خوشخواں ہو قاصد تو بہت بہتر ہے
میرے نامے میں ترانے کی بھی تحریریں ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۲). حافظ ہمایوں بادشاہ کے خوانندوں میں بڑا خوش خوان تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۲۳). [خوش + ف : خوان ، خواندن = پڑھنا].

---**خوانی** (--- و معد) امث.
۱. **دلپذیر آواز کے ساتھ گانے یا پڑھنے کا عمل.** مجالس ، مباحثہ ، خوش خوانی اور دوسری سرگرمیاں پہلے سکولوں میں اور بعد ازاں یونیورسٹیوں میں بھی تشکیل دی جاتیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۴۵). ۲. **صحیح تلفظ اور درست لہجے کے ساتھ پڑھ کر سنانے کا عمل.** انگریزی صرف و نحو ، الفاظ کے معنی اور خوش خوانی ہوتی تھی. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۷۵). ۳. **تجوید کے ساتھ قرأت.** ممکن ہے کہ دراصل اس نے اپنے وعظوں میں ان اشعار کی خوش خوانی کی ہو اور وہ اس کی تصنیف نہ ہوں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۹). [خوش + خوان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**خور** (--- و مج) صف.
۱. **اچھا کھانا کھانے والا.** ہمارے خوش خوروں کا مقصد صرف خوش خوری نہیں ہے اور نہ ہر جسم سادہ زندگی کی تکالیف برداشت کرنے کے قابل. (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی : ۳۵۷). موسم کا لطف اُٹھانا وہ خوب جانتے تھے اور گو کم خور تھے لیکن خوش خور تھے. (۱۹۸۸ ، گردِ راہ ، ۹۰). ۲. **پُر خور ، خوب کھانے والا.** سودا کر ہی کھول کر ہنسا کیونکہ وہ خوش خور بھی تھا اور فربہ اندام بھی. (۱۹۷۱ ، پیاری زمین ، ۳۰۵). اس انجمن کے تقریباً تمام ممبر خوش خور بھی ہیں. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۰). [خوش + ف : خور ، خوردن = کھانا].

---**خُوراک** (--- و مج) صف.
کھانے کا شوقین ، لذیذ غذا کھانے والا ، خُوش غذا ؛ (طنزاً) کھاؤ ، پیٹو ، پُر خور. چندر سان بر کہ راس ہو کے زائچہ میں پڑے تو صاحب جوگ خوش خوراک ہو گا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۸۰). شاہ جی بہت خوش خوراک تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۶). [خوش + خوراک (رک)].

---**خُوراکی** (--- و مج) امث.
سیر ہو کر کھانے کا عمل. اس دور خوش خوراکی میں خانساموں کو اشیائے خورد و نوش سے کسی درجہ لگاؤ تھا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۰). [خوش + خوراک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**خوری** (--- و مج) امث
۱. **ضرورت سے زیادہ کھانے کا عمل ، پُر خوری.**
کس قدر کھاؤ گے خوش خوری میں کیا پاؤ گے
نان و حلوے کی طمع پھر حلاوت ہے حیث
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۹۷). اسلئے کہ ہمارے خوش خوروں کا مقصد صرف خوش خوری نہیں ہے (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی : ۳۵۷). ۲. **عمدہ اور اچھی غذائیں کھانے کا معمول.** فراغت اور خوش خوری کے سبب سے اس کا رنگ و روغن کچھ کا کچھ ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۳). جوش صاحب کی اس خوش خوری کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۰۳). [خوش + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**خوش** صف ؛ م ق.
۱. **خوشی و خوش دل کے ساتھ ، شاداں و فرحاں.**
سج دل نین میں! منور مسرور کر کے خوش خوش
پھر پھر دکھائے سکھ تو دیکھی عیاں عیاں میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۹۹).
دے دیا جان و جگر کو روح نے خوش خوش
سہل تر سہل ہے دشوار بعد دیکھا
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، ۲۶۳). اور اسی دن خوش خوش سفر شروع کر دیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱). ہم تھے کہ خوش خوش ایک دوسرے کا دل بہلاتے اور آگے واقعات کا اندازہ کرتے چلے جا رہے تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۵۵). ۲. **فرحت بخشی کی کیفیت لیے ہوئے.**
خوش خوش صبا کی چال ہے سبزہ ہوا پامال ہے
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکارِ سلیم ، ۵۸).

---**خُوئی** (--- و مج) امث ؛ سم خوشخوئی.
نیک سرشت ہونے کا وصف ، نیک خصلتی ، خوش خُلقی. خوش خوئی اور نیک خصلتی عوام الناس کو زیب و زینت بخشتے ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷). حلم یا خوشخوئی درویانی حالت ہے قہر و غضب کے اعتبار سے. (۱۹۳۱ ، اخلاق قوماجس ، ۱۳۳). [خوش + خو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]

---**خَیال** (--- فت خ) صف.
۱. **روشن خیال ، روشن فکر.** اب سوال یہ ہے کہ ندوہ نے کیا کیا ، اس کا جواب جس قدر عملاً موجود ہے وہ یہ ہے کہ ندوہ نے علما کے گروہ میں کچھ خوش خیال اشخاص پیدا کئے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۷۵).
منزل تو خوش نصیبوں میں تقسیم ہو چکی
کچھ خوش خیال لوگ ابھی تک سفر میں ہیں

(۱۹۷۵ ، مضراب ، ۱۳۱). ۲. پا کیزہ خیال.

دھرن جلد ہر کام میں تیز بات
لیا خوش خیالاں کے جیلے سنکات

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۰). [خوش + خیال (رک)].

---خَیالی (---فت خ) امث ؛ جمع خوشخیالی.
۱. **حسن خیال ، فکر و خیال کی بلندی ، خوش فکری ، پا کیزہ خیالی ، روشنیٔ طبع.** شاعری کا مدار خوش خیالی پر ہے نہ شوکت لفظی پر. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۷۲). اور خوش خیالی و معنی طرازی و شعر فہمی و انشا پردازی میں نظیر نہیں رکھتے تھے. (۱۹۸۳ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۲۲). ۲. **خیالی پلاؤ پکانے کی کیفیت.**

اس وقت کیا تمہاری یہ خوش خیالیاں ہیں
آپس میں گالیاں ہیں غیروں کی تالیاں ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۷۲).

یزداں کی لطیف اور نازک تخئیل
ہے تیری ہوس کی خوشخیالی اے دوست

(۱۹۵۸ ، فکرجمیل ، ۲۳۷). [خوش + خیال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داش صف (شاذ).
نیک پروردہ ، تربیت کردہ. اوس کو ایک غلام بہلوا ن نے جو اوسی کا خوش داش تھا ... قتل کر کے ... از بک بن پہلوان کو تخت پر بٹھلایا. (۱۸۳۷ ، ترجمہ ابوالفدا ، ۲ : ۳۲۳). [خوش + ف : داش ، داشتن - رکھنا].

---دامَن (---فت م) امث ؛ جمع خوشدامن.
(لفظاً) اچھا دامن ، پاک دامن ؛ (مجازاً) **شوہر یا زوجہ کی ماں.**

دیکھ وہ حال روویں خوشدامن
شادی کے گھر ہے آج واویلا

(۱۶۳۰ ، مریدی (بیاض مراثی ، ۱۵۸)). کہا ایک روٹی آپ کھاتا ہوں ایک خوش دامن کو دو بنا بیٹی کو اور دو ماں باپ کو کھلاتا ہوں. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۳). آغا حیدر ناظر مرحوم کی خوشدامن نے ارشاد ہوا کہ حساب زر قرضہ کے تصفیہ کے بعد اور تمام اراکین کی رائے لے کر تمہارے رشتہ داروں میں سے عہدۂ نظارت پر کسی کا تقرر کیا جائے گا. (۱۸۳۶ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۷۹). اور خوشدامن صاحبہ کی سربراہی عزیز داری کی بنا پر کر دی (۱۹۳۳ ، سوانح وسفرنامہ ، حیدر ، ۱۰۵). شادی سے پہلے میری ہونے والی خوش دامن نے مجھے اپنے گھر بلا لیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۳). [خوش + دامن (رک)].

---دَستگاہی (---فت د ، سک س ، ات) امث (شاذ).
(مجازاً) **پر مایگی ، استطاعت ، جمعیت خاطر ، فارغ البالی.**

دکھ کی دولت ہو تو اس کو بھی تباہی بوجھیے
سکھ سے رہنا خلق میں خوش دستگاہی بوجھیے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۷). [خوش + دستگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُشْنام (---ضم د ، سک ش) صف.
وہ جس کی گالیاں میٹھی ہوں ؛ معشوقہ (جامع اللغات). [خوش + دشنام (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
۱. **مسرور ، خورسند ، خوش مزاج ، خوش طبع.**

بزرگاں جتے سب پیادہ ہوئے
تمام ہو کر خوش دل زیادہ ہوئے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۱۰).

مقرر جب کہ جانبازوں میں اوس کا ہو چکا مرنا
ہوا تب اس قدر خوش دل گویا عاشق نے جگ جیتا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹). محمد علائی نے کہا کہ رابعہ کو خوش دل ہونا چاہیے اور کوئی اندیشہ نہ کرنا چاہئے کہ میری تدبیر دشمن کے ہٹا دینے کے لئے کافی ہو گی. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۷۹). تم کہتے ہو وہ خوش دل ہے اسی وقت جا کر دیکھو کہ اسکے دل کا کیا حال ہے. (۱۹۳۷ ، مضامین عابد ، ۳۰۵).
۲. **لطف اندوز ، محظوظ.**

اتھا سب ولے واں نہ تھی نار وو
کہ خوش دل کرے شہ کوں اس ٹھار وو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).

اونہی جس وقت وہ کھانے کی محفل
ہوئے کچھ رقص سے مہمان خوش دل

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۸). [خوش + دل (رک)].

---دِلانَہ (---کس د ، فت ن) م ف.
خوشی کے ساتھ ، بہ رضا و رغبت. روپ کماری سے انہوں نے ہمیشہ بے عُذر اطاعت پائی ہے بے عذر ہی نہیں خوش دلانہ بھی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۹). [خوش + دل (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---دِلی (---کس د) امث ؛ جمع خوشدلی.
۱. رک : **خوشی ، شادمانی ، سرور ، مسرت.**

کہتے ہیں خوش دلی ہے جہاں میں یہ سب غلط
رنج و تعب ہی ہم نے تو دیکھا جدھر گئے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۱).

باغوں میں لطف نشو و نما کی ہیں کثرتیں
بزموں میں نغمہ خوش دلی افزا بسنت کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳). اس عمر میں جسے جوانی کہتے ہیں ، تھوڑی سی نشاط طبع تھوڑی سی خوش دلی ... کے بغیر محنت و ترقی نا ممکن ہے. (۱۹۳۷ ، مضامین عابد ، ۲۶۸). جوش صاحب نے خوشدلی سے ہنستے ہوئے انہیں منع کر دیا. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۷۵). ۲. **رضا مندی.** اور ان عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی کے ساتھ دے ڈالو پھر اگر وہ خوشدلی سے ان میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو وہ تمہارے لئے مال طیب ہے. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۲۳۵). ۳. **نشاط کار ، زندہ دلی.** جن کے واقعہ نے سرسید کی خوشدلی کو بہت کچھ مکدر کر

دیا تھا۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۹۹)۔ [خوش + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دماغ (--- کس د) صف۔
لطیف مزاج والا۔

زمانے کون کرتی بدل خوش دماغ
کیا راگ رنگ کا نہیں تازہ باغ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷)۔ ہندوستان سے ماہوں کی شمیم اقبال مہک کھر بھر کو خوش دماغ بنانے لگی۔ (۱۹۱۲ ، شباب لکھنو ، ۱۵)۔ [خوش + دماغ (رک)]۔

---دماغی (--- کس د) امث۔
۱. **لطر ، ناز۔**

مت کر تو خوش دماغی یوسف کی بو پر اے مصر
کئی روز اس سے آگے کنعاں مہک رہا تھا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۰)۔

دماغ عرش پر اپنا ہے خوش دماغی سے
فتادہ وہ ہیں کہ سر تیری خاکِ پا پر ہے

(۱۸۵۷ ، دیوانِ برق ، ۳۳۰)۔ ۲. **جودتِ طبع ، ذہانت۔** اگر نانا شاہ بھی اس کی بارگہ اور نازک مزاجی ... کو دیکھتا ... تو اپنی خوش دماغی کو بھول جاتا۔ (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۵)۔ ... اپنی خوش دماغی اور تجربہ کاری کے جوہروں سے ہندوستان کے طبقے میں بہت عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ (۱۹۱۲ ، شبابِ لکھنو ، ۹۲)۔ [خوش + دماغ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دہن (--- فت د ، ہ) صف۔
اچھے منہ والا ؛ (مجازاً) خوب صورت ، حسین۔

فصاحت کیا کہوں اس خوش دہن کی
کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۱)۔

یہ جامہ سیرِ گلشن میں اگر اے خوش دہن پھٹتا
کلی کا دل تڑکتا اور گلوں کا پیرہن پھٹتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰)۔ [خوش + دہن (رک)]۔

---ڈول (--- و لین) صف۔
سڈول ، متناسب اعضا والا ، خوبصورت ، خوش وضع۔ ایک ہی پیپے کو نیٹ خوش ڈول تراشا ہے اور ڈوروں میں اس کے مروارید آبدار پروئے ہیں۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۵)۔

ڈھلا سانچے میں تھا خوش ڈول چہرا
بنایا دستِ قدرت نے سراپا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۶۰۰)۔ [خوش + ڈول (رک)]۔

---ڈولی (--- و لین) امث۔
متناسب ہونے کی حالت ، خوش وضعی۔ سیب کوں جو ٹھوڑھی کی مناسبت دیجے تو سیب کہاں اتنی خوبصورتی اور خوش ڈولی کہاں۔ (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۳۹)۔ [خوش + ڈول (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ذائقہ (ذایقا) (--- کس ء ، فت ق) صف
مزیدار ، لذیز ، خوشگوار۔

لیویں لڑتاں جس کا خوش ذائقہ
جو دنیا میں ہیں نعمتاں فایقہ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۹)۔

بوسہ ہے نوشدار و لب کا مری دوا
ہے تلخکامِ عشق کا خوش ذایقا علاج

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۴۳)۔ پیاز و زعفران پیس کر ہمراہ دودھ و بالائی کے کھچڑی میں ڈال کر ملا دیوے ... بعد دم کھانے کے صرف میں لاوے نہایت خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۲)۔ قدیم زمانے سے اب تک ہمیشہ لذیذ اور خوش ذائقہ کھانے دسترخوان کی زینت بنتے رہے (۱۹۷۰ ، خوش ذائقہ (مقدمہ))۔ [خوش + ذائقہ (رک)]۔

---ذوق (--- و لین) صف۔
ذوقِ سلیم کا مالک ، خوش مذاق۔ اس سے پہلے ایک اور خوش ذوق ادیب سید امتیاز علی تاج ایک بڑا اچھا رسالہ کہکشاں کے نام سے نکال چکے تھے۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۰)۔ [خوش + ذوق (رک)]۔

---ذوقی (--- و لین) امث۔
لطیف طبعی۔ مرحبا کہتا ہوا اپنے خوش ذوقی سے سجے کمرے میں لے گیا۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳۰)۔ [خوش + ذوق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رفتار (--- فت ر ، سک ف) صف۔
اچھی چال والا ، خوش خرام۔

اے صبا ہے وطن ترا گلزار		نام تیرا ہے پیکِ خوش رفتار

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۹)۔

رشکِ شمشاد تھا ہر خوش قد و ہر خوش رفتار
سروِ آزاد تھا ہر ایک جوانِ دہلی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۸)۔ [خوش + رفتار (رک)]۔

---رقمی (--- فت ر ، سک ق) امث۔
اچھی لکھائی ، عمدہ تحریری عمل۔

کہاں یہ منشیِ معجز رقم کی خوش رقمی
کہاں وہ کاتبِ کودن کی خامہ فرسائی

(۱۸۶۸ ، نظمِ پروین ، ۵۵)۔ [خوش + رقم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رنگ (--- فت ر ، مغ) صف ؛ امث ؛ خوشرنگ۔
اچھے رنگ کا ، شوخ رنگ ، خوبصورت۔

سورج خوش رنگ سین ہی ہے کرن چیول سو قلم لیکر
صورت شہ کی لکھن آیا عطارد اب جتارا ہو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳)۔

فقط تعویذ دربانی کا خوش رنگ
بندھا بازو میں اور کھینچا ہوا تنگ
(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۰۳).

تھا سوزنی خار کا صحرا میں جہاں فرش
سبزہ نے وہاں مخمل خوش رنگ بچھائی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵). اسی نے ... ایک قصیدہ میں بہار کا سماں دکھایا ہے ، اس میں خوش رنگ اور رنگ برنگ پھولوں کی تصویر اس طرح سے کھینچتا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۲).

ویرانۂ تہذیب نظارت کے لئے ہے
بکھرے ہوئے خوش رنگ مناظر سے نکل آ
(۱۹۸۵ ، اوراق ، لاہور ، نومبر : ۳۲۵). ۲. خوبصورت ، برائیوں سے پاک ، صاف ستھرا. معاشرے کو ایسا خوش رنگ و خوش حال بنا دیا جائے کہ نیکی ، ایثار اور جہاد کا چلن عام ہو جائے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۸۳). ۳. (کبوتر بازی) مقررہ رنگوں کے اصیل کابلی نیزہ باز کبوتر. جاننا چاہیے کہ رنگ اور قسم کبوتر کابلی ... پانچ ہیں ہرا ، سبزا ، سفید ، سیاہ ، کاسنی یہ رنگ کابلی اصیل کے ہیں انھیں خوشرنگ کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۰۲). ۴. (موسیقی) اچھا ، خوبصورت ، تال اور سُر میں اچھا. کانگڑا مرکب ہے آساوے ، اور جا جونتی قوالی میں ، سنگت دیس اور سورٹھ کی ہے تاہم دونوں خوشرنگ ہیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۹). [خوش + رنگ (رک)].

---رَنگی (---فت ر ، مغ) امث.
اچھی رنگت ، خوبصورتی. چوں کہ حلاوت اور خوش رنگی میں ان میں اور دیگر العاج میں اتنا ہی فرق ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۵). [خوش + رنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَو (---و لین) صف ؛ امذ.
اچھی چال والا ، سبک رفتار ، خوش خرام ، خوش رفتار (جامع اللغات). [خوش + ف : رو ، رفتن - جانا ، چلنا].

---رُو (---و مع) صف ؛ امذ ؛ =خوشرو.
خوبصورت ، حسین ، اچھے چہرے والا. بہت خوش شکل بہت خوش رو پادشاہاں کوں اس کے دیکھنے کی آرزو. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵).

کیوں نہ خوش ہو توں کہ اللہ نیں تجھے خوشرو کیا
غم توں ہے مجکوں کہ میرے حق میں کیوں بد خو کیا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

لباس گل میں ہیں جو جلوہ فرما
یہ اے پیر خرد خوش رُو جواں تھے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۲۳). ایک سوار ، کم سن ، خوشرو ، انتہا کا وضعدار. (۱۹۳۰ ، پرن کا دل ، ۷). ساحل سمندر پر ... حسین عورتیں اور خوش رُو نوجوان سپید لباس پہن کر جمع ہوئے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۱۸). [خوش + رُو (رک)].

---رَوان (---فت ر) صف ؛ =خوشرواں.
آسان ، سہل.

جہاں گیر ہوئی ہیں خسرواں عقل سوں
نکٹ کام ہوئیں خوشرواں عقل سوں
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲). [خوش + رواں (رک)].

---رُوزَہ (---و مع ، فت ز) امذ.
جس دن خوشی منائی جائے (مہذب اللغات). [خوش + روز (رک) + ہ ، لاحقۂ کیفیت].

---رُوزَہ کَرْنا محاورہ.
کسی اچھے پُر فضا مقام پر وقت گزارنا ، سیر و تفریح کرنا. ایک دن یہ صلاح ہوئی کہ وہ اپنی بہو بیٹیوں بیبیوں ، بہنوں کو لے کر یہاں آئیں اور خوش روزہ کریں کیونکہ اس جوار میں یہ مقام ہی دل کش اور فرح بخش ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۹۸).

---رُوئی (---و مع) امث.
شکل کا اچھا ہونا ، خوبصورتی ، حُسن. جب لوگوں سے مخاطب کرے تو بات نرم کرے ، خوش روئی اور کشادہ دلی سے کرے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۹۷). [خوش + رو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَوِیگی (---و لین ، فت ی) امث (شاذ).
اچھی چال ، (مجازاً) چال چلن کی اچھائی. ہر شخص جو کسی اور شخص کی خوش رویگی یا نیک چلنی کا ضامن ہوا ہو. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ، ۱۰ ، ۶۷). [خوش + رویہ (مخففہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَہ بَتھانی نِکَل گیا پانی کہاوت.
جب کسی کے کام سے خوش ہوں تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

---رَہنا ف ل.
شاد رہنا ، خرّم رہنا ، مزے میں زندگی گزارنا.

کوئی شاہ کوئی گدا کہاوے جیسا جس کا بنا نصیبا
جو کچھ ہو اسی پر خوش رہ قسمت سیں اب رونا کیا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳).

تمھیں خوب لگے ہے اتری ہر اسکی
کیا مجھے شاد کیا خوش مری فریاد ہے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۵۴).

بہت خوش تھے کہ خوش رہنے کے دن تھے
بہر ساعت غزل کہنے کے دن تھے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۵).

---رَہو فقرہ.
شاد رہو ، کوئی تکلیف نہ پہنچے.

خوش رہو تم کو اگر قدر پرانوں کی نہیں
ڈھونڈ لیں گے اجی ہم بھی کوئی سرکار نئی
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۷). اللہ کرے تم ہمیشہ خوش رہو پھلو پھولو. (۱۹۸۵ ، خاک نشیں ، ۵۵).

---رَہے فقرہ.

جس کی اپنائیت پر ناز ہو جب وہ بے تعلقی اور بیگانگی کی روش اختیار کرتا ہے تو اس کے معاملات سے بے پروائی ظاہر کرنے کے لیے طنز کے طور پر بولتے ہیں۔

کچھ بھی تو پروا نہیں ناصح کہ اب
خوش ہے بے جا خفا ہو گیا

(۱۸۶۸ ، رشک ، د ، ۱۷)۔

ـــــ زَبان (ـــــ فت ز) صف۔
شیریں زبان ، میٹھی باتیں کرنے والا ، خوش بیان۔

گل یادگار چہرہ خوباں ہے بے خبر
مرغ چمن نشاں ہے کسو خوش زبان کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۹)۔ [خوش + زبان (رک)]۔

ـــــ زَبانی (ـــــ فت ز) امث۔
اچھی طرح باتیں کرنیکا عمل ، میٹھی باتیں ، خوش بیانی۔

کہوں تا بات ساہر یک کہانی
اچھے ہم عاشقاں میں خوش زبانی

(۱۶۳۰ ، ملک خوشنود ، جنت سنگار ، ۳۲)۔ [خوش + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ زَمْزَمَہ (ـــــ فت ز ، سک م ، فت ز ، م) صف۔
سُریلا گانے والا (جامع اللغات)۔ [خوش + زَمْزَمَہ (رک)]۔

ـــــ ساز صف (قدیم)۔
(کنایتاً) اچھا جسم۔

جو محبوب اچھے خوب خوش ساز کا
شرم اس کو سنگار ہوے ناز کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵)۔ [خوش + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا]۔

ـــــ سَبَق (ـــــ فت س ، ب) صف (قدیم)۔
(کنایتاً) نیک ہدایت ، نصیحت۔

وصیت لکھے تھے سو ہر یا تھا ورق
دنے اوس ورق کاں جے خوش سبق

(۱۷۳۷ ، وصیت نامہ ، ۱۰)۔ [خوش + سبق (رک)]۔

ـــــ سُخَن (ـــــ ضم س ، فت خ) صف۔
رک : خوش زبان۔

اتا چشمۂ خضر ہو توں دین
اتا بول اے مایۂ خوش سخن

(۱۶۶۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱۲)۔

کبھی خال سہار و چندر بدن
کبھی خوش ادائی سے وو خوش سخن

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸)۔ [خوش + سخن (رک)]۔

ـــــ سَرُود (ـــــ فت نیز ضم س ، و مع) صف۔
سریلے راگ والا ، خوبصورتی کے ساتھ نغمہ گانے والا ، خوش آواز مغنی۔ بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ نے ... مطربان خوش سرود بلا کر ، دف دائرا چنگ رباب سوں نے حجاب سوں چار پیالے شراب کے پیا تھا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰)۔ [خوش + ف : سرود ، سرائیدن ـ گانا]۔

ـــــ سِگالی (ـــــ کس س) امث۔
کسی کے لیے نیک خواہشات ، نیک خیالی۔ ہنسنے کے عمل کو بعض اوقات خوش سگالی اور جذبہ تفریح کے ابلاغ کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۱۵)۔ [خوش + ف : سگال ، سگالیدن ـ خیال کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ سَلِیقَگی (ـــــ فت س ، ی مع ، فت ق) امث۔
سلیقہ مندی ، نیک اطواری۔ ایک طرف معمولی حیثیت کا آدمی بھی جس صفائی اور خوش سلیقگی سے بسر کرتا ہے ہمارے ملک میں بڑے بڑے آدمیوں کو وہ بات نصیب نہیں۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم ومصروشام ، ۳۷)۔ پھر اس نے اس خوش سلیقگی سے ہماری خاطر مدارت کی کہ میں تو متاثر تھا ہی میری بیوی مجھ سے بھی زیادہ متاثر ہوئی۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۹۳)۔ [خوش + سلیقہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ سَلِیقَہ (ـــــ فت س ، ی مع ، فت ق) صف۔
باتمیز ، سلیقہ شعار ، سلیقہ مند ، نیک اطوار۔ گاڑی پر سوار سیر دیکھتا جاتا تھا پر گانو کو آباد آدمیوں کو خوش سلیقہ پایا۔ (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، ۱۵)۔ وہ روپ کماری سے زیادہ حسین زیادہ خوش سلیقہ عورت دیکھ کر اسے کوسنا شروع کر دیں تو کیسا ہو۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۱)۔ دوراندیش خوش سلیقہ خواتین اپنے وقت کی کھانا پکانے کی ماہر ہوتی تھیں۔ (۱۹۷۰ ، خوش ذائقہ (مقدمہ)۔ [خوش + سلیقہ (رک)]۔

ـــــ سِنی (ـــــ کس س) امث۔
نوخیزی ، نوجوانی ، عنفوان شباب ، نوعمری۔

روپ ہے رس ہے حیا آنکھوں میں ہے
خوش سنی کی ہر ادا آنکھوں میں ہے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۷۳)۔ [خوش + سن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ سَواد (ـــــ فت س) صف۔
جس کے اطراف کا علاقہ سرسبز و شاداب ہو ، ہرا بھرا ، خوش رنگ۔ ایک شہر بھی خوش سواد وہاں بسایا نام اس کا اللہ باشی رکھا۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۳)۔ ایک بلند پہاڑی کے دامن میں ایک سرسبز و شاداب خطۂ زمین پر نہایت ہی تکلف اور محنت سے ایک خوش سواد باغ لگایا گیا ہے۔ (۱۹۱۷ ، (جوبائے حق ، ۱ : ۷)۔ [خوش + سواد (رک)]۔

ـــــ سَوادی (ـــــ فت س) امث۔
اطراف کی سرسبزی ، شادابی۔ خالق نے اسے فطری اسباب سے بڑی خوش سوادی بخشی ہے۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۵۱)۔ صرف بیٹی کی خوش سوادی اور حسن منظر نے ان

کے شاعرانہ جذبات کو ابھار دیا تھا. (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۲۵۴). [خوش + سواد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ سُہاوا (ـــ ضم س) صف (قدیم ، شاذ).
اچھا لگنے والا ، خوش سن ، من موہن.

دیک اس بزم کا خوش سہاوا وو نور
لگے بھبجنے مرحبا چاند سورج

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۷). [خوش + سہا (رک) + وا ، لاحقۂ صفت].

ــــ سِیَر (ـــ کس س ، فت ی) صف.
اچھی عادتوں والا ، نیک سیرت ، نیک خصلت. چھ نفر دانشور جماعہ اصحاب خوش سیر سے بلائے. (۱۸۵۵ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۳).

جالب چپ سے پھر اونکا نصف کر
خط کے بیچے کر رقم اسے خوش سیر

(۱۸۵۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۳). [خوش + سِیَر (سیرت (رک) کی جمع)].

ــــ سِیرَتی (ـــ ی مع ، فت ر) امث.
نیک خوئی ، عادات و اطوار کی اچھائی. سسرال کا ہر فرد اس کی خوش سیرتی کا گرویدہ بن جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، اندازنظر ، ۳۰). [خوش + سیرت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ شَکْل (ـــ فت ش ، سک ک) صف.
خو بصورت ، حسین.

جہاں خوب خوش شکل دیکھے سُندھر
لکھے نقش اُس کا وو نقاش کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵). صاحب زائچہ عاقل و قدآور ... خوش شکل و سلیم الطبع و شیریں کلام ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۶۲). تھا بھی خوش شکل ، چھریرا جسم ... جب وہ رقص کے ساتھ گانا بھی گاتا تو سماں بندھ جاتا. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۰). [خوش + شکل (رک)].

ــــ شَکْلی (ـــ فت ش ، سک ک) امث
حسن ، خو بصورتی ، دلکشی . حسن خو بصورتی اور خوش شکلی مادے میں ہرگز نہیں ہوتے. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۳۳۳). [خوش + شکل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ شُگُن (ـــ ضم نیز فت ش ، ضم گ) صف.
اچھے شگون والا ، باسعادت.

جنگل کے جناور تھے یا خوش شگن
عطارد ستی بات اس دعات سُن

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹). [خوش + شگن (رک)].

ــــ شَمائِل (ـــ فت ش ، کس ء) صف.
رک : خوش شکل.

لگا نہ اس بتکدہ میں تو دل یہ ہے طلسم شکست ، غافل
کہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل ، صنم ہے آخر شکستنی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۷). ایک دراز قد وجیہ ، اور خوش شمائل شخص نمودار ہوا. (۱۹۵۳ ، گل کدہ ، جعفری ، ۳۳۷). [خوش + شمائل (رک)].

ــــ شِیَم (ـــ کس ش ، فت ی) صف.
اچھی عادت اور خصلتوں والا.
اور اس حال سے موسن خوش شیم ہوئے تنگ دل اور غریزالم (۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۸). [خوش + شِیَم (شیمہ (رک) کی جمع)].

ــــ صُحْبَت (ـــ ضم ص ، سک ح ، فت ب) صف.
وہ شخص جس کی ہم نشینی سے لطف آئے ، جس کی باتوں میں جی لگے. صاحب فراست ، صاحب ہمت ، خوش طبیعت ، خوش صحبت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹). وہ نہایت خوش صحبت و شگفتہ پیشانی و نیک محاورہ تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۲). [خوش + صحبت (رک)].

ــــ صِفات (ـــ کس ص) صف.
اچھی خصوصیات رکھنے والا ، نیک اوصاف ، خوش اطوار.

ہوا دل کے رندوں سے بدنام و رسوا
تو اے زاہد خوش صفات اپنے ہاتھوں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۸۸). [خوش + صفات ، صفت (رک) کی جمع].

ــــ صَفِیر (ـــ فت ص ، ی مع) صف.
اچھا چہچہانے والا یا گانے والا (پرند).

بلبلِ خوش صفیر ہوں گلشن روزگار کا
کچھ میں نشید خواں نہیں زمزمۂ بہار کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۱). [خوش + صفیر (رک)].

ــــ صُورَت (ـــ و مع ، فت ر) صف.
رک : **خوش شکل ، حسین ، خو بصورت.**

جو چین ہور ماچین کے تھے بتاں
سو خوش طبع خوش فہم خوش صورتاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

خوش صورتاں سے کیا کروں میں آشنائی اب
مجھ کو تو ان دنوں میں میسر درم نہیں

(۱۸۱۳ ، قائم ، د ، ۱۹۱). [خوش + صورت (رک)].

ــــ صُورَتی (ـــ و مع ، فت ر) امث.
خو بصورتی.

اللہ رے کیا نمک ہے آدم کے حسن میں بھی
اچھی لگی نہ ہم کو خوش صورتی پری کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۷). [خوش + صورت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔طالع (۔۔۔ کس ل) صف.
اچھی قسمت والا ، خوش بخت ، اقبال مند.

ایسے خوش طالع کہاں سے لائیے
مسکرا دے بار کہنا مان کر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۲). [خوش + طالع (رک)].

۔۔۔طالعی (۔۔۔ کس ل) امث.
خوش قسمتی ، نصیبہ وری.

ساوی جانیو خوش طالعی و کم نصیبی کو
امانی! منعم و مفلوک سب کے دن گزرتے ہیں

(۱۷۷۳ ، امانی (گلشن ہند ، ۳۸)).

خوش طالعی میں شمس و قمر دونوں ایک ہیں
دن رات کا تو فرق ہے پر دونوں ایک ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۳). میری خوش طالعی ہے اگر یہ قبول ہو. (۱۹۰۵ ، بے خبر (غلام غوث) ، انشائے بےخبر ، ۵۰).

ہے یہی فیروز بختی ہے یہی خوش طالعی
بندۂ حزن و خوف سے آزاد ہے بندہ ترا

(۱۹۷۹ ، معطایا ، ۱۳). [خوش + طالع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔طَبْع (۔۔۔ فت ط ، سک ب) صف.
۱. **چھیڑ چھاڑ کرنے والا ، ہنسنے ہنسانے والا ، ہنسوڑ ، خوش مزاج ، ظریف ، لطیفہ گو ، بذلہ سنج ، زندہ دل ، دل لگی باز.** ارکان دولت ، ندیم ، شاعر ، قصہ خواں ، شہ نامہ خواں ، خوش طبعاں ، لطیفہ گویاں ، حاضر جواباں ... سب حاضر مجلس تھے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

ہرچند خوش طبع تھا وہ صاحب تدبیر بھی تھا
سچ تو ہے کہ وہ نوخیز بھی تھا پیر بھی تھا

(۱۹۱۴ ، شبلی ، حیات شبلی ، ۶۷۲). ہمارے ساتھ خوش طبع دوست بھی تھے. (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۷۸). ۲. **باذوق ، حسن طبع کا مالک.**

ہر یک خوش طبع ہور عاقل اچھے
ہر یک خوش فہم ہور فاضل اچھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). [خوش + طبع (رک)].

۔۔۔طَبْعی (۔۔۔ فت ط ، سک ب) امث.
وہ قول یا عمل جس سے مزاح مقصود ہو ، ظرافت ، دل لگی ، ہنسی مذاق. اسکا نام کشادہ روئی خوش خوئی خوش طبعی اور ظرافت ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۲۸). پیغمبر صاحب کبھی کبھی اپنی بیویوں سے مزاح اور خوش طبعی بھی کیا کرتے تھے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۷۲). [خوش + طبع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔طَرْح (۔۔۔ فت ط ، سک ر) صف.
۱. **اچھی تربیت یافتہ ، اچھی تربیت پایا ہوا.**

جو میں یو ملا قصہ دل پذیر — کیا نظم خوش طرح سوں بے نظیر

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۳).

باندھ نیچے چین کے شروار بند
ریشمی خوش طرح کو کرلے پسند

(۱۷۳۳ ، آبرو (سہ ماہی اردو ، جنوری ، ۱۹۳۰)). ۲. **اچھی بنیاد والا.**

علاں جا بجا خوش طرح سارے
عجب کچ زیب و زینت سوں سنوارے

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن ، ۱۵).

دل سے خوش طرح مکاں پھر بھی کہیں بنتے ہیں
اس عمارت کو تک اک دیکھ کے ڈھایا ہوتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۱). [خوش + طرح (رک)].

۔۔۔طَرِیق (۔۔۔ فت ط ، ی مع) صف ؛ ج.
اچھے اطوار و عادات والا ، مہذب ، اچھی تربیت یافتہ (پلیٹس). [خوش + طریق ، طریقہ (رک) کی جمع)].

۔۔۔طَلْعَت (۔۔۔ فت ط ، سک ل ، فت ع) صف.
(کنایتاً) **حسین ، اچھا ، خوبصورت.** حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ترک پانی پتی نے کہ جوان ، خوش طلعت و خوش آواز تھے دست بستہ عرض کی کہ ارشاد ہو تو میں جاؤں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۲۱). [خوش + طلعت (رک)].

۔۔۔طِینَت (۔۔۔ ی مع ، فت ن) صف.
نیک طینت والا ، اچھی سرشت والا ، خُوش خُو (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [خوش + طینت (رک)].

۔۔۔ظاہِر (۔۔۔ کس ہ) صف.
شکل و صورت کے اعتبار سے حسین ، خوش منظر ، خوشنما.

ایک جا اک جوان خوش ظاہر
تھا نپٹ فنِ عشق سے ماہر

(۱۸۱۰ ، بحر المحبت ، ۴۴).

کچھ طفل تھے اور تازہ جوان تھے کئی خوش رو
خوش ظاہر و خوش باطن و خوش قامت و خوش خو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۱). [خوش + ظاہر (رک)].

۔۔۔عَقِیدَت (۔۔۔ فت ع ، ی مع ، فت د) صف.
اچھے خیالات والا. اس بارات کے دولہا وہ خود ہوتے اور بارانی مریدان خوش عقیدت. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۱۲). [خوش + عقیدت (رک)].

۔۔۔عَقِیدَہ (۔۔۔ فت ع ، ی مع ، فت د) صف.
۱. **اچھا اور نیک عقیدہ رکھنے والا ، صحیح العقیدہ.**

میں اور جم ہیں پیر مغاں دو ترے مرید
لیکن وہ بدعقیدہ ہے میں خوش عقیدہ ہوں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۴۷). خانقاہ کے چند اور خوش عقیدہ راہب بھی دعوت میں شریک تھے. (۱۹۲۰ ، جوہائے حق ، ۲ : ۵۹). بعض ایسے خوش عقیدہ بھی تھے جو اس اندیشے

میں بھیؔ مبتلا تھے۔ (١٩٨٥ ، برش قلم ، ٣٢٥)۔ [خوش + عقیدہ (رک)]۔

ـــــ عَمَل (ـــــ فت ع ، م) صف.
اچھے اطوار والا ، نیک کام کرنے والا. خوش عمل بنا ، خوش وقت بنا ، دشمن زیر ہوں. (١٩١٣ ، انتخاب توحید ، ٣)۔ [خوش + عمل (رک)]۔

ـــــ عَمَلی (ـــــ فت ع ، م) امث.
سلیقہ مندی ، خوش اطواری ، خوش سلیقگی. کوئی یہ سوچتا ہے کہ حضرت نے کس خوش عملی سے اپنے کاروبار کو جمایا ہے. (١٩٧٦ ، مرحبا الحاج ، ٣٢)۔ [خوش + عمل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ عِنان (ـــــ کس ع) صف.
خوش رفتار اور مطیع و فرمانبردار گھوڑا (نوراللغات)۔ [خوش + عنان (رک)]۔

ـــــ عِنانی (ـــــ کس ع) امث.
اچھی رفتار و خوش لگامی کی صفت.

گھوڑے ہوئے گرم خوش عنانی
خنجر نے دکھائی سرفشانی

(١٨٩٣ ، دل و جان ، ٥٠)۔ [خوش + عنان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ عَیشی (ـــــ ی لین) امث.
فارغ البالی ، عیش پسندی ، آرام پسندی. ملک میں ترقی ہوتی ہے زمانہ میں خوش عیشی پھیلتی ہے. (١٩٠٣ ، مقدمہ ابن خلدون ، ٢ : ٢٣٠)۔ [خوش + عیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ غَپی (ـــــ فت غ ، شد پ) امث.
ادھر ادھر کی باتیں ، خوش گپی ، تفریحی باتیں.

پوزیشن ہی سہی قسمت میں لیکن چودھری صاحب
ابھی تو دل کے خوش کرنے کو تم خوش غپیاں کر لو

(١٩٢٢ ، سنگ و خشت ، ٢٣٠)۔ [خوش + غپ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ غِذا (ـــــ کس غ) صف.
عمدہ اور اچھے کھانے کھانے والا ، آسودہ و خوشحال. صاحب طالع راحت مند و خوش غذا و دولت مند ہو. (١٨٨٠ ، کشاف النجوم ، ٩١)۔ [خوش + غذا (رک)]۔

ـــــ غِلاف (ـــــ کس غ) صف.
خوبصورت غلاف والی ، عمدہ غلاف پوش ، باریک غلاف میں ملفوف.

نگہ اوس کی ہے خنجر خوش غلاف
کہ لختِ جگر سے گزرتا ہے صاف

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٨١)۔

وہ آستیں چڑھی ہوئی ساعد وہ صاف صاف
اگلی ہوئی تھی میاں سے شمشیر خوش غلاف

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٧٤)۔ ٢. **(مجازاً) بدچلن ، بدکار.**

ماشاءاللہ کتنے صاف ہیں آپ
کتنے جم جم سے خوش غلاف ہیں آپ

(١٨٧١ ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ١٢)۔ بڑے صاحب نصیب ہو تمہاری معشوقہ خوش غلاف ہے. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٨٧)۔ ٣. **(أ) برہنہ ، عریاں.** یا تو کوئی گجراتی دیہاتی یا کوئی کلکتے کا انگریز پادری ہے ... جو ... میرے گھر کے درمیان آ کر خوش غلاف ہو گیا. (١٨٠٣ ، نورتن ، ٤٨)۔ عمامہ و عبا ، کرتا و پاجامہ سب اتروا ڈالا اور حکم دیا کہ خوش غلاف ہو ، لوٹا ڈور لے کر کنویں پر جائیں. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ٤٩)۔ **(ب) صاف ستھرا ، ہلکے کپڑوں میں ، مختصر لباس.** اکثر احباب مولانا کو خوش غلاف دیکھ کے بہت مسرور ہوتے ہیں خصوصاً گرمی کے زمانے میں جبکہ لباس مخفف ہو کے صرف پائجامے اور کرتے پر منحصر ہو جاتا ہے. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ٣ : ٦)۔ ٤. **پوشیدہ ، ڈھکا ہوا ، پردے میں.** ایک مقام کی شاعرانہ دور بینی اور حقیقت سنجی اس ظاہر فریب اور خوش غلاف منظر کو یوں بے نقاب کر رہی ہے. (١٩٥٣ ، اکبرنامہ ، ٦٥)۔ [خوش + غلاف (رک)]۔

ـــــ غِلافی (ـــــ کس غ) امث.
١. **آسانی سے ، بسرعت.** وہ کیسہ کھینچ جو کھولا تو وہ چھری بہت خوش غلافی سے نکل آئی. (١٨٧٤ ، طلسم گوہربار ، ٣٢)۔

بہت سے دل کٹے زخمی نقاب کے اندر
یہ تیغ ابروئے قاتل کی خوش غلافی ہے

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٧١)۔ ٢. **(سائیسی) تربیت کے لئے مزاج بدلنا.**

خوش غلافی جب اس کی ہو منظور
کر دے تو ولولے میں اس کی فتور

(١٨٣١ ، زینت الخیل ، ١٩٢)۔ ٣. **سفید پوشی ، ظاہری رکھ رکھاؤ.** خوش غلافی میں بھی حکیم صاحب اہتمام مزید فرماتے تھے. (١٩٠٠ ، ذات شریف ، ٣)۔ ٤. رک : **خُوش غلاف معنی ٤ ، ملمع شدہ.**

صفا کیاں سب ان کی ، ہیں خوش غلافیوں میں
صیقل اٹھے تو جھلکے ، جو کچھ ہے زنگ اندر

(١٩٣٦ ، لبیب تیموری ، آتش خندان ، ٨٤)۔ [خوش + غلاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ فال صف.
نیک شگون ، نیک اختر.

دیکھیے ہیں کبھی مجلس میں کبھی صحرا میں
اب لیا کرتے ہیں وہ اختر خوش فال کی آڑ

(١٨٦١ ، دیوان اختر ، ٣٠٠)۔ [خوش + فال (رک)]۔

ـــــ قام صف.
اچھی شبیہ والا ، خُوبصورت ، حسین.

وفا دار خوش فام شیریں کلام
ہنر غیب کے تھا سبح میں تمام
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹). [خوش + فام (رک)].

---فرجام (---فت ف ، سک ر) صف.
نیک انجام.

الغرض ایسا جو دل ہے آئینہ
دین و دنیا میں وہ خوش فرجام ہے
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۱۸۹). [خوش + فرجام (رک)].

---فضا (--- کس نیز فت ف) صف.
پر فضا.

لپٹ کربیہ وو باغ تھا دلکشا
زمیں سبز اور صحن تھا خوش فضا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱). [خوش + فضا (رک)].

---فعل (--- کس ف ، سک ع) صف.
موزوں چلن یا کام کا ، دل پسند کام والا (جامع اللغات). [خوش + فعل (رک)].

---فعلی (--- کس ف ، سک ع) امث.
۱. دلچسپ حرکت یا عمل. عروس و حجلۂ عروس دونوں معقول چیزیں ہیں، تلوار و نیام کو ان سے وابستہ کرنا خوش فعلی ہو تو ہو خوش مذاق قطعاً نہیں ہے. (۱۹۳۳ ، خیال ، داستان عجم (تعارف) ، ۶). **۲. چھیڑ چھاڑ ، دل لگی ، چہل ، ہنسی مذاق.** یہ شرارہ کی خواصوں کے ساتھ خوش فعلی اور مذاق کرتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳). سب ... مزے اڑاتے تھے باہم خوش فعلیاں کرتے گاتے بجاتے تھے ، مجھے تمھاری جدائی کا داغ تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۳). وہ سوائے زاہد و زہد سے چھیڑ چھاڑ کرنے ... تصورات سے خوش فعلی کرنے کے کسی تصور حیات میں نہیں ڈھل پاتا. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۵۵). **۳. جبلت پر مبنی وہ حرکت ، عمل یا سرگرمی جس میں لطف کھیل اور ترنگ کی کیفیت پائی جاتی ہو.**

دیکھیے راہ عمل میں اس کی تب خوش فعلیاں
کھائے جب شبدیز ہمت ، تازیانہ عشق کا
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۴). جانوران صحرا کی کلیلیں اچھل کود خوش فعلیاں وحش و طیر کا فارغ البالی سے ہر طرف پھرنا ... شہزادے کو بہت پسند آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۴۴). ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے...خوش فعلیاں کر رہے تھے. (۱۹۳۰ ، انتخاب لاجواب ، ۱۸ مئی : ۸). گھروں کے سامنے کی چھوٹی نہروں میں بطخیں خوش فعلیاں کرتی تھیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۲۶۱). **۴. (مجازاً) خوش اسلوبی ، ہنر مندی ، کفایت شعاری.** ڈھائی سو میں گھر کا خرچ خوش فعلی سے چل جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۲). [خوش + فعل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فکر (--- کس ف ، سک ک) صف.
پاکیزہ خیال ، اچھی فکر رکھنے والا ، باشعور ، صاحب فہم. انگلستان کے بہت سے خوش فکر اور طباع آدمیوں نے لاعلمی میں دیوان مرتب کیے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعروشاعری ، ۱۰۶). یوسف علی خاں ناظم اور ان کے بیٹے کلب علی خاں خود بھی خوش فکر شاعر اور شعر و ادب کے بڑے قدر دانوں میں تھے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۳۶). [خوش + فکر (رک)].

---فکری (--- کس ف ، سک ک) امث.
پاکیزہ خیالی ، صاف ستھرا رہنے کی کیفیت.

ہوں باغبان گلشن خوش فکری اے سراج
شعر رواں مرا ہے نہال زمیں آب
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۳). خوش فکری و خوش گوئی وہ چیزیں ہیں جو ان کی شخصیت کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۷). [خوش + فکر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فہم (--- فت ف ، ہ) صف.
ہر کام کو اپنی خواہش کے مطابق دیکھنے اور سمجھنے والا ، اپنی منشا کے مطابق نتیجہ نکالنے والا ، وہ شخص جو غلط فہمی میں مبتلا ہو.

ہر یک خوش طبع ہور عاقل اچھے
ہر یک خوش فہم ہور فاضل اچھے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۴). کتنے خوش فہم لوگ ہیں یوں سمجھتے ہیں کہ میں نے اپنی طرف سے کوئی فلسفہ پھڑت پیش کر ڈالا... ادب کے لئے ایک تیربہدف نسخہ لکھ دیا ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۸۷). [خوش + فہم (رک)].

---فہمی (--- فت ف ، سک ہ) امث.
اپنی منشا کے مطابق نتیجہ نکالنا ، ہر کام کو اپنی خواہش کے مطابق خیال کرنا ، غلط فہمی. مجتہد صاحب جو ان دونوں کے ایک معنی بیان کرتے ہیں ، یہ صرف خوش فہمی حضرت کی ہے. (۱۸۸۶ ، آیات بینات ، ۱ ، ۲ : ۱۹). میں تو یہ خوش فہمی رچائے بیٹھا تھا کہ میں نے اسے پوری آزادی اور برابری دے رکھی ہے. (۱۹۸۶ ، ۱ ، اوکھے لوگ ، ۲۳۲). [خوش + فہم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قامت (--- فت م) صف.
موزوں قامت ، خوش اندام. تھوڑی دیر میں راگیا اندر داخل ہوا ، شکیل ، خوش قامت نوجوان تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۹۹). [خوش + قامت (رک)].

---قامتی (--- فت م) امث.
موزوں قامت ہونا ، خوش اندام ہونا.

سرو کو تشبیہ جب ساقی نے دی مینا سے عشق
نشۂ خوش قامتی اس کا دو بالا ہو گیا
(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۱۷).

اُس تو بہارِ ناز کی خوش قامتی نہ پوچھ
قدِ کشیدہ تھا کہ الف انبساط کا

(۱۹۶۸ء ، غزال و غزل ، ۱۰۴). [خوش + قامت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَبالَہ (---فت ق ، ل) امذ.
بیع بلا شرط یا کوئی کام ؛ بغیر کسی قید و پابندی کے کسی کام کا معاہدہ(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [خوش + قَبالَہ (رک)].

---قَد (---فت ق) صف.
رک : خوش قامت.

سرو خوش قد دیکھیا سب سرو کے بن میں عجب
اُس کے سر کوئی نہیں سب باغ و گلشن میں عجب

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۹۳).

جو کہ پہنے ہیں تو بس ایک تھی
خوش قدوں کو خوب لگتی ہے وہ ہی

(۱۷۳۳ء ، آبرو (سہ ماہی اردو ، جنوری ۱۹۳۰ : ۱۳۹)) .

چشم کم سے دیکھ مت قمری تو اس خوش قد کو ٹک
آہ بھی سروِ گلستانِ شکستہ رنگ ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۴۳).

خوش قد ہے ، خوش اسلوب ہے خوش رو ہے حسین ہے
جب یہ ہو تو حاجت کسی حربے کی نہیں ہے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مرا ثی ، ۲ : ۲۸۸). نورِ سحر کی دھیمی دھیمی شعاعیں ... خوش قدانِ گلشن کے دامنوں سے چھن چھن کے رنگین پھولوں کی پنکھڑیوں پر پڑتی ہیں اور ایک نئی بہار پیدا کر دیتی ہیں. (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۱۰ : ۱۹۳). [خوش + قد (رک)]

---قَدَم (---فت ق ، د) صف.
نیک قدم ، خجستہ گام.

تو سن یہ کیا کہ برق پہ نوشاہ ہیں سوار
یاں تک ہے خوش قدم لبِ دریا جوہو گزار

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۵۳). [خوش + قدم (رک)].

---قَدَمی (---فت ق ، د) امث.
اچھی چال. ع : کیا جانے بھلا خوش قدمی ابلق ایام (تعشق لکھنوی (مہذب اللغات)). [خوش + قدم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدی (---فت ق) امث.
قد و قامت کی خوبی ، قامت کا حُسن.

دیکھا ہے جن نے باغ میں اس سر و قد کے تئیں
طوبیٰ کی خوش قدی پہ سٹا دست رو کے تئیں

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۶۵).

جیسے سرو سہی ، سرو سہی بھی لڑی اس خوش قدی پر وار ڈالا (۱۸۱۸ء ، اظفری ، د ، ۱). [خوش + قد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَرِینَہ (---فت ق ، ی مع ، فت ن) صف.
سلیقہ مند ، سگھڑ. خوش قرینہ ستم ایجاد ہے زینت بیگم. (۱۸۵۹ء ، تاریخِ ممتاز ، ۳۲). [خوش + قرینہ (رک)].

---قِسْمَت (---کس ق ، سک س ، فت م) صف.
نصیبہ ور ، اچھی تقدیر والا ، خوش نصیب. تذکرات سے یا تو وہ آزاد ہیں جو بالکل لاپروا ہیں اور جن کے کام سدا ادھورے رہتے ہیں یا وہ خوش قسمت جن کے لیے دوسرے فکر کرتے ہیں. (۱۹۸۰ء ، دجلہ ، ۲۶۳). [خوش + قسمت (رک)].

---قِسْمَتی (---کس ق ، سک س ، فت م) امث.
نصیبہ وری ، طالع وری ، خوش نصیبی ، خوش بختی. چنانچہ خوش قسمتی سے آج آپ سے نیاز حاصل ہو گیا. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۹). میری خوش قسمتی کہ میں نے بغیر کسی کی ہدایت یا ان کے اشارے کے ان کے پاؤں دابنے شروع کیے. (۱۹۸۳ء ، کاروانِ زندگی ، ۷۷). ۲. (طنزاً) **بدنصیبی.**

خوش قسمتی تو دیکھ کہ سینے کے داغ پر
رکھا جو میں نے مشک تو کافور ہو گیا

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۱۲). [خوش + قسمت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَطْع (---فت ق ، سک ط) صف.
۱. **اچھی اور خوبصورت بناوٹ کا**. بازار اس شہر کے تنگ اور مکانات بہت خوش قطع ہیں. (۱۸۷۰ء ، رسالۂ علمِ جغرافیہ ، ۳ : ۳۱). دن رات سے گلے ملتا تھا اور لکھنؤ کے ایک خوش قطع باغیچہ میں محبت کے دو متوالے باہم بغل گیر ہو رہے تھے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۳۱). **سڈول ، اچھی شکل والا** (فرہنگِ عامرہ ؛ جامع اللغات). [خوش + قطع (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف.
۱. **خوش نویس ، اچھا لکھنے والا**. کشمیری خوش قلم و خوش قماش ہوتا ہے. (۱۹۰۶ء ، مراتِ احمدی ، ۱۲). ظریف لکھنوی کا تعلق اس خوش قلم گروہ سے تھا. (۱۹۸۱ء ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۳۲). ۲. **خوش خط.**

مگر کاتب صنع ربِ غفور
لکھا خوش قلم سوں ہر یک سطر نور

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۳۰). [خوش + قلم (رک)].

---قِمار (---کس ق) صف.
اچھا کھیلنے والا ، کھیل میں بے ایمانی نہ کرنے والا ، اچھا کھلاڑی ، ہمیشہ جیتنے والا ، قمارباز(جامع اللغات ؛ فیروز اللغات) [خوش + قمار (رک)].

---قُماش (---ضم ق) صف.
نیک عادت ، نیک صفات.

بحری او خوش قماش بھی بولتا گیا
ہو بڑ بنانے طبع کیا مشتعل مرا

(۱۷۱۷ء ، بحری ، ک ، ۱۳۳).

ہم کو دوزخ سے بڑھ کے ہے جنت
گر وہاں حور خوش قماش نہ ہو
(۱۸۷۳ ، نشیدِ خسروانی ، ۱۷۷). کشمیری خوش قلم و خوش قماش ہوتا ہے. (۱۹۰۹ ، مرأت احمدی ، ۱۲). [خوش + قماش(رک)].

---قُماشی (---ضم ق) امث.
نیک صفا تی ، اچھائی.
خوش قماشی ہے موجبِ غفلت
ہم نے دیکھا ہے خوابِ مخمل میں
(۱۸۷۲ ، عروس الاذکار (حیدر حسین خاں) ، ۶۳). [خوش + قماش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَوارِح (---فت ق ، سک ر) صف.
(کنایتاً) خوبصورت ، سڈول. عورت خوش قوارح و خوش گل ہے اس سے چُہل کرکے جی بہلاؤں گا. (۱۹۲۲ ، اودھ پنچ (ضمیمہ)،لکھنؤ ، ۷، ۱۲۱ : ۲۳). [خوش+قریح (رک) کی جمع].

---قَول (---و لین) صف.
سچا ، بات کا پورا. خوش قول بنا ، خوش عمل بنا ، خوش وقت بنا ، دشمن زیر ہوں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳). [خوش+قول(رک)].

---قِیافَہ (---کس ق ، فت ف) صف.
چہرے بشرے کے لحاظ سے دلکش اور خوشنما ، نظر آنے والا. مدرسۃ الواعظین (ایک ڈیوٹی اسلامی کالج) کے جلسوں میں ہم نے جدید نواب صاحب رامپور کو دیکھا ، خوش قیافہ رئیس معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲ : ۸). [خوش + قیافہ (رک)].

---کا م ف.
خوشی کا ، مرضی کا ، پسند کا.
ترش روئی چھوڑ دے اور تلخ گوئی ترک کر
اور کھانا جو کہ ہو خوش کا تری سو کر غذا
(۱۷۳۳ ، آبرو (گلشن ہند ، ۷۶) .

---کار صف.
کارآمد ، اچھا.
روحِ الہام مدد ذہن پر اسرار مدد
کلکِ خوش کار مدد طبعِ گہر بار مدد
(۱۹۳۵ ، عروسِ فطرت ، ۱۲۲).
جمالِ یار خود آگہ ہو گیا بارے
بڑا یہ کام کیا تو نے اے دل خوش کار
(۱۹۸۲ ، فراق (نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فن ، ۳۰)). [خوش + کار (رک)].

---کام صف.
۱. کامیاب ، بامراد. کم ہیں وہ لوگ جن کا شباب ان کی تمناؤں کے اندازہ سے خوش کام بسر ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۷۰). **۲. وہ شخص جو نیک مقصد اپنے پیشِ نظر رکھتا ہو.**
ناچنے دو کنجِ مرقد پر نہ روکو دوستو
ٹھوکروں سے جان آنے کی وہ خود خوش کام ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۸۰). [خوش + کام (رک)].

---کامی امث.
خوشی ، خرمی ، شادمانی ، مسرت. آج یہ مسئلہ میری خواہش کے مطابق طے ہوتا ہے اور تم اسے خوش کامی نہیں سمجھتے. (۱۹۱۵ ، شہاب کی سرگزشت ، ۹) .
آدمی سے پھر نیا ہوتا ہے پیمانِ ازل
پھر نئی خوش کامیاں ہیں پھر نئی غم کوشیاں
(۱۹۳۳ ، روحِ کائنات ، ۱۳۵). [خوش + کام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کِرْداری (---کس ک ، سک ر) امث.
نیک عملی ، نیک سیرتی. زمانہ تم کو دعا دیتا ہے... خوش کرداری تمہاری مشہور ہے. (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۷۰). [خوش + کردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا محاورہ نیز ف م.
۱. راضی کرنا ، مسرور کرنا ، شاد کرنا. اب تمہاری عقل و دانش کے لیے یہ لائق ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر ملاقات سے خوش کرو. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۷۱).
مجھ کو تو کر چکے ، وہ ، خوش ، روح کو آکے خوش کریں
فاتحہ پڑھ کے خوش کریں ، پھول چڑھا کے خوش کریں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۹). **۲. روپیہ پیسہ دے کر راضی کرنا ، انعام و اکرام سے نوازنا.** اس مرتبہ جاؤ تو معلوم کرو پرمز اس دفع البتہ تمہاری خوشامد کرے گا اور تم کو خوش کرکے بھیجے گا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ورق ، ۳۳ الف). **۳. پسند کرنا ، منظور کرنا.**
جو صیاد اس بات کوں خوش کیا
لے جا شام کے شاہ کوں بیچیا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۲).
تیری گلی کوں چھوڑ کرے خوش بہشت و حور
عاشق کی اس قدر بھی نہیں عقل میں فتور
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۹).

---کلام (---فت ک) صف.
خوش گو ، شیریں مقال ، پاکیزہ خیال.
تج سیس اوپر ہے چھانوں ہما کا نہیں ہے ڈر
مرغانِ خوش کلام تب آویں سو تج سلام
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۶۶). اس لگن کے جنم میں زوجۂ عقلمند اور خوش کلام اور صاحب مشورہ اوسکو ملے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳۵). جناب سفی خوش وضع ، خوش پوشاک اور خوش کلام تھے. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۳۷). [خوش + کلام (رک)].

---کَلامی (---فت ک) امث.
فصاحت و لطافت گفتگو ، شیریں بیانی.

اک جاں سکوں کی ہوں پیاسی
آتی نہیں ورنہ خوش کلامی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۰). [خوش + کلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---کُن (---ضم ک) صف.
فرحت بخش ، جانفزا. غرض ہم تو اس خانہ داری کو کچھ خوش کن خانہ داری نہیں سمجھتے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۷۹). البتہ اس کا ایک خوش کن پہلو یہ تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۶۴). [خوش + ف : کن ، کردن - کرنا].

---کِنار (---کس ک) صف.
(مجازاً) معشوق (جامع اللغات). [خوش + کنار (رک)].

---کَہانی (---فت ک) امث.
اچھی بات ، نیک قول.

نبیؐ صدقے قطبا جگت مول پایا
سو ، او عشق ہے اُس تھے نی خوش کہانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۱۱). [خوش + کہانی (رک)].

---گام صف.
عُمدہ رفتار والا جس کی رفتار میں ہمواری پائی جائے ، ہلکی چال والا (گھوڑا).

ہے چین وہ ہوتا ہے جو لیتا ہے سواری
اے ابلقِ ایام تو خوش گام نہیں ہے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۶). [خوش + گام (رک)].

---گاہ صف.
۱. پسندیدہ ، محبوب.

غرض پنچم عجب نغمہ ہے جانکہ
سب اہلِ دل کا ہے مرغوب و خوشگہ

(۱۷۹۵ ، راگ مالا ، ۹). **۲. فرج** (جامع اللغات). [خوش + گہ (رک)].

---گَپ (---فت گ) صف.
چرب زبان ، خوش گفتار. ایک روز کئی جوان دانا خوش گپ باہم بیٹھے تھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۹). پہلی ہی ملاقات میں معلوم ہوگیا کہ نہایت خوش گپ اور شگفتہ مزاج ہیں. (۱۹۷۳ ، طنزیات و مقالات ، ۸۲). [خوش + گپ (رک)].

---گَپّی (---فت گ ، شد پ) امث.
وہ گفتگو جو تفریحاً یا دل بہلانے کے لیے کی جائے ، وقت گزاری کی بات چیت. جو محض خوش گپی کے لئے ہماری محنت کا پھل اڑاتے ... ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۱۷۲). گھر میں بیٹھے ہوئے دائرۂ احباب میں خوش گپی ہو رہی ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۱۱). جو جگہیں خوش گپیوں کے لئے تفریح کے لئے مقرر ہیں وہاں خوش گپیاں اور تفریح ہی ہو سکتی ہے. (۱۹۸۶ ، تکبیر ، کراچی ، ۲۳ دسمبر : ۳۹). [خوش + گپ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُزاری (---ضم گ) صف.
(مجازاً) خُوش قسمت.

پوچھیاں او دن تجے ہے یاد ناری
سلجاں سوں سنگ تھی خوش گزاری

(۱۷۰۵ ، درمجالس ، ۵۲). [خوش + ف : گزار ، گزاردن - گزارنا ، ادا کرنا + ی ، لاحقۂ صفت].

---گُزْران (---ضم گ ، سک ز) صف.
اچھی گزر اوقات کرنے والا ، مزے سے بسر کرنے والا. بندے خدا کے دامن دولت کے سائے میں امن و امان خوش گزران رہیں (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳). کیل ... اکثر چالیس برس کے اوپر کی عمر والوں کو خصوصاً خوش گزران کرنیوالوں کو ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۷۰). میرے دادا ... ایک معمولی حیثیت کے خوش گزران شخص تھے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۶). [خوش + ف : گزر ، گزشتن - گزرنا + ان ، لاحقہ صفت]

---گُزْرانی (---ضم گ ، سک ز) امث.
اچھی طرح سے بسر اوقات کا عمل. کہتے ہیں کہ خوش گزرانی سے اکثی روزی ایسی ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۷۱). [خوش + گزران + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُزْرْنا ف ل.
اچھی گزر بسر ہونا.

دل سے منظور اطاعت تھی تمہاری دن رات
خوش گزرتی تھی مری عیش و طرب میں اوقات

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۷۶).

---گُفْتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
خُوش تقریر ، خُوش کلام. جو دیش میں حسن نار ، اوتار خوش دیدار خوش گفتار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۳). عالم بی بی ... خاتون تھی چمپئی رنگ چمکدار آنکھیں ... خوش گفتار ... نہایت بھولی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۹). [خوش + گفتار (رک)].

---گُفْتاری (---ضم گ ، سک ف) امث.
اچھی بات چیت کا سلیقہ. وہ بہت دیر تک تو اپنی خوش گفتاری سے ان کی فرمائش کو ٹالتے رہے. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۵۲). [خوش + گفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِل (---کس گ) صف.
خوبصورت. نوخیز خوش گل مرد صوفیہ کی خانقاہوں اور شاعروں کے دیوان خانوں کی زینت سمجھے جاتے تھے. (۱۹۷۵ ، عام فکری مغالطے ، ۱۳۵). [خوش + ف : گل - مٹی].

---گُلو (---ضم گ ، و مع) صف.

۱. **خوبصورت گردن والا**. صراحی ایسی خوش گلو بناتا ہے کہ ہر خوبرو جس کے آگے ندامت سے گردن جھکاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع بشہ وراں ، ۳۱). ۲. **خوش آواز ، سُریلا**.

پھروں پڑھے ہیں حضرت داؤد پر درود
جب آ گیا ہے داغ کوئی خوش گلو پسند

(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۸۸). اچھے شعر کہتا تھا خوش گلو تھا یوں گزر بسر ہو رہی تھی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۳۲). [خوش + گلو (رک)].

---گُلُوئی (---ضم گ ، و مج) امث.
آواز کی نغمگی ، گلے کا سریلا پن.

کبھی خوش گلوئی سے گانے لگے
ستار اور طنبورا بجانے لگے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹). شعرا کی خوش گوئی و خوش گلوئی کا قائل ہونا پڑا. (۱۹۸۳ ، دیدوبازدید ، ۹۳). [خوش + گلو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِلی (--- کس گ) امث.
خوب صورتی. سمنگان اس وقت چین کا ایک صوبہ تھا اور وہاں کے لوگ جری دھنی بلی اور خوش گلی میں مشہور تھے. (۱۹۳۳ ، خیال ، داستان عجم ، ۱۳۶). خوش + گل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُمان (---ضم گ) صف.
وہ شخص جو کسی شخص یا شے کے بارے میں حُسنِ ظن کا شکار ہو ، خوش فہم. جو خوش گمان تھے وہ ان کو تصوف کے رموز و اسرار سمجھے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۵۲). [خوش + گمان (رک)].

---گُمانی (---ضم گ) امث.
کسی شخص یا شے کے بارے میں نیک خیال یا اچھی رائے کی کیفیت.

اور ہی رنگ ہے فراق اب تو شعورِ عشق کا
اب نہ وہ خوش گمانیاں اب نہ وہ بدگمانیاں

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، ۱۸۱). یہ محض ان کی خوش گمانی ہے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۰۲). [خوش + گمان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گو (---و مج) صف ؛ ← خوشگو.
رک : خوش گفتار.

جوانمرد خوش خلق ، خوش خوئے تھا
خوش آواز ، خوش روئے خوش گوئے تھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۲).

توں مقصد سراج غزل خواں ہے جیوں کہ گل
جائز نظر ہے بلبلِ خوشگو کی چشم کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۳). ہند کے شاعروں میں اچھے اچھے خوشگو اور معنی مآب ہیں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۶۱۶). [خوش + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گَوار (---فت گ) صف ؛ ← خوشگوار.
۱. **مزیدار ، خوش ذائقہ.**

کیس تھے ظلمات پنجے مکھ کے پانی تھے حیات
یک دو بندان تھے کرو تم کام میرا خوشگوار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۰).

جو جرعہ کش ہیں چشمِ سیہ مستِ یار کے
کیفیت اونکو کیا یہ مئے خوشگوار دے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (حکیم آغا جان)، ۲۱۲). ۲. **اچھے ، میل ملاپ کے ، دوستانہ**. زمانہ سابق میں سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار تھے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۳۵). دونوں ممالک کے باہمی تعلقات خوشگوار ہوں. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، م). ۳. (أ) **پسندیدہ ، دل و دماغ کے لیے فرحت بخش : قابل قبول ، بہتر**. جس قدر سوشل برتاؤ اور باہمی محبت ہندو اور مسلمانوں میں ترقی پکڑتا جاوے ہم کو نہایت خوشگوار معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۵۵). لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس جدوجہد کا نتیجہ حسب توقع خوشگوار نہ نکلا. (۱۹۲۱ ، جوہر قدامت ، ۱۳۸). اردو شعر و ادب میں ایک خوشگوار اضافہ تصوّر کرتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی : ۱۵). ۴. **خوبصورت ، سہانا ، دلکش**. موسم صبح ہی سے خوشگوار ہو گیا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶۹). [خوش + ف : گوار ، گواردن - زود ہضم ہونا ، اچھا ہونا].

---گَواری (---فت گ) امث.
قبولیت ، پسندیدگی. وہ ہلکے پھلکے احساسات سے لے کر جنھیں ہم خوش گواری اور ناخوش گواری کہتے ہیں خوف اور غصے کے قوی ترین ہیجانات تک درجہ بدرجہ ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۹۹). [خوش + گوار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گوئی (---و مج) امث.
پاکیزگی ، بات چیت اور خیالات کی لطافت. تقریر و خوشگوئی اس کی لائق سننے کے تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۷). خواجہ وزیر جن کی خوشگوئی لکھنو میں امتیاز کے قابل ہے یوں گہر افشانی فرماتے ہیں. (۱۹۱۳ ، صلائے عام ، دہلی ، ۱ اکتوبر : ۱۷). سامعین کی خوش ذوق او شعرا کی خوش گوئی و خوش گلوئی کا قائل ہونا پڑا. (۱۹۸۳ ، دیدوبازدید ، ۹۳). [خوش + گو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَھڑی (---فت گھ) امث.
نیک ساعت ، اچھا وقت ، شبھ لگن.

خوش گھڑی اچھے کہ را کہیں منج اوپر نہ یک نظر
آنیا منج عیش کے پانان میں دامن عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹). [خوش + گھڑی (رک)].

---لِباس (--- کس ل) صف.
عمدہ کپڑے پہنے والا ، خوش پوش.

خوش لباسوں کے نہیں ہے وضع یکرنگی پسند
لال جوڑے کو دو شالہ سبزگوں درکار ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶). خوش لباسوں نے نقد دل دے کر جب کوئی عطر مول لیا اور کپڑوں میں لگایا تو کپڑوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، احمد خاں صوفی ، ۳۶). وہ نہایت وجیہہ ، خوش لباس ، رعب دار اور ظالم تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۸۰). [خوش + لباس (رک)].

---لِباسی(--- کس ل) امث.
عمدگی کے ساتھ کپڑے زیب تن کرنے کا عمل ، خُوش پوشی.
خوش لباسی کی کیا کروں تعریف
وضع میں میرزا ہے امرت لال
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۵). اور مومن خاں نے انہوں نے خوش پوشی و خوش لباسی حاصل کی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۷). [خوش + لباس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَحْن (--- فت ل ، سک ح) صف.
رک : **خوش گو معنی نمبر ۲ ، سریلا.** وہ معصوم لڑکا خوش لحن بھی تھا اور اصول قرات کے مطابق پڑھتا تھا. (۱۸۹۲ ، سفر نامہ روم ومصروشام ، ۲۳). [خوش + لحن (رک)].

---لِقا (--- کس ل) صف.
خوبصورت ، حسین.
ہر یک خوبصورت ہر اک خوش لقا
سو ہر ایک دلکش ہر یک دلربا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳).
مرا دل بند ہے اس نازنیں پر
عجب اُس خوش لقا میں ایک آن ہے
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۱).
خصوصاً بنی آدمِ خوش لقا
شرف ان سبھوں میں انہیں کو دیا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵).
بُو محمد اور ابو یوسف کا صدقہ واسطا
خواجۂ مودود چشتی خوش لقا کے واسطے
(۱۹۶۶ ، صد رنگ ، ۴۸). [خوش + لقا (رک)].

---لَقَب (--- فت ل ، ق) صف.
اچھے لقب والا (فرہنگ عامرہ) [خوش + لقب (رک)].

---لَقَبی (--- فت ل ، ق) صف.
عام نام کی خوبی ، کسی اچھے نام یا عُرفیت سے یاد کیے جانے کا وصف.
لوگ کہتے ہیں ان کا دیوانہ
ہو مبارک مجھے یہ خوش لقبی
(۱۹۳۲ ، اعجاز نوح ، ۲۱۰).
جنوں ہے شدتِ وجدانِ شوق کا اک نام
خرد حماقتِ بے چارگی کی خوش لقبی
(۱۹۵۳ ، فکرجمیل ، ۸۷). [خوش + لقب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَکّھن (--- فت ل ، شد کھ بفت) صف.
اچھا ، خُوش قسمت ، نیک چلن.
سو افضل میانا ہے ملکِ دکّن
ہونے یاں کے شاہاں جیتے خوش لکھن
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۷).
چتارا چتر گونتا خوش لکھن
کھیا کھول سب مشتری نارکن
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲). [خوش + لکھن (رک)].

---لَگامی (--- فت ل) امث.
گھوڑے کی فرماں برداری ، تربیت یافتہ. گھوڑا حسین وہ ہے جو ... شکل اور رنگ ڈھنگ ، خوش رفتاری ، خوش لگامی ، دوڑ دھوپ وغیرہ سب اس میں ہوں. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۹۲). [خوش + لگام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَگْنا فت م ، نیز محاورہ.
اچھا لگنا ، پسند آنا.
جو تک خوش لگے گا ترا گھر اسے
بچھیں کیا تو سکتا ہے سو کر اسے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).
پیروِ حسن عشق موزوں ہے
خوشِ لگے قافیے کے ساتھ ردیف
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۶). انسان کی اطاعت ان امور میں کرتے ہیں جو ان انسانوں کو خوش لگیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۵۹۳).

---لَہْجَگی (--- فت ل ، سک ہ ، فت ج) امث
۱. بات چیت کا سلیقہ ، **آواز کی مناسبت** ، صوتی **خُوبصورتی ، خُوش آہنگی.** انہیں قرآن شریف اچھا یاد تھا اور نہایت خوش لہجگی میں پڑھتی تھیں. (۱۹۲۸ ، حیات طیبہ ، ۸۶). ۲. حسن تلفظ ، **ادائیگی تقریر کا حسن.** برآتر نے نہایت خوش لہجگی اور صفائی سے اڈریس کا جواب دیا. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۹۰). [خوش + لہجہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَہْجَہ (--- فت ل ، سک ہ ، فت ج) صف.
سرِیلا ، اچھی آواز والا.
خوش لہجہ گر غلط بھی کہے کچھ تو ہو صحیح
تعریف کی نبی نے اذانِ بلال کی
(۱۹۲۳ ، مصحفی ، د ، (انتخاب رامپور) ، ۳۰۶). موذّن ایسا شخص ہونا مناسب ہے جو خوش لہجہ اور بلند آواز ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۳). [خوش + لہجہ (رک)].

---لِیاقَت (--- کس ل ، فت ق) امث.
قابلیت کی مالک ، اچھی لیاقت والی / والا ، لائق اور قابل.

آپ ایک ذی علم اور صاحب تصنیف خاتون ہیں خوش لیاقت ، خوش تحریر ، خوش خط. (۱۹۶۷ ، اردونامہ ، کراچی ، مارچ : ۷۶). [خوش + لیاقت (رک)].

---لیاقتی (---کس ل ، فت ق) امث.
قابلیت ، اہلیت ، اچھی صلاحیت. اپنی خوش لیاقتی کے سبب سے ایک جہاز کا ناخدا ہوا. (۱۸۶۱ ، تذکرۃ العاقلین ، ۵۶). [خوش + لیاقت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مان امث.
عزت ، آبرو.

اگر کوئی شاہاں سنیں گے یو بات
تو خوش مان سے نا کسے دھات دھات

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰۱). [خوش + مان (رک)].

---مَذاق (---فت م) صف.
۱. **باذوق ، خوش مزاج ، شگفتہ مزاج ، خوش ذوق.** اگر انھیں شگفتہ و خوش مذاق پاؤں گا تو آپ کو بلواؤں گا. (۱۹۲۹ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۰). روپ کماری حسین ہے شیریں زبان ہے خوش مذاق ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۱). یہ بڑے اچھے نکلے خوش مذاق صاف ستھرے ، باغیرت گھرانوں کے افراد. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۹۷). ۲. **خوش ذائقہ ، خوش مزہ.**

ہر اک قسم کا میوہ خوش مذاق
جسے دیکھ کھانے کا ہوئے اشتیاق

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳). [خوش + مذاق (رک)].

---مَذاقی (---فت م) امث.
۱. **خوش ذوقی ، خوش کلامی ، پُر لطف گفتگو.** اس طرح کی خوش مذاقی میں کوئی گھنٹہ بھر گزر گیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۶۹). ۲. **نفاستِ ذوق ، لطفِ طبع ، حسنِ طبیعت.** اس دور کے آغاز تک نظم میں خوش مذاقی کا پہلو بالکل نہ تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۳). خوش مذاقی سنجیدگی جیسی اہم قدریں بے معنی ہو گئی ہیں. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۲۹۳). [خوش + مذاق (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---مَرْتَبَہ (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) صف (شاذ).
بلند رُتبہ ، رفیع الدرجہ.

سیڑی خوش مرتبہ کی میں چڑیا ہوں
جہاں مقصود تھا وہاں اپڑیا ہوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۱). [خوش + مرتبہ (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
ظریف ، با مذاق ، خوش ذوق. نہایت خوش مزاج یار باش تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۱۰). قوی مضبوط ، صحت اچھی ، خوشرو ، خوش مزاج ، باحیثیت ، چاہئے تو دوسری شادی کرلیجے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۲). وہ حد درجہ لطیفہ گو بذلہ سنج اور خوش مزاج تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۰). [خوش + مزاج (رک)].

---مِزاجی (---کس م) امث.
شگفتگیٔ طبع ، طبیعت کی اچھائی ، خوش ذوقی ، خوش طبعی.

وہ خوش مزا جیاں نہ وہ باتوں کے طور ہیں
اسوقت دیکھتی ہوں کہ تیور ہی اور ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۱). کس کس انداز سے وہ مجھ سے خوش مزاجیاں کرتا تھا. (۱۹۳۲ ، انور ، ۵۷۳). وہ سلطان کے پدرانہ سلوک اور اس کی خوش مزاجی کا بچپن ہی سے گرویدہ ہوگیا تھا. (۱۹۸۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۳۹). [خوش + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَزَّہ (---فت م ، ز) صف.
ذائقہ والا ، خوش ذائقہ. کباب جامن ... بیڑے ... گھی میں بریاں کر کے اوپر شیر گلاب آمیز مثل بالو شاہی کے چڑھاویں نہایت خوش مزہ ہوں گی. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۸۱). [خوش + مزہ (رک)].

---مَعاش (---فت م) صف.
مال دار ، دولت مند.

وہ تھا خوش معاش اور نہایت امَچول
لیا تھا مکاں اک نیا اوس نے مول

(۱۸۲۹ ، نظم رنگین ، ۷۶).

خوش معاشوں سے ہوئے مغرور لڑ کر بدمعاش
بے معاشوں کی خرابی ہے میانِ لکھنو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۲۳). [خوش + معاش (رک)].

---مَعاشی (---فت م) امث.
فارغ البالی ، بے فکری.

کھانا سو یار کا غم ، پینا سو خوں دل کا
اس سے زیادہ کیا ہو عاشق کی خوش معاشی

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۹۹). جتنی خوبیاں ... دنیا کی نیک نامی اور خوش معاشی کے لیے درکار ہیں سو سب اس میں پائی ہوئیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵). [خوش + معاش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُعامَلگی (---ضم م ، فت م ، ل) امث.
سلیقہ شعاری ، حسنِ عمل ، خوش اُسلوبی. لیا کر داس نے خوش معاملگی کے ساتھ اس کو خرید کیا. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدہ ہند ، ۸۵). پھر خوب صورتی اور خوش معاملگی کے ساتھ اس کی عدت پوری ہونے دے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۰۳). پیش قدمی کے بجائے مفاہمت و مصالحت اور خوش معاملگی کی حکمت عملی کو آگے بڑھانے میں انہوں نے نہایت گراں قدر خدمات انجام دیں. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۱۳۰). [خوش + معاملہ (رک بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

مُعامَلَہ (۔۔۔ضم م ، فت م ، ل) صف.
لین دین میں اچھا ، معاملے کا صاف. آدمی نیک نیت اور خوش معاملہ تھا. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۳). ایسے خوش معاملہ خریدار اور مشہوروں کے نام رجسٹر میں دکھائے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۲۳ : ۶). [خوش + معاملہ (رک)].

۔۔۔مَقال (۔۔۔فت م) صف.
اچھی بات کرنے والا ، خوش کلام ، شریں مقال.

بزاں یوں دیا جواب او خوش مقال
بیاں یو کروں میں جو صاحب جمال

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروزشاہ (ق) ، ۵).

کئے میں نے اس سے یہ کتنے سوال
کہ بتلا تو اے طائر خوش مقال

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۶).

کہتا تھا ایک فیلبان خوش مقال
کیسی برجستہ یہ دی اس نے مثال

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۵۵). [خوش + مقال (رک)].

۔۔۔مَنِش (۔۔۔فت م ، ن) صف ، مذ.
دل کا اچھا ، زندہ دل ؛ سیری ، آسودگی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [خوش + منش (رک)].

۔۔۔مَنِشی (۔۔۔فت م ، ن) امث.
خوش مزاجی ، ہنسی ، لھٹھا ، مذاق. مزاح کو عربی فارسی اور اردو میں تین مختلف القاب دئے گئے ہیں ... خوش منشی. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۵). [خوش + منش (رک) + ی ، (رک)].

۔۔۔مَنظَر (۔۔۔فت م ، سک ن ، فت ظ) صف.
خوبصورت ، دلکش ، خوشنما. یہ تینوں کوہستانی ضلع خوب خوش منظر اور انکی آب و ہوا نہایت صحت بخش اور خصوصاً نہایت خوشگوار ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیہ گیتی ، ۲ : ۳۲). وہ ایک وسیع خوش منظر برج میں نظر بند کئے گئے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۷۷). آبادی سے دور ایک خوش منظر مقام. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۶۶). [خوش + منظر (رک)].

۔۔۔مول (۔۔۔و مع) امذ نیز امث.
خوش خرید ، نقد رقم دے کر خریدی ہوئی چیز.

او زر بخت دیا تھے خوش مول کے
لیا سب جکچ تھے او اس تول کے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۳). [خوش + مول (رک)].

۔۔۔نام صف ؛ نیز خوشنام.
۱. **نیک نام ؛ سعد ، مبارک.**

کرتے تھے وہ جلسے بھی بئے شرکت حکام
تا پائیں انعام اور ہوں گورنمنٹ میں خوش نام

(۱۹۱۰ ، فروغ ہستی ، ۶۱). اس کا نام نوشا یعنی آبوار موتی رکھا گیا اور بہت خوشنام رہا. (۱۹۳۵ ، داستان عجم ، ۱۳۷).

۲. **وہ شخص یا شے جس کا نام روشن ہو ، نامور ، مشہور.** خاص و عام کی رائے میں مدرس کا خوش نام ہونا بھی کسیقدر ضرور ہے. (۱۸۸۵ ، ذخیرہ تعلیم اور رسالہ رفیق دکن ، ۲ ، ۷ : ۷).

بھی پر شاذ پڑتی ہیں نگاہیں نکتہ سنجوں کی
وطن خوش نام ہے جس وقت تک باقی ہے دم میرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۲). [خوش + نام].

۔۔۔نامی امث.
ناموری ، شہرت ، نیک نامی. خوش نامی حاصل کرنا کسیقدر مدرس ہی کے اختیار میں ہے. (۱۸۸۵ ، ذخیرہ تعلیم اور رسالہ رفیق دکن ، ۲ ، ۷ : ۷). [خوش + نام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔نَشِین (۔۔۔فت ن ، ی مع) صف.
مزے سے بیٹھا ہوا ، کافی جگہ والا ؛ نووارد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [خوش + ف : نشین ، نشتن = بیٹھنا].

۔۔۔نَصِیب (۔۔۔فت ن ، ی مع) صف.
خوش قسمت. مولود مرفہ الحال و خوش نصیب و صاحب جمال ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۶۱). وہ اس لحاظ سے بھی خوش نصیب تھے کہ جتنی مقبول تصانیف ان کی ہوئیں اردو کے شاید ہی کسی مصنف کی ہوئی ہوں. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۲). [خوش + نصیب (رک)].

۔۔۔نَصِیبی (۔۔۔فت ن ، ی مع) امث.
قسمت کی اچھائی ، نصیبہ وری ، خوش قسمتی.

یہ خوش نصیبی ہے میری کہ اس کی خوش بختی
یہاں سے روز و ماشہر باں گزرتا ہے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۵۳). [خوش + نصیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔نَظَر (۔۔۔فت ن ، ظ)، (الف) صف.
۱. **حُسن پرست ، اچھی چیزوں کو پسند کرنے والا.** خوش نظر اسے نہیں کہتے کہ فقط گل و گلزار ہی پر دیوانہ پھرے ... بلکہ سڈول کانٹا خوشنما ہو تو اس کی نوک جھوک پر بھی پھول ہی کی طرح لوٹ جائے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۸۷). چھوٹے نواب صاحب کو اگرچہ سلیقہ حسن پرستی کا نہ تھا لیکن ایسے خوش نظر تھے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۳). ۲. **دلبر ، پیارا ، عزیز ، وہ جس سے نظروں کو تسکین پہنچے ؛ (مجازاً) فرزند ، بیٹا.**

خوش نظر اب کی خوبی دے یک تن میں دو رنگ
کبھر یا سار کا نیما ، نینہ ہے جیوں کہ پوَل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۷).

تجھ سے آنکھیں تھیں باپ کی روشن
خوش نظر باپ کے کہاں گیا تو

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۲). ۳. **بے تکلّف ، ملنسار.** ولے ان کی ہر ایک سفینے اوپر جلاویں تو صاحب خرد خوش نظر (۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰). (ب) امذ. **گلاب کی ایک قسم سفید زرد اور سرخ رنگ ، گل نرگس.**

خوش نظریات کے پاتال رنگا کر رنگ میں سکل
شب کشا پھول نے چونری دیے کتی بھانت کا رنگ
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۶) . [خوش + نظر (رک)] .

---نَظَری (---فت ن ، ظ) امث
حسن پرستی ؛ اچھی شے کی پرکھ ، نظر کی خوبی.
شعور حسن دیا ، یا سرورِ بے بَصَری
خود اپنی آنکھ کا پردہ بنی ہے خوش نظری
(۱۹۶۶ ، فکرجمیل ، ۲۱۲) . [خوش + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---نَظْمی (---فت ن ، سک ظ) امث.
حسن انتظام ، نظم و ضبط کی خوبی. تاحین حیات بہ نیکنامی و خوش نظمی رئیسہ بھوپال رہیں . (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۷) . [خوش + نظم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---نَغْمَہ (---فت ن ، سک غ ، فت م) صف.
رک : **خوش الحان** (پہلیش) . [خوش + نغمہ (رک)] .

---نَفَس (---فت ن ، ف) صف.
میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا ؛ سُریلا ، خوش آواز ، کانوں کو بھلا لگنے والا.
کسی کی لَے میں ہیں امرت کی لہریں
مرے ہاتھوں میں سازِ خوشِ نفس بھی
(۱۹۵۸ ، تارِپیراہن ، ۱۲۵) . [خوش + نفس (رک)] .

---نَقاب (---فت ن) صف.
خو بصورت نقاب والا ، مراد : محبوب.
بیٹھا جاتا ہے ہمارا دل رخِ محبوب سے
عشوہ و انداز سے وہ خوش نقاب استاد ہے
(۱۸۶۱ ، دیوان اختر ، ۸۰۸) . [خوش + نقاب (رک)] .

---نِگار (---کس ن) صف.
حسین نقش والا ؛ خو بصورت تحریر ؛ دلکش منظر.
تِنے کے مول کا بھی دو بنا ہے خوش نگار
دیپڑ بھی ابلقے کو چڑاتا ہے بار بار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳) . [خوش + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا] .

---نِگاری (---کس ن) امث.
خو بصورت لکھائی ، حسین نقاشی.
خوش نگاری پیکرِ شیریں کی تھی منظورِ عشق
رنگ شوخی بھر دیا خونِ سرِ فرہاد سے
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۰۶) . [خوش + نگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---نِگاہ / نِگَہ (---کس ن / فت گ) صف.
رک : **خوش نظر ؛ (کنایتاً) محبوب.**
آیا ہے خط نمود میں اس خوش نگہ کا
شاید اثر ہوا ہے سپہ دودِ آہ کا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۷۲) .
خوش نگہوں سے مجھکو کار رہا
تیرِ بیداد کا شکار رہا
(۱۸۳۶ ، دفترِفصاحت ، ۳۹) .
صدائے حق کو بلند ہونا تھا ارضِ باطل پہ اک نہ اک دن
زمیں پہ اک خوش نگاہ آیا ، زمیں پہ اک خوش کلام آیا
(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۳۱) . [خوش + نگاہ (رک)] .

---نِگاہی (---کس ن) امث (ج : خوش نگاہیاں) .
خوش نظری.
اے فلک پھر نالۂ جانکہ کیوں مجھکو دیا
گر بنایا تھا اثر اوس خوش نگاہی کے لیے
(۱۸۷۳ ، تشبیہ خسروانی ، ۲۳۶) .
نظر نظر سے محبت کے پھول کھلتے ہیں
شمیمِ گلشنِ جاں خوش نگاہیاں تیری
(۱۹۰۳ ، روحِ کائنات ، ۲۰۹) . [خوش + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---نِگَر (---کس ن ، فت گ) امذ.
(مراد) معشوق ، محبوب.
لیا جس کے جب بل سوں نک گھیر جوں
دسیا خوش نگر حسن کا زہر جوں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۳) . [خوش + ف : نگر ، نگریستن - دیکھنا] .

---نِگَہ (---کس ن ، فت گ) صف.
رک : **خوش نظر.**
جس خوش نگہ کو پہنچوں غفلت کی نیند لیوے
میں خفتہ بخت سب کا افسانہ ہو رہا ہوں
(۱۷۷۵ ، عزلت (طبقات الشعرا ، شوق ، ۱۰۶)) .
ساقی کو جام دینے میں اس خوش نگہ کو آہ
ہر دم اشارتیں ہیں کہ اس کے تئیں نہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۲) . [خوش + نِگَہ - نگاہ (رک)] .

---نِگَہی (---کس ن ، فت گ) امث.
رک : **خوش نگاہی.**
کیا ہو گئی خود بینی اب غیر سے چشمک ہے
یا خوش نگہی وہ کچھ یا بد نظری اتنی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۴۴) . [خوش + نگہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---نُما (---ضم ن) صف ؛ س - خوشنما.
۱. (۱) **خو بصورت ، حسین ، اچھا دکھائی دینے والا.**
ہر یک شاخ پر مرغ کئی خوشنما ہیے تھے خوش آواز ہو کر ہُما
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۳) .
صنم کی زلف کے حلقے میں ہے جیوں جیم کا نقطہ
عجب ہے خوشنما اس عارضِ گلگوں پہ خال اس کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۸). سونے چاندی کے تاروں کا بہت خوشنما زیور بنایا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲۵). شام کی سیاہی کا پہلا عکس خوش نما اور صبح کی سیاہی کا آخری عکس خوش کن ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، سلاسلوں کے درمیان ، ۱۶۴). (آآ) اچھا ، دلکش ، مبارک ، سعد.

نیک ہو آغاز تج کا خوش نما انجام ہے
تج سری کا تو تج ہے دیکھیا ہوں جب کر امتیاز

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۹۹). ۲. موزوں ، مناسب. عزم بادشاہوں کا کس جگہ خوشنما ہے اور کس وقت کام آتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۴).

خاکساری خوشنما ہے اے دلِ ناداں ولے
آپ کو اتنا بھی مٹی میں ملا دیتے نہیں

(۱۸۸۳ ، صبر (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۹)). [خوش + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

ـــ نُمائی (ـــ ضم ن) امث.
دلکشی ، دلفریبی ، خوبصورتی. اس بھولے بھل واڑی میں ناز غمزہ عشوہ ادا ، حرکت دلربائی ، خوش نمائی لطافت ایسیاں چاند جیسیاں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۶). نقسیاتی تحلیل جو اس کے اندر سما کر اس کے رنگ و بو اس کی تازگی اور خوش نمائی کا جائزہ لیتی ہے. (۱۹۳۷ ، مضامینِ عابد ، ۲۱۱). [خوش + نما (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ نَمَط (ـــ فت ن ، م) صف.
اچھی روش والا ، اچھے طریقے والا.

رسمِ معروفہ یہ لکھ اور کھینچ خط
پھر اکائی سے گھٹا اے خوش نمط

(۱۸۷۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۸). [خوش + نمط (رک)].

ـــ نَمَک (ـــ فت ن ، م) صف.
اچھی طرح نمک لگا ہوا ؛ مزیدار ؛ (مجازاً) پُرلطف ؛ بامذاق ؛ ملیح ؛ معشوق (جامع اللغات). [خوش + نمک (رک)].

ـــ نَوا (ـــ فت ن) صف.
اچھی آواز والا ، خوش آواز.

اس قدر شہنائی والے خوش نوا
جس کو کہیے لحنِ داؤدی بجا

(۱۷۶۹ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۳۱).

پھر اک روز اس سے یہ کہنے لگا
کہ اے طائرِ نکتہ گو خوش نوا

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۸۹).

مطربِ خوش نوا کی محفل میں
صحبتِ دلربا کی ہے خواہش

(۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۶۸). [خوش + نوا (رک)].

ـــ نَوائی (ـــ فت ن) امث.
آواز کی اچھائی ، خوش الحانی ، خوش آوازی.

توں سن لے یار جیوں کے کان ہن شیریں مقال کوں
تو حسن صدق تے بھرے ہو لعلاں خوش نوائی کوں

(۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۱۰).

مبارک باد اب صیاد کو ، مژدہ اسیری کا
بہت مشہور میری خوش نوائی ہوتی جاتی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۳۴). ان کی قادر الکلامی خوش نوائی اور جوش کلام سے مسحور ہوتا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۱۰۰). [خوش + نوا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَویس (ـــ فت ن ، ی مع) صف ؛ صرخوشنویش
قواعدِ خطاطی کے مطابق لکھنے والا ، خوش خط ، خوش رقم.

کہ مکتب میں شہ بیٹ سب دہس بیس
ہوا عالم و شاعر و خوشنویس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). دلی میں پیدا ہوئے تھے ، لکھنو میں جا رہے ، حافظ لطف اللہ خوشنویس کے بیٹے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۵۳). یہ خاندان غالباً ریاست نابھا سے آیا تھا ، اس میں بڑے بڑے علماء اور خوش نویس گزرے ہیں. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۷۰). [خوش + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

ـــ نَویسی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
خوش نویس (رک) کا اسم کیفیت ، فن خطاطی میں خوبی اور مہارت کا عمل ، عمدہ لکھائی.

پیانکہ کے قلم سوں خوش نویسی کرنے منگتے ہیں
ضرورت ہے سکی پیوت میں لینا اب جوہن تعویذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۵). کہتے ہیں کہ خوش نویسی میں بھی اسے کمال حاصل تھا. (۱۸۵۴ ، تمہیدی خطبے ، ۹۶)

اٹھ گیا دنیا سے فنِ خوشنویسی یک قلم
ہو گیا عابد علی جادو رقم کا انتقال

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۲۰۲). طلبا و طالبات کے ذیلی شعبے مختلف قسم کے انعامی مقابلوں کا اہتمام کریں گے جیسے بیت بازی ... خوش نویسی ، اشعار نویسی وغیرہ. (۱۹۸۶ ، قطر میں اردو ، ۱۱). [خوش + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نِہاد (ـــ کس ن) صف.
نیک طینت ، نیک خصلت ، خوش طبع.

کبھی سزا نہ ملے گی وہ نیک طینت ہیں
وہ خوش نہاد ہیں اون کا قصور میں نے کیا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۵۹). [خوش + نہاد (رک)].

ـــ نِہادی (ـــ کس ن) امث.
نیک طینتی ، نیک خصلتی. اپنی نیک نیتی اور خوش نہادی سے اس علم کو اچھے مطلب کے واسطے کام میں لاتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۲۱). [خوش + نہاد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَین/نَینْ (ـــ ی لین/فت ن ، ی ، سک ن) صف.
خوش چشم ، خوبصورت آنکھوں والا ، مراد محبوب.

نکھہِ کرم سوں سہے دل میں
خوش تَن آگ سی لگائے گیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۸).

گردش سے سوں آج فارغ ہے
جن نے دیکھے ہیں خوش تَن کے تن

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸۳). [خوش + تَن (رک)].

---و خُرَّم (---و مج ، ضم خ ، شد ر بفت) صف.
بہت خوش ، مسرور ، شادماں.

نکلتا خلد سے روتا ہوا گر آدمی ہوتا
رقیب اوس کی گلی سے کیوں خوش و خرم نکلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۲۸۱). شرطیوں کی باز پرس کے خوف سے قطعاً ناآشنا قاری صاحب کو ہر وقت خوش وخرم دیکھا. (۱۹۷۵ ، مرحبا الحاج ، ۲۹۷). [خوش + و (حرف عطف) + خرم (رک)].

---وَزَن (---فت و ، ز) صف.
شعری خوبیوں کے مطابق.

حق کے حقائق کی بوج سب تو ہمن (کون) کہاں
بانے کتا ہوں اتا چند سخن خوش و زن

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۰). [خوش + وزن (رک)].

---وَضَع (---فت و ، ض) صف.
۱. خوش شکل ، خوش لباس.

کیا پوچھتے ہو حالِ نسیمِ جگر افگار
دیکھا جسے خوش وضع وہ دیوانہ ہے اس کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۲). وہ بولا کہ تم میرے مہمان اور مرد خوش وضع ہو ، خوش بیاں ہو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۱). جناب صفی خوش وضع خوش پوشاک اور خوش کلام تھے. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۳۷). **۲. اچھی جگہ پر واقع** (جامع اللغات). [خوش + وضع (رک)].

---وَضعی (---فت و ، ض) است.
فیشن ، ظاہری لیپ لاپ ، دلکش انداز. کبک دری کی چال مشہور ہے کہ وہ اپنے آپ کو بنا کر نہایت خوش وضعی سے چلتا ہے. (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری واسپورٹس ، ۳۸). آج ہم میں اٹھے سے بڑا تعلیم یافتہ صرف «خوش وضعی» پر جان دیتا ہے. (۱۹۱۳ ، افادات مہدی ، ۲۹۸). [خوش + وضع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَعْد (---فت و ، سک ع) صف.
اچھی خبر ، نوید مسرت ، امید.

پہلے کہہ تو حضور عالیہ بعد
پڑھ چکے جب اے تو اے خوش وعد

(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۳۰). [خوش + وعد (رک)].

---وَقْت (---فت و ، سک ق) صف ؛ امر خوشوقت.
۱. خوش ، مسرور. جوں وہ نامہ ابن زیاد لعین کوں پہونچا خوش وقت ہو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۷).

شب کو کیا تم نے پرونے کان کے بالے میں پھول
دیکھتے ہی مہ گیا خوشوقت ہو ہالے میں پھول

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۵). اس کے بعد وہ والدہ کے پاس آئے اور کہا کہ آج حضرت شیخ نظام الدین اولیا بہت خوش وقت ہیں. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۸). **۲. آسودہ حال ، خوش حال.** جو کوئی اس عمل کو دیکھے نظر کرے بے اختیار خوش وقت خوش حال ہو جاوے. (۱۸۷۷ ، تفسیر مرادیہ ، ۱۸۳). جی بے کل ہے ، اس کو کل دے ، آنکھیں خشک ہیں ان کو اپنی محبت کے آنسو مرحمت فرما ، خوش عمل بنا ، خوش وقت بنا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸). **۳. خوش نصیب ، خوش قسمت.**

خوشوقت ہیں صاحب دلاں ہو گئی جو تسکی پر نظر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۴). سو جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کا زیادہ کر دیا اس سورہ نے ایمان اور وہ خوش وقت ہوتے ہیں. (۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم (ترجمہ مولانا محمود الحسن) ، ۳۵۶). [خوش + وقت (رک)].

---وَقْتی (---فت و ، سک ق) است ؛ امر خوشوقتی.
۱. خوشی ، شادمانی.

دشمناں کی خوش وقتی ہمنا اوپر پر سختی

(۱۶۹۰ ، جنگ نامہ (اردو شہ پارے ، ۲ ، ۲۶۳)). جیسا کہ آنکو انہوں کے تائیں غم پڑا تھا اب ویسی ہی سبھوں کو خوش وقتی ہوئی. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹).

ہر اک طرف سے ہوئی سو طرح خوشوقتی
نوید ہیں آتیاں عشرت کے کارخانے سے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۲).

کب چھوڑتی ہیں مصر کی خوش وقتیاں انہیں
اس جانب التفات کی فرصت کہاں انہیں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۶۹). **۲. فارغ البالی ، آرام ، چین ، سکون.** کرم نشانی خوش وقتی کوں بولتے ہیں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۱).

لباں پر اس کے یوں موج ہنسی تھی
کہ صورت بالا خوشوقتی دسی تھی

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۸). وہاں ہم نیک اور پارسا بندوں کو بھی وہ خوشوقتیاں نصیب ہونگی جو گنہگاروں کو اب ہیں. (۱۸۹۳ ، تہذیب الاخلاق (عنایت اللہ) ، ۸۶). خوش وقتی ... کا سامان اسی کے در و دیوار اور سرسبز میدانوں میں ہوا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۰۳). [خوش + وقت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و ناخوش (---و مج ، و معد) م ف.
بہر طور ، کسی نہ کسی طرح ، بُرے یا بھلے طریقے سے. دنیا کے کام خوش و ناخوش چلے جاتے ہیں. (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۳۹۰). یہ مٹی کا پنجرا جس میں ایک نوری پرند خوش و ناخوش قید ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۶۱). [خوش + و (عطف) + نا (کلمۂ نفی) + خوش (رک)].

---ہُنَر (---ضم ہ ، فت ن) صف.
سُگھڑ ، ہنر مند.

بے سلوک و معرفت یا ذکر و فکر
خوش ہنر جب اسکا باقی دایما

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۷). [خوش + ہنر (رک)].

---ہَوا (---فت ہ) صف.
پر لطف ہوا ، پر فضا ماحول.

اتھا خوش ہوا کا جو اک مرغزار
سہاوے لطافت میں جنت کے سار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۹).

میں عشق کے طفیل کیا سیر باغ دل
اس خوش ہوا بہار کے ہنگام کوں سلام

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۳). [خوش + ہوا (رک)].

خوشا (و معد) صف.
۱. **خوش حال ، اچھا حال ، بہت اچھا. جن لوگوں کا یہ آئین ہے ان کا خوشا حال ہے.** (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، لطف ، ۳)

کوچۂ زلف میں رہتا ہے خوشا حال مرا
بھیر قسمت میں نہیں پیچ مقدر میں نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۷۰). ۲. **(کلمۂ تعجب و تحسین) ، بیشتر استحسان یا اظہار مسرت کے لیے ، کیا کہنا ، واہ واہ ، سبحان اللہ ، کیا خوب.**

خوشا مستی تمہارا ہی بھن پر بل کیا ہے اب
کہوں سے کا خماری تج کدھر تول ساقیا ہے اب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۲).

اے خوشا حال اس کے جو زیر فلک
سجدہ کرتا ہے تیرے در کی طرف

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸).

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزو تیری
خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۳).

خوشا وہ قافلہ جس کے امیر کی ہے متاع
تخیل ملکوتی و جذبہ ہائے بلند

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۶۰).

خوشا وہ اہل محبت جو ہر زمانے میں
لہو سے عشق نبی کا نصاب لکھتے ہیں

(۱۹۸۳ ، بیرے آقا ، ۳۶). [ف].

---قِسمَت! (---کس ق ، سک س ، فت م) صف.
تقدیر کی خوبی ، اچھے نصیب.

اے خوشا قسمت کہ ہے پہلو میں وہ رشک قمر
جلوہ گر ہے بعد موت خانۂ بے نور آج

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۰).

خوشا قسمت نظامی اور بدایونی ہوں ہشتوں سے
نظام الدین کا ہے فیض رحمت سید احمد کی

(۱۹۷۶ ، صد رنگ ، ۵۲). [خوشا + قسمت (رک)].

---نَصِیب (---فت ن ، ی مع) صف.
تقدیر کی اچھائی ، مقدر کی سکندری.

دل کے خوشا نصیب کہ ہے جلوہ گو دوست
کمبخت دیدہ طالب دیدار ہی رہا

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۲۸).

خوشا نصیب جسے فیض عشق شور انگیز
بقدر ظرف ملا ظرف سے سوا نہ ملا

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، یگانہ ، ۷۱).

ہوش و حواس صبر و تحمل خوشا نصیب
ان کی زباں پہ جلوہ دکھانے کی بات ہے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۸۰۷). [خوشا + نصیب (رک)]

---وَقتے ! (---فت و ، سک ق) امذ.
اچھے دنوں کی یاد ، یاد ایامے ، کیا کہنے اُس وقت کے.

ہزاروں حسرتیں دل میں تڑپنے کو مچلتی ہیں
خوشا وقتے نظر جب محو لطف دید ہوتی ہے

(۱۹۳۲ ، اعجاز نوح ، ۳۲۸). [خوشا + وقت (رک) + ے ، لاحقۂ جمع].

خوشاب (و معد) صف ، امذ.
۱. **آبدار ، چمک والا ، تازہ.**

دیے اس میں سب ستارے خوشاب
موتی جوں جھمکتے ہیں آب و تاب

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵). ۲. **جواہر آبدار ، آبدار موتی.**

لب پیو کا شہد ناب تمن
ہے دندان دُر ، خوشاب تمن

(۱۶۶۸ ، برہتی ، قربی ، ۵۲). جاننا چاہیے کہ مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں خوشاب ، تیزاب ، شکر گوں.
(۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶).

خوشال (و مج) صف (قدیم) شاذ.
خوشحال (رک) کا مخفف.

زلف کی زنجیر سوں اسکوں نکال
محل میں عشرت کہ (کے) لیجا کر خوشال

(۱۷۸۶ ، میر حاتم ، مثنوی حسن و دل ، ۲۶). [خوش + حال (رک) کی تخفیف].

---پَتّی (---فت پ ، شد ت) امث (قدیم) شاذ.
ایک محصول جو کسی خوشی کے موقع پر اخراجات کے لیے وصول کیا جاتا تھا جیسے : شادی ، بیٹے کی پیدائش
(جامع اللغات). [خوشال + پتی (رک)].

خوشالی (و مج) امث (قدیم) شاذ.
خوشحالی (رک) کا مخفف.

ہمہ اوست سوں خوشی خوشالی ہمہ ازوست ماں لذت
حاکم مانے سو حکم مانے کیسا جھگڑا حُجّت
(۱۶۵۳ ، گنج بخش قادری ، گنج شریف ، ۲۰۷).
ہنسی ہے خوشالی ستی ایک حور
کہ ہو روشنی اوسکے دانتاں کا نور
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، عنایت ، ۲۳). [خوش + حال (رک) کی تخفیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

خوشامَد (و معد ، فت م) امث.
۱. **وہ بات منہ پر عملاً کہنا جو دوسرے کو اچھی لگے خواہ غلط ہو ، حا ؛ بے جا تعریف ؛ عاجزی ، فروتنی.**
زلفاں کے تئیں خوشامد افسوں ہوئی ہے یارو
ڈسنے سیں وہ گئے ہیں جیسیں کہ ناگ ہرنے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).
ڈرتا ہوں خوشامد سے وہ مغرور نہ ہوجائے
قتل اوس کو کہیں غیر کا منظور نہ ہو جائے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۲). شاید میری اس بات کو لوگوں نے خیال کیا ہو گا کہ انگریزی گورنمنٹ کی خوشامد سے کہی ہے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ۱۱۷). متنبی ، ابو تمام ، بحتری جو اس دور کے پیغمبران سخن ہیں ان کا تمام تر کارنامہ بھی خوشامد اور ثنا گستری تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۹). بہتر یہ ہے کہ بادشاہ سے عاجزی اور خوشامد کرو. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۸۴). ۲. **آؤ بھگت ، خاطر مدارات ؛ اِصرار.** پرمز اس دفع البتہ تمہاری خوشامد کرے گا اور تم کو خوش کر کے بھیجے گا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل وہرمز ، ورق ، ۳۳ الف). ۳. **منہ دیکھے کی تعریف ، تحسین و ستائش.**
ظاہر میں جو تمہاری خوشامد کرے اسے
تم اپنا دوستدار سمجھتے ہو بے شمار
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۲). [خوش + ف : آمد ، آمدن = آنا].

---بَرامَد کَرنا محاورہ.
رک : **خوشامد**. ہر روز اس بزرگ کی خدمت میں دوڑ جاتا اور خوشامد برامد کیا کرتا. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۲۳۴). [خوشامد + برامد (رک) بطور تابع].

---چوتی (---و مج ، شد ٹ) صف.
بہت زیادہ خوشامد اور چاپلوسی کرنے والی عورت. دو چار لپھتیاں خوشامد چوتیاں ناک کا بال بنی ہوتی ہیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۵). [خوشامد + چوتی (رک)].

---خور (---و مج) صف.
رک : **خوشامدی**. خوشامد خور پکارتے ہیں کہ سبیل ہے ، یہ نہ سمجھنا کہ قلیل ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۷). محمد بلند خاں نے کہا خوشامد خورو جھوٹ نہ بولو. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۵۰). [خوشامد + ف : خور ، خوردن = کھانا].

---خورا (---و مج) صف مذ (مث : خوشامد خوری).
چاپلوسی کرنے والا ، بہت زیادہ خوشامدی. بات تیرے خوشامد خورے کی دم میں رسنا باندھوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۲). خوشامد خورے ہاں میں ہاں ملائیں ، جھوٹی سچی کہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۷). اری خوشامد خوری ، پاس کار تو جم جم جا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۸۲). [خوشامد + خور (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دَرآمَد (---فت د ، سک ر ، مد ا ، فت م) امث.
رک : **خوشامد برامد ؛ منت سماجت ، بہت زیادہ اِصرار.** بادشاہ نے اس کو خوشامد درامد سے مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۹۹). ہر زبردست کے آگے سر جھکا دیں اور خوشامد درآمد کر کے اپنی جان بچا لیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۵۳۱). کبھی کوئی عورت .... روسی پولیس والوں کی خوشامد درآمد کر کے قیدی بیٹے یا شوہر کے لیے کھانے کی کوئی چیز ... بھجوانے میں کامیاب ہو جاتی. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۶۳۴). [خوشامد + در (رک) + ف : آمد ، آمدن = آنا].

---دوست (---و مج ، سک س) صف.
اپنے بارے میں دوسرے کی خوشامد ، چاپلوسی ، اور تعریف و توصیف کو پسند کرنے والا ، خوشامد پسند.
وضع دوراں گو خوشامد دوست ہے قائم تو ہو
ہر کس و ناکس سے دب چلنا یہ اپنی خو نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۲). [خوشامد + دوست (رک)].

---سے آمَد ہے کہاوت.
خوشامد سے اکثر فائدہ ہو رہتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۱۱ ؛ نجم الامثال ، ۲۰۱).

---سے خدا راضی ہے کہاوت.
کہنے سننے اور منت سماجت کا اثر ہوتا ہے.
جو خوشامد کرے خلق اس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہے کہ خوشامد سے خدا راضی ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۸).

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
خوشامد دوست ، چاپلوس ، فروتن.
ہیں خوشامد طلب سب اہلِ دول
غور کرتے نہیں ہنر کی طرف
(۱۷۸۱ ، شاکرناجی ، د ، ۱۲۷). [خوشامد + طلب (رک)].

---طَلَبی (---فت ط ، ل) امث.
چاپلوسی ، فروتنی.
انسانِ ضعیف کو خوشامد کا سبق اللہ پہ تہمت خوشامدطلبی
(۱۹۸۰ ، جمیل مظہری ، فکرجمیل ، ۲۳۱). [خوشامد + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَہنا محاورہ.

عاجزی کرنا. ہندی نژاد اوس کی خوشامد کہہ کر دماغ اوس کا آسمان پر پہنچاتے ہیں. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۳۹).

---- گو (---- و مج) صف.
عاجزی و فروتنی کرنے والا، خوشامدی، خوشامد کرنے یا خوشامد کی باتیں کہنے والا.

سی کرتا بحث میں قائل اوسے کیونکر کہ مجلس میں
ہر ایک جانب سے اوسکے سو خوشامد گو نکل آئے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک (عکسی) ، ۵۷۸).

ہوئی جب سے زبانِ یار گستاخ
خوشامد گو ہوئے ناچار گستاخ

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۳). [خوشامد + ف : گو ، گفتن - کہنا].

خوشامدانہ (و معد ، فت م ، ن) م ف.
عجز و انکسار کے ساتھ. پہلے انداز کو خوشامدانہ ... اور دوسرے کو معاندانہ تنقیص کا نام دیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۴۱). [خوشامد + انہ ، لاحقۂ تمیز].

خوشامدی (و معد ، فت م) صف.
۱. چاپلوس ، منت سماجت کرنے والا ، خوشامد کرنے والا.

بازاں بودے کے سنگ میں ہے کہات کر سمجھنا
باتاں خوشامدی کیاں بیوں کات کر سمجھنا

(۱۶۹۷ ، احمد ، بیاض قدیم ، ۳۱). خوشامدیوں کوں نہ چاہیے کہ بہت کام خوشامدیوں سے برہم ہوتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۶). ایک خوشامدی مصاحب بولا یہ کیا نامردی ہے. (۱۸۰۲ ، کلیات ، ۴۳). چل خوشامدی! عشرت کی آواز سے شرم اور خوشی دونوں جذبوں کا اظہار ہو رہا تھا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۷). **۲. خوشامدانہ.** کیا اوسے مدحت پاشا کے معاونین کی وہ چیٹرز اور خوشامدی ستائشیں بھول گئی ہیں جو ... اوسکی مفروضہ کوششوں کے صلہ میں اوسے دی گئی تھیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۳). [خوشامد + ی ، لاحقۂ صفت].

---- ٹٹو (---- فت ٹ ، شد ٹ ، و مج) امذ.
حد سے زیادہ خوشامد اور منت سماجت کرنے والا. کیا ممالک مغربی و شمالی میں تعلیم اور تہذیب بہت کم ہے کہ جو یہ خوشامدی ٹٹو یوروپین کا مسخرہ کونسل تک پہونچا. (۱۸۹۳ ، البرٹ بل ، ۲۴). ایسے ہی قصیدہ گو تھے جیسے کہ عام خوشامدی ٹٹو. (۱۹۳۰ ، اردو ، اورنگ آباد ، اکتوبر : ۷۵۲). [خوشامد + ی ، لاحقۂ اسمیت و صفت + ٹٹو (رک)].

---- کا مُنہ کالا فقرہ.
خوشامدی آدمی بے عزت ہوتا ہے (خزینۃ الامثال ، ۸۳ ؛ جامع اللغات).

خوشامَن (و مج ، فت م) امث.
رک : خوش دامن. خوش + دامن سے خوشامن. (۱۹۲۱ ، وضع

اصطلاحات ، ۲۳۸).

خوشبُو (و معد ، سک ش ، و مج). (الف) صف.
اچھی بو یا باس رکھنے والا ، معطر ، خوشبودار ، مہکا ہوا.

از ہند تا خراسان خوشبو ہوا ہے عالم
وہ شاہ مشک بو کا گل پیرہن کہاں ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۱).

لگی تھی میں انا چیتی گلے تج پھول سُتوں یک دن
تدھاں تھے سر تھے پاواں لک اچھوں خوشبو مہکتی ہوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۲).

اوس سر پا کے کوں گلاب سے دھو
مشک و کافور سیتی کر خوشبو

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۸). پانی اس کا صاف سفید کافور سے زیادہ خوشبو ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۹۶). ان تمام اشیا میں ایک مخصوص قسم کی طاقت اور خوشبو پائی گئی. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۵۱). (ب) اث. **۱. اچھی مہک ، اچھی اور پسندیدہ بُو.**

قتیل عشق کس گل کا ہوں میں جو میرے زخموں سے
کلی کی شکل پیکانِ تیر کی خوشبو نکلتی ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۹).

بلبلوں کی وہ صدائیں وہ گلوں کی خوشبو
دل کو الجھاتے تھے سنبل کے وہ پرخم گیسو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۶). یہ خالص شراب ہے یہ کُھلی نہیں کہ اس کے اندر کی خوشبو باہر نکل گئی ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۴۸۱). مچھیروں نے وہ صندوق کھولا تو اس میں شاندار کھانے تھے جن کی خوشبو پھیل رہی تھی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۹۸). **۲. خوشبودار چیز ، عطر یا مشک وغیرہ.** طرح طرح کے سوغات عطر و خوشبو وغیرہ بھیجتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۵). آج کل خوش بوئیں مختلف قسم کے کیمیائی اجزا سے بہت زیادہ تیار کی جاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی : ۳۷). [خوش + بُو (رک)].

---- اُمَڈ آنا محاورہ.
کسی چیز سے بھبک کی شکل میں خوشبو نکل کر پھیلنا. جیسے ہی پہلی دیگ قریب آئی گرم گرم کھانے کی خوشبو اُمڈ آئی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸).

---- بَسْنا محاورہ.
کسی اچھی بُو کا کسی چیز میں جذب ہو جانا.

کون سی شکل چُھپی ہے مجھ میں
ایک خوشبو سی بسی ہے مجھ میں

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۹۰).

---- بَھرنا محاورہ.
ممی بنانا ، حنوط ملنا ، مردے کے بدن اور اسکے کفن پر چند خوشبودار چیزوں کا مرکب ملنا. یوسف ایک سو دس برس کا بوڑھا

ہو کر مر گیا انہوں نے اس میں خوشبو بھری اور اسے مصر میں صندوق میں رکھا۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۰۸)۔

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں خُوشبو دار چیزیں جیسے عطریات وغیرہ تیار کی جاتی اور رکھی جاتی ہیں۔ داروغہ خوشبو خانہ داروغہ گلاب خانہ وغیرہ جس اہل خدمت کو جو خدمت اور کام سپرد ہے ... ہر ایک اپنی خدمت اور کام میں مشغول رہتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸)۔ کرم علی پسر مہتر رمضان جو خوشبو خانہ کا داروغہ تھا۔ (۱۹۰۹ ، مرات احمدی ، ۸۳)۔ [خوشبو + خانہ (رک)]۔

---دار صف.
مُعطّر ، عُمدہ خُوشبو والا.

وہ خمیرہ بھرا تھا خوشبو دار
جس سے شرمائے مشکِ چین و تتار

(۱۸۸۰ ، قلق (مہذب اللغات))۔ ایک بوتل بھروا لا ... مگر خوشبودار ہو۔ (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۰)۔ خان کے مستعد ملازم ... خوشبودار تمبا کو کی چلمیں تازہ کر کر کے مہمانوں کو پیش کرتے۔ (۱۹۸۷ ، پا کیزہ ، جولائی ، ۳۸)۔ [خوشبو + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---دانَہ (---فت ن) امذ.
خُوشبودار چیز ، عُود ، گُوگل ، لُوبان وغیرہ بخور. آگ پروقت روشن ہے خوشبو دانہ سلگ رہا ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰)۔ [خوشبو + دانہ (رک)]۔

---دینا محاورہ.
(لفظاً) مہکانا ، مُعطّر کرنا ؛ (مجازاً) مُتوجّہ کرنا ، اپنی طرف کھینچنا. یہاں ایسی دکانیں ظہور میں آئیں جن کی مصنوعات صرف امیر لوگوں کو خوشبو دیتی ہیں۔ (۱۹۸۲ ، اوراق ، لاہور ، دسمبر : ۱۵۵)۔

---ساز صف.
سنگار اور سہاگ کی خوشبودار چیزیں تیار کرنے والا عطر ساز ، پھلیرا ، گندھی. جشن کی خوشی میں ہار پھول والے اور تیولی اور خوشبو ساز وغیرہ نے دکانیں کھولی ہیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۸۷)۔ [خوشبو + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا]۔

---سُلگانا محاورہ.
بخور کرنا ، لُوبان اور اگربتی وغیرہ سُلگانا. پھر میں نے اس کے لیے خوشبو سلگائی۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۳۵)۔

---طَراز (---فت ط) امذ.
عطر سازی اور عطر بیزی کرنے والا.

خوشبو طراز اور بھی کچھ نام ہیں مگر
صحرائے شوق میں چمن آرا ہے ان کا نام

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۴۷)۔ [خوشبو + ف : طراز ، طرازیدن ـ کاڑھنا ، سجانا]۔

---کَرْنا محاورہ.
رک : خوشبو (الف) صف ، خوشبو بسانا ، خوشبودار کرنا۔

پھر کہا شہ نے علقمہ سے سخن
تو بھی خوشبو کر اپنا پیراہن

(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۱۶۰)۔ پھر بقیہ گھی کو لونگ سے خوشبو کر کے ہر طرف ... ڈال دیں۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۶۵)۔

---کی طَرَح اُتَرْنا محاورہ.
خُوشبو کا بسنا ، پیوست ہونا یا سمانا ، مُعطّر ہونا ، مہکنا.

نہ اس سے آنکھ ملی تھی نہ اس کو دیکھا تھا
دیارِ جاں میں وہ خوشبو کی طرح اترا تھا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۵۰)۔

---کی لَپَٹیں اُٹھنا محاورہ.
بہت تیز مہک آنا ، مُعطّر ہو جانا ، خوشبوؤں کے بھبھکے اُٹھنا. خوشبوؤں کی لپٹیں اٹھتی ہیں جیسے سارا چوک عطر میں بسا ہو۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۹)۔

---مارْنا محاورہ.
مہکنا. اس جگہ مشک کی خوشبو مارتی تھی۔ (۱۶۸۱ ، کنز المومنین (دکھنی اردو کی لغت))۔

خوشْبُوئی (و معد ، سک ش ، و مع) امث.
۱. خوشبودار چیز ، عطر مُشک و عنبر اور بخور وغیرہ.

کتی یوں بی بیاں شیشے ڈبیاں بھر بھر رکھو خوشبوئی سوں
میں جو اب دیوں ساقی ہی یاں خوشبوئی بھروا کیا کروں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱)۔

جلے جس میں لوبان و صندل پڑا
نہ ہے کچھ نہ خوشبوئیوں کے سوا

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۳)۔ آرائش و زیبائش ان ایوانوں کو اپنے ہاتھ سے سجاتی تھی ... پھول برساتی تھی خوشبوئیاں جلاتی تھی۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷)۔ **۲. خُوشبو ، مہک.** جوں تن میں جیو ، یا خوشبوئی جوں پھول میں۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۳)۔

خوشی خوشبوئی خوش ہے اسپند آثار
عشق باس کے جلوہ میں بھید ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۲)۔ خوشبوئی عود سوزوں کی سے کئی کئی کوس تک جگہ معطر ہو گئی (۱۷۸۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۷)۔

اس گل کی بو دماغ میں ہو جب بسی ہوئی
پھر ڈھونڈھیں اور ہم کوئی خوشبوئی کس لیے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۷)۔ خوشبوئی (خوشبو) مولسری ، پسینہ ، بال کو اسم عام قرار دے کر ہی ان مثالوں میں جمع لایا گیا ہے۔ (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۱۰۳)۔ [خوشبو + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ فروشی (ـــ فت ف ، و مج) امث (قدیم).
خوشبودار چیزیں بیچنے کا کام.

ڈیاں پھول رنگ رنگ دکاناں چمن
کہ خوش بوئی فروشی ابی واں یوَن

(۱۶۰۹ ، قطب‌مشتری ، ۹۷). [خوشبوئی + ف : فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خوش بیگی (و معد ، ی مج) امذ.
امیر ، مُہتمم (مغلوں کے زمانے کا ایک عہدہ) ، **پرندوں کی دیکھ بھال کرنے والا.** بعض اوقات جانوراں شکاری ... خوش بیگی و قراول بیگی ملاحظہ کرائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۸۳) [خوش (قوش) + بیگ (۲) (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خوشتر (و معد ، سک ش ، فت ت) صف.
۱. **زیادہ اچّھا ، بہتر ، مقابلۃً اچھا.**

تج سات وصال منج سوں دینا ہے زر
زر تے نہیں ہے اس جہاں میں خوشتر

(۱۶۱۱ ، قلی‌قطب‌شاہ ، ک ، ۳ : ۵۰). ساحرہ نے یہ مضمون جو پڑھا اور ایسے مقام خوشتر کو دیکھا ، جوگی کی جویا اور مشتاق ہو کر بڑھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۷۵). ۲. **مناسب ، برمحل ، زیب دینے والا.**

اے ولی تیغِ غم سوں خوف نہ کر
خاکساری بدن پہ خوشتر ہے

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۹۶۷ : ۶۳)).

تو سراپا نور ہے خوشتر ہے عریانی تجھے
اور عریاں ہو کے لازم ہے خود افشانی تجھے

(۱۹۱۲ ، بانگ‌درا ، ۲۳۷). ۳. **دلفریب ، دلکش ، خوبصورت.** کوئی عورت حضرت کے نزدیک مجھ سے زیادہ خوشتر نہ تھی. (۱۸۴۵ ، احوال‌الانبیا ، ۲ : ۱۰۹).

وہ یوں بھی ماہ طلعت ہیں مگر شوخی قیامت ہے
کہ جتنے بد مزا ہوتے ہیں خوشتر ہوتے جاتے ہیں

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۷۹). ۴. **اطمینان بخش ، پُرسکون.**

خلد میں حال ہے ان کا خوشتر
ان کی جانب سے کچھ اندیشہ نہ کر

(۱۸۷۴ ، گلزار خلیل ، ۳۰). [خوش + تر ، لاحقۂ تفضیل].

خوش خانہ (و معد ، فت ن) امذ.
پالتو شکاری پرندوں باز و شاہین وغیرہ کے رکھنے کی جگہ ، چڑیا گھر ، جانورستان ، جانوروں کا باڑہ. دستور خوشخانہ باز اور بہری اور جرہ اور شاہین وغیرہ کو دست کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع‌العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳). واجد علی شاہ کا خوش خانہ ہندوستان کیا تمام دنیا میں لاجواب مانا گیا. (۱۹۱۷ ، صلائے‌عام ، دہلی ، اگست ، ۳۱). [خوش ، ف : قوش = شکاری پرندہ + خانہ (رک)].

خوشک (و معد ، سک ش) صف (قدیم).
رک : خُشک.

اوس خوشک کوں ایک بار دھو
دو بار پانی کر رواں !!

(۱۷۸۲ ، چار کرسی ، ۳۹).

خوشکابا (و معد ، سک ش) امذ (قدیم).
رک : خُشکابہ. بارانی گندم کی کاشت جنوری اور فروری کے درمیان کی جاتی ہے جسے مقامی زبان میں خوشکابا کہا جاتا ہے. (؟ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۸۸). [مقامی].

خوشکی (و معد ، سک ش) امث (قدیم).
رک : خُشکی.

کدھیں کوں جو اس ٹھار انساں کوئی
جو خوشکی تری سوں نہ آیا کوئی

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (قلمی) ، ۲۹).

خوشگوارِیَت (و معد ، سک ش ، فت گ ، کس ر ، فت ی) امث.
خُوشگوار کا اسم کیفیت ، بطیب خاطر ، پسندیدگی. ان حرکات سے ہم احساسات کی خوشگواریت یا ناگواریت ہی سے مطابقت پیدا نہیں کرتے. (۱۹۲۷ ، نفسیات‌عضوی ، ۱۶۱). علوی اور سفلی دونوں آوازیں خوشگواریت ، ترنم لطافت اور فنی انفرادیت رکھتی ہیں. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۷۶). [خوشگوار + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خوشنُود (و معد ، سک ش ، و مع) صف.
۱. **راضی.**

رضا دے توں خوشنود ہو کر منجے
کہ توں ہے ہری ہے ترا ڈر منجے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۹).

جو دل کو کسی کے کریں ایک بوسہ میں خوشنود
خوبوں میں کب اس بات کی توفیق رہی ہے

(۱۷۸۰ ، گل عجائب ، ۷۹).

خوشنود ہیں جو آپ تو خوشنود ہے اِلٰہ
ہم عاصیوں کو آپکے سایے میں ہے پناہ

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم‌آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۷). ۲. **خوش ، مسرور.**

عطارد کا حاصل مقصود کر
منادان دے دل کوں خوشنود کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۷).

شہ انگوٹھی کو لے ہوا خوشنود
کہا بر آیا دل کا اب مقصود

(۱۷۸۵ ، حسرت‌لکھنوی ، طوطی‌نامہ ، ۱۱۵). ہماری بہن آپ سے خوشنود ہے. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۲۲۳).

صدہا غمگین ہیں چند خوشنود بھی ہیں
سو بہر زیاں ہیں ، دو پئے سود بھی ہیں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۶۹). علی گڑھ کے لوگ کسی سے راضی و خوشنود ہونے میں ذرا دیر لگاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، آپ بیتی ، رشید احمد صدیقی ، ۱۳۰). [ف].

خُوشنُودی (و معد ، سک ش ، و مع) امث.
تالیف قلب ، خوشی ، رضامندی. تحقیق ہمیں دیکھیں کے تجے بناہے جیو میں تیری خوشنودی کا قبلہ سو نور ہے. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۱۳۸).

ہو کچھ چاہے سو کر خوشنودیٔ حق کا ہوں میں ضامن
پر اتنا دیکھیو تجھ سے کوئی دل ہو نہ رنجیدہ

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۳۱). رضامندی پدر کی خوشنودی خدا کی ہے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۲۸). کلیجے کے ٹکڑے کو خدا کی خوشنودی میں ذبح کر کے فرمانبرداری کی ایک بے نظیر مثال قائم کی. (۱۹۳۳ء ، قرآنی قصے ، ۳۸). خان صاحب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس سے بہتر موقع نہیں مل سکتا تھا. (۱۹۸۳ء ، ساتواں چراغ ، ۸۶). [خوشنود + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--ٔ مِزاج کس صف (--- کس م) امث.
دل کی خوشی ، رضامندی ، راضی ہونا (جامع اللغات). [خوشنودی + مزاج (رک)].

--ٔ مِزاج کا پَرْوانَہ کس صف (--- کس م ، فت پ ، سک ر ، فت ن) امذ.
سرٹیفکٹ یا چٹھی جو کسی کے کام سے خوش ہو کر اس کو دی جائے (جامع اللغات).

--- نامَہ (--- فت م) امذ.
راضی نامہ ، خوش ہونے کی سند. افسر بھی اپنے ماتحتوں سے خوشنودی نامہ لیتے تھے کہ ہم سے کوئی بدسلوکی نہیں کی. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۷). [خوشنودی + نامہ (رک)].

خوشَہ (و مع ، فت ش) امذ.
۱. (i) **گچھا.**

درختاں ووسنے کے جوتی دے
کہ خوشے اسے لعل موتی دے

(۱۶۰۹ء ، ضمیمہ قطب مشتری ، ۸). سرج کے ہر خوشے پر بڑی بڑی بنی ہوتی ہیں. (۱۸۴۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۲).
(ii) **پھلوں کا گچھا.**

سو خوشے دا کھ لا کیاں کے لڑیا سنبلا ہے جوں
سبے اس دا کھ ملدوا سو جیا انبر کہن سارا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۵).

جب میں پایا ہوں مزہ میں غم کے میٹھے کیف کا
دل مرا کھٹا ہوا انگور کے خوشوں ستی

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۶۰). ایک انگور کی ٹٹیوں پر خوشے پکے لگ رہے تھے. (۱۸۰۲ء ، گنج خوبی ، ۱۰۵). اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ انگور کا خوشہ توڑ رہا ہے. (۱۹۳۳ء ، قرآنی قصے ، ۹۷).

سفلوں کی صحبت میں رہ کر فیض ہے کس نے پایا
کیکر پر انگور چڑھا تو ہر خوشہ زخمایا

(۱۹۸۵ء ، دریں دریں ، ۱۱۸). (iii) **اناج کی بالی.**

چھڑے گندم کے سات آئے پھر اُس دم
کہ دانے ان خوشوں سے اسمیں تھے کم

(۱۷۹۷ء ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۷۲). بال کے درخت یعنی جن کا اناج بال اور خوشوں میں پیدا ہوتا ہے. (۱۸۶۵ء ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۲). محمدؐ نام ایک کاشتکار نے بیج زمین میں ڈالا اور اس سے سیکڑوں ہزاروں خوشے پیدا ہو گئے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۳۶). میں صبح ہی سے ان کھیتوں میں گھوم رہا تھا جن میں گندم کی نئی قسم باران کاشت کی گئی تھی ... خوشوں کی لمبائی بھی مناسب تھی. (۱۹۸۲ء ، دوسرا کنارا ، ۹۳). (iv) (نفسیات) **گچھے دار سوراخ ، اعضا کی پیچدار بناوٹ.** ان قوسوں کا درمیانی حصّہ ایک چھوٹے سے خوشے یا غُدے کی شکل کا ہوتا ہے. (۱۹۲۷ء ، نفسیات عضوی ، ۱۰). ۲. **گھوڑے کی پیشانی پر کی بھونریاں جو تعداد میں دو سے زائد اور پانچ تک ایک گچھے کی شکل میں ہوں ، چفر ، جھنا ، سینگن ، قینچی**

مغل کہتے ہیں لیکن ان کو خوشہ
نہیں لیتے اسے لیتے ہیں گوشہ

(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۴). اگر پیشانی پر ایک بھونری ہو تو بد نہیں ... اور جو دو سے زیادہ ہوں تو اسکو اہل ایران خوشہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۶). ۳. **ایک صورت کوکبہ ، سنبلہ ؛ کنیا ؛ ایک پرند کا نام ؛ قوسِ قزح** (جامع اللغات). [ف : خوشہ ؛ پہلو : خوشک ؛ س : گوش गोश].

--ٔ پَرْوِین کس اضا (--- فت پ ، سک ر ، ی مع) امذ.
(فلکیات) **سات ستاروں کا جھرمٹ ، مجمع النجوم ، تارامنڈل.**

خوشہ چین جمالِ جاناں ہیں
خرمنِ ماہ و خوشۂ پروین

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۵۳).

فلک تھا خوشۂ پروین پہ نازاں
ہم ایسے دانہ زد کے مہماں تھے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۳۱۲). [خوشہ + پروین (رک)].

--- پیشَہ کاراں (--- ی مع ، فت ش) امذ.
پرندوں کو ڈرانے کا پتلا (جامع اللغات). [خوشہ + پیشہ + کار (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

--- چِین (--- ی مع) صف.
۱. **خوشہ توڑنے والا ، خوشہ چُننے والا ، اناج (ناج) کی بالیں چننے والا جو کھیت کٹنے کے بعد پڑی رہ جاتی ہیں.**

وہ خوشہ چیں نظر آتے ہیں اب نہ بیوپاری
لگے ہوئے کہیں خرمن ہیں اور کہیں انبار

(۱۹۲۰ء ، شاد عظیم آبادی ، سروشِ ہستی ، ۹۳). ۲. (کنایۃً) **اچھائی برائی کا فیصلہ کرنے والا ، پردہ پوشی کرنے والا.** حق تعالیٰ بخشے اوس کے گناہوں کوں اور پوشیدہ کرے اوس کے عیبوں کوں ، کہ خوشہ چین سب سخن فہموں کے کھلیان کا ہے. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۳۶). ۳. **فیض حاصل کرنے والا ، فائدہ**

اٹھانے والا ، منتفع۔

جکوئی فہم میں لک پنہاں ایں
سو دسریاں کے وو خوشہ چیناں ایں

(۱۶۰۹ع ، قطب مشتری ، ۱۸)۔ جنہوں نے زبان کی درستی پر توجہ کی ہے میں تو ان کا جھوٹا کھانے والا اور خوشہ چیں ہوں۔ (۱۸۸۸ع ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۹۵)۔ بوعلی سینا اسی کتب خانے کا خوشہ چیں تھا۔ (۱۹۱۴ع ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۳)۔ فارسی کا شعری اسلوب خود اسقدر منجھا ... ہوا ہے کہ اردو خود اس کی خوشہ چیں ہے۔ (۱۹۸۵ع ، دریں دریں ، ۱۹)۔ [خوشہ + ف : چیں ، چیدن - چننا]۔

---چینی (---ی مع) امث۔

۱. **فائدہ اٹھانے کا عمل ، فیض حاصل کرنا۔**

دنیا ہی لوٹ کے بنی کروں خوشہ چینی میں
کہ ہرگز منع مے عادت نہیں ہے خوشہ چینا کا

(۱۶۷۸ع ، غواصی ، ک ، ۱۰۹)۔ ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ قدما کی خوشہ چینی سے ہم کو استغنا حاصل ہے۔ (۱۸۹۳ع ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۳۷)۔ عربی تصنیفات سے مصنف نے خوشہ چینی کی۔ (۱۹۳۵ع ، عبرت نامۂ اندلس ، ۴۴)۔ قوموں کی دیومالائیں اور داستانیں بھی ... بعض صورتوں میں اتنی مشابہ نظر آتی ہیں کہ باہمی خوشہ چینی کا گمان گزرتا ہے۔ (۱۹۸۳ع ، علامتوں کا زوال ، ۱۴۹)۔ ۲. **سجدہ کا منتظر۔** لڑائی کا کھیت تو وہ کاٹ رہا تھا میں اس کے قدموں کے نیچے خوشہ چینی کر رہا تھا۔ (۱۸۹۷ع ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۶)۔ ۳. **خوشہ توڑنے کا عمل۔**

خوشہ چینی آج کل کر لے کہ ہے فصلِ ربیع
تا کہ جاڑے کے دنوں میں آئے یہ سرمایہ کام

(۱۸۹۹ع ، بہارستان ، ۵۸۵)۔ [خوشہ + چیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خَرَک کس اضا (---فت خ ، ر) امذ۔

خوشہ خرک ، یہ مشہور قسم ہے خرمائے فارس کی جسکے دانے بہت زبردست ہوتے ہیں ... اہل زبان نے اس قسم کو اسکی کلانیت کی وجہ سے مبالغتہً خوشہ خرک سے نام زد کیا جس کا یہ مطلب ہے کہ اس قسم کا ایک خرما گویا مساوی ہے خرک کے ایک خوشہ کے (ماخوذ : فلاحۃ النخل ، ۴۶)۔ [خوشہ + خرک (رک)]۔

---دار جڑ (---فت ج) امث۔

(نباتات) ایک قسم کی جڑ جو گچھے کی شکل میں ہوتی ہے۔ بعض پودوں میں کئی ریشہ دار جڑیں تنے کے اساس پر ایک گچھے یا خوشے کی شکل میں پائی جاتی ہیں اس قسم کی جڑوں کو خوشہ دار جڑیں کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶ع ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۳۵)۔ جب تنے کے نچلے حصے سے بہت سی جڑیں نکل آئیں اور پھول کر خوشہ سا بن جائیں تو یہ خوشہ دار جڑیں کہلاتی ہیں۔ (۱۹۸۱ع ، آسان نباتیات ، ۲۱)۔ [خوشہ + دار (رک) + جڑ (رک)]۔

---دَھرْنا محاورہ (قدیم)۔

خوشہ چینی کرنا۔

ہر یک گوشے تھے تو شے دھرتا تھا سیر
ہر یک بنے تھے خوشہ دھرتا تھا میں

(۱۶۳۹ع ، خاورنامہ ، ۱۳۱)۔

---کَدَر کس اضا (---فت ک ، د) امذ۔

کیوڑے کے پھولوں کا گچھا

موجود باغ خلد سے ہو خوشۂ کدر
مجکو پئے دماغ جو ترطیب چاہیے

(۱۸۷۳ع ، دیوان فدا ، ۳۳۶)۔ [خوشہ + کدر (رک)]۔

---لگانا محاورہ۔

تزئین کرنا ، سجانا۔ کبھی ابر کو کشت زار پر برساتا ہے اور کبھی شاخسار حدیقۂ گلزار میں خوشہ لگاتا ہے۔ (۱۸۵۵ع ، غزوات حیدری ، ۳۰۲)۔

خوشَئی (و مج ، فت ش) صف۔

خوشوں کی مانند۔ اگر دوسری اور اس کے بعد کی تقسیمیں زاویہ قائمہ پر نہ ہوں بلکہ کسی اور زاویہ پر ہوں تو کروے جو گوشہ شکل اختیار کرنے کے بجائے خوشئی شکل اختیار کر لیں گے۔ (۱۹۶۷ع ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۵۸)۔ [خوشہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ صفت]۔

---کُروے (---ضم ک) امذ۔

(حیاتیات) گول دائروں میں ایک دوسرے سے متصل جرثومے ، خوشہ نما۔ کرووں کی بعض انواع کروی خلیوں کے بے ضابطہ خوشے بناتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی شکل انگور کے خوشوں کے مشابہ نظر آتی ہے ایسے کروے خوشئی کروے کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۷ع ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۵۹)۔ [خوشئی + کروے - Cocci]۔

خوشی (و معد) امث۔

۱. **مسرت ، سرور ، خرمی ، شادمانی۔**

سنیا گل سنساریاں ترسسا درویش
جو آئے پر خوش رہیں تن کو خوشی بہشت

(۱۶۵۴ع ، گنج خوبی ، ۱۶۳)۔ دلبر کے تائیں شرم سے و ڈر پہلے ملاپ کے سے سوچ ہوتا ہے اور خوشی بادشاہزادے کی ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔ (۱۷۳۶ع ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۱)۔

جینے کی اس چمن میں خوشی دل سے فوت ہے
بلبل جو گل کی شکل نہ دیکھے تو موت ہے

(۱۸۷۳ع ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳)۔

سچ ہے کہ فاقہ کش کو خوشی کیا خطاب کی
ان بن بہہ پوچھتی ہے کبھو تلد کیا ملا

(۱۹۳۲ع ، سنگ و خشت ، ۲۰)۔ واپس آنے کی خوشی تو ہو گی لیکن میرا کوئی گھر بار نہیں ہے۔ (۱۹۸۲ع ، انسانی تماشا ،

١٦٢٢). ٢. جشن ، تقریب مسرت.

خوش ہو خوشی ہنسی لیے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لگیا ات ناچنے آلاپ جب گایا اتند

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣٩). آج رات کو عید شعبان اور ولادت امام مہدی کی خوشی ہوتی ہے جگہ جگہ لوگوں نے لیمپ روشن کر رکھے تھے. (١٩١٢ ، روزنامۂ سیاحت ، ٢ : ١٧٣). ٣. مرضی ، خواہش ، رضا مندی.

ان کی خوشی کرتے جم تت اوٹھ کھاتے ان کا غم

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ستمبر ، ١٩٥٧ : ٦٠)).

سب اختیار میرا تجھ ہاتھ ہے پیارا
جس حال سوں رکھے گا ہے او خوشی ہمارا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢).

ہے اپنی خوشی اس میں کہ تو جس میں خوشی ہو
آرام ہے اپنے تئیں آرام سے تیرے

(١٧٨٦ ، میرحسن ، د ، ١٣٣).

رنج ہی دے جو خوشی اوس ستم ایجاد کی ہے
یوں بھی ہم شاد ہیں خاطر دلِ ناشاد کی ہے

(١٩٠٣ ، نظم نگارین ، ١٣٢). ہم وہی کریں گے جس میں تمھاری خوشی ہے ، تمھاری خوشی ، ہماری خوشی ہے. (١٩٧٥ ، خاک نشیں ، ١٣٥). ٣. **مسرور ، خورسند ، مگن ، شادمان ، شادان ، فرحان ، خوش.** کسی کوں دلگیر دیکھیں تو خوشی نہ ہوں. (١٧٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٢٦٣).

خوشی ایک دن بھی نہ دیکھا تمھیں
یہ غم کس طرح کا ہے رہتا تمھیں

(١٨٠٢ ، بہارِ دانش ، مرزا جان طپش ، ٢٣).

بہاروں پہ ہیں بوستاں کیسے کیسے
خوشی پھرتے ہیں باغباں کیسے کیسے

(١٩٣٥ ، عیاں (ضیاالسلام) ، د ، ١٩٣). ٥. **راضی ، رضا مند.** اگر وے تیرہاتھ باویں نہ لحاظ کریں تمھاری خوشی کا نہ عہد کا. (١٧٩٠ ، قرآن پاک (ترجمہ) ، شاہ عبدالقادر ، ١٧٣).

جو مہجور ایسی کرنے منصفی
تو کیونکر نہو خلق اس سے خوشی

(١٨١٣ ، نورتن ، ١٠٦).

خوشی ہو یا کہ خفا میں گلے لگوں کا ضرور
جھکا ہوں یار ترے ناز ہی اوٹھانے کو

(١٨٨٩ ، دیوان یاس ، ١٣٨). ٦. **آسودہ مطمئن.**

کبھی تو دل کو پرویا کبھی جگر چھیدا
کبھی خوشی مجھے وہ اک پلک نہ دیکھ سکا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٣٠). ٧. **ترنگ ، جوش ، امنگ.**

قاسم اس مکتوب کا مضمون خاطر لیایا
بہوت محظوظ ہوا بہوت خوشی میں آیا

(١٦٣٥ ، سب رس ، ٧٨). اپنے دل کی خوشی میں بہت کچھ صرف کر ڈالتے ہیں. (١٨٨٣ ، سفرنامۂ پنجاب ، سرسید ، ٢٥٦). ٨. **فرحت اور انبساط میں بدن کو حرکت دینے یا اچھلنے اور کودنے کا عمل ، خوش فعلی.** عشق میں اپنے ہے تو اس میں ہیں جو مستی ہو خوش ہو او لالے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٥). قاسم نے جو اپنے مرکب کو دیکھا اور مرکب کی بھی نگاہ پڑی خوشیاں کرنے لگا. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٣). ٩. **نیکی.**

غضب میں جان ہے کیا کیجیے بدلہ رنج و فرقت کا
بدی سے کر نہیں سکتے خوشی سے ہو نہیں سکتا

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٨). ١٠. **بے فکری ، آزادی.** خوشی کے دو دن مقرر تھے جس میں وہ کھیلتے اور خوشیاں منایا کرتے تھے. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ١٥٨). ١١. **ولادت ، بچے کی پیدائش.** انہوں نے ایک حسین و جمیل ... بلی پال رکھی تھی حال ہی میں بلی کے ہاں خوشی ہونی تھی. (١٩٨٦ ، قومی زبان ، اگست : ٢٠). [خوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَخْش (--- فت ب ، سک خ) صف.
خوش کرنے والا (جامع اللغات). [خوشی + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا ، دینا].

--- بَخُوشی (--- فت ب ، و مع) امت.
رک : **خوشی خوشی ، خوشی سے.** میں نے رخصت مانگی ، خوشی بخوشی اجازت دی. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٣٣). [خوشی + ب (حرف عطف) + خوشی (رک)].

--- بہانا محاورہ (قدیم).
جی چاہنا. اگر جانتا ہے کہ بھوجہ ہے بھی انگے کچھ نہیں تو خوشی بھانے سو کر. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٢٣).

--- پَر آنا محاورہ.
خوش ہونا ، مسرور ہونا. بادشاہاں خوشی پر آئے تو خلق کوں بی خوشی بھائے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٧).

--- پُر خوشی (--- فت پ ، و معد) امث (قدیم).
بہت زیادہ مسرت.

مدن بھوگی شہ مست متوال ہو
خوشیاں پر خوشیاں دیکھو یہ خوشحال ہو

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٢).

--- پُوری کَرنا محاورہ.
کسی کی خواہش پوری کرنا ، ارمان نکالنا ، مرضی کے مطابق کام کر کے کسی کو خوش کرنا. وہ فرمانبردار تھی اور چاہتی تھی کہ صمصام کی خوشیاں پوری کرے. (١٩٢٣ ، گرداب حیات ، ٩٨).

--- پھرنا محاورہ.
خوش ہونا ، مسرور ہونا.

بہار گلستاں کی ہے آمد آمد
خوشی پھرتے ہیں باغباں کیسے کیسے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢ : ٢٥٢).

--- سے پُھکْنا محاورہ (قدیم).

خوشی سے پھُولنا.

پھکیا اس خوشی تے سو دورا ہوا
شم سات مغرور پورا ہوا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۳).

---تھے کھِلنا محاورہ (قدیم).
بہت مسرور ہونا ، خوشی سے پھولنا.

سنیا جوں کہ یو بات اسفندیار
خوشی تھے کھلیا جوں کہ پھولِ بہار
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۸۸).

---ٹپکنا محاورہ.
مُسرّت آشکار ہونا ، خُوشی ظاہر ہونا.

یہ کیسا رنج ہے یارب ٹپکتی ہے خوشی جس سے
کہ نغمہ کی ہے کیفیت مرے دشمن کے نالے میں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵۷).

---خاطر (---کس ط) امث.
دلی نشاط و انبساط ، دل کا سکھ چین ، اطمینان و فراغت ، من آنند ، خوشدلی ، طیب خاطر. خوشی خاطر سے سلطنت پر قائم ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۵). [خوشی + خاطر (رک)].

---خاں صف.
رو میں بہتا ہوا ، اپنی دنیا میں مگن ، اپنی مرضی کا مالک ، من مرضی (اپنے کے ساتھ). اس وقت یہ اس کے دل میں سوجھی کہ ... اپنے ہم خوشی خاں ہیں. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۱۷۴). [خوشی + ت : خاں (رک)].

---خَبَر (---فت خ ، ب) امث.
خُوش خبری. خوشی خبر ہے اتو کوں دنیا ہور آخرت میں. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت). [خوشی + خبر (رک)].

---خُرّمی / خورمی (---ضم خ ، شد ر بفت) امث.
شادمانی ، مسرّت.

خوشی خرمی میں اوپلتیاں چلیاں
اکھرتیاں و پھرتیاں او چھلتیاں چلیاں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰).

خوشی خرمی ہے تجے سخت آج
کہ یاری دیے ہیں ترے بخت آج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷). تم ... ایسی خوشی خورمی کرتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۵۸). [خوشی + خرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خواہ م ف.
اپنی مرضی سے ، اپنی مرضی کے مطابق (علمی اردو لغت).

---خوشی م ف.
دلی آمادگی اور خوشدلی کے ساتھ ، خندہ پیشانی کے ساتھ ، بطیب خاطر. حضور سے رخصت ہو کر خوشی خوشی باہر نکلا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴). میں اس کو شائع کروں گا میں نے دہلی آ کر خوشی خوشی ناول ان کو بھیجدیا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵۶). اس کو چاہیے تھا کہ خوشی خوشی دوڑتا ہنستا گھر آتا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۳۸). [خوشی + خوشی].

---دِلانا محاورہ (قدیم).
مسرّت و شادمانی عطا کرنا.

محمدؐ کے صدقے تھے سب دور کر غم
عجب کچھ خوشی منج النّبی دلایا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۷).

---رَچانا محاورہ.
خوشی منانا ، خوشی کرنا. ہندوستانی سلاطین کے محلوں میں کیوں کر خوشی رچائی جاتی ہے اس کی پوری تصویر میر حسن نے کھینچی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۵۱).

---رَہنا محاورہ.
خُوش رہنا ، مسرور رہنا.

رات کو عیش رہا تھا گلِ رُخسار کے سات
جیسے بلبل خوشی رہتی ہے گلزار (گلِ زار) کے سات
(۱۷۸۰ ، مظہر جان جاناں ، کلام ، ۲۹۶).

میں خفا ہوں تو بلا سے تو خوشی رہ جانِ من
ورنہ مر جاؤں گا دیکھوں گا اگر عزوں تجھے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۰).

---سُوں پُھولنا محاورہ (قدیم).
رک : خوشی سے پھولنا.

پھولی ہوں ات خوشی سوں ، ہوں باغ باغ من میں
جب پت میں پت ملا کر پھرتے چمن میں جَمْ جَمْ
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۹).

---سُوں کِھلنا محاورہ.
بہت خُوش ہونا ، باغ باغ ہونا. غنچہ تھا سو خوشی سوں جوں پھول کھلیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

---سی خوشی (---و معد) امث.
حد سے زیادہ مُسرّت و شادمانی.

ہوتی ہے اب کے جہاں میں کوئی خوشی سی خوشی
کہ ہنس رہے ہیں پڑے زخم سینہ ہائے فگار
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۱۷).

---سے م ف.
مرضی سے ، راضی برضا.

عقب میں جان ہے کیا کیجے بدلہ رنج و فرقت کا
بدی سے کر نہیں سکتے خوشی سے ہو نہیں سکتا

(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۱۸). مصیبت بھی پڑے تو آدمی خوشی سے برداشت کرلیتا ہے. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۳۳).

---سے اُچھل پڑنا محاورہ.
حد درجہ خُوش ہونا ، خُوشی سے پھولے نہ سمانا. میں نے خود وہ اسکارف مسز پیٹر کو دیا تو وہ خوشی سے اچھل پڑی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۵).

---سے بَغَلیں بَجانا محاورہ.
بہت زیادہ مسرت و شادمانی کا اظہار کرنا. فوراً لائبریری میں واپس آئے مجھے بے جان سمجھ کر ان کی جان میں جان آئی خوشی سے بچوں کی طرح بغلیں بجائیں. (۱۹۸۳ ، جنت نگاہ ، ۱۵۹).

---سے (میں) پَیرَہَن (جامے) میں نہ سَمانا محاورہ.
وفور مسرت کے باعث بے قابو ہو جانا ، بیحد خُوش ہونا.

بدن خوشی میں سماتا نہیں ہے جامے میں
کہ راحتِ دل و آرام بخشِ جاں آیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۳). یہ سنتے ہی ازخود رفتہ ہو گئے خوشی سے جامے میں برنگ گل پھولے نہ سمائے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۲). برائے لشکر وردیاں عمدہ تقسیم ہوں کہ جن کی آب و تاب سے فلک اطلس شرمائے ہر ملازم خوشی سے پیرہن میں نہ سمائے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۸۲).

---سے پُھکنا محاورہ.
مسرت سے پُھولنا ، بہت زیادہ خُوش ہونا.

وہ گنونت سکی جو کبھی اپنی ذات
خوشی سے پھکی شاہزادے کی ذات

(۱۹۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۶).

---سے پُھولا/ پُھولوں/ پُھولے نہ سَمانا محاورہ
نہایت مسرور ہونا ، وفور مسرت کے باعث قابو میں نہ رہنا.

میکال شگفتہ ہوئے جاتے تھے خوشی سے
جبریل تو پھولوں نہ سماتے تھے خوشی سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶). مذ کورہ دونوں شعر لکھ کر خوشی سے پھولا نہ سماتا ہو گا. (۱۹۲۷ ، سلطان مہارانا ، ۱۸۷). تمہارے بارے میں اچھی اچھی خبریں سن کر خوشی سے پھولی نہ سماؤں گی. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۶۰).

---سے پُھولْنا محاورہ.
بہت زیادہ خُوش ہونا.

بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سے پھولے
غلماں لیے ہار ، حور گجرے

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت محسن ، ۸۱).

ہرگز نہ خوشی سے تو بہت پھول
یو نہیں ہستی میں رکھ یہ معمول

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۲).

---سیتی م ف.
خُوشی سے ، خُوشی خُوشی.

تیرے قدموں پر قربان کر دیویں خوش سیتی
تجھ قدم ہمارے سر ، یا نصیب و یا قسمت

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۹).

---سے جُھوم اُٹھنا محاورہ.
بہت خُوش ہونا. وہ خبر سنتے ہی خوشی سے جھوم اُٹھا. (۱۹۸۶ ، ماہنامہ فاران ، جولائی : ۳۶).

---سے دیوانَہ ہونا محاورہ.
رک : خُوشی میں پُھولنا. وہ جیسے خوشی سے ایک دم دیوانی ہو گئی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۸۲).

---کا دَمامَہ بَجْنا محاورہ.
شادیانے بجنا.

کنور کا جیو سن مہاراج نے
خوشی کا دمامہ لگا باجنے

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلا کام ، ۹۵).

---کا رونا (---و مج) امذ.
فرط مسرت سے آنکھوں کی اشکباری . وفور جذبات سے آنسو نکل آنا. جس وقت میں اپنے گھر میں آیا ... حور بانو مجھ سے لپٹ کر خوشی کا رونا روئیں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۷۳).

---کَرْنا ف م ، نیز محاورہ
۱. خُوشی منانا ، مسرُور ہونا ، شاد و خُرّم ہونا.

کرے مشتری دھر ہزاراں خوشی
ترے جز کشاں پاس آئے کشی

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۷). ہم بھی اس خوشی کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے. (۱۸۹۸ ، سر سید ، مضامین ، ۹۱).

ملو مہندی ، اتارو سوگ ، یاروں سے ہنسو بولو
مری خاطر سے دو دن مرگ دشمن کی خوشی کر لو

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۱۱). ۲. کسی کی خواہش پُوری کرنا ، کسی کی منشا اور مرضی کے مطابق کام کرنا ، خوش کرنا. ابی جل جل مرتی ، سوکن کیوں خوشی کرتی. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)). قسمت لڑی بات بن پڑی حضرت نے میری خوشی کی ، مجبور رخصت دی. (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۵).

مبارک ہو کہ ٹھہرا فیصلہ یہ حسن و الفت کا
تمہاری میں خوشی کرتا ہوں تم میری خوشی کرلو

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۲۳). ۳. داد عیش دینا ، لذت بخش چیزوں سے لطف اندوز ہونا. عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ اور مردیں اپنی عورتوں کے ساتھ خوشیاں کرینگے. (۱۸۷۳ ، مفتاح الجنت ، کرامت علی ، ۲).

---کَڑوی کَرنا محاورہ.
رنگ میں بھنگ کرنا. اب اس کی خوشی کڑوی نہ کرنا. (۱۷۹۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---کی گھڑی (---فت گھ) امث.
مبارک ساعت. ایسی خوشی کی گھڑی میں بد شگونی کیسی ؟. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۹۳)

---کی لَہَر دَوڑنا محاورہ.
بہت خوش ہونا. قاسم کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۸۷).

---کے بَچَن ہونا محاورہ.
پیار محبت کی باتیں ہونا.

بظاہر ہوئی شاد و خوش وقت زن
لگے ہونے باہم خوشی کے بچن

(۱۸۰۲ ، بہاردانش ، مرزا جان طپش ، ۲۹).

---کے پُھول کِھلْنا محاورہ.
مسرت و شادمانی حاصل ہونا. راحت بھری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی اور خوشیوں کے پھول کھلا کریں گے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۷).

---کے شادیانے بَجْنا محاورہ.
خوشی منانا ، جشن منانا. ان کے کل عزیزوں کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا اور خوشی کے شادیانے بجنے لگے. (۱۸۹۴ ، کامنی ، ۸).

---کے لوگ (---و میج) امذ.
وہ لوگ جو مزے اڑانے کی بساط رکھتے ہیں ، امیر لوگ یا مسخرے، بھانڈ، طوائفیں (جامع اللغات؛ مخزن المحاورات، ۳۴۴).

---کے مارے م ف.
حد درجہ مسرت و شادمانی سے. خوشی کے مارے نہ بیداری کا کسل ہوا نہ آنکھوں پر خدا نا کردہ کوئی اثر. (۱۹۲۳ ، مکتوبات شاد ، ۱۳۵).

---کے مارے اُچھل پڑنا محاورہ.
بے اختیار اظہار مسرت کرنا. رابعہ تو اتنا اشارہ پا کر خوشی کے مارے اچھل پڑی. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۰۶). بادشاہ خوشی کے مارے اچھل پڑا. (۱۹۵۹ ، پیراہن طوطا ، ۲۲).

---کے مارے پُھول جانا (پُھولوں) پُھولے نَہ سَمانا محاورہ.
بہت زیادہ خوش ہونا ، نہایت بشاش ہونا.

کیا اس رشک گل نے جب یہ قبول
گیا عاشق خوشی کے مارے پھول

(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۱۹۲). ہمارے ذی احتشام مہمان جناب سید احمد خان بہادر نجم الہند جن کی میز بانی کی عزت سے آج یہ انجمن خوشی کے مارے پھولی نہیں سماتی. (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱۳). عنایت عام ہوتی تو یشنک میں خوشی کے مارے پھول جاتی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۱۰).

---کے مارے مَرنا محاورہ.
بہت زیادہ مسرت و شادمانی سے خوشی کا سکتہ ہو جانا ، سرور سے بے حال ہو جانا.

مارے خوشی کے مر گئے صبح شب فراق
کتنے سبک ہوئے ہیں گراں جانیوں میں ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۱).

---گَنانا محاورہ.
خوشی منانا ، کاج کرنا. برس دیس میں شہ گنانے خوشی. (۱۶۳۰ ، لیلیٰ مجنوں (دکھنی اردو کی لغت)).

---مَنانا محاورہ.
تقریب برپا کرنا ، مسرت کا اظہار کرنا. سب مل کر لوٹتے ہیں کھاتے ہیں خوشیاں مناتے ہیں اور اسے سال آئندہ کے لیے نیک شگون سمجھتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۵).

میری وفا کی قدر تو کیا کیجیے گا آپ
خوشیاں منائیے گا مرے انتقال پر

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۸۷). اس کی پیدائش کی خوشی میں ... باجے بجائے جائیں گے سارے شہر میں بہت خوشی منائی جائے گی. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۳).

---میں اُمَنڈ جانا محاورہ (قدیم)
خوشی سے بے قابو ہو جانا. ماں باپ اپنے بچیوں کے دیدار سوں خوشی میں امنڈ جا کر بھر بھرانے سوں مرغولیاں کرتے تھے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---میں آنا ف ل.
خوش ہونا ، مسرور ہونا. قاصد اس مکتوب کا مضمون خاطر لیایا ، بہوت محظوظ ہوا ، بہوت خوشی میں آیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۸).

---میں (پُھول جانا) پُھولْنا محاورہ.
جوش مسرت کے باعث اپنے گرد و پیش سے غافل ہو جانا ، خوشی میں کھو جانا.

کس سے مل کر خوشی میں پھول گئے
تم یکایک جو ہم کو بھول گئے

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۹).

---و خُرّمی (---و غم ، ضم خ ، شد ر بفت) امث.
مسرت و شادمانی. شہزادہ شہر میں داخل ہوا اور بصد خوشی و خرمی پدر بزرگوار سے ملا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۰).
[خوشی + و (عطف) + خرمی (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **ادائیگی فرض سے مطمئن ہونا.**

کچھ غم نہ کریں آپ یہ محتاج خوشی ہے
ان دونوں کے مرنے کی مجھے آج خوشی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مرا ثی ، ۳ : ۱۱۲). ۲. **خوش ہونا.**

دکھلاؤ زلف و رخ تو خوشی ہو کے میں کہوں
یہ شب شب برات یہ دن روزِ عید ہے

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۲۱۷).

غَوض (و لین) امذ.
۱. **پانی میں غوطہ لگانا ، غواصی کرنا.** آخر بعد از غوض و غوص کے ان بیچار ناشناہی میں محروم اور مایوس برآتا کیا صورت رکھی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۶). ۲. **کسی چیز کے اندر داخل ہونا ، گھسنا.** دیکھا سلمان غوض کرتے تھے غمزات موت میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۸). ۳. **تعقل ، تفکر اور تحقیق کے ذریعے کسی بات کی تہہ تک پہنچنے کا عمل ، کوشش ، سوچ بچار.** فضلا اس میں جوں جوں غوض کرتے ہیں کیفیتیں پاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۶). اپنی قوت مطالعہ و غوض سے اس کی تہ پر پہنچو یہ نہیں کہ سطح ہی پر رہ کر سطیح (سطحی) بن جاؤ. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۹).

ارادے میں غوض اور نظروں میں عبرت
زباں پر ہمیشہ ثنائے خدا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۸۱). ۴. **کسی امر یا مسئلے کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لانے کا عمل.** اہل یورپ کے حکما جنھوں نے کہ اس باب میں بڑا غوض کیا ہے اس بات کو مانتے ہیں. (۱۸۵۸ ، وقائع راجپندر ، ۴). کرسی پر بیٹھ گئے دیر تک غوض میں رہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۵۰). [ع : (غ و ض)].

کھُوط (و مع) امذ.
۱. **نازک لہنی ؛ جسیم اور چالاک آدمی** (اسٹین گاس ؛ فیروز اللغات). ۲. **گانو کا ہندو عہدہ دار ، زمین دار کا کارکن ، معتمد ، یا کام دار ، حکومت کی طرف سے لگان وصول کرنے کا ذمہ دار.** وہ خراج ، جزیہ ... وغیرہ دینے سے گریز کرتے اور خود خوطے کی حیثیت سے ضرورت سے زیادہ رقم وصول کر لیتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۱۳۹). [ع : (خ و ط)].

کھُوطی (و مع) امث.
لگان کی وصولی. خوطی کا حق (قسمت) گاؤں سے علیحدہ وصول کرتے ہیں اور مجلسیں منعقد کر کے شرابیں پیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروزشاہی ، برنی ، ۴۷۴). [خوط + ی ، لاحقۂ اسمیت].

خَوف (و لین) امذ.
۱. **خطرہ ، ڈر ، بیم ، ہول.**

اری ظالم نداری خوف رب کا قیامت نیز ہے کر فکر تب کا

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۹).

شکوہ ترا لکھ سکوں میں اور نہ لکھہ سکوں
کچھ ہے زبانکو خوف میری کچھ قلم کو خوف

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۰۵).

خوف ہم کو نہیں جنوں سے کچھ
یوں تو مجنوں کے بھی چچا ہیں ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۸). اے رب کشادہ کر میرا سینہ کہ کسی کا خوف نہ لگے. (۱۸۶۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۵). مجھے خوف ہے کہ مبادا نقشہ بعینہ وہی ہو جو سوداگر کانقشہ ہوا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۵۵).

کسی کو خوفِ خدا ہے کسی کو خوفِ ستم
یہ اپنی اپنی طبیعت ہے بات ایسی ہے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۳۵). ۲. **ہیبت ، رعب ، دہشت.**

اچھی جس میں خوف و رجا کا بچار
سو خطبے میں پڑنا کئی ہیں قرار

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۵۳).

داہے ہیں کوہ اسی لیے سارے زمین کو
لرزہ چڑھا ہے خوف کے مارے زمین کو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مرا ثی ، ۲ : ۲۶۱). اگر قیامت کا زمانہ ... متعین کر دیا جاتا تو لوگوں پر اس قدر خوف طاری ہو جاتا کہ کام کاج چھوڑ دیتے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۸۴). ان پہاڑوں میں اور ان سڑکوں پر ایسا خوف ملتا ہے ایسی دہشت ملتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفردرسفر ، ۱۵). ۳. **وعید ، دھمکی ، آگاہی ، پیش گوئی.** جب کوئی خوف اور خشیت کی آیت آتی ، خدا سے دعا مانگتے اور پناہ طلب کرتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۶۰). ۴. **فکر ، خدشہ ، اندیشہ.**

خوف نہ غم سجیار کوں دھوکھا روگ نہ سوگ
توشہ مرشد سوں ملے دیگ تیگ اور توگ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۵۳).

رکھتی تھی پھونک کر قدم اپنا ہوائے سرد
یہ خوف تھا کہ دامنِ گل پر پڑے نہ گرد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مرا ثی ، ۲ : ۸۶). جو صدمہ اور اندیشہ کسی مصیبت پر اس کے ہونے سے پہلے ہوتا ہے اس کو خوف کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم (علامہ شبیر احمد عثمانی) ، ۱۰). ۵. **لہنگے یا گھاگرے کی طرح پہنی کوٹ نما لباس جو چھال یا چمڑے کا بنا ہوتا ، اس میں چمڑے کی دھجیوں سے ایک جھالر بنائی جاتی اور وہ جھالر کمر کے گرد لپٹی رہتی یہ لباس خاص کنواری لڑکیوں کا تھا اور دوشیزگی کی علامت سمجھا جاتا تھا ؛** سایہ. اس کا کام تھا کہ خوف کو کمر کے گرد لپٹے ہوتی اور دوشیزگی کی سادگی اس کے چہرے کا زیور ہوتی. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۹۱). ۶. (تصوف) **خوف اسے کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو امر مکروہ سے بچانے اور بجاآوریٔ احکام حق میں عبودیت کے ساتھ سرگرم رہے** (مصباح التعرف ، ۱۱۵). [ع : (خ و ف)].

ـــــ آب کس اضا ، امذ.

بانی سے ڈرنا جو سگ گزیدگی کی علامت ہے ، سگ گزیدگی کا جنون ۔ چونکہ ایک وحشی جانور کے لئے دیوانہ ہو جانا نہایت ہی معیوب اور بدنما بات ہے ہم اس حالت کو خوف آب سے تعبیر کرتے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۴)۔ [خوف + آب (رک)]

---آنا ف م۔
ڈر لگنا. خوف آتا ہے کہ ایسا نہ ہو حمزہ کے جمال بے مثال کو دیکھ لے تو خرابی ہو۔ (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۲۷)۔

---بٹھانا محاورہ۔
دھمکی دینا ، رعب جمانا. اور اپنے دشمنوں پر اپنا خوف بٹھاؤ. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۴۴)۔

---چڑھنا محاورہ۔
دہشت طاری ہونا. ان کی آنکھ کھل گئی ان کو ایسا خوف چڑھا کہ ... ان کا دل کانپ گیا. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید (ضمیمہ) ، ۸ : ۳۰)۔

---زا صف۔
ڈرانے والی.

تاریکیٔ شامِ خوف زا میں
مہتاب کی دلنشیں ضیا میں

(۱۹۲۲ ، زاہدہ خاتون ، فردوس تخیل ، ۴۲)۔ [خوف + ف : زا ، زائیدن - پیدا کرنا]۔

---زدگی (---فت ز ، د) امث۔
ڈر جانا ، دہشت کھانے کا عمل. میری خوف زدگی کا سبب زندگی کے ٹھوس تجربات سے آنکھیں چرانے کے رویے میں مضمر ہے۔ (۱۹۷۹ ، قصہ نئی شاعری کا ، ۱۶۱)۔ [خوف + ف : زد ، زدن - مارنا + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---زدہ (---فت ز ، د) امذ ؛ صف ؛ سمر خوفزدہ۔
ڈرا ہوا ، سہما ہوا. خود کو شاعر کہتے ہوئے انتہا سے زیادہ خوفزدہ رہتا تھا. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۴۳)۔ [خوف + ف : زدہ]۔

---کرنا محاورہ۔
ڈرنا ، ہول کھانا.

خوف کر خط کی سیاہی ستی اے وعدہ خلاف
ہر گھڑی مصحفِ رخسار کی سوگند نہ کھا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۶)۔ ہم لوگ ناچار بیٹھے ہیں ، خوف کرتے ہیں۔ (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۲۷)۔

---کھانا محاورہ۔
ڈرنا ، دہشت زدہ ہونا.

یہ وہ جگہ ہے جہاں بیکسی بھی ڈر ڈر جائے
یہ وہ جگہ ہے اجل خوف کھا کے مر مر جائے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۱)۔ سرداران روم حضرت رسالت کی سطوت سے خوف کھا کے بے لڑے بھڑے تبوک سے بھاگے تھے۔ (۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۳۳۷)۔

---نماز (---فت ن) امث.
وہ نماز جو خوف ، پریشانی یا مصیبت کے وقت پڑھی جائے. خوف نماز ... حضور اقدس صلعم سے نقل کرتے ہیں کہ پہلے انبیا کا بھی یہی معمول تھا کہ ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۷)۔ [خوف + نماز (رک)]۔

---و خطر (---و مج ، فت خ ، ط) امذ.
ڈر اور اندیشہ.

منزلِ خوف و خطر میں ہو نہ آسائش پذیر
بسکہ جہاں بے ستوں نادان تری خرگہ کا

(۱۸۴۳ ، دیوان فدا ، ۲)۔ [خوف + و (عطف) + خطر (رک)]۔

---و دہشت (---و مج ، فت د ، سک ہ ، فت ش) امذ.
ڈر اور ہیبت. خوف و دہشت کے عالم میں زبانیں گنگ سی ہو گئیں. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۷۳)۔ [خوف + و (عطف) + دہشت (رک)]۔

---و رجا (---و مج ، فت ر) امذ.
ڈر اور امید کا ملا جلا احساس. قریب ایک مہینے کے خوف و رجا میں گزرا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۴)۔ خوف و رجا کی حالت میں دبی جذبات انسان میں بڑھ جایا کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۳۵)۔ اور صوفیانہ اصطلاحات مثلاً وحدت الوجود ... خوف و رجا ... فارسی تصوف ہی سے آتی ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۰)۔ [خوف + و (عطف) + رجا (رک)]۔

---و ہراس (---و مج ، کس ہ) امذ.
ڈر اور اندیشہ. نومبر ۶۸ سے شروع ہونے والی دہشت گردیاں اور خوف و ہراس ، مسلسل جاری تھے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۲۱۶)۔ [خوف + و (عطف) + ہراس (رک)]۔

خوفناک (و لین ، سک ف) صف.
۱. ڈراونا ، ہولناک ، وحشت ناک ، بھیانک. اوسمیں ایک پہاڑ بہت خوفناک ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب ، ۱۶۸)۔ مایوسی کا خوفناک چہرہ ایک نہ ایک وقت کامیابی کی صورت بن کر چمک اٹھتا ہے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۳۱)۔ انہوں نے دیکھا کہ سیاہ رنگ کا ایک خوفناک دیو بیٹھا ہے. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۳۲)۔ ۲. خوفزدہ ، ڈرا ہوا.

او کہیگا ہو کے کافر خوفناک
کاشکے اس روز کو ہوتا میں خاک

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۲۲)۔ قریب ان آہوں کے پہونچے وہ آہوان کو دیکھ کر خوفناک ہو کر جست کناں بھاگے. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۲۲۵)۔ [خوف + ف : ناک ، لاحقۂ صفت]۔

خوق (و لین) امذ (قدیم) شاذ.
خوف.

کر بادشاہی پر ستم شاہاں کوں دیتا غم پر غم
مظلوم پر کرتے ستم خوف نہ کھایا ہائے ہائے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۰۳). [خوف + ی (زاید)].

خُوک (و مع) امذ.
۱. **سُور ، برہلا ، خنزیر ؛ جنگلی.**
چھوٹیا شیر زنجیر آہن کی توڑ
سٹیا خُوک جنگل کی گردن مروڑ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۱).
جو ظالم ہو مانے نہ فرمان کوں
ہوویں صورتیں خوک کی جان توں
(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۶۴). ایک خوک سقط ہوا یہاں پڑا ہے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۱۳). ۲. **مجازاً شریر ، بدذات.**
عدل بہت ہو خوک سیہ مار دار
بحث بہت ہوئے پروردگار
(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۵۴).
کبھی خُوک اور سگ ہیں اُس کو بتاتے
کبھی مارنے کو عصا ہیں اٹھاتے
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۵۶). دشمن تمہارے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں سگ و خوک جمع ہوئے ہیں. (۱۹۳۰ ، بلدرم ، پرانا خواب ، ۶۶). وہ پسر خوک بار بار خواجہ ملک التجار کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہا ہے کہ اس نے میرے دل کو توڑا. (۱۹۶۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۲۴۳). ۳. (طب) **خنازیر جو گلے کی ایک مشہور بیماری ہے** (فرہنگ آنند راج ؛ فیروزاللغات). [ف : خوک].

---آبی امذ.
برازیل کا ایک سُم دار جانور جو کچھ سُور سے اور کچھ گینڈے سے مُشابہہ ہوتا ہے ، جنگل اور پانی میں رہتا ہے اور درختوں کے پتے کھاتا ہے ، ٹاپیر. دریائی بھینس اور گینڈے تینوں کی بجائے ایک بہت کم جثہ جانور ٹاپیر (خوک آبی) ملتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیہ عالم ، ۲ : ۸۱). [خوک + آبی (رک)].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.
دوروبہ سلامی یا محرابی پشت. شکل ۲۷ میں ایک ترچھے میانہ بل کی خوک پشت این (N) قسم کی قینچی دکھائی گئی ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ تجویز ، ۶۳). [خوک + پشت (رک)]

---پیکر (---ی لین ، فت ک) صف.
سُور جیسی شکل کا. صحرا سے گرد اڑی ایک ساحر ، خوک پیکر کرگدن مست پر سوار چالیس ہزار ساحر پشت پر بڑے زور و شور سے آ کر پہونچا. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۲۶). [خوک + پیکر (رک)].

---چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
طاق گھوڑا جو ایک آنکھ سے دوسری آنکھ مختلف رکھتا ہے اور جس کی آنکھ سُور کی آنکھ کی طرح ہوتی ہے یہ گھوڑے کا سخت عیب ہے. طاق کئی طرح کا ہوتا ہے جیسے ... خوک چشم ... سلیمانی چشم. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۹). [خوک + چشم (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
سُوروں کا باڑہ ؛ (مجازاً) دنیا.
میری نظر میں ہیچ یہ سارا زمانہ ہے
دنیا ترے بغیر فقط خوک خانہ ہے
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۰۵). [خوک + خانہ (رک)].

---صَحْرائی کس اضا (---فت ص ، سک ح) امذ.
جنگلی سور کی ایک نسل جو بہت وحشی اور کٹ کھنی ہوتی ہے. لیکن گورخر و خرگوش و کوتاہ پاچہ و خوک صحرائی و ماہی کا شکار بہ کثرت اور خوراک وہاں کے لوگوں کی اکثر وہی خشکا چھلی ... ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۲). [خوک + صحرائی (رک)].

خُوگَر (و مع ، فت گ) امذ.
رک : خو ، کے تحت.
خوگر جو مداوے سے طبیب اپنے کو پاتا
تو زیست سے مایوس یہ بیمار نہ ہوتا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۹). کتب خانہ اور اخبار سہل الوصول ہے انکو ضرور ہے کہ کتب بینی کے خوگر رہیں. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۴). چند آزاد فکر نوواردِ یک حال ہو گئے جو اس صورت حال کے خوگر نہ تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۷۳). [ف : خو ، خوے (رک) + گر لاحقۂ صفت].

خول (و مج) امذ.
۱. (i) **چھلکا ، پوست.**
ٹوٹیا سرتے موتیاں کی جالی کا خول
جھڑنے پت تی دستانے در کے امول
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۳). خول. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۱). طرح طرح کے اناج جو بھوسی کے خول میں ہوتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۹۹). چھوٹا پرتلہ ... نکلنے کے لئے خول توڑتا ہے. (۱۹۱۰ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۶۷). ان جانوروں کا جسم کیلشیم سے بنے ہوئے ایک سخت خول میں محصور ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۵). (ii) **غلاف پٹر کا خانہ.** بادشاہ نے احمد قلی خاں کے پاس ایک تعویذ بھیجا اور کہوایا کہ اس پر لوہے کا خول منڈھوا لو اور اپنی بانہہ پر باندھ لو. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۵۹). (iii) **اوپر کا پوت ، بالائی بناوٹ.**
تیشہ کام اپنا کر رہا ہے دیکھو
تصویر کا خول اتر رہا ہے دیکھو
(۱۹۶۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۸۷). ۲. (i) **وہ شے جو اندر سے خالی ہو ، مجوف ، چونگا ، پونگ ، کھوکھلا.** انہوں نے دریائی جانوروں کی ہڈی کے خول سے ... جس میں پھونکنے سے نہایت سخت ... آواز نکلتی تھی ... کام لینا شروع کیا.

(۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۵۲)۔ کسی موٹے اور پتلے اور مضبوط کاغذ کے خول لکڑی کے گول رول پر حسب خواہش بڑے چھوٹے موٹے اور پتلے تیار کر لو۔ (۱۹۳۲ ، صنعت وحرفت ، ۱۳۵)۔ تم میں سے ہر شخص گھونگھے کا ایسا خول لائے جس میں سے دھاگا گزرا ہوا ہو۔ (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۵۷)۔ (آ) (سائنس) جسمانی ساخت جو ڈبیہ نما ہوتی ہے۔

خول ، گھر یا ڈبیا جو کچھ نام تم چاہو رکھو
کھولتا ہے سانس لینے کے لئے وہ پیشتر

(۱۹۱۶ ، سائنس وفلسفہ ، ۳۴)۔ ۳۔ مُلمّع ؛ سونے چاندی کا ورق یا پتر یا پانی جو کسی چیز پر چڑھایا ہوا ہو۔ خالد ابن سعید نے اپنے واسطے ایک لوہے کی انگوٹھی جس پر چاندی کا خول چڑھا ہوا تھا بنوائی تھی۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۰۷)۔ ایک مینار کے ۳/۴ حصہ پر سونے کا خول لگا ہے۔ (۱۹۱۲ ، روز نامچۂ سیاحت ، ۱ : ۱۰۷)۔ ۴۔ پنجر ، حیوانی جسم کی ہڈیوں پر مشتمل باقیات۔

فلک پدر کا ہے ایسی سر میں خول
بندیا سبز چلتدیہ جوشن امول

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۰)۔ کہیں انکے خولوں کے پشتے کے پشتے لگ جاتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۹۶)۔ ساحل بحر کے بعض پہاڑوں میں سو فیٹ سے ہزار فیٹ کی بلندی تک بیس بحری جانوروں کے خول تہہ بہ تہہ جمے ہوئے ملتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، جغرافیہ عالم ، ۱ : ۹۷)۔ (ii) ڈھانچہ ، ابتدائی جزویات پر مشتمل خاکہ۔ گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں پانچ عورتیں گھڑی ساز کے کارخانے میں ملازم تھیں ان کا کام یہ تھا کہ وہ گھڑیوں کے خول صاف کریں۔ (۱۹۳۶ ، نگار ، دسمبر : ۸۰)۔ جہازوں کے پشتے ، اس کے خول اور مشینری کی مرمت کا کام۔ (۱۹۶۵ ، کارگر ۳/۷–۸ : ۱۳)۔ ۵۔ خلا ، خالی جگہ ، اندرونی فاصلہ۔ بیت اللہ شریف کی تلے اوپر دو چھتیں ہیں دونوں متصل اور ملی ہوئی نہیں بلکہ بیچ میں وسیع خول ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰۳)۔ ۶۔ بالائی سطح پوشی ، تہ ، پوشش۔ جلاٹین کا خول چڑھا کر کونین کی کڑواہٹ کو دبا دیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۰ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۸۹)۔ ۷۔ ایک قسم کی چپٹی ترکاری کی پھلیاں جو زیتون کے تیل میں پکتی ہیں۔ سوئٹنگ کے بعد ہم لوگ ایک قہوہ خانے میں خول کھانے جا رہے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۸۱)۔ ۸۔ (طب نسواں) دائیوں کی اصطلاح میں جھلی کے اس غلاف کو کہتے ہیں جس کے اندر رہ کر بچہ ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے اور جو ولادت کے وقت پھٹ جاتا ہے ، آول ، برشمہ (ا ب و ، ۷ : ۵۳)۔ ۹۔ (i) آتش بازی وغیرہ کی خالی کاغذی پوشش۔ موٹی قسم کا بنایا ہوا کاغذ جو بعض قسم کی آتش بازی کا خول بنانے کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ (۱۹۳۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۷۷)۔ (ii) گولے یا کارتوس وغیرہ کا خالی نلکہ نما خانہ جس میں آتش گیر مادہ بھرا ہوتا ہے۔ دونوں خول کیلوں سے پیوست کئے گئے تھے جو کوتیوں کا کام دیتے تھے ... کیونکہ آتش گیر مادہ سے دونوں خول ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے۔ (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۱۰۷)۔ ۱۰۔ (موسیقی) ڈھولک کی شکل کا مشرق پاکستان کا تال کا ساز جو بیچ میں سے دونوں طرف گاؤدم ہوتا چلا جاتا ہے دائیں بڑی سوا انچ کے قطر کی اور بائیں اس سے کسی قدر بڑی ہوتی ہے ان دونوں کے درمیان تسمے ہوتے ہیں گٹے نہیں ہوتے۔ مشرقی پاکستان کے عوامی دھنوں کے ساتھ خول بجایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۱۰)۔ ۱۱۔ (ا) ظاہری لیپ تاپ کی حالت ، بناوٹ ، رکھ رکھاؤ۔ بی بی سے جو تھوڑی بہت محبت تھی وہ بھی چاپلوسی و ظاہر داری کے خول میں ایسی چھپی کہ ڈھونڈنے سے بھی نظر نہیں آتی۔ (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۶۴)۔ یہ بے رخی دراصل ان کا اوپری خول ہے۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۸۵)۔ (آ) حیثیت ، ذات ، باطنیت۔ لیکن اس خول کے پیچھے ایک ذات ہے۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۶۸)۔ وہ اپنے خول میں رہ کر سب کچھ دیکھتے اور سنتے اور کبھی کبھی خول سے گردن باہر نکال کر دنیا کے کاموں میں بھی شریک ہو جاتے۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۹۸)۔ ۱۲۔ (سناری) سوراخ ، کھانچہ۔ کڑے کے خول کھولنے کا کھٹکا سوئی کی طرح نوک دار تھا۔ (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۸۰)۔ ۱۳۔ (سائنس) علامت ایک بند حلقے (Closed Region) پر تکمیل یعنی انٹگریشن Integration کے عمل کو ظاہر کرتی ہے اس قسم کے بند سطح کو اکثر ایک خول یا شیل (Shell) کا نام دیا جاتا ہے اسوجہ سے اس قسم کا انٹیگرل (Integral) یا تکمیل شیل (Shell Integral) انٹیگرل یا خول تکملہ کہلاتا ہے (مادے کے خواص ، ۲ : ۳۸)۔ [ف : خول ؛ پ : کھول खोल]۔

--- اُتارْنا محاورہ۔
اصلیت ظاہر کرنا۔

ازراہِ نیاز کہہ رہا ہوں تم سے
اب بھائی اتارو یہ داق کا یہ خول

(۱۹۳۷ ، سُنبل و سلاسل ، ۲۳۳)۔

--- اُتَرْنا محاورہ۔
حیثیت ظاہر ہو جانا ، اصل حقیقت آشکارا ہونا۔ دو چار روز کے بعد یہ خول اتر جائے گا۔ (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۹)۔

--- بافی امث۔
وہ کام جو کسی چیز کی بیرونی سطح پر اس کو دلکش ، خوبصورت یا سڈول بنانے کے لیے کیا گیا ہو ، رنگ و روغن ، نقش و نگار۔ ان پر خول بافی اس قدر بد وضع ہوتی ہے کہ کوئی شخص انہیں پسند نہیں کرتا۔ (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۱۲)۔ [خول + ف : باف ، بافتن – بننا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- پَرَّہ (--- فت پ ، ر) امذ۔
(حشریات) ایک قسم کا بھونرا ، سونگ ، سسری ، انگ ؛ Coleoptera خول پرہ (Coleoptera) سونگ ، سسری کولیا پترہ حشروں کے اگلے پر دبیز یا موٹے ڈھکن نما سفتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۹)۔ [خول + پرہ (رک)]۔

ـــــ چڑھانا محاورہ.
اصلیت چھپانا. میں تاریخی واقعات پر ادبی خول چڑھانے بیٹھ جاتا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۹).

ـــــ چڑھنا محاورہ.
غلاف چڑھا ہونا ، پوشش ہونا. ہمارے شعرا کے دل و دماغ پر غلامی کے خول چڑھے تھے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۲۵).

ـــــ دار صف نیز امذ.
۱. وہ شے جس میں بیچ کا حصّہ خالی ہو ، **کھوکھلا**. بہت پرانے اور خولدار درختوں کے کھوکھلوں میں الّو بیٹھے نحوست و ادبار کی درد بھری داستان سنا رہے تھے. (۱۸۹۱ ، یوسف ونجمہ ، ۶۳). مینار ... کے پہلو انحنائی ہوتے ہیں ... اور ان پر ایک بڑا خول دار پیاز نما پتھر ہوتا ہے. (۱۹۶۴ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۷). ۲. **صدف کا کیڑا ، سوتی میں رہنے والا کیڑا ، سیپی والا**. مولسکا خول دار (سیپی والے) حیوانوں کی ایک بڑی جماعت ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۲۲). [خول + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــــ سے نِکَلْنا محاورہ.
ہوش میں آ جانا ، ظاہری لیپ ٹاپ یا بناوٹ سے باہر نکل آنا ، اصل حیثیت میں آ جانا. اور جب شراب پیتے اور سرور گھٹتا تو اپنے خول سے نکل آتے. (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۹۰).

ـــــ مَچْھلی (ـــــ فت م ، سک چھ) امث.
(حیوانیات) **صدفی نیز کھپرے دار مچھلی**. اگرچہ کہ وہ اکثر خول مچھلی یا چھوٹی مچھلیاں کہا جاتی ہے اور حقیقت میں اکثر و بیشتر قسم کی حیوانی غذا کھا لیتی ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۹۷). [خول + مچھلی (رک)].

خُولَنْد (و مع ، فت ل ، شد م بفت) امذ.
(عوام) **بیوقوف آدمی ، خبطی آدمی** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

خُولَنْج (و مع ، فت ل ، سک ن) امذ.
خاندان خولنج کی **ایک کمتر قسم جس کا درخت ہوتا ہے** ، لاط : **Alpine Officinarum**). کھانے کی میز منگوائی وہ خراسانی خولنج کی بنی ہوئی تھی. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۳ : ۲۷۷). [ف].

خُولَنْجان (و مع ، کس ل ، سک ن) امث.
جڑی بوٹی کی قسم سے ایک جھاڑی ، کلنجن ، تنبول کی جڑ ، لاط : **Zingiberaceae**). خولنجان ... شہد کو میں سان کر کھلاتا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۱۹). خولنجان کو مقوّی معدہ و جگر اور دافع امراض بلغمی مرکبات میں شامل کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۸۳). [ف : خولنجان ، خولنجن ا س : کُلَنْجَن कुलञ्जन].

خُولَنْجی (و مع ، فت ل ، سک ن) امث.
خولنج کی لکڑی کا. ہاتھ میں ایک تیز تلوار اور ہلکا خولنجی نیزہ جو عجیب و غریب فرنگی ساخت کا تھا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ ولیلہ ، ۲ : ۱۷). [خولنج + ی ، لاحقۂ نسبت].

خول کیڑا (و مع ، ی مع) امذ.
(حشریات) **چاول کے اندر رہنے والے کیڑے**. خاندان پالی واسٹی ڈی ... مشرقی پاکستان میں چاولوں کے خولی کیڑے کے نام سے بے حد مشہور ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۰). [خول + ی ، لاحقۂ کیفیت + کیڑا (رک)].

خُومَر (و مع ، فت م) امذ (قدیم).
سیال چیزوں کو ناپنے کا ایک پیمانہ یا برتن ، جو تقریباً ۹۰ گیلن کے برابر ہوتا ہے. تم کر میں سے جو دس بت کا خومر ہے ایک بت کا دسواں حصّہ دینا کیونکہ خومر میں دس بت ہیں. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدّس ، ۸۲۹). [عب :].

خُون (و مع) امذ.
۱. (طب و علم الابدان) **چار اخلاط میں سے وہ سرخ رنگ خلط جو حیوانات کے بدن میں دوران کرتا ہے ، لہو**. وہ (اخلاط) چار ہیں صفرا ، سودا ، خون ، بلغم. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۲۹۱). غذا سے جو خون اور بلغم اور صفرا اور سودا کی چار خلطیں پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۰۶). خون کے سرخ خلئے بیضوی اور مرکزہ دار ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانات ، ۲ (ضمیمہ) : ۲۰). ۲. (i) **قتل ، خونریزی**.

اوسے خاک خون سوں برابر کیا
قباحت توں اوس سوں سراسر کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳). جو قوم کافر ہے جہال ہے ، مسلمانوں کو خون انوں کا حلال ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲). شہر بریلی میں ۸ اگست کو ایک واردات خون کی واقع ہوئی. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر : ۱۱).

ہمیشہ سرنگوں دیکھا ندامت سے زمانے میں
سوار اشک ہے خونِ کوہکن شیشے کی گردن پر

(۱۹۰۷ ، دیوان تسلیم ، ۱۶۶). کسی کی جان بچانا ثواب عظیم ہے مسلمان کا خون مسلمان پر حرام ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ دسمبر ، ۹). ۳. (i) **خاندان کے سگے رشتے ، ایک ہی دادا نانا کی اولاد**. صالحہ اپنے گھر میں خوش اور آباد رہے میری بات نہ پوچھو تو کیا ، میرا خون ہے ، میں تو دعا ہی دوں گی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۹۳). آخر وہ میری خالہ کے بیٹے اور میرا اپنا خون ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۳). (ii) **نسل ، خاندان ، قبیلہ ، فرقہ**. گو وہ خود اب سنّی ہیں لیکن ان کا خون شیعہ ہے. (۱۸۸۹ ، مکاتیب وقارالملک ، ۲ : ۷۰). ایک آدمی جس کے خون یا نسل میں حبشی خون یا نسل شامل ہے ایک سیاہ بچے کا باپ ہو سکتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۸۱۸). (iii) **الزام ، جرم (قتل و ہلاکت کا) ، گناہ**. اس نے اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کی ہے اسکا خون اسی پر ہے. (۱۸۷۲ ، موسیٰ کی توریت مقدّس ، ۳۶۶)

تیرے ہر کوزے پر ڈالا ہے عمارت نے نقاب
خونِ لیو سے ہے گی تری مٹی شاداب
(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۲۸). [ف : خون + پہلو : خون].

---اُبَل (اُوبَل) آنا/اُبَلنا/اُبَلنے لگنا محاورہ.
۱. مارے غصے کے آنکھیں سرخ ہو جانا. اس خونخوار کی آنکھوں میں خون اوبل آیا. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۵۵). سلطان ... کی شریانوں میں خون کھولنے ہونے پانی کی طرح ابلنے لگتا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۲۵). **۲. قتل کی علامت کا نمایاں ہونا ، قتل و غارت کے نشانات ظاہر ہونا.**

نگہ و ناز و اداؤ غمزہ شریک سب میرے قتل میں ہیں
ہے گا کوئی نہ پاک دامن جو خون ابلا رگ گلو کا
(۱۹۲۷ ، میخانہ الہام ، ۱۲).

---اُتَر آنا محاورہ.
غصہ ہونا ، جھنجھلاہٹ پیدا ہونا. خون تھوکتے تھوکتے... آنکھوں میں بھی خون اتر آیا تھا. (۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۲۱۰).

---اُچھالنا محاورہ.
جوش میں لانا ، اُمنگ اور ولولہ پیدا کرنا ، جوش پیدا کرنا. حب وطن کے جذبات اس وقت لوگوں کا خون اس طرح اچھال رہے تھے کہ انہیں اپنی عاقبت کی کوئی پرواہ نہ تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۲۶).

---اُچَھلنا محاورہ.
قتل کی شہرت ہونا ، خون رنگ لانا.

رنگ لایا کبھی مہندی کبھی لالہ ہو کر
خونِ عاشق کا ہر اک طرح اچھلتے دیکھا
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۳).

---اَفشاں کَرنا محاورہ (قدیم) شاذ.
قتل کے راز کا سراغ دینا.

اسی کینے تھے خون اس افشاں کروں
ادر آئے تھے اس پریشاں کروں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۹).

---اُگَلنا (اُوگَلنا) محاورہ.
۱. میدان کارزار برپا ہونا ، سخت لڑائی ہونا.

چلا دامن کشاں گر تو چڑھا کر آستیں قاتل
شفق گوں ہو گا عالم ، خون اوگلیگی زمیں قاتل
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۳۹).

ہم میں کیا دشمنی ہے جس کے لیے
خون اگلتا ہے جنگ کا میدان
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۲۰). **۲. قتل و غارت گری ہونا.** ماونٹ پلاں کے بعد جب زمین نے خون اگلا ، آسمان نے آگ برسائی. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹ جنوری : ۳).

---اَور پَسینَہ ایک کَرنا محاورہ.
محنت و جانفشانی سے کوشش کرنا. خون پسینہ ایک کر کے اپنی قوت اور کندھے کے زور سے اپنی قوم کو پستی اور ذلت سے نکال کر دنیا میں ابھارا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳).

---آب کس اضا/امذ.
کسی جانور کا کیلوس جو بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے ، سیرم. پھر اس کے خون آب کا دوسرے حیوان یا انسان کو ٹیکہ کر دیا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض، ۱:۳۶۹). [خون + آب (رک)].

---آشام صف.
خون پینے والا ، خونخوار ، (مجازاً) مہلک ، ظالم ، ستمگر.

ڈر خدا سیں خوب نہیں یہ وقت قتلِ عام کوں
صبح کوں کھولا نہ کر اس زلفِ خوں آشام کوں
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۹).

یک نگہِ چشم تیرا بہر قتلِ عاشقاں
تیغِ خوں آشام ہے یا خنجرِ بُرّاں ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۳). خون آشام تیغہ کو لوح سے مس کر کے یا اسد اللہ الغالب کہہ کر اس پر حملہ کرنا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۶).

کفر کا سر بدر میں جس نے کیا تن سے جدا
کھل رہے ہیں جوہر اس شمشیرِ خوں آشام کے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۹). صحرائے عرب کی تپتی ہوئی ریت پر انگشت قدرت نے خون آشام زہرہ کا ... افسانہ محبت تحریر کیا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۸۷). [خون + ف : آشام ، آشامیدن - پینا].

---آشامی امث.
لہو پینے کا عمل ؛ (مراد) خونخواری. پاگل خانوں میں ایسے شخص بھی ہوتے ہیں جن کا دیوانہ پن خون آشامی کی حد تک نہ پہنچا ہو. (۱۹۲۵ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ۹۳). بھیڑیا جنگلی جانوروں میں اپنی خونخواری و خون آشامی کے لئے ضرب المثل ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۸۷). [خون + آشام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آغَشتَہ (---فت غ ، سک ش ، فت ت) صف.
خون میں لتھڑا ہوا ، خون آلود.

دلِ نا آشنائے نالہ سے صد رہ جرس بہتر
نہ ہوں مژگاں جو خوں آغشتہ ان سے خار و خس بہتر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۵). [خون + ف : آغشتہ ، آغشتن - آلودہ ہونا].

---آلُود / آلُودَہ (---و مع/فت د) صف.
خون میں بھرا ہوا ، خون میں لت پت ، لہو لہان ، (مجازاً) خونیں رنگ.

پیستے ہو دل کوں جیوں برگ حنا
ہات خون آلودہ کیا کرتے ہو تم
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱۹). اور تلواریں وہ خون آلود ہلال بن گئیں جس کی نسبت کہتے ہیں کہ خاص اس محرم کی پہلی کو نمایاں

ہوا تھا جس میں حضرت سبط اصغر علیہ السلام شہید ہوئے تھے۔ (۱۹۰۵ ، شوقین ملکہ ، ۲۹)۔ میری نظر ایک خون آلود برہنہ تلوار پر پڑی جو سیٹ کے نیچے پڑی ہوئی تھی۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۳۳)۔ [خون + ف : آلود ، آلودن - لتھڑنا + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---آمیز (---ی مع) صف۔
لہو ملا ہوا ، لہو کی آمیزش والا۔

تجھ تغافل سوں ہوا ہے رونما
گریۂ عاشق کہ خون آمیز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۲)۔ [خون + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا ، ملنا]

---بار صف ؛ رک : خونبار۔
مراد : اشک بار ، خون کے آنسو رونے والا ، خون برسانے والا۔

علی اس سپہ کا سپہدار تھا
جو پنہاں پر او ابر خونبار تھا
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۲)۔

اے ضبط گریہ رونیے کیونکر نہ اب لہو
کچھ ہو سکا نہ دیدۂ خونبار کا علاج
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۶)۔

کہا اطفال نے ہو کر یہ خونبار
جدا ہونگے نہ ہم دامن سے زنہار
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۴۹۰)۔ جنگ و پیکار کے اس خونبار طوفان کو بھی دیکھنا چاہیے جو فرانس و جرمن میں ایک زمانے تک قائم رہا تھا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۶)۔

وہ صورتیں کہاں اب دل جن کو ڈھونڈتا ہے
خون بار جیسے ہم ہیں ہم خوب جانتے ہیں
(۱۹۶۷ ، دامن یوسف ، ۵۷)۔ [خون + ف : بار ، باریدن - برسانا ، برسنا]۔

---باری امث۔
خون برسانے کا عمل ، مراد : جنگ و جدل اور خونریزی ، کُشت و خون ؛ خون کے آنسو رونا۔ حکمراں طبقے جنگ جوئیوں اور خون باریوں میں مشغول رہتے تھے۔ (۱۹۵۹ ، برق ، مقالات ، ۲۰۳)۔ [خون + بار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بالا بالا جانا محاورہ۔
قتل کا بے قصاص یا بے انتقام رہ جانا۔ ابھی ان سب کو بلوائے لیتی ہوں اس سرکشی کی سزا دیتی ہوں ، نابدار جادو کا خون بالا بالا نہ جائے گا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۶۳)۔

---بالائے سَر لینا محاورہ۔
کسی کے قتل یا ہلاکت کا گناہ اپنے سر لینا ، قتل کا ذمہ دار بننا۔

ملبل گل ہو جان نکلے گی جو نکلا باغ سے
خون کیوں لیتا ہے میرا باغباں بالائے سر
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۹۷)۔

---بُجھنا محاورہ۔
دل میں جوش باقی نہ رہنا ، قویٰ کا مضمحل ہو جانا۔

نہ گئی دل سے مرے حسن پرستی نہ گئی
بجھ گیا خون مگر روح کی مستی نہ گئی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۳)۔

---بَحِل کَرْنا محاورہ۔
جُرم قتل کو معاف کر دینا۔

خون آپ بحل کردوں اے تیغ تبسم
بیڑا جو لب یار اٹھائے مرے آگے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۵۲)۔

---بَخْشنا محاورہ۔
رک : خُون بحل کرنا۔

جو مارے تو راضی ہوں بخشوں میں خون
وہا بات ایسی نہ کرنا زبوں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲)۔

---بَدِ امان (---فت ب) صف۔
قتل و ہلاکت کا ذمہ دار۔

خون بداماں نسل آدم ہو تو ہو
گر فضا میں سرخ پرچم ہو تو ہو
(۱۹۳۴ ، نبض دوراں ، ۵۱)۔ [خون + ب (حرف جار) + داماں (رک)]

---بَدَلْنا محاورہ نیز ف س۔
۱. خون سفید ہونا ، بے مروت ہونا۔ میرے بھیی کے بیٹے بھائی سید خلیل الرحمن جن کا یہاں آ کر یا نائب وزیر اور سفیر بنے کے بعد خون بدلا ہے۔ (۱۹۶۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲ : ۳۵)۔

---بَرْسانا محاورہ۔
رک : خون باری ؛ خون کے آنسو رونا ؛ تہلکہ مچانا ، قتل و غارت گری کرنا ، خون ریزی کرنا ، تباہی لانا ، عذاب نازل کرنا۔ آسمان کا فرض ہے کہ مستعصم کی تباہی پر زمین پر خون برسائے (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۲۱)۔ لشکر کو مثل ابر کے پھاڑتے ہوئے تلواروں سے خون برساتے ہوئے۔ (۱۹۰۴ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۸۷)

---بَرَسْنا محاورہ۔
جنگ و جدل میں بہت خون بہایا جانا ، بہت خونریزی ہونا۔

خورشید عجم کرن کو ترسے　　تیونس کی زمیں پہ خون برسے
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۴۴)۔

---بَڑْھ جانا/بَڑْھنا محاورہ۔
خُوشی حاصل ہونا ؛ قوت و تازگی حاصل ہونا ؛ جسم میں خون کی مقدار بڑھنا۔ اس کو سن کر اس کا خون بڑھ گیا کہ اسلام پر سے یہہ اعتراض خوب اٹھایا گیا۔ (۱۸۷۰ ، مکتوبات سرسید ، ۹۶)۔

اک نگہ نے کی تلافی ہجر کی　　خون جتنا گھٹ گیا تھا بڑھ گیا
(۱۹۱۲ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۲۹)۔

نتیجہ دیکھیے کیا ہو نمو کے جوش کا یارب
کہ ہر ہر سانس میں بڑھ جاتا ہے خون اب کئی چلو
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۰).

---بَستَہ کس صف (---فت ب ، سک س ، فت ت) امف
۱. جما ہوا خون ، علق. رب جس نے پیدا کیا انسان کو خون بستہ سے بڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲). یعنی اجسام بے جان کہ حس و حرکت کچھ نہ تھی عناصر تھے اس کے بعد والدین کی غذا بنے نطفہ ، پھر خون بستہ پھر گوشت. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم (شبیر احمد عثمانی) ، ۸). ۲. وہ زخم جس کا خون جم گیا ہو یا جس پر کھرنڈ آ گیا ہو.
چشمِ خون بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا
ہم نے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸). ۳. خونابہ بار ، خون برسانے والی ، خون کے آنسو برسانے والی.
یہ کون نوحہ گر اقبال کے مزار پہ ہے
ہے کس کے سوگ میں خون بستہ چشمِ پاکستان
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۶۳). [خون + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

---بکھیرنا محاورہ.
خون برسانا ، خونریزی کرنا ؛ (کنایۃً) جان لینا ، ہلاک کرنا.
جامہ زیبوں کو بگاڑیں گے سنورنے والے
خون لاکھوں کا بکھیریں گے بکھرنے والے
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۲). میں اس کے جرمانے میں تمہاری جانیں لوں گا اور تمہارا خون بکھیروں گا. (۱۹۲۸ ، تذکرۃ الاولیا ، میرزا جان ، ۱۰۷).

---بگڑنا محاورہ.
خون میں فساد پیدا ہو جانا ، کوڑھ پن ، کوڑھ کی بیماری. میری حالت اب اس قابل نہیں رہی ، خون بگڑ گیا دیر تک بیٹھا نہیں جاتا. (۱۹۱۹ ، نسوانی زندگی ، ۵).

---بنک ٹِکنیشَن (---فت خف ب ، سک ن ، کس ٹ ، سک ک ، ی مع ، فت ش) امذ
خون لینے والے ادارے کا کارکن جو سائنسی طریقہ پر اس عمل سے واقف ہو. کئی شعبے ایسے ہیں جن میں ذیلی طبی کارکن کام کر رہے ہیں مثلاً نرسیں ... خون بنک ٹکنیشن ... طبی عکاس ، دوا ساز وغیرہ. (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود (ع)) [خون + بنک (رک) + انگ : ٹکنیشن (Technician) - کاریگر].

---بولنا محاورہ.
قاتل کے خلاف شہادت بننا یا علامت قتل کے طور پر بزبانِ حال قتل کی فریاد کرنا ، قتل کی نشاندہی ہونا.
اپنے منہ سے قتل کا دعویٰ کیا تو لطف کیا
بات یہ ہے خون میرا بولتا ہو میں نہ ہوں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۳۰).

---بہا امذ ؛ رک : خوں بہا.

۱. جان کا معاوضہ ، وہ نقدی جو مقتول کے وارث اس کے عوض میں لیں ، دیت.
ولے تج کوں جیتودان بھی دیوں گا
ترا خون بہا تجھ تھے میں لیوں گا
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۱۵).
خوباں کوں روا ہے قتلِ عاشق
اس شہر میں رسمِ خون بہا نہیں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۳). اگر تم مجھے مار ڈالو گے تو میری قوم کے لوگ تم سے میرا خون بہا لیں گے. (۱۸۹۳ ، مجموعہ نظم بےنظیر ، ۵۰).
مسلمان کا خُون بہا کون دے گا !
کم اس خُون کی قیمت ہے دونوں جہاں بھی
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۲).
سالکِ ہر دو جہاں ، اس کی خبر ہے تجھے
میرے شہیدوں کا ہے خاکِ وطن خون بہا
(۱۹۸۳ ، سندر ، ۱۸). ۲. (کنایۃً) بدلہ ، قصاص.
یارو اس پنجۂ حنائی کو اپنا یکمشت خون بہا بخشو
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۱۲).
کر چکا ہوں شدتِ حرماں سے تنگ آ کر معاف
ہر فرو مایہ کو اپنا خون بہا تیرے لیے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۹۷). ۳. (مجازاً) شراب کی بوتل یا مینا کی قیمت ، معاوضہ ، جرمانہ.
شیشہ ٹوٹا تو لیا دل کو دیت ساقی نے
مجھ سوا کس نے دیا خون بہا شیشے کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۹). تقریباً تمام غزلوں کو کاٹ دیا ... میں نے اپنی جمع کی ہوئی پونجی کا خون بہا طلب کیا تو کچھ نئی غزلیں وجود میں آئیں. (۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل (پیش لفظ) ، ۶). [خون + بہا (رک)].

---بہانا محاورہ.
خونریزی کرنا ، قتل کرنا. اور جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے جنگ و جدل کرنے اور خون بہانے کو جائز قرار دے رکھا ہے ان کا دعویٰ بالکل غلط ہے. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۲۲۲).
دو ٹکڑے دل کے ہو گئے افسوس ، کیا کروں
جو تُل گئے بہانے پہ اک دوسرے کا خون
(۱۹۸۸ ، قہرِ عشق ، ۲۴۳).

---بَہنا محاورہ نیز ف س.
۱. قتل ہونا ، مارا جانا ، کشت و خون ہونا. اگر بارہ کلغی داروں کا خون نہ بہا تو جیوڑ اس خاندان سے نکل جائے گا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۶).
اور اس سے پہلے پہلے کہ پھر آن کر جُڑے
کتنوں کا جانے خون بہے گا نہ پوچھیے
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۲۲۷). ۲. اخراجِ خون ہونا ، جریانِ خون. اس قسم کے مشیمہ سے وقتِ ولادت بہت زیادہ خون بہتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۸۰۸). اگر سطحی یا اندرونی زخم واقع ہو جائے تو خون بہتا چلا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۲۸).

---پیٹھنا محاورہ.
اندرون شکم کسی رگ کے کٹ پھٹ جانے کی وجہ سے پاخانہ کے رستے خون آنا (جامع اللغات).

---بھڑک جانا محاورہ.
جوش میں آنا ، تلملا اٹھنا ، آتش انتقام بھڑک اٹھنا. باپ اس ثمر خام کو پختہ کرنا چاہتا تھا لیکن یہ جوان خون بھڑک گیا اور موقع کی تلاش کرنے لگا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۵).

---پالا صف.
سردی کی شدت سے منجمد ، سفیدی سے ڈھکا ہوا ؛ خون آلودہ ، خون بستہ.

نہ روئیں گر ترے غم سے یہ چشم خون پالا
تو کوہ و دشت کے دامن میں لالہ زار نہ ہو

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸۰). دریائے سرشک چشم خون پالا سے موج زن ہوا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۶۲). [خون + پالا (رک)].

---پانی ایک کرنا محاورہ.
۱. خون کو پانی کی طرح بہانا.

قتل پر میرے جو ضد ہے تو یہ کہدو ان سے
خون پانی نہ کریں ایک ، حنا آتی ہے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۵۳).

رزم میں داد شجاعت دی تھی اکبر کے خلاف
خون پانی ایک کر کے تیرے شیروں نے جہاں

(۱۹۱۰ ، سرور ، شگفتۂ سرور ، ۹۷). ۲. جان گھلانا ، غم کرنا. کیوں رو رو کر اپنا خون پانی ایک کر رہی ہے. (۱۹۳۴ ، سرگزشت عروس ، ۲۰۹).

---پانی ایک ہونا محاورہ.
خون کا پانی کی طرح بہنا ، خونریزی کی اہمیت نہ رہنا. جب دلتوں پسینہ آگیا ، جب خون پانی ایک ہو لیا تو ۲۶ مئی ۱۸۵۷ کو عید ہوئی مگر ایسی عید خدا پھر نہ لائے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۷۳).

---پانی کی طرح بہانا محاورہ.
رک : خون پانی ایک کرنا ، بہت خونریزی کرنا. میں اپنے سپاہیوں کا خون پانی کی طرح بہانا ہوگا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۸۲).

---پانی ہونا محاورہ.
بعد تکلیف پہنچنا ، بہت مغموم و رنجیدہ ہونا.

ہوا ہے جو مہمان بزم جنوں
غذا ہے جگر اس کو ، پانی ہے خون

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۱).

یہ ہنگامہ اور اس پر بے نشانی
ہوا ہے عقل کل کا خون پانی

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹).

---پذیر (--- کس پ ، ی مع) صف.
بہت تکلیف میں ، رنجور.

دل مرا خون پذیر غم ہے سراج
ہجر کی آگ کا سمندر ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۵۴). [خون + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پر کمر باندھنا محاورہ.
قتل کا تہیہ کرنا ، قتل کے لیے تیار ہونا ، قتل کا بیڑا اٹھانا.

موئے ہیں تیے مجھ گرامی پسر
سزاوار تجھ خون پر بندنا کمر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۳).

از قضا ہوئی بادشاہ کو یہ خبر — خون پر فرزند کے بندھا کمر

(۱۷۷۳ ، ریاض العارفین ، ۱۹).

گر اوس نے خون پر نہیں باندھی کمر تو کیوں
نامہ لکھا ہے یہ ورق برگ پان پر

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۶۰).

---پسینا / پسینہ ایک کرنا محاورہ.
سخت عرق ریزی یا محنت اور مشقت کرنا ، جانفشانی سے کام کرنا. اگر ہم بڑی شدید اور سخت محنت کے بعد اور اپنا خون پسینا ایک کر کے پچاس من بھی جمع کر لیتے ہیں تو ہم انھیں زمین میں دفن کر دیتے ہیں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۲۷). سرسید ... جنھوں نے کالج کے پیچھے اپنا خون اور پسینا ایک کر دیا. (۱۹۰۳ ، مضامین محسن الملک ، ۵۷). بیشک قوم کا خرچ کیا مگر اپنا خون پسینہ بھی تو ایک کر دیا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۴).

---پسینا بہانا محاورہ.
رک : خون پسینا ایک کرنا. انسان رزق کی خاطر خون پسینہ بہاتا ہے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۶۸).

---پی جانا محاورہ.
قتل کر ڈالنا. میں میدان جنگ میں ایک شیر ہوں اور اس کے دشمن کا خون پی جاتا ہوں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۵۹).

---پی کر رہ جانا محاورہ.
کسی ناگوار بات کو سخت بد دلی اور جھنجلاہٹ کے ساتھ برداشت کر جانا. ایک دفعہ خوجی نے کہا میں خون پی کر رہ گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۵).

---پینا محاورہ.
۱. پیٹھ پیچھے برا بھلا کہنا ، غیبت کرنا. غیبت کرنے والے نے اپنے بھائی کی عزت کا خون کر دیا یا یوں کہو کہ اس کی عزت کا خون پی لیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۷۱). ۲. اذیت دینا ، خائف رکھنا.

تم خون ہمارا پیتے ہو وہ خون ہمارا پیتا ہے
اک دوسرے کا خون ہی پی کر پیاس کا مارا جیتا ہے

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۵۱). ۳. غم میں گُھٹنا ، دکھ سہنا.

دستِ عدو سے شب جو وہ ساغر لیا کیے
کن حسرتوں سے خون ہم اپنا پیا کیے

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۹۳). ۴. ستانا ، دق کرنا ، بہت سخت کام لینا (جامع اللغات). ۵. قتل کرنا ، ہلاک کرنا. ہم اس کا خون ہی لینگے مردود کا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۸۱۸).

چھپتی ہے ڈھال کے گھونگٹ میں نکلتی ہے کبھی
خون پیتی ہے کبھی زہر اگلتی ہے کبھی

(۱۹۳۲ ، عروج ، عروجِ سخن ، ۳۱۳).

ـــــ تراوی (ـــــ فت ت) امث (شاذ).

خون ٹپکنے کا عمل ، خون چکانی.

خارِ غم تیز سینہ کاوی میں
مژہ سر گرم خوں تراوی میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۸). [خون + ف: تراوی، تراو بدل۔ ٹپکنا].

ـــــ تُھکوانا محاورہ.

شدید صدمات اور دکھ پہنچا کر کسی کا یہ حال کر دینا کہ وہ لہو کی قے کرنے لگے ، کسی کی جان کو ہلاکت میں ڈال دینا ، ہلکان کر دینا ، نیم جان کر دینا ، تھکا مارنا.

بہارِ فتنہ کے غم نے خزاں میں خون تھکوایا
ہوئی دق ہو کے آخر بلبلوں کو بیل گلستاں میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۰). اسی نے فرزانوں کو مجنوں بنایا ، جنگل بھرایا جیداروں کے دانت کھٹے کر دیے منہ سے خون تھکوایا. (۱۹۰۰ ، خورشید ، ۹۷). نیلوفر کا موڈ خراب ہو جاتا اور وہ انھیں خون تھکواتی. (۱۹۹۲ ، معصومہ ، ۹۰).

ـــــ تُھوکنا محاورہ.

۱. کسی صدمے اور بیماری خاص طور پر سل کے باعث لہو کی قے کرنا ، کھانسی میں بلغم کی جگہ خون آنا. اب جو اس کو خون تھوکتے دیکھا قریب تھا کہ سودائی ہو جائے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۱).

چتوں سے وہ جادو ڈالا تھوک رہا ہوں جس سے خون
دیکھا دیکھی مجھ کو تیری آنکھوں نے بیمار کیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۵).

یہ خون تھوکتے بچے یہ بکتی ماؤں کے دام
یہ اشک و آہ کا ماتم یہ بھوک کا کہرام

(۱۹۵۴ ، نبض دوراں ، ۴۳). ۲. قریب بہ ہلاکت ہونا ، ہلکان ہونا ، عاجز ہو جانا.

کھنچے بیٹھے اگر ابروئے قاتل کی شبیہ
خون تھوکے ، ہاتھ ہو جائے قلم بہزاد کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۸). اگلی جگہ دوسرا ہوتا تو خون تھوکنے لگتا. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵۰ : ۶). یہ نادرِ روزگار صلاحیت ، اور عجوبۂ روزگار ادبی اور علمی اہلیت صرف ان ہی کا حصہ تھی دوسرا ہوتا تو خون تھوک جاتا. (۱۹۸۳ ، ترشی قلم ، ۲۱۷). ۳. شگفتہ ہونا ، کھِل جانا.

پھولوں نے خون تھوکا غنچوں کے پھٹ گئے دل
کیسا ستم کیا ہے بلبل صدا نے تیری

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۳).

خون تھوکا منہ بند ہی کلیوں نے یوں گلزار میں
تھیں لگ کر جس طرح انگور زخموں کے پھٹیں

(۱۹۴۳ ، روح کائنات ، ۱۵۵). ۴. چرچا ہونا، مشہور ہونا، رنگ آنا.

رنگ کیا کیا نہ سوئی لائے گی مہندی بیگم
خون تھوکے گی ہزاروں میں حنا میرے بعد

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۵).

ـــــ ٹپکنا محاورہ.

آگ بگولا ہونا ، غصے سے چہرے اور آنکھ کا سرخ ہو جانا ، شدید غم و غصہ ہونا.

جب معرکہ میں آئیں گے تیرے شہیدِ ناز
ٹپکے گا خون مہرِ قیامت کی آنکھ سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۱). منہ سے جھاگ اور آنکھوں سے خون ٹپکنے لگا. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۷).

ـــــ ٹھنڈا کرنا محاورہ.

جذبات کو سرد کر دینا ، طبیعت کے جوش اور ہیجان کو ختم کر دینا. دیوک کی تربیت نے باسدیو کا خون ٹھنڈا کر دیا. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۲۵).

ـــــ جبال کس اضا (ـــــ کس ج) امذ.

پہاڑ کا خون، مراد: لعل و یاقوت (جامع اللغات). [خون + جبال (رک)].

ـــــ جگر کس اضا (ـــــ کس ج ، فت گ) امذ.

۱. سخت محنت و کاوش. ماہر صاحب کی یادگار بنائے رکھنے میں آپ کے خون جگر اور حوصلہ کی داد نہ دینا بدذوقی کے مترادف ہو گا. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی : ۴۴). ۲. بہت لاڈلا ، نازوں کا پالا ، اپنا خاص. آنکھوں کی ٹھنڈک ، دل کی مراد ہے اور خون جگر. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۷). ۳. (تصوف) اس سے مراد شائبہ ہستی ہے اور نتیجہ مجاہدات بھی بعض اوقات مراد ہوتا ہے (مصباح التعرف). [خون + جگر (رک)].

ـــــ جگر بہانا محاورہ.

محنت و جانفشانی کرنا ، جگر کاوی. خواہ ان کی ابیاری کے لیے خونِ جگر ہی بہانا پڑے. (۱۹۳۴ ، مکاتیب یوسف عزیز مگسی ، ۱۰۱).

ـــــ جگر پلانا محاورہ.

اپنی تمام توانائی صرف کر کے کسی کی پرورش و پرداخت کرنا ، کسی روایت کو برقرار رکھنے کے لیے سخت جدوجہد کرنا. ہائے ہم نے کس طرح سے ان سب کو پالا تھا خون جگر پلایا اب ان کے لاشے ہیں ... خون میں لوٹ رہے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۶).

سب مال و زر لٹا کر خونِ جگر پلا کر

(۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۲). میں نے ... غزل کی

روایت کو اپنا خون جگر پلا کر زندہ رکھا ہے۔ (۱۸۷۹ ، زخم ہنر ، (دیباچہ) ، ۵)۔

---جگر پینا محاورہ۔
۱. **سخت محنت کرنا ، جگر کاوی کرنا**. کیسی دماغ سوزی کی ہو گی اور خونِ جگر پیا ہو گا۔ (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۹)۔

سادگی ہے نثرِ اردو میں مگر
نظم میں پینا پڑا خونِ جگر

(۱۹۲۰ ، اردو گلستان ، ۲۷)۔ ۲. **رنج اٹھانا ، دُکھ سہنا ، غم برداشت کرنا**.

کی عرض تا کجا کوئی خونِ جگر پیے
باقی کہیں سے آئے تو یہ جاں بلب جیے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۷)۔ اس عرصے میں مجھے بہت خون جگر پینا اور صبر سے کام لینا پڑا۔ (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامہ ، حیدر ، ۴۷)۔

---جگر رُلانا محاورہ۔
خُون کے آنسو رونا ، بہت رنج و غم اٹھانا.

عشق خونِ جگر رلاتا ہے کوہ اور دشت میں پھراتا ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۰)۔

---جگر سے پالنا محاورہ۔
رک : خون جگر سے سینچنا.

وہ خارِ پنسی زدہ اس دشت میں ہوں میں
پالا ہے جسے آبلے نے خونِ جگر سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹)۔

---جگر سے سینچنا محاورہ۔
بڑی محنت ، ریاضت اور لگن کے ساتھ پالنا اور پروان چڑھانا ، اپنا خون پسینا ایک کر کے کسی چیز کو سنوارنا ، تازگی بخشنا.
انھوں نے اپنے پودے خون جگر سے سینچے ہیں اور مدتوں سیوا کی ہے۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۷)۔

---جگر کا نچوڑ کش اضا (---کس ج ، فت گ ، کس ن ، و سج) امذ.
بہت زیادہ محنت سے اور لگن سے کیے ہونے کام کا حاصل.
شاعر کے اشعار اس کے خون جگر کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۲۰)۔

---جگر کھانا محاورہ۔
۱. **انتہائی محنت ، جان کاہی اور جگر کاوی کرنا ، کسی کام کے لیے زحمتیں برداشت کرنا**. رات بھر میں نے فکر شعر میں خون جگر کھایا۔ (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۲۳۲)۔ تحریری کلام بھی تصرف سے محفوظ نہیں رہ سکا کیا ... فردوسی کا شاہنامہ بعینہ وہی ہے ، جس کے لیے اس نے تیس سال خون جگر کھایا تھا۔ (۱۹۳۳ ، اردو کی نشو و نما میں صوفیہ کرام کا کام ، ۳۵)۔ ۲. **دُکھ اٹھانا ، رنج سہنا**. دل کون تیرے کئے لیا تا ہے ، سو خون جگر کھاتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۸)۔ شب و روز بیچ فراق اُس دلفریب کے آہ و سوز خون جگر کھاتا تھا۔ (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۲۷۷)۔

رات دن خونِ جگر کھاتا ہوں پر یہ ضبط ہے
زخم بن جائے دہن لیکن نہ ہو منسوا کی سرخ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۳)۔

سیہماں چرخِ ستمگر کا کیا قسمت نے
کوئی چارہ نہیں اب خونِ جگر کھانے سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۴۳۰)۔ ۳. **پیچ و تاب کھانا**.

نشانی جو کوئی اس کی جس نہار پائے
بچھڑ ہن تی خون جگر جل کے کھائے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۳)۔ سلعون نے کہا ... کچھ کھانے کو لا وہ عاجزہ کھانا لائی اور اپنا خون جگر کھائی۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳)۔

---جلنا محاورہ۔
غم اور فکر سے خون سوکھنا ، جی جلنا ، کُڑھنا.

گُل ہو گی مری شمعِ حیات اب کوئی دم میں
روغن کی طرح خون جو جلتا ہی رہے گا

(۱۹۰۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۰)۔

---جوش کرنا محاورہ۔
(ایک نسل اور ایک خون ہونے کے باعث) کسی کے لیے دل میں محبت کے جذبات پیدا کرنا. دونوں باہم لڑنے تو گئے مگر سہراب کے دل میں کچھ کچھ رستم کی محبت پیدا ہوئی اور خون جوش کر آیا (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۰۲)۔

---جوش کھانا محاورہ۔
طبیعت میں اشتعال پیدا ہونا.

کھاتا ہے جوش خونِ جگر اس کے رشک میں
دیکھا ہے جب سیں ہات تمھارا حنا کے ہات

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۷)۔

---جوش (آنا)/میں آنا محاورہ۔
۱. رک : **خون جوش کرنا**. عقل بادشاہ ... کول ہوا لگیا ... خون جوش آیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۲)۔ ہرمز کی ماں کو جوہیں اُسکی صورت مطبوع نظر آئی خون جوش میں آیا چھاتی بھر آئی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۴۳)۔ ۲. **طبیعت میں احساسات کا بیدار ہونا**. اُن کی رگوں میں شجاعت و غیرت کا خون جوش میں آیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱)۔

---جوش میں ہونا محاورہ۔
نہایت ہی غصّے میں ہونا.

خوں جوش میں تھا فوجِ ستمگر کو دیکھکر
بجلے ہوئے تھے کوفے کے لشکر کو دیکھکر

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۳)۔

---جِہنْدَہ (---کس ج ، ہ ، سک ن ، فت د) صف.
ذبح میں اچھل کے نکلنے والا خون (مہذب اللغات). [خون + ف : جہندہ].

---چاٹنا محاورہ.
۱. قتل کرنا ، ہلاک کرنا ؛ (تیغ و خنجر کا) خون آلود ہونا.

یہ وہ لوہا ہے کہ خوں سیکڑوں کے چاٹے ہیں
یہ وہ خنجر ہے کہ لاکھوں کے گلے کاٹے ہیں

(۱۸۷۶ ، واسوخت امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۸۲)). خورشید کی تلوار نے پہلے خون چاٹا. (۱۹٦۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۵). ۲. تکلیف دینا ، اذیت پہنچانا. یہ جسم اب شیر کی طرح کاٹتا ہے اک بھوکے بھیڑیے کی طرح مرا خون چاٹتا ہے. (۱۹٦۲ ، ہفت کشور ، ۳۰۹).

---چَٹانا محاورہ.
قتل کرنا ، خون آلود کرنا.

خونِ عاشق چٹا کہ ہے لازم تیری تلوار پر یہ سان بھرے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳٦).

رات بھر سنگ چٹاتے ہیں بنے قتلِ حسین
اب مرا خون چٹائیں گے یہ تلواروں کو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۲).

---چُرانا محاورہ.
راز معلوم کرنا.

کیا ان کو خبر تھی سینوں سے جو خون چرایا کرتے تھے
اک روز اسی بے رنگی سے جھلکیں گی ہزاروں تصویریں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۸).

---چڑھانا محاورہ.
کسی دوسرے کا خون کسی مریض کے جسم میں داخل کرنا (مہذب اللغات).

---چڑھنا محاورہ.
کسی کے مارنے اور قتل کرنے پر آمادہ ہونا ، قتل کرنے کا جذبہ طاری ہونا ، خون سوار ہونا.

تجھ اوپر خون بے گناہوں کا چڑھ رہا ہے شراب کی سی طرح

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۸).

چڑھتا تھا خون تیغ دو دستی پہ بار بار
اتی تھی جا کے اوج سے ہستی پہ بار بار

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۳). ضبیل ... پر اس وقت خون چڑھا ہوا تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۳۰۰).

---چکاں (---فت ج) صف ؛ خونچکاں.
۱. (اُ) خون ٹپکتا یا ٹپکاتا ہوا.

ہر اک نے خونچکاں لب سے فغاں کی
ہوا آشوبِ محشر آشکارا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۳).

کوئی خون چکاں شہر کو ہے رواں
کسی کے لبوں پر ہے آہ و فغاں

(۱۸۸۰ ، فتقام الاسلام ، ۱۸).

نظر پڑتی ہے جا کر جب مآلِ حسنِ رنگیں پر
کلی کھلنے سے پہلے خونچکاں معلوم ہوتی ہے

(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۲۸۸). (اُ) درد ناک ، خونیں.

ہمیں سر سید احمد سے بڑی بھاری شکایت ہے
بیاں ہو کس زباں سے خون چکاں اپنی حکایت ہے

(۱۸۹۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰٦). اپنے ملک کی ناکام انقلابی جدوجہد کے خون چکاں واقعات سنایا کرتے تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۵۳). [خون + ف : چکاں ، چکیدن - ٹپکانا].

---چکانی (---فت ج) امث.
خوں فشانی ، خون ٹپکانے کا عمل.

حسن بھی اختر نہیں اب مژدۂ ذوقِ ثبات
اب کہاں وہ زخمِ قلب و خونچکانی کے مزے

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۹٦).

طبعِ یوسف کی روانی الحذر
اے قلم کی خون چکانی الوداع

(۱۹۸۲ ، دامن یوسف ، ٦۳). [خون + چکاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَکیدَہ (---فت ج ، ی مع ، فت د) صف.
لہولہان ، زخمی.

انا کے مرہم سے جی رہا ہوں
میں اپنے زخموں سے خوں چکیدہ

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۳۷). [خون + ف : چکیدہ ، چکیدن - ٹپکنا].

---چُوسْنا ف م ، نیز محاورہ.
۱. خون پینا. اگر جانور کے جسم پر چچڑیاں یا جوئیں وغیرہ پائی جائیں تو وہ خون چوس کر جانور کو بے چین اور کمزور کر دیتی ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۷). ۲. دوسروں کی محنت و ریاضت کے نتائج سے فائدہ اُٹھانا. الجزائر کے باشندوں کا خون چوس کر بڑے دولت مند اور جاگیر دار ہو گئے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳٦۰). اپنے حرص و طمع کے دوزخِ شکم کو پر کرنے کے لیے ان غریبوں کا خون چوس لیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، المدینہ والاسلام ، ۴۴). مزدور اور اس کا خون چوسنے والا انقلاب پسند اور رجعت پسند ..... سبھی کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انقلاب دروازے پر کھڑا دستک دے رہا ہے. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۳۱).

---حَلال ہونا محاورہ.
کسی کا قتل مباح ، روا ، درست یا جائز ہونا.

یہ ہے طریقِ محبت یہ ہے شریعتِ عشق
یہاں رقیبِ گرامی کا خون حلال بھی ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۴).

ـــ حَیض کس اضا (ـــ ی لین) امذ.
۱. **ماہواری خون جو عورتوں کو آتا ہے.**... اسکے حصول سے خون حیض جاری ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱٦۸).
۲. **(کنایۃ) بے نمازی.** بے نمازی (خون حیض). (۱۹۷۰ ، اردو مترادفات ، ۱۳٦). [خون + حیض (رک)].

ـــ حَیوان کس اضا (ـــ ی لین) امذ.
دودھ ، مکھن ، شہد (جامع اللغات). [خون + حیوان (رک)].

ـــ خام کس اضا ، امذ.
خالص خون ، خون جو ابھی پرانا نہ ہوا ہو (جامع اللغات). [خون + خام (رک)].

ـــ خَچّر (ـــ فت غ ، شد چ بفت) امذ.
خون خرابا ، مار دھاڑ ، کشت و خون ، جھگڑا ، بلوہ ، خون ریزی. کہنا جلدی جلدی قدم اٹھاؤ وہاں خون خچر ہوا چاہتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۵). تم نے بہت اچھا کیا بھیا کہ لوگوں کو روک دیا نہیں تو خون خچر ہو جاتا. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۳۵۲). جنگ ... خون خچر کے بغیر ہی ختم ہو گئی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۳۲). [خون + خچر ، کھچر (تابع مہمل)].

ـــ خَرابا / خَرابَہ (ـــ فت خ / فت خ،ب) امذ/ امث.
۱. **رک : خون خچر.** توتا بولا کہ تو مجھ سے کہتا ہے کہ اگر وہ تجھ سا ہوتا تو وہیں خون خرابہ کرتا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۲۱۰).

شیوہ ترا شہرۂ آفاق ہے
خون خرابہ میں تو مشتاق ہے

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۸). خبردار جو کسی نے ایسی ویسی حرکت کی چلے جاؤ خون خرابہ ہو جائے گا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۸۷). ۲. **ایک سرخ رنگ کی بوٹی کا نام جو مشہور دوا ہے ، خون سیاوش ، دم الاخوین.** لاط: Legaminoses Or Phaeolus Coccinea) . دم الاخوین ... ہمارے ملک کی عورتیں اسے خون خرابہ کہتی ہیں. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۷). [خون + خرابہ (رک)].

ـــ خَرابا پَڑْنا محاورہ.
جھگڑا ہونا ، جنگ ، خونریزی ، مار دھاڑ واقع ہونا. نتیجہ یہ ہوا کہ گھر میں خون خرابے پڑ گئے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷۷).

ـــ خَرابی (ـــ فت خ) امث.
رک : خون خچر. اس قدر قرابت قریبہ ہونے کے بعد بھی ان دونوں میں صفائی نہیں ہوئی وہی خون خرابی ہوتی رہی. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۰۳). [خون + خراب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خُرُوس کس اضا (ـــ ضم خ ، و مع) امذ.
مرغ کا خون ؛ (کنایۃ) سرخ رنگ کی شراب.
شراب لعل لبائے جوں کہ خون خروس ہوا تھا معنبر جوں زلفِ عروس
(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۱). [خون + خروس (رک)].

ـــ خُشک کَرنا محاورہ.
توانائی صرف کرنا ، کوشش کرنا. مطلع کہنے میں شاعر کو کتنا خون خشک کرنا پڑتا ہے. (۱۹۵۲ ، دیوان صفی (مقدمہ) ، ممتاز حسین جونپوری ، ۳۰).

ـــ خُشک ہونا محاورہ.
سہم جانا ، ڈرنا ، چپ ہو جانا ، خوف یا رنج سے دبلا ہو جانا ، فکر یا خوف سے دم سوکھنا.

گریۂ خوں کو قصدِ عالمِ بالا ہے پھر
کیوں نہ خون روحانیوں کا آسماں پر خشک ہو

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲۵). آپ کو دل لگی سوجھی ہے اور یہاں خون خشک ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۰۲). کسی خطرے میں نہ گھر جانا ، میرا خون یہاں خشک ہوتا رہے گا. (۱۹۵۰ ، زیرلب ، ۴۳).

ـــ خوار (ـــ و معد) صف ؛ = خونخوار.
۱. **خون پینے والا ، خون آشام ، قاتل ، خونی**

اتھا دیو او جوں کہ خونخوار مست
شبیخوں کوں جوں کھولیا اپنا ہی دست

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ٦۹٦).

ڈرے داد مری ورنہ میں کہہ بیٹھوں گا قاتل
کل حشر کے دن بھی مرا خونخوار یہی تھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲). کل رات میں نے تین نہایت خون خوار سور مارے تھے. (۱۹۸٦ ، نگار ، جولائی ، ۲۳). ۲. (أ) **(مجازاً) ظالم ، سفاک.**

لکھیا اے ظالم خون خوار و صیادِ دلِ عاشق
تری مژگاں نے میرے دل اپر مضمون شاہیں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲٦). ایک ایسے خون خوار اور مردم آزار بادشاہ کو جو ذرا سی بات پر خون ریزی کے لیے آمادہ رہتا تھا عادل و رحم دل قرار دینا کج رائی ہی سے تعبیر ہو سکتا ہے. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات ، ۲۰۳). (آآ) **خشمگیں ، بہت غصے سے ، غیظ و غضب کی حالت میں.** شریف کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور وہ اپنے بیٹے کو خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۸۳). [خون + ف : خوار ، خوردن - کھانا].

ـــ خوارَگی (ـــ و معد ، فت ر) امث ؛ = خونخوارگی.
رک : خون خواری.

شکم بھرتا نہیں خونخوارگی سے زالِ دُنیا کا
کہ یہ نگلے ہوئے بیٹھی ہے لاکھوں کو ہزاروں کو

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۰۳). [خون + خوار (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خواری (ـــ و معد) امث.
لہو پینے یعنی قتل و ہلاکت کا عمل. اسے فرمایا کہ جفا ، مشقت ... خون خواری ، دشواری ... یہ وزیر بڑے بڑے ، سب حاضر کھڑے

(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۷۷).

تجھ لباں کوں پن کی خونخواری خوب لگتی ہے رنگ پان کی طرح
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۷).

وہی چتوں کی خونخواری جو آگے تھی سو اَب بھی ہے
تری آنکھوں کی بیماری جو آگے تھی سو اَب بھی ہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۰). اور وہاں کے لوگوں کی طبیعتیں ہنوز جنگجوئی اور خونخواری کی جانب مائل ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۷۰). آئے دن فوجداریاں اور خونخواریاں بھی برابر ہوتی رہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۲). [خون + خوار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خواہ (---و معد) امذ ؛ نیز خونْخواہ.
۱. قتل کا قصاص طلب کرنے والا ، قصاص لینے والا.

مرے در پئے خونِ ناحق ہے تو
نہ خوندار ہوں میں نہ خوں خواہ ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۷۳).

تو سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی خوں خواہ نہیں
بنتِ احمدؐ نہیں حیدر نہیں اللہ نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۵). [خون + ف : خواہ ، خواستن = چاہنا].

---خور (--- و مج) صف.
رک : خون خوار. روم کا خونخوار (ایران والے سلطان روم کو خونخور کہتے ہیں) ایک پکا مسلمان اور حامی دین متین ہے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۳۵). [خون + ف: خور ، خوردن = کھانا ، پینا].

---خورْدَن محاورہ.
لہو پینے کا عمل ؛ (کنایۃً) سخت رنج و غم کرنا.

موجِ خوں رات ادھر عرش سے گزرے ہے اگر
گریہ یکدم بھی تو ہو مانعِ خوں خوردنِ دل
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۳). [خون + ف : خوردن = کھانا].

---خوری (---و مج) امث.
لہو پینے کا عمل.

لب اس کے دیکھو تو ہے ظلم و خوں خوری کی دلیل
سیہ مِسّی پہ نہیں سرخ پان کی تحریر
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۹). [خون + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف ؛ نیز خوندار.
۱. خونی ، قاتل.
مرے در پئے خونِ ناحق ہے تو خوں دار ہوں میں نہ خونخواہ ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۷۳).

دے داد مری ورنہ میں اٹھ بولوں گا قاتل
کل حشر کے دن بھی مرا خوں دار یہی تھا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، ۱۰). **۲. مقتول کا وارث جسے قصاص لینا ہو** (جامع اللغات). [خون + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دَبانا محاورہ.
کسی کے قتل کو چھپانا ، وارداتِ قتل کو مخفی رکھنا.

جو آستین کو دھوئے نہ خنجر چھپا سکے
خونِ شہیدِ ناز کو وہ کیا دبا سکے
(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۹۲).

---دَرِ جگر ہونا محاورہ.
سخت محنت کرنا. میں خود اس مثنوی کے واسطے خون در جگر ہوں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۳۸۷).

---دِل کس اضا (--- کس د) امذ.
سخت جانفشانی ؛ جان و دل.

کب تک چٹائے زلف کے کالوں کو خونِ دل
کب تک رہے کوئی متحمّل گزند کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۵).

اور مزدور وہ فنکار جو خونِ دل سے
سنگ ریزوں کو تب و تاب گہر بخش گئے
(۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۶۳). [خون + دِل (رک)].

---دِل پینا محاورہ.
غم میں گھُٹنا ، رنج اٹھانا ، دُکھ سہنا ، پیچ و تاب کھانا.

خونِ دل پیتے ہیں دورِ مے و ساغر کیسا
دل ہی بے چین جب اپنا ہو تو دلبر کیسا
(۱۸۷۳ ، تشنۂ خسروانی ، ۲۱).

اقربا دادِ جراحت دیں گے اس امید میں
ہر نفس کے ساتھ کیوں انسان خونِ دل پیے
(۱۹۳۳ ، نگارستانِ مانی ، ۵۷).

---دِل رونا محاورہ.
افسوس کرنا ، خون کے آنسو رونا.

تمہاری موت پہ میں آج خونِ دل روتا
یہ جانتا نہ اگر کل مجھے بھی مرنا ہے
(۱۹۸۰ ، جمیل ، فکرِ جمیل ، ۲۲۲).

---دِل سے سینْچنا محاورہ.
رک : خون جگر سے سینچنا.
خونِ دل سے میں نے جس کی یاد میں سینچا اسے
کاش وہ بھی دیکھتا سیرِ خیابانِ فراق
(۱۹۱۴ ، نقوشِ مانی ، ۱۵).

---دِل سے ہاتھ بَھرْنا محاورہ.
کسی کے خون سے ہاتھ رنگنا ، قتل کا مرتکب ہونا.

ملاؤ پنجۂ مرجاں سے پنجہ
ہمارے خونِ دل سے ہاتھ بھر کے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۶۸).

---دِل کھانا محاورہ.

رک : خُون جگر کھانا.

بہت جب خون دل کھایا ہے یاقوت
نگینے بیچ تب نکلا ہے تابوت
(۱۸۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۵٦).

ـــ دَوڑنا ف ل نیز محاورہ.
۱. **خون کا بدن میں گردش کرنا ؛ کسی جذبے کا احساس ہونا ، حساس ہونا.** وہ اس غیرت نسوانی سے جس کا خون اس وقت منور کے جسم میں دوڑ رہا تھا قطعاً ناآشنا تھی. (۱۹۳٦ ، ستونتی ، ٦). اس کی رگوں میں میرا خون دوڑ رہا ہے شریف خون. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۲۳). ۲. **شرم یا غصّے کے باعث چہرے یا بدن کا سرخ ہو جانا.** مارے شرم کے تمام سطح جسم پر خون دوڑ جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۸). سہراب خان کے چہرے پر خون دوڑ گیا جمشید کا منہ اتر گیا. (۱۹٦۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۷).

ـــ دینا ف ل نیز محاورہ.
۱. **زخم کا خون چکاں ہونا ، زخم سے خون بہنا یا رسنا.**

خون نہ دیا کچھ زخمِ جگر نے تیرِ ستمگر خشک رہا
ہائے سہے دل نے بھی پاسِ خاطرِ مہماں کچھ نہ کیا

(۱۸۸٦ ، دیوانِ سخن ، ۸۸). خدانخواستہ زخموں نے خون دے دیا تو نقصان پہنچے گا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۲٦). لیکن دائیں شانے کے قریب زخم خون دے رہا تھا. (۱۹٦۷ ، عشق جہانگیر ، ٦۲). ۲. (اَ) **عطیہ کے طور پر اپنے جسم سے خون دینا.** ایم کیو ایم کی اپیل پر ہزاروں افراد نے خون دیا. (۱۹۸٦ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ ستمبر : ۲). (اَا) **کمی خون کے سبب جسم میں خون داخل کرنا ، خون پہنچانا.** بچی کو ولادت کے دوران خون دیئے جانے کے عمل میں یہ مرض لاحق ہو گیا تھا. (۱۹۸٦ ، جنگ ، کراچی ، ۱٦ ستمبر : ۱۰).

ـــ ڈالْنا محاورہ.
۱. **خون بہانا.**

سہل نہیں ہے کام خونِ آلِ احمد ڈالنا
خاک غم برنہیں فرزندِ محمد چھانتا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۷). ۲. **خون خارج کرنا ، خون خارج ہونا.**

یہ زلف کی ناگن بھی تیری کوئی بلا ہے
خون ڈالتے نتھنوں سے سپیرے نظر آئے

(۱۸۹۳ ، دیوانِ اسیرا کبرآبادی ، ۱۳۷).

کیوں گردشِ جہاں میں نہوں مست مضطرب
شیشے بھی خون ڈالتے ہیں انقلاب میں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۰).

ـــ رَچْنا محاورہ.
خون کا رنگ دینا ، خون کی رنگت کا نکھرنا.

خونِ شہدا ہاتھ میں قاتل کے رچا ہے
اس رنگ یہ رنگ اپنا جمائے کی حنا خاک

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۴۸).

ـــ رِسْنا محاورہ.
لہو بہنا یا ٹپکنا.

اپنی مدافعت میں گونگا بن کے بھی
چاند کے چہرے سے خون رسنا بند نہیں ہوا

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۹۰).

ـــ رُلانا / رُلْوانا / رُوْلانا محاورہ.
اتنا رلانا کہ انسان نڈھال ہو جائے ؛ تڑپانا.

یہ وہ یاقوت ہے رلوائے جو خون آٹھ پہر
یہ وہ الماس ہے سو ٹکڑے ہو جس سے کہ جگر

(۱۸۳٦ ، واسوخت امانت (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۸۰)).

فرقتِ دلدار میں آتے ہی گھبراتی ہے نیند
عاشقوں کو رات بھر بس خون رلواتی ہے نیند

(۱۹۱۱ ، بہارستانِ خیال ، ۱۳۳).

ہجر کی تیرہ و تاریک و سیہ راتوں میں
میری آنکھوں کو بھلا خون رُلایا کیوں تھا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ٦۷).

ـــ رونا محاورہ.
۱. **بہت زیادہ رونا ، رنج و غم کرنا.**

محبت سے روتے گئے یار خون
محبت سے ہو ہو گیا ہے جنون

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۱). یہی وہ تارا ہے جو مملکت روم اور ایران کی افسوسناک بربادیوں پر خون رویا ہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، ستمبر : ۱۰۰).

ہمارے زمانے میں جنگ نہ تھی
مگر دھوپ خون روتی تھی

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۳۵). ۲. **زخموں سے خون نکلنا.**

گریہ انجامِ تبسم ہے نہ ہنس او غافل
خون روئیں گے وہی زخم جو خنداں ہوں گے

(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۲).

ـــ رِیز (ـــ ی مج) صف ؛ اِمِ خونریز.
۱. **خون بہانے والا ، سفاک ، ظالم ، ستمگر ، جاں ستاں.** یہ بات بہت تند اور تیز ، خونی ، خون ریز. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

زخمی ہے جلادِ فلک تجھ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تجھ زلفِ عنبر بیز کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).

قشقہ تری بھنواں میں خونریز تر ہے ظالم
ہاں تیغ پے اماں پر تیروں کو برتری ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۱).

محبت عجب خوابِ خوں ریز ہے   محبت بلائے دل آویز ہے

(۱۸۱۰ ، میر ک ، ۹۱۱). کراچی کے خون ریز ہنگاموں کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے. (۱۹۸٦ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ ستمبر : ۲).

۲. غمگین ، رنجیدہ. میں ۲۷ ماہ حال لندن روانہ ہو رہا ہوں پُرنم آنکھوں اور خون ریز دل کے ساتھ. (۱۹۳۳ ، مکاتیب یوسف سگسی ، ۵۱). ۳. (کنایتاً) اجرام فلکی میں تباہی بربادی لانے والا ستارہ مریخ.

اگر زہرہ اس میں بہاں پایا وہ جو مریخ ہے بڑا خونریز

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۷). [خون + ف : ریز ، ریختن - بہنا].

---ریزی (---ی مج) اِمث.
۱. کشت و خون ، قتل و غارت گری. ایک پہر کے تائیں خونریزی کا ہنگما گرم رہتا ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہرافروزودلبر ، ۹۹). پیدا کیجیے کا آپ اس شخص کو جو روئے زمین پر فساد اور خون ریزی کرے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۷). بولے کیا ایسے کو (نائب) کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے. (۱۹۱۱ ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، احمد رضا بریلوی ، ۹). کلاشن کوف بردار گروہ کی طرف سے خونریزی ملک کے تمام امن پسند شہریوں کے لیے چیلنج ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ ستمبر: ۱). ۲. خون نکلنے کا عمل ، لہو ریختگی. کبھی خشکی کے لگنے اور جانور کی رفتار کے وقت حرکت ہونے سے بھی سُم کی خون ریزی بڑھ جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندی اسپاں ، ۷۷). [خون + ریز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَپید ہونا محاورہ.
۱. بے مروت ہونا ، رشتے اور تعلق کی پروا نہ ہونا ، بے رحم یا سنگدل ہو جانا ، دل میں محبت و خلوص باقی نہ رہنا.

اٹھ گئی الفت جہاں سے خون سپید ایسا ہوا
کھینچنے کو ذبح عالم کو ہے خنجر سپید

(۱۸۷۰ ، شہیدی ، د ، ۳۵).

داغوں کے خون سپید ہیں پھوٹ آبلوں میں ہے
الفت جہاں سے اُوٹھ گئی اپنا نہیں رہا

(۱۸۸۸ ، منشورسخن ، ۹). ۲. شدت غم یا شدت خوف کے باعث چہرے یا تمام بدن کی رنگت اڑ جانا.

سپید ایسا ہوا خون خوف کے مارے مرے تن کا
کہ پردہ حشر کے دن رہ گیا قاتل کے دامن کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰).

---سَر پَر چڑھ کَر بولتا ہے کہاوت.
قتل چھپا نہیں رہتا.

کہا دل سے یہ اچھا ماجرا ہے
کہ سر پر خون چڑھ کر بولتا ہے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی (مہذب اللغات)).

---سَر پَر چڑھنا محاورہ.
۱. قتل کرنے پر آمادہ ہونا ، قتل و خونریزی کا جذبہ طاری ہونا.

خون کس عاشقِ کشتہ کا چڑھا ہے سر پر
رنگ لائے ہوئے اے یار نظر آتے ہو

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۳).

نہیں ہے سرخ دوپٹہ یہ فرق دلبر پر
چڑھا ہے خون کسی بے گناہ کا سر پر

(۱۹۱۶ ، عارف لکھنوی (مہذب اللغات)). ۲. قاتل کا قتل کی وجہ سے سخت گھبراہٹ میں ہونا (جامع اللغات).

---سَر پَر سَوار ہونا محاورہ.
۱ رک: خون سر پر چڑھنا. قطع اور گفتگو سے ثابت تھا کہ دونوں کے سر پر خون سوار ہے. (۱۸۹۰ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۳). جانبازوں کا ضبط بھی رخصت ہو گیا ، ان کے سر پر خون سوار ہو گیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادراہ ، ۶۳). ۲. قاتل کا قتل کرنے کے بعد سخت گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ میں ہونا. عمرو نے ہاتھ تھام کر کہا ... شراب پیو کہ طبیعت کو فرحت ہو اداسی ہو رہی ہو خون سب کا تمہارے سر پر سوار ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۳۸).

---سَر (پَر) لینا محاورہ.
کسی کی ہلاکت کا ذمہ دار ہونا. کوئی خطا تو ثابت کیجیے اپنے داماد کا خون نہ سر پر لیجیے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۵۴). میں اس کا خون اپنے سر کیوں لوں. (۱۹۱۳ ، گرداب حیات ، ۹۱).

---سَرد پَڑ جانا محاورہ.
خوف اور دہشت کے باعث جسم ٹھنڈا پڑ جانا. بیکس رعایا پر سختیاں ہونے کی اس قسم کی ایک داستان بیان کی ہے جس کو سن کر خون سرد پڑ جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۵۱).

---سَرد ہونا محاورہ.
جذبات میں جوش باقی نہ رہنا یا افسردگی پیدا ہو جانا. یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ ایسے وحشیانہ کام کا اس وقت حکم دیا گیا ہو جب کہ فاتحین کا خون سرد ہو چکا تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۳۶).

---سَر ہونا محاورہ.
کسی کے قتل یا ہلاکت کا کسی ایسے شخص کے نامۂ اعمال میں شامل ہونا یا لکھا جانا جو اس کا مرتکب نہ ہوا ہو.

خون مُردہ کا بھی سر ہو گا نہ توڑو میری قبر
جانتے ہو حکم رکھتے ہیں مزار اجسام کا

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۱۰).

---سُنسنا جانا محاورہ.
خون کی حرکت میں تیزی باقی نہ رہنا یا دوران خون میں سستی پیدا ہو جانا. جس روز بچہ پیدا ہوتا ہے. زچہ کو رات بھر سونے نہیں دیتے اور نہ کروٹ لینے دیتے ہیں تا کہ خون سنسنا نہ جائے. یعنی اس کی حرکت سست نہ ہو جائے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۲).

---سَفید کَرنا محاورہ.
بے مروتی کا شیوہ اختیار کرنا ، بے مروت ہو جانا ، اپنے اندر بے مہری کا خاصہ پیدا کرنا. خون سفید کرنے کے لیے کچھ سفیدوں

کے ملک میں جانے کی شرط نہیں۔ (۱۹۶۶ ، اردونامہ، کراچی،۲۳ : ۳۵).

---سفید ہو جانا محاورہ۔
رک : خون سفید ہو جانا.
باپ سے بیٹا نا امید ہوا خون دُنیا کا کیا سفیدہوا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۸۷).
کیا ہو گیا ہے خون زمانے کا سفید آہ
اب اوروں کی الفت ہے ہماری نہیں کچھ چاہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۰۷). حلیمہ بیگم! اے ہے ایسا بھی کیا خون سفید ہو گیا ہے ، بھائی دو دن سے بخار میں اکیلا پڑا ہائے ہائے کر رہا ہے مگر تم سے یہ نہ ہوا کہ اس کو جا کر دیکھ آتیں۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۴۳). مجھے تو ایسا لگتا ہے ... تم دونوں کا خون سفید ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۲۰).

---سکھانا محاورہ۔
۱. ڈرانا ، دھمکانا ، ایذا پہنچانا. آدھے نہیں تو ایک چوتھائی لوگوں کی محنت کا امیروں کے دل بہلاوے یعنی عوام کا خون سکھانے کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔ (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۲۹). ۲. محنت کرنا ، جان لڑانا. پختون برادری ... کے پچانوے فیصد افراد دھوپ میں پسینہ بہا کر اور خون سکھا کر روزی کماتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹ جنوری : ۳).

---سوار ہونا محاورہ۔
قتل پر آمادہ ہونا.
کج رکھ کے وہ کلاہ جو چڑھتے ہیں اسپ پر
گردن پر ان کی خون ہمارا سوار ہے
(۱۸۴۶ ، آتش (نوراللغات). ان کے گرتے ہی جانبازوں کا ضبط بھی رخصت ہو گیا ، ان کے سر پر خون سوار ہو گیا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۴۶).

---سیاوُشاں کس اضا (---کس س ، ضم و) امث۔
کانٹو نام کے ایک درخت کا سرخ رنگ کا گوند جسے دمُ الاخوین بھی کہتے ہیں ، رک : خون خرابہ معنی نمبر ۲. کھنکھار میں خون آنے علاج اسکا یہ ہے کہربا گلنار ، گل ارمنی ، خون سیاوشاں ... پان کے ساتھ یا نقوع سماق میں دیں فوراً خون بند ہو جائے گا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۳). اسی سلسلے میں عصافیر اور خون سیاوشاں بھی بیان کئے جا سکتے ہیں ان کے تو ناموں سے ہی نزاکت ٹپک رہی ہے۔ (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۶۷). [خون + سیاوشاں (رک)].

---سے پاک کرنا محاورہ۔
خون صاف کرنا. تیرے کو خون سے پاک کرنا ہو گا یا کسی غول پر جادوگروں کے جا پڑا ہو گا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۹۴).

---سے خون جدا کرنا محاورہ۔
نفرت و منافقت پیدا کرنا ، جدائی ڈالنا. غضبِ خدا کا ، خون سے خون جدا کیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۶۳).

---سے دُھلنا محاورہ۔
جان کی قربانی دے کر حاصل کرنا ؛ بہت زیادہ جد و جہد کرنا.
آنسوؤں سے دیدۂ جمہور جب ہوتا ہے نم
خون سے دھلتا ہے اکثر پرچم مصر و عجم
(۱۹۵۱ ، نبض دوراں ، ۲۰۳).

---سے دھونا محاورہ۔
پاک و صاف کرنا.
یہ نجاست ہے اسے خون سے دھونا ہو گا
محو اس خطۂ ناپاک کو ہونا ہو گا
(۱۹۳۸ ، نبض دوراں ، ۱۹۰).

---سے رَنگنا محاورہ۔
قتل و ہلاکت کرنا ، لہو بہانا. دین کی تلوار کو دشمنانِ اسلام کے خون سے رنگا۔ (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۲۷۳).

---سے سینچنا محاورہ۔
رک : خون جگر سے سینچنا.
یہ مانا تم کو شکوہ ہے فلک سے خشک سالی کا
ہم اپنے خون سے سینچیں تمہاری کھیتیاں کب تک
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۵۹). ہمارے اسلاف نے کیسی کیسی محنت و مشقت سے اسے پالا پوسا ہے اور اپنے خون سے سینچا ہے۔ (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۴۴).

---سے لکھنا محاورہ۔
پختہ تحریر کرنا ، انمٹ نشان بنانا
زنجیر بھی کٹ جائے تو ہوتے نہیں آزاد
یہ خون سے لکھا ہے غلاموں کی جبیں پر
(۱۹۵۳ ، نبض دوراں ، ۱۵۱).

---سے ہاتھ بھرنا محاورہ۔
قتل کرنا ، ہلاک کرنا ، الزام قتل عائد ہونا. صنعت سحر ساز کو قتل کریں اس کے ساتھ والوں کے خون سے ہاتھ بھریں۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۴).

---سے ہاتھ رَنگنا محاورہ۔
قتل کرنا ، جان سے مار دینا.
اپنے ہی خون سے رنگ لے گا ترے ہاتھونکو
کیا کرے عاشق بے صبر و تحمل مہدی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۷). تیرے ہی اشارے سے قابیل نے ہابیل کے خون سے ہاتھ رنگے۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ ، ۲ : ۶۰۶).

---سے ہولی کھیلنا محاورہ۔
خون بہانا ، خونریزی کرنا ، قتل عام کرنا. جاؤ رمیش ! لوٹ جاؤ... میرے خون سے ہولی مت کھیلو۔ (۱۹۵۶ ، رادھا اور رنگ محل ، ۳۲). گئو رکھشا کے بہانے مسلمانوں کے گھروں کو لوٹا. آگ

لگتی اور ان کے خون سے ہولیاں کھیلیں۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۷۰)۔

ــــ شُدَہ (ــــ ضم ش ، فت د) صف۔
ہلاک ، ہلاک شدہ۔

میں وہ ہوں بسمل دل خون شدہ جس کے خون میں
تیغِ قاتل روش کشتی دریا ہو رواں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۳)۔ [خون + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا]۔

ــــ شَرِیک (ــــ فت ش ، ی مع) صف۔
ان دو میں سے کوئی ایک جنھوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو ، دودھ شریک۔ بہن یہ تو ناحق کہتی ہو ملکہ مہرخ سے اور مہ جبیں سے آخر عزیز داری کیسی بلکہ خون شریک ہے ، کہیں لاٹھی مارنے سے پانی جدا ہوتا ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۱)۔ مواج نے کہا ... عیار تو آپ کا خون شریک نہ تھا صرف ساتھ کا کھیلا ہوا تھا۔ (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۳۶)۔ [خون + شریک (رک)]۔

ــــ صالِح کس صف (ــــ کس ل) امذ۔
صاف ، مصفّیٰ خون جو جسم کی نشوونما کرتا ہے۔ کھانے پینے سے خون صالح پیدا ہو کر طبیعت یا قوت حیات کی معاونت کرتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، رسالہ ہمدرد صحت ، ۵۰ ، ۳ : ۱۰)۔ [خون + صالح (رک)]۔

ــــ فاسِد کس صف (ــــ کس س) امذ۔
خراب مادہ ، فضلا۔

اتنا عالم میں حذر خون سے ہے خونخواروں کو
خون فاسد کو بھی ہرگز نہ کرے نوش علق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲)۔

خونِ فاسد کہتے ہیں راسخ اُسے
چشم تر سے جو لہو جاری نہیں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۷۷)۔ [خون + فاسد (رک)]۔

ــــ فِشاں (ــــ کس ف) صف۔
خون ٹپکانے والا ، خونچکاں ، خون کے آنسو رونے والا۔

یاد میں تیرے عقیقِ لب کی اے کانِ حیا
اشک چشم خون فشاں ، لعلِ بدخشاں ہے ہنوز
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۰)۔

نہ دل رہا نہ جگر دونوں جل کے خاک ہوئے
رہا ہے سینے میں کیا چشم خون فشاں کے لئے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۲)۔ [خون + ف : فشاں ، فشاندن ـ چھڑکنا]

ــــ فِشانی (ــــ کس ف) امث۔
خون ریزی ، خون چھڑکنا

دل ہے مصروف نالہ و فغاں
چشم سرگرم خوں فشانی ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، کد ، ۲۹۵)۔ ان کو اپنی جنگی صولت جو خون فشانی سے خالی ہو دکھا کر مطیع کرو۔ (۱۹۲۲ ، دہلی کی جان کنی ، ۸۹)۔ [خون + فشان (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت]۔

ــــ قُرْبان کَرْنا محاورہ۔
کسی دوسرے کے لیے اپنی زندگی کی قربانی دینا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں اس بھول چڑیا پر اپنا خون قربان کر دونگی۔ (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۷)۔

ــــ کا بَدْلَہ خُون مقولہ۔
جیسی خطا ویسی سزا (جامع الامثال ، ۱۹۶ ؛ محاورات ہندوستان ، ۷۹)۔

ــــ کا بَپْتِسْما (ــــ فت ب ، سک پ ، کس ت ، سک س) امذ
(مسیحی) شہادت (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱۰)۔

ــــ کا پیاسا / پیاسی (ــــ کس پ) صف۔
جانی دشمن ، جان کا پیاسا۔

کاڑیا میاں تھے دشت آہگوں
کہ جوں شیر پیاسا لہے بھر خوں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۴)۔

مجمعِ خونریز خوباں میں بہت جاتا تھا روز
گردنِ دل ایک دن خون کے پیاسوں میں کٹی
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۰۰)۔ یہ اُس کے خون کا پیاسا وہ اس کی جان کا دشمن۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۳)۔ آپؐ نے ایک ... صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے۔ (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم (مولانا نعیم مرادآبادی) ، ۳۴۳)۔ کراچی میں مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا اور ایک دوسرے کو آگ میں جھونک رہا ہے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ دسمبر : ۱)۔

ــــ کا جَسِیمَہ (ــــ فت ج ، ی مع ، فت م) امذ۔
(سائنس) خون کا چھوٹے سے چھوٹا جُز۔ دروں مایہ میں اس ناسیے کے نکلے ہوئے کئی قسم کے مادے اور ذرات بھی دیکھے گئے ہیں مثلاً جراثیمی خلیے خون کے جسیمے ، نشاستی ذرات ... وغیرہ۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۴۱)۔

ــــ کا جوش (ــــ و مع) امذ۔
رشتہ داری ، باہم نسل کی محبت ، ماں باپ بہن بھائی کی محبت۔ آخر تو خون کا جوش ہوتا ہے اس سے سہار نہ ہو سکی۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۳)۔ یہ محض خون کا جوش ہے جو وہ اس قدر فکر کر رہی ہیں۔ (۱۹۰۲ ، گرداب حیات ، ۱۱۱)۔ خون کا جوش سمجھیے یا انسانی ہمدردی ، میں ان کے قریب بیٹھ گیا۔ (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۵۰۶)۔

ــــ کا جوش اُچَھلْنا محاورہ۔
رشتہ دار کی محبت کا جوش میں آنا۔ میں ہی بے غیرت تھی جو خون کا جوش اچھلا اور تمہاری باتیں سنیں۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴)

ـــ کا جوش ہونا محاورہ.
رشتہ داری یا نسلی قرابت کی محبت کا دل میں اُبھرنا.

چاہ میں پھینک کے یوسف کو نہ روئے اخوان
کیا غضب ہے نہ کبھی خون کا بھی جوش ہوا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰).

ـــ کا چُورا (ـــ و مع) امذ.
(غذائیت) ایک طریقہ جس میں خون کو تھوڑا گرم کر کے جمالیا جاتا ہے اور پھر مزید حرارت پہنچا کر مکمل طور پر خشک کرلے کے بعد پیس لیا جاتا ہے. چورے میں پروٹین تمام حیوانی ذرائع سے حاصل کردہ اشیائے خوردنی سے زیادہ پایا جاتا ہے ، انگ : (Blood Meal). خون کا چورا بنانے کے لیے مذبح خانوں سے خون حاصل کر کے اسے حرارت کے ذریعے سکھا لیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۲۵).

ـــ کا دَباؤ (ـــ فت د ، و مج) امذ.
(طب) فشار دم ، لہو کی کمی بیشی کا عمل جس کی وجہ سے خون کا دباؤ کم اور اس لئے اس کا دوران تیز ہو جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۲۱۴). وہ ایک سال تک گھر سے باہر نہیں نکلیں ... خون کا دباؤ بڑھ گیا تھا. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۶۶).

ـــ کا دَرْیا (ـــ فت د ، سک ر) امذ.
بے حد خون ، بہت خون ریزی.

اس سر زمیں کو خون کا دریا کریں ابھی
ساحل تک آئے جو اسے ٹھنڈا کریں ابھی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸).

جان اپنی جسے دوبھر ہو وہی آئے یہاں
ہو گی ہر کشتئ تن خون کے دریا میں رواں
(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۱۹). کشمیر کو پھر آگ اور خون کے دریاؤں سے گزرنا ہو گا. (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، ۶۰۲). اب : کرنا ، ہونا

ـــ کا (کے) دَرْیا بَہانا ف م ؛ محاورہ.
۱. بکثرت قتل کرنا. مارتے مارتے خون کا دریا بہا دیا پر تاپا کہ لڑائی کے بکھیڑے سے پاک ہوا دریائے خون میں نہا لیا. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۹۰). یہ تلوار جس نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک خون کے دریا بہا دیئے. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۴۴). ۲. زار و قطار رونا.

کیونکہ دریانہ بہیں خون کے آنکھوں سے مری
پنجۂ موجِ نفس ہے پئے افشردنِ دل
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۳). ۳. پردۂ بکارت توڑنا. ہائے غضب آپ نے کس ناز و نعم سے پالا ہو گا اوس ظالم بے درد نے خون کا دریا بہایا ہو گا اب مزے اوڑا رہے ہوں گے ، عاشق و معشوق گلے میں ہاتھ ڈالے بیٹھے ہوں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۹).

ـــ کا دَرْیا بَہنا محاورہ.
خون کا دریا بہانا (رک) کا لازم (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــ کا دَعْویٰ (ـــ فت د ، سک ع ، ی بشکل الف) امذ.
قتل کا الزام ؛ قتل کا مقدمہ.

وہی قاتل وہی مخبر وہی منصف بھی ہے
اقربا میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۴).

ـــ کا دَوْرَہ (ـــ و لین ، فت ر) امذ.
دوران خون ، خون کا بدن میں گردش کرنا (جامع اللغات).

ـــ کا دھارا امذ.
لہو کی جھڑی.

رقص ہاں تیغوں جھنکاروں پہ رقص
رقص پیہم خون کے دھاروں پہ رقص
(۱۹۸۲ ، تار گریباں ، ۷۷).

ـــ کا رِشْتَہ (ـــ کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
ماں باپ بہن بھائی ، قرابت ، ایک ہی دادا کی اولاد کا باہم رشتہ. خون کے رشتے بھی عجیب ہوتے ہیں. (۱۹۷۷ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۹۰).

ـــ کا رِکا بْچَہ (ـــ کس ر ، سک ب ، فت چ) امذ.
(طب) خلیہ بستگی Blood Platelet . ان کے علاوہ پلازما میں کئی چھوٹے چھوٹے اجسام بھی ہوتے ہیں جنہیں خون کے رکابچے کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۲۵۳).

ـــ کا سَمَنْدَر اُمَنْڈْنا محاورہ.
بہت خونریزی ہونا. اب کوئی دم میں آگ اور خون کا سمندر امنڈنے والا ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۳۸).

ـــ کا عَطْیَہ (ـــ فت ع ، سک ط ، فت ی) امذ.
خون کی خیرات یا تحفہ. اسپتالوں اور بلڈ بینکوں کے سامنے خون کا عطیہ دینے والے افراد کی لمبی قطاریں نظر آ رہی ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ دسمبر : ۱).

ـــ کا عِوَض (ـــ کس ع ، فت و) امذ.
قصاص ، انتقام.

بھاگ کر لشکرِ کفار کہاں جائے گا
خونِ مرگا جو عوض لیں گے تو چین آئے گا
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

ـــ کا فَوّارَہ (ـــ فت ف ، شد و ، فت ر) امذ.
خون کا تیزی سے دھار کی شکل میں بہنا.

رخ زرد تھا کنار تھی پوشاک لہو سے
فوارۂ خوں چھوٹتے تھے ہر بُنِ مُو سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۴۴).

نخچیرِ زبوں حال کا دم ٹوٹ رہا ہے
ہر زخم سے فوارۂ خوں چھوٹ رہا ہے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، برق ، ۱۳۹). انھوں نے جلدی سے ہاتھ جو جھڑایا تو سونے کا کنگن تیوم کے ماتھے میں لگا ، خون کا فوارہ بہہ نکلا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۳۹).

--- کا کھیل (---ی مج) امذ.
ایسے جھگڑے فساد جن میں قتل و ہلاکت تک نوبت پہنچ جائے. جو لوگ آگ اور خون کا کھیل کھیل رہے ہیں وہ پاکستانی نہیں ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ دسمبر : ۱).

--- کا گُرُوپ (---ضم گ ، و مع) امذ.
(طب) انسانی خون کی طبی اعتبار سے تقسیم کا نظام ، خون کی نوعیت ، خون کی درجہ بندی. مختلف تجربات سے ثابت کیا جا چکا کہ انسان میں خون کے گروپ کا ایک نظام او - بی - اے پایا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۲۵).

--- کا گروہ (--- کس گ ، و مج) امذ.
رک : خون کا گروپ. لینڈ سٹائنر نے ۱۹۰۰ میں انسانی خون کے گروپولوگی دریافت کی جس سے نقل خون کے نئے باب کا اضافہ ہوا. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۲).

--- کا (سا) گھُونٹ پینا محاورہ.
۱. کسی تلخ ناگوار یا اشتعال انگیز بات یا حرکت کو برداشت کرنا ، غصہ ضبط کرنا ؛ کچھ نہ کر سکنے کی حالت ہونا.

شہاب اب سوت کو کیوں لائے دیور
ہمیشہ خون کے ہوں گھونٹ پیتی

(۱۸۷۱ ، عنبر ہندی ، ۴۷). میں اس وقت تو خیر خون کا سا گھونٹ پی کر چپکی ہو گئی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۳). میں بے ہوش نہیں ہوں .... اس کی سب باتیں سن رہی ہوں خون کے گھونٹ پی رہی ہوں. (۱۹۵۸ ، چشمہ ، ۶۲). ۲. آزار اٹھانا. جو شخص ایک گھونٹ خضر کا پی کر آیا اسے تمام عمر خون کے گھونٹ پینے نصیب ہوئے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۹).

--- کا مینْھ (---ی مج ، مغ) امذ.
بےحد خون ، بہت خون ریزی (جامع اللغات).

--- کا مینْھ بَرَسْنا محاورہ.
بہت خون ریزی ہونا ، بہت کشت و خون ہونا

کھینچیں گے جو تیغیں اسداللہ کے پیارے
خوں کا ابھی مینھ برسے گا دریا کے کنارے

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات).

--- کا ہَدْیَہ (---فت ہ ، سک د ، فت ی) امذ.
خون کا تحفہ ، خون کا عطیہ (رک). انھوں نے مسلمانان پاکستان سے پرزور اپیل کی کہ وہ متاثرین کی جان بچانے کے لیے خون کا ہدیہ اور مالی امداد دیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ دسمبر : ۹).

--- کَبُوتَر کس اضا (---فت ک ، و مع ، فت ت) امذ.
نہایت سرخ ، کبوتر کے خون کی مانند.

کوڑی کو نہ لے مول کوئی دختر رز کو
گر خونِ کبوتر کو ہم آنکھوں سے اتاریں

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۶۷).

خط لکھا یار کو تو شوقِ جوابِ خط میں
آنکھیں رو رو کے نہ کیں خونِ کبوتر کس دن

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۴). اس نے میری طرف دیکھا تو آنکھیں دھوئیں سے خون کبوتر ہو رہی تھیں. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۳۶). [خون + کبوتر (رک)].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. ضائع کرنا ، رائگاں کرنا ، برباد کرنا ، غارت کرنا.

شراب کا نہیں کوئی قصور اے ساقی
تری نظر نے کیا خون پارسائی کا

(۱۹۰۵ ، بیانِ سخن ، ۲۳). تڑاتڑ اس طرح سگریٹ پینے شروع کیے کہ تھوڑی دیر میں تو سگریٹوں کا خون کر دیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۵). ۲. جان کھونا ، جان ہلکان کرنا.

ہر یک پڑوسن کے انگے کیا خون کروں آو تیج نیں
کیا خون کروں آو تیج نیں یوں کر ستانا کیا غرض

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۰). ایک نوالہ دے دو بچے کی ضد ہے دیکھو تو رو رو کر خون کر رہی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵). ۳. (أ) قتل کرنا. کریں خون ناحق جیو نہ مار کر (۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۸).

رہی اپنی پیشانی پر وہ خونی خون کرنے کوں
کہ سمجے خوب کر عاشق نہیں چوک اس نشانی میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۸۷). بے گناہوں کوں نہ مار ، اور ناحق ان یتیموں کا خون نہ کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۶). بولا اے رب میں نے خون کیا ہے ان میں ایک جی کا ، سو ڈرتا ہوں کہ مجکو مار ڈالیں گے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۴). اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا. (۱۹۱۱ ، ترجمہ القرآن الحکیم (احمد رضا بریلوی) ، ۲۱). (ب) خستہ و مجروح کرنا ، خون نکالنا ، لہولہان کرنا.

لالہ و گل مجھ سوں لے جاتے ہیں رنگ و بوئے درد
گل رخاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خون مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۹).

نمک تھا شور بختِ فکر خوانِ مدحِ شیریں پر
کہ دندانِ طمع نے خون کیا ہے دستِ حسرت کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶). ۴. دل ، طبیعت یا ضمیر وغیرہ کے اقتضا یا مطالبات کو دبانا یا ان کے برخلاف کوئی کام کرنا. لیکن اس وقار کے حاصل کرنے کے لیے اپنے ضمیر کا کتنا خون کرنا پڑتا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۸۳). ۵. بگاڑ کر پیش کرنا ، مسخ کرنا. لیکن جب میں نے دیکھا کہ واقعات کا خون کیا جا رہا ہے اور دانستہ یا نادانستہ طرح طرح کی غلط بیانیاں پھیلائی جا رہی ہیں تو مجھ سے نہ رہا گیا. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۰۱). ۶. ختم کرنا. اس نے کہا آج میں اپنا خون کروں گا نہیں تو

عرض میری قبول ہو (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۵۵۵). بزرگان و احباب کی نصابحتیں اس کی تاریخی اہمیت کا خون نہ کرنے پاتیں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۰). جب کسی ایک فرد بشر کی تکمیل خواہش کسی دوسرے فرد بشر کی خواہش کا خون کرتی ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۸۳).

--- کڑھائی (--- فت ک) امث.
لہو کشیدگی ؛ (مجازاً) بے دریغ پیسے کی وصولی. خون کڑھائی یعنی اجرت فصد یعنی رشوت کا بازار گرم ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۵ : ۳). [خون + کڑھائی (رک)].

--- کی بُو آنا محاورہ.
دشمنی کی علامت ظاہر ہونا ، ارادہ معلوم ہونا.

جانتا ہوں کہ یہی دشمن جاں ہے میرا
اوس کے خنجر سے مجھے خوں کی بو آتی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۱).

ان کی نس نس سے مجھے خون کی بُو آتی ہے
میرے سینے میں مری سانس گھٹی جاتی ہے
(۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۱۷۹).

--- کی تُلّی بَندھنا/چھُوٹنا محاورہ.
بہت زیادہ خون نکل جانا. باہر آئی تو کیا دیکھتی ہوں بچہ کی انگلی سے خون کی تلّی بندھی ہوئی ہے. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک، ۳۵). دولہا کے ایسی کنکری کھینچ کے ماری کہ ناک سے خون کی تلّی چھوٹ گئی. (۱۹۵۲ ، الشان ، ۹۳).

--- کی چادَر (--- فت د) امث.
خون جو چوڑائی میں پھیلے.

پردہ پوشی کے ہیں محتاج کہوں تیرے شہید
خون کی چادر جو پھیلے کی کفن ہو جائے گی
(۱۹۳۶ ، جلیل (مہذب اللغات)).

--- کی چادَر آنا/چھُٹنا محاورہ.
خون کا چوڑائی میں پھیل کر بہنا ، لہو کا جھرنا بہنا. ایرج نے دستانہ مارا تیغا چھُٹا کر نکلا مگر چادر خون چہرۂ بے نظیر پر آئی (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۷۸).

دانتوں سے وہ کاٹا کہ چھٹی خون کی چادر
پھر آئے ہی اک جست میں گردن کے برابر
(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۳۵).

--- کی چھینٹ (--- ی مع ، غنہ) امث.
سرخی کی رمق ، لہو کی بوند ؛ (مجازاً) چہرہ کی رونق. رنگ متغیر ہے منہ پر خون کی چھینٹ نہیں. (۱۹۱۹ ، سراغرساں عاشق ، ۵۱).

لو چراغ سحر و شام کی تھرّاتی ہے
زندگی خون کی چھینٹوں سے بجھی جاتی ہے
(۱۹۳۸ ، نبض دوراں ، ۱۸۷).

--- کی کَمی (--- فت ک) امث.
(طب) ایک مرض جس میں جسم انسانی میں معیار کے مطابق خون کی پیدائش بہت کم ہو جاتی ہے ، قلۃ الدم ، کم خونی. جس کی وجہ سے سکین قسم کا انیمیا یا خون کی کمی لاحق ہو جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۲۳).

--- کی گَرْدِش (--- فت گ ، سک ر ، کس د) امث.
دوران خون ، لہو کا جسم انسانی میں ایک مقررہ نظام کے ساتھ رواں رہنا. اماں کا پھولا پسرا درد اس کے جسم میں خون کی گردش کے ساتھ پھر گیا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۳۷).

--- کی نَدیاں بَہانا محاورہ.
بہت قتل و خونریزی کرنا. ہمارے شاہنشاہ تاجدار آ کے خون کی ندیاں بہائیں گے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۳). یہ تیمور و بابر کا آنا نہیں ہے جو خون کی ندیاں بہاتے ہوئے دہلی تک پہونچے تھے. (۱۹۱۱ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۹۰).

--- کی نَدیاں بَہنا محاورہ.
بہت خونریزی ہونا ، کشت و خون ہونا. ابھی دیکھتے جاتے ... خون کی ندیاں بہیں گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۰). سلیم اور غطفان کے سرداروں میں کچھ مناقشہ ہوا ، چند روز کے بعد موقع پا کر ایک قتل کر دیا گیا ، اس کے انتقام میں خون کی ندیاں بہ گئیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۶۹). میدان جنگ میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۹).

--- کی ہولی کھیلْنا/مَنانا محاورہ.
حد درجہ قتل و خونریزی کرنا. انگریزوں نے اپنی فتح کا جشن خون کی ہولی سے منایا. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۷). جہاں چار سو برس تک تماشائی محض تفریح کی خاطر انسانوں کے خون کی ہولی کھیلتے دیکھتے تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، ستمبر، ۲۷).

--- کے آنسُو بَہانا محاورہ.
سخت احساس، اذیت، یا حسرت کے ساتھ رونا. سکندر کو خون کے آنسو بہانا پڑے. (۱۸۹۰، البرامکہ، ۳۸). بوڑھے والدین مایوس ہو کر خون کے آنسو بہائیں. (۱۹۳۷، اصلاح حال، ۱۲۸).

--- کے آنسُو رُلانا محاورہ.
تکلیف پہنچانا ، رنجیدہ کرنا. جو خون کے آنسو رلا دے یہ دیکھ کر کہ ہائے مسلمان نماز نہیں پڑھتے. (۱۹۲۳ ، احیاء ملت ، ۳۰)

--- کے آنسُو رُلوانا محاورہ.
بہت زیادہ افسوس کرنا. بہو بننے کا وقت آیا تو پڑوسیوں تک کو خون کے آنسو رُلوا گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۳).

--- کے آنسُو رونا محاورہ.
رک : خون کے آنسو بہانا. اس قسم کی بحثیں یاد دہانیوں نے بیگم صاحبہ کو بیتاب کر دیا اور وہ خون کے آنسو رونے لگیں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۷۳).

رونا ہوں خون کے آنسو آتا ہے یاد جس دم
غنچوں کا مسکرانا پھولوں کا کھلکھلانا
(۱۹۰۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۹۷). بحیثیت ایک مسلمان اور پاکستانی میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ دسمبر : ۱).

---کے آنسُو گِرانا محاورہ.
رک : خون کے آنسو بہانا. قریب ہے وہ وقت کہ ماں میری موت اور باپ فراق ابدی پر خون کے آنسو گرائیں۔ (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۳۰).

---کے بَدْلے خُون لینا محاورہ.
جان کے بدلے جان لینا ، قتل کے بدلے قتل کرنا.
مرے پروانے تو کسی طرح سے ڈرے شمع نہ جان
ہے مثل لیتے ہیں خون کے جو یہاں خون بدلے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۵).

---کے تھالے امذ ؛ ج.
خون کے بڑے بڑے چکتے جو جا بجا زمین پر ہوں (مہذب اللغات)

---کے تھَتّے (ـــــ فت تھ ، شد ت) امذ؛ ج .
جمے ہوئے لہو کے لکڑے جگہ جگہ خون کے تھتے کے تھتے تھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۲۲).

---کے چھاپے دینا محاورہ.
خون سے رنگین کرنا.
اب تو کپڑے بھی وہ پہنتا ہے
چھاپے دے دے کے خونِ بسمل کے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۹۳).

---کے شَرّاٹے بَہْنا محاورہ.
دھار کے ساتھ خون نکلنا ، تیزی سے خون بہنا. ایک تُلا ہوا ہاتھ اور مارا۔ کام تمام کر دیا پچھاڑ کر گرا ، خون کے شراٹے بہہ گئے. (۱۹۳۸ ، دل کا سنبھالا ، ۳۰).

---کے گھونٹ گھونٹنا محاورہ.
رک : خون کے گھونٹ پینا.
میں ہی ناشاد رہا غیروں کی حسرت نکلی
خون کے گھونٹ ہی گھونٹتا گیا ارماں میرا
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۸۹).

---کے لَخْتے جَمْنا محاورہ.
تھوڑا تھوڑا خون جگہ جگہ جم جانا. کسی کی یہ حالت نہیں دیکھی ، جو ان قیدیوں کی ہے ، کہ سر میں گومڑے پڑے ہوئے ہیں خون کے لختے جمے ہوئے ہیں یہ کیا معرکہ ہے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۴۳).

---کے نالے بَہْنا محاورہ.
انتہائی خون ریزی ہونا (مہذب اللغات).

---کھانا محاورہ.
۱. سخت رنج و غم اٹھانا ، دُکھ اٹھانا.
شکوہ جو کچھ کرے ہے خوباں کا سو بجا ہے
باتوں سے اس کی تاباں ہم خون کھا رہے ہیں
(۱۷۴۸ ، تاباں (عبدالحئی) ، د ، ۳۲). ۲. سخت محنت اور جان کاہی سے کوئی کام کرنا.
سراپا میں بہت میں خون کھایا
تب ایسے معنیِ نایاب پایا
(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۶۹). ۳. لہو پینا.
سینے کے زخم خام ہیں کیا کھائیں خونِ دل
اچھا نہ ہو پکاؤ تو لطفِ طعام کیا
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۳۲).

---کُھلْنا محاورہ.
قتل کا راز فاش ہونا.
خون کیونکر مرا کھلے کہ مجھے اک سراپا حجاب نے مارا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰).

---کَھولانا محاورہ.
سخت برافروختہ ہونا ، غصے میں اندر ہی اندر پیچ و تاب کھانا. اسکولوں اور کالجوں میں تو سبق ہی اس کا ملا کہ اب تک جن نظاروں پر اپنا خون کھولاتے تھے ان پر فخر کرو. (۱۹۳۷ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۱۸).
خون کھولائیں ، بخریدیں تقویٰ خشم کے پیکرِ تند خداوند
(۱۹۸۵ ، درین درین ، ۲۲۸).

---کَھولْنا محاورہ.
خون کھولانا (رک) کا لازم ، طیش آنا ، برافروختہ ہونا ، بہت زیادہ غصہ آنا. کہ جے مل نے اس کی بڑی بیٹی کی توہین کی تو اس کا راجپوتی خون کھولنے لگ جاتا ہے (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۶). اور میرا خون کھولنے لگا۔ اب ایسے مریل سے ہوتے آدمی سے میں کیا کہتا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۸۶).

---گرانا محاورہ.
لہو گرانا ؛ (مراد) بہت زیادہ پیار محبت کرنا.
خون اپنا گراؤں جو گرے انکا پسینہ
اور ہاتھ ستم وہ میرے لہو کے ہوں بہانے
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۲).

---گرْدَن باندْنا محاورہ (قدیم) شاذ.
رک : خون بالائے سر لینا.
عدالت کے سے اوج کا چاند توں مرا خون گردن نہ لے باند توں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۳).

---گرْدَن پر رَکْھنا / رَہْنا محاورہ.

قتل کا الزام لگنا ، قاتل ٹھہرنا.

قفس میں آتشِ شوقِ چمن سے مر گئی جل کر
رکھا صیاد کی گردن پر اپنا خون بُلبُل نے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵۳).

حشر میں بھی کشتگانِ عشق کی پرسش نہیں
رہ گیا منصور کی گردن پہ خون منصور کا
(۱۸۷۱ ، نظم ارجمند ، ۶۰).

ـــ گَرْدَن پَرْ سَوار ہونا محاورہ.
رک : خون سر پر سوار ہونا.

ہمیشہ سرنگوں دیکھا ندامت سے زمانے میں
سوار اب تک ہے خونِ کوہکن شیشے کی گردن پر
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۱۶۶).

ـــ گَرْدَن پَرْ لینا محاورہ.
قتل کی ذمہ داری اٹھانا ، قتل کا ذمہ دار ہونا. جب پروردگار تیرے مرے سے بچائیگا ، اس وقت ہم بھی جواب دیں گے ، یا اپنا خون اپنی گردن پر لیں گے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۸). ایک مسلمان کا لاعلمی میں قتل کرنا میرے لیے کافی نہیں ، کہ ایک دوسرے مسلمان کا خون جان بوجھ کر اپنی گردن پر لوں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۶۱).

ـــ گَرْدَن پَرْ ہونا محاورہ.
قتل کا ذمہ دار ہونا ، کسی کے قتل کا گناہ سر پر ہونا.

نہ شیریں کا قصور ایسا نہ مجرم پیر زن ایسی
حقیقت میں ہے خونِ کوہکن خسرو کی گردن پر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۷).

ترنج و تیغ اسی نے تو دلایا تھا زلیخا سے
زنانِ مصر کے ہاتوں کا خون ہے اس کی گردن پر
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۵۸).

ـــ گِرِفْتَہ (ـــ کس گ ، فت ر ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. قتل میں ماخوذ ، واجب القتل ؛ اجل رسیدہ ، مصیبت زدہ.

نکلی نہ راہ اجل کی وہ خون گرفتہ کبھی
جو تیرے ناوکِ بیداد تیغ کیں کو نکلی
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷۳). خان جہاں نے ان افراد سے کہا ، اے خون گرفتہ گروہ ، میں نے تمہاری جان بچا دی اب ... اسّی ہزار تنکے خزانہ شاہی میں داخل کرو. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروزشاہی (ترجمہ) ، فدا علی ، ۱۷۱). ۲. پریشان حال ، ستایا ہوا ، جانثار. انعام جو مقرر کیا اوسپر دونا کیا اور اک خون گرفتہ اس کے لالچ میں آ گیا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۱۹۲).

بتا کس خون گرفتہ پر غضب تھا
لہو ٹپکا نگاہِ خشمگیں سے
(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۶۸).

کدھر جا رہا ہے ترا خون گرفتہ
مگر غیب کا راستہ جانتا ہے
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۶۶). [خون + ف : گرفتہ ، گرفتن - پکڑنا ، لینا].

ـــ گَرْمی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
۱. اُلفت ، تپاک ، جذبے کی شدت.

فدا خونگرمیِ عشاق اس یگانہ خوئی پر
وفاداروں سے اچھے ہو کہیں تم بے وفا ہو کر
(۱۸۹۷ ، دیوان صفی ، ۵۳). ۲. جذبے کی سوزش ، سوزناکی.

اف رے خون گرمیاں شہادت کی
لہو خنجر پہ بڑ گیا پھٹکا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۸). [خون + گرمی (رک)].

ـــ گُشْتَہ (ـــ فت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
خون شدہ ، برباد شدہ ، غارت جانے والا.

خموشی میں نہاں ، خوں گشتہ لاکھوں آرزوئیں ہیں
چراغِ مردہ ہوں ، میں بے زباں ، گورِ غریباں کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۷).

نہے قسمت کہ اب خوں گشتہ ارماں رنگ لائے ہیں
خوشا اقبالِ رنجوری عیادت کو وہ آئے ہیں
(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۵۹). [خون + ف : گشتہ ، گشتن - ہونا].

ـــ گُھٹْنا محاورہ.
شدید افسوس ہونا ، رنج ہونا

شبِ فرقت کا گلہ وصل میں کیا حضرتِ دل
خون گھٹتا ہے مرا رنج بڑھاتے ہو عبث
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۳).

اک نگہ نے کی تلافی ہجر کی
خون جتنا گھٹ گیا تھا بڑھ گیا
(۱۹۱۲ ، گلکدۂ عزیز ، ۲۹).

ـــ لگا کَر شَہیدوں میں داخِل / شامِل ہونا محاورہ.
کسی گروہ یا ماحول میں شامل ہونے کے واسطے اس کی وضع و صورت اختیار کر لینا ، ذراسا کام کر کے اپنے کو بڑا کام کرنے والوں میں شمار کرنا ، معمولی سی مناسبت کی بنیاد پر اپنے کو پورا مستحق سمجھنا.

ان کے کشتوں میں نہیں کرتا مجھے کوئی شمار
خون لگا کر میں شہیدوں میں ہوا شامل عبث
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۸).

ہے بہت سہل شہیدانِ وفا سے ملنا
خون لگا لے تو شہیدوں میں ہو داخل قاتل
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۰۸).

ـــ لگا کَر شَہیدوں میں مِلْنا محاورہ.
رک : خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہونا

لگا کر خون شفق کا اپنے تن پر
فلک تیرے شہیدوں میں ملا ہے
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۵۰۱).

تو ہم بھی شہیدوں میں ملے خون لگا کر
لو مل گئی مفتاحِ در عیش مخلّد
(۱۹۲۵ ، رباعی امجد ، ۳۲).

---لینا محاورہ.
۱. قتل کا انتقام لینا.

خدا دے اسے ایک فرخ پسر
کہ لے بد سگالاں سے خونِ پدر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۸۵). **۲. جان لینا ، قتل کرنا.**
مجھے لینا نہیں دو خون منظور بجاؤں گا میں چل کر نامقدور
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۶۵). **۳. فصد کھولنا.** اور اس دریافت کے لیے ایک اونس خون ورید سے لینا بس کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۴۴). **۴. الزام لینا.**

مثل گل تو جان نکلے گی جو نکلا باغ سے
خون کیوں لیتا ہے میرا باغباں بالائے سر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۷). **۵. جسم سے تھوڑا سا خون نکال لینا.** ڈاکٹر۔ مریضہ کا داہنا ہاتھ ... باہر نکال دیجیے میں تھوڑا سا خون لوں گا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۷۳).

---مایَہ (---فت ی) امذ.
خون کا انجماد پذیر بے رنگ حصّہ ، خون کا وہ رقیق حصّہ جس میں جسیمے بہتے پھرتے ہیں (انگ: Plasma). پانی جسم کے ہر حصے کے لیے انتہائی ضروری ہے ... خون مایہ میں اس کی مقدار ۹۰ سے ۹۲ فی صد تک ... ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، تغزیہ و غذائیات حیوانات ، ۱۹). [خون + مایہ (رک)].

---مُردار کس اضا (---ضم م ، سک ر) امذ.
بیکار خون ، ناکارہ خون. زخم کو آب لیموں و نمک سے دھووے کہ خون مردار زخم میں نہ رہے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۱۳۲). [خون + مردار (رک)].

---مُعاف کرنا محاورہ.
قتل کا جرم معاف کر دینا. جیو مار سٹے تو خون کرے معاف. (۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۸).

کرتے ہیں جان خون معاف اپنا ہم تمہیں
مہندی ملو ہمارے لہو کی قسم تمہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۳).

---مِلا ہونا محاورہ.
ایک ہی سا رشتہ ہونا ، ایک خاندان سے تعلق رہنا. میرا تو عیسائیوں سے خون ملا ہوا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۸). یہ سارا جھگڑا مسٹر ٹریونگ کا ڈالا ہوا ہے ورنہ ہمارا آپ کا خون مدت ہوئی کہ مل گیا. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۳ : ۳).

---مِلنا محاورہ.
ایک ہی نسل سے ہونا ، ایک خاندان میں ہونا. زید کا بکر سے خون ملا ہے دونوں چچازاد ... ہیں. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۳۲۹:۴).

---مُنجَمِد ہونا محاورہ.
خون جم جانا ، سہم جانا ، خوف کھانا. عذرا محمد کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی رگوں میں دوڑتا ہوا خون منجمد ہو رہا ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۲۰).

---مُنہ کو لگنا محاورہ.
مزہ پڑ جانا ، کسی کام کا چسکا پڑنا. جو لوگ عاشقانہ کونی کے چٹخارے سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ خون جہاں منہ کو لگا پھر ذرا مشکل سے چھوٹتا ہے. (۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۲).

---موُتنا محاورہ.
زندگی سے عاجز ہونا ، مصیبت سے بچنے کی کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آنا (مہذب اللغات).

---میں بُجھنا محاورہ.
کسی ہتھیار یا آلہ کا آبداری و صیقل کی غرض سے خون میں ڈبونا ، قتل کرنا.

یہ تیرے عہد میں ہے ظلم کی رسم
کہ تیغے خون میں بجھا کرتے ہیں

(۱۸۳۹ ، دفتر فصاحت ، ۱۰۳).

ہو گیا تھا کس قدر بے آب جوئے شیر سے
خون میں فرہاد کے تیشہ بجھا فرہاد کا

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۹).

---میں حَرارَت آنا محاورہ.
خون جوش مارنا ، صلبی رشتہ اخوت ابھر آنا ، محبت آنا. معتز کو ... بند کر دیا گیا ، بھائی کے ساتھ یہ سلوک دیکھ کر موفّد کے خون میں حرارت آ گئی. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۱۵۳).

---میں حَل ہونا محاورہ.
انسانی سرشت کا جزو بن جانا ، عادت ثانیہ بن جانا.

وہ جس کے خون میں حل ہو چکے ہوں سینکڑوں شعلے
تو اس کے قلب کو شبنم سے گرمائے تو کیا ہو گا

(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۹۸).

---میں دُھواں اُٹھنا محاورہ.
بدن میں حرارت یا جوش پیدا ہونا ، جذبات کا مشتعل ہونا. بابری خون میں دھواں اٹھا نوجوان لڑکے کی رائے بدل گئی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۷۳).

---میں ڈُوبْنا ف س ، نیز محاورہ.
خون میں بھیگنا ، خون میں تر بتر ہونا.

حضرت کے پیچھے اسپِ علمدار یہ جس
یا گیں کٹی تھیں ، خون میں ڈوبا ہوا تھا زیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۵).

بسمل کُل اب کے اس انداز سے آئی شاعر
خون میں ڈوب گئے پھول بھی رخسار کے ساتھ

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۰۹).

ـــــ میں غرق ہونا محاورہ۔
رک : خون میں ڈوبنا۔

ترے گلزارِ رنگیں کا جو کئی مقتول ہے اے گل
وو اپنے خون میں جیوں گل غرق ہے خوبیں کفن بہتر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۲)۔

ـــــ میں گرفتار ہونا محاورہ۔
کسی کے قتل میں ماخوذ ہونا ، قتل کے باعث مستوجب سزا ہونا۔

ناحق عذابِ حق کے سزاوار ہوتے ہو
کیوں خونِ بےجرم میں گرفتار ہوتے ہو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۰)۔

ـــــ میں لَت پَت (ـــــ فت ل ، پ) م ف۔
خون میں ڈوبا ہوا۔ جب لوگوں کے حواس بحال ہوئے تو دور دور تک خون میں لت پت افراد اور بنی بسوں کے پرزے پڑے تھے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ اکتوبر : ۱۰)۔

ـــــ میں لوٹنا محاورہ نیز ف س۔
زخمی ہو کر اپنے خون میں غلطاں ہونا؛ تڑپنا؛ زخموں سے چور ہونا۔

زخمی وہ ترا کون ہے جو خون میں نہ لوٹا
بیمار ترا کون ہے وہ جو نہ کراہا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۰)۔

ـــــ میں نَہانا محاورہ نیز ف س۔
لہو کی پوشش ہونا ؛ سخت ایذا ہونا ؛ اسلحہ کا زخم کھانا۔

شدتِ گریہ سے میں خون میں کب
سر سے پا تک نہا نہیں جاتا

(۱۷۱۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۵)۔

اسے بھی سخت تمنائے سرخ پوشی تھی
بھلا ہوا کہ مرے خون میں نہائی تیغ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۰۱)۔ ایک نے دوسرے کی خوب کُندی کی اور سادیوں کے بھاؤ پر چکیں تو خون میں نہائے لال قلعے میں آئے۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۴۴)۔ تلوار صرف اتنا کہہ سکے گی کہ میں خون میں نہائی یہ نہ بتا سکے گی کہ خون کس کا تھا۔ (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۳۰)۔ ۲. **قتل ہونا ، مر جانا ، شہید ہونا۔** پر ناپا کے لڑائی کے بکھیڑے سے پاک ہوا دریائے خون میں نہا لیا۔ (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۹۰)۔

شجاعانِ وغا پرور نہائے خون میں اپنے
شہیدوں کو ملا خونیں کفن زخموں کی چادر سے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۹۷)۔ لاتعداد ... بیٹے زخمی ہوئے کتنے جگر گوشے خون میں نہا گئے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۸ فروری : ۲)۔

ـــــ میں نَہلانا محاورہ ؛ ف م۔
اتنے زخم کھانا کہ بدن لہولہان ہو جائے ؛ کسی کا خون بہانا۔

غسلِ صحت کی خبر سن کے ہُوا خشک لہو
خون میں نہلانے کو فوراً مجھے جلّاد آیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۴)۔ دیکھو میں کشتوں کو خون میں نہلاتا ہوں۔ (۱۸۹۰ ، شہیدوفا ، ۷۹)۔ ایک روز جب ارسنس راستے سے گزر رہا تھا تو ... ۵۰۰ راہبوں کی جماعت اس پر ٹوٹ پڑی اور اس کو خون میں نہلا دیا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۲۲۳)۔

ـــــ میں ہاتھ بھَرنا محاورہ۔
قتل کرنا ، جان لینا جواں مرد ، بہادر ہمیشہ دشمن کے خون میں ہاتھ بھرتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۴)۔

ـــــ میں ہاتھ رَنگنا محاورہ۔
کسی کو قتل کرنا۔ آخر بولاجیس کے خون میں ایک دفعہ ہاتھ رنگ ہی چکی ہوں خونی کا خطاب مل ہی چکا ہے۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۳۷)۔ میر کے یہاں بعض بعض مضامین مثلاً لہو میں نہانا خون میں ہاتھ رنگنا ... اور بعض دوسرے مرکزی مضامین بار بار عیاں ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، اسلوبیاتِ میر ، ۲۹)۔

ـــــ میں ہاتھ رَنگوانا محاورہ۔
شامل الزام کرنا۔ جلاد۔ میرے ہاتھ خون میں نہ رنگوائیے۔ (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۳۱)۔

ـــــ میں ہونا محاورہ۔
سرشت میں موجود ہونا ، جبلی طور پر ورثہ میں ملنا ، عادت ثانیہ ہونا۔ دوسروں کے قبضہ سے چیز چھیننا تو اس خانوادے کے خون میں تھا۔ (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۳۱)۔

ـــــ ناب امذ۔
رک : **خوناب۔**

ہے کفِ پائے عدو پا سے ترے رنگیں تر
بس کہ ہم روتے ہیں خونِ ناب ترے کوچے میں

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، ک ، ۵۱)۔ فکر کرتی اور چشمہ چشم سے خون ناب بہاتی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۱۱)۔

پی رہا ہے جُرعہ جُرعہ حسرتوں کا خونِ ناب
کچھ نہ کرسکنے کا چہرے سے ہویدا اضطراب

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۶۵)۔ [خون + ناب (رک)]۔

ـــــ نابَہ (ـــــ فت ب) امذ۔
خونابہ ، خوناب۔

مآلِ دیدۂ خوں نابہ بار سے ہیلے
لبوں پہ خندۂ بے اختیار لے کے چلو

(۱۹۵۷ ، نقشِ دوراں ، ۲۹۱)۔ [خون + ناب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ ناحَق کسر صف (ـــــ فت ح) امذ۔
وہ لہو جو بے سبب بہایا گیا ہو ، قتل بے سبب بے تقصیری اس کی ظاہر ہو گی ، بادشاہ خونِ ناحق سے محفوظ رہیں گے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۹)۔

آج جس خونِ ناحق کی تو ہے اس
نم ہے گا سدا ، خشک ہو گا نہیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۸۶). [خون + ناحق (رک)].

---نچوڑنا محاورہ.
شدید محنت مشقت لینا. یہ تو ایسا ہی ہے کہ آپ میری کھال اتارتے یا خون نچوڑتے چلے جائیں اور... کہیں کہ آپ میری بہبودی کے لیے کر رہے ہیں. (۱۹۸۰ ، کنہیالال کپور ، بال و پر ، ۱۳۲).

---نکلوانا محاورہ.
فصد لینا ، فصد کھلوانا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---نِگار (---کس ن) امث.
لہو کی تحریر ، خون سے لکھائی.

بجہ چشمِ خون نگار میں اے شوخ رکھ قدم
جب لگ جائے نور سیں رنگیں ہے پائے صبح

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۵). [خون + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

---ہدر کرنا محاورہ.
کسی کے قتل کو شریعت کے موافق دُرست قرار دینا. مسلمانوں کے ساتھ جن کا خون ہدر کیا گیا تھا شادی بیاہ رشتہ ناطہ نہ کیے جائے. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۷). بعد میں معلوم ہوا کہ میرصاحب نے ہمارا خون ہدر کر دیا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۳۰).

---ہلکا ہونا محاورہ.
۱. **طبیعت پر نظر بد کا بہت جلد اثر ہونا ، چھوئی موئی ہونا ، جس کو جلدی نظر لگ جائے.** ایک تو اس کا خون ... ہلکا ہے دوسرے کوے ہلانے پر ان ہونے کی نظر لگتی ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، سید احمد ، ۱۸). پھوپی جان ، وہم کی بات نہیں ہے میرا خون بہت ہلکا ہے. (۱۹۹۱ ، ہالہ ، ۱۹۶). **کسی کا خون دیکھ کر گھبرانا.** تم جانتے ہو میرا خون بہت ہلکا ہے کسی کی فصد کھلتی ہے تو مجکو غش آ جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۳۷). بھائی ہمارا تو خون ہلکا ہے بھلا ہم سے لاکھوں کا خون کیوں کر دیکھا جائے گا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۱۶).

---ہونا (ہو جانا) محاورہ ؛ ف س.
۱. **قتل ہونا ، مارا جانا ، ہلاک ہونا ، جان چلی جانا.** کافراں کے خون ہوئے تو کافراں زبوں ہوئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷). مگر فرعون اجل آ گئی تھی سو اوسکو مار کر پچتائے کہ بے قصد خون ہو گیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۲). **مجھے بھی ضد آ گئی** ... اس وقت خون ہو جائیں مگر حمیدہ کو تم انگوٹھی نہیں پہنا سکتیں. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۰۹). ۲. (ا) **رائیگاں جانا ، غارت ہونا ، برباد ہونا.**

اک نئی آرزو کا خون ہوا
ہم ہیں اور تازہ سوگواری آج

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۹). (اا) **ٹوٹ جانا ، ختم ہو جانا.** کتنے جیالے شہید ہوئے کتنی رکابیوں کا خون ہوا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۱). لارڈ کرزن پاس لوکل گورنمنٹ نے رپورٹ بھیجی کہ ایک پنکھا قلی کے مار ڈالنے کے مقدمے میں انصاف کا خون ہوا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۹۱). (ااا) **(زبان و بیان میں) حسن و اثر باقی نہ رہنا ، فصاحت کے درجے سے گر جانا.** لیکن ایسا کرنے سے زبان و بیان کا خون ہو جائے گا. (۱۹۷۶ ، میرانیس ، حیات اور شاعری ، ۹۵). ۳. **جان نکلنا ، ہوش اڑنا ، تکلیف پہنچنا**

کہا دل ہی بیت تھر مجھ خون ہوا
ترا ہاتھ جب اژدھا سکھ لیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۸).

خونْ (و مج) امذ.
لوہے ، تانبے ، پیتل کی سینی جس پر ظروف میں کھانا وغیرہ جاتا ہے ، کشتی ، خوان.

بخیل اب منعم نہیں کیونکے جرأت
کسے جن کے خونوں میں کھانے بندھے ہیں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک (عکسی) ، ۲۶۵). عورتیں دلہن کے گھر مٹھائی کے خون اور چڑھاوا لیکر جاتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، مولوی سیّد احمد ، ۵۳). منگنی کے سامان کو جلوس کی شکل میں سجایا گیا تھا... ان کے پیچھے سیکڑوں خون لیے کہاریاں مزدورنیاں تھیں. (۱۹۶۳ ، نورمشرق ، ۳۱). [رک : خوان].

خُوناب (و مع) امذ.
۱. **خُون.** جب ایسے مریض کے خوناب کو بھیڑ کے سرخ خلیوں کے ساتھ ملایا جاتا ہے تو ان کا التزاق عمل میں آتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۳۵). ۲. **خُونیں آنسو ، خُون آلود آنسو.**

غم آنکے آ کر ہی فریاد کرو
دیدیاں تھے اُنے رویا خوناب زرد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۳۳).

لالہ ساں پھر نے اس گل کے دکھانے یہ دن
ورنہ کیا کام تھا اس چشم سے خوناب کے تئیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

تم مصحفی اتنا کبھی رویا نہ کرو شب کو
خوناب سے سب تر ہیں تکیے میں سرہانے کے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶۷).

ہر بُنِ مُو سے دمِ ذکر نہ ٹپکے خوناب
حمزہ کا قصہ ہوا ، عشق کا چرچا نہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲). ۳. **ساتس پھونا** (جامع اللغات). [خون + آب (رک)].

خُونابَہ (و مع ، فت ب) امذ.
خُونیں آنسو ، خُون آلود آنسو.

خلشِ غمزۂ خونریز نہ پوچھ دیکھ خونابہ فشانی میری

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). [خون + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---کَش (---فت ک) صف.
خُون کے گھونٹ پینے والا.

ترے خونابہ کشی لب غم دوراں سے ایسے ہیں
نہ دیکھا نشتر سا رے کوئی یاقوت کی رگ پر

۱۶۹۵ء ، قائم ، ک ، ۵۳). [خونابہ ، + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا ، نکالنا].

خُونابی (و مع) صف.
لہو کی آمیزش. تاریک فضا الاؤ کی لو سے سرخی اور سیاہی کی خونابی ردا بن گئی ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۳۲). [خون + آب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

خُوناخُون (و مع ، و مع) صف.
۱. خون سے بھرا ہوا ، خون میں ترہتر. شہزادے کی پوشاک سرخ خوناخون ہو گئی. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۲۱). اب اگر اعضا خوناخون اور کپڑے پارہ پارہ ہیں تو کس کا قصور. (۱۹۳۲ ، مقالات شروانی ، ۳۰۹). ناخن اکھڑ جاتے ہیں اور دونوں ہاتھ خوناخون ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۶۹). ۲. **خونیں ؛ زخم خوردہ ، زخمی ؛ خون سے بھرا ہوا ، خون ہی خون.** کس کا دل ، اُمت محمدیہ کی درد مندی میں اتنا خوناخون نکلے گا. (۱۹۳۸ ، انشائے ماجد ، ۱ : ۳۱۵). فرعونیوں کے لئے دریائے نیل خوناخون کر دیا. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۷۸). ۳. **زدوکوب ، کشت و خون.** اگر حسن سب ہے شک نکلتا بھار ، عاشقاں میں ہوتا لھاڑے تھار ، خوناخون مارا مار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۰). [خون + ا (حرف کثرت) + خون (رک)].

خونچا / خونچہ (و مع ، سک ن / فت چ) امذ.
چھوٹا خون ، چھوٹی سینی ، کشتی ، وہ خوان جو پھیری لگانے والے اور حلوائی وغیرہ استعمال کرتے ہیں.

وہ روغن کو لے سماس جب آ گئی
خالی خونچا دیکھ چپ ہو رہی

(۱۷۴۷ ، مجموعہ ہندی ، ۱۱۵). اتنی بھی توفیق نہیں ہوتی کہ شاعر بے چارہ نے اتنی کاوش کی ہے ایک آدھ قیرق کا خونچہ ہی زیادہ دے دیا جائے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۹۵). اس کے پاس پان بیڑی کا خونچہ ہے، ذرا احتیاط سے پھلانگیے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۰۳). [خوان (رک) کا مخفف + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ بَردار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.
خونچہ لگانے والا. ماں باپ ، بہن بھائی ... گداگر ، دکاندار ، خونچہ بردار ... کسی نہ کسی طور پر آواز لگاتے اور بولتے ہوئے نظر آتے ہیں. (۱۹۷۲ ، تدریس اردو ، ۱۸۰). [خوانچا + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

خُونخار (و مع ، غنہ) صف (قدیم).
رک : خونخوار.

دھن ہات کی لالی نہ ہو مہندی کے رنگ تھے لال ہے
رنگیں کئے اپ ہات او خونخار پکڑی ہور روش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۳۲). [خون + خوار (رک) کی تخفیف]

خونْد کار (و مج ، غنہ) امذ.
صاحبِ امر ، صاحبِ فرمان ، عربی الاصل سادات کی ایک نسل.

کہ جو ایں کہیں سو حق ہے خوند کار
ویا یوں بادشاہ کا حکم ہے بار

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۵۸). ہندی ترجمہ انگریزی عبارت سے خوند کار روم سلطان سلیم کے عربی مکتوب کا. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۳۳۳). شاہ کے معنی بادشاہ ، خوند کار کے معنی صاحب امر و صاحب فرمان ، یہ لوگ ... پیری مریدی کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، حقیقت مسلمانان بنگالہ ، ۱۳). [خوند (رک) کی تخفیف + کار ، لاحقۂ فاعلی].

خُونَم خُون (و مع ، فت ن ، و مع) صف.
لہو میں تر ، خون آلود ، لہو لہان. اس کا خونم خون ہونا ہی کافی ثبوت ہے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۷۸). ناخنوں سے سارا منھ خونم خون کر دیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۳). اس نے اس زور سے ان کے بازو میں کاٹا کہ دانت گڑ گئے خونم خون ہو گئیں. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۹۳). [خون + م (حرف کثرت) + خون].

خُونْناب (و مع ، سک ن) امذ.
رک : خوناب.

سبھوں کو مے ، ہمیں خونابِ دل پلاتا تھا
فلک ہمیں یہ تجھے کیا یہ زہر کھاتا تھا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۱۳).

حسرتِ خون شدۂ دل سے جو اُٹھتا ہے بخار
میری آنکھوں سے ٹپکتا ہے وہ بن کر خونناب

(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۳۸).

خُونی (و مع) صف.
۱. (أ) **وہ شخص جس نے کسی کو مار ڈالا ہو ، قاتل ، قتل کا مجرم.**

ہو ہے خونی مارنا ہے اس روا
دل تپایا شہ کے ناحق کر توا

(۱۶۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۲۳). حاکم کو بھی یقین ہوا کہ یہ مقرر خونی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳). سرکاری وکیل کی سفارش سے اس نے خونی کی درخواست قبول کر لی. (۱۹۱۶ ، میلاد نامہ ، ۱۲). (ب) **سفاک کی صفت ، درندہ صفت.**

کہ لئی دن کے پاپی جوی ہے ہو
بھوتاں کو مارنے ہے خونی ہے ہو

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۷).

اے ستمگر ہم نے اب جانا بڑا خونی ہے تو
روز دیکھوں ہوں نئی در پر ترے عاشق کی لاش

(۱۷۸۲ ، حاتم ، د ، ۹۹).

پھر آیا لو وہ نگار خونی ادھر کو سرگرم جنگ ہو کر
کہ جس کے ہاتھوں سے اڑ گئے سر ہزاروں مہندی کا رنگ ہو کر

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۱۰۹). (ج) **خونخوار.**

اُٹھے خونی آیا بنزدیک شاہ
آیا خونی کہ مانند دیو سیاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۹). ایک شکاری جو کہ ایک خونی ہاتھی یا آدم خور شیر کے لیے جاتا ہے اس کا اصل مقصود سوائے اس کے اور کیا ہے کہ وہ خلقِ خدا کی حفاظت میں اپنی قوت صرف کرے. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۲).
(۷ا) وہ شخص جو ذرا سی بات پر کسی کی جان لے لے یا جو قتل کر ڈالنے کا عادی ہو ، قتل و خون کا خوگر.

رہی اپنی پیشانی پر وو خونی خون کرنے کوں
کہ سمجے خوب کر عاشق نہیں چوک اس نشانی میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۸۷).

کیفیتِ چشماں اب معلوم ہوئی اس کی
یہ مست ہیں دو خونی ہشیار رہا کیجے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۰). شہر کے خونیوں کو کسی طرح ان کا پتہ لگنے نہیں دیا. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۲۶۴). تم نے مجھے خونی کہا ، یا کھنڈی کہا ، اور کیا کہنا چاہتی ہو ؟. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳). **۲. قتل ، خون یا ہلاکت سے نسبت رکھنے والی شے.** یہ بات بہت تند اور تیز ، خونی ، خون ریز. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۴). صبح کو میدان خونی میں لائے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰).

بستۂ قرطاس ہو سکتی نہیں میری کتاب
خون کی چادر یہ چھپتا ہے مرا خونی نصاب

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۳). **۳. ہیبت ناک ، مکروہ.** ان کی خونی صورتیں اسلیئے زیادہ قابل رحم نہیں کہ ان بدنصیبوں نے اپنی جانیں ادنیٰ مطلب کے لئے ضائع کر دیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۷۱). **۴. خون کے سے رنگ کا ، گہرا سرخ ، لہو رنگ.** اس رطوبت کے بہت سے رنگ ہیں جیسے زرد ، سرخ خونی ... وغیرہ. (۱۹۰۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۳۰). [خون + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت و کیفیت].

---بَرف (---فت ب ، سک ر) امذ.
نقصان دہ ژالہ باری. شگوفہ کھلنے کے وقت خونی برف یا پالے کا گرنا اور باد و باراں کی شدت بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے. (۱۹۳۰ ، کتاب شفتالو ، ۹۱). [خونی + برف (رک)].

---بَواسیر (---فت ب ، ی مع) امذ.
وہ بواسیر جس میں خون آئے اسکے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں اس واسطے کہ ... خونی بواسیر اس کو ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۰). نکسیر ، کثرت حیض و نفاس و خونی بواسیر وغیرہ ہر قسم کے خون بند کرنے کے لیے تریاقِ اعظم ہے (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۴). [خونی + بواسیر (رک)].

---جَوف (---و لین) امذ.
خون کے خلیے ، خونی خلا. خونی خلاؤں کو خونی جوف کہا جاتا ہے یہ خلیے بطنی قعر میں موجود اندرونی اعضا کے چار طرف پائے جاتے ہیں (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۶۶). [خونی + جوف (رک)]

---چَمڑا (---فت چ ، سک م) امذ.
وہ رسّی جو پھانسی دینے کے لیے استعمال کی جاتی ہو. لوگ اسے بھرے میں پھرانے لگے ، اور پھرا کر محل کے جھروکے کے نیچے لے آئے اور اُسے خونی چمڑے سے لٹکا دیا ، اور جلاد آگے بڑھا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۴۱۵). [خونی + چمڑا (رک)].

---دَستی (---فت د ، سک س) امث.
(نبوٹ) **ایک داؤ.** میں نے وہیں خونی دستی ، کی وہ آن کی آن میں زمین پر آ رہا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۶۵). [خونی + دستی (رک)].

---رِشتہ (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
صُلبی تعلق ، ایک دادا کی اولاد ، سگے بہن بھائی. ان کے حلقوں کی برادریاں ہوتی ہیں جو ان کے خونی رشتے میں منسلک ہوتے ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ فروری : ج). [خونی + رشتہ (رک)].

---سَدَّہ (---فت س ، د) امث.
(طب) **کوئی عضو یا شریان جس میں خون جم جائے ، انجماد خون.** معیش قلبی بالخصوص دماغ کے ہرائے تزیقی مقامات خونی سدہ اور تزیقی انفارکشن (Infarction) کے اندر دیکھنے میں آتی ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۷۵). [خونی + سدد (رک)].

---مُقَدَّمہ (---ضم م ، فت ق ، سک د ، فت م) امذ.
قتل کے جرم کا جھگڑا ، قتل سے متعلق تنازع. خونی مقدمہ میں ایک دو دفعہ گواہی دے کر خون کرنے والے کو بے قصور کروا کر قید سے نجات دلواتا ہے. (۱۸۵۹ ، مرآت الصدق ، ۹۹). [خونی + مقدمہ (رک)].

---مَیدان (---ی لین) امذ.
قتل گاہ ، مقتل ، ایسی کھلی جگہ جہاں پھانسی دی جاتی ہو. سوار کو قتل کرنے کا حکم دے دیا ، سوار میاں کشاں کشاں خونی میدان میں لائے گئے. (۱۹۳۲ ، ورن کا دل ، ۱۹). [خونی + میدان (رک)].

---نامُناسِبَت (---ضم م ، کس س ، فت ب) امث.
(طب) **جسم انسان میں خون کے مختلف گروپ کا آپس میں تصادم.** خونی نامناسبت کی وجہ سے اول تو قدرت کے ہاں بچہ ہوتا نہ تھا اور اگر ہوتا بھی تو کسی نا کسی مرحلے پر ضائع ہو جاتا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۶۷). [خونی + نا (حرف نفی) + مناسبت (رک)].

---نِشانی (---کس ن) امث.
قتل کی علامت ، قتل کا ثبوت.

پاتال میں لال ہوں ہیے، کہنے شکار و سب کنے
خونی نشانی سچ دیسے عشاق لے جنگ سنہرا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۸۶)۔ [خون + نشان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

خونے (و مج) امذ (شاذ)۔
(مو) خدا جانے میں نے سنا ہے کان گنہگار ہیں ، خونے جھوٹ ہے کہ سچ۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، کایا پلٹ ، ۷۷)۔ [مقامی]

خُونِیں (و مج ، ی مج) صف۔
۱. وہ شے جس سے لال رنگ نمایاں ہو ، خون کے رنگ کا۔

اس طرح ست دیکھ اے خونیں نین فرہاد سن
دل نگہ تیری سیں ہو جاتا ہے ظالم لوٹ پوٹ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۳)۔ اس پر دیویندر سنگھ کے چہرہ پر ناخوشی کے آثار نمایاں ہوئے رفتہ رفتہ نگاہیں سرخ و خونیں ہو گئیں۔ (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۲۳)۔

اے خداوندانِ استبداد حاضر ہوشیار
اُٹھ رہا ہے ایشیا کی خاک سے خونیں غبار

(۱۹۵۱ ، نبض دوراں ، ۲۳۰)۔ ۲. خون میں لتھڑا ہوا یا بھیگا ہوا ، خون آلود۔

علی بولے اندیشۂ جادواں
توں دیکھ خونیں نا ہوئے خستہ رواں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۷۱)۔

لالۂ خونیں کفن کے حال سوں ظاہر ہوا
بستگی ہے خال سوں خوباں کے داغ زندگی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۱)۔

کڑوڑوں دل جو مونے پڑے ہیں ، نکلتے خونیں کفن سے نالاں
قیامت آ جاتی جو وہ قامت گلی میں اپنی خرام کرتا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵)۔

شور اُٹھتا ہے محض اک وہم ہے دار و رسن
یا تو اب ہم تاج ہی پہنیں گے یا خونیں کفن

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۵)۔

ان کا تشکر بھی ہے فرض دل و جان پر
رُوحِ وطن بن گئے ، جو مرے خونیں قبا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷)۔ ۳. خون آمیز۔ آپ کا پندہ ست پذیر، غالب خونیں صفیر یوں نواسنج ہوتا ہے۔ (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۳۱۳)۔

ایک جانب گنگناتا مسکراتا سا جمال
ایک جانب وقت کے رخسار پر خونیں گُلال !

(۱۹۳۶ ، نبض دوراں ، ۱۰۳)۔ ۴. خون کرنے والا۔

مجھ دل اچھال پل منے کیوں پارہ ہوئے نہ
خونیں ہے تو خونیں تیریاں پلکاں ہوتیاں ہیں منجنیق

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳)۔ ۵. خون سے نسبت رکھنے والا ، قتل اور خون سے تعلق رکھنے والا۔ اب تک جو کچھ لکھا گیا وہ صرف یہ سمجھ لینے کے واسطے تھا کہ کربلا کے خونیں واقعہ کے اسباب کیا تھے۔ (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۱۵۳)۔ روسی ایک خونیں جد و جہد کی منزلوں سے گزرتے ہوئے بتدریج اس علاقے کے مالک بن گئے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۳)۔ [خون + یں ، لاحقۂ صفت]۔

خونی (و معد) امذ۔
پسینہ

جو آن خوی کدھیں چھاتی اوپر تو
او لگتی دربیاں جیوں ندی پر

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶۱)۔ پانی کے گن پانچہ ، مغز ، جلاب ، خونی ، آب منی ، استنجا۔ (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۲۰)۔

یوں جلیگی تن سے خونی چو کدن
اوس میں غوطہ کھائینگے سب مرد و زن

(۱۸۹۸ ، شفاعت نامہ (رسائل حیات ، ۵۰)) [ف]۔

خُونی (و مع) امث۔
رک : خوے ، عادت ، خصلت۔ اگر میں جانتا میری کونی دعا مقبول ہے تو بادشاہ کی نیک خونی کے لیئے دعا کرتا۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۱۷)۔

جب تری یگانہ خونی کا کروں گا میں گلہ
دیکھنا دشمن بھی میرا ہم زباں ہو جائیگا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۸۳)۔ [ف : خوے ؛ پہلو : خوائے ؛ اوستا : خویدھ ؛ س : شویدہ]۔

خوےْ (و معد) امذ۔
پسینہ۔

کسوت رنگ رنگ دے جیوں بادل
چھائے مرے میگ سو خوےْ جل

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۶)۔

جو کرتی اتھی بات دھن راج سوں
سو جھڑتے تھے بند خوے کے لاج سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳)۔

کہ یوں گل پہ شبنم کا چھڑکاؤ ہوئے
آئے ہے کہ جوں موں پہ گورے کے خوئے

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۲۰۲)۔ پسینا... فارسی میں خوے بروزن نے کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۶۵) [ف]۔

خَوِید (فت خ نیز و ضم ، ی مع نیز ی مج) امث۔
۱. گیہوں یا جو کا ہرا بھرا پیڑ جس میں ابھی بالیں نہ لگی ہوں ، فصیل۔ کھیت جتنے کے بعد خوید کو یا کھیت کی مینڈ کو بوے۔ (۱۸۳۳ ، سعادت دارین ، ۳۴)۔

وفورِ آب سے نہریں رواں ہیں دیہ بہ دیہ
زمینِ شور میں کیا لہلہا رہی ہے خوید

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۳)۔ ۲. ہرے جو یا گیہوں جو گھوڑے کو کھلاتے ہیں۔

تو دے اُسکو خوید اے مردِ ہشیار
کہ تا ہے انتہا ہووے وہ تیار

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۱)۔ خوید جو اسپ کیواسطے کمال نافع ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۱۹۵)۔ [ف : خوید (خَید)]۔

خویش (ضم و ، ی مج) ضمیر۔

۱. خود ، آپ.

نکو مجھ کوں کوتاہ بیں خویش دے
دے بیگانہ ہیں دور اندیش دے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹).

نکہتِ گل ہی نہیں جامے سے اپنے باہر
کون دیوانہ وہ تیرا ہے جو بے خویش نہیں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۱).

بہت آزمایا ہے غیروں کو تُو نے
مگر آج ہے وقتِ خویش آزمائی

(۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۹). ۲. **رشتہ دار، قرابت دار، متعلق.**

نا منج باغ خوش آے نا بوستاں
نہ منج خویش بھاتے ہیں نا دوستاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵).

سب مرے بچوں عزیزوں خویش و دلبندوں کے تئیں
مار ڈالے کس روش کا دین تم سب کا ہے گا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۹).

نہ خویشوں کو دیکھے نہ مادر کو تو
بر آوے نہ زنہار یہ آرزو

(۱۸۱۰ ، شمشیرخانی ، ۵۴۷). جو خود انسان کی اپنی ذات سے اور اپنے خویش اور اقربا دوست آشنا ..... سے علاقہ رکھتی ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۹۰).
۳. **اپنا ، بیگانے کی ضد.**

دشمن کوں توں توڑ دوستاں کوں توں نواز
دشمن کو کر رحم سبھی خویش کوں بخش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۸).

جس کوں قربت ہے عشق سوں تیرے
اس کے نزدیک کب عزیز ہیں خویش

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۷).

تمہارے خویش ہورا کرب بھی ہیں
مگر بیگانہ ہو تم سیں نپٹ ہیں

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، احمد سورتی ، ۳۸).

اگر چشمِ حق بیں دیکھے کوئی
وہی جلوہ ہے خویش و اغیار میں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۴۴). ۴. **بیٹی کا شوہر، داماد.**

ہر اک پوچھتے مج نبیؐ کا ہے خویش
سبب تما عزت دیے تھے جو بیش

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ ، ۱۳).

ابن عمِ نبیؐ و خویشِ نبیؐ
خالہ زادِ خدا علی ولی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳).

باپ نے اس کو دیکھ وقتِ سحر
پوچھا یوں اپنے خویش سے جا کر

(۱۸۰۲ ، باغ اردو ، ۱۰۵). سالے کو کہتے ہیں نسبتی بھائی ... ساس کو خوشدامن... داماد کو خویش (۱۹۰۷ ، امہات الامۃ ، ۱).

خلق کے مولا ، خلق کے پیکر ، خویش نبیؐ کے نفسِ پیمبر
صفدر و حیدر ، فاتح خیبر ، اللہ اکبر ، اللہ اللہ

(۱۹۶۹ ، صد رنگ ، ۳۷). [ف].

---آنا محاورہ (قدیم).
محبت سے پیش آنا. جوں خویشاں سوں خویش آنا کچھ عیب نہیں ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۳).

---برادری (---کس ب ، فت د) صف.
عزیز رشتہ دار ، کنبے قبیلے والے. خویش برادری اکٹھے ہوئے ، راگ رنگ کی محفل رچی. (۱۹۲۴ ، عہد کی سرکار ، کوردت سنگھ ، ۱۳). [خویش + برادری (رک)].

---پرور (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
عزیز و اقارب اور خاندان کی کفالت کرنے والا. میجر ارشد ... خود بھی پابند شریعت خاموش طبع اور خویش پرور ہے. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۱۶۳). [خویش + ف : پرور، پروردن - نگہداشت کرنا ، پالنا].

---پروری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
(اصلاً) عزیز رشتہ داروں کی دیکھ بھال اور کفالت ؛ (طنزاً) ناجائز طور پر اپنوں کو نوازنا.

شہباز مجھ سے اس کا گلہ ہے تجھے عبث
کرتا ہوں لیڈری میں جو میں خویش پروری

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۶۳). [خویش + پرور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیوند (---ی لین ، فت و ، غنہ) امذ.
عزیز و اقارب ، بھائی بند ، کنبے قبیلے والے.

بولیا یو تُوا سو میرا ہے سپاہ
میرا خویش پیوند ہے سب تباہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۲۹). [خویش + پیوند (رک)].

---کرنا محاورہ.
اپنا لینا ، اپنا بنانا ، تعلق قایم کرنا.

میری آنکھوں نے کس کو خویش کیا
میری پلکوں نے کس کو ریش کیا

(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۵۳).

---و بیگانہ (---ی مج ، فت ن) صف.
اپنے پرائے.

خویش و بیگانہ خبر کو نہیں آتا کوئی
حرفِ تسکیں کبھی لب پہ نہیں لاتا کوئی

(۱۸۶۸ ، واسوختِ ملال (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۸۴۲). [خویش + و (حرف عطف) + بیگانہ (رک)].

---و تبار (---فت ت) امذ.
خاندان ، نسل.

پوچھا اس کا اس تھے جو خویش و تبار
بول ہیں ہوں ناں دختر کا مکار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۷۵). [خویش + و (حرف عطف) + تبار (رک)].

خویشاوَند (و معد ، ی مج ، فت و ، غنہ) صف.
عزیز ، رشتہ دار ، اپنے لوگ ، آپس دار.

خدا کی راہ میں رکھتے ہیں یار خویشاوند
قدم کوں مرد کی زنجیر میں ہے بھائی بند

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۸). دیو جانس کا یہ طریقہ تھا کہ سوا اپنے اصحاب و خویشاوند کے دوسرے سے لطف و محبت نہیں کرتے تھے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۸۳).

نہ ہو تمیز بیگانگاں و خویشاوند
بنم کی جس کو طمع ہو نہیں ہے وہ پرنم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۶۶). [ف : خویشاوند ا پہلو : خویشاوند ، خویش + ا ، زائد + وند - لاحقۂ نسبت].

خویشاوَندی (و معد ، ی مج ، فت و ، غنہ) امث.
رشتہ داری ، رشتہ ، تعلق ، میل جول. اور سبب خویشاوندی کے بہت سی باتیں کیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات اردو ، ۱۱۳). [خویشاوند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خویشتَن (و معد ، ی مج ، سک ش ، فت ت) ضمیر.
آپ ، خود ، اپنا آپ. وہ جو تارک الدنیا ہوتے ہیں ... اور رنج کش و خویشتن گداز ہوتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۰۷). [خویش + تن (رک)].

---بِینی (---ی مج) امث.
خودبینی ، غرور ، تکبر ، تفاخر ، اپنی پوجا آپ کرنا.

کم نمائی و خویشتن بینی کتنے بے درد ہو ادھر دیکھو

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۰۲). [خویشتن + ف : بین ، دیدن - دیکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَروَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
اپنی بھلائی ، اپنوں کا بھلا چاہنا. یہ ممکن ہے کہ ایجوکیشن کی جو اصلاح پیش کی جائے اسکو کسی جماعت کی .... خویشتن پروری یا کسی فرقے کا تعصب تباہ کرے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۲۱). [خویشتن + ف : پرور ، پروردن - پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داری امث.
۱. خودداری ، عزت نفس ، خود تعظیمی. طلبا (طلبہ) آپس کی خیر خواہی اور ایک دوسرے پر اعتبار کرنا سیکھیں ، جہاں خویشتن داری سکھائی جائے. (۱۸۹۸ ، خطبات مشران ، ۱ : ۳۷).

محبت خویشتن بینی محبت خویشتن داری
محبت آستان قیصر و کسریٰ سے بے پروا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۴).

خود گدازی ، خویشتن داری مری
آرزو اور آرزو کے برگ و بار

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۹۹). ۲. **تحمل ، بردباری.**

برد باری و خویشتن داری اور فرماں بری سلاطیں کی

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۸۲). خویشتن + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دوسْتی (---و مج ، سک س) امث.
اپنی رائے ، ذاتی صوابدید. اگر اپنی خودرائی اور خویشتن دوستی سے حکم کی تعمیل نہ کرو گے ... تو اپنے تئیں معزول سمجھو. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۵۳). [خویشتن + دوست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سِتائی (---کس س) امث.
اپنے منہ میاں مٹھو بننا ، اپنی تعریف آپ کرنا ، خود نمائی. اس کو خود پسندی اور خویشتن ستائی اچکاتی ہے ... دوسرے کی ستا نہیں اپنی ہانک چلتا ہے. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۷۹). [خویشتن + ف : ستا ، ستودن - تعریف کرنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

خویشی (و معد) امث.
۱. **قرابت ، رشتہ داری ، ناتا.**

مخالف سوں آشنائی دشمنی
لوہے کی لوہے سات خویشی بنی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۶۵). ایران کے بادشاہ کے ساتھ خویشی ہونے سے تیرا اور تیرے ما باپ کا سرفرازی ہے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۴۳). اسدن جتنے رشتے ناتے خویشی اور آشنائی کے ہیں سب نیست و نابود ہو جائینگے. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم (ترجمہ مولانا محمود الحسن تفسیر شبیر احمد عثمانی) ۱۰۰۱). ۲. **رشتۂ ازدواج.**

اپنے دردانہ یگانہ کو لعل کو شاہ کے بہ خویشی دو

(۱۷۹۵ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۰). ۳. **تعلق ، یگانگی ، اپنایت.**

رقیبوں سیں مرے اے جان تجھکو گرچہ ہے خویشی
ولے ہرگز روا نئیں ان سگوں اوپر کرم کرنا

(۱۷۶۱ ، شنا کرناجی ، د ، ۱۰).

ہے عقل میں جس قدر کمی اور بیشی
اتنی ہی مغائرت ہے یاں اور خویشی

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۳۲).

ہو چکی غیروں سے خویشی کی بہار
بس دکھاؤ اب سو دیشی کی بہار

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۰۱). [خویش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خِہ (کس خ) امذ.
(ریاضی) جمع و تفریق میں عدد کی آخری علامت. پہلے مرتبے کی علامت سہ آخر کے مرتبے کی علامت خہ ... ان میں سے اگر تین چیزیں معلوم ہوں تو باقی معلوم ہوجاوینگی. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۵۳). یونانی چھوٹے حروف .... خہ (CHI). (۱۹۳۷ ، ترقیمات ریاضی وسائنس ، ۲). [ع].

خَہے ! (فت خ) کلمۂ تحسین.
مرحبا ! ، آفریں ! ، سبحان اللہ ! ، کیا کہنا ! ، زہے !

زہے آب پر فرش چوکی و تخت
خہے رود کوہ و زہے ان کی بخت

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۸). زہے قسمت اس گل زمین کی جہاں

اپنا جمیل جلوہ فرما ہو خیے سعادت اوس بقعۂ مینو آئین کی جہاں اپنا کریم کار روا ہو. (۱۸۶۶ ، جامۂ تسخیر ، ۱۰).

نہ یہ وہ شان کہ جس پر مٹی ہوئی نظریں
خیے وہ رعب کہ جسکی طبیعتیں سطار

(۱۹۰۶ ، تیرونشتر ، ۱۰۵). [ع].

خے امث.
حرف «خ» کا اردو تلفظ.

تل اس رخسار پر ایسا منوّر
کہ جیسا نقطۂ خے لفظ رُخ ہو

(۱۷۷۳ ، تصویرجاناں ، ۳۰). یہ میدان تو بہت فراخ ہے خدا کی خے کو جیم فارسی سے بدل دو. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۵۶). کسی کسی بول کے آخر میں دو دو اسر ا کھٹے بولے جاتے ہیں اور ان کے بیچ میں کوئی سُر نہیں آتا جیسے فارسی کے دوست ، پوست میں سین تے اور درخت بخت میں خے تے. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۲۷۶).

خِیابان (کس نیز فت خ) امذ.
۱. وہ جوڑی روش یا جوڑا راستہ جس کے دونوں جانب پیڑ یا پودے لگے ہوں ، کھیت ، باغ یا چمن کا وہ ہر ایک چھوٹا حصہ جو مینڈ کے ذریعے بنا لیتے ہیں ، پھولوں کی کیاری ، تختۂ گل.

تا حشر کرے سیر خیاباں کے چمن میں
گر گور پر عاشق کے وہ امرت بچن آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱).

جہاں اس کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۹).

سموم وقت کے پالے ہوئے خیاباں میں
صلیب و دار سے ترشے ہوئے شجر ہوں گے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۵۹). **۲. گلستاں ، چمن.**

ہوئے بحر خیاباں و ہر ایک موج صنوبر
گر عکس پڑے آب میں اس سرو رواں کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۲).

غولوں سے بھرا جو تھا بیاباں
پھولوں سے بنا دیا خیاباں

(۱۸۳۸ ، گلزارنسیم ، ۱۷).

رات ہے ماہتاب ہے تو ہے دل خیاباں، دماغ خوشبو ہے

(۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۳۹). [ف].

خیاتا (کس خ) امذ.
(سلائی بنائی) ریشم کا باریک بھانجواں تاگا جو باریک موتیوں کی لڑ بنانے اور زردوزی کے کام کے لیے تیار کیا جاتا ہے ، نیز (اب و ، ۲ : ۲۳). [مقامی].

خِیار (۱) (کس خ) امذ.
ککڑی ، کھیرا.

نہیں کاٹی اس دیو کوں ذوالفقار پتھر کاٹتی ہے او جانو خیار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۱۸).

جو غول تیرے سامنے آیا تو سمجھ یہ
اک کھیت روبرو ہے پہاڑیے پر از خیار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۷).

ہائے جب اغیار تربز اور خیار ہاتھ ملتے تھے چنار و کوکنار

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۱). خیار ، بادرنگ ... کے لیے پیداوار کی تہائی مقرر نہیں ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۳). ایک یا دو نمکین بسکٹ ... تربوز اور خیار مع چھلکے ، کافی (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۱۱۳). [ع].

ــــ تَر کس صف (ـــ فت ت) امذ.
تازہ ککڑی یا کھیرا.

لادا ہے تو نے جسم پہ کیوں بوجھ اس قدر
آہن ہے اپنی تیغ کے آگے خیار تر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۴). جی میں آیا تھا ، سر وہی نکالوں اور ایک چیر میں کافر کو مثل خیار دو پارہ کر دوں. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۲). [خیار + تَر (رک)].

ــــ شَنبَر (ـــ فت ش ، غنہ ، فت ب) امذ.
املتاس ، ایک دوائے مسہل جو املتاس کی پھلیوں کے گودے سے تیار کی جاتی ہے. خیارشنبر ... نیم گرم ضماد کرنا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۱). (خیارشنبر) ... ہندوستانی مترادفات سالدلیر آلا بنگالی ، املتاس ہندی. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۸۵). [ع].

خِیار (۲) (کس خ) امذ.
۱. (فقہ) دو چیزوں یا باتوں میں سے ایک کو انتخاب کرنے کا حق ، اختیار. ثیبہ عورت اور لڑکے کا خیار باطل نہیں ہوتا وقت بلوغ کے جب تک وہ راضی نہ ہو جاویں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۷). **۲. جا کر خریدی ہوئی چیز کو رکھ لینے یا واپس کر دینے کا اختیار ، بیع کو فسخ کرنے کا اختیار.** جس شخص کو خیارالعیب یا خیارالتعیین ہووے اور وہ مر جاوے سو اوس کے وارث کو بھی خیار رہے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸). [ع : (خ ی ر)].

ــــُ البُلُوغ (ـــ ضم ر بضم ا ، سک ل ، ضم ب ، و مع) امذ.
(فقہ) وہ اختیار جو لڑکی کو بالغ ہونے پر حاصل ہو کہ وہ قبل بلوغ کے نکاح کو فسخ کرے یا قائم رکھے. لڑکی ... چپ رہی تو سکوت اوس کا رضا ہو گیا اور اس خیار کا نام خیارالبلوغ ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۶). اس قانون میں یہ وضاحت کر دی کہ خیارالبلوغ کا حق ہر اس عورت کو حاصل ہے جسکا نکاح نابالغی میں کیا جائے. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۳۹۴). [خیار + رک : ال (۱) + بُلُوغ (رک)].

ــــُ التَّعیِین (ـــ ضم ر بضم ال ، شدت بفت ، سک ع ، ی مع) امذ.
(فقہ) دو یا تین چیزوں میں سے کسی ایک کی اس شرط پر خریداری کہ خریدنے والا ان میں سے جس کو چاہے گا اسے تین دن کے اندر واپس کر دے گا. جس شخص کو خیارالعیب یا

خیارالتعیین ہووے اور وہ مر جاوے تو اوس کے وارث کو بھی خیار رہے گا. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸). [خیار + رک : ال (۱) + تَعیِین (رک)].

ـــــُ الرُّوْیَۃ (ـــــضم ر ، غم ال ، شد ر ، و مع ، فت ی) امذ.
(فقہ) دیکھ لینے کے بعد کا اختیار ، دیکھے بغیر خریدی ہوئی چیز کو دیکھنے کے بعد انہی داموں لینے یا واپس کر دینے کا اختیار. اگر اوس کو خیارالشرط یا خیارالرویہ تھا اور وہ مر گیا تو اوس کے وارث کو نہ ہو گا. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸). [خیار + رک : ال (۱) + ع : رُویۃ ـ دیکھنا].

ـــــُ الشَّرْط (ـــــضم ر ، غم ا ، ل ، شدش بفت ، سک ر) امذ.
(فقہ) مشروط طور پر کوئی چیز خرید کر تین دن یا اس سے زیادہ مدت معینہ کے اندر بیع کو فسخ کرنے کا اختیار. اگر اوس کو خیارالشرط یا خیارالرویۃ تھا اور وہ مر گیا تو اوس کے وارث کو نہ ہو گا. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸). [خیار + رک : ال (۱) + شَرْط (رک)].

ـــــُ العَیب (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
کسی خریدی ہوئی شے کو اس کے اندر عیب پائے کی صورت میں فروخت کرنے والے کو پھیر دینے کا اختیار. جس شخص کو خیارالعیب یا خیارالتعیین ہووے اور وہ مر جائے تو اس کے وارث کو بھی خیار رہے گا. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸). [خیار + رک : ال (۱) + عَیب (رک)].

خِیار (۳) (کس خ) امذ (ج).
نیک لوگ ، برگزیدہ لوگ . فضیلت و بزرگی رکھنے والے لوگ.

> خرج کا تجھ ہو بڑے کا ناباز
> کیا تو کہتا ہے تب اے شاہ خیار

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۵۰).

> جو دینِ حق میں آگئے باطل کو چھوڑ کر
> داخل وہ ہو گئے صلحا و خیار میں

(۱۹۱۹ ، نظمِ طباطبائی ، ۹۳). خیار تابعین میں سے جو ان کے طریق پر چلے. (۱۹٦۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۷۹). [ع : خَیر (رک) کی جمع].

خَیّار (فت خ ، شد ی) صف.
بہت نیک ، بہت بڑا صاحبِ خیر.

> کر اپنی طرف شر کی اضافت ہو مؤدب
> اور نسبتِ خیر اسکے طرف کر کے ہو خیّار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۵). [ع : (خ ی ر)].

خِیارَین (کس خ ، ی لین) امذ (ج).
کھیرا اور ککڑی دونوں جو دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں. تخم خیارین ... نال سے پلائیں. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵۳).

> جان بیمار میں تھوڑی سی جو باقی بھی تھی
> ہو گئی نذرِ خیارین و سپستان و گلو

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳٦). [خیار (رک) + ین (رک) ، لاحقۂ تثنیہ].

خَیاشیم (فت خ ، ی مع) امذ؛(ج).
(حیاتیات) خشوم (رک) کی جمع. پروں کی ابتدا صدری نرخرائی خیاشیم (Thoracictrachal Gills) سے ہوئی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۲). [ع : خشوم (خ شم م) کی جمع].

خِیاط (کس خ) امث.
سوئی.

> ممکن نہیں جو بگڑے کبھی سے لباسِ یار
> حیران ہوں بصیرتِ چشمِ خیاط سے

(۱۸٦۷ ، رشک ، د (ق) ، ٦۵). [ع : (خ ی ط)].

خَیّاط (فت خ ، شد ی) امذ.
درزی ، کپڑا سینے والا.

> خیّاط تین تھان میں ایک تھان کچھ گھٹا
> دوزن کے آگے ، تیرے بچھے کر گیا ہے پونچھ

(۱۷٦۱ ، چمنستان شعرا (عاشق) ، ۳۴۳). تجار و نگینہ ساز اور نقاش اور خیّاط ... آن کر حاضر ہوئے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳٦). بعض جامے کو پانوں میں پہنتے تھے اور جب آستین میں پانوں نہ آتے تھے تو بکتے تھے کہ خیّاط نے شہریاں تنگ کر دیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۰). ایک خیّاط اپنے فن میں یگانہ شہر بصرہ میں بود و باش کرتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۵۵).

> سینۂ خیّاطِ عالم میں ہے طرح رختو تو
> آج اگر سلمائے ہستی چاک داماں ہے تو کیا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۱). [ع : (خ ی ط)].

خِیاطَت / خِیاطَہ (کس خ ، فت ط) امث.
۱. کپڑا سینے کا عمل ، جامہ دوزی ، سلائی.

> یہ خیاطہ کی ہے جلدی کہ کھلا جاتا ہے
> شکمِ کرمِ بریشم ہی میں تارِ ریشم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۹). جب وہ کپڑے سینے سے فراغت پا کر لکڑی کا کام شروع کرے گا تو خیاطت کے تمام آلات الگ رکھ دیگا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۲۵). **۲. زخموں میں ٹانکے لگانے کا کام.** تقریباً تمام اعمال جراحیہ مثلاً ... جراحت بطن ، خیاطت ... کو بتفصیل ذکر کیا گیا ہے. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ)، ۳۵۲). [ع : خیاطۃ (خ ی ط)].

خَیّاطَہ (فت خ ، شد ی ، فت ط) صف ؛ امذ.
خیاط (رک) سے متعلق ؛ (حیاتیات) ران کے ایک پٹھے کا نام. مینڈک کی ٹانگ کے عضلات بطنی رخ ... مقربۂ طویلہ ، خیاطہ ، مُنبطیہ (۱۹۷۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۴). [خیّاط (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

خَیّاطی (فت خ ، شد ی) امث.
درزی کا کام ، درزی کا پیشہ ، پیشۂ جامہ دوزی. اکثر انبیاؑ اہل حرفہ

ہوتے ہیں چنانچہ ادریسؑ خیاطی کرتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۶). پارچہ بافی اور خیاطی سے لے کر ریاضیات اور میکینک تک جس قدر صنائع و ایجادات اور علوم و معارف ہیں وہ کسی نہ کسی ایک شخص کے ذہن کا نتیجہ ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۸). لڑکیوں کو طباخی خیاطی اور خانہ داری کی تربیت دی جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۷). [خیاط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خیاطیہ (ـــفت خ ، شد ی ، کس ط ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ. (حیاتیات) رک : خیاطہ. بطنی شاخ ... خیاطیہ کے پچھلے کنارے کے ساتھ ساتھ گھٹنے کے وسطانی پہلو تک نزول کرتی ہے. (۱۹۳۰ ، عضلیات ، ۲۹۰). [خیاط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خیال (فت خ) امذ.
۱. کسی شے کو معرض تخیل یا ذہن میں لانے اور اس کی صورت یا کیفیت کو اس میں قائم کرنے کا عمل ، تصور.

جان جان سمجے اس کا خیال لعاتا ہے تان تان جاؤں میں
اجیوں نہ جانو بیشتر کال کاں لیجاگا دیکھنا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۶).

لیتی ہو آہ کے مصرعے کوں یاد کرتا ہوں
خیال قد کوں ترے مستزاد کرتا ہوں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۱).

او بد شعار ضبط کو میرے خیال کر
یہ بھی کبھی زباں سے نہ نکلا کہ ہائے دل

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۲۷). تلوار کو اگر خیال میں بھی آپ اپنے ہاتھ میں لیں تو جی چاہے گا کہ سینہ تان کر سنہ پر کھا کر منہ پر دو. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۸۰).

بھٹکاتے ہیں ہماری نظر کو خیال کو
تاہم نہ دیکھ پائیں عمل کے مآل کو

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۰۵). اف : کرنا. **۲. وہ بات یا نکتہ جو ذہن میں آئے ، سوچ.**

آرزو وصل کی اچھی یہ خیال اچھا ہے
ہائے پورا نہیں ہوتا ہے سوال اچھا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۷). بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ... کوئی نیا خیال ذہن میں جگمگا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۶۹). **۳. (أ) وہم ، گمان.**

کبھی نہ آوے کچھ مثال
جائے طرف نا وہم خیال

(۱۶۰۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۰)).

سمع و ذوق و بصر و لمس و شم و وہم و خیال
یں کبھی تو نے دیے ہم کو کریم مطلق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹). خیال ، وہم غلط غضب مادہ نہیں بلکہ ایک کیفیت ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۲۸). **(أ) دماغ** کی وہ قوت جو محسوسات کے غائب ہونے کے بعد ان کی صورتیں محفوظ رکھتی ہے ، حس مشترک کا خزینہ.

مطرب کی صدا سے نہیں وہ آہیں
اب کس کے خیال میں ہے دیپک

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۵۵). پانچ قوائے دماغی بھی ہیں جن کے نام حس مشترک ، خیال ، واہمہ ، حافظہ اور متخیلہ ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۹). مدرکات و معلومات ... حس میں پہنچتے ہیں اور حس سے خیال میں آتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱۵۵). **۴. رائے ، نظریہ ، مقصود ، تجویز.**

اتنے پیدا کیتے آل — مخصوص اس کوں یہ تھا خیال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۹۳)). بھلا کپڑے کے پردے سے کہیں دل صاف رہا کیا ہے ، یہ واہیات خیال ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۳). جن بزرگوں کا یہ خیال تھا ، وہ غلطی پر تھے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۳). سنشکل کے خیال میں نیورائیت عالمگیر رجحانات میں سے ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۵). **۵. (ا) لحاظ ، پاس.**

اے داغ جو کہا ہے اسے کر دکھائیں گے
انسان کیا وہ جس کو نہ ہو بات کا خیال

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۱). ہندوستان کے خیال سے ہندوستانی اور حکام وقت کی وجہ سے انگریزی بہت سی رسمیں ، قاعدے اور طریقے اپنے ہاں جاری کر لیتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳).

اُسے خیال تمہارا نہ ہو تو ممکن ہے
یہ جھوٹ ہے کہ تمہیں غیر کا خیال نہیں

(۱۹۲۸ ، دیوان قمر ، ۲ : ۳۲). **(أ) فکر ، پروا.**

مرشد پاک سوں مانگے حال — دنیا کاناں کرے خیال

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۷).

سودائی بازار محبت جو ہوا ہے
زنہار خیال اس کوں نہیں سود و زیاں کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۱).

ہاں ہم کو آج بھول گئے شاہ خوش خصال
اوروں کی پرورش ہے ہمارا نہیں خیال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۷). باپ نے کی لاپروائی ، اماں کو خیال ہوا نہیں بھولی چنگی لڑکی ہاتھ سے جاتی رہی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷). اس کا اور اس کے بچے کا کوئی خیال نہیں کرتا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۱۳). اف : کرنا ، ہونا. **۶. توجہ ، دھیان.** دل کی صفائی نہ کچھ خیال ہے ، عین وصال ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

جو عشرت کا آتا کسی کو خیال
تو کرتا تھا اک ایک کو گوشمال

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، مثنویات ، ۱ : ۱۱). بڑی بیگم! تمہارا کدھر خیال ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸). آپ نے خیال نہیں کیا ، میں نے عرض کیا تھا وہ سبق کا وقت تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۶۳). اف : کرنا ، ہونا. **۷. راگ ، راگنی کی بندش** جس کے اجزائے ترکیبی استھائی ، سنچائی اور انترا ہوتے ہیں ، راگ کی یہ کانیک چونکہ کسی جذبے ، کسی احساس یا کسی موسم کی کیفیت کا ایک خیال انگیز نقش مرقع ہوتی ہے غالبا اسی لیے اسے خیال کا نام دیا گیا ہے.

بڑھاپا نہیں برگ دھرپت کی پال
نہالاں خیالاں کے تجھ کی نہال
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۷).

یہ جوگی جو ہیں ایک صاحب کمال
ذرا ہیں سنیے اور ان کے خیال
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۰۳).

الغرض دھرپت ترانا اور خیال
دلکشی کا سب نے دکھلایا کمال
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہرومشتری ، ۱۳). جو گان ٹپّے ، ٹھمری سے مانوس ہو جاتے ہیں وہ دھرپت اور خیال سے لذت نہیں اٹھا سکتے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعروشاعری ، ۱۲۰). ان بارہ راگوں کے علاوہ قول ، ترانہ ، خیال ... بھی شامل کئے گئے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردوگیت ، ۱۰۵). ۹. ہندی ، اردو شاعری کی ایک صنف.

کیتے یاد دھرے ہیں نازک نہال
سو دو بیڑے ہور جھولنے ہور خیال
(۱۵۹۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳). دف بج رہا ہے : خیال میر شوکت حسین صاحب سحر کے گائے جاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۱۱). علاوہ ان مثنویوں کے شاہ صاحب نے بہت سے خیال اور دوہے بھی لکھے ہیں. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیا کرام کا کام ، ۵۸). چشتیہ قادریہ سلسلہ کے صوفیائے کرام نے قدیم اردو یا ابتدائی اردو میں ... بہت سے خیال اور دوہے بھی تصنیف کیے. (۱۹۸۶ ، اردوگیت ، ۵۵). ۹. دو چیزوں کا باہمی اعتبار اور تقابل ، قیاس ، اندازہ. میرے حال پر خیال نہ کیجئے میرا حال جدا تھا اور چند خیالات مجھ کو تھے. (۱۸۶۹ ، مکتوبات سرسید ، ۶۶). کبوتر اور مور میں بخیال جسامت و وزن زمین آسمان کا بل ہے. (۱۹۳۵ ، پرپرواز ، ۱۵). ۱۰. خواہش ، ارادہ ، منصوبہ.

ہے طاقتی سے میر لگے جھوٹنے پران
ظالم خیال دیکھنے کا اس کے اب تو چھوڑ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۹).

دم بھر میں تیری ایک نہیں نے مٹا دیے
کیا کیا خیال تھے دلِ امیدوار میں
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۳۳). ۱۱. یاد.

دلاؤں قولِ وفا یاد انہیں تو کہتے ہیں
یہ قول میں نے دیا تھا مجھے خیال نہیں
(۱۹۲۸ ، دیوان قمر ، ۲ : ۳۲). ۱۲. (تصوف) خیال سے مراد خیال حق ہے یعنی جو خواب یا بیداری میں تصور کرے یا دیکھے (مصباح التصرف ، ۱۰۵). ۱۳. (لکھنؤ) ادنیٰ طبقے کا ایک ادبی فن جس میں لوگ فی البدیہہ اشعار کہہ کر دائرے پر گاتے تھے. ایک فن خیال کا پیدا ہو گیا لوگ فی البدیہہ اشعار تصنیف کر کے دائرے پر گاتے. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۱۹۲). ۱۴. تصویر.

یہ قدرت کا دیکھا جو اس نے خیال
کہا شاہزادے نے یا ذوالجلال
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۶۵). ۱۵. بچوں کا ایک کھیل جس میں مٹی یا ریت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے کسی حصے میں کوئی چیز (پھرکی وغیرہ) دبا دیتے اور پوچھتے کہ وہ چیز کس حصے میں ہے. جواب پر ہار جیت کا مدار ہوتا. بچوں کے ایک خاص کھیل کا نام اشعار میں آیا ہے جس کو خیال کہتے تھے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۲۲۳). [ع : (خ ی ل)].

ـــــ اُتَرْنا محاورہ.
یاد نہ رہنا ، دھیان سے اترنا ، بھول جانا.

جی ہی سے میاں کا سو اوترا خیال
جیے دمڑی کی وو ترالی ہے دال
(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۵).

ـــــ اُٹھا دینا / اُٹھانا محاورہ.
خواہش یا ذہنی وابستگی کو ترک کر دینا ، توجہ ہٹا دینا.

میں مر کے خوش ہوں اس میں کہ اب تیرے ظلم نے
تیرا خیال غیر کے دل سے اٹھا دیا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۱).

ـــــ اُٹھنا محاورہ.
توجہ ہٹنا ، دھیان جاتا رہنا.

خدا شاہد ہے اس کا دو جہاں سے دل اوٹھا سکتے
خیال اس دل سے پر تولے بتاں کا اوٹھ نہیں سکتا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۲).

ـــــ اَفْروز (ـــــ فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
خیال کو روشن کرنے والا ، نئی باتیں سُجھانے والا. خیال افروز انشائیوں سے فرد کو خود انکشافی اور خود تنقیدی کی شگفتہ راہ سُجھا دی. (۱۹۸۵ ، اردوادب کی تحریکیں ، ۸۹). [خیال + ف : اَفروز ، اَفروختن - روشن کرنا].

ـــــ اَنْگیزی (ـــــ فت ا ، غنہ ، ی مع) امث.
سوچنے پر اکسانے کا عمل. اس میں زندگی کے تضادات جس تلخ اور تنگ حقیقت کو پیش کرتے ہیں اس میں خیال انگیزی کی گنجائش بہت کم نکلتی ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۰۲). [خیال + ف : اَنگیز ، اَنگیختن - اٹھانا ، اُکسانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آباد صف.
دنیائے تخیل ، عالمِ تخیل ، تخلیقی و تخیلی بساط و قوت.

الٰہی دے سخن کی پادشاہی　　خیال آباد کی دے کج کلاہی
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۷). [خیال + آباد (رک)].

ـــــ آ بَنْدھنا محاورہ.
تصور قائم ہونا.

نظر ابر پر جو کبھی پڑے تو خیال رونے کا آ بندھے
جو تپش کو برق کی دیکھوں تو مجھے یاد آئے ترا قلق
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۷).

ـــــ آرائی امث.

۱. تصوّر کرنے کا عمل ، نئی نئی باتیں سوچنے کا عمل. خیال تو ٹھہرا خیال ... وہ وہ خیال آرائیاں کرتا ہے کہ معمولی چیز کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۹۹). ۲. مختلف قیاسات اور رائیں قائم کرنے کا عمل ، قیاس آرائی، رائے زنی. اس کی تالیف کے سلسلے میں ہمارے اہل قلم نے مختلف خیال آرائیاں کی ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۰۶). سماجی اور اخلاق موضوع پر بھی انھوں نے خیال آرائی کی ہے. (۱۹۷۷ ، سائنس احمد علی ، ۹۲). [خیال + ف : آرا ، آراستن - سنوارنا ، سجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آفرینی (--- کس نیز سک ف ، ی مع) امث.
فکر یا سوچ کے نئے زاویے نکالنے یا کسی بات میں کوئی نیا نکتہ پیدا کرنے کا عمل ، خیال افروزی ، تخلیق خیال. مذاق اور گفتگو میں طرح طرح کی خیال آفرینیاں ہوتی تھیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، گذشتہ لکھنؤ ، ۱۹۰). [خیال + ف : آفرین ، آفریدن - پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آگیں (--- ی مع) صف.
خیال سے بھرا ہوا. وہ زمان و ذات کی خیال آگیں اور ملال آگیں معنویتوں کے حساس ترین شاعر ہیں. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۸). [خیال + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا].

---آنا ف ل.
۱. کسی شے یا بات کا ذہن میں آنا.

دولتِ وصل سے تھا خانۂ دل مالا مال
نہ جدائی کا کبھی خواب میں آتا تھا خیال

(۱۸۳۶ ، واسوخت امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۹۹)).

استاذِ امر کو باہرِ ادب پر فوق ہے
یہ خیال آیا تو فوراً ہوں ہوا صرفِ مقال

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۶). کبھی خیال آتا کہ اتنے لوگ جھوٹ نہیں بول سکتے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۳۱).
۲. یاد آنا.

کسی کی چشمِ میگوں کا خیال آیا ہے روتا ہوں
نہ کیوں رومال رکھوں چشمِ تر پر جامدانی کا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳).

مہک بن بن کے شام ہجر یاد آنے لگی اس کی
نظر کی روشنی بن کر خیال آنے لگا دل کو

(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۲۰۰). ۳. لحاظ آنا ، پاس و لحاظ ہونا.

جفا سے ہاتھ اٹھایا ستم کیے مجھ پر
مری وفا کا بھی تم کو نہ کچھ خیال آیا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۳۷). ۴. دھیان آنا. ذوالقرنین روتا ہوا غار سے باہر آیا ... دنیا سے جی ہٹا عقبیٰ کا خیال آیا. (۱۸۰۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۹۰). ۵. کسی شے کی طرف راغب یا مائل ہونا. ستار کا جو خیال آیا ایسا بجایا کہ میاں تان سین کو انگلیوں پر نچایا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۲۳۱).

ہنود کا جو تجھے اے صنم خیال آیا
عدم سے دیکھنے پر اک ترا جمال آیا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۳۷).

خیال ایک ہی رستے کا سو طرح آیا
گلابِ جاں تری خاطر عذابِ خار میں ہوں

(۱۹۸۱ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۳۰).

---آنکھوں میں پھرنا محاورہ.
تصویر نظروں کے سامنے پھرنا.

بسکہ پھرتا ہے خیال آنکھوں میں اس دلخواہ کا
رنگِ رو کے اڑنے میں عالم ہے گردِ راہ کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶).

---بازی امث.
وہم ، وسوسہ. اس سبب سوں اینو نید میں شیطان سوں مل برتے ہیں ہور خیال بازی ہوتے ہیں. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۱۱). [خیال + باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باطل کس صف (--- کس ط) امذ.
جھوٹا خیال (نوراللغات). [خیال + باطل (رک)].

---باندھنا محاورہ.
۱. منصوبہ بنانا ، ارادہ کرنا.

کئی طرح کے باندھ دل میں خیال
ہوا تھا ترے ساتھ اے خوش خصال

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۶۷). وہ غرور کی شراب میں بدمست تھا اور خدا جانے کیا کیا خیال باندھ رہا تھا (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۵). ۲. تصوّر کرنا ، سوچنا.

رکھتا ہے تار تار کیا اس کے شوق میں
ہر دم خیال باندھ کے اس کی نین میں جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷).

باندھتا ہوں عجب کہ میں دستِ حنائی کا خیال
خواب میں موسیٰ دکھاتا ہے یدِ بیضا مجھے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۹). اکبر دکن کے کنارے پر بیٹھا پورب پچھم کے خیال باندھ رہا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۱۶). پلنگ پر لیٹ کر محبوب بیگم کا خیال باندھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۲). ۳. خواہش کرنا ، آرزو کرنا. خیال اس بات پر جما کہ علمی معلومات کو دل سے دھو کر علوم حقیقی کا خیال باندھیں اور دریائے شور کا سفر کریں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۱۲). کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، ۸۳۸). ۴. مضمون آفرینی کرنا ، اپنے ذہن سے مضمون ایجاد کرنا.

ہیں صاف شعر تیرے بہتر اسیر سے سب
لازم نہیں محبت ہو تو خیال باندھے

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۷۲).

دیکھی کبھی کمر نہ دہن سے سنا جواب
شاعر خیال باندھتے ہیں اس کا کیا جواب

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۵). ۵. ذہن میں طرح طرح کے گمان

لانا ، وہم کرنا.

جب یار نے اٹھا کر زلفوں کے بال باندھے
تب میں نے اپنے دل میں لا کھوں خیال باندھے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ۱ : ۶۶۰).

دریا میں گل نہا کر اس نے جو بال باندھے
ہم نے بھی دل میں اپنے کیا کیا خیال باندھے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶۳).

باندھتے ہیں کہاں کہاں کے خیال
اور کھو بیٹھتے ہیں اپنا سال
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۹۹). غالب کی بڑی انا نے اپنے بارے میں خیال بھی بڑے بڑے باندھے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۵۶).

---بٹانا محاورہ.
ذہن کو کسی ایک شے سے ہٹا کر کسی دوسری شے کی طرف متوجہ کر دینا ، توجہ ہٹا دینا.

خیالِ زلف بٹایا نہ تیرہ بختی نے
تمام عمر بلا سے دوچار ہی رکھا
(۱۸۹۳ ، زیبا (بندہ علی خان) ، مرقع زیبا ، ۱۲).

---بٹ جانا / بٹنا محاورہ.
ذہن کا ایک شے سے دوسری شے کی طرف متوجہ ہو جانا ، توجہ ہٹنا ، یکسوئی جاتی رہنا.

ہے کچھ اس دم سوا جمال ان کا
بٹ نہ جائے کہیں خیال ان کا
(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

بس اب وہ یاد آ گئی خیال اُدھر کو بٹ گیا
وہ پتلیوں میں پھر گئی ، دل اور سب سے ہٹ گیا
(۱۹۱۳ ، نیرنگِ جمال ، ۳۵). اس بات کی احتیاط کی گئی کہ کوئی چیز اس میں ایسی نہ ہو جس سے پڑھنے والی لڑکی کا خیال بٹے. (۱۹۲۶ ، معلمہ ، سیماب اکبر آبادی ، ۱۵).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
مضمون آفرینی کرنے والا ، اپنے ذہن سے نئے نئے نکتے پیدا کرنے والا ، وہ ادیب یا شاعر جو کسی مضمون یا موضوع میں نئے نئے گوشے نکالے. ان لوگوں نے قدر دانوں سے نازک خیال اور خیال بند کا خطاب حاصل کیا. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۹۷). [خیال + ف : بند بستن - باندھنا].

---بَنْدانَہ (---فت ب ، سک ن ، فت ن) صف.
خیال بندی (رک) کا حامل ، مضمون آفرینی والا. یہی وہ شاعری ہے جسے خیال بندانہ اور تخیلانہ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، شاعری اورتخیل ، ۵۵). [خیال + بند (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. خیالی تصویر بنانے یا خیالوں کا سلسلہ قائم کرنے کا عمل ، مضمون آفرینی. خیال بندی کا طریقہ اور تشبیہ و استعارہ کا قاعدہ ... خراب اور ناقص پڑ گیا. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۹۱). ابو طالب کلیم ہمدانی نے غزل گوئی کی بدولت شہرت حاصل کی خیال بندی اور مضمون آفرینی اس کی غزلیات کا خاصہ ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۸۹). ۲. قیاس آرائی یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۲۸). [خیال + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھنا محاورہ.
۱. تصور کا سلسلہ قائم ہونا ، کسی بات کا برابر خیال آنا.

تک تھمنے تھے کی ہمارے اشک بہتے ہے کہ آج
پھر خیال اُس کا بندھا اور چشم پھر کچھ نم ہوئی
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹۲).

بندھ گیا جو دل کو تیری زلفِ پیچاں کا خیال
موجِ دودِ آہ میں بھی پیچ و خم اچھے ہے
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۸۳). خواب کا قاعدہ ہے کہ جس امر کا دھیان کر کے انسان سوتے اس کا خیال ایسا بندھ جاتا ہے کہ انسان وہی خواب میں بھی دیکھتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۳). ۲. توجہ ہونا ، دھیان ہونا.

پوچھا مجھ سے یہ کیا ہے حال ترا
کس طرف ہے بندھا خیال ترا
(۱۸۶۰ ، زہرِ عشق ، ۶). ۳. کسی شے کی صورت کا ذہن میں آنا ، تصور پیدا ہونا.

چاند کے جلوے سے بندھتا ہے خیالِ آفتاب
چاندنی میں مجکو ساقی بیشتر آتا ہے یاد
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۰). صورت دیکھ کر فرشتوں کی شکل کا خیال بندھتا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۲۹). ۴. کوئی بات ذہن میں آنا ، خیال آنا.

غم ہوا سن کے دوست داروں کو
پھر بندھا یہ خیال یاروں کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۳).

بندھا ہے یہ اس وقت مجکو خیال
کہ ابلاک کا کچھ لکھوں اب میں حال
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵). دفعتاً نکاتر کو عاقبت کا خیال بندھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۱).

---بَنْدھوانا محاورہ.
ذہن میں کوئی خیال پیدا کرنا. آدمی کی طبیعت کو اچاٹ کر دیتا ہے حتیٰ کہ اس کو یہ خیال بندھواتا ہے کہ یہ چیز مجھ کو مضر ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۳۱).

---بِیں (---ی مع) صف.
خیالات کو پڑھنے والا ، روحانی قوت سے دوسروں کے خیالات معلوم کرنے والا (علمی اردو لغت). [خیال + بیں (رک)].

---پُخْتَہ ہونا محاورہ.
قیاس یا اندازے کا مضبوط ہونا ، رائے کا مستحکم ہونا. یہ خیال پختہ ہوا جاتا ہے کہ سرکار صرف ترازو کے دونوں پلڑوں کو

برابر نہیں رکھہ رہی ہے۔ (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۶۱)۔

---- پر چڑھنا محاورہ.
۱. یاد آنا ، خیال میں آنا.

ہزار مول مرے دل کے مال پر چڑھ جائے
وہ مفت لے اگر اس کے خیال پر چڑھ جائے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۳۱)۔ ۲. ذہن نشین ہونا ، یاد رہنا (نوراللغات)۔ ۳. ہر وقت خیال میں رہنا.

مرے خیال پہ وہ چشمِ فتنہ گر چڑھ کر
یہ خانہ جنگ بنی ، آئی لڑنے گھر چڑھ کر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۸)۔

---- پرست (---- فت پ ، ر ، سک س) صف.
وسواسی ، وہمی ، خبطی ، من موجی ، جو خیال میں آئے کرنے والا (علمی اردو لغت)۔ [خیال + پرست (رک)]۔

---- پڑنا محاورہ.
گمان گزرنا ، شبہ گزرنا. دُور سے دو صورتیں نظر پڑیں خیال پڑا کہ انھیں جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۵۰)۔ ۲. یاد آنا ، خیال ہونا.

یوں حسین کے پڑیا خیال لیکن معاوے ہرجے حال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۹۳)۔ ۳. ذہن پر طاری ہو جانا ، خیال میں جا گزیں ہونا.

عشق ہمارے خیال پڑا ہے خواب گیا آرام گیا
جی کا جانا ٹھہر رہا ہے صبح گیا یا شام گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۴۳)۔

---- پکانا محاورہ.
۱. توقع رکھنا ، طمع کرنا.

عبث بیہودہ تیرے وصل کا دن رات ہے پیارے
پکانا جو کہ جی میں ہے خیالِ خام وہ میں ہوں

(۱۸۰۰ ، دیوانِ ریختہ (م ف) ، ۹۰)۔ اردو شاعری کی ترقی کا خیال پکانا گویا زمانۂ ناسازگار سے مقابلہ کرنا ہے۔ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹)۔ عبادت میں بہت کوشش کرتا رہا اور خلافت ارض کا خیال پکاتا رہا۔ (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ مولانا محمود الحسن ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۹)۔ ۲. غیر حقیقی اور لا یعنی باتیں سوچنا.

خیال اس طرح بیہودہ پکایا خیالی اوسنی کھانا خوب کھایا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۶۲)۔ بادشاہ نے یہ خیال پکایا کہ آنحضرت صلعم کے دین کی مدت کل ایک ہزار سال تھی۔ (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۲۹۸)۔

---- پکنا محاورہ.
کسی شے کی صورت کا ذہن میں نقش ہونا ، خیال جمنا. بعض جنوں آدمی ان لوگوں کو جن کا ان کے دل میں خیال پک گیا ہے اپنے سامنے کھڑا ، بیٹھا و باتیں کرتا دیکھتے ہیں اور مثل شخص موجود کے اس سے سوال و جواب کرتے ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۵)۔

---- پیمائی (---- ی لین) امث.
تجربے کی بجائے محض اپنے تخیل اور قیاس سے کام لینے کا عمل ، محض اندازے سے چیزوں کے بارے میں رائے قائم کرنے اور حکم لگا دینے کی روش ، قیاس آرائی. قیاس آرائیوں اور خیال پیمائیوں کی سختی کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ (۱۹۵۴ ، تمدنِ عرب (ترجمہ) ، ۲۳۰)۔ [خیال + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا + ئی (رک) ، لاحقۂ کیفیت]۔

---- پھرانا محاورہ (قدیم).
توقع رکھنا ، خواہش کرنا ، سوچنا.

ہری تو پھرائی تھی ملنے کوں خیال
ولے نہ رکھیے واں اپس کوں سنبھال

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳)۔

---- پھرنا محاورہ.
توجہ ہٹنا.

ترا خیال پھرا دل پھرا نگاہ پھری
اب اس سے بڑھ کے کوئی انقلاب کیا ہو گا

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۳)۔

---- جانا محاورہ.
خیال کا کسی ایک جانب متوجہ ہونا.

پھر ترے کوچہ کو جاتا ہے خیال
دلِ گم گشتہ مگر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲)۔

خیال بھی ادھر اب کے اے خدا نہیں جاتا
مریضِ غم کا تصور کیا نہیں جاتا

(۱۹۰۷ ، گلکدۂ عزیز ، ۳)۔

---- جمانا محاورہ.
کسی خیال کو یقین کے ساتھ ذہن یا دل میں جا گزیں کر لینا ، پختہ تصور قائم کرنا.

جما خیال اس دہات کا تا اتھا
جوہر رو کہہ کوں حال آتا اتھا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۸)۔ آپ اس بازار میں آئیں تو دل میں یہ خیال جما لیں کہ ان عورتوں میں ... آپ کی پشیان ہیں. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۹)۔

---- جمنا محاورہ.
کسی بات یا چیز کا ذہن میں مرتسم ہونا ، تصور قائم ہونا. درحالیکہ معمول کا خیال کسی امر خاص میں جما ہوا ہو۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۲۶)۔

جمے یہ دل میں الٰہی خیال احمدؐ کا
کہ روز خواب میں دیکھوں جمال احمدؐ کا

(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۲)۔

ـــ چھانا محاورہ.
رک : **خیال جمنا.**

اب آ نہ آ کہ یاں تک تیرا خیال چھایا
جیدھر نظر کروں میں اودھر تو روبرو ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۳).

ـــ چُھوٹنا محاورہ.
دھیان سے اتر جانا ، یاد جاتی رہنا.

جسم سے جان چھٹے ہے یہ گوارا اے رند
پر خیالِ رُخِ دلدار نہ دم بھر چھوٹے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۵).

ـــ چھوڑنا محاورہ.
دھیان ترک کرنا ، سوچنا بند کرنا ، فکر چھوڑ دینا.

اگر تیں تو کیہ منج صریحاً اثال
جو اوس یار کا چھوڑ دیوں خیال
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۶۳).

ظلم سہتا ہے شبِ تاریکِ ہجراں کے عبث
بس دلِ ناداں خیالِ روئے روشن چھوڑ دے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۵).

ملکِ بقا کا چھوڑ خیال
موت کے گھر میں ڈیرے ڈال
(۱۹۳۰ ، روحِ کائنات ، ۱۱۳).

جو الفت کے قول و قسم توڑ دے
جو جی سے خیال وفا چھوڑ دے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۱۸۵).

ـــ خام کس صف ، امذ.
۱. **تصور باطل ، لایعنی سوچ ، ناقص خیال.**

نیاز بے خودی بہتر نماز خود نمائی سیں
نکر ہم پختہ مغزوں سیں خیالِ خام اے واعظ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۶).

مجھے تکلیفِ ترکِ عشق اب کرتے جو ہیں ناصح
کدھر ان پختہ مغزوں کو خیالِ خام لے آیا
(۱۷۹۸ ، میرسوز ، د ، ۹). وزرا نے کہا یہ آپ کا خیال خام ہے قباد آپ کو بہت عزیز رکھتے ہیں. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۹۱).

ہے محض خیال خام تیرا
بے اصل ہے یہ کلام تیرا
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۰). ۲. **غلط توقع ، غلط اُمید ، بے جا توقع.**

سمجھتے پختہ مغزانِ جنوں ہیں کن کے سمجھائے
ارے ناصح تجھے یہ کیا خیالِ خام ان سے ہے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۳).

وہ کہتا ہے کہ آنے کا مرے پاس
خیالِ خام سے دل پک گیا ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۷). ۳. **وہ بات یا خواہش جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو**

ہر کسے خواہش سوں اپنے کام ہے
گرچہ دستِ رہاں کی خیالِ خام ہے
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۳۰).

خواب میں بھی سوجھتی ہے گر کبھی تدبیرِ وصل
آپ ہنس دیتا ہوں میں اپنے خیالِ خام پر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۶۶).

ہادی خیالِ خام ہے تکمیلِ آرزو
دو دن کی زندگی میں اگر چاہتا ہوں میں
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۱۶۴). اف: کرنا ، ہونا. [خیال + خام (رک)].

ـــ خام پکانا محاورہ.
۱. **فضول اور لایعنی باتیں سوچنا.**
لقمۂ خاک آج ہے وہ دماغ   جو پکاتا تھا کل خیالِ خام
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۶۲). ۲. **بے بنیاد توقع رکھنا.**

قاصد ہے پختہ مغز ملے گا نہ غیر سے
ایسے خیالِ خام نہ ہر گز پکائے دل
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۳۲).

ـــ خام پک جانا محاورہ.
بے بنیاد توقع یا خواہش کا پختہ ہو جانا.
آتش خو سے آرزوئے وصال   پک گیا اب خیالِ خام مرا
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۲۸).

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
دماغ کی وہ قوت جو محسوسات کے غائب ہو جانے کے بعد ان کی صورتیں محفوظ رکھتی ہے ، حس مشترک کا خزینہ. جس کی پوری شکل اس کے خیال خانۂ دماغ میں ابھری ہوتی تھی. (۱۹۳۰ ، یلدرم ، خیالستان ، ۳۱). [خیال + خانہ (رک)].

ـــ دَرْہَم ہونا محاورہ.
پریشان خیال ہونا.

دل کے رکنے کا اس کو اک غم تھا
راہ چلنے میں خیال درہم تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۲۵).

ـــ دوڑانا محاورہ.
۱. **سوچنا ، غور و فکر کرنا.**

اگر خیال دوڑائے وو دور کا
انکھیاں موند صورت لکھے حور کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).

اک مصور نے اسے دیکھ کے دوڑایا خیال
دیکھوں اس یاد کی بھبھ سے بھی سکے شکل نکل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۲). بہت سی تلاش اور جستجو میں نے کی اور خیال دوڑایا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷). ۲. **دھیان دینا ، توجہ کرنا.** جدھر خیال دوڑائیے بیلا ، چنبیلی ... رنگ رنگ کے پھول پھول رہے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشاے بہارِ بے خزاں ، ۷۱). جب میں اس طرف خیال دوڑاتی ہوں تو اپنی

آزادی ... کو خطرے میں پاتی ہوں۔ (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۳۷)۔

—— دَوڑنا محاورہ۔
خیال کا جلدی سے کسی امر کی طرف جانا ، دھیان آنا۔

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال
صد گلستاں نگہ کا ساماں کیے ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۶)۔

—— دَھرنا محاورہ۔
۱. سوچنا ، غور کرنا۔

تو بھی انصاف تو بھلا ٹک کر
جی میں اس بات کا خیال تو دھر

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۹۶)۔ ۲. توجہ کرنا ، دھیان دینا۔

نہ جانے کدھر چال کرتے ہیں او
ولے اس طرف خیال دھرتے ہیں او

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۱)۔

—— ڈالنا محاورہ۔
کوئی تصور یا نکتہ ذہن نشین کرانا ، کوئی بات سمجھانا۔ میں لوگوں کے ذہن میں یہ خیال ڈالتی رہتی ہوں کہ پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں (۱۸۶۳ ، جوہر عقل ، ۲۳)۔

—— رَکھنا محاورہ۔
توجہ کرنا ، دھیان رکھنا ، لحاظ کرنا ، یاد رکھنا

شداد نے بہشت سے دوزخ کی راہ لی
آغاز میں خیال رکھ انجام کار کا

(۱۸۵۰ ، الماس درخشاں ، ۳)۔ جن امور کا ان دفعات میں خیال رکھا گیا تھا وہ یہ تھے (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۲۳۶)۔ اپنی بیوی بچوں کا کچھ خیال رکھ ... تیری بیوی روز میری بیوی سے شکایت کرتی ہے۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۱۳)۔

—— رَہ جانا / رَہنا محاورہ۔
دھیان رہنا ، یاد رہنا۔

میں در فردوس پر رضواں کو سمجھا اک رقیب
بعد مردن بھی خیالِ کوئے جاناں رہ گیا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۹)۔ اے ملکہ سیرت ... وزرا امرا سب کا خیال یہ ہے یہ شب شب قیامت ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۲۹)۔

خبر میری موت سے تجھ کو خوشی ہو یا ملال
لیکن اک میری وصیت ہے یہی اس کا خیال

(۱۹۰۳ ، نقوش مانی ، ۱۰۳)۔

—— سَٹنا محاورہ (قدیم)۔
خیال چھوڑ دینا۔

سٹ اے خیال توں کیج پکڑ خوب کی
نہیں تو کتا ہوں تج یک بات سن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۷)۔

—— سے اُتر جانا / اُترنا محاورہ۔
فراموش ہونا ، بھول جانا ، ذہن سے اُتر جانا۔ مرض عشق سے نجات پانا ... ایسی باتیں تھیں جو اس کے خیال سے کسی طرح اترتی نہ تھیں۔ (۱۹۱۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۷۲)۔ ان کے لیے کھانا تیار کرانا میرے خیال سے اتر گیا تھا اور ابھی یاد آیا ہے۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۱۳)۔

—— سے باہَر م ف ؛ صف۔
سمجھ سے دور ، تصور سے باہر ، دور از خیال (نوراللغات)۔

—— ظِلّ کس اضا (—— کس ظ ، شد ل) امذ۔
اسٹیج پر کھیلا جانے والا ایسا ڈرامہ جس میں اداکاروں کے سائے پردے پر نظر آتے ہیں جو اسٹیج اور ناظرین کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ ایک خیال ظل (Shadow Play) بعنوان ترہ کوز میں ایک عام کردار سرجیس (Sergis) کا ملتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۲)۔ [خیال + ظل (رک)]۔

—— فاسِد کس صف (—— کس س) امذ۔
برا خیال ، فتنہ برپا کرنے والا خیال ، بیہودہ خیال۔ فقط اپنے خیال فاسد سے انھوں نے اپنے کلام کی قباحتوں پر التفات نہیں کیا ہے۔ (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، لطف ، ۱۲۱)۔ میر گیسو چاہتا تھا کہ قلعہ کو مستحکم کرے مگر اس خیال فاسد سے باز رہا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۵)۔ [خیال + فاسد (رک)]۔

—— گُزرنا محاورہ۔
دھیان آنا ، خیال آنا۔

چمن میں دل کے جب گزرے خیال اس سرو قامت کا
سراپا آہِ سرد سینہ سروِ خوش ادا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۵)۔ یہ خیال گزرا کہ حاتم اپنی قوم کا فقط رئیس تھا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۲)۔

اے خوشا تیرگیٔ بخت کی بزم افروزی
شبِ فرقت میں خیالِ مہ و اختر گزرا

(۱۹۱۵ ، وفا رامپوری ، ک ، ۳۷)۔

—— لَگنا محاورہ۔
ذہن کا کسی دھیان میں منہمک ہونا یا الجھا ہوا ہونا ، برابر خیال آنا۔ افضل کا خیال مجھے ہر وقت لگا رہتا۔ (۱۹۳۳ ، سرگزشت عروس ، ۲۸)۔ میرا خیال جو ان میں لگا ہوا تھا۔ (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۰۳)۔

—— لے کَر اُٹھنا محاورہ۔
ارادہ کرنا۔ لے کر اٹھیا خیال پلید۔ (۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت))۔

—— لینا محاورہ۔
۱. خبر لینا ، خبر گیری کرنا ، خیال رکھنا۔

جس کا خوباں خیال لیتے ہیں دل ، کلیجا ، نکال لیتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۹). ۲. **کوئی تصور یا نمونہ اخذ کرنا ، کوئی نکتہ یا بات مستعار لینا.** کیا یہ ممکن ہے کہ شاعر نے مجھ سے یہ خیال لیا ہو اور اس کا اتباع کیا ہو. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۵۷).

ــــِ مُتَوالی کس صف (ـــ ضم م ، فت ت) امذ.
(نفسیات) مسلسل تصور ، خیال پیہم. معروض متوالی کو خیال متوالی سمجھ لیا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۲۲۸). [خیال + مُتَوالی (رک)].

ــــ مِٹْنا محاورہ.
ذہن سے زائل ہونا ، دھیان سے نکل جانا ، یاد محو ہو جانا.

بھرے نہ منہ تری جانب سے مرنے والوں کے
مٹا خیال دلوں سے نہ حشر تک تیرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۴۲).

ــــِ مَجازی کس صف (ـــ فت م) امذ.
کسی شے کا آئینے میں نظر آنے والا عکس. جب محدب آئینے کے سامنے یا مقعر آئینے کے قطب اور اصلی ماسکہ کے مابین کوئی حقیقی شخص رکھا جاتا ہے تو خیال مجازی پیدا ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی ، عبدالرحمن ، ۱ : ۸۹). [خیال + مَجازی (رک)].

ــــِ مُحال کس صف (ـــ ضم م) امذ.
وہ خیال جو عالم خارج میں کبھی صورت پذیر نہ ہو سکے ، ناممکن امر ، ناممکن بات ، امر محال.

وہیں پاؤں پڑ پھر لگی یوں دنّبال
کہ سٹ اے جواں اب خیال محال

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۲). [خیال + مُحال (رک)].

ــــِ مُقَیَّد کس صف (ـــ ضم م ، فت ق ، شدی بفت) امذ.
وہ تصور جو مادی صورتوں کا پابند ہو ، (مراد) دنیا کا خیال. جب سالک اپنے لطیفۂ سر میں خیال مقید کے تجاوز کر جانے سے مثال مطلق کے قریب ہوتا ہے تو وہ سب مشاہدات میں اس کو پاتا ہے. (۱۸۸۷ ، ترجمہ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵۰). [خیال + مُقَیَّد (رک)].

ــــ میں آنا محاورہ.
دھیان میں آنا ، تصور میں آنا.

ہے بس کہ آب و رنگ حیا کھیم داس میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۶).

مرتسم ہے دل کے آئینے میں شبیہ ذوالجلال
اب یہ صورت ہے خیال اپنے میں جو آیا ہوا

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۹).

کس طرح وہ خیال میں لاتے ہمیں بھلا
جب ضعف سے نہ آئیں ہم اپنے خیال میں

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۸۷).

دل سے مٹتی نہیں اس صحبت ناساز کی یاد
آ ہی جاتا ہے خیالوں میں وہ منظر بن کے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۷۷).

ــــ میں پَڑْنا محاورہ.
سوچ میں ڈوبنا ، تصور میں منہمک ہونا ، فکر مند ہونا.

ایسے کے خیالاں میں نہ پڑیا جاوے
آپ خیال سے آ توں اگر ہے چوکنی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۸). بھائی ان کے نہایت متردد ہوئے اور اس خیال میں پڑے کہ باپ سے وعدۂ حتمی ازروئے قسم کر کے ... لانے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۱۳).

ــــ میں رَکھنا محاورہ.
دھیان میں رکھنا ، حافظے میں رکھنا ، یاد رکھنا.

ولی خیال میں اس مہ کوں جو کوئی کہ رکھے
تو خواب میں نہ دے اس کوں غیر مہتابی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۱).

ــــ میں رَہْنا محاورہ.
سوچ میں رہنا ، گمان میں ہونا.

تو کس خیال میں رہتا ہے رات دن غافل
جہاں یہ خواب ہے ہرگز نہیں ہے اس کو بقا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۰).

ــــ میں گُزَرْنا محاورہ.
رک : خیال میں آنا. اکثر لوگ ہیں جن کے خیال میں یہ گزرتا ہے. (۱۸۸۳ ، سفرنامۂ پنجاب ، سرسید ، ۱۱۵).

ــــ میں لانا محاورہ.
۱. **کسی شے ، امر یا شخص کو وقعت دینا ، اہمیت دینا ، پروا کرنا ، خاطر میں لانا.**

موجود سمجھے صبر کو کیا عشق بدبلا
یہ دیو جن کو بھی نہیں لاتا خیال میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۸). کاتب تقدیر کے خط پر اصلاح دیتے تھے ، کوئی کب کسی کو خیال میں لاتے تھے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۹). شاہی اقتدار اور رعب بالکل اٹھ گیا ہے بادشاہ کو کوئی خیال ہی میں نہیں لاتا. (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ۱). ۲. **یاد کرنا ، تصور کرنا.**

سو دھن قد کوں شہ خیال میں لائے کر
گلے لگتے تھے سرو کوں جائے کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).

ــــ و خواب (ـــ و مج ، و معد) سف.
وہم و گمان جس کی کوئی اصلیت نہ ہو ، بے بنیاد امر ، ناممکن اور محال کام ، بے اصل بات. ماں باپ کوں سمجھے جیوں خیال ہور خواب ، بھائی تو بچارا کس میں حساب. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۱).

دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیم خواب
صورت خیال و خواب ہوئی مجکوں خواب میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳).

سو چکے وصل میں جو سونا تھا
نیند آئی خیال و خواب ہے آج

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۹۷).

خیال و خواب سے کھر کب تلک سجائیں ہم
ہے جی میں اب تو کہ جی خود سے بھی الھائیں ہم

(۱۹۷۱ ، پیاسی زمین ، ۱۲۷).

---ہٹ جانا/ہٹنا محاورہ.
خیال نہ رہنا ، ذہن سے اتر جانا ، بھول جانا.

کدھر سے کدھر ہٹ گیا ہے خیال
سڑی ہی تو ہوں ہٹ گیا ہے خیال

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۲).

خَیالا (فت خ) امذ (قدیم).
رک : خیال.

تجاوو پھر کہ آو میرے مندر
کہ پکڑیا ہے تمھارا منج خیالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۹). [خیال (رک) + ا ، زائد].

خَیالات (فت خ) امذ ؛ ج.
خیال (رک) کی جمع.

ہو دل دھو توں اپنا خرابات سوں
بھی چپ رو توں بعضے خیالات سوں

(۱۶۸۰ ، قصہ ابوشحمہ (عکسی) ، ۵۶). میرے حال پر خیال نہ کیجیے ، میرا حال جدا تھا اور چند خیالات مجھ کو تھے. (۱۸۶۹ ، مکتوبات سرسید ، ۶۶). قریب قریب ہر صفحہ پر فرسودہ روایتی خیالات کی بھرمار ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستہ من ، ۹۶). [خیال (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---ہکانا محاورہ.
رک : خیال ہکانا. جو خیالات دوستی کے خلاف آپ کی نسبت میں نے ہکائے تھے ... آپ اسے دوستی کا ہی غصّہ سمجھیں گے. (۱۹۰۷ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ۱ : ۳۰). (ویسے ہی بے بنیاد) خیالات ہکا لیتے ہیں ... اور پھر اوپر سے ان میں فہم کی کمی ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۹۳).

---کا بَنْدَہ ہونا محاورہ.
اپنے نظریات و عقائد پر چلنا ، اپنی رائے اور سوچ کے مطابق کام کرنا. ہر آدمی اپنے خیالات کا بندہ ہے ، میرے کہے پر انہوں نے عمل نہیں کیا. (۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۹۱).

---میں ڈُوبْنا محاورہ.
خیال میں غرق ہونا ، رک : خیال میں پڑنا. صمصام مختلف خیالات میں ڈوب گیا تھا. (۱۹۲۳ ، گرداب حیات ، ۷۰).

خَیالاتی (فت خ) صف.
خیالات (رک) سے منسوب یا متعلق ، خیالی ، تصوراتی ، خیالات میں گم.

تصور کر خیالِ یار جانی
خیالاتی ہو ، کہتی یہ کہانی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۷۳). [خیالات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَیالِسْتان (فت خ ، کس ل ، سک س) امذ.
خیالی مقام ، تصوّرات کی دنیا. شاعری کے خیالستان کی سیر سے کیوں لطف اندوز ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیّل ، ۱۱) [خیال (رک) + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

خَیالوں (فت خ ، و مع) امذ.
خیال (رک) کی جمع ، محاورات میں مستعمل.

---پَڑْنا محاورہ (قدیم).
یاد آنا ، تصوّر میں آنا.

میاں بھی نہ تیرے خیالوں پڑے
نہ پھر ہاتی نیوں کا میٹر یوں چڑھے

(۱۷۴۲ ، مجموعۂ پندی ، ۶۶).

---ہونا محاورہ.
رک : خیالوں پڑنا.

منس ماری پیاری ہونی
میرے بھی اب خیالوں ہونی

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۰).

خَیالی (فت خ) صف.
۱. (ا) خیال سے منسوب یا متعلق ، تصوراتی ، تخیلی ، ذہنی.

عشق سرمست لا ابالی ہے
عشق اب بھاوتا خیال ہے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، [illegible]).

غمگیں سہ طرح سے ہے حمد غالی
قول ہے فعلی اور ہے خیالی

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، [illegible]).

بنتی ہیں تیری کمر کی کیا خیالی صورتیں
کھنچتی ہیں باریکیاں کیا مانی و بہزاد میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۸). اس وقت دنیا کو کیا معلوم تھا کہ یہ مکتب کے لونڈے جو اس وقت ایک خیالی منصوبہ باندھتے ہیں ، آگے چل کر دنیا کی تاریخ بدل دیں گے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۲۹). خیالی چلتی گاڑیوں میں معائنہ کرتا ... اور تصورات کی اس دنیا میں اس قدر کھو جاتا گویا یہی اصل زندگی کا حاصل ہے. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۳۳۷). (ii) (وہ بات یا شے) جو محض فرضی اور بے بنیاد ہو ، قیاسی ، من گھڑت ، ظنی. خیالی ڈھکوسلے جو سر تا سر کذب سے بھرے ہوئے ہیں نہایت برے ہیں. (۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۲۰). چتوڑ کی لوکل داستان (کھمان راسا) میں اس کا کوئی وجود نہ

تھا کہ وہ ... خیالی افسانہ تھا. (۱۹۳۹ ، افسانہ پدمنی ، ۱۲۹). ۲. تصوّر میں کھویا ہوا ، خیال میں گم.

سرا دل ہے فانوسِ حیرت سراج
کسی شمع رو کا خیالی ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۸).

کبھی جو بیٹھ رہتی ہو خیالی
ہر اک لوگوں سے آپ ہو کر نرالی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۷۰). ۳. متلون مزاج ، چنچل.

ہیں لا ابالی اپس باولے
ہیں جان خیالی ہیں او تاولے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶). ۴. بے حقیقت ، بے معنی. سب خواب خیالی نہیں بلکہ اکثر راست ہوتے ہیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۲۳). ۵. خیال (راگ کی ایک مخصوص گائیکی) کا گانے والا.

کلاونت اک سو کمال الگ   کہیں ٹپہ باز اور خیالی الگ

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۰۶). ۶. (منطق) عارضی ، ناپائیدار. یا ذات کو صور میں دیکھ کر وہ اس کو خیالی (عارضی) تصور کرنے لگتا ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۱۶۳). [خیال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
ایسی خوش آئند بات یا شے جو محض وہم اور تخیّل کی پیداوار ہو ، بے بنیاد خوش فہمی یا گمان ، دور از کار باتیں. یہود کہتے ہیں کہ یہود کے سوا اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ نصاریٰ کے سوا جنت میں کوئی نہیں جانے پائے گا. یہ ان کے اپنے خیالی پلاؤ ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۵). آپ کسی قوم کو ... لیجئے اس کے عام خصائص میں آپ خیالی پلاؤ کی لٹک یقیناً پائیں گے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۹۸). جب ہانڈی چولہا سنبھالا تو بھید کھلا کہ بریانی و متنجن خیالی پلاؤ ہیں یہاں تو ڈھاک کے تین پات ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۰). [خیالی + پلاؤ (رک)].

---پلاؤ پکانا محاورہ.
۱. ایسی خوشگوار باتیں سوچنا جن کا وجود نہ ہو یا جو عملاً بروئے کار نہ آ سکیں. دل ہی دل میں خوش ہونا ، دل ہی دل میں منصوبے بنانا ، ناقابل عمل باتوں کے غور و فکر میں لگے رہنا. میاں آزاد یہ خیالی پلاؤ پکا رہے تھے مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ نواب کا آدمی نہ حسن آرا کا قاصد ہے وہ کوئی اور ہی ذات شریف ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۸۱). بریانی اور متنجن کی خوشبو اس کے دماغ میں آئی اور اس نے خیالی پلاؤ پکانے شروع کئے. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۳۷). لڑکا ایک لمحے میں خیالی پلاؤ پکاتا ہے اور دوسرے لمحے میں دھمکاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۵۷۲). ۲. ایسی توقع کرنا جو پوری نہ ہو سکے ، جھوٹی اُمید باندھنا.

کوئی اوس تیغ کا نہ کھایا گھاؤ
ہم پکاتے رہے خیالی پلاؤ

(۱۷۹۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۷۶). مردمان یزدان پرست کو زنانِ ساحرہ سے کیا نسبت ... خیالی پلاؤ پکانی ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۳۰). اسے ہرگز حق نہیں پہنچتا کہ ایسی توقع باندھے اور خیالی پلاؤ پکائے. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ محمود الحسن ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۸۹).

---پلاؤ پکنا محاورہ.
ایسی خوشگوار باتوں کا تصوّر میں آنا جن کا کوئی وجود نہ ہو یا جو ممکن الوقوع نہ ہوں.

وہ تنگ ظرف کر سکا نہ چھپاؤ
خامی سے یہ پکا خیالی پلاؤ

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۳۱). میں خوب جانتی ہوں تمہارے دل میں جو خیالی پلاؤ پک رہے تھے. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندہ ، ۶۲).

---تَصْوِیر (---فت ت ، سک ص ، ی مع) امث.
بغیر نمونے یا مثال کے تصوّر سے بنائی ہوئی تصویر. میں نے جو خیالی تصویر بہار کی اپنے دماغ میں کھینچ رکھی تھی اس کا تعلق یکسر حسن و غنا سے تھا. (۱۹۳۲ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۲۰۲). اف : کھینچنا. [خیالی + تَصْوِیر (رک)].

---تُکّا لگانا محاورہ.
الکل پچو بات کہنا ، قیاس آرائی کرنا. صاحب آپ بھی کوئی خوب چیز ہیں ، اچھا خیالی تُکّا لگایا. (۱۹۲۳ ، خونی بھید ، ۲۳).

---جَنَّت (---فت ج ، شد ن بفت) امث.
ایسی جنت جس کا وجود ذہن و تصوّر میں ہو ، خیال و خواب کی جنت. رومان پسند مورخوں نے اس دور کو خیالی جنت سے تعبیر کیا ہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۰۶). [خیالی + جَنَّت (رک)].

---خَط (---فت خ) امذ.
(ریاضی) فرضی لکیر جو بطور مثال کھینچی جائے. ہم خیالی خطوں کے اس تصور کو بھی اپنی بحث میں داخل کریں جو ہندسۂ تحلیلی میں اختیار کیا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسہ نظری ، ۲۱). [خیالی + خَط (رک)].

---دائِرَہ (---کس ء ، فت ر) امذ.
(ریاضی) وہ دائرہ جس کا نصف قطر خیالی ہو خیالی دائرہ کہلاتا ہے (ہندسۂ تحلیلی ، ۱۶). [خیالی + دائِرَہ (رک)].

---دُنْیا (---ضم د ، سک ن) امث.
تصوّراتی دنیا. یہ تمنا اور تلاش شاعر کے جذبات میں تلاطم پیدا کر کے اسے ایک نئی خیالی دنیا میں پہنچا دیتی ہے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر (دیباچہ) ، ۲۲). [خیالی + دنیا (رک)].

---گھوڑے دَوڑانا محاورہ.
قیاس آرائیاں کرنا ، ظن و گمان سے کام لینا ، دور از کار باتیں سوچنا. اس قوم کے یونان میں داخلے کے مسئلے پر صرف

خیالی گھوڑے ہی دوڑائے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۲۷ء ، تاریخ یونانِ قدیم ، ۳۶)۔ فلسفی نئے سورخوں کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے خیالی گھوڑے دوڑائے ہیں۔ (۱۹۵۹ء ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۶۸)۔

ـــ نَقْشَہ (ـــ فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ۔
رک : **خیالی تصویر** (۱ پ و ، م : ۱۷۳)۔ [خیالی + نقشہ (رک)]۔

خَیالِیا (فت خ ، کس ل) صف۔
خیال (راگ کی ایک گائیکی) کا گانے والا۔

باقر علی خیالئے گاتے ہیں جب خیال
زہرہ کو مشتری کو ہے آتا فلک پہ حال

(۱۸۶۷ء ، مسدس بے نظیر ، جان صاحب ، ۲۰)۔ [خیال (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی]۔

خَیالیں خَیال (فت خ ، ی مج / فت خ) م ف ، صف (قدیم)۔
بیٹھے بٹھائے ، خیال میں مگن۔

سو لکھن ونتی دہن بدیع الجمال
بکا ایک یک دن خیالیں خیال

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۵)۔

خَیالِیَّہ (فت خ ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) (الف) صف
رک : **خیالی**۔
ہوئی صور خیالیہ ہیں مشہود وہ جو ہیں حجاب غیب میں حجلہ نشیں (۱۸۳۹ء ، مکاشفات الاسرار ، ۳)۔ (ب) امذ۔ **خیال سے متعلق ، خیال کی زائیدہ۔** حقیقت کی مابعد الطبیعاتی ساخت ، اگر وہ محض ایک تخیل خیالیہ کی ساخت ہو ، اخلاقیات کے مقاصد کے لئے نہایت مفید ہوگی۔ (۱۹۶۳ء ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۸۳)۔ [خیال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

خِیام (کس خ) امذ۔
خیمے ، تنبو (جمع)۔

قہر و قیامت ، غضب ، کہتے ہوئے نکلے سب
پردگیانِ خیام ، یا امام ، یا حُسین

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۲)۔ تم اپنی فوج کے خیام بیرون شہر برپا کرا دو۔ (۱۸۹۱ء ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۰۶)۔

حُوربانِ ارم کُھنہ کے اس دنیا میں
اب اُکھڑے نظر آتے ہیں خیام اے ساقی

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۲۲۲)۔
خالی ہوئے جام عاشقی کے اُکھڑے ہیں خیام عاشقی کے
(۱۹۷۸ء ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۵۰)۔ [خیمہ (رک) کی جمع]۔

ـــ باشی امذ۔
ایک عہدے دار جس کے سپرد خیموں کا انتظام ہوا کرتا تھا۔ (علمی اردو لغت)۔ [خیام + باش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

خَیّام (فت خ ، شد ی) صف ، امذ۔
خیمہ بنانے والا ، خیمہ دوز ؛ ایک مشہور فارسی شاعر اور ریاضی داں کا لقب (عمر و خیام)۔ عمرو نام ، خیام لقب ... غالباً آبائی پیشہ خیمہ دوزی تھا۔ (۱۹۰۷ء ، شعر العجم ، ۱ : ۲۲۹)۔

نور و نکہت میں بگھلتے ہوئے مخمورِ شباب
اپنی تعبیر میں گم ، حافظ و خیام کے خواب

(۱۹۳۳ء ، نبضِ دوراں ، ۵۲)۔ [ع]۔

خَیّامِیَّت (فت خ ، شد ی ، کس م ، شد ی بفت) امث۔
مشہور فارسی شاعر عمر خیام کا شعری اُسلوب ، کیف و سرور۔ غالب کے ہاں ... حسرت بھی بہجت و خیامیت کا پہلو لیے ہوئے ہوتی ہے۔ (۱۹۷۱ء ، نکتۂ راز ، ۹۸)۔ [خیام (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

خِیانَت (کس خ ، فت ن) امث۔
کسی کی امانت میں چوری یا ناجائز تصرف ، غبن۔

امانت میں خیانت کیا ہے درکار
جو کوئی ہوئے ہوے اُسے کیوں ہوے بھلی بار

(۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۵۲)۔
خیانت امانت نہ کرنے کبھی خدا میں ڈریں سچ کہیں شاہدی (۱۷۶۹ء ، آخرگشت (ق) ، ۱۲۹)۔ حقیقت میں یہ خیانت ہے اور خائن ہر حال میں مردود ہے۔ (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۱۲۰)۔ مراندا اپنی خیانت و تصرف ناجائز کی تلافی کسی طرح نہ کرسکتی تھی۔ (۱۹۱۵ء ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۱۰۵)۔ یہ پتہ چلا کہ ارنلڈ نے امانت میں خیانت کی ہے۔ (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۵۳)۔ ۲. **بددیانتی ، بے ایمانی ، فریب ، دھوکا۔**

زمانہ خیانت کا خط کھینچا
جو اس خط سے نا ہوئے بھی کوئی رہا

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۷۹۶)۔ نقضِ عہد ... خیانت ہے۔ (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۱۰۲)۔ اف : کرنا۔ [ع : (خ و ن)]۔

ـــ کار صف۔
امانت میں خیانت کرنے والا ، امانت میں ناجائز تصرف کرنے والا ، خائن ، بددیانت۔ ساقط الاعتبار خیانت کاروں کا کسی ملک میں وجود نہیں۔ (۱۹۲۰ء ، پربت رنگ ، ۱۵۲)۔ بخیل ، دھوکہ باز ، خیانت کار افسر یا وہ کارندہ جو غلط طریقے سے اپنے اختیار و تصرف کو استعمال کرتا ہے۔ (۱۹۸۰ء ، تجلی ، ۶۶)۔ [خیانت + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ مُجْرِمانَہ کس صف (ـــ ضم م ، سک ج ، کس ر ، فت ن) صف۔
(قانون) بددیانتی سے مال کا تصرف کرنا ، کوئی شخص جس کو کسی طرح سے کوئی مال یا کسی مال کا اہتمام امانتاً سپرد ہو قانون کی ہدایت کے خلاف اس مال کو بددیانتی سے استعمال میں لائے یا علیحدہ کرے یا کسی دوسرے شخص کو عمداً ایسا کرنے دے تو اس فعل کو خیانت مجرمانہ کہتے ہیں۔ کوئی شخص جس کو کسی طرح سے امانتاً کوئی مال یا کسی مال کے متعلق کوئی اختیار تفویض ہو بددیانتی سے اسکے متعلق تصرف بیجا کرے ... تو وہ خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہو گا۔ (۱۹۲۱ء ،

مجموعۂ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی ، ٨٥). ان کی ذات سے خیانت مجرمانہ کا کوئی خدشہ نہ تھا کیونکہ دکان کی ساری بکری مدتوں سے ادھار پر ہو رہی تھی۔ (١٩٤٠ ، خاکم بدہن ، ٣٥). [خیانت + مُجْرِم (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت]

ـــــ میں پڑنا محاورہ.
خیانت کرنا ، بددیانتی کرنا ، بے ایمانی کرنا. اگر ایک لحظہ اس کی خبر نہ لے گا تو وہ خیانت میں پڑ جاوے گا. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٩٣).

خَیْبَت (ی لین ، فت ب) امث.
ناامیدی ، یاس ، مایوسی. بیشک تیری شح و حرص و دلیذیری نے تجھ پر خیبت و حرمان کی جنایت کی. (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ٨٣). [ع : (خ ی ب)].

خَیْبَر (ی لین ، فت ب) امذ.
١. حجاز کے ایک نخلستان اور قصبے کا نام جو مدینہ منورہ سے تقریباً سوا سو میل شمال میں واقع ہے. تاریخ اسلام میں خیبر کی شہرت ۷ ہجری کے غزوۂ نبویؐ کے باعث ہے. کشتۂ دو خیبر ، کشتۂ عمر و عنتر ... اسد اللہ. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٨). آنجناب صلعم خیبر میں جلوہ فرما تھے کہ حضرت جعفر وغیرہ مہاجرین حبشہ تشریف لائے. (١٨٧٥ ، احوال الانبیا ، ٢ : ٣٣٩). عرب میں یہودیوں کی قوت کا سب سے بڑا مرکز خیبر تھا. (١٩٨٣ ، اسلامی انسائکلوپیڈیا ، ٨٥٩). ٢. پاکستان اور افغانستان کے درمیان واقع شمال راستہ جو کابل سے پشاور کو آتا ہے اور تقریباً تینتیس میل لمبا ہے ، درہ خیبر. خیبر اور اسی کے گرد و نواح میں زیادہ تر آفریدی آباد ہیں. (١٩٧١ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٩ : ٤٣).

ـــــ شِکَن (ـــــ کس ش ، فت ک) صف.
خیبر کو توڑنے والا ، حضرت علیؓ کا ایک لقب.

تجھ سے مرے صف شکن ہر تو خیبرشکن
تو ہی سر ہر وغا ، ان کا شجاعت رسا

(١٩٨٣ ، سمندر ، ٧٥). [خیبر + ف : شِکَن ، شِکَسْتَن - توڑنا]

ـــــ شِکَنی (ـــــ کس ش ، فت ک) امث.
خیبر کو توڑنے کا عمل ، خیبر پر فتح اور تسلط.

صدیق ہوئے تصدیق میں ہم فاروق ہوئے تفریق میں ہم
ایمان علی میں ہوڈر ہیں خیبر شکنی میں صفدر ہیں

(١٩٣١ ، بہارستان ، ٣٧٤). [خیبر + شکن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــــ کُشا (ـــــ ضم ک) صف.
خیبر کو فتح کرنے والا ، حضرت علیؓ کا ایک لقب ، خیبرشکن (رک).

محمدؐ پر بھیجا درود ہور سلام
بھی خیبر کشا پر درہر مستدام

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٦٥). [خیبر + ف : کُشا ، کُشادَن - کھولنا ، فتح کرنا].

ـــــ گِیر (ـــــ ی مع) صف.
رک : خیبر کشا.

کہاں رہتی ہیں صاحبِ تطہیر زوجۂ پاک شاہِ خیبر گیر

(١٨٣٣ ، مظہر العجائب ، ٢٣٠). [خیبر + ف : گیر ، گرفتن - لینا].

خَیْبَری (ی لین ، فت ب) صف.
خیبر (رک) سے منسوب یا متعلق ، خیبر کا رہنے والا.

سینوں میں دل تپش سے بیتاب ہو گئے
جو خیبری تھے ان کے جگر آب ہو گئے

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ١٧٩). کسی خیبری یہودی کے ایک حبشی غلام نے جو چرواہا تھا اسلام قبول کیا. (١٩٧١ ، دائرہ معارف اسلامیہ ، ٩ : ٤١). [خیبر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَیْتَعُور (ی لین ، فت ت ، و مع) صف.
فریب ، خام خیال ، مُہمل.

آرزو غول و سراب و خیتعور
کس قدر ناقص ہے انساں کا شعور

(١٩٧٥ ، خروشِ خم ، ١٩٢). [ع].

خی خی / خی خی امث.
ایک خاص انداز سے ہنسنے کی آواز ، ہنسی کی ناگوار آواز. یوں تھکے تھکے دیکھ کر خی خی ... خی خی کے انداز سے ہنسنے لگی. (١٩٣٢ ، گرہن ، ١٣٥). ایک گواہی بھی دلوا دونا ... خی خی ... وسیمہ طور پر ضرورت ہوتی ہی ہے نا ... خی خی. (١٩٣٣ ، دانہ و دام ، ٩٢). اوپر دھیان میں مگن ہیں پوچھا کر رہے ہیں ، خی خی خی وہ ہنستے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ملنے لگا. (١٩٦٨ ، شکست ، ١٢٠). [حکایت الصوت].

خَیْر (ی لین). (الف) امث.
١. (ا) نیکی ، بھلائی.

مقاماں ہور منزل کو جو لیاوے چار رہبر سوں
رفیق ایسا اچھے رہ پر جو واقف خیر ہور شر کا

(١٦٨٥ ، معظم بیجاپوری (قدیم اردو ، ١ : ٢٥٠)).

لکھیں ہیں اجر میں اس کے فرشتوں نے دفتر
ہر ایک خیر کی تیرے ہے ایک جزا اور ہی

(١٧٣١ ، شاہ کرناٹکی ، د ، ٣٠٠).

جزا اللہ فی الدارین خیرا
جہاں میں خیر کا جب تک نشاں ہے

(١٨٧٦ ، شہید ، گلدستۂ شہید ، ١٨).

خیر ہے سلطانیٔ جمہور کا غوغا کہ شر ؟
تو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر!

(١٩٣٨ ، ارمغان حجاز ، ٢١٦). محب عارف نے صداقتوں کو پرکھنے کے لیے ہر تسلیم شدہ صداقت ، رائج الوقت کلیہ اور خیر کی مانی ہوئی علامتوں کو الٹ کر اصل حقیقت کا پتہ چلانے کی کوشش کی ہے. (١٩٨٢ ، برش قلم ، ٣٠). (ii) اچھائی ، بہتری ، خوبی.

باغباں خیرِ چمن کا بھی کوئی کام کریں
سرو قمری کو عنادل کو گل انعام کریں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۱).

اک حاکمِ مفسد نے لکھا سُن کے یہ اخبار
اسراف میں تو خیر نہیں اے شہِ ابرار
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۲۰۳).

دعا تو خیر دعا ہے ابلہِ خیر بھی ہے
یہ مدّعا ہے ، تو انجامِ مدّعا معلوم
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۰۹). ۲. امان ، سلامتی.

خدایا تُجھے خیر دے شر ستی
نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈر ستی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

نہ خود کو پناہ نہ اُس سے سپر کی خیر
چار آئینہ سے لاگ تھی اس کو سپر سے بیر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۵). ۳. عافیت ، خیریت.
نہ تو کام رکھیے شکار سے نہ تو دل لگائیے سیر سے
بس اب آگے حضرتِ عشق ہی چلے جائیں گھر ہی کو خیر سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۶).

اس فکر میں حال ہے مرا غیر
آتی نہیں اب نظر مری خیر
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۲۲). سید صاحب نے مسٹر بیک سے اس کا ذکر کر دیا تو میری خیر نہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۶۵). ۴. وہ شے جو فی سبیل اللّٰہ کسی مستحق کو دی جائے ، خیرات.

اے ناز بھری نازل مت مکھ کوں چھپاتی جا
درسن کے بکھاری کوں کچھ خیر دلاتی جا
(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ۱۹۶۷ : ۶۲)).

لگا کرنے وہ خیر اور خیرات
دیتا زر جوگیوں کے تئیں دن رات
(۱۷۹۵ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۲۰). ۵. نعمت ، برکت. جس کا دل محبت کی چاشنی سے ذرا بھی آشنا ہے اس کو اس عقل کے خیر و برکات کا مزہ ملتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴).

بہت شاہ ہیں اپنے کشور میں آج
نہیں خیر ایسی کسی گھر میں آج
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۵۹). (ب) صف. ۱. نیک ، خوب ، اچھا. وہاں حسن پردا ہوا سو بہوت خیر ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱).

کہا آج کہنا ہوں اے مردِ ماں
اصل خیر ہے تو سبح آؤں یہاں
(۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۹۰). کردار کے بعض اقسام کو صائب و خیر اور ان کے مخالف اقسام کو خطا و شر کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۱). ۲. غنیمت ، کافی. واہ واہ کیا خوب! بھیڑیے کے منہ میں گردن دے کے پھر اسے ثابت پایا؟ اسی کو خیر نہیں جانتا. (۱۸۳۵ ، جوہرِ اخلاق ، ۲۲).

کٹ جائے دن جو خیر سے تو خیر جانیے
اُلجھے ہیں آج دیکھ کے منہ وہ رقیب کا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۸). (ج) کلمۂ ایجاب نیز تزئینِ کلام ۱. م ف. اچھا ، ٹھیک ہے ، بجا درست ، یوں ہی سہی ، مضائقہ نہیں.
کہا گر کسی نے کہ کچھ کھائیے کہا خیر بہتر ہے منگوائیے
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۸۴).

کوئی دنیا میں مگر باغ نہیں ہے؟ واعظ
خلد بھی باغ ہے خیر آب و ہوا اور سہی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۱). انہوں نے عرض کیا آپ پیدل کیوں کر جائیں گے فرمایا خیر بہلی نہیں ہے تو تمہارے کندھوں پر چلے چلیں گے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۲۰۲).

باتیں ہماری خیر خرافات ہی سہی
ہم نے تو اب تک آپکی ہر بات ہی سہی
(۱۹۸۳ ، شہرِ عشق (ترجمہ) ، ۶۵). (د) کلمۂ نفی. ۱. بس اور کچھ نہیں.

ہوس ایک صورت کی ہے اور خیر
مجھے بھوک الفت کی ہے اور خیر
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳). ۲. نہیں.

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
میں جو پہونچا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا
(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۲۳). [ع : (خ ی ر)].

ــــ اَقصیٰ کس صف (ـــ فت ا ، سک ق ، ا بشکل ی) امذ
بلند ترین نیکی ، نیکی کا اعلیٰ ترین مرتبہ. سب کی غایت اگر سچ پوچھتے ہو تو صرف ایک ہی چیز ہے یعنی خیر ... دوسرے لفظوں میں اس کو خیرِ اقصیٰ کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ ، ۱ : ۴۰۸).
[خیر + اقصیٰ (رک)].

ــــ الاُمَم (ـــ ضمہ ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، فت م) امث.
۱. امتوں میں بہترین امت ، ملتِ اسلامیہ.

اس معروف اوس کا پیشہ نہی منکر اس کا قول
کہتے ہیں خیر الامم جس کو وہ امت ہم میں تھی
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۱۰).

ثابت جب اپنے آپ کو خیر الامم کیا
ہم نے کیا وہ کام کسی نے جو کم کیا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۷).

ایک محشر سا بپا ہونے کو اس دنیا میں ہے
کچھ سہارا دے ہمیں بھی شافعِ خیر الامم
(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۹۰). ۲. امتوں میں بہترین ہستی ، (مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم.

وہی خیر البشر اور اسکی امت
نہیں خیر الامم پر ہیکی تہمت
(۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۱).

علی تھا خدا کا شیر اسیر جلا ہوا
خیر الامم کے مرتے ہی یہ ہے یہ کیا ہوا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۹). [خیر + رک : ال (۱) + اُمَم (رک)].

ــــ الاُمُور (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مج) امذ.
بہترین امر یا کام ، (مراد) خیر الامور اوسطہا (رک).
نہ کوتہ مطول نہ نزدیک دور کہ اوسط کوں بولے ہیں خیر الامور

(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٢٨). دو میں ایک دینا چشم کرم کا نور ہے اور تین سے ایک دینا خیرالامور ہے. (١٨٩١ ، مکارم الاخلاق ، ١٣١).

زینت ہے اس زمانے میں نسیاں کے طاق کی
وہ مسلکِ قدیم جو خیرالامور ہے

(١٩٣١ ، بہارستان ، ٣٦٣). [خیر + رک: ال (١) + اُمُور (رک)].

ـــُ الْاُمُورِ اَوْسَطُہا عربی مقولہ.
بہترین کام یا بات وہ ہے جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط؛ ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی بہترین چیز ہے. خیرالامور اوسطہا صادق آئے. (١٨٣٨ ، بستان حکمت ، ١٠٩). اعتدال کی راہ اختیار کرو، خیرالامور اوسطہا. (١٩٣٩ ، مطالعۂ حافظ ، ٩٤). ہم نے خیرالاموراوسطہا کے مصداق بیچ کا راستہ اختیار کیا. (١٩٧٠ء ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ١٠٤).

ـــُ الْاَنام (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا) صف ، امذ.
انسانوں میں سب سے بہتر؛ مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

علم اپنے علی نبی کا تمام — بابِ مدینہ کہا خیرالانام

(١٤١٣ ، فائز ، د ، ٢٠٠).

رُوکے ترے رنگ سے خوش تھی اس باغ کی
اے گلِ خیرالانام تجھ پہ درود و سلام

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٢٩).

خدا دے ہمیں عشقِ خیرالانام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

(١٩٣٢ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ٣٣٠).

مرتبہ یہ ہے خیرالانام آپؐ کا
ہے کلامِ النبی ، کلام آپؐ کا

(١٩٨٣ ، ذکر خیرالانام ، ١٥٦). [خیر + رک: ال (١) + اَنام (رک)].

ـــُ الْبَرِیَّہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
مخلوق میں بہترین ، اشرف المخلوق؛ (مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

کیا پھر جمع میں نے کچھ ہدیہ
پاس حضرتِ خیرالبریہ

(١٨٦٦ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ١٥٣). [خیر + رک: ال (١) + ع: بَرِیَّہ - مخلوق].

ـــُ الْبَشَر (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ش) امذ.
انسانوں میں بہترین ، افضل الناس؛ مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

نبی صدقے قطب شہ کوں نہیں آدھار کا حاجت
کہ دونوں جگ منے آدھار ہے خیرالبشر منج کوں

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٤٦).

وہی خیرالبشر اور اسکی امت
نہیں خیرالامم پر پیک تہمت

(١٨٢٢ ، دقائق الایمان ، ١).

یارب امیر کے بھی گناہوں سے در گزر
یہ بھی تو آخر امتِ خیرالبشر میں ہے

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٢٦).

خدا نے دولتِ کونین ہم کو — بقدرِ رحمتِ خیرالبشر دی

(١٩٣١ ، بہارستان ، ٥٣٩).

ہادیِ پاک و خیرالبشر آپؐ ہیں
ذاتِ حق مبتدا ہے خبر آپؐ ہیں

(١٩٨٣ ، ذکر خیرالانام ، ٨١). [خیر + رک: ال (١) + بَشَر (رک)].

ـــُ الرّاحِمِین (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ر ، کس ح ، ی مع) امذ.
رحم کرنے والوں میں بہترین یعنی خدا تعالیٰ.

ہے تو ہی ربّ العالمین اور تو ہی خیرالرّاحمین
یکتائی ہے تیرے تئیں ہمسر ترا کوئی نہیں

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٤). [خیر + رک: ال (١) + راحم (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُ الرّازِقِین (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ر ، کس ز ، ی مع) امذ.
رزق دینے والوں میں سے بہترین یعنی خدا تعالیٰ. رزق کے اعتبار سے وہ خیرالرازقین ہے. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ١ : ٣٢). [خیر + رک: ال (١) + رازِق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُ الرُّسُل (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ر بضم ، ضم س) امذ.
رسولوں میں سب سے افضل رسول یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. قیامت کے دن خیرالرسل کی امت کے غازی ، شہید ، عالم ، زاہد ، عاشق جمع ہوں گے. (١٩٦٤ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٤). [خیر + رک: ال (١) + رُسُل (رک)].

ـــُ السُّبُل (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد س بضم ، ضم ب) امذ.
راستوں میں بہترین راستہ ، سب طریقوں میں سے بہترین طریقہ.

مگر کون طب جس کا ماخذ ہے یونان
کہ محفوظ و مامون و خیرالسبل ہے

(١٨٩٣ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ٨١). [خیر + رک: ال (١) + سُبُل (رک)].

ـــُ الْعَصْر (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ص) امذ.
بہترین زمانہ. سلطان شمس الدین کے عہد کو خیرالعصر ثابت کیا گیا ہے. (١٩١٦ ، سوانح خواجۂ معین الدین چشتی ، ٢٥٠). [خیر + رک: ال (١) + عَصْر (رک)].

ـــُ الْعَمَل (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، م) امذ.
سب سے نیک عمل ، بہترین کام.

عمل خرد ہے اور جو سلطان عمل
انہوں نے کیا ہے یہ خیرالعمل

(١٨٥٩ ، حزن اختر ، ٩٨).

شدت میں بھوک پیاس کی خیرالعمل ہے یہ
شہبازِ غم کو کھائیے غصے کو پیجئے

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٥٤). [خیر + رک: ال (١) + عَمَل (رک)].

ـــُ الْقُرُون (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، و مع) امذ.

بہترین زمانہ ؛ (مراد) عہد رسالت اور خلفائے راشدین کا زمانہ.
زمانہ خیرالقرون پر تو ہم کو حیرت ہوتی ہے. (۱۸۹۸، معارف، ا کتوبر، ۱۰۸). یہ وہی اسلام تھا جس کے زمانہ کو خیرالقرون کہتے ہیں. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین، ۱ : ۳۵۴). الاوزاعی سارے عہد کو خیرالقرون میں شمار کرتے ہیں. (۱۹۶۸، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۵۳۶). [خیر + رک : ال (۱) + قُرُون (رک)].

ــــُ الکَلام (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت ک) امذ.
بہترین کلام، اچھی بات.

قرسان میں دشمناں کے ہو کر نہ بھول بھکوں
بہر خدا عزیزاں خیرالکلام کہناں

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۰). [خیر + رک : ال (۱) + کلام (رک)].

ــــُ الکَلام ما قَلَّ وَ دَلَّ عربی مقولہ.
مختصر اور مدلل گفتگو اچھی ہوتی ہے، کم سے کم لفظوں میں پُر معنی کلام بہتر ہوتا ہے. با دلیل و مختصر کلام عمدہ خیال کیا جاتا ہے. یہ دیوان مختصر ہے خیرالکلام ما قلّ و دلّ. (۱۸۶۹، مقالات محمد حسین آزاد، ۳۸۶). ایک عربی مقولہ ہے «خیرالکلام ما قلّ و دلّ» یعنی بہترین کلام (بات) وہ ہوتا ہے جو مختصر اور مدلل ہو. (۱۹۶۹، فن ادارت، ۳۲).

ــــُ المُرْسَلِین (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، ضم م، سک ر، فت س، ی مع) امذ.
رسولوں میں سب سے افضل ؛ (مراد) آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم. آپ نے بہ لطف خاص اپنا نوتصنیف مشہور قصیدہ موسوم بہ مدیح خیرالمرسلین کلکتہ کو اشاعت کے لیے مرحمت فرمایا تھا. (۱۹۳۹، ریاض خیرآبادی، نثر ریاض، ۱۶۴).

حُبِّ حق کے ہے برابر حاصلِ دُنیا و دیں
حُبِّ آل مصطفٰی و حُبِّ خیرالمرسلیں

(۱۹۵۱، حسرت موہانی، ک، ۳۰۹). [خیر + رک : ال (۱) + مُرْسَل (رک) + ین، لاحقۂ جمع].

ــــُ النّاس (ـــ ضم ر، غم ال، شد ن) امذ.
آدمیوں میں سب سے بہترین و افضل.

سود سے بچنے کی تدبیر میں کچھ ہاتھ بٹاؤ
کہ ملے ہاتفِ غیبی سے لقبِ خیرالنّاس

(۱۹۱۹، کیفی (رضی الدین)، کیف سخن، ۱۱۱). [خیر + رک : ال (۱) + ناس (رک)].

ــــُ النّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النّاس عربی مقولہ.
بہترین آدمی وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے (خزینۃ الامثال)

ــــُ النِّسا (ـــ ضم ر، غم ال، شد ن بکس) امث.
عورتوں میں سب سے افضل ؛ (مراد) حضرت فاطمہؓ زہرا بنتِ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم

برکت سے نبی خیرالورا کے
علی اور مصطفٰی خیرالنسا کے

(۱۸۹۱، گل و صنوبر (ق)، ۶۰).

یہ دوسری جو مجلس ہے سو اس میں سر بسر
خیرالنسا کے مرثیے کا بازاں حوال ہے

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۱).

ماں میری خیرالنّسا ہے مصطفٰی کی نورِعین
بضعۃٌ منّی اسی کی شان میں نازل ہے ہاں

(۱۸۱۲، گلزار مغفرت، ۱۱۰).

قرۃ العین رسول جنتی ہے جناب فاطمہ خیرالنسا

(۱۸۹۹، مثنوی نان و نمک، ۲۰). [خیر + رک : ال (۱) + نسا (رک)].

ــــُ الوَرا / الوَریٰ (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت و/ا بشکل ی) صف ؛ امذ.
مخلوقات میں افضل، بہترین ؛ (مراد) آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

برکت سے نبی خیرالورا کے علی اور مصطفٰی خیرالنسا کے

(۱۸۹۱، گل و صنوبر (ق)، ۶۰).

میں ہوں وہ جو میرا نانا مصطفٰی خیرالوریٰ
میں ہوں وہ جو میرا بابا ہے علی المرتضیٰ

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۵۱).

مخبر صادق ہو تم اور حضرتِ خیرالورا
سرورِ ہر دوسرا اور شافعِ روزِ جزا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۱۱). حضرت خیرالوریٰ نے تو گناہگاروں کو صالحین سے بھی پہلے دو ساغر میں کمال شفقت کے ساتھ شریک فرمایا. (۱۸۸۳، تذکرۂ غوثیہ، ۵۵).

شایانِ شان مدحتِ خیرالوریٰ کے بعد
نزدیک جا کے قدموں سے لگ کر پڑھوں سلام

(۱۹۸۳، ذکر خیرالانام، ۱۳۸). [خیر + رک : ال (۱) + وَریٰ (رک)].

ــــُ الوَرائی (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت و) امذ.
میرے خیرالوریٰ، میرے آقا.

زمانہ شر کا مسکن بن چلا ہے
مدد، خیرالورائی چاہتا ہوں

(۱۹۸۳، میرے آقا، ۹۶). [خیر + رک : ال (۱) + ورا (رک) + ئ : ی، ضمیر متکلم].

ــــِ اُمَّت کس اضا (ـــ ضم ا، شد م بفت) امذ.
بہترین اُمت ؛ (مراد) ملتِ اسلامیہ (آیہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃ الخ کی طرف اشارہ ہے).

یاد ہو گا تم کو وہ کھویا ہوا اپنا خطاب
پھر مخاطب «خیر اُمت» کا بناؤ گا تمہیں

(۱۸۸۰، کلیاتِ نظم حالی، ۲ : ۳۹). [خیر + اُمّت (رک)].

ــــِ اَنْجام (ـــ فت ا، سک ن) صف.
جس کا انجام اچھا ہو، انجام بخیر.

دین تیرا سو خیر انجام ہے بہ جام کوثر کا
تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۲).

ہوا عقد نکاح جب خیر انجام
منجھے تب جہیز کا سب سر انجام
(١٨٣٨ ، جہیزنامہ ، ٣). [خیر + انجام (رک)].

ـــ انجامی (ـــ فت ا ، سک ن) امث.
انجام کی بہتری ، نتیجے کی عمدگی. جس گھر کی عورت ... سارے شخص کے الٹے تلٹے اوڑاتی ہے وہاں خیر انجامی تمام خیال ہے. (١٨٧٣ ، تہذیب النسا ، ١٨). [خیر + انجام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اندیش (ـــ فت ا ، سک ن ، ی مج) صف.
١. وہ شخص جو کسی کی بھلائی چاہے ، بہی خواہ ، خیر خواہ ، خیر سگال.

ہے اپنے وطن کا خیر اندیش
یہ مخلص رازداں وفا کیش

(١٨٨٢ ، مادرہند ، شاد عظیم آبادی ، ٢). وہ لوگ اس کو بھی امام سابق کی طرح اپنا خیراندیش تسلیم کر لیں. (١٩٠٣ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ٢٥ : ٩). ہمارے خیراندیشوں نے ہمیں روک لیا تھا. (١٩٤٢ ، دنیا گول ہے ، ٢٣٥). ٢. دعاگو. بادشاہ اس کی شیریں سخنی سے خوش ہوا. وزیر سے کہنے لگا کہ والے خیر اندیش و نیک نظر ، اس کی عورت کو اس کے حوالے کر. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٦٣).

یہ خیر اندیش بھی حاضر ہے مداحوں کے زمرے میں
ادھر بھی اک نظر اپنی خوشی اخلاق کے صدقے میں

(١٩٢١ ، اکبر ، کلیات ، ٢ : ٢٢). [خیر + ف : اندیش ، اندیشیدن - سوچنا].

ـــ اندیشی (ـــ فت ا ، سک ن ، ی مج) امث.
خیر خواہی ، بھلائی چاہنا. اس کی خیراندیشی ان تدبیروں میں آخر ہوتی تھی. (١٨٣٩ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ٢٠). [خیر + اندیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
نیکی اور بھلائی سے واقف ، نیک ، بھلا مانس.

ان سرکشوں کو آپ نے خیر آشنا کیا
احساس تک نہ تھا جنہیں اپنی سرشت کا

(١٩٨٣ ، ذکر خیرالانام ، ٣٤). [خیر + آشنا (رک)].

ـــ باد (الف) کلمۂ رخصت.
وہ کلمہ جو رخصت کرنے یا ہونے والا یا دونوں رخصت ہوتے وقت کہتے ہیں ، فی امان اللہ ، خدا حافظ.

جو آؤں سامنے ان کے تو مرحبا نہ کہیں
جو جاؤں واں سے کہیں کو تو خیر باد نہیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٢). (ب) کلمۂ استفسار. وہ کلمہ جو خیر خبر معلوم کرنے کے لیے کہتے ہیں ، خیر تو ہے ، خیریت تو ہے. میری جانب مخاطب ہو کر پوچھنے لگے ، خیر باد ، میں نے تمام حال گزارش کیا. (١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ٩٦). [خیر + ف : باد ، بودن - ہونا].

ـــ باد کرنا محاورہ.
١. رک : خیر باد کہنا معنی نمبر ١. روپال ہلا کر خیر باد کرتی رہی. (١٩٥٢ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ٢٦). ٢. رک : خیر باد کہنا معنی نمبر ٢. میں نے اپنے گھر کو اس لیے خیر باد کیا کہ میرے ہم وطن میری حب الوطنی پر شبہ کرنے لگے تھے. (١٩٨٣ ، بے نام ، ١٢).

ـــ باد کہنا ف م ، محاورہ.
١. کسی سے جدا ہوتے وقت خدا حافظ کہنا ، الوداع کرنا ، رخصت کرنا ، رخصت ہونا. ہر ایک نے دوسرے کو خدا حافظ اور خیر باد کہہ کے رخصت کیا. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٣ : ٢٢). آپ نے مجھے کانپور کے اسٹیشن پر آ کر رخصت کیا اور احباب نے رنگ رنگ کے امام ضامن بازو پر باندھ کر خیر باد کہی. (١٨٨٤ ، خیالات آزاد ، ١٢٢). اور جس طرح بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت ہی انسانی روح کا خیر مقدم کرتی ہے اسی طرح موت کے وقت اس کو خیر باد بھی کہتی ہے. (١٩١٦ ، گہوارۂ تمدن ، ٢٠٦). ٢. کسی مقام کی سکونت ترک کر دینا ، کسی مقام سے رخصت ہونا. بہتر ہے کہ اب ہندوستان کو خیر باد کہیں اور ملک موروثی میں چل کر قسمت آزمائی. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٥). مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد اپنے ملک و وطن کو خیر باد کہہ کر حبش چلی گئی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٥٣٥). یکم شی ١٩٨٨ ، میری عمر میں عظیم انقلاب کا دن تھا ... وطن مالوف من کر علوم دیوبند کو خیر باد کہہ کر ... پاکستان کا رخ کیا. (١٩٦٩ ، معارف القرآن ، ١ : ٨). ٣. کسی چیز کو چھوڑ دینا ، ترک کر دینا ، جدائی اور علیحدگی اختیار کرنا ، دست بردار ہونا. میں ایسے متعدد مسلمان نوجوانوں سے واقف ہوں جنھوں نے انگریزی تعلیم پانے کے زمانے میں مذہب کو بالکل خیر باد کہہ دی تھی. (١٨٩٨ ، مقالات حالی ، ١ : ٢٢٤). میں نے شرم و حیا کو خیر باد کہا خودداری کو پیروں سے کچلا. (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ٣٢). انگریزی کو مکمل خیر باد کہنے کے لیے ... ہزاروں اصطلاحات وضع ہوتی جا رہی ہیں. (١٩٨٥ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ٣٣).

ـــ باشد (ـــ فت ش) کلمۂ استفسار.
خیریت تو ہے (کسی کو پریشان دیکھ کر پوچھتے ہیں اور شکایت دوستانہ کے موقع پر بھی کہتے ہیں). حیات النفس کو تاب نہ آئی گلے سے لپٹ گئی کہا خیر باشد. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ١٩١). خیر باشد ہم سے تو کہو یہ کیا مضمون ہے ، طبیعت جادۂ اعتدال سے منحرف نظر آتی ہے. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٣٣). مرزا بولے ، کیوں بھئی خیر باشدہ میں نے کہا کچھ نہیں. (١٩٥٨ ، پطرس ، مضامین ، ٥٤). [خیر + ف : باشد ، بودن - ہونا].

ـــ باشد کدھر کرم کیا فقرہ ، روزمرہ.
کیونکر آنا ہوا ، خلاف عادت آج آپ یہاں کیسے آ گئے ، کیا راستہ بھول گئے (دوست یا عزیز سے ملاقات کے وقت اس کے نہ آنے کی شکایت اور اظہار اشتیاق میں طنز کے طور پر یہ

کلمہ کہتے ہیں) (فرہنگ آصفیہ). خیر باشد کدھر کرم کیا ... عبارت شکوہ و اظہار اشتیاق با دوست وقت ملاقات باشد. (١٨٠٨ ، دریائے لطافت ، ٤٣).

--- بالذّات (--- کس ب ، غم ا ل ، شد ذ) امث.
ایسی شے جو بذات خود خیر ہو ، ف تقسیمِ خیر. خیر بطور وسیلہ اور خیر بالذات میں ... امتیاز کیا جاتا ہے. (١٩٦٣ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ٥١). [خیر + ع : ب (حرف جر) + رک : ال (١) + ذات (رک)].

--- بَرَکَت (--- فت ب ، سک ر ، فت ک) امث.
(عو) برکت (نوراللغات). [خیر + بَرَکَت (رک)].

--- بَشَر کس اضا (--- فت ب ، ش) امذ.
رک : خیرالبشر.

آدم نے شرف خیرِ بشر سے پایا
رشتہ ایمان کا اس کے گھر سے پایا

(١٨٧٥ ، دبیر (ارمغان نعت ، ١١٢)).

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

(١٩٠٥ ، حدائق بخشش ، ١ : ٣٦). [خیر + بَشَر (رک)].

--- پُوچھنا ف م ، محاورہ.
حال پوچھنا ، خیریت معلوم کرنا.

بھولے بھٹکے جو ادھر کوئی نکل جاتا ہے
خیریت خانے کی سب اہل حرم پوچھتے ہیں

(١٩٠٣ ، سفینۂ نوح ، ١١٣).

--- تو بَخَیر فقرہ ؛ روز مرہ.
(طنزاً) اور تو سب ٹھیک ہے، باقی سب خیریت ہے. ابی جناب خیر تو بخیر ، فوج اتر آئی ، میر بحری صاحب کو مار ڈالا. (١٩٠١ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ٤١).

--- تو ہے کلمۂ تعجب.
اس جگہ کہتے ہیں جو کوئی امر خلاف امید واقع ہو ، خیریت تو ہے ، خیر باشد.

خیر تو ہے جو ادھر پھٹ ہے ادھر موتی توآج
دیکھے تیرا نور ہوتا سرمہ جیوں طور آفتاب

(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٨٨).

مہرباں خیر تو ہے کس پہ ہو غصہ کیسے
آج آئے ہو نظر کچھ تو مجھے برہم سے

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ١٠٦).

میں نے گھبرا کے کہا وہ جو اچانک آئے
بے بلائے ہوئے آئے ہو کدھر خیر تو ہے

(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ٢٨٣). نوکر نے ایک تار لا کر دیا ، بلقیس نے کہا خیر تو ہے کس کا تار ہے ؟ (١٩٣٩ ، شمع ، اے - آر خاتون ، ١٢). خیر تو ہے ڈارلنگ، تمہاری آواز بھرائی ہوئی ہے (١٩٥٩ ، وہی ، ٣١).

--- جاری / جارِیَہ کس صف (--- کس ر ، فت ی) امث.
فلاح و بہبود کا ایسا کام جس سے لوگوں کو ہمیشہ آرام اور فائدہ پہنچتا ہے. خیر جاریہ اس کو کہتے ہیں کہ مسجدیں اور عبادت خانے ، خانقاہیں ، سرائیں ، تالاب ، کوئیں ، پُل اور جن عمارتوں سے خلق اللہ آرام پاوے بناوے. (١٨٠٣ ، گنجِ خوبی ، ٤٨).

خیرِ جاری جس کو کہتے ہیں ہمارا کام تھا
کوئی ننگا تھا نہ بھوکا چین تھا آرام تھا

(١٨٨٩ ، لیل و نہار ، ١٦).

ذکر سنتے تھے خیرِ جاری کا　　ہے وہ پانی تری کناری کا

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ١٣). [خیر + جاری (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--- چاہْنا ف م.
عافیت چاہنا ، بھلائی یا سلامتی چاہنا ، بھلا چاہنا.

جو اپنی عافیت کی خیر چاہو　　رخِ جاں بخش کوں اپنے دکھاؤ

(١٦٢٥ ، افضل ، بکٹ کہانی ، ١٧).

کہیں اے صبر جلدی بھاگ اپنی خیر چاہے تو
یہ دیکھ آتی ہیں فوجِ اشک کے ہمہم ڈریڑے جا

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٤).

بری ہے اے داغ راہِ الفت خدا نہ لے جائے ایسے رستے
جو اپنی تم خیر چاہتے ہو تو بھول کر دل لگی نہ کرنا

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٣).

جو خیر چاہو تو بہتر یہ ہے کہ حضرتِ دل
وہ مانگتے ہیں جو کچھ ان کو لا کے دو چپ چاپ

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٦٩).

--- خَبَر (--- فت خ ، ب) امث.
١. خیریت کی خبر ، حالات کی اطلاع ، خیر و عافیت.

ایسا تو گیا اٹھ کے کہاں گھر سے کہ ہم تک
پھر آئی نہ کچھ خیرِ خبر ہائے تمنا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٢٣). آخر مجھے تمہاری خیر خبر سننے کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں. (١٩٣٤ ، حرفِ آشنا ، ١٠٤). صبح شام جا کر ان کی خیر خبر لے آتی ہوں. (١٩٧١ ، فہمیدہ ، ١٣٩). ٢. اطلاع ، علم ، خبر. بھائی کچھ باتوں کی بھی خیر خبر ہے. (١٩٧٥ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ٢٠١). [خیر + خبر (رک)].

--- خَبَر پُوچْھنا ف م.
خیر و عافیت دریافت کرنا ، حال معلوم کرنا.

کیا پھرے وہ وطن آوارہ گیا اب تو ہی
دلِ گم کردہ کی کچھ خیر خبر مت پوچھو

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٦١).

کبھی بھیجا کوئی ہمارے گھر　　کبھی پوچھی ہماری خیر خبر

(١٩٢٠ ، عروج (باقر علی) ، شاہد نامہ ، ٩٤).

---- خِتام (--- کس خ) کلمۂ اختتام.
خط وغیرہ کے آخر میں لکھا جانے والا کلمہ ، اختتام بالخیر. امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ خیریت سے ہوں گے ، والسلام خیر ختام. (۱۹۰۵ ، مکاتیب حالی ، ۶۲). سارے چراغ یک دم گل کرا دیں گے والسلام خیر ختام. (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۱۱). [خیر + ع : ختام ـ اختتام ، خاتمہ].

---- خواہ (--- و معد) صف.
بھلا چاہنے والا ، ہمدرد ، بہی خواہ ، خیر اندیش.

کٹے ہو کوئی ما باپ کا ہو خیر خواہ
تو دھر ان کی خیر خواہی پر نگاہ

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۳۷۶).

دوستدار و خیر خواہ و جاں نواز
محرمِ اسرار اور دانائے راز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷۸). میں تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۱۳). اپنے خیر خواہ کی باتیں سنیں تو بڑا دکھ ہوا (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۶). [خیر + ف : خواہ ، خواستن ـ چاہنا].

---- خواہانَہ (--- و معد ، فت ن) م ف.
ہمدردانہ ، خیر خواہی کے طور پر ، بقدر مناسب ، وقت عزم ، خیر خواہانہ کچھ کہوں گا ضرور (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۷۲). [خیر + خواہ (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

---- خواہی (--- و معد) اث.
بھلا چاہنا ، خیر اندیشی ، ہمدردی ، خیر سگالی.

تمہاری خیر خواہی کا بیاں ہے مجھ زباں اوپر
یقیں ہو مہرباں مجھ پر اگر میرا بیاں سمجھو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۳). جو کوئی اپنے آقا کی خیر خواہی کرے گا سو تھوڑے ہی دنوں میں مال دار ہوگا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۳۱). سارے انسان ایک خاندان کے ارکان ہیں اس سے اخوت کا تعلق پیدا ہوا ہے اور برادرانہ خیر خواہی مقتضی ہوتی ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۲۱). لوگوں نے اپنی دانست میں اسلام کی خیر خواہی کی غرض سے یہ کام کیا تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۸۳).

دشمنوں کو بھی خیر خواہی دوں
عدل و انصاف کی گواہی دوں

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۹۳). [خیر + خواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- خَیرات (--- ی لین) اث.
۱. خدا کی راہ میں مستحقین کو پیسہ یا مال دینے کا عمل ، صدقہ دینے کا عمل.

خدا پاس دن رات مانگے تسل
کرے خیر خیرات اس کے بدل

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۱). راجہ نے جان کے عوض بہت سا روپیا خیر خیرات کیا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۲). خیر خیرات کے طور پر جو مال بھی خرچ کرو تو وہ تمہارے ماں باپ کا حق ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۱). اور اس قدر روپیہ اللہ کی راہ میں لٹایا کہ غریب امیر ہو گئے مہینوں اسی خیر خیرات سے گزارے. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸۱). **۲. وہ پیسہ یا مال جسے خدا کی راہ میں مستحقین کو دیا جائے ، دان پُن ، صدقہ ، بھیک.** غیر غریبوں کو بہت سی خیر خیرات کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۸).

خیر خیرات ہے انعام ہیں جاگیریں ہیں
چشمِ بد دور یہ سرکار ہے کیا عالی جاہ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۱). ایے یہ بھی میری تو ہیں ہے ، اماں نے خیر خیرات دے دی ہے. (۱۹۲۲ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۴۴). وظیفے بھی ایک طرح کی خیر خیرات ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۴۸). ف : دینا ، کرنا. [خیر + خیرات (رک)].

---- خَیرِیَّت (--- ی لین ، کس ر ، شد ی بفت) اث.
خیر و عافیت ، خیرسلا. خوشدامن نے بھیجا ہے اور تمہاری خیر خیریت دریافت کی ہے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۹۳). زندگی فقط خیر خیریت کا نام نہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۳۷). [خیر + خیریت (رک)].

---- دارَین کس اضا (--- ی لین) اث.
دین و دنیا کی بھلائی. حق تعالیٰ صرف دنیا طلبی کی مذمت بیان فرما کر بجائے اس کے خیر دارین طلب کرنے کی ترغیب دینے کے لیے فرماتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۴۲۳). [خیر + ع : دار ـ گھر ، مقام + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

---- سِگال (--- کس س) صف.
بھلائی چاہنے والا / والی ، خیر خواہ ، نیک خواہ ، خیر اندیش ، ہمدرد.

اپنے سب دوستوں کا خیر سگال
مرزا داؤد بیگ راقم حال

(۱۸۹۵ ، دلیر حسن ، مرزا ، ۳۳). وزیر اعظم ... آقا کا خیر سگال دور اندیش و معقول پسند تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۸۶). [خیر + ف : سگال ، سگالیدن ـ سوچنا].

---- سِگالی (--- کس س) اث.
خیر سگال (رک) کا اسم کیفیت : خیر خواہی ، خیر اندیشی ، ہمدردی. آپ کی خیر سگالی گورنمنٹ انگلش کے ساتھ بابت ۱۸۵۷ء میں مشہور و معروف ہے. (۱۸۷۵ ، ارمغان گوکل پرشاد (اردو ، ۵۱ ، ۱ : ۲۱)). خلیفہ بنانے کی رائے کافۃ المسلمین کی بہبودی و خیر سگالی کے خیال پر مبنی تھی. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷). مسلمانوں نے ... عربی فارسی اور ترکی کو خیر باد کہہ کر ہندو مسلم خیر سگالی جذبے کے تحت اسے اپنایا تھا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ی). [خیر + سگال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- سَلّا / صَلاح / صَلّاح (--- فت س ، شد ل / فت ص) اث.

۱. خیر و عافیت ، خیریت. اونٹوں ... پر قناعت کر کے ... خیر صلاح سے لے آوں. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٣ : ٣٢٢). میری مہمان پیاری ، خیر سلا سن کر تمہاری میری تشفی ہو گی. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ١٦٣). ہر چوتھے روز مشاطہ بلند خان کے گھر خیر صلاح معلوم کرنے آتی رہتی تھی. (١٩٦٣ ، نور مشرق ، ٢٣٢). ٢. دریافت حال ، پرسش احوال. ماں کی مامتا ، اس نے تو خیر صلاح کو بھیجا ، گوروناں پہنچیں .. یہ کیتی ہی اندر نہ جانا. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ١ : ٦٦٨). وہ دن اور آج کا دن خیر صلاح کیسی یہ بھی خبر نہیں کہ لاہور میں ہو یا ملتان میں. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، ستی بوتی بنات ، ٢٨). [خیر + سلا ، صلاح (رک) کا بگاڑ].

---سلا/صلاح ہونا محاورہ.

بالکل نہ ہونا ، کچھ نہ ہونا ، برائے نام ہونا. تیسری پشت میں کچھ نجاتی دولت رہ گئی ، چوتھی پشت تک خیر صلاح ہے. (١٨٣٨ ، تاریخ ممالک چین ، ١ : ٩١). ان کے گھر میں کچھ تہذیب ہے باقی تو بس خیر سلا ہے. (١٩٤٤ ، سراری دادا ، کیفی ، ٢٨). ایک بات ماسٹر ہو کر آئے تھے ، غریب تو بہت تھے مگر لکھانا پڑھانا خیر سلا ہی تھا. (١٩٤٣ ، مضامین فرحت ، ٣ : ١٩٤).

---سمجھنا محاورہ.

کسی امر میں اپنی عافیت جاننا ، کسی بات میں اپنی بھلائی کا پہلو پانا ، غنیمت شمار کرنا. میں نے اس میں اپنی خیر سمجھی کہ اس آفت سے بچ گیا. (١٩٢٥ ، خطوط عبدالحق ، ١٢٦).

---سے م ف.

۱. سلامتی کے ساتھ ، خیریت کے ساتھ.

طوطی کہتا ہے بات انوپ سے بانئے
کہ خدا خیر سے جو وان پہنچائے
(١٧٩٥ ، حسرت (جعفر علی خان) ، طوطی نامہ ، ٣١).

پھر خیر سے تو گھر آئے جانی
پھر تجھسے خدا ملائے جانی
(١٨٨١ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ٢٣٠).

مقبول دعائیں ہوئیں سب دور بلائیں ہوئیں
لے آئے خدا تم کو اب خیر سے عزت سے
(١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ١٣٨). ٢. (طنزاً) ماشاءاللہ.

کوئی اونگل خیر سے اونچی ہوئی تو کیا ہوا
نہ بڑھاپا بیگمانے بیسے لد ہے ٹانپ ٹانپ
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٩٠).

پڑاز فتنۂ عقبہ بیگ کے آئے ہیں
اور اوسپہ خیر سے بیٹھے ہیں مونہہ چھپائے ہوئے
(١٨٩٦ ، دیوان ظہیر ، ١ : ٢١٤). یہ اردو کی مخالفت نہیں ... سراسر ملک کی دشمنی ہے خیر سے اس پر دعوئ قومیت کا بھی ہے. (١٩٣٨ ، خطبات عبدالحق ، ١٣٣). سوئی سی سیلی کی طرف اشارہ کر کے ... ہم میں خیر سے ایک کوئی کا پھول ہی

ہے. (١٩٧٥ ، خاک نشیں ، ٨٢).

---سے کٹنا محاورہ.

سلامتی سے بسر ہونا ، خیریت سے گزرنا.

کٹ جائے دن جو خیر سے تو خیر جانیے
اٹھے ہیں آج دیکھ کے منہ وہ رقیب کا
(١٩٠٣ ، سفینۂ نوح ، ٨٠).

---سے گزرنا محاورہ.

رک : خیر سے کٹنا.

ضرور بہ رہنا بجلی سے کل جوڑئیں گے
جو انکی خیر سے فصل بہار میں گزری
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ١٣٢).

---سے گھر کو سدھارو فقرہ.

اتنا نہ تنگ بنو ، زیادہ مصاحب نہ بنو (زباں دراز اور بے ادب آدمی کی نسبت یا بے تکلف دوست کے حق میں از راہ خوش اختلاطی زبان پر لاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ دریائے لطافت ، ٨٠).

---طلب (---فت ط ، ل) صف.

خیریت چاہنے والا ، خیر خواہ.

سامنے آنے لگے خیر طلب بہر سلام
مردہا تھا جو ادب کا وہ بکارا ہیہم
(١٨٤٢ ، مرآۃ الغیب ، ٧). میرا سرمایۂ ناز تھا تمام عمر کی کمائی ، اس کا خیر طلب اس کا فدائی. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٣). [خیر + طلب (رک)].

---عظمیٰ (کس صف (---ضم ع سکظ ، ایشکل ی) صف.

سب سے بڑی نیکی ، خیر محمول بھلائی. ہم خیر عظمیٰ یا راس الفضائل کی قدیم بحث پر پہنچ جاتے ہیں یعنی بڑی خیر. (١٩٣٥ ، علم الاخلاق ، ٨١). وہ کسی ایسے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے جسے پہلے سے خیر عظمیٰ سمجھ لیا گیا ہے. (١٩٦٣ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ٩١). [خیر + عظمیٰ (رک)].

---فرجام (---فت ف ، سک ر) صف.

جس کا انجام اچھا ہو ، نیک انجام ، عاقبت بخیر. از جانب خداتے دین سلطان بخت برادر اسلام استفانوس خیر فرجام. (١٩٢٠ ، جو ہائے معنی ، ٣ : ٢١٥). [خیر + فرجام (رک)].

---کرنا ف م ، محاورہ.

۱. فضل کرنا ، شر سے محفوظ رکھنا.

محشر میں فتنہ میں نہ ہوا ، کی خدا نے خیر
ملت سے ورنہ کھولے ہوئے منہ جحیم تھا
(١٨٤٢ ، مرآۃ الغیب ، ٩٢). اللہ نے خیر کر دی کہ کوئی روندن میں آ کے جھپٹا نہیں. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٤٣). وہ تو کہیو خدا نے خیر کی اور میرا بچہ بچ گیا. (١٩٤١ ، فہمینہ ، ١٦٩). ٢. سلامتی چاہنا ، عافیت کی فکر کرنا. جو اسکی اطاعت کریگا مارا جائیگا

... اپنی اپنی جان کی خیر کرو. (۱۸۹۸ ، طلسم ہفت پیکر ، ۳ : ۶۶۶).

---- کی چوٹی خیرات کا ناڑا پڑھ لے (دے) مُلّا عَلّہ اودھارا کہاوت.
مفت میں کام نکالنا (خزینۃ الامثال ، ۸۷ ؛ نجم الامثال ، ۲۰۱).

---- گُزَرْنا محاورہ.
ضرر یا بلا کت سے بال بال بچ جانا ، آفت سے بچنا.

داغ دل پر خیر گزرے تو غنیمت جانیے
دشمن جاں ہیں جو آنکھیں دیکھتی ہیں سوئے دوست
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۶۶).

---- گُزْری فقرہ.
کسی آفت یا حادثے سے بچ جانے پر کہا جاتا ہے. خیر گزری کہ ہاتھ میں کسی جوان مفرور... کے گرفتار نہ ہوئی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، السوس ، ۱۹۳).

لیکن اس وقت خیر گزری اللہ نے آبرو بچالی
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۷).

عہد میں تیرے ظلم کیا نہ ہوا خیر گزری کہ تو خدا نہ ہوا
(۱۹۰۶ ، گلکدۂ عزیز ، ۳). خیر گزری کہ اس نیچری نما نے فوراً اپنے شیعی المذہب ہونے کا بالجہر اعلان کر دیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳).

---- مانگنا محاورہ.
۱. سلامتی چاہنا ، بھلائی چاہنا ، خیریت چاہنا.

سو کدڑا کہیا کر توں منگتا ہے خیر
صبا لگ نہ رکھ کھانس سڑے بغیر
(۱۶۰۹ ، ضمیمہ قطب مشتری ، ۱۰).

مانگتے ہیں ہم اپنے یار کی خیر
کچھ تو دے آئینہ بہار کی خیر
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۲۸).

اللہ رے پھڑکنا اسیران ناز کا
صیاد خیر مانگتا ہے اپنے دام کی
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۷).

زخم کی خیر نہ مانگوں کہ بڑھے اور بڑھے
لوث درد نہ چاہوں کہ ترقی ہی کرے
(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۷۰). ۲. توبہ کرنا ، خدا سے ڈرنا.

ساتھ چھوڑوں میں تمہارا یہ نہیں ممکن ہے
خیر مانگو کہیں ہوتے ہیں وفادار جدا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷). بیٹا خدا سے خیر مانگ. ایسی بدفال منہ سے کیوں نکالتا ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۹).

---- مانگو فقرہ ؛ روزمرہ.
رک : خیر سے گھر کو سدھارو (دریائے لطافت ، ۸۰).

---- مُجَسَّم کسی صف (---- ضم م ، فتح ج ، شد س بفت) امذ.
سراپا نیکی ؛ (مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

نبی خیر مجسم محل ہوا جب اس کی آمد کا
زباں پر منتم پر غلغلہ تھا خیر باشد کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳). [خیر + مُجَسَّم (رک)].

---- مَحْض کس صف (---- فت م ، سک ح) امث.
سر تا سر خیر ، ہمہ تن خیر ، سراپا نیکی. اگرچہ خیر محض نہ تھا مگر شدید محض بھی نہ تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۰۰). [خیر + مَحْض (رک)].

---- مَخْفی کس صف (---- فت م ، سک خ) امث.
پوشیدہ بھلائی ، وہ نیکی جو چھپا کر کی جائے. مسکینوں محتاجوں کو اپنے ہاتھ سے خیر مخفی کے طور پر زر کثیر دیتا دل سے ان کی دعائے خیر لیتا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۳). [خیر + مَخْفی (رک)].

---- مُطْلَق کس صف (---- ضم م ، سک ط ، فت ل) امث.
خالص نیکی ، سراسر بھلائی. خیر مطلق وہ شے ہے جو مقصد ہے موجودات کے پیدا کرنے کا اور غایت سب غایتوں کی اور نہایت سب نہایتوں کی. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۲ : ۶۷). خیر مطلق کا کوئی وجود نہیں اور کوئی بھی شے مطلقاً حق نہیں ہوتی. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۳۸). [خیر + مُطْلَق (رک)].

---- مَقْدَم (---- فت م ، سک ق ، فت د) کلمۂ قدوم ؛ امذ.
تیری آمد یا آپ کی تشریف آوری مبارک و مسعود ہے ، وہ کلمہ جو کسی عزیز یا محترم شخص کے آنے کے وقت کہا جاتا ہے ، خوش آمدید.

خیر مقدم حضرت عشق آئیے
پیشوا ہادی ہمارے مقتدا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۰).

صدا خیر مقدم کی کعبے سے آئی
حرم سے جب آئے دوبارا محمدؐ
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۹). ۲. استقبال ، پذیرائی ، سواگت. ان کا سچے دل سے خیر مقدم ہوا. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۳۰). بھائی اس کے خیر مقدم کے لیے آیا اس سے ملا اور صاحب سلامت کی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳). مایوسی کے عالم میں وہ راشد کا خیر مقدم بھی نہ کر سکی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۱۷). اف : کرنا ، ہونا. ۳. استقبال کی وہ رسم یا تقریب جو کسی شخصیت کی آمد پر ادا کی جاتی ہے. جن طالب علموں نے ولایت میں کامیابی حاصل کی ہے ان کے لیے خیر مقدم ہو گا. (۱۸۸۶ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۷۹). اف : ہونا. ۴. ورود مسعود.

ترا خیر مقدم ہے فال سعید
کہ سیل آفریں ہے جہان عتید
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۳۱). [خیر + مقدم (رک)].

---- مَقْدَم کَہْنا محاورہ.
۱. لبیک کہنا ، ذوق و شوق سے قبول کرنا. تمام ملک نے جس خلوص

اور جوش سے ان کی صدا پر خیر مقدم کہا ، اسی نے دائرہ کو بہت وسیع کر دیا. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۶۶). انگریزی خیالات کو خیر مقدم کہنے کے لیے تیار بیٹھے تھے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۰۶). ۲. استقبال کرنا ، خوش آمدید کہنا. انجمن ... ملک ہند کے نامی حکیم نجم الہند سید احمد خاں بہادر ... کا خیر مقدم کیے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱۱).

ـــــ منانا محاورہ.
۱. بچاؤ یا سلامتی چاہنا ، سلامتی کی تدبیر یا دعا کرنا ، عافیت چاہنا ، بھلائی چاہنا. بادشاہ ... مناجات کرنے لگا اور ہرمز کی خیر منانے لگا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۷۶). کوئی دم میں تجھے اور تیرے مددگار کو گرفتار کر کے عذاب الیم سے قتل کروں گا تو اپنی خیر منا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۵۶).

قدح کی خیر مناؤ کہ اب کے بارشِ سنگ
اگر ہوئی تو طرب زارِ شب بھی ڈوبے گا

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۰۹). ۲. کسی بات کی دعا کرنا. سقہ ، حلال خوری ، نائن ، دھوبن اسی دن کی خیر مناتے ہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۵). ۳. سکون کی سانس لینا ، اظہار مسرت کرنا.

شورہ پشتی سے میری یہاں تک وہ تنگ تھے
روٹھا جو میں تو خیر منائی کہ شر گیا

(۱۸۴۴ ، تسیم لکھنوی ، د ، ۲).

ـــــِ نِسا کس اضا (ـــــ کس ن) صف ؛ اث.
رک : خیر النسا.

حاضراں ہیں بصدقِ خاص الخاص
باادب بر جنابِ خیر نسا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵).

سب مقصدِ دل مل گئے صدقے میں خدا کے
لو گرد پھرو لختِ دلِ خیرِ نسا کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۵۳).

اگرچہ خیر نسا ہیں بتولِ نیک نہاد
پر ایک بات میں زینب کچھ ان سے بھی ہیں زیاد

(۱۹۵۳ ، مراثیِ نسیم ، ۱ : ۱۵۳). [خیر + نسا (رک)].

ـــــ نہیں (ہے) فقرہ ؛ روزمرہ.
نقصان کا اندیشہ ہے ، ضرر یا ہلاکت کا یقین ہے ، نتیجہ اچھا نہ ہو گا.

آج کل خیر نہیں دل کی وہ قاتل ہر دم
کارد کھینچے ہے کبھو ، دیکھے ہے شمشیر کبھو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۶).

بے بس ہے رونا تو دیوار و در کی خیر نہیں
کبھی تو گھر کو کبھی چشمِ تر کو دیکھتے ہیں

(۱۸۸۸ ، دیوانِ شور ، ۹۶).
آنکھوں سے جب آنسو بہتے ہیں آ جائے کوئی تو خیر نہیں
ظالم ہے یہ دنیا دل کو یہاں بھا جائے کوئی تو خیر نہیں
(۱۹۳۶ ، لالۂ طور ، اختر شیرانی ، ۳۵). اگر تو پھر کبھی ریوڑیاں لے کر آیا تو تیری خیر نہیں ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۵).

ـــــ و خُوبی (ـــــ و مج ، و مع) اث.
نیک اور خوش اسلوبی. میرا پہلا کام ہے ساتھ خیر و خوبی کے انجام پا جائے. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۲۳۱). [خیر + و (حرفِ عطف) + خُوبی (رک)].

ـــــِ وَرا کس اضا (ـــــ فت و) امذ.
رک : خیر الوریٰ.

نور ان کا مقدم ہے ظہور ان کا مؤخّر
اول میں بھی آخر میں بھی ہیں خیرِ ورا خاص

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۶۷). [خیر + ورا ـ وریٰ (رک)].

ـــــ و شَر (ـــــ و مج ، فت ش) امذ.
نیکی اور بدی ، بھلائی اور برائی.

کسیکوں لے کوٹھ تھے کچھ خبر
سنیے بولو اس تھار کا خیر و شر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۲).

کسی کو کیا خبر کیوں خیر و شر پیدا کئے تو نے
کہ جو کچھ ہے خدائی میں وہ ہے لاریب و شک تیرا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳).
بظاہر آلودہ سم ہے جس میں بھرا ہے امرت بھی اس نظر میں
جفا کو کیونکر جفا کہیں ہم تمیز مشکل ہے خیر و شر میں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۹۲). بھلائی خیر و شر کی یہ کشمکش تو ازل سے چلی آ رہی ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۹۵). [خیر + و (حرفِ عطف) + شَر (رک)].

ـــــ و صَلاح (ـــــ و مج ، فت ص) اث.
خیر و عافیت ، صحیح سلامت.

ترانہ ساز ہے بلبل قصیدہ خواں طوطی
طیور بال فشاں گلستاں میں خیر و صلاح

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۲۳). [خیر + و (حرفِ عطف) + صَلاح (رک)].

ـــــ و عافِیَت (ـــــ و مع ، کس ف ، فت ی) اث (امذ : شاذ).
۱. سلامتی ، خیریت ، تندرستی. جس وقت میں گل سے ملونگا وس وقت میرا خیر و عافیت ہو گا. (۱۸۰۰؟ ، قصہ گل و ہرمز ، ۳۰). فغفور آ کر تخت پر بیٹھا اور کہہ رہا ہے کہ خدا خیر و عافیت سے نواسے کو پیدا کرائے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۸۳). چاروں بیٹوں نے ... شکار کھیلا اور خیر و عافیت کے ساتھ محل میں آ گئے. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۱۳۲).
۲. مطلق نہیں ، بالکل نہیں.

اوصاف ہیں زیادہ زحد اپنی آہ میں
لیکن جو پوچھئے تو اثر خیر و عافیت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲). [خیر + و (حرفِ عطف) + عافِیَت (رک)].

ـــــ و عافِیَت پُوچھنا محاورہ.

۱. خیریت دریافت کرنا ، حال دریافت کرنا.

اللہ کیا سرور ہو انشا سے بزم میں
اک بار بار پوچھے اگر خیر و عافیت
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۰).

نانا جو پوچھیں خادموں کی خیر و عافیت
کبھو زمانہ خوں کا پیاسا ہے بے جہت
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۹۱).

---ہو کلمۂ دعائیہ.
۱. خدا سلامت رکھے ، صحیح سلامت رہے.

بیخودی میں بھی یہی منہ سے نکلتا ہے جلیل
شیشے آباد رہیں خیر ہو پیمانے کی
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۳۵).

پلا دے شاد کو اک جامِ آخر خیر ہو خم کی
کہ رخصت کے ہیں اب آثار میں قربان ساقی ہر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۳). ۲. اس موقع پر مستعمل جب کسی ناگوار امر یا حادثے کے ظہور کا امکان ہو ، خوف اور خدشے کی حالت میں بولتے ہیں.

الٰہی خیر ہو بکڑا گیا ہے فال قاصد
قبول دے نہ کہیں مار دھاڑ میں کاغذ
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۰).

آشیانِ طائرِ جاں کی الٰہی خیر ہو
ہو چلا ہے برق دم شعلہ تری تقریر کا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۶۳).

---ہو گئی فقرہ ؛ روز مرہ.
رک : خیر گزری.

کل ان کا سامنا جو ہوا خیر ہو گئی
بدلی ہوئی نگہ تھی بدلا ہوا مزاج
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۶۵).

---ہوئی فقرہ ، روزمرہ.
رک : خیر گزری.

آ گئے بے خبری سے تھے یہاں خیر ہوئی
بارے قاصد بھی سرا لے کے خبر آ ہی گیا
(۱۸۵۶ ، دیوانِ ظفر ، ۴ : ۱۹). افراسیاب نے کہا بڑی خیر ہوئی ورنہ رفیق تمہارا پلا کٹ ہو جاتا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۳۷).

عرض مطلب نہ کیا میں نے بڑی خیر ہوئی
ورنہ اس بزم میں کیا آج پشیماں ہوتا
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۱).

---ہے کلمۂ تعجب.
۱. اس موقع پر مستعمل جب کوئی شخص بے محل یا نامناسب کام کرے یا کوئی امر خلاف امید واقع ہو.

بحر معشوقوں کی باتوں کا جواب   خیر ہے یہ گفتگو اچھی نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

اپنی حالت پہ مجھے رونے دو اے چارہ گرو
خیر ہے کچھ کہیں یہ دردِ جگر جاتا ہے
(۱۸۸۹ ، دیوانِ یاس ، ۱۵۹).

خیر ہے کیوں مرے رونے کی ہنسی ہوتی ہے
دل لگی کیا ہے لگی دل کی بری ہوتی ہے
(۱۹۲۱ ، فانی ، ک ، ۳۰۶). ۲. خیریت تو ہے ، خیر باشد. پوچھا اے ماں آج رات عجب حال ہے تیرا ، خیر ہے. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۱).

لڑ پڑے غیر سے کیا خیر ہے کیسا ہے مزاج
تم جو چپ چپ بھی ہو مضطر بھی ہو دلگیر بھی ہو
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۹). معشوقہ میرے پاس اچانک آئی میں نے کہا خیر ہے؟ اس وقت کیونکر تکلیف کی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۱۰۳).

خَیِر (ی مع). (الف) امث.
آنکھوں کے آگے اندھیرا (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).
(ب) صف. حیران ، پریشان ؛ بے شرم ؛ گستاخ ؛ بے فائدہ ؛ بے وجہ (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف].

خَیرا ((ی لین) امذ.
رک : خیرُو.

توں ہیں خیرا ، توں ہے لالا
توں ہیں ہات اور توں ہے ڈالا
(۱۷۶۲ ، غلام قادرشاہ ، مثنوی رمزالعشق ، ۵۲).

خِیرا (ی مع) صف (قدیم).
رک : خیرہ.

چھوڑ دے صحبت ان کمینوں کی   مت کر اپنا مزاج خیرا ، لعل
(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۰۸).

خَیرات (ی لین) امث.
۱. وہ روپیہ پیسہ یا مال جو خدا کی راہ میں مستحقین کو دیا جائے ، صدقہ ، دان پُن ، بھیک.

جتے مُویاں کے کاز تے   خیرات دیوے یا دعا
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۹).

ایسے مال وافر مسلماں لیں   نہیں کوئی پاوے جو خیرات دیں
(۱۷۶۹ ، آخرگشت (ق) ، ۳۳). مشکل میں دعا صدقہ خیرات وغیرہ کرتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۳۳). جب ان کے ہاتھ خیرات لینے کے لیے بڑھتے تھے تو میں آسمان کی طرف دیکھتا تھا. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۲۶). اگلے ماہ بھر شہزادے نے آدھی تنخواہ خیرات کر دی. (۱۹۶۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، (ترجمہ) ، ۱۳). اف : دینا ، کرنا ، لینا. ۲. **نیکیاں ، نیک کام ، اعمال حسنہ ، محاسن اخلاق.** نہایت فہمیدہ اور دقیقہ رس لوگوں نے خیر و خیرات میں زہد و تقویٰ اور عبادت کو خیر دائم خیال کیا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸). [خیر (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---بالیہ کس منف (---کس ق ، فت ی) امث.
باقی رہنے والی نیکیاں ، ایسے نیک کام جن سے لوگوں کو برابر فیض پہنچتا ہے. راہ کا توشہ خیرات بالیہ اور صدقہ جاریہ سے ساتھ لیوے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۷). [خیرات + باق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---جارِیَہ (---کس ر ، فت ی) امث.
رک : خیرات بالیہ. بنا بانے خیر کا بنانا نافع ترین خیرات جاریہ ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۳۰۶). [خیرات + جاری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں محتاجوں کو مفت کھانا تقسیم کیا جائے ، لنگر خانہ ، محتاج خانہ. غریبوں کے واسطے ہسپتالیں اور خیرات خانے اور رفاہ عام کے واسطے سرائیں بنائی جائیں. (۱۸۶۹ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۸). ہر سرا میں ایک خیرات خانہ جاری کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۳). [خیرات + خانہ (رک)].

---خور / خورا (---و مج / و معد) صف.
(عو) دوسروں کی کمائی پر بسر اوقات کرنے والا (مہذب اللغات). [خیرات + ف : خور / خورا ، خوردن = کھانا].

---داخِل (---کس خ) امذ ، صف.
خرچ ناحق ، خرچ بیجا ، بمثل مفت ، بمثل تصدق (فرہنگ آصفیہ). [خیرات + داخل (رک)].

---دافعِ آفات ہے مقولہ.
صدقہ دیا رد بلا ہو گیا (نجم الامثال ، ۲۰۱).

---کے ٹُکڑے اور بازار میں ڈَکار کہاوت.
مانگ کر گزارا کرنے والے شیخی خور کے بارے میں کہتے ہیں (خزینۃ الامثال ، حسین شاہ ، ۸۳).

---کے ٹُکڑے کھانا محاورہ.
بھیک پر گزر بسر کرنا. خیرات کے ٹکڑے کھانے والوں سے کسی طرح کی جسمانی محنت نہیں ہو سکتی. (۱۸۸۲ ، منطق استقرائی ، ۶۶).

---گھر سے شُرُوع ہوتی ہے کہاوت.
خیرات پر پہلا حق عزیز و اقارب کا ہوتا ہے ، سب سے پہلے اپنوں کی امداد کرنی چاہیے ، اول خویش بعدہ درویش. انگریزی میں مثل ہے کہ خیرات گھر سے شروع ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۹۲).

---لُٹانا محاورہ.
بے دریغ خیرات کرنا ، بھیک دینا.

> دل کے لئے کرنوں کا اک جال بچھاتے ہیں
> ہم دور سے جلووں کی خیرات لٹاتے ہیں
> (۱۹۰۰ ، فکر جمیل ، ۲۰۷).

---مانگنا ف م.
بھیک مانگنا.

> تیری بہار آگے خیرات مانگنے کوں
> گل ہاتھ لے پیالہ کرتا ہے اب گدائی
> (۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۷).
> حسن کی خیرات مانگے سے جو ہاتھ آئے کبھی
> تاج سلطانی کو کشکولِ گدائی کیجیے
> (۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۶۵).

---میں دینا محاورہ.
بطور خیرات دینا ، صدقہ دینا.
اصل کو اس طرح خیرات میں دو کہ وہ نہ بک سکے نہ ہبہ کی جا سکے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۹۲).

خَیراتی (ی لین) صف.
خیرات (رک) سے منسوب یا متعلق ، خیرات کا. اس قسم کے بیسیوں خیراتی کام انہوں نے دنیا میں کئے. (۱۹۰۳ ، سیر پنجاب ، ۱۳). [خیرات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَسپَتال / ہَسپَتال (---فت ا ، سک س ، فت پ / فت ہ) امذ.
بطور خیرات قائم کیا ہوا شفاخانہ جہاں مریضوں کا مفت علاج معالجہ ہو. دیکھئے آجکل دس لاکھ سے ایک خیراتی ہسپتال بنوا رہا ہوں. (۱۹۶۲ ، شیشے کی دیوار ، ۹۰). [خیراتی + اسپتال / ہسپتال (رک)].

---تَماشا (---فت ت) امذ.
ناچ گانا یا ناٹک وغیرہ جو مستحقین کی امداد کے لیے دکھایا جائے. موسیقی میں جو اسے کمال حاصل ہے ان کا مظاہرہ وہ جلسوں اور خیراتی تماشوں میں کیا کرے. (۱۹۳۷ ، بنجدھار ، ۶۷). [خیراتی + تماشا (رک)].

---تَنظِیم (---فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
ایسا ادارہ جو چندہ جمع کر کے مستحقین میں تقسیم کرے یا ان کی فلاح و بہبود کا کام کرے. خیراتی تنظیموں نے ابتدا میں فلاحی کام انجام دیے. (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۲۵). [خیراتی + تنظیم (رک)].

خَیراد (ی لین) امذ ، امث.
وہ آلہ جس سے لکڑی یا دھات کو چھیل کر گول یا صاف اور چکنا کرتے ہیں ، خراد. بذریعہ ایک خیراد کے کوئی آدمی ایک ٹکڑے دھات کو ... استوانے کی شکل میں بدل سکتا ہے. (۱۸۶۳ ، رسالہ اصول کلوں کے باب میں ، ۹). [رک : خراد].

---پر سے اُترنا ف ل ، محاورہ.
لکڑی یا دھات کا خراد سے صاف اور ہموار ہو کر نکلنا ؛ (مجازاً) سنورنا ، تعلیم یا تربیت کے ذریعے شائستہ ہونا. انگریزوں کی

خراد پر سے اترے ہوئے ہونے کی دھونس جماتے ہیں (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۳).

ـــ (پر) چڑھانا ف س ؛ محاورہ.
لکڑی یا دھات کو صاف اور ہموار کرنے کے لئے خراد میں لگانا؛ (مجازاً) درست کرنا ، سنوارنا.

خرادی ہو کے ہم نے لٹو چکتی بنائے
اس میں بھی کتنے لڑکے خراد پر چڑھائے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۵). جو کچھ فیض پایا دہلی میں رہ کر پایا اور اسی جگہ اپنے کام کو ٹکسال بنا کر خراد چڑھایا. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۴).

ـــ چڑھنا محاورہ.
خراط پر اترنا ، درست ہونا ، صاف ہونا ، تیز و چالاک ہونا ، ہوشیار ہونا (مخزن المحاورات ، ۳۴۴).

خرادی (ی لین) صف ؛ امذ.
وہ کاریگر جو خراد کے ذریعے لکڑی یا دھات کو صاف کرتا ہے ، خراد چلانے والا.

خرادی ہو کے ہم نے لٹو چکتی بنائے
اس میں بھی کتنے لڑکے خراد پر چڑھائے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۵). رنگریز خرادی لکھارے لداف بہشتی ... اقوام ہیں. (۱۹۰۵ ، عصر جدید ، جنوری : ۷۱). [خراد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

خراط (ی لین) امذ.
رک : خراط. وہ سائنس میں کسوٹی اور خراط پر چڑھ کر صفائی اور درستی اور صحت حاصل کرتے ہیں. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۱۹).

خیراں ہی خیراں دیں گے ، کوئی ایسے ہی داتا دیں گے کہاوت.
فقیروں کے مانگنے کی صدا یعنی خدا سلامت رکھے ، دیں گے کیوں کہ ایسے ہی سخی دیا کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ).

خیرز (ی لین ، کسر ر) صف (قدیم).
خارج ، علیحدہ. ایشاں می گوئند کہ خدائے تعالیٰ بے شبہ و بے نمونہ ، لا قید ، اگر صورت و قید میں آیا تو مخلوق ہوا تو اس کا بھی کرنہارا خیرز کوئی ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۰). [خارج (رک) کا بگاڑ].

خیرگی (ی مع ، فت ر) امث.
۱. (ا) **تیز روشنی یا بہت روشن چیز کو دیکھ کر آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے کی کیفیت ، چکاچوند ، تیرگی.** اس کے دیدار سے جمال سے آنکھوں کو خیرگی نصیب. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱). ان کی سنہری روشنی سے آنکھوں میں خیرگی پیدا ہوئی تھی. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۳۱).

آنکھوں میں تری یہ خیرگی کیسی ہے
جب چاند نہیں تو چاندنی کیسی ہے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۲۳۷). (اا) **حیرت ، تعجب ، حیرانی.**

چشم کو ہو نور سے ہی تیرگی
گوش کو ہے ہر صدا سے خیرگی

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۱۱). ہوش و خرد کو خیرگی بہم پہنچ کر آنکھوں میں چکاچوندی چھاتی ہے. (۱۸۳۳ ، اخبار رنگین ، ۴۰). (ااا) **چکاچوند پیدا کرنے کی کیفیت ، حیرت زائی.** خوشنما نباتات کی خیرگی و بوقلمونی ... اور ... تاروں کی چمک دمک ایک سیاح کو محو حیرت کر دیتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۱۱). ۲. **بے حیائی ، ڈھٹائی ، گستاخی ، سرکشی.**

نہیں ہے زبردستی ہور خیرگی
کیا زیردستاں پر توں چیرگی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۱). ان کے داماد کی یہ خیرگی اور اجڈ پن معافی کے قابل نہ تھا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۴۳).

کس سے یہ خیرگی و بے ادبی اے ناداں
تیرا ہاتھ اور سمندِ شہ ذیشاں کی عناں

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۱۹۷). [خیرہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت (ہ مبدل بہ گ)].

ـــ کرنا محاورہ.
بہت تیز روشنی کی وجہ سے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانا ، آنکھوں میں چکاچوند ہونا. یہ چمکاہٹ دیکھ کر نگاہ خیرگی کرنے لگی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۵۳). ان کے چہروں سے نور ایسا ساطع ہے کہ خیرگی کرتی ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۶).

خیرو (ی لین ، و مع) امذ ؛ امث.
رک : **خطمی.**

اوس سکل خیرو نہ آئی خیر تھی
آئی تو اوسکو عدم کی سیر تھی

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۵). پھولوں کے نام بھی کیا رنگین ہوتے ہیں اور ہونے بھی چاہئیں ، صد برگ ، خیرو ... بستان افروز کیسے دل لبھانے والے ہیں. (۱۹۲۳ ، سرگذشت الفاظ ، ۶۵)

وہ گلدھل کھلا اور خیرو کھلا
وہ نرگس کھلی اور شبو کھلا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۱۷). [ف : خیرو (ی مع)].

خیرہ (ی مع ، فت ر) صف.
۱. **چکاچوند میں مبتلا ، نگاہ حیراں ، حیرت زدہ.**

علیؓ کی انکھیں دیکھ کہر خیرہ ہوئی
دنیا پر جہاں میں او تیرہ ہوئی

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۷).

تجھ نین کے جلوے کنول جو نرگس دیکھیں
اس کثرتِ جلوہ سوں ہوئی خیرہ نگہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۹). اوس کے نور سے چشم بینندہ خیرہ

ہوتی تھی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۸).

مرا ایمان ہے میری زندگی ہے میری جنت ہے
مری آنکھوں کو خیرہ کر گئیں تابانیاں اس کی

(۱۹۳۷ ، آہنگ ، ۱۰). فوٹو گرافروں نے آنکھوں کو خیرہ کر کر دیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۸). اف : کرنا ، ہونا. ۲. بے حیا ، بے باک ، گستاخ ، سرکش.

ابوجہل و ولید ابن مُغیرہ
بھی دیگر کافران مست و خیرہ

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۷ : ۱۲۵).

حضرت نے کہا کہ یک نہ خیرہ
قارون کا وہیں ہے کیا ذخیرہ

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۰).

ہے ہے جو یہی رہا وتیرہ
ہو جائیں گے سب کے لڑکے خیرہ

(۱۹۰۳ ، سرشار ، مثنوی تحفہ سرشار (سرشار ایک مطالعہ، ۲۳۳)). ۳. بریم ، نگاہیں پھیر لینے والا.

جو خیرہ نکو ہو او با رائے خویش
گھڑی یک رہو سارے بر جائے خویش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۵).

ہوئے خیرہ وہ یہ تقریر سن کر
کہا شامت ہے کچھ اسوار سر پر

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۲۰۵). مجھ ستم رسیدہ مظلوم سے اب تک انتہا کی خیرہ ہے اور یہ معمول وتیرہ ہے کہ ہر روز گن کر سو کوڑے ... لگتی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۸). اف : کرنا ، ہونا. [ف].

---چَشْم (---فت ج ، سک ش) صف.
چندھیایا ہوا ، جس کی آنکھوں میں چکاچوند ہو ؛ شوخ چشم ، بے حیا ، گستاخ.

پہنچی نظر کسی کی نہ اس کے جمال پر
ہر خیرہ چشم کھیل رہا ہے خیال پر

(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۷). [خیرہ + چَشْم (رک)].

---چَشْمی (---فت ج ، سک ش) امث.
آنکھوں میں چکا چوند ہونے کی کیفیت ؛ شوخ چشمی ، بے حیائی ، گستاخی.

کیا رونْوں خیرہ چشمیٔ بختِ سیاہ کو
واں شغلِ سرمہ ہے ابھی یاں نیل ڈھل گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۳). جہل تعصب اور خیرہ چشمی کی بھی کوئی حد ہے کیا انہیں لغو اور مہمل خیالات کی اشاعت کے لیے فلاسفۂ یونان کی تصانیف سے الا کیا گیا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۸۹). غایت خیرہ چشمی کے ساتھ اپنے وزیر ہامان سے کہا ، ذرا ایک اونچی عمارت تو بنا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۲۱۶). [خیرہ + چَشْم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خِیرَہ ہونا محاورہ.
بہت زیادہ چندھیا جانا ، آنکھوں میں بہت چکا چوند ہونا ، سخت حیرت زدہ ہونا.

خیرہ خیرہ ہے دیدۂ خورشید
اس طرح آشکار ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۶ ، روحِ کائنات ، ۷۹).

بزم کی بزم یک بیک خلوتِ راز بن گئی
آنکھ جو خیرہ خیرہ تھی جلوہ طراز بن گئی

(۱۹۳۳ ، عروسِ فطرت ، ۵۶).

---دِماغ (---فت نیز کس د) صف.
سرکش ، بے باک ، مغرور. جس خیرہ دماغ نے اپنے سرمایۂ عجز و نیاز کو کسی مغرور ناز کی کج اداؤں ... پر نثار نہ کر دیا ہو ، وہ خود پسندی ... کے بت کو کیوں کر توڑ سکتا ہے. (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۱۱). [خیرہ + دماغ (رک)].

---ذَوق (---و لین) امث.
بد مذاق. آپ کو عام تعلیم یافتہ طبقہ کی چہل سالہ خیرہ ذوقی سے الگ پاتا ہوں. (۱۹۱۳ ، الہلال ، کلکتہ ، ۲۲ اکتوبر : ۷). [خیرہ + ذَوق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رائی امث.
گستاخی ، بے باکی ، ڈھٹائی. ایسی نئی بات کو چرانا اور اپنا قول بنانا چوری اور سر زوری، خیرہ رائی اور بے حیائی ہے یا نہیں. (۱۸۶۷ ، تیغ تیز ، ۱۹). [خیرہ + رائے (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---رُو (---و مع) صف.
بے حیا ، ڈھیٹ ، گستاخ ، سرکش. خیرہ رو بے ادب مرتبہ جلیل کا امیدوار نہ رہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۷۷). اس کو اور بھی خیرہ رو کرتا اور جوش دلاتا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۳۳). [خیرہ + رو (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
گستاخ ، منہ پھٹ. زبان اسپ کے کھانے سے خیرہ زبان ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۵۳). [خیرہ + زُبان (رک)]

---سَر (---فت س) صف.
بے باک ، گستاخ ، مغرور ، خود سر ، سرکش.

آیا قریں سکینہ کے پھر شمر خیرہ سر
اور بد گہر نے کھینچ لیا کان سے گہر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۴۲).

بڑے جو ہیں وہ بے ثمر جو خُرد ہیں وہ خیرہ سر
عطا نہیں کرم نہیں ادب نہیں وفا نہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۱).

رفعت ہے زورِ بازوئے عباس کی گواہ
خیرہ سروں کی اس پہ پہنچتی نہیں نگاہ

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۸۳). [خیرہ + سَر (رک)].

---سَری (---فت س) امث.
بے باکی ، گستاخی ، خود سری ، سرکشی. عوض خیرہ سری کا وہ برگشتہ بخت بھی پا لے تو خوب ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰). زنانہ شرم اور جھجک کی چھوئی موئی کو خیرہ سری کے سرد جھونکوں نے بالکل ہی مرجھا ڈالا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۷۰). اور بادشاہوں میں تو بس شرفا کی جاہ طلبی اور عوام الناس کی خیرہ سری سے مقابلہ ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، بادشاہ (ترجمہ) ، محمود حسین ، ۱۳۵). [خیرہ + سَر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُن (---ضم ک) صف.
چکاچوند پیدا کرنے والا ، حیرت میں ڈال دینے والا ، حیرت انگیز. وہ جدید اسلحہ سازی میں خیرہ کن ترقی کے ساتھ ایٹم بم بنانے میں بھی کامیاب ہو چکے ہیں. (۱۹۷۶ ، "نوائے وقت" ، لاہور ، ۲۲ اپریل : ۲). [خیرہ + ف : کُن ، کَرْدَن - کرنا].

---نَفْس (---فت ن ، سک ف) صف.
بیباک ، بے حیا. ایک زن خیرہ نفس کے واسطے اپنے نفس شریف کو برباد کرنا خدا کی رحمت سے دور پڑنا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۹۶). [خیرہ + نَفْس (رک)].

---نِگاہی (---کس ن) امث.
تیز روشنی کی وجہ سے آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جانے کی کیفیت ، چکاچوند.

پھر وہی خیرہ نگاہی ہے ترے جلووں سے
وہی عالم ترا اے برقِ دماں ہے کہ جو تھا

(۱۹۳۷ ، شبستان ، ۹). [خیرہ + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خَیری (ی مع نیز لین) امث.
ایک چھوٹا سا پیڑ ہے ، اس میں پھول لگتے ہیں اور یہ سالدار ہوتا ہے ، ساق کے اوپر بہت سی شاخیں پیدا ہوتی ہیں ، چھال کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے اور پتوں پر تھوڑا سا رواں کھڑا ہوتا ہے ، ساق کے اوپر کے حصے میں پھول آتا ہے جو کئی رنگ کا ہوتا ہے زرد ، سفید ، سرخ اور نیلا ، اسے منشور بھی کہتے ہیں ، خیری اس کو منشور کہتے ہیں صاحب الفلاحۃ کہتا ہے کہ وہ مختلف رنگ کا ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۵). نازنینوں کے شوق سے ہمارے دل اس طرح اہتزاز حاصل کرتے ہیں جیسے خیری کے پھول شبنم سے. (۱۹۲۸ ، سلیم ، افاداتِ سلیم ، ۳۰۲). [ف : خیری ، پہلو : پیریک].

خَیری خَیری دیں گے کوئی اَیسا ہی داتا دے گا فقیروں کی ایک صدا.
ہندوستان کے رذیل فقیروں کی صدا جو وہ قافلے کی گاڑیوں کے سامنے لگاتے ہیں (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۷۸).

خَیرِیَّت (ی لین ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا تشدید) امث.
۱. بھلائی ، بہتری ، سلامتی ، عافیت ، تندرستی ، صحت.

بڑی امیدواری دل میں ہے یو
کہ خیریت مری کس تل میں ہے یو

(۱۶۸۸ ، قصہ کفن چور (ق) ، ۹).

خیر جو اوس کمان ابرو کی خیریّت کی لاتا ہے
اوسی دم ہم اوسے انعام اک تر وار دیتے ہیں

(۱۷۸۰ ، گلِ عجائب ، ۷). میں نے کہا تم کو خیریت ہے جب تک میں بوچے پر سوار ہوں. (۱۸۹۳ ، نشتر ، سجاد حسین ، ۳۶). اب تو ہماری خیریت اسی میں ہے کہ اپنی کم مائیگی کو انکساری ... سے ڈھانکیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۶۶). ان کی یہ حالت دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا خیریت دریافت کی (۱۹۷۸ ، کارِجہاں دراز ہے ، ۲ : ۶۳). **۲. ٹھیک ٹھاک یا درست ہونے کی کیفیت یا حالت.**

تنگ مت ہو ابتدائے عاشقی میں اس قدر
خیریت ہے میر صاحب دل سلامت چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳). جب تک ہوا کا بوجھ دونوں جانب پڑتا تھا اس وقت تک خیریت تھی. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۲ : ۸۳). **۳. نیک ہونے کی کیفیت یا حالت ، نیکی.** شر کی شریت تیر و نشتر کی طرح رگ احساس پر نہ پڑے تو خیریت و شریت کی دوئی کا تصور بھی نہ ابھرے. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۵۵). **۴. فضیلت.** آگ کا مکان مٹی کے مکان سے فائق ہے یعنی تفوق مکانی موجب خیریت اور اشرفیت ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر انوبی ، ۷۳). [خیر (رک) + یّت ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنْجام (---فت ا ، سک ن) صف.
خیر انجام ، وہ جس کا انجام اچھا ہو.

تجھ درس کا کئی برس سوں مشتاق ہوں اے بے وفا
دے شیشۂ لب سوں کدھی یک خیریت انجام جام

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳). [خیریت + اَنْجام (رک)].

---پُوچْھنا محاورہ.
کسی کی مزاج پُرسی کرنا ، خیر و عافیت دریافت کرنا ، حال پوچھنا نیز دعائے خیر. ہم نشینوں سے ہاتھ کے اشارے سے خیریت نہ پوچھے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲). ایک ہفتے تک برابر شبراتن بڑی بیگم کی قبر پر خیریت پوچھنے گئیں. (۱۹۵۴ ، محل سرا ، ۲۳۵).

---تو ہے فقرہ.
کوئی فکر کی بات تو نہیں ہے ، خیر باشد! حیرت و تعجب کے موقع پر بولتے ہیں. دوڑ کے دروازہ کھولا اور پوچھا خیریت تو ہے. (۱۹۱۳ ، دربارِ حرام پور ، ۱ : ۶). میں نے رفیع سے پوچھا کیوں رفیع خیریت تو ہے نا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۲۰).

---چاہْنا محاورہ.
سلامتی چاہنا ، بہتری چاہنا ، بھلا چاہنا. دوشیزہ شمعرو آگ بھبھوکا ہو گئی کہا کہ اگر خیریت چاہو تو فوراً درخت سے نیچے

آؤ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰). اپنی خیریت چاہتا ہے تو شاہ کیکاؤس کو شوکت و عزت سے یہاں بھیج دے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۸۶).

ـــ رَسی (ـــ فت ر) امث.
خیر و عافیت سے پہنچنا ، خیریت سے پہنچنے کی کیفیت. آج دس دن ہو گئے نہ خیریت ہے نہ خبر اور کچھ اگر نہ لکھتیں تو خیریت رسی سے ہی اطلاع دے دیتیں. (۱۸۷۹ ، زبان داغ ، ۱۸۶). [خیریت + ف : رس ، رسیدن = پہنچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گُزری ! فقرہ.
آفت سے بچنے ، ناگہانی صدمے یا حادثے سے بچنے کے موقع پر مستعمل.

ساقیا کوئی ملا تھا محتسب
خیریت گزری جو خم کے سر گئی

(۱۸۳۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۶). اس میں شک نہیں کہ خطرۂ جان تھا مگر خیریت گزری. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳). خیریت گزری کہ رنجیت اٹھا کمار کا ہاتھ جھٹک کر خنجر چھین لیا. (۱۹۲۱ ، سمندر شاناتا ، ۱ : ۳).

مرارہ لا چکا تھا جس کہیے خیریت گزری
مجھے ٹھنڈا سمجھ کر جوش کا کافور ہو جانا

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۳).

ـــ مِلْنا محاورہ.
خیر و عافیت کی خبر ملنا ، خیر و عافیت معلوم ہونا ، خیر خبر ملنا. کس حال میں ہو عرصہ ہوا خیریت نہیں ملی. (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۵۲).

ـــ سُنانا محاورہ.
رک : خیر سنانا. بہار گویا تھی کہ اپنی خیریت سناؤ عمرو یہاں تشریف لایا چاہتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۵۰).

سبکساران ساحل موج کے بل پر اچھلتے ہیں
سنائیں خیریت اپنی کہ بحر بے کراں ہم ہیں

(۱۹۳۷ ، روح کائنات ، ۹۷).

خَیرِیز (ی مع ، ی مع) صف.
حیرت زدہ ، متحیر.

کہ فاضل تج ایسا کہیں کوئی نیں
تری بات تے تیں ہوں خیریز میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۱). [ف].

خَیریں سُنانا محاورہ.
رک : خیر سنانا.

خیریں سناؤ ان کی بپتیں پڑھاؤ ان کی

(۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۱).

خَیرِیَّہ (ی لین ، کس ر ، شد ی بفت) (الف) صف.
خیر و فلاح کے لیے کیا جانے والا (کام) ، خیراتی. میں ... ایک مجلس خیریہ میں شریک تھی جو مہاجرین روس کی امداد کے لئے قائم کی گئی تھی. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۳ ، ۲ : ۲۳۸). اکثر دینی طلبہ مشہد اور قم میں زیر تعلیم ہیں اور انہیں اوقاف اور امداد خیریہ کے فنڈ سے وظیفے ملتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۶). (ب) **ابن فلاسفہ کا وہ گروہ جو حیات و کائنات کے بارے میں رجائیت پسندانہ نقطۂ نظر رکھتا ہے ، رجائیہ.** فلاسفہ کی دو قسمیں یہ قرار پائی ہیں کہ رونے والے اور ہنسنے والے ... فلاسفہ جن کو زیادہ سنجیدہ اصطلاح میں علی الترتیب «شریہ» اور «خیریہ» کہا جاتا ہے. (۱۹۰۳ ، سیرت النبیؐ ، ۳ : ۱۵۹). [خیر (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

خَیز (ی مج) (الف) صف.
مرکبات میں بطور جزو دوم آ کر اٹھانے والا ، پیدا کرنے والا ، کے معنی دیتا ہے.

تھا عندلیب نغمہ سرائی کا جب دماغ
ہاں پیش ، نیز زمزمہ جوش و خروش تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۷).

ذکر خرام یار سے حاصل نہیں مگر
آشوب خیز اب یہ کوئی ماجرا ہے

(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی) ، ک ، ۲۰۳).

سو برگ گل میں ایک یہ بھی کچھ اثر نہیں
یوں لا کہ درد خیز نوائے ہزار ہو

(۱۹۱۰ ، دیوان وحشت ، ۲۱۶).

کیا خبر کتنے سفینے تھے یہاں طوفان خیز
کتنے ہنگاموں کا گہوارہ رہی تھی سوبر

(۱۹۵۶ ، نبض دوراں ، ۲۳۳). (ب) فعل امر. ۱. **اٹھ.**

وقتِ سحر وقتِ مناجات ہے خیز دراں وقت کہ برکات ہے

(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی ابتدائی نشوو نما الخ ، ۱۱)).
۲. **گھوڑے کی ایک چال جس میں قدم اور دلکی کی نسبت پاؤں زیادہ بلند اٹھتے ہیں.** گھوڑے کی اصل چال یعنی قدم اور دلکی اور خیز میں اچھی طرح اسی قاعدہ کی رعایت پائی جاتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۱۳). ۳. **چھلانگ ، اچھل کود.** جب سواری باہر قلعے کے آئی ، چالاک گھوڑے سے نکل کر جست و خیز کرتا ہوا لشکر امیر کی طرف چلا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۲).

کیسا آندھی ہے اپنی ایام کون کرتا ہے اس کو خیز سے تیز

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۶). ۴. **اٹھنے یا سونے سے جاگ اٹھنے کا عمل ، کھڑے ہونا ، (مجازاً) بیدار ہونا ، تیار ہونا.** بکرم خدائے تعالی و تبارک اللہ سے خفت و خیز مبارک. (۱۸۸۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۲). اس نے افت و خیز کے ساتھ رہائی پائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۱۶). ۵. **مستیٔ مادہ کبوتر وقت نشاط نر** (نور اللغات). [ف : خاستن - اٹھنا کا فعل امر].

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. **کدانا ، تیز دوڑانا ، سرپٹ دوڑانا.**
چلے بار قبلہ کے اوس وقت تیز جوانوں نے گھوڑے کیے اپنے خیز

(۱۶۹۳ء ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۶۲).

سہمیز کی اور خیز کیا اسپ لوی کو
پھرا لیا پھر نہ یداللہ نے کسی کو

(۱۸۸۹ء ، سنیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۱۵۸). ۲. **تیز چلنا ، سرپٹ دوڑنا ، بھاگنا.**

یہ کہکر جو گھوڑے کے سہمیز کی
اوس نے ہوا کی طرح خیز کی

(۱۸۶۹ء ، لغتِ عشق ، ۶). ہنگامِ غروبِ آفتاب وہ گھوڑا مثلِ باد صرصر کے تیز و تند ایک طرف خیز کر گیا. (۱۸۷۶ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۰۷).

۔۔۔ہونا محاورہ.
تیز چلنا ، بھاگنا ، سرپٹ دوڑنا. جب شریر بدگوہر ... جو ہراگی کی صورت اس وقت تک تھا یہ بدزبانی پیش آیا مہتر معقول وہاں سے خیز ہو گیا. (۱۸۹۱ء ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۲۸).

خیزا خیز (ی مج ، ی مج) م ف.
جلدی سے ، عجلت کے ساتھ ، تیزی کے ساتھ ، جھپا جھپ ، بھاگم بھاگ. اس کی گرمِ عنانی نے دم لینے کی فرصت نہ دی اور خیزا خیز منزل پر لا اتارا. (۱۸۶۳ء ، جوہرِ عقل ، ۹۳). غنی خان نے اپنے بیٹے کو چھوڑا اور خیزا خیز لدھیانے کے مقام میں اکبر کو سلام کیا (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۲۸۳). شباشب ... خیزا خیز ... ہوا روی. (۱۹۲۰ء ، وضعِ اصطلاحات ، ۲۰۱). [خیز (رک) + ا ، (عطف و اتصال) + خیز].

خیزاں (ی مج) م ف.
۱. **اٹھتا ہوا ، اوپر اٹھتا ہوا ، ابھرتا ہوا (عموماً افتاں کے بعد مستعمل).** دوسری شب ہمسایہ کی بل کے ساتھ افتاں و خیزاں سلطان شاہ کی بارگہ تک پہنچی. (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۴۳).

بحرِ وحدت کا شناور ہوں مجھے صورتِ موج
کبھی افتاں کبھی خیزاں کبھی پیچاں ہونا

(۱۹۰۹ء ، لغتِ درد ، ۳۸). ۲. (ایسی شے) **جس کو پھیلانے ، سکیڑنے یا دباؤ پڑنے کے بعد اپنی اصلی حالت پر خود بخود عود کر آئے ، لچک دار** (انگ : Elastic). (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۶۷). [خیز (رک) + ف : اں ، لاحقۂ حالیہ ناتمام].

خَیزُراں (ی لین ، ضم نیز سک ز) امذ.
بانس ، نرکل ، بید ، درخت آس جس کے پتے نہایت سر سبز اور تر و تازہ ہوتے ہیں.

لیے ہے ہاتھ میں اک چوبِ خیزراں وہ جواں
بلند بینی و خوش صورت و بزرگ نہاد

(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۸۳). عربی شاعری میں نسوانی حسن کا معیار یہ ہے کہ لڑکی ایسی بلند قامت ہو جیسے درختوں میں خیزراں کا درخت. (۱۹۷۶ء ، «اردو نامہ» کراچی ، جون ، ۵۳). [ع : خیزران (خ ز ر)].

خیزش (ی مج ، کس ز) است.
۱. **استادگی ، تناؤ ، کھڑے ہونے کا عمل** جس کا نسیج Tissue ہمیشہ قابلِ خیزش (Erectile) اور اسفنجی ہے. (۱۹۸۲ء ، میبلیا ، ۱۵۰). ۲. (ذکر کی) **استادگی ، تناؤ** آلاتِ تناسل کی رگوں میں خون بھر جانے سے خیزش پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ء ، فلسفۂ جذبات ، ۲۰۲). [ف : خیزش ، خاستن - اٹھنا کا حاصلِ مصدر].

خیزی (ی مج) امث.
۱. رک : **خیزش کے معنی نمبر ۲.** سوزاک کے ساتھ ایک اور مصیبت لازمی ہے کہ اس مرض میں تندی اور خیزی ... ہوتی ہے. (۱۹۱۱ء ، نشاطِ عمر ، ۱۰۰). ۲. مرکبات میں **بطور جزو دوم آ کر «اٹھنا» یا پیدا کرنا کے معنی دیتا ہے.** اگر یہ نوکر میرا اس طور پر مجھ کو عادتِ سحر خیزی نہ سکھلاتا تو یہ حجم تصنیفات میرا کس طرح مرتب اور طیار ہوتا. (۱۸۵۹ء ، رسالہ تعلیم النفس ، ۱ : ۷). اور وعظ اور تلقین عام طور پر ہوتا تھا اور شب خیزی و عبادت خاص عمل میں آتی تھی. (۱۹۰۲ء ، مرأۃ الحقائق ، ۸۷). معنی خیزی جانچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق کسی مفروضہ کو لے کر آغاز کیا جائے. (۱۹۶۸ء ، اطلاقی شماریات ، ۲۱۸). [خیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

خیساندہ (ی مج نیز ی مج ، غنہ ، فت د) امذ.
۱. **وہ دوا جو بھگو کر پی جائے.** جاہل مدعی (طبابت) دوا کے بنانے میں خیساندے اور جوشاندے کو جدا نہ جانتا تھا. (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۱۰۹). اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو صبح کے وقت یہ خیساندہ پلائیں. (۱۹۳۶ء ، ترجمۂ شرح اسباب ، ۲ : ۱۳۶). ۲. (حیاتیات) **ایسا پانی جس میں سڑی ہوئی گھاس اور پتے وغیرہ ہوں.** بعض انواع خیساندوں میں بھی پائی جاتی ہیں. (۱۹۳۹ء ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۷۳). [ف : خیسانیدن - تر کرنا ، کا اسم مفعول].

خُبش (ی لین) امذ.
ایک موٹا اور کھردرا کپڑا ، ٹاٹ (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [ع].

خیش (ی مج) امذ (قدیم).
رک : **خویش.**

نہ ماں باپ کوں عار فرزند کا
نہ خیشاں کوں کچھ یاد پیوند کا

(۱۶۳۵ء ، قصۂ بے نظیر ، ۶۳).

کیا بھیا و بیونہ کو خیش کر
اسے ہو کو آپا کرے سو ہر

(۱۶۸۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۵).

خَیشُوم (ی لین ، و مع) امذ.
۱. **ناک ، ناک کا اندرونی حصہ ، ناک کی جڑ ، دونوں نتھنوں کے بیچ کی ہڈی ، ناک کا بانسا.** یہاں تک کہ تا کہ خیشوم تک پہنچ جائے اور حلق سے نکل آئے. (۱۹۳۷ء ، جراحیات زہراوی ، ۶۳). ۲. **مچھلی کا جبڑا جس سے وہ سانس لیتی ہے ، گلپھڑا.**

مچھلیاں پوری طرح پانی ہی میں رہتی ہیں اور ... یہ تمام عمر خیشوم ... سے سانس لیتی ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۲۹). حشرات (Insects) کے آباؤاجداد (Ancestors) نے عارضی طور پر آبی زندگی اختیار کی تھی جس کی وجہ سے ان میں خیشوم (Gills) نمو پا گئے جو ... پروں میں تبدیل ہو گئے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۲). [ع : (خ ش م)].

خَیشُومی (ی لین ، و مع) صف.
خیشوم (رک) سے منسوب یا متعلق. پہلا نظریہ ترغرائی خیشومی نظریہ کہلاتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۲). [خَیشُوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

خَیط (ی لین) امذ.
دھاگا (جامع اللغات). [ع : (خ ی ط)].

ـــ اَبیَض کس صف (ـــ فت ا ، سک ب ، فت ی) امذ.
سفید دھاگا ؛ (مجازاً) صبح کی روشنی، سپیدۂ سحر، صبح صادق.

خیط ابیض کے عوض میرے لیے
لاتی ہے سر پر اٹھا کر دار صبح

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۵).

فروغ صبح صادق عشق صادق گر کرے پیدا
بگولا خیط ابیض ہو مرے صحرائے الفت کا

(۱۸۷۳ ، بیخود (ہادی علی) ، ۵ ، ۱).

نہیں یہ باتیں کہ تاباں ہوئی صبح عاشور
خیط ابیض کا ہوا چرخ مکو کب پہ ظہور

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۸۸). گویا نسیم سحر کی مضراب خیط ابیض کو بجا رہی ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی بارات ، ۱۱۵). [خیط + ابیض (رک)].

ـــ اَسْوَد کس صف (ـــ فت ا ، سک س ، فت و) امذ ؛ ~ خَیطُ الاَسْوَد.
کالا دھاگا ؛ (مجازاً) رات کی تاریکی. خیط الاسود رفتہ رفتہ فضا کو محیط کر رہا تھا. (۱۹۳۳ ، یدقدرت ، ۹۸). نماز کے متعلق شبہ ہوا کہ "خیط ابیض" اور "خیط اسود" سے کیا مراد ہے. سرکار نے اس کی تشریح فرما دی. (۱۹٦۰ ، گل کدہ ، جعفری ، ۱۰۱) [خیط + اَسْوَد (رک)].

ـــ ُ البَطْن (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ط) امذ.
بطن کا ریشہ. کیڑے محض اوس اضطراری حرکت کے لحاظ سے تو متحرک بالذات کہیں سمجھے جا سکتے ہیں جو ان کے خیط البطن اور سلعۃ الراس کے اوس حصہ سے سرزد ہوتی ہے جس کو ایک ہی وقت میں مختلف احساسات سے اثر پذیر ہونے سے تعلق ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۸٦). [خیط + رک : ال (۱) + بَطْن (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
دھاگے جیسا ، دھاگے کی طرح کا. گر برگ غیر معین اور عرشے کے ابھار پر واقع ہوتے ہیں اور ساتھ ہی خیط نما نر اور مفرد کلغیاں ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۹۲). [خیط + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا ، دکھائی دینا].

خَیطَہ (ی لین ، فت ط) امذ.
(حیاتیات) باریک ریشہ ، رشتک (انگ : Filanent) ؛ چابک نما حصہ ، سوطہ (انگ : Flagellum). بعض جانور جو مینڈک کے منوی حوین کی طرح خیطہ کے ذریعہ حرکت کرتے ہیں خیطیے (Flagellate) کہلاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، سعیدالدین ، ۱۷۹). کیلیمس کا ... کام یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ اپنے کو میزبان پر چپکائے رہنا کیونکہ پرانا خیطہ پرانی کینچلی کے ساتھ ہی رہ جاتا ہے. (۱۹٦۹ ، تشریح ، ٦۰). [ع : (خ ی ط)]

خَیطی (ی لین) صف.
خیط (رک) سے منسوب یا متعلق ، (حیاتیات) خلیے کی بالواسطہ تقسیم کا (طریقہ). انسان آنت کے کہفہ میں اببان کے پہنچنے سے قبل یا بعد اس کا مرکزہ ایک سے دو اور دو سے چار مرکزوں میں تقسیم ہو جاتا ہے. یہ تقسیم خیطی طریقے پر ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۳۴). [خیط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دُودَہ (ـــ و مع ، فت د) امذ.
دھاگے جیسا کیڑا جو نہایت چھوٹا اور دونوں سروں پر کٹو دم ہوتا ہے. ایسے کیڑے معائے مستقیم میں پیدا ہوتے ہیں (جدید تحقیقات کے مطابق یہ امور یعنی کان آنت میں رہتے ہیں) ، نارو (انگ : Thread Worm). فیلاریا نامی خیطی دودہ جس سے گرم ملکوں میں فیل پاکی خطرناک بیماری پیدا ہوتی ہے اپنی زندگی مچھر میں شروع کرتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۸۰۱). [خیطی + ع : دودہ ـ کیڑا].

ـــ ریزے (ـــ ی مج) امذ ؛ ج.
(حیاتیات) اکثر خلیوں کے نخزمائے میں پائے جانے والے چھوٹے سلاخ نما یا دانے دار اجسام جو توانائی مہیا کرتے ہیں ، نخزمائی ذوات. سکنر (۱۹۵۳) نے ... یہ بھی معلوم کیا کہ خیطی ریزوں (Mitochondria) میں خامرے کی بالکل فعالیت نہیں ہوتی. (۱۹٦۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۳۸). [خیطی + ریزے (ریزہ (رک) کی جمع)].

خَیطِیَت (ی لین ، کس ط ، شد ی بفت) امث.
(حیاتیات) خلیے کی بالواسطہ تقسیم یا سادہ خلوی تقسیم. سب سے پہلے منفرد مرکزہ ایک طرح کی خیطیت (Mitosis) (سادہ خلوی تقسیم) کے ذریعے دو ایک جیسے منفرد مرکزوں میں تقسیم ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۱۰۵). [خیط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

خَیطِیَتی (ی لین ، کس ط ، شد ی بفت) صف.
خیطیت (رک) سے منسوب یا متعلق ، خیطیتی تپ. (Bisset) پست

اور اس کے رفقائے کار کا خیال ہے کہ تقسیم عدم خیطئی (Amitotic) ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۵۱).
[خیطت (رک) / خیطیہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ تَپ (ـــ فت ت) امث.
(طب) فلاریا نامی طفیلی باریک کیڑے کی وجہ سے پیدا ہونے والا بخار (یہ کیڑا خاص قسم کی مکھیوں اور مچھروں کے ذریعے خون میں داخل ہوتا ہے) راقم ہذا نے خیطئی تپ Filarial Fever کی چند اصابتیں دیکھی ہیں جو افیم کے عادتی استعمال سے رک گئیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۶۹). [خیطئی + تپ (رک)].

خَیطِیَّہ (ی لین ، کس ط ، شد ی بفت) امذ.
۱. **(حیاتیات) رشتہ نما کیڑا، پتلا استوانی شکل کا کیڑا (انگ : Nematode)**. خیطیہ ... اس صنف کے بعض جانور بالکل تاگے کی طرح ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۲۳).
۲. **ایسا جانور جس کے ایک یا زیادہ سوطیے (چابک نما حصے) ہوتے ہیں.** بعض جانور جو مینڈک کے منوی حوین کی طرح خیطلہ (Flagellum) کے ذریعہ حرکت کرتے ہیں خیطیے (Flagellate) کہلاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، سعید الدین ، ۱۷۹). [خیط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خَیفا (ی لین) امث.
۱. **وہ گھوڑی جس کی ایک آنکھ سیاہ اور ایک سفید ہو** (نوراللغات).
۲. **(ادب) نثر یا نظم میں ایک لفظ منقوط اور دوسرا غیر منقوط لانا** (علم بدیع). صنعت خیفا یہ ہے کہ ایک کلمے کے کل حروف مہملہ یعنی غیر منقوط اور ایک کلمے کے سب حروف نقطہ دار ہوں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۷۹). [ع : (خ ی ف)].

خَیفَت (ی مع ، فت ف) امث (قدیم).
رک : خفت.

نکو کر آس دنیاں کی بہوت پچھتاوے گا آخر
پشیماں ہوئے گا دنیا نپٹ خیفت سلامت

(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان (ق) ، ۹۳).

خیک (ی مع) امث.
پانی بھرنے کی مشک (پلیٹس). [ف].

خَیل (۱) (ی لین) امذ.
۱. **گھوڑے.**

گلیم پوش دو شالے بچھا کے سوتے ہیں
جو تھے پیادے وہ اب ہو گئے ہیں خیل سوار

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳). ۲. **انسانوں یا حیوانوں کی کثیر تعداد ، انبوہ ، گروہ ، جماعت ، گلہ ، پیدلوں یا سواروں کا دستہ.**
آئے پہلوانان ازاں انجمن آئے خیل دشمن تھے بیروں دوتن
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۳۲).

تحقیق ہوا عرس تو کر داڑھی کو کنگھی
لے خیل مریداں گئے وہ بزم جہاں ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۶).

وہ باڑھوں کی ڈیلیں غزالوں کے خیل
وہ اڑنے کہ کوہ زمیں بھی دیل

(۱۸۳۷ ، صدیہ ، وزیر علی صبا ، ۱۰۲). وہ خیل پری رویاں مع اسباب و سامان غائب ہوگیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۴۴).

خیل خوباں میں گو حسیں ہیں سب
پر ترے حُسن کے قتیل ہیں سب

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت ، ۶۴).
فرد ہے لیکن بجائے خیل ہے قطرہ کیفیت نمائے سیل ہے (۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۷۳). خیل (گروہ) واحد بھی ہے اور جمع بھی. (۱۹۸۲ ، اردو قواعد ، ۱۳). ۳. **بڑا ، عظیم ؛ بہت ، بسیار.**

سو سہار پئے سوں کر کار خیل
کہ ظاہر دے اس حقیقی میں سیل

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۰). ۴. **خاندان ، قبیلہ.** تمہارے خیلوں اور حرموں کو ابراہیم کی قید سے میں نے آزاد کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷). طبقہ سٹرٔبنی میں ایک سو پانچ خیل ہیں اور طبقہ بٹنی اور طبقہ متی میں ملا کر ۷۷ خیل ہیں. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون (ترجمہ) ، ۳۰۸). [ع : (خ ی ل)].

ـــــ تاش امذ.
۱. **ایک دستے یا رسالے کے سپاہی ، ساتھی سپاہی ، ایک ہی مالک یا آقا کے غلام.**

ایک تاش نے کہا تھا جو خیلتاش کو سُن
دشمن کو جب تو چھیڑے مت بیٹھ ہو کے سُن گُن

(۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان (حسن علی خان) ، ۸۲). ۲. **دس سواروں کا افسر ، (مطلقاً) افسر ، امیر لشکر ؛ مالک.** اس کے بعد قائد کا عہدہ تھا جو ایک سو سوار کا سردار ہوتا تھا اس کے نیچے خیلتاش ہوتے جن کے ماتحت دس دس سوار رہتے تھے. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱). [خیل + تاش (۲) (رک)].

ـــــ خانَہ (ـــ فت خ) امذ.
خاندان ، کنبہ ، قبیلہ ؛ خاندان اور قبیلے کے لوگ.

چلا خیل خانہ بھی ہور خاص و عام
چلے شہ کے مانند غمگیں تمام

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۳). یہ قرار پایا کہ خیلخانے و حرم ان کے ان ہی کو دیدیے جاویں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷). [خیل + خانہ (رک)].

ـــــ خَیل (ـــ ی لین) م ف.
گروہ در گروہ ، جوق در جوق ، فوج در فوج. صبح کو حسب دستور لشکر خیل خیل اور ڈیل ڈیل میدان جنگ کی جانب روانہ ہوئے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۶۹).

ہر سمت خیل خیل سیاہ غنیم ہے
لیکن ادھر ہیں قلعے میں گنتی کے جاں نثار

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۸۷). [خیل + خیل].

ـــــ دار امذ.
لشکر یا قبیلے کا سردار افغانوں اور خیلداروں کو جو بے جاگیر تھے بلا کے کہا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۳۸)۔ [خیل + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ دَرْ خَیل (ـــــ فت د ، سک ر ، ی لین) م ف.
رک : خیل خیل.
پوچھا تم لوگ خیل در خیل جاتے ہو کدھر کو صورت سَیل
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳)۔ شہزادہ اور شکاری خیل در خیل صورت سیل جاتے تھے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۹)۔ [خیل + ف : در ـ میں + خیل]۔

ـــــ و حَشَم (ـــــ و مج ، فت ح ، ش) امذ.
نوکر چاکر ، خادموں اور ملازموں کا گروہ. غرض اسی طرح جوق جوق ہر خیل و حشم متواتر ہر قدم آتے تھے۔ (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، اسیر ، ۷۲)۔
رستے میں گر نہ ٹھہرے تو تم بھی جا ملو گے
گزرا ابھی ہے یاں سے خیل و حشم تمہارا
(۱۸۹۳ ، کلیات نظم حالی ، ۱ : ۹۰)۔ شہنشاہ کونین کا دربار نقیب و چاوش اور خیل و حشم کا دربار نہ تھا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۲۳)۔ [خیل + حشم (رک)]۔

ـــــ و خَدَم (ـــــ و مج ، فت خ ، د) امذ.
رک : خیل و حشم.
خیل و خدم اس کے منتظر تھے مانندِ حواس منتشر تھے
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۰)۔
ہیں جو یہ عرصۂ کاغذ پہ حروف و حرکات
یہی لشکر ہے یہی فوج یہی خیل و خدم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲)۔ [خیل + و (عطف) + خدم (رک)]۔

خَیل (۲) (ی لین) امذ.
گمان ، تصور ، خیال.
خیال و وہم بیشک خام ہیں سب
یہاں خیل و خرد گمنام ہیں سب
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲)۔ [ع : (خ ی ل)]۔

خَیل (۳) (ی لین) امذ.
خچر کی طرح کا ایک جنگلی جانور. سانبھر اور خیل اور ایسے بڑے جانوروں کے لئے ۷۵۵ ایکسپریس کوہ ہمالیہ کے کل جانوروں کے لیے ۳۰۳ بور یا ۳۵۰ بور۔ (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۱۰۱)۔ [مقامی نیز رک : خیل (۱)]۔

خِیل (ی مع) امث.
بھنا ہوا چاول یا اناج ، کھیل. جب گندم مہنگی ہو جاتی ہے تو سفید جوار کا آٹا گندم کے آٹے میں ملا کر بازار میں بیچا جاتا ہے. جوار کے دانوں کے خیلیں بھی بنا کر کھائی جاتی ہیں۔ (۱۹۶۶ ، جانگلوس ، ۹۶)۔ [کھیل (رک) کا بگاڑ]۔

خِیلا (ی مع) صف مث.
بدتمیز ، جھگڑالو ، بے سلیقہ ، احمق ، پھوہڑ ، بے ڈھنگی عورت.
دبلی پتلی ہوں مرے تو نہ ہیٹو کپڑے
ارِی او جان ارِی خیلا ارِی اونگتی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۱)۔ نصیبن بڑی خیلا اور مغرور تھی ، عقل مندی سے دور تھی۔ (۱۸۷۲ ، تہذیب النسا ، ۹۹)۔
نہ نیک سے تجھے رغبت نہ بد کی خواہش ہے
کسی کی ہو کے تو رہتی نہیں ہے اے خیلا
(۱۹۰۷ ، «مخزن» ، دسمبر ، ۴۳)۔ ابھی یہ کون خیلا پاؤں بیوی نوبہار ہیں ، بلکہ کھوای لال نکام۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا ، ۵۰)۔ اس کے بعد وہ بالکل اصل سوال سے ہٹ کر خیلاؤں کی طرح اول فول بکنے لگیں۔ (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۳۳)۔ [کھیلا (س : کشور یہٗ : [illegible]) ـ بچھڑا یا کھیل (رک) سے]۔

ـــــ بَنانا محاورہ.
بیوقوف بنانا ، بیوقوف سمجھنا. مردوے حواس میں آ ، کیا تو نے مجھکو خیلا بنایا ہے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۵۳۳)۔

ـــــ پانْتھا / پانْتھہ (ـــــ کس ، ن غ / فتح) صف مث.
وہ عورت جسے اپنی سُدھ نہ ہو ، پھوہڑ عورت (نوراللغات)۔ [خیلا + پانتھا / پانتھہ (رک)]۔

ـــــ پَن / پَنا (ـــــ فت پ) امذ.
پھوہڑپن ، بد سلیقگی ، بے ڈھنگی ، حماقت.
مجھے زور لگتا ہے خیلا پن اس کا
پِلپِلا سا ہے یہ ترا اوت خوبیا
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۴۲))۔ سچ تو یہ ہے کہ خیلا پنے سے اپنے خراب ہوئی۔ (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۹۰)۔ قسم اللہ کی جمیلہ تمہارا یہ خیلا پن ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ (۱۹۵۵ ، تیغ عورتیں ، ۱۷)۔ [خیلا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ جان پیلا (ـــــ ی مج) صف مث.
رک : خیلا پانتھا (فرہنگ آصفیہ)۔ [خیلا + جان (رک) + پیلا (رک)]۔

ـــــ خَنْدی (ـــــ فت خ ، سک ن) صف ، مث.
بدزبان اور بے ڈھنگی عورت. اری سر منڈی باندی تو اتنا جھوٹھ کیوں بولتی ہے اللہ کرے تیری ہوئی ہوئی اوپر والیاں لے جائیں تو خیلا خندی۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۳۸)۔ [خیلا + خندی (رک)]

خُیَلا / خُیَلاء (ضم خ ، فت ی) امذ.
تکبر ، نخوت ، خود پسندی. وہ جو واقع ہوا ہے حرمت اور کراہت سے اسبال اور تطویل سے ازار اور ثوب کے بیچ میں ، مقید بقصد خُیَلا اور تکبر اور تزئین کے ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۱)۔ مذہب میں ایک پہلو دین کا بھی اور وہ ... یہ ہے کہ اسراف نہ ہو خیلا نہ ہو ، تشبہ بالنساء نہ ہو۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۹۶)۔ [ع : خُیَلاء (خ ی ل)]۔

خَیلَہ (ی مج ، فت ل) صف ، مث.

وک : خیلا. نہیں چمیلہ ، یہ ڈھاؤ میلہ ، پائیے گی یہ نہ لائل ہو کی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۵۸).

خَیلی (ی لین) م ف.
بہت ، بہت زیادہ.

یہ شہزادہ رکھتا ہے بختِ بلند
ہے خیلی قوی طالع و ارجمند

(۱۸۰۷ ، بہاردانش ، طپش ، ۵). اکرام حسین صاحب (اپنے والے دائے بریلی کے یہ مطلع کرامت علی خان شہیدی کا پڑھ کے کہنے لگے کہ ایسا کہنا خیلی دشوار ہے. (۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکہ زیبا ، ۳۵). [ف].

خِیَم (کس خ ، فت ی) امذ ، ج.
خیمے ، ڈیرے ، تنبو (جمع).

برپا جو ہو چکے خیمِ آسمانِ حشم
عباس سے کہا شہِ دیں نے بچشمِ نم

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۰۸).

بارگہِ قیصری اک قلزمِ متّوج ہے
اس کی موجیں ہیں یہ لوجیں اور حباب اس کے خیم

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۱۲). [خَیمَہ (رک) کی جمع].

خَیمَگی (ی لین ، فت م). (الف) امذ.
۱. افسر جو خیمے لگواتا ہے (جامع اللغات). ۲. خیموں کی حفاظت ، درستی اور مرمت کرنے والا شخص (اب و ، ۱ : ۲).
(ب) امث سوئی جس سے خیمے سیتے ہیں (جامع اللغات) [خَیمَہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت ، (ہ مبدل بہ گ)].

خَیمَہ (ی لین ، فت م) امذ ، ج ـ خیما.
کپڑے کی موٹی اور مضبوط چادر یا چمڑے کا عارضی قیام کے لیے بنایا ہوا مکان جس میں ایک یا دو تھم ہوتے ہیں جو اصطلاحاً چوب کہلاتے ہیں ، تنبو ، ڈیرا ، راؤٹی.

دیے خیمے صحرا میں شہ کوچ کر
کہ بیاراں انھیں تھیر جیوں ڈیر پر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲).

آنکھوں سے آنسو چلے جاتے تھے یار
پھرتی تھی خیمہ میں روتی بے قرار

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۷). اول اس نے گھاس پھوس کے مکان بنائے پھر خیمہ و خرگاہ ایجاد کیے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۶۷). آراستہ خیمہ میں سفید فرش پر میزیں سجی ہوتی تھیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳۲).

خیمۂ دیبا تختِ مطلا مسند زیبا تاجِ ثریا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، جعفر طاہر ، ۶۰). [ع : (خ ی م)].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
کوچ کرنا ، سفر کرنا تب ابرام نے خیمہ اٹھایا اور مری کے میدانوں میں جو حبری میں واقع ہے آ رہا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۳).

ـــــ اُٹھنا محاورہ.
سفر پر روانہ ہونا.

یہ آہ کون محفلِ ہستی سے اٹھ گیا
خیمہ یہ کس کا منزلِ ہستی سے اٹھ گیا

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸۵).

ـــــ اَزرَق کس صف (ـــــ فت ا ، سک ز ، فت ر) امذ.
نیلا خیمہ ؛ (مراد) آسمان (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [خیمہ + اَزرَق (رک)].

ـــــ اِستاد ہونا / اِستادہ ہونا محاورہ.
خیمہ کھڑا ہونا ، خیمہ نصب ہونا ، ایستادہ ہونا.

فرشِ سبزہ پر لبِ جو بیٹھ کر پیتی ہے شراب
خیمۂ ابرِ سیہ لے آسماں استادہ ہو

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲).

رشک کے مارے ہوا خیمۂ ماتم گردوں
کربلا میں ہوا استاد جو خیما ان کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۳).

ـــــ اُکھاڑنا محاورہ.
خیمہ ہٹانا. ع : خیمہ اکھاڑیں کہ ہیں صابر شہ ہُدا (۱۸۸۵ ، عشق (مہذب اللغات)). یکایک ان گوپیوں نے گوکل سے اپنے خیمے اکھاڑ لیے اور اس چراگاہ سے سب مویشی لے کر بندرابن چلے گئے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۳۲).

ـــــ باہَر نِکالنا محاورہ.
سفر کی تیاری سے پہلے خیمے کی روانگی کا سامان کرنا. اس نے حکم دیا کہ خیمے باہر نکالے جائیں. (۱۸۸۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۸۳).

ـــــ بَپا کرنا / بَرپا کرنا محاورہ.
خیمہ نصب کرنا ، تنبو لگانا. صحرائے کربلا میں آ کر لبِ فرات خیمے بپا کر لیے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۸۲).

خیمے بپا کرو اسی صحرا میں پیش و پس
تھی ہم کو مدتوں سے اسی خاک کی ہوس

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۳۸). اس معظم و مکرم نے ایک خیمہ نہایت وسیع و رفیع و مکلف صاحب قران اعظم شاہزادہ خورشید تاج بخش کے واسطے برپا کرایا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۷۶).

ـــــ بَرپا ہونا محاورہ.
خیمہ نصب ہونا ، تنبو لگنا. اس نے دور سے دیکھا صحرائے سبزہ زار میں ایک خیمہ برپا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۲).

ـــــ بَردار (ـــــ فت ب ، سک ر) صف.
طفیلی ، حاشیہ بردار ، پٹھو. سوویٹ روس ہمیں شک و شبہ اور بدگمانی کی نظر سے دیکھتا تھا اور ہمیں امریکہ کا خیمہ بردار

تصور کرتا تھا. (۱۹٦۷ ، جس ورق سے آن ہو پرواز میں کوتاہی (ترجمہ) ، ۱۹۲). [خیمہ + ف : بَردار ، بَرداشتن ـ اٹھانا].

---پڑنا محاورہ.
ڈیرا لگنا ، خیمہ نصب ہونا. کشتیوں میں بھی خیمے پڑے.(۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۸).

---تاننا محاورہ.
خیمہ لگانا.

اپناں سارا حشم آن رخت سراچی خیمی تان

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۲۸).

وہ بہشتی ہے قفس میں اور اس کا نام روشن ہے
ہوا پر خیمۂ معنی کو اکبر تان دیتا ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۵۷).

---دوز (---و مج) صف.
خیمہ سینے اور بنانے والا. خدا بخش خیمہ دوز کے بیٹے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۳۳). [خیمہ + ف : دوز ، دوختن ـ سینا].

---دوزی (---و مج) امث.
خیمے سینے کا کام یا پیشہ. وہ خیمہ دوزی کر کے اپنی روزی پیدا کرتا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۷۹). [خیمہ ـ دوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ (قدیم).
ڈیرا لگانا ، خیمہ نصب کرنا.

غلط اس بات میں ، میں نے کہا ہے
شہِ حُسن اس جگہ خیمہ دیا ہے

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۲).

---ڈالنا محاورہ.
ڈیرا لگانا ، خیمہ نصب کرنا ، فروکش ہونا ، قیام کرنا. عرب کے لوگ جنگلوں میں اپنے خیمے ڈالے پڑے رہتے ہیں. (۱۸٦۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد (محمد حسین) ، ۲ : ۱۷). سلطان شان و شوکت امیرانہ سے دریائے دجلہ کے کنارے پر خیمہ ڈالے پڑا تھا (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۲۹). دریا کے کنارے خیمے ڈال دیے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ۱۵۸).

---ڈیرا (---ی مج) امذ.
خیمہ اور تنبو ، خیمے ڈیرے کی پروا نہ کرتے تھے. سخت گرمی سخت جاڑا برف باراں سب سر پر لیتے تھے. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۰۹).

جھیلوں نے جھلّے گاڑے تھے پربت پر چھاؤنی چھائی تھی
تھی خیمے ڈیرے بادل کے کہرے نے قنات لگائی تھی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲۵). [خیمہ + ڈیرا (رک)].

---زَن (---فت ز) (الف) صف.
خیمہ لگانے والا ، (مجازاً) فروکش ہونے والا ، قیام پذیر. عربوں کا ایک گروہ بغداد کے قریب خیمہ زن ہوا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۸).

ہوا خیمہ زن کاروانِ بہار ۔ ارم بن گیا دامنِ کوہسار

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۹٦). بغدادی فوج خانقین میں خیمہ زن ہوئی. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، شاہ معین الدین ندوی ، ۳ : ۸۸). ف : ہونا. (ب) امذ. سیر و تفریح وغیرہ کے لئے خیمہ لگا کر رہنے والا. صبح سے شام تک کے پروگرام میں ہر خیمہ زن (Camper) کو صبح سویرے ... اٹھانا چاہیے. (۱۹۲٦ ، طلیعہ ، ۲۸). [خیمہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا ، لگانا].

---زَنی (---فت ز) امث.
خیمہ لگانا ، خیمہ لگانے کا کام. سب سے پہلے اس جگہ کے مقامی حالات کو جہاں خیمہ زنی کا ارادہ ہو پوری طرح معلوم کر لینا چاہیے. (۱۹۲٦ ، طلیعہ ، ۲۸). [خیمہ + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف.
خیمہ بنانے والا. تاریخ صرف ایک عمر خیام کی گواہ ہے جو خیمہ ساز ابراہیم کا بیٹا تھا. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۳۹). [خیمہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---فِگَن (--- کس ف ، فت گ) صف.
رک : خیمہ زن. اک میدان فراخ ... میں خیمہ فگن ہوئے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲۸). ف : ہونا. [خیمہ + ف : فگن ، فگندن ـ ڈالنا].

---کَرنا محاورہ.
ڈیرا ڈالنا ، خیمہ نصب کرنا ، خیمہ لگانا.

کیا خیمہ بخشش کے تالاب پر
اوتارا ہوا عالم آب پر

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۳۱).

---کَھڑا کَرنا محاورہ.
خیمہ نصب کرنا ، تنبو لگانا (جامع اللغات).

---کَھڑا ہونا محاورہ.
خیمہ نصب ہونا ، تنبو لگنا. بعضے خیمے کھڑے ہو گئے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۰۷).

---گاڑنا محاورہ.
خیمہ لگانا ، فروکش ہونا.

اجاڑو نہ پھر سے خدارا اجاڑو
مرے دل کی بستی میں خیمے نہ گاڑو

(۱۹۵۰ ، سموم و صبا ، ۹۸).

---گہ امث ، امذ.
خیمہ لگانے کی جگہ ، وہ مقام جہاں خیمے لگے ہوں ، کیمپ ، لشکرگاہ.

ابھار سینے پہ اس کے کچوں کا ہے بارے
یہ شام حسن کے ہے خیمہ گہ کی کھوری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۶۲). بحیرہ مردہ کے مشرق میں ایک خیمہ گاہ سے اس کا گزر ہوا. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، عنایت اللہ ، ۶۷). چھ سو مسلح سپاہی کہاروں کی وردی میں ساتھ ہوتے شاہی خیمہ گاہ کے گرد سخت پہرے تھے. (۱۹۳۹ ، افسانہ پدمنی ، ۱۱۳). ابن الندیم نے موضع بلاط کو جس کے نام سے یہ جنگ زیادہ موسوم ہے ، ۲۰ جون ۱۱۱۹ء کی رات یعنی فیصلہ کن جنگ سے آٹھ دن پہلے روجر کی خیمہ گاہ بتایا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۷). [خیمہ + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ گاہ کَرنا محاورہ.
کسی جگہ خیمہ لگانا ، کسی مقام پر پڑاؤ ڈالنا. ایلیم سے کوچ کر کے دریائے قلزم پر ڈیرے کئے اور دریائے قلزم سے کوچ کر کے دشت سین کو خیمہ گاہ کیا اور کوچ کر کے ... دفقا میں آ اترے (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۶۵).

ـــ لَگانا محاورہ.
ڈیرا ڈالنا ، خیمہ نصب کرنا. میری غلط فہمی تھی جو آپ کی بارگاہ اختیار کے سامنے اپنا خیمہ لگاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۰۱). حکومت کے خاص خاص لوگوں کو لے کر وہ بغداد سے ایک دن کے سفر پر پہنچا اور وہاں خیمے لگائے اور اپنے بھائی کا انتظار کرنے لگا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۲۱۱). رات گزارنے کے لئے خیمہ لگایا گیا. (۱۹۷۵ ، تلاش کے سفر ، ۷).

ـــ مارْنا محاورہ.
ڈیرا ڈالنا ، خیمہ نصب کرنا ، فروکش ہونا. وزیر ... جب شہر آلان کی حد میں پہنچا وہاں کی آب و ہوا اسے خوش آئی پہاڑ کے دامن میں خیمہ مار کر چند روز مقام کیا. (۱۸۴۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۳).

آؤ قدم بڑھاؤ تو جنات عدن کو
جن میں کہ پہلے رہتے تھے تم خیمہ مار کر
(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۸۱).

ـــ نِکالْنا محاورہ.
سفر کی تیاری سے پہلے خیمے کی روانگی کا اہتمام کرنا.

خیمے مسافران عدم نے نکالے ہیں
جس قافلہ میں تم ہو وہ سب چلنے والے ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۸).

ـــ نِکَلْنا محاورہ.
سفر کی تیاری سے پہلے خیمے کی روانگی کا اہتمام ہونا.

بحر دنیا سے سفر اپنا ہے صندوق سکوں
شامیانہ ہے کہاں خیمہ ہمارا نکلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۱).

خیمے (ی لین) امذ ؛ ج.
خیمہ (رک) کی جمع (محاورے میں مستعمل).

ـــ ڈال دینا محاورہ.
چھاؤنی چھا دینا ، اتر پڑنا ، ڈھئی دے دینا (مخزن المحاورات).

ـــ ڈیرے ڈال دینا / ڈالْنا محاورہ.
چھاؤنی چھانا ، پڑاؤ ڈالنا ، فروکش ہونا. بس جہاں تھوڑا بہت پانی نظر آیا ، ذرا سبزہ نے منہ دکھایا وہیں بیٹھ گئے اور خیمے ڈیرے ڈال دیے. (۱۹۲۴ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۷).

رات نے خیمے ڈیرے ڈالے ہولے ہولے کہاں کہاں
پورب پچھم اتر دکھن پھیلا کالا بھبھوت دھواں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۳).

خِینا (ی مع) امث ؛ رک : خنیا.
سریلی آواز ، گانا ، سُر (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [ف].

ـــ گَر (ـــ فت ک) امذ ؛ رک : خنیا گر.
گویا ، مغنی (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). جلسے اور جم گھٹے جم گئے بادہ خوار لٹ گئے خنیا گران ناہید سرا نے تانیں مارنا شروع کیں اور مبارک باد گانے لگیں. (۱۸۸۴ ، انتخاب طلسم ہوش ربا ، ۵۵). [خنیا + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

خُیُو / خِیُوْ (فت خ ، و مع / ی مع ، سک و) امذ.
تھوک ، لعاب.

خطا کہ نشہ بخش شراب طہور ہو
یک قطرہ بھی دہن میں ترے لب کے خیو کا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳). [ف].

خُیُور (ضم خ ، و مع) امذ ؛ ج.
نیکیاں ، برکتیں ، خیر (رک) کی جمع. میں نے ان جماعتوں کو متعین کیا ہے جن کے تحت تمام عظیم خیور اور شرور آتے ہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (تمہید) ، ۵). [ع : (خ ی ر)].

خُیُوط (ضم خ ، و مع) امذ.
۱. دھاگے ، ڈورے ، ڈوریاں. موافق خیوط کے نہایت دقیق یا آنکہ مانند نسج عنکبوت کے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۳). ۲. ترازو کے ڈورے جن میں پلڑے بندھے ہوتے ہیں. قس

خیوط ترازو حسین و حسن   علاقہ ہے بنت رسول زمن
(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۶۸). [خیط (رک) کی جمع].

ـــ لَونِیَّہ کس صف (ـــ و لین ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
(حیاتیات) ریشہ نما اجسام جو جاندار خلیوں کے مرکزاؤں میں ہوتے ہیں ، لونی اجسام (انگ : Chromosomes). بعض حیوانات میں انقسام پذیر تواتوں کے اس مرحلہ میں صرف چار خیوط لونیہ (کروموسومس) مل سکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجات ، ۱ : ۱۵). [خیوط + لَون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

خُیُول (ضم خ ، و مع) امذ.
گھوڑے ؛ رسالے ؛ قبیلے (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [خیل (رک) کی جمع].

د (دال) امث.

صوتی اعتبار سے اُردو حروفِ تہجی کا سترھواں ، دیوناگری کا اٹھارواں ، فارسی کا دسواں اور عربی کا آٹھواں حرف صحیح (مصمتہ)؛ صوتیات کی رو سے مسلسل صوتیہ ، اسے دالِ مہملہ اور دالِ غیرمنقوطہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا مخرج دانت ہیں ، اس وجہ سے دندانی یا اسنانی حرف کہلاتا ہے۔ زبان کی نوک بالائی دانتوں کے پیچھے ہوا روک کر چھوڑی جائے تو یہ مصمتہ پیدا ہوتا ہے۔ شمسی حرف ہے یعنی اس پر "ال" داخل ہو تو پڑھا نہیں جاتا۔ ترتیبِ ابجد میں چوتھا حرف ہے اور حسابِ جمل میں اس کی قیمت چار ہے؛ ہیئت و نجوم میں عطارد یا برجِ اسد (پانچویں برج) کی علامت ہے۔ حروفِ تہجی کے انیس حرف مؤنث ہیں یعنی ب ، پ ، ت ... خ ، د ، ڈ ... ی. (۱۸۳۰ ، قواعدِ زبانِ اُردو ، ۲). ابجد کا لفظ ابتدائی حروف ا ب ج د سے بنا ہے. (۱۹۱۴ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۷). بغیر نقطوں والے حروف غیرمنقوطہ یا حروفِ مہملہ کہلاتے ہیں؛ جیسے: ا ، ح ، د ، ر ، س وغیرہ. (۱۹۷۷ ، اُردو املا اور رسم الخط ، ۵).

دُ (بضم د) مذ.

دو (رک) کا مخفف بطور سابقہ مستعمل ، جیسے: دُکا ، دُہرا وغیرہ میں. دو سنسکرت دو سے ڈھلا ہے ، "دو" اور "دہ" اس کی تخلیقی شکلیں ہیں ، جیسے: دُہرا (دُ + ہرا) دُکا (دُ + کا). (۱۹۶۲ ، اُردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۹۸). [دو (رک) کی تخفیف].

داب (۱) امذ ، امث.

۱. عادت ، طور ، طریقہ ، چلن ، انداز ، شان ، ڈھنگ ، ڈھب ، پیاری.

عارف ہے تو لے پر یاب کا نقش کونیں تیرے داب کا
ہے عین دونا لاب کا ہمہ راج کر لے راج تولہ
(۱۵۰۰ ، خواصی ، لہ ، ۲۳).

ایک لیتا ہے جب کچھ عرض حال اپنا کیا چاہے
غریب عاشق کے دبانے کی خوب آتی ہے داب اوس کوں
(۱۸۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۸). صوفیوں اور ان کے مریدوں کا وہی داب ہے جیسا آپ نے فرمایا. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ،
۱۹۲). ۲. ادب ، آداب ، دستور ، قاعدہ.

سو یوں پھول پلہ پہنے آپ سوں
دیے غوث کے پنجہ کو داب سوں
(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۳۰).

بزمِ خوباں میں نہ بیباکانہ آ اے بوالہوس
ہے تواضع طور اس مجلس کا اور آداب داب
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰).

اوس جگہ بھر گئے یہ خوبیِ قسمت سے اسیر
کہ جہاں داب نہیں داد کی شنوائی کا
(۱۸۳۶ ، صنعت ، گنا ، ۳). ان خاندان کے جہاں اور داب تھے وہاں دربار کا داب بھی مشہور اور وہ بڑے قاعدوں سے برتا جاتا تھا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۲۸). [ع : (د و ب)].

ـــــ تسلیم کس اضا (ـــ فت ت ، سکن س ، ی مع) امذ.
کسی بات یا حکم کو تسلیم کرنے کا طریقہ یا اصول.

سازش و ریشہ دواں کے کھولنے کے لیے
دابِ تسلیم و توکل سے کہاں کام چلے
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۹۳). [داب + تسلیم (رک)].

ـــــ سلطنت کس اضا (ـــ ضم س ، سکن ل ، فتح ط ، ن) امذ.
آدابِ حکومت ، طریقِ سلطنت ، قواعدِ سلطنت (نوراللغات). [داب + سلطنت (رک)].

ـــــ شاہی کس صف ، مذ.
دابِ سلطنت ، بادشاہت کے طور طریقے ، اصول.

بتاؤ اسے دابِ شاہی تمام
کرو تربیت اس کی تم صبح و شام
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۲۰۲). یہ حفظِ مدارجِ دابِ شاہی بادشاہ سے کہا کہ اب آج سے ہم حاضری حضور سے معاف فرمائے جائیں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۷۷۵).
[داب + شاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــــ صحبت کس اضا (ـــ ضم ص ، سکن ح ، فتح ب) امذ.
گفتگو کرنے اور اٹھنے بیٹھنے کا سلیقہ ، تہذیب ، آدابِ مجلس ،

شائستگی ، حقوقِ دوستی.

کیا جانے داب صحبت از خویش رفتگاں کا
مجلس میں شیخ صاحب کچھ کود جاتے ہیں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٧٢٠). [داب + صحبت (رک)].

ـــــ عَدالَت کسرِ اضا (ـــــ فت ع ، ل) امذ.
عدالت کے آداب اور طور طریقے. مصنف: کیا فرمایا آپ نے ، کیا ذرا پھر کہیے ، دابِ عدالت سے بھی آپ واقف ہیں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٥٢). [داب + عدالت (رک)].

ـــــ مَجْلِس کسرِ اضا (ـــــ فت م ، سک ج ، کسر ل) امذ.
مجلس کے آداب ، علمِ مجلس. دابِ مجلس نبوی کے لحاظ سے ہر طرح کے سد کور رہا کرتے. (١٨٩٠ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٢٠٨). [داب + مجلس (رک)].

ـــــ مَحْفِل کسرِ اضا (ـــــ فت میم ، سک ح ، کسر ف) امذ.
رک : **دابِ مجلس.**

نہیں مطبوع اُن کو اختلاطِ شمع و پروانہ
یہ گستاخی سرِ محفل خلافِ دابِ محفل ہے

(١٩٣١ ، رسوا ، مرزا رسوا کے تنقیدی مراسلات ، ١٢٢). [داب + محفل (رک)].

ـــــ و آداب (ـــــ و مع) امذ.
طور طریق ، رسم ، ضابطہ ، قاعدہ. ہندوستانیوں میں اپنے آدمی بہت سے پائیے گا جو انگریزی داب و آداب سے بخوبی واقف ہیں. (١٨٨٩ ، سیرِ کہسار ، ١ : ٢٠٣). [داب + و (حرفِ عطف) + آداب (رک)].

ـــــ و دَسْتُور (ـــــ و مع ، فت د ، سک س ، و مع) امذ.
رک : **داب و آداب.** اپنے داب و دستور کے مطابق موقعٔ بالا پر ابن معصر معجر نے حضرتِ خضر کی نسبت بھی اس تدقیق سے بحث کی ہے کہ کوئی پہلو نہیں چھوڑا. (١٩٠٧ ، مقالاتِ شروانی ، ١٢٧). [داب + و (حرفِ عطف) + دستور (رک)].

داب (٢) (الف) امذ.
١. شان و شوکت ، جاہ و جلال ، ٹھسّا (عموماً رُعب کے تابع کے طور پر مستعمل).

روح کا صوق کیا مست ہو کر رقص او
بات جھٹک حال تھی کیتا اشارت کا داب

(١٥٢٨ ، مشتاق بہمنی (اردو ، کراچی ، ١ کتوبر ، ١٩٥٠ ، ٣٠)).

صباحت میں دے توں ملاحت کا آب
رکھیا حُسن کے تیغ کا جگ پہ داب

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣).

رہتا شاہ اس میں بہت داب سو
میں کیوں کر کہوں اُس کے آداب کو

(١٧٧١ ، ہشت بہشت ، ٥ : ٧٣). ہاتھی اور ... پیادے بے شمار بصد رُعب و داب کوچ کرنے لگے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش رُبا ، ١ : ٥).

٢. حکومت ، دباؤ ، تحکّم ، علاوہ... سب باتوں کے بڑے لڑکے رُعب اور داب بخوبی نہیں مانتے اُن کی دیکھا دیکھی اُن کے درجے کے چھوٹے لڑکے ڈھیٹ ہوتے ہیں. (١٨٨٦ ، دستور العمل مدرسینِ دیہاتی ، ١٠). سوچا کیوں کسی کا داب مانیں مارنے مرنے کو اٹھ کھڑے ہوئے. (١٩٦٣ ، سب رس ، حیدرآباد دکن ، جنوری ، ٣). **٣. (آ) کسی بھاری یا زیادہ طاقتور چیز کا بوجھ یا دباؤ ، زور.**

دارا سنے کجرو الل تیغ داب تل دابے گئے
او چار کر جب جگ میں توں ظاہر کیا اسکندری

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٠١). فراش کے اجزاء کمزور تھے اس سبب سے اس داب کا اثر انہوں نے قبول کر لیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے. (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبیعی ، ١ : ٥٨). ہاؤس بوٹ کا چوبی فرش اُن کے ولایتی جوتوں کی داب سے چر چر کرنے لگا. (١٩٣٦ ، آگ ، ١٥٢). (آا) **(رنگائی و نیلاری) نیل کے پتوں کو ہودہ میں دبائے رکھنے والا وزن ، دبوتا** (ا پ و ، ١ : ٣٠). ٤. **(معماری) سنگ بستہ چنائی کے عمودی لگائے جانے والی سِلوں یا پتھروں کی روک کا بند جو ایک پٹ پتھر سے کیا جاتا ہے ،** کید. ردوں کے درمیان گچ کے موڑوں کو جو داب کے مستقیم ہوتے ہیں نہ جوڑ کہتے ہیں. (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ٢). ٥. **(بندھائی) بھاری پتھر اٹھانے کے لیے لگا دینے کی چھوٹی بلّی ، آنکڑ ، سانگڑا.** شہتیر کے سرے کو داب دے کر یا لگا کر ابھارو. (١٩٣٩ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ١ : ٩٣). ٦. **(طباعت) ایک رخے سو کاغذ.** چار آنے داب ، دو آنے داب ، تین آنے داب ، پانچ آنے داب کی مزدوری. (١٨٨٨ ، فرہنگِ آصفیہ ، ٢ : ٢١٨). (ب) امث. ١. **(طباعت) ایک فرمے کی پوری چھپائی .** کُل چھپنے والے کاغذ کے ورقوں کو مشین سے ایک بار چھاپ کر نکالنے کا عمل ہر ایک فارم کے چھپنے کے بعد کاغذ سے لیا سنٹھا جاتا ہے تاکہ کاغذ کے سادہ حصہ پر داب پڑنے سے داغ نہ آئے. (١٩٠٧ ، مخزن الفوائد ، ٢ : ٧٧) الیو میں پلیٹوں کے مقابلے میں اُن سے کئی سو گنا زیادہ داب حاصل کی جا سکتی ہے. (١٩٤٨ ، آفسٹ لیتھوگرافی ، ٣٠). ٢. **وہ مشین یا کل جس میں دبانے کا عمل ہو جیسے چھاپنے کی کل خصوصاً قدیم وضع کی جو ہاتھ سے چلائی جاتی ہے.** پریس: چھاپہ خانہ اور داب اور داب کے سانچہ کے لیے اردو میں مستعمل ہے. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ١٥٥). ٣. **(رفوگری) ایسے کپڑے کا رفو جس کا الٹا سیدھا ہو ، اس رفو کا ٹانکا الٹی طرف سے لیا جاتا ہے تاکہ تاروں کے سرے الٹی طرف رہیں** (ا پ و ، ٢ : ١٦٠). ٤. **پودا ، درخت کی ٹہنی جو جڑ پکڑنے کے لیے زمین میں دبائی جائے.** کاغذی لیموں کی داب لگائیں. (١٩٤٠ ، وادیٔ سہران میں زراعت ، ٢٩٩). ٥. **دباؤ ، بس ، زور ، قبضہ ، گرفت.** کوئی ... کا کھلاڑی کسی کی داب کا نہیں ہوتا. (١٩٢٥ ، اسلامی اکھاڑا ، ٢٠). [دابنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ بِٹھانا محاورہ.
لوگوں پر رُعب بٹھانا ، سکّہ جمانا ، حکومت کرنا ، دباؤ ڈالنا ، مطیع کرنا (مخزن المحاورات ، ٥٠٣ ؛ جامع اللغات).

---بَرق (---فت ب، سک ر) امث.
(طبیعیات) دباؤ سے پیدا ہونے والی بجلی. آپ کے رکارڈ پلیئر کے قلمی گیرندے میں داب برق ہی کارفرما ہوتی ہے. (۱۹۷۰، زعمائے سائنس، ۳۳۸). [داب + برق (رک)].

---بیٹھنا محاورہ.
۱. زبردستی فعل شنیع کا مرتکب ہونا، زبردستی قبضہ کر لینا، غصب کر لینا، اینٹھ لینا، چھین لینا (مخزن المحاورات، ۳۳۵). ۲. چڑھ بیٹھنا، سواری کرنا؛ دبوچ لینا، مال مار لینا، ملک یا جائداد غصب کر لینا؛ کسی کا حق نہ دینا (فرہنگ آصفیہ).

---بیجا کس صف (---ی مج) صف.
بےجا رعب داب، زیادتی، دھونس، جبر، بیجا دباؤ (نوراللغات). [داب + بے (سابقۂ نفی) + جا (رک)].

---پذیر (---کس پ، ی مج) صف.
دباؤ قبول کرنے والا، دبنے والا. گیس سب کی سب بہت زیادہ داب پذیر (Compressible) ہوتی ہیں. (۱۹۶۶، حرارت، ۱۲۸). [داب + ف: پذیر، پذیرفتن - پذیرائی کرنا، قبول کرنا، تسلیم کر لینا].

---پذیری (---کس پ، ی مج) امث.
داب پذیر (رک) کا اسم کیفیت. معیارِ جسامت (Bulk Modulus) کے الٹ کو داب پذیری (Compressibility) کہتے ہیں. (۱۹۶۵، مادے کے خواص، ۱: ۳۶۹). [داب + پذیر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---پڑ جانا / پڑنا محاورہ.
رعب جمنا، رعب طاری ہونا. ایسی سزا دیا کہ دوسریوں پر سب داب پڑ گیا. (۱۷۶۵، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

جسنوں کے چہروں کو دیکھے ہیں جب
گل و بلبلوں پر پڑا داب سب
(۱۸۶۱، گلدستۂ رنگیں، ۱۲).

---پمپ (---فت پ، سک م) امذ.
دباؤ ڈالنے والا آلہ، وزن ڈالنے والا پمپ (Force Pump). داب پمپ تیسی بیوس کی طرف منسوب ہے ... اس نے دو داب پمپوں کو ملا کر ایک دمکل یا آتش فرو انجن بنایا تھا. (۱۹۳۵، طبیعیات کی داستان، ۱: ۲۸). داب پمپ (Compression Pump) یا داب گر (Comppessor) کسی برتن میں ... ہوا کا دباؤ بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۹۵، طبیعیات، عبدالبصیر پال، ۱: ۳۶۱). [داب + پمپ (رک)].

---پیما (---ی لین) امذ.
دباؤ ناپنے والا آلہ (انگ: Manometer). پارہ کا داب پیما ایک آلہ ہوتا ہے جس سے قابلہ کے اندر کی ہوا کا دباؤ دریافت کر سکتے ہیں. (۱۹۰۱، سکون سیالات (ترجمہ)، ۲۷۳).

[داب + ف: پیما، پیمودن - ناپنا، طے کرنا].

---جمانا محاورہ.
داب بٹھانا، رعب ڈالنا، سکہ جمانا، دباؤ ڈالنا، زور ڈالنا (علمی اردو لغت؛ پلیٹس).

---جمنا محاورہ.
داب جمانا (رک) کا لازم (علمی اردو لغت).

---جین (---ی مج) امذ.
(جینیات) دباؤ دینے والے جین جو دوسرے جین کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں (انگ: Suppressor Gene). دبا دینے والے جین داب جین ... کہلاتے ہیں. (۱۹۷۱، جینیات، ۳۹۶). [داب + انگ: جین (Gene)].

---چوک (---و مج) امث.
(طباعت) چھاپتے وقت پتھر کے اوپر پورا پیچ نہ بیٹھنے کی وجہ سے کاغذ خالی رہ جانا. دو حاصل مصدروں کو ملا کر بھی مرکب حاصل مصدر بنا لیتے ہیں مثلاً ادھیڑبن ... جھاڑپونچھ، چل چلاؤ، چلت پھرت، چھان بین ... چیر پھاڑ، داب چوک ... وغیرہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۲۳۱). [داب + چوک (رک)].

---دینا محاورہ.
۱. دفن کر دینا، گاڑ دینا، دفنانا، زمین میں دبا دینا؛ چھپا دینا، مخفی کر دینا.

خاک ہے اس سپہر گردوں پر کہ یوں ساتی کے بیچ
صورتیں کیا کیا دیں اُن نے خورّم و شاداب داب
(۱۷۹۵، قائم، د، ۳۱).

بابو نے تم کو دی تھی جو شیکشا وہ کیا ہوئی
ہنس کر کہا کہ ہم نے وہ دھرتی میں داب دی
(۱۹۸۲، ط ظ، ۳۵). ۲. آرام پہنچانے کے لئے بدن کے کسی حصے کو دبانا؛ خدمت کرنا.

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے
(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۳). ۳. (طباعت) چھپائی کے لئے مشین کا دباؤ ڈالنا. سیاہی لگانے کے بعد کاغذ پر پریس میں داب دے کر نقش یا لکھائی کی نقل حاصل کر لی جاتی ہے. (۱۹۷۸، آفسٹ لیتھوگرافی، ۱۰).

---دھرنا محاورہ.
رعب جمانا، مغلوب کرنا، غالب آنا.

بہت خوبصورت ہے جُوں ماہتاب
پریوں کے اوپر او دھرے اپنا داب
(۱۷۳۶، قصۂ فغفور چین، ۱۳).

---ڈالنا محاورہ.
دباؤ ڈالنا. نپولین ... گھوڑے پر دوڑا دوڑا پھر رہا تھا. اور انھیں

مقامات پر جا موجود ہوتا تھا جہاں رُوسی افواج نے سب سے زیادہ داب ڈال رکھی تھی۔ (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم ، ۳ : ۲۱۳)۔

ـــــ رَدّا (ـــــ فت ر ، شد د)۔ (الف) امذ۔
(معماری) چُنائی کی تہہ کو دبانا۔ گارے کی دیواروں کی تعمیر ... کو داب رَدے کا کام کہتے ہیں۔ (۱۹۴۳ء ، مٹی کا کام ، ۱)۔ (ب) صف۔ **گارے کی بنی ہوئی (دیوار وغیرہ)۔** داب رَدّا دیواریں خشتی مٹی کی ہوتی ہیں جس میں کم مقدار... رطوبت کی شامل ہوتی ہے۔ (۱۹۴۸ء ، چنائی (ترجمہ) ، ۱۷)۔ [داب + رَدّا (رک)]۔

ـــــ رَکھنا محاورہ۔
دبوچ رکھنا ، پکڑ رکھنا ، مار رکھنا ؛ رُوپیہ مار لینا ، رُوپیہ روک رکھنا۔ نفر ہزار ہزار بڑا ہو تو بی صاحب نے اپنا داب رکھنا اپنا حساب رکھنا۔ (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۱۲۵)۔

الغرض اِس طور سے کئی روز و شب
داب رکھیے نفس کو سِکھلا ادب
(۱۷۹۱ء ، ریاض العارفین ، ۹۸)۔

خلعت کی کیا امید رکھیں آسماں سے ہم
اُس نے تو داب رکّھا ہے اپنا کفن ہنوز
(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۸۳)۔

ـــــ سُلطانی کس صف (ـــــ ضم س ، سک ل) امذ۔
شاہی رُعب ، بادشاہی دبدبہ۔ اُس روز سے دابِ سلطانی کا ایسا سکہ بیٹھا کہ تا بقائے سلطنت کسی کو مجالِ عدول حکمی نہ ہو ئی۔ (۱۹۰۶ء ، مراۃ احمدی ، ۳۶)۔ [داب + ع : سلطان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ کَرنا محاورہ۔
دباؤ ڈالنا۔ ٹھنڈی کی ہوئی دخان کا پانی فقط نل کے ایک ہزار سات سوہیں حصّہ کو بھرے گا باقی سب کا سب مُطلق خالی رہا اِن کیفیتوں میں فضا کی ہوا پانی کی سطح پر داب کرتی ہے۔ (۱۸۶۷ء ، بحر حکمت ، ۱۵)۔

ـــــ کُنجی (ـــــ ضم ک ، سک ن) امث۔
داب کھٹکا ، دبانے والی چابی (انگ : **Press Key**)۔ جب کوئی رَو نہیں گزرتی تو کوئی آواز بھی نہیں آتی اِسی لیے صرف یہ کرنا رہ جاتا ہے کہ داب کُنجی کو کھٹکا کر تار پر مقام "د" تک پہنچایا جائے۔ (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۲۳۰)۔ [داب + کُنجی (رک)]۔

ـــــ کَھٹکا (ـــــ فت کھ ، سک ٹ) امذ۔
دبانے والا پُرزہ (انگ : **Press Button**)۔ شناسندہ کے دُوسرے سِرے کو ایک داب کھٹکے سے مُلحق کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۲۳۰)۔ [داب + کھٹکا (رک)]۔

ـــــ کانس (ـــــ مغ) امذ۔
اُتار چڑھاؤ لچاؤ ، کھلاؤ ، مینڈ سُوت ، گدا دھما کہ ، داب کانس کے بغیر سارنگی میں مزہ پیدا نہیں ہوتا۔ (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲)۔ [داب + کانس (رک)]۔

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) امذ ؛ صف۔
رک : داب پمپ۔ داب گر (**Compressor**) کسی برتن میں ہوا کو داخل کر کے برتن میں ہوا کا دباؤ بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۵ء ، طبیعیات ، ۱ : ۳۶۱)۔ [داب + ف : گر ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــ لینا محاورہ۔
۱۔ **قبضہ کر لینا ، چھین لینا ، غصب کر لینا ، جائداد اینٹھ لینا۔**

ککن بن نے جھڑ جُوں گل آفتاب
لیا آپس بُھس میں مغرب کی داب
(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۳)۔ ۲۔ **قابو پانا ، چھا جانا ، کسی کو زیر یا مغلوب کرنا۔**

کیا خط نہیں ترے مُکھ کُوں خراب آہستہ آہستہ
گہن جُوں ماہ کو لیتا ہے داب آہستہ آہستہ
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۳۷)۔

دابیو یک بار کے لیے دُشمن
دب کیا تو نے جس گھڑی مر کب
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۳۳)۔ ۳۔ **دبوچنا ، بھینچ لینا ، پکڑ لینا۔**

بسانِ شیشہ نکالوں میں کیونکہ دل کا بُخار
کہ بولتے ہی گلا یاں تو داب لیتے ہیں
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۱۸)۔

یہ عشقِ چشمِ یار سے وحشت میں ہیں غزال
پاؤں سے داب لی ہیں زبانیں نکال کے
(۱۸۹۵ء ، خزینۂ خیال ، ۲۵۰)۔

ـــــ ناجائِز کس صف (ـــــ کس ء) صف۔
دابِ بیجا ، جبر ، رُعب ، بیجا دباؤ۔ جو جائداد آپ نے اپنی بیوی زاہدالنسا بیگم صاحبہ سے اپنے نام مُنتقل کرائی ہے وہ دابِ ناجائز سے مُنتقل کرائی ہے۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۹۳)۔ [داب + ف : نا (سابقۂ نفی) + جائز (رک)]۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
دباؤ ہونا ؛ قبضہ ہونا ؛ رُعب ہونا۔

پھیلیاں تُوں رکھ ایسیاں وہاں بے حساب
سُندر بن میں ہے جن کا حُوراں پہ داب
(۱۶۸۷ء ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۲۱۷)۔

داب (۳) امذ۔
رک : داؤ (پلیٹس)۔ [دابنا (رک) کا حاصل مصدر نیز امر]۔

دابا امذ۔
۱۔ **بیمار یا بُخار زدہ کو لحاف یا کمبل سے ڈھانپنا تا کہ پسینہ آ جائے ؛ دباؤ ، بوجھ ، وزن** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ ۲۔ **زبردستی ؛ دست درازی ؛ استحصال بالجبر** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [دابنا (رک) کا اسم]۔

--- دینا محاورہ.
رُعب ڈالنا ، دھمکانا ، جھڑکنا (جامع اللغات).

--- کُچَلی (--- کس نیز ضم ک ، سک چ) امث.
جو حق ہو اس میں سے کچھ رکھنا ؛ کاٹ ؛ استحصال (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دابا + کچلی ، کُچَلنا (رک) سے].

دابَت (فت ب) امث (قدیم).
دُعائے بد کا مُخفف.

که دابت دُعا نیچ عالی لگے
صفت کرن سُون خوب کلی لگے

(۱۶۸۴ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۹۹). لوکاں اس کے ظُلم سُوں ... اسے دابت ہور کوسا کوسنے تھے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۸۹). [دکھنی].

دابّت (شد ب بفت) امذ (قدیم) : مع دابة ، دابّہ.
رینگنے والا جانور ؛ حیوان ؛ سواری کا گھوڑا (جامع اللغات).
[ع : (د ب ب)].

--- الْاَرض (--- ضمہ ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
۱. (لفظاً) زمین پر چلنے والا جانور ، وہ عجیب الخلقت جانور جو قُرب قیامت کوہ صفا سے پیدا ہوگا اور لوگوں سے کلام کرے گا اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السّلام کی مُہر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا (حضرت سلیمان علیہ السّلام کی مُہر اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے عصے سے نشان لگا کر مُسلمان اور کافر کی نشاندہی کرے گا).

کبھی روپ بدلا کے دجّال ہوے
کبھی دابۃ الارض فی الحال ہوے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۰).

ہے ہو ادب آدمی اُپر فرض
گر نہیں ہے ادب تو ، دابۃ الارض ،

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۰). دابۃ الارض جس کا ظہور قیامت کی علامت ہے صفا سے باہر نکلے گا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۷۶). اس جانور کا نام دابۃ الارض ہے. (۱۹۱۲ ، علامات قیامت ، ۱۶). ۲. دیمک سورۂ سبا میں دابۃ الارض سے مفسّرین نے مُراد دیمک لی ہے. (۱۹۵۰ ، حیوانات قرآنی ، ۷۶).
[دابۃ + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

--- الْمُشک (--- ضمہ ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ش) امذ
ہرن سے مُشابہ ایک جانور جس کے پیٹ سے مُشک نکالا جاتا ہے ، آہوے ختن ، آہوے ختا. ازاں جملہ ، دابۃ المسک ہے یہ جانور آہو سے کسی قدر مُشابہ ہے ... اکثر لوگ اس کا شکار کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۶۰). [دابۃ + رک : ال (۱) + مُشک (رک)].

دابِرہ (کس ب ، فت ر) امذ ، امث.
(طب) ایڑی کا پٹھا ، چوپایہ کے بازو پر کا ناخن ؛ پرندوں کی پانچویں انگلی (مخزن الجواہر ، ۳۶۰). [ع : (د ب ر)].

داپْنا (سک پ) ف م ؛ ---- دبانا.
۱. کوئی چیز نیچے کو بٹھانا عموماً ہاتھ سے کسی چیز کے اُٹھان یا زور کو دبانا.

سر اُوٹھا کر دابیں پیٹ
پیشاب میداں نکلے سمیٹ

(۱۵۰۳ ؟ ، لازم المبتدی (ق) ، ۹۰).

اس پر لگا تکرر تعجب سے پھر شتاب
کہتا روٹی بھری ہے بہت اس میں داب داب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲). ۲. (i) انگلیوں کی مدد سے کسی چیز کو دبانا ، مسوسنا ، گھونٹنا جیسے گلا وغیرہ.

میں ماروں گی تیرا گلا داب کر
نجنت ہو کے بیٹھوں تجھے گاڑ کر

(۱۸۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۶).

جب مرا کہنا تجھے دابا گو
میں ہوا خاموش آگے بول تو

(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۶۴).

رُعب حُسن کا دابے تھا مُنہ سے نکلتی کیا آواز
قصد تو اس سے کُچھ کہنے کا میں نے لاکھوں بار کیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۵). (ii) انگلیوں کے زور سے کسی پُرزے (جیسے لبلبی وغیرہ) کو آگے یا پیچھے کی جانب حرکت دینا ، دبانا. لبلبی کے دابنے میں آپ نے تاخیر کر دی تو وہ نشانہ جو بلکہ کے سامنے تھا ضرور اس میں فرق آ جائے گا (۱۸۹۲ ؟ ، فنون سپہ گری و امیبولنس ، ۸۲). (iii) نچوڑنا ؛ پنجے میں لے کر زور سے دبانا (پلیٹس). ۳. روکنا ، مزاحمت کرنا ، آگے آنے سے روکنا.

رُکے ہے چشم کے روکے سے کب یہ طفلِ سرشک
ہزار اس کو رکھے داب داب کے پیچھے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۱). ۴. جسم کے کسی حصے (عموماً ہاتھ ، پانو یا سر) کو ہاتھوں سے دبانا ، چمپی کرنا.

درد سے کی جو میں نے بیتابی
دست نازک سے دیر تک دابی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۳).

دابے کبھی تو پانوں کبھی سر دبا دیا
عاشق تھا گرچہ عشق مرا مُفلسانہ تھا

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۲۰). جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاؤں داب رہی ہے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). ۵. دبوچنا ، بھینچنا ، بھینچ کر لے جانا. جب میں طلسم کشا کو پنجے میں داب کر لے چلی تھی سب صاحبوں کو آنکھ کر دیا تھا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۲۵). تیندوا ... بکری کو ایسی آسانی سے دابے تھا جیسے بلی چوہے کو اُٹھا لیتی ہے. (۱۹۳۲ ، طلسم حیوانی ، ۳۹۲). قصاو کشکول بغل میں داب کر رانی کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے. (۱۹۷۵ ، جا کے نشین ، ۶۸). ۶. گاڑنا ، دفن کرنا ، تباہ کرنا ، عدم کو پہنچانا.

خاک ہے اس سپہر گردوں پر کہ یوں مائی کے بیچ
صورتیں کیا کیا ہیں ان نے خورّم و شاداب داب
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).

کثرتِ لالہ و گُل سے یہی معلوم ہوا
لاکھوں ہی چرخ نے ہیں خاک میں گُلرو دابے
(۱۸۵۶ ? ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۲۰۸).

لی اتنی داد اُن سے مرے اضطراب نے
جاتے ہیں آج مُجھ کو تہہِ خاک دابے
(۱۹۳۵ ، عیاں ، د ، ۱۳۸). ۷. پوشیدہ رکھنا ، چُھپانا ، ڈھانپنا.

کیا ہیں عشق کوں دل میں رکھوں داب
تیری زُلفاں کی سوں ، نیں مُجھ میں کُچھ تاب
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۳).

بدن پر کچھ مرے ظاہر نہیں اور دل میں سوزش ہے
خُدا جانے یہ کس نے راکھ اندر آگ دابی ہے
(۱۷۳۱ ، دیوانِ زادہ ، ۹۹).

حیراں ہوں کہ دابی دلِ پروانہ میں وہ آگ
جس آگ سے پُر خوف دلِ روح الامیں ہو
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۰۸).

آگیا ایسا ہی اب کافر زمانہ کیا کریں
دابے پھرتے ہیں بغل میں لوگ ایماں آج کل
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۱۶۷). ۸. رانوں میں دبا کر یا ایڑ لگا کر گھوڑے وغیرہ کو دوڑانا.

ہرن وہاں سے لگا چلنے دوبارا
وہ شہزادے نے دابا اپنا گھوڑا
(۱۵۶۱ ، گُل و صنوبر ، ۸).

خود وہ دبے جو لڑتے تھے گھوڑوں کو داب کے
بیڑی قدم میں بن گئے حلقے رکاب کے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۶). طرفین کے رسالے اب گھوڑوں کو داب کر ہوا کے بگولے کی طرح ... ایک دوسرے پر جا پڑے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۵۲۲). ۹. مغلوب کرنا (کسی پر) چھا جانا.

اپنگ یک سوال کوں جہ دابیا دسیا
کسی کا نہ پت اُس پہ لایا دسیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۰۴).

صورت نہ کوئی غیرِ تباہی نظر آئی
دابے ہوئے شامی کو سیاہی نظر آئی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۳).

دیتے بائیں ایسی کر کے متفرق لشکر
رول کر دابا ہے کچھ فوج کو غازی نے ادھر
(۱۹۳۳ ، عروج (خورشید حسن دولہا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۵۳). ۱۰. غصب کر لینا ، ناجائز طور پر قبضہ کر لینا. تم نے میرے بانو دابے میں نے تمہارے پیسے دابے حساب برابر ہوا. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۷۰). ۱۱. (دروازہ یا کھڑکی وغیرہ) بھیڑنا ، بند کرنا.

او قاضی غُلاماں کو بولا شتاب
دیو بیگ گھر کے تو دروازے داب

۱۸۵۲ ، قصۂ قاضی و چور ، ۱۰۸). [س : دابنے दाबय (ति)].

دابہ (فت ب) امذ.
رک : داب (۲) بہ معنی تمبرم. دابہ عبارت ہے اُس ترکیب سے جس میں درخت کی شاخ کو اس طور سے زمین میں داب دیتے تھے کہ کچھ عرصے کے بعد گڑی ہوئی شاخ سے جڑیں نکل کر شاخ میں علیحدہ درخت بنانے کی صلاحیت پیدا کر دیں. (۱۹۳۹ ، رسالہ علمِ نباتات ، ۵۱). [داب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

دابہ (سک ب) امذ.
رک : **دابھ**. اسیرہ: آں کہ کہ بوقت پوشش بربام اندازند ... و درمیان دیوار برآرند ... اہلِ ہند آنرا دابہ گویند. (۱۹۰۹ ، ادات الفضلا (اردو ، اکتوبر ۱۹۶۷ء : ۱۵)).

دابّہ (شد ب بفت) امذ ، مذ دابّۃ.
زمین پر چلنے والا جانور ؛ سواری کا جانور (عموماً) چوپایہ ، گھوڑا. لائے جبرئیل علیہ السلام آپ کے واسطے دابّہ سفید کہ نام اس کا براق ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۳). توریت و انجیل میں جانوروں کا ذکر تو کثرت سے آیا ہے کوئی ایسا جامع و وسیع لفظ نہیں ملتا جو دابّہ کا مرادف ہو سکے. (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۷۶). [ع : دابّۃ].

دابی امث.
۱. **(رنگائی و لیلاری) نیل کے جوبچہ کو گھونٹنے کی رنی یا ڈونی. سپوسا** (ا پ و ، ۲ : ۴۰). ۲. **ایک ماپ جو سُتھیوں کے برابر ہوتا ہے** (جامع اللغات). [داب (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

دابھ امث.
ایک طرح کی گھاس ، کشا گھاس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : دابھ دब्भो س : दर्भ].

داپ (۱) امذ.
گھمنڈ ، غرور ، تکبُّر ، خود پسندی ، گستاخی ، بے ادبی ، گردن کشی ، خود بینی ، زعم ، شیخی ، ڈینگ (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ قدیم اردو کی لغت). [پ : داپ دप्पो س : दर्प].

داپ (۲) امذ.
زور سے دبانا ، طاقت ، قوّت ، داب (پلیٹس). [رک : داب (۲)].

داپھڑ (فت پھ) امذ.
ددوڑا ، چکتا (انگ : Rashes). کسی زہریلے کیڑے یا جانور کے کاٹنے ... یا طبعی یا نفسیاتی عوامل کے باعث ... جلد پر اچانک داپھڑ (Rashes) نکل آتے ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۷۴). [مقامی].

دات (۱) امذ (قدیم).
رک : دات.

بھی داتاں سوں بنداں ہریکنے ہزار
ستارے اونن تے ہونے بے شُمار

(۱۶۹۹، نورنامہ (ق)، شاہ عنایت، ۱۰). تیند بگڑ جاتی ہے اور سوتے وقت کرانچتا ہے اور داتیں چابتا ہے. (۱۸۶۰؟، نسخۂ عمل طب، ۳۰۸). [س : दंत].

دات(۲) امذ.
فیاضی، سخاوت، بخشش.

خُدا کے نام پر دیویں نہ خیرات
عبادت میں بھی مُطلق نہیں چلے دات

(۱۸۵۲، قصۂ قاضی و چور، ۹۶). دان نہیں دی دات. (۱۹۷۹، حلقہ میری زنجیر کا، ۲۵). اف : چلنا، دینا. [س : دات दात].

---پن (---فت پ) امذ.
فیاضی، سخاوت (جامع اللغات). [دات + پن، لاحقۂ کیفیت].

دات(۳) امذ.
گھنا، گُنجان (قدیم اُردو کی لُغت). [مقامی].

داتا امذ.
۱. وہ شخص جو بخشش کرنے والا ہو، دینے والا، سخی، مہربان، خُدا

کبھیں اعلا کبھیں ادنا کبھیں عالم کبھیں جاہل
کبھیں ہم مُتّقی صُوفی کبھیں داتا کبھیں سایل

(۱۵۶۳، حسن شوق، د، ۱۴۷).

وہی راجا جوگی وہی گیانا سروتا گیان
وہی بھیک وہی بھیجا وہی داتا وہی دان

(۱۶۵۸، گنج شریف، ۴۷).

میں آج باپ ہی کے پاس سوؤنگی مُجھ کوں
لے جاوے باپ کنے اب کوئی بھی داتا ہے

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۷۳). اے داتا خُدا تیرا بھلا کرے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۲۶). کوئی کہتا ہے ہائے بھائی کدھر جائیں کوئی کہتا ہے اے میرے داتا یہ کیا کیا ایسے میرا بیٹا خیمے میں رہ گیا. (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا، ۱ : ۹۱۱).

کعبہ سُنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہو گا

(۱۹۳۲، ریاض رضوان، ۵). اے موہن! چلو سیدھے سیالکوٹ چلیں، مُمکن ہے ... داتا ہمیں جیتے جاگتے ... واپس لے آئے. (۱۹۶۲، حکایات پنجاب (ترجمہ)، ۱ : ۲۳۸). **۲. فقیر، درویش، سائیں.** داتا بھگوان کی آپ پر کرپا ہے، ٹھیک بات آپ نے فرمائی. (۱۹۰۰؟، خورشید بہو، ۱۰۳). [س : داتا दाता].

---پن (---فت پ) امذ.
رک : دات پن (جامع اللغات). [داتا + پن، لاحقۂ کیفیت]

---پن کرے کنجوس جُھر جُھر مرے کہاوت.
رک : داتا دیوے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے (نجم الامثال، ۲۰۲).

---داتا مر گئے اور رہ گئے مکھی چوس، لین دین کو کُچھ نہیں لڑنے کو مَوجُود کہاوت.
سخی مر گئے اور کنجوس رہ گئے، دینے دلانے کچھ نہیں لڑنے کو تیار رہتے ہیں (جامع اللغات).

---دِتار ستھنی اُتار کہاوت.
طنزاً کہتے ہیں کہ اس قدر سخی ہے کہ عورت کا پاجامہ بھی اُتار کر خیرات کر دیتا ہے (جامع اللغات).

---دے / دیوے بھنڈاری (پیٹ پھٹے) کا پیٹ پھٹے / پھوٹے کہاوت.
کوئی دے اور کوئی جلے، ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کی مدد کرے اور کسی کو ناگوار ہو. بادشاہ نے ... مثل ہندی کی یہ ارشاد کی، داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے. (۱۸۱۹، اخبار رنگین، ۲۰).

---دے کنجُوس جُھر جُھر مرے کہاوت.
رک : داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے (جامع اللغات)

---دیوے اَور شرماوے بادَل برسے اَور گرماوے کہاوت
اصل سخی سخاوت کر کے ظاہر نہیں کرتا جیسے بادل ہنستے ہنستے ہوتا ہوا برستا ہے (جامع اللغات).

---سدا دِلدّری کہاوت.
سخی ہمیشہ مُفلس رہتا ہے (جامع اللغات).

---کا دان، غریب کا اَشنان کہاوت.
سخی کے خیرات کرنے سے غریب کا کام چل جاتا ہے (علمی اردو لُغت ؛ جامع اللغات).

---کو رام چھپّر پھاڑ کے دیتا ہے کہاوت.
خُدا سخی کو بہت دیتا ہے (جامع اللغات).

---کی خیر فقرہ.
(دُعا) گداگروں کا تکیۂ کلام، مُراد : خیرات کرنے والوں کا بھلا ہو (اب و، ۷ : ۱۵۱).

---کی کَرامات (---فت ک) امث.
داتا کا کمال، سخی کا احسان، بُزرگ کا اعجاز، مالک کا کرشمہ. ہلا سے داتا کی کرامات عالم آشکارا رہے گی تو رہے. (۱۹۲۹، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۴، ۹ : ۶).

---کی ناؤ پہاڑ چڑھے کہاوت.
سخی کبھی ناکام نہیں رہتا (نجم الامثال، ۲۰۲).

---کے تین گُن، دے، دلاوے اور دے کے چھین لے کہاوت

خُدا دیتا ہے ، اَوروں سے دِلاتا ہے اور دے کر لیتا ہے یہ سب خُدا کی قُدرت کے کرشمے ہیں. اس (دولت مند شخص) نے ایک روپیا دیا ... آپ ہی چھین لیا ... کہا سائیں ! یہ مَثَل نہیں سُنی ہے داتا کے تین گُن ، دے ، دِلا وے ، دے کر چھین لے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۹۸).

---کے دَس ہاتھ اَور دینے کے سَو بَہانے کہاوت.
خُدا جب دینے پر آتا ہے ، سو طرح سے دیتا ہے ، اُس کے دینے کے بے شُمار ذرائع ہیں. داتا کے دس ہاتھ اور دینے کے سو بہانے تُم نے خِدمت بھی تو کسی بھوٹلے پن سے کرنی چاہی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۸).

---کے گَھر لَچَھمی ٹَھاری رَہَت حُضُور ، جَیسا گارا راج کو بَھر بَھر دیت مَجُور کہاوت.
دولت سخی کے حضور میں ہر وقت اِس طرح کھڑی رہتی ہے جس طرح مزدور معمار کو لوکریاں بھر بھر کر گارا دیتا ہے (جامع اللغات).

داتار امذ.
رک : داتا.

نہیں مُجکوں آدھار تُج باج کوئی
میاونت داتار تج باج کوئی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

جو اَن مانگے دے مانگے کیا کُچھ دے ہے
توشہ کیسے مانگ اُس داتار سے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۶). چرخہ پونی کات کر اپنا اور بچوں کا پیٹ بھروں داتاروں کو دعا دیتی رہوں. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۳۰).

اپنے میں نے سُنا ہے وہ بڑے داتار کا گھر ہے
سکون کہتے ہیں جس کو ، اُوس کا سرچشمہ وہاں پر ہے
(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۳۰). [س : داتر दातृ کی جمع].

داتاری امذ (شاذ).
رک : داتار.

دن رات مگن خُوش بیٹھے ہیں اور آس اُسی کی بھاری ہے
بس آپ ہی وہ داتاری ہے اور آپ ہی وہ بھنڈاری ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۲). [داتار (رک) کا اسم کیفیت].

داتا کِل کِل (کس ک ، ک) امث.
رک : داتا کِل کِل. میری اصلاح پر معترض ہو ، کیا فائدہ یہ تُو تُو مَیں مَیں داتا کِل کِل بھاتا نہیں. (۱۸۸۸ ، نسیم میسوری (نوائے ادب جولائی ، ۱۹۶۲ ، ۵۳)). [داتا + کِل کِل (رک)].

داتان امذ ؛ ج (قدیم).
دات ـ دانت کی جمع؛ تراکیب میں مُستعمل.

---تَلے اُنگلی رَکھنا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، مُتعجب ہونا ، حیرت زدہ ہونا. حیرت تی داتاں تلیں اُنگلی رکھی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱).

---میں اُنگلی کَرنا محاورہ.
دانتوں میں اُنگلی دبانا ، شرمندہ ہونا ، حیرت زدہ ہونا. بہت شرمندہ ہو کر دنگا لیکن لوں داتاں میں اُنگلی کرنے لگیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)).

داتِر (کس ت) امذ.
داتا ، بخشنے والا (ہندی اُردو لغت ؛ پلیٹس). [س : داتر दातृ].

داتْر (سک ت) امذ.
۱. (عو) ایک اوزار جس سے فصل کاٹنے کا کام لیا جاتا ہے ، بڑی درانتی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. لکڑی چھیلنے کا آلہ ، بسولا ، تیشہ (ہندی اُردو لغت). [س : दात्र].

داتُن (فت ت) امث.
رک : داتُن ، بسواک. ڈوگرے مُلازم راجہ صاحب نے ایک درخت پھولاہی موجودہ چاردیواری میں سے ایک داتن یعنی بسواک توڑی ، وہاں سے خون جاری ہو گیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۱۲). نہ جانے کیوں اب وہ ... کیکر یا پھلا کی داتن کرنے کے بجائے ہونٹوں پر مسّی گھس لاتا. (۱۹۵۰ ، میراث ، ۱۴۸). [دات ـ دانت + ن ، لاحقۂ نسبت].

داتَون (و لین) امث ؛ مر داتُون.
رک : داتن. ہر روز صبح کو علامت عروج ہونے شیرنی اور پان اور عطر اور پانی کی اور نشان داتون کرنے کا ... اور اکال دان میں اُگال ہونے کا بخوبی راجہ کو معلوم ہُوا کرتا. (۱۸۵۵ ؟ ، بھگت مال ، ۲۹۸). ف : کرنا. [داتن (رک) کا ایک روپ].

داتون پَکَڑنا محاورہ.
اپنی جگہ سے نہ ہٹنا ؛ کسی چیز کو کس کر پکڑنا.

لیٹن ہونے پر ایک کے گلے ہار پڑ گئے
داتون پکڑ زمین اڑا پاؤں گڑ گئے
(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت منظوم (ق) ، ۲).

داٹ (الف) امث (قدیم).
رک : ڈاٹ.

ہیں کپڑے لال گورا مُوں دسے یُوں حُسن کا مالی
لگایا داٹ لالے میں سونے کا جیوں کنول تخصیص
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۸). (ب) صف ؛ م ف. ۱. بہت ، ہجوم ، کثرت سے.

سو تُرت اُوس بجارے کے ہرنے کو کاٹ
جراحت پر اُوس کے لہو لائے داٹ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۳).

ہو دھرق علم سرفرازی میں اوج
ملیں صف بصف داٹ حکمت کی فوج
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰). بستی گنجان داٹ آبادی افراط کے ساتھ کہ ویران زمین نظر نہیں آتی. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۳۳). ۲. زور سے ، بھینچ کر.

یکس کوں لگا ایک چھاتی سوں داٹ
دونو عیش کرتے اتھے باٹ باٹ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳). [ڈاٹ (رک) کا ایک تلفظ].

ـــ پڑنا ف م ؛ محاورہ.
مُسلّط ہونا (فیروز اللغات).

ـــ داٹ صف ؛ م ف (قدیم).
جلد جلد ، تیزی سے ، زور سے.
چلے شاہ منزل کوں یوں داٹ داٹ
کہ یک دیس میں جانیں مہینے کی باٹ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). [داٹ + داٹ (رک)].

ـــ کر / کے م ف.
۱. دھمکی دے کر ، گھڑک کر ، ڈانٹ کے.
سُورج کوں جو گھورے یوں تک داٹ کر
چڑے عرش پر دعا گے تے نہاٹ کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲۰). ۲. **تیزی سے ، کثرت سے.**
اجالے دیں میں نوماں ہو آویں داٹ کر غم کی
تو حیدر کی کٹاریاں سوں بیا ان کا جُراؤ و تم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

داٹا داٹ صف ؛ م ف (قدیم).
ڈاٹا ڈاٹ ، ہجوم ، بھیڑ (ماخوذ ؛ علمی اُردو لغت). [داٹ (رک) + ا ، لاحقۂ اتصال و تسلسل + داٹ].

داٹن (فت ٹ) صف ؛ امذ.
۱. گھناپن (فیروز اللغات). ۲. **انبوہ ؛ بند واستہ ؛ گھنا ؛ سخت** (قدیم اُردو کی لغت). [داٹ + ن ، لاحقۂ صفت و نسبت].

داٹنا (سک ٹ) ف م (قدیم).
۱. رک : ڈاٹنا.
نیستاں کی باٹ میں کاٹنا
چلیا شیر شر زیاں کوں نے داٹنا
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۸).
ہے ذاتِ خدا خُودی سے داٹی
جب گُم ہو خُودی تو کیا ہے باقی
(۱۸۳۱ ، من موہن (ق) ، ۹). ۲. **حملہ کرنا ؛ گھیرنا.**
الدھائے شہر پر خُورشید تاباں تک منوّر کر
اُٹھالاں آ کے داٹے ہیں شمع مسجے سے در کر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۶). ۳. **پکڑنا ؛ بھرپور ہونا ، گھنا ہونا** (قدیم اُردو کی لغت). [مقامی].

داٹی امث.
ڈانٹ ڈپٹ ، ڈانٹی دل کی دل میں الا بلا لی کن نے ماریا کر بہت داٹیاں بہت گالیاں دی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۱). [ڈانٹی (رک) کا ایک روپ].

دائرَہ (کس ئ ، فت ر) صف مث.
ہلاک ہونے والی ، ختم ہونے والی ، بلاواسطہ اور اشیاء محسوسہ اثباتِ دائرہ (نابید ہونے والے) ہیں کیوں کہ وہ رسوم ہیں اثباتِ خفیہ کے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۹). [ع : دائر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

داج (۱) (الف) امذ.
اندھیرا ، تاریکی ، گھنا ٹوپ اندھیرا.
تراوتاں سو دیا نور حُور جنت کوں
بھوں تیری سو اعرافیاں کوں دیے داج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۷). (ب) صف. **تاریک یا اندھیری (رات)** ، سیاہ.
سیہ زُلفوں میں اُس کی شانۂ عاج
رواں مانند مہتاب شب داج
(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۲۳۰).
روزِ روشن کو مجھ کیا شب داج
نفس کا دایہ دیو کا وسواس
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۳). [ع : (د ج و)].

داج (۲) امذ.
رک : جہیز.
میری فلاکت ہے داج میرا دلق مُرقع سہاگ جوڑا
(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۰۲). [مقامی].

داجنا (سک ج) ف ل.
جلنا ، جلن ہونا.
داجن لا گیا سینا ات زیبا بسر ہوتی نسبت
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۹ الف). [مقامی].

داچا امذ.
قالین باف کا اڈا ، یہ ایک قسم کا کھڑا چوکٹا ہوتا ہے جس کی اُوپر اور نیچے کی لکڑیوں میں تانے کے تار سارے جاتے ہیں (اپ و ، ۲ : ۱۰۸). [ف : داچک ـ گوشوارہ].

داخ امث.
سیاہ انگور ، دا کھ. اُس نے ایک گُلدم کو داخ کے قرمزی گُچھوں کے درمیان سوتے ہوئے دیکھا. (۱۹۳۳ ، شکست ، ۲۳). [دا کھ (رک) کا ایک تلفظ].

داخِل (کس خ) صف.
۱. **(اندر) پہنچا ہوا ، در آیا ہوا ، گھسا ہوا ، موجود ، وارد ، اندر جانے والا ، گھسنے والا (خارج کی ضد).**
نے کسی سے متحد نے متّصل نے منفصل
خارج و داخل نہیں پر تو ہمارے ساتھ ہے
(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۹۷). تاجداروں نے رہائی پائی بارگاہ زرفشں استاد تھی بادشاہ بہ فرصت اس میں داخل تھے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۸۶). ۲. **شمار کیا ہوا ،**

شامل ، شریک ، منسوب ، مشمول.

حساب کرتا جو دس بیس دو کے ہوتے ہیں
تم ایک دو کو نہ رکھو حساب میں داخل

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۷). قیمت ہر غلام کی بیالیس روپے تھی ... اور پانچ سبع یعنی تیس روپے میں سعی کرے گا اور اس طرح داخل کے تین سبع یعنی اٹھارہ روپے آزاد ہوئے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۹). ۳. کاغذات اور رجسٹر وغیرہ میں مندرج ، اندراج کیا ہوا. جو کچھ کہ فیصلہ ہوا داخل مثل روبکاری کے ہوتا ہے بموجب ڈگری. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۰۶). ۴. مثل ، مانند ، بہ طور ، بہ منزلہ. میں بھی مہمان داخل اس میں اترا ہوں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲). میں بھی مہمان داخل وہاں کبھی چلی گئی تو چلی گئی. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۶۶). ۵. یقینی ، لابدی. اب یہ شادی کسی کے روکے رُک نہیں سکتی ہوئی داخل سمجھیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۳۲). شادی ہوئی داخل ہے. (۱۹۶۶ ، فرہنگِ اثر ، ۱ : ۳۵۱). ۶. (رمل و نجوم) آسمانی بُرجوں کی اشکال میں سے ایک شکل.

منھ دیکھ اجل کی شکلوں کا سب داخل خارج بُھول گئے
نہ رمل جفر کچھ پیش گئے نہ تختے قرعے کام آئے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۷۶). یہ چاروں شکلیں سعد ہیں تین داخل ایک ثابت. (۱۸۶۳ ، گلشنِ جاں فزا ، ۹). ۷. شامل ، شریک. ایک نوجوان آدمی بڑی بے تکلفی سے زائرین کے ہجوم میں آ داخل ہوا. (۱۹۸۲ ، ہند یاترا ، ۸۱). ۸. قبضہ کرنا ، سپردگی ، ادائیگی (جامع اللغات). [ع : (د خ ل)].

---بین (---ی مج) امذ ؛ صف.
(نفسیات) **اندر دیکھنے والا ؛ اپنے کو سمجھنے والا ، رُوح کے اندر جھانکنے والا.** داخل بین کے نزدیک عالمِ خارجی اتنا اہم نہیں جتنی کہ اندر کی یا من کی دنیا. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۲). [داخل + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا].

---حسنات ہونا محاورہ.
کسی کارِ خیر میں شرکت کر کے ثواب حاصل کرنا.

سرِ راہ کشتۂ ناز کا وہ مزار ہے نظر آ رہا
پڑھو آج اس پہ ہی فاتحہ چلو داخلِ حسنات ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۳). سلاست و روانی و تنگ جیسی کی گنجائش ... نہیں ہوتی. حالانکہ ویسے شعر کا کہنا یا سننا داخلِ حسنات ہو. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۸۳).

---خارج (---کسر ر) امذ.
۱. (قانون) **بحیثیت مالک کسی شخص کا نام خارج ہو کر اس کی جگہ کسی دوسرے کے نام کا سرکاری کاغذات میں اندراج ، پہلے شخص کی جگہ کسی دوسرے شخص کو تحریری طور پر مالک قرار دیا جانا ، انتقالِ ملکیت کی کارروائی.** ضلع بلند شہر کا ... مشہور گاؤں ... والد نے خرید لیا داخل خارج میں بڑی دقتیں پیش آئیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳). سارے علاقے اور اس کی کل جائداد کا داخل خارج میری بیٹی شہزادی منزلت آرا بیگم کے نام کرا دیجئے. (۱۹۰۳ ، چَسن کا ڈاکو ، ۷۰). داخل خارج میں میرا نام چڑھاؤ ، پٹے میری طرف سے لکھے جایا کریں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ (سیمیہ) ۱۷ ، ع ۳۱ : ۳۹). ۲. **کسی اندراج خصوصاً نام کو رجسٹر وغیرہ سے قلم زد کرنا ، نیا اندراج کرنا ، دفتر اندراج اور تنسیخ کا عمل.** جب کوئی نیا لڑکا بھرتی ہونے کی درخواست کرے تو مناسب ہے کہ وہ مہینے کی آخر تاریخ تک مدرسے میں آیا کرے لیکن اس کا نام ماہ بعد کی پہلی تاریخ تک نہ تو رجسٹر داخل خارج میں لکھا جائے گا نہ رجسٹر حاضری میں. (۱۸۸۶؟ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱). کہیں کہیں ان کی (اکبرالہ آبادی) ظریفانہ شاعری کی جان صرف ان کا لفظی داخل خارج ہوتا ہے. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۲۰۳). اف : کرنا ، ہونا. [داخل + خارج (رک)].

---خارج کا مُقدّمہ (---کسر ر ، ضم م ، فت ق ، شد د بفت ، فت م) امذ.
(قانون) **وہ مقدمہ جو داخل خارج ہونے سے تعلق رکھتا ہو ، وہ مقدمہ جس میں ایک کا نام بجائے دوسرے مالک کے نام کے داخل کیا جائے** (اردو قانونی ڈکشنری).

---خارج کھیوٹ (---کسر ر ، ی مج ، فت و) امث.
(کاشت کاری) **پٹواری کا رجسٹر جس میں کاشت کاروں کے نام اور ان کی تبدیلی کا عمل باقاعدہ لکھا جاتا ہے.** تحصیلدار ... جب کہ پٹواریاں سالانہ کھیوٹ داخل کرتے ہیں تو دیکھتا ہے کہ ... جو داخل خارج کھیوٹ میں درج ہیں وہ اس کے رجسٹر میں بھی درج ہیں. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبرہ (۱۸۷۳ء) ، ۷۱). [داخل + خارج + ب : کھیوٹ (رک)].

---خزانہ کرنا محاورہ.
روپیہ کا خزانے میں جمع ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---دار امذ.
قابض شخص ، دخیل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [داخل + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دفتر (کس اضا) (---فت د ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. (سرکاری کاغذات ، رجسٹر یا فائل وغیرہ میں) **شامل ، مندرج ، مذکور (درخواست مقدمہ یا نام وغیرہ)** جس وقت مثل (مسل) داخل دفتر ہو اس وقت واسطے لینے العبد محافظ دفتر کے وہ نمبر رجسٹر میں دیکھ لیا جائے. (۱۸۶۳ ، جوہرِ عقل ، ۸۰). ۲. **مسل یا کاغذ وغیرہ جس کو بعد تکمیل یا آئندہ حوالے کے لیے یا بلا کارروائی کے دفتر میں محفوظ کر دیا گیا ہو ؛ مقدمہ ، معاملہ جو غیر معینہ مدت کے لیے التوا میں ڈال دیا گیا ہو.**

ہو گیا صاف وہاں سے مجھے ملنے کا جواب
آج سمجھا کہ ہوئے داخلِ دفتر کاغذ

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۹۳). فریقین اور وکلائے فریقین کو اطلاع دی جائے کہ مسل اپیل بعد کارروائی ضابطہ داخل دفتر ہو. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۱۰۶). ۳. **نامنظور ، مسترد.** خیال کرتا ہوں

کہ اگر موقع پیش کرنے کا جناب ممدوح کو نہ ہوگا تو داخلِ دفتر فرما دیں گے. (١٩٥٨ ، شادی کی کہانی شادی کی زبانی ، ٢٣٩). ۳. **متروک، مُلتوی.** شاعر نے کہا اچھا شاعری اور شیطنت دونوں داخلِ دفتر یہ تو بتاؤ تمہارا ایمان کس پر ہے (١٩٤٠ ، مضامینِ رشید ، ١٩١). ۵. **(قانون) مُقدمہ یا درخواست خارج ہونا.**

مری فردگنہ پر کاش لکھ دیں داخلِ دفتر
حکومت رحمتِ عالم کی ہے رحمت کے دفتر پر

(١٩١٩ ، لذتِ درد ، ٣٩). ٦. **بند ، اندر ہونا.** سب سے زیادہ ہم کو وہ آدمی برا معلوم ہوتا ہے جو گھر میں گھسا رہتا ہے جب دیکھئے داخلِ دفتر. (١٨٨٩ ، سیرِ کہسار ، ١ : ٥٠). کئی ہفتوں کے بعد گھر سے نکلے تھوڑی دیر اِدھر اُدھر یاروں میں پھرے اس سے ذرا ملے اُس کی خیر سلّا پوچھی اور پھر گھر میں داخلِ دفتر ہو گئے. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٧ : ٥٠). ٧. **فائل کرنا ، مسل پر رکھنا.** جب کام ہو جائے تو صحت کے ساتھ اور عام فہم طور سے درج کاغذات ہو کر داخلِ دفتر کیا جائے. (١٨٩٠ ، معلم السیاست ، ٣٣). ٨. **برباد ، تلف ، ضایع.** طلسم ہوش ربا کے دفتر جب زمانے کے ہاتھوں داخلِ دفتر ہونے لگے تو «صاحب» کے قدموں کی برکت سے ایک نئی دنیا دلوں اور دماغوں کی ، خیالات اور جذبات کی سرزمینِ ہند میں آباد ہونے لگی. (١٩٣٦ ، انشائے ماجد ، ٢ : ٩٥). [داخل + دفتر (رک)].

--- دفتر کرنا محاورہ.
شامل مسل کر دینا ، مُقدمہ خارج کر دینا (مخزن المحاورات ، ٢٣٣).

--- کرانا ف م ؛ محاورہ.
داخل کرنا (رک) کا تعدیہ. ایک روز میں نے ضد پکڑی کہ مجھے اسکول میں داخل کرا دو. (١٩٧٦ ، جوتھی دنیا ، ١٣٧).

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
١. **ٹھونسنا ، گھسیڑنا ، اندر کرنا** (جامع اللغات). ٢. **(کسی شخص کو کسی بستی یا مکان وغیرہ میں) جگہ دینا ، پہنچانا.**

موافق گناہوں کی دی تن ہی تاب
کروں داخل اندر بہشتاں شتاب

(١٦٦٩ ، آخر گشت (ق) ، ١٠٧). ٣. **شامل کرنا ، شریک کرنا ، ملانا ، اضافہ کرنا.**

نے تاج عطا کر نہ زر و لعل و گُہر دے
شہ کے مدّاحوں میں داخل مُجھے کر دے

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ١٢١). پرانی عبارتوں میں نئے معنی داخل کرنے اور پرانی بوتلوں میں نئی شراب بھرنے کا عمل ہندو مذہب میں جتنا آسان ہے ... دوسرے مذہب میں نہیں. (١٩٣٠ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ١ : ١٨٣). ۴. **(خزانے ، یا بینک وغیرہ میں) رُوپیہ یا زیور وغیرہ جمع کرنا ، رقم یا کوئی چیز حوالے یا ادا کرنا.** رُوپیہ جو مہاراج بہادر سے آپ نے میری معرفت لئے ہیں وہ جلد داخل کیجیے. (١٩٠٣ ، زبانِ داغ ، ٧٥). ۵. **(اسکول یا کالج وغیرہ میں طالبِ علم کا) حسبِ قاعدہ رجسٹر پر نام چڑھانا ، داخلہ کرنا ، نام لکھنا.** اگر مدرس ... لڑکوں کے نام رجسٹر ماہ آئندہ میں نئے درجہ میں داخل کرنے سے ... غفلت کرے تو سمجھا جاوے گا مدرس نے بڑا قصور کیا. (١٨٦٦ ، دستور العمل مدرسینِ دیہاتی ، ٣). ٦. **(مُلازمت یا کسی رضاکارانہ خِدمت وغیرہ کے لیے کسی شخص کو) نوکر رکھنا ، بھرتی کرنا ، رجسٹر میں نام درج کرنا** (جامع اللغات ؛ نور اللغات). ٧. **(حیاتیات) بونا.** اس مادے سے جس سے جراثیم کی خالص کاشت حاصل کرنا مقصود ہو تھوڑا سا حصّہ ایک تعقیم کی ہوئی سُوئی کے ذریعے مُنتقل کیا جاتا تھا اِس عمل کو داخل کرنا یا بونا کہا جاتا تھا. (١٩٦٧ ، بنیادی خُرد حیاتیات ، ٥٠٥). ٨. **قبضہ دلانا ؛ رکھنا ؛ لگانا ؛ پہنچانا ؛ سپرد کرنا ، سونپنا** (جامع اللغات). ٩. **ڈالنا ، بھرنا.** سفید پیاز کو درمیان سے خالی کر کے نبات سفید بھر دیں اور بتلائے ہوئے اجزاء داخل کر کے گلِ حکمت کریں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٦).

--- کُنِنْدَہ (--- ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف ؛ امذ.
داخل کرنے والا ، ادا کرنے والا (نور اللغات ؛ جامع اللغات). [داخل + ف : کنندہ ، کردن - کرنا].

--- کھڑکی (--- فت کھ) امذ.
کھڑکی کا اندرونی حِصّہ. تم داخل کھڑکی کو بلا ضرورتِ شدید مت کھولو. (١٨٨٧ ، موعظۂ حسنہ ، ٣٧). [داخل + کھڑکی (رک)].

--- نامَہ (--- فت م) امذ.
وہ اقرارنامہ جس میں ملکیت دُوسرے کے نام درج ہو ، انتقال کی دستاویز (ماخوذ : جامع اللغات). [داخل + نامہ (رک)].

--- ہونا ف ل ؛ محاورہ.
١. **داخل کرنا (رک) کا لازم** (جامع اللغات). ٢. **کسی ذیل میں شُمار ہونا ، قیاس کیا جانا ، مُتصوّر ہونا ، مِصداق ہونا.**

ایسی ہستی عدم میں داخل ہے
نے جواں ہم نہ طفلِ شیر ہوئے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٠٨). ہر کسی سے جھٹ پٹ کُھل مِل جانا عیب میں داخل ہے. (١٨٤٣ ، مجالس النسا ، ١ : ٩٠). جب تُم نے ایک پیغمبر کی نبوت کو تسلیم کر لیا تو دراصل تم ایمان لے آئے اور اُس اُمّت میں داخل ہو گئے. (١٩١٩ ، جُویائے حق ، ١ : ٣٧). ٣. **کسی جگہ پہنچنا ، درآمد ہونا ، وارد ہونا ، در آنا.**

کہ جس وقت داخل ہوئے دستگیر
سو بغداد کے بیچ عظمت کے بیر

(١٦٦٩ ، محی الدین نامہ (ق) ، ٣).

الٰہی چاہتا تو ہے مرا دل
کہ میں بے رنج ہوں جنّت میں داخل

(١٨٧٢ ، عاملہ خاتم النبیین ، ٢١٧). کمرے میں داخل ہو کر میں نے بالکونی کے قریب ایک بستر پر قبضہ جمایا. (١٩٨٣ ، خانہ بدوش ، ١١). ۴. **(اسکول کالج وغیرہ میں) نام درج ہونا ، داخلہ ہونا.** اس (رجسٹر) میں سلسلہ کے قائم کرنے میں خیال اُن

تاریخوں کا رکھا جانا کا ہیں ہو ... لڑکے اسکول میں داخل ہوئے۔ (۱۸۸۶؟ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱)۔ کہنے لگے لاہور کس سلسلے میں آئے ہو؟ میں نے کہا کالج میں داخل ہونے کے لیے۔ (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۷)۔ ۵. شامل ہونا ، شریک ہونا۔ ایسے لوگوں (مولوی افتخار عالم) کا سلسلۂ ملازمت میں داخل ہونا خود سرکاری مقاصد کے لیے نہایت مفید ہے۔ (۱۹۰۲ ، زبان داغ ، ۱۰۳)۔ ۶. (طبیعیات) پار ہونا ، گزرنا۔ فرانسس یا کسی ... نے خلا میں ہوا کو ایسی نلی میں سے داخل ہونے دیا جو پارے کے ایک برتن میں کھڑی ہوئی تھی۔ (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۱۷)۔

داخُل (ضم خ) امذ.
رک : **داخول** (لغات کشوری).

داخِلا (کس خ) امذ.
رک : **داخلہ**۔ دریافت ہوا کہ تحصیلدار محالات ضلع فلاں زمینداران اور مالگذاران علاقہ تحصیل اپنی کے بروقت لینے آمدنی داخلا نہیں دیتے۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۶۸)۔ [ع : (د خ ل)]۔

داخِلاً (کس خ ، تن ل بفت) م ف.
اندرونی طور پر ، خوراک کے طور سے ، منھ کے ذریعے (خارجاً کی ضد)۔ جو اشیا قابلِ غذا ہیں اُن کو غذاءً اور جو قابل دوا کے ہیں اُن کو دواءً خواہ خارجاً خواہ داخلاً جس طرح مناسب ہو استعمال کرنا۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵)۔ [داخل + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

داخِلَہ (کس خ ، فت ل)۔ (الف) امذ.
۱. ایسی دستاویز جس کے ذریعے کہیں داخل ہونا ممکن ہو (ماخوذ : نوراللغات)۔ ۲. رُوپے وغیرہ کی آمد کا اندراج ، **وصول باقی کی تحریری یادداشت**.

سرکار کے خزانے میں اک روپیہ نہیں
دفتر میں پیشکار کے ہیں داخلے بہت

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۴۷)۔ ۳. **رجسٹر یا دوسرے کاغذات وغیرہ میں کسی طرح کا اندراج**۔ بہت سے زلزلے غالباً ایسے مقامات پر واقع ہوتے ہوں گے جہاں متمدن انسان کا گزر نہیں ہوا ہے یا سمندر کے اندر واقع ہوتے ہوں گے جن کا داخلہ ملنا محال ہے۔ (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۲۶)۔ ۴. **مال گُزاری ، محصول ، چُنگی یا دوسری رقموں وغیرہ کی وصولیابی کی رسید** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۵. (اسکول ، کالج یا کسی تربیتی ادارے میں) **نام لکھنا یا لکھوانا**۔ پانچ روپیہ داخلہ کے اور دو روپیہ مہینہ فیس دینی ہو گی۔ (۱۸۸۳ ، مکتوبات سرسید ، ۲۳۰)۔

نیا مکتبِ عشق میں داخلہ ہے
ابھی تو بہت دن پڑھیں گے کریما

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۱)۔ کسی ایسے طالب علم کو ایم۔ اے میں داخلہ نہیں دیا جاتا جس نے انٹر اور بی اے میں تعلیم بحیثیت اختیاری مضمون نہ پڑھا ہو۔ (۱۹۸۰ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۷۵)۔ ۶. **دہانہ ، منھ ، دروازہ**۔ بندرگاہ کے داخلہ پر ایک سرخ رنگ کی بڑی کشتی کھڑی ہے۔ (۱۹۱۷ ، سفرنامۂ بغداد ، ۱۲)۔ ۷. **کسی جگہ پہنچنا یا مکان یا شہر وغیرہ میں داخل ہونا ، آمد ، وُرود**.

قسمت میں داخلہ ہو تو احرام باندھیے
حج سے زیادہ گشت دیارِ وطن کی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۵)۔

جب کربلا میں داخلۂ شاہِ دیں ہوا
دشتِ بلا نمونۂ خُلدِ بریں ہوا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹)۔ ہجرت کے موقع پر جب مدینہ میں آپ کا داخلہ ہو رہا تھا ، انصار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں خوشی سے دروازوں سے نکل کر گیت گا رہی تھیں۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۸۱)۔ ۸. **دخل ، گُزر ، باریابی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۹. **سُپردگی ، حوالگی ، شمولیت ، شرکت ؛ رُوپیہ کی ادائیگی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۱۰. **داخل کرنے کی فیس ؛ سُپردگی کی اُجرت** (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ ۱۱. **امتحان میں شریک ہونے کی فیس یا فارم وغیرہ** ہمارے داخلے جا چکے تھے ... ہمیں امتحان تک چھٹیاں ہونے والی تھیں۔ (۱۹۷۶ ، ٹوٹے گل ، ۳۰۲)۔ (ب) صف. ۱. **اندرون مُلک کا ، مُلکی** ، جیسے : **وزارتِ اُمورِ داخلہ (خارجیہ کی ضد)**۔ تجارتِ داخلہ جو قوم کے درمیان قائم ہو۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۰۵)۔ وہ انتہائی جذبات کے عالم میں مڑا اور وزارتِ داخلہ کے سارے کارکنوں کو باری باری پیار کیا۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۵۵)۔ ۲. **اندرونی ، اندر کی طرف** ، جیسے : **زاویۂ داخلہ**۔ مخمّس کے تمام داخلہ اور خارجہ زاویوں کا مجموعہ ۱۰ قائمہ ہو گا۔ (۱۹۶۳ ، نیا حساب برائے جماعت پنجم ، ۲۲۳)۔ [داخل + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---بَہی (---فت ب) امث.
(قانون) کتاب جس میں داخلہ کی رسُومات بجنسہٖ مُندرج ہوتی ہیں۔ اِس سے یہ مُراد ہے کہ جو رُوپیہ داخل ہو ظاہر ہو جائے کہ کس کے نام سے اور کس بابت سپاہیہ ہوا (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [داخلہ + بہی (رک)]۔

---دینا ف م.
کسی تربیتی یا تعلیمی اِدارے میں کسی طالب علم کو داخل کر لینا۔ انٹرویو ختم ہو گیا اور پرنسپل نے ان کی (ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی) درخواست پر نوٹ لکھ کر ان کی توقع کے خلاف ان سے ... کہا کہ انہیں داخلہ دے دیا گیا ہے ... یہ طالب علم ایسا ہے جس پر میں اعتماد کر سکتا ہوں۔ (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۰۳)۔

---رَجِسْٹَر (---فت ر ، کس ج ، سک س ، فت ٹ) امذ.
(کُتب خانہ) وہ رجسٹر جس میں کتابوں کا اندراج سلسلہ وار اور تاریخ وار کر کے کتاب پر سلسلہ نمبر لکھ دیا جاتا ہے۔ داخلہ رجسٹر ایک طرح کا آئینہ ہوتا ہے جس میں کتب خانے میں موجود کُل علمی ذخیرہ کا اندراج ہوتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۲۵)۔ [داخلہ + انگ : رجسٹر Register]۔

---فارم (---سک ر) امذ.
کسی تربیتی یا تعلیمی ادارے وغیرہ میں داخلہ لینے یا اِمتحان میں شریک ہونے کی مُقررہ و مطبُوعہ درخواست. بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو داخلہ فارم لے کر غائب ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۲۰ جون ، ۲۹). [داخلہ + انگ: فارمْ Form].

---کَرانا/ کَرْوانا ف م.
کسی تعلیمی یا تربیتی ادارے میں کسی طالبِ علم کا نام درج کرانا. آپا زہرہ ... داخلہ کروانے مُجھے پرنسپل کے پاس لے گئیں. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۵۰).

---کَرْنا ف م.
داخل ہونا ، گُھسنا ، اندر پہنچ جانا ؛ بھرتی کرنا ، نام لکھنا. بدیع الزماں ... کچھ دور چلے تھے کہ ایک باغ پُربہار نظر آیا اُس باغ میں داخلہ کیا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش رُبا ، ۷ : ۲۰۸). قلعہ دار کو معلوم ہو کہ ہم صُبح کو قلعے میں داخلہ کر لیں گے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۷۵۱).

---لینا ف م.
کسی تعلیمی یا تربیتی ادارے میں طالبِ علم کا داخل ہونا یا اپنا نام درج کروانا. اب کالج میں داخلہ کیوں لے رہے ہو. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۱۲).

---مِلْنا ف م.
بار پانا ؛ کسی تعلیمی یا تربیتی ادارے میں طالبِ علم کا نام درج کر لیا جانا. کالجوں میں داخلہ ہے تو مُشکل ... میں (مولانا تاجور نجیب آبادی) ان سے (ایچ - ایل او گیرٹ) کہوں گا تو تُمہیں داخلہ مِل جائے گا. (۱۹۷۰ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۷).

---نَمْبَر (---فت ن ، سک م ، فت ب) امذ.
(کُتب خانہ) سِلسلہ نمبر جو کتاب کو داخلہ رجسٹر میں درج کر کے کتاب پر درج کیا جائے. داخلہ نمبر کتاب کے صفحۂ عنوان کی پُشت پر جہاں معلوماتِ اشاعت درج ہوتی ہیں لائبریری کی مُہر کے ساتھ صاف صاف لکھنا چاہیئے. (۱۹۸۰ ، اِبتدائی لائبریری سائنس ، ۱۲۹). [داخلہ + انگ : نمبر Number].

---نَمْبَر سِلِپ (---فت ن ، سک م ، فت ب ، کس س ، ل) امث.
(کُتب خانہ) پرچی یا کارڈ جس پر نمبر داخلہ درج کیا جائے. داخلہ نمبر سلپ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کتاب کسی لائبریری کی ملکیت ہے. (۱۹۸۰ ، اِبتدائی لائبریری سائنس ، ۱۳۳). [داخلہ + انگ : نمبر Number (رک) + انگ : سلپ Slip].

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
رک : داخلہ ملنا اُستانی نے ایک خالی کلاس رُوم میں لے جا کر اِمتحان لیا. حساب میں قطعی کوری نکلی. تیسری کلاس میں داخلہ ہوا. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۵۰).

داخِلی (کس خ) صف.
۱. جو ظاہر میں نظر نہ آئے یا حواسِ ظاہری سے معلوم نہ ہو سکے. مراتب داخلی میں عبد کے مرتبۂ روح و نور بولتے ہیں. (۱۷۹۹ ، تجلیاتِ ہشتہ نوربہ ، ۹).

نا خارجی دوگانہ نا داخلی یگانہ
عالم تمام گویا اشکال ہے طلسمی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۰۲). اِنسان کے ذہن کی ترقی کے دو سبب ہیں ایک داخلی اور دوسرا خارجی (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۹). اُنھوں نے (اقبال) اُردو کی پُرانی تلمیحات کے ساتھ اور بھی مُختلف شہروں اور شخصیتوں کے نام اسلامی تاریخ سے اخذ کئے اور اُنھیں ہماری داخلی اور خارجی زندگی کی مُختلف صُورتوں کی علامتیں اور تمثالات ٹھہرایا. (۱۹۶۱ ، علامتوں کا زوال ، ۵۰). ۲. فرد کے نفس سے نسبت رکھنے والا ، عام مُشاہدے کے بجائے ذاتی تخیّل سے تعلق رکھنے والا ، تصوّرات کو اِنفرادی ذوق یا رُجحان کے زیرِ اثر پیش کرنے والا ، نفسی ، شخصی ، اِنفرادی (معروضی و خارجی کی ضد). جن شعرا نے تخلیق کی نفسیات کی طرف اِشارہ کیا ہے اُن کا بیان اس قدر داخلی ، مُبہم اور اِستعاروں کی زبان میں ہے کہ اسے منطق کی زبان میں پیش کرنا مُشکل ہے. (۱۹۵۷ ، ادب اور شعور ، ۲۳۸). ۳. ایسا کلام جس میں نفسیاتی تجربات بیان کیے جائیں ؛ وارداتِ قلبی سے تعلق رکھنے والا ، خیالی و جذباتی (بیانیہ ، محاکات وغیرہ کی ضد). فطرت کی پابندی کے ساتھ مضمون بندی کرنے کا تو عام اس سے کہ اُس کی شاعری کا انداز خارجی ہو یا داخلی اس کی شاعری ضرور فطرتی ہو گی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۹). اِمداد اِمام اثر نے ایک نہایت دلچسپ بحث داخلی اور خارجی شاعری سے بھی کی ہے. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۲۸۹). ۴. علاج کا ایسا طریقہ جس میں تجربے سے دوچار ہونے والا براہِ راست آگاہ ہو ؛ باطن کا مُشاہدہ. نفسیات کے دو اہم طریقوں داخلی اور خارجی طریق کی اِسکیم دی جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۲). ۵. کسی خاص جگہ یا مقبرے وغیرہ میں داخل ہونے کا مخصوص وقت یا دن. دروازہ ہمہ وقت بند رکھا جاتا ہے بعض وقت ہی ذرہ سی دیر کے واسطے کھولتے ہیں جب اندر داخلی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۳ : ۱۳۵). ۶. (لسانیات) کسی زبان کی وہ قِسم جس میں تصریفی خُوبیاں طُرّۂ اِمتیاز ہوں ، ناسیاق. داخلی (ناسیاقی) ... اس کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ ، معیاری اور زندہ صُورت عربی زبان ہے. (۱۹۷۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳). ۷. مشمولہ ، ملحقہ ، جبلی ، قُدرتی (فیروز اللغات). ۸. مملوکہ ، مقبُوضہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [داخل + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِدْراک (---کس ا ، سک د) امذ.
(نفسیات) غور و خوض ، سوچ بچار نام نہاد "داخلی ادراک" یا تفکر کو ... کی علامت سے ظاہر کریں گے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اُصول (ترجمہ) ، ۵۰۳). [داخلی + اِدراک (رک)].

---آئیڈیلزم (---ی مج ، کس ڈ ، فت ی ، کس ل ، سک ز) امث.

ذاتی تصوّریت ، مثالیت. ان کے (اقبال) فلسفے کی بُنیاد ہی روحانی یا داخلی آئیڈیلزم پر ہے. (۱۹۹۱ ، ادب اور شعور ، ۲۰۰). [داخلی + انگ : آئیڈیلزم Idealism].

---**برتاؤ** (---فت ب ، سک ر) امذ.
باطنی سلوک ، اندرونی رویّہ ، پوشیدہ جذبات. یہ تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ اِنسان خارج سے متعلق اپنے داخلی برتاؤ یا جذباتی ردِعمل کا اظہار نہ کرے. (۱۹۵۳ ، ادب اور شعور ، ۱۸۰). [داخلی + برتاؤ (رک)].

---**پیادہ** (---کس پ ، فت د) امذ.
بڑھئی ، لوہار اور بیلدار وغیرہ ، پیشہ ور مُلازم. داخلی پیادے بادشاہ کے حکم سے ایک کھلے میدان میں جمع ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۵). [داخلی + پیادہ (رک)].

---**تأثُّر** (---شد ث بضم) امذ.
اندرونی احساس ، باطنی اثر. نظم کا عنوان ، ایک داخلی تاثر ، ہے مگر خلوص کی کتنی شدّتِ احساس ہے اِس میں. (۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۵). [داخلی + تاثر (رک)].

---**تعلُّق** (---فت ت ، ع ، شد ل بضم) امذ.
(جُغرافیہ) **اندرونی رابطہ یا واسطہ.** اندرونِ خطہ عوامل کے درمیان پائے جانے والے ربط کو داخلی تعلق کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جُغرافیہ ، ۳۲). [داخلی + تعلق (رک)].

---**تقسیم** (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
(ریاضی) **کسر کے اعداد و مقدار کی باہمی تقسیم.** داخلی تقسیم کی صُورت میں م ، اور م ۲ دونوں مُثبت ہوں گے. (۱۹۳۹ ، ہندسۂ تحلیلی ، ۲). [داخلی + تقسیم (رک)].

---**تلازُم** (---فت ت ، ضم ز) امذ.
(نفسیات) **اندرونی تعلق ، اندرونی وابستگی ، باہمی ربط.** داخلی تلازم ایک خلافِ قیاس چیز ہے. (۱۹۲۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۲۷۳). [داخلی + تلازم (رک)].

---**تنفُّر** (---فت ت ، ن ، شد ف بضم) امذ.
مقامی نفرت ، اندرونی منافرت. امریکہ جس میں رُوح اور شعور آدم کے لیے ایک مُکمّل داخلی تنفر تھا وہی امریکہ ... آفاقی محبت کی ، اور ہمہ وقت علم کی رٹ لگائے رکھتا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن : فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۱۴۳). [داخلی + تنفر (رک)].

---**جذبہ** (---فت ج ، سک ذ ، فت ب) امذ.
احساس ، دِلی جذبہ ، اندرونی کیفیت. محبت بھی ایک داخلی جذبہ ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، دسمبر ، ۹). [داخلی + جذبہ (رک)].

---**چٹان** (---فت چ) امث.
(جُغرافیہ) **اندرونی چٹان ، کسی چٹان کے اندر کا حصّہ.** داخلی چٹانیں (Intrusive Rocks). اِن چٹانوں کو اندرونی چٹانیں بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، رفیق طبعی جُغرافیہ ، ۱۸۹). [داخلی + چٹان (رک)].

---**خلفشار** (---فت خ ، سک ل ، کس ف) امذ.
اندرونی کشمکش ، قلبی الجھن ، حواس یا ذہنی پریشانی. دیگر افراد بھی نفسی حوادث اور داخلی خلفشار سے دوچار ہو سکتے ہیں لیکن وہ ان کے فن کارانہ اظہار پر قادر نہیں ہوتے اس لیے ان کی اعصابیت کا بول چرچا نہیں. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰). [داخلی + خلفشار (رک)].

---**داعیہ** (---کس ع ، شد ی بفت) امذ.
ذاتی خواہش ، جبلی عمل. انسان کا داخلی داعیہ یعنی اخلاقی حس اس کے دُکھوں کو کسی طرح بھی کم نہیں کرتی. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۳۱). [داخلی + داعیہ (رک)].

---**دور** (---و لین) امذ.
(برقیات) **اندر کا حصّہ.** جُونہی اُس (ٹرانسسٹر) کے داخلی دور میں ہلکی سی بجلی کی رو دوڑتی ہے تو بلب جل اُٹھتا ہے. (۱۹۷۳ ، ٹرانسسٹر کے تجربات ، ۲۰). [داخلی + دور (رک)].

---**دورنگی** (---و مع ، فت ر ، مغ) امث.
اندرونی دوئی یا بیگانگی ، دوہری حکمتِ عملی. وہ (جیمز) تڑپے حروف میں یوں لکھتا ہے : میرے اعتقاد میں تجربہ ... کوئی داخلی دورنگی (Inner Duplicity) نہیں رکھتا. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲۲). [داخلی + دو (رک) + رنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---**سباتی** (---فت س) امث.
(طب) **بڑی اندرونی شریان جو دماغ کو خون پہنچاتی ہے.** دونوں بڑے بڑے شریانی تنوں (فقری Vertebral) اور داخلی سباتی (Internal Corotid) میں کھوپری میں داخل ہونے سے قبل خم پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷). [داخلی + سباتی (رک)].

---**سبب** (---فت س ، ب) امذ.
اندرونی وجہ ، اصل وجہ ، اندرونی حالات. داخلی سبب اِنسان کی اپنی خُود غرضانہ خواہشات ہیں. (۱۹۵۶ ، ادب اور شعور ، ۲۷۹). [داخلی + سبب (رک)].

---**شاعری** (---کس ع) امث.
(ادب) **ایسی شاعری جس میں دِلی جذبات و قلبی واردات کا اظہار ہو (خارجی شاعری کی ضد).** دہلی کی داخلی شاعری کا کام انہی گہرے قلبی واردات کو زبان پر لانا ہے. (۱۹۳۳ ، دلی کا دبستانِ شاعری ، ۲۸۹). ولی کی غزل میں یہ داخلی اور جذباتی شاعری موجود ہے. (۱۹۶۵ ، شاعری اور شاعری کی تنقید ، ۶۶). [داخلی + شاعری (رک)].

---شُعُور (---ضم ش ، و مع) امذ.
باطنی قوتِ احساس. داخلی شعور اور اندرونی کرب کے امتزاج کی بہترین مثال (نظم) «تلخ نوائی» میں ملتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۷)۔ [داخلی + شُعُور (رک)]۔

---عوامل (---فت ع ، کس م) امذ.
اندرونی حالات، اصل محرکات ، حقیقی عناصر. حالی نے ... داخلی عوامل کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ (۱۹۶۱ ، ادب اور شعور ، ۱۹۶)۔ [داخلی + عوامل (رک)]۔

---کَیفِیَّت (---ی لین ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
اندرونی حالت ، دلی جذبات و احساسات. مرزا غالب بھی تمام تر داخلی کیفیات کو نظم فرماتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۱۵۷)۔ [داخلی + کیفیت (رک)]۔

---کھیڑہ (---ی مع ، فت ڑ) امذ.
(کاشت کاری) وہ کھیڑہ یا گانو جو کسی بڑے قصبے یا موضع کی علاقے یا تحت میں ہو (اب و ، ۶ : ۹۳)۔ [داخلی + کھیڑہ (رک)]۔

---مَضامِین (---فت م ، ی مع) امذ ، ج.
دلی جذبات ، قلبی واردات. میر درد نے بھی داخلی مضامین کے دائرہ سے قدم باہر نہیں نکالا ہے۔ (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۱۵۵)۔ [داخلی + مضامین (مضمون کی جمع)]۔

---مَوضَع (---و لین ، فت ض) امذ.
موضع یا قصبہ جو بڑے موضع کا حصہ ہو (جامع اللغات ، پلیٹس)۔ [داخلی + موضع (رک)]۔

---نَظم (---فت ن ، سک ظ) امث.
ایسی نظم جس میں دلی جذبات بیان کیے گئے ہوں. جاں نثار ... کی داخلی نظمیں عوام کے جذبات کی ترجمان ہیں مثلاً «ستاروں کی صدائیں» (۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۲)۔ [داخلی + نظم (رک)]۔

---وارِدات (---سک ر) امث.
اندرونی احساسات ، دلی جذبات ، دلی کیفیات. شاعروں نے ... خارجی واردات کو داخلی واردات کے استعارے میں ... بیان کرنے اور اس طرح ایک کل تعمیر کرنے کی کوشش کی تھی۔ (۱۹۶۳ ، علامتوں کا زوال ، ۹۹)۔ [داخلی + واردات (رک)]۔

---وُجُود (---ضم و ، ج) امذ.
باطن ، نفس ، روح ، ذات یا داخلی وجود کو دل سے تعبیر کیا جاتا ہے اور نفس ناطق کو روح سے۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، دسمبر ، ۱۲ ، ۵۰ : ۹)۔ [داخلی + وُجُود (رک)]۔

داخِلِیَّت (کس خ ، ل ، شد ی بفت) امث.
۱. حقیقت ، باطن ، عالمِ ارواح.

حقیقت محمدؐ کی اور قابلیت بلا جعل جاعل ہے در داخلیت

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۵۵)۔ ۲. داخلی نقطۂ نظر یا انداز ، ذاتی و شخصی رجحانات کا عنصر.

جو بہ فیضِ نشاطِ محرومی
داخلیت کی خلوتوں سے کبھی
پاؤں باہر نکالتے ہی نہیں
....
زندگی اُن کا ساتھ کیا دے گی

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۹۷)۔ افسانہ نگار اپنے ذاتی مشاہدے اور تجربے کو اپنی داخلیت میں سمو کر ... اسی طرح پیش کرتا ہے کہ زندگی کے ایک دو نہیں ایک وقت کئی رنگ ایک ساتھ اُڑتے اور پھیلتے نظر آتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، اُردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۲۲)۔ ۳. **خیال و ذہنی امور یا قلبی واردات کا انعکاس.** دہلوی شاعری میں داخلیت اور لکھنوی شاعری میں خارجیت پائی جاتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، آج کا اُردو ادب ، ۲۸۹)۔ ۴. **فلسفہ میں وہ نظریہ کہ علم محض داخلی چیز ہے اور حقیقت کا کوئی ظاہری معیار نہیں ہے ، موضوعیت ، باطنیت** (علمی اُردو لغت)۔ [داخل (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَسَندی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
ذاتی پسند. یہ جمالیات کو حقیقت پسندی کے منافی اور داخلیت پسندی پر مبنی نہیں سمجھتی۔ (؟ ، نقوش، لطیف ، ۲۸۹)۔ [داخلیت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

داخِلِیَّہ (کس خ ، ل ، شد ی بفت) ؛ سہ داخلیۃ. (الف) امث.
وہ درس گاہ جس میں رہنے کا انتظام ہو (علمی اُردو لغت). (ب) صف. اندرونی ، اندر کے ، داخلی. یہ شاعری انسان کے قوائے داخلیہ اور وارداتِ قلبیہ کی کیفیتوں کی مصوری ہے۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۸)۔ [داخل + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

---النُّما (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امث.
(نباتیات) اُن پودوں کے تنوں میں جن کے پھولوں میں صرف ایک ہی دال ہوتی ہے ... اس قسم کے پودوں کے جنول کو داخلیۃ النما (انڈوجی نس) کہتے ہیں (مبادی سائنس ، ۱۵۸)۔ [داخلیۃ + رک : ال (۱) + نما (رک)]۔

داخُن (ضم خ) امذ.
(جراحی) ناخُن کی کور اور گوشت کے جوڑ کا ورم جس کے بڑھنے اور پک جانے سے ناخُن گر جاتا ہے (اب و ، ۷ : ۱۲۵)۔ [مقامی]۔

داخُول (و مع) امذ ؛ سہ داخُل.
۱. جانوروں کے ڈرانے کے لیے باغ یا کھیتی میں آدمی کی سی تصویر ، چشارو (وہ پتلا جو کھیت میں جانوروں کے ڈرانے کے لیے کھڑا کر دیتے ہیں) (فرہنگ عامرہ ، لغاتِ کشوری). ۲. **وہ دالان یا مقام جو دربارِ شاہی کے سامنے پردے کے برابر ہوتا تھا تا کہ لوگ وہاں بیٹھ کر انتظار کر سکیں.** سلطان ناصرالدین آ کر داخول میں اترا اور پردے کے اندر آ گیا۔ (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز

شاہی ، معین الحق ، ۲۳۳). ۳. وہ نشست گاہ جو درِ سلاطین پر خُدّام کے واسطے بناتے ہیں (لغات پیرا). [ف].

داد (۱) امذ.
ایک جلدی بیماری جس میں درشتی ، خشکی یا کُھردرا پن جلد پر پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ خارش ہوتی ہے لیکن اس میں درد نہیں ہوتا یہ اکثر مُدوّر یعنی دائرہ کی شکل میں ہوتی ہے اور اس کا رنگ کبھی سُرخی مائل ہوتا ہے کبھی سیاہی مائل، عربی میں قوبا (مخزن الجواہر ، ۶۸۹). بخار ، درد ، سر ، پیشہ ، سرسام ، فالج ، لقوہ ، جوڑی ، کُھجلی ، داد ، خنازیر ، پیچش ، اسہال ... غرض اقسام اقسام کی بیماریاں اُن کو عارض ہوتی تھیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۲۵).

جیسے ہے جوشِ جُنوں تُم سے تیرے سودے میں
گُلِ لالہ بھی نظر آتا ہے اک داد مُجھے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۵۱).

اس جگہ بہر مُداوا جمع ہیں قومی طبیب
جو فقط لیموں لگاتے ہیں کُھجا کر دادِ قوم

(۱۹۱۷ ، دیوانجی ، ۲ : ۲۸۱). بچوں میں داد (Ringworm) اور بعض قسم کی جلدی خارش ... مخصوص قسم کے فنجائی سے پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۰). [س : دددو दद्रु].

ـــ مار/مُرْدَن (ـــ/ ضم م ، سک ر ، فت د) امذ.
(نباتیات ، طب) ایک درخت جس کے پتے بطور دوا استعمال ہوتے ہیں (لاط : Cassid Alata). داد مُردن ایک درخت ہے کہ بنگال ... اور برہما وغیرہ مُلکوں میں پیدا ہوتا ہے ... درخت چھوٹا ہوتا ہے ... اس کے پتوں کو ... لیپ کرنے سے فوراً داد زائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۹۳). [داد + مار/مُردن (رک)].

داد (۲) امث.
۱. عطا ، بخشش ، دین. فتح دادِ الٰہی ہے خُدا جس کو دے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۲۳).

بالیدگی دادِ الٰہی نہیں جتنی
جتنے کہ گھٹنے اُتنے بڑھ آئے سرِ ناخن

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۶۹). یہ عطائے رحمانی و دادِ یزدانی ہے ہر ایک کا حصّہ نہیں. (۱۹۷۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۲۳). ۲. تعریف و تحسین ، واہ واہ.

دیجیے معنی کے نظم و نثر میں دریا بہا
اور سُخن کی داد ہر پیر و جوان سے لیجیے

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۹).

اچھا کہہ کر بھی بُرا کہتے ہیں
داد بھی ہوتی ہے بیداد کبھی

(۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۱۶). ۳. بطور لاحقہ ، تراکیب میں مُستعمل. (دادن - دینا سے) جانداد ، خُداداد ، رُوداد ، قرارداد وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۰۱). ۴. عوض ، معاوضہ.

برگ بار ہے ہور جہاں باد نیں
ثمرت پھل لینے کا وہاں داد نیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۸). [ف : داد ، دادن - دینا].

ـــ آفرید/آفریں (ـــ سک ف ، ی مع) امذ.
خُدا (جامع اللغات). [داد + ف : آفرید/آفریں (رک)].

ـــ پانا محاورہ.
تعریف و تحسین حاصل کرنا ، قدر کیا جانا ، صِلہ پانا. عُمر و دولت شاہنشاہ کی بڑھتی رہے ، میں اپنی داد پا چکا. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۲).

لکھا ہے شعر مدحِ شہِ بُوتُراب میں
پاؤں گا داد بزمِ رسالت مآب میں

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۴۳). بول چال میں بعض لکھنے والوں نے اچھی داد پائی. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۷۹). ایک غزل ہو گئی ... خیال آیا کہ آپ کو بھیج دوں تا کہ صحیح داد پا سکوں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، یکم اگست ، ۳).

ـــ چاہنا محاورہ.
تعریف کی خواہش کرنا ، تحسین و آفریں کا خواہاں ہونا.

داد چاہے تو دل اپنی یہ غزل واں پڑھنا
کہ جہاں درد ہو ، سودا بھی ہو اور میر بھی ہو

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹۷).

چاہی تھی داد ہم نے دلِ صاف کی مگر
آئینہ ہو گیا ترے رُخسار کی طرف

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۶). خُدا پرستی کو خُود پرستی کی دیوی کے قدموں میں بھینٹ چڑھا کر ... داد بھی چاہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳۶).

ـــ خواہی (ـــ و معد) امث.
داد و تحسین کی خواہش ، تعریف و صلے کی تمنّا. باوجود اِس قدر صاحبِ کمال ہونے کے عاجز نے شاعری کو نہ تو نام آوری کا ذریعہ بنایا نہ داد خواہی کا وسیلہ. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۲۶). [داد + خواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دہش (ـــ کس د ، ه) امث.
رک : داد و دہش.

بہ سروری کہ داد دہش اِس قدر کہ بس
کیا کیا دیا ہے دولت و مال و خزانہ آج

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۲). اُس کے پاس ایک پھوٹی کوڑی تک نہ تھی کہ جس سے وہ شادی کا جوڑا بھی تیار کراتا لوگوں کو داد دہش کرنا تو درکنار. (۱۹۰۳ ، خالدہ ، ۴۳). داد دہش کا یہ حال تھا کہ کوئی مانگنے والا اُن کے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جاتا تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۶۸). [داد + ف : دہش ، دادن - دینا].

ـــ دینا محاورہ.
کسی کے ہُنر یا کمال کی تعریف کرنا ، قدر کرنا ، تحسین و آفریں کہنا. اگر افلاطون اچھتا تو تیرے فہم کا داد دیتا ، بلکہ خدمت کرتا

کُچھ فیض لیتا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۳۹).

باد کا اس داد دے ٹوں باد سہوں
داد دے ہو داد گر ٹوں داد سہوں

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۸۲). اِس کی پُوری پُوری داد مُبصِر ہی دے سکتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خُدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۹). وہ داد دیتے ہوئے بے حد اِنہماک سے کھیل دیکھنے میں مصروف رہا. (۱۹۵۲ ، سفینۂ غمِ دل ، ۱۳۳).

---سِتَد (---کس س ، فت ت) امث.
رک : داد و ستد. تمام کارخانہ داد ستد کار سرکاری وغیرہ سب بذریعۂ سماعت ... ذہن میں آیا ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۱۱۲). [داد + ف : سِتَد ، ستادن - لینا].

---سُخَنوَری دینا محاورہ.
شاعری کرنا ، سخنوری میں کمال دِکھانا ، شاعری کو سراہنا. اکثر شعرا ... مثل نشاطی و فراق و شوق ... کہ بے حساب ہیں اپنی زبان میں قصائد و غزلیات و مثنویات و مقطعات نظم کیے اور دادِ سخنوری کا دیے. (۵ ، ۸ ، ۱۹ ، باقر آگاہ ، صحیفہ ، جنوری ۱۹۷۳ ، ۹).

دیتے ہیں اور یار بھی دادِ سخنوری
پر مصحفی سا شاعرِ جادو بیاں نہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۳).

---شُجاعَت دینا محاورہ.
بہادری دِکھانا ، جنگ میں دلیری سے لڑنا. بڑی مردانگی سے دادِ شجاعت دے کر پانچ تو شہید ہو گئے اور دو زخموں سے چُور تھے. (۱۹۱۹ ، جُوہانے حق ، ۲ : ۱۴۷). شادی کے فوراً بعد وہ دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ : ۱۰۳۳).

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
ہُنر یا کمال کی تعریف کا خواہاں. لاجی بے اختیار ہنس کر بولی اور اسٹیشن ماسٹر کی طرف اُنگلی اُٹھا کر مجمع کی طرف دادِ طلب نگاہوں سے ... کہنے لگی. (۱۹۶۲ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ۱۲). اُس نے حاضرین پر دادِ طلب نظریں ڈالیں. (۱۹۸۰ ، نیلا پتھر ، ۳۷). [داد + طلب (رک)].

---عَیش دینا محاورہ.
خوب عیش کرنا ، عیش و عشرت میں مشغول ہونا ، ناجائز عیاشیوں میں زندگی بسر کرنا. اے نازک بدن تم بھوکی ہو کھانا کھالو بعد اس کے پھر ہم تم دادِ عیش دیں اور آرام کریں. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۹۸). وہ تو عمر ہونے کے باوجود عملِ وصل سے واقف ہے اور ماہ رُخ کے ساتھ دادِ عیش دیتا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ : ۸۶۵).

---کو پَہنچنا محاورہ.
اپنے ہُنر یا کمال کی تعریف پر خوش ہونا (مخزن المحاورات ، ۳۳۵ ؛ سرمایۂ زبانِ اردو ، ۱۵۹).

---لینا ف م ؛ محاورہ.
کسی سے اپنے کمال یا ہُنر کی تعریف کرانا ، تحسین پانا.

ووں کے جلوے کو غرض کون و مکاں سے کیا تھی
داد لینے کے لیے حسنِ خداداد آیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۳). اول قسم کی محافل کا مقصود زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ مرثیہ گو اپنی شاعری اپنی مرثیہ گوئی اور اپنی حرکاتِ رفیعہ کی داد لے. (۱۹۲۸ ، مذاکراتِ نیاز ، ۱۰۶).

---مانگنا ف م ؛ محاورہ.
تعریف و تحسین چاہنا ، داد کا طالب ہونا.

پہلے اپنے عہد سے افسوس سودا اُٹھ گیا
کس سے مانگیں جا کے ناسخ اس غزل کی داد ہم

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۷).

آزادگئِ عشق کی گستاخیاں تو دیکھ
خود داد مانگتے ہیں تجھی سے گناہ کی

(۱۹۰۹ ، گلِ کدۂ عزیز ، ۱۰۲).

---مَردانگی دینا محاورہ.
بہادری دِکھانا ، ہمت سے کام لینا. مسلمان لوگوں نے بھی ... بمقتضائے انسانیت کمال دادِ مردانگی دی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۵۵).

---مِلنا محاورہ.
انعام یا عوض ملنا ، تعریف و تحسین ہونا ، واہ واہ ہونا.

خاک میں توقیر پیشِ دلستاں جا کر ملی
دل لگانے کی ہمیں یہ داد واں جا کر ملی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۵۶). ارکانِ ندوہ نے اگر کچھ کیا ہے تو ان کو داد ملے گی. (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۳۸).

---و دِہِش (---و مع ، کس د ، ہ) امث.
بخشش و عطا ، سخاوت ، فیاضی ، خیر خیرات.

او داد و دہش سات آگندہ تھا
او جاتو فریدوں فرخندہ تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۲).

تجھ حکم پہ یہ داد و دہش ہے موقوف
تاخیر نہ کر اس منتی ہے بات کی بات

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۸).

غصہ و قہر ہے کم سہو و خطا اُس سے بھی کم
رحم و الطاف فزوں داد و دہش اس سے مزید

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۳). اودھ کے حکمرانوں ... کی داد و دہش اور انعام و اکرام کے سبب اردو کے سارے ممتاز شعرا فیض آباد اور لکھنؤ کے علاقوں میں جمع ہو گئے تھے. (۱۹۷۶ ، میر انیس حیات اور شاعری ، ۳۳). [داد + و (حرفِ عطف) + ف : دہش ، دادن - دینا].

---و سِتَد (---و مع ، کس س ، فت ت) امذ.
۱. کسی سے کوئی چیز لینا اور دینا ، لین دین. وزیر نے ... اپنے

لوگوں کو کہا کہ تم پر ایک غریب و غربا ... سے کہو ... قرض ... بے باز مجھ سے لے اور داد و ستد مہاجنوں کی چھوڑ دے (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۲۸). انگریزوں کا سکّہ بے تامّل سلطان دوم کے سکّے سے بڑھ کر داد و ستد میں آتا ہے (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۸۰). ۲. باہمی حساب و کتاب و معاملہ اپنی داد و ستد یادگاری ہو تمہارے اور اس کے باپ دادا کے درمیان متعارف تھی اس پر اکتفا کرو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۱۳). واقعہ یہ ہے کہ عمرانی زندگی کا انحصار ہی ان چیزوں پر ہے جو اس کے تمام افراد میں مشترک ہوتی ہیں اور جن کو وہ اسی طرح حاصل کرتے ہیں کہ ان میں مبادلۂ خیالات اور داد و ستد ہوتی رہتی ہے (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۲۳). ۳. خرید و فروخت. بیپاری بھی داد و ستد کے نفع و ضرر میں کوفتہ خاطر رہتے ہیں. (۱۸۴۳ ، سیرعشرت ، ۱۳۰). محکمۂ احتساب ... قوم کے اخلاق و عادات ، بیع و شراء اور معاملات داد و ستد کی نگرانی کرتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۹۲). ۴. بدلہ ، انتقام.

کیا داد بیداد و داد و ستد
پھرا تجھ تھے دنیا میں سب نیک و بد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۳۷).

دشنام سخت داد و ستد میں نہ چاہیے
گھورے ہے کیوں اس اپنے گرفتار کی طرف

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۹۰).

لہراتا ہوا داد و ستد کا پرچم
شہباز عجب شان سے تپتا نکلا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۸). [داد + و (حرفِ عطف) + ف : ستد ؛ ستادن ـ دینا].

ـــو مُراد (ـــو مج ، ضم م) امذ.
صلہ و خواہش ، آرزو اور مطلب ، مقصود. فایدہ ... خلایق کو پہنچے اور باعث آبادانی ملک سرکار ہو اور خاکسار اپنی داد و مراد پاوے. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۴). [داد + و (حرفِ عطف) + مُراد (رک)].

ـــہونا محاورہ.
تعریف ہونا ، تحسین و آفرین.

اچھا کہہ کر بھی بُرا کہتے ہیں
داد بھی ہوتی ہے بیداد کبھی

(۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۶۱).

ـــیَزْدانی کس ا نیز (ـــفت ی ، سک ز) امث.
اللہ تعالیٰ کی دین ، خُدا کی بخشش. یہ ... عطائے رحمانی و داد یزدانی ہے ہر ایک کا حصّہ نہیں. (۱۹۷۶ ، اردونامہ ، کراچی ، جون ، ۴۴). [داد + یزدان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

داد (۳) امذ.
۱. (اَ) **عدل ، انصاف ، نیاو**.

عدل داد ہور دے دہش کوں اگل
کیا بادشاہی سو بازو کے بل

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۳).

دئے جاگا بیداد کا داد یاں
کھولے گا ہو دروازہ ہم پر عیاں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۳).

حشر کے دن جو فاطمہ آویں گی داد کو
لے لہو بھریا سو ہاتھ کفن تم حسین کا

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (رضا علی شاہ) ، ۳۲).

تُو جھروکوں میں جو بیٹھے آ کے بہر عدل و داد
شیر و آہو گھاٹ پر جمنا کے ہوں آپس میں رام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۶). بادشاہ نے ... وزیراعظم کو ... تاکید اکید کر دی کہ رعایا پر انصاف کرنا عدل و داد سے منھ نہ موڑنا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳). (اا) **طلبِ انصاف ، انصاف کے لیے فریاد**. عورت نے شور داد و بیداد و فریاد بلند کیا اور شوہر کو بھی دو پتّر مارتی تھی. (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۴).

کچھ ستم ہو تو شکایت کیجیے
اس ستم کی داد کیا فریاد کیا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۸). ۲. (سیف بازی) **تلوار سے چوٹ مارنے کا ایک فن**. اس فن (سیف بازی) کے اصل اصول کے چار قاعدے ہیں ایک پیترا و دسرا دفع تیسرے روک ، چوتھے داد. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۲). ۳. **انتقام ، بدلہ** (جامع اللغات). ۴. **سزا ، پاداش**. جیسے : اس کی داد خدا دے. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۶۶). [ف : داد ؛ پہلو : دات ، دا ـ دینا].

ـــآر صف ، ــــ دادار.
عادل ، حاکم (لغاتِ پیرا). [داد + ف : آر ، آوردن ـ لانا ، حاصل کرنا].

ـــآوَر (ـــفت و) صف ، امذ.
تقسیم کرنے والا ، انصاف کرنے والا ، خُدا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [داد + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــبَخْش (ـــفت ب ، سک خ) صف ، امذ.
انصاف کرنے والا ، مُنصف ، عادل (نوراللغات ؛ اسٹین گس). [داد + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا].

ـــبَخْشی (ـــفت ب ، سک خ) امث.
عدل و انصاف کرنا (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [داد + بخش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــبِک (ـــ کس ب) امذ.
امیرِ داد ، کوتوالی نیز عدالتی اُمور کا وزیر. ہر لشکر کے ساتھ ایک قاضی اور امیرداد یا داد بک بھی ہوتا. (۱۹۹۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱). [داد + ت : بک ـ سردار].

ـــبیداد (ـــی مج) امث.
۱. **ظلم و ستم ، سختی ، ناروا باتیں**. یہ کوئی اور ہوگی اس طرح

داد بے داد اُٹھانے والیاں، مجھ سے اس کی برداشت کہاں؟ (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۵). ۲. ظلم، اِنصاف کے لیے فریاد ، ظلم کی شکایت ، نالش ، دہائی.

در کوثر مجھ پر کشادہ ہو گا
تمام داد بیداد داده ہو گا

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۵). رعایا کی داد بیداد تم نہ سُنو گے تو کون سُنے گا. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۶۶). [داد + بیداد (رک)].

---بیداد کَرنا محاورہ.
۱. ظلم کی فریاد کرنا ، اِنصاف طلب کرنا.

کہا یوسف نے تب پری اے پریزاد
عبث اتنی نہ کر تو داد بیداد

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۵۰). نوجوان بھی آئے خوب رونے داد بیداد کی سر پیٹے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۳). ۲. چیخنا چلّانا ، شور و غُل مچانا. ہر چند نواب نے داد بیداد کی کہ خبردار ان سواروں سے الگ ہو جاؤ ، میں زیرِ چھرۂ توپ انھیں دیتا ہوں. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۳۰).

---بیداد مَچانا محاورہ.
داد بیداد کرنا ، ہنگامہ برپا کرنا ، نالہ و بکا کرنا. آہ فریاد کریں گے ، داد بیداد مچاویں گے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲۸۸). مگر جب صاحب نے اور قصد کیا اس نے داد بیداد مچائی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳۶).

---بیداد مَچنا محاورہ.
داد بیداد مچانا (رک) کا لازم ، آہ و فریاد کا ہنگامہ برپا ہونا.

مچے نہ کیونکہ میرے دل میں داد اور بیداد
کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے برباد

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۹).

---بیگ (---ی مج) امذ.
افسرِ عدالت ، مُنصف ، جج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [داد + ت : بیگ = سردار].

---پانا محاورہ.
اِنصاف کو پہنچنا ، اِنصاف حاصل کرنا. ہاتھ قائمۂ عرش سے نہ اوٹھاؤں جب تک کہ داد اپنی نہ پاؤں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۸). تمھارے پاس اپنی قوم کی فریاد لایا ہوں کہ داد پاؤں اور بہبودی کو پہنچوں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۳).

مظلوم ہیں اپنی داد پائے
ظالم ہیں ذِلّتیں اُٹھائے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۰۸).

---پُرسی (---ضم پ ، سک ر) امث.
کسی اِستغاثے یا مُقدمے کی سماعت ، اِنصاف اور تحقیق کے ساتھ مُقدمے کو فیصل کرنا. داد پُرسی میں گواہ و سوگند پر کفایت نہ کرے ، طرح طرح کی پرسش کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۸). [داد + ف : پُرس ، پُرسیدن = پُوچھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چاہنا ف س ؛ محاورہ.
اِنصاف چاہنا ، فیصلے کی درخواست کرنا.

دونوں ہاتھوں سے جگر تھام لیا ناصح نے
میں نے فریاد جو کی داد جو چاہی تیری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۸). اسی اثنا میں اس دوشیزہ کے ورثا بھی فریاد کرتے ہوئے پہنچے اور سرِ راہ بادشاہ سے اس شخص کے خلاف داد چاہی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۳).

---خواہ (---و معد) صف ؛ امذ.
اِنصاف طلب کرنے والا ، فریادی ؛ مُستغیث ؛ مظلوم.

بھیجا داد خواہاں تھے یک داد خواہ
کہے قصہ ہو کھول نزدیک شاہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸).

گزرا وہ شب پہ ڈر سے نہ مارا کسو نے دم
عالم اگرچہ پرسِ رہ داد خواہ تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۷). ایک شفقت بادشاہ کی یہ ہے کہ ... احوال فریادی اور داد خواہوں کا آپ پوچھے اور سُنے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۷). عرض بیگی داد خواہوں کی عرضیاں حضور میں گزار رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۰). [داد + ف : خواہ ، خواستن = چاہنا].

---خواہی (---و معد) امث.
۱. اِنصاف چاہنا ؛ فریاد ، اِستغاثہ.

قیامت بھی ہو گی تو میری بلا سے
مجھے داد خواہی کی طاقت کہاں ہے

(؟ ، خاکسار (نکات الشعرا ، ۱۱۶)).

جفا کے بعد وہ اچھے ڈرے قہرِ الٰہی سے
مجھے کہتے ہیں جلدی توبہ کیجیے داد خواہی سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۴۳).

داد خواہی کو اُٹھا ہے ذرّۂ پامال تک
سوتے فتنوں کو جگایا حشرِ عالمگیر نے

(۱۹۲۷ ، آیات و جدانی ، ۲۵۸). ۲. (قانون) نالش ، دعویٰ.

کہاں کی داد خواہی حشر میں جب یہ کہا اُس نے
تیرا جی چاہتا ہے میں گنہ گاروں میں داخل ہوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۳).

داد خواہی کا مجھے حشر میں کیا ہوش نہ تھا
کیا کروں میں کہ مرا وعدہ فراموش نہ تھا

(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۲۰). [داد + خواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِلانا / دِلْوانا محاورہ.
داد دینا (رک) کا تعدیہ ، دُوسرے کے ذریعے انصاف و دادرسی

کرانا ، کسی کے ذریعے انصاف مانگنا.

ماراہے جو ظالم نے ادایاں سوں ہمن کو
اس جگ میں مری داد دلا کون سکے گا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).

ـــ دِہی (ـــ کس د) امث.
فریاد رسی ، فریاد سننا ، انصاف کرنا. طبیعت داد دہی اور عدل گستری کی طرف ازحد مائل ہے. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابو کرم ، ۲۱). [داد + ف : دہ ، دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
۱. انصاف کرنا ، داد رسی یا داد دہی کرنا.

کیا ہے یرہ زیاستی داد دے
پریشان ہے جیو دل شاد دے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۶).

ہو ایک ستم کش تو کوئی داد دے یاں تو
لے صبح سے تا شام یہی شور و شغب ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷). تب راخیل بولی کہ خدا نے میری داد دی اور میری آواز بھی سُنی اور مجھے بھی ایک بیٹا دیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۱۰). شب میں نواب غفرانمآب نے بندہ نواز حسینی کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ ہماری اولاد پر کیوں ظلم کر رہا ہے فقیر آیا ہے اس کے واقعات کو سُن اور داد دے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۱۰۵). **۲. (کسی کا) حق ادا کرنا ، جیسا چاہیے ویسا برتاؤ یا سلوک کرنا.**

اگر ہند میں تیں نہ اچھتا پڑیا
تو میں داد مردی کا دیتا کھڑیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۰).

گریۂ ابر بھی اک چیز ہے بیارے لیکن
داد رونے کی مرا دیدۂ تر دیتا ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۶).

زخم نے داد نہ دی تنگیٔ دل کی یارب
تیر بھی سینۂ بسمل سے پر افشاں نکلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳). آپ نے جس استقلال اور ہمت اور جواں مردی سے اپنی زبان کی حمایت کی ہے اس کی داد میں کیا دون سارا ہندوستان دے گا. (۱۹۳۸ ، خطبات عبدالحق ، ۱۳۷).

ـــ رَس (ـــ فت ر) صف.
انصاف کرنے والا ، فریاد سننے والا ، چارہ ساز ؛ فریاد رس.

اگر میں خاک بھی ہو جاؤں راہ میں اس کی
کہاں ہے رحم و کرم میرے داد رس کے بیچ

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۶).

کوئی نہ داد گر و داد رس جو دیوے داد
ستم اس ایک پہ واں ہو رہا تھا حد سے زیاد

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۶).

اے خضر رہ گم شدگاں وقت مدد ہے
اے داد رس پیر و جواں وقت مدد ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۷).

ہمسائے اپنے شورِ فغاں سے بہت ہیں تنگ
فریاد اپنی آپ کریں داد رس سے ہم

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۷۷). [داد + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

ـــ رَسا (ـــ فت ر) صف.
رک : داد رس.

خدا ہی جانے کہ یہ کس نے گُل کھلایا ہے
مجھے خبر نہیں دریافت کر تُو داد رسا

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۸). [داد + رس (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ رَسائی (ـــ فت ر) امث.
عدل گستری ، انصاف ؛ فریاد سُننا. جب سلطان ملک منصور بادشاہ ہوا اس نے عدل اور انصاف اور داد رسائی اور نیک بندوبست کرنا شروع کیا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۵). داد رسائی کے طریقوں میں بھی بہت سی اصلاح واقع ہوئی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۹۹). [داد + ف : رسان ، رسانیدن - پہنچانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رَسِ غَرِیباں (ـــ فت ر ، کس س ، فت غ ، ی مع) صف.
خدا سے کنایہ ہے (جامع اللغات). [داد + رس (رک) + غ : غریب (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ رَسی (ـــ فت ر) امث.
۱. انصاف ؛ چارہ سازی ؛ داد خواہی.

میری فریاد ہے خود داد رسی کا ساماں
اوڑ گئی نیند تری اتنو سماعت ہو گی

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۶۰). انصاف کرنے والے داد رسی کے لئے آتے ہیں. (۱۹۷۵ ، پنجابی لوک داستانیں ، ۱۱۱). **۲. (قانون) داد رسی سے وہ چارۂ کار مُراد ہے جو عدالتیں دعویداروں کو عطا کرتی ہیں.** منجملہ نالشوں میں لازم ہو گا مُدّعی اس امر کا ذکر کرے کہ جس شے کی داد رسی وہ چاہتا ہے اس کی مالیت وہ کس قدر سمجھتا ہے. (۱۹۰۳ ، ایکٹ نمبر ۷ ، ۱۹۷۰ ، ۹). قانون داد رسی خاص میں دادِ رسی کے مفصلہ ذیل طریقے مقرر کیے گئے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم اُصول قانون ، ۱۵۳). [داد + رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رَسی کَرْنا محاورہ.
۱. انصاف کرنا ، حق دلانا ، انصاف کو پہنچانا.

کیجئے داد رسی دیجیے ایسی تعزیر
تا نہ آزار رساں ہو فلک نیلوفری

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۷). **۲. مدد یا اعانت کرنا ، فریاد سننا.** اختیار یا کر مسیح الملک کو لازم تھا کہ ... غریبوں کی پرورش اور مظلوموں کی دادرسی کرتے لیکن انھوں نے ... تھوڑے ہی دنوں میں ایک دنیا کو شاکی اور ایک عالم کو فریادی بنا لیا (۱۸۷۳

بنات النعش ، ۶۹). یہ پہلا دن ہے کہ اس صنفِ ضعیف (عورت) کی داد رسی کی گئی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۰۹)

ـــــ رَسی ہونا عاورہ.
داد رسی کرنا (رک) کا لازم ، فریاد کی شُنوائی ہونا ؛ اِنصاف ہونا

خدا کے عدل کا قائل ہوں او بتو کافر
ضرور داد رسی داد خواہ کی ہو گی

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۰۹). اگر وہ حق بجانب ہوں تو ان کی دادرسی بعجلت تمام ہو سکے گی. (۱۹۸۰ ، نذرحمید احمد خاں ، ۱۳۸).

ـــــ طَلَب (ـــــ فت ط ، ل) صف.
داد خواہ ، انصاف طلب کرنے والا ؛ فریادی ؛ مظلوم

رات اس سے کہا میں نے ترے کوچے میں پیارے
قائم کو بہت دیر ہوئی داد طلب ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

حشر کے روز اگر داد طلب دل ہو گا
لب ہلانا مرے جلّاد کو مشکل ہو گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۹).

لطف پڑتا جو تجھے داد طلب لیجاتے
ڈھونڈتا تیرا نگہباں سرِ محشر پھرتا

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۹۰). [داد + ف : طلب ، طلبیدن ـ طلب کرنا ، مانگنا].

ـــــ فَرما (ـــــ فت ف ، سک ر) امذ.
خدا ؛ مُنصف ، بادشاہ (جامع اللغات). [داد + ف : فرما ، فرمودن ـ کہنا ، فرمانا].

ـــــ فَریاد (ـــــ فت ف ، سک ر) امث.
(ظلم و ستم کی بنا پر) واویلا ، شور و غُل ، فریاد. ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ... الکم ٹیکس معاف کر دیں جس کے لیے وہ ہمیشہ داد فریاد کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۴۳). اف : کرنا ، ہونا. [داد + فریاد (رک)].

ـــــ کو پہنْچانا عاورہ.
داد کو پہنچنا (رک) کا متعدی.

قاتل ذرا تو کہہ دے یہ تیغ نگہ کو
پہنچا دے اپنی داد کو اس دادِ خواہ کو

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۳۹).

بر سر وادئ انصاف ابھی لائیں انہیں
تا کہ تحقیق سے ہم داد کو پہنچائیں انہیں

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۸۰).

ـــــ کو پہنْچنا عاورہ.
۱. فریاد رسی کرنا ، فریاد سُننا.

دادِ عاشق کو کوئی پہنچے ہے معشوق کہیں
بلبل اتنا تو عبث کرتی ہے غُل برسرِ گل

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۱). اگر تم میری داد کو پہنچو تو بہتر اور نہیں تو میں قاضی کے پاس فریاد کے لیے جاتی ہوں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۸۲). ۲. **اِنصاف حاصل کرنا.** بہت سے مظلوم آپ کی امداد سے داد کو پہنچے ہیں. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۳۲).

ـــــ گاہ امث.
اِنصاف کی جگہ ؛ کچہری ، عدالت (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [داد + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ گاہِ مَصاف (ـــــ کس ہ ، فت م) صف.
لڑائی کے فیصلے کی جگہ ؛ میدانِ جنگ جو دو حریفوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے. (ماخوذ : جامع اللغات). [داد + گہ (رک) + مصاف (رک)].

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) صف ؛ امذ.
۱. **(اللہ تعالیٰ کی صفت) مُنصف ، عادل.**

او صاحب ہے بخشنہارا داد گر
سنوارہا ہے تارے او اسمان پر

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۸۱). جنگ آزمایانِ جنین بتائید بخشندۂ داد گر کر اپنی انہدام مشرکانِ طائف پر کمر باندھی. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۳۶۶).

امید و بیم میں رکھتا ہے کیا کیا اہلِ الفت کو
خدا کا داد گر ہونا ترا بیداد گر ہونا

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۶). ۲. **اِنصاف کرنے والا (شخص یا بادشاہ وغیرہ).**

ہو پیغام سنتاچ وو داد گر
ہولا بھیج اسے لکھ وفا شاد کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۸).

کوئی نہ داد گر و داد رس جو دیوے داد
ستم اس ایک پہ واں ہو رہا تھا حد سے زیاد

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۶).

داد تو دیتا ہے اہلِ داد کو اے داد گر
لیتا تو ہے ظالموں سے انتقامِ مستغیث

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۲۳). نوشیرواں ... بادشاہِ عادل و داد گر کا خطاب بھی پایا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۱۸). [داد + ف : گر ، کر ، لاحقۂ فاعلیت].

ـــــ گَری (ـــــ فت گ) امث.
داد گر (رک) کا کام ، عدل ، اِنصاف راست گفتاری ، راست کرداری ، نیک اندیشی ، داد گری سپاس گزاری اور خود داری لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہوتی رہی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۳). [داد + گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گُسْتَر (ـــــ ضم گ ، سک س ، فت ت) صف ؛ امذ.
داد بخش ، داد گر ؛ خُدائے تعالیٰ ؛ مُنصف ؛ بادشاہ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [داد + ف : گُستر ، گُستردن ـ بچھانا].

۔۔۔گُستَری (۔۔۔ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
داد گستر (رک) **کا کام** ، **اِنصاف** ، **دادرسی**. دوسرے ہی شاہنشاہ کے زمانہ میں قانون اور داد گستری کی تقریباً وہی صورت ہو گئی تھی جس سے ہم سب واقف ہیں. (۱۹۳۳ ، قدیم قانون (ترجمہ) ، ۴۴). [داد + گُستر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔لینا محاورہ.
۱. **بدلہ لینا** ، **اِنتقام لینا (سے کے ساتھ)**.

خدایا داد لے ہور داد لے اس ظالماں کن تھے
کہ جد نہیں سو پتیماں پر جفا ہور ظلم ڈھایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶). چاہتا ہوں کہ داد اپنی ان ظالموں سے لوں یا اپنا سر بھی دوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۶).

وہ لیتا ظالموں سے ہے ہمیشہ
بعدل و داد فوراً دادِ مظلوم

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۸۷).

لی اتنی داد ان سے مرے اضطراب نے
جاتے ہیں آج مجھ کو تہِ خاک داب نے

(۱۹۳۵ ، عیان ، د ، ۱۳۸). ۲. **حق ادا کرنا** ، **اِنصاف کرنا**. سب مل کر وکیل دریا سوں میرا داد لیں لیں گے تو او بہت سر زور ہو جائیگا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت))

جا کے خلدِ بریں میں مل لینا
دادِ اُمید پائے دل لینا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۰).

۔۔۔مانگنا محاورہ.
اِنصاف چاہنا ، **فریاد کرنا**. جس عاشق کو اُسے مارا وہ عاشق نکیں داد سنگیا نکیں پکارا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۶).

دو ٹکڑے ہو کے گرتا تھا جو راہوار سے
یہ اُلھ کے داد مانگتی تھی ذوالفقار سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۱).

داد اے عشقِ بُتاں چُپ کی تو مانگیں گے ضرور
ہم بھی کچھ اللہ سے روزِ جزا کہنے کو ہیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۹۴).

۔۔۔مِلنا محاورہ.
۱. **حق و اِنصاف حاصل ہونا** ، **مدد کے لائق سمجھا جانا** ، **عفو کے قابل خیال کیا جانا** ، **دادرسی ہونا**.

گلا تو گھٹ گیا نے کی طرح فریاد سے میرا
قیامت دور ہے کس دن ملے گی داد کیا جانے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۶).

کس کس کو ملے گی حشر میں داد
اک خلق ہے دادخواہِ ظالم

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۲۰).

کچھ تو تخصیص ہو مظلومِ محبت کے لئے
کاش دنیا میں ملے داد ہماری یارب

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۵۷). ۲. **صلہ ملنا**.

چُپ کی نہ ملی داد ہمیں روزِ جزا بھی
بُت بن گئے ہم آ کے بُتو پیشِ خدا بھی

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۲۰۲).

۔۔۔نہ فَریاد فقرہ.
نہ اِنصاف ہے نہ فریاد سُنی جاتی ہے ، **نہ داد رسی ہوتی ہے نہ فریاد رسی** ، **بے بسی کے موقع پر مُستعمل**. حُسن کا لشکر ہے بہت بیداد اس کی بات کوں وفا نہیں اس کا کام تمام ہے بے اعتماد ، یہاں داد نہ فریاد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۷).

حاکمِ شہرِ حُسن کے ظالم کیونکہ ستم ایجاد نہیں
خوں کسو کا کوئی کرے واں داد نہیں فریاد نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۲). اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۶۶).

۔۔۔و فَریاد (۔۔۔و مج ، فت ف ، سک ر) امث.
رک : **داد فریاد**. کاپیوں کی تصحیح جو کچھ کرنی ہے سید صاحب کر لیں گے پھر ان کی کوئی داد و فریاد نہ سُنی جائے گی (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲). [داد + و (حرفِ عطف) + فریاد (رک)].

۔۔۔وَنْتا (۔۔۔فت و ، سک ن) صف ، امذ.
مُنصف ، **اِنصاف کرنے والا**. یہ داد ونتے شاہوں کا ہے قاعدہ رسم. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [ف : داد + پ : ونتا (ونت = والا)].

۔۔۔یابی امث.
داد پانا ، **اِنصاف حاصل ہونا**. ہم نے ... اپنے چھوٹے بھائی مرزا سکندرحشمت بہادر کو بہ اُمیدِ داد یابی روانہ دارالسلطنت لندن کیا ہے. (۱۸۵۶ ، نامۂ واجد علی شاہ اختر ، ۱). [داد + ف : یاب ، یافتن - پانا ، حاصل کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

داد (۴) امث.
لونڈی ، **ددا**. داد اور ددا عموماً ہر ایک لونڈی کو کہتے ہیں اور خصوصاً اس کو کہتے ہیں جو لڑکوں کی عہدِ طفلی میں خدمت کرتی ہے. (۱۸۸۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [رک : ددا].

داد (۵) امذ.
دادا (رک) کی تخفیف ، **تراکیب میں مُستعمل** (جامع اللغات).

۔۔۔وَتی باپْ وَتی (۔۔۔فت و ، سک پ ، فت و) امث.
وہ جائیداد ، **دولت یا عزت جو کسی کو آباؤ اجداد سے ورثے میں ملے** ، **ورثہ** (قاموس الفصاحت ، ۱۶۱). [داد ، دادا (رک) کی تخفیف + وتی ، لاحقۂ نسبت تانیث + باپ (رک) + وتی ، لاحقۂ نسبت تانیث].

دادا امذ.
۱. **باپ کا باپ**.

دسیں تجھ منے سب سیادت کی سیں
کہ دادا حسن تج نانا حسینؑ

(۱۵۶۳؟ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ء ، ۲ ، ۱ : ۹۷)). بولا مقرر ... تم اور تمہارے باپ دادے صریح غلطی میں ہیں. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، عبدالقادر ، ۳۰۲).

دادا کی اور منُھ کر رویا یہ کہہ کے ہوتا
کلے جدّ یا کہ سایہ تیرا جو سر پہ ہوتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۲۶). راجہ بھگوان داس کی دختر سے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام دادا نے سلطان النساء بیگم رکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۵). ابن سعد نے ... ابو سلمہ صحابیؓ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بچہ تھے اُن کے دادا اور نانا میں سے ایک کافر اور ایک مسلمان تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۵۹۱). دادا ... بغیر اس اقشان کے نوالہ نہیں توڑتے تھے. (۱۹۵۲ ، اقشان ، ۳۶۳). **۲. جدِّ امجد ، مُورثِ اعلیٰ.**

مثلِ مورِوث کا رہ رہ کے خیال آتا ہے
چھوڑ کر بیٹھ رہا خلد کو دادا کیسا

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۱۹). **۳. (تعظیماً) بڑی عُمر والا آدمی ، بڑے صاحب ، یا بڑے میاں کی جگہ** (فرہنگِ آصفیہ). **۴. جس شخص نے پالا اور پرورش کیا ہو وہ بھی بعض جگہ دادا کہلاتا ہے.** جب رات ہوئی وزیر زادی نے دادا کو بلایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۱). **۵. بُوڑھی کنیز** (فرہنگِ عامرہ). **۶. (ہندو) باپ کی جگہ دادا کہتے ہیں.** سویرا ہوتے ہی اپنے باپ کے پاس جا کر بولے دادا اب میرا نباہ اس گھر میں نہ ہو گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۹۷). **۷. (ہندو) بڑا بھائی.** پٹھانوں میں بڑے بھائی کو دادا کہتے ہیں. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۴۷). پیرا نے اسے سر سے پیر تک دیکھ کر کہا تم بھی تو بہت دبلے ہو گئے ہو ، دادا. (۱۹۳۵ ، گئودان ، ۵۹۲). **۸. (ہندو) برہمن کے لیے کلمۂ خطاب (عموماً جالوں ، حجّام ، میراثی اور گوجروں میں مستعمل).** راجہ بولا: دادا پاؤں چھوتا ہوں. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۰). **۹. گُرو ، اُستاد.**

کہے جو وجد میں آ کر بُرا بھلا محتاج
جو سُننے والے ہیں وہ بے حیا کے دادا ہیں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)). سلوچنا نے قطعِ کلام کر کے کہا وہ سنانے کی چیز نہیں ہے دادا جی! (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۶۵). **۱۰. بدمعاشوں اور غنڈوں کا سردار.** وہ دادا تھا یعنی ایک خطرناک غنڈہ. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۹۶). استحصال کے خلاف ... دادا حضرات اور ان کے چیلے ہی دوسری تہذیبوں اور ثقافتوں کو پسماندہ رکھنے اور دبانے کا ... عمل کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، مئی ، ۷). **۱۱. (بطور صفت) بعض ترکیبوں میں جُزوِ اوّل کے طور پر مُستعمل ہے اور موقع و محل کے لحاظ سے معنی دیتا ہے** جیسے ، دادا پیر یعنی پیر کا پیر، دادا اُستاد یعنی اُستاد کا اُستاد.

کریں کیوں نہ شکر لبان کو مرید
کہ دادا ہمارا ہے بابا فرید

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا ، شوق (مضمون) ، ۴۳). تمام رقم کی پخت تیار ہوئی اور دادا پیر کی نذر دلوا کے فقرا اور مسا کین کو تقسیم کی گئی. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۰۳). [س : تات + ک तात * क].

---ابّا (---فت ا ، شد ب) امذ.
(تعظیم اور محبّت کے اظہار کے لیے) دادا میاں ، دادا جان. رشید یہ کہتا ہوا داخل ہوا ، شفیق دادا ابّا تشریف لاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، صید و صیّاد ، ۱۲۵). [دادا + ابّا (رک)].

---اُستاد (---ضم ا ، سک س) امذ.
اُستاد کا اُستاد ، گُروہ کا گُرو. مصحفی کی طرح جو ان (امیر مینائی) کے دادا استاد ہیں زبان اور عروض کے قواعد سے بال بھر نہیں ہٹتے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۷). [دادا + استاد (رک)].

---آدم (---فت د) امذ.
حضرتِ آدم علیہ السلام ، بابا آدم.

اوّل آپس بھیھ بھائی آپہی کون
دادا آدم ہمارا باپ ہے کون

(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ (ق) قریشی ، ۲۰۹). اللہ تعالیٰ نے دادا آدم کی کمر سے تمام ذریات کو نکالا. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۰). [دادا + آدم (عَلَم)].

---پَردادا (---فت پ ، سک ر) امذ.
اَسلاف ، اَجداد ، بڑے بُوڑھے ، بُزرگ. دادا پردادا کے وقت کا ایک پھٹا پُرانا سا جُبّہ تھا ، اس کے سوا کچھ نہیں. (۱۸۸۰؟ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۱۲۷). [دادا + پردادا (رک)].

---پَردادا کے راج کی باتیں کَرتا ہے فقرہ.
اپنی حالت کو نہیں دیکھتا ، پُرانے زمانے کے حالات کا ذکر کرتا رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تیرا ہَفت ہَزاری ، باوا تیرا صُوبَہ داری ، ماں تیری سَدا سُہاگَن بیٹا بَرخوردار کہاوت.
ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جو ہر طرح صاحب نصیب ہو (جامع الامثال ؛ نجم الامثال ، ۲۰۲).

---جان ہَرانے بَردے آزاد کَرتے تھے کہاوت.
شیخی مارنے والے کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ڈھینڑا (---ی مج ، مغ) امذ.
ٹھگوں کے ایک گُرو کا نام جس کی قبر بکونا ضلع علی گڑھ میں ہے اور جس کی نیاز دو پیسے کی شراب بنائی جاتی ہے. جب بہت دنوں تک ٹھگوں کے ہاتھ مسافر نہیں لگتا تو وہ نذر مانتے ہیں اور مقصد پورا ہونے پر دو پیسے کی شراب منگا کر دادا ڈھینڑا کے نام کی زمین پر گرا دیتے ہیں. (۱۸۳۸ ، مصطلحات ٹھگی ، ۹۰). [مقامی].

---کہنے سے بتیا گڑ دیتا ہے کہاوت.
خوشامد سے کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا ہے (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

---گرو (---ضم گ ، ر) صف.
معلم ، مرشد ، بزرگ ، گرو کا گرو ، استاد کا استاد. جوتشی کے دادا گرو یہاں بیٹھے ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۱۷ دسمبر ، ۱۲). [دادا + گرو (رک)].

---گیر (---ی مع) صف.
غنڈا گردی کرنے والا ، بدمعاشوں کا سرغنہ. محمود آج کل محلے کا دادا گیر بنا گھومتا ہے. (۱۹۷۲ ، تدریس اردو ، ۳۶). [دادا + ف : گیر ؛ گرفتن - پکڑنا].

---گیری (---ی مع) امث.
(ھو) بدمعاشوں کی سرپرستی اور سرداری ، غنڈہ گردی. دلالی کرتے کرتے دادا گیری کب سے شروع کر دی. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۱۳۱). یہی تعلیم کا سب سے بڑا المیہ ہے ، خاص لوگوں کی تعلیم اور عام لوگوں کی دادا گیری. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۸). [دادا + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لے پوتا برتے کہاوت.
یعنی دادا کے زمانے کی چیز کا پوتے کی نسل تک استعمال میں آنا ؛ پائدار چیز کی نسبت کہتے ہیں. ان کے یہاں ایک مرتبہ جو اونی کپڑا بنا تو گھل گھل کر چلا اور دادا لے پوتا برتے کی مثل صادق ہوئی. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۸۷).

---مرتے ہیں تو بھوج کرتے ہیں کہاوت.
(ہندو) بزرگوں کے مرنے پر خوب مزے اڑائے جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مریں گے تو پوتا راج کرے گا کہاوت.
بڑے مرجائیں تو چھوٹے مزے اڑاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مریں گے جب بیل بٹیں گے کہاوت.
لب : جب دادا مریں گے الخ ، دادا کے مرنے پر جائداد تقسیم ہو گی ؛ جب کسی معاملے میں تاخیر ظاہر کرنا ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

---مریں گے جب میراث بٹے گی کہاوت.
رک : دادا مریں گے جب بیل بٹیں گے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میاں (---کس م) امذ.
رک : دادا (کلمۂ تعظیم). اور کبھی دادا میاں سے سیاسی مسئلوں پر تبادلۂ خیال کرنے لگتا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۷). لو بھئی یہ تو دادا میاں کو خوب بچوں نے گھیر لیا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۳۷). [دادا + میاں (رک)].

---لے پن کیا پوتوں نے کانڈ مرائی کہاوت.
ناخلف اولاد سے خاندان کی بدنامی ہوتی ہے (جامع اللغات).

دادار (۱) امذ ؛ نیز دادآر.
۱. داتار (رک) ، خدائے تعالیٰ.

جن ناؤں سوں ہور نشان سوں نروار
بیواں کوں دھنی جگت کوں دادار

(۱۴۰۰ ، من لگن ، ۵). رستم نے پانی پیا دادار کا شکر کیا. (۱۸۸۶ ، سرور سلطانی ، ۷۲).

بہہ ہے مدح فرماں دو کار ساز
بہہ ہے وصف دادار دانائے راز

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۵).

لگا دے سلسلۂ عمر و دولت شہہ میں
تو عمر خضر سے دادار بے ہمال گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۰).

تو کہ دنیا کے بندوں کا مختار ہے
سیتھیوں ، کج کلاہوں کا دادار ہے

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۱۲). ۲. عادل ، منصف بادشاہ یا حاکم وغیرہ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ف : دادآر ؛ پہلو : داتار ؛ ف : (قدیم) دادھار].

دادار (۲) امذ.
(رنگائی و لیلاری) نیل کی ٹکیاں خشک کرنے کا بانس کا بنا ہوا لھالر یا ٹٹی ، چالا (ا پ و ، ۲ : ۳۹). [مقامی].

داد بازی امث.
ایک کھیل جو پانسے سے کھیلتے ہیں (جامع اللغات). [داد + ف : بازی ، باختن - کھیلنا].

دادُر (ضم د) امذ.
مینڈک.

ڈہور جھنک دادر ہو پور گنجن
ایک جل جیو ایک یدیا من

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۷).

گرج بادل تھے دادر گیت گاوے
کوئل کوکے سو پھل بن کے جیالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۷).

دادر مور پپیہے کوئل کوک ہے اللہ اللہ
فاختہ کوکو ، تیہو ہو ہو ، طوطے بولیں حق اللہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۹).

وہ جھینگر کی جھنکار دادر کا شور
جگا خواب شیریں سے دیں ہیں بزور

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۵).

پاوس دیکھ رجمن من کوئل سادھے موں
اب دادر بکتا بھئے ہم کو پوچھت کون

(۱۹۸۵ ، دریں دریں ، ۹۳)۔ [پ : دَدّر ؛ س : دَرْدَر दद्दर]۔

دادْرا / دادْرَہ (سک د / فت ر) امذ۔
۱۔ (موسیقی) ایک چلتی لے کا گیت جو آگرہ اور بُندیل کھنڈ میں عام طور پر گایا جاتا ہے (یہ دادُر (مینڈک) کی تیز تانوں سے مُشابہت رکھتا ہے)۔

جلنی کا دے دروازہ کھولا کر دادْرا ہلکا
اُسے دینے روسالوں میں بھری زرتار چوری سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۳۱)۔

دادرے کی داد کو پہنچا بہاگ
بعد مدت کے کھلے سورٹھ کے بھاگ

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰)۔

گاتا ہے میرا زہرہ جبیں مل کے ساز میں
ٹپا ترانہ ، دادرہ ، دھرپت ، خیال کیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹)۔

دادرا ٹھمری کوئی ٹپہ خیال
خیر غزل ہی سہی کچھ کہو بھی

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۲۸)۔ لوگ ان (طوائفوں) سے ، تیری سہیلی عجوبہ بنی ، پر ... مالکوس ٹھمری ، دادرے ، دیپک ... کو تصدق کر رہے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۰۸)۔ روزہ خور کا دادْرا آپ نے سُنا ، سمجھ میں آیا ہو گا۔ (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۸۹)۔ ۲۔ تالو ، حلق کا کوّا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۳۔ تمسی (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [دادر + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ بیٹھنا محاورہ۔
غش آ جانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

دادَس (فت د) امث۔
(ہندو) ددیا ساس ، خُوش دامن کی ساس ، ساس کی ساس (فرہنگِ آصفیہ)۔ [پ : داد (دادا) + س ـ ساس]

دادَسْرا (فت د ، سک س) امذ۔
(ہندو) دادسرا ، ددیا خُسر ، سُسرے کا باپ (فرہنگِ آصفیہ)۔ [دادس (رک) + را ، لاحقۂ تذکیر]۔

دادسُسْرا (ضم س ، سک س) امذ۔
رک : ددیا سُسرا۔ ایک نے مونگا ہے کہا تو بھی دادسسرے کو بھیٹ لے۔ (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۱۹)۔ [داد (دادا) + سسرا (رک)]۔

دادْنی (سک د) امث۔
۱۔ وہ رقم جو کاشتکاروں ، صنعت کاروں اور دُوسرے پیشہ وروں کو پیشگی دی جائے ، پیشگی ، وہ روپیہ جو کسی کام کے واسطے پیشگی دیا جائے۔ بزازے والوں کو اینٹوں کی دادنی دی تھی وہ نہیں دی (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۸۰)۔ لوگ تو دیہات میں پہنچ کر کاشتکاروں میں دادنیاں تقسیم کر دیتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۰۳)۔ دادنی ـ اب بھی دکن میں یہ طریقہ جاری ہے کہ ساہوکار زراعت کرنے والے کو حسبِ ضرورت روپیہ اس شرط سے دیتے ہیں کہ غلہ زمین پر تیار ہوتے ہی اس کا خریدار (قرض دینے والا ساہوکار) ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۲۶۶)۔ ۲۔ وہ رقم جو دینا ہو ، وہ رقم جسے چکانا ہو۔ اگر تم ... کارخانے میں مجھے برابر کا شریک بنا لو تو میں کل تمہاری دادنی سب ادا کردوں گا۔ (۱۹۲۲ ، چوروں کا کلب ، ۱۸)۔ ۳۔ وہ چیز جو دینے کے قابل ہو (نوراللغات)۔ [داد + ف : نی ، لاحقۂ صفت]

ـــ دار صف۔
وہ شخص جس نے پیشگی (رقم) لی ہو (جامع اللغات)۔ [دادنی (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

دادُو (و مع) امذ۔
عہدِ اکبری کا ایک مشہور فقیر جو احمدآباد گُجرات کا رہنے والا تھا وحدت پرستی کی تلقین کرتا اور بُت پرستی سے منع کرتا تھا یہ ایک مذہب کا بانی خیال کیا جاتا ہے اس کی کتاب دادو پنتھی گرنتھ ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [پ : داد (دادا) + و (مع) ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ پَنتھ (ـــ فت پ ، سک ن) امذ۔
ایک فِرقہ جو دادُو نے نکالا تھا۔ دادو پنتھ ... عہدِ اکبر بادشاہ سے شروع ہوا ہے۔ اوّل راجہ بھگونت سنگھ اور پھر خلف ان کا راجہ مان سنگھ سیوک دادو رام ہوا۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۲۸)۔ [دادو (عَلَم) + پنتھ (رک)]

ـــ پَنتھی (ـــ فت پ ، سک ن) امذ۔
دادو کا پیرو یا چیلا (دادو کے ماننے والے شادی نہیں کرتے اور اگر کوئی شخص خلاف رسم شادی کر لیتا ہے تو اُس کی اولاد وارث نہیں ہوتی بلکہ چیلا وارث ہوتا ہے ، یہ گیروے رنگ کی پگڑی سر پر باندھتے ہیں اور سر منڈواتے ہیں)۔ من بعد پر شوتم داس صاحب سمت ۱۸۰۰ میں جے پور سے ... آئے یہ دادو پنتھی تھے۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۲۸)۔ [دادو (عَلَم) + پنتھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ دُنیا باوَری کہیں چام سے رام پونْچھ مَروڑیں تیل کی اور کاڑھیں اپنا کام کہاوت۔
دنیا اپنے مطلب کی خاطر خُدا کا نام لیتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

دادَہ (فت د) صف۔
۱۔ دیا ہوا ، عطا کیا ہوا ، دیا گیا ، مُرکّبات میں مُستعمل ، جیسے : دلدادہ (جامع اللغات)۔ ۲۔ حِصّہ ، قِسمت ؛ ڈاک کے قدیم انتظام میں کوس کا درمیاں اَڈّہ یا چوکی۔ ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ پیدلوں کی ڈاک کا یہ انتظام ہے کہ ایک میل میں ... تین چوکیاں ہرکاروں کی ہوتی ہیں اس چوکی کو دادہ کہتے ہیں۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۰۳)۔ [ف : دادہ ، دادن ـ دینا]۔

داده گو (فت د ، و مج) امذ.
رک : **اَنجَل** ، **لَنُورا**. ایک پرند ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے ... اہل گیلان اسے دادہ گو کہتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٢ : ٣٧). [مقامی].

دادی (١) امث.
١. **باپ کی ماں** ، رک : **دادا** جس کی یہ تانیث ہے.

نہ دادی ، پُھپی کتی بچھائی سنیے
نہ نانی نہ خالا کہوں کیا تجے

(١٦٣٥ ؟ مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١٣٣)). بوڑھی دادی کو طاق پر بٹھایا اور آپ بیاہ رچایا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٢١). بچے نے اپنی دادی کے گلے میں ہاتھ ڈال دیئے اور بے اختیار رونے لگا. (١٩١٣ ، انتخاب توحید ، ٧٢). دادی کی ... بات میرے دل کو نہ لگی. (١٩٧٦ ، چوتھی دنیا ، ١٣٧). ٢. (تعظیماً) بڑی بُوڑھی عورت ، "بڑی بی" کے بجائے بولتے ہیں.

میں دادی ہوں کہا کرتی تھی اکثر ڈال دامن کی
مرے آگے کا ہے لونڈا الف جا کے گریباں کا

(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ١ : ٣). [داد ، دادا + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ اَمّاں (ـــــ فت ا ، شد م) امث.
رک : **دادی** (محبت اور عظمت کے اظہار کے لیے). دعا کرو تمہاری دادی اماں اچھی ہو جائیں تو ایک بڑھیا سی کلائی کی گھڑی ہم تمہیں انعام میں دیں گے. (١٩٣٩ ، شمع ، ١٦). بات دادی اماں نے طے کی ہے اسے کون توڑ سکتا ہے. (١٩٧٠ ، تاثرات ، ١٥٢). [دادی + اماں (رک)].

ـــــ بُہو (ـــــ فت ب ، و مج) امث.
رک : **دادی**. ایک خط بھائی فیاض حسین کے مکان کے پتے سے دادی بہو کے نام بھی بھیجتا. (١٨٩٨ ، مکتوبات حالی ، ١ : ١٩٢). [دادی + بہو (رک)].

دادی (٢) صف.
دعویٰ کرنے والا ، **داد چاہنے والا** (پلیٹس ؛ شید ساگر). [داد + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــــ فَرْیادی (ـــــ فت ف ، سک ر) صف.
فریادی ، **مُستغیث** (جامع اللغات). [دادی + فریاد (رک) + ی لاحقۂ نسبت و صفت].

دادے (ی مج) امذ ؛ ج (قدیم).
دادا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مُستعمل.

ـــــ راج نَہ کھائے پان ، دانْت دِکھاوَت گئے پِران کہاوت.
جو شخص نئی چیز دِکھاتا پھرے اُس کی نسبت کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

دادیک (ی مج) صف.
داد دینے والا (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دادِیہال (ی مج) صف نث.
رک : **ددھیال**. کس کا لڑکا ہے ، اچھے کھاتے پیتے ہیں ننھیال دادیہال کی طرف سے کوئی لم تو نہیں ہے. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٩). اس کا ذکر ضرور کروں گا کہ میرے دادیہال اور نانیہال کا قریبی اتصال یا قران السعدین کی طرح ہوا. (١٩٨٣ ، کاروان زندگی ، ٣٠). [دادی + ہال ، لاحقۂ صفت و نسبت].

دادِیہالی (ی مع) صف.
رک : **ددھیالی**. ابن زیاد ... نے ... (شمر بن ذی الجوشن کے) چاروں صاحبزادوں کو بلا کر کہا تم میرے دادیہالی ہو. (١٩٥٨ ، ابوالکلام آزاد ، مضامین ، ٩٢). راقم سطور کے دادیہالی و نانیہالی بزرگ شمالی جانب ... آسودۂ خاک و محو خواب ہیں. (١٩٨٣ ، کاروان زندگی ، ٣٩). [دادیہال + ی ، لاحقۂ نسبت].

دادھالی صف ، رک : دادھیالی ، دادیہالی.
دادا دادی سے متعلق ، **دادا کے خاندان سے ہم رشتہ باپ کے رشتے سے منسلک**. آپ (حضرت سید شاہ محمد یسین قدس سرہ) کے خاندان کے بزرگان نانہالی اور دادھالی دونوں طرف سے اکابروں سے تھے. (١٨٩٠ ، تذکرۃ الکرام ، ٩٧٧). نصیرالدین اور حکیم عبدالکبیر سے نہ دادھالی کوئی رشتہ داری تھی نہ نانہالی تعلق تھا. (١٩٠٠ ؟ خورشید بہو ، ٣٧). [ددھیالی (رک) جس کی ایک صورت ہے].

داڈھنا (سک د ھ) (الف) ف م.
جلانا ، **بھسم کرنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ شید ساگر). (ب) ف ل. **جلنا** (قدیم اردو کی لغت ؛ ہندی اردو لغت). [س : دگدھ दग्ध].

داڈھیال (سک د ھ) امث.
رک : **ددھیال** (دربائے لطافت ، ٣). [دادھ + یال ، لاحقۂ نسبت].

داڈھیالی (سک د ھ) صف.
رک : **ددھیالی**. سید صاحب کا دادھیالی خاندان شیعہ مذہب اور نانہال میں شیعہ و سنی دونوں ہیں. (١٩٥٨ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ٧٦). [دادھیال + ی ، لاحقۂ صفت].

دار (١) امث.
١. **وہ لمبی لکڑی جسے زمین میں گاڑ کر اور اُس کے سرے پر حلقہ باندھ کر مُجرم کو پھانسی دیتے ہیں** ، **پھانسی** ، **سُولی**.

فلک سوں دسیں بانس بھر نے شُمار
کہ منصور یک ہور ہزاراں ہیں دار

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٩٣).

مُشتاق ہوں جب سیں سرو قد کا
شمشاد کوں دار بُوجھتا ہوں

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٣٣). جب دار کو دیکھا ہاتھ زندگی

سے دھوئے ۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵)۔

خار سے اللہ پاکو ہے رغبت ایسے
جس طرح حضرتِ منصور کو تھی دار پسند

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۰)۔ اگر سر لائقِ دار تھا تو یہاں کسے انکار تھا۔ (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۳۹)۔

جھومتے ہیں تہِ شاخِ دار اے چمن
لے ترے نونہالوں کو نیند آ گئی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۱۵)۔ ۲. **سُولی کی سزا ، سزائے موت ؛ سخت سزا۔** صبح کو قاضی سے فتویٰ پوچھا دار کا حکم ملا۔ (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۲۳)۔ وہ بڑی پاجی مکّار ہے قابلِ حبس و دار ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۷)۔

دار سے بھی گزر کے دیکھ لیا
طے محبت کی رہ گزر نہ ہوئی

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۸۹)۔ ۳. **لکڑی ، لکڑی کا لکڑا۔**

دونوں پات اس کے درختِ چنار
دونو پانو پور ران مانندِ دار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۷)۔ ۴. **درخت ، پیڑ۔** پُرانی فارسی میں دار درخت کو کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۹۶)۔ ۵. **ایک نوکدار جنگی ہتھیار۔** سعد نے دیکھا کہ ایک عفریت خونخوار آہن کا دار کاندھے پر رکھے ہوئے سامنے آیا اور دار کا وار کیا۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۷۳)۔ [ف : دار - لکڑی ؛ اوستا : دَوْرُ]۔

---باز امذ.
بازی گر جو بانس اور رسّی پر چڑھتا ہے ، نٹ۔

نُسان دار بازاں پھر سپرِ عالمِ بالا
کرے عارف پر اک تارِ نفس سے نردباں پیدا

(۱۷۹۵ ، دلِ عظیم آبادی ، د ، ۱۳۰)۔ ضرغام نے ایک جگہ ٹھیر کر صورت اپنی مثلِ شکلِ دار بازاں یعنی نٹ کے بنائی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۷۱۷)۔ [دار + ف : باز ؛ باختن ؛ بازیدن - کھیلنا]۔

---بَسْت (---فت ب ، سک س) امث.
۱. **بانس یا لکڑی کا بنا ہوا ٹھاٹھر جس پر انگور کی بیل چڑھتی اور پھیلتی ہے۔**

باغ کے گرد جیسے ہے دستور
تاک ہو داربست اور انگور

(۱۸۰۲ ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ۵۵)۔

پھر خوشے اوتریں پھر کھنچے انگور کی شراب
پھر شاخِ تاک بیچ سر داربست کھائے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۶)۔ غریب اپنے دوست آشناؤں کو لے کر انگوروں کی داربستیں باندھتے ہیں۔ (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۱ : ۱۸۰)۔

بلبل کی شاخِ گل کی نمو پر نگہ ہو
میری نظر ہے تاک ہی کے داربست پر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۲)۔ ۲. **لکڑی اور تختوں کی باڑ جس پر بیٹھ کر معمار اور مزدور عمارت کا کام کرتے ہیں** (نوراللغات)۔ [دار + ف : بست ؛ بستن - باندھنا]۔

---پر اینچنا محاورہ.
پھانسی دینا، دار پر چڑھانا۔ ابن زیاد نے سر کاٹ یزید پلید پاس بھیجا اور تن مسلم کوں دار پر اینچا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳)۔

---پَر (پہ) چڑھانا محاورہ.
پھانسی دینا ، سُولی چڑھانا ، پھانسی کی سزا دینا۔

اے سرو قدِ یار کی اب تو نہ ریس کر
ایسا نہ ہو کہ دار پہ تجھ کو چڑھائے عرس

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۶۲)۔ قتل کیے گئے ہیں دار پر چڑھائے گئے ہیں مُشکیں بندھی ہیں ... اور کیا کیا کچھ ہوا ہے۔ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۶)۔

سخنِ حق جو زمانے کے موافق ہوتا
نہ کبھی دار پہ منصور چڑھایا جاتا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۲)۔

---پَر (پہ) چڑْھنا محاورہ.
دار پر چڑھانا (رک) کا لازم۔

دار پہ کوئی چڑھ گیا چھوڑ کے سر کوئی مرا
نام جہاں میں کر گیا سحر اُٹھا کے نازِ عشق

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں)، بیاضِ سحر ، ۷۷)۔

---پَر (پہ) رَکْھنا محاورہ.
رک : دار پر چڑھانا۔

جان صاحب بات کا پورا ہے یہ منصور خاں
حق ہی بولے جانے گا گو رکھ دے حاکم دار پر

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۶)۔

---پَر (پہ) کِھنْچْنا محاورہ.
رک : دار پر چڑھنا۔

ترے اس کشتۂ تیغِ ادا کو مرحبا جس نے
نہ جلنا آگ میں سیکھا نہ کھنچنا دار پر چاہا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۸۲)۔

---پَر (پہ) کِھنْچْوانا محاورہ.
دار پر کھنچنا (رک) کا متعدی ، دار پر چڑھانا (نوراللغات)۔

---پَر (پہ) کھینچنا محاورہ.
(کسی کو) سُولی دینا ، دار پر چڑھانا ، سزائے موت دینا۔

نگہبانان کوں کھینچتا ہوں بدار
یہاں ٹانکتا ہوں تمام ایک بار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۸)۔

تیرے بیماروں کو ایسی ہے شفا سے نفرت
بخدا دار پہ کھینچیں جو مسیحا آئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۱)۔

ایک نے حُکم سے نہ سر کھینچا
سب کو چُن چُن کے دار پر کھینچا
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۲۳). روسیوں نے باشقرتوں کا قتل عام کیا ، انھیں دار پر کھینچا اور مسجدوں میں جمع ہو جانے والے لوگوں کو زندہ جلا دیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۵).

---پر (پہ) لٹکنا محاورہ.
دار پر کھینچنا ، پھانسی پانا.
بے نیازی اسے کہتے ہیں خبر بھی نہ ہوا (کذا)
مثلِ منصور یہاں دار پہ لٹکے لا کھوں
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۵۲).

---چوبہ (---و مع ، فت ب) امث.
دار بلد ، آنبہ ہلدی. دار ہلد کو یونانی اطبا کتابوں میں دار چوبہ کے نام سے بھی لکھتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۰). [دار + ف : چوب - لکڑی + ہ ، (حرف زاید)].

---چیں (---ی مع) امث.
رک : دار چینی.
بھی لے کونج جا پتری ہور دار چیں
سیہ موصلی ہور ستا دریہ ہیں
(۱۶۱۳ ، پھوگ بل ، ۸۸). [دار + چین (عَلَم)].

---چینی (---ی مع) امث.
ایک درخت (Laurus Cassid) کی خُوشبو دار چھال جو باآسانی ٹُوٹ جاتی ہے ، رنگ میں گہری سُرخ ہوتی ہے ، اس پر اکثر جگہ باریک باریک نُقطے اور لہردار لکیریں ہوتی ہیں ، اندر سے اس کا رنگ بُھورا سیاہی مائل اور مزا شیریں ہوتا ہے.
ہور دار چینی غریبی کیری بھارنج و قلنفر سبوری
(۱۶۸۰ ، مثنوی محمد امین (ق) ، ۳). گرم مصالحہ میں سے ایک چیز دار چینی وہاں (جزیرۂ سیلان میں) بکثرت پیدا ہوتی ہے. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ (ترجمہ) ، ۳ : ۶۳). دار چینی ایک خوشبودار ملطف دوا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۸۳). اہم مصالحے کالی مرچ ، لونگ ، دارچینی اور ونیلا وغیرہ ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۲۳) . [دار + چین (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دینا محاورہ.
پھانسی دینا ، سزائے موت دینا.
مدّت ہوئے بعد دار دینا
بعد اوس کے زمیں میں گاڑ دینا
(۱۶۵۹ ، میراں جی حق نما ، نورتین ، ۸۰).

---شمشاد (---فت ش ، سک م) امذ.
نیزے کی طرح کا ایک ہتھیار. دیو دہل گیا اور کاندھے سے جانور پھینک کر دار شمشاد اور چقماق چادر پکڑ کر حملہ آور ہوا. (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۲۴۳). جس وقت دونوں گروہ اپنے اپنے طریقۂ عبادت سے فارغ ہوئے آلاتِ حرب و ضرب مثل ... دار شمشاد ... وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ ہو کر عازمِ میدان جنگ ہوئے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۶۸). [دار + شمشاد (رک)].

---فِلفِل کس اضا (---کس ف ، سک ل ، کس ف) امث.
۱. لمبی مرچ لاط : Lapsicuma Frutescene (جامع اللغات ؛ پالی گلاٹک ڈکشنری). ۲. ایک پیڑ کا پھل ہے. اس کی بیل ہوتی ہے پتے پان کی طرح ہوتے ہیں مگر پان سے چھوٹے ہوتے ہیں شکل میں لوبیے کے پتوں سے ملتے ہیں ان میں تلخی تیز ہوتی ہے (لاط : Piperlangum) . پیپل ... عربی میں دارِ فلفل اور فارسی میں فلفل دراز کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ۳ : ۱۲۵). [دار + فلفل (رک)].

---کَش (---فت ک) صف.
سُولی پر چڑھانے والا ، جلّاد (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دار + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کَشی (---فت ک) امث.
دار کش(رک) کا اسمِ کیفیت ، پھانسی. اگر کہیں گرفتار ہو گئے تو مرتبۂ دار کشی حاصل ہو گا. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۳۰). [دار + ف : کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کھینچنا محاورہ.
دار پر چڑھانا ، سُولی یا پھانسی دینا.
منصور کی حقیقت تم نے سُنی ہی ہو گی
حق جو کہے ہے اس کو یاں دار کھینچتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷).

---و رَسَن (---و مع ، فت ر ، س) امث.
سُولی ، پھانسی.
قد و گیسو میں قیس و کوہکن کی آزمائش ہے
جہاں ہم ہیں وہاں دار و رسن کی آزمائش ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).
شیوۂ منصور تھا اہلِ نظر پر بھی گراں
پھر بھی کس حسرت سے سب دار و رسن دیکھا کیے
(۱۹۲۵ ، نشاطِ روح ، ۹۶). ایک بار پھر کسی کے لیے آزمائش دار و رسن مُقدّر کر دی گئی. (۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۱۹). [دار + و (حرفِ عطف) + رسن (رک)].

دار (۲) لاحقہ ؛ امذ
فارسی "داشتن" سے صیغۂ امر ، مُرکّبات میں جُزوِ دوم کے طور پر مُستعمل اور "رکھنے والا" کے معنی دیتا ہے. بادشاہ زادے کے تخت کے اوپر جڑاؤ شامیانہ (استادہ ہے) کہ ہر ایک جواہر اس کا آبدار ، بے جرم و بیش قیمت ہے. (۱۸۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۰)

زباں ہو بند اناالحق نہ بند ہو منصور

ہمارے جسم کی پڑ جائے چوب دار میں روح

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۳۱۳). دار (امر ہے داشتن ـ رکھنا سے) آبدار ، آئینہ دار (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۸۵). دار (امر ہے داشتن ـ رکھنا سے) دعوے دار ، دامن دار ، دھار دار (۱۹۷۰ ، اردو مترادفات ، ۱۳۸). [دار + ف : داشتن (رک) کا امر].

ــــمَدار (ـــ فت م) امذ.
رک : دار و مدار.

یوں تو کی دار مدار اوس نے بظاہر اکثر

لیک کرتی ہے بھلا دل میں کہیں پند اثر

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت رعنا) ، ۲ : ۵۹۳). ہوا پر حیوانات اور نباتات کی زندگی کا خاص کر دار مدار ہے. (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۱ : ۵). تجارت کے قافلے جن پر اصل میں ... معاش کا دار مدار تھا غیر مامون تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۴). [ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ف : مدار (داشتن سے فعل نہی)].

ــــو گیر (ـــ و مع ، ی مع) امث.
۱. **پکڑ دھکڑ ، گرفتاری ، مواخذہ ، بازپرس.** کوبیروں نے اسے (اجورہ دار کو) لوٹ لیا ، روپیہ کپڑا سب لے لیا ، خط اس دار و گیر میں گر پڑا. (۱۸۶۹ ، غالب ، مکاتیب ، ۷). فوجی خدمت سے کنارہ کشی اختیار کرنا ، دار و گیر کا مستوجب ہونے لگتا. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۶۹). ۲. **گرفت ، نکتہ چینی ، روک ٹوک.** حضرات امامیہ نے دیکھا کہ ... عبارتِ زائد بھی بیکار ہوئی اور اس نے بھی دار و گیر اہلِ سنّت سے نہ بچایا تب اسکو چھوڑا. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ ، ۱ : ۶۳). انہوں نے نہایت مبالغے سے کام لیا اور عیسائیوں پر سخت دار و گیر کی. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۶). بابیوں میں پھر سے زندگی کے آثار نمودار ہو گئے اور حکومت کی دار و گیر بھی بڑھ گئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۱). ۳. **لوٹ مار ، بدنظمی ، جنگ و پیکار ، ہنگامہ آرائی.**

لگیا پور پھر آیا واں تھے او بیر

او حیدر کتیں آیا کر دار و گیر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۵). تمام دن آتشِ جنگ مشتعل رہی ، اس دار و گیر میں خواجہ ابوالحسن و راجہ بکرما جیت سے ترددات نمایاں ظہور میں آئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۶۱). دار و گیر کا زمانہ ہے جگہ جگہ پر جال بچھے ہوئے ہیں کسی پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۳). [دار + و (حرفِ عطف) + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

ــــو گیر کی صَدا بُلَند ہونا ف س ، محاورہ.
لڑائی کا شور ہونا (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

ــــو گیری (ـــ و مع ، ی مع) امث (قدیم).
رک : دار و گیر معنی نمبر ۳.

لڑائی کتے آکے شر شور سوں

کتے زیر دار و گیری زور سوں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۷). [رک : دار و گیر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــو مَدار (ـــ و مع ، فت م) امذ.
۱. **خاطر مدارات ، تواضع ، آؤ بھگت ، دلجوئی.**

لے گیا دل کو ، ہنستے ہنستے صنم

کر کے دار و مدار اور اخلاص

(۱۷۸۶ ، میرحسن ، د ، ۷۴). دوست دشمن سے دار و مدار رکھو ، دوسرے سب کام مشورت سے کرو. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۷). ۲. **نرمی ، التفات.**

تمہارا غیر سے دار و مدار دیکھ چکے

عنایت و کرم بے شمار دیکھ چکے

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۵۱۶). ۳. **ٹھہراؤ ، سکون ، اطمینان.** خوب دلیری سے کام کرنے لگا مگر دار و مدار کے ساتھ کرتا تھا (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰۶). ۴. **صُلح صفائی ، مصالحت.**

مت بگڑ اس سے بس کر ، اے واقف !

اب تو دار و مدار کی ٹھہری

(؟ ، واقف (تذکرۂ شعرائے اردو ، ۲۱۲)). اورنگ زیب نے سکندر عادل شاہ بیجاپور سے دار و مدار کر کے ایک کروڑ روپیہ کی پیشکش نقد و جنس کی بوعدۂ اقساط قبول کر لی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۸). ۵. **اختلاط ، چھیڑ چھاڑ ، ربط و ضبط.** بے حیا مجھ سے وصل کا انکار ہے اور طلسم کشا سے ایسا دار و مدار ہے. (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۱۳۴).

صحبتِ اغیار و یار دیکھیے کب تک رہے

تجھ سے یہ دار و مدار دیکھیے کب تک رہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۲). ۶. **عہد و پیمان ، قول و قرار ، وعدہ و وعید**

کیوں بہن کیا تھا باہم قول و قرار

کیوں بھلایا کھیل کا دار و مدار

(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۸).

دل سے سب محو کیے تو نے جو تھے قول و قرار

بھولے اے عہد شکن تجھ کو وہ سب دار و مدار

(۱۸۰۹ ، جرأت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۰۷)). ۷. **انحصار.**

یہاں سبھوں نے بھلائی ہے دل سے موت اور گور

یہاں نہیں ہے مدارا بغیر دار و مدار

(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۹۱).

دولتِ حاکم دوں پر ہے ترا دار و مدار

دارِ دنیا سے تعلق نہیں رکھتے دیندار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۱). جڑیں ہوا کی نمی کو جذب کرتی ہیں اور اس پر پودے کی زندگی کا دار و مدار ہے. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱ : ۲۵). ۸. **آقا ، مالک ، قابض ، حاکم.**

وہی جلوہ ریز حرم میں ہے وہی نور بیتِ صنم میں ہے

وہی ہم میں ہے وہی تم میں ہے وہی سب کا دار و مدار ہے

(١٩٢٢ ، مطلع انوار ، ٧٣). [ف : دار (داشتن سے امر) + و (حرفِ عطف) + مدار (داشتن سے نہی)].

ـــو مَدار بَس اِسی پَر ہے فقرہ.
انحصار فقط اسی پر ہے (جامع اللغات).

ـــو مَدار مَنظور ہونا محاورہ.
اقرار ہونا ، وعدہ ہونا (جامع اللغات).

دار(٣) امذ.
١. گھر ، مکان ، محل ، قصر.

لے بھنی تجھ دار تھناں آتے ہو جاتے
جیوں دار کا پوجن کو بھتاں آتے ہو جاتے

(١٥٢٨ ، مشتاق بھنی (اردو ، اکتوبر ، ١٩٥٠ ، ٢٩ : ٣ ، ٣٣)).

او آ کر بلایا منجے بھار تے
سو نکلی نہ میں بھار اپن دار تے

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٦٩).

بھری ہے امیدوار تیرا جھاڑو دے پڑا ہے دار تیرا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٧).

دار دنیا میں بچا ہے دب کے مر جانے کا ڈر
دیکھتے ہیں آسماں کے سقف بے دیوار ہم

(١٨٥٣ ، گلستانِ سخن ، ٢٢٨).

تجھ کو دیتے ہیں دعا آرام سے بیٹھے بٹھے
دارِ راحت ہے ترا در ہر گدا کے واسطے

(١٩٢٨ ، سرتاجِ سخن ، ٩). ٢. دروازہ ، در ، چوکھٹ.

سدا دار پر تجھ طبل باجتے
طبل باجتے ہور سندل گاجتے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٢٨).

اس دو کوں اپس کے دل ستی کاڑ
اس دو کے نہ دار پر اپس باڑ

(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٠٨).

نوکِ مژگاں کے جو آتے ہیں خیال
سامنے پاتے ہیں ہم کو دار کے

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٢٠٧). ٣. مُلک ، دیار ، علاقہ.

کہے اس دار میں کوں اب جھی ہماری
کہ سہے قدر داتوں کی ہوئی خواری

(١٨٨٣ ، عجائباتِ پرستان (رونق کے ڈرامے ، ٥ : ١١٣)).
٤. احاطہ. دار نام ہے اوس احاطہ کا جس کے گرد حدود ہوں.
(١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٣٥). ٥. سرائے.

ناشناس اہلِ وطن جب ہوں وطن سے کو رتہ
اقربا عقرب سے بدتر دار سے بہتر ہے دار

(١٩١٦ ، نظم طباطبائی ، ٢٠). ٦. دیر ، بُت خانہ ، بتکدہ.

لے بھنی تجھ دار تھناں آتے ہو جاتے
جیوں دار کا پوجن کو بھتاں آتے ہو جاتے

(١٥٢٨ ، مشتاق بھنی (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ١٩٥٠ ، ٣٣)).
[ع : (دور)].

ـــاُخْرىٰ کسر صفت (ـــضم ا ، سک خ ، ی بلا) امذ.
رک : دارالآخرت. سچ تو یہ ہے کہ دارِ اُخریٰ یا آنے والے گھر کے الفاظ سے درحقیقت ... آثار کی تعبیر کی جاتی ہے. (١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ٢٩٣). [دار + اُخرہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقہ نسبت].

ـــُالْاِباحَہ (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کسر ا ، فت ح) امذ.
رک : دارالحرب. فقہ اسلامی میں دارالحرب دارالاباحہ کا دوسرا نام ہے جہاں عارضی طور پر قانونِ اسلامی کی اکثر بندشیں ضرورۃً کھول دی جاتی ہیں. (١٩٦١ ، سود ، ٣٥٩). [دار + رک : ال (١) + اباحہ (رک)].

ـــُالْاِبْتِلا (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کسر ا ، سک ب ، کسر ت) امذ.
مصیبت کا گھر ، (مجازاً) دُنیا (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).
[دار + رک : ال (١) + ابتلا (رک)].

ـــُالْاَدَب (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، د) امذ.
١. وہ جگہ جہاں ادب سکھایا جائے ، علم و ہُنر کی مجلس (فیروزاللغات). ٢. تعلیم گہ ، درس گہ ، یُونیورسٹی (فیروزاللغات).
[دار + رک : ال (١) + ادب (رک)].

ـــُالْاِسْتِقامَت (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کسر ا ، سک س ، فت ت ، م) امذ.
ٹھہراؤ کی جگہ ، پڑاؤ ، ڈیرہ. ایک دفعہ اپنے دشمن سے بھاگ اور اسی غار میں چھپ کر بچ گیا اسی جہت سے میں نے اسے اپنا دارالاستقامت مقرر کیا. (١٨٣٩ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ١١٧). [دار + رک : ال (١) + استقامت (رک)].

ـــُالْاِسْلام (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کسر ا ، سک س) امذ.
وہ مُلک جہاں کا حاکم اور باشندے مُسلمان ہوں اور مُلکی نظم و نسق شرعی قوانین کے مطابق ہو. اگر کوئی کافر جو مسلمانوں کی امن سے دارالاسلام میں آیا ہو کسی مسلمان غلام کو خرید کرکے اور اپنے ملک میں لیجاوے تو وہ آزاد ہو گا. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٢ : ١٣٩). ایک بحث یہ بھی شروع ہو گئی کہ ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام. (١٩٣٨ ، تبرکاتِ آزاد ، ١٠٧). [دار + رک : ال (١) + اسلام (رک)].

ـــُالْاِشاعَت (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کسر ا ، فت ع) امذ.
اشاعت و طباعت کا اِدارہ ، مرکز طباعت و اشاعت. کتاب گورنمنٹ خود خرید کر کے اپنے دارالاشاعت میں طبع کرائے گی. (١٩٠٩ ، حکمتِ عملی ، ٣٠). اردو کی ترویج و بقا کے لئے ایک ایسے دارالاشاعت کے قیام کی بھی سخت ضرورت ہے. (١٩٥١ ، خطباتِ محمود ، ١٠٧). [دار + رک : ال (١) + اشاعت (رک)].

ـــُالْاِصْلاح (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کسر ا ،

سک ص) امذ.
بچوں کی اصلاحی جیل ، انگ : Juvenile Reformatary
انہوں نے (سید امیرعلی) علی پور (کلکتہ) میں نو عمر لڑکوں کے لیے ایک دارالاصلاح قائم کیا. (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۱). [دار + رک : ال (۱) + اصلاح (رک)].

ـــُ الاَعمیٰ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
(سیاسیات) جائے پناہ ، محتاج خانہ ؛ پاگل خانہ . انگ : Blind Asylum (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۸۵). [دار + رک : ال (۱) + اعمیٰ (رک)].

ـــُ الاِفادہ (ـــ ضم ر،غم ا،سک ل،کس ا ، فت د) امذ.
فائدہ پہنچانے کی جگہ ؛ (مجازاً) گرجا گھر. اگر ایک مرتبہ اور وہ (پوپ صاحب) دنیوی بادشاہ بنا دئیے جائیں تو کلیسائی حکومت اور پادریوں کے دارالافادہ کو ترک کر دینا ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۱۸۱). [دار + رک : ال (۱) + افادہ (رک)].

ـــُ الاِفتا (ـــ ضم ر،غم ا،سک ل،کس ا،سک ف) امذ.
وہ جگہ یا ادارہ جہاں سے فتوے جاری کیے جائیں. کچھ علمائے کرام ... اپنی آرا اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے ان میں سے ہر ایک دارالافتا کا مُفتیٔ اعظم ہے. (۱۹۸۷ ، عزم ، کراچی ، ۱۹ جنوری ، ٦). [دار + رک : ال (۱) + افتا (رک)].

ـــُ الاِقامَت / الاِقامَہ (ـــ ضم ر ، غم ا،سک ل، کس ا ، فت م) امذ ؛ امث.
قیام کرنے کی جگہ ، ٹھہرنے کی جگہ ، وہ جگہ جہاں رہائش اور خورد و نوش کا انتظام ہو ، بورڈنگ ہاؤس. یہ قطعہ مشایخ بنی ابن سالک کا جو کبھی یہاں کے حاکم تھے دارالاقامت تھا. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۸۸). مولانا نے اوّل حلب کا قصد کیا اور مدرسۂ حلاویہ کی دارالاقامت (بورڈنگ ہاؤس) میں قیام کیا. (۱۹۰٦ ، سوانح مولانا روم (دیباچہ) ، ۸). دارالاقامہ کے کمرے ہوادار اور کشادہ ہیں. (۱۹۳۲ ، مشاہدات ، ۴۲). مسجد کے ساتھ دو چار حجرے فارغ پڑے تھے انہیں دارالاقامت بنا دیا. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۴۳). [دار + رک : ال (۱) + اقامت / اقامہ (رک)].

ـــُ الاِمارَت / الاِمارَۃ (ـــ ضم ر،غم ا،سک ل ، کس ا ، فت ر) امذ.
۱. پایۂ تخت ، فرماں روا کا صدر مقام.

اک دم ترے جیا کو نہ دیتی تھی غلق چین
دارالامارۃ آ کے یہ کہتی تھی دن و رین

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۰۴). تھوڑے دنوں بعد دارالامارۃ کلکتہ میں پہنچا. (۱۸۳۸ ، عجائباتِ فرنگ ، ۴). ایلنبلا نے دارالامارت کلکتہ سے سرکاری معزز نوکروں کے پاس چٹھیاں بھیجیں. (۱۹۵٦ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۱ : ۳۱۱). ۲. حاکم یا فرماں روا کی قیام گاہ ، قصرِ شاہی. زیاد ... عبدالرؤف کے مکان پر جو حقیقت میں سلطنت کا دارالامارۃ (گورنمنٹ ہاؤس) تھا پہنچا. (۱۸۹٦ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۸۵). ان کی (مسلمانوں کی) نماز کا گھر ہی ان کا دارالامارۃ تھا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبی ، ۵ : ۱۹۱). [دار + رک : ال (۱) + امارت/امارۃ (رک)].

ـــُ الاَمان / الاَمْن (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا/سک ل ، فت ا ، سک نیز فت م) امذ.
۱. امن اور سلامتی کی جگہ . وہ مقام یا ملک جہاں اِنسان کی جان ، مال اور عزت وغیرہ محفوظ رہے.

مجھ کوں ہے دارالامن پیو کا نقش چرن
پیو کا نقش چرن مجھ کوں ہے دارالامن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۵).

سر بازِ عشق کے لیے دارالامان کہاں
محفوظ قطع سے سرِ شمع حرم نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۷). معاہدے کی نہایت اہم دفعہ وہ ہے جس میں مدینے کو دارالامن کا مرتبہ دیا گیا ہے. (۱۹۸۲ ، تربیت فکر ، ۵۴). ۲. (فقہ) وہ مُلک جہاں کا حاکم یا فرماں روا مُسلمان نہ ہو اسلام اور شرعی قانون بھی وہاں نافذ نہ ہو البتہ مُسلمان عبادات میں آزاد ہوں. آپ کے (حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری) نزدیک ہندوستان دارالحرب نہیں بلکہ دارالامان بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ فقہا کی اصطلاح میں (جس پر بحث آگے آ رہی ہے) دارالعہد تھا. (۱۹٦٦ ، برہان ، جولائی ، ۵۷ ، ۱ : ۷). ۳. خانۂ کعبہ. ان کو (حضرت خبیب انصاری) حرم سے باہر قتل کرنے کے لیے لے گئے کہ دارالامن میں قتل ناجائز تھا. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، الہلال (انتخاب) ، ۱۳۹). [دار + رک : ال (۱) + امان/امن (رک)].

ـــُ الاِمتِحان (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک م ، فت ت) امذ.
اِمتحان کی جگہ ، آزمائش کا مقام ؛ (مجازاً) دُنیا.

دنیا تھی اہلِ ہوش کا اک دارالامتحان
ہم غافل اس میں آئے تو غفلت سرا ہوئی

(۱۸۹۵ ، دیوانِ رزکی ، ۱۹۱). [دار + رک : ال (۱) + امتحان (رک)].

ـــُ الاُمَرا (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، فت م) امذ.
(سیاسیات) پارلیمنٹ کا ایوان بالا جس کے ارکان عوام کے نمائندوں کے بجائے وہاں کے امرا ہوتے ہیں (انگلستان میں امرا کو ، لارڈز ، کہتے ہیں اور ایوان بالا کو ہاؤس آف لارڈز) کسی ملک کی پارلیمنٹ کا دو ایوان ہونا لازمی نہیں ، یہ ہر جگہ کے دستور پر مُنحصر ہے. اسی روز لارڈ سالسبری نے انگلستان کے دارالامرا میں کھڑے ہو کر حکومتِ انگریزی کو اس بات پر ... سخت ملامت کی کہ وہ اس منحوس قتلِ عام کے بعد اسکندریہ پر کیوں نہ قبضہ کر لیتی. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ (ترجمہ) ، ۱۳۰).

دارالاسرا میں ... مسودہ قانون کی بڑے شد و مد کے ساتھ مخالفت کی گئی. (۱۹۳۳ ، تاریخ دستور ہند ، ۳۵). [دار + رک : ال (۱) + مارا (رک)].

ـــُـ الاِنشا (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ.
وہ محکمہ یا شعبہ جو کسی ادارہ یا حکومت کی جانب سے مراسلت کے فرائض انجام دیتا ہو. قصیدہ اور عرضداشت کی تفتیش اور تلاش کی جائے ، جو دارالانشا میں ملے تو جواب لکھا جائے. (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۹۵)). رفیع نیک نام تھے ... عالمگیر بادشاہ کے زمانے میں کچھ دنوں دارالانشا کی خدمت بھی انجام دی. (۱۹۴۲ ، فرحت الناظرین ، ۱۶۰). [دار + رک : ال (۱) + انشا (رک)].

ـــُـ الاِیتام (ـــ فت ر ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امذ.
وہ ادارہ یا جگہ جہاں یتیم بچے تعلیم و تربیت اور پرورش کے لیے لائے ہیں ، دارلاطفال ، بچوں کا گھر ، یتیم خانہ. چند روز بعد (مولانا جلال الدین دوّانی نے) ... مدرسۂ بیگم میں کہ جسے دارالایتام کہتے ہیں درس جاری کر دیا. (۱۸۶۴ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۱۸۵). [دار + رک : ال (۱) + اِیتام (رک)].

ـــُـ الآثار (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، مد ا) امذ.
عجائب گھر ، عجائب خانہ ، میوزیم. مکہ اور مدینہ میں عجائب خانہ کے لیے ایک چھوٹی سی عمارت بنا دی جاتی تو اس سے کیا فائدہ ہوتا جبکہ تمام دنیا کی سطح ارضی اس کے لیے دارالآثار بن گئی ہے. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، الہلال (انتخاب) ، ۱۳۶). [دار + رک : ال (۱) + آثار (رک)].

ـــُـ الآخرَت / الآخِرَۃ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، مد ا ، سک خ ، فت ر) امذ.
قیامت ؛ دوسرا عالم ؛ عاقبت.

لہے ساتواں بہشت ماوا جنت
کہ اٹواں جنت سو دارالآخرۃ

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ ، عاجز ، ۱۲). [دار + رک : ال (۱) + آخرت/آخرۃ (رک)].

ـــُـ البَقا (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امذ.
مرنے کے بعد ہمیشہ رہنے کی جگہ ، دارِ آخرت.

حبیب اپنے کرم تے اس جہاں سوں
بلانے کے بدل دارالبقا کوں

(۱۶۹۹ ، وفات نامہ ، ۱۲).

لے ما میری نور نین
دارالبقا کیتے وطن

(۱۷۸۵ ، قصہ حضرت بی بی مریم ، ۱۸).

کہ وہ رافت آرا بھتیجی جو تھی
گئی سونپے دارالبقا دل جلی

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۲۷).

منزل دارالبقا تک کر لیا اوس نے سفر
طے کیا ہے جس نے یہہ راہ عدم اچھی طرح

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۲۹). غالب نو برس ہی کے تھے کہ چچا ہاتھی سے گر کر دارالبقا کو سدھارے. (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۱۱). [دار + رک : ال (۱) + بقاء (رک)].

ـــُـ البَوار (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امذ.
ہلاکت اور تباہی کی جگہ ؛ دوزخ ، جہنم.

کھاتے ہی وار غل تھا یہ دارالبوار میں
آ ، رن سے اہرمن کا مصاحب ہو نار میں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۰). جب تک بھلائی کا انعام دینے کے لیے کوئی دارالجزا اور برائی کی سزا دینے کے لیے دارالبوار نہ ہو غیر ممکن تھا کہ انسان ... کسی کام کے کرنے ... پر مجبور ہو جائے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ ، ۱ : ۲۹۱). [دار + رک : ال (۱) + بوار (رک)].

ـــُـ التَّبلیغ (ـــ ضم ر ، غم ال ، شدت بفت ، سک ب ، ی مع) امذ.
تبلیغی محکمہ ، تبلیغ کا مرکز ، شعبۂ ابلاغ. کبیر پنتھیوں کے دارالتبلیغ میں اکیس کتابوں پر مشتمل ایک مجموعہ ہے جس کو خاص گرنتھ (خاص کتاب) کہتے ہیں. (۱۹۶۸ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۰۵). [دار + رک : ال (۱) + تبلیغ (رک)].

ـــُـ التَّجارُب (ـــ ضم ر ، غم ال ، شدت بفت ، ضم ر) امذ.
تجربوں کا مرکز ، تجربہ گاہ ، آزمائش یا جانچ کرنے کی جگہ ، دارالتجربہ. وہ اپنے جھوٹے سے دارالتجارب میں اپنے کو بند کر کے عجیب و غریب اور پراسرار تجربے کرتا. (۱۹۳۸ ، آنندی ، ۷۹). [دار + رک : ال (۱) + تجارب (تجربہ کی جمع)].

ـــُـ التَّجرِبَہ (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ت بفت ، سک ج ، کس مج ر ، فت ب) امذ.
دارالتجارب ، تجربہ گاہ ، انگ : Laboratory ، لیباریٹری تجربہ خانہ ، معمل یا دارالتجربہ کے معنوں میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۷۰). [دار + رک : ال (۱) + تجربہ (رک)].

ـــُـ التَّرجُمَہ (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ت بفت ، سک ر ، ضم نیز فت ج ، فت م) امذ.
وہ ادارہ یا شعبہ جہاں ترجمے کا کام ہوتا ہو ، مرکزِ تراجم. دارالعلوم کے ساتھ ایک وسیع کتب خانہ اور ایک دارالترجمہ علم پروری کی یادگار تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۵۳). دو علمی ادارے قائم کئے جائیں جو دارالترجمہ اور دارالتصنیف کے نام سے موسوم ہوں. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۸). [دار + رک : ال (۱) + ترجمہ (رک)].

ـــُـ التَّشخیص (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ت بفت ، سک ش ، ی مع) امذ.

شفاخانے کا وہ کمرہ جو مرض کی تشخیص یا خاص مریضوں کو دیکھنے کے لیے مخصوص ہو ، مطب ، تشخیص گاہ (ماخوذ : فیروزاللغات)۔ [دار + رک : ال (۱) + تشخیص (رک)]۔

ـــُ التّصنیف (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ت بفت ، سک ص ، ی مع) امذ۔
تصنیف و تالیف کا مرکز ، کتابوں کی اشاعت و طباعت کا مرکز۔ دو علمی ادارے قائم کئے جائیں جو دارالترجمہ اور دارالتصنیف کے نام سے موسوم ہوں۔ (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذِ اردو کی داستان ، ۸)۔ [دار + رک : ال (۱) + تصنیف (رک)]۔

ـــُ الثّقافت (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ث بفت ، فت ف) امذ۔
ثقافتی مرکز ، شعبۂ ثقافت۔ اجلاس نے دارالثقافت کی دیکھ بھال کے لیے ایک نگراں کمیٹی بنائی ہے۔ (۱۹۹۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۲۱۳ : ۳)۔ [دار + رک : ال (۱) + ثقافت (رک)]۔

ـــُ الجزا (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ج) امذ۔
وہ جگہ جہاں بُرائی یا بھلائی کی جزا ملے ، اگلا جہان ، عالمِ مکافات۔ یہ مقام جو تم دیکھتے ہو دارالجزا ہے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۳)۔ جب تک بھلائی کاانعام دینے کے لیے کوئی دارالجزا ... نہ ہو غیر ممکن تھا کہ انسان ... کام کے کرنے یا ترک کرنے پر مجبور ہو جائے۔ (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۱۹۱)۔ آخرت مقدّم ہے کہ وہ دارالجزا ہے۔ (۱۹۷۳ ، بنات ، کراچی ، مارچ ، ۱۱)۔ [دار + رک : ال (۱) + جزا (رک)]۔

ـــُ الجَلال (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ج) امذ۔
جنّت کا ایک نام ، بہشت کا ایک طبقہ۔ خالق کریم نے بہشت کو ساتویں آسمان پر پیدا کیا ہے قرطبی کے نزدیک اس کے سات درجے ہیں دارالجلال ، دارالسلام ، دارالخلا ، جنتِ عدن ، جنۃالماویٰ ، جنۃالنعیم ، جنۃالفردوس۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰)۔ [دار + رک : ال (۱) + جلال (رک)]۔

ـــُ الجِہاد (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس مع ج) امذ۔
جس مقام کے لیے جہاد کیا جائے (فیروزاللغات)۔ [دار + رک : ال (۱) + جہاد (رک)]۔

ـــُ الحَدیث (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع) امذ۔
وہ ادارہ یا مرکز جہاں احادیث کی تالیف کا کام کیا جاتا ہو ، مرکزِ حدیث۔ صلاح الدین فاتح بیت المقدس اس کے دربار کا ملازم تھا دنیا میں پہلا دارالحدیث اسی نے قائم کیا۔ (۱۸۹۰ ، سیرۃالنعمان ، ۲۰۹)۔ [دار + رک : ال (۱) + حدیث (رک)]۔

ـــُ الحَرب (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک ر) امذ۔
کافروں کا مُلک جس کا حاکم غیر مُسلم ہو اور مُسلمانوں کو اسلامی فرائض ادا کرنے سے منع کرے ، غیر اِسلامی مملکت (اُس کے خلاف شرعاً جہاد کرنا جائز ہے)۔ آنحضرت ... کا منع فرمانا حدود کی تعمیل سے دارالحرب میں اور ہاتھ کاٹنے سے لڑائی میں۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ اسی نے سب سے پہلے فقہا کی اس غلطی کو پکڑا کہ ہر ملک مسلمانوں کے لئے یا دارالاسلام ہے یا دارالحرب۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۶۹)۔ علما کے فتووں نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا۔ (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ اکتوبر ، ۳)۔ [دار + رک : ال (۱) + حرب (رک)]۔

ـــُ الحِساب (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ح) امذ۔
جزا و سزا کی جگہ ، دارالجزا ، عقبیٰ ، دارالآخرت۔ مولانا صفی کی شاعری کا جزوِ اعظم وہ فلسفۂ حیات تھا جو مشرق کا سرمایۂ ناز ہے یعنی دنیا کا دارالعمل ہونا اور عُقبیٰ کا دارالحساب ہونا۔ (۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ۲۱)۔ [دار + رک : ال (۱) + حساب (رک)]۔

ـــُ الحَقیقَت (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ۔
سچائی کی جگہ ، مُراد : وہ جگہ جہاں خُدا کا ذکر ہو ، خُدا کا گھر۔

جس جا نہ تھا ذکرِ خدا وہ گھر ہوا اللہ کا
دارالحقیقت بن گیا اس ذات سے بیت الصنم

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۰۲)۔ [دار + رک : ال (۱) + حقیقت (رک)]۔

ـــُ الحِکمَت / الحِکمَۃ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ح ، سک ک ، فت م) امذ۔
شعبۂ علم و حکمت ، مرکزِ علم و فن ، علمی و فنی کتابوں کا مرکز۔ خلیفہ مامون نے ایک عظیم ... دارالحکمۃ قائم کیا۔ (۱۹۷۰ ، نظامِ کتب خانہ ، ۳۳۹)۔ [دار + رک : ال (۱) + حکمت / حکمۃ (رک)]۔

ـــُ الحُکومَت (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع ، فت م) امذ۔
وہ جگہ جہاں حکومت یا فرماں روا کے عمّال اور دفاتر ہوں ، دارالسلطنت ، پایۂ تخت ، حکومت کا صدر مقام ، دارالخلافہ۔ بعد مدّت مدبر دارالحکومت کو واپس آنا ... عقل دوربیں کے خلاف ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲)۔ تم ایک عرصہ سے دارالحکومت میں ملازمت حاصل کرنے اور اپنی حیثیت بحال کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہو۔ (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں (ترجمہ) ، ۱۸۰)۔ [دار + رک : ال (۱) + حکومت (رک)]۔

ـــُ الحَوادِث (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، کس د) امذ۔
حادثات کی جگہ ، جائے حوادث ، (مجازاً) دنیا۔

سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ اس دارالحوادث میں
مریضانِ سخن! کس درد کی آخر دوا تم ہو

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۵۳)۔ [دار + رک : ال (۱) + حوادث (حادثہ کی جمع)]۔

ـــُ الحَیوان (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ۔
جانداروں کا ٹھکانہ ، حیوانات کا مرکز۔ آخرت دارالحیوان یعنی

زندگی کا گھر ہے۔ (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳۷)۔ [دار + رک : ال (۱) + حیوان (رک)]۔

ـــُ الْخَراب (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت غ) امذ۔
خرابی کی جگہ؛ (مجازاً) دنیا۔

گناہوں کو چمکائے جوں آفتاب
یہ تہذیبِ حاضر یہ دارالخراب

(۱۹۶۷ ، الدھیر نگری ، ۸۷)۔ [دار + رک : ال (۱) + خراب (رک)]۔

ـــُ الْخِلافَت / الْخِلافَہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس خ ، فت ف) امذ۔
رک : دارالحکومت۔

جب اس علی کے ہات تے ہو آئی فتح خیبری
دارالخلافت کی طرف کینے ہوس رفتار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷۲)۔

جو دارالخلافت میں ممتاز تھے
تو وہ بادشاہوں کے ہمراز تھے

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ۱۹۷۳ء ، ۶۳))۔ بنی العباس کے دارالخلافہ کے آس پاس ان کے دعوے کو فروغ نہ ہوا۔ (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۷)۔ میرٹھ کی ... چھاؤنی دارالخلافہ دہلی سے صرف چھتیس میل کے فاصلہ پر ایک اہم فوجی چھاؤنی تھی۔ (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۵)۔ [دار + رک : ال (۱) + خلافت/خلافہ (رک)]۔

ـــُ الْخُلْد (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم خ ، سک ل) امد۔
بہشت کے ایک درجے کا نام ، جنّت ، خُلدِ بریں۔ خالق کریم نے بہشت کو ساتویں آسمان پر پیدا کیا ہے۔ قرطبی کے نزدیک اس کے سات درجے ہیں دارالجلال ، دارالسلام ، دارالخلد ، جنّتِ عدن ، جنت الماویٰ ، جنت النعیم ، جنت الفردوس۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰)۔ اعمالِ بد کے چھوڑنے سے دارالخلد ملتا ہے یعنی جنّت ... جہاں موت کا کھٹکا بھی نہیں ہے۔ (۱۸۸۸ ، تفسیر ابو کرم ، ۳)۔ [دار + رک : ال (۱) + خلد (رک)]۔

ـــُ الْخَواص (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت خ) امذ۔
دارالامرا ، خاص لوگوں کی اسمبلی ، خواص کا مرکز۔

مجھ کول پہنچا ہے صنم سیں اے سجن
عاشقوں کی جائے ہے دارالخواص

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸)۔ [دار + رک : ال (۱) + خواص (خاص کی جمع)]۔

ـــُ الرّاحَت (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ر ، فت ح) امذ۔
آرام و چین کی جگہ ، (مجازاً) بہشت۔ خداوند تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے اور دارالراحت میں آرام دے۔ (۱۸۹۲ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۲۷)۔ [دار + رک : ال (۱) + راحت (رک)]۔

ـــُ الرُّسُومات (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ر بضم ، و مع) امذ۔
چنگی گھر (لغات کشوری)۔ [دار + رک : ال (۱) + رسومات (رسم کی جمع الجمع)]۔

ـــُ الرِّیاسَت (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ر بکس ، فت س) امذ۔
رک : دارالحکومت۔ دو لاکھ تیر انداز اور تیر بردار جاں نثار ہر وقت دارالریاست میں رہتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۷)۔ دارالریاست میں ایک کمیٹی صدر مجلس کے نام سے قائم کی گئی جس کے صدر سرسالار جنگ کے بھانجے نواب مکرّم الدولہ اور معتمد مولوی مہدی علی مقرّر ہوئے۔ (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۱۵)۔ [دار + رک : ال (۱) + ریاست (رک)]۔

ـــُ الرِّیاضَت (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ر بکس ، فت ض) امذ۔
وہ جگہ جہاں قیدیوں سے مشقت لی جاتی ہے ، مرکزِ مشقت۔ جب کپتان ڈگلس جھروکے میں گئے تو میں (قیدی) اُس وقت دارالریاضت میں نہ تھا۔ (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۱۶۱)۔ [دار + رک : ال (۱) + ریاضت (رک)]۔

ـــُ الزِّنا (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد ز بکس) امذ۔
حرامکاری کا مرکز ، زنا کاری کا کمرہ ، زناکاری کے لیے خواب گاہ۔ جب تک ... اپنے دارالزنا سے نہ نکلتا کیا مجال جو کوئی سرداروں میں سے داخل بارگاہ ہوتا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۲ : ۳۵۰)۔ عالم خاں لودھی کی نگاہ دارالزنا پر جا پڑی۔ (۱۹۰۶ ، مراۃ احمدی ، ۵۰)۔ [دار + رک : ال (۱) + زنا (رک)]۔

ـــُ السُّرُور (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد س بضم ، و مع) امذ۔
خوشی کا گھر ، (مجازاً) بہشت۔

ظاہر ہیں تجھ بہار میں اسباب عیش کے
ہے جلوہ گر تجھی سوں ہو دارالسرور صبح

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۲)۔

دارالسرور میں بھی کروں سجدہ ہائے غم
مسجد سے شوقِ خانۂ خمّار لے چلے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۴۳)۔

اس حال پر ہے غرور مجھ کو
دنیا ہے دارالسُّرور مجھ کو

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۰۲)۔ [دار + رک : ال (۱) + سُرُور (رک)]۔

ـــُ السِّفارَت (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد س بکس ، فت ر) امذ۔
سفارت خانہ۔ بروز شنبہ میں ... بذریعۂ چٹھی ... دارالسفارت گیا۔ (۱۸۸۵ ، آئینۂ فرہنگ ، ۹۲)۔ [دار + رک : ال (۱) + سفارت (رک)]۔

ـــُ السَّلام (ـــ ضم ر ، غم ال ، شد س بفت) امذ۔
بہشت کا دوسرا یا تیسرا اور بعض کے نزدیک ساتواں درجہ جس میں ہر حال میں صبر و شکر کرنے والے داخل ہوں گے ، جائے امن ، بہشت ، جنّت (دارالخراب کی ضد)۔

رنگیں بہارِ جنّت دوزخ ہے مجکوں اس بن
دوزخ ہے اس کے ہوتے دارالسلام گویا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۵).
جاتے ہیں اب تو کوئے بُتِ لالہ فام کو
اپنا تو بس سلام ہے دارالسّلام کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۶).
اسی کو عیش کا دارالسّلام کر لیں گے
جہاں بھی راہ روِ دل قیام کر لیں گے
(۱۹۶۱ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۲۳۷). [دار + رک : ال (۱) + سلام (رک)].

ـــُـ السّلطَنَت (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شدس بفت ، سک ل ، فت ط ، ن) امذ.
رک : **دارالحکومت**. صرف آٹھ زمانے ایسے گزرے ہیں کہ اون دنوں میں یہاں دارالسلطنت نہیں رہی. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۳). عبدالمومن اس کو (قرآن کا ایک نسخہ) قرطبہ سے اپنے دارالسلطنت میں بڑے تزک و احتشام سے لایا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳). بلبن نے دہلی کو سرکش میواتیوں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے دارالسلطنت ... کی آراضیاں تقسیم کر دیں. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۱۸۷). [دار + رک : ال (۱) + سلطنت (رک)].

ـــُـ الشَّرع (ـــضم ر ، غم ا ال ، شدش بفت ، فت ر) امذ.
رک : **دارالقضا**. صبح کو ایک پیادہ قاضی کا آیا اور مجھے دارالشرع میں لے گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۹). [دار + رک : ال (۱) + شرع (رک)].

ـــُـ الشِّفا (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شدش بکس نیز بفت) امذ ؛ امث.
شفاخانہ ، **ہسپتال**. درد ہائے دل میرے کوں اپنے دارالشفا سے دوا دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۴).
سب کو دارالشفا ہے کُوچۂ یار ایک بیمار ہوں تو یاں میں ہوں
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۸۱). الگ الگ ... جو ... حمام وغیرہ بنے ان کی فہرست طولانی ہے اس میں ایک بڑے دارالشفا ... کا ذکر بھی آتا ہے. (۱۹۵۳ ، تاریخ سلطانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۲۳). [دار + رک : ال (۱) + شفا (رک)].

ـــُـ الشُّوریٰ (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، بشکل ی) امذ.
دربار یا جلسۂ عام کی جگہ ؛ **مشورت کی جگہ** ؛ **اسمبلی**. ان کی (مسلمانوں کی) نماز کا گھر ہی ان کا دارالامارۃ تھا ، وہی دارالشوریٰ تھا ، وہی بیت المال تھا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النّبیؐ ، ۵ : ۱۹۰). [دار + رک : ال (۱) + شوریٰ (رک)].

ـــُـ الصِّحت (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بکس مع ، فت ح) امذ.
صحت گاہ ، **شفاخانہ**. بھولو نے دارالصحت کے نام سے ایک اکھاڑہ کراچی میں قائم کیا. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گماں ، ۱۶۹). [دار + رک : ال (۱) + صحت (رک)].

ـــُـ الصَّدْر (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بفت ، سک د) امذ.
رک : **دارالحکومت**. دہلی کے اکثر اہلِ زبان پنجاب میں اور زیادہ تر خاص لاہور میں دارالصدر ہو جانے کے باعث عارضتاً جا رہے تھے. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکزِ اردو ، ۱۵). [دار + رک : ال (۱) + صدر (رک)].

ـــُـ الصَّرف (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بفت ، سک ر) امذ.
ذخیرہ رکھنے کی جگہ ، **اشیائے صرف کا گودام** ، **اناج گھر** ، **مودی خانہ**. ہم تیز تیز چلنے لگے یہاں تک کہ دارالصرف پہنچے وہاں سے ... ایک بوری آٹا لیا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ)، ۲ : ۵۱). [دار + رک : ال (۱) + صرف (رک)].

ـــُـ الصَّفا (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بفت) امذ.
خانۂ کعبہ (علمی اردو لغت). [دار + رک : ال (۱) + صفا (رک)].

ـــُـ الضَّرْب (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ض بفت ، فت نیز سک ر) امذ.
وہ جگہ جہاں سرکاری سِکّے ڈھالے اور بنائے جائیں ، ٹکسال.
کاں لگ بیاں کروں میں تجھ لعلِ لب کی شوخی
جس کن ہے موے سوں کم دارالضرب کی شوخی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۴). ایک دارالضرب مقام کلکتہ بنام علی نگر تعمیر کرو. (۱۸۶۶ ، صلح نامہ جات و عہد نامہ جات و اسناد متعلق علاقجات میان احاطہ بنگال ، ۱ : ۱۱).
بنا کر اس نے دارالضّربِ دل میں داغ کے سِکّے
ہر اک پہلو پہ اس کے حُسن کی تصویر کھنچوائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸۳). منٹ (Mint) ٹکسال یا دارالضرب کے معنی میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۷). [دار + رک : ال (۱) + ضرب (رک)].

ـــُـ الضِّیافَت (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ض بکس ، فت ف) امذ.
مہمان خانہ. بادشاہ نے ان کے آنے سے مسرور و مبتہج ہو کر ان کو دارالضیافت میں بھیجا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۲۸). [دار + رک : ال (۱) + ضیافت (رک)].

ـــُـ الضُّیُوف (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، و مع) امذ.
۱. **مہمان خانہ** ، **ضیافتوں کا مرکز** ، **ضیافت خانہ**. رملہ ایک صحابیہ تھیں ان کا گھر دارالضیوف تھا یہیں لوگ مہمان اترتے تھے. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۰۲). ۲. **مُسافر خانہ**. بنگلہ کے بغل میں مختصر سا دارالضیوف بن گیا ہے. (۱۹۰۳ ، حیاتِ شبلی ، ۹۹۵). [دار + رک : ال (۱) + ع : ضیوف (ض ی ف)].

ـــُ الطَّبع (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، فت ب) امذ.
طباعت کی جگہ ، چھاپہ خانہ ، پریس. معیاری طباعت کے لئے عصر حاضرہ کی مشینری سے آراستہ ایک دارالطبع کا قیام بھی لازمی ہے. (۱۹۵۱ ، خطباتِ محمود ، ۱۰۷). [دار + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

ـــُ العافِیَت (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، شد ی بفت) امذ.
امن و امان اور آسائش و آرام کی جگہ ، خوشی کی جگہ. تمام ایسے امور ... جس میں صنعتِ انسانی کو دخل ہے ... بہشتِ عدن میں دخل پاتے تو بہشتِ عدن دارالعافیت ہونے کے عوض دارالمحن ہو جاتا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۵۰). [دار + رک : ال (۱) + عافیت (رک)].

ـــُ العِباد (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ع) امذ.
عبادت کرنے والوں کی جگہ ، نیک بندوں کا گھر ، عبادت گزاروں کا شہر. مسلمان ایرانیوں نے ... یزد کو دارالعباد کا خطاب دیا ہے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۰). [دار + رک : ال (۱) + عباد (رک)].

ـــُ العَدالَت (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ل) امذ.
کچہری ، عدالت. اگر ستم رسیدوں مظلوموں کی داد خواہی اور غور رسی میں دارالعدالت کے متصدی تساہل و تغافل کریں تو وہ اس زنجیر کے پاس آئیں اور اس کو ہلائیں تا کہ اس کی آواز سے بادشاہ آگاہی پائے اور ان کا انصاف چکائے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۱۳). [دار + رک : ال (۱) + عدالت (رک)].

ـــُ العَداوَت (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، و) امذ.
دشمنی کی جگہ ، دشمنوں کا ٹھکانہ ، وہ جگہ جہاں بغض و عداوت کی جائے. بہشت دارالعصیان اور دارالعداوت نہیں. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، حاشیہ شبیر احمد عثمانی ، ۱۰). [دار + رک : ال (۱) + عداوت (رک)].

ـــُ العَدَم (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، د) امذ.
وہ جگہ جہاں مرنے کے بعد آدمی جاتا ہے ، عالمِ برزخ. افسوس اتنی عمر ان بدصورتوں کے لئے ضائع کی اب انھیں دارالعدم بھیجا خوب بات ہوئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۹۱). [دار + رک : ال (۱) + عدم (رک)].

ـــُ العِشرَت / العِشرَۃ (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ش ، فت ر) امذ.
عیش و نشاط کی جگہ ، عشرت کدہ. دنیا کے دارالعشرۃ اور دارالغرور ہونے پر ہر طبقہ اور ہر قوم کے اہلِ قلم نے مختلف خیال ظاہر کئے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، جون ، ۱۶). [دار + رک : ال (۱) + عشرت/عشرۃ (رک)].

ـــُ العِشق (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ش) امذ.
پیار و محبت کی جگہ ، دوستی کی جگہ. اننْد رام مخلص نے لکھا ہے کہ تقدیر کی نیرنگی سے (دلّی) اس درجہ زخمی ہو چکی ہے کہ اب اس دارالعشق کو پھر سے اصلی حالت میں آنے کے لیے ایک طویل عمر چاہیے. (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ : ۱ ، ۴). [دار + رک : ال (۱) عشق (رک)].

ـــُ العِصیان (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ص) امذ.
گناہوں کا گھر ؛ (مجازاً) دُنیا. بہشت دارالعصیان اور دارالعداوت نہیں. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، حاشیہ شبیر احمد عثمانی ، ۱۰). [دار + رک : ال (۱) + عصیان (رک)].

ـــُ العِلم (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل) امذ.
رک : **دارالعلوم.** مسلمان ایرانیوں نے جس طرح قم کو دارالمومنین اور یزد کو دارالعباد کا خطاب دیا ہے ... شیراز کو دارالعلم کے لقب سے ملقب کیا ہے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۰). تعجب ہے کہ ندوہ ایسا دارالعلم کا تعلیم یافتہ جس نے مولانا شبلی اور مولانا سلیمان کے سایۂ دامن میں وقت گزارا ہو وہ ... جادۂ تہذیب سے ہٹ جائے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۹۳). [دار + رک : ال (۱) + علم (رک)].

ـــُ العُلُوم (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، و مع) امذ.
بڑی درس گاہ ، بڑا مدرسہ ، کالج ، یونیورسٹی ، دانشگاہ. فلاطون المتوفی ۳۴۷ ق م نے ... ایتھنز میں آ کر ایک دارالعلوم قائم کیا. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۱۳). دارالعلوم (نعمانیہ) میں تین چار اساتذہ تھے. ان میں حضرت مولانا غلام مرشد ۱۹۴۸ء شامل تھے. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۴۴). [دار + رک : ال (۱) + علوم (علم کی جمع)].

ـــُ العِمارَت / العِمارَۃ (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، فت ر) امذ.
قصر ، محل. اس نے ... استقبال کرایا دارالعمارۃ میں لائی ، سامانِ دعوت مہیا کیا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۴۷). [دار + رک : ال (۱) + عمارت/عمارۃ (رک)].

ـــُ العَمَل (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، م) امذ.
۱. **عمل کرنے کی جگہ ؛ (مجازاً) دُنیا.**

دارالعمل سے دارِ جزا کا ثبوت ہے
ظاہر یہ ہے کہ شرط کوئی بے جزا نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۱۹). مولانا (صفی) کی شاعری کا جزوِ اعظم وہ فلسفۂ حیات تھا جو مشرق کا سرمایۂ ناز ہے یعنی دنیا کا دارالعمل ... ہونا. (۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ۱).
۲. **وہ جگہ جہاں سائنسی تجربے کئے جائیں ، تجربہ گاہ.** سامنے یونیورسٹی کی بلند عمارت چاندنی میں سا کت تھی. دارالعمل اور کتب خانے میں روشنی ہو رہی تھی. (۱۹۵۲ ، سفینۂ غمِ دل ، ۳۵۸). [دار + رک : ال (۱) + عمل (رک)].

ـــُ العَوام (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع) امذ.

پارلیمنٹ کا ایوانِ زیریں. فرانس کے دارالعوام میں بحث ختم ہونے کے بعد دارالامرا میں مصر کا معاملہ پیش کیا گیا. (۱۹۰۸ء، مسئلۂ شرقیہ، ۱۳۷). موجودہ زمانے میں تو مالیات کی نگرانی اور اس کا انتظام دارالعوام کے اہم ترین فرائض میں شامل ہیں. (۱۹۳۷ء، اصول و طریق محصول، ۲۵). [دار + رک: ال (۱) + عوام (رک)].

ـــُـ العِوَض (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، کس ع، فت و) امذ.
بدلہ ملنے کی جگہ، جزا و سزا کی جگہ، دارالجزا (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ جامع اللغات). [دار + رک: ال (۱) + عوض (رک)].

ـــُـ العَہد (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت مج ع، ہ) امذ.
رک: **دارالامان.** آپ کے (حضرت الاستاذ مولانا محمد انور شاہ کشمیری) نزدیک ہندوستان دارالحرب نہیں بلکہ دارالامان بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ فقہا کی اصطلاح میں ... دارالعہد تھا. (۱۹۶۶ء، برہان، جولائی، ۷). [دار + رک: ال (۱) + عہد (رک)].

ـــُـ العَیار (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت ع) امذ.
وہ جگہ جہاں کھوٹا کھرا پرکھا جائے، تجربہ گاہ. اس طلائے سخن کا دارالعیارِ نکتہ دانی میں محکِ امتحان پر حال کھل جائے گا. (۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۵).

اسی بازار میں یہ بوالہوس سے قولِ عاشق ہے
پرکھ لے داغِ دل دارالعیارِ حسن میں چل کر

(۱۹۳۵ء، عزیز لکھنوی، صحیفۂ ولا، ۵۸). [دار + رک: ال (۱) + عیار (رک)].

ـــُـ العَیش (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، ی لین) امذ.
عیش و آرام کی جگہ؛ (مجازاً) **جنت.** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن خُدائے تعالیٰ میری اُمت کے ایک گروہ پر ایسی عنایت فرمائیگا کہ قبروں سے نکلتے ہی اُڑ کر جنت کو چلے جائیں گے اور اس دارالعیش میں جہاں چاہیں گے سیر کریں گے. (۱۸۹۵ء، مکاتیب امیر مینائی، ۲۰۷). [دار + رک: ال (۱) + عیش (رک)].

ـــُـ الغُرُور (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، ضم غ، و مع) امذ.
فریب اور دھوکے کی جگہ؛ (مجازاً) **دنیا.** بعض شعرائے متصوفین نے شراب کو اس وجہ سے کہ اس دارالغرور کے تعلقات سے تھوڑی دیر کو فارغ البال کرنے والی ہے بطور تناول کے موصل الی المطلوب قرار دیا تھا. (۱۸۹۳ء، مقدمۂ شعر و شاعری، ۱۰۱). شاعر کبھی دنیا کی اس لئے تحقیر کرتا ہے کہ وہ دارالغرور اور دارالمحن ہے. (۱۹۲۸ء، سلیم (وحید الدین پانی پتی)، مضامین، ۱: ۳۹). [دار + رک: ال (۱) + غرور (رک)].

ـــُـ الفَساد (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت ف) امذ.
فساد کا گھر، لڑائی جھگڑے کی جگہ. ملک ہندوستان اس طور پر دارالفساد ہو رہا تھا کہ اس کی اصلاح دیسی منتظمان سے ممکن نہ تھی. (۱۸۹۷ء، کاشف الحقائق، ۲: ۲۹). [دار + رک: ال (۱) + فساد (رک)].

ـــُـ الفَنا (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت ف) امذ. امذ،
دارِ فنا.
۱. **فنا یعنی موت کی جگہ؛** (مجازاً) **دُنیا.**

یہ ہے آرزو میری شام و سحر
کہ دارالفنا سے کروں میں سفر

(۱۸۱۰ء، شمشیر خانی، ۳۱۳).

دارِ فنا سے لے نہ چلے کچھ تو غم نہیں
فرمائیے تو، لائے تھے ملکِ بقا سے کیا

(۱۸۶۶ء، کلیات اکبر، ۱: ۲۰).

دارالبقا کا بُھول گئے اہتمام تُم
دارالفنا کو سمجھے ہو اپنا مقام تُم

(۱۹۱۱ء، کلیات اسمٰعیل، ۳۲). ۲. **مُلکِ عدم، عُقبیٰ، دارالآخرت.** دیکھا تو سب بھائی بچارے دارالفنا کو سدھارے ہیں. (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۳۴۳). [دار + رک: ال (۱) + فنا (رک)].

ـــُـ الفُنُون (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، ضم ف، و مع) امذ.
کالج، یُونیورسٹی، دارالعلوم، دانشگاہ؛ ہُنر سرا. ایرج جوان ہوا تو فرانسیسی زبان اور دوسرے مروّجہ علوم کے لیے دارالفنون تبریز میں داخل ہوا. (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۳: ۲۰۱). [دار + رک: ال (۱) + فنون (فن کی جمع)].

ـــُـ القَرار (ـــ ضم ر، غم ا، سک ل، فت ق) امذ.
۱. **ہمیشہ رہنے کی جگہ، دائمی ٹھکانا؛** (مجازاً) **قبر، آخرت.**

گدا ہو کہ ہو شاہِ عالی تبار
تہِ خاک سب کا ہے دارالقرار

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۰۳۵).

وگرنہ بہ نعمائے پروردگار
بہیں شاد رہ تابہ دارالقرار

(۱۸۹۱ء، لوح محفوظ، اثر، ۲۳۳).

عاقل کو دھیان چاہیے دارالقرار کا
کیا اعتبار لذتِ ناپائیدار کا

(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲: ۲۲). ۲. **وہ جگہ جہاں مُستقل قیام ہو، مُستقر، جائے سکونت، رہائش گاہ، مسکن.** اس ملک کی نظم و نسق کا ارادہ کیا، میں چار پانچ کوچ کر کے قلعہ الور کے پاس پہنچا یہ میواتیوں کا دارالقرار تھا. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۳: ۱۱۰). کراچی کو اپنا دارالقرار بنانے کے بعد بھی ان گلیوں سے نہیں نکلے جہاں جوانی کھوئی تھی. (۱۹۷۶ء، ززگزشت، ۶۷). ۳. **بہشت کا پانچواں طبقہ جہاں وہ لوگ رہیں گے جو عالم با عمل اور حافظِ قرآن ہیں.**

تجا بہشت کہتے نام دارالقرار
کہ ہے جنّت العدن سو بہشت چار

(۱۵۹۱ء، قصۂ فیروز شاہ، عاجز، ۲).

ہُوا وان کا کردار باغ و بہار
نسیم اس زمستانِ دارالقرار

(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۵۷۱).

سُنو سوتیوں کی ہے دارالقرار که عالِم و حافظ کا جت ہو گزار
(١٧٦٩ ، آخر گشت (ق) ، ١٧٦). اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہت نعمتوں کا وعدہ کیا ہے ... جنّتِ ماوئی ، دارالسلام ، دارالقرار ، دارالمقام. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٧٠). [دار + رک : ال (١) + قرار (رک)].

ـــُ القصاص (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ق) امذ.
بدلہ لینے کی جگہ ، اِنتقام لینے کی جگہ.

جہاں تلک ہے دارالقصاصِ سلطانی
جہاں تلک ہے دارالقضاے دورِ ودار

(١٨٧٣ ، کلیاتِ قدر ، ٣٨٢). [دار + رک : ال (١) + قصاص (رک)].

ـــُ القضا (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ق) امذ.
عدالت گاہ ، کچہری ، جائے انصاف.

گلشن ایجاد ہے دارالقضائے مرتضیٰ
ہل نہیں سکتا ہے پتّا بے رضائے مرتضیٰ

(١٨٦٦ ، گلدستۂ امانت ، ٣).

قاضیٔ گردوں ادھر ہے جا کہیں دارالقضا
ہو رہا ہے امر بالمعروفِ ربّ العالمین

(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ١٧١). [دار + رک : ال (١) + قضا (رک)].

ـــُ القمامہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، م) امذ.
وہ مقام جہاں کسیاں رہتی ہوں ، گھورا ، جہاں کوڑا کچرا اور نجاست ڈالی جاتی ہو (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ، ٢٨٨). [دار + رک : ال (١) + قمامہ (رک)].

ـــُ القواریر (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، ی مع) امذ ؛ امث.
بوتلوں میں شراب بھرنے کی جگہ ، کارخانۂ آبکاری. دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وزیر نے دارالقواریر پر قبضہ جما رکھا ہے. (١٩٣٣ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ٣٣٢). [دار + رک : ال (١) + قواریر (قارورہ (رک) کی جمع)].

ـــُ القیات (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ق) امذ.
بہشت کے ایک طبقے کا نام.

دوں گا کہ دارالقیات ہے ناؤں
علی جو ہیں شکر کریں اس میں لھاؤں

(١٦٣٨ ، مراۃ الحشر ، ١٨٩). [دار + رک : ال (١) + ع : قیات (عَلَم)].

ـــُ الکُتُب (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، ت) امذ.
کتب خانہ ، لائبریری. یورپ کے ایک بہت بڑے علمی پایگاہ (دارالعلم لووین) ... کو جلا دیا ، اس کا دارالعلوم اس کا دارالکتب ، اس کے علمی تجربہ گاہ ، سب آگ اور دھوئیں کے اندر فنا کر دیئے گئے. (١٩٥٨ ، ابوالکلام آزاد ، الہلال (انتخاب) ، ١٢٨). [دار + رک : ال (١) + کُتُب (رک)].

ـــُ الکُفر (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، سک ف) امذ.
کفر کا مرکز ؛ بے دینی کا گھر ؛ مُجسّم کفر.

قوم کا حامی ہوں اور اسلام کا یاور ہوں میں
چاہو دارالکفر سمجھو مجھ کو یا دارالضلال

(١٨٨٠ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ٢ : ٣٨). متقدمین علماء اسلام زیادہ تر ... دارالاسلام کے مقابلے میں دارالکفر کی اصطلاح استعمال کرتے تھے. (١٩٦١ ، سود ، ٢٨٢). [دار + رک : ال (١) + کفر (رک)].

ـــُ المُتّقین (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، شد ت بفت ، ی مع) امذ.
متّقی اور نیک لوگوں کا ٹھکانہ ، بہشت. اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہت نعمتوں کا وعدہ کیا ہے ... جنّتِ عدن ، جنّتِ ماوئی ... دارالمتّقین ، درختِ طوبیٰ و چشمہ ، نہریں شراب اور دودھ اور پانی سے بھری ہوئیں. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٥٣). [دار + رک : ال (١) + متّقی (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُ المَجانین (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع) امذ.
وہ جگہ یا اِدارہ جہاں دیوانوں کا علاج کیا جائے ، پاگل خانہ ، شفاخانہ. دارالمجانین میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی مجنون اور اس کے محافظ میں کشتی کے بعد ان میں ایک نہ ایک دفعۃً مر جاتا ہے. (١٨٩٢ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ٩٩). خیال آرائی کی مبالغہ آمیز ... صورتوں میں ... مریض کو زندگی سے بظاہر کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی ... خیالی پلاؤ ... اور غیر معروف تخیل کی تخلیقات جنون کے اختباط بن جاتے ہیں ... جو زیادہ تر ان مریضوں میں پائے جاتے ہیں جو دارالمجانین کے مزمنہ حلقوں میں ملتے ہیں. (١٩٣٥ ، نفسیاتِ جنون (ترجمہ) ، ١٠٢). [دار + رک : ال (١) + مجانین (مجنون کی جمع)].

ـــُ المِحَن (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت میم ، ح) امذ.
رنج و محنت کی جگہ ؛ (مجازاً) دُنیا. استغفراللہ یہ دارالمحن انسان کے رہنے کے لائق ہے؟. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٠). شاعر ... دنیا کی کبھی اس لیے تحقیر کرتا ہے کہ وہ دارالغرور اور دارالمحن ہے. (١٩٢٨ ، سلیم (وحیدالدین پانی پتی) ، افتتاحین ، ١ : ٣٩). [دار + رک : ال (١) + محن (رک)].

ـــُ المَرَض / المَرْضا (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ر / سک ر) امذ.
بیماری کا گھر. زندگی مرض اور دنیا دارالمرضا نہیں تو کیا ہے. (١٨٩١ ، فغانِ بے خبر ، ٢٣٩). [دار + رک : ال (١) + مرض / مرضا (رک)].

ـــُ المَسا کین (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع) امذ.
محتاج خانہ ، مسکینوں کے رہنے کی جگہ. ٥٠٠ تا ١٥٠٠ عیسوی تک ... برطانیہ میں علاج معالجے کی غرض سے ... کلیسا کے ماتحت جو ادارے چلائے جاتے تھے ان میں غربا ، مسا کین اور مریضوں کو یکجا رکھا جاتا تھا ... یہ اس قسم کے دارالمسا کین

تھے جن میں تمام غریبوں کو پناہ مل جاتی تھی. (۱۹۶۹ ، طنی سنانی یہود ، ۲۲). [دار + رک : ال (۱) + مساکین (مسکین کی جمع)].

ـــُ المَشاوَرَت / المَشوَرَة (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، و ، ر / فت م ، سک ش ، فت و ، ر) امذ.
مشورہ کرنے کی جگہ ، ایوانِ مشاورت. ارسطو کے مرنے کے بعد اہلِ اسطاغیرا ... نے اوس مقام کو تعظیماً دارالمشاورت قرار دیا جہاں کہ وہ بڑے بڑے اہم اُمور میں مشورہ کرتے تھے. (۱۸۹۲ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۷). قصی بن کلاب نے ... ایک دارالشورة قائم کیا ... قریش جب کوئی جلسہ یا جنگ کی تیاری کرتے تو اسی عمارت میں کرتے. (۱۹۱۱ ، سیرة النبی ، ۱ : ۱۵۳). [دار + رک : ال (۱) + مشاورت / مشورة (رک)].

ـــُ المُصارَعَت (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کسر مع ر ، فت ع) امذ.
وہ خاص جگہ جہاں کشتی لڑی جاتی ہے ؛ کُشتی گھر ، اکھاڑا ، ورزش گاہ (انگ Gymnasium). شوپنہار نے ... ماں سے اجازت لے کر ۱۸۰۷ء میں تجارت کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ دیا اور دارالمصارعت میں داخلہ کرا لیا (۱۹۳۰ ، شوپن ہار ، ۳۳). [دار + رک : ال (۱) + مصارعت (رک)].

ـــُ المُصَنِّفِین (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ص ، شد ن بکسر ، ی مع) امذ.
لکھنے والوں کا ادارہ یا مرکز جہاں تصنیف ، تالیف اور ترجمہ کا کام اور اس کی طباعت و اشاعت ہوتی ہو ؛ بھارت میں ادیبوں کے ایک ادارے کا نام. مولانا شبلی دارالمصنفین اور انجمن ترقی اردو کی داغ بیل ڈال چکے تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۷۷). [دار + رک : ال (۱) + مصنف (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُ المُطالَعَہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت مع ل ، فت ع) امذ.
مطالعہ کی جگہ ، لائبریری ، کُتب خانہ ، دارالکتب. شہاب ... صاف ستھرے کمرہ میں جو دارالمطالعہ ہونے کے علاوہ اس کی نقاشی و مصوری کے لئے بھی مخصوص ہے ، بیٹھا ہے. (۱۹۰۳ ، نگار ، جولائی ، ۲۳). یونیورسٹی لائبریری میں ایک پورا شعبہ جس میں دارالمطالعہ بھی شامل ہوتا ہے حوالہ جاتی شعبہ کہلاتا ہے. (۱۹۸۵ ، حوالہ جاتی خدمات ، ۷). [دار + رک : ال (۱) + مطالعہ (رک)].

ـــُ المُعاوَضَہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت غف و ، فت ض) امذ.
وہ جگہ جہاں اعمال کا بدلہ ملے ؛ دارالجزا. دنیا دارالمعاوضہ اور دارالمکافات ہے. (۱۸۸۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۰). [دار + رک : ال (۱) + معاوضہ (رک)].

ـــُ المَعزُورِین (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ع ، و مع ، ی مع) امذ.
معزوروں کے رہنے کی جگہ یا مقام ، محتاج خانہ. نپولین کے وقت کی لڑائیوں کے معزور و مجروح سپاہی جو شہر پیرس کے دارالمعزورین میں ہیں نپولین کا نام سنتے ہی بے تاب ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۱۱۳). [دار + رک : ال (۱) + معزور (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُ المُقام (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م) امذ.
جنت ، بہشت ، بعض کے نزدیک جنت کا دوسرا درجہ ایسے لوگوں کا ٹھکانا بتایا جاتا ہے جو اپنے مال کی زکوٰة ادا کرتے ہیں.

ہو دارالمقام اب جو سونے کے سب
رہیں مالدار اوس میں جو نیک اب

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۲۶). دوسری بہشت سونے کی ہے ... اس کو دارالمقام کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بہشت نامہ ، ۵). [دار + رک : ال (۱) + مقام (رک)].

ـــُ المُکافات (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م) امذ.
بدلہ کی جگہ ؛ (مجازاً) دنیا. دنیا دارالمعاوضہ اور دارالمکافات ہے. (۱۸۸۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱). جنت دوزخ دارالمکافات اور رہائش کے ابدی مقام. (۱۹۶۵ ، مقامِ غالب ، ۱۸۷). [دار + رک : ال (۱) + مکافات (رک)].

ـــُ المَلام (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م) امذ.
ملامت کی جگہ ، بُرا بھلا کہنے کا عمل. عشق کے واسطے دارالملام چاہیے نہ دارالسلام. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۵). [دار + رک : ال (۱) + ملام (رک)].

ـــُ المُلک (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل) امذ.
دارالحکومت ، پایۂ تخت ، دارالسلطنت ، راجدھانی. احمد آباد ... دارالملک گجرات کا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۷). تحصیل محاصل کے ٹھیکے دار ... عام طور پر اپنے عہدے خرید لیتے ان کا کام بڑی بڑی رقمیں خزانے میں داخل کرنا تھا جن کی مقدار کا تعین دارالملک الجزائر میں کیا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۸). [دار + رک : ال (۱) + مُلک (رک)].

ـــُ المُملَکَت (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک م ، کسر ل ، فت ک) امذ.
رک : دارالمُلک. اسلام کی مخالف اقوام و اُمم تمام اطراف سے اس کو (ثغورالاسلام) گھیرے ہوئے ہیں اور اس کی عملداری کی آخری حدوں پر آباد ہیں ان میں سے بعض اس کے دارالمملکت سے قریب ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعة الکتابت (ترجمہ) ، ۸۸). [دار + رک : ال (۱) + مملکت (رک)].

ـــُ النَّدوَہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک د ، فت و) امذ.
وہ ادارہ یا مرکز جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہے. دارالندوہ ... خانۂ کعبہ

کے متصل ایک مکان تھا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۰) مکّہ ... شہر کے گلی کوچوں ، اپنے قلعہ بند مکانوں اور اپنے دارالنّدوہ کی بدولت شہر خوشحالی اور مضبوطی کا ایک غیر معمولی منظر پیش کرتا تھا. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۷۳). [دار + رک : ال (۱) + ندوہ (رک)].

---النّشاط (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امذ.
خوشی کا گھر ؛ (مجازاً) بہشت (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [دار ؛ رک : ال (۱) + نَشاط (رک)].

---النّعیم (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، ی مع) امذ
عیش و آرام کا گھر ؛ (مجازاً) بہشت.
کہ جنّت نعیم ہور دارالنّعیم   عدن سوں ہوئے آٹ جنّت قدیم
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱۲). [دار + رک : ال (۱) + نعیم (رک)].

---الوزارت / الوزارۃ (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس و ، فت ر) امذ.
رک : **دارالحکومت.** شہر صیدا ... زمانۂ قدیم میں احمد پاشاجزار تک دارالوزارۃ تھا. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۷۵). [دار + رک : ال (۱) + وزارت/وزارۃ (رک)].

---الوصال (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس و) امذ.
ملاپ کی جگہ ؛ (طنزاً) کال کوٹھری. چلو چھٹی ملی سب کے سب دارالوصال میں پہنچا دئے گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، کائنات ، ۸۷). [دار + رک : ال (۱) + وصال (رک)].

---الہجرت / الہجرۃ (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ہ ، سک ج ، فت ر) امذ.
وہ جگہ جہاں ہجرت کر کے جائیں ، مہاجروں کی قرار گاہ. اکابر علما و مشاہیر حکما نے بالاتفاق عرض کیا کہ ازروئے کتب معتبرہ ہمکو معلوم ہے کہ یہ مقام (مدینہ) دارالہجرت خاتم پیغمبراں و مدفن متبرک اوس سرورِ سروراں کا ہو گا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۲). امام مالک ... فقیہ مدینۃُ الرسول ، امامِ دارالہجرۃ اور بانئ اوّل فنِ حدیث تھے. (۱۹۱۷ ، حیاتِ مالک (دیباچہ) ، الف). [دار + رک : ال (۱) + ہجرت/ہجرۃ (رک)].

---الیتامیٰ (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، ا بشکل ی) امذ.
یتیموں کے رہنے کی جگہ ، یتیم خانہ ، دارالایتام (ماخوذ : فیروزاللغات). [دار + رک : ال (۱) + یتامیٰ (یتیم کی جمع)].

---اِمارَہ کس اضا (---کس ا ، فت ر) امذ.
رک : **دارالامارت.**
یہ معرکہ دیکھے گا وہ زندہ جو رہے گا
خوں تابہ کمر دارِ امارہ میں بہے گا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۰۱).
کر دیں سنہراؤ سیاہ پسرِ سعد کا ہم
شام کے دارامارہ میں گڑے جا کے عَلَم
(۱۹۳۱ ، محب (سید محمد علی خان) ، مراثی ، ۸۰). [دار + امارہ (رک)].

---اَمان کس اضا (---فت ا) امذ.
رک : **دارالامان.**
سمجھ کے دارِ امان آتی ہے یہاں خلقت
کہ شہر کشتئ نوح و زمانہ طوفاں ہے
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۹۶). [دار + امان (رک)].

---اِمکان کس اضا (---کس ا ، سک م) امذ.
تصوّراتی دُنیا ، خیالی دُنیا ، عالمِ امکان.
عالمِ اسباب میں جب سے نمود عشق ہے
دارِ امکاں جب سے مبنی بر وجودِ عشق ہے
(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۰). [دار + امکان (رک)].

---باقی کس صف ، امذ.
رک : **دارُالبقا.**
جو رجعت میں ہے مُشتری ان دنوں
سوئے دارِ باقی رواں کیوں نہوں
(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۲۵۱). [دار + باقی (رک)].

---بان امذ.
رک : **دربان.**
بس جس کے تم سے آقا ہوں وہ پھر احتیاج
جائے کبھو تو کس در و کس درباں تلک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۰).
در تک رسائی اس کے جو منظور ہے شہید
لازم ہے پہلے یار کا ہو درباں مُطیع
(۱۸۷۵ ، شہید (میر احمد علی خان) ، د ، ۹۰).
اجازت سانس لینے کی اگر فرقت میں ہو مُجھ کو
تو نالہ آ کے میرے حلق کا پھر درباں کیوں ہو
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۴۱). [دار + ف : بان ، لاحقۂ فاعلیت].

---بانی امث.
رک : **دربانی.**
بخش دے ہے ہر گدا کو تُو دو عالم یا علی
در پہ کب چندا کو تیرے دربانی ہے عبث
(۱۷۹۸ ، دیوان چندا (ق) ، ۲۵). فغفور کے محل سراؤں میں خاکروبی اور دربانی اور دوسری ہیچ خدمتوں میں مقرر ہوتا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۴۱). [دار + بان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بقا کس اضا (---فت ب) امذ.
رک : **دارُالبقا** اختیار کیا اس نے دارِبقا کو اوپر دارِفنا کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۹).

ہستی کا نقشہ کھینچ کر دیکھا تو یہ آیا نظر
ہے بیچ میں دارِ فنا ، دارِ بقا دونوں طرف
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۷۰)۔ [دار + بقا (رک)]۔

ـــِ ثواب کس اضا(ـــ فت ث) امذ۔
ثواب کا گھر ؛ (مجازاً) جنت ، آخرت۔ دنیا فانی اور محلِ حوائج ہے اور آخرت باقی اور دارِ ثواب ہے۔ (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، (ترجمہ مولانا محمود الحسن) ، حاشیہ شبیر احمد عثمانی ، ۵۷)۔ [دار + ثواب (رک)]۔

ـــِ جزا کس اضا(ـــ فت ج) امذ۔
بدلہ ملنے کی جگہ ؛ (مجازاً) آخرت ، عقبیٰ ؛ روزِ حشر۔ دنیا دارِ جزا نہیں ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۶۱)۔
یہ دہر دارِ عمل ہے نہیں ہے دارِ جزا
کہ ہے قیامِ قیامت پہ انحصارِ جزا
(۱۹۱۰ ، فردوس تخیل ، ۴۸)۔ [دار + جزا (رک)]۔

ـــِ حکومت کس اضا(ـــ ضم ح ، و مع ، فت م) امذ۔
رک : دارالحکومت۔
بزم اپنی ہے کوئی دارِ حکومت تو نہیں
شمع کیوں آئی ہے پروانہ و گل گیر کے ساتھ
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۰۰)۔ [دار + حکومت (رک)]۔

ـــِ دُنیا کس اضا(ـــ ضم د ، سک ن) امذ۔
دنیا ، جہاں۔
عشق جب تک دارِ دنیا میں ہے قدر افزائے حُسن
تو ہے باعثِ غرور و نازِ بزم آرائے حُسن
(۱۹۰۳ ، نقوش مانی ، ۴۱)۔ [دار + دنیا (رک)]۔

ـــِ سَرا کس اضا(ـــ فت س) امذ۔
مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ ، سرائے ، مسافر خانہ۔ سلطان نے دہلی میں دارسرا بنائی ہے اس کے ابواب (دروازے) بہت سے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۳۷)۔ [دار + سرا (رک)]۔

ـــِ سُرُور کس اضا(ـــ ضم س ، و مع) امذ۔
خوشی کا گھر ؛ (مجازاً) بہشت ، جنت (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروزاللغات)۔ [دار + سرور (رک)]۔

ـــِ سَقَر کس اضا(ـــ فت س ، سک ق) امذ۔
رک : دارِ بالا۔ سہرخ جو سحر جگا لائی تھی وہی آغاز کیے اور جس کو دوڑ کر گولا مارا راستہ دارِ سقر کا دکھایا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۶۷)۔ [دار + سقر (رک)]۔

ـــِ شَش دَر کس اضا(ـــ فت ش ، سک ش ، فت د) امذ۔
چھ دروازوں والا مکان ؛ (مجازاً) دُنیا (دُنیا کے چھ دروازے یا سمتیں یعنی ، مشرق ، مغرب ، شمال ، جنوب ، اُوپر ، اور نیچے ہیں) (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [دار + ف : شش - چھ + در - دروازہ]۔

ـــِ عالَم کس اضا(ـــ فت ل) امذ۔
دُنیا ، جہان ، دارِ دنیا۔
نہیں جن کا نشاں جز نام عنقا دارِ عالم میں
سُراغ ان کا کوئی ڈھونڈے کہاں معلوم کیا ہوگا
(۱۸۵۶ ، ؟ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۳)۔ [دار + عالم - دُنیا]۔

ـــِ عِبادتی کس صف(ـــ کس ع ، فت د) امذ۔
پرستش یا عبادت کرنے کی جگہ ، عبادت گاہ۔
کوئی رکھا دوکانِ زہد و تقویٰ کوئی دارِ عبادتی سنوارا
(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۳۱)۔ [دار + عبادت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

ـــِ فانی کس صف ؛ امذ۔
ناپائدار مقام ؛ (مجازاً) دُنیا۔
دارِ فانی سے ہے افسردہ سرایی حاصل
سبزۂ دشت نہ گلزارِ وطن کی خواہش
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۰)۔ [دار + فانی (رک)]۔

ـــِ فَنا کس اضا(ـــ فت ف) امذ۔
دارِ فانی ، دُنیا ، عالم۔
جانا جو مقرر ہے مرا دارِ فنا سے
اس بستی کی میں ہوں در و دیوار سے ناخوش
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۹۱)۔
دارِ فنا میں سیکڑوں ارماں دل میں تھے
مر کر بھی ناتمام رہی یہ سرائے حرص
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۳۱۷)۔
ہستی کا نقشہ کھینچ کر دیکھا تو یہ آیا نظر
ہے بیچ میں دارِ فنا ، دارِ بقا دونوں طرف
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۷۰)۔ [دار + فنا (رک)]۔

ـــِ مِحَن کس اضا (ـــ فت مج م ، فت ح) امذ۔
رک : دارالمحن۔
ہم دارِ محن میں ہیں وہ گلزارِ جناں میں
واماندوں کی لیتا ہے خبر کون جہاں میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۷)۔ [دار + محن (محنت کی جمع)]۔

ـــِ مُکافات کس اضا(ـــ فت م) امذ۔
دارالمکافات ، دُنیا ، بدلے کا گھر۔
نیرنگِ نظر عکسِ خیالات ہے دُنیا
کچھ بھی نہیں اور دارِ مکافات ہے دنیا
(۱۹۲۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۰)۔ [دار + مکافات (رک)]۔

ـــِ ناپائدار کس صف (ـــ کس ء) امذ.
وہ جگہ جو دیر تک باقی نہ رہے ، دنیا ، دارِ فانی. ملک شہریار کے دل میں خیال گزرا کہ دنیائے دوں دارِ ناپائدارگذاشتنی وگذشتنی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱). دار + نا (سابقۂ نفی) + پائدار (رک)].

ـــ و دَسْتَہ (ـــ و مج ، فت د ، سک س ، فت ت) امذ.
گھر بار ، خاندان ، قبیلہ.

فنا یعنی طاری ہوتی ہو چکا
ایسے دار و دستہ بہت رو چکا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۸). [دار+و (حرفِ عطف)+دستہ (رک)]

دارا (۱) امذ.
۱. بادشاہ ، سُلطان ، مالک ، حاکم.

بھلے کہیں ہو درشٹ دارا
جس تے جو ہو سلطنت ہے سارا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۰). زبان پارس میں لفظ دارا کے معنی بادشاہ کے ہیں. (۱۸۷۳ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۲۰). ۲. ایک مشہور بادشاہِ ایران کانام جو سکندر کے زمانے میں مارا گیا ، یہ خاندان کیانیاں کا ... بادشاہ تھا ، ہخامنشی خاندان کا آخری بادشاہ.

چلے داب دارا تے ہو برتری
مہر کو سلیماں تے انگشتری

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).

جنگِ اسکندر و دارا میں قواعدیہ کہاں
ایک بازی گہِ اطفال تھی وہ معرکہ گہ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۱۱).

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِدارا

(۱۹۱۳ ، بانگِ درا ، ۱۹۸) . ۳. جماعت ، گروہ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، متیر ، ۵۶). [ف].

ـــ دَر (ـــ فت د) صف.
دارا کی سی قدر و منزلت رکھنے والا. دارا در ، فریدوں فر ، کلیم بیاں ، مسیحا دم ... خورشید عَلَم ، صباح کے وقت بیٹھے تخت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴). [دارا (عَلَم) + در (رک)].

ـــ نِشان (ـــ کس ن) صف.
دارا کی طرح شان و شوکت والا.

اگر ہے جہاں میں تُو دارا نشاں
سپہ بھی بہت ہے ترے ہمعناں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹۹). [دارا (عَلَم) + نشان (رک)].

دارا (۲) امذ.
بیٹھک ، چوپال ، لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ. بیٹھنے کے لیے چودھری کا دارا تو ہے۔ مگر میں وہاں بیٹھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے سرکے بل کھڑا ہوں. (۱۹۷۹ ، تیلا پتھر ، ۳۳). [مقامی].

داراب امذ.
۱. شہنشاہ ایران دارا کا باپ جو خاندان کیانیاں کا آٹھواں بادشاہ تھا (پلیٹس). ۲. شان و شوکت ، فخر ، غرور ؛ لڑائی کا شور ؛ محافظ ، مددگار ، والی (جامع اللغات). [ف].

دارابی (۱) امث.
۱. وہ گاڑی جس پر توپ کھینچ کر لے جاتے ہیں. دستے دستے کو گلدستہ بنایا توپیں دارابیوں پر چڑھ گئیں کچھ پیچھے ہٹ گئیں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۲). ۲. رسّی جس سے توپ کھینچتے ہیں (نوراللغات). [مقامی].

دارابی (۲) امث.
داراب (ایران کے بادشاہ دارا کے باپ) سے منسوب ؛ بادشاہی ، حکمرانی.

لے گئے حسرت و افسوس سلاطین جہاں
کچھ نہ حاصل ہوا دارائی و دارابی سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۱). [داراب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دارْاشْکَنَہ (سک ر ، کس ا ، سک ش ، فت ک ، ن) امذ.
(طب) ایک سفید چمکدار سنگین مُرکّب چیز جو نو حصّہ پارہ اور سات حصّہ سنکھیا کو خوب پیس کر گلِ حکمت کی ہوئی شیشی میں اُڑا کر حاصل کرتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۲). [ف].

دارائی (الف) امث.
بادشاہت ، حکمرانی ، فرماں روائی.

دارائی کام آئی نہ کچھ یاں سکندری
اک دم میں تھرتھرا گئی سب خشک و تری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰۳). خطا کی دارائی التان خان کو ملی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳).

ہے ان سے قائم و دائم ہم اہلِ دل کی دارائی
بجا کر دل میں ہلچل لب کو مجبورِ نوا کر دیں

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۵۱). (ب) امذ. گُلبدن کی وضع کا دھاری دار یا سادہ دبیز قسم کا ریشمی کپڑا ، عام طور پر زرد زمین اور سُرخ دھاری کا عُمدہ سمجھا جاتا ہے ، دریائی.

حریر و باقتہ سالو ، سری صاف
مشجر ، تافتہ ، دارای (دارائی) زرباف

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲).

وہ ہے تیری قبائے دارائی
چرخِ اطلس ہے جس کے آگے کمل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۷).

صوفیٔ شہر کو ہے کبرِ سکندر منشی
کہیں گدڑی میں تو ٹکڑا نہیں دارائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۵). ابوالفضل نے ... جن کپڑوں کے نام ... لکھے ہیں ان میں سے بعض کی تفصیل حسب ذیل ہے مخمل ، زربفت ... دارائی ... مخملِ فرنگی مطبق. (۱۹۰۸ ، شبلی مقالات ، ۶ : ۲۰۰). (ج) صف. دارا (بادشاہ) سے نسبت

رکھنے والا (نوراللغات). [ف : دارا (عَلَم) + نی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

دارُ الخُلد (فت ر ، ضمت ، غم ا ، سک ل ، ضم خ ، سک ل) امذ.
آٹھ جنتوں میں سے دوسری کا نام ، دارُالخلد.

اوّل سب میں جس ناؤں دارالسلام
کہتے دارُالخلد دو جا مقام

(۱۵۹۰ ، قصۂ فیروز شاہ (عاجز) ، ۱۲). [ع : دارۃ (دور) + رک : ال (۱) + خلد (رک)].

دارِج / دارِجَہ (کسرِ ر / فت ج) صف.
اِرتقا پذیر ، نشو و نما کے مرحلے سے گزرنے والا ، غیر معروف (تراکیب میں مستعمل). اس وقت اوزان کے لحاظ سے عربی کی شاعری دو قسم کی ہے ایک وہی انداز قدیم ہے اور وہی عروضی مدون بحریں ہیں اور مصرعوں کی مساوات لازمی ... دوسری قسم کی شاعری اس قید و بند سے آزاد ہے اور اکثر بجائے لسان فصیح کے زبان دارجہ میں مروج ہے.(۱۹۲۳ ، مراۃ الشعراء ۳۸) [ع : (د ر ج)].

دارچکنا / چکنَہ (کس ع ، سک ک / فت ن) امذ.
رک : **داراشکنہ.** دار چکنہ جس کو سلیمانی اور داراشکنہ بھی کہتے ہیں سم الفار اور سیماب کا مرکب ہے ... سفید ، براق اور وزن ہوتا ہے.(۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۸۰). [ف : دارچکنہ]

دارِد (کس ر) امث.
دلدر ، مُفلسی ، ناداری (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت ؛ جامع اللغات) [س : دردر ← दरिद्र].

دارْدان (سک ر) امذ.
پود ، چھوٹے پودے. جب تک کہ پہلے سال کے داردان کی اچھی نگہداشت نہ کی جائے اس کے ڈنٹھل کمزور ہی رہینگے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۰۵). [مقامی].

دارِدْر (کس ر ، سک د) امذ.
رک : **دارد ، افلاس ، خواری ، نیستی (پلیتی).** [رک : دارد].

--- کھیدنا (---ی مج ، سک د) امذ.
ایک رسم جو ہندو دیوالی میں ادا کرتے ہیں ، ایک چھلنی لے کر نکال کے ہر کونے میں بجاتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں ایشور پیٹھو ، دارد نکلو (جامع اللغات). [دارِدر + کھیدنا (رک)].

دارِشکَنہ (کس ش ، سک ک ، فت ن) امذ ؛ دارچکنا.
رک : **داراشکنہ ، پارے کا ایک مُرکب ، دال چکنا** (کلید عطاری ، ۶۵). [ف : دارچکنہ].

دارشیشَعان (ی مع ، فت ش) امذ.
، ایک خاردار درخت جس دریا میں گھڑیال بکثرت ہوں اگر وہاں اس درخت کی لکڑی ڈالدیں تو گھڑیال اس کے آس پاس جمع ہوں (ماخوذ : عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۷). ۲. **کاثفل** (کلید عطاری ، ۶۵). [ع : (عَلَم)].

دارگو (و مج) امذ.
جنوبی ہندوستان میں پیدا ہونے والا ایک درخت. دارگو، سمو ، چرونجی اور تیندو ایسے عام ہندوستانی درخت ہیں جن سے جڑ کی شاخ نہایت آزادی کے ساتھ نکلتی ہیں.(۱۹۰۳ ، تربیت جنگلات ، ۶۳). [مقامی].

دارلو (و مج) امث.
ایک بدبُو دار لکڑی. بہت سی لکڑیوں میں کم و بیش ناگوار بُو ہوتی ہے جیسے تپنی ، دارلو ، دہام من ، علی الخصوص جب کہ وہ تازہ قطع کی گئی ہوں .(۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۸۵). [مقامی].

دارَم چرا نَہ پوشَم فارسی کہاوت.
(جب میرے پاس ہیں تو کیوں نہ پہنوں) کوئی شخص محض نمائش کے لیے کوئی کام کرے تو کہتے ہیں. دارم چرا نہ پوشم آخر جنوں کسے کہتے ہیں.(۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۲).

دارمُوش (و مع) امذ.
گلہری کی وضع کا چھوٹا جانور ، چُوہے کی ایک قِسم ، ربابہ ، انگ : **Door Mouse**. دار موش اور دار موش بُستانی گلہری سے بھی چھوٹے لیکن بہت خوبصورت ہوتے ہیں.(۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۰). [ف].

دارِمی (سک ر) امذ.
کھٹا انار جو پہاڑی مقامات پر ہوتا ہے. پہاڑی انار جو نہایت ترش ہوتا ہے اسے دارمی کہتے ہیں.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۹۸). [دادم ، ڈاڑم (رک) کا مقامی تلفظ].

دارِندگی (کس ر ، سک ن ، فت د) امث.
ملک ، قبضہ ، تسلط. پاد کے معنی پایندگی و دارندگی کے ہیں اور شاہ کے معنی اصل اور خداوند کے ہیں.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۰۷). [ف : دارندہ (گ بدل ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

دارِندَہ (کس ر ، سک ن ، فت د) صف.
رکھنے والا ، قبضہ کرنے والا ، قابض ؛ بعض مُرکّبات میں جُزوِ آخر کے طور پر دار کی جگہ اور اس کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ، جیسے: سند دارندہ بمعنی سندیافتہ. مثلاً کہ دارندۂ رایت مصطفےٰ فشانندہ جان پاک براہ خدا نے اس مقام کو بھی مضرب خیام فلک احتشام کیا.(۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۲۰). آپ کو خود معلوم ہے کہ تعلیمات نے غیر سند دارندہ کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں رکھی.(۱۹۲۸ ، خطوط عبدالحق ، ۱۰۵). [ف].

دارَنگ (فت ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) سارگ تال کی ایک قسم جو چار ماترے کے برابر ہوتی

ہے. مارگ کی چار قسمیں ہیں دہروا ، چترا ، دارنگ ، بھن. (۱۹۲۷ء ، نغمات الہند ۳ ، ۸۸). [دار ، دھار (رک) + انگ (رک)].

دارُو (۱) (و مع) امث.
۱. **دوا ، علاج ، تدبیر.**

نہیں اس درد کی دارو کسی کن
بھئے حیران سبھی حکمائے ذو فن

(۱۶۳۵ء ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱).

خدا کے واسطے سن تجکوں اب دارو بتاتا ہوں
اگر آزار ہے دق کا تو ہی انگور کا کاڑھا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۹). اے میری زبان! سچ بتا تو کس درخت کی ٹہنی اور کس چمن کا پودا ہے ... کبھی تو ایک ساحر فسوں ساز ہے جس کے سحر کا رد نہ جادو کا اُتار کبھی تو ایک افعیٔ جاں گداز ہے جس کے زہر کی دارو نہ کاٹے کا منتر. (۱۸۹۸ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۰۵).

بھی بیمار کو داروئے شفا دیتے ہیں
بھی بگڑی ہوئی باتوں کو بنا دیتے ہیں

(۱۹۲۷ء ، معراج سخن ، ۵۲).

عمل قلب سے بن جاتی ہے فوراً اردو
حق تو یہ ہے کہ مرے قلب کی وہ دارُو ہے

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۱۷). ۲. **(مجازاً) دیسی شراب.**

نہ دارو لیے خون بد کیش بن
نہ چربی لیے مغز بد اندیش بن

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۹۱).

جو نے ملی یو مدمتی دارو سندھی تاڑی پنڈا
تاڑی کھجوری ناریلی چھوڑیا ہوں تو نے بھنگ افیم

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۲۶).

کس نے شب دارو پلا کر تجھے مخمور کیا
کہ تری چشم گلابی نے مجھے چُور کیا

(۱۷۳۸ء ، دیوان زادہ ، ۳۶). جب اس نے ٹکڑا کھایا اور ایک جام دارو کا پیا اور دم لیا ، حواس بجا ہوئے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۷۹). جوگی نے چیلوں سے کہا شراب ان کے لئے لاؤ چیلے گویا ہوئے کہ بابا جی دارو تو نہیں رہی. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۹۹). کہتے ہیں جہاں سو میں اسی آدمی بھوکے مرتے ہوں وہاں دارو پینا غریبوں کا لہو پینے کے برابر ہے (۱۹۳۲ء ، میدان عمل ، ۱۸۳). اکثر دارو پی کر اور حقے پر کیکر کی چھال کے انگارے رکھ کر وہ دیوار سے لگا بیٹھا رہتا. (۱۹۸۰ء ، ماس اور مٹی ، ۵۳). ۳. **بارود.**

فرنگیاں کی دارو تو پوری کیا
جو قابض دنڈا راجپوری کیا

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

پاتال نے پانی اُبل تکیا زمیں سب گرم ہو
دارو کی ات بھر مارتے جوں بُھیوں برسیا تار کا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۶۳).

کیا رہی خندق رند بڑے کیا بُرج کنگورا اتولا
گڑھ ، کوٹ ، ریکلہ ، توپ ، قلعہ کیا شیشہ دارُو اور گولا

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۰). بادشاہ نے ... راٹے راسنگہ کو روانہ کیا اور آذوق و توپ و دارو اور اسباب جنگ بھی بھیجا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۸). [ف : دارُو ؛ پہلو : دارُوک]

---بگُمان خوَردن فارسی کہاوت.
بغیر سوچے سمجھے محض گمان کی بُنیاد پر کوئی کام سرانجام دینا خردمندوں کا کام نہیں ہے بلکہ بے جا ہے ؛ عقلمند فہم و ادراک سے کام لیتے ہیں (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات)

---ے بے ہوشی کس اضا (---ی مع ، ومع) امث.
وہ دوا جو بے ہوش کرنے کے لیے پلائی یا کھلائی جائے.

دیتی داروئے بیہوشی ہی ایہ
جو سوتا اچھو پہلواں یاں سے

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۱۲۷). داروئے بیہوشی نتھنے کے برابر لیجا کے پھونکی دماغ میں اوس کا جانا چھینک کا آنا حس و حرکت نہ رہی. (۱۸۵۷ء ، گلزار سرور ، ۵۷). حلوائی نے ایک رات کو پہرہ داروں کو داروئے بیہوشی کھلائی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۳). [دارو + ے (حرفِ اضافت) + بے (سابقۂ نفی) + ہوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ے چشم کس اضا (---فت چ ، سک ش) امث.
آنکھ کی دوائی ؛ سُرمہ (جامع اللغات). [دارو + ے (حرفِ اضافت) + چشم (رک)].

---چلنا محاورہ (قدیم).
دوا کا کارگر ہونا (قدیم اردو کی لغت).

---(و) درمن (---(ومع) ، فت د ، سک ر ، فت م) امث
دوا دارُو ، علاج معالجہ.

دارو درمن کیتے لی

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).

جو اس درد کا جنس کچ ہوو تا
تو دارو و درمن کوں رنج ہوو تا

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۷). کبھی دارو درمن کر کو ہوا لیتا. (۱۷۶۵ء ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). سال میں سے ... اوتے ہوئے بیچ ڈالا اور دارو درمن میں خرچ کرنے لگا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۴۸). آپ کا دارو درمن بھی کچھ اثر نہ کرے گا. (۱۹۴۳ء ، دانہ و دام ، ۱۱۳). [دارو + درمن (درماں (رک) کی تخفیف)].

---سیسا (---ی مع) امذ.
بارُود اور سیسا ، گولا بارُود ، میگزین (پلیٹس). [دارو + سیسا (رک)].

---ے غضب خاموشی کہاوت.
غُصے کا علاج چُپ رہنا ہے اگر غُصے ہونے والے کو جواب نہ دیا جائے تو اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے (جامع اللغات).

---کرنا محاورہ (قدیم).
رک : دوا کرنا.

ولی کی سوزش دل کی طبیباں کر سکیں دارو
ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقند اے ظالم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

---گولی (---و مج) امث.
نشہ آور چیز (شراب اور افیون وغیرہ).

دارو گولی تھا نے کا یا ہوا دور
ہو گئی پل میں مجلس اور کی اور

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی لکھنوی) ، طوطی نامہ ، ۹۱).

دارو گولی کے کچھ نہ تھے اسباب
ماش کی دال کھاتے تھے احباب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). [دارو + گولی (رک)].

---لگنا محاورہ.
دوا لگنا ، دوا کا اثر ہونا.

لگتی نہیں ہے دارو ہیں سب طبیب حیراں
اک روگ میں بسایا جی کو کہاں لگایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳).

---ے مستی کس اضا (---فت م ، سک س) امث
نشے کی چیز (جامع اللغات). [دارو + ے (حرف اضافت) + مستی (رک)].

---یا صف مذ.
شرابی ، شراب پینے والا (جامع اللغات). [دارو + یا ، لاحقۂ صفت و نسبت].

دارو (۲) (و مج) امث.
(رفوگری) بڑے بڑے سوراخوں کا رفو جس میں تانے کے لیے تار ڈالے جاتے ہیں یعنی کپڑے کے تانے اور بانے کے تاروں کو ملا کر تار بھرے جاتے ہیں اس طرح کہ بناوٹ بن جائے ، تار چوں (اپ و ، ۲ : ۱۹۱). [مقامی].

داروغا (و مج) امذ.
ذمہ دار ، محافظ ، نگہبان .

دمبدم بھیجے ہے نلوے آکے
دل یہ داروغا ہوا ہے ڈاک کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳). [داروغہ (رک) کا ایک املا].

داروغائی (و مج) امث.
داروغہ کا عہدہ ، منصب یا منصبی فرض. داروغائی ماہی مراتب کی ان (مرزا خان صاحب) کے نام تھی (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۰). گھوڑے کی تمامی دیوانے پر سامان ، تقسیم ہوا ہے جو یعنی پردہ عالم اسباب کی داروغائی میں جمع تھا. (۱۹۳۳ ، ناصر علی دہلوی ، مقالات ناصری ، ۱۹۳). [داروغا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

داروغگی (و مج ، فت خف غ) امث.
رک : داروغائی. چند مدت اس معدن معانی نے ہیرے کی کان کی داروغگی میں اوقات نہایت آب و تاب سے بسر کی. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، لطف ، ۲۰). میاں کمال الدین کو ... ہر دم تازہ حقوں اور چلم تما کو ، کوئلوں کی داروغگی دی گئی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۶۷). نجم النساء بیگم مرحومہ ... محل میں داروغگی کے عہدے پر سرفراز تھیں. (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۲۰). موتمن خلافت ، یعنی ... محلات شاہی کی داروغگی بڑا معزز و مقتدر عہدہ تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۱۳۹). [داروغہ (ک بدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

داروغن (و مج ، فت غ) امث.
داروغہ کی بیوی ، داروغنی ، داروغائن. وہی اشتقاق لاحقے استعمال کرتی ہیں جو دوسرے (ملکی) اسما کے ساتھ کرتی ہیں جیسے ... داروغن ، سندی ، سیدن. (۱۹۸۵ ، لغت نویسی کے مسائل ، ۱۲۷). [رک : داروغہ (بحذف ہ) + ن ، لاحقۂ تانیث].

داروغنی (و مج ، فت غ) امث.
داروغہ (رک) کی تانیث ، داروغہ کی بیوی ، داروغن. وارڈن نے داروغنی (لیڈی داروغہ) کے پاس رپورٹ کی (۱۹۵۸ ، ناقابل فراموش ، ۳۲۷). [داروغہ (بحذف ہ) + نی ، لاحقۂ تانیث].

داروغہ (و مج ، فت غ) امذ.
۱. جو کسی ادارے یا محکمے کے انتظام کا پوری طرح ذمہ دار ہو، افسر ، منتظم ، مہتمم ، نگران ، کسی جماعت کا افسر. ایک عدالت کا داروغہ ایسا رکھتا ہوں کہ انصاف سے غرض کرتا ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۵).

میاں میڈھو داروغۂ جیبہ خاص
مسلح چلے اور چلے سب خواص

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۳).

دکھایا تلے ، کیا بھی ستایا
ہوا خوش گھر کا داروغہ بنایا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۹۳). محمد علی شاہ بادشاہ کی سرکار میں توشہ خانہ کے داروغہ تھے اور حسین آباد کی تعمیر کے مہتمم. (۱۹۳۳ ، مقالات شروانی ، ۲۲۷). بہادر شاہ ظفر کے روزنامچے نے منکشف کیا کہ حافظ داؤد قدسیہ باغ کے پہلے داروغہ تھے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اپریل ، ۳). ۲. تھانے دار ، پولیس یا تھانے کا بڑا ذمہ دار افسر. مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ کے ماتحت تھانہ دار ... داروغہ ... ہوتا ہے وہ بڑا با اختیار ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۹). میں اس عنایت کے لئے داروغہ جی کا تہ دل سے مشکور ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند واردات ، ۱۰۳). [ف : ت : داروغہ].

---دیوان خانہ کس اضا (---ی مج ، فت ن) امذ.
وہ افسر یا نگران جو امیروں کے پاس دیوان خانہ میں جانے کی

اجازت دیے (نوراللغات). [داروغہ + دیوان (رک) + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

داڑھلد (ـــ سک ڑ ، فت ہ ، سک ل) امذ.
رک : دار کا تختی ، آنبہ ہلدی ، دار چوبہ. داڑھلد کے پیڑ ہمالیہ میں بھوٹان سے کنادار تک اور نیل گری اور سیلون وغیرہ ملکوں میں ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۰). داڑھلد زیادہ تر امراضِ چشم میں مُستعمل ہے. آشوبِ چشم میں تحلیل ، ردع اور تسکین کرتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۸۵). [مقامی].

داری امث.
۱. **لونڈی ، باندی ، داشتہ ، عموماً ہندو عورتیں حقارت کے طور پر** کہتی ہیں. داری سڑی جھ سے نہ چھپا صاف صاف کہہ دے. (۱۸۹۳؟ ، کامنی ، ۲۹۹). ۲. **زنِ فاحشہ ، طوائف ، قحبہ** (قدیم اردو کی لغت). [س : دارِکَ दारक].

ـــ جار امذ.
لونڈی بچہ ، حرام زادہ ، خانہ زاد (نوراللغات ؛ پلیٹس). [داری + س : جار ـ جات ـ زاد].

۰۰۰ داری امث.
لاحقہ ، مُرکّبات میں جُزوِ آخر کے طور پر مُستعمل ، اِس سے ملکیت تسلّط یا قبضہ کے معنی سمجھے جاتے ہیں. ایسی جہاں داری کُچھ کام کی نہیں بلکہ دین اور دنیا میں بدنامی اور خواری کا مُوجب ہے. (۱۸۵۵ ، گلستان ، (نظام الدین) ، ۱۳۳). دار اس پے داشتن ـ رکھنا سے ... دوست داری ... ایمان داری ... فِتنہ داری ... تمیز داری وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اِصطلاحات ، ۸۶). [ف : دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دارے سے نکال دینا محاورہ.
(زنانے) **جماعت سے خارج کر دینا** (جامع اللغات ؛ اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۶).

دارَین (ی لین) امذ ؛ ج.
دونوں عالم ، دونوں جہان ، دُنیا و آخرت.

تصرف تجے مخزنِ عین کا
پرویا ہے توں آس دارین کا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰).

اس دو کون ہے دو کنیزِ کونین
اس دو کون ہے دو غلامِ دارین

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸).

تُو جلاوے تو جیوں تُو ہی جو مارے تو مروں
تجھ سوا مجھ کو تو دارین میں کچھ آس نہیں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۰).

دارین میں نہ پوچھے جسے کوئی اے خدا
انصاف کر کہ چین سے پھر وہ کہاں رہے

(۱۸۸۳ ، مضامینِ رفیع ، ۵ : ۱۱۳).

خیر و برکت عزّت و حُرمت رہے دارین میں
مُرشدانِ پاک و پیرانِ خُدا کے واسطے

(۱۹۶۶ ، صد رنگ ، ۴۹). [ع : دار + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

دارَین دار (ی لین) صف ؛ م ف (قدیم).
دربدر ، آوارہ.

ان کے سنگوں توں ہو خوار
کوٹیے کوٹیے ، دارین دار

(۱۶۳۰ ؟، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۸)). [دارین + دار (رک)].

دارینہ (ی مع ، فت ن) امذ ؛ صف.
کُہن سال ، تجربہ کار شخص. عل دار نے کہا یہی ہے نادان وہ کیا جانے اور وہ مردوا بھی ایسا کچھ دارینہ نہ ہو گا کسی کا ننھا لاڈلا ہو گا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۶۶۷). [دیرینہ (رک) کا ایک روپ].

داڑ امث.
رک : داڑھ.

کہ اے نرم نعمت بڑی پیار کے
اے آنے نِوالے مری داڑ کے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۳).

پکڑ داڑ میں توں کرے کا نماز
کہ جسنی پکڑتا ہے لقماں کا ساز

(۱۹۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۳۰).

یہی فرمایا تھا وہ یک شخص کوں یوں
کہ داڑ اس کے بڑے پنگے احد تیوں

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۰). حضرت کے داڑ اور پہلو درد کرنے لگے اور فرمائے اے رب میں جنّت میں موجود ہوں ان کی گواہی دوں گا میں جن کو نہیں دیکھا ان کی گواہی کیسا دوں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳۹). [داڑھ (رک) کا ایک تلفظ].

ـــ داٹنا محاورہ (قدیم).
چبانا یا کھانا ، مُتحمّل ہونا ، مقابلے کی تاب لانا.

اس عشق کا داڑ کوئی نہ داپا
فولادی چنے ہیں پرلا چاپا

(۱۸۳۱ ، من موہن (ق) ، ۳).

ـــ کا لُقمہ / نِوالہ (ـــ ضم ل ، سک ق ، فت م / کس ن ، فت ل) امذ (قدیم).
چھوٹا لُقمہ یا نِوالہ ، مُنھ کا معمولی نِوالہ ، لُقمۂ تر.

تجھے کھانے ہیں تا رہوں میں اتال
مرے داڑ کا ہے توں لُقمہ حلال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۳).

کہ اے نرم نعمت بڑی پیار کے
اے آنے نِوالے مری داڑ کے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۳).

داڑم (کسر ڑ) امذ (شاذ) ؛ س داڑم.
انار ، انار کا درخت.

اُدھر ہر لاد ہرے رنگ کی کیا ہے لاف لالا جب
مقابل رنگ دیکھانے کوں ہیا داڑم ہرایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۵).

دل میں رکھیا جدھاں سوں ولی تجھ دنتں کی یاد
داڑم نمن تدھاں سوں سینے میں ڈراڑ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۹). [س : داڑم].

داڑی امث (قدیم).
رک : داڑھی. داڑی ہے تو خلال کر. (۱۵۲۳ ، رسالہ فقہ دکنی ، ۷).

اتھی داڑی اس کی لنبی تابناک
جوں برگ سمن تازہ سکھ تھا او صاف

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۷).

نہ پایا وو رہا ہے کچھ بڑائی
مگر داڑی نے اور پگڑی نے پائی

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۳۱).

آسنی ہے بڑی بڑی داڑی یک مسائل گلے میں ہے آڑی

(۱۸۱۳ ، غیب اللسان ، شاہ ندا (اردو ادب ، ۱ ، ۱۹۶۶ ، ۱۲۷)).
[داڑھی (رک) کا قدیم تلفظ].

ـــــ توڑنا محاورہ.
داڑھی نوچنا ؛ شدید غم یا غصّے کا اظہار کرنا.

پیٹ لا گیا داڑی توڑ لوہو نہایا سر سوں پھوڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۵).

ہوا شاہ یو سُن کے بھی درد مند
توڑیا داڑی غصّے سوں او درد مند

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۰۸).

داڑھ (۱) امث.
رک : ڈاڑھ. اژدھا سب سے چھوٹا پانچ گز کا ہوتا ہے ... اس کے نیچے کی داڑھ کے نیچے ایک گرہ ہوتی ہے اور دانت بے شمار ہوتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۸). جو چیز کہ غلیظ و لیسدار ہوتی ہے وہ لطیف اور پتلی شے کو بشرطیکہ وہ کسی بات میں موافق ہو اپنی طرف جذب کرسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی اشیاء داڑھوں کے جوہر اور رطوبات سے ان کو اسی طرح پر جذب کر لیتی ہیں جیسے کہ کوئی مُناسب شے اپنے موافق اشیا کو کھینچ لیا کرتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۵). [س : دنشٹرا दंष्ट्रा].

ـــــ گرمانا محاورہ.
کچھ کھانا پینا ، داڑھ گرم کرنا. بھلا تھوڑے سے چنے تو کہیں سے بھیک مانگ کر لا ، کہ بیسنی روٹی کا زبان مزہ پائے کبھی تو داڑھ گرمائے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۸).

ـــــ (کو) گرم کرنا محاورہ.
داڑھ گرم ہونا (رک) کا تعدیہ ، کھانا ، کلّہ تازہ کرنا ؛ ناجائز فائدہ اُٹھانا ؛ رشوت لینا. تنی کے پیچھے اس کے گوشت سے اپنی داڑھ کو گرم کیجیے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۸). دیوی ... جو کچھ باقی اس سے اپنی داڑھ گرم کر کے ملک کو ویران کرتی. (۱۸۳۶ ، تاریخِ کشمیر (کتاب ، لاہور ، اپریل ، ۱۹۷۶ ، ۳۰)).

ـــــ گرم ہونا محاورہ.
کچھ کھانا ؛ ناجائز فائدہ اُٹھانا یا حاصل کرنا ، رشوت لینا یا وُصول ہونا (ماخوذ : فرہنگ آ؛).

داڑھ (۲) امث ؛ س داڑ.
گرج ؛ دہاڑ ، چنگھاڑ [دھاڑ (دہاڑ) کا ایک روپ].

ـــــ مار (کر) رونا محاورہ.
دھاڑیں مار کر رونا ، چیخ چیخ کر رونا.

بیجا نہیں ہمارا اب داڑ مار رونا
ٹک کاڑھتا ہے یارو ان کا غُبار اپنا

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۶). جو کوئی دیکھتا تھا بے اختیار داڑھ مار کر روتا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۳).

داڑھا (۱) امذ.
داڑھی (رک) کی تکبیر ، بڑی داڑھی. قاچاروں اور زندوں کے زمانے کے ایرانیوں کی تصویریں دیکھیے کیا شاندار سرسیدی داڑھے ہوا کرتے تھے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۱۹۹). [داڑھ + (بحذف ی) ا ، لاحقۂ تکبیر].

داڑھا (۲) امذ.
(معماری) چُنائی یا کنکریٹ کا کنارہ یا سرا ، دیوار کی چُنائی میں کچھ کچھ جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلے سے خالی چھوڑ دینا کہ دو مُلحق کھروں کی دیواروں میں تمیز ہو سکے یا اس سے کنھی ہوئی دُوسری دیوار تعمیر ہو سکے اس کو بھی داڑھا کہتے ہیں ؛ رک ڈاڑا ، ڈاڑھا (انجینیرنگ بک ، ۳ ؛ فرہنگ آ؛). [ڈاڑھی (بحذف ی) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

داڑھی امث ؛ س داڑی.
رُخساروں اور تھوڑی پر اُگنے والے بال ، ڈاڑھی.

سر کے بالاں داڑھی سات
گُنبد روشا اپنے ہاتھ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۹). داڑھی مُونچھیاں آیاں تو کیا مرد ہوئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷). حضرت امام نے ہاتھ اپنے محاسن پر رکھ فرمانے ، اس چاند سی داڑھی میری کوں میرے سر کے لہو سے خضاب کرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳). لڑکے اکثر کھیلنے کے لئے ... شکل داڑھی کی بناتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعت ، ۷۰). اب وہاں داڑھی کا رواج نہیں. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۱۹۹). [س : داڑھکا].

ـــــ بنانا محاورہ.
رک : ڈاڑھی مُونڈنا ہم یہ بھی معلوم کرسکتے ہیں کہ داڑھی

بنانے کے لئے مُناسب فاصلے پر آئینہ رکھ کر موزوں تکبیر حاصل کرنا ہو تو آئینے کا انحناء کیا ہونا چاہیے۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۲۳۰)۔

---پَٹخارْنا / پَھٹکارْنا محاورہ۔
داڑھی صاف کرنا ، داڑھی کے بالوں کو ہاتھ سے جھٹکنا
سر پر عمامہ رکھ کر پٹخارنا ہے داڑھی
شاید پسند کر لی لونڈے پہ دل زُہانی
(۱۹۳۸ ؟ ، کلیاتِ عریاں ، ۵۰)۔

---پیٹ میں ہونا محاورہ۔
پیٹ میں داڑھی ہونا ؛ کم سنی میں عقل مند ہونا (عزیز اللغات)۔

---پیشاب سے مُنڈْوانا محاورہ۔
پیشاب سے داڑھی مُنڈْوانا ؛ نہایت ذِلّت برداشت کرنا ، قول ہارنے پر بے عزتی قُبُول کرنا ، ذِلّت کا مواخذہ قُبُول کرنا (عزیز اللغات)۔

---جار صف۔
بدمعاش ، حرام زادہ
گر کے دے گالی ، یوں کہے ہے پکار
کیسو اٹھلا چلے ہے داڑھی جار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۱)۔ یہ ٹکے کی سہری ڈاڑھی جار بنانے اور یہ سُنّی۔ (۱۸۹۳ ؟ ، کامنی ، ۲۷۹)۔ [داری جار (رک) کا ایک روپ]

---چھوڑْنا محاورہ۔
رک : داڑھی چھوڑْنا. ناچار سُنّی بھی چھوڑ دی اور داڑھی بھی۔ (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۲۲۷)۔ لباس میں سادگی آ گئی سر گُھٹوا لیا ، داڑھی چھوڑ دی۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۹)۔

---دار امذ ؛ صف۔
وہ شخص جس کے داڑھی ہو ، داڑھی والا. کیا دیکھتا ہوں کہ چار دیواری پر پتّوں کے اندر ایک داڑھی دار منہ جھانک رہا ہے۔ (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۱۵)۔ [داڑھی + ف : دار ؛ داشتن = رکھنا]۔

---دُھوپ میں سَفید کَرْنا محاورہ۔
بال دُھوپ میں سفید کرنا ، چونڈا دُھوپ میں سفید کرنا ؛ عُمر رسیدہ ہونے کے باوجود ناتجربہ کار رہنا. میں نے دھوپ میں داڑھی سفید نہیں کی یہ لوگ مجھ سے چُھپاتے ہیں اور میں سب سمجھتا ہوں (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲۹)۔

---رَکھنا محاورہ۔
داڑھی کترواے یا مُنڈوانے کو ترک کر دینا ، داڑھی چھوڑ دینا بھارت کے ... ایک جج نے فیصلہ دیا ہے کہ داڑھی رکھنے کا تعلق مذہب سے نہیں اِسْتائل سے ہے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اگست ، ۵)۔

---رَنْگْنا محاورہ۔
اپنی بہتری چاہنا ، اپنے کو خوبصورت بنانا (عزیز اللغات)

---کا بال ایک ایک ہو گیا فقرہ۔
کِھل گیا ؛ خوش ہو گیا (محاوراتِ ہندوستان ، ۸۰)۔

---کی آڑ میں شِکار کھیلْنا محاورہ۔
در پردہ کوئی بُرا کام کرنا ؛ چُھپ کر کوئی بُرائی کرنا. نذرالاسلام داڑھی کا مُخالف نہیں داڑھی کی آڑ میں شکار کھیلنے کا مُخالف ہے ، اسلام کا نوہ وہ شیدائی ہے۔ (۱۹۵۹ ، خطباتِ محمود ، ۸۵)۔

---کَھسوٹْنا محاورہ۔
رک : داڑھی نوچنا
سنتے ہی یہ دل کو لگی اس کے چوٹ
کھینے لگا اپنی وہ داڑھی کھسوٹ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۰)۔ ماں کی چوٹی کے ساتھ ان کی داڑھی بھی کھسوٹنے لگتا۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۰۹)۔

---گُھٹانا / گُھٹْوانا محاورہ۔
داڑھی صاف کرانا. یہاں جو کوئی ایک مالزادی کو چاہتا ہے تو کیسے بڑے بڑے بنیے رکھا کر مُنّی کی دھڑی جما کر داڑھی گُھٹا کر بعینہٖ بھڑوا بناتا ہے۔ (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین اولاد حسن قنوجی ، ۱۲)۔

---مُنڈا (---ضم م ، مغ) صف۔
جس کے داڑھی نہ ہو ، جس نے داڑھی مُونچھ صاف کرا دی ہو
کالا منہ نوج ہو ایسا کسی بندی تر نصیب
داڑھی منڈا مُوا لگتا ہے بھجّنگ کیسا
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱۸)۔ [داڑھی + منڈا (رک)]۔

---مُنڈانا / مُنڈْوانا محاورہ۔
داڑھی صاف کرانا ، حجامت بنوانا.
میں داڑھی تری واعظ مسجد ہی میں مُنڈواتا
پر کیا کروں ساتھ اپنے حجّام نہیں رکھتا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۹)۔

---مُونچھ آغاز ہونا محاورہ۔
سبزہ نکلنا ، داڑھی مُونچھ آنا ، جوان ہونا. ایک جوان برس بیس باتیس کا داڑھی موچھ آغاز ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۸)۔

---مُونڈْنا محاورہ۔
داڑھی صاف کرنا ، حجامت بنانا. میں دن میں جا کے کنجاب کی داڑھی مُونڈوں گا۔ (۱۸۹۳ ؟ ، کوچک باختر ، ۷)۔

---نوچْنا محاورہ۔
رک : داڑھی نوچنا. لوگوں کا یہ حال تھا کہ ... اجرام کی عجب عریب

روشنی اور چمک سے جو اندھیرے اُوجالے ہوے تھے اُون سے بعض بعض بُرائے بُڈھے ... روتے ، بسورتے ، سر پیٹتے، داڑھی نوچتے اور بعض ان باتوں کو سیر و تماشا سمجھ کے سیر کرتے. (۱۹۱۵ ، بہاری دنیا ، ۷). گریاں کناں اپنی سفید داڑھی نوچتا نوحہ زن ہے. (۱۹۸۲ ، جہانِ دیگر ، ۱۶).

داڑھیں مار کر رونا محاورہ.
رک : دھاڑیں مار کر رونا.

روتا ہووے گا یا وہ داڑھیں مار
ہو بیٹھے گا خموش یا ناچار
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۰).

داس (۱) امذ.
۱. غُلام ، خادم ، چاکر.

که ہے (ہوں) نجانوں مندھر رانواس
نه دھن بات جانوں نه رانی نه داس
(۱۴۳۵ ، کدم راوٴ پدم راوٴ ، ۱۰۹).

سو توں رام راياں کيرا راج ہے
سو تجه داس کے داس پتلاج ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۰).

بتی داس ہُوا دیس پور رات کا
اتنا عیش عشرت دیکھ اس دھات کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳).

دلبراں کا اپس کوں داس نه کر
داس ہوتا تو دل اُداس نه کر
(۱۷۱۶ ، بحری ، ک ، ۱۵۳).

صدقِ دل و عقیدۂ جاں سے مجھے کمال
شہیر دستگیر کے درگه کا داس ہوں
(۱۸۰۹ ، شاه کمال ، د ، ۸۲). اپنے داس کو درشن دے ، رُوپ دکھا جلوه افروز ہو. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۲). فاتح آریوں نے مفتوح لوگوں کو داس کا نام دے دیا جس کے لُغوی معنی غُلام کے ہیں. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۶۳). ۲. ہندوؤں کے بعض ناموں کے آخر میں آتا ہے ، جیسے : رام داس (جامع اللغات). ۳. شودروں کا لقب. برہمنوں نے وید منتر بنانے شروع کر دئیے داسوں کے بڑے بڑے قلعه اور محل ہیں. (۱۹۶۳ ، رام راج ، ۱۵۸). ۴. اسر ، راکھشس ، ایک خاص قسم کی مخلوق جسے اندر نے مغلوب کیا تھا ؛ وحشی ، جنگلی ، ملچھ ؛ بھیل بکڑنے والا ؛ وہ جسے بھینٹ دیں (جامع اللغات). [س : داس दास].

--- **بکری** (--- کس ب ، سک ک) امث.
غُلاموں کی تجارت یا غُلاموں کی خرید و فروخت (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[داس + بکری (رک)].

--- **پتر / جایا** (--- ضم پ ، سک ت) امذ.
لونڈی کا بیٹا ؛ حرامی ، حرام زاده (جامع اللغات). [داس + پتر / جایا (رک)].

--- **پن / پنا** (--- فت پ) امذ.
غلامی ؛ خدمت گاری ، لونڈی کا کام.

کھلے ہیں بخت دروازے نبی کے داس پن تھے منج
محباں دوستاں سارے طبل نصرت بجاوو تم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاه ، ک ، ۱ : ۳۲). [داس + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

--- **داسی** امث.
غُلام ، لونڈی ، کنیز ؛ مُلازم عورت اور مرد دونوں کے لیے مُستعمل (پلیٹس). [داس + داسی (رک)].

داس (۲) امذ.
۱. درانتی ، ہنسیا.

ہر یک ہت تو کاڑی تی کم ہے قیاس
و لیکن ہر یک نکه ہے مانندِ داس
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۶).

سبزه ہو خاک سے ہیں کھینچوں سر
تیغ تیری بنے جو ٹوٹ کے داس
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۸۷).

تیری شمشیر کے آگے نہیں رکھتی ہرگز
مغربی تیغ مه نو کی شبها رتبۂ داس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۹). ۲. کھال کے چھیچڑے اور چربی وغیره صاف کرنے کا رانپی کی وضع کا دھار دار اوزار (ا پ و ، ۲ : ۲۱۳). [ف : داس ؛ قب : س : दास].

داسا (۱) امذ (قدیم).
رک : داس (۱) معنی نمبر ۱.

محمدؐ ہور علیؑ کا ہے محمد قطب شه داسا
کریں سیوا اوسے جو بھر پریاں ہم عید و ہم نوروز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاه ، ک ، ۳۰ : ۲۵). [رک : داس + ا (زائد)].

--- **نو داس** (--- و مع) امذ.
غُلام کا غُلام ، نوکر کا نوکر ، خادم ؛ انکساری کے موقع پر مُستعمل (ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [داسا + نو ـ کو + داس (رک)].

داسا (۲) امذ.
۱. رک : داس (۲) معنی نمبر ۱. دشنۂ ستم گر کا ہر دانت داسا تھا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۲۴). ۲. خنجر کا پھل.

لب دریا یه کوئی بھی زمانے میں پیاسا ہے
گلے پر آج جس لبِ تشنه کے خنجر کا داسا ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۱۲). جس خنجر کا خشک داسا تھا وه شیرباں کی لہو کا پیاسا تھا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵۴). [رک : داس (۲)].

داسا (۳) امذ.
۱. چوڑا اور لمبا تختہ یا پتھر ، ہموار کرده زمین کا حصه ، چبوتره جیسی ہموار زمین. سنگ تراش (کتلز معدنی کو تراش کر) ان کے

سُتون اور داسے اور سرکھولے بنا لیتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۵۹). لونڈیاں تو تپتے ہوئے پتھر اور جھلستے ہوئے داسوں پر ننگے پاؤں کوڑی پھیرا کریں اور یہ مُردار چودھرائین بنی ایک ایک پر حکومت کرے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۸۳). ۲. پتھر یا لکڑی کا وہ بڑا اور لمبا ٹکڑا جو چھت یا چھجّے یا دروازے کے اوپری حصّے کو سہارا دینے کے لیے لگایا جاتا ہے اور جس کا کچھ حصّہ باہر کو نکلا رہتا ہے.

کوئی تختہ کہیں سے ٹُوٹا ہے
کوئی داسا کہیں سے چُھوٹا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). طاقچے پتھر کے داسوں پر قایم کئے جاتے تھے. (۱۸۹۸ ، تمدن عرب ، ۲۶۱). کیکر- شمالی ہند میں ہر جگہ ہوتا ہے ... معمولی مکانوں کے داسے ، دروازوں کی چوکھٹیں وغیرہ بھی اس سے بنائی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، انسانی تعمیر (ترجمہ) ، ۱۰۳). الحمراء میں آویزوں سے نہ صرف ... چھتیں بنانے اور محراب کے بیرونی حصّوں کو ڈھانکنے کا کام لیا گیا بلکہ محراب کے «داسوں» Imposts نیز سر سُتون کی تزئین کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۷). [س : داسی दासी].

داسا (۳) امذ.
بچّے کا پاخانہ. پیدائش کے بعد چند دنوں تک بچّے کا پاخانہ سبزی مائل سیاہ ہوتا ہے اور اسے داسا کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۷). [مقامی].

داسْتان (سک س) امث ؛ امذ.
۱. (i) **قصّہ** . کہانی . واقعہ . سرگزشت . اسطور . اسطورہ ، افسانہ.

ایسی تھے کسی کہتی نہی داستان
خبر دھرتی ہوں میں بی از داستان

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۳۲).

گُل نے بھی پیرہن کو چاک کیا
سنتے ہی داستان بُلبل کا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۷۱). داستان کے چار فن ہیں رزم ، بزم ، حسن و عشق اور عیّاری. (۱۸۸۷ ، جانِ عالم ، ۹۱). اصحابِ صفّہ میں حضرت ابوہریرہ اپنے فقر و فاقہ کی داستان نہایت درد انگیز طریقے سے بیان کرتے ہیں. (۱۹۱۸ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۰۳). اس کاوش کی داستان کو تاریخ کہتے ہیں جس کا بیشتر حصّہ ... جیتوں میں کھو گیا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۰). (ii) **طُولانی قصّہ. (غیر ضروری طور سے پھیلا کر بیان کی جانے والی) باتیں.**

بہوت باتاں کیتا ازیں داستان
جو آخر ہوا گفتۂ راستان

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۹۲).

میں قصّہ گو نہیں کہ کہوں جاؤں داستان
دل سے جو تو سنے تو کچھ اے دلربا کہوں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۳). بھاوج غریب نے تو آمدِ سخن ایک بات کہہ دی تھی اس کو کیا خبر کہ تھا ایک داستان شروع کر دے گی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۳). اس نے محسوسات کی داستان سنائی اور وہ شوق سے سُنتا رہا. (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۲۳۰). (iii) **(کسی فرد یا قوم کے) واقعات . حالات کا مُفصّل و مُسلسل بیان . تاریخ.**

کہیا (کہیا) سناے خاور کی سی داستان
سُنیا تھا جکچھ میں بی از راستان

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۹).

میری بدنامی یہ گزریں مدتیں حیرت ہے یہ
یاد لوگوں کو مرا وہ داستاں کیوں کر رہا

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۶).

ہے تجھ کو یاد ازبر وہ داستان ساری
لبریز تری ورق ہیں تاریخ کے ہماری

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۲۹). یہ داستان صرف میری داستان نہیں بلکہ ان بیبیوں ، علما ، حکما اور مُفکّرین کی داستان ہے جنھوں نے ... درس دے کر اسے مزید چمک بخشی. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۳). ۲. (موسیقی) پانچ ضرب کی تال جو قانون میں بجائی جاتی ہے (حیاتِ امیر خسرو ، ۱۹۵). ۳. چرچا . ذکر ، شہرت (ماخوذ : فیروز اللغات ؛ پلیٹس). [ف].

---اُڑانا محاورہ.
داستان اڑنا (رک) کا تعدیہ

---اُڑنا محاورہ
قصّہ کہانی بیان ہونا . داستان گوئی ہونا. جہاں چار دوست و احباب جمع ہوئے داستان اُڑنے لگی. (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۸۴).

---چھیڑنا محاورہ ؛ ف م.
۱. **قصّہ یا کہانی شروع کرنا.**

خودداریوں کی تُو نے ہی چھیڑی ہے داستان
تیری ہی بادِ صُبح سے مہکا ہے بوستان

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۴۳). میں آج کی صحبت میں واحدی صاحب کی داستان چھیڑتا ہوں کہ یہ ... حکایت شیریں ہے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۳۱). ۲. **طُولانی گفتگو کا آغاز کرنا ، لمبی چوڑی باتیں شروع کرنا ، رام کہانی سنانا.** شہزاد کوٹ روانگی سے پہلے وہ شام کے وقت آپ کا تشریف لانا اور اس داستان کو چھیڑنا ، تاہم آپ کو یاد ہو گا کہ آپ بھی تقریباً کوئی خاص حوصلہ افزا جواب دے کر نہیں گئے. (۱۹۳۵ ، یوسف عزیز مگسی ، مکاتیب ، ۱۰۳).

---حَیات کس اضا (---فت ح) امث.
زندگی کی کہانی ، زندگی کے واقعات. اصل غم یا سوگ میں لکھنوی ... کی داستان حیات کا ہے. (۱۹۷۶ ، بُوئے گل ، ۲۰۳). [داستان + حیات (رک)].

---خوانی (---و معد) امث.
داستان گوئی ، داستان سرائی.

محل میں بے کشی پھر رنگ لائی
کبڑی پھر داستان خوانی کی آئی

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۷۸۳). بے شمار ... قصے اور داستانیں عوام اور خواص کے ذوقِ داستان خوانی اور داستان سرائی پر دلالت کرتے ہیں. (۱۹۵۶ ، ہماری داستانیں ، ۱۷). [داستان + ف : خوان ؛ خواندن ـ پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرْ داستان ف.
کہانی میں کہانی ، قصہ بے قصہ ؛ کہانیوں کا سلسلہ.

ستاروں کی بھی آنکھیں سنتے سنتے لگ گئیں آخر
فسانہ در فسانہ داستاں در داستاں ہم ہیں

(۱۹۳۷ ، روحِ کائنات ، ۱۰۰). دوسری داستانوں کی طرح اِس میں (جذبِ عشق) قصہ در قصہ یا داستان در داستان کی روایت ترک کر کے ساری توجہ ایک قصہ پر مرکوز ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۱۱۲۵).

---دِل کس اضا(--- کس د) امث.
دل کا حال ، دل کیفیات ، حدیثِ دل. بھابی نے ہشام کو بتایا کہ انہوں نے صائمہ کو اس کی داستان دل سنادی ہے. (۱۹۸۶ ، شعاع ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۷۳). [داستان + دل (رک)].

---سَرا (--- فت س) صف ؛ امذ.
رک : داستان گو.

غفلتِ دل ہوئی مگر ، پنبۂ گوشِ خلق درد
بُلبلِ داستان سرا ، ورنہ ہر ایک زاغ ہے

(۱۸۷۰ ، درد ، د ، ۸۳). [داستان + ف : سراہ ، سرائیدن ـ گانا ، بیان کرنا].

---سَرائی (--- فت س) امث.
قصہ یا داستان بیان کرنا ، قصہ خوانی ، داستان گوئی. جہانگیر اور نورجہاں کے عشق کو ... قصہ بنا دیا ہے ایسی داستان سرائی کی ہے کہ حقیقتِ حال اس میں مُشکل سے ملتی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۷۵). شعر گوئی و داستان سرائی میں رات گزار دینا معمولی سی بات ہے. (۱۹۸۸ ، گردِ راہ ، ۲۰۵). [داستان + سرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُنانا محاورہ.
قصہ سنانا ، کہانی بیان کرنا ، قصہ خوانی کرنا ؛ طُول طویل قصہ بیان کرنا ، ہواڑا کہنا ، دکھڑا رونا. لکھنؤ کے چند اہلِ ذوق آنے والے ہیں ان کی فرمائش ہے کہ دلّی کے رنگ کی داستان سناؤں. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۳۲).

---طَراز (--- فت ط) صف مذ.
داستان گو ، کہانی نویس ، داستان لکھنے والا. ایسا داستان طراز صرف حسبِ ضرورت مافوق کا استعمال کرتا ہے اور اس سے داستان میں ... حلاوت پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۶۱ ، اردو کی منظوم داستانیں ، ۹۹). [داستان + ف : طراز ؛ طرازیدن ـ نقش کرنا].

---طَرازی (--- فت ط) امث.
داستان سرائی ، داستان بیان کرنا ، قصہ خوانی. داستان گویوں کے قدردان اور قدرشناس نہ تھے تو داستان گو داستان طرازی میں خونِ جگر کس کے لئے کھپاتے. (۱۹۵۶ ، ہماری داستانیں ، ۲۷). [داستان + طراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِشق کس اضا(--- کس ع ، سک ش) امث.
پیار محبت کی کہانی ، فسانہ ، قصہ ، حدیثِ عشق.

داستانِ عشق طُولانی ہے قصہ مختصر
دیر تک ہے کس ہونہی بکتا رہا دیوانہ وار

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۷). [داستان + عشق (رک)].

---غَم کس اضا(--- فت غ) صف مث.
غم کی کہانی ، درد کا فسانہ ، المیہ.

جو قابل سُننے کے ہو داستانِ غم
کہتے ہیں کیجیے اسے تیرا فسانہ فرض

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۳). [داستان + غم (رک)].

---کَہنا ف م.
قصہ یا کہانی سنانا ، قِصہ خوانی. تو کیا داستان کہنی بالکل چھوڑ دی. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۳۰).

---گو (--- و مج) صف ؛ امذ.
ایسا شخص جس کا پیشہ یا مشغلہ امرا وغیرہ کو رات کے وقت قصے سنانا ہوتا ہے کہ انہیں نیند جلد اور بآرام آ سکے ، اپنے جی یا اپنی یاد سے قصہ یا کہانی وغیرہ بیان کرنے والا ، قصہ خواں.

داستاں گو ہے نالۂ شبگیر
خوب سوق ہے چین سے تقدیر

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۰۹). ہندو داستان گویوں کا یقین ہے کہ فتح و ناموری نہیں بلکہ پدمنی کے حُسن کا لالچ علاءالدین کے حملے کا محرک ہوا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۰۰). اس قصے (قصہ مہر افروز و دلبر) کو پڑھتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ داستان گو کھوڑی بولی کے علاقے کا رہنے والا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۱۰۹۰). [داستان + ف : گو ؛ گفتن ـ کہنا].

---گوئی (--- و مج) امث.
داستان گو (رک) کا کام ، داستان بیان کرنے کا فن ، کہانی سنانا ، قصہ خوانی. میر کاظم علی سے میر باقر علی نے داستان گوئی کا فن حاصل کیا. (۱۹۶۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳ : ۵۲). [داستان + گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---میں ٹُکڑا لگا دینا/لَگانا محاورہ.
کوئی واقعہ بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ، قصے میں قصہ جوڑ دینا.

سنا دے قِصہ خواں اُن کو مرا حال
لگا دے یہ بھی ٹُکڑا داستاں میں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۲).

---نِگار (---کس ن) صف.
وک : **داستان نویس**. بہ معنی داستان گو تھے داستان نگار نہیں (۱۹۶۹ ، اردو کی نثری داستانیں ، ۵۱۲). [داستان + ف : نگارہ نگاشتن ـ لکھنا].

---نِگاری (--- کس ن) امث.
وک : **داستان نویسی**. داستان نگاری سے انھیں کوئی سروکار نہیں. (۱۹۶۹ ، اردو کی نثری داستانیں ، ۵۱۰). [داستان + نگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَویس (---فت ن ، ی ب) صف.
قصہ یا کہانی لکھنے والا ، داستان کا مُصنف. داستان نویسوں کو عشق پر عاشقانہ فرسائی کے بغیر کھانا ہضم نہیں ہوتا. (۱۹۶۹ ، اردو کی نثری داستانیں ، ۷۹). [داستان + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---نَویسی (---فت ن ، ی مع) امث.
داستان لکھنا ، قصہ یا کہانی لکھنا. تو طرزِ مُرصّع ... میں فارسی اِنشا پردازی کی روایت کو داستان نویسی میں استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۱۰۹۰). [داستان + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

داسْتانَہ (سک س ، فت ن) امذ.
۱. رک ، دستانہ. رات کو پھر ہم بازار میں نکلے اور ہاتوں کے داستانے مول لینے کا اِرادہ کیا. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۳۰). مرزا صبیح سمور کی ٹوپی ڈانٹے داستانے چڑھائے آموجود ہوئے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۳). ۲. وہ چمڑے کی پوشش جو شکاری اپنے ہاتھ میں شکاری پرندہ بٹھانے کے لیے پہنتے ہیں. تھا مثلِ طاؤس آتش بازی کے چرخ کھانے لگا تاج سر کہیں ہاتھ کے داستانے کہیں. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۱۲۰). ۳. **ہاتھ کی حفاظت کے لیے بنا ہوا لوہے کا بکتر.**

داستانہ ہاتھ میں اور پُشت کے اُوپر سپر
تن میں اک سیمیں زِرہ اور خود زرّیں فرق پر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰). نواب مرزا سر پر خود زرہ کلے میں چار آئینہ پہنے ، داستانہ فولاد کا تامرفق تک. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولابخش ہاتھی ، ۳۰). ۴. وہ لمبی کرچ یا سیدھی تلوار **جس کی موٹھ کے اُوپر کلائی تک پہنچنے والا لوہے کا پردا لگا** رہتا ہے. کسی کو داستانہ مار دیا کسی کو ہاتوں کے نیچے روند ڈالا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۰۳). صاحبقراں نے داستانہ مارا تلوار اس کے ہاتھ سے نکل گئی. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۸۷). [دستانہ (رک) کا ایک تلفظ].

داسْتانی (سک س) صف.
داستان (رک) سے منسوب یا مُتعلق ، افسانوی. داستانی عہد میں جتنے قصے لکھے گئے ... اُنھیں ... دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۰ ، داستان سے افسانے تک ، ۲۸). [داستان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---کِرْدار (---کس ک ، سک ر) امذ.
قصہ یا کہانی کا کردار ، فرضی کردار. اس داستانی کردار کی طویل اور گوناگوں نشوونما میں بڑا تسلسل اور ہم آہنگی نظر آتی ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸). [داستانی + کردار (رک)].

داسْری (سک س) امث (قدیم).
باندی ، کنیز.

پڑی کہلبلی سُندریاں رانیاں
تل اوپر ہو باں داسریاں چیریاں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۷). [داس (رک) + ری ، لاحقۂ تانیث].

داسَن (فت س) امث.
(شال و کمبل باف) **کرگے پر بُنائی کے وقت شال کے بے کو تانے رکھنے والی چیز یا تان**. (ا ب و ، ۲ : ۹۵). [داس (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

داسَہ (۱) (فت س) امذ ، داسا.
۱. رک : **داسا** (۳) معنی نمبر ۱. سُتونوں کے اُوپر اور نیچے داسے لگاتے ہیں جس سے وہ مضبوط رہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۰). ہر سُتون کے اوپر اور نیچے ایک ایک داسہ ... لگایا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). ۲. (معماری) **لوہے کا تختہ جس کو سامنے رکھ کر پتھر وغیرہ تراشتے ہیں ؛ سہارا ، لکڑی یا پتھر کا ٹکڑا جو دیوار کا وزن تقسیم کرنے کی غرض سے شہتیر کے نیچے لگاتے ہیں** ؛ انگ : Templet (انگلش اردو ڈکشنری ، عبدالحق). ۳. **پچر جو جہاز کے پیندے اور اُس کندے کے درمیان لگا دیتے ہیں جس پر رکھ کر جہاز بنایا جاتا ہے** ؛ انگ : Templet (انگلش اردو ڈکشنری ، عبدالحق). ۴. (نگینہ گری) **نگینے کے کنارے کی سطح سے ملا کر بنائے ہوئے سب سے بڑے پہل** (ا ب و ، ۳ : ۵). ۵. (سنگ تراشی) **بنیاد یا دیوار کی چنائی کے ختم پر آثار کو بھرپور ڈھانکنے والا سنگین پٹاؤ یا داب** (ا ب و ، ۰ : ۶۲). [داس + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بِٹھانا/جُمانا محاورہ.
(سنگ تراشی) **مسالے (چُونے یا گارے) میں داسے کو پُختہ اور ٹھیک کرنا** (ا ب و ، ۱ : ۶۲).

---بَد کَنا/ڈگنا/مَتْکنا محاورہ.
(سنگ تراشی) **داسے کا اچھی طرح مسالے میں نہ جمنا اور اُونچی نیچی سطح یا کوئی موٹا کنکر نیچے آ جانے سے ڈگمگانا ، ٹھیک نہ رہنا** (ا ب و ، ۱ : ۶۰).

---بَیٹھنا/دَبْنا محاورہ.

(سنگ تراشی) آثار پر جمائے ہوئے داسے کی سطح یا ہمواری میں فرق آنا اوپر کے وزن یا نیچے کی کمزوری سے کسی ایک طرف کو جھک جانا یا ٹوٹ جانا جس کی وجہ سے اس کے اوپر بنی ہوئی عمارت پھٹ جاتی ہے. (ا پ و ، ۱ : ۶۲).

---دینا محاورہ.
(معماری) دو چُنائیوں کے بیچ میں داسہ لگانا کڑیوں کے نیچے داسہ دینا ضرور ہے. (۱۹۳۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں، ۱ : ۶۲).

داسَہ (۲) (فت س) امذ.
پائے دان ، پا انداز. جس قدر دروازے کمرے میں ہوں اُسی قدر چھوٹے چھوٹے اور رگ (داسہ) قالین کمرہ کی رنگت سے ملتے ہوئے ہر ایک دروازے کے سامنے بچھا دئے جائیں. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۵). [مقامی].

داسی امث.
۱. داس (رک) کی تانیث ، مُلازمہ ، کنیز. برہمن کی بہو بولی جو تیرے پریتم سے تُجھے ملا دوں تو مجھے کیا دے گی ، راج کنیا بولی کہ سدا تیری داسی ہوں گی. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۰).

پلکوں سے راہِ دشت کو جھاڑا کروں گی میں
داسی ہوں لے چلو مجھے سیوا کروں گی میں

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۶۰).

میں رہوں گی دل و جان سے داسی تری

(۱۹۸۵ ، درین درپن ، ۱۰۱). ۲. **پُر کینہ ، شیطانی ، وحشی** (جامع اللغات). ۳. **پرستار ، پُوجنے والی ، پُجارن.** سندروں کی ماورائی فضا سے نکل کر فلموں میں پہنچ چکے ہیں ، پھر اب کسی پُجاری اور کسی داسی کے محتاج نہیں ہیں. (۱۹۸۴ ، زمین اور فلک اور ، ۳۰). [داس (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پُتر (---ضم پ ، سک ت) امذ.
غلام بچہ ، داری جار ، حرام زادہ ، ولد الزّنا (ہندی اردو لغت). [داسی + پُتر (رک)].

--- کَرَم کُمہار سے نیچے کہاوت.
نوکر کا کام کمہار کے کام سے بھی کم تر یعنی سب سے ادنیٰ کام ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

داسیجا (ی مج) امذ.
(پارچہ باقی) چیک کی وضع کا دیسی ساخت کا معمولی اور پتلا کپڑا ، سوسی ، جوڑیا (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۹۹). [مقامی].

داشت (سک ش) (الف) امث.
۱. **پرورش ، پرداخت ، تربیت.** بڑا پادری وہ شخص ہے جو گایوں کی داشت اور سیوا میں یدطولیٰ رکھتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۰۲). ابتدائی سالوں میں لڑکیوں کی داشت میں کم اور لڑکوں کی داشت میں زیادہ توجہ کی جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۴۳). ۲. **نگرانی ، حفاظت ، خبر گیری ، رکھوالی.**

دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا اپس سنگ
گر دل کشی یہ دل ہے تو کیا ہے دل کشی سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳).

باوجودے تیری وہ کرتا ہے داشت
اور خبر لیتا ہے تیری شام و چاشت

(۱۸۱۳ ، گلدستۂ رنگین ، ۲۳). جب یہ مُہرہ مُہر پر کھسا جائے کا فوراً میں حاضر ہوں کا اِس مُہرے کی داشت بہت احتیاط سے عمل میں رہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۳ : ۸۵).

زیادہ داشت کرتیں پیپاں معلوم اگر ہوتا
رِدا کا کام بھی دینا پڑے گا لمبے بالوں کو

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۳۰). ۳. **گھوڑے کی مالش نگہداشت.** بادشاہ سلامت یہ دیکھ سکیں کہ ان (گھوڑوں) کی داشت اچھی ہوتی ہے. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ۲۲).
اف : کرنا ، ہونا. ۴. **کمہار کی بھٹی** (جامع اللغات). (ب) صف. مُرکّبات میں جُزوِ آخر کے طور پر مُستعمل. عرضداشت ، یاد داشت نگہداشت. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۸۹). [ف : داشتن ، رکھنا].

---و پَرداخت (---و مج ، فت پ ، سک ر ، خ) امث.
حفاظت ، نگرانی ، دیکھ بھال. اسے پہر رات سے پہر رات تک مویشیوں کی داشت و پرداخت میں مصروف رہنا پڑتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۱۴). [داشت + و (حرفِ عطف) + پرداخت (رک)].

داشتُہ (سک ش ، فت ت) صف ؛ امث.
۱. رکھا ہوا ، **محفوظ رکھی ہوئی چیز جیسے : داشتہ آید بکار** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. **وہ عورت جسے نکاح کے بغیر گھر میں ڈال لیا جائے ، غیر منکوحہ عورت (جس سے مستقل زنا شوئی کے تعلقات ہوں) ، رکھیل.** ایک دن اس کی داشتہ عورت نے جو ایک فرخ آبادی پٹھان کی بیٹی تھی میری چُغلی صاحب سے کھائی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳). داشتائیں بیاہی بیویوں اور ان کے فرزندوں کے خلاف سازش میں حصّہ لیتی تھیں. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱ : ۲۱).

داشتاؤں پر نہیں تہذیب کو کچھ اعتراض
اس کی ضد تو بس یہ ہے بیوی نکحی ایک ہو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۰). [داشت + ہ ، لاحقۂ مفعول و صفت].

---آیَد بکار (گر چہ باشد/بُود سر ماں) فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل.
محفوظ رکھی ہوئی چیز (جس کی فوری ضرورت نہ ہو) کبھی نہ کبھی کام آہی جاتی ہے. بندگانِ خُدا جابیانِ اِسلام کی فہرست میں اپنا نام تو لکھوا رکھیو داشتہ آید بکار. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۲۱). گھر کی اُوپر کی چیزیں خواہ وہ کتنی ہی بے کار اور فضول کیوں نہ ہوں ، ضائع نہیں کرتے اور داشتہ آید بکار کہہ کر کسی مچان یا کسی کونے کھدرے میں رکھ دیتے ہیں. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۶۶).

ـــ داشتہ م ف (شاذ)
رُک رُک کر ؛ درجہ بدرجہ ، آہستہ آہستہ ، بتدریج ، ٹھہر ٹھہر کر.

ذرا داشتہ داشتہ مہرباں ہو
کوئی چشمِ الفت سے نا آشنا ہے

(۱۹۰۱ ، معارفِ جمیل ، ۱۲۷).

ـــ کَنِیزَک (ـــ فت ک ، ی مع ، فت ز) امث.
وہ کنیز یا لونڈی جس سے مُستقل زناشوئی کے تعلقات ہوں ، داشتہ. تُم کو میں ... الس ... کی داشتہ کنیزک اور جرا کس کی آزاد کردہ معشوقہ جانتا ہوں. (۱۸۶۳ ، دُخترِ فرعون ، ۱ : ۱۱۱).
[داشتہ + کنیز (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

داعی صف ؛ امذ.
۱. (کسی تقریب یا جلسے وغیرہ میں شرکت کی) **دعوت دینے والا بُلانے والا ؛ بانیِ محفل.** مجتبیٰ یہ بھی اعلان کر دوں کہ داعیانِ جلسہ میں اِنتخاب کرنے کا مادہ نہیں ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۳ : ۳). ڈاکٹر ابواللیث صدیقی صاحب ... جامعہ کراچی کے شعبۂ اُردو کے سربراہ اور اس کانفرنس (جامعہ کراچی کے اساتذہ اور طلبہ کی کانفرنس) کے داعی تھے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۵۳). ۲. **کارِ خیر یا مذہب کی تبلیغ کرنے والا ، مُبلّغ.** داعی سوداگروں کے لباس میں شہر ، قصبات و دیہات میں پھیلا دئیے گئے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۹۷). اِماموں کے بعد اِمامت ختم ہو گئی اور اِماموں کا کام داعیوں نے سنبھال لیا. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۱۳۷). ۳. **مُقتضی ، محرک ؛ سبب ، وجہ ؛ وسیلہ ، ذریعہ ؛ مُوجب.** ایسی ضرورت داعی ہوئی کہ دونوں نے ... جلائے وطن اختیار کیا. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۱۰۶). کانگریس میں شریک ہونے کے لیے ایک وجہ اور بھی داعی ہوئی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۷). حکومت کو تحدیدِ مسکرات کے لیے قوانین و قواعد نافذ کرنے کی ضرورت داعی ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۲۷). ۴. **دعا مانگنے والا ، (خُدا سے) خیر طلب کرنے والا.**

بانیِ تو عاصیاں کا ہے شفیع
تو دُعائے داعیاں کا ہے سمیع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۴۴). اے شاہد ، اے مُبشّر ، اے نذیر ، اے داعی اے سراجِ مُنیر سات ناموں سے اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو یاد کیا. (۱۹۷۵ ، الدارِ نیاں ، ۱۲۱). ۵. **مُدّعی ، دعوے دار(شاذ).** جو کوئی مُنصفی پر آتا ہے داعی مُدّعی کی بات خاطر لیاتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷). عمّار العبدی ایک داعی زندہ بچ کر کوفہ پہنچا. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۹۸). نطشے ... ایک ایسے جہانِ نو کو وجود میں لانے کا داعی ہے ، جس میں خیر و شر کی جُملہ سابقہ توضیحات ختم ہو جائیں گی. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۸۸). ۶. **بانی.** یہی وہ تحریک تھی جس کے داعی آرزو تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اُردو ، ۲ : ۲ ، ۶۵۵). [ع : (د ع و)].

ـــ اَجَل کو لَبَّیک کَہنا محاورہ.
خود کو موت کے فرشتہ کے سُپرد کرنا ، موت کو گلے لگانا ، وفات پانا. فوجدار کا وقت آخری آ گیا ... اور داعیِ اجل کو لبیک کہا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۳). چار سال کی عُمر تھی کہ والدہ نے بھی داعیِ اجل کو لبیک کہا. (۱۹۸۳ ، خُطباتِ محمود ، ۹).

ـــ اِسْلام کس اضا (ـــ کس ا ، سک س) صف مذ.
اِسلام کی تبلیغ کرنے والا ، اِسلام کا دعوے دار. داعیِ اِسلام ... کا مرتبہ ... زیادہ ہو گا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۱). پہلی صدی ہجری ساتویں میلادی کے وسط میں عرب داعیانِ اسلام کی حیثیت سے شمالی افریقہ پہنچے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اِسلامیہ ، ۳ : ۸۳). [داعی + اسلام (رک)].

ـــ اَلدُّعاۃ (ـــ فت ا ، غم ل ، شد د بضم) صف مذ.
داعیوں کا داعی ، بڑا داعی. مورخوں نے المؤید فی الدین الشیرازی کو ... داعی الدعاۃ لکھا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۳). [داعی + رک : ال (۱) + دُعاۃ (داعی کی جمع)].

ـــ اِلَی الْحَق (ـــ کس ا ، فت ل ، غم ی ، ا ، سک ل ، فت ح) صف مذ.
حق کی دعوت دینے والا ، نیکی کی طرف بُلانے والا ، حق کا علم بردار. حضرت اِمام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... طلبِ اقتدار کے لیے کوشاں تھے یا داعی الی الحق. (۱۹۳۰ ، ذکرِ حسین ، ۱۸). [داعی + ع : الی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + حق (رک)].

ـــ اِلَی الْخَیر (ـــ کس ا ، فت ل ، غم ی ، ا ، سک ل ، ی لین) صف مذ.
نیک کاموں کی طرف بُلانے والا. سید احمد خان کیسے داعی الی الخیر ہوئے. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۹۸). [داعی + ع : الی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + خیر (رک)].

ـــ بَرْحَق کس اضا (ـــ فت ب ، سک ر ، فت ح) صف مذ.
نیکی کی طرف بُلانے والا ؛ (مجازاً) حضرت محمدؐ. ربیع الاوّل ... کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمتِ عامّہ کا دنیا میں ظہور ہوا اور اِسلام کے داعیِ برحق کی پیدائش سے دُنیا کی دائمی تشنگیاں اور سرگشتگیاں ختم کی گئیں. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مضامین ، ۹). [داعی + برحق (رک)].

ـــ حَق کس اضا (ـــ فت ح) امذ.
۱. **حق کی جانب بُلانے والا ؛ (مجازاً) مَلکُ الموت ، موت کا فرشتہ ، موت.** جب بادشاہِ عالی جاہ نے داعیِ حق کو لبیکِ اجابت کی صدا دی دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی راہ لی. (۱۸۰۹ ، سرورِ سُلطانی ، ۲۹۷). ۲. (مجازاً) **حضرت محمدؐ.** صحائفِ آسمانی اپنے داعیوں کے بہترین اقوال کا مجموعہ ہیں ... قرآن مجید لا کھوں مخالفین اور اہلِ عناد کی بھیڑ میں اپنے داعیِ حق کی پُشت گویا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۹). [داعی + حق (رک)].

ـــ دَولَت کس اضا (ـــ و لین ، فت ل) صف.
دُعا گو ، دُعا دینے والا ؛ دولت و شان و شوکت میں اضافہ کی دُعا کرنے والا.

عملہ میں لالہ دوارکا پرشاد ہیں رفیق
بندہ بھی اونکا داعیٔ دولت مدام ہے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۵۱). [داعی + دولت (رک)].

---مُطلَق کس اضا (---ضم م ، سک ط ، فت ل) صف.
حقیقی مالک ، سردار ، مکمّل دعوے دار. ہم اپنے پیشوائے جماعت کو نائبِ امام ، داعیٔ مُطلَق ... اور جماعت میں سب سے زیادہ محترم سمجھتے ہیں. (۱۹۳۲ ، مشاہدات ، ۲۵). اپنے حاضر اِمام کو داعیٔ مُطلَق کہتے ہیں اور وہی ان کی مذہبی سماجی سرگرمیوں کا اِنچارج ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۳۵). [داعی + مطلق (رک)].

---ہونا محاورہ.
دعوے دار ہونا ؛ لاحق ہونا.

ضرورت اور اک داعی ہے اُس پر
کہ ہوں دس تھیلیوں میں سِکّۂ زر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۸۱۷). تھوڑے دن بعد پیسٹنگز کو روپیہ کی شدید ضرورت داعی ہوئی. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنو ، ۲۰).

داعیات (کسر ع) امذ ؛ ج.
مُطالبات ، تقاضے. ایسی جبلت کے داعیات جیسے کہ غیرت ہے ایسے بے قاعدہ نہیں ہوتے جیسے کہ بعض اوقات فرض کیا گیا ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۳۹۷). جن سادہ داعیاتِ فطرت کے ساتھ وہ اپنے شباب کی حد تک پہنچا تھا اُن کا اقتضا یہی ہونا چاہیے تھا کہ وہ صحیح معنوں میں راہبانہ زندگی بسر کرے. (۱۹۶۰ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۶۹). [داعیہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

داعیاتی (کسر ع) صف.
داعیات (رک) سے منسوب یا متعلق. انسانی ذہن جوہری طور پر دو عوامل سے مِل کر بنا ہے پہلا فکری عمل کا نظام ہے ... دوسرا وہ داعیاتی ، جذباتی اور جِنّی نظام ہے جو حالات کے تغیّر سے مُختلف ہو جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۱۸). [داعیات + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

داعیانہ (کسر ع ، فت ن) صف ؛ م ف.
داعی (رک) سے منسوب یا متعلق. حجاز سے ۱۹۳۸ء میں واپس ہوا تو عربوں کو اُن کی زبان میں اِسلام کی طرف بازگشت کی دعوت اور ... اِنسانی دنیا میں داعیانہ و قائدانہ کردار ادا کرنے ... کی دعوت دل و دماغ پر چھا گئی. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۵۱). [داعی + ف : انہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

داعِیَہ (کسر ع ، شد ی بفت نیز بِلا شد) امذ.
۱. (اَ) دعویٰ ، دعوے دار ہونا.

کیا جان کہ جس کے لیے منھ موڑتے تم سے
تم آؤ چلے داعیہ کچھ تم کو اگر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۳). اب اِسی گھر میں برابر کے داعیے سے رہنا اور جلنوں کو خُوب جلانا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۵). سوائے اس کے کہ اس کے دل میں ہمارے ساتھ برابری کا داعیہ ہو اور کیا وجہ ہو سکتی ہے. (۱۹۶۸ ، نکتہ اور نقطے ، ۲۳۸). **(اا) نالِش ، اِستغاثہ.** کسی صُورت اس داعیہ سے پہلو تہی نہیں ہے اور اِس معاملے سے ہرگز دست بردار نہ ہوں گی. (۱۸۵۱ ، بہارِ دانش ، ولایت ، ۵۵). **۲. خواہش ، طلب ، تقاضا ، اِرادہ ، درخواست.**

داعیہ کیوں نہ رکھیں طوف کا تیرے در کے
ہم مسلماں ہیں میاں قصدِ حرم رکھتے ہیں

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۲۹). حضور نے نجاشی کی اور فرمایا کہ کبھی ایسا داعیہ ہمارے ضمیر میں اور کبھی ایسا کلمہ ہماری زُبان پر نہیں گُزرا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۶۳۳). میرے دل میں ایک ایسی کتاب لکھنے کا داعیہ اِس طرح پیدا ہوا کہ میں اسے ٹالنے پر قادر نہیں ہو سکا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۵۶). [ع : داعی + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---دار صف.
دعوے دار ؛ (مجازاً) نبوت یا امامت کا مُدّعی. اس کے داعیہ داروں نے حاکموں سے کہا کہ اس کا خاوند نہایت پیر حقیر تھا اس کو رجولیت اس قدر نہ تھی کہ جس سے یہ لڑکا پیدا ہوتا خُدا جانے یہ طِفل بے نسل کس کے صُلب سے ہے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۰۳). دوسری قِسم کی سلطنت داعیہ دار اور خوارج قائم کرتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ تاریخ خلدون ، ۲ : ۲۱۹). [داعیہ + ف : دار ؛ داشتن ـ رکھنا].

داغ امذ.
۱. کسی چیز پر اصلی رنگ سے مُختلف رنگ کا نِشان ، دھبا.

ہے موں کا رنگ یکساں جو وو سبلا کے یک دو داغ سوں
نیلم جڑے سٹے یو بن دستا ہے کندن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰).

ماہ کے سینے اُپر اے شمع رُو
داغ ہے تُجھ حُسن کی جھلکار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

دل نہیں ، تُجھ کو دکھاتا ورنہ داغوں کی بہار
اِس چراغاں کا ، کروں کیا ، کار فرما جل گیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۱). اِسکرٹ پر چکنائی کے داغ تھے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۵۱). **۲. گھاؤ یا زخم جو پُوری طرح اچھا نہ ہوا ہو ، زخم اچھا ہونے کے بعد کا نِشان.**

خبر دی شہ کے بلنے کی تو جلتا ٹک ٹھنڈ یک پکڑا
اپنے ہٹ ہول ہو تیرا سُنجے جیوں داغ پر بھایا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۷).

غُنچہ ہوں میں نہ گُل کا نے گُل ہوں میں چمن کا
حسرت کا زخم ہوں میں اور داغ آرزو کا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۶).

نے خون ہو آنکھوں سے بہا ٹک نہ ہوا داغ
اپنا تو یہ دل میر کسو کام نہ آیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷).

شگفتہ رہ مرے سینہ میں تا ابد اے داغ
بہار اپنی دکھا گلشنِ ارم کی طرح

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۳). **۳. صدمہ ، رنج و غم ؛ کسی عزیز کے مرنے کا غم ، صدمہ.**

اگر ہووے رضا تو ہو دل شاد اچھے
نہیں تو مرے دل پہ سو داغ اچھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۶).

تازے کھلے ہیں داغ کے گل دل کے باغ میں
پھر موسمِ بہار ہوا ، کیا بجا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۱).

مرنے کا غم نہیں یہ مگر داغ ہے مجھے
دامن سے اس نے میرے لہو کے چھوائے داغ

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۵).

ہزار حیف کہ کنجِ قفس میں اے صیاد
تڑپ کے مر گئی بلبل بھی داغ میں گل کے

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۹۴). میرا دوست بہت رویا تھا۔ میرے دل پر بھائی کے غم کا داغ نہیں تھا. (۱۹۸۳ ، بے نام ، ۸۳). **۴. حسد ، جلن.**

ایسوں کے اُپر روا رکھیا داغ ، فلک
جس داغ سوں لالے کا جگر پر خون ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۰).

وہ رُخسارے کہ جس سے ماہ کو داغ
ہزاروں گُل لگائے بُلبُل باغ

(۱۸۶۲ ، طلسمِ شایان ، ۱۵). **۵. عیب ، بُرائی ، بدنامی یا رُسوائی ، الزام ، دھبا (سلسلۂ رسوائی و بدنامی).**

گرد ہی لیتے ہیں اور داغ بجا جاتے ہیں
یاں بلا نوش ہیں جو آئے چڑھا جاتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۷).

بے وفائی کا داغ کیسا ہے
ہم نے مانا کہ ماہ طلعت ہو

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۳۰). بدنامی کا جو داغ ایک بار ہمارے ماتھوں پر لگ گیا ہے اسے نہیں دھو سکتے. (۱۹۷۵ ، خاک تشیں ، ۳۳). **۶. (i) نشان جو لوہا وغیرہ گرم کر کے شاہی اصطبل کے گھوڑوں ، غلاموں اور فوجی سپاہیوں وغیرہ کے لگائے جاتے تھے ؛ گھوڑوں وغیرہ کے داغنے کا عمل.** ہر فوجی صدرمقام کے متعلق اتنے بڑے اصطبل ہوتے تھے جن میں چار چار ہزار گھوڑے ہر وقت تیار رہتے تھے ... داغ کا طریقہ بھی رائج تھا. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۴۰). اکبر (مغل بادشاہ) نے ... ہر سپاہی کا حلیہ فوج کے کاغذات میں درج کرایا گھوڑوں پر سرکاری داغ لگوائے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۷). **(ii) وہ دفتر جہاں گھوڑوں وغیرہ کو داغا جائے.** جب سوار داغ و محلہ پر حاضر کرے گا تو جاگیر تنخواہ کے لائق پائے گا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۵۹). سرخ رنگ کے ڈیرے کچہری بخشیگری اور دیوانی ، داغ و تصحیح و خزانہ کے لیے تیار کر کے اپنے خیمے کے پاس کھڑے کیے جائیں. (۱۹۰۶ ، حیاتِ ماہ لقا ، ۱۰۲). **۷. کھچڑی ، پلاؤ یا کھیر وغیرہ کے پکانے میں ہانڈی کے پیندے میں کھرچن لگنے کا ہلکا سا مزا یا بو جو سوندھا پن اور داغ کا مزا ان کی کھیر میں آتا ہے کسی اور کے ہاں نہیں آتا.** (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). **۸. بگھار ، پیاز ڈال کر کڑکڑایا ہوا گھی.** ایک کٹورے میں داغ ہوتا یعنی پیاز ڈال کر کڑکڑایا ہوا خالص گھی ایک رکابی میں ہری مرچیں ہرا دھنیا ، ادرک ... ہوتا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۱). **۹. چیچک کے نشان.**

چیچک کے داغ اوس رخِ تاباں پہ دیکھ لو
تارے کھلے نہ دیکھے ہوں گر آفتاب میں

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش (حکیم آغا جان دہلوی) ، ۱۲۹).

داغِ چیچک نہ اس افراط سے تھے مکھڑے پر
کن نے گاڑی ہیں نگاہیں ترے رُخسار کے بیچ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۳). **۱۰. وہ نشان جو پھل پر پڑ جائے.** خوبانیاں درمیانہ سائز کی ہونی چاہیں اور ان پر گلے سڑے داغ ... نہیں ہونے چاہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۳). **۱۱. مہاسے کا نشان.** پہلے میں خوبصورت تھا مگر اب دانتوں اور داغوں سے بھرا چہرہ ... سُرخ ہو جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ اگست ، ۳). **۱۲. دل کا زخم ؛ جُدائی کا صدمہ.**

جو داغ کہ مُہر ہے فلک پر
دل میں مرے اب تلک نہاں ہے

(۱۸۳۸ ، مثنوی گلزارِ نسیم ، ۲۳۰).

جلتے دیکھا ہے کبھی ہستی کے دل کا لو نے داغ
آنچ سے جس کی غذا پاتا ہے شاعر کا دماغ

(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۹).

دل کے پورب سے اُبھرتا ہے جھلکتا ہوا داغ
چاندنی شامِ غریباں میں سمو دیتا ہے

(۱۹۸۰ ، شہر صدا رنگ ، ۲۸). [ف].

ـــــ اُبھرنا محاورہ.

رنج یا تکلیف اور چوٹ کا تازہ ہو جانا ، زخم ہرا ہو جانا.

پھر سیرِ لالہ زار کو ہم اے صبا چلے
آئی بہارِ داغِ جنوں پھر اُبھر گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۷).

ـــــ اُٹھانا محاورہ.

غم سہنا ، صدمہ برداشت کرنا.

جو چاہے روشنیٔ دل تو داغِ عشق اٹھا
کہ گھر وہ تیرہ ہے جس میں کہ تابدان نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۲).

روزِ مولود سے ساتھ اپنے ہوا غم پیدا
لالہ ساں داغ اُٹھانے کو ہوئے ہم پیدا

(۱۸۴۷ ، آتش ، ک ، ۱۰). المختصر وہ عالم باعمل تھے ، دس بارہ پلے بلائے بچوں کے علاوہ ایک جوان بیٹے اور ایک جیتی بہو کا داغ اُٹھایا. پھر بھی خدمتِ خلق سے منھ نہ موڑا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۵).

---اُٹھنا محاورہ.
داغ اُٹھانا (رک) کا لازم.

کیا خُوب ہو موت آئے جو سب سے مُجھے پہلے
نازک ہے یہ دل داغِ عزیزاں نہ اوٹھے کا
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۶).

تُم اپنے ہاتھ سے دو پُھول عیر کو چُن کر
یہ داغ کب دلِ اُمیدوار سے اوٹھا
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۲۰).

---اچھا ہونا محاورہ.
رنج و غم میں کمی ہونا ؛ زخم اچھا ہونا.

دل کرے خواہش مرہم ترے سودائی کا
داغ اچھا ہو اگر لالۂ صحرائی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۹).

---اُلفت کس اضا (---ضم ا ، سک ل ، فت ف) امذ.
مُحبت کی چوٹ ؛ جُدائی کا صدمہ.

کلی جو پُھوٹی تو کی یہ شُورت کہ دستِ غنچہ کُھلا بہ محنت
چٹکتے ہیں میرے داغِ اُلفت کہاں کا غُنچہ چمن کہاں کا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۳۱). [داغ + اُلفت (رک)].

---اندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
گھوڑوں وغیرہ کے داغنے کا عمل. تغیر و پریشانی رفع کرنے اور شُبہ کو مٹانے کے لئے داغ اندازی کا آئین وضع کیا گیا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۲). [داغ + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
الزام آنا ، عیب لگنا ؛ داغ دھبہ لگ جانا ، نشان پڑ جانا.

گرمی تمہاری دیکھ کے غیروں سے کھائے داغ
گھر سے تمہارے آئے تو گویا کہ آئے داغ
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۹). مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ؛ جو میری لونڈی میں کسی طرح کا داغ آیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۳۵).

---(بر) بالائے داغ ف م.
صدمے پر صدمہ ؛ مُصیبت پر مُصیبت ، داغ پر داغ.

جنم جگ دُکھت دل کوں مُجھ باغ باغ
دیا تھا فلک داغ بالائے داغ
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲).

غزل خوانیٔ عندلیبان باغ
مرے حق میں ہے ، داغ بالائے داغ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۰).

---بندگی کس اضا (---فت ب ، سک ن ، فت د) امذ.
غُلامی کا ٹیکا ، غُلامی کا نشان جو آقا اپنے غُلام اور باندیوں کے جسم پر داغتے تھے قائد و خان نے ان کی پیشانیوں پر داغِ بندگی لگا کر چھوڑ دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۱۱) [داغ + بندگی (رک)].

---بیٹھنا محاورہ.
زخم بن جانا ؛ داغ پڑ جانا ، داغ لگنا.

چھُڑا کر زخمِ دل سے ہم نے جس پھاہے کو پھینکا تھا
خُدا کی شان بن کر داغ بیٹھا ہے وہ لالے میں
(۱۸۴۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۱۸).

---بیل (---ی مج) امث.
۱. (i) **خط یا نشان جو سڑک یا کیاری وغیرہ کے لیے بیلچے یا پھاوڑے وغیرہ سے کھانچے ڈال کر بنایا جائے.** اس (مدرسۃ العلوم علیگڑھ) کے چمن اور کیاریوں کے خاکے ... سڑکوں کی داغ بیل ، اس کے گرد چھوٹے چھوٹے پودوں کی باڑ ... اور اس کی مٹی ہم کو لاہور کے شالامار باغ اور لکھنؤ کے قیصر باغ سے زیادہ دلکش اور دلکشا معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۳۲). داغ بیلوں پر جھنڈیوں کی قطار جگہ جگہ موزوں کٹیں ، بیچ میں یونین جیک کا جھنڈا لہرا رہا تھا. (۱۹۲۱ ، مکاتیبِ مہدی ، ۲۳۲). (ii) **نیو ، بُنیاد یا تقسیم کا نشان جو علامت کے طور پر لگایا جائے ، بُنیاد یا تقسیم کا خاکہ ،** بُنیاد بیلچے یا پھاوڑے سے کھانچے مار کر داغ بیل یا خط کا نشان ڈالتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۲۹۱). ۲. (کسی چیز کا) **اِبتدائی خاکہ ، آغاز.** مُلک کے ابھرتے لکھنے والوں کی جُنبشِ قلم کے لئے کوئی ایسی داغ بیل ہاتھ آئے جو بلحاظ سنجیدگی فاضل پروفیسر کے دماغی آثار سے ملتی جُلتی ہو. (۱۹۱۳ ، افاداتِ مہدی ، ۲۰۱). [داغ + بیل (رک)].

---بیل پڑنا محاورہ.
داغ بیل ڈالنا (رک) کا لازم. سرِ دست اس کتاب (شعرالعرب) کا ریویو لکھتا ہوں ، جس سے شعرالعرب کی داغ بیل پڑ جائے گی. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۳۰). منٹو اور عصمت چغتائی جیسے باغی ادیبوں کی تحریروں سے اس انداز کی داغ بیل پڑی جس میں شخصیت پر لانڈری میں کلف چڑھانے کی بجائے اُس کے داغ داغ دامن اور تار تار گریبان کے ذریعے منفی سے مُثبت کا تاثر اُبھارا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۰).

---بیل ڈالنا / لگانا محاورہ.
بُنیاد رکھنا ، اِبتدا کرنا ، پہل کرنا.

لگائی فنا نے کہاں داغ بیل
عدم کو چلی آب و آتش کی ریل
(۱۸۹۳ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۵۹). آل انڈیا کمیونسٹ پارٹی کی داغ بیل اسی شہر میں ڈالی گئی. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۸).

---بیماری (---ی مع) امث.
(نباتیات) **پھلوں اور پودوں اور پتوں کی بیماری جس میں ان چیزوں پر دھبے پیدا ہونے لگتے ہیں (** Spect **).** یہ فنگس ... پودے کے تقریباً تمام حصّوں کو متاثر کرتی ہے ... اس کو داغ

بیماری (Spect) ، پھل کی کینکر (Podcanker) ، پھل کی داغداری اورزنگ جیسے نام دیے جاتے ہیں (١٩٤٠ء ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ٩٨). [داغ + بیماری (رک)].

--- پانا محاورہ.

١. **صدمہ اُٹھانا ، رنج سہنا.**

باغِ عالم کا نرالا رنگ دیکھا اے صبا
داغ پاتا ہے جو کرتا ہے چمن کی آرزو

(١٨٥٣ء ، غنچۂ آرزو ، ١٢١). ٢. **حسد کرنا.**

منقار سے لعل خوں کھاتا   فیروزہ پروں سے داغ پاتا

(١٨٨٤ء ، ترانۂ شوق ، ٥٤).

--- پر/پہ داغ دینا محاورہ.

صدمے پر صدمہ پہنچانا ، لگاتار مصیبت میں ڈالنا.

غم ختمِ رُسُل میں تھا جگر داغ
دیا اِس حادثہ نے داغ پر داغ

(١٨٣٨ء ، ناسخ ، شہادت نامۂ آل نبی ، ٥).

--- پر/پہ داغ ہونا محاورہ.

صدمہ پر صدمہ ہونا ، مُصیبت پر مُصیبت پڑنا.

جو عاشق پرت پھند میں بند ہے
اُسے داغ پر داغ ہو پند ہے

(١٦٠٩ء ، قطب مشتری ، ٣٦).

دل پُر درد کُوں دارو ہے اگن پر روغن
داغ پر داغ ہوا زخم پہ جیسے مرہم

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ٣١٣).

داغ پر داغ ترے عشق میں یُوں حاصل ہو
جیسے آغوشِ مہِ نو میں مہ کامل ہو

(١٩٦٧ء ، اثر لکھنوی (فرہنگ اثر)).

--- پڑنا ف ل ، محاورہ.

١. **دھبا پڑنا ، نشان پڑنا.**

تھکے دستِ وحشت گریباں بچا
جلو داغ زیرِ قبا پڑ گیا

(١٨٣٦ء ، دیوانِ مہر ، ٥٣). توتوال صاحب بولے کہ سیلابچی لا کر دامن ... دھولادو ورنہ جہاں آپ بیٹھیں گے داغ پڑے گا. (١٩٢٣ء ، خلیل خاں فاختہ ، ١ : ٢٦). سُوتی کپڑوں پر اگر ... داغ پڑ جائے تو ... اُبلتا ہوا پانی داغ والے دھبے پر گرائیں. (١٩٤٠ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٥٠٣). ٢. **زخم پڑ جانا ، صدمہ پہنچنا** اُس کے ہاتھ سے زمانے کے دل پر داغ پڑے ہوئے ہیں. (١٨٨٣ء ، دربارِ اکبری ، ٦٣١).

--- پسر کس اضا (--- کس پ ، فت س) امذ.

بیٹے کے مرنے کا غم یا صدمہ.

تھا داغِ پسر مقدر اُس کو
جنتی تھی ہمیشہ دختر اُس کو

(١٨٣٨ء ، گلزارِ نسیم ، ١٥). [داغ + ف : پسر - بیٹا].

--- پلنگ کس اضا (--- کس پ ، فت ل ، غنہ) امذ.

نشان جو چیتے کی جلد پر ہوتے ہیں.

مُشک افشاں ہو جہاں میں جو تری نکہتِ خلق
نافِ آہوئے خُتن سے نہ ہو کم داغِ پلنگ

(١٨٥٤ء ، ذوق ، د ، ٢٣٣). [داغ + ف : پلنگ - چیتا].

--- تازہ ہونا محاورہ.

١. **زخم ہرا ہونا ، بُھولا ہوا غم یا صدمہ یاد آنا ، غم یا رنج کا عُود کر آنا.**

ایک دن بالکل نہ میں اے چارہ گر اچھا ہوا
داغ اِدھر تازہ ہوا زخم اُدھر اچھا ہوا

(١٨٥٤ء ، ذوق ، د ، ٤٧). جس بے دردی سے حیدرآباد کی تہذیب اور زبان کو کُچلا گیا اُس کا داغ میرے دل سے کبھی نہیں مٹ سکتا وہاں جاؤں گا تو یہ داغ تازہ ہو جائے گا. (١٩٥٨ء ، خطوطِ عبدالحق ، ١٤٥). ٢. **دبی ہوئی بدنامی یا رُسوائی وغیرہ کی از سر نو شہرت ہو جانا**

بُجھ گیا تھا چراغِ رُسوائی
پھر ہوا تازہ داغِ رُسوائی

(١٨٨٢ء ، فریادِ داغ ، ٩٨).

--- تصحیحہ کس اضا/صف (--- فت ت ، سک ص ، ی مع ، فت ح) امذ.

١. **دفتر جہاں گھوڑوں پر نشان لگائے جاتے ہیں** (نوراللغات).
٢. **جانچنے کا نشان (جس سے یہ جانا جاتا تھا کہ گھوڑا شاہی اصطبل سے تعلق رکھتا ہے).** دنیا و مافیہا سے بے خبر ... نوکر چاکر مصاحب سب اپنے ہم عُمر ، گھوڑے تک ایسے قدیم کے ابوالحسن تانا شاہ کے رسالے کے داغِ تصحیحہ رکھنے والے. (١٩١٥ء ، سجادحسین ، احمق الذین ، ٩٣). [داغ + ع : تصحیح + ہ (زاید)].

--- تعویذِ لحد کس اضا (--- فت ت ، سک ع ، ی مع ، کس ذ ، فت مع ل ، ح) صف مذ.

وہ نشان جو قبروں پر بنائے جاتے ہیں.

ہم تو جل جل کے مرے اُس کو خبر کُچھ بھی نہیں
داغِ تعویذِ لحد ہے کہ اثر کُچھ بھی نہیں

(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٢١١). [داغ + تعویذ (رک) + لحد (رک)].

--- جانا محاورہ.

زخم مُندمل ہونا ، نشان مٹنا ، صدمہ دُور ہونا ، غم غلط ہونا.

یک بیک دل سے مٹے حرفِ محبت کیوں کر
لالہ رُو داغ ترا جائے گا جاتے جاتے

(١٨٣٢ء ، دیوانِ رند ، ١ : ٢٠٥).

--- جبْہَہ سائی کس اضا (--- کس ج ، سک ب ، فت ہ) امذ.

وہ نشان جو سجدہ کرنے کی وجہ سے ماتھے پر پڑ جاتا ہے ، عبادت کا نشان.

پسند ہے اُسے چوکھٹ پر اپنی سجدۂ عجز
ستارہ اوج پہ ہے داغِ جبہہ سائی کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲). [داغ + جبہہ (رک) + ف : سا ، سائیدن - گھسنا ، رگڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جُدائی دینا محاورہ.
داغِ مفارقت دینا ، جُدا ہو جانا ، چلا جانا ؛ مر جانا. یہ بھی یاد آنے کا اور یُوں کہ ابھی نیا نیا داغِ جُدائی دے کے جا رہا ہے لہٰذا بار بار یاد آئے گا. (۱۹۰۵ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۶۱).

---جگر کس اضا (--- کس ج ، فت گ) امذ.
جگر کا زخم جو رنج و غم سہنے سے پڑ جائے ؛ (مجازاً) صدمہ.
پڑ گئی لالہ پہ جو اوس کی نظر
یک بیک تازہ ہوئے داغِ جگر
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۲۳).
جس کو ہے داغِ جگر اُس کو نہیں آرامِ دل
عشق میں پکا نہیں وہ بے خبر ہے خامِ دل
(۱۸۶۹ ، حمل خاں (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۳ ، ۵۲)).
نادانی ہے یہ گردِ زمیں طوف قمر کا
سمجھا ہے کہ درماں ہے وہاں داغِ جگر کا
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۱). [داغ + جگر (رک)].

---جگر دِکھانا محاورہ.
اپنے صدمات ظاہر کرنا ؛ زخمِ دل دِکھانا.
میری شامت ہے دِکھاؤں جو اُنہیں داغِ جگر
میں تو کس گنتی میں ہوں قیس کا قصّہ سُن کر
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۱۹۸).

---جگر کھانا محاورہ.
صدمہ پہنچنا ، رنج برداشت کرنا (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---جگر میں پڑنا محاورہ.
گہرا صدمہ جس کا اثر نہ جائے.
جب وہ نادان عدو کے گھر میں پڑا
داغ اک داغ کے جگر میں پڑا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۳).

---جُمود کس اضا (---فت ج ، و مع) امذ.
جمے ہوئے نشان ، پُرانے دھبّے.
دھوئیں صدہا سال کے چکٹے ہوئے داغِ جمود
ملتِ بیضا کا میلا پیرہن اُجلا کریں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۶۷). [داغ + جمود (رک)].

---جُنوں کس اضا (---ضم ج ، و مع) امذ.
دیوانہ پن ، پاگل پن ، دیوانگی.
سر تا پا آشفتہ دماغی   داغِ جنوں دے جس کو چراغی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۲). [داغ + جُنوں (رک)].

---چارْبَند کس اضا (---سک ر ، فت ب ، سک ن) امذ.
(سالوتری) نشان جو گھوڑے اور دیگر مویشیوں کے پُٹھوں اور شانوں پر ٹانگوں کی بیماری (درد یا اکڑ) دُور کرنے کے لیے لوہا گرم کر کے دیے جاتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۹۸). [داغ + چاربند (رک)].

---چڑھانا محاورہ.
داغ لگانا ؛ بگھار لگانا (علمی اُردو لغت).

---چھڑانا/چھوڑانا محاورہ.
دھبّا مٹانا ، داغ دھونا ؛ بدنامی دُور کرنا.
آنکھیں کھو بیٹھتے ہیں ہجر میں رونے والے
پکّے داغوں کو چھڑا دیتے ہیں دھونے والے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۵۵).

---چھوڑنا محاورہ.
داغ چھڑانا (رک) کا لازم ، نشان رہنا ، داغ لگانا.
پیماں کے ہزار باغ توڑے
داماں وفا پہ داغ چھوڑے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۳۹).

---حِرماں کس اضا (--- کس ح ، سک ر) امذ.
محرومی اور ناامیدی کا داغ ؛ ناکامی کا صدمہ.
مُونہہ نہ کھلوا تیری شیخی کرکری ہو جائے گی
گُل کو کیا نسبت ہے بُلبل داغِ حرماں سے مرے
(۱۸۶۹ ، دیوانِ عیش (آغا جان عیش دہلوی) ، ۱۹۹). [داغ + حرماں (رک)].

---خاطِر کس اضا (--- کس ط) امذ.
دل کا داغ ؛ صدمہ (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [داغ + خاطر (رک)].

---خوردَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
۱. **مجروح ، زخم خوردہ.**
ماہی و ماہ لالہ و طاؤس دل مرا
جو ہے وہ سوزِ غم سے ترے داغ خوردہ ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۵۲). ۲. **زنگ آلود ، داغ دار.** خان صاحب کے دستِ مُبارک میں تانبے کا ایک داغ خوردہ ناشتہ دان دیکھ کر حامد نے کہا. (۱۹۲۶ ، ظلیعہ ، ۶۱). [داغ + ف : خورد ؛ خوردن - کھانا + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دار صف.
۱. **جس پر دھبّے یا نشان ہوں ، نشان زدہ ، داغی.**
دھریا جب او باغی نے سجدہ بے عار
کیا ، داغِ قلعرج نے اُس داغ دار
(۱۶۳۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ۱). خالص سیماب کی چمک بہت وقت تک

رہتی ہے لا کن جب اُس کو اور کسی معدن کے ساتھ ملا کر بنھتی بنائے ہیں تو جلد داغ دار یا زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ (۱۸۳۹ ، ہشتہ‌شمسیہ ، ۶ : ۱۳۸)۔ خاندان نا کٹو ایڈی (Noctuidae) کی انواع ایرئس انسولانا (Eariasinsulana) مغربی پاکستان میں اور اسی جنس کی نوع ایرئس فیبا ( ) کپاس کے داغ دار ٹینڈوں کے کیڑوں (Spotted Bollworm of Cotton) کے نام سے مشہور ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۰)۔ ۲. زخمی ، زخم خوردہ۔

سُنے کیتا اس داغ تھے داغدار
کیا شہر کوں یوں توں ہے شہریار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۰۶)۔

مُجھ سینہ داغ دار کا گلرو نے سیر کر
بولا کہ ہے جہاں میں یہ گلزار انتخاب
(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۳۱)۔

ملا ہے دِل بھی محبت سے داغ دار مُجھے
خُدا نے آنکھ بھی دی ہے تو اشکبار مجھے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۳)۔

لاتی ہے بادِ صبا ، مژدۂ فصلِ بہار
پھر تر و تازہ ہوا ، میرا دل داغدار
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۷)۔ ۳. **جس میں کُچھ کھوٹ یا بُرائی ہو ، عیب دار ، بدنام۔** اِتنی بات ضرور تھی کہ ماں کی طرف سے داغ دار تھا۔ (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۷)۔ جب وہ ناخلف نہ مانا تو یہ غیرت مند راجپوتنی یہ نہ دیکھ سکی کہ اس کی کوکھ بغاوت سے داغدار ہو۔ (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۷۳)۔ اُس کی حسرتوں کے خُون سے کِس کِس کی آستین داغ دار ہے۔ (۱۹۸۰ ، نقوشِ حمید احمد خان ، ۴۳)۔ [داغ + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---داغ صف۔

۱. **داغدار ، جس پر داغ دھبے ہوں۔**

رشک سوں تُجھ لباں کی سُرخی پر
جگر لالہ داغ داغ ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱)۔ دہکتی آگ سے تن کو داغ داغ کیا۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۷۷)۔

یہ داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ اِنتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۲۶)۔ ۲. **غم زدہ ، رنجیدہ ، زخم خوردہ۔**

اگرچہ مرا عقل جُوں ہے چراغ
ولے اشتے ہوں ہر گھڑی داغ داغ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۱)۔

جل اُٹھے داغ داغ دل کے دئیے
آگ کے گھونٹ آج ہم نے پئے
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۴۳)۔ ۳. **حسرت ، رشک یا حسد وغیرہ سے جلا بُھنا یا رشک کا مارا۔**

ہوا غیب او جوہرے شب چراغ
سو جل بل اپس میں ہوئے داغ داغ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۲)۔

ملا دستو جب ایک دلچسپ باغ
جسے دیکھ کر خُلد ہو داغ داغ
(۱۸۷۷ ، صُبحِ خنداں ، ۱۴)۔ ہمہ تن داغ داغ کی مُناسبت بھی شاخِ گُل ہو جانے کے لئے اثر سے سالی ہو سکتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، ریاض (خیرآبادی) ، نثر ریاض ، ۱۷۳)۔ [داغ + داغ (رک)]۔

---دستِ زد کس اضا (---فت د ، سک س ، فت ز) امذ۔
جلتے ہوئے ہاتھ کا نشان ، ضرب کا نشان۔

جس طرف جاتا ہوں پاتا ہوں ہیں داغِ دست زد
ہوں گُل بازی مگر اس گُلشنِ ایجاد میں
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۶۲)۔ [داغ + دست (رک) + زد]۔

---دکھانا محاورہ۔
صدمہ یا اذیت پہنچانا ، رنج دینا۔

جس انجمن میں رات کو غم کا نہ تھا سراغ
پیکِ اجل نے لالہ رخوں کو دکھائے داغ
(؟ ، عشق (مہذب‌اللغات ، ۳ : ۵۳۳))۔

نہ دیکھا غمِ دوستاں شکر ہے
ہمیں داغ اپنا دکھا کر چلے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴)۔ شہاب‌الدین خاں کی بیماری نے میری زیست کا مزہ کھو دیا... اللہ اُس کو جیتا رکھے اُس کا داغ مُجھ کو نہ دکھائے۔ (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۹۶)۔

چمن کتنے ہی داغِ لالہ و نرگس دکھا ڈالے
مگر وہ گُلشنِ بلیانوالا ہو نہیں سکتا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶)۔

---دل کس اضا (--- کس د) امذ۔
(مجازاً) رنج و غم ، صدمہ۔

داغِ دل پر خیر گُذرے تو غنیمت جانیے
دشمنِ جاں ہیں جو آنکھیں دیکھتی ہیں سُوئے دوست
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۶)۔

داغِ دل ہے اک نشانِ حسرتِ مُردہ عزیز
وہ کے قابل کوئی تُربت کبھی ایسی نہ تھی
(۱۹۱۱ ، گلِ کدہ ، عزیز ، ۲۱۸)۔

کیوں نہ اپنے دوست کلیجے سے لگائے رکھوں
داغِ دل اُن کی نشانی جو نہیں تو کیا ہے
(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۲۰)۔ [داغ + دل (رک)]۔

---دل دکھانا محاورہ۔
دل کے داغ دکھانا ، دلی صدمات ظاہر کرنا۔

اے کاش میں کُچھ بھی سانس پاتا
جی کھول کے داغِ دل دکھاتا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۱)۔

---دوز (--- و مج) صف ، امذ۔
(مجازاً) داغ کو اچھا کرنے والا ، چارہ گر ، مسیحا۔

کہاں ہیں وہ شہنائیاں سینہ سوز
نکوریں وہ نقاروں کی داغ دوز
(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۰۵). [داغ + ف : دوز ، دوختن - سینا]

---دوزی (---و مع) امث.
داغ دوز (رک) کا کام یا منصب ؛ (مجازاً) چارہ گری ، پیوند کاری.
انھاؤں جگر پر جو لالہ کے داغ
تو سرسبز ہو داغ دوزی سے باغ
(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۱۵). خیام کی خفیف مرمت مثل داغ دوزی وغیرہ کے لئے عہدہ داران متعلقہ روپیہ کی حد تک اپنی نگرانی میں بطور اتفاقی کر سکیں گے (۱۹۲۳ ، اصول تنقیح حسابات ، ۱۵۳). [داغ + دوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِہ (---کس د) صف.
داغ دینے والا (جامع اللغات). [داغ + ف : دہ ، دادن - دینا].

---دِہی (---کس د) امث.
داغ دہ (رک) کا کام ، داغ اندازی ، داغ لگانے کا عمل. ایک زمانے میں سات کا پندسہ داغ دہی کے لئے مقرر فرمایا گیا تھا. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۶۲). [داغ + ف : دہ ، دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دیکھنا محاورہ.
داغ دکھانا (رک) کا لازم.
اگر ہے عشق اون آنکھوں کا داغ دیکھوں گا
کباب اپنا کھلائیں گے یہ غزال مجھے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۸).

---دینا محاورہ.
۱. (اَ) (تانبے یا لوہے وغیرہ کو گرم کر کے) جسم کے کسی حصے پر نشان لگانا (شاہی اصطبل کے گھوڑوں ، غلاموں یا فوجی سپاہیوں وغیرہ کے بطور علامت نشان لگائے جاتے تھے).
ہرن ہور روج جنگل مار لیوے
نہیں تو داغ دے کر چھوڑ دیوے
(۱۶۶۵ ، جنت سنگھار ، ۱۸).
کسی کوں پکڑ کھینچ ناک سوں
کسی کے پکڑ داغ دیں آنک کوں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲۰).
شہسوار و خوبرو نظری کرے کا پشت سے
اسپ دل کو داغ دے کا ناخنِ انگشت سے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۰). (اا) جسم کے اُس حصے کو (جہاں زخم ، ناسور یا درد وغیرہ ہو) دھات کے کسی آلے یا ٹکڑے وغیرہ سے جلانا تاکہ وہ جلد اچھا ہو جائے (خون بند کرنے کے لیے بھی یہ عمل کیا جاتا ہے). جو درد دارو سے خوب نہیں ہوتا اسے داغ دینا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۱). چور کا داہنا ہاتھ پہونچے سے کاٹ کر داغ دیا جاوے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۲۶). مجھے اس غشی کی حالت میں چھوڑ کر وہ ایک نائی کو بلا لایا جس نے مجھے خصی کر کے داغ دیا (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۳۲). ۲. جدائی ، محرومی یا موت وغیرہ کا رنج پہنچانا ، تکلیف یا صدمہ پہنچانا.
ہر دن کسی نئے سیر ملتا ہے گرم جا کر
ہر روز مجھ کوں ظالم دیتا ہے داغ اور ہی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۷). شاید کوئی جن اس پری کو اٹھا کر لے گیا اور مجھے یہ داغ دے گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۸).
جواں داغ دے جائیگی ناز اس پر نہ کر غافل
برنگ مستیٔ طاوس کوئی دم کی مستی ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۱). دلی کو سیاسی انقلاب نے جیسے اور داغ دیے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۲). مرحوم کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت داغ ... دے گئے. (۱۹۷۰ ، خاکم بدہن ، ۱۲۳). ۳. عیب لگانا ، تہمت دھرنا ، الزام دینا ، کلنک کا ٹیکا لگانا. خدائے تعالیٰ بھی اس کوں سونپ کر داغ «لعنتی علیک الیٰ یوم الدین» دیا. (۱۷۳۰؟ ، ارشاد السالکین ، ۱۰). قیامت تک تمھارے نام کو ایک نحوست کے عنوان سے آشکارا کرتا رہے گا اس لیے تم اگر ایک داغ دے کے جاتے ہو تو ایک داغ لے کے بھی جاتے ہو. (۱۹۱۱ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۸۲). ۴. رشک یا حسد سے جلانا.
دیکھا بس ایک بندۂ خاصِ الٰہ کو
چہرہ سے جس نے داغ دیا مہر و ماہ کو
(۱۸۳۳ ، میلاد معصومین ، ۱۲۹). ۵. آتش بازی میں آگ لگانا ، آتش بازی چھوڑنا.
چرخیاں اور انار داغ دیئے
چرخِ انجم کے دل کو داغ دیئے
(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (نوراللغات)). ۶. (ہندو) مُردے کو جلانا. ذی عزت سردار (سردار فتح سنگھ کالیاں والہ) نمک حلال و وفادار کے مارے جانے سے مہاراجہ (رنجیت سنگھ) بہت غمگین ہوا اور اس کی نعش کو میدان سے منگوا کر داغ دیا. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۸۹). اس کی کریا کرم کون کرے گا کون داغ دے گا. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۲۳). ۷. (توپ یا بندوق وغیرہ) سر کرنا ، چلانا. اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ریوالور داغ دیا. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۲۲۳). ۸. (ا) (دفعتاً یا غیر متوقع طور پر) کوئی نامناسب کاروائی کرنا ، درخواست دینا ، مقدمہ دائر کرنا. وکیل صاحب نے جھٹ جا کر دیوانی اور فوجداری میں دو دو نالشیں داغ دیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۶۳). کوئی منچلے انھیں اسمبلی میں داغ دیا کہ کالج انلسٹری کو ترقی دو. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۱۰). (اا) غیر متوقع طور پر سوال کرنا. ایک مولانا نے اصولی سوال رحمان کے ابا کی خدمت میں داغ دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۲ : ۱۰). ۹. بگھارنا. گھی میں الائچی اور گرم مصالحہ کا بگھار لگا کر ہنڈیا کو داغ دو. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۳۰). ۱۰. شکایت کرنا ، چغلی کھانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---دَھرنا محاورہ (قدیم).

رنج سہنا ، صدمہ اُٹھانا.

دل اس کے اچھی گریہ سب سکھ سوں باغ
دھوے ہن تت اس غم تی جوں لالہ داغ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۶).

---دھوبی (---و مج) صف مذ.

(ظلائی) کپڑے کے داغ دھبے نکالنے والا کاری گر (ا ب و ، ۲ : ۳۱). [داغ + دھوبی (رک)].

---دھونا محاورہ.

رنج و ملال ، بدنامی یا ذلت وغیرہ کو دُور کرنا ، بُرائی کو مٹا دینا.

کدورت کا اب نام کھویا گیا
دل لالہ سے داغ دھویا گیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۶).

غربت میں کون داغِ جُدائی کے دھو سکے
ممکن نہیں کہ ابر بھی یاں آکے رو سکے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۹۸).

دامانِ زندگی پہ تھے زندہ دلی کے داغ
یہ داغ ہم نے اپنے ہی اشکوں سے دھوئے ہیں

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳۳).

---ڈالنا محاورہ.

داغ پڑنا (رک) کا تعدیہ ، صدمہ پہنچانا.

دل میں شب غم نے داغ ڈالے
جیسے کسی پھل میں بیج کالے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۸۱).

---رَہ جانا محاورہ.

نشان پڑ جانا ؛ حسرت ہونا ، صدمہ ہونا

اک رات چاندنی کی لہ کی تُم نے آ کے سیر
یہ داغ سینۂ مہِ تاباں میں رہ گیا

(۱۸۵۳ ، ریاضِ مصنف ، ۵۲).

---رَہنا محاورہ.

رک : داغ رہ جانا.

لالہ رُویوں سے کب فراغ رہا
اک نہ اک گل کا دل پہ داغ رہا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۹).

---رِیا کس اضا (--- کس ر) امذ.

مکاری کا نشان ، دھوکے کا ثبوت ؛ پیشانی پر دکھاوے کی نمازوں کا گٹا.

ماتھے پہ میرے داغِ ریا بھی نہیں روشن
ہاتھوں میں میرے مکر کی تسبیح نہیں ہے

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۵۷). [داغ + ریا (رک)].

---سبز ہونا محاورہ (شاذ).

داغ تازہ ہونا ، زخم ہرا ہونا.

کیا غا کہ سبز ہو مرا داغِ جگر فغاں
میں موسمِ خزاں میں گُلِ نودمیدہ ہوں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۲).

---سَودا کس اضا (---و لین) امذ.

پاگل پن ، دیوانگی کے آثار.

سر کلہ تیرہ میں کافی ہے مجھے داغِ سودا روشنی کے واسطے

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۴۳).

نگاہِ مہر سے وہ دل کو آئینہ بناتے ہیں
ضیا ہوتی ہے پیدا داغِ سودا مٹتے جاتے ہیں

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۵۶). [داغ + ف : سودا = دیوانگی]

---شُعْلَہ خوار کس صف (--- ضم ش ، سک ع ، فت ل ، و مجد) امذ.

آگ کھانے والا ؛ (مجازاً) تیز مزاج ، غضبناک ، بدمزاج (معشوق).

آگ دل کی کچھ دبا دی تو نے داغِ شعلہ خوار
ورنہ ہم میں ضبط کی طاقت کبھی ایسی نہ تھی

(۱۹۱۱ ، گل کدہ ، عزیز ، ۱۰۱). [داغ + شعلہ (رک) + ف : خوار ، خوردن = کھانا].

---غُلامی کس اضا (--- ضم غ) امذ.

وہ نشان جو لونڈی اور غلاموں کی تخصیص کے لیے لگائے جاتے ہیں ؛ (مجازاً) غلام ہونا.

سو اس زنجیرِ زلفاں سوں کتاں کوں تو کرتا ہے بند
منا داغِ غُلامی تے منجھے بھر میں عنبر تر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۷). فلک نے داغِ غلامی اُن کا اپنی پیشانی پر جلایا ، اُس نے عالم میں آفتاب نام پایا.

(۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۱۸). [داغ + غلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِراق کس اضا (--- کس ف) امذ.

جُدائی کا غم ، جُدائی ، مفارقت کا رنج.

ہنگامِ وصلِ یار بھی یہ بھولتا نہیں
داغِ فراق ہے ستمِ روزگار کیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۹).

اشکِ خُنک مزاج کا ہیولا اُتار دے
داغِ فراق ، گرمیٔ نصف النہار دے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۵۴). [داغ + فراق (رک)].

---کا آئین (--- ی مع) صف مذ.

داغنے کا قانون ؛ داغ لگانے کا حکم. جب داغ کا آئین جاری ہوا تو گروہ قاقشالہ اس سے متوحش ہوئے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۱۲).

---کاری کس صف (امذ).

گہرا زخم ، گہرا صدمہ

اونھوں کے بھی دو داغ مُجھ دل پہ لاگے
ولے تُجھ سا اب داغ کاری نہ جاتی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۱). [داغ + کاری (رک)].

---- کرانا/ کرْوانا محاورہ.
داغ کرنا (رک) کا تعدیہ. پانسو گھوڑے اپنی سرکار میں داغ کروائے. (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، ۱۲۹). ایک دن مُلّا اپنا گھوڑا داغ کرانے کچہری لے گیا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۹۸).

---- کَرْنا محاورہ.
۱. گھی یا تیل وغیرہ میں لہسن پیاز وغیرہ ڈال کر بریاں کرنا اور پھر تیار کی ہوئی ہنڈیا کو بگھارنا ؛ کڑکڑانا. جس وقت پلاؤ تیار ہو جائے تو گھی کو داغ کر کے اُس پر ڈالیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵٦). اب مرغ کو پیاز داغ کیے ہوئے گھی میں چھوڑ کر نمک اور دہی ڈال کر بُھونیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۵۲). ۲. جلانا ، جُھلسانا ، داغنا.

کیا ہے داغ بُتاں نے یہاں تلک مُجھ کو
برنگِ سروِ چراغاں جلوں ہوں سرتاپا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹).

داغ کر میرے تن زار کو سر سے پا تک
یار نے سروِ چراغاں کا تماشا دیکھا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۳).

---- کَرنے والا (---- فت ک ، سک ر) صف.
وہ جس سے نشان پڑ جائے ؛ جلانے والا ؛ نشان کرنے والا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---- کلیجے پر لے جانا محاورہ.
صدمہ اُٹھانا ، رنج برداشت کرنا ؛ مانوس ہو جانا. مامتا اُن کے ساتھ ختم ہو گئی اور دُعا کے دروازے اُن کے ساتھ بند ، تمھارے داغ کلیجے پر جائیں گے. (۱۹۳٦ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۸).

---- کھا بیٹھنا/ کھا جانا/ کھانا محاورہ.
۱. غم اُٹھانا ، صدمہ سہنا ، رنج و الم میں جلنا بُھننا.

دل ہے قائم رشکِ صد سروِ چراغ
ہجر میں اُس گُل کے از بس کھائے داغ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۵).

رنج کھینچے تھے داغ کھائے تھے
دل نے صدمے بڑے اُٹھائے تھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۸).

کیا کہیں تُجھ سے جُدا اپنی ترے عشق میں ہم
داغ کھا بیٹھے کبھی اور کبھی غم کھا بیٹھے
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱٦۸). مُجھے افسوس ہے صحیح اردو یہ ہوتی کہ مُجھے داغ لگا ہے یا میں نے داغ کھایا ہے. (۱۹۵۵ ، نکتہ راز ، ۳۳۹). ۲. رشک یا حسد کرنا ، رشک اور حسد میں جلنا.

وہ نقشہ جسے دیکھ مہ داغ کھائے
وہ صُورت کہ تصویر کو حیرت آئے
(۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۵). حکم سے کیوں کر تجاوز کرتی خوش بھی انتہا کی ہوئی کہ بدر سیمائے حُسن بے مثال کے جمال با کمال پر داغ کھائے ہوئے تھی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۳۳۳). لکھنؤ کے آتش مزاجوں کو ... تاب کہاں وہ پہلے ہی داغ کی گرم بازاری سے داغ کھائے ہوئے بیٹھے تھے (۱۹۰۵ ، مضامینِ چکبست ، ۹۹). ۳. **گُل کھلانا.**

جلوۂ لالہ رقیبوں کو دکھاتی ہے بہار
داغ کھانے پر مرے کیا داغ کھاتی ہے بہار
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳).

لبی کی اُفسرعارض میں اِتنے داغ کھائے ہیں
کہ پُھولا ہے ہمارے دل میں اک باغ اِرم اچھا
(۱۹۳۸ ، بستانِ تجلیات ، ۱۸). ۴. **نشان پڑ جانا ؛ (پھل کو) داغ لگ جانا** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---- کھلانا محاورہ.
داغ کھانا (رک) کا تعدیہ ، صدمہ پہنچانا (ماخوذ : فیروز اللغات).

---- کھلْنا محاورہ.
داغ لگنا ؛ نشان پڑنا ، دھبّے لگنا.

سالک کھلے ہیں داغ جگر پر کُچھ اِس قدر
پیدا ہوتی ہے دیکھ کے دل کو ہوائے داغ
(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی بیگ) ، ک ، ۸۲).

---- گاہ امث.
داغنے کی جگہ ، وہ مقام جہاں گھوڑوں کو داغا جائے. فرخی جب بلخ پہنچا تو معلوم ہوا کہ ابوالمظفر داغ گاہ میں گیا ہے لیکن خوش قسمتی سے عمید اسعد ... موجود تھا. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۷۳). [داغ + ف : گاہ لاحقۂ ظرفیت].

---- گدائی کس اضا (---- فت گ) امث.
گدائی کا نشان ؛ بھیک مانگنے کے آثار و نشان ؛ بھکاری کے چہرے کی پھٹکار. محنت و مزدوری ، مانگنے سے بدرجہا بہتر ہے یہ اچھا نہیں کہ قیامت میں چہرے پر داغ گدائی لے جاؤ. (۱۹٦۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۸۳). [داغ + گدا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---- گُزَرنا محاورہ (شاذ).
(دشمنی یا حسد سے) جلنا ؛ (کوئی بات) ناگوار ہونا.

بُلبلِ شیدا سے گُل چیں کی عداوت دیکھنا
داغ اُسے گُزرا جو کوئی گُل چمن میں رہ گیا
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۳۳).

---- لالہ کس اضا (---- فت ل) امذ.
نشان جو لالہ کے پُھول میں ہوتا ہے اور آنکھ کی پُتلی سے مُشابہت رکھتا ہے.

سیاہی مردمک کی داغ لالہ سے مُشابہ ہے
زہس پُرخوں مرا جُوں لالۂ سیراب دیدہ ہے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۸).

---لگانا محاورہ.
۱. رک : **داغنا**. اِس نمر کا مُشخّص نے گدھے میں داغ لگا دیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳). شیر شاہ نے حکم دیا کہ بلوچی اپنے گھوڑوں کو داغ لگائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۰۴). اگر جانور سرکار کے طویلے سے واپس ہوتا ہے تو اس کے بائیں رُخسار پر داغ لگاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۲). ۲. **عیب لگانا ؛ بدنام کرنا ؛ بٹا لگانا** (« میں » یا « کو » کے ساتھ).
داغ دنیا نے لگایا ہے ہمارے فقر کو
اپنی گُدڑی میں بھی اک پیوند ہے کمخاب کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴). ان گروہوں کے متصوفین نے غلط غلط تاویلیں کر کے تصوّف کو داغ لگا دیا ہے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۹۳). میں نے تُمھارے باپ سے بدذیانتی نہیں کی اور نہ تُمھارے ماموں کو ذلیل کیا اور نہ تُمھارے حسب و نسب میں داغ لگایا. (۱۹۰۴ ، ہم اور وہ ، ۲۰). ۳. رک : **داغ دینا معنی نمبر ۱**. (**الف**). تیل کھولائیں اور سلائی کے کناروں پر رُوئی لپیٹ کر ... (ناسور) میں داغ لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۸). ۴. رک : **داغ معنی نمبر ۴**. تازہ داغ جناب پروفیسر حمید احمد خان کی ناگہانی موت نے لگایا. (۱۹۷۴ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۸ : ۵).

---لگ جانا محاورہ.
۱. **داغ لگانا** (رک) کا لازم ، **بدنام ہونا ، الزام لگنا**.
دل میں سُجھ غم کش کہ ہے دیدوں کوئی دلبر جو لے
داغ جس میں لگ گیا پھر لُطف کیا اوس دل میں ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۲۳). ۲. **عیب دار ہو جانا**. میں جس کی تعریف کردوں وہ چمک جاتا ہے اور جس کو بُرا کہدوں اُس کو داغ لگ جاتا ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۷). ۳. **جلنا ، جل جانا ؛ نشان لگنا** (جامع اللغات).

---لگنا محاورہ.
۱. **داغ لگانا** (رک) کا لازم ؛ **رُسوا ہو جانا ، بدنام ہو جانا**. کِسو کے زن و فرزند پر بدنامی کا داغ نہ لگے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۹۱).
اس رُخ کے عشق میں تن لاغر بنا ہلال
میری طرح کسی کو نہ داغ اے قمر لگے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۱۳). اب تباہ ہونے کو اور کیا باقی رہ گیا ہے جو داغ لگنا تھا وہ تو لگ گیا. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۸۷). ۲. **ہانڈی وغیرہ کی تہ میں لگے ہوئے کسی چیز کا تھوڑا سا جل جانا**. گوشت بھونتے میں داغ لگ گیا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۱). تم یہاں باتوں میں بیٹھ گئیں اور گوشت میں داغ لگ گیا. (۱۹۷۱ ، عورت اور اُردو زبان ، ۵۹). ۳. **عیب زدہ ہو جانا ؛ بُرائی میں ملوّث ہو جانا**. ان کے (پادری بروغل) ہم خیالوں کو یہ ڈر پیدا ہوتا ہوگا کہ مذہب عیسوی کو ... داغ نہ لگ جائے. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۵۸). میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ میرے قتل ہونے سے خانۂ کعبہ کی حُرمت میں داغ لگے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۳۱). ۴. **رنج پہنچنا ؛ تکلیف ہونا**.
اوس ماہ کو بھی ماہ جبینوں کا لگا داغ
اب حُسن میں آتا ہے زوال اور طرح کا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۵).
دیا نہ تُو نے کفن اپنے سر فروشوں کو
اک اور داغ لگا ان سفید پوشوں کو
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۹۰). ۵. رک : **داغ معنی نمبر ۱**.
قُرباں وہ ہوں کہ کُچھ نہیں ہوا ہے بعد مرگ
دھو دیگی چشمِ تر جو لگے گا کفن میں داغ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۴).

---لگوانا محاورہ.
داغ لگانا (رک) کا تعدیہ.
میری عصمت کی طرف تُک جائیو
دیکھیو یہ داغ مت لگوائیو
(۱۸۲۹ ، معروف ، د ، ۲۰۳).

---لے جانا محاورہ.
کسی بات کا رنج مرتے ہوئے ساتھ لے جانا (فیروز اللغات ؛ جامع اللغات).

---لے چلنا محاورہ.
رک : **داغ معنی نمبر ۳**.
سجدہ بھی دہشتِ درباں سے نہ کرنے پائے
لے چلے داغ ترے در سے جبیں سائی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸).

---لینا محاورہ.
غم یا صدمہ مول لینا ؛ کوئی روگ لگانا.
اے شمع اسی جلنے پہ اپنے ہے تُو نازاں
دیکھ ہم کو کہ یاں داغ یہ ہم داغ لیے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۳).
داغ لیتے ہیں دل کو دیتے ہیں
دیکھیے کیا جگر ہمارا ہے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۳۳).

---مُحبّت کسی اضا (---فتشم ، فت ح ، شدب بفت) امذ.
محبّت کی چوٹ ، دل کی لگی ، داغِ اُلفت.
یارب طلب ہے داغِ محبّت کی مُہر کی
مُدّت سے کام بند ہے دل کی برات کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۰).
اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبّت دے جو چاند کو شرما دے

(۱۹۲۴ع ، بانگِ درا ، ۲۰۷). [داغ + عِنّت (رک)].

۔۔۔ مُرجھانا محاورہ.
زخم بھر جانا ؛ صدمہ کم ہو جانا ، رنج جاتا رہنا.

داغ مُرجھانے جو سینے میں اپنیھا کیا ہے
جو گُل اِس باغ میں آتا ہے خزاں ہے اُس کو

(۱۷۹۵ع ، قائم ، د ، ۱۲۵).

۔۔۔ مُفارَقَت دینا محاورہ.
اِنتقال کر جانا ، وفات پا جانا ؛ دائمی جُدائی کا غم پہنچانا. ہاشم نے عقد کیا جب یہ بھی داغِ مفارقت دے گئے تو تیسرے شوہر کی جُستجو تھی. (۱۸۹۲ع ، البرامکہ ، ۱۲۳). سات آٹھ روز ہی کے ہوئے تو والدہ صاحبہ نے داغِ مفارقت دیدیا. (۱۹۸۶ع ، فاران ، کراچی ، جون ، ۲۰).

۔۔۔ نامَہ (۔۔۔ فت م) امذ.
حسرت نامہ ؛ جُدائی کا خط ، فُرقت کا حال.

یہ داغ نامہ لکھ کے اُسے پھر رواں کروں
آنکھیں کُھلی جو رکھتا ہے شب بھر خیالِ یار

(۱۸۶۱ع ، کلیاتِ اختر ، ۳۷۳). [داغ + نامہ (رک)].

۔۔۔ نَدامَت کس اضا (۔۔۔ فت ن ، م) امذ.
پشیمانی کا دُکھ ، پچھتاوے کا رنج. قیامت تک ... داغِ ندامت سے دامن میرا پاک نہ ہو گا. (۱۸۹۰ع ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۱۰). [داغ + ندامت (رک)].

۔۔۔ نِکلے فقرہ.
(کوسنا) برص کی بیماری ہو ، جسم پر سفید داغ ہو جائیں ؛ پُھوٹ کر نکلے ، جل کر نکلے ؛ زخم پڑ کر نکلے ؛ جلے.

اب نہ سوؤں گی تمھارے ساتھ اور کوسوں گی یہ
داغ نکلے اُس کو جس کو بھیجے کم خواب ہو

(۱۸۷۹ع ، جانِ صاحب ، د ، ۱۷۱). ہمارے پاس روپیہ ہو تو داغ نکلے. (۱۹۱۷ع ، لغات النسا ، ۱۷۶).

۔۔۔ ہَرا ہونا محاورہ.
داغ تازہ ہونا ؛ زخم ہرا ہو جانا ، غم تازہ ہو جانا.

آتا ہے نظر سوز بہار آنے کا آثار
ہوتے چلے ہیں پھر تری چھاتی کے ہرے داغ

(۱۷۹۸ع ، میر سوز ، د ، ۱۰۴).

خُوشبو سے اِن گُلوں کی ہوا دشت باغ باغ
غُنچے کِھلے ہرے ہوئے بُلبل کے دل کے داغ

(۱۸۷۳ع ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹).

ہرے ہو جائیں گے سب داغ دل کے
ترا حسرت اُدھر جانا بُرا ہے

(۱۹۳۹ع ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۷۸).

۔۔۔ ہَستی کس اضا (۔۔۔ فت ہ ، سک س) امذ.
زندگی کے آثار ؛ عمرِ زندگی.

فنا ہو جا جھلک اُٹھے گا سینہ شمعِ عرفاں سے
ابھی تو دل کے آئینے پہ غافل داغِ ہستی ہے

(۱۹۲۰ع ، روحِ ادب ، ۹۷). [داغ + ہستی (رک)].

۔۔۔ ہو کر نِکلے فقرہ.
(کوسنا ، بددعا) بدن سے پُھوٹ پھوٹ کر نکلے (عورت اور اُردو زبان ، ۲۷۱).

۔۔۔ ہونا محاورہ.
۱. (حسرت ، رشک ، حسد یا رنج و الم وغیرہ کا) **چرکا کھانا ، دُکھی ہونا.** کیا کروں بولیا دل ہوا داغ کہ کہے ہیں وما علی الرسول الا البلاغ. (۱۶۳۵ع ، سب رس ، ۱۳۳).

گرمی اہلِ بزم سے مت کر ، کہ میں ہوتا ہوں داغ
شمع کی خدمت میں ہے اِتنی ہی پروانے کی عرض

(۱۷۵۵ع ، یقین ، د ، ۲۱).

چمن میں جب مرے ہمراہ وہ نگار ہوا
گُلوں کو داغ ہوا بُلبلوں کو خار ہوا

(۱۸۵۴ع ، غنچۂ آرزو ، ۳۶).

عالم یہ مرے داغ ہو گُلزار میں جا کر
نپھروں جو کبھی میں گُلِ خنداں کے برابر

(۱۸۷۱ع ، کلیاتِ تسلیم ، ۹). ۲. (کسی چیز کا) **بگھارا جانا ، چھونک لگنا.** بڑے بادیے میں تمہاری چس میں بھیجے اور تلیاں پڑی ہوتیں ، ایک کٹورے میں داغ ہوتا یعنی پیاز ڈال کر کڑ کڑایا ہوا خالص گھی. (۱۹۶۳ع ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۱). ۳. (گھوڑے وغیرہ کا بطور علامت) **داغا جانا ، داغ زدہ ہونا.** ضابطہ سہ اسپہ اور دو اسپہ اور یک اسپہ کے داغ ہونے کا. (۱۸۷۳ع ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳).

داغا امذ (شاذ).
رک : دغا. جس نے اُسے بھیجا وہی سچّا ہے اور اِس میں داغا نہیں. (۱۸۱۹ع ، انجیلِ مقدس (ترجمہ) ، ۱۳۷). [دغا (رک) کا ایک تلفظ].

داغا جانا ف ل.
۱. **جلایا جانا ؛ لوہا جلا کر چرکا دیا جانا.** اونٹ داغے جاتے تھے سکوڑے نے بھی ٹانگ پھیلائی کہ مُجھے بھی داغو. (۱۸۸۸ع ، فرہنگِ آصفیہ ، ۲ : ۲۲۲). ۲. **آتش بازی چھوڑی جانا ؛ توپ بندوق کا چلایا جانا** (نوراللغات).

داغِستان (کس غ ، سک س) امذ.
وہ جگہ جہاں بہت سے داغ ہوں ؛ (مجازاً) صدمات کی جگہ ؛ غموں کا مقام.

پڑا ایسا الم کا داغ اُس کو
کہ داغستاں ہوا وہ باغ اُس کو

(۱۷۹۸ع ، یوسف زُلیخا ، نگار ، ۵۱). [داغ + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

داغِستانی (کس غ ، سک س) صف.
داغِستان (عَلَم) سے منسوب یا متعلق ؛ ایک ہتھیار کا نام .
کسی جا تیغہے اُڑتے ... قلما قیاں داغستانیاں کاندھے پر
رکھے پہرے پر نہایت . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۳۳).
[داغستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

داغنا (سک غ) (الف) ف م.
۱. (اَ) (کسی چیز پر) ٹپا لگانا ، نشان ڈالنا. خُوب رگڑ رگڑ
کر پیشانیوں کو داغنا. (۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱ : ۹۰).
(اَاَ) کسی دھات کے ٹکڑے وغیرہ کو گرم کر کے علامت کے لیے
گھوڑے یا غلام وغیرہ کے جسم پر نشان ڈالنا.

دیا چاروں طرف سے خُوب داغے
شِکم پر اُس کے آگے ناتُزہ کے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳). گھوڑوں کو قید کیا یا گردنیں صرف
داغ دیں ... ذبح نہیں کیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۶۵).
(اَاَاَ) (علاج کی غرض سے) جسم کے کسی حصّے کو گرم
لوہے سے جلانا. جو کوئی عامل چاہے کہ اس کو اس علّت سے
باز رکھے تو اس کی کیں پنہاں داغے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ،
افسوس ، ۱۸۲). کسی مریض کو داغنے کے لئے لوہے کو آگ
میں ڈالتے ہیں. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۸۶).
(iv) گرم لوہے وغیرہ سے کسی کے جسم پر نشان ڈالنا ؛ بطور
سزا جسم کو جلانا اور جُھلسانا. چوروں نے ... سارا جسم ان
(سپاہیوں) کا گرم لوہے سے داغ دیا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام
یکم ستمبر ، ۲). یہ کیسی سفاک بے رحم نے اس نازک اندام
گُلفام کو داغا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۳). جو لوگ
معاشرے کا خُون چُوستے ہیں اور سرمایہ سمیٹتے ہیں اور اللہ
کی خاطر معاشرے پر اسے خرچ نہیں کرتے ... ان کے پہلو اور
اُن کی پیٹ داغی جائے گی. (۱۹۸۰ ، نذر حمید احمد خان ، ۱۶).
۲. گھی یا تیل میں پیاز یا لہسن وغیرہ ڈال کر بریاں کرنا ، کڑکڑانا.
کڑن کا گھی اور پیاز سے داغا ہوا اس (ماش کی دال) نے
بڑا مزا دیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳۸). تخمیر کا جو مقشّر
ہ ماشہ پانی میں پیس کر پہلے گھی کو آگ پر داغ دیں. (۱۹۳۶ ،
شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹). ۳. (آتش بازی وغیرہ میں)
آگ لگانا ، آتش بازی چھوڑنا. حقہ ہائے نفتی داغ شہر کے
مکانات پر پھینکے کہ جابجا شہر میں آگ لگی. (۱۸۸۲ ، طلسم
ہوشربا ، ۱ : ۱۳۹). تاج دار نے ہوائی داغی سراٹا بلند ہوا.
(۱۹۰۱ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۳۲). ۴. (توپ ، تفنگ ، وغیرہ)
سر کرنا ، چلانا.

داغا تو چلے تفنگ سے وہ چھوٹے قید فرنگ سے وہ

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۱). ایک توپ داغی جاتی تھی اور دور
کھڑا ہوا ایک شخص اس کا شعلہ دیکھتا تھا. (۱۹۶۷ ، آواز ،
۵۸۶). ۵. کسی کے خلاف کوئی عدالتی یا قانونی کاروائی کرنا.

اپنا پڑھیں گے آپ لاحول اگر
فوراً داغوں گا اک ڈفیمیشن سوٹ

(۱۹۰۷ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۳۰۳). دعوے داغے جاتے تھے کہ
لاہور اس مُلک میں سب سے زیادہ غلیظ شہر ہے. (۱۹۸۶ ،
جنگ ، کراچی ، ۹ اگست ، ۳). ۶. اچانک کوئی اعلان کر دینا ؛
دفعتاً کوئی بات کہنا یا سوال کر دینا. محمد حسن عسکری نے
پہلے ادب میں جمود اور پھر موت کا اعلان داغ دیا. (۱۹۶۲ ،
تعصبات ، ۲۰). (ب) امذ. (طب) داغنے کا نشان ، داغ.
اگر ایسے شخص (برگ کا مریض) کے نزدیک بلند آواز سے
کہیں کہ کھولتا پانی اسپر ڈالو یا داغنے وغیرہ لگاؤ تو بسا اوقات
نوبت دفعتاً انصرام پاتی ہے. (۱۹۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۵).
[داغ + نا ، لاحقۂ مصدر و اسمیت].

داغی صف.
۱. (اَ)جس پر چھائیاں ہوں ؛ جس پر دھبّا ہو ، داغ والا ، ملگجا ،
داغ دار. فرش قالم لب ساحل بچھایا کہ جس کی صفائی کے
رُوبرو چہرۂ ماہ داغی نظر آیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۰۳).
(اا) پھل وغیرہ جس کا چھلکا گل گیا ہو یا اُس پر سیاہ دھبّا ہو.

دھبّا جو لگے تو ناک کٹ جائے
داغی جو ہو پھل تو لُطف گھٹ جائے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۷). ۲. داغ زدہ ، (گھوڑا ، غلام وغیرہ)
جو داغنہ کیا ہو اور جس پر مالکانہ حقوق حاصل ہوں.

داغی ہے یہ غُلام فلک پر کہاں ہے ماہ
ہالہ نہیں یہ پاؤں میں ہے اک کڑا پڑا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۶). ۳. (مجازاً) غم زدہ ، دُکھی ،
(صدمے سے) چُور.

کہ بیٹھا ہے مُنہہ داغی چھاتی کے اوپر
صد افسوس اوس زانکاں شادمانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۱).

غم سے دم گھٹا کے رہ گئے ہم آہ
سینہ داغی ہوا چُھپائی آگ

(۱۸۵۸ ، تراب ، کد ، ۱۱۷).

وہ داغی دیکھ کر کہتے ہیں مُنہہ سے
نہیں ہے یہ ہمارے کام کا دل

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۹۷). ۴. جس میں کوئی نقص یا خرابی ہو ،
عیب دار.

پہنچے کبھی نہ اُوس کفِ گُلگُوں کے رنگ کُوں
داغی ہے کیا ہوا جو ہوا لالہ زار سُرخ

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۸۷). درباری شاعری کی کثرت سے
عربی شاعری بہت کچھ داغی ہو رہی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ،
۱ : ۱۹۳). ۵. جو ارتکابِ جُرم کی بنا پر رُسوا ہو چکا ہو یا سزا
پا چکا ہو.

اللّٰہ سے وہ باغی ہے دوزخ بھیتر داغی ہے

(۱۶۸۳ ، سہاگن نامہ ، (ق) ۲).

ہم میں لالا گویا کہ باغی ہے
جان کے پھر چمن میں داغی ہے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۳۳). ما کر نے ... تنھن کو جو پہلے
کا بھی داغی تھا دو برس کی قید کی. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۳۵).
نُور جہاں کا بھائی جس کو کچھ غیرت نہ آئی پھر کیا داغی ہوا ، مرد
ہو کر باغی ہوا ، صُوبہ دبا بیٹھا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۵۰).

اف ہونا. [داغ + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---غُلام (---ضم غ) امذ.
وہ غُلام جس کے بدن پر غُلامی کا نشان ہو (تُرکوں کا دستور تھا کہ حبشیوں کے لڑکوں کو پکڑ لاتے تھے اور اُن کی پیشانی پر داغ لگا دیتے تھے).

جہاں جس کے دم سے ہے روشن تمام
مۂ انور اُس کا ہے داغی غُلام

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۵). لو اُٹھو عُدوِ رُوسیاہ کو ... داغ دو ، داغی غُلام اپنا بناؤ. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۶۲۵). [داغی + غُلام (رک)].

--- کَرانا ف م ، محاورہ.
داغی کرنا (رک) کا تعدیہ. سانڈ جس کی بابت سارٹیفکٹ دیا گیا ہے اُس کو داغی کرانا پڑے گا. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اِصلاح ، ۲۶۲).

--- کَرْ دینا / کَرْنا ف م ، محاورہ.
دھبا ڈال دینا، نشان لگا دینا ؛ مُجرم بنانا، مُلزم بنانا. جی چاہتا ہے تلوار سے ناک اور کان کاٹ لوں ، ہاں داغی تو ضرور کرنا چاہیے ، ہے اِسی لائق. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۵).

داغِیلا (ی مع) صف مذ (مث : داغیلی).
داغ دار، داغی، نِشان زدہ، دغیلا. سر جُھکائے گلی گلی داغیلی ناشپاتیوں کو سخت ناشپاتیوں کے نیچے دباتا رہا. (۱۹۶۹ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ۶۲). [داغ + یلا ، لاحقۂ صفت].

دافِع (کس ف) صف.
۱. دفع کرنے والا ، (دُکھ درد وغیرہ) دُور کرنے والا ، ہٹانے والا ، باز رکھنے والا. بس رونا ان (اہلبیت) کی مُصیبتوں پر ... مُوجب تقویتِ ایمان اور دافعِ کُتبِ عاصیاں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۶).

اللہ میرے مری مدد کر
اے دافعِ غم بلا کو رد کر

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۶۸)

تیرے سوا اے دافعِ ہر غم
دُکھیاروں کا کون ہے ہمدم

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۳۳). ۲. وہ دوا جو کسی فاسد مادّہ ، مرض یا ہیجانی کیفیت کو دُور کرے.

کھٹائی اس کی نئیں لیموں کے حق میں دافعِ صفرا
ترش مت ہو قرارِی ہے ہمارے رنگ کی زردی

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۶۹). ایٹموں کے درمیان جو قوتیں کارفرما ہیں ان میں برق کشش اور برق دافع دونوں شامل ہوتی ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۰). [ع : (د ف ع)].

---البَلا (---ضم ع ، غم ا ، سکل ، فتب) امذ ؛ صف.
رک : دافعُ البَلیات ، بلا اور مُصیبت کو ٹالنے یا دُور کرنے والا ؛ (مراد) اللہ تعالیٰ.

ہر موجۂ سموم سے اِس دشتِ بہن میں
آواز آرہی ہے کہ یا دافعُ البلا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۹). [دافع + رک : ال (۱) + بلا (رک)].

---البَلِیّات (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ی مع بشد) امذ ؛ صف.
مُصیبتوں اور بلاؤں کو دُور کرنے والا ؛ (مُراداً) اللہ تعالیٰ. یہ دونوں (برق و عشاق) رُجوعِ قلب سے دُعا درگاہِ خُدا میں کرنے لگے کہ اے دافع البلیات ہمیں رہائی دے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۷۰). [دافع + رک : ال (۱) + ع : بلیة (بحذف ة) + ات ، لاحقۂ جمع].

---اَلَم کس اضا (---فت ا ، ل) امذ ؛ صف.
بیماری کو دُور کرنے والا ، غم سے نجات دینے والا ، نافعِ صحت. کوڈین ، ڈایونین وغیرہ چُونکہ یہ افراز کو کم کرتے ہیں اِس لئے جب افراز بہت زیادہ ہو تو اِن کا اِستعمال نہ کرنا چاہیئے. یہ دافعِ الم مُنفِثات (Anodyne Expcetorants) بھی کہلاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۶). [دافع + الم (رک)]

---بَلا کس اضا (---فت ب) امذ ؛ صف.
رک : دافعُ البَلا.

اے دافعِ بلا تری تدبیر کے نثار
خیرا کے گھر جو آئی تھی نتھوا کے گھر گئی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۷۶). [دافع + بلا (رک)].

---تُرشی کس اضا (---ضم ت ، سک ر) صف.
(طب) کھٹاس کو دفع کرنے والا ، تُرشی سے دُور رکھنے والا. کچھ دیر لگایا جائے تو وہ کھرے کُھس جاتے ہیں اور خراش اور سرخی پیدا کرتے ہیں لہذا کاوی پوٹاس اور کاوی سوڈا محمّر ، دافعِ تُرشی اور منظف ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۷). [دافع + تُرش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَشَنُّج کس اضا (---فت ت ، ش ، شدن بضم) امذ.
(طب) تشنج دُور کرنے والی دوا. جو دوائیں بے قاعدہ اور غیر طبعی فعل کو عضلات کے یعنی تشنج کو دفع کریں وہ دافعِ تشنج ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۱۱۰). [دافع + تشنج (رک)]

---تَشَنُّج مُنَفِّثات کس اضا (---فت ت ، ش ، شد ن بضم ، ضم م ، فت ن ، شد ف بکس) امث.
(طب) تشنج دفع کرنے اور سکون پہنچانے والی دوا ، انگ : Antispasmodic Expectorants . دافعِ تشنج مُنفِثات ... صادق مُنفِثات کے طور پر عمل نہیں کرتے کیوں کہ یہ بلحاظ کے افراز کو نہ تو زیادہ کرتے ہیں اور نہ اس کی لزوجت کو کم کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۶). [دافع + تشنج (رک) + منفث (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــِ جاذِبَہ کس اضا(ـــ کس ذ ، فت ب) صف ؛ امث.
(طب) جاذب کرنے کی قوت ، اعضائے رئیسہ کی چار قسموں میں سے ایک کا کام. دافعِ جاذبہ عضلات مُبالغہ آمیز ... معکوس تشنج کی حالت میں ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ)، ۲۵۱). [دافع + جاذب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

ـــِ حِجاب کس اضا(ـــ کس ح) صف ؛ امذ.
شرم کو دور کرنے والا (جامع اللغات). [دافع + حجاب (رک)].

ـــِ دَرْد کس اضا(ـــ فت د ، سک ر) صف.
درد اور تکلیف سے نجات دلانے والا ؛ وہ دوا جو درد رفع کرے. ایپنال اور پرنا کتان زیادہ دافعِ درد اور کم مسّوم ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۱). [دافع + درد (رک)].

ـــِ سالِمات کس اضا(ـــ کس ل) صف.
رک : دافعہ معنی نمبر ۲. انشائے فطرت ... اُسی طرح سے عمل کرتی ہیں جس طرح سے محض جاذب اور دافعِ سالمات عمل کرتے (۱۹۳۰ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۳ : ۳۵۶). [دافع + ع : سالمہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــِ سَرایَتی کس صف(ـــ فت س ، سک ہ ، فت ی) صف ؛ امث.
(طب) یہ وہ اجزا ہیں جو جراثیم کُش صلاحیت رکھتے ہیں اور جب انھیں کسی سطح یا اشیا میں داخل کیا جاتا ہے تو یہ جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں ، انگ : Disinfectant (بُنیادی خُرد حیاتیات ، ۳۳۹). [دافع + سرایت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ سَم کس اضا(ـــ فت س) صف.
سمیّت دور کرنے والا ، زہر کا اثر ختم کرنے والا ، زہرمار، پازہر ... ہر قسم کے زہر کا علاج (دافعِ سمّ ، تریاق یا تریا ک) جس کی قرونِ وسطیٰ میں اٹھارھویں صدی تک بڑی قدر و قیمت رہی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۳). [دافع + سم (رک)].

ـــِ عُفُونَت/ عُفُونَتی کس اضا/ صف(ـــ فت ع ، و مع ، فت ن) صف.
(طب) عفونت ، بدبُو اور سڑاند دُور کرنے والی دوا ، انگ : Anticeptics کلورین گیاس اور کلوریڈاٹ لیم ... وغیرہ بہت عُمدہ دافعِ عفونت دوائیں ہیں. (۱۸۶۰؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۶). پیاز اور لہسن ... میں ایک زبردست دافعِ عفونت ... جزو بھی پایا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۱۰۳). فینول کے دیگر مُشتقات ڈائی ہائیڈرو آکسی فینول (Dihydroxyphenols) مثلاً ہیکزیل کریسول (Hexyl Cresol) بطور دافعِ عفونتی اغراض کے لیے مُستعمل ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خُرد حیاتیات ، ۳۵۰). [دافع + ع : عفونت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــِ غَم کس اضا(ـــ فت غ) صف.
غم دُور کرنے والا ؛ تکلیف رفع کرنے والا.

رات کی خامُشی میں تیرا خیال
دافعِ غم ہے وجۂ تسکیں ہے
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۱۰۷). [دافع + غم (رک)].

ـــِ کِرْم کس اضا(ـــ کس ک ، سک ر) صف.
(طب) کیڑے مارنے والا ، جراثیم کُش ، انگ : Anthelmintic ایلوے کا خُشَہ دافعِ کرم ... کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹۳). [دافع + کرم (رک)]

ـــِ مادَّہ کس اضا(ـــ شد د بفت) صف.
کسی مادّے سے پاک کرنے والا ، مادّے سے علحٰدہ رکھنے والا ، صاف رکھنے والا. عروض کی پابندیاں فطری زبان کو دافعِ مادّے کے اوصاف بخش دیتی ہیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۳۷). [دافع + مادہ (رک)].

دافِعَہ (کس ف ، فت ع) صف ؛ امث.
۱. (طب) وہ قوت جو فضلاتِ غذا کو جسم سے خارج کرتی ہے ؛ دفع کرنے کی قوت ؛ دوائے مُسْہِل. چوتھی قوت دافعہ ہے یعنی نکالنے والی. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۰). سردی سے معدہ کی قوتِ جسیّہ اور قوتِ جاذبہ طبعیہ نیز اُسی کی تمام قوتیں جاذبہ ، ماسکہ ، ہاضمہ ، دافعہ وغیرہ زائل ہو جاتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب(ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۶). ۲. (طبعیات) مادّے میں دُوسرے مادّے کو دور رکھنے یا رفع کرنے کا میلان یا صلاحیت (جاذبہ کی ضد). دافعہ امتزائے سیّال میں بہت کم ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۲۹). مادی چیزوں میں کشش کے علاوہ جس کو جاذبہ بھی کہتے ہیں ایک اور قوت موجود ہے جس کو دافعہ کہہ سکتے ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، مضامین ، ۳۹). [دافع + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت]

داک (۱) امذ (قدیم).
۱. دینے والا ، سخی ؛ وہ جو برہمنوں کو دان دے ، جو یگ کرے اور برہمنوں کو دے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) نڈر ، بےدھڑک

سُورج ترا رُوپ دیکھ کر جوگی ہوا ہے رشک سوں
کرناں جتاں پالہ کہتا بھر دھوپ کی لایا ہے داک
(۱۹۶۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۵). [س : داک दाक].

داک (۲) امث.
رک : داکھ (۱).

بھٹے دنوں میں ہوئے تو یہ دین روزیاں میں دیکھو
جا داک کے منڈوے تلے جوری میں نہاتی ہے ہر روز
(۱۹۶۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۵).

نا نان نہ حلوا اور چپاتی
نا داک بھی اور نباتاں ہے
(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۱۱). [داکھ (رک) کا ایک تلفظ].

داکھ (۱) امث.
۱. انگور جو سارا داکھ یا کشمش سے تیار کیا ہوا ہو وہ مُقوی

غذا ہے۔ (۱۶۰۹، ابو عبداللہ، جامع العلوم وحدائق الانوار، ۱۶۰)۔

نچہ سیر گیہوں اور دا کھ
سیر جوار اور خُرما آ کھ

(۱۵۰۳؟، لازم المبتدی، ۵)۔

کیا دا کھ نا کھاوُں خوشے سیں اس
تو عابد شریک ہوے توشے ہیں اس

(۱۶۰۹، قطب مُشتری (ضمیمہ)، ۱۴)۔

آری سجنیا ناچیں، گائیں رُت آئی ہیسا کھ کی
دیکھ وہ دور اُس پیڑ پہ لہراتی ہیں بیلیں دا کھ کی

(۱۹۶۵، چاندنی کی پتیاں، ۱۰۰)۔ ۲. کِشمش، مُنقّے۔

کیا شکر، مِصری، قند، گری، کیا سانبور، بیتھا، کھاری ہے
کیا دا کھ، مُنقّا، سونٹھ، مرچ، کیا کیسر لونگ سپاری ہے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۱۹۹)۔ [س: دوا کشا द्राक्षा]۔

ـــــ رَس (ــــ فت ر) امذ۔
انگور کا پانی ؛ شراب (جامع اللغات)۔ [دا کھ + رس (رک)]۔

ـــــ لَتا (ــــ فت ل) امث۔
انگور کی بیل، انگور کی شاخ (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دا کھ + لتا (رک)]۔

دا کھ (۲) امث۔
دُکھ، جلن، سوزش۔ وہ ابھی تک ستو اور ساگ و تک کی دا کھ کی کا بیٹے ہیں۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۳۵۳)۔ [دُکھ (رک) کا ایک روپ]۔

داگ امذ۔
رک : داغ۔ میں ابھی کسم کلام اللہ کی ایسی ایسی سناؤں گی تو پھر مُدّتوں تک داگ نہ چھوٹیں گے۔ (۱۹۰۵، سجاد حسین، طرح دار لونڈی، ۳۳)۔ [داغ (رک) کا عوامی تلفظ]۔

ـــــ لگائے لنگوٹیا یار کہاوت
بُرائے دوست ہی دغا دیتے ہیں (جامع اللغات)۔

داگنا (سک گ) ف م۔
داغنا ؛ جلانا ؛ داغ دینا۔

دل اپنا لے داگیا ہے ۔۔۔ سکھ چھوڑ دے تس بھاگیا ہے

(۱۹۷۲، شاہی، ک، ۱۶۳)۔ [داغنا (رک) کا عوامی تلفظ]۔

داگے کے سانڈ تو داگے لے لوہار کہاوت
جو کام جس کے لائق ہو اُسے ہی کرنا چاہیے (جامع اللغات)۔

داگھ امث۔
گرمی ؛ جلن، سوزش، جلنا (ہندی اُردو لُغت)۔ [رک : دا کھ (۲)]۔

دال (۱) امث ؛ امذ۔
حرف «د» کا ملفوظی نام، ابجد کا چوتھا حرف۔

تُو وہ درِ مدینۂ علمِ علیم ہے
جس شخص کو نہ آوے الف بے تے دال ذال

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۸۵)۔

ہے موجود حرفِ دال وہ ہی
دن پیر کا بھی وہی مُرتبی

(۱۸۷۳، جامع المظاہر، ۲۶)۔ بعض نطعیہ ہیں جو نوک زبان اور سامنے کے اوپر کے دونوں دانتوں کی جڑ سے نکلتے ہیں جیسے طا، دال، تا۔ (۱۹۳۷، بُنیادی اسالیب بیان، ۸۲)۔

ـــــ پیش دو فقرہ
چل دو، چلے جاؤ، دفع ہو جاؤ۔ بصرہ کے بستہ زاغنول کا دال پیش دو چل دو کہنا قیامت ہے۔ (۱۹۲۸، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۹، ۵ : ۹)۔

ـــــ لے عَین ہونا محاورہ۔
دفع ہونا، دور ہو جانا، چلے جانا۔

دال لے عین اے کتابتِ قید ۔۔۔ کلک ہیم اے حسابِ سرکاری

(۱۸۷۳، کلیاتِ منیر، ۳ : ۹۷)۔

ـــــ لے ہونا محاورہ۔
رک : دال لے عین ہونا۔

ناصحا یک نکر جا بھی کہیں ہو دال لے
لے گیا تھا اُوس کے گھر کیا چوہے کا ہاں ہاں گیا

(۱۷۹۸، سوز، د، ۹۱)۔

اے ناصحو دال لے کہیں ہو ۔۔۔ کیوں مغز مرا پکا رہے ہو

(۱۸۶۶، فیض (شمس الدین)، د، ۲۵۲)۔

ـــــ ہونا محاورہ (قدیم)۔
خمیدہ ہونا، حرفِ دال کی طرح جُھکا ہوا ہونا۔

تو تار جھاڑ تیے پھل جُنتے ہات نان اَنپڑیے
پرت میں دال ہوا قد عصا دے جُنتے رتن

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۱۱)۔

ہم سایۂ بُتاں نے کیا قد مرا دوتا
اس مُدعا پہ طُرّۂ خمدار دال ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۳۷)۔

دال (۲) صفت۔
(پر کے ساتھ) کسی کی ذات یا اُس کی صفت کی طرف، راہ دکھانے والا، بتانے والا، راہنما (رہنما)، دلالت کرنے والا، دلیل، حُجّت۔

سنبل بنایے خاطرِ پریشاں پہ دال ہے
ہیں یاد میں وو زُلف کی، خم مثلِ لام ہم

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۳۲۲)۔

عاجز ہو اس قدر کہ بیاں کیا کرے کوئی
پھر بحث اس سے عقلِ فلاطوں پر ہے دال

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۸۵)۔

سمجھا میں اب نہیں ترا تکیہ کلام ہے
یہ نفی تیری دال کچھ انکار پر نہیں

(١٨٩٦ ، تجلیاتِ عشق ، ١٦٢). ان کا ذکر جس فکر و نظر کی وُسعت کے ساتھ عاجزانہ و تشکرانہ لہجے میں کیا ہے وہ ان کی شرافت اور شائستگی پر دال ہے. (١٩٨٥ ، العلم ، کراچی ، دسمبر ، ١٣). اف : ہونا. [ع : (د ل ل)].

ـــ بِالاِلتِزام (ـــ کس ب ، غمہ ا ، سک ل ، کس ا ، سک ل ، کس ت) امث.
(منطق) جو لفظ اُس معنی پر دلالت کرے جو اُس کے معنی موضوع سے خارج ہو مگر اس لفظ کے واسطے لازم پڑے ، اس کو دال بالالتزام کہتے ہیں (عقل و شعور ، ٩٠). [دال + ع : ب (حرفِ جار) + رک : ال (١) + اِلتزام (رک)].

ـــ بِالتَّضَمُّن (ـــ کس ب ، غمہ ا ، ل ، شد ت بفت ، فت ض ، شد م بضمہ) امث.
جو لفظ جزوِ معنی پر دلالت کرے اُس کو دال بالتضمن کہتے ہیں (عقل و شعور ، ٩٠). [دال + ع : ب (حرفِ جار) + رک : ال (١) + تضمن (رک)].

ـــ بِالمُطابِقَت (ـــ کس ب ، غمہ ا ، سک ل ، ضمم ، کس خف ب ، فت ق) امث.
(منطق) جو لفظ جس معنی کے واسطے موضوع ہو اگر اسی معنی پر دلالت کرے تو اس کو دال بالمُطابقت کہتے ہیں (عقل و شعور ، ٩٠). [دال + ع : ب (حرفِ جار) + رک : ال (١) + مُطابقت (رک)].

ـــ شور (ـــ و مج) امذ.
بحث میں مہارت رکھنے والا ، بحث مباحثہ کا ماہر ، حُجّت کرنے والا ، شوریدگی کے ساتھ بحث کرنے والا. چند روز میں چھوٹے سے لے کر بڑے تک اسی چشمے پر آنے لگے اور دالوں اور دال شوروں کا گھاٹ ہو گیا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣١٣). [دال + شور (رک)].

ـــ عَلَی الخَیر (ـــ فت ع ، ل ، غمہ ی ، ا ، سک ل ، ی لین) امث.
خیر کی دلیل ؛ بھلائی کی علامت بجائے دال علی الخیر ہونے کے میں اپنے تئیں مانع الخیر سمجھوں گا (١٨٩٣ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٠٦). [دال + ع : علیٰ (حرفِ جار) + رک : ال (١) + خیر (رک)].

دال (٣) امث.
١. مُونگ ، اُرد یا ارہر ، چنا ، مسور وغیرہ جسے دل لیا جائے ، دلا ہوا اناج.

مُوئی آگ بھوک کی ہے بڑی چنگی بُجھائے پیٹ کی
ڈھیلا وو کھائے کون بھکا پانی ہوئے پتلی دال کر

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٩٩).

اور ماحضر اخوند کا اب کیا میں بتاؤں
یک کاسۂ دال عدس و جَو کی دو نان ہے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٦٦). قلیہ اور پُوری اور ترکاری اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دال دو طرح کی ہو گی کیوڑی اور ارہر کی دال. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ١٢٠). ٢. پکائے والی ، سالن ، دال ، خُشکا ، چٹنی ، اچار ، مُربّہ ، ملائی اور دہی جعفری بیگم کے حسبِ الحکم حاضر کرتی جاتی ہے. (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٤). شام کو ... فوجے کو دو روٹیاں اور دال مُفت دے دی. (١٩٨١ ، مٹی کا دیا ، ٤٣٠). ٣. کھرنڈ (پلیٹس). ٣. انڈے کی زردی (فرہنگ آصفیہ) ٤. وہ زردی جو انڈے سے نکلے ہوئے چوزے کی بالچھوں میں ہوتی ہے. (فرہنگ آصفیہ). ٥. آتشی شیشہ کا وہ عکس جس سے آگ لگ جاتی ہے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ٦. (تار کشی) چانڈے میں کوٹے کی جونچ کی شکل کی ہارے کا منہ درست کرنے کی ہتھوڑی کا اوپری حصّہ جو پھیلا ہوا ہوتا ہے اور نوکیلے سرے کو دنبالا کہتے ہیں (ا پ و ، ٢ : ١٨٦). ٧. سیاہ یا گہرے رنگ کے داغ (پلیٹس). ٨. ایک سیاہ رنگ کا شکاری پرند جس کو عقاب کہتے ہیں (لغاتِ پرا). ٩. (نباتات) بادام کے اوپر کے چھلکے کو دور کرنے سے اندر دو ٹکڑے ایک ہی طرح کے نظر آئیں گے ... ان دونوں کے مجموعے سے بادام بنتا ہے ماہرینِ علمِ نباتات ان ٹکڑوں کو قطعاتِ تخم (سبدلیون) یا فلقہ یا دال (کاٹی لیڈان) کہتے ہیں (سادی سائنس ، ١٥٣). ١٠. (کاشت کاری) دالوا ، تقسیم کرنا ، دو یا کہا بیج ، وہ بیج جس کی گری یا مغز جوڑواں یعنی دو برابر کے ٹکڑوں سے مرکب ہو (ماخوذ : ا پ و ، ٦ : ٩٣). ١١. (مرغ بازی) مرغ کی ان کا ابھار اں (کانٹا) نکلنے کی علامت جو چنے کی دال کی شکل ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے ، ٹنکھی (ا پ و ، ٨ : ١١٤). [س : دل दल ـ دلنا].

ـــ بَندھنا محاورہ.
١. کھرنڈ جمنا ، چیچک کے دانوں پر کھرنڈ آنا (مخزن المحاورات ، ٣٣٩ ؛ پلیٹس). ٢. روشنی یا تاؤ کا اکٹھا ہو کر ایک جگہ پر پڑنا (مخزن المحاورات ، ٣٣٩ ؛ پلیٹس). ٣. آتشی شیشے کا عکس پڑنا ، شعاعوں کا اکٹھا ہو کر دال کی شکل میں ایک جگہ پڑنا. آتشی شیشے میں کالے اترنے بغیر دال نہیں بندھتی. (١٩٠٦ ، نور اللغات ، ٢ : ٦٤٠).

ـــ پیچی (ـــ ی مع) امث.
(پکوان) پانی میں بھگو کر نرم کر لینے کے بعد گھی یا تیل میں تل کر تیار کی ہوئی مسور اور مُونگ کی دال جس میں بیسن کی تلی ہوئی باریک سوئیاں اور کچھ بیج وغیرہ ہوتے ہیں. دال پیچی ... آگرہ کی بہت مشہور ہے. (١٩٣٠ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ٣ : ١٤٥). لالہ مدن موہن .... بزرگانہ محبت سے پیش آئے ، شربت پلائے اور دال پیچی کھلائے (١٩٥٦ ، میرے زمانے کی دلی ، ١ : ٢١٥). [دال + پیچ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ـــ بھات امذ.
دال اور چاول ؛ (مجازاً) معمولی چیز ، روز کا معمول ، معمولی کھانا جو آسانی سے دستیاب ہو. جب دیکھو پاکستان جب دیکھو پاکستان ، پاکستان نہ ہوا دال بھات ہوگیا. (١٩٦٣ ، قاضی جی ، ٣ : ٦٥). اف : ہونا. [دال + بھات (رک)].

---پھیکنا محاورہ.
تخت نشینی کی سالگرہ کے جشن کی ایک رسم جس میں دال پھکونی جاتی ، ملکہ اپنے ہاتھ سے دال کی سات لپیں بھر کر لگن میں ڈالتی اور بادشاہ سات بڑے اپنے ہاتھ سے کڑھائی میں ڈالتا. جوڑے ہٹ چکے نذریں ہو چکیں اب دال پھیکنے کا وقت آیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۲).

---جُوتی بٹنا محاورہ.
تکرار ہونا ، دنگا فساد ہونا.

مرا دم ناک میں ہے لے دوگانہ سمدھیانے سے
بنے کی دال جُوتی آج پھر بنو کا چالا ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۷).

---جُوتی (جوتیوں) میں بٹنا محاورہ.
رک : جُوتی (جوتیوں) میں دال بٹنا. جب تک یہ دونوں رہیں گی آئے دن دال جُوتی میں بٹے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۱۵). سیاست کی دال جُوتیوں میں بٹ رہی ہے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۳۰۳).

---جھڑنا محاورہ.
پرندے کے بچے کی چونچ کے دونوں طرف لگی ہوئی زردی کا ختم ہونا (جب یہ جھڑ جاتی ہے تو بچہ جوان ہو جاتا ہے). ابھی منہ سے دال نہیں جھڑی. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۷۱).

---چپاتی (---فت چ) امث.
دال روٹی ، معمولی غذا ؛ (مجازاً) بچوں کے ڈرانے کے لیے ایک فرضی نام ہوّا ہوّا آجائے گا پاکر بلا لے جائے گا دال چپاتی آجائے گی. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۴۴). [دال + چپاتی (رک)].

---چپاتی بٹنا محاورہ.
لڑائی جھگڑا ہونا ، تکرار ہونا ، دنگا فساد ہونا. دھول دھپے میں اوقات کٹتی ہے رات دن یاروں سے دال چپاتی بٹی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۶).

---چپُو ہونا محاورہ.
۱. دو پتنگوں کا باہم گتھ جانا یا لپٹ کر زمین پر گر پڑنا. لو پینچ لڑ گئے ... کسی کی دال چپو ہو گئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۷). کسی کی دال چپو ہو رہی ہے کوئی ڈھیل دے رہا ہے. (۱۹۴۴ ، یہ دلی ہے ، ۱۰۶). ۲. گتھم گتھا ہونا ، آپس میں لپٹ جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---چہ (---فت چ) امذ.
چنے کی دال جو گوشت میں ڈال کر پکائی گئی ہو ، وہ قلیا جس میں دال پڑی ہوئی ہو. گوشت پکانے کے بیسیوں طریقے رائج ہیں ... قیمہ دو پیازہ ... حلیم ، دالچہ. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۱۴۲). اگر چاہیں تو کڑہی دالچے کی طرح بگھار دیں تو اچھا رہے گا. (۱۹۸۰ ، خوش ذائقہ ، ۶۹). [دال + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---چینی (---ی مع) امث.
رک : دار چینی. دار چینی ... کو ماڑواڑی اور ہندی اور پنجابی میں دال چینی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۹۵).

---خور (---و مج) صف.
۱. دال کھانے والا ، کھانے پینے پر کم سے کم خرچ کرنے والا. تونگر ہونے بھی معمولی غذا پر گزارا کرنے والا ، کنجوس ، بخیل. دال خور بنیے کے سامنے سے ہٹ جانا بڑی شرم کی بات ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، اکتوبر ، ۴۱). ۲. (کلمۂ تحقیر) بزدل (فیروزاللغات). [دال + ف : خور ، خوردن = کھانا].

---دلنا ف س ، محاورہ.
ثابت اناج کو چکی وغیرہ میں ڈال کے دال بنانا ، اناج سے چھلکا الگ کر کے دال بنانا. آٹا پیس کر دال بھی دل لیا کرو. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۶۷).

---دلیا / دلیہ (---فت د ، سک ل/فت ی) امذ.
۱. روکھا سوکھا کھانا ، معمولی غذا ، غریب لوگوں کا کھانا. کبھی اس کو (لڑکے) کھانے پر ضد نہ کرنے دے کہ یہ ہم کھاتے ہیں اور یہ نہیں کھاتے بلکہ اس کو عادت ڈالوانی چاہیے کہ روکھی سوکھی روٹی اور دال دلیا ، جو کچھ میسّر ہو اس پر قناعت کرے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۱۰۹). ان کی تمنا فقط اتنی ہے کہ ان کا دال دلیہ جس سے وہ اتحاد جسم و روح قائم رکھ سکیں ان سے نہ چھینا جائے. (۱۹۵۶ ، ظفر علی خاں ، جمال الدین افغانی ۳). ۲. تھوڑا بہت انتظام ، گزر اوقات کے قابل پیسے ! کچھ نہ کچھ کام. کوئی فکر کی بات نہیں ہے البتہ کام کچھ نہیں ہو سکتا لیکن امید ہے کہ کچھ دال دلیا ہو جائے گا. (۱۹۰۷ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۲۰۰). دال دلیا تو وہاں مل رہا تھا ، زندگی یوں بھی گزر ہی جاتی. (۱۹۸۶ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۲ ستمبر ، ۴۳). ۳. (انکساری کے اظہار کے لیے) ماحضر ، روکھی سوکھی روٹی. پھر انہوں نے کہا کہ تو آج کی رات یہیں رہ جا ہمارا دال دلیا قبول کر. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۲۱). عرب میں یہ دستور ہے کہ جب کسی کا عزیز مر جاتا ہے تو لوگ اپنے گھر سے ... جو دال دلیا میسر ہوا لے کر اس کے ہاں آ گئے. (۱۹۰۹ ، فریب ہستی ، ۹). [دال + دلیا/دلیہ (رک)].

---ڈول (---و مع) امث.
رک : دال دلیا معنی نمبر ۱. ... خان سے دال ڈول لے لیتے ہیں ، مسعود نے رائے دی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۵). [دال + ڈول (تابع)].

---روٹی (---و مع) امث.
۱. (انکساری ظاہر کرنے کے لیے) معمولی درجے کا کھانا پینا معمولی یا اوسط درجے کی خوراک.

چوں دال روٹی آمدہ فرمان کردگار
گر پیشتر بہم نہ رسد کم غنیمت است

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۴۵). خدا کا شکر کرو اور اپنے گھر

میں آ کر بیٹھو اور جو خدا نے دال روٹی دی ہے اس کو کھاؤ. (۱۸۹۵ ، مکتوبات سرسید ، ۲ : ۵۰). اپنے گھر کے کھانے کو سب دال روٹی کہتے ہیں چاہے پلاؤ قورمہ ہی کیوں نہ ہو. (۱۹۷۳ ، ماہم ، ۳۷۶). ۲. (مجازاً) **روز روز کی بات ؛ روز کا معمول.** غرور۔ شیخی ان کی (مسلمانوں کی) خصلت ہے۔ حسد و بُغض ان کی دال روٹی ہے. (۱۹۰۳ ، عصرجدید ، نومبر ، ۳۸۰). بیماری کیا ہوئی دال روٹی ہو گئی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۵). [دال + روٹی (رک)].

---روٹی بٹنا محاورہ.
جھگڑا ہونا ، فساد ہونا. اگر برابر والی سے ہنسی ٹھٹھہ ہے تو بھی خواہ مخواہ ایک دن دال روٹی بٹنا رکھا ہے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۱۰).

---روٹی پیٹ بھر کے کھاتا ہے فقرہ.
کھاتا پیتا ہے ، خُوش حال ہے (ماخوذ : نوراللغات).

---روٹی چلنا محاورہ.
لشتم پشتم گُزر ہونا (عورت اور اردو زبان ، ۲۷۱).

---روٹی سے آسُودَہ (---و مج ، و مع ، فت د) صف.
رک : **دال روٹی سے خُوش** (ماخوذ : عورت اور اردو زبان ، ۲۷۱).

---روٹی سے خُوش (---و مج ، و معد) صف.
کھانے پینے کی طرف سے مُطمئن ، کھاتا پیتا ، آسُودَہ حال.

مقابل اوس کی دکان کے یہ گھر تھا
یہ خوش کچھ دال روٹی سے مگر تھا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۷). میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ بہت دولت ہو ہاں دال روٹی سے خوش ہو. (۱۹۲۱ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۸۹).

---روٹی کر دینا محاورہ.
ہر وقت استعمال کر کے بے وقعت کر دینا ؛ روزانہ کے استعمال سے عزّت یا قیمت گھٹا دینا (نوراللغات).

---روٹی کھانے ٹوٹا ، تو زندگی بیکار کہاوت.
جُز رسی و کفایت شعاری سے بھی گزر نہ ہو تو بجز موت کے اور کیا دوا ؛ اگر باوجود کفایت شعاری کے گزارا نہیں ہوتا تو مر جانا بہتر ہے (محاورات ہندوستان ؛ جامع اللغات).

---روٹی کھانے ٹوٹا پڑے تو بھاڑ میں جائے کہاوت.
باوجود احتیاط کے بھی نقصان پہنچے تو بے بسی ہے (نجم الامثال ، ۲۰۲).

---ساگ امذ.
دال اور سبزی ؛ معمولی کھانا ، رُوکھا سُوکھا کھانا. عمر بھر دال ساگ کھانے والے کا بھی ایک آدھ بار مرغ بٹیر کا سالن چکھنے کو جی چاہتا ہے. (۱۹۷۹ ، تیلا پتھر ، ۳۲). [دال + ساگ (رک)].

---سِوَیّاں (---کس س ، فت و ، شد ی) امث.
(دہلی) چنے کی تلی ہوئی دال اور بیسن کی سِوَیّاں یا سیو جو تلے ہوئے ہوتے ہیں اور مسالا اور نمک مرچ ڈال کر لوگ کھاتے ہیں. میر صاحب نے کہا پسٹری ، کیک ، نمک پارے ، دال سِوَیّاں ، مٹھڑیاں ، کچھ پستے وغیرہ کی لوز. (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۳۰). [دال + سِوَئی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

---سیو (---کس س ، ی مج) امذ.
رک : **دال سِوَیّاں.** دال سیو کھا کر منہ صاف کر لیتے تھے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۴۸). افطاری کے وقت چند آدمیوں نے کھجوریں اور دال سیو بانٹ دیے. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۲۵). [دال + سیو (رک)].

---گَر (---فت گ) صف.
ہندو بنیے. جب رام ناتھ کی دال گل گئی ... تو اس نے دال گروں کو جواب صاف دیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۷۴۷). [دال + ف : گر ، لاحقۂ صفت].

---گَلنا محاورہ (عموماً بطور نفی مستعمل).
۱. **(کسی کوشش یا تدبیر میں) کامیابی ہونا ، مطلب برآری ہونا.**

نہ فکر محتسب اس گھر میں چلتی
نہ کچھ کتوال کی واں دال گلتی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۱۲).

و لیکن ہے بڑی قدرت خدا کی
نہ دال اس جا گلی ہرگز قضا کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۵۹).

کسی کی یہاں دال گلتی نہیں
کسی کی یہاں چال چلتی نہیں

(۱۹۱۶ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۰).

جو لوگ حقی تھے کبھی نام ان کا جلی ہے
کیس کیس کی یہاں دیکھیے اب دال گلی ہے

(۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، یکم اگست ، ۳). ۲. **گُزر بسر ہونا ، نباہ ہونا.**

ہماری کیونکہ اب ایسوں کے پاس دال گلے
کہ دن دہاڑے یہ چھاتی پہ مونگ دلتے ہیں

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۸۵). سمجھ گئی ہو گی کہ یہاں دال گلنا ذرا مشکل ہے میم صاحب سے مل کر بہوا کو چلتا کرنا چاہیے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۹۳). ۳. **دال کا گُھل مل کر پک جانا.** جب دال اچھی طرح گل جائے تو چمچے سے خوب چلائیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۷۳).

---مَنڈی (---فت م ، سک ن) امذ.
وہ بازار جہاں اناج فروخت ہوتا ہے ، غلہ منڈی.

کیا بتاؤں کہاں کہاں کھینچا
دال منڈی میں مجھ کو لا پٹخا

(١٨٩٣ ، اردو کی تیسری کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ٨٤). [دال + منڈی (رک) ؟

ـــــ موٹ/موٹھ (ـــــ و مج) امث.
مونگ اور موٹھ کی دال جو پانی میں بھگونے کے بعد تلتے اور اُس میں نمک مسالے مِلا کر کھاتے ہیں.

کوئی پان بیچے کھلونے کوئی
کوئی دال موٹھ اور سلونے کوئی

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ١٢٧). سڑک پر خوانچے والے پھرتے تھے دال موٹھ اور حلوا سوہن اور کچالو اور دہی بڑے اور گول گپے مسالہ دار بیچتے تھے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٩٣٨). وہ ایک پیالی میں تھوڑی سی دال موٹ اور سیو لائی. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ١ : ١٢٣). میرزا صاحب : صُبح کو دال موٹھ بنائی تھی ، اُس کا ناشتہ کر ہی رہا تھا کہ ایک ملنے والے کے مرنے کی خبر آ گئی. (١٩٧٠ ، غُبارِ کارواں ، ١٣٨). [١ : دال + موٹ / موٹھ (رک)].

ـــــ موٹھ والا (ـــــ و مج) صف مذ.
(مجازاً) کم حیثیت اور تباہ حال شخص ؛ حقیر آدمی (دریائے لطافت ، ٨٩).

ـــــ میں بگھار لگنا ف مر ؛ محاورہ.
دال پکنے کے بعد گھی داغ کر کے اس میں ڈالا جانا ؛ اُبھلنا ، تنکنا. جب یہ خبر سُنی تو ایسا جُھنجھلا کر اُٹھا جیسے دال میں بگھار لگے. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣٢٥).

ـــــ میں جُوتی بٹنا محاورہ.
رک : دال جُوتی میں بٹنا. تیسری چمک کر بولی دال میں جُوتی بٹے جاتی بیگم جوتکھی تڑتی تھی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ١٠٥٩)

ـــــ میں کالا (کالا) ہونا محاورہ.
خرابی یا شک و شبہ کی بات ہونا ؛ کوئی پوشیدہ بات یا کھوٹ ہونا.

کہ دستا ہے کالا سو کچھ دال میں
جو ہے کھاہری تار اپن حال میں

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ (ق) ، ٢٦). کسی کسی نے مہاراج اور مہارانی سے بھی کہا کچھ دال میں کالا ہے. (١٨٠٣ ، رانی کیتکی ، ١٣).

زبردستی ہمیں اوس نے نکالا
بلا شک دال میں کچھ ہو گا کالا

(١٨٦١ ، الف لیلہ نومنظوم ، ٢ : ٥٦٣). وزیر گیا تو لوگوں کا ماتھا ٹھنکا کہ کچھ دال میں کالا کالا ضرور ہے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١٠٦). جب میری درخواست کو مُسترد کر دیا تو مُجھے یقین ہو گیا کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے. (١٩٨٣ ، رُودادِ قفس ، زینب ، ١٩).

ـــــ میں نمک م ف.
بہت کم ؛ ذرا سا ، تھوڑا سا. بارہ چودہ ہزار فوج لے کر آیا تھا باوہ لا کھ کروہوں میں گویا دال میں نمک. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٣٠٧). بیساختہ اور دال میں نمک کے برابر اگر معنی طور سے کوئی لفظی رعایت ہو ... تو مُستحسن ہے نہ کہ ناجائز. (١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ٢٢).

ـــــ نہ گلنا محاورہ.
پہنچ نہ ہونا ، دسترس نہ ہونا ؛ کامیاب نہ ہونا ؛ (قب : دال گلنا). کسی کی دال نہ گلی اور پہلی ہی مُلاقات میں اپنا سا منہ لے کر بیٹھ رہے. (١٨٩٩ ، رُویائے صادقہ ، ٧٧). وہ بھی اپنے دادا سے کم نہ تھے وہاں بھی دال نہ گلی اور اُنہوں نے بھی ملنے سے اِنکار کر دیا. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٦ : ١٩٢).

دالان امذ.
(معماری) محراب دار دروں کی کُشادہ عمارت جس میں کم از کم تین در ہوتے ہیں ؛ بالا خانہ یا کوٹھی کے دروازے کے باہر کا سائبان ، پیش گہِ ایوان ، برآمدہ ، ورانڈہ.

میں کوٹھری چھوڑ بھار آیا
دالان میں اس دن کے دھایا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٢٠).

پانی پہ کر جُھکا ہو ہے دالان
سر پہ رہتا ہے طُرّۂ ایوان

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠١٥).

تابِ رُخسار سے دالان ہے سارا روشن
ہیں وہ بیٹھے ہوئے چلمن کے مقرر اندر

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٣٩). زنان خانہ بہت وسیع ، صحن کے سامنے دالان. (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٧). یہ اجلاس (انجمنِ اسلام کا سالانہ اجلاس ١٩٣٣ء) اسلامیہ ہائی اسکول مری روڈ کے وسیع دالان میں منعقد ہو رہا تھا. (١٩٨٢ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ٧٧). [ف].

ـــــ دَر دالان (ـــــ فت د ، سک ر) امذ ؛ م ف.
دُہرا دالان ؛ آگے پیچھے برابر کے دو یا زیادہ برآمدے. تنی کے اُوپر ایک بڑا عالیشان دالان در دالان ہے. (١٧٣٦ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ٢٢). جنوب رُویہ ایک اور ایسا ہی دالان در دالان. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٦٥٣). عالی شان محرابوں کا نہایت بلند اور وسیع دالان در دالان ہے اُس کے پیچھے بڑا بھاری کمرہ ہے. (١٩١٣ ، حُسن کا ڈاکو ، ١ : ٣). بڑے بڑے کمرے اور بیٹھکیں ، دو تین منزلہ دالان در دالان وسیع و عریض صحن ... خُدا جانے کیا کیا. (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم ، ٥٣). [دالان + ف : در ـ میں + دالان].

دال پا صف (قدیم).
تسمہ پا ، جس سے پیچھا چُھڑانا مشکل ہو ، دغا باز ، فریبی.

بھرے ہیں وہاں دال پانے بہت
نہ ہلتے نہ چلتے سو بیٹھے بہت

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٤٣). [ف : دوال ـ تسمہ + ف : پا ـ پانو].

دال چکنا/ چکنہ (کس ع ، سک ک / فت ن) امذ.
(طب) ایک جو نو حصے پارہ اور سات حصے سنکھیا کو خوب پیس کر گِلِ حکمت کر کے بناتے ہیں. ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دال چکنہ دائم تمغں ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۲). [ب : دال چکنا / چکنہ].

دالچَہ (سک ل ، فت چ) امذ.
رک : دال (۳) کا تعنی. مینھی مُرغ تورمہ جہازی مُرغ کا دالچہ. (۱۹۶۷ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۲۹ نومبر ، ۳۲). [دال + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

دالِدّر (کس ل ، شد د بفت) (الف) صف.
دلِدّر ، تنگ دست ، مُفلس. اور دیوان خانہ خالی ہو یا کندر اِستھان میں کوئی گرہ نہ ہو تو دالِدّر و مُفلس ہو گا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳۶). (ب) امث. مُفلِسی ، تنگ دستی ، نحوست
آئیں مِل بِے پیارے سجن تُوں لال دالدر بھنجن
(۱۵۹۹؟ ، کتاب نورس ، ۱۰۳). [س : دارِدر दरिद्र].

دالنا (سک ل) ف م (قدیم).
رک : ڈالنا ، پہننا.
ہو باندی دال ساڑی لال پتلی چین کے چن کر
دھرت پرسور ہوں دیکھیا شفق رنگ ارغواں میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۶).

دالی امث.
چھوٹی ٹوکری ، پھل کی ٹوکری ، تحفہ (پھل یا مٹھائی کا) ، ڈالی (جامع اللغات). [رک : ڈالی جس کا یہ محرف ہے].

دالیدّری (ی مع ، سک د) صف (قدیم).
دلدّری (رک) کی قدیم شکل ، دلدّر پھیلانے والا ، منحوس آدمی.
دالیدری کہے ، کوئی ٹھہرائے رُوسیاہ
جو باتیں عُمر بھر نہ سُنی ہو وہیں اُس نے آہ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹). [س : درِدر दरिद्र].

دالِیَہ (سک ل ، فت ی) صف.
دال سے نِسبت رکھنے والا ، حرفِ دال سے مُتعلق. اِس فصل میں ایک جدّت ، جو کسی اور کتاب میں دیکھنے میں نہیں آئی یہ کی ہے کہ مصادرِ تائیہ و دالیہ کو الگ الگ لکھا ہے. (۱۹۷۵ ، العلم ، کراچی ، جنوری ، ۷۵). [دال + یہ ، لاحقۂ نِسبت].

دام (۱) امذ.
۱. رک : جال ، پھندا.
ہنے پیویے او تن جام اُہے جام عبث
زلف پھاندے منے پلجیا ہوں سنجے دام عبث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۵).
نہیں اٹکا ترے دامِ نگہ میں کون سا وحشی
تری آنکھوں کی وحشت دیکھ کر آہو نے رم بھولا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۷).
دید کے قابل ہے اُس کی نا اُمیدی اے نسیم
بانے وہ طائر جو زیرِ دامِ صیاد آ گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۲).
اُلجھی رہی دام سے نظر اُڑ نہ سکے
باہی ہمہ زعمِ بال و پر اُڑ نہ سکے
(۱۹۸۰ ، جمیل مظہری ، فکرِ جمیل ، ۲۳۰). ۲. (تصوف) دامِ گرفتاریٔ عشق کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۱۵). [ف : دام ؛ س : दामन - رسی].

ـــ اَجَل کس اضا (ـــ فت ا ، ج) امذ.
موت کا پھندا ، موت کا حملہ ، موت کی گرفت. کیا آپ کے دل مُردہ کی حی القیوم لاتاخذہ سنۃ ولا نوم بھی دامِ اجل میں گرفتار ہو گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۳). [دام + اجل (رک)].

ـــ اَفگَن (ـــ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف مذ.
جال ڈالنے والا ، پھندا پھینکنے والا.
مرکز ثابت و سیّار ہے قُدرت کس کی
دام افگن ہے دو عالم پہ مشیت کس کی
(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۸۸). [دام + ف : افگن ، افگندن - پھینکنا ، گرانا].

ـــ اَنداز صف (شاذ).
دام بچھانے والا ، پھانسنے یا گرفتار کرنے والا.
آہے (اے) جا بجا خُونِ عاشقِ زار
دام انداز بُلبلِ ناچار
(۱۸۵۸ ، تاریخ غرالہ ، ۹). [دام + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا].

ـــ بِچھانا محاورہ.
رک : جال بچھانا.
او مُرغ وحشی رام نہ ہوئے آب و دانہ سوں
ہرچند بچھاویں دام نسنبڑ کسی کے دام
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۶).
جان کر سُنبلِ پیچاں کبھی عاشق نہ پھنسیں
دام زلفوں کا ہیں صیاد بچھاتے جاتے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۰۲). روپیہ ، روپیہ ، روپیہ اور روپیہ حاصل کرنے کے لیے ... طرح طرح کے دام بچھاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، بُرشِ قلم ، ۱۰۶).

ـــ بِچھنا محاورہ.
دام بچھانا (رک) کا لازم.
مانا کہ بمشکل نکلے ہیں" اے حضرتِ دل جاتے ہو کہاں
کہتی ہیں وہ زلفیں لہرا کر ہر سمت بچھا ہے دام مرا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۳).

ـــ بَردوش (ـــ فت ب ، سک ر ، و مع) صف ؛ م ف.
جال لیے ہوئے ، گرفتار کرنے کے لیے تیار ، پھانسنے کو مُستعد

کِس کی کاکُل نہیں شانوں پہ کُھلی رہتی ہے
دام بردوش ترے واسطے صیّاد ہیں سب
(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۷۰).
دور بستی سے شہر کے اُس پار
دام بر دوش وہ غزالِ تتار
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۱). [دام + ف : بر (رک) + دوش (رک)].

---بَلا کس اضا (---فت ب) امذ.
مُصیبت کا پھندا ؛ مُصیبت ، پریشانی.
آیا جو دُنیا میں وہ دامِ بَلا میں پھنس گیا
جو گیا اچھا ہوا چُھوٹا وہ اِس زنجیر سے
(۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۳۱). [دام + بلا (رک)].

---پَھیلانا محاورہ.
رک : دام بچھانا.
کیوں تُو نے ڈورے ڈال کے پھیلایا دامِ عشق
پابندِ غم کیا مُجھے غارت گر شکیب
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۷۸).
جُنوں نے خواب ہی دکھلائے ہوں گے
خِرد نے دام بھی پھیلائے ہوں گے
(۱۹۸۱ ، حرفِ دِل رس ، ۲۵).

---پھینکْنا محاورہ.
جال پھینکنا ، پھندا ڈالنا ، مکر و فریب سے کام لینا ، پھانسنا.
صیّاد نے دامِ ماہی اُٹھا کے لبِ دریا پھینکا قضارا ایک ماہی دام میں آئی کہ ایسی مچھلی کسی نے دیکھی اور نہ سنی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۲۴).
کل مہ و خُورشید پر پھینکیں گے دام
قبضۂ انساں میں ہوں گے صُبح و شام
(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۷۶).

---تَزْوِیر کس اضا (---فت ت ، سک ز ، ی مع) امذ.
مکر و فریب کا جال ، فریب کا پھندا. سعدی ، رومی ، خسرو ، حافظ ، عراقی ، مغربی ، احمد جام اور جامی وغیرہ ہم ... کے کلام میں ضرور کوئی ایسی چیز ہے جس کو روحانیت کے ساتھ تعبیر کیا جاسکتا ہے ... وہ ریاکار زاہدوں ، واعظوں اور صُوفیوں کی قلعی کھولتے تھے۔ وہ سادہ لوح امیروں کو عیّار فقیروں کے دامِ تزویر سے بچاتے تھے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۱). وہ اِن باتوں کو دامِ تزویر سمجھ کر بھاگتے چلے گئے اور وحشیوں کے شور سے دور نکل گئے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۵۳۸). [دام + تزویر (رک)].

---تَسْخِیر کس اضا (---فت ت ، سک س ، ی مع) امذ
تابع کرنا ، مُطیع بنانا ، قابُو میں کرنا.
جذبِ دل میں بھی اثر مُہرِ سلیماں کا ہوا
دامِ تسخیر میں اپنے وہ پریزاد آیا
(۱۸۶۶ ، پرتو ، د ، ۱۸). [دام + تسخیر (رک)].

---تَعَیُّن کس اضا (---فت ت ، ع ، شد ی بضم) امذ.
مخصوص پھندا ؛ ہستی کا جال ، وجود ، زندگی.
ہوئے ہم سے آزاد یاں آ کے صید
یہ دامِ تعیّن بھی کیا دام ہے
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۷۰). [دام + تعیّن (رک)].

---تَماشا کس اضا (---فت ت) امذ.
دکھاوا ، نُمائش ، تماشا.
پھیلا ہوا ہر سمت ہے اک دامِ تماشا
حیف اُن پہ جو آنکھیں رہیں ناکامِ تماشا
(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۳). [دام + تماشا (رک)].

---حُسْن کس اضا (---ضم ح ، سک س) امذ
خُوبصورتی کا جال ؛ حُسن کا اثر ، حُسن. مُجھے اِس اعتراف میں بھی کوئی باک نہیں کہ غزل کی ساحرۂ غشوہ طراز ، کے دامِ حُسن کا میں خُود بھی اسیر ہوں. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۰). [دام + حُسن (رک)].

---دار امذ.
جال والا ؛ ایسا شکاری جو جال سے شکار پکڑے (عموماً مچھیرا یا چڑی مار).
ہر طرف راجا کے پہنچے دام دار
ہوں تلاشی تا کدھر ہے دشتِ خار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۰). دیکھا کہ دام دار دریا میں دام پھینکے مُنتظرِ شکار کے بیٹھے ہیں. (۱۸۹۳ ؟ ، کوچک باختر ، ۱۷). بادشاہ کی سواری اس طرف چلی جہاں وہ پہاڑ تھا ... دام دار ہمراہ رکابِ ظفر اِنتساب تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۷). [دام + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داری امث.
۱. **دام دار کا پیشہ یا کام.** اے دربانِ جُود و سخا اے صدفِ گوہر بے بہا ... میری دام داری کا وقت گزر گیا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۲۹). ۲. **محصول جو مچھیروں ، چڑی ماروں اور کوتوں وغیرہ سے لیا جائے** (پلیٹس). [دام + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---دَرْ دام م ف.
زنجیر در زنجیر ، زُلف در زُلف.
معصوم شرارتوں کا ہنگام
آوارہ غزال ، دام در دام
(۱۹۵۵ ، نبضِ دوراں ، ۶۸).

---دَفْع کَرْنا محاورہ.
پریشانی دور کرنا ، اُلجھن رفع کر دینا. اگر کبھی دھیان بٹ جاتا تو شاہ صاحب کا مُسکرا کر پُوچھ لینا سب دام دفع کر دیتا. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، احمق الذین ، ۳۰).

---دَوراں کس اضا (---و لین) امذ.
زمانے کی چال ؛ پریشانیاں ، اُلجھنوں کا شکار ؛ گردشِ زمانہ.

کمندیں ڈالتے ہیں جن کے جلوے ماہ و انجم پر
وہ آہو بھی اسیرِ دامِ دوراں ، ہیں جہاں میں ہوں
(۱۹۳۳ ، نبضِ دوراں ، ۲۰۷). [دام + دوراں (رک)].

---ڈالنا محاورہ.
جال ڈالنا ، جال بچھانا ، فریب دینا ، پھنسانا.
صید تو لاکھوں ہوئے ہیں جی ہمارا سیر ہے
اب کسی صیّاد پر بھی دام ڈالا چاہیے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۹۹).
کھٹا کی جیب تراشی فضا پہ ڈالے دام
قدم پہ شمس کے تڑپے قمر کے ناز اٹھائے
(۱۹۳۱ ، فکر و نشاط ، ۲۰).

---سازی اث.
دام بنانا ، جال تیار کرنا ؛ جال میں پھانسنا.
کر لیا طائرِ دل چشمِ فسوں ساز نے صید
دام سازی میں ہے اب زُلفِ گرہ گیر عبث
(۱۷۹۳ ، بیداد ، د ، ۳۱). [دام + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عالَمگیر کس صف (---فت ل ، سک م ، ی مع) امذ.
لمبا چوڑا جال یا پھندا ؛ ایسا جال جو پُوری کائنات کو پھانس لے ؛ بڑا مکر.
یا زُلف یا تحریر ہے یا دامِ عالمگیر ہے
یا سحر کی زنجیر ہے جگ کی پریشانی سبب
(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۱). [دام + عالم (رک) + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---عَنکَبُوت کس اضا (---فت ع ، سک ن ، فت ک ، و مع) امذ.
جالا یا جال جو مکڑی بناتی ہے اور اس میں جو بھی پھنس جاتا ہے پھر نہیں نکل پاتا ؛ (مجازاً) مضبوط گرفت.
تھے رشتۂ فنا میں تنِ طائرِ ہوّس
ہو دامِ عنکبوت میں جیس طرح سے مگس
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۹۲). [دام + ع : عنکبوت (رک)].

---غُلامی کس اضا (---ضم غ) امذ.
قیدِ غلامی ، چاکری ، غلامی ، نوکری کی پابندی.
کس طرح دامِ غُلامی سے رہائی پاؤں
آہ کس طرح مری جان ترے پاس آؤں
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۷). [دام + غُلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَریب کس اضا (---فت ف ، ی مج) امذ.
دامِ تزویر ، مکر و فریب ، دھوکا ، دم ، جھانسا.
نعمتِ دنیا ہے دنیا میں عجب دامِ فریب
آیا جو مہمان اس مہماں سرا میں پھنس گیا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۹). [دام + فریب (رک)].

---فِگَن (--- کس ف ، فت گ) صف ؛ امذ.
دام افگن ، جال ڈالنے والا ؛ پھندا پھینکنے والا.
تھی جہاں صُبح کے سُورج کو بھی کرنوں کی تلاش
میں وہاں دام فگن تھا مُجھے معلوم نہ تھا
(۱۸۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۵۸). [دام + ف : فگن ، فگندن - ڈالنا].

---فَنا کس اضا (---فت ف) امذ.
موت کا پھندا ؛ (مجازاً) ختم ہونے والی چیز ؛ ناپائیدار شے.
جان صداقت پہ دے ، صدق ہے فطرت تری
زیست کی پروا نہ کر ، زیست ہے دامِ فنا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۰). [دام + فنا (رک)

---کَرْنا محاورہ (قدیم).
جال ڈالنا ، شکار کرنا ، پھانسنا.
زنانہ جس کوں سنگے آج مُبتلا کرنے
تو تُج بلا کے انکھیاں تھے بلا کُوں دام کرے
(۱٦۷۸ ؟ ، غواصی ، ک ، ۸٦).
مُرغِ دل کے شکار کرنے کُوں
زُلف و کاکُل کو دام کرتے ہیں
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۹).

---کَش (---فت ک) صف ؛ امذ.
جال ڈالنے والا ، شکار کرنے والا ، پھانسنے والا.
دل میں دام کش کے جب اُس سے بدگمانی ہو
کیا خیال بُلبل میں رنگِ بوستانی ہو
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۰۱). [دام + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کُلَّہ دار کس صف (---ضم ک ، فت ل) صف.
مضبوط جال ؛ پکّا مکر و فریب.
عقلِ چالاک کہاں ، دامِ کُلّہ دار کہاں
ادب و شعر کہاں ، خُبث کا بازار کہاں
(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۹). [دام + کُلّہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---کھولنا محاورہ.
جال پھیلانا یا بچھانا ، پھندا لگانا ، چھل فریب کرنا ، پھانسنا.
مُرغِ دل پر بستۂ اُلفت ہے جاوے گا کہاں
زُلف سے کھولے ہے کیوں اے سروِ گُل اندام دام
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۸).

---گَہ/گَہ (---/ فت گ) امذ.
وہ جگہ جہاں ہر طرف جال بچھے ہوں ؛ (مجازاً) وہ جگہ جہاں قدم قدم پر مکر و فریب کے جال بچھے ہوں ، مکر و فریب کی دنیا.
بزمِ قدح سے عیشِ تمنا نہ رکھ کہ رنگ
صیدِ زدام جستہ ہے ، اس دام گہ کا
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹).
اس دام گہِ دہر میں کیوں ہو گیا اسیر
میں شاخسارِ خُلد کا مُرغِ پریدہ ہوں

(۱۹۳۶ ، طنبورِ آوارہ ، ۸۲).

بازارِ حیات دام گہ ہے
کھول آنکھ نہ مول لے خسارہ

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۶). [دام + گہ / گہ (رک)].

---گُستَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف ؛ امذ.
جال بچھانے یا پھیلانے والا ؛ پھانسنے والا.

نہیں کوئی سامنے تو کیا ہے جہاں ترا صید ہو چکا ہے
کہ دام گستر وہ جابجا ہے شمیمِ گیسوئے عنبریں کا

(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۳۰). [دام + ف : گستر ، گستردن - بچھانا].

---لگانا محاورہ.
جال بچھانا ، مکر و فریب سے کام لینا ، پھانسنا.

شور اِتنا نہ کر اے مُرغِ نواسنج خموش
ہاں کوئی دام لگائے کہیں صیاد نہ ہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۵).

---مارنا محاورہ.
جال پھینکنا ، پھندا ڈالنا ؛ پھانسنا.

رکھّا دِل کو گرفتارِ بلا ہی تُو نے او کافر
جو جُھوٹا زُلف کے پھندے سے مارا دام کاکُل کا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۰).

---میں اُلجھانا محاورہ.
جال میں پھانسنا ؛ پریشانیوں میں مُبتلا کرنا. معاشی مسائل نے پھر مُجھے اپنے دام میں اُلجھا لیا. (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۹).

---میں آنا محاورہ.
جال میں آنا ، پھندے میں پھنسنا ؛ فریب میں آنا ، دھوکا کھانا.
اسما دام میں آئی وہاں سے نکل خبر سروان ملعون کو پہونچائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵). وہ منتر پھونکے کہ مُرغِ وحشی دام میں آ گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۰۹).

تیری ہی زُلفِ ناز کا اب تک اسیر ہوں
یعنی کسی کے دام میں آیا نہیں ہنوز

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۳۸).

---میں پڑنا محاورہ.
دام میں آنا ، دام میں پھنسنا ، جال میں آنا ؛ دھوکہ کھانا.

سُنبل پڑا ہے دام میں تُجھ زُلف کے اے گُل بدن
تُجھ خط کی خُوبی دیکھ کر فرماں میں نافرماں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

---میں پھانسنا / پھنسانا محاورہ.
جال میں پھنسانا ؛ فریب دینا.

کیا کیا پھنسا رہی ہے یہیں دام رشک میں
آشفتگی کہ زُلف شکن در شکن میں ہے

(۱۸۵۵ ؟ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۱۳).

---میں پھنسنا محاورہ.
دام میں پھانسنا (رک) کا لازم.

سوچ رکھا تھا مقرر کوئی توڑ اس پیچ کا
پھنس گئے ہم اب تو اوسکے دام میں کیا کیجیے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).

دام میں پھنس کے سہ جبینوں کے
مر گئے مُبتلا جبیلوں کے

(۱۸۹۵ ، دلبرِ چمن ، ۳۸). جب اُن کے دام میں کوئی پھنس جائے تو پھر اسی کے لیے ... اور کیا رہتا ہے. (۱۹۴۳ ، الطونی اور کلوپٹرا (ترجمہ) ، ۲۲).

---میں لانا محاورہ.
دام میں آنا (رک) کا مُتعدی ؛ دام میں پھانسنا یا پھنسانا.

عِطر بالوں میں لگاتا ہے سونگھاتا ہے مُجھے
یہ بھی اِک پیچ ہے وہ دام میں لاتا ہے مُجھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۹).

ممنونِ کریم کیوں نہ ہوں اے اکبر
وہ دام میں لائے مُجھ کو بے دام ملی

(۱۹۰۵ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۳۲۸).

---میں لینا محاورہ.
جال میں پھنسانا ؛ فریب دینا ؛ پھنسا لینا.

دل خم ابرو کو دیتے ہیں تو کس کس پیچ سے
دام میں لیتا ہے اس کاکُل کا اِک اِک بل ہمیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۱).

---یار امذ.
شکاری ، صیّاد ؛ ماہی گیروں کا جال (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). [دام + ف : یار - دار].

دام (۲) امذ.
(دد کے ساتھ مُستعمل) گھاس کھانے والا جنگلی جانور ، چرند جیسے : ہرن ، نیل گائے وغیرہ. وحشیانِ صحرائی کیا دام کیا دد سامنے جمع ہیں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۹۶).

زباں جس طائرِ دل کی ثنا سنجِ محمدؐ ہے
نہیں صحرائے محشر میں اُسے ڈر دام اور دد کا

(۱۸۸۹ ، رونقِ سخن ، ۳). [ف : دام ؛ س : دھاسن धामन].

---و دَد (---و مج ، فت د) امذ ؛ ج.
چرندے اور درندے ؛ گھاس کھانے والے جانور اور گوشت خور جانور ، درندے ، وحشی اور جنگلی چوپائے. اندیشہ دام و دد کا کہ ہر ایک جی میں سمایا تھا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۵). بڑی بڑی زمینیں ضبط کرنے میں کفایتِ سرکار سمجھتا تھا ، زمینیں بھی ویران ہو کر ویسے ہی دام و دد کا مسکن ہو گئیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰۷).

نے نصیبہ مار و کژدم نے نصیبہ دام و دد
ہے فقط محکوم قوموں کے لئے مرگِ ابد
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۳۶). [دام + دد (رک)].

دام (۳) امذ.

۱. (i) **ایک پیسے کا پچیسواں حصہ ، دمڑی ، کوڑی.** دام : پرگنہ بھنڈا کہ چل ویک لک دام جمع دارد. (۱۶۵۴ ، بادشاہ نامہ ، ۲ : ۱۱۷). جاننا چاہیے کہ ایک پیسے کے پچیس دام کوڑیاں ہوتی ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۷۴). دام چار کوڑیاں قیمت چال ، ۱۸ ماشہ کا وزن. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۶۲). (ii) **عہد اکبری کا تانبے کا ایک سکّہ جو روپیہ کے چالیسویں حصے کے برابر ہوتا تھا.** روپیہ کے چالیس دام ٹھہرائے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۵۴). دام۔ یہ ایک مالی سکّہ تانبہ کا تھا اکبر بادشاہ کے عہد میں ایک روپیہ چالیس دام کا شمار ہوتا تھا. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دسمبر ، ۳۸). تانبے کے لئے سکّے جاری کئے گئے جن کو دام کہا جاتا تھا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۵۲). ۲. **اٹھارہ یا بیس ماشے کے برابر وزن؛ پختہ دام کہلاتا ، خام ۱۲ ماشے کے برابر ، عموماً دواؤں کی تول میں مُستعمل.** چار ماشے کا ایک ٹانک اور پانچ ٹانک کا ایک دام اور چالیس دام کا ایک سیر. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۰۴). تمام دواؤں کو باریک کریں اور ایک دام شہد ملا کر پندرہ روز تک آنکھ میں لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸). دام سکّے کا نام بھی تھا اور ایک وزن بھی تھا. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق) ، ۳۶۷). ۳. **رُوپیہ پیسا ، زر نقد.**

دیا شاہ فرمان لوٹنے دام کوں
کیا حکم سب خاص ہور عام کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۴). آج میرے پاس ٹکٹ ہے نہ دام. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۰۷).

قرآن پڑھیں تو وقت ہو تعلیم کا خراب
پڑھ کر کمائیں دام کہ حاصل کریں ثواب

(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، ۳۳۰). اس نے زیادہ دام حاصل کر لئے تو ... اِن داموں سے مزید لاشیں اور مزید کفن مہیا کراتا ہے. (۱۹۸۳ ، بُرِشِ قلم ، ۱۰۸). ۴. **قیمت ، مول ، نرخ ، بھاؤ.** جمع بندی ضبطی اور بیگوتہ زمین اور در و دام کھیت کے اس کاغذ سے معلوم ہو جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۱۸). گنوار نے مارے ڈر کے غُنڈہ چوکھی شراب بھر دی دام مانگے تو کانسٹیبل نے کہا دام جا کے اپنے داماد سے مانگو، تھانے دار سے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۰).

کتنے فاران و نیل کے فرزند
زہر کے دام بیچتے تھے قند

(۱۹۴۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۱۳). ۵. (**کسی چیز یا کام کی**) **اُجرت ، معاوضہ ؛ کرایہ.** گاڑی والا ایسا لغو تھا کہ باوجود دوگنے دام دینے کے شام کو ٹھہرنے پر رضا مند نہ ہوا. (۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۱۶). مِس سیلویا نے کوئی اعتراض نہیں کیا ... اور یوں بھی اسے اُس کے دام مل چکے تھے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۰۶). [پ : دَم ؛ س : دَرَمْ द्रम्म].

—— اُٹھانا محاورہ.

دام اُٹھنا (رک) کا مُتعدی («پر» یا «بہ» کے ساتھ)، **قیمت مُقرر کرنا ؛ قیمت بڑھانا.**

متاعِ دل جو ہو بیکار کیوں نہ ہو دقّت
کہ دام اُٹھائے ہیٹے جنسِ ناروا کے مُجھے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۶۶).

—— اُٹھنا محاورہ.

قیمت وصول ہونا.

ہے کا گوشوارہ اور اِک اُس شاہِ خُوباں کا
الٰہی آج دام اُوٹھ جائے میرے گوہرِ جاں کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۳).

دل نذر میں دے آئے ہم اِک شوخ کو بیخود
بازار میں جب دام نہ اس جام کے اُٹھے

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بے خود ، ۲۸۷).

دام اُٹھے نہ کیمیائے دل کے
اس جنسِ گراں بہا کو دیکھو

(۱۹۳۶ ، رمز و کنایات ، ۳۸).

—— اَدا کَرْنا ف م ؛ محاورہ.

قیمت یا معاوضہ دینا. کاؤنٹر پر ... میں نے ایک بوڑھی موٹی فرنگی عورت مس سیلویا پیٹرس کی رفاقت کے دام ادا کرنے کے لئے پرس کھولا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۰۲).

—— آوے کام کہاوت.

روپیہ بہت فائدہ مند ہوتا ہے (جامع اللغات).

—— بڑھنا محاورہ.

قیمت بڑھنا ، نرخ میں اضافہ ہونا.

دام اگر بڑھ گئے لے جاں تو نہیں غم اِس کا
دل کُشادہ ہے بہت اس کے خریداروں کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۳).

—— بگاڑنا محاورہ.

(**دُکان داری**) کسی چیز کا بھاؤ بگاڑنا (ا پ و ، ۷ : ۴۴).

—— بَنْنا محاورہ.

قیمتی شے ہونا ؛ قیمت وصول ہونا.

یہ جہانِ آب و دانہ ، ہو کہاں مرا ٹھکانہ
نہ میں دام بننے والا ، نہ میں دام چُننے والا

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۱۰).

—— بھرپانا محاورہ.

قیمت وصول ہونا ، رُوپیہ وصول ہونا (نوراللغات).

—— بھرلینا / بھرنا محاورہ.

تاوان دینا ، تاوان بھرنا ، رقم وصول ہونا.

نہ باندھ پَر ، کہ ہو نہیں نیم جاں ہوں اے صیّاد
پھڑک کے جال جو توڑوں تو دام بھر لینا
(١٨٤٨ ، سخنِ بے مثال ، ٥).

---پانا محاورہ.
قیمت وصول ہونا ؛ معاوضہ ملنا. شوقین شام کے وقت چوک پر آتے ہیں ، دوکاندار مُنھ مانگے دام پاتے ہیں. (١٩٣٨ ، دلّی کا سنبھالا ، ٣٥).

---پَٹنا محاورہ.
١. رُوپیہ پیسا یا قیمت یا لاگت وصول ہونا.
کِھا کِھا کے غوطہ یار سے پایا دُرِ مُراد
ڈوبی ہوئی تھی جمع مگر دام پٹ گئے
(١٨٤٣ ، کلیاتِ منیر ، ٣ : ٣٩٨). **٢. رُوپیہ پیسا یا قیمت وغیرہ ادا ہونا ، قرض ادا ہو جانا.**
سچ تو یہ ہے قرض دے مُجھ کو کہاں تک ہے فروش
دام پٹ جائیں اگر اگلے تو پھر لگا لگے
(١٩٠٥ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ١٨٢). **٣. قیمت طے ہو جانا.**
قیمتِ جام میں کرتے ہیں طلب دولتِ جم
دام کب بادہ فروشوں سے ہیں پٹنے والے
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٣٦).

---پھیر لینا محاورہ.
قیمت واپس لے لینا.
واعظ مۓ طہور کی قیمت گراں سہی
میں دام پھیر لوں گا اگر بد مزا ہوئی
(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ١٩٨).

---چارج کَرنا ف م ؛ محاورہ.
قیمت وصول کرنا ؛ معاوضہ لینا. دواؤں کے مُتعلق بھی گھر والوں کو یقین ہے کہ .... لاگت کے دام چارج کرتے ہیں. (١٩٢٩ ، خمارِ عیش ، ٣٠).

---چڑھنا محاورہ.
نرخ یا بھاؤ بڑھ جانا. دفعتاً گُل رُخوں کے بھاؤ بڑھ گئے جوبن نِبک پڑا ، دام چڑھ گئے. (١٨٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٧٢).

---چکانا محاورہ.
١. قیمت طے کرنا ، بھاؤ ٹھیرانا. اب دام چکانے گئے ، صاحبِ مال نے ہزار کہے ، خریدار نے پانچ سو. (١٩٣٧ ، قصص الامثال ، ١٦). **٢. قیمت ادا کرنا.** اُس کا جب جی چاہتا دام چکا دیتا. (١٩٥٦ ، آشفتہ بیانی میری ، ١٥٨).

---چُکنا محاورہ.
دام چُکانا (رک) کا لازم ؛ **قیمت طے ہونا ، بھاؤ مقرّر ہونا.** ٹکٹوں کے دام تو بہرحال چُک ہی گئے تھے. (١٩٣٧ ، دنیائے تبسم ، ٩٩).

---خَراب کَرنا محاورہ.
رُوپیہ کے عوض خراب چیز مول لینا ؛ رُوپیہ ضائع کرنا.
دیکھ کر جنسِ دل وہ کہتے ہیں
کیوں کرے کوئی اپنے دام خراب
(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٥٩).

---دام امذ.
کوڑی کوڑی ، حبّہ حبّہ ، ایک ایک پیسہ.
گوشۂ دل کی بس ہیں جاگیر
سب میں ہے باقی دام دام ہوئے
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٧٦). چڑھا ہوا رُوپیہ دام دام مِلا. (١٨٦٣ ، خطوطِ غالب ، ٢٥٩). اِدھر تنخواہ ملی اُدھر اُس نے کوڑی کوڑی اور دام دام بیوی کے نام روانہ کر دی. (١٩١٧ ، طوفانِ حیات ، ٣).

---دام اَدا کَرنا ف م ؛ محاورہ.
کوڑی کوڑی چکانا ؛ سب کا سب ادا کر دینا. تردی بیگ صندوق دار تھے کفایت شعاری کے انعام میں شکنجہ پر سوار کئے گئے ، بہت آدمی ان کے ماتحت ہوئے ... جو جمع کیا تھا دام دام ادا کر دیا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٨).
پینے والوں سے قرض کب اُترا
کب ادا ہم نے دام دام کیا
(١٩٠٥ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ١٩).

---دام لینا محاورہ.
کوڑی کوڑی وصول کرنا ؛ سب بتمام و کمال لے لینا.
ہم اُن کی زلف سے سودا جو دام لیتے ہیں
تو اصل و سُود وہ سب دام دام لیتے ہیں
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ١٢٧).

---دوہَٹ (---و مج ، فت ہ) امذ.
دُگنی قیمت ، دُگنے دام. اِس انجمن (انجمن ہائے مصالحت قرضہ) کے فیصلے قطعی اور آخری ہوتے ہیں دام دو ہٹ کے قاعدے کی پابندی کی جاتی ہے. (١٩٣٠ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ١ : ٣٦٩). [دام + دو (رک) + ہٹ (رک)].

---دَہیز (---فت د ، ی مج) امذ.
جہیز اور نقد ؛ جہیز ؛ دان دہیز. بیگم ، اچھا جو ہوا تُمھارے ہی گھر میں ہوا ... کیا میں غریب مُفلس ماں باپ کے یہاں سے آئی تھی سب ہی کُچھ دام دہیز تھا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ١٨٨). [دام + دہیز (رک)].

---دیجیے کام لیجیے کہاوت.
جو رُوپیہ خرچ کرے اُس کا کام ہو جاتا ہے (جامع اللغات).

---دینا محاورہ ؛ ف م.
قیمت یا معاوضہ وغیرہ ادا کرنا.

ہے دام اُس کی خِلعت ، کرتا ہوں اپنے دِل سُوں
دیتے ہیں دام اتو کوں ہور کرتے ہیں عنایت
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۹).
نقدِ دل و دیں کھوکر لی کیوں جنسِ محبت تو نے حبیب
داغِ کہن کاف تھے بنا دیوانہ دے کر دام حریص
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۰۸).

---کا کام بات سے نہیں ہو جاتا کہاوت.
صرف باتوں سے کام نہیں چلتا روپیہ خرچ کرنے سے ہی کام ہوتا ہے (ماخوذ : محاوراتِ ہند ، ۱۰۷).

---کَرائے کام کہاوت.
جو روپیہ خرچے اُس کا کام ہو جاتا ہے (جامع اللغات).

---کَرے سَب کام کہاوت.
روپے سے ہر کام نکل آتا ہے (جامع اللغات).

---کَم ہونا محاورہ.
قیمتوں میں کمی ہونا ، نرخ گرنا. چائے کے بین الاقوامی دام کم ہونے کی وجہ سے چائے کی قیمت کو کم کر دیا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ مئی ، ۵).

---کے دام صف ؛ م ف.
لاگت کے بھاؤ ، لاگت یا قیمتِ خرید پر.
توبہ سے گھٹی نہ قدر و قیمت
مے دام کے دام ہو گئی ہے
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۲۱۳).
جو بھی لگے ہوں عشق کے بھاؤ
دام کے دام بکا یہ مال
(۱۹۳۰ ، روحِ کائنات ، ۱۱۵).

---کے غُلام (---ضم غ) امذ ؛ ج.
پیسے کے بندے ، روپے کے لوبھی ، لالچی ، دولت کے حریص.
عجب بے مُروت قوم ہے چندے کے بندے اور دام کے غُلام.
(۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۵۶).

---کَھرے (کَھڑے) کَرْنا محاورہ.
کسی چیز کو فروخت کر کے قیمت وصول کر لینا ؛ جنس کو بیچ کر نقدی کر لینا. لکھنؤ میں جا کے دام کھرے کر لیے. (۱۸۹۹ ؟ ، امراؤ جان ادا ، ۳۸). سال بھر کے بعد آیا تو استاد اس گدھے کو فروخت کر کے دام کھرے کر چکے تھے. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افاداتِ سلیم ، ۱۵۶). اس ٹکڑے کو بازار میں لے جا اور بیچ کر دام کھڑے کر. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸۰).

---کھوٹا ہونا محاورہ.
روپیہ پیسہ ناکارہ ہونا ، سکّہ ناقص ہونا ؛ قدر و قیمت باقی نہ رہنا.
خُدا سے مانگیں عالم کے لیے اِنعام نیکی کا
بدی کا دام کھوٹا ہے ، کھرا ہے دام نیکی کا

(۱۸۸۲ ، ظُلم عمران روسیاہ (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲۳۶)).
دل نہ آتا آپ پر تو آپ کا زورا نہ تھا
کیا کریں افسوس اپنا دام کھوٹا ہو گیا
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۳).

---لگانا محاورہ.
۱. **قیمت لگانا ؛ قدر کرنا.** کبھی اُس (دل) کا نیلام بول دیا جاتا ہے کہ جو زیادہ دام لگائے وہی لے جائے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۰۰).
وفا سی چیز میسّر بھی ہے ہزار افسوس
گھٹا کے دام لگائے نگہ والوں نے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۲۵). ۲. **روپیہ صرف کرنا ؛ قیمت ادا کرنا.**
تُو نے جو پھڑکنے سے مرے جاں کے پھندے
صیّاد پکارا کہ ارے دام لگے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۸۳).

---لَگْنا محاورہ.
دام لگانا (رک) کا لازم. یہاں تک کہ پندرہ ہزار ڈیڑھ تک دام لگ گئے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸۰). ادھر وہ شمسی کی اُسّی برس کی ٹونیل کو کھول کر بیچ تھے ادھر اُن کی اسی عُمر کی بیٹی کے دام لگ رہے تھے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۹۰).

---لینا محاورہ.
قیمت وصول کرنا ، کوئی چیز فروخت کر دینا.
یہ مُژدہ سُنتے ہی لکھا وہ مطلعِ رنگیں
کہ جس سے رنگِ مسرت لیا بسنت نے دام
(۱۸۳۷ ، بے خود (ہادی علی) ، د ، ۱۲۲).
اِنشا جی ہاں تمہیں بھی دیکھا درشن چھوٹے نام بہت
چوک میں کھوٹا مال سجا کر لے لیتے ہو دام بہت
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۰۸).

---نِکَل آنا ف مر ؛ محاورہ.
قیمت حاصل ہونا ؛ اصل زر وصول ہو جانا ، لاگت مل جانا. سُنافع حرام ، دوا کی قیمت اتنی کہ بس شیشی اور اشتہار کے دام نکل آئیں. (۱۹۵۳ ، کوندنی والا تکیہ ، ۶۱).

---و دِرَم (---و مع ، کس د ، فت ر) امذ ؛ ج.
۱. **روپیہ پیسا ، دولت ، مال و زر.**
نہیں مطلعِ یار ، پیغام بھی بنا بات دام و درم کہا گئے
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۳).
دام و درم کی بات نہ کر نوٹ ہے خاطر ساغر بھر
(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۳). ۲. **ادنیٰ اور اعلیٰ ، کم تر و بیش تر.** یہاں (ہندوستان) کے گھوڑے تال اور سُر کے ساتھ ٹاپ مارتے ہیں. یہاں کے بندر دام و درم کی تمیز کر سکتے ہیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۰). [دام + و (حرفِ عطف) + درم (رک)].

دام (۳) سابقہ.
ہمیشہ قائم رہے ، دائم رہے ، برقرار رہے؛ بطور جُزوِ اول مندرجہ ذیل تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : جامع اللغات).

---اِقبالُکُم / اِقبالَہٗ فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) آپ کا یا اُس کا اقبال ہمیشہ رہے (القاب کے ساتھ لکھا جاتا ہے). مدح بڑے صاحب دام اقبالہٗ کی ... کہ شمعِ عدالت سے جس کی شبستان عالم کی روشن ہوئی. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ)، ۱۰). بحضور فیض گنجور پرنسپل صاحبہ دام اقبالہا (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۱۵۴).

---اَلطافُہا فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) اس (عورت) کی مہربانی ہمیشہ رہے (کسی برابر والے کے لیے القاب میں مستعمل). خواہر نیک اختر دام الطافہا (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۷).

---بَرَکاتُہٗ فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) اُس کی برکتیں ہمیشہ رہیں (علمی اُردو لُغت).

---بَقائُہُم فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) ہمیشہ زندہ رہیں. مُصنّف نیرنگ خیال (دام بقائہم) بھی اُنہیں واجب التعظیم لوگوں میں سے ہیں. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۳۰).

---دَولَتُہٗ فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) اِس کی سلامتی ہمیشہ رہے (پلیٹس).

---ظِلُّکُم / ظِلُّہٗ فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) آپ کا سایۂ عاطفت ہمیشہ رہے (بُزرگوں کے القاب کے ساتھ مُستعمل). جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلّکم. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۴).

---ظِلُّہا و مُلکُہا فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) اُس کا سایۂ عاطفت ہمیشہ برقرار رہے اور اُس کی سلطنت ہمیشہ قائم رہے (حکمراں کے القاب کے ساتھ مُستعمل). حال کے زمانے میں بھی جنابِ ملکۂ معظمہ دام ظلّہا و مُلکہا کے اہل کار ... نیک طریقے کا برتاؤ بہت اچھے طور سے فرماتے ہیں. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۶۶).

---عِنایَتُہٗ فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) اُس کی مہربانی ہمیشہ رہے ، القاب جو برابر والوں کو لکھتے ہیں (علمی اُردو لغت).

---فُیُوضُہُم / فُیُوضُہٗ فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) آپ کا فیض و لُطف ہمیشہ قائم رہے. نظموں میں جو کچھ نصیحتیں ہیں لوگ اُس کو پندپیرِدانا سمجھ کر اپنا معمول بنائیں گے لیکن اِن نظموں کا چھپنا بغیر مُصنّف ممدوح دام فیوضہم کی اجازت کے مشکل تھا. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، دیباچہ ، ۹). مولوی قدوس دام فیوضہٗ یا اُن کے ماں باپ یا بڑی انا جی جانیں. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، پیاری دنیا ، ۴).

---لُطفُکُم / لُطفُہٗ فقرہ.
رک : دام الطافہا. جناب مکرّم ، دام لطفکم السلام علیکم. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۲۷).

---مُلکُہا / مُلکُہٗ فقرہ.
(دُعائیہ کلمہ) اُس کی سلطنت ہمیشہ برقرار رہے ، حکمران اور بادشاہوں کے القاب کے ساتھ مُستعمل (پلیٹس ؛ نوراللغات).

دام (۵) امذ.
(کاغذ سازی) ایک طرح کا سانچہ جس میں کاغذ کا پانی نتھارا جاتا ہے ، جھارن ، چھپری ، دام پانچھ ، کرپاس (ا پ و ، ۴ : ۱۸۸). [مقامی].

---پانچھ (---سغ ، فت چ) امذ.
(کاغذ سازی) رک : دام (۵) (ا پ و ، ۴ : ۱۸۸). [مقامی].

داما (۱) امذ (شاذ).
سمندر.

وہ مطرِ کوہِ ہمم کا علوم کا داما
دمِ بلا کی ہوا آمدِ والدِ حام

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۹۸). [ع : داماہ (د ہ م)].

داما (۲) امذ ؛ امث.
ہندوستانی بُلبل کی ایک قسم۔ ایک خُوش آواز پرند جو چھوٹا سا ، چڑیا کے برابر ہوتا ہے اِس کی پُشت کا رنگ سیاہی و زردی و خاکی رنگوں کے درمیان اور قدرے سُرخی مائل ہوتا ہے ، ہزار داستان ، شاما. ہندوستان کا ہزار داستان ہے اس کو داما بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳). [س : شیاما श्यामा].

داما (۳) امذ.
رسّی ، جال ؛ ہار ، گجرا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : داما दामा

داماد امذ.
۱. بیٹی کا شوہر (بھتیجی ، بھانجی ، پوتی یا نواسی کے شوہر کو بھی حسبِ نسبت داماد کہتے ہیں).

اے دو بُزرگ پیرا زاد — عثمان علی دوی داماد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ستمبر ۱۹۵۷ء ، ۲ : ۵۲)).

خُدا کہیا پیمبرؐ کوں حبیب اپنا دو جگ میں
محبت سُوں کیا داماد حیدر کُوں نبی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۱).

تمن خادماں میں رہوں ہو جمع
ہوں داماد روشن کروں دل شمع

(۱۷۳۹ء ، قصۂ فغفور چین ، ۳۴). یہ تو وہی داماد ہو شروان شوہر ملکۂ سپہر پِکار ہے. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۸۳۱). آپ کے داماد (حضرت زینب کے شوہر) جب بدر سے قید ہو کر آئے تو فدیہ کی رقم ادا نہ کر سکے. (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹۸). تینوں نوجوانوں میں سے ہر ایک کی تمنّا یہی تھی کہ وہ زمیندار کا داماد بن جائے. (۱۹۸۳ء ، جاپانی لوک کتھائیں (ترجمہ) ، ۱۱۷).
۲. نیا دولھا.

شرابِ کہنہ سے آلودہ یُوں ہوتے ہیں ہم میکش
عروس تو سے قربت جس طرح داماد کرتے ہیں

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۱۱). بیگم صاحبہ کو ... چالوں سے فرصت ہو جائے تو بیٹی داماد کے رہنے کا وہیں بندوبست کریں. (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۱۵). [ف: داماد ؛ زند : زاماتر ؛ س : جاماتر].

دامادی امث.

۱. شادی ، بیاہ ؛ داماد بننے یا ہونے کا عمل.

بغیر از ظلم بیدادی نہ تھی اس وقت کچھ شادی
ہوئی قاسم کی دامادی دیکھو تقدیر باری یہی

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۱۷).

بزمِ دامادی میں مہندی کی ادب سے نازنیں
پا بہ گل ہو ہو گئے سروِ چراغاں ہر طرف

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۳۴۴).

فصلِ گُل آئی کہ شادی کی سہاگ آئی
ہر شجر پہنے ہوئے خلعتِ دامادی ہے

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۲۱). ۲. شوہر بننا، دولھا بننا ، شوہریت. دامن چھوڑ کہ تیری دولہتی اور میری دامادی قیامت پر پڑی. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۵۱).

ہوتا زاہد بھی تھا آمادہ بنے دامادی
زالِ دُنیا کو جو تھا بیٹھ رہا دے کے طلاق

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۷۸).

ہوئی ایسی نہ ہوئے گی عروسی اور دامادی
ازل سے تا ابد جلوہ ہے اس جلوہ نمائی کا

(۱۸۹۳ء ، کلامِ دلدار علی مذاق ، ۱۲۹). ۳. بیٹی کا شوہر ہونا ، داماد کا رشتہ. اپنی بیٹی ہرگز ایسے نہ دونگی اور ایسے خاین کو اپنی دامادی میں بھی کبھی نہ لوں گی. (۱۸۰۳ء ، گلِ بکاؤلی ، ۹۰). اب مجھے یہ فخر بخشیے کہ اپنی دامادی میں قبول فرمائیے. (۱۸۹۲ء؟ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۸۰). [داماد + ی ، لاحقۂ کیفیت]

داماس امذ.

ایک وضع کے عمدہ ، ریشمی چمک دار کپڑے کا نام. اُس کے جہازوں کے بادبان داماس کے تھے اور اُس کے بادبانوں کی بلّیاں سونے کے کپڑے میں لپٹی ہوئی تھیں. (۱۹۷۵ء ، شاہراہ انقلاب ، ۲۶). [انگ : Damask].

داماساہی امث.

(ہندو) ایک تاجر ، داما شاہ ، سے منسوب جو دیوالیہ مرا اور اُس کا سامان قرض خواہوں میں بحصّہ رسدی تقسیم ہو گیا.
بحصّہ رسدی بانٹ ، قرض خواہوں میں اُن کے دعووں کے مطابق جائداد کی تقسیم (پلیٹس ؛ نوراللغات). [داما ساہ (عَلم) ~ دام + ساہ (ساہو) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چکانا محاورہ.

(ہندو) قرض خواہوں کو کُل جائداد بہ حصّۂ رسدی بانٹ دینا ، کُل قرضہ بیباق کر دینا (پلیٹس ، نوراللغات).

---چکنا محاورہ.

دیوالیے کی جائداد بحصّۂ رسدی بٹ جانا ، قرضہ بے باق ہونا (جامع اللغات).

دامالی سف.

جس پر سواری کی جائے ؛ گھوڑے کی ایک نہایت دھیمی چال جس میں اس کو جلدی جلدی قدم اٹھانا اور آگے پیچھے ڈالنا سکھایا جاتا ہے ، دھمالی. دریافت فرمایا کہ وہ دامالی گھوڑا جو خرید ہو تمھارے تفویض ہوا ہے وہ قابلِ سواری ہے. (۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۴۴). [دامال ~ دھمال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دامان امذ.

رک : دامن.

تج دولت و اقبال شاہاں میں نہ دیکھیا کوئی کہ
انس و ملک سکتے سدا تج پاس دامان عید کا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵).

نہیں گُل برگ گلشن میں اے لالن
ترے گُلگوں کا ہو دامانِ زیں ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۴۳).

دامانِ تر کی لو خبر اے زاہدانِ خُشک
اس جامۂ نجس سے نہیں ہے روا نماز

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۰۱).

شہیدِ تیغِ قلق یار ہو کر اس قدر تڑپا
کہ اُڑ کر خُون کی چھینٹیں پڑیں دامانِ محشر پر

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۸۳).

بُت کدہ بھی میرے رستے میں حرم بھی آیا
تھامتا کون مگر میرے جنوں کا دامان

(۱۹۵۶ء ، نبضِ دوراں ، ۹۲). [ف].

---مُراد بھرنا محاورہ.

مُراد پُوری ہونا ، آرزو بر آنا. خدا نے مجھ کو آپ سے سرخرو کیا دامانِ مُراد گوہرِ آرزو سے بھر دیا. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۲۰).

---مَریَم کس اضا (---فت م ، سک ر ، فت ی) امذ.

(مجازاً) پاکیزگی ، عصمت ، عفت.

اے کلیسا پا کئی دامانِ مریم کی قسم
ڈگمگاتے ہیں تری منزل پہ طاعت کے قدم

(۱۹۳۹ء ، نبضِ دوراں ، ۲۱۶). [دامان + مریم (عَلم)].

ـــــ نظر کس اضا(ـــــ فت ن ، ظ) امذ.
نگاہ کا پردہ ، پردۂ نظر ، نظر.

داماں نظر سے نہ ہوئی غم کی حفاظت
عکّاسِ حقیقت نہ ہوا دیدۂ نم اور

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۴۴). [داماں + نظر (رک)].

دانچا / دانچہ (سک م/فت چ) امث.
۱. (کاشت کاری) مچان جس پر بیٹھ کر پرندوں کو اُڑاتے ہیں تا کہ فصل کو نقصان نہ پہنچے (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. (ماہی گیری) دریا یا تالاب کے کنارے اتھلے پانی ہیں سطحِ آب سے سات آٹھ فٹ بلند ٹلی یا بانس کا قینچی نما بنا ہوا مچھلی کے شکار کھیلنے کا اڈا (ا پ و، ۳، ۵۷). [س : ۱ + दाम+मंच].

دامن (۱) (فت م) امذ.
۱. کُرتے یا قبا وغیرہ کا گریبان سے نیچے کا حصّہ . کُرتے ، انگرکھے یا قبا وغیرہ (یعنی وہ لباس جو پہنا جائے) کا نیچے کا حصّہ ، چولی سے نیچے کا گھیردار حصّہ.

جو شفق نس ہے گگن پر صبح و شام اس درد سوں
نت بھراویں لہو سنے دامن گریباں الودا

(۱۶۷۳ ، مرزا بیجاپوری (دکنی ادب کی تاریخ ، ۹۱)).

ہمارے ہاتھ سے دامن جھٹک کر تو گیا جس دم
گریباں آ رہا بس ایک ہی جھٹکے میں دامن پر

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸). لڑکے تو بڑا بدتمیز ہے دیکھ تو ذرا اپنے کپڑوں کو ، تمام دامن پر لال لال دھبّے پڑے ہوئے ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۱۰۱).

گزرتی آ رہی ہے جیسی مجھ پر
مرے دامن کے اک اک تار سے پوچھ

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۴۸). ۲. جھنڈا ، پھریرا.

پنجہ جو پلا پھیل گیا نورالٰہی
دامن جو کھلا رنگِ زمیں ہو گیا کاہی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۰). ۳. آنچل ، پلّو.

جھڑتے ہیں پھول گلریز اس کی میٹھی ہنسی تھے
تو چند ، سُرج ، ستارے ، اس تائیں کھولے دامن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۵).

تیرا ہوں میں بندہ بُرا یا بھلا
محمدؐ کے ہوں دامنوں میں لگا

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۰۲).

اٹھایا صُبح نے جب دامنِ شب
چھپے چشمِ جہاں سے ماہ و کوکب

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۵۹).

ذرا بتلا تو اے بادِ بہاری
ترے دامن نے پونچھے کس کے آنسو

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۷). ۴. پہاڑ کے نیچے کا میدان.

چوں ڈونگر کے دامن میں لشکر کھنچیا
اتے خوب کھڑے ہی در پر کیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۷). لنگڑاتا ہوا پہاڑ کے دامن کی سمت چلا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۵). فرح بخش مرغزاروں کے قدرتی پھولوں سے بھرے ہوئے دامنوں میں کھیلتا. (۱۹۲۵ ، لعبتِ چین ، ۳). صندوق کو لے جا کر مقدس پہاڑ کے دامن میں واقع عبادت گاہ میں رکھ دیا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں (ترجمہ) ، ۷۰). ۵. قرب و جوار ، کنارا (کسی جگہ یا شہر وغیرہ کا). بصرہ و شام عرب کے دامن میں تھے اور اس وجہ سے قوّتِ حافظہ کی عُمدگی اور متوسط ذہانت نے حدیث و اسماء الرجال کو زیادہ پسند کیا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۸۹). ۶. کور ، کنارہ ، لب ، حاشیہ.

خوش گھڑی او ہے کہ را کھیں منج اُپر شہ یک نظر
آنیا منج عیش کے ہاتاں میں دامن عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۹). ۷. دریا کا پاٹ ، دریا کی چوڑائی ، پھیلاؤ.

اسی آبِ ـــ دامن کی راہ آئے ہیں
جانو او بھی نزدیک شاہ آئے ہیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۳).

کدورت کب جگہ پاتی ہے دل میں صاف طینت کے
نہ دیکھا گرد کو جمتے کبھی دریا کے دامن پر

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۰). ۸. زخم کا پھیلاؤ.

قاتل مُجھے کافی ہے فقط زخم کا دامن
سامان کرے کی تری تلوار کفن کا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۶). ۹. پُشتے کے نیچے کا حصّہ. کٹائی کے کنارے اور اُوپر کے پُشتے کے دامن کے درمیان ایک شانہ ضرور بالضرور چھوڑ دینا چاہیے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۳۰). ۱۰. (خوشنویسی) حرف کی شکل کا آخری حصّہ ، کشش ؛ دائرہ مرکز کی اِبتدا سے اگر ایک سیدھا خط کھینچا جائے تو اُس کا دامن قطع نہ ہو جائے بلکہ وہ خط دامن سے ملا رہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱۸). گیارھویں صدی عیسوی میں میرعلی تبریزی نے نسخ اور تعلیق کو ملا کر نستعلیق رسمِ خط اِیجاد کیا... اِس میں حرفوں کے جوڑ توڑ کی نزاکتیں ، دامن اور دائروں کا دور ، کششوں اور مدوں کی سطح اور نوک پلک کی باریکیاں اِتنی ہیں کہ گھنٹوں میں چند سطریں لکھی جا سکتی ہیں. (۱۹۵۷ ، اُردو رسم الخط اور طباعت ، ۱۷). ۱۱. تیغ یا خنجر وغیرہ کا کنارا یعنی دھار دار حصّہ.

اُلفتِ ابروئے قاتل میں لہو روتا ہوں
دامنِ تیغ نہ کیوں دامنِ مژگاں ہو جائے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۹).

عبث اب دھو رہا ہے خُونِ عاشق اِس سے اے قاتل
یہ دھبا مٹ نہیں سکتا ترے خنجر کے دامن سے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر (نارائن پرشاد ورما) ، ۱۳۲). ۱۲. کاٹھی کے نیچے کا وہ چمڑے کا حصّہ جو گھوڑے کی پسلیوں پر دونوں طرف لٹکا رہتا ہے.

ہے یہی صُورتِ طاؤس تڑپ کر اُڑ جائے
پر پرواز بنیں زین کے دونوں دامن

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۹۱). ۱۳. (بھنڈارے برداری) کلی (ایک خاص وضع کے حقّہ) کا گھیر یا پیندے کا دَوْر (ا پ و ، ۷ : ۱۰۰). ۱۴. (شتربانی) اونٹ کے

ہر میں باندھنے کی رسّی ، پٹکا ، پھنکڑا (ا پ و ، ۵ : ۹۹).
۱۵. پہلو ، جلو. اردو شاعری کے دامن میں مغرب کے عظیم شعرا کی عظیم رزمیہ شاعری کا کوئی جواب نہ ہوتا. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۱۰).
۱۶. (مجازاً) زیرِ سایہ ، زیرِ اثر.

مُجھے اقبال اُس سیّد کے گھر سے فیض پہنچا ہے
پلے جو اس کے دامن میں وہی کچھ بن کے نکلے ہیں

(۱۹۳۸ ، اقبال (آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۳)). ۱۷. (مجازاً) زندگی ، سایۂ عاطفت.

ہر طرف دیس میں ہریا ، خوش و آسودہ و مست
اُس کے دامن کی درازی کو دعا دیتی ہے

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۰۶). [ف].

---اَٹک جانا محاورہ.
پھنس جانا ، گرفتار ہو جانا.

کیوں کر یہاں لطافتِ پوشاک یار ہو
مخمل کے فرشِ خواب میں دامن اٹک گیا

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۵۲).

---اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
دامن اُونچا کرنا یا سمیٹنا ؛ آنچل اُٹھانا.

ہر ایک قبر پہ دامن اُٹھا کے چلتا ہے
بھلا کہو شہدا کے مزار میں کیا تھا

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۱۵).

---اَفشاں (---فت ا ، سک ف) صف ؛ م ف.
دامن پھیلائے ہوئے ، غرور یا ناز سے چلتے ہوئے (ماخوذ : جامع اللغات). [دامن + افشاں (رک)].

---اَفشانی (---فت ا ، سک ف) امث.
دامن جھاڑنا ؛ سخاوت.

دیکھ کر در پردہ گرمِ دامن افشانی مُجھے
کر گئی وابستۂ تن میری عُریانی مُجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲). [دامن + افشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اُلجھنا محاورہ ؛ ف م.
دامن کا کسی نوکدار چیز میں پھنس جانا ؛ کسی جھگڑے یا معاملے میں پھنس جانا.

قید سے آزاد ہیں رنگیں مزاجانِ چمن
خار سے اُولجھا نہ دامن نکہتِ برباد کا

(۱۸۷۱ ، نظم ارجمند ، ۳۳).

---اُمید سے مالا مال ہونا محاورہ.
امید بر آنا ، آرزو پوری ہونا (جامع اللغات).

---اِنقلاب کس اضا(--- کسر ا ، سک ن ، فت ق)امذ.
علمِ انقلاب ؛ اِنقلاب کا جھنڈا ؛ تبدیلی کا نشان.

کاوشِ ناخنِ حیات ، عُقدہ کُشائے زندگی
موت کے دستِ شوق میں ، دامنِ اِنقلاب تھا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۳۹). [دامن + اِنقلاب (رک)].

---اُودھیڑنا محاورہ.
گریباں چاک کرنا ؛ خستہ و خراب ہونا.

کمال اے دستِ وحشت تیرے ہاتھوں تنگ آیا ہوں
ابھی چولی نہیں سی ہے کہ دامن کو اودھیڑا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۰).

---آشنا (---سک ش) صف.
ساحل سے لگا ہوا.

دورِ گردابِ اِضطرابِ موج کی لذّت کہاں
پائے وہ قطرہ کہ دامن آشنا ساحل کا ہے

(۱۹۱۳ ، کلیاتِ رعب ، ۱۷۳). [دامن + آشنا (رک)].

---آلُودَہ (---و مع ، فت د) صف.
گناہ گار ، مُجرم (ماخوذ : علمی اُردو لغت). [دامن + آلودہ (رک)].

---آلُودَہ ہونا محاورہ.
کسی گناہ یا بُرائی کا اِلزام آنا ، مُلوث ہونا ، گنہ گار ہونا. بھائی میں بھی حیران تھی اور قریب تھا کہ دامن اُس کے دستِ نجس سے آلودہ ہو. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۹۱).

دیکھ اے رحمتِ حق میرے گلے سے نہ لپٹ
میں گنہگار ہوں آلودہ ہے دامن میرا

(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۱۲۳).

---باندھنا محاورہ.
۱. **(کسی سے) تعلق پیدا کرنا ، رشتہ قائم کرنا ، شادی کرنا.** خُدا سے دعا مانگی کہ اگر اِس شخص سے میرا دامن باندھ دیا جائے تو تیری بڑی رحمت ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۶۱).
۲. **کسی پر بھروسا کرنا ؛ مُنسلک کرنا ، دامن پکڑنا.**

دم میں دم جب تک رہا تیرے جلو میں اے جُنوں
میں گریباں چاک بھی باندھے ہوئے دامن رہا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۰).

---بچانا محاورہ.
(کسی چیز یا امر سے) علیحدگی اختیار کرنا ، بچنا ، کترانا.

گُل بھی دامن بچا کے رہتا ہے
کم نہیں اِس چمن میں خار سے ہم

(۱۸۸۳ ، مرزا انیس ، د (ق) ، ۲۲). اُس زمانے والوں کے دماغوں پر عشق اور ہُوک کا بُھوت سوار تھا یا غزل کہتے تھے یا قصیدہ حتیٰ کہ غالب جیسا آزاد رَو بھی دامن بچا کر نہ جا سکا. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۴۴). روایتی غزل میں اِجتماعی علامتی نظام کے ساتھ وہی سلوک ہوتا ہے جو اِسلامی تاریخی ناول میں تاریخ کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ شاعر جو نئے شعور کے ساتھ غزل کہنے کی کوشش کرتا ہے وہ اِن علامتوں سے

بٹنے کی کوشش نہیں کرتا یا اِن میں نئے معانی دریافت کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ دامن بچا کر نکل جاتا ہے۔ (۱۹۶۱ء، علامتوں کا زوال، ۵۶)۔

ـــ بَدَنْدان (ـــ ات ب، د، سک ن) صف.
عاجز، بیچارہ (جامع اللغات)۔ [دامن + ع : ب (حرفِ جار) + ف : دندان (رک)]۔

ـــ بڑھانا ف س، محاورہ.
دامن پھیلانا ؛ چھا جانا، پھیل جانا۔

پھر قلم بیتاب ہے موتی لٹانے کے لیے
کہکشاں جُھکنے لگی دامن بڑھانے کے لیے
(۱۹۳۶ء، اخترستان، ۳۳)۔

ـــ بسانا ف س، محاورہ.
دامن یا آنچل خوشبودار کرنا ؛ پَلّو خوشبو میں بسانا۔

دامن بسا رہی ہے اپنا نسیم تجھ سے
ہے موج موج اس کی عنبر شمیم تجھ سے
(۱۹۲۰ء، مطلعِ انوار، ۱۱۹)۔

ـــ بندی (ـــ فت ب، سک ن) امث.
دامادی ؛ رشتۂ ازدواج، شادی، بیاہ۔ اگر آپ کا دامن بندی اور پیوند کا ارادہ ہے تو میں بھی تُم سے عہد کرتا ہوں کہ تُم کو اپنے گھر کا مختار بنا کر اپنی بُود و باش کُوہ اور جنگل میں اختیار کر لوں گا۔ (۱۹۰۲ء، گازرے خان نے سلطل جان کو طلاق دے دی، ۳)۔
[دامن + ف : بند، بستن ـ باندھنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بننا محاورہ.
دامن کی طرح پھیل جانا۔

اِس قدر پھیلی پریشانی کہ دامن بن گئی
سختیوں نے یُوں گلا گھونٹا گریباں ہو گئی
(۱۹۳۷ء، ظریف لکھنوی، ک، ۵۹)۔

ـــ بوس (ـــ و مج) صف.
دامن کو چُومنے والا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دامن + ف : بوس، بوسیدن ـ چومنا]۔

ـــ بے لوث رہنا محاورہ.
بے غرض رہنا، لالچ نہ ہونا ؛ کردار اچھا ہونا۔ خُدا لے جایا تو وہاں بھی دامن بے لوث رہے۔ (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳)۔

ـــ بھرا ہونا محاورہ.
پُر مایہ ہونا، مالا مال ہونا، بھرپُور ہونا۔ اس کے علاوہ صرف و نحو، عروض و بحور، اسماء صفات، تشبیہہ و استعارہ جات سے بھی اس کا دامن بھرا ہوا ہے۔ (۱۹۸۶ء، جنگ، کراچی ۳۰)۔

ـــ بھرنا محاورہ.
۱. (کسی چیز سے جو مطلوب ہو) بہرہ ور ہونا، جی بھر کر یا افراط سے حاصل ہونا یا دینا۔

دیدے بکھیرے جا جنگل بیرے سلیمانی دعریا
سنگ یہودی ہو دلال دامن بھریا کہسار کا
(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۶۶)۔

صدقے اِس دستِ کرم پر ہوں میں اے بندہ نواز
میرا دامن گُلِ مقصد سے جو بھر دیتے ہیں
(۱۸۸۱ء، دیوانِ ماہ، ۱۶۴)۔ وہ بہت سی نئی معلومات سے اپنا دامن بھر لے گا۔ (۱۹۰۶ء، حکمتِ عملی، ۲۲)۔ وہ ان حضرات کی علمی خدمت اور محنت سے آنکھ چُرا لیتے جو اپنی زندگی کا بیش قیمت وقت محض اردو کا دامن بھرنے کے لئے علمی ترجموں پر صرف کرتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ء، بُرشِ قلم، ۳۹۳)۔ ۲. دامن آلودہ کرنا۔

بھیجا حوروں کو زینت کے لئے لے ثواب
خون سے میرے اگر دامن جلاد بھرے
(۱۸۷۷ء، درۃ الانتخاب، ۱۷۹)۔

ـــ پاک امذ.
بے لوث چلن (جامع اللغات)۔ [دامن + پاک (رک)]۔

ـــ پاک ہونا محاورہ.
(کسی گناہ یا الزام وغیرہ سے) بری ہونا، بے لوث ہونا۔

ایک عالم تاخُدا ترسی میں جب بیباک تھا
اُس کا دامن تھا کہ ہر دھبّے سے بالکل پاک تھا
(۱۸۹۲ء، دیوانِ حالی، ۱۸۹)۔ اکبر کے دربار کے ستونِ اعظم بیرم خاں، خانِ اعظم کوکلتاش، بہادر خان صُوبہ دار تھے اُن میں کسی کا دامن بغاوت کے داغ سے پاک ہے۔ (۱۹۱۰ء، مقالاتِ شبلی، ۸ : ۱۷۵)۔

ـــ پر داغ (دھبّا) لگانا محاورہ.
الزام لگانا، رُسوا و بدنام کرنا۔ بد مذہبی کا داغ اِس طرح دامن پر لگایا کہ آج تک بے خبر اور بے درد مثلاً اُس کی بدنامی کا سبق ویسا ہی پڑھے جاتے ہیں۔ (۱۸۸۳ء، دربارِ اکبری، ۷۹)۔

ـــ پر داغ (دھبّا) لگنا محاورہ.
دامن پر داغ (دھبّا) لگانا (رک) کا لازم، بدنام و رُسوا ہونا، الزام لگنا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

ـــ پر دھبّا رہنا محاورہ.
کسی کے سر الزام رہ جانا (علمی اُردو لُغت)۔

ـــ پُر کرنا محاورہ.
رک : دامن بھرنا۔

فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
بحر کا پُر گہر کرے دامن
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۳۰۲)۔

ـــ پر نماز پڑھنا محاورہ.
کسی کی عصمت یا پاکبازی وغیرہ کا قائل ہونا۔

عبث ہے دخترِ رز پر تہمتِ تر دامنی واعظ
نمازیں پڑھتی ہیں آ کر کے حُوریں اُس کے دامن پر
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٩١). اب بھی الحمدللہ ہندوستان میں علما موجود ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ جن کے دامن پر نماز پڑھنی روا ہے مگر انہیں کون پُوچھتا ہے. (١٩٣٨ ، حیرت، مضامین، ٢٩٨).

---پُر ہونا محاورہ.
رک : دامن پُر کرنا جس کا یہ لازم ہے.
پُر مالِ جہاں سے تیرا دامن ہے سمجھ
خوشیوں سے ہرا بھرا یہ گُلشن ہے سمجھ
(١٩٣٨ ، الخیام (ترجمہ) ، ٣١).

---پسارنا محاورہ.
رک : دامن پھیلانا.
گُل و غنچہ جو اُس سے کرتے ہیں نیاز
تو لیتا اُسے دشت دامن پسار
(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ١٠٠).
مقسوم کا جو ہے سو وہ پہنچے گا آپ سے
پھیلایئے نہ ہاتھ نہ دامن پساریے
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٦٢).
خُدا کے سامنے دامن پسارنے والے
وہ ہاتھ تھک گئے کیا مال مارنے والے
(١٩٥٧ ، یگانہ ، گنجینہ ، ٨٢).

---پکڑنا محاورہ
١. سہارا لینا ، کسی کی پناہ میں آنا ، کسی سے مُتمسک ہونا. دونوں عالم محمدؐ کا دامن پکڑے ہیں. (١٦٠٣ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی ، ٢٧٣).
مُجھے بولیا کہ گر عاشقِ حقیقی سُوں تُوں واقف نئیں
تو بہتر یُوں ہے جا دامن پکڑ عشقِ مجازی کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٨). مومنین نے اسلام کو نہ چھوڑا اور سب کو چھوڑ کر پیغمبر صاحب کا دامن پکڑا. (١٨٧٠ ، آیاتِ بیّنات ، ١ : ٨). مُجھے اُس کی بھی خبر دینا کہ جمال خاں کا تُم سے کیسا برتاؤ رہا ... اب تو حضرت کا دامن پکڑا ہے. (١٩٢٥ ، مینا بازار ، شرر ، ١١٧). آج اِن لوگوں کو اپنا دامن پکڑنے دے گا تو کل کو یہ تیرے گریبان پر ہاتھ ڈال دیں گے. (١٩٨٠ ، وارث ، ٧٥). ٢. روکنا، مزاحم ہونا. کششِ حجاز نے بمبئی تک کھینچا مگر گردشِ ایام نے دامن پکڑ لیا. (١٩١٣ ، روزنامہ باتصویر ، ٢). میں پہلوان کے پاس سے اُٹھنے لگا تو دامن پکڑ کر پھر بٹھا لیا. (١٩٧٦ ، جوتھی دنیا ، ٦٠). ٣. گھیرنا ، گرفت میں لینا ، تقاضا کرنا. فکرِ معاش نے دامن پکڑا ، کھلائی دائی ماما چھو چھو کی فکر ہوئی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٨). مُسلمان میرا دامن پکڑتے ہیں کہ کیوں نہ اِن کی لڑکیاں بھی اِسی اِسکول میں بھرتی کی جاویں. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٣٣). ٤. کسی کے خلاف فریادی ہونا ، ظلم و ستم کی شکایت کرنا.
پکڑ اوس کا دامن کہوں اے ستم وہی ہوں ترا بندۂ درم

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٦٣). اگر تو نے ایسا کیا تو میں حشر کے دن خُدا کے آگے تیرا دامن پکڑوں گی. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٣٨٠). ٥. نکاح میں آنا. میں اِس حالت میں رہنا پسند نہیں کرتی میں تو کوئی دن جاتا ہے کہ کسی نہ کسی کا دامن پکڑ کے بیٹھ رہوں گی. (١٨٨٥ ، محصنات ، ١٦٧). ٦. کسی کی حمایت کرنا. کیشو نے اُن کا دامن پکڑا اور اُن کی شان میں ایک مدحیہ گیت پڑھا. (١٩٢٩ ، با کمالوں کے درشن ، ٦٨).

---پھیلانا محاورہ.
١. طلب کرنا ، سوال کرنا ، مانگنا.
دامن اُس کے آگے پھیلایا کیا ہے ہر برس
دیدۂ تر سے ہمارے سائلِ ابرِ تر رہا
(١٨٢٢ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ١٠).
جس کے بھاگ سِکندر ہوں گے یہ مانگے بھی پائے گا
آنچل کو ترسانے والا خود دامن پھیلائے گا
(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ٣١). ٢. چھا جانا ، پھیل جانا. یہ خطّہ (یورپ کا شمال مغرب کا بلند علاقہ) جب ماضی میں بہت ہی بلند واقع ہوا تھا تو اِس پر گلیشئر نے اپنا وسیع دامن پھیلا رکھا تھا. (١٩٦٧ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ٣٩). ٣. دامن کو پکڑ کر آگے کرنا (جامع اللغات؛ علمی اُردو لغت).

---پھیلنا محاورہ.
دامن پھیلانا (رک) کا لازم ، مانگنا ، سوال کیا جانا کُچھ طلب کیا جانا (مہذب اللغات).

---تار تار کس صف ، امذ.
پھٹا ہوا دامن (غُربت اور دیوانگی کی علامت).
حُسن کی بندہ پروری یہ نہ جا دامن تار تار پیدا کر
(١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١١٣). [دامن + تار تار (رک)].

---تار تار دیکھنا / ہونا محاورہ.
دامن کی دھجیاں اڑانا ، دامن کے پھٹ کر چیتھڑے ہونے دیکھنا
یقیں ہے ہاتھ ہی توڑیں گے تیرا اے وحشت
جو دامن اپنا کبھی تار تار دیکھیں گے
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٨٣٣).
مُفسدوں کے "رحم" پر ہیں اس کے پروردگار
ہو چکا ہے دامنِ تہذیبِ انساں تار تار
(١٩٥٣ ، سموم و صبا ، ٢٣٠).

---تر کس صف نیز بلا کس (---فت ت) صف.
بھیگا ہوا دامن ؛ (مجازاً) گنہ گار ، بد اعمال.
شمع کے مانند ہم اِس بزم میں
چشمِ تر آئے تھے دامن تر چلے
(١٧٨٣ ، درد ، د ، ٨٧).
حشر کے روز دامنِ تر کام آئے گا
رکھا ہے آفتاب کی خاطر سحاب کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۶).

پشتہ ہے عقیدت کا ساقی سے بہت محکم
اس دامنِ اطہر سے یہ دامنِ تر باندھو
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۳۹۲). [دامن + تر (رک)].

---تَر کَرْنا محاورہ.
گناہ سے ملوث ہونا ، گنہ گار ٹھہرانا ، گناہ یا بدی کا الزام لینا.

اِن باتوں سے اِک ذرا حذر کر — دامن کو نفس کے نہ تر کر
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۳).

---تَر ہونا محاورہ.
دامن تر کرنا (رک) کا لازم ، گنہگار ٹھہرایا جانا ، گناہ یا بدی کا الزام عائد کیا جانا.

کیا زاہد نے سامانِ جوشِ گل میں بادہ خواری کا
وہ موج اٹھی کہ دامن تر ہوا پرہیزگاری کا
(۱۸۴۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۴۴).

---تَقرِیر قَطع کَرْنا محاورہ.
بات کاٹنا ؛ موضوع بدل دینا.

اب کیا کہیں کہ قول وفا دے چکے اُنہیں
پہلے ہی قطع دامنِ تقریر کر چکے
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۲۵).

---تَلے ڈھانکنا محاورہ.
پناہ میں لینا ، سرپرستی میں لینا ، پالنا ؛ حفاظت کرنا. میں تو یہ چاہتی ہوں کہ وہ مُجھے اپنے دامن تلے ڈھانک لیں. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۷۷).

---تیغ کس اضا (---ی مج) امذ.
تلوار کے دونوں کناروں کا درمیانی حصہ ، مُراد : تیغ.

الفتِ ابروئے قاتل میں لہو روتا ہوں
دامنِ تیغ نہ کیوں دامنِ مژگاں ہو جائے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۹). [دامن + تیغ (رک)].

---تھامنا محاورہ.
۱. **دامن پکڑنا ، سہارا لینا ؛ پناہ لینا ؛ توسُّل اختیار کرنا.**

تھام لیں دامن گنہ گارانِ اُمت ہیں کہاں
لو حسین آتے ہیں لے کر خوں کا محضر ہاتھ میں
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۱۸). ۲. **مزاحم ہونا ، روکنا ؛**

جلیل اب تو نکلنا وادیٔ وحشت سے مشکل ہے
جہاں اُٹھ کر چلے ہم خار دامن تھام لیتے ہیں
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۱۳۸). حضرت سعد انصاری کی ... بیوی پر یہ اثر ہوا کہ اُس نے غزوۂ بدر کے موقع پر اپنے شوہر کا دامن تھام لیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۶۸).

---جھاڑ دیں تو روپیہ ہی روپیہ ہو جائے کہاوت.
امارت ظاہر کرنے کے موقع پر فخر سے کہتے ہیں. تم اُن کو مُفلس اور نادار سمجھتے ہو اگر وہ دامن جھاڑ دیں تو روپیہ ہی روپیہ ہو جائے. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۳۵۲).

---جھاڑ کَر نِکَلْنا محاورہ.
تعلقاتِ دُنیوی سے آزاد ہو جانا (جامع اللغات).

---جھاڑْنا محاورہ.
۱. **تعلق قطع کرنا ، آزادی ، چھٹکارا یا فارغ البالی حاصل کرنا.**

اُتر آیا گھوڑے سے او پہلوان
دامن جھاڑیا جھگڑے تھے آ کر وہاں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۸).

یاں قفس میں کرتے ہیں اپنی پر افشاں کی سیر
فارغ البال اب ہیں گُل چینی سے ہم دامن کو جھاڑ
(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د ، ۱۷۸).

خلق کی صحبت سے دامن اپنا جھاڑ
پاکدامن اب وہ ہے جیسے پہاڑ
(۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۳۳).

جو اٹھا جھاڑ کر دامن شہنشاہ
گریباں گیر تھی وہ غیرتِ ماہ
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۲۵۱). ان کی صحبت چھوڑ دو اور دامن جھاڑ کے اُٹھ کھڑے ہو. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۳۹). ۲. **(مال و دولت وغیرہ سے) ہاتھ خالی کرنا ، مُفلس ہونا ، تہی دست ہونا.**

کیا اِس چمن میں آن کے لے جائے گا کوئی
دامن کو میرے سامنے گُل جھاڑ کر چلا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹).

دولتِ دنیا کے سِوا ساتھ نہ کُچھ مال گیا
اُٹھ گیا جھاڑ کے دُنیا سے سِکندر دامن
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۲).

---جَھٹَکْنا محاورہ.
۱. **جھٹکا دے کر دامن چُھڑانا ؛ (مجازاً) الگ ہو جانا ؛ نفرت یا بیزاری کا اظہار کرنا.**

دامن کو جھٹک کر وہ روانہ ہوا ہیہات
پہونچا نہ مرا ہاتھ گریباں کے برابر
(۱۸۴۶ ، دیوانِ گویا ، ۹). مُسلمانوں ہی کے سر مارا اور دامن جھٹک کے علیحدہ ہو گئے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۴۴). ۲. **دامن سے ہوا دینا.**

گُل نہ کر میرے چراغِ صبر کُو جانِ سراج
طرز بے رحمی سے ہر گز اپنا دامن مت جھٹک
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۱).

جھلکا ہوا ہے فصلِ بہاری سے داغِ دل
وہ بھی ہماری آگ پہ دامن جھٹک گئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۱).

---جَھلْنا ف م ؛ محاورہ.
دامن سے ہوا دینا.

درماں ہے مرے بلبلِ دل کے لیے عشق کا
لے گُل اے جھل دامنِ گلزارِ محبت
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۷۵).

---چاک ہونا محاورہ.
دامن پھٹ جانا ؛ دیوانہ ہو جانا. جبۂ رومیہ اور کسر وانیہ ... جس کا پیچھے سے دامن چاک تھا زیبِ تنِ مبارک فرمایا ہے. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۰).
سیڑی ہو کر بھتیجا کہہ رہا ہے ماہِ کنعاں کا
تمھارا چاک دامن ہے چچا چاک گریباں کا
(۱۹۳۷ ، ظریف ، ک ، ۳).

---چُرانا محاورہ.
دُوسرے کی نظر بچا کر کوئی کام کرنا.
لٹکائے اپنے گیسو عارض پہ سو ادا سے
میری نظر پڑی جب دامن چُرا کے مارا
(۱۹۳۷ ، ترانۂ مسرت ، ۸).

---چلنا محاورہ.
دامن چاک ہونا (دیوانے پن کی علامت).
نکل کر تم مری آغوش سے اس حال کو پہنچے
کہیں سے چل دیا دامن کہیں سے آستیں نکلی
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۰۵).
جُنوں کی جب ہوئی آمد بڑھے سب پیشوائی کو
چلا دامن ادھر سے اس طرف سے آستیں نکلی
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۱۸۶).

---چھُٹنا محاورہ. دامن چھُوٹنا.
علیحدگی ہونا ، تعلق نہ رہنا ، جُدائی ہونا.
بتائے پوچھتا ہوں اشک ایامِ جُدائی میں
مرا دامن نہیں چھُٹتا کبھی اطفال بد خو سے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۷).

---چھُڑانا محاورہ.
قطع تعلق کرنا ، علیحدہ ہونا ، پیچھا چھُڑانا.
چھُڑاتا ہے جو دامن زاہد اپنا چھوڑ دو رندو
کہ تم نے اس گدھے کو کیوں پکڑ کر جھول کھینچا ہے
(۱۸۵۶ ؟ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۴۸).
اور اُس سے چھُڑا کے اپنا دامن
یہ کہدیا تُو ہے میری دُشمن
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۵۷).
ہائے مجبوری کہ اوروں کی خُوشی کے واسطے
اپنا دامن اُن کے ہاتھوں سے چھُڑا لینا پڑا
(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۱۵۰).

---چھُوٹنا ف ل ؛ محاورہ. امر دامن چھُٹنا.
دامن چھوڑنا (رک) کا لازم.

ہاتھ سے دامنِ دولت نہ کسی دم چھُوٹا
اہلِ دولت ہی کے زانو پہ ہوئی عُمر بسر
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۱). انقلابی مسئلہ کو کتنی خُوب صُورتی ... سے بیان کیا ہے لیکن شاعرانہ احساس کا دامن نہیں چھُوٹا. (۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۷).

---چھوڑنا محاورہ.
علیحدہ ہونا ، تعلق ختم کر لینا ؛ کسی کے اثر یا آسرے سے اپنے آپ کو آزاد کرنا.
شیخنا دیر کے سجدے سے نہ کر منع مُجھے
چھوڑے کب بُت کی پرستش کا برہمن دامن
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۹). میں تو اپنے خیال میں الگ ہو گیا ہوں ... سلمل خان بھی دامن چھوڑیں اور گریباں گیر نہ ہوں. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱). شاعر صاحب کی غزل اعتماد و احتیاط کا دامن کبھی نہیں چھوڑتی. (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۲).

---چھُونا ف م ؛ محاورہ.
(بُری نیت سے) کسی کے دامن کو ہاتھ لگانا.
دامن اس گُل کا کیا چھُونے کی صبا
یہ کسی نے ہے جھُوٹ اُڑائی بات
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۹).

---حَرْف کس اضا (---فت ح ، سک ر) امذ.
(خُوش نویسی) حرف کی شکل کا آخری حصہ. کشش. حرف (اب و ، ۳ : ۲۱۵). [دامن + حرف (رک)].

---خالی کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
سب کُچھ لُٹا دینا ، کُچھ باقی نہ رکھنا ، بے مایہ کر دینا.
ہوں وہ دیوانہ جو آئی مرے زنداں کی طرف
پتھروں سے اپنا دامن کر گئی خالی گھٹا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱).

---خَنْجَر کس اضا (---فت خ ، سک ن ، فت ج) امذ.
خنجر کے دونوں کناروں کے درمیان کا حصہ ، مراد : خنجر.
مردم دیدہ کا اِیما ہے بہ زیرِ ابرو
طالبِ امن تہ دامنِ خنجر آئے
(۱۸۹۳ ، زینا ، مُرقعِ زیبا ، ۱۰۱). [دامن + خنجر (رک)].

---دار صف.
۱. دامن رکھنے والا ؛ (مجازاً) حاجت مند ، سائل.
سلفے پست کے نہ چھوڑی بے نیازی دہر میں
میں تو کیا ہر فصل میں اوگتے ہیں دامن دارِ گُل
(۱۸۷۱ ، نظمِ ارجمند ، ۱۷).
کہیں باتیں سلیحوں کی کہیں چرچا غوانی کا
کہیں غم زخمِ دامن دار کی ریشہ دوانی کا
(۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۳۷). ۲. (ا) جس کا گھیر یا گولائی زیادہ ہو ، گھیردار ، لمبا چوڑا. لمبی دامندار ڈاڑھی کا وہ نصف سیاہ

جثہ تھا جو نوشیروانی خضاب کے اثر و اقتدار کا علم بردار تھا۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۶۳)۔ (اا)مندرجہ بالا معنوں میں زخم کی صفت کے طور پر۔

ٹانکے تیرے بس یوں ہی لے جراح تُو ٹانکے نہ دے
ہنستے ہیں چاک گریباں زخمِ دامن دار پر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۱)۔ [دامن + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــدار پے (ق) امث۔
(خُوش نویسی) عربی رسمِ خط کی طرز پر لکھی ہوئی پے (پ) (ا پ و ، ۳ : ۲۰۵)۔ [دامن + دار (رک) + پے (رک)]۔

ـــدامَن م ف۔
نیچے نیچے ، پھیلاؤ میں؛ تلیٹی میں۔ گرمی سے بچنے کے لئے اس نے کوہستان مینیا کے دامن دامن سفر کیا۔ (۱۹۰۳ ، مخزن ، جنوری ، ۷)۔

ـــدَبا بَیٹھنا محاورہ۔
مُخل ہونا ، دخل در معقولات ہونا (علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات)۔

ـــدَراز (ـــفت د) صف۔
لمبے چوڑے دامن والا ، جس کے دامن کی لمبائی اور گھیر بڑا ہو؛ احمق ، بے وقوف۔

پڑا رہتا ہوں اکثر راہ میں دامن درازوں کی
یہ سر مُشتاق ہے کیا جانے کن پاؤں کی ٹھوکر کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲)۔

کسی گُل گُوں قبا کو بھی نہ روکا خار رہ بن کر
ہماری خاک کا احسان ہے اِن دامن درازوں پر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۳)۔ [دامن + ف : دراز (رک)]۔

ـــدَری (ـــفت د) امث۔
دامن پھاڑنا ؛ خستہ دامنی ، دیوانگی۔

دامن دری کا اس نے جو شکوہ کیا کمال
منہ ڈال کر ہم اپنے گریباں میں رو گئے
(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۴۱)۔ [دامن + ف : در ، دریدن ـ پھاڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــدَشت کس اضا (ـــفت د ، سک ش) امذ۔
جنگل کا پھیلاؤ ، جنگل۔

اندھیرا اوجالا برابر ہوا ۔۔۔ پکڑ دامن دشت کو میں چلا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۰)۔

دستِ وحشت سے نہ چھوٹا دامنِ دشتِ جُنوں
آ گیا ہے بیچ میں لیکن قدم زنجیر کا
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۷)۔ [دامن + دشت (رک)]۔

ـــدِل کس اضا (ـــکس د) امذ۔
دل کا پھیلاؤ ، مُراد : دل۔

وحشیوں کا ہجر میں سینہ کلیجہ پھٹ گیا
جامۂ تن دامنِ دل پارہ پارہ ہو گیا
(۱۸۷۲ ، عاشق (میرزا والا جاہ) ، فیض نشان ، ۳۹)۔ [دامن + دل (رک)]۔

ـــدَولَت کس اضا (ـــو لین ، فت ل) امذ۔
بادشاہ کا یا امیر کا سایہ یا پناہ ، سلطنت۔

ابرِ رحمت کی طرف جا بہ صدا دیتے ہیں
سب تیرے دامنِ دولت کا پتا دیتے ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۳)۔ [دامن + دولت (رک)]۔

ـــرَحمَت کس اضا (ـــفت ر ، سک ح ، فت م) امذ۔
سایۂ عاطفت ، کرم ، مہربانی۔ اگر حضور کے دامنِ رحمت کا سایہ بندہ نواز نہ ہو تو عاجز گنہگار کہاں جائے۔ (۱۹۸۴ ، ذکر خیر الانام ، ۱۶)۔ [دامن + رحمت (رک)]۔

ـــرَحمَت میں پَناہ دینا محاورہ۔
سرپرستی کرنا ؛ رحم ، بخشش اور مہربانی کرنا۔ اپنی نعت میں فرماتے ہیں : "مجھ کو بھی اپنے دامنِ رحمت میں دو پناہ"۔ (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۱۱۹)۔

ـــزِین کس اضا (ـــی مع) امذ۔
کاٹھی کے نیچے کا چمڑے کا حصّہ جو گھوڑے کی پسلیوں پر دونوں طرف لٹکا رہتا ہے۔

اوڑنے میں لپکنے میں ہے شُعلہ ترا توسن
ہے قہر کہ دیتا ہے ہوا دامنِ زیں اور
(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۹۵)۔ [دامن + زین (رک)]۔

ـــساحِل کس اضا (ـــکس ح) امذ۔
ساحل کا پھیلاؤ ، مراد : ساحل۔

وحشی ترا گیا لبِ دریا جو پاؤں سے
زنجیر بن کے دامنِ ساحل لپٹ گیا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۳)۔

قطرہ در قطرہ ذرّہ در ذرّہ ۔۔۔ موج در موج ، دامنِ ساحل
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۶۹)۔ [دامن + ساحل (رک)]۔

ـــسَحاب کس اضا (ـــفت س) امذ۔
بادل کا پھیلاؤ ، مراد : بادل ، ابر۔

ہوا ہے تارِ نظر جوشِ اشک سے رگِ ابر
ہمارا دامن تو دامنِ سحاب بنا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۳)۔ [دامن + سحاب (رک)]۔

ـــسَمیٹنا ف س ؛ محاورہ۔
۱۔ دامن کو ہاتھ سے اکٹھا کرنا ، دامن سنبھالنا۔

نہ بُھولے گا تیرا او ستمگر یہ کھینچ لینا ادا سے خنجر
سمیٹ کر دامنوں کو ہم پر چڑھانا رہ رہ کے آستیں کا
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۳۳)۔ ۲۔ کنارہ کشی کرنا ، علیحدگی اختیار کرنا۔

فکرِ دوشیزہ ہے مضموں نے سمیٹا دامن
صورتِ خامۂ قدرت ہے مری پاک زباں
(۱۸۶۵ ، تسنیم دہلوی ، ک ، ۳۰۴).
ہلا کچھ اور آنے کی اُولٹ دے کا صف محشر
خدا کے واسطے صاحب سمیٹو اپنے دامن کو
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۹۳).
ابھی تو شعلے اُٹھے نہیں ہیں ابھی تو ہے آنچ دھیمی دھیمی
ابھی سے دامن سمیٹتی ہو تو لو گی کیا سوز عاشقانہ
(۱۹۸۰ ، جمیلؔ فکرِ جمیل ، ۱۸۳).

---- سونپنا محاورہ.
اپنا تن من دوسرے کے لیے وقف کر دینا ؛ خود کو دوسرے کی مرضی پر چلانا ، کسی کا ہو رہنا.
دوست کہیں یا دشمن تجھ کو
روح نے سونپا دامن تجھ کو
(۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۳۵).

---- سے باندھنا محاورہ.
دامن سے بندھنا (رک) کا تعدیہ ؛ تعلق قایم کرنا ، وابستہ کرنا.
ابھی بلبل بہ خوبیِ حُسنِ گُل کی صاف کُھل جاوے
جو بیٹھے دامنِ گل سے وہ اپنا باندھ کر دامن
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰۰).

---- سے بندھنا محاورہ.
۱. نکاح میں آنا ، بیاہی جانا ؛ تعلق پیدا ہونا. تمھارے دامن سے بندھی اماں باوا نے جیسے چولہے میں جھونک دیا. (۱۸۶۸ ، نوابی دربار ، ۶۷). ۲. کسی کا ہو رہنا (نوراللغات).

---- سے پل کر نکلنا محاورہ.
سایۂ عاطفت میں پروان چڑھنا ؛ زیر تربیت رہ کر چلا جانا کوئی شاگرد صاحبِ کمال اُس کے دامن سے پل کر نہیں نکلا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۱۰).

---- سے پیر نکالنا محاورہ.
اپنی حد یا بساط سے بڑھ جانا ، دور تک پھیل جانا. سارا مینہ کا پانی خاک دھول کیچڑ اور غلاظتوں کو زمین سے دھو کر دریا میں لایا اور اُس کے پانی کو بھی گدلا اور غلیظ مکدر تیرہ کیا اور اُس کو وہ چڑھاؤ پر چڑھاؤ دیے کہ اُس نے اپنے دامن سے پیر نکال کر کوسوں تک پھیلا لیے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵).

---- سے داغ دھونا محاورہ.
پاک دامن بننا ؛ بے ریا ہو جانا ؛ بے لوث ہونا.
مستو ہے کل تک تو میخانے میں تھا اور آج داغ
داغ سے دامن سے دھو کر پاک دامن بن گیا
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۹).

---- سے دامن بندھنا محاورہ.
رک : دامن سے بندھنا ؛ بہت زیادہ وابستہ ہونا. جب سے تمھارے دامن سے دامن بندھا رہی سہی ناتجربہ کاری بھی دور ہو گئی. (۱۹۳۰ ، ساغرِ محبت ، ۳۰).

---- سے غم جھٹکنا محاورہ.
غم دور کرنا ، غم بھلا دینا. جب کوئی بری خبر آتی تو سگریٹ کا گہرا کش کھینچ کر چٹکی سے اُس کی راکھ جھاڑ دیتے گویا دامن سے غم جھٹک دیا ہو. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۵۵).

---- سے لپٹنا محاورہ.
دامن سے لگنا ؛ وابستہ ہونا ، کسی کی پناہ لینا.
گریاں گیرِ مژگاں یوں بہے ہے اشک اے مردم
کہ جیسے طفلِ ابتر دامنِ اُستاد سے لپٹے
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۹۸).

---- سے لگا رہنا محاورہ.
۱. وابستہ رہنا ؛ کسی کا حاجت مند رہنا (نوراللغات). ۲. ہر وقت ساتھ رہنا (فیروزاللغات).

---- سے لگنا محاورہ.
۱. کسی سے وابستگی، تعلق یا توقع قائم کرنا ؛ کسی کی پناہ لینا.
ہوتی ہے عمر کہ ہم لگ رہے ہیں دامن سے
جھٹک نہ دیجیو پیارے غبار کے مانند
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۷).
بے خوار تو مُنھ رند کے دامن سے لگے ہیں
ہے ابرِ بہاری کہ مرا دامنِ تر ہے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۳۵). ۲. بھروسے پر ہونا، آسرے پر ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

---- سے مُنھ چھپانا / ڈھانکنا محاورہ.
حجاب کرنا ؛ شرمندہ ہونا (نوراللغات).

---- سینا محاورہ.
رفو کرنا ؛ دیوانگی دور کرنا ، جنون کا مداویٰ کرنا.
پوچھ مت عقل سے کیا کیا چاک داماں لے گئے
سیکڑوں اہلِ طلب دامن سئے بیٹھے ہیں
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۷۱).

---- سے وابستہ ہونا محاورہ.
دامن سے لگا رہنا ، دامن سے بندھا رہنا.
ہے فقط تیرے کرم پر منحصر راحت مری
تیرے ہی دامن سے وابستہ ہے اب حسرت مری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۳).

---- سے ہوا دینا محاورہ.
۱. دامن سے پنکھے کا کام لینا ، ٹھنڈک بہم پہنچانا.
ہم وہ بسمل ہیں کہ ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک
دامنِ زخم سے قاتل کو ہوا دیتے ہیں

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۰)۔ ۲. دامن ہلا کر ہوا دینا (گرمیوں میں اکثر ایسا کیا جاتا ہے)۔ (علمی اُردو لغت)۔

---شب کس اضا (---فت ش) امذ.
رات کا آخری نصف حصہ ، پچھلی رات (نوراللغات)۔ [دامن + شب (رک)]۔

---صَبْر کس اضا (---فت ص ، سک ب) امذ.
صبر کی طاقت ، صبر و تحمّل.

دامنِ صبر سے تجڑے ہوئے شُعلے ہی کر
بُھوک بھتے ہوئے لاوے کا بَرَن دھارتی ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۹۸)۔ [دامن + صبر (رک)]۔

---صَبْر دَسْت اِسْتِقْلال سے چُھوٹْنا محاورہ.
صبر کا یارا نہ رہنا ؛ مُصیبت میں گھبرا جانا ؛ واویلا کرنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---صَحْرا کس اضا (---فت مع ص ، سک ح) امذ.
ریگستان کا پھیلاؤ ، جنگل ، ویرانہ.

کفن کے واسطے کافی ہے دامنِ صحرا
بجائے شمع جلے گا یہ داغِ دل اپنا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۸۷)۔

دامنِ صحرا میں چل کر یُوں گُزارا چاہیے
سر میں ہو بیتاب سودا آستاں کوئی نہ ہو

(۱۹۸۱ ، صُبحِ بہار ، ۷۳)۔ [دامن + صحرا (رک)]۔

---عِصْمَت کس اضا (---کس ع ، سک ص ، فت م) امذ.
(مجازاً) پاک دامنی ، عصمت ، عفت.

گرا مینارۂ خود رائی و خود آرائی
ہوس نے دامنِ عصمت کو تار تار کیا

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۸۱)۔ [دامن + عصمت (رک)]

---فِشاں (---کس ف) صف ؛ م ف.
۱. **دامن جھاڑ کر ؛ خالی ہاتھ ؛ بے نیازانہ.**

ہوا پُر علم اس تے دامن فشاں
جو نصرٌ من اللہ کا اس تھا نشاں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۹۶)۔

سُنتا کیا ہے باغباں کے جو ہم سے وہ کُچھ کہے
جُوں گل ہم اس کے باغ میں دامن فشاں چلے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۰۲)۔ ۲. **دامن جھٹک کر ؛ ناراض ہو کر ؛ نفرت یا بیزاری کے ساتھ.**

وہ قیدی شام کو جاتا ہے دیکھیے کیا ہو
کیا ہے ہم سے تو دامن فشاں امام حسین

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۷)۔ [دامن + ف : فشاں ، فشاندن - جھاڑنا]۔

---کا چاک سینا ف مر ؛ محاورہ.
دامن سینا ، رفو کرنا ؛ دیوانگی سے بچنا

مُجھے خُوشی ہے کہ مُسکرا کر میں چاک دامن کے سی رہا ہوں
اُنہیں یہ تشویش ہے کہ اب تک مِرا جُنوں ہوشیار کیوں ہے

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہُنر ، ۳۵)۔

---کَش (---فت ک) صف.
۱. **دامن بچانے والا ؛ کترانے والا ؛ بچ کر نکلنے والا.**

ظفر ہو کیوں نہ وہ نازک مزاج دامن کش
کہ خاک ہو راہِ محبت ہوں خاکساروں میں

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۶۸)۔ ۲. **(اپنی جمایت میں) کھینچنے والا ، متوجہ کرنے والا ؛ دل لُبھانے والا.**

کیا شبِ مہتاب ہے ہی چند اے مہوش ایاغ
ہے گریباں گیر شیشہ اور دامن کش ایاغ

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۸۹)۔ [دامن + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا]۔

---کَشاں (---فت ک) صف ؛ م ف.
۱. **ناز و انداز کے ساتھ گریز کرتے ہوئے ؛ معشوقانہ غرور سے بچتے بچاتے.**

نکو خاک پر چل تُوں دامن کشاں
تُوں اس خاک تھے دامن اپنا فشاں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۳۸)۔

کیا دخل ہے کہ آویں وہ خاکِ کُشتگاں پر
آنا کبھی جو شاید دامن کشاں سے آنا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۴۴)۔

دامن کشاں وہ آئے سرِ قبر شکر ہے
آنسو تو کُچھ بُجھے مِری شمعِ مزار کے

(۱۸۷۴ ، مراۃ الغیب ، ۲۸۸)۔

وہ ہم سے آج بھی دامن کشاں چلے ہے میاں
کسی پہ زور ہمارا کہاں چلے ہے میاں

(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۳۶)۔ ۲. **بے نیازی کے ساتھ ، بے پروائی سے.**

اُٹھ گیا دامن کشاں ظالم عدالت گہ سے
عشق چیخ اُٹھا کہ قُرباں ادائے دل نشیں

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۷)۔

مجنُوں وہ بے نیاز تو ہم بے نیاز تر
ہم دست کش رہے جو وہ دامن کشاں رہے

(۱۹۸۳ ، اُرمغانِ مجنوں (قلیب))۔ ۳. رک : **دامن کش معنی نمبر ۲.**

دامن کشاں کرشمۂ آواز اب نہیں
راز و نیازِ چشمِ فسوں ساز اب نہیں

(۱۹۰۲ ، مطلعِ انوار ، ۲۱)۔ [دامن + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + اں ، لاحقۂ صفت]۔

---کَمَر سے باندْھنا محاورہ.
جن لوگوں کو زیادہ چلنا پڑتا ہے یا سواری کے ساتھ دوڑنا پڑتا ہے وہ کمر سے دامن باندھ لیتے ہیں تا کہ چلنے یا دوڑنے میں رُکاوٹ نہ ہو

حاضر ہیں مرے توسنِ وحشت کے جلو میں
باندھے ہوئے کہسار بھی دامن کو کمر سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۵).

--- کوتاہ ہونا محاورہ
دامن تنگ ہونا ؛ دامن میں گنجائش کم ہونا ، دامن چھوٹا پڑ جانا ؛ تنگ دل ہونا.

ثمر و گل کی کمی کیا چمنِ عالم میں
لطف آ جائے جو دامن ترا کوتاہ نہ ہو
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۱).

--- کوہ / کوہ سار / کُہسار کس امذ (--- و مج ، ضم ک ، سک ہ) امذ.
پہاڑ کے نیچے کی وادی ، میدان جو پہاڑ سے ملا ہوا نیچے کی طرف ہوتا ہے ، تلہٹی.

تلیں آئے از دامنِ کوہ سار
چلے اُس کے دنبال یاراں چہار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۳۶).
دیوانہ نوازی ہے کہ سر کو دیے پتھر
چھوڑیں گے نہ اب دامن کہسار کبھی ہم
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۷) پنجاب کے دامنِ کوہ میں یکایک ہمایوں کے مرنے کی خبر آئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۰).
گھٹا نے دامنِ کہسار میں تُمہیں اکثر
اسیرِ زمزمۂ آبشار دیکھا ہے
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۷۷). دامنِ کوہ میں کشمیری لال خوبانی کے کوئی دو درجن بوٹے ہیں. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۷۲).
[دامن + ف : کوہ / کہسار (رک)].

--- کی ہوا دینا محاورہ.
دامن کو حرکت دے کر پنکھے کا کام لینا ، دامن سے ہوا دینا.

اس قدر گھبرا گئے وہ غش جو مُجھ کو آ گیا
اپنے دامن کی ہوا دی ہوش آنے کے لئے
(۱۸۷۰ ، شرف ، د ، ۳۰۹).
اگر میں اپنے دامن کی ہوا دُوں
مہ و خورشید کی مشعل بُجھا دوں
(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۳).

--- کھولنا محاورہ.
۱. بے عزتی کرنا ؛ عزت پر حملہ کرنا. جو اپنے باپ کی جورو کے ساتھ سووے اس پر لعنت کیوں کہ اُس نے اپنے باپ کا دامن کھولا. (۱۸۲۲ ، توریت مقدس ، ۶۹۷). ۲. آغوش وا کرنا ، آغوش پھیلانا. پھولوں نے خُوش ہو کر اپنے دامن بہار کے واسطے کھول دیئے. (۱۹۷۶ ، بُوئے گل ، ۲۰۶).

--- کھینچنا محاورہ.
۱. دامن گیر ہونا ؛ روکنے یا اپنے قریب کرنے کے لیے دامن پکڑ کر اپنی طرف کھینچنا.

ہائے مجنوں کی قسم ہے تُجھ کو اے دستِ جُنوں
چھوڑ کر میرا گریباں دامنِ دلدار کھینچ
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱). ۲. اپنی جانب متوجہ کرنا ، لبھانا ، رغبت دلانا.

ہانی جاتی ہے محبت مُجھے اُن سے آتش
کھینچتے ہیں مرے دامن کو جو خارِ دامن
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۳۳). سب کی غرضیں اور امیدیں اُس کے دامن کھینچتی تھیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۳۸). طرح کی غزل میں کچھ تکلف کرنا ہی پڑتا ہے پھر ردیف قوافی بھی دامن کھینچتے ہیں. (۱۹۱۵ ، مکاتیبِ اکبر ، ۱۰۷). ۳. مزاحمت کرنا ؛ دست و گریباں ہونا.

معرکہ میں ہاتھ قاتل کی کمر میں ڈالئے
کھینچئے دامن سرِ میدان گریباں کی طرح
(۱۸۳۶ ، آتش (نوراللغات)).
تُو نے خُود مرا دامن کتنی بار کھینچا ہے
میں نے ہر جراحت کو تیغ سے سینچا ہے
(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۶۳).

--- گَرداں (--- فت گ ، سک ر) صف.
جس کا کنارہ پلٹا ہوا ہو ؛ دامن پلٹے ہوئے. ساتڈنیوں کے بعد سواروں کا رسالہ آگے آگے اُن کا رسالدار ... سپر دامن گرداں پُشت پر. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۳).
[دامن + ف : گرداں ، گردانیدن - پلٹنا ، پھرانا ، لپیٹنا].

--- گَرداں ڈھال (--- فت گ ، سک ر) امث.
(پٹا ، بانک ، بنوٹ اور سیف بازی) پلٹے ہوئے کناروں کی ڈھال (اب و ، ۸ : ۵۳). [دامن + گرداں (رک) + ڈھال (رک)].

--- گردانا محاورہ.
دامن لپیٹنا یا سمیٹنا.

ہوتا ناحق خُونِ آلودہ خُوب کیا اُس قاتل نے
میرے وقتِ کُشتن اُس نے دامن آ گرداں لیا
(۱۸۵۴؟ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۶).
خُون کی چھینٹیں جو اُڑیں حلقِ بُریدہ سے مرے
اُس نے دامن کو عجب ناز سے گرداں لیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مے خانۂ الہام ، ۲۸).
اِنقلاب آیا چلے عباس جس دم فوج پر
آستیں اُلٹے ہوئے دامن کو گردانے ہوئے
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۳۲).

--- گِرِفتہ (--- کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) امذ.
حمایتی ، ساتھی. وہ بھی اپنا ہی دامن گرفتہ تھا جب بادشاہ کو یہ حال معلوم ہوا کُچھ نہ کہا مگر رنج ہوا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۰۱). [دامن + ف : گرفت ، گرفتن - پکڑنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- گُناہ سے بھرنا محاورہ.
بے آبرو ہونا ؛ گناہ گار ہونا. یقین جانیو کہ میری عصمت کا دامن

گناہ سے نہیں بھرا۔ (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۷)۔

---گیر (---ی مع) صف۔
۱. **(دامن پکڑ کر) ظلم یا زیادتی وغیرہ کی شکایت کرنے والا ، فریادی ، داد خواہ۔**

بس کہ اے ظالم کیا تُوں بے گناہوں کو شہید
حشر میں دامن ترا اور ہات دامن گیر کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۹)۔ اگر نااُمید ہوں گا تو یہیں اجل مرجاؤں گا اور تُمھارا قیامت میں دامن گیر ہوں گا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۴)۔ میں اپنے حقوق تُم کو نہ بخشوں گی اور حشر میں دامنگیر ہوں گی۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۵۸)۔ ۲. **دامن پکڑنے والا ، دامن سے لگا ہوا (وہ خیال ، جذبہ یا مُصیبت وغیرہ جو رُکاوٹ یا مزاحمت پیدا کرے)۔**

اپنے قاتل کا میں کِس طرح نہ ہوں دامن گیر
روزِ محشر تئیں لازم ہے رہوں دامن گیر

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۰۰)۔

الہیٰ کیسے ہوتے ہیں جنھیں ہے بندگی خواہش
ہمیں تو شرم دامن گیر ہوتی ہے خُدا ہوتے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۰)۔ اگر ہم کو یہ بدنصیبی دامن گیر نہ ہوتی ... ہم نئے علوم اور جدید فنون سے ناواقف نہ رہتے۔ (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۰۶)۔ سر سید کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کسی طرح انگریز کے ... خیال ... بدلنے کی سعی کرنی چاہیے۔ (۱۹۷۵ ، ڈاکٹر محمود حسین ، خطباتِ محمود ، ۳۶)۔ ۳. **ایسا خیال ، شوق یا جذبہ وغیرہ جو کسی فعل پر اُبھارے اور آمادہ کرے۔**

شوقِ خارِ دشت دامن گیر ہے
اور مجنوں پائے در زنجیر ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۶)۔ واپس آئے تو سفرِ حج کا شوق دامن گیر ہوا۔ (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۲۰)۔ بُدھ مت کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی لٹریچر کو محفوظ کرنے کا خیال دامن گیر ہوا۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۳۹)۔ ۴. **اپنی جانب کھینچنے والا ، متوجہ کرنے والا۔** متین اور سنجیدہ خیالات قدم قدم پر دامن گیر نظر آتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۱۷)۔ [دامن + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا]۔

---گیر ہونا محاورہ۔
۱. **درپے ہونا ، پیچھے پڑنا ، مُدّعی بننا ، داد خواہ ہونا۔**

ہو نہ دامن گیر کوئی جان کر قاتل تُجھے
تُو بھی روتا چل جنازے کو ہمارے دیکھ کر

(۱۸۸۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۲ : ۲۲۵)۔

زیرِ خنجر میں تڑپتا ہوں فقط اِس واسطے
خوں میرا اُڑکے دامن گیر ہو جلاد کا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۸)۔ ۲. **تنگ کرنا ، ستانا ، عاجز کرنا ، مزاحم ہونا ، دامن پکڑنا ، اُلجھنا۔**

ہمیں کیا اے جُنوں کانٹے جو دامن گیر ہوتے ہیں
نہ ہم رکھیں گے دامن کو نہ وہ اُلجھیں گے دامن سے

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۹۶)۔

---گیری (---ی مع) امث۔
حمایت چاہنا ، مدد چاہنا ، دوستی ، محبت۔

ہائے وہ کیں دل میں دامن گیریوں کی آرزو (کذا)
سبزۂ تُربت مرا ہے پنجۂ گیرا ہنوز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۰)۔ دوسرے درجہ کے فن کار تو ، سیلِ انقلاب ، طوفانِ زمانہ ، تعصبِ دبستاں ، دامن گیریٔ مقام کی وجہ سے ساحلِ مراد تک نہیں پہنچ سکتے۔ (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۴۳)۔ [دامن + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت]

---لینا محاورہ۔
دامن پکڑنا ؛ سہارا لینا۔

چاہیے وحشت میں جامہ چاک ہونا رُوح کا
دامنِ قاتل کو لوں اپنا گریباں چھوڑ کر

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۸)۔

بے نیازانہ جو مقتل سے چلا وہ قاتل
لے لیا لاشۂ بے سر نے تڑپ کر دامن

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۲۳۷)۔

---مادَر کس اضا (---فت د) امذ۔
ماں کی آغوش ، ماں کی گود۔

خوابِ راحت موت ہے گر ساتھ ہوں اعمالِ نیک
قبر ہے آغوشِ دایہ دامنِ مادرِ زمیں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۲۳۴)۔ [دامن + مادر (رک)]۔

---مارنا محاورہ۔
دامن سے ہوا دینا ، جھلنا (پر یا بہ کے ساتھ)۔

رنگِ گُل کی آگ پر دامن نہ مار اے بادِ صُبح
کیا کریں گی بلبلیں پھر آشیانے کا علاج

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۱)۔

لاف گرمی ترے عارض پہ جو گُلشن مارے
آتشِ گُل پہ صبا طیش سے دامن مارے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۲۲)۔

نہ بھڑکتی کبھی پھر دیکھیئے عارض کی چمک
مارتے آتشِ گُل پر نہ اگر دامن آپ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۹۴)۔

---مَحْشَر کس اضا (---فتمج م ، سکح ، فتش) امذ۔
قیامت کا میدان ، حشر کا میدان۔

گُزری شبِ وصال قیامت بپا ہوئی
جیبِ سَحر سے دامنِ محشر بدل گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۵)۔ [دامن + محشر (رک)]۔

---مُرادوں سے بَھرْنا محاورہ۔
کامیابی ہونا ؛ آرزو یا تمنا پُوری ہونا۔

ذرا خوش ہو اور اک اشارہ کریں
مرادوں سے ہم اپنا دامن بھریں
(۱۹۰۲ ، سیرافلاک ، ۳۵).

ـــــ مریم کس اضا (ـــــ فت م ، سک ر ، فت ی) امذ.
(مجازاً) عصمت ، پاکدامنی.
چُھپ چُھپ کے کب نہ روئے غمِ عصمتی میں ہم
کب چشمِ تر پہ دامنِ مریم نہیں رہا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۳). [دامن + مریم (عَلَم)].

ـــــ مژگاں کسِ اضا (ـــــ کس م ، سک ژ) امذ.
پلکوں کا پھیلاؤ ، مراد : مژگاں.
الفتِ ابروئے قاتل میں لہو روتا ہوں
دامنِ تیغ نہ کیوں دامنِ مژگاں ہو جائے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۹). [دامن + مژگاں (رک)].

ـــــ مقصود تک ہاتھ پہنچنا محاورہ.
کامیابی ہونا ؛ کام پورا ہونا. شاید جنگِ مغلوبہ میں بھی دامنِ مقصود تک ہاتھ نہ پہنچے گریباں طاقت پارا ہو بحرِ حرب سے کنارا اختیار کرو. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۹).

ـــــ مُنہ پر لینا محاورہ.
دامن سے چہرہ چُھپانا ، شرم آنا ، شرمندہ ہونا.
تھا نور سے اس وقت مکاں وادیٔ ایمن
بجلی نے لیا مُنھ پر ادھر ابر کا دامن
(۱۸۸۵ ، عشق (مہذب اللغات)).

ـــــ مُنھ پر ہونا محاورہ.
چہرہ چُھپا ہونا ؛ شرمندہ ہونا.
گلشن میں رنگ دیکھ کے رخسارِ یار کا
دامن ہے گُل کے منہ پہ نسیمِ بہار کا
(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاضِ سحر ، ۶۶).

ـــــ میں آنا / آن پڑنا محاورہ.
پناہ لینا ؛ سایۂ عاطفت میں آنا ؛ زیرِ کفالت ہو جانا ؛ آغوش میں آنا. وہ دریا بہائے کہ جو سخاوت کی شہرتیں زبانوں پر تھیں دامنوں پر آن پڑیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۰۷).

ـــــ میں بسانا محاورہ.
دامن میں بھر لینا ؛ دامن میں لگانا.
دامن میں بسا لائی ہے خوشبوئے مدینہ
اے بادِ صبا ہم پہ یہ احسان ترا ہے
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۵۲).

ـــــ میں پلنا محاورہ.
آغوش میں پرورش پانا.
پلائی اسے دود تھن سن منے
او پالا گیا میرے دامن منے
(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۷).
جب ترے دامن میں پلتی تھی وہ جانِ ناتواں
بات سے اچھی طرح محرم نہ تھی جس کی زباں
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۵۵).

ـــــ میں پناہ دینا محاورہ.
دامن تلے چُھپانا ، ڈھانپنا ، اپنی اماں میں لینا. میں تو اسلام قبول کر چکا ہوں مجھ کو اپنے دامن میں پناہ دیجیئے اور بھائی سمجھیے میری غرضِ جنگ نہیں اس بہانے سے عرض حقیقت کر رہا ہوں. (۱۹۱۸ ، آفتابِ دمشق ، ۵۷).

ـــــ میں چُھپانا محاورہ.
دامن تلے چھپانا یا ڈھانپنا ، حفاظت کرنا.
مر گئے ہم نہ کہا اک نے قضا آئی ہے
شمع دامن میں چھپاؤ کہ ہوا آئی ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۵۱). آسمانی شہنشاہ نے افضال کے گناہ رحمت کے دامن میں چُھپائے. (۱۹۳۹ ، ستونتی ، ۲۰۱).

ـــــ میں چُھپنا محاورہ.
دامن میں چھپانا (رک) کا لازم ، پناہ لینا.
چور سا کم سے چُھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چُھپے چور انوکھا تیرا
(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۱ : ۲).

ـــــ میں دو جہاں ہونا محاورہ.
دونوں جہانوں کی خوشیاں ملنا ، دنیا و آخرت سنور جانا.
عطائے سرورِ کونین کے فدا شاعر
کہ دو جہاں مرے دامن میں ہیں سوال کے بعد
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۵).

ـــــ میں لہو لگنا محاورہ.
دامن کا خون آلود ہونا ؛ قاتل پر قتل ثابت ہونا ؛ اقرارِ قتل ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ ناز کو سنبھالنا محاورہ.
نخروں کو زیادہ کرنا ؛ ناز کی وجہ ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ نچوڑنا محاورہ.
دامن سے پانی وغیرہ نچوڑنا ، دامن کی تری دور کرنا.
تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جا ابھی
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۵۱).
خالی نہ ہو گناہ بھی فکرِ ثواب سے
پانی پلاؤں دامنِ تر کو نچوڑ کے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۳۸).
تشنگی نے جو نچوڑا دامن کروٹیں لے کے سمندر جاگے
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۰۰).

ـــــ نِشاں (ـــــ کس ن) امذ.
درویش ، غریب آدمی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [دامن + نشاں (رک)].

ـــــ نِکَلنا محاورہ.
دامن کا چاک ہونا ، دامن پھٹنا.

رفوگر دیکھ کر میرے جنوں کو ہاتھ ملتا ہے
گریباں کو رفو کرتا ہے تو دامن نکلتا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۲). کل لڑ پڑی تھیں تا جب میں کالج جا رہا تھا اسی نوچ کھسوٹ میں یہ دامن نکل گیا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۱).

ـــــ نَم ہونا محاورہ.
درد و رنج محسوس کرنا ، رونا ، دامن تر ہونا.

جہاں سے آئیں گے انساں کی آنکھ میں آنسو
ہم اہلِ درد کا دامن وہیں سے نم ہو گا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۳۰).

ـــــ نہ چھوڑنا محاورہ.
۱. ہر وقت ساتھ رہنا ؛ ساتھ نہ چھوڑنا. ہم غریب تو ہیں لیکن اپنی وضع کے پابند ہیں زندگی بھر آپ کا دامن نہ چھوڑیں گے. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۳۵۵). ۲. تعلق قائم رکھنا ، منسلک رہنا ، ارادت برقرار رکھنا.

تنہا شہؑ مظلوم کا مدفن نہیں چھوڑا
مر کر بھی تو شبیر کا دامن نہیں چھوڑا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۵). مولانا حسرت ایسے ادیب تھے جنھوں نے باوجود اول سے آخر سیاست میں شرابور ہونے کے ادب کے دامن کو نہ چھوڑا ... اپنے افکار و خیالات سے شعر کا درجہ بلند کر دیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۶۳).

ـــــ وَسیع کَرنا محاورہ.
کسی چیز کو بڑھانا ، فروغ دینا ، پُرمایا کرنا. غالب کی عظمت تسلیم اردو شاعری میں ان کا ایک بلند مقام ہے انھوں نے اردو کے دامن کو وسیع کیا. اُن کا آخری دور کا کلام اردو کے لئے سرمایۂ افتخار ہے. (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۳۰).

ـــــ وَسیع ہونا محاورہ.
دامن کشادہ ہونا ؛ سخی ہونا ؛ مائل بہ کرم ہونا ، فراخ دل ہونا.

فیض اے ابر چشمِ تر سے اٹھا
آج دامن وسیع ہے اس کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸).

ـــــ ہاتھ آنا محاورہ.
سہارا ملنا ، سلسلۂ ارادت یا سایۂ عاطفت ملنا.

ان کو یہ ناز کیا بندۂ بےدام نہیں
ہم کو یہ فخر کہ ہاتھ آیا ہے دامن کیسا

(۱۹۳۷ ، ترانۂ حسرت ، ۳۴).

ـــــ ہاتھ سے چُھوٹ جانا / چُھوٹنا محاورہ.
تعلق باقی نہ رہنا ، سلسلہ ٹوٹ جانا ، علیحدگی ہو جانا. جانتا ہوں بچہ کے فراق نے تم کو دیوانہ بنا دیا ہو گا ضرورت ہے کہ آخر وقت تک توحید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے. یہ تمام وسواس شیطانی اور فانی مرحلے ہیں. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۱۱۵). ضبط سے کام لیا ، سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹا مگر موہن کو محسوس ہوا گویا اس کے سارے وار خالی گئے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۱).

ـــــ ہاتھ ہونا محاورہ.
پیچھا نہ چھوڑنا ، ظلم کی فریاد کرنا. تمہارا دامن ہو گا اور میرا ہاتھ. مطلب یہ ہوتا ہے کہ پیچھا نہیں چھوڑوں گا یا تمہارے ظلم کی فریاد کروں گا. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۹۷۵).

ـــــ ہِمَّت کس اضا (ـــــ کس ہ ، فت م بشد) امذ.
ہمت کی وسعت ، بہادری ، عالی حوصلگی ، دلیری ، جرأت.

جو عاشقی کے درد میں جیوں زر ہوئے ہیں زرد
اکسیر ان کے دامنِ ہمت کی گرد ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۳۵). [دامن + ہمت (رک)].

۰ ۰ ۰ دامَن (فت م) لاحقہ.
تراکیب میں بطور جزو دوم مستعمل ، جیسے : تر دامن ، پاک دامن ، خوش دامن وغیرہ (ماخوذ : اردو مترادفات ، ۱۳۹).

دامِن (کس م) امث ہ دامنی.
بجلی ، برق.

دکھاتی ہے دامن جب اپنی دمک
چمک سے پلک اس کی جائے جھپک

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۴).

گرجے دامن لرجے کامن برسے ساون تھم تھم تھم
سنگر نگر میں اور گھر گھر میں گائیں ترانے اور سرگم

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۰۲). [س : دامنی दामिनी].

دامَنَہ (فت م ، ن) امذ.
رک : دامن. بعد اس کے حضرت کو دامنۂ کوہ کی محال یعنی کاشی پور ملا. (۱۸۵۸ ، مکاتیبِ غالب ، ۱۸). مثل ج کے پہلے سرا دال کا لکھے اور اُسے بھی لکھوائے ، دو چار دفعہ کے بعد دامنہ اس کا "د" لگا کر پورا کرے. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۵۰). ایک پہاڑی معلوم ہوتی دامنہ میں اس پہاڑ کے تختے سنگ کے پڑے ہوئے تھے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیالِ سکندری ، ۲ : ۲۸۱). [دامن + ہ (زائد)].

ـــۂ زِین کس اضا (ـــــ ی مع) امذ.
زین کا چمڑا جو دونوں طرف رکاب دوال کو ڈھانکتا ہے ، رکاب دوال.

یہ دامنۂ زیں نہیں شہ پر ہیں پری کے
مانندِ پری صاف نمایاں ہے یہ گھوڑا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۲). [دامنۂ + زین (رک)].

دامنی (فت م) امث.
۱. **باریک چادر جو عورتیں سر پر ڈالتی ہیں ، دوپٹہ.**

لیٹی دامنی میں اپنے ان کوں
مہیے ساتھ ان کوں بھیجی شاہ کن کوں

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۳۳۲:۷). دامنی ... جس کا نام عربی میں مقنعہ ہے اور ہندی میں دوپٹہ. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۹۵).
۲. **ایک پاٹ کی باریک چادر جو عورتوں کے جنازے پر ڈالتے ہیں.**

کپڑے عورت کوں دو اور دے
دامنی ، سینہ بند زیادہ دے

(۱۵۰۳ ؟ ، لازم المبتدی ، ۲).

میّت اگر عورت ایچھے دے سینہ بند ایک دامنی

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۲۹). عورت کے کفن میں مرد کے کفن سے دو کپڑے زیادہ ہوتے ہیں ، ایک دامنی جو سر پر اڑھائی جاتی ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۷۰). ۳. **وہ چوڑا کپڑا جو گھوڑے کے پٹھے پر دامنوں کو بھیگنے سے بچانے کے لیے پڑا رہتا ہے ؛ زین پوش** (نور اللغات). ۴. **بغیر چاک کا لباس.** بہت لوگ ایسا لباس جو بغیر دامنی کے پیشواز کا سا ہوتا ہے ... پہنتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). ۵. **ایک زیور جو عورتیں ماتھے پر پہنتی ہیں** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۶. **نقاب ؛ چُغہ** (علمی اردو لغت). ۷. **ایک بیماری جس میں گھوڑے کے پچھلے زانو میں خود بخود آماس آ جاتا ہے** (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۲۸).
[دامن + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

دامنی (کس م) امث.
آسمانی بجلی.

ایک نار دیکھیا کھڑی سامنے
پونم رات کی مگر چاندنی
یا جھمکے میگھ رُت سوں دامنی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۸).

کرے ہے دامنی سوں عشق اپنے عشق بازاں میں
اگر میں باورا ہوؤں تو کیا اُس بت میں دارو ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۷). بادل میں تارے چمکتے ہیں سو نظر آوتے ہیں یا دامنی ہے کہ گھٹا میں کوندھتی ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰).

اگر ہنستی آئے ہے وہ کامنی
تو یوں دانت چمکے ہیں جوں دامنی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۰). پردہ اُٹھا اور نور کا بکّا نظر آیا جیسے دامنی دمکے یا بجلی چمکے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۷۹).

سونڈ ہاتھی کی خجل جن سے وہ چکنی رانیں
دامنی بن کے لپکتی وہ مدن بان آنکھیں

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۸۸). [س : دامنی : दामिनी].

---دمک جانا / دمکنا محاورہ.
بجلی چمکنا ، بجلی کوندنا. معلوم ہوتا تھا کہ بدلی میں بجلی چمک گئی دامنی دمک گئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۶).

دامُوں (و مج) امذ ؛ ج.
دام (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---ڈھیری یا پاڈوں ڈھیری کہاوت ؛ سرجانوں ڈھیری یا مالوں ڈھیری.
روپیہ نہ ہو تو مر جانا بہتر ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کا رُوٹھا باتوں سے نَہیں مَنتا کہاوت.
۱. روپے کا کام روپے سے نکلتا ہے (مجمع الامثال ، ۲۰۰۰).
۲. معقول معاوضہ دیے بغیر مزدور خوش نہیں ہوتا (فرہنگ آصفیہ).

دامی (۱) امث.
(کاشت کاری) پٹواری کا حق ، مال گزاری ، مالیانہ. فصل ربیع سنہ مذکور میں مدعا علیہما نے وصول دیے اور ... مع دامی پٹواری مدعا علیہما کے ذمّہ باقی ہیں. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۰۱).
[پ : دامی दामी].

---لَگانا محاورہ.
(کاشت کاری) مال گزاری کا مقرّر کرنا (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).

---واصِل / واصِلات (--- کس ص) امث.
(کاشت کاری) کسی گانو کی کُل آمدنی اور پیداوار کا تخمینہ ، کسی گانو کے کُل واصلات ، گانو کی کُل مالگزاری (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دامی + واصل (رک) / + ات ، لاحقۂ جمع].

دامی (۲) صف ؛ امذ.
۱. **وہ پکڑا ہوا جانور (پرند یا چوپایہ) جو بچّہ یا کم عمر نہ ہو ؛ جنگلی جانور جسے پال لیا گیا ہو ، گرفتار ، گرفتار شدہ ، دام ، جال یا پھندے کے ذریعے پکڑا ہوا.**

مسخّر کیوں نہ آہو چشم ہوں میرے کہ دامی ہیں
کیا ہے رام مدھ بن میں مرے رم نے غزالاں کو

(۱۷۳۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۵۲). ترکیب لوائے دامی کی یہ کہ موسم سرما میں جب لوا پکڑا آوے تو اس کو چار پانچ روز ہاتھ میں رکھیں. (۱۸۸۳ ، صید گوشۂ کشی ، ۲۰۰). بچہ پکڑا ہوا ہو تو اسے شانی یعنی آشیانی کہتے ہیں اور بڑے پکڑے ہوئے کو دامی ، شانی کی بہ نسبت دامی کی زیادہ قدر نہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۸۹). ۲. **شکاری جو جال سے شکار کرے ، صیاد ؛ دام لگانے والا ؛ چڑیمار** (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). ۳. **دام (رک) سے منسوب ؛ قیمتی** (ماخوذ : شبد ساگر). [ف : دام + ی ، لاحقۂ صفت].

دامی (۳) امث.
ایک باجے کا نام ، دمامہ. دامی اور نقارے نقرئی و طلائی ہاتھیوں اور شتروں پر ، نقارچی بادلہ پوش پگڑیاں گلنار باندھے (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۲۲).

دامی ڈھول کبجر نقارے
کوس نفیر کی دھو دھو دھا دھا
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۹). [مقامی].

دامے دِرمے (سُخنے) م ف ؛ فقرہ.
رک : دامے درمے قدمے. قوم کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ دامے درمے سخنے اعانت سے محروم نہ رکھے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۶۵).

دامے دِرمے قدمے (سُخنے) م ف ؛ فقرہ.
روپے پیسے ، بھاگ دوڑ ، بات چیت یا سفارش سے ، ہر طرح سے ، جس طرح بھی ممکن ہو ، ہر صورت سے. خراسان کے جو مشاہیر اصحاب تحریک خلافت میں دامے درمے قدمے سخنے شریک تھے ان میں خالد کا درجہ بہت بلند تھا. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۲۰). اپنا پورا پورا وقت صرف کر کے دامے درمے قدمے خدمت اسلام کر رہے ہیں. (۱۹۲۷ ، مسلمان سہارانا ، ۲۷). ہمدرد فاؤنڈیشن بھی اس ضمن میں دامے درمے قدمے کسی سے پیچھے نہیں رہے گی. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱ ، ۳۰).

دامیثا (ی مع) امذ.
ایک خار دار درخت ہے جس سے سرخی مائل گوند نکلتا ہے. دامیثا ایک درخت ہے بڑا اور خاردار ، شیراز کی طرف ہوتا ہے اس کے گوند کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے ، مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس میں بہت حدت ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۱). [ف : (عَلَم)].

دامِیَہ (کس م ، فت ی) صف.
ایسی چوٹ جس سے خون بہہ نکلے (مخزن الجواہر ، ۳۶۱). دامیہ جو خون کو بہا دے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۱۳). [ع : (د م و)].

دان (۱) امذ.
بطور لاحقہ مستعمل اور جگہ یا ظرف کے معنی دیتا ہے ، مکان ، مقام ، خانہ ، گھر.
منگاوے پھر اُس واسطے پان دان
کھلاوے اسے اپنے ہاتوں سے پان
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱). مسند پر ایک عورت ... بیٹھی ہے ، سامنے عطر دان ، پاندان ، چنگیر رکھے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۱ : ۹).
یہ محل یہ نقیب یہ خدام　　　اور یہ شمع دان یہ گلفام
(۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۳۹). [ف].

دان (۲) امذ.
۱. خیرات ، صدقہ ، پن.
کہ یک دیس کا دان تج لال کا
خرچ بھیجے شاہاں کے ہونے سال کا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸).

دلِ مُفلس نے پایا وصل کا گنج
بھکاری کوں درس کا دان پہنچا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۶). دان ، پُن ، خیرات و زکواۃ دینے کی رسم سے فیاضی کی عادت پیدا ہوتی ہے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۹۰). لڑکے ... سکھ صاحبان سے گوشالہ کے لیے دان (خیرات) مانگنے کے واسطے گئے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۹۱). جب انہیں پتہ چلتا کہ منگتا ہمارے ماسٹر کا دوست ہے تو ضرور بھیجے دان دکھشنا دیتے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۶۳). ۲. عطا ، بخشش ، داد و دہش.
دھرت جیو نے تیں کئے دان ہن
کہ حاتم گیا لوپ تجھ دان تَل
(۱۶۳۵ ، کدم راو پدم راو ، ۷۵).
ہے محتاج عالم ترے دان کا
تجے تخت شاہی سلیمان کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶).
شاہاں سنے بھوسان تھے کرتا بڑائی جان تھے
انپڑیا علی کے دان تھے تشریف شاہانی بجے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱).
یا رب کرے جو حُسن کی خیرات وہ صنم
میرے سوا کرے نہیں دان اور کی طرف
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۹).
بے زری دان کے لائق نہ سہی
عشق میں جان بھی اِن ہوتی ہے
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۲۹). ۳. ایثار ، قربانی ، چندہ ، عطیہ.
بنت سے اس کے پاؤں پڑوں
تیری خاطر جی دان کروں
(۱۷۹۸ ، سوز ، د (ق) ، ۳۸۷). نہرو خاندان نے ستیہ گرہ کی تحریک کے شروع ہوتے ہی یہ دان کر کے اپنی دیش بھگتی کا بہترین ثبوت دیا ہے. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثرِ اردو ، ۳۵۸). ۴. جہیز ، دان دہیز. سو اشرفیاں پوٹلی میں بندھی رکھی ہیں یہ میری امانت ہے خبردار خیانت نہ کرنا ، بچی کا دان ہے. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۸). شادی میں خوب ڈھول جھانجھ بجاتے ہیں اور جس قدر ممکن ہو دان دیتے ہیں. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۳۰). ۵. شوہر ، بر (شاذ).
سلا جب نہ منت تلک کوئی دان
ہوئی پوری چودہ برس کی جوان
(۱۸۹۳؟ ، کامنی ، ۳۶۳). بیٹی بوڑھی ہو جاتی ہے مگر اس کا دان بوڑھا نہیں ہوتا. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۳۶). ۶. پتہ. بھا کھا (زبان) میں پتہ کو دان کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشاء بہارِ بے خزاں ، ۸۲). ۷. تحفہ ، نذرانہ.
گُن ہو مجھ کو کہن کل کھاؤں میں
او صنم عاشق کو جھلا دان کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۹).
دان دینے میں نہیں کوئی تمہارا ثانی
دان کنیا کا جو دے گا وہ ہے تم سا دانی
(۱۹۳۵ ، کنار سمبھو ، ۱۳۲). ۸. ہاتھی جو مست ہاتھیوں کی

کنبھوں سے نکلے (جامع اللغات). ۹. ایک رسم جس میں برہمن کچھ پڑھ کر کسی کو کچھ دیتے ہیں. اِس منتر سے روگ دور ہوگا تب پُنیہ کرم ، دان ، سنت لوگوں کی سنگت اور ہر یو آوگ ... کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۲). ۱۰. محصول ، ٹیکس ، چُنگی. (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). اف: دینا ، کرنا. [س : دان दान].

---بت سَمان/سمَن کہاوت.
خیرات استعداد کے موافق دینی چاہیئے (جامع اللغات).

---بیر/وِیر (---ی مج) صف مذ.
وہ جو دان دینے میں بہادر ہو (ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [دان + بیر/ویر (رک)].

---پتّر/پَتّر (---فتپ ، سکت/فتپ ، شدت بفت) امذ.
۱. دستاویز جس میں برہمنوں کو زمین دی جاتی ہے ، وقف نامہ ، ہبہ نامہ. بھاکھا میں ہبہ کو دان کہتے ہیں اور اسی سبب سے اس زبان میں ہبہ نامے کو دان پتر بولتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۸۲). ۲. وہ جسے دان دیا جائے ، جس کو قانوناً دان دیا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. مندو جاگیر مذہبی خدمات کے لیے عطا کی جائے (پلیٹس ؛ ا پ و ، ۶ : ۶۳).
[دان + پتر (رک)].

---پتّر دار (---فت پ ، سک ت) امذ.
(کاشت کاری) مذہبی خدمت کے معاوضے کی جاگیر کی سند رکھنے والا ؛ ہبہ نامہ دار ، مالکِ ہبہ نامہ (ا پ و ، ۶ : ۶۳ ؛ اردو قانونی ڈکشنری ؛ پلیٹس). [دان + پتر (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---پَتی/پَتّی (---فت پ / شد ت) امذ.
بہت فیاض آدمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دان + پتی (رک)].

---پُن (---ضم پ) امذ.
خیر ، خیرات ، داد و دہش ، سدا برت. بہت سا دان پُن کیا پتر کا مُکھ دیکھ نینوں کو سکھ دیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۳). دان پُن کا دروازہ کھول کر رات دن سدا برت جاری کر دیا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۷۷). جگن لال نے ... ذات برادری کو کھلایا اور یوں بھی بہت دان پُن کیا. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجامِ عیش ، ۳۰). چھوٹا سیٹھ اُچک پڑا ، جیھ کا فائدہ ، بڑا سیٹھ زانو پر ہاتھ مار کر ہنسا اور بولا اور دان پُن کے لیے نام کھاتے میں. (۱۹۵۸ ؟ ، میلہ گھومنی ، ۲۸۰). [دان + پُن (رک)].

---جوگیہ (---و مج ، سک گ ، فت ی) صف.
کشش کے قابل (ہندی اردو لغت). [دان + پ : جوگیہ].

---جَہیز (---فت ج ، ی مج) امذ ؛ سم دان دہیز ، دان دہیج
جہیز ، ساز و سامان وغیرہ جو لڑکی کو شادی کے موقع پر باپ کے گھر سے ملے. صورت شکل پاکیزہ ذات صفات حمیدہ دان جہیز کی کمی نہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۲۳). ہم نے نورجشمی کو دان جہیز اور اسبابِ ظاہری دے کر بخیر و عافیت اور اور شان و شوکت عمدہ بہادر موصوف کے گھر روانہ کیا. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۱۷۷). [دان + جہیز (رک)].

---دَتار (---فت د) امذ.
سخی ، فیاض ، خیرات کرنے والا. اپنے دل کی راجا اور ہاتھ کی دان دتار ہیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۶). [دان + داتار (بحذف ا)].

---دَتار ہونا محاورہ.
سخی ہونا ، حاتم ہونا ؛ خوب روپیہ لُٹانا ؛ سدا برت لگا دینا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۳۵۰).

---دَتاری (---فت د) امث.
دان دتار (رک) کا اسم کیفیت ، فیاضی ، سخاوت. اپنی اہل دلی ، دان دتاری سے سدا قرضدار رہتی. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۱). [دان دتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَچھِنا (---فت د ، کس چھ ، شد ن) امذ.
رک: دان پُن. یہ قصہ ... پنڈت نے راجا کے بیٹوں کو سنایا... راجا نے خوش ہو کر اُسے بہت سا دان دچھنا اور خلعت و اِنعام دیا اور بڑی تعظیم و تکریم سے رخصت کیا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی ، ۱۸۲). [دان + پ : دچھنا ؛ س : دَکشنا दक्षिणा].

---دَکشِنا/دَکھشِنا (---فت د ، سک ک ، کس ش / سک کھ ، کس ش) امذ.
رک : دان پُن. جب انہیں پتا چلتا کہ منگتا ہمارے ماسٹر کا دوست ہے تو ضرور مجھے دان دکھشنا دیتے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۶۳). [دان + س : دَکشنا दक्षिणा].

---دَہیج/دَہیز (---فت د ، ی مج) امذ.
(قن) رک : دان جہیز. میں نے کچھ دان دہیز لڑکی کے واسطے تیار کر رکھا ہے. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۳۳). راجہ نے بہت سا دان دہیج (جہیز) لونڈی ، باندی ، نوکر چا کر دے پیدا کر دیا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۵۰). نواب مینڈو خاں نے اپنی بیٹی زینتا بیگم کے دان دہیز میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۱). ماسی جنّت نے اس کے لیے ہلکا پھلکا دان دہیز تیار کر ہی لیا تھا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ فروری (میگزین) ۲).
[دان + دہیج / دہیز ، جہیز (رک)].

---دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. پُن کرنا ، خیرات کرنا ، صدقہ کرنا.

دان دے لعلِ لب سوں یک بوسہ
نام تیرا اگر دھرم چند ہے
(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۸۴).

جو اب بوسۂ لب تم اے جان دوگے
تو گویا مجھے آج جی دان دوگے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۲). اس کے بعد میں نے ان کو کھانا کھلایا اور دان دیا. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبے دار ، ۶۸). دکان بند نہیں ہو سکتی جب تک دان دے نہ دیا جائے. (۱۹۸۲ ، پند یاترا ، ۲۰۳). ۲. بیٹی کا شادی میں دینا ، کنیا دان.

سورِ تباوتی کونج توں دان دے
او بیٹی مجھے دے کے بیٹا ہو لے

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۰). کیوں کہ ان کے ہاں بیٹی کا بیاہنا دان دینے میں داخل ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۶۳). ۳. دیدار یا ملاقات کا شرف دینا.

کیا ہے حق نے تجھ کوں بادشاہِ کشورِ خوبی
غریبوں کی صدا کوں مان لے دے دان درسن کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۰).

ـــــ دَھرْم (ـــــ فت دھ ، سک ر) امذ.
۱. پُن کرنے کا فرض ، خیرات کرنا ، پُن کے کام (جامع اللغات ، پلیٹس). [دان + دھرم (رک)].

ـــــ سے سِدھ ہونا محاورہ.
تکمیل ہونا ، خوش ہونا ، نجات پانا. ناری نہ دان سے سِدھ ہوتی ہے نہ برت سے لنگڑا لولا بہرا اندھا کانا کوڑھی کبڑا کیسا ہی اس کا شوہر ہو اس کو اسی کی خدمت کرنے سے فائدہ ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۶).

ـــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
خیرات دینا ؛ بخشش کرنا ؛ نذرانہ دینا.

دو بھوکیاں کو کھلاتا دان کرتا
حسد سوں مجھ پہ نیں احسان کرتا

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۵۵)

خطِ شبرنگ پہ گالوں پہ نہیں دھیان کرو
ہے ابھی چاند گہن بوسہ کوئی دان کرو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۷). دان کرتے وقت وہ ہندو مسلمان کا خیال نہیں رکھتا تھا. (۱۹۸۲ ، پند یاترا ، ۲۰۳).

ـــــ لینا ف م ، محاورہ.
۱. کھلیان کی زمین کو کوٹ پیٹ کر لیتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو اس پر شکل دائرہ لانک بچھا کر چبوترہ سا بناتے ہیں اور اسی لانک پر بیلوں کو کھماتے ہیں اسی کو گاہنا بھی کہتے ہیں اس عمل سے لانک ٹوٹ کر بھوسہ بن جاتا ہے اور دانہ بن جاتا ہے. کھلیان وہ جگہ ہے جہاں کاٹی ہوئی اجناس کو جمع کر کے اور سکھا کے ماڑ لیتے (دان لیتے) ہیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، ۹۸). ۲. خیرات لینا ، بخشش لینا. ہم نے بطریقِ دستگر دان لیا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶۶).

ـــــ مانگنا/منگنا ف م ؛ محاورہ.
۱. دان لینا ، خیرات لینا ، بخشش لینا.

کہے ہدہداں جا سلیماں کوں
کہ شہ دار آوے منگن دان کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵).

کسی پاس نہ دان مانگتے ہیں
مانس سوں نہ دان مانگتے ہیں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۳). ۲. تحفہ ، انعام ، عطیہ یا جہیز طلب کرنا. باپ کی جیبتی ہے جو ضد کرے تھوڑی ہے جو دان مانگے کم ہے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۱۹).

ـــــ و پُن (ـــــ و مج ، ضم پ) امذ.
رک : دان پن.

خدا نے اثر دان و پُن میں دیا
سخی کی ہمیشہ ہے زد پلا

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۱۳). [دان + و (حرفِ عطف) + پُن (رک)].

ـــــ و دَہیز (ـــــ و مج ، فت د ، ی مج) امذ.
(عو) رک : دان جہیز. زہرہ نے السّت کو بہت کچھ دان و دہیز (جہیز) دیا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۷۳). [دان + و (حرفِ عطف) + دہیز (رک)].

٠ ٠ ٠ دان لاحقہ.
۱. جاننے والا ، تراکیب میں بطور جزوِ دوم مستعمل. ایام ماضی میں فرگسن نامی ایک ریاضی دان انگلستان میں پیدا ہوا. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۱ : ۳). کیا حقیقت میں یہ غیب دان ہیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، ستمبر ، ۲۱۲).

گل کا ساتھا بہار میں ٹھنکا
رازداں تھا وہ جیت بھاگن کا

(۱۹۸۰ ، شہرِ سدا رنگ ، ۸۳). [ف : دان ، دانستن - جاننا].

دانا (۱) صف.
۱. جاننے والا ، عالم ، باخبر.

خدایا جو دانا ہے توں غیب کا
ہے ستار بندیاں کیرے عیب کا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱). ایسا دانا کہ جب حدیث ... بیچ مجامع صوامع ملکوت کے شائع کی ... زبان ساتھ کلمہ ... کے کھولی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲).

اس سر کی قسم خدا ہے دانا
کچھ اور خیال میں نہ لانا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۵۷). تیرا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے ، جس کی چاہتا ہے کم کر دیتا ہے ، وہ اپنے بندوں کے حال کا دانا اور بینا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرت النبی ، ۳ : ۳۱۸). ۲. عقل مند ، دانش مند ، ہوشیار ، زیرک.

کرے عیش و عشرت جواناں سنگات
ولے مشورت پیر دانا سنگات

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱).

توں دانا کوں جانیا ہے نادان کر
کہ انجان ہو بولتا جان کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۸). آخر داناؤں کی مصلحت یہ ٹھیری ہے کہ سینے میں عاشق ہوا ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹۱). اے مرد دانا ہرزہ گرد زمانہ تو رواس دمڑی کے جیسے تول کر تو دہلیز کی راہ پھینک دے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۰).

کر نہ لے اپنا ٹھکانہ دشمن
دوست نادان ہیں دانا دشمن

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۳). دونوں ... سوچے کہ ... مفت میں جان شیریں گنوانا مردم دانا کو کب زیبا ہے. (۱۸۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳).

عشق ہے روگ کہا تھا ہم نے آپ نے لیکن مانا بھی
عشق میں ہیں سے جانے دیکھے انشا جیسے دانا بھی

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۱۲). ۳. **تجربہ کار ؛ آزمودہ کار ؛ عمر رسیدہ ؛ جہاں دیدہ.**

ناظم و ناثر و فرزانہ و دانا و ادیب
عالم و عاقل و علامہ ہر اک ماہر فن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹). میں نے جو ذرا اوپر نظر اٹھائی تو ان سب کے آقا (ارسطو) کو دیکھا جو دانا ہیں. (۱۹۴۳ ، طربیۂ خداوندی ، ۱۰۸). ایک بڑا دانا حکیم ہے اس سے تیرا علاج بھی ہو جائے گا. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۶۰). ۴. **سیانا ، بالغ ، سمجھ دار.**

جو بڑا دانا ہو عالم میں وقوف و ہوش میں
روبرو آکر ترے اقرار نادانی کرے

(۱۸۳۱ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۳). وہ گویا اور دانا ہو کے پندرہ برس کی عمر میں مر گیا. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۰). ۵. **(تصوف) مرید صادق ، سالک جو راہ حق میں قدم مضبوط اور ثابت رکھے** (مصباح التعرف ، ۱۱۵). [ف : دان ، دانستن = جاننا + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ــــے ایران کس اضا (ـــی مع) امذ.
ایران کا عقلمند آدمی ؛ جاماسپ (اسٹین گاس ؛ فرہنگِ آنند راج). [دانا + ے (حرفِ اضافت) + ایران (عَلَم)].

ــــ باشارۂ ابرو کار کُند و نادان بزخمِ چوگان
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
دانا اشارۂ ابرو سے سمجھ لیتا ہے اور نادان چوگان کے زخم سے سمجھتا ہے (ماخوذ : خزینۃ الامثال ، ۸۶).

ــــ بینا (ـــی مع) صف.
۱. **دیکھنے اور جاننے والا ؛ عالم ؛ واقف ؛ باخبر.** خداوند کریم تو دانا بینا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۵۲).

واحد یکتا ہے ذات تیری
دانا بینا ہے ذات تیری

(۱۸۷۲ ، عاشر خاتم النبیین ، ۲۱۵). ۲. **عقلمند ؛ ہوشیار ؛ تجربہ کار.** احمق عقیل حقیقی موجود ، معدوم بنا اور دانا بینا احمق سب کو بنانا ظلوم و جہول کہلاتا ہوے. (۱۹۱۵ ، ہماری دنیا ، ۱۳). [دانا + بینا (رک)].

ــــ جلد بازی نہیں کرتے کہاوت.
عقلمند کسی کام میں تعجیل سے کام نہیں لیتے (جامع اللغات).

ــــ دُشمن نادان دوست سے بہتر ہے کہاوت.
بے وقوف دوست کے ہاتھوں اکثر نقصان پہنچتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ــــے راز کس اضا ؛ امذ.
(مجازاً) اللہ تعالیٰ.

دوست دار و خیر خواہ و جاں نواز
محرمِ اسرار اور دانائے راز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷۸).
اور اس پہ طرہ یہ قہرمانانِ دشتر بندہ نواز بھی ہیں
امین ، عادل ، سخی ، رضا جو ، ادیب و دانائے راز بھی ہیں

(۱۹۶۳ ، ہفت کشور ، ۱۲۳). وہ جہاں بیں اور دانائے راز قرار پایا جس کی نگاہیں ہر نیکی ، بدی کو دیکھ لیتی تھیں (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۳۷۸). [دانا + ے (حرفِ اضافت) + راز (رک)].

ــــے سُبُل کس اضا (ـــ ضم س ، ب) امذ.
مراد : رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم.

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۱). دانائے سبل ختم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات کو ... غیر منافقانہ طریقے سے اہلِ دل تک پہنچاتا ہے. (۱۹۸۶ ، نورالدین ، کراچی ، اکتوبر / نومبر : ۶). [دانا + ے (حرفِ اضافت) + سُبُل (رک)].

ــــے طُوس کس اضا (ـــ و مع) امذ.
فردوسی ، خواجہ نصیر (اسٹین گاس ؛ فرہنگِ آنند راج). [دانا + ے (حرفِ اضافت) + طوس (عَلَم)].

ــــے غیب کس اضا (ـــی لین) امذ.
رک : **دانائے راز.** اس بحث کے حقیقی سبب کا علم اُسی دانائے غیب کو ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۱۸). [دانا + ے (حرفِ اضافت) + غیب (رک)].

ــــے کار کس اضا ؛ امذ ؛ صف.
کام جاننے والا ؛ عقل مند ؛ ہوشیار.

اسے بولیا عاقل کہ دانائے کار
وان تدبیر تھے رہیا از کوہ سار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۸). جہاں بالمشافہ یا تحریری طور سے سمجھونہ ممکن نہیں ہوتا وہاں دانائے کار لوگوں کو بھیج کر سمجھونہ کی کوشش کی جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۵۵). [دانا + ے (حرفِ اضافت) + کار (رک)].

ـــــو بینا (ـــو مج ، ی مع) صف.
رک : دانا بینا.

تو دانا و بینا قدیم و حکیم
توں عارف ہے کامل سمجھ تجھ عظیم
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹).

وہ بولے دکھائی نہیں دیتا رستہ ہے اللہ دانا و بینا ہمارا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱۶ : ۲۱). [دانا + و (حرفِ عطف) + بینا (رک)].

دانا (۲) امذ.
رک : دانہ.

برہ کی آگ تے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہولے تے ٹھنڈا سنج رہیا تھا جیوں انگارا ہو
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۴).

کیا تو مان میرا گر ہے دانا نہ دے ہرگز کسی دن اس کو دانا
(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۰).

ان کے کانٹے بدن پہ دانا ہے سرج جدوار بھر لگاتا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). ایک شخص نے ہزار روپیہ کو گھوڑا مول لے کر ۳ برس تک ، رتیے سیبنے کا دانا اُسے کھلایا. (۱۸۵۴ ، تحفۃ الاحباب ، ۱۳).

فطرت کے ہر اثر میں ہوا ایک انقلاب
پانی فلک پہ کھیت میں دانا بدل گیا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۱۳).

ـــــبندی (ـــفت ب ، سک ن) امث.
(کاشت کاری) کوڑی کھیتی کا بسوے واری تخمینہ لگانے کا طریقہ (اب و ، ۹ : ۶۳). [دانا + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــــپانی امذ.
۱. **آب و دانہ ، رزق.**

مارے پنکھیاں سو دل کا کبوتر تو پتہ میں
دیو نہ دانا پانی پہ تم شرع ہے روا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲). جو میں کہاؤں اوسے کھلاؤ اور ہرگز دانا پانی اس پر بند نہ کرو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۸). میں جب تک تجھ کو نہ دیکھوں گا دانا پانی مجھے خوش نہ آوے گا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۱۸).

چھٹ گیا طائرِ دل سے مرے دانا پانی
دو ہی دن میں مری صورت نہ گئی پہچانی
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (معجز) ، ۲ : ۸۰۸).

بھرتی جنگ میں تھا بند فقط کیا پانی
تین دن تک نہ ملا شاہ کو دانا پانی
(۱۹۲۳ ، اعجازِ نوح ، ۱۱). ۲. **(مجازاً) نصیب اور قسمت** (نوادرالالفاظ). [دانا + پانی (رک)].

ـــــپانی اُٹھنا محاورہ.
کسی کا کہیں سے چلے جانا (سرمایۂ زبانِ اردو).

ـــــپانی حَرام ہونا محاورہ.
خود کو کھانے پینے سے محروم رکھنا ، ترکِ غذا کرنا ، کھانا پینا بند کر لینا.

رنج کھانے سے کام ہے مجھ کو دانا پانی حرام ہے مجھ کو
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۱۳).

ـــــپَلٹی (ـــفت پ ، سک ل) امث.
جُفتی سے قبل بعض پرندوں کا مادہ کی چونچ میں چونچ ڈال کر منہ کے لعاب کا باہمی تبادلہ ، دانہ بدلی (ماخوذ : اب و ، ۳ : ۷۰).
اف : کرنا ، ہونا. [دانا + پلٹی ، پلٹنا (رک)].

ـــــدان صف.
دانے دانے ، منتشر ، ٹکڑے ٹکڑے ؛ (مجازاً) پریشان حال ، بدحال. اپنی فکر ہوئی دانا دان، لوگاں کی فکر آئی میانے میان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۰).

جس کی طینت میں دغا ہے آپ ہوتا ہے خراب
خوشۂ گندم کو دیکھو کب سے دانا دان ہے
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۷۹). [دانا + دان = دانا].

ـــــدُنکا (ـــضم د ، سک ن) امذ.
رک : دانہ دُنکا. زندگی بدون قوت ممکن نہیں ، دانا دنکا ، ٹکڑا لیڑا ڈھونڈھتا ایک بنیے کی دکان میں گیا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۱). مرغی ... یہ گرے پڑے دانے دنکے سے اپنا پوٹا بھر لیتی ہے (۱۸۶۳؟ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۰۹). [دانا + دنکا (رک)].

ـــــدُنکنا (ـــضم د ، فت ن ، سک ک) ف م.
(پرندوں کا) دانہ چگنا. چڑیاں ... لٹکے ہوئے کونڈوں میں دانا دنکیں ، پانی پئیں ... شور مچاتیں جو حشر تک ختم ہوتا معلوم نہ ہوتا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۴۷). [دانا + دُنکنا (رک)].

ـــــزَد (ـــفت ز) صف.
رک : دانہ زد. یہ دانا زد ناچار اسے چن کر اُٹھا لے گئی. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۰). [دانا + ف : زد ، زدن ـ مارنا].

ـــــو پانی (ـــو مج) امذ.
رک : دانہ پانی.

ہوا کھاہرا شادماں سٹیا تپث تیتہ دانا و پانی سٹیا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۸). [دانا + و (حرفِ عطف) + پانی (رک)].

دانا (۳) ف م.
(کاشت کاری) بیلوں کو کھلیان پر چلانا ، گاہنا ، دائیں چلانا. دائے ہوئے غلے کو ٹوکری میں رکھ کر اُڑا دو. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۷۶). [مقامی].

دانا (۴) امذ ، ج دانو.
جن بھوت ، پریت ، دیو ، عفریت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ، پلیٹس).
[پ : دانا दानव].

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME-8

(HE, KHE, DAL-DANA)

URDU DICTIONARY BOARD

(URDU DEVELOPMENT BOARD)

KARACHI-47